مِشکوٰۃ المصابیح

مع الإکمال في أسماء الرجال

تالیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ
ابو انس محمد سرور گوہر

نظرثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

تحقیق وتخریج
حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

فہرست

کتاب الصلاۃ 201

کتاب الزکوٰۃ 577

کتاب الصوم 640

کتاب فضائل القرآن 684

عرضِ ناشر

الحمد للّٰه رب العٰلمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين وعلٰى آله وأصحابه أجمعين ......أما بعد:

قارئین کرام! ہم آپ کو یہ بتاتے ہوئے دلی فرحت محسوس کررہے ہیں کہ مکتبہ اسلامیہ کی جب سے بنیاد رکھی گئی ہے تب سے آج تک قرآن وحدیث کی اشاعت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر ہو یا احادیث مبارکہ کے تراجم وشروح ہوں آثار وروایات کی تخریج وتحقیق ہو یا فقہی مسائل کی طباعت وتدوین ہو، سیر وتاریخ کی ترویج ہو یا مفید اور اصلاحی موضوعات کی اشاعت ہو، ہم نے بھرپور کوشش کی ہے کہ علمی اور طباعتی معیار کو قائم رکھا جائے۔ یقیناً یہ خدمتِ قرآن وسنت کی ہی برکت ہے کہ انتہائی قلیل عرصے میں ''مکتبہ اسلامیہ'' کا تعارف طول وعرض میں اچھے اور معیاری ادارہ کی حیثیت سے ہو رہا ہے۔ ہم اُس عربی میراث کو جو ہمارے اسلاف نے اپنی قیمتی زندگیاں صرف کرکے جمع کی ہے اردو زبان میں منتقل کرنے پر بھی خاص توجہ دے رہے ہیں، تاکہ اس خزینہ حکمت سے اردو دان طبقہ بھی استفادہ کرسکے اور اس میں سرفہرست وہ کتب ہیں جو آقائے دو جہاں، سرورِ کونین محمد ﷺ کے سنہری اور لازوال فرمودات پر مشتمل ہیں۔ جدید تقاضوں کے مطابق احادیث مبارکہ کا ترجمہ، تخریج وتحقیق اور معیاری طباعت ہماری اوّلین ترجیح ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی تیاری اسی مقدس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ الحمد للہ! اسی جذبے کے تحت دیگر کتبِ احادیث کے جدید تراجم مع مختصر تشریح وتخریج تیاری کے مراحل سے گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام نیک ارادے پورے فرمائے۔ (آمین) ہم نے اس کتاب کو مندرجہ ذیل خطوط پر طباعت کے زیور سے آراستہ کیا ہے:

① متن احادیث نقل کرنے کے لیے معروف درسی نسخے کو بنیاد بنایا گیا ہے۔
② اغلاط کی تصحیح کے لیے نظر ثانی کا اہتمام۔
③ جدید تقاضوں کے مطابق سلیس اردو ترجمہ۔
④ بین الاقوامی طرز پر مسلسل حدیث نمبر بھی لگا دیئے ہیں، اور اس سلسلے میں دار الکتب العلمیہ بیروت کے مطبوع نسخے کو مدنظر رکھا گیا ہے۔
⑤ ہر روایت پر صحت وسقم کے اعتبار سے حکم، نیز مختصر مگر جامع تخریج کا اہتمام ہے۔
⑥ کتاب کے آخر میں ''الاکمال فی اسماء الرجال'' کا اُردو ترجمہ بھی شامل ہے جس سے کتاب کی اہمیت وافادیت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔
⑦ معیاری طباعت کا خیال رکھتے ہوئے اعلیٰ اور عام دو الگ الگ ایڈیشن۔

اہل علم بخوبی آگاہ ہیں یہ عظیم کتاب جہاں عوام الناس میں زبردست مقبول ہے وہاں اہل علم کی بھی ضرورت ہے، لہٰذا اس کی تیاری میں پوری ایک جماعت مصروفِ عمل رہی ہے۔

ترجمہ کے فرائض پروفیسر ابوانس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ نے سرانجام دیے ہیں۔انہوں نے انتہائی سلیس اور رواں ترجمہ پوری احتیاط کے ساتھ کیا ہے۔نظر ثانی کی اہم ذمہ داری میرے استاذ ذی وقار شیخ الحدیث حافظ ابومحمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ نے نبھائی اور مفید علمی رہنمائی کا حق ادا کر دیا ہے۔احادیث کی تخریج و تحقیق کا فریضہ عصر حاضر کے عظیم محقق علامہ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے نہایت عرق ریزی سے سرانجام دیا ہے۔پروف ریڈنگ اور تصحیح حافظ ثناء اللہ ضیاء، مولانا سعید احمد چنیوٹی، محمد آصف عثمانی اور عابد محمود قدوسی نے کی ہے۔اسی طرح الاکمال کا ترجمہ علم دوست پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ کے قلم سے ہوا ہے، اور اس کی تحقیق، تخریج و تصحیح حافظ ندیم ظہیر نے کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب قابلِ قدر حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگرچہ اس جدید دور میں جسمانی محنت تو کافی حد تک کم ہوگئی ہے، لیکن ذہنی کاوش میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔اہل فن جانتے ہیں کہ کتاب کی ڈیزائننگ، کمپوزنگ، سیٹنگ، پرنٹنگ اور بائنڈنگ انتہائی اعصاب شکن مراحل ہیں، لہٰذا اس موقع پر برادرم حافظ محمد عباد صاحب کا ذکر نہ کرنا بھی غیر مناسب ہوگا جن کی ان تھک کوشش اور عرق ریزی کی بدولت یہ شجر بارآور ہوا ہے اور تمام مراحل بخوبی طے ہونے کے بعد حدیث شریف کی یہ معروف کتاب قارئین کے ہاتھوں میں ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں اور دعا گو بھی ہیں کہ خدمت حدیث کے صلے میں ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے متعلق آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تر وتازہ وشاداب رکھے جس نے میرے فرمان کو سنا، پھر اسے یاد کیا اور اسی طرح (آگے) بیان کر دیا۔'' [1]

ہم نے اس عظیم کتاب کی تیاری میں بھرپور کوشش کی ہے کہ کسی قسم کا سقم باقی نہ رہے، مگر کوئی بشر غلطی سے مبرا نہیں اور ہمیں اپنی کم مائیگی کا مکمل احساس ہے، لہٰذا اگر آپ کسی غلطی یا خامی سے مطلع ہوں تو ادارے سے رابطہ کریں۔ان شاء اللہ آپ کے شکریہ کے ساتھ تصحیح کر دی جائے گی۔اللہ تعالیٰ ہماری نیک خواہشات کو پورا کرے اور اس کتاب کو ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین

محمد سرور عاصم

[1] سنن ابی داود: ٣٦٦٠ و سنده صحیح، سنن الترمذی: ٢٦٥٦۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اول

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الأمین، أمابعد:

عرب وعجم بالخصوص برصغیر پاک وہند میں جو پذیرائی مشکاۃ المصابیح کو ملی، اسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ دینی مدارس اور چیدہ چیدہ یونیورسٹیوں میں یہ بطورِ نصاب شامل ہے۔ دورِ حاضر میں کتبِ احادیث کے مصادر ومراجع بآسانی دستیاب ہونے کے باوجود مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت برقرار ہے، بلکہ بعض کے ہاں اب بھی اسے مصدر کی حیثیت حاصل ہے۔

عوام سے خواص تک سبھی اس سے مستفید ہورہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ماضی اور حال میں اس کے تراجم وشروح کی طرف بہت زیادہ توجہ دی گئی ہے۔

کتاب کا ایک پہلو تحقیق الرواۃ والروایات بھی ہے جو قدرے اوجھل رہا ہے۔ اس سلسلے میں چند ایک اہم تصنیفات منظر عام پر آچکی ہیں۔ مثلاً:

① هداية الرواة إلى تخريج احاديث المصابيح والمشكاة۔

یہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفِ لطیف ہے اور اس کی تخریج محدث العصر علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ یہ کتاب چونکہ عربی زبان میں اور علمی نوعیت کی ہے، لہٰذا اس سے اہل علم ہی استفادہ کرسکتے ہیں۔ یاد رہے اس سے قبل علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق وتخریج سے مشکوٰۃ المصابیح باقاعدہ تین جلدوں میں طبع ہوچکی ہے۔

② الاكمال فى اسماء الرجال۔

یہ صاحبِ مشکوٰۃ علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم کاوش ہے، لیکن اس میں اختصار ملحوظ رکھا گیا ہے۔

③ تنقيح الرواة فى تخريج احاديث المشكوٰة۔

یہ مولانا احمد حسن دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب احسن التفاسیر) کا زیرِ تکمیل اہم منصوبہ تھا، جسے بعد میں مولانا شرف الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل کیا۔ یہ کتاب عربی میں مطبوع ہے۔

میرے پیشِ نظر ''مشکوٰۃ المصابیح'' (نسخۂ محققہ) اسی پہلو سے متعلق ہے۔ یہ کتاب کئی لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے:

☆ تمام آثار وروایات کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔

☆ صحت وسقم کے اعتبار سے ہر روایت پر حکم ہے۔

☆ ہر ضعیف روایت کی وجہِ ضعف بیان کی گئی ہے۔

☆ مختلف فیہ راویوں کے بارے میں راجح موقف کی طرف رہنمائی کی ہے۔

☆ دورانِ تحقیق میں مستنبط علمی نکات، صفحہ قرطاس پر منتقل کر دیئے گئے ہیں۔

☆ اختلاف کی صورت میں اصل مصدر کا حوالہ مذکور ہے۔

☆ اصولِ حدیث کے مسلّم اصولوں کا بھرپور دفاع اور خوب پرچار کیا گیا ہے۔

کتاب کے محقق فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ علم وتحقیق کی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، اس سے پہلے بھی ان کے نوکِ قلم سے وجود میں آنے والے گوہر بے بہاداد تحسین وصول کر چکے ہیں۔ وللہ الحمد

واضح رہے کہ استاذِ محترم حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ مشکوٰۃ المصابیح کی مفصل شرح بھی لکھ رہے ہیں، جس کی جلد اول ''اضواء المصابیح فی تحقیق مشکوٰۃ المصابیح'' کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے آخر میں ''الاکمال فی اسماء الرجال'' کو شائع کیا جا رہا ہے جس کا ترجمہ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ نے کیا ہے، جو ایک مستند اور حاذق مترجم ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ مدیر مکتبہ اسلامیہ ایک باذوق انسان ہیں جو بہتر سے بہترین کی تلاش میں رہتے ہیں، لہٰذا انہوں نے الاکمال کو تحقیق وتخریج سے مزین کر کے چھاپنے کا ارادہ کیا، اور اس خدمت کو سرانجام دینے کے لیے مجھ ناچیز کا انتخاب کیا، اللہ تعالیٰ میری کمی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ (آمین)

راقم الحروف نے تحقیق میں جو اسلوب اختیار کیا، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ مشکوٰۃ المصابیح (درسی نسخے) کے آخر میں مطبوع الاکمال کو ہی اصل قرار دیا گیا ہے۔ میرے علم کے مطابق ابھی تک (عربی یا اُردو میں) اس نسخے کی تصحیح وتنقیح نہیں ہو سکی، اسی لیے یہ غلطیوں سے لبریز ہے۔

☆ کتب اسماء الرجال و دیگر مصادر سے مطبوع میں غلطیوں کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ اصلاح کی وضاحت حاشیے میں یا [ ] بریکٹ کی صورت میں ہے۔

☆ کتاب میں وارد احادیث، آثار اور اقوال وغیرہ کی مکمل تخریج کر دی ہے۔

☆ راویانِ حدیث جس درجے سے بھی تعلق رکھتے ہیں، مثلاً ثقہ، صدوق، حسن الحدیث، ضعیف، متروک و منکر الحدیث وغیرہ باحوالہ ومدلل طریقے سے بیان کر دیا ہے۔

☆ ہر راوی پر حکم لگانے میں جمہور کو مدنظر رکھا ہے۔

☆ طوالت کے خوف سے راوی کے ترجمے میں جامع اور مختصر تخریج کو ترجیح دی ہے۔

☆ مشہور ثقہ یا مشہور ضعیف راویوں کی تخریج میں صرف التقریب لابن حجر اور الکاشف للذہبی پر ہی اکتفا کیا ہے، البتہ مختلف فیہ یا کم شہرت والے راویوں کے بارے میں جامع بحث کی ہے۔

☆ صحابہ کرام یا صحابیات کے تراجم میں تخریج کو غیر ضروری سمجھا، البتہ جن کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، وہاں دلائل سے

راجح موقف واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

☆ بعض وضاحت طلب مقامات پر حاشیے کے ذریعے سے صراحت کردی ہے۔

☆ راویانِ حدیث کے بارے میں ائمہ محدثین کے اقوال کی بھی حتی المقدور تحقیق کی ہے۔

☆ کتاب میں موجود بعض تسامحات کی تصحیح کردی ہے۔

قارئین کرام! خدمتِ دین سمجھتے ہوئے یہ اہم کام سرانجام دیا ہے۔ میں کس قدر اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوا ہوں، یہ فیصلہ تو اہل علم ہی کریں گے، لیکن میں پُر امید ہوں کہ اگر کوئی خوبی ہوئی تو حوصلہ افزائی کی جائے گی اور اگر کوئی خامی ہوئی تو احسن طریقے سے اصلاح کردی جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے اور اسے ہمارے والدین، اساتذہ، ناشر اور تمام معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

حافظ ندیم ظہیر

نائب مدیر ماہنامہ ''الحدیث'' حضرو

۲۰۱۱/۱۰/۲۰ء

مقدمہ تخریج وتحقیق مشکوٰۃ المصابیح

الحمد للہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علی رسولہ الأمین ، أما بعد:

آٹھویں صدی ہجری میں علامہ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۰ھ قریباً) نے مشہور ثقہ محدث ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی رحمہ اللہ (متوفی ۵۱۶ھ) کی کتاب ''مصابیح السنۃ'' کو حدیثی اضافوں کے ساتھ ''مشکوٰۃ المصابیح'' کے نام سے مرتب کیا اور اسے برِصغیر پاک وہند بلکہ عالم اسلام میں خوب پذیرائی ملی، نیز بہت سے مدارس میں یہ کتاب داخلِ نصاب بھی ہے۔

تبریزی مذکور کے بارے میں اُن کے دوست علامہ شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۳ھ) نے فرمایا:

''دینی بھائی، یقین میں حصہ دار یعنی قابلِ اعتماد ساتھی، اولیاء میں سے باقی رہ جانے والے...'' (الکاشف عن حقائق السنن ج ۱ص ۱۸)

طیبی مذکور نے ''الکاشف عن حقائق السنن'' کے نام سے مشکوٰۃ المصابیح کی مشہور اور عظیم شرح لکھی جو بارہ (۱۲) جلدوں میں مع الفہارس مطبوع ہے۔

راقم الحروف نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مشکوٰۃ المصابیح پر ''اضواء المصابیح'' کے نام سے جو بڑے اور اہم کام کئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ ترجمہ

۲۔ تخریج وتحقیق

۳۔ صحت وضعف کے لحاظ سے ہر روایت پر حکم

۴۔ فقہ الحدیث کے عنوان سے مسائل وفوائد کا استنباط

اس کی پہلی جلد (حدیث ۱ تا ۲۸۰) جو کتاب الایمان اور کتاب العلم پر مشتمل ہے، مکمل ہوئی، اور میرے محترم دوست مولانا محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کے عظیم کتب خانے (مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد/ لاہور) سے اعلیٰ معیار پر مطبوع ہے۔

باقی حصہ ابھی زیرِ تکمیل ہے اور اس پر مقدور بھر کام جاری ہے۔ جب دوسری جلد مکمل ہو گی تو اسے بھی شائع کر دیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

مشکوٰۃ کی مقبولیت اور عوام کی ضرورت کے پیشِ نظر فی الحال مکتبہ اسلامیہ کی شائع کردہ مشکوٰۃ کو ہی تحقیق وتخریج کے ساتھ تین جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔

میرے نزدیک صحیحین (صحیح بخاری اور صحیح مسلم) کی تمام مرفوع مسند متصل روایات بالکل صحیح ہیں اور ان میں سے بعض

روایات حسن لذاتہ بھی ہیں، یعنی حجت ہیں، نیز صحیحین میں مذکورہ شرط کے مطابق ایک بھی ضعیف روایت نہیں، لہٰذا صحیحین کی احادیث کی صرف تخریج پر اکتفا کیا گیا ہے اور اُن کے علاوہ تمام روایات کی تخریج و تحقیق کر دی ہے اور ضعیف روایات کی وجہ ضعف بھی بیان کر دی ہے، تاکہ جو زندہ رہے دلیل دیکھ کر جیے اور جو مرے تو دلیل دیکھ کر مرے۔

اس کتاب کی ترقیم (رقم الاحادیث) دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان کے دو جلدوں میں مطبوع نسخے اور مکتبہ اسلامیہ کی شائع شدہ مشکوٰۃ المصابیح کے عین مطابق ہیں۔

ایک اہم ترین بات یہ ہے کہ حدیث نمبر ۱ سے لے کر حدیث نمبر ۵۹۷۲ تک یہ تمام نمبر مشہور محدث شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق و تعلیق والی مشکوٰۃ المصابیح کے بھی مکمل موافق ہیں اور ۵۹۷۳ سے آخر تک معمولی فرق ہے۔

تنبیہ: صاحبِ مشکوٰۃ کئی مقامات پر حدیث کو جس کتاب کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں، مثلاً قولہ: رواہ مسلم یا رواہ البخاری تو بعض مقامات پر اصل کتاب کی طرف مراجعت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ من وعن مذکورہ کتاب میں نہیں ہیں، بلکہ انھیں بطورِ مفہوم یا بطورِ مختلف روایت بیان کیا گیا ہے، لہٰذا حدیث کا حوالہ اصل مذکورہ کتاب سے ملا لینا چاہیے، یا پھر مشکوٰۃ کے ذریعے سے حوالہ لکھتے وقت مشکوٰۃ کا ہی ذکر کیا جائے، یعنی واللفظ لہ کی صراحت کر دی جائے، تاکہ کسی قسم کا اشتباہ باقی نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کاوش کو میرے لئے اور محترم محمد سرور عاصم حفظہ اللہ کے لئے توشۂ آخرت بنائے اور قارئین کرام کے لئے علم و تحقیق کا مدلل و روشن مینار بنائے، تاکہ صحیح احادیث پر عمل ہو اور ضعیف روایات سے اجتناب کیا جائے۔ (آمین)

حافظ زبیر علی زئی

(۲۶/ جون ۲۰۱۱ء)

مقدمۃ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ واتباعہ و اخوانہ اجمعین و بعد!

اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قرآن صرف الفاظ یا محض معانی کا نام نہیں بلکہ الفاظ و معانی کے مجموعے کو قرآن کہا جاتا ہے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ قرآن کریم کے معانی، الفاظِ قرآن سے ایک جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں، وہ اس طرح کہ قرآن کریم کے معانی سمجھانے کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو قرآنی الفاظ کے علاوہ ہوں مثال کے طور پر ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ کے معانی بتانے کے لیے اس آیت کو دوبارہ تلاوت کر دیا جائے تو مخاطب اس سے مطمئن نہیں ہوگا بلکہ ان قرآنی الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ استعمال کرنا پڑیں گے، حدیث نبوی قرآنی الفاظ کے معانی ہی کا نام ہے، قرآن کریم نے اسی حدیث نبوی کو ''بیان'' سے تعبیر کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ﴾ [القیامۃ:۱۹] ''پھر اس قرآن کا بیان بھی ہمارے ذمے ہے۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ قرآن اور اس کا بیان دو الگ الگ حقیقتیں ہیں اور دونوں ہی وحی الٰہی پر مشتمل ہیں اور دونوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی ہے نیز ان دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے، ان میں سے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت ہے، یہ دونوں کسی صورت میں الگ الگ نہیں ہوں گی اور حوض کوثر پر یہ دونوں میرے پاس اکٹھی ہوں گی۔'' [مستدرک حاکم ص:۹۳، ج۱، رقم:۳۲۲]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مزید وضاحت سے فرمایا:

''سن لو! مجھے کتاب بھی دی گئی ہے اور اس کتاب کے مثل اور بھی، خبردار، سن لو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے مثل اور بھی۔'' [مسند امام احمد، ص:۱۳۱، ج۴]

اللہ تعالیٰ نے قرآن و حدیث کی حفاظت کے متعلق فرمایا ہے:

''بلاشبہ ہم ہی نے ذکر اتارا ہے اور ہم خود ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' [الحجر:۹]

ذکر کے مفہوم میں قرآن کریم کے ساتھ حدیث بھی شامل ہے، یہ آیت کریمہ جہاں قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ بیان کرتی ہے وہاں یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ حفاظت حدیث کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے، اگر حدیث غیر محفوظ ہے جیسا کہ منکرین حدیث کا پروپیگنڈا ہے تو پھر اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ وہی قرآن ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر نازل ہوا تھا؟ اس کا تنہا جواب یہی ہے کہ صرف حدیث کے ذریعے سے قرآن کریم کا پتہ چلا، اگر حدیث قابل اعتبار نہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قرآن بھی قابل اعتماد نہیں (العیاذ باللہ) اللہ کی طرف سے قرآن اور اس کے بیان کی حفاظت کے تین مرحلے ہیں۔

☆... پہلے مرحلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے الفاظ اور اس کے مطالب کو اپنی حفاظت کے ساتھ سینہ نبوت میں اتار کر محفوظ کیا۔

☆... دوسرے مرحلے میں رسول اللہ ﷺ نے اس حفاظت الٰہیہ کی مدد سے قرآن کریم کے الفاظ کو تلاوت کے ذریعے سے اور اس کے بیان کو اپنے اقوال وافعال اور تقریرات کی مدد سے اپنے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منتقل کردیا۔

☆... تیسرے مرحلے میں اس حفاظتِ الٰہیہ کے تحت قرآن اور اس کا بیان دونوں صحابہ کرام سے تابعین کی طرف، تابعین سے تبع تابعین کی طرف، پھر تبع تابعین سے بعد میں آنے والے افراد کی جانب سینہ بہ سینہ اور سفینہ در سفینہ منتقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں، اس طرح اس ذکر کی حفاظت تمام مراحل سے گزر کر مکمل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر قرآن وحدیث کی حفاظت کا ایسا بندوبست فرمایا جسے دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اقوام عالم میں سے کسی کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ اپنے پیغمبر کی باتیں صحیح ثبوت کے ساتھ محفوظ کرسکے، یہ شرف اگر حاصل ہوا تو ملت اسلامیہ ہی کو حاصل ہوا کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کی ایک ایک بات اور ایک ایک ادا کو صحت واتصال کے ساتھ جمع کیا، آج روئے زمین پر کوئی مذہب ایسا نہیں جو اپنے پیشوا کے کسی ایک کلمہ کی سند بھی صحیح طریق سے پیش کرسکے اس کے برعکس اسلام کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کی سیرت کا ایک ایک گوشہ بلکہ اس کے جمال صورت کا بھی ایک ایک نقش پوری صحت واتصال کے ساتھ محفوظ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حفاظت حدیث کے لیے ہر دور میں ایسی برگزیدہ ہستیوں کو مقرر فرمایا جنہوں نے اس فریضہ کو احسن انداز سے پورا کیا، علمِ حدیث حاصل کرنے کے لیے ہزاروں میل کا سفر کیا، راویانِ حدیث کی عدالت اور ان کا ضبط وحفظ معلوم کرنے کے لیے لاکھوں آدمیوں کے حالات قلم بند کیے، اتصال معلوم کرنے کے لیے ان کے سنِ ولادت ووفات، مختلف شہروں ان کے رحلات، مختلف اساتذہ سے ان کی ملاقات یا عدمِ ملاقات کا پتہ چلایا اور اسے قلم بند کیا، رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں جھوٹ کے تمام رخنے بند کرنے کے لیے قواعد وضوابط وضع کیے جو اصول حدیث کے نام سے موسوم ہیں۔ مولانا حالی نے محدثین کرام کو منظوم ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا　　لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا　　کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا

کئے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا　　مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا　　ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

طلسمِ ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملّا کو چھوڑا، نہ صوفی کو چھوڑا

اللہ تعالیٰ نے حفاظت حدیث کا دو طرح سے بندوبست فرمایا:

(۱) حفاظت حدیث بذریعہ حفظ　　(۲) حفاظت حدیث بذریعہ کتابت

اب ہم ان دونوں طریقوں کی تفصیل بیان کرتے ہیں تاکہ حقیقت حال بالکل واضح ہوجائے۔

حفاظت حدیث بذریعہ حفظ

مسجد نبوی میں صفہ نبوی کے نام سے ایک مدرسہ قائم تھا جس میں حفظ قرآن اور حفظ حدیث دونوں کی تعلیم دی جاتی تھی، وہاں تیس چالیس طلبہ ہمہ وقت قرآن وحدیث کی تعلیم میں مصروف رہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ہر اس شخص کے لیے دعا فرمائی جو حدیث کو حفظ کرتا اور اسے آگے منتقل کرتا ہے، دعا یہ ہے:

''اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث کو سنا، پھر اسی طرح اسے آگے پہنچا دیا جس طرح اس نے سنا تھا، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جسے حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ اسے پہنچانے والے سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔''

[جامع ترمذی، العلم: ۲۶۵۷]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ تبلیغ کی نہ صرف ترغیب دیا کرتے تھے بلکہ اسے محفوظ رکھنے کے طریقے کی راہنمائی بھی فرماتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ قبیلہ عبدالقیس کے وفد کو احکام دین سکھائے پھر انہیں رخصت کرتے وقت یہ تاکید فرمائی:

''ان احکام کی حفاظت کرنا، انہیں یاد رکھنا اور اپنے بعد آنے والوں کو ان سے مطلع کرنا۔'' [صحیح بخاری، الایمان: ۵۳]

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ احادیث بیان کرنے کے بعد فرمایا:

''حاضر کو چاہیے کہ وہ میری باتیں غائب کو پہنچا دے، ممکن ہے کہ حاضر اس شخص کو پہنچائے جو ان باتوں کو اس سے زیادہ محفوظ کر سکے۔'' [صحیح بخاری، العلم: ۶۷]

اس ترغیب کا یہ اثر ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگ خود فرمائش کرتے کہ ہمارے ساتھ کسی آدمی کو بھیجیں جو ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے۔ [صحیح مسلم، فضائل: ۲۴۲۰]

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں خواتین اسلام بھی سماع حدیث اور حفظ حدیث کا شوق فراواں رکھتی تھیں چنانچہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! مرد تو آپ سے احادیث حاصل کرتے رہتے ہیں آپ ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرما دیں تاکہ اس دن ہم آپ کے پاس حاضر ہو کر وہ باتیں آپ سے سیکھیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم فلاں، فلاں دن جمع ہو جایا کرو۔'' [صحیح بخاری، الاعتصام: ۷۳۱۰]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ اور صحابیات سب مل کر احادیث یاد کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان سب کو خود تعلیم دیتے تھے البتہ مردوں اور عورتوں کے لیے علیحدہ علیحدہ دن مقرر تھے۔

اس طرح درس وتدریس اور حفظ احادیث کا سلسلہ تابعین، تبع تابعین اور علمائے دین میں جاری رہا، ہمارے ہاں دینی مدارس بھی حفاظت حدیث کے امین اور اپنے اسلاف ہی کی یادگار ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت ونگہداشت فرمائے۔

حفاظت حدیث بذریعہ کتابت

منکرین حدیث کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود احادیث لکھنے سے منع کر دیا تھا، اس بنا پر موجودہ کتب

حدیث عجمی سازش کا نتیجہ ہیں، پھر یہ کتب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اڑھائی یا تین سو سال بعد لکھی گئی ہیں، ایسے حالات میں ان کا محفوظ رہنا محل نظر ہے، ہمارے نزدیک اس طرح کے اعتراضات انتہائی لغو اور فضول ہیں اس طرح کی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جنہوں نے کبھی فن حدیث کا مطالعہ نہیں کیا، بلاشبہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری طرف سے کچھ نہ لکھو اور جس نے قرآن کے سوا کچھ لکھا ہو تو وہ اسے مٹا دے۔'' [صحیح مسلم، الزھد: ۳۰۰۴]

لیکن کیا منکرین حدیث کو اپنے عقیدے کی رو سے یہ حدیث بطور دلیل پیش کرنا جائز ہے؟ کیا وہ اپنے اس فعل پر شرم محسوس نہیں کرتے؟ یعنی اپنی مقصد براری کے لیے حدیث پیش کرنا جائز لیکن اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حدیث کی طرف رجوع ناجائز..! آخر یہ کہاں کا انصاف ہے؟

تاہم واضح رہے کہ کتابت حدیث کی ممانعت ابتدائے اسلام میں تھی تاکہ احادیث کا مضمون قرآن کریم کے مضامین سے خلط ملط نہ ہو جائے چنانچہ ایک روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات قلم بند کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، دریافت فرمایا: ''کیا لکھ رہے ہو؟'' ہم نے عرض کیا: وہی کچھ جو ہم آپ سے سنتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ کوئی اور کتاب بھی لکھی جا رہی ہے، اللہ کی کتاب کو علیحدہ کر لو اور اسے خالص رکھو۔''

[مسند امام احمد، ص: ۱۲، ج ۳]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ساتھ لکھنے کی ممانعت تھی تاکہ احادیث، قرآن سے خط ملط نہ ہو جائیں۔ جب یہ خطرہ ٹل گیا تو ممانعت بھی ختم ہو گئی۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جم غفیر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور آپ کی وفات کے بعد احادیث تحریر کرنا متعدد احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ آئندہ ہم اس کی وضاحت کریں گے، پھر منکرین حدیث کی طرف سے پیش کردہ حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں ''مجھ سے احادیث بیان کرو، اس میں چنداں حرج نہیں۔'' اس جملہ سے واضح ہوا کہ حدیث کو قرآن کے ساتھ مخلوط کرنے سے روکا جا رہا تھا، روایت حدیث سے منع نہیں کیا جا رہا تھا بلکہ احادیث بیان کرنے کا حکم دیا جا رہا تھا، اب یہ کہاں کی دیانت داری ہے کہ ایک ہی حدیث کا وہ حصہ تو بیان کر دیا جائے جس سے اپنا مطلب برآمد ہو اور باقی حصہ اس لیے نظر انداز کر دیا جائے کہ وہ ان کے باطل عقیدے کی نفی کرتا ہے، باقی موجود کتب حدیث پر عجمی سازش کی پھبتی بھی خوب ہے! صدیوں کے بعد ان حضرات نے اس سازش کا سراغ لگایا ہے لیکن سازش کہاں تیار ہوئی؟ کس نے تیار کی؟ اس پر عمل درآمد کس وقت اور کیونکر ہوا؟ اس کے متعلق یہ حضرات کوئی معقول بات نہیں بتاتے، بتا بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ من گھڑت بات ہے، شاید یہ حضرات خود کسی سازش کا شکار ہیں۔

واضح رہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں احادیث کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنے کا رجحان پیدا ہو چکا تھا، آپ نے حفاظت حدیث بذریعہ کتابت کے متعلق اپنی صحیح میں "کتابة العلم" کے نام سے ایک عنوان قائم کیا ہے، جس میں یہ ثابت کیا ہے کہ حفاظتِ حدیث بذریعہ کتابت کا بندوبست دور نبوی ہی میں ہو چکا تھا، یہ دعویٰ ثابت کرنے کے لیے آپ نے چار احادیث پیش کی ہیں اور یہ احادیث باہمی طور پر انتہائی مربوط ہیں، پہلی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ ان کے پاس ایک صحیفہ تھا، اس میں زکوٰۃ، صدقات، دیت، قصاص، حرمتِ مدینہ اور اسلامی دستور کے نکات درج تھے۔ [صحیح بخاری، العلم: ۱۱۱]

یہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کے بیٹے محمد بن حنفیہ کے پاس محفوظ رہا۔ [مستدرک حاکم،ص:۵۷۴،ج۳]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لفظ صحیفہ سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ کتابت حدیث دور نبوی میں ہی شروع ہو چکی تھی، یہ کوئی بعد کی پیداوار نہیں ہے لیکن اس دلیل میں بدرجہ امکان یہ احتمال تھا کہ شاید حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ صحیفہ تحریر کیا ہو اس لیے دوسری حدیث پیش کی جس میں ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ امن کے بعد قبیلہ خزاعہ کے خراش بن امیہ نامی ایک شخص نے قبیلہ بنولیث کے جندب بن اقرع نامی ایک آدمی کو قتل کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی گئی کہ اعلانِ امن کے بعد بنوخزاعہ کی طرف سے قتل کی یہ حرکت امن عامہ کے لیے خلل انداز ہونے کے مترادف ہے، چنانچہ آپ نے اس کے سدباب کے لیے انسانی حقوق کے بارے میں ایک جامع خطبہ ارشاد فرمایا، جب آپ نے خطبہ مکمل کر لیا تو یمن کے قبیلے کلب کا ایک آدمی ابوشاہ کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے یہ خطبہ لکھ دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی درخواست کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے فرمایا: ''اسے یہ خطبہ لکھ دو'' [صحیح بخاری، العلم:۱۱۲]

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کتابت حدیث کا عمل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی میں آپ کی اجازت سے شروع ہو چکا تھا لیکن اس روایت میں خصوصیت کا یہ احتمال موجود تھا کہ شاید کتابت حدیث کے لیے یہ حکم نبوی ان حضرات کی خاطر ہو جو نابینا یا ان پڑھ ہیں کیونکہ انہیں لکھنا نہیں آتا تھا اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تیسری حدیث پیش کی، جس میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا عمل کتابت منقول ہے۔ [صحیح بخاری، العلم:۱۱۳]

اس حدیث سے بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود اس حقیقت کو اجاگر کرنا ہے کہ کتابت حدیث کا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں جاری ہو چکا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی درخواست پر انہیں احادیث قلمبند کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔ [مسند امام احمد،ص:۱۶۲،ج۲]

اس روایت میں عموم ہے، خصوصیت کا اس میں کوئی احتمال نہیں لیکن ان ہر سہ احادیث میں کہیں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قصد کتابت کا ذکر نہیں ہے اس لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں چوتھی اور آخری حدیث قرطاس پیش کر کے آپ کے ارادہ کتابت کا ثبوت بھی فراہم کر دیا۔ [صحیح بخاری، العلم:۱۱۴]

ظاہر ہے کہ آپ کا ارادہ مبنی برحق ہی ہوسکتا ہے اگرچہ باہمی تنازع کی وجہ سے اسے عملی جامہ پہنانے کی نوبت نہیں آئی، ان روایات سے ثابت ہوا کہ حفاظت حدیث بذریعہ کتابت کا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شروع ہو چکا تھا، عہد نبوت اور دور صحابہ میں یہ کام بایں طور ہوا کہ متفرق طور پر احادیث کو مدون کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مقامات اور متعدد مواقع پر حسب ضرورت حفاظت حدیث بذریعہ کتابت کا بندوبست فرمایا جسے صحابہ کرام میں سے اہل علم الگ الگ یا مجموعوں کی صورت میں محفوظ کر لیتے تھے، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باشندوں سے مشورہ کر کے ایک دستور مملکت نافذ فرمایا جو ''میثاق مدینہ'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس تحریری معاہدے میں حاکم ومحکوم دونوں کے حقوق وواجبات کی تفصیل ہے، یہ معاہدہ تقریباً ۴۶ دفعات پر مشتمل ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دفعات کے تمام مواد کے لیے کتنے صفحات درکار ہوں گے۔
[سیرت ابن ہشام،ص:۵۰۱،ج۲]

② رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے ابتدائی زمانہ میں مسلمانوں کی مردم شماری کرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں۔'' [صحیح بخاری، الجہاد: ۳۰۶۰]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کہنا ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ کر دیئے۔ واضح رہے کہ عربوں کے ہاں نام کے ساتھ ولدیت اور کنیت بھی ضروری خیال کی جاتی تھی۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس طرح پندرہ سو ناموں کے اندراج کے لیے کتنے صفحات درکار ہوں گے۔

③ سرکاری دستاویزات، معاہدات اور پروانوں کی شکل میں بھی تحریری سرمایہ خاصی مقدار میں موجود تھا۔ مثلاً:

❶ سرکاری دستاویز: بلال بن حارث مزنی کو ''قبلیہ'' کی کانوں کا ٹھیکہ دیا۔ [ابوداود: الخراج: ۳۰۶۲]

❷ معاہدہ صلح: حدیبیہ کے مقام پر کفار قریش سے تحریری معاہدہ ہوا۔ [صحیح بخاری، المغازی: ۴۱۸۰]

❸ پروانہ امن: حضرت سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ کو پروانہ امن لکھ کر دیا۔ [فتح الباری، ص: ۱۸۴، ج ۹]

④ مختلف ملوک وسلاطین کے نام دعوتی خطوط تحریر کئے جن میں قیصر و کسریٰ، مقوقس اور نجاشی سرفہرست ہیں جن کی تفصیل کتب حدیث میں موجود ہے۔ [صحیح بخاری، العلم: ۶۴، التفسیر: ۴۵۵۳]

⑤ سرکاری خطوط پر دستخطوں کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک مہر بھی بنوا رکھی تھی۔ [صحیح بخاری، العلم: ۶۵]

⑥ انتظامی ضرورتوں کے پیش نظر بعض اوقات ہدایت نامے تحریر کیے گئے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فوج کے ایک امیر کو ایک مکتوب لکھ کر دیا اور ہدایت فرمائی کہ اسے فلاں جگہ کھول کر پڑھنا، چنانچہ انہوں نے وہاں پہنچ کر مکتوب نبوی ﷺ کھولا اور پڑھ کر سنایا۔ [صحیح بخاری، العلم قبل حدیث: ۶۴]

⑦ کتابت حدیث کی بعض اتفاقی صورتیں بھی پیش آئیں مثلاً: رسول اللہ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کچھ ہدایات لکھ کر دیں۔ [صحیح بخاری، الزکاۃ: ۱۴۴۸]

اس طرح متفرق طور پر احادیث پر مشتمل خاصہ سرمایہ خود رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی میں جمع ہو چکا تھا، اب ہم چند ایک شخصی صحائف کا ذکر کرتے ہیں جن میں احادیث نبویہ تحریر کی گئی تھیں۔

حدیث اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو اپنے اپنے صحائف میں جمع کرنے کا اہتمام کیا تھا تفصیل حسب ذیل ہے:۔

① صحیفہ صادقہ: یہ مجموعہ احادیث حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا مرتب کردہ ہے، ان کی تحریر بہت اچھی تھی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات تحریر کئے۔ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو بات بھی سنتا تھا اسے تحریر کر لیتا تھا تاکہ محفوظ ہو جائے، قریش کے چند لوگوں نے مجھے منع کیا کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بحالت غصہ ہوتے ہیں اور کبھی خوش ہوتے ہیں تم ان کی ہر بات کیوں لکھتے ہو؟ بظاہر بات معقول تھی، اس لیے میں نے کتابت حدیث چھوڑ دی، جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم لکھو، میرے منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''

[مسند احمد، ص ۱۶۲، ج ۲]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے متعلق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس احادیث نہیں تھیں البتہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس مجھ سے زیادہ احادیث تھیں کیونکہ وہ لکھتے تھے، میں انہیں قلمبند نہیں کرتا تھا۔ [صحیح بخاری، العلم:۱۱۳]

آپ نے جس صحیفہ میں احادیث قلمبند کی تھیں اس کا نام ''الصحیفة الصادقة'' تھا اور یہ انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ [سیر اعلام النبلاء: ص ۵۸، ج ۴]

اس صحیفہ میں تقریباً ایک ہزار احادیث تھیں۔ [اسد الغابہ، ص ۲۲۳، ج ۳]

یہ صحیفہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے خاندان میں عرصہ دراز تک رہا چنانچہ ان کے پوتے حضرت عمرو بن شعیب یہ صحیفہ ہاتھ میں رکھ کر احادیث بیان کرتے اور درس دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس صحیفہ صادقہ کو اپنی مسند میں مدغم فرما کر ہمارے لیے محفوظ فرما دیا جسے آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

② صحیفہ صحیحہ: راوی اسلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات پر مشتمل یہ صحیفہ اب زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے، اس کی اکثر روایات صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی ملتی ہیں، الفاظ ملتے جلتے ہیں، کوئی نمایاں فرق نہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے احادیث نہیں لکھا کرتے تھے جیسا کہ پہلے ذکر کردہ روایت سے معلوم ہوتا ہے، ممکن ہے کہ آپ نے کتابت حدیث کا یہ سلسلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد شروع کیا ہو، یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے کسی دوسرے شخص سے احادیث مرتب کرائی ہوں۔ [فتح الباری، ص: ۲۷۴، ج: ۱]

واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک ہونہار شاگرد ھمام بن منبہ ہیں جو آپ کے وطن مالوف یمن ہی کے باشندے تھے، جب وہ یمن سے ہجرت کر کے حصول تعلیم کے لیے مدینہ طیبہ آئے تو اپنے ممتاز ہم وطن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان ہم وطن کو بخوشی اپنا شاگرد بنا لیا اور اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی احادیث کا انتخاب کیا جو تربیت و اخلاق سے متعلق ہیں، انہوں نے یہ احادیث مرتب کر کے اپنے شاگرد ھمام کو لکھوائیں، اس مجموعے کا نام ''الصحیفة الصحیحہ'' تجویز کیا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اگر کسی کی حدیث دانی پر رشک تھا تو وہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما تھے جنہوں نے ''الصحیفة الصادقہ'' کے نام سے احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا ممکن ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی دیکھا دیکھی اپنی تالیف کا نام ''الصحیفة الصحیحہ'' رکھا ہو، بہر حال ھمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد محترم سے احادیث کا جو مجموعہ حاصل کیا اسے نہ ضائع کیا، نہ اسے اپنی ذات تک محدود رکھا بلکہ پیرانہ سالی تک اس کی روایت و تدریس کا مشغلہ جاری رکھا۔ خوش قسمتی سے انہیں ایک صاحب ذوق شاگرد معمر بن راشد یمنی مل گئے جنہوں نے اس مجموعے کو اپنے دیگر شاگردوں تک پہنچایا، پھر انہیں بھی ایک شاگرد عبدالرزاق بن ھمام حمیری رحمۃ اللہ علیہ مل گئے جنہوں نے ''المصنف'' نامی ایک ضخیم کتاب مرتب فرمائی اور اس مبارک مجموعے کی روایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کے لیے دو شاگرد صدقہ جاریہ ثابت ہوئے، ایک امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے ابو الحسن احمد بن یوسف اسلمی رحمۃ اللہ علیہ، ان دونوں حضرات نے صحیفہ صحیحہ کی بڑی خدمت انجام دی، امام احمد بن حنبل نے اسے اپنی عظیم کتاب ''المسند'' میں شامل کر لیا جسے مسند امام احمد (۱۳۲ تا ۳۱۰ ج ۲) میں دیکھا جا سکتا ہے، جب تک مسند امام احمد دنیا میں باقی رہے گی یہ صحیفہ بھی باقی رہے گا، دوسرے شاگرد جناب احمد بن یوسف اسلمی نے اس صحیفے کی روایت کا سلسلہ

جاری رکھا اور اس قابل قدر یادگار کو حفاظت کے ساتھ آگے منتقل کیا بالآخر یہ صحیفہ قلمی شکل میں دستیاب ہو گیا جسے ڈاکٹر حمید اللہ نے بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے ایڈٹ کر کے شائع کر دیا، اب جو لوگ محدثین کرام کو جعلساز قرار دیتے ہیں ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے، آیا یہ حضرات مطبوعہ صحیفہ صحیحہ کے مندرجات پر غور و فکر کرنے کی زحمت گوارا کریں گے، ایسا کرنے سے شاید انہیں توبہ کی توفیق مل جائے۔

③ صحیفہ عمرو بن حزم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کا گورنر بنا کر روانہ کیا تو فرائض و سنن اور صدقات و دیات پر مشتمل احکام لکھ کر بھی مرحمت فرمائے۔ [سنن نسائی، القسامہ: ۴۸۵۷، ۴۸۶۱]

انہوں نے نہ صرف اس ہدایت نامے کو محفوظ رکھا بلکہ اس کے ساتھ اکیس دوسرے فرامین نبوی شامل کر کے ایک اچھی خاصی کتاب مرتب کر لی۔ [الوثائق السیاسیہ، ص: ۱۰۵]

④ صحیفہ علی بن ابی طالب: یہ صحیفہ خاصہ طویل تھا اور کم از کم چار سرکاری دستاویزات پر مشتمل تھا یعنی جدول زکوٰۃ، دستور مدینہ، خطبہ حجۃ الوداع اور مدینہ طیبہ کو حرم قرار دینے کا اعلان نیز اس میں صدقات، دیت اور قصاص کے مسائل بھی تھے۔

[صحیح بخاری، الاعتصام: ۷۳۰۰]

⑤ صحیفہ انس بن مالک: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے صغر سنی میں ہی لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا، آپ نے نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث قلمبند فرمائیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور انہیں پیش کر کے ان کی تصحیح و تصویب بھی کرائی، حضرت معبد بن ہلال کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی قلمی یادداشتیں نکال کر ہمیں دکھاتے اور فرماتے کہ یہ روایات میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور آپ سے ان کی تصحیح بھی کرائی ہے۔ [مستدرک حاکم، ص: ۵۷۴، ج ۳، رقم الحدیث: ۶۵۶۸]

⑥ صحیفہ جابر بن عبداللہ: یہ مجموعہ مناسک حج اور خطبہ حجۃ الوادع پر مشتمل تھا۔ اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت وھب بن منبہ اور سلیمان بن قیس یشکری نے مرتب کیا تھا۔ [تہذیب التہذیب، ص: ۲۱۵، ج ۴]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ مشہور تابعی حضرت قتادہ کہا کرتے تھے کہ مجھے سورۂ بقرہ کے مقابلہ میں صحیفہ جابر زیادہ حفظ ہے۔ [التاریخ الکبیر، ص: ۱۸۵، ج ۴]

⑦ صحیفہ سمرہ بن جندب: یہ صحیفہ ان کے صاحبزادے حضرت سلمان بن سمرہ کو وراثت میں ملا اور یہ روایات کے ایک بہت بڑے ذخیرے پر مشتمل تھا۔ [تہذیب التہذیب، ص: ۱۹۸، ج: ۲]

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کے لیے جو رسالہ لکھا تھا اس میں ''علم کثیر'' پایا جاتا تھا۔ [تہذیب التہذیب، ص: ۲۳۶، ج: ۴]

⑧ صحائف ابن عباس: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''حبر الامہ'' کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے روایات سے متعلقہ متعدد مجموعے مرتب فرمائے، انہیں لکھنے کا فریضہ ان کے لائق شاگرد مشہور تابعی سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ انجام دیتے تھے، جب کاغذ ختم ہو جاتا تو چمڑے پر لکھ لیتے۔ [سنن دارمی، حدیث نمبر: ۵۰۴]

⑨ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات ان کے بھانجے عروہ بن زبیر نے مرتب کیں، یہ مجموعہ جنگ حرہ میں تلف ہو گیا۔ ان کا انہیں

شدید صدمہ ہوا۔ فرماتے تھے: کاش! میں اپنے بال بچے اور مال واسباب اس کے عوض فدا کر دیتا اور اسے ضائع نہ ہونے دیتا۔

[تہذیب التہذیب، ص:۱۸۳، ج:۷]

الغرض کتب حدیث وتاریخ میں تقریباً پچاس سے زیادہ صحائف احادیث کا پتہ چلتا ہے جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مرتب فرمایا، یہ تدوین بالکل سادہ اور ابتدائی شکل میں تھی جو بطور فن نہیں بلکہ صرف یادداشت کے طور پر معرض تحریر میں آئی۔ اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ طیبہ کے گورنر ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث تمہیں دستیاب ہوں انہیں قلمبند کر لو، مجھے خطرہ ہے کہ علما کے رخصت ہونے سے کہیں علم ختم نہ ہو جائے۔ [صحیح بخاری، العلم قبل حدیث:۱۰۰]

خلیفہ عمرو بن عبدالعزیز کا یہ حکم صرف گورنر مدینہ کے لیے مخصوص نہ تھا بلکہ یہ حکم اسلامی مملکت کے تمام گورنروں کے نام جاری کیا تھا۔ [فتح الباری، ص:۲۵۷، ج:۱]

احادیث وسنن کے دفاتر اسی طرح مرتب ہوئے، دارالخلافہ دمشق آئے پھر خلیفہ راشد نے ان کی نقلیں مملکت اسلامیہ کے گوشے گوشے میں ارسال کیں۔ [تذکرۃ الحفاظ، ص:۱۰۶، ج:۱]

ان صحائف کی موجودگی میں اس مفروضے کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے اڑھائی تین سو سال بعد لکھی گئیں۔

شاید اس مفروضے کی بنیاد یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 256ھ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی 261ھ میں ہوئی حالانکہ امام بخاری کی وفات سے قبل کی جو کتب حدیث آج موجود ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:۔

1 موطا امام مالک (وفات۱۷۹)
2 کتاب الخراج، امام یوسف (وفات:۱۸۲)
3 کتاب الآثار، امام محمد (وفات:۱۸۹)
4 طبقات ابن سعد (وفات:۲۲۰)
5 مسند امام احمد (وفات:۲۴۱)
6 مسند طیالسی (وفات:۲۱۱)
7 مصنف عبدالرزاق (وفات:۲۱۱)
8 مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ (وفات:۲۳۵)
9 مسند حمیدی (وفات:۲۱۹)
10 کتاب المغازی موسیٰ بن عقبہ

مذکورہ تمام کتب حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''الجامع الصحیح'' سے پہلے کی ہیں اور آج دنیا میں موجود ہیں، اس کے بعد دوسرے جامعین حدیث کا دور آتا ہے، جس میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداود، امام نسائی، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور دیگر محدثین کے نام آتے ہیں، ان حضرات نے دو طرح سے احادیث کو جمع کیا۔

⑮ اپنی سند کے ساتھ احادیث کو جمع کیا اور ان سے احکام ومسائل مستنبط کیے جیسا کہ صحیحین اور سنن اربعہ ہیں، انہیں حدیث کی بنیادی کتابوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

⑯ مذکورہ کتب سے احادیث کا انتخاب کر کے مجموعے تیار کیے جیسا کہ ریاض الصالحین اور بلوغ المرام ہیں، مشکوۃ المصابیح کا شمار دوسری قسم کی کتابوں میں ہوتا ہے۔

چونکہ مشکوۃ المصابیح وقت کی اہم ضرورت کے پیش نظر تالیف کی گئی اور امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصابیح السنہ کا تتمہ اور تکملہ

ہے اور اسے قبولیت عام اور شہرتِ دوام حاصل ہے۔اس لیے ہم ان دونوں کتابوں اور ان کے مؤلفین کا تعارف پیش کرنا ضروری خیال کرتے ہیں، واللہ المستعان

مؤلف مصابیح السنہ

آپ کا پورا نام ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد الفراء البغوی ہے، آپ کا شمار چھٹی صدی ہجری کے مشہور محدثین میں ہوتا ہے اورمحی السنہ کے لقب سے معروف ومشہور ہیں۔ لفظ ''فراء'' فرو سے مأخوذ ہے جس کا معنی چمڑا ہے، فراء کا معنی چمڑا بیچنے یا اسے دباغت دینے والا ہے، فراء مصنف کے والد کی صفت ہے، پوستین بنانے یا دباغت دینے یا بیچنے کی وجہ سے انہیں فراء کہا جاتا ہے۔ فراء نحوی ایک دوسرا عالم ہے جو علم نحو میں یدطولیٰ رکھتا تھا، اس طرح بغوی، بغ کی طرف منسوب ہے جو کہ خراسان اور فرات کے درمیان ایک مشہور قصبہ ہے، چونکہ وہاں کے رہنے والے تھے اس لیے بغوی کی نسبت سے مشہور ہوئے، آپ بڑے زاہد وعابد، فقیہ و محدث، مفسر اور قاری تھے۔انتہائی سادہ غذا اور سادہ لباس استعمال کرتے تھے، خدمت حدیث کی بنا پر محی السنہ کے لقب سے مشہور ہوئے، کہا جاتا ہے آپ نے جب شرح السنہ تالیف فرمائی تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تو نے میری احادیث کی شرح لکھ کر میری سنت کو زندہ کر دیا ہے۔''

اسی دن محی السنہ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ [مفتاح السعادۃ ص:۹۱، ج:۲]

آپ کا سن ولادت جمادی الاولیٰ ۴۳۳ یا ۴۳۵ھ ہے جبکہ آپ ماہ شوال ۵۱۶ھ شہر مرو میں فوت ہوئے، انہیں اپنے شیخ فقیہ خراسان قاضی حسین مروزی کے پہلو میں دفن کیا گیا، اس طرح آپ نے اکیاسی یا تراسی زندگی کی بہاریں دیکھیں۔

امام بغوی جب ستائیس برس کے ہوئے تو حصول علم کے لیے اپنے وطن مالوف سے باہر نکلے، سب سے پہلے 'مرو' کا علمی سفر کیا اور وہاں کے علماومشائخ سے کسب فیض کیا پھر وفات تک وہیں قیام فرمایا اگرچہ آپ نے دوسرے شہروں کا سفر بھی کیا ہے تاہم حدیث کا اکثر سماع اسی مرو شہر میں ہی کیا ہے۔

آپ اگرچہ مسلک شافعی سے تعلق رکھتے تھے اور شوافع میں بڑی قدر ومنزلت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے تاہم عقائد کے اعتبار سے اہل سنت میں ان کا شمار ہوتا ہے۔آپ کا لباس سادہ، سر پر پگڑی باندھتے اور ہمیشہ باوضو ہو کر درس مرتب دیا کرتے تھے آپ کا شمار علمائے ربانیین میں ہوتا ہے آپ بہت زیادہ عبادت گزار اور قناعت پسند تھے آپ کے اساتذہ ومشائخ حسب ذیل ہیں:

1. فقیہ خراسان قاضی حسین بن محمد مروزی
2. محدثِ خراسان احمد بن عبدالرحمٰن النیسابوری
3. شیخ زھاد احمد بن عبدالرحمٰن الکنانی
4. شیخ عبدالواحد بن احمد الھروی
5. محمد بن احمد التیمی
6. ابوالفضل زیاد بن محمد الحنفی
7. شیخ یعقوب بن احمد الصیرفی النیسابوری
8. ابوالقاسم یحییٰ بن علی

امام بغوی نے متعدد کتب تالیف کی ہیں، جن میں زیادہ مشہور حسب ذیل ہیں:

1. مصابیح السنۃ
2. شرح السنۃ

3 الجمع بین الصحیحین 4 معالم التنزیل

5 التھذیب فی الفقہ 6 شرح الجامع الترمذی

7 الکفایہ فی القراءۃ 8 معجم الشیوخ

آپ کے متعلق علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ تفسیر وحدیث اور فقہ کے امام تھے۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ آپ بہت بڑے امام، حافظ، فقیہ اور مجتہد تھے اور آپ کی تصانیف خیر وبرکت کا ذریعہ ثابت ہوئیں، یہ آپ کی حسن نیت کا ثمرہ تھا کہ آپ کی تصانیف کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ آپ جلیل القدر امام، زہد وورع سے متصف، تفسیر وحدیث کے ماہر اور عالم باعمل تھے نیز سلف صالحین کے پیرو اور فقہ کے نامور عالم شمار ہوتے تھے۔ [ماخوذ از طبقات الشافعیہ، طبقات المفسرین، تذکرۃ الحفاظ، مرقاۃ اور اشعۃ اللمعات وغیرہ]

مصابیح السنۃ

امام بغوی نے اپنی اس تالیف کا نام خود متعین نہیں کیا، البتہ جس نام نے باعتبار غلبہ شہرتِ دوام حاصل کیا وہ ''مصابیح السنۃ'' ہے، حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اور علامہ الکتانی نے الرسالہ المستطرفہ میں اس نام کو درج کیا ہے اگرچہ بعض مؤلفین نے ''مصابیح الدجی، المصابیح فی الحدیث، مصابیح السنن اور المصابیح فی الصحاح والسنن جیسے نام بھی ذکر کئے ہیں۔

اس کتاب میں امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) الصحاح: اس حصہ میں بخاری اور مسلم کی احادیث ہیں۔

(۲) الحسان: اس حصہ میں بخاری اور مسلم کے علاوہ سنن اربعہ وغیرہ کی احادیث ذکر کی ہیں۔

نیز اس میں خوفِ طوالت کے پیش نظر احادیث کی اسناد کو حذف کر دیا گیا ہے اور جن صحابہ کرام سے یہ احادیث مروی ہیں ان کا نام بھی ذکر نہیں کیا گیا، اس میں صرف مرفوع احادیث ہی ذکر کی ہیں اخبار صحابہ اور آثار تابعین سے آپ نے گریز کیا ہے۔ اس کتاب میں سب سے بڑا نقص یہ ہے کہ اس میں علامہ بغوی نے حدیث کی سند اور اس کے راوی صحابی کا نام حذف کر دیا ہے، اس نقصان کی تلافی کے لیے علامہ خطیب تبریزی نے مشکوۃ المصابیح تحریر فرمائی جس کی تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔ شارح مشکوۃ علامہ عبید اللہ مبارکپوری لکھتے ہیں کہ امام بغوی نے الصحاح کی قسم میں ایسی روایات بھی درج کر دی ہیں جو بخاری یا مسلم میں سے کسی کتاب میں مروی نہیں ہیں اور الحسان میں ایسی روایات پیش کی ہیں جو انتہائی درجہ کی کمزور اور ضعیف ہیں۔ [مرعاۃ المفاتیح ص:۶، ج:۱]

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے نزدیک مصابیح میں احادیث کی تعداد ۴۴۸۴ ہے جن میں صحیح بخاری کی روایات ۳۲۵، صحیح مسلم کی ۸۷۵، متفق علیہ روایات کی تعداد ۱۰۵۱ اور باقی روایات دیگر کتب حدیث سے ماخوذ ہیں۔ بعض دیگر شارحین نے اس سے کم وبیش تعداد کا بھی ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

مصابیح السنہ کی متعدد شروحات لکھی گئی ہیں جن میں تحفۃ الابرار اور تنویر المصابیح زیادہ مشہور ہیں، کچھ محدثین نے اس عظیم کتاب کو مختصر بھی کیا ہے جن میں درج ذیل اختصارات زیادہ شہرت یافتہ ہیں۔

(۱) ضیاء المصابیح: امام علی بن عبد الکافی السبکی۔

(۲) مختصر المصابیح: عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی۔
مصابیح السنہ میں ذکر کردہ احادیث کے متعلق علامہ قزوینی اور امام جوزی نے لکھا ہے کہ اس میں کچھ موضوع احادیث بھی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے اس کا جواب لکھا ہے نیز انہوں نے احادیث مصابیح کی تخریج بھی کی ہے۔

مؤلف مشکوۃ المصابیح

اب ہم مشکوۃ المصابیح اور اس کے مؤلف کے متعلق اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں۔
آپ کا نام ونسب: ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی۔ العمری، عمر بن عبدالعزیز کی طرف نسبت ہے کیونکہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت رکھنے والے کو فاروقی کہا جاتا ہے، آپ آٹھویں صدی کے ممتاز علما میں سے تھے، صاحب مشکوۃ کے حالات زندگی کہیں سے نہیں ملتے شاید تاتاریوں کی تباہ کاریوں اور فتنوں کی نذر ہو گئے ہوں، ان کے فتنہ سے امت مسلمہ اپنے قیمتی علمی اثاثہ سے محروم کر دی گئی، ممکن ہے کہ مصنف مشکوۃ کے حالات اس یورش کی نذر ہو چکے ہوں حتیٰ کہ ان کی ولادت اور وفات کا بھی پتہ نہیں چلتا، البتہ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ آپ کی وفات ۷۳۷ھ کے بعد ہوئی ہے کیونکہ آپ نے ماہ رمضان ۷۳۷ ہجری میں مشکوۃ المصابیح کی تالیف سے فراغت پائی اس بنا پر یقیناً ان کی وفات اس کے بعد ہوئی ہوگی اگرچہ بعض حضرات نے اپنے ظن وتخمین سے ان کا سن وفات ۷۴۸ھ ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم
آپ کے متعلق ملا علی قاری لکھتے ہیں کہ صاحب مشکوۃ حبر العلام، بحر الفہام، حقائق کو ظاہر کرنے والے اور دقائق کی وضاحت کرنے والے تھے۔ [مرقاۃ ص:۲، ج:۱]
آپ نے مشکوۃ المصابیح کی شکل میں اس امت کو عظیم تحفہ دیا ہے جو آپ کے لیے بہت بڑا صدقہ جاریہ ہے، اللہ انہیں کروٹ کروٹ اپنی رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

مشکوۃ المصابیح

عالم اسلام میں یہ کتاب غیر معمولی شہرت واہمیت کی حامل ہے۔ اس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے ہر مکتب فکر کے مدارس میں شامل نصاب ہے، یہ عظیم کتاب علامہ تبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فاضل استاذ شیخ محترم جناب علامہ طیبی کے مشورے سے تحریر کی کیونکہ آپ احادیث کے ایک مستند مجموعے کی ضرورت شدت سے محسوس کر رہے تھے، اس ضرورت کا اظہار انہوں نے اپنے لائق شاگرد خطیب تبریزی سے کیا تو باہمی مشورہ سے طے پایا کہ کسی نئے مجموعہ کو ترتیب دینے کے بجائے امام بغوی کی کتاب ''مصابیح السنۃ'' کی تہذیب وتکمیل کر دی جائے چنانچہ اس کی تکمیل اور اس میں حک واضافہ علامہ تبریزی کے سپرد ہوا جسے انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اس بنا پر مشکوۃ المصابیح دراصل مصابیح السنہ کا ہی نتیجہ اور تکملہ ہے، اس بات کا پہلے اظہار ہو چکا ہے کہ مصابیح السنہ میں حدیث کے مأخذ اور راوی حدیث کا ذکر نہ تھا، مؤلف مشکوۃ نے پوری محنت سے راوی حدیث صحابی کی نشاندہی کی پھر اس حدیث کے مخرج اور مأخذ کا بھی حوالہ دیا، مشکوۃ المصابیح کے نام کی وجہ تسمیہ کے متعلق علامہ طیبی فرماتے ہیں:۔

''مشکوۃ کے معنی طاقچہ کے ہیں اور طاقچہ ایک محدود جگہ ہوتی ہے، جس میں چراغ دیا جائے تو روشنی کشادہ اور وسیع مقام کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے، معنوی مناسبت بایں طور ہے کہ مصابیح السنہ میں درج شدہ احادیث اسناد اور مخرج کے بغیر ایک کھلی جگہ پر تھیں جب راوی حدیث اور مخرج کی نشاندہی کر دی گئی تو مصابیح کی یہ احادیث مشکوۃ کی زینت بن گئیں اور ان کی روشنی میں مزید اضافہ ہوگیا۔''

ایک دوسرے شارح مشکوۃ لکھتے ہیں کہ مشکوۃ، دیوار کے اس سوارخ کو کہتے ہیں جو آر پار نہ ہو اور اس میں چراغ جلا کر رکھ دیا جاتا ہے، مطلب یہ ہوا کہ جس طرح چراغ کو طاق میں رکھا جاتا ہے اسی طرح مصابیح السنہ کی احادیث کو مشکوۃ میں رکھ دیا گیا۔ اسے بایں طور پر بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ جو احادیث مشکوۃ میں ذکر کی گئی ہیں وہ چراغ کی طرح ہیں اور یہ کتاب ایسے ہے جیسا کہ ایک طاقچہ میں کئی چراغ روشن ہوں۔ [اللمعات، ص:۴۹، ج:۱]

مشکوۃ اور مصابیح میں فرق:

☆ مصابیح میں پوری سند محذوف ہے جبکہ مشکوۃ میں آخری راوی، صحابی جلیل کا ذکر ہے۔

☆ مصابیح میں مأخذ کا حوالہ نہیں جبکہ مشکوۃ میں چند ایک مقامات کے علاوہ سب جگہ مأخذ کا حوالہ درج ہے اور یہ حوالہ تقریباً ۱۳ کتب پر مشتمل ہے۔

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن ابی داود (۴) جامع ترمذی (۵) سنن النسائی
(۶) سنن ابن ماجہ (۷) مؤطا امام مالک (۸) سنن امام شافعی (۹) مسند امام احمد بن حنبل (۱۰) سنن دارمی
(۱۱) سنن دارقطنی (۱۲) سنن بیہقی (۱۳) مسند رزین۔

☆ مصابیح میں صرف مرفوع احادیث تھیں جبکہ مشکوۃ میں مرفوع احادیث، آثارِ صحابہ اور اخبارِ تابعین بھی ذکر کی ہیں۔

☆ مصابیح میں ضعیف یا غریب احادیث کی نشاندہی تھی، مشکوۃ میں ان کے ضعف اور غرابت کی وجہ بیان کی گئی ہے نیز اس میں احادیث کے ضعف اور صحت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

☆ مصابیح میں صرف دو قسم کی احادیث تھیں، الصحاح کے عنوان میں صحیحین اور الحسان کے عنوان میں سنن اربعہ کی احادیث درج تھیں جبکہ مشکوۃ میں صحیحین کی احادیث کو پہلی فصل میں اور دیگر کتب حدیث کی روایات دوسری فصل میں اور تیسری فصل میں آپ نے ان احادیث کا اضافہ کیا ہے جو عنوان کے مناسب ہوں لیکن امام بغوی نے انہیں ذکر نہیں کیا۔ تیسری فصل کے زیادہ کرنے سے ۱۵۱۱ احادیث کا اضافہ ہوا ہے، اس اعتبار سے مصابیح میں احادیث کی تعداد ۴۴۳۴ تھیں، صاحب مشکوۃ کے زیادات سے مجموعی تعداد ۵۹۴۵ ہے۔

☆ مصابیح میں الصحاح کے عنوان میں بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر محدثین کی مرویات اور الحسان کے عنوان میں شیخین کی مرویات درج کر دی گئی تھیں جبکہ مشکوۃ میں ایسی احادیث کو ان کے صحیح مقام پر لوٹا دیا گیا ہے، مشکوۃ میں اس امر کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ یہ حدیث مصابیح میں فلاں جگہ پر تھی لیکن مشکوۃ کے فلاں باب میں آئے گی۔

☆ مصابیح میں کچھ احادیث مکرر تھیں جبکہ مشکوۃ میں اس تکرار کو ختم کر دیا گیا ہے اور مکرر احادیث کو حذف کر دیا گیا ہے۔

☆ متن احادیث میں بھی کچھ اختلاف ہے، جن کی دو صورتیں ہیں۔

ا: احادیث میں اختصار و تطویل: اختصار وہاں کیا گیا ہے جہاں باب کی مناسبت پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا اور تطویل وہاں ہے جہاں باب سے مناسبت واضح نہ تھی، بحر حال ہر دو امور میں مصلحت کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

ب: الفاظ حدیث میں تبدیلی یعنی مصابیح اور مشکوۃ میں الفاظ کے باہمی تفاوت کی وجہ احادیث کے مختلف طریق و اسانید ہیں جن کے متعلق صاحب مشکوۃ لکھتے ہیں کہ شاید مجھے وہ روایت نہیں مل سکی جسے امام بغوی نے بنیاد بنا کر مذکورہ الفاظ درج کئے ہیں۔

مشکوۃ المصابیح کی شروحات:

مشکوۃ کی کئی ایک شروحات ہیں۔ ذیل میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

(۱) الکاشف عن حقائق السنن (۲) مرقاۃ المصابیح (۳) مرعاۃ المفاتیح

(۴) لمعات التنقیح (۵) التعلیق الصبیح (۶) منہاج المشکوۃ

مشکوۃ کے اردو تراجم:

برصغیر میں یہ کتاب متداول اور دینی مدارس میں شامل نصاب ہے اس بنا پر اس کے متعدد اردو تراجم ہیں، ان میں سے کچھ کا تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

(۱) طریق النجاۃ (۲) الراحمۃ المہداۃ (۳) سواء الطریق

(۴) ترجمہ و شرح مشکوۃ (شیخ عبد التواب ملتانی) (۵) مظاہر حق

(۶) ترجمہ و حاشیہ مشکوۃ (علامہ اسماعیل سلفی) (۷) انوار المصابیح

(۸) سطعات التنقیح (مولانا محمد صادق خلیل مرحوم) (۹) حاشیہ علی مشکوۃ المصابیح (مولانا محمد رفیق اثری)

زیر نظر اردو ترجمہ: اس وقت مشکوۃ المصابیح کی افادیت و اہمیت کس سے مخفی نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ بازار میں متعدد ترجمے دستیاب ہیں، لیکن......ع

ہر گلِ را بوئے دیگر است

مذکورہ اردو ترجمے کی اپنی شان ہے، جسے دوران مطالعہ محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس تمام خدمتِ حدیث کے اصل محرک برخوردار محمد سرور عاصم ہیں جو نشر و اشاعت کا صاف ستھرا ذوق رکھتے ہیں، محض حدیث کی نشر و اشاعت کے جذبہ سے اس فرض کی تکمیل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اپنے ہاں اجر جزیل عطا فرمائے۔

مجھے چند دنوں کے نوٹس پر اس کا مقدمہ لکھنے پر اصرار کیا گیا، جو میں نے لکھ دیا ہے مجھے اپنی کم علمی اور بے مائیگی کا پورا پورا اعتراف ہے، قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس میں کوئی کمی یا غلطی محسوس کریں تو ہمیں اس سے ضرور آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ امام تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں، اسی سے مدد طلب کرتے ہیں، اسی سے مغفرت چاہتے ہیں، اور ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرما دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ایسی گواہی جو نجات کے لیے وسیلہ اور بلندیٔ درجات کے لیے ضامن ہو، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جس نے انہیں ان حالات میں مبعوث فرمایا کہ ایمان کی راہوں کے نشان مٹ چکے تھے، اس کے انوار بجھ چکے تھے، اس کے ارکان کمزور ہو چکے تھے اور اس کی جگہیں مجہول ہو چکی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نشانات، جو کہ مٹ چکے تھے، کو بلند اور اجاگر کیا، اور آپ نے کلمۂ توحید کی تائید میں ایسے علیل شخص کو جو کہ (جہنم کے) کنارے پر پہنچ چکا تھا، بچایا اور آپ نے شاہراہ ہدایت کے طلب گار پر اس روشن راہ کو واضح کیا، اور آپ نے سعادت کے خزانوں کو ان پر واضح کیا جو ان کی ملکیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اما بعد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ تمسک تب ہی پائیدار اور دیرپا رہ سکتا ہے جب آپ سے صادر ہونے والے احکامات کی اتباع کی جائے، اور اللہ تعالیٰ کی رسی (قرآن کریم) کے ساتھ تمسک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بیان کے ساتھ ہی مکمل ہو سکتا ہے، اور ''کتاب المصابیح'' جسے محی السنہ اور قاطع بدعت امام ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، نے تصنیف کیا، اس موضوع پر ایک نہایت جامع کتاب تھی، اور متفرق احادیث کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کے حوالے سے انتہائی مرتب کتاب تھی اور جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اختصار کا اسلوب اختیار کرتے ہوئے اسانید کو حذف کر دیا تو بعض ناقدین نے اس پر کلام کیا اگرچہ اس کا ثقات سے نقل کرنا (اور اسانید حذف کرنا) ان کے ذکر کرنے کی طرح ہی ہے، لیکن جو اسناد بیان کرنے میں ابلاغ ہے وہ اسناد حذف کرنے میں نہیں، پس میں نے استخارہ کے ذریعے توفیق الٰہی طلب کرتے ہوئے جس چیز کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی اس کی نشان دہی کر دی اور ہر حدیث کو بلا تقدیم و تاخیر مناسب جگہ پر لکھ دیا، جیسا کہ متقن وثقہ اور راسخ العلم ائمہ نے اسے روایت کیا، جیسے ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، ابو عبداللہ مالک بن انس اصبحی، ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعی، ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی، ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی، ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری رحمۃ اللہ علیہم، اور ان کے علاوہ بھی کچھ انہی کی مثل ہیں جنہوں نے روایت کیا ہے جبکہ وہ قلیل ہیں۔ اور جب میں نے حدیث کو ان ائمہ کی طرف منسوب کر دیا تو گویا میں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا، کیونکہ وہ (ائمہ) اس (اسناد) سے فارغ ہو چکے اور انہوں نے ہمیں بھی بے نیاز کر دیا، اور میں نے کتب (جیسے کتاب الایمان

وغیرہ) اور ابواب کو ویسے ہی رکھا جیسے انہوں (امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ) نے ترتیب دیا تھا، اور اس بارے میں میں نے ان کی اتباع کی، میں نے ہر باب کو غالب طور پر تین فصلوں میں تقسیم کیا۔ پہلی فصل ان احادیث پر مشتمل جنہیں امام بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا یا ان میں سے کسی ایک نے، اور اگر اس حدیث کے ان کے سوا کسی اور نے بھی روایت کیا ہے تو میں نے روایت میں ان دونوں کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے کی وجہ سے ان دونوں کی روایت پر اکتفا کیا ہے۔

دوسری فصل ان احادیث پر مشتمل ہے جن کو امام بخاری اور امام مسلم کے علاوہ ائمہ مذکور میں سے کسی نے روایت کیا ہے، اور تیسری فصل ان احادیث پر مشتمل ہے جو معنی باب پر مشتمل ہوں اور مناسب ملحقات میں سے ہوں، لیکن یہاں بھی (راوی اور روایت نقل کرنے والے امام کے ذکر کی) شرط کا خیال رکھا گیا ہے، اگر وہ سلف (صحابہ کرام) اور خلف (تابعین) سے منقول ومروی ہو۔

پھر اگر آپ کسی باب میں کوئی حدیث نہ پائیں تو وہ اس لیے ہے، کہ میں نے تکرار کی وجہ سے اسے نقل نہیں کیا، اور اگر آپ کسی حدیث کا کچھ حصہ متروک پائیں تو وہ اس کا اختصار یا اس کے ساتھ ملا ہوا اس کا اتمام اس کی اہمیت کی وجہ سے ہوگا، اور اگر آپ کو دونوں فصلوں میں کوئی اختلاف نظر آئے کہ پہلی فصل میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ کوئی حدیث ہے اور فصل دوم میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی کوئی حدیث ہے، تو آپ جان لیں کہ میں نے الجمع بین الصحیحین للحمیدی اور جامع الاصول دونوں کتابوں کی پوری چھان بین کے بعد میں نے شیخین اور ان دونوں کے متن پر اعتماد کیا ہے۔

اور اگر آپ حدیث کے متن میں اختلاف دیکھیں تو وہ حدیث کے مختلف طرق کی وجہ سے ہے، ممکن ہے کہ مجھے اس روایت کا پتہ نہ چلا ہو جسے الشیخ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے (مصابیح میں) نقل کیا ہو، اور آپ یہ بہت کم پائیں گے کہ میں کہوں: میں نے یہ روایت کتب اصول میں نہیں پائی، یا میں نے اس سے مختلف اس میں پائی ہے، پس جب آپ کو ایسی بات کا پتہ چلے تو آپ قلت درایت کی وجہ اس تقصیر کو میری طرف منسوب کریں جناب شیخ، اللہ تعالیٰ دارین میں ان کی قدر و منزلت بڑھائے، کی طرف نہیں، اس (تقصیر کو جناب الشیخ کی طرف منسوب کرنے) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، جس شخص کو، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، اس بارے پتہ چلے تو وہ اس کے متعلق ہمیں آگاہ کرے اور درست طریق کی طرف ہماری راہنمائی فرمائے، میں نے وسعت وطاقت کے مطابق (طرق حدیث اور اختلاف الفاظ کی) تحقیق وتفتیش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، اور میں نے جسے پایا وہ اختلاف نقل کر دیا، اور الشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں حدیث کے غریب یا ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، میں نے غالب طور پر وہاں اس کی وجہ بیان کر دی ہے، اور جہاں انہوں نے جو کے الاصول (مثلاً منقطع، موقوف، مرسل) یہی ہے، اشارہ نہیں کیا تو، کسی مصلحت کے پیش نظر چند مقامات کے سوا، میں نے بھی ان کی اتباع میں اُسے ویسے ہی چھوڑ دیا، اور بسا اوقات آپ کچھ ایسے مقامات پائیں گے جو کہ مہمل ہیں اور وہ اس لیے ہے کہ مجھے اس کے راوی کا پتہ نہیں چلا، تو میں نے وہاں کچھ نہیں لکھا اسے ویسے چھوڑ دیا، پس اگر آپ کو پتہ چلے تو آپ اسے وہاں لکھ دیں، اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ میں نے کتاب کا نام ''مشکوۃ المصابیح'' رکھا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے توفیق واعانت، ہدایت وصیانت (غلطی ولغزیش سے بچاؤ) اپنے مقصد کی تیسیر طلب کرتا ہوں، اور درخواست کرتا ہوں، وہ حیات اور بعد الممات مجھے اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو فائدہ پہنچائے۔ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

بسم الله الرحمن الرحيم

١: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1]

ا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی، پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خاطر ہے، اور جس شخص کی ہجرت حصول دنیا یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہوئی تو اس کی ہجرت اس کی خاطر ہے جس کی خاطر اس نے ہجرت کی۔''

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١، ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣) ومسلم (١٩٠٧، الإمارة: ١٥٥) [والنسائي، الأيمان والنذور: النية في اليمين ح ٣٨٢٥، السلفية ٢/ ١٣٥، واللفظ له إلا عنده "لدنيا" بدل "إلى دنيا" وجاء في بعض نسخ النسائي "إلى دنيا"]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کے ابواب

الفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

۲: عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُالسَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ: ((اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا)) قَالَ: صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِخَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: ((مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)) قَالَ: فَأَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ: ((أَنْ تَلِدَالْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ)) قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ: ((يَا عُمَرُ! اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((فَإِنَّهُ جِبْرَائِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اس اثنا میں ایک آدمی ہمارے پاس آیا، جس کے کپڑے بہت ہی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے، اس پر سفر کے آثار نظر آتے تھے نہ ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا، حتیٰ کہ وہ دو زانو ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے، اور کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کے متعلق مجھے بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ وہ آپ سے پوچھتا ہے اور آپ کی تصدیق بھی کرتا ہے، اس نے کہا: ایمان کے بارے میں

[1] رواه مسلم (الإيمان ج١ ص ٢٨-٢٩ ح ٨ واللفظ له إلا عنده "بينما" بدل "بينا" وجاء في اكمال اكمال المعلم لمحمد بن خليفة الأبي ج١ ص ١٠٢ "بينا")۔

مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، اور یوم آخرت پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان لاؤ۔'' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا، پھر اس نے کہا: احسان کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' پھر اس نے کہا: قیامت کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسئول اس کے متعلق سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔'' اس نے کہا: اس کی نشانیوں کے بارے میں مجھے بتا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی، اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، تنگ دست بکریوں کے چرواہوں کو بلند و بالا عمارتوں کی تعمیر اور ان پر فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ شخص چلا گیا، میں کچھ دیر ٹھہرا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''عمر! کیا تم جانتے ہو سائل کون تھا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے، وہ تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے تمہارے پاس تشریف لائے تھے۔''

٣: وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ: ((وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ......﴾ الْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو کچھ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے، اس حدیث میں ہے: ''جب تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، بہرے، گونگے لوگوں کو ملک کے بادشاہ دیکھو گے، اور یہ (وقوع قیامت) پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے......''

٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٤: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے، گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان کی ستر سے کچھ زائد شاخیں ہیں ان میں سے سب سے افضل یہ کہنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا اور حیا بھی ایمان کی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠، ٤٧٧٧) ومسلم (الإيمان :٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٨) ومسلم (١٦/ ٢١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٩) ومسلم (٣٥/ ٥٨ واللفظ له)۔

ایک شاخ ہے۔''

٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ)) هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ)). [1]

۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کردہ چیزوں کو ترک کر دے۔'' یہ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں، جبکہ صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں: فرمایا کہ کسی آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، کون سا مسلمان بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں۔''

٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص میں تین خصلتیں ہوں اس نے ان کے ذریعے ایمان کی لذت و حلاوت کو پا لیا، جس کو اللہ اور اس کے رسول سب سے زیادہ محبوب ہوں، جو شخص کسی سے محض اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہو، اور جو شخص دوبارہ کافر بننا، اس کے بعد کہ اللہ نے اسے اس سے بچا لیا، ایسے ناپسند کرتا ہو جیسے وہ آگ میں ڈالا جانا ناپسند کرتا ہے۔''

٩: وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۹: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠) ومسلم (٤٠/ ٦٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٥) ومسلم (٤٤/ ٧٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢١) ومسلم (٤٣/ ٦٧)۔

[4] رواه مسلم (٣٤/ ٥٦)۔

ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کی لذت کو پالیا۔‘‘

۱۰ : وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهِ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، اس امت کے جس یہودی اور عیسائی نے میرے متعلق سن لیا اور پھر وہ مجھ پر اتارے گئے دین و شریعت پر ایمان لائے بغیر فوت ہو جائے تو وہ جہنمی ہے۔‘‘

۱۱ : وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَّطَأُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تین قسم کے لوگوں کے لیے دو اجر ہیں، اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا، مملوک غلام جب وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کرے، اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو، وہ اس سے ہم بستری کرتا ہو، پس وہ اسے آداب سکھائے اور اچھی طرح مؤدب بنائے، اس کو بہترین زیور تعلیم سے آراستہ کرے۔ پھر اس کو آزاد کر دے اور اس کے بعد اس سے شادی کر لے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔‘‘

۱۲ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ: ((اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں، جب ان کا یہ طرز عمل ہوگا تو انہوں نے حدودِ اسلام کے علاوہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو مجھ سے بچا لیا، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔‘‘ بخاری، مسلم۔ البتہ امام مسلم نے ’’حدود اسلام‘‘ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۳ : وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] رواہ مسلم (۱۵۳/ ۲۴۰)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (۹۷ والأدب المفرد: ۲۰۳) ومسلم (۱۵۴/ ۲۴۱)۔

[3] متفق علیه، رواہ البخاري (۲۵ واللفظ له) ومسلم (۲۲/ ۳۶)۔ [4] رواہ البخاري (۳۹۱)۔

۱۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جسے اللہ اور اس کے رسول کی امان حاصل ہے، سو تم اللہ کی امان اور ذمہ کو نہ توڑو۔''

١٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَى اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: دُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: ((تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ)) قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، فرض نماز قائم کرو۔ فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کروں گا، جب وہ چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو پسند ہو کہ وہ جنتی شخص کو دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے۔''

١٥: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِیْ رِوَايَةٍ: غَيْرَكَ قَالَ: ((قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵: سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے متعلق کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس کے متعلق آپ کے بعد کسی سے نہ پوچھوں، اور ایک روایت میں ہے۔ آپ کے سوا کسی سے نہ پوچھوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو میں اللہ پر ایمان لایا۔ پھر ثابت قدم ہو جاؤ۔''

١٦: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)) فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَيْرُهُنَّ؟ فَقَالَ: ((لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ)) فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَيْرُهٗ؟ قَالَ: ((لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ: وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الزَّكٰوةَ فَقَالَ: هَلْ عَلَیَّ غَيْرُهَا؟ فَقَالَ: ((لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)) قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اہل نجد سے پریشان حال بکھرے بالوں والا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٩٧) ومسلم (١٤/ ١٥)۔

[2] رواه مسلم (٣٨/ ٦٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦) و مسلم (١١/ ٨)۔

حاضر ہوا، ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ سن رہے تھے لیکن ہم اس کی بات نہیں سمجھ رہے تھے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا، اور وہ اسلام کے متعلق پوچھنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن اور رات میں پانچ نمازیں۔'' اس نے عرض کیا، کیا ان کے علاوہ بھی کوئی چیز مجھ پر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، مگر یہ کہ تم نفل پڑھو۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور ماہ رمضان کے روزے۔'' اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی چیز لازم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، الا یہ کہ تم نفلی روزہ رکھو۔'' راوی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے زکوٰۃ کے متعلق بتایا تو اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ کوئی چیز مجھ پر فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، الا یہ کہ تم نفلی صدقہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں: وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس چلا گیا: اللہ کی قسم! میں اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کروں گا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ کامیاب ہو گیا۔''

١٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ**)) قَالُوْا: رَبِيْعَةُ. قَالَ: ((**مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ: ((**اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((**شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ**)) وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: ((**اِحْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ [1]

١٧: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ جب عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون لوگ ہیں یا کون سا وفد ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم ربیعہ قبیلہ کے لوگ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم یا وفد! خوش آمدید، تم کشادہ جگہ آئے اور تم رسوا ہوئے نہ نادم۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، ہمارے اور آپ کے مابین مضر کے کفار کا یہ قبیلہ آباد ہے، آپ کسی فیصلہ کن امر کے متعلق حکم فرما دیں، تاکہ ہم اپنے پچھلے ساتھیوں کو اس کے متعلق بتائیں اور ہم سب اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے آپ سے مشروبات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے چار چیزوں کے متعلق انہیں حکم فرمایا اور چار چیزوں سے انہیں منع فرمایا، آپ نے ایک اللہ پر ایمان لانے کے متعلق انہیں حکم دیا، فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ ایک اللہ پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا، اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو۔'' اور آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع فرمایا، آپ نے بڑے مٹکوں، کدو سے بنے ہوئے پیالوں، لکڑی سے تراشے ہوئے لگن اور

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣) ومسلم (١٧/ ٢٤)۔

تارکول سے رنگے ہوئے روغنی برتنوں سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''انہیں یاد رکھو اور اپنے پچھلے ساتھیوں کو ان کے متعلق بتا دو۔'' بخاری، مسلم۔ حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٨: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ: ((بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصَوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٨: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے جبکہ آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت آپ کے اردگرد تھی۔ فرمایا: ''تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے، تم چوری کرو گے نہ زنا کرو گے، تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ اپنی طرف سے کسی پر بہتان لگاؤ گے اور نہ ہی معروف میں نافرمانی کرو گے، پس تم میں سے جو شخص (یہ عہد) وفا کرے گا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو اس کے لیے کفارہ ہے۔ اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا پھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اگر وہ چاہے تو اس سے درگزر فرمائے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔'' پس ہم نے اس پر آپ کی بیعت کر لی۔

١٩: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ))۔ فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ)) قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ))۔ قُلْنَ: بَلٰى! قَالَ: ((فَذَالِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا)) قَالَ: ((اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ.)) قُلْنَ: بَلٰى! قَالَ: ((فَذَالِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

١٩: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے موقع پر عیدگاہ کی طرف تشریف لائے تو آپ خواتین کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''خواتین کی جماعت! صدقہ کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، میں نے تم سے زیادہ کسی کو دین اور عقل میں نقص رکھنے کے باوجود پختہ رائے مرد کی عقل کو لے جانے والا نہیں پایا۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے دین اور ہماری عقل کا کیا نقصان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا عورت کی گواہی، مرد کی گواہی سے نصف نہیں؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کی عقل کا نقص ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨) ومسلم (١٧٠٩/ ٤١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٤) ومسلم (١٣٢/ ٨٠)۔

جب اسے حیض آتا ہے تو اس وقت وہ نماز اور روزہ ترک نہیں کرتی؟'' انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ایسے ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کے دین کے نقص میں سے ہے۔''

٢٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: كَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ: لَنْ یُّعِیْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ)). [1]

۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم نے میری تکذیب کی حالانکہ یہ اس کے لیے مناسب نہیں، اور اس نے مجھے برا بھلا کہا، حالانکہ یہ اس کے لائق نہیں تھا۔ رہا اس کا مجھے جھٹلانا، تو وہ اس کا یہ کہنا ہے کہ وہ مجھے دوبارہ پیدا نہیں کرے گا جیسے اس نے شروع میں مجھے پیدا کیا تھا، حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا میرے لیے دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں؟ اور رہا اس کا مجھے برا بھلا کہنا، تو وہ اس کا یہ کہنا ہے: اللہ کی اولاد ہے، حالانکہ میں یکتا، بے نیاز ہوں جس کی اولاد ہے نہ والدین اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہے۔''

٢١: وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ: لِیْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے: ''اور رہا اس کا مجھے گالی دینا، تو وہ اس کا یہ کہنا ہے: میری اولاد ہے، حالانکہ میں اس سے پاک ہوں کہ میری بیوی ہو یا میری اولاد ہو۔''

٢٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یُؤْذِیْنِی ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِی الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۲۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ابن آدم زمانے کو گالی دینے کے باعث مجھے تکلیف پہنچاتا ہے، حالانکہ میں زمانہ ہوں، تمام معاملات میرے ہاتھ میں ہیں، میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں۔''

٢٣: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَّسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ یَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۲۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تکلیف دہ بات سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ سے بڑھ کر کوئی نہیں، وہ اس کے لیے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن وہ پھر بھی ان سے درگزر کرتا ہے اور انہیں رزق بہم پہنچاتا ہے۔''

٢٤: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی حِمَارٍ لَّیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ: ((یَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰهِ.)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((فَاِنَّ حَقَّ

---

[1] رواه البخاري (٤٩٧٤، ٤٩٧٥)۔

[2] رواه البخاري (٤٤٨٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٢٦، ٧٤٩١) ومسلم (٢٢٤٦/ ٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٧٨) ومسلم (٢٨٠٤/ ٤٩)۔

اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)). فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: ((لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی ایک لکڑی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں، اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں بشارت نہ دو ورنہ وہ (اس بات پر) توکل کر لیں گے۔''

۲۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَمُعَاذٌ رَّدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)). قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ: ((اِذًا يَّتَّكِلُوْا)) فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تھے جبکہ معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاذ!'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے پھر فرمایا: ''معاذ!'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ''معاذ!'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں، تین مرتبہ ایسے ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صدق دل سے یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اس کے متعلق لوگوں کو نہ بتا دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تب تو وہ توکل کر لیں گے۔'' پھر معاذ رضی اللہ عنہ نے گناہ سے بچنے کے لیے اپنی موت کے قریب اس کے متعلق بتایا۔

۲۶: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: ((وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ)) قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: ((وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ)) قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ: ((وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ)). وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٥٦) و مسلم (٣٠/ ٤٨، ٤٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٨) و مسلم (٣٢/ ٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٢٧) و مسلم (٩٤/ ١٥٤)۔

۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے۔ میں پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے یہ اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ پھر وہ اسی پر فوت ہو گیا۔ تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' میں نے عرض کیا اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔'' میں نے پھر عرض کیا، اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔'' میں نے عرض کیا، اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ خواہ ابوذر کو ناگوار ہو۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ الفاظ بھی بیان کرتے تھے۔ اگر چہ ابوذر کو ناگوار گزرے۔

۲۷: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں، اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا اور اس کی طرف ایک روح ہیں۔ جنت اور جہنم حق ہیں۔ اللہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا، خواہ اس کے اعمال کیسے بھی ہوں۔''

۲۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُ بَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ: ((مَالَكَ يَا عَمْرُو!)) قُلْتُ: اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ: ((تَشْتَرِطُ مَاذَا؟)) قُلْتُ: اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ قَالَ: ((اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ((اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ)). سَنَذْكُرُهُمَا فِيْ بَابِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا، میں شرط قائم کرنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بتاؤ! کیا شرط قائم کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: یہ کہ مجھے بخش دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام پہلے (حالت کفر والے) گناہ مٹا دیتا ہے۔ ہجرت اپنے سے پہلے کیے ہوئے گناہ مٹا دیتی ہے اور بیشک حج بھی ان گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اس سے پہلے کیے ہوتے ہیں۔'' اور

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٣٥) ومسلم (٢٨/ ٤٦)۔

[2] رواه مسلم (١٢١/ ١٩٢) ٥ حديث: "قال اللّٰه تعالى: أنا أغنى الشركاء عن الشرك" سيأتي (٥٣١٥) وحديث: "الكبرياء ردائي" سيأتي (٥١١٠)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی دو حدیثیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں شرکاء کے شرک سے بے نیاز ہوں۔'' اور دوسری حدیث: ''کبر میری چادر ہے۔'' میں ان دونوں حدیثوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ ''باب الرياء'' اور ''باب الكبر'' میں بیان کروں گا۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۹: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ. قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ أَمْرٍ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)). ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ)) ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ......﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ)) قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ)) قُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا)) فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ، قَالَ: ((ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۹: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کردے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ایک بہت بڑی بات کے متعلق پوچھا ہے، لیکن وہ ایسے شخص کے لیے آسان ہے، جس پر اللہ تعالیٰ اسے آسان فرمادے، تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں ابواب خیر کے متعلق نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور رات کے اوقات میں آدمی کا نماز پڑھنا (گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔'' پھر آپ نے (سورۃ السجدہ کی آیت) تلاوت فرمائی: ''ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں۔'' حتیٰ کہ آپ نے ''وہ عمل کیا کرتے تھے'' تک تلاوت مکمل فرمائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں دین کی بنیاد اس کے ستون اور اس کی چوٹی کے متعلق نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں ان سب سے بڑی چیز کے متعلق نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ کے نبی! ضرور بتائیں، آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا: ''اسے روک لو۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ہم اس سے جو کلام کرتے ہیں کیا اس پر ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے۔ لوگوں کو ان کی زبانوں کی کاٹ ہی ان کے

[1] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٣١ ح ٢٢٣٦٦) والترمذي (٢٦١٦ وقال: هذا حديث حسن صحيح) وابن ماجه (٣٩٧٣)
[وللحديث شواهد عند أحمد (٥/ ٢٣٦-٢٣٧، ٢٤٨) وغيره وهو بها حسن.]

چہروں یا نتھنوں کے بل جہنم میں گرائے گی۔‘‘

٣٠: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطَى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ)) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ ❶

۳۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس شخص نے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ کی خاطر بغض رکھا، اللہ کی رضا کی خاطر عطا کیا اور اللہ کے لیے روک لیا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔‘‘

٣١: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِبْنِ أَنَسٍ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ، وَفِيهِ: ((فَقَدِاسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ)). ❷

۳۱: اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ اسے یوں روایت کیا ہے: ’’اس شخص نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔‘‘

٣٢: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ)). رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ ❸

۳۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی رضا کی خاطر بغض رکھنا اعمال میں سب سے افضل عمل ہے۔‘‘

٣٣: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں بے خوف اور پر امن ہوں۔‘‘

٣٤: وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ: ((وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ)). ❺

۳۴: امام بیہقی نے فضالہ اور مجاہد کی روایت سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ’’مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کے بارے میں اپنے نفس سے جہاد کرے، جبکہ مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کش ہو جائے۔‘‘

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٦٨١)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٢١ وقال: هذا حديث منكر) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٢/ ١٦٤) ووافقه الذهبي. الصواب أنه حسن، خلافًا لمن أعله.]

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٩٩) ☆ فيه رجل مجهول، لم نعرف اسمه، ويزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس مختلط ولبعض حديثه شواهد عند الترمذي (٢٥٢١) وغيره. ❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٦٢٧ وقال: هذا حديث حسن صحيح.) والنسائي (٨/ ١٠٤، ١٠٥ ح ٤٩٩٨) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ١٨٠) والحاكم (١/ ١٠) على شرط مسلم ووافقه الذهبي.] ☆ ابن عجلان مدلس وعنعن وللحديث شواهد كثيرة وهو بها صحيح۔

❺ **إسناده حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١١١٢٣) [وأحمد (٦/ ٢١، ٢٢ ح ٢٤٤٥٨، ٢٤٤٦٧) وابن ماجه (٣٩٣٤) وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٥) والحاكم (١/ ١٠، ١١)]

٣٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا قَالَ: ((لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۳۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ہمیں خطاب کرتے تو فرماتے: ''جس شخص میں امانت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں، اور جس شخص کا عہد نہیں اس کا کوئی دین ہی نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٦: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے اس کو جہنم پر حرام کر دیا۔''

٣٧: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۷: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

٣٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ)) قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ: ((مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو خصلتیں باعث موجب ہیں۔'' کسی شخص نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! وہ دو موجب کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہوا فوت ہو جائے، تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ اور جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

٣٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما فِيْ نَفَرٍ

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٥٢ والسنن الكبرى ٦/ ٢٨٨) [و أحمد (٣/ ١٣٥ ح ١٢٤١٠، و٣/ ١٥٤، ٢١٠، ٢٥١) و أورده الضياء في المختارة (٥/ ٧٤ ح ١٦٩٩، ٧/ ٢٢٤ ح ٢٦٦٠ـ٢٦٦٣) و للحديث شواهد عند ابن حبان (الإحسان: ١٩٤، وسنده حسن) و ابن خزيمة (٣٣٣٥) وغيرهما وهو بها حسن-]

[2] مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، رقم:١٤٢؛ ترمذى، رقم:٢٦٣٨-

[3] مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً، رقم:١٣٦؛ أحمد، ١/ ٦٥، رقم:٤٦٤، ابن حبان، رقم:٢٠١- [4] مسلم، كتاب الايمان، باب الدليل على من مات لايشرك بالله شَيْئًا دخل الجنة، رقم:٢٦٩؛ أحمد، ٣/ ٣٩١، رقم:١٥٢٧٠-

فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ فَاِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَّالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ: فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**اَبُوْ هُرَيْرَةَ!**)) فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَا شَأْنُكَ**)) قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَأْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ فَقَالَ: ((**يَا اَبَا هُرَيْرَةَ!**)) وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ: ((**اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَّقِيْكَ مِنْ وَّرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ**)) فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَّقِيْتُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَقُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِيْ بِهِمَا مَنْ لَّقِيْتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ: اِرْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ وَاِذَا هُوَ عَلٰى اَثَرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَالَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ!**)) قُلْتُ: لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ فَقَالَ: اِرْجِعْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ**)). قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ مَنْ لَّقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرَهٗ بِالْجَنَّةِ قَالَ: ((**نَعَمْ**)) قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَخَلِّهِمْ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ہمارے ساتھ تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے اٹھ کر چلے گئے، آپ نے ہمارے پاس واپس آنے میں تاخیر کی تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، پس ہم (آپ کی تلاش میں) اٹھ کھڑے ہوئے، تو سب سے پہلا شخص میں تھا جو پریشان ہوا تو میں وہاں سے رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے روانہ ہوا، حتیٰ کہ میں انصار قبیلے کے ایک خاندان بنونجار کے ایک باغ کے پاس آیا تو میں نے اس کا چکر لگایا تاکہ مجھے اس کا کوئی دروازہ مل جائے لیکن میں نے کوئی دروازہ نہ پایا، لیکن وہاں ایک بیرونی کنواں تھا جس سے ایک نالی باغ کی دیوار سے اندر جاتی تھی، پس میں سمٹ کر اس راستے سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''ابوہریرہ!'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا (کہ یہاں چلے آئے)؟'' میں نے عرض کیا: آپ ہمارے پاس تشریف فرما تھے کہ آپ اٹھ کر آ گئے اور ہمارے پاس واپس آنے میں تاخیر کی تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے، پس ہم گھبرا گئے، میں پہلا شخص تھا جو پریشانی کا شکار ہوا، پس میں اس باغ کے پاس پہنچا تو میں سکڑ کر اس نالے کے ذریعے اندر آ گیا جس طرح لومڑ سکڑ اور سمٹ جاتا ہے، اور وہ لوگ میرے پیچھے ہیں، اور آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک مجھے دیکر فرمایا: ''اے

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً، رقم:۱۴۷-

ابو ہریرہ! میرے یہ جوتے لے جاؤ اور اس دیوار کے باہر ایسا جو شخص تمہیں ملے جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو اسے جنت کی بشارت دے دو۔'' تو سب سے پہلے عمر (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات ہوئی، انہوں نے پوچھا: ابو ہریرہ! یہ دونوں جوتے کیسے ہیں؟ میں نے کہا: یہ دونوں جوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ آپ نے یہ دے کر مجھے بھیجا ہے کہ میں ایسے جس شخص سے ملوں جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں اسے جنت کی بشارت دوں، (یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر مارا تو میں سرین کے بل گر پڑا، انہوں نے کہا: ابو ہریرہ واپس چلے جاؤ۔ میں روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے میرے سینے پر اس زور سے مارا کہ میں سرین کے بل گر پڑا۔ اور کہا کہ واپس چلے جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا آپ نے اپنے جوتے دے کر ابو ہریرہ کو بھیجا تھا کہ تم جس ایسے شخص کو ملو، جو دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' انہوں نے عرض کیا: آپ ایسے نہ کریں، مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ اس بات پر توکل کر لیں گے آپ انہیں چھوڑ دیں تا کہ وہ عمل کرتے رہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں (اپنے حال پر) چھوڑ دو (تاکہ عمل کرتے رہیں)۔''

٤٠: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جنت کی چابی ہے۔''

٤١: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تُوُفِّیَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ: وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَیَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَیَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ: مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى وَاللّٰهِ! لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ! مَا شَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ فَقُلْتُ: اَجَلْ قَالَ: مَا هُوَ قُلْتُ: تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَهٗ عَنْ نَّجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذَالِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْكَلِمَةَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّیْ فَرَدَّهَا فَهِیَ لَهٗ نَجَاةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۱: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے صحابہ کرام آپ کی وفات پر غم زدہ ہو گئے، حتیٰ کہ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٢ ح ٢٢٤٥٣) ☆ شهر بن حوشب: عن معاذ، منقطع۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٦ ح ٢٠) ☆ فيه رجل من الأنصار من أهل الفقه: لم أعرفه ولم يوثقه الزهري۔

قریب تھا کہ ان میں سے بعض وسوسہ کا شکار ہو جاتے، عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور میں بھی انہی میں سے تھا، پس میں بیٹھا ہوا تھا، کہ اس اثنا میں عمر رضی اللہ عنہ پاس سے گزرے اور انہوں نے مجھے سلام کیا، لیکن (شدت غم کی وجہ سے) مجھے اس کا کوئی پتہ نہیں چلا، پس عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی، پھر وہ دونوں آئے حتیٰ کہ ان دونوں نے ایک ساتھ مجھے سلام کیا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے کس وجہ سے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا، میں نے کہا: میں نے تو ایسے نہیں کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! آپ نے ایسے کیا ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے آپ کے گزرنے کا پتہ ہے نہ سلام کرنے کا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان نے سچ فرمایا، کسی اہم کام نے آپ کو اس سے غافل رکھا ہوگا؟ تو میں نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا، انہوں نے پوچھا: وہ کون سا اہم کام ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو وفات دے دی اس سے پہلے کہ ہم آپ سے اس معاملے کی نجات کے بارے میں دریافت کر لیتے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھ لیا تھا، میں ان کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں کہا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں، آپ ہی اس کے زیادہ حق دار تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس معاملے کا حل کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھ سے وہ کلمہ، جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا لیکن اس نے انکار کر دیا، قبول کر لیا تو وہی اس کے لیے نجات ہے۔''

٤٢: وَعَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: **((لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا))** قُلْتُ: فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۲: مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ روئے زمین کے ہر شہر و بستی کے ہر گھر میں کلمہ اسلام داخل فرما دے گا، خواہ اسے کوئی عزت کے ساتھ قبول کر لے یا ذلت کے ساتھ زندہ رہے، وہ لوگ جنہیں اللہ عزت عطا فرمائے گا تو وہ ان کو اس کا اہل (محافظ) بنا دے گا یا ان کو ذلیل کر دے گا تو وہ اس کی اطاعت اختیار کر لیں گے۔'' میں نے کہا: گویا دین پورے کا پورا اسی کا ہو جائے گا۔

٤٣: وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رحمہ اللہ قِيْلَ لَهُ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ لَّيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهُ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَّهُ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ [2]

۴۳: وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہیں کہا گیا، کیا لا الہ الا اللہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' جنت کی چابی نہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں، اگر تم دندان والی چابی لاؤ گے تو آپ کے لیے اسے کھول دیا جائے گا، ورنہ نہیں کھولا جائے گا۔

٤٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٤ ح ٢٤٣١٥) [وصححه ابن حبان (موارد: ١٦٣١، ١٦٣٢) والحاكم (٤/ ٤٣٠) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي-] [2] رواه البخاري (كتاب الجنائز باب: ١ قبل ح ١٢٣٧)

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢) و مسلم (١٢٩/ ٢٠٥)

۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو سنوار لے تو اس کا ہر نیک عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا کر لکھا جائے گا، جبکہ اس کی ہر برائی اتنی ہی لکھی جائے گی حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے۔''

٤٥: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاالْاِيْمَانُ؟ قَالَ: ((**اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَ تْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ**)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا الْاِثْمُ قَالَ: ((**اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تیری نیکی تجھے خوش کر دے اور تیری برائی تجھے غمگین کر دے تو تو مومن ہے۔'' اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! تو گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی چیز تیرے دل میں کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔''

٤٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: ((**حُرٌّ وَّ عَبْدٌ**)) قُلْتُ: مَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: ((**طِيْبُ الْكَلَامِ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ**)) قُلْتُ: مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: ((**اَلصَّبْرُ وَ السَّمَاحَةُ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**خُلُقٌ حَسَنٌ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**طُوْلُ الْقُنُوْتِ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ**)) قَالَ: قُلْتُ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ**)) قَالَ: قُلْتُ: اَيُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۶: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس دین پر آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آزاد اور غلام۔'' میں نے عرض کیا: اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھی اور پاکیزہ گفتگو اور کھانا کھلانا۔'' میں نے عرض کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبر و استقامت۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔'' انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا: کون سا ایمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے اخلاق۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لمبے قیام والی۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سی ہجرت بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنے رب کی ناپسند چیزوں سے کنارہ کش ہو جا۔'' انہوں نے کہا: میں نے پوچھا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور اسے شہید کر دیا جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سا وقت بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کا نصف آخر۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٥١ ح ٢٢٥١٩) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٠٣) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٤) ووافقه الذهبي۔] [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٨٥ ح ١٩٦٥٥) [وابن ماجه: ٢٧٩٤ مختصرًا] ☆ فيه محمد بن ذكوان: ضعيف، ولبعض الحديث شواهد عند مسلم (٢٩٤) والحاكم (١/ ١٦٤) وغيرهما وحديث ابن ماجه (٢٧٩٤) حسن۔

٤٧ : وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَلَهُ)) قُلْتُ: اَفَلَا اُبَشِّرُ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ((دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اس حالت میں اللہ سے ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، پانچوں نمازیں پڑھتا ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اسے بخش دیا جائے گا۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں انہیں بشارت نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں چھوڑ دو تا کہ وہ عمل کرتے رہیں۔“

٤٨ : وَعَنْهُ، اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ: ((اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) قَالَ: وَمَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: ((وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ تَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۸: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے ایمان کی بہترین خصلت کے بارے میں دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ کے لیے محبت کرو، اللہ کے لیے بغض رکھو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مصروف رکھو۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس کے بعد کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں کے لیے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اور ان کے لیے اس چیز کو ناپسند کرو جسے اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔“

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٢ ح ٢٢٣٧٨) [والترمذي (٢٥٣٠) وأعله وله شاهد صحيح عند الترمذي (٢٥٣١) و صححه الحاكم (١/ ٨٠)] [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٧ ح ٢٢٤٨١) ☆ زبان و تلميذه رشدين: ضعيفان، ورشدين: تابعه ابن لهيعة۔

بَابُ الْکَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

کبیرہ گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٩: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ عِنْدَاللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَنْ تَدْعُوَلِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)) قَالَ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: ((اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْیَةَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَكَ)) قَالَ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ:((اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ.)) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَصْدِیْقَهَا: ﴿وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ﴾ الْاٰیَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہ تو اللہ کا شریک بنائے حالانکہ اس نے تمہیں پیدا فرمایا:'' اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اس اندیشے کے پیش نظر اپنے بچے کو قتل کر دے کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا'' اس نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔'' اللہ نے اس مسئلہ کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ''اور وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ اور معبودوں کو نہیں پکارتے اور جس کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ ہی وہ زنا کرتے ہیں۔''

٥٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْکَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل نفس اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہ ہیں۔''

٥١: وَفِیْ رِوَایَةِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) بَدَلَ ((الْیَمِیْنِ الْغَمُوْسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۵۱: انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کی بجائے جھوٹی گواہی کا ذکر ہے۔

٥٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٦١) و مسلم (٨٦/ ١٤٢) واللفظ له۔

[2] رواه البخاري (٦٦٧٥)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٢٦٥٣) ومسلم (٨٨/ ١٤٤)۔

وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: ((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰو وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات مہلک چیزوں سے اجتناب کرو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر فرار ہونا اور پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

۵۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزْنِی الزَّانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس وقت زانی زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا، جس وقت چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، جب وہ شراب پیتا ہے تو شراب نوشی کے وقت وہ مومن نہیں ہوتا، جب لوٹنے والا لوٹتا ہے تو وہ لوٹنے کے وقت مومن نہیں ہوتا جبکہ لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جب خیانت کرنے والا خیانت کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا۔ پس تم بچ جاؤ، بچ جاؤ۔''

۵٤: وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ((وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ)) قَالَ عِكْرَمَةُ: قُلْتُ: لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا قَالَ: فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَّلَا يَكُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْاِيْمَانِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ. [3]

۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ''جس وقت قاتل قتل کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔'' عکرمہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اس سے ایمان کیسے نکال لیا جاتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس طرح اور انہوں نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر انہیں نکال لیا، پس اگر وہ توبہ کر لے تو ایمان اس کی طرف اس طرح لوٹ آتا ہے، اور انہوں نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں، اور ابو عبداللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ایسا شخص کامل مومن ہوگا نہ اس کے لیے نور ایمان ہوگا۔'' یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔

۵۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ)) زَادَ مُسْلِمٌ: ((وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٦٦) ومسلم (٨٩/ ١٤٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٧٥) ومسلم (٥٧/ ١٠٠)۔

[3] رواه البخاري (٦٨٠٩) ☆ وقول البخاري: لم أجده.

وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ)) ثُمَّ اتَّفَقَا: ((اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ)). [1]

۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے، خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔''

امام مسلم نے الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اگر چہ وہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے۔''

٥٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص (پکا) منافق ہے، اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے حتیٰ کہ وہ اسے ترک کر دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے، جب بات کرے جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے۔''

٥٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَآئِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''منافق کی مثال اس متردد بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ہو، کبھی وہ اس کی طرف جاتی ہے اور کبھی اس کی طرف۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٨: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ: اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ. فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ: لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ. فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلَاهُ عَنْ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تَوَلَّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ)) قَالَ: فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣) ومسلم (٥٩/ ١٠٧، ١٠٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤ واللفظ له) و مسلم (٥٨/ ١٠٦)۔

[3] رواه مسلم (٢٧٨٤/ ١٧)۔

اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ؟)) قَالَا: اِنَّ دَاوُدَ عليه السلام دَعَارَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۵۸: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو، تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا: تم نبی نہ کہو: کیونکہ اگر اس نے تمہاری بات سن لی تو وہ بہت خوش ہوگا، پس وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے واضح نشانیوں کے بارے میں آپ سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، نہ زنا کرو، نہ کسی ایسی جان کو جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ کسی بے گناہ شخص کو کسی صاحب اقتدار کے پاس لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کر دے، جادو کرو نہ سود کھاؤ، پاک دامن عورت پر تہمت لگاؤ نہ معرکہ کے دن میدان جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگو، اور تم بالخصوص یہود پر لازم ہے کہ تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع نہیں کرنے دیتی؟'' انہوں نے عرض کیا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ نبوت کا سلسلہ اس کی اولاد میں جاری رہے، اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر لی تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((**ثَلَاثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَ الْجِهَادُ مَاضٍ مُذْبَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَ الْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین (خصلتیں) ایمان کی اصل بنیاد ہیں، ((لا الہ الا اللّٰہ)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' کا اقرار کرنے والے شخص کے درپے ہونے سے رک جانا، کسی گناہ یا کسی اور خلاف شرع عمل کی وجہ سے کسی کو اسلام سے خارج مت کرو، جہاد جاری ہے، جب سے اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے، اور یہ اس وقت تک جاری رہے گا جب اس امت کا آخری شخص دجال سے قتال کرے گا، کسی ظالم کا ظلم اسے روک سکے گا نہ کسی عادل کا عدل، اور تقدیر پر ایمان رکھنا۔''

٦٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((**اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر ہو جاتا ہے، جب وہ اس عمل سے رجوع کر لیتا ہے تو ایمان بھی اس کی طرف پلٹ آتا ہے۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٣٣ وقال: هذا حديث حسن صحيح، ٣١٤٤) وأبو داود (لم أجده) والنسائي (٧/ ١١١ ح ٤٠٨٣) [وابن ماجه (٣٧٠٥)] قلت: فيه عبدالله بن سلمة: حسن الحديث على الراجح۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٣٢) ☆ فيه يزيد بن أبي نشبة وهو مجهول۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (معلقًا بعد ح ٢٦٢٥) و أبو داود (٤٦٩٠) [و صححه الحاكم على شرط الشيخين ١/ ٢٢ ووافقه الذهبي ۔]

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦١: عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: ((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِاَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَ اَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۶۱: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس چیزوں کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے، والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تمہیں حکم دیں کہ تو اپنے اہل و مال سے الگ ہو جا، فرض نماز قصداً ترک نہ کرنا کیونکہ جس نے عمداً فرض نماز ترک کر دی تو اس سے اللہ کی امان ختم ہو گئی، شراب نہ پینا کیونکہ وہ ہر بے حیائی کی بنیاد ہے، معصیت سے بچتے رہنا کیونکہ معصیت اللہ کی ناراضی کا باعث بنتی ہے، میدان جہاد سے فرار نہ ہونا خواہ لوگ ہلاک ہو جائیں، جب لوگ (طاعون کی وجہ سے) موت کا شکار ہو جائیں اور تم ان میں موجود ہو تو پھر وہیں رہو، اپنی استطاعت کے مطابق اپنے مال میں سے اپنی اولاد پر خرچ کر، ادب سکھانے کی خاطر ان سے کوئی سمجھوتہ نہ کر (مارنے کی ضرورت پڑے تو مار) اور اللہ کے بارے میں انہیں ڈراتے رہو۔''

٦٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ اَوِ الْاِيْمَانُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نفاق تو رسول اللہ ﷺ کے دور میں تھا، جبکہ اب تو کفر ہے یا ایمان ہے۔

---

[1] **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٨ ح ٢٢٤٢٥) ☆ سنده منقطع، وللحديث شاهد مختصر عند ابن ماجه (٤٠٣٤ وهو حسن) وقوله: "وإن أمراك أن تخرج من أهلك ومالك" لا شاهد له۔ [2] رواه البخاري (٧١١٤)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ

وسوسہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک وہ ان کے مطابق عمل نہ کرلیں یا بات نہ کرلیں۔''

٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ:((اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ)) قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: ((ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا: ہم اپنے دلوں میں ایسے وسوسے پاتے ہیں کہ انہیں بیان کرنا ہم بہت گراں سمجھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بھی ایسا محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صریح ایمان ہے۔''

٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاْتِی الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان تمہارے کسی شخص کے پاس آتا ہے تو وہ کہتا ہے: اس کو کس نے پیدا کیا؟ اس کو کس نے پیدا کیا؟ حتیٰ کہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب تم میں سے کوئی اس حد تک پہنچ جائے تو وہ اللہ کی پناہ طلب کرے اور اس (شیطانی خیال) کو چھوڑ دے۔''

٦٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٢٨) و مسلم (١٢٧/ ٢٠٢)۔

[2] رواه مسلم (١٣٢/ ٢٠٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٧٦) واللفظ له، ومسلم (١٣٤/ ٢١٤)۔

خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ آپس میں سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا: اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا فرمایا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جو اس طرح کی صورت محسوس کرے تو وہ کہے: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔''

٦٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ)) قَالُوْا: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٦٧: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا ایک جن اور ایک فرشتہ ساتھی مامور کر دیا گیا ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ بھی لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری اعانت کی تو وہ مطیع ہو گیا، وہ مجھے صرف خیر و بھلائی کی بات ہی کہتا ہے۔''

٦٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٦٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔''

٦٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٦٩: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مریم اور اُن کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کے سوا اولاد آدم کے ہاں پیدا ہونے والے ہر بچے کو شیطان اس کی ولادت کے وقت مس کرتا ہے تو وہ شیطان کی چھیڑ پر روتے ہوئے چیخ مارتا ہے۔''

٧٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

٧٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بچہ پیدائش کے وقت چیختا ہے تو اس کا یہ چیخنا شیطان کے کچوکے کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

٧١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٩٦ مختصرًا بذكر إبليس لعنه الله) ومسلم (٢١٣، ٢١٢/ ١٣٤)۔

[2] رواه مسلم (٦٩/ ٢٨١٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٣٨) ومسلم (٢١٧٥/ ٢٤) كلاهما من حديث صفية به، ومسلم (٢٣/ ٢١٧٤) من حديث أنس رضي الله عنه فقط۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٣١) ومسلم (٢٣٦٦ / ١٤٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده، وله عنده طريق آخر بغير هذا اللفظ: ٤٥٤٨) ومسلم (١٤٨/ ٢٣٦٧)۔

النَّاسَ فَأَدْنَاهُمْ مِّنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا)) قَالَ: ((ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ: نِعْمَ أَنْتَ)) قَالَ الْأَعْمَشُ أُرَاهُ قَالَ: ((فَيَلْتَزِمُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اپنا تخت پانی پر سجاتا ہے۔ پھر وہ اپنے لشکروں کو روانہ کرتا ہے، وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان میں سے اس کا زیادہ مقرب وہ ہوتا ہے جو ان میں سب سے زیادہ گمراہ کن ہو، ان میں سے ایک آتا ہے تو وہ بتاتا ہے، میں نے یہ یہ کیا، تو وہ کہتا ہے، تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر ان میں سے ایک آتا ہے تو وہ کہتا ہے، میں نے فلاں کا پیچھا نہیں چھوڑا حتیٰ کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (شیطان) اسے اپنی قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ''ہاں تم بہت خوب ہو۔'' اعمش بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو وہ (شیطان) اسے گلے لگا لیتا ہے۔''

۷۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۷۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں نمازی اس کی پوجا کریں، لیکن وہ انہیں آپس میں لڑانے کی کوشش کرتا رہے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّيْ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُوْنَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [3]

۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میرے دل میں کچھ ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اسے بیان کرنے سے کوئلہ بن جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے جس نے اس کے معاملے کو وسوسہ میں بدل دیا۔''

۷۴: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ

---

[1] رواه مسلم (٦٧/ ٢٨١٣)۔

[2] رواه مسلم (٦٥/ ٢٨١٢)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥١١٢) [والنسائي فى الكبرى (١٠٥٠٣) و صححه ابن حبان (الموارد: ٤٦)]

الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ......﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۷۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان ابن آدم کے دل میں خیال ڈالتا ہے اور فرشتہ بھی خیال ڈالتا ہے۔ رہا شیطان کا وسوسہ ڈالنا تو وہ شر اور حق کے جھٹلانے کا وعدہ دیتا ہے، رہا فرشتے کا خیال ڈالنا تو وہ خیر اور تصدیق حق کا وعدہ دیتا ہے، جو شخص اس طرح کا خیال محسوس کرے تو وہ جان لے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، پس وہ اللہ کا شکر ادا کرے، اور جو شخص دوسرا خیال پائے تو وہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''شیطان تمہیں مفلسی کا وعدہ دیتا ہے اور بُرے کام کی ترغیب و حکم دیتا ہے۔'' ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۷۵: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَإِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ أَحَدٌ، اللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ، ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. ❷

۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یوں بھی کہا جائے گا: اس مخلوق کو تو اللہ نے تخلیق کیا، تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ جب وہ یہ کہیں تو تم کہنا: اللہ یکتا ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی اولاد ہے نہ والدین اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔ پھر تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھوک دے، اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔'' ابوداود۔ اور ہم عمرو بن احوص سے مروی حدیث ان شاء اللہ باب خطبة يوم النحر میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۷۶: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: مَا كَذَا مَا كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ؟)). ❸

۷۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ وہ کہیں گے، ان سب چیزوں کو اللہ نے پیدا فرمایا، تو پھر اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟'' اسے بخاری نے روایت کیا۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٨٨) [والنسائي فى الكبرى (١١٠٥١/ التفسير: ٧١) وابن حبان (الموارد: ٤٠)] ☆ عطاء بن السائب اختلط والراوي عنه بعد اختلاطه (انظر الكواكب النيرات وغيره) والحديث: أخرجه الطبري في تفسيره (٣/ ٥٩) بسند حسن عن عبدالله (بن مسعود) رضي الله عنه من قوله وهو الصواب وللموقوف شواهد وله حكم الرفع ـ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٧٢٣، ٤٧٢١) واللفظ مركب [والنسائي فى الكبرى (١٠٤٩٧، وعمل اليوم والليلة: ٦٦١)] ○ حديث عمرو بن الأحوص يأتي (٢٦٧٠)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٩٦) ومسلم (٢١٧/ ١٣٦)۔

اور مسلم کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: آپ کی امت کے لوگ اس طرح کہتے رہیں گے، یہ کیا ہے؟ اسے کیوں پیدا کیا ہے؟ حتیٰ کہ وہ کہیں گے: اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا فرمایا تو پھر اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

۷۷: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ الْعَاصِ ﷜ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلٰوتِیْ وَبَیْنَ قِرَاءَ تِیْ یَلْبِسُهَا عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكَ شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَهٗ: خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِكَ ثَلٰثًا)). فَفَعَلْتُ ذَالِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّیْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۷۷: عثمان بن ابی العاص ﷛ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! بے شک شیطان میرے، میری نماز اور میری قراءت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور وہ نماز کو مجھ پر ملتبس کر دیتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شیطان ہے اسے خنزب کہا جاتا ہے، پس جب تم اسے محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ طلب کرو اور تین بار اپنی بائیں جانب تھوک دو۔'' (وہ بیان کرتے ہیں) پس میں نے ایسے کیا تو اللہ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔''

۷۸: وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ: اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلَاتِیْ فَیَکْثُرُ ذَالِكَ عَلَیَّ فَقَالَ لَهٗ: اِمْضِ فِیْ صَلَاتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ یَذْهَبَ ذَالِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ: مَا اَتْمَمْتُ صَلَاتِیْ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۷۸: قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تو کہا: نماز میں میرا خیال کسی دوسری طرف چلا جاتا ہے، اور ایسا اکثر ہوتا ہے۔ تو انہوں نے کہا: اپنی نماز جاری رکھو، کیونکہ تمہارے نماز سے فارغ ہونے تک یہ آتے رہیں گے، اور (نماز کے اختتام پر) تم کہو گے: میں نے اپنی نماز مکمل نہیں کی۔

[1] رواہ مسلم (۶۸/ ۲۲۰۳)۔ [2] **إسناده ضعیف**، رواہ مالك فی الموطأ (۱/ ۱۰۰ ح ۲۲۲) ☆ هذا من البلاغات، لم أجد له سندًا صحیحًا ولا حسنًا۔

بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدْرِ

تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۷۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ)) قَالَ: ((وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی، اور اس کا عرش پانی پر تھا۔''

۸۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز، حتیٰ کہ عجز و دانائی، تقدیر کے مطابق ہے۔''

۸۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَسْكَنَكَ فِیْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَّ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ. قَالَ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَّ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ، قَالَ مُوْسٰى: بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً)). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے اپنے رب کے ہاں مناظرہ و مباحثہ کیا، تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب رہے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ آدم علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، اس میں اپنی روح پھونکی، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا، آپ کو اپنی جنت میں بسایا پھر آپ نے اپنی خطا سے لوگوں کو زمین پر اتارا،

[1] رواه مسلم (١٦/ ٢٦٥٣) [والخطيب في تاريخ بغداد (٢/ ٢٥٢)]
[2] رواه مسلم (١٨/ ٢٦٥٥)۔
[3] رواه مسلم (١٥/ ٢٦٥٢) [والبخاري (٦٦١٤ وغيره) مختصرًا۔]

آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لیے منتخب فرمایا، آپ کو تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کا بیان ہے، آپ کو کسی واسطے کے بغیر سرگوشی کا شرف بخشا، آپ کے خیال میں میری تخلیق سے کتنا عرصہ قبل اللہ تعالیٰ نے تورات لکھی ہوگی؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: چالیس برس، آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ نے اس میں یہ چیز بھی پائی: آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو وہ بھٹک گئے۔؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ مجھے ایسے عمل کے کرنے پر ملامت کرتے ہیں جس کا کرنا اللہ نے مجھے پیدا کرنے سے بھی چالیس برس پہلے مجھ پر لازم کر دیا تھا۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔''

٨٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: ((اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُّطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ! اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٨٢: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق و مصدوق ہیں، نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں اس طرح مکمل کی جاتی ہے کہ وہ چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے، پھر اتنی مدت جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنی ہی مدت گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اللہ چار باتیں لکھنے کے لیے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، پس وہ اس کا عمل، اس کی عمر، اس کا رزق اور اس کا بدنصیب یا سعادت مند ہونا لکھتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بے شک تم میں سے کوئی شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر وہ نوشتہ تقدیر غالب آ جاتا ہے تو وہ جہنمیوں کا سا کوئی عمل کر بیٹھتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے، اور (اسی طرح) تم میں سے کوئی جہنمیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو وہ نوشتہ تقدیر اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کر لیتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔''

٨٣: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٨٣: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ جہنمیوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے، دوسرا آدمی جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے، اعمال تو وہ (قابل اعتبار) ہیں جو آخری ہیں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٩٤) ومسلم (١/ ٢٦٤٣) [وأبو داود (٤٧٠٨)]

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠٧ واللفظ له) ومسلم (١٧٩/ ١١٢)۔

٨٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ: ((اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٨٤: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری بچے کے جنازے کی دعوت دی گئی تو میں نے کہا: اللہ کے رسول! جنت کی اس چڑیا کے لیے بشارت ہے، اس نے کوئی برائی کی نہ اس کا وقت پایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! کیا اس کے علاوہ کوئی بات ہے، بے شک اللہ نے جنت کے لیے کچھ لوگ پیدا فرمائے، انہیں جنت ہی کے لیے پیدا فرمایا جبکہ وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے اور (اسی طرح) جہنم کے لیے کچھ لوگ پیدا کیے، انہیں جہنم ہی کے لیے پیدا فرمایا جبکہ وہ اپنے آباء کی صلب میں تھے۔''

٨٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ: ((اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى......﴾ اَلْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٨٥: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی جہنم میں اور جنت میں جگہ لکھ دی گئی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم پھر اپنے نوشتہ تقدیر پر بھروسہ کر لیں۔ اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمل کرتے رہو، ہر ایک کو، جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، میسر کر دیا جاتا ہے، جو شخص سعادت مندوں میں سے ہوگا تو اس کے لیے اہل سعادت کے عمل آسان کر دیئے جائیں گے، اور جو شخص بدنصیبوں میں سے ہوا تو اس کے لیے بدنصیبی والے عمل آسان کر دیے جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس کسی نے اللہ کی راہ میں دیا اور ڈرتا رہا، اور اچھی بات کی تصدیق کی، تو ہم بہت جلد اس کے لیے نیکی کی راہ آسان کر دیں گے۔''

٨٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ)). [3]

٨٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے اولاد آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے، جسے وہ

[1] رواہ مسلم (٣١/ ٢٦٦٢)۔

[2] متفق علیہ، رواہ البخاري (١٣٦٢) ومسلم (٦/ ٢٦٤٧) [والبیهقي في کتاب القضاء والقدر (٤٧)]

[3] متفق علیہ، رواہ البخاري (٦٦١٢، ٦٢٤٣) ومسلم (٢٠/ ٢٦٥٧)۔

ضرور پا کر رہے گا، آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے جبکہ نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے: ''اللہ نے ابن آدم پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے، جسے وہ ضرور پا کر رہے گا، آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، ٹانگ کا زنا چل کر جانا ہے، جبکہ نفس تمنا اور آرزو کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

٨٧: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ قَالَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَءَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِّنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذَالِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا.﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٨٧: عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ مزینہ قبیلہ کے دو آدمیوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! لوگ جو آج عمل کر رہے ہیں اور اس کے لیے محنت و کوشش کر رہے ہیں، کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا فیصلہ کیا جا چکا ہے اور پہلے سے جو تقدیر ہے وہ نافذ ہو چکی ہے، یا وہ اس چیز کی طرف جا رہے ہیں جو ان کے نبی ان کے پاس لے کر آئے اور ان کے خلاف حجت قائم کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا ان کے متعلق فیصلہ ہو چکا اور ان کے بارے میں نافذ ہو چکی، اور اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے: ''اور نفس کی قسم! اور اس کی جو کچھ اس نے درست کیا، پھر بدکاری اور پرہیز گاری دونوں کی اسے سمجھ عطا کی۔''

٨٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَّاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِيَ الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَاءِ. قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذَالِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ: مِثْلَ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذَالِكَ اَوْذَرْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٨٨: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں جوان آدمی ہوں اور مجھے اپنے متعلق زنا کا اندیشہ ہے، جبکہ میرے پاس شادی کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں، گویا کہ وہ آپ سے خصی ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میں نے وہی بات عرض کی، آپ پھر خاموش رہے، میں نے پھر وہی عرض کی، آپ پھر خاموش رہے کوئی جواب نہ دیا، میں نے پھر وہی بات عرض کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تم نے جو کچھ کرنا ہے یا تمہارے ساتھ جو کچھ ہونا ہے اس کے متعلق قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے اب اس کے باوجود تم خصی ہو جاؤ یا چھوڑ دو۔''

٨٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُّصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ)). ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٨٩: عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اولاد آدم کے تمام قلوب، قلب واحد کی طرح رحمان کی دو

---

[1] رواه مسلم (١٠/ ٢٦٥٠) [2] رواه البخاري (٥٠٧٦) [3] رواه مسلم (١٧/ ٢٦٥٤)۔

انگلیوں میں ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے اسے بدلتا رہتا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دینا (یعنی ثابت رکھنا)۔''

۹۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ)) ثُمَّ يَقُولُ: ﴿فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ......﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا کیا جاتا ہے، پس اس کے والدین اسے یہودی بنا دیتے ہیں، یا اسے نصرانی بنا دیتے ہیں یا اسے مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے جانور صحیح سالم جانور کو جنم دیتا ہے، کیا تم اس میں سے کسی کا کان کٹا ہوا محسوس کرتے ہو؟'' پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ''یہ وہ فطرت ہے، جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور اللہ کی اس بنائی ہوئی چیز میں کوئی تبدیلی نہ کرو، یہی درست دین ہے۔''

۹۱: وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: ((إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۹۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ہمیں پانچ چیزوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا: ''بے شک اللہ سوتا ہے نہ یہ اس کی شان کے لائق ہے کہ وہ سو جائے، وہ میزان کو اوپر نیچے کرتا رہتا ہے۔ رات کا عمل، دن کے عمل سے پہلے اور دن کا عمل رات کے عمل سے پہلے، اس کی طرف پہنچا دیا جاتا ہے، اس کا حجاب نور ہے، اگر وہ اس حجاب کو اٹھا دے تو اس کے چہرے کے انوار، وہاں تک اس کی مخلوق کو جلا دیں جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے۔''

۹۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((يَمِينُ اللهِ مَلْأَى)) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: ((مَلْآنُ سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)). [3]

۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے، رات دن کی سخاوت اسے کم نہیں کرتی، تم نے دیکھا کہ اس نے زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت سے جو خرچ کیا اس نے اس کے ہاتھ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں کی، اور اس کا عرش پانی پر ہے، اور میزان اس کے ہاتھ میں ہے وہ اسے پست کرتا اور بلند کرتا ہے۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔'' ابن نمیر نے کہا: ''دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں۔ رات اور دن کی

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٥٨) و مسلم (٢٢/ ٢٦٥٨)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٣/ ١٧٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦٨٤) ومسلم (٣٧/ ٩٩٣)۔ ٥ يمين الله ملأي إلخ، رواه مسلم (٣٦/ ٩٩٣)۔

سخاوت اس میں کوئی کمی نہیں کرتی۔‘‘

٩٣: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ان کے اعمال کے متعلق اللہ بہتر جانتا ہے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٩٤: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ: اُكْتُبْ قَالَ: مَا اَكْتُبُ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا. [2]

۹۴: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا تو اسے فرمایا: لکھو۔ اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ فرمایا: تقدیر لکھو، اس نے جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ ہونا تھا سب لکھ دیا۔‘‘ ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا، یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

٩٥: وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ اَلْاٰيَةَ قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسْئَلُ عَنْهَا فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ النَّارَ)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۹۵: مسلم بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا: ’’جب تیرے رب نے بنی آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو پیدا کیا۔‘‘ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب ان سے اس آیت کے بارے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٨٤) و مسلم (٢٧/ ٢٦٥٩)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٣١٩ وقال: حسن غريب، ٢١٥٥) ☆ وللحديث المرفوع طرق وهو بها صحيح. روى أبو يعلى في مسنده عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: إن أول شيْ خلقه الله القلم و أمره فكتب كل شيْ. (٢٣٢٩ وسنده صحيح)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٨٩٨ ح ١٧٢٦) والترمذي (٣٠٧٥ وقال: حسن ومسلم [بن يسار] لم يسمع من عمر) و أبو داود (٤٧٠٣) [والبغوي في شرح السنة (١/ ١٣٨، ١٣٩ ح ٧٧)] ☆ مسلم بن يسار سمعه من نعيم بن ربيعة وهو رجل مجهول، وثقه ابن حبان وحده ولبعض الحديث شواهد معنوية. انظر الاستذكار (٨/ ٢٦١)

میں دریافت کیا گیا تو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، پھر اپنا دایاں ہاتھ ان کی پشت پر پھیرا تو اس سے کچھ اولاد نکالی اور فرمایا: میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ اہل جنت کے سے عمل کریں گے، پھر ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو اس سے کچھ اولاد نکالی تو فرمایا: میں نے انہیں جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور وہ اہل جہنم کے سے عمل کریں گے۔ (یہ سن کر) کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! تو پھر عمل کس لیے کرنا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اسے اہل جنت کے اعمال پر لگا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اہل جنت کے سے اعمال پر ہی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے جنت میں داخل فرما دیتا ہے، اور جب وہ کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اسے جہنمیوں والے اعمال پر لگا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ جہنمیوں والے اعمال پر ہی فوت ہوتا ہے تو وہ اسی وجہ سے اس کو جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔“

٩٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ؟)) قُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ: ((لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهَا اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا)) ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ: ((هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا)). فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ: ((سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ)). ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ: ((فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

٩٦: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں، آپ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیا ہیں؟“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب تک آپ نہ بتائیں، ہم نہیں جانتے، تو آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: ”یہ کتاب ربّ العالمین کی طرف سے ہے، اس میں جنتیوں، ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر ان کے آخر پر پورا حساب کر دیا گیا ہے لہٰذا ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔“ پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا: ”یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں جہنمیوں، ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں، پھر ان کے آخر پر پورا حساب کر دیا گیا ہے لہٰذا اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔“ تو آپ کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر عمل کس لیے کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میانہ روی سے درست اعمال کرتے رہو، کیونکہ جنتی شخص سے آخری عمل جنتیوں والا کرایا جائے گا، اگرچہ پہلے اس نے کیسے بھی عمل کیے ہوں، اور جہنمی سے آخری عمل جہنمیوں والا کرایا جائے گا، خواہ اس سے پہلے اس نے کیسے بھی عمل کیے ہوں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے وہ کتابیں رکھ کر فرمایا: ”تمہارا رب بندوں (کے معاملے) سے فارغ ہو چکا، پس ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا۔“

٩٧: وَعَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢١٤١ وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب.)

نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ: ((هِيَ مِنْ قَدْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۹۷: ابوخزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! راہنمائی فرمائیں، دم جس کے ذریعے ہم دم کراتے ہیں، دوائی، جس کے ذریعے ہم علاج کرتے ہیں، اور بچاؤ کی چیزیں (مثلاً ڈھال وغیرہ) جن کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر سے کچھ روک سکتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (اسباب اختیار کرنا) بھی اللہ کی تقدیر میں سے ہیں۔''

۹۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: ((اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۹۸: ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، ہم تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے اسی دوران رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور آپ سخت ناراض ہوئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا گویا آپ کے رخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں اس (تقدیر کے مسئلہ پر بحث کرنے) کا حکم دیا گیا، کیا مجھے اس چیز کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہے؟ تم سے پہلی قوموں نے اس معاملے میں بحث و تنازع کیا تو وہ ہلاک ہو گئیں، میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور تم پر واجب کرتا ہوں کہ تم اس مسئلہ پر بحث و تنازع نہ کرو۔''

۹۹: وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ. ❸

۹۹: ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۰: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَ السَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۰۰: ابوموسیٰ ﷛ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی (بھر مٹی) سے جو اس نے ساری سطح زمین سے حاصل کی تھی، پیدا فرمایا۔ آدم علیہ السلام کی اولاد زمین (کی رنگت) کی مناسبت سے پیدا ہوئی، ان میں سے کچھ سرخ ہیں کچھ سفید اور کچھ کالے اور کچھ سرخ و سفید کے مابین، کچھ نرم مزاج اور کچھ سخت مزاج، کچھ بری عادات والے اور کچھ پاکیزہ صفات والے۔''

۱۰۱: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷠ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ٤۲۱ ح ۱٥٥٥۱۔ ۱٥٥٥٤) والترمذي (۲۰٦٥ وقال: هذا حديث حسن) وابن ماجه (۳٤۳۷) ☆ ابن أبي خزامة مجهول الحال، وثقه الترمذي وحده و لبعض الحديث شواهد، انظر الحديث الآتي (۹۹)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۱۳۳ وقال: هذا حديث غريب. إلخ) ☆ صالح المري ضعيف، وانظر الحديث الآتي (۹۹) فهو شاهد لبعضه۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۸٥)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواہ أحمد (٤/ ٤۰۰ ح ۱۹۸۱۱) والترمذي (۲۹٥٥ وقال: هذا حديث حسن صحيح) وأبوداود (٤٦۹۳) [و صححه ابن حبان (الموارد: ۲۰۸۳) والحاكم (۲/ ۲٦۱، ۲٦۲) ووافقه الذهبي.]

فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

۱۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا، پھر ان پر اپنا نور ڈالا، پس جس کو یہ نور میسر آ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جو اس سے محروم رہا وہ گمراہ ہو گیا، پس میں اسی لیے کہتا ہوں، اللہ کے علم پر قلم خشک ہو چکا ہے۔''

۱۰۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ)) فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ: ((نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے: دلوں کو بدلنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! ہم آپ پر اور آپ کی شریعت پر ایمان لا چکے، تو کیا آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، کیونکہ دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں بدلتا رہتا ہے۔''

۱۰۳: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۱۰۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دل کی مثال ایسے ہے جیسے کسی بیابان میں کوئی (پرندے کا) پر ہو۔ جسے ہوائیں ہر آن الٹ پلٹ کرتی ہوں۔''

۱۰۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۱۰۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ چار چیزوں پر ایمان لے آئے، وہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، وہ موت اور موت کے بعد زندہ کیے جانے پر ایمان رکھتا ہو اور وہ تقدیر پر ایمان رکھتا ہو۔''

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ١٧٦ ح ٦٦٤٤ ب) والترمذي (٢٦٤٢ وقال: هذا حديث حسن.) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٨١٢) والحاكم (١/ ٣٠) ووافقه الذهبي.] ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٤٠ وقال: هذا حديث حسن.) وابن ماجه (٣٨٣٤) [وصححه الحاكم (١/ ٥٢٦) ووافقه الذهبي.] ☆ في سند الترمذي: الأعمش مدلس وعنعن وفي سند ابن ماجه: يزيد بن أبان الرقاشي ضعيف وحديث مسلم (٢٦٥٤) يغني عنه وانظر الحديث السابق (٨٩). ❸ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤٠٨ ح ١٩٨٩٥) [وابن ماجه (٨٨) والبغوي في شرح السنة (١/ ١٦٤ ح ٨٧ واللفظ له)] ☆ يزيد الرقاشي ضعيف وقال أبو موسى الأشعري رضي الله عنه: إنما سمي القلب قلبًا لتقلبه و إنما مثل القلب مثل ريشة بفلاة من الأرض. (مسند علي بن الجعد: ١٤٥٠ وسنده صحيح).

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٤٥) وابن ماجه (٨١) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ١٧٨) والحاكم (١/ ٣٣) ووافقه الذهبي.] ☆ رواه ربعي عن رجل عن علي رضي الله عنه فالسند معلل.

۱۰۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِیْ لَیْسَ لَهُمَا فِی الْإِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِیَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. [1]

۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں یعنی مرجیہ اور قدریہ۔'' ترمذی: اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((یَكُوْنُ فِیْ أُمَّتِیْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِی الْمُكَذِّبِیْنَ بِالْقَدَرِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ. [2]

۱۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں زمین میں دھنس جانا اور صورتیں بدل جانا ہوگا اور یہ حال تقدیر کو جھٹلانے والوں میں ہوگا۔''

۱۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْقَدَرِیَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں، پس اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کے جنازے میں نہ جاؤ۔''

۱۰۸: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُجَالِسُوْا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قدریوں کو اپنی مجلسوں میں بٹھاؤ نہ انہیں سلام کرنے میں پہل کرو (اور نہ ان سے فیصلے کراؤ اور نہ ہی ان سے مناظرہ کرو)''

۱۰۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِیٍّ یُجَابُ: اَلزَّائِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللّٰهُ وَیُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِیْ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَرَزِیْنٌ فِیْ كِتَابِهٖ. [5]

۱۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھ قسم کے لوگوں پر میں نے لعنت کی اور اللہ نے بھی ان پر لعنت کی، اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے، اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، طاقت کے بل بوتے پر مسلط ہونے والا شخص تا کہ وہ کسی ایسے شخص کو معزز بنائے جسے اللہ نے ذلیل بنایا ہو، اور کسی ایسے شخص کو ذلیل بنا دے جسے اللہ نے معزز بنایا ہو، اللہ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٤٩ وقال: هذا حديث حسن غريب.) [وابن ماجه (٦٢)] ☆ نزار ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٦١٣) والترمذي (٢١٥٣ واللفظ له و ٢١٥٢ وحسنه۔) [وابن ماجه (٤٠٦١) وسيأتي طرفه (١١٦)] [3] **سنده ضعيف والحديث صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٨٦ ح ٥٥٨٤، ٢/ ١٢٥ ح ٦٠٧٧) و أبو داود (٤٦٩١ واللفظ له) ☆ أبو حازم سلمة بن دينار لم يسمع من ابن عمر رضي الله عنه فالسند منقطع وله شاهد صحيح عند الطبراني فى الأوسط (٥/ ١١٤ ح ٤٢١٧)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧١٠، ٤٧٢٠) [وصححه ابن حبان: الموارد ١٨٢٥] ☆ حكيم بن شريك مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده وسكت الحاكم على حديثه (١/ ٨٥) ولم يصححه ۔ [5] **حسن**، رواه البيهقي فى المدخل (لم أجده، ورواه في شعب الإيمان: ٤٠١٠، ٤٠١١) ورزين في كتابه (لم أجده) [والترمذي (٢١٥٤) وصححه ابن حبان (الموارد: ٥٢) والحاكم (١/ ٣٦ على اختلاف فى السند) ووافقه الذهبي۔] .

کے حرم کی بے حرمتی کرنے والا، میری اولاد کی بے حرمتی کرنے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا۔‘‘

۱۱۰: وَعَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

۱۱۰: مطر بن عکامس بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب اللہ کسی بندے کے متعلق فیصلہ فرماتا ہے کہ اسے فلاں جگہ موت آ جائے تو وہ اس شخص کے لیے اس جگہ کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔‘‘

۱۱۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: ((مِنْ اٰبَائِهِمْ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِلَا عَمَلٍ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)) قُلْتُ: فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: ((مِنْ اٰبَائِهِمْ)) قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ. قَالَ: ((اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مومنوں کے بچے (ان کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنے آباء کے ساتھ ہوں گے۔‘‘ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! عمل کے بغیر ہی، آپ نے فرمایا: ’’انہوں نے جو کرنا تھا اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔‘‘ میں نے عرض کیا: تو مشرکین کے بچے؟ آپ نے فرمایا: ’’وہ بھی اپنے آباء کے ساتھ۔‘‘ میں نے عرض کیا عمل کے بغیر ہی، آپ نے فرمایا: ’’انہوں نے جو کرنا تھا، اللہ اس سے بخوبی واقف تھا۔‘‘

۱۱۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

۱۱۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’زندہ درگور کرنے والی اور جس کی خاطر زندہ درگور کیا گیا جہنمی ہیں۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۳: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❹

۱۱۳: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک اللہ عزوجل ہر بندے کی تخلیق سے متعلق اس کی پانچ

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٧ ح ٢٢٣٣٢) والترمذي (٢١٤٦ وقال: هذا حديث حسن غريب و ٢١٤٧) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٤٢، ٣٤٧) ووافقه الذهبي-]

❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٧١٢) [والآجري في الشريعة ص ١٩٥ ح ٤٠٥] ☆ بقية: صرح بالسماع وتابعه محمد بن حرب، وللحديث طريق آخر عند أحمد (٤/ ٧٦)

❸ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٧١٧) [وابن حبان، الموارد: ٦٧] ☆ وللحديث شواهد-

❹ **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٩٧ ح ٢٢٠٦٦ و ٢٢٠٦٥) [وابن أبي عاصم في السنة: ٣٠٣ وصححه ابن حبان، الموارد: ١٨١١] ☆ فرج بن فضالة: تابعه مروان بن محمد وللحديث طرق-

چیزوں، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کے مرنے اور دفن ہونے کی جگہ، اس کے نقوش اور اس کے رزق سے فارغ ہو چکا۔‘‘

١١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقَدْرِ يُسْئَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جس نے تقدیر کے متعلق ذرا بھی بات کی تو روز قیامت اس سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی اور جس نے اس کے متعلق کوئی بات نہ کی اس سے باز پرس نہیں ہوگی۔‘‘

١١٥: وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ: لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدْرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ: لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوَاتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَ تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَالِكَ قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۱۵: ابن دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں کہا: میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ شبہ سا ہے، پس آپ مجھے کوئی حدیث سنائیں، امید ہے کہ اللہ اسے میرے دل سے دور کر دے، تو انہوں نے فرمایا: اگر اللہ عزوجل آسمان اور زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو وہ انہیں عذاب دینے میں ظالم نہیں ہوگا، اور اگر وہ ان پر رحم فرمائے تو ان کے لیے اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر ہوگی، اور اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دو تو اللہ اسے قبول نہیں کرے گا حتیٰ کہ تم تقدیر پر ایمان لے آؤ اور تم جان لو کہ جو کچھ تمہیں پہنچا وہ تم سے خطا نہیں ہو سکتا تھا اور جو کچھ تم سے خطا ہو گیا وہ تمہیں پہنچ نہیں سکتا تھا، اور اگر تم اس عقیدے کے علاوہ کسی اور عقیدے پر فوت ہو گئے تو تم جہنم میں جاؤ گے، ابن دیلمی بیان کرتے ہیں، پھر میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا: پھر میں حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا، پھر میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اسی کی مثل نبی ﷺ سے حدیث بیان کی۔‘‘

١١٦: وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ فُلَانًا يُقْرِأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ: اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ)) اَوْ: ((فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ)) اَوْ: ((قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. ❸

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٨٤) ☆ وقال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لا تفاقهم على ضعف يحيى بن عثمان، وشيخه (يحيى بن عبدالله بن أبي مليكة) لين الحديث."

❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٨٢، ١٨٣ ح ٢١٩٢٢ و ٥/ ١٨٥ ح ٢١٩٤٧ و ٥/ ١٨٩ ح ٢١٩٩٢) وأبوداود (٤٦٩٩) وابن ماجه (٧٧) [والبيهقي في كتاب القضاء والقدر (٢٠٠) وصححه ابن حبان (الموارد: ١٨١٧)]۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢١٥٢) وأبو داود (٤٦١٣) وابن ماجه (٤٠٦١) [وتقدم طرفه: ١٠٦]۔

۱۱۶: نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو اس نے کہا: فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے، تو انہوں نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ اس نے بدعت ایجاد کی ہے، پس اگر تو اس نے بدعت ایجاد کی ہے تو پھر میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں یا اس امت میں، زمین میں دھنسنا، صورتیں مسخ ہو جانا یا آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا ہوگا۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هُمَا فِي النَّارِ)) قَالَ: فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهَا قَالَ: ((لَوْ رَأَيْتِ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتِهِمَا)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَلَدِيْ مِنْكَ! قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ)) ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ......﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۱۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ جاہلیت میں وفات پانے والے اپنے دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنم میں ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، جب آپ نے ان کے چہرے پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو فرمایا: ''اگر آپ ان دونوں کی جگہ دیکھ لیں تو آپ ان سے بغض رکھیں۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ سے جو میری اولاد پیدا ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اور ان کی اولاد جنت میں، مشرک اور ان کی اولاد جہنم میں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان لانے میں ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملا دیں گے۔''

۱۱۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ: ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ: اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ: دَاوٗدُ فَقَالَ: اَيْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ قَالَ: سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ: رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ: اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ: اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطِئَ اٰدَمُ وَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت سے وہ تمام روحیں، جنہیں اس نے ان کی اولاد سے روز قیامت تک پیدا کرنا تھا، نکل آئیں، اور ان میں سے ہر انسان کی پیشانی پر نور کا ایک نشان لگا دیا، پھر انہیں آدم علیہ السلام پر پیش کیا تو انہوں نے عرض کیا: میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری اولاد، پس انہوں نے اُن میں ایک شخص کو دیکھا تو اس کی پیشانی کا نشان انہیں بہت اچھا لگا، تو انہوں نے عرض کیا، میرے پروردگار!

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه [عبدالله بن] أحمد (في زوائد المسند ١/ ١٣٤، ١٣٥ح ١١٣١) ☆ محمد بن عثمان: مجهول لم يوثقه غير ابن حبان، وللحديث شواهد ضعيفة۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٧٦ وقال: هذا حديث حسن صحيح) [وصححه الحاكم ٢/ ٥٨٦-]

یہ کون ہے؟ فرمایا: داؤد علیہ السلام، تو انہوں نے عرض کیا، میرے پروردگار! آپ نے اس کی کتنی عمر مقرر کی ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال، انہوں نے عرض کیا: پروردگار! میری عمر سے چالیس سال اسے مزید عطا فرما دے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدم علیہ السلام کی عمر کے چالیس برس باقی رہ گئے تو ملک الموت ان کے پاس آیا تو آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر کے چالیس برس باقی نہیں رہتے؟ اس نے جواب دیا کیا آپ نے وہ اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو نہیں دیے تھے؟ آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا، اسی طرح اس کی اولاد نے بھی انکار کیا، آدم علیہ السلام بھول گئے اور اس درخت سے کچھ کھا لیا، تو اب اس کی اولاد بھی بھول جاتی ہے، اور آدم علیہ السلام نے خطا کی اور اس کی اولاد بھی خطا کار ہے۔''

۱۱۹: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَآءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَ ضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَآءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ: اِلَى الْجَنَّةِ وَلَآ اُبَالِيْ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى: اِلَى النَّارِ وَلَآ اُبَالِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۱۹: ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ جب انہیں پیدا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دائیں کندھے پر مارا اور سفید اولاد کو نکالا جیسے چیونٹیاں ہوں، اور اس نے ان کے بائیں کندھے پر مارا تو کالی اولاد نکالی جیسے کوئلہ ہو، تو اللہ نے ان کی دائیں طرف والوں کے متعلق فرمایا: یہ جنتی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور جو ان کے بائیں کندھے کی طرف تھے ان کے متعلق فرمایا: یہ جہنمی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔''

۱۲۰: وَعَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالُوْا لَهٗ: مَا يُبْكِيْكَ اَلَمْ يَقُلْ لَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِيْ قَالَ: بَلٰى! وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَآ اُبَالِيْ)). وَلَآ اَدْرِيْ فِيْ اَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۲۰: ابو نضرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو عبداللہ نامی صحابی بیمار ہو گئے تو ان کے ساتھی ان کی عیادت کے لیے آئے تو وہ رو رہے تھے، انہوں نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے یہ نہیں فرمایا اپنی مونچھیں کترا ؤ، پھر اس پر قائم رہو حتیٰ کہ تم (حوض کوثر پر) مجھ سے آ ملو، انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ ضرور فرمایا تھا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ عزوجل نے اپنے دائیں ہاتھ سے مٹھی بھری، اور دوسرے ہاتھ سے دوسری، اور فرمایا: یہ اس (جنت) کے لیے ہے اور یہ اس (جہنم) کے لیے ہے، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔'' جبکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں ان دو مٹھیوں میں سے کس میں ہوں۔''

۱۲۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِيْ عَرَفَةَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٤١ ح ٢٨٠٣٦)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٦٨ ح ٢٠٩٤٤، ٤/ ١٧٦ ح ١٧٧٣٦)۔

بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ.﴾)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۲۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے عرفہ کے نزدیک مقام نعمان پر اولاد آدم سے عہد لینے کا ارادہ فرمایا تو ان کی صلب سے (ان کی) تمام اولاد کو'' جسے پیدا کرنا تھا'' نکالا تو انہیں ان کے سامنے بکھیر دیا، جیسے چیونٹیاں ہوں، پھر ان سے براہ راست خطاب کیا تو فرمایا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ ہم اس پر گواہ ہیں (یہ اقرار اس لیے لیا گیا) کہ کہیں قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم تو اس حقیقت سے محض بے خبر تھے، یا یوں کہو کہ شرک تو ہمارے آباء نے کیا تھا، ہم تو ان کی اولاد ہیں جو ان کے بعد آئے، کیا تو ہمیں ان غلط کاروں کے کاموں پر ہلاک کردے گا۔''

۱۲۲: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ......﴾ قَالَ: جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَ هُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى﴾ قَالَ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا. اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا: شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ علیہ السلام يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ: رَبِّ لَوْ لَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ: اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاَى الْاَنْبِيَاءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ: ﴿عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ﴾ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهُ اِلٰى مَرْيَمَ علیہا السلام فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۲۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے فرمان: ''جب آپ کے رب نے بنی آدم سے ان کی پشت سے ان کی نسل کو نکالا'' کی تفسیر میں فرمایا: اس نے ان کو جمع کیا تو ان کی مختلف اصناف بنا دیں، پھر ان کی تصویر کشی کی، انہیں بولنے کو کہا تو انہوں نے کلام کیا، پھر ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں ان کی جانوں پر گواہ بنایا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں'' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ساتوں آسمانوں، ساتوں زمینوں اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو تم پر گواہ بناتا ہوں کہ کہیں تم روز قیامت یہ نہ کہو: ہمیں اس کا پتہ نہیں، جان لو کہ میرے سوا کوئی معبود برحق ہے نہ کوئی رب، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، میں اپنے رسول تمہاری طرف بھیجوں گا وہ میرا عہد و میثاق تمہیں یاد دلاتے رہیں گے۔ اور میں اپنی کتابیں تم پر نازل فرماؤں گا، تو انہوں نے کہا: ہم گواہی

---

[1] **سنده حسن**، رواه أحمد (١/ ٢٧٢ ح ٢٤٥٥) [والنسائي في الكبرى (٦/ ٣٤٧ ح ١١١٩١) و صححه الحاكم (١/ ٢٧، ٢/ ٥٤٤) ووافقه الذهبي.] ☆ وللحديث شواهد منها ما رواه الطبري في تفسيره (٩/ ٧٥، ٧٦) بسند صحيح عن ابن عباس موقوفًا وله حكم المرفوع۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه [عبدالله بن] أحمد (٥/ ١٣٥ ح ٢١٥٥٢) [والفريابي في كتاب القدر: ٥٢] ☆ سليمان التيمي مدلس وعنعن وباقي السند حسن وللحديث شاهد ضعيف عند الحاكم (٢/ ٣٢٣ـ٣٢٤ ح ٣٢٥٥)۔

دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب اور ہمارا معبود ہے۔ تیرے سوا ہمارا کوئی رب ہے نہ کوئی معبود، انہوں نے اس کا اقرار کر لیا، اور آدم علیہ السلام کو ان پر ظاہر کیا گیا، وہ انہیں دیکھنے لگے تو انہوں نے غنی و فقیر اور خوبصورت و بدصورت کو دیکھا تو عرض کیا، پروردگار! تو نے اپنے بندوں میں مساوات کیوں نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرا شکر کیا جائے، اور انہوں نے انبیا علیہم السلام کو دیکھا، ان میں چراغوں کی طرح تھے ان پر نور (برس رہا) تھا، اور ان سے رسالت و نبوت کے بارے میں خصوصی عہد لیا گیا، اللہ تعالیٰ کے فرمان سے یہی عہد مراد ہے ''اور جب ہم نے تمام نبیوں سے، آپ سے، نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام سے عہد لیا تھا۔'' عیسیٰ علیہ السلام ان ارواح میں تھے تو اللہ نے انہیں مریم علیہا السلام کی طرف بھیجا۔ ابی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا کہ اس (روح) کو مریم علیہا السلام کے منہ کے ذریعے داخل کیا گیا۔

١٢٣: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اِذْقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَاجُبِلَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۲۳: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں باہم بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس بات کی تصدیق کر دو۔ اور جب تم کسی آدمی کے بارے میں سنو، اس نے اپنی عادت بدل لی ہے تو اس کے متعلق بات کی تصدیق نہ کرو، کیونکہ وہ اپنی جبلت پر کاربند رہے گا۔''

١٢٤: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ قَالَ: ((مَا أَصَابَنِیْ شَیْءٌ مِّنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَیَّ وَاٰدَمُ فِیْ طِيْنَتِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۲۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زہر آلود بکری کھائی تھی اس کی وجہ سے آپ ہر سال تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس سے جو بھی تکلیف پہنچی ہے وہ تو میرے متعلق اس وقت لکھ دی گئی تھی جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی کی صورت میں تھے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٤٤٣ ح ٢٨٠٤٧) ☆ الزهري عن أبي الدرداء رضي الله عنه: منقطع۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٥٤٦) ☆ أبو بكر العنسي مجهول كما قال ابن عدي وقال الحافظ ابن حجر في تقريب التهذيب: "وأنا أحسب أنه ابن أبي مريم الذي تقدم" وأبو بكر بن أبي مريم ضعيف مختلط۔

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کے اثبات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۲۵: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِى الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذَالِكَ قَوْلُهُ: ﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ﴾)) وَفِىْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ...... ﴾ نَزَلَتْ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّىَ اللّٰهُ وَنَبِيِّىْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مسلمان سے قبر میں (اس کے رب، نبی اور دین کے بارے میں) سوال کیا جائے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ یہ کہنا اللہ کے اس فرمان کے مطابق ہے: ”اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں سچی بات پر دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔“ اور ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ﴾ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی، پوچھا جائے گا: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔“

۱۲۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِىْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِىْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِىْ هٰذَاالرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِىْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ. فَيُقَالُ لَهٗ: لَادَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦٩٩) ومسلم (٢٨٧١/ ٧٣) والرواية الثانية له۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٧٤) و مسلم (٢٨٧٠/ ٧٠)۔

۱۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب بندے کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی واپس چلے جاتے ہیں، تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ (اسی اثنا میں) دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں تو وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تم اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ جو مومن ہے، تو وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اسے کہا جاتا ہے: جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لو، اللہ نے اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ وہ ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا ہے، رہا منافق و کافر شخص، تو اسے بھی کہا جاتا ہے۔ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا، میں وہی کچھ کہتا تھا جو کچھ لوگ کہا کرتے تھے، اسے کہا جائے گا: تم نے (حق بات) سمجھنے کی کوشش کی نہ پڑھنے کی، اسے لوہے کے ہتھوڑوں کے ساتھ ایک ساتھ مارا جائے گا تو وہ چیختا چلاتا ہے جسے جن و انس کے سوا اس کے قریب ہر چیز سنتی ہے۔‘‘ بخاری، مسلم۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٢٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے۔ تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اسے دکھایا جاتا ہے۔ اگر تو وہ جنتی ہے تو وہ اہل جنت سے ہے، اور اگر وہ جہنمی ہے تو پھر وہ اہل جہنم میں سے ہے، پس اسے کہا جائے گا: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے حتیٰ کہ اللہ قیامت کے دن تمہیں اس کے لیے دوبارہ زندہ کرے گا۔‘‘

١٢٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ: ((نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ)) قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی تو اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے عذاب قبر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ’’ہاں، عذاب قبر حق ہے۔‘‘ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے دیکھا کہ آپ اس کے بعد جب بھی نماز پڑھتے تو عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔

١٢٩: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَائِطٍ لِّبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ: ((مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ؟)) قَالَ رَجُلٌ: اَنَا قَالَ: ((فَمَتٰى مَاتُوْا؟)) قَالَ: فِي الشِّرْكِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٧٩) ومسلم (٦٥/ ٢٨٦٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٧٢) ومسلم (١٢٥/ ٥٨٦)۔

اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِىْ اَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)). قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۲۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار بنونجار کے باغ میں تھے جبکہ ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک خچر بدکا، قریب تھا کہ وہ آپ کو گرا دیتا، وہاں پانچ، چھ قبریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا، میں: آپ نے فرمایا: ''وہ کب فوت ہوئے تھے؟'' اس نے کہا: حالت شرک میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اس امت کے لوگوں کا ان کی قبروں میں امتحان لیا جائے گا، اگر ایسے نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ عذاب قبر تمہیں سنا دے جو میں سن رہا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ انور ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: ''جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انہوں نے عرض کیا: ہم عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انہوں نے کہا: ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظاہری و باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انہوں نے کہا: ہم ظاہری و باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' انہوں نے کہا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۳۰: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا: الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِىْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِىْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُلَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِىْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِىْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِىْ فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ: اِلْتَئِمِىْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [2]

۱۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ تو سیاہ فام نیلی آنکھوں والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں؟ تم اس شخص کے

---

[1] رواه مسلم (٦٧/ ٢٨٦٧)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٠٧١ وقال: حسن غريب.) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٣١٠٧)]

بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا کہ تم یہی کہو گے، پھر اس کی قبر کو طول و عرض میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے، پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے، پھر اسے کہا جاتا ہے: سو جاؤ، وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانا چاہتا ہوں تا کہ انہیں بتا آؤں، لیکن وہ کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا، جسے اس کے گھر کا عزیز ترین فرد ہی بیدار کرتا ہے، حتیٰ کہ اللہ اسے اس کی خواب گاہ سے بیدار کرے گا، اور اگر وہ منافق ہوا تو وہ کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کرتے ہوئے سنا، تو میں نے بھی ویسے ہی کہہ دیا، میں کچھ نہیں جانتا، وہ فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا کہ تم یہی کہو گے، پس زمین سے کہا جاتا ہے: اس پر تنگ ہو جا، وہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے۔ اس سے اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر آ جائیں گی، پس اسے اس میں مسلسل عذاب ہوتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ اس کی اس خواب گاہ سے اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔''

۱۳۱: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: وَمَا يُدْرِيْكَ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ اَلْاٰيَةَ. قَالَ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهٗ قَالَ: فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ: وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ قَالَ: فَيَأْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيْدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَّسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۳۱: براء بن عازب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، تو اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ آدمی جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے، وہ کون تھے؟ وہ جواب دے گا وہ اللہ کے رسول ہیں، وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: تمہیں کس نے بتایا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، تو میں اس پر ایمان لے آیا اور تصدیق کی، اس کا یہ جواب دینا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق ہے: ''اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں، سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے۔''

[1] **حسن**، دون قوله: "فيصير ترابًا ثم يعاد فيه الروح" لأن فيه الأعمش مدلس و لم يصرح بالسماع في هذا اللفظ.
رواه أحمد (٤/ ٢٨٧، ٢٨٨ ح ١٨٧٣٣) وأبو داود (٣٢١٢، ٤٧٥٣) [ورواه الحاكم (١/ ٣٧-٣٨ ح ١٠٧) والطبراني في الأحاديث الطوال (المعجم الكبير ٢٥/ ٢٣٨-٢٤٠ ح ٢٥) وسنده حسن وصححه البيهقي في شعب الإيمان: ٣٩٥]

فرمایا: آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، اسے جنتی بچھونا بچھادو، جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو، وہ کھول دیا جاتا ہے، وہاں سے معطر بادنسیم اس کے پاس آتی ہے، اور اس کی حدنگاہ تک اس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے، پھر آپ ﷺ نے کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جاتا ہے، دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، تو وہ اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں: وہ شخص جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے، کون تھے؟ پھر وہی جواب دیتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا، آسمان سے آواز دینے والا آواز دیتا ہے: اس نے جھوٹ بولا، لہٰذا اسے جہنم سے بستر بچھادو۔ جہنم سے لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو، فرمایا: جہنم کی حرارت اور وہاں کی گرم لو اس تک پہنچے گی، فرمایا: اس کی قبر اس پر تنگ کردی جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر نکل جاتی ہیں۔ پھر ایک اندھا اور بہرا داروغہ اس پر مسلط کردیا جاتا ہے۔ جس کے پاس لوہے کا بڑا ہتھوڑا ہوتا ہے، اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے، وہ اس کے ساتھ اسے مارتا ہے تو جن وانس کے سوا مشرق و مغرب کے مابین موجود ہر چیز اس مار کو سنتی ہے، وہ مٹی ہو جاتا ہے، تو پھر روح کو دوبارہ اس میں لوٹا دیا جاتا ہے۔''

١٣٢: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّـهٗ كَـانَ اِذَا وَقَفَ عَـلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَامِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ)) قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۳۲: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو وہاں اس قدر روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی، آپ سے پوچھا گیا، آپ جنت اور جہنم کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں روتے مگر قبر کا ذکر کر کے روتے ہو؟ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قبر منازل آخرت میں سے پہلی منزل ہے، پس اگر اس سے بچ گیا تو اس کے بعد جو منازل ہیں وہ اس سے آسان تر ہیں، اور اگر اس سے نجات نہ ہوئی تو اس کے بعد جو منازل ہیں وہ اس سے زیادہ سخت ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے قبر سے زیادہ سخت اور برا منظر کبھی نہیں دیکھا۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

١٣٣: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۳۳: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے:

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٠٨ وقال: حسن غريب.) وابن ماجه (٤٢٦٧) [وصححه الحاكم والذهبي في تلخيص المستدرك (١/ ٣٧١، ٤/ ٣٣٠ـ ٣٣١)]

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٢٢١) [وصححه الحاكم ١/ ٣٧ ووافقه الذهبي-]

''اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو، پھر اس کے لیے (سوال و جواب کے موقع پر) ثابت قدمی کی درخواست کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جائے گا۔''

۱۳٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِیْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ لَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَى التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ: سَبْعُوْنَ بَدَلَ: تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ. [1]

۱۳۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر پر، اس کی قبر میں، ننانوے اژدھا مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ قیام قیامت تک اسے ڈستے رہیں گے، اگر ان میں سے ایک اژدھا زمین پر پھونک مار دے تو زمین کسی قسم کا سبزہ نہ اگائے۔'' دارمی۔ امام ترمذی نے اس طرح روایت کیا ہے، انھوں نے ننانوے کے بجائے ستر (اژدھا) کا ذکر کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳٥: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّیَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَسُوِّیَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے جنازے کے لیے گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں قبر میں رکھ کر اوپر مٹی ڈال دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیح بیان کی اور ہم نے بھی طویل تسبیح بیان کی، پھر آپ نے اللہ اکبر پڑھا تو ہم نے بھی اللہ اکبر پڑھا، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! آپ نے تسبیح کیوں بیان کی، پھر آپ نے تکبیر بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس صالح بندے پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی، حتیٰ کہ اللہ نے اسے کشادہ کر دیا۔''

۱۳٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [3]

---

[1] **حسن**، رواه الدارمي (١/ ٣٣١ ح ٢٨١٨ وسنده حسن) والترمذي (٢٤٦٠ وقال: غريب) و سنده ضعيف۔ انظر أنوار الصحيفة (ص ٢٥٨) و حديث الدارمي يغني عنه. قلت: دراج صدوق و حديثه عن أبي الهيثم حسن لذاته.

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٦٠ ح ١٤٩٣٤) ☆ محمود ويقال محمد بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن الجموح: ثقة، وثقه أبو زرعة الرازي (كتاب الجرح والتعديل ٧/ ٣١٦) وابن حبان (٥/ ٣٧٣) و باقي السند حسن۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٤/ ١٠٠، ١٠١ ح ٢٠٥٧) ☆ وقال الذهبي: هذه الضمة ليست من عذاب القبر في شيئ، بل هو أمر يجده المؤمن كما يجد ألم فقد ولده و حميمه فى الدنيا وكما يجد من ألم مرضه و ألم خروج نفسه... (سير أعلام النبلاء ١/ ٢٩٠)۔

۱۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ (سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ) وہ شخص ہے جس کی خاطر عرش لرز گیا، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور اس کی نماز جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی، لیکن اسے بھی (قبر میں) دبایا گیا پھر ان کی قبر کو کشادہ کر دیا گیا۔“

١٣٧: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنهما قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَالِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ: اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ؟ قَالَ: قَالَ: ((قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)).

۱۳۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ قبر کا ذکر فرمایا جس میں آدمی کو آزمایا جائے گا، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان زور سے رونے لگے۔“

امام نسائی نے اضافہ نقل کیا ہے: یہ رونا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنے کے مابین حائل ہو گیا، جب ان کا یہ رونا اور شور تھا تو میں نے اپنے پاس والے ایک آدمی سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کلام کے آخر پر کیا فرمایا؟ اس نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے کہ تم قبروں میں فتنہ دجال کے قریب قریب آزمائے جاؤ گے۔“

١٣٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۳۸: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اسے سورج ایسے دکھایا جاتا ہے جیسے وہ قریب الغروب ہو، پس وہ بیٹھ جاتا ہے اور اپنی آنکھیں ملتے ہوئے کہتا ہے: مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔“

١٣٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ مِنْ غَيْرِ فَزَعٍ وَّلَا مَشْعُوْبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ فِي الْاِسْلَامِ فَيُقَالُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ: هَلْ رَاَيْتَ اللّٰهَ؟ فَيَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

---

[1] رواه البخاري (١٣٧٣) والنسائي (٤/ ١٠٣، ١٠٤ ح ٢٠٦٤)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤٢٧٢) [وابن حبان، الموارد: ٧٧٩] ☆ سليمان الأعمش مدلس وعنعن وللحديث شاهد عند البيهقي في اثبات عذاب القبر (٦٤ بتحقيقي) بدون قوله: "ويمسح عينيه" وصححه ابن حبان (الموارد: ٧٨١) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٣٧٩، ٣٨٠) ووافقه الذهبي وسنده حسن كما قال الهيثمي في مجمع الزوائد (٣/ ٥٢) فالحديث حسن دون قوله: "ويمسح عينيه"۔

تَعَالٰی وَ یُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِیْ قَبْرِہٖ فَزِعًا مَشْعُوْبًا فَیُقَالُ لَہٗ: فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ: لَآ اَدْرِیْ فَیُقَالُ لَہٗ: مَاھٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُہٗ فَیُفَرَّجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ الْجَنَّۃِ فَیَنْظُرُ اِلٰی زَھْرَتِھَا وَ مَا فِیْھَا فَیُقَالُ لَہٗ: اُنْظُرْ اِلٰی مَاصَرَفَ اللّٰہُ عَنْکَ ثُمَّ یُفَرَّجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ اِلَی النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْھَا یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُقَالُ لَہٗ: ھٰذَا مَقْعَدُکَ عَلَی الشَّکِّ کُنْتَ وَعَلَیْہِ مُتَّ وَ عَلَیْہِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)). رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [1]

۱۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میت قبر کی طرف جاتی ہے تو (صالح) آدمی کسی قسم کی گھبراہٹ کے بغیر اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے، پھر کہا جاتا ہے، تم کس دین پر تھے؟ وہ کہے گا اسلام پر، اس سے پوچھا جائے گا: یہ آدمی کون تھے؟ وہ کہے گا: اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم، وہ اللہ کی طرف سے معجزات لے کر ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان کی تصدیق کی، اس سے پوچھا جائے گا: کیا تم نے اللہ کو دیکھا؟ وہ جواب دے گا: کسی کے لیے (دنیا میں) اللہ کو دیکھنا صحیح ولائق نہیں، (اس کے بعد) اس کے لیے جہنم کی طرف ایک سوراخ کر دیا جاتا ہے، تو وہ اس کی طرف دیکھتا ہے، کہ جہنم کے بعض حصے بعض کو کھا رہے ہیں، اسے کہا جاتا ہے، اسے دیکھو جس سے اللہ نے تمہیں بچالیا، پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک سوراخ کر دیا جاتا ہے تو وہ اس کی اور اس کی نعمتوں کی رونق وخوبصورتی کو دیکھتا ہے، تو اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ تمہارا مسکن ہے، تم یقین پر تھے، اسی پر تم فوت ہوئے اور ان شاء اللہ تم اسی پر اٹھائے جاؤ گے، پھر برے آدمی کو اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا تو وہ بہت گھبرایا سا ہو گا، اس سے پوچھا جائے گا: تم کس دین پر تھے؟ تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: یہ شخص کون تھے؟ وہ کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کرتے ہوئے سنا تو میں نے بھی ویسے ہی کہہ دیا، (اس کے بعد) اس کے لیے جنت کی طرف ایک سوراخ کر دیا جائے گا، تو وہ اس کی اور اس کی نعمتوں کی رونق وخوبصورتی کو دیکھے گا، تو اسے کہا جائے گا: اس کو دیکھو جسے اللہ نے تم سے دور کر دیا، پھر اس کے لیے جہنم کی طرف ایک سوراخ کر دیا جائے گا تو وہ اسے دیکھے گا کہ اس کا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، اسے کہا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہے، تو شک پر تھا، اسی پر تو فوت ہوا اور ان شاء اللہ اسی پر اٹھایا جائے گا۔''

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢٦٨) [وصححه البوصيري]۔

بَابُ الاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت کے ساتھ تمسک اختیار کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. [1]

۱۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسا کام جاری کیا جو کہ اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔''

١٤١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَیْرَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حمد وثنا اور صلوۃ وسلام کے بعد، سب سے بہترین کلام، اللہ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، بدترین امور وہ ہیں جو نئے جاری کیے جائیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

١٤٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهْرِیْقَ دَمَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۱۴۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ اللہ کو سخت ناپسندیدہ ہیں، حرم میں ظلم و ناانصافی کرنے والا، اسلام میں، جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا اور بڑی جدوجہد کے بعد کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے والا۔''

١٤٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی)) قِیْلَ: وَمَنْ اَبٰی قَالَ: ((مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری ساری امت جنت میں جائے گی بجز اس شخص کے جس نے انکار کر دیا۔'' عرض کیا گیا، کس نے انکار کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنت میں جائے گا اور

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٦٩٧) ومسلم (١٧/ ١٧١٨)۔

[2] رواه مسلم (٤٣/ ٨٦٧) [وزاد النسائي (٣/ ١٨٩، ١٨٨ ح ١٥٧٩) "وکل ضلالة فی النار" وسنده سند مسلم۔]

[3] رواه البخاري (٦٨٨٢)

[4] رواه البخاري (٧٢٨٠)

جس نے میری نافرمانی کی گویا اس نے انکار کر دیا۔‘‘

١٤٤: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَ جَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مَعَهُ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوا: اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا: اَلدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

١٤٤: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ فرشتے نبی ﷺ کے پاس آئے، آپ سو رہے تھے، انہوں نے کہا: تمہارے اس ساتھی کی ایک مثال ہے، وہ مثال ان کے سامنے بیان کر دو، ان میں سے بعض فرشتوں نے کہا: وہ تو سوئے ہوئے ہیں، جبکہ بعض نے کہا: بے شک آنکھیں سوئی ہوئی ہیں لیکن دل بیدار ہے، پس انہوں نے کہا: ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا، اس میں دسترخوان لگایا اور ایک داعی کو بھیجا، پس جس شخص نے داعی کی دعوت کو قبول کر لیا وہ گھر میں داخل ہو گا اور دسترخوان سے کھانا بھی کھائے گا، اور جس نے داعی کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل ہوا نہ دسترخوان سے کھانا کھایا، پھر انہوں نے کہا: اس کی (مزید) وضاحت کر دو تا کہ وہ اسے سمجھ سکیں، پھر ان میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں اور بعض نے کہا: آنکھ سوئی ہوئی ہے اور دل بیدار ہے، پس انہوں نے کہا: گھر، جنت ہے، داعی، محمد ﷺ ہیں۔ پس جس شخص نے محمد ﷺ کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔‘‘

١٤٥: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا: اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّى اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَّلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَآءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: **((اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَخْشٰكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقٰكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

١٤٥: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تین اشخاص نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے کے لیے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس آئے، جب انہیں اس کے متعلق بتایا گیا، تو گویا انہوں نے اسے کم محسوس کیا، چنانچہ انہوں نے کہا: ہماری نبی ﷺ سے کیا نسبت؟ اللہ نے تو ان کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرما دی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا: میں دن کے وقت ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور افطار نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے اجتناب

---

[1] رواه البخاري (٧٢٨١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٦٣) ومسلم (٥/ ١٤٠٣)۔

کروں گا اور میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ نبی ﷺ ان کے پاس آئے اور پوچھا: تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس طرح، اس طرح کہا ہے، اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں، لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔''

١٤٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ فَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کوئی کام کیا، پھر آپ نے اس میں رخصت دے دی تو کچھ لوگوں نے رخصت کو قبول کرنے سے اجتناب کیا، پس رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں پتہ چلا تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی حمد بیان کی، پھر فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا کہ جو کام میں کرتا ہوں وہ اس سے دور رہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں اللہ کے متعلق ان سے زیادہ جانتا ہوں، اور اس سے ان سے زیادہ ڈرتا ہوں۔''

١٤٧: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ: ((مَا تَصْنَعُوْنَ؟)) قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ: ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا)) فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ: فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ))۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۷: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہ (اہل مدینہ) کھجوروں کی پیوندکاری کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم کیا کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم ایسے ہی کرتے آ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم (پیوندکاری) نہ کرو تو شاید تمہارے لیے بہتر ہو۔'' انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا تو اس سے پیداوار کم ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے اس کے متعلق آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک انسان ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین کے کسی معاملے کے بارے میں تمہیں حکم دوں تو اس کی تعمیل کرو، اور جب میں اپنی رائے سے کسی چیز کے متعلق تمہیں کوئی حکم دوں تو میں ایک انسان ہوں۔''

١٤٨: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ: يَاقَوْمِ! اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۴۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور جس چیز کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث کیا ہے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٠١) ومسلم (١٢٧/ ٢٣٥٦)۔ [2] رواه مسلم (١٤٠/ ٢٣٦٢)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٨٣) ومسلم (١٦/ ٢٢٨٣)۔

اس کی مثال، اس شخص جیسی ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور اس نے کہا: میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے لشکر دیکھا ہے اور میں واضح اور حقیقی طور پر آگاہ کرنے والا ہوں، لہٰذا تم جلدی سے بچاؤ کر لو، پس اس کی قوم کا ایک گروہ اس کی بات مان کر سرشام اطمینان کے ساتھ روانہ ہو گیا، اور وہ بچ گیا، جبکہ ان کے ایک گروہ نے اس شخص کی بات کو جھٹلایا اور اپنی جگہ پڑے رہے تو صبح ہوتے ہی اس لشکر نے ان پر دھاوا بول دیا اور انہیں مکمل طور پر ختم کر دیا، پس یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور میری لائی ہوئی شریعت کی اتباع کی، اور اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور میرے لائے ہوئے حق کی تکذیب کی۔''

۱٤۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَآبُّ الَّتِیْ تَقَعُ فِی النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا)). هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهَا قَالَ: ((فَذَالِكَ مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، پس جب اس (آگ) نے اپنے اردگرد کو روشن کر دیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے حشرات وغیرہ اس میں گرنا شروع ہو گئے، اور وہ شخص انہیں روکنے لگا لیکن وہ بزور اس میں گرنے لگے، پس میں تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے روک رہا ہوں جبکہ تم بزور اسی میں گر رہے ہو۔'' یہ بخاری کی روایت ہے اور مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے اور اس کے آخر میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور تمہاری مثال اس طرح ہے کہ میں تمہیں کمر سے پکڑ کر آگ سے بچا رہا ہوں، آگ سے بچ کر میری طرف آ جاؤ، آگ سے بچ کر میری طرف آ جاؤ، لیکن تم مجھ سے بزور اس میں گر رہے ہو۔''

۱۵۰: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَآئِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَآئِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِیَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذَالِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جو ہدایت اور علم دے کر مجھے مبعوث کیا ہے، وہ کسی زمین پر برسنے والی موسلا دھار بارش کی طرح ہے، پس اس زمین کا ایک ٹکڑا بہت اچھا تھا، اس نے پانی کو قبول کیا اور اس نے بہت سا گھاس اور سبزہ اگایا، اور اس زمین کا کچھ ٹکڑا سخت تھا، اس نے پانی کو روک لیا، پس اللہ نے اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچایا، لوگوں نے خود پیا، جانوروں کو پلایا اور آب پاشی کی، جبکہ زمین کا ایک ٹکڑا صاف چٹیل تھا، وہاں بارش ہوئی تو وہ پانی روکتی ہے نہ سبزہ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٨٣) و مسلم (١٨/ ٢٢٨٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٩) و مسلم (١٥/ ٢٢٨٢)۔

اگاتی ہے، پس یہی مثال اس شخص کی ہے جسے اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ عطا کی گئی، اور اللہ نے جو تعلیمات دے کر مجھے مبعوث فرمایا ان سے اسے فائدہ پہنچایا، پس اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا، اور یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے (از راہ تکبر) اس کی طرف سر نہ اٹھایا اور اللہ نے جو ہدایت دے کر مجھے مبعوث فرمایا اسے قبول نہ کیا۔''

۱۵۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ﴾ وَقَرَأَ اِلَى: ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاِذَا رَاَيْتِ)) وَعِنْدَ مُسْلِمٍ: ((رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی، اس کی بعض آیتیں صاف واضح ہیں اور محکم ہیں۔'' اور یہاں تک تلاوت فرمائی: ''اور وعظ ونصیحت کو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو عقل مند ہیں۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو دیکھے۔'' جبکہ مسلم کی روایت میں ہے: ''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو مختلف معانی کی متحمل آیات تلاش کرتے ہیں، تو وہ ایسے لوگ ہیں جن کا اللہ نے (دلوں میں کجی رکھنے والے) نام رکھا ہے، تو تم ان سے بچو۔''

۱۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ: فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِىْ اٰيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِىْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ: ((اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِى الْكِتَابِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں صبح سویرے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو کہ کسی آیت کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے غصے کے آثار آپ کے چہرے پر نمایاں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی قومیں کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔''

۱۵۳ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِى الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَّنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۵۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے حق میں وہ مسلمان سب سے بڑا مجرم ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں (اپنے نبی سے) دریافت کیا جو پہلے حرام نہیں تھی، لیکن اس کے دریافت کرنے کی وجہ سے اسے حرام کر دیا گیا۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٤٧) و مسلم (١/ ٢٦٦٥)۔

[2] رواه مسلم (٢/ ٢٦٦٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٨٩) و مسلم (١٣٢/ ٢٣٥٨)۔

١٥٤: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری دور میں فریب کار جھوٹے لوگ ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جو تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے آباء نے، پس اپنے آپ کو ان سے اور انہیں اپنے آپ سے دور رکھو، تاکہ وہ تمہیں گمراہی اور فتنے میں مبتلا نہ کر دیں۔''

١٥٥: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا: ﴿آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور اہل اسلام کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل کتاب کی تصدیق کرو نہ تکذیب، بلکہ کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے۔''

١٥٦: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے بس یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (تحقیق کیے بغیر) بیان کر دے۔''

١٥٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّتِهٖ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ أُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحٰبٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهٖ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے مجھ سے پہلے جس نبی کو مبعوث فرمایا تو اس نبی کے اس کی امت میں کچھ معاون اور کچھ عام ساتھی ہوتے ہیں، وہ اس کی سنت کو قبول کرتے اور اس کے حکم کی اتباع کرتے ہیں، پھر ان کے بعد برے جانشین آ جائیں گے وہ ایسی باتیں کریں گے جس پر ان کا عمل نہیں ہوگا اور ایسے کام کریں گے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا ہو گا، پس جو شخص اپنے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے، جو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے وہ مومن ہے، اور جو دل سے ان سے جہاد کرے تو وہ بھی مومن ہے، اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں۔''

١٥٨: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ

❶ رواه مسلم (٧/ ٧)۔
❷ رواه البخاري (٧٥٤٢)۔
❸ رواه مسلم (٥/ ٥)۔
❹ رواه مسلم (٨٠/ ٥٠)۔

ذَالِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس ہدایت کی اتباع کرنے والوں کی مثل ثواب ملے گا، اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرے گا، اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دے تو اسے بھی اس گمراہی کی اتباع کرنے والوں کی مثل گناہ ملے گا، اور یہ ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔''

١٥٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام اجنبیت کے عالم میں شروع ہوا، اور عنقریب اسی حالت میں لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا، پس اجنبیوں (جنہوں نے اسلام کے ابتدائی دور اور آخری دور میں اسلام کا ساتھ دیا) کے لیے خوشخبری ہے۔''

١٦٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ سَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ)) فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَ حَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَ جَابِرٍ: ((لَايَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ)): ((وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ)) فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [3]

۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔''

ہم ان شاء اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((ذرونی ما ترکتکم)) کتاب المناسك میں اور معاویہ و جابر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیثیں: ((لا یزال من امتی)) اور ((ولا یزال طائفة من امتی)) باب ثواب هذه الامة میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٦١: عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: لِتَنَمْ عَيْنُكَ، وَ لْتَسْمَعْ اُذُنُكَ، وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ، قَالَ: ((فَنَامَتْ عَيْنَيَّ، وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ، وَعَقَلَ قَلْبِيْ)) قَالَ: ((فَقِيْلَ لِيْ سَيِّدٌ بَنٰى دَارًا فَصَنَعَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَّاَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخَطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ)) قَالَ: ((فَاللّٰهُ السَّيِّدُ، وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِيْ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ، وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [4]

---

[1] رواه مسلم (١٦/ ٢٦٧٤)۔

[2] رواه مسلم (٢٣٢/ ١٤٥)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (١٨٧٦) ومسلم (٢٣٣/ ١٤٧) ٥ حديث "ذر وني ما تركتكم" يأتي (٢٥٠٥) وحديث "لا يزال من أمتي" يأتي (٦٢٧٦ حديث معاوية ، ٥٥٠٧ حديث جابر) و حديث "لا يزال طائفة من أمتي" يأتي (٦٢٨٣)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٧ ح ١١) ☆ عباد بن منصور ضعيف مدلس و عنعن والحديث السابق (١٤٤) يغني عنه۔

۱۶۱: ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک فرشتہ حاضر ہوا، اور آپ سے عرض کیا گیا: آپ کی آنکھیں سو ئی ہوئی ہوں (کسی اور طرف نہ دیکھیں) آپ کے کان توجہ سے سنتے ہوں اور آپ کا دل سمجھتا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری آنکھیں سو گئیں، میرے کان غور سے سنتے رہے اور میرا دل سمجھتا رہا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے کہا گیا: کسی سردار نے کوئی گھر بنایا، اس میں دستر خوان لگایا اور کسی دعوت دینے والے کو بھیجا، پس جس شخص نے داعی کی دعوت کو قبول کر لیا، وہ گھر میں داخل ہوا، کھانا کھایا اور وہ سردار اس سے خوش ہو گیا، اور جس شخص نے داعی کی دعوت قبول نہ کی تو وہ گھر میں داخل ہوا نہ کھانا کھایا اور سردار بھی اس پر ناراض ہوا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ، سردار ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم داعی ہیں، گھر سے مراد اسلام اور دستر خوان سے مراد جنت ہے۔''

١٦٢: وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَاْتِیْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْنَهَیْتُ عَنْهُ فَیَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ مَاوَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۱۶۲: ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس میرا کوئی امر آئے، جس کے متعلق میں نے حکم دیا ہو یا میں نے اس سے منع کیا ہو، تو وہ شخص یوں کہے: میں (اسے) نہیں جانتا، ہم نے جو کچھ اللہ کی کتاب میں پایا، ہم اس کی اتباع کریں گے۔''

١٦٣: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا یُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَقُوْلُ: عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَاوَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَاوَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم کَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِیُّ وَلَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْهِمْ اَنْ یَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ یَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ یُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَهٗ وَکَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ: ((کَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ)) [2]

۱۶۳: مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو، مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل عطا کی گئی ہے، سن لو، قریب ہے کہ کوئی شکم سیر شخص اپنی مسند پر یوں کہے: تم اس قرآن کو لازم پکڑو پس تم جو چیز اس میں حلال پاؤ تو اسے حلال سمجھو اور تم جو چیز اس میں حرام پاؤ تو اسے حرام سمجھو، حالانکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو حرام قرار دیا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، سن لو، پالتو گدھے، کچلی والے درندے اور ذمی کی گری پڑی کوئی چیز، الا یہ کہ وہ خود اس سے بے نیاز ہو جائے، تمہارے لیے حلال نہیں، اور جو شخص کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالے تو ان لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی ضیافت کریں، اور اگر وہ اس کی ضیافت نہ کریں، تو پھر اسے حق حاصل ہے کہ وہ اپنی ضیافت کے برابر ان سے وصول کرے۔''

دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور اسی طرح ابن ماجہ نے ((کما حرم اللہ)) تک روایت کیا ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٨ ح ٢٤٣٦٢، أطراف المسند ٦/ ٢١٨) وأبو داود (٦٠٥) والترمذي (٢٦٦٣ وقال: حسن) وابن ماجه (١٣) والبيهقي في دلائل النبوة (١/ ٢٥، ٦/ ٥٤٩) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٣) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٠٨، ١٠٩) ووافقه الذهبي.]

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٦٠٤) والدارمي (١/ ١٤٤ ح ٥٩٢) و ابن ماجه (١٢) [وصححه ابن حبان، الموارد: ٩٧].

١٦٤: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَافِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ! قَدْاَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَآءِ هِمْ، وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطُوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ فِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ، قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ. ❶

۱۶۴: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اپنی مسند پر ٹیک لگا کر یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ نے صرف وہی کچھ حرام قرار دیا ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے، سن لو! اللہ کی قسم! میں نے بھی کچھ چیزوں کے بارے میں حکم دیا ہے، وعظ ونصیحت کی اور کچھ چیزوں سے منع کیا، بلاشبہ وہ بھی قرآن کی مثل ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے، بے شک اللہ نے تمہارے لیے حلال نہیں کیا کہ تم بلا اجازت اہل کتاب (ذمیوں) کے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور جب تک وہ تمہیں جزیہ دیتے رہیں، ان کی خواتین کو مارنا اور ان کے پھل کھانا تمہارے لیے حلال نہیں۔'' ابوداود، اس کی سند میں اشعث بن شعبہ مصیصی راوی ہے جس پر کلام کیا گیا ہے۔

١٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا، فَقَالَ: ((اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ. ❷

۱۶۵: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے اپنا رخ انور ہماری طرف کیا تو ایک بڑے بلیغ انداز میں ہمیں وعظ ونصیحت فرمائی جس سے آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور دل ڈر گئے، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی نصیحتیں معلوم ہوتی ہیں، پس آپ ہمیں وصیت فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے، سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں خواہ وہ (امیر) حبشی غلام ہو، کیونکہ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، پس تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے، پس تم اس سے تمسک اختیار کرو اور داڑھوں کے ساتھ اسے پکڑ لو، اور دین میں نئے کام جاری کرنے سے بچو، کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' احمد، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ۔ البتہ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نماز کا ذکر نہیں کیا۔

١٦٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ)) ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، وَقَالَ: ((هٰذِهٖ سُبُلٌ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ)) وَقَرَاَ:

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٥٠) ☆ أشعث بن شعبة وثقه ابن حبان وحده وضعفه أبو زرعة وغيره وضعفه راجح ولم يثبت توثيقه عن أبي داود و قال فيه الذهبي: ليس بالقوي. (ديوان الضعفاء: ٤٧٣)

❷ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٢٦، ١٢٧ ح ١٧٢٧٥) و أبو داود (٤٦٠٧) والترمذي (٢٦٧٦ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٤٣) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٠٢) والحاكم (١/ ٩٥، ٩٦) ووافقه الذهبي-]

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوْهُ......﴾ اَلْاٰيَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۱۶۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا، پھر فرمایا: ''یہ اللہ کی راہ ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دائیں بائیں کچھ خط کھینچے، اور فرمایا: ''یہ اور راہیں ہیں، اور ان میں سے ہر راہ پر ایک شیطان ہے جو اس راہ کی طرف بلاتا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ میری سیدھی راہ ہے، پس اس کی اتباع کرو۔''

۱۶۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ)) رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ، قَالَ النَّوَوِيُّ فِي اَرْبَعِيْنِهٖ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. ❷

۱۶۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع ہو جائیں۔'' امام بغوی نے شرح السنہ میں اسے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے اربعین میں فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور ہم نے اسے کتاب الحجہ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۶۸: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ حَارِثٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِي قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِي، فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَّا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۱۶۸: بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری کسی ایسی سنت کا احیا کیا، جسے میرے بعد ترک کر دیا گیا تھا، تو اسے بھی، اس پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس نے بدعت وضلالت کو جاری کیا جسے اللہ اور اس کے رسول پسند نہیں کرتے، تو اسے بھی اتنا ہی گناہ ملے گا جتنا اس پر عمل کرنے والوں کو ملے گا اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

۱۶۹: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ. ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۱/ ٤٣٥ ح ٤١٤٢) والنسائي (في الكبرى: ١١١٧٤، التفسير: ١٩٤) والدارمي (۱/ ٦٧، ٦٨ح ٢٠٨) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٧٤١، ١٧٤٢) والحاكم (٢/ ٣١٨) و رواه ابن ماجه (١١)]

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱/ ٢١٢، ٢١٣ ح ١٠٤) والنووي في الأربعين (٤١) [وقوام السنة في كتاب الحجة (۱/ ٢٥١ ح ١٠٣)] ☆ هشام بن حسان مدلس وعنعن وأما نعيم بن حماد فثقة صدوق كما حققته في "ارشاد العباد في توثيق نعيم بن حماد" وحديثه لا ينزل عن درجة الحسن أبدًا في غير ما أنكر عليه ومن تكلم فيه فقد أخطأ ولا بن رجب الحنبلي علل باطلة في تضعيف هذا الحديث، في كتابه "جامع العلوم والحكم" أجبت عنها في رسالة خاصة والحمد لله۔ ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٦٧٧ وقال: هذا حديث حسن) [وابن ماجه: ٢٠٩ ببعض الاختلاف وانظر الحديث الآتي: ١٦٩] ☆ فيه كثير بن عبد الله العوفي: ضعيف جدًا متهم بالكذب، ضعفه الجمهور وأخطأ من قواه۔ ❹ **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (٢١٠) ☆ فيه كثير بن عبد الله بن عوف ضعيف جدًا متهم، انظر الحديث السابق: ١٦٨۔

۱۶۹: اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے بیان کی ہے۔

١٧٠: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلَى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ، اِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ، وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَآ اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۷۰: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے، اور دین حجاز میں اس طرح محفوظ ہوگا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے، بے شک دین کا آغاز اجنبیت کے عالم میں ہوا اور وہ عنقریب اسی حالت میں لوٹ جائے گا جیسے شروع ہوا، ایسے اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے، اور یہی وہ لوگ ہیں جو میری سنت کی اصلاح واحیا کریں گے جسے لوگوں نے میرے بعد خراب کر دیا ہوگا۔''

١٧١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ، وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً)) قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۷۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت پر ایسا وقت آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا، اور وہ مماثلت میں ایسے ہوگا جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا شخص ہوگا، بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، ایک ملت کے سوا باقی سب جہنم میں ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! وہ ایک ملت کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

١٧٢: وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ، وَاَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ: ((ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ، لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ)) [3]

۱۷۲: احمد اور ابوداؤد میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: ''بہتر جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، اور عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے ان میں یہ بدعات اس طرح سرایت کر جائیں گی جس طرح باؤلے کتے کا اثر کٹے ہوئے شخص کے رگ وریشے میں سرایت کر جاتا ہے۔''

١٧٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ)) اَوْقَالَ: ((اُمَّةَ مُحَمَّدٍ، عَلٰى

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٦٣٠ وقال: حسن ـ) ☆ فيه كثير بن عبد الله العوفي ضعيف جدًا متهم، تقدم: ١٦٨ـ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٤١ وقال: حسن غريب ـ) ☆ ابن أنعم الإفريقي ضعيف (تقريب التهذيب: ٣٨٦٢) وللحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٠٢ ح ١٧٠٦١) وأبو داود (٤٥٩٧)۔

ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۷۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالی میری امت کو'' یا فرمایا: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ تعالی کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ جہنم میں الگ ڈالا جائے گا۔''

١٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ)). [2]

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ.

۱۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سواد اعظم (بڑی جماعت) کی اتباع کرو، کیونکہ جو الگ ہوا، وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔'' امام ابن ماجہ نے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

١٧٥: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا بُنَيَّ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا بُنَيَّ! وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ، وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ، وَمَنْ أَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۱۷۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''بیٹا! اگر تو صبح و شام اس حالت میں کر سکے کہ تمہارے دل میں کسی کے لیے بدخواہی نہ ہو تو ایسا کر۔'' پھر فرمایا: ''بیٹا! یہ طرز عمل میری سنت ہے، اور جس نے میری سنت سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔''

١٧٦: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهُ، مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [4]

۱۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر عمل کیا تو اس کے لیے سو شہید کا ثواب ہے۔''

١٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: إِنَّا نَسْمَعُ أَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدَ تُعْجِبُنَا، أَفَتَرَى أَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا؟ فَقَالَ: ((أَمُتَهَوِّكُوْنَ أَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، وَلَوْ

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢١٦٧ وقال: هذا حديث غريب.) ☆ سليمان بن سفيان المدني ضعيف وللحديث شواهد عندالحاكم (١/ ١١٦ ح٣٩٩ وسنده صحيح) وغيره دون قوله: "ومن شذ شذ في النار" فهو ضعيف والباقي صحيح ـ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه [الحاكم في المستدرك (١/ ١١٥ ، ١١٦) وابن ماجه (٣٩٥٠ بألفاظ مختلفة) من حديث أنس رضي الله عنه بسند ضعيف جدًا ، معان: لين الحديث ، وأبو خلف: متروك رماه ابن معين بالكذب ـ ☆ وللحديث شواهد ضعيفة جدًا عند أبي نعيم في أخبار أصبهان (٢/ ٢٠٨) وغيره۔ [3] **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٦٧٨ وقال: هذا حديث حسن غريب.) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان وهو ضعيف ـ

[4] **ضعيف**، رواه [البيهقي في الزهد (٢٠٩) وابن عدي (٢/ ٧٣٩) وعندهما الحسن بن قتيبة ضعفه الجمهور وعبدالخالق بن المنذر لا يعرف ، انظر لسان الميزان (٣/ ٤٠١) و رواه الطبراني في الأوسط (٥٤١٠) وفيه محمد بن صالح العدوي ، قال الهيثمي: "و لم أر من ترجمه" (مجمع الزوائد ١/ ١٧٢ وانظر ٣/ ٢٠٨) فالحديث ضعيف كما في الأنوار للبغوي بتحقيقي (١٢٣٧)]

كَانَ مُوسٰى حَيًّامَاوَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❶

۱۷۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ہم یہود سے کچھ تعجب انگیز باتیں سنتے ہیں، کیا آپ اجازت مرحمت فرماتے ہیں کہ ہم ان میں سے بعض لکھ لیا کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم بھی یہود ونصاریٰ کی طرح (اپنے دین کے بارے میں) حیران ہو، جبکہ میں تمہارے پاس صاف اور واضح دین لے کر آیا ہوں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کے لیے بھی میری اتباع کے سوا کسی اور چیز کی اتباع جائز نہ ہوتی۔''

۱۷۸: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ؟ قَالَ:((وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۱۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے حلال کھایا، سنت کے موافق عمل کیا اور لوگ اس کی شرانگیزیوں سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس دور میں تو اس طرح کے بہت سے لوگ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور میرے بعد کے ادوار میں بھی ہوں گے۔''

۱۷۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَبِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَبِهٖ نَجَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۱۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس دور میں ہو کہ تم میں سے جس نے احکامات شرعیہ کے دسویں حصے پر عمل نہ کیا تو وہ ہلاک ہو جائے گا، پھر ایک ایسا دور آئے گا کہ ان میں سے جس نے احکامات شرعیہ کے دسویں حصے پر عمل کر لیا تو وہ نجات پا جائے گا۔''

۱۸۰: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ)) ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿مَاضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۱۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی قوم ہدایت یافتہ ہونے کے بعد گمراہی اختیار کر لیتی ہے تو باہمی نزاع ان کا شغل بن جاتا ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وہ آپ سے یہ باتیں محض جھگڑا پیدا کرنے کے لیے کرتے ہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔''

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۳۸۷ ح ۱۵۲۲۳) والبيهقي في كتاب شعب الإيمان (۱۷٦) [والدارمي ۱/ ۱۱۵، ۱۱٦ ح ٤٤۱] ☆ مجالد: ضعيف، ضعفه الجمهور وللحديث شواهد ضعيفة عند الروياني (۱/ ۱۷۵ ح ۲۲۵) وغيره۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۵۲۰ وقال: حديث غريب.) [وصححه الحاكم (٤/ ۱۰٤) و تناقض قول الذهبي فيه.] ☆ أبو بشر مجهول الحال و ثقه الحاكم وحده وتناقض قول الذهبي فيه فتساقط۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۲٦۷ وقال: هذا حديث غريب.) ☆ نعيم بن حماد حسن الحديث (كما تقدم: ۱٦۷) ولكن هذا مما أنكر عليه. و سفيان بن عيينة مدلس و عنعن۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۵/ ۲۵۲ ح ۲۲۵۱۷، ۵/ ۲۵٦ ح ۲۲۵۵۸) والترمذي (۳۲۵۳ وقال: حسن صحيح۔) وابن ماجه (٤۸) [وصححه الحاكم (۲/ ٤٤۸) ووافقه الذهبي.]

۱۸۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ ﴿رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۸۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالا کرو، ورنہ اللہ بھی تمہیں مشقت میں ڈال دے گا، کیونکہ ایک قوم نے اپنے آپ پر سختی کی تو اللہ نے بھی ان پر سختی کی، یہود ونصاریٰ کی عبادت گاہوں میں یہ سختیاں انہی کی باقیات ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کی تھی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔''

۱۸۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ: حَلَالٍ، وَّحَرَامٍ، وَّمُحْكَمٍ، وَّمُتَشَابِهٍ، وَّاَمْثَالٍ. فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ، وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ، وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ، وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ، وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ)) هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَفْظُهٗ: ((فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ، وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ، وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ)) [2]

۱۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن پانچ امور کے متعلق نازل ہوا، حلال وحرام، محکم ومتشابہ اور امثال۔ تم حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو، محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال (پہلی امتوں کے واقعات) سے عبرت حاصل کرو۔'' یہ مصابیح کے الفاظ ہیں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے: ''حلال پر عمل کرو، حرام سے اجتناب کرو اور محکم کی اتباع کرو۔''

۱۸۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَمْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۱۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امر تین قسم کے ہیں، ایک امر وہ ہے جس کی رشد و بھلائی واضح ہے، پس اس کی اتباع کرو، ایک امر وہ ہے جس کی گمراہی واضح ہے پس اس سے اجتناب کرو اور ایک امر وہ ہے جس کے متعلق اختلاف کیا گیا ہے، پس اسے اللہ عزوجل کے سپرد کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۸٤: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ، يَأْخُذُ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٤) ☆ سعيد بن عبدالرحمٰن بن أبي العمياء وثقه ابن حبان وحده ولبعض الحديث شاهد عندالبخاري فى التاريخ الكبير (٤/ ٩٤) وسنده حسن وهو يغني عنه۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٢٩٣) ☆ فيه معارك بن عباد: ضعيف، وعبدالله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري: متروك۔ [3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (لم أجده) [و الطبراني فى الكبير (١٠/ ٣٨٦ ح ١٠٧٧٤)] ☆ فيه أبو المقدام هشام بن زياد: متروك۔

الشَّاذَةَ و الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کے لیے بھیڑیا ہوتا ہے، وہ الگ ہونے والی، دور جانے والے اور ایک جانب ہونے والی بکری کو پکڑتا ہے۔ پس تم گھاٹیوں (الگ الگ ہونے) سے بچو اور تم جماعت عامہ کو لازم پکڑ لو۔''

۱۸۵: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۸۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جماعت سے بالشت برابر علیحدگی اختیار کی تو اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی (یعنی پابندی) اتار دی۔''

۱۸۶: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ)). رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّا [3]

۱۸۶: مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، پس جب تک تم ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، (یعنی) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔''

۱۸۷: وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ، فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۱۸۷: غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی قوم بدعت ایجاد کرتی ہے تو اسی کی مثل سنت اٹھا لی جاتی ہے، پس سنت پر عمل کرنا بدعت ایجاد کرنے سے بہتر ہے۔''

۱۸۸: وَعَنْ حَسَّانٍ، قَالَ: مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِىْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا، ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٣ ح ٢٢٤٥٨ و ٥/ ٢٣٢ ح ٢٢٣٧٩) [وعبد بن حميد في مسنده (١١٤، المنتخب)] ☆ السند منقطع، العلاء بن زياد و شهر بن حوشب لم يسمعا من سيدنا معاذ رضي الله عنه وحديث أبي داود (٥٤٧) يغني عنه۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٨٠ ح ٢١٨٩٤) و أبو داود (٤٧٥٨) ☆ وروى ابن أبي عاصم في السنة (١٠٥٣)، بسند حسن عن خالد بن وهبان عن أبي ذر بلفظ: "من فارق الجماعة والإسلام فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه" وخالد هذا تابعي معروف و ثقه ابن حبان و جهله الحافظ في تقريب التهذيب وأشار الحاكم (١/ ١١٧) بأن العلماء يحتجون بحديثه وحديثه حسن بالشواهد وله شاهد عند الترمذي (٢٨٦٣) وهو حديث صحيح۔

[3] **حسن**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٨٩٩ ح ١٧٢٧) ☆ السند منقطع وللحديث شواهد كثيرة جدًا، منها ما رواه الحاكم (١/ ٩٣ ح ٣١٨ بلفظ: "إني قد تركت فيكم ما إن اعتصمتم به فلن تضلوا أبدًا: كتاب الله وسنة نبيه ﷺ" وسنده حسن) وعموم القرآن يؤيده۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٠٥ ح ١٧٠٩٥) ☆ أبو بكر بن أبي مريم: ضعيف (تقدم: ١٢٤) و بقية صدوق مدلس و عنعن۔

[5] **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٤٥ ح ٩٩)۔

۱۸۸: حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی قوم اپنے دین میں کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو اللہ اس کی مثل ان کی سنت چھین لیتا ہے، پھر وہ اسے روز قیامت تک ان کی طرف نہیں لوٹاتا۔''

۱۸۹: وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ، فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا. [1]

۱۸۹: ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی بدعتی کی تعظیم و نصرت کی تو اس نے اسلام کے گرانے پر معاونت کی۔''

۱۹۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَافِيْهِ، هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ، وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ: مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى﴾ رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۱۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب کی تعلیم حاصل کی، پھر اس کے مطابق عمل کیا تو اللہ اس شخص کو دنیا میں گمراہی سے بچاتا ہے اور قیامت کے دن اسے حساب کی تکلیف سے بچائے گا۔''

اور ایک روایت میں ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی کتاب کی اقتدا کی تو وہ دنیا میں گمراہ ہو گا نہ آخرت میں تکلیف اٹھائے گا، پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہو گا نہ تکلیف میں پڑے گا۔''

۱۹۱: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا، وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ، فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ: اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا، وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْ، كُلَّمَاهَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ! لَا تَفْتَحْهُ، فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ)) ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ: ((اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ، وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٤٦٤) [والسند منقطع وله ألوان عند اللالكائي (فى السنة المنسوبة إليه ١/ ١٣٩ ح ٢٧٣) والهروي في ذم الكلام (ص ٢١٩ ح ٩٢٧، ٩٢٨) وللحديث شاهد حسن عند ابن عساكر في تاريخ دمشق (٢٨/ ٣١٨، ٣١٩) والآجري فى الشريعة (ص ٩٦٢ ح ٢٠٤٠) فيه العباس بن يوسف الشكلي ترجمته في تاريخ بغداد (١٢/ ١٥٣، ١٥٤) و تاريخ دمشق وغيرهما وقال الصفدي: " وهو مقبول الرواية " والوافى بالوفيات (١٦/ ٣٧٣ ت ٥٩٣٢) و كذا قال الذهبي في تاريخ الإسلام (٢٣/ ٤٧٩ وفيات ٣١٤هـ) فهو حسن الحديث فالحديث حسن، وبنحوه صح عن فضيل بن عياض (انظر حلية الأولياء ٨/ ١٠٣) وإبراهيم بن ميسرة (انظر ذم الكلام: ٩٢٨) من قولهما۔]

[2] **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [رواه عبدالرزاق (٣/ ٣٨٢ ح ٦٠٣٣) فيه ثلاث علل: عبدالرزاق وسفيان بن عيينة مدلسان وعنعنا، وعطاء بن السائب لم يدرك ابن عباس رضي الله عنه فالسند ضعيف منقطع) وابن أبي شيبة (١٠/ ٤٦٧، ٤٦٨ ح ٢٩٩٤٦) وسنده ضعيف من أجل اختلاط عطاء بن السائب، ١٣/ ٣٧١، ٣٧٢ ح ٣٤٧٧٠، أبو خالد الأحمر مدلس وعنعن) والحاكم (٢/ ٣٨١ ح ٣٤٣٨ و عنه البيهقي في شعب الإيمان: ٢٠٢٩) وصححه ووافقه الذهبي، و رواه الطبري في تفسيره (ج١٦ ص ١٦٣، نسخة محققة ٧/ ٩٣١ ح ٢٤٤٣٤) والحديث الموقوف سنده ضعيف، عند الحاكم و الطبري و ابن أبي شيبة فى الرواية الأولى عطاء بن السائب اختلط۔]

اللّٰہِ، وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاۃَ حُدُوْدُ اللّٰہِ، وَاَنَّ الدَّاعِیَ عَلٰی رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَالْقُرْآنُ، وَاَنَّ الدَّاعِیَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَوَاعِظُ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُؤْمِنٍ)). رَوَاهُ رَزِیْنٌ [1]

۱۹۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے صراط مستقیم کی مثال بیان فرمائی، کہ راستے کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں، ان میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں، راستے کے سرے پر ایک داعی ہے، وہ کہہ رہا ہے، سیدھے چلتے جاؤ، ٹیڑھے مت ہونا، اور اس کے اوپر ایک اور داعی ہے، جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی چیز کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: تم پر افسوس ہے، اسے مت کھولو، کیونکہ اگر تم نے اسے کھول دیا تو تم اس میں داخل ہو جاؤ گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''راستہ اسلام ہے، کھلے ہوئے دروازے، اللہ کی حرام کردہ اشیاء ہیں، لٹکے ہوئے پردے، اللہ کی حدود ہیں، راستے کے سرے پر داعی: قرآن ہے، اور اس کے اوپر جو داعی ہے، وہ ہر مومن کے دل میں اللہ کا واعظ ہے۔''

۱۹۲: وَرَوَاهُ اَحْمَدُوَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ وَکَذَا التِّرْمِذِیُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَکَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ. [2]

۱۹۲: امام احمد، اور بیہقی نے شعب الایمان میں نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح امام ترمذی نے انہی سے روایت کیا ہے، البتہ انہوں نے اس سے مختصر روایت کیا ہے۔

۱۹۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ کَانَ مُسْتَنًّا، فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْمَاتَ، فَاِنَّ الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْهِ الْفِتْنَةُ، اُولٰئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم کَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اَبَرَّهَا قُلُوْبًا، وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَکَلُّفًا، اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِیِّهٖ لِاِقَامَةِ دِیْنِهٖ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰی اٰثَارِهِمْ، وَتَمَسَّکُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِیَرِهِمْ، فَاِنَّهُمْ کَانُوْا عَلَی الْهُدَی الْمُسْتَقِیْمِ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ [3]

۱۹۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کوئی کسی شخص کی راہ اپنانا چاہے تو وہ ان اشخاص کی راہ اپنائے جو فوت ہو چکے ہیں، کیونکہ زندہ شخص فتنے سے محفوظ نہیں رہا، اور وہ (فوت شدہ اشخاص) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، وہ اس امت کے بہترین افراد تھے، وہ دل کے صاف، علم میں عمیق اور تکلف و تصنع میں بہت کم تھے، اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے انہیں منتخب

---

[1] لا أصل لـه بهـذا اللـفـظ، رواه رزيـن (لم أجده) [و الآجري في الشريعة (ص ١٢ ح ١٦ بلفظ آخر مختصر جدًا وسنده صحيح) وانظر الحديث الآتي فهو شاهد لـه۔] [2] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٨٢، ١٨٣ ح ١٧٧٨٤) والبيهقي في شعب الإيمان (٧٢١٦) والترمذي (٢٨٥٩ وقال: غريب.) [وصححه الحاكم على شرط مسلم ١/ ٧٣ ووافقه الذهبي۔] [3] **إسناده ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [وابن عبدالبر في جامع بيان العلم و فضله (٢/ ٩٧)]

☆ فيه سنيد ضعيف و قتادة عن ابن مسعود: منقطع. و روى أحمد عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: إن الله نظر في قلوب العباد فوجد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم خير قلوب العباد فاصطفاه لنفسه فابتعثه برسالته ثم نظر في قلوب العباد بعد قلب محمد فوجد قلوب أصحابه خير قلوب العباد فجعلهم وزراء نبيه يقاتلون على دينه فما رأى المسلمون حسنًا فهو عندالله حسن وما رأوه سيئًا فهو عندالله سيئ. (١/ ٣٧٩ ح ٣٦٠٠) وسنده حسن۔

فرمایا، پس ان کی فضیلت کو پہچانو، ان کے آثار کی اتباع کرو اور ان کے اخلاق و کردار کو اپنانے کی مقدور بھر کوشش کرو، کیونکہ وہ ہدایت مستقیم پر تھے۔‘‘

۱۹۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرَاةِ، فَسَكَتَ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ، مَاتَرٰى مَابِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوْبَدَالَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ، وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۱۹۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تورات کا ایک نسخہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ تورات کا نسخہ ہے، آپ خاموش رہے، اور انہوں نے اسے پڑھنا شروع کر دیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلنے لگا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گم کرنے والی تمہیں گم پائیں، تم رسول اللہ ﷺ کے رُخ انور کی طرف نہیں دیکھ رہے، عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھا تو فوراً کہا: میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غضب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے سامنے آ جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو تم سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے، اور اگر وہ زندہ ہوتے اور وہ میری نبوت (کا زمانہ) پا لیتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔‘‘

۱۹۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ، وَ كَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ، وَ كَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا)). [2]

۱۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میرا کلام، اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا، جبکہ اللہ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے اور اللہ کا کلام ایک دوسرے کو منسوخ کر سکتا ہے۔‘‘

۱۹۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ)) [3]

۱۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ہماری احادیث بھی ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں۔ جس طرح قرآن کا بعض حصہ دوسرے حصے کو منسوخ کر دیتا ہے۔‘‘

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۱۱۵، ۱۱٦ ح ٤٤١)۔ ☆ مجالد ضعيف (تقدم: ۱۷۷) وللحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده موضوع**، رواه الدارقطني (٤/ ١٤٥) ☆ فيه جبرون بن واقد: متهم۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا منكر**، رواه الدارقطني (٤/ ١٤٥) ☆ فيه محمد بن الحارث ومحمد بن عبدالرحمٰن البيلماني وأبوه: ضعفاء كلهم، "ومحمد بن عبد الرحمٰن: حدث عن أبيه بنسخة شبيهًا بمأتي حديث، كلها موضوعة" قاله ابن حبان۔

١٩٧ : وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا، وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا. رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الدَّارَقُطْنِیُّ [1]

۱۹۷: ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے فرائض مقرر کیے ہیں، انہیں ضائع نہ کرو، اس نے حرمات کو حرام قرار دیا ہے، پس ان کے قریب نہ جاؤ اور اللہ نے حدود متعین کی ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور اس نے جانتے بوجھتے کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا، پس ان کے متعلق بحث نہ کرو۔“ مذکورہ تینوں احادیث کو دارقطنی نے بیان کیا ہے۔

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الدارقطني (٤/ ١٨٣ ، ١٨٤) [والبيهقي (١٠/ ١٢ ، ١٣)] ☆ مكحول لم يدرك أبا ثعلبة رضي الله عنه فالسند منقطع . و للحديث شواهد ضعيفة ـ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعِلْم

علم اوراس کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّل — فصل اول

۱۹۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری طرف سے پہنچا دو خواہ ایک آیت ہی ہو، بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں، اور جو شخص عمداً مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔“

۱۹۹: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۹۹: سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ سے حدیث بیان کرے، وہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ بھی جھوٹوں (حدیث وضع کرنے والوں) میں سے ایک ہے۔“

۲۰۰: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۰: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کے متعلق سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، میں تو صرف (علم) تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ (فہم) اللہ عطا کرتا ہے۔“

۲۰۱: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه البخاري (٣٤٦١)۔

[2] رواه مسلم (١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١) و مسلم (٩٨/ ١٠٣٧)۔

[4] رواه مسلم (١٩٩/ ٢٥٢٦) [والبخاري: ٣٤٩٣، ٣٤٩٦ مختصرًا۔]

۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان بھی سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح ایک کان ہیں، ان میں سے جو دور جاہلیت میں اچھے تھے، وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں بشرطیکہ وہ (دین میں) سمجھ بوجھ پیدا کریں۔''

۲۰۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو قسم کے لوگوں پر رشک کرنا جائز ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا، اور پھر اس کو راہ حق میں اسے خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اور ایک وہ آدمی جسے اللہ نے حکمت عطا کی اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اسے (دوسروں کو) سکھاتا ہے۔''

۲۰۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین کاموں، صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے استفادہ کیا جائے اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے، کے سوا اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔''

۲۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ، وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مومن سے دنیا کی کوئی تکلیف دور کی، تو اللہ اس سے قیامت کے دن کی کوئی تکلیف دور فرما دے گا، جس شخص نے کسی تنگ دست پر آسانی کی تو اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ اس کی دنیا و آخرت میں عیب پوشی فرمائے گا، اللہ بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اور جس شخص نے طلب علم کے لیے کوئی سفر کیا تو اللہ اس وجہ سے اس کے لیے راہ جنت آسان فرما دیتا ہے، اور جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ اپنے پاس فرشتوں میں ان کا تذکرہ فرماتا ہے، اور جس کے عمل نے اسے پیچھے کر دیا تو اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکے گا۔''

۲۰۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَاُتِيَ بِهٖ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣) و مسلم (٢٦٨ / ٨١٦)۔

[2] رواه مسلم (١٤/ ١٦٣١)

[3] رواه مسلم (٣٨/ ٢٦٩٩)

فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا؟ فَقَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ: جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا، قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَّادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے شہید کا فیصلہ سنایا جائے گا، اسے پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا اور وہ ان کا اعتراف کرے گا، پھر اللہ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں (شکر کے طور پر) کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے تیری خاطر جہاد کیا حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، کیونکہ تو نے دادِ شجاعت حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا تھا، پس وہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا، اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور قرآن کریم کی تلاوت کی، اسے بھی پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ ان کا اعتراف کرے گا، اللہ پوچھے گا کہ تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے دوسروں کو سکھایا، اور میں تیری رضا کی خاطر قرآن کی تلاوت کرتا رہا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، البتہ تو نے علم اس لیے حاصل کیا تھا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن پڑھا تاکہ تمہیں قاری کہا جائے، وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اور تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال و زر کی جملہ اقسام سے خوب نوازا ہوگا، اسے پیش کیا جائے گا، تو اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ انہیں پہچان لے گا، تو اللہ پوچھے گا: تو نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے ان تمام مواقع پر جہاں خرچ کرنا تجھے پسند تھا، خرچ کیا، اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا: تو نے تو اس لیے خرچ کیا کہ تجھے بڑا سخی کہا جائے، پس وہ کہہ دیا گیا، پھر اس کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

۲۰۶: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۰۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ علم کو بندوں کے سینوں سے نہیں نکالے گا بلکہ وہ علما کی روحیں قبض کر کے علم کو اٹھالے گا، حتیٰ کہ جب وہ کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جہلا کو رئیس بنالیں گے، جب ان سے مسئلہ

[1] رواہ مسلم (۱۵۲/ ۱۹۰۵)۔

[2] متفق علیہ، رواہ البخاري (۱۰۰) ومسلم (۱۳/ ۲۶۷۳)۔

دریافت کیا جائے گا تو وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے، وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔''

۲۰۷: وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ، قَالَ: اَمَا اِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذَالِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ، وَاَنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۷: شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کرتے تھے، کسی آدمی نے ان سے کہا: ابوعبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہر روز ہمیں وعظ ونصیحت کیا کریں، انہوں نے فرمایا: سن لو! ہر روز وعظ ونصیحت کرنے سے مجھے یہی امر مانع ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں ڈالنا ناپسند کرتا ہوں، میں وعظ ونصیحت کے ذریعے تمہارا ویسے ہی خیال رکھتا ہوں جیسے رسول اللہ ﷺ اس اندیشے کے پیش نظر کے ہم اکتا نہ جائیں، ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔''

۲۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی ﷺ کوئی گفتگو فرماتے تو آپ ایک جملے کو تین مرتبہ دہراتے حتیٰ کہ اسے سمجھ اور یاد کر لیا جائے، اور جب آپ کسی قوم کے پاس تشریف لاتے اور انہیں سلام کرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔''

۲۰۹: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّهُ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ، فَقَالَ: ((مَا عِنْدِيْ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری سواری ہلاک ہوگئی ہے، آپ مجھے سواری عنایت فرما دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس تو کوئی سواری نہیں۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اسے ایسے آدمی کے متعلق بتاتا ہوں جو اسے سواری دے دے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیر و بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والے کو، اس بھلائی کو سرانجام دینے والے کی مثل اجر وثواب ملے گا۔''

۲۱۰: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَآءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَآءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ، عَآمَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ((﴿**يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ** ......﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ: ﴿**اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا**﴾)) وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ: ﴿**اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ**﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ، حَتّٰى قَالَ: ((**وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ**)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨) ومسلم (٨٢/ ٢٨٢١)۔

[2] رواه البخاري (٩٥)۔ [3] رواه مسلم (١٣٣/ ١٨٩٣)۔

تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ، حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۱۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دن کے پہلے پہر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک قوم آپ کے پاس آئی ان کے بدن ننگے تھے، انہوں نے اونی دھاری دار یا عام چادریں پہن رکھی تھیں اور وہ تلواریں حمائل کیے ہوئے تھے۔ ان میں سے زیادہ تر، بلکہ سب کے سب مضر قبیلہ کے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان پر فاقہ کے آثار دیکھے تو غم کی وجہ سے آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، آپ گھر تشریف لے گئے پھر باہر آ گئے۔ آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا: ''لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ جس نے تمہیں نفس واحد سے پیدا فرمایا، اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت داری (کے تعلقات منقطع کرنے) سے ڈرو، یقین جانو کہ اللہ تم پر نگران ہے۔'' اور سورۃ الحشر کی آیت تلاوت فرمائی: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور چاہیے کہ ہر متنفس دیکھ لے کہ وہ کل کے لیے کیا کچھ آگے بھیجتا ہے، اور تم اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔'' پس کسی نے دینار صدقہ کیا، کسی نے درہم، کسی نے کپڑا، کسی نے گندم کا صاع اور کسی نے ایک صاع کھجوریں صدقہ کیں، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خواہ کھجور کا ٹکڑا صدقہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں: انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی اٹھائے ہوئے آیا قریب تھا کہ اس کا ہاتھ اسے اٹھانے سے عاجز آ جاتا، بلکہ عاجز ہی آ گیا، پھر لوگ مسلسل آنے لگے، حتیٰ کہ میں نے اناج اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے، حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو سونے کی طرح دمکتا ہوا دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ شروع کیا تو اسے اس کا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملتا ہے، اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جاتی، اور جس شخص نے اسلام میں کوئی برا طریقہ شروع کیا تو اس کو اس کا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ملتا ہے اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔''

۲۱۱: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ سَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ: ((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ)) فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [2]

۲۱۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو ناجائز قتل کیا جاتا ہے تو اس کے قتل کا کچھ حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے پر ہوتا ہے، کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ ایجاد کیا تھا۔''

ہم حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ: ((لا یزال من امتی)) باب ثواب هذه الامة میں ذکر کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] رواه مسلم (٦٩ / ١٠١٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٣٥) ومسلم (٢٧ / ١٦٧٧) ٥ حديث معاوية، يأتي (٦٢٧٦)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢١٢: عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَ الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا، وَّلَا دِرْهَمًا، وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيرٍ [1]

۲۱۲: کثیر بن قیس بیان کرتے ہیں، میں ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: ابودرداء! میں رسول اللہ ﷺ کے شہر سے ایک حدیث کی خاطر تمہارے پاس آیا ہوں، مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ اسے رسول اللہ ﷺ سے (براہ راست) بیان کرتے ہیں۔ میں کسی اور کام کے لیے نہیں آیا، انہوں نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص طلب علم کے لیے سفر کرتا ہے تو اللہ اسے جنت کی راہ پر گامزن کر دیتا ہے، فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں، زمین و آسمان کی ہر چیز اور پانی کی گہرائی میں مچھلیاں طالب علم کے لیے مغفرت طلب کرتی ہیں، بے شک عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو باقی ستاروں پر برتری ہے، بے شک علما، انبیا علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور انبیا علیہم السلام درہم و دینار نہیں چھوڑ کر جاتے بلکہ وہ تو صرف علم چھوڑ کر جاتے ہیں، پس جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے وافر حصہ حاصل کر لیا۔'' امام ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر ذکر کیا ہے۔

٢١٣: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلَى أَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۱۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ان میں سے ایک عابد اور دوسرا عالم ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنی آدمی پر ہے۔'' پھر

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٩٦ ح ٢٢٠٥٨) والترمذي (٢٦٨٢ وقال: وليس إسناده عندي بمتصل.) وأبو داود (٣٦٤١) وابن ماجه (٢٢٣) والدارمي (١/ ٩٩ ح ٣٤٩) [وابن حبان، الموارد: ٨٠] ☆ داود بن جميل وكثير بن قيس ضعيفان وللحديث شواهد ضعيفة وحديث مسلم (السابق: ٢٠٤) يغني عنه۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٦٨٥ وقال: غريب) وله شواهد وهو بها حسن۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ، اس کے فرشتے، زمین و آسمان کی مخلوق حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں، لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔“

۲۱۴: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، عَنْ مَكْحُولٍ مُرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ: رَجُلَانِ وَقَالَ: ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾))وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔ ❶

۲۱۴: دارمی نے مکحول سے مرسل روایت بیان کی ہے۔ اور انہوں نے ”دو آدمیوں“ کا ذکر نہیں کیا اور انہوں (مکحول) نے کہا: عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی! ”اس کے بندوں میں سے صرف علما ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔“ اور پھر مکمل حدیث بیان کی۔

۲۱۵: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ، فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۱۵: ابوسعید خدری ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک لوگ تمہارے تابع ہیں، کیونکہ لوگ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لیے زمین کے اطراف و اکناف سے تمہارے پاس آئیں گے، پس جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ خیر و بھلائی کے ساتھ پیش آنا۔“

۲۱۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ، ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ، فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ،، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ،، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔ ❸

۲۱۶: ابوہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دانائی کی بات، دانا شخص کی گم شدہ چیز ہے، پس وہ اسے جہاں پائے تو وہاں وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔“ ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ابراہیم بن فضل راوی حدیث کے معاملے میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۸۸ ح ۲۹۵) ☆ السند مرسل وله شواهد دون قوله: "ثم تلا هذه الآية: ﴿وإنما يخشى الله من عباده العلماء﴾" فهو ضعيف والباقي حسن، انظر الحديث السابق (۲۱۳) فائدة: قال رسول الله ﷺ لطالب العلم: مرحبًا بطالب العلم! إن طالب العلم لتحف به الملائكة و تظله بأجنحتها ويركب بعضها بعضًا حتى يبلغوا السماء الدنيا من حبهم لما طلب. (الجرح والتعديل ۲/ ۱۳، وسنده حسن)۔ ❷ إسناده ضعيف جدًا (بل موضوع)، رواه الترمذي (۲۶۵۰ وأشار إلى ضعفه من أجل أبي هارون العبدي) [ورواه ابن ماجه: ۲۴۹] ☆ أبو هارون عمارة بن جوين ضعيف جدًا، متهم بالكذب۔ ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۲۶۸۷) وابن ماجه (۴۱۶۹) ☆إبراهيم بن الفضل المخزومي: متروك. فائدة: وقال عبد الله بن عباس رضي الله عن: خذ الحكمة ممن سمعتها فإن الرجل ينطق بالحكمة و ليس من أهلها فتكون كالرمية خرجت من غير رام. (رواه الخرائطي في مساوئ الأخلاق: ۳۹۰ وسنده حسن، باب ماجاء في سوء الجوار من الكراهة والذم)۔ ❹ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۲۶۸۱ وقال: غريب۔) وابن ماجه (۲۲۲) ☆ روح بن جناح ضعفه الجمهور و اتهمه ابن حبان وغيره والجرح فيه مقدم۔

۲۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک فقیہ، شیطان پر، ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔''

٢١٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((مُسْلِمٍ)) وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ، وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ. ❶

۲۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے، کسی ایسے شخص کو، جو اس کی اہلیت نہ رکھتا ہو، علم پڑھانے والا، خنزیروں کے گلے میں ہیرے جواہرات اور سونے کے ہار ڈالنے والے کی طرح ہے۔''

ابن ماجہ، جبکہ بیہقی نے ((مسلم)) تک شعب الایمان میں روایت کیا ہے، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کا متن مشہور ہے جبکہ سند ضعیف ہے، اور یہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے، لیکن وہ سب ضعیف ہیں۔

٢١٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ ☆ فِيْ مُنَافِقٍ، حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو خصلتیں کسی منافق میں اکٹھی نہیں ہو سکتی، اچھے اخلاق اور دین میں سمجھ بوجھ۔''

٢٢٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص طلب علم کے لیے سفر کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک اللہ کی راہ میں رہتا ہے۔''

٢٢١: وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى)) رَوَاهُ

---

❶ إسناده ضعيف جدًا والحديث ضعيف، رواه ابن ماجه (٢٢٤) والبيهقي في شعب الإيمان (١٥٤٣) ☆ حفص بن سليمان: متروك، وللحديث طرق كثيرة نحو الخمسين وكلها ضعيفة وصححه بعض الأئمة من أجل كثرة الطرق (!) والله أعلم۔ فائدة: وقال شعبة: رآني الأعمش يومًا وأنا أحدث، قال: ويحك أو ويلك يا شعبة! لا تعلق الدر في أعناق الخنازير (مسند علي بن الجعد: ٨١٢ وسنده صحيح) وقال الأعمش: انظروا لا تنثروا هذه الدنانير على الكنائس يعني الحديث (مسند علي بن الجعد: ٧٦٤ وسنده صحيح) وقال: أبو داود الطيالسي: نا زائدة بن قدامة الثقفي... وكان لا يحدث قدريًا ولا صاحب بدعة يعرفه. (الجامع للخطيب ١/ ٥٢٤ ح ٧٥٨ وسنده صحيح)۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٨٤ وقال: غريب. لا أعرفه إلا من حديث خلف بن أيوب العامري.) ☆ خلف هذا صدوق مبتدع، حدّث عن عوف و قيس بمناكير و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن المبارك (الزهد: ٤٥٩) وغيره۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٤٧ وقال: حسن غريب.) والدارمي (لم أجده) ☆ خالد بن يزيد وأبو جعفر الرازي و الربيع بن أنس: كلهم حسن الحديث في غير ما أنكر عليه وقال ابن حبان في ربيع بن أنس: "والناس يتقون حديثه ما كان من رواية [أبي] جعفر عنه لأن فيها اضطراب كثير" (كتاب الثقات ٤/ ٢٢٨) فالجرح خاص والخاص مقدم على العام۔ **فائدة**: وروى الحاكم في المستدرك من حديث أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: من جاء مسجدنا هذا يتعلم خيرًا أو يعلمه فهو كالمجاهد في سبيل الله... (١/ ٩١ ح ٣٠٩) وسنده حسن۔

التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الإِسْنَادِ، وَ اَبُوْدَاوُدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ. ❶

۲۲۱: سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص علم حاصل کرتا ہے تو یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔'' امام ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس روایت میں ابوداود راوی ضعیف ہے۔

۲۲۲: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن خیر (کی باتیں) سن سن کر سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی غایت وانتہا جنت ہو جاتی ہے۔''

۲۲۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے، جسے وہ جانتا ہو، پھر وہ اسے چھپائے تو روز قیامت اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔''

۲۲۴: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ. ❹

۲۲۴: ابن ماجہ نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۲۵: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ، اَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ، اَوْيَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۲۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص علما سے مناظرہ کرنے، نادانوں کو شبہات میں مبتلا کرنے اور لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے علم حاصل کرتا ہے تو اللہ اسے جہنم میں داخل فرمائے گا۔''

۲۲۶: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما. ❻

۲۲۶: ابن ماجہ نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه الترمذي (٢٦٤٨ وقال: هذا حديث ضعيف الإسناد۔) والدارمي (١/ ١٣٩ ح ٥٦٧) ☆ أبو داود الأعمي: نفيع كذاب، و محمد بن حميد الرازي ضعيف جدًا على الراجح ضعفه الجمهور۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٦٨٦ وقال: حسن غريب۔) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٣٨٥) والحاكم (٤/ ١٣٠) ووافقه الذهبي.] ☆ دراج أبو السمح: حسن الحديث عن أبي الهيثم وعن غيره۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٢٦٣ ح ٧٥٦١ و ٢/ ٣٠٥ ح ٨٠٣٥) وأبو داود (٣٦٥٨) والترمذي (٢٦٤٩ و حسنه) [وابن ماجه: ٢٦١] ❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (٢٦٤ وسنده ضعيف والحديث حسن.) انظر الحديث السابق (٢٢٣) فهو شاهد له۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٥٤ وقال: غريب.) ☆ إسحاق بن يحيى ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❻ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٥٣) ☆ فيه حماد بن عبد الرحمٰن الكلبي ضعيف و أبو أيوب الأزدي مجهول۔

۲۲۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ، لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَعْنِیْ رِيْحَهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ 1

۲۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ایسا علم، جس کے ذریعے اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے، محض دنیا کا مال و متاع حاصل کرنے کے لیے سیکھتا ہے تو وہ روز قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

۲۲۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ.)) رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ. 2

۲۲۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے میری حدیث کو سنا، اسے یاد کیا، اس کی حفاظت کی اور پھر اسے آگے بیان کیا، بسا اوقات اہل علم فقیہ نہیں ہوتے، اور بسا اوقات فقیہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچا دیتا ہے، تین خصلتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے ہو، مسلمانوں کے لیے خیر خواہی ہو، اور ان کی جماعت کے ساتھ لگے رہنا، کیونکہ ان کی دعوت انہیں سب طرف سے گھیر لے گی (حفاظت کرے گی)۔“

۲۲۹: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ، وَاَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا: ((ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ ......)) اِلٰى اٰخِرِهٖ. 3

۲۲۹: احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، البتہ ترمذی اور ابوداود نے ((ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ ......)) سے آخر تک ذکر نہیں کیا۔

۲۳۰: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ سَامِعٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. 4

۲۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز سنی، تو اس نے جیسے اسے سنا تھا ویسے ہی اسے آگے پہنچا دیا، کیونکہ بسا اوقات جسے بات پہنچائی جاتی ہے وہ

---

1 **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٣٨ ح ٨٤٣٨) و أبو داود (٣٦٦٤) و ابن ماجه (٢٥٢) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٨٩) والحاكم (١/ ٨٥) ووافقه الذهبي.]

2 **صحيح**، رواه الشافعي (في الرسالة ص ٤٠١ فقرة: ١١٠٢ وهو في مختصر المزني ص ٤٢٣) والبيهقي في المدخل (لم أجده في المطبوع، وهو في شعب الإيمان: ١٧٣٨) [والترمذي (٢٦٥٨) وأحمد (١/ ٤٣٦)] ☆ و للحديث شواهد كثيرة وهو بها صحيح، انظر الأحاديث الآتية (٢٢٩_٢٣١)

3 **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٨٣ ح ٢١٩٢٤) والترمذي (٢٦٥٦ وقال: حسن.) وأبو داود (٣٦٦٠) وابن ماجه (٢٣٠) والدارمي (١/ ٧٥ ح ٢٣٥) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٧٢، ٧٣)]

4 **صحيح**، رواه الترمذي (٢٦٥٧ وقال: حسن صحيح.) وابن ماجه (٢٣٢) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٧٤_٧٦) وانظر الحديث السابق (٢٢٨)]

اس کی، اس سننے والے کی نسبت زیادہ حفاظت کرنے والا ہوتا ہے۔''

۲۳۱: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ۔ ❶

۲۳۱: دارمی نے اسے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۳۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت احتیاط کیا کرو اور صرف وہی حدیث بیان کرو جس کے بارے میں تمہیں علم ہو (کہ یہ میری حدیث ہے)، پس جس نے عمداً مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

۲۳۳: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ جَابِرٍ رضی اللہ عنہما وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَاعَلِمْتُمْ)) ❸

۲۳۳: ابن ماجہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ: ''مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت احتیاط کرو اور صرف وہی حدیث بیان کرو جس کے بارے میں تمہیں علم ہو۔'' ذکر نہیں کیے۔

۲۳۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو شخص قرآن کے بارے میں علم کے بغیر کوئی بات کہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

۲۳۵: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

۲۳۵: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہے اور اگر وہ درست بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔''

۲۳۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاَحْمَدُ ❻

---

❶ **صحيح**، رواه الدارمي (۱/ ۷۵ ح ۲۳٦)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۹۵۱ وقال: حسن.) [وابن أبي شيبة في مسنده كما في "بيان الوهم والايهام" لابن القطان ٥/ ۲۵۳ ح ۲٤۵۹] ☆ عند الترمذي وابن أبي شيبة: "عبدالأعلى الثعلبي" وهو ضعيف: ضعفه الجمهور وأخطأ ابن القطان فقال: "فالحديث صحيح من هذا الطريق" وانظر الحديث الآتي (۲۳۳)۔ ❸ **صحيح**، رواه ابن ماجه (۳۰، ۳۳) [والترمذي: ۲۲۵۷ وقال: حسن صحيح.] ☆ هذا الحديث متواتر ـ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۹۵۰ وقال: حسن، ۲۹۵۱) ☆ عبدالأعلى الثعلبي ضعيف، تقدم (۲۳۲) فالسند غير حسن۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۹۵۲ وقال: هذا حديث غريب وقد تكلم بعض أهل الحديث في سهيل بن أبي حزم) وأبو داود (۳٦۵۲) ☆ سهيل بن عبدالله هو ابن مهران وهو ابن أبي حزم: ضعيف كما في تقريب التهذيب (۲٦۷۲)۔ ❻ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۲۸٦ ح ۷۸۳۵، ۲/ ۵۰۳ ح ۱۰۵٤٦) وأبو داود (٤٦۰۳) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۷۳) والحاكم (۲/ ۲۲۳) ووافقه الذهبي.]

۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن کے بارے میں اختلاف و جھگڑا کرنا کفر ہے۔“

۲۳۷: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْمًا يَتَدَارَؤُوْنَ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا، وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ إِلٰى عَالِمِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ. ❶

۲۳۷: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن کے بارے میں جھگڑا کرتے ہوئے پایا تو فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ بھی اسی وجہ سے ہلاک ہوئے انہوں نے اللہ کی کتاب کے بعض حصوں کا بعض حصوں سے رد کیا، حالانکہ اللہ کی کتاب تو اس لیے نازل ہوئی کہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کرتا ہے، پس تم قرآن کے بعض حصے سے بعض کی تکذیب نہ کرو، اس سے جو تم جان لو تو اسے بیان کرو، اور جس کا تمہیں پتہ نہ چلے اسے اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو۔“

۲۳۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، لِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

۲۳۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن سات قراءتوں میں نازل کیا گیا، اس میں سے ہر آیت کا ظاہر اور باطن ہے، اور ہر سطح کا مفہوم سمجھنے کے لیے مناسب استعداد کی ضرورت ہے۔“

۲۳۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ، آيَةٌ مُّحْكَمَةٌ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۳۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”علم تین ہیں: آیت محکمہ یا سنت ثابتہ یا فریضہ عادلہ (ہر وہ فرض جس کی فرضیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے) اور جو اس کے سوا ہو وہ فضل ہے۔“

۲۴۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيْرٌ أَوْ مَأْمُوْرٌ أَوْ مُخْتَالٌ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

۲۴۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امیر یا جسے وہ اجازت دے وہی خطاب کرنے کا مجاز ہے یا پھر متکبر شخص وعظ کرتا ہے۔“

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۱۸۵ ح ۶۷۴۱ فيه الزهري وهو مدلس وعنعن) وابن ماجه (۸۵) [وصححه البوصيري في زوائد ابن ماجه.] قلت: سند ابن ماجه حسن. تقدم (۹۹)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱/ ۲۶۳ بعد ح ۱۲۲ معلقًا) [والطبري في تفسيره (۱/ ۱۰، ۱۱) بسندين ضعيفين، فيه مجهول وفي الآخر: إبراهيم بن مسلم الهجري ضعيف.] ☆ وله شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ۱۷۸۱) وأبي يعلى في مسنده (۹/ ۸۱ ح ۵۱۴۹) وغيرهما۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۸۸۵) وابن ماجه (۵۴) ☆ عبدالرحمٰن بن زياد بن أنعم الإفريقي وشيخه عبدالرحمٰن بن رافع: ضعيفان، والحديث ضعفه الذهبي في تلخيص المستدرك (۴/ ۳۳۲)۔
❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۶۶۵)۔

٢٤١: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَوْ مُرَاءٌ)) بَدَلَ: ((أَوْ مُخْتَالٌ)) ❶

۲۴۱: دارمی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت بیان کی ہے، اس میں ((مختال)) ''متکبر'' کے بجائے ((مراء)) ''ریاکار'' کا لفظ ہے۔

٢٤٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ أَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ، وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۲۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے علم کے بغیر فتویٰ دیا تو اس کا گناہ اسے فتویٰ دینے والے پر ہے، اور جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ بھلائی و بہتری اس کے علاوہ کسی دوسری صورت میں ہے، تو اس نے اس سے خیانت کی۔''

٢٤٣: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۴۳: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی میں ڈالنے والے سوالوں سے منع فرمایا ہے۔

٢٤٤: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم میراث اور قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ عنقریب میری روح قبض کر لی جائے گی۔''

٢٤٥: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ، حَتّٰى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۴۵: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: ''یہ وہ وقت ہے جس میں لوگوں سے علم سلب کر لیا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس سے کسی چیز پر بھی قدرت نہیں رکھیں گے۔''

٢٤٦: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه رِوَايَةً: يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ، فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِي جَامِعِهِ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰى: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ ❻

---

❶ **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٣١٩ ح ٢٧٨٢)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٥٧) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٢٦) ووافقه الذهبي ورواه ابن ماجه (٥٣) مختصرًا.] ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٥٦) ☆ عبدالله بن سعد: لم يوثقه غير ابن حبان وقال الساجي: ضعفه أهل الشام۔ ❹ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٩١ وقال: فيه اضطراب ومحمد بن القاسم الأسدي ضعفه أحمد وغيره.) ☆ محمد بن القاسم الأسدي: كذبوه، والفضل بن دلهم لين ورمي بالاعتزال، وسليمان بن جابر وتلميذه مجهولان، وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٢٧١٩) وغيره۔ ❺ **حسن**، رواه الترمذي (٢٦٥٣ وقال: حديث حسن غريب.) [وصححه الحاكم (١/ ٩٩) ووافقه الذهبي۔] ❻ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٨٠ وقال: حسن صحيح۔) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٩١ ح ٣٠٧) ووافقه الذهبي.] ☆ ابن جريج وأبو الزبير مدلسان وعنعنا وللحديث شاهد منقطع عند ابن عبدالبر في الانتقاء (ص ٢٠)۔

۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب لوگ طلبِ علم میں اونٹوں پر سفر کریں گے لیکن وہ عالم مدینہ سے زیادہ عالم کسی کو نہیں پائیں گے۔
اور ان کی جامع میں ہے کہ ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے مراد مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ انہی کے مثل عبدالرزاق سے مروی ہے، اسحاق بن موسیٰ نے بیان کیا، میں نے ابن عیینہ سے سنا، تو انہوں نے کہا: اس سے مراد عمری زاہد ہے اور ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

۲٤٧: وَعَنْهُ ـ فِيْمَا اَعْلَمُ ـ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُلَهَا دِيْنَهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۷: راوی حدیث ابوعلقمہ بیان کرتے ہیں کہ میری معلومات کے مطابق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس امت کے لیے ہر سو سال کے آخر پر کسی ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

۲٤٨: وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ، وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلًا وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ: ((فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ)) فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [2]

۲۴۸: ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری رحمۃ اللہ علیہ (مرسل روایت) بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس علم کو بعد میں آنے والے ہر طبقہ کے صاحب تقویٰ لوگ حاصل کریں گے، وہ اس (علم) سے غلو کرنے والوں کی تحریف، جھوٹے لوگوں کی جعل سازی اور جہلا کی تاویل کی نفی کریں گے۔'' بیہقی نے المدخل میں مرسل روایت کیا ہے، ہم جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((فانما شفاء العي السؤال)) کو باب التیمم میں ان شاءاللہ بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِث

فصل ثالث

۲٤٩: عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۴۹: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو احیائے اسلام کے لیے علم حاصل کرتے ہوئے موت آ جائے تو جنت میں اس کے اور انبیا علیہم السلام کے مابین صرف (نبوت کا) ایک درجہ ہوگا۔''

۲٥٠: وَعَنْهُ، مُرْسَلًا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ، اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٩١) [والحاكم في المستدرك (٤/ ٥٢٢) وسكتا عليه، هو والذهبي.]

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي (١٠/ ٢٠٩) [وابن وضاح في البدع والنهي عنها:١] ☆ معان بن رفاعة: ضعيف والسند مرسل. ٥ حديث جابر يأتي (٥٣١)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٠٠ ح ٣٦٠) ☆ عمرو بن كثير و نصر بن القاسم و محمد بن إسماعيل: لم أعرفهم والسند مرسل۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي عَلَى اَدْنَاكُمْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❶

۲۵۰: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا، ان میں سے ایک عالم تھا، وہ فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا اور لوگوں کو خیر (علم) کی تعلیم دیتا، جبکہ دوسرا شخص دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا تھا۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس عالم کی، جو فرض نماز پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے اور لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے، اس عابد پر، جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے، اس طرح فضیلت ہے، جس طرح میری تمہارے ادنی پر فضیلت ہے۔''

۲۵۱: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ، اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ، وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ ❷

۲۵۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین کا فقیہ شخص کیا ہی اچھا ہے اگر اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ فائدہ پہنچاتا ہے، اور اگر اس سے بے نیازی برتی جائے تو وہ بھی اپنے آپ کو بے نیاز کر لیتا ہے۔''

۲۵۲: وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ، وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصَّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ، وَلٰكِنْ اَنْصِتْ، فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ، وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ، فَاِنِّيْ عَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذَالِكَ. ❸ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۵۲: عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''ہر جمعہ (سات دن) میں لوگوں سے ایک مرتبہ وعظ کرو، اگر تم (اس سے) انکار کرتے ہو تو پھر (ہفتہ میں) دو مرتبہ، اگر زیادہ کرتے ہو تو پھر تین مرتبہ، لوگوں کو اس قرآن سے اکتا نہ دو، میں تمہیں نہ پاؤں کہ تم لوگوں کے پاس آؤ اور وہ اپنی گفتگو میں مصروف ہوں اور تم ان کی بات کاٹ کر کے انہیں وعظ کرنا شروع کر دو، اس طرح تم انہیں اکتا دو گے، بلکہ تم (وہاں جا کر) خاموشی اختیار کرو، جب وہ تمہیں کہیں تو انہیں وعظ کرو، درآنحالیکہ وہ اس کی خواہش رکھتے ہوں اور مسجع و مقفع کلام میں دعا کرنے سے اجتناب کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا کہ وہ ایسے نہیں کیا کرتے تھے۔

۲۵۳: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ)). ❹ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۵۳: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علم تلاش کرے اور اسے پا لے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور اگر اسے نہ پا سکے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۹۸ ح ۳۴۷) ☆ السند مرسل۔ ❷ **إسناده موضوع**، رواه رزين (لم أجده) [ورواه ابن عساكر في تاريخ دمشق (۴۸/ ۲۰۳) فيه عيسى بن عبدالله بن محمد بن عمر بن علي عن أبيه إلخ قال ابن حبان: يروى عن آبائه أشياء موضوعة۔] ❸ رواه البخاري (۶۳۳۷)۔
❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارمي (۱/ ۹۷ ح ۳۴۲) ☆ فيه يزيد بن ربيعة الصنعاني وهو متروك۔

٢٥٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ: عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ، اَوْمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ، اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، اَوْبَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، اَوْنَهْرًا اَجْرَاهُ، اَوْصَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ، تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ)). [1] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

۲۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کو اپنی موت کے بعد اپنے اعمال وحسنات میں جن کا ثواب پہنچتا رہتا ہے، ان میں سے ایک علم ہے جو اس نے سکھایا اور اسے نشر کیا، (دوسرا) نیک اولاد جو اس نے چھوڑی، یا قرآن مجید جو اس نے کسی کو عطیہ کیا، یا مسجد ہے جو اس نے بنائی یا مسافر خانہ ہے جو اس نے بنایا، یا نہر ہے جو اس نے جاری کی یا وہ صدقہ ہے جو اس نے اپنی صحت وحیات میں اپنے مال سے کیا، پس یہ وہ اعمال ہے جن کا ثواب اس کی موت کے بعد بھی اسے پہنچتا رہتا ہے۔''

٢٥٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ: اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ، سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ، اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ، وَفَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَةٍ، وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۲۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ عزوجل نے میری طرف وحی فرمائی کہ جو شخص طلب علم میں کوئی سفر کرتا ہے تو میں اس کے لیے راہ جنت آسان کر دیتا ہوں، اور میں جس کی دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں تو میں اس کے بدلے میں اسے جنت عطا کر دیتا ہوں، علم میں زیادت، عبادت میں زیادت سے بہتر ہے، اور دین کی اصل تقویٰ ہے۔''

٢٥٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [3]

۲۵۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رات کی ایک گھڑی کی درس وتدریس رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

٢٥٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ: ((كِلَاهُمَا عَلٰی خَيْرٍ، وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ، اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ، فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ، فَهُمْ اَفْضَلُ، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا)) ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [4]

۲۵۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں دو حلقوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''دونوں خیر وبھلائی پر ہیں، لیکن ان میں ایک دوسرے سے افضل ہے، رہے وہ لوگ جو اللہ سے دعا کر رہے ہیں اور اس کے مشتاق ہیں، پس اگر وہ چاہے تو انہیں عطا فرمائے اور اگر چاہے تو عطا نہ فرمائے، اور رہے وہ لوگ جو فقہ یا علم سیکھ رہے ہیں اور جاہلوں کو تعلیم دے رہے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٤٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٤٤٨) [وصححه ابن خزيمة (٢٤٩٠) و للحديث شواهد معنوية] ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية ولم يصرح بالسماع المسلسل و مرزوق بن أبي الهذيل ضعفه الجمهور۔ [2] **سنده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٥١) ☆ فيه محمد بن عبدالملك الأنصاري و كان يضع الحديث و يكذب۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٤٩ ح ٦٢٠) ☆ السند منقطع، ابن جريج لم يدرك ابن عباس، وحفص بن غياث مدلس وعنعن۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٩٩، ١٠٠ ح ٣٥٥) ☆ عبدالرحمٰن بن زياد وعبدالرحمٰن بن رافع ضعيفان تقدما (٢٣٩) وقال رسول الله ﷺ: إن الله تعالى لم يبعثني معنتًا و لا متعنتًا ولكن بعثني معلمًا ميسرًا. (رواه مسلم: ١٤٧٨، دارالسلام: ٣٦٩٠)۔

ہیں، تو وہ بہتر ہیں، اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔'' پھر آپ اس حلقے میں بیٹھ گئے۔

۲۵۸: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاحَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِیْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِیْ اَمْرِ دِيْنِهَا، بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا، وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا)). ❶

۲۵۸: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ علم کی وہ کیا حد ہے جہاں پہنچ کر انسان فقیہ بن جاتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے امور دین کے متعلق چالیس احادیث یاد کیں اور انہیں آگے امت تک پہنچایا تو اللہ اسے فقیہ کی حیثیت سے اٹھائے گا اور روز قیامت میں اس کے حق میں شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا۔''

۲۵۹: وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: ((اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا، ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ، وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ، يَأْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ)) اَوْقَالَ: ((اُمَّةً وَّاحِدَةً)) ❷

۲۵۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو سب سے بڑا سخی کون ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا سخی ہے، پھر اولاد آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں، اور میرے بعد وہ شخص سخی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اسے فروغ دیا، روز قیامت وہ اس حیثیت سے آئے گا کہ وہ اکیلا ہی امیر ہوگا۔'' یا فرمایا: ''اکیلا ہی ایک امت ہوگا۔''

۲۶۰: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِی الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَ مَنْهُوْمٌ فِی الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا)) رَوَی الْبَيْهَقِیُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ حَدِيْثِ اَبِی الدَّرْدَآءِ: هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ وَلَيْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ. ❸

۲۶۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو قسم کے بھوکے حریص لوگ کبھی سیر نہیں ہوتے، علم کا حریص شخص کبھی علم سے سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص کبھی دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔'' بیہقی نے یہ تینوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔ اور امام احمد نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے بارے میں فرمایا: اس حدیث کا متن تو لوگوں میں مشہور ہے، لیکن اس

---

❶ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٧٢٦ وسنده موضوع) ☆ نوح بن ذكوان ضعيف وأخوه أيوب: منكر الحديث، والحسن البصري عنعن، وعبدالملك بن هارون بن عنترة كذاب وللحديث طرق كثيرة كلها ضعيفة۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٧٦٧) ☆ فيه سويد بن عبدالعزيز: ضعفه الجمهور، ونوح بن ذكوان ضعيف وأيوب بن ذكوان مجروح منكر الحديث ۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٢٧٩، وسقط منه ذكر حميد الطويل، نسخة محققة: ٩٧٩٨، و في المدخل: ٥٠) [و ابن عدي في الكامل (٦/ ٢٢٩٨) و عنه ابن الجوزي في العلل المتناهية (١١٣) و في سنده: محمد بن أحمد بن يزيد مجروح.] ☆فيه أبو الفضل العباس بن الحسين بن أحمد الصفار لم أجده و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (١/ ٩٢) و أبي خيثمة في العلم (١٤١) وغيرهما. وقال كعب الأحبار لأبي هريرة رضي الله عنه: أما إنك لم تجد أحدًا يطلب شيئًا ألا يشبع منه يومًا من الدهر إلا طالب علم و طالب دنيا. (رواه الحاكم ١/ ٩٢ ح ٣١٣ وسنده صحيح)

کی اسناد صحیح نہیں۔

۲۶۱: وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ، وَ صَاحِبُ الدُّنْيَا، وَلَا يَسْتَوِيَانِ، أَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ، وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُاللّٰهِ: ﴿كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰىٓ o اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى﴾ قَالَ: وَقَالَ الْآخَرُ: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۲۶۱: عون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''دو بھوکے حریص لوگ سیر نہیں ہوتے، صاحب علم اور صاحب دنیا، اور یہ دونوں برابر بھی نہیں ہو سکتے، رہا صاحب علم تو وہ رحمان کی رضامندی میں بڑھتا چلا جاتا ہے، اور رہا صاحب دنیا تو وہ سرکشی میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ہاں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے، جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے دوسرے کے لیے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بات صرف یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے علما ہی اس سے ڈرتے ہیں۔''

۲۶۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ، يَقُوْلُوْنَ: نَأْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ)) اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِي: الْخَطَايَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۶۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ دین میں تفقہ حاصل کرنے کا دعویٰ کریں گے، وہ قرآن پڑھیں گے، وہ کہیں گے: ہم اُمرا کے پاس جا کر ان سے ان کی دنیا سے کچھ حاصل کرتے ہیں، اور ہم اپنے دین کو ان سے بچا کر رکھتے ہیں حالانکہ ایسے نہیں ہو سکتا۔ جیسے قتاد (سخت کانٹے دار جنگلی درخت) سے صرف کانٹے ہی چنے جا سکتے ہیں، اسی طرح ان (اُمرا) کے قرب سے سوائے۔'' محمد بن صباح نے کہا: گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ''ان کے پاس جانے سے گناہ حاصل ہوگا۔''

۲۶۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوْا الْعِلْمَ، وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ، لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ، فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ، سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ اٰخِرَتِهٖ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالُ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۶۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر اہل علم، علم کی حفاظت کرتے اور اسے اس کے اہل لوگوں تک پہنچاتے تو وہ اس کے ذریعے اپنے زمانے کے لوگوں پر سیادت و حکمرانی کرتے، لیکن انہوں نے دنیاداروں کے لیے مخصوص کر دیا تا کہ وہ اس کے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۹۶ ح ۳۳۹) ☆ عون بن عبدالله بن عتبة بن مسعود لم يسمع من ابن مسعود رضي الله عنه فالسند منقطع۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۵۵) ☆ الوليد بن مسلم مدلس وعنعن وفيه علة أخرى و هي جهالة عبيدالله بن أبي بردة۔ [3] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲۵۷) [وسنده ضعيف جدًا، نهشل: متروك، كذبه ابن راهويه، وانظر الحديث الآتي: ۲٦٤]

ذریعے ان کی دنیا سے کچھ حاصل کرلیں، تو اس طرح وہ ان کے سامنے بے آبرو ہو گئے، میں نے تمہارے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص اپنے غموں کو سمیٹ کر فقط اپنی (آخرت کو) ایک غم بنالیتا ہے تو اللہ اس کے دنیا کے غموں سے اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے، اور جس شخص کو دنیا کے غم وفکر منتشر رکھیں تو پھر اللہ کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔''

٢٦٤: وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما مِنْ قَوْلِهٖ: ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ ......)) اِلٰى اٰخِرِهٖ. [1]

۲۶۴: بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے آپ ﷺ کے قول: ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ ......)) سے آخر تک روایت کیا ہے۔

٢٦٥: وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ)) رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا [2]

۲۶۵: اعمش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھول جانا علم کے لیے آفت ہے، اور جو علم کی اہلیت نہیں رکھتے ان سے اسے بیان کرنا اسے ضائع کرنا ہے۔''

٢٦٦: وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: لِكَعْبٍ: مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ، قَالَ: فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ؟ قَالَ: الطَّمَعُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۶۶: سفیان الثوری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اہل علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا: جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتے ہیں، پھر پوچھا: کون سی چیز علما کے دلوں سے علم نکال دیتی ہے؟ انہوں نے کہا: (دنیا کا) طمع۔

٢٦٧: وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ، فَقَالَ: ((لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ، وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ)) يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ، وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ)) رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [4]

۲۶۷: احوص بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: کسی آدمی نے نبی ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے شر کے بارے میں مت پوچھو۔ مجھ سے خیر کے بارے میں پوچھو۔'' آپ نے تین مرتبہ ایسے ہی فرمایا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! سب سے بڑا شر علمائے سوء ہیں، اور سب سے بڑی خیر علمائے خیر ہیں۔''

٢٦٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [5]

۲۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''روز قیامت اللہ کے ہاں سب سے برا مقام اس عالم کا ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ حاصل نہیں کرتا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٨٨٨) [والحاكم في المستدرك ٤/ ٣٢٨، ٣٢٩] ☆ فيه يحيى بن المتوكل أبو عقيل وهو ضعيف۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٥٠ ح ٦٣٠) ☆ السند مرسل۔
[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٤٤ ح ٥٩٠) ☆ السند منقطع، سفيان ولد بعد شهادة سيدنا عمر رضي الله عنه وللأثر شاهد ضعيف۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٠٤ ح ٣٧٦) ☆ بقية مدلس و عنعن والأحوص بن حكيم: ضعيف الحفظ وكان عابدًا، والسند مرسل۔ [5] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه الدارمي (١/ ٨٢ ح ٢٦٨) ☆ فيه ابن القاسم بن قيس وهو عبدالغفار بن القاسم وكان يضع الحديث۔

٢٦٩: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ: هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ؟ قَالَ: قُلْتُ، لَا، قَالَ: يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ، وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ، وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۲۶۹: زیاد بن حُدیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: کہ تم جانتے ہو کون سی چیز اسلام کی عزت میں کمی کرتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: عالم کی لغزش، منافق کا قرآن کے ساتھ جدال کرنا اور گمراہ حکمرانوں کا فیصلے کرنا۔"

٢٧٠: وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْعِلْمُ عِلْمَانِ، فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۲۷۰: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: علم کی دو اقسام ہیں، ایک علم دل میں ہے، وہ علم نفع مند ہے، اور ایک علم زبان پر ہے، وہ اللہ عزوجل کی ابن آدم کے خلاف حجت ہو گی۔

٢٧١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَائَيْنِ: فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ، يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے (علم کے) دو ظروف یاد کیے، ان میں سے ایک میں نے تمہارے درمیان نشر کر دیا، رہی دوسری قسم تو اگر میں اسے نشر کر دوں تو میرا اگلا کاٹ دیا جائے۔

٢٧٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ: ﴿قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہو تو وہ اس کے متعلق بات کرے، اور جسے علم نہ ہو تو وہ کہے: (اللہ اعلم) اللہ بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ جس چیز کا تجھے علم نہ ہو اس کے متعلق تمہارا یہ کہنا کہ اللہ بہتر جانتا ہے، یہ بھی علم کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا: "کہہ دیجیے، میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والوں میں سے بھی نہیں ہوں۔"

٢٧٣: وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ، فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۲۷۳: ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک یہ علم دین ہے، پس تم دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔

٢٧٤: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ! اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَّاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [6]

۲۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قراء کی جماعت! سیدھی راہ پر ثابت قدم رہو، اس لیے کہ تم سب سے آگے ہو، اور اگر تم دائیں

---

[1] إسناده صحيح، رواه الدارمي (۱/ ۷۱ ح ۲۲۰) ☆ أبو إسحاق هو سليمان بن أبي سليمان الشيباني وللأثر طرق عن الشعبي رحمه الله۔ [2] إسناده ضعيف، رواه الدارمي (۱/ ۱۰۲ ح ۳۷۰) ☆ فيه هشام بن حسان مدلس وعنعن۔ [3] رواه البخاري (۱۲۰)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (۴۸۰۹) ومسلم (۳۹/ ۲۷۹۸)۔

[5] رواه مسلم (۷/ ۷ بعده، باب بيان أن الإسناد من الدين، و ترقيم دارالسلام: ۲۶)۔

[6] رواه البخاري (۷۲۸۲)۔

بائیں چلے گئے تو تم بہت دور گمراہی میں چلے جاؤ گے۔

٢٧٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ: ((وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ: ((الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ، وَ زَادَ فِيْهِ: ((وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ)) قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: يَعْنِي الْجَوْرَةَ. [1]

٢٧٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(غمناک گڑھے) سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غمناک گڑھے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنم (کی دیگر وادیاں) ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہیں۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول ﷺ! اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اعمال کے ذریعے ریاکاری کرنے والے قراء۔''

اسی طرح ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ قراء وہ ہیں جو اُمرا کے پاس جاتے ہیں۔'' محاربی نے کہا: اس سے ظالم اُمرا مراد ہیں۔

٢٧٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهُ، وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى، عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

٢٧٦: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائے گا، ان کی مساجد آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی، ان کے علما آسمان تلے بدترین لوگ ہوں گے، ان کے پاس سے فتنہ ظاہر ہوگا اور انہی میں لوٹ جائے گا۔''

٢٧٧: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَقَالَ: ((ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ)) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهُ اَبْنَاءَنَا، وَ يُقْرِئُهُ اَبْنَاءُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: ((ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ! اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ، اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ. [3]

٢٧٧: زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کسی (خوفناک) چیز کا ذکر کیا تو فرمایا: ''یہ علم کے رخصت ہو جانے کے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٨٣ وقال: غريب. وفي نسخة: حسن غريب.) وابن ماجه (٢٥٦) ☆ فيه عمار: ضعيف الحديث و كان عابدًا، وشيخه: مجهول۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٩٠٨)۔ ☆ في سنده رجل: لم أعرفه ، وله طريق آخر موقوف، سنده ضعيف، عبد الله بن دكين ضعيف : ضعفه الجمهور ۔

[3] **ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٦٠ ح ١٧٦١٢ ، واللفظ له) وابن ماجه (٤٠٤٨ وحديثه حسن بالشواهد) والترمذي (٢٦٥٣ من حديث أبى الدرداء وقال: "حسن غريب." وسنده صحيح ، وهو دون قوله: "إلى يوم القيامة." فالحديث صحيح دون هذا.) ☆ الأعمش مدلس وعنعن وسالم بن أبي الجعد لم يسمع من زياد بن لبيد رضي الله عنه ۔

وقت ہوگی۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! علم کیسے رخصت ہو جائے گا، جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اور ہم اسے اپنی اولاد کو پڑھا رہے ہیں، اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیاد! تیری ماں تمہیں گم پائے، میں تو تمہیں مدینہ کا بڑا فقیہ شخص سمجھتا تھا، کیا یہ یہود و نصاری تورات و انجیل نہیں پڑھتے، لیکن وہ ان کے مطابق عمل نہیں کرتے۔'' احمد، ابن ماجہ، اور ترمذی نے بھی انہی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۷۸: وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ ۔ [1]

۲۷۸: اور دارمی نے بھی ابوامامہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۷۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ، تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ، تَعَلَّمُوْا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ، فَاِنِّيْ امْرُءٌ مَقْبُوْضٌ، وَالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَّا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ [2]

۲۷۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''علم سیکھو اور اسے دوسروں کو سکھاؤ، فرائض (علم میراث) سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ، قرآن سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ میری روح قبض کر لی جائے گی، اور (میرے بعد) علم بھی اٹھا لیا جائے گا، فتنے ظاہر ہو جائیں گے، حتیٰ کہ دو آدمی کسی فریضہ میں اختلاف کریں گے لیکن وہ اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں پائیں گے۔''

۲۸۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ عِلْمٍ لَّا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَّا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے وہ اس خزانے کی طرح ہے جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۷۷، ۷۸ ح ۲٤٦) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن۔

[2] **ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۷۲، ۷۳ ح ۲۲۷) والدارقطني (٤/ ۸۲) [والترمذي (۲۰۹۱) مختصرًا، انظر الحديث المتقدم (۲٤٤)] ☆ سليمان بن جابر الهجري: مجهول و عوف الأعرابي لم يسمعه منه، بينهما رجل مجهول۔

[3] **ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ٤۹۹ ح ۱۰٤۸۱) والدارمي (۱/ ۱۳۸ ح ٥٦۲) ☆ إبراهيم بن مسلم الهجري ضعيف۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

پاکیزگی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٢٨١: عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ. اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ، وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَّالصَّبْرُ ضِيَآءٌ، وَّالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ: فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)) لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ، وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ)). [1]

۲۸۱: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پاکیزگی نصف ایمان ہے، الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمدللہ دونوں یا (ان میں سے ہر کلمہ) زمین و آسمان کے مابین کو بھر دیتا ہے، نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر ضیا ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف دلیل ہوگا۔ ہر آدمی صبح کے وقت اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، پس وہ اسے آزاد کرا لیتا ہے یا ہلاک کر دیتا ہے۔“
اور ایک دوسری روایت میں ہے: ((لا اِلٰہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر)) زمین و آسمان کے مابین ہر چیز کو بھر دیتے ہیں۔“ میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی ہے نہ حمیدی کی کتاب میں اور نہ ہی الجامع میں۔ لیکن دارمی نے اسے سبحان اللہ والحمدللہ کے بدلے ذکر کیا ہے۔

٢٨٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسا عمل بتاؤں جس کے ذریعے اللہ خطائیں معاف کر دیتا ہے اور درجات بلند کر دیتا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ناگواری کے باوجود مکمل طور پر وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی سرحدی چھاؤنی کی حفاظت ہے۔“

٢٨٣: وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ: ((فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) مَرَّتَيْنِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلَاثًا. [3]

---

[1] رواه مسلم (١/ ٢٢٣) والدارمي (١/ ١٦٧ ح ٦٥٩) [والنسائي فی الكبرى: ٩٩٩٦]۔
[2] رواه مسلم (٤١/ ٢٥١)۔ [3] رواه مسلم (٤١/ ٢٥١) والترمذي (٥٢)۔

۲۸۳: مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں: ((فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ)) کے الفاظ دومرتبہ ہیں۔ مسلم اور ترمذی کی روایت میں تین مرتبہ۔

٢٨٤: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۸۴: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے تو اس کی خطائیں اس کے جسم سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتی ہیں۔''

٢٨٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ، خَرَجَ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَّشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو آنکھوں کے دیکھنے سے ہونے والی تمام خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے نکل جاتی ہیں، پس جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے، تو اس کے ہاتھوں سے جو خطائیں سرزد ہوتی ہیں، وہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں، پس جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے جو خطائیں سرزد ہوتی ہیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے پاؤں سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے۔''

٢٨٦: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَّكْتُوْبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً، وَّ ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۲۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت ہونے پر اس کے لیے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اس کے خشوع و رکوع کا اچھی طرح اہتمام کرتا ہے تو وہ اس (نماز) سے پہلے کیے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا ہو، اور یہ (فرض نماز سے صغیرہ گناہوں کا معاف ہو جانا) ہمیشہ کے لیے ہے۔''

٢٨٧: وَعَنْهُ، أَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ ❹

۲۸۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو تین مرتبہ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا، پھر کلی کی اور ناک جھاڑی، پھر تین بار

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) ومسلم (٣٣/ ٢٤٥)۔

❷ رواه مسلم (٣٢/ ٢٤٤)۔ ❸ رواه مسلم (٧/ ٢٢٨)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٩٣٤) ومسلم (٣، ٤/ ٢٢٦)۔

اپنا چہرہ دھویا، پھر تین مرتبہ کہنی سمیت اپنا دایاں ہاتھ دھویا، پھر تین مرتبہ کہنی سمیت اپنا بایاں ہاتھ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنا دایاں پاؤں دھویا، پھر تین مرتبہ بایاں، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر فرمایا: ''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرتا ہے، پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے اور وہ اس دوران اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' بخاری، مسلم، حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۸۸: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَ وَجْهِهِ، اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۸۸: عقبہ بن عامر ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان وضو کرتا ہے اور وہ اپنا وضو اچھی طرح کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر مکمل توجہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

۲۸۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ: وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّافُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ)) هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ آخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَارَوَيْنَاهُ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي الصِّحَاحِ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ......)) اِلٰى اٰخِرِهٖ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ جَامِعِهٖ بِعَيْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ: ((اَشْهَدُ)) قَبْلَ: ((اَنَّ مُحَمَّدًا)). [2]

۲۸۹: عمر بن خطاب ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح مکمل وضو کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس میں سے چاہے داخل ہو جائے گا۔''

امام مسلم نے اسے اس طرح اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ حمیدی نے ''افراد مسلم'' میں اور اسی طرح ابن اثیر نے ''جامع الاصول'' میں روایت کیا ہے۔ الشیخ محی الدین النووی نے مسلم کی حدیث کے آخر میں ذکر کیا ہے، اور امام ترمذی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا دے۔'' وہ حدیث جسے محی السنہ نے ''الصحاح'' میں روایت کیا ہے: ''جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔'' آخر تک، امام ترمذی نے اسے بالکل اسی طرح اپنی جامع میں روایت کیا ہے،

---

[1] رواه مسلم (١٧/ ٢٣٤)۔

[2] رواه مسلم (١٧/ ٢٣٤) وابن الأثير في جامع الأصول (٩/ ٣٣٦ ح ٧٠١٧) ☆ زيادة الترمذي (٥٥) ضعيفة، انظر تعليق الحافظ أحمد شاكر على سنن الترمذي (١/ ٧٩-٨٢) فيه أبو إدريس: لم يسمع هذا الحديث من عمر، وأبو عثمان متأخر، غير النهدي: لم يسمع من عمر شيئًا واختلف فيه من هو؟۔

لیکن ((اَنَّ مُحَمَّدًا)) سے پہلے ((أَشْهَدُ)) کا ذکر نہیں۔

۲۹۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۲۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میری امت کے لوگوں کو قیامت کے دن بلایا جائے گا، تو وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چمکتی ہوگی، پس تم میں سے جو شخص اپنی چمک کو بڑھانا چاہے تو وہ بڑھا لے۔''

۲۹۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوَضُوْءُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۹۲: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ، وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ ❸

۲۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درست رہو، اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، اور جان لو کہ نماز تمہارا بہترین عمل ہے، اور وضو کی حفاظت صرف مومن شخص ہی کر سکتا ہے۔''

۲۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰی طُهْرٍ، كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

۲۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو ہونے کے باوجود وضو کرے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۴: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ، وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❺

۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہارت (وضو) ہے۔''

۲۹۵: وَعَنْ شَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی صَلَاةَ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٣٦) ومسلم (٣٥/ ٢٤٦) ❷ رواه مسلم (٤٠/ ٢٥٠)۔

❸ **حسن**، رواه مالك (في الموطأ ١/ ٣٤ ح ٦٥) وأحمد (٥/ ٢٨٠ ح ٢٢٧٧٨) وابن ماجه (٢٧٧) والدارمي (١/ ١٦٩ ح ٦٦١) [و صححه الحاكم (١/ ١٣٠ ح ٤٤٩) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي-]

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٩ وقال: إسناده ضعيف) [وأبو داود: ٦٢] ☆ عبد الرحمٰن بن زياد الإفريقي ضعيف (تقدم: ٢٣٩) ❺ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٤٠ ح ١٤٧١٧) [والترمذي (٤)] ☆ سليمان بن قرم هو سليمان بن معاذ ضعيف وأبو يحيى القتات لين الحديث۔

الصُّبْحِ، فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا صَلَّى، قَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ؟! وَإِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أُولَئِكَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۲۹۵: شبیب بن ابی روح رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کی تو سورۃ الروم کی تلاوت فرمائی، آپ بھول گئے، جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے، یہی لوگ تو ہمیں قرآن بھلا دیتے ہیں۔''

۲۹۶: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ: عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَدِيْ۔ أَوْ فِي يَدِهٖ۔ قَالَ: ((التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ، وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ [2]

۲۹۶: بنو سُلیم کے ایک آدمی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں میرے ہاتھ پر یا اپنے ہاتھ پر شمار کیا، فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے، اور الحمد للہ کہنا اسے بھر دیتا ہے، اور اللہ اکبر زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے، روزہ نصف صبر ہے جبکہ طہارت نصف ایمان ہے۔'' ترمذی اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

۲۹۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، وَإِذَا اسْتَنْثَرَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهٖ، وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهٖ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۲۹۷: عبداللہ صنابحی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو خطائیں اس کے منہ سے نکل جاتی ہیں، جب ناک جھاڑتا ہے تو خطائیں اس کی ناک سے نکل جاتی ہیں، جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو خطائیں اس کے چہرے سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی نکل جاتی ہیں، چنانچہ جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو خطائیں اس کے ہاتھوں سے نکل جاتی ہیں، حتیٰ کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں، چنانچہ جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو خطائیں اس کے سر سے حتیٰ کہ اس کے کانوں سے نکل جاتی ہیں، جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو خطائیں اس کے پاؤں حتیٰ کہ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں، پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور اس کی نماز اس کے لیے زائد ہو جاتی ہے۔''

۲۹۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُّ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) قَالُوْا: أَوَلَسْنَا إِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ، وَإِخْوَانُنَا

[1] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (۲/ ۱۵٦ ح ۹٤۸) ☆ عبدالملك بن عمير: صرح بالسماع عند أحمد (۳/ ٤٧١ ح ١٥٩٦٨)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (۳۵۱۹) ☆ جري بن كليب: حسن الحديث، وثقه العجلي المعتدل وابن حبان (٤/ ١١٧) والترمذي وغيرهم وتكلم فيه أبو حاتم الرازي وقال ابن المديني: "مجهول" وتوثيقه هو الراجح ۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٣١ ح ٥٩) والنسائي (١/ ٧٤ ، ٧٥ ح ١٠٣)۔

الَّذِیْنَ لَمْ یَأْتُوْا بَعْدُ)) فَقَالُوْا: کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ یَأْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((اَرَأَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ، بَیْنَ ظَهْرَیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَهٗ؟)) قَالُوْا: بَلٰی، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: ((فَاِنَّهُمْ یَأْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَی الْحَوْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان تشریف لائے تو فرمایا: ''ان گھروں کے رہنے والے مومنوں تم پر سلامتی ہو، اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی یقیناً تمہارے پاس پہنچنے والے ہیں، میری خواہش تھی کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے ساتھی ہو، اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔'' صحابہ نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی نہیں آئے اور وہ بعد میں آئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ، اگر کسی شخص کا سفید ٹانگوں اور سفید پیشانی والا گھوڑا، سیاہ گھوڑوں میں ہو تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچانے گا؟'' صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! ضرور پہچان لے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پس وہ آئیں گے تو وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چمکتی ہوگی جبکہ میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو ہوں گا۔''

۲۹۹: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَأْسَهٗ، فَاَنْظُرُ اِلٰی مَابَیْنَ یَدَیَّ، فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ یَمِیْنِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ فِیْمَا بَیْنَ نُوْحٍ اِلٰی اُمَّتِكَ؟ قَالَ: ((هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَیْسَ اَحَدٌ کَذٰلِكَ غَیْرُهُمْ، وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَهُمْ بِاَیْمَانِهِمْ، وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ ذُرِّیَّتُهُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۲۹۹: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور سب سے پہلے مجھے سجدہ سے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی، پس میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو تمام امتوں میں سے اپنی امت پہچان لوں گا، اور اسی طرح اپنے پیچھے، اسی طرح اپنے دائیں اور اسی طرح اپنے بائیں طرف۔'' تو کسی شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تمام امتوں میں سے اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے جبکہ نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک کتنی امتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی چمکتی ہوگی، ان کے علاوہ کوئی اور ایسا نہیں ہوگا اور میں انہیں اس لیے بھی پہچان لوں گا کہ انہیں ان کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور میں انہیں پہچان ایک اور علامت سے بھی لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگی۔''

---

[1] رواہ مسلم (۳۹/ ۲۴۹)۔ [2] **صحیح**، رواہ أحمد (۵/ ۱۹۹ ح ۲۲۰۸۰) [وسندہ حسن، ابن لهیعة صرح بالسماع وللحدیث شواهد کثیرة۔]

بَابُ مَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

وجوب وضو کے اسباب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۰۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے تو جب تک وہ وضو نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔“

۳۰۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَّلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۳۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وضو کے بغیر نماز قبول کی جاتی ہے نہ مال حرام سے صدقہ۔“

۳۰۲: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ، فَسَأَلَهٗ، فَقَالَ: ((يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۳۰۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے کثرت سے مذی آتی تھی، لیکن میں نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ میرے سسر تھے، پس میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شرم گاہ دھوئے اور وضو کرے۔“

۳۰۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَوَضَّؤُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما . ❹

۳۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے پر وضو کرو۔“ الشیخ الامام الاجل محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کی وجہ سے منسوخ ہے۔

۳۰۴: قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۳۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہ کیا۔

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٣٥) ومسلم (٢/ ٢٢٥)۔

❷ رواه مسلم (٢/ ٢٢٤)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩) ومسلم (١٧/ ٣٠٣)۔

❹ رواه مسلم (٩٠/ ٣٥٢) ☆ قول محيي السنة في مصابيح السنة (٢٠٥)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٧) ومسلم (٩١/ ٣٥٤)۔

٣٠٥: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ)) قَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ)) قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْإِبِلِ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۰۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو وضو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔'' اس نے پھر دریافت کیا: کیا ہم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر۔'' اس شخص نے پوچھا: کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے پوچھا: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔''

٣٠٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهِ شَيْئًا، فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ، أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا، فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ گڑبڑ محسوس کرے اور اس پر معاملہ مشتبہ ہو جائے کہ آیا اس سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے نہ نکلے حتیٰ کہ وہ کوئی آواز سن لے یا بدبو محسوس کر لے۔''

٣٠٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ: وَقَالَ: ((إِنَّ لَهُ دَسَمًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۰۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو کلی کی اور فرمایا: ''اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔''

٣٠٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ، وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضي الله عنه لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ، فَقَالَ: ((عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۰۸: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز ایک وضو سے (متعدد) نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، آپ نے اس طرح پہلے تو کبھی نہیں کیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! میں نے عمداً ایسے کیا ہے۔''

٣٠٩: وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رضي الله عنه اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ- وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ- صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ، فَأَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۳۰۹: سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، حتیٰ کہ خیبر کے زیریں علاقے صہبا پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی، پھر آپ نے زادراہ طلب کیا تو صرف ستو آپ کی خدمت میں پیش

---

[1] رواه مسلم (٩٧/ ٣٦٠)۔

[2] رواه مسلم (٩٩/ ٣٦٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢١١) ومسلم (٩٥/ ٣٥٨)۔

[4] رواه مسلم (٨٦/ ٢٧٧)۔

[5] رواه البخاري (٢٠٩)۔

کیے گئے آپ کے فرمان کے مطابق انہیں بھگو دیا گیا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اور ہم نے اسے کھایا، پھر آپ نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے تو کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی، پھر آپ نے نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہ فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۱۰: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا وَضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْرِيْحٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آواز یا بدبو (محسوس ہونے) کی صورت میں وضو واجب ہوتا ہے۔''

۳۱۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذِيِ، فَقَالَ:((مِنَ الْمَذِيِّ الْوُضُوْءُ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۳۱۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے مذی کے متعلق نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔''

۳۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ ❸

۳۱۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طہارت نماز کی چابی، تکبیر (اللہ اکبر) اس کی تحریم (اس تکبیر سے نماز شروع کرنے سے پہلے جو کام مباح تھے وہ حرام ہو جاتے ہیں) اور تسلیم (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ) اس کی تحلیل ہے۔'' (یعنی سلام پھیرنے سے نماز کی صورت میں حرام ہونے والے کام حلال ہو جاتے ہیں)

۳۱۳: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ، وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ. ❹

۳۱۳: ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۱۴: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي اَعْجَازِهِنَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ ❺

۳۱۴: علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی آواز کے بغیر ہوا خارج کرے تو وہ وضو

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۲/ ٤١ ح ٩٣٠١) والترمذي (٧٤ وقال: حسن صحيح.) [وابن ماجه: ٥١٥]۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٤ وقال: حسن صحيح.) [وابن ماجه: ٥٠٤] ☆ يزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس مختلط وحديث أبي داود (٢١٠) والبخاري (١٣٢، ٢٦٩) ومسلم (٣٠٣) يغني عنه۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٦١) والترمذي (٣) والدارمي (١/ ١٧٥ ح ٦٩٣) [وابن ماجه (٢٧٥)] ☆ وللحديث شاهد موقوف عند البيهقي (٢/ ١٦) وسنده صحيح وله حكم الرفع فالحديث به حسن۔

❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (٢٧٦) [وانظر الحديث السابق: ٣١٢]

❺ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٦٤ وقال: حسن) وأبو داود (٢٠٥) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٠٣)]

کرے، اور تم عورتوں سے ان کی پیٹھ میں مجامعت نہ کرو۔"

۳۱۵: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ، فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۳۱۵: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں، جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو تسمہ کھل جاتا ہے۔"

۳۱۶: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ، فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ.)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.
وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ، لِمَا صَحَّ. [2]

۳۱۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پیٹھ کا تسمہ دونوں آنکھیں ہیں، پس جو شخص سو جائے تو وہ وضو کرے۔" الشیخ الامام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صحیح حدیث کی روشنی میں یہ حکم لیٹ کر سونے والے شخص کے لیے ہے، (بیٹھے بیٹھے سو جانے والے کے لیے نہیں)

۳۱۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ، ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، اِلَّا اَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ: يَنَامُوْنَ، بَدَلَ: يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ. [3]

۳۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ عشاء کا انتظار کرتے رہتے حتیٰ کہ (نیند کی وجہ سے) ان کے سر جھک جاتے، پھر وہ نماز پڑھتے لیکن وہ (نیا) وضو نہ کرتے۔ البتہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت میں انتظار کے بدلے سو جانے کا ذکر کیا ہے، کہ وہ عشاء کے وقت بیٹھے سو جاتے حتیٰ کہ ان کے سر جھک جاتے۔

۳۱۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک جو شخص چت لیٹ کر سو جائے، اس پر وضو کرنا لازم ہے، کیونکہ جب وہ چت لیٹ جاتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔"

۳۱۹: وَعَنْ بُسْرَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [5]

۳۱۹: بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو وہ وضو کرے۔"

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٨٤ ح ٧٢٨) ☆ أبو بكر بن أبي مريم ضعيف وفي السند علة أخرى۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠٣) [وابن ماجه: ٤٧٧] عبدالرحمٰن بن عائذ عن علي رضي الله عنه مرسل (أي منقطع) وحديث صفوان بن عسال (ت ٩٦) يغني عنه۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٠٠) والترمذي (٧٨ وقال: حسن صحيح.) [ورواه مسلم: ٣٧٦ مختصرًا.] ☆ زيادة "تخفق رؤسهم" غريبة ۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٧ وأعله) وأبو داود (٢٠٢ وقال: هو حديث منكر.) ☆ أبو خالد الدالاني مدلس و عنعن۔

[5] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٤٢ ح ٨٨) و أحمد (٦/ ٤٠٦، ٤٠٧ ح ٢٧٨٣٦ ـ ٢٧٨٣٨) وأبو داود (١٨١) والترمذي (٨٢ وصححه) والنسائي (١/ ١٠٠ ح ١٦٣) وابن ماجه (٤٧٩) والدارمي (١/ ١٨٤ ح ٧٣٠) ☆ وتكلم بعض الناس في هذا الحديث بكلام باطل۔

۳۲۰: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَايَتَوَضَّأُ قَالَ: ((وَهَلْ هُوَ اِلَّا بُضْعَةٌ مِنْهُ؟)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ، وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، هٰذَا مَنْسُوْخٌ، لِاَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ رضی اللہ عنہ . ❶

۳۲۰: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آدمی کے وضو کر لینے کے بعد اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (شرم گاہ) بھی اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔''
الشیخ الامام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ منسوخ ہے، کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ طلق رضی اللہ عنہ کی آمد کے بعد مسلمان ہوئے۔

۳۲۱: وَقَدْ رَوَى اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ ❷

۳۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرم گاہ کو لگائے جبکہ اس (ہاتھ) اور اس (شرم گاہ) کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ وضو کرے۔''

۳۲۲: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ رضی اللہ عنہا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: ((لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ)). ❸

۳۲۲: امام نسائی نے اسے بسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، البتہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا ''اس کے اور اس کے مابین کوئی چیز حائل نہ ہو۔''

۳۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا، وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: هٰذَا مُرْسَلٌ، وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ. ❹

۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے، پھر آپ نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٨٢) والترمذي (٨٥) والنسائي (١/ ١٠١ ح ١٦٥) وابن ماجه (٤٨٣) ☆ كلام محيي السنة في مصابيح السنة (٢٢١)۔ ❷ **حسن**، رواه الشافعي فى الأم (١/ ١٩) والدارقطني (١/ ١٤٧ ح ٥٢٥) وابن حبان (الإحسان: ١١١٥) و الطبراني فى الصغير بلفظ: إذا أفضى أحدكم بيده إلى فرجه وليس بينهما ستر ولا حجاب فليتوضأ. (١/ ٤٢ ح ١٠٣) اللفظ لابن حبان وسنده حسن۔ وانظر المستدرك (١/ ١٣٨ تحت ح ٤٧٩) ☆ فيه يزيد بن عبد الملك النوفلي وهو ضعيف ولكن تابعه نافع بن أبي نعيم القاري وهو حسن الحديث فالحديث حسن، و رواه النسائي (١/ ١٠٠ ح ١٦٣) نحو المعنى عن مروان موقوفًا وسنده صحيح. فائدة: حديث طلق رضي الله عنه محمول على مس الذكر من غير ستر ولا حجاب۔ ❸ **لم أجده**، رواه النسائي (لم أجده بهذا اللفظ وهو باطل) وانظر ح ٣١٩۔ ❹ **ضعيف**، رواه أبو داود (١٧٨، إبراهيم التيمي لم يسمع من عائشة رضي الله عنها ١٧٩، الأعمش و حبيب بن أبي ثابت مدلسان وحبيب لم يسمعه من عروة فالسند معلول) والترمذي (٨٦، الأعمش وحبيب عنعنا) والنسائي (١/ ١٠٤ ح ١٧٠، إبراهيم التيمي عن عائشة منقطع) وابن ماجه (٥٠٢، الأعمش و حبيب عنعنا) ☆ وللحديث شاهد ضعيف عند الدارقطني (١/ ١٣٧ ح ٤٨٦) والبزار (انظر نصب الراية ١/ ١٧١) حديث عبد الكريم بن مالك الجزري عن عطاء حديث ردئ فالسند ضعيف .و له شاهد آخر عند الدارقطني (١/ ١٣٦ ح ٤٨٢) فيه حاجب بن سليمان، قال الدارقطني: تفرد به حاجب عن وكيع و وهم فيه۔

تھے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، اور ابراہیم التیمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے یہ حدیث ہمارے اصحاب کے ہاں صحیح نہیں، اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث مرسل ہے، اور ابراہیم التیمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا۔

۳۲۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دستی کا گوشت کھایا، پھر اپنے نیچے بچھی ہوئی چادر سے اپنا ہاتھ صاف کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

۳۲۵: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۳۲۵: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے بھنی ہوئی پسلی (چانپ) نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا، پھر نماز کے لیے اٹھے اور وضو نہیں کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۳۲۶: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۲۶: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کی کلیجی اور دل وغیرہ بھونا کرتا تھا، (آپ نے اسے کھایا) پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔"

۳۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: اُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**مَا هٰذَا؟ يَا اَبَارَافِعٍ!**)) فَقَالَ: شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ، قَالَ: ((**نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا اَبَارَافِعٍ!**)) فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ، ثُمَّ قَالَ: ((**نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ**)) فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ، ثُمَّ قَالَ: ((**نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ**)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَمَّا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ**)) ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ، وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ، فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا، فَاَكَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. رَوَاهُ اَحْمَدُ. [4]

۳۲۷: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہیں ایک بکری ہدیہ کے طور پر دی گئی، تو انہوں نے اسے ہنڈیا میں ڈال دیا، رسول اللہ ﷺ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱۸۹) وابن ماجه (٤٨٨) ☆ سماك عن عكرمة سلسلة ضعيفة۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٠٧ ح ٢٧١٥٧) [والترمذي (۱۸۲۹ وقال: حسن صحيح غريب.) والنسائي في الكبرى (٤٦٩٠)]

[3] رواه مسلم (٩٤/ ٣٥٧)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣٩٢ ح ٢٧٧٣٧) ☆ شرحبيل بن سعد: ضعيف ضعفه الجمهور وانظر الحديث الآتي (٣٢٨)۔

تشریف لائے تو فرمایا: ''ابورافع! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک بکری ہمیں بطور ہدیہ دی گئی تھی تو میں نے اسے ہنڈیا میں پکایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابورافع! مجھے دستی دو۔'' میں نے دستی آپ کو دے دی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دوسری دستی دو۔'' میں نے دوسری دستی بھی آپ کو دے دی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور دستی دو۔'' انہوں نے عرض کیا اللہ کے رسول! بکری کی صرف دو دستیاں ہوتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اگر تم خاموش رہتے اور جب تک خاموش رہتے تو مجھے یکے بعد دیگرے دستی ملتی رہتی۔'' پھر آپ نے پانی منگوایا، کلی کی اور اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے، پھر کھڑے ہوئے تو نماز پڑھی، پھر دوبارہ ان کے پاس تشریف لائے تو ان کے ہاں ٹھنڈا گوشت پایا تو اسے کھایا، پھر آپ مسجد میں تشریف لے گئے تو نماز پڑھی، اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

٣٢٨: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ:((ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ)) اِلٰى آخِرِهٖ. [1]

۳۲۸: دارمی نے ابوعبید سے روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے: ''پھر پانی منگایا'' سے آخر حدیث تک ذکر نہیں کیا۔

٣٢٩: وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ كُنْتُ اَنَا، وَاُبَيٌّ، وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا، فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا، ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ، فَقَالَا: لِمَ تَتَوَضَّأُ؟ فَقُلْتُ: لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا، فَقَالَا: اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۳۲۹: انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں، میں، ابی بن کعب اور ابوطلحہ ؓ بیٹھے ہوئے تھے، پس ہم نے گوشت روٹی کھائی، پھر میں نے وضو کے لیے پانی منگایا، تو ان دونوں نے کہا: تم وضو کیوں کرتے ہو؟ میں نے کہا: اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے، تو انہوں نے کہا: کیا تم پاکیزہ چیزوں سے وضو کرتے ہو؟ یہ چیزیں کھا کر تو اس شخصیت (یعنی نبی ﷺ) نے وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر ہے۔''

٣٣٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ كَانَ يَقُوْلُ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ، وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَهٗ وَجَسَّهَا بِيَدِهٖ، فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالشَّافِعِيُّ [3]

۳۳۰: ابن عمر ؓ کہا کرتے تھے: آدمی کا اپنی اہلیہ کا بوسہ لینا اور اسے اپنے ہاتھ سے چھونا ملامسہ کے زمرے میں ہے، اور جو شخص اپنی اہلیہ کا بوسہ لے یا اسے اپنے ہاتھ سے چھوئے تو اس پر وضو کرنا لازم ہے۔

٣٣١: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ كَانَ يَقُوْلُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [4]

۳۳۱: ابن مسعود ؓ فرمایا کرتے تھے: اپنی اہلیہ کا بوسہ لینے سے وضو کرنا ضروری ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٢٢ ح ٤٥) [وأحمد (٣/ ٤٨٤، ٤٨٥ ح ١٦٠٦٣) والترمذي فى الشمائل (١٦٨)] ☆ فيه قتادة مدلس وعنعن وانظر الحديث السابق (٣٢٧)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ٣٠ ح ١٦٤٧٩)

[3] **صحيح**، رواه مالك فى الموطأ (١/ ٤٣ ح ٩٣) و الشافعي فى الأم (١/ ١٥)۔

[4] **صحيح**، رواه مالك فى الموطأ (١/ ٤٤ ح ٩٤) ☆ وأخرجه البيهقي (١/ ١٢٤) بسند حسن عن ابن مسعود به وللأثر طرق۔

٣٣٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَبْنَ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ، فَتَوَضَّؤُوْا مِنْهَا۔ ❶

۳۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بوسہ لینا لمس کے زمرے میں آتا ہے، پس اس (وجہ) سے وضو کرو۔

٣٣٣: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((**الْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ**)) رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ، وَقَالَ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ وَلَا رَاٰهُ، وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ۔ ❷

۳۳۳: عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر قسم کے بہتے خون کی وجہ سے وضو کرنا ضروری ہے۔“ دونوں حدیثوں کو دارقطنی نے روایت کیا، اور انہوں نے کہا: عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے سنا نہ انہیں دیکھا، جبکہ یزید بن خالد اور یزید بن محمد دونوں مجہول ہیں۔

---

❶ **ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ١٤٤) ☆ الزهري مدلس وعنعن وفيه علة أخرى والصواب أنه من قول ابن عمر كما رواه مالك عن نافع عنه به، انظر الحديث السابق (٣٣٠)۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (١/ ١٥٧ ح ٥٧١) ☆ بقية مدلس وعنعن ويزيد بن خالد ويزيد بن محمد مجهولان وفيه علل أخرى۔

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

قضائے حاجت کے آداب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٣٤: عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا الْحَدِيْثُ فِی الصَّحْرَآءِ، وَاَمَّا فِی الْبُنْيَانِ، فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِیَ. ❶

٣٣٤: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت، بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔''
الشیخ الامام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث صحراء کے بارے میں ہے، رہا عمارت وغیرہ میں قضائے حاجت کرنا تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

٣٣٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا لِبَعْضِ حَاجَتِیْ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْضِیْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

٣٣٥: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اپنی کسی ضرورت کے تحت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

٣٣٦: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانَا۔ يَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، اَوْ نَسْتَنْجِیَ بِالْيَمِيْنِ، اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ، اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

٣٣٦: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بول و براز کے لیے قبلہ کی طرف منہ کرنے یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے یا لید یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے ہمیں منع فرمایا۔

٣٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٤) ومسلم (٥٩/ ٢٦٤) ☆ قول محيي السنة في مصابيح السنة (٢٢٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٤٨) ومسلم (٦٢/ ٢٦٦)۔

❸ رواه مسلم (٥٧/ ٢٦٢)۔ ❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٤٢) ومسلم (١٢٢/ ٣٧٥)۔

۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوتے تو فرماتے: ''اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک مادہ جنات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۳۳۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: ((اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ)) ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور انہیں کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا، ان میں سے ایک پیشاب کرتے وقت پردہ نہیں کیا کرتا تھا، اور مسلم کی روایت میں ہے: پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کیا کرتا تھا، جبکہ دوسرا شخص چغل خور تھا۔'' پھر آپ نے ایک تازہ شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے، پھر ہر قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے یہ کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ ان کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔''

۳۳۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ)) قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لعنت کا باعث بننے والی دو چیزوں سے بچو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لعنت کا سبب بننے والی دو چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں کی راہ گزر یا ان کے سائے کی جگہ میں بول و براز کرتا ہے۔''

۳۴۰: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ، وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو وہ برتن میں سانس نہ لے، اور جب بیت الخلا میں جائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو مت چھوئے اور دائیں سے استنجا بھی مت کرے۔''

۳۴۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے تو وہ ناک جھاڑے اور جو ڈھیلوں سے استنجا کرے تو وہ ڈھیلے طاق عدد میں لے۔''

۳۴۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٦) ومسلم (١١١/ ٢٩٢)۔
[2] رواه مسلم (٦٨/ ٢٦٩)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٣) ومسلم (٦٣/ ٢٦٧)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٦١) ومسلم (٢٢/ ٢٣٧)۔

يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں جاتے تو میں اور ایک دوسرا لڑکا پانی کا برتن اور برچھی اٹھاتے، اور آپ پانی سے استنجا کرتے۔"

الفَصْلُ الثَّانِي
فصل ثانی

٣٤٣: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَ النَّسَائِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ، وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ، هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ، وَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: وَضَعَ، بَدَلَ: نَزَعَ. [2]

۳۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں جانے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے، اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت منکر ہے، ان کی روایت میں ((نزع)) کے بجائے ((وضع)) کا لفظ ہے۔

٣٤٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ. [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۳۴۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بول و براز کا ارادہ فرماتے تو آپ (صحرا کی طرف) چلتے جاتے حتیٰ کہ آپ نظروں سے اوجھل ہو جاتے۔

٣٤٥: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ، فَاَتٰى دَمِثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ، فَبَالَ، ثُمَّ قَالَ: ((اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ، فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۴۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا تو آپ دیوار کی بنیاد کے پاس نرم جگہ پر آئے اور پیشاب کیا۔ پھر فرمایا: "جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو وہ پیشاب کرنے کے لیے مناسب جگہ تلاش کرے۔"

٣٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ [5]

۳۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو آپ (بیٹھتے وقت) زمین کے قریب ہو کر اپنا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٠) ومسلم (٧٠/ ٢٧١)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٩) والنسائي (٨/ ١٧٨ ح ٥٢١٦) والترمذي (١٧٤٦) [وابن ماجه: ٣٠٣] ☆ ابن جريج مدلس و عنعن۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢) [وابن ماجه: ٣٣٥] ☆ إسماعيل بن عبدالملك ضعيف ضعفه الجمهور وأحاديث أبي داود (٢٠٤٩) والنسائي (١٦) والسراج (المسند: ١٧) وغيرهم تغني عنه۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣) ☆ فيه شيخ: لم أعرفه۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤) وأبو داود (١٤) والدارمي (١/ ١٧١ ح ٦٧٢) ☆ رجل: مجهول، وجاء عند البيهقي وغيره من طريق الأعمش عن القاسم بن محمد عن ابن عمر به و الأعمش مدلس و عنعن۔

کپڑا اٹھایا کرتے تھے۔

٣٤٧: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ، أُعَلِّمُكُمْ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا)) وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ، وَنَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ ❶

۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح والد اپنے بچے کے لیے ہوتا ہے، میں تمہیں سکھا سکتا ہوں، جب تم بول و براز کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت، آپ نے (استنجا کے لیے) تین پتھر استعمال کرنے کا حکم فرمایا، آپ نے لید اور ہڈی سے (استنجا کرنے سے) منع فرمایا اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔''

٣٤٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهِ وَطَعَامِهِ، وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ وضو، اور کھانے کے لیے تھا، جبکہ بایاں ہاتھ استنجا اور ناپسندیدہ کاموں کے لیے تھا۔''

٣٤٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ، فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۳۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی بول و براز کے لیے جائے تو وہ استنجا کرنے کے لیے اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے، یہ اس کے لیے کافی ہوں گے۔''

٣٥٠: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ، فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ)). ❹

۳۵۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔'' ترمذی، نسائی۔ البتہ امام نسائی نے ''تمہاری جن بھائیوں کی خوراک'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

٣٥١: وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا رُوَيْفِعُ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ، فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا، أَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ، أَوْ عَظْمٍ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **حسن**، رواه ابن ماجه (٣١٣) والدارمي (١/ ١٧٢ ح ٦٨٠) [وأبو داود (٨) والنسائي (١/ ٣٨ ح ٤٠)]۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣) ☆ سعيد بن أبي عروبة مدلس وحديث أبي داود (٣٢) يغني عنه۔

❸ **حسن**، رواه أحمد (٦/ ١٠٨ ح ٢٥٢٨٠) وأبو داود (٤٠) والنسائي (١/ ٤١، ٤٢ ح ٤٤) والدارمي (١/ ١٧١، ١٧٢ ح ٦٧٦) [والدارقطني ١/ ٥٤۔٥٥ وسنده حسن]

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨) و النسائي (١/ ٣٧، ٣٨ ح ٣٩) [ورواه مسلم: ٤٥٠]

❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٦) [والنسائي ٨/ ١٣٥، ١٣٦ ح ٥٠٧٠]۔

۳۵۱: رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”رویفع! شاید میرے بعد تمہاری عمر دراز ہو جائے، لوگوں کو بتا دینا کہ جس نے اپنی داڑھی کو گرہ دی یا گلے میں تانت ڈالی یا جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔“

۳۵۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ اَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ، فَلْيَلْفِظْ، وَمَالَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۳۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سرمہ لگائے تو وہ طاق عدد میں لگائے، جس نے ایسے کیا اس نے اچھا کیا، اور جس نے ایسے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو وہ بھی طاق عدد میں ڈھیلے استعمال کرے، جس نے ایسے کیا تو اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص کوئی چیز کھائے تو جو اجزا خلال کرنے سے نکلیں انہیں پھینک دے اور جو اپنی زبان کے ذریعے نکالے تو انہیں نگل جائے، جس نے ایسے کیا اس نے اچھا کیا، اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو شخص بول و براز کے لیے جائے تو وہ پردہ کرے، اگر وہ کوئی چیز نہ پائے تو وہ ریت کا ایک ٹیلہ سا بنائے اور اس کی طرف پشت کر لے کیونکہ شیطان، اولاد آدم کی مقعد کے ساتھ کھیلتا ہے، جس نے ایسے کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔“

۳۵۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ، اَوْيَتَوَضَّأُ فِيْهِ، فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: ((ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ، اَوْيَتَوَضَّأُ فِيْهِ)) [2]

۳۵۳: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے، پھر وہ اس میں غسل کرے یا وضو کرے، کیونکہ زیادہ تر وسوسے اسی (پیشاب) سے ہوتے ہیں۔“ ابوداود، ترمذی، نسائی۔ البتہ ان دونوں نے ”پھر اس میں غسل کرے یا وضو کرے۔“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۳۵۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ جُحْرٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۳۵۴: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بل (کیڑے مکوڑوں کی جگہ) میں پیشاب نہ کرے۔“

۳۵۵: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَالظِّلِّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥) وابن ماجه (٣٣٧ ـ ٣٣٨) والدارمي (١/ ١٦٩، ١٧٠ ح ٦٦٨) ☆ حصين: مجهول الحال۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٧) والترمذي (٢١ وقال: غريب) والنسائي (١/ ٣٤ ح ٣٦) [وابن ماجه: ٣٠٤] ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن وحديث أبي داود (٢٨) يغني عنه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبوداود (٢٩) والنسائي (١/ ٣٣، ٣٤ح ٣٤) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦) وابن ماجه (٣٢٨) ☆ أبو سعيد الحميري لم يدرك معاذ بن جبل رضي الله عنه فالسند منقطع وللحديث شاهد ضعيف عند أحمد (١/ ٢٩٩) وحديث مسلم (٢٦٩) يغني عنه۔

۳۵۵: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین باتوں سے بچو، جن کے کرنے والے پر لعنت کی جاتی ہے، پانی کے گھاٹ، راستے کے درمیان اور سائے میں بول و براز کرنے سے۔“

۳۵۶: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا یَتَحَدَّثَانِ، فَإِنَّ اللّٰهَ یَمْقُتُ عَلٰی ذَالِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۵۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو شخص بول و براز کرتے وقت عریاں حالت میں باہم باتیں نہ کریں، کیونکہ اللہ ایسا کرنے پر ناراض ہوتا ہے۔“

۳۵۷: وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضِرَةٌ، فَإِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ، فَلْیَقُلْ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۵۷: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان مقامات پر جنات کی آمد و رفت رہتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلا جائے تو یہ دعا پڑھے: ”میں نر اور مادہ ناپاک جنات سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

۳۵۸: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ اٰدَمَ إِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ یَّقُوْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَإِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِقَوِیٍّ ❸

۳۵۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ان میں سے کوئی بیت الخلا میں جائے تو وہ ((بسم اللّٰہ)) کہے۔ یہ جنوں کی آنکھوں اور اولاد آدم کی پردہ کی چیزوں (شرم گاہ وغیرہ) کے درمیان پردہ اور آڑ ہے۔“ ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی اسناد قوی نہیں۔

۳۵۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: ((غُفْرَانَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ ❹

۳۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا: ((غُفْرَانَكَ)) ”میں تیری مغفرت چاہتا ہوں۔“ پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اَتَی الْخَلَاءَ اَتَیْتُهٗ بِمَاءٍ فِیْ تَوْرٍ اَوْرَکْوَةٍ، فَاسْتَنْجٰی، ثُمَّ مَسَحَ یَدَهٗ عَلَی الْاَرْضِ، ثُمَّ اَتَیْتُهٗ بِإِنَاءٍ اٰخَرَ، فَتَوَضَّاَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وروی الدَّارِمِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاهُ ❺

۳۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا جاتے تو میں مٹی کے برتن یا چمڑے کی چھاگل میں آپ کو پانی پیش کرتا، آپ استنجا کرتے، پھر اپنا ہاتھ زمین پر پھیرتے، پھر میں ایک دوسرا برتن پیش خدمت کرتا تو آپ وضو فرماتے۔“ ابوداود، دارمی

---

❶ **ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٦ ح ١١٣٣٠) وأبو داود (١٥) وابن ماجه (٣٤٢) ☆ عكرمة بن عمار عن يحيى بن أبي كثير مضطرب الحديث وللحديث شاهدان ضعيفان۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦) وابن ماجه (٢٩٦)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٠٦) [وابن ماجه: ٢٩٧] ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٧ وقال: غريب حسن۔) وابن ماجه (٣٠٠) والدارمي (١/ ١٧٤ ح ٦٨٦) [وأبوداود: ٣٠] ۔

❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٥) والدارمي (١/ ١٧٣ ح ٦٨٤) والنسائي (١/ ٤٥ ح ٥٠ وسنده حسن وهو حديث صحيح كما قال النسائي.) [ورواه ابن ماجه: ٣٥٨]۔

اور نسائی نے بھی انہی کے معنی میں روایت کیا ہے۔

٣٦١: وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ، وَنَضَحَ فَرْجَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۶۱: حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرم گاہ پر پانی کے چھینٹے مارتے تھے۔“

٣٦٢: وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۳۶۲: امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چار پائی کے نیچے لکڑی کا ایک پیالہ ہوتا تھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت پیشاب کیا کرتے تھے۔

٣٦٣: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا أَبُوْلُ قَائِمًا، فَقَالَ: ((**يَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا**)) فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: قَدْ صَحَّ ❸

۳۶۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا، جبکہ میں کھڑا پیشاب کر رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔“ پس اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

الشیخ الامام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث ثابت ہے۔

٣٦٤: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قِيْلَ: كَانَ ذَالِكَ لِعُذْرٍ ❹

۳۶۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر آئے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ (کھڑے ہو کر پیشاب کرنا) کسی عذر کی وجہ سے تھا۔

الفَصْلُ الثَّالِث

فصل ثالث

٣٦٥: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ، مَا كَانَ يَبُوْلُ إِلَّا قَاعِدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❺

۳۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے، تو اس کی تصدیق نہ کرو، آپ

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (١٦٦) والنسائي (١/ ٨٦ ح ١٣٤) [وابن ماجه: ٤٦١] ☆ فى السند بعض الإختلاف وهو لا يضر وللحديث شواهد۔

❷ **حسن**، رواه أبو داود (٢٤) والنسائي (١/ ٣١ ح ٣٢)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢، معلقًا) وابن ماجه (٣٠٨) ☆ فيه عبدالكريم بن أبي المخارق: ضعيف ضعفه الجمهور وقال عمر: ما بلت قائمًا منذ أسلمت (رواه ابن أبي شيبة ١/ ١٢٤ ح ١٣٢٤، وسنده صحيح)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٤) ومسلم (٧٣/ ٢٧٣) وقول محيي السنة في مصابيح السنة (١/ ٢٠٠ ح ٢٥٦)۔

❺ **حسن**، رواه أحمد (٦/ ١٩٢ ح ٢٦١٢٤) والترمذي (١٢) والنسائي (١/ ٢٦ ح ٢٩)۔

تو صرف بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

٣٦٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ، فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلٰوةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ، أَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ، فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ [1]

٣٦٦: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ”جب جبرائیل پہلی مرتبہ ان کے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے آپ کو وضو اور نماز سکھائی، جب وضو سے فارغ ہوئے تو چلو میں پانی لیا اور اسے اپنی شرم گاہ پر چھڑک دیا۔“

٣٦٧: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَاءَنِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا۔ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ۔ يَقُولُ: الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ. [2]

٣٦٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: محمد! ﷺ جب آپ وضو کریں تو (اس کے بعد شرم گاہ پر) پانی چھڑک لیا کریں۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ حسن بن علی الہاشمی راوی منکر الحدیث ہے۔

٣٦٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟ يَا عُمَرُ)) قَالَ: مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ، قَالَ: ((مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ، وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

٣٦٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا تو عمر رضی اللہ عنہ پانی کا لوٹا لیے آپ کے پیچھے کھڑے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمر! یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: پانی ہے، آپ اس سے وضو فرمائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں۔ اگر میں ایسا کروں تو یہ سنت بن جائے گی۔“

٣٦٩: وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ، وَجَابِرٍ، وَأَنَسٍ رضی اللہ عنہم أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ، فَمَا طُهُورُكُمْ؟)) قَالُوا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ، وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ، فَقَالَ: ((فَهُوَ ذَاكَ، فَعَلَيْكُمُوهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

٣٦٩: ابوایوب، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ”اس میں ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ پاک صاف رہیں، اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انصار کی جماعت! اللہ نے پاکیزگی کے بارے میں تمہاری تعریف کی ہے، تمہاری پاکیزگی کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، غسل جنابت کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس یہی وجہ ہے، چنانچہ تم اس کی پابندی کرو۔“

٣٧٠: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ، وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ: إِنِّي لَأَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٦١ ح ١٧٦١٩) والدارقطني (١/ ١١١) [وابن ماجه: ٤٦٢] ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن وحديث: ٣٦١ يغني عنه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٠)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢) وابن ماجه (٣٢٧) ☆ عبدالله بن يحيى التوأم: ضعيف۔

[4] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٣٥٥)۔

الْخِرَاءَ ة ، قُلْتُ: اَجَلْ! اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ، وَلَا نَسْتَنْجِي بِأَيْمَانِنَا ، وَلَا نَكْتَفِي بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ [1]

۳۷۰: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی مشرک نے ازراہ مذاق کہا: میرا خیال ہے کہ تمہارا ساتھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں بول و براز کے آداب بھی سکھاتا ہے، میں نے کہا: ہاں بالکل ٹھیک ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا ہے کہ ہم بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور ہم (استنجا کے لیے) تین ڈھیلوں سے کم استعمال نہ کریں، اور ان میں لید اور ہڈی نہ ہو۔'' اسے مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے مذکورہ الفاظ احمد کے ہیں۔

۳۷۱: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ، ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ ، فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((وَيْحَكَ! اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ ، فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۷۱: عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال تھی، آپ نے اسے رکھا، پھر بیٹھ کر اس کی طرف رخ کر کے پیشاب کیا، تو ان میں سے کسی نے کہا: انہیں دیکھو، کیسے عورت کی طرح (چھپ کر) پیشاب کر رہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن لی، اور فرمایا: ''تم پر افسوس ہے، کیا تم اس سے باخبر نہیں جو بنی اسرائیل کے ایک ساتھی کے ساتھ ہوا کہ جب انہیں پیشاب لگ جاتا تو وہ اس حصے کو قینچی سے کاٹ دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس شخص نے ان کو منع کر دیا جس کی وجہ سے اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔''

۳۷۲: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ . [3]

۳۷۲: امام نسائی نے یہ روایت ان (عبدالرحمن بن حسنہ رضی اللہ عنہ) کی سند سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۳۷۳: وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: بَلْ اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَالِكَ فِي الْفَضَاءِ ، فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ ، فَلَا بَأْسَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۷۳: مروان اصفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رخ بٹھایا۔ پھر اس کے رخ بیٹھ کر پیشاب کیا، میں نے عرض کیا: ابوعبدالرحمن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: (نہیں) بلکہ صرف کھلی فضا میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ اگر تمہارے اور قبلہ کے مابین کوئی ایسی چیز ہو جو تمہارے لیے پردہ ہو تو پھر (قبلہ رخ پیشاب کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔''

۳۷۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى

[1] رواه مسلم (۵۷/ ۲٦۲) و أحمد (۵/ ٤۳۷ ح ۲٤۱۰۳)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۲) وابن ماجه (۳٤٦) ☆ الأعمش مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (۱/ ۲٦ ـ ۲۸ ح ۳۰) ☆ عن عبدالرحمن بن حسنة فقط دون ذكر ابى موسى رضی اللہ عنہ۔

[4] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (۱۱) ☆ الحسن بن ذكوان ضعفه الجمهور وحديثه في صحيح البخاري متابعة وهو مدلس أيضًا و عنعن ـ

وَعَافَانِيْ)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے باہر تشریف لائے تو یہ دعا پڑھتے: ''ہر قسم کی تعریف و شکر اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔''

۳۷۵: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْهَ أُمَّتَكَ اَنْ يَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْرَوْثَةٍ اَوْحُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا ، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۷۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب جنوں کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو ہڈی یا لید یا کوئلے سے استنجا کرنے سے منع فرمائیں، کیونکہ اللہ نے ان چیزوں میں ہمارے لیے رزق رکھا ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۳۰۱) ☆ إسماعيل بن مسلم المكي: ضعيف الحديث وفيه علل أخرى۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۹)۔

بَابُ السِّوَاكِ
مسواک کرنے کا بیان
الفصل الأوّل
فصل اول

٣٧٦: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ، وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم فرماتا۔“

٣٧٧: وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۷۷: شریح بن ہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے کون سا کام کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: مسواک۔

٣٧٨: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۷۸: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ رات تہجد کے لیے اٹھتے تو آپ مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے۔

٣٧٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)) يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ. قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((الْخِتَانُ)) بَدَلَ: ((إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ)) لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ. [4]

۳۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دس خصلتیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کترنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال مونڈنا اور استنجا کرنا، راوی بیان کرتے ہیں،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٨٧) و مسلم (٤٢/ ٢٥٢)۔

[2] رواه مسلم (٤٣/ ٢٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٥) ومسلم (٤٦/ ٢٥٥)۔

[4] رواه مسلم (٥٦/ ٢٦١)۔

دسویں خصلت میں بھول گیا ہوں، ممکن ہے وہ کلی کرنا ہو۔ ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کے بجائے ختنوں کا ذکر ہے۔ میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی ہے نہ کتاب الحمیدی میں، لیکن صاحب ''الجامع'' اور اسی طرح الخطابی نے ''معالم السنن'' میں اسے ذکر کیا ہے۔

۳۸۰: وَعَنْ اَبِیْ دَاوُدَ بِرِوَایَةِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رضی اللہ عنہ [1]

۳۸۰: ابوداؤد نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے ذکر کیا ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۸۱: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَاَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِلَا اِسْنَادٍ. [2]

۳۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور رب کی رضامندی کا باعث ہے۔'' شافعی، احمد، دارمی، نسائی اور امام بخاری نے اسے اپنی صحیح میں معلّق بیان کیا ہے۔

۳۸۲: وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: اَلْحَیَاءُ- وَیُرْوَی الْخِتَانُ- وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۳۸۲: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار چیزیں تمام رسولوں کی سنت ہیں: حیا، کسی روایت میں ختنے کا ذکر ہے، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔''

۳۸۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَیْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ، اِلَّا یَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ یَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ رات یا دن کے کسی حصے میں سوتے تو آپ بیدار ہو کر وضو کرنے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

۳۸۴: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ یَسْتَاكُ، فَیُعْطِیْنِی السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ، فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ، ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَیْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۳۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ مسواک کیا کرتے تھے، پھر آپ مسواک مجھے دے دیتے تاکہ میں اسے دھو دوں تو میں دھونے سے پہلے خود مسواک کرتی، پھر اسے دھو کر آپ کو لوٹا دیتی۔''

[1] **ضعیف**، رواه أبو داود (٥٤) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف ضعفه الجمهور۔

[2] **صحيح**، رواه الشافعي فى الأم (١/ ٢٣) و أحمد (٦/ ٤٧ ح ٢٤٧٠٧) والدارمي (١/ ١٧٤ ح ٦٩٠) والنسائي (١/ ١٠ ح ٥) والبخاري (كتاب الصوم باب: ٢٧ قبل ح ١٩٣٤ معلقًا)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٨٠ وقال: حسن غريب) ☆ حجاج بن أرطاة: مدلس وعنعن وأبو الشمائل: مجهول، وللحديث شواهد ضعيفة۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ١٦٠ ح ٢٥٧٨٧) وأبو داود (٥٧) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف و أم محمد: لم أجد من و ثقها۔ [5] **حسن**، رواه أبو داود (٥٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

٣٨٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ، فَجَاءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيْلَ لِیْ: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

٣٨٥: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ اس دوران دو آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی، تو مجھے کہا گیا: بڑے کو دو، چنانچہ میں نے بڑے کو دے دی۔“

٣٨٦: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا جَاءَنِیْ جِبْرِيْلُ علیہ السلام قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ، لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

٣٨٦: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام جب بھی میرے پاس تشریف لاتے تو آپ مجھے مسواک کرنے کا حکم فرماتے، مجھے تو اندیشہ ہوا کہ میں کہیں اپنے منہ کا سامنا حصہ نہ چھیل دوں۔“

٣٨٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِی السِّوَاكِ)) ❸ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٣٨٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تمہیں مسواک کے بارے میں بہت مرتبہ کہا ہے۔“

٣٨٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَنُّ وَعِنْدَهٗ رَجُلَانِ، اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَاُوْحِیَ اِلَيْهِ فِیْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

٣٨٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو آدمی تھے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوڑی ہوئی مسواک کے بارے میں آپ کی طرف وحی آئی کہ یہ بڑے کو دے دیں۔“

٣٨٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِیْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِیْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❺

٣٨٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسواک کر کے پڑھی گئی نماز، مسواک کے بغیر پڑھی گئی نماز سے ستر گنا افضل ہے۔“

٣٩٠: وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٦) ومسلم (٢٤٦/ ٢٢٧١)۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٣ ح ٢٢٦٢٥) ☆ علي بن يزيد الألهاني: ضعيف جدًا، وعبيدالله بن زحر: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

❸ رواه البخاري (٨٨٨)۔ ❹ سنده صحيح، رواه أبو داود (٥٠)۔

❺ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٧٧٤، ٢٧٧٣) والسنن الكبرى (١/ ٣٨) ☆ فيه معاوية بن يحيى الصدفي ضعيف، ومحمد بن إسحاق مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة جدًا۔

عَلٰى اُمَّتِىْ، لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ الَّيْلِ)) قَالَ: فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ ﷛ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِى الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ، لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ، ثُمَّ رَدَّهُ اِلٰى مَوْضِعِهٖ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ:((وَلَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [1]

۳۹۰: ابوسلمہ ﷫، زید بن خالد جہنی ﷜ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرتا۔'' زید بن خالد مسجد میں نمازیں پڑھنے کے لیے آتے تو کاتب کے قلم کی طرح ان کی مسواک ان کے کان پر ہوتی تھی، اور وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے اور پھر اسے اس کی جگہ (کان) پر رکھ دیتے۔ ترمذی، ابوداود، البتہ انہوں نے ''میں نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرتا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣) وأبو داود (٤٧) ☆ محمد بن إسحاق مدلس وعنعن والحديث المرفوع صحيح، انظر مسند الإمام أحمد (٤/ ١١٦ ح ١٧٠٤٨)۔

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کے طریقوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۹۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثًا، فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے حتیٰ کہ اسے تین مرتبہ دھو لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی۔“

۳۹۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک جھاڑے، کیونکہ شیطان اس کی ناک میں رات بسر کرتا ہے۔“

۳۹۳: وَقِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رضی اللہ عنہ: کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَوَضَّأُ؟ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِیُّ، وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوُهٗ، ذَکَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ [3]

۳۹۳: عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ پس انہوں نے وضو کے لیے پانی منگایا، تو اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور دو دو مرتبہ ہاتھ دھوئے، پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک جھاڑی، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو دو مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا اور انہیں سر کی اگلی طرف سے گدی تک لے گئے اور پھر انہیں سر کی اگلی طرف جہاں سے شروع کیا تھا واپس لے آئے، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ مالک، نسائی، اور ابوداود میں بھی اسی طرح ہے، صاحب ”الجامع“ نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٦٢) ومسلم (٨٧/ ٢٧٨)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٢٩٥) ومسلم (٢٣/ ٢٣٨)۔

[3] صحیح [متفق علیه]، رواه مالك فی الموطأ (١/ ١٨ ح ٣١) والنسائي (١/ ٧١ ح ٩٧) و أبو داود (١١٨) ☆ وانظر الحدیث الآتي فهو طرف منه (٣٩٤)۔

۳۹۴: وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ﷺ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، بِثَلَاثِ غُرُفَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَفِي أُخْرٰى لَهُ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ. [1]

۳۹۴: اور صحیحین میں ہے کہ عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کر کے دکھائیں، پس انہوں نے پانی کا ایک برتن منگایا، اور اس میں سے کچھ پانی اپنے ہاتھوں پر انڈیلا، اور انہیں تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں ڈالا اور اس میں پانی لے کر ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، انہوں نے یہ تین مرتبہ کیا، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر اس سے پانی نکالا اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور پانی نکال کر دو دو مرتبہ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا، پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر اس سے اور پانی نکال کر اپنے سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لے گئے اور واپس لائے، پھر انہوں نے ٹخنوں تک پاؤں دھوئے، پھر انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی کی مثل تھا۔ ایک روایت میں ہے: سر کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کو سر کی اگلی جانب سے گدی تک لے گئے اور پھر انہیں وہیں واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور ناک جھاڑی اور ایسا تین چلو پانی کے ساتھ کیا۔ ایک اور روایت میں ہے: آپ نے ایک چلو کے ساتھ ہی کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور آپ نے ایسا تین مرتبہ کیا۔ بخاری کی روایت میں ہے: آپ نے سر کا مسح کیا، آپ ہاتھوں کو آگے لے گئے اور واپس لائے۔ آپ نے یہ ایک مرتبہ کیا، پھر آپ نے ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھوئے، اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے: آپ نے ایک ہی چلو سے تین مرتبہ کلی کی اور ناک جھاڑی۔

۳۹۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً، لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۹۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا، اور اس سے زیادہ نہیں کیا۔

۳۹۶: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۳۹۶: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو دو مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۸۵، ۱۸۶، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۹) ومسلم (۱۸/ ۲۳۵)۔

[2] رواه البخاري (۱۵۷)۔

[3] رواه البخاري (۱۵۸)۔

۳۹۷: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ، فَقَالَ: اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقاعد (مدینہ کے پاس جگہ) پر وضو کیا، تو فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ وضو نہ دکھاؤں؟ چنانچہ انہوں نے وضو کرتے وقت تین تین بار اعضائے وضو کو دھویا۔

۳۹۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّؤُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آ رہے تھے، حتیٰ کہ ہم راستے میں پانی کے پاس سے گزرے، کچھ لوگوں نے نماز عصر کے لیے جلدی کی، پس انہوں نے عجلت میں وضو کیا، چنانچہ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں (خشک ہونے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں، ان تک پانی نہیں پہنچا تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایڑیوں کے لیے جہنم کی آگ ہے، وضو خوب اچھی طرح مکمل کرو۔''

۳۹۹: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۹۹: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضو کیا تو آپ نے اپنی پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح کیا۔

۴۰۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ اپنے تمام امور (مثلاً) وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنا مقدور بھر پسند کیا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۴۰۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ، فَابْدَؤُوْا بِاَيَامِنِكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] رواہ مسلم (۹/ ۲۳۰)۔

[2] رواہ مسلم (۲٦/ ۲٤۱)۔

[3] رواہ مسلم (۸۳/ ۲۷٤)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٤۲٦) و مسلم (٦۷/ ۲٦۸)۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۳٥٤ ح ۸٦۳۷) وأبو داود (٤۱٤۱) [وابن ماجه (٤۰۲) وصححه ابن خزيمة (۱٥۸) و ابن حبان (۱٤۷، ۱٤٥۲)] ☆ الأعمش مدلس وعنعن وحديث الترمذي (۱۷٦٦) صحيح و هو يغني عنه۔

۴۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں طرف سے شروع کرو۔“

٤٠٢: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۰۲: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔“

٤٠٣: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❷

۴۰۳: احمد اور ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٠٤: وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، وَزَادُوْا فِيْ أَوَّلِهِ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ)) ❸

۴۰۴: اور دارمی نے ابوسعید خدری عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے، اور اس کے شروع میں اضافہ کیا ہے: ”جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔“

٤٠٥: وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ، قَالَ: ((أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: ((بَيْنَ الْأَصَابِعِ)) ❹

۴۰۵: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے وضو کے متعلق بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وضو اچھی طرح کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور روزہ کی حالت کے علاوہ ناک میں پانی خوب چڑھاؤ۔“ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ اور دارمی نے ((بَيْنَ الْأَصَابِعِ)) تک روایت کیا ہے۔

٤٠٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❺

۴۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔“ ترمذی، ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٠٧: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❻

۴۰۷: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو اپنی چھوٹی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کو خوب ملتے۔

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٢٥) و ابن ماجه (٣٩٨) [وله شاهد حسن عند ابن ماجه: ٣٩٧، يأتي: ٤٠٤]۔

❷ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤١٨ ح ٩٤٠٨) وأبو داود (١٠١) [وابن ماجه: ٣٩٩]۔

❸ **حسن**، رواه الدارمي (١/ ١٧٦ ح ٦٩٧ وسنده حسن [ابن ماجه: ٣٩٧])۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (١٤٢) والترمذي (٧٨٨ وقال: حسن صحيح) والنسائي (١/ ٦٦ ح ٨٧، ١/ ٧٩ ح ١١٤) و ابن ماجه (٤٠٧، ٤٤٨) والدارمي (١/ ١٧٩ ح ٧١١) [وصححه ابن خزيمة (١٥٠، ١٦٨) وابن حبان (الموارد: ١٥٩) والحاكم (١/ ١٤٧، ١٤٨) ووافقه الذهبي۔]

❺ **حسن**، رواه الترمذي (٣٩) وابن ماجه (٤٤٧)۔

❻ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٠ وقال: حسن غريب.) وأبو داود (١٤٨) وابن ماجه (٤٤٦)۔

٤٠٨: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ، فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ، فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ: ((هٰكَذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے تو چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے اور اس سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے، اور فرماتے: ''میرے رب نے مجھے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔''

٤٠٩: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۴۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

٤١٠: وَعَنْ أَبِيْ حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❸

۴۱۰: ابوحیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو اپنے ہاتھ دھوئے اور انہیں خوب اچھی طرح صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، تین بار ناک صاف کی، تین بار چہرہ دھویا، تین بار بازو دھوئے، ایک مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا، پھر فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کا وضو کیسے تھا۔

٤١١: وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❹

۴۱۱: عبد خیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جب علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا تو ہم بیٹھے انہیں دیکھ رہے تھے، چنانچہ انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا (اور اس سے پانی لے کر) اپنے منہ اور ناک میں ڈالا پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کی، آپ نے تین مرتبہ ایسے ہی کیا، پھر فرمایا: جسے پسند ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھے تو یہ آپ کا وضو ہے۔

٤١٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ، فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❺

۴۱۲: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، اور آپ نے تین مرتبہ ایسے ہی کیا۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٥) ☆ الوليد بن زوران لين الحديث و عند الحاكم طريق آخر (١/ ١٤٩ ح ٥٢٩) وفيه الزهري مدلس وعنعن وللحديث طريق آخر عند الحاكم (٥٣٠) وقال أبو حاتم الرازي: الخطأ من مروان (بن محمد الطاطري).. (انظر علل الحديث: ١٦)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (٣١ وقال: هذا حديث حسن صحيح.) والدارمي (١/ ١٧٩ ح ٧١٠) [وابن ماجه: ٤٣٠] ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٨) والنسائي (١/ ٧٠، ٧١ ح ٩٦) [وأبو داود: ١١٦] ❹ **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (١/ ١٧٨ ح ٧٠٧) [والنسائي ١/ ٦٧ ح ٩١]۔
❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١١٩) والترمذي (٢٨ وقال: حسن غريب.) [وهو متفق عليه/ رواه البخاري (١٩١) ومسلم (٢٣٥)]

٤١٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَاُذُنَيْهِ: بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ، وَظَاهِرَهُمَا بِإِبْهَامَيْهِ. ❶ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۴۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا، اور آپ نے کانوں کے اندر کے حصوں کا شہادت کی انگلیوں سے اور باہر کے حصوں کا انگوٹھوں سے مسح کیا۔

٤١٤: وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا رَأَتِ النَّبِیَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ، قَالَتْ: فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ، وَصُدْغَيْهِ، وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَفِي رِوَايَةٍ: اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى، وَاَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ ❷

۴۱۴: ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے کہا: آپ نے اپنے سر کی اگلی جانب اور پچھلی جانب (پورے سر) کا، دونوں کنپٹیوں اور دونوں کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے وضو کیا تو اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔ ابوداود، ترمذی نے پہلی روایت بیان کی جبکہ احمد اور ابن ماجہ نے دوسری۔

٤١٥: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَأَى النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ، وَاَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ ❸

۴۱۵: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور یہ کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ لگے ہوئے پانی کے علاوہ الگ پانی سے سر کا مسح کیا۔ ترمذی جبکہ مسلم نے کچھ زوائد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٤١٦: وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ، وَقَالَ: ((**اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ**)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَذَكَرَا: قَالَ حَمَّادٌ: لَا اَدْرِيْ: ((**اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ**)) مِنْ قَوْلِ اَبِي اُمَامَةَ اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. ❹

۴۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: آپ ﷺ دونوں گوشۂ چشم (دونوں آنکھوں کے ناک سے ملنے والے حصے) کا مسح کیا کرتے تھے، نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''کان سر کا حصہ ہیں۔''
اور دونوں (امام ابوداود اور امام ترمذی) نے ذکر کیا کہ حماد نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ ''کان سر کا حصہ ہیں۔'' یہ ابوامامہ کا قول ہے یا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

٤١٧: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَاَرَاهُ ثَلَاثًا، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((**هٰكَذَا الْوُضُوْءُ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ**)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

❶ **إسناده حسن**، رواه النسائي (١/ ٧٤ ح ١٠٢) [والترمذي (٣٦) وابن ماجه (٤٣٩)]۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبوداود (١٢٩، [١٣١ حسن]) والترمذي (٣٤) وأحمد (٦/ ٣٥٩ ح ٢٧٥٥٩) و ابن ماجه (٤٤١) ☆ عبدالله بن محمد بن عقيل: ضعيف ضعفه الجمهور كما حققته في تحقيق سنن أبي داود (١٢٨) وقوله: "وصدغيه" لم أجد له شاهدًا والباقي حسن بالشواهد، رواية الترمذي وابن ماجه: حسنة بالشواهد۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٥ وقال: حسن صحيح) ومسلم (١٩/ ٢٣٦)۔

❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (٤٤٤) وأبو داود (١٣٤) والترمذي (٣٧ وأعله) [وللحديث شواهد وهو بها حسن]۔

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ [1]

۴۱۷: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے وضو کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ اعضائے وضو دھو کر اسے دکھائے، پھر فرمایا: ''اس طرح (مکمل) وضو ہے، پس جس نے اس سے زیادہ مرتبہ کیا اس نے برا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔'' نسائی، ابن ماجہ جبکہ ابوداؤد نے اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

٤١٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ، قَالَ: اَیْ بُنَیَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِی هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِی الطُّهُوْرِ وَالدُّعَآءِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۱۸: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کے دائیں طرف سفید محل کی درخواست کرتا ہوں، تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! اللہ سے جنت کی درخواست کرو اور جہنم سے اس کی پناہ طلب کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو وضو (کے اعضاء دھونے) اور دعا کرنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔''

٤١٩: وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ: اَلْوَلَهَانُ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ، لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ خَارِجَةَ، وَهُوَلَيْسَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا. [3]

۴۱۹: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوران وضو وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام ''ولہان'' ہے، چنانچہ پانی کے استعمال کے وقت وسوسوں سے بچو۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند محدثین کے نزدیک قوی نہیں، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ خارجہ (راوی) کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوع روایت کیا ہے، جبکہ وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں۔

٤٢٠: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۴۲۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا تو اپنے کپڑے کے کنارے سے اپنے چہرے کو صاف کیا۔

٤٢١: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ. رَوَاهُ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (١/ ٨٨ ح ١٤٠) وابن ماجه (٤٢٢) وأبو داود (١٣٥) [وابن خزيمه: ١٧٤]۔

[2] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٨٧ ح ١٦٩٢٤) وأبو داود (٩٦) وابن ماجه (٣٨٦٤) [وصححه ابن حبان (الموارد: ١٧١، ١٧٢) والحاكم (١/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٥٧) وابن ماجه (٤٢١) ☆ خارجة بن مصعب: متروك مدلس عن الكذابين.

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٤ وضعفه) ☆ رشدين وعبدالرحمٰن بن أنعم ضعيفان۔

التِرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ، وَاَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ [1]

۴۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا، آپ اس کے ساتھ وضو کے بعد اپنے اعضاء صاف کیا کرتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث صحیح نہیں، ابومعاذ راوی، محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٢: عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ۔ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ۔ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا، قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۲۲: ثابت بن ابوصفیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوجعفر محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ وضو کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

٤٢٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ: ((هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ)) [3]

۴۲۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو کیا اور فرمایا: ''وہ نور پر نور (سونے پر سہاگہ) ہے۔''

٤٢٤: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ)) رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ، وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِيْ شَرْحِ مُسْلِمٍ [4]

۴۲۴: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا: ''یہ میرا، مجھ سے پہلے انبیا علیہم السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔ رزین نے دونوں روایتیں کیں، جبکہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں دوسری روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

٤٢٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ يُحْدِثْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [5]

۴۲۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے، جبکہ ہمارے کسی کے لیے (پہلا) وضو کافی رہتا ہے جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔

٤٢٦: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ: قُلْتُ: لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ، عَمَّنْ اَخَذَهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْهُ اَسْمَآءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٣) ☆ أبو معاذ سليمان بن أرقم: ضعيف۔

[2] **سنده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٤٥) وابن ماجه (٤١٠) ☆ ثابت بن أبي صفية ضعيف رافضي وحديث البخاري (١٥٧، ١٥٨، ١٥٩) يغني عن هذا الحديث۔ [3] لا أصل له، رواه رزين (لم أجده) ☆ وانظر الترغيب والترهيب (١/ ١٦٣ ح ٣١٥) للمنذري، وتخريج احياء علوم الدين للعراقي (١/ ١٣٥)۔

[4] **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) وضعفه النووي في شرح صحيح مسلم (٣/ ١١٤) [وروه ابن ماجه (٤١٩ فيه عبدالرحيم بن زيد العمي كذاب وأبوه ضعيف ومعاوية بن قرة: لم يلق ابن عمر، و ٤٢٠ وسنده ضعيف) وللحديث شواهد ضعيفة.] [5] **صحيح**، رواه الدارمي (١/ ١٨٣ ح ٧٢٦) [والبخاري: ٢١٤]۔

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِی عَامِرٍ الْغَسِیْلَ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْغَیْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذَالِكَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ، قَالَ: فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ یَرَی اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰی ذَالِكَ، فَفَعَلَهٗ حَتّٰی مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۲۶: محمد بن یحییٰ بن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے کہا: کیا تم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ قطع نظر اس کے کہ وہ پہلے ہی باوضو تھے یا بے وضو نیز انہوں نے یہ مسئلہ کہاں سے لیا ہے؟ انہوں نے کہا: اسماء بنت زید بن خطاب نے انہیں حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر الغسیل نے انہیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کو وضو ہونے یا وضو نہ ہونے ہر دو صورتوں میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ گراں گزرا تو آپ کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا گیا اور وضو کا حکم ختم کر دیا گیا البتہ وضو نہ ہونے کی صورت میں وضو کرنے کا حکم باقی رہا، راوی بیان کرتے ہیں، عبداللہ رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ انہیں ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنے کی استطاعت حاصل ہے لہٰذا وہ مرتے دم تک اس پر عمل پیرا رہے۔

٤٢٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ یَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: ((مَاهٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ؟!)) قَالَ: اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَاِنْ كُنْتَ عَلٰی نَهْرٍ جَارٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۲۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''سعد! یہ کیسا اسراف ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: کیا وضو کرنے میں بھی اسراف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، خواہ تم نہر رواں پر ہوں۔''

٤٢٨: وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ یُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ یَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، لَمْ یُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ)) [3]

۴۲۸: ابوہریرہ، ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے وضو کیا اور بسم اللہ پڑھی اس نے اپنا پورا جسم پاک کر لیا، اور جو شخص وضو کرے لیکن بسم اللہ نہ پڑھے تو وہ صرف اعضائے وضو ہی پاک کرتا ہے۔''

٤٢٩: وَعَنْ اَبِی رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِی اِصْبَعِهٖ. رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِیُّ، وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِیْرَ [4]

۴۲۹: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے وضو کرتے تو آپ اپنی انگوٹھی کو انگلی میں ہلاتے تھے۔ دونوں روایتوں کو دارقطنی نے روایت کیا ہے، اور ابن ماجہ نے آخری کو روایت کیا ہے۔

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٥ ح ٢٢٣٠٦) [وأبو داود (٤٨) وصححه ابن خزيمة (١٥) والحاكم على شرط مسلم (١/ ١٥٦) ووافقه الذهبي.] [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٢١ ح ٧٠٦٥) وابن ماجه (٤٢٥) [وضعفه البوصيري في الزوائد.] ☆ عبدالله بن لهيعة مدلس وعنعن۔ [3] **ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٧٣۔ ٧٥) ☆ حديث أبي هريرة: رواه الدارقطني (١/ ٧٤ ح ٢٢٩) فيه مرداس بن محمد ضعيف۔ حديث ابن مسعود: رواه الدارقطني (١/ ٧٤ ح ٢٢٨) فيه يحيى بن هاشم ضعيف۔ حديث ابن عمر: رواه الدارقطني (ح ٢٣٠) فيه عبدالله بن حكيم أبو بكر الداهري وهو ضعيف جدًا۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٨٣ وقال: معمر (بن محمد بن عبيدالله) وأبوه ضعيفان ولا يصح هذا) وابن ماجه (٤٤٩ وقال البوصيري: هذا إسناد ضعيف لضعف معمر وأبيه۔)

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۴۳۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اس (یعنی اپنی اہلیہ) کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے، پھر اسے مشقت میں مبتلا (یعنی جماع) کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال نہ ہو۔''

۴۳۱: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. قَالَ الشَّیْخُ الْإِمَامُ مُحْیِ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ [2]

۴۳۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی (غسل) پانی (منی کے نکلنے) سے ہے۔'' مسلم۔ الشیخ الامام محی السنہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث منسوخ ہے۔

۴۳۲: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِی الاِحْتِلَامِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ [3]

۴۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پانی پانی سے ہے، یہ احتلام کے بارے میں ہے۔ ترمذی، اور میں نے اسے صحیحین میں نہیں پایا۔

۴۳۳: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ رضی اللہ عنہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ)) فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ، فَبِمَ یُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۴۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بے شک اللہ حق بات سے نہیں شرماتا، جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل کرنا واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، جب وہ پانی (منی کے آثار) دیکھے۔'' (یہ سن کر) ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، تو پھر اس کا بچہ اس سے کیسے مشابہت اختیار کرتا؟''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٩١) ومسلم (٨٧/ ٣٤٨)۔

[2] رواه مسلم (٨١، ٨٠/ ٣٤٣) ☆ وانظر شرح السنة لمحيي السنة البغوي (٢/ ٦ بعد ح ٢٤٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٢) ☆ فيه شريك القاضي مدلس وعنعن و باقی السند حسن۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (١٣٠) ومسلم (٣٢/ ٣١٣)۔

٤٣٤: وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا: ((اَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ، وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ، فَمَنْ اَيُّهُمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ)) ❶

۴۳۴: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ام سُلیم رضی اللہ عنہا کے طریق سے جو روایت بیان کی ہے اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''آدمی کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے، جبکہ عورت کا پانی پتلا زرد ہوتا ہے، پس ان دونوں میں سے جس کا پانی غالب آجائے یا سبقت لے جائے تو بچے کی مشابہت اسی پر ہو جاتی ہے۔''

٤٣٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ. ❷

۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت فرماتے تو آپ سب سے پہلے ہاتھ دھوتے، پھر وضو فرماتے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور اس سے اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالتے، پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہاتے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ غسل فرماتے تو آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے دھوتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرم گاہ کو دھوتے، پھر وضو فرماتے۔

٤٣٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رضی اللہ عنہا وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ، فَغَسَلَ فَرْجَهٗ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَاْسِهٖ، وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ، ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَاْخُذْهُ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ ❸

۴۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے لیے غسل کرنے کے لیے پانی رکھا، اور ایک کپڑے سے آپ پر پردہ کیا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا تو انہیں دھویا، پھر آپ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا تو انہیں دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرم گاہ کو دھویا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر ملا اور اسے دھویا، پھر آپ نے کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اپنا چہرہ اور بازو دھوئے، پھر سر پر پانی ڈالا، اور سارے جسم پر پانی بہایا، پھر آپ ﷺ نے اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں دھوئے، میں نے آپ کو کپڑا دیا لیکن آپ نے نہ لیا، پھر آپ ﷺ ہاتھوں سے پانی صاف کرتے تشریف لے گئے۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

---

❶ رواه مسلم (٣٠/ ٣١١)۔
❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨) و مسلم (٣٥/ ٣١٦)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٦) و مسلم (٣٧/ ٣١٧)۔

٤٣٧ : وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَ: ((خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا)) قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ: ((تَطَهَّرِيْ بِهَا)) قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ! تَطَهَّرِيْ بِهَا)) فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ: تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انصار کی ایک خاتون نے غسل حیض کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بتایا کہ وہ کیسے غسل کرے گی، پھر فرمایا: ''کستوری لگا ہوا روئی کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت حاصل کرو۔'' اس نے عرض کیا: میں اس سے کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے طہارت حاصل کرو۔'' اس نے پھر عرض کیا: میں اس سے کیسے طہارت حاصل کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اس سے طہارت حاصل کرو۔'' (عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) پس میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور بتایا: اسے خون کی جگہ (شرم گاہ) پر رکھ لے۔

٤٣٨ : وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: ((لَا، إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيَ عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ، فَتَطْهُرِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۳۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ میں اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھتی ہوں، تو کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھول دیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالو، پھر اپنے جسم پر پانی بہالو، پس تم پاک ہو جاؤ گی۔''

٤٣٩ : وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد (تقریباً چھ سو گرام/ملی لیٹر) سے وضو اور ایک صاع (چار مُد) سے پانچ مُد تک پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔

٤٤٠ : وَعَنْ مُعَاذَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ، فَيُبَادِرُنِيْ، حَتَّى أَقُوْلَ: دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ، قَالَتْ: وَهُمَا جُنُبَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۴۰: معاذہ بیان کرتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے، جو کہ ہمارے درمیان ہوتا تھا، غسل کیا کرتے تھے، آپ مجھ سے جلدی فرماتے تھے حتیٰ کہ میں کہتی: میرے لیے (پانی) رہنے دیں، میرے لیے رہنے دیں، جبکہ وہ دونوں جنبی ہوتے تھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٤) ومسلم (٦٠/ ٣٣٢)۔

[2] رواه مسلم (٥٨/ ٣٣٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠١) ومسلم (٥١/ ٣٢٥)۔

[4] متفق عليه، [رواه البخاري (٢٥٠) من حديث عروة عنها] و مسلم (٤٦/ ٣٢١)۔

الفَصْلُ الثَّانِي
فصل ثانی

٤٤١: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ: ((يَغْتَسِلُ)) وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَرَى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا، قَالَ: ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)) قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرَى ذَالِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ ((نَعَمْ، اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، اِلٰى قَوْلِهٖ: ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)). [1]

۴۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا جو (اپنے جسم یا کپڑوں پر) نمی پاتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ غسل کرے گا۔“ اور پھر اس شخص کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا جو سمجھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے لیکن وہ کوئی نمی نہیں پاتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس پر غسل لازم نہیں۔“ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا آپ عورت پر بھی یہ غسل واجب سمجھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں، کیونکہ عورتیں بھی (تخلیق وطبع میں) مردوں کی طرح ہیں۔“ ترمذی، ابوداؤد، دارمی اور ابن ماجہ نے ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)) تک روایت کیا ہے۔

٤٤٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ)) فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاغْتَسَلْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مرد کی شرم گاہ عورت کی شرم گاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا تو ہم نے غسل کیا۔

٤٤٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ، فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ، وَانْقُوا الْبَشَرَةَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهٍ الرَّاوِيْ، وَهُوَ شَيْخٌ، لَيْسَ بِذَالِكَ. [3]

۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر بال کے نیچے جنابت ہے، بال دھوؤ اور جسم کو صاف کرو۔“ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، حارث بن وجیہ راوی عمر رسیدہ ہے، اور اس کی روایت کی توثیق نہیں کی جا سکتی۔

٤٤٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ)) قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٣ وأعله) وأبو داود (٢٣٦) والدارمي (١/ ١٩٥، ١٩٦ ح ٧٧١) وابن ماجه (٦١٢) ☆ عبدالله العمري ضعيف عن غير نافع ولبعض الحديث شواهد عند مسلم (٣١٤) وغيره۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٠٨، ١٠٩ وقال: حسن صحيح۔) وابن ماجه (٦٠٨) [وصححه ابن حبان الإحسان: ١١٧٢]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٨) والترمذي (١٠٦) وابن ماجه (٥٩٧) ☆ الحارث بن وجيه: ضعيف۔

اَبُوْدَاوُدَ، وَاَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ [1]

۴۴۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بال برابر جائے جنابت چھوڑ دی اور اسے نہ دھویا تو اسے جہنم میں اس اس طرح کی سزا دی جائے گی۔'' علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسی لیے اپنا سر منڈا لیا، میں نے اسی لیے اپنا سر منڈا لیا، میں نے اسی لیے اپنا سر منڈا لیا یہ جملہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ابوداؤد، احمد، دارمی۔
البتہ ان دونوں (احمد اور دارمی) نے ''میں نے اسی لیے اپنا سر منڈا لیا'' کا تکرار ذکر نہیں کیا۔

٤٤٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

٤٤٦: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ، وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطمی سے اپنا سر دھویا کرتے تھے جبکہ آپ جنبی ہوتے تھے، آپ اسی پر اکتفا فرماتے اور اس پر پانی نہیں ڈالتے تھے۔

٤٤٧: وَعَنْ يَعْلٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ، فَلْيَسْتَتِرْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.
وَفِيْ رِوَايَتِهٖ، قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ سِتِّيْرٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ)) [4]

۴۴۷: یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو کھلے میدان میں (عریاں) غسل کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بے شک اللہ حیادار، پردہ پوشی کرنے والا ہے، وہ حیاداری اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے، پس جب تم میں سے کوئی نہائے تو وہ پردہ کرے۔'' ابوداؤد، نسائی۔
اور نسائی کی ایک روایت میں ہے: ''بے شک اللہ پردہ پوشی کرنے والا ہے، پس جب تم میں سے کوئی غسل کرنا چاہے تو وہ کسی چیز سے پردہ کرلے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٤٩) وأحمد (١/ ٩٤ ح ٧٢٧، ١/ ١٠١ ح ١١٢١) والدارمي (١/ ١٩٢ ح ٧٥٧) [وابن ماجه (٥٩٩)] ☆ حماد بن سلمة سمع من عطاء بن السائب قبل اختلاطه عند الجمهور. وصححه الحافظ ابن حجر في التلخيص الحبير (١/ ١٤٢) و ذكر كلامًا۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٠) والترمذي (١٠٧) والنسائي (١/ ١٣٧ ح ٢٥٣) وابن ماجه (٥٧٩) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٥٣) ووافقه الذهبي.]
☆ أبو إسحاق السبيعي مدلس ولم يصرح بالسماع في هذا اللفظ۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٦) ☆ رجل من بني سواءة: مجهول۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٠١٢) والنسائي (١/ ٢٠٠ ح ٤٠٦)۔ ☆ بين عطاء ويعلى: صفوان بن يعلى كما بينته في نيل المقصود (١٨١٩)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٤٨: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا [1] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

۴۴۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ پانی (غسل)، پانی (انزال) کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، اس بارے میں شروع اسلام میں رخصت تھی، پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

٤٤٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ، فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاَكَ**)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۴۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میں نے غسل جنابت کیا اور میں نے نماز فجر ادا کی، پھر میں نے ناخن برابر جگہ خشک دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اپنا گیلا ہاتھ اس پر پھیر دیتے تو وہ تمہارے لیے کافی ہوتا۔''

٤٥٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلُ، حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا، وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً، وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نمازیں پچاس تھیں، غسل جنابت سات مرتبہ تھا، کپڑے سے پیشاب دھونا بھی سات مرتبہ تھا، رسول اللہ ﷺ مسلسل (تخفیف کے لیے اپنے رب سے) سوال کرتے رہے حتیٰ کہ نمازیں پانچ، غسل جنابت ایک مرتبہ اور پیشاب کی وجہ سے کپڑے کا دھونا ایک مرتبہ کر دیا گیا۔

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١١٠) وأبو داود (٢١٤) والدارمي (١/ ١٩٤ ح ٧٦٥) [وابن ماجه (٦٠٩) وابن خزيمة (٢٢٦)]۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٦٦٤)۔ ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف محمد بن عبيدالله العرزمي" وهو متروك كما في التقريب۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٧) ☆ أيوب بن جابر: ضعيف۔

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ

جنبی شخص سے میل جول رکھنے اور اس کے لیے مباح امور کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٥١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَخَذَ بِيَدِیْ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ، فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ، فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ، وَهُوَ قَاعِدٌ، فَقَالَ: ((اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ؟!)) فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ)) هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ، وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ لَقِيْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ، وَكَذَا الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى. [1]

۴۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں اس وقت جنبی تھا، پس آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑا تو میں نے آپ کے ساتھ چلنا شروع کیا حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے تو میں وہاں سے چپکے سے اٹھا اور گھر آ کر غسل کر کے پھر خدمت میں حاضر ہوا تو آپ وہیں تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟'' میں نے عرض کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! مومن نجس نہیں ہوتا۔'' یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔ اور مسلم کی روایت بھی اس کے ہم معنی ہے۔ اور انہوں نے ''میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا'' کے بعد درج ذیل الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے: ''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے تھے تو میں جنبی تھا، پس میں نے غسل کیے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نشین ہونا ناپسند کیا۔'' بخاری کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے۔

٤٥٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَوَضَّأْ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ رات کو جنبی ہو جاتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''وضو کر، استنجا کر اور سو جا۔''

٤٥٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ، تَوَضَّاَ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے اور آپ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ نماز کے وضو جیسا وضو فرماتے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٨٥) ومسلم (١١٥/ ٣٧١)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٢٩٠) ومسلم (٢٥/ ٣٠٦)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٢٨٨) ومسلم (٢٢/ ٣٠٥)۔

٤٥٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهٗ، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ، فَلْیَتَوَضَّأْ بَیْنَهُمَا وُضُوْءً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ سے جماع کرے اور پھر وہ دوبارہ جماع کرنا چاہے تو وہ ان دونوں کے درمیان وضو کرلے۔''

٤٥٥: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۵۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے پاس غسل واحد کے ساتھ چکر لگالیا کرتے تھے۔

٤٥٦: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَذْکُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

وَحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ سَنَذْکُرُهٗ فِیْ کِتَابِ الْاَطْعِمَةِ. اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۴۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ہم ان شاءاللہ تعالیٰ، کتاب الاطعمہ میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٤٥٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ جَفْنَةٍ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا، فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَآءَ لَا یُجْنِبُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَهٗ. ❹

۴۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ نے ایک ٹب میں غسل کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کرنا چاہا تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں تو جنبی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی جنبی نہیں ہوتا۔'' ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ جبکہ دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٤٥٨: وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ، عَنْهُ، عَنْ مَیْمُوْنَةَ، بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ. ❺

۴۵۸: شرح السنہ میں میمونہ عن ابن عباس، مصابیح کے الفاظ سے مروی ہے۔

٤٥٩: وَعَنْ عَآئِشَةَ ﷺ قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ یَسْتَدْفِئُ بِیْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ. رَوَاهُ ابْنُ

---

❶ رواه مسلم (٢٧/ ٣٠٨)۔ ❷ رواه مسلم (٢٨/ ٣٠٩)۔

❸ رواه مسلم (١١٧/ ٣٧٣) ٥ حديث ابن عباس، يأتي (٤٢٠٩)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٥ وقال: حسن صحيح ـ) وأبو داود (٦٨) وابن ماجه (٣٧٠) والدارمي (١/ ١٨٧ ح ٧٤٠) ☆ سلسلة سماك بن حرب عن عكرمة سلسلة ضعيفة ـ

❺ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٢/ ٢٧ ح ٢٥٩ من رواية سماك عن عكرمة) [وأصله عند ابن ماجه (٣٧٢) سماك عن عكرمة] ☆ وانظر الحديث السابق لعلته .

مَاجَةَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ، بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ. [1]

۴۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کیا کرتے پھر آپ مجھ سے گرمائش حاصل کرتے جبکہ میں نے ابھی غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ ابن ماجہ، ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٤٦٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ- أَوْ يَحْجُزُهُ- عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ. [2]

۴۶۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو ہمیں قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے اور جنابت کے علاوہ کوئی اور چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سے مانع نہیں تھی۔ابوداود، نسائی، جبکہ ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٤٦١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حائضہ اور جنبی شخص قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔“

٤٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان گھروں کے دروازے مسجد کے دوسری طرف کرلو، کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال قرار نہیں دیتا۔“

٤٦٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [5]

۴۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس گھر میں تصویر، کتا اور جنبی ہوں وہاں (رحمت و برکت کے) فرشتے نہیں جاتے۔“

٤٦٤: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيْفَةُ الْكَافِرِ،**

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٥٨٠) والترمذي (١٢٣ وقال: ليس بإسناده بأس!) والبغوي في شرح السنة (٢/ ٣٠، ٣١) ☆ حريث بن أبي مطر: ضعيف۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٢٩) والنسائي (١/ ١٤٤ ح ٢٦٦) وابن ماجه (٥٩٤) [والترمذي: ١٤٦ وصححه] ☆ أعلّ هذا الحديث بما لا يقدح والحق أنه من قبيل الحسن، و صححه ابن خزيمة (٢٠٨) وابن حبان (١٩٢، ١٩٣) وابن الجارود (٩٤) والحاكم (٤/ ١٠٧) ووافقه الذهبي وللحديث شواهد وقال الحافظ ابن حجر: "والحق أنه من قبيل الحسن يصلح للحجة" (فتح الباري ١/ ٤٠٨ ح ٣٠٥)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣١، ونقل عن البخاري قال: إن إسماعيل بن عياش يروي عن أهل الحجاز وأهل العراق أحاديث مناكير.) [وابن ماجه: ٥٩٥] ☆ روايات إسماعيل بن عياش عن الحجازيين ضعيفة و هذه منها۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٢) [وصححه ابن خزيمة: ١٣٢٧] ☆ لا ينزل حديث جسرة عن درجة الحسن وأخطأ من ضعف هذا السند۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٢٧) والنسائي (١/ ١٤١ ح ٢٦٢) [وابن ماجه (٣٦٥٠) وصححه ابن حبان (الإحسان: ١٢٠٢) والحاكم (١/ ١٧١) ووافقه الذهبي.] ☆ و أعل بما لا يقدح.

وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخُلُوْقِ، وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ يَتَوَضَّأَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۴: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ہیں کہ (رحمت و برکت کے) فرشتے ان کے قریب بھی نہیں جاتے، کافر کی لاش، خلوق (زعفران کی خوشبو) سے لتھڑے ہوئے شخص اور جنبی الا یہ کہ وہ وضو کر لے۔''

٤٦٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: اَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ [2]

۴۶۵: عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے نام جو خط لکھا اس میں تحریر تھا: ''صرف پاک شخص ہی قرآن کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔''

٤٦٦: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فِيْ حَاجَةٍ، فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ، وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهٖ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِيْ سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ، فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ، ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً، فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ، وَقَالَ: ((اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۶۶: نافع بیان کرتے ہیں، میں کسی کام کی غرض سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا، پس جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا کام مکمل کر لیا تو انہوں نے اس دن ایک حدیث سنائی کہ ایک آدمی کسی گلی سے گزر رہا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا جبکہ آپ بول و براز سے فارغ ہو کر آ رہے تھے، اس شخص نے آپ کو سلام کیا، لیکن آپ نے اسے جواب نہ دیا، حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ آدمی گلی میں سے اوجھل ہو جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور انہیں اپنے چہرے پر ملا، پھر دوبارہ ہاتھ مارے تو انہیں بازوؤں پر مل لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے سلام کا جواب دیا، اور فرمایا: ''تمہارے سلام کا جواب دینے میں صرف یہی ایک رکاوٹ تھی کہ میں اس وقت باوضو نہیں تھا۔''

٤٦٧: وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ رضي الله عنه اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّأَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، وَقَالَ: ((اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: حَتّٰى تَوَضَّأَ وَقَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ. [4]

۴۶۷: مہاجر قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے، پس انہوں

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٨٠) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند البزار (كشف الأستار ١/ ٣٥٥) وغيره۔ [2] **حسن**، رواه مالك في الموطأ (١/ ١٩٩ ح ٤٧٠) والدارقطني (١/ ١٢١، ١٢٢)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣٠) ☆ محمد بن ثابت العبدي: ضعيف ضعفه الجمهور، والخبر منكر۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه أبوداود (١٧) والنسائي (١/ ٣٧ ح ٣٨) [وابن ماجه (٣٥٠) وصححه ابن خزيمة (٢٠٦) وابن حبان (الموارد: ١٨٩) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٦٧، ٣/ ٤٧٩) ووافقه الذهبي (!)] ☆ الزهري عنعن وللحديث شواهد دون قوله: حتى توضأ۔

نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے وضو کر لینے تک سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ ﷺ نے اس سے معذرت کی اور فرمایا: ''میں نے وضو کے بغیر اللہ کا ذکر کرنا ناپسند کیا۔'' ابوداؤد۔

اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ((حتی توضأ)) تک روایت کیا، اور فرمایا: جب آپ ﷺ نے وضو کیا تو اس کے سلام کا جواب دیا۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٨: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْنُبُ، ثُمَّ يَنَامُ، ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۴۶۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جنبی ہو جاتے، پھر سو جاتے، پھر بیدار ہوتے اور پھر سو جاتے۔

٤٦٩: وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ، فَسَأَلَنِيْ، فَقُلْتُ: لَا أَدْرِيْ، فَقَالَ: لَا أُمَّ لَكَ، وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِيَ؟ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۶۹: شعبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابن عباس رضی اللہ عنہما غسل جنابت کرتے تو وہ سات مرتبہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے، پھر شرم گاہ دھوتے، پس وہ یہ بھول گئے کہ انہوں نے کتنی مرتبہ پانی ڈالا، انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا: میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا: تیری ماں نہ رہے، تمہیں کس نے روکا کہ تم نہ جانو، پھر وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے، پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے، پھر فرماتے: رسول اللہ ﷺ اسی طرح غسل کیا کرتے تھے۔

٤٧٠: وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ، وَعِنْدَ هٰذِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَّاحِدًا آخِرًا؟ قَالَ: ((هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۷۰: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز اپنی ازواج مطہرات کے پاس گئے، اور ہر ایک کے پاس جاتے وقت غسل فرمایا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہ آپ سب سے آخر پر ایک ہی غسل فرما لیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ زیادہ پاکیزہ، زیادہ اچھا اور زیادہ صاف ہے۔''

٤٧١: وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: أَوْ قَالَ: ((بِسُؤْرِهَا)) وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [4]

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٨ ح ٢٧٠٨٧) ☆ شريك القاضي: مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٦) ☆ شعبة مولى ابن عباس: ضعيف ضعفه الجمهور۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ٨ ح ٢٤٣٦٣) وأبو داود (٢١٩) [وابن ماجه: ٥٩٠]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨٢) وابن ماجه (٣٧٣) والترمذي (٦٤) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ١٢٥٧)]۔

۴۷۱: حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی اور انہوں نے کچھ اضافہ نقل کیا، یا فرمایا: ''اس کے جوٹھے سے۔'' اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٢: وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِيْنَ، كَمَا صَحِبَهُ أَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ)) زَادَ مُسَدَّدٌ: ((وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِيْ أَوَّلِهِ: ((نَهٰى أَنْ يَّمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهِ)) [1]

۴۷۲: حمید الحمیری بیان کرتے ہیں، میں ایک آدمی سے ملا جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چار سالہ صحبت کا شرف حاصل تھا، اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے اور مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا۔'' مسدد نے اضافہ نقل کیا: ''چاہیے کہ دونوں اکٹھے چلو بھریں۔'' ابوداؤد، نسائی۔

اور امام احمد نے اس کے شروع میں یہ اضافہ نقل کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کنگھی کرنے یا غسل خانے میں پیشاب کرنے سے ہمیں منع فرمایا۔

٤٧٣: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رضی اللہ عنہ. [2]

۴۷۳: ابن ماجہ نے اسے عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا ہے۔

---

[1] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٨١) والنسائي (١/ ١٣٠ ح ٢٣٩) وأحمد (٤/ ١١٤) [وصححه الحافظ في بلوغ المرام (٦) بتحقيقي]۔

[2] صحيح، رواه ابن ماجه (٣٧٤) [وانظر الحديث السابق: ٤٧٢] ☆ و أعل بما لا يقدح وللحديث شواهد۔

بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

پانی کے احکام کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

٤٧٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا يَجْرِیْ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: ((لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ)) قَالُوْا: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! قَالَ: يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا. [1]

۴۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں جو کہ بہتا نہ ہو، پیشاب نہ کرے، پھر وہ اس میں غسل کرے۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے۔ ”تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں غسل جنابت نہ کرے۔“ لوگوں نے پوچھا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! وہ کیسے کرے؟ فرمایا: وہ وہاں سے پانی لے اور (دوسری جگہ پر غسل کرے)۔

٤٧٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّبَالَ فِی الْمَآءِ الرَّاكِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۷۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

٤٧٦: وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَهَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِیْ، وَدَعَالِیْ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ، فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۷۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرا بھانجا مریض ہے، چنانچہ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کے لیے دعا کی، پھر آپ نے وضو کیا، تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا، پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے مابین چکور کے انڈے کی مثل مہر نبوت دیکھی۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٩) ومسلم (٩٦/ ٢٨٢) [الرواية الثانية في مصابيح السنة (٣٢٥) وصحيح مسلم (٩٧/ ٢٨٣)]

[2] رواه مسلم (٩٤/ ٢٨١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٠) ومسلم (١١١/ ٢٣٤٥)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٧٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِي أُخْرٰى لِأَبِي دَاوُدَ: ((فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ)). [1]

۴۷۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا جو جنگل میں ہو اور وہاں چوپائے اور درندے پانی پینے کے لیے آتے جاتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب پانی دو مٹکے (تقریباً ساڑھے چھ من) ہو تو وہ نجاست قبول نہیں کرتا۔'' احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، ابن ماجہ۔ اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے: ''وہ نجس نہیں ہوتا۔''

٤٧٨: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهَا الْحِيَضُ، وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ، وَالنَّتْنُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۴۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا گیا: کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضو کر لیا کریں جبکہ وہ ایسا کنواں ہے، جہاں حیض آلود کپڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک پانی پاک ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

٤٧٩: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۴۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اگر ہم اس سے وضو کرتے ہیں تو پھر پیاسے رہ جاتے ہیں، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

٤٨٠: وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ: ((مَا فِي إِدَاوَتِكَ؟))

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٢٧ ح ٤٨٠٣) وأبو داود (٦٣) والترمذي (٦٧) والنسائي (١/ ٤٦ ح ٥٢) والدارمي (١/ ١٨٧ ح ٧٣٨) وابن ماجه (٥١٧)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣١ ح ١١٢٧٧) والترمذي (٦٦ وقال: حديث حسن) و أبو داود (٦٦) والنسائي (١/ ١٧٤ ح ٣٢٧)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه مالك في الموطأ (١/ ٢٢ ح ٤٠) والترمذي (٦٩ وقال: حسن صحيح.) والنسائي (١/ ٥٠ ح ٥٩) وابن ماجه (٣٨٦) والدارمي (١/ ١٨٦ ح ٧٣٥) [وأبو داود: ٨٣]۔

قَالَ: قُلْتُ: نَبِيْذٌ، قَالَ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّمَآءٌ طُهُوْرٌ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَزَادَ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ: فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: اَبُوْزَيْدٍ مَجْهُوْلٌ [1]

۴۸۰: ابوزید، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس رات جن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہاری چھاگل میں کیا ہے؟'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: نبیذ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھجور عمدہ چیز ہے پانی پاک ہے۔'' ابوداؤد، امام احمد، اور امام ترمذی نے یہ اضافہ نقل کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: ابوزید مجہول ہے۔

٤٨١: وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۸۱: اور علقمہ سے صحیح سند سے ثابت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس رات جن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، میں اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔

٤٨٢: وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ۔ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ۔ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَسَكَبَتْ لَهٗ وَضُوْءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ، فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِیْ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۴۸۲: ابوقتادہ کے بیٹے کی اہلیہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے، کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو اس نے ان کے وضو کے لیے برتن میں پانی ڈالا، اتنے میں ایک بلی آ کر اس سے پینے لگی تو انہوں نے اس کے لیے برتن جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا، کبشہ بیان کرتی ہیں، انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں، تو انہوں نے فرمایا: بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟ وہ بیان کرتی ہیں، میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نجس نہیں، کیونکہ وہ تمہارے پاس کثرت سے آنے والے خادموں اور کثرت سے آنے والی لونڈیوں کے زمرے میں ہے۔''

٤٨٣: وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اُمِّهٖ، اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ: فَوَجَدْتُّهَا تُصَلِّيْ، فَاَشَارَتْ اِلَیَّ: اَنْ ضَعِيْهَا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ، فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا، اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ، فَقَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ)) وَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٤) وأحمد (١/ ٤٥٠ ح ٤٣٠١) والترمذي (٨٨) [وابن ماجه: ٣٨٤] ☆ أبو زيد: مجهول كما قال الترمذي وغيره۔ [2] رواه مسلم (١٥٢/ ٤٥٠)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه مالك في الموطأ (١/ ٢٢، ٢٣ ح ٤١) و أحمد (٥/ ٣٠٣ ح ٢٢٩٥٠) والترمذي (٩٢ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (٧٥) والنسائي (١/ ٥٥ ح ٦٨ وح ٣٤١) وابن ماجه (٣٦٧) والدارمي (١/ ١٨٦ ح ٧٣٦)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٧٦) ☆ أم داود بن صالح: لم أجد من وثقها۔

۴۸۳: داود بن صالح بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کے ہاتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہریسہ (حلیم کی طرح کا کھانا) بھیجا، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا تو انہوں نے اسے رکھ دینے کا مجھے اشارہ فرمایا، ایک بلی آئی اور اس نے اس میں سے کھالیا، جب عائشہ رضی اللہ عنہا نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے اسی جگہ سے کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا، اور انہوں نے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نجس نہیں، کیونکہ وہ تمہارے پاس کثرت سے آنے والے خادموں کے زمرے میں سے ہے۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٤٨٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ، قَالَ: ((نَعَمْ، وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۸۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا: کیا ہم گدھے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، درندوں کے بچے ہوئے (جوٹھے) پانی سے بھی۔''

٤٨٥: وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِیْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۸۵: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے برتن میں غسل کیا جس میں آٹے کا نشان تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٨٦: عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ خَرَجَ فِیْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا، فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ! هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ! لَا تُخْبِرْنَا، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَ تَرِدُ عَلَيْنَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۴۸۶: یحییٰ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کچھ سواروں کے ساتھ، جن میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، روانہ ہوئے حتیٰ کہ وہ ایک حوض پر پہنچے، تو عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حوض کے مالک! کیا تیرے حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حوض کے مالک! ہمیں نہ بتانا، کیونکہ درندوں کے بعد ہم پینے آجاتے ہیں، اور ہمارے بعد وہ آجاتے ہیں۔

٤٨٧: وَزَادَ رَزِيْنٌ، قَالَ: زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَهَا مَا اَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا، وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَنَا طُهُوْرٌ وَشَرَابٌ)). [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٢/ ٧١ ح ٢٨٧) ☆ فيه حصين والد داود وهو ضعيف، وإبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة الأشهلي ضعيف مشهور وله شاهد موقوف في الموطأ (يأتي: ٤٨٦)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه النسائي (١/ ١٣١ ح ٢٤١) وابن ماجه (٣٧٨) ☆ ابن أبي نجيح مدلس وعنعن وحديث النسائي (٤١٥ سنده حسن) يغني عنه ۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٢٣، ٢٤ ح ٤٢) ☆ في سماع يحيى بن عبدالرحمٰن بن حاطب من عمر رضي الله عنه نظر ۔ [4] لا أصل له، رواه رزين (لم أجده)۔

۴۸۷: رزین نے کہا: بعض راویوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو اِن (درندوں) کے پیٹ میں چلا گیا، وہ ان کا، اور جو بچ رہا وہ ہمارے لیے پاک ہے اور باعثِ طہارت اور پینے کے قابل ہے۔“

٤٨٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِیْ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا، فَقَالَ: ((**لَهَا مَا حَمَلَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا، وَلَنَا مَا غَبَرَ طُهُوْرٌ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۸۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ان تالابوں سے طہارت حاصل کرنے میں مسئلہ دریافت کیا گیا جہاں سے درندے، کتے اور گدھے پانی پیتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انہوں نے جو پی لیا وہ ان کا اور جو بچ گیا وہ ہمارے لیے پاک ہے۔“

٤٨٩: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَآءِ الْمُشَمَّسِ، فَاِنَّهُ یُوْرِثُ الْبَرَصَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ [2]

۴۸۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دھوپ سے گرم کیے گئے پانی سے غسل نہ کرو کیونکہ وہ برص (پھل بہری) کا مرض پیدا کرتا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٥١٩) ☆ فيه عبدالرحمٰن بن زيد بن أسلم وهو ضعيف جدًا، روى عن أبيه أحاديث موضوعة ـ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٣٩ ح ٨٥) [والبيهقي ١/ ٦] ☆ حسان بن أزهر: وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال ـ

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

نجاست دور کرنے کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٤٩٠: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ، فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: ((طُهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أُوْلَهُنَّ بِالتُّرَابِ)). [1]

۴۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا تمہارے کسی شخص کے برتن میں سے پی لے تو اسے سات مرتبہ دھوئے۔'' بخاری، مسلم۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''جب کتا تمہارے کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کی پاکیزگی اس طرح حاصل ہوگی کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے صاف کیا جائے۔''

٤٩١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ، أَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دیہاتی کھڑا ہوا تو اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، لوگ اسے ڈانٹنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہ کہو، اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو، کیونکہ تمہیں تو آسانی کے لیے بھیجا گیا، تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں۔''

٤٩٢: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَهْ مَهْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُزْرِمُوْهُ، دَعُوْهُ)) فَتَرَكُوْهُ حَتَّى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: ((إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ، وَالصَّلٰوةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)) أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَأَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَسَنَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٢) ومسلم (٩٠/ ٢٧٩) [والرواية الثانية في مصابيح السنة: ٣٣٩]۔

[2] رواه البخاري (٢٢٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) ومسلم (١٠٠/ ٢٨٥)۔

۴۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس اثنا میں ایک اعرابی آیا اور وہ کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: رک جا' رک جا' جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا پیشاب نہ روکو' اسے کچھ نہ کہو چھوڑ دو۔'' چنانچہ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے پیشاب کر لیا' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: ''یہ جو مساجد ہیں یہ پیشاب اور گندگی وغیرہ کے لیے موزوں نہیں' یہ تو اللہ کے ذکر' نماز اور قراءت قرآن کے لیے ہیں۔'' یا پھر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں میں سے کسی شخص کو حکم فرمایا تو وہ پانی کا ڈول لے آیا تو آپ نے وہ اس (پیشاب) پر بہا دیا۔

٤٩٣: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَءَیْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ، کَیْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰکُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَآءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِیْهِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۹۳: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا' اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے ناخنوں سے کھرچ لے پھر اسے پانی کے ساتھ دھوئے اور پھر اس (کپڑے) میں نماز پڑھے۔''

٤٩٤: وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ، فَقَالَتْ: کُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْ ثَوْبِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۴۹۴: سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے کپڑے کو لگ جانے والی منی کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھو دیا کرتی تھی' پس آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے' جبکہ دھونے کا نشان آپ کے کپڑے میں ہوتا۔

٤٩٥: وَعَنِ الْاَسْوَدِ، وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۹۵: اسود اور ہمام رحمۃ اللہ علیہما، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی رگڑ دیا کرتی تھی۔

٤٩٦: وَبِرِوَایَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا نَحْوُهُ، وَفِیْهِ: ثُمَّ یُصَلِّیْ فِیْهِ. [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٠٧) ومسلم (١١٠/ ٢٩١)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٢٣٠) ومسلم (١٠٨/ ٢٨٩)۔

[3] رواه مسلم (١٠٦/ ٢٨٨)۔

[4] رواه مسلم (١٠٥/ ٢٨٨)۔

۴۹۶: علقمہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے' نیز اس روایت میں یہ بھی ہے: پھر آپ اس (کپڑے) میں نماز پڑھتے۔

٤٩٧: وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حِجْرِهٖ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۷: ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے شیر خوار بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا' اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

٤٩٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۹۸۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب چمڑے کو رنگ دیا جاتا ہے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

٤٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِّمَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا بِشَاةٍ، فَمَاتَتْ، فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ، فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ)) فَقَالُوْا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۹: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو صدقہ کے طور پر ایک بکری دی گئی' پس وہ مرگئی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتارلی' پس تم اسے رنگ دیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے۔'' انہوں نے عرض کیا' یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف اس کا کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔''

٥٠٠: وَعَنْ سَوْدَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ، فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا، ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۰۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سودہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہماری بکری مرگئی تو ہم نے اس کی کھال کو رنگ لیا' پھر ہم اس میں نبیذ تیار کرتے رہے حتیٰ کہ وہ بوسیدہ ہو گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل ثانی

٥٠١: عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَقُلْتُ: اِلْبَسْ ثَوْبًا، وَأَعْطِنِيْ إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى، وَيُنْضَحُ مِنْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣) ومسلم (١٠٣/ ٢٨٧)۔

[2] رواه مسلم (١٠٥/ ٣٦٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩٢) ومسلم (١٠٠/ ٣٦٣)۔ [4] رواه البخاري (٦٦٨٦)۔

بَوْلِ الذَّكَرِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. ❶

۵۰۱: لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھے، انہوں نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، میں نے عرض کیا، آپ دوسرا کپڑا پہن لیں، اور اپنا ازار مجھے دے دیں تا کہ میں اسے دھو دوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''صرف لڑکی کے پیشاب سے کپڑا دھویا جاتا ہے، اور لڑکے کے پیشاب سے کپڑے پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

۵۰۲: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، عَنْ اَبِي السَّمْحِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ)). ❷

۵۰۲: ابوداؤد اور نسائی میں ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچی کے پیشاب سے کپڑا دھویا جاتا ہے جبکہ لڑکے کے پیشاب سے کپڑے پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

۵۰۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى، فَاِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَ لِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ ❸

۵۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے جوتے کو گندگی لگ جائے تو مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔'' ابوداؤد اور ابن ماجہ میں بھی اسی کے ہم معنی ہے۔

۵۰۴: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ، اِنِّيْ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ، وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ، قَالَتْ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا: الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. ❹

۵۰۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے انہیں کہا: میں اپنے کپڑے کا دامن لمبا رکھتی ہوں، جبکہ میں ناپاک جگہ سے گزرتی ہوں، انہوں نے بتایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس (ناپاک جگہ) کے بعد ہے وہ اسے پاک کر دے گی۔'' مالک؛ احمد؛ ترمذی؛ ابوداؤد؛ دارمی۔ امام ابوداؤد اور امام دارمی نے بتایا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد تھیں۔

۵۰۵: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ، وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❺

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٣٩، ٣٤٠ ح ٢٧٤١٦) وأبو داود (٣٧٥) وابن ماجه (٥٢٢) [وصححه ابن خزيمة (٢٨٢) والحاكم (١/ ١٦٦) ووافقه الذهبي]۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٦) والنسائي (١/ ١٥٨ ح ٣٠٥) [وابن ماجه (٥٢٦) وصححه ابن خزيمة (٢٨٣) والحاكم (١/ ١٦٦) ووافقه الذهبي]۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٥ سنده منقطع كما هو الظاهر) وابن ماجه (٥٣٢ في سنده ابن أبي حبيبة ضعيف والراوي عنه مجهول الحال) [وصححه الحاكم (١/ ١٦٦ ح ٥٩٠) ووافقه الذهبي، وفي سنده محمد بن كثير المصيصي ضعيف ومحمد بن عجلان مدلس وعنعن والحديث الآتي (٥٠٤) يغني عنه۔]

❹ **حسن**، رواه مالك (١/ ٢٤ ح ٤٤) و أحمد (٦/ ٢٩٠ ح ٢٧٠٢١) والترمذي (١٤٣) وأبو داود (٣٨٣) والدارمي (١/ ١٩١ ح ٧٤٨) [وابن ماجه (٥٣١) و صححه ابن الجارود (١٤٢) وللحديث شواهد]۔

❺ **حسن**، رواه أبو داود (٤١٣١) والنسائي (٧/ ١٧٦، ١٧٧ ح ٤٢٦٠)۔

۵۰۵: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٥٠٦: وَعَنْ اَبِی الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ ، عَنْ اَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرمِذِيُّ: وَ الدَّارِمِيُّ: اَنْ تُفْتَرَشَ. ❶

۵۰۶: ابوالملیح بن اسامہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔ احمد؛ ابوداؤد؛ نسائی۔ امام ترمذی اور دارمی نے اضافہ نقل کیا ہے: یہ کہ ان کا بستر بنایا جائے۔

٥٠٧: وَعَنْ اَبِی الْمَلِيحِ ، اَنَّهُ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُودِ السِّبَاعِ. رَوَاهُ [التِّرْمِذِيُّ بِلَفْظِ: كَرِهَ جُلُوْدَ السِّبَاعِ وَسَنَدُهُ جَيِّدٌ] ❷

۵۰۷: ابوالملیح سے روایت ہے کہ آپ نے درندوں کی کھالوں کی قیمت (یعنی بیع) کو ناپسند فرمایا ہے۔ اس روایت کو امام ترمذی نے ''آپ نے درندوں کے چمڑے کو ناپسند فرمایا ہے'' کہ الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کی سند جید ہے۔

٥٠٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❸

۵۰۸: عبداللہ بن عکیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ کا خط موصول ہوا کہ ''مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھاؤ نہ اس کے اعصاب (پٹھوں) سے۔''

٥٠٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَادُبِغَتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ. ❹

۵۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ''جب مردار کا چمڑا رنگا جائے تب اس سے فائدہ حاصل کیا جائے۔''

٥١٠: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ: فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا)) قَالُوْا: اِنَّهَا مَيْتَةٌ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُطَهِّرُهَا الْمَآءُ وَالْقَرَظُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

۵۱۰: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں قریش کے کچھ افراد اپنی (مردار) بکری کو گدھے کی مثل گھسیٹتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''تم اس کا چمڑا ہی اتار لیتے۔'' انہوں نے عرض کیا: یہ مردار ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانی اور قرظ (کیکر کے مشابہ درخت اور اس کے پتے) اسے پاک کر دیتے۔''

٥١١: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٧٤، ٧٥ ح ٢٠٩٨٢) وأبو داود (٤١٣٢) والنسائي (٧/ ١٧٦ ح ٤٢٥٨) والترمذي (١٧٧٠، ١٧٧١) والدارمي (٢/ ٨٥ ح ١٩٨٩)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٧٠) [وانظر الحديث السابق: ٥٠٦]۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٢٩ وقال: هذا حديث حسن...) وأبو داود (٤١٢٧، ٤١٢٨) والنسائي (٧/ ١٧٥ ح ٤٢٥٥) و ابن ماجه (٣٦١٣)۔ ☆ و أعل بما لا يقدح۔ ❹ **حسن**، رواه مالك (٢/ ٤٩٨ ح ١١٠١) و أبو داود (٤١٢٤) [و ابن ماجه (٣٦١٢) والنسائي (٧/ ١٧٦ ح ٤٢٥٧)] ☆ أم محمد بن عبدالرحمن: وثقها ابن حبان وابن عبدالبر ويعقوب بن سفيان الفارسي (المعرفة والتاريخ ١/ ٣٤٩۔ ٣٥٠، ٤٢٥) فالسند حسن۔

❺ **إسناده حسن** ، رواه أحمد (٦/ ٣٣٤ ح ٢٧٣٧٠) و أبو داود (٤١٢٦) [والنسائي (٧/ ١٧٤ ، ١٧٥ ح ٤٢٥٣) و حسنه ابن الملقن في تحفة المحتاج (١٣١)]۔

فَسَأَلَ الْمَاءَ، فَقَالُوْا: لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ((دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۱۱: سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھرانے کے پاس تشریف لائے تو وہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا‘ آپ نے پانی طلب کیا‘ تو انہوں نے آپ سے عرض کیا‘ اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اسے رنگ دینا ہی اس کی طہارت ہے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۵۱۲: عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِالْاَشْهَلِ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً، فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا؟ قَالَتْ: فَقَالَ: ((اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ ؟ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا)) قُلْتُ: بَلٰى! قَالَ: ((فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۱۲: بنوعبدالاشہل کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! مسجد کی طرف ہمارا جو راستہ ہے وہ انتہائی گندہ اور بدبودار ہے جب بارش ہو جائے تو پھر ہم کیا کریں؟ وہ بیان کرتی ہیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا اس کے بعد اس سے کوئی زیادہ بہتر اور پاکیزہ راستہ نہیں؟‘‘ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس کی نجاست اس سے دور ہو جاتی ہے۔‘‘

۵۱۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۵۱۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم گندگی پر چل کر جانے کی وجہ سے وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

۵۱۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَ تُدْبِرُ فِی الْمَسْجِدِ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۵۱۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے رہتے تھے اور وہ (صحابہ کرام) اس کی کسی چیز کو دھویا نہیں کرتے تھے۔

۵۱۵: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ)). [5]

۵۱۵: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں۔‘‘

۵۱۶: وَفِیْ رِوَايَةِ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((مَا اُكِلَ لَحْمُهٗ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ [6]

۵۱۶: جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس کا گوشت کھایا جائے اس کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں۔‘‘

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٤٧٦ ح ١٦٠٠٣، ١٦٠٠٤) و أبوداود (٤١٢٥) [والنسائي (٧/ ١٧٣، ١٧٤ ح ٤٢٤٨) و صححه الحاكم (٤/ ١٤١) ووافقه الذهبي ـ] ☆ الحسن البصري عنعن ـ

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٤) [وابن ماجه: ٥٣٣]ـ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (معلقًا بعد ح ١٤٣) [وأبو داود (٢٠٤) و صححه الحاكم (١/ ١٣٩)] ☆ الأعمش مدلس و عنعن و شك فيمن حدثه فالسند لعلل ـ

[4] رواه البخاري (١٧٤)ـ [5] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (١/ ١٢٨) ☆ فيه مصعب بن سوار وهو سوار بن مصعب: ضعيف جدًا متروك ـ [6] **إسناده موضوع**، رواه أحمد (لم أجده) والدارقطني (١/ ١٢٨) ☆ فيه يحيى بن العلاء: متهم و متروك، و عمرو بن حصين: متروك.

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۱۷: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ؓ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۷: شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں میں نے علی بن ابی طالب ؓ سے موزوں پر مسح کرنے (کی مدت) کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن مدت مقرر فرمائی۔

۵۱۸: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؓ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، قَالَ الْمُغِيْرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ الْغَائِطِ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهْرِيْقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ، ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: ((دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ)) فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ، فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ، وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ، وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ؓ وَّقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ، فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْتُ مَعَهُ، فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۱۸: مغیرہ بن شعبہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی مغیرہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فجر سے پہلے بول و براز کے لیے کھلی جگہ تشریف لے گئے میں پانی کا برتن اٹھا کر آپ کے ساتھ گیا' پس جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے برتن سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا' تو آپ نے اپنے ہاتھ اور چہرہ دھویا' آپ نے اونی جبہ پہن رکھا تھا' آپ نے بازو ننگے کرنے کی کوشش کی' لیکن جبہ کی آستین تنگ تھیں' لہٰذا آپ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکالے اور جبے کو اپنے کندھوں پر ڈال لیا اور اپنے بازوں دھوئے' پھر آپ نے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا' میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا تو آپ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو' کیونکہ میں نے انہیں حالت وضو میں پہنا تھا۔'' آپ نے ان پر مسح کیا' پھر آپ سواری پر سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا جب ہم لشکر کے پاس پہنچے تو وہ نماز کھڑی کر چکے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف انہیں نماز پڑھا رہے تھے' اور وہ

---

[1] رواہ مسلم (۸۵/ ۲۷۶)۔

[2] رواہ مسلم (۷۹، ۸۱، ۱۰۵/ ۲۷۴)۔

انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے چنانچہ جب انہیں نبی ﷺ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز پڑھتے رہو نبی ﷺ نے ایک رکعت ان کے ساتھ پالی جب انہوں (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے سلام پھیرا تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے۔ اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا تو ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے پہلے پڑھی جا چکی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥١٩: عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً، اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا، رَوَاهُ الْاَثْرَمُ فِیْ سُنَنِهٖ وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَالدَّارَ قُطْنِیُّ، وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ: هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، هٰكَذَا فِی الْمُنْتَقٰى. [1]

۵۱۹: ابوبکرہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن موزوں پر مسح کرنے کی رخصت عنایت فرمائی بشرطیکہ انہوں نے وضو کے بعد موزے پہنے ہوں۔'' اثرم نے اپنی سنن میں ابن خزیمہ اور دار قطنی نے اسے روایت کیا خطابی نے کہا: وہ صحیح الاسناد ہے۔ منتقی میں بھی اسی طرح ہے۔

٥٢٠: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَّنَوْمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ النَّسَائِیُّ [2]

۵۲۰: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم مسافر ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرماتے کہ ہم جنابت کے علاوہ بول و براز اور نیند کی صورت میں تین دن تک اپنے موزے نہ اتاریں۔

٥٢١: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَضَّاْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَمَسَحَ اَعْلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْلُوْلٌ، وَ سَاَلْتُ اَبَازُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا. يَعْنِی الْبُخَارِیَّ، عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَا: لَيْسَ بِصَحِيْحٍ، وَكَذَا ضَعَّفَهٗ اَبُوْدَاوُدَ. [3]

۵۲۱: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ کو وضو کرایا تو آپ ﷺ نے موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابوداؤد؛ ترمذی؛ ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث معلول ہے میں نے ابوذرعہ اور محمد یعنی امام بخاری سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

٥٢٢: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الأثرم في سننه (لم أجده) و ابن خزيمة (١/ ٩٦ ح ١٩٢) والدارقطني (١/ ١٩٤) [وابن ماجه: ٥٥٦] و قول الخطابي في منتقى الأخبار (٣٠٥، و نيل الأوطار ١/ ٢٨٢ ح ٢٣٢)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٦ وقال: حديث صحيح۔) والنسائي (١/ ٨٣، ٨٤ ح ١٢٧)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٥) والترمذي (٩٧ و أعله) وابن ماجه (٥٥٠)۔ ☆ ثور: لم يسمع من رجاء وجاء تصريحه بالسماع في السند الضعيف، ورجاء لم يسمعه من كاتب المغيرة رضي الله عنه۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٨ وقال: حسن) و أبو داود (١٦١)۔

۵۲۲: مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

٥٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۵۲۳: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے وضو فرمایا اور آپ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٢٤: عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضي الله عنه قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! نَسِيْتَ؟ قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ نَسِيْتَ، بِهٰذَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۲۴: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا تو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تم بھولے ہو میرے رب عزوجل نے مجھے اسی کا حکم فرمایا۔"

٥٢٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: لَوْكَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ ❸

۵۲۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر دین کا دارومدار عقل و رائے پر ہوتا تو موزوں پر نیچے مسح کرنا ان کے اوپر مسح کرنے سے افضل و بہتر ہوتا جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ابوداؤد؛ اور دارمی نے بھی اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٥٢ ح ١٨٣٩٣) و الترمذي (٩٩ وقال: حسن صحيح۔) و أبو داود (١٥٩) وابن ماجه (٥٥٩) ☆ سنده ضعيف من أجل عنعنة سفيان الثوري فإنه مدلس مشهور و للحديث شواهد و اجماع الصحابة يؤيده۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٥٣ ح ١٨٤٠٧) و أبو داود (١٥٦) ☆ بكير بن عامر: ضعيف، ضعفه الجمهور ۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٢) والدارمي (١/ ١٨١ ح ٧٢١) ☆ أبو إسحاق السبيعي عنعن وحديث الحميدي (٤٧) يغني عنه ۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمّم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۲۶: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ: جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰئِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طُهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۲۶: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمیں باقی امتوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے، ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں جیسا قرار دیا گیا، ہمارے لیے ساری زمین مسجد قرار دی گئی اور اس کی مٹی کو، جب ہم پانی نہ پائیں، باعث طہارت بنایا گیا۔''

۵۲۷: وَعَنْ عِمْرَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ، اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((**مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ! اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟**)) قَالَ: اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ، وَلَا مَاءَ، قَالَ: ((**عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ، فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۲۷: عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ سفر تھے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو الگ بیٹھا ہوا دیکھا جس نے باجماعت نماز نہیں پڑھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فلاں شخص! تمہیں باجماعت نماز ادا کرنے سے کیا مانع تھا؟'' اس نے عرض کیا، میں جنبی ہو گیا تھا اور میں نے پانی نہیں پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مٹی استعمال کرتے، وہ تمہارے لیے کافی تھی۔''

۵۲۸: وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَآءَ، فَقَالَ عَمَّارٌ لِّعُمَرَ: اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِيْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ؟ فَلَمْ تُصَلِّ، وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا**)) فَضَرَبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ، وَفِيْهِ: قَالَ: ((**اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ، ثُمَّ تَنْفُخَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ**)). [3]

---

[1] رواه مسلم (٤/ ٥٢٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٤) و مسلم (٣١٢/ ٦٨٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٨) و مسلم (١١٢ / ٣٦٨)۔

۵۲۸: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: میں جنبی ہو گیا ہوں، لیکن مجھے پانی نہیں ملا، (یہ سن کر) عمار نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں، کہ ہم ایک مرتبہ سفر میں تھے، آپ نے نماز نہ پڑھی، جبکہ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا، اور نماز پڑھ لی، پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے اس طرح کرنا کافی تھا۔'' چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور ان میں پھونک ماری، پھر ان سے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا۔ بخاری۔

اور مسلم میں بھی اسی طرح ہے، اور اس میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھ زمین پر مارتے، پھر اس میں پھونک مارتے اور پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرتے۔''

۵۲۹: وَعَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ یَبُوْلُ، فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جِدَارٍ، فَحَتَّهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ، ثُمَّ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلَی الْجِدَارِ، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَیْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ. وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَایَةَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِی كِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ. [1]

۵۲۹: ابوجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے مجھے جواب نہ دیا، حتیٰ کہ آپ ایک دیوار کی طرف گئے اور اپنی لاٹھی سے اسے کریدا، پھر اپنے ہاتھ دیوار پر رکھے، اور اپنے چہرے اور بازوؤں کا مسح کیا، پھر مجھے سلام کا جواب دیا۔ یہ روایت مجھے صحیحین میں ملی نہ کتاب الحمیدی میں، لیکن انہوں نے شرح السنہ میں اسے ذکر کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۳۰: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ، وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ، فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیَمَسَّهُ بَشَرَهٗ، فَاِنَّ ذٰلِكَ خَیْرٌ.)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ: ((عَشْرَ سِنِیْنَ)). [2]

۵۳۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پاک مٹی، مسلمان کے لیے وضو کے پانی کی طرح ہے خواہ وہ دس سال تک پانی نہ پائے، لیکن جب پانی دستیاب ہو جائے تب اس سے اپنی جلد تر کرے کیونکہ یہ بہتر ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الحسين بن مسعود البغوي في شرح السنة (۲/ ۱۱۴، ۱۱۵ ح ۳۱۰ وقال: هذا حديث حسن.!) [ورواه الشافعي في مسنده (۱/ ۴۵) والبيهقي (۱/ ۲۰۵)] ☆ فيه إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى الأسلمي متروك متهم والسند منقطع والصواب: مسح وجهه و يده كما سيأتي (۵۳۵)۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (۵/ ۱۵۵ ح ۲۱۶۹۸) والترمذي (۱۲۴ وقال: حسن۔) و أبو داود (۳۳۲) والنسائي (۱/ ۱۷۱ ح ۳۲۳) [وصححه ابن خزيمة (۲۲۹۲) و ابن حبان (۱۳۰۸، ۱۳۰۹) والحاكم (۱/ ۱۷۶، ۱۷۷) ووافقه الذهبي]۔

احمد، ترمذی، ابوداؤد اور امام نسائی نے ((عشر سنين)) تک اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۳۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ، فَأَصَابَ رَجُلاً مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ، فَاحْتَلَمَ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ: هَلْ تَجِدُوْنَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ؟ قَالُوْا: مَا نَجِدُلَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَآءِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ، قَالَ: ((قَتَلُوْهُ، قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَلَا سَأَلُوْا إِذَا لَمْ يَعْلَمُوْا، فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ أَنْ يَّتَيَمَّمَ، وَيُعَصِّبَ عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً، ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا، وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. [1]

۵۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر پر روانہ ہوئے تو ہم میں سے ایک آدمی کو پتھر لگا جس نے اس کا سر زخمی کر دیا' اور اسی دوران اسے احتلام ہو گیا' اس نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کرتے ہوئے کہا، کیا تم میرے لیے تیمّم کی رخصت پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتے کیونکہ تمہیں پانی میسر ہے۔ پس اس نے غسل کیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی، جب ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ کو اس بارے میں بتایا گیا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے اسے مار ڈالا' اللہ انہیں ہلاک کرے، جب انہیں مسئلہ معلوم نہیں تھا تو انہوں نے پوچھا کیوں نہ، لاعلمی کا علاج پوچھ لینا ہے، اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ تیمّم کرتا، زخم پر پٹی باندھ لیتا' پھر اس پر مسح کر لیتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔'' ابوداؤد۔

۵۳۲: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [2]

۵۳۲: ابن ماجہ نے عطاء بن ابی رباح کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۵۳۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَآءٌ، فَتَيَمَّمَا صَعِيْدًا طَيِّبًا، فَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَآءَ فِي الْوَقْتِ، فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ، وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، ثُمَّ أَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَا ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعِدْ: ((أَصَبْتَ السُّنَّةَ، وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ)) وَقَالَ لِلَّذِيْ تَوَضَّأَ وَأَعَادَ: ((لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ. [3]

۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے، نماز کا وقت ہو گیا، جبکہ ان کے پاس پانی نہیں تھا، چنانچہ انہوں نے پاک مٹی سے تیمّم کیا اور نماز پڑھی، پھر انہوں نے نماز کے وقت ہی میں پانی پا لیا، تو ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز لوٹائی' جبکہ دوسرے نے نہ لوٹائی، پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے اس شخص سے، جس نے نماز نہ لوٹائی' فرمایا: ''تم نے سنت پر عمل کیا اور تمہاری نماز تمہارے لیے کافی ہے۔'' اور آپ ﷺ نے' جس شخص نے وضو کر کے نماز لوٹائی تھی، اسے فرمایا: ''تمہارے لیے دہرا اجر ہے۔'' ابوداؤد، دارمی، اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۳۴: وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأَبُوْدَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا. [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣٦) ☆ الزبير بن خريق: و ثقه ابن حبان وحده و ضعفه الدارقطني وغيره وضعفه راجح۔ [2] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٥٧٢) [و الحاكم (١/ ١٧٨) وأبو داود (٣٣٧ وسنده صحيح)]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٣٨) والدارمي (١/ ١٩٠ ح ٧٥٠) والنسائي (١/ ٢١٣ ح ٤٣٣)۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٣٣٩) [وانظر الحديث السابق (٥٣٣) فهو شاهد له]۔

۵۳۴: امام نسائی اور ابوداوٗد نے بھی عطاء بن یسار سے مرسل روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۵: عَنْ اَبِی الْجُهَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلَ النَّبِیُّ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَهُ رَجُلٌ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ، فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَیَدَیْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۳۵: ابوالجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل (کنویں کا نام) کی طرف سے آئے تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا' اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ دیوار کے پاس تشریف لائے' اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا' پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

۵۳۶: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ، اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالصَّعِیْدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّهِمُ الصَّعِیْدَ، ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّهِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّةً اُخْرٰی، فَمَسَحُوْا بِاَیْدِیْهِمْ کُلِّهَا اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْهِمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۳۶: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز فجر کے لیے مٹی سے تیمّم کیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ مٹی پر مارے' پھر ایک مرتبہ اپنے چہروں پر مسح کیا' پھر انہوں نے دوبارہ دوسری مرتبہ اپنے ہاتھ مٹی پر مارے تو اپنے سارے ہاتھوں پر کندھوں اور بغلوں سمیت مکمل طور پر مسح کیا۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۳۳۷) و مسلم (۱۱۴ / ۳۶۹)۔

[2] **صحیح**، رواه أبو داود (۳۱۸)۔

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ
غسل مسنون کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل اول

۵۳۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی (نماز) جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔“

۵۳۸: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے۔“

۵۳۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا، يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہفتہ میں ایک روز غسل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، جس میں وہ اپنا سر اور جسم (اچھی طرح) دھوئے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي
فصل ثانی

۵۴۰: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعِمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۵۴۰: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے جمعہ کے روز وضو کیا تو اس نے اچھا کیا،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٧٧) و مسلم (٢/ ٨٤٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٨٧٩) و مسلم (٥/ ٨٤٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٨٩٧) و مسلم (٩/ ٨٤٩)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٨ ح ٢٠٣٤٩) و أبو داود (٣٥٤) والترمذي (٤٩٧ وقال: حسن) والنسائي (٣/ ٩٤ ح ١٣٨١) والدارمي (١/ ٣٦١، ٣٦٢ ح ١٥٤٨) [و صححه ابن خزيمة (١٧٥٧)]

فائدة: الحسن البصري صرح بالسماع عند الطوسي في مختصر الأحكام (٣/ ١٠ ح ٣٣٤/ ٤٦٧) و حديثه عن سمرة صحيح و لو لم يصرح بالسماع لأنه يروي عن كتاب سمرة والرواية عن كتاب: صحيحة ما لم يثبت الجرح فيه والحمد لله۔]

اور جس نے غسل کیا تو غسل کرنا افضل ہے۔''

۵٤۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَ زَادَ اَحْمَدُ، وَ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ: ((مَنْ حَمَلَهٗ فَلْیَتَوَضَّأْ)). ❶

۵۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میت کو غسل دے تو وہ خود بھی غسل کرے۔'' ابن ماجہ؛ احمد؛ ترمذی اور ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جو شخص اسے کندھا دے تو وہ وضو کرے۔''

۵٤۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَ یَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چار چیزوں: جنابت، جمعہ کے دن، سینگی لگوانے اور میت کو غسل دینے، سے غسل کیا کرتے تھے۔

۵٤۳: وَعَنْ قَیْسِ بْنِ عَاصِمٍ ﷺ اَنَّهٗ اَسْلَمَ، فَاَمَرَهُ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❸

۵۴۳: قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل کریں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۵٤٤: عَنْ عِكْرِمَةَ ﷺ قَالَ: اِنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا: یَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اَتَرَى الْغُسْلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَ خَیْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ، وَمَنْ لَمْ یَغْتَسِلْ فَلَیْسَ عَلَیْهِ بِوَاجِبٍ، وَ سَاُخْبِرُكُمْ كَیْفَ بَدَأَ الْغُسْلُ، كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِیْنَ یَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ، وَیَعْمَلُوْنَ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ، وَ كَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَیِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ، اِنَّمَا هُوَ عَرِیْشٌ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ، وَعَرِقَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ، حَتّٰی ثَارَتْ مِنْهُمْ رِیَاحٌ اٰذٰی بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الرِّیَاحَ، قَالَ: ((یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِذَا كَانَ هٰذَا الْیَوْمُ، فَاغْتَسِلُوْا، وَلْیَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا یَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِیْبِهٖ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ جَآءَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ، وَلَبِسُوْا غَیْرَ الصُّوْفِ، وَكُفُوا الْعَمَلَ، وَوُسِعَ مَسْجِدُهُمْ، وَ ذَهَبَ بَعْضُ

---

❶ **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٤٦٣) و أحمد (٢/ ٢٧٢ ح ٧٦٧٥) والترمذي (٩٩٣ وقال: حسن) و أبو داود (٣١٦١، ٣١٦٢) [و للحديث طرق و شواهد]۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٤٨ و ٣١٦٠) [وابن خزيمة (٢٥٦) والحاكم (١/ ١٦٣ح ٥٨٢) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.] ☆ مصعب بن شيبة و ثقه الجمهور وحديثه لا ينزل عن درجة الحسن۔ ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٦٠٥ وقال: حسن) و أبو داود (٣٥٥) والنسائي (١/ ١٠٩ ح ١٨٨ وسنده حسن) [و صححه ابن خزيمة (٢٥٤، ٢٥٥) و ابن حبان (٢٣٢) و ابن الجارود (١٤) وغيرهم وللحديث شواهد.]

الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1]

۵۴۴: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق سے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا: ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا آپ جمعہ کے روز غسل کرنا واجب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں' لیکن پاکیزگی کا باعث اور بہتر ہے، اور جو شخص غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کا آغاز کیسے ہوا، لوگ محنت کش تھے، اونی لباس پہنتے تھے، وہ اپنی کمر پر بوجھ اٹھاتے تھے، ان کی مسجد تنگ تھی اور چھت اونچی نہیں تھی، بس وہ ایک چھپر سا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرمیوں کے دن تشریف لائے تو لوگ اس اونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے، حتیٰ کہ ان سے بو پھیل گئی اور وہ ایک دوسرے کے لیے باعث اذیت بن گئی' چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس کی تو فرمایا: ''لوگو! جب یہ (جمعہ کا) دن ہو تو غسل کرو اور جو بہترین تیل اور خوشبو میسر ہو وہ استعمال کرو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر اللہ نے مال عطا کر دیا تو انہوں نے غیر اونی کپڑے پہن لیے، کام کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ ان کی مسجد کی توسیع کر دی گئی اور ایک دوسرے کو اذیت پہنچانے والی وہ پسینے کی بو جاتی رہی۔

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٣٥٣) [وصححه ابن خزيمة (١٧٥٥) و الحاكم على شرط البخاري (١/ ٢٨٠، ٢٨١) ووافقه الذهبي (!) و حسنه الحافظ في فتح الباري (٢/ ٣٦٢)]۔

بَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٤٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا، وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ، فَسَأَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم النَّبِيَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ اَلْآيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ)) فَبَلَغَ ذَالِكَ الْيَهُوْدَ، فَقَالُوْا: مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ، فَجَآءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَرْسَلَ فِيْ اٰثَارِهِمَا، فَسَقَاهُمَا فَعَرَفَا اَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہودیوں کا یہ طرز عمل تھا کہ جب ان میں کسی عورت کو حیض آ جاتا تو وہ اس کے ساتھ کھاتے نہ انہیں گھر میں ساتھ رکھتے، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ آپ سے حیض کے بارے میں مسئلہ دریافت کرتے ہیں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جماع کے علاوہ سب کچھ کرو۔'' چنانچہ یہودیوں کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے کہا یہ آدمی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کیا چاہتا ہے یہ تمام معاملات میں ہماری مخالفت ہی کرتا ہے۔ چنانچہ اُسید بن حُضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما حاضر خدمت ہوئے تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہودی یہ یہ کہتے ہیں، کیا ہم ان سے (حالت حیض میں) جماع نہ کریں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، حتیٰ کہ ان دونوں نے خیال کیا کہ آپ ان دونوں پر ناراض ہو گئے ہیں، پس وہ وہاں سے چل دیے، انہیں دودھ کا ہدیہ ملا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا گیا تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو ان کے پیچھے بھیجا اور انہیں دودھ پلایا جس سے انہوں نے پہچان لیا کہ آپ ان پر ناراض نہیں۔

٥٤٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ، وَّكِلَانَا جُنُبٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِيْ، فَاَتَّزِرُ، فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَاَغْسِلُهٗ، وَاَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے، جبکہ ہم دونوں جنبی ہوتے تھے، آپ مجھے حکم دیتے تو میں ازار پہن لیتی، پھر آپ میرے ساتھ لیٹ جاتے جبکہ میں حیض سے ہوتی، آپ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر

---

[1] رواہ مسلم (١٦/ ٣٠٢)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (٢٩٩۔٣٠١) و مسلم (١/ ٢٩٣)۔

مبارک میری طرف کر دیتے، تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حیض سے ہوتی تھی۔

٥٤٧: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ، وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ، وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٥٤٧: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں حالت حیض میں کوئی چیز پیتی پھر میں اسے نبی ﷺ کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ اپنا منہ لگاتے، جہاں میں نے منہ لگایا تھا۔اور میں ہڈی والی بوٹی کھاتی جبکہ میں حیض سے ہوتی تھی، پھر میں اسے نبی ﷺ کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میرا منہ لگا تھا۔

٥٤٨: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٥٤٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ میری گود میں ٹیک لگاتے، اور قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے حالانکہ میں اس وقت مخصوص ایام میں ہوتی تھی۔

٥٤٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ)) فَقُلْتُ: اِنِّيْ حَائِضٌ، فَقَالَ: ((اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٥٤٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ''مجھے مسجد سے چٹائی پکڑا دو۔'' میں نے عرض کیا، میں حیض سے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔''

٥٥٠: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ، بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ، وَاَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٥٥٠: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک اونی چادر میں نماز پڑھا کرتے تھے، اس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا اور کچھ آپ پر ہوتا، جبکہ میں حیض سے تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي
فصل ثانی

٥٥١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ اَتٰى حَائِضًا، اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا، اَوْ كَاهِنًا، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: ((**فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ**)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنْ حَكِيْمِ الْاَثْرَمِ، عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. [5]

٥٥١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا عورت سے لواطت کی یا وہ

---

[1] رواه مسلم (١٤/ ٣٠٠)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٧) و مسلم (١٥/ ٣٠١)۔

[3] رواه مسلم (١١/ ٢٩٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٩) و مسلم (٢٧٣/ ٥١٣)۔

[5] **حسن**، رواه الترمذي (١٣٥) و ابن ماجه (٦٣٩) والدارمي (١/ ٢٦٠ ح ١١٤١) [و أعلّ بما لا يقدح]۔

کسی کاہن کے پاس گیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کی گئی شریعت کا انکار کر دیا۔'' ترمذی؛ ابن ماجہ؛ دارمی۔

اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے: ''اگر اس نے اس (کاہن کی) بات کو سچا جانا تو بلاشبہ اس نے کفر کیا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: ہم یہ حدیث صرف حکیم الاثرم عن ابی تمیمہ عن ابی ہریرہ کی سند سے جانتے ہیں۔

٥٥٢: وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يَحِلُّ لِيْ مِنَ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: ((مَافَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ)) رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ. [1]

٥٥٢: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب میری اہلیہ حالت حیض میں ہو تو اس کی کیا چیز میرے لیے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو چیز ازار سے اوپر ہے، لیکن اس سے بھی بچنا افضل ہے۔'' رزین نے اسے روایت کیا اور محی السنہ نے فرمایا: اس کی اسناد قوی نہیں۔

٥٥٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

٥٥٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی اہلیہ سے ایام حیض میں مجامعت کرے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔''

٥٥٤: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ، فَدِيْنَارٌ، وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ، فَنِصْفُ دِيْنَارٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

٥٥٤: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب (حیض کا) خون سرخ ہو تو (جماع کرنے کی صورت میں) ایک دینار اور جب خون زرد ہو تو نصف دینار۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٥٥: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا، ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا. [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [وأبو داود (٢١٣)] وانظر مصابيح السنة (١/ ٢٤٦ ح ٣٨٥) لقول محيي السنة البغوي رحمه الله ـ ☆ عبدالرحمٰن بن عائذ: لم يدرك معاذ بن جبل رضي الله عنه (وانظر جامع التحصيل ص ٢٢٣)ـ [2] **ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٦) و أبو داود (٢٦٦) والنسائي (١/ ١٥٣ ح ٢٩٠) والدارمي (١/ ٢٥٤ ح ١١١٠ـ١١١٢) و ابن ماجه (٦٤٠) [و صحححه الحاكم (١/ ١٧١، ١٧٢) ووافقه الذهبي ـ] ☆ خصيف ضعيف ضعفه الجمهور و شريك القاضي مدلس و عنعن و أسانيد هذا الحديث كلها ضعيفة معلولة ـ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٧) [والبيهقي (١/ ٣١٦، ٣١٧) و ابن ماجه (٦٥٠)] ☆ فيه عبد الكريم أبو أمية كما في النكت الظراف (٥/ ٢٤٨ ح ٦٤٩١) والسنن الكبرى للبيهقي وغيرهما وهو ضعيف ـ [4] **حسن**، رواه مالك (١/ ٥٧ ح ١٢٢) والدارمي (١/ ٢٤١ ح ١٠٣٧) ☆ السند مرسل وله شاهد عند أبي داود (٢١٢) وسنده حسن ـ

۵۵۵۔زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: جب میری اہلیہ حالت حیض میں ہوتو اس کی کیا چیز میرے لیے حلال ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ازار کس کر باندھ، پھر اس سے اوپر کا حصہ تیرے لیے حلال ہے۔'' مالک اور دارمی نے مرسل روایت کیا ہے۔

٥٥٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ، فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب مجھے حیض آتا تو میں بستر سے چٹائی پر آجاتی، اور جب تک ہم پاک نہ ہو جاتیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتیں۔

[1] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٢٧١) ☆ أبو اليمان الرحال: مستور و أم ذرة: مجهولة الحال۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

۵۵۷: عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ، فَلَا اَطْهُرُ، اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ؟ فَقَالَ: ((لَا، اِنَّمَا ذَالِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' فاطمہ بنت ابی حبیش نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں اور انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں استحاضہ کی مریض ہوں' میں پاک نہیں رہتی' کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، وہ تو ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں' پس جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو، اور جب وہ جاتا رہے تو خون صاف کر (یعنی غسل کر) اور پھر نماز پڑھ۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۵۸: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَيْشٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ، فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ، فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۵۵۸: عروہ بن زبیر رحمہ اللہ علیہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کا مرض تھا' نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ''جب حیض کا خون ہوگا تو وہ سیاہ رنگ کا ہوگا اور وہ آسانی سے پہنچانا جاتا ہے، جب وہ ہو تو نماز نہ پڑھ اور جب دوسرا (خون) ہو تو پھر وضو کر اور نماز پڑھ' وہ تو محض رگ کا خون ہے۔''

۵۵۹: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ، فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ. ❸

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٨) و مسلم (٦٢/ ٣٣٣)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٦) والنسائي (١/ ١٨٥ ح ٣٦٢) [و صححه ابن حبان (الإحسان: ١٣٤٥) والحاكم (١/ ١٧٤) على شرط مسلم ووافقه الذهبي] ☆ الزهري مدلس وعنعن۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٦٢ ح ١٣٣) و أبو داود (٢٧٤) والدارمي (١/ ٢٠٠ ح ٧٨٦) والنسائي (١/ ١١٩، ١٢٠ ح ٢٠٩) ☆ سليمان بن يسار لم يسمعه من أم سلمة رضی اللہ عنہا بل أخبره رجل به و الرجل مجهول وحديث مسلم (٣٣٣) يغني عنه۔

۵۵۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت کو استحاضہ کا خون آتا تھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ اس مرض میں مبتلا ہونے سے پہلے، اسے مہینے میں جتنے دن حیض کا خون آتا تھا، انہیں شمار کر کے اتنے دن مہینے میں نماز چھوڑ دے، اور جب وہ دن گزر جائیں تو وہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے اور پھر نماز پڑھے۔'' مالک؛ ابوداؤد؛ دارمی؛ جبکہ نسائی نے بھی اسی معنی میں روایت کیا ہے۔

٥٦٠: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ۔ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: جَدُّ عَدِيٍّ اسْمُهُ دِيْنَارٌ۔ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: ((تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ، وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلوٰةٍ، وَ تَصُوْمُ، وَتُصَلِّي))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۶۰: عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ اس (عدی) کے دادا سے روایت کرتے ہیں، یحییٰ بن معین نے کہا: عدی کے دادا کا نام دینار ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ میں مبتلا عورت کے بارے میں فرمایا: ''وہ اپنے ایام حیض کا لحاظ رکھتے ہوئے اتنے دن نماز نہ پڑھے، پھر وہ غسل کرے، اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔ اور وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔''

٥٦١: وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا؟ قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَ الصِّيَامَ، قَالَ: ((أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ، فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ، قَالَ: ((فَتَلَجَّمِي)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ، قَالَ: ((فَاتَّخِذِي ثَوْبًا)) قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ، إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ، أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ، وَإِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ)) قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، أَوْ أَرْبَعًا وَ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَأَيَّامَهَا، وَصُوْمِي، فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ، وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ، مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، وَإِنْ قَوِيْتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَ تُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ، فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ، وَ تُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَ تُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَ تَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَافْعَلِي، وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي، وَصُوْمِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذٰلِكِ)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ))۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۵۶۱: حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے نہایت شدید قسم کا مرضِ استحاضہ تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تاکہ آپ کو اس کے متعلق بتاؤں اور مسئلہ دریافت کروں، چنانچہ میں نے انہیں اپنی بہن زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر پایا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے شدید قسم کا استحاضہ لاحق ہے، آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس نے تو مجھے نماز روزے سے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٦، ١٢٧) و أبو داود (٢٩٧)۔ [و ابن ماجه:٦٢٥] ☆أبو اليقظان عثمان بن عمير ضعيف مدلس مختلط، غال في التشيع (وانظر الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ص:١٠٥) ووالد عدي بن ثابت: مجهول الحال.

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٤٣٩ ح ٢٨٠٢٢) و أبو داود (٢٨٧) والترمذي (١٢٨ وقال: حسن صحيح) [وابن ماجه: ٦٢٢، ٦٢٧] ☆ عبد الله بن محمد بن عقيل: ضعيف على الراجح، تقدم (٤١٤)۔

روک رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں روئی استعمال کرنے کا مشورہ دیتا ہوں، کیونکہ وہ خون روک دے گی۔'' انہوں نے عرض کیا: وہ اس سے کہیں زیادہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر لنگوٹ کس لے۔'' انہوں نے عرض کیا، وہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر لنگوٹ کے نیچے کوئی کپڑا رکھ لے۔'' انہوں نے عرض کیا، معاملہ اس سے زیادہ شدید ہے، میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں دو امور کا حکم دیتا ہوں، تم نے ان میں سے جو بھی کر لیا، وہ دوسرے سے کفایت کر جائے گا، اور اگر تم دونوں کی طاقت رکھو تو پھر تم (اپنی حالت کے متعلق) بہتر جانتی ہو۔'' آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''یہ تو ایک شیطانی بیماری ہے، تم معمول کے مطابق چھ یا سات دن تک اپنے آپ کو حائضہ تصور کر لیا کرو، پھر غسل کرو حتیٰ کہ جب تم سمجھو کہ تم پاک صاف ہو گئی ہو تو تیئس یا چوبیس دن نماز پڑھو اور روزہ رکھو، یہ تمہارے لیے کافی ہو گا، اور تم ہر ماہ اسی طرح کیا کرو جس طرح حیض والی عورتیں اپنے مخصوص ایام میں اور اس سے پاک ہونے کے بعد کرتی ہیں، اور اگر تم یہ طاقت رکھو کہ نماز ظہر کو مؤخر کر لو اور نماز عصر کی جلدی کر لو، پھر غسل کر کے ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھ لو، اسی طرح مغرب کو مؤخر کر لو اور عشاء کو پہلے کر لو، پھر غسل کر کے دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو، پس ایسے کیا کرو، اور نماز فجر کے لیے غسل کرو، اور روزہ رکھو، اگر تم ایسا کر سکو تو کرو۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور دونوں امور میں سے مجھے یہ (غسل کر کے نماز جمع کرنا) زیادہ پسندیدہ ہے۔''

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٦٢: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِىْ حُبَيْشٍ رضي الله عنها اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ، فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَآءِ، فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا، وَّتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ غُسْلًا وَّاحِدًا، وَّتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا، وَّتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [1]

۵۶۲: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! فاطمہ بنت ابی حُبیش رضی اللہ عنہا اتنی مدت سے استحاضہ میں مبتلا ہے، اور اس نے اس دوران نماز نہیں پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! یہ (استحاضہ) شیطان کی طرف سے ہے، وہ ایک برتن میں بیٹھے، اگر وہ پانی کے اوپر زردی دیکھے تو وہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے ایک غسل کرے اور ان کے مابین (ظہر و عصر کے غسل کے مابین) وضو کر لے۔''

٥٦٣: وَقَالَ: رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ ، اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ. [2]

۵۶۳: اور اس نے کہا کہ مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، جب اس کے لیے غسل کرنا مشکل ہو گیا تو آپ نے اسے دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا حکم فرمایا۔

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبود اود (٢٩٦) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ١٧٤) ووافقه الذهبي-] ☆ الزهري عنعن- [2] **صحيح**، رواه [الدارمي (١/ ٢٢١ ح ٩٠٨ وسنده حسن) والطحاوي في معاني الآثار (١/ ١٠١، ١٠٢)]-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

٥٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کبیرہ گناہوں سے بچا جائے تو پانچ نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک ہونے والے صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔''

٥٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟)) قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ، قَالَ ((فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)). [2]

۵۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر تم میں سے کسی شخص کے گھر کے سامنے نہر ہو اور وہ ہر روز اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی؟'' صحابہ نے عرض کیا، اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے، اللہ ان کے ذریعے خطائیں مٹا دیتا ہے۔''

٥٦٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً، فَاَتَى النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهٗ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِیْ هٰذَا؟ قَالَ: ((لِجَمِيْعِ اُمَّتِیْ كُلِّهِمْ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لِّمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۶۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا پھر اس نے آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''دن کے دونوں اطراف اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کریں، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔'' اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ میرے لیے خاص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری ساری امت کے لیے ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جس نے میری امت میں سے اس پر عمل کیا۔''

---

[1] رواه مسلم (١٦/ ٢٣٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٨) و مسلم (٢٨٣/ ٦٦٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٦) و مسلم (٤٢ / ٢٧٦٣)۔

۵۶۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْئَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ، قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا، فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، قَالَ: ((اَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، اَوْحَدَّكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں موجب حدوالا عمل کر بیٹھا ہوں، لہٰذا آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس سے اس (عمل) کے متعلق کچھ دریافت نہ کیا، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا، تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب نبی ﷺ نماز ادا کر چکے تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں (نے ایسا کام کیا ہے کہ) حد کو پہنچ چکا ہوں، لہٰذا آپ میرے متعلق اللہ کا حکم نافذ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تمہارے گناہ یا تمہاری حد کو معاف فرما دیا۔''

۵۶۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: ((اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ((اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ: حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وقت پر نماز ادا کرنا۔'' میں نے عرض کیا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''والدین سے اچھا سلوک کرنا۔'' میں نے عرض کیا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے مجھے یہ باتیں بتائیں، اگر میں مزید دریافت کرتا تو آپ مجھے اور زیادہ بتاتے۔

۵۶۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۶۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''(مومن) بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي
فصل ثانی

۵۷۰: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٢٣) و مسلم (٤٤/ ٢٧٦٤)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٧) و مسلم (١٣٩/ ٨٥)۔ [3] رواه مسلم (١٣٤/ ٨٢)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٣١٧ ح ٢٣٠٨٠) و أبوداود (١٤٢٠) و مالك (١/ ١٢٣ ح ٢٦٧) والنسائي (١/ ٢٣٠ ح ٤٦٢) [وابن ماجه (١٤٠١) و صححه ابن حبان (٢٥٢، ٢٥٣)]۔

۵۷۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس شخص نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا، انہیں ان کے وقت پر ادا کیا، اور ان کے رکوع وخشوع کو مکمل کیا تو اللہ کا اس کے لیے عہد ہے کہ وہ اسے معاف فرما دے گا اور جس نے ایسے نہ کیا تو اس سے اللہ کا کوئی عہد نہیں، اگر وہ چاہے تو اسے معاف فرما دے، اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔'' احمد، ابوداؤد۔ جبکہ مالک اور امام نسائی نے بھی اس کی مانند روایت کیا ہے۔

۵۷۱: وَعَنْ اَبِیْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۵۷۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی پانچ (فرض) نمازیں پڑھو، اپنے ماہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ دو، اور امیر کی اطاعت کرو تو اس طرح تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

۵۷۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ، [2]

۵۷۲: عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز کے متعلق حکم دو، اور جب وہ دس برس کے ہو جائیں (اور وہ اس میں کوتاہی کریں) تو انہیں اس پر سزا دو، اور ان کے بستر الگ کر دو۔'' ابوداؤد، اور شرح السنہ میں بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۵۷۳: وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ [3]

۵۷۳: مصابیح میں سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۵۷۴: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا، فَقَدْ كَفَرَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۵۷۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور ان (منافقین) کے مابین نماز عہد ہے پس جس نے اسے ترک کیا تو اس نے کفر کیا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۵۷۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِیْ

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٥١ ح ٢٢٥١٤) والترمذي (٦١٦ وقال: حسن صحيح) [و صححه الحاكم على شرط مسلم ١/ ٩ ووافقه الذهبي]- [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٥) والبغوي في شرح السنة (٢/ ٤٠٦ ح ٥٠٥)-
[3] **صحيح**، رواه البغوي فى المصابيح (١/ ٢٥٣ ح ٤٠٠) [وأبو داود (٤٩٤) والترمذي (٤٠٧ وصححه)]
[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٣٤٦ ح ٢٣٣٢٥) والترمذي (٢٦٢١ وقال: حسن صحيح غريب-) والنسائي (١/ ٢٣١، ٢٣٢ ح ٤٦٤) وابن ماجه (١٠٧٩) [وصححه ابن حبان (٢٥٥) والحاكم (١/ ٦، ٧) ووافقه الذهبي]-

اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ، وَاِنِّىْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا، فَاَنَا هٰذَا، فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْسَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ شَيْئًا، وَقَامَ الرَّجُلُ، فَانْطَلَقَ، فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿**وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ**﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! هٰذَالَهُ خَاصَّةً؟ فَقَالَ: ((**بَلْ لِّلنَّاسِ كَآفَّةً**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے دوسرے کنارے ایک عورت سے طبع آزمائی کی، میں نے جماع کے علاوہ اس کے ساتھ سب کچھ کیا، چنانچہ میں حاضر ہوں، آپ میرے متعلق جو چاہیں فیصلہ فرمائیں، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اللہ نے تمہاری پردہ پوشی کی تھی کاش کہ تم بھی اپنی پردہ پوشی کرتے، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، اور وہ آدمی کھڑا ہوا اور چلا گیا، چنانچہ نبی ﷺ نے کسی آدمی کو اس کے پیچھے بھیجا تو اسے بلا کر یہ آیت سنائی: ''دن کے دونوں اطراف اور رات کی چند ساعتوں میں نماز پڑھا کریں، یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں اور یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔'' حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ اس کے لیے خاص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔''

۵۷٦: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ، وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذَالِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ: فَقَالَ: ((**يَا اَبَا ذَرٍّ!**)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ، كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۷٦: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ موسم خزاں میں باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دو شاخوں کو پکڑا، راوی نے بیان کیا کہ پتے گرنے لگے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مسلمان بندہ اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے گرتے ہیں۔''

۵۷۷: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا، غَفَرَ اللّٰهُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۵۷۷: زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حضور قلب سے دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

۵۷۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَقَالَ: ((**مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا،**

[1] رواه مسلم (٤٢/ ٢٧٦٣)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٩ ح ٢١٨٨٩) ☆ فيه مزاحم بن معاوية الضبي مجهول الحال وثقه ابن حبان وحده من المتقدمين و للحديث شواهد ضعيفة، انظر تنقيح الرواة (١/ ١٠٠)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٩٤ ح ٢٢٠٣٣) [وأبو داود (٩٠٥ مطولاً) وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ١٣٢) ووافقه الذهبي]۔

كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا ، لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ اُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۷۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”جس نے نماز کی حفاظت و پابندی کی تو وہ اس شخص کے لیے روز قیامت نور، دلیل اور نجات ہوگی، اور جس نے اس کی حفاظت و پابندی نہ کی تو روز قیامت اس کے لیے نور، دلیل اور نجات نہیں ہوگی اور وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

۵۷۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۷۹: عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اعمال میں سے صرف ترک نماز کو کفر تصور کیا کرتے تھے۔

۵۸۰: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ: ((اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَاِنْ قُطِّعْتَ وَ حُرِّقْتَ، وَ لَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۸۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا خواہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور خواہ تمہیں جلا دیا جائے، اور جان بوجھ کر فرض نماز ترک نہ کرنا، جس نے عمداً اسے ترک کر دیا تو اس سے ذمہ اٹھ گیا، اور شراب نہ پینا کیونکہ وہ تمام برائیوں کی چابی ہے۔“

[1] **إسناده حسن** ، رواه أحمد (٢/ ١٦٩ ح ٦٥٧٦) والدارمي (٢/ ٣٠١ ، ٣٠٢ ح ٢٧٢٤) والبيهقي في شعب الإيمان (٢٨٢٣) ☆ عيسى بن هلال : وثقه الحاكم و الجمهور وهو حسن الحديث (انظر نيل المقصود : ١٣٩٩)۔

[2] **إسناده صحيح** ، رواه الترمذي (٢٦٢٢) [وللحديث لون آخر عند الحاكم (١/ ٧ ح ١٢)] [3] **حسن**، رواه ابن ماجه (٤٠٣٤) [و حسنه البوصيري .] ☆ فيه شهر بن حوشب : حسن الحديث و للحديث شواهد ۔

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

نماز کے اوقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۸۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ، مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز ظہر کا وقت، زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جانے اور عصر کا وقت نہ ہونے تک رہتا ہے، اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہو جانے سے پہلے تک رہتا ہے، اور مغرب کا وقت شفق (غروب آفتاب کے بعد افق پر جو سرخی ہوتی ہے) کے رہنے تک رہتا ہے، اور عشاء کا وقت نصف شب تک رہتا ہے جبکہ نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب سے پہلے تک رہتا ہے، اور جب سورج طلوع ہونے لگے تو پھر نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔''

۵۸۲: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ، فَقَالَ لَهٗ: ((صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ)) يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَآءُ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهٗ، ((فَاَبْرِدْ بِالظُّهْرِ)) فَاَبْرَدَبِهَا۔ فَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ بِهَا۔ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَآءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَبِهَا، ثُمَّ قَالَ: ((اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۲: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم دو دن ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔'' جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے بلال کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان

---

[1] رواہ مسلم (۱۷۳ / ۶۱۲)۔

[2] رواہ مسلم (۱۷۶ / ۶۱۳)۔

دی، پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی، پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کے لیے اقامت کہی جبکہ سورج بلند صاف چمک دار تھا، پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سورج غروب ہو جانے پر مغرب کے لیے اقامت کہی، اور پھر جب شفق غائب ہو گئی تو آپ نے انہیں نماز عشاء کے لیے اقامت کہنے کا حکم فرمایا، پھر جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ نے انہیں نماز فجر کے لیے اقامت کہنے کا حکم فرمایا، دوسرے روز آپ نے انہیں ظہر کو ٹھنڈا کرنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے اسے خوب مؤخر کیا، آپ نے عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا، آپ نے گزشتہ روز سے اسے مؤخر کیا، آپ نے شفق غائب ہو جانے سے پہلے مغرب پڑھی اور تہائی رات گزر جانے کے بعد عشاء پڑھی، اور فجر، طلوع فجر کے روشن ہو جانے پر پڑھی، پھر فرمایا: ''نمازوں کے اوقات معلوم کرنے والا شخص کہا ہے؟'' تو اس آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری نمازوں کا وقت ان اوقات کے مابین ہے جس کا تم ملاحظہ کر چکے ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَمَّنِیْ جِبْرِیْلُ عِنْدَالْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ، فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ كَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِیْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، صَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَیْهِ، وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ، وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ [1]

۵۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے قریب مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی (ایک مرتبہ) جب سورج تسمہ کے برابر ڈھل گیا تو انہوں نے مجھے ظہر پڑھائی، اور جب ہر چیز کا سایہ اس (چیز) کے مثل ہو گیا تو انہوں نے مجھے عصر پڑھائی، جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس وقت مجھے مغرب پڑھائی، اور شفق ختم ہو جانے پر مجھے عشاء پڑھائی، اور جس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اس وقت مجھے فجر پڑھائی۔ پس جب اگلا روز ہوا تو انہوں نے مجھے ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس (چیز) کے مثل ہو گیا، اور جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو گیا تو مجھے عصر پڑھائی، اور جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس وقت مجھے مغرب پڑھائی، اور تہائی رات گزرنے پر مجھے عشاء پڑھائی، اور صبح روشن ہو جانے پر نماز فجر پڑھائی، پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: محمد! ﷺ یہ آپ سے پہلے انبیا علیہم السلام کا وقت ہے اور نمازوں کا وقت انہی دو اوقات کے مابین ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبوداود (۳۹۳) والترمذي (۱۴۹) [و صححه ابن خزيمة (۳۲۵) و ابن الجارود (۱۴۹، ۱۵۰) والحاكم (۱/ ۱۹۳)]۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٥٨٤: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: اَمَا اِنَّ جِبْرَائِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ: فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِي مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ فَاَمَّنِيْ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ)) يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۴: ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے نماز عصر میں کچھ تاخیر کی تو عروہ (بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ) نے انہیں کہا: آگاہ رہو کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھی، تو عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عروہ! تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ تم کیا کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود رحمۃ اللہ علیہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا میں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے میری امامت کرائی، تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ (دوسری) نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔“ یوں پانچ دفعہ اپنی انگلیوں پر شمار کیا۔

٥٨٥: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ: اَنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ، ثُمَّ كَتَبَ: اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اَنْ كَانَ الْفَيْئُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهُ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْثَلَاثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، وَالعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ فَمَنْ نَامَ فَلَانَامَتْ عَيْنُهُ، فَمَنْ نَامَ فَلَانَامَتْ عَيْنُهُ، وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۵۸۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے امراء کے نام خط لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم کام نماز ہے، جس نے اس کی حفاظت و پابندی کی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی، اور جس نے اسے ضائع کیا تو پھر وہ اس کے علاوہ دیگر امور دین کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے، پھر آپ نے لکھا کہ نماز ظہر کا وقت یہ ہے کہ سایہ ایک ہاتھ ہو اور یہ اس وقت تک رہتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کا سایہ اس (آدمی) کے سائے کے برابر ہو جائے، اور نماز عصر کا وقت یہ ہے کہ سورج بلند، سفید اور چمک دار ہو اور اتنا وقت ہو کہ سوار غروب آفتاب سے پہلے دو یا تین فرسخ (تقریباً دس یا پندرہ کلومیٹر) کا فاصلہ طے کر سکے، اور نماز مغرب کا وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے، اور نماز عشاء کا وقت شفق ختم ہونے سے شروع ہوتا ہے اور تہائی رات تک رہتا ہے، پس جو شخص سو جائے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٢١) و مسلم (١٦٦/ ٦١٠)۔ [2] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٦، ٧ ح ٥)
☆ السند منقطع وللأثر طرق كثيرة عند مالك وغيره (انظر الموطأ ١/ ٧ وسنده صحيح)۔

تو (اللہ کرے) اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو، جو شخص سو جائے تو اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو، جو سو جائے تو (اللہ کرے) اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو اور صبح کا وقت وہ ہے کہ جب صبح صادق ہو جائے لیکن ستارے ابھی نمایاں ہوں۔

٥٨٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ، وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ [1]

٥٨٦: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ موسم گرما میں نماز ظہر اس وقت پڑھتے تھے جب آدمی کا سایہ تین قدم سے پانچ قدم تک ہوتا جبکہ موسم سرما میں سایہ پانچ سے سات قدم تک ہوتا۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٠) والنسائي (١/ ٢٥٠، ٢٥١ ح ٥٠٤)۔

بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

اول وقت نماز پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۸۷: عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّى الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّى الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيْتُ مَاقَالَ فِى الْمَغْرِبِ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَآءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلَا يُبَالِيْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۷: سیار بن سلامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو میرے والد نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی فرض نماز کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ نماز ظہر، جسے تم پہلی نماز کہتے ہو، اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا، آپ نماز عصر پڑھتے تو پھر ہم میں سے کوئی مدینہ کے آخری کنارے واقع اپنی رہائش گاہ پر واپس جاتا تو سورج بالکل سفید اور چمک دار ہوتا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، میں مغرب کے بارے میں بھول گیا کہ انہوں نے کیا کہا تھا، اور آپ نماز عشاء جسے تم ((عَتَمَه)) کہتے ہو، کو تاخیر سے پڑھنا پسند فرماتے تھے، آپ اس (نماز عشاء) سے پہلے سو جانا اور اس کے بعد باتیں کرنا، ناپسند فرماتے تھے، اور آپ نماز فجر میں سلام پھیر کر نمازیوں کی طرف رخ فرماتے تو اس وقت ہر نمازی اپنے ساتھ والے نمازی کو پہچان لیتا تھا، اور آپ ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ نماز عشاء کو تہائی رات تک بغیر کسی پرواہ کے مؤخر کر دیا کرتے تھے۔ اور آپ نماز عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند کیا کرتے تھے۔

۵۸۸: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَآءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤١) و مسلم (٢٣٥ / ٦٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٥) و مسلم (٢٣٣/ ٦٤٦)۔

۵۸۸: محمد بن عمرو بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم نے جابر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ نماز ظہر زوال آفتاب کے فوراً بعد جبکہ عصر اس وقت پڑھتے جب سورج خوب روشن اور چمک دار ہوتا، اور مغرب اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا، جبکہ عشاء کے بارے میں ایسے تھا کہ جب لوگ زیادہ اکٹھے ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی پڑھ لیتے اور جب نمازی کم ہوتے تو اسے تاخیر سے پڑھتے اور فجر کی نماز تاریکی میں پڑھا کرتے تھے۔

۵۸۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ [1]

۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر پڑھا کرتے تھے تو ہم گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر (سر رکھ کر) سجدہ کیا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم، اور مذکورہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں۔

۵۹۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ)). [2]

۵۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب گرمی شدید ہو تو پھر نماز (ظہر) پڑھنے میں تاخیر کرو۔''

۵۹۱: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ بِالظُّهْرِ: ((فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، وَاشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ! اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا، فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ، وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: ((فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا، وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيْرِهَا)). [3]

۵۹۱: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ظہر کے متعلق بخاری کی روایت میں ہے: ''کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے، جہنم نے اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا، میرے رب! میرے بعض حصے نے بعض کو کھا لیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس، ایک سانس موسم سرما میں اور ایک سانس موسم گرما میں، لینے کی اجازت فرمائی، تم جو زیادہ گرمی اور زیادہ سردی پاتے ہو وہ اسی وجہ سے ہے۔'' بخاری، مسلم۔

اور بخاری کی روایت میں ہے، ''پس تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو تو وہ اس کی گرم ہوا کی وجہ سے ہے، اور تم جو زیادہ سردی پاتے ہو تو وہ اس کی ٹھنڈک کی وجہ سے ہے۔''

۵۹۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ، فَيَاْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٢) و مسلم (١٩١ / ٦٢٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٣) و مسلم (١٨٠ / ٦١٥) ٥ حديث أبي سعيد: رواه البخاري (٥٣٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٧) و مسلم (١٨٦ / ٦١٧) كلاهما من حديث أبي هريرة رضي الله عنه، ولحديث أبي سعيد انظر الحديث السابق (٥٩٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٠) و مسلم (١٩٢ / ٦٢١)۔

۵۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر پڑھا کرتے تھے جبکہ سورج بلند چمک دار ہوتا تھا، جانے والا شخص (نماز عصر مسجد نبوی میں ادا کرنے کے بعد) ''عوالی'' (مدینہ کی ملحقہ بستیوں میں) جاتا تو سورج بلند ہوتا، اور بعض بستیاں مدینہ سے تقریباً چار میل کی مسافت پر تھیں۔

۵۹۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ: يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ منافق شخص کی نماز ہے جو بیٹھ کر سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب وہ زرد اور شیطان کے سینگوں کے مابین پہنچنے کے قریب ہو جاتا ہے تو وہ کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ کا بہت کم ذکر کرتا ہے۔''

۵۹٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((الَّذِيْ يَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۹۴: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی نماز عصر فوت ہوگئی تو گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔''

۵۹۵: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۵۹۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عصر ترک کر دی تو اس کا عمل ضائع ہو گیا۔''

۵۹٦: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّى الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۵۹۶: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب پڑھا کرتے تھے، تو ہم میں سے کوئی واپس جاتا تو وہ اپنے تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ لیتا تھا۔''

۵۹۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۵۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صحابہ کرام غروب شفق اور رات کے تہائی اول کے مابین نماز عشاء پڑھا کرتے تھے۔

۵۹۸: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّى الصُّبْحَ، فَتَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ

---

❶ رواه مسلم (١٩٥ / ٦٢٢)۔

❷ متفق عليه ، رواه البخاري (٥٥٢) و مسلم (٢٠٠/ ٦٢٦)۔

❸ رواه البخاري (٥٥٣)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٩) و مسلم (٢١٧/ ٦٣٧)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٨٦٤) و مسلم (لم أجده)۔

مِنَ الْغَلَسِ.مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھتے تو خواتین اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی واپس جاتیں اور وہ تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

۵۹۹: وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا، قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الصَّلٰوةِ، فَصَلّٰى، قُلْنَا لِاَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِى الصَّلٰوةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً.رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۹: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کھائی، پس جب وہ اپنی سحری کھانے سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی، ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ان کے سحری کھا کر نماز شروع کرنے کے مابین کتنے وقت کا وقفہ تھا؟ انہوں نے فرمایا: جتنے وقت میں آدمی پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔

۶۰۰: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَآءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ۔اَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا۔؟)) قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِىْ ؟قَالَ: ((صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ، فَصَلِّ، فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۶۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نمازیں ضائع کریں گے یا فرمایا: وہ نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کریں گے تو اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی؟“ میں نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا، اور اگر تم اسے ان کے ساتھ بھی پا لو تو پھر (نماز) پڑھ لو، تو وہ تمہارے لیے بطور نفل ہوگی۔“

۶۰۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ)).مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۶۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پا لی تو اس نے نماز فجر پا لی، اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے، نماز عصر کی ایک رکعت پا لی تو اس نے نماز عصر پا لی۔“

۶۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ، وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٦٧) و مسلم (٢٣٢/ ٦٤٥)۔

[2] رواه البخاري (٥٧٦)۔

[3] رواه مسلم (٢٣٨ مختصرًا) [وأبو داود: ٤٣١ واللفظ له]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٩) و مسلم (١٦٣/ ٦٠٨)۔

[5] رواه البخاري (٥٥٦)۔

۶۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے، اور جب وہ طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے۔“

٦٠٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً، اَوْنَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَّا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کوئی نماز پڑھنا بھول جائے یا وہ اس وقت سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے پڑھ لے۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”اس (نماز پڑھ لینے) کے سوا اس کا کوئی اور کفارہ نہیں۔“

٦٠٤: وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ، اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيُقْظَةِ، فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا، فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۰۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حالت نیند میں (نماز میں تاخیر ہو جانے پر) کوئی تقصیر و گناہ نہیں، تقصیر تو محض حالت بیداری میں (نماز مؤخر کرنے میں) ہے، جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا وہ اس وقت سو جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے۔“ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”مجھے یاد کرنے کے لیے نماز پڑھا کرو۔“

الفصل الثاني

فصل ثانی

٦٠٥: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۰۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا، ایک نماز جب اس کا وقت آ جائے، جنازہ جب تیار ہو جائے اور بیوہ، مطلقہ اور کنواری خاتون (کے نکاح میں) جب تمہیں اس کا کفو مل جائے۔“

٦٠٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۶۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی اور آخر وقت اللہ کے عفو

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٧) و مسلم (٣١٥/ ٦٨٤)۔ [2] رواه مسلم (٣١١/ ٦٨١)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (١٧١ و قال: حديث غريب حسن۔) ☆ سعيد بن عبد الله: وثقه الإمام المعتدل العجلي (الذي كان يعد كأحمد و ابن معين) والجمهور و حديثه لا ينزل عن درجة الحسن. و حديث عمر بن علي عن أبيه صححه الحاكم و ابن جرير الطبري. (انظر اتحاف المهرة ١١/ ٥٨٥)۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٧٢)

☆ يعقوب بن الوليد المدني: متهم بالكذب، كذبه أحمد وغيره وحديث ابن عباس ضعيف جدًا، فيه نافع أبو هرمز: متروك۔

درگزر کا باعث ہے۔‘‘

٦٠٧: وَعَنْ أُمِّ فَرْوَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ. [1]

٦٠٧: ام فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ سے افضل عمل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اول وقت میں نماز ادا کرنا۔‘‘ احمد، ترمذی، ابوداود۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث صرف عبداللہ (بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب مدنی) سے مروی ہے، اور وہ محدثین کے ہاں قوی نہیں۔

٦٠٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٦٠٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ نماز کو آخر وقت میں پڑھا ہے۔

٦٠٩: وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ)) أَوْ قَالَ: ((عَلَى الْفِطْرَةِ مَالَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلٰى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

٦٠٩: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت ہمیشہ خیر و بھلائی پر رہے گی۔‘‘ یا فرمایا: ’’فطرت پر رہے گی، جب تک وہ ستارے ظاہر ہونے سے پہلے نماز مغرب پڑھتی رہے گی۔‘‘

٦١٠: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ. [4]

٦١٠: دارمی نے اسے عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦١١: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [5]

٦١١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں، نماز عشاء کو تہائی رات یا نصف شب تک مؤخر کرنے کا حکم فرماتا۔‘‘

٦١٢: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٧٤، ٣٧٥ ح ٢٧٦٤٤، ٢٧٦٤٥) والترمذي (١٧٠) وأبو داود (٤٢٦) ☆ السند ضعيف وله شواهد صحيحة عند ابن خزيمة (٣٢٧) وغيره۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (١٧٤ وقال: غريب وليس إسناده بمتصل.) [ووصله الحاكم (١/ ١٩٠) وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد.]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٨) [وصححه ابن خزيمة (٣٣٩) والحاكم على شرط مسلم (١/ ١٩٠، ١٩١) ووافقه الذهبي]۔ [4] **حسن**، رواه الدارمي (١/ ٢٧٥ ح ١٢١٣) [وابن ماجه (٦٨٩) وصححه ابن خزيمة (٣٤٠) والحديث حسنه البوصيري]۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٢٥٠ ح ٧٤٠٦) والترمذي (١٦٧ وقال: حسن صحيح)۔ وابن ماجه (٦٩١)۔

سَائِرِ الْاُمَمِ، وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۱۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نماز (یعنی عشاء) کو دیر سے پڑھو، کیونکہ اس کی وجہ سے تمہیں دیگر امتوں پر فضیلت دی گئی ہے، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔''

٦١٣: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ صَلوٰةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۶۱۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اس نماز یعنی نماز عشاء کے وقت کے بارے میں خوب جانتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیسری رات کے چاند کے غروب ہونے کے وقت اسے پڑھا کرتے تھے۔

٦١٤: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ، فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ: ((فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ)). [3]

۶۱۴: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر، روشن ہو جانے پر پڑھو کیونکہ وہ زیادہ باعث اجر ہے۔'' ترمذی؛ ابوداؤد؛ دارمی؛ نسائی میں یہ الفاظ نہیں: ''کہ وہ زیادہ باعث اجر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦١٥: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ، فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۶۱۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے، پھر اونٹ نحر کیا جاتا، اس کے دس حصے کیے جاتے، پھر اسے پکایا جاتا تو ہم غروب آفتاب سے پہلے پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔

٦١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلوٰةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ، فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذَالِكَ؟ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: ((اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلوٰةً مَّا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ)) ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَاَقَامَ الصَّلوٰةَ وَصَلّٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢١)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤١٩) والدارمي (١/ ٢٧٥ ح ١٢١٤) [والترمذي (١٦٥) والنسائي (١/ ٢٦٤، ٢٦٥ ح ٥٣٠]۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٥٤ وقال: حسن صحيح ـ) و أبو داود (٤٢٤) والدارمي (١/ ٢٧٧ ح ١٢٢٠) والنسائي (١/ ٢٧٢ ح ٥٤٩، ٥٥٠) [وابن ماجه (٦٧٢) و صححه ابن حبان (٢٦٣)]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨٥) و مسلم (١٩٨/ ٦٢٥)۔

[5] رواه مسلم (٢٢٠/ ٦٣٩)۔

۶۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے، پس آپ تہائی رات گزر جانے یا اس کے بعد تشریف لائے، ہم نہیں جانتے کہ کسی کام نے آپ کو اپنے اہل خانہ میں مصروف رکھا یا اس کے علاوہ کوئی کام تھا، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرہ سے) باہر تشریف لائے تو فرمایا: ''تم نماز کا انتظار کر رہے ہو، تمہارے علاوہ کوئی اہل دین اس کا انتظار نہیں کر رہا، اگر امت کے لیے گراں نہ ہوتا میں انہیں اسی وقت نماز پڑھاتا۔'' پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

٦١٧: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلٰوتِكُمْ، وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نمازوں کے اوقات کے مطابق ہی نمازیں پڑھا کرتے تھے، لیکن آپ نماز عشاء تمہاری نماز سے کچھ تاخیر سے پڑھا کرتے تھے، اور آپ نماز ہلکی پڑھایا کرتے تھے۔

٦١٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةَ الْعَتَمَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: ((**خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ**)) فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا، فَقَالَ: ((**اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَاانْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ، وَلَوْ لَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ، لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۶۱۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھنے کا ارادہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً نصف شب گزر جانے کے بعد تشریف لائے تو فرمایا: ''اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔'' چنانچہ ہم اپنی جگہ پر بیٹھ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک لوگ نماز پڑھ کر سو چکے، اور جب کہ تم اس وقت تک نماز ہی میں رہو گے جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے اور اگر ضعیف کے ضعف، بیمار کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز کو نصف شب تک مؤخر کرتا۔''

٦١٩: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

۶۱۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نماز ظہر جلد پڑھنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ سخت تھے اور نماز عصر جلدی پڑھنے میں تم ان سے زیادہ سخت ہو۔''

٦٢٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [4]

۶۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ گرمی ہوتی تو آپ نماز (ظہر) دیر سے پڑھتے اور جب سردی

---

[1] رواه مسلم (٢٢٧/ ٦٤٣)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبوداود (٤٢٢) و النسائي (١/ ٢٦٨ ح ٥٣٩) [وابن ماجه (٦٩٣) و صححه ابن خزيمة (٣٤٥)]۔

[3] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٢٨٩ ح ٢٧٠١١) والترمذي (١٦١ وقال: حسن)۔

[4] **صحيح**، رواه النسائي (١/ ٢٤٨ ح ٥٠٠) [والبخاري: ٩٠٦]۔

ہوتی تو جلدی فرماتے تھے۔

٦٢١: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُصَلِّيْ مَعَهُمْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۲۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''میرے بعد تمہارے کچھ ایسے امراء ہوں گے کہ چند چیزیں انہیں وقت پر نماز پڑھنے سے غافل کر دیں گی حتیٰ کہ اس کا وقت گزر جائے گا چنانچہ (جب یہ صورت حال ہو تو) تم نمازیں وقت پر ادا کرنا۔'' کسی شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں ان کے ساتھ بھی پڑھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔''

٦٢٢: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ، فَهِيَ لَكُمْ، وَهِيَ عَلَيْهِمْ، فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلُّوا الْقِبْلَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۶۲۲: قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد تمہارے کچھ ایسے حکمران ہوں گے جو نمازیں دیر سے پڑھیں گے، چنانچہ وہ تمہارے لیے باعث ثواب اور ان کے لیے موجب گناہ ہونگی، پس جب تک وہ قبلہ رخ نمازیں پڑھتے رہیں تو تم ان کے ساتھ نماز پڑھو۔''

٦٢٣: وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخَيَّارِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ، فَقَالَ: اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى، وَيُصَلِّيْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ: الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۲۳: عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جبکہ وہ محصور تھے، تو انہوں نے کہا: آپ امیر المومنین ہیں اور آپ پریشانی میں مبتلا ہیں، جبکہ فتنے کا سرغنہ ہمیں نماز پڑھاتا ہے، اور ہم اسے گناہ سمجھتے ہیں، انہوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: نماز مسلمانوں کا بہترین عمل ہے، جب لوگ اچھا کام کریں، تو تم بھی ان کے ساتھ مل کر اچھا کرو، اور جب وہ برا کریں تو تم ان کی برائی سے دور رہو۔

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٣٣) [وابن ماجه: ١٢٥٧]۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبوداود (٤٣٤) ☆ فيه صالح بن عبيد مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده و حديث البخاري (٦٩٤) يغني عنه۔

[3] رواه البخاري (٦٩٥)۔

بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ

فضائل نماز کا بیان

الفصل الاوّل
فصل اول

٦٢٤: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا)) يَعْنِى الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۲۴: عمارہ بن رُویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے یعنی فجر اور نماز عصر پڑھے تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔''

٦٢٥: وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۶۲۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر و عصر) پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

٦٢٦: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ۔ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ۔ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَاَتَيْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات اور دن کے وقت فرشتے یکے بعد دیگرے تمہارے پاس آتے رہتے ہیں اور وہ نماز فجر اور نماز عصر میں اکٹھے ہوتے ہیں، پھر وہ فرشتے، جنہوں نے تمہارے ہاں رات بسر کی ہوتی ہے، اوپر چڑھتے ہیں، ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان کے متعلق بہتر جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال (یعنی آخری عمل) پر چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، جب ہم ان کے پاس سے آئے تو وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، اور جب ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

٦٢٧: وَعَنْ جُنْدُبِ الْقَسْرِىِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ، فَهُوَ فِىْ ذِمَّةِ اللّٰهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَىْءٍ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَىْءٍ يُّدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ

---

[1] رواه مسلم (٢١٣/ ٦٣٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٤) و مسلم (٢١٥/ ٦٣٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٥) و مسلم (٢١٠/ ٦٣٢)۔

مُسْلِمٌ وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ: اَلْقُشَيْرِيُّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ. [1]

۶۲۷: جندب قسری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر پڑھ لیتا ہے تو وہ اللہ کے عہد وامان میں آ جاتا ہے، چنانچہ تم ایسا کوئی کام نہ کرنا جس کی وجہ سے اللہ اپنے عہد وامان کے بارے میں تمہارا مواخذہ کرے، کیونکہ وہ اپنے عہد و امان کے بارے میں جس شخص سے مواخذہ کرے گا تو وہ اسے پکڑ کر اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

اور مصابیح کے بعض نسخوں میں القسری کے بجائے القشیری مذکور ہے۔

۶۲۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ، لَاسْتَهَمُوْا، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ، لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ اذان اور صف اول کی فضیلت کے بارے میں جان لیں پھر اگر انہیں اس کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کرنی پڑے تو وہ ضرور قرعہ اندازی کریں، اور اگر وہ نماز کے لیے جلدی آنے کی فضیلت کے بارے میں جان لیں تو وہ اس کی طرف ضرور سبقت حاصل کریں، اور اگر انہیں نماز عشاء اور نماز فجر کی اہمیت کا پتہ چل جائے تو وہ انہیں پڑھنے کے لیے ضرور (مسجد میں) آئیں خواہ انہیں سرین یا پاؤں اور گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

۶۲۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَآءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا، لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر اور نماز عشاء منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری نمازیں ہیں، لیکن اگر انہیں ان کے اجر وثواب کا پتہ چل جائے تو وہ انہیں پڑھنے کے لیے ضرور (مسجد میں) آئیں، خواہ انہیں سرین یا پاؤں اور گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔''

۶۳۰: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ فِيْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ، فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۶۳۰: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عشاء با جماعت ادا کی تو گویا اس نے نصف شب قیام کیا اور جس نے نماز صبح با جماعت ادا کی تو گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔''

۶۳۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ)) قَالَ: وَتَقُوْلُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَآءُ. [5]

۶۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیہاتی لوگ، تمہاری نماز مغرب کے نام کے بارے میں، تم پر

[1] رواه مسلم (٢٦١ / ٦٥٧)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٥) و مسلم (١٢٩ / ٤٣٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٧) و مسلم (٢٥٢ / ٦٥١)۔

[4] رواه مسلم (٢٦٠ / ٦٥٦)۔ [5] **صحيح**، رواه مسلم (لم أجده) [و رواه البخاري (٥٦٣) من حديث عبدالله بن مغفل رضي الله عنه به، و كذا في مصابيح السنة (٤٣٨)]۔

غالب نہ آ جائیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں: دیہاتی اسے عشاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

٦٣٢: وَقَالَ: ((لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَآءِ، فَإِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَآءُ، فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

٦٣٢: اور فرمایا: '' دیہاتی لوگ، تمہاری نماز عشاء کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آ جائیں، کیونکہ اس کا نام تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں عشاء ہے، کیونکہ وہ اونٹوں کا دودھ دھونے کی وجہ سے اسے عتمہ کہتے ہیں۔''

٦٣٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: ((حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى: صَلٰوةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

٦٣٣: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے روز فرمایا: ''انہوں نے ہمیں نماز عصر سے روک دیا، اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل ثانی

٦٣٤: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلَاةُ الْوُسْطٰى: صَلَاةُ الْعَصْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

٦٣٤: ابن مسعود اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درمیانی نماز سے مراد نمازِ عصر ہے۔''

٦٣٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ قَالَ: ((تَشْهَدُهٗ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

٦٣٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''بے شک نماز فجر کا پڑھنا (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے۔'' کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ رات اور دن کے فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

٦٣٦: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَائِشَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى: صَلَاةُ الظُّهْرِ، رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ،

---

❶ رواه مسلم (٢٢٩ / ٦٤٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٣٣) و مسلم (٢٠٥ / ٦٢٧)۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨١ حديث ابن مسعود وقال: حديث حسن صحيح، ١٨٢، حديث سمرة بن جندب وقال: حديث حسن.) [ورواه مسلم: ٦٢٨ من حديث ابن مسعود رضي الله عنه۔]

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٣١٣٥ وقال: حسن صحيح۔) [و ابن ماجه (٦٧٠) و صححه ابن خزيمة (١٤٧٤) والحاكم (١/ ٢١٠، ٢١١) ووافقه الذهبي]۔

وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا. ❶

۶۳۶: زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، درمیان والی نماز سے مراد نماز ظہر ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے زید رضی اللہ عنہ سے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں سے معلّق روایت کیا ہے۔

٦٣٧: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلَاةً اَشَدُّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا، فَنَزَلَتْ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ وَقَالَ: اِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۶۳۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز ظہر بہت جلد پڑھا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر سب سے زیادہ پر مشقت نماز یہی تھی، پس یہ آیت نازل ہوئی، ”نمازوں کی پابندی وحفاظت کرو اور بالخصوص نمازِ وسطیٰ کی۔“ راوی نے کہا: کیونکہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں، اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

٦٣٨: وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم كَانَا يَقُوْلَانِ: الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الصُّبْحِ، رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا. ❸

۶۳۸: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہیں علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے متعلق پتہ چلا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ درمیان والی نماز سے مراد نماز فجر ہے۔

٦٣٩: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم تَعْلِيْقًا. ❹

۶۳۹: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اسے معلّق روایت کیا ہے۔

٦٤٠: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ غَدَا اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

۶۴۰: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص نماز فجر کے لیے جاتا ہے تو وہ ایمان کا پرچم اٹھا کر جاتا ہے، اور جو شخص بازار کی طرف جاتا ہے، تو وہ ابلیس کا پرچم اٹھا کر جاتا ہے۔“

---

❶ **صحيح**، رواه مالك (١/ ١٣٩ ح ٣١٣) والترمذي (١٨٢) [وله شواهد عند ابن أبي شيبة (٢/ ٥٠٤ ح ٨٦٠٢) وغيره]۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٨٣ ح ٢١٩٣١) و أبو داود (٤١١) [والنسائي في الكبرى (٣٥٧) وصححه ابن حزم في المحلى (٤/ ٢٥٠) و ذكر كلامًا]۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (١/ ١٣٩ ح ٣١٤) ☆ هذا من البلاغات و ثبت نحوه عن ابن عباس (ابن أبي شيبة في المصنف ٢/ ٥٠٦ ح ٨٦٢٧) وأما علي رضي الله عنه ففي السند إليه حسين بن عبد الله بن ضميرة وهو متروك ۔ ❹ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨٢) [والبيهقي ١/ ٤٦١، ٤٦٢] ☆ وللأثرين طرق ۔ ❺ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٢٣٤) ☆ فيه عبيس بن ميمون: متفق على ضعفه، و قال الهيثمي: هو ضعيف متروك ۔

بَابُ الْأَذَانِ

اذان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٤١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرُوْا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ ، فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى ، فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ ، وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ ، قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: فَذَكَرْتُهُ لِاَيُّوْبَ ، فَقَالَ: اِلَّا الْاِقَامَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے (اعلان نماز کے لیے) آگ جلانے اور ناقوس بجانے کا ذکر کیا اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہود و نصاریٰ (سے مشابہت) کا ذکر کیا، تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

اسماعیل بیان کرتے ہیں، میں نے ایوب سے اس حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مگر ((قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ)) کے الفاظ دو مرتبہ کہے۔

٦٤٢: وَعَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ ، فَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۴۲: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس مجھے اذان سکھائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کہو: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، پھر تم دوبارہ کہو: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ، فلاح و کامیابی کی طرف آؤ، فلاح و کامیابی کی طرف آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٠٣) و مسلم (٣/ ٣٧٨)۔

[2] رواه مسلم (٦/ ٣٧٩)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ
فصل ثانی

۶۴۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَ الْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً، غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۶۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ''قد قامت الصلوۃ، قد قامت الصلوۃ کے سوا ایک ایک مرتبہ تھے۔''

۶۴۴: وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً، وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. [2]

۶۴۴: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

۶۴۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ، قَالَ: فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ، قَالَ: ((تَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ، ثُمَّ تَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ، ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَاِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ، قُلْتَ: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۶۴۵: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: ''کہو: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اپنی آواز بلند کرو، پھر کہو: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، یہ کلمات کہتے ہوئے آواز پست رکھو، پھر یہ کہتے ہوئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں،

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٥١٠) والنسائي (٢/ ٢٠، ٢١ ح ٦٦٩ و ٦٢٩) والدارمي (١/ ٢٧٠ ح ١١٩٥) ☆ سنده حسن وصححه ابن خزيمة (٣٧٤) و ابن حبان (٢٩٠، ٢٩١) والحاكم (١/ ١٩٧، ١٩٨) ووافقه الذهبي وللحديث شواهد۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٤٠٥ ح ١٥٤٥٦) والترمذي (١٩٢ وقال: حسن صحيح۔) وأبو داود (٥٠٢) والنسائي (٢/ ٤ ح ٦٣١) والدارمي (١/ ٢٧١ ح ١٢٠٠) و ابن ماجه (٧٠٩) [وأصله عند مسلم، انظر الحديث السابق: ٦٤٢]۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٠) ☆ فيه الحارث بن عبيد الإيادي ضعيف وحديث النسائي (٦٣٤) الذي صححه ابن خزيمة (٣٨٥) يغني عنه۔

اپنی آواز بلند کرو، نماز کی طرف آ ؤ، نماز کی طرف آ ؤ، کامیابی کی طرف آ ؤ، کامیابی کی طرف آ ؤ، اگر نماز فجر ہو تو کہو: نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

٦٤٦: وَعَنْ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: اَبُوْاِسْرَائِيْلَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ. [1]

٦٤٦: بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''نماز فجر (کی اذان) کے علاوہ کسی نماز (کی اذان) میں ((اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ)) نہ کہنا۔'' ترمذی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: ابواسرائیل راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

٦٤٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لِبِلَالٍ: ((اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ، وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ، وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهِ، وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ، وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ، وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمُنْعِمِ، وَهُوَ اِسْنَادٌ مَجْهُوْلٌ. [2]

٦٤٧: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ کہو، اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو، اور اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا شخص اپنے کھانے سے، پینے والا شخص اپنے مشروب سے جبکہ قضائے حاجت کے لیے جانے والا شخص اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے، اور جب تک مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لیے کھڑے نہ ہوا کرو۔'' ترمذی؛ اور انہوں نے فرمایا: ہم اسے صرف عبدالمنعم کی حدیث سے پہچانتے ہیں، اور اس کی اسناد مجہول ہے۔

٦٤٨: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ، فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُقِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ، وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

٦٤٨: زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان دینے کا حکم فرمایا تو میں نے اذان دی، تو بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صداء قبیلے کے شخص نے اذان دی ہے، اور جو اذان دے وہی اقامت کہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

٦٤٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ، وَلَيْسَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٨) و ابن ماجه (٧١٥) ☆ فيه أبو إسرائيل الملائي: ضعيف، و علة أخرى۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٩٥، ١٩٦) ☆ عبدالمنعم: منكر الحديث وله طريق آخر ضعيف جدًا عند الحاكم (١/ ٢٠٤)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٩ وقال: إنما نعرفه من حديث الإفريقي وهو ضعيف عند أهل الحديث۔) وأبوداود (٥١٤) وابن ماجه (٧١٧)۔

يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذَالِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ: اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلاً يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۴۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب مسلمان مدینہ تشریف لائے تو وہ اکٹھے جاتے اور نماز کے وقت کا اندازہ لگاتے جبکہ نماز کے لیے کوئی منادی نہیں کرتا تھا، ایک روز انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی، تو ان میں سے کسی نے کہا: نصاریٰ جیسا ناقوس بنا لو اور کسی نے کہا کہ یہود کے سینگ جیسا کوئی سینگ بنا لو، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کسی آدمی کو کیوں نہیں بھیج دیتے کہ وہ نماز کے لیے منادی کرے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال! اٹھو اور نماز کے لیے آواز دو۔''

۶۵۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِرَبِّهٖ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ، طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ؟ قُلْتُ: نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ، قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَاهُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَالِكَ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: بَلٰى، قَالَ: فَقَالَ: تَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اِلٰى اٰخِرِهٖ، وَكَذَا الْاِقَامَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ، فَقَالَ: ((اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ، فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ، فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ)) فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ، فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ فَقَالَ: فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَااُرِيَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ. [2]

۶۵۰: عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے ناقوس بجانے کا حکم فرمایا تو میں نے خواب میں ایک شخص کو ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے دیکھا، میں نے کہا: اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس بیچتے ہو؟ اس نے کہا تم اسے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلائیں گے، اس نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور بتاؤ، راوی بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: تم اللہ اکبر سے آخر اذان تک کہو، اور اسی طرح اقامت، پس جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنا خواب سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ یہ سچا خواب ہے، آپ بلال کے ساتھ کھڑے ہوں اور آپ نے جو دیکھا ہے وہ بلال کو سکھا دو، وہ ان کلمات کے ساتھ اذان دے، کیونکہ اس کی آواز آپ سے زیادہ بلند ہے۔'' چنانچہ میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو کر انہیں اذان کے کلمات سکھاتا رہا اور وہ ان کے ساتھ اذان دیتے رہے، راوی بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اذان کی آواز سنی تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۶۰۴) و مسلم (۱/ ۳۷۷)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (۴۹۹) والدارمي (۱/ ۲۶۸-۲۶۹ ح ۱۱۹۰-۱۱۹۱) و ابن ماجه (۷۰۶) والترمذي (۱۸۹) [و صححه ابن خزيمة (۳۷۱) و ابن حبان (۲۸۷)]۔

مبعوث فرمایا، جو کچھ انہیں دکھایا گیا ہے بالکل وہی کچھ میں نے دیکھا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا شکر ہے۔''
ابوداؤد، دارمی، ابن ماجہ، البتہ انہوں نے اقامت کا ذکر نہیں کیا، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے، لیکن انہوں نے واقعہ ناقوس کی صراحت نہیں کی۔

٦٥١: وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ لِصَلَاۃِ الصُّبْحِ، فَکَانَ لَا یَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاہُ بِالصَّلَاۃِ اَوْحَرَّکَہُ بِرِجْلِہٖ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۵۱: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نماز فجر کے لیے نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا تو آپ جس آدمی کے پاس سے گزرتے تو اسے نماز کے لیے آواز دیتے یا اپنے پاؤں کے ساتھ اسے ہلا دیتے۔

٦٥٢: وَعَنْ مَالِکٍ بَلَغَہُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَآءَ عُمَرَ یُؤَذِّنُہُ لِصَلَاۃِ الصُّبْحِ فَوَجَدَہُ نَائِمًا، فَقَالَ: الصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، فَاَمَرَہُ عُمَرُ اَنْ یَجْعَلَھَا فِیْ نِدَاءِ الصُّبْحِ. رَوَاہُ الْمُوَطَّا [2]

۶۵۲: مالک رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہیں پتہ چلا کہ مؤذن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کی اطلاع کرنے آیا تو اس نے انہیں سویا ہوا دیکھ کر کہا: ''نماز نیند سے بہتر ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم فرمایا کہ ان کلمات کو صبح کی اذان میں شامل کر لو۔

٦٥٣: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ جَدِّہٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ، قَالَ: ((اِنَّہٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِکَ)). رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [3]

۶۵۳۔ عبدالرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اور اس نے سعد بن عمار کے دادا سعد بن عائذ جو کہ مؤذن رسول اللہ ﷺ تھے کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو کانوں میں انگلیاں داخل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: ''اس سے تمہاری آواز زیادہ بلند ہو جائے گی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٢٦٤) ☆ أبو الفضل الأنصاري: مجهول، جهله أبو الحسن ابن القطان الفاسي وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (١/ ٧٢ ح ١٥١) ☆ هذا من البلاغات و له شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة في المصنف (١/ ٢٠٨ ح ٢١٥٩) فيه رجل يقال له إسماعيل، قال ابن عبدالبر: لا أعرفه۔
[3] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٧١٠) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناده ضعيف لضعف أولاد سعد القرظ: عمار وسعد وعبدالرحمٰن۔" و بلال كان يؤذن و"اصبعاه في أذنيه" رواه الترمذي (١٩٧) وهو حديث صحيح۔

بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَإِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان دینے اوراذان کاجواب دینے کی فضیلت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٥٤: عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦٥٤: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن، مؤذن حضرات کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔''

٦٥٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ، لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ، حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ، اَقْبَلَ، حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ، يَقُوْلُ: اُذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَّذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ، كَمْ صَلّٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٥٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اذان کی آواز نہیں سنتا، پس جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے، اور پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے، اور پھر جب اقامت مکمل ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے، اور وہ آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، اور کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر، فلاں چیز یاد کر، ایسی باتیں یاد کراتا ہے جو اسے یاد نہیں تھیں حتیٰ کہ آدمی کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔''

٦٥٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَلَا اِنْسٌ، وَّلَا شَيْءٌ، اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٦٥٦: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤذن کی آواز کو جو جن و انس اور جو دوسری چیزیں سنتی ہیں وہ (سب) قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی۔''

---

[1] رواه مسلم (١٤/ ٣٨٧)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٠٨) و مسلم (١٩/ ٣٨٩)۔

[3] رواه البخاري (٦٠٩)۔

٦٥٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦٥٧: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مؤذن کو سنو تو تم بھی وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، پھر تم اللہ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے صرف ایک بندے کے شایان شان ہے، میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں گا، چنانچہ جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔“

٦٥٨: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ، دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٦٥٨: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ”جب مؤذن کہتا ہے، اللہ اکبر ”اللہ سب سے بڑا ہے“، اور تم میں سے بھی کوئی خلوص قلب سے اللہ اکبر کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور وہ شخص بھی یہی کلمات کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور وہ شخص بھی یہی کلمات کہتا ہے، پھر وہ کہتا ہے: نماز کی طرف آؤ، تو وہ شخص کہتا ہے: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ”گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے“۔ پھر وہ کہتا ہے: کامیابی کی طرف آؤ، تو وہ شخص کہتا ہے: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))، پھر وہ کہتا ہے، اللہ اکبر، تو وہ شخص بھی اللہ اکبر کہتا ہے:، پھر وہ کہتا ہے: لا الہ الا اللہ، تو وہ شخص بھی کہتا ہے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں“۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

٦٥٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٦٥٩: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! اس دعوت کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ وفضیلت عطا فرما، اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو اس کے لیے روز قیامت میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔“

---

[1] رواه مسلم (١١/ ٣٨٤)۔

[2] رواه مسلم (١٢/ ٣٨٥)۔

[3] رواه البخاري (٦١٤)۔

٦٦٠: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُغِيرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ، وَإِلَّا أَغَارَ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ)) فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ رَاعِي مِعْزًى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦٦٠۔انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب فجر طلوع ہو جاتی تو نبی ﷺ حملہ کیا کرتے تھے، اور آپ بڑے غور سے اذان سننے کی کوشش کرتے، اگر آپ اذان سن لیتے تو حملہ نہ کرتے ورنہ حملہ کر دیتے، ایک مرتبہ آپ نے کسی شخص کو ’’اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے‘‘ کہتے ہوئے سنا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’وہ شخص فطرت (دین) پر ہے۔‘‘ پھر اس شخص نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم جہنم سے آزاد ہو گئے۔‘‘ پس صحابہ نے اسے دیکھا تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا۔

٦٦١: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٦٦١: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اذان سن کر یوں کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے محمد ﷺ کے رسول اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں، تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

٦٦٢: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ)) ثُمَّ قَالَ: فِي الثَّالِثَةِ: ((لِمَنْ شَاءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٦٦٢۔عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ہر دو اذانوں (اذان واقامت) کے درمیان (نفل) نماز ہے، ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے، پھر تیسری مرتبہ فرمایا: ’’اس شخص کے لیے جو پڑھنا چاہے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٦٦٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ! أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرٰى لَهُ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ. [4]

---

[1] رواه مسلم (٩/ ٣٨٢)۔

[2] رواه مسلم (١٣/ ٣٨٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٧) و مسلم (٣٠٤/ ٨٣٨)۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٥٦١ ح ٩٩٤٣) و أبو داود (٥١٧، ٥١٨) و الترمذي (٢٠٧) [وصححه ابن خزيمة (١٥٣١) و ابن حبان (٣٦٢)] والشافعي في الأم (١/ ٨٧ وسنده ضعيف -...) و هو حسن بالشواهد]۔

۶۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امام (نماز کا) نگہبان ہے جبکہ مؤذن (اوقات نماز کا) امانت دار ہے، اے اللہ! اماموں کی راہنمائی فرما اور اذان دینے والوں کی مغفرت فرما۔“ احمد؛ ابوداؤد؛ ترمذی؛ شافعی، اور امام شافعی کی دوسری روایت مصابیح کے الفاظ سے مروی ہے۔

٦٦٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا، كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۶۶۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ثواب کی نیت سے سات برس اذان دیتا ہے تو اس کے لیے جہنم سے خلاصی لکھ دی جاتی ہے۔“

٦٦٥: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا، يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّيْ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ، وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۶۶۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیرا رب پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چرانے والے اس شخص سے خوش ہوتا ہے جو نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو، وہ اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، وہ مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل فرما دیا۔“

٦٦٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۶۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین اشخاص روز قیامت کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے، وہ غلام جس نے اللہ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا، وہ امام جس سے اس کے مقتدی خوش ہوں اور وہ شخص جو روزانہ پانچوں نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ، وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلَاةً، وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ)) وَقَالَ: ((وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى)). [4]

۶۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مؤذن کو اس کی آواز کے مطابق مغفرت سے نوازا جاتا ہے، ہر

---

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٠٦ وقال: غريب.) و أبو داود (لم أجده) و ابن ماجه (٧٢٧) ☆ فيه جابر بن يزيد الجعفي وهو ضعيف جدًا مدلس۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٢٠٣) والنسائي (٢/ ٢٠ ح ٦٦٧) [وصححه ابن حبان: ٢٦٠]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٨٦ وقال: حسن غريب.) ☆ أبو اليقظان ضعيف و سفيان الثوري مدلس وعنعن۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤١١ ح ٩٣١٧) و أبو داود (٥١٥) وابن ماجه (٧٢٤) والنسائي (٢/ ١٣ ح٦٤٦) [و صححه ابن خزيمة (٣٩٠) و ابن حبان (٢٩٢)]۔

خشک وتر اس کے حق میں گواہی دیتی ہے، اور نماز کے لیے آنے والے شخص کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور اس سے دو نمازوں کے مابین ہونے والے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔'' احمد، ابوداود، ابن ماجہ۔

امام نسائی نے ''ہر خشک وتر'' کے الفاظ تک روایت کیا ہے، اور فرمایا: ''نماز پڑھنے والے کی مثل اسے بھی اجر ملتا ہے۔''

٦٦٨: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ، قَالَ: ((اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❶

٦٦٨: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان کے امام ہو، ان کے کمزور لوگوں کا خیال رکھتے ہوئے امامت کرنا، اور کسی ایسے شخص کو مؤذن بنانا جو اذان دینے پر اجرت وصول نہ کرے۔''

٦٦٩: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ: ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، فَاغْفِرْلِیْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❷

٦٦٩: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دی کہ میں مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھوں: ''اے اللہ! یہ (یعنی اذان مغرب) تیری رات کے آنے، تیرے دن کے جانے اور مؤذن کی آواز کا وقت ہے، مجھے بخش دے۔''

٦٧٠: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَوْبَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ، فَلَمَّا اَنْ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا)) وَقَالَ فِی سَائِرِ الْاِقَامَةِ: كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

٦٧٠: ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی دوسرے صحابی بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت شروع کی، پس جب انہوں نے کہا: ''نماز کھڑی ہو چکی'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اسے قائم و دائم رکھے۔'' اور باقی اقامت میں اذان کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی طرح کلمات کہے۔

٦٧١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❹

٦٧١: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اذان و اقامت کے مابین دعا رد نہیں کی جاتی۔''

٦٧٢: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ ـ اَوْقَلَّمَا تُرَدَّانِ ـ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢١٧ ح ١٨٠٦٦) و أبو داود (٥٣١) والنسائي (٢/ ٢٣ ح ٦٧٣) [وابن ماجه (٩٨٧) و صححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ١٩٩، ٢٠١) ووافقه الذهبي.]- ❷ **إسناده حسن**، رواه أبوداود (٥٣٠) والبيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٩٦ ح ٣٣٣) [والترمذي (٣٥٨٩) وصححه الحاكم (١/ ١٩٩) ووافقه الذهبي.] قلت أبو كثير: حسن الحديث۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٨) ☆ محمد بن ثابت العبدي ضعيف و رجل من أهل الشام: مجهول ـ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٥٢١) والترمذي (٢١٢) [وصححه ابن خزيمة (٤٤٦، ٤٤٧) و ابن حبان (٢٩٦) وللحديث شواهد]-

وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَتَحْتَ الْمَطَرِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ الدَّارِمِيُّ ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَتَحْتَ الْمَطَرِ)). [1]

۶۷۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا فرمایا: کم ہی رد کی جاتی ہیں، اذان کے وقت کی جانے والی دعا اور گھمسان کی لڑائی کے وقت کی جانے والی دعا، اور ایک روایت میں ہے، بارش کے وقت (کی جانے والی دعا)۔“ ابوداود؛ دارمی، لیکن دارمی نے ”بارش کے وقت“ کا ذکر نہیں کیا۔

۶۷۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۶۷۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مؤذن تو ہم پر فضیلت لے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جیسے وہ کہیں ویسے ہی تم کہو، پس جب تم (جواب دینے سے) فارغ ہو جاؤ تو (اللہ سے) مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۷۴: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ الشَّيْطٰنَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ)) قَالَ الرَّاوِيْ: وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِيْلًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۶۷۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب شیطان نماز کے لیے اذان سنتا ہے تو وہ مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے۔“ راوی بیان کرتے ہیں، روحاء مدینہ سے چھتیس میل کی مسافت پر ہے۔

۶۷۵: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: اِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ: اِذْاَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ ، حَتّٰى اِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ، وَقَالَ: بَعْدَ ذَالِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذَالِكَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۶۷۵: علقمہ بن وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، جب ان کے مؤذن نے اذان کہی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے مؤذن کے کلمات کہے، حتی کہ جب اس نے کہا: آؤ نماز کی طرف، تو انہوں نے کہا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ”گناہ

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٤٠) والدارمي (١/ ٢٧٢ ح ١٢٠٣) [و صححه ابن خزيمة (٤١٩) الحاكم (٢/ ١١٤) ووافقه الذهبي (!)] و سنده حسن ، و للحديث شواهد عند ابن حبان (١٧١٧ ، ١٧٦١) وغيره۔ ☆ رزق بن سعيد وثقه الحاكم والذهبي / و موسى بن يعقوب حسن الحديث۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٢٤) [و صححه ابن حبان (٢٩٥)]۔ [3] رواه مسلم (١٥/ ٣٨٨)۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٩١ ، ٩٢ ح ١٦٩٥٦) [والنسائي (٢/ ٢٥ ح ٦٧٨) وللحديث شواهد.] ☆ وليس عندهم "العلي العظيم" و هي زيادة منكرة في هذه الرواية۔

سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے۔'' پس جب اس نے کہا: ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) تو انہوں نے کہا: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ☆)) اور اس کے بعد جیسے مؤذن نے کہا، ویسے ہی انہوں نے کہا، پھر انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا۔

٦٧٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ، فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [1]

٦٧٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اذان دینے لگے، چنانچہ جب وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص خلوص دل سے یہ کلمات کہے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

٦٧٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ: ((وَاَنَا وَاَنَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٦٧٧: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ مؤذن کو اللہ کے معبود ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہوئے سنتے تو فرماتے: ''اور میں بھی، اور میں بھی (گواہی دیتا ہوں)۔''

٦٧٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِيْنِهٖ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً، وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

٦٧٨: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بارہ سال اذان دے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور اس کی اذان کی وجہ سے اس کے حق میں یومیہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

٦٧٩: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. [4]

٦٧٩: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اذان مغرب کے وقت ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٢/ ٢٤ ح ٦٧٥) [وصححه ابن حبان (٢٩٣) والحاكم (١/ ٢٠٤) ووافقه الذهبي]
☆ سقط من المستدرك "النضر بن سفيان" و أثبته الحافظ ابن حجر في اتحاف المهرة (١٥/ ٦٣٤ ح ٢٠٠٤١) والنضر وثقه الذهبي (الكاشف ٣/ ١٧٩) وغيره۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (٥٢٦) [و صححه ابن حبان (الإحسان: ١٦٨١) والحاكم (١/ ٢٠٤)]۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٧٢٨) [و صححه الحاكم (١/ ٢٠٥) ووافقه الذهبي وسنده ضعيف۔] ☆ ابن جريج مدلس و عنعن۔
[4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٩٨ ح ٣٣٥) ☆ فيه عبدالرحمٰن بن إسحاق الواسطي ضعيف جدًا ضعفه الجمهور، و أبو معاوية مدلس و عنعن۔

بَابٌ فِيهِ فَصْلَانِ

اذان کے بعض احکام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦٨٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ)) قَالَ: وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى، لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ: اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال (طلوع فجر سے پہلے) رات کے وقت اذان دیتے ہیں، پس جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دیں تم (سحری) کھاتے پیتے رہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا شخص تھے، اور جب تک انہیں یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہوگئی، صبح ہوگئی، وہ اذان نہیں دیتے تھے۔

٦٨١: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ، وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ لَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ [2]

۶۸۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذان بلال اور فجر کاذب تمہیں سحری کھانے پینے سے نہ روکے لیکن افق میں پھیل جانے والی صبح (صبح صادق ہونے پر کھانے پینے سے رک جاؤ)۔'' مسلم، اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٦٨٢: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ، فَقَالَ: ((اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا، وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۸۲: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا چچازاد، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سفر کرو تو تم اذان دو (ایک اذان دے دوسرا جواب دے) اور اقامت کہو اور تم میں سے جو بڑا ہے وہ تمہاری امامت کرائے۔''

٦٨٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ، وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٧) و مسلم (٣٦-٣٨/ ١٠٩٢)۔

[2] رواه مسلم (٤٣/ ١٠٩٤) والترمذي (٧٠٦)۔

[3] رواه البخاري (٦٢٨) [و مسلم ٢٩٣/ ٦٧٤]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣١) و مسلم (٢٩٢/ ٦٧٤ مختصرًا دون قوله: '' صلوا كما رأيتموني أصلي.'')۔

۶۸۳: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''تم ویسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے، پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ امامت کرائے۔''

٦٨٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، سَارَ لَيْلَةً، حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ رضی اللہ عنہ ((اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ)) فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابُهُ، فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ، اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا بِلَالٌ، وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَیْ بِلَالُ!)) فَقَالَ بِلَالٌ: اَخَذَ بِنَفْسِى الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ، قَالَ: ((اقْتَادُوْا)) فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ، قَالَ: ((مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے تو آپ نے رات بھر سفر جاری رکھا، حتیٰ کہ جب آپ کو اونگھ آنے لگی تو آپ نے رات کے آخری حصے میں نیند کی غرض سے پڑاؤ ڈالا اور بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''آپ رات کے وقت پہرہ دیں۔'' چنانچہ بلال نے اس قدر نوافل پڑھے جس قدر ان کے مقدر میں تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سو گئے، جب فجر کا وقت قریب آ پہنچا تو بلال رضی اللہ عنہ نے فجر (مشرق) کی طرف رخ کر کے اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا لی تو بلال رضی اللہ عنہ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے سو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے نہ بلال رضی اللہ عنہ اور نہ ہی آپ کا کوئی اور صحابی، حتیٰ کہ ان پر دھوپ آ گئی، تو ان میں سے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھبرا کر فرمایا: ''بلال!'' بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (اللہ کے رسول!) جو چیز آپ پر غالب آئی وہی چیز مجھ پر غالب آ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(یہاں سے) اپنے جانوروں کو چلاؤ۔'' انہوں نے تھوڑی دور تک اپنے جانوروں کو ہانکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی، اور آپ نے انہیں نماز صبح پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو وہ اس کے یاد آنے پر اسے پڑھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔''

٦٨٥: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۸۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو تم کھڑے نہ ہوا کرو حتیٰ کہ تم مجھے دیکھ لو کہ میں (حجرہ شریف سے) باہر آ چکا ہوں۔''

---

[1] رواہ مسلم (۳۰۹ / ٦٨٠)۔

[2] متفق علیہ، رواہ البخاري (٦٣٧) و مسلم (١٥٦/ ٦٠٤)۔

٦٨٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ)). [1]

٦٨٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پھر نماز کی طرف دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ اطمینان وسکون اور وقار کے ساتھ آؤ، پس تم جو پالو وہ پڑھ لو، اور جو تم سے رہ جائے اسے پورا کرلو۔'' بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔''

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ.

اور اس باب میں فصل ثانی نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٨٧: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ﷺ قَالَ: عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ، فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ، فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ، فَقَدْ فَزِعُوْا افَامَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذَالِكَ الْوَادِیْ، وَقَالَ: ((اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ)) فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذَالِكَ الْوَادِیْ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْزِلُوْا، وَاَنْ يَّتَوَضَّؤُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِیَ لِلصَّلَاةِ۔ اَوْ يُقِيْمَ۔ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰی مِنْ فَزَعِهِمْ، فَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا، وَلَوْ شَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِیْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا، فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْنَسِيَهَا، ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا، فَلْيُصَلِّهَا كَمَا يُصَلِّيْهَا فِیْ وَقْتِهَا)) ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ فَاَضْجَعَهٗ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِیُّ حَتّٰى نَامَ)) ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا، فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَابَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا [2]

٦٨٧: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک رات طریق مکہ میں رات کے آخری حصے میں پڑاؤ ڈالا، اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں نماز کے لیے بیدار کرے، پس بلال رضی اللہ عنہ اور وہ سب سو گئے حتیٰ کہ وہ سب بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا، جب وہ بیدار ہوئے تو گھبرا گئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس وادی سے نکل جانے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: اس وادی میں شیطان ہے، پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوار ہوئے حتیٰ کہ وہ اس وادی سے نکل گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٠٨) و مسلم (١٥١/ ٦٠٢)۔

[2] **صحيح**، رواه مالك (١/ ١٤، ١٥ ح ٢٥) ☆ سنده ضعيف لإرساله و له شواهد كثيرة عند مسلم (٦٨٠) وغيره۔

وہ پڑاؤ ڈالیں اور وضو کریں، آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو نماز کے لیے اذان یا اقامت کہنے کا حکم فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو ان کی بے چینی دیکھ کر فرمایا: ''لوگو! بے شک اللہ نے ہماری روحیں قبض کیں، اگر وہ چاہتا تو وہ انہیں اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت (طلوع آفتاب سے پہلے) ہماری طرف لوٹا دیتا، جب تم میں سے کوئی نماز کے وقت سو جائے یا وہ اسے بھول جائے پھر اسے اس کے متعلق آگاہی ہو جائے تو وہ اسے ویسے ہی پڑھے جیسے وہ اسے اس کے وقت میں پڑھا کرتا تھا''، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''شیطان، بلال کے پاس آیا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے انہیں لٹا دیا، پھر وہ انہیں تھپکی دیتا رہا، جیسے بچے کو تھپکی دی جاتی ہے، حتیٰ کہ وہ سو گئے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا تو بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ویسے ہی بتایا جیسے رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٦٨٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

٦٨٨: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے دو امور کی ذمہ داری وحفاظت مؤذنوں کی گردنوں میں معلق ہے، ان کے روزے اور ان کی نمازیں۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٧١٢) ☆ مروان بن سالم: متروك متهم، وبقية مدلس وعنعن۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ

مساجداورنماز پڑھنے کے مقامات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٨٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْبَیْتَ، دَعَا فِیْ نَوَاحِیْهِ کُلِّهَا وَلَمْ یُصَلِّ حَتّٰی خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَکَعَ رَکْعَتَیْنِ فِیْ قُبُلِ الْکَعْبَةِ، وَقَالَ: ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. [1]

٦٨٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ نے اس کے تمام اطراف میں دعا فرمائی لیکن آپ نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ آپ وہاں سے باہر تشریف لے آئے، پس جب باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا: ”یہ (کعبہ) قبلہ ہے۔“

٦٩٠: وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہما. [2]

٦٩٠: امام مسلم نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٦٩١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ الْکَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ، وَبِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ، فَاَغْلَقَهَا عَلَیْهِ، وَمَکَثَ فِیْهَا، فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِیْنَ خَرَجَ: مَا ذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَقَالَ: جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ یَّسَارِهٖ، وَعُمُوْدَیْنِ عَنْ یَّمِیْنِهٖ، وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهٗ، وَکَانَ الْبَیْتُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰی. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

٦٩١: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو عثمان نے بیت اللہ کا دروازہ بند کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے وہاں ٹھہرے، اور جب باہر تشریف لائے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے ایک ستون اپنے بائیں، دو ستون اپنے دائیں اور تین ستون اپنے پیچھے کر لیے، ان دنوں بیت اللہ چھ ستونوں پر تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

٦٩٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ، اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

---

[1] رواه البخاري (٣٩٨)۔

[2] رواه مسلم (٣٩٥/ ١٣٣٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٥) و مسلم (٣٨٨/ ١٣٢٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١١٩٠) و مسلم (٥٠٥/ ١٣٩٤)۔

۶۹۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز، مسجد حرام کے علاوہ، دیگر مساجد کی ہزار نماز سے بہتر ہے۔''

٦٩٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی، وَمَسْجِدِیْ هٰذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین مساجد، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد، کے سوا کسی اور مسجد کے لیے رخت سفر نہ باندھا جائے۔''

٦٩٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کا باغیچہ ہے، اور میرا منبر میرے حوض (کوثر) پر ہوگا۔''

٦٩٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَّاشِیًا وَّرَاكِبًا، وَیُصَلِّیْ فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۹۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے، کبھی پیدل اور کبھی سواری پر مسجد قبا تشریف لے جایا کرتے تھے، اور وہاں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

٦٩٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۶۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ مقامات مساجد ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔''

٦٩٧: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا، بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۶۹۷: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر مسجد بناتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١١٩٧) و مسلم (٤١٥/ ٨٢٧ بعد ح ١٣٣٨)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (١١٩٦) و مسلم (٥٠٢/ ١٣٩١)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (١١٩٣) و مسلم (٥١٦/ ١٣٩٩، ٥٢١/ ١٣٩٩)۔

[4] رواه مسلم (٢٨٨/ ٦٧١)۔

[5] متفق علیه، رواه البخاري (٤٥٠) و مسلم (٢٤/ ٥٣٣)۔

٦٩٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ، اَعَدَّاللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٩٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح و شام جتنی مرتبہ مسجد میں جاتا ہے، اللہ اس کے لیے اتنی مرتبہ ہی جنت میں ضیافت کا اہتمام فرماتا ہے۔''

٦٩٩: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ، اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٩٩: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جتنی دور سے چل کر نماز پڑھنے آتا ہے تو وہ اسی قدر زیادہ اجر حاصل کرتا ہے، اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو وہ اس شخص سے زیادہ اجر حاصل کرتا ہے جو اکیلا نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔''

٧٠٠: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ: ((بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ)) قَالُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَرَدْنَا ذَالِكَ، فَقَالَ: ((يَا بَنِيْ سَلِمَةَ! دِيَارَكُمْ، تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ، دِيَارَكُمْ، تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٧٠٠: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مسجد (نبوی) کے آس پاس کچھ اراضی خالی ہوئی تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ نے انہیں فرمایا: ''مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مسجد کے قریب آنا چاہتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! ہمارا ارادہ تو یہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنوسلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں، اپنے گھروں ہی میں رہو، تمہارے (مسجد کی طرف اٹھنے والے) قدم لکھے جاتے ہیں۔''

٧٠١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ، اِمَامٌ عَادِلٌ، وَّشَابٌّ نَشَاَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٧٠١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات خوش نصیب ایسے ہیں جنہیں اللہ اپنا سایہ نصیب فرمائے گا جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا، وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق ہے، جب مسجد سے نکلتا ہے (تو وہ مسجد سے لاتعلق نہیں رہتا) حتیٰ کہ وہ وہاں لوٹ جاتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٢) و مسلم (٢٨٥/ ٦٦٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥١) و مسلم (٢٧٧/ ٦٦٢)۔

[3] رواه مسلم (٢٨٠/ ٦٦٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠) و مسلم (٩١/ ١٠٣١)۔

رضا کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں، اسی بنیاد پر اکٹھے ہوتے ہیں، اور اگر جدا ہوتے ہیں تو بھی اس محبت پر قائم رہتے ہیں، وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، وہ آدمی جسے حسب و جمال والی دوشیزہ نے (برائی کی) دعوت دی تو اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں! اور وہ آدمی جس نے جو صدقہ کیا، اس نے اسے اس قدر مخفی رکھا حتیٰ کہ اس کا بایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔''

۷۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا، وَّذَالِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَفَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَاِذَا صَلّٰى، لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ: اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ! ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ)) وَزَادَ فِيْ دُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ: ((اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ! تُبْ عَلَيْهِ. مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۷۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی جو نماز با جماعت ادا کرتا ہے، اس کی وہ نماز اس کے گھر یا بازار میں پڑھی جانے والی نماز سے، پچیس گنا زیادہ اجر و ثواب رکھتی ہے، وہ اس لیے کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر وہ محض نماز ادا کرنے کے لیے روانہ ہوتا ہے تو اس کے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے، پس جب وہ نماز پڑھ کر اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس پر رحمتیں نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اور جب کوئی شخص نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ (حکم و ثواب کے لحاظ سے) نماز میں ہوتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: ''جب وہ مسجد میں آئے اور نماز اسے (مسجد میں) روکے رکھے۔'' امام مسلم رحمہ اللہ نے فرشتوں کی دعا میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، اور جب تک وہ کسی کو تکلیف پہنچائے نہ اس کا وضو ٹوٹے تو فرشتوں کی دعا کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔''

۷۰۳: وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۷۰۳: ابو اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور جب وہ مسجد سے باہر آئے تو یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٧) و مسلم (٢٧٢ / ٦٤٩ بعد ح ٦٦١)۔

[2] رواه مسلم (٦٨/ ٧١٣)۔

٧٠٤: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 1

۷۰۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔''

٧٠٥: وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِی الضُّحٰی، فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلّٰی فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِیْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 2

۷۰۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت سفر سے (مدینہ) واپس آیا کرتے تھے، جب آپ واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے پھر وہاں بیٹھ جاتے۔''

٧٠٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَّنْشُدُ ضَآلَّةً فِی الْمَسْجِدِ، فَلْیَقُلْ: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَیْكَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ 3

۷۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص، کسی آدمی کو گم شدہ جانور (یا کوئی بھی چیز) کے متعلق مسجد میں اعلان کرتے سنے، تو وہ شخص کہے: اللہ تمہاری وہ چیز تمہیں واپس نہ لوٹائے، کیونکہ مسجدیں اس لیے تو نہیں بنائی گئیں۔''

٧٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ، فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْهُ الْاِنْسُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 4

۷۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس بدبودار پودے (پیاز، لہسن وغیرہ) سے کچھ کھالے تو وہ ہماری مسجد میں نہ آئے، کیونکہ فرشتے اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

٧٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ، وَّکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ 5

۷۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے، اور اس کا کفارہ اسے دفن کردینا ہے۔''

٧٠٩: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُهَا وَسَیِّئُهَا، فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ، وَوَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ 6

---

1 متفق علیه، رواه البخاري (٤٤٤) و مسلم (٦٩/ ٧١٤)۔

2 متفق علیه، رواه البخاري (٣٠٨٨) و مسلم (٧٤/ ٧١٦)۔

3 رواه مسلم (٧٩/ ٥٦٨)۔

4 متفق علیه، رواه البخاري (٨٥٤، ٨٥٥) و مسلم (٧٢/ ٥٦٤)۔

5 متفق علیه، رواه البخاري (٤١٥) و مسلم (٥٥/ ٥٥٢)۔

6 رواه مسلم (٥٧/ ٥٥٤)۔

۷۰۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے اچھے برے تمام اعمال مجھ پر پیش کیے گئے، میں نے، راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا، اس کے محاسن اعمال میں پایا، اور وہ تھوک جو مسجد میں ہو اور اسے صاف نہ کیا جائے تو میں نے اسے اس کے برے اعمال میں پایا۔''

۷۱۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ، فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا)) 1

۷۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے، کیونکہ وہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے، اور وہ اپنی دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہے، اور (اگر ضرورت ہو تو) اپنی بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے اور اسے دفن کر دے۔''

۷۱۱: وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ: ((تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 2

۷۱۱: اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔''

۷۱۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 3

۷۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض کے دوران، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحت یاب نہ ہو سکے، فرمایا: ''اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انہوں نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

۷۱۳: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ، اِنِّيْ اَنْهٰكُمْ عَنْ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ 4

۷۱۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سن لو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیا علیہم السلام اور اپنے صالح افراد کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، بے شک میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

۷۱۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 5

۷۱۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی (نفل) نماز اپنے گھروں میں پڑھا کرو، انہیں قبرستان نہ بناؤ۔''

---

1 متفق عليه، رواه البخاري (٤١٦) و مسلم (٥٣/ ٥٥٠)۔

2 متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٨، ٤٠٩) و مسلم (٥٢/ ٥٤٨)۔

3 متفق عليه، رواه البخاري (٤٤٤٣، ٤٤٤٤) و مسلم (٢٢/ ٥٣١)۔

4 رواه مسلم (٢٣/ ٥٣٢)۔

5 متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٢) و مسلم (٢٠٨ / ٧٧٧)۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٧١٥: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۷۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قبلہ مشرق و مغرب کے مابین ہے۔‘‘

٧١٦: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ، وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ، وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا، فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِیْ اِدَاوَةٍ، وَاَمَرَنَا، فَقَالَ: ((اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ، فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ، وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَآءِ، وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا)) قُلْنَا: اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ، وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ، وَالْمَآءَ يُنْشَفُ، فَقَالَ: ((مُدُّوْهُ مِنَ الْمَآءِ، فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ ❷

۷۱۶: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم وفد کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے تو ہم نے آپ کی بیعت کی، آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہمارے ملک میں ہمارا ایک گرجا ہے، آپ ہمیں اپنے وضو سے بچا ہوا پانی عنایت فرما دیں، چنانچہ آپ ﷺ نے پانی منگایا، وضو کیا اور کلی کی، پھر اسے ہمارے لیے ایک برتن میں ڈال دیا، اور ہمیں جانے کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ’’جب تم اپنی سرزمین پر پہنچو تو اپنے گرجے کو توڑ دو، اس جگہ پر یہ پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ۔‘‘ ہم نے عرض کیا: ہمارا ملک دور ہے جبکہ گرمی شدید ہے، اس لیے یہ پانی تو خشک ہو جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اس میں اور پانی ملا لینا کیونکہ اس سے اس کی برکت مزید بڑھ جائے گی۔‘‘

٧١٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِی الدُّوْرِ، وَاَنْ يُّنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۷۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک صاف رکھنے کا حکم فرمایا۔

٧١٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۷۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے مساجد کو چونا گچ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔‘‘ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم انہیں اس طرح مزین کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے مزین کیا۔

٧١٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ)).

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٤ و قال: حسن صحيح.) و ابن ماجه (١٠١١) من طريق آخر.

❷ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ٣٨ ح ٧٠٢) [و صححه ابن حبان: ٣٠٤].

❸ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٥) والترمذي (٥٩٤) و ابن ماجه (٧٥٨) [و صححه ابن حبان: ٣٠٦].

❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٨) [و صححه ابن حبان (٣٠٥) و قول ابن عباس علقه البخاري (فتح الباري ١/ ٥٣٩ قبل ح ٤٤٦)] ☆ سفيان الثوري عنعن.

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۷۱۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علامات قیامت میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ مساجد کے بارے میں باہم فخر کریں گے۔''

۷۲۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ، فَلَمْ اَرَذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْاٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۷۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے اعمال کا ثواب مجھ پر پیش کیا گیا حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جسے آدمی مسجد سے اٹھا کر باہر پھینک دیتا ہے (اس کا ثواب بھی لکھا ہوا تھا)، اور میری امت کے گناہ بھی مجھ پر پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت عطا کی گئی اور اس نے (یاد کرنے کے بعد) اسے بھلا دیا۔''

۷۲۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ. [3]

۷۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندھیرے میں چل کر مسجد کی طرف آنے والوں کو روز قیامت مکمل نور کی خوشخبری سنا دو۔''

۷۲۲: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسٍ رضی اللہ عنہما. [4]

۷۲۲: امام ابن ماجہ نے سہل بن سعد اور انس رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۷۲۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْاِيْمَانِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [5]

۷۲۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس آدمی کو مسجد کی آبادی کے لیے کوشاں دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٩) والنسائي (٢/ ٣٢ ح ٦٩٠) والدارمي (١/ ٣٢٧ ح ١٤١٥) وابن ماجه (٧٣٩) [وصححه ابن خزيمة (١٣٢٢، ١٣٢٣) و ابن حبان (٣٠٨)]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩١٦ وقال: غريب.) و أبو داود (٤٦١) ☆ ابن جريج مدلس ولنم يسمع من مطلب شيئًا والمطلب: لم يسمع من سيدنا أنس رضي الله عنه. [3] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٣ و قال: غريب۔) و أبو داود (٥٦١) [وللحديث شواهد]۔

[4] **حسن**، رواه ابن ماجه (٧٨٠ عن سهل و صححه الحاكم على شرط الشيخين ١/ ٢١٢ ح ٧٦٨ ووافقه الذهبي، ابن ماجه ٧٨١ عن أنس رضي الله عنه) والحاكم (١/ ٢١٢ عن أنس رضي الله عنه وقال: رواية مجهولة۔)]

[5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٦١٧ وقال: حسن غريب۔) و ابن ماجه (٨٠٢) والدارمي (١/ ٢٧٨ ح ١٢٢٦) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٣١٠)] ☆ والراجح أن دراجًا حسن الحديث عن أبي الهيثم و عن غيره۔

رکھتے ہوں۔''

٧٢٤: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رضي الله عنه قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! ائْذَنْ لَنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى إِنَّ خِصَاءَ أُمَّتِي الصِّيَامُ)) فَقَالَ: ائْذَنْ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ، فَقَالَ: ((إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ)) فَقَالَ: ائْذَنْ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ، فَقَالَ: ((إِنَّ تَرَهُّبَ أُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

٧٢٤: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمیں خصی ہونے کی اجازت عطا فرمائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کو خصی کیا یا اپنے آپ کو خصی کیا تو وہ ہم میں سے نہیں، کیونکہ میری امت کا خصی ہونا، روزہ رکھنا ہے۔'' انہوں نے کہا: ہمیں سیاحت کی اجازت مرحمت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی سیاحت، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: ہمیں رہبانیت اختیار کرنے کی اجازت دے دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز کے انتظار میں مساجد میں بیٹھنا میری امت کی رہبانیت ہے۔''

٧٢٥: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((رَأَيْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ: فِيْمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: أَنْتَ أَعْلَمُ)) قَالَ: ((فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ)) وَتَلَا: ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِيْ إِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا، وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ عَنْهُ. [2]

٧٢٥: عبدالرحمن بن عائش رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے (خواب میں) اپنے رب عزوجل کو بہترین صورت میں دیکھا، اس نے فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث ومباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: تو بہتر جانتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے قلب وصدر میں محسوس کی، اور میں نے زمین وآسمان کی ہر چیز جان لی۔'' اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور اسی طرح ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت دکھائی تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائیں۔'' دارمی نے مرسل روایت کیا، اور ترمذی میں بھی انہیں سے اسی کی مثل ہے۔

٧٢٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنهم وَزَادَفِيْهِ: قَالَ: ((يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ، وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّيْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٢/ ٣٧٠ ح ٤٨٤) ☆ فيه رشدين بن سعد عن ابن أنعم (الإفريقي) و هما ضعيفان، وأما قوله: "إن سياحة أمتي الجهاد في سبيل الله" فصحيح، رواه أبو داود (٢٤٨٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (٢/ ١٢٦ ح ٢١٥٥) والترمذي (من حديث معاذ بن جبل رضي الله عنه: ٣٢٣٥ وقال: حسن۔) ☆ عبد الرحمٰن بن عائش له صحبة، رضي الله عنه۔

الْمَسَاكِيْنِ، فَإِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ)) قَالَ: ((وَالدَّرَجَاتُ: اِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. ❶

۷۲۶: ابن عباس اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: ''اللہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں گناہ ختم کرنے والے اعمال کے بارے میں (بحث کر رہے ہیں) اور گناہ ختم کرنے والے اعمال یہ ہیں: نمازوں کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنا، باجماعت نماز پڑھنے کے لیے پیدل چل کر جانا، اور ناگواری کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا، پس جو یہ کرے گا وہ بہتر زندگی بسر کرے گا اور اس کی موت بھی اچھی ہوگی، اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج جنم دیا ہو، اور فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو یہ دعا کیا کرو: اے اللہ! میں تجھ سے نیک کام بجا لانے، برے کام چھوڑ دینے اور مساکین سے محبت کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش و فتنے سے دوچار کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے اس سے دوچار کیے بغیر اپنی طرف اٹھا لینا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلندی درجات والے اعمال یہ ہیں: سلام عام کرنا، کھانا کھلانا اور جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز تہجد پڑھنا۔'' اور اس حدیث کے الفاظ جیسا کہ مصابیح میں ہیں، میں نے عبدالرحمٰن کی سند سے صرف شرح السنہ میں پائے ہیں۔

۷۲۷: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ اَوْيَرُدَّهُ بِمَانَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۷۲۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی مکمل حفاظت کرنا اللہ کے ذمہ ہے، وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہو تو وہ اللہ کی حفاظت میں ہے حتیٰ کہ اللہ اسے فوت کر کے جنت میں داخل فرما دے، یا اسے حاصل ہونے والے اجر یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹا دے۔ وہ آدمی جو مسجد کی طرف جائے تو وہ بھی اللہ کی حفاظت میں ہے اور وہ آدمی جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی حفاظت میں ہے۔''

۷۲۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ، فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ، وَصَلَاةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

---

❶ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ٣٥۔ ٣٧ ح ٩٢٤ من حديث عبد الرحمن بن عائش المصري رضي الله عنه۔) ٥مصابيح السنة (١/ ٢٩٠ ح ٥١٢) و رواه الترمذي (٣٢٣٤ ۔ ٣٢٣٥) و انظر الحديث السابق (٧٢٥)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٩٤) [وصححه الحاكم ٢/ ٧٣، ٧٤ ووافقه الذهبي]۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٨ ح ٢٢٦٦٠) و أبو داود (٥٥٨)۔

۷۲۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص باوضو ہو کر فرض نماز کے لیے اپنے گھر سے روانہ ہوتا ہے تو اس کا اجر احرام باندھ کر حج کے لیے روانہ ہونے والے کے اجر کی طرح ہے، اور جو شخص صرف نماز چاشت کے لیے روانہ ہوتا ہے اس کے لیے عمرہ کرنے والے کی مثل اجر ہے، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ ان کے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو اس کا عمل علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

۷۲۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا)) قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَارِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((اَلْمَسَاجِدُ)) قِيْلَ: وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۷۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''مساجد۔'' پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول! خورد و نوش سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سبحان الله، والحمد لله، ولا اله الا الله، و الله اكبر)) ''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔''

۷۳۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جس چیز کے لیے مسجد میں جاتا ہے وہی اس کا نصیب ہو گی، (جو اسے آخرت میں ملے گی)۔''

۷۳۱: وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا، قَالَتْ: اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَكَذَا اِذَا خَرَجَ، قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ)) بَدَلَ: ((صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى. [3]

۷۳۱: فاطمہ بنت حسین رحمۃ اللہ علیہا اپنی دادی فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے فرمایا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام ہو، اور فرماتے: میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور جب آپ مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام ہو۔ اور فرماتے: ''میرے رب! میرے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۵۰۹ وقال: غريب۔) ☆ حميد المكي مجهول الحال، و تكلم فيه البخاري وغيره و ضعفه راجح۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۷۲) ☆ عثمان بن أبي العاتكة ضعيف ضعفه الجمهور۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۱۴) و أحمد (۶/ ۲۸۲ ح ۲۶۹۴۸) و ابن ماجه (۷۷۱) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف من جهة حفظه، و مدلس و السند منقطع، وحديث مسلم (۷۱۳ ب) يغني عنه۔

گناہ بخش دے، اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ ترمذی، احمد، ابن ماجہ اور ان دونوں کی روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے اور اسی طرح جب آپ باہر تشریف لاتے تو ''محمد پر صلاۃ وسلام ہو'' کے بجائے: ''اللہ کے نام سے، اور رسول اللہ پر سلام ہو'' کے الفاظ پڑھتے تھے۔ امام ترمذی نے فرمایا: اس کی سند متصل نہیں، فاطمہ بنت حسین ؓ کی فاطمہ کبریٰ ؓ سے ملاقات ثابت نہیں۔

٧٣٢: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ، وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ، وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِى الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

٧٣٢: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں شعر گوئی، خرید وفروخت اور جمعہ کے روز نماز سے پہلے مسجد میں حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

٧٣٣: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِى الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوْا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَاِذَارَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً، فَقُوْلُوْا: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷

٧٣٣: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے ہوئے دیکھو تو تم کہو: اللہ تیری تجارت کو نفع مند نہ بنائے، اور جب تم کسی شخص کو اس میں گم شدہ جانور کا اعلان کرتے ہوئے دیکھو تو تم کہو: اللہ کرے وہ چیز تمہیں نہ ملے۔''

٧٣٤: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ؓ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُسْتَقَادَ فِى الْمَسْجِدِ، وَاَنْ يُنْشَدَ فِيْهِ الْاَشْعَارُ، وَاَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِىْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ. ❸

٧٣٤۔ حکیم بن حزام ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قصاص کا مطالبہ کرنے، اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا۔

٧٣٥: وَفِى الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ ؓ. ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٠٧٩) والترمذي (٣٢٢ وقال: حديث حسن.) [وابن ماجه (٧٤٩، ٧٦٦، ١١٣٣) والنسائي (٢/ ٤٧، ٤٨ ح ٧١٥) و محمد بن عجلان صرح بالسماع عند أحمد (٢/ ١٧٩، و أطراف المسند ٤/ ٣٢ح ٥١٧١)] ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٣٢١ وقال: حسن غريب.) والدارمي (١/ ٣٢٦ ح ١٤٠٨ [وصححه ابن خزيمة (١٣٠٥) و ابن حبان* (٣١٣) والحاكم على شرط مسلم (٢/ ٥٦) ووافقه الذهبي، وللحديث طريق آخر عند مسلم (٥٦٨)]. ❸ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٩٠) و ذكره ابن الأثير في جامع الأصول (٣/ ٣٤٦) ☆ وفي سماع زفر بن وثيمة من حكيم بن حزام نظر. [ولبعض الحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٢٥٩٩) وغيره]. ❹ **ضعيف**، ذكره البغوي في مصابيح السنة (١/ ٢٩٧ ح ٥٢٠ من حديث جابر رضي الله عنه من غير أن يعزو إلى أحد، و أشار الترمذي إلى حديث جابر: ٣٢٢ و لم أجد من أخرجه) [ولبعض الحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٣/ ٤٣٤) وغيره. وانظر الحديث السابق: ٧٣٤].

۷۳۵: مصابیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۷۳۶: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ- يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ- وَقَالَ: ((مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا)) وَقَالَ ((اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِيْهِمَا، فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۷۳۶: معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو پودوں یعنی پیاز اور لہسن سے منع کیا اور فرمایا: ''جو انہیں کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔'' اور فرمایا: ''اگر تم نے انہیں ضرور ہی کھانا ہے تو پھر پکا کر ان کی بو زائل کر دو۔''

۷۳۷: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۷۳۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبرستان اور حمام کے علاوہ ساری زمین مسجد ہے۔''

۷۳۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِي الْمَزْبَلَةِ، وَالْمَجْزَرَةِ، وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَفِي الْحَمَّامِ، وَفِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ، وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۷۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سات جگہوں، کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، ذبح خانہ، قبرستان، شارع عام، حمام، اونٹوں کے باڑے اور بیت اللہ کی چھت پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۷۳۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۷۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔''

۷۴۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❺

۷۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٢٧) [والنسائي في الكبرى (٦٦٨١) و أحمد (٤/ ١٩)]۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٢) والترمذي (٣١٧) والدارمي (١/ ٣٢٣ ح ١٣٩٧) [و ابن ماجه (٧٤٥) وصححه ابن حبان (٣٣٨، ٣٣٩) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٥١) ووافقه الذهبي]۔

❸ **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٦) و ابن ماجه (٧٤٦) ☆ زيد بن جبيرة متروك و للحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه (٧٤٧)۔

❹ **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٨ وقال: حسن صحيح۔) [وابن ماجه (٧٦٨) و صححه ابن خزيمة (٧٩٥) وابن حبان (٣٣٦) وللحديث شواهد]۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٢٣٦) والترمذي (٣٢٠ وقال: حسن) والنسائي (٤/ ٩٥ ح ٢٠٤٥) [و ابن ماجه: ١٥٧٥] ☆ أبو صالح باذام مولى أم هانئ ضعيف مدلس و حدث بهذا الحديث بعد ما كبر أي بعد مااختلط۔

٧٤١: وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ حِبْرًا مِنَ الْيَهُوْدِ سَأَلَ النَّبِىَّ ﷺ اَىُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، وَقَالَ: ((اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِىْءَ جِبْرِيْلُ)) فَسَكَتَ، وَجَآءَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام، فَسَأَلَ، فَقَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلٰكِنْ اَسْئَلُ رَبِّىْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى، ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّىْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَادَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ، قَالَ: ((وَكَيْفَ كَانَ؟ يَا جِبْرِيْلُ!)) قَالَ: كَانَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ، فَقَالَ: شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا، وَ خَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا. [رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِى صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ]. ❶

۷۴۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی یہودی عالم نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کون سا قطعہ زمین بہتر ہے؟ آپ خاموش ہو گئے اور فرمایا: ''میں جبریل علیہ السلام کے آنے تک خاموش رہوں گا۔'' آپ خاموش رہے اور جبریل علیہ السلام آئے تو آپ ﷺ نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: اس بارے میں مسئول، سائل سے زیادہ نہیں جانتا، لیکن میں اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے دریافت کروں گا، پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا: محمد ﷺ! میں اللہ کے اتنا قریب ہوا کہ میں اس سے پہلے کبھی اتنا قریب نہیں ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''جبریل! وہ (قریب ہونا) کیسے تھا؟'' انہوں نے فرمایا: میرے اور اس کے مابین نور کے ستر ہزار پردے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بدترین مقامات بازار اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٧٤٢: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ جَآءَ مَسْجِدِىْ هٰذَا لَمْ يَاْتِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهٗ اَوْ يُعَلِّمُهٗ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَ مَنْ جَآءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۷۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص میری اس مسجد میں محض کوئی خیر و بھلائی سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے آئے تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے مقام و مرتبہ پر ہے، اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور غرض سے آئے تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جو کسی کے مال پر نظر رکھتا ہو۔''

٧٤٣: وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاْتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِىْ مَسَاجِدِهِمْ فِىْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ، فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

❶ لا أصل له بهذا اللفظ، لم أجده عن أبي أمامة رضي الله عنه۔ ☆ ولأصل الحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ١٥٩٩ عن ابن عمر) و الطبراني في الكبير (٢/ ١٢٨ ح ١٥٤٥) و أحمد (٤/ ٨١ ح ١٦٨٦٥) والحاكم (٢/ ٧) من حديث جبير بن مطعم رضي الله عنه، والطبراني في الأوسط (٧١٤٠) من حديث أنس رضي الله عنه بألفاظ أخرى۔

❷ **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٢٢٧) والبيهقي في شعب الإيمان (١٦٩٨) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٨١) والحاكم (١/ ٩١) ووافقه الذهبي]۔ ❸ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (لم أجده) ☆ و رواه الحاكم (٤/ ٣٢٣) وغيره بإسناد موضوع عن سفيان الثوري عن عون بن أبي جحيفة عن الحسن بن أبي الحسن عن أنس به نحو المعنى وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان (٣١١ فيه علل، منها عنعنة الأعمش) وغيره۔

۷۴۳: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ ان کی مساجد میں ان کی گفتگو کا موضوع ان کے دنیوی امور ہوں گے۔ پس تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اللہ کو ان کی کوئی حاجت نہیں۔''

٧٤٤: وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمَا۔ اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا؟۔ قَالَا: مِنْ اَهْلِ الطَّآئِفِ، قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَاَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۷۴۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں سویا ہوا تھا تو کسی آدمی نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لاؤ، میں انہیں ان کے پاس لے آیا، تو انہوں نے فرمایا: تم کس قبیلے سے ہو اور کہاں سے ہو؟ انہوں نے کہا: اہل طائف سے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں ضرور سزا دیتا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو۔

٧٤٥: وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا، اَوْيَرْفَعَ صَوْتَهُ، فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا [2]

۷۴۵: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے کونے میں بطیحاء نامی ایک صحن تیار کیا اور فرمایا: جو شخص فضول باتیں کرنا چاہے، یا شعر پڑھنا چاہے یا اپنی آواز بلند کرنا چاہے تو وہ اس صحن کی طرف چلا جائے۔

٧٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهٖ، فَقَالَ: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ، وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ، وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ)) ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَآئِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: ((اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۷۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ (کی طرف دیوار) میں تھوک دیکھا تو یہ آپ پر اس قدر شاق گزرا کہ اس کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہو گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اسے صاف کیا، پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے، کیونکہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے، پس تم میں سے کوئی اپنے قبلہ کی طرف نہ تھوکے، بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑا پھر اس میں تھوکا اور اس (کپڑے) کو ایک دوسرے کے ساتھ مل دیا اور فرمایا: ''یا پھر وہ اس طرح کر لے۔''

٧٤٧: وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ خَلَّادٍ رضی اللہ عنہ ۔وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔قَالَ: اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا،

---

[1] رواه البخاري (٤٧٠)۔ [2] **ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (١/ ١٧٥ ح ٤٢٤) ☆ هذا من البلاغات و أسند عن سالم عن عمر وهو منقطع، وجاء في الإستذكار (٢/ ٣٦٨) و شرح الزرقاني (٤٢٤) وهم في السند۔

[3] رواه البخاري (٤٠٥)۔

فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ: ((لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ)) فَاَرَادَ بَعْدَ ذَالِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ، فَمَنَعُوْهُ، فَأَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۷۴۷: سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: کس آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کرائی تو اس نے قبلہ رخ تھوک دیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم سے فرمایا: ''یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے۔'' پھر اس کے بعد اس نے انہیں نماز پڑھانا چاہی تو انہوں نے اسے روک دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے آگاہ کیا اس شخص نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں (میں نے روکا ہے)۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔''

۷۴۸: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَبَسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاۤاٰى عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيْعًا، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ، فَقَالَ لَنَا: ((عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ)) ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ: ((اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ، اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ، فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ، فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ)) قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: ((فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ: مَاهُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ، قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ، قَالَ: سَلْ)) قَالَ: ((قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَاَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ اِلٰى حُبِّكَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. [2]

۷۴۸: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز فجر پڑھانے کے لیے تشریف نہ لائے، قریب تھا کہ ہم سورج کے طلوع ہونے کا مشاہدہ کر لیتے، پھر آپ بہت تیزی سے تشریف لائے چنانچہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی، رسول اللہ ﷺ نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھائی، پس جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو باآواز بلند فرمایا: ''اپنی جگہوں پر ایسے ہی بیٹھے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨١) [و صححه ابن حبان (٣٣٤) وله شاهد من حديث ابن عمر رضي الله عنه]۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥ / ٢٤٣ ح ٢٢٤٦٥) والترمذي (٣٢٣٥) [و نقل عن البخاري أنه صححه]۔

رہو"۔ پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "میں ابھی تمہیں بتاتا ہوں کہ میں تمہیں نماز پڑھانے کے لیے کیوں نہیں آیا، میں رات کو بیدار ہوا، وضو کیا اور جس قدر مقدر میں تھا میں نے نماز پڑھی، مجھے نماز میں اونگھ آنے لگی حتیٰ کہ وہ مجھ پر غالب آ گئی، تب میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو بہترین صورت میں دیکھا چنانچہ اس نے فرمایا: محمد! میں نے عرض کیا: میرے رب! حاضر ہوں، فرمایا: فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث ومباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔" اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ ایسے فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی انگلیوں کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے قلب وصدر میں محسوس کی، اور میرے سامنے ہر چیز واضح ہوگئی اور میں نے پہچان لی، پھر رب تعالیٰ نے فرمایا: محمد! میں نے عرض کیا، میرے رب! میں حاضر ہوں، فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں بحث ومباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا، گناہ مٹا دینے والے اعمال کے بارے میں، فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: باجماعت نماز پڑھنے کے لیے چل کر جانا، نماز کے بعد مساجد میں بیٹھے رہنا، ناگواری کے باوجود اچھی طرح مکمل وضو کرنا، فرمایا: پھر وہ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: درجات کے بارے میں، فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: کھانا کھلانا، نرمی سے بات کرنا اور جب لوگ سو رہے ہوں نماز (تہجد) پڑھنا۔ فرمایا: کچھ مانگ لیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے عرض کیا: اے اللہ! تجھ سے نیک اعمال بجالانے، برے کام چھوڑ دینے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں، اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور جب تو کسی قوم کو فتنے سے دوچار کرنا چاہے تو مجھے اس میں مبتلا کیے بغیر فوت کر دینا، میں تجھ سے، تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ (خواب) حق ہے، پس اسے یاد کرو اور پھر اسے دوسروں کو بتاؤ۔" احمد، ترمذی۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۴۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) قَالَ: ((فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ، حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۷۴۹: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا کیا کرتے: "میں شیطان مردود سے اللہ عظیم، اس کی ذات کریم اور اس کی قدیم بادشاہت وقدرت کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پس جب کوئی شخص یہ دعا پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے، یہ اب سارا دن مجھ سے محفوظ رہے گا۔"

۷۵۰: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ، اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا [2]

۷۵۰: عطا بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پوجا کی جائے،

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٦٦)۔

[2] **صحيح**، رواه مالك (١/ ١٧٢ ح ٤١٥) ☆ هذا مرسل و له شواهد عند أحمد (٢/ ٢٤٦) وغيره۔

اللہ ان لوگوں پر سخت ناراض ہو جنہوں نے اپنے انبیا علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔'' امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا۔

٧٥١: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي حِيطَانٍ، ۔ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ۔ يَعْنِي الْبَسَاتِينَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ۔ [1]

٧٥١: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم باغات میں (نفل) نماز پڑھنا پسند فرمایا کرتے تھے۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف حسن بن ابی جعفر کے واسطہ سے جانتے ہیں، جبکہ یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

٧٥٢: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجَمَّعُ فِيهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

٧٥٢: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کی اپنے گھر میں پڑھی ہوئی نماز (ثواب کے لحاظ سے) ایک نماز ہے، اس کی اس مسجد میں نماز، جس میں مختلف قبیلے نماز پڑھتے ہیں، پچیس نمازوں کی طرح ہے، اور جس مسجد میں جمعہ ہوتا ہو، اس میں اس کی نماز پانچ سو نمازوں کی طرح ہے، مسجد اقصیٰ میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کی طرح ہے، اس کی میری مسجد میں پڑھی گئی نماز پچاس ہزار نمازوں کی طرح ہے اور مسجد حرام میں اس کی نماز ایک لاکھ نمازوں کی طرح ہے۔''

٧٥٣: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى)) قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ عَامًا، ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ، فَحَيْثُ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٧٥٣: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد حرام۔'' راوی کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، پھر کون سی مسجد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد اقصیٰ۔'' میں نے عرض کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چالیس سال، پھر ساری زمین تیرے لیے مسجد ہے، جہاں نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لو۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٤) ☆ الحسن بن أبي جعفر: ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤١٣) ☆ أبو الخطاب الدمشقي: مجهول۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٦٦) و مسلم (٢/ ٥٢٠)۔

بَابُ السَّتْرِ

ستر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٧٥٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُّشْتَمِلاً بِه، فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۷۵۴: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کپڑے کے دو کنارے اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

٧٥٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

۷۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کوئی چیز نہ ہو۔“

٧٥٦: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((**مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

۷۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اس کے دونوں کناروں کو ایک دوسرے کے مخالف سمت کرلے (دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کو دائیں کندھے پر)۔“

٧٥٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ خَمِیْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ، فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((**اِذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ، وَّأْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ، فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِیْ**)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ، قَالَ: ((**کُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ، فَاَخَافُ اَنْ یَّفْتِنَنِیْ**)). ❹

۷۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منقش چادر میں نماز پڑھی، آپ نے اس کے نقش و نگار کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ابوجہم کی نقش و نگار کے بغیر چادر

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٥، ٣٥٦) و مسلم (٢٧٨/ ٥١٧)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٩) و مسلم (٢٧٧/ ٥١٧)۔

❸ رواه البخاري (٣٦٠)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٣) و مسلم (٦٢/ ٥٥٦)۔

لے آؤ، اس نے تو میری نماز میں خلل ڈال دیا تھا۔'' بخاری؛ مسلم اور بخاری کی ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس کے نقش و نگار دیکھ رہا تھا جبکہ میں نماز میں تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ مجھے کسی فتنے کا شکار نہ کر دے۔''

٧٥٨: **وَعَنْ** اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((**اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا، فَاِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٧٥٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جس کے ساتھ انہوں نے اپنے گھر کی ایک جانب کو ڈھانپ رکھا تھا، نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اپنے اس پردے کو ہم سے دور کر دیں، کیونکہ اس کی تصاویر میری نماز میں مسلسل میرے سامنے آتی رہیں۔''

٧٥٩: **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ، فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ، ثُمَّ قَالَ: ((**لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٧٥٩: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی کوٹ تحفہ میں دیا گیا تو آپ نے اسے پہن کر نماز پڑھی، پھر نماز سے فارغ ہو کر سخت ناپسندیدگی کے عالم میں اسے اتار دیا اور فرمایا: ''یہ متقی لوگوں کے شایان شان نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٧٦٠: **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ اَصِيْدُ، اَفَاُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ، وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ [3]

٧٦٠: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں شکاری آدمی ہوں، کیا میں ایک قمیض میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، بٹن بند کر کے، خواہ کانٹوں کو ہی بطور بٹن استعمال کر لو۔'' ابوداود۔ امام نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٧٦١: **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ، قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ**)) فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَآءَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ يَتَوَضَّأَ؟ قَالَ: ((**اِنَّهٗ كَانَ صَلّٰى وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهٗ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] رواه البخاري (٣٧٤)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٥) و مسلم (٢٣/ ٢٠٧٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦٣٢) و النسائي (٢/ ٧٠ ح ٧٦٦) [وصححه ابن خزيمة (٧٧٧، ٧٧٨) وابن حبان (الإحسان: ٢٢٩١) والحاكم (١/ ٢٥٠) ووافقه الذهبي و أعله البخاري في صحيحه (فتح ١/ ٤٦٥ قبل ح ٣٥١)]۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٦٣٨) [وصححه ابن حبان (٢٤٠٦) و رواه البيهقي (٢/ ٢٤٢) عن رجل من أصحاب النبي ﷺ نحوه وسنده حسن لذاته و أخطأ من ضعفه۔] ☆ فيه أبو جعفر المدني المؤذن و ثقه الجمهور وحديثه لا ينزل عن درجة الحسن ۔

۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنا تہ بند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''جاؤ وضو کرو۔'' وہ گیا اور وضو کر کے پھر حاضر ہوا تو کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم کیوں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، جبکہ اللہ تہ بند لٹکا کر نماز پڑھنے والے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا۔''

۷٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ❶

۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بالغہ عورت کی ننگے سر نماز قبول نہیں ہوتی۔''

۷٦٣: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتُصَلِّی الْمَرْاَةُ فِیْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ؟ قَالَ: ((**اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّیْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ. ❷

۷۶۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کیا عورت تہ بند کے بغیر صرف قمیض اور دوپٹے میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، جب قمیض اس قدر کامل اور کشادہ ہو کہ وہ اس کے پاؤں ڈھانپتی ہو۔'' ابوداؤد، اور انہوں نے راویوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے اس حدیث کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف قرار دیا ہے۔

۷٦٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلَاةِ، وَاَنْ يُغَطِّیَ الرَّجُلُ فَاهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ❸

۷۶۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز گلے میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

۷٦٥: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**خَالِفُوا الْيَهُوْدَ، فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِیْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۷۶۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔''

۷٦٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ، فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ الْقَوْمُ، اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاتَهٗ، قَالَ: ((**مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ؟**)) قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ، فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا، اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا، فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا**)).

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٦٤١) والترمذي (٣٧٧ وقال: حسن۔) [وصححه ابن خزيمة (٧٧٥) وابن حبان (الإحسان: ١٧٠٨، ١٧٠٩) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٥١) ووافقه الذهبي]۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٤٠) [وصححه الحاكم على شرط البخاري (١/ ٢٥٠) واختلف قول الذهبي فيه.] ☆ أم محمد بن زيد مجهولة الحال وثقها الحاكم وحده۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٤٣) والترمذي (٣٧٨) ☆ فيه الحسن بن ذكوان مدلس وعنعن وفي السند الثاني: عسل بن سفيان ضعيف ۔ وانظر أنوار الصحيفة (د ٦٤٣)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٥٢) [وصححه ابن حبان (٣٥٧) والحاكم (١/ ٢٦٠) ووافقه الذهبي]۔

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۷۶۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے اچانک اپنے جوتے اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ دیے، جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے جوتے اتارنے پر آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم نے آپ ﷺ کو جوتے اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ان میں نجاست ہے، جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو وہ دیکھے اگر وہ اپنے جوتوں میں نجاست دیکھے تو وہ اسے صاف کرے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔''

۷۶۷: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَلَا عَنْ يَّسَارِهِ، فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهِ، إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَلَى يَسَارِهِ أَحَدٌ، وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((أَوْلِيُصَلِّ فِيْهِمَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ. ❷

۷۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے جوتے اپنی دائیں طرف رکھے نہ بائیں طرف کیونکہ اس کی بائیں جانب کسی دوسرے شخص کی دائیں جانب ہوگی ہاں اگر اس کے بائیں طرف کوئی نہ ہو تو پھر بائیں طرف رکھ لے ورنہ انہیں اپنے پاؤں کے درمیان رکھے۔'' ابوداؤد و ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۷۶۸: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلَى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ، قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۷۶۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو چٹائی پر نماز پڑھتے اور اس پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آپ کو ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنے جسم کو ایک کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا۔

۷۶۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّ مُنْتَعِلًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

۷۶۹: عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٥٠) والدارمي (١/ ٣٢٠ ح ١٣٨٥) [وصححه ابن خزيمة (١٠١٧) وابن حبان (٣٦٠) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٦٠) ووافقه الذهبي]۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (٦٥٤) و ابن ماجه (١٤٣٢) [وصححه ابن خزيمة (١٠١٦) و ابن حبان (٣٦١) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٥٩) ووافقه الذهبي]۔

❸ رواه مسلم (٢٨٤/ ٥١٩)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦٥٣) [وابن ماجه: ١٠٣٨]۔

کبھی ننگے پاؤں اور کبھی جوتوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۷۷۰: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ، مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ، وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَاحِدٍ؟! فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَالِكَ لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۷۷۰: محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ نے ایک تہ بند میں اس طرح نماز پڑھی کہ انہوں نے اسے گردن کی طرف باندھا ہوا تھا، جبکہ ان کے کپڑے مشجب (گھڑونچی) پر رکھے ہوئے تھے، کسی نے ان سے کہا: آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے یہ محض اس لیے کیا ہے تاکہ آپ جیسا احمق شخص مجھے دیکھ لے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہم میں سے کون شخص تھا جس کے پاس دو کپڑے ہوتے تھے؟

۷۷۱: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ، كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ، فَأَمَّا إِذَا وَسَعَ اللّٰهُ، فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى. رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

۷۷۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ایسا کیا کرتے تھے اور ہمیں منع نہیں کیا جاتا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تب تھا جب کپڑوں کی قلت تھی، پس جب اللہ فراخی عطا فرما دے تو پھر دو کپڑوں میں نماز پڑھنا بہتر و افضل ہے۔

---

[1] رواه البخاري (٣٥٢)۔ [2] **صحيح**، رواه [عبدالله بن] أحمد (٥/ ١٤١ ح ٢١٥٩٩) ☆ حدث به الجريري قبل اختلاطه و للحديث شاهد عند أبي داود (٦٣٥) وغيره۔

بَابُ السُّتْرَةِ

سترہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۷۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْدُوْا اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۷۷۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت عیدہ گاہ کی طرف جاتے ایک چھوٹا نیزہ آپ کے آگے آگے اٹھا کر لے جایا جاتا اور اسے عیدگاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا، پھر آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔

۷۷۳: وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ، وَرَاَيْتُ بِلَالاً اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَالِكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ، ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالاً اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۷۷۳: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا، جبکہ آپ وادی بطحاء میں چمڑے کے ایک سرخ خیمے میں تھے، اور میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لیے کھڑے ہیں، اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کے اس پانی کو حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں، چنانچہ جسے تو اس میں سے کچھ مل جاتا ہے وہ اسے اپنے جسم پر مل لیتا ہے، اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا تو وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی نمی حاصل کر لیتا، پھر میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے چھوٹا نیزہ لے کر گاڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تیزی سے تشریف لائے، آپ نے چھوٹے نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے لوگوں اور چوپاؤں کو آپ کے آگے سے گزرتے ہوئے دیکھا۔

۷۷۴: وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ الْبُخَارِيُّ، قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ، فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ. [3]

۷۷۴: نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری بٹھا دیا کرتے اور پھر اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا

---

[1] رواه البخاري (۹۷۳)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۷٦، ٦۳۳) و مسلم (۲٤۹/ ۵۰۳)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۵۰۷) و مسلم (۲٤۷/ ۵۰۲)۔

کرتے تھے۔ بخاری، مسلم۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: راوی بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: جب اونٹ چرنے کے لیے چلے جاتے تھے (تو پھر کیا کرتے تھے؟) انہوں نے کہا: وہ پالان و کجاوہ پکڑتے اور اسے سامنے رکھ کر اس کے آخری حصہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۷۷۵: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۷۷۵: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز اپنے آگے رکھ لے تو وہ نماز پڑھے اور جو اس سے پرے گزرے اس کی کوئی پروانہ کرے۔''

۷۷۶: وَعَنْ اَبِيْ جُهَيْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) قَالَ اَبُو النَّضْرِ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: ((اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۷۷۶: ابو جہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ یا نقصان ہوگا تو اس کے لیے، اس کے آگے سے گزرنے سے چالیس تک کھڑے رہنا، بہتر ہوتا۔'' ابونضر نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن یا ماہ یا چالیس سال فرمائے۔

۷۷۷: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْءٍ يَّسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)). هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ. [3]

۷۷۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے جو اسے لوگوں سے چھپا رہی ہو (یعنی کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے) اور پھر بھی کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ اسے روکے، لیکن اگر وہ باز نہ آئے تو پھر وہ اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔ اور مسلم کے الفاظ بھی اسی معنی میں ہیں۔

۷۷۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ، وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت، گدھا اور کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز توڑ دیتے ہیں، جبکہ پالان کی آخری لکڑی کی مثل کوئی چیز اس سے بچاتی ہے۔''

۷۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ

---

[1] رواه مسلم (٢٤١/ ٤٩٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٠) و مسلم (٢٦١/ ٥٠٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٩) و مسلم (٢٥٩/ ٥٠٥)۔

[4] رواه مسلم (٢٦٦/ ٥١١)۔

الْجَنَازَةِ. مُتَّفقٌ عَلَيْهِ ❶

۷۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد پڑھا کرتے تھے جبکہ میں، آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی تھی جس طرح (امام کے آگے) جنازہ رکھا ہوتا ہے۔

۷۸۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى اَتَانٍ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَىْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ، وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِى الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَالِكَ عَلَىَّ اَحَدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۷۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں ایک دن گدھی پر سوار ہو کر آیا، میں ان دنوں قریب البلوغ تھا، جبکہ رسول اللہ اس وقت کسی دیوار کی اوٹ لیے بغیر منٰی میں نماز پڑھا رہے تھے، پس میں ایک صف کے آگے سے گزرا، پھر میں گدھی سے اترا اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا، اور خود صف میں شامل ہو گیا، اور کسی نے بھی مجھ پر اعتراض نہ کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۷۸۱: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًى، فَلْيَخْطُطْ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۷۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، اگر کوئی چیز نہ پائے تو پھر اپنی لاٹھی گاڑ لے، اور اگر اس کے پاس لاٹھی بھی نہ ہو تو پھر ایک لکیر کھینچ لے، پھر اس کے آگے سے جو بھی گزر جائے وہ اس کے لیے مضر نہیں ہو گا۔''

۷۸۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ، فَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۷۸۲: سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے تو وہ اس کے قریب ہو جائے، تاکہ شیطان اس کی نماز قطع نہ کر سکے۔''

۷۸۳: وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ اِلٰى عُوْدٍ، وَلَا عَمُوْدٍ، وَلَا

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (۳۸۳، ۳۸۴) و مسلم (۲٦۷/ ۵۱۲)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (۴۹۳) و مسلم (۲۵۴/ ۵۰۴)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦۸۹) و ابن ماجه (۹۴۳) ☆ هذا الحديث ضعفه سفيان بن عيينة والدارقطني والجمهور و هو الصواب۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦۹۵) [و النسائي (۲/ ٦۲ ح ۷۴۹) و صححه ابن خزيمة (۸۰۳) و ابن حبان (۴۰۹) و الحاكم على شرط الشيخين (۱/ ۲۵۱، ۲۵۲) ووافقه الذهبي]۔

شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ اَوِالْأَيْسَرِ ، وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۷۸۳: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کسی لکڑی، ستون اور درخت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ اسے اپنی دائیں یا بائیں ابرو کے سامنے کرتے تھے، اور آپ اس کے بالکل سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

۷۸٤: وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ فِىْ بَادِيَةٍ لَنَا ، وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِىْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ ، وَحِمَارَةٌ لَنَا وَ كَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِىُّ نَحْوَهُ. ❷

۷۸۴: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم جنگل میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کی معیت میں ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے سترہ کے بغیر صحرا میں نماز ادا کی، جبکہ ہماری گدھی اور کتیا آپ کے آگے کھیل رہی تھیں، آپ نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ ابوداود، نسائی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

۷۸۵: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَیْءٌ، وَادْرَأُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۷۸۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی، پس مقدور بھر اسے روکو، کیونکہ وہ (گزرنے والا) شیطان ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ
فصل ثالث

۷۸٦: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرِجْلَاىَ فِىْ قِبْلَتِهِ ، فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِىْ ، فَقَبَضْتُ رِجْلَىَّ ، وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا ، قَالَتْ: وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سو جایا کرتی تھی، جبکہ میرے پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کی جگہ پر ہوتے تھے، جب آپ سجدہ کرتے تو آپ مجھے ہاتھ سے دبا دیتے تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تو میں انہیں پھیلا دیتی، انہوں نے بتایا: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٩٣) ☆ ضباعة لا تعرف والمهلب : مجهول ، والوليد بن كامل لين الحديث۔

❷ **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٧١٨) و النسائي (٢/ ٦٥ ح ٧٥٤) ☆ عباس بن عبيد الله لم يدرك عمه الفضل بن عباس رضي الله عنه فالسند منقطع۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٧١٩) [و للحديث شاهد قوي عند الدارقطني (١/ ٣٦٧)]۔

❹ متفق عليه ، رواه البخاري (٥١٣) و مسلم (٢٧٢ / ٥١٢)۔

٧٨٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَالَهُ فِيْ اَنْ يَمُرَّبَيْنَ يَدَیْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ، كَانَ لَأَنْ يُقِيمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌلَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

٧٨٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں کسی کو، نماز میں مشغول اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے کا گناہ معلوم ہوتو اس کے لیے سو برس کھڑے رہنا ایک قدم اٹھانے سے بہتر ہوتا۔''

٧٨٨: وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ اَنْ يُخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَّمُرَّبَيْنَ يَدَيْهِ، وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَهْوَنَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

٧٨٨: کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جاتا کہ اسے اس پر کتنا گناہ ملے گا تو وہ سمجھتا کہ اسے دھنسا دیا جائے تو یہ اس کے لیے، اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہوتا۔ اور ایک روایت میں ہے: اس پر آسان ہوتا۔

٧٨٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ، فَاِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ، وَالْخِنْزِيْرُ، وَالْيَهُوْدِيُّ، وَ الْمَجُوْسِيُّ، وَالْمَرْاَةُ، وَتُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

٧٨٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کے بغیر نماز پڑھے تو گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت گزر کر اس کی نماز توڑ دیتے ہیں، اور اگر وہ پتھر پھینکنے کے فاصلے کے برابر اس کے آگے سے گزر جائیں تو پھر اس کی نماز ہو جائے گی۔''

---

[1] **إسناده حسن** ، رواه ابن ماجه (٩٤٦) ☆ عبيدالله بن عبد الرحمٰن بن موهب: و ثقه الجمهور و عمه حسن الحديث۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٥٥ ح ٣٦٣) ☆ زيد بن أسلم بريئ من التدليس كما حققته فى الفتح المبين تحقيق كتاب المدلسين لابن حجر (ص ٢٣ ت ١١/ ١) ☆ قوله: "أهون عليه" لم أجده والله أعلم۔
[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٧٠٤) ☆ شك الراوي في اتصاله بقوله : أحسبه ۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

نماز پڑھنے کا بیان

الفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۷۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ارْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَرَجَعَ فَصَلّٰى، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، ارْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ۔ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا: عَلِّمْنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۷۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں آیا' جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک جانب تشریف فرما تھے' پس اس نے نماز پڑھی' پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا' رسول اللہ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دے کر فرمایا: ''واپس جا کر نماز پڑھو' کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی' پس وہ گیا اور نماز دہرائی' پھر آ کر سلام عرض کیا' تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: ''واپس جا کر نماز پڑھ کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' پس تیسری یا چوتھی مرتبہ اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول ﷺ! مجھے سکھا دیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو تو خوب اچھی طرح وضو کرو' پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہو' پھر جس قدر قرآن تمہیں یاد ہو پڑھو' پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو' پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو' پھر اٹھو حتیٰ کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ' پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو' پھر اٹھو حتیٰ کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''پھر اٹھو حتیٰ کہ تم اطمینان کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ' پھر اپنی تمام (فرض و نفل) نمازوں میں ایسے ہی کیا کرو۔''

۷۹۱: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ، وَالْقِرَاءَةَ بِ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِیَ قَائِمًا، وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِیَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۷۵۷) و مسلم (۴۵/ ۳۹۷)۔

الشَّيْطَانِ، وَيَنْهٰى اَنْ يَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز اللہ اکبر سے اور قراءت ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) سے شروع کیا کرتے تھے جب آپ رکوع کرتے تو آپ اپنا سر مبارک اوپر اٹھاتے تھے نہ نیچے جھکاتے تھے بلکہ ان دونوں صورتوں کے درمیان (برابر) رکھتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بالکل سیدھا کھڑے ہوتے اور پھر سجدہ کرتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پھر اطمینان سے بیٹھ جاتے اور پھر دوسرا سجدہ کرتے آپ ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے تھے۔ آپ بائیں پاؤں کو بچھا دیتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے آپ شیطان کی طرح بیٹھنے (سرین کے بل بیٹھ کر ٹانگیں کھڑی کر لینا اور ہاتھ زمین پر لگا دینا) سے اور درندوں کی طرح بازو بچھا کر سجدہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ "السلام علیکم و رحمة اللّٰه" پر نماز ختم کیا کرتے تھے۔

۷۹۲: وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَآءَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى، وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۷۹۲: ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت میں فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے اللہ اکبر کہا تو اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر کر لیے جب آپ نے رکوع کیا تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے پھر اپنی کمر کو جھکایا جب رکوع سے سر اٹھایا تو بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی جب سجدہ کیا تو آپ نے ہاتھ رکھے جو کہ بچھے ہوئے تھے نہ سمٹے ہوئے تھے اور آپ نے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ کی طرف کیا تھا جب آپ دو رکعتوں میں بیٹھے تو آپ اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو آگے بڑھا کر سرین پر بیٹھ گئے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔

۷۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ، وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ، وَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي السُّجُوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۷۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ (رکوع سے اٹھتے وقت) فرماتے: "اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی ہمارے رب

[1] رواه مسلم (٢٤٠ / ٤٩٨) و أعل بما لا يقدح۔

[2] رواه البخاري (٨٢٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٥) و مسلم (٢١ / ٣٩٠)۔

تمام حمد و ستائش تیرے ہی لیے ہے۔'' اور آپ سجدوں کے مابین یہ (رفع الیدین) نہیں کیا کرتے تھے۔

٧٩٤: وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَ اِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذَالِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۷۹۴: نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور ہاتھ اٹھاتے تھے' جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے' جب ''سمع الله لمن حمده'' کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو ہاتھ اٹھاتے تھے۔ جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کیا ہے۔

٧٩٥: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَعَلَ مِثْلَ ذَالِكَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۷۹۵: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ وہ انہیں کانوں کے برابر لے آتے' جب رکوع سے سر اٹھاتے اور ''سمع الله لمن حمده'' کہتے تو بھی اسی طرح کرتے' اور ایک دوسری روایت میں ہے: حتیٰ کہ وہ انہیں اپنے کانوں کی لو کے برابر کر لیتے۔

٧٩٦: وَعَنْهُ، اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ، فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۷۹۶: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا' جب آپ نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو اطمینان سے بیٹھ جاتے اور پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوتے۔

٧٩٧: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ، كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ، سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۷۹۷: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہا' پھر اپنا کپڑا لپیٹ لیا' پھر دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا' جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو کپڑے سے ہاتھ نکالے' رفع الیدین کیا اور اللہ اکبر کہا' پھر رکوع کیا' جب ''سمع الله لمن حمده'' کہا تو رفع الیدین کیا' اور جب سجدہ کیا تو دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کیا۔

٧٩٨: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى

❶ رواه البخاري (٧٣٩) ☆ و أعل بما لا يقدح و صححه جمهور المحدثين، جعلنا الله في زمرتهم۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٧) و مسلم (٢٥/ ٣٩١) ☆ وجاء في رواية ضعيفة عند النسائي (٢/ ٢٠٥-٢٠٦ ح١٠٨٦): "و إذا سجد وإذا رفع رأسه من السجود" يعني رفع يديه، و سنده ضعيف، قتادة مدلس وعنعن و لم يروعنه شعبة، بل رواه سعيد بن أبي عروبة عنه۔

❸ رواه البخاري (٨٢٣)۔ ❹ رواه مسلم (٥٤/ ٤٠١)۔

فِی الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۷۹۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ ہر آدمی دوران نماز اپنا دایاں ہاتھ بائیں بازو پر رکھے۔

۷۹۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِیْ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَالِكَ فِی الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۷۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوجاتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب رکوع کرتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع اللّٰه لمن حمده" فرماتے' پھر آپ حالت قیام میں "ربّنا لك الحمد" پڑھتے' پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر نماز مکمل ہونے تک اسی طرح کرتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

۸۰۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۸۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لمبے قیام والی نماز سب سے افضل نماز ہے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۸۰۱: عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: فِیْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا: فَاَعْرِضْ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّیْ رَاْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَيَقُوْلُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) ثُمَّ يَهْوِیْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِیْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَ يَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَيَثْنِیْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) وَيَرْفَعُ وَيَثْنِیْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَنْهَضُ، ثُمَّ يَصْنَعُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَالِكَ،

---

❶ رواه البخاري (٧٤٠)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٨٩) و مسلم (٢٨ / ٣٩٢)۔

❸ رواه مسلم (١٦٤ / ٧٥٦)۔

ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَصْنَعُ ذَالِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلَاتِهٖ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالُوْا: صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَ وَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ. يَعْنِي السَّبَّابَةَ. وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ: وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى إِلَى الْاَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ. [1]

۸۰۱: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کی موجودگی میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں' انہوں نے فرمایا: بیان کرو! انہوں نے فرمایا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے تو کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے' پھر اللہ اکبر کہتے' پھر قراءت کرتے' پھر اللہ اکبر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے' پھر رکوع کرتے اور اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ دیتے' پھر برابر ہو جاتے، آپ سر کو جھکاتے نہ بلند کرتے' پھر سر اٹھاتے تو "سمع الله لمن حمده" کہتے' پھر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے اور اطمینان کے ساتھ برابر کھڑے ہو جاتے' پھر اللہ اکبر کہتے اور سجدہ کے لیے زمین کی طرف جھک جاتے' آپ اپنے ہاتھ پہلوؤں سے دور رکھتے' پاؤں کی انگلیاں کھولتے' پھر سر اٹھاتے' بائیں پاؤں کو موڑتے اور اس پر بیٹھ جاتے' اور اس قدر اطمینان سے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی' اور اطمینان سے بیٹھے رہتے' پھر سجدہ کرتے' پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھتے' بایاں پاؤں موڑتے اور اس پر بیٹھ جاتے' اور اس قدر اطمینان سے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی' پھر کھڑے ہوتے' پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے' پھر جب دوسری رکعت کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت کیا تھا' پھر اپنی بقیہ نماز میں بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے' حتیٰ کہ جب آخری سجدہ ہوتا جس کے بعد سلام پھیرنا ہوتا تو آپ اپنا بایاں پاؤں باہر نکال لیا کرتے اور بائیں سرین پر بیٹھ جاتے' اور پھر سلام پھیرتے' انہوں (دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے فرمایا: آپ نے درست کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ابوداؤد' دارمی' جبکہ ترمذی' اور ابن ماجہ نے بھی اسی معنی میں روایت کیا ہے' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابوداؤد میں ابوحمید سے مروی حدیث میں ہے: پھر آپ نے رکوع کیا تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گویا آپ نے انہیں پکڑا ہوا ہے'

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٧٣٠) والدارمي (١/ ٣١٣، ٣١٤ ح ١٣٦٣) والترمذي (٣٠٤، ٣٠٥) و ابن ماجه (١٠٦١) [وصححه ابن خزيمة (٥٨٧، ٥٨٨) وابن حبان (٤٤٢، ٤٩١، ٤٩٢)] ☆ الرواية الثانية والثالثة لأبي داود (٧٣٤ ـ ٧٣٥، ٧٣١) ☆ عبد الحميد بن جعفر ثقة و ثقه الجمهور و محمد بن عمرو بن عطاء سمعه من أبي حميد وغيره، و أعل بما لا يقدح۔

آپ نے ہاتھوں کو کمان کے چلّے کی طرح کر دیا اور انہیں پہلوؤں سے دور رکھا' اور انہوں نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سجدہ کیا تو ناک اور پیشانی کو زمین پر رکھا' ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھا' اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھا' اور رانوں کو کشادہ رکھا اور پیٹ کا کوئی حصہ ان کے ساتھ لگنے نہ دیا' حتیٰ کہ (سجدہ سے) فارغ ہو گئے' پھر بیٹھ گئے تو بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور دائیں پاؤں کے پنجے کو قبلہ رخ کر لیا' دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھ دیا اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے: جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو آپ بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کیا' اور جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو آپ نے بائیں سرین کو زمین کے ساتھ ملا دیا (یعنی بائیں سرین پر بیٹھے) اور دونوں پاؤں ایک ہی طرف نکال دیے۔

۸۰۲: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضي الله عنه اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم حِينَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ، وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ. [1]

۸۰۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا اور انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا پھر اللہ اکبر کہا۔ اور ابوداؤد ہی کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھوں کو کانوں کی لو تک اٹھایا کرتے تھے۔

۸۰۳: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۸۰۳: قبیصہ بن ہلب رحمہ اللہ اپنے والد (ھلب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تو آپ دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑ لیتے۔

۸۰۴: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضي الله عنه قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((اَعِدْ صَلَاتَكَ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اُصَلِّيْ؟ قَالَ: ((اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَمَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ، فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ، وَامْدُدْ ظَهْرَكَ، فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ، وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا، فَاِذَا سَجَدْتَّ فَمَكِّنِ السُّجُوْدَ، فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى، ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ)) هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ، وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَ: ((اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّاْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهِ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَاْ، وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ، وَكَبِّرْهُ، وَهَلِّلْهُ، ثُمَّ ارْكَعْ)). [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٧٢٤) ☆ عبدالجبار بن وائل: لم يسمع من أبيه۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٢ وقال: حسن۔) وابن ماجه (٨٠٩) [وعند أحمد (٥/ ٢٢٦): "يضع هذه على صدره" وسنده حسن]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨٥٩) والترمذي (٣٠٢ وقال: حديث حسن.) والنسائي (٢/ ١٩٣ ح ١٠٥٤) [وصححه ابن خزيمة (٦٣٨) و ابن حبان (٤٨٤)]

۸۰۴: رفاعہ بن رافع بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا، اس نے مسجد میں نماز پڑھی، پھر نبی ﷺ کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز دوبارہ پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔'' اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے سکھا دیں کہ میں کیسے نماز پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم قبلہ رخ ہو جاؤ تو اللہ اکبر کہو، پھر سورۂ فاتحہ اور جو چاہو سورت پڑھو، جب (رکوع سے) اٹھو تو کمر سیدھی کرو اور سر اٹھاؤ حتیٰ کہ ہڈیاں اپنے جوڑوں میں واپس آ جائیں، جب سجدہ کرو تو خوب اچھی طرح سجدہ کرو، جب (سجدہ سے) اٹھو تو بائیں ران پر بیٹھو، پھر ہر رکوع و سجود میں ایسے ہی کرو حتیٰ کہ اطمینان ہو جائے۔''

یہ مصابیح کے الفاظ ہیں، امام ابوداؤد نے کچھ تبدیلی کے ساتھ اسے روایت کیا ہے، امام ترمذی اور امام نسائی نے اسی معنی میں روایت کیا ہے، اور ترمذی کی روایت میں ہے: فرمایا: ''جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اللہ کی تعلیم و حکم کے مطابق وضو کرو، پھر کلمہ شہادت پڑھو، (بعض نے کہا: اذان دو) پھر اقامت کہو، اگر تمہیں قرآن یاد ہو تو قرآن پڑھو، ورنہ الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھو اور پھر رکوع کرو۔''

۸۰۵: وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصَّلَاةُ مَثْنٰی، مَثْنٰی تَشَهُّدٌ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشُّعٌ وَّتَضَرُّعٌ وَّتَمَسْكُنٌ، ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ، يَقُوْلُ: تَرْفَعُهُمَا. اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُوْلُ: يَارَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((فَهُوَ خِدَاجٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۸۰۵: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ، خشوع و خضوع اور عاجزی و بے چارگی کا اظہار کر، پھر ہاتھ بلند کر کے اپنے رب سے دعا کر، اور جس نے ایسے نہ کیا تو وہ اس طرح، اس طرح ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''تو وہ ناقص ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۸۰۶: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ: صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیُّ رضی اللہ عنہ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ، وَحِيْنَ سَجَدَ، وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۸۰۶: سعید بن حارث بن معلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے جب سجدوں سے سر اٹھایا، جب سجدہ کیا اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو بلند آواز سے اللہ اکبر کہا، اور فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۸۰۷: وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اَنَّهٗ اَحْمَقُ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ، سُنَّةُ اَبِی الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٥) ☆ عبدالله بن نافع بن العمياء: مجهول، بل ضعفه الجمهور والسند معلل۔

[2] رواه البخاري (٨٢٥)۔

[3] رواه البخاري (٧٨٨)۔

۸۰۷: عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے مکہ میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس مرتبہ اللہ اکبر کہا، تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ تو احمق شخص ہے، انہوں نے کہا: تیری ماں تجھے گم پائے، یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۸۰۸: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلاً قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۸۰۸: علی بن حسین رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب جھکتے اور جب اٹھتے تو اللہ اکبر کہا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری زندگی اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۸۰۹: وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: اَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْإِفْتِتَاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ: لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى. [2]

۸۰۹: علقمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں، چنانچہ انہوں نے صرف نماز کے آغاز پر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، اور ابوداؤد نے فرمایا: اس معنی میں یہ حدیث صحیح نہیں۔

۸۱۰: وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۸۱۰: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھاتے اور ''اللہ اکبر'' کہتے۔

۸۱۱: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرَ، وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَاءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((يَا فُلَانُ! أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ؟ أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ؟ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [4]

۸۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ظہر پڑھائی، پچھلی صفوں میں کسی آدمی نے نماز میں خرابی کی، جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا: ''فلاں شخص! کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم کیسے نماز پڑھتے ہو، کیا تم سمجھتے ہو کہ تم جو کرتے ہو وہ مجھ پر مخفی رہتا ہے، اللہ کی قسم! میں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں ویسے ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں۔''

---

[1] **صحيح**، رواه مالك (۱/ ۷٦ ح ۱٦۱) ☆ السند مرسل و للحديث شواهد كثيرة و هو بها صحيح۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۵۷ وقال: حديث حسن) و أبو داود (۷٤۸) والنسائي (۲/ ۱۹۵ ح ۱۰۵۹)
☆ وصححه ابن حزم وضعفه ابن المبارك والشافعي والجمهور، وفيه سفيان الثوري وهو مدلس مشهور وعنعن وهذه العلة وحدها كافية لضعف الحديث والحق أنه حديث ضعيف و أخطأ من قال: "أنه حديث صحيح وإسناده صحيح على شرط مسلم" و كيف يكون السند صحيحًا و فيه مدلس مشهور و كان يدلس عن الضعفاء والمجروحين و عنعن .!!

[3] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (۸۰۳) [وتقدم طرفه: ۸۰۱]۔ [4] **صحيح**، رواه أحمد (۲/ ٤٤۹ ح ۹۷۹۵)
☆ ابن إسحاق صرح بالسماع عند ابن خزيمة (٤۷٤) وللحديث شواهد عند البخاري وغيره انظر (ح ۸٦۹)۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جانے والی چیزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۸۱۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَةِ اِسْكَاتَةً، فَقُلْتُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَةِ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: ((اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۸۱۲: ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان کچھ دیر سکوت فرمایا کرتے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، آپ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان جو سکوت فرماتے ہیں اس میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسے دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے مابین دوری ڈالی ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسے پاک صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔“

۸۱۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ، لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) وَاِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ، وَبَصَرِيْ، وَمُخِّيْ، وَعَظْمِيْ، وَعَصَبِيْ)) فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) وَاِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ، تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ)) ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٤) و مسلم (١٤٧/ ٥٩٨)۔

يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ: ((وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ، وَ الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، اَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ، لَامَنْجَأَ مِنْكَ وَلَامَلْجَأَ اِلَّا اِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ)).

۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا ارادہ فرماتے، اور ایک روایت میں ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کیا کرتے تو تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھا کرتے: ''میں نے یک سو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کو عدم سے تخلیق فرمایا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا دونوں جہاں کے رب، اللہ کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں (اطاعت گزاروں) میں سے ہوں، اے اللہ! تو مالک ہے، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا، پس تو میرے سارے گناہ معاف کر دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ بخش نہیں سکتا، بہترین اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے، برے اخلاق مجھ سے دور کر دے، کیونکہ صرف تو ہی برے اخلاق مجھ سے دور کر سکتا ہے، میں تیری عبادت پر قائم ہوں اور یہ میرے لیے باعث سعادت ہے، تمام خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، جبکہ بُرائی تیری طرف منسوب نہیں کی جا سکتی، میں تیرے حکم و توفیق سے ہوں اور لوٹ کر تیری ہی طرف آنا ہے، تو برکت والا بلند شان والا ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔'' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری اطاعت اختیار کی، میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیوں اور میرے اعصاب نے تیرے لیے ہی تواضع اختیار کی۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رکوع سے) سر اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے جس سے آسمان و زمین اور جو اس کے درمیان ہے بھر جائے، اور اس کے بعد اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔'' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو یہ دعا کرتے: ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری اطاعت اختیار کی، میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا، اس کی تصویر و صورت بنائی، اس کو سمع و بصر سے نوازا، برکت والا اللہ بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔'' پھر آخر پر تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان یہ دعا کرتے: ''اے اللہ! تو میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ و ظاہر گناہ اور جو میں نے زیادتی کی اور وہ گناہ جن کے متعلق تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے، سب معاف فرما، تو ہی ترقی دینے والا اور تو ہی تنزلی کی جانب لے جانے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے: ''اور بُرائی تیری طرف منسوب نہیں کی جا سکتی، ہدایت والا وہ ہے جسے تو ہدایت عطا فرمائے، میں تیری توفیق سے ہوں اور میرا لوٹنا بھی تیری ہی طرف ہے، نجات و پناہ صرف تجھ سے مل سکتی ہے، تو برکت والا ہے۔''

۸۱٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ، وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوتَهٗ قَالَ: ((اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟)) فَاَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ:

[1] رواه مسلم (٢٠١ / ٧٧١) والشافعي فى الأم (١/ ١٠٦ وسنده صحيح)۔

((أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟)) فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا، فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ فَقُلْتُهَا، فَقَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۸۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آکر صف میں شامل ہو گیا اس کی سانس پھولی ہوئی تھی، اس نے کہا: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے لیے حمد ہے، حمد بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی تو فرمایا: ”تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے تھے؟“ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ کلمات کس نے کہے تھے؟“ وہ پھر خاموش رہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ کلمات کس نے کہے تھے، اس نے کوئی قابل مؤاخذہ بات نہیں کی۔“ ایک آدمی نے عرض کیا: میں آیا تو میری سانس پھول چکی تھی، چنانچہ وہ کلمات میں نے کہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے بارہ فرشتوں کو ان کلمات کی طرف سبقت کرتے ہوئے دیکھا کہ ان میں سے کون انہیں اوپر لے کر جائے۔“

الفصل الثاني

فصل ثانی

۸۱۵: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ. [2]

۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! تو پاک ہے، تیری تعریف کے ساتھ (ہم تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں) تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

۸۱۶: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ. [3]

۸۱۶: ابن ماجہ نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: ہم اس حدیث کو صرف حارثہ کے واسطہ سے جانتے ہیں۔ جبکہ اس کی کمزور قوت یادداشت کی وجہ سے اس پر کلام کیا گیا ہے۔

۸۱۷: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنه أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا)) ثَلَاثًا ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنْ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَهَمْزِهِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا)) وَذَكَرَ فِي آخِرِهِ: ((مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) وَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: نَفْخُهُ: الْكِبْرُ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرُ، وَهَمْزُهُ:

---

[1] رواه مسلم (١٤٩/ ٦٠٠)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٣) و أبو داود (٧٧٦) [و ابن ماجه (٨٠٦) من طريق آخر و صححه الحاكم (١/ ٢٣٥)]۔

[3] **حسن**، رواه ابن ماجه (٨٠٤) [و أبو داود كما سيأتي (١٢١٧) و صححه ابن خزيمة (٤٦٧)]۔

الْمُوْتَةُ. (1)

۸۱۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے فرمایا: ''اللہ بہت ہی بڑا ہے، اللہ بہت ہی بڑا ہے، اللہ بہت ہی بڑا ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے، اللہ کے لیے بہت زیادہ تعریف ہے، تین مرتبہ فرمایا: اللہ کے لیے صبح وشام پاکیزگی ہے، میں شیطان سے اس کی پھونک، اس کے وسوسے اور اس کے خطرے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ، البتہ ابن ماجہ نے ((وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا)) کا ذکر نہیں کیا، اور انہوں نے آخر پر: ((مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) کا ذکر کیا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی پھونک سے مراد کبر، اس کے وسوسے سے مراد شعر اور اس کے خطرے سے جنون مراد ہے۔

۸۱۸: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ، وَ سَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَصَدَّقَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ (2)

۸۱۸: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے، ایک سکتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے اور ایک سکتہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کی قراءت سے فارغ ہوتے، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۸۱۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ وَلَمْ يَسْكُتْ. هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ. وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ أَفْرَادِهِ، وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ. (3)

۸۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے قراءت شروع کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکتہ نہیں فرماتے تھے۔ صحیح مسلم میں اسی طرح ہے، حمیدی نے اسے امام مسلم کے مفردات میں ذکر کیا، اور اسی طرح صاحب الجامع نے اسے صرف مسلم سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۸۲۰: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((﴿اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ

---

(1) **إسناده حسن**. رواه أبو داود (٧٦٤) وابن ماجه (٨٠٧) وصححه ابن حبان (٤٤٣، ٤٤٤) وابن الجارود (١٨٠) والحاكم (١/ ٢٣٥) ووافقه الذهبي۔ (2) **حسن**، رواه أبو داود (٧٧٩) والترمذي (٢٥١ وقال: حسن) وابن ماجه (٨٤٤) والدارمي (١/ ٢٨٣ ح ١٢٤٦) وصححه ابن خزيمة (١٥٧٨) وابن حبان (٤٤٨) والحاكم (١/ ٢١٥) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي۔ (3) رواه مسلم (١٤٨ / ٥٩٩)۔

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

۸۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ، دونوں جہانوں کے رب کے لیے ہے، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا اطاعت گزار ہوں، اے اللہ! بہترین اعمال واخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما، ان بہترین اعمال واخلاق کی طرف صرف تو ہی راہنمائی کر سکتا ہے، برے اعمال اور برے اخلاق سے مجھے بچا، ان بُرے اعمال واخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے۔''

۸۲۱: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا، قَالَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ، ﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾))وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَ حَدِيثِ جَابِرٍ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ)) ثُمَّ يَقْرَأُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

۸۲۱: محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا فرماتے: ''میں نے یک سو ہو کر اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کر لیا جس نے عدم سے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔'' اور انہوں (محمد بن مسلمہ) نے جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے مثل ذکر کیا، البتہ انہوں نے ((وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) ''میں مسلمان ہوں'' ذکر کیا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت فرماتے۔

---

❷ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (۲/ ۱۲۹ ح ۸۹۷)۔

❶ **صحيح**، رواه النسائي (۲/ ۱۳۱ ح ۸۹۹ ببعض الإختلاف)۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں قراءت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۸۲۲: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا)). [1]

۸۲۲: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں۔'' بخاری، مسلم۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''(اس کی نماز نہیں ہوتی) جو سورۂ فاتحہ اور کچھ زائد نہ پڑھے۔''

۸۲۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ)) ثَلَاثًا، ((غَيْرُ تَمَامٍ)) فَقِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: اِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ، قَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، وَاِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، وَاِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ، وَاِذَا قَالَ: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ قَالَ: هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ، فَاِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۸۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز پڑھی لیکن اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ (نماز) ناقص ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: ''مکمل نہیں۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اسے اپنے دل میں پڑھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا، اور میرے بندے نے جو سوال کیا وہ اسے مل گیا، چنانچہ جب بندہ کہتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، اور جب بندہ کہتا ہے: ''جو بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥٦) و مسلم (٣٤/ ٣٩٤) والرواية الثانية له (٣٧، ٣٦/ ٣٩٤)۔

[2] رواه مسلم (٣٨/ ٣٩٥)۔

کی، جب کہتا ہے: ''یوم جزا کا مالک ہے۔'' اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری شان و شوکت بیان کی، جب بندہ کہتا ہے: ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔'' اللہ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرے بندے کے لیے وہ کچھ ہے جو اس نے سوال کیا، اور جب بندہ کہتا ہے: ''ہمیں سیدھی راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کی راہ جو گمراہ ہوئے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جس کا اس نے سوال کیا۔''

۸۲٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ، کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِ ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۸۲۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔

۸۲٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا، فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ، قَالَ: ((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ، وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ، قَالَ: ((اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا، فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). [2]

۸۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق (ساتھ) ہوگئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' بخاری، مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے: ''جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا، اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب قاری (امام) آمین کہے تو تم آمین کہو، کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۸۲٦: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَکُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ، فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا، وَاِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ يُجِبْکُمُ اللّٰهُ، فَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ، فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْکَعُ قَبْلَکُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَکُمْ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ)) قَالَ: ((وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللّٰهُ لَکُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [3]

۸۲۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو صفیں درست کرو، پھر تم

---

[1] رواه مسلم (٥٢/ ٣٩٩)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٨٠) و مسلم (٧٢/ ٤١٠) والرواية الثانية للبخاري (٦٤٢) و مسلم (٧٦/ ٤١٠) والرواية الثالثة للبخاري (٧٨٢)۔

[3] رواه مسلم (٦٢/ ٤٠٤)۔

میں سے کوئی تمہیں نماز پڑھائے، پس جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا، جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو، کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے (رکوع سے) اٹھتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ (پہلے سر اٹھانا) اس کے (پہلے رکوع جانے) کا بدلہ ہے، اور جب وہ کہے: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ''اللہ نے اسے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی''، تو تم کہو: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے، اللہ تمہاری دعا سنتا اور قبول فرماتا ہے۔''

۸۲۷: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَقَتَادَةَ: ((وَاِذَا قَرَاَ فَانْصِتُوْا)). [1]

۸۲۷: اور مسلم کی ابوہریرہ اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے: ''اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔''

۸۲۸: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتٰبِ وَسُوْرَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۸۲۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں جبکہ دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھار آپ ہمیں کوئی آیت سنا دیا کرتے تھے، آپ جس قدر پہلی رکعت میں قراءت لمبی کیا کرتے تھے اس قدر دوسری میں لمبی نہیں کیا کرتے تھے، اور آپ اسی طرح عصر میں اور اسی طرح فجر میں کیا کرتے تھے۔

۸۲۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ: ﴿الٓمٓ تَنْزِيْلُ﴾ السَّجْدَةِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸۲۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نماز ظہر و عصر میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے، پس ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ سورۂ سجدہ کی قراءت کے برابر لگایا، اور ایک دوسری روایت میں ہے ہر رکعت میں تیس آیات کے برابر تھا، اور ہم نے آخری دو رکعتوں میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ اس سے نصف تھا، ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعتوں کے قیام کے برابر تھا جبکہ عصر کی آخری دو رکعتیں اس کی (پہلی دو رکعتوں) سے نصف تھیں۔

۸۳۰: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ بِ﴿اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ......﴾ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ......﴾ وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه مسلم (٦٢/ ٤٠٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٧٦) و مسلم (١٥٤/ ٤٥١)۔

[3] رواه مسلم (١٥٦/ ٤٥٢)۔ [4] رواه مسلم (١٧٠/ ٤٥٩)۔

۸۳۰: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ......﴾ اور ایک دوسری روایت میں ہے، ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ......﴾ اور عصر میں اسی طرح، جبکہ نماز فجر میں اس سے زیادہ لمبی قراءت کیا کرتے تھے۔

۸۳۱: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِ ﴿الطُّوْرِ......﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۸۳۱: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

۸۳۲: وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِ ﴿الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا......﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۸۳۲: ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا......﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔

۸۳۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يَأْتِيْ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ، فَقَالُوْا لَهُ: أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟! قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَأُخْبِرَنَّهُ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى مُعَاذٍ، فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اِقْرَأْ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا......﴾، ﴿وَالضُّحٰى ۞ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى......﴾ وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى......﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۸۳۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (عشاء) پڑھا کرتے تھے، پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کراتے تھے، ایک رات انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھی، پھر اپنی قوم کے پاس گئے اور انہیں نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کر دی، ایک آدمی نے الگ ہو کر سلام پھیر دیا، پھر اکیلے ہی نماز پڑھ کر چلا گیا تو صحابہ نے اسے کہا: اے فلاں! کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے شکایت کروں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اونٹوں پر پانی لا کر کھیتوں اور باغات کو سیراب کرنے والے لوگ ہیں، دن بھر کام کاج کرتے ہیں، اور یہ معاذ ہیں کہ انہوں نے آپ کے ساتھ نماز عشاء ادا کی، پھر اپنی قوم کے پاس آئے تو انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کر دی، پس (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا......﴾، ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى......﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى......﴾ پڑھا کرو۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٦٥) و مسلم (١٧٤ / ٤٦٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٦٣) و مسلم (١٧٣ / ٤٦٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٥) و مسلم (١٧٨ / ٤٦٥)۔

٨٣٤: وَعَنِ الْبَرَآءِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِی الْعِشَآءِ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۸۳۴: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھتے ہوئے سنا، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوش الحان کوئی اور نہیں سنا۔

٨٣٥: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ بِ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ......﴾ وَنَحْوِهَا، وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ، بَعْدُ تَخْفِيْفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۸۳۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ......﴾ اور اس طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے، اور اس (یعنی نماز فجر) کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی نمازیں مختصر ہوتی تھیں۔

٨٣٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضي الله عنه اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ: ﴿وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ......﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸۳۶: عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں ﴿وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ......﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔

٨٣٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضي الله عنه قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ حَتّٰى جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ۔ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى۔ اَخَذَتِ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم سُعْلَةٌ فَرَكَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۸۳۷: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مکہ میں نماز فجر پڑھائی تو آپ نے سورۂ مومنون شروع کی حتیٰ کہ موسیٰ و ہارون علیہما السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رونے کی وجہ سے کھانسی آنے لگی جس پر آپ نے رکوع کر دیا۔

٨٣٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: بِ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ......﴾ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِی الثَّانِيَةِ ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ......﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ دہر پڑھا کرتے تھے۔

٨٣٩: وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ، فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ، فِی السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى، وَفِی الْاٰخِرَةِ: ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٦٧) و مسلم (١٧٧/ ٤٦٤)۔

[2] رواه مسلم (١٦٨/ ٤٥٨)۔

[3] رواه مسلم (١٦٤/ ٤٥٦)۔

[4] رواه مسلم (١٦٣/ ٤٥٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٨٩١) و مسلم (٦٥/ ٨٨٠)۔

فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۸۳۹: عبیداللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں، مروان ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ مقرر کر کے خود مکہ تشریف لے گئے، چنانچہ انہوں نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقون پڑھی تو پھر انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کے روز یہ سورتیں پڑھتے ہوئے سنا۔

۸٤٠: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ: بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى......﴾ وَ﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ......﴾ قَالَ: وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۸٤٠: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے، اور انہوں نے فرمایا: اگر عید جمعہ کے روز آ جاتی تو پھر آپ ﷺ دونوں نمازوں میں یہی دونوں سورتیں تلاوت فرماتے۔

۸٤١: وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سَأَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ......﴾ وَ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ......﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸٤١: عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کون سی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ان دونوں میں سورۂ قٓ اور سورۃ القمر تلاوت کیا کرتے تھے۔

۸٤٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ......﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ......﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۸٤٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص تلاوت فرمائی۔

۸٤٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا......﴾ وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ: ﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ......﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۸٤٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فجر کی رکعتوں میں سورۃ البقرہ کی آیات ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا......﴾ اور سورۂ آل عمران سے ﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ......﴾ پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] رواہ مسلم (٦١/ ٨٧٧)۔
[2] رواہ مسلم (٦٢/ ٨٧٨)۔
[3] رواہ مسلم (١٤/ ٨٩١)۔
[4] رواہ مسلم (٩٨/ ٧٢٦)۔
[5] رواہ مسلم (١٠٠/ ٧٢٧)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٨٤٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ. ❶

۸۴۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی نماز ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

٨٤٥: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقَالَ: اٰمِيْنَ مَدَّبِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۸۴۵: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ پڑھا تو بلند آواز سے ''آمین'' کہا۔

٨٤٦: وَعَنْ اَبِيْ زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِاَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ؟ قَالَ: ((بِاٰمِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۸۴۶: ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ سے دعا کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے دعا ختم کی تو (جنت و مغفرت) واجب کر لی۔'' لوگوں میں سے کسی آدمی نے عرض کیا: وہ کس چیز کے ساتھ ختم کرے؟ فرمایا: ''آمین کے ساتھ۔''

٨٤٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ، فَرَّقَهَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❹

۸۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب کی دو رکعتوں میں سورۂ اعراف تلاوت فرمائی۔

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٥) ☆ قلت: أخطأ الإمام الترمذي فضعفه۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٨ وقال: حديث حسن۔) و أبو داود (٩٣٢) والدارمي (١/ ٢٨٤ ح ١٢٥٠) وابن ماجه (٨٥٥) [والنسائي ٢/ ١٤٥ ح ٩٣٣] ☆ وجاء في بعض الروايات "رفع بها صوته" و"جهر بآمين" والكل صحيح و رواية سفيان الثوري عن سلمة بن كهيل قوية لأنه كان لا يدلس عنه كما نقل عن البخاري رحمه الله۔ وهذا الحديث رواه عنه يحيى القطان و رواية يحيى القطان عن سفيان الثوري محمولة على سماع الثوري من شيخه۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٩٣٨) ☆ فيه صبيح بن محرز: مجهول الحال لم يوثقه غير ابن حبان۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٧٠ ح ٩٩٢)۔

۸۴۸: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ أَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لِيْ: ((يَا عُقْبَةُ! أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا؟)) فَعَلَّمَنِيْ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ......﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ......﴾ قَالَ: فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا، فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ، اِلْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: ((يَا عُقْبَةُ! كَيْفَ رَأَيْتَ؟)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۸۴۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں دوران سفر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار تھام کر آگے آگے چلا کرتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عقبہ! کیا میں تمہیں پڑھی جانے والی دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟'' آپ نے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس مجھے سکھائیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ان سورتوں کی وجہ سے مجھے زیادہ خوش نہ دیکھا، پس جب آپ نماز صبح کے لیے تشریف لائے تو آپ نے نماز فجر پڑھاتے ہوئے یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا: ''عقبہ! تم نے (ان سورتوں کی عظمت کو) کیسے دیکھا؟''

۸۴۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ: ﴿قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ......﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ......﴾ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. ❷

۸۴۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جمعہ کی رات نماز مغرب میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص تلاوت کیا کرتے تھے۔

۸۵۰: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ. ❸

۸۵۰: ابن ماجہ نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے جمعہ کی رات کا ذکر نہیں کیا۔

۸۵۱: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا أُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: بِ ﴿قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ......﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ......﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❹

۸۵۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو، مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص اتنی مرتبہ پڑھتے ہوئے سنا کہ میں شمار نہیں کرسکتا۔

۸۵۲: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: بَعْدَ الْمَغْرِبِ. ❺

۸۵۲: ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، لیکن انہوں نے ''مغرب کے بعد'' کا ذکر نہیں کیا۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٤٩ ح ١٧٤٨٣) و أبو داود (١٤٦٢) والنسائي (٢/ ١٥٨ ح ٩٥٤) [وصححه ابن حبان (١٧٧٦، ١٧٧٧) والحاكم (٢/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي۔] ☆ وللحديث طريق آخر عند مسلم (٨١٤) وغيره۔

❷ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٣/ ٨١ تحت ح ٦٠٥ بدون سند) [والبيهقي (٢/ ٣٩١)] بإسناد ضعيف۔ ☆ سعيد بن سماك بن حرب: ضعيف على الراجح۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٨٣٣) ☆ أحمد بن بديل حدث عن حفص بن غياث وغيره أحاديث أنكرت عليه، و الحديث ضعفه أبو زرعة الرازي وغيره۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٣١ وقال: غريب۔) ☆ عبدالملك بن معدان ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔

❺ **صحيح**، رواه ابن ماجه (١١٤٨) [بلفظ: قبل الفجر، و رواه مسلم (٩٨/ ٧٢٦)]۔

٨٥٣: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ، قَالَ سُلَيْمَانُ: صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَ يُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِى الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِى الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ، رَوَاهُ النَّسَائِىُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ، اِلٰى: وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ. [1]

٨٥٣: سلیمان بن یسار ؒ ابوہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے فلاں شخص کے سوا کسی کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بہت مشابہ ہو، سلیمان ؒ بیان کرتے ہیں میں نے اس (فلاں شخص) کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ ظہر کی پہلی دو رکعتیں لمبی اور آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھا کرتے تھے، اور نماز عصر ہلکی پڑھا کرتے تھے جبکہ نماز مغرب میں قصار مفصل (سورۃ البینہ سے آخر تک) عشاء میں اوساط مفصل (البروج سے البینہ تک) اور فجر میں طوال مفصل (سورۃ الحجرات سے البروج تک) پڑھا کرتے تھے۔ نسائی؛ اور ابن ماجہ نے ''نماز عصر ہلکی پڑھا کرتے تھے'' تک روایت کیا ہے۔

٨٥٤: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷛ قَالَ: كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِى صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ، قَالَ: ((**لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ؟**)) قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَاِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ مَعْنَاهُ، وَفِىْ رِوَايَةٍ لِاَبِىْ دَاوُدَ، قَالَ: ((**وَاَنَا اَقُوْلُ: مَالِىْ يُنَازِعُنِى الْقُرْآنُ؟ فَلَا تَقْرَؤُوْا بِشَىْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ**)). [2]

٨٥٤: عبادہ بن صامت ؓ بیان کرتے ہیں، ہم نماز فجر میں نبی ﷺ کے پیچھے تھے۔ آپ نے قراءت کی تو آپ پر قراءت گراں ہوگئی، چنانچہ جب آپ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوگئے تو فرمایا: ''شاید کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ فاتحہ کے علاوہ قراءت نہ کیا کرو، کیونکہ جو اسے نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' ابوداؤد، ترمذی، نسائی بالمعنیٰ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی (اپنے دل میں) کہتا تھا کہ قرآن کا پڑھنا مجھ پر دشوار کیوں ہے، جب میں بلند آواز سے قراءت کروں تو تم سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھا کرو۔''

٨٥٥: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ: ((**هَلْ قَرَأَ مَعِىَ اَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا**)) فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**اِنِّىْ اَقُوْلُ: مَالِىْ اُنَازِعُ الْقُرْآنَ؟**)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذَالِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [3]

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٦٧ ح ٩٨٣) و ابن ماجه (٨٢٧) [و صححه ابن خزيمة (٥٢٠) و ابن حبان (الإحسان: ١٨٣٧)]۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٨٢٣) [٨٢٤ وسنده حسن لذاته، فيه نافع بن محمود ثقة وثقه الدارقطني والذهبي وغيرهما و أخطأ من جهله۔] والترمذي (٣١١ وقال: حديث حسن۔) والنسائي (٢/ ١٤١ ح ٩٢١) ☆ مكحول التابعي بريئ من التدليس وللحديث شواهد عند أبي داود (٨٢٤) وغيره فالحديث صحيح كما حققته فى "الكواكب الدرية في وجوب الفاتحة خلف الإمام فى الجهرية" والحديث يدل على وجوب الفاتحة خلف الإمام لأن فيه قال للمقتدي: "فإنه لا صلوة لمن لم يقرأ بها"۔ [3] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٨٦ ح ١٩٠) و أحمد (٢/ ٢٤٠ ح ٧٢٦٨) والترمذي (٣١٢ وقال: حسن۔) والنسائي (٢/ ١٤٠، ١٤١ ح ٩٢٠) و ابن ماجه (٨٤٨) ☆ والحديث لا يدل على نهي الفاتحة خلف الإمام كما حققه الإمام الترمذي رحمه الله ۔ وقوله: فانتهى الناس إلخ مدرج۔

رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۸۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی جہری قراءت والی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی شخص نے ابھی ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے؟'' تو ایک آدمی نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بھی (دل میں) کہتا تھا، مجھے کیا ہوا ہے کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے'' راوی بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی تو وہ جہری قراءت والی نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت کرنے سے رک گئے۔ مالک، احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۸۵٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْبَيَاضِيِّ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيْ رَبَّهُ، فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْهِ بِهِ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۸۵٦: ابن عمر اور بیاضی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نمازی اپنے رب سے کلام کرتا ہے، پس اسے غور کرنا چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ کیا کلام کر رہا ہے؟ ایک دوسرے کے پاس بلند آواز سے قرآن نہ پڑھا کرو۔''

۸۵۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا)). رَوَاهُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۸۵۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام تو اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، پس جب وہ اللہ اکبر کہہ چکے تو پھر تم اللہ اکبر کہو، اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔''

۸۵۸: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا، فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ، قَالَ: ((قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا لِلّٰهِ! فَمَاذَا لِيْ؟ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ)) فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهِ: ((اِلَّا بِاللّٰهِ)). [3]

۸۵۸: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میں قرآن سے کچھ بھی یاد نہیں کر سکتا، لہٰذا آپ مجھے کچھ سکھا دیں جو میرے لیے کافی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو ((سُبْحَانَ اللّٰهِ

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٦٧ ح ٥٣٤٩، ٢/ ٣٦، ١٢٩، حديث ابن عمر ٤/ ٣٤٤) و مالك (١/ ٨٠ ح ١٧٤ حديث البياضي) ☆ وللحديث شواهد، انظر سنن أبي داود (١٣٣٢)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٦٠٤) والنسائي (٢/ ١٤٢ ح ٩٢٣) و ابن ماجه (٨٤٦) و هذا الحديث منسوخ بدليل فتوى أبي هريرة بقرأة الفاتحة خلف الإمام فى الصلوة الجهرية بعد وفاة رسول الله ﷺ، أخرجه الحميدي (٩٨٠ بتحقيقي) وأصله عند مسلم (٣٩٥) و له شاهد صحيح في جزء القراءة للبخاري (بتحقيقي/ نصر الباري :٢٧٣، ٢٨٣)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٨٣٢) والنسائي (٢/ ١٤٣ ح ٩٢٥) [وصححه ابن خزيمة (٥٤٤) و ابن حبان (٤٧٥) والحاكم (١/ ٢٤١) على شرط البخاري ووافقه الذهبي]۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی حمد وستائش اسی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے۔'' اس شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو اللہ کے لیے مختص ہے، تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) ''اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت عطا فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔'' پس اس شخص نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور انہیں بند کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے تو اس نے اپنے ہاتھ خیر سے بھر لیے۔'' ابوداؤد۔ اور امام نسائی رحمہ اللہ کی روایت: ((اِلَّا بِاللّٰهِ)) تک ہے۔

۸۵۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا قَرَأَ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ قَالَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ [1]

۸۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ پڑھتے تو آپ ﷺ فرماتے: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى))

۸۶۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِـ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ......﴾ فَانْتَهٰى اِلٰى: ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ﴾ فَلْيَقُلْ: بَلٰى: وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ: ﴿لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ......﴾ فَانْتَهٰى اِلٰى: ﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى﴾ فَلْيَقُلْ: بَلٰى، وَمَنْ قَرَأَ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ......﴾ فَبَلَغَ: ﴿فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ فَلْيَقُلْ: اٰمَنَّا بِاللّٰهِ)) رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ)). [2]

۸۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص سورۃ التین کی تلاوت کرے اور جب وہ سورت کی آخری آیات: ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ﴾ پر پہنچے تو وہ کہے: ((بَلٰى: وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ)) ''کیوں نہیں، ایسے ہی ہے، اور میں اس پر گواہ ہوں۔'' اور جو شخص سورۃ القیامہ کی تلاوت کرے اور آخری آیت: ﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى﴾ ''کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کرے۔'' پر پہنچے تو وہ کہے: ((بَلٰى)) ''کیوں نہیں، وہ ضرور قادر ہے۔'' اور جو شخص سورۃ المرسلات کی تلاوت کرے، اور وہ: ﴿فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴾ ''اس کے بعد وہ کس حدیث پر ایمان لائیں گے'' ۔ پر پہنچے تو وہ کہے: ((اٰمَنَّا بِاللّٰهِ)) ''ہم اللہ پر ایمان لائے۔'' ابوداؤد، اور امام ترمذی نے: ((وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ)) تک روایت کیا ہے۔

۸۶۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٣٢ ح ٢٠٦٦) و أبو داود (٨٨٣) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين ١/ ٢٦٣، ٢٦٤ ووافقه الذهبي) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و ثبت نحوه موقوفًا عن أبي موسى الأشعري و ابن الزبير و عمران بن حصين رضي الله عنهم۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٨٧) و الترمذي (٣٣٤٧) ☆ رجل بدوي: مجهول، وللحديث طرق ضعيفة۔

اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا ، فَقَالَ : ((لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ، لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنكُمْ، كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ:﴿فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ قَالُوْا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۸۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور انہیں پوری سورۂ رحمٰن سنائی تو وہ خاموش رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس رات جن آئے تھے، میں نے جب ﴿فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ ''تم اپنے رب کی کون کون سے نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔'' پڑھا، تو انہوں نے بہت اچھا جواب دیا تھا، کہا: ہمارے رب! ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو بھی نہیں جھٹلاتے، اور ہر قسم کی حمد تیرے لیے ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۸٦۲: عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ ﴿اِذَا زُلْزِلَتْ ......﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ، لَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَأَ ذَالِكَ عَمْدًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۸۶۲: معاذ بن عبداللہ جہنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کے ایک آدمی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۃ الزلزال تلاوت فرمائی۔ میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول کر ایسے کیا یا عمداً۔

۸٦۳: وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: اِنَّ اَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضی اللہ عنہ صَلَّى الصُّبْحَ ، فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۸۶۳: عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر پڑھی تو انہوں نے دونوں رکعتوں میں سورۃ البقرہ تلاوت فرمائی۔

۸٦٤: وَعَنِ الْفَرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ ، مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [4]

۸۶۴: فرافصہ بن عمیر حنفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے سورۂ یوسف، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قراءت سے یاد کی کہ وہ نماز فجر میں کثرت کے ساتھ اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

۸٦۵: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ الصُّبْحَ ، فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (۳۲۹۱) [و صححه الحاكم على شرط الشيخين (۲/ ۴۷۳) ووافقه الذهبي۔] ☆ سنده ضعيف وللحديث شاهد حسن عندالبزار (كشف الأستار ۳/ ۷۴ ح ۲۲۶۹) والطبري في تفسيره (۲۷/ ۷۲) وهو به حسن۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۸۱۶)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۱/ ۸۲ ح ۱۷۹) ☆ السند منقطع ، عروة : لم يدرك سيدنا أبا بكر الصديق رضي الله عنه۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (۱/ ۸۲ ح ۱۸۱)۔

وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً ، قِيْلَ لَهُ: إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ: أَجَلْ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۸۶۵: عامر بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر پڑھی تو انہوں نے دونوں رکعتوں میں تجوید کے ساتھ سورۂ یوسف اور سورۂ حج تلاوت فرمائی، ان سے پوچھا گیا کہ تب تو وہ طلوع فجر کے ساتھ ہی نماز شروع کرتے ہوں گے، انہوں نے کہا: ہاں!

٨٦٦: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، قَالَ: مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۸۶۶: عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے مفصل سورتوں (یعنی الحجرات سے آخر تک) میں سے ہر چھوٹی بڑی سورت کو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا کہ آپ فرض نمازوں کی امامت کراتے ہوئے ان کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

٨٦٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا. [3]

۸۶۷: عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز مغرب میں سورۃ الدخان تلاوت فرمائی۔ امام نسائی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح** ، رواه مالك (١/ ٨٢ ح ١٨٠)۔ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه مالك (لم أجده) [ورواه أبو داود (٨١٤)] ☆ فيه محمد بن إسحاق بن يسار : مدلس و عنعن ۔ [3] **إسناده صحيح** ، رواه النسائي (٢/ ١٦٩ ح ٨٩)
☆ عبد الله بن عتبة بن مسعود : ممن رأي النبي ﷺ وهو صحابي صغير رضي الله عنه ۔

بَابُ الرُّکُوْعِ

رکوع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٨٦٨: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَوَاللّٰہِ! اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [1]

٨٦٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رکوع و سجود مکمل کیا کرو، اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“

٨٦٩: وَعَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رُکُوْعُ النَّبِیِّ ﷺ وَسُجُوْدُہٗ، وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّکُوْعِ، مَا خَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ، قَرِیْبًا مِنَ السَّوَآءِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [2]

٨٦٩: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کا رکوع، آپ کے سجود، سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ استراحت) اور جب آپ رکوع سے کھڑے ہوتے (قومہ) تو قیام و تشہد کے علاوہ یہ سب تقریباً برابر تھے۔

٨٧٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ)) قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ: قَدْ اَوْھَمَ، ثُمَّ یَسْجُدُ وَیَقْعُدُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی نَقُوْلَ: قَدْ اَوْھَمَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ [3]

٨٧٠: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جب ((سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ)) کہتے تو آپ کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہم (دل میں) کہتے کہ آپ کو وہم ڈال دیا گیا ہے، پھر آپ سجدہ کرتے اور آپ دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے حتیٰ کہ ہم (دل میں) کہتے کہ آپ کو وہم ڈال دیا گیا ہے۔

٨٧١: وَعَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ: ((سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ)) یَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [4]

٨٧١: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ اپنے رکوع و سجود میں کثرت کے ساتھ یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے ہمارے پروردگار! تو پاک ہے، ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔“ آپ ﷺ قرآن پر عمل کرتے تھے۔

٨٧٢: وَعَنْھَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ: ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ)). رَوَاہُ

---

[1] متفق علیہ، رواہ البخاري (٧٤٢) و مسلم (١١٠/ ٤٢٥)۔

[2] متفق علیہ، رواہ البخاري (٧٩٢) و مسلم (١٩٣ / ٤٧١)۔

[3] رواہ مسلم (١٩٦/ ٤٧٣)۔

[4] متفق علیہ، رواہ البخاري (٨١٧) و مسلم (٢١٧/ ٤٨٤)۔

مُسْلِمٌ [1]

۸۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع و سجود میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ''(میرا رکوع و سجود اس ذات کے لیے ہے جو) فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب نہایت پاک و مقدس ہے۔''

۸۷۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا اَوْسَاجِدًا، فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۸۷۳: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، رہا رکوع تو اس میں رب کی عظمت بیان کرو، اور رہے سجود تو ان میں خوب دعا کرو، پس تمہاری دعا قبولیت کے لائق ہوگی۔''

۸۷٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَاِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۸۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم کہو: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کیونکہ جس کا یہ قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

۸۷۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۸۷۵: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ! ہمارے رب! ساری تعریف تیرے ہی لیے ہے آسمانوں، زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔''

۸۷٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ مِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [5]

۸۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف صرف تیرے لیے ہے، آسمانوں اور زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے اور بندے نے جو تیری تعریف اور شان بیان کی وہ تیرے ہی لائق ہے، ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، اے اللہ! جو چیز تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے

---

[1] رواہ مسلم (۲۲۳ / ٤٨٧)۔

[2] رواہ مسلم (۲۰۷ / ٤٧٩)۔

[3] متفق علیه، رواہ البخاري (۷۹٦) و مسلم (۷۱ / ٤٠٩)۔

[4] رواہ مسلم (۲۰۲ / ٤٧٦)۔

[5] رواہ مسلم (۲۰۵ / ٤٧٧)۔

والا نہیں، اور جس چیز کو تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں، اور دولت مند کی دولت، تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔''

۸۷۷: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ وَرَآءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا؟)) قَالَ: اَنَا، قَالَ: ((رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا، اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۸۷۷: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، پس جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔'' آپ کے پیچھے ایک آدمی نے کہا: ہمارے رب! تیرے ہی واسطے تعریف ہے، بہت زیادہ پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''ابھی بولنے والا کون تھا؟'' اس آدمی نے کہا: میں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ وہ جلدی کر رہے تھے کہ ان کا ثواب سب سے پہلے کون لکھتا ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۸۷۸: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❷

۸۷۸: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک آدمی رکوع و سجود میں اپنی کمر مکمل طور پر برابر نہیں کرتا اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔'' ابوداود؛ ترمذی؛ نسائی؛ ابن ماجہ؛ دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۹: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ)) فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ قَالَ: ((اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۸۷۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے رکوع میں پڑھا کرو۔'' اور جب ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔''

۸۸۰: وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ، فَقَالَ فِيْ

---

❶ رواه البخاري (۷۹۹)۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (۸۵۵) و الترمذي (۲۶۵) والنسائي (۲/ ۱۸۳ ح ۱۰۲۸) وابن ماجه (۸۷۰) والدارمي (۱/ ۳۰۴ ح ۱۳۳۳)۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۸۶۹) وابن ماجه (۸۸۷) والدارمي (۱/ ۲۹۹ ح ۱۳۱۱) [وصححه ابن خزيمة (۶۰۰، ۶۰۱، ۶۷۰) و ابن حبان (۵۰۶) والحاكم (۲/ ۴۷۷) ووافقه الذهبي۔] ☆ إياس بن عامر و ثقه الجمهور و حديثه لا ينزل عن درجة الصحة۔

رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ، وَاِذَا سَجَدَ: فَقَالَ فِي سُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ، وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ. [1]

۸۸۰: عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک رکوع کرتا ہے اور اپنے رکوع میں تین مرتبہ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) پڑھتا ہے تو اپنا رکوع مکمل کر لیتا ہے، اور یہ اس کا کم از کم درجہ ہے، اور جب وہ سجدہ کرتا ہے اور اپنے سجدوں میں تین مرتبہ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى)) پڑھ لیتا ہے تو وہ اپنا سجدہ مکمل کر لیتا ہے، اور یہ (تعداد) اس کا کم از کم درجہ ہے۔ ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ عون کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

۸۸۱: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) وَفِي سُجُوْدِهٖ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى)) وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ، وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ وَ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((الْاَعْلٰى)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [2]

۸۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اپنے رکوع میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) اور سجود میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى)) پڑھا کرتے تھے، جب آپ کسی آیت رحمت پر پہنچتے تو وقف فرما کر رحمت طلب کرتے اور جب کسی آیت عذاب پر پہنچتے تو وقف فرما کر اللہ کی پناہ طلب کرتے۔ ترمذی، ابوداود، دارمی، اور نسائی و ابن ماجہ نے ((الاعلی)) تک روایت کیا، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۸۸۲: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۸۸۲: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حالت نماز میں) قیام کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سورۃ البقرہ کی قراءت کے برابر رکوع میں رہے اور یہ دعا کرتے رہے: ''قہر و غلبے، بادشاہت و کبریائی اور عظمت والا

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦١) وأبو داود (٨٨٦) و ابن ماجه (٨٩٠) ☆ إسحاق بن يزيد مجهول والسند منقطع ۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٦٢ وقال: حسن صحيح ۔) و أبو داود (٨٧١) والدارمي (١/ ٢٩٩ ح ١٣١٢) والنسائي (١/ ١٩٠ ح ١٠٤٧) و ابن ماجه (٨٨٨ من طريق آخر و سنده ضعيف وهو حسن بالشواهد) [ورواه مسلم في صحيحه: ٤٨٧ مطولاً]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (١/ ١٩١ ح ١٠٥٠) [وأبو داود (٨٧٣) والترمذي في الشمائل (٣١٢)]۔

رب پاک ہے۔''

٨٨٣: وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ يَقُوْلُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى۔ يَعْنِىْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔ قَالَ: قَالَ: فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ، وَ سُجُوْدَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ ❶

٨٨٣: ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز، اس نوجوان یعنی عمر بن عبدالعزیز کے سوا، رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ ہو، راوی نے کہا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کے رکوع و سجود کی تسبیحات کا اندازہ دس دس مرتبہ کا لگایا۔

٨٨٤: وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: اِنَّ حُذَيْفَةَ ﷺ رَاٰى رَجُلًا لَّا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ، قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِىْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ❷

٨٨٤: شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نامکمل رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھا، جب وہ نماز پڑھ چکا تو انہوں نے اسے بلایا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی، راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: اگر تم (اسی طرح) فوت ہو جاتے تو تم اس فطرت و ملت پر فوت نہ ہوتے جس پر اللہ نے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔

٨٨٥: وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِىْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ؟ قَالَ: ((**لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

٨٨٥: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے''۔ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ اپنی نماز کی چوری کیسے کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کا رکوع و سجود مکمل نہیں کرتا۔''

٨٨٦: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَا تَرَوْنَ فِى الشَّارِبِ وَ الزَّانِىْ، وَالسَّارِقِ؟**)). وَذَالِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ. قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: ((**هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ، وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِىْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ**)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((**لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا**)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَحْمَدُ، وَرَوَى الدَّارِمِىُّ نَحْوَهٗ ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨٨٨) والنسائي (٢/ ٢٢٤، ٢٢٥ ح ١١٣٦) ☆ وهب بن مانوس و ثقه الذهبي وابن حبان وهو حسن الحديث ولا عبرة بمن جهله۔ ❷ رواه البخاري (٣٨٩، ٨٠٨)۔

❸ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٣١٠ ح ٢٣٠١٩) [وللحديث شواهد عند الحاكم ١/ ٢٢٩ وغيره]۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٦٧ ح ٤٠٢ وسنده ضعيف لإرساله، النعمان بن مرة تابعي ثقة و وهم من ذكره في الصحابة) [وأحمد (٣/ ٥٦ ح ١١٥٥٣ من حديث أبي سعيد الخدري وسنده ضعيف، فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف) و الدارمي (١/ ٣٠٤، ٣٠٥ ح ١٣٣٤ من حديث أبي قتادة وسنده ضعيف، فيه الوليد بن مسلم و يحيى بن أبي كثير مدلسان وعنعنا)]۔

۸۸٦: نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم شراب نوش، زانی اور چور کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو؟'' راوی کہتے ہیں، یہ ان کے بارے میں حدود نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے، صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کبیرہ گناہ ہیں اور ان پر سزا ہے، اور سب سے بری چوری وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ اپنی نماز کی کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس کا رکوع و سجود مکمل نہیں کرتا۔'' مالک، احمد، جبکہ دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

سجوداوران کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۸۸۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۸۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے، سات اعضاء: پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے کناروں پر سجدہ کرنے اور (دوران نماز) کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنے کا حکم دیا گیا ہے۔''

۸۸۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ، وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سجود میں اعتدال رکھو، تم میں سے کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح نہ بچھائے۔''

۸۸۹: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۸۸۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں (جائے نماز پر) رکھو اور اپنی کہنیاں (زمین سے) بلند رکھو۔''

۸۹۰: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ: اِذَا سَجَدَ جَافٰی بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ. هٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوُدَ كَمَا صَرَّحَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ: قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَجَدَ لَوْشَاءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ. [4]

۸۹۰: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے حتیٰ کہ اگر بکری کا بچہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۸۱۲) و مسلم (۲۳۰ / ۴۹۰)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۸۲۲) و مسلم (۲۲۳ / ۴۹۲)۔

[3] رواه مسلم (۲۳۴ / ۴۹۴)۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (۸۹۸) و البغوي في شرح السنة (۳/ ۱۴۵، ۱۴۶) و مسلم (۲۳۷/ ۴۹۶)۔

آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر جاتا تھا۔

یہ ابوداود کی روایت کے الفاظ ہیں، جیسا کہ بغوی رحمہ اللہ علیہ نے شرح السنہ میں اپنی سند سے بیان کیا ہے، اور مسلم میں اسی معنی کی روایت ہے: میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا تھا۔

٨٩١: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٨٩١: عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کے مابین فاصلہ رکھتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔

٨٩٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجُلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٨٩٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدوں میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے چھوٹے، بڑے، پہلے، پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہ معاف فرما دے۔''

٨٩٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، وَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٨٩٣: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو میں نے (اپنے ہاتھ سے) آپ کو ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر لگا، آپ نماز میں حالت سجدہ میں تھے جبکہ آپ کے پاؤں کھڑے تھے، اور آپ دعا کر رہے تھے: ''اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔''

٨٩٤: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

٨٩٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٠) و مسلم (٢٣٥/ ٤٩٥)۔

[2] رواه مسلم (٢١٦/ ٤٨٣)۔

[3] رواه مسلم (٢٢٢/ ٤٨٦)۔

[4] رواه مسلم (٢١٥ / ٤٨٢)۔

ہے، پس (سجدے کی حالت میں) زیادہ دعائیں کرو۔''

٨٩٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ، يَقُوْلُ: يَا وَيْلَتٰى، اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ، فَسَجَدَ، فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ، فَلِيَ النَّارُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٨٩٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہو کر رونے لگتا ہے، اور کہتا ہے: ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا تو وہ جنت کا مستحق قرار پایا، جبکہ مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا اور جہنم میرا مقدر ٹھہری۔''

٨٩٦: وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰتِيْهِ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ، فَقَالَ لِيْ: ((سَلْ)) فَقُلْتُ: اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: ((اَوَغَيْرَ ذَالِكَ ؟)) قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: ((فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٨٩٦: ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات بسر کیا کرتا تھا، میں آپ کے لیے وضو کا پانی اور آپ کی دیگر ضروریات کا انتظام کیا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''مجھ سے کوئی چیز مانگو۔'' میں نے عرض کیا، میں آپ سے، جنت میں آپ کے ساتھ ہونے کا سوال کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کے علاوہ کچھ اور؟'' میں نے عرض کیا: بس یہی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پس اپنی ذات کے لیے کثرت سجود سے میری مدد کر۔''

٨٩٧: وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ رحمہ اللہ قَالَ: لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهٗ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهٗ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: سَاَلْتُ عَنْ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ، فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً، اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَّحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً)) قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَسَاَلْتُهٗ، فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٨٩٧: معدان بن طلحہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان سے ملا تو میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں، وہ خاموش رہے، پھر میں نے ان سے سوال کیا، تو وہ خاموش رہے، پھر میں نے تیسری مرتبہ ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تم اللہ کی رضا کی خاطر کثرت سے سجدے کرو، کیونکہ تم اللہ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے تو اللہ اس کے ذریعے تمہارا ایک درجہ بڑھا دے گا اور اس کے ذریعے تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا۔'' معدان بیان کرتے ہیں، پھر میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے بھی دریافت کیا تو انہوں نے مجھے ویسے ہی بتایا جیسے ثوبان نے مجھے بتایا تھا۔

---

[1] رواہ مسلم (١٣٣ / ٨١)۔
[2] رواہ مسلم (٢٢٦ / ٤٨٩)۔
[3] رواہ مسلم (٢٢٥ / ٤٨٨)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۸۹۸: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۸۹۸: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے نیچے لگاتے اور جب (قیام کے لیے) کھڑے ہوتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

۸۹۹: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ أَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا، وَقِيْلَ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ. [2]

۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ (ہاتھوں سے پہلے گھٹنے لگا کر) اونٹ کی طرح نہ بیٹھے، وہ گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ نیچے لگائے۔'' ابوداود، نسائی، دارمی۔ ابوسلیمان خطابی نے فرمایا: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، اس حدیث سے زیادہ درست ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ منسوخ ہے۔

۹۰۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

۹۰۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری راہنمائی فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔''

۹۰۱: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۹۰۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''میرے رب! مجھے بخش دے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٣٨) والترمذي (٢٦٨ وقال: غريب حسن۔ إلخ) والنسائي (٢/ ٢٠٧ ح ١٠٩٠) و ابن ماجه (٨٨٢) والدارمي (١/ ٣٠٣ ح ١٣٢٦) ☆ شريك القاضي مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٨٤٠) والنسائي (٢/ ٢٠٧ ح ١٠٩٢) والدارمي (١/ ٣٠٣ ح ١٣٢٧) ☆ و أعل بما لا يقدح و قول الخطابي خطأ لا دليل عليه ۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٥٠) و الترمذي (٢٨٤) [وابن ماجه (٨٩٨) وسندهم ضعيف من أجل تدليس حبيب بن أبي ثابت و لبعضه شاهد في صحيح مسلم (٢٦٩٧) من غير ذكر الجلوس بين السجدتين و ثبت نحو المعنى عن الإمام مكحول رحمه الله (رواه ابن أبي شيبة ٣/ ٦٣٤ ح ٨٩٢٢ وسنده صحيح)]۔ [4] **صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٩٩ ح ٢٠٠، ٢/ ٢٣١ ح ١١٤٦) والدارمي (١/ ٣٠٣، ٣٠٤ ح ١٣٣٠) [وأبو داود (٨٧٤ مطولاً) و ابن ماجه (٨٩٧)]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۹۰۲: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۹۰۲: عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوّے کی طرح ٹھونگے مارنے، درندے کی طرح بازو بچھانے اور اونٹ کی طرح مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص کرنے سے منع فرمایا۔

۹۰۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**يَا عَلِيُّ! اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ، وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۹۰۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی! میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں، سجدوں کے درمیان سرین نیچے لگا کر، ٹانگیں کھڑی کر کے اور ہاتھ زمین پر لگا کر نہ بیٹھو۔''

۹۰۴: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهُ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۹۰۴: طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس بندے کی نماز کی طرف دیکھتا بھی نہیں جو دوران نماز رکوع و سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔''

۹۰۵: وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❹

۹۰۵: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے تو وہ اپنے ہاتھ بھی اسی جگہ رکھے جہاں اس نے اپنی پیشانی رکھی تھی، پھر جب وہ (پیشانی) اٹھائے تو دونوں ہاتھوں کو بھی اٹھا لے، کیونکہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٦٢) والنسائي (٢/ ٢١٤، ٢١٥ ح ١١١٣) والدارمي (١/ ٣٠٣ ح ١٣٢٩) ☆ تميم بن محمود ضعفه الجمهور۔ ❷ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٢) [وابن ماجه (٨٩٤)] ☆ الحارث الأعور ضعيف جدًا وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٢ ح ١٦٣٩٣) ☆ السند منقطع وعكرمة بن عمار عنعن۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٦٣ ح ٣٩٠) [و شطر الحديث رواه أبو داود (٨٩٢) مرفوعًا و سنده صحيح، دون قوله: "من وضع جبهته ... عليه جبهته"]۔

بَابُ التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٩٠٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ. [1]

٩٠٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو آپ اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن کی گرہ بنا کر انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے تھے۔

٩٠٧: وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٩٠٧: اور ایک روایت میں ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت بلند کرتے اور اس کے ساتھ اشارہ فرماتے جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر کھلا رکھتے تھے۔

٩٠٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٩٠٨: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے اور انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے اور اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے گھٹنے کو لقمے کی طرح پکڑ لیتے۔

٩٠٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قِبَلَ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

---

[1] رواہ مسلم (١١٥/ ٥٨٠)۔ [2] رواہ مسلم (١١٤/ ٥٨٠)۔

[3] رواہ مسلم (١١٢/ ٥٧٩)۔

فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذَالِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۹۰۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم کہتے: اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو، جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام پر سلام ہو، فلاں پر سلام ہو، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنا رخ انور ہماری طرف کر کے فرمایا: ''تم ایسے نہ کہو: اللہ پر سلام ہو، کیونکہ اللہ تو خود سلام ہے، جب تم میں سے کوئی (تشہد کے لیے) نماز میں بیٹھے تو وہ یوں کہے: ''(میری ساری) قولی، بدنی، اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے خاص ہیں، اے نبی آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، کیونکہ جب وہ ایسے کہے گا تو یہ دعا زمین و آسمان کے ہر بندہ صالح کو پہنچ جائے گی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر وہ اپنی پسندیدہ دعا کرے۔''

۹۱۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ: ((سَلَامٌ عَلَيْكَ)) وَ((سَلَامٌ عَلَيْنَا)) بِغَيْرِ اَلِفٍ وَلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

۹۱۰: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد (اس اہتمام کے ساتھ) سکھاتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''(میری ساری) قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے خاص ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔''

اور میں نے صحیحین میں اور حمیدی میں الف لام کے بغیر ((سلام عليك)) اور ((سلام علينا)) نہیں پایا، لیکن صاحب الجامع (ابن اثیر) نے امام ترمذی سے اسے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۹۱۱: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٣٠) [و٦٢٦٥ بلفظ: وهو بين ظهرانينا فلما قبض قلنا: السلام يعني على النبي صلی اللہ علیہ وسلم] ومسلم (٥٥/ ٤٠٢)۔

[2] رواه مسلم (٦٠/ ٤٠٣) والترمذي (٢٩٠ و قال: حسن صحيح غريب)۔

عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَمَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۹۱۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تشہد کے لیے) بیٹھے آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا، بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا، دائیں کہنی کو دائیں ران سے اٹھا کر رکھا، دو انگلیوں کو بند کیا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنایا، پھر اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دیتے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔

۹۱۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ: وَلَا يُجَاوِزُبَصَرُهُ اِشَارَتَهُ. [2]

۹۱۲: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے اور آپ اس کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ ابوداؤد، نسائی، امام ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آپ کے اشارے سے آگے نہیں جاتی تھی۔

۹۱۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْبِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَحِّدْ اَحِّدْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. [3]

۹۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنی دونوں انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک کے ساتھ، ایک کے ساتھ۔''

۹۱۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: نَهٰى اَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ. [4]

۹۱۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہاتھ کا سہارا لے کر بیٹھنے سے منع کیا کرتے تھے۔ احمد، ابوداؤد، اور انہی کی ایک روایت میں ہے: جب آدمی نماز میں کھڑا ہو تو اسے ہاتھوں کا سہارا لے کر کھڑا ہونے سے منع فرمایا۔

۹۱۵: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٩٥٧) والدارمي (١/ ٣١٤، ٣١٥ ح ١٣٦٤) [والنسائي (٣/ ٣٧ ح ١٢٦٩ واللفظ نحوه) وابن ماجه (٨٦٧)] ☆ و أعله بعض المعاصرين بعلة باطلة والحديث صحيح، لا شك فيه۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٩٨٩) والنسائي (٣/ ٣٧، ٣٨ ح ١٢٧١) ☆ محمد بن عجلان مدلس ولم أجد تصريح سماعه في لفظ: "ولا يحركها"۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٥٧ وقال: حسن غريب ـ) والنسائي (٣/ ٣٨ ح ١٢٧٣) والبيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٣٦ ح ٢٦٥) [وصححه الحاكم ١/ ٥٣٦ ووافقه الذهبي ـ] ☆ محمد بن عجلان مدلس وعنعن ـ [4] صحيح باللفظ الأول، رواه أحمد (٢/ ١٤٧ ح ٦٣٤٧ وسنده صحيح وهو اللفظ الأول) و أبو داود (٩٩٢) ☆ قوله: "نهى أن يعتمد الرجل على يديه إذا نهض في الصلوة" رواه أبو داود وسنده ضعيف، لا يصح، فيه محمد بن عبدالملك الغزال، لم يذكروا سماعه من عبد الرزاق قبل اختلاطه فالسند ضعيف وعبد الرزاق مدلس و عنعن في هذا اللفظ۔

يَقُوْمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۹۱۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں اس طرح بیٹھتے تھے جیسے گرم سنگ ریزوں پر بیٹھے ہوں حتیٰ کہ آپ کھڑے ہو جاتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۹۱۶: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس اہتمام سے) ہمیں تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی سورت سکھایا کرتے تھے: اللہ کے نام اور اللہ کی توفیق کے ساتھ، (میری ساری) قولی، بدنی اور مالی عبادات صرف اللہ کے لیے خاص ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، اور ہم پر اور اللہ کے دوسرے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ سے جنت طلب کرتا ہوں اور آگ (جہنم) سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

۹۱۷: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ))**. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۹۱۷: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (تشہد کے لیے) نماز میں بیٹھتے تو وہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے، انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنی نظر اس (اشارے یا انگلی) پر رکھتے، پھر انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ یعنی انگشت شہادت شیطان پر لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے۔"

۹۱۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يَقُوْلُ: مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❹

۹۱۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تشہد آہستہ آواز سے پڑھنا مسنون ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٦ وقال: حسن، إلا أن أبا عبيدة لم يسمع من أبيه.) و أبو داود (٩٩٥) والنسائي (٢/ ٢٤٣ ح ١١٧٧) ☆ السند منقطع. ❷ **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٢/ ٢٤٣ ح ١١٧٦) ☆ أبو الزبير مدلس ولم أجد تصريح سماعه. ❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ١١٩ ح ٦٠٠٠).
❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٩٨٦) والترمذي (٢٩١) ☆ وللحديث شواهد عندالحاكم (١/ ٢٣٠) وغيره وهو بها صحيح.

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ فَضْلِهَا

نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجنے اور اس کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۹۱۹: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ: لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِیَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَهْدِهَا لِیْ فَقَالَ: سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكَ قَالَ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَّعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ یَذْکُرْ: ((عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ)) فِی الْمَوْضِعَیْنِ۔ [1]

۹۱۹: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، کعب بن عجرہ مجھے ملے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ہدیہ پیش نہ کروں جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا تھا، میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور پیش فرمائیں، انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ کے اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں؟ کیونکہ اللہ نے ہمیں یہ تو سکھا دیا ہے کہ ہم آپ پر کیسے سلام بھیجیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یوں کہو، الٰہی، رحمت فرما محمد پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے، اے اللہ! برکت فرما محمد پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔'' بخاری، مسلم۔ البتہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دو جگہوں پر ((علی ابراهیم)) ذکر نہیں کیا۔

۹۲۰: وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۹۲۰: ابوحمید ساعدی بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! محمد پر، ان کی ازواج پر اور ان کی اولاد پر رحمت فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر رحمت فرمائی، اور محمد پر، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر برکت فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم پر برکت فرمائی، بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٧٠) و مسلم (٦٦/ ٤٠٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٦٠) و مسلم (٦٩/ ٤٠٧)۔

۹۲۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۹۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۹۲۲: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَةٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [2]

۹۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔''

۹۲۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۹۲۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا شخص روز قیامت میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔''

۹۲٤: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [4]

۹۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر چلتے رہتے ہیں، وہ میری امت کی طرف سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں۔''

۹۲٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ [5]

---

[1] رواه مسلم (٧٠/٤٠٨)۔ [2] **إسناده صحيح** ، رواه النسائي (٣/ ٥٠ ح ١٢٩٨) [وصححه ابن حبان (٢٣٩٠) والحاكم (١/ ٥٥٠) ووافقه الذهبي]۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٤٨٤ وقال: حسن غريب۔) [وصححه ابن حبان (٢٣٨٩) وحسنه البغوي في شرح السنة (٣/ ١٩٦ ، ١٩٧ ح ٦٨٦)] وللحديث شاهد ۔ ☆ عبدالله بن كيسان: وثقه البغوي و ابن حبان فهو حسن الحديث ۔ [4] **إسناده صحيح** ، ورواه النسائي (٣/ ٤٣ ح ١٢٨٣) والدارمي (٢/ ٣١٧ ح ٢٧٧٧) [وصححه ابن حبان (٢٣٩٢) والحاكم (٢/ ٤٢١) ووافقه الذهبي ۔] ☆ سفيان الثوري صرح بالسماع ۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٠٤١).والبيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٢٠ ح ١٥٨، و السنن ٥/ ٢٤٥) ☆ يزيد بن عبد الله بن قسيط ثبت سماعه من أبي هريرة عند البيهقي (١/ ١٢٢)۔

۹۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

۹۲٦: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُبَلِّغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۹۲٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ نہ میری قبر کو عید (زیارت گاہ) بنانا، اور مجھ پر درود بھیجو، کیونکہ تم جہاں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔''

۹۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَلَهُ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْاَحَدُ هُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۹۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے لیکن وہ مجھ پر درود نہ پڑھے، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس رمضان آ کر چلا گیا لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکے، اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کی زندگی میں اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائیں لیکن (ان کی خدمت) پھر بھی اسے جنت میں داخل نہ کروا سکے۔''

۹۲۸: وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ! اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۹۲۸: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ بڑے خوش تشریف لائے تو فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا: آپ کا رب فرماتا ہے: محمد (ﷺ)! کیا یہ بات آپ کے لیے باعث مسرت نہیں کہ جب آپ کی امت میں سے کوئی شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں اور آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں۔''

۹۲۹: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ فَقَالَ: ((مَاشِئْتَ)) قُلْتُ: الرُّبُعَ قَالَ: ((مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: النِّصْفَ قَالَ ((مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ: ((مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قُلْتُ: اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِيْ

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (لم أجده في الصغرى ولا في الكبرى) [وأبو داود: ٢٠٤٢]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٤٥ وقال: حسن غريب ـ) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٩٠٥) وله شواهد عند مسلم (٢٥٥١) وابن حبان (الموارد: ٢٣٨٧، ٢٠٢٨) و ابن خزيمة (١٨٨٨) والحاكم (٤/ ١٥٣) وغيرهم]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ٥٠ ح ١٢٩٦) والدارمي (٢/ ٣١٧ ح ٢٧٧٦) [وصححه ابن حبان (٢٣٩١) والحاكم (٢/ ٤٢٠) ووافقه الذهبي۔] ☆ سليمان مولى الحسن: حسن الحديث وللحديث شواهد۔

كُلَّهَا قَالَ: ((إِذًا يُكْفٰى هَمُّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۹۲۹: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ پر بہت زیادہ درود بھیجتا ہوں، میں اپنی دعا کا کتنا حصہ آپ پر درود وسلام کے لیے وقف کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو۔'' میں نے عرض کیا: چوتھائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا، نصف، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگر تم زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: دو تہائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنا تم چاہو، اگر زیادہ کرلو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں اپنی پوری دعا آپ (پر درود وسلام) کے لیے وقف کر دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تو تمہاری ساری مرادیں پوری ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

۹۳۰: وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((عَجِّلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ)) قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذَالِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ)). رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ. [2]

۹۳۰: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے تو ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور دعا کی: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازی شخص! تم نے جلد بازی کی، جب تم نماز پڑھ کر (تشہد کے لیے) بیٹھو تو اللہ کی، اس کی شان کے لائق، حمد بیان کرو، مجھ پر درود بھیجو، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے نماز پڑھی تو اس نے اللہ کی حمد بیان کی، نبی پر درود بھیجا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''نمازی شخص! دعا کرو، تمہاری دعا قبول ہوگی۔'' ترمذی۔ ابوداؤد اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۹۳۱: وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۹۳۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نماز پڑھ رہا تھا، جبکہ نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تشریف فرما تھے، جب میں بیٹھا تو میں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی، پھر نبی ﷺ پر درود بھیجا، پھر اپنے لیے دعا کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''مانگو! دیا جائے گا، مانگو! دیا جائے گا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٥٧ وقال: حسن۔) ☆ عبدالله بن محمد بن عقيل ضعيف وسفيان الثوري مدلس وعنعن۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٧٦ وقال: حديث حسن۔) وأبو داود (١٤٨١) والنسائي (٣/ ٤٤ ح ١٢٨٥)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٥٩٣ وقال: حسن صحيح۔) ☆ وللحديث شواهد۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۹۳۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّكْتَالَ بِالْمِكْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۹۳۲۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو پسند ہو کہ اسے پورا پورا اجر و ثواب دیا جائے تو پھر جب وہ ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو وہ یوں کہے: اے اللہ! محمد، نبی اُمی پر، آپ کی ازواج مطہرات، مومنوں کی ماؤں پر، آپ کی اولاد اور آپ کے اہل خانہ پر رحمتیں نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمتیں نازل فرمائیں، بے شک تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔''

۹۳۳: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ. [2]

۹۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے۔'' ترمذی، امام احمد نے حسین بن علی کی سند سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۳۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُهٗ)) رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ. [3]

۹۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سنتا ہوں، اور جو شخص دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔''

۹۳۵: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاحِدَةً ﷺ وَمَلَائِكَتُهٗ سَبْعِیْنَ صَلَاةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۹۳۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص نبی ﷺ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٩٨٢) ☆ حبان بن يسار ضعفه أبو حاتم وغيره و اختلط بآخره كما قال الصلت بن محمد وغيره و في السند علة أخرى عند العقيلي فى الضعفاء (١/ ٣١٨)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٤٦ وقال: حسن غريب صحيح۔) و أحمد (١/ ٢٠١ ح ١٧٣٦) [وصححه ابن حبان (٢٣٨٨) والحاكم (١/ ٥٤٩) ووافقه الذهبي]۔

[3] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٥٨٣) فيه محمد بن مروان السدي كذاب و له طريق آخر ضعيف عند أبي الشيخ في كتاب الثواب، فيه عبد الرحمٰن بن أحمد الأعرج: مجهول الحال و سليمان الأعمش مدلس وعنعن وفيه علة أخرى فالحديث ضعيف۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٨٧ ح ٦٧٥٤) ☆ عبداللّٰه بن لهيعة مدلس وضعيف لإختلاطه ولم يحدث به قبل اختلاطه۔

فرماتے ہیں۔

٩٣٦: وَعَنْ رُوَيْفِعٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

٩٣٦: رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے محمد (ﷺ) پر درود بھیجا اور دعا کی: اے اللہ! روز قیامت انہیں اپنے پاس مقام محمود عطا فرما، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔''

٩٣٧: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلاً فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ: فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ ، فَقَالَ: ((مَالَكَ ؟)) فَذَكَرْتُ لَهٗ ذَالِكَ قَالَ: فَقَالَ: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ: اَلَا اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

٩٣٧: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے حتیٰ کہ کھجوروں کے باغ میں تشریف لے گئے، آپ نے بہت طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض نہ کر لی ہو، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کو دیکھنے کے لیے آیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا تو فرمایا: ''آپ کو کیا ہوا؟'' پس میں نے آپ سے وہ خدشہ بیان کر دیا، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل نے مجھے فرمایا: کیا میں آپ کو بشارت نہ دو کہ اللہ عزوجل آپ سے فرماتا ہے: جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے تو میں اس پر رحمتیں نازل کرتا ہوں، اور جو آپ پر سلام بھیجتا ہے تو میں اس پر سلامتی بھیجتا ہوں۔''

٩٣٨: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

٩٣٨: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجو تو تمہاری دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے اور اس میں سے کوئی چیز بھی اوپر نہیں چڑھتی۔

---

❶ **إسناده ضعيف** ، رواه أحمد (٤/ ١٠٨ ح ١٧١١٦) ☆ ابن لهيعة ضعيف لاختلاطه ، ووفاء الحضرمي لم يوثقه غير ابن حبان ۔ ❷ **سنده ضعيف** ، رواه أحمد (١/ ١٩١ ح ١٦٦٢) ☆ في سماع عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف من جده نظر فالسند ضعيف للإنقطاع ۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٨٦) ☆ فيه أبو قرة الأسدي: مجهول۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِی التَّشَهُّدِ

تشہد کی دعا کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۹۳۹: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِی الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ [1]

۹۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں عذاب قبر اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں موت وحیات کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' کسی نے آپ ﷺ سے کہا: آپ قرض سے اس قدر کیوں پناہ طلب کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو وہ بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔''

۹۴۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۹۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں، عذاب جہنم، عذاب قبر، موت وحیات کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔''

۹۴۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ: ((قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۹۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں یہ دعا اس اہتمام کے ساتھ سکھایا کرتے تھے جیسے آپ انہیں قرآن کی

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۸۳۲) و مسلم (۱۲۹/ ۵۸۹)۔

[2] رواه مسلم (۱۳۰/ ۵۸۸)۔

[3] رواه مسلم (۱۳۴/ ۵۹۰)۔

سورت سکھایا کرتے تھے، آپ ﷺ فرماتے: ”کہو، اے اللہ! میں عذابِ جہنم، عذابِ قبر، مسیح دجال کے فتنے اور موت وحیات کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

٩٤٢: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَآءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٩۴٢: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں اپنی نماز میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو، اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا، سو اپنی جناب سے مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔“

٩٤٣: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٩۴٣: عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا حتیٰ کہ میں آپ کے رخسار کی سفیدی بھی دیکھتا تھا۔

٩٤٤: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

٩۴۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو آپ اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر لیتے تھے۔

٩٤٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

٩۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ (سلام پھیرنے کے بعد) اپنی دائیں طرف سے رخ بدلتے تھے۔

٩٤٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

٩۴٦: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز سے شیطان کے لیے حصہ نہ بنائے وہ اس طرح کہ وہ سمجھے کہ (سلام پھیرنے کے بعد) صرف دائیں طرف ہی سے رخ بدلے گا، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اکثر اپنی بائیں جانب سے پھرتے تھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٣٤) و مسلم (٤٨/ ٢٠٧٥)۔

[2] رواه مسلم (١١٩/ ٥٨٢)۔

[3] رواه البخاري (٨٤٥)۔

[4] رواه مسلم (٦١/ ٧٠٨)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٨٥٢) و مسلم (٥٩/ ٧٠٧)۔

٩٤٧: وَعَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْبَبْنَا اَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۹۴۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کے دائیں جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے، (کیونکہ) آپ ہماری طرف چہرہ مبارک کیا کرتے تھے۔ نیز فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے رب! مجھے اس روز، جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا، اپنے عذاب سے بچانا۔''

٩٤٨: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِبْنِ سُمُرَةَ فِيْ بَابِ الضَّحْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [2]

۹۴۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں جب خواتین فرض نماز سے سلام پھیرتیں تو وہ کھڑی ہو (کر فوراً چلی) جاتیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے صحابہ، جب تک اللہ چاہتا، بیٹھے رہتے، پس جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کھڑے ہوتے۔

ہم جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ان شاءاللہ ''باب الضحک'' میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٩٤٩: عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ!)) قُلْتُ: وَاَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَادَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ: قَالَ مُعَاذٌ: وَاَنَا اُحِبُّكَ. [3]

۹۴۹: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا ترک نہ کرنا: میرے رب! اپنے ذکر و شکر اور اپنی بہترین خالص عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔''

احمد، ابوداود، نسائی، البتہ ابوداود نے ''قَالَ مُعَاذٌ: وَاَنَا اُحِبُّكَ'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

٩٥٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ

---

[1] رواه مسلم (٦٢/ ٧٠٩)۔ [2] رواه البخاري (٨٦٦) ٥ حديث جابر بن سمرة: يأتي (٤٧٤٧)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٤، ٢٤٥ ح ٢٢٤٧١) وأبو داود (١٥٢٢) والنسائي (٣/ ٥٣ ح ١٣٠٤) [وصححه ابن خزيمة (٧٥١) و ابن حبان (٢٣٤٥) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٧٣) ووافقه الذهبي وصححه مرة أخرى (٣/ ٢٧٣، ٢٧٤)]۔

اللّٰهِ)) حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهِ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ: حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ. [1]

۹۵۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((السلام علیکم و رحمة الله)) کہتے ہوئے دائیں طرف سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی، اور ((السلام علیکم و رحمة الله)) کہتے ہوئے بائیں طرف سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی۔'' ابوداود، نسائی، ترمذی، البتہ امام ترمذی نے ((حتٰی یرٰی بیاض خده)) کا ذکر نہیں کیا۔

۹۵۱: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہما. [2]

۹۵۱: ابن ماجہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے۔

۹۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ صَلَاتِهِ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهِ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۹۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر اپنی نماز سے اپنی بائیں طرف، اپنے حجرے کی طرف پھرا کرتے تھے۔

۹۵۳: وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ. [4]

۹۵۳: عطاء خراسانی رحمہ اللہ علیہ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام اس جگہ جہاں اس نے (فرض) نماز پڑھی ہے، (نفل) نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ جگہ بدل لے۔'' ابوداود، اور انہوں نے فرمایا: عطاء خراسانی کی مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

۹۵۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۹۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پر ترغیب دلائی اور آپ نے انہیں آپ کے (ان کی طرف پھرنے) سے پہلے اٹھ کر جانے سے منع فرمایا۔

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٩٩٦) والنسائي (٣/ ٦٣ ح ١٣٢٣) والترمذي (٢٩٥ وقال: حسن صحيح۔) [وابن ماجه (٩١٤) وصححه ابن خزيمة (٧٢٨) وابن حبان (٥١٦)]۔ [2] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٩١٦)۔

[3] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٣/ ٢١١ تحت ح ٧٠٢) بدون سند [و رواه أحمد (١/ ٤٥٩) وسنده حسن]۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٦١٦) [وابن ماجه (١٤٢٨) وللحديث شواهد ضعيفة۔] ☆ السند مرسل، عطاء الخراساني لم يدرك المغيرة بن شعبة رضي الله عنه۔

[5] **صحيح**، رواه أبو داود (٦٢٤) [وللحديث طريق آخر عند أحمد (٣/ ٢٤٠ ح ١٣٥٦١)]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٩٥٥: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ. ❶

۹۵۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں دین کے معاملے میں ثابت قدمی، رشد وہدایت پر عزیمت، تیری نعمت پر شکر اور تیری بہترین اور خالص عبادت کرنے کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے قلب سلیم اور زبان صادق کا سوال کرتا ہوں، میں اس خیر و بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے، اور ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے، اور ان گناہوں سے جنہیں تو جانتا ہے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“ نسائی، امام احمد نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

٩٥٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ: ((اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

۹۵۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں تشہد کے بعد یہ کہا کرتے تھے: ”بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔“

٩٥٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۹۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے چہرے کے سامنے سے ایک سلام پھیرتے پھر تھوڑا سا اپنی دائیں جانب جھک جاتے تھے۔

٩٥٨: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۹۵۸: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیں، باہم محبت کریں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔

---

❶ **حسن**، رواه النسائي (٣/ ٥٤ ح ١٣٠٥) و أحمد (٤/ ١٢١٣ ح ١٧٢٤٣) [وللحديث شواهد]۔

❷ **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٥٨ ح ١٣١٢)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٦) ☆ زهير بن محمد: يروي عنه أهل الشام مناكير، وتابعه عبد الملك بن محمد الصنعاني عند ابن ماجه (٩١٩) وهو لين الحديث وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٠١) [وابن ماجه: ٩٢١] ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۹۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالتَّكْبِيْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۹۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پورا ہونا اللہ اکبر کی آواز سے پہچانتا تھا۔

۹۶۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اے شان و اکرام والے! تو بڑا ہی بابرکت ہے۔'' پڑھنے تک (قبلہ رخ) بیٹھے رہتے۔

۹۶۱: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۹۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰه'' کہتے اور پھر یہ کلمات پڑھتے: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، اے شان و اکرام والے! تو بڑا ہی بابرکت ہے۔''

۹۶۲: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۹۶۲: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا، اور دولت مند کو (اس کی) دولت تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۸٤۲) و مسلم (۱۲۰/ ۵۸۳)۔

[2] رواه مسلم (۱۳۵/ ۵۹۲)۔

[3] رواه مسلم (۱۳۵/ ۵۹۱)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۸٤٤) و مسلم (۱۳۷/ ۵۹۳)۔

۹۶۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَّا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۹۶۳: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہی ممکن ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت و فضل اور اسی کے لیے بہترین تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اسی کے لیے اطاعت کو خالص کرتے ہیں، خواہ کافر اسے ناپسند کریں۔''

۹۶۴: وَعَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ وَيَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۹۶۴: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی اولاد کو یہ کلمات سکھایا کرتے تھے، اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان کے ذریعے تعوذ (پناہ) حاصل کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے نکمی (یعنی بڑھاپے کی) عمر کی طرف پھیر دیا جائے، اور اسی طرح میں دنیاوی فتنوں اور عذاب قبر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۹۶۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكَ)) قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً)) قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: ((تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا)) بَدَلَ: ((ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ)). ❸

❶ رواه مسلم (١٣٩/ ٥٩٤) ☆ قوله "بصوته الأعلى" هكذا في مصابيح السنة للبغوي (٦٨٤) و هو و هم، لم نجده في صحيح مسلم و سنن أبي داود (١٥٠٧) و سنن النسائي (٣/ ٧٠ ح ١٣٤١)۔

❷ رواه البخاري (٢٨٢٢)۔ ❸ متفق عليه، رواه البخاري (٨٤٣) و مسلم (١٤٢/ ٥٩٥)۔

۹۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ مہاجر فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: مال دار دائمی نعمتیں اور بلند درجات پا گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیسے؟'' انہوں نے عرض کیا: جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں ویسے وہ نماز پڑھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں، ویسے وہ روزے رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں، ہم غلام آزاد نہیں کرتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ سکھاؤں جس کے ذریعے تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پالو گے اور اپنے بعد والوں سے سبقت پا جاؤ گے، اور تم سے صرف وہی (مال دار) شخص بہتر ہو گا جو تمہارے جیسا عمل کرے گا؟ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار ((سبحان اللّٰه))، ((اللّٰه اكبر)) اور ((الحمد للّٰه)) پڑھ لیا کرو۔'' ابوصالح بیان کرتے ہیں، مہاجر فقراء دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ہمارے مال دار بھائیوں کو ہمارے عمل کا پتہ چل گیا ہے اور انہوں نے بھی وہی عمل شروع کر دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ بخاری، مسلم، لیکن ابوصالح کا قول صرف صحیح مسلم میں ہے۔ صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ''تم ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ ((سبحان اللّٰه))، دس مرتبہ ((الحمد للّٰه)) اور دس مرتبہ ((اللّٰه اكبر)) پڑھا کرو یہ الفاظ: ''تینتیس کے متبادل فرمائے۔''

٩٦٦: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۹۶۶: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر فرض نماز کے بعد چند کلمات کہے جاتے ہیں، ان کا کہنے والا ناکام و نامراد نہیں ہو گا، تینتیس مرتبہ ((سبحان اللّٰه)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للّٰه)) اور چونتیس مرتبہ ((اللّٰه اكبر)) کہنا۔''

٩٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثاً وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثاً وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثاً وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۹۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ ((سبحان اللّٰه)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للّٰه)) اور تینتیس مرتبہ ((اللّٰه اكبر)) کہا پس یہ ننانوے ہوئے، اور: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' سے سو پورا کر لیا تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو بھی معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

---

[1] رواہ مسلم (١٤٤/ ٥٩٦)۔

[2] رواہ مسلم (١٤٦/ ٥٩٧)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۹٦۸: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَ دُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۹۶۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری نصف شب میں اور فرض نمازوں کے بعد کی گئی دعا۔''

۹٦۹: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ. ❷

۹۶۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ہر (فرض) نماز کے بعد معوذات (سورۂ اخلاص، الفلق اور الناس) کی تلاوت کیا کروں۔

۹۷۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۹۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والی جماعت کے ساتھ بیٹھنا، اولاد اسماعیل علیہ السلام سے تعلق رکھنے والے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے، جبکہ مجھے، نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنے والی جماعت کے ساتھ بیٹھنا، چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''

۹۷۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ یَذْکُرُ اللّٰهَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَتْ لَهُ کَاَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر باجماعت ادا کرتا ہے، پھر اسی جگہ بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہتا ہے، پھر دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے لیے مکمل حج و عمرہ کا ثواب ہے۔'' آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٩٩ وقال: حسن۔) [وسيأتي (١٢٣١)] ☆ عبدالرحمٰن بن سابط عن أبي أمامة رضي الله عنه منقطع، لم يسمع منه۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٥٥ ح ١٧٥٥٣) وأبو داود (١٥٢٣) والنسائي (٣/ ٦٨ ح ١٣٣٧) والبيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ٨١ ح ١٠٥) [و الترمذي (٢٩٠٣ وحسنه) وصححه ابن خزيمة (٧٥٥) و ابن حبان (٢٣٤٧) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٥٣) ووافقه الذهبي]۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٦٧) ☆ قتادة مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٨٦ وقال: حسن غريب۔) ☆ أبو ظلال ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٩٧٢: عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا اِمَامٌ لَنَا يُكَنّٰى اَبَا رِمْثَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رضی اللہ عنہما يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ فَاِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ اَهْلُ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: ((**اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٩٧٢: ازرق بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہمارے امام ابورمثہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو انہوں نے کہا: میں نے یہ نماز یا اس کی مثل نماز، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی تھی، انہوں نے کہا: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پہلی صف میں آپ ﷺ کی دائیں جانب کھڑے ہوا کرتے تھے، ایک آدمی جو تکبیر اولیٰ میں آ کر شامل ہوا، نبی ﷺ نے نماز پڑھی، پھر اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا حتیٰ کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ ﷺ مڑے جیسے ابورمثہ یعنی وہ خود مڑے، پس وہ آدمی جو تکبیر اولیٰ میں آپ کے ساتھ شریک ہوا تھا، وہ کھڑا ہوا اور پھر نماز شروع کر دی، تو عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے کھڑے ہوئے اور اسے اس کے کندھوں سے پکڑ کر خوب ہلایا، پھر فرمایا: بیٹھ جاؤ، کیونکہ اہل کتاب اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ ان کی (فرض و نفل) نمازوں میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا تھا، پس نبی ﷺ نے اپنی نظر اٹھائی تو فرمایا: ''ابن خطاب! اللہ نے تیری وجہ سے حق قائم کر دیا۔''

٩٧٣: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَ نَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهُ: اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهِ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَافْعَلُوْا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

٩٧٣: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس دفعہ ((**سبحان اللّٰه**)) تینتیس دفعہ ((**الحمد للّٰه**)) اور چونتیس مرتبہ ((**اللّٰہ اکبر**)) کہیں، انصار کے ایک آدمی نے خواب میں کسی آدمی کو دیکھا تو اس نے اس (انصاری آدمی) سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد اس قدر تسبیح کرو، انصاری شخص نے اپنے خواب میں کہا: ہاں! اس شخص نے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٠٧) ☆ وقال الذهبي في تلخيص المستدرك (١/ ٢٧٠): "المنهال (بن خليفة) ضعفه ابن معين و أشعث (بن شعبة) لين والحديث منكر۔"

[2] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٨٤ ح ٢١٩٣٦) والنسائي (٣/ ٧٦ ح ١٣٥١) والدارمي (١/ ٣١٢ ح ١٣٦١)۔

کہا: اسے پچیس، پچیس مرتبہ کرلو اور اس میں ((لا اله الا الله)) شامل کرلو، جب صبح ہوئی تو وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ کو خواب کا واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ نے فرمایا: ''ایسے ہی کرلیا کرو۔''

٩٧٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. [1]

٩٧٤: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اس کو دخول جنت سے صرف موت روکے ہوئے ہے اور جو شخص سونے کے لیے اپنے بستر پر لیٹتے وقت اسے پڑھتا ہے تو اللہ اس کے گھر کو، اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے آس پاس کے گھر والوں کو امن عطا کر دیتا ہے۔'' بیہقی فی شعب الایمان، اور انہوں نے کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔

٩٧٥: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ وَ يَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَ الصُّبْحِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهٗ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ. [2]

٩٧٥: عبدالرحمن بن غنم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز مغرب اور نماز فجر پڑھنے کے بعد اپنی اسی جگہ اور اسی کیفیت (تشہد) میں بیٹھے ہوئے یہ دعا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے ہر قسم کی حمد ہے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔'' دس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے ہر مرتبہ پڑھنے پر اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں، اور ہر ناگوار چیز سے اس کا بچاؤ ہو جاتا ہے، اور مردود شیطان سے اس کا بچاؤ ہو جاتا ہے، شرک کے علاوہ کوئی گناہ اسے ہلاک نہیں کر سکتا اور وہ سب سے بہترین عمل کرنے والا ہوتا ہے الا یہ کہ کوئی شخص اس سے بہتر کلام سے دعا کرے۔''

٩٧٦: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((اِلَّا الشِّرْكَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا: ((بِيَدِهِ الْخَيْرُ)) وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [3]

---

[1] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٣٩٥) ☆ فيه نهشل بن سعيد: كذاب، و فيه علل أخرى، ولآية الكرسي حديث حسن عند النسائي فى الكبرى (٩٩٢٨) و عمل اليوم والليلة (١٠٠)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٢٧ ح ١٨١٥٣، وسنده حسن) وانظر الحديث الآتي۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٧٤) ☆ شهر بن حوشب حسن الحديث و ثقه الجمهور كما حققته في تخريج النهاية فى الفتن والملاحم (٢٦٠)۔

٩٧٦: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ((إلا الشرك)) تک ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور انہوں نے نمازِ مغرب اور ((بيده الخير)) کا ذکر نہیں کیا، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٩٧٧: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ يَخْرُجْ: مَارَأَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ. [1]

٩٧٧: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، انہوں نے بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد (مدینہ) واپس آ گئے تو ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم نے اس لشکر سے زیادہ مال غنیمت لے کر اور اتنی جلدی واپس آتے ہوئے کوئی لشکر نہیں دیکھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں زیادہ مال غنیمت کے ساتھ زیادہ جلدی واپس آنے والے لشکر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ ایسے لوگ ہیں جو با جماعت نماز فجر پڑھنے کے بعد بیٹھ کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں، پس یہ وہ لوگ ہیں جو بہترین مال غنیمت لے کر بہت جلد واپس آنے والے ہیں۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، حماد بن ابی حمید راوی حدیث کے بارے میں ضعیف ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٦١) [و للحديث شواهد ضعيفة]۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

دورانِ نماز ناجائز اور مباح اعمال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٩٧٨: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ! مَاكَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ: ((**اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَآءَةُ الْقُرْآنِ**)) اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَآءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ: ((**فَلَا تَأْتِهِمْ**)) قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ: ((**ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ**)) قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ: ((**كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ: لٰكِنِّيْ سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصَحَّحَ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّيْ۔ [1]

٩٧٨: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس دوران لوگوں میں سے کسی آدمی نے چھینک ماردی، تو میں نے (دورانِ نماز) کہہ دیا: اللہ تم پر رحم کرے، لوگ مجھے آنکھوں کے اشارے سے روکنے لگے، میں نے کہا: میری ماں مجھے گم پائے، تمہیں کیا ہوا کہ تم مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے اپنی رانوں پر اپنے ہاتھ مارنا شروع کر دیے، چنانچہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے چپ کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ جیسا بہترین معلم آپ سے پہلے کوئی دیکھا ہے نہ آپ کے بعد، اللہ کی قسم! آپ نے مجھے ڈانٹا نہ مارا اور نہ ہی گالی دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ جو نماز ہے اس میں لوگوں کا باتیں کرنا درست نہیں، یہ تو صرف تسبیح و تکبیر اور قراءت قرآن ہے۔“ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں، اللہ نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا ہے بے شک ہم میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ان کے پاس نہ جانا۔“ میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ فال لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ وہ چیز ہے جو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں،

[1] رواه مسلم (٣٣/ ٥٣٧)۔

(اس کی کوئی دلیل نہیں) پس یہ چیز انہیں روکنے نہ پائے۔" میں نے عرض کیا، ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: "ایک نبی بھی خط کھینچا کرتے تھے، پس جس کا خط ان کے موافق ہوگا تو وہ درست ہے۔"

(مؤلف فرماتے ہیں) کہ راوی کا یہ کہنا: "لٰكِنِّي سَكَتُّ" میں نے یہ جملہ صحیح مسلم اور کتاب الحمیدی میں اسی طرح دیکھا ہے، اور جامع الاصول میں اس کے ساتھ کذا کا لفظ تصحیح کے طور پر لایا گیا ہے۔

٩٧٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلاً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٩٧٩: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دوران نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ ہمیں جواب دے دیا کرتے تھے پس جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو سلام عرض کیا، لیکن آپ نے ہمیں جواب نہ دیا، تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کو دوران نماز سلام عرض کیا کرتے تھے اور آپ ہمیں جواب دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک نماز ایک طرح کی مشغولیت (لاتعلقی) ہے۔"

٩٨٠: وَعَنْ مُعَيْقِيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ: ((اِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٩٨٠: معیقیب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں، جو سجدہ کی جگہ پر مٹی درست کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے ضرور ہی کرنا ہے تو پھر ایک مرتبہ کر لے۔"

٩٨١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٩٨١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

٩٨٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((هُوَ اخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٩٨٢: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ تو اچک لینا ہے، شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔"

٩٨٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١١٩٩) و مسلم (٣٤/ ٥٣٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٠٧) و مسلم (٤٧/ ٥٤٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٢٠) و مسلم (٤٦/ ٥٤٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥١) و مسلم (لم أجده)۔

[5] رواه مسلم (١١٨/ ٤٢٩)۔

۹۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو دوران نماز، دعا کے وقت اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجانا چاہیے، یا ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی۔''

٩٨٤: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهِ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَارَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۹۸۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی امامت کراتے ہوئے دیکھا جبکہ (آپ کی نواسی) امامہ بنت ابی العاص آپ کے کندھے پر تھیں، جب آپ رکوع کرتے تو انہیں (کندھے سے) اتار دیتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو پھر انہیں اٹھا لیتے تھے۔

٩٨٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ. ❷

۹۸۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو دوران نماز جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے روکے کیونکہ (منہ کھلا ہو تو) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

٩٨٦: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ: هَا، فَاِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِّنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ)). ❸

۹۸۶: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح بخاری کی روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کسی کو دوران نماز جمائی آئے، تو جس قدر ہو سکے اسے روکے، ہاہا نہ کرے، یہ تو محض شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس پر ہنستا ہے۔''

٩٨٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ فَرَدَدْتُّهُ خَاسِئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۹۸۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گزشتہ رات اچانک ایک سرکش جن آیا تاکہ میری نماز خراب کر دے، لیکن اللہ نے مجھے اس پر اختیار عطا فرمایا تو میں نے اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنے کا ارادہ کیا حتیٰ کہ تم سب اسے دیکھ لیتے، تو پھر مجھے میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی: میرے رب! مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی اور کے لائق نہ ہو، پس میں نے اسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔''

٩٨٨: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ نَّابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّمَا

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥١٦) و مسلم (٤٢/ ٥٤٣)۔

❷ رواه مسلم (٥٩/ ٢٩٩٦)۔

❸ رواه البخاري (٦٢٢٦)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٤٦١) و مسلم (٣٩/ ٥٤١)۔

التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَآءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۹۸۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو نماز میں کوئی عارضہ پیش آ جائے تو وہ ''سُبْحَانَ اللّٰہ'' کہے، ہاتھ پر ہاتھ مارنا تو خواتین کے لیے ہے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے جبکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا خواتین کے لیے ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۹۸۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَأْتِيَ اَرْضَ الْحَبْشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ اَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلٰوةِ)) فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. ❷

۹۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہجرت حبشہ سے پہلے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا کرتے تھے، اور آپ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے، جب ہم سرزمین حبشہ سے واپس (مکہ) آئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا، حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مکمل کر چکے تو فرمایا: ''اللہ جس طرح چاہتا ہے اپنا حکم ظاہر کرتا ہے، اور اب جو نیا حکم آیا ہے وہ یہ ہے کہ تم نماز میں بات نہ کرو۔'' پھر آپ نے مجھے سلام کا جواب دیا۔

۹۹۰: وَقَالَ ((اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذَالِكَ شَأْنُكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۹۹۰: اور فرمایا: ''نماز تو قراءت قرآن اور اللہ کے ذکر کے لیے ہے، پس جب تم اس (نماز) میں ہو تو تمہارے پیش نظر بھی یہی کچھ ہونا چاہیے۔''

۹۹۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَعِوَضَ بِلَالٍ: صُهَيْبٌ. ❹

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٤) [الرواية الأولى] ١٢٠٣ [الرواية الثانية] و مسلم (١٠٢/ ٤٢١)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٩٢٤)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٩٣١) [بغير هذا اللفظ، والبيهقي (٢/ ٣٥٦) و اللفظ نحوه]۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٨ وقال: "حسن صحيح" وسنده حسن) والنسائي (٣/ ٥ ح ١١٨٨ عن صهيب وهو حديث صحيح) [وصححه ابن خزيمة (٨٨٨) وابن حبان (الإحسان: ٢٢٥٨) والحاكم (٣/ ١٢) ووافقه الذهبي]۔

۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں سلام کیا کرتے تھے تو آپ انہیں کیسے جواب دیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے۔ ترمذی، نسائی کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اور بلال کی جگہ صہیب کا ذکر کیا۔

۹۹۲: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنْصَرَفَ فَقَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ؟)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۹۹۲: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو مجھے چھینک آ گئی تو میں نے کہا: ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، حمد بہت زیادہ، خالص اور بابرکت، جیسے ہمارے رب کو پسند اور محبوب ہے، چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر ہماری طرف رخ کیا تو فرمایا: ''نماز میں بولنے والا کون تھا؟'' کسی نے جواب نہ دیا، پھر آپ نے دوسری مرتبہ پوچھا: تو پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا پھر آپ نے تیسری مرتبہ پوچھا تو رفاعہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے بات کی تھی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تیس سے کچھ زیادہ فرشتے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان میں سے کون انہیں اوپر لے کر چڑھتا ہے۔''

۹۹۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلتَّثَاءُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَ لِابْنِ مَاجَةَ: ((فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ)). ❷

۹۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوران نماز جمائی آنا شیطان کی طرف سے ہے، پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ مقدور بھر اسے روکنے کی کوشش کرے۔'' ترمذی اور اسی کی دوسری روایت اور ابن ماجہ میں ہے: ''وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔''

۹۹٤: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۹۹۴: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے روانہ ہو تو وہ (راستے میں) اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں داخل نہ کرے، کیونکہ وہ (حکماً) نماز ہی میں ہے۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٤٠٤ وقال: حديث حسن) و أبو داود (٧٧٣) والنسائي (٢/ ١٤٥ ح ٩٣٢)۔

❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٠ وقال: حسن صحيح، ١٧٤٦) وابن ماجه (٩٦٨) [وللحديث شواهد عند البخاري (٦٢٢٣) وغيره]۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٤١ ح ١٨٢٨٢) و أبو داود (٥٦٢) والترمذي (٣٨٦ و أعله) والنسائي (لم أجده) والدارمي (١/ ٣٢٦۔٣٢٧ ح ١٤١١) [و صححه ابن خزيمة (٤٤١) و ابن حبان (٣١٦) وللحديث شواهد]۔

٩٩٥: وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِىْ صَلَاتِهٖ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ اِنْصَرَفَ عَنْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ ❶

۹۹۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ نماز میں ہوتا ہے تو جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے تو اللہ عزوجل اس پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے، جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو پھر وہ اس سے رخ موڑ لیتا ہے۔“

٩٩٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: ((يَا اَنَسُ! اِجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ سُنَنِهِ الْكَبِيْرِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُهُ. ❷

۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انس! اپنے سجدہ کی جگہ پر نظر رکھو۔“ بیہقی نے حسن عن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے اپنی سنن الکبیر میں مرفوع روایت کیا ہے۔

٩٩٧: وَعَنْهُ، قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بُنَىَّ! اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِى الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِى الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِى التَّطَوُّعِ لَا فِى الْفَرِيْضَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ❸

۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”بیٹا! نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے احتیاط کرو، کیونکہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا باعث ہلاکت ہے، پس اگر ضرور ہی دیکھنا ہو تو پھر نفل میں ہے لیکن فرض میں نہیں۔“

٩٩٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَلْحَظُ فِى الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالاً وَلَا يَلْوِىْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ ❹

۹۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دوران نماز گردن موڑے بغیر دائیں بائیں دیکھ لیا کرتے تھے۔

٩٩٩: وَعَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ: ((اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاءُبُ فِى الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَىْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطٰنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ❺

۹۹۹: عدی بن ثابت اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے مرفوع روایت کرتے ہیں، فرمایا: ”دوران نماز چھینکیں، اونگھ، جمائی، حیض، قے کا آنا نیز نکسیر کا پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔“

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٧٢ ح ٢١٨٤٥) و أبو داود (٩٠٩) والنسائي (٣/ ٨ ح ١١٩٦) والدارمي (١/ ٣٣١ ح ١٤٣٠) [و صححه ابن خزيمة (٤٨١، ٤٨٢) والحاكم (١/ ٢٣٦) ووافقه الذهبي]۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي فى السنن الكبرى (٢/ ٢٨٤) ☆ فيه عليلة بن بدر: متروك، وعلل أخرى ولكن النظر إلى السجود صحيح، فيه حديث عمر رضي الله عنه فى الخلافيات باللفظ: "ثم غض بصره" (انظر شرح الترمذي لابن سيد الناس ٢/ ٢١٧)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٨٩ وقال: حسن۔) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان وهو ضعيف وفيه علة أخرى۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٨٧ وقال: غريب۔) والنسائي (٣/ ٩ ح ١٢٠٢) [وصححه ابن خزيمة (٤٨٥، ٨٧١) وابن حبان (الإحسان: ٢٢٨٥) والحاكم (١/ ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٥٦) على شرط البخاري ووافقه الذهبي]۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٤٨ وقال: غريب)۔ [وابن ماجه: ٩٦٩] ☆ أبو اليقظان عثمان بن عمير: ضعيف۔

١٠٠٠: وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ: يَبْكِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَ اَبُوْدَاوُدَ الثَّانِيَةَ. ❶

۱۰۰۰: مطرف بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے تو رونے کی وجہ سے آپ کے پیٹ سے ہنڈیاں کے ابلنے کی سی آواز آ رہی تھی۔ ایک دوسری روایت میں ہے: میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو رونے کی وجہ سے آپ کے سینے میں چکی چلنے کی سی آواز آ رہی تھی۔ احمد، اور امام نسائی نے پہلی روایت کی ہے اور امام ابوداود نے دوسری۔

١٠٠١: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۰۰۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ کنکریوں کو ہاتھ نہ لگائے کیونکہ اس وقت اسے رحمت کا سامنا ہوتا ہے۔''

١٠٠٢: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَاَى النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهٗ: اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ: ((يَا اَفْلَحُ! تَرِّبْ وَجْهَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۱۰۰۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ہمارے افلح نامی غلام کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا تو پھونک مارتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''افلح! اپنے چہرے کو مٹی لگنے دو۔''

١٠٠٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۱۰۰۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوران نماز کمر (کوکھ) پر ہاتھ رکھنا، جہنمیوں کا انداز راحت ہے۔''

١٠٠٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ. ❺

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٥ ح ١٦٤٢١) والنسائي (٣/ ١٣ ح ١٢١٥) و أبو داود (٩٠٤) [وصححه النووي في رياض الصالحين (٤٥١) بتحقيقي]۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٠ ح ٢١٦٥٦-٢١٦٥٨) والترمذي (٣٧٩ وقال: حسن۔) و أبو داود (٩٤٥) والنسائي (٣/ ٦ ح ١١٩٢) و ابن ماجه (١٠٢٧)۔

❸ **حسن**، رواه الترمذي (٣٨١ وقال: إسناده ليس بذاك و ميمون أبو حمزة قد ضعفه بعض أهل العلم) ☆ قلت: ميمون الأعور توبع و أبو صالح مولى طلحة: حسن الحديث، صحح له الحاكم (١/ ٢٧١) والذهبي۔

❹ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٣/ ٢٤٨ ح ٧٣٠) بدون سند۔ ☆ وأسنده ابن خزيمة (٢/ ٥٧ ح ٩٠٩) وابن حبان (الموارد: ٤٨٠) والبيهقي (٢/ ٢٨٧، ٢٨٨) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه. والسند ضعيف، هشام بن حسان مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔ ❺ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٢٣٣ ح ٧١٧٨) و أبو داود (٩٢١) والترمذي (٣٩٠ وقال: حسن صحيح) والنسائي (٣/ ١٠ ح ١٢٠٣، ١٢٠٤) [و ابن ماجه (١٢٤٥) وصححه ابن حبان (٥٢٨) وابن خزيمة (٨٦٩) والحاكم (١/ ٢٥٦) ووافقه الذهبي]۔

۱۰۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو سیاہ چیزوں، سانپ اور بچھو کو قتل کر دو خواہ (تم) نماز میں ہو۔'' احمد، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی کی روایت اسی معنی میں ہے۔

۱۰۰۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ ❶

۱۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ بند کر کے نفل ادا کر رہے تھے، میں آئی تو میں نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی، آپ چل کر آئے اور میرے لیے دروازہ کھول کر پھر اپنی جائے نماز پر واپس چلے گئے، اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ دروازہ قبلہ کی سمت تھا۔ احمد، ابوداؤد، ترمذی، اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۰۰۶: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ. ❷

۱۰۰۶: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی دوران نماز ہوا خارج ہو جائے تو وہ جا کر وضو کرے اور آ کر نماز دہرائے۔'' ابوداؤد، ترمذی نے الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۰۰۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَأْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کا دوران نماز وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر وہاں سے باہر نکل جائے۔''

۱۰۰۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ إِسْنَادِهٖ. ❹

۱۰۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے جبکہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے، نماز کے آخر میں بیٹھا ہو، تو اس کی نماز پوری ہوگئی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں، انہوں (یعنی محدثین) نے اس کی اسناد کو مضطرب قرار دیا ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣١ ح ٢٤٥٢٨) و أبو داود (٩٢٢) والترمذي (٦٠١ وقال: حسن غريب۔) والنسائي (٣/ ١١ ح ١٢٠٧) ☆ الزهري مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٠٥) والترمذي (١١٦٦، ١١٦٤) [و صححه ابن حبان (٢٠٣، ٢٠٤، ١٣٠١)]۔

❸ **صحيح**، رواه أبو داود (١١١٤) [و ابن ماجه (١٢٢٢) و صححه ابن خزيمة (١٠١٩) و ابن حبان (٢٠٥، ٢٠٦) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ١٨٤، ٢٦٠) ووافقه الذهبي]۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٠٨) ☆ عبدالرحمٰن بن زياد الإفريقي ضعيف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٠٠٩: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ اِلَی الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمٰی اِلَيْهِمْ اَنْ كَمَا كُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰی بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ: ((اِنِّیْ كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

١٠٠٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے چنانچہ آپ نے جب اللہ اکبر کہا تو پھر واپس چلے گئے اور انہیں اشارہ کیا کہ وہ اسی حالت میں رہیں، پھر آپ گئے، غسل کیا، پھر تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھائی، جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''میں جنبی تھا، اور میں غسل کرنا بھول گیا تھا۔''

١٠١٠: وَرَوٰی مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا. ❷

١٠١٠: اور امام مالک نے عطاء بن یسار سے مرسل روایت کیا ہے۔

١٠١١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّی الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصٰی لِتَبْرُدَ فِیْ كَفِّیْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِیْ اَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَهُ ❸

١٠١١: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر ادا کر رہا تھا، میں نے کنکریوں کی مٹھی بھری تا کہ وہ میری مٹھی میں ٹھنڈی ہو جائیں، میں گرمی کی شدت کی وجہ سے ان پر سجدہ کیا کرتا تھا۔ ابوداود، اور امام نسائی نے بھی اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

١٠١٢: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ)) ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذَالِكَ وَرَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ: ((اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِّيَجْعَلَهُ فِیْ وَجْهِیْ فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهُ وَاللّٰهِ! لَوْ لَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَّلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

١٠١٢: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، تو ہم نے آپ کو تین مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٨ ح ٩٧٨٥) [و ابن ماجه (١٢٢٠) و للحديث شواهد]۔

❷ **حسن**، رواه مالك (١/ ٤٨ ح ١٠٨) [و الحديث السابق شاهد له]۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٩) و النسائي (٢/ ٢٠٤ ح ١٠٨٢) [و ابن حبان: ٢٦٧]۔

❹ رواه مسلم (٤٠/ ٥٤٢)۔

تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر فرمایا: ''میں تجھے اللہ کی لعنت کے ذریعے لعنت بھیجتا ہوں۔'' اور آپ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جیسے آپ کوئی چیز پکڑ رہے ہوں، پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو ہم نے اس سے پہلے آپ کو کہتے ہوئے نہیں سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تا کہ وہ اسے میرے چہرے پر ڈال دے، تو میں نے تین مرتبہ کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، پھر میں نے کہا: میں اللہ کی لعنت کامل کے ذریعے تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں، لیکن وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہ ہٹا تو پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا، اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کے وقت یہاں بندھا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیل رہے ہوتے۔''

۱۰۱۳: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ لَهٗ: اِذَا سُلِّمَ عَلٰی اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَا يَتَكَلَّمْ وَ لْيُشِرْ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۱۰۱۳: نافع بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا، انہوں نے اسے سلام کیا تو اس نے بول کر جواب دیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس واپس آئے اور اسے بتایا: جب تم میں سے کسی شخص کو حالت نماز میں سلام کیا جائے تو وہ بول کر جواب نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دے۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٦٨ ح ٤٠٦)۔

بَابُ السَّهْوِ

(نماز میں) بھول جانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٠١٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّی جَآءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَيْهِ حَتّٰی لَا يَدْرِیْ كَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذَالِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر اسے مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے حتیٰ کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، جب تم میں سے کوئی ایسی صورت (تردد) پائے تو وہ بیٹھنے کی حالت ہی میں دو سجدے کر لے۔''

١٠١٥: وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ فَاِنْ كَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ كَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ كَانَتَا تَرْغِيْمًا لِلشَّيْطَانِ.)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِیْ رِوَايَتِهٖ ((شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ)). [2]

۱۰۱۵: عطا بن یسار، ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، تین یا چار، تو وہ شک دور کرے اور یقین پر بنیاد رکھے، پھر سلام پھرنے سے پہلے دو سجدے کرے، اگر اس نے پانچ رکعت پڑھ لی ہیں تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے، اور اگر اس نے یہ رکعت چار مکمل کرنے کے لیے پڑھی ہے تو پھر وہ دو سجدے شیطان کی تذلیل کے لیے ہوں گے۔'' مسلم، امام مالک نے عطاء سے مرسل روایت کیا ہے، اور ان کی روایت میں ہے: ''اس نے ان دو سجدوں سے اس کو جفت بنا دیا۔''

١٠١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰی كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِیْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٣٢) و مسلم (٨٢/ ٣٨٩)۔

[2] رواه مسلم (٨٨/ ٥٧١) و مالك (١/ ٩٥ ح ٢١٠)۔

لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۱۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پانچ رکعتیں پڑھیں، آپ سے عرض کیا گیا، کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کیا؟'' صحابہ نے عرض کیا: آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں، تو آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے، اور ایک دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بھی تم جیسا انسان ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو ویسے ہی میں بھول جاتا ہوں، پس جب کبھی میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو، اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک گزرے تو وہ درست بات تلاش کرنے کی پوری کوشش کرے اور اس بنیاد پر نماز مکمل کرے۔ پھر سلام پھیرے اور پھر دو سجدے کرے۔''

۱۰۱۷: وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْدٰى صَلٰوتَیِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَاَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِی الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہما فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ فِیْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ: ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ: ((لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ)) فَقَالَ: ((اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ اُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَدَلَ ((لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ)): ((كُلُّ ذَالِكَ لَمْ يَكُنْ)) فَقَالَ: قَدْكَانَ بَعْضُ ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!. [2]

۱۰۱۷: ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام بھی بتایا تھا لیکن میں اسے بھول گیا ہوں، انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر مسجد میں رکھی ہوئی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے گویا آپ غصہ کی حالت میں تھے، آپ نے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھا، انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں اور اپنا دایاں رخسار بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دیا، اور جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر چلے گئے، باقی صحابہ نے کہا: (کیا) نماز کم کر دی گئی ہے؟ صحابہ کرام میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، لیکن وہ بھی آپ سے بات کرنے سے گھبراتے تھے، صحابہ میں ایک آدمی تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے اور اسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم کر دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بھولا ہوں نہ نماز کم کی گئی ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۴۰۱) و مسلم (۸۹/ ۵۷۲)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۶۰۵۱) و مسلم (۹۷/ ۵۷۳)۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ''کیا ایسے ہی ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں! آپ آگے بڑھے، اور جو نماز چھوڑی تھی وہ پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے سجدوں کی طرح یا ان سے بھی زیادہ لمبا سجدہ کیا، پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا، پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے سجدوں کی مثل یا ان سے زیادہ لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، اور اللہ اکبر کہا۔ چنانچہ انہوں (تلامذہ) نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: پھر آپ نے سلام پھیرا؟ وہ بیان کرتے، مجھے بتایا گیا کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ نے سلام پھیرا۔ بخاری، مسلم اور الفاظ حدیث صحیح بخاری کے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ((لم أنس ولم تقصر)) کے بدلے ((کل ذالك لم یکن)) کہا: ''یہ سب کچھ نہیں ہوا۔'' تو انہوں (ذوالیدین) نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان میں (یعنی نہ میں بھولا ہوں نہ نماز قصر کی گئی ہے) سے کچھ تو ہوا ہے۔

١٠١٨: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَ هُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۱۸: عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں نماز ظہر پڑھائی تو آپ پہلی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور تشہد میں نہ بیٹھے، تو صحابہ بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو صحابہ نے سلام پھیرنے کا انتظار کیا، آپ ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٠١٩: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

۱۰۱۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو آپ بھول گئے، آپ ﷺ نے دو سجدے کیے، پھر تشہد پڑھی پھر سلام پھیرا۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٠٢٠: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوِیَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰی قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ)). [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

۱۰۲۰: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام دو رکعتیں پڑھ کر (تشہد پڑھے بغیر) کھڑا ہو

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٢٢٤) و مسلم (٨٦/ ٥٧٠)۔ [2] **صحیح**، رواه الترمذي (٣٩٥) [وأبو داود (١٠٣٩) وصححه ابن خزیمة (١٠٦٢) و ابن حبان (٥٣٦) والحاكم علی شرط الشیخین (١/ ٣٢٣) ووافقه الذهبي و أعل بعلة غیر قادحة]۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (١٠٣٦) و ابن ماجه (١٢٠٨) [وسنده ضعیف جدًا وللحدیث شاهد حسن عند الطحاوي في معاني الآثار (١/ ٤٤٠) وسنده حسن۔]

جائے، اگر مکمل طور پر سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اسے یاد آ جائے تو وہ بیٹھ جائے، اور اگر وہ مکمل طور پر سیدھا کھڑا ہو جائے تو پھر نہ بیٹھے، اور سہو کے دو سجدے کر لے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۰۲۱: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَآءَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((اَصَدَقَ هٰذَا ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ فَصَلّٰى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۰۲۱: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے تو خرباق نامی شخص جس کے ہاتھ لمبے تھے، آپ کے گھر کے راستے میں کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا، اللہ کے رسول!، پھر اس نے آپ سے تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینے کے متعلق ذکر کیا، تو آپ ﷺ غصہ کی حالت میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ لوگوں کے پاس آ کر فرمایا: ''کیا یہ صحیح کہہ رہا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! چنانچہ آپ ﷺ نے ایک رکعت اور پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

۱۰۲۲: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۰۲۲: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص نماز پڑھے اور اسے نماز میں کمی کا شک ہو تو وہ نماز پڑھے حتیٰ کہ اسے زیادتی کا شک ہو جائے۔''

---

[1] رواه مسلم (۱۰۱/ ۵۷٤)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۱۹۵ ح ۱٦۸۹) ☆ فيه إسماعيل بن مسلم البصري وهو ضعيف الحديث وللسهو طرق أخرى عن عبد الرحمٰن بن عوف عند ابن ماجه (۱۲۰۹) و أحمد (۱/ ۱۹۰، ۱۹۳) وغيرهما دون هذا اللفظ۔

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّل

فصل اول

١٠٢٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۰۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے سورۂ نجم کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں اور جن و انس نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

١٠٢٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ ﴿ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴾ وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۰۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے سورۂ انشقاق اور سورۂ علق کی تلاوت پر نبی ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔

١٠٢٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۰۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ آیت سجدہ تلاوت فرماتے، جبکہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ سجدہ فرماتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے، پس ہم اکٹھے ہو جاتے حتیٰ کہ ہم میں سے کسی کو سجدہ کرنے کے لیے پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی۔

١٠٢٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۱۰۲۶: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورۂ نجم سنائی تو آپ نے اس میں سجدہ نہ کیا۔

١٠٢٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَجْدَةُ ﴿ صٓ ﴾ لَيْسَ مِنْ عَزَآئِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

---

❶ رواه البخاري (١٠٧١)۔

❷ رواه مسلم (١٠٨/ ٥٧٨)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٠٧٦) و مسلم (١٠٤/ ٥٧٥)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٠٧٢) و مسلم (١٠٦/ ٥٧٧)۔

يَسْجُدُ فِيْهَا. [1]

۱۰۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: سورۂ صٓ کا سجدہ، تاکیدی سجدوں میں سے نہیں، لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۲۸: وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَأَسْجُدُ فِيْ ﴿صٓ﴾ فَقَرَأَ: ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ﴾ حَتّٰى اَتٰى ﴿فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ﴾ فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّنْ أُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۰۲۸: اور ایک دوسری روایت میں ہے: مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، کیا میں سورۂ صٓ کی تلاوت پر سجدہ کروں؟ انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اوران کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان علیہما السلام......پس آپ ان کی راہ کی اقتدا کریں۔'' انہوں نے فرمایا: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی میں سے ہیں جنہیں ان کی اقتدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۰۲۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۰۲۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآن کے پندرہ سجدے پڑھائے، ان میں سے تین مفصل سورتوں میں ہیں، جبکہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

۱۰۳۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ: ((نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ: ((فَلَا يَقْرَأْهَا)) كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. [4]

۱۰۳۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سورۂ حج کو فضیلت عطا فرمائی گئی کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور جو شخص یہ دو سجدے نہیں کرتا اسے ان دو آیتوں کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔'' ابوداود، ترمذی، اورانہوں نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں، اور مصابیح میں ہے: ''وہ شخص اس سورت کی تلاوت نہ کرے۔'' جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔

۱۰۳۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا اَنَّهٗ قَرَأَ تَنْزِيْلَ

---

[1] رواه البخاري (۱۰۶۹)۔ [2] رواه البخاري (۳۴۲۱)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱۴۰۱) وابن ماجه (۱۰۵۷) ☆ حارث بن سعيد: مجهول الحال۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۴۰۲) والترمذي (۵۷۸) والبغوي في شرح السنة (۳/ ۳۰۴ ح ۷۶۵) ٥ و في نسختنا من المصابيح: "فلا يقرأهما"۔ ☆ ابن لهيعة صرح بالسماع وحدث به قبل اختلاطه ومشرح بن هاعان حسن الحديث فالحديث قوي خلافًا لما ذهب إليه الإمام الترمذي رحمه اللّٰه۔

السَّجْدَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۱۰۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز ظہر میں سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے، تو رکوع کیا، صحابہ کرام نے جان لیا کہ آپ ﷺ نے سورۃ السجدہ تلاوت فرمائی۔

۱۰۳۲: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن سنایا کرتے تھے، پس جب آپ آیت سجدہ پڑھتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔

۱۰۳۳: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۰۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا، ان میں سے بعض سواری پر تھے، اور ان میں سے بعض نے زمین پر سجدہ کیا حتیٰ کہ سوار اپنے ہاتھ پر سجدہ کر رہے تھے۔

۱۰۳۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سے مدینہ تشریف لائے، آپ ﷺ نے مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں فرمایا۔

۱۰۳۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❺

۱۰۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ رات کے وقت سجدۂ تلاوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا، جس نے اسے پیدا فرمایا، اور اپنی قدرت وطاقت سے کان اور آنکھیں بنائیں۔'' ابوداود، ترمذی، نسائی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٠٧) ☆ قال سليمان التيمي ـ أحد رواته: "لم أسمعه من أبي مجلز" وهو سمعه من أمية وهو مجهول وحديث مسلم (٤٥٢/ ١٥٦) يغني عنه۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٤١٣) ☆ عبدالله العمري حسن الحديث عن نافع، ضعيف الحديث عن غيره۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤١١) [وصححه ابن خزيمة (٥٥٦) والحاكم (١/ ٢١٩) ووافقه الذهبي۔] ☆ مصعب بن ثابت: ضعفه الجمهور۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٠٣) [وابن خزيمة: ٥٦٠] ☆ أبو قدامة حارثة بن عبيد: ضعيف ضعفه الجمهور من جهة حفظه و أخرج له مسلم متابعة (٢٦٦٧، ٢٨٣٨)۔ ❺ **ضعيف**، رواه أبو داود (١٤١٤) والترمذي (٥٨٠) والنسائي (٢/ ٢٢٢ ح ١١٣٠) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٢٠) ووافقه الذهبي!] ☆ سنده ضعيف من أجل الرجل الذي في السند و هو مجهول وهو من المزيد في متصل الأسانيد و لبعضه شاهد عند مسلم والحديث صحيح في السجود مطلقًا۔

اَجْرًا حُطَّ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِی عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَرَأَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۰۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، پس میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کرنے کی وجہ سے سجدہ کیا، میں نے اسے یہ پڑھتے ہوئے سنا: اے اللہ میرے لیے اس کا ثواب اپنے ہاں لکھ لے، اس کے ذریعے میرے گناہ معاف فرما، اسے اپنے ہاں ذخیرہ بنا، اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیتِ سجدہ تلاوت فرمائی تو آپ نے سجدہ کیا، میں نے آپ کو وہی دعا کرتے ہوئے سنا جو آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت کے متعلق بتائی تھی۔ ترمذی، ابن ماجہ: لیکن انہوں نے ”**وتقبلها منی كما تقبلتها من عبدك داود**“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۰۳۷: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَأَ: ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِيْنِیْ هٰذَا . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ! فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَايَةٍ: وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ. [2]

۱۰۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ نے اور جو آپ کے ساتھ تھے سب نے سجدہ کیا، لیکن ایک بوڑھے قریشی نے کنکریوں یا مٹی کی مٹھی بھری اور اسے اپنی پیشانی تک لایا اور کہنے لگا: میرے لیے بس یہی کافی ہے، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ حالت کفر میں مارا گیا۔ بخاری، مسلم۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ وہ امیہ بن خلف تھا۔

۱۰۳۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ فِی ﴿صٓ﴾ وَقَالَ: ((**سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا**)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [3]

۱۰۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ صٓ کی تلاوت پر سجدہ کیا اور فرمایا: ”داود علیہ السلام نے توبہ کے لیے سجدہ کیا جبکہ ہم بطور شکر سجدہ کرتے ہیں۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٧٩) و ابن ماجه (١٠٥٣) [و صححه ابن خزيمة (٥٦٢) و ابن حبان (٦٩١) والحاكم (١/ ٢١٩، ٢٢٠) ووافقه الذهبي]۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٧٠) و مسلم (١٠٥/ ٥٧٦)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ١٥٩ ح ٩٥٨) وأعل بما لا يقدح۔

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

نماز کے لیے ممنوعہ اوقات کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

۱۰۳۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔'' اور ایک روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ مکمل طور پر ظاہر ہو جائے، اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز نہ پڑھو حتیٰ کہ وہ مکمل طور پر غروب ہو جائے، اور سورج کے طلوع وغروب کے اوقات کو اپنی نماز کے لیے متعین نہ کرو، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں (کناروں) کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔''

۱۰۴۰: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تین اوقات: جب سورج طلوع ہو رہا ہو حتیٰ کہ وہ بلند ہو جائے، نصف النہار کے وقت حتیٰ کہ وہ زوال کی طرف جھک جائے اور جب وہ غروب کے لیے جھک جائے حتیٰ کہ وہ مکمل طور پر غروب ہو جائے، میں ہمیں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۴۱: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (۵۸۳ ، ۳۲۷۲) و مسلم (۲۹۱/ ۸۲۹)۔

[2] رواه مسلم (۲۹۳/ ۸۳۱)۔

وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج کے غروب ہو جانے تک کوئی نماز (پڑھنا درست) نہیں۔''

۱۰۴۲: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ: ((صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسَجَّرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وُضُوْءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهِ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهِ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۴۲: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں بھی مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ مجھے نماز کے اوقات کے متعلق بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز فجر پڑھ اور پھر سورج کے اچھی طرح طلوع ہونے تک کوئی نماز نہ پڑھ، کیونکہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر (نفل) نماز پڑھ کیونکہ نماز پڑھتے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ نیزے کا سایہ اس کے سر پر آ جائے تو پھر نماز نہ پڑھ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے، پس جب سایہ ظاہر ہونے لگے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ تو نماز عصر پڑھ لے، پھر نماز نہ پڑھ حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔ کیونکہ وہ شیطان کے سر کے دونوں کناروں کے درمیان غروب ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! وضو کے متعلق مجھے بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے وضو کا پانی قریب کر کے کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے، اس کے منہ اور اس کے ناک کے بانسوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ ہی اس کے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٦) و مسلم (٢٨٨/ ٨٢٧)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٤/ ٨٣٢)۔

چہرے اور داڑھی کے اطراف سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ اس کے ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے اطراف تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ پھر ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو پھر پانی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں سمیت تک کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا اور اس کی شان بیان کرتا ہے جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو خالص اللہ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے تو پھر وہ نماز کے بعد اس روز کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔''

۱۰۴۳: وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ رضی اللہ عنہم اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالُوْا: اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ فَقَالَتْ: سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ: فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِیْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: اُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ: قُوْلِیْ لَهٗ: تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ: ((يَا ابْنَةَ اَبِیْ اُمَيَّةَ! سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِالْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِیْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۴۳: کریب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عباس، مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا: انہیں سلام عرض کرنا اور پھر ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کرنا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور انہوں نے جو پیغام دے کر مجھے بھیجا تھا وہ میں نے ان تک پہنچا دیا تو انہوں نے فرمایا: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو، پس میں ان کے پاس واپس چلا آیا تو انہوں نے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا، تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا، پھر میں نے آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر آپ تشریف لائے تو میں نے لونڈی کو آپ کے پاس بھیجا اور کہا، آپ سے عرض کرنا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، اللہ کے رسول! میں نے آپ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ جبکہ میں نے آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق پوچھا ہے، (وہ ایسے ہوا) کہ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے ظہر کے بعد والی دو رکعتوں سے مجھے مشغول رکھا، پس یہ وہ دو رکعتیں ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۱۰۴۴: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا يُصَلِّیْ بَعْدَ صَلَاةِ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۲۳۳) و مسلم (۲۹۷/ ۸۳۴)۔

الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّیْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ الَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ. ❶

۱۰۴۴: محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازِ فجر دو رکعت ہے، دو رکعت۔'' اس آدمی نے عرض کیا: میں نے ان سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، میں نے انہیں اب پڑھا ہے، تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ابوداود، اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ شرح السنہ اور مصابیح کے بعض نسخوں میں قیس بن قہد سے اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۴۵: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۱۰۴۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بنو عبد مناف! دن یا رات کے کسی بھی وقت بیت اللہ کا طواف کرنے اور اس میں نماز پڑھنے سے کسی کو منع نہ کرنا۔''

۱۰۴۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❸

۱۰۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے سوا نصف النہار کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے۔

۱۰۴۷: وَعَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ. ❹

۱۰۴۷: ابو خلیل رحمۃ اللہ علیہ، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ جمعہ کے دن کے سوا نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا ناپسند

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (١٢٦٧) و الترمذي (٤٢٢) والبغوي في شرح السنة (٣/ ٣٣٤ تحت ح ٧٨١) ☆ قيس بن عمرو هو قيس بن قهد، والسند مرسل وله شواهد عند ابن خزيمة (١١١٦) و ابن حبان (٦٢٤) وغيرهما وهو حديث حسن، انظر "اعلام أهل العصر بأحكام ركعتي الفجر". ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٨٦٨ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (١٨٩٤) و النسائي (١/ ٢٨٤ ح ٥٨٦) [و ابن ماجه (١٢٥٤) و صححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٤٤٨) ووافقه الذهبي]. ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الشافعي في الأم (١/ ١٩٧) و مسنده (ص ٦٣ ح ٢٦٩) ☆ إبراهيم الأسلمي متروك متهم، و إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة مثله.

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٨٣) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف مدلس و فيه علة أخرى.

فرمایا کرتے تھے حتیٰ کہ سورج ڈھل جاتا، اور فرمایا: جمعہ کے دن کے سوا جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ ابوداود اور انہوں نے فرمایا: ابوخلیل کی ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٠٤٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا)) وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۰۴۸: عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سورج اس حال میں طلوع ہوتا ہے کہ شیطان کے سینگ اس کے ساتھ ہوتے ہیں، پس جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ برابر (نصف النہار پر) ہو جاتا ہے تو وہ اس سے آملتے ہیں، پس جب وہ ڈھل جاتا ہے تو وہ پھر الگ ہو جاتے ہیں، اور جب وہ غروب کے قریب ہوتا ہے تو وہ پھر اس کے ساتھ آملتے ہیں، اور جب غروب ہو جاتا ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

١٠٤٩: وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّاهِدُ)) وَالشَّاهِدُ: اَلنَّجْمُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [2]

۱۰۴۹: ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مقام مخمص پر ہمیں نماز عصر پڑھائی تو فرمایا: ''یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیا۔ پس جو شخص اس کی حفاظت کرے گا تو اسے اس کا دگنا اجر ملے گا، اور اس کے بعد طلوع ''شاہد'' تک کوئی نماز نہیں۔'' اور ''شاہد'' سے ستارے مراد ہیں۔

١٠٥٠: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۰۵۰: معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک تم (عصر کے بعد دو رکعت) نماز پڑھتے ہو، حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے، ہم نے آپ کو انہیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے تو ان یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع فرمایا تھا۔

١٠٥١: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا

[1] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٢١٩ ح ٥١٣) وأحمد (٤/ ٣٤٨ ح ١٩٢٧٣) والنسائي (١/ ٢٧٥ ح ٥٦٠)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٢/ ٨٣٠)۔

[3] رواه البخاري (٥٨٧)۔

جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ [1]

۱۰۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی سیڑھی پر چڑھ کر فرمایا: جو مجھے پہچانتا ہے تو پس وہ مجھے پہچانتا ہے، اور جو مجھے نہیں پہچانتا تو میں جندب ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مکہ کے سوا (تین مرتبہ فرمایا) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز (پڑھنا درست) نہیں۔“

[1] **أسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٦٥ ح ٢١٧٩٤) و رزين (لم أجده) ☆ عبدالله بن المؤمل: ضعيف الحديث و مجاهد عن أبي ذر: منقطع (انظر أطراف المسند ٦/ ١٨٥)۔

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

باجماعت نماز اور اس کی فضیلت کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

١٠٥٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باجماعت نماز، اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔''

١٠٥٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ))وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ [2]

۱۰۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، وہ اکٹھی ہو جائیں تو پھر میں نماز کے متعلق حکم دوں، اس کے لیے اذان دی جائے، پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کے پیچھے جاؤں، اور ایک روایت میں ہے، جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے نہیں آتے تو میں ان کے گھروں سمیت انہیں جلادوں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان میں سے کسی کو پتہ چل جائے کہ وہ (مسجد میں) گوشت والی ہڈی یا دو بہترین پائے پائے گا تو وہ نماز عشاء میں ضرور حاضر ہو۔'' بخاری۔ مسلم میں بھی اسی طرح روایت ہے۔

١٠٥٤: وَعَنْهُ، قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰی فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ لَيْسَ لِیْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّیْ فِیْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ: ((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاَجِبْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٥) و مسلم (٢٤٩/ ٦٥٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٤) و مسلم (٢٥١/ ٦٥١)۔

[3] رواه مسلم (٢٥٥ / ٦٥٣)۔

۱۰۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے مسجد تک پہنچانے کے لیے میرے پاس کوئی آدمی نہیں، اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اسے رخصت عنایت فرما دیں کہ وہ گھر میں نماز پڑھ لیا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رخصت عنایت فرما دی، جب وہ واپس مڑا تو آپ نے اسے بلا کر پوچھا: ''کیا تم نماز کے لیے اذان سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر اسے قبول کرو (مسجد میں آؤ)۔''

۱۰۵۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۰۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات جب سردی تھی اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، اذان کہی، پھر فرمایا سن لو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرد اور برسات والی رات مؤذن کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ کہے: ''اپنے گھروں میں نماز پڑھو۔''

۱۰۵۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا وُضِعَ عَشَآءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ**)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَآءَةَ الْاِمَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۰۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شام کا کھانا لگا دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پہلے شام کا کھانا کھا لو، اور کوئی شخص جلدی نہ کرے حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو جائے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے کھانا لگا دیا جاتا اور نماز کھڑی کر دی جاتی تو آپ اس سے فارغ ہو کر ہی نماز کے لیے آیا کرتے تھے، حالانکہ وہ امام کی قراءت سن رہے ہوتے تھے۔

۱۰۵۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۰۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کھانے کے (سامنے) ہوتے ہوئے نماز ہوتی ہے نہ اس وقت کہ جب دو خبیث چیزیں (بول و براز) اسے روک رہی ہوں۔''

۱۰۵۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۰۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو پھر فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔''

---

[1] متفق علیه ، رواه البخاري (٦٣٢) و مسلم (٢٢/ ٦٩٧)۔
[2] متفق علیه ، رواه البخاري (٦٧٣) و مسلم (٦٦/ ٥٥٩)۔
[3] رواه مسلم (٦٧/ ٥٦٠)۔
[4] رواه مسلم (٦٣/ ٧١٠)۔

۱۰۵۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۰۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کی اہلیہ مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے۔''

۱۰۶۰: وَعَنْ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۰۶۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔''

۱۰۶۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۰۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت خوشبو لگائے (خوشبو کی دھونی لے) تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء پڑھنے کے لیے نہ آئے۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۰۶۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۰۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی خواتین کو مساجد میں آنے سے منع نہ کرو، جب کہ ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔''

۱۰۶۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((صَلَاةُ الْمَرْاَةِ فِیْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِیْ حُجْرَتِهَا وَصَلَاتُهَا فِیْ مِخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِیْ بَيْتِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٣٨) و مسلم (١٣٤/ ٤٤٢)۔

❷ رواه مسلم (١٤٢/ ٤٤٣)۔

❸ رواه مسلم (١٤٣/ ٤٤٤)۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٥٦٧) [و صححه ابن خزيمة (١٦٨٤) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٠٩) ووافقه الذهبي]۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٧٠) [و صححه ابن خزيمة (١٦٨٨) و ابن حبان (٣٢٩، ٣٣٠) والحاكم (١/ ٢٠٩) ووافقه الذهبي۔] ☆ قتادة مدلس و عنعن و لأصل الحديث شواهد كثيرة۔

۱۰۶۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت کا اپنے گھر کے اندر نماز پڑھنا، گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور اس کا گھر کے اندر کسی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا، اس کے کھلے مکان میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔“

١٠٦٤: **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ حِبِّیْ اَبَاالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهُ۔ [1]

۱۰۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں آنے کے لیے خوشبو لگائے حتیٰ کہ وہ اس طرح (خوب اچھی طرح) غسل کرے جیسے غسل جنابت کیا جاتا ہے۔“ ابوداود، احمد اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٠٦٥: **وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى** رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَاِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ وَ النَّسَائِيِّ نَحْوُهُ۔ [2]

۱۰۶۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(کسی اجنبی کو شہوت کے ساتھ دیکھنے والی) ہر آنکھ زانیہ ہے، اور بے شک عورت جب عطر لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے۔“ ترمذی، ابوداود اور نسائی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

١٠٦٦: **وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ** رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((**اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟**)) قَالُوْا: لَا ، قَالَ: ((**اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟**)) قَالُوْا: لَا ، قَالَ: ((**اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَاِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۱۰۶۶: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، جب سلام پھیرا تو فرمایا: ”کیا فلاں شخص موجود ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، پھر پوچھا: ”کیا فلاں شخص موجود ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دونوں نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں، اگر تم جان لو کہ ان میں کتنا اجر و ثواب ہے تو پھر خواہ تمہیں گھٹنوں کے بل آنا پڑتا تم ضرور آتے اور بے شک پہلی صف (اجر و فضیلت کے لحاظ سے) فرشتوں کی صف کی طرح ہے، اور اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم اس کی طرف ضرور سبقت کرو، بے شک آدمی کا دوسرے آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس کا دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور جس قدر زیادہ ہو تو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہیں۔“

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٤١٧٤) و أحمد (٢/ ٢٤٦ ح ٧٣٥٠) والنسائي (٨/ ١٥٣ ح ٥١٣٠) [وابن ماجه (٤٠٠٢) وللحديث شواهد عند البيهقي (٣/ ١٣٣) وغيره]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٨٦ وقال: حديث حسن صحيح)۔ و أبو داود (٤١٧٣) والنسائي (٨/ ١٥٣ ح ٥١٢٩)۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٥٤) والنسائي (٢/ ١٠٤ ، ١٠٥ ح ٨٤٤) [وابن ماجه (٧٩٠) و صححه ابن خزيمة (١٤٧٧) و ابن حبان (٤٢٩) وللحديث شواهد وهو بها صحيح]۔

۱۰۶۷: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَامِنْ ثَلَاثَۃٍ فِیْ قَرْیَۃٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلَاۃُ اِلَّا قَدِاسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّمَا یَاکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ))۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ❶

۱۰۶۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس بستی اور جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز کا اہتمام نہ ہو تو پھر (سمجھو کہ) ان پر شیطان غالب آ چکا ہے، تم جماعت کے ساتھ لگے رہو، بھیڑیا الگ اور دور رہنے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔‘‘

۱۰۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنِ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ)) قَالُوْا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: ((خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلّٰی))۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ ❷

۱۰۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اذان سن کر بلا عذر باجماعت نماز پڑھنے نہ آئے تو وہ جو اکیلے نماز پڑھتا ہے وہ قبول نہیں ہوتی۔‘‘ صحابہ نے عرض کیا، عذر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’خوف یا مرض۔‘‘

۱۰۶۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ))۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ ❸

۱۰۶۹: عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے اور تم میں سے کوئی قضائے حاجت محسوس کرے تو پہلے وہ قضائے حاجت سے فارغ ہو۔‘‘ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے جبکہ مالک، ابوداود اور نسائی نے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۰۷۰: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَفْعَلَھُنَّ لَا یَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصَّ نَفْسَہٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَھُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ خَانَھُمْ وَلَا یَنْظُرُ فِیْ قَعْرِ بَیْتٍ قَبْلَ اَنْ یَسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذَالِکَ فَقَدْ خَانَھُمْ وَلَا یُصَلِّ وَھُوَ حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ))۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوَہٗ ❹

۱۰۷۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تین کام ایسے ہیں جن کا کرنا کسی کے لیے حلال نہیں، کوئی شخص جو مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنی ذات کے لیے دعا کرتا ہو وہ ان کی امامت نہ کرائے، اگر وہ ایسے کرے گا تو وہ ان سے خیانت کرے گا، کوئی شخص اجازت طلب کرنے سے پہلے کسی گھر میں نہ جھانکے، اگر اس نے ایسے کیا، تو اس نے ان سے خیانت کی، اور کوئی شخص بول و براز روک کر نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ وہ (اس سے فارغ ہو کر) ہلکا ہو جائے۔‘‘ ابوداود اور ترمذی کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٩٦ ح ٢٢٠٥٣) و أبو داود (٥٤٧) والنسائي (٢/ ١٠٦ ح ٨٤٨) [وصححه ابن خزيمة (١٤٨٦) وابن حبان (٤٢٥) والحاكم (١/ ٢٤٦) ووافقه الذهبي]۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٥١) والدارقطني (١/ ٤٢٠، ٤٢١ ح ١٥٤٢) ☆ أبو جناب يحيى بن أبي حية الكلبي ضعيف مدلس و حديث ابن ماجه (٧٩٣) يغني عنه ۔ ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٢ وقال: حسن صحيح ۔) و مالك (١/ ١٥٩ ح ٣٧٩) و أبو داود (٨٨) والنسائي (٢/ ١١٠، ١١١ ح ٨٥٣) [و ابن ماجه (٦١٦) وصححه ابن خزيمة (٩٣٢، ١٦٥٢) و ابن حبان (الموارد: ١٩٤) والحاكم (١/ ١٦٨) ووافقه الذهبي]۔

❹ **حسن**، رواه أبو داود (٩٠) و الترمذي (٣٥٧ وقال: حسن) [وله شواهد]۔

١٠٧١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُؤَخِّرُوْا الصَّلَاةَ لِطَعَامٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۱۰۷۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانے اور کسی اور کام کی خاطر نماز کو مؤخر نہ کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٠٧٢: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ أَوْ مَرِيْضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلٰوةَ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُّسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جانتے تھے کہ باجماعت نماز سے صرف وہی منافق شخص پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا معلوم تھا، یا پھر کوئی مریض رہ جاتا تھا، اگر مریض دو آدمیوں کے سہارے چل سکتا تو وہ باجماعت نماز کے لیے حاضر ہوتا، اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ہدایت کی راہیں سکھائیں، اور جس مسجد میں اذان دی جاتی ہو اس میں نماز پڑھنا ہدایت کی راہوں میں سے ہے۔

اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: جس شخص کو پسند ہو کہ وہ کل مسلمان کی حیثیت سے اللہ سے ملاقات کرے تو پھر اسے پانچوں نمازوں کی باجماعت پابندی کرنی چاہیے، بے شک اللہ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کی راہیں مقرر فرما دی ہیں، اور بے شک وہ (پانچوں نمازیں) ہدایت کی سنن میں سے ہیں، اگر تم نے نماز سے پیچھے رہ جانے والے اس شخص کی طرح اپنے گھروں میں نماز پڑھی تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے، اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص اچھی طرح وضو کر کے کسی مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کے ذریعے ایک درجہ بلند فرما

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٣/ ٣٥٧ تحت ح ٨٠٠) بغير هذا اللفظ [و أبو داود: ٣٧٥٨ واللفظ له.] ☆ محمد بن ميمون الزعفراني ضعيف: ضعفه الجمهور۔

[2] رواه مسلم (٢٥٧، ٢٥٦ / ٦٥٤)۔

دیتا ہے اور اس کی وجہ سے ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے، اور ہم جانتے تھے کہ نماز سے صرف وہی منافق شخص پیچھے رہتا تھا جس کے نفاق کے بارے میں معلوم ہوتا تھا، اور ایسے بھی ہوتا تھا کہ کسی آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

۱۰۷۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ لَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَافِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

۱۰۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر گھروں میں خواتین اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء قائم کرنے کا حکم دیتا اور اپنے نوجوانوں کو حکم دیتا اور وہ گھر میں موجود (نماز سے پیچھے رہ جانے والے) لوگوں کو آگ سے جلا دیتے۔“

۱۰۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا کُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا یَخْرُجْ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۱۰۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا: ”جب تم مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو پھر تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے بغیر وہاں سے باہر نہ جائے۔“

۱۰۷۵: وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَاالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۰۷۵: ابوشعثاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اذان کے بعد مسجد سے باہر نکل گیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

۱۰۷۶: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَدْرَکَهُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَّهُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۱۰۷۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اذان کے وقت مسجد میں موجود ہو اور پھر وہ بلا ضرورت مسجد سے نکل جائے اور اس کا واپس آنے کا بھی کوئی ارادہ نہ ہو تو ایسا شخص منافق ہے۔“

۱۰۷۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ ❺

۱۰۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اذان سن کر بلا عذر مسجد میں نہ آئے تو اس کی (مسجد کے علاوہ پڑھی ہوئی) نماز درست نہیں۔“

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۳٦۷ ح ۸۷۸۲) ☆ فيه أبو معشر: ضعيف، و لأصل الحديث شواهد كثيرة دون قوله: "ما فی البيوت"۔ ❷ سنده ضعيف، رواه أحمد (۲/ ۵۳۷ ح ۱۰۹٤٦) ☆ المسعودي اختلط وشريك القاضي مدلس و عنعن۔ ❸ رواه مسلم (۲۵۸/ ٦۵۵)۔

❹ **ضعيف**، رواه ابن ماجه (۷۳٤) وسنده ضعيف جدًا و لبعض الحديث شواهد عند الطبراني فی الأوسط (۳۸۵٤) والبيهقي (۳/ ۵٦) وغيرهما۔ ☆ فيه إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة متروك و عبد الجبار بن عمر ضعيف۔

❺ **صحيح**، رواه الدارقطني (۱/ ٤۲۰ ح ۱۵٤۲) [وأبو داود (۵۵۱ وسنده ضعيف) وابن ماجه (۷۹۳) من طريقين]۔

۱۰۷۸: وَعَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ﷛ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُلِيْ مِنْ رُخْصَةٍ؟ فَقَالَ ((هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَحَيَّ هَلًا)) وَلَمْ يُرَخِّصْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۱۰۷۸: عبداللہ بن ام مکتوم ﷛ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مدینہ میں بہت زیادہ موذی جانور اور درندے ہیں، جبکہ میں ایک نابینا شخص ہوں، کیا آپ میرے لیے کوئی گنجائش پاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم، آؤ نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف (یعنی اذان) سنتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ''پس پھر جلدی آؤ۔'' اور آپ نے رخصت نہ دی۔

۱۰۷۹: وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ ﷞ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ ﷛ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ: مَا اَغْضَبَكَ قَالَ: وَاللهِ! مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۰۷۹: ام درداء ﷞ بیان کرتی ہیں، ابو درداء ﷛ غصہ کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے تو میں نے پوچھا: آپ کس وجہ سے غصہ میں ہیں؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! محمد ﷺ کی امت کا ایک ہی کام باقی رہ گیا ہے کہ وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔

۱۰۸۰: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷛ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِي حَثْمَةَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَاَنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَ مَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا: لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ: اِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً . رَوَاهُ مَالِكٌ ❸

۱۰۸۰: ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب ﷛ نے سلیمان بن ابوحثمہ کو نماز فجر میں نہ پایا، اور عمر ﷛ بازار تشریف لے گئے، سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان واقع تھا، تو آپ سلیمان کی والدہ شفاء کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان سے پوچھا: میں نے نماز فجر میں سلیمان نہیں دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کیا، وہ رات بھر نماز پڑھتا رہا اور پھر اسے نیند آ گئی۔ عمر ﷛ نے فرمایا: اگر میں نماز فجر باجماعت ادا کرلوں تو یہ مجھے رات بھر قیام کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۰۸۱: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۱۰۸۱: ابوموسیٰ اشعری ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو اور دو سے زائد ایک جماعت ہے۔''

۱۰۸۲: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ﷠ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ)) فَقَالَ بِلَالٌ: وَاللهِ! لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللهِ: اَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٥٣) والنسائي (٢/ ١١٠ ح ٨٥٢) [و صححه ابن خزيمة (١٤٧٨) والحاكم (١/ ٢٤٧) ووافقه الذهبي]۔ ☆ سفيان الثوري عنعن و حديث مسلم (٦٥٣) يغني عنه۔

❷ رواه البخاري (٦٥٠)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٣١ ح ٢٩٢) ☆ أبو بكر بن سليمان بن أبي حثمة لم يذكر من حدثه به۔ ❹ **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (٩٧٢) ☆ الربيع [و هو عليلة] بن بدر: متروك [وللحديث طرق ضعيفة]۔

وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ . 1

۱۰۸۲: بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خواتین تم سے (مسجد جانے کی) اجازت طلب کریں تو تم انہیں مسجد کے ثواب سے محروم نہ رکھو (یہ سن کر) بلال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: میں کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اور تم کہتے ہو، ہم انہیں روکیں گے۔

۱۰۸۳: وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ: اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! لَنَمْنَعَنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ 2

۱۰۸۳: سالم رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے والد (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے مروی ایک روایت میں ہے، انہوں نے کہا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بلال رحمۃ اللہ علیہ کی طرف متوجہ ہو کر اسے بہت زیادہ برا بھلا کہا، اس طرح برا بھلا کہتے ہوئے میں نے انہیں کبھی نہیں سنا، اور انہوں نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کر رہا ہوں جبکہ تم کہتے ہو کہ اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے۔

۱۰۸٤: وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهُ اَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ**)) فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ: عَبْدُاللّٰهِ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُ: هٰذَا، قَالَ: فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُاللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ 3

۱۰۸۴: مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد جانے سے نہ روکے۔'' (یہ سن کر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک بیٹے نے کہا: ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں، اور تم یہ کہہ رہے ہو، راوی بیان کرتے ہیں: عبداللہ رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر اس سے کلام نہیں کیا۔

---

1 رواه مسلم (١٤٠/ ٤٤٢)۔

2 رواه مسلم (١٣٥/ ٤٤٢)۔

3 **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٦ ح ٤٩٣٣) ☆ ابن أبي نجيح مدلس وعنعن۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صفیں برابر کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۰۸۵ : عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّىْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ: ((عِبَادَ اللّٰهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۰۸۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے تھے گویا ان کے ساتھ تیروں کو برابر کرتے ہوں، حتیٰ کہ آپ نے سمجھ لیا کہ ہم آپ سے سیکھ چکے ہیں۔ پھر ایک روز آپ تشریف لائے تو کھڑے ہو گئے، قریب تھا کہ آپ تکبیر کہتے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندو! صفیں برابر کیا کرو، ورنہ اللہ تمہارے اندر اختلاف پیدا فرما دے گا۔''

۱۰۸۶ : وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّىْ اَرٰكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِىْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِى الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: ((اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّىْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِىْ)). [2]

۱۰۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نماز کے لئے اقامت کہہ دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: ''صفیں درست رکھو اور باہم مل کر کھڑے ہوا کرو، کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' بخاری۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''صفیں مکمل کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

۱۰۸۷ : وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ: ((مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ)). [3]

۱۰۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں برابر کرو، بے شک صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے سے

---

[1] رواہ مسلم (۱۲۸ / ۴۳۶)۔ [2] رواہ البخاري (۷۱۹) ٥ أتموا الصفوف، رواہ مسلم (۴۳۴، ترقیم دارالسلام: ۹۷۶) واللفظ له و رواہ البخاري (۷۱۸) بلفظ: "أقيموا الصفوف"۔

[3] متفق عليه، رواہ البخاري (۷۲۳) و مسلم (۱۲۴/ ۴۳۳)۔

ہے۔'' بخاری، مسلم۔ البتہ صحیح مسلم میں: ''نماز مکمل کرنے سے ہے۔'' کے الفاظ ہیں۔

۱۰۸۸: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ وَیَقُوْلُ: ((اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ لِیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ)) قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا. رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

۱۰۸۸: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے ہاتھ ہمارے کندھوں پر رکھتے اور فرماتے: ''برابر ہو جاؤ، اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے، اور تم میں سے صاحب عقل و دانش حضرات میرے قریب کھڑے ہوا کریں، پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں۔'' اور ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور تم آج سخت اختلاف کا شکار ہو۔

۱۰۸۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِیَلِنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثَلٰثًا وَّاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [2]

۱۰۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے صاحب عقل و دانش حضرات میرے قریب کھڑے ہوا کریں، پھر جو ان سے قریب ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ایسے فرمایا اور بازاروں کے شور (مسائل) سے بچو۔''

۱۰۹۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَھُمْ: ((تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [3]

۱۰۹۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کا (پہلی صف سے) پیچھے ہٹنا ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''آگے بڑھو، میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں، لوگ پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں (اپنی رحمت میں) پیچھے کر دے گا۔''

۱۰۹۱: وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاٰنَا حَلَقًا فَقَالَ: مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ: ((اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا)) فَقُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا قَالَ: ((یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَیَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [4]

۱۰۹۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ہمیں مختلف حلقوں میں دیکھ کر فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں متفرق دیکھ رہا ہوں؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تم ویسے صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں صفیں بناتے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا، فرشتے اپنے رب کے ہاں کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ پہلی صفیں مکمل کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۲۲ / ۴۳۲)۔

[2] رواہ مسلم (۱۲۳ / ۴۳۲)۔

[3] رواہ مسلم (۱۳۰ / ۴۳۸)۔

[4] رواہ مسلم (۱۱۹ / ۴۳۰)۔

۱۰۹۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۰۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی صفوں میں سے پہلی صف، بہترین صف ہے، اور ان کی آخری صف کمتر ہے، جبکہ عورتوں کی آخری صف ان کی بہترین صف ہے، اور ان کی پہلی صف بدتر ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۱۰۹۳: عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! اِنِّیْ لَاَرَی الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۰۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور انہیں باہم قریب بناؤ، گردنوں کو برابر و مقابل رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے؟ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح صفوں کے شگاف میں داخل ہو جاتا ہے۔''

۱۰۹۴: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ يَلِيْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' اگلی صف کو پورا کرو، پھر اس کو جو اس کے بعد ہے، پس جو کمی ہو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔''

۱۰۹۵: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۰۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں، اللہ کو وہ قدم انتہائی محبوب ہے جو صف میں ملنے کے لئے اٹھایا جاتا ہے۔''

۱۰۹۶: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰی مَيَامِنِ

---

[1] رواه مسلم (۱۳۲/ ٤٤٠)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٦٧) [والنسائي (۲/ ۹۲ ح ۸۱٦) و صححه ابن خزيمة (١٥٤٥) و ابن حبان (۳۸۷، ۳۹۱)]۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٦٧١) [والنسائي (۲/ ۹۳ ح ۸۱۹) و صححه ابن خزيمة (١٥٤٦) و ابن حبان (۳۹۰)]۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٤٣) ☆ شيخ من أهل الكوفة لم أعرفه و حديث أبي داود (٦٦٤) يغني عنه۔

الصُّفُوْفِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۱۰۹۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔''

۱۰۹۷: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۰۹۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں برابر فرماتے، جب ہم برابر ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہتے۔

۱۰۹۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ: ((اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ)) وَعَنْ يَسَارِهٖ: ((اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۰۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں جانب فرماتے: ''برابر ہو جاؤ، صفیں درست کرو۔'' اور اپنی بائیں جانب بھی فرماتے: ''برابر ہو جاؤ، صفیں درست کرو۔''

۱۰۹۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۰۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں کندھے نرم رکھنے والا شخص تم میں سب سے بہتر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۰۰: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۱۱۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٧٦) [وابن ماجه (١٠٠٥) و صححه ابن خزيمة (١٥٥٠) و ابن حبان (٣٩٣، ٣٩٤) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢١٤) ووافقه الذهبي] ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و حديث ابن خزيمة (بلفظ: إن الله و ملائكته يصلون على الصف الأول) سنده حسن وهو يغني عنه۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أبوداود (٦٦٥) [وأصله متفق عليه، رواه البخاري (٧١٧) و مسلم (٤٣٦)]۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٧٠) ☆ مصعب بن ثابت ضعيف، و محمد بن مسلم بن السائب: مجهول الحال لم يوثقه غير ابن حبان۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦٧٢) [و صححه ابن خزيمة (١٥٦٦) وابن حبان (٣٩٧)]۔

❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٦٦٧) بلفظ مختلف [وأحمد (٣/ ٢٦٨، ٢٨٦) والنسائي (٢/ ٩١ ح ٨١٤)]۔

ہاتھ میں میری جان ہے! میں اپنی پشت سے تمہیں اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے میں تمہیں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔''

۱۱۰۱: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِیْ؟ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ: ((وَعَلَى الثَّانِیْ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِیْ اَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۱۰۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! دوسری پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوسری پر۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں برابر کرو، کندھے برابر رکھو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شگاف بند کرو کیونکہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیانی شگاف میں داخل ہو جاتا ہے۔''

۱۱۰۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِیُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ: ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا......)) اِلٰى اٰخِرِهٖ. [2]

۱۱۰۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفیں قائم کرو، کندھے برابر رکھو، شگاف بند کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں کے لیے نرم ہو جاؤ، شیطان کے لیے شگاف (خالی جگہ) نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ (اپنی رحمت کے ساتھ) اسے ملائے گا اور جو اسے قطع کرے گا، اللہ اسے (اپنی رحمت سے) قطع کر دے گا۔'' ابوداود۔ اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا)) سے آخر تک ان سے روایت کیا ہے۔

۱۱۰۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۱۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام کو وسط میں جگہ دو اور شگاف بند کرو۔''

۱۱۰۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٢ ح ٢٢٦١٨) ☆ سنده ضعيف من أجل ضعف فرج بن فضالة۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦٦٦) والنسائي (٢/ ٩٣ ح ٨٢٠) [و صححه ابن خزيمه (١٥٤٩) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢١٣) ووافقه الذهبي]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٦٨١) [والبيهقي (٣/ ١٠٤)] ☆ أمة الواحد: مجهولة، و ابنها يحيى بن بشير: مستور۔ [4] **ضعيف**، رواه أبو داود (٦٧٩) ☆ عكرمة بن عمار: لم يصرح بالسماع من يحيى بن أبي كثير و تكلم الجمهور في روايته عنه۔

۱۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ انہیں جہنم میں سب سے آخری طبقے میں ڈال دے گا۔''

۱۱۰۵: وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ ﷛ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّىْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. [1]

۱۱۰۵: وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صف کے پیچھے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ احمد، ترمذی، ابوداود، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٢٨ ح ١٨١٧٠) والترمذي (٢٣٠) و أبوداود (٦٨٢) [و صححه ابن خزيمة (١٥٦٩) و ابن حبان (٤٠١، ٤٠٣)]۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

(نماز میں) کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١١٠٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِیْ کَذَالِكَ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۱۰۶: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کی، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی ان کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے بازو سے پکڑ کر اسی طرح اپنی پشت کے پیچھے سے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

١١٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِیُصَلِّیَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا تو آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پھیر کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر جبار بن صخر آئے تو وہ بھی رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے ہمیں ہمارے ہاتھوں سے پکڑ کر پیچھے ہٹایا حتیٰ کہ آپ نے ہمیں اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔

١١٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّیْتُ اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۱۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور ایک یتیم نے ہمارے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم رضی اللہ عنہا (ام انس رضی اللہ عنہ) نے ہمارے پیچھے۔

١١٠٩: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ: فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے اور میری والدہ یا میری خالہ کو نماز پڑھائی، وہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٩٩) و مسلم (١٨١/ ٧٦٣)۔

[2] رواه مسلم (٣٠١٠)۔

[3] رواه مسلم (لم أجده) ☆ و رواه البخاري (٧٢٧ ، ٣٨٠) و مسلم (٢٦٦ / ٦٥٨) من طریق آخر مطولاً۔

[4] رواه مسلم (٢٦٩/ ٦٦٠)۔

نے مجھے اپنی دائیں جانب اور عورت کو اپنے پیچھے کھڑا کیا۔

۱۱۱۰: وَعَنْ اَبِی بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۱۱۰: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ تک پہنچے تو آپ رکوع فرما رہے تھے، انہوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا، پھر چل کر صف تک پہنچ گئے، نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمہاری حرص میں اضافہ فرمائے، آیندہ ایسے نہ کرنا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۱۱۱: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۱۱۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم تین ہوں تو ہم میں سے ایک ہماری امامت کرائے۔

۱۱۱۲: وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ)) اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ: لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

۱۱۱۲: عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مدائن میں لوگوں کی امامت کرائی تو وہ چبوترے پر کھڑے ہوئے جبکہ لوگ ان سے نیچے کھڑے تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر انہیں ہاتھوں سے پکڑ لیا تو عمار رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے چلتے گئے حتیٰ کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نیچے اتار دیا، جب عمار رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا؟: ''جب آدمی لوگوں کی امامت کرائے تو وہ ان سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو۔'' یا آپ نے اس طرح کی بات فرمائی، تو عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لیے تو میں آپ کے پکڑنے پر آپ کے پیچھے چل دیا تھا۔

۱۱۱۳: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ: هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَاَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ

---

[1] رواه البخاري (٧٨٣)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٣ وقال: غريب.) ☆ إسماعيل بن مسلم ضعيف۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٩٨) ☆ فيه رجل: مجهول، وأبو خالد: مثله۔

عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ)). ❶

۱۱۱۳: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ منبر کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: غابہ کے جھاؤ سے بنا ہوا تھا اور فلاں عورت (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے آزاد کردہ غلام نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب اسے بنا کر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا، اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ نے قراءت کی، رکوع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا، پھر الٹے پاؤں واپس آئے اور زمین پر سجدہ کیا، پھر منبر پر تشریف لائے، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا، پھر الٹے پاؤں واپس آئے حتیٰ کہ زمین پر سجدہ کیا۔ یہ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں، جبکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت بھی اس طرح ہے، اور اس روایت کے آخر میں ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ تم میری اقتدا کرو اور تم میری نماز سیکھ لو۔“

۱۱۱۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ میں نماز پڑھی جبکہ لوگ حجرے کے باہر سے آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۱۵: عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَفَّ الرِّجَالُ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانُ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلَاتَهٗ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ: اُمَّتِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۱۱۵: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق نہ بتاؤں؟ آپ نے نماز کے لیے اقامت کہی، اور مردوں نے صف بنائی، اور ان کے پیچھے بچوں نے صف بنائی پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اس طرح نماز ہے، عبدالاعلیٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ”میری امت کی نماز اس طرح ہے۔“

۱۱۱۶: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ جَبْذَةً فَنَحَّانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ فَوَاللّٰهِ! مَا عَقَلْتُ صَلَاتِيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: يَافَتٰى! لَا يَسُوْءُكَ

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (۹۱۷) و مسلم (۵٤٤)۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (۱۱۲٦) [والبيهقي (۳/ ۱۱۰) و رواه البخاري (۷۲۹) و مسلم (۷٦۱) به مطولاً]۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٦۷۷) [و حسنه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٥٤۸)]۔

اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا: قُلْتُ: يَا اَبَا يَعْقُوْبَ! مَا تَعْنِىْ بِاَهْلِ الْعَقْدِ قَالَ: الْاُمَرَاءُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

۱۱۱۲: قیس بن عباد بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا کہ کسی آدمی نے مجھے زور سے پیچھے سے کھینچا، وہ مجھے وہاں سے ہٹا کر خود وہاں کھڑا ہو گیا، اللہ کی قسم! مجھے اپنی نماز کے بارے میں کچھ یاد نہ رہا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: نوجوان! اللہ تمہیں کسی تکلیف سے دوچار نہ کرے، بے شک یہ نبی ﷺ کی طرف سے ہمارے لیے حکم ہے کہ ہم امام کے پاس کھڑے ہوں، پھر انہوں نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر فرمایا: ''اہل عقد'' ہلاک ہو گئے، رب کعبہ کی قسم! مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں، لیکن مجھے افسوس تو ان پر ہے جنہوں نے گمراہ کیا، میں نے کہا: ابو یعقوب! ''اہل عقد'' سے کون مراد ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حکمران۔

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٢/ ٨٨ ح ٨٠٩) [و صححه ابن خزيمة (١٥٧٣) و ابن حبان (٣٩٨) وله طريق آخر عند الحاكم (٤/ ٥٢٧) و صححه ووافقه الذهبي]۔

بَابُ الْإِمَامَةِ

امامت کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

١١١٧: عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَآءَةِ سَوَآءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَآءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَّلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدُ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: ((وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ أَهْلِهٖ)). [1]

۱۱۱۷: ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ کو زیادہ پڑھنے (جاننے، سمجھنے) والا ہو، پس اگر وہ قراءت میں سب برابر ہوں تو پھر ان میں سے جو سنت کو زیادہ جاننے والا ہو، اگر وہ سنت میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے جس نے ہجرت پہلے کی ہو، اور اگر وہ ہجرت کرنے میں برابر ہوں تو پھر ان میں سے جو عمر میں بڑا ہو، اور کوئی شخص کسی کی جگہ (بلا اجازت) امامت کرائے نہ بلا اجازت اس کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ بیٹھے۔'' مسلم۔
اور مسلم ہی کی روایت میں ہے: ''کوئی آدمی کسی آدمی کی اس کے گھر میں امامت نہ کرائے۔''

١١١٨: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَأُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2] وَذُكِرَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِيْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ.

۱۱۱۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین افراد ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے اور ان میں سے جو زیادہ قرآن پڑھنے والا ہے وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے۔'' مسلم، اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث باب فضل الأذان کے بعد والے باب میں بیان ہو چکی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

١١١٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاءُكُمْ)). [3]

[1] رواه مسلم (٢٩٠/ ٦٧٣)۔

[2] رواه مسلم (٢٨٩/ ٦٧٢) ٥ حديث مالك بن الحويرث تقدم (٦٨٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٩٠) ☆ حسين بن عيسى الحنفي: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۱۱۱۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر شخص اذان کہے اور تم میں سے بہتر قاری تمہیں نماز پڑھائے۔''

۱۱۲۰: وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ: کَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رضی اللہ عنہ یَأْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّةَ: فَقُلْنَا لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا: قَدِّمُوْا رَجُلًا مِنْكُمْ یُصَلِّیْ بِكُمْ وَ سَأُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمَّهُمْ وَلْیَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ ﷺ . ❶

۱۱۲۰: ابوعطیہ عقیلی بیان کرتے ہیں، مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہماری نماز کی جگہ پر ہمارے پاس تشریف لایا کرتے اور باتیں کیا کرتے تھے، ایک روز نماز کا وقت ہو گیا، ابوعطیہ نے کہا، ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں، انہوں نے ہمیں فرمایا: اپنے کسی آدمی کو آگے کرو وہ تمہیں نماز پڑھائے گا، میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ میں تمہیں نماز کیوں نہیں پڑھاتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی قوم کے پاس جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرائے۔'' ابوداود، ترمذی، نسائی، البتہ انہوں نے نبی ﷺ کے الفاظ تک اکتفا کیا ہے۔

۱۱۲۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰی. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۱۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابن ام مکتوم کو خلیفہ مقرر فرمایا، وہ لوگوں کی امامت کراتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

۱۱۲۲: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ اٰذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَیْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ کَارِهُوْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. ❸

۱۱۲۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں جاتی: مفرور غلام حتیٰ کہ وہ واپس آ جائے، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو، اور لوگوں کا امام جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۲۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ: مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ کَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَی الصَّلَاةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ یَأْتِیَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۱۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی: وہ امام جسے مقتدی

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (۵۹٦) و الترمذي (۳۵٦ وقال: حسن صحيح) والنسائي (۲/ ۸۰ ح ۷۸۸)۔

❷ **صحيح**، رواه أبو داود (۵۹۵) [و له شواهد عند ابن حبان (۳۷۰) وغيره]۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳٦۰)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۹۳) و ابن ماجه (۹۷۰) ☆ عبدالرحمٰن بن زياد الإفريقي ضعيف (تقدم: ۲۳۹) وعمران المعافري: ضعيف۔

ناپسند کرتے ہوں، ایک وہ شخص جو نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھتا ہے، اور ایک وہ آدمی جو کسی آزاد شخص کو غلام بنا لے۔''

١١٢٤: وَعَنْ سُلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَافَعَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ إِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۱۲۴: سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مسجد والے نماز پڑھانے سے جان چھڑائیں گے وہ نماز پڑھانے کے لیے کوئی امام نہیں پائیں گے۔''

١١٢٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْفَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْفَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۱۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر امیر کی معیت میں جہاد کرنا تم پر فرض ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو، اور ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا تم پر واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو اور ہر مسلمان پر نماز پڑھنا واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١١٢٦: عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَزْعَمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ أَوْحٰى إِلَيْهِ أَوْحٰى إِلَيْهِ كَذَا وَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَالِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ: أُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِيْ قَوْمِيْ بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ! مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَقًّا فَقَالَ: ((صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا)) فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّيْ لِمَا كُنْتُ أَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا إِسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذَالِكَ الْقَمِيْصِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۱۱۲۶: عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک چشمہ پر رہائش پذیر تھے جو لوگوں کے لیے عام گزرگاہ تھا، قافلے ہمارے پاس

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٨١) و ابن ماجه (٩٨٢) ☆ أم غراب و عقيلة لا يعرف حالهما۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٩٤ ، ٢٥٣٣) ☆ مكحول التابعي لم يدرك أبا هريرة رضي الله عنه فالسند منقطع ۔ ❸ رواه البخاري (٤٣٠٢)۔

سے گزرتے تو ہم ان سے پوچھتے رہتے کہ اب لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور اس شخص کی کیا کیفیت ہے؟ تو وہ کہتے: اس شخص کا خیال ہے کہ اللہ نے اسے رسول بنا کر بھیجا ہے، اس کی طرف یہ یہ وحی کی گئی ہے، میں ان سے یہ باتیں یاد کر لیتا، گویا وہ میرے دل میں گھر کر گئی ہیں، اور عرب اسلام قبول کرنے کے بارے میں فتح مکہ کے منتظر تھے، وہ کہتے تھے: اسے اور اس کی قوم کو (اس کے حال پر) چھوڑ دو، اگر وہ ان پر غالب آ گیا تو وہ سچا نبی ہے، جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی، اور میرے والد نے بھی اسلام قبول کرنے میں اپنی قوم سے جلدی کی، جب وہ واپس پہنچے تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں سچے نبی کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں، انہوں نے فرمایا ہے: ''یہ نماز اس وقت پڑھو اور یہ نماز اس وقت پڑھو، تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہہ دے اور تم میں سے زیادہ قرآن پڑھنے والا تمہاری امامت کرائے۔'' انہوں نے جائزہ لیا تو مجھ سے زیادہ قرآن جاننے والا کوئی نہیں تھا، کیونکہ میں قافلوں سے سن کر قرآن کا علم حاصل کر چکا تھا، انہوں نے مجھے اپنا امام بنا لیا، میں اس وقت چھ یا سات برس کا تھا، میرے اوپر ایک چادر ہی تھی، جب میں سجدہ کرتا تو وہ سکڑ جاتی، (اور میرا ستر کھل جاتا، یہ دیکھ کر) قبیلے کی ایک عورت نے کہا: تم اپنے امام کا سرین ہم سے کیوں نہیں چھپاتے ہو؟ انہوں نے (کپڑا) خریدا اور میرے لیے قمیض بنائی، میں جتنا اس قمیض سے خوش ہوا اتنا کسی اور چیز سے خوش نہیں ہوا۔

۱۱۲۷: وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَّوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالْأَسَدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۱۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب اول مہاجرین مدینہ تشریف لائے تو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم ان کی امامت کرایا کرتے تھے جبکہ عمر اور ابوسلمہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہما ان میں موجود تھے۔

۱۱۲۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوْسِهِمْ شِبْرًا: رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۱۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ہیں، جن کی نمازیں ان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتیں: وہ امام جس کے مقتدی اس سے ناراض ہوں، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور باہم قطع تعلق کر لینے والے دو بھائی۔''

---

❶ رواه البخاري (٦٩٢)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٩٧١) [ولبعض الحديث شاهد تقدم: ١١٢٢] ☆ عبيدة بن الأسود مدلس وعنعن۔

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

امام کی ذمہ داری کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۱۲۹: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ إِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَّلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِّنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۲۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی بہت ہلکی اور بہت کامل نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی، جب آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس اندیشے کے پیش نظر کہ اس کی والدہ کسی آزمائش سے دوچار ہو جائے گی، نماز ہلکی کر دیا کرتے تھے۔

۱۱۳۰: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَآئِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۱۳۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں لمبی نماز پڑھنے کے ارادے سے نماز شروع کرتا ہوں، لیکن پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں، اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی والدہ غمگین ہوتی ہے۔“

۱۱۳۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [3]

۱۱۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ تخفیف کرے، کیونکہ ان میں بیمار، ضعیف اور بوڑھے ہوتے ہیں، اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو پھر جس قدر چاہے لمبی پڑھے۔“

۱۱۳۲: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ، فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (٧٠٨) و مسلم (١٩٠/ ٤٦٩)۔

[2] رواه البخاري (٧٠٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٣) و مسلم (١٨٣/ ٤٦٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٢) و مسلم (١٨٢/ ٤٦٦)۔

۱۱۳۲: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابومسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! میں فلاں شخص کی وجہ سے نماز فجر دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے، چنانچہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ نصیحت کرتے وقت اس دن سے زیادہ ناراض کبھی نہیں دیکھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تم میں کچھ نفرت دلانے والے بھی ہیں، پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ اختصار سے کام لے کیونکہ ان میں ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔''

۱۱۳۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَیْهِمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. [1]

۱۱۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (امام) تمہیں نماز پڑھائیں گے، چنانچہ اگر انہوں نے درست پڑھائی تو تمہارے لیے اجر ہے، اور اگر انہوں نے غلطی کی تو تمہارے لیے اجر ہے اور ان پر گناہ ہے۔''

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۳۴: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخِرُ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2] وَ فِیْ رِوَایَةٍ لَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ: ((اُمَّ قَوْمَكَ)). قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا قَالَ: اُدْنُهُ فَاَجْلَسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِیْ صَدْرِیْ بَیْنَ ثَدْیَیَّ ثُمَّ قَالَ: ((تَحَوَّلْ)) فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَیْنَ كَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ: ((اُمَّ قَوْمَكَ، فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْیُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِیْهِمُ الْكَبِیْرَ، وَاِنَّ فِیْهِمُ الْمَرِیْضَ وَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ، وَاِنَّ فِیْهِمْ ذَالْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْیُصَلِّ كَیْفَ شَاءَ)).

۱۱۳۴: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھے آخری وصیت یہ تھی: ''جب تم لوگوں کی امامت کراؤ تو انہیں ہلکی نماز پڑھاؤ۔'' مسلم۔

انہی سے مروی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اپنے دل میں کچھ وسوسہ پاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ۔'' آپ نے مجھے اپنے

---

[1] رواه البخاري (٦٩٤)۔

[2] رواه مسلم (١٨٧/ ٤٦٨) و الرواية الثانية لمسلم (١٨٦/ ٤٦٨)۔

سامنے بٹھا لیا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری چھاتی پر رکھ دیا، پھر فرمایا: ''پہلو بدلو۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان میری پشت پر رکھا، پھر فرمایا: ''اپنی قوم کی امامت کراؤ، جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ ان میں بوڑھے ہوتے ہیں، ان میں مریض ہوتے ہیں، ان میں ضعیف ہوتے ہیں، اور ان میں کوئی حاجت مند ہوتے ہیں، جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے تو پھر جیسے چاہے پڑھے۔''

١١٣٥ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

١١٣٥: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہمیں ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیا کرتے تھے، جبکہ آپ سورۃ الصافات سے ہماری امامت کرایا کرتے تھے۔

[1] **إسناده حسن** ، رواه النسائي (٢/ ٩٥ ح ٨٢٧) [و صححه ابن خزيمة (١٦٠٦) و ابن حبان (الموارد : ٤٧٠ والإحسان: ١٨١٤)]۔

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

مقتدی کے لیے امام کی متابعت اور مسبوق کے حکم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۱۱۳۶: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۳۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، جب آپ "سمع الله لمن حمده" فرماتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی کمر نہ جھکاتا حتی کہ نبی ﷺ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے۔

۱۱۳۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۱۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے ہوئے فرمایا: "لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم رکوع و سجود، قیام اور نماز سے فارغ ہونے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو، کیونکہ میں اپنے آگے اور پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔"

۱۱۳۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ: وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَاِذَا قَالَ: وَلَا الضَّآلِّيْنَ)). [3]

۱۱۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "امام سے سبقت نہ کرو، جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو، جب وہ ﴿ولا الضالين﴾ کہے تو تم آمین کہو، جب رکوع کرے تو رکوع کرو، جب "سمع الله لمن حمده" کہے تو تم "ربنا لك الحمد" کہو۔" بخاری، مسلم۔ لیکن امام بخاری نے: "اور جب ﴿ولا الضالين﴾ کہے۔" کا ذکر نہیں کیا۔

۱۱۳۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨١١) و مسلم (١٩٧/ ٤٧٤)۔

[2] رواه مسلم (١١٢/ ٤٢٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٩٦ مختصرًا) و مسلم (٨٧/ ٤١٥)۔

الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ)) قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: ((اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا)) هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذَالِكَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلَى ((اَجْمَعُوْنَ)) وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا)). ❶

۱۱۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے تو آپ اس سے گر گئے، جس سے آپ کی دائیں جانب خراشیں آ گئیں، تو آپ ﷺ نے کوئی ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی، تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے فرمایا: ''امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ، جب وہ ((سمع اللّٰہ لمن حمدہ)) کہے تو تم ((ربنا لك الحمد)) کہو، اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔'' حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں آپ ﷺ کا یہ فرمان، آپ کے مرض قدیم کے وقت کا ہے، پھر اس کے بعد نبی ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تو صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، آپ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا، اور نبی ﷺ کا آخری فعل بطور حجت لیا جاتا ہے، یہ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں، اور امام مسلم نے ((اجمعون)) تک اتفاق کیا ہے، اور ایک روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ''اس سے اختلاف نہ کرو، اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔''

۱۱۴۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ. ❷

۱۱۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرنے آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان ایام میں نماز پڑھائی، پھر نبی ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ کو دو آدمیوں کے سہارے لایا گیا اس حال میں آپ کے پاؤں زمین پر لگ رہے تھے، حتیٰ کہ آپ مسجد میں

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٩) و مسلم (٧٧/ ٤١١) ☆ الحميدي هذا هو عبد الله بن الزبير: شيخ البخاري وفى القول بنسخ هذا الحديث نظر لأن الجمع ممكن۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٧) و مسلم (٩٠/ ٤١٨)۔

داخل ہوئے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آمد محسوس کی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹیں، آپ تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر، ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے جبکہ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کر رہے تھے۔ بخاری، مسلم، ان دونوں کی ایک روایت میں ہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سناتے تھے۔

١١٤١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھا لیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ کہیں اس کے سر کو گدھے کا سر نہ بنا دے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١١٤٢: عَنْ عَلِیٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الصَّلَاةَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. [2]

۱۱۴۲: علی اور معاذ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے تو وہ جس حال میں امام کو پائے تو وہ بھی اسی حالت میں ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔'' ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١١٤٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلَاةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدہ کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو، اور اسے کچھ بھی شمار نہ کرو، جس نے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔''

١١٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِكُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۱۱۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر چالیس روز تکبیر اولیٰ کے ساتھ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩١) و مسلم (١١٤/ ٤٢٧)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٩١) ☆ الحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وللحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود (٥٠٦) وغيره۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٨٩٣) ☆ فيه يحيى بن أبي سليمان: ضعفه البخاري و الجمهور و له شاهد ضعيف فى السلسلة الصحيحة للألباني (١١٨٨)۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤١) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس و عنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٣/ ١٥٥) و بحشل الواسطي في تاريخ واسط (ص٦٥۔٦٦) وغيرهما۔

باجماعت نماز پڑھتا ہے، اس کے لیے دو چیزوں: جہنم اور نفاق سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔"

١١٤٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۱۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کے لیے جائے لیکن وہ لوگوں کو پائے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہوں تو اللہ اسے باجماعت نماز پڑھنے والوں کی مثل اجر عطا فرما دیتا ہے، اور اس سے ان کے اجر میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔"

١١٤٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَلَا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلٰی هٰذَا فَیُصَلِّیْ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰی مَعَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۱۴۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، آپ نے فرمایا: "کیا کوئی شخص اس پر صدقہ کرے گا کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھے؟" ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے اس کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١١٤٧: عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: بَلٰی! ثَقُلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَصَلَّی النَّاسُ؟)) فَقُلْنَا: لَا، یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ: ((ضَعُوْا لِیْ مَآءً فِی الْمِخْضَبِ)) قَالَتْ: فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: ((اَصَلَّی النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ضَعُوْا لِیْ مَآءً فِی الْمِخْضَبِ)) قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: ((اَصَلَّی النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((ضَعُوْا لِیْ مَآءً فِی الْمِخْضَبِ)) فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: ((اَصَلَّی النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لَا، هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُوْنَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ بِاَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ- وَكَانَ رَجُلًا رَقِیْقًا- یَاعُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰی اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ خِفَّةً وَّخَرَجَ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٥٦٤) والنسائي (٢/ ١١١ ح ٨٥٦) [وصححه الحاكم (١/ ٢٠٨، ٢٠٩) ووافقه الذهبي وله شاهد]۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٠ وقال: حديث حسن۔) و أبو داود (٥٧٤) [وصححه ابن خزيمة (١٦٣٢) و ابن حبان (٤٣٦، ٤٣٨) والحاكم (١/ ٢٠٩) ووافقه الذهبي] ☆ هذا الحديث دليل صريح على مشروعية تعدد الجماعات فى المسجد برضا الإمام و أهل المسجد، وتؤيده أدلة أخرى و لم يثبت خلافه والحمد لله۔

وَاَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ قَالَ: ((اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ)) فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ: اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ بِهٖ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۴۷: عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور عرض کیا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے مرض کے متعلق مجھے کچھ بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے پوچھا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! وہ تو آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی ڈالو۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے پانی ڈال دیا تو آپ نے غسل فرمایا، آپ نے اٹھنے کا قصد کیا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نہیں، وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے ٹب میں پانی ڈالو۔'' آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا، پھر اٹھنے کا قصد کیا تو آپ پر غشی طاری ہو گئی، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا: ''کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! اور لوگ مسجد میں کھڑے نماز عشاء کے لیے نبی ﷺ کے منتظر تھے، نبی ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، قاصد ان کے پاس آیا اور اس نے کہا، رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم فرما رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، جو کہ رقیق القلب تھے، فرمایا: عمر! آپ نماز پڑھائیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان ایام میں نماز پڑھائی، پھر نبی ﷺ نے اپنی طبیعت میں بہتری محسوس کی تو آپ دو آدمیوں، ان میں سے ایک عباس رضی اللہ عنہ تھے، کے سہارے نماز ظہر کے لیے تشریف لائے جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، لیکن نبی ﷺ نے انہیں پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔'' انہوں نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا، اور نبی ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔

عبیداللہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، تو میں نے انہیں کہا: کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان کروں جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے مرض کے متعلق مجھے بیان کی ہے، انہوں نے فرمایا: بیان کرو، میں نے ان سے مروی حدیث انہیں بیان کی تو انہوں نے اس حدیث میں سے کسی چیز کا انکار نہ کیا، البتہ انہوں نے یہ پوچھا: کیا انہوں نے عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرے آدمی کے نام کے بارے میں تمہیں بتایا تھا؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

١١٤٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٧) و مسلم (٩٠/ ٤١٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١١ ح ١٧) ☆ السند منقطع لأنه من البلاغات و لقوله: "و من فاتته ... خير كثير" شواهد عند البخاري و مسلم وغيرهما فهو صحيح۔

۱۱۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس نے رکوع پالیا تو اس نے رکعت پالی، اور جسے سورۂ فاتحہ نہ ملی تو وہ خیر کثیر سے محروم ہو گیا۔

۱۱۴۹: وَعَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: اَلَّذِیْ یَرْفَعُ رَأْسَهُ وَیَخْفِضُهُ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِیَتُهُ بِیَدِ الشَّیْطَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۱۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اور اس سے پہلے جھکا دیتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔''

[1] **سنده ضعيف** ، رواه مالك (۱/ ۹۲ ح ۲۰۵) [وانظر مسند الحميدي بتحقيقي (۹۹۵)] ☆ مليح بن عبدالله السعدي مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده۔

بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَرَّتَيْنِ

دومرتبہ نماز پڑھنے والے آدمی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١١٥٠: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۵۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر وہ اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

١١٥١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهٗ نَافِلَةٌ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [2]

۱۱۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں نماز عشاء پڑھاتے، اور یہ (بعد والی نماز) ان کے لیے نفل ہوتی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١١٥٢: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَجَّتَهٗ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ: ((**عَلَيَّ بِهِمَا**)) فَجِيْءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ: ((**مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا ؟**)) فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ: ((**فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٠) و مسلم (١٨١/ ٤٦٥)۔

[2] **صحيح**، رواه الدارقطني (١/ ٢٧٤ ح ١٠٦٢ ، ١٠٦٣) والبيهقي (٣/ ٨٦) والشافعي في مسنده (ص ٥٧ ح٢٣٧)۔

[3] **إسناده صحيح** ، رواه الترمذي (٢١٩ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٥٧٥) والنسائي (٢/ ١١٢ ، ١١٣ ح٨٥٩) [وصححه ابن خزيمة (١٢٧٩) و ابن حبان (٤٣٤ ، ٤٣٥)]۔

۱۱۵۲: یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا، میں نے نماز فجر آپ کے ساتھ مسجد خیف میں ادا کی، جب آپ نماز پڑھ چکے اور پیچھے مڑے تو وہاں آخر پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انہیں میرے پاس لاؤ۔“ انہیں لایا گیا تو وہ گھبراہٹ سے کانپ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے نہ کیا کرو، جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکو اور پھر تمہیں مسجد میں جماعت مل جائے تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو، کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل ہوگی۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۱۵۳: عَنْ بُسْرِبْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰی وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟)) فَقَالَ: بَلٰی! یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلٰكِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَکُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۱۵۳: بسر بن محجن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی مجلس میں موجود تھے، اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھ کر واپس تشریف لے آئے جبکہ محجن اپنی جگہ پر ہی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ”تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی، کیا تم مسلمان نہیں ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور مسلمان ہوں، لیکن میں اپنے گھر نماز پڑھ چکا تھا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”جب تم نماز پڑھنے کے بعد مسجد میں آؤ، اور نماز ہو رہی ہو تو تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھو خواہ تم نماز پڑھ ہی چکے ہو۔“

۱۱۵۴: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسَدِ بْنِ خُزَیْمَةَ اَنَّهٗ سَأَلَ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: یُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ یَأْتِی الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ فَاُصَلِّیْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا مِنْ ذَالِكَ فَقَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ: سَأَلْنَا عَنْ ذَالِكَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۱۵۴: اسد بن خزیمہ کے قبیلے کے ایک شخص سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا، ہم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور نماز ہو رہی ہو تو کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھوں؟ اس پر میرا دل

[1] **إسناده حسن**، رواه مالك (۱/ ۱۳۲ ح ۲۹٤) والنسائي (۲/ ۱۱۲ ح ۸۵۸) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ۲۳۹۸) والحاكم (۱/ ۲٤٤)]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۱/ ۱۳۳ ح ۲۹۷) و أبو داود (۵۷۸) ☆ رجل من أسد بن خزيمة: لم أعرفه۔

مطمئن نہیں ہوتا، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے جماعت کا ثواب ہے۔''

١١٥٥: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَآنِيْ جَالِسًا فَقَالَ: ((**اَلَمْ تُسْلِمْ ؟ يَا يَزِيْدُ !**)) قُلْتُ: بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ: ((**وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلَاتِهِمْ ؟**)) قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِيْ اَحْسَبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ: ((**اِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهِ مَكْتُوْبَةٌ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

١١٥٥: یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں بیٹھ گیا اوران کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے مجھے بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا: ''یزید! کیا تم مسلمان نہیں؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! میں تو مسلمان ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟'' انہوں نے عرض کیا، میں نے سمجھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہوں گے لہٰذا میں نے گھر میں پڑھ لی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ اور لوگوں کو پاؤ تو پھر تم ان کے ساتھ نماز پڑھو اور اگر تم پڑھ چکے ہو تو پھر وہ تمہارے لیے نفل ہوگی اور یہ فرض۔''

١١٥٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ فَقَالَ: اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهُ قَالَ لَهُ: نَعَمْ، قَالَ الرَّجُلُ: اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلَاتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذَالِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذَالِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

١١٥٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ان سے دریافت کیا اس نے کہا: میں گھر میں نماز پڑھ لوں اور پھر مسجد میں باجماعت نماز پالوں تو پھر کیا میں جماعت کے ساتھ شریک ہو جاؤں؟ انہوں نے اسے بتایا، ہاں، اس آدمی نے کہا: میں ان میں سے کس کو اپنی (فرض) نماز قرار دوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تجھے اس کا اختیار ہے؟ اس کا اختیار تو اللہ عزوجل کو حاصل ہے کہ وہ ان میں سے جسے چاہے (فرض) بنائے۔

١١٥٧: وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ: اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَا تُصَلُّوْا صَلَاةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❸

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٧٧) ☆ نوح بن صعصعة : مجهول الحال ، لم يوثقه غير ابن حبان۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٣٣ ح ٢٩٥)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ١٩) و أبو داود (٥٧٩) والنسائي (٢/ ١١٤ ح ٨٦١) [وصححه ابن خزيمة (١٦٤١) وابن حبان (٤٣٢)]۔

۱۱۵۷: میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بیان کرتے ہیں، ہم مقام بلاط پر ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے ابن عمر سے پوچھا: کیا آپ ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا: میں پڑھ چکا ہوں، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک نماز کو ایک ہی دن میں دو مرتبہ نہ پڑھو۔''

۱۱۵۸: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۱۱۵۸: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو شخص نماز مغرب یا نماز فجر پڑھ لے، پھر وہ انہیں امام کے ساتھ پا لے تو وہ انہیں دوبارہ نہ پڑھے۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (۱/ ۱۳۳ ح ۲۹۸)۔

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنتوں اور ان کی فضیلت کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

۱۱۵۹: عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۱۵۹: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دن اور رات میں (فرض نماز کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے: ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں۔“ ترمذی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو مسلمان آدمی ہر روز فرائض کے علاوہ اللہ کی رضا کی خاطر بارہ رکعتیں نفل ادا کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے، یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔“

۱۱۶۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۱۶۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اور دو اس کے بعد، مغرب کے بعد دو رکعتیں آپ کے گھر پڑھیں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد آپ کے گھر میں پڑھیں، اور انہوں نے بیان کیا، حفصہ رضی اللہ عنہا (جو کہ آپ کی بہن تھیں) نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ فجر طلوع ہو جانے پر ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۶۱: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ. [3]

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٤١٥ وقال: حسن صحيح)۔ و مسلم (١٠٣/ ٧٢٨) ☆ مؤمل بن إسماعيل: حسن الحديث كما حققته في جزء خاص و لم يثبت فيه الجرح المنسوب إلى البخاري والحمد لله۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١١٨٠، ١١٨١) و مسلم (١٠٤/ ٧٢٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٩٣٧) و مسلم (٤٠٧/ ٧٢٩)۔

مُتَّفقٌ عَلَیْهِ

۱۱۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر تشریف لے جا کر صرف دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

١١٦٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَّكَانَ اِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَ سَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَاقَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ: ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ [1]

۱۱۶۲: عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں میرے گھر میں پڑھتے، پھر نماز پڑھانے تشریف لے جاتے، پھر آ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر آپ نماز مغرب پڑھاتے، پھر گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر نماز عشاء پڑھاتے اور میرے گھر تشریف لا کر دو رکعتیں پڑھتے، آپ وتر سمیت نو رکعت نماز تہجد پڑھا کرتے تھے، آپ رات دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے، جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب آپ بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے، اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے۔ مسلم، اور امام ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھانے کے لیے تشریف لے جاتے۔

١١٦٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۱۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے فجر کی دو رکعتوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔

١١٦٤: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۱۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، سے بہتر ہیں۔''

١١٦٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ)) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: ((لِمَنْ شَآءَ)) كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۱۶۵: عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو، نماز مغرب سے

---

[1] رواه مسلم (١٠٥/ ٧٣٠) و أبو داود (١٢٥١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١١٦٩) و مسلم (٩٤/ ٧٢٤)۔

[3] رواه مسلم (٩٦/ ٧٢٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١١٨٣) و مسلم (٣٠٤ / ٨٣٨)۔

پہلے دو رکعتیں پڑھو۔'' تیسری مرتبہ اس اندیشے کے پیش نظر کہ لوگ اسے سنت نہ بنا لیں، فرمایا: ''جو کوئی چاہے (پڑھے)۔''

١١٦٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مِنكُمْ مُّصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ اُخْرٰى لَهُ قَالَ: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا)). [1]

۱۱۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہیے تو وہ چار رکعت پڑھے۔'' مسلم اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو وہ اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١١٦٧: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۱۶۷: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور اس کے بعد چار رکعتوں پر دوام اختیار کرتا ہے تو اللہ اسے جہنم پر حرام قرار دے دیتا ہے۔''

١١٦٨: وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَآءِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۱۶۸: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ظہر سے پہلے چار رکعتوں کے لیے، جن میں سلام نہ پھیرا گیا ہو، آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

١١٦٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ قَالَ: ((اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِیْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۱۶۹: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ زوال آفتاب کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ گھڑی ہے جب آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی عمل صالح اوپر جائے۔''

١١٧٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا)). [5]

---

[1] رواه مسلم (٦٩/ ٨٨١)۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٢٦ ح ٢٧٣٠٨) والترمذي (٤٢٧ وقال: حسن غريب)۔ وأبو داود (١٢٦٩) والنسائي (٣/ ٢٦٥ ح ١٨١٥) وابن ماجه (١١٦٠)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٢٧٠) و ابن ماجه (١١٥٧) ☆ عبيدة بن معتب: ضعيف كما قال أبو داود وغيره و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٤٧٨ وقال: حسن غريب.) [و النسائي فى الكبرى: ٣٣١]۔

[5] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ١١٧ ح ٥٩٨٠) والترمذي (٤٣٠ وقال: حسن غريب.) [وأبو داود (١٢٧١) وصححه ابن خزيمة (١١٩٣) و ابن حبان (٦١٦)]۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ

۱۱۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ، عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے والے شخص پر رحم فرمائے۔''

۱۱۷۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۱۷۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقرب فرشتوں، اور ان کی اتباع کرنے والے مسلمانوں اور مومنوں پر سلام بھیج کر فرق کیا کرتے تھے۔

۱۱۷۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۱۷۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۷۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ: هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهُ جِدًّا. [3]

۱۱۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور وہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔'' ترمذی، انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف عمر بن ابی خثعم سے مروی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں، جبکہ میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو فرماتے ہوئے سنا: وہ منکر حدیث ہے، اور انہوں نے اسے بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۱۷۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۱۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔''

۱۱۷۵: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۱۱۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عشاء پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو آپ چار یا چھ رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے۔

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٤٢٩ وقال: حسن)۔ [وابن ماجه (١١٦١)]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٢٧٢)۔ [3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٤٣٥) [وابن ماجه (١١٦٧، ١٣٧٤)] و عمر بن أبي خثعم: منكر الحديث]۔ [4] **إسناده موضوع**، رواه الترمذي (٤٣٥) معلقًا وأشار إلى ضعفه ۔[وابن ماجه (١٣٧٣)] ☆ فيه يعقوب بن الوليد: وكان من الكذابين الكبار۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٣٠٣) ☆ فيه مقاتل بن بشير: مجهول الحال وثقه ابن حبان وحده۔

١١٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿ إِدْبَارَ النُّجُوْمِ﴾ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ﴿ أَدْبَارَ السُّجُوْدِ﴾ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

١١٧٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ستاروں کے ڈوبنے کے بعد سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور سجدوں کے بعد سے مغرب کے بعد دو رکعتیں ہیں۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

١١٧٧: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلَاةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللهَ تِلْكَ السَّاعَةَ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❷

١١٧٧: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''زوال آفتاب کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتوں کا ثواب نماز تہجد کی چار رکعتوں کے ثواب کے برابر ہے، اس وقت ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان کے سائے دائیں سے اور بائیں سے لوٹتے رہتے ہیں، اللہ کے سامنے جھکتے اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔''

١١٧٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ عِنْدِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ: وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ! مَاتَرَكَهُمَا حَتّٰى يَلْقَى اللهَ. ❸

١١٧٨: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں میرے ہاں کبھی ترک نہیں کیں۔ بخاری۔ مسلم، اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی! آپ نے زندگی بھر یہ دو رکعتیں نہیں چھوڑیں۔

١١٧٩: وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، فَقُلْتُ لَهٗ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْهِمَا قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

١١٧٩: مختار بن فلفل رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارا کرتے تھے، اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں غروب

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٧٥ وقال: غريب) ☆ فيه رشدين بن كريب: ضعيف۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٢٨ وقال: غريب لا نعرفه إلا من حديث علي بن عاصم.) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٠٧٣) ☆ علي بن عاصم و يحيى البكاء ضعيفان ۔ ❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٩١، ٥٩٠) ومسلم (٢٩٩/ ٨٣٥)۔ ❹ رواه مسلم (٣٠٢/ ٨٣٦)۔

آفتاب کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے، راوی کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ انہیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ہمیں انہیں پڑھتے دیکھا کرتے تھے لیکن آپ نے ہمیں حکم فرمایا نہ منع فرمایا۔

١١٨٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِبْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ میں تھے، جب مؤذن نماز مغرب کے لیے اذان کہتا تو صحابہ ستونوں کی طرف دوڑتے اور دو رکعتیں پڑھتے، حتیٰ کہ کوئی اجنبی شخص مسجد میں آتا تو وہ ان رکعتوں کو پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر سمجھتا کہ نماز ہو چکی ہے۔

١١٨١: وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ: اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَّرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ: اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ؟ قَالَ: الشُّغْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۱۸۱: مرثد بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عقبہ جہنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے کہا: کیا بنو تمیم کے متعلق میں تمہیں تعجب انگیز بات نہ بتاؤں کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں؛ تو عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم بھی رسول اللہ ﷺ کے دور میں ان پر عمل پیرا تھے، میں نے کہا: اب تمہیں کون سی چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: مشغولیت۔

١١٨٢: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ: ((هٰذِهٖ صَلَاةُ الْبُيُوْتِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يُصَلُّوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ)). [3]

۱۱۸۲: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بنو عبدالاشہل قبیلے کی مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے وہاں نماز مغرب ادا کی، جب وہ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے اس کے بعد انہیں نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''یہ گھروں (میں پڑھی جانے) والی نماز ہے۔'' ابوداود، ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے: لوگ کھڑے ہو کر نفل پڑھنے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم یہ نماز گھروں میں پڑھا کرو۔''

١١٨٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۱۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد دو رکعتوں میں قراءت لمبی کیا کرتے تھے حتیٰ کہ نمازی

---

[1] رواه مسلم (٣٠٣ / ٨٣٧)۔ [2] رواه البخاري (١١٨٤)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٠٠) و الترمذي (٦٠٤ وقال: غريب.) والنسائي (٣/ ١٩٨، ١٩٩ح ١٦٠١) [وابن خزيمة: ١٢٠١] ☆ إسحاق بن كعب بن عجرة: حسن الحديث على الراجح۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (١٣٠١) ☆ جعفر بن أبي المغيرة عن سعيد بن جبير: حسن له الترمذي۔

چلے جاتے۔

۱۱۸۴: وَعَنْ مَكْحُولٍ يَبْلُغُ بِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلَاتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ)) مُرْسَلًا۔ [1]

۱۱۸۴: مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتا ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''چار رکعتیں پڑھتا ہے، تو اس کی نماز علیین میں بلند کی جاتی ہے۔'' یہ روایت مرسل ہے۔

۱۱۸۵: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ نَحْوَهٗ وَزَادَ: فَكَانَ يَقُوْلُ: ((عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ)) رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ [2]

۱۱۸۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے، انہوں نے اضافہ نقل کیا ہے: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں جلدی کیا کرو، کیونکہ وہ فرض نماز کے ساتھ بلند کی جاتی ہیں۔'' یہ دونوں روایتیں رزین نے روایت کی ہیں، بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی زائد الفاظ شعب الایمان میں اسی طرح روایت کیے ہیں۔

۱۱۸۶: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ عَطَاءٍ قَالَ: اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ يَسْئَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِذَالِكَ اَنْ لَّا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۱۸۶: عمرو بن عطا رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کہ نافع بن جبیر نے انہیں سائب کے پاس بھیجا تاکہ وہ ان سے اس چیز کے متعلق پوچھے جو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دوران نماز دیکھی، سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورہ (حکام کے لیے خاص کمرہ) میں نماز جمعہ ادا کی، جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی اسی جگہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، جب وہ اپنے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے میری طرف پیغام بھیجتے ہوئے فرمایا: آیندہ ایسے نہ کرنا، تم نے ایسے کیوں کیا؟ جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو پھر تم کلام کر لینے یا وہاں سے چلے جانے تک کوئی نماز نہ پڑھو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ ہم (فرض) نماز کے ساتھ کوئی نفل نہ ملائیں حتیٰ کہ ہم بات چیت کر لیں یا وہاں سے کہیں اور چلے جائیں۔

۱۱۸۷: وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما صَلّٰى بَعْدَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) وانظر الترغيب والترهيب للمنذري (١/ ٤٠٥) [وقيام الليل للمروزي ص٦٩] ☆ السند منقطع ـ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه رزين (لم أجده) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٠٦٨) [والمروزي في قيام الليل (ص٦٩) وقال: هذا حديث ليس بثابت۔] ☆ زيد العمي: ضعيف وشيخ بقية: مجهول، وطريق البيهقي فيه عبد الرحيم بن زيد العمي كذاب ـ [3] رواه مسلم (٧٣/ ٨٨٣)۔

الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَالِكَ اَرْبَعًا. ❶

۱۱۸۷: عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں نماز جمعہ ادا فرماتے تو تھوڑا سا آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر آگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے اور جب مدینہ میں ہوتے تو جمعہ پڑھ کر اپنے گھر تشریف لے جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور مسجد میں نہ پڑھتے، جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد، اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے: انہوں نے بیان کیا، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں۔

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١١٣٠) والترمذي (٥٢٢ وقال: حسن صحيح.) [وصححه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٤٣٠)]۔

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۱۱۸۸: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَالِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۱۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نماز عشاء سے فارغ ہو کر طلوع فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے، آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے، اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے، آپ اس میں اتنا لمبا سجدہ فرماتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے کوئی شخص پچاس آیات کی تلاوت کر لیتا، جب مؤذن نماز فجر کی اذان سے فارغ ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی تو آپ ہلکی سی دو رکعتیں پڑھتے اور پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر خدمت ہو کر اقامت کے لیے درخواست کرتا تو آپ ﷺ (نماز پڑھانے کے لیے) تشریف لے جاتے۔

۱۱۸۹: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اگر میں بیدار ہوتی تو آپ مجھ سے بات وغیرہ کر لیتے ورنہ لیٹ جاتے۔

۱۱۹۰: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۱۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔

۱۱۹۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٩٤) و مسلم (١٢٢ / ٧٣٦)۔

[2] رواه مسلم (١٢٣ / ٧٤٣) والبخاري (١١٦١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٦، ١١٦٠) [مسلم: ١٢٢ / ٧٣٦]۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو وتر اور فجر کی دو رکعتوں سمیت تیرہ رکعت نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۹۲: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۱۹۲: مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ سات، نو اور گیارہ رکعت تھی۔

۱۱۹۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لیے رات کو کھڑے ہوتے تو آپ دو ہلکی رکعتوں سے اپنی نماز کا افتتاح کیا کرتے تھے۔

۱۱۹۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۱۱۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی رات کو قیام کرے تو دو ہلکی رکعتوں سے آغاز کرے۔“

۱۱۹۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَرَاَ: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءً حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَآئِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا)) وَزَادَ بَعْضُهُمْ: ((وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا)) وَذَكَرَ: ((وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: ((وَاجْعَلْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا))

---

❶ رواه مسلم (١٢٨/ ٧٣٨) والبخاري (١١٤٠)۔

❷ رواه البخاري (١١٣٩)۔

❸ رواه مسلم (١٩٧/ ٧٦٧)۔

❹ رواه مسلم (١٩٨/ ٧٦٨)۔

وَفِي أُخْرٰى لِمُسْلِمٍ: ((اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْرًا)). [1]

۱۱۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک رات بسر کی، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ دیر بات چیت کی اور پھر سو گئے، جب آخری تہائی رات یا کچھ رات باقی رہ گئی تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے، اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک زمین و آسمان کی تخلیق میں اور شب و روز کے آنے جانے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔'' حتیٰ کہ آپ نے سورت مکمل فرمائی، پھر آپ مشکیزے کی طرف گئے، پھر اس کا منہ کھول کر ٹب میں پانی لیا اور افراط و تفریط کے بغیر خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں بھی کھڑا ہوا اور وضو کر کے آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے کان سے پکڑ کر گھما کر اپنے دائیں جانب کر لیا، آپ نے تیرہ رکعت نماز مکمل کی، پھر آپ لیٹ گئے، اور سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے بھرنے لگے، اور جب آپ سو جاتے تو خراٹے بھرتے، پھر بلال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دی، پس آپ نے اور وضو نہ کیا اور آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دل میں، میری آنکھوں میں، میرے کانوں میں، میرے دائیں، میرے بائیں، میرے اوپر، میرے نیچے، میرے آگے اور میرے پیچھے اور میرے لیے نور کر دے۔'' اور ان میں سے بعض نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''میری زبان میں نور کر دے۔'' اور یہ بھی ذکر کیا ہے: ''میرے پٹھے، گوشت، میرا خون، میرے بال اور میرا بدن نورانی بنا دے۔''

اور صحیحین کی روایت میں ہے: ''اور میرے نفس میں نور اور بہت ہی نور بخش۔'' اور ایک دوسری روایت میں جو مسلم میں ہے: ''اے اللہ! تو مجھے نور عطا فرما۔''

۱۱۹۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّاَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ......﴾ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذَالِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّاُ وَيَقْرَاُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۱۹۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سوئے، آپ بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں......'' آخر سورت تک۔ پھر آپ کھڑے ہوئے دو رکعتیں پڑھیں ان میں قیام اور رکوع و سجود لمبا کیا، پھر آپ آ کر سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے بھرنے لگے، پھر آپ نے تین مرتبہ ایسے کرتے ہوئے چھ رکعتیں پڑھیں، آپ ہر مرتبہ مسواک کرتے، وضو کرتے اور ان آیات کی تلاوت فرماتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین وتر پڑھے۔

۱۱۹۷: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣١٦) ومسلم (١٨١/ ٧٦٣) [والرواية الأولى ١٨٩/ ٧٦٣] ☆ الرواية الثانية عند مسلم (١٩١/ ٧٦٣)۔ [2] رواه مسلم (١٩١/ ٧٦٣)۔

رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذَالِكَ ثَلَاثُ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ هٰكَذَا فِىْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَاَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ اَبِىْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْأَصُوْلِ. ❶

۱۱۹۷: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں آج رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد ملاحظہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں بہت ہی لمبی پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی دو سے قدرے مختصر تھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم لمبی پڑھیں، پھر دو رکعتیں ان سے کم لمبی پڑھیں، پھر آپ نے وتر پڑھا، یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زید رضی اللہ عنہ کا یہ قول: ''آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور وہ پہلی دو سے قدرے مختصر تھیں۔'' چار مرتبہ ذکر کیا ہے، اور صحیح مسلم میں اور افراد مسلم میں کتاب الحمیدی اور موطا مالک، سنن ابی داود اور جامع الاصول میں اسی طرح مذکور ہے۔

۱۱۹۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ جَالِسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۱۱۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ اور بوجھل ہو گئے تو آپ زیادہ تر بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۱۹۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِىْ كَانَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِىْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ ﴿حٰمٓ الدُّخَانِ﴾ وَ ﴿عَمَّ يَتَسَآلُوْنَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۱۹۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تالیف کردہ (قرآن حکیم) کے مطابق کی شروع والی سورتوں میں سے بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ یہ دو سورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سے آخری دو سورتیں حٰم الدخان اور عم یتساءلون ہیں۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۱۲۰۰: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) ثَلَاثًا ((ذُوالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ: ((سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ)) ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهٖ يَقُوْلُ: ((لِرَبِّىَ الْحَمْدُ)) ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِهٖ: ((سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى)) ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْلِىْ رَبِّ اغْفِرْلِىْ)) فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَاَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِالْاَنْعَامَ شَكَّ

---

❶ رواه مسلم (١٩٥/ ٧٦٥) و مالك في الموطأ (١/ ١٢٢ ح ٢٦٥) و أبو داود (١٣٦٦) و ذكره ابن الأثير في جامع الأصول (٧/ ٥٢ ح ٤١٩٢)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (١١١٨) و مسلم (١١٧/ ٧٣٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٩٦) و مسلم (٢٧٥/ ٨٢٢)۔

شُعْبَةُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۲۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور پھر دعا پڑھی: ''وہ بادشاہت، قہر و غلبے اور کبریائی وعظمت والا ہے۔'' پھر آپ نے دعائے استفتاح پڑھی، اور پھر سورۂ بقرہ پڑھی، پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کا رکوع قیام کی طرح (طویل) تھا، آپ اپنے رکوع میں یہ دعا کیا کرتے تھے: ''پاک ہے میرا رب عظمت والا'' پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو آپ کا قیام رکوع کی طرح تھا، آپ وہاں یہ دعا کرتے تھے: ''میرے رب کے لیے ہر قسم کی حمد ہے۔'' پھر آپ نے سجدہ کیا، آپ کے سجود بھی آپ کے قیام کے برابر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجود میں یہ دعا کیا کرتے تھے، ''پاک ہے میرا رب بہت بلند۔'' پھر آپ نے سجود سے سر اٹھایا، آپ اپنے سجدوں کے درمیان اپنے سجود کے برابر ہی بیٹھتے تھے، اور یہ دعا کیا کرتے تھے: ''میرے رب! مجھے بخش دے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں پڑھیں اور آپ نے ان میں سورۃ البقرہ، آل عمران، النسا، المائدہ یا الانعام تلاوت فرمائیں۔ شعبہ کو المائدہ یا الانعام میں شک ہوا ہے۔

۱۲۰۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۲۰۱: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دس آیات کا اہتمام کرتا ہے وہ غافلین میں نہیں لکھا جاتا، جو سو آیات (کی تلاوت وحفظ اور عمل) کا اہتمام کرتا ہے تو وہ اطاعت گزاروں میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص ہزار آیات کا اہتمام کرتا ہے تو وہ ڈھیروں اجر و ثواب پانے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

۱۲۰۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۲۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہجد میں قراءت کرتے وقت کبھی اپنی آواز بلند کرتے اور کبھی پست کرتے تھے۔

۱۲۰۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهٗ مَنْ فِی الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِی الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۲۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر بلند آواز سے قراءت کرتے تھے کہ آپ گھر کے اندر قراءت کرتے تو صحن میں موجود شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سن سکتا تھا۔

۱۲۰۴: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّیْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ)) قَالَ: قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَقَالَ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ: ((مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٨٧٤) [وابن ماجه (٨٩٧) والنسائي (٢/ ١٩٩ ـ ٢٠٠ ح ١٠٧٠)].

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٩٨) [و صححه ابن خزيمة (١١٤٤) و ابن حبان (٦٦٢)].

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٢٨) [و صححه ابن خزيمة (١١٥٩) و ابن حبان (٦٥٧) و الحاكم (١/ ٣١٠) ووافقه الذهبي].

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٢٧) [والترمذي في الشمائل: ٣٢١].

رَافِعًا صَوْتَكَ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا اَبَابَكْرٍ! اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا)) وَقَالَ لِعُمَرَ: ((اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ [1]

۱۲۰۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات تشریف لائے تو دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پست آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب وہ دونوں نبی ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ''میں تمہارے پاس سے گزرا اور تم آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے جس سے سرگوشی کی اُس کو سنا دیا۔ (یعنی اللہ پاک کو) اور آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''میں تمہارے پاس سے گزرا تھا اور تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں سوئے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! تم اپنی آواز کچھ بلند کرو، اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز کچھ پست رکھو۔'' ابوداود، اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۰۵: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۲۰۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی آیت کی تلاوت کرتے ہوئے صبح کر دی۔ اور وہ آیت یہ تھی: ''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔''

۱۲۰۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۲۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صبح کی دو رکعتیں پڑھے تو وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۲۰۷: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَيُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: الدَّائِمُ قُلْتُ: فَاَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٢٩) و الترمذي (٤٤٧ وقال: غريب) [و صححه ابن خزيمة (١١٦١) وابن حبان (٦٥٦) والحاكم (١/ ١٣٠) على شرط مسلم ووافقه الذهبي]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٢/ ١٧٧ ح ١٠١١) و ابن ماجه (١٣٥٠) [و صححه الحاكم ١/ ٢٤١ ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٢٠ وقال: حسن صحيح غريب.) و أبو داود (١٢٦١ [وابن خزيمة: ١١٢٠]
☆ سليمان الأعمش مدلس و لم أجد تصريح سماعه وأخطأ من صحح هذا السند۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١١٣٢) و مسلم (١٣١/ ٧٤١)۔

۱۲۰۷: مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا تھا؟ انہوں نے فرمایا: جس پر دوام ہو۔ میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے کس وقت تہجد پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جب آپ مرغ کی آواز سنتے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاكُنَّا نَشَآءُ اَنْ نَّرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِى اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَآءُ اَنْ نَّرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِىُّ [1]

۱۲۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات تہجد پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو ہم آپ کو (اس حالت میں) دیکھ لیتے تھے، اور اگر ہم آپ کو سویا ہوا دیکھنا چاہتے تو ہم آپ کو (سویا ہوا) دیکھ لیتے تھے۔

۱۲۰۹: وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: وَاَنَا فِى سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ! لَا اَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلَاةَ الْعِشَآءِ وَهِىَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِى الْاُفُقِ فَقَالَ: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى ﴿اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِىْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَآءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ: قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ: قَدْنَامَ قَدْرَمَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّقَالَ: مِثْلَ مَا قَالَ: فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِىُّ [2]

۱۲۰۹: حُمید بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے بیان کیا، کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، اس دوران میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کے لیے آپ کو غور سے دیکھتا رہوں گا حتیٰ کہ میں آپ کا فعل دیکھ سکوں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھ لی تو آپ رات دیر تک سوئے رہے، پھر بیدار ہوئے تو افق پر نظر ڈال کر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''ہمارے پروردگار! تو نے یہ ناحق پیدا نہیں فرمایا۔'' حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک پہنچے: ''بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بستر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور وہاں سے مسواک نکالی، پھر کسی برتن سے پیالے میں پانی ڈالا اور مسواک کی، پھر نماز پڑھی حتیٰ کہ میں نے کہا: آپ جتنی دیر سوئے تھے اس قدر نماز پڑھی پھر آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ میں نے (دل میں) کہا: آپ نے جس قدر نماز پڑھی تھی اسی قدر سو گئے، پھر آپ بیدار ہوئے تو پہلی مرتبہ کی طرح عمل دہرایا، اور آپ نے وہی آیات تلاوت کیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر سے پہلے تین مرتبہ ایسے کیا۔

۱۲۱۰: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُمَلَّكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِىِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِىِّ ﷺ وَصَلَاتِهٖ فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتُهٗ كَانَ يُصَلِّىْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّىْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَاصَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٢١٣ ، ٢١٤ ح ١٦٢٨) [والبخاري: ١١٤١ ، ١٩٧٢ ، ١٩٧٣]۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٢١٣ ح ١٦٢٧)۔

نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۲۱۰: یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی قراءت اور نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم ان کی نماز کے متعلق پوچھ کر کیا کرو گے؟ آپ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی، اتنی دیر سو جاتے تھے، پھر جس قدر سوئے اسی قدر نماز پڑھتے، پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اسی قدر سو جاتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی، پھر انہوں نے آپ ﷺ کی قراءت کے متعلق بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کی قراءت کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٤٦٦) والترمذي (٢٩٣٢ وقال: حسن صحيح غريب.) والنسائي (٣/ ٢١٤ ح ١٦٣٠)۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے اذکار

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٢١١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٢١١: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہجد پڑھتے تو (اللہ اکبر کہنے کے بعد) یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے، زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے انہیں تو ہی قائم رکھنے والا ہے، ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اس کا تو ہی نور ہے، ہر قسم کی تعریف تیرے لیے ہے زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے اس کا تو ہی مالک ہے، ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، تیری بات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تمام انبیا علیہم السلام حق ہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) حق ہیں اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے سامنے جھک گیا، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر توکل کیا، تیری طرف رجوع کیا، میں نے تیری ہی توفیق سے جھگڑا کیا، میں نے تجھے ہی اپنا حاکم تصور کیا، پس تو میرے اگلے پچھلے، ظاہر و پوشیدہ اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ سارے گناہ معاف فرما دے، تو ہی ترقی اور تنزلی دینے والا ہے، صرف تو ہی معبود ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

١٢١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

١٢١٢: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ اپنی نماز کا افتتاح اس دعا سے کرتے

[1] متفق علیه ، رواه البخاري (١١٢٠) و مسلم (١٩٩/ ٧٦٩)۔

[2] رواه مسلم (٢٠٠ / ٧٧٠)۔

تھے: ''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! زمین و آسمان کو عدم سے وجود میں لانے والے حاضر و غائب کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں کا ان امور میں فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، ان اختلافی امور میں اپنی توفیق سے تو ہی میری راہنمائی فرما، بے شک تو ہی جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف راہنمائی فرماتا ہے۔''

١٢١٣: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ))اَوْ قَالَ: ((ثُمَّ دَعَا اسْتُجِيْبَ لَهُ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۲۱۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رات کو اٹھ کر یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اور ہر قسم کی حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے، حمد اللہ ہی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ممکن ہے، پھر وہ یہ کہے: میرے رب مجھے بخش دے۔'' یا فرمایا: ''پھر اس نے دعا کی تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول کی جاتی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٢١٤: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۲۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تو آپ یہ دعا پڑھتے: ((لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْـتَ...... اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ)) ''تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، اے اللہ! اپنی حمد کے ساتھ، میں اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما، جب تو نے مجھے ہدایت نصیب فرما دی تو اس کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کرنا، مجھے اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔''

١٢١٥: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

---

❶ رواه البخاري (١١٥٤)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٠٦١) [و صححه ابن حبان (٢٣٥٩) و الحاكم (١/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي]۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٤١ ح ٢٢٤٤٣) و أبو داود (٥٠٤٢) [وابن ماجه: ٣٨٨١]۔

۱۲۱۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان اللہ کا ذکر کرتے ہوئے باوضو سو جائے اور پھر وہ رات کے کسی وقت بیدار ہو کر اللہ سے کسی خیر و بھلائی کا سوال کرے تو اللہ وہی خیر اسے عطا فرما دیتا ہے۔“

۱۲۱٦: وَعَنْ شَرِيْقٍ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا فَسَاَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَّحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) عَشْرًا وَّقَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) عَشْرًا وَ ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) عَشْرًا وَّ هَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۲۱٦: شریق الہوزنی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہو کر ان سے دریافت کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیدار ہوتے تو آپ کس (ذکر) سے آغاز فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے ایسی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال کیا ہے جس کے متعلق تم سے پہلے کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کیا، جب آپ رات کو بیدار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ ((اللہ اکبر))، دس مرتبہ ”الحمدللہ“، دس مرتبہ ”سبحان اللہ وبحمدہ“، دس مرتبہ ”سبحان الملک القدوس“ دس مرتبہ ”استغفر اللہ“ اور دس مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھتے، پھر دس مرتبہ دعا فرماتے: ”اے اللہ میں دنیا اور روز قیامت کی سختیوں اور تکلیفوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ پھر آپ نماز (تہجد) شروع فرماتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۲۱۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)) ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا)) ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ((غَيْرُكَ)) ثُمَّ يَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ثَلَاثًا وَفِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ثُمَّ يَقْرَاُ. [2]

۱۲۱۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے اٹھتے تو اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے: ”پاک ہے تو اے اللہ! اپنی حمد کے ساتھ، بابرکت ہے نام تیرا، بلند ہے شان تیری اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ”اللہ بہت ہی بڑا ہے۔“ پھر فرماتے: ”میں اللہ سمیع و علیم کی پناہ کا طلب گار ہوں شیطان مردود سے، اس کے وسوسے، اس کے کبر اور اس کے جادو سے۔“

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٥٠٨٥) [و له شواهد]۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٢) و أبو داود (٧٧٥) والنسائي (٢/ ١٣٢ ح ٩٠٠) [وصححه ابن خزيمة (٤٦٧) وتقدم طرفه (٨١٦)]۔

ترمذی، ابوداود، نسائی اور ابوداوٗد نے ((غیرك)) کے بعد یہ اضافہ نقل کیا ہے، کہ آپ ﷺ تین مرتبہ فرماتے: ((لا الـٰه الا الله))، اور حدیث کے آخر میں ہے: پھر آپ ﷺ قراءت کرتے۔

۱۲۱۸: وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ)) الْهَوِيَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۱۲۱۸: ربیعہ بن کعب اسلمی ﷺ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے حجرے کے قریب رات بسر کیا کرتا تھا، جب آپ رات تہجد کے لیے اٹھتے تو میں آپ ﷺ کو دیر تک یہ پڑھتے ہوئے سنتا۔ ’’ پاک ہے تمام جہانوں کا رب۔‘‘ اور: ’’پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ۔‘‘ نسائی۔ ترمذی میں بھی اسی طرح ہے۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٢٠٩ ح ١٦١٩) والترمذي (٣٤١٦) [وأصله عند مسلم: ٢٢٦/ ٤٨٩]۔

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

رات کے قیام پر رغبت دلانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۲۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، وہ ہر گرہ پر یہ فُسوں پھونک دیتا ہے ابھی تو بہت رات ہے، سو جاؤ، اگر تو وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، اور وہ صبح کو ہشاش بشاش ہوتا ہے، جبکہ بصورت دیگر وہ غمگین و پریشان اور سستی کا شکار ہوتا ہے۔“

۱۲۲۰: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ: ((اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۲۲۰: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے، آپ سے عرض کیا گیا، آپ یہ (طویل قیام) کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو پھر کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“

۱۲۲۱: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ: ((ذَالِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِیْ اُذُنِهٖ)) اَوْ قَالَ: ((فِیْ اُذُنَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۲۲۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ وہ شخص صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان ایسے آدمی کے کان یا فرمایا اس کے کانوں میں پیشاب کر دیتا ہے۔“

۱۲۲۲: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١١٤٢) و مسلم (٢٠٧/ ٧٧٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٣٦) و مسلم (٧٩/ ٢٨١٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١١٤٤) و مسلم (٢٠٥/ ٧٧٤)۔

مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ)) يُرِيْدُ اَزْوَاجَهُ ((لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۲۲۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے تو فرمایا: ''سبحان اللہ! آج رات کس قدر خزانے نازل کیے گئے اور کس قدر فتنے (عذاب) نازل کیے گئے، ان حجرے والیوں کو کون جگائے گا؟'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے بارے میں فرما رہے تھے: ''تاکہ وہ نماز تہجد پڑھیں، کتنی ہی عورتیں ہیں جو دنیا میں تو لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں لیکن وہ آخرت میں برہنہ ہوں گی۔''

۱۲۲۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ)). [2]

۱۲۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر رات جب آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو ہمارا رب تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے، اور پوچھتا ہے: کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے مانگے، میں اسے عطا کروں اور کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے: ''پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فرماتا ہے: کوئی ہے جو عطا کرنے والے سخی اور انصاف کرنے والے کو قرض عطا کرے (یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔''

۱۲۲۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۲۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک رات میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس وقت کوئی مسلمان شخص دنیا و آخرت کی جو بھی چیز اللہ سے مانگتا ہے تو وہ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے، اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔''

۱۲۲۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ علیہ السلام وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ علیہ السلام كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۲۲۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کی نماز اور داود علیہ السلام کا روزہ اللہ کو انتہائی محبوب ہے، آپ نصف شب سوتے اور تہائی رات قیام کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (یعنی چھوڑتے) تھے۔''

---

[1] رواه البخاري (٧٠٦٩)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (١١٤٥) و مسلم (١٦٨/ ٧٥٨، والرواية الثانية ١٧٢، ١٧١/ ٧٥٨)۔ [3] رواه مسلم (١٦٦/ ٧٥٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١١٣١) و مسلم (١٨٩/ ١١٥٩)۔

١٢٢٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ - تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۲۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ رات کا ابتدائی حصہ سوتے اور آخری حصہ (تہجد پڑھتے ہوئے) جاگتے تھے، پھر اگر آپ نے تعلق زن وشو قائم کرنا ہوتا تو قائم کرتے، پھر سو جاتے، اگر آپ اذان اول کے وقت جنبی ہوتے تو آپ جلدی سے غسل فرماتے اور اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لیے وضو کرتے، پھر دو رکعتیں پڑھتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٢٢٧: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلسَّيِّاٰتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۱۲۲۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز تہجد پڑھا کرو، کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے، تمہارے رب کا قرب حاصل کرنے، گناہوں کی معافی اور گناہوں سے باز رہنے کا ذریعہ ہے۔''

١٢٢٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ: الرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۱۲۲۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں پر اللہ خوش ہوتا ہے: وہ آدمی جو نماز تہجد پڑھتا ہے، وہ لوگ جو نماز کے لیے صف بندی کرتے ہیں اور وہ لوگ جو دشمن کے خلاف لڑنے کے لیے صف بندی کرتے ہیں۔''

١٢٢٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا. ❹

۱۲۲۹: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے آخری حصے میں رب تعالیٰ بندے کے انتہائی قریب ہوتا ہے، اگر تم اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہو سکو تو ہو جاؤ۔''

---

❶ **متفق عليه**، رواه البخاري (١١٤٦) و مسلم (١٢٩/ ٧٣٩)۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٤٩ ب) [و صححه الحاكم على شرط البخاري (١/ ٣٠٨) ووافقه الذهبي]۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ٤٢ ح ٩٢٩) [و ابن ماجه: ٢٠٠] ☆ فيه مجالد بن سعيد وهو ضعيف۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٤٩ب) [وصححه الحاكم (١/ ١٦٣۔ ١٦٥) و أصله عند مسلم (٨٣٢)]۔

اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن صحیح غریب ہے۔

١٢٣٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ اِمْرَأَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَآءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

١٢٣٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس بندے پر رحم فرمائے جو رات اٹھ کر تہجد پڑھے، اپنی اہلیہ کو جگائے اور وہ نماز پڑھے، لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکے۔ اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے، اپنے خاوند کو اٹھائے اور وہ نماز پڑھے، لیکن اگر وہ انکار کرے تو وہ اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

١٢٣١: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

١٢٣١: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کے آخری حصے اور فرض نمازوں کے بعد کی گئی دعا۔''

١٢٣٢: وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا يُّرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِیْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❸

١٢٣٢: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کچھ ایسے کمرے ہیں (جو اس قدر شفاف ہیں) کہ ان کا ظاہر ان کے باطن سے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے نظر آتا ہوگا، اللہ نے انہیں ایسے لوگوں کے لیے تیار کیا ہے جو نرم گفتگو کرتے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں، کثرت سے (نفل) روزے رکھتے ہیں اور نماز تہجد پڑھتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔'' بیہقی فی شعب الایمان۔

١٢٣٣: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَفِیْ رِوَايَتِهٖ: ((لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ)). ❹

١٢٣٣: اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور ان کی روایت میں ہے: ''جس نے اچھی گفتگو کی۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٣٠٨) والنسائي (٣/ ٢٠٥ ح ١٦١١) [وصححه ابن خزيمة (١١٤٨) وابن حبان (٦٤٦) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٣٠٩) ووافقه الذهبي]۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٩٩ وقال: حسن) تقدم (٩٦٨) فراجعه لعلته ۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٨٩٢) [وأحمد (٥/ ٣٤٣) وانظر الحديث الآتي: ١٢٣٣]
☆عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة وانظر تخريج الحديث السابق (١٢٣٢) فائدة: وروى الحاكم (١/ ٣٢١ ح ١٢٠٠) من حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنه مرفوعًا: "ان فی الجنة غرفًا یری ظاهرها من بباطنها و باطنها من ظاهرها ... لمن أطاب الكلام وأطعم الطعام وبات قائمًا و الناس نيام" وسنده حسن وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٨٤، ٢٥٢٧ وقال: غريب۔) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۲۳۴: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَا عَبْدَاللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۲۳۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا، وہ تہجد پڑھا کرتا تھا لیکن اب اس نے تہجد پڑھنا چھوڑ دی ہے۔''

۱۲۳۵: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((كَانَ لِدَاوُدَ علیہ السلام مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوْقِظُ فِيهَا اَهْلَهٗ يَقُوْلُ: يَا اٰلَ دَاوُدَ! قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ هٰذِهٖ سَاعَةٌ يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْعَشَّارٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۱۲۳۵: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''داود علیہ السلام کے لیے رات کی ایک گھڑی تھی جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو جگاتے ہوئے فرماتے تھے: آل داود! کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ اس گھڑی میں اللہ عزوجل جادوگر اور محصول وصول کرنے والے کی دعا کے سوا ہر دعا قبول فرماتا ہے۔''

۱۲۳۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلَاةٌ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۱۲۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''فرض نماز کے بعد رات کے آخری حصے میں پڑھی گئی نماز سب سے بہتر ہے۔''

۱۲۳۷: وَعَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّیْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ: ((اِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

۱۲۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: فلاں شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے چوری کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک وہ عنقریب تمہاری بتائی ہوئی بات (نماز) اسے روک دے گی۔''

۱۲۳۸: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (۱۱۵۲) و مسلم (۱۸۵ / ۱۱۵۹)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۴/ ۲۲ ح ۱۶۳۹۰) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف وفيه علل أخرى۔

❸ **صحيح**، رواه أحمد (۲/ ۳۴۲ ح ۸۴۸۸) [و رواه مسلم كما سيأتي: ۲۰۳۹]۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۲/ ۴۴۷) و البيهقي في شعب الإيمان (۳۲۶۱)۔

فَصَلَّيَا اَوْصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذّٰاكِرِيْنَ وَالذّٰاكِرَاتِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۲۳۸: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی رات کے وقت اپنی اہلیہ کو جگاتا ہے تو وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا وہ دونوں اکٹھے دو رکعتیں پڑھتے ہیں تو وہ دونوں ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیے جاتے ہیں۔''

۱۲۳۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۱۲۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاملین قرآن اور تہجد گزار لوگ میری امت کے شرفاء ہیں۔''

۱۲۴۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَآءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلَاةِ يَقُوْلُ لَهُمْ: الصَّلَاةَ ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْاَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۱۲۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جس قدر اللہ چاہتا نماز تہجد پڑھتے رہتے حتیٰ کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو آپ اپنے اہل خانہ کو نماز کے لیے اٹھاتے تو انہیں کہتے: نماز (پڑھو یا نماز کا وقت ہو گیا ہے)۔ پھر آپ یہ آیت تلاوت فرماتے: ''اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں، اور اس پر قائم رہیں، ہم آپ سے روزی کے طالب نہیں، بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور عاقبت تو پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٣٠٩) و ابن ماجه (١٣٣٥) [وصححه ابن حبان (٦٤٥) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣١٦) ووافقه الذهبي]۔ ☆ سفيان والأعمش مدلسان و عنعنا۔

[2] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٧٠٣) ☆ فيه نهشل: كذاب و سعد بن سعيد الجرجاني: ضعيف و الضحاك لم يدرك ابن عباس۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (١/ ١١٩ ح ٢٥٨) و سنده صحيح۔

بَابُ الْقَصْدِ فِی الْعَمَلِ

عمل میں میانہ روی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٢٤١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَّكَانَ لَا تَشَآءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۲۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے اس قدر افطار کرتے کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس ماہ روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور کبھی اس قدر روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس ماہ بالکل افطار (ناغہ) ہی نہیں کریں گے، ایسے ہی اگر آپ کو نماز تہجد پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہو تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ سکتے ہو اور اگر تم آپ کو سویا ہوا دیکھنا چاہو تو سویا ہوا دیکھ سکتے ہو۔''

١٢٤٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَحَبُّ الْأَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۱۲۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کو وہ عمل سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر دوام ہو خواہ وہ قلیل ہی ہو۔''

١٢٤٣: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے اعمال کیا کرو جن کی تم طاقت رکھتے ہو، کیونکہ اللہ نہیں اکتاتا لیکن تم اکتا جاؤ گے۔''

١٢٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ وَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۱۲۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اتنی مدت ہی نماز پڑھے جو رغبت اور خوشی کے ساتھ پڑھی جائے اور جب بار معلوم ہو تو (چھوڑ کر) بیٹھ جائے۔''

---

❶ رواه البخاري (١١٤١)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤٣) و مسلم (٢١٥/ ٧٨٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١١٥١) و مسلم (٢٢٠/ ٧٨٥)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١١٥٠) و مسلم (٢١٩/ ٧٨٤)۔

۱۲۴۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آئے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے ہوئے اونگھ رہا ہو تو اسے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے لیے بددعا کر رہا ہے۔''

۱۲۴۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دین آسان ہے، جو شخص دین پر سختی کرے گا تو وہ اس پر غالب آ جائے گا، تم میانہ روی اختیار کرو، قریب رہو اور خوشخبری قبول کرو۔ نیز دن کے پہلے پہر، اس کے آخری پہر اور رات کے کچھ وقت کی عبادت کے ذریعے مدد طلب کرو۔''

۱۲۴۷: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۲۴۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو اپنا وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ نہ کر سکے تو پھر اگر وہ نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان وہی وظیفہ کر لے تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھ دیا جاتا ہے گویا اس نے اسے رات کے وقت کیا ہے۔''

۱۲۴۸: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۱۲۴۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر استطاعت نہ ہو تو پھر بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پھر پہلو کے بل (نماز پڑھو)۔''

۱۲۴۹: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ: ((اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❺

۱۲۴۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا تو وہ بہتر ہے، اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کے لیے کھڑے ہو کر نماز

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٢١٢) و مسلم (٢٢٢/ ٧٨٦)۔

❷ رواه البخاري (٣٩)۔

❸ رواه مسلم (١٤٢/ ٧٤٧)۔

❹ رواه البخاري (١١١٧)۔

❺ رواه البخاري (١١١٦)۔

پڑھنے والے سے نصف اجر ہے، اور جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے تو اس کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے نصف اجر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۲۵۰: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰی یُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ)) ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ. [1]

۱۲۵۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص باوضو بستر پر لیٹے اور اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے تو پھر وہ رات کو جب بھی کروٹ بدلتے ہوئے اللہ سے دنیا و آخرت کی خیر طلب کرے تو اللہ اسے وہی عطا فرما دیتا ہے۔'' امام نووی رحمہ اللہ نے ابن سنی کی روایت سے ''کتاب الاذکار'' میں روایت کیا ہے۔

۱۲۵۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَیْنِ: رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلَاتِهٖ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلَاتِهٖ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٌ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ فِی الْاِنْهِزَامِ وَمَالَهُ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ: اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۱۲۵۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارا ربّ دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے، ایک وہ شخص جو اپنے نرم و گرم بستر اور اپنے چہیتوں اور اہل و عیال میں سے اٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو کہ وہ میرے ہاں جو اجر و ثواب ہے اس کی رغبت اور میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے اپنے نرم و گرم بستر اور اپنے چہیتوں اور اہل و عیال سے الگ ہو کر نماز کے لیے اٹھا ہے، اور ایک وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت میدان جنگ سے پیچھے ہٹ جاتا ہے، لیکن پھر یہ جان کر کہ پیچھے ہٹنے پر اسے کیا گناہ ملے گا اور پیش قدمی میں اسے کتنا ثواب ملے گا، تو وہ پلٹ کر آتا ہے حتیٰ کہ اسے شہید کر دیا جاتا ہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو کہ وہ مجھ سے ملنے والے اجر و ثواب کی رغبت اور میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے پلٹ کر آیا حتیٰ کہ اسے شہید کر دیا گیا۔''

---

[1] **ضعیف**، ذکره النووي في الأذكار (ص ٨٨) و رواه ابن السني (٧١٩ ، و نسخة الشيخ سليم الهلالي: ٧٢١) [والترمذي (٣٥٢٦ وقال: حسن غريب)] ☆ رواية إسماعيل بن عياش عن الحجازيين ضعيفة و للحديث شواهد دون قوله: "ذكر الله حتى يدركه النعاس"۔ [2] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ٤٢ ، ٤٣ ح ٩٣٠) [وأحمد ١/ ٤١٦ و صححه ابن حبان (الموارد: ٦٤٣) والقسم الثاني منه في سنن أبي داود (٢٥٣٦) و سنده حسن]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۲۵۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ)) قَالَ: فَاَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ: ((مَالَكَ؟ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو!)) قُلْتُ: حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا، قَالَ: ((اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۲۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے کسی نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا، نصف نماز کی طرح ہے''۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھ دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن عمرو! تمہیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا، نصف نماز کی طرح ہے۔'' جب کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔''

۱۲۵۳: وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذَالِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ! اَرِحْنَا بِهَا)). [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۱۲۵۳: سالم بن ابی جعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، خزاعہ قبیلے کے ایک آدمی نے کہا: کاش میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کرتا، گویا انہوں (یعنی حاضرین مجلس) نے اس کی اس بات کو معیوب جانا، (اس پر) انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلال! نماز کے لیے اقامت کہو اور اس کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ۔''

---

[1] رواه مسلم (۱۲۰/ ۷۳۵)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٨٥)۔

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۲۵٤ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُلَهٗ مَا قَدْ صَلّٰی)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۱۲۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے تو وہ اس کی نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔‘‘

۱۲۵۵ : وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْوِتْرُ رَکْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۲۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’وتر (کی نماز) رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔‘‘

۱۲۵٦ : وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً یُوْتِرُ مِنْ ذَالِكَ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❸

۱۲۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت نماز تہجد پڑھا کرتے تھے، ان میں سے پانچ وتر پڑھتے اور تشہد کے لیے صرف آخری رکعت میں بیٹھتے تھے۔

۱۲۵۷ : وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْطَلَقْتُ اِلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ! اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ: بَلٰی! قَالَتْ: فَاِنَّ خُلُقَ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ کَانَ الْقُرْآنَ قُلْتُ: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ: اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: کُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاکَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَیَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَآءَ اَنْ یَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَیَتَسَوَّكُ وَیَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ تِسْعَ رَکَعَاتٍ لَّا یَجْلِسُ فِیْهَا اِلَّا فِی الثَّامِنَةِ فَیَذْکُرُ اللّٰهَ وَیَحْمَدُهٗ وَیَدْعُوْهُ ثُمَّ یَنْهَضُ وَلَا یُسَلِّمُ فَیُصَلِّی التَّاسِعَةَ ثُمَّ یَقْعُدُ فَیَذْکُرُ اللّٰهَ وَیَحْمَدُهٗ وَیَدْعُوْهُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا یُّسْمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً یَا بُنَیَّ! فَلَمَّا اَسَنَّ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِثْلَ صَنِیْعِهٖ فِی الْاُوْلٰی فَتِلْكَ تِسْعٌ یَا بُنَیَّ! وَکَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَحَبَّ

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (۹۹۰) و مسلم (۱٤۵/ ۷٤۹)۔

❷ رواه مسلم (۱۵۳/ ۷۵۲)۔

❸ متفق علیه، رواه البخاري (۱۱٤۰) و مسلم (۱۲۳/ ۷۳۷)۔

اَنْ یُّدَاوِمَ عَلَیْهَا وَكَانَ اِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّلَا اَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِیْ لَیْلَةٍ وَّلَا صَلّٰی لَیْلَةً اِلَی الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَیْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۲۵۷: سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے عرض کیا، ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق مجھے بتائیں، انہوں نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا، میں نے عرض کیا، ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق مجھے بتائیں، انہوں نے فرمایا: ہم آپ ﷺ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کے پانی کا انتظام کرتے، پھر جب اللہ چاہتا تو آپ کو رات کے وقت جگا دیتا، آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعتیں پڑھتے اور آپ صرف آٹھویں رکعت میں (تشہد) بیٹھتے تھے، آپ ﷺ اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر آپ سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے، اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے دعا کرتے پھر سلام پھیرتے تو ہمیں سناتے، پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، بیٹا! یہ گیارہ رکعتیں ہوئیں، جب آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے سات رکعتیں وتر پڑھے، اور دو رکعتیں ویسے ہی (بیٹھ کر) پڑھیں جیسے (بوڑھے ہونے سے) پہلے پڑھتے تھے، پس بیٹا! یہ نو ہو گئیں، اور جب نبی ﷺ نماز پڑھتے تو اس پر دوام اختیار کرنا آپ کو بہت پسند تھا، اور جب کبھی نیند کے غلبے یا کسی تکلیف کی وجہ سے نماز تہجد نہ پڑھتے تو پھر آپ دن کے وقت بارہ رکعتیں پڑھتے تھے، اور میں نہیں جانتی کہ نبی ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو، یا آپ نے پوری رات تہجد پڑھی ہو یا آپ ﷺ نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ روزے رکھے ہوں۔

۱۲۵۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۲۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وتر کو اپنی آخری نماز بناؤ۔''

۱۲۵۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۲۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبح ہو جانے سے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔''

۱۲۶۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۲۶۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ رات کے اول حصے میں وتر پڑھ لے، اور جسے رات کے آخری حصے میں جاگنے کی امید ہو تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصے میں پڑھی جانے والی نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۳۹/ ۷۴۶)۔
[2] رواہ مسلم (۱۵۱/ ۷۵۱)۔
[3] رواہ مسلم (۱۴۹/ ۷۵۰)۔
[4] رواہ مسلم (۱۶۲/ ۷۵۵)۔

۱۲۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے تمام اوقات میں وتر پڑھے ہیں، رات کے اول حصے میں، اس کے وسط میں، اس کے آخری حصے میں اور آخری دور میں آپ کی نماز وتر سحری (آخر شب) کے وقت ہوتی تھی۔

۱۲۶۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلٰثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۲۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین کاموں کا حکم فرمایا، ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۲۶۳: عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَرَاَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يُوْتِرُ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ فِيْ اٰخِرِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ يَخْفِتُ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ. [3]

۱۲۶۳: غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا، مجھے بتائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت رات کے اول حصے میں کرتے تھے یا رات کے آخری حصے میں؟ انہوں نے فرمایا: کبھی رات کے پہلے حصے میں غسل کیا اور کبھی رات کے پچھلے حصے میں، میں نے کہا: اللہ اکبر، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے دین میں وسعت رکھی، میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اول حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے یا رات کے آخری حصے میں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے کبھی رات کے اول حصے میں وتر پڑھے اور کبھی رات کے آخری حصے میں؟ میں نے کہا: اللہ اکبر، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے دین میں وسعت رکھی، میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز تہجد میں) بلند آواز سے قراءت کرتے تھے یا پست آواز سے؟ انہوں نے فرمایا، کبھی بلند آواز سے اور کبھی پست آواز سے، میں نے کہا اللہ اکبر، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے دین میں وسعت رکھی۔'' ابوداود، اور ابن ماجہ نے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۹۹۶) و مسلم (۱۳۶/ ۷۴۵)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۸۱) و مسلم (۸۵/ ۷۲۱)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۲۶) و ابن ماجه (۱۳۵۴) [والنسائي (۱/ ۱۲۵، ۱۲۶ ح ۲۲۳، ۲۲۴ و ۱/ ۱۹۹ ح ۴۰۵)]۔

آخری بات روایت کی ہے۔

١٢٦٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوْتِرُ قَالَتْ: كَانَ يُوْتِرُ بِـاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

١٢٦٤: عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: چار اور تین (سات)، چھ اور تین (نو)، آٹھ اور تین (گیارہ) اور دس اور تین (تیرہ) رکعت وتر پڑھا کرتے تھے، آپ سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

١٢٦٥: وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

١٢٦٥: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وتر ہر مسلمان پر واجب ہے، جسے پسند ہو کہ وہ پانچ وتر پڑھے تو وہ پانچ پڑھے، جو تین پڑھنا پسند کرے تو وہ تین پڑھے اور جسے ایک وتر پڑھنا پسند ہو تو وہ ایک پڑھے۔''

١٢٦٦: وَعَنْ عَلِىٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ [3]

١٢٦٦: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ وتر (اپنی ذات وصفات میں یکتا) ہے، وہ وتر کو پسند فرماتا ہے، پس حاملین قرآن وتر پڑھا کرو۔''

١٢٦٧: وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: ((**اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِىَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

١٢٦٧: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے

---

[1] **سنده صحيح**، رواه أبو داود (١٣٦٢) [و صححه ابن الملقن في تحفة المحتاج: ٤٤٥]۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٤٢٢) والنسائي (٣/ ٢٣٨، ٢٣٩ ح ١٧١١۔ ١٧١٤) و ابن ماجه (١١٩٠) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٠٢) ووافقه الذهبي]۔ [3] **ضعيف**، رواه الترمذي (٤٥٣ وقال: حسن)۔ وأبو داود (١٤١٦) والنسائي (٣/ ٢٢٨ ح ١٦٧٦) [و ابن ماجه: ١١٦٩] ☆ أبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٥٢ وقال: غريب.) و أبو داود (١٤١٨) [وابن ماجه: ١١٦٨] ☆ عبدالله بن راشد الزوفي لا يعرف سماعه من عبد الله بن أبي مرة الزوفي فالسند منقطع و قال ابن حبان: إسناده منقطع ومتن باطل۔ (كتاب الثقات ٥/ ٤٥) وحديث أحمد (٦/ ٧): "إن الله زادكم صلوة هي الوتر فصلوها بين العشاء و إلى صلوة الفجر۔" سنده صحيح وهو يغني عنه۔

تمہیں ایک مزید نماز عطا فرمائی ہے اور وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، اور وہ نماز وتر ہے جسے اللہ نے نماز عشاء اور طلوع فجر کے مابین پڑھنا مقرر کیا ہے۔“

۱۲۶۸: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا. ❶

۱۲۶۸: زید بن اسلم ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے تو وہ صبح ہونے کے بعد وتر پڑھے۔“

۱۲۶۹: وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ ﷞ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى......﴾ وَفِي الثَّانِيَةِ بِ ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ......﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ بِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ......﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۲۶۹: عبدالعزیز بن جریج ﷫ بیان کرتے ہیں، ہم نے عائشہ ﷞ سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ وتر میں کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ پہلی رکعت میں، الاعلی، دوسری میں الکافرون اور تیسری میں الاخلاص اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۷۰: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى. ❸

۱۲۷۰: امام نسائی ﷫ نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۱: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷛. ❹

۱۲۷۱: امام احمد ﷫ نے اس حدیث کو ابی بن کعب ﷛ سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۲: وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ وَلَمْ يَذْكُرَا: ((وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ.)) ❺

۱۲۷۲: امام دارمی نے ابن عباس ﷠ سے روایت کیا ہے، ابی بن کعب اور عبداللہ بن عباس ﷢ نے ”معوذتین“ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۷۳: وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ﷠ قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❻

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٦٦) ☆ السند مرسل و للحديث شواهد (انظر ح ١٢٧٩)۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٦٣ وقال: حسن غريب.) و أبو داود (١٤٢٤) [وابن ماجه: ١١٧٣] ☆خصيف ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد دون قوله: "والمعوذتين"۔

❸ **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ٢٤٤ ح ١٧٣٢)۔ ❹ **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٢٣ ح ٢١٤٦٠)۔

❺ **صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٣٧٢ ح ١٥٩٤) [و ابن ماجه (١١٧٢) والترمذي (٤٦٢) والنسائي (٣/ ٢٣٦ ح ١٧٠٣، ١٧٠٤)]۔ ❻ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٦٤ و قال: حسن.) و أبو داود (١٤٢٥) والنسائي (٣/ ٢٤٨ ح ١٧٤٦) وابن ماجه (١١٧٨) والدارمي (١/ ٣٧٣، ٣٧٤ ح ١٦٠١) [و صححه ابن خزيمة: ١٠٩٥، ١٠٩٦]۔

۱۲۷۳: حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں ”اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما جنہیں تو نے ہدایت سے نوازا، اور مجھے بھی (ان لوگوں میں) عافیت عطا فرما جن کو تو نے عافیت عطا کی جن لوگوں کو تو نے اپنا دوست بنایا ہے ان میں مجھے بھی شامل کر کے اپنا دوست بنا لے، جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے، جس شر کا تو نے فیصلہ فرمایا ہے اس سے مجھے بچا لے، بے شک تو ہی فیصلہ صادر فرماتا ہے تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جا سکتا، اور جس کا تو والی و سرپرست بنا وہ کبھی رسوا نہیں ہو سکتا، ہمارے رب! تو بڑا ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے۔“

١٢٧٤: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ۔ [1]

۱۲۷۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھ کر سلام پھیرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) ”پاک ہے بادشاہ نہایت پاک۔“ ابوداود، نسائی، اور انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے: تین مرتبہ لمبی آواز سے فرماتے۔

١٢٧٥: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) ثَلَاثًا، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔ [2]

۱۲۷۵: اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ عن ابیہ کی سند سے نسائی کی روایت میں ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو تین مرتبہ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) فرماتے اور تیسری مرتبہ اپنی آواز بلند فرماتے۔

١٢٧٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۲۷۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر پر یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی سے، تیرے درگزر کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جیسے تو نے اپنی ذات کی ثنا فرمائی ہے ویسے میں کوشش کے باوجود تیری ثنا بیان نہیں کر سکتا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِث

فصل ثالث

١٢٧٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قِيْلَ لَهُ: هَلْ لَكَ فِيْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ: أَصَابَ أَنَّهُ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَالْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَّعِنْدَهُ مَوْلًى لِّابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ

[1] صحيح، رواه أبو داود (١٤٣٠) والنسائي (٣/ ٢٣٥ ح ١٧٠٠)۔

[2] صحيح، رواه النسائي (٣/ ٢٤٥ ح ١٧٣٥)۔ [3] إسناده صحيح، رواه أبو داود (١٤٢٧) والترمذي (٣٥٦٦ و قال: حسن غريب.) والنسائي (٣/ ٢٤٨، ٢٤٩ ح ١٧٤٨) و ابن ماجه (١١٧٩)۔

عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کیا امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ ﷺ کے پاس کوئی جواب یا فتویٰ ہے کہ وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ درست ہیں کیونکہ وہ ایک فقیہ شخص ہیں۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: معاویہ نے نماز عشاء کے بعد ایک رکعت وتر پڑھی، اور ابن عباس کے آزاد کردہ غلام آپ کے پاس تھے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آکر انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: انہیں چھوڑو کیونکہ انہیں نبی ﷺ کی صحبت اختیار کرنے کا شرف حاصل ہے۔

۱۲۷۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ: الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۲۷۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وتر حق (واجب) ہے، جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے، پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے پس جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔''

۱۲۷۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْنَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۲۷۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص نیند یا بھول کی وجہ سے وتر نہ پڑھے تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو تو وتر پڑھ لے۔''

۱۲۸۰: وَعَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُاللّٰهِ يَقُوْلُ: اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا ❹

۱۲۸۰: مالک رحمۃ اللہ علیہ کو روایت پہنچی کہ کسی شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں دریافت کیا، کیا وہ واجب ہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے، وہ آدمی بار بار ان سے پوچھتا رہا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ یہی جواب دیتے رہے: رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے۔

۱۲۸۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ

---

❶ رواه البخاري (٣٧٦٥)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤١٩) ☆ فيه أبو المنيب عبيدالله بن عبدالله العتكي: حسن الحديث في غير ما أنكر عليه و هذا الحديث مما أنكر عليه. ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٦٥) وأبو داود (١٤٣١) وابن ماجه (١١٨٨) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٠٢) ووافقه الذهبي وللحديث طرق]۔

❹ **ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٢٤ ح ٢٧٠) [و للأثر شواهد عند أحمد (٢/ ٢٩، ٥٨) وغيره] ☆ السند منقطع لأنه من البلاغات، و روى أحمد (٣/ ٢٩ح ٤٨٣٤) بسند صحيح عن مسلم بن مخراق القري قال قال رجل لابن عمر: أرأيت الوتر أسنة هو؟ قال: ما سنة؟ أوتر رسول الله ﷺ و أوتر المسلمون. قال: لا أسنة هو؟ قال: مه تعقل؟ أوتر رسول الله ﷺ وأوتر المسلمون. (وسنده صحيح)۔

كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ: ﴿قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۱۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھا کرتے تھے، اوران میں ہر رکعت میں تین سورتوں کے حساب سے مفصل سورتوں میں سے نو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور سب سے آخر پر سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۸۲: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغِيْمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ فَرَأَى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

۱۲۸۲: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ میں تھا، آسمان ابر آلود تھا، انہوں نے صبح کے اندیشے کے پیش نظر ایک رکعت وتر پڑھا، پھر جب موسم صاف ہو گیا تو انہوں نے دیکھا کہ ابھی تو رات باقی ہے، تو انہوں نے ایک رکعت پڑھ کر نماز کو جفت بنالیا، پھر انہوں نے دو دو رکعتیں (تہجد) پڑھیں، پھر جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھا۔

۱۲۸۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۲۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے قراءت کرتے تھے، پھر جب تیس یا چالیس آیات کے برابر تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قراءت کرتے، پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۱۲۸۴: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ: خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. ❹

۱۲۸۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ترمذی، اور ابن ماجہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر ہی دو خفیف رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۲۸۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

۱۲۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وتر پڑھا کرتے تھے پھر آپ بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، اور جب آپ رکوع کرنا چاہتے تو پھر کھڑے ہو کر رکوع کرتے تھے۔

۱۲۸۶: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقْلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٤٦٠) ☆ فيه الحارث الأعور وهو ضعيف جدًا۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١٢٥ ح ٢٧٢)۔ ❸ رواه مسلم (١١٢/ ٧٣١)۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٤٧١) و ابن ماجه (١١٩٥)۔

❺ **صحيح**، رواه ابن ماجه (١١٩٦) [و مسلم : ١٢٦/ ٧٣٨]۔

فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۱۲۸۶: ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بیداری ایک مشکل اور گراں کام ہے، جب تم سے کوئی شخص وتر پڑھ لے تو وہ دو رکعت ادا کرے، اگر وہ رات کے وقت بیدار ہو جائے (تو پھر وہ نماز تہجد پڑھے) ورنہ وہ دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی۔''

۱۲۸۷: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

۱۲۸۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا کرتے تھے، اور آپ ان میں سورۃ الزلزال اور سورۃ الکافرون پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده حسن** ، رواه الدارمي (۱/ ۳۷٤ ح ۱٦۰۲) [و صححه ابن خزيمة (۱۱۰٦) و ابن حبان (الموارد: ٦۸۳)] ☆ قوله: "السهر" و عند ابن خزيمة و ابن حبان وغيرهما: "السفر" فالحديث يتعلق بالسهر فى السفر والله أعلم۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ۲٦۰ ح ۲۲٦۰۱)۔

بَابُ الْقُنُوْتِ

قنوت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۲۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ اَوْ یَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَّعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰی مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ)) یَجْهَرُ بِذَالِكَ وَكَانَ یَقُوْلُ فِیْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا)) لِأَحْیَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ﴾ اَلْآیَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۲۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (دوران نماز) کسی کے لیے بددعا یا کسی کے لیے دعا کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ رکوع کے بعد دعا کرتے، بسا اوقات جب آپ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) فرماتے تو پھر یوں دعا فرماتے: ”اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہم کو (کفار کی قید سے) رہائی عطا فرما، اے اللہ! قبیلہ مضر کی سخت گرفت فرما، ان پر یوسف علیہ السلام کے دور جیسا قحط مسلط فرما۔“ آپ بلند آواز سے یہ دعا کیا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض نمازوں میں ایسے بھی کہا کرتے تھے: ”اے اللہ! عرب کے فلاں فلاں قبیلے پر لعنت فرما۔“ حتی کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ”آپ کو اس معاملے میں کوئی اختیار حاصل نہیں۔“

۱۲۸۹: وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فِی الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ: قَبْلَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ اُنَاسًا یُّقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا یَّدْعُوْ عَلَیْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۱۲۸۹: عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے متعلق دریافت کیا کہ وہ رکوع سے پہلے تھا یا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: رکوع سے پہلے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرض نماز میں) رکوع کے بعد صرف ایک ماہ قنوت کیا، وہ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر صحابہ کرام کو، جو کہ قراء کے نام سے مشہور تھے، بھیجا تو انہیں شہید کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت کیا اور ان کے قاتلوں کے لیے بددعا کرتے رہے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٥٩٠) و مسلم (٢٩٤/ ٦٧٥)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (١٠٠٢) و مسلم (٣٠١/ ٦٧٧)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۲۹۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِی الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِی سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۲۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ایک ماہ تک مسلسل دعائے قنوت فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنو سُلیم، رِعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے لیے بددعا کرتے تھے اور جو آپ کے پیچھے ہوتے تھے وہ آمین کہتے تھے۔

۱۲۹۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۱۲۹۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک دعائے قنوت فرمائی، پھر اسے ترک کر دیا۔

۱۲۹۲: وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ: يَا اَبَتِ! اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ: اَیْ بُنَیَّ! مُحْدَثٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۲۹۲: ابو مالک اشجعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے (مدینہ میں) اور تقریباً پانچ سال یہاں کوفہ میں علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، کیا وہ قنوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: بیٹا! یہ (مسلسل کرتے رہنا) بدعت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِث

فصل ثالث

۱۲۹۳: عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَكَانَ يُصَلِّی لَهُمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِیْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٤٤٣) [و صححه ابن خزيمة (٦١٨) والحاكم على شرط البخاري (١/ ٢٢٥) ووافقه الذهبي]۔ ☆ وللحديث شواهد عند الدارقطني (٢/ ٣٧، ١٦٧١) وغيره۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (١٤٤٥) و النسائي (٢/ ٢٠٤ ح ١٠٨٠) [و مسلم: ٣٠٠/ ٦٧٧ مختصرًا]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٤٠٢ و قال: حسن صحيح.) والنسائي (٢/ ٢٠٤ ح ١٠٨١) وابن ماجه (١٢٤١) [و صححه ابن حبان: ٥١١]۔

يَقُوْلُوْنَ: اَبَقَ اُبَیٌّ رضی اللہ عنہ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۲۹۳: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر اکٹھا کیا، وہ انہیں بیس رات نماز (تراویح) پڑھایا کرتے تھے، وہ صرف نصف باقی میں قنوت کرتے تھے اور جب آخری دس دن ہوتے تو وہ مسجد میں نہ آتے بلکہ گھر میں نماز تراویح پڑھتے، تو نمازی کہتے: ابی رضی اللہ عنہ بھاگ گئے۔

١٢٩٤: وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۲۹۴: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت کیا، اور ایک روایت میں ہے: رکوع سے پہلے بھی اور بعد بھی۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٢٩) ☆ قال العيني: "إن فيه انقطاعًا فإن الحسن لم يدرك عمر بن الخطاب" (شرح سنن أبي داود ٥/ ٣٤٣ ح ١٣٩٩)۔

[2] **حسن**، رواه ابن ماجه (١١٨٣) بلفظ مختلف [و أصله عند البخاري (١٠٠١) ومسلم (٦٧٧)]۔

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان کے قیام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۲۹۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّخَذَ حُجْرَةً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِیَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِیْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ! فِیْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۲۹۵: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنالیا، اور آپ نے چند راتیں اس میں نماز پڑھی، حتیٰ کہ لوگ زیادہ تعداد میں جمع ہو گئے، پھر ایک رات انہوں نے آپ کی آواز محسوس نہ کی اور انہوں نے گمان کیا کہ آپ سو چکے ہیں، کچھ لوگ کھانسنے لگے تاکہ آپ باہر تشریف لے آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کچھ تم کرتے رہے میں نے اسے دیکھا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ اسے تم پر فرض نہ کر دیا جائے، اور اگر تم پر فرض کر دی جاتی تو تم اس کا اہتمام نہ کر سکتے، لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، کیونکہ فرض نماز کے علاوہ آدمی کا گھر نماز پڑھنا افضل ہے۔“

۱۲۹۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُرَغِّبُ فِیْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۲۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی قطعی حکم دیے بغیر قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو معاملہ اسی طرح تھا، پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے شروع میں معاملہ اسی طرح تھا۔

۱۲۹۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۲۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز ادا کرے تو وہ اس کا کچھ حصہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۷۳۱) و مسلم (۲۱۳/ ۷۸۱)۔

[2] رواه مسلم (۱۷٤ / ۷۵۹)۔ [3] رواه مسلم (۲۱۰/ ۷۷۸)۔

نفل وغیرہ اپنے گھر میں بھی ادا کرے، کیونکہ اللہ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت فرمائے گا۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۲۹۸: عَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ: **((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ))** فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَاءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ: السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. [1]

۱۲۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے، آپ نے اس ماہ میں ہمیں تراویح نہ پڑھائی حتیٰ کہ سات دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں تراویح پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات بیت گئی، جب چھٹی رات ہوئی تو آپ نے ہمیں تراویح نہ پڑھائی، جب پانچویں رات ہوئی تو آپ نے ہمیں تراویح پڑھائی حتیٰ کہ نصف شب بیت گئی۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کاش کہ آپ اس رات کے قیام کو بڑھا دیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے حتیٰ کہ وہ فارغ ہوتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔‘‘ جب چوتھی رات آئی تو آپ نے ہمیں نماز تراویح نہ پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات باقی رہ گئی۔ جب تیسری رات آئی تو آپ نے اپنے اہل و عیال اور لوگوں کو اکٹھا کیا اور ہمیں نماز تراویح پڑھائی، (اور اتنا لمبا قیام فرمایا) حتیٰ کہ ہمیں اپنی سحری فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا: ’’فلاح‘‘ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سحری، پھر آپ ﷺ نے مہینے کے باقی ایام میں ہمیں تراویح نہ پڑھائی۔ ابوداود، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا، البتہ امام ترمذی نے ’’آپ نے مہینے کے باقی ایام میں ہمیں تراویح نہیں پڑھائی‘‘ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۹۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ: اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ: **((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ))** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ: **((مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ))** وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ. [2]

---

[1] **وإسناده صحيح**، رواه أبو داود (۱۳۷۵) و الترمذي (۸۰٦ وقال: حسن صحيح.) و النسائي (۳/ ۸۳، ۸٤ ح ۱۳٦۵) و ابن ماجه (۱۳۲۷) [و صححه ابن خزيمة (۲۲۰٦) و ابن حبان (۹۱۹)]-

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۷۳۹ و أعله) و ابن ماجه (۱۳۸۹) و رزين (لم أجده) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و للحديث شواهد ضعيفة۔

۱۲۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بستر پر) نہ پایا، آپ اچانک بقیع (قبرستان) تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کے رسول تم پر ظلم کریں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے سمجھا کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور وہ (اس رات) کلب قبیلے کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

ترمذی، ابن ماجہ، اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اللہ ایسے لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو جہنم کے مستحق تھے۔'' اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا۔

۱۳۰۰: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۳۰۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرض نماز کے علاوہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳۰۱: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: اِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۳۰۱: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک رات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد (نبوی) میں گیا تو وہاں لوگ متفرق طور پر ایک ایک، دو دو اور کہیں چند افراد کی جماعت کی صورت میں نماز تراویح پڑھ رہے تھے، یہ صورت دیکھ کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں انہیں ایک امام کی اقتدا پر اکٹھا کر دوں تو وہ بہتر ہوگا، پھر انہوں نے پختہ عزم کیا اور انہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا پر جمع کر دیا، راوی بیان کرتے ہیں: میں کسی اور رات پھر ان کے ساتھ آیا تو لوگ اپنے قاری کی امامت میں نماز پڑھ رہے تھے، (یہ دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نئی بات (باجماعت تراویح) بہت اچھی ہے۔ اور وہ نماز جس سے تم سو جاتے ہو وہ اس نماز کے پڑھنے سے افضل ہے، (راوی کہتا ہے) اس سے عمر رضی اللہ عنہ کی مراد رات کا آخری حصہ ہے، جبکہ لوگ اول رات میں نماز پڑھتے تھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه أبو داود (١٠٤٤) والترمذي (٤٥٠ وقال: حسن) [والبخاري (٧٣١) و مسلم (٧٨١)]۔

[2] رواه البخاري (٢٠١٠)۔

١٣٠٢: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: اَمَرَ عُمَرُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمًا الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❶

١٣٠٢: سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو فرمایا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں گیارہ رکعت نماز تراویح پڑھائیں، قاری (ایک رکعت) میں دوسو آیت تلاوت کرتا تھا حتیٰ کہ ہم لمبے قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لیا کرتے تھے، اور ہم طلوع فجر سے تھوڑا سا پہلے فارغ ہوتے تھے۔

١٣٠٣: وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ: مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ اَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

١٣٠٣: اعرج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ہم نے رمضان میں ہر شخص کو کافروں پر لعنت کرتے ہوئے پایا، اور قاری آٹھ رکعتوں میں سورۂ بقرہ پڑھتے تھے، اور جب اسے بارہ رکعتوں میں پڑھتے تو پھر لوگ اسے تخفیف سمجھتے تھے۔

١٣٠٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اُبَيًّا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السُّحُوْرِ. وَفِيْ اُخْرٰى: مَخَافَةَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❸

١٣٠٤: عبداللہ بن ابی بکر بیان کرتے ہیں، میں نے اُبی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: ہم رمضان میں تراویح سے اس وقت فارغ ہوا کرتے تھے کہ ہم سحری کے فوت ہو جانے اور فجر کے طلوع ہو جانے کے خوف کے پیش نظر خادموں کو کھانے کے متعلق جلدی کرنے کا حکم دیتے تھے۔

١٣٠٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ تَدْرِيْنَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ؟)) قَالَتْ: مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ)) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) ثَلَاثًا قُلْتُ: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى هَامَّتِهِ فَقَالَ: ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ)) يَقُوْلُهَا: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❹

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١١٥ح ٢٤٩) [ومن طريقه النسائي فى الكبرى (٣/ ١١٣ ح ٤٦٨٧)]۔

❷ **إسناده حسن**، رواه مالك (١/ ١١٥ ح ٢٥١) دون قوله: "مخافة فوت السحور۔"

❸ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ١١٦ ح ٢٥٢) باختلاف يسير۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (لم أجده فى المطبوع منه) ☆ و رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٨٣٥) من طريق العلاء بن الحارث عن عائشة به وهو منقطع ورواه البيهقي في فضائل الأوقات (ص ١٢٦-١٢٨ ح ٢٦) نحوه مطولاً و فيه النظر بن كثير العبدي وهو ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة وأخرج النسائي (٤/ ٢٠١ ح ٢٣٥٩) بسند حسن: "وهو شهر ترفع فيه الأعمال إلى رب العالمين" يعني شعبان۔

۱۳۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپ جانتی ہیں کہ نصف شعبان کی رات کیا واقع ہوتا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس میں کیا واقع ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس سال پیدا ہونے والے اور اس سال فوت ہونے والے ہر شخص کا نام اس رات لکھ دیا جاتا ہے، اسی رات ان کے اعمال اوپر چڑھتے ہیں اور اسی رات ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بھی شخص جنت میں نہیں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا، ”اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی بھی شخص جنت میں نہیں جائے گا۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ”میں بھی نہیں، جب تک اللہ اپنی طرف سے اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ نہ لے۔“

١٣٠٦: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِی لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۳۰۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات اپنے بندوں پر خصوصی طور پر متوجہ ہوتا ہے اور وہ مشرک یا کینہ پرور کے سوا اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے۔“

١٣٠٧: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَفِيْ رِوَايَتِهٖ: ((إِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِنٌ وَقَاتِلُ نَفْسٍ)) [2]

۱۳۰۷: امام احمد نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے، ”دو: کینہ پرور اور خودکشی کرنے والے کے سوا (سب کو بخش دیتا ہے)۔“

١٣٠٨: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا یَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ: اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۳۰۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم اس رات قیام کرو، اور اس دن کا روزہ رکھو، کیونکہ اس رات آفتاب کے غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرما کر پوچھتا ہے: ”سن لو! کوئی مغفرت کا طلب گار ہے تاکہ میں اسے بخش دوں، سن لو! کوئی رزق کا طالب ہے تاکہ میں اسے رزق عطا فرماؤں، سن لو! کوئی عافیت چاہتا ہے تاکہ میں اسے عافیت عطا فرماؤں، سن لو! ان ان چیزوں کا کوئی طالب ہے؟ یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔“

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٣٩٠) ☆ الضحاك بن أعين: مجهول و كذا الزبير بن مسلم وعبدالرحمن بن عرزب مجهولان و ابن لهيعة و الوليد بن مسلم مدلسان و عنعنا فالسند مظلم۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٧٦ ح ٦٦٤٢) ☆ ابن لهيعة ضعيف بعد اختلاطه۔

[3] **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (١٣٨٨) ☆ فيه أبو بكر بن عبد الله بن محمد بن أبي سبرة، كان يضع الحديث، قاله أحمد وغيره۔

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰی

نماز چاشت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۳۰۹: عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. وَقَالَتْ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰی: وَذَالِكَ ضُحًى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۰۹: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے روز ان کے گھر تشریف لائے تو آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی البتہ آپ ﷺ رکوع و سجود مکمل فرماتے تھے، اور انہوں نے ایک دوسری روایت میں فرمایا: اور وہ نماز چاشت تھی۔

۱۳۱۰: وَعَنْ مُعَاذَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ صَلٰوةَ الضُّحٰی قَالَتْ: اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۳۱۰: معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، رسول اللہ ﷺ چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: چار رکعتیں، اور جس قدر اللہ چاہتا بڑھا دیتے تھے۔

۱۳۱۱: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّيُجْزِئُ مِنْ ذَالِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۳۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک پر اس کے تمام جوڑوں کا صدقہ کرنا ضروری ہے، ہر قسم کی تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر قسم کی حمد صدقہ ہے، ہر مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور جو شخص چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لیتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔''

۱۳۱۲: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاٰی قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰی فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِیْ غَيْرِ هٰذِهِ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۷) و مسلم (۷۱/ ۳۳۶)۔

[2] رواه مسلم (۷۸/ ۷۱۹)۔

[3] رواه مسلم (۸۴/ ۷۲۰)۔

السَّاعَةِ اَفْضَلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۳۱۲: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: انہیں علم ہے کہ اس وقت کے علاوہ نماز (چاشت) پڑھنا افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز اوابین کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچے کے پاؤں (شدت حرارت سے ریت گرم ہو جانے کی وجہ سے) گرمی محسوس کریں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۳۱۳: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ((اَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهُ)). [2]

۱۳۱۳: ابودرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کیا کہ اس نے فرمایا: ''ابن آدم! دن کے اول وقت میرے لیے چار رکعتیں پڑھ، تو میں تجھے دن کے آخر وقت تک کافی ہو جاؤں گا۔''

۱۳۱٤: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّازٍ الْغَطْفَانِيِّ وَاَحْمَدُ عَنْهُمْ. [3]

۱۳۱۴: امام ترمذی نے اسے روایت کیا ہے جبکہ امام ابوداود اور امام دارمی نے نعیم بن ہماز غطفانی سے روایت کیا ہے اور امام احمد نے ان (تینوں صحابہ کرام) سے روایت کیا ہے۔

۱۳۱٥: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِي الْاِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ)) قَالُوْا: وَمَنْ يُطِيْقُ ذَالِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ: ((النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءَ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۳۱۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اور ہر جوڑ کے بدلے صدقہ کرنا اس پر لازم ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے نبی اتنی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد سے بلغم کو صاف کر دینا، راستہ سے کسی تکلیف کو دور کر دینا (صدقہ ہے)، پس اگر تو نہ پائے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔

۱۳۱٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. [5]

---

[1] رواه مسلم (١٤٣/ ٧٤٨)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٤٧٥ وقال: غريب۔) وله شواهد۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (١٢٨٩) والدارمي (١/ ٣٣٨ ح١٤٥٩) و أحمد (٥/ ٢٨٦) [وصححه ابن حبان (٦٣٤)]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٢٤٢) [وصححه ابن خزيمة (١٢٢٦) و ابن حبان (٦٣٣، ٨١١)]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٧٣) و ابن ماجه (١٣٨٠) ☆ موسى بن فلان بن أنس: مجهول الحال والحديث ضعفه الحافظ ابن حجر في التلخيص الحبير (٢/ ٢٠ ح ٥٣٦) و له شواهد ضعيفة۔

۱۳۱۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل تیار کر دیتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

۱۳۱۷: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَلَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [1]

۱۳۱۷: معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد چاشت کی دو رکعتیں پڑھتا ہے اور وہ اس دوران خیر کے سوا کوئی بات نہیں کرتا، تو اس کے گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ کے بھی برابر ہوں تب بھی وہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳۱۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۳۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کرتا ہے تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تب بھی وہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۱۳۱۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ: لَوْ نُشِرَلِيْ اَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۱۳۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، پھر وہ فرماتی ہیں، اگر میرے والدین بھی زندہ کر دیے جائیں تو میں (ان کی خاطر) اس (نماز چاشت) کو ترک نہیں کروں گی۔

۱۳۲۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُصَلِّيْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۳۲۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھا کرتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے: اب آپ اسے نہیں چھوڑیں

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٢٨٧) ☆ زبان بن فائد: ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٤٩٩ ح ١٠٤٨٥) والترمذي (٤٧٦ وقال: لا نعرفه إلا من حديث نهاس بن قهم) و ابن ماجه (١٣٨٢) ☆ النهاس بن قهم: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٥٣ ح ٣٥٨) ☆أشار علي بن الحسين بن الجنيد بأن زيد بن أسلم لم يسمع من عائشة (انظر المراسيل لابن أبي حاتم ص ٦٤)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٤٧٧ و قال: حسن غريب.) ☆ فيه عطية العوفي ضعيف مدلس۔

گے، اور (کبھی) اسے چھوڑ دیتے تو ہم کہتے: اب آپ اسے نہیں پڑھیں گے۔

١٣٢١: وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: تُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعُمَرُ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: لَا إِخَالُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

١٣٢١: مورّق عجلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، آپ نماز چاشت پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: عمر رضی اللہ عنہ (پڑھتے تھے) انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: ابوبکر رضی اللہ عنہ (پڑھتے تھے) انہوں نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (پڑھتے تھے)؟ انہوں نے فرمایا: میرا خیال ہے نہیں پڑھتے تھے۔

---

[1] رواه البخاري (١١٧٥)۔

بَابُ التَّطَوُّعِ

نفل نماز کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۳۲۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ رضی اللہ عنہ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ: ((یَا بِلَالُ! حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ)) قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةٍ مِّنْ لَّیْلٍ وَّلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذَالِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۳۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''بلال! مجھے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو اور جس پر تمہیں ثواب کی بہت زیادہ امید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے جس عمل پر ثواب کی بہت زیادہ امید ہے (وہ یہ ہے) کہ میں رات یا دن میں جس وقت بھی وضو کرتا ہوں تو میں اس وضو کے بعد جس قدر مقدر ہو نفل نماز پڑھتا ہوں۔

۱۳۲۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ: ((اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اَوْ قَالَ: فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ۔ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اَوْ قَالَ: فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ۔ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ)) قَالَ ((وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۱۳۲۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ معاملات کے بارے میں ہمیں اس اہتمام کے ساتھ استخارہ سکھاتے تھے جس طرح آپ ہمیں قرآن کی سورت سکھاتے تھے، آپ ﷺ فرماتے: ''جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۱۱۴۹) و مسلم (۱۰۸/۲۴۵۸)۔

[2] رواه البخاري (۱۱۶۲)۔

علاوہ دو رکعت نماز پڑھے پھر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! بے شک میں (اس کام میں) تجھ سے تیرے علم کی مدد سے خیر مانگتا ہوں اور (اس کے حصول کے لیے) تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے قدرت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں، بے شک تو (ہر چیز پر) قادر ہے اور میں (کسی چیز پر) قادر نہیں، تو جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا، اور تو تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار" یا فرمایا: "میری دنیا اور میری آخرت کے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر کر، آسان کر اور پھر اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما، اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے میرے دین، میری زندگی اور میرے انجام کار" یا فرمایا: "میری دنیا اور میری آخرت کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی مقدر فرما وہ جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اور وہ اپنی حاجت کا نام لے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٣٢٤: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَصَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ. [1]

۱۳۲۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا، انہوں نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، پھر وضو کر کے نماز پڑھ کر اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا...... فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ "اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کر گزرتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھتے ہیں، تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، پھر اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔" ترمذی، ابن ماجہ، البتہ ابن ماجہ نے آیت ذکر نہیں کی۔

١٣٢٥: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَنَهُ أَمْرٌ صَلّٰى. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۳۲۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کو کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا تو آپ ﷺ فوراً نفل نماز کا اہتمام فرماتے۔

١٣٢٦: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((بِمَ سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِيْ حَدَثٌ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٠٦ و قال: حسن و ٤٠٦) و ابن ماجه (١٣٩٥) [و أبو داود (١٥٢١) و صححه ابن حبان (٢٤٥٤)]۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٣١٩) ☆ محمد بن عبد الله الدؤلي: مجهول الحال ولحديثه شاهد ضعيف۔

قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهٗ وَرَأَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِهِمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۱۳۲۶: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ نے صبح کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کس عمل کی وجہ سے تم مجھ سے پہلے جنت میں چلے گئے میں جب بھی جنت میں گیا تو میں نے تمہارے جوتوں کی آواز اپنے آگے سنی،'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں جب بھی اذان کہتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں، اور جب میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں فوراً وضو کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے دو رکعتیں پڑھنا مجھ پر لازم ہیں (لہٰذا میں دو رکعتیں پڑھتا ہوں) رسول اللہ نے فرمایا: ''انہی دو کی وجہ سے (تم اس مقام کو پہنچے ہو)۔''

۱۳۲۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۱۳۲۷: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ سے کوئی حاجت وضرورت ہو یا کسی انسان سے کوئی کام ہو تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کرے اور نبی ﷺ پر صلوٰۃ پڑھے پھر یوں دعا کرے: ''اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عرش عظیم کا رب پاک ہے، ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے، میں تجھ سے ان اعمال واسباب کی درخواست کرتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری مغفرت کو واجب ومؤکد کر دیں، میں ہر نیکی کو غنیمت جاننے اور ہر گناہ سے بچنے کی تجھ سے درخواست کرتا ہوں، سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! میرے تمام گناہ معاف فرما دے، میرے تمام غم دور کر دے اور ہر ضرورت جو تیری رضا کا باعث بنے اسے پورا فرما دے۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

(اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے)

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٨٩ وقال: حسن صحيح غريب) [و صححه ابن خزيمة (١٢٠٩) وابن حبان (الإحسان: ٧٠٤٤، ٧٠٤٥) والحاكم (١/ ٣١٣) ووافقه الذهبي]۔ ❷ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٤٧٩) وابن ماجه (١٣٨٤) ☆ فائد: منكر الحديث، قاله البخاري، يعني لا تحل الرواية عنه۔

بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيْحِ

نماز تسبیح کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٢٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: ((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ؟ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَاَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمْرِكَ مَرَّةً)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔ [1]

١٣٢٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے چچا جان عباس! کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس خصلتیں عطا نہ کروں کہ جب آپ ان پر عمل کریں تو اللہ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم وجدید، سہواً کیے گئے یا عمداً، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف فرما دے، وہ یہ کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں، جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں اور ابھی قیام میں ہوں تو آپ پندرہ مرتبہ ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ“ پڑھیں، پھر آپ رکوع کریں اور رکوع میں یہی تسبیح دس مرتبہ پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور سجدہ میں دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں اور پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیں، اس طرح ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ کلمات ہوں گے، آپ یہ عمل چار رکعتوں میں دہرائیں، اگر آپ ہر روز اسے پڑھ سکیں تو پڑھیں، اگر ایسے نہ ہو سکے تو پھر ہر جمعہ (یعنی ہفتہ

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٢٩٧) وابن ماجه (١٣٨٧) والبيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ١٥٩ ح ٣٩٣)۔

میں ایک بار) پڑھیں، اگر ایسے نہ کر سکیں تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھیں، اگر ایسے بھی نہ کر سکیں تو پھر اپنی زندگی میں ایک بار ہی پڑھ لیں۔‘‘

۱۳۲۹: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ. [1]

۱۳۲۹: امام ترمذی نے ابورافع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۳۳۰: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ)) وَفِي رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلٰى حَسْبِ ذٰلِكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [2]

۱۳۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’بندے سے روز قیامت اس کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ صحیح و درست ہوئی تو وہ فلاح و نجات پا گیا اور اگر وہ صحیح و درست نہ ہوئی تو پھر وہ ناکام و نامراد ہوگا، اگر اس کے فرائض میں کوئی کمی ہوئی تو رب تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: دیکھو، کیا میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں، تو اس طرح فرائض کی کمی کو ان (نوافل) سے پورا کر دیا جائے گا، پھر باقی اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔‘‘ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ’’پھر زکوٰۃ کا حساب بھی اسی طرح ہوگا اور پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی (مذکورہ مثال کی) طرح ہوگا۔‘‘

۱۳۳۱: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ. [3]

۱۳۳۱: امام احمد نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے) کسی ایک سے روایت کیا ہے۔

۱۳۳۲: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

۱۳۳۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بندہ جب دو رکعتیں پڑھتا ہے تو اللہ اس طرف خصوصی توجہ فرماتا ہے اور جب تک بندہ نماز پڑھتا رہتا ہے تو نیکی (رحمت) اس بندے کے سر پر سایہ کرتی رہتی ہے، اور بندہ اللہ کے کلام یعنی قرآن کے ذریعے جس قدر اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے ویسا کسی اور چیز کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٤٨٢ وقال: غريب) [سنده ضعيف و للحديث شواهد منها الحديث السابق: ١٣٢٨]۔

[2] **حسن واللفظ مركب**، رواه أبو داود (٨٦٤ و سنده ضعيف و هو بغير هذا اللفظ، ٨٦٦ و سنده صحيح و هى الرواية الثانية عندصاحب المشكوة) [ورواه ابن ماجه (١٤٢٥ وسنده ضعيف) و صححه الحاكم (١/ ٢٦٢) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٧٢ ح ٢٠٩٦٨، ٥/ ٣٧٧ ح ٢٣٥٩٠، ٤/ ٦٥ ح ١٦٧٣١، ٤/ ١٠٣ ح ١٧٠٧٣) [والحاكم (١/ ٢٦٣)]۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٨ ح ٢٢٦٦٢) والترمذي (٢٩١١ وقال: غريب) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف۔

بَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ

نماز سفر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٣٣: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۳۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت (پوری نماز) ادا کی اور ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت (قصر نماز) ادا کی۔

١٣٣٤: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ اَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۳۳۴: حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں، حالانکہ اس سے پہلے ہم کبھی نہ تو اتنی کثیر تعداد میں تھے اور نہ کبھی اس قدر پر امن تھے۔

١٣٣٥: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ: ﴿اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ فَقَدْ اٰمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۳۳۵: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا: ”﴿ان تقصروا...... الذین کفروا﴾ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں ڈال دیں گے تو تم نماز میں کچھ کمی کر لو۔“ اب تو لوگ پر امن ہیں (کسی قسم کا کوئی اندیشہ نہیں)، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے آپ کو تعجب ہوا ہے ویسے مجھے بھی تعجب ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”ایک قسم کا صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر کیا ہے، تم اس کی طرف سے صدقہ قبول کرو۔“

١٣٣٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٨٩) و مسلم (١٠/ ٦٩٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٨٣) و مسلم (٢٠/ ٦٩٦)۔

[3] رواه مسلم (٤/ ٦٨٦)۔

حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، قِيْلَ لَهٗ: اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: ((اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ ہمارے مدینہ واپس پہنچنے تک دو دو رکعتیں (نماز قصر) پڑھاتے رہے، ان سے پوچھا گیا کہ تم نے مکہ میں کچھ قیام بھی کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہم نے وہاں دس روز قیام کیا۔

۱۳۳۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَافَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ، رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۳۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر کیا (فتح مکہ کا سفر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس دن قیام کیا اور آپ دو دو رکعتیں پڑھاتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم مدینہ اور مکہ کے درمیانی فاصلے پر انیس دن تک دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں، جب ہم اس سے زیادہ قیام کرتے ہیں تو ہم چار رکعتیں (پوری نماز) پڑھتے ہیں۔

۱۳۳۸: وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَآءَ رَحْلَهٗ وَجَلَسَ فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَآءِ قُلْتُ: يُسَبِّحُوْنَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۳۳۸: حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں طریق مکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ظہر دو رکعت پڑھائی، پھر آپ اپنی قیام گاہ میں آ کر بیٹھ گئے، آپ نے کچھ لوگوں کو قیام کرتے (نماز پڑھتے) ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نفل پڑھ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے نفل پڑھنے ہوتے تو میں اپنی نماز پوری پڑھتا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ رہا ہوں وہ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۳۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھتے تھے۔

۱۳۴۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ اِيْمَآءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۰۸۱) و مسلم (۱۵/ ۶۹۳)۔

[2] رواه البخاري (۱۰۸۰)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۱۱۰۱، ۱۱۰۲) و مسلم (۸/ ۶۸۹)۔

[4] رواه البخاري (۱۱۰۷)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (۱۰۰۰) و مسلم (۳۸، ۳۷/ ۷۰۰)۔

۱۳۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دوران سفر اپنی سواری پر جس طرف وہ رخ کرتی، نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ رکوع وسجود کے لیے سر کا اشارہ فرماتے تھے۔ آپ فرائض کے علاوہ نماز تہجد اور نماز وتر اپنی سواری پر ادا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۳۴۱: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُلُّ ذَالِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَصرَ الصَّلَاةَ وَاَتَمَّ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۱۳۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (دوران سفر) ہر طرح نماز پڑھی۔ آپ نے قصر بھی پڑھی اور پوری بھی۔

۱۳۴۲: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ: ((يَا اَهْلَ الْبَلَدِ! صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۳۴۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں غزوات میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک رہا۔ اور فتح مکہ کے موقع پر بھی میں آپ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ نے مکہ میں اٹھارہ روز قیام فرمایا، آپ دو رکعتیں پڑھ کر فرماتے: ''اہل مکہ تم چار رکعتیں پڑھو، کیونکہ ہم تو مسافر ہیں۔''

۱۳۴۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ وَلَا يُنْقَصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۱۳۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے دورانِ سفر نبی ﷺ کے ساتھ ظہر دو رکعت پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے: میں نے سفر وحضر میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ اور میں نے دوران سفر آپ کے ساتھ ظہر دو رکعت پڑھی اور دو رکعتیں اس کے بعد پڑھیں۔ اور عصر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد کچھ نہ پڑھا۔ جبکہ مغرب سفر وحضر دونوں حالتوں میں تین رکعت پڑھیں۔ سفر ہو یا حضر ان میں کمی نہیں کی جاتی۔ اور یہ دن کے وتر ہیں۔ اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

❶ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ١٦٦ ح ١٠٢٣) [والدارقطني (٢/ ١٨٩ ح ٢٢٧٤ وقال: "طلحة ضعيف") والبيهقي (٣/ ١٤٢)] ☆ طلحة بن عمرو متروك و للحديث شواهد صحيحة عند النسائي (٣/ ١٢٢ ح ١٤٥٧) والدارقطني (٢/ ١٨٩ ح ٢٢٧٥) و من ضعف الحديث فلا حجة عنده ، قلت : سعيد بن محمد بن ثواب ثقة روى عنه جماعة و وثقه ابن حبان و الدارقطني و لم يضعفه أحد ۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٢٢٩) ☆علي بن زيد بن جدعان ضعيف و لأصل الحديث شواهد كثيرة ۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٥٢ وقال: حسن) ☆ محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى ضعيف ضعفه الجمهور ۔

۱۳۴۴: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَالِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۳۴۴: معاذ بن جبل ؓ بیان کرتے ہیں۔ نبی ﷺ غزوہ تبوک (کے سفر) میں جب آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر وعصر کو جمع کر لیتے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتی کہ عصر کے لیے پڑاؤ ڈالتے۔ اسی طرح مغرب میں کرتے کہ جب کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھ لیتے اور اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کر لیتے تو آپ ﷺ مغرب کو مؤخر فرماتے حتی کہ نماز عشاء کے لیے پڑاؤ ڈالتے۔ پھر انہیں جمع فرما لیتے۔

۱۳۴۵: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۳۴۵: انس ؓ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ دوران سفر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی سواری پر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہہ کر نماز پڑھتے اور سواری جس رخ چاہتی چلتی جاتی۔

۱۳۴۶: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ حَاجَتِهٖ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۳۴۶: جابر ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی کام کے لیے مجھے بھیجا۔ جب میں آیا تو آپ اپنی سواری پر مشرق کی سمت نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ رکوع کی نسبت سجود کے لیے زیادہ جھک کر اشارہ کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳۴۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْ بَكْرٍ ؓ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ ؓ وَعُثْمَانُ ؓ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ ؓ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ ؓ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۳۴۷: ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں (یعنی نماز قصر) پڑھیں۔ آپ ﷺ کے بعد

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۱۲۲۰) والترمذي (۵۵۳ وقال: حسن غريب تفرد به قتيبة) ☆ قتيبة ثقة حافظ ولا يضر تفرده۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۲۲۵)۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (۱۲۲۷) [والبيهقي (۲/ ۵) و مسلم (۵۴۰)]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۱۰۸۲) و مسلم (۱۶/ ۶۹۴)۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں دو رکعتیں ہی پڑھیں۔ پھر اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو آپ چار رکعتیں (مکمل نماز) پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو پھر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

۱۳۴۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْأُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تُتِمُّ قَالَ: تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، شروع میں نماز دو رکعتیں فرض کی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو دو سے چار رکعتیں فرض کر دی گئی۔ اور نماز سفر کو پہلی حالت فرضیت پر برقرار رکھا گیا۔ زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عروہ رحمہ اللہ سے کہا، عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا ہوا کہ وہ پوری پڑھتی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے بھی عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح تاویل کی ہے۔

۱۳۴۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً .رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۳۴۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر حضر میں چار رکعتیں، سفر میں دو رکعتیں اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض کی۔

۱۳۵۰: وَعَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم قَالَا: سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۳۵۰: ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز سفر دو رکعت مشروع فرمائی اور وہ دو رکعت (ثواب کے لحاظ سے) پوری ہیں، کم نہیں جبکہ دوران سفر وتر پڑھنا سنت ہے۔

۱۳۵۱: وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِيْ مِثْلِ مَابَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَابَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ. قَالَ مَالِكٌ: وَذَالِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا [4]

۱۳۵۱: امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مکہ اور طائف، مکہ اور عسفان اور مکہ اور جدہ کے درمیان مسافت جتنے فاصلے پر قصر پڑھا کرتے تھے۔ اور امام مالک نے فرمایا: اور یہ چار بُرد مسافت ہے۔

۱۳۵۲: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَارَاَيْتُهٗ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۰) و مسلم (۱/ ۶۸۵)۔ [2] رواه مسلم (۶/ ۶۸۷)۔ [3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (۱۱۹۴) ☆ فيه جابر الجعفي وهو ضعيف جدًا۔ [4] **صحيح**، رواه مالك (۱/ ۱۴۸ ح ۳۴۱) ☆السند منقطع و له شواهد عند ابن أبي شيبة (۲/ ۴۴۳۔۴۴۶ ح ۸۱۱۹، ۸۱۳۳، ۸۱۳۵، ۸۱۲۸، ۸۱۴۰، ۸۱۴۲، ۸۱۴۷) و عبد الرزاق (۴۲۹۶) وغيرهما۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۲۲۲) والترمذي (۵۵۰) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (۱/ ۳۱۵) ووافقه الذهبي]۔

۱۳۵۲: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ مرتبہ شریک سفر رہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج ڈھلنے کے بعد نماز ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ ابوداؤد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٣٥٣: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَرَى ابْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِى السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۱۳۵۳: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبیداللہ کو دوران سفر نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تو آپ اس پر روک ٹوک نہیں کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (/ ١٥٠ ح ٣٥١) ☆ هذا منقطع، من البلاغات۔

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٥٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَيْهِمْ۔ يَعْنِیْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ وَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْدَ اَنَّهُمْ)) وَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلٰی اٰخِرِهٖ۔ [1]

١٣٥٤: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ہم دنیا میں) سب سے آخر پر آئے ہیں لیکن قیامت کے روز سب سے آگے ہوں گے۔ تاہم انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہی یعنی جمعہ کا دن ان پر فرض کیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے اس میں اختلاف کیا، اور اللہ نے ہمیں اس کی راہنمائی فرما دی اسے لیے باقی لوگ ہم سے پیچھے ہو گے۔ یہود کل (ہفتہ کے روز) اور عیسائی اس سے اگلے روز (اتوار کے روز عبادت کرتے ہیں)۔'' اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، فرمایا: (ہم دنیا میں) سب سے آخر پر ہیں لیکن روز قیامت سب سے پہلے ہوں گے۔ اور سب سے پہلے ہم جنت میں جائیں گے۔'' باقی روایت انہوں نے آخر تک حدیث سابق کی طرح بیان کی۔

١٣٥٥: وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ))۔ [2]

١٣٥٥: صحیح مسلم ہی کی ابو ہریرہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے۔ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے حدیث کے آخر پر فرمایا: ''ہم دنیا والوں میں سب سے آخر پر آئے لیکن روز قیامت مقدم ہوں گے اور ساری مخلوق سے پہلے ہمارے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔''

١٣٥٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ علیہ السلام، وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ))۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٧٦) و مسلم (١٩/ ٨٥٥) [و ٢٠/ ٨٥٥، الرواية الثانية]۔

[2] رواه مسلم (٢٢/ ٨٥٦)۔

[3] رواه مسلم (١٧/ ٨٥٤)۔

۱۳۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام ایام سے بہترین دن، جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی روز جنت میں داخل کیے گئے اسی روز اس سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے روز قائم ہوگی۔''

١٣٥٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ: ((وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ)) وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ: ((اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)). [1]

۱۳۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جب کوئی مسلمان بندہ اس گھڑی میں اللہ سے کوئی خیر طلب کرتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے۔'' امام مسلم رحمہ اللہ نے اضافہ نقل کیا ہے فرمایا: ''وہ مختصر گھڑی ہے۔'' صحیحین کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جب مسلمان ٹھیک اس گھڑی میں نماز کے دوران یا نماز کی جگہ نماز کے انتظار میں بیٹھ کر اللہ سے کوئی خیر طلب کرتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔''

١٣٥٨: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((فِيْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۳۵۸: ابو بردہ بن ابوموسی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو: ''جمعہ کی اس گھڑی کا وقت بیان کرتے سنا کہ وہ امام کے خطبہ کے لیے بیٹھنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٣٥٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهُ اَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ علیہ السلام وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ)) قَالَ كَعْبٌ: ذَالِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ: بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: ذَالِكَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٢٥) و مسلم (١٥/ ٨٥٢)۔

[2] رواه مسلم (١٦/ ٨٥٣)۔

فِیْ كُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ: ثُمَّ قَرَأَ التَّوْرَاةَ فَقَالَ: هِیَ فِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ اَیَّةَ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: فَقُلْتُ: اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ: هِیَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: وَكَیْفَ تَكُوْنُ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْهَا))** فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِیْ صَلَاةٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ))** قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: بَلٰی! قَالَ: فَهُوَ ذَالِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَحْمَدُ اِلٰی قَوْلِهٖ: صَدَقَ كَعْبٌ. [1]

۱۳۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں طور کی طرف گیا تو میں کعب احبار سے ملا، میں اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔اس نے مجھے تورات کے بارے میں بتایا اور میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنائیں، میں نے اسے جو کچھ بتایا وہ وہی کچھ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام ایام سے بہتر دن، جمعہ کا دن ہے۔اس میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی روز زمین پر اتارے گئے اسی روز ان کی توبہ قبول کی گئی، اسی روز فوت ہوئے، اسی روز قیامت قائم ہوگی، جن وانس کے سوا تمام جانور جمعہ کے دن طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک قیامت قائم ہونے کے خوف سے چیختے رہتے ہیں، اس میں ایک گھڑی ہے کہ جب مسلمان بندہ عین اس گھڑی میں دوران نماز اللہ سے جو مانگتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔'' کعب نے کہا: پورے سال میں ایک دن ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا، نہیں بلکہ ہر جمعہ کے روز ہوتا ہے۔کعب نے تورات پڑھی تو اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کعب احبار کے ساتھ اپنی مجلس کے بارے میں اور میں نے جمعہ کے متعلق جو اسے بتایا تھا اس کے متعلق انہیں بتایا، کہ کعب نے کہا: وہ پورے سال میں ایک دن ہوتا ہے۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کعب نے جھوٹ بولا، میں نے انہیں بتایا کہ کعب نے پھر تورات پڑھی تو اس نے کہا: بلکہ وہ ہر جمعہ کے روز ہوتا ہے۔پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعب نے سچ کہا۔پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی گھڑی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا، مجھے اس کے متعلق خبر دینے میں بخل نہ کریں۔عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کیسے ہو سکتی ہے۔جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کوئی مسلمان بندہ نماز میں اسے پاتا ہے۔'' تو عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''جو شخص کسی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز پڑھنے تک (حکما) نماز ہی میں ہوتا ہے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں۔انہوں نے فرمایا، بس! یہ وہی ہے۔مالک، ابوداود، ترمذی، نسائی، اور امام احمد نے ''کعب نے سچ کہا'' تک روایت کیا ہے۔

۱۳۶۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِیْ تُرْجٰی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ**

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (۱/ ۱۰۸-۱۱۰ ح ۲۳۹) و أبو داود (۱۰۴٦) والترمذي (٤۹۱ و قال: صحيح) والنسائي (۳/ ۱۱٤، ۱۱۵ ح ۱٤۳۱) و أحمد (۲/ ٤۸٦ ح ۱۰۳۰۸) ☆ وصححه ابن خزيمة (۱۷۳۸) و ابن حبان (۱۰۲٤) والحاكم على شرط الشيخين (۱/ ۲۷۸، ۲۷۹) ووافقه الذهبي۔

اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس گھڑی کو تلاش کریں جس کے بارے میں امید کی جاتی ہے کہ وہ جمعہ کے روز بعد نماز عصر سے غروب آفتاب تک ہوتی ہے۔''

١٣٦١: وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [2]

۱۳۶۱: اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جمعہ کا دن تمہارے ایام میں سے افضل دن ہے۔ اس روز آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں ان کی روح قبض کی گئی، پہلی بار صور پھونکا جانا دوسری بار صور پھونکا جانا ہوگا، اس روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش کیا جاتا ہے، جبکہ آپ تو (مٹی میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے انبیا علیہم السلام کے اجساد کو زمین (یعنی مٹی) پر حرام کر دیا ہے۔

١٣٦٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ. [3]

۱۳۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یوم موعود سے یوم قیامت، یوم مشہود سے یوم عرفہ اور شاہد سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ وہ تمام ایام سے افضل ہے۔ اس میں اللہ سے کوئی خیر طلب کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ اور وہ (بندہ مومن) جس چیز سے پناہ طلب کرتا ہے تو وہ اسے اس سے پناہ دے دیتا ہے۔'' احمد، ترمذی اور امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور یہ صرف موسیٰ بن عبیدہ کے واسطہ سے معروف ہے، جبکہ وہ ضعیف ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٤٨٩ وقال: غريب و محمد بن أبي حميد يضعف من قبل حفظه) ☆ محمد بن أبي حميد لم ينفرد به وللحديث شواهد عند الترمذي (٤٩٠) و أبي داود (١٠٤٨) وغيرهما۔

[2] **ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٤٧) و النسائي (٣/ ٩١ ، ٩٢ ح ١٣٧٥ ، والسنن الكبرى ٣/ ٢٤٨ ، ٢٤٩) وابن ماجه (١٦٣٦) والدارمي (١/ ٣٦٩ ح ١٥٨) والبيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده في المطبوع) ☆ صححه جماعة وفيه علة قادحة ، عبد الرحمن بن يزيد هو ابن تميم كما حققه البخاري و أبو داود وغيرهما وهو ضعيف جدًا و أخطأ من قال أنه ابن جابر: الثقة ، راجع نيل المقصود (١/ ٣٢٠) و لبعضه شاهد يأتي (١٣٦٦)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٩٨ ، ٢٩٩ ح ٧٩٥٩ ، ٧٩٦٠) والترمذي (٢/ ٥١٩) ☆ فيه موسى بن عبيدة ضعيف وللحديث شواهد منها الشاهد الموقوف عند الحاكم (٢/ ٥١٩) و صححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي وسنده ضعيف ، فيه يونس بن عبيد مدلس وعنعن]۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

١٣٦٣: عَنْ اَبِی لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَاللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ علیہ السلام وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ آدَمَ علیہ السلام اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ آدَمَ علیہ السلام وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَامِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۳۶۳: ابولبابہ بن عبدالمنذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک جمعہ کا دن اللہ کے ہاں سید الایام اور باقی ایام سے عظیم تر ہے۔ وہ اللہ کے ہاں یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی عظیم تر ہے۔ اس کو پانچ خصوصیات حاصل ہیں: اللہ نے آدم علیہ السلام کو اسی روز تخلیق فرمایا، اللہ نے اسی روز آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، اللہ نے اسی روز آدم علیہ السلام کو وفات دی، اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ جو بھی حلال چیز طلب کرتا ہے۔ وہ اسے مل جاتی ہے۔ اور اسی روز قیامت قائم ہوگی، مقرب فرشتے، آسمان وزمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے خائف رہتے ہیں۔“

١٣٦٤: وَرَوٰى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ أَتَى النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ: ((فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ......)) وَسَاقَ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ. [2]

۱۳۶۴: امام احمد نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک انصاری شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا ہمیں جمعہ کے دن کے متعلق بتائیں کہ اس میں کیا خیر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس میں پانچ خصوصیات ہیں......۔“ اور باقی حدیث آخر تک (اسی طرح) بیان کی۔

١٣٦٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: لِاَیِّ شَیْءٍ سُمِّیَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ: ((لِاَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ اٰدَمَ وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ وَفِیْ اٰخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اسْتُجِيْبَ لَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۱۳۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، جمعہ کے دن کے نام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیونکہ اس روز آپ کے باپ آدم علیہ السلام کے خمیر کو تیار کیا گیا، اسی میں نفخہ اولی (پہلی بار صور کا پھونکا جانا) اور نفخہ ثانیہ ہے۔ اسی میں حشر کا میدان سجے گا۔ اور اس کی آخری تین گھڑیوں میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو شخص اس میں دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔“

١٣٦٦: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَیَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٠٨٤) ☆ فيه عبدالله بن محمد بن عقيل: ضعيف۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٨٤ ح ٢٢٨٢٤) [وعبد بن حميد (٣٠٩)] ☆ ابن عقيل: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣١١ ح ٨٠٨٨) ☆ فيه فرج بن فضالة ضعيف و علي بن أبي طلحة: لم يسمع من أبي هريرة۔

الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا)) قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ علیہم السلام فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۳۶۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ وہ مشہود ہے، اس پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتی کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اور وفات کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے انبیا علیہم السلام کے اجساد کو کھانا زمین (مٹی) پر حرام کر دیا ہے۔ اللہ کے نبی علیہم السلام زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔''

۱۳۶۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ. [2]

۱۳۶۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اسے فتنہ قبر سے بچا لیتا ہے۔'' احمد، ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی سند متصل نہیں۔

۱۳۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ قَرَأَ: ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ......﴾ اَلْآيَةَ وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ قَالَ: لَوْنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَّخَذْنَا هَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۱۳۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔'' تو اس وقت ان کے پاس ایک یہودی تھا، اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس (یوم نزول) کو عید بنا لیتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو عیدین کے روز نازل ہوئی ہے، جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن۔ ترمذی، اور انہوں فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ)) قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: ((لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. [4]

۱۳۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ماہ رجب شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے رجب وشعبان میں برکت فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''جمعہ کی رات، چمک دار رات ہے اور جمعہ کا دن ترو تازہ دن ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦٣٧) ☆ السند منقطع، زيد بن أيمن عن عبادة بن نسي: مرسل۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٦٩ ح ٦٨٢ ٥) والترمذي (١٠٧٤) ربيعة بن سيف لم يسمع من عبد الله بن عمرو رضي الله عنه فالسند منقطع و للحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (اثبات عذاب القبر بتحقيقي: ١٥٢۔١٥٣) وغيره۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٠٤٤)۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (لم أجده) وشعب الإيمان [٣٨١٥] وفضائل الأوقات [١٤] كلاهما له) [وعبد الله بن أحمد ١/ ٢٥٩ ح ٢٣٤٦] ☆ رواه زائدة بن أبى الرقاد عن زياد النميري: الأول منكر الحديث والثاني ضعيف.

بَابُ وُجُوبِهَا

وجوب جمعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۱۳۷۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمَا قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۳۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا: ”لوگ جمعے چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۳۷۱: وَعَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضُّمَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ. [2]

۱۳۷۱: ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص عدم توجہ کی بنا پر تین جمعے چھوڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“

۱۳۷۲: وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہ . [3]

۱۳۷۲: امام مالک نے اسے صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۷۳: وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ . [4]

۱۳۷۳: امام احمد نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۷۴: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ

---

[1] رواہ مسلم (۴۰/ ۸۶۵)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه ابو داود (۱۰۵۲) والترمذي (۵۰۰ وقال: حسن) والنسائي (۳/ ۸۸ ح ۱۳۷۰) وابن ماجه (۱۱۲۵) والدارمي (۱/ ۳۷۹ ح ۱۵۷۹) [و صححه ابن خزيمة (۱۸۵۷) وابن حبان (۵۵۳، ۵۵۴، ۶۵) والحاكم (على شرط مسلم (۱/ ۲۸۰) ووافقه الذهبي وهو حديث صحيح]۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (۱/ ۱۱۱ ح ۲۴۴) ☆ السند مرسل والحديث السابق (۱۳۷۱) شاهد له۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (/ ۳۰۰ ح ۲۲۹۲۵) [و انظر الحديثين السابقين: ۱۳۷۱، ۱۳۷۲]۔

بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۳۷۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص بلا عذر جمعہ چھوڑ دے تو وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر وہ نہ پائے تو نصف دینار۔“

۱۳۷۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۳۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”جو شخص اذان سنے اس پر جمعہ فرض ہے۔“

۱۳۷۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. [3]

۱۳۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص رات اپنے اہل وعیال کے پاس واپس آسکتا ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں۔

۱۳۷۷: وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا عَلٰى اَرْبَعَةٍ: عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ اَوِامْرَاَةٍ اَوْصَبِيٍّ اَوْ مَرِيْضٍ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ وَائِلٍ. [4]

۱۳۷۷: طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر باجماعت جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔ سوائے چار کے، عبد مملوک، عورت، بچے، یا مریض کے۔“ ابوداؤد اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ سے بنو وائل کے ایک شخص کی سند سے مروی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳۷۸: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۱۳۷۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے بارے میں فرمایا: ”میں نے ارادہ کیا

[1] إسناده ضعيف، رواه أحمد (٥/ ١٤ ح ٢٠٤٢) و أبو داود (١٠٥٣) وابن ماجه (١١٢٨) ☆ قدامة: لم يصح سماعه من سمرة، قاله البخاري وقتادة مدلس وعنعن۔ [2] ضعيف، رواه أبو داود (١٠٥٦) ☆ أبو سلمة بن نبيه وعبدالله بن هارون: مجهولان۔ [3] إسناده ضعيف جدا، رواه الترمذي (٥٠٢) ☆ حجاج بن نصير وشيخه: ضعيفان، وعبدالله بن سعيد: متروك۔ [4] إسناده صحيح، رواه أبو داود (١٠٦٧) والبغوي في شرح السنة (٤/ ٢٢٥ ح ١٠٥٦) [ورواه الحاكم (١/ ٢٨٨) عن طارق بن شهاب عن أبي موسى الأشعري به.] ☆ طارق بن شهاب: صحابي رضي الله عنه وروايته من باب مراسيل الصحابة ومراسيل الصحابة مقبولة على الراجح۔

[5] رواه مسلم (٢٥٤/ ٦٥٢)۔

کہ میں کسی آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر میں جمعہ سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ان کے گھروں سمیت آگ لگا دوں۔''

١٣٧٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ)) وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ 1

۱۳۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بلا عذر جمعہ ترک کر دے تو اسے ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو مٹائی جا سکتی ہے نہ تبدیل کی جا سکتی ہے۔'' اور بعض روایات میں تین جمعوں کا ذکر ہے

١٣٨٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ 2

۱۳۸۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو جبکہ مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا مملوک نہ ہو اس پر جمعہ کے روز جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ اور جو شخص کھیل یا تجارت کی وجہ سے بے اعتنائی برتے تو اللہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز قابل تعریف ہے۔''

---

1 **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الشافعي في الأم (١/ ٢٠٨) والمسند (ص ٧٠ ح ٣٠٣) ☆ فيه إبراهيم بن محمد الأسلمي متروك۔ 2 **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٢/ ٣ ح ١٥٦٠) ☆ ابن لهيعة ضعيف بعد اختلاطه ومعاذ بن محمد الأنصاري: مجهول الحال، و أبو الزبير مدلس وعنعن۔

بَابُ التَّنْظِيْفِ وَالتَّبْكِيْرِ

نظافت اور اول وقت آنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٣٨١: عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَّوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

١٣٨١: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح مقدور بھر صفائی کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے، پھر اپنے گھر سے (جمعہ کے لیے) روانہ ہو، اور (مسجد میں آ کر) دو بیٹھے ہوئے آدمیوں کو (ان کی جگہ سے) نہ ہٹائے، پھر جس قدر مقدر ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کر دے تو پھر خاموش ہو جائے تو اس کے اس حاضر اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

١٣٨٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

١٣٨٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غسل کر کے جمعہ کے لیے آئے اور جتنی مقدر میں ہو نماز پڑھے۔ پھر خطبہ مکمل ہونے تک خاموش رہے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے اِس اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

١٣٨٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَّسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

١٣٨٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے، اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کے لیے آئے اور خاموشی سے غور کے ساتھ خطبہ سنے تو اس کے اِس اور دوسرے جمعہ کے درمیان والے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہے تو اس نے لغو کام کیا۔''

---

[1] رواه البخاري (٨٨٣)۔

[2] رواه مسلم (٢٦ / ٨٥٧)۔

[3] رواه مسلم (٢٧ / ٨٥٧)۔

۱۳۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۳۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنے والوں کو ترتیب وار لکھتے جاتے ہیں۔ اور سب سے پہلے آنے والا اس شخص کی طرح (اجر و ثواب پاتا) ہے۔ جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا اس شخص کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا بھیڑ کی قربانی کرنے والے کی طرح۔ پھر مرغی اور پھر اس کے بعد آنے والا ایسے جیسے کوئی انڈہ صدقہ کرے۔ جب امام منبر پر آجاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور غور سے خطبہ سنتے ہیں۔''

۱۳۸۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۳۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نے دوران خطبہ کسی ساتھ والے شخص سے (بس اتنا) کہہ دیا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے لغو کام کیا۔''

۱۳۸۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ: اِفْسَحُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۳۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز اپنے کسی بھائی کو، اس کی جگہ سے اس مقصد سے نہ اٹھائے کہ خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ وہ یوں کہے: وسعت پیدا کرو۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۱۳۸۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِيْ قَبْلَهَا)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٢٩) و مسلم (٢٤/ ٨٥٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٩٣٤) و مسلم (١١/ ٨٥١)۔

[3] رواه مسلم (٣٠/ ٢١٧٨)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٤٣) [و أحمد (٣/ ٨١) و صححه ابن خزيمة (١٧٦٢) و ابن حبان (٥٦٢) والحاكم (١/ ٢٨٣) و وافقه الذهبي]۔

۱۳۸۷: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے، اچھا لباس پہن کر اور اگر خوشبو ہو تو اسے لگا کر جمعہ کے لیے آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ پھر جس قدر اللہ نے اس کے مقدر میں کیا ہے نماز پڑھے۔ اور پھر جب امام (منبر پر) آجائے تو نماز مکمل ہو جانے تک خاموشی اختیار کرے تو یہ (سارا اہتمام) اس کے اِس اور سابقہ جمعہ کے مابین ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔“

١٣٨٨: وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۳۸۸: اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص جمعہ کے روز خوب اچھی طرح غسل کرے، پیدل چل کر اول وقت مسجد میں جا کر امام کے قریب بیٹھ کر خوب غور سے خطبہ سنے اور اس دوران کوئی لغو کام نہ کرے تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔“

١٣٨٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۳۸۹: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی شخص دوران کام پہننے والے کپڑوں کے علاوہ، جمعہ کے دن کے لیے ایک الگ سوٹ بنا سکتا ہو تو وہ بنا لے، اس پر کوئی حرج نہیں۔“

١٣٩٠: وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ. [3]

۱۳۹۰: امام مالک نے اسے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے۔

١٣٩١: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْإِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۳۹۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ذکر (جمعہ) کے لیے آؤ، امام کے قریب ہو کر بیٹھو، کیونکہ آدمی دور ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا جنت میں داخلہ مؤخر کر دیا جاتا ہے اگرچہ کہ جنت میں چلا جائے گا۔“

١٣٩٢: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [5]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٤٩٦ وقال: حسن) و أبو داود (٣٤٥) والنسائي (٣/ ٩٧ ح ١٣٨٥) و ابن ماجه (١٠٨٧) [وصححه ابن خزيمة (١٧٦٧) و ابن حبان (٥٥٩) والحاكم على شرط الشيخين (٢/ ٣٨١-٣٨٢) ووافقه الذهبي]۔ [2] **حسن**، رواه ابن ماجه (١٠٩٥) [وأبو داود: ١٠٧٨]۔

[3] **حسن**، رواه مالك (١/ ١١٠ ح ٢٤٠) [هذا مرسل والحديث السابق شاهد له]۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٠٨) ☆ قتادة مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥١٣) ☆ رشدين بن سعد و زبان بن فائد: ضعيفان۔

۱۳۹۲: سہل بن معاذ بن انس جہنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے تو وہ جہنم کی طرف پل بنا تا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۹۳: عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۳۹۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز دوران خطبہ گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۹٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذَالِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۱۳۹۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو جمعہ کے روز (دوران خطبہ) اونگھ آئے تو وہ اپنی جگہ بدل لے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۳۹٥: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسُ فِيْهِ. قِيْلَ لِنَافِعٍ: فِى الْجُمُعَةِ قَالَ: فِى الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۳۹۵: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھ جائے۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا، دوران جمعہ؟ انہوں نے فرمایا: جمعہ میں اور جمعہ کے علاوہ بھی۔

۱۳۹٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِىْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۳۹۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ جمعہ کے لیے آتے ہیں: ایک تو وہ جس

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥١٤ وقال: حسن) و أبو داود (١١١٠)۔

[2] **سنده حسن**، رواه الترمذي (٥٢٦ و قال: حسن صحيح) [وأبو داود (١١١٩) و صححه ابن خزيمة (١٨١٩) وابن حبان (٥٧١) والحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٩١) ووافقه الذهبي]۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٧) و مسلم (٢٨/ ٢١٧٧)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١١١٣) [وصححه ابن خزيمة (١٨١٣)]۔

نے وہاں پہنچ کر لغو حرکت کی تو اسے اس سے بس یہی کچھ ملتا ہے۔ دوسرا شخص دعا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ وہ اللہ سے دعا کرتا ہے اگر وہ چاہے تو اسے عطا کرے اور اگر چاہے تو منع فرما دے۔ جبکہ تیسرا شخص غور سے خطبہ سنتا ہے اور لغو حرکات سے بچتا ہے کسی مسلمان کی گردن پھلانگتا ہے نہ کسی کو ایذا پہنچاتا ہے۔ تو وہ اس کے لیے سابقہ جمعہ اور مزید تین دن (کل دس دن) کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اسے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے۔''

۱۳۹۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا، وَالَّذِي يَقُوْلُ لَهٗ: اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۳۹۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دوران خطبہ بات کرتا ہے تو وہ کتابیں اٹھائے ہوئے گدھے کی طرح ہے۔ اور جو شخص اسے کہتا ہے خاموش ہو جاؤ تو اس کا جمعہ نہیں۔''

۱۳۹۸: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ)) رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ. [2]

۱۳۹۸: عبید بن سباق رحمہ اللہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی جمعہ میں فرمایا: ''مسلمانو! اللہ نے اس دن کو عید قرار دیا ہے۔ پس تم اچھی طرح غسل کرو اور جس شخص کے پاس خوشبو ہو تو وہ اسے لگا لے، اس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں اور مسواک کرو۔''

۱۳۹۹: وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما مُتَّصِلًا. [3]

۱۳۹۹: اور یہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متصل مروی ہے۔

۱۴۰۰: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. [4]

۱۴۰۰: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ جمعہ کے روز غسل کریں اور ان میں سے ہر کوئی اپنے اہل خانہ کی خوشبو استعمال کرے۔ اور اگر وہ خوشبو نہ پائے تو پھر اس کے لیے پانی ہی خوشبو ہے۔'' احمد، ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٣٠ ح ٢٠٣٣) ☆ فيه مجالد بن سعيد: ضعيف۔

[2] **حسن**، رواه مالك (١/ ٦٥ ح ١٤١) [وابن ماجه (١٠٩٨) انظر الحديث الآتي] ☆ رواه عبيد بن السباق عن ابن عباس رضي الله عنه به، انظر الحديث الآتي (١٣٩٩)۔ [3] **حسن**، رواه ابن ماجه (١٠٩٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٨٢ ح ١٨٦٨٠) و الترمذي (٥٢٨) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس۔

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ

خطبہ اور نمازِ جمعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٠١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّی الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۱۴۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے وقت جمعہ پڑھا کرتے تھے۔

١٤٠٢: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جمعہ سے پہلے قیلولہ کرتے تھے نہ کھانا کھاتے تھے۔

١٤٠٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِی الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۱۴۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سردی زیادہ ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز (جمعہ) جلدی پڑھ لیتے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تو آپ نماز (جمعہ) ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے۔

١٤٠٤: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۱۴۰۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں جمعہ کے روز جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تب پہلی اذان کہی جاتی تھی، پس جب عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے مقام زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔

١٤٠٥: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ

---

[1] رواه البخاري (٩٠٤)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (٩٣٩) و مسلم (٣٠/ ٨٥٩)۔

[3] رواه البخاري (٩٠٦)۔

[4] رواه البخاري (٩١٢)۔

فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَّ خُطْبَتُهُ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۴۰۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں دو خطبے دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ قرآن پڑھتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ آپ کا خطبہ اور نماز متوسط ہوتی تھی۔

١٤٠٦: وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۴۰۶: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بیشک آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبے کا مختصر ہونا اس کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ تم نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو، اور بیشک بعض بیان سحر انگیز ہوتے ہیں۔''

١٤٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: ((صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ)) وَيَقُوْلُ: ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۴۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ شدید ہو جاتا، حتیٰ کہ یہ کیفیت ہو جاتی گویا آپ کسی حملہ آور لشکر سے آگاہ کرتے ہوئے فرما رہے ہوں: ''وہ صبح یا شام تم پر حملہ آور ہونے والا ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''مجھے (ایسے وقت میں) مبعوث کیا گیا ہے کہ میں اور قیامت اس طرح ہیں۔'' آپ درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کو باہم ملاتے۔

١٤٠٨: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۱۴۰۸: یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ''وہ (جہنمی) کہیں گے اے مالک! (دربانِ دوزخ) تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے۔''

١٤٠٩: وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا اَخَذْتُ: ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۱۴۰۹: ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے سورۂ ق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سن کر یاد کی، آپ ہر جمعہ جب منبر پر لوگوں سے خطاب فرماتے تو اسے پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ رواه مسلم (٤١/ ٨٦٦)۔

❷ رواه مسلم (٤٧/ ٨٦٩)۔

❸ رواه مسلم (٤٣/ ٨٦٧)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١٩) و مسلم (٤٩/ ٨٧١)۔

❺ رواه مسلم (٥٢/ ٨٧٣)۔

١٤١٠: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۴۱۰: عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جمعہ کے دن خطاب فرمایا تو آپ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی جبکہ آپ نے اس کے دونوں کنارے (پلو) اپنے کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے تھے۔

١٤١١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ: ((اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۴۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن دوران خطبہ مسجد میں آئے تو وہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔“

١٤١٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۴۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نماز (جمعہ) کی ایک رکعت پالے تو اس نے نماز پالی۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٤١٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ أُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۱۴۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے۔ جب آپ منبر پر چڑھتے تو آپ مؤذن کے فارغ ہونے تک منبر پر بیٹھتے تھے۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر بیٹھ جاتے اس دوران آپ کوئی بات نہ کرتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔

١٤١٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ. ❺

۱۴۱۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ منبر پر چڑھتے تو ہم آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: ہم صرف محمد بن فضل کی سند سے اس حدیث کو جانتے ہیں، جبکہ وہ ضعیف اور سوء حفظ ہے۔

---

❶ رواه مسلم (٤٥٢/ ١٣٥٩)۔ ❷ رواه مسلم (٥٩/ ٨٧٥)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٠) و مسلم (١٦٢ / ٦٠٧)۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٠٩٢) [والبيهقي (٣/ ٢٠٥)] ☆ عبدالوهاب بن عطأ مدلس وعنعن وحديث البخاري (٩٢٨) يغني عنه۔

❺ **ضعيف**: رواه الترمذي (٥٠٩) ☆ محمد بن الفضل بن عطية متروك مجروح كذبوه ولبعض الحديث شواهد عند ابن ماجه ([illegible]، وسنده ضعيف) و البخاري (٩٢١ موقوف) وغيرهما و موقوف البخاري يغني عنه۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱٤۱٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۴۱۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے پھر آپ بیٹھتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، اگر کوئی شخص تمہیں یہ بتائے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے تو اس نے کذب بیانی کی، اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار سے زائد نمازیں پڑھ چکا ہوں۔

۱٤۱٦: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَنِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۱۶: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبدالرحمن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے (اسے بیٹھا ہوا دیکھ کر) کہا: اس خبیث شخص کو دیکھو کہ وہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جب انہوں نے تجارت اور کھیل دیکھی تو وہ اس طرف بھاگ گئے اور آپ (ﷺ) کو کھڑے ہوئے چھوڑ گئے۔''

۱٤۱۷: وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۴۱۷: عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: اللہ ان دونوں ہاتھوں کو تباہ کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ صرف اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا کرتے تھے۔ اور انہوں نے اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔

۱٤۱۸: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: ((اِجْلِسُوْا)) فَسَمِعَ ذَالِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((تَعَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۴۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز منبر پر چڑھے تو فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو وہ باب مسجد پر ہی بیٹھ گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ''عبداللہ بن مسعود! آگے آجاؤ۔''

---

[1] رواه مسلم (٣٥/ ٨٦٢)۔

[2] رواه مسلم (٣٩/ ٨٦٤)۔

[3] رواه مسلم (٥٣/ ٨٧٤)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٠٩١) [و صححه ابن خزيمة (١٧٨٠) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٨٣۔ ٢٨٤) ووافقه الذهبي، و حديث ابن جريج عن عطاء قوي]۔

١٤١٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا)) اَوْقَالَ ((الظُّهْرَ)) [1] . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

۱۴۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پالے تو وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا لے، اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں تو وہ چار رکعتیں پڑھے۔'' یا فرمایا: ''ظہر پڑھے۔''

[1] **ضعيف**، رواه الدارقطني (٢/ ١١ ح ١٥٨٥) ☆ ياسين بن معاذ ضعيف ، و رواه أسامة بن زيد عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة به (الدارقطني والحاكم ١/ ٢٩١) و للحديث طريق حسن لذاته عند الدارقطني (٢/ ١٢ح ١٥٩٢) بلفظ: "من أدرك ركعة من يوم الجمعة فقد أدركها و ليضف إليها أخرى" وهو يغني عنه ـ

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٢٠: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَآءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ . وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهٗ وَزَادَ: فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذَالِكَ صَلَّوْا رِجَالًا ، قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ: لَا اُرَى ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ذَكَرَ ذَالِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۴۲۰: سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نجد کی طرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا، ہم دشمن کے مقابل صف آراء ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے رہی۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ شریک افراد نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے، پھر وہ لوگ ان لوگوں کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی، وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا، ان میں سے ہر ایک کھڑا ہوا تو انہوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکوع کیا اور دو دو سجدے کیے، اور نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور انہوں نے اضافہ نقل کیا ہے: جب خوف اس سے زیادہ ہو تو پھر پیادہ یا سوار قبلہ رخ ہو یا قبلہ رخ نہ ہو جس طرح ممکن ہوتا نماز پڑھتے۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے رسول اللہ ﷺ ہی سے روایت کیا ہے۔

١٤٢١: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ: اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنْ

[1] رواه البخاري (٩٤٢) [ومسلم: ٨٣٩]۔

الْقَاسِمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . [1]

۱۴۲۱: یزید بن رومان رحمہ اللہ تعالیٰ، صالح بن خوات رحمہ اللہ تعالیٰ سے اور وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی: ایک جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنائی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے تھی، جو جماعت آپ کے ساتھ تھی ان کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے، اور اس جماعت نے اپنے طور پر نماز پوری کی اور جا کر دشمن کے سامنے صف بنالی پھر دوسری جماعت آئی تو آپ ﷺ نے اپنی نماز کی باقی رکعت انہیں پڑھائی، پھر آپ بیٹھے رہے، اور انہوں نے اپنے طور پر نماز مکمل کی، پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ بخاری، مسلم۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری سند سے قاسم عن صالح بن خوات عن سھل بن ابی حثمہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

١٤٢٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ: اَتَخَافُنِيْ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ: ((اَللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ)) قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ قَالَ: فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَآئِفَةٍ رَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّآئِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے حتی کہ ہم ذات الرقاع پہنچے، جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: جب ہم کوئی سایہ دار درخت پاتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک مشرک آدمی آیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ اس نے نبی ﷺ کی تلوار پکڑ کر نیام سے نکالی اور رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ مجھے تم سے بچائے گا۔'' رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے اسے ڈرایا دھمکایا تو اس نے تلوار نیام میں ڈال دی اور اسے (درخت کے ساتھ ہی) لٹکا دیا، راوی بیان کرتے ہیں نماز کے لیے اذان دی گئی تو آپ ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر وہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور آپ نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی چار رکعتیں ہوگئیں اور جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تھی ان کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

١٤٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَقَامَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٢٩ و ٤١٣١) و مسلم (٣١٠/ ٨٤٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٣٦) و مسلم (٣١١/ ٨٤٣)۔

الصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِیُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ الَّذِیْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِیْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِیْعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۴۲۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز خوف پڑھائی، ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں جبکہ دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا، نبی ﷺ نے تکبیر کہی تو ہم سب نے بھی تکبیر کہی، پھر آپ نے رکوع کیا تو ہم سب نے رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی رکوع سے سر اٹھایا، پھر آپ اور آپ کے ساتھ والی صف سجدہ میں چلی گئی۔ اور دوسری صف دشمن کے سامنے سینہ سپر رہی، جب نبی ﷺ سجدے کر چکے تو آپ کے ساتھ والی صف کھڑی ہوگئی تو پچھلی صف سجدہ کے لیے جھکی پھر وہ سجدہ کر کے کھڑے ہو گئے تو پھر پچھلی صف آگے بڑھی اور اگلی صف پیچھے آگئی، پھر نبی ﷺ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم سب نے بھی رکوع سے سر اٹھایا، پھر آپ کے ساتھ والی صف جو کہ پہلی رکعت میں پیچھے تھی، سجدے میں چلے گئے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے سینہ سپر رہی۔ جب نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ والی صف سجدے کر چکی تو پچھلی صف سجدے میں چلی گئی، پھر نبی ﷺ نے سلام پھیرا، اور ہم سب نے بھی سلام پھیرا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۱۴۲۴: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰی بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَآءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۱۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مقام بطن نخل میں لوگوں کو حالت خوف میں نماز ظہر پڑھائی تو آپ ﷺ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا، پھر دوسری جماعت آئی تو آپ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور پھر سلام پھیر دیا۔

---

[1] رواه مسلم (۳۰۷/ ۸٤۰)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٤/ ۲۸٤ تحت ح ۱۰۹٤ بدون سند) [والنسائي (۳/ ۱۷۸ ح ۱۵۵۳) و ابن خزيمة (۱۳۵۳)] ☆ الحسن البصري مدلس ولم أجد تصريح سماعه لأصل الحديث شواهد كثيرة جدًا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤٢٥: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ: لِھٰؤُلَاءِ صَلَاۃٌ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیْھِمْ مِنْ اٰبَاءِ ھِمْ وَھِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ فَتَمِیْلُوْا عَلَیْھِمْ مَیْلَۃً وَاحِدَۃً وَاِنَّ جِبْرِیْلَ علیہ السلام اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّقَسِّمَ اَصْحَابَہٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِھِمْ وَتَقُوْمَ طَائِفَۃٌ اُخْرٰی وَرَاءَ ھُمْ وَلْیَأْخُذُوْا حِذْرَھُمْ وَاَسْلِحَتَھُمْ فَتَکُوْنُ لَھُمْ رَکْعَۃٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ رَکْعَتَانِ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۴۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاوُ ڈالا تو مشرکین نے کہا: نمازِ عصر انہیں اپنے والدین اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے، پس تم پختہ عزم کر کے ایک ہی بار ان پر حملہ کر دو، اسی اثنا میں جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو حکم دیا کہ آپ اپنے صحابہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں، آپ انہیں اس طرح نماز پڑھائیں گے کہ ایک جماعت ان کے پیچھے کھڑی ہو اور وہ ان کا بچاؤ کرے اور ان کے اسلحہ کا خیال رکھے، پس ان کی تو ایک رکعت ہو گی، اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں ہوں گی۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٠٣٥ وقال: حسن صحيح غريب.) والنسائي (٣/ ١٧٤ ح ١٥٤٥) [وصححه ابن حبان: ٥٨٤]۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

نمازعیدین کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٢٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَیْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ اَوْ يَاْمُرَ بِشَیْءٍ اَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۲۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عید گاہ تشریف لے جاتے تو آپ سب سے پہلے نماز پڑھتے، پھر نماز سے فارغ ہوکر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوکر وعظ ونصیحت فرماتے، لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم احکام جاری کرتے، اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اسے روانہ فرماتے یا کسی چیز کے بارے میں حکم فرمانا ہوتا تو آپ اس کے متعلق حکم فرماتے، پھر آپ گھر تشریف لے جاتے۔

١٤٢٧: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۲۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز کئی مرتبہ پڑھی جن میں اذان اور اقامت نہیں تھی۔

١٤٢٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۴۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

١٤٢٩: وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعِيْدَ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يَهْوِيْنَ اِلٰى

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٥٦) و مسلم (٩/ ٨٨٩)۔

[2] رواه مسلم (٧/ ٨٨٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٩٦٣) و مسلم (٨/ ٨٨٨)۔

اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز عید کے لیے) تشریف لائے تو آپ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، اور انہوں نے اذان و اقامت کا ذکر نہیں کیا، پھر آپ خواتین کے پاس تشریف لے گئے تو انہیں وعظ و نصیحت کی اور انہیں صدقہ کے متعلق حکم فرمایا، میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور اپنی گردنوں سے زیور اتار کر بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے کر رہی ہیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی طرف چلے گئے۔

۱۴۳۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی نماز دو رکعت پڑھی، آپ نے ان دو رکعتوں سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔

۱۴۳۱: وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِحْدٰنَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۴۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے روز حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو گھر سے نکالیں تا کہ وہ مسلمانوں کی جماعت (نماز) اور دعا میں شریک ہوں، لیکن حائضہ عورتیں جائے نماز سے دور رہیں، کسی خاتون نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے ساتھ والی اسے اپنی چادر میں شریک کر بنا لے۔''

۱۴۳۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ: ((دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ! فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۴۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں ان کے پاس آئے تو ان کے ہاں دو بچیاں دف بجا رہی تھیں، اور ایک دوسری روایت میں ہے: وہ جنگ بعاث میں انصار کے کارناموں کے بارے میں گیت گا رہی تھیں، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان بچیوں کو ڈانٹا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر فرمایا: ''ابوبکر! انہیں چھوڑ دو یہ تو ایام عید ہیں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٢٤٩) و مسلم (١/ ٨٨٤)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٩٦٤) و مسلم (١٣/ ٨٨٤)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٣٥١) و مسلم (١٢/ ٨٩٠)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٩٥٢) و مسلم (١٦، ١٧/ ٨٩٢)۔

۱۴۳۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۱۴۳۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز طاق عدد میں کھجوریں تناول فرما کر عیدگاہ جایا کرتے تھے۔

۱۴۳۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۴۳۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب عید کا دن ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (عیدگاہ آتے جاتے) راستہ تبدیل کیا کرتے تھے۔

۱۴۳۵: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۴۳۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب کیا تو فرمایا: ''آج کے دن ہم پہلے نماز پڑھیں گے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے۔ جس نے ایسے کیا تو اس نے سنت کے مطابق کیا، اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کر لی تو وہ گوشت کی بکری ہے (محض گوشت کھانے کے لیے ذبح کی گئی ہے) اس نے اپنے اہل و عیال کے لیے جلدی ذبح کر لی، اس میں قربانی کا کوئی ثواب نہیں۔''

۱۴۳۶: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۱۴۳۶: جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لے تو وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے، اور جو شخص نماز عید کے بعد ذبح کرے تو اسے اللہ کے نام پر ذبح کرے۔''

۱۴۳۷: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۱۴۳۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز عید سے پہلے ذبح کر لیا تو اس نے محض اپنی ذات کی خاطر ذبح کیا، اور جس نے نماز عید کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی مکمل ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کے مطابق کی۔''

۱۴۳۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❻

۱۴۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گائے اور اونٹ عیدگاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔

---

❶ رواه البخاري (٩٥٣)۔

❷ رواه البخاري (٩٨٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٩٦٨) و مسلم (٧/ ١٩٦١)

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٠٠) و مسلم (١/ ١٩٦٠)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٤٦) و مسلم (٤/ ١٩٦٠)۔ ❻ رواه البخاري (٩٨٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٤٣٩: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِیْنَةَ وَلَهُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْهِمَا فَقَالَ: ((**مَا هٰذَانِ الْیَوْمَانِ؟**)) قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِیْهِمَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَیْرًا مِّنْهُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 1

۱۴۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان (اہل مدینہ) کے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ دو دن کیا ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم دور جاہلیت میں ان دو دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے ان کے بدلے میں تمہیں دو بہترین دن عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے عطا فرما دیے ہیں۔“

١٤٤٠: وَعَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ 2

۱۴۴۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز کچھ کھا کر عید گاہ جایا کرتے تھے اور عید الاضحیٰ کے روز نماز عید پڑھنے کے بعد کچھ کھایا کرتے تھے۔

١٤٤١: وَعَنْ كَثِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِی الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ 3

۱۴۴۱: کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ (کثیر) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عیدین میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

١٤٤٢: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما كَبَّرُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ 4

۱۴۴۲: جعفر بن محمد علیہ رحمۃ اللہ مرسل روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے نماز عیدین اور نماز استسقاء میں سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہیں، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور بلند آواز سے قراءت کی۔

---

1 **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١١٣٤) [والنسائي (٣/ ١٧٩-١٨٠ ح ١٥٥٧) و صححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٢٩٤) ووافقه الذهبي]۔ 2 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٤٢ وقال: غريب) وابن ماجه (١٧٥٦) والدارمي (١/ ٣٧٥ ح ١٦٠٨) [وصححه ابن حبان (٥٩٣) وابن خزيمة (١٤٢٦) والحاكم (١/ ٢٩٤) ووافقه الذهبي]۔
3 **حسن**، رواه الترمذي (٥٣٦ وقال: حسن) و ابن ماجه (١٢٧٩) والدارمي (لم أجده) [وورواه الدارمي ١/ ٣٧٦ ح ١٦١٤ من حديث عمار بن سعد المؤذن به وسنده ضعيف.] ☆ السند ضعيف جدًا، كثير بن عبد الله: متروك متهم وللحديث شواهد كثيرة عند أبي داود (١١٥١) وغيره وهو بها حسن۔ 4 **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الشافعي في مسنده (ص ٧٦ ح ٣٣٦) والأم (١/ ٢٣٦) ☆ فيه إبراهيم بن محمد الأسلمي: متروك (تقدم: ٥٢٩)۔

١٤٤٣: وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ اَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۴۴۳: سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوموسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نمازوں میں کیسے تکبیر کہا کرتے تھے؟ تو ابوموسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا۔

١٤٤٤: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۴۴۴: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز نبی ﷺ کو ایک کمان پیش کی گئی تو آپ نے اس پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

١٤٤٥: وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهٖ اعْتِمَادًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [3]

۱۴۴۵: عطاء رحمہ اللہ مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ اپنے چھوٹے نیزے پر ٹیک لگاتے تھے۔

١٤٤٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [4]

۱۴۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عید کے روز نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے خطبہ سے پہلے اذان واقامت کے بغیر نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، لوگوں کو وعظ ونصیحت کی، انہیں یاددہانی کرائی، اور اپنی اطاعت کی ترغیب دی، پھر آپ ﷺ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ خواتین کی طرف گئے تو انہیں اللہ کا تقوی اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور وعظ ونصیحت کی اور یاددہانی کرائی۔

١٤٤٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [5]

۱۴۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ ایک راستے سے جاتے اور

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٥٣) ☆ أبو عائشة مجهول، لم أجد من وثقه۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٤٥) ☆ أبو جناب ضعيف وحديث أبي داود (١٠٩٦) يغني عنه۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الشافعي في مسنده (ص ٧٧ ح ٣٤١) والأم (١/ ٢٣٨) ☆ فيه إبراهيم الأسلمي متروك متهم و ليث بن أبي سليم ضعيف مدلس مختلط۔

[4] **صحيح**، رواه النسائي (٣/ ١٨٦۔ ١٨٧ ح ١٥٧٦) [و مسلم (٤/ ٨٨٥) والبخاري (٩٧٨)]۔

[5] **صحيح**، رواه الترمذي (٥٤١ وقال: حسن غريب) والدارمي (١/ ٣٧٨ ح ١٦٢١) [وابن ماجه (١٣٠١) و علقه البخاري (٩٨٦) و صححه ابن حبان (الإحسان: ٢٨٠٤) وابن خزيمة (١٤٦٨) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٢٩٦) ووافقه الذهبي وللحديث شواهد كثيرة]۔

دوسرے راستے سے واپس آتے۔

١٤٤٨: وَعَنْهُ، اَنَّهُ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِی يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِیُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيْدِ فِی الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۴۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز بارش ہوگئی تو نبی ﷺ نے انہیں نمازعید مسجد میں پڑھائی۔

١٤٤٩: وَعَنْ اَبِی الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَ ذَكِّرِ النَّاسَ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ ❷

۱۴۴۹: ابوالحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام نجران خط لکھا کہ عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کرو۔

١٤٥٠: وَعَنْ اَبِیْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اِنَّ رَكْبًا جَآءُوْا اِلَى النَّبِیِّ ﷺ يَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ يَّغْدُوْا اِلٰى مُصَلَّاهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❸

۱۴۵۰: ابوعمیر بن انس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، جنہیں نبی ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، کہ کچھ سوار نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے کل چاند دیکھا تھا، تو نبی ﷺ نے انہیں روزہ افطار کرنے کا حکم فرمایا، اور انہیں فرمایا کہ کل عیدگاہ پہنچیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤٥١: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَاَلْتُهٗ يَعْنِیْ عَطَآءً بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذَالِكَ فَاَخْبَرَنِیْ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَآءَ وَلَا شَیْءَ وَلَا نِدَآءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۱۴۵۱: ابن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عطاء رحمہ اللہ نے ابن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کے واسطہ سے مجھے بتایا، انہوں نے فرمایا: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی تھی۔ پھر میں نے کچھ مدت بعد عطاء سے اس بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے مجھے بتاتے ہوئے کہا: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ نماز عیدالفطر کے لیے، امام کے آنے سے پہلے یا اس کے

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٦٠) و ابن ماجه (١٣١٣) ☆ عيسى بن عبد الأعلى: مجهول و عبيد الله بن عبدالله بن موهب: مستور (أي مجهول الحال)۔ ❷ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الشافعي (في مسنده ص ٧٤ ح ٣٢٢ والأم ١/ ٢٣٢ و مختصر المزني ص ٣٦١) ☆ فيه إبراهيم الأسلمي متروك متهم۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١١٥٧) والنسائي (٣/ ١٨٠ ح ١٥٥٨) [وابن ماجه: ١٦٥٣]۔

❹ رواه مسلم (٥/ ٨٨٦)۔

آنے کے بعد کوئی اذان نہیں ہوتی تھی، اذان واقامت والی کوئی چیز ہی نہیں تھی، اس روز اذان تھی نہ اقامت۔

١٤٥٢: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهُ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذَالِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ: ((**تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا**)) وَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَآءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَالِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِیْ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذَالِكَ مِنْهُ قُلْتُ: اَيْنَ الْاِبْتِدَآءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ: لَا، يَا اَبَاسَعِيْدٍ! قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ، قُلْتُ: كَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِمَّا اَعْلَمُ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۴۵۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے لیے تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے نماز پڑھتے، جب آپ نماز پڑھ لیتے تو آپ کھڑے ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، جبکہ لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے تھے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو لوگوں سے اس کا تذکرہ فرماتے، یا اس کے علاوہ کوئی اور ضرورت ہوتی تو آپ اس کے متعلق انہیں حکم فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' اور خواتین سب سے زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے جاتے، یہ معمول ایسے ہی رہا حتی کہ مروان بن حکم کا دور حکومت آیا تو میں مروان کی کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز عید کے لیے روانہ ہوا حتی کہ ہم عید گاہ پہنچ گئے، وہاں دیکھا کہ کثیر بن صلت رحمۃ اللہ علیہ نے گارے اور اینٹوں سے ایک منبر تیار کر رکھا تھا، مروان مجھ سے اپنا ہاتھ کھینچ رہا تھا گویا وہ مجھے منبر کی طرف لے جانا چاہتا تھا جبکہ میں اسے نماز کی طرف لانا چاہتا تھا، جب میں نے اس کا یہ عزم دیکھا تو میں نے کہا: نماز سے ابتدا کرنا کہاں چلا گیا؟ اس نے کہا: نہیں، ابوسعید! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ وہ طریقہ متروک ہو چکا، میں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میرے علم کے مطابق تم خیر و بھلائی پر نہیں ہو، انہوں نے تین مرتبہ ایسے ہی فرمایا پھر وہ منبر سے دور چلے گئے۔

[1] رواہ مسلم (۹ / ۸۸۹)۔

بَابٌ فِی الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٤٥٣: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ: رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''بسم اللہ واللہ اکبر'' پڑھ کر اپنے دست مبارک سے چتکبرے، سینگوں والے دو مینڈھے ذبح کیے۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ان کے پہلو پر اپنا قدم رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ رہے تھے: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ))۔

١٤٥٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! هَلُمِّي الْمُدْيَةَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ)) فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ)) ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم فرمایا جس کی ٹانگیں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ تھیں، اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تاکہ آپ اسے قربان کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! چھری لاؤ۔'' پھر فرمایا: ''اسے پتھر پر تیز کرو۔'' میں نے ایسے ہی کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری پکڑ کر مینڈھے کو لٹایا اور ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو یوں دعا کی: ''اللہ کے نام پر، اے اللہ! اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ذبح کیا۔

١٤٥٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يُّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۴۵۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف دو دانت والا جانور ذبح کرو، اگر تمہیں (اس کا ملنا) مشکل ہو تو پھر ایک سال کا مینڈھا ذبح کرو۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٦٤) و مسلم (١٨/ ١٩٦٦)۔

[2] رواه مسلم (١٩/ ١٩٦٧)۔

[3] رواه مسلم (١٣/ ١٩٦٣)۔

١٤٥٦: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ: ((ضَحِّ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۵۶: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں کچھ بکریاں دیں تا کہ وہ قربانی کے لیے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم کردی جائیں۔ (تقسیم کے بعد) بکری کا ایک سال کا بچہ باقی رہ گیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تم ذبح کرلو۔'' اور ایک دوسری روایت میں: میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے حصے میں جذع (ایک سال سے زائد عمر کا جانور) آیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے تم ذبح کرلو۔''

١٤٥٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۴۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ گائے اور اونٹ عیدگاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔

١٤٥٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ [3]

۱۴۵۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کے لیے کافی ہے۔'' مسلم، ابوداؤد اور الفاظ حدیث ابوداؤد کے ہیں۔

١٤٥٩: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ ((مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۴۵۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ذوالحجہ کا عشرہ شروع ہوجائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور جلد سے کوئی چیز نہ اتارے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ اپنے بال کٹوائے نہ ناخن۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جو شخص ذوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال کٹوائے نہ ناخن۔''

١٤٦٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: ((وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۱۴۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باقی دنوں میں کیے گئے عمل کی نسبت ان دس ایام میں کیا گیا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٥٥) و مسلم (١٥/ ١٩٦٥)۔

[2] رواه البخاري (٩٨٢)۔

[3] رواه مسلم (٣٥٢/ ١٣١٨) و أبو داود (٢٨٠٨)۔

[4] رواه مسلم (٤٢، ٣٩/ ١٩٧٧)۔

[5] رواه البخاري (٩٦٩)۔

عمل اللہ کو انتہائی پسندیدہ ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا پسندیدہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد بھی نہیں، الا یہ کہ کوئی شخص اپنے مال و جان کے ساتھ جہاد کے لیے جائے اور اس کی کوئی چیز واپس نہ آئے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٤٦١: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: ((إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَأُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ثُمَّ ذَبَحَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِيْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ: ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ)). [1]

۱۴۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز سینگوں والے چتکبرے، خصی مینڈھے ذبح کیے، جب آپ ﷺ نے انہیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی: ''بے شک میں نے ابراہیم جو کہ یک سو تھے کے دین پر ہوتے ہوئے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو کہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلمانوں (اطاعت گزاروں) میں سے ہوں، اے اللہ! (یہ قربانی کا جانور) تیری عطا ہے اور تیرے ہی لیے ہے، اسے محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے قبول فرما، اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ذبح فرمایا۔ احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔ اور احمد، ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا، اور یہ دعا پڑھی: ''اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! یہ میری اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔''

١٤٦٢: وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ: مَا هٰذَا فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْصَانِيْ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّيْ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ [2]

۱۴۶۲: حنش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں، سو میں ان کی طرف سے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٧٥ ح ١٥٠٨٦ مختصرًا) و أبو داود (٢٧٩٥) و ابن ماجه (٣١٢١ وهو حديث حسن)۔ والدارمي (٢/ ٧٥-٧٦ ح ١٩٥٢) [و للحديث شواهد.] ☆ ابن إسحاق عنعن في هذا اللفظ والرواية الثانية لأحمد (٣/ ٣٦٢) و أبي داود (٢٨١٠) والترمذي (١٥٢١ وقال: غريب.) والحديث صحيح بدون قوله: "موجئين" انظر صحيح ابن خزيمة (٢٨٩٩ وسنده حسن)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٧٩٠) والترمذي (١٤٩٥ وقال: غريب) ☆ شريك القاضي و الحكم بن عتيبة مدلسان و عنعنا و أبو الحسناء مجهول وهو غير الذي ذكره الحاكم في المستدرك (٤/ ٢٢٩-٢٣٠) ووافقه الذهبي (!)۔

قربانی کرتا ہوں۔ابوداؤد۔اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٤٦٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ: وَالْاُذُنَ. ❶

١٤٦٣: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم (قربانی کے جانور کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھ لیا کریں،اور ہم ایسا جانور ذبح نہ کریں جس کا کان سامنے سے کٹا ہو یا پیچھے سے کٹا ہو،اور اس میں کوئی سوراخ تک نہ ہو۔ترمذی، ابوداؤد،نسائی،دارمی،ابن ماجہ اور ابن ماجہ کی روایت ((الاذن)) تک ختم ہو جاتی ہے۔

١٤٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُّضَحِّيَ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

١٤٦٤: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے جانور کی قربانی کرنے سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا اس کا کان کٹا ہوا ہو۔

١٤٦٥: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ: ((**اَرْبَعًا: اَلْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِيْ**)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

١٤٦٥: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کن جانوروں کی قربانی میں احتیاط کرنی چاہیے؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے چار کا ذکر فرمایا: ”ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو،ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو،مریض جس کا مریض ہونا ظاہر ہو،اور لاغر جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔“

١٤٦٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَأْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

١٤٦٦: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،رسول اللہ ﷺ سینگوں والا،موٹا تازہ صحت منداور کالی آنکھوں والا،سیاہ منہ والا اور کالی ٹانگوں والا مینڈھا قربانی کیا کرتے تھے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٩٨ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٨٠٤) والنسائي (٧/ ٢١٦ ح ٤٣٧٧) والدارمي (٢/ ٧٧ ح ١٩٥٨) [وابن ماجه (٣١٤٣) و صححه الحاكم (٤/ ٢٢٤) ووافقه الذهبي.] ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه بن ماجه (٣١٤٥) [وأبو داود (٢٨٠٥) والترمذي (١٥٠٤) والنسائي (٧/ ٢١٧_٢١٨ ح ٤٣٨٢)] ❸ **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٤٨٢ ح ١٠٦٠) و أحمد (٤/ ٢٨٩) والترمذي (١٤٩٧ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (٢٨٠٢) والنسائي (٧/ ٢١٥ ح ٤٣٧٦) و ابن ماجه (٣١٤٤) والدارمي (٢/ ٧٦ ح ١٩٥٥) [و صححه ابن خزيمة (٢٩١٢) و ابن حبان (١٠٤٦) و ابن الجارود (٤٨١، ٩٠٧) والحاكم (١/ ٤٦٧_٤٦٨) ووافقه الذهبي]۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٤٩٦ وقال: حسن صحيح غريب.) وأبو داود (٢٧٩٦) والنسائي (٧/ ٢٢١ ح ٤٣٩٥) و ابن ماجه (٣١٢٨) [و النسائي ٧/ ٢٢١ ح ٤٣٩٥] وللحديث شاهد عند مسلم (١٩٦٧)۔

١٤٦٧: وَعَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۴۶۷: بنوسلیم قبیلے سے تعلق رکھنے والے مجاشع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جہاں دو دانت والے بکرے کی قربانی کفایت کرتی ہے وہاں ایک سال کے مینڈھے کی قربانی بھی کفایت کرتی ہے۔''

١٤٦٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۱۴۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک سال کے مینڈھے کی قربانی اچھی قربانی ہے۔''

١٤٦٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۱۴۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم گائے میں سات افراد شریک ہوئے اور اونٹ میں دس۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٤٧٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۱۴۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کے دن، ابن آدم کا قربانی کرنا اللہ کو انتہائی محبوب ہے، بے شک وہ (جانور) روز قیامت اپنے سینگوں، بالوں، اور کھروں سمیت آئے گا، بے شک قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے، پس تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔''

١٤٧١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. ❺

۱۴۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذوالحجہ کے دس دنوں کی عبادت اللہ کو انتہائی محبوب ہے اس عشرہ

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٩٩) والنسائي (لم أجده) و رواه النسائي (٧/ ٢١٩ ح ٤٣٨٨ عن رجل من مزينة رضي الله عنه به) و ابن ماجه (٣١٤٠) [و صححه الحاكم ٤/ ٢٢٦]۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٩٩ وقال: غريب.) ☆ كدام و أبو كباش: مجهولان لا يعرف حالها۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٥٠١) والنسائي (٧/ ٢٢٢ ح ٤٣٩٧) و ابن ماجه (٣١٣١) [وصححه ابن خزيمة (٢٩٠٨) و ابن حبان (الإحسان: ٣٩٩٦)]۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٩٣ وقال: حسن غريب.) وابن ماجه (٣١٢٦) ☆ أبو المثنى: ضعيف ضعفه الجمهور۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٥٨) و ابن ماجه (١٧٢٨) ☆ نهاس: ضعيف۔

کے ہر دن کے روزے کا ثواب سال بھر کے روزوں اور اس کی ہر رات کا قیام، شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤٧٢: عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيْ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ؟)) اَوْ: ((نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

١٤٧٢: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عیدالاضحیٰ ادا کی، آپ نے صرف نماز پڑھ کر سلام ہی پھیرا تھا (ابھی خطبہ ارشاد نہیں فرمایا تھا) کہ آپ نے قربانی کا گوشت دیکھا جسے آپ کے نماز پڑھنے سے پہلے ہی ذبح کر دیا گیا تھا، آپ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے جانور ذبح کیا ہے وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے نبی ﷺ نے قربانی کے دن نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا، پھر جانور ذبح کیا، اور فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے۔ وہ اس کی جگہ ایک اور جانور ذبح کرے، اور جس نے جانور ذبح نہیں کیا، وہ اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔''

١٤٧٣: وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ ❷

١٤٧٣: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قربانی کے دن کے دو دن بعد تک قربانی کرنا جائز ہے۔

١٤٧٤: وَقَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ مِثْلَهٗ. ❸

١٤٧٤: امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت مجھے پہنچی ہے۔

١٤٧٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

١٤٧٥: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور آپ ﷺ قربانی کرتے رہے۔

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٩٨٥) و مسلم (١/ ١٩٦٠)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٤٨٧ ح ١٠٧١)۔

❸ **حسن**، رواه مالك (٢/ ٤٨٧ ح ١٠٧٢) ☆ هذا منقطع: من البلاغات و للحديث شاهد حسن عند الطحاوي في أحكام القرآن (٢/ ٢٠٥ ح ٥٦٩)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٠٧ وقال: حسن) ☆ حجاج بن أرطاة: ضعيف مدلس۔

١٤٧٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيْ؟ قَالَ: ((سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام)) قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ((بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ)) قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ ((بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۴۷۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے اس میں کیا (ثواب) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اون کے بارے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اون کے ہر ریشے پر ایک نیکی۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه أحمد (٤/ ٣٦٨ ح ١٩٤٩٨) وابن ماجه (٣١٢٧) ☆ أبو داود نفيع الأعمي كذاب و عائذ الله المجاشعي: ضعيف۔

بَابُ الْعَتِيْرَةِ

عتیرہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

١٤٧٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَةَ)) قَالَ: وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِىْ رَجَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ۔“ ”فرع“ اونٹ کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے مشرکین اپنے بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے جبکہ ”عتیرہ“ اس بکری کو کہتے ہیں جس کی رجب کے مہینے میں قربانی کی جاتی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٤٧٨: عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((يَاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِىْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ؟ هِيَ الَّتِىْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: وَالْعَتِيْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ. [2]

۱۴۷۸: مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھے میں نے وہاں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگو! ہر اہل خانہ پر ہر سال ایک قربانی کرنا اور ایک عتیرہ واجب ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔“ ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ضعیف الاسناد ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عتیرہ منسوخ ہو چکا ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٧٣) و مسلم (٣٨/ ١٩٧٦)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥١٨) و أبو داود (٢٧٨٨) و النسائي (٧/ ١٦٧۔١٦٨ ح ٤٢٢٩) و ابن ماجه (٣١٢٥) ☆ فيه أبو رملة مجهول الحال و حديث أبي داود (٢٨٣٠) يغني عنه۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۴۷۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ)) قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ: ((لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۴۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس امت کے لیے اضحیٰ کے دن کو عید قرار دوں۔“ کسی آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا‘ اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میں دودھ دینے والی بکری‘ جو کہ مجھے کسی نے عطیہ کی ہے، کے سوا کوئی جانور نہ پاؤں تو کیا میں اسے ذبح کردوں؟ فرمایا: ”نہیں‘ لیکن تم (عید کے روز) اپنے بال اور ناخن کٹاؤ‘ مونچھیں کترا ؤ اور زیرناف بال مونڈ لو‘ اللہ کے ہاں یہ تمہاری مکمل قربانی ہے۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۷۸۹، ۱۳۹۹) و النسائي (۷/ ۲۱۲-۲۱۳ ح ۴۳۷۰) [و صححه ابن حبان (۱۰۴۳) والحاكم (۴/ ۲۲۳) ووافقه الذهبي]۔ ☆ عيسى بن هلال: صدوق، و ثقه ابن حبان والحاكم وغيرهما وحديثه حسن۔

بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ

نماز خسوف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٨٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَعَثَ مُنَادِيًا: اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِىْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ یوں اعلان کرے: نماز کے لیے جمع ہو جاؤ (جب لوگ جمع ہو گئے) آپ آگے بڑھے اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اس سے لمبا رکوع و سجود کبھی نہیں دیکھا۔

١٤٨١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَهَرَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَآءَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خسوف میں بلند آواز سے قراءت فرمائی۔

١٤٨٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً نَحْوًا مِّنْ قِرَآءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: ((**اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ**)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِىْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ: ((**اِنِّىْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ**)) فَقَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**بِكُفْرِهِنَّ**)) قِيْلَ: يَكْفُرْنَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٦٦، ١٠٥١) و مسلم (٤/ ٩٠١، ٢٠/ ٩١٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٦٥) و مسلم (٥/ ٩٠١)۔

بِاللّٰهِ؟ قَالَ: ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۸۲: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے تقریباً سورۃ البقرۃ کی قراءت کے برابر طویل قیام فرمایا، پھر طویل رکوع فرمایا، پھر کھڑے ہوئے تو آپ نے طویل قیام فرمایا لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے طویل رکوع فرمایا، لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر کھڑے ہوئے، پھر سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے تو آپ نے طویل قیام فرمایا، جبکہ وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع فرمایا، لیکن وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام فرمایا لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر طویل رکوع فرمایا لیکن وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا، پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے، جب تم، دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ جیسے آپ اپنی اسی جگہ سے کوئی چیز پکڑنا چاہتے ہیں۔ پھر ہم نے آپ کو الٹے پاؤں واپس آتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت دیکھی، میں نے اس سے انگوروں کا گچھا لینا چاہا، اگر میں اسے لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے، اور میں نے جہنم دیکھی، میں نے آج کے دن کی طرح کا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا، اور میں نے وہاں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کی ناشکری کی وجہ سے۔'' عرض کیا گیا، کیا وہ اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: ''شوہر کی ناشکری کرتی ہیں، وہ (خاوند کے) احسان کی ناشکری کرتی ہیں، اگر تم نے ان میں سے کسی سے زندگی بھر حسن سلوک کیا ہو، پھر اگر وہ تمہاری طرف سے کوئی ناگوار چیز دیکھ لے تو وہ کہے گی: میں نے تو تمہاری طرف سے کبھی کوئی خیر دیکھی ہی نہیں۔''

۱۴۸۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَقَالَتْ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ! لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مثل حدیث مروی ہے، انہوں نے فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا، تو سجدوں کو لمبا کیا، پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، فرمایا: ''آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔'' یہ کسی کی موت و حیات سے نہیں گہناتے، پس جب تم یہ دیکھو تو اللہ سے دعائیں کرو، اس کی کبریائی بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔'' پھر فرمایا: ''امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی قسم! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے کہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم اس بات کو جان لو جو میں جانتا ہوں، تو تم بہت ہی کم

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٥٢) و مسلم (١٧/ ٩٠٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٤٤) و مسلم (١/ ٩٠١)۔

ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔‘‘

۱۴۸۴: وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷜ قَالَ: خَسِفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: ((هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ، لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ؛ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۸۴۔ابو موسی ﷜ بیان کرتے ہیں، سورج گرہن ہوا تو نبی ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں کھڑے ہوئے جیسے قیامت آ گئی ہو' آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور اس قدر قیام و رکوع اور سجدوں کو طویل کر کے نماز پڑھی کہ میں نے آپ کو ایسے کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نشانیاں جو اللہ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں ہوتیں' لیکن ان کے ذریعے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے' جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو تم اس کے ذکر' اس سے دعا کرنے اور اس سے مغفرت طلب کرنے کی طرف توجہ کرو (اور اس کی پناہ حاصل کرو)۔''

۱۴۸۵: وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۴۸۵: جابر ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی وفات کے روز' سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ (دو رکعت) نماز پڑھائی۔

۱۴۸۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. [3]

۱۴۸۶: ابن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں، جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

۱۴۸۷: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷜ مِثْلُ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۴۸۷: علی ﷜ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۴۸۸: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ ﷜ قَالَ: كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ لِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيُحَمِّدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِيْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٥٩) و مسلم (٢٤/ ٩١٢)۔

[2] رواه مسلم (١٠/ ٩٠٤) ☆ وهي رواية صحيحة، غير شاذة، وأخطأ من ضعّفها، وصلوات الكسوف لها أنواع۔

[3] رواه مسلم (١٨/ ٩٠٨)۔

[4] رواه مسلم (١٨/ ٩٠٨)۔

شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. [1]

١٤٨٨: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ میں تیراندازی کررہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہوا، میں نے وہ تیر (ادھر ہی) پھینکے اور کہا: اللہ کی قسم میں دیکھوں گا کہ سورج گرہن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نئی تعلیم ارشاد فرماتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ہاتھ اٹھائے کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں' آپ تسبیح وتہلیل' تکبیر وتحمید اور دعا کرنے لگے' حتیٰ کہ سورج گرہن ختم ہوگیا تو آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ صحیح مسلم اور شرح السنہ میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جبکہ مصابیح کے نسخوں میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

١٤٨٩: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنها قَالَتْ: لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِالْعِتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

١٤٨٩: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

١٤٩٠: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

١٤٩٠: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر ہمیں نماز پڑھائی تو ہمیں آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔

١٤٩١: وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَهُ: تَسْجُدُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا رَاَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا)) وَاَيُّ آيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

١٤٩١: عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ تو وہ (یہ سن کر) فوراً سجدہ ریز ہوگئے' ان سے عرض کیا گیا' آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] رواه مسلم (٢٦/ ٩١٣) والبغوي في شرح السنة (٤/ ٣٧٩-٣٨٠ تحت ح ١١٤٤)۔

[2] رواه البخاري (١٠٥٤)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٦٢ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١١٨٤) والنسائي (٣/ ١٤٠ ح ١٤٨٥ مطولاً) و ابن ماجه (١٢٦٤) ☆ وصححه ابن خزيمة (١٢٩٧) وابن حبان (٥٩٧-٥٩٨) والحاكم (١/ ٣٢٩، ٣٣١) ووافقه الذهبي۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١١٩٧) و الترمذي (٣٨٩١ وقال: حسن غريب)۔

فرمایا: ''جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔'' اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے فوت ہو جانے سے بڑی نشانی کون سی ہو سکتی ہے؟

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٤٩٢: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِنَ الطِّوَالِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكْعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ اِلَى الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطِّوَالِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكْعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۴۹۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے صحابہ کو نماز پڑھائی پس آپ نے (پہلی رکعت میں) لمبی سورت تلاوت فرمائی، پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو اس میں بھی لمبی سورت تلاوت فرمائی، پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ بیٹھ کر دعا کرتے رہے حتی کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔

١٤٩٣: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ. وَلَهُ فِيْ اُخْرٰى: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهِ مَاشَآءَ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا)). [2]

۱۴۹۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعتیں پڑھتے اور (دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد) سورج گرہن کے متعلق پوچھتے حتی کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔ ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نماز کی طرح ہمیں نماز پڑھائی' آپ رکوع و سجود فرماتے تھے اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے: سورج گرہن لگ چکا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے' نماز پڑھائی حتی کہ سورج گرہن ختم ہو گیا' پھر فرمایا: ''اہل جاہلیت کہا کرتے تھے: سورج اور چاند اہل زمین کی کسی عظیم شخصیت کی وفات پر ہی گہناتے ہیں' جبکہ سورج اور چاند کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے' بلکہ وہ تو اللہ کی مخلوق ہیں' اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہے سو کرتا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی گہنا جائے تو نماز پڑھو حتی کہ وہ (گرہن) ختم ہو جائے یا اللہ کوئی نیا معاملہ ظاہر فرما دے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٨٢) ☆ أبو جعفر الرازي: حسن الحديث في غير ما أنكر عليه كما تقدم (٢٢٠) وهو ضعيف فيما يروى عن الربيع بن أنس فالسند معلول۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١١٩٣) والنسائي (٣/ ١٤٥ ح ١٤٩٠ و ٣/ ١٤١ ح ١٤٨٦) ☆ هذا مرسل، أبو قلابة: لم يسمع من النعمان بن بشير رضي الله عنه۔

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ

سجدۂ شکر کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ

اس باب میں فصل اول اور فصل ثالث نہیں ہے۔

الفَصْلُ الأَوَّل

فصل اول

١٤٩٤: عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَآءَهٗ اَمْرٌ سُرُوْرًا۔ اَوْ يُسَرُّ بِهٖ۔ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ [1]

۱۴۹۴: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ درپیش ہوتا تو آپ ﷺ اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو جایا کرتے تھے۔ ابوداؤد، ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٤٩٥: وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی رَجُلًا مِنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ. [2]

۱۴۹۵: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی چھوٹے سے قد والے (بونے) شخص کو دیکھا تو آپ سجدہ ریز ہو گئے۔ دارقطنی نے اسے مرسل روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

١٤٩٦: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَزَآءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ: ((اِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِیْ ثُلُثَ اُمَّتِیْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ فَاَعْطَانِی الثُّلُثَ الْاٰخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ شُكْرًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٧٤) و الترمذي (١٥٧٨) [وابن ماجه: ١٣٩٤]۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (١/ ٤١٠) ☆ جابر الجعفي ضعيف جدًا مدلس و هشيم مدلس وعنعن والسند مرسل۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده) و أبو داود (٢٧٧٥) ☆ يحيى بن الحسن: مجهول الحال و أشعث بن إسحاق مثله: مستور۔

۱۴۹۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ جانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے روانہ ہوئے۔ جب ہم عزوزاء کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے' کچھ دیر تک ہاتھ اٹھا کر کھڑے دعا کرتے رہے' پھر سجدہ ریز ہو گئے' پھر کافی دیر بعد آپ کھڑے ہوئے اور کچھ دیر تک ہاتھ اٹھائے اور پھر سجدہ ریز ہو گئے، پھر کافی دیر بعد کھڑے ہوئے اور کچھ دیر تک ہاتھ اٹھائے اور پھر سجدہ ریز ہو گئے' آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے درخواست کی اور اپنی امت کے لیے شفاعت کی تو اس نے مجھے میری امت کے بارے میں ایک تہائی شفاعت کی اجازت عطا فرمائی' تو میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا' پھر میں نے سر اٹھایا تو اپنی امت کے لیے اپنے رب سے سوال کیا تو اس نے مزید میری ایک تہائی امت کی شفاعت کی مجھے اجازت عطا فرمائی تو میں شکر کے طور پر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا' پھر میں نے سر اٹھایا تو میں نے اپنی امت کے لیے اپنے رب سے درخواست کی تو اس نے آخری تہائی کی شفاعت کی مجھے اجازت عطا فرمائی تو میں اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔''

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقا کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٤٩٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِىْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَآءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۴۹۷: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش طلب کرنے کے لیے لوگوں کے ساتھ عید گاہ کی طرف تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی، جس میں بلند آواز سے قراءت کی، آپ قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر کو پلٹ لیا۔

١٤٩٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ شَىْءٍ مِّنْ دُعَآئِهٖ اِلَّا فِى الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۴۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف بارش طلب کرنے کے موقع پر ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔ آپ انہیں اس قدر اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

١٤٩٩: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَآءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۴۹۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش طلب کی تو آپ نے ہاتھوں کی پشت کو آسمان کی طرف کر کے (حالات کی تبدیلی) کا اشارہ کیا۔

١٥٠٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۵۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو فرماتے: ''اے اللہ! نفع مند بارش برسا۔''

١٥٠١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَطَرٌ، قَالَ: فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَوْبَهٗ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٢٨) و مسلم (٢/ ٨٩٤)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٣١) و مسلم (٥/ ٨٩٥)۔
[3] رواه مسلم (٦/ ٨٩٦)۔
[4] رواه البخاري (١٠٣٢)۔

حَتّٰی اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: ((لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۵۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم سے کچھ کپڑا اٹھایا حتی کہ کچھ قطرے وہاں گرے تو ہم نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ نے ایسے کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ یہ ابھی نئی نئی اپنے رب سے آئی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۵۰۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۵۰۲: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف تشریف لائے تو آپ نے بارش طلب کی' اور جس وقت قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر پلٹی' آپ نے اس کے دائیں کنارے کو اپنے بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو اپنے دائیں کندھے پر کر لیا' پھر اللہ سے دعا کی۔

۱۵۰۳: وَعَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَّهُ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهُ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَّبَهَا عَلٰى عَاتِقَيْهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۵۰۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو آپ پر کالی چادر تھی' آپ نے اس کے نچلے حصے کو اوپر کرنا چاہا' لیکن گراں ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے کندھوں پر ہی بدل لیا۔

۱۵۰۴: وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا يَدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ. [4]

۱۵۰۴: عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زوراء کے قریب مقام احجار زیت کے پاس کھڑے ہو کر بارش طلب کرتے ہوئے دیکھا' آپ اپنے چہرے کے سامنے ہاتھ بلند کیے ہوئے بارش کے لیے دعا کر رہے تھے' اور وہ

---

[1] رواه مسلم (١٣/ ٨٩٨)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (١١٦٣) [والترمذي (٥٥٦) وابن ماجه (١٢٦٧) والنسائي (٣/ ١٥٥ ح ١٥٠٦)] ☆ وله شواهد، و انظر صحيح البخاري (١٠٢٤) و مسلم (٨٩٤) قلت: وعمرو بن الحارث الحمصي و ثقه ابن خزيمة (٥٧١) و ابن حبان (٤٨٢) والحاكم (١/ ٢٢٣) والذهبي والدارقطني (١/ ٣٣٥) وغيرهم۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٤٢ ح ١٦٥٨٧) و أبو داود (١١٦٤) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٣٢٧) ووافقه الذهبي و صححه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٧٣٤)۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (١١٦٨) و الترمذي (٥٥٧) والنسائي (٣/ ١٥٩ ح ١٥١٥)۔

(ہاتھ) آپ کے سر سے بلند نہیں تھے۔ابوداؤد۔امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

١٥٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ -يَعْنِىْ فِى الْاِسْتِسْقَاءِ- مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

١٥٠٥: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ پرانے کپڑے پہن کر تواضع اختیار کر کے خشوع وخضوع اور تضرع کرتے ہوئے بارش طلب کرنے کے لیے نکلے۔

١٥٠٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ**)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

١٥٠٦: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جب نبی ﷺ بارش طلب کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب فرما' اپنی رحمت کو عام کر دے اور اپنے مردہ شہروں کو زندگی عطا فرما۔''

١٥٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُوَاكِئُ فَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ**)) قَالَ: فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

١٥٠٧: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اوپر اٹھا کر یہ دعا کرتے ہوئے دیکھا: ''اے اللہ! ہمیں پانی پلا' ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو ہماری پیاس بجھا دے' ہلکی پھواریں بن کر غلہ اگانے والی' نفع دینے والی' نقصان پہنچانے والی نہ ہو' جلد آنے والی ہو' دیر لگانے والی نہ ہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں: فوراً ہی آسمان پر بادل چھا گئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٥٠٨: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِى الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: ((**اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ**

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٥٥٩ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (١١٦٥) والنسائي (٣/ ١٦-١٥٧ ح ١٥٠٩) و ابن ماجه (١٢٦٦) [و صححه ابن خزيمة (١٤٠٥) و ابن حبان (٦٠٣)]۔ ❷ **ضعيف**، رواه مالك (١/ ١٩٠-١٩١ ح ٤٥٠) عن يحيى بن سعيد الأنصاري عن عمرو بن شعيب عن رسول الله ﷺ إلخ فهو مرسل) و أبو داود (١١٧٦ و سنده ضعيف، سفيان الثوري مدلس و عنعن و تابعه حفص بن غياث و هو مدلس و عنعن)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١١٦٩) [و صححه ابن خزيمة (١٤١٦) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٢٧) ووافقه الذهبي]۔

اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ)) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبِطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَّبَ اَوْحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَرَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّارَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ: ((اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قحط سالی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کا حکم فرمایا تو اسے آپ کے لیے عید گاہ میں رکھ دیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ایک معین دن کا وعدہ فرمایا، وہ اس روز باہر نکلے' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے گئے' آپ منبر پر بیٹھ گئے اللہ کی کبریائی اور حمد بیان کی' پھر فرمایا: ''تم نے اپنے علاقوں کی قحط سالی اور بروقت بارشوں کے نہ ہونے کی شکایت کی ہے' اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے دعا کی قبولیت کا تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے' جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا' روز جزا کا مالک ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے' اے اللہ! تو اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں' تو غنی ہے اور ہم فقراء' ہم پر بارش برسا' اور جو تو (بارش) نازل فرمائے اسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا۔'' پھر آپ نے ہاتھ بلند کیے اور انہیں بلند کرتے رہے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی' پھر آپ نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کردی اور اپنی چادر پلٹی' اور آپ نے ابھی تک ہاتھ اٹھائے رکھے' پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور نیچے اتر کر دو رکعتیں پڑھیں' پس اللہ نے بادل کی ایک ٹکڑی بھیجی' گرج چمک پیدا ہوئی تو پھر اللہ کے حکم سے بارش ہونے لگی' آپ ابھی اپنی مسجد تک تشریف نہیں لائے تھے کہ نالے بہنے لگے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جھونپڑیوں کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا تو آپ ہنسنے لگے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔''

١٥٠٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۵۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قحط سالی کا شکار ہوتے تو عباس بن عبدالمطلب کے ذریعے بارش طلب کرتے تھے اور یوں عرض کرتے: اے اللہ! ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ذریعے بارش طلب کرتے تھے تو ہم پر بارش برساتا تھا' اور

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١١٧٣ وقال: هذا حديث غريب إسناده جيد.) [وصححه ابن حبان (٦٠٤) والحاكم (١/ ٣٢٨) ووافقه الذهبي]۔

[2] رواه البخاري (١٠١٠)۔

اب ہم تیرے نبی ﷺ کے چچا کی دعا کے وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں، تو ہم پر بارش نازل فرما، چنانچہ بارش ہونے لگتی۔

١٥١٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَرَجَ نَبِیٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِی فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ)) [1]. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِیُّ

١٥١٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''انبیا علیہم السلام میں سے ایک نبی لوگوں کے ساتھ بارش طلب کرنے کے لیے روانہ ہوئے انہوں نے اچانک دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنی نحیف سی ٹانگیں آسمان کی طرف اوپر اٹھائے ہوئے (دعا کر رہی) ہے پس اس نبی علیہ السلام نے فرمایا: واپس پلٹ جاؤ، اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول ہوگئی ہے۔''

---

[1] **حسن**، رواه الدارقطني (٢/ ٦٦ ح ١٧٧٩) [و صححه الحاكم (١/ ٣٢٥-٣٢٦) ووافقه الذهبي.] ☆ محمد بن عون و أبوه، حديثهما حسن۔

بَابٌ فِی الرِّيَاحِ
آندھیوں کا بیان
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل اول

١٥١١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۵۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بادِ صبا کے ذریعے میری نصرت کی گئی جبکہ قوم عاد بادِ دبور (مغربی ہوا) کے ذریعے ہلاک کر دی گئی۔‘‘

١٥١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے گلے کا کوا نظر آجائے آپ تو بس تبسم فرمایا کرتے تھے، جب آپ بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کے (خوف کے) اثرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر نمایاں ہو جاتے تھے۔

١٥١٣: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ)) وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَآءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذَالِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ: ((لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ! كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ: ((رَحْمَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۵۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب تیز آندھی چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ’’اے اللہ میں اس کی خیر کا اس میں جو خیر ہے اس کا اور اس کے ساتھ جو بھیجا گیا ہے اس کی خیر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس کے شر سے اس میں جو شر ہے اس کا اور جو اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کے شر کی تجھ سے پناہ چاہتا ہوں۔‘‘ اور جب آسمان پر بارش کے آثار ظاہر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ تبدیل ہو جاتا، آپ کبھی گھر سے باہر آتے اور کبھی اندر جاتے، کبھی آگے آتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، اور جب

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٣٥) و مسلم (١٧/ ٩٠٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٢٨-٤٨٢٩) و مسلم (١٦/ ٨٩٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٠٦) و مسلم (١٥/ ٨٩٩)۔

بارش ہو جاتی تو پھر آپ ﷺ سے خوف زائل ہوتا، عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی یہ کیفیت پہچان کر آپ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! شاید کہ یہ ایسے نہ ہو جیسے قوم عاد نے کہا تھا: جب انہوں نے عذاب کو ابر کی صورت میں اپنے میدانوں کے سامنے آتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔'' اور ایک روایت میں ہے: جب آپ بادل دیکھتے تو فرماتے: ''اسے رحمت بنا دے۔''

١٥١٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ...... ﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

١٥١۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غیب کی کنجیاں پانچ ہیں۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک قیامت کا علم اسی کے پاس ہے اور وہی بارش برساتا ہے......''

١٥١٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

١٥١۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قحط سالی یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو، بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ تم پر بار بار بہت زیادہ بارش تو ہو لیکن زمین کوئی چیز نہ اگائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٥١٦: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهِ مِنْ شَرِّهَا)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❸

١٥١٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہوا، اللہ کی رحمت ہے کبھی یہ رحمت کے ساتھ آتی ہے اور کبھی یہ عذاب کے ساتھ، پس اسے برا بھلا نہ کہو، اور اس کی خیر کے متعلق درخواست کرو اور اس کے شر سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ طلب کرو۔

١٥١٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

---

❶ رواه البخاري (٤٧٧٨)۔ ❷ رواه مسلم (٤٤/ ٢٩٠٤)۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه الشافعي فى الأم (١/ ٢٥٣) و أبو داود (٥٠٩٧) و ابن ماجه (٣٧٢٧) والبيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٧٨ ح ٣١٦) والسنن الكبرى (٣/ ٣٦١) [وصححه ابن حبان (١٩٨٩) والحاكم (٤/ ٢٨٥) ووافقه الذهبي]۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٧٨) [و أبو داود (٤٩٠٨) و صححه ابن حبان (١٩٨٨)] ☆ قتادة عنعن۔

۱۵۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا کو ملعون کہا تو آپ نے فرمایا: ''ہوا کو لعن طعن نہ کرو کیونکہ وہ تو حکم کی پابند ہے، جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی اہل نہیں تو پھر لعنت اس شخص پر لوٹ آتی ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۱۸: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَ خَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۱۵۱۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہوا کو برا بھلا نہ کہو، پس جب تم ناگوار چیز دیکھو، تو یوں کہو: اے اللہ! بے شک ہم اس ہوا کی خیر، اس میں موجود خیر، اس چیز کی خیر کا تجھ سے سوال کرتے ہیں جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔ ہم اس کے شر، اس میں موجود شر اور جس چیز کا اسے حکم دیا گیا، اس کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔''

۱۵۱۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيْحٌ قَطُّ إِلَّا جَثَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا)). قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا﴾ وَ ﴿أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ﴾ ﴿وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ﴾ وَ ﴿أَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ﴾ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❷

۱۵۱۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب کبھی بھی ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر یوں دعا کرتے: ''اے اللہ! اسے رحمت بنا، اسے عذاب نہ بنا، اے اللہ! اسے بادِ رحمت بنا اور اسے باعث عذاب ہوا نہ بنا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے: ''ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی۔'' اور: ''ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی۔'' ''ہم نے ابر اٹھانے والی ہوائیں بھیجیں۔'' اور: ''وہ تمہیں خوش خبری سنانے کے لیے ہوائیں بھیجتا ہے۔''

۱۵۲۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْصَرْنَا شَيْئًا مِنَ السَّمَاءِ- تَعْنِي السَّحَابَ- تَرَكَ عَمَلَهٗ وَاسْتَقْبَلَهٗ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ)) فَإِنْ كَشَفَهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ. ❸

۱۵۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان پر بادل دیکھتے تو آپ اپنا کام کاج چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے اور دعا فرماتے: ''اے اللہ! میں اس میں موجود شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اگر وہ اسے دور کر دیتا تو آپ اللہ کی حمد و ثنا بیان

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٥٢ وقال: حسن صحيح)- [والنسائي في عمل اليوم والليلة (٩٣٤، ٩٣٨ - ٩٣٩) وصححه الحاكم (٢/ ٢٧٢) ووافقه الذهبي.] ☆ سليمان الأعمش و حبيب بن أبي ثابت مدلسان و عنعنا و انظر أنوار الصحيفة (ص ٢١٨)- ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي فى الأم (١/ ٢٥٣) و من طريقه البيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٨٠ ح ٣١٨) ☆ فيه رجل قال فيه الشافعي: "من لا أتهم" وهو مجهول-

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٩٩) والنسائي (٣/ ١٦٤ ح ١٥٢٤) وابن ماجه (٣٨٨٩) والشافعي فى الأم (١/ ٢٥٣ وعنده إبراهيم بن أبي يحيى الأسلمي: متروك متهم لكنه لم ينفرد به)-

کرتے، اور اگر بارش ہوتی تو آپ ﷺ دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمیں نفع مند سیراب عطا فرما۔'' ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور شافعی۔ الفاظ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

۱۵۲۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۵۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو دعا فرماتے تھے: ''اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا نہ اپنے عذاب سے ہلاک کرنا اور ہمیں اس سے پہلے ہی عافیت عطا فرمانا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۵۲۲: عَنْ [عَامِرِ بْنِ] عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۱۵۲۲: عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ جب وہ گرج کی آواز سنتے تو بات چیت ترک کر دیتے اور فرماتے: رعد (گرج) اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٠٠-١٠١ ح ٥٧٦٣) والترمذي (٣٤٥٠) ☆ فيه أبو مطر: مجهول وحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و سقط ذكره من عمل اليوم والليلة للنسائي (٩٢٧)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٩٢ ح ١٩٣٤) و صححه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٧٣٧)۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ
جنازوں کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ
مریض کی عیادت اور مرض کے ثواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

١٥٢٣: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ)). [1] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۱۵۲۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ۔''

١٥٢٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کا (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ کر اسے) جواب دینا۔''

١٥٢٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِيْلَ: مَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۵۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کر، جب وہ تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کر، جب وہ تم سے نصیحت چاہے تو اسے نصیحت کر، جب وہ چھینک مار کر (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) کہے تو تو اسے (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ) کہہ کر جواب دے، جب بیمار

---

[1] رواه البخاري (٥٦٤٩)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٤٠) و مسلم (٤/ ٢١٦٢)۔
[3] رواه مسلم (٥/ ٢١٦٢)۔

ہوجائے تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہوجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ شریک ہو۔''

۱۵۲٦: وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ: وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِی الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِی الْاٰخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۵۲٦: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے ہمیں منع فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مریض کی عیادت کرنے، جنازوں کے ساتھ شریک ہونے، چھینک مارنے والے کا جواب دینے، سلام کا جواب دینے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے، قسم اٹھانے والے کی قسم پوری کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا ہمیں حکم فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، ریشم، موٹے ریشم، باریک ریشم، سرخ زین پوش، قسّی کپڑے سے اور چاندی کے برتن سے ہمیں منع فرمایا، اور ایک روایت میں ہے: چاندی کے برتن میں پینے سے (منع فرمایا) کیونکہ جس نے اس میں دنیا میں پیا وہ آخرت میں نہیں پیئے گا۔

۱۵۲۷: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی يَرْجِعَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۲۷: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوے کھانے میں مصروف رہتا ہے۔''

۱۵۲۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ؟ يَا ابْنَ اٰدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ. قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ؟ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۵۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا: ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تم نے میری عیادت نہیں کی، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں آپ کی کیسے عیادت کرتا جبکہ آپ تو ربّ العالمین ہیں۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی، اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا، ابن آدم! میں نے تم سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں تمہیں کیسے دیتا، جبکہ تو تو رب العالمین ہے، اللہ فرمائے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٣٩) و مسلم (٣/ ٢٠٦٦)۔

[2] رواه مسلم (٤١/ ٢٥٦٨)۔

[3] رواه مسلم (٤٣/ ٢٥٦٩)۔

گا: کیا تجھے علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا' کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا' ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا' وہ عرض کرے گا رب جی! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جبکہ تو تمام جہانوں کا رب ہے، اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہ پلایا' اگر تو اسے پانی پلاتا تو تو اس (کے ثواب) کو میرے پاس پاتا۔''

١٥٢٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ: ((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) فَقَالَ لَهُ ((لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) قَالَ: كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَنَعَمْ اِذًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے' جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو یوں فرماتے: ''کوئی بات نہیں' اگر اللہ نے چاہا تو (یہ بیماری گناہوں سے) پاکیزگی کا باعث ہوگی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی یہی فرمایا: ''کوئی بات نہیں' اگر اللہ نے چاہا' تو (یہ بیماری گناہوں سے) پاکیزگی کا باعث ہوگی۔'' اس اعرابی نے کہا: ہرگز نہیں' بلکہ بخار ایک بوڑھے شخص پر جوش مار رہا ہے' یہ تو قبروں تک پہنچا کر رہے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا: ''ہاں! یہ ایسے ہی ہوگا۔''

١٥٣٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر یہ دعا پڑھتے: ''لوگوں کے پروردگار! بیماری دور کر دے' شفا عطا فرما' تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں' تو شفا دینے والا ہے' اور ایسی شفا عطا فرما جو کسی بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔''

١٥٣١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاِصْبَعِهٖ: ((بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب انسان کے کسی عضو کو کوئی تکلیف ہوتی یا اسے کوئی پھوڑا ہوتا یا کوئی زخم ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے: ''اللہ کے نام (کی برکت) سے' ہماری زمین کی مٹی' ہمارے بعض کی تھوک کے ساتھ اللہ کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا بخشی جائے۔''

١٥٣٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى

---

[1] رواه البخاري (٥٦٦٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٧٥) و مسلم (٤٦/ ٢١٩١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٤٥_٥٧٤٦) و مسلم (٥٤/ ٢١٩٤)۔

وَجَعُهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَ اَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]
وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: قَالَتْ: كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ.

۱۵۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو آپ معوذات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور اپنے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتے، جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو پھر میں آپ کو معوذات پڑھ کر دم کیا کرتی تھی جو کہ آپ اپنے آپ کو دم کیا کرتے تھے لیکن میں نبی ﷺ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پھیرتی تھی۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، فرماتی ہیں: جب آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی شخص مریض ہوتا تو آپ معوذات پڑھ کر اس پر دم کرتے تھے۔

۱۵۳۳: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا يَّجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّقُلْ: سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ)) قَالَ: فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۳۳: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے جسم کی کسی تکلیف کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اپنے جسم کے تکلیف والے حصے پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھو: ((اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ)) میں ہر اس شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے میں غم زدہ ہوں اللہ کے غلبے اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ایسے کیا تو اللہ نے میری وہ تکلیف دور کر دی۔

۱۵۳۴: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ فَقَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ. [3]
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۵۳۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: محمد! آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!'' تو انہوں نے یوں دم کیا: میں آپ کو تکلیف دینے والی ہر چیز سے، ہر نفس کے شر سے یا حاسد کی نظر سے اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں۔

۱۵۳۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ: ((اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ)) وَيَقُوْلُ: ((اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ.)) [4]
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ

۱۵۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے تھے:

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٤٣٩) و مسلم (٥١/ ٢١٩٢)۔
[2] رواه مسلم (٦٧/ ٢٢٠٢)۔
[3] رواه مسلم (٤٠/ ٢١٨٦)۔
[4] رواه مسلم (٣٣٧١)۔

''میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر شیطان' زہریلے جانور اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے تمہیں بچاتا ہوں۔'' اور آپ فرمایا کرتے تھے: ''تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ذریعے اسماعیل واسحاق علیہما السلام کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔'' بخاری' مصابیح کے اکثر نسخوں میں تثنیہ کا صیغہ [بهما] ہے۔

١٥٣٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصَبْ مِنْهُ)). 1 رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

١٥٣٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

١٥٣٧: وَعَنْهُ، وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)). 2

١٥٣٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو جو پریشانی' غم' رنج' تکلیف اور دکھ پہنچتا ہے حتی کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس (تکلیف) کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔''

١٥٣٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسَسْتُهٗ بِيَدِیْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ: فَقُلْتُ: ذَالِكَ لِاَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ: ((اَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 3

١٥٣٨: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بخار میں مبتلا تھے' میں نے آپ کو اپنا ہاتھ لگایا تو میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو بہت سخت بخار میں مبتلا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں' مجھے تمہارے دو آدمیوں جیسا بخار ہوتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا' یہ اس لیے کہ آپ کے لیے دوگنا اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان کو کسی مرض یا کسی اور وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس وجہ سے اس کے گناہ اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح (موسم خزاں میں) درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''

١٥٣٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 4

١٥٣٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھا۔

١٥٤٠: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَاتَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم. 5 رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

---

1 رواه البخاري (٥٦٤٥)۔

2 متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤١_٥٦٤٢) و مسلم (٥٢/ ٢٥٧٣)۔

3 متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤٨) و مسلم (٤٥/ ٢٥٧١)۔

4 متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤٦) و مسلم (٤٤/ ٢٥٧٠)۔

5 رواه البخاري (٤٤٤٦)۔

۱۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے وفات پائی تو آپ کا سر مبارک میری ٹھوڑی اور سینے کے درمیان تھا' اور نبی ﷺ (کی موت کی سختی) کے بعد میں کسی پر موت کی سختی کو کبھی برا نہیں سمجھتی۔

١٥٤١: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا أُخْرٰى حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِيْ لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۵۴۱: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کی نرم و نازک شاخ کی طرح ہے جسے ہوائیں جھکاتی ہیں۔ کبھی اسے نیچے گرا دیتی ہیں اور کبھی سیدھا کر دیتی ہیں' حتی کہ اس کی اجل آ جاتی ہے' جبکہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے' جس پر کوئی چیز اثر انداز نہیں ہوتی حتی کہ وہ ایک ہی مرتبہ ٹوٹ جاتا ہے۔''

١٥٤٢: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۱۵۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے جسے ہوا جھکا دیتی ہے' اور مومن کو مصائب آتے رہتے ہیں' جبکہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے وہ حرکت نہیں کرتا حتی کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔''

١٥٤٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: ((مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ)) قَالَتِ: الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا، فَقَالَ: ((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۱۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ام سائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا: ''آپ کیوں کانپ رہی ہیں؟'' انہوں نے بتایا: بخار ہے' اللہ اسے برکت نہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بخار کو برا بھلا نہ کہو' کیونکہ وہ بنی آدم کے گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

١٥٤٤: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۱۵۴۴: ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بندہ بیمار ہو جائے یا وہ سفر پر ہو تو اس کے لیے اتنا ہی عمل (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے جتنا وہ حالت قیام اور حالت صحت میں کیا کرتا تھا۔''

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤٣) و مسلم (٥٩/ ٢٨١٠)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٤٤) و مسلم (٥٨/ ٢٨٠٩)۔

❸ رواه مسلم (٥٣/ ٢٥٧٥)۔

❹ رواه البخاري (٢٩٩٦)۔

١٥٤٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الطَّاعُوْنُ شَهَادَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۵۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون مسلمان کی شہادت ہے۔''

١٥٤٦: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۵۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہداء پانچ قسم کے ہیں' طاعون کے مرض سے' پیٹ کے مرض سے' ڈوب جانے سے فوت ہونے والا' کسی دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مر جانے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والا۔''

١٥٤٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِىْ: ((اَنَّهٗ عَذَابٌ يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَّقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِىْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَّعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [3]

۱۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تو ایک طرح کا عذاب ہے' اللہ جس پر چاہتا ہے اسے مسلط کر دیتا ہے' اور اللہ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت بنایا ہے' جو شخص طاعون کی وبا آ جانے پر صبر اور ثواب کی امید کرتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے کہ اللہ نے جو اس کے متعلق لکھ دیا ہے وہ اسے پہنچ کر رہے گا' اپنے شہر میں ٹھہر جاتا ہے تو اس کے لیے شہید کے مثل اجر و ثواب ہے۔''

١٥٤٨: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۵۴۸: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''طاعون ایک طرح کا عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر یا تم سے پہلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا' جب تم کسی ملک میں اس کے پھیل جانے کے متعلق سنو تو تم اس ملک کی طرف پیش قدمی نہ کرو اور جب کسی سرزمین پر پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو پھر وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔''

١٥٤٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِىْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [5]

۱۵۴۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں یعنی دونوں آنکھوں سے محروم کر کے آزماتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں ان کے عوض اسے جنت عطا کرتا ہوں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٣٢) و مسلم (١٦٦/ ١٩١٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٢٩) ومسلم (١٦٤/ ١٩١٤)۔

[3] رواه البخاري (٥٧٣٤)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٧٤) و مسلم (٩٢/ ٢٢١٨)۔

[5] رواه البخاري (٥٦٥٣)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٥٥٠: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت اس کی عیادت کرتا ہے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ تیار کر دیا جاتا ہے''۔

١٥٥١: وَعَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۵۵۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔

١٥٥٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۵۵۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ثواب کی نیت سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اسے ساٹھ سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے''۔

١٥٥٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ، اِلَّاشُفِيَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

۱۵۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعا پڑھے: میں اللہ عظیم، رب عرش عظیم سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمائے، تو اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا فرما دیتا ہے بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آ چکا ہو''۔

١٥٥٤: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَقُوْلُوْا: ((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ. [5]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٩٦٩ وقال: غريب حسن)۔ و أبو داود (٣٠٩٨) ☆ الحكم بن عتيبة مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ٣٧٥ ح ١٩٥٦٣) و أبو داود (٣١٠٢) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٤٢) ووافقه الذهبي.]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٩٧) ☆ الفضل بن دلهم: لين ضعفه الجمهور۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٣١٠٦) والترمذي (٣٠٨٣ و قال: حسن غريب.) [و صححه ابن حبان (٧١٤) والحاكم (١/ ٣٤٢-٣٤٣، ٤/ ٢١٣) ووافقه الذهبي]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٧٥) ☆ داود بن حصين عن عكرمة: منكر، وإبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة: ضعيف۔

۱۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بخار اور ہر قسم کی تکلیف کے متعلق انہیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے: ''اللہ کبیر کے نام کے ساتھ میں ہر جوش مارنے والی رگ کے شر اور آگ کی حرارت کے شر سے اللہ عظیم کی پناہ چاہتا ہوں۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے یہ صرف ابراہیم بن اسماعیل کی سند سے معروف ہے جبکہ اسے حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

١٥٥٥: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَاُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۵۵۵: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے یا اس کے کسی بھائی کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ یوں دعا کرے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا: ہمارا رب اللہ ہے جو کہ آسمانوں میں ہے' تیرا نام پاک ہے' زمین و آسمان پر تیرا امر ایسے ہی ہے جیسے تیری رحمت آسمان میں ہے' پس زمین پر بھی اپنی رحمت فرما' ہمارے کبیرہ گناہ اور خطائیں معاف فرما' تو (گناہوں سے) پاک لوگوں کا رب ہے' اپنی رحمت سے رحمت نازل فرما' اور اس تکلیف پر اپنی شفا سے شفا نازل فرما۔

١٥٥٦: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۵۵۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی کسی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو یوں دعا کرے: اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما' وہ تیری رضا کی خاطر دشمن سے جہاد کرے گا یا تیری رضا کی خاطر جنازے کے لیے جائے گا۔''

١٥٥٧: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ وَعَنْ قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهِ﴾ فَقَالَتْ: مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۱۵۵۷: علی بن زید رحمہ اللہ امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے اس فرمان: ''خواہ تم دل کی باتوں کو ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو اللہ تم سے ضرور اس کا محاسبہ کرے گا۔'' نیز ''اور جو کوئی برا کام کرے گا تو اس کا اسے بدلہ دیا جائے گا۔'' کے متعلق

---

[1] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٣٨٩٢) ☆ زياد بن محمد: منكر الحديث وأخطأ الحاكم فذكره في المستدرك (١/ ٣٤٤، ٤/ ٢١٨-٢١٩) و رد عليه الذهبي۔ [2] إسناده حسن، رواه أبو داود (٣١٠٧) [وصححه ابن حبان (٧١٥) والحاكم (١/ ٣٤٤، ٥٤٩) ووافقه الذهبي]۔ [3] إسناده ضعيف، رواه الترمذي (٢٩٩١ وقال: حسن غريب.) ☆ علي بن زيد ضعيف وأمية: مجهولة۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اس کے متعلق مجھ سے کسی نے دریافت نہیں کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بندے کو بخار اور مصیبت وغیرہ آتی ہے تو یہ اللہ کی طرف سے مؤاخذہ ہے حتی کہ اگر وہ اپنی قمیض کی جیب میں کچھ رقم رکھ کر اسے گم کر بیٹھتا ہے اور اس پر وہ پریشان ہوتا ہے (تو یہ بھی اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے) حتی کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے جس طرح سرخ سونا بھٹی سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔“

۱۵۵۸: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَایُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْدُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ اَکْثَرُ)) وَقَرَأَ: ﴿وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۱۵۵۸: ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے کو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہوں کی وجہ سے پہنچتی ہے، اور جن سے اللہ تعالی درگزر فرماتا ہے وہ تو کہیں زیادہ ہیں۔“ اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے اور وہ اکثر برائیاں معاف کر دیتا ہے۔“

۱۵۵۹: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِیْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَکَّلِ بِهٖ اُکْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَهٗ اَوْ اَکْفِتَهٗ اِلَیَّ)). [2]

۱۵۵۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ اچھے انداز میں عبادت کرتا ہے اور پھر وہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس پر مقرر کیے ہوئے فرشتے سے کہا جاتا ہے: اس کے عمل ویسے ہی لکھتے جاؤ جیسے یہ حالت صحت میں عمل کیا کرتا تھا حتی کہ میں اسے صحت یاب کر دوں یا اسے اپنے پاس بلا لوں۔“

۱۵۶۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِهٖ قِیْلَ لِلْمَلَكِ: اُکْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاهُ غَسَّلَهٗ وَطَهَّرَهٗ وَاِنْ قَبَضَهٗ غَفَرَلَهٗ وَرَحِمَهٗ)). [3] رَوَاهُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۱۵۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مسلمان کسی جسمانی آزمائش سے دوچار ہو جاتا ہے تو فرشتے سے کہہ دیا جاتا: اس کے وہ صالح عمل لکھتے چلے جاؤ جو وہ پہلے حالت صحت میں کیا کرتا تھا، اگر وہ اسے شفا بخش دے تو وہ اسے گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے، اور اگر اس کی روح قبض کر لے تو وہ اسے معاف فرما دیتا ہے اور وہ اس پر رحمت فرماتا ہے۔“

۱۵۶۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِیْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ: اَلْمَطْعُوْنُ شَهِیْدٌ، وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِیْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَهِیْدٌ، وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدَمِ شَهِیْدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِیْدٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٥٢ وقال: غريب.) ☆ عبيد الله بن الوازع و شيخه : مجهولان۔

[2] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٢٤٠-٢٤١ح ١٤٢٩) [و أحمد (٢/ ٢٠٣ ح ٦٨٩٥) وسنده حسن وله طريق آخر عنده (٢/ ١٩٤، ١٩٨) و صححه الحاكم (١/ ٣٤٨) ووافقه الذهبي (!) و للحديث شواهد عند البخاري (٢٩٩٦) وغيره]۔ [3] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٢٤١ ح ١٤٣٠) [وأحمد ٣/ ١٤٨]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه مالك (١/ ٢٣٣-٢٣٤ ح ٥٥٥) و أبو داود (٣١١١) والنسائي (٤/ ١٣-١٤ح ١٨٤٧) [وابن ماجه: ٢٨٠٣] ☆ و صححه ابن حبان (١٦١٦) والحاكم (١/ ٣٥٢-٣٥٣) ووافقه الذهبي۔

۱۵۶۱: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے علاوہ شہادت کی سات قسمیں ہیں: طاعون کے مرض سے، ڈوب جانے سے، نمونیے کے مرض سے، پیٹ کے مرض سے، جل کر وفات پانے والے اور کسی بوجھ تلے دب کر مرنے والے شہید ہیں اور بچے کی پیدائش پر فوت ہو جانے والی عورت بھی شہید ہے۔

۱۵۶۲: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهٗ وَ اِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَالَهٗ ذَنْبٌ)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کن لوگوں پر سب سے زیادہ مصائب آتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیا علیہم السلام پھر جو اُن کے بعد افضل ہیں، پھر جو اُن کے بعد افضل ہیں، آدمی کو اس کے دین کے حساب ہی سے آزمایا جاتا ہے، اگر تو وہ اپنے دین میں پختہ ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ دین میں نرم اور کمزور ہو تو اس کی آزمائش بھی سہل ہوتی ہے، یہ معاملہ اسی طرح چلتا رہتا ہے حتی کہ وہ سطح زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔'' ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۶۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاأَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. ❷ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

۱۵۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی سختی دیکھنے کے بعد کسی کے آسان مرنے پر میں رشک نہیں کیا کرتی۔

۱۵۶۴: وَعَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْسَكَرَاتِ الْمَوْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۵۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نزع کے عالم میں دیکھا، آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے، پھر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ''اے اللہ! موت کی ناگواریوں اور موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما۔''

۱۵۶۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٢٣٩٨) وابن ماجه (٤٠٢٣) والدارمي (٢/ ٣٢٠ ح ٢٧٨٦) [وصححه ابن حبان: ٧٠٠]-

❷ **حسن**، رواه الترمذي (٩٧٩) والنسائي (٤/ ٦-٧ ح ١٨٣١) [و للحديث شواهد]-

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٧٨ وقال: حسن غريب-) و ابن ماجه (١٦٢٣) [و صححه الحاكم (٢/ ٤٦٥، ٣/ ٥٦-٥٧) ووافقه الذهبي]-

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٩٦ و قال: حسن غريب.) [وانظر الحديث الآتي: ١٥٦٦]-

۱۵۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اس کے گناہوں کی سزا دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور جب اپنے بندے سے شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کے معاملے کو مؤخر فرما دیتا ہے حتی کہ وہ اس کے بدلے میں روز قیامت اسے پورا پورا بدلہ دے گا۔''

١٥٦٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۵۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہے' کیونکہ اللہ عزوجل جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو وہ انہیں آزماتا ہے' جو شخص اس پر راضی ہو تو اسے رضامندی حاصل ہو جاتی ہے' اور جو شخص ناراضی کا اظہار کرے تو وہ اس کی ناراضی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔''

١٥٦٧: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❷

۱۵۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن پر اس کی جان و مال اور اس کی اولاد کے بارے میں آزمائش آتی رہتی ہے حتی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے ذمے کوئی خطا نہیں ہوتی۔'' ترمذی' امام مالک نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٦٨: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ أَوْ فِيْ مَالِهٖ أَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۵۶۸: محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بندے کے لیے اللہ کے ہاں کوئی مقام و مرتبہ مقدر ہوتا ہے جہاں وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد کے بارے میں آزماتا ہے' پھر اس کو اس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے حتی کہ وہ اسے اس مقام و مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لیے مقدر کیا ہوتا ہے۔''

١٥٦٩: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٩٦ وقال: حسن غريب.) وابن ماجه (٤٠٣١)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٩٩) و مالك (١/ ٢٣٦ ح ٥٥٩) [وصححه ابن حبان (٦٩٧) والحاكم على شرط مسلم (٤/ ٣١٤-٣١٥، ١/ ٣٤٦) ووافقه الذهبي]۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٢ ح ٢٢٦٩٤) وأبوداود (٣٠٩٠) [سنده ضعيف و للحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ٢٩٠٨) وغيره]۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٥٠) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

۱۵۶۹: عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کو اس کے حال میں تخلیق کیا جاتا ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے مہلک بلائیں ہوتی ہیں، اگر وہ ان سے بچ بھی جاتا ہے تو وہ بڑھاپے میں مبتلا ہو جاتا ہے، حتی کہ وہ فوت ہو جاتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۷۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطَى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. 1

۱۵۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آزمائش سے دوچار لوگوں کو روز قیامت جزا دی جائے گی تو اہل عافیت خواہش کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کی جلدوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۷۱: وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْاَسْقَامَ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَامَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهٗ اَهْلُهٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِلِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْاَسْقَامُ؟ وَاللّٰهِ! مَامَرِضْتُ قَطُّ. فَقَالَ: ((قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 2

۱۵۷۱: عامر رام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراض (اور ان کے ثواب) کا ذکر کیا تو فرمایا: ''جب مومن کو کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے اور پھر اللہ عزوجل اسے اس سے عافیت وصحت عطا فرما دیتا ہے تو وہ (مرض) اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ اور مستقبل کے بارے میں وعظ ونصیحت بن جاتی ہے، اور جب منافق بیمار ہوتا ہے پھر اسے عافیت عطا کر دی جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھ رکھا ہو اور پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہو اسے پتہ نہیں ہوتا کہ انہوں نے اسے کیوں باندھا تھا اور کیوں چھوڑا ہے۔'' کسی شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے پاس سے چلے جاؤ، تم ہم میں سے نہیں ہو۔''

۱۵۷۲: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَايَرُدُّ شَيْئًا وَيَطِيْبُ بِنَفْسِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ 3

۱۵۷۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کی بات کرو بلا شبہ یہ تقدیر تو نہیں بدل سکتا لیکن اس کا دل خوش ہو جائے گا۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۷۳: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. 4

---

1 **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٠٢) ☆ سليمان الأعمش و أبو الزبير عنعنا و للحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني (الكبير ١٢/ ١٨٢ ح ١٢٧٢٩) وغيره۔ 2 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٨٩) ☆ أبو منظور: مجهول و عمه: لم أعرفه۔ 3 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٨٧) وابن ماجه (١٤٣٨) ☆ موسى بن محمد: منكر الحديث۔ 4 **صحيح**، رواه أحمد ٤/ ٢٦٢ ح ١٨٥٠١) والترمذي (١٠٦٤) [والنسائي (٤/ ١٩٨ ح ٢٠٥٤) وللحديث شواهد]۔

۱۵۷۳: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اس کا پیٹ (پیٹ کی کوئی بیماری) ہلاک کر دے، اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۵۷۴: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ: ((اَسْلِمْ)) فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۵۷۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرہانے بیٹھ کر اسے فرمایا: ''مسلمان ہو جا۔'' اس نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس نے کہا: ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لے، پس وہ مسلمان ہو گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے وہاں سے تشریف لائے: ''ہر قسم کی حمد و تعریف اور شکر اللہ کے لیے ہے جس نے اس کو جہنم سے بچا لیا۔''

۱۵۷۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے آواز دینے والا اعلان کرتا ہے: آپ اچھے رہے اور آپ کا چلنا بھی اچھا رہا اور آپ نے جنت میں ایک گھر بنا لیا۔''

۱۵۷۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا اَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں آپ کے پاس سے باہر تشریف لائے تو صحابہ نے پوچھا: ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا: الحمد للہ، بہتر ہیں۔

۱۵۷۷: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ: ((اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ)) فَقَالَتْ: اَصْبِرُ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه البخاري (١٣٥٦)۔ [2] إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (١٤٤٣) ☆ فيه أبو سنان عيسى بن سنان: ضعيف وللحافظ ابن حبان (الإحسان: ٢٩٦) وهم عجيب۔

[3] رواه البخاري (٦٢٦٦)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٥٢) و مسلم (٥٤/ ٢٥٧٦)۔

۱۵۷۷: عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں خاتون جنت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور دکھائیں، انہوں نے فرمایا: یہ سیاہ فام خاتون، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں صحت عطا فرمائے۔'' اس خاتون نے عرض کیا، میں صبر کروں گی، پھر اس نے عرض کیا: کیونکہ میرا ستر کھل جاتا ہے لہذا آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلا کرے، آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

۱۵۷۸: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلاً جَاءَهُ الْمَوْتُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيْئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلْ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْحَكَ مَايُدْرِيْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا۔ [1]

۱۵۷۸: یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی کو رسول اللہ ﷺ کے دور میں موت آئی تو کسی آدمی نے کہا، اس کی خوش نصیبی ہے کہ وہ کسی مرض میں مبتلا ہوئے بغیر فوت ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! تمہیں کیا معلوم؟ کہ اگر اللہ اسے کسی مرض میں مبتلا کرتا تو وہ اس کے گناہ مٹا دیتا۔'' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۱۵۷۹: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ وَالصُّنَابِحِيِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى رَجُلٍ مَرِيْضٍ يَعُوْدَانِهِ فَقَالَا لَهُ: كَيْفَ اَصْبَحْتَ؟ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ رضی اللہ عنہ: اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَ حَطِّ الْخَطَايَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: اِذَا اَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَاِنَّهُ يَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَاقَيَّدْتُ عَبْدِيْ وَ ابْتَلَيْتُهُ فَاَجْرُوْا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهُ وَهُوَصَحِيْحٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۵۷۹: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور صنابحی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت کے لیے گئے تو انہوں نے اس سے کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: مجھ پر نعمت و فضل ہے، اس پر شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گناہوں اور خطاؤں کے معاف ہو جانے پر خوش ہو جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزماتا ہوں تو وہ میرے اس آزمانے پر میری حمد اور شکر بجا لاتا ہے تو وہ اپنے اس بستر سے اس روز کی طرح گناہوں سے پاک صاف اٹھتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا، اور رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کو روک کے رکھا اور اسے آزمائش میں ڈالا، تم اسے ویسے ہی اجر عطا کرو جس طرح تم اسے اس کے صحت مند ہونے کی صورت میں اجر دیا کرتے تھے۔''

۱۵۸۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِوَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَايُكَفِّرُهَامِنَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٩٤٢ ح ١٨١٧) ☆ السند مرسل - [2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٢٣ ح ١٧٢٤٨) [وابن عساكر ٢٨/ ١٢١-١٢٢] ☆ ولبعض الحديث شواهد معنوية عند الحاكم (٤/ ٣١٣) وغيره، وانظر المسند الجامع (٧/ ٣٤٦ بتحقيقي) والحمد لله۔

الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۱۵۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کا ایسا کوئی عمل نہیں ہوتا جو ان گناہوں کا کفارہ بن جائے تو اللہ اسے حزن و غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔''

۱۵۸۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ [2]

۱۵۸۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ رحمت میں داخل ہوتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ (اس کے پاس) بیٹھ جاتا ہے، پس جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس (رحمت) میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔''

۱۵۸۲: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَإِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ۔ وَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ۔ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۱۵۸۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے، کیونکہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ تو اسے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرے، وہ کسی نہر رواں میں داخل ہو جائے اور جدھر سے پانی آ رہا ہے اس طرف منہ کرے، اور یہ دعا پڑھے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما، اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تصدیق فرما، اور یہ عمل طلوع صبح کے بعد سے طلوع آفتاب سے پہلے پہلے کرے، اور تین دن اس میں تین غوطے لگائے، اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن، اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو پھر سات دن اور اگر سات دن میں ٹھیک نہ ہو تو پھر نو دن، اور اللہ عزوجل کے حکم سے نو دن سے زیادہ نہیں ہو گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۸۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۵۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر کیا گیا تو کسی آدمی نے اسے برا بھلا کہا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے برا بھلا نہ کہو، کیونکہ وہ گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

۱۵۸٤: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ: ((أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: هِيَ نَارِيْ أُسَلِّطُهَا عَلٰى

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ١٥٧ ح ٢٥٧٥٠) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٩٤٦ ح ١٨٢٦ بدون سند) و أحمد (٣/ ٣٠٤) ☆ هشيم مدلس وعنعن ولبعض الحديث شواهد عند مسلم (٢٥٦٨) والبخاري في الأدب المفرد (٥٢٢) وغيرهما و حديث مسلم يغني عنه۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٨٤) ☆ سعيد بن زرعة الحمصي الشامي: مستور۔ [4] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٤٦٩) ☆ أبو الزبير عنعن فالسند ضعيف و له شواهد عند مسلم (٢٥٧٥) وغيره وانظر تنقيح الرواة (١/ ٣٠٤)۔

عَبْدِی الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [1]

۱۵۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مریض کی عیادت کی تو فرمایا: ”خوش ہو جاؤ“ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے‘ وہ (بخار) میری آگ ہے میں اسے دنیا میں اپنے مومن بندے پر مسلط کرتا ہوں تا کہ وہ اس کے لیے روز قیامت کی آگ کے حصہ کا (بدلہ) ہو جائے۔“

١٥٨٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُخْرِجُ اَحَدًا مِنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَغْفِرُلَهُ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَ اِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ)). رَوَاهُ رَزِیْنٌ [2]

۱۵۸۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رب سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میرے غلبہ وجلال کی قسم! میں جسے بخشنے کا ارادہ کرلوں تو میں اسے دنیا سے نہیں اٹھاتا حتیٰ کہ میں اسے بیمار کر کے یا اس کے رزق میں تنگی کر کے اس کے ذمے تمام خطاؤں کا پورا پورا حساب نہ کرلوں۔“

١٥٨٦: وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ: مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ: اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اَلْمَرَضُ کَفَّارَةٌ)) وَاِنَّمَا اَبْکِیْ اَنَّهُ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهُ یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَاکَانَ یُکْتَبُ لَهُ قَبْلَ اَنْ یَمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ [3]

۱۵۸۶: شقیق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے تو وہ رونے لگے‘ پس اس پر ان کو ملامت کیا گیا‘ تو انہوں نے فرمایا: میں مرض کی وجہ سے نہیں روتا‘ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”مرض (گناہوں کا) کفارہ ہوتا ہے۔“ میں تو اس لیے روتا ہوں کہ یہ (مرض) مجھے بڑھاپے کی عمر میں لاحق ہوا ہے‘ اور محنت ومشقت کرنے کے دور میں لاحق نہیں ہوا‘ کیونکہ جب آدمی بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے لیے وہی اجر لکھ دیا جاتا ہے جو اس کے بیمار ہونے سے پہلے لکھا جاتا تھا‘ اور اب صرف مرض نے اسے (وہ اعمال بجالانے سے) روک رکھا ہے۔

١٥٨٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [4]

۱۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد عیادت کے لیے جایا کرتے تھے۔

١٥٨٨: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْهُ یَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ کَدُعَاءِ الْمَلَائِکَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [5]

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٠ ح ٩٦٧٤) وابن ماجه (٣٤٧٠) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٨٤٤) [وصححه الحاكم (١/ ٣٤٥) ووافقه الذهبي]- ☆ السند ضعيف و للحديث شواهد- [2] لا أصل له، رواه رزين (لم أجده)-
[3] لا أصل له، رواه رزين (لم أجده)- [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (١٤٣٧) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٢١٦)- [5] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤٤١) ☆ ميمون بن مهران: لم يسمع من عمر، قاله المنذري-

۱۵۸۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اسے کہو کہ وہ تمہارے حق میں دعا کرے، کیونکہ اس کی دعا، فرشتوں جیسی ہے۔''

١٥٨٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَ اخْتِلَافُهُمْ: ((قُوْمُوْا عَنِّيْ)). [1] رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۵۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مریض کی عیادت کرتے وقت اس کے پاس مختصر وقت کے لیے بیٹھنا اور شور کم کرنا سنت ہے۔ انہوں نے بیان کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کا شور اور اختلاف زیادہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس سے چلے جاؤ۔''

١٥٩٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ)). [2]

۱۵۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیادت (اتنے وقت کے لیے کرنی چاہیے) جتنا وقت دودھ کی دو دھاریں نکالنے کے درمیان ہوتا ہے۔''

١٥٩١: وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ مُرْسَلًا: ((اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۱۵۹۱: اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ علیہ کی مرسل روایت میں ہے: ''بہترین عیادت وہ جس میں (عیادت کر کے) جلدی اٹھا جائے۔''

١٥٩٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهٗ: ((مَا تَشْتَهِيْ؟)) قَالَ: اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ)) ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۱۵۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کی عیادت کی تو فرمایا: ''کسی چیز کو دل چاہتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: گندم کی روٹی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس گندم کی روٹی ہو تو وہ اسے اپنے بھائی کے پاس بھیج دے۔'' پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے کسی مریض کا کسی چیز کو دل چاہے تو وہ اسے کھلا دیا کرو۔''

١٥٩٣: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَبِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((يَا لَيْتَهٗ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ)) قَالُوْا: وَلِمَ ذَاكَ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [5]

۱۵۹۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مدینہ میں پیدا ہونے والا ایک شخص فوت ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا: ''کاش کہ یہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ فوت ہوتا۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] لا أصل له، رواه رزين (لم أجده) ☆ وفي الباب حديث منقطع عن علي رضي الله عنه، عند البزار (كشف الأستار: ٧٧٧) و سنده ضعيف۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٢٢٢) ☆ سنده: "أيوب بن الوليد الضرير: ثنا شعيب بن حرب: نا أبو عبد الله (العرني): نا إسماعيل بن القاسم عن أنس بن مالك." و فيه جماعة لم أعرفهم۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٢٢١) ☆ فيه شيخ من البصريين: مجهول۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤٣٩) ☆ صفوان بن هبيرة: لين الحديث۔

[5] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٤/ ٧-٨ ح ١٨٣٣) وابن ماجه (١٦١٤) [و صححه ابن حبان (٧٢٩)]۔

نے فرمایا: ''بے شک جب کوئی آدمی اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ فوت ہوتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے جائے وفات تک کے فاصلے کے برابر اسے جنت عطا کر دی جاتی ہے۔''

۱۵۹۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۵۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پردیس کی موت شہادت ہے۔''

۱۵۹۵: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ مَرِيْضًا مَاتَ شَهِيْدًا وَوُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِيَ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❷

۱۵۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بیماری کی حالت میں فوت ہوتا ہے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے، اسے قبر کے فتنے سے بچا لیا جاتا ہے، صبح و شام اسے جنت سے رزق پہنچا دیا جاتا ہے۔''

۱۵۹۶: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَخْتَصِمُ الشُّهَدَآءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَآءُ: إِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ: إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: اُنْظُرُوْا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ ❸

۱۵۹۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہداء اور اپنے بستروں پر وفات پانے والے طاعون کی وجہ سے فوت ہونے والوں کے بارے میں ہمارے رب عزوجل کے سامنے مقدمہ پیش کریں گے تو شہداء عرض کریں گے: ہمارے بھائی ہیں وہ ویسے ہی شہید کیے گئے جیسے ہم شہید کیے گئے، جبکہ فوت ہونے والے کہیں گے، یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ بھی ویسے ہی اپنے بستروں پر فوت ہوئے جس طرح ہم فوت ہوئے، ہمارا رب فرمائے گا: ان کے زخم دیکھو، اگر تو ان کے زخم، مقتولین (شہداء) کے زخموں کی طرح ہیں تو پھر یہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں، پس ان کے زخم انہی کے زخموں سے مشابہ تھے۔''

۱۵۹۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ)). ❹ رَوَاهُ أَحْمَدُ

۱۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''طاعون سے فرار ہونے والا میدان جہاد سے فرار ہونے والے کی طرح ہے، اور وہاں صبر کرنے (رک جانے) والے کے لیے شہید کا ثواب ہے۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦١٣) ☆ فيه الهذيل بن الحكم: لين الحديث و للحديث شواهد ضعيفة۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (١٦١٥) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٨٩٧) ☆ فيه إبراهيم بن محمد الأسلمي متروك متهم۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٢٨-١٢٩ ح ١٧٢٩١) و النسائي (٦/ ٣٧-٣٨ ح ٣١٦٦)۔

❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٣/ ٣٥٣ ح ١٤٨٥٣) ☆ فيه عمرو بن جابر: ضعيف متهم، و روى أحمد (٦/ ١٤٥، ٢٥٥) بسند حسن عن عائشة رضي الله عنها عن رسول الله ﷺ قال: "الفار من الطاعون كالفار من الزحف"۔

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

موت کی تمنا کرنے اور اسے یاد رکھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٥٩٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۱۵۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، اگر تو وہ نیکوکار ہے تو شاید کہ وہ نیکیوں میں اضافہ کر لے اور اگر وہ خطا کار ہے تو شاید کہ وہ توبہ کر لے۔''

١٥٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا یَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَیْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۵۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی موت کی تمنا کرے نہ اس کے آنے سے پہلے اس کے لیے دعا کرے، کیونکہ جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی امید منقطع ہو جاتی ہے، اور مومن کی عمر تو اس کے لیے خیر و بھلائی کے اضافہ کا باعث ہے۔''

١٦٠٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلِ: اللّٰهُمَّ! اَحْیِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۱۶۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف پہنچنے پر موت کی تمنا نہ کرے، اگر اس کو ضرور کہنا ہے تو وہ یوں کہے: اے اللہ! جب تک میرا زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہے تب تک مجھے زندہ رکھنا، اور جب وفات میرے لیے بہتر ہو تب مجھے (دنیا سے) اٹھا لینا۔''

١٦٠١: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ: اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((لَیْسَ ذٰلِكِ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ

---

[1] رواه البخاري (٥٦٧٣)۔

[2] رواه مسلم (١٣/ ٢٦٨٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٧١) و مسلم (١٠/ ٢٦٨٠)۔

اللّٰهُ لِقَائَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۶۰۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی اور زوجہ محترمہ نے فرمایا: بے شک ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ بات نہیں ہے، بلکہ مومن کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضامندی اور اس کی عزت افزائی کی بشارت دی جاتی ہے تو پھر جو اس کے آگے ہونے والا ہوتا ہے وہ اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے لہٰذا وہ اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے، اور جب کافر کو موت آتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے تو پھر اس کو مستقبل سے زیادہ ناگوار کوئی چیز نظر نہیں آتی تو وہ اللہ سے ملاقات کرنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔''

١٦٠٢: وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ: ((وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ)). [2]

۱۶۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے: ''اللہ کی ملاقات سے پہلے موت ہے۔''

١٦٠٣: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: ((مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: ((اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶۰۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ راحت پا گیا یا دوسرے اس سے راحت پا گئے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ راحت پا گیا یا دوسرے اس سے راحت پا گئے اس سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ مومن دنیا کی مشکلات اور تکلیفوں سے راحت پا کر اللہ کی رحمت کی طرف جاتا ہے جبکہ فاجر شخص سے عباد و بلاد اور درخت و حیوانات راحت پا جاتے ہیں۔''

١٦٠٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۱۶۰۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کندھے سے پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں کسی اجنبی شخص یا کسی راہ گزر کی طرح رہو۔'' اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو، اور جب صبح ہو جائے تو پھر شام کا انتظار نہ کرو، اور صحت میں اپنی بیماری کے لیے اور اپنی حیات سے اپنی موت کے لیے توشہ حاصل کرو۔

---

[1] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٥٠٧) و مسلم (١٤/ ٢٦٨٣)۔

[2] رواه مسلم (١٥/ ٢٦٨٤)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٥١٢) و مسلم (٦١/ ٩٥٠)۔

[4] رواه البخاري (٦٤١٦)۔

١٦٠٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ: ((لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٦٠٥: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین روز قبل، فرماتے ہوئے سنا: ''تمہیں اللہ سے حسن ظن کی صورت میں موت آنی چاہیے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

١٦٠٦: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ)) قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ يَا رَبَّنَا! فَيَقُوْلُ: لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [2]

١٦٠٦: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ روز قیامت سب سے پہلے اللہ مومنوں سے کیا فرمائے گا اور وہ سب سے پہلے اس سے کیا عرض کریں گے؟'' ہم نے عرض کیا جی ہاں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اللہ مومنوں سے فرمائے گا: کیا تم مجھے ملنا پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، ہمارے پروردگار! وہ پوچھے گا: کس لیے؟ وہ عرض کریں گے: ہمیں آپ کے عفو و درگزر اور مغفرت کی امید تھی، وہ فرمائے گا پس میری مغفرت تمہارے لیے واجب ہو گئی۔''

١٦٠٧: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

١٦٠٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لذتوں کو کاٹ دینے والی، موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔''

١٦٠٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهٖ: ((اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)) قَالُوْا: إِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ: ((لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ

---

[1] رواه مسلم (٨١/ ٢٨٧٧)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٢٦٨_٢٦٩ ح ١٤٥٢) وأبو نعيم في حلية الأولياء (٨/ ١٧٩) [و أحمد ٥/ ٢٣٨] ☆ فيه عبيد الله بن زحر ضعيف ضعفه الجمهور۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٠٧ وقال: حسن غريب.) والنسائي (٤/ ٤ ح ١٨٢٥) و ابن ماجه (٤٢٥٨) [وصححه ابن حبان (٢٥٥٩_٢٥٦٢) والحاكم على شرط مسلم (٤/ ٣٢١) ووافقه الذهبي]۔

زِينَةَ الدُّنيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۱۶۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے صحابہ سے فرمایا: اللہ سے حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! الحمد للہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات نہیں ہے، بلکہ جو شخص اللہ سے ایسے حیا کرتا ہے جیسے حیا کرنے کا حق ہے تو وہ سر اور ان چیزوں کی جو سر میں ہیں (آنکھ، کان، زبان) کی حفاظت کرے، اور وہ پیٹ اور اس کے متعلقات (شرم گاہ، ہاتھ، پاؤں اور دل وغیرہ) کی حفاظت کرے، وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے، اور جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیا ترک کر دے۔ جو شخص اس طرح کرے تو اس نے اللہ سے ایسے حیا کیا جیسے اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔''

۱۶۰۹: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. ❷

۱۶۰۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔''

۱۶۱۰: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۶۱۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن مرتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے۔''

۱۶۱۱: وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَوْتُ الْفُجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسَفِ)). ❹ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ زَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ رَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ: ((اَخْذَةُ الْاَسَفِ لِلْكَافِرِ وَ رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ)).

۱۶۱۱: عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچانک موت، غضب کی گرفت ہے۔'' ابوداود۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''غضب کی پکڑ کافر کے لیے ہے جبکہ مومن کے لیے رحمت ہے۔''

❶ **ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٨٧ ح ٣٦٧١) والترمذي (٢٤٥٨) [وصححه الحاكم (٤/ ٣٢٣) ووافقه الذهبي وللحديث شواهد.] ☆ صباح بن محمد ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٨٨٤) ☆ فيه عبدالرحمٰن الإفريقي ضعيف ولم أقف على سند الطبراني فى الكبير وقول بعض العلماء "إسناده جيد" و"رجاله ثقات" لا يفيد حتى نقف على سند الطبراني لأن تساهل هؤلاء الناقلين مشهور۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٩٨٢ وقال: حسن.) والنسائي (٤/ ٥-٦ ح ١٨٢٩-١٨٣٠) وابن ماجه (١٤٥٢) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٣٠٠٠) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٣٦١) ووافقه الذهبي]۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٣١١٠ و إسناده صحيح) والبيهقي في شعب الإيمان (١٠٢١٨، و السنن الكبرى ٣/ ٣٧٩ وسنده ضعيف، فيه عبيد الله بن الوليد الوصافي ضعيف) و رزين (لم أجده) ☆ و للحديث طريق موقوف عند البيهقي في سننه (٣/ ٣٧٩) وسنده ضعيف، الأعمش مدلس و عنعن و حديث البخاري (٦٥١٢) و مسلم (٩٥٠) يغني عنه. وللحديث شاهد ضعيف) قلت: لفظه "أخذة الأسف للكافر و رحمة للمؤمن" ضعيف لم يصح۔

١٦١٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ ؟)) قَالَ: اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۶۱۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان شخص کے پاس گئے جبکہ وہ نزع کی حالت میں تھا' آپ نے فرمایا: تم کیسا محسوس کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے موقع پر کسی بندے کے دل میں دو چیزیں (امید اور خوف) اکٹھی ہو جائیں تو اللہ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جس کی وہ امید کرتا ہے اور جس چیز سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے اس سے اسے بے خوف کر دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٦١٣: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ)). [2] رَوَاهُ اَحْمَدُ

۱۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت کی تمنا نہ کرو' کیونکہ مرنے کے بعد کے سماں کی ہولناکی بہت سخت ہے' اور یہ سعادت کی بات ہے کہ بندے کی عمر دراز ہو جائے اور اللہ عزوجل اسے اپنی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

١٦١٤: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ: يَالَيْتَنِيْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا سَعْدُ! اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ)) فَرَدَّدَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: ((يَا سَعْدُ! اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۱۶۱۴: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے ہمیں وعظ و نصیحت کی اور ہمارے دلوں کو نرم کیا تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رونے لگے' انہوں نے بہت زیادہ روتے ہوئے کہہ دیا: کاش کہ میں مر جاتا' یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سعد! کیا تم میرے ہوتے ہوئے موت کی تمنا کرتے ہو؟'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سعد! اگر تمہیں جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو پھر تمہاری عمر جتنی دراز ہوگی اور تمہارے جتنے عمل اچھے ہوں گے وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔''

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٩٨٣) و ابن ماجه (٤٢٦١) [وصححه ابن الملقن في تحفة المحتاج (٧٦٣)]۔

[2] **سنده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٣٢ ح ١٤٦١٨٠) ☆ و حسنه الهيثمي في مجمع الزوائد (١٠/ ٢٠٣) والمنذري في الترغيب والترهيب و للحديث شواهد معنوية۔ [3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٧ ح ٢٢٦٤٩)

☆ فيه معان بن رفاعة: ضعيف، و علي بن يزيد الألهاني: متروك۔

۱۶۱۵: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ ﷛ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَّيْتُهٗ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَيْتِیْ الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ: ثُمَّ اُتِیَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ: لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَأْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ.❶ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ اُتِیَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ.

۱۶۱۵: حارثہ بن مضرب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے جسم کو سات جگہوں پر داغا ہوا تھا' انہوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔'' تو میں ضرور اس کی تمنا کرتا میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح بھی دیکھا ہے کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں تھا۔ جبکہ اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں۔ حارثہ بیان کرتے ہیں' پھر ان کا کفن لایا گیا' جب انہوں نے اسے دیکھا تو رونے لگے' اور فرمایا: لیکن حمزہ کو کفن کے لیے ایک چھوٹی سے دھاری دار چادر نصیب ہوئی' جب اسے ان کے سر پر کیا جاتا تو پاؤں سے اکٹھی ہو جاتی اور جب پاؤں پر کی جاتی تو سر کی طرف سے اکٹھی ہو جاتی' حتیٰ کہ اسے ان کے سر پر پھیلا دیا گیا اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دی گئی۔'' احمد' ترمذی' البتہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ پھر ان کے لیے کفن لایا گیا' آخر حدیث تک۔

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١١١ ح ٢١٣٨) والترمذي (٩٧٠ وقال: حسن صحيح) [وابن ماجه: ٤١٦٣]۔

بَابُ مَايُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

نزع کے عالم میں مبتلا شخص کے پاس کیا کہنا چاہیے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٦١٦: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

١٦١٦: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے قریب الموت افراد کو (لا الہ الا اللہ) کی تلقین کرو۔''

١٦١٧: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

١٦١٧: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو، کیونکہ تم جو بات کرتے ہو تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔''

١٦١٨: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِیْبُهٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَیْرًا مِّنْهَا)) فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ قُلْتُ: اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

١٦١٨: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی مصیبت کے آنے پر اللہ کے حکم کے مطابق یہ دعا پڑھتا ہے: بے شک ہم اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! میری اس مصیبت پر مجھے اجر وثواب عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔ تو اللہ اسے اس سے بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے۔'' پس جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا: ابوسلمہ سے بہتر کون مسلمان شخص ہوگا، یہ وہ پہلا گھرانا ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی، پھر

❶ رواه مسلم (١/ ٩١٦)۔
❷ رواه مسلم (٦/ ٩١٩)۔
❸ رواه مسلم (٣/ ٩١٨)۔

میں وہ دعا پڑھتی رہی تو اللہ نے مجھے بدلے میں رسول اللہ ﷺ عطا فرما دیے۔

١٦١٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ: ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٦١٩: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو ان کی نظر پھٹ چکی تھی، آپ نے ان کی آنکھیں بند کیں پھر فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے چلی جاتی ہے۔'' (یہ سن کر) ان کے اہل خانہ رونے لگے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے لیے دعا خیر ہی کرو، کیونکہ تم جو کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما، اس کے پیچھے باقی رہ جانے والوں میں تو اس کا خلیفہ بن جا، تمام جہانوں کے پروردگار! ہمیں اور اسے بخش دے، اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اسے منور فرما۔''

١٦٢٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّىَ سُجِّىَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

١٦٢٠: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ کو دھاری دار سوتی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٦٢١: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

١٦٢١: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا آخری کلام ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

١٦٢٢: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

١٦٢٢: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے قریب المرگ افراد پر سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرو۔''

---

[1] رواه مسلم (٧/ ٩٢٠)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨١٤ و رواه مطولاً ١٢٤١-١٢٤٢ بغير هذا اللفظ) و مسلم (٤٨/ ٩٤٢)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣١١٦) [وصححه الحاكم (١/ ٣٥١، ٥٠٠) ووافقه الذهبي]۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧ ح ٢٠٥٨٠) و أبو داود (٣١٢١) و ابن ماجه (١٤٤٨) ☆ فيه أبو عثمان وأبوه: مجهولان، وله شاهد ضعيف موقوف۔

۱۶۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِىْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۱۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے ہوئے ان کا بوسہ لیا حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر گر پڑے۔

۱۶۲۴: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مَيِّتٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کا بوسہ لیا۔

۱۶۲۵: وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُهُ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۶۲۵: حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ طلحہ فوت ہونے والا ہے' پس اس کی مجھے اطلاع کرنا اور (دفن کرنے میں) جلدی کرنا' کیونکہ مسلمان میت کو اس کے اہل خانہ کے پاس روک رکھنا مناسب نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۶۲۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ؟ قَالَ: ((اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۱۶۲۶: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے قریب المرگ افراد کو ان کلمات کی تلقین کرو: اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ عرش عظیم کا رب پاک ہے' ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! (یہ کلمات) زندوں کے متعلق کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بہت خوب! بہت خوب۔''

۱۶۲۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا: اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (٩٨٩ و قال: حسن صحيح.) و أبو داود (٣١٦٣) و ابن ماجه (١٤٥٦) ☆ عاصم بن عبيدالله ضعيف ـ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (لم أجده مسندًا بل ذكره: ٩٨٩ معلقًا و رواه فى الشمائل: ٣٩١ وسنده صحيح) وابن ماجه (١٤٥٦) [والبخاري في صحيحه: ٥٧٠٩ـ ٥٧١١]ـ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٥٩) ☆ ابن سعيد الأنصاري وأبوه: لم أجد من وثقهما وسعيد بن عثمان: وثقه ابن حبان وحده من أئمة الرجال ـ
❹ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤٤٦) ☆ إسحاق بن عبدالله بن جعفر: مستور، لم أجد من وثقه ـ

غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءُ قَالَ: اُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اُخْرُجِي ذَمِيمَةً وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اِرْجِعِي ذَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب المرگ شخص کے پاس فرشتے آتے ہیں اگر تو وہ صالح شخص ہو تو وہ کہتے ہیں: پاکیزہ جسم میں پاکیزہ روح نکل، نکل تو قابل تعریف ہے راحت ورزق کے ساتھ خوش ہو جا، رب تجھ پر ناراض نہیں، اسے اسی طرح مسلسل کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اسے آسمانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پھر یہ پوچھا جاتا ہے، یہ کون ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں، فلاں ہے، تو اسے کہا جاتا ہے، پاکیزہ جسم میں پاکیزہ جان خوش آمدید، قابل تعریف (روح) داخل ہو جا، راحت ورزق کے ساتھ خوش ہو جا، رب تجھ پر ناراض نہیں، اسے مسلسل ایسے کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جہاں اللہ ہے، لیکن اگر برا شخص ہو تو وہ (ملک الموت) کہتا ہے: جسد خبیث میں بسنے والی خبیث روح نکل، مذموم صورت میں نکل، کھولتے پانی اور پیپ کے ساتھ خوش ہو جا، اور اسی طرح کے ملتے جلتے دوسرے عذاب بھی، اسے ایسے ہی کہا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اس کے لیے دروازے کھولنے کا مطالبہ ہوتا ہے، اور پوچھا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ تو بتایا جاتا ہے: فلاں ہے، اسے کہا جاتا ہے: جسد خبیث میں بسنے والی خبیث روح کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں، مذموم صورت میں واپس چلی جا، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، اسے آسمان سے چھوڑ دیا جاتا ہے، پھر وہ قبر کی طرف لوٹ آتی ہے۔''

۱۶۲۸: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ: ((وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلٰى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلٰى آخِرِ الْأَجَلِ)) قَالَ: ((وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ)) قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا ((وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ: رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيُقَالُ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلٰى آخِرِ الْأَجَلِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى أَنْفِهِ هٰكَذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لے کر

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢٦٢) [وأحمد (٢/ ٣٤٤_٣٣٥) و النسائي في الكبرى (٦/ ٤٤٣_٤٤ ح ١١٤٤٢) و صححه البوصيري]۔

[2] رواه مسلم (٧٥/ ٢٨٧٢)۔

اوپر چڑھتے ہیں۔'' حماد (راوی) نے بیان کیا ہے' آپ نے اس کی اچھی خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کا ذکر کیا' فرمایا: '' آسمان والے کہتے ہیں' زمین کی طرف سے ایک پاکیزہ روح آئی ہے' اللہ تجھ پر اور اُس جسد پر' رحمتیں نازل فرمائے' جس میں تو آباد تھی' اسے اس کے رب کی طرف لے جایا جاتا ہے' پھر وہ فرماتا ہے: اسے آخری اجل (قیامت) تک (اس کے مقام پر) لے چلو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' جب کافر شخص کی روح نکلتی ہے۔'' حماد (راوی) بیان کرتے ہیں آپ نے اس کی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا '' تو آسمان والے کہتے ہیں زمین کی طرف سے ایک خبیث روح آئی ہے' تو اس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ اسے اس کی آخری اجل تک لے چلو۔'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے اپنے جسم والے کپڑے کو اس طرح اپنی ناک پر رکھ لیا۔

١٦٢٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَ رَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ جَآءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدُمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ: دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ: قَدْمَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ فَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ: مَااَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحُ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ [1]

١٦٢٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جب مومن شخص کی موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم لے کر آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: راضی ہونے والی پسندیدہ روح نکل' اللہ کی راحت و رزق کی طرف چل' رب تجھ پر ناراض نہیں' تو وہ بہترین کستوری کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے حتی کہ وہ ایک دوسرے سے اسے لیتے ہیں اور اسی طرح کرتے ہوئے وہ اسے آسمان کے دروازوں کے پاس لے آتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں' زمین سے یہ کیسی پاکیزہ خوشبو تمہارے پاس آئی ہے' وہ اسے مومنوں کی روحوں کے پاس لے آتے ہیں' تو انہیں اس کے آنے پر اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی کو اپنے بچھڑ جانے والے کے ملنے پر خوشی ہوتی ہے' وہ اس سے پوچھتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ فلاں کا کیا حال ہے؟ پھر وہ کہتے ہیں: اسے چھوڑ دو' کیونکہ وہ دنیا کے غم میں مبتلا تھا' تو وہ (مرنے والا) کہتا ہے: وہ تو (جس کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو) فوت ہو چکا ہے' کیا تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ کہتے ہیں: اسے تو اس کے ٹھکانے '' ہاویہ'' (جہنم کا نام) میں پہنچا دیا گیا' اور جب کافر شخص کی موت کا وقت آتا ہے تو عذاب کے فرشتے بالوں کا لباس لے کر اس کے پاس آتے ہیں' اور اسے کہتے ہیں: ناراض ہونے والی ناپسندیدہ روح نکل اور اللہ عزوجل کے عذاب کی طرف چل، وہ مردار کی انتہائی بدبو کی صورت میں نکلتی ہے' حتی کہ وہ اسے زمین کے دروازے کے پاس لے کر آتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں: یہ کتنی بدبودار ہے حتی کہ وہ اسے کافروں کی روحوں کے پاس لے آتے ہیں۔''

---

[1] صحيح، رواه أحمد (لم أجده) والنسائي (٤/ ٨ ح ١٨٣٤)۔

١٦٣٠: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ وَ فِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ: ((اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِيْ انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِنْ حُنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّالْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ)) قَالَ: ((فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَ هَالَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ)) قَالَ: ((فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ - يَعْنِيْ بِهَا - عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: مَاهٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَ اَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى)) قَالَ: ((فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ. فَيُنَادِيْ مُنَادٍمِنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ)) قَالَ: ((فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا فَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّبَصَرِهٖ)) قَالَ: ((وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهٗ: مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ: اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ: رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ! رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ! حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ)) قَالَ: ((وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيْ انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلَائِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ)) قَالَ: ((فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَايُنْزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَايَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَايُفْتَحُ لَهٗ)) ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿لَاتُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَايَدْخُلُوْنَ

الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ ((فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُكْتُبُوْا كِتَابَهُ فِي سِجِّيْنَ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهُ طَرْحًا)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّمِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِي مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ ((فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِي جَسَدِهٖ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهُ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ: اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوُهُ وَزَادَ فِيْهِ: ((اِذَا خَرَجَ رُوْحُهُ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ. يَعْنِي الْكَافِرَ. مَعَ الْعُرُوْقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَا يُعْرَجَ رُوْحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۶۳۰: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری شخص کے جنازے میں شریک ہوئے، ہم قبر تک پہنچ گئے ابھی اس کی لحد تیار نہیں ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تم ہم بھی آپ کے پاس بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہوں، آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوپر اٹھایا تو فرمایا: ”عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“ آپ نے دو یا تین بار ایسے فرمایا، پھر فرمایا: ”بندہ مومن جب دنیا سے رابطہ توڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سورج کی طرح چمکتے دمکتے سفید چہروں والے فرشتے جنتی خوشبو اور جنتی کفن لے کر اس کے پاس آتے ہیں، حتیٰ کہ وہ حد نظر تک اس کے پاس سے بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں، پاکیزہ روح! اللہ کی مغفرت اور اس کی رضامندی کی طرف چل۔“ فرمایا: ”وہ ایسے نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے، وہ اسے اخذ کر لیتا ہے، جب وہ اسے اخذ کر لیتا ہے تو وہ (فرشتے) اسے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اس کے پاس نہیں چھوڑتے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر اس کفن اور اس خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں، اور پھر روئے زمین پر پائی جانے والی بہترین کستوری کی خوشبو اس سے نکلتی ہے۔“ فرمایا: ”وہ فرشتے اسے لے کر اوپر کی طرف بلند ہوتے ہیں، یہ اور فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں یہ خوشبو کیسی ہے؟ تو وہ اس کے دنیا کے ناموں میں بہترین نام لے کے بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں کی روح ہے حتیٰ کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں، اور اس کے لیے دروازہ کھولنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، تو وہ ان کے لیے کھول دیا جاتا ہے، پھر ہر آسمان کے مقرب فرشتے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے ساتویں آسمان تک

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٨٧_٢٨٨ ح ١٨٧٣٣) وأبو داود (٤٧٥٣) [وصححه البيهقي في شعب الإيمان (٣٩٥) واثبات عذاب القبر)]۔

پہنچا دیا جاتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے کا نامۂ اعمال علّیین میں لکھ دو اور اسے واپس دنیا کی طرف لے جاؤ کیونکہ میں نے انہیں اسی سے پیدا کیا ہے' اسی میں انہیں لوٹاؤں گا اور دوبارہ پھر اسی سے انہیں نکالوں گا۔'' فرمایا: ''اس کی روح اسی کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے تو دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے' پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے' پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ آدمی جو تم میں مبعوث کیا گیا' کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں' وہ پوچھتے ہیں: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تو میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی' پس آسمان سے آواز آتی ہے: میرے بندے نے سچ کہا: اس کے لیے جنتی بچھونا بچھا دو' اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔'' فرمایا: ''وہاں سے ہوا کے جھونکے اور خوشبو اس کے پاس آتی ہے' اور حد نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔'' فرمایا: ''خوبصورت چہرے، خوبصورت لباس اور بہترین خوشبو والا ایک شخص اس کے پاس آتا ہے تو وہ کہتا ہے: اس چیز سے خوش ہو جا جو چیز تجھے خوش کر دے' یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا' تو وہ اس سے پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ بھلائی لانے والا چہرہ ہے، وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا عمل صالح ہوں' وہ کہتا ہے: میرے رب! قیامت قائم فرما' میرے رب قیامت قائم فرما حتی کہ میں اپنے اہل ومال کی طرف چلا جاؤں۔'' فرمایا: ''جب کافر دنیا سے رابطہ منقطع کر کے آخرت کی طرف توجہ کرتا ہے تو سیاہ چہروں والے فرشتے بالوں سے بنا ہوا ایک کمبل لے کر آسمان سے نازل ہوتے ہیں' وہ اس سے حد نظر کے فاصلے تک بیٹھ جاتے ہیں' پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں حتی کہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں تو کہتے ہیں: خبیث روح! اللہ کی ناراضی کی طرف چل' فرمایا: وہ (روح) اس کے جسد میں پھیل جاتی ہے' تو وہ اسے ایسے کھینچتا ہے جیسے لوہے کی سلاخ کو گیلے اون سے کھینچا جاتا ہے' وہ (ملک الموت) اسے اخذ کر لیتا ہے' جب وہ اسے اخذ کرتا ہے تو وہ (فرشتے) پلک جھپکنے کے برابر بھی اسے اس کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے حتی کہ وہ اسے اس بالوں سے بنے ہوئے کمبل میں لپیٹ لیتے ہیں' اور اس سے زمین کے مردار سے نکلنے والی انتہائی بری بدبو نکلتی ہے' وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں تو وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں' کیسی خبیث روح ہے؟ وہ کہتے ہیں: فلاں بن فلاں کی' اور وہ اس کا دنیا کا انتہائی قبیح نام لے کر بتاتے ہیں' حتی کہ اسے آسمان دنیا تک لے جایا جاتا ہے' اس کے لیے دروازے کھولنے کے لیے درخواست کی جاتی ہے تو اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں بھی داخل نہیں ہوں گے حتی کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں سے گزر جائے۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اس کی کتاب کو سب سے نچلی زمین میں سجین میں لکھ دو' پھر اس کی روح کو شدت کے ساتھ پھینک دیا جاتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا' تو اب پرندے اسے اچک لیں یا ہوا اسے کسی دور جگہ پر پھینک دے۔'' اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے: ہائے! ہائے! میں نہیں جانتا' پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے: ہائے! افسوس! میں نہیں جانتا' پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ

شخص جو تم میں مبعوث کیا گیا کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: ہائے! افسوس! میں نہیں جانتا' آسمان سے آواز آتی ہے' اس نے جھوٹ بولا' اس کے لیے جہنم سے بچھونا بچھا دو' اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو' وہاں سے گرمی اور گرم ہوا اسے آتی رہے گی اور اس کی قبر کو اس قدر تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری کے اندر داخل ہو جائیں گی' اور ایک قبیح چہرے والا شخص' قبیح لباس اور انتہائی بدبودار حالت میں اس کے پاس آئے گا اور اسے کہے گا: تمہیں ایسی چیزوں کی خوشخبری ہو جو تجھے غم زدہ کر دیں' یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا' وہ پوچھے گا تو کون ہے؟ تیرے چہرے سے کسی خیر کی توقع نہیں' وہ جواب دے گا: میں تیرا خبیث عمل ہوں' تو وہ کہے گا: میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔" ایک دوسری روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے: "جب اس (مؤمن) کی روح نکلتی ہے تو زمین و آسمان کے مابین اور آسمان کے تمام فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا طلب کرتے ہیں' اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' ہر دروازے والے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کی طرف سے بلند کی جائے' اور اس یعنی کافر کی روح رگوں سمیت کھینچی جاتی ہے اور زمین و آسمان کے مابین والے تمام فرشتے اور آسمان والے تمام فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں' آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور تمام دربان فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ہماری طرف سے بلند نہ کیا جائے۔"

١٦٣١: **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا ﷺ اَلْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّى السَّلَامَ فَقَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذَالِكَ فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ**)) قَالَ: بَلٰى! قَالَتْ: فَهُوَ ذَاكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [1]

١٦٣١: عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کعب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت ہوا تو ام بشر بنت براء بن معرور رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں' تو انہوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! اگر تم فلاں (ان کے باپ براء کی روح) سے ملاقات کرو تو اسے میرا سلام کہنا' انہوں نے کہا: ام بشر! اللہ آپ کو معاف فرمائے' ہمیں اس کی فرصت کہاں ملے گی' ام بشر نے فرمایا: ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا: "مؤمنوں کی روحیں سبز پرندوں (کے جسم میں) جنت کے درختوں سے کھاتی ہوں گی۔" انہوں نے کہا: ہاں! سنا ہے۔ تو ام بشر نے فرمایا: پس یہی وہ ہے۔

١٦٣٢: **وَعَنْهُ**، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يُرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهُ**)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [2]

١٦٣٢: عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مؤمن کی

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٤٤٩) والبيهقي في كتاب البعث والنشور (٢٢٣-٢٢٦) ☆ محمد بن إسحاق مدلس ولم أجد تصريح سماعه فالسند ضعيف ولأصل الحديث شواهد عند أحمد (٦/ ٤٢٤-٤٢٥ و ٣/ ٤٥٥) وغيره۔

[2] **صحيح**، رواه مالك (١/ ٢٤٠ ح ٥٦٩ وهو حديث صحيح) والنسائي (٤/ ١٠٨ ح ٢٠٧٥) والبيهقي في البعث والنشور (٢٢٤)۔

روح پرندے کی شکل میں جنت کے درخت سے کھاتی ہے حتی کہ اللہ جس روز اسے اٹھائے گا تو اسے اس کے جسم میں لوٹا دے گا۔“

١٦٣٣: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ: اِقْرَأْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ السَّلَامَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۶۳۳: محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پر نزع کا عالم طاری تھا تو میں ان کے پاس گیا تو میں نے انہیں کہا: رسول اللہ ﷺ کو سلام کہنا۔

[1] **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٤٥٠) [وأحمد (٣/ ٦٩ ح ١١٦٨٢ ، ٤/ ٣٩١ ح ١٩٧١١) و صححه البوصيري]-

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهِ

میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٦٣٤: عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ اِنْ رَّاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ)) فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ: ((اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا)) قَالَتْ: فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۶۳۴: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ''اسے تین یا پانچ مرتبہ یا اگر اس سے زیادہ مرتبہ تم ضرورت محسوس کرو تو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری مرتبہ کافور یا کافور جیسی کوئی چیز اس میں ملا لو جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے مطلع کرنا۔'' جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہماری طرف پھینک کر فرمایا اسے اس کے جسم پر ڈال دو۔'' (پھر اس چادر کے اوپر کفن پہناؤ) اور ایک روایت میں ہے: ''اسے طاق عدد تین یا پانچ یا سات مرتبہ غسل دو دائیں طرف اور وضو کی جگہوں سے شروع کرو۔'' اور انہوں نے (یعنی ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: ہم نے اس کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھیں اور انہیں اس کے پیچھے ڈال دیا۔

١٦٣٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۶۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں قمیض تھی نہ عمامہ۔

١٦٣٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے بہتر طریقے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٦٣) و مسلم (٣٧/ ٩٣٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٦٤) ومسلم (٤٥/ ٩٤١)۔

[3] رواه مسلم (٤٩/ ٩٤٣)۔

سے کفن دے۔''

۱۶۳۷: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا.)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ "قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ" فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [1]

۱۶۳۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حالت احرام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو اس کی اونٹنی نے اسے نیچے گرا کر اس کی گردن توڑ دی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اسے اس کے انہیں (احرام کے) دو کپڑوں میں کفن دو' اور اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کے سر کو ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے روز تلبیہ پکارتا ہوا اٹھے گا۔'' بخاری' مسلم۔ اور ہم مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے متعلق خباب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جامع المناقب کے باب میں ان شاءاللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۶۳۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ.)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهَ اِلٰى ((مَوْتَاكُمْ)). [2]

۱۶۳۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارا بہترین لباس ہے' اپنے مردوں کو بھی انہیں میں کفن دو' اثمد تمہارا بہترین سرمہ ہے کیونکہ وہ پلکیں دراز کرتا ہے اور نظر کو تیز کرتا ہے۔'' ابوداؤد' ترمذی' اور ابن ماجہ نے ''اپنے مردوں کو'' تک روایت کیا ہے۔

۱۶۳۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهٗ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۶۳۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہنگا کفن نہ دیا کرو کیونکہ وہ تو جلد ہی بوسیدہ ہو جاتا ہے۔''

۱۶۴۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۶۴۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ قریب المرگ ہوئے تو انہوں نے نیا لباس منگوا کر پہنا' پھر فرمایا: میں نے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٦٧) و مسلم (٩٣/١٣٠٦) ٥ حديث حباب رضي الله عنه يأتي (١١٦٠)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٤٠٦١) والترمذي (٩٩٤ وقال: حسن صحيح)۔ و ابن ماجه (٣٥٦٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٥٤) ☆ عمرو بن هاشم: لين الحديث، و إسماعيل بن أبي خالد مدلس وعنعن وفي السند انقطاع بين عامر الشعبي و علي رضي الله عنه۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣١١٤)۔

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میت کو اس کے انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں اسے موت آئی ہے۔''

١٦٤١: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۱۶۴۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جوڑا (ازار اور چادر) بہترین کفن ہے جبکہ سینگوں والا مینڈھا بہترین قربانی ہے۔''

١٦٤٢: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ. ❷

۱۶۴۲: امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

١٦٤٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَ الْجُلُوْدُ وَأَنْ يُدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۶۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے بارے میں فرمایا: ''ان کے چمڑے کی پوستینیں (اونی چادریں وغیرہ) اور ہتھیار اتار لو اور ان کو خون سمیت ان کے کپڑوں میں دفن کر دو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٦٤٤: عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَ إِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَارَأْسُهُ وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ أَوْ قَالَ: أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۱۶۴۴: سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روزے سے تھے کہ (افطار کے لیے) ان کے پاس کھانا لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے جبکہ وہ مجھ سے بہتر تھے' انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا' اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپے جاتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا۔ راوی کہتے ہیں' میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا: حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے جبکہ وہ مجھ سے بہتر تھے' پھر ہم پر دنیا کی نعمتیں وافر کر دی گئیں' یا فرمایا: ہمیں بہت زیادہ دنیا کا مال و متاع عطا کر دیا گیا کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا ہی میں

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣١٥٦) [وابن ماجه (١٤٧٣) وصححه الحاكم (٤/ ٢٢٨) ووافقه الذهبي.]
☆حاتم بن أبي نصر: حسن الحديث و ثقه ابن حبان والحاكم وغيرهما۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥١٧ وقال: غريب) وابن ماجه (٣١٣٠) [وسنده ضعيف والحديث السابق (١٦٤١) يغني عنه.] ☆ عفير بن معدان ضعيف۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٣٤) و ابن ماجه (١٥١٥) ☆ عطاء بن السائب: اختلط وعلي بن عاصم ضعيف۔ ❹ رواه البخاري (٤٠٤٥)۔

دے دیا گیا ہے' پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا حتی کہ کھانا بھی ترک کر دیا۔

١٦٤٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَىٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ: وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۶۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے پاس آئے جبکہ اسے قبر میں اتار دیا گیا تھا' آپ کے حکم پر اسے باہر نکالا گیا' آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا' اور اس کے جسم پر اپنا لب مبارک تھوکا اور اسے اپنی قمیض پہنائی' راوی بیان کرتے ہیں' اور اس (عبداللہ بن ابی) نے عباس رضی اللہ عنہ کو قمیض پہنائی تھی۔

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٩٥) و مسلم (٢٧٧٣)۔

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا

جنازے کے ساتھ جانے اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٦٤٦: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

١٦٤٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنازہ جلدی لے جایا کرو، اگر تو وہ صالح ہے تو پھر تم اسے بھلائی کی طرف لے جا رہے ہو، اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو پھر وہ ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔''

١٦٤٧: وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِي وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

١٦٤٧: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنازے کو رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے: مجھے آگے پہنچاؤ، اور اگر وہ صالح نہ ہو تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: تباہی ہو، تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ انسان کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے، اور اگر انسان سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔''

١٦٤٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

١٦٤٨: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ، اور جو شخص اس کے ساتھ جائے تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے حتیٰ کہ اسے رکھ دیا جائے۔''

١٦٤٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ. فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٣١٥) ومسلم (٥٠/ ٩٤٤)۔

❷ رواه البخاري (١٣١٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٣١٠) و مسلم (٧٧/ ٩٥٩)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٣١١) و مسلم (٧٨/ ٩٦٠)۔

۱۶۴۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت گھبراہٹ والی چیز ہے، جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔''

١٦٥٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِىْ فِى الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَاَبِىْ دَاوُدَ: قَامَ فِى الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ. [1]

۱۶۵۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے دیکھا تو ہم بھی کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ کو بیٹھتے دیکھا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ اور امام مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر اس کے بعد آپ بیٹھ گئے۔

١٦٥١: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۶۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے میں شریک ہوتا ہے، اس کے ساتھ رہتا ہے حتی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے اور اس کے دفنانے سے فارغ ہو جاتا ہے تو وہ دو قیراط اجر کے ساتھ واپس آتا ہے، ہر قیراط احد پہاڑ کی مثل ہے، اور جو شخص نماز جنازہ پڑھتا ہے اور اس کے دفن ہونے سے پہلے واپس آ جاتا ہے تو وہ ایک قیراط اجر کے ساتھ واپس آتا ہے۔''

١٦٥٢: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی، جس روز وہ فوت ہوئے، خبر سنائی اور آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے، آپ نے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہیں۔

١٦٥٣: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكَبِّرُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۶۵۳: عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے، جبکہ ایک جنازے پر

[1] رواه مسلم (٨٤/ ٩٦٢) و مالك (١/ ٢٣٢ح ٥٥٢) و أبو داود (٣١٧٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٢٥) و مسلم (٥٢/ ٩٤٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣١٨) و مسلم (٦٢/ ٩٥١)۔

[4] رواه مسلم (٧٢/ ٩٥٧)۔

انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایسے بھی کہا کرتے تھے۔

١٦٥٤: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقَالَ: لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

١٦٥٤: طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے (بلند آواز سے) سورۃ الفاتحہ پڑھی۔ بعدازاں فرمایا: تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔

١٦٥٥: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)) قَالَ: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذَالِكَ الْمَيِّتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

١٦٥٥: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تو میں نے آپ کی دعا یاد کر لی، آپ کہہ رہے تھے: ''اے اللہ! اسے معاف فرما، اس کی بہترین مہمان نوازی فرما، اس کی قبر فراخ فرما، اس کے گناہ پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر (دنیا کے) اہل سے بہتر اہل (خادم وغیرہ) اور (دنیا کی) زوجہ سے بہتر زوجہ عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر نیز عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اسے فتنہ قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔'' راوی بیان کرتے ہیں: (آپ نے اس قدر دعائیں کیں) کہ میں نے تمنا کی کہ کاش! یہ میت میری ہوتی۔

١٦٥٦: وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ: اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذَالِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَآءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَّاَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

١٦٥٦: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں مسجد میں لے آؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھ سکوں، لیکن ان کی یہ بات قبول نہ کی گئی، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دو بیٹوں، سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔

١٦٥٧: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ

❶ رواه البخاري (١٣٣٥)۔

❷ رواه مسلم (٨٥/ ٩٦٣)۔

❸ رواه مسلم (١٠١/ ٩٧٣)۔

وَسطَهَا. مُتَّفقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۶۵۷: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے' حالت نفاس میں فوت ہو جانی والی عورت کی نماز جنازہ پڑھی' تو آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے۔

۱۶۵۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلاً فَقَالَ: ((مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟)) قَالُوا: الْبَارِحَةَ قَالَ: ((اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ؟)) قَالُوْا: دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۶۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جہاں گزشتہ رات کسی کو دفن کیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کب دفن کیا گیا؟'' صحابہ نے عرض کیا' گزشتہ رات۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ مطلع کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم نے رات کی تاریکی میں اسے دفن کیا تھا' اس لیے ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا' پس آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں' پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۶۵۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا: مَاتَ. قَالَ: ((اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ؟)) قَالَ: فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهُ فَقَالَ: ((دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهِ)) فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ [3]

۱۶۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون' جو کہ مسجد کی صفائی کیا کرتی تھیں یا کوئی نوجوان تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ دیکھا تو آپ نے اس کے بارے میں سوال کیا' صحابہ نے عرض کیا' وہ تو وفات پا چکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ مطلع کیا؟'' راوی بیان کرتے ہیں' گویا انہوں نے اس کے معاملے کو کم تر سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر بتاؤ۔'' انہوں نے بتا دیا تو آپ نے وہاں نماز جنازہ پڑھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ قبریں اپنے اصحاب پر اندھیروں سے بھری پڑی ہیں' اور بے شک اللہ میرے نماز جنازہ پڑھنے کے ذریعے انہیں منور فرما دیتا ہے۔'' بخاری' مسلم اور الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

۱۶۶۰: وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ! انْظُرْ مَااجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: تَقُوْلُ: هُمْ أَرْبَعُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَخْرِجُوْهُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٣٢) و مسلم (٨٧/ ٩٦٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٤٧) و مسلم (٦٩/ ٩٥٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٣٧) و مسلم (٧١/ ٩٥٦) واللفظ له۔

[4] رواه مسلم (٥٩/ ٩٤٨)۔

۱۶۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کُریب‘ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ قُدید یا عسفان کے مقام پر ان کا بیٹا فوت ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: کُریب! دیکھو اس کے (جنازے) کے لیے کتنے لوگ جمع ہو چکے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں‘ میں باہر آیا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہو چکے تھے‘ میں نے آپ کو بتایا تو انہوں نے پوچھا: وہ چالیس ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں‘ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے لے چلو‘ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو مسلمان فوت ہو جائے اور پھر چالیس موحّد (جو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتے) اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں تو اللہ اس شخص کے بارے میں ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔“

١٦٦١: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۶۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس میت پر سو مسلمان جنازہ پڑھیں اور وہ تمام اس کے حق میں سفارش کریں تو اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔“

١٦٦٢: وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: ((هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ: ((الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ)). [2]

۱۶۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ وہ ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی اچھائی بیان کی‘ جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”واجب ہو گئی۔“ پھر وہ دوسرے جنازے کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی برائی بیان کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”واجب ہو گئی۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واجب ہو گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے اس کی اچھائی بیان کی تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی‘ تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔“ بخاری‘ مسلم اور ایک روایت میں ہے ”مومن زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔“

١٦٦٣: وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)) قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ قَالَ: ((وَثَلَاثَةٌ)) قُلْنَا: وَاثْنَانِ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۶۶۳: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس مسلمان کے بارے میں چار آدمی گواہی دے دیں کہ وہ اچھا ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ ہم نے عرض کیا: اور تین آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین آدمی۔“ ہم نے عرض کیا: دو آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو آدمی بھی۔“ پھر ہم نے ایک کے بارے میں آپ سے نہیں پوچھا۔

١٦٦٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا

---

[1] رواہ مسلم (٥٨/ ٩٤٧)۔

[2] متفق علیہ، رواہ البخاري (١٣٦٧) و مسلم (٦٠/ ٩٤٩)۔

[3] رواہ البخاري (١٣٦٨)۔

قَدِّمُوْا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۶۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فوت شدگان کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ تو اپنی سزا پا چکے۔''

۱۶۶۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے اور فرماتے: ''ان میں سے قرآن کا علم کس کو زیادہ تھا؟'' جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہلے لحد میں اتارتے، اور فرماتے: ''میں روز قیامت ان لوگوں کی گواہی دوں گا۔'' آپ نے انہیں اسی خون آلودہ حالت میں دفن کرنے کا حکم فرمایا، آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی نہ انہیں غسل دیا گیا۔

۱۶۶۶: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۶۶۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کی نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو زین کے بغیر ایک گھوڑا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس پر آپ سوار ہو گئے جبکہ ہم آپ کے اردگرد پیدل چلتے رہے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۶۶۷: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْبًا مِنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ: ((الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ)) وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ. [4]

۱۶۶۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''سوار شخص جنازے کے پیچھے جبکہ پیدل چلنے والا اس کے پیچھے، اس کے آگے، اس کے دائیں اور اس کے بائیں اس کے قریب قریب چلے گا، اور نامکمل پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کے والدین کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کی جائے گی۔''

احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوار جنازے کے پیچھے جبکہ پیادہ جس طرف چاہے چل

---

[1] رواه البخاري (۱۳۹۳)۔ [2] رواه البخاري (۱۳۴۷)۔ [3] رواه مسلم (۸۹/ ۹۶۵)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۱۸۰) و أحمد (۴/ ۲۴۷) والترمذي (۱۰۳۱ وقال: حسن صحيح.) والنسائي (۴/ ۵۸ ح ۱۹۵۰) وابن ماجه (۱۴۸۱)۔

سکتا ہے اور بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔'' مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے مروی ہے۔

١٦٦٨: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ رضی اللہ عنہما يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا. ❶

١٦٦٨: زہری، سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔ احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: اور محدثین اسے مرسل سمجھتے ہیں۔

١٦٦٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَاَبُوْمَاجِدِ الرَّاوِيْ رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ. ❷

١٦٦٩: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے اس کے آگے نہیں چلنا چاہیے اور جو شخص اس کے آگے چلتا ہے تو وہ (شرعی لحاظ سے) اس کے ساتھ نہیں۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ: امام ترمذی نے فرمایا: ابوماجد راوی مجہول ہے۔

١٦٧٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

١٦٧٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے کے ساتھ چلے اور تین مرتبہ اسے اٹھائے تو اس نے اپنے ذمے اس کے حق کو ادا کر دیا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٦٧١: وَقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ. ❹

١٦٧١: شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو دو پایوں کے درمیان سے اٹھایا۔

١٦٧٢: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ: ((اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اَنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا. ❺

١٦٧٢: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کی معیت میں ایک جنازہ میں شریک ہوئے۔ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سواریوں پر دیکھا تو فرمایا: ''کیا تمہیں حیا نہیں آتا کہ اللہ کے فرشتے تو پیدل ہیں اور تم سواریوں پر ہو۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور ابوداؤد

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٨ ح ٤٥٣٩) و أبو داود (٣١٧٩) و الترمذي (١٠٠٧ و أعله) والنسائي (٤/ ٥٦ ح ١٩٤٦) و ابن ماجه (١٤٨٢) ☆ الراجح أنه حديث صحيح و أعل بما لا يقدح۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠١١) و أبو داود (٣١٨٤) و ابن ماجه (١٤٨٤)۔ ❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (١٠٤١) ☆ فيه أبو المهزم: متروك۔ ❹ لا أصل له، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٣٣٧ بعد ح ١٤٨٨ بدون سند) [وابن سعد فى الطبقات الكبرى (٣/ ٤٣١) عن محمد بن عمر الواقدي عن إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة عن شيوخ من بني عبد الأشهل به إلخ والواقدي كذاب]۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠١٢) وابن ماجه (١٤٨٠) وسندهما ضعيف، فيه أبو بكر بن أبي مريم ضعيف مختلط، و رواه أبو داود (٣١٧٧) من طريق آخر عن ثوبان به وليس عنده: "ألا تستحيون" إلخ و في سنده يحيى بن أبي كثير وهو مدلس وعنعن۔

نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کی گئی ہے۔

١٦٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَاَ عَلَی الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. ❶

۱۶۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی۔

١٦٧٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۶۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ پڑھو تو میت کے لیے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔''

١٦٧٥: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے زندوں، ہمارے مردوں، ہمارے موجود اور ہمارے غیر موجود، ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں اور ہمارے مَردوں اور ہماری عورتوں کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھ اور تو ہم میں سے جسے فوت کرے تو اسے ایمان پر فوت کرنا، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم کرنا نہ اس کے بعد ہمیں فتنے کا شکار کرنا۔''

١٦٧٦: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: ((وَاُنْثَانَا)) وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ: ((فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ)) وَفِیْ اٰخِرِهِ ((وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ)). ❹

۱۶۷۶: اور امام نسائی نے ابراہیم اشہلی عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے اور ان کی روایت ''ہماری عورتوں کو معاف فرما'' تک ختم ہو جاتی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ''اسے ایمان پر زندہ رکھ اور اسلام پر فوت کر'' اور اس کے آخر میں ہے: ''اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔''

١٦٧٧: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٠٢٦ وقال: ليس إسناده بذاك القوي، إبراهيم بن عثمان هو أبو شيبة الواسطي: منكر الحديث) وأبو داود (لم أجده، و رواه: ٣١٩٨ موقوفًا وسنده صحيح) وابن ماجه (١٤٩٥) ☆ أبو شيبة هذا متهم و حديث البخاري (١٣٣٥) و أبي داود يغني عنه، انظر الحديث السابق (١٦٥٤)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣١٩٩) و ابن ماجه (١٤٩٧) [وابن حبان (الموارد: ٧٥٤_٧٥٥)]۔

❸ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٦٨ ح ٨٧٩٥) و أبو داود (٣٢٠١) والترمذي (١٠٢٤ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (١٤٩٨)۔ ❹ **حسن**، رواه النسائي (٤/ ٧٤ ح ١٩٨٨) و أبو داود (٣٢٠١)۔ ❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٢٠٢) و ابن ماجه (١٤٩٩) ☆ الوليد بن مسلم صرح بالسماع المسلسل عند ابن المنذر في الأوسط (٥/ ٤٤١)۔

۱۶۷۷: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مسلمان شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے' اسے فتنہ قبر اور عذاب جہنم سے بچا' تو اہل وفا اور اہل حق ہے' اے اللہ! اس کی مغفرت فرما' اس پر رحم فرما' بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

١٦٧٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مُسَاوِيْهِمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۶۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے فوت شدگان کے محاسن بیان کیا کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے اجتناب کرو۔''

١٦٧٩: وَعَنْ نَافِعٍ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا: يَا أَبَا حَمْزَةَ! صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ ابْنُ زِيَادٍ: هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ نَحْوُهُ مَعَ زِيَادَةٍ: فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ. [2]

۱۶۷۹: نافع ابو غالب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھی تو وہ اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے' پھر ایک قریشی خاتون کا جنازہ آیا تو انہوں نے کہا: اے ابوحمزہ! اس کی نماز جنازہ پڑھو' پس وہ اس کی چارپائی کے وسط میں کھڑے ہوئے' تو علاء بن زیاد نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے کہ آپ عورت کا جنازہ پڑھاتے وقت اس جگہ (چارپائی کے وسط میں) کھڑے ہوئے تھے اور ایک آدمی کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت اس جگہ کھڑے ہوئے تھے جہاں آپ کھڑے ہوئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ترمذی' ابن ماجہ۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں اسی طرح ہے' اس میں کچھ اضافہ ہے' کہ آپ (عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت) عورت کے سرین کے پاس کھڑے ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٦٨٠: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا: اِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ: ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۶۸۰: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں' سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ میں تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٠) والترمذي (١٠١٩ وقال: حديث غريب، سمعت محمدًا [البخاري] يقول: عمران بن أنس المكي منكر الحديث)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٠٣٤ وقال: حديث حسن.) وابن ماجه (١٤٩٤) وأبو داود (٣١٩٤)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣١٢) و مسلم (٨١/ ٩٦١)۔

سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے انہیں بتایا گیا کہ یہ ذمی شخص کا جنازہ ہے ان دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے آپ کو بتایا گیا کہ یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ جان نہیں؟''

١٦٨١: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَّمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ حِبْرٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ لَهُ : اِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ : قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((خَالِفُوْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَبِشْرُبْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❶

١٦٨١: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کسی جنازے میں شریک ہوتے تو آپ میت کو لحد میں اتارنے تک نہیں بیٹھتے تھے ایک یہودی عالم آپ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے کہا محمد (ﷺ)! بے شک ہم بھی ایسے ہی کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: ''ان کی مخالفت کرو۔'' ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے بشر بن رافع راوی قوی نہیں۔

١٦٨٢: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَالِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ. ❷

١٦٨٢: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جنازہ دیکھ کر ہمیں کھڑا ہونے کا حکم فرمایا، اس کے بعد پھر آپ بیٹھ گئے تو آپ نے ہمیں بیٹھ جانے کا حکم فرمایا۔

١٦٨٣: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ : اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ : نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❸

١٦٨٣: محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نہ ہوئے تو حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں (لیکن) پھر آپ بیٹھے رہتے تھے۔

١٦٨٤: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ رضی اللہ عنہ: اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❹

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٢٠) و أبو داود (٣١٧٦) و ابن ماجه (١٥٤٥) [وحديث مسلم (٩٦٢) يغني عنه.]
☆أبو الأسباط بشر بن رافع الحارثي و عبد الله بن سليمان بن جنادة ضعيفان و سليمان بن جنادة منكر الحديث۔

❷ **حسن**، رواه أحمد (١/ ٨٢ ح ٦٢٣ وسنده حسن)۔ ❸ **صحيح**، رواه النسائي (٤/ ٤٦ ح ١٩٢٥)۔

❹ **صحيح**، رواه النسائي (٤/ ٤٧ ح ١٩٢٨)۔

۱۶۸۴: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے حتی کہ جنازہ گزر گیا' تو حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک یہودی کا جنازہ گزرا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے راستے پر بیٹھے ہوئے تھے' آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کسی یہودی شخص کا جنازہ آپ کے سر مبارک سے بلند ہو جائے لہذا آپ کھڑے ہو گئے۔

١٦٨٥: وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ اَوْ نَصْرَانِيٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۶۸۵: ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس سے کسی یہودی یا کسی نصرانی یا کسی مسلمان کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ' تم اس کے لیے نہیں کھڑے ہو رہے بلکہ تم تو ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہوئے ہو جو اس (جنازے) کے ساتھ ہیں۔''

١٦٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ: ((اِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِىُّ [2]

۱۶۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے' آپ کو بتایا گیا کہ یہ تو کسی یہودی کا جنازہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تو صرف فرشتوں کی خاطر کھڑا ہوا ہوں۔''

١٦٨٧: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ)) فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلُ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِىْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ)) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ. [3]

۱۶۸۷: مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھ دیں تو اس کے لیے (جنت) واجب ہو جاتی ہے۔'' جب مالک رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ جنازہ پڑھنے والے کم ہیں تو آپ اس حدیث کی بنیاد پر انہیں تین صفوں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ ابوداود۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ جب مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کوئی نماز جنازہ پڑھتے اور جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو وہ انہیں تین حصوں میں تقسیم فرما دیتے' پھر بیان کرتے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھیں تو اس پر (جنت) واجب ہو گئی۔'' اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٩١ ح ١٩٧٢٠) ☆ فيه ليث (بن أبي سليم) ضعيف۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٤/ ٤٨ ح ١٩٣١) ☆ قتادة عنعن و للحديث شاهد ضعيف عند أحمد (٤/ ٤١٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٦٦) و الترمذي (١٠٢٨ وقال: حسن) وابن ماجه (١٤٩٠) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن و للحديث علة أخرى قادحة۔

١٦٨٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الصَّلَاةِ عَلَی الْجَنَازَةِ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْلَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۶۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز جنازہ کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! تو اس کا ربّ ہے، تو نے اسے پیدا فرمایا، تو نے اسے اسلام کی راہ دکھائی، تو نے اس کی روح قبض کر لی اور تو اس کے ظاہر و باطن سے واقف ہے، ہم سفارشی بن کر آئے ہیں، اس کی مغفرت فرما۔''

١٦٨٩: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۱۶۸۹: سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ایسے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں، وہ دعا کر رہے تھے: ''اے اللہ! اسے عذاب قبر سے بچا لے۔''

١٦٩٠: وَعَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِيْقًا قَالَ: يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَی الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَذُخْرًا وَّاَجْرًا. [3]

۱۶۹۰۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے معلق روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا: حسن بصری رحمہ اللہ بچے کی نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور یہ دعا کرتے: اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رو، میر منزل، ذخیرہ اور ثواب بنا۔''

١٦٩١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰی عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰی يَسْتَهِلَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَلَا يُوْرَثُ)). [4]

۱۶۹۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تک پیدا ہونے والا بچہ چیخے نہیں تب تک اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی نہ وہ وارث بنے گا اور نہ ہی اس کی میراث تقسیم ہو گی۔'' ترمذی، ابن ماجہ، لیکن انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ''اس کی میراث تقسیم نہیں ہو گی۔''

١٦٩٢: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَیْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ يَعْنِیْ اَسْفَلَ مِنْهُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْمُجْتَبٰی فِیْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ. [5]

۱۶۹۲: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے امام کو کسی بلند جگہ پر کھڑے ہونے سے منع فرمایا جبکہ مقتدی اس سے نیچے ہوں۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٢٠٠)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٢٢٨ ح ٥٣٧)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البخاري في صحيحه (كتاب الجنائز باب ٦٥ قبل ح ١٣٣٥) و الحافظ ابن حجر في تغليق التعليق (٢/ ٤٨٤) ☆ فيه سعيد بن أبي عروبة مدلس و عنعن۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٣٢) وابن ماجه (١٥٠٨) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وللحديث طرق ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ١٢٢٣) والحاكم (٤/ ٣٤٨۔٣٤٩) وغيرهما۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٢/ ٨٨) [وأبو داود: ٥٩٧] ☆ الأعمش مدلس وعنعن وللحديث شاهد ضعيف عند أبي داود (٥٩٨)۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت دفن کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٦٩٣: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ هَلَكَ فِیْهِ: اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۶۹۳: عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا: میرے لیے لحد تیار کرنا اور اس پر اینٹیں کھڑی کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی قبر) کے ساتھ کیا گیا۔

١٦٩٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَطِيْفَةٌ حَمْرَآءُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۶۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی۔

١٦٩٥: وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهُ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

۱۶۹۵: سفیان التمار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کوہان کی طرح دیکھا۔

١٦٩٦: وَعَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ: قَالَ لِیْ عَلِیٌّ: اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۱۶۹۶: ابو الہیاج اسدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور و مبعوث فرمایا تھا، کہ تم ہر مورتی کو مٹا دو اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دو۔

١٦٩٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰی عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۱۶۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ بنانے، اس پر عمارت بنانے اور اس پر (مجاور) بن کر بیٹھنے سے

---

❶ رواه مسلم (٩٠/ ٩٦٦)۔
❷ رواه مسلم (٩١/ ٩٦٧)۔
❸ رواه البخاري (١٣٩٠)۔
❹ رواه مسلم (٩٣/ ٩٦٩)۔
❺ رواه مسلم (٩٤/ ٩٧٠)۔

منع فرمایا ہے۔

١٦٩٨: وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۱۶۹۸: ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔''

١٦٩٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۱۶۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے، وہ کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے تو یہ اس کے لیے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٧٠٠: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَ الْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا: اَيُّهُمَا جَآءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَآءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلُحِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۱۷۰۰: عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، مدینہ میں دو گورکن تھے، ان میں سے ایک لحد بناتا تھا جبکہ دوسرا لحد تیار نہیں کرتا تھا، صحابہ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو پہلے آئے گا وہ اپنا کام کرے گا، پس لحد بنانے والا شخص پہلے آیا تو پھر رسول اللہ ﷺ کے لئے لحد تیار کی گئی۔

١٧٠١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❹

۱۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے (مسلمانوں کے) لیے لحد ہے اور شق (دہانے کی شکل والی قبر) ہمارے علاوہ دوسروں کے لیے ہے۔''

١٧٠٢: وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ. ❺

۱۷۰۲: اور امام احمد نے جریر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ رواه مسلم (٩٧/ ٩٧٢)۔ ❷ رواه مسلم (٩٦/ ٩٧١)۔ ❸ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٣٨٨ ح ١٥١٠) [ومالك فى الموطأ ١/ ٢٣١ ح ٥٤٧] ☆ السند مرسل و له شاهد عند ابن ماجه (١٥٥٧، وهو حسن)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٤٥ وقال: غريب.) و أبو داود (٣٢٠٨) والنسائي (٤/ ٨٠ ح ٢٠١١) و ابن ماجه (١٥٥٤) ☆ فيه عبد الأعلى الثعلبي: ضعيف، قال الهيثمي: "والأكثر على تضعيفه." (مجمع الزوائد ١/ ١٤٧) وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❺ **ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٥٧ ح ١٩٣٧١ فيه الحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و٤/ ٣٥٩ ح ١٩٣٩٠ فيه أبو جناب: ضعيف مدلس) ☆ وله طريق آخر عند ابن ماجه (١٥٥٥) و سنده ضعيف۔

١٧٠٣: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ: ((اِحْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَ ادْفِنُوْا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ: ((وَاَحْسِنُوْا)). 1

١٧٠٣: ہشام بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ احد کے روز فرمایا: ’’وسیع اور گہری قبریں تیار کرو اور اچھی طرح دفن کرو، اور ایک قبر میں دو دو، تین تین کو دفن کرو، اور ان میں سے زیادہ قرآن جاننے والے کو پہلے دفن کرو۔‘‘ احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے ((واحسنوا)) ’’اور اچھی طرح دفن کرو‘‘ تک روایت کیا ہے۔

١٧٠٤: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا الْقَتْلٰی اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِیِّ. 2

١٧٠٤: جابر ؓ بیان کرتے ہیں، غزوہ احد کے روز میری پھوپھی میرے شہید والد کو لے آئیں تا کہ وہ انہیں ہمارے قبرستان میں دفن کریں، پس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا، شہداء کو ان کی شہادت گاہ کی طرف واپس لے آؤ۔‘‘ احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی، الفاظ حدیث ترمذی کے ہیں۔

١٧٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ. رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ 3

١٧٠٥: ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو سر کی جانب سے قبر میں اتارا گیا۔

١٧٠٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَ قَالَ: ((رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْآنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. 4

١٧٠٦: ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت ایک قبر میں داخل ہوئے تو آپ کے لیے چراغ روشن کیا گیا، آپ نے (میت کو) قبلہ کی طرف سے لیا اور فرمایا: ’’اللہ تم پر رحم فرمائے، تم بہت زیادہ تضرع (گریہ زاری) کرنے والے اور بہت زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے۔‘‘ ترمذی، اور انہوں (امام بغوی) نے شرح السنہ میں فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

١٧٠٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) وَ فِیْ رِوَايَةٍ: ((وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوٰی اَبُوْدَاوُدَ الثَّانِيَةَ. 5

---

1 **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٩ ح ١٦٣٥٩) والترمذي (١٧١٣ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (٣٢١٥) والنسائي (٤/ ٨١ ح ٢٠١٣) و ابن ماجه (١٥٦٠)۔ 2 **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٢٩٧ ح ١٤٢١٦) والترمذي (١٧١٧ وقال: حسن صحيح.) و أبو داود (٣١٦٥) والنسائي (٤/ ٧٩ ح ٢٠٠٦) والدارمي (١/ ٢٣ ح ٤٦)۔

3 **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي في الأم (١/ ٢٧٣) ☆ فيه الثقة: لم أعرفه، وعمر بن عطاء (بن وراز): ضعيف۔

4 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٥٧ وقال: حسن) والبغوي في شرح السنة (٥/ ٣٩٨ بعد ح ١٥١٤) ☆ فيه حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و رواه ابن ماجه (١٥٢٠) مختصرًا وسنده ضعيف۔ 5 **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٥٩ ح ٢٥٣٣) و الترمذي (١٠٤٦ وقال: حسن غريب.) و ابن ماجه (١٥٥٠) و أبو داود (٣٢١٣)۔

۱۷۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی ﷺ یوں فرماتے: ''اللہ کے نام کے ساتھ' اللہ کی توفیق کے ساتھ اور اللہ کے رسول (ﷺ) کی ملت و دین پر۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر۔'' احمد' ترمذی' ابن ماجہ' اور ابوداؤد نے دوسری روایت بیان کی ہے۔

١٧٠٨: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلاً اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثىٰ عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ رَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ: رَشَّ. [1]

۱۷۰۸: جعفر بن محمد رحمہ اللہ اپنے والد سے مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دونوں ہاتھ ملا کر میت (یعنی قبر) پر تین لپ مٹی ڈالی' اور آپ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر کنکریاں رکھیں۔ شرح السنہ' اور امام شافعی نے ((رَشَّ)) ''پانی چھڑکنے'' کے الفاظ روایت کیے۔

١٧٠٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَ اَنْ تُوْطَأَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۷۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے قبروں کے پختہ کرنے' ان پر لکھنے (کتبے لگانے) اور انہیں روندنے سے منع فرمایا۔

١٧١٠۔ وَعَنْهُ، قَالَ: رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَأَمِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [3]

۱۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا' بلال بن رباح رضی اللہ عنہ نے ایک مشکیزے کے ذریعے آپ کی قبر پر پانی چھڑکا' انہوں نے آپ کے سر مبارک کی طرف سے چھڑکنا شروع کیا اور آپ کے پاؤں تک چھڑکتے گئے۔

١٧١١: وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّامَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً اَنْ يَّأْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا فَقَامَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ: قَالَ: الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ: اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ وَ اَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَهْلِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۷۱۱: مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے وفات پائی' ان کا جنازہ لایا گیا' جب انہیں دفن کر دیا گیا تو نبی ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ وہ ایک پتھر آپ کے پاس لائے' وہ آدمی اسے نہ اٹھا سکا تو رسول اللہ ﷺ خود اٹھ کر اس طرف گئے آپ نے آستینیں اوپر چڑھائیں' مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جس شخص نے مجھے واقعہ بیان کیا' اس نے کہا' گویا میں رسول اللہ ﷺ کے بازوؤں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب آپ نے آستینیں اٹھائی تھیں' پھر آپ نے اس پتھر کو اٹھایا

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٤٠١ ح ١٥١٥) والشافعي فى الأم (١/ ٢٧٦۔٢٧٧)
☆فيه إبراهيم بن محمد الأسلمي: متروك متهم و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (١٥٦٥) وغيره۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٠٥٢ وقال: حسن صحيح) [وأصله في صحيح مسلم (٩٤/ ٩٧٠) بدون هذا اللفظ]۔

[3] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٧/ ٢٦٤) ☆ فيه الواقدي: كذاب متروك۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٢٠٦)۔

اور اسے ان (عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ) کے سر کے پاس رکھ کر فرمایا: ”میں اس کے ذریعے اپنے بھائی کی قبر کے بارے بتاؤں گا اور اپنے خاندان میں سے فوت ہونے والے شخص کو اس کے قریب دفن کروں گا۔“

١٧١٢: وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ: يَا أُمَّاهُ اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

١٧١٢: قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے کہا: ماں جی! مجھے نبی ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبریں تو دکھا دیں، انہوں نے مجھے تینوں قبریں دکھا دیں، وہ بلند تھیں نہ زمین کے برابر تھیں اور ان پر مقام عرصہ کے سرخ سنگریزے بچھائے ہوئے تھے۔

١٧١٣: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْ آخِرِهِ: كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ. [2]

١٧١٣: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک انصاری شخص کے جنازے میں شریک ہوئے، ہم قبر پر پہنچ گئے، لیکن ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی، نبی ﷺ قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، اور انہوں نے حدیث کے آخر میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: گویا ہمارے سروں پر پرندے ہوں۔

١٧١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

١٧١٤: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میت کی ہڈی کا توڑنا، زندہ کی ہڈی کے توڑنے کے مترادف ہے۔“

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٧١٥: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ: ((هَلْ فِيْكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ)) فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَا، قَالَ: فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

١٧١٥: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کی تدفین کے وقت ہم موجود تھے، رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس

---

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٣٢٢٠)۔

[2] حسن، رواه أبو داود (٣٢١٢) و النسائي (٤/ ٧٨ ح ٢٠٠٣) و ابن ماجه (١٥٤٩)۔

[3] صحيح، رواه مالك (١/ ٢٣٨ ح ٥٦٤ بلاغًا) و أبو داود (٣٢٠٧) و ابن ماجه (١٦١٦)۔

[4] رواه البخاري (١٢٨٥)۔

تشریف فرما تھے، میں نے آپ کی آنکھوں کو اشکبار دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات اپنی اہلیہ سے صحبت نہ کی ہو؟'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ اس کی قبر میں اتریں۔'' وہ ان کی قبر میں اترے۔

١٧١٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِابْنِهِ وَ هُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوْا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٧١٦: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے، جب وہ نزع کے عالم میں تھے، اپنے بیٹے سے کہا: جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی جائے نہ آگ، جب تم مجھے دفن کر چکو اور مجھ پر مٹی ڈال لو تو پھر اتنی دیر تک میری قبر کے گرد کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، حتی کہ میں تمہاری وجہ سے خوش اور پرسکون ہوں اور میں جان لوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے قاصدوں (فرشتوں) کو کیا جواب دیتا ہوں۔''

١٧١٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: **((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَأَسْرِعُوْا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ))**. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ. [2]

١٧١٧: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے (دفن کرنے سے) نہ روک رکھو، بلکہ اسے جلد دفن کرو۔ اور (دفن کرنے کے بعد) سرہانے سورۂ بقرہ کا ابتدائی حصہ اور اس کے پاؤں کے پاس سورۂ بقرہ کا آخری حصہ پڑھا جائے۔'' بیہقی فی شعب الایمان، اور انہوں نے فرمایا: درست بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔

١٧١٨: وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جُذَيْمَةَ حِقْبَةً ... مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيْلَ: لَنْ يَتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا ... لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

١٧١٨: ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں۔ جب عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے موضع حُبشی میں وفات پائی تو انہیں مکہ لا کر دفن کیا گیا، جب عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں تشریف لائیں تو وہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی قبر پر آئیں اور یہ اشعار کہے: ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے، حتی کہ یہ کہا جانے لگا کہ یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوں گے، جب ہم جدا ہوئے تو گویا میں اور

---

[1] رواه مسلم (١٩٢/ ١٢١)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٢٩٤) ☆ عبدالرحمٰن بن العلاء وثقه ابن حبان وحده كما في تحقيقي لسنن الترمذي (٩٧٩) وقيل: احتج ابن معين بحديثه (!)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٠٥٥) ☆ ابن جريج مدلس و عنعن في هذا اللفظ وله لون آخر عند عبد الرزاق (٦٥٣٥) وابن أبي شيبة (٣/ ٣٤٣-٣٤٤ ح ١١٨١٠) وله شاهد في تاريخ دمشق لابن عساكر (٣٥/ ٣١) وسنده صحيح وبه صح الحديث۔

مالک طویل مدت تک اکٹھا رہنے کے بعد بھی ایسے تھے جیسے ہم ایک رات بھی اکٹھے نہ رہے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں موجود ہوتی تو تمہیں جائے وفات پر ہی دفن کیا جاتا، اور اگر میں تمہاری وفات کے وقت موجود ہوتی تو میں تمہاری زیارت کرنے نہ آتی۔

۱۷۱۹: وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَعْدًا وَّرَشَّ عَلٰی قَبْرِهٖ مَآءً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۱۷۱۹: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سعد کو سر کی طرف سے قبر میں اتارا، اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔

۱۷۲۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلَاثًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۷۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز جنازہ پڑھی، پھر قبر پر تشریف لائے اور اس کے سر کی جانب سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔

۱۷۲۱: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰنِیَ النَّبِیُّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ: ((لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۱۷۲۱: عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے ایک قبر پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”اس قبر والے کو یا اس کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔“

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٥٥١) ☆ مندل و محمد بن عبيد الله بن أبي رافع ضعيفان۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٥٦٥) ☆ يحيى بن أبي كثير مدلس و جاء تصريح سماعه في رواية موضوعة و للحديث شواهد ضعيفة ۔ [3] **حسن**، رواه أحمد (أطراف المسند ٥/ ١٣١، جامع المسانيد و السنن لابن كثير ٩/ ٥٥٨-٥٥٩، اتحاف المهرة لابن حجر ١٢/ ٤٦٥ ح ١٥٩٣٤، مسند أحمد طبع عالم الكتب ٧/ ٨٦٩-٨٧٠ ح ٢٤٢٥٦ وسنده حسن) ☆ و رواه أبو نعيم في معرفة الصحابة (٤/ ١٩٨١) قلت: ابن لهيعة تابعه عمرو بن الحارث۔

بَابُ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۷۲۲: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرٰهِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِبْرَاهِیْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْهِ بَعْدَ ذَالِكَ وَاِبْرٰهِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَذْرِفَانِ . فَقَالَ لَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ: وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!قَالَ: ((یَا ابْنَ عَوْفٍ! اِنَّهَا رَحْمَةٌ)) ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ: ((اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزُنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ)).مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۷۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ابوسیف حداد جو کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے) ابراہیم کے رضاعی باپ تھے، کے پاس گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو لے لیا، اسے چوما اور سونگھا، ہم اس کے بعد پھر ان کے پاس گئے تو ابراہیم آخری سانسوں پر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں تو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ (بھی روتے ہیں)، آپ نے فرمایا: ''ابن عوف! یہ تو رحمت ہے۔'' اور پھر آپ دوبارہ روئے اور فرمایا بے شک آنکھیں اشک بار اور دل غمگین ہے، لیکن ہم صرف وہی بات کریں گے جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر یقیناً غمگین ہیں۔''

۱۷۲۳: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَیْهِ اَنَّ ابْنًا لِّیْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ تُقْسِمُ عَلَیْهِ لَیَاْتِیَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُبْنُ جَبَلٍ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّبِیُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا فَقَالَ: ((هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ)).مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۱۷۲۳: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے لہٰذا آپ تشریف لائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا اور یہ پیغام دیا: ''یقیناً اللہ کا ہے جو اس نے لے لیا، اور جو اس نے دے رکھا ہے، اس

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٣٠٣) و مسلم (٦٢/ ٢٣١٥)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (١٢٨٤) و مسلم (١١/ ٩٢٣)۔

کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے پس صبر کریں اور ثواب پائیں۔'' انہوں نے دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دے کر عرض کیا کہ آپ ضرور تشریف لائیں، آپ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور کچھ اور لوگ آپ کے ساتھ تشریف لائے، بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دے دیا گیا، جب کہ اس کے سانسوں کا ربط ٹوٹ رہا تھا، آپ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (آنسو) تو اللہ کی رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمائی، اللہ بھی اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔''

١٧٢٤: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ شَكْوٰى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَّعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہم فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ: ((قَدْ قُضِيَ)) قَالُوْا: لَا، يَارَسُوْلَ اللهِ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ: ((أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷۲۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی بیماری میں مبتلا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے، جب آپ ان کے پاس پہنچے تو آپ نے انہیں بے ہوشی کے عالم میں پایا تو فرمایا: ''کیا یہ فوت ہو چکے؟'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے، جب لوگوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ آنکھوں کے رونے اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں دیتا، لیکن وہ تو اس زبان کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے، اور بے شک میت کو اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

١٧٢٥: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۷۲۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رخسار پیٹے، گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

١٧٢٦: وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُغْمِيَ عَلٰى أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِاللهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ. [3]

۱۷۲۶: ابو بردہ بیان کرتے ہیں، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی تو ان کی اہلیہ ام عبداللہ نے زور سے رونا شروع کر دیا، پھر

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٠٤) ومسلم (١٢/ ٩٢٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٩٤) و مسلم (١٦٥/ ١٠٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٩٦) و مسلم (١٦٧/ ١٠٤)۔

انہیں افاقہ ہوگیا تو فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایسے شخص سے بری ہوں جو مصیبت کے وقت سر منڈائے' اونچی آواز سے روئے اور کپڑے چاک کرے۔'' بخاری' مسلم اور حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

۱۷۲۷: وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ)) وَقَالَ: ((النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۷۲۷: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں جاہلیت کی چار خصلتیں ایسی ہیں جنہیں وہ نہیں چھوڑیں گے' حسب پر فخر کرنا' نسب پر طعن کرنا' ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا'' اور فرمایا: ''جو نوحہ کرنے والی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو روز قیامت اس پر گندھک کی قمیص ہوگی اور خارش کا کرتہ ہوگا۔''

۱۷۲۸: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: ((اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِيْ)) قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۷۲۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' اس نے کہا: مجھ سے دور رہو' کیونکہ تم میری مصیبت سے دوچار نہیں ہوئے' اس نے آپ کو دیکھ کر نہ پہچانا تو اسے بتایا گیا کہ وہ نبی ﷺ ہیں' پس وہ نبی ﷺ کے دروازے پر حاضر ہوئی تو اس نے دیکھا کہ وہاں کوئی دربان نہیں تھا' اس نے عرض کیا: میں آپ کو پہچان نہیں سکی' آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبر تو ابتدائے صدمہ کے وقت ہے۔''

۱۷۲۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۷۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم پوری کرنے کی خاطر ہی جہنم میں جائے گا (وہ بھی پل صراط سے گزرتے وقت)۔''

۱۷۳۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ: ((لَا يَمُوتُ لِإِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((أَوِ اثْنَانِ.)) [4] رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: ((ثَلٰثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ)).

۱۷۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے انصار کی خواتین سے فرمایا: ''تم میں سے کسی کے تین بچے فوت

---

[1] رواه مسلم (۲۹/ ۹۳٤)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (۱۲۸۳) و مسلم (۱۵/ ۹۲٦)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (٦٦٥٦) و مسلم (۱۵۰/ ۲٦۳۲)۔

[4] رواه مسلم (۱۵۱/ ۲٦۳۲) والبخاري (۱۰۲، ۱۲۵۰) و مسلم (۱۵۳/ ۲٦۳٤)۔

ہو جائیں اور وہ اس سے ثواب طلب کرے تو وہ جنت میں داخل ہو گی' ان میں سے کسی عورت نے عرض کیا' اللہ کے رسول ! کیا دو پر بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو پر بھی۔''، مسلم اور صحیحین کی روایت میں ہے: ''تین نابالغ بچے''۔

١٧٣١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَآءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ إِلَّا الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۷۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے مومن بندے کی اہل دنیا سے کسی محبوب چیز کو اٹھاتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کی میرے ہاں جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

١٧٣٢: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّآئِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۷۳۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور قصداً اسے سننے والی پر لعنت فرمائی۔

١٧٣٣: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهٗ خَيْرٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ أَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِيْ امْرَأَتِهٖ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [3]

۱۷۳۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی عجیب شان ہے' اگر اسے کوئی خیر و بھلائی نصیب ہوتی ہے تو اللہ کی حمد بیان کرتا اور شکر کرتا ہے' اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو بھی اللہ کی حمد بیان کرتا ہے اور صبر کرتا ہے' پس مومن اپنے (شکر و صبر کے) ہر معاملے میں اجر پاتا ہے' حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو وہ اپنی اہلیہ کے منہ میں ڈالتا ہے۔''

١٧٣٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَ بَابٌ يَّنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مومن کے لیے دو دروازے ہیں' ایک دروازے سے اس کے اعمال اوپر چڑھتے ہیں اور ایک دروازے سے اس کا رزق نازل ہوتا ہے' جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ دونوں اس پر روتے ہیں' پس یہ

---

[1] رواه البخاري (٦٤٢٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣١٢٨) ☆ محمد بن الحسن بن عطية العوفي وأبوه ضعيفان وجده ضعيف مدلس وللحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (٤/ ٦٣) وغيره۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٤٨٥) [و أحمد (١/ ١٧٣، [١٧٧ح ١٥٣١، وسنده صحيح]، ١٨٢)] ☆ وله شاهد في صحيح مسلم (٢٩٩٩)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٥٥ و قال: غريب) ☆موسى بن عبيدة و يزيد بن أبان: ضعيفان۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ’’ان پر آسمان رویا نہ زمین۔‘‘

١٧٣٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ: ((وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَامُوَفَّقَةُ!)) فَقَالَتْ: فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ: فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

١٧٣٥: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری امت میں سے جس شخص کے دو بچے پیش رو ہوں (یعنی فوت ہو جائیں) تو اللہ ان کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔‘‘ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، آپ کی امت میں سے جس کا ایک پیش رو ہو؟ آپ نے فرمایا: ’’موفقہ (جس کو توفیق دی گئی ہو)! جس کا ایک پیش رو ہو (وہ بھی جنتی ہے)۔‘‘ انہوں نے عرض کیا، آپ کی امت میں سے جس کا ایک بھی پیش رو نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں اپنی امت کا پیش رو ہوں گا، انہیں میری مثل کوئی تکلیف نہیں پہنچائی گئی۔‘‘ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٧٣٦: وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَ اسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: ابْنُوْا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

١٧٣٦: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب بندے کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: کیا تم نے میرے بندے کے بچے (کی روح) کو قبض کر لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں، جی ہاں، پھر وہ پوچھتا ہے: کیا تم نے اس کے ثمر قلب (جگر گوشہ کی روح) کو قبض کر لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں، جی ہاں، اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے کیا کہا تھا؟ وہ عرض کرتے ہیں، اس نے تیری حمد بیان کی اور (انا للہ و انا الیہ راجعون) پڑھا تھا، پھر اللہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔‘‘

١٧٣٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). [3] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ: وَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوْفًا.

١٧٣٧: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو تسلی دیتا ہے تو اسے بھی اس کی مثل اجر ملتا ہے۔‘‘ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ہم علی بن عاصم سے مروی حدیث سے اسے مرفوع جانتے ہیں، اور انہوں نے (امام ترمذی) نے فرمایا: ان میں سے بعض نے اسے محمد بن سوقہ سے اسی سند کے ساتھ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٠٦٢)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤١٥ ح ١٩٩٦٣) والترمذي (١٠٢١ وقال: حسن غريب.) ☆ وقال البيهقي في السنن الكبرى: "الضحاك بن عبدالرحمٰن: لم يثبت سماعه من أبي موسى و عيسى بن سنان: ضعيف" (١/ ٢٨٤-٢٨٥)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٧٣) وابن ماجه (١٦٠٢) ☆ قال البيهقي: "تفرد به علي بن عاصم وهو أحد ما أنكر عليه" (٤/ ٥٩) و هو ضعيف (تقدم: ١١٧٧) وله متابعات ضعيفة۔

موقوف روایت کیا ہے۔

۱۷۳۸: وَعَنْ اَبِي بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِىَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۱۷۳۸: ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی عورت کو، جس کا بچہ گم ہو جائے، تسلی دیتا ہے تو اسے جنت میں ایک قیمتی لباس پہنایا جائے گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۳۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَآءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يُشْغِلُهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۷۳۹: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب جعفر کی خبر شہادت آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، ان کے پاس ایسی چیز (یعنی خبر) آئی ہے جو انہیں مشغول رکھے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۷۴۰: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ نِّيْحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). ❸ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۷۴۰: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص پر نوحہ کیا جائے تو اس پر نوحہ کیے جانے کے باعث روز قیامت اسے عذاب دیا جائے گا۔''

۱۷۴۱: وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُّبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ: ((اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۱۷۴۱: عمرہ بنت عبدالرحمٰن رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، اور انہیں بتایا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میت کو اس کے قبیلے کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ ابو عبدالرحمٰن کو

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۰۷٦) ☆ منية بنت عبيد: لا يعرف حالها۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۹۹۸ وقال: حسن.) و أبوداود (۳۱۲۲) و ابن ماجه (۱٦۱۰) [وصححه الحاكم (۱/ ۳۷۲) ووافقه الذهبي]۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (۱۲۹۱) و مسلم (۲۸/ ۹۳۳)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (۱۲۸۹) و مسلم (۲۷/ ۹۳۲)۔

معاف فرمائے' انہوں نے جھوٹ نہیں بولا' بلکہ وہ بھول گئے یا غلطی کر گئے' بات صرف اتنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ تو اس پر رو رہے ہیں جبکہ اسے اپنی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔''

۱۷۴۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَ هَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما لِعَمْرِوبْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَآءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذَالِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَآءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ: فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ: وَااَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: يَا صُهَيْبُ! اَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَالِكَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ، لَاوَاللّٰهِ! مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) وَلٰكِنْ ((اِنَّ اللّٰهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ)) وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: حَسْبُكُمُ الْقُرْاٰنُ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عِنْدَ ذَالِكَ: وَاللّٰهُ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ: فَمَاقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷۴۲: عبداللہ بن ابی مُلیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکہ میں وفات پا گئیں تو ہم اس کے جنازہ میں شریک ہونے کے لیے آئے جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تشریف لائے تھے' میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے فرمایا: جبکہ وہ اس کے مقابل تھے' کیا تم رونے سے منع نہیں کرتے؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے' عذاب دیا جاتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ اس کا بعض حصہ بیان کیا کرتے تھے' پھر انہوں نے (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی تو فرمایا: میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے واپس آیا' حتی کہ جب ہم بیداء کے قریب پہنچے تو انہوں نے کیکر کے سائے تلے ایک قافلہ دیکھا تو فرمایا: جاؤ دیکھو کہ یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے' چنانچہ میں نے ان کو بتایا' تو انہوں نے فرمایا: اس (صہیب رضی اللہ عنہ) کو بلاؤ' میں صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے کہا: یہاں سے کوچ کرو اور امیر المومنین کے پاس چلو' پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا' تو صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے: آہ بھائی پر کتنا افسوس ہے! آہ بھائی پر کتنا افسوس ہے! تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صہیب! کیا تم مجھ پر روتے ہو؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''میت کو اس کے گھر والوں کی طرف سے اس پر رونے کی وجہ سے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٢٨٦-١٢٨٨) و مسلم (٢٣/ ٩٢٧-٩٢٩)۔

عذاب دیا جاتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ ''میت کو اس کے گھر والوں کی طرف سے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔'' بلکہ ''اللہ کافر شخص پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب بڑھا دیتا ہے۔'' اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں قرآن کافی ہونا چاہیے: ''کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائی گی۔'' اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کوئی بات نہ کی۔

۱۷٤۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا جَآءَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہم جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ وَذَكَرَ بُكَآءَهُنَّ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ: ((**انْهَهُنَّ**)) فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ: وَاللّٰهِ! غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صلی اللہ علیہ وسلم فَزَعَمْتُ اَنَّهُ قَالَ: ((**فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ**)) فَقُلْتُ: اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْعَنَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷٤۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابن حارثہ، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی خبر شہادت پہنچی تو آپ (مسجد میں) بیٹھ گئے اور آپ کے چہرے پر غم کے آثار واضح تھے، اور میں دروازے کی جھری سے دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ ''انہیں منع کرو۔'' وہ چلا گیا (اور انہیں منع کیا لیکن وہ باز نہ آئیں) پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ وہ اس کی بات نہیں مانتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں منع کر۔'' لیکن وہ تیسری مرتبہ پھر آیا اور عرض کیا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب آ گئیں ہیں، (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے منہ میں مٹی ڈالو۔'' میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا تو اسے بجا لایا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانا ترک کیا۔

۱۷٤٤: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ غُرْبَةٍ لَاَ بْكِيَنَّهُ بُكَآءً يُّتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَآءِ عَلَيْهِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ**)) مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَآءِ فَلَمْ اَبْكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۷٤٤: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا: پردیسی شخص پردیس میں فوت ہو گیا، میں اس مرتبہ اس قدر روؤں گی کہ ایک داستان بن جائے گی، میں اس پر رونے کی پوری تیاری کر چکی تھی کہ ایک عورت آئی وہ رونے میں میرا ساتھ دینا چاہتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم ایسے گھر میں شیطان داخل کرنا چاہتی ہو جہاں سے اللہ نے اسے نکال باہر کیا ہے۔'' آپ نے دو مرتبہ ایسے فرمایا۔ پس میں رونے سے رک گئی اور میں نہ روئی۔

۱۷٤۵: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۱۲۹۹) و مسلم (۳۰/ ۹۳۵)۔

[2] رواه مسلم (۱۰/ ۹۲۲)۔

وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ: مَاقُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ: أَنْتَ كَذَالِكَ. زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۷۴۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ رونے لگیں اور کہنے لگیں، آہ پہاڑ پر کتنا افسوس آہ اس طرح اور اس طرح، وہ ان کے محاسن بیان کرنے لگیں، جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے فرمایا: آپ نے جو کچھ بھی کہا، وہ مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا تم اسی طرح ہو؟ اور ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے: جب وہ (عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ) شہید ہوئے تو پھر وہ ان پر نہ روئیں۔

۱۷۴٦: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ: وَاجَبَلَاهُ! وَاسَيِّدَاهُ! وَنَحْوَ ذٰلِكَ، إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ، وَيَقُوْلَانِ: أَهٰكَذَا كُنْتَ؟)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ [2]

۱۷۴٦: ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے اور اسے رونے والے کھڑے ہو کر کہتے ہیں: آہ پہاڑ! آہ سردار! اور اس طرح کی کوئی بات، تو اللہ اس (میت) پر دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اسے مارتے ہوئے دھکے دے کر کہتے ہیں: کیا تو ایسے ہی تھا؟'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۴۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاجْتَمَعَ النِّسَآءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَعْهُنَّ يَاعُمَرُ! فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۱۷۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے کوئی شخص فوت ہو گیا، تو عورتیں جمع ہو کر اس پر رونے لگیں، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ انہیں روکنے اور دور ہٹانے کے لیے کھڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر انہیں چھوڑ دو، کیونکہ آنکھ اشکبار ہے اور دل غمناک ہے اور ابھی صدمہ تازہ ہے۔''

۱۷۴۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَكَتِ النِّسَآءُ فَجَعَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهٖ وَ قَالَ: ((مَهْلًا يَّاعُمَرُ!)) ثُمَّ قَالَ: ((اِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ)) ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَ مَاكَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۱۷۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو خواتین رونے لگیں، تو عمر رضی اللہ عنہ کوڑے کے ساتھ انہیں مارنے لگے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ساتھ انہیں پیچھے کر دیا اور فرمایا: ''عمر! کچھ

---

[1] رواه البخاري (٤٢٦٧)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٠٠٣)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٤) والنسائي (٤/ ١٩ ح ١٨٦٠) ☆ سلمة بن الأزرق: مستور، لم أجد من وثقه غير ابن حبان۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٣٥ ح ٣١٠٣، ٢٣٧-٢٣٨ ح ٢١٢٧) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف۔

مہلت دو۔" پھر فرمایا: "(خواتین کی جماعت) شیطانی آواز سے بچو۔" پھر فرمایا: "جہاں تک آنکھ (کے اشک بار ہونے) اور دل (کے غمگین ہونے) کا تعلق ہے تو وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے کوئی حرکت ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔"

۱۷۴۹: وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ: لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رَفَعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ: اَلَاهَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَأَجَابَهُ اٰخَرُبَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا. ❶

۱۷۴۹: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے معلق روایت بیان کی ہے کہ جب حسن بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تو ان کی اہلیہ نے سال بھر کے لیے ان کی قبر پر خیمہ لگالیا' پھر انہوں نے اٹھالیا تو انہوں نے کسی پکارنے والے کو سنا: کیا انہوں نے اپنی مفقود چیز کو پالیا؟ دوسرے نے جواب دیا' نہیں بلکہ مایوس ہوگئے تو واپس چلے گئے۔

۱۷۵۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى قَوْمًا قَدْطَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ اَوْبِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تُشَبِّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ)) قَالَ: فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۷۵۰: عمران بن حصین اور ابو برزہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے تو آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی اوپر والی چادریں اتار پھینکی ہیں اور صرف قمیص پہن کر چل رہے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ منظر دیکھ کر) فرمایا: کیا تم جاہلیت کا سا کام کر رہے ہو یا جاہلیت کے کام سے مشابہت اختیار کر رہے ہو؟ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے لیے بددعا کروں کہ تمہاری صورتیں مسخ ہوجائیں۔" راوی بیان کرتے ہیں' انہوں نے اپنی چادریں لے لیں اور پھر دوبارہ ایسے نہیں کیا۔

۱۷۵۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تُتَّبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۱۷۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جنازے میں شریک ہونے سے منع فرمایا جس کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی ہو۔

۱۷۵۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَاتَ ابْنٌ لِّيْ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البخاري تعليقًا (الجنائز باب ٦١ قبل ح ١٣٣٠) [وانظر تغليق التعليق ٢/ ٤٨٢] ☆ محمد بن حميد: ضعيف و مغيرة بن مقسم مدلس و لم أجد تصريح سماعه۔

❷ **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (١٤٨٥) ☆ نفيع بن الحارث أبو داود الأعمي كذاب وعلي بن الحزور: متروك۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٩٢ ح ٥٦٦٨) و ابن ماجه (١٥٨٣) ☆ أبو يحيى القتات روى عنه إسرائيل أحاديث كثيرة مناكير جدًا۔

يَلْقٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)). ❶ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

۱۷۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا تو میں نے اس پر بہت غم کیا ہے' کیا آپ نے اپنے خلیل صلوات اللہ علیہ وسلامہ سے کوئی ایسی چیز سنی ہے جس سے ہم اپنے فوت شدگان کے بارے میں اپنے دلوں کو خوش کر لیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کے چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہوں گے' ان میں سے ایک اپنے والد سے ملاقات کرے گا تو وہ اسے کپڑے کے کنارے سے پکڑ لے گا' پھر وہ اس سے الگ نہیں ہو گا حتی کہ وہ اسے جنت میں لے جائے گا۔'' مسلم' احمد' اور الفاظ مسند احمد کے ہیں۔

۱۷۵۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ: ((اِجْتَمِعْنَ فِيْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِيْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا)) فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلَاثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوِاثْنَيْنِ؟ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۱۷۵۳: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا' اللہ کے رسول! آپ کی حدیث کے معاملے میں مرد حضرات سبقت لے گئے' آپ ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیں' جس روز ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ ہمیں وہ تعلیم دیں جو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ہے' آپ نے فرمایا: ''آپ فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ جمع ہو جایا کریں۔'' پس وہ اکٹھی ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے اللہ کی تعلیمات میں سے انہیں کچھ تعلیمات دیں' پھر فرمایا: ''تم میں سے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گے'' ان میں سے کسی عورت نے عرض کیا' اللہ کے رسول! اگر دو ہوں؟ اس نے دو مرتبہ یہ بات کہی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دو ہوں' اگر دو ہوں' اگر دو ہوں۔''

۱۷۵۴: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوِاثْنَانِ؟ قَالَ: ((اَوِاثْنَانِ)) قَالُوْا: اَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: ((اَوْ وَاحِدٌ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ)). ❸

۱۷۵۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان والدین کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ان پر اپنا فضل و کرم فرماتے ہوئے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔'' صحابہ نے عرض کیا: اگر دو ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دو ہوں'' انہوں نے پھر عرض کیا' اگر ایک ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ایک ہو تب بھی۔'' پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ

---

❶ رواه مسلم (١٥٤/ ٢٦٣٥) و أحمد (٢/ ٤٨٨ح ١٠٣٣٠)۔ ❷ رواه البخاري (١٠١)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤١ح ٢٢٤٤١) وابن ماجه (١٦٠٩) ☆ يحيى بن عبيدالله التيمي ضعيف۔

میں میری جان ہے! نامکمل بچہ اپنی ماں کو اپنی آنول (ناف) سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا' بشرطیکہ وہ اس (کی وفات) پر صبر کرے۔'' احمد' ابن ماجہ نے ((والذی نفسی بیدہ)) سے آخر تک حدیث روایت کی ہے۔

۱۷۵۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ ﷺ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) قَالَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّآءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ: ((وَوَاحِدًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۷۵۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے جہنم سے مضبوط حصار بن جائیں گے۔'' ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے دو بچے فوت ہوئے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بھی۔'' سید القراء ابومنذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میرا ایک بچہ فوت ہوا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بھی۔'' ترمذی' ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۵۶: وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَتُحِبُّهٗ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَافَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ ؟)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَاتُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ يَنْتَظِرُكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ: ((بَلْ لِكُلِّكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۱۷۵۶: قرۃ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے بیٹے کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا کرتا تھا' نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں جیسے اس سے محبت کرتا ہوں ویسے اللہ آپ سے محبت کرے' نبی ﷺ نے اسے نہ پایا تو پوچھا: ''ابن فلاں کو کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ فوت ہو گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر جاؤ تو تم اسے وہاں اپنا منتظر پاؤ؟'' کسی آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! کیا یہ اس شخص کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ تم سب کے لیے ہے۔''

۱۷۵۷: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ)). [3] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۱۷۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نامکمل پیدا ہونے والے بچے کے والدین کو جہنم میں داخل کیے جانے کا ارادہ کیا جائے گا تو وہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا' تو اسے کہا جائے گا: اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے نامکمل بچے! اپنے والدین کو جنت میں لے جا' وہ اپنے آنول سے انہیں کھینچے گا حتی کہ انہیں جنت میں لے جائے گا۔''

۱۷۵۸: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (١٠٦١) و ابن ماجه (١٦٠٦) ☆ أبو عبيدة لم يسمع من أبيه و أبو محمد مولى عمر: مجهول۔ [2] **إسناده صحيح** ، رواه أحمد (٥/ ٢٥، ٣٤ـ٣٥ ، ٣/ ٤٣٦) [والنسائي (٤/ ٢٣ ح ١٨٧١) وصححه ابن حبان (الموارد: ٧٢٥) والحاكم (١/ ٣٨٤) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦٠٨) ☆ مندل ضعيف وأسماء بنت عابس: لا يعرف حالها۔

عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ)). [1] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۱۷۵۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! اگر تو نے صدمے کی ابتدا پر ہی صبر کیا اور ثواب کی امید کی تو میں تیرے لیے جنت سے کم تر ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔''

۱۷۵۹: وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيْبَ بِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۱۷۵۹: حسین بن علی رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے، اور پھر اس (مصیبت کے واقع ہونے) کے طویل مدت بعد اسے نئے سرے سے یاد آجائے اور وہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھ لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اسے نئے سرے سے اتنا ہی ثواب عطا فرما دیتا ہے جتنا اس نے اس مصیبت کے واقع ہونے کے روز ثواب عطا کیا تھا۔''

۱۷۶۰: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ)). [3]

۱۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھے، کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے۔''

۱۷۶۱: وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: يَا عِيْسٰى إِنِّيْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَّا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ: يَا رَبِّ: كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ: أُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [4]

۱۷۶۱: ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ابو درداء رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک امت بھیجنے والا ہوں، جب انہیں کوئی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ اللہ کی حمد بیان کریں گے، اور اگر کسی ناگوار چیز سے واسطہ پڑ گیا تو وہ ثواب کی امید کے ساتھ صبر کریں گے، حالانکہ کوئی حلم و عقل نہیں ہوگی، انہوں نے عرض کیا: میرے پروردگار! یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حلم و عقل نہ ہو؟ فرمایا: ''میں انہیں اپنے حلم و علم سے عطا کروں گا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (١٥٩٧) [وصححه البوصيري]۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (١/ ٢٠١ ح ١٧٣٤) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٦٩٥) ☆ هشام بن زياد أبو المقدام متروك و أمه ''لا تعرف'' كما في آخر التقريب (ص ٤٨٠)۔ [3] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٦٩٣) ☆ فيه يحيى بن عبيدالله: ضعيف متروك و أبوه مجهول و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٩٥٣) ☆ عبدالله بن صالح كاتب الليث بن سعد: لم يروعنه الحذاق هذا الحديث، ويزيد بن ميسرة أبو حلبس: وثقه ابن حبان وحده۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٧٦٢: عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٧٦٢۔ بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، (اب) ان کی زیارت کیا کرو، میں نے تمہیں تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، اب جس قدر ضرورت محسوس کرو اسے رکھو، میں نے مشکیزے کے علاوہ نبیذ بنانے سے تمہیں منع کیا تھا، تم تمام برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو، لیکن نشہ آور مشروب استعمال نہ کرو۔''

١٧٦٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ، فَقَالَ: ((اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّيْ، وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِيْ، فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

١٧٦٣۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ خود بھی روئے اور اپنے آس پاس والوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: ''میں نے ان کی مغفرت طلب کرنے کے متعلق اپنے رب سے اجازت طلب کی تو مجھے اس کی اجازت نہ ملی، پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کے متعلق اس سے اجازت طلب کی تو مجھے اجازت مل گئی، پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔''

١٧٦٤: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

١٧٦٤: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب وہ قبرستان جانے کا ارادہ کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے: ''مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلامتی ہو، اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔''

---

[1] رواہ مسلم (١٠٦/ ٩٧٧)۔ [2] رواہ مسلم (١٠٦/ ٩٧٦)۔

[3] رواہ مسلم (١٠٤/ ٩٧٥)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٧٦٥ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۷۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کا مدینہ کی قبروں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ان کی طرف چہرہ مبارک کرتے ہوئے فرمایا: ''اہل قبور! تم پر سلامتی ہو' اللہ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے' تم ہمارے اسلاف ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٧٦٦ : عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۷۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب رسول اللہ ﷺ کا رات قیام میرے پاس ہوتا تو آپ رات کے آخری حصے میں بقیع (قبرستان) کی طرف تشریف لے جاتے اور فرماتے: ''مومن قوم کے گھر و! تم پر سلامتی ہو اور جس کل کے لیے تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور تمہیں اس کے لیے مہلت دی گئی تھی وہ تم تک پہنچ چکا' اور بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں' اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما۔''

١٧٦٧ : وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ: ((قُوْلِيْ: اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۷۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! زیارت قبور کے موقع پر میں کیسے دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا کیا کریں: مومن اور مسلمان گھر والوں پر سلامتی ہو' اللہ ہم سے آگے جانے والوں اور ہم سے پیچھے رہ جانے والوں پر رحم فرمائے' اور اگر اللہ نے چاہا تو بے شک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔''

١٧٦٨ : وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٥٣) ☆ قابوس فيه لين كما في تقريب التهذيب (٥٤٤٥) وضعفه الجمهور۔

[2] رواه مسلم (١٠٢/ ٩٧٤)۔ [3] رواه مسلم (١٠٣/ ٩٧٤)۔

جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا ۔ [1]

۱۷۶۸: محمد بن نعمان، نبی ﷺ سے مرفوع روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر جمعے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے اور اسے (والدین کا) اطاعت گزار لکھا جاتا ہے۔'' بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

۱۷۶۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ)). [2] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۱۷۶۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔''

۱۷۷۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ. [3] رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ: قَدْرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزْعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهٗ.

۱۷۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت کے ساتھ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مزید فرمایا: بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ زیارت قبور کے متعلق نبی ﷺ کی رخصت سے پہلے تھا، جب آپ نے اجازت دے دی تو آپ کی اجازت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہیں، اور ان میں سے بعض نے کہا: آپ نے عورتوں کے قبرستان جانے کو اس لیے ناپسند فرمایا کہ وہ صبر کم کرتی ہیں، جبکہ جزع و فزع زیادہ کرتی ہیں، امام ترمذی رحمہ اللہ کا کلام مکمل ہوا۔

۱۷۷۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ: اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ! مَادَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَآءً مِّنْ عُمَرَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۱۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اپنے اس حجرے میں جس میں رسول اللہ ﷺ (مدفون) ہیں چلی جایا کرتی تھی، اور یہیں اپنی چادر اتار دیا کرتی تھی، اور میں (دل میں) کہتی تھی: وہ تو میرے شوہر ہیں اور دوسرے میرے والد ہیں، جب عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا تو اللہ کی قسم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کی وجہ سے اپنے اوپر اچھی طرح چادر لے کر وہاں داخل ہوتی ہوں۔''

---

[1] **موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۹۰۱/ ۱) ☆ محمد بن النعمان أبو اليمان: مجهول (الجرح والتعديل ۸/ ۱۰۸) هو رواه عن يحيى بن العلاء (متروك متهم) عن عبد الكريم أبي أمية: ضعيف عن مجاهد عن أبي هريرة به مرفوعًا، رواه الطبراني فى الصغير (۲/ ۶۹ ح ۹۶۹) والأوسط (۶۱۱۰) فهو موضوع۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۱۵۷۱) ☆ ابن جريج عنعن و للحديث شواهد عند مسلم (۹۷۷) وغيره دون قوله: "فإنها تزهد فى الدنيا" [3] **حسن**، رواه أحمد (۳/ ۴۴۲۔۴۴۳ ح ۱۵۷۴۲) والترمذي (۱۰۵۶) و ابن ماجه (۱۵۷۶) ☆ و للحديث شواهد۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۶/ ۲۰۲ ح ۲۶۱۷۹)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الزَّکٰوۃِ

زکوٰۃ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۱۷۷۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ”تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو انہیں اس گواہی دینے کی طرف دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' اگر وہ اس میں تمہاری اطاعت کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اگر وہ اس میں بھی تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے' جو ان کے مال داروں سے لے کر ان کے ناداروں کو دیا جائے گا' اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو پھر ان کے اچھے اچھے مال لینے سے اجتناب کرنا' اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔“

۱۷۷۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحَ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْاِبِلُ؟ قَالَ: ((وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ: ((وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ

[1] متفق علیہ، رواہ البخاري (۱٤۹٦) و مسلم (۲۹/ ۱۹)۔

وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَأُهُ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: ((فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهُ عَدَدُ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: ((مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ٥ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۷۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو سونے چاندی کا مالک اس کا حق ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی اور انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، اور پھر ان کے ساتھ اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا، جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گے تو انہیں گرم کرنے کے لیے دوبارہ جہنم میں لوٹایا جائے گا۔ اور یہ عمل اس روز مسلسل جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، حتی کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، پس وہ اپنا راستہ، جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! تو اونٹ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹوں کا جو مالک ان کی زکوۃ ادا نہیں کرتا، اور ان کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کی باری والے دن ان کا دودھ (پانی کے گھاٹ پر موجود ضرورت مندوں کے لیے) دوہا جائے، (اور وہ یہ بھی نہ کرے) تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس شخص کو ایک چٹیل میدان میں ان اونٹوں کے سامنے چہرے یا پشت کے بل گرا دیا جائے گا، اور یہ اونٹ اس وقت پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہوں گے، وہ ان میں سے ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا، وہ اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور اپنے مونہوں سے اسے کاٹیں گے، جب ان کا پہلا اونٹ گزر جائے گا تو اس پر ان کا آخری اونٹ پھر لوٹا دیا جائے گا، اور یہ سلسلہ اس دن، جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، جاری رہے گا حتی کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، پس وہ اپنی راہ دیکھ لے گا، جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! تو گائے اور بکری؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گائے اور بکریوں کا جو مالک ان کا حق (یعنی زکوۃ) ادا نہیں کرتا، تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے ایک چٹیل میدان میں چہرے کے بل گرا دیا جائے گا، وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی گم نہیں پائے گا، اور ان میں سے کوئی مڑے ہوئے سینگوں والی ہوگی نہ سینگ کے بغیر اور نہ ہی کسی کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں گے۔ یہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اسے روندیں گی۔ جب ان میں سے پہلی اس پر گزر جائے گی تو ان کی

[1] رواہ مسلم (۲۴ / ۹۸۷)۔

آخری پھر اس پر لوٹا دی جائے گی' اور یہ سلسلہ اس دن' جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی' چلتا رہے گا حتی کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا' وہ اپنا راستہ' جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا۔'' آپ سے عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! تو گھوڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑے تین قسم کے ہیں: ایک وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہیں' ایک وہ جو آدمی کے لیے پردہ ہیں اور ایک وہ جو آدمی کے لیے باعث اجر ہیں' رہا وہ جو اس کے لیے گناہ ہے' وہ آدمی جس نے ریا' فخر اور اہل اسلام کی دشمنی کی خاطر اسے باندھا تو اس قسم کا گھوڑا اس شخص کے لیے گناہ ہے' رہا وہ جو اس کے لیے پردہ ہے' یہ وہ ہے جسے کوئی آدمی اللہ کی راہ میں (نیک نیتی کے ساتھ) باندھے' پھر وہ ان کی پشتوں اور ان کی گردنوں کے بارے میں اللہ کا حق نہ بھولے تو یہ اس کے لیے پردہ (سفید پوشی کا باعث) ہیں' اور رہا وہ گھوڑا' جو اس شخص کے لیے باعث اجر ہے' تو یہ وہ ہے جسے آدمی نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اہل اسلام کی خاطر کسی چراگاہ یا کسی باغ میں باندھا' یہ گھوڑا اس چراگاہ یا اس باغ سے جو کچھ کھائے گا تو اس کھائی گئی چیز کی مقدار کے برابر اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی' اور اگر وہ رسی تڑوا کر ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھتا اور کودتا ہے اور وہ اس دوران جتنے قدم چلتا ہے اور جس قدر لید کرتا ہے تو ان کی تعداد کے مطابق اس شخص کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور اگر اس کا مالک اسے کسی نہر سے لے کر گزرے اور وہ اس سے پانی پی لے' حالانکہ وہ اسے پانی پلانا نہیں چاہتا تھا' تو وہ جس قدر پانی پیئے گا تو اللہ اسی قدر اس کے لیے نیکیاں لکھ لے گا۔'' عرض کیا گیا' اللہ کے رسول! تو گدھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گدھوں کے بارے میں اس نادر اور جامع آیت کے علاوہ مجھ پر اور کچھ نازل نہیں کیا گیا: ''جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا تو وہ اسے دیکھ لے گا۔''

١٧٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِيْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ)) ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ......﴾ الْاٰيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

١٧٧٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جس شخص کو مال عطا فرمائے اور پھر وہ شخص اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو روز قیامت اس کے مال کو گنجے اژدھا کی صورت میں بنا دیا جائے گا' اس کی آنکھوں پر دو نقطے ہوں گے' اس کو اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا' پھر وہ اسے جبڑوں سے پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جو لوگ بخل کرتے ہیں وہ یہ خیال نہ کریں......''

١٧٧٥: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

١٧٧٥: ابوذر رضی اللہ عنہ' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس اونٹ یا گائے یا بکریاں ہوں

---

[1] رواه البخاري (١٤٠٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٠) و مسلم (٣٠/ ٩٩٠)۔

اور وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو انہیں روز قیامت لایا جائے گا تو وہ جس قدر (دنیا میں) تھیں اس سے کہیں بڑھی اور زیادہ موٹی ہوں گی، وہ اپنے کھروں سے اسے روندیں گی اور اپنے سینگوں کے ساتھ اسے ماریں گی، جب ان میں سے آخری گزر جائے گی تو پھر پہلی کو دوبارہ لایا جائے گا، اور یہ سلسلہ جاری رہے گا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔''

١٧٧٦: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٧٧٦: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی صدقہ وصول کرنے والا تمہارے پاس آئے تو جب وہ تم سے واپس جائے تو اسے تم سے راضی ہونا چاہیے۔''

١٧٧٧: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ)) فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى)). [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِذَا اَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ)).

١٧٧٧: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی قوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لے کر آتی تو آپ دعا فرماتے: ''اے اللہ! فلاں کی آل پر رحمت فرما۔'' جب میرے والد صدقہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ابواوفی کی آل پر رحمت فرما۔'' بخاری، مسلم۔ ایک روایت میں ہے: جب کوئی آدمی اپنا صدقہ لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اے اللہ! اس پر رحمت فرما۔''

١٧٧٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا عُمَرُ! اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

١٧٧٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو آپ کو بتایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ روک لی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن جمیل تو اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ وہ تنگ دست تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے اسے مال دار کر دیا، رہا خالد، تو تم خالد پر ظلم کرتے ہو، اس نے تو اپنی زرہیں اور آلات جنگ اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں، اور رہے عباس تو ان کی زکوٰۃ اور اس کے برابر وہ میرے ذمہ ہے۔'' پھر فرمایا: ''عمر! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٢٩/ ٩٨٩)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (١٤٩٧) و مسلم (١٧٦/ ١٠٧٨)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (١٤٦٨) و مسلم (١١/ ٩٨٣)۔

۱۷۷۹: وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلاً مِنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالاً مِنْكُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ فَیَأْتِیْ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اُهْدِیَتْ لِیْ فَهَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ بَیْتِ اُمِّهٖ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! لَا یَأْخُذُ اَحَدٌ مِنْهُ شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِیْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَیْعَرُ)) ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَةَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۱۷۷۹: ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ازد قبیلے کے ابن لتبیہ نامی شخص کو صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا، جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ (تحفہ دیا گیا ہے) (یہ سن کر) نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''امابعد! میں تم میں سے کچھ آدمیوں کو ان امور پر، جو اللہ نے میرے سپرد کیے ہیں، مامور کرتا ہوں تو ان میں سے کوئی آ کر کہتا ہے: یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے، وہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا اور وہ دیکھتا کہ آیا اسے ہدیہ (تحفہ) ملتا ہے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے جو شخص اس (مال صدقات) میں سے جو کچھ لے گا وہ روز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ آواز کر رہا ہو گا، اگر گائے ہوئی تو وہ آواز کر رہی ہو گی، اور اگر وہ بکری ہوئی تو وہ ممیا رہی ہو گی۔'' پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے حتی کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا؟ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟''

قَالَ الْخَطَّابِیُّ: وَفِیْ قَوْلِهٖ: ((جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ اَوْ اَبِیْهِ فَیَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا)) دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِهٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ وَكُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ هَلْ یَكُوْنُ حُكْمُهٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا. هٰكَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

امام خطابی نے فرمایا: اور آپ ﷺ کی روایت کے الفاظ: ''وہ اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، پس وہ دیکھتا کہ آیا اسے ہدیہ (تحفہ) ملتا ہے یا نہیں؟'' میں دلیل ہے کہ ہر وہ کام جو کسی ممنوع کام کا وسیلہ بنے تو وہ بھی ممنوع ہے، اور عقود میں داخل ہونے والی ہر چیز دیکھی جائے گی کہ آیا جب وہ چیز اکیلی ہو تو اس کا حکم اسی طرح ہو گا جس طرح ملانے سے ہو گا یا نہیں، شرح السنہ میں اسی طرح ہے۔

۱۷۸۰: وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا یَأْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۷۸۰: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر مامور کریں اور اگر وہ ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز چھپا لے تو یہ خیانت ہو گی، جسے وہ روز قیامت لے کر حاضر ہو گا۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۲۵۹۷) و مسلم (۲۶/ ۱۸۳۲) والبغوي في شرح السنة (۵/ ۴۹۸ تحت ح ۱۵۶۸)۔

[2] رواه مسلم (۳۰/ ۱۸۳۳)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۷۸۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ......﴾ كَبُرَ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ. اَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى اَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ: ((اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُفْرِضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ)) وَذَكَرَ كَلِمَةً ((لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ)) فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ثُمَّ قَالَ لَهُ: ((اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَّا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ: اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۷۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ''جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں......'' نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر بہت گراں گزری، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو حل کرتا ہوں، وہ گئے اور عرض کیا، اللہ کے نبی! یہ آیت آپ کے صحابہ پر بہت گراں گزری ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے زکوۃ اس لیے فرض کی ہے تا کہ وہ تمہارے باقی اموال کو پاک کر دے، اور اس نے وراثت کو اس لیے فرض کیا۔'' راوی کہتے ہیں: آپ نے ایک کلمہ ذکر کیا: ''تا کہ وہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے (خوشی کے ساتھ) نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کیا میں تمہیں آدمی کے بہترین خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ صالحہ بیوی ہے، جب وہ اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے، جب وہ اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ اس کے پاس نہ ہو تو وہ اس (کے تمام حقوق) کی حفاظت کرے۔''

۱۷۸۲: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِنْ جَآءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ)). [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۱۷۸۲: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب کچھ سوار (چھوٹے قافلہ کی صورت میں) تمہارے پاس آئیں گے جن کو تم ناپسند کرو گے، اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں خوش آمدید کہنا، اور (زکوۃ کی مد میں) جو وہ چاہیں انہیں لینے دینا، اگر وہ انصاف کریں گے تو اپنے فائدہ کے لیے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو وہ ان کی جان پر ہوگا، اور انہیں خوش کر دو، کیونکہ تمہاری زکوۃ کا اتمام ان کی رضامندی ہے، اور انہیں تمہارے حق میں دعا کرنی چاہیے۔''

۱۷۸۳: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: اِنَّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٦٤) ☆ غيلان بن جامع: رواه عن عثمان بن عمير أبى اليقظان عن جعفر بن إياس عن مجاهد عن ابن عباس به (البيهقي ٤/ ٨٣) وأبو اليقظان ضعيف مدلس فالعلة مدمرة۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٨٨) ☆ صخر بن إسحاق: لين، وعبدالرحمٰن بن جابر: مجهول، وحديث مسلم (٩٨٩) يغني عنه، انظر الحديث الآتي (١٧٨٣)۔

نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا فَقَالَ: ((اَرْضُوْا مُصَدِّقِيكُمْ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ: ((اَرْضُوْا مُصَدِّقِيكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۷۸۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کچھ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: صدقہ وصول کرنے والے کچھ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں تو وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے صدقہ وصول کرنے والوں کو خوش کرو۔'' انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! خواہ وہ ہم پر ظلم کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے صدقہ وصول کرنے والوں کو خوش کرو خواہ تم پر ظلم کیا جائے۔''

١٧٨٤: وَعَنْ بَشِيْرِبْنِ الْخَصَاصِيَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا: اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ: ((لَا)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۷۸۴: بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے عرض کیا: کہ اہل صدقہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں' کیا ہم ان کی زیادتی کے مطابق اپنے اموال میں سے چھپا لیا کریں؟ فرمایا: ''نہیں۔''

١٧٨٥: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

۱۷۸۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حق وصداقت کے ساتھ صدقات وصول کرنے والا شخص' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی طرح ہے حتی کہ وہ (صدقہ وصول کرنے والا) اپنے گھر واپس آ جائے۔''

١٧٨٦: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۷۸۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوۃ وصول کرنے والا زکوۃ سے دور بیٹھ کر مال زکوۃ اپنے پاس بلائے نہ زکوۃ دینے والے اپنا مال اپنے گھروں سے دور لے جائیں اور صدقات ان کے گھروں میں وصول کیے جائیں۔''

١٧٨٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً اَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ. [5]

۱۷۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مال سے استفادہ کرے تو سال گزرنے سے پہلے اس

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (١٥٨٩) [و مسلم: ٢٩/ ٩٨٩]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٨٦) ☆ ديسم: مستور لم يوثقه غير ابن حبان۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٣٦) والترمذي (٦٤٥ وقال: حسن)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٥٩١)۔ [5] **ضعيف**، رواه الترمذي (٦٣١) ☆ عبدالرحمٰن بن زيد بن أسلم ضعيف جدًا وللحديث شواهد ضعيفة وروى الترمذي (٦٣٢) بسند صحيح عن ابن عمر رضي الله عنه قال: "من استفاد مالاً فلا زكوة فيه حتى يحول عليه الحول عند ربه" و انظر الحديث الآتي (١٨١٠)۔

پر کوئی زکوۃ نہیں ہوگی۔'' ترمذی' اور انہوں نے ایک جماعت کا ذکر کیا کہ انہوں نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

۱۷۸۸: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ الْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذَالِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۱۷۸۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سال گزرنے سے پہلے ہی اپنی زکوۃ جلد ادا کرنے کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اس بارے میں انہیں اجازت مرحمت فرمائی۔

۱۷۸۹: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: ((اَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَّهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: فِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِاَنَّ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ. [2]

۱۷۸۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: ''سن لو جو شخص کسی یتیم کا سرپرست بنے اور یتیم کا کچھ مال ہو تو وہ اس سے تجارت کرے اور اسے ایسے ہی پڑا نہ رہنے دے کہ زکوۃ ہی اسے ختم کر دے۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند میں کلام ہے' کیونکہ مثنی بن صباح ضعیف ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۷۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ)) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ! لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۷۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی ﷺ نے وفات پائی اور ان کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو کچھ عرب مرتد ہو گئے' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں: ''مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتی کہ وہ کہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' جس نے کہہ دیا' اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو اس نے حق اسلام کے علاوہ اپنے مال و جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا' جبکہ اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو شخص نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا تو میں اس سے ضرور قتال کروں گا' کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے' اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بھیڑ کا بچہ' جو وہ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٢٤) والترمذي (٦٧٨) و ابن ماجه (١٧٩٥) والدارمي (١/ ٣٨٥ ح ١٦٤٣)
☆الحكم بن عتيبة مدلس و عنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٤١) ☆ و للحديث طرق كلها ضعيفة۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٩٩ ـ ١٤٠٠) و مسلم (٣٢/ ٢٠)۔

رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے مجھے دینے سے انکار کیا تو میں اس کے انکار پر بھی ان سے ضرور قتال کروں گا' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تو بس یہی سمجھ آئی کہ اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کو قتال کے لیے کھول دیا' میں نے پہچان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

١٧٩١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۱۷۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کا خزانہ روز قیامت گنجا اژدھا بن جائے گا' اس (خزانے) کا مالک اس سے فرار اختیار کرے گا جبکہ وہ اسے چھوڑے گا نہیں حتی کہ وہ اس کی انگلیوں سمیت اسے کھا جائے گا۔''

١٧٩٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَامِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا)) ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ......﴾ الْاٰيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۷۹۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اللہ روز قیامت اسے اس کی گردن میں اژدھا بنا دے گا' پھر آپ نے اس کے مصداق اللہ عزوجل کی کتاب سے تلاوت فرمائی: ''جو لوگ اللہ کے عطا کیے ہوئے مال میں بخل کرتے ہیں' وہ گمان نہ کریں......'' آخر آیت تک۔

١٧٩٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ)) رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمِيْدِيُّ وَزَادَ: قَالَ: يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ. وَقَدِاحْتَجَّ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ: ((خَالَطَتْ)) تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْغَنِيٌّ وَاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَآءِ. [3]

۱۷۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس مال میں زکوٰۃ خلط ملط ہو جائے تو وہ (زکوٰۃ) اس کو ختم کر دیتی ہے۔'' شافعی' امام بخاری نے اسے اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے' اور امام حمیدی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: اگر تم پر زکوٰۃ واجب ہو اور پھر تم اسے ادا نہ کرو تو اس طرح حرام' حلال کو تباہ کر دے گا' اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو سمجھتے ہیں کہ زکوٰۃ عین مال سے ادا کرنا فرض ہے۔ منتقی میں بھی اسی طرح ہے۔ بیہقی نے امام احمد بن حنبل سے اپنی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا تک شعب الایمان میں بیان کیا ہے اور امام احمد نے ''زکوٰۃ کا مال ملانے۔'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی مال دار شخص زکوٰۃ وصول کرے جبکہ یہ فقراء کا حق ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٥٣٠ ح ١٠٨٦٧) [و صحيح البخاري (٤٦٥٩) باختلاف يسير]۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٠١٢ و قال : حسن صحيح۔) والنسائي (٥/ ١١ ح ٢٤٤٣) وابن ماجه (١٧٨٤)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي في الأم (٢/ ٥٩) و البخاري في التاريخ الكبير (١/ ١٨٠ ح ٥٤٩) والحميدي (٢٣٩ بتحقيقي) والبيهقي في شعب الإيمان (٣٥٢٢) وانظر المنتقى (٢٠١٦-٢٠١٧) ☆ فيه محمد بن عثمان الجمحي : ضعفه الجمهور۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةِ

کن کن چیزوں پرزکوۃ واجب ہوتی ہے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۱۷۹۴: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۷۹۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم کھجور، پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر اور پانچ سے کم اونٹوں پر زکوۃ نہیں ہے۔''

۱۷۹۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((لَيْسَ فِیْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۷۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے پر زکوۃ نہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اس کے غلام پر صدقہ فطر کے سوا کوئی صدقہ واجب نہیں۔''

۱۷۹۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رضی اللہ عنہ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِیْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذْعَةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِیْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٥٩) و مسلم (١/ ٩٧٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٤، ١٢٦٣) و مسلم (٨/ ٩٨٢)۔

الْجَذْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذْعَةٌ وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذْعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِيْ شَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَّيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَّفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا مَا شَآءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَاكَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۷۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین کی طرف بھیجا تو انہوں نے مجھے یہ تحریر دی: ''شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' یہ فریضۂ زکوۃ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا' جس کے متعلق اللہ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا' جس مسلمان سے اس طریقے پر زکوۃ کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اسے ادا کرے اور جس سے اس مشروع طریقے سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اور اس سے کم اونٹ پر زکوۃ میں بکریاں لی جائیں گی ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری ہے' جب اونٹ پچیس سے پینتیس ہو جائیں تو پھر ان پر اونٹ کا ایک سالہ مؤنث بچہ بطور زکوۃ لیا جائے گا' جب اونٹ چھتیس سے پنتالیس تک پہنچ جائیں تو ان پر دو برس کی اونٹنی واجب ہے' جب چھیالیس سے ساٹھ تک پہنچ جائیں تو ان پر تین برس مکمل ہونے کے بعد چوتھے سال والی اونٹنی واجب ہے جو گابھن ہونے کے قابل ہو' جب اکسٹھ سے پچھتر ہو جائیں تو ان پر چار برس مکمل ہونے کے بعد پانچویں برس والی اونٹنی واجب ہے' جب وہ چھہتر سے نوے ہو جائیں تو ان پر دو دو سال کی دو اونٹنیاں واجب ہیں' اور جب اکانوے سے ایک سو بیس ہو جائیں تو پھر ان پر تین برس مکمل کر کے چوتھے سال کی دو اونٹنیاں واجب ہیں جو کہ گابھن ہونے کے قابل ہوں' اور جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس پر ایک تین اور چار سال کے درمیان والی اونٹنی واجب ہے۔ اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر کوئی زکوۃ فرض نہیں ہوتی البتہ اگر

[1] رواه البخاري (١٤٥٤)۔

ان کا مالک چاہے (تو نفلی صدقہ کرسکتا ہے) جب پانچ ہو جائیں تو پھر ان پر ایک بکری واجب ہے' اور جس شخص پر صدقہ میں چار اور پانچ برس کے درمیان کی اونٹنی فرض ہو لیکن اس کے پاس اس کے بجائے تین اور چار سال کے درمیان کی اونٹنی ہو تو اس سے یہ قبول کرلی جائے گی اور اگر اسے میسر ہو تو وہ اس کے ساتھ دو بکریاں ملائے گا' یا پھر بیس درہم' اور جس شخص پر صدقہ میں تین اور چار سال کے درمیان کی اونٹنی فرض ہو لیکن اس کے پاس اس کے بجائے چار اور پانچ سال کے درمیان کی اونٹنی ہو تو اس سے یہ وصول کی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا' اور جس شخص پر تین اور چار سال کے درمیان کی اونٹنی بطور صدقہ فرض ہوتی ہو اس کے پاس یہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس دو سال کی اونٹنی ہو تو اس سے یہ قبول کرلی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا' اور جس شخص پر صدقہ میں دو سال کی اونٹنی فرض ہو لیکن اس کے پاس تین اور چار سال کے درمیان کی اونٹنی ہو تو اس سے یہی قبول کرلی جائے گی لیکن صدقہ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا' اور جس شخص پر صدقہ میں دو سال کی اونٹنی فرض ہو لیکن اس کے پاس یہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس ایک سال کی اونٹنی ہو تو اس سے یہی ایک سال کی اونٹنی قبول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا' اور اسی طرح جس شخص پر صدقہ میں ایک سال کی اونٹنی ہو تو اس سے یہی قبول کرلی جائے گی لیکن صدقہ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں عطا کرے گا' اگر فرض کریں اس کے پاس ایک سال کی اونٹنی نہیں بلکہ اس کے پاس ایک سال کا اونٹ ہو تو اس سے اسے وصول کرلیا جائے گا اور اس کے ساتھ کچھ اور نہیں ہوگا' اور چرنے والی بکریوں کے بارے میں صدقہ کی شرح اس طرح ہے کہ جب وہ چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان پر ایک بکری صدقہ ہے' اور جب ایک سو اکیس سے دو سو تک ہوں تو ان پر دو بکریاں ہیں' اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو ان پر تین بکریاں ہیں' اور جب تین سو سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بکری ہے' اور اگر کسی چرواہے کی بکریاں چالیس سے کم (انتالیس بھی) ہو گئیں تو ان پر زکوۃ نہیں ہاں اگر ان کا مالک اپنی مرضی سے چاہے تو نفلی صدقہ کرسکتا ہے' صدقہ میں بوڑھی بکری، عیب دار اور سانڈ نہیں دیا جائے گا مگر جو صدقہ وصول کرنے والا چاہے' اور صدقہ کے اندیشے کے پیش نظر متفرق مال کو جمع کیا جائے نہ اکٹھے مال کو متفرق کیا جائے' اور جو مال دو شریکوں کا اکٹھا ہو تو وہ زکوۃ بقدر حصہ برابر ادا کریں' چاندی میں چالیسواں حصہ ہے' اور اگر چاندی صرف ایک سو نوے درہم ہو تو اس پر کوئی زکوۃ نہیں الا کہ اس کا مالک ادا کرنا چاہے۔''

١٧٩٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا؛ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۱۷۹۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کھیتی کو بارش یا چشمہ سیراب کرتا ہو یا وہ کھیتی خود بخود سیراب ہو تو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جسے کنویں کے پانی سے سینچا جائے تو اس میں نصف عشر (بیسواں) حصہ ہے۔''

١٧٩٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ

[1] رواه البخاري (١٤٨٣)۔

جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۷۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانور کا زخم معاف ہے (اس پر کوئی دیت و تاوان نہیں)، کنویں میں اور کان میں موت واقع ہو جائے تو اس پر کوئی معاوضہ نہیں اور دفینے پر پانچواں حصہ زکوۃ ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۷۹۹: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ)). [2]

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ: اَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشُرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَازَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلَاثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَّفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)).

۱۷۹۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے گھوڑے اور غلام (کی زکوۃ) کے بارے میں درگزر فرمایا، تم ہر چالیس درہم چاندی پر ایک درہم زکوۃ دو، ایک سو نوے درہم پر کوئی زکوۃ نہیں، جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم ہیں۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اور حارث الاعور عن علی کی سند سے ابوداؤد کی روایت ہے، زہیر بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چالیسواں حصہ لاؤ، ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے، اور جب تک دو سو درہم نہ ہو جائیں تم پر کچھ بھی فرض نہیں، جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم زکوۃ ہے، جب درہم زیادہ ہوتے جائیں تو پھر اسی حساب سے زکوۃ ہوگی، بکریوں کے بارے میں ہے کہ ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری ہے، اور یہ ایک سو بیس بکریوں تک ایک ہی ہے، اور ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں، دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، جب تین سو سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر سو پر ایک بکری ہے، اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان پر تمہارے ذمہ کوئی زکوۃ نہیں، اور گائے کے بارے میں ہر تیس گائے پر گائے کا ایک سالہ بچہ ہے، اور چالیس پر دو سالہ بچہ ہے، جبکہ کھیتی باڑی وغیرہ کا کام کرنے والے جانوروں پر زکوۃ واجب نہیں۔''

۱۸۰۰: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩٩) و مسلم (٤٥/ ١٧١٠)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٢٠) و أبو داود (١٥٧٤) [وابن ماجه: ١٧٩٠] ☆ الحارث الأعور لم ينفرد به وأبو إسحاق مدلس وعنعن۔

تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۱۸۰۰: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو آپ نے انہیں (مجھے) گائے کے متعلق حکم فرمایا کہ ہر تیس پر گائے کا ایک سالہ نر یا مادہ بچہ وصول کرے اور ہر چالیس پر دو سالہ بچہ۔''

۱۸۰۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۱۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوۃ وصول کرنے میں زیادتی کرنے والا زکوۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔''

۱۸۰۲: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَاتَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❸

۱۸۰۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم غلے اور کھجور پر کوئی زکوۃ نہیں۔''

۱۸۰۳: وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: اِنَّمَا اَمَرَهُ اَنْ يَّأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ. مُرْسَلٌ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۱۸۰۳: موسی بن طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وہ تحریر ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کی تھی، جس میں انہوں نے ان کو حکم فرمایا تھا کہ گندم، جو، منقی اور کھجور میں سے زکوۃ لی جائے۔

۱۸۰۴: وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكُرُوْمِ: ((اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

۱۸۰۴: عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوۃ کے متعلق فرمایا: ''کھجوروں کی طرح ان کا اندازہ کیا جائے گا پھر ان کی زکوۃ منقی سے ادا کی جائے گی جس طرح کھجوروں کی زکوۃ چھوہاروں سے ادا کی جاتی ہے۔''

۱۸۰۵: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ: ((اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٧٨) و الترمذي (٦٢٣ وقال: حسن) والنسائي (٥/ ٢٥-٢٦ ح ٢٤٥٢) والدارمي (١/ ٣٨٢ ح ١٩٣٠-١٩٣٢) [وابن ماجه: ١٨٠٣] ☆ الأعمش مدلس و عنعن و فيه علة أخرى.

❷ **ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٨٥) والترمذي (٦٤٦ وقال: غريب) [وابن ماجه: ١٨٠٨] ☆ سعد بن سنان صدوق ولكن رواية يزيد بن أبي حبيب عن سعد بن سنان منكرة كما في الضعفاء الكبير للعقيلي (٢/ ١١٩).

❸ **صحيح**، رواه النسائي (٥/ ٤٠ ح ٢٤٨٧) [ومسلم: ٤-٥/ ٩٧٩]. ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٦/ ٤٠ بعد ح ١٥٧٩ بدون سند) [والحاكم (١/ ٤٠١) والبيهقي (٤/ ١٢٨) و أحمد (٥/ ٢٢٨)] ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و للحديث طرق كلها ضعيفة. ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٤٤ وقال: حسن غريب). و أبو داود (١٦٠٣ وقال: سعيد [بن المسيب] لم يسمع من عتاب شيئًا).

فَإِنْ لَّمْ تَدَعُوْا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۸۰۵: سہیل بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جب تم اندازہ کرلوتو پھر زکوۃ وصول کرو اور تہائی حصہ چھوڑ دو اگر تم تہائی نہ چھوڑ و تو پھر چوتھائی چھوڑ دو۔''

١٨٠٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُوْدٍ، فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. [2]

۱۸۰۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہودیوں کے پاس بھیجا کرتے تھے، جب کھجوروں میں مٹھاس آجاتی اور وہ ابھی کھانے کے قابل نہ ہوتیں تو وہ ان کا اندازہ کرتے تھے۔

١٨٠٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزْقٍ زِقٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ. [3]

۱۸۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شہد کے بارے میں فرمایا: ''ہر دس مشکیزوں (کنستروں) پر ایک مشکیزہ زکوۃ ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند پر کلام کیا گیا ہے، اور اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی زیادہ صحیح چیز ثابت نہیں۔

١٨٠٨: وَعَنْ زَيْنَبَ رضی اللہ عنہا امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۱۸۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''خواتین کی جماعت! صدقہ کرو، خواہ اپنے زیورات سے کرو، کیونکہ روز قیامت جہنم میں تم زیادہ ہوں گی۔''

١٨٠٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي أَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا: ((تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ)) قَالَتَا: لَا، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ)) قَالَتَا: لَا، قَالَ: ((فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ. [5]

۱۸۰۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم اس (سونے) کی زکوۃ ادا کرتی

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦٤٣) وأبو داود (١٦٠٥) والنسائي (٥/ ٤٢ ح ٢٤٩٣)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٠٦) ☆ مخبر ابن جريج مجهول و للحديث شواهد مرسلة عند مالك (٢/ ٧٠٣۔ ٧٠٤ ح ١٤٤٩۔ ١٤٥٠) وغيره و حديث أبي داود (٣٤١٥) يغني عنه۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٦٢٩) ☆ السند ضعيف وله شواهد عند أبي داود (١٦٠٠) و ابن ماجه (١٨٢٤) وغيرهما۔

[4] **صحيح**، رواه الترمذي (٦٣٥) ☆ و أصله عند البخاري (١٤٦٦) و مسلم (١٠٠٠)۔

[5] **حسن**، رواه الترمذي (٦٣٧) ☆ وله طريق آخر عند أبي داود (١٥٦٣) وغيره وسنده حسن۔

ہو؟'' انہوں نے عرض کیا' جی نہیں' تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنا دے؟ انہوں نے عرض کیا' نہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اس سونے کی زکوۃ ادا کرو۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: مثنی بن صباح نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت کیا ہے' جبکہ مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں' اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی چیز صحیح ثابت نہیں۔

۱۸۱۰: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: ((مَابَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكَاتُهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ)).رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۱۸۱۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں سونے کے پازیب پہنا کرتی تھی' میں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! کیا یہ بھی خزانہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مال نصاب زکوۃ کو پہنچ جائے اور اس کی زکوۃ ادا کردی جائے تو پھر وہ خزانہ نہیں۔''

۱۸۱۱: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۸۱۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم تجارت کے لیے تیار کیے گئے مال کی زکوۃ ادا کریں۔

۱۸۱۲: وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِوَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّاالزَّكَاةُ اِلَى الْيَوْمِ.رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۱۸۱۲: ربیعہ بن ابی عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کو قبلیہ کی کانیں عطا فرمائیں اور یہ فرع کی طرف ہیں' اور ان سے آج تک صرف زکوۃ ہی وصول کی جاتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۸۱۳: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ)) قَالَ الصَّقْرُ: الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ❹

❶ **إسناده ضعيف**، رواه مالك (لم أجده) و أبو داود (١٥٦٤) ☆ عطاء بن أبي رباح: لم يسمع من أم سلمة كما قال أحمد وغيره۔ ☆☆ روى مالك (١/ ٢٥٦ ح ٥٩٩) بسند صحيح عن ابن عمر قال في الكنز: "هو المال الذي لا تؤدى منه الزكاة"۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٦٢) ☆ فيه خبيب: مجهول و جعفر بن سعد: ضعفه الجمهور، ويؤيده حديث الترمذي (٦١٦) وسنده حسن۔ ❸ **حسن**، رواه أبو داود (٣٠٦١) ☆ السند ضعيف وللحديث شواهد عند ابن الجارود (٣٧١ وسنده حسن) وغيره وهو بها حسن۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٢/ ٩٤-٩٥ ح ١٨٩٠) ☆ فيه الصقر بن حبيب و أحمد بن الحارث البصري: ضعيفان۔

۱۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبزیوں' عطیہ کردہ پھل دار درختوں' پانچ وسق سے کم اناج' استعمال میں آنے والے مویشیوں اور'' جَبْهه '' پر زکوۃ نہیں۔'' صقر راوی نے بتایا: '' جَبْهه '' سے گھوڑے' خچر اور غلام مراد ہیں۔

١٨١٤: وَعَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذَبْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اُتِىَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِىْ فِيْهِ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَىْءٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِىُّ وَالشَّافِعِىُّ وَقَالَ: الْوَقْصُ مَالَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ. [1]

۱۸۱۴: طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس نصاب سے کم گائیں لائی گئیں تو انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں مجھے کچھ نہیں فرمایا۔ دارقطنی' شافعی' اور انہوں نے فرمایا: '' وقص '' سے مراد وہ تعداد ہے جو نصاب تک نہ پہنچے۔

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الدارقطني (/ ٩٩ ح ١٩١٠) والشافعي فى الأم (٢/ ٨) ☆ سفيان بن عيينة مدلس وعنعن وطاؤس عن معاذ: منقطع۔

بَابُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٨١٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٨١٥: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے ہر غلام و آزاد، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے پر، ایک صاع کھجور یا ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) جو صدقہ فطر فرض فرمایا، اور اس کے متعلق حکم فرمایا کہ اسے نماز عید کے لیے روانہ ہونے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

١٨١٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

١٨١٦: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک صاع اناج، یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٨١٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ: اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ. [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٠٣) و مسلم (٢١٢/ ٩٨٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٠٦) و مسلم (١٧/ ٩٨٥)

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٢٢) والنسائي (٥/ ٥٠-٥١ ح ٢٥١٠-٢٥١٢) ☆ وقال: النسائي: "الحسن لم يسمع من ابن عباس" رضي الله عنه۔

۱۸۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں فرمایا: اپنے روزوں کا صدقہ نکالو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ کو ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا نصف صاع گندم پر، آزاد یا غلام، ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے پر فرض فرمایا۔

۱۸۱۸: وَعَنْهُ، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۱۸۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر، روزوں کو لغو، فحش باتوں سے طہارت اور مساکین کے لیے کھانے کے طور پر فرض فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۸۱۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ: ((اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۸۱۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کرنے والے کو مکہ کے بازاروں میں بھیجا کہ وہ اعلان کرے: ''سن لو! صدقہ فطر دو مد (تقریباً سوا کلو) گندم یا ایک صاع دوسرا اناج ہر مسلمان مرد و زن، آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے پر واجب ہے۔''

۱۸۲۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۸۲۰: عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک صاع گندم ہر دو پر واجب ہے، چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، رہا تمہارا مال دار شخص تو اللہ اس کا تزکیہ فرما دے گا اور رہا تمہارا محتاج شخص تو اس کو دیے ہوئے سے زیادہ دیا جائے گا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٦٠٩)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٧٤ و قال: غريب حسن.) ☆ ابن جريج مدلس و عنعن۔

[3] **إسناه ضعيف**، رواه أبو داود (١٦١٩) ☆ الزهري مدلس و عنعن۔

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کو صدقہ دینا جائز نہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٨٢١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ: ((لَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں پڑی ہوئی ایک کھجور دیکھی تو فرمایا: ''اگر مجھے اس کے صدقہ کے ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے کھالیتا۔''

١٨٢٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كِخْ كِخْ)) لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ: ((اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اسے منہ میں ڈال لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھہرو، ٹھہرو۔'' تاکہ وہ اسے پھینک دیں، پھر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

١٨٢٣: وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۸۲۳: عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صدقات تو لوگوں (کے مال کا) میل کچیل ہے، اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔''

١٨٢٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ. ((اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ؟)) فَاِنْ قِيْلَ: صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: ((كُلُوْا)) وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ: هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَاَكَلَ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۸۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی کھانے کی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق دریافت فرماتے: ''کیا یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟'' اگر بتایا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے فرماتے: ''تم کھاؤ۔'' اور آپ خود نہ کھاتے، اور اگر بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ اپنا ہاتھ بڑھاتے اور ان کے ساتھ کھاتے۔

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٥٥) و مسلم (١٦٤/ ١٠٧١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩١) و مسلم (١٦١/ ١٠٦٩)۔ [3] رواه مسلم (١٦٧/ ١٠٧٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٧٦) و مسلم (١٧٥/ ١٠٧٧)۔

۱۸۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيْرَةَ رضی اللہ عنہا ثَلَاثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ اَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ)) وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ: ((اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ؟)) قَالُوْا: بَلٰى! وَلٰكِنْ ذَالِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ: ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے تین احکام شریعت کا پتہ چلا انہیں آزاد کیا گیا تو انہیں اپنے خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ولاء (حق وراثت) آزاد کرنے والے کو ملے گا۔'' اور رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لائے تو ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا، پس روٹی اور گھر کا سالن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نے ہنڈیا میں گوشت نہیں دیکھا؟ اہل خانہ نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور دیکھا ہے، لیکن وہ گوشت بریرہ کو صدقہ میں دیا گیا ہے جبکہ آپ صدقہ تناول نہیں فرماتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ ہے جبکہ ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

۱۸۲۶: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۸۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول کیا کرتے تھے اور اس کے بدلے میں ہدیہ دیا بھی کرتے تھے۔

۱۸۲۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۸۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے دستی کے گوشت کی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کروں گا اور اگر مجھے دستی کا گوشت بطور ہدیہ پیش کیا جائے تو میں قبول کروں گا۔''

۱۸۲۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۸۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جو ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا پھرے، لیکن مسکین وہ ہے جو اس قدر خوشحال نہیں کہ وہ اسے بے نیاز کر دے اور اس کے متعلق پتہ بھی نہ چلے کہ اس پر صدقہ کیا جا سکے اور وہ لوگوں سے مانگے بھی نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۸۲۹: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٢٧٩) و مسلم (١٤/ ١٥٠٤)۔ [2] رواه البخاري (٢٥٨٥)۔
[3] رواه البخاري (٢٥٦٨)۔ [4] متفق علیه، رواه البخاري (١٤٧٩) و مسلم (١٠١/ ١٠٣٩)۔

اِصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا فَقَالَ: لَا حَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْاَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: ((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۸۲۹: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مخزوم قبیلے کے ایک شخص کو صدقات وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے ابورافع سے کہا' آپ میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ بھی اس میں سے حاصل کریں' تو انہوں نے کہا: نہیں' حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے دریافت کرلوں' وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں' کیونکہ قوم کے آزاد کردہ غلام بھی انہی (قوم) کے زمرے میں آتے ہیں۔''

۱۸۳۰: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. [2]

۱۸۳۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مال دار شخص اور طاقت ور صحیح الخلقت شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں۔''

۱۸۳۱: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. [3]

۱۸۳۱: امام احمد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۸۳۲: وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اِنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهٗ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ: ((اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَّلَا لِقَوِيٍّ مُّكْتَسِبٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۱۸۳۲: عبیداللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں' دو آدمیوں نے مجھے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ اس وقت صدقہ تقسیم فرما رہے تھے' انہوں نے آپ سے صدقہ کی درخواست کی تو آپ نے نظر اٹھا کر ہمیں دیکھا تو آپ ﷺ نے ہمیں طاقت ور دیکھ کر فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں لیکن اس میں کسی مال دار شخص اور کمائی کی طاقت رکھنے والے شخص کے لیے کوئی حصہ نہیں۔''

۱۸۳۳: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْلِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْلِغَارِمٍ اَوْلِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ اَوْلِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌ مِّسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ. [5]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٦٥٧ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١٦٥٠) والنسائي (٥/ ١٠٧ ح ٢٥١٣)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦٥٢) و أبو داود (١٦٣٤) والدارمي (١/ ٣٤٦ ح ١٦٤٦)۔

[3] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٨٩ ح ٩٠٤٩ مختصرًا) والنسائي (٥/ ٩٩ ح ٢٥٩٨) و ابن ماجه (١٨٣٩)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٦٣٣) و النسائي (٥/ ٩٩ ح ٢٥٩٩)۔

[5] **صحيح**، رواه مالك (٢٦٨٣١ ح ٦٠٨) و أبو داود (١٦٣٥)۔

۱۸۳۳: عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ مرسل روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ اشخاص کے سوا کسی مال دار شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، صدقات وصول کرنے والا، کسی شخص کو تاوان دینا پڑ جائے، یا وہ شخص جو اپنے مال کے ذریعے اس (صدقہ کی چیز) کو خرید لے، یا وہ شخص جس کا پڑوسی مسکین ہو اور اسے صدقہ دیا جائے اور وہ مسکین شخص مال دار شخص کو بطور ہدیہ بھیج دے۔''

١٨٣٤: وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ: ((اَوِابْنِ السَّبِیْلِ)). [1]

۱۸۳۴: اور ابوداؤد کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: ''یا مسافر۔''

١٨٣٥: وَعَنْ زِیَادِبْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَایَعْتُهٗ فَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اَعْطِنِیْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَرْضَ بِحُکْمِ نَبِیٍّ وَّلَا غَیْرِهٖ فِی الصَّدَقَاتِ حَتّٰی حَکَمَ فِیْهَا هُوَ فَجَزَّاَهَا ثَمَانِیَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ کُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَآءِ اَعْطَیْتُكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [2]

۱۸۳۵: زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بیعت کی، انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی، ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے صدقہ میں سے کچھ دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''صدقات کے معاملے میں اللہ نے کسی نبی یا اس کے علاوہ کسی شخص کی تقسیم کے حکم کو پسند نہیں فرمایا، بلکہ اس معاملے میں اس نے خود حکم فرمایا تو اسے آٹھ اجزاء میں تقسیم کر دیا، اگر تو تم بھی ان آٹھ اجزاء (مصارف) میں سے ہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٨٣٦: عَنْ زَیْدِبْنِ اَسْلَمَ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لَبَنًا فَاَعْجَبَهٗ فَسَاَلَ الَّذِیْ سَقَاهُ مِنْ اَیْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ وَرَدَ عَلٰی مَآءٍ قَدْسَمَّاهُ فَاِذَانَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ یَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهٗ فِیْ سِقَائِیْ فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ یَدَهٗ فَاسْتَقَاءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [3]

۱۸۳۶: زید بن اسلم بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا تو وہ انہیں پسند آیا، انہوں نے اس دودھ پلانے والے شخص سے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے (حاصل کیا) ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ فلاں گھاٹ پر گیا تھا، وہاں صدقہ کے کچھ اونٹ تھے اور وہ (چرواہے) انہیں پانی پلا رہے تھے، انہوں نے ان کا دودھ دھویا تو میں نے اسے اپنے برتن میں ڈال لیا، یہ وہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (حلق میں) ڈالا اور قے کر دی۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٣٧) ☆عطية العوفي ضعيف والزيادة صحيحة و لكن السياق ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٣٠) ☆ عبد الرحمٰن بن زياد الإفريقي: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٢٦٩ ح ٦١٠) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٧٧١) ☆ السند منقطع، زيد بن أسلم لم يدرك عمر رضي الله عنه۔

بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

سوال کرنا کس کے لیے جائز ہے اور کس کے لیے ناجائز

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۸۳۷: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْاَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ:((اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا قَبِيْصَةُ!اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَّجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ! سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۸۳۷: قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک ضمانت کی ذمہ داری لے لی، تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اس کے لیے میں آپ سے سوال کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ٹھہرو حتی کہ ہمارے پاس صدقہ آ جائے تو پھر ہم تمہاری خاطر صدقہ کا حکم دیں گے۔'' پھر فرمایا: ''قبیصہ! صرف تین اشخاص کے لیے سوال کرنا جائز ہے، وہ آدمی جس نے ضمانت کی حامی بھری تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ وہ اسے ادا کر دے، اور پھر سوال نہ کرے، ایک وہ آدمی جس کو ایسی آفت آ جائے کہ وہ اس کے مال کو تباہ کر دے تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ وہ اپنی گزران درست کر لے، اور ایک اس آدمی کے لیے سوال کرنا جائز ہے کہ وہ فاقہ میں مبتلا ہے، حتی کہ اس کی قوم میں سے تین دانا آدمی گواہی دے دیں کہ فلاں آدمی واقعتاً فاقہ میں مبتلا ہے تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ وہ اپنی گزران درست کر سکے، اور قبیصہ! ان تین صورتوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے، اور اگر کوئی سوال کرتا ہے تو وہ حرام کھاتا ہے۔''

۱۸۳۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۸۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مال بڑھانے کی خاطر لوگوں کے مال میں سے سوال کرتا ہے تو وہ انگارے مانگ رہا ہے، وہ کم مانگے یا زیادہ۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۰۹/ ۱۰۴۲)۔

[2] رواہ مسلم (۱۰۵/ ۱۰۴۱)۔

١٨٣٩ : وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے حتی کہ جب وہ روزِ قیامت پیش ہوگا تو اس کے چہرے پر کوئی گوشت نہیں ہوگا۔''

١٨٤٠ : وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ! لَا يَسْأَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۸۴۰: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوال کرنے میں پیچھے نہ پڑ جایا کرو، اللہ کی قسم! جب تم میں سے کوئی شخص سوال کر کے مجھ سے کوئی چیز حاصل کر لیتا ہے، جبکہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں تو پھر میں وہ چیز اسے دے بھی دوں تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔''

١٨٤١ : وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۱۸۴۱: زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے کر (جنگل میں جائے) اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر فروخت کرے، اور اس طرح اللہ اس کے چہرے کو سوال کرنے سے بچالے، تو یہ اس کے لیے سوال کرنے سے بہتر ہے، ممکن ہے کہ وہ اسے کچھ دیں یا نہ دیں۔''

١٨٤٢ : وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((يَاحَكِيْمُ! اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى)) قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۸۴۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا کر دیا، پھر میں نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا کر دیا، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''حکیم! یہ مال سرسبز و شیریں ہے، جس نے سخاوت نفس کے ساتھ اسے حاصل کیا تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے، اور جس نے حرص و طمع کے ساتھ اسے حاصل کیا تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی، اور وہ اس شخص کی مانند ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا، اور اوپر والا ہاتھ نچلے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٧٤) و مسلم (١٠٤ / ١٠٤٠)۔

[2] رواه مسلم (٩٩/ ١٠٣٨)۔

[3] رواه البخاري (١٤٧١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٧٢) و مسلم (٩٦/ ١٠٣٥)۔

آپ کے بعد زندگی بھر کسی سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔''

١٨٤٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ: ((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّآئِلَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے' اور آپ نے صدقہ کرنے اور سوال کرنے سے بچنے کے لیے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے' اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے جبکہ نچلا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔''

١٨٤٤: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ: ((مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَآءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انہیں عطا کر دیا حتی کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جو مال ہوتا ہے میں اسے تم سے بچا کر نہیں رکھتا' اور جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے' اور جو شخص بے نیاز رہنا چاہے تو اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے' جو شخص صبر کرتا ہے تو اللہ اسے صابر بنا دیتا ہے' اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور وسیع تر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔''

١٨٤٥: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ: ((خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۸۴۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی مال عطا کرتے تو میں عرض کرتا' آپ اسے مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا کر دیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اسے لے لو' اور اسے اپنے مال میں شامل کر لو اور اسے صدقہ کرو' اور اگر بن مانگے اور بغیر انتظار کیے تمہارے پاس مال آ جائے تو اسے لے لیا کرو اور جو ایسا نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٨٤٦: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَسَآئِلُ كُدُوْحٌ يَّكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٢٩) و مسلم (٩٤/ ١٠٣٣)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٩) ومسلم (١٢٤/ ١٠٥٣)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٧٣) و مسلم (١١٠/ ١٠٤٥)۔

فَمَنْ شَآءَ اَبْقٰی عَلٰی وَجْهِهٖ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ الرَّجُلُ ذَاسُلْطَانٍ اَوْفِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُمِنْهُ بُدًّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۸۴۶: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوال کرنا خراش ہے' آدمی ان کی وجہ سے اپنے چہرے پر خراشیں ڈالتا ہے' جو چاہے انہیں اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے انہیں ترک کردے' البتہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر سوال کرنا جائز ہے۔''

١٨٤٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ: ((خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۱۸۴۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس قدر ملکیت رکھنے کے باوجود لوگوں سے سوال کرے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کردے تو وہ روز قیامت آئے گا تو وہ سوال اس کے چہرے پر خراش کی طرح ہوگا۔'' صحابہ نے عرض کیا' اللہ کے رسول! وہ کتنی مقدار ہے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کرسکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پچاس درہم یا اس کے مساوی سونا۔''

١٨٤٨: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُمِنَ النَّارِ)) قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ: وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ ؟قَالَ: ((قَدْرَ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ)) وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ: ((اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ شِبْعُ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۸۴۸: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس قدر ملکیت رکھنے کے باوجود سوال کرے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کرسکتی ہو تو پھر وہ آگ میں اضافہ کررہا ہے۔'' اور نفیلی جو اس روایت کے راوی ہیں' انہوں نے دوسرے مقام پر فرمایا: وہ مال کی کتنی مقدار ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا مناسب نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو صبح و شام کے کھانے کی مقدار۔'' اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ''جس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی صبح شام کی شکم سیری کے لیے کافی ہو۔''

١٨٤٩: وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْعِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ اِلْحَافًا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۱۸۴۹: عطاء بن یسار رحمہ اللہ بنو اسد قبیلے کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اوقیہ یا اس کے مساوی چاندی کی ملکیت رکھنے کے باوجود سوال کرتا ہے تو وہ چمٹ کر سوال کرنے والوں کے زمرے میں

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٦٣٩) والترمذي (٦٨١ وقال: حسن صحيح.) والنسائي (٥/ ١٠٠ ح ٢٦٠٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٢٦) والترمذي (٦٥٠ وقال: حسن.) والنسائي (٥/ ٩٧ ح ٢٥٩٣) وابن ماجه (١٨٢٠) والدارمي (١/ ٣٨٦ ح ١٦٤٧) ☆ حكيم بن جبير: ضعيف، وللثوري تدليس عجيب لأنه حدث به عن زبيد عن محمد بن عبد الرحمٰن بن يزيد: ولم يجاوزه، أي مقطوعًا أو مرسلاً!۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٦٢٩)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٩٩ ح ١٩٤٩) و أبو داود (١٦٢٧) والنسائي (٥/ ٩٨-٩٩ ح ٢٥٩٧)۔

آتا ہے۔‘‘

۱۸۵۰: وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْغُرْمٍ مُّفْظِعٍ وَّمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۱۸۵۰: حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مال دار شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے نہ کام کرنے کی طاقت رکھنے والے صحیح الخلقت شخص کے لیے‘ البتہ اس شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے جو انتہائی محتاج ہو یا تاوان تلے دب گیا ہو‘ اور جو شخص اپنا مال بڑھانے کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے تو روز قیامت اس کے چہرے پر خراش ہو گی‘ اور وہ جہنم میں گرم پتھر کھائے گا‘ جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے۔‘‘

۱۸۵۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهٗ فَقَالَ: ((اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ؟)) فَقَالَ بَلٰى! حِلْسٌ نَّلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ قَالَ: ((ائْتِنِيْ بِهِمَا)) فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ وَقَالَ: ((مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ)) قَالَ رَجُلٌ: اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ: ((مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ)) مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ: اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ: ((اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِيْ بِهٖ)) فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا)) فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَآءَهٗ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْلِذِيْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْلِذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [2]

۱۸۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی سوال کرنے کی غرض سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں؟‘‘ اس نے عرض کیا‘ کیوں نہیں‘ ایک ٹاٹ ہے جو ہمارا اوڑھنا بچھونا ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’انہیں میرے پاس لاؤ۔‘‘ وہ انہیں آپ کے پاس لایا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: ’’انہیں کون خریدتا ہے؟‘‘ ایک آدمی نے عرض کیا‘ میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں‘ آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا: ’’درہم سے زیادہ کون بڑھتا ہے؟‘‘ پھر کسی اور آدمی نے کہا: میں انہیں دو درہم میں خریدتا ہوں‘ آپ نے وہ دونوں چیزیں اسے دے دیں اور دو درہم لے کر اس انصاری کو دیے اور فرمایا: ’’ان میں سے ایک کا کھانا لے کر اپنے گھر والوں کے سپرد کر دو اور دوسرے سے ایک کلہاڑا لے کر میرے پاس آؤ۔‘‘ پس وہ اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں دستہ لگایا‘ پھر فرمایا: ’’جاؤ لکڑیاں اکٹھی کر اور فروخت کر اور میں

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٥٣) ☆ مجالد بن سعيد: ضعيف من جهة سوء حفظه۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٦٤١) وابن ماجه (٢١٩٨)۔

پندرہ روز تک تمہیں نہ دیکھوں۔'' وہ آدمی گیا اور لکڑیاں اکٹھی کر کے فروخت کرتا رہا' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے پاس دس درہم ہو چکے تھے' اس نے کچھ رقم کے کپڑے خریدے اور کچھ سے غلہ خریدا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم سوال کرو اور روز قیامت تمہارے چہرے پر نکتہ ہو' کیونکہ صرف تین اشخاص' انتہائی محتاج شخص' تاوان تلے دبے ہوئے شخص اور دیت کی تکلیف سے دوچار شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے۔'' ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ''روز قیامت'' کے الفاظ تک بیان کیا ہے۔

۱۸۵۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْغِنًى اٰجِلٍ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۱۸۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فاقے میں مبتلا ہو جائے اور وہ اسے لوگوں پر پیش کرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا' اور جو شخص اس کے متعلق اللہ سے عرض کرے تو قریب ہے کہ اللہ جلد موت دے کر یا بدیر دولت مندی دے کر اسے غنٰی عطا فرما دے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۸۵۳: عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ اَنَّ الْفِرَاسِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَسْاَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۱۸۵۳: ابن فراسی اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' اللہ کے رسول! میں سوال کر لیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' اگر تم نے ضرور ہی مانگنا ہو تو پھر صالح لوگوں سے سوال کیا کر۔''

۱۸۵۴: وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ: اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ: خُذْمَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ: مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهٗ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۸۵۴: ابن ساعدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات وصول کرنے پر مامور فرمایا' جب میں اس (کام) سے فارغ ہوا' اور وہ ان کے سپرد کر دیے تو انہوں نے تنخواہ لینے کے لیے مجھے حکم فرمایا' تو میں نے عرض کیا' میں نے تو محض اللہ کی خاطر یہ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٦٤٥) والترمذي (٢٣٢٦ وقال: حسن صحيح غريب)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٤٦) والنسائي (٥/ ٩٥ ح ٢٥٨٨) ☆ ابن الفراسي: لم أجد من وثقه، ومسلم بن مخشي و ثقه ابن حبان وحده۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (١٦٤٧) [والبخاري (٧١٦٣ مطولاً) و مسلم (١١٢/ ١٠٤٥)]۔

کام کیا تھا اور میرا اجر اللہ کے ذمے ہے' انہوں نے فرمایا' جو دیا جائے اسے قبول کر' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں یہ کام کیا تھا تو آپ نے بھی مجھے تنخواہ پیش کی تو میں نے بھی تمہاری طرح ہی عرض کیا تھا' تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: ''جب بن مانگے کوئی چیز تمہیں دی جائے تو اسے کھاؤ اور صدقہ کرو۔''

۱۸۵۵: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلاً يَّسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ: اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدُّرَّةِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [1]

۱۸۵۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفہ کے روز ایک آدمی کو لوگوں سے سوال کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اس روز اور اس جگہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور سے مانگ رہے ہو' انہوں نے دُرّے کے ساتھ اس کی پٹائی کی۔

۱۸۵٦: وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ: تَعْلَمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ! اَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاَنَّ الْاِيَاسَ غِنًى وَّ اَنَّ الْمَرْءَ اِذَايَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنٰى عَنْهُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۱۸۵٦: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا: لوگو! تم جان لو کہ طمع فقر ہے' جبکہ (لوگوں سے) ناامیدی غنٰی ہے' کیونکہ جب آدمی کسی چیز سے ناامید ہو جاتا ہے تو وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

۱۸۵۷: وَعَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّكْفُلُ لِيْ اَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ)) فَقَالَ ثَوْبَانُ: اَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۱۸۵۷: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھے ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں' '' ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میں (ضمانت دیتا ہوں) اور آپ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔

۱۸۵۸: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ: دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ اَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((وَلَا سَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ اِلَيْهِ فَتَأْخُذَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۱۸۵۸۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا جبکہ آپ مجھ سے شرط قائم کر رہے تھے کہ تم نے لوگوں سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرنا۔'' میں نے عرض کیا' جی ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارا کوڑا گر جائے تو اس کا سوال بھی نہیں کرنا حتی کہ تم نیچے اتر کر خود اسے پکڑو۔''

---

[1] لا أصل له ، رواه رزين (لم أجده)۔ [2] لا أصل له ، رواه رزين (لم أجده)۔

[3] إسناده صحيح ، رواه أبو داود (١٦٤٣) و النسائي (٥/ ٩٦ ح ٢٥٩١)۔

[4] **إسناده ضعيف** ، رواه أحمد (٥/ ١٨١ ح [٢١٥٧٣] ☆ ابن لهيعة ضعيف و للحديث شاهد ضعيف عند أحمد (٥/ ١٧٢) وحديث مسلم (١٠٤٣) يغني عنه۔

بَابُ الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْاِمْسَاكِ

سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۸۵۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَّعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۱۸۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر احد پہاڑ جتنا سونا میرے پاس ہو تو مجھے خوشی ہو گی کہ تین دن کے بعد اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی نہ بچے بجز اس کے جسے میں قرض کی ادائیگی کے لیے رکھ لوں۔''

۱۸۶۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

۱۸۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما جبکہ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! بخیل کو تباہی سے دوچار کر۔''

۱۸۶۱: وَعَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ ارْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❸

۱۸۶۱: اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرچ کر لیکن شمار نہ کر ورنہ اللہ تجھے بھی گن گن کر دے گا (مال کو) روک کر نہ رکھ ورنہ اللہ تجھ سے روک لے گا اور جتنا ہو سکے عطا کرتی رہو۔''

۱۸۶۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❹

۱۸۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔''

۱۸۶۳: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَا ابْنَ اٰدَمَ! اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

---

❶ رواه البخاري (٢٣٨٩)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٤٤٢) و مسلم (٥٧/ ١٠١٠)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٩١) و مسلم (٨٨/ ١٠٢٩)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٥٢) و مسلم (٣٦/ ٩٩٣)۔

❺ رواه مسلم (٩٧/ ١٠٣٦)۔

۱۸۶۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم! اگر تو زائد از ضروریات خرچ کر دے تو وہ تیرے لیے بہتر ہے، اور اگر تو اسے روک رکھے تو وہ تیرے لیے برا ہے، لیکن ضرورت کے مطابق رکھ لینے پر تجھ پر کوئی ملامت نہیں، اور اپنے زیر کفالت افراد پر پہلے خرچ کر۔''

١٨٦٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی سی مثال ہے جن پر لوہے کی زرہیں ہیں، اور ان کے ہاتھ ان کے سینے اور ہنسلی تک بندھے ہوئے ہیں، جب صدقہ کرنے والا صدقہ کرتا ہے تو وہ زرہ کشادہ ہوتی چلی جاتی ہے، اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ تنگ ہو جاتی ہے اور ہر کڑی اپنی جگہ پر آ جاتی ہے۔''

١٨٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۸۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم روز قیامت اندھیروں کا باعث ہوگا، اور مزید کی حرص (بخل) سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اور باہم قتل و غارت کرنے اور محارم کو حلال کرنے پر انہیں آمادہ کیا۔''

١٨٦٦: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ بِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۸۶۶: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کیا کرو کیونکہ تم پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا لیکن وہ ایسا شخص نہیں پائے گا جو اسے قبول کر لے، آدمی (جس کے پاس وہ جائے گا) کہے گا: اگر تم کل اسے لے آتے تو میں اسے قبول کر لیتا جبکہ آج مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''

١٨٦٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: ((اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۸۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اجر و ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ سب سے بہتر

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٤٣) و مسلم (٧٥/ ١٠٢١)۔

[2] رواه مسلم (٥٦/ ٢٥٧٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤١١) و مسلم (٥٨/ ١٠١١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٤١٩) و مسلم (٩٢/ ١٠٣٢)۔

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ صدقہ جو تو تندرستی میں کرے جبکہ مال کی حرص تم پر غالب ہو اور تجھے فقر کا اندیشہ بھی ہو اور تونگری کا طمع بھی، اور (صدقہ کرنے میں) دیر نہ کرتی کہ جب سانس حلق تک پہنچ جائے اور تو کہے: اتنا مال فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے جبکہ وہ تو (از خود) فلاں کا ہو چکا۔''

١٨٦٨: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ﷛ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ: ((هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!)) فَقُلْتُ: فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

١٨٦٨: ابوذر ﷛ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کعبہ کے سائے تلے تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! وہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔'' میں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ زیادہ مال والے لیکن وہ لوگ جنہوں نے کہا: اس طرف بھی، اس طرف بھی، اور اس طرف بھی، اپنے آگے، اپنے پیچھے اور اپنے دائیں، اپنے بائیں، جبکہ ایسے لوگ کم ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

١٨٦٩: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ، بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

١٨٦٩: ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سخی شخص اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب اور لوگوں کے قریب ہے اور جہنم سے بعید ہے، جبکہ بخیل شخص اللہ سے دور، جنت سے بعید، لوگوں سے بعید اور جہنم کے قریب ہے، اور جاہل سخی اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ پسند ہے۔''

١٨٧٠: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَيَاتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

١٨٧٠: ابوسعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے قریب المرگ سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔''

١٨٧١: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِیْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْيُعْتِقُ كَالَّذِیْ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٦٣٨) و مسلم (٣٠/ ٩٩٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٦١ وقال: غريب.) ☆ فيه سعيد بن محمد الوراق: ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة جدًا۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٦٦) ☆ شرحبيل بن سعد: ضعيف، ضعفه الجمهور و اختلط أيضًا۔

يُهْدِىْ اِذَا شَبِعَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِىُّ وَالدَّارمِىُّ وَالتِّرْمِذِىُّ وَصَحَّحَهُ [1]

۱۸۷۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جو اپنی موت کے قریب صدقہ کرتا ہے یا غلام آزاد کرتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو شکم سیر ہونے کے بعد ہدیہ کرے۔'' احمد، نسائی، دارمی، ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۸۷۲: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِىْ مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [2]

۱۸۷۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخل اور بد اخلاقی جیسی خصلتیں کسی مؤمن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔''

۱۸۷۳: وَعَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [3]

۱۸۷۳: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فساد و لڑائی پیدا کرنے والا، بخیل اور احسان جتلانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔''

۱۸۷۴: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**شَرُّ مَا فِى الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ**)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. [4]

۱۸۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی میں انتہائی حرص اور انتہائی بزدلی جیسی خصلتیں بری ہیں۔''

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: ((**لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ**)) فِىْ كِتَابِ الْجِهَادِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''حرص و طمع اور ایمان اکٹھے نہیں ہو سکتے۔'' ہم ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الجہاد میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۸۷۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَ لِلنَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا؟ قَالَ: ((**اَطْوَلُكُنَّ يَدًا**)) فَاَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهِ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [5] وَفِىْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ

[1] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٤٨ ح ٢٨٠٨٣) والنسائي (٦/ ٢٣٨ ح ٣٦٤٤) والدارمي (٢/ ٤١٣ ح ٣٢٢٩) والترمذي (٢١٢٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٦٢ وقال: غريب.) ☆ صدقة بن موسى: ضعيف، ضعفه الجمهور۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٦٣ وقال: حسن غريب) ☆ صدقة بن موسى وفرقد بن يعقوب السبخي ضعيفان۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥١١) ٥ حديث "لا يجتمع الشح و الإيمان" يأتي (٣٨٢٨)۔ [5] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٢٠) و مسلم (١٠١/ ٢٤٥٢)۔

اللّٰهِ ﷺ: ((اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا)) قَالَتْ: وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ: فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ.

۱۸۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعض ازواج مطہرات نے نبی ﷺ سے عرض کیا، ہم میں سے سب سے پہلے آپ سے کون ملیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جس کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں۔'' وہ لکڑی لے کر اپنے بازو ناپنے لگیں، تو سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ ان میں سے زیادہ دراز تھے، پھر ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ ان کے ہاتھ لمبے ہونے سے مراد صدقہ تھی، اور ہم میں سے زینب رضی اللہ عنہا سب سے پہلے آپ سے جا ملیں، اور وہ صدقہ کرنا پسند کیا کرتی تھیں۔ بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں لمبے ہاتھ والی مجھے سب سے پہلے ملے گی۔'' وہ بیان کرتی ہیں: وہ یہ جاننے کے لیے اُن میں سے کس کے ہاتھ دراز ہیں وہ باہم ہاتھ ناپا کرتی تھیں، پس زینب رضی اللہ عنہا کے ہم میں سے ہاتھ زیادہ لمبے تھے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ دیا کرتی تھیں۔

۱۸۷۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ: لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِیٍّ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِيْلَ لَهٗ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِیِّ [1]

۱۸۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی نے کہا: میں صدقہ کروں گا، وہ اپنا صدقہ لے کر باہر نکلا تو اس نے اسے کسی چور کے ہاتھ میں تھما دیا، صبح ہوئی تو باتیں ہونے لگیں کہ رات کسی چور پر صدقہ کر دیا گیا، تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے، کسی چور پر (صدقہ کر دیا گیا)، میں ضرور صدقہ کروں گا، وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے کسی زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا، صبح ہوئی تو باتیں ہونے لگیں کہ رات کسی زانیہ پر صدقہ کر دیا گیا، پھر اس آدمی نے کہا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے، (میں نے) کسی زانیہ پر (صدقہ کر دیا)، میں ضرور صدقہ کروں گا، وہ صدقہ لے کر نکلا اور کسی مال دار شخص کے ہاتھ میں دے دیا، صبح ہوئی تو لوگ بڑے تعجب سے باتیں کرنے لگے کہ رات کسی مال دار شخص پر صدقہ کر دیا گیا، اس نے کہا: اے اللہ! ہر قسم کی حمد تیرے ہی لیے ہے، (میں نے) چور، زانیہ اور مال دار شخص پر (صدقہ کر دیا) اسے خواب میں بتایا گیا، تم نے جو چور پر صدقہ کیا تو ممکن ہے کہ وہ چوری کرنے سے باز آ جائے، رہی زانیہ تو ممکن ہے کہ وہ زنا کاری سے باز آ جائے، اور رہا مال دار شخص تو شاید کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اللہ کے عطا کردہ مال میں سے خرچ کرے۔'' بخاری، مسلم، اور الفاظ حدیث امام بخاری کے ہیں۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٢١) و مسلم (٧٨/ ١٠٢٢)۔

١٨٧٧: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اَسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَهُ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ، اَلْاِسْمُ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَآؤُهُ يَقُوْلُ: اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ: اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا وَّاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

١٨٧٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ ایک آدمی صحرا میں تھا کہ اس نے بادلوں میں ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرؤ وہ بادل (وہاں سے) الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی سنگریزوں والی زمین پر برسایا' تو ان نالیوں میں سے ایک نالی نے وہ سارا پانی سمیٹ لیا' پھر وہ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے گیا تو دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسّی کے ذریعے پانی کے (بہاؤ کے) رخ بدل رہا ہے' اس آدمی نے اس سے دریافت کیا: اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں' اس نے بالکل وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں میں سنا تھا' اس آدمی نے کہا: اللہ کے بندے! تم نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے اس بادل میں' جس کا یہ پانی ہے' ایک آواز سنی کہ وہ تمہارا نام لے کر کہہ رہا تھا' فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرؤ تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جو تم نے یہ کہہ دیا' تو اب سنو' میں اس کی پیداوار کا تہائی حصہ صدقہ کرتا ہوں' تہائی حصہ میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں اور اس کا تہائی حصہ اس (باغ) پر خرچ کر دیتا ہوں۔''

١٨٧٨: وَعَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ: اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَاللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّيَ الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ)) قَالَ: ((فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ: اَلْاِبِلُ)) اَوْ قَالَ: ((اَلْبَقَرُ)) شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا: ((اَلْاِبِلُ)) وَقَالَ الْاٰخَرُ: ((اَلْبَقَرُ)) قَالَ: ((فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا)) قَالَ: ((فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ)) قَالَ: ((فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ)) قَالَ ((وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا)) قَالَ ((فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ)) قَالَ: ((فَمَسَحَهُ فَرَدَّاللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ)) قَالَ: ((ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْاَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ: اَلْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ: اِنَّهٗ

[1] رواہ مسلم (٤٥/ ٢٩٨٤)۔

كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ: اِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَ هَيْأَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ)) قَالَ: ((وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْأَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ! لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بنی اسرائیل کے تین آدمی تھے' برص میں مبتلا شخص' گنجا اور اندھا' اللہ نے انہیں آزمانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا' وہ برص کے مریض شخص کے پاس آیا تو کہا تمہیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور خوبصورت جلد' اور یہ بیماری مجھ سے ہٹا دی جائے' جس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں' راوی بیان کرتے ہیں' اس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا مرض جاتا رہا' اور اسے بہترین رنگت اور بہترین جلد عطا کر دی گئی' اس (فرشتے) نے پوچھا: تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا اس نے کہا: گائے۔'' اسحاق راوی کو شک ہوا کہ برص کے مریض اور گنجے ان دونوں میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا' فرمایا: ''اسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے دی گئی تو اس (فرشتے) نے کہا: اللہ ان کے بارے میں تمہیں برکت عطا فرمائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''پھر وہ گنجے کے پاس گیا تو اس نے کہا: تمہیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: خوبصورت زلفیں اور مجھ سے یہ تکلیف دور کر دی جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔'' راوی نے کہا: ''اس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ تکلیف جاتی رہی' اسے خوبصورت زلفیں عطا کر دی گئیں' پھر اس نے پوچھا: تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: گائے' اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی اور فرشتے نے کہا: اللہ اس میں تمہیں برکت عطا فرمائے' راوی نے کہا: پھر وہ نابینے شخص کے پاس گیا تو کہا: تمہیں کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا: اللہ مجھے میری بصارت لوٹا دے تاکہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو دیکھ سکوں۔'' راوی نے کہا: ''اس نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اسے اس کی بصارت لوٹا دی' پھر اس نے پوچھا: تمہیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں' پھر اسے حاملہ بکری دے دی گئی' پھر اونٹ' گائے اور بکری نے بچے دیے' تو اس (برص والے) کے ہاں وادی بھر اونٹ ہو گئے' اس کے ہاں وادی بھر گائے ہو گئیں اور اس (نابینے) کے ہاں وادی بھر بکریاں ہو گئیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں: ''پھر وہ (فرشتہ) اسی صورت و ہیئت میں برص میں مبتلا شخص کے پاس آیا تو اس نے کہا: مسکین آدمی ہوں' دوران سفر اسباب ختم ہو چکے ہیں' آج مجھے صرف اللہ کا سہارا ہے یا پھر میں تم سے اس ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں' جس نے تجھے بہترین رنگت اور بہترین جلد اور مال عطا کیا' کہ تم مجھے ایک اونٹ دے دو جس کے ذریعے میں اپنی منزل پر پہنچ جاؤں گا' اس شخص نے کہا: حقوق بہت زیادہ ہیں' (کس کس کو دوں) اس (فرشتے) نے کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں' کیا تم برص میں مبتلا نہیں تھے' لوگ تجھے ناپسند کرتے تھے اور تم

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٦٤) و مسلم (٦/ ٢٩٦١)۔

فقیر تھے؟ اللہ نے تمہیں مال عطا کیا‘ اس شخص نے کہا: یہ مال تو مجھے آباؤ واجداد سے ملا ہے‘ اس فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹے ہوئے تو اللہ تمہیں پہلے کی طرح کر دے گا۔‘‘ راوی بیان کرتے ہیں: ’’پھر وہ اپنی اسی صورت میں گنجے شخص کے پاس گیا تو اس نے اسے بھی وہی بات کہی جو اس نے اس (برص والے) سے کی تھی‘ اور اس نے ویسے ہی جواب دیا جیسے اس شخص نے جواب دیا تھا‘ فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں پھر پہلے کی طرح کر دے۔‘‘ راوی بیان کرتے ہیں: ’’پھر وہ اپنی اسی صورت وہیئت میں نابینے شخص کے پاس گیا تو کہا: مسکین آدمی اور مسافر ہوں‘ میرے دوران سفر اسباب منقطع ہو گئے ہیں‘ آج منزل تک پہنچنے کے لیے مجھے اللہ کا سہارا ہے‘ اور پھر میں تم سے اس ذات کا وسیلہ بنا کر سوال کرتا ہوں جس نے تمہاری بینائی لوٹائی کہ تم ایک بکری دے دو‘ جس کے ذریعے میں اپنی منزل پر پہنچ جاؤں گا‘ اس شخص نے کہا: یقیناً میں ایک نابینا شخص تھا‘ اللہ نے میری بینائی لوٹا دی‘ جو چاہو لے جاؤ اور جو چاہو چھوڑ جاؤ‘ اللہ کی قسم! آج جو کچھ تم اللہ کی خاطر اٹھاؤ گے اس پر میں تم پر کوئی سختی نہیں کروں گا‘ اس (فرشتے) نے کہا: اپنا مال اپنے پاس رکھو‘ تمہاری تو آزمائش کی گئی تھی‘ اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہو گیا اور تیرے دو ساتھیوں پر ناراض ہو گیا۔‘‘

١٨٧٩: وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ ﷞ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى أَسْتَحْيِيَ فَلَا أَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا أَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحَرَّقًا**)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [1]

۱۸۷۹: ام بجید ﷞ بیان کرتی ہیں‘ میں نے عرض کیا‘ اللہ کے رسول! مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے حتی کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پر رکھنے کے لیے گھر میں کوئی چیز نہیں پاتی‘ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اس کے ہاتھ پر کچھ نہ کچھ رکھ دیا کرو خواہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔‘‘ احمد‘ ترمذی‘ ابوداؤد اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٨٠: وَعَنْ مَوْلًى لِّعُثْمَانَ ﷛ قَالَ: أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ ﷞ بُضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ: لِلْخَادِمِ ضَعِيْهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِيْ كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ: تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَقَالُوْا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهُ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِلْخَادِمِ اِذْهَبِيْ فَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِذَالِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**فَإِنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ**)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

۱۸۸۰: عثمان ﷛ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں‘ ام سلمہ ﷞ کو گوشت کا ایک ٹکڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا جبکہ نبی ﷺ کو گوشت پسند تھا‘ تو انہوں نے خادمہ سے فرمایا: اسے گھر میں رکھو شاید کہ نبی ﷺ اسے تناول فرمائیں‘ اس نے اسے گھر کے طاق

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٨٢_٣٨٣ ح ٢٧٦٨٩_٢٧٦٩١) و أبو داود (١٦٦٧) والترمذي (٦٦٥)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٠٠) ☆ مولى لعثمان: مجهول، والجريري اختلط وعلي بن عاصم: ضعيف، ومن دونه نظر و له شاهد ضعيف جدًا عند البيهقي في الدلائل (٦/ ٢٩٧) فيه خارجة بن مصعب: متروك و حديث (١٨٦٠) يغني عنه۔

میں رکھا' اور اتنے میں سائل دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے' صدقہ کرو۔ اہل خانہ نے بھی کہا: اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے (یعنی تمہارا بھلا ہو)' وہ سائل چلا گیا' تو نبی ﷺ تشریف لے آئے' آپ نے فرمایا: ''ام سلمہ! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ میں اسے کھالوں؟'' انہوں نے عرض کیا' جی ہاں' اور خادمہ سے فرمایا: جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے وہ گوشت لاؤ' وہ گئی تو وہاں طاق میں (گوشت کے بجائے) صرف ایک سفید پتھر پڑا ہوا تھا' نبی ﷺ نے فرمایا'' وہ گوشت' سفید پتھر بن گیا' تم نے اسے سائل کو کیوں نہ دیا؟''

۱۸۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: الَّذِیْ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❶

۱۸۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' عرض کیا گیا' جی ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے۔''

۱۸۸۲: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهٗ وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا كَعْبُ! اِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَاتَرٰى فِيْهِ فَقَالَ: اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَابَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا اُحِبُّ لَوْاَنَّ لِيْ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّیْ اَذَرُ خَلْفِيْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِيَّ.)) اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ يَا عُثْمَانُ! اَسَمِعْتَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۱۸۸۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے اندر جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے انہیں اجازت دے دی' اور ان کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی' تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعب! عبدالرحمن رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور انہوں نے مال چھوڑا ہے' اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا: اگر تو وہ اس بارے میں اللہ کا حق ادا کیا کرتے تھے تو پھر کوئی حرج نہیں' ابوذر رضی اللہ عنہ نے لاٹھی اٹھائی اور کعب کو دے ماری' اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اگر میرے پاس اس پہاڑ برابر سونا ہو اور میں اسے خرچ کر دوں اور وہ مجھ سے قبول بھی ہو جائے اور پھر میں اپنے پیچھے چھ اوقیہ چھوڑ جاؤں۔'' عثمان! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں' کیا آپ نے اسے سنا ہے؟ تین مرتبہ کہا' انہوں نے فرمایا: ہاں۔

۱۸۸۳: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ: ((ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ: ((كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ)). ❸

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۳۱۹ ح ۲۹۳۱-۲۹۳۲) [والترمذي (۱۶۵۲ وقال: حسن غريب.) والنسائي (۵/ ۸۳-۸۴ ح ۲۵۷۰) وله شاهد عند أحمد (۱/ ۲۲۶، ۳۱۱)]- ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۶۳ ح ۴۵۳) ☆ فيه ابن لهيعة ضعيف من جهة اختلاطه و صرح بالسماع و لأصل الحديث شواهد عند أحمد (۵/ ۱۴۸، ۱۶۰، ۱۷۶) وابن ماجه (۴۱۳۲) و البخاري (۷۲۲۸، ۲۳۸۸) و مسلم (۹۴) وغيرهم فالمرفوع حسن بالشواهد بغير هذا السياق- ❸ رواه البخاري (۸۵۱، ۱۴۳۰)-

۱۸۸۳: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز عصر ادا کی تو آپ سلام پھیر کر کھڑے ہوئے اور تیزی کے ساتھ لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی بعض ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے، صحابہ کرام آپ کی اس تیزی اور جلدی سے پریشان ہو گئے جب آپ ان کے پاس واپس تشریف لائے اور آپ نے دیکھا کہ انہوں نے آپ کی تیزی پر تعجب کیا ہے، آپ نے فرمایا: ''مجھے سونے کی ایک ڈلی (ٹکڑا) یاد آ گئی جو ہمارے پاس تھی، مجھے ناگوار گزرا کہ وہ مجھے اللہ کی یاد سے روکے رکھے لہٰذا میں نے اس کی تقسیم کا حکم فرما دیا۔'' بخاری، اور صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے، فرمایا: ''میں نے صدقہ کی سونے کی ڈلی گھر چھوڑی تھی، میں نے اسے رات بھر گھر رکھنا ناپسند کیا۔

١٨٨٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سَأَلَنِيْ عَنْهَا: ((مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ؟)) قُلْتُ: لَا، وَاللّٰهِ! لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهِ فَقَالَ: ((مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۱۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو میرے پاس آپ کے چھ یا سات دینار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں انہیں تقسیم کر دوں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف نے مجھے مصروف رکھا، آپ نے ان کے متعلق پھر مجھ سے پوچھا: ''آپ نے ان چھ یا سات دیناروں کا کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! آپ کی تکلیف نے مجھے مصروف کر دیا، انہوں نے وہ منگائے، پھر انہیں اپنی ہتھیلی میں رکھا، فرمایا: ''اللہ کا نبی کیا گمان کرے کہ وہ اللہ عزوجل سے ملاقات کرے اور یہ اس کے پاس ہوں۔''

١٨٨٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ رضی اللہ عنہ وَعِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا بِلَالُ!)) قَالَ: شَيْءٌ ادَّخَرْتُهُ لِغَدٍ فَقَالَ: ((أَمَا تَخْشٰى أَنْ تَرٰى لَهُ غَدًا بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا)). [2]

۱۸۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو اس وقت کھجوروں کا ایک ڈھیر ان کے پاس تھا، آپ نے فرمایا: ''بلال! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، میں نے کل کے لیے کچھ ذخیرہ کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم ڈرتے نہیں کہ کل روز قیامت تو اسے جہنم کی آگ دیکھے، بلال! خرچ کر اور عرش والی ذات سے مفلسی کا اندیشہ نہ کر۔''

١٨٨٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا أَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ١٠٤ ح ٢٥٢٤٠) ☆ موسى بن جبير: حسن الحديث كما حققته في السراج المنير في تحقيق تفسير ابن كثير، ولم أكمل هذا الكتاب۔ [2] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٣٤٥، نسخة محققة: ١٢٨٣) [وسنده حسن و فيه اختلاف كثير، وله شواهد عند الطبراني (١/ ٣٤٠-٣٤١) وغيره]۔

حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۱۸۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سخاوت، جنت میں ایک درخت ہے، پس جو شخص سخی ہوگا تو وہ اس کی ایک شاخ کو پکڑ لے گا، پھر شاخ اسے نہیں چھوڑے گی حتی کہ وہ اسے جنت میں لے جائے گی، جبکہ بخیلی و طمع جہنم کا ایک درخت ہے جو شخص بخیل ہوگا تو وہ اس کی ایک شاخ پکڑ لے گا، اور وہ شاخ اسے نہیں چھوڑے گی حتی کہ اسے جہنم میں لے جائے گی۔''

۱۸۸۷: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۱۸۸۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو، کیونکہ بلاء ومصیبت اس سے آگے نہیں پہنچ سکتی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٨٧٧، نسخة محققة: ١٠٣٧٧) وابن عدي في الكامل (١/ ٢٣٦) و ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ١٨٢) ☆ فيه عبد العزيز بن عمران: متروك، وإبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة: ضعيف۔ [2] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ و روى البيهقي (٤/ ١٨٩) و ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ١٥٣) بأسانيد ضعيفة جدًا عن مختار بن فلفل عن أنس بن مالك به نحو المعنٰى، و روى الطبراني في الأوسط (٦/ ٢٩٩ ح ٥٦٣٩) من حديث علي رضي الله عنه نحوه و فيه عيسى بن عبد الله عن أبيه: متروك يروى عن أبيه أشياء موضوعة، انظر لسان الميزان (٤/ ٤٦١)۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٨٨٨: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

١٨٨٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے' جبکہ اللہ صرف حلال مال ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں قبول فرماتا ہے' پھر اسے اس کے مالک کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے' حتیٰ کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔''

١٨٨٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

١٨٨٩: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا' درگزر کرنے اور معاف کر دینے سے اللہ بندے کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے' اور جو کوئی اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کو رفعت عطا فرماتا ہے۔''

١٨٩٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِىَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا عَلٰى مَنْ دُعِىَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

١٨٩٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا' اور جنت کے (آٹھ) دروازے ہیں' جو شخص نمازی ہو گا اسے باب الصلوۃ سے دعوت دی

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٤١٠) و مسلم (٦٣/ ١٠١٤)۔

❷ رواه مسلم (٦٩/ ٢٥٨٨)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٨٩٨) و مسلم (٨٥/ ١٢٠٧)۔

جائے گی' جو مجاہد ہوگا اسے باب الجہاد سے آواز دی جائے گی' جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا' روزہ دار کو باب الریان سے آواز دی جائے گی۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' ویسے ضروری تو نہیں کہ کسی کو ان سب دروازوں سے بلایا جائے' پھر بھی کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے دعوت دی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں' میں امید کرتا ہوں کہ آپ انہیں میں سے ہوں گے۔''

۱۸۹۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((مَنْ اَصْبَحَ مِنكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: ((فَمَنْ تَبِعَ مِنكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً ؟)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، قَالَ: ((فَمَنْ اَطْعَمَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: ((فَمَنْ عَادَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۸۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون روزے سے ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون جنازے کے ساتھ شریک ہوا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میں نے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص میں یہ خصلتیں جمع ہو جائیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

۱۸۹۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۹۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان خواتین! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے کسی ہدیے کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا کھر ہی ہو۔''

۱۸۹۳: وَعَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۸۹۳: جابر اور حذیفہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر معروف (بھلی بات' بھلا کام) صدقہ ہے۔''

۱۸۹۴: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۱۸۹۴۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی کے کسی بھی کام کو معمولی مت سمجھو' خواہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملو۔''

۱۸۹۵: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)) قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ

---

[1] رواه مسلم (۸۷/ ۱۲۰۸)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۶۰۱۷) و مسلم (۹۰/ ۱۰۳۰)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۶۰۲۱ عن جابر) و مسلم (۵۲/ ۱۰۰۵ عن حذيفة)۔

[4] رواه مسلم (۱۴۴/ ۲۶۲۶)۔

يَجِدْ قَالَ: ((فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَوْلَمْ يَفْعَلْ قَالَ: ((فَيُعِيْنُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفِ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ: ((فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ)) قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ: ((فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۸۹۵: ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا واجب ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا' اگر وہ نہ پائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ہاتھوں سے کمائی کرے اور اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے۔'' انہوں نے عرض کیا' اگر وہ استطاعت نہ رکھے یا نہ کر پائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ضرورت مند مجبور شخص کی مدد کرے۔'' انہوں نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی کا حکم کرے۔'' انہوں نے عرض کیا' اگر نہ کر سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''برائی سے رک جائے کیونکہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

۱۸۹۶: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۹۶۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ کرنا واجب ہے' دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے' آدمی کی اس کی سواری کے بارے میں مدد کرنا' وہ اسے سواری پر بٹھائے یا اس کا سامان اس پر رکھوائے' یہ بھی صدقہ ہے' اچھی بات کرنا صدقہ ہے' نماز کی طرف ہر قدم اٹھانا صدقہ ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز دور کر دینا صدقہ ہے۔''

۱۸۹۷: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْعَظْمًا أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ فَإِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۸۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' جس شخص نے اللہ اکبر' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ' سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہا' اور لوگوں کے راستے سے پتھر یا کانٹے یا ہڈی کو دور کر دیا یا نیکی کا حکم یا برائی سے منع کیا اور یہ کام تین سو ساٹھ عدد کے برابر کیا تو وہ اس روز اس طرح چلتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہے۔''

۱۸۹۸: وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّأَمْرٍ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةً وَّنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً وَّفِيْ بُضْعِ أَحَدِكُمْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٢٢) و مسلم (٥٥/ ١٠٠٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٨٩) و مسلم (٥٦/ ١٠٠٩)۔

[3] رواه مسلم (٥٤/ ١٠٠٧)۔

صَدَقَةً)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ: ((اَرَءَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ اَجْرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۸۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنی اہلیہ سے جماع کرنا صدقہ ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس پر اسے اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ، اگر وہ حرام طریقے سے شہوت پوری کرتا تو کیا اس پر گناہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے اسے پورا کرے گا تو اسے اجر ملے گا۔''

۱۸۹۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دودھ دینے والی بہترین اونٹنی عاریۃً دینا اور دودھ دینے والی بہترین بکری، جو صبح و شام برتن بھر دیتی ہو، عاریۃً دینا، بہترین صدقہ ہے۔''

۱۹۰۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان شجر کاری کرتا ہے یا کاشتکاری کرتا ہے، پھر کوئی انسان یا پرندہ یا کوئی حیوان اس میں سے کھا لیتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

۱۹۰۱: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ ((وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ)). [4]

۱۹۰۱: اور صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''جو اس میں سے چوری ہو جائے تو وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

۱۹۰۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَاْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ)) قِيْلَ: اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ قَالَ: ((فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۱۹۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بدکار عورت کو بخش دیا گیا کہ وہ کنویں کے کنارے ایک کتے کے پاس سے گزری جو کہ اپنی زبان باہر نکالے ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ شدت پیاس اسے ہلاک کر ڈالے، اس نے اپنا جوتا اتارا اور اسے اپنے دوپٹے سے باندھ کر اس کے لیے پانی نکالا تو اسے اس وجہ سے بخش دیا گیا۔'' عرض کیا گیا، کیا حیوانوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر جان دار چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں اجر ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٥٣/ ١٠٠٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٠٨) و مسلم (٧٤/ ١٠٢٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٢) و مسلم (١٢/ ١٥٥٢)۔

[4] رواه مسلم (٧/ ١٥٥٢)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٢١) و مسلم (١٥٤/ ٢٢٤٥)۔

١٩٠٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ أَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۰۳: ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا گیا، اس نے اسے باندھ رکھا تھا، حتی کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی، اس نے خود اسے کھلایا نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض کھا لیتی۔''

١٩٠٤: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ فَقَالَ: لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۹۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی ایک درخت کی شاخ کے پاس سے گزرا جو کہ راہ گزر پر تھی، اس نے کہا: میں اسے مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دیتا ہوں تاکہ یہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے، اسے (اس بنا پر) جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

١٩٠٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۹۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک آدمی کو ایک درخت کی وجہ سے، جنت میں ادھر ادھر پھرتے دیکھا کہ اس نے راہ گزر سے اسے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث تھا۔''

١٩٠٦: وَعَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ: ((اِعْزِلِ الْأَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4] وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: ((اِتَّقُوا النَّارَ)) فِيْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۹۰۶: ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھے کوئی نفع مند چیز بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کی گزرگاہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے۔'' عنقریب ہم عدی بن حاتم سے مروی حدیث: ''دوزخ سے بچاؤ اختیار کرو۔'' کو ان شاء اللہ تعالیٰ باب علامات النبوۃ میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

١٩٠٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ. فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣١٨) و مسلم (٢٢٤٢ كلاهما من حديث أبي هريرة)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٢) و مسلم (١٢٧/ ١٩١٤)۔

[3] رواه مسلم (١٢٩/ ١٩١٤ بعد ح ٢٦١٧)۔

[4] رواه مسلم (١٣١/ ٢٦١٨) ٥ حديث عدي بن حاتم: اتقوا النار يأتي (٥٨٥٧)۔

وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۱۹۰۷: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں بھی (آپ کی زیارت کے لیے) آیا، جب میں نے غور کے ساتھ آپ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے فرمایا: ''لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت، جبکہ لوگ سو رہے ہوں، نماز پڑھو، (اس طرح) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

۱۹۰۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۱۹۰۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحمان کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

۱۹۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۱۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک صدقہ، رب کے غضب کو ختم کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔''

۱۹۱۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ أَخِيْكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❹

۱۹۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر معروف صدقہ ہے، تمہارا اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے ملنا اور تمہارا اپنی بالٹی سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دینا بھی نیکی میں سے ہے۔''

۱۹۱۱: وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيْءَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❺

۱۹۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اپنے بھائی کو دیکھ کر تبسم فرمانا، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، راہ بھولے شخص کی راہنمائی کرنا، نابینا شخص کی مدد کرنا، پتھر، کانٹے اور ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا اور اپنے ڈول سے کسی بھائی کے ڈول

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٨٥ وقال: صحيح) وابن ماجه (١٣٣٤) و الدارمي (١/ ٣٤٠-٣٤١ ح١٦٦٨)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٥٥ وقال: حسن صحيح.) وابن ماجه (٣٦٩٤)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٦٤ وقال: غريب) ☆ عبد الله بن عيسى: ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة۔

❹ **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٣٤٤ ح ١٤٧٦٦) والترمذي (١٩٧٠ وقال: حسن صحيح)۔

❺ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٥٦)۔

میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

١٩١٢: وَعَنْ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ أُمَّ سَعْدٍمَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((**الْمَآءُ**)) فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ: هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ.رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۱۹۱۲: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ام سعد رضی اللہ عنہا وفات پا چکی ہیں' (ان کے لیے) کون سا صدقہ کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی۔'' انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا: یہ ام سعد کے لیے ہے۔

١٩١٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرًى كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ**)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۱۹۱۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی ننگ بدن مسلمان کو لباس پہنائے تو اللہ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اللہ اسے جنت کے میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے تو اللہ اسے کستوری سے سیل بند خالص شراب پلائے گا۔''

١٩١٤: وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ**)) ثُمَّ تَلَا: ﴿**لَيْسَ الْبِرَّاَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ**﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۱۹۱۴: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مال میں زکوۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق ومغرب کی طرف کرلو۔''

١٩١٥: وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا الشَّيْءُ الَّذِی لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟قَالَ: ((**الْمَآءُ**)) قَالَ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! مَاالشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟قَالَ ((**الْمِلْحُ**)) قَالَ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يُحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ:((**اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌلَّكَ**)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۹۱۵: بہیسہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں' انہوں نے عرض کیا' اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی۔'' انہوں نے پھر عرض کیا: اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نمک۔'' انہوں نے پھر عرض کیا' اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ہے جس سے روکنا جائز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہ تم بھلائی کے کام کرو' وہ تمہارے لیے بہتر ہیں۔''

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٦٧٨) والنسائي (٦/ ٢٥٤ح ٣٦٩٤) و للحديث طرق كثيرة وهو حديث حسن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبـو داود (١٦٨٢) والترمذي (٢٤٤٩ وقال: غريب.) ☆ أبـو خالد الدالاني مدلس وعنعن ولـه شاهد ضعيف جدًا عند الترمذي (١٦٣٧) و باطل، عنده أيضًا (٢٤٤٩)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٥٩۔٦٦٠ وقـال: هذا حديث إسناده ليس بذاك و أبو حمزة ميمون الأعور يضعف)۔ و ابن ماجه (١٧٨٩) والدارمي (١/ ٣٨٥ ح ١٦٤٤)۔ [4] **ضعيف**، وأبو داود (٣٤٧٦ و ١٦٦٩) ☆ سيار بن منظور و أبوه مستوران و ثقهما ابن حبان وحده۔

۱۹۱۶ : وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۱۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بنجر زمین کاشت کرتا ہے تو اس کے لیے اس (کاشت کرنے) میں اجر ہے، اور ہر طالب رزق اس میں سے جو کھا جائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

۱۹۱۷ : وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۱۹۱۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دودھ والا جانور عاریۃً دے دے یا کوئی قرض دے دے یا کسی کو راستہ بتا دے تو اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔''

۱۹۱۸ : وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهٖ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَرَّتَيْنِ قَالَ: ((لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ: ((اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ)) قُلْتُ: اِعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ: ((لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا)) قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً قَالَ: ((وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3] وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَيَكُوْنُ لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ)).

۱۹۱۸: ابوجری جابر بن سلیم بیان کرتے ہیں، میں مدینے آیا تو میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں، وہ جو کہتا ہے وہ اس پر عمل کرتے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دو مرتبہ کہا: علیک السلام یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''علیک السلام نہ کہو، علیک السلام تو میت کے لیے دعا و سلام ہے، کہو: السلام علیک۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تکلیف کو تجھ سے دور کر دے، اور اگر تو قحط سالی میں مبتلا ہو جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تجھے سرسبزی و شادابی عطا فرما دے، جب تو کسی ریگستان یا صحرا میں ہو اور تیری سواری گم

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٢٦٧ ح ٢٦١٠) [والترمذي (١٣٧٩) والنسائي في الكبرى (٥٧٥٦-٥٧٥٨)]۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٩٥٧ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٨٤) والترمذي (٢٧٢١-٢٧٢٢ وقال: حسن صحيح)۔

ہو جائے' پھر تو اس سے دعا کرے تو وہ اسے واپس لوٹا دے' میں نے عرض کیا: مجھے کوئی وصیت فرمائیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کو گالی نہ دینا۔'' راوی بیان کرتے ہیں' میں نے پھر اس کے بعد کسی آزاد کو گالی دی نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ کو نہ ہی کسی بکری کو' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نیکی کے کسی کام کو حقیر نہ جاننا' اگر تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے گفتگو کرے تو یہ بھی نیکی ہے' اپنا ازار نصف پنڈلی تک رکھ' اگر تو ایسے نہ کرے تو پھر ٹخنوں تک' اور (ٹخنوں سے نیچے) ازار (تہ بند' شلوار' پاجامہ وغیرہ) لٹکانے سے اجتناب کر' کیونکہ یہ تکبر ہے' اور اللہ تکبر پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے اور تجھ پر عیب لگائے جس کے متعلق وہ جانتا ہو کہ وہ (عیب) تم میں موجود ہے' تو اس کے متعلق جو تم جانتے ہو' اس پر عیب نہ لگاؤ' اس کا وبال اسی پر ہو گا۔'' ابوداؤد' امام ترمذی نے اس حدیث سے سلام والا حصہ روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے: ''تمہیں اس کا اجر ملے گا جبکہ اس پر وبال ہو گا۔''

۱۹۱۹: وَعَنْ عَائِشَةَ ﵂ اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا بَقِيَ مِنْهَا)) قَالَتْ: مَابَقِيَ اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ: ((بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ [1]

1919: عائشہ ﵂ سے روایت ہے کہ انہوں (یعنی اہل بیت) نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اس سے کچھ بچا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اس کی دستی بچی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی دستی کے سوا باقی سب بچ گیا ہے۔'' ترمذی اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۹۲۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵄ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ كَسَامُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

1920: ابن عباس ﵄ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کو لباس فراہم کرتا ہے تو جب تک اس لباس کا ایک ٹکڑا اس پر رہتا ہے تو وہ شخص اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے۔''

۱۹۲۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﵁ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

1921: عبداللہ بن مسعود ﵁ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں، فرمایا: ''تین اشخاص ہیں جنہیں اللہ پسند کرتا ہے، دوران تہجد قرآن کی تلاوت کرنے والا، دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنے والا جو اسے اپنے بائیں ہاتھ سے بھی مخفی رکھتا ہے، اور ایک وہ آدمی جو کسی لشکر میں ہو اور اس کے ساتھی شکست کھا جائیں لیکن وہ پھر بھی دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث محفوظ نہیں، اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش، کثرت کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٧٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده) والترمذي (٢٤٨٤ وقال: حسن غريب.) [وصححه الحاكم (٤/ ١٩٦) و تعقبه الذهبي.] ☆ خالد بن طهمان أبو العلاء: خلط قبل موته بعشر سنين و كان قبل ذلك ثقة، قاله ابن معين، فالحديث ضعيف من أجل اختلاطه۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٦٧) ☆ سنده ضعيف و للحديث شواهد۔

١٩٢٢: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: فَرَجُلٌ أَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِیْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِیْ وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: اَلشَّيْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۹۲۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین اشخاص ایسے ہیں جنہیں اللہ پسند کرتا ہے اور تین ایسے ہیں جنہیں اللہ ناپسند کرتا ہے، رہے وہ جنہیں اللہ پسند کرتا ہے تو ان میں سے ایک وہ آدمی ہے جو کسی قوم کے پاس جائے اور اللہ کے نام پر ان سے سوال کرے، وہ ان سے اپنی باہمی قرابت کی وجہ سے سوال نہ کرے، لیکن وہ اسے کچھ نہ دیں، ایک آدمی نے اپنے ساتھیوں سے الگ ہو کر مخفی طور پر اسے کچھ دے دیا جسے صرف اللہ جانتا ہے اور وہ لینے والا جانتا ہے، اور ایک وہ قوم جو ساری رات چلتی رہی حتیٰ کہ جب نیند انہیں تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو گئی تو وہ سو گئے اس اثنا میں ایک آدمی کھڑا ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ مجھ سے دعا کرنے لگا اور میری آیات کی تلاوت کرنے لگا اور (تیسرا) وہ شخص جو کسی لشکر میں دشمن سے برسرِ پیکار ہو لیکن وہ شکست کھا جائیں تو یہ پھر بھی سینہ سپر رہے حتیٰ کے اسے شہید کر دیا جائے یا اسے فتح حاصل ہو جائے، اور وہ تین جنہیں اللہ ناپسند کرتا ہے: بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم مالدار ہیں۔''

١٩٢٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ: نَعَمْ، اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلنَّارُ فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلْمَآءُ فَقَالُوْا: يَارَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الرِّيْحُ فَقَالُوْا: يَارَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ: ((اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ)) فِیْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ.

۱۹۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے زمین پیدا فرمائی تو وہ ہلنے لگی، تو پھر اس نے پہاڑ پیدا کیے اور انہیں اس (زمین) پر رکھنے کا حکم فرمایا تو وہ ٹھہر گئی، فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت پر تعجب ہوا تو انہوں نے عرض کیا: رب جی! کیا تیری مخلوق میں پہاڑوں سے شدید تر کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، لوہا، تو انہوں پھر عرض کیا، رب جی! کیا تیری مخلوق میں لوہے سے بھی شدید تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں، پانی، انہوں نے عرض کیا: ربّ جی! کیا تیری مخلوق میں پانی سے شدید تر کوئی چیز

[1] **أسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٦٨) والنسائي (٥/ ٨٤ ح ٢٥٧١ و ٣/ ٢٠٧-٢٠٨ ح ١٦١٦) وصححه ابن خزيمة (٢٤٥٦، ٢٤٦٤) وابن حبان (٨١٣، ١٦٠٢-١٦٠٣) والحاكم (٢/ ١١٣) ووافقه الذهبي۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٦٩) ٥ الصدقة تطفئ الخطيئة، تقدم (٢٩)۔

ہے؟ فرمایا: ہاں، آگ، انہوں نے عرض کیا، کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی شدید تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں، ہوا، پھر انہوں نے عرض کیا: رب جی! کیا تیری مخلوق میں ہوا سے بھی شدید تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں، وہ ابن آدم جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے تو اسے اپنے بائیں ہاتھ سے مخفی رکھتا ہے۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''صدقہ خطائیں مٹا دیتا ہے۔'' کتاب الایمان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٩٢٤: عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَیْنِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ کُلُّهُمْ یَدْعُوْهُ اِلٰی مَاعِنْدَهٗ)) قُلْتُ: وَکَیْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ ((اِنْ کَانَتْ اِبِلًا فَبَعِیْرَیْنِ وَاِنْ کَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَیْنِ)). رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [1]

١٩٢۴: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ مسلم اپنے سارے مال سے جوڑا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے تمام دربان اپنی اپنی نعمتوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتے ہیں۔'' میں نے عرض کیا، وہ کیسے خرچ کرے؟ فرمایا: ''اگر اونٹ ہوں تو دو اونٹ اور اگر گائے ہوں تو دو گائے۔''

١٩٢٥: وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَدَقَتُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

١٩٢۵: مرثد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی نے مجھے حدیث بیان کی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''روز قیامت مومن کا صدقہ ہی اس کے لئے باعث سایہ ہوگا۔''

١٩٢٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِهٖ فِی النَّفَقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ)). قَالَ سُفْیَانُ: اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَا کَذٰلِكَ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ [3]

١٩٢٦: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص عاشورا کے دن اپنے اہل و عیال پر فراخی کے ساتھ خرچ کرتا ہے تو اللہ پورا سال اسے فراخی عطا فرما دیتا ہے۔'' سفیان (ثوری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ہم اس کا تجربہ کر چکے ہیں، اور ہم نے

---

[1] **صحیح**، رواہ النسائي (٦/ ٤٨-٤٩ ح ٣١٨٧)۔ [2] **صحیح**، رواہ أحمد (٤/ ٢٣٣ ح ١٨٢٠٧) [وابن خزیمة (٢٤٣٢) و ابن إسحاق صرح بالسماع عنده فالسند حسن.] ☆ وله شاهد صحیح عند ابن خزیمة (٤/ ٩٤ ح ٢٤٣١) و ابن حبان (٨١٧) و صححه الحاکم (١/ ٤١٦) و وافقه الذهبي۔

[3] **ضعیف جدًا**، رواہ رزین (لم أجده) [و رواه البیهقي في شعب الإیمان (٣٧٩٢، نسخة محققة: ٣٥١٣) بإسناد مظلم عن هیصم بن شداخ عن الأعمش عن إبراهیم عن علقمة عنه به] و هیصم بن شداخ: یروی عن الأعمش الطامات فی الروایات، لا یجوز الاحتجاج به، قاله ابن حبان فی المجروحین (٣/ ٩٧) و للحدیث طرق ضعیفة جدًا۔

اسے اسی طرح پایا ہے۔

۱۹۲۷: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ. [1]

۱۹۲۷: اور امام بیہقی نے ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے اسے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے، اور انہوں (امام بیہقی) نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۲۸: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ؟ قَالَ: ((أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [2]

۱۹۲۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھے بتائیں کہ صدقہ کا کتنا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیادہ سے زیادہ (سات سوگنا) اور اللہ کے ہاں مزید ہے۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٧٩٥، نسخة محققة : ٣٥١٥ عن أبي هريرة [فيه حجاج بن نصير: ضعيف و محمد بن ذكوان : منكر الحديث] ٣٧٩٣ ـ ٣٧٩٤ عن أبي سعيد نسخة محققة : ٣٥١٣ـ٣٥١٤ [فيه أيوب بن سليمان بن ميناء عن رجل عن أبي سعيد الخدري] ٣٧٩١ نسخة محققة : ٣٥١٢ عن جابر [فيه محمد بن يونس الكديمي: كذاب عن عبد الله بن إبراهيم الغفاري: متروك] ☆ و للحديث طرق لا يصح منها شيٌ وأخطأ السيوطي وغيره فصححه بالشواهد الواهية۔

[2] **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٨ ح ٢١٨٧٩ [فيه المسعودي اختلط و أبو عمر الدمشقي ضعيف و قال الدارقطني: متروك] ٥/ ٢٦٥ ح ٢٢٦٤٤ [فيه معان بن رفاعة ضعيف عن علي بن يزيد : متروك])۔

بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

بہترین صدقہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۱۹۲۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَهٗ [1]

۱۹۲۹: ابو ہریرہ اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے پیچھے غنا ہو اور صدقہ کی ابتدا اپنے زیر کفالت افراد سے کر۔'' بخاری، مسلم نے صرف حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۹۳۰: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۱۹۳۰: ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان اللہ کی رضا اور حصول ثواب کی نیت سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

۱۹۳۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَّدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْكِیْنٍ وَّدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۹۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار جو تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی مسکین پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، ان میں سے سب سے زیادہ باعث اجر وہ ہے جو تو نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔''

۱۹۳۲: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی دَآبَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُّنْفِقُهٗ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٤٢٦-١٤٢٧) و مسلم (٩٥/ ١٠٣٤)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٥٥، ٥٣٥١) و مسلم (٤٨/ ١٠٠٢)۔

[3] رواه مسلم (٣٩/ ٩٩٥)۔

[4] رواه مسلم (٣٨/ ٩٩٤)۔

۱۹۳۲: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اپنے جہادی گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اپنے مجاہد ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔''

۱۹۳۳: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ! أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ: ((أَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا جبکہ وہ میرے بھی بیٹے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان پر خرچ کرو، تم ان پر جو خرچ کروگی تو اس پر تمہیں اجر وثواب ملے گا۔''

۱۹۳٤: وَعَنْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْئَلْهُ فَإِنْ كَانَ ذَالِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ: فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ: بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: إِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ هُمَا؟ قَالَ: امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) قَالَ: اِمْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [2]

۱۹۳۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خواتین کی جماعت! صدقہ کرو، خواہ اپنے زیورات میں سے کرو۔'' وہ بیان کرتی ہیں میں (اپنے شوہر) عبداللہ کے پاس واپس آئی تو میں نے کہا: آپ غریب آدمی ہیں، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ہے، آپ ان کے پاس جا کر مسئلہ دریافت کریں، اگر تو جائز ہو تو میں تم پر صدقہ کروں ورنہ پھر تمہارے علاوہ کسی اور پر کروں؟ وہ بیان کرتی ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: آپ خود ہی جائیں، وہ بیان کرتی ہیں، میں گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کھڑی تھی اسے بھی میرے والا مسئلہ ہی درپیش تھا، وہ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑی بارعب شخصیت تھے، پس بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے انہیں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ دروازے پر دو عورتیں آپ سے مسئلہ دریافت کرتی ہیں کہ وہ اپنا صدقہ اپنے خاوندوں اور ان کے زیر پرورش یتیم بچوں کو دے سکتی ہیں؟ لیکن انہیں ہمارے متعلق نہ بتانا کہ ہم کون ہیں، زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٧) و مسلم (٤٧/ ١٠٠١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٦) و مسلم (٤٥/ ١٠٠٥)۔

عرض کیا، ایک انصاری خاتون اور ایک زینب ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی زینب؟'' انہوں نے عرض کیا، عبداللہ کی اہلیہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کے لیے دگنا اجر ہے، قرابت داری کا اجر اور صدقے کا اجر۔'' بخاری، مسلم، الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔

١٩٣٥: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۳۵: میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک لونڈی آزاد کی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو تمہارے لیے زیادہ باعث اجر ہوتا۔''

١٩٣٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ؟ قَالَ: ((اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۱۹۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کسے ہدیہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہے۔''

١٩٣٧: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۱۹۳۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم شوربا بناؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالا کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھا کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٩٣٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۱۹۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غریب آدمی کا محنت کی کمائی سے صدقہ کرنا، اور اپنے زیر کفالت افراد سے آغاز کرنا۔''

١٩٣٩: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٩٢) و مسلم (٤٤/ ٩٩٩)۔

[2] رواه البخاري (٢٥٩٥)۔

[3] رواه مسلم (١٤٢/ ٢٦٢٥)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٦٧٧)۔

ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۱۹۳۹: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسکین پر صدقہ کرنا صرف ایک صدقہ ہے، جبکہ رشتہ دار پر دوھرا ہے، صدقہ اور صلہ رحمی۔''

۱۹۴۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ: ((اَنْفِقْهُ عَلٰی نَفْسِكَ)) قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ: ((اَنْفِقْهُ عَلٰی وَلَدِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ: ((اَنْفِقْهُ عَلٰی اَهْلِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ: ((اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِكَ)) قَالَ: عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ: ((اَنْتَ اَعْلَمُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۱۹۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک دینار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اپنی جان پر خرچ کر۔'' اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک اور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اپنے اہل و عیال پر خرچ کر۔'' اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک اور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔'' اس نے عرض کیا، میرے پاس ایک اور بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تو بہتر جانتا ہے۔''

۱۹۴۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ يَتْلُوْهُ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِیْ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۱۹۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامنے والا شخص۔ کیا میں تمہیں اس کے قریب شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی جو اپنی کچھ بکریاں لے کر الگ تھلگ رہتا ہے، اور اس بارے میں اللہ کا حق ادا کرتا ہے۔ کیا میں تمہیں بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ آدمی جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ نہ دے۔''

۱۹۴۲: وَعَنْ اُمِّ بُجَيْدٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاهُ [4]

۱۹۴۲: ام بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوالی کو کچھ دے کر واپس کیا کرو خواہ کوئی جلی ہوئی کھری ہو۔'' مالک، نسائی اور امام ترمذی اور امام ابوداود نے اس معنی میں روایت کیا ہے۔

۱۹۴۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰی

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢١٤ ح ١٨٠٢٨ـ ١٨٠٣٠) والترمذي (٦٥٨ وقال: حسن) والنسائي (٥/ ٩٢ ح٢٥٨٣) و ابن ماجه (١٨٤٤) والدارمي (١/ ٣٩٧ ح ١٦٨٧ـ١٦٨٨) [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٦٩١) والنسائي (٥/ ٦٢ ح ٢٥٣٦)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٥٢ وقال: حسن غريب) والنسائي (٥/ ٨٣ـ٨٤ ح ٢٥٧٠) والدارمي (٢/ ٢٠١ـ٢٠٢ ح ٢٤٠٠)۔ [4] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٢٣ ح ١٧٧٩) والنسائي (٥/ ٨١ـ٨٢ ح ٢٥٦٦) و الترمذي (٦٦٥ وقال: حسن صحيح)۔ و أبو داود (١٦٦٧)۔

تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۱۹۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تم سے اللہ کے نام پر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دو، جو اللہ کے نام پر سوال کرے تو اسے عطا کرو جو شخص تمہیں دعوت دے تو اسے قبول کرو، اور جس شخص نے تمہارے ساتھ کوئی نیکی کی ہو تو تم اسے بدلہ دو، اگر تم بدلہ چکانے کے لیے کچھ نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔''

۱۹۴۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۱۹۴۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۹۴۵: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهِ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَخٍ بَخٍ! ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ)) فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۱۹۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجوروں کے لحاظ سے سب سے زیادہ مال دار تھے، اور انہیں اپنے اموال (باغات) میں سے بیرحاء نامی باغ سب سے زیادہ پسند تھا، اور وہ مسجد کے بالمقابل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لایا کرتے اور وہاں کا شیریں پانی نوش فرمایا کرتے تھے، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو۔'' تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو۔'' بے شک بیرحاء باغ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ ہے، میں اس کے ثواب اور اس کے اللہ کے ہاں ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں، اللہ کے رسول! اللہ کے حکم کے مطابق آپ جیسے اور جہاں چاہیں اسے استعمال کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت خوب! یہ تو

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۶۸ ح ۵۳۶۵) و أبو داود (۱۶۷۲) والنسائي (۵/ ۸۲ ح ۲۵۶۸) ☆ الأعمش مدلس و عنعن۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱۶۷۱) ☆ سليمان بن قرم هو سليمان بن معاذ: ضعيف ضعفه الجمهور و أخرج له مسلم (۴۶/ ۱۴۸۰) متابعةً۔ ❸ متفق عليه، رواه البخاري (۱۴۶۱) و مسلم (۴۲/ ۹۹۸)۔

بہت نفع بخش مال ہے، اور تم نے جو کچھ کہا میں نے اسے سن لیا اور میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں ایسے ہی کروں گا، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے رشتے داروں اور اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔

١٩٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۱۹۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے پیٹ کو سیر کردے۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٣٦٧، نسخة محققة: ٣٠٩٥) ☆ فيه زربي بن عبدالله: ضعيف۔

بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ مَالِ الزَّوْجِ

بیوی کا شوہر کے مال سے صدقہ کرنے کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّل

فصل اول

۱۹۴۷: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بیوی اسراف کیے بغیر اپنے گھر کے کھانے سے صدقہ کرے تو اسے خرچ کرنے کی وجہ سے، اس کے شوہر کو کمانے کی وجہ سے اجر ملے گا اور خازن کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا اور کوئی کسی کے اجر میں کمی نہیں کرے گا۔''

۱۹۴۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۹۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے، اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے تو اس کے لیے اس کے اجر سے نصف ملتا ہے۔''

۱۹۴۹: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِیْ يُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُّوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِیْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۴۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان امین خازن جو حکم کے مطابق خوش دلی سے، جسے دینے کو کہا جائے، مکمل طور پر پورا دیتا ہے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے شمار ہوتا ہے۔''

۱۹۵۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اُمِّیْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَّهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٣٧) و مسلم (٧٩/ ١٠٢٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٦٠) و مسلم (٨٤/ ١٠٢٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٣٨) و مسلم (٧٩/ ١٠٢٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٨٨) و مسلم (٥١/ ١٠٠٤)۔

۱۹۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئیں، اور میرا ان کے بارے میں خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں، تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو انہیں اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۹۵۱: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((**لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا**)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامَ قَالَ: ((**ذَالِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۱۹۵۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے کوئی چیز خرچ نہ کرے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تو ہمارا بہترین مال ہے۔''

۱۹۵۲: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: ((**الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۹۵۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو ایک باوقار (بلند قامت) خاتون کھڑی ہوئی گویا وہ مضر قبیلے کی خاتون تھی، اس نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہم اپنے باپوں، بیٹوں اور شوہروں پر بوجھ ہیں، سو ان کے اموال میں سے ہمارے لیے کیا حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تر و تازہ چیزیں جو تم کھاتی ہو اور ہدیہ کرتی ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۱۹۵۳: عَنْ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى اَبِی اللَّحْمِ قَالَ: اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ نِیْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ: ((**لِمَ ضَرَبْتَهٗ**)) قَالَ: يُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ: ((**الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا**)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوْكًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِیَّ بِشَیْءٍ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦٧٠ و قال: حسن). [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٦٨٦) ☆ زياد بن جبير عن سعد مرسل (انظر المراسيل لابن أبي حاتم ص ٦١).

[3] رواه مسلم (٨٢/ ١٠٢٥).

۱۹۵۳: ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر بیان کرتے ہیں، میرے آقا نے گوشت بنانے کے متعلق مجھے حکم فرمایا تو اتنے میں ایک مسکین میرے پاس آیا میں نے اس میں سے کچھ اسے کھلا دیا، میرے آقا کو اس کا پتہ چلا تو اس نے مجھے مارا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ''تم نے اسے کیوں مارا؟'' اس نے کہا: یہ میرا کھانا میرے حکم کے بغیر دے دیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اجر تم دونوں کو ملتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: انہوں نے کہا: میں مملوک تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: کیا میں اپنے مالکوں کے مال میں سے کوئی چیز صدقہ کر لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، جبکہ اجر تمہارے درمیان نصف نصف ہے۔''

بَابُ مَنْ لَّايَعُوْدُ فِيْ الصَّدَقَةِ

صدقہ واپس نہ لینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٩٥٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ**)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((**لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۵۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کسی شخص کو فی سبیل اللہ ایک گھوڑا بطور سواری عطا کیا تو اس نے اسے ضائع کر دیا، میں نے اسے خریدنا چاہا اور مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے ارزاں نرخوں پر فروخت کر دے گا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے خریدو، نہ اپنا صدقہ واپس لو خواہ وہ اسے ایک درہم میں تمہیں عطا کرے، کیونکہ اپنا صدقہ واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے چاٹ جاتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اپنا صدقہ واپس نہ لے، کیونکہ اپنا صدقہ واپس لینے والا، اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔''

١٩٥٥: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ اَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ: ((**وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ**)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ: ((**صُوْمِيْ عَنْهَا**)) قَالَتْ: اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ: ((**نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۹۵۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جب ایک خاتون آپ کے پاس آئی، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور وہ (یعنی والدہ) وفات پا گئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اجر واجب ہو گیا اور وہ بطور میراث تمہارے پاس واپس آ گئی۔'' اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ایک ماہ کے روزے اس کے ذمے ہوں تو کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی طرف سے روزے رکھو۔'' اس عورت نے عرض کیا: اس نے تو حج بھی نہیں کیا تھا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اس کی طرف سے حج کرو۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٩٠) و مسلم (٧/ ١٦٢٢)۔

[2] رواه مسلم (١٥٧/ ١١٤٩)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الصَّوْمِ

روزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۱۹۵۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۱۹۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

۱۹۵۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ یُسَمَّی الرَّیَّانَ لَا یَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

۱۹۵۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ''الریان'' ہے، اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔''

۱۹۵۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❸

۱۹۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایمان و اخلاص اور ثواب کی نیت سے روزے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، جو شخص ایمان و اخلاص اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کرے (نماز تراویح کا اہتمام کرے) تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور جو شخص ایمان و اخلاص اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (۱۸۹۹) و مسلم (۲/ ۱۰۷۹)۔ ❷ متفق علیه، رواه البخاري (۳۲۵۷) و مسلم (۱۶۶/ ۱۱۵۲)۔ ❸ متفق علیه، رواه البخاري (۳۷) و مسلم (۱۷۵/ ۷۶۰)۔

۱۹۵۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضٰعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ: اِنِّيْ امْرُؤٌ صَآئِمٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم کے ہر نیک عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: روزے کے سوا، کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک فرحت وخوشی تو اس کے افطار کے وقت ہے جبکہ ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہے، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے، اور روزہ ڈھال ہے، جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش گوئی اور ہذیان سے اجتناب کرے، اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۱۹۶۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَابَاغِيَ الْخَيْرِ! اَقْبِلْ وَيَابَاغِيَ الشَّرِّ! اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۱۹۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، جہنم کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا، اور جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا، اور منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے: خیر و بھلائی کے طالب! آگے بڑھ، اور شر کے طالب! رک جا، اور اللہ کے لیے جہنم سے آزاد کردہ لوگ ہیں، اور ہر رات ایسے ہوتا ہے۔“

۱۹۶۱: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۱۹۶۱: اور امام احمد نے اسے کسی صحابی سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٠٤) و مسلم (١٦٣ـ١٦٤ / ١١٥١)ـ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٨٢ وقال: "هذا حديث غريب" كما يأتي: ١٩٦١) و ابن ماجه (١٦٤٢) ☆ الأعمش عنعن والحديث الآتي (١٩٦١) يغني عنه ـ [3] **حسن**، رواه أحمد (٤ / ٣١١ـ٣١٢ ح ١٨٧٩٤) عن النبي ﷺ بلفظ: " في رمضان تفتح أبواب السماء و تغلق أبواب النار و يصفد فيه كل شيطان مريد و ينادي منادٍ كل ليلة : يا طالب الخير هلمّ و يا طالب الشر أمسك ـ" وسنده حسن) وانظر الحديث السابق (١٩٥٦)ـ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٩٦٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ صِیَامَهٗ تُفْتَحُ فِیْهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ وَتُغَلُّ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ، لِلّٰهِ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَیْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۱۹۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماہ مبارک رمضان تمہارے پاس آیا ہے، اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین بند کر دیے جاتے ہیں، اس (ماہ) میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر و بھلائی سے محروم کر دیا گیا تو وہ (ہر خیر و بھلائی سے) محروم کر دیا گیا۔''

١٩٦٣: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ: اَیْ رَبِّ! اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ فَیُشَفَّعَانِ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [2]

۱۹۶۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندے کے لیے سفارش کریں گے، روزہ عرض کرے گا، رب جی! میں نے دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات سے اسے روکے رکھا، اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآن عرض کرے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا، اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

١٩٦٤: وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ كُلَّهٗ وَلَا یُحْرَمُ خَیْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۱۹۶۴: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رمضان آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مہینہ جو تمہارے پاس آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو کہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اور جو شخص اس سے محروم کر دیا گیا تو وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی سے محروم کر دیا گیا اور اس کی خیر سے محروم شخص ہر قسم کی خیر و بھلائی سے محروم ہے۔''

---

[1] **صحیح**، رواہ أحمد (٢/ ٢٣٠ ح ٧٤١٨) والنسائي (٤/ ١٢٩ ح ٢١٠٨)۔

[2] **حسن**، رواہ البیهقي في شعب الإیمان (١٩٩٤، نسخة محققة: ١٨٣٩) [وأحمد (٢/ ١٧٤) و صححه الحاکم علی شرط مسلم (١/ ٥٥٤ ح ٢٠٣٦) ووافقه الذهبي وسنده حسن.] ☆ ابن لهیعة لم ینفرد به، تابعه عبد الله بن وهب: أخبرني حي بن عبدالله به۔

[3] **سنده ضعیف**، رواہ ابن ماجه (١٦٤٤) ☆ قتادة عنعن ولحدیثه شاهد منقطع عند النسائي (٢١٠٨) ومرسل عند عبد الرزاق (٧٣٨٣)۔

١٩٦٥: وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ:((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْاَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلَةٍ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَانُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْتَمْرَةٍ اَوْشُرْبَةٍ مِنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ)). [1]

١٩٦٥: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری روز ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! ایک بابرکت ماہ عظیم تم پر سایہ فگن ہوا ہے، اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ نے اس کا روزہ فرض اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے، جس نے اس میں کوئی نفل کام کیا تو وہ اس کے علاوہ باقی مہینوں میں فرض ادا کرنے والے کی طرح ہے اور جس نے اس میں فرض ادا کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس کے علاوہ مہینوں میں ستر فرض ادا کیے، وہ ماہ صبر ہے جب کہ صبر کا ثواب جنت ہے، وہ غم گساری کا مہینہ ہے، اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو اس میں کسی روزہ دار کو افطاری کرائے تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا اور جہنم سے آزادی کا سبب ہو گی اور اسے بھی اس (روزہ دار) کی مثل ثواب ملتا ہے اور اس کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سب یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ ہم روزہ دار کو افطاری کرائیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرما دیتا ہے جو لسّی کے گھونٹ یا ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے کسی روزہ دار کی افطاری کراتا ہے اور جو شخص کسی روزہ دار کو شکم سیر کر دیتا ہے تو اللہ اسے میرے حوض سے (پانی) پلائے گا تو اسے جنت میں داخل ہو جانے تک پیاس نہیں لگے گی اور وہ ایسا مہینہ ہے جس کا اول (عشرہ) رحمت، اس کا وسط مغفرت اور اس کا آخر جہنم سے خلاصی ہے، اور جو شخص اس میں اپنے مملوک سے رعایت برتے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور اسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔''

١٩٦٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ. [2]

١٩٦٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ماہ رمضان آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا کیا کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٦٠٨) [وابن خزيمة في صحيحه (٣/ ١٩١-١٩٢ ح ١٨٨٧ وقال: إن صح الخبر] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف و له شاهد ضعيف جدًا عند ابن عدي (٣/ ١١٥٧) والعقيلي (٢/ ١٦٢) وغيرهما، فيه سلام بن سليمان بن سوار منكر الحديث و سلمة بن الصلت: ليس بالمعروف وقال العقيلي: لا أصل له۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٦٢٩) ☆ فيه أبو بكر الهذلي: متروك۔

١٩٦٧ : وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ)) قَالَ: ((فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ: يَارَبِّ! اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّبِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

١٩٦٧: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کو رمضان کے لیے پورا سال مزین کیا جاتا ہے۔'' فرمایا: ''جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے پتوں سے ہوا چلتی ہوئی حور عین تک پہنچتی ہے تو وہ کہتی ہیں: رب جی! اپنے بندوں میں سے ہمارے شوہر بنا دے، ہم ان سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور وہ ہم سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔'' امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

١٩٦٨ : وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((يُغْفَرُ لِاُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ)) قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ ((لَا، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهُ اِذَا قَضٰى عَمَلَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

١٩٦٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کی آخری رات ان کی (یعنی میری) امت کو بخش دیا جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا: ''نہیں، لیکن جب کام کرنے والا اپنا کام مکمل کر لیتا ہے تو اسے پورا پورا اجر دیا جاتا ہے۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٦٣٣) ☆ فيه وليد بن وليد: مختلف فيه و ضعفه راجح و للحديث شواهد كثيرة لا يصح منها شيئ۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٩٢ ح ٧٩٠٤) ☆ فيه هشام بن أبي هشام: متروك، رواه عن محمد بن الأسود عن أبي سلمة عن أبي هريرة به۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

رؤیت ھلال کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

١٩٦٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ)) وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۶۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ تم (رمضان کا) چاند دیکھ لو اور روزہ رکھنا موقوف نہ کرو حتیٰ کہ تم اس (ہلال شوال) کو دیکھ لو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کے لیے (تیس دن کا) اندازہ کرلو۔'' اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: ''ماہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، تم روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ تم اس (ہلال رمضان) کو دیکھ لو، اگر مطلع ابر آلود ہو تو پھر تیس کی گنتی مکمل کرلو۔''

١٩٧٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۱۹۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (ہلال رمضان) کی رؤیت پر روزہ رکھو اور اس (ہلال شوال) کی رؤیت پر روزہ رکھنا موقوف کردو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو پھر شعبان کی گنتی تیس تک مکمل کرلو۔''

١٩٧١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) يَعْنِي تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہم اُمی (لکھنے پڑھنے سے نابلد) لوگ ہیں، ہم حساب کتاب نہیں جانتے، مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔'' تیسری مرتبہ آپ نے انگوٹھے کو بند کرلیا، پھر فرمایا: ''مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔'' یعنی مکمل تیس، یعنی آپ نے ایک مرتبہ انتیس اور ایک مرتبہ تیس کا ذکر کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٠٦_١٩٠٧) و ممسلم (٣/ ١٠٨٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٠٩) و مسلم (١٧_٢٠/ ١٠٨١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩١٣) و مسلم (١٥/ ١٠٨١)۔

١٩٧٢: وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۱۹۷۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عید کے دو مہینے، رمضان اور ذوالحجہ، کم نہیں ہوتے۔“

١٩٧٣: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْيَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذَالِكَ الْيَوْمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۱۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے، البتہ اگر کوئی شخص معمول سے روزے رکھتا چلا آ رہا ہے تو وہ اس روز روزہ رکھ لے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

١٩٧٤: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۱۹۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نصف شعبان ہو جائے تو پھر روزہ نہ رکھو۔“

١٩٧٥: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۱۹۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کی خاطر شعبان کے چاند (ایام) کی گنتی کرو۔“

١٩٧٦: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❺

۱۹۷۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو شعبان کے علاوہ دو ماہ لگاتار روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

١٩٧٧: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❻

۱۹۷۷: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جس شخص نے شک کے دن کا روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٩١٢) و مسلم (٣١/ ١٠٨٩)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٩١٤) و مسلم (٢١/ ١٠٨٢)۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٢٣٧) و الترمذي (٧٣٨ وقال: حسن صحيح۔) و ابن ماجه (١٦٥١) والدارمي (٢/ ١٧۔١٨ ح ١٧٤٧)۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٦٨٧) ☆ أبو معاوية مدلس وعنعن۔ ❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٢٣٣٦) والترمذي (٧٣٦ وقال: حسن۔) والنسائي (٤/ ١٥٠ ح ٢١٧٧) وابن ماجه (١٦٤٨)۔ ❻ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٣٣٤) والترمذي (٦٨٦ وقال: حسن صحيح) والنسائي (٤/ ١٥٣ ح ٢١٩٠) وابن ماجه (١٦٥٤) والدارمي (٢/ ٢ ح ١٦٨٩) ☆ أبو إسحاق عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

١٩٧٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّیْ رَأَیْتُ الْهِلَالَ۔ یَعْنِیْ هِلَالَ رَمَضَانَ۔ فَقَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((یَا بِلَالُ! اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا))۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ ❶

١٩٧٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا: میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔''

١٩٧٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَرَآءَی النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ رَأَیْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِهٖ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❷

١٩٧٩: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں لوگ چاند دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے اس کو دیکھ لیا ہے، آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

١٩٨٠: عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَا یَتَحَفَّظُ مِنْ غَیْرِهٖ ثُمَّ یَصُوْمُ لِرُؤْیَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْهِ عَدَّ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

١٩٨٠: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی گنتی کا دیگر مہینوں کی نسبت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے، پھر آپ رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے، اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو آپ تیس دن کی گنتی فرماتے پھر روزہ رکھتے۔

١٩٨١: وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَیْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَیْلَتَیْنِ فَلَقِیْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقُلْنَا: اِنَّا رَأَیْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَیْلَتَیْنِ فَقَالَ: اَیَّ لَیْلَةٍ رَأَیْتُمُوْهُ قُلْنَا: لَیْلَةَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَدَّهٗ لِلرُّؤْیَةِ فَهُوَ لِلَیْلَةٍ رَأَیْتُمُوْهُ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ: قَالَ: اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما یَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٣٤٠) و الترمذي (٦٩١) والنسائي (٤/ ١٣١-١٣٢ ح ٢١١٤-٢١١٥) و ابن ماجه (١٦٥٢) والدارمي (٢/ ٥ ح ١٦٩٩) ☆ سماك ثقة صدوق لكن سلسلة سماك عن عكرمة: سلسلة ضعيفة، انظر سير أعلام النبلاء (٥/ ٢٤٨) وغيره. ❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٣٤٢) و الدارمي (٢/ ٤ ح ١٦٩٨)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٣٢٥)۔

قَدْ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۱۹۸۱: ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم عمرہ کے لیے روانہ ہوئے، جب ہم نے بطن نخلہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا تو ہم چاند دیکھنے کے لیے اکٹھے ہوئے، تو کچھ لوگوں نے کہا: یہ تیسری رات کا ہے، کسی نے کہا: دوسری رات کا ہے، ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ہم نے کہا: ہم نے چاند دیکھا تو کسی نے کہا: وہ تیسری رات کا ہے اور کسی نے کہا، دوسری رات کا ہے، انہوں نے فرمایا: تم نے کس رات اسے دیکھا تھا؟ ہم نے کہا: فلاں فلاں رات، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (رمضان) کی مدت اس کی رؤیت مقرر کی ہے، وہ (رمضان) اس رات سے شروع ہوتا ہے جس رات تم اسے دیکھو۔ اور ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک دوسری روایت میں ہے: انہوں نے کہا: ہم نے ذات عرق کے مقام پر رمضان کا چاند دیکھا، تو ہم نے مسئلہ دریافت کرنے کے لیے ایک آدمی کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس (شعبان) کو اس (ہلال رمضان) کی رؤیت تک دراز کیا ہے، اگر مطلع ابر آلود ہو تو گنتی کو مکمل کر لو۔''

[1] رواہ مسلم (۲۹۔۳۰ / ۱۰۸۸)۔

بَابٌ [فِیْ مَسَائِلَ مُتَفَرِّقَةٍ مِنْ كِتَابِ الصَّوْمِ]

روزے سے متعلق متفرق مسائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٩٨٢: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَكَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۱۹۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''

١٩٨٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحَرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۱۹۸۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔''

١٩٨٤: وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۱۹۸۴: سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک لوگ افطاری کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے وہ خیرو بھلائی پر رہیں گے۔''

١٩٨٥: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۱۹۸۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف پلٹ جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو چاہیے کہ وہ افطار کرے۔''

١٩٨٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَاَيُّكُمْ مِّثْلِیْ إِنِّیْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٢٣) و مسلم (٤٥/ ١٠٩٥)۔

[2] رواه مسلم (٤٦/ ١٠٩٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٥٧) و مسلم (٤٨/ ١٠٩٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٥٤) و مسلم (٥١/ ١١٠٠)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٦٥) و مسلم (٥٧/ ١١٠٣)۔

۱۹۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں میں وصال کرنے سے منع فرمایا، تو کسی آدمی نے آپ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون میری طرح ہے؟ میں رات کو سوتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۱۹۸۷: عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ)). [1] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: وَقَفَهٗ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ وَّالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُوْنُسُ الْاَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۹۸۷: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں۔'' ترمذی، ابوداود، نسائی، دارمی اور ابوداود نے فرمایا: معمر، زبیدی، ابن عیینہ اور یونس ایلی نے اس حدیث کو حفصہ رضی اللہ عنہا پر موقوف قرار دیا ہے اور ان سب نے زہری سے روایت کیا ہے۔

۱۹۸۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۱۹۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اذان (فجر) سنے اور (کھانے پینے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد اسے نیچے رکھے۔''

۱۹۸۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)). [3] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۹۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنے وہ بندے زیادہ محبوب ہیں جو ان میں سے افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔''

۱۹۹۰: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((فَاِنَّهٗ بَرَكَةٌ)) غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ. فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى. [4]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٣٠) و أبو داود (٢٤٥٤) والنسائي (٤/ ١٩٦ ح ٢٣٣٤) والدارمي (٢/ ٦-٧ ح ١٧٠٥) ☆ ابن شهاب الزهري مدلس و عنعن و الموقوف صحيح، انظر سنن النسائي (٢٣٣٨، ٢٣٤٥)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٥٠)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٠٠-٧٠١ وقال: حسن غريب۔) ☆ الوليد بن مسلم والزهري مدلسان و عنعنا۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٧-١٨ ح ١٦٣٢٦، ١٦٣٢٨، ١٦٣٣٢) والترمذي (٦٥٨ وقال: حسن.) وأبو داود (٢٣٥٥) وابن ماجه (١٦٩٩) والدارمي (٢/ ٧ ح ١٧٠٨)۔

۱۹۹۰: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو وہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ باعث برکت ہے، اگر وہ نہ پائے تو پھر پانی سے افطار کرلے کیونکہ وہ باعث طہارت ہے۔'' احمد، ترمذی، ابوداود، دارمی، لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا: ''کیونکہ وہ باعث برکت ہے۔'' صرف امام ترمذی نے یہ الفاظ ایک دوسری روایت میں نقل کیے ہیں۔

۱۹۹۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَاحَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

۱۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) پڑھنے سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار کیا کرتے تھے، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو پھر چند چھوہاروں سے اور اگر چھوہارے نہ ہوتے تو پھر پانی کے چند گھونٹ پی لیا کرتے تھے۔ ترمذی، ابوداود اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۹۲: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمُحْيِ السُّنَّةِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ: صَحِيْحٌ. [2]

۱۹۹۲: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا کسی مجاہد کی تیاری کرادے تو اسے بھی اس (روزہ دار یا مجاہد) کی مثل اجر ملتا ہے۔'' بیہقی فی شعب الایمان۔ اور محی السنہ نے شرح السنہ میں روایت کیا اور انہوں نے کہا: یہ روایت صحیح ہے۔

۱۹۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ((ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۱۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''پیاس جاتی رہی، رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر ثابت ہوگیا۔''

۱۹۹۴: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا [4]

۱۹۹۴: معاذ بن زہرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔'' ابوداود نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦٩٦) و أبو داود (٢٣٥٦)۔

[2] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٩٥٣، نسخة محققة: ٣٦٦٧، السنن الكبرى له ٤/ ٢٤٠) والبغوي في شرح السنة (٦/ ٣٧٧ ح ١٨١٨۔١٨١٩) ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و للحديث شواهد عند الترمذي (٨٠٧، ١٦٣٠) و ابن حبان (الإحسان: ٤٦١١/ ٤٦٣٠) وغيره۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٥٧)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٣٥٨) ☆ السند مرسل۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

١٩٩٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

1995: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ (افطار کرنے میں) تاخیر کرتے ہیں۔''

١٩٩٦: وَعَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ: اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

1996: ابوعطیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں اور مسروق، عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا: ام المومنین! محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ہیں ان میں سے ایک جلدی افطار کرتے ہیں اور جلد ہی نماز (مغرب) پڑھتے ہیں، جبکہ دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور دیر سے نماز پڑھتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ان میں سے کون جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا، جب کہ دوسرے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

١٩٩٧: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى السُّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

1997: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مجھے سحری کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: ''مبارک کھانے کی طرف آؤ۔''

١٩٩٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

1998: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی بہترین سحری کھجور ہے۔''

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٢٣٥٣) و ابن ماجه (١٦٩٨)۔

[2] رواه مسلم (٤٩/ ١٠٩٩)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٤٤) و النسائي (٤/ ١٤٥ح ٢١٦٥)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٣٤٥)۔

بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ

روزے کی تقدیس وپاکیزگی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

١٩٩٩: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۱۹۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص (روزہ کی حالت میں) جھوٹ اور برے اعمال ترک نہیں کرتا تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا ترک کردے۔“

٢٠٠٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرْبِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۰۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اور گلے مل لیا کرتے تھے اور آپ اپنی خواہش پر تم سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔

٢٠٠١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو رمضان میں کبھی جماع کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح ہو جاتی تو آپ غسل کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔

٢٠٠٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۰۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احرام اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

٢٠٠٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَّسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۲۰۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھول جائے کہ وہ روزہ سے ہے اور وہ کھا لے یا پی

---

[1] رواه البخاري (١٩٠٣)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٢٧) و مسلم (٦٥/ ١١٠٦)۔

[3] متفق عيه، رواه البخاري (١٩٣٠) و مسلم (٧٦/ ١١٠٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٣٨) و مسلم (٨٧/ ١٢٠٢)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٣٣) و مسلم (١٧١/ ١١٥٥)۔

لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے تو اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔''

۲۰۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكْتُ قَالَ: ((مَالَكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((اجْلِسْ)) وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَالِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرْقٍ فِيهِ تَمْرٌ۔ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ۔ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) قَالَ: أَنَا. قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ! فَوَاللّٰهِ! مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔ يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ۔ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک آدمی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! میں تو مارا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' اس نے عرض کیا: میں روزے کی حالت میں اپنی اہلیہ سے جماع کر بیٹھا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کر دے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم لگا تار دو ماہ روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توقف فرمایا، ہم اسی اثنا میں تھے کہ کھجوروں کا ایک بڑا ٹوکرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسئلہ دریافت کرنے والا کہاں ہے؟'' اس شخص نے عرض کیا، میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ لو اسے صدقہ کر دو۔'' اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج شخص پر صدقہ کروں؟ اللہ کی قسم! (مدینہ کے) دو پتھریلے کناروں کے درمیان کوئی ایسا گھر نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند ہو، (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۰۰۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمَصُّ لِسَانَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں کبھی ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور ان کی زبان چوس لیا کرتے تھے۔

۲۰۰۶: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٣٦) و مسلم (١٨١/ ١١١١)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٣٨٦) ☆ فيه محمد بن دينار صدوق لكنه اختلط۔

فَنهَاهُ وَاِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَاِذَا الَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۰۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے، روزہ دار کے لیے اپنی اہلیہ سے گلے ملنے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اسے رخصت عنایت فرما دی، پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اسے روک دیا، جس شخص کو رخصت عنایت فرمائی تھی وہ بوڑھا آدمی تھا اور جسے روک دیا تھا وہ ایک نوجوان شخص تھا۔

۲۰۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ: لَا اُرَاهُ مَحْفُوْظًا. [2]

۲۰۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''جس شخص کو روزہ کی حالت میں قے آجائے تو اس پر کوئی قضا نہیں اور جو شخص عمداً قے کرے تو وہ (روزہ کی) قضا کرے۔'' ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، ہم عیسیٰ بن یونس سے مروی حدیث کے حوالے سے ہی اسے جانتے ہیں، جبکہ محمد یعنی امام بخاری نے فرمایا: میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا۔

۲۰۰۸: وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاءَ فَاَفْطَرَ، قَالَ: فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ حَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاءَ فَاَفْطَرَ، قَالَ: صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۰۰۸: معدان بن طلحہ سے روایت ہے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ نے روزہ افطار کر لیا، راوی بیان کرتے ہیں، میں دمشق کی مسجد میں ثوبان سے ملا تو میں نے کہا کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو آپ نے روزہ افطار کر لیا، انہوں نے کہا: انہوں (یعنی ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے ٹھیک کہا ہے، اور میں نے آپ کے لیے آپ کے وضو کا پانی انڈیلا تھا۔

۲۰۰۹: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَا لَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۰۰۹: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ان گنت مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۰۱۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِشْتَكَيْتُ عَيْنَيَّ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ عَاتِكَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ. [5]

۲۰۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: مجھے آشوب چشم ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ ڈال لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: اس کی اسناد قوی نہیں، ابو عاتکہ راوی ضعیف ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٨٧)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٢٠) و أبو داود (٢٣٨٠) وابن ماجه (١٦٧٦) و الدارمي (٢/ ١٤ ح ١٧٣٦) ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٨١) و الترمذي (٨٧)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٢٥) وأبو داود (٢٣٦٤) ☆ عاصم بن عبيد الله ضعيف۔ [5] **ضعيف**، رواه الترمذي (٧٢٦) ☆ أبو عاتكة ضعيف۔

۲۰۱۱: وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۰۱۱: نبی ﷺ کے کسی صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے مقام عرج پر نبی ﷺ کو حالت روزہ میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔

۲۰۱۲: وَعَنْ شَدَّادِبْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانِيَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ [2]

قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رحمہ اللہ : وَتَاَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ: اَيْ تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ: الْمَحْجُوْمُ لِلضُّعْفِ، وَالْحَاجِمُ لِاَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ اَنْ يَّصِلَ شَيْءٌ اِلٰى جَوْفِهِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ.

۲۰۱۲: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بقیع میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے جب کہ وہ پچھنے لگوا رہا تھا، آپ میرا ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔‘‘ ابوداود، ابن ماجہ، دارمی۔ الشیخ الامام محی السنہ نے فرمایا: اور جن بعض حضرات نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے، انہوں نے یہ تاویل کی ہے کہ پچھنے لگوانے والا کمزوری کی وجہ سے افطار کے قریب پہنچ جاتا ہے، جب کہ پچھنے لگانے والا اس چوسنے کی وجہ سے پیٹ میں کوئی چیز پہنچنے سے بچ نہیں سکتا۔

۲۰۱۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ [3] فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - يَقُوْلُ: اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا اَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۲۰۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص کسی رخصت (سفر وغیرہ) اور مرض کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے تو پھر اگر وہ پوری زندگی روزے رکھتا رہے تو وہ اس ایک دن کے روزے کے اجر و ثواب کو نہیں پا سکتا۔‘‘ احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی اور امام بخاری نے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: میں نے محمد یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں ابوالمطوس راوی کو اس حدیث کے علاوہ نہیں جانتا کہ اس نے کوئی اور حدیث بھی روایت کی ہو۔

۲۰۱۴: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَاُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ

---

[1] **صحيح**، رواه مالك (۱/ ۲۹٤ ح ٦٦٠) و أبو داود (۲۳٦٥)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (۲۳٦۹) وابن ماجه (۱٦۸۱) والدارمي (۲/ ۱٤ ح ۱۷۳۷) [وانظر شرح السنة ٦/ ۳۰٤ بعد ح ۱۷٥۹]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۳۸٦ ح ۹۰۰۲) و الترمذي (۷۲۳) و أبو داود (۲۳۹٦-۲۳۹۷) وابن ماجه (۱٦۷۲) والدارمي (۲/ ۱۰ ح ۱۷۲۱) والبخاري (الصوم باب إذا جامع في رمضان ۲۹ قبل ح ۱۹۳٥) تعليقًا.)

☆أبو المطوس لين الحديث و أبوه مجهول۔

مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِي بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ. [1]

۲۰۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں اپنے روزہ سے صرف پیاس حاصل ہوتی ہے اور کتنے ہی قیام کرنے والے ہیں جنہیں اپنے قیام سے جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“ دارمی، اور لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، سنن الوضوء کے بیان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۰۱۵: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۲۰۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، پچھنے، قے اور احتلام۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث محفوظ نہیں، عبدالرحمن بن زید راوی، حدیث میں ضعیف ہے۔

۲۰۱۶: وَعَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ قَالَ: سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۰۱۶: ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں روزہ دار کے پچھنے لگانے کو ناپسند کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، صرف کمزوری کے پیش نظر۔

۲۰۱۷: وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ. [4]

۲۰۱۷: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے معلق روایت ہے، انہوں نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے، پھر اسے ترک کر دیا، پھر آپ رات کے وقت پچھنے لگواتے تھے۔

۲۰۱۸: وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَافِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ لَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّزْدَرِدَ رِيْقَهٗ وَمَابَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ: اِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُّنْهٰى عَنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَتِهٖ [5]

۲۰۱۸: عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اگر کلی کرے، پھر منہ کے پانی کو گرا دے تو پھر اگر وہ اپنا تھوک اور جو پانی اس کے منہ میں باقی رہ گیا تھا نگل لے تو اس کے لیے مضر نہیں، البتہ وہ گوند نہ چبائے، اگر وہ گوند کا لعاب نگل لے تو میں نہیں کہتا کہ وہ روزہ توڑ لے گا، لیکن اسے اس سے روکا جائے گا۔ امام بخاری نے اسے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۳۰۱ ح ۲۷۲۳) ٥ حديث لقيط بن صبرة تقدم (۴۰۵)۔

[2] **ضعيف**، رواه الترمذي (۷۱۹) ☆ عبد الرحمٰن بن زيد بن أسلم ضعيف جدًا عن أبيه و للحديث شواهد ضعيفة۔

[3] رواه البخاري (۱۹۴۰)۔ [4] رواه البخاري (الصوم باب: ۳۲ قبل ح ۱۹۳۸)۔

[5] رواه البخاري (الصوم باب: ۲۸ بعد ح ۱۹۳۴)۔

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

مسافر کے روزے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٠١٩: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ: ((اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: کیا میں دوران سفر روزہ رکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور اگر تم چاہو تو نہ رکھو۔''

٢٠٢٠: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۲۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے سولہ رمضان کو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کیا، ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا، روزہ دار نے روزہ نہ رکھنے والے کو معیوب سمجھا نہ افطار کرنے والے نے روزہ دار کو معیوب سمجھا۔

٢٠٢١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟)) قَالُوْا: صَائِمٌ. فَقَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۲۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ آپ نے ہجوم اور ایک آدمی دیکھا جس پر سایہ کیا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کیا ہوا؟'' صحابہ نے عرض کیا: روزہ دار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔''

٢٠٢٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبَ الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوْا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۰۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ شریک سفر تھے، ہم میں سے کچھ روزے سے تھے اور کچھ نے روزہ نہیں

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٤٣) و مسلم (١٠٣ / ١١٢١)۔

[2] رواه مسلم (٩٣ / ١١١٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٤٦) و مسلم (٩٢ / ١١١٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٩٠) و مسلم (١٠٠ / ١١١٩)۔

رکھا ہوا تھا، ایک سخت گرم دن میں ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو روزہ دار تو (نڈھال ہو کر) گر پڑے، جبکہ جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج روزہ نہ رکھنے والے اجر لے گئے۔''

۲۰۲۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَالِكَ فِىْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ مقام عُسفان پر پہنچے تو آپ نے پانی منگایا اور اسے ہاتھ سے بلند کیا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں، پس آپ نے روزہ افطار کر لیا حتیٰ کہ آپ مکہ پہنچ گئے اور یہ رمضان کا واقعہ ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے (دوران سفر) روزہ رکھا بھی ہے اور افطار بھی کیا ہے، جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۲۰۲٤: وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ. [2]

۲۰۲۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ نے عصر کے بعد (پانی) پیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۰۲٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۰۲۵: انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مسافر سے نصف نماز ساقط فرما دی جبکہ مسافر، دودھ پلانے والی اور حاملہ خاتون سے روزہ ساقط فرما دیا۔''

۲۰۲٦: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِىْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۰۲۶: سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس سواری ہو جو شکم سیری کے مقام پر اسے پہنچا دے وہ روزے رکھے جہاں بھی وہ رمضان کو پا لے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٤٨) و مسلم (٨٨/ ١١١٣)۔ [2] رواه مسلم (٩١/ ١١١٤)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٤٠٨) و الترمذي (٧١٥ و قال: حسن) و النسائي (٤/ ١٨٠ ح ٢٢٧٦) و ابن ماجه (١٦٦٧)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤١٠۔٢٤١١) ☆ عبد الصمد بن حبيب ضعيف ضعفه الجمهور وحبيب بن عبد الله: مجهول۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۰۲۷: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِىْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذَالِكَ: اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ. فَقَالَ: ((**اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۲۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا، حتیٰ کہ آپ مقام کراع الغمیم پر پہنچے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، پھر آپ نے پانی کا پیالہ منگوایا، اسے بلند کیا حتیٰ کہ صحابہ کرام نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے اسے نوش فرمایا، اس کے بعد آپ کو بتایا گیا کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے (ابھی تک افطار نہیں کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ نافرمان ہیں، وہ نافرمان ہیں۔“

۲۰۲۸: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**صَائِمُ رَمَضَانَ فِى السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِى الْحَضَرِ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۰۲۸: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دوران سفر رمضان کا روزہ رکھنے والا، حالتِ قیام میں روزہ نہ رکھنے والے کی طرح ہے۔“

۲۰۲۹: وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ اَجِدُ بِىْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِى السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَىَّ جُنَاحٌ؟ قَالَ: ((**هِىَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۲۹: حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں دوران سفر روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں، تو کیا (دوران سفر روزہ رکھنے پر) مجھے گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ایک رخصت ہے، جس نے اسے لے لیا تو اس نے اچھا کیا اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔“

---

[1] رواه مسلم (۹۰/ ۱۱۱٤)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٦٦٦) ☆ أبو سلمة لم يسمع من أبيه كما قال علي بن المديني و أحمد و ابن معين وغيرهم فالسند منقطع۔

[3] رواه مسلم (١٠٧/ ١١٢١)۔

بَابُ الْقَضَاءِ

قضا کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۰۳۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے تو میں صرف شعبان میں ان کی قضا دے سکتی تھی۔ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، ان کی مراد یہ ہے کہ (قضا میں تاخیر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مشغولیت کی وجہ سے تھی۔

۲۰۳۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ”کسی عورت کے لیے، اپنے خاوند کے پاس ہوتے ہوئے اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں، اور وہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت نہ دے۔“

۲۰۳۲: وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ يُصِيْبُنَا ذَالِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۳۲: معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: حائضہ کا کیا معاملہ ہے کہ وہ روزہ کی قضا دیتی ہے اور نماز کی قضا نہیں دیتی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم بھی اس سے دوچار ہوتی تھیں تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا جبکہ نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

۲۰۳۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۰۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا وارث روزے رکھے گا۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۵۰) و مسلم (۱۵۱ / ۱۱۴٦)۔

[2] رواه مسلم (۸٤/ ۱۰۲٦)۔

[3] رواه مسلم (٦۹/ ۳۳۵)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۵۲) و مسلم (۱۵۳/ ۱۱٤۷)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۰۳۴: عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ أَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

۲۰۳۴: نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: درست بات یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۲۰۳۵: عَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يُسْأَلُ: هَلْ يَصُوْمُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَصُوْمُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا ❷

۲۰۳۵: امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں، انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا گیا تھا، کیا کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا کوئی کسی دوسرے شخص کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۷۱۸) ☆ محمد بن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى: ضعيف مشهور۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۱/ ۳۰۳ ح ۶۸۱) ☆ هذا منقطع، من البلاغات و روى البيهقي (٤/ ٢٥٤) بسند صحيح عن ابن عمر قال: " لا يصوم أحد عن أحد و لكن تصدقوا عنده من ماله للصوم لكل يوم مسكينًا " وصححه البيهقي۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۰۳۶: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَتْ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نفلی روزے (مسلسل) رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہم کہتیں کہ آپ روزہ رکھنا ترک نہیں کریں گے، اور آپ روزہ رکھنا ترک فرما دیتے حتیٰ کہ ہم کہتیں کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کے سوا کسی اور مہینے کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور میں نے آپ کو شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے، آپ بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ پورا شعبان روزے رکھا کرتے تھے، اور آپ شعبان میں زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔

۲۰۳۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۳۷: عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا نبی ﷺ پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں آپ کے بارے میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں، اور ایسے بھی نہیں کہ آپ نے کسی ماہ میں کوئی روزہ نہ رکھا ہو بلکہ آپ ہر ماہ کچھ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ آپ وفات پا گئے۔

۲۰۳۸: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ اَوْ سَاَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ: ((يَا اَبَا فُلَانٍ! اَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۳۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس (یعنی مجھ) سے یا کسی آدمی سے دریافت کیا جبکہ عمران سن رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابو فلاں! کیا تم نے شعبان کے آخر کے روزے نہیں رکھے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٦٩) و مسلم (١٧٥-١٧٦ / ١١٥٦)-

[2] رواه مسلم (١٧٣ / ١١٥٦)-

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٩٨٣) و مسلم (١٩٩ / ١١٦١)-

آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم (رمضان کے) روزے رکھنا چھوڑ دو تو پھر دو دن کے روزے رکھ لینا۔“

۲۰۳۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے بعد اللہ کے مہینے محرم کا روزہ بہترین روزہ ہے، اور فرض نماز کے بعد رات کی نماز (یعنی تہجد) بہترین نماز ہے۔“

۲۰۴۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰی غَیْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ یَعْنِیْ شَهْرَ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۲۰۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اس دن یوم عاشورا اور اس ماہ یعنی ماہ رمضان کے روزوں کے سوا کسی اور دن اور کسی اور ماہ کے روزے کا اہتمام کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ نے اس (عاشورا کے) دن کو باقی ایام پر فضیلت دی۔

۲۰۴۱: وَعَنْهُ، قَالَ: حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُهُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو وہ دن ہے کہ یہود و نصاریٰ اس کی تعظیم کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نویں (محرم) کا (بھی) روزہ رکھوں گا۔“

۲۰۴۲: وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۲۰۴۲: ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن ان کے ہاں رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا تو کچھ نے کہا: آپ روزہ سے ہیں، اور کچھ نے کہا کہ آپ روزہ سے نہیں ہیں، میں نے دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا، آپ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار تھے، تو آپ نے اسے نوش فرمایا۔

۲۰۴۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِی الْعَشْرِ قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۲۰۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ذوالحجہ کے) عشرہ میں کبھی روزے سے نہیں دیکھا۔

---

[1] رواه مسلم (۲۰۲ / ۱۱۶۳)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۰۰۶) و مسلم (۱۳۱ / ۱۱۳۲)۔
[3] رواه مسلم (۱۳۳-۱۳٤ / ۱۱۳٤)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (۱۹۸۸) و مسلم (۱۱۰ / ۱۱۲۳)۔
[5] رواه مسلم (۹/ ۱۱۷٦)۔

٢٠٤٤: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ تَصُوْمُ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ رضی اللہ عنہ غَضَبَهٗ قَالَ: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰی سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ؟ قَالَ: ((**لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ**)) اَوْقَالَ: ((**لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ**)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((**وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ؟**)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((**ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ** علیہ السلام)) قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: ((**وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ**)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ. صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۴۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے دریافت کیا: آپ روزہ کیسے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ اس کی بات سے ناراض ہوئے: جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضی دیکھی تو کہا: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں، ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ بار بار یہ بات دہراتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کا غصہ جاتا رہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس شخص کی کیا حالت ہے جو ہمیشہ روزے رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' پھر انہوں نے عرض کیا: اس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے۔'' پھر انہوں نے عرض کیا: اس کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔'' اور پھر انہوں نے عرض کیا: اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن نہیں رکھتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت مل جائے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر ماہ (ایام بیض کے) تین روزے اور رمضان کے روزے رکھنا یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے مترادف ہے جبکہ یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کے روزے کے بارے میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ سابقہ اور آیندہ سال کے گناہ مٹا دے گا اور یوم عاشورہ کے روزہ کے بارے میں میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ سابقہ سال کے گناہ مٹا دے گا۔''

٢٠٤٥: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ. فَقَالَ: ((**فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۴۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''یہی میرا یوم پیدائش ہے اور یہی یوم نبوت (یعنی اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی)۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۹۶ / ۱۱۶۲)۔

[2] رواہ مسلم (۱۹۸ / ۱۱۶۲)۔

٢٠٤٦: وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رضي الله عنها اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ . فَقُلْتُ لَهَا: مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۰۴۶: معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، پھر میں نے ان سے پوچھا: آپ مہینے کے کون سے ایام روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اس بات کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے کہ آپ مہینے کے کن ایام میں روزہ رکھیں گے۔

٢٠٤٧: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۰۴۷: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے زمانہ بھر کے (مسلسل) روزے رکھے۔“

٢٠٤٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۰۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

٢٠٤٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۲۰۴۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔“

٢٠٥٠: وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۲۰۵۰: نُبیشہ ہُذَلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔“

٢٠٥١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهُ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❻

۲۰۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے، الا یہ کہ وہ

---

❶ رواه مسلم (١٩٤ / ١١٦٠)۔

❷ رواه مسلم (٢٠٤/ ١١٦٤)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٩٩١) و مسلم (١٤١/ ٨٢٧)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١١٩٧) و مسلم (١٤٠ / ٨٢٧)۔

❺ رواه مسلم (١٤٤/ ١١٤١)۔

❻ متفق عليه، رواه البخاري (١٩٨٥) و مسلم (١٤٧/ ١١٤٤)۔

اس سے پہلے یا اس کے بعد روزہ رکھے۔''

۲۰۵۲: وَعَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ، وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۰۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم راتوں میں سے صرف شب جمعہ کو قیام کے لیے خاص کرو نہ دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص کرو الا یہ کہ وہ (جمعہ کا دن) تم میں سے کسی کے روزہ رکھنے کے ایام میں آ جائے۔''

۲۰۵۳: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ! بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۰۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دوران جہاد ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس شخص کو ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیتا ہے۔''

۲۰۵۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ)) فَقُلْتُ : بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَاصَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ)) قُلْتُ: إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ . قَالَ: ((صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ: صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَأْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۵۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''عبداللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کر، روزہ رکھا کر اور کبھی نہ بھی رکھا کر، رات کو قیام بھی کیا کر اور سویا بھی کر، کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے، تیری اہلیہ کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے، مسلسل روزے رکھنے والے کا کوئی روزہ نہیں، ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا، زمانہ بھر کے روزے رکھنے کے مترادف ہے، ہر مہینے تین دن روزے رکھا کر اور ہر ماہ قرآن مجید مکمل کیا کر۔'' میں نے عرض کیا، میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین روزے رکھ، داود علیہ السلام کے روزے، ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ سات دن میں قرآن مجید مکمل کر، اور اس پر اضافہ نہ کر۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۴۸/ ۱۱۴۴)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (۲۸۴۰) و مسلم (۱۶۸ / ۱۱۵۳)۔

[3] متفق علیه، رواہ البخاري (۱۹۷۵) و مسلم (۱۸۱-۱۸۲، ۱۸۷، ۱۹۳ / ۱۱۵۹)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۰۵۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۲۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

۲۰۵۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۰۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے روز اعمال پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزے سے ہوں۔''

۲۰۵۷: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۲۰۵۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذر! جب تم مہینے میں تین روزے رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ کا روزہ رکھو۔''

۲۰۵۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ. [4]

۲۰۵۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہر ماہ کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور آپ کم ہی جمعہ کے دن روزہ چھوڑا کرتے تھے۔ ترمذی، نسائی اور ابوداود نے تین دن تک روایت کیا ہے۔

۲۰۵۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالِاثْنَيْنِ، وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۲۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی ماہ ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے تو دوسرے ماہ منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٧٤٥ و قال: حسن غريب.) و النسائي (٤/ ٢٠٣ ح ٢٣٦٣)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٧٤٧ وقال: حسن غريب.) [وأصله عند مسلم: ٢٥٦٥]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٧٦١ وقال: حسن.) و النسائي (٤/ ٢٢٢ ح ٢٤٢٥) [وصححه ابن خزيمة (٢١٢٨) و ابن حبان (٩٤٣۔ ٩٤٤)]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٧٤٢ وقال: حسن غريب.) والنسائي (٤/ ٢٠٤ ح ٢٣٧٠) و أبو داود (٢٤٥٠) [و صححه ابن خزيمة (٢١٢٩) و ابن حبان (الإحسان: ٣٦٣٧)]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٤٦ و قال: حسن.) ☆ خيثمة بن عبد الرحمٰن لم يسمع من عائشة (نيل المقصود: ٢١٢٨) وسفيان الثوري مدلس وعنعن۔

۲۰۶۰: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنُ وَالْخَمِيْسُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۲۰۶۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ مجھے حکم فرمایا کرتے تھے کہ میں ہر ماہ تین روزے رکھوں، ان کی ابتدا پیر سے ہو یا جمعرات سے۔''

۲۰۶۱: وَعَنْ مُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ۔ اَوْسُئِلَ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: ((اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ، وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ، فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۰۶۱: مسلم قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا یا آپ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے، رمضان اور اس کے ساتھ والے ماہ اور ہر بدھ، جمعرات کا روزہ رکھا کر، (اگر تم نے ایسے کرلیا) تو تم نے (حکماً) زمانہ بھر کے روزے رکھے۔''

۲۰۶۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۰۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ (نو ذوالحجہ) کے دن میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۲۰۶۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ، اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۲۰۶۳: عبداللہ بن بسر اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو الا یہ کہ اس روز اور کوئی ایسا روزہ آجائے جو تم پر فرض کیا گیا ہے، اگر تم میں سے کوئی انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی لکڑی کے ماسوا کچھ نہ پائے تو اسے ہی چبالے۔'' (تاکہ صرف ہفتہ کا روزہ ثابت نہ ہو)۔

۲۰۶۴: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا، كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۲۰۶۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص راہ جہاد میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ اس کے اور جہنم کے مابین زمین و آسمان کی مسافت جتنی ایک خندق بنا دیتا ہے۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (۲٤٥۲) و النسائي (٤/ ۲۲۱ ح ۲٤۲۱)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲٤۳۲) والترمذي (۷٤۸ وقال: غريب.) ☆ عبيد الله القرشي: لم أعرفه بجرح ولا تعديل۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲٤٤۰) [ابن ماجه: ۱۷۳۲]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ۳٦۸ ح ۲۷٦٥۱) و أبو داود (۲٤۲۱) والترمذي (۷٤٤ وقال: حسن.) و ابن ماجه (۱۷۲٦) والدارمي (۲/ ۱۹ ح ۱۷٥٦) [وصححه ابن خزيمة: ۲۱٦۳]۔
[5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱٦۲٤ وقال: غريب.) [و للحديث شواهد]۔

۲۰۶۵: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ)). [1] رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

۲۰۶۵: عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سردی میں روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۰۶۶: وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: ((مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ)) فِيْ بَابِ الْأُضْحِيَّةِ. [2]

۲۰۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((ما من أيام احبُّ الى الله)) باب الأضحية میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۰۶۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ؟)) فَقَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ: اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ، فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ)) فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۰۶۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو یوم عاشورا کا روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: ''یہ کون سا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، یہ ایک عظیم دن ہے، اللہ نے اس روز موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی جبکہ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی اس روز کا روزہ رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حق دار ہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۰۶۸: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ: ((اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۲۰۶۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''یہ دونوں مشرکین کے ایام عید ہیں، لہذا میں ان کی مخالفت کرنا پسند کرتا ہوں۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٣٥ ح ١٩١٦٧) والترمذي (٧٩٧) ☆ السند مرسل و أبو إسحاق عنعن و له شواهد ضعيفة و روى البيهقي (٤/ ٢٩٧) بسند صحيح عن أبي هريرة قال: "الغنيمة الباردة الصوم فى الشتاء"۔

[2] **ضعيف**، تقدم (١٤٧١)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٠٤) و مسلم (١٢٧/ ١١٣٠)۔

[4] **إسناده حسن لذاته**، رواه أحمد (٦/ ٣٢٤ ح ٢٧٢٨٦) [وصححه ابن خزيمة (٣/ ٣١٨ ح ٢١٦٧) و ابن حبان (الموارد: ٩٤١۔٩٤٢) والحاكم (١/ ٤٣٦) ووافقه الذهبي]۔ ☆ عبد اللّٰه بن محمد بن عمر بن علي ثقة وثقه الذهبي فى الكاشف و ابن خزيمة وغيرهما۔

۲۰۶۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷛ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ، وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا، وَ لَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۰۶۹: جابر بن سمرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یوم عاشورا کا روزہ رکھنے کا ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے، اس کی ہمیں ترغیب دیا کرتے تھے اور اس کے متعلق ہمیں نصیحت فرمایا کرتے تھے، جب رمضان فرض کیا گیا تو آپ نے اس کے متعلق ہمیں حکم فرمایا نہ منع کیا اور نہ ہی ہمیں اس کے متعلق نصیحت فرمائی۔

۲۰۷۰: وَعَنْ حَفْصَةَ ﷛ قَالَتْ: اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷

۲۰۷۰: حفصہ ﷛ بیان کرتی ہیں، چار امور ہیں جنہیں نبی ﷺ ترک نہیں کیا کرتے تھے: یوم عاشورا کا روزہ، ذوالحجہ کے دس روزے، ہر ماہ تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعتیں۔

۲۰۷۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❸

۲۰۷۱: ابن عباس ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حضر و سفر میں ایام بیض (تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۰۷۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۰۷۲: ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چیز کی زکوۃ ہے جبکہ جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔''

۲۰۷۳: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. فَقَالَ: ((اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ: دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا)). ❺ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۰۷۳: ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! آپ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک پیر اور جمعرات کے روز اللہ باہم قطع تعلق کرنے والے دو آدمیوں کے سوا ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے اور وہ فرماتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو حتی کہ وہ دونوں صلح کر لیں۔''

۲۰۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ

❶ رواه مسلم (۱۲۵/ ۱۱۲۸)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه النسائي (۴/ ۲۲۰ ح ۲۴۱۸) ☆ أبو إسحاق الأشجعي لم أجد من وثقه و حديث النسائي (۲۴۱۹) يغني عنه عن حديثه۔

❸ **إسناده حسن**، رواه النسائي (۴/ ۱۹۸۔۱۹۹ ح ۲۳۴۷)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۱۷۴۵) ☆ موسى بن عبيدة: ضعيف و جمهان: مجهول و للحديث طرق لا يصح منها شيء۔ ❺ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۳۲۹ ح ۸۳۴۳) و ابن ماجه (۱۷۴۰)۔

طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶

۲۰۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ اسے جہنم سے اس قدر دور فرما دیتا ہے جیسے ایک اڑنے والا کوا بچپن کی عمر سے اڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہونے تک اڑتا رہے حتیٰ کہ وہ فوت ہو جائے۔“ (وہ اس ساری زندگی میں جتنا فاصلہ طے کرتا ہے اللہ اس شخص کو اتنی مسافت جہنم سے دور کر دیتا ہے۔)

۲۰۷۵: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ. ❷

۲۰۷۵: امام بیہقی نے اسے سلمہ بن قیس سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٥٢٦ ح ١٠٨٢٠) ☆ فيه رجل هو عمرو بن ربيعة مجهول الحال ولهيعة أبو عبدالله مستور وابن لهيعة عنعن و حديث الترمذي (١٦٢٢) يغني عنه۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٥٩٠) [والبزار (كشف الاستار: ١٠٣٧)] ☆ زبان بن فائد ضعيف، ولهيعة و أبو الشعثاء عمرو بن ربيعة مجهولان و ابن لهيعة عنعن و انظر الحديث السابق (٢٠٧٤)۔

بَابٌ

گزشتہ ابواب سے متعلق متفرق مسائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٠٧٦: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: ((فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ)) ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ: ((أَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) فَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

٢٠٧٦: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ ایک روز میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں پھر روزہ سے ہوں۔'' پھر آپ کسی روز ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمیں حَیس (کھجور، گھی اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ) ہدیہ کیا گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے دکھاؤ، میں نے صبح روزہ رکھا ہوا تھا۔'' آپ نے (اسے) کھا لیا۔

٢٠٧٧: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، فَقَالَ: ((أَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ فَإِنِّيْ صَائِمٌ)) ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

٢٠٧٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ام سُلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے کھجور اور گھی آپ کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھی اور کھجوریں واپس اُن کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میں روزہ سے ہوں۔'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور گھر کے ایک کونے میں نفل نماز ادا کی اور ام سُلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے اہل خانہ کے لیے دعا فرمائی۔

٢٠٧٨: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّيْ صَائِمٌ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

٢٠٧٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے جبکہ وہ روزہ

---

❶ رواه مسلم (١٧٠ / ١١٥٤)۔

❷ رواه البخاري (١٩٨٢)۔

❸ رواه مسلم (١٥٩ / ١١٥٠)۔

سے ہو تو وہ کہے: ”میں روزہ سے ہوں۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ قبول کرے، اگر وہ روزے سے ہو تو وہ دعا کرے اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھانا کھا لے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۰۷۹: عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا فَجَلَسَتْ عَلٰی يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ، فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ، فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلَهٗ أُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: **((أَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا؟))** قَالَتْ: لَا، قَالَ: **((فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا))**. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.[1] وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ، وَفِيْهِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَا إِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ: **((الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيْرُ نَفْسِهٖ، إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ))**.

۲۰۷۹: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب فتح مکہ کا دن تھا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھ گئیں، جبکہ ام ہانی رضی اللہ عنہا آپ کے دائیں جانب تھیں، پس لونڈی برتن میں مشروب لائی اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اس سے نوش فرمایا، بعدازاں آپ نے برتن ام ہانی کو دیا تو انہوں نے اس سے پیا پھر انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے تو روزہ توڑ لیا ہے، میں تو روزے سے تھی، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”کیا تم کوئی قضا دے رہی تھیں؟“ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر نفلی تھا تو پھر تمہارے لیے مضر نہیں۔“ ابوداود، ترمذی، دارمی۔ احمد اور ترمذی کی ایک روایت اسی طرح ہے اور اس میں ہے: انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں تو روزہ سے تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نفلی روزہ دار اپنے نفس کا امیر ہے، وہ اگر چاہے تو رکھے (یعنی پورا کرے) اور اگر چاہے تو افطار کر لے۔“

۲۰۸۰: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: **((اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهٗ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.[2] وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا مُرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلٰی عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

۲۰۸۰: امام زہری، عروہ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ سے تھیں،

---

[1] **ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٥٦) و الترمذي (٧٣١-٧٣٢) و الدارمي (٢/ ١٦ ح ١٧٤٣٠) و أحمد (٦/ ٣٤١ ح ٢٧٤٣، ٢/ ٣٤٣ ح ٢٧٤٤٨) ☆ يزيد بن أبي زياد ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٧٣٥) و أبو داود (٢٤٥٧) ☆ جعفر: صدوق يهم في حديث الزهري و الزهري مدلس و عنعن۔

ہمیں کھانا پیش کیا گیا تو ہمیں اس کی خواہش ہوئی تو ہم نے اس میں سے کھا لیا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم دونوں روزہ سے تھیں، ہمیں کھانا پیش کیا گیا تو ہمیں اس کی خواہش ہوئی تو ہم نے اس میں سے کھا لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی جگہ کسی اور دن سے قضا کرو۔''

ترمذی اور انہوں نے حفاظ کی جماعت کا ذکر کیا، انہوں نے زہری عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے مرسل روایت کیا ہے اور انہوں نے اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا، اور یہی زیادہ صحیح ہے، اور امام ابوداود نے اسے عروہ کے آزاد کردہ غلام زُمیل عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۰۸۱: وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ رضي الله عنها اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا، فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ، فَقَالَ لَهَا: ((**كُلِي**)) فَقَالَتْ: اِنِّي صَائِمَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((**اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرَغُوْا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۰۸۱: ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے لیے کھانا منگوایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کھاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا، میں روزہ سے ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب روزہ دار کے پاس کھایا جائے تو فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والے (کھانے سے) فارغ ہو جاتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۰۸۲: عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلَ بِلَالٌ رضي الله عنه عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((**اَلْغَدَاءَ يَا بِلَالُ!**)) قَالَ: اِنِّيْ صَائِمٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((**نَأْكُلُ رِزْقَنَا، وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ، اَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ! اَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهُ؟**)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

۲۰۸۲: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلال رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ناشتہ کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال! ناشتہ کر لو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں روزہ سے ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں جبکہ بلال کا عمدہ رزق جنت میں ہے، بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب روزہ دار کے پاس کھایا جائے تو اس کی ہڈیاں تسبیح بیان کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٦٥ ح ٢٧٥٩٩) و الترمذي (٧٨٥ وقال: حسن صحيح.) و ابن ماجه (١٧٤٨) والدارمي (٢/ ١٧ ح ١٧٤٥)۔ [2] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٥٨٦) [وابن ماجه: ١٧٤٩] ☆ فيه محمد بن عبدالرحمٰن من شيوخ بقية: كذبوه۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۰۸۳: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۲۰۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرو۔''

۲۰۸۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رِجَالاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرٰی رُءْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۰۸۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے چند صحابہ کو شب قدر بحالت خواب رمضان کے آخری ہفتہ (سات ایام) میں دکھائی گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری ہفتہ میں متفق و موافق ہیں، پس جو شخص اسے تلاش کرنا چاہے تو وہ اسے آخری ہفتے میں تلاش کرے۔''

۲۰۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِیْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِیْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۲۰۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس (شب قدر) کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، شب قدر باقی رہنے والی نویں رات، ساتویں رات، پانچویں رات (یعنی اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں رات) میں ہے۔''

۲۰۸۶: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ: ((اِنِّیْ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِیْ: اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ

---

❶ رواه البخاري (۲۰۱۷)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (۲۰۱۵) و مسلم (۲۰۵ / ۱۱۶۵)۔

❸ رواه البخاري (۲۰۲۱)۔

الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ.)) قَالَ: فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] فِي الْمَعْنٰى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((فَقِيْلَ لِيْ: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ)) وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ

۲۰۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر آپ نے درمیانے عشرے میں ایک چھوٹے سے خیمے میں اعتکاف کیا، پھر آپ نے اپنا سر باہر نکال کر فرمایا: ''میں نے پہلا عشرہ اعتکاف کیا، میں اس رات کو تلاش کرنا چاہتا تھا، پھر میں نے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میرے پاس فرشتہ آیا تو مجھے کہا گیا کہ وہ آخری عشرے میں ہے، جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کرنا چاہے تو وہ آخری عشرہ اعتکاف کرے، مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی، پھر مجھے بھلا دی گئی، میں نے اس کی صبح خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اس رات بارش ہوئی، مسجد کی چھت شاخوں سے بنی ہوئی تھی وہ ٹپکنے لگی، میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر کیچڑ کا نشان تھا اور یہ اکیسویں کی رات (یعنی اکیسویں تاریخ) تھی۔

معنی کے لحاظ سے بخاری، مسلم، اس پر متفق ہیں اور ((**فقیل لی انها فی العشر الا واخر**)) تک مسلم کے الفاظ ہیں، جب کہ باقی صحیح بخاری کے الفاظ ہیں۔

۲۰۸۷: وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ: لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۰۸۷: عبداللہ بن اُنیس کی روایت میں ہے، فرمایا: تیئیسویں رات۔

۲۰۸۸: وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: مَنْ يُقِمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. فَقَالَ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، اَرَادَ اَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ، وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ. فَقُلْتُ: بِاَيِّ شَيْءٍ؟ تَقُوْلُ ذَالِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! قَالَ: بِالْعَلَامَةِ- اَوْ بِالْاٰيَةِ- الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۰۸۸: زِر بن حبیش بیان کرتے ہیں، میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے بھائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورا سال تہجد پڑھے گا وہ شب قدر پا لے گا، تو انہوں نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگ اس پر ہی اعتماد نہ کر لیں، حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ وہ (شب قدر) رمضان میں ہے اور آخری عشرے میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے، پھر انہوں نے ان شاء اللہ کہے بغیر قسم اٹھا کر کہا وہ ستائیسویں شب ہے، میں نے کہا: ابومنذر! آپ یہ کیسے کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس علامت یا نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی تھی کہ اس روز سورج طلوع ہوگا تو اس کی شعائیں نہیں ہوں گی۔

۲۰۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ.

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠١٦) و مسلم (٢١٣/ ١١٦٧)۔

[2] رواه مسلم (٢١٨/ ١١٦٨)۔ [3] رواه مسلم (١٧٩/ ٧٦٢)۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۰۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جس قدر آخری عشرے میں (عبادت وسخاوت کرنے کی) کوشش کرتے تھے وہ اس کے علاوہ کسی اور وقت میں نہیں کرتے تھے۔

۲۰۹۰: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاَحْيَا لَيْلَهُ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۰۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لیے) کمر بستہ ہو جاتے، شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار رکھتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۰۹۱: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: ((قُوْلِي: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. ❸

۲۰۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میں جان لوں کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو: اے اللہ! بے شک تو درگزر فرمانے والا ہے، درگزر کو پسند فرماتا ہے پس مجھ سے بھی درگزر فرما۔'' احمد، ابن ماجہ، ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۲۰۹۲: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِلْتَمِسُوْهَا۔ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ۔ فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ، اَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۰۹۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شب قدر کو اکیسویں یا تیئیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا انتیسویں رات میں تلاش کرو۔''

۲۰۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ: ((هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺ وَقَالَ: رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

---

❶ رواه مسلم (٨/ ١١٧٥)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٢٤) و مسلم (٧/ ١١٧٤)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ١٥١ ح ٢٥٨٩٨) و ابن ماجه (٣٨٥٠) و الترمذي (٣٥١٣) ☆ عبد الله بن بريدة لم يسمع من عائشة رضي الله عنها كما قال الدارقطني (السنن ٣/ ٢٣٣ ح ٣٥١٧) والبيهقي (١١٨٧) و دفاع ابن التركماني باطل لأن الخاص مقدم على العام و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❹ إسناده صحيح، رواه الترمذي (٧٩٤ وقال: حسن صحيح) [وصححه ابن خزيمة (٢١٧٥) و ابن حبان (الإحسان: ٣٦٧٨) والحاكم (١/ ٤٣٨) ووافقه الذهبي]۔

❺ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٣٨٧) ☆ أبو إسحاق عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

۲۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ پورے رمضان میں ہے۔'' ابوداود، اور انہوں نے فرمایا: سفیان اور شعبہ نے ابواسحاق کی سند سے ابن عمر سے موقوف روایت کیا ہے۔

۲۰۹۴: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا وَاَنَا اُصَلِّي فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ)). قِيْلَ: لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۰۹۴: عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اپنے جنگل میں رہتا ہوں، اور میں الحمدللہ وہیں نماز پڑھتا ہوں، آپ مجھے ایک رات کے متعلق حکم فرمائیں کہ میں اس رات اس مسجد میں قیام کروں، آپ نے فرمایا: ''تیئیسویں رات کو قیام کر۔'' ان کے بیٹے سے پوچھا گیا، آپ کے والد کیسے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: جب آپ عصر پڑھ لیتے تو مسجد میں داخل ہو جاتے اور پھر آپ کسی حاجت کے لیے وہاں سے نہ نکلتے حتیٰ کہ نماز فجر پڑھ لیتے، جب فجر پڑھ لیتے تو وہ مسجد کے دروازے پر اپنی سواری پاتے اور اس پر سوار ہو کر اپنے جنگل میں آ جاتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۰۹۵: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ: ((خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۰۹۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب قدر کے متعلق ہمیں بتانے کیلئے تشریف لائے تو دو مسلمان باہم جھگڑ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے آیا تھا، لیکن فلاں اور فلاں باہم جھگڑ پڑے تو وہ مجھ سے اٹھا لی گئی اور ممکن ہے کہ تمہارے لیے بہتر ہو، لہذا تم اسے اکیسویں، تیئیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔''

۲۰۹۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام فِيْ كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ۔ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ۔ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِيْ! مَا جَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا جَزَاؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ. قَالَ: مَلَائِكَتِيْ! عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ، وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ. فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ)) قَالَ: ((فَيَرْجِعُوْنَ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۳۸۰) [و صححه ابن خزيمة (۲۲۰۰) و أصله عند مسلم (۱۱۶۸)]۔

[2] رواه البخاري (۲۰۲۳)۔

مَغْفُوْرًا لَّهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ. [1]

۲۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں تشریف لاتے ہیں تو وہ اللہ عزوجل کے ذکر میں مصروف ہر کھڑے بیٹھے شخص پر رحمت بھیجتے ہیں، جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا جزا ہونی چاہیے جو اپنا کام پورا کرتا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، پروردگار! اس کی جزا یہ ہے کہ اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری لونڈیوں نے میری طرف سے ان پر عائد فریضے کو پورا کر دیا پھر وہ دعائیں پکارتے ہوئے نکلے ہیں، مجھے میری عزت وجلال، میرے کرم وعلو اور اپنے بلند مقام کی قسم! میں ان کی دعائیں قبول کروں گا، وہ فرماتا ہے: واپس چلے جاؤ، میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں میں بدل دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس حال میں واپس آتے ہیں کہ ان کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔''

[1] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٧١٧) ☆ فيه أصرم بن حوشب: كذاب.

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۰۹۷: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فوت کر لیا، پھر آپ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔

۲۰۹۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْقُرْآنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۰۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر و بھلائی میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور جب رمضان میں جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت بڑھ جاتی، وہ رمضان کی ہر رات آپ سے ملاقات کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن سنایا کرتے تھے، جب جبریل آپ سے ملاقات کرتے تو آپ خیر و بھلائی اور سخاوت کرنے میں کھلی ہوا (تیز رفتار آندھی) سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔

۲۰۹۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۲۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر سال ایک مرتبہ قرآن سنایا جاتا تھا، اور جس سال آپ کی جان قبض کی گئی اس سال دو مرتبہ سنایا گیا، اور آپ ہر سال دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کی جان قبض کی گئی اس سال آپ نے بیس روز اعتکاف فرمایا۔

۲۱۰۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٢٦) و مسلم (٥/ ١١٧٢)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦، ١٩٠٢) ومسلم (٥٠/ ٢٣٠٨)۔ [3] رواه البخاري (٤٩٩٨)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٢٩) و مسلم (٦/ ٢٩٧)۔

۲۱۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تو آپ اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے جبکہ آپ مسجد میں ہوتے تھے، میں آپ کے کنگھی کر دیتی اور آپ صرف انسانی حاجت کے تحت ہی گھر میں تشریف لایا کرتے تھے۔

۲۱۰۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: اَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: ((فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، میں نے دور جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۱۰۲: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن میں اعتکاف کیا کرتے تھے، لیکن آپ نے ایک سال اعتکاف نہ کیا تو پھر آئندہ سال آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔

۲۱۰۳: وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ. [3]

۲۱۰۳: امام ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اسے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۱۰۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے جاتے۔

۲۱۰۵: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٣٢) و مسلم (٢٧ / ١٦٥٦)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٨٠٣ وقال: حسن غريب صحيح) [وأبو داود (٢٤٦٣) وابن ماجه (١٧٧٠)] ☆ وصححه ابن خزيمة (٢٢٢٦) وللحديث شواهد كثيرة۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٦٣) وابن ماجه (١٧٧٠) [وصححه ابن خزيمة (٢٢٢٥) وابن حبان (الموارد: ٩١٧) والحاكم (١/ ٤٣٩) و وافقه الذهبي]۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٦٤) و ابن ماجه (١٧٧١) [والترمذي (٧٩١) و البخاري (٢٠٣٣) و مسلم (١١٧٣)]۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٧٢) وابن ماجه (لم أجده و جاء في هامش الهندية: "قوله و ابن ماجه لا يوجد هذا في أكثر النسخ المصححة، و يوجد في نسخة واحدة وكذا ما وجدته في سنن ابن ماجه في أبواب الاعتكاف" ص ١٨٣ حاشيه: ٨) ☆ فيه ليث بن أبي سليم ضعيف۔

۲۱۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں مریض کی عیادت کر لیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حال میں چلتے جاتے اور رکے بغیر اس کا حال دریافت کر لیتے۔

۲۱۰۶: وَعَنْهَا، قَالَتِ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ، وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ، اِلَّا لِمَا لَا بُدَّمِنْهُ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ، وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۱۰۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اعتکاف کرنے والے کے لئے مسنون یہی ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت کرے نہ جنازے میں شرکت کرے، عورت سے جماع کرے نہ اسے گلے لگائے اور کسی بہت ہی ضروری کام کے علاوہ اعتکاف کی جگہ سے باہر نہ نکلے نیز روزے کے بغیر اعتکاف ہے نہ جامع مسجد کے بغیر۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۱۰۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ، اَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۱۰۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف فرماتے تو توبہ کے ستون کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بستر بچھا دیا جاتا یا چارپائی لگا دی جاتی۔

۲۱۰۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: **((هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا))**. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۱۰۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا: ’’وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے اور تمام نیکیاں کرنے والے کی طرح اسے نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے۔‘‘ (جن کو وہ پہلے کیا کرتا تھا)

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲٤۷۳) ☆ الزهري مدلس و عنعن۔

[2] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۱۷۷٤)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۱۷۸۱) ☆ عبيدة بن بلال: مجهول الحال و فرقد بن يعقوب السبخي: ضعيف۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فضائل قرآن کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٢١٠٩: عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۱۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور (دوسروں کو) سکھایا۔''

٢١١٠: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟)) فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُلُّنَا يُحِبُّ ذَالِكَ. فَقَالَ: ((اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمَ اَوْ يَقْرَاُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ نَّاقَتَيْنِ، وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلٰثٍ، وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَرْبَعٍ، وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۱۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم صفہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز صبح کے وقت وادی بطحان یا وادی عقیق جائے اور کسی گناہ اور قطع رحمی کا ارتکاب کیے بغیر وہاں سے بڑی کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سب اسے پسند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد کیوں نہیں آتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے دو آیتیں سیکھے یا پڑھے، تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین (آیتیں) اس کے لئے تین (اونٹنیوں) سے اور چار، چار سے بہتر ہیں، اور وہ جتنی زیادہ ہوں گی، وہ اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔''

٢١١١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَثَلٰثُ آيَاتٍ يَّقْرَاُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۱۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر جائے تو وہ وہاں تین بڑی موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں پائے؟'' ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز

---

[1] رواہ البخاري (٥٠٢٧)۔

[2] رواہ مسلم (٢٥١/ ٨٠٣)۔

[3] رواہ مسلم (٢٥٠/ ٨٠٢)۔

میں تین آیات پڑھتا ہے تو وہ (تین آیات) اس کے لئے تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔''

٢١١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَّهُ اَجْرَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہر قرآن، اطاعت گزار معزز لکھنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور جو شخص اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر دشوار ہوتا ہے تو اس کے لئے دہرا اجر ہوگا۔''

٢١١٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۱۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے، ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس (کی تلاوت و عمل) کا اہتمام کرتا ہو، اور ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس میں سے خرچ کرتا ہو۔''

٢١١٤: وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ، رِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ؛ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ؛ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3] وَفِىْ رِوَايَةٍ: ((اَلْمُؤْمِنُ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالْاُتْرُجَّةِ، وَالْمُؤْمِنُ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ كَالتَّمْرَةِ)).

۲۱۱۴: ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت کرنے والا مومن نارنگی کی طرح ہے اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور وہ خوش ذائقہ بھی ہے، اور قرآن کی تلاوت نہ کرنے والا مومن کھجور کی طرح ہے، جس کی خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ شیریں ہے، اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال تمے کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے جبکہ قرآن پڑھنے والا منافق نازبو کی طرح ہے، جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا مومن ترنجبین کی مثل ہے جبکہ قرآن نہ پڑھنے والا لیکن اس پر عمل کرنے والا مومن کھجور کی طرح ہے۔''

٢١١٥: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٣٧) و مسلم (٢٤٤ / ٧٩٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٢٥) و مسلم (٢٦٦ / ٨١٥)

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٣٧) و مسلم (٢٤٣ / ٧٩٧)۔

[4] رواه مسلم (٢٦٩ / ٨١٧)۔

۲۱۱۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ، اس کتاب کے ذریعے کچھ لوگوں کو رفعت عطا فرماتا ہے اور کچھ کو پستی کا شکار کر دیتا ہے۔''

۲۱۱۶: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا هُوَ یَقْرَأُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهُ، اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتْ، فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ، وَکَانَ ابْنُهُ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِّنْهَا، فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَهُ، وَلَمَّا اَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ اِلَی السَّمَاءِ، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ، فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اِقْرَأْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ! اِقْرَأْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ!)) قَالَ: فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَنْ تَطَأَ یَحْیٰی، وَکَانَ مِنْهَا قَرِیْبًا، فَانْصَرَفْتُ اِلَیْهِ، وَرَفَعْتُ رَأْسِیْ اِلَی السَّمَاءِ، فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ، فِیْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ، فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاهَا. قَالَ: ((اَتَدْرِیْ مَا ذَاكَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((تِلْكَ الْمَلٰٓئِکَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْهَا لَا تَتَوَارٰی مِنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]
وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ، وَفِیْ مُسْلِمٍ: عَرَجَتْ فِی الْجَوِّ بَدَلَ: فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَةِ الْمُتَکَلِّمِ.

۲۱۱۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ رات کے وقت سورۂ بقرہ تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا کہ گھوڑا اچانک اچھلنے لگا، وہ خاموش ہو گئے تو وہ (گھوڑا) بھی ٹھہر گیا، انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا وہ خاموش ہو گئے تو وہ (گھوڑا) بھی ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا، وہ فارغ ہوئے، اور ان کا بیٹا یحییٰ اس (گھوڑے) کے قریب ہی تھا، لہٰذا انہیں اندیشہ ہوا کہ وہ اسے نقصان نہ پہنچائے، اور جب انہوں نے اسے دور کیا، اور آسمان کی طرف سر اٹھایا تو سائبان سا دکھائی دیا جس میں چراغوں کی طرح روشنی تھی، جب صبح ہوئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابن حضیر! پڑھ، ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے۔'' انہوں عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اندیشہ ہوا کہ (اگر میں پڑھتا رہتا تو) وہ یحییٰ کو روند ڈالتا، کیونکہ وہ اس کے قریب تھا، لہٰذا میں اس کی طرف متوجہ ہو گیا، میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو (اوپر) سائبان کی طرح کوئی چیز تھی اور اس میں چراغوں جیسی کوئی چیز تھی، میں باہر نکلا حتی کہ میں نے اس (روشنی) کو نہ دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم جانتے ہو وہ کیا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا، نہیں، فرمایا: ''وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے قریب آ گئے تھے، اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ وہیں رہتے اور لوگ انہیں دیکھ لیتے اور وہ ان سے مخفی نہ رہتے۔''
اور یہ الفاظ حدیث بخاری کے ہیں، اور صحیح مسلم میں: ''میں باہر نکلا'' صیغہ متکلم کے بدل لفظ: ''وہ فضا میں بلند ہو گئے'' استعمال ہوا ہے۔

۲۱۱۷: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَجُلٌ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْکَهْفِ وَاِلٰی جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ بِشَطَنَیْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ، وَجَعَلَ فَرَسُهٗ یَنْفِرُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: ((تِلْكَ السَّکِیْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۲۱۱۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی سورۂ کہف پڑھ رہا تھا، اور اس کے ایک جانب ایک گھوڑا دو مضبوط رسیوں سے بندھا ہوا تھا، پس بادل کے ٹکڑے نے اس (آدمی) کو ڈھانپ لیا اور وہ اس کے قریب سے قریب تر ہونے لگا، جبکہ اس کا

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۵۰۱۸) و مسلم (۲۴۲/ ۷۹۶)۔
[2] متفق علیه، رواه البخاري (۵۰۱۱) و مسلم (۲۴۰/ ۷۹۵)۔

گھوڑا بدکنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔''

٢١١٨: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّىْ فِى الْمَسْجِدِ فَدَعَانِى النَّبِىُّ ﷺ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ كُنْتُ اُصَلِّىْ قَالَ: ((اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: ﴿اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ﴾)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِى الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟)) فَاَخَذَ بِيَدِىْ، فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّكَ قُلْتَ: لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ: ((﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ هِىَ السَّبْعُ الْمَثَانِىْ، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِىْ اُوْتِيْتُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [1]

٢١١٨: ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا تو نبی ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے آپ کی آواز پر لبیک نہ کہی، پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اللہ نے نہیں فرمایا! جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں تو تم ان کی اطاعت کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں، اس سے پہلے کہ تم مسجد سے باہر نکلو، تمہیں قرآن کی عظیم سورت نہ سکھاؤں؟'' آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ لیا، جب ہم نے مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کی عظیم تر سورت سکھاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''﴿الحمد لله رب العالمين﴾ ''سورۂ فاتحہ'' وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔''

٢١١٩: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَّقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٢١١٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔''

٢١٢٠: وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَابَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٢١٢٠: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن پڑھا کرو، کیونکہ وہ روز قیامت اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا، سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران دو چمکتی ہوئی روشن سورتوں کو پڑھو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئیں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا پرندوں کے غول ہیں جو صفیں باندھے ہوئے اپنے پڑھنے

[1] رواه البخاري (٤٤٧٤)۔

[2] رواه مسلم (٢١٢/ ٧٨٠)۔

[3] رواه مسلم (٢٥٢/ ٨٠٤)۔

والوں کے حق میں بحث ومباحثہ کریں گے، سورۂ بقرہ پڑھا کرو، کیونکہ اسے حاصل کر لینا باعث برکت اور اسے ترک کر دینا باعث حسرت ہے، اور جادوگر اسے حاصل نہیں کر سکتے۔''

٢١٢١: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُؤْتٰى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۱۲۱: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن اور اس پر عمل کرنے والوں کو روزِ قیامت لایا جائے گا، سورہ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس (قرآن کی سورتوں) کے آگے ہوں گی گویا وہ سیاہ بادل ہیں یا دو سائبان ہیں ان کے درمیان روشنی ہے، یا وہ پرندوں کے دو غول ہیں جو صفیں باندھے ہوئے اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔''

٢١٢٢: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ؟)) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ: ((يَا اَبَا الْمُنْذِرِ! اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ)) قُلْتُ: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ قَالَ: فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: ((لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ!)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۱۲۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں قرآن کریم کی کون سی سب سے عظیم آیت یاد ہے؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں قرآن کریم کی کون سی سب سے عظیم آیت یاد ہے؟ میں نے عرض کیا: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''ابومنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔''

٢١٢٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ)) فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ)) فَرَصَدْتُهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً، وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُوْدُ)) فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ)) فَرَصَدْتُهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ، فَاَخَذْتُهٗ، فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؛ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ

---

[1] رواہ مسلم (۲۵۳/ ۸۰۵)۔

[2] رواہ مسلم (۲۵۸/ ۸۱۰)۔

لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ: دَعْنِيْ أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا إِذَا اَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: ﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ؟)) قُلْتُ: زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمٰتٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ وَتَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ؟)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((ذَاكَ شَيْطٰنٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۱۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقۂ فطر کی حفاظت کرنے پر مامور فرمایا، پس ایک شخص میرے پاس آیا اور غلے سے لپیں بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: میں محتاج ہوں، میرے بچے ہیں اور میں بہت ضرورت مند ہوں، راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابو ہریرہ! گزشتہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی اور وہ پھر آئے گا۔'' میں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ پھر آئے گا لہذا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور میں نے کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں ضرورت مند اور عیال دار ہوں، میں پھر نہیں آؤں گا۔ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: ''ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟'' میں عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور بچوں کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے تو تم سے غلط بیانی کی اور وہ پھر آئے گا۔'' میں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ ضرور آئے گا۔ میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا اور یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے، تم کہتے ہو میں پھر نہیں آؤں گا لیکن پھر آ جاتے ہو، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں چند کلمات سکھاؤں گا جن کے ذریعے اللہ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر آؤ تو مکمل آیت الکرسی پڑھو، اس طرح اللہ کی طرف سے تم پر ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا حتی کہ صبح ہو جائے گی، میں نے اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہارے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، اس نے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے اللہ مجھے فائدہ پہنچائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا، ''اس نے تم سے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے، کیا تم جانتے ہو کہ تم تین روز سے کس کے ساتھ باتیں کرتے رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ شیطان تھا۔''

۲۱۲٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرَائِيْلُ علیہ السلام قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهٖ، فَرَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ: ((هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ

[1] رواه البخاري (۲۳۱۱)۔

سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۱۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے سر کے اوپر سے زوردار آواز سنی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ''یہ آسمان سے پہلی مرتبہ ایک دروازہ کھلا اور اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے، جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ جو فرشتہ زمین کی طرف نازل ہوا ہے، اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا ہے، اس نے سلام عرض کیا، تو کہا: آپ کو دو نوروں کی خوشخبری ہو، وہ آپ ہی کو عطا کیے گئے ہیں، آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے، سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری (تین) آیات، آپ (اور آپ کے متبعین) ان دونوں میں سے جو حرف (دعا) پڑھیں گے وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔''

۲۱۲۵: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاٰيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِیْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۱۲۵: ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ جو شخص رات کے وقت انہیں پڑھ لے تو وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔''

۲۱۲۶: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۱۲۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لے تو اسے (فتنہ) دجال سے بچا لیا جائے گا۔''

۲۱۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ فِیْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۱۲۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا، تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

۲۱۲۸: وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ. [5]

۲۱۲۸: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۱۲۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰی سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِیْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذَالِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ يَّصْنَعُ ذَالِكَ)) فَسَاَلُوْهُ،

---

[1] رواه مسلم (٢٥٤/ ٨٠٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٠٨) و مسلم (٢٥٥/ ٨٠٧)۔

[3] رواه مسلم (٢٥٧/ ٨٠٩)۔

[4] رواه مسلم (٢٥٩/ ٨١١)۔

[5] رواه البخاري (٧٣٧٤)۔

فَقَالَ: لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کسی لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تو قراءت کے آخر میں سورۂ اخلاص پڑھتا، جب وہ واپس آئے تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ وہ ایسے کیوں کرتا تھا؟'' انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: کیونکہ وہ رحمان کی صفت ہے، اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے بتا دو کہ اللہ اسے پسند فرماتا ہے۔''

۲۱۳۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ قَالَ: ((اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ [2]

۲۱۳۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سورۂ اخلاص سے محبت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: ''بے شک تمہاری اس سے محبت ہی تمہیں جنت میں لے جائے گی۔'' ترمذی۔ اور امام بخاری نے اس کا مفہوم بیان کیا ہے۔

۲۱۳۱: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۱۳۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج رات ایسی آیات نازل ہوئیں کہ ان جیسی پہلے نہیں دیکھی گئیں، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔''

۲۱۳۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذَالِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۱۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ اپنے بستر پر آرام کرتے تو آپ ہر رات اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے کرتے، پھر سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مارتے، پھر جہاں تک ممکن ہوتا انہیں اپنے جسم پر پھیرتے، آپ ﷺ پہلے اپنے سر، چہرے اور اپنے جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرتے اور آپ تین مرتبہ ایسا کرتے۔
رسول اللہ ﷺ کے معراج سے متعلق ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث، ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب المعراج میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۱۳۳: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْقُرْآنُ يُحَاجُّ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٧٥) و مسلم (٢٦٣/ ٨١٣)۔

[2] رواه البخاري (٢٧٧٤) و الترمذي (٢٩٠١)۔ [3] رواه مسلم (٢٦٤/ ٨١٤)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠١٧) و مسلم (لم أجده) ٥ حديث ابن مسعود يأتي (٥٨٦٥)۔

الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ! اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۲۱۳۳: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں روز قیامت عرش کے نیچے ہوں گی، قرآن بندوں کی طرف سے جھگڑا کرے گا، اس کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، اور امانت بھی، جبکہ رحم آواز دے گا، سن لو! جس نے مجھے ملایا، اللہ اسے ملائے اور جس نے مجھے قطع کیا اللہ اسے قطع کرے۔'' امام بغوی رحمہ اللہ علیہ نے اسے شرح السنہ میں روایت کیا ہے۔

۲۱۳٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا))**. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۱۳۴: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حامل و عاملِ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور ویسے ترتیل سے پڑھ جیسے تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتا تھا، اور تو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیری منزل ہو گی۔''

۲۱۳٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [3]

۲۱۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پیٹ (دل) میں قرآن کا کچھ حصہ نہ ہو وہ بے آباد گھر کی طرح ہے۔'' ترمذی، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱۳٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ أَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [4]

۲۱۳٦: ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رب تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: قرآن نے جس شخص کو میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا ہو میں اسے اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جو سوال کرنے والوں کو دیا جاتا ہے، اور اللہ کے کلام کو دیگر کلاموں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے اللہ کو اپنی مخلوق پر برتری حاصل ہے۔'' ترمذی، دارمی، بیہقی فی شعب الایمان اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۳۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، لَا أَقُوْلُ: ﴿الٓمٓ﴾ حَرْفٌ. أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۲۲۔۲۳ ح ۳٤۳۳) ☆ فيه كثير بن عبد الله اليشكري لم يوثقه غير ابن حبان (۷/ ۳٥٤) و أورده العقيلي في الضعفاء، والحسن بن عبد الرحمٰن بن عوف: لم يوثقه غير ابن حبان، فهو مجهول الحال۔ [2] إسناده حسن، رواه أحمد (۲/ ۱۹۲ ح ٦۷۹۹) والترمذي (۲۹۱٤ وقال: حسن صحيح.) وأبو داود (۱٤٦٤) والنسائي (فى الكبرى ٥/ ۲۲ ح ۸۰٥٦، فضائل القرآن: ۸۱)[و صححه ابن حبان (۱۷۹۰) والذهبي في تلخيص المستدرك (۱/ ٥٥۳)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۹۱۳) و الدارمي (۲/ ٤۲۹ ح ۳۳۰۹) ☆ قابوس: فيه لين۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۹۲٦) والدارمي (۲/ ٤٤۱ ح ۳۳٥۹) والبيهقي في شعب الإيمان (۲/ ۳٥۳ ح ۲۰۱٥) ☆ محمد بن الحسن بن أبي يزيد: ضعيف وللحديث شواهد۔

وَالدَّارِمِيُّ، ❶ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا

۲۱۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھتا ہے تو اسے اس کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے، اور نیکی دس گنا بڑھ جاتی ہے، میں نہیں کہتا کہ ﴿الٓـمٓ﴾ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، میم ایک حرف ہے۔'' ترمذی، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

۲۱۳۸: وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ)) قُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَابَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ؛ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ، هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا: ﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ﴾ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ.

۲۱۳۸: حارث اعور رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں سے گزرا تو لوگ باتوں میں مشغول تھے، میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: کیا انہوں نے ایسے کیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے فرمایا: سن لو! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: ''سن لو! عنقریب فتنے پیدا ہوں گے۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی کتاب، اس میں سابقہ قوموں کے احوال اور مستقبل کے اخبار اور تمہارے مسائل کا حل ہے، وہ فیصلہ کن ہے، بے فائدہ نہیں، جس نے ازراہ تکبر اسے ترک کر دیا، اللہ نے اسے ہلاک کر ڈالا، جس نے اس کے علاوہ کسی اور چیز سے ہدایت تلاش کرنے کی کوشش کی تو اللہ نے اسے گمراہ کر دیا، وہ اللہ کی مضبوط رسی (یعنی وسیلہ) ہے، وہ ذکر حکیم اور صراط مستقیم ہے، اس کی وجہ سے خواہش ٹیڑھی ہوتی ہیں نہ زبانیں اختلاط والتباس کا شکار ہوتی ہیں اور نہ علما اس سے سیر ہوتے ہیں، کثرت تکرار سے وہ پرانی ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے عجائب ختم ہوتے ہیں، وہ ایسی کتاب ہے کہ جسے سن کر جن بے ساختہ پکار اٹھے کہ ''ہم نے عجب قرآن سنا ہے جو رشد و بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی ہے لہٰذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔'' جس نے اس کے حوالے سے کہا، اس نے سچ کہا، جس نے اس کے مطابق عمل کیا وہ اجر پا گیا، جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ صراط مستقیم کی طرف ہدایت پا گیا۔'' ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند مجہول

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۹۱۰) و الدارمي (۲/ ۴۲۹ ح ۳۳۱۱ موقوف على ابن مسعود رضي الله عنه)۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (۲۹۰۶) و الدارمي (۲/ ۴۳۵ ح ۳۳۳۴، ۳۳۳۵) ☆ الحارث الأعور: ضعيف جدًا۔

ہے اور حارث پر کلام کیا گیا ہے۔

٢١٣٩: وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا؟!)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ [1]

٢١٣٩: معاذ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو روز قیامت اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی تمہارے دنیا کے گھروں میں چمکنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی، تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اس کے مطابق عمل کیا ہو!''

٢١٤٠: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِيْ إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

٢١٤٠: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر قرآن کو چمڑے میں رکھ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ جلے گا نہیں۔''

٢١٤١: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ [3] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ، يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

٢١٤١: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا، اسے یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانا تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے اہل خانہ کے ان دس افراد کے بارے میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی تھی۔'' احمد؛ ترمذی؛ ابن ماجہ؛ دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور حفص بن سلیمان راوی قوی نہیں، وہ حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

٢١٤٢: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ؟)) فَقَرَأَ أُمَّ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٤٤٠ ح ١٥٧٣٠) و أبو داود (١٤٥٣) ☆ زبان ضعيف و صححه الحاكم (١/ ٥٦٧-٥٦٨) فتعقبه الذهبي بقوله: "زبان ليس بالقوي". و روى الحاكم (١/ ٥٦٧ ح ٢٠٨٦) عن بريدة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: "من قرأ القرآن و تعلمه و عمل به ألبس يوم القيامة تاجًا من نور ضوؤه مثل ضوء الشمس و يكسى والديه حلتان لا يقوم بهما الدنيا فيقولان: بما كسينا فيقال بأخذ ولدكما القرآن." و صححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي وسنده حسن و رواه أحمد (٥/ ٣٤٨ ح ٢٢٩٥٠) و البغوي في شرح السنة (٤/ ٤٥٤ ح ١١٩٠) مطولاً وقال البغوي: حسن غريب۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٤٣٠ ح ٣٣١٣) ☆ ابن لهيعة صرح بالسماع وحدث به قبل اختلاطه والحمد لله۔ [3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه [عبدالله بن] أحمد (١/ ١٤٨-١٤٩ ح ١٢٧٨) والترمذي (٢٩٠٥) و ابن ماجه (٢١٦) و الدارمي (لم أجده)۔ ☆ حفص بن سليمان: متروك الحديث مع امامته فى القراءة (ضعفه الجمهور) وكثير بن زاذان: مجهول۔

الْقُرْآنَ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! مَآ أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ: أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم نماز میں کیسے قراءت کرتے ہو؟'' انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس جیسی سورت تورات وانجیل میں اتری ہے نہ زبور وقرآن (یعنی باقی قرآن) میں، وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔'' ترمذی اور امام دارمی نے ((ما انزلت)) کے الفاظ سے حدیث بیان کی ہے اور انہوں نے ابی بن کعب کا ذکر نہیں کیا، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَءُوْهُ، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِّسْكًا' تَفُوْحُ رِيْحُهُ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَثَلَ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلَى مِسْكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن سیکھو اور اسے پڑھو، کیونکہ قرآن سیکھنے والا، اسے پڑھنے اور اس کا اہتمام کرنے والا کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کی مانند ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیل جاتی ہے، اور جس نے اسے سیکھا لیکن سویا رہا حالانکہ وہ حافظ ہے تو وہ کستوری کی بند تھیلی کی طرح ہے۔''

۲۱۴۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ اَلْمُؤْمِنَ إِلٰى ﴿إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ مؤمن کی پہلی آیات ﴿إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ﴾ تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت پڑھتا ہے تو وہ ان کے سبب شام تک محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص شام کے وقت انہیں پڑھے گا تو وہ ان کی وجہ سے صبح ہونے تک محفوظ رہے گا۔'' ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۴۵: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَآنِ فِيْ دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ)). [4]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٧٥) والدارمي (٢/ ٤٤٦ ح ٣٣٧٦) [وصححه ابن خزيمة: ٥٠٠-٥٠١، ٨٦١) و ابن حبان (١٧١٤) والحاكم على شرط مسلم (٢/ ٢٥٨، ١/ ٥٥٧) ووافقه الذهبي. و له لون آخر عند ابن حبان (١٧١٤) والحاكم (١/ ٥٥٧)]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٧٦) و النسائي (في الكبرى ٥/ ٢٢٨ ح ٨٧٤٩) و ابن ماجه (٢١٧) [وصححه ابن خزيمة (١٥٠٩، ٢٥٤٠) و ابن حبان (١٧٨٩) والحاكم على شرط الشيخين (١/ ٤٤٣) ووافقه الذهبي]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٧٩) و الدارمي (٢/ ٤٤٩ ح ٣٣٨٩) ☆ عبدالرحمٰن المليكي: ضعيف۔ [4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٨٢) و الدارمي (٢/ ٤٤٩ ح ٣٣٩٠) [و صححه ابن حبان (١٧٢٦) والحاكم (١/ ٥٦٢، ٢/ ٢٦٠) ووافقه الذهبي]۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۴۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی، اس سے دو آیتیں اتار کر سورۂ بقرہ کو مکمل کیا گیا، اور جس گھر میں انہیں تین رات پڑھا جائے تو شیطان اس (گھر) کے قریب نہیں آتا۔'' ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۴۶: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۲۱۴۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص سورۂ کہف کی پہلی تین آیتیں پڑھتا ہے وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ ﴿يٰسٓ﴾ وَمَنْ قَرَأَ: ﴿يٰسٓ﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۲۱۴۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے، جو شخص ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی قراءت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔'' ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۱۴۸: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَأَ ﴿طٰهٰ﴾ وَ ﴿يٰسٓ﴾ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ: طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۲۱۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ہزار برس پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت فرمائی، جب فرشتوں نے قرآن سنا تو انہوں نے کہا: اس امت کے لیے خوشخبری ہو جس پر یہ اتارا جائے گا، ان مبارک دلوں کے لیے خوشخبری ہو جو اسے یاد کریں گے، اور اسے پڑھنے والی زبان کے لیے خوشخبری ہو۔''

۲۱۴۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعُمَرُ بْنُ اَبِي خَثْعَمٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ۔ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ۔ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

---

[1] **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٨٦) ☆ هذا شاذ، اختلف الرواة في قولهم: في أول سورة الكهف أو في آخر السورة، وهو الراجح۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٨٧) و الدارمي (٢/ ٤٥٦ ح ٣٤١٩) ☆ هارون أبو محمد: مجهول۔ [3] **إسناده ضعيف جدا موضوع**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٦ ح ٣٤١٧) [وابن حبان في المجروحين (١/ ١٠٨) وابن الجوزي في الموضوعات (١/ ١١٠) ☆ إبراهيم بن مهاجر بن مسمار: ضعيف و عمر بن حفص بن ذكوان متروك۔ [4] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٨٨٨) ☆ عمر بن أبي خثعم: منكر الحديث كما نقل الترمذي عن البخاري رحمهما الله۔

۲۱۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کے وقت سورت حٰم الدخان کی تلاوت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، نیز عمر بن ابی خثعم راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے، اور محمد یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔

۲۱۵۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ: ﴿حٰمٓ﴾ الدُّخَانَ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَلَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهِشَامٌ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ.

۲۱۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص شب جمعہ کو سورۂ دخان کی تلاوت کرتا ہے تو اسے بخش دیا جاتا ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، نیز ہشام ابوالمقدام راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۲۱۵۱: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ آيَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۱۵۱: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سونے سے پہلے مسبحات (سورۂ الاسراء، الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، التغابن اور الاعلیٰ) کی تلاوت کیا کرتے تھے، آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''ان میں ایک آیت ہے جو کہ ہزار آیات سے بہتر ہے۔''

۲۱۵۲: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۱۵۲: امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے خالد بن معدان سے اسے مرسل روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۵۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْاٰنِ، ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۱۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن میں تیس آیات کی ایک سورت ہے اس نے ایک آدمی کے بارے میں سفارش کی حتیٰ کہ اسے بخش دیا گیا اور وہ سورۃ الملک ہے۔''

۲۱۵۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ، فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [5]

۲۱۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے ایک صحابی نے کسی قبر کی جگہ پر اپنا خیمہ نصب کیا جبکہ انہیں پتہ نہیں تھا وہ قبر

---

[1] إسناده ضعيف جدًا، رواه الترمذي (٢٨٨٩) ☆ هشام بن زياد أبو المقدام: متروك۔

[2] حسن، رواه الترمذي (٢٩٢١ وقال: حسن غريب.) و أبو داود (٥٠٥٧) [وأحمد (١٢٨/٤) و البيهقي في شعب الإيمان (٢٥٠٣)]۔ [3] حسن، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٨ ح ٣٤٢٧) [والنسائي فى الكبرى (١٠٥٥١)] ☆ السند مرسل و له شواهد منها الحديث السابق (٢١٥١)۔ [4] إسناده حسن، رواه أحمد (٢/ ٢٩٩ ح ٧٩٦٢) والترمذي (٢٨٩١ وقال: حسن.) و أبو داود (١٤٠٠) والنسائي (فى الكبرى ١١٦١٢) و ابن ماجه (٣٧٨٦) [وصححه ابن حبان (١٧٦٦) و الحاكم (٢/ ٤٩٧-٤٩٨) ووافقه الذهبي]۔ [5] إسناده ضعيف، رواه الترمذي (٢٨٩٠) ☆ قال البيهقي: "تفرد به يحيى بن عمرو بن مالك وهو ضعيف" (اثبات عذاب القبر: ١٤٦ بتحقيقي)۔

ہے، اس میں ایک انسان سورۃ الملک پڑھ رہا تھا حتی کہ اس نے اسے مکمل کیا، پس وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ ''مانعه'' اور ''منجیه'' ہے اسے اللہ کے عذاب سے بچائے گی۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٢١٥٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ وَ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1] وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَكَذَافِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ غَرِيْبٌ.

۲۱۵۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ، سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ احمد، ترمذی، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے۔ جبکہ مصابیح میں ہے کہ یہ غریب ہے۔

٢١٥٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿اِذَا زُلْزِلَتْ﴾ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۱۵۶: ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۃ الزلزال نصف قرآن کے برابر ہے، سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔''

٢١٥٧: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۱۵۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھتا ہے تو اللہ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے، جو شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، اور اگر وہ اسی روز فوت ہو جائے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے، اور جو شخص شام کے وقت انہیں پڑھتا ہے تو اسے بھی یہی منزلت وفضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔'' ترمذی، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٢١٥٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4] وَفِيْ رِوَايَتِهٖ: ((خَمْسِيْنَ مَرَّةً))

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٤٠ ح ١٤٧١٤) والترمذي (٢٨٩٢) و الدارمي (٢/ ٤٥٥ ح ٣٤١٤) والبغوي في شرح السنة (٤/ ٤٧٢ ح ١٢٠٧) وذكره في مصابيح السنة (٢/ ١٢٣ ح ١٥٥٤) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٩٤ وقال: غريب.) ☆ يمان بن المغيرة: ضعيف، وقال الذهبي في تلخيص المستدرك (١/ ٥٦٦): "ضعفوه"۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٢٢) و الدارمي (٢/ ٤٥٨ ح ٣٤٢٨) ☆خالد بن طهمان: ضعيف من جهة حفظه و لم يثبت بأنه حدث بهذا الحديث قبل اختلاطه۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٩٨) و الدارمي (٢/ ٤٦١ ح ٣٤٤١) ☆ حاتم بن ميمون: ضعيف۔

وَلَمْ يَذْكُرْ: ((اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ)).

۲۱۵۸: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو قرض کے سوا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' ترمذی، دارمی اور ان کی روایت میں پچاس مرتبہ کا ذکر ہے، اور انہوں نے ((الاان یکون علیه دین)) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۲۱۵۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِيْ! اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے اور اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر سو جائے تو روز قیامت رب اسے فرمائے گا: میرے بندے! اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۶۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)) قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: ((الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۱۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''واجب ہو گئی۔'' میں نے عرض کیا: کیا واجب ہو گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت۔''

۲۱۶۱: وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ: ((اقْرَاْ: ﴿قُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ فَاِنَّهَا بَرَآءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۱۶۱: فروہ بن نوفل رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں کہ جب میں بستر پر لیٹوں تو اسے پڑھ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورۃ الکافرون پڑھا کرو کیونکہ وہ شرک سے براءت (اور توحید کا اعلان) ہے۔''

۲۱۶۲: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَّظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِ ﴿اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وَيَقُوْلُ: ((يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۱۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جحفہ اور ابواء کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا کہ اچانک آندھی اور

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٩٨ وقال: غريب.) ☆ حاتم بن ميمون ضعيف كما تقدم (٢١٥٨)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه مالك (١/ ٢٠٨ ح ٤٨٧) والترمذي (٢٨٩٧ وقال: حسن صحيح غريب.) والنسائي (٢/ ١٧١ ح ٩٩٥) [و صححه الحاكم (١/ ٥٦٦) ووافقه الذهبي]۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٠٣) و أبو داود (٥٠٥٥) و الدارمي (٢/ ٤٥٩ ح ٣٤٣٠)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٦٣) ☆ ابن إسحاق مدلس و عنعن و حديث أبي داود (١٤٦٢) يغني عنه۔

شدید تاریکی ہم پر چھا گئی تو رسول اللہ ﷺ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے ذریعے پناہ طلب کرنے لگے، اور آپ ﷺ فرمانے لگے: ”عقبہ! ان دونوں (سورتوں) کے ذریعے پناہ طلب کرو، کسی پناہ طلب کرنے والے نے ان دونوں جیسی پناہ نہیں پائی۔“

٢١٦٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةِ مَطَرٍ وَّظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ: ((قُلْ)) قُلْتُ: مَاأَقُوْلُ؟ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۲۱۶۳: عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم برسات کی ایک شدید تاریک رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تو ہم نے آپ کو پالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو۔“ میں نے عرض کیا، میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم صبح و شام تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرو، وہ تمہیں ہر چیز کے لیے کافی ہو جائیں گی۔“

٢١٦٤: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ: ((لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۱۶۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں سورۂ ہود پڑھوں یا سورۂ یوسف؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ کے ہاں سورۃ الفلق سے بلیغ تر کوئی چیز نہیں پڑھ سکو گے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢١٦٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْرِبُوا الْقُرْآنَ، وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهُ، وَغَرَآئِبُهُ فَرَآئِضُهُ وَحُدُوْدُهُ)). [3]

۲۱۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کے معانی بیان کرو اور اس کے ”غرائب“ کی اتباع کرو، اور اس کے ”غرائب“ اس کے فرائض و حدود ہیں۔“

٢١٦٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ)). [4]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٧٥ وقال: حسن صحيح غريب.) و أبو داود (٥٠٨٢) والنسائي (٨/ ٢٥١ ح ٥٤٣٢-٥٤٣٣)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٤٩ ح ١٧٤٧٤) والنسائي (٢/ ١٥٨ ح ٩٥٤) والدارمي (٢/ ٤٦١-٤٦٢ ح ٣٤٤٢) [و صححه ابن حبان (١٧٧٦-١٧٧٧) والحاكم (٢/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٢٩٣، نسخة محققة: ٢٠٩٥) ☆ فيه معارك بن عباد: ضعيف، عن عبدالله بن سعيد بن أبي سعيد المقبري: متروك۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٢٤٣، نسخة محققة: ٢٠٤٩) ☆ فيه فضيل بن سليمان النميري: ضعيف في غير الصحيحين وضعفه الجمهور عن رجل من بني مخزوم: مجهول، عن أبيه عن جده عن عائشة إلخ۔

۲۱۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دوران نماز قراءت قرآن، نماز کے علاوہ قراءت قرآن سے افضل ہے، اور نماز کے علاوہ قراءت قرآن، تسبیح و تکبیر سے افضل ہے، اور تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ سے افضل ہے، صدقہ روزہ سے افضل ہے جبکہ روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔‘‘

۲۱۶۷: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ)). ❶

۲۱۶۷: عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’آدمی کا زبانی قرآن پڑھنا ہزار درجے رکھتا ہے، جبکہ اس کا قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے دو ہزار درجے رکھتا ہے۔‘‘

۲۱۶۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَآءُ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: ((كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۲۱۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جس طرح لوہا پانی لگنے سے زنگ آلود ہو جاتا ہے۔‘‘ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ان کی چمک کس طرح آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔‘‘ بیہقی نے چاروں احادیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

۲۱۶۹: وَعَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَيُّ سُوْرَةِ الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: ((﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾)) قَالَ: فَاَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ: ((آيَةُ الْكُرْسِيِّ ﴿اَللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾)) قَالَ: فَاَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللهِ! تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ؟ قَالَ: ((خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَاِنَّهَا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۲۱۶۹: ایفع بن عبد الکلاعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! قرآن میں سب سے عظیم سورت کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’سورۃ الاخلاص۔‘‘ انہوں نے عرض کیا: تو پھر قرآن میں سے سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’آیۃ الکرسی۔‘‘ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ کون سی آیت پسند فرماتے ہیں کہ وہ آپ کو اور آپ کی امت کو مل جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ بقرہ کا آخری حصہ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اس کی رحمت کے خزانوں میں سے ہے جو اس نے اس امت کو عطا فرمائی ہے، اور وہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں پر مشتمل ہے۔‘‘

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٢١٨، نسخة محققه: ٢٠٢٦) [وابن عدي فى الكامل ٧/ ٢٧٥٤] ☆ فيه عثمان بن عبد الله بن أوس: روى عنه جماعة و وثقه ابن حبان و قال الذهبي: "محله الصدق و لكن فى ادراكه جده نظر" (!) و أبو سعيد بن عوذ: رجاء بن الحارث المكي المعلم المكتب: ضعيف ضعفه ابن معين والجمهور۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٠١٤) ☆ له سندان، في أحدهما عبدالرحيم بن هارون: كذاب، و فى الثاني عبد الله بن عبد العزيز بن أبي رواد: ضعيف جدًا۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٤٧ ح ٣٣٨٣) ☆ أيفع: تابعي صغير كما فى الإصابة (١/ ١٣٥) فالسند منقطع۔

٢١٧٠: وَعَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلاً قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((فِیْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❶

۲۱۷۰: عبدالملک بن عمیر مرسل روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔''

٢١٧١: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِیْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ. ❷

۲۱۷۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص رات کے کسی حصہ میں سورۂ آل عمران کا آخری حصہ پڑھتا ہے، اس کے لیے رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

٢١٧٢: وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ. رَوَاهُمَا الدَّارِمِیُّ ❸

۲۱۷۲: مکحول بیان کرتے ہیں، جو شخص جمعہ کے روز سورۂ آل عمران پڑھتا ہے تو رات تک فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

٢١٧٣: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، بِآيَتَيْنِ أُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَآءَكُمْ، فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَآءٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلاً ❹

۲۱۷۳: جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے سورۂ بقرہ کا اختتام دو آیتوں سے فرمایا ہے، وہ مجھے عرش کے نیچے اس کے خزانے سے عطا کی گئی ہیں، پس انہیں سیکھو اور انہیں اپنی خواتین کو سکھاؤ، کیونکہ وہ باعث رحمت، باعث تقرب اور دعا ہیں۔'' اسے دارمی نے مرسل روایت کیا ہے۔

٢١٧٤: وَعَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اِقْرَؤُوْا سُوْرَةَ هُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ ❺

۲۱۷۴: کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے روز سورۂ ھود پڑھا کرو۔''

٢١٧٥: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَآءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ❻

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٤٥ ح ٣٣٧٣) و البيهقي في شعب الإيمان (٢٣٧٠) ☆ سفيان بن عيينة مدلس وعنعن والخبر مرسل۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٢ح ٣٣٩٩) ☆ سفيان بن عيينة مدلس وعنعن و الخبر مرسل۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٢ ح ٣٤٠٠، نسخة محققة: ٣٤٤٠)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٠ ح ٣٣٩٣، نسخة محققة: ٣٤٣٣) [و أبو داود فی المراسيل (٩١) والحاكم (١/ ٥٦٢ ح ٢٠٦٧) من حديث جبير بن نفير رحمه الله به۔] ☆ السند مرسل و له لون آخر عند الحاكم (١/ ٥٦٢ ح ٢٠٦٦) وسنده ضعيف من أجل عبد الله بن صالح المصري۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٤ ح ٣٤٠٧، نسخة محققة: ٣٤٤٧) [وأبو داود فی المراسيل (٥٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٢٤٣٨)] ☆سنده صحيح إلى كعب الأحبار رحمه الله ولكنه ضعيف لإرساله۔ ❻ **حسن**، رواه البيهقي فی الدعوات الكبير (لم أجده، وفی السنن الكبرى ٣/ ٢٤٩ وسنده حسن لذاته) [وصححه الحاكم (٢/ ٣٦٨) فرد عليه الذهبي وأخطأ، والصواب فی نعيم بن حماد بأنه: حسن الحديث و للحديث شاهد موقوف عند الدارمي (٣٤١٠) وسنده صحيح]۔

۲۱۷۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھتا ہے تو اس کے لیے دو جمعوں کی درمیانی مدت کے لیے نور چمکتا رہتا ہے۔''

۲۱۷۶: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: اِقْرَؤُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ فَإِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا، مَايَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا، وَكَانَ كَثِيْرَ الْخَطَايَا، فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ، قَالَتْ: رَبِّ! اغْفِرْلَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِيْ، فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيْهِ، وَقَالَ: ((اُكْتُبُوْا لَهُ بِكُلِّ خَطِيْئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوْا لَهُ دَرَجَةً)) وَقَالَ اَيْضًا: ((اِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ، وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ عَنْهُ، وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ، فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) وَقَالَ فِيْ ﴿تَبَارَكَ﴾ مِثْلَهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوُوْسٌ: فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّيْنَ حَسَنَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۲۱۷۶: خالد بن معدان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، منجیہ، (عذاب قبر وحشر سے بچانے والی سورت) جو کہ سورۃ السجدہ ہے، پڑھا کرو، کیونکہ مجھے خبر ملی ہے کہ ایک آدمی صرف اسے ہی پڑھا کرتا تھا جبکہ وہ بہت گناہ گار تھا، پس اس (سورت) نے اس پر اپنے پَر بچھا دیے اور عرض کیا، رب جی! اسے بخش دو، کیونکہ وہ مجھے کثرت سے پڑھا کرتا تھا، رب تعالیٰ نے اس کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمالی، اور فرمایا: ''اس کی ہر غلطی کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھ دو اور اس کا درجہ بلند کر دو۔''
اور انہوں (خالد بن معدان) نے یہ بھی کہا: ''وہ اپنے پڑھنے والے کے متعلق قبر میں جھگڑا کرے گی اور کہے گی: اے اللہ! اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو پھر اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو پھر مجھے اس سے ختم فرما دے، اور وہ پرندے کی طرح ہوگی اور اس پر اپنے پر پھیلا دے گی، وہ اس کی سفارش کرے گی اور اسے عذاب قبر سے بچالے گی۔'' اور انہوں (خالد بن معدان) نے سورۃ الملک کے متعلق بھی اسی طرح بیان کیا ہے، اور وہ ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔ اور طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ان دونوں سورتوں کو قرآن کی ہر سورت پر ساٹھ نیکیوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

۲۱۷۷: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رِبَاحٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿يٰسٓ﴾ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا [2]

۲۱۷۷: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن کے پہلے حصے میں سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کی تمام ضرورتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔'' امام دارمی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٤ـ٤٥٥ ح ٣٤١١، نسخة محققة: ٣٤٥١) ☆ أم عبد الله عبدة بنت خالد بن معدان لم أجد من وثقها ـ ٥ حديث: إنها تجادل عن صاحبها في القبر، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٥ ح ٣٤١٣ وسنده حسن) وحديث: قال طاؤس فضلنا على كل سورة ... رواه الدارمي (٢/ ٤٥٥ ح ٣٤٢٥ وسنده ضعيف) فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف ـ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٥٧ ح ٣٤٢١، نسخة محققة: ٣٤٢١) من حديث عبد الرحمن بن الأسود رحمه الله فالسند مرسل ـ

٢١٧٨: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿يٰسٓ﴾ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَاقْرَؤُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❶

۲۱۷۸: معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر سورۂ یٰسین پڑھتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اسے اپنے قریب المرگ افراد کے پاس پڑھا کرو۔''

٢١٧٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَّاِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❷

۲۱۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کی چوٹی سورۃ البقرہ ہے، اور ہر چیز کا ایک مغز ہوتا ہے اور قرآن کا مغز مفصل سورتیں (سورۃ الحجرات سے الناس تک) ہیں۔''

٢١٨٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْآنِ (الرَّحْمٰنُ))). ❸

۲۱۸۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر چیز کا حسن و جمال ہوتا ہے جبکہ قرآن کا حسن و جمال سورۃ الرحمٰن ہے۔''

٢١٨١: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا)) وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه يَاْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

۲۱۸۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھتا ہے تو وہ کبھی فاقے کا شکار نہیں ہوگا۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ ہر رات اسے پڑھا کریں۔ امام بیہقی نے ان دونوں کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٢١٨٢: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❺

۲۱۸۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اس سورت، سورۃ الاعلیٰ کو پسند کرتے تھے۔

٢١٨٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: اَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((اِقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ ﴿الٓرٰ﴾)) فَقَالَ: كَبُرَتْ سِنِّيْ، وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ، وَغَلُظَ لِسَانِيْ. قَالَ: ((فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٤٥٨) ☆ فيه رجل: مجهول۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٤٤٧ح ٣٣٨٠، نسخة محققة: ٣٤٢٠)۔ ❸ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٤٩٤، نسخة محققة: ٢٢٦٥) ☆ فيه أحمد بن الحسن: دُبيس منكر الحديث، ليس بثقة و أبو عبد الرحمٰن السلمي الصوفي: ضعيف جدًا و علي بن الحسين بن جعفر لعله ابن كرنيب البزار و كان كذابًا۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٤٩٨، نسخة محققة: ٢٢٦٩) ☆السند مظلم وفيه شجاع: لم أعرفه و أبو الأحوص إسماعيل بن إبراهيم الإسفرائيني ينظر فيه۔

❺ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (١/ ٩٦ح ٧٤٢) ☆ فيه ثوير بن أبي فاختة: ضعيف رمي بالرفض۔

﴿حٰمٓ﴾)) فَقَالَ: مِثْلَ مَقَالَتِهِ، قَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَاَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اِذَازُلْزِلَتْ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَااَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ)) مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۱۸۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''الرٰ والی سورتوں (یونس، ھود، یوسف، ابراہیم، الحجر) میں سے تین سورتیں پڑھو۔'' اس نے عرض کیا: میں عمر رسیدہ ہوگیا ہوں، میرا دل سخت ہوگیا ہے اور میری زبان موٹی ہوگئی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حٰم والی سورتوں (المومن، الفصلت، الشوریٰ، الزخرف، الدخان، الجاثیہ، الاحقاف) میں سے تین سورتیں پڑھو۔'' اس نے پھر وہی عرض کیا، اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی جامع سورت پڑھائیں، تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے سورۃ الزلزال پوری پڑھائی تو اس آدمی نے عرض کیا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں اس پر کبھی بھی اضافہ نہ کروں گا، پھر وہ آدمی واپس چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''وہ آدمی فلاح پا گیا۔''

۲۱۸۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟)) قَالُوْا: وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾؟)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❷

۲۱۸۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ہر روز ہزار آیت پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟'' انہوں نے عرض کیا، ہر روز ہزار آیت کون پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی سورۃ التکاثر نہیں پڑھ سکتا؟''

۲۱۸۵: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۲۱۸۵: سعید بن مسیب رحمہ اللہ، نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے تو اس کے بدلہ میں اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے، جو شخص بیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت میں دو

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۱۶۹ ح ۶۵۷۵ مختصرًا) و أبو داود (۱۳۹۹)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۲۵۱۸ ، نسخة محققة : ۲۲۸۷) ☆ فيه عقبة بن محمد بن عقبة: لم أجد من وثقه و قال المنذري : "لا أعرفه" و قال الحاكم في المستدرك (۱/ ۵۶۶_۵۶۷): "عقبة هذا غير مشهور" وأقره الذهبي۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲/ ۴۵۹ ، ۴۶۰ ح ۳۴۳۲ ، نسخة محققة : ۳۴۷۲) ☆ السند حسن إلى سعيد بن المسيب والخبر مرسل۔

محل بنا دیے جاتے ہیں اور جو شخص تیس مرتبہ پڑھتا ہے تو اس کے لیے اس کے بدلہ میں جنت میں تین محل بنا دیے جاتے ہیں۔'' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! تب تو ہم اپنے محل زیادہ کرلیں گے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس سے بھی زیادہ کشائش و فراخی والا ہے۔''

٢١٨٦: وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَمَنْ قَرَأَفِيْ لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَفِيْ لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِّنَ الْاَجْرِ)) قَالُوْا: وَمَا الْقِنْطَارُ؟ قَالَ: ((اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

٢١٨٦: حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات میں سو آیات تلاوت کرتا ہے تو اس رات قرآن اس سے جھگڑا نہیں کرتا، جو شخص رات میں دو سو آیات پڑھتا ہے تو اس کے لیے رات بھر کا قیام لکھ دیا جاتا ہے، اور جو شخص رات میں پانچ سو سے ہزار آیات تلاوت کرتا ہے تو صبح کے وقت اس کے لیے ڈھیروں اجر ہوگا۔'' انہوں نے عرض کیا، ڈھیروں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''بارہ ہزار۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٦٦ ح ٣٤٢٦، نسخة محققة: ٣٥٠٢) ☆ السند مرسل ويونس بن عبيد بن دينار العبدي البصري مدلس وعنعن۔

بَابٌ [آدَابِ التِّلَاوَةِ وَدُرُوْسِ الْقُرْآنِ]

(دروس قرآن اور تلاوتِ قرآن کے آداب کا بیان)

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

۲۱۸۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۸۷: ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کی خبر گیری کرتے رہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے! وہ (قرآن سینوں سے) نکل جانے میں، اُس اُونٹ کے نکل جانے سے بھی زیادہ تیز ہے جس کی رسی کھل چکی ہو۔''

۲۱۸۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ: نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ نُسِّیَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2] وَزَادَ مُسْلِمٌ: ((بِعُقُلِهَا)).

۲۱۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی کے لیے یہ کہنا بہت ہی برا ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا ہوں، بلکہ (یوں کہے) مجھے بھلا دی گئی ہے، قرآن یاد کرتے رہا کرو کیونکہ وہ آدمیوں کے سینوں سے نکل جانے میں کھلے ہوئے اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور امام مسلم نے: ((بِعُقُلِهَا)) کے الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے۔

۲۱۸۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۱۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حافظ قرآن، بندھے ہوئے اونٹوں کے مالک کی طرح ہے، اگر وہ اس کا خیال رکھے گا تو اسے روکے رکھے گا اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔''

۲۱۹۰: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ، فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۱۹۰: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل اس

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٣٣) و مسلم (٢٣١/ ٧٩١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٣٢) و مسلم (٢٢٨/ ٧٩٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٣١) و مسلم (٢٢٦/ ٧٨٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٦٠) و مسلم (٣-٤ / ٢٦٦٧)۔

پر متوجہ ہوں، اور جب تمہارے خیالات منتشر ہو جائیں تو پھر اسے پڑھنا چھوڑ دو۔''

۲۱۹۱: وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ اَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَآءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۱۹۱: قتادہ بیان کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ مد کے ساتھ تھی، پھر انہوں نے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھی، اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ اور ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ اور ﴿الرَّحِيْمِ﴾ کو مد کے ساتھ پڑھا (یعنی لمبا کر کے پڑھا)۔

۲۱۹۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۱۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا اس نے نبی کو ترنم کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوئے توجہ سے سنا۔''

۲۱۹۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۱۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اتنی توجہ سے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا اس نے اپنے نبی کو خوش الحانی کے ساتھ بآواز بلند قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔''

۲۱۹۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۲۱۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔''

۲۱۹۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((اقْرَأْ عَلَيَّ)) قُلْتُ: اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: ((اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ)) فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: ((حَسْبُكَ الْاٰنَ)) فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۲۱۹۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''مجھے قرآن سناؤ۔'' میں نے عرض کیا، میں آپ کو قرآن سناؤں، جبکہ وہ آپ پر نازل کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنے علاوہ کسی اور سے اسے سننا چاہتا ہوں۔'' میں نے سورۃ النساء تلاوت کی حتی کہ جب میں اس آیت ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ

---

[1] رواه البخاري (٥٠٤٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٢٣ـ٥٠٢٤) و مسلم (٢٣٢/ ٧٩٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥٤٤) و مسلم (٢٣٣/ ٧٩٢)۔

[4] رواه البخاري (٧٥٢٧)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٨٢) و مسلم (٢٤٧ـ٢٤٨/ ٨٠٠)۔

عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیۡدًا ﴾ پر پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب بس کرو۔'' میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

۲۱۹٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ)) قَالَ: آللّٰهُ سَمَّانِیْ لَكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾)) قَالَ: وَسَمَّانِیْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَبَكٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۱۹٦: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' انہوں نے عرض کیا، میرا ربّ العالمین کے ہاں ذکر کیا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (یہ سن کر) ان کی آنکھوں میں (خوشی کے) آنسو بہنے لگے۔ اور ایک روایت میں ہے: ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں سورۃ البینہ سناؤں۔'' انہوں نے عرض کیا، میرا نام لے کر (آپ کو بتایا ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پس وہ رونے لگے۔

۲۱۹۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْآنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ)). [2]

۲۱۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قرآن لے کر دشمن کی سرزمین (دارالحرب) کی طرف سفر کرنے سے منع فرمایا۔ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''قرآن لے کر سفر نہ کرو، کیونکہ اگر دشمن (یعنی کافر) اسے پا لے تو مجھے (اس کی بے حرمتی کا) اندیشہ ہے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۱۹۸: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَقْرَأُ عَلَيْنَا اِذْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: ((مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟)) قُلْنَا: كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ)) قَالَ: فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ: ((اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ! بِالنُّوْرِ التَّآمِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٦٠ـ ٤٩٦١) و مسلم (٢٤٥/ ٧٩٩)ـ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٩٠) ومسلم (٩٢/ ١٨٦٩)ـ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٦٦)ـ ☆ العلاء بن بشير: مجهول، وحديث مسلم (٢٩٧٩) و ابن حبان (الموارد: ٢٥٦٦) يغني عنه ـ

۲۱۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مہاجرین کی ایک کمزور جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اور ان میں سے بعض (عام لباس کی وجہ سے) برہنہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے پیچھے چھپے ہوئے تھے اور قاری ہمیں قرآن سنا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آ کر کھڑے ہو گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو قاری خاموش ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا اور پھر فرمایا: ''تم کیا کر رہے تھے؟'' ہم نے عرض کیا ہم بغور قرآن کریم سن رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے میری امت میں ایسے افراد بنا دیے جن کے پاس ٹھہرنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے وسط میں بیٹھ گئے تا کہ آپ ہم سب کو برابر شرف بخش سکیں، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا تو انہوں نے حلقہ بنا لیا اور وہ سب آپ کے سامنے آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہاجرین کی جماعتِ فقراء! تمہیں قیامت کے روز مکمل نور کی خوشخبری ہو، تم مال دار لوگوں سے نصف سال پہلے، اور وہ پانچ سو سال ہے، جنت میں جاؤ گے۔''

۲۱۹۹: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۲۱۹۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو مزین کرو۔''

۲۲۰۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ اِمْرِءٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَجْذَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۲۲۰۰: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھتا ہو لیکن پھر وہ اسے بھول جائے تو وہ روز قیامت حالت کوڑھ میں اللہ سے ملاقات کرے گا۔''

۲۲۰۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۲۲۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تین دن سے کم مدت میں قرآن ختم کرتا ہے تو وہ قرآن فہمی سے محروم رہتا ہے۔''

۲۲۰۲: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)). ❹ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا، علانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے، جبکہ آہستہ قرآن پڑھنے والا چھپا کر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٨٥ ح ١٨٧١٣) و أبو داود (١٤٦٨) و ابن ماجه (١٣٤٢) والدارمي (٢/ ٤٧٤ ح ٣٥٠٣)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، و أبو داود (١٤٧٤) و الدارمي (٢/ ٤٣٧ ح ٣٣٤٣) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف وعيسى بن فائد: مجهول، ولم يسمعه من سعد، بينهما رجل مجهول۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٩٤٩ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (١٣٩٤) والدارمي (١/ ٣٥٠ ح ١٥٠١)۔

❹ **حسن**، رواه الترمذي (٢٩١٩) و أبو داود (١٣٣٣) و النسائي (٥/ ٨٠ ح ٢٥٦٢)۔

٢٢٠٣: وَعَنْ صُهَيْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. ❶

۲۲۰۳: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کا قرآن پر ایمان نہیں جو اس کی حرام کردہ اشیاء کو حلال جانتا ہے۔'' ترمذی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

٢٢٠٤: وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. ❷ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

۲۲۰۴: لیث بن سعد، ابن ابی مُلیکہ سے، وہ یعلی بن مملک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کی قراءت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی قراءت واضح اور حرف حرف (یعنی الگ الگ) تھی۔

٢٢٠٥: وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُوْلُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ثُمَّ يَقِفُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ.

۲۲۰۵: ابن جریج، ابن ابی مُلیکہ سے اور وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی قراءت ٹھہر ٹھہر کر کیا کرتے تھے، آپ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ پڑھتے، پھر وقف فرماتے پھر ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھتے پھر وقف فرماتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ لیث نے یہ حدیث **ابن ابی ملیکہ عن یعلی بن مملک عن ام سلمہ** رضی اللہ عنہا کی سند سے روایت کی ہے، اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٢٠٦: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِيْنَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ: ((اِقْرَؤُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُوْنَهُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩١٨) ☆ فيه يزيد بن سنان: ضعيف و أبو المبارك: مجهول، و له طريق ضعيف عند عبد بن حميد (١٠٠٣)۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٩٢٣ وقال: حسن صحيح غريب) وأبو داود (١٤٦٦) والنسائي (٢/ ١٨١ ح ١٠٢٣) ☆ يعلى بن مملك: حسن الحديث و ثقه الترمذي و ابن حبان۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٢٧) [وأبو داود (٤٠٠١)] ☆ ابن جريج مدلس و عنعن و ابن أبي مليكة لم يسمع من أم سلمة و حديث أحمد (٦/ ٢٨٨) يغني عنه۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٨٣٠) والبيهقي في شعب الإيمان (٢٦٤٢)۔

۲۲۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی اور عجمی بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پڑھو، سب ٹھیک ہے۔ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو اسے اس طرح (مبالغہ کے ساتھ) درست کریں گے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے۔ وہ دنیا میں ہی جزا چاہیں گے اور اسے آخرت تک مؤخر نہیں کریں گے۔'' (یعنی وہ طلبِ دنیا کے لیے پڑھیں گے)

۲۲۰۷: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا، وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ، وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ، وَسَيَجِيْءُ بَعْدِیْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِی كِتَابِهٖ [1]

۲۲۰۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن، عربی لہجے اور عربی آواز سے پڑھا کرو اور اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لہجوں سے بچو، اور میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو نغمے اور نوحے کی طرح آواز دہرا دہرا کر قرآن پڑھیں گے، اور وہ (قرآن کا پڑھنا) ان کے حلق سے نیچے (دل تک) نہیں اترے گا۔ ان کے اور ان لوگوں کے دل، جو ان کی حالت پر فریفتہ ہوں گے، فتنہ سے دوچار ہوں گے۔'' بیہقی فی شعب الایمان۔ اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

۲۲۰۸: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [2]

۲۲۰۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اپنی آوازوں سے قرآن کو حسین بناؤ، کیونکہ اچھی آواز، قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔''

۲۲۰۹: وَعَنْ طَاوُوْسٍ مُرْسَلًا، قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَیُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ؟ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً؟ قَالَ: ((مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَاُ اُرِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ)) قَالَ طَاوُوْسٌ: وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [3]

۲۲۰۹: طاؤس رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون لوگ اچھی آواز اور اچھی قراءت سے قرآن پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے تم قرآن پڑھتے سنو اور اس پر خشیت الٰہی ظاہر ہو۔'' طاؤس بیان کرتے ہیں، طلق رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح تھے۔

۲۲۱۰: وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِیِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ! لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ، وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ، مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ،

---

[1] **إسناده ضعيف منكر**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٦٤٩ ـ ٢٦٥٠، نسخة محققة: ٢٤٠٦) [وابن عدي في الكامل (٢/ ٥١٠)] ☆ فيه حصين بن مالك الفزاري: ليس بمعتمد، و شيخه أبو محمد رجل مجهول والخبر منكر۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٤٧٤ ح ٣٥٠٤، نسخة محققة: ٣٥٤٤) [والحاكم (١/ ٥٧٥ ح ٢١٢٥)] ☆وللحديث شواهد معنوية۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٤٧١ ح ٣٤٩٢، نسخة محققة: ٣٥٣٢) ☆ فيه عبد الكريم بن أبي المخارق: ضعيف والخبر مرسل وللحديث شواهد ضعيفة۔

وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهُ، فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا)).رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۲۲۱۰: عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل قرآن! قرآن کے معاملے میں سستی وتغافل نہ برتو، جیسے اس کی تلاوت کا حق ہے ویسے صبح وشام اس کی تلاوت کرو، اس (کی تعلیمات) کو عام کرو، اس کے علاوہ دوسری چیزوں سے بے نیاز ہو جاؤ، اس پر تدبر کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ، دنیا میں اس کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ (آخرت میں) اس کا ثواب (بہت زیادہ) ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٠٠٧، نسخة محققة: ١٨٥٢، ١٨٥٤) ☆ فيه أبو بكر بن أبي مريم: ضعيف، و علل أخرى، ولأصل الحديث شواهد۔

بَابُ [اخْتِلَافِ الْقِرَاءَاتِ وَجَمْعِ الْقُرْآنِ]

اختلافِ قراءات اور قرآن کو جمع کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٢١١: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَأَنِيْهَا، فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْسِلْهُ، اِقْرَأْ)) فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰكَذَا اُنْزِلَتْ)) ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((اِقْرَأْ)) فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: ((هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [1]

۲۲۱۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان اس انداز سے ہٹ کر پڑھتے ہوئے سنا جس انداز سے میں اسے پڑھتا تھا اور جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا، قریب تھا کہ میں فوراً اس سے تعرض و انکار کرتا لیکن میں نے اسے مہلت دی حتی کہ وہ (قراءت سے) فارغ ہو گیا، پھر میں نے اس کی گردن میں اس کی چادر ڈالی اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لا کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اسے اس انداز سے ہٹ کر سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا ہے جس انداز سے آپ نے اسے مجھے پڑھایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، (اور اسے فرمایا) پڑھو۔'' اس نے اسی قراءت سے پڑھا جو میں نے اس سے سنی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح نازل کی گئی ہے۔'' پھر مجھے فرمایا: ''پڑھو۔'' میں نے پڑھا تو فرمایا: ''اسی طرح نازل کی گئی ہے کیونکہ قرآن سات لہجوں میں مجھ پر اتارا گیا ہے، ان میں سے جس لہجے میں آسانی سے پڑھ سکو پڑھو۔'' بخاری، مسلم۔ اور الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔

٢٢١٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ: ((كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ، فَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۲۱۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا جبکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے مختلف

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤١٩) و مسلم (٢٧ / ٨١٨)۔

[2] رواه البخاري (٢٤١٠)۔

پڑھتے ہوئے سنا تھا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور آپ کو بتایا تو میں نے آپ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری کے اثرات دیکھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں ٹھیک ہو، باہم اختلاف نہ کرو، کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے تھے، انہوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔''

۲۲۱۳: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُّصَلِّيْ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَآءَةً سِوٰى قِرَآءَةِ صَاحِبِهٖ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ، دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَآءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَآءَةِ صَاحِبِهٖ. فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَاْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ، ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ، فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا، فَقَالَ لِيْ: ((يَا اُبَيُّ! اُرْسِلَ اِلَيَّ: اَنِ اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ: اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ، فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ: اِقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُّ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِيْ، فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ: اِقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُّكَهَا مَسْاَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ، وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ علیہ السلام)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۱۳: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، اس نے اس انداز سے قراءت کی کہ میں نے اس قراءت کو غیر معروف اور اجنبی سا محسوس کیا، پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے اپنے ساتھی کی قراءت کے علاوہ ایک دوسرے انداز میں قراءت کی، جب ہم نے نماز پڑھ لی تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے عرض کیا، اس شخص نے قراءت کی تو میں نے اس کا انکار کیا، پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے اپنے ساتھی کی قراءت کے علاوہ دوسرے انداز میں قراءت کی، نبی ﷺ نے ان دونوں کو (پڑھنے کا) حکم فرمایا تو ان دونوں نے قراءت کی تو آپ نے ان کی حالت (قراءت) کو سراہا تو میرے دل میں تکذیب کا ایسا شبہ پیدا ہو گیا جو کہ میرے دور جاہلیت میں بھی نہیں تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر طاری کیفیت دیکھی تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پسینے سے شرابور ہو گیا اور مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ گویا میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''ابی! مجھے پیغام بھیجا گیا کہ میں ایک لہجے پر قرآن پڑھوں، لیکن میں نے اس (قاصد) کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس بھیجا کہ میری امت پر آسانی کی جائے، دوسری مرتبہ یہ پیغام آیا کہ میں اسے دو لہجوں میں پڑھوں، میں نے پھر اسے واپس بھیجا کہ میری امت پر آسانی کی جائے، تیسری مرتبہ یہ پیغام آیا کہ میں اسے سات لہجوں میں پڑھوں، اور آپ کے ہر بار لوٹانے کے بدلے ایک مقبول دعا ہے لہٰذا آپ دعا کریں، میں نے عرض کیا، اے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے اللہ! میری امت کو بخش دے، اور میں نے تیسری مرتبہ کو اس روز کے لئے مؤخر کر لیا جس روز تمام لوگ حتی کہ ابراہیم علیہ السلام میری طرف رغبت و رجوع کریں گے۔''

۲۲۱٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَقْرَاَنِيْ جِبْرَئِيْلُ علیہ السلام عَلٰى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهٗ، فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ

[1] رواہ مسلم (۲۷۳/ ۸۲۰)۔

اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۲۱۴: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک لہجے پر پڑھایا تو میں نے اسے واپس بھیجا میں ان سے مزید (لہجوں) کی درخواست کرتا رہا اور وہ مجھے مزید (لہجے) عطا فرماتے رہے حتیٰ کہ سات لہجے مکمل ہوئے۔'' ابن شہاب بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی کہ وہ سات لہجے دین کے معاملے میں ایک ہی ہیں، وہ حلال و حرام میں مختلف نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۲۱۵: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جِبْرِيْلَ، فَقَالَ: ((يَا جِبْرِيْلُ! اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ، وَالْغُلَامُ، وَالْجَارِيَةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ. قَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّ الْقُرْآنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ((لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، قَالَ: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ، فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اِقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ: اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ)). [2]

۲۲۱۵: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام سے ملے فرمایا: ''جبریل! مجھے ایک ان پڑھ امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، ان میں سے کچھ بوڑھی عورتیں ہیں، کچھ بوڑھے آدمی ہیں، چھوٹے بچے اور بچیاں ہیں، اور ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔'' انہوں نے فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! قرآن سات لہجوں پر اتارا گیا ہے۔ ترمذی، احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک (لہجہ) شافی و کافی ہے۔'' اور نسائی کی روایت ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل و میکائیل میرے پاس آئے تو جبریل علیہ السلام میرے دائیں جبکہ میکائیل علیہ السلام میرے بائیں طرف بیٹھ گئے، تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: قرآن کو ایک لہجے پر پڑھو، میکائیل علیہ السلام نے فرمایا: ان سے زیادہ طلب کریں، حتیٰ کہ وہ سات لہجوں پر پہنچے، اور ہر لہجہ شافی و کافی ہے۔''

۲۲۱۶: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ، فَاِنَّهُ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٩١) و مسلم (٢٧٢/ ٨١٩)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٩٤٤ وقال: حسن صحيح) و أحمد (٥/ ٥١ ح ٢٠٧٨٨، ٥/ ٤١، ١١٤، ١٢٢) و أبو داود (١٤٧٧) و النسائي (٢/ ١٥٤ ح ٩٤٢) ☆ رواية أبي داود: "ليس منها إلا شافٍ كافٍ" لها شاهد عند أحمد (٥/ ١٢٢ ح ٢١٤٥٠) و سنده صحيح۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤٣٢۔٤٣٣ ح ٢١٠٢٦) والترمذي (٢٩١٧ وقال: حسن) ☆ سليمان الأعمش والحسن البصري مدلسان وعنعنا۔

۲۲۱۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک واعظ کے پاس سے گزرے جو کہ قرآن پڑھتا، پھر کچھ طلب کرتا، اس پر انہوں نے ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا پھر کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قرآن پڑھے تو وہ اللہ سے طلب کرے، کیونکہ ایسے لوگ بھی آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے عوض لوگوں سے سوال کریں گے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۲۱۷: عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ، جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۲۲۱۷: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مال (کھاتا) ہے تو وہ روز قیامت آئے گا تو اس کا چہرہ ہڈیوں کا ڈھانچہ ہوگا اس پر گوشت نہیں ہوگا۔''

۲۲۱۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۲۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کے نازل ہونے کے بعد سورت کے فرق کا پتہ چلتا تھا۔ (کہ پہلی سورت مکمل ہوگئی ہے)

۲۲۱۹: وَعَنْ عَلْقَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: وَاللّٰهِ! لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَحْسَنْتَ)) فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ. فَقَالَ: اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ؟! فَضَرَبَهُ الْحَدَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۲۱۹: علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم حمص (ملکِ شام) میں تھے، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۂ یوسف تلاوت فرمائی تو کسی آدمی نے کہا: اس طرح تو نازل نہیں ہوئی، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پڑھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''تم نے بہت خوب پڑھا۔'' اس اثنا میں کہ وہ شخص ان سے باتیں کر رہا تھا تو انہوں نے اس سے شراب کی بو محسوس کی تو انہوں نے فرمایا: کیا تم شراب پیتے ہو اور قرآن کی تکذیب کرتے ہو؟ پس انہوں نے اس پر حد قائم کی۔

۲۲۲۰: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عِنْدَهُ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ: اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّآءِ الْقُرْآنِ، وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ

---

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۲٦۲٥، نسخة محققة: ۲۳۸٤) [وابن حبان في المجروحين (۱/ ۱٤۸)] ☆ أحمد بن ميثم: يروي المناكير، و سفيان الثوري مدلس و عنعن - إن صح السند إليه -

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (۷۸۸)۔ [3] **متفق عليه**، رواه البخاري (٥۰۰۱) و مسلم (۲٤۹/ ۸۰۱)۔

اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِذَالِكَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَالِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَّا نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ. فَوَاللّٰهِ! لَوْكَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ أَبُوبَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ. فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ﴾ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَآءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَيَاتَهُ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۲۲۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معرکہ یمامہ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس موجود تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: معرکہ یمامہ میں بہت سے قاری شہید ہو گئے، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر کسی اور معرکہ میں قاری شہید ہو گئے تو اس طرح قرآن کا بہت سا حصہ جاتا رہے گا، اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں، لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ وہ کام کیسے کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ (جمعِ قرآن) بہتر ہے، عمر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھے کہتے رہے حتی کہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور اب اس میں میرا وہی مؤقف ہے جو عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ عقل مند نوجوان ہیں اور آپ پر کسی قسم کا کوئی الزام نہیں، اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے، آپ قرآن اکٹھا کریں اور اسے ایک جگہ جمع کریں، اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو منتقل کرنے پر مامور فرماتے تو وہ مجھ پر اس جمعِ قرآن کے حکم سے زیادہ آسان تھا، وہ (زید رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں۔ میں نے کہا: تم وہ کام کیسے کرتے ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ تو انہوں (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ بہتر ہے، پس ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلسل مجھے کہتے رہے حتی کہ اللہ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا جس کے لیے اس نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا سینہ کھول دیا تھا، میں نے قرآن تلاش کرنا شروع کیا اور میں نے کھجور کی شاخوں، پتھر کی سلوں اور لوگوں کے سینوں (حافظوں) سے قرآن اکٹھا کیا حتی کہ میں نے سورۃ التوبہ کا آخری حصہ ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ......﴾ آخر تک صرف ابوخزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پایا، وہ صحیفہ (قرآن کریم کا نسخہ) ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتی کہ اللہ نے انہیں فوت کر دیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے پاس رہا، اور پھر عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس۔

۲۲۲۱: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ، وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ

---

[1] رواه البخاري (٤٩٨٦)۔

وَفِي فَتْحِ اَرْمِيْنِيَّةَ وَاَذْرَبِيْجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَافْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَدْرِكْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ اِلٰى حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا اَنْ اَرْسِلِيْ اِلَيْنَا بِالصُّحُفِ، نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا اِلَيْكِ، فَاَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ رضی اللہ عنہا اِلٰى عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَاَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَّعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رضی اللہ عنہم فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثِ: اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوْا، حَتّٰى اِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ اِلٰى حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا وَاَرْسَلَ اِلٰى كُلِّ اُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا، وَاَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ اَنْ يُّحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ اٰيَةً مِّنَ الْاَحْزَابِ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا، فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ فَاَلْحَقْنَاهَا فِيْ سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]
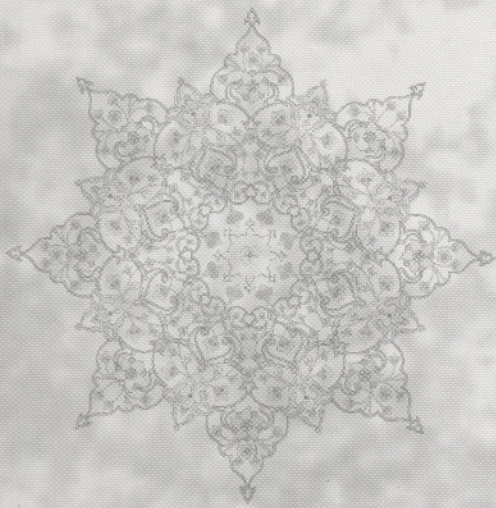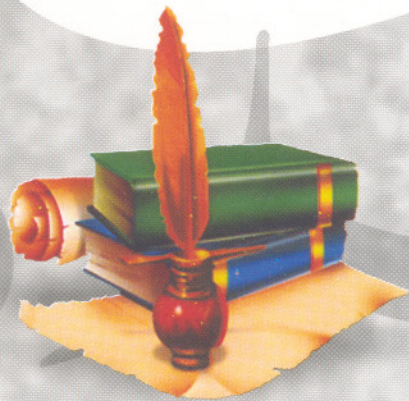
۲۲۲۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) آرمینیہ اور آذربائیجان سے لڑائی اور فتح کے سلسلہ میں اہل شام اور اہل عراق کو تیار کر رہے تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ ان (اہل شام وعراق) کے اختلاف قراءت کی وجہ سے پریشان تھے، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر المؤمنین! اس سے پہلے کہ یہ امت یہود ونصاریٰ کی طرح قرآن کریم کے بارے میں اختلاف کا شکار ہو جائے آپ اس کا تدارک فرما لیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ہمیں مصحف بھیجیں، ہم اس کی نقلیں تیار کر کے واپس دے دیں گے، حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ نسخہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تو انہوں نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن العاص اور عبداللہ بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو مامور فرمایا تو انہوں نے اس کی نقلیں تیار کیں، اور عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشیوں سے فرمایا: جب قرآن کی کسی چیز کے بارے میں تمہارے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مابین کوئی اختلاف ہو جائے تو اسے زبان قریش کے مطابق لکھنا، کیونکہ قرآن ان کی زبان میں اترا ہے، انہوں نے ایسے ہی کیا، حتیٰ کہ جب انہوں نے مصحف سے نقلیں تیار کر لیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ مصحف، حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس کر دیا، اور تمام علاقوں میں وہ نقول بھیج دیں اور حکم جاری کر دیا کہ اس کے علاوہ کسی کے پاس قرآن کا جو نسخہ ہے اسے جلا دیا جائے، ابن شہاب بیان کرتے ہیں، خارجہ بن زید بن ثابت نے مجھے بتایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب ہم نے مصحف کی نقل تیار کی تو سورۂ احزاب کی وہ آیت، جو میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا، نہ ملی تو ہم نے اسے تلاش کیا تو ہم نے اسے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں پایا، وہ آیت یہ تھی ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ پس ہم نے اسے مصحف میں اس کی سورت (الاحزاب) میں ملا دیا۔

۲۲۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ، وَهِيَ مِنَ

[1] رواه البخاري (٤٩٨٧-٤٩٨٨)۔

الْمَثَانِیْ، وَاِلٰی بَرَاءَ ةَ وَهِیَ مِنَ الْمِئِیْنَ، فَقَرَنْتُمْ بَیْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ؟ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی ذَالِكَ؟ قَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا یَأْتِی عَلَیْهِ الزَّمَانُ، وَهُوَ یُنْزَلُ عَلَیْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ، وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَیْهِ شَیْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ یَكْتُبُ فَیَقُوْلُ: ((ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ فِی السُّوْرَةِ الَّتِی یُذْكَرُ فِیْهَا كَذَا وَكَذَا)) فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَیْهِ الْاٰیَةُ فَیَقُوْلُ: ((ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰیَةَ فِی السُّوْرَةِ الَّتِی یُذْكَرُ فِیْهَا كَذَا وَكَذَا)) وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِیْنَةِ، وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِیْهَةً بِقِصَّتِهَا، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذَالِكَ قَرَنْتُ بَیْنَهُمَا، وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ وَوَضَعْتُهَا فِی السَّبْعِ الطُّوَلِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۲۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا ہے کہ تم نے سورۂ انفال کا قصد کیا جبکہ وہ مثانی (سورتوں میں سے) ہے، اور سورۂ براءت (توبہ) کا قصد کیا جبکہ وہ مئین (دوسو آیتوں والی سورتوں) میں سے ہے، اور تم نے ان دونوں سورتوں کو ملایا اور تم نے ان کے درمیان ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ بھی نہیں لکھی، اور تم نے اسے، سات لمبی سورتوں میں رکھ دیا، ایسا کرنے پر کس چیز نے تمہیں اُبھارا؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی یہ صورت حال تھی کہ کبھی طویل وقت گزر جاتا اور آپ پر کوئی سورت نازل نہ ہوتی اور متعدد آیات والی سورتیں نازل ہوتیں، اور جب آپ پر کچھ حصہ نازل ہوتا تو آپ کسی کاتبِ وحی کو بُلاتے اور اسے فرماتے: ''ان آیات کو، فلاں سورت میں جہاں فلاں فلاں تذکرہ ہے، شامل کردو۔'' سورۂ انفال وہ سورت ہے جو قیامِ مدینہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی، جبکہ سورۂ براءت (توبہ) نزول کے لحاظ سے، نزولِ قرآن کے آخری دور میں نازل ہوئی، اور بلحاظ مضمون دونوں ایک دوسرے کے مشابہ تھیں، رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور آپ نے وضاحت نہ فرمائی کہ وہ (سورۂ توبہ) اس (سورۂ انفال) میں سے ہے، اسی لیے میں نے ان دونوں کو ملا لیا اور ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ نہ لکھی، اور میں نے اسے سات لمبی سورتوں میں شامل کیا۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۱/ ۵۷ ح ۳۹۹) والترمذي (۳۰۸۶ وقال: حسن) و أبو داود (۷۸۶) ☆ يزيد الفارسي وثقه ابن حبان والترمذي وغيرهما فهو حسن الحديث و أخطأ من ضعّف هذا الحديث۔

مِشكوٰة المصابيح

مع الإكمال في اسماء الرجال

فہرست

كتاب الدعوات 11

كتاب المناسك 105

کتاب البیوع

كتاب الفرآئض 268

كتاب النكاح 280

کتاب العتق 374

کتاب القصاص 393

کتاب الحدود 427

کتاب الامارۃ والقضاء 462

کتاب الجهاد 498

كتاب الصيد والذبائح 590

كتاب الاطعمة 615

کتاب اللباس 654

کتاب الطب والرقیٰ 702

کتاب الرؤیا 725

بسم الله الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الدَّعْوَاتِ

دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۲۲۲۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِی شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ اَقْصَرُ مِنْهُ [1]

۲۲۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کی (اپنی امت کے بارے میں) ایک دعا قبول ہوتی ہے، پس ہر نبی نے دعا کرنے میں جلدی کی، جبکہ میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے روز قیامت تک کے لیے چھپا رکھا ہے، اور وہ (شفاعت) ان شاء اللہ ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اس حال میں فوت ہوا ہوگا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہوگا۔'' مسلم۔ اور بخاری کی روایت اس سے مختصر ہے۔

۲۲۲۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۲۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں نے تجھ سے ایک عہد لیا ہے بے شک جس کا تُو خلاف نہیں کرے گا، میں بھی ایک انسان ہوں، میں نے جس کسی مومن کو کوئی اذیت پہنچائی ہو، میں نے اسے برا بھلا کہا ہو، لعن طعن کی ہو، اسے مارا ہو تو اس (اذیت) کو اس کے لیے باعثِ رحمت وطہارت اور باعث قربت بنا دے اور روز قیامت اس قربت کی وجہ سے تو اسے اپنا مقرب بنا لے۔''

۲۲۲۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَلَا مُكْرِهَ لَهٗ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۲۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تُو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ پورے عزم کے ساتھ

---

[1] رواه مسلم (۳۳۸/ ۱۹۹) و البخاري (۶۳۰۴)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۶۳۶۱) و مسلم (۹۰ / ۲۶۰۱)۔

[3] رواه البخاري (۷۴۷۷)۔

دعا کرے، کیونکہ وہ جیسے چاہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔''

۲۲۲۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، بلکہ اسے پختہ عزم کے ساتھ اور بڑی رغبت کے ساتھ دعا کرنی چاہیے، کیونکہ کسی بھی چیز کا عطا کرنا اللہ کے لیے کوئی گراں نہیں۔''

۲۲۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَّالَمْ يَسْتَعْجِلْ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: ((يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۲۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ جب تک کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ جلد بازی نہ کرے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کہتا ہے: میں تو بہت دعائیں کر چکا لیکن میری دعا قبول ہی نہیں ہوتی، اس صورت حال میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔''

۲۲۲۸: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۲۲۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان شخص کی اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہ دعا قبول ہوتی ہے جو اس کی غیر موجودگی میں کی جاتی ہے، اور (دعا کرنے والے) کے پاس ایک فرشتہ مامور ہوتا ہے، جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو وہ مامور فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے: اسی مثل تمہارے لیے بھی ہو۔''

۲۲۲۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَاءً فَيَسْتَجِيْبَ لَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4] وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ)) فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ.

۲۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی اولاد اور اپنے اموال کے لیے بددعا نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی ایسی گھڑی میں اللہ سے دعا کر بیٹھو جس میں دعا قبول ہو جاتی ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٨/ ٢٦٧٩)۔

[2] رواه مسلم (٩٢/ ٢٧٣٥) [وانظر صحيح البخاري (٦٣٤٠)]۔

[3] رواه مسلم (٨٨/ ٢٧٣٣)۔

[4] رواه مسلم (٧٤/ ٣٠٠٩) ٥ حديث ابن عباس تقدم (١٧٧٢)۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ''مظلوم کی بددعا سے بچو'' کتاب الزکوۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٢٣٠: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾))رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۲۳۰: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعائیں کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔''

٢٢٣١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۲۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

٢٢٣٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ شَیْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۲۲۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ہاں دعا سے بہتر کوئی چیز نہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٢٣٣: وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۲۳۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دعا ہی قضا کو ٹال سکتی ہے۔ اور صرف نیکی واطاعت ہی عمر دراز کرسکتی ہے۔''

٢٢٣٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۲۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دعا ان مصائب کے لیے نفع مند ہے جو نازل ہو چکے اور ان

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٦٧ ح ١٨٥٤٢، ٤/ ٢٧٦ ح ١٨٦٢٣) و أبو داود (١٤٧٩) والترمذي (٢٩٦٩ وقال: حسن صحيح) و النسائي (في الكبرى: ١١٤٦٤) و ابن ماجه (٣٨٢٨) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٣٩٦) والحاكم (١/ ٤٩٠-٤٩١) ووافقه الذهبي]- ❷ إسناده ضعيف، رواه الترمذي (٣٣٧١ وقال: غريب) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن- ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٧٠) وابن ماجه (٣٨٢٩) ☆ قتادة مدلس وعنعن-

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٣٩ وقال: هذا حديث حسن غريب) ☆ سليمان التيمي عنعن وفي السند علة أخرى وللحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه (٩٠، ٤٠٢٢)- ❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥١٥، ٣٥٤٨ وقال: هذا حديث غريب) ☆ عبدالرحمٰن بن أبي بكر المليكي ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٣٥٥١) وغيره-

کے لیے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، اللہ کے بندو! دعائیں کیا کرو۔“

٢٢٣٥: وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ ﷺ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۲۲۳۵: اور امام احمد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٢٢٣٦: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ، اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۲۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص دعا کرتا ہے۔ جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی مطلوبہ چیز ہی عطا فرما دیتا ہے یا پھر اس کی مثل تکلیف اس سے دور کر دیتا ہے۔“

٢٢٣٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلُوْاللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْأَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❸

۲۲۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے اس کا فضل طلب کیا کرو کیونکہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور کشائش و خوشحالی کا انتظار افضل عبادت ہے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٢٢٣٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا تو وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔“

٢٢٣٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا۔ يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ۔ مِنْ اَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ))رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۲۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے، اور اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔“

٢٢٤٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❻

۲۲۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو پسند ہو کہ مشکلات و مصائب کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ خوشحالی میں کثرت سے دعائیں کرے۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٢٢٤١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٤ ح ٢٢٣٩٤) ☆ رواه إسماعيل بن عياش عن غير الشاميين و شهر بن حوشب لم يدرك معاذًا رضي الله عنه فالسند منقطع۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٣٨١، ٣٥٧٣ وقال: حسن غريب صحيح) وللحديث شواهد۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٧١) ☆ حكيم بن جبير: ضعيف رمي بالتشيع ورجل: مجهول۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٧٣) [وابن ماجه: ٣٨٢٧] ☆ أبو صالح الخوزي لين الحديث۔ ❺ **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٤٨) [وتقدم: ٢٢٣٤]۔ ❻ **حسن**، رواه الترمذي (٣٣٨٢)

دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❶

۲۲۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا کی قبولیت کے یقین کے ساتھ اللہ سے دعا کرو، اور جان لو اللہ قلب غافل سے کی گئی دعا قبول نہیں فرماتا۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۴۲: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا)). ❷

۲۲۴۲: مالک بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم اللہ سے دعا کرو تو اس سے سیدھے ہاتھوں سے دعا کرو اور اس سے الٹے ہاتھوں سے دعا نہ کرو۔“

۲۲۴۳: وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❸

۲۲۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، فرمایا: ”اللہ سے سیدھے ہاتھوں دعا کیا کرو، الٹے ہاتھوں سے دعا نہ کیا کرو، اور جب تم (دعا سے) فارغ ہو جاؤ تو ان (ہاتھوں) کو اپنے چہروں پر پھیر لیا کرو۔“

۲۲۴۴: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ❹

۲۲۴۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تمہارا رب بڑا حیادار، سخی داتا ہے، جب بندہ اس کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اسے خالی لوٹاتے ہوئے اسے حیا آتی ہے۔“

۲۲۴۵: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۲۴۵: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چہرے پر پھیر کر نیچے گرایا کرتے تھے۔

۲۲۴۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَاسِوٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❻

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٧٩) ☆ صالح المري: ضعيف، وله شاهد ضعيف عند أحمد (٢/ ١٧٧)۔
❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٤٨٦)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٨٥) ☆ فيه مجهول وعلة أخرى و للحديث شواهد ضعيفة انظر الحديث الآتي (٢٢٤٥)۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٥٦ وقال: حسن غريب) و أبو داود (١٤٨٨) والبيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٧ ح ١٨٠۔١٨١) [وابن ماجه: ٣٨٦٥] ☆جعفر بن ميمون ضعفه الجمهور و تابعه سليمان التيمي وهو مدلس (وزعم الحافظ ابن حجر خلافه و قوله مرجوح) والتيمي عنعن۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٨٥ وقال: غريب) ☆ فيه حماد بن عيسى: ضعيف (وانظر حديث: ٢٢٤٣) و ثبت مسح الوجه فى الدعاء بالراحتين عن ابن عمر و ابن الزبير رضي الله عنهما، رواه البخاري فى الأدب المفرد (٦٠٩) و سنده حسن لذاته و أخطأ من ضعفه۔ ❻ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٤٨٢) [وصححه ابن حبان (المواد: ٢٤١٢) والحاكم (١/ ٥٣٩) ووافقه الذهبي]۔

۲۲۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعائیں کرنا پسند کرتے تھے اور ان کے علاوہ باقی دعائیں چھوڑ دیا کرتے تھے۔

۲۲۴۷: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۲۴۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کی گئی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔''

۲۲۴۸: وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ، وَقَالَ: ((اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ! فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا)) فَقَالَ كَلِمَةً مَّا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ ((وَلَا تَنْسَنَا)).

۲۲۴۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمرہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت عطا کی اور فرمایا: ''پیارے بھائی! ہمیں اپنی دعا میں یاد رکھنا اور ہمیں بھول نہ جانا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات فرمائی جس کے بدلے میں پوری دنیا کا حصول میرے لیے باعثِ مسرت نہیں۔ ابوداؤد، ترمذی۔ اور امام ترمذی کی روایت ((ولا تنسنا)) کے الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے۔

۲۲۴۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۲۲۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، روزہ دار جب وہ افطار کے وقت دعا کرتا ہے، عادل بادشاہ اور دعاے مظلوم، اللہ اس (دعا) کو بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے، اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے: میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر سے ہو۔''

۲۲۵۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۲۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، والد کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٨٠ و قال: غريب و الإفريقي يضعف في الحديث) و أبو داود (١٥٣٥) ☆الإفريقي ضعيف ـ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٩٨) والترمذي (٣٥٦٢ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه عاصم بن عبيدالله: ضعيف، ضعفه جمهور المحدثين و تحقيقهم هو الراجح ـ

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٩٨ و قال: هذا حديث حسن) [وابن ماجه (١٧٥٢) و صححه ابن خزيمة (١٩٠١) و ابن حبان (الموارد: ٢٤٠٧ـ٢٤٠٨)]ـ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٩٠٥) و أبو داود (١٥٣٦) و ابن ماجه (٣٨٦٢) [و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٤٠٦)]ـ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۲۵۱: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَاانْقَطَعَ)). [1]

۲۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کو اپنی تمام ضرورتیں اپنے رب سے مانگنی چاہئیں حتی کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی اسی سے سوال کرنا چاہیے۔''

۲۲۵۲: وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا: ((حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَهٗ اِذَاانْقَطَعَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۲۵۲: اور ثابت بُنانی سے مروی مرسل روایت میں اتنا اضافہ ہے: ''حتی کہ وہ نمک بھی اس سے مانگے اور حتی کہ جب اس کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس سے مانگے۔''

۲۲۵۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. [3]

۲۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ دعا اپنے ہاتھ اس قدر بلند فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۲۲۵۴: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: كَانَ يَجْعَلُ اِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ. [4]

۲۲۵۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہاتھوں کی انگلیاں کندھوں کے برابر کیا کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے۔

۲۲۵۵: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. [5]

۲۲۵۵: سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے تو آپ ہاتھ اٹھاتے اور پھر اپنے ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے تھے۔ امام بیہقی نے تینوں احادیث ''الدعوات الكبير'' میں روایت کی ہیں۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨/ ٦٠٤ وقال: غريب)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٩/ ٣٦٠٤) وانظر الحديث السابق (٢٢٥١)۔ [3] **صحيح**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٨ ح ١٨٢) [و مسلم (٨٩٥) وأحمد (٣/ ٢٥٩)]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٤٠ ح ١٨٥) [وصححه الحاكم (١/ ٥٣٥۔٥٣٦ح ١٩٦٤) ووافقه الذهبي وأصله عند أبي داود (١١٠٥) بلفظ آخر وسنده حسن]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٩۔ ١٤٠ ح ١٨١) [من حديث أبي داود وهذا في سننه (١٤٩٢)] ☆ فيه حفص بن هاشم: مجهول۔

۲۲۵۶: وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالِابْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: وَالِابْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۲۵۶: عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، دعا (کا ادب) یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ کندھوں یا تقریباً کندھوں کے برابر اٹھاؤ، طلبِ مغفرت (کا ادب) یہ ہے کہ تم ایک انگلی (انگشت شہادت) کے ساتھ اشارہ کرو اور تضرع و عاجزی یہ ہے تم اپنے دونوں ہاتھ دراز کردو۔ اور ایک روایت میں ہے، فرمایا: تضرع و عاجزی اس طرح ہے اور انہوں نے اپنے ہاتھ اس قدر بلند کیے اور ہاتھوں کی پشت کو اپنے چہرے کی طرف کیا۔

۲۲۵۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ يَقُوْلُ: إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيكُمْ بِدْعَةٌ مَازَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا۔ يَعْنِي إِلَى الصُّدُوْرِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ ❷

۲۲۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: تمہارا (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھانا بدعت ہے، رسول اللہ ﷺ اس (یعنی) سینے سے اوپر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

۲۲۵۸: وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَالَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ ❸

۲۲۵۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کسی کو یاد فرماتے تو اس کے لیے دعا فرماتے اور پہلے اپنے لیے کرتے۔ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۲۲۵۹: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدٰى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُّعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَإِمَّا أَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا)) قَالُوْا: إِذًا نُكْثِرُ. قَالَ: ((اللّٰهُ أَكْثَرُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❹

۲۲۵۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ اس وجہ سے تین چیزوں میں سے کوئی ایک اسے عطا فرما دیتا ہے: یا تو اس کی دعا کو فوراً قبول فرما لیتا ہے، یا اسے اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر لیتا ہے یا پھر اس کی مثل تکلیف اس سے دور فرما دیتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، تب تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (دعائیں قبول کرنے میں) بہت زیادہ ہے۔''

۲۲۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (١٤٨٩ـ١٤٩٠)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٦١ ح ٥٢٦٤) ☆ فيه بشر بن حرب الندبي: ضعيف ضعفه الجمهور۔ ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٣٨٥) [و أبو داود (٣٩٨٤) و أصله عند مسلم في صحيحه (٢٣٨٠) مطولاً]۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ١٨ ح ١١١٥٠) [و عبد بن حميد (٩٣٧) و البخاري فى الأدب المفرد (٧١٠) و صححه الحاكم (١/ ٤٦٣) ووافقه الذهبي]۔

يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَأَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [1]

۲۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ دعائیں ہیں جو قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا حتی کہ وہ انتقام لے لے، حاجی کی دعا حتی کہ وہ واپس آ جائے، مجاہد کی دعا حتی کہ وہ (جہاد سے) فارغ ہو جائے۔ مریض کی دعا حتی کہ وہ صحت یاب ہو جائے اور بھائی کی دعا جو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں کرتا ہے۔'' پھر فرمایا: ''ان دعاؤں میں بھائی کی غائبانہ دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده و رواه في شعب الإيمان: ۱۱۲۵، نسخة محققة: ۱۰۸۷) ☆ فيه عبدالرحمٰن بن زيد (كذا) و لعله عبد الرحيم بن زيد العمي كذاب، رواه عن أبيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به و فيه يونس بن أفلح لم أجد من وثقه و زيد العمي ضعيف مشهور۔

بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کے تقرب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٢٦١: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۶۱: ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ہاں فرشتوں کے پاس اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔''

٢٢٦٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ: ((سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ)) فَقَالَ: ((سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ)) قَالُوا: وَمَا الْمُفَرِّدُونَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَّالذَّاكِرَاتُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مکہ کی شاہ راہ پر محو سفر تھے، آپ جمدان نامی پہاڑ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''چلتے جاؤ یہ جمدان ہے۔'' پھر فرمایا: ''مفردون سبقت لے گئے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔''

٢٢٦٣: وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۲۶۳: ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ کی طرح ہے اور وہ شخص جو ذکر نہیں کرتا مردہ کی طرح ہے۔''

٢٢٦٤: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (٣٩/ ٢٧٠٠)۔

[2] رواه مسلم (٤/ ١٦٧٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٠٧) و مسلم (٢١١/ ٧٧٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٠٥) و مسلم (٢/ ٢٦٧٥)۔

۲۲۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر (فرشتوں کی) جماعت میں یاد کرتا ہوں۔''

٢٢٦٥: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ وَاَزِيْدُ، ﴿وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا﴾ اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَقِيَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَّا يُشْرِكُ بِیْ شَيْئًا لَّقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اسے بڑھا دوں گا، اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو برائی کا بدلہ اس کی مثل ہی ہوگا یا پھر میں بخش دوں گا، جو شخص بالشت برابر میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ (تقریباً ایک میٹر) اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، جو شخص چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔ جو شخص زمین بھر کر گناہ لے کر میرے پاس آئے گا تو میں اسی قدر مغفرت لے کر اس سے ملاقات کروں گا بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔''

٢٢٦٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى: قَالَ مَنْ عَادٰى لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا، وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِيَنَّهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِيْذَنَّهٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَابُدَّ لَهٗ مِنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲۲۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص میرے کسی پسندیدہ شخص سے دشمنی رکھے تو میرا اس سے اعلان جنگ ہے، اور میرا بندہ جن جن عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے وہ عبادت مجھے بہت محبوب ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو میں اسے عطا کر دیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے پناہ دے دیتا ہوں، میں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے کرنے میں مجھے کبھی اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کسی مومن کی جان قبض کرتے وقت تردد ہوتا ہے وہ موت کو ناگوار

---

[1] رواه مسلم (٢٢/ ٢٦٨٧)۔

[2] رواه البخاري (٦٥٠٢)۔

جانتا ہے اور میں اس کی ایذا کو ناگوار جانتا ہوں، حالانکہ وہ (موت) تو اسے ضرور آنی ہے۔''

۲۲۶۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ)) قَالَ: ((فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا)) قَالَ: ((فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مَّا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِيْ؟)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ؟)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: فَمَا يَسْئَلُوْنَ؟ قَالُوْا: يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا رَاَوْهَا)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً)). قَالَ: ((فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا رَاَوْهَا)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً)). قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ)) قَالَ: ((يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: ((اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ، حَتّٰى يَمْلَأُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ، وَهُوَ اَعْلَمُ [بِحَالِهِمْ] مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيَسْئَلُوْنَكَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْئَلُوْنِّيْ؟ قَالُوْا: يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ. قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا، اَيْ رَبِّ! قَالَ: وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ. قَالَ: وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِّيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَّارِكَ. قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: يَسْتَغْفِرُوْنَكَ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَاَعْطَيْتُهُمْ مَّا سَاَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا)) قَالَ: ((يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ! فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ، وَاِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ)).

۲۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو اہل ذکر کو تلاش کرتے ہوئے راستوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں، جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پا لیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں، اپنے مقصد (اہل ذکر) کی طرف آؤ۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنے پروں کے ذریعے انہیں گھیر لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ انہیں بہتر جانتا ہے، میرے بندے کیا کہتے ہیں؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری تسبیح و تکبیر اور تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔'' فرمایا: ''وہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟

[1] رواه البخاري (٦٤٠٨) و مسلم (٢٥/ ٢٦٨٩)۔

وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کی کیفیت کیسی ہو؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں، اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری خوب عبادت کریں، خوب شان وعظمت بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح بیان کریں۔'' فرمایا، وہ پوچھتا ہے: ''وہ (مجھ سے) کیا مانگ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے جنت مانگ رہے تھے۔'' فرمایا: ''وہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! اے رب! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔'' فرمایا: ''وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں، اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس کی بہت زیادہ خواہش، چاہت اور رغبت رکھیں۔'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں: جہنم سے۔'' فرمایا: ''وہ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! اے رب! انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔'' فرمایا: ''وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟'' فرمایا: ''وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو وہ اس سے بہت دور بھاگیں اور اس سے بہت زیادہ ڈریں گے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا ہے جو کہ ان (یعنی اہل ذکر) میں سے نہیں، وہ تو کسی ضرورت کے تحت آیا تھا، فرمایا: وہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ اِن کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے: ''اللہ کے کچھ فاضل فرشتے ہیں جو چکر لگاتے رہتے ہیں اور وہ ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس پا لیتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، اور اپنے پروں کے ذریعے انہیں گھیر لیتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان (ذاکرین) کے اور آسمان دنیا کے مابین خلا کو بھر دیتے ہیں، جب وہ (ذاکرین) مجلس سے اٹھ جاتے ہیں، تو وہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، فرمایا: تو اللہ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ (ان کے احوال کو) جانتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح و تکبیر اور تہلیل و تحمید بیان کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں، فرمایا: کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، اے رب! نہیں، فرمایا: اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں، فرمایا: وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، تیری جہنم سے، فرمایا: کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں، فرمایا: اگر وہ میری جہنم دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا، انہوں نے جو مانگا میں نے دے دیا اور انہوں نے جس چیز سے پناہ طلب کی، میں نے انہیں اس سے پناہ دے دی۔'' فرمایا: ''وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں: رب جی! ان میں ایک ایسا گناہ گار شخص ہے کہ بس وہ گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔'' فرمایا: ''اللہ رب العزت کہتے ہیں: میں نے اسے بھی بخش دیا، وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا۔''

۲۲۶۸: وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرُّبَيِّعِ الْأُسَيْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ. قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ
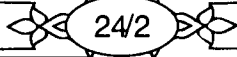
عَيْنٍ ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا . قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: فَوَاللّٰهِ! اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوْتَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً)) ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۶۸: حنظلہ بن ربیع اُسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھے ملے تو انہوں نے پوچھا: حنظلہ! کیسے ہو؟ میں نے عرض کیا: حنظلہ منافق ہوگیا، انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں، وہ جہنم اور جنت (کی ترہیب وترغیب) کے ذریعے ہمیں نصیحت کرتے رہتے ہیں، گویا ہم خود دیکھ رہے ہیں، اور جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آجاتے ہیں اور ازواج واولاد اور ذرائع معاش میں مشغول ہوجاتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں، اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہماری بھی یہی صورت حال ہے۔ میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چلتے گئے حتی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے، تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ جنت ودوزخ کے ذریعے ہمیں نصیحت فرماتے ہیں گویا ہم اسے خود آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اور جب ہم آپ کے پاس سے آجاتے ہیں، اور اپنے مال بچوں اور ذرائع معاش میں مشغول ہوجاتے ہیں تو ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہاری جو کیفیت میرے پاس ہوتی ہے اور تم ذکر کی جس صورت میں ہوتے ہو، اگر تمہاری وہ کیفیت ہمیشہ رہے تو فرشتے تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں۔'' اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ''لیکن حنظلہ! کسی وقت ایسے اور کسی وقت ایسے (ہوتا ہے)۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۲۶۹: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ)) قَالُوْا: بَلٰى قَالَ: ((ذِكْرُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2] اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَهٗ عَلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ .

۲۲۶۹: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین عمل کے بارے میں نہ بتاؤں

---

[1] رواہ مسلم (۲۷۵۰)۔ [2] **إسنادہ حسن**، رواہ مالك (۱/ ۲۱۱ ح ۴۹۳ موقوف) و أحمد (۶/ ۴۴۷ ح ۲۸۰۷۵، ۵/ ۱۹۵) والترمذي (۳۳۷۷) وابن ماجه (۳۷۹۰)۔

جو کہ تمہارے مالک کے ہاں اجر کے لحاظ سے زیادہ بڑھنے والا، تمہارے بلندیٔ درجات کا باعث بننے والا، تمہارے لئے سونے، اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر اور تمہارے لئے دشمن سے ایسا جہاد کرنے سے بہتر جس میں تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑاؤ؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا ذکر۔'' مالک، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ۔ البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابودرداء رضی اللہ عنہ پر موقوف قرار دیا ہے۔

۲۲۷۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ! فَقَالَ: ((طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۲۲۷۰: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: کون سے لوگ بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرتے وقت تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری ہو۔''

۲۲۷۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا)) قَالُوْا: وَمَارِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((حِلَقُ الذِّكْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۲۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم باغاتِ جنت کے پاس سے گزرو تو وہاں سے کھا لیا کرو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، باغات جنت کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ذکر کے حلقے۔''

۲۲۷۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی جگہ بیٹھے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے نقصان ہوگا، اور جو شخص کسی جگہ لیٹے اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس پر اللہ کی طرف سے نقصان ہوگا۔''

۲۲۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَّجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۲۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ کسی ایسی مجلس سے اٹھیں جہاں انہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ ایسے اٹھیں گے جیسے کسی گدھے کی بدبودار لاش سے اٹھے ہوں۔ اور یہ (مجلس روز قیامت) ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔''

۲۲۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٨٨ ح ١٧٨٣٢) و الترمذي (٢٣٢٩، ٣٣٧٥ وقال: حسن)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥١٠ وقال: حسن غريب) ☆ فيه محمد بن ثابت: ضعيف و للحديث شواهد كلها ضعيفة۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٥٦)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٥١٥ ح ١٠٦٩١ مختصرًا) و أبو داود (٤٨٥٥)۔

اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَۃً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَھُمْ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۲۲۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجیں تو یہ (مجلس) ان کے لئے باعث حسرت ونقصان ہوگی، اگر وہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔''

۲۲۷۵: وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((کُلُّ کَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَیْہِ لَا لَہُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، أَوْ نَھْيٌ عَنْ مُنْکَرٍ، أَوْذِکْرُ اللّٰہِ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ [2]

۲۲۷۵: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امر بالمعروف یا نہی عن المنکر یا اللہ کے ذکر کے سوا، ابن آدم کا تمام کلام اس پر بوجھ ہے، وہ اس کے لئے نفع مند نہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۷۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ اِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۲۲۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں کرنا دل کی قساوت (سختی) کا باعث ہیں۔ اور سخت دل شخص اللہ سے کوسوں دور ہے۔''

۲۲۷۷: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ﴾ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ: نَزَلَتْ فِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ؟ فَقَالَ: ((اَفْضَلُہٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ، وَقَلْبٌ شَاکِرٌ، وَ زَوْجَۃٌ مُؤْمِنَۃٌ تُعِیْنُہٗ عَلٰی اِیْمَانِہٖ)). رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ [4]

۲۲۷۷: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت ﴿وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ﴾ نازل ہوئی تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شریک تھے، تو آپ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہوگئی، کاش! ہم جان لیں کہ کون سا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے حاصل کرلیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، قلب شاکر اور مومنہ شریک حیات جو اس کے ایمان کے بارے میں اس کی معاونت کرے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۲۲۷۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَکُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٨٠ وقال: حسن) ☆ سفيان الثوري عنعن و حديث أحمد (٢/ ٤٦٣ ح ٩٩٦٥ وسنده صحيح) يغني عنه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤١٢) و ابن ماجه (٣٩٧٤) ☆ أم صالح بنت صالح: لا يعرف حالها۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤١١ وقال: غريب)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٨ ح ٢٢٧٥١) والترمذي (٣٠٩٤ وقال: حسن) و ابن ماجه (١٨٥٦) ☆سالم بن أبي الجعد لم يسمع من ثوبان رضي الله عنه۔

نَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ: ((آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَالِكَ؟)) قَالُوْا: آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهُ. قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: ((مَا اَجْلَسَكُمْ هٰهُنَا)) قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ: ((آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟)) قَالُوْا: آللّٰهِ! مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ. قَالَ: ((اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۲۷۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس آئے تو فرمایا: تم کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھے ہیں، انہوں نے فرمایا: کیا تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو کہ تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے تمہارے متعلق کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اٹھوائی، اور آپ میں سے کوئی ایسا نہیں جسے رسول اللہ ﷺ سے مجھ جیسی قربت ہو اس کے باوجود میں نے کم حدیثیں بیان کی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لائے تو ان سے فرمایا: ''تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس بات پر اس کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی اور اس کے ذریعے ہم پر احسان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو کہ تم صرف اسی لئے بیٹھے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہارے متعلق کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اٹھوائی، بلکہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔''

۲۲۷۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۲۷۹: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا اللہ کے رسول! شرائع اسلام (فرض، نفلی عبادات) مجھ پر غالب آ گئے، آپ کسی ایک چیز کے متعلق مجھے بتائیں کہ میں اس کے ساتھ تمسک (لگاؤ) اختیار کر لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری زبان پر ہر وقت اللہ کا ذکر جاری رہنا چاہیے۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: اَيُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((الذّٰكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذّٰكِرَاتُ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمِنَ الْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذّٰكِرَ لِلّٰهِ اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۲۲۸۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا روز قیامت کون لوگ اللہ کے ہاں فضیلت ورفعت

---

[1] رواہ مسلم (۴۰/ ۲۷۰۱)۔ [2] **إسناده حسن**، رواہ الترمذي (۳۳۷۵) وابن ماجه (۳۷۹۳)۔

[3] **إسناده حسن**، رواہ أحمد (۳/ ۷۵ ح ۱۱۷۴۳) والترمذي (۳۳۷۶ وقال: غريب)۔

کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذکر کرنے والی عورتیں۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ وہ کفار و مشرکین سے اس قدر تلوار کے ساتھ لڑائی کرے کہ وہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس سے درجہ میں افضل ہے۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ، فَإِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ، وَإِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا. [1]

۲۲۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان ابن آدم کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے، اور جب وہ غافل ہوتا ہے تو وہ وسوسے ڈالتا ہے۔'' امام بخاری نے اسے معلق روایت کیا ہے۔

۲۲۸۲: وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ)). [2]

۲۲۸۲: امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''غفلت کے شکار لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا میدان جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے والوں کے بعد قتال کرنے والے کی طرح ہے، اور غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا خشک درخت میں سبز شاخ کی طرح ہے۔''

۲۲۸۳: وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَثَلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسَطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ)) وَالْفَصِيْحُ: بَنُوْ اٰدَمَ، وَالْاَعْجَمُ: الْبَهَائِمُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۲۲۸۳: اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''(اس کی مثال ایسے ہے) جیسے خشک درختوں میں ایک سرسبز درخت ہو۔ اور غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والا تاریک کمرے میں چراغ کی طرح ہے۔ غافلین میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ اس کی زندگی میں اس کا جنت میں مقام دکھا دیتا ہے، اور اللہ، غافلین میں اس کا ذکر کرنے والے کے فصیح و اعجم کی تعداد کے برابر گناہ بخش دیتا ہے۔'' فصیح

---

[1] لم أجده، رواه البخاري (لم يروه بهذا اللفظ ، إنما ذكر قول ابن عباس قبل ح ٤٩٧٧ (تفسير سورة الناس) بلفظ آخر و أسنده الضياء المقدسي فى المختارة (١٠/ ٣٦٧ ح ٣٩٣) عن ابن عباس موقوفًا بلفظ: "يولد الإنسان والشيطان جاثم على قلبه فإذا عقل و ذكر الله خنس وإذا غفل وسوس" وسنده صحيح و رواه ابن جرير الطبري في تفسيره (٣٠/ ٢٢٨) والحاكم (٢/ ٥٤١ ح ٣٩٩١) و صححه ووافقه الذهبي فالموقوف صحيح وللمرفوع شاهد ضعيف في حلية الأولياء (٦/ ٢٦٨) وغيره، فيه عدي بن أبي عمارة و زياد النميري و هما ضعيفان]۔

[2] لم أجده، رواه مالك فى الموطأ (لم أجده و قال المنذري فى الترغيب والترهيب [٢/ ٥٣٢ح ٢٥٢٦]: و لم أره في شيئٍ من نسخ الموطأ) ☆ و لبعض الحديث شواهد ضعيفة جدًا، (١) رواه الطبراني و أبو نعيم في حلية الأولياء (٤/ ٢٦٨ فيه الواقدي كذاب و محصن بن علي مجهول) (٢) الحسن بن عرفة في جزءه (٤٥) و فيه عمران بن مسلم وعباد بن كثير: ضعيفان جدًا۔ [3] **ضعيف جدا**، رواه رزين (لم أجده) [و رواه الحسن بن عرفة بسند ضعيف جدًا، انظر الحديث السابق: ٢٢٨٢]۔

سے انسان اور اعجم سے حیوان مراد ہیں۔

٢٢٨٤: وَعَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلاً اَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ . رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۲۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن آدم کے تمام اعمال میں سے، عذاب الٰہی سے اسے سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل، اللہ کا ذکر ہے۔''

٢٢٨٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اَنَا مَعَ عَبْدِىْ اِذَا ذَكَرَنِىْ وَتَحَرَّكَتْ بِىْ شَفَتَاهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۲۲۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے (ذکر کے) ساتھ اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں۔''

٢٢٨٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجىٰ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) قَالُوْا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِعَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. ❸

۲۲۸۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''ہر چیز کے لئے ایک صفائی کرنے والی چیز ہوتی ہے، جبکہ دلوں کی صفائی کرنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے، اور اللہ کے ذکر سے بڑھ کر، اللہ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اگر چہ وہ اپنی تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔''

---

❶ **ضعيف**، رواه مالك (١/ ٢١١ ح ٤٩٣ موقوف و سنده ضعيف لانقطاعه) و الترمذي (٣٣٧٧ سنده ضعيف) وابن ماجه (٣٧٩٠ وسنده ضعيف) ☆ زياد بن أبي زياد: ميسرة المخزومي مولى ابن عياش لم يدرك سيدنا معاذ بن جبل رضي الله عنه فالسند منقطع۔ ❷ **صحيح**، رواه البخاري (التوحيد باب ٤٣ قبل ح ٧٥٢٤ معلقًا) [وأحمد (٢/ ٥٤٠) و ابن ماجه (٣٧٩٢) وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٣١٦) والحاكم (١/ ٤٩٦) ووافقه الذهبي]۔

❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (١/ ١٥ ح ١٩) [و شعب الإيمان: ٥٢٢، نسخة محققة: ٥١٩] ☆ فيه سعيد بن سنان أبو مهدي الحنفي: متروك۔

بَابُ أَسْمَاءِ اللهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۲۸۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا، مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((وَهُوَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۲۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے، ایک کم سو نام ہیں، جو انہیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ وتر (یکتا) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۲۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَظِيْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِیُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْمُجِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِیُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِیُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِی، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِی، الْمُمِيْتُ، الْحَیُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِی، الْمُتَعَالِی، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّءُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِیُّ، الْمُغْنِی، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِی، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِی، الْوَارِثُ، الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَاحَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤١٠، ٧٣٩٢) و مسلم (٦/ ٢٦٧٧)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٠٧) و البيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٣٠۔٣١ ح ٢٦٢) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية و لم يصرح بالسماع المسلسل۔

۲۲۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے ایک کم سو نام ہیں، جو انہیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا: وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے، وہ بادشاہ ہے، وہ پاک ومنزہ، سلامتی دینے والا، امن دینے والا، نگہبان، غالب، جبار ومتکبر، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، تصویر کشی کرنے والا، بخشنے والا، تمام مخلوق پر غالب، عطا کرنے والا، رزق دینے والا، فیصلہ کرنے والا، جاننے والا، تنگی دور کرنے والا، فراخی کرنے والا، نیچے کرنے والا، اوپر کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، حکم دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، خبر رکھنے والا، حلم والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدر دان، بلند، بڑا، حفاظت کرنے والا، نگرانی کرنے والا، کفایت کرنے والا، شان و بزرگی والا، سخی داتا، حفاظت کرنے والا، دعائیں قبول کرنے والا، کشائش والا، حکمت والا، محبت کرنے والا، شان و شوکت والا، مردوں کو دوبارہ زندگی عطا کرنے والا، حاضر، ثابت، کارساز، قوی، طاقت والا، مددگار، قابل ستائش، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، مارنے والا، زندگی بخشنے والا، قائم رہنے اور قائم رکھنے والا، پالنے والا، بزرگی والا، یکتا، تنہا، بے نیاز، قادر ومقتدر، آگے کرنے والا، پیچھے کرنے والا، اول، آخر، ظاہر، باطن، تمام اشیاء کا مالک، بلندتر، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، درگزر کرنے والا، شفقت کرنے والا، شہنشاہ، عظمت واکرام والا، انصاف کرنے والا، روز قیامت جمع کرنے والا، غنی بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، نقصان پہنچانے والا، نفع دینے والا، مجسّم نور، راہ دکھانے والا، بے مثال، پیدا کرنے والا، باقی رکھنے والا، وارث، رہنمائی کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا ہے۔'' ترمذی، بیہقی فی الدعوات الکبیر، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۸۹: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ، الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: ((**دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ**)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۲۲۸۹: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یکتا، بے نیاز ہے، جس کی اولاد ہے نہ والدین، اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے توسل سے دُعا کی ہے، جب اس سے اس (یعنی اسم اعظم) کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔''

۲۲۹۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِى الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّىْ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَسْاَلُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى**)). [2]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٤٧٥) و أبو داود (١٤٩٣)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٥٤٤ وقال: غريب) و أبو داود (١٤٩٥) والنسائي (٣/ ٥٢ ح ١٣٠١) وابن ماجه (٣٨٥٨)۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۲۲۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، اس نے کہا: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر قسم کی حمد تیرے ہی لئے ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں (بندوں پر) رحم کرنے والا نعمتیں عطا کرنے والا، زمین و آسمان کو عدم سے وجود بخشنے والا، اے عزت و اکرام والے! اے زندہ اور قائم رکھنے والے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (بندے) نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔''

۲۲۹۱: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِسْمُ اللّٰهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ وَفَاتِحَةِ (آلِ عِمْرَانَ) ﴿الٓمّٓ o اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۲۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے، ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ اور سورۂ آل عمران کے آغاز کی آیت ﴿الٓمّٓ o اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾۔''

۲۲۹۲: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۲۲۹۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ دعا کی تھی: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ ''تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا۔'' کوئی مسلمان شخص کسی معاملے میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۲۹۳: عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَسْجِدَ عِشَاءً، وَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَقُوْلُ: هٰذَا مُرَاءٍ؟ قَالَ: ((بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيْبٌ)) قَالَ: وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَسَمَّعُ لِقِرَاءَتِهٖ، ثُمَّ جَلَسَ أَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَحَدًا صَمَدًا، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ إِذَا سُئِلَ بِهٖ أَعْطٰى، وَإِذَا دُعِيَ بِهٖ أَجَابَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُخْبِرُهٗ بِمَا

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٧٨ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١٤٩٦) و ابن ماجه (٣٨٥٥) والدارمي (٢/ ٤٥٠ ح ٣٣٩٢)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (١/ ١٧٠ ح ١٤٦٢) و الترمذي (٣٥٠٥)۔

سَمِعْتُ مِنْكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: لِیْ اَنْتَ الْیَوْمَ لِیْ اَخٌ صَدِیْقٌ حَدَّثْتَنِیْ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ ❶

۲۲۹۳: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عشا کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو ایک آدمی بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ (آدمی) ریا کار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ وہ تو (غفلت سے ذکر کی طرف) رجوع کرنے والا مومن شخص ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اس وقت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ غور سے ان کی قراءت سننے لگے۔ پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ کر دعا کرنے لگے تو انہوں نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، یکتا بے نیاز ہے، جس نے کسی کو جنم دیا نہ اسے جنم دیا گیا، اور نہ ہی کوئی اس کا ہم سر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے اللہ کے اس اسم کے ساتھ اللہ سے سوال کیا ہے کہ جب اس سے اس (اسم) کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے ساتھ اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے آپ سے جو سنا ہے اس کے متعلق اسے بتا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' میں نے رسول اللہ ﷺ کی بات اسے بتا دی تو انہوں (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) نے مجھے فرمایا: آج سے تم میرے بھائی اور دوست ہو، تم نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی بات بتائی۔

❶ **صحيح**، رواه رزين (لم أجده) [وأحمد (٥/ ٣٤٩ ح ٢٣٣٤٠ ، ٥/ ٣٥٩ ح ٢٣٤٢١) و أبو داود (١٤٩٣ ، ١٤٩٤) و ابن ماجه (٣٨٥٧) و الترمذي (٣٤٧٥ وسنده صحيح)]۔

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَ التَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کے ثواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٢٩٤: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۲۹۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار کلمے، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، بہترین کلام ہیں۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ کو چار کلمے انتہائی پسند ہیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر، ان میں سے جسے بھی پہلے پڑھو وہ تمہارے لئے مضر نہیں۔''

٢٢٩٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۲۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، پڑھ لینا مجھے پوری کائنات (کے مل جانے) سے زیادہ پسند ہے۔''

٢٢٩٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۲۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دن میں سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ)) پڑھتا ہے تو اس کے گناہ، خواہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں، معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

٢٢٩٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ رواه مسلم (١٢/ ٢١٣٧)۔

❷ رواه مسلم (٣٢/ ٢٦٩٥)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٠٥) و مسلم (٢٨/ ٢٦٩١)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٢٩/ ٢٦٩٢)۔

۲۲۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص صبح و شام سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)) پڑھتا ہے تو قیامت کے دن اس سے کوئی شخص بہتر نہیں ہوگا بجز اس کے جس نے اس جتنا یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔“

۲۲۹۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۲۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو کلمے: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ)) زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں۔“

۲۲۹۹: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟)) فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ: كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ، فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيئَةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَفِيْ كِتَابِهِ فِيْ جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ ((اَوْ يُحَطُّ)) قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسَى، فَقَالُوْا: ((وَيُحَطُّ)) بِغَيْرِ اَلِفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ.

۲۲۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی روزانہ ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟“ تو آپ کی مجلس میں شریک کسی نے عرض کیا، ہم میں سے کوئی ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سو مرتبہ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہنے سے اس کے لئے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے یا اس کے ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔“ مسلم۔ اور انہی کی کتاب میں موسیٰ الجہنی کی تمام روایات میں ((اَوْ يُحَطُّ)) ’یا مٹا دیے جاتے ہیں‘ کے الفاظ ہیں، ابوبکر برقانی نے فرمایا: اور اس حدیث کو شعبہ، ابوعوانہ اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ سے روایت کیا تو انہوں نے ((وَيُحَطُّ)) کے الفاظ روایت کیے ہیں یعنی الف کے بغیر ”اور مٹا دیے جاتے ہیں۔“ کتاب الحمیدی میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۳۰۰: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۳۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سا کلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اللہ نے اپنے فرشتوں کے لئے منتخب کیا ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))۔“

۲۳۰۱: وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ، قَالَ: ((مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٦٨٢) و مسلم (٣١/ ٢٦٩٤)۔

[2] رواه مسلم (٣٧/ ٢٦٩٨)۔

[3] رواه مسلم (٨٤/ ٢٧٣١)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۰۱: جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز فجر پڑھنے کے لئے صبح کے وقت ان کے پاس سے تشریف لے گئے جبکہ وہ اپنی جائے نماز پر تھیں، پھر آپ چاشت کے وقت ان کے پاس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپ اسی حالت میں رہیں جس پر میں نے آپ کو چھوڑا تھا؟ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے آپ کے (پاس سے جانے کے) بعد تین کلمے چار مرتبہ پڑھے ہیں، اگر ان کا، آپ کے دن بھر کے کہے ہوئے کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو وہ ان پر بھاری ہوں گے: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ)) ”پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ اپنی مخلوق کی تعداد، اپنے نفس کی رضا، اپنے عرش کے وزن اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر۔“

۲۳۰۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَّكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۳۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کے سو گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، وہ پورا دن شام ہونے تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس سے بہتر کوئی شخص نہیں آئے گا مگر وہ جس نے اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔“

۲۳۰۳: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَآئِبًا، اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا، وَّهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِيْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ)) قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ نَفْسِيْ، فَقَالَ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟)) فَقُلْتُ: بَلٰى! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۳۰۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ لوگ بلند آواز سے اللہ اکبر پڑھنے

---

[1] رواه مسلم (۷۹/ ۲۷۲۶)۔

[2] متفق عليه ، رواه البخاري (۶۴۰۳) و مسلم (۲۸/ ۲۶۹۱)۔

[3] متفق عليه ، رواه البخاري (۶۳۸۴) و مسلم (۴۴/ ۲۷۰۴)۔

لگے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اپنے آپ پر آسانی کرو، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم تو سننے دیکھنے والی ذات کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے، اور جس ذات کو تم پکارتے ہو وہ تو تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے۔'' ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کے پیچھے اپنے دل میں ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کے متعلق بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ''گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٣٠٤: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۲۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ)) پڑھتا ہے تو اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

٢٣٠٥: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُنَادِيْ سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۳۰۵: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر صبح ایک اعلان کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے: منزہ و مقدس بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔''

٢٣٠٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۳۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے افضل ذکر ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) اور افضل دعا ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ہے۔''

٢٣٠٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٦٤ و قال: حسن صحيح غريب) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٦٩ وقال: غريب) ☆ فيه موسى بن عبيدة و محمد بن ثابت: ضعيفان۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٨٣ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٣٨٠٠) [و صححه ابن حبان (٢٣٢٦، الإحسان: ٨٤٣) و الحاكم (١/ ٤٩٨) ووافقه الذهبي]۔

يَحْمَدُهُ))۔ ❶

۲۳۰۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الحمد (اللہ کی تعریف کرنا) شکر کی چوٹی ہے، جو بندہ اللہ کی حمد بیان نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔''

۲۳۰۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَوَّلُ مَنْ يُدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۲۳۰۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے ان لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا جو خوشحالی اور تنگ حالی میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔'' امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

۲۳۰۹: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ مُوْسٰى علیہ السلام يَا رَبِّ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ۔ اَوْ اَدْعُوْكَ بِهٖ۔ فَقَالَ: يَا مُوْسٰى! قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا، اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِيْ بِهٖ، قَالَ: يَا مُوْسٰى! لَوْ اَنَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِيْ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِيْ كِفَّةٍ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۲۳۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، پروردگار! مجھے کوئی چیز سکھا دے جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کیا کروں یا میں اس کے ساتھ تجھ سے دعا کیا کروں۔ فرمایا: موسیٰ! ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) پڑھا کرو، انہوں نے عرض کیا: پروردگار! تیرے سارے بندے اسے پڑھتے ہیں، میں تو ایسی چیز چاہتا ہوں جو میرے ساتھ خاص ہو۔ فرمایا: موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا جہان میں بسنے والے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) ان پر بھاری ہوگا۔''

۲۳۱۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهُ رَبُّهٗ. قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِيْ، لَا شَرِيْكَ لِيْ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا، لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِيْ)) وَكَانَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٩٥ من طريق عبد الرزاق و هذا في مصنفه [١٩٥٧٤]) ☆فيه قتادة أن عبدالله بن عمرو قال إلخ وهذا منقطع۔ ❷ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٧٣، ٤٤٨٣ ـ ٤٤٨٤) و البغوي في شرح السنة (٥/ ٥٠ ح ١٢٧٠، واللفظ له) ☆ فيه نصر بن حماد ضعيف جدًا وللحديث طرق عند الحاكم (١/ ٥٠٢ح ١٨٥١) وغيره وكلها ضعيفة۔ ❸ حسن، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٥٤ـ٥٥ ح ١٢٧٣) [وابن حبان (٢٣٢٤) والحاكم (١/ ٥٢٨، ١٣٦٢)] ☆ ابن لهيعة تابعه عمرو بن الحارث عند ابن حبان والحاكم وسندهما حسن لذاته فالحديث حسن۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٣٠) وابن ماجه (٢٧٩٤) ☆ أبو إسحاق عنعن و رواه النسائي فى الكبرى (٩٨٦) من حديث شعبة عن أبي إسحاق به مختصرًا موقوفًا وسنده حسن وله حكم الرفع۔

۲۳۱۰: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہتا ہے تو اس کا رب اس کی تصدیق فرماتا ہے، اور فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جب (بندہ) کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ تو اللہ فرماتا ہے: میرے اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، میرا کوئی شریک نہیں، اور جب وہ کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہر قسم کی حمد و تعریف ہے، تو اللہ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہت اور حمد میرے ہی لئے ہے اور جب وہ کہتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے، تو اللہ فرماتا ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض میری ہی توفیق سے ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص اپنی بیماری میں یہ کلمات پڑھے اور پھر وہ فوت ہو جائے تو اسے آگ نہیں چھوئے گی۔''

۲۳۱۱: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى امْرَاَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى اَوْحَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: ((اَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا اَوْاَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ فِي الْاَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَد مَاهُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۳۱۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس آئے۔ اس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں پڑھی ہوئی تھیں اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے آسان تر یا افضل ہے؟ ((وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخَلَقَ...... وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ)) ''اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو اس نے آسمان میں تخلیق فرمائیں، اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو اس نے زمین میں پیدا فرمائیں، اس کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو ان کے درمیان ہیں، اور اللہ کے لئے تسبیح ہے ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو وہ پیدا کرنے والا ہے، اور اللہ کے لئے بڑائی ہے اسی مثل، اللہ کے لئے حمد ہے اسی مثل، ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) اسی مثل اور ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) اسی مثل۔'' ترمذی، ابوداود۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۲: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰى مِائَةِ فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ لَمْ يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، اَوْزَادَ عَلٰى مَاقَالَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [2]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٦٨) و أبو داود (١٥٠٠) وأخطأ من ضعفه۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٧١) ☆ ضحاك بن حمزة: ضعيف، وله متن آخر عند النسائي في عمل اليوم و الليلة (٨٢١) وسنده حسن و ليس فيه: '' مائة حجة''

۲۳۱۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے سو حج کیا ہو، جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام الحمد اللہ کہتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ کی راہ میں سو گھوڑے فراہم کیے ہوں، جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ)) پڑھتا ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے سو غلام آزاد کیے ہوں اور جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ((اَللّٰهُ اَكْبَـــرُ)) کہتا ہے تو روز قیامت اس سے بڑھ کر کوئی افضل عمل لے کر حاضر نہیں ہو گا مگر وہ شخص جس نے اس کے مثل یا اس سے زیادہ (یہ وظیفہ) کیا ہو گا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۱۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ [1]

۲۳۱۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے جبکہ الحمد للہ کہنا اس کو بھر دیتا ہے، اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کسی حجاب یا رکاوٹ کے بغیر اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۲۳۱۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا قَالَ عَبْدٌ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۳۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ”جب کوئی بندہ کبیرہ گناہوں سے بچتے ہوئے اخلاص کے ساتھ ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ)) کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۵: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِقْرَاْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا [3]

۲۳۱۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب معراج ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: ”محمد (ﷺ)! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتانا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے اور اس کا پانی شیریں ہے لیکن وہ ایک صاف میدان ہے، اور ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہنا اس میں درخت لگانا ہے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

۲۳۱۶: وَعَنْ يُسَيْرَةَ رضی اللہ عنہا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥١٨) ☆ عبدالرحمٰن الإفريقي ضعيف وحديث الترمذي (٣٥١٩) يغني عنه۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي ٣٥٩٠۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٦٢) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف: ضعفه الجمهور وحديث أحمد (٥/ ٤١٨ ح ٢٣٩٤٨) يغني عنه و سنده حسن۔

وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَ نَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْؤُوْ لَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۳۱۶: یُسیرہ رضی اللہ عنہا جو کہ مہاجرات میں سے تھیں بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''((سُبْحَانَ اللّٰهِ))((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) اور ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)) پڑھنے کا التزام (اہتمام) کرو اور انہیں انگلیوں کے پوروں پر شمار کرو کیونکہ (روز قیامت) ان سے پوچھا جائے گا اور وہ کلام کریں گے، غافل نہ ہونا ورنہ تمہیں رحمت سے محروم کر دیا جائے گا۔'' ترمذی، ابوداود۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۳۱۷: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: عَلِّمْنِیْ كَلَامًا اَقُوْلُهُ قَالَ: ((قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ)) فَقَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّیْ فَمَالِیْ فَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ وَ عَافِنِیْ)) شَكَّ الرَّاوِیْ فِیْ ((عَافِنِیْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۳۱۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے کوئی کلام سکھائیں جسے میں پڑھا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو ((لا اله الا الله...... العزيز الحكيم))'' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے لئے بہت زیادہ حمد ہے، پاک ہے اللہ جہانوں کا پروردگار، گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ غالب حکمت والے کی توفیق ہی سے ممکن ہے۔'' اس اعرابی نے عرض کیا، یہ کلمات تو میرے رب کے لئے ہوئے تو میرے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'کہو: اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت میں رکھ۔'' راوی کو ((عافنی)) کے الفاظ میں شک ہے۔

۲۳۱۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّعَلٰی شَجَرَةٍ یَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ ((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❸

۲۳۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو پتے گر پڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) بندے کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٨٣) و أبو داود (١٥٠١)۔ ❷ رواه مسلم (٢٦٩٦/٣٣)۔

❸ **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٣٣) ☆ الأعمش مدلس و عنعن فالسند ضعيف و له شاهد حسن عند أحمد (١٥٢/٣) و البخاري فى الأدب المفرد (٦٣٤)۔

۲۳۱۹: وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ)) قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۲۳۱۹: مکحول، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ’’((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ وہ جنت کا خزانہ ہے۔‘‘ مکحول نے فرمایا: جو شخص ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ)) پڑھتا ہے تو اللہ اس سے ستر قسم کی تکلیفیں دور فرما دیتا ہے اور ان میں سے سب سے کم فقر ہے۔ ترمذی، اور امام ترمذی نے فرمایا: اس حدیث کی سند متصل نہیں، مکحول نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۲۳۲۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ)). ❷

۲۳۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے اور ان میں سے سب سے ہلکی بیماری غم ہے۔‘‘

۲۳۲۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ❸

۲۳۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں، جو کہ عرش کے نیچے جنت کا خزانہ ہے، اور وہ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے اطاعت اختیار کر لی اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا۔‘‘ امام بیہقی نے دونوں روایتیں الدعوات الکبیر میں روایت کی ہیں۔

۲۳۲۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلٰوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٠١) ☆ السند منقطع و للمرفوع شواهد عند ابن حبان (الموارد: ٢٣٣٨) وغيره وهو بها صحيح، و قول مكحول لم يثبت عنه، في السند إليه أبو خالد الأحمر مدلس وعنعن۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (١/ ١٢٨ ح ١٧١) [و صححه الحاكم (١/ ٥٤٢) فتعقبه الذهبي، قال: "بشر واه" يعني ابن رافع الحارثي ضعيف جدًا، و محمد بن عجلان مدلس و عنعن]۔

❸ **صحيح**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (١/ ١٠١ ح ١٣٥) [و أحمد (٢/ ٢٩٨، ٣٦٣) والنسائي في عمل اليوم والليلة (١٣ والكبرى: ٩٨٤١) و صححه الحاكم (١/ ٢١) ووافقه الذهبي وسنده حسن، عمرو بن ميمون صرح بالسماع عند أحمد (٢/ ٢٩٨) و للحديث طريق آخر عند أحمد (٢/ ٥٢٠) والنسائي في عمل اليوم والليلة (٣٥٨) والحاكم (١/ ٥١٧) و الحديث قواه الحافظ في فتح الباري (١١/ ٥٠١)]

❹ لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ و رواه الحاكم (١/ ٢١) و أحمد (٢/ ٢٩٨، ٣٦٣، ٣٣٥، ٣٥٥، ٤٠٣) والنسائي في عمل اليوم (١٣) بمتن آخر وسنده حسن و صححه الحاكم ووافقه الذهبي وهو يغني عن هذا الحديث۔

۲۳۲۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) کہنا مخلوق کی عبادت ہے، ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) کلمۂ شکر ہے، ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کلمہ اخلاص ہے، ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) زمین و آسمان کے خلا کو بھر دیتا ہے، اور جب بندہ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

استغفار وتوبہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۳۲۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۲۳۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

۲۳۲۴: وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۳۲۴: اغرّ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے دل پر پردہ سا آ جاتا ہے اور میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

۲۳۲۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۳۲۵: اغرّ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو، کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

۲۳۲۶: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْمَا يَرْوِیْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِیْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا. يَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِیْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِیْ اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِیْ! اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِیْ! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ يَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ

---

[1] رواه البخاري (٦٣٠٧)۔

[2] رواه مسلم (٤١ / ٢٧٠٢)۔

[3] رواه مسلم (٤٢ / ٢٧٠٢)۔

وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَّا عِبَادِيْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ! اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں، جو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: ''میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے، اور اسے تمہارے مابین بھی حرام کیا ہے، تم باہم ظلم نہ کرو، میرے بندو! تم سب گمراہ تھے بجز اس کے جسے میں ہدایت عطا کروں، تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا، میرے بندو! تم سب بھوکے تھے بجز اس کے جسے میں کھلاؤں، تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھلاؤں گا، میرے بندو! تم سب لباس کے بغیر تھے بجز اس کے جسے میں لباس عطا کروں، تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس عطا کروں گا، میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے ہو، اور سارے گناہ میں معاف کرتا ہوں، تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو تم مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور اگر تم مجھے فائدہ پہنچانا چاہو تو تم مجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ میرے بندو! اگر تم سب جن و انس اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوگا، میرے بندو! اگر تم سب جن و انس اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو تم میں سے سب سے زیادہ فاجر و گناہگار ہے تو اس سے میری بادشاہت میں ذرا کمی نہیں ہوگی، میرے بندو! اگر تم سب جن و انس ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کرو اور میں ہر انسان کی مراد پوری کر دوں تو اس سے میرے خزانوں میں صرف اتنی سی کمی آئے گی جیسے سمندر میں سوئی ڈال کر نکال لینے سے سمندر میں کمی آتی ہے، میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں نے محفوظ و شمار کر رکھا ہے، پھر میں (روز قیامت) انہی کے مطابق پورا پورا بدلہ دوں گا، جو شخص خیر و بھلائی پائے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے تو پھر وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

۲۳۲۷: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: اَلَهٗ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهٗ، وَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰئِكَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ فَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۳۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو ننانوے انسان قتل کر چکا

[1] رواه مسلم (٥٥ / ٢٥٧٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٧٠) و مسلم (٤٧/ ٢٧٦٦)۔

تھا، پھر وہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے نکلا تو وہ کسی راہب کے پاس آیا اور اس سے مسئلہ دریافت کیا تو اسے کہا: کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا، اور پھر مسئلہ پوچھنے لگا تو کسی آدمی نے اسے بتایا کہ فلاں فلاں بستی چلے جاؤ، (وہ اس طرف چل دیا) لیکن اسے راستے ہی میں موت آ گئی تو اس نے اس وقت اپنا سینہ آگے (بستی) کی طرف بڑھایا، رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے متعلق جھگڑنے لگے تو اللہ نے اس (بستی) کو حکم دیا کہ اس کے قریب ہو جا، اور اس (بستی کو جدھر سے آ رہا تھا) کو حکم دیا کہ دور ہو جا، پھر فرمایا: ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپو، پس (پیمائش کرنے پر) وہ ایک بالشت برابر اس (بستی) کے قریب پایا گیا (جہاں جا رہا تھا) تو اسے بخش دیا گیا۔"

۲۳۲۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں (اس دنیا سے) لے جائے اور ایک دوسری قوم لے آئے جو گناہ کریں، پھر اللہ سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں معاف کر دے۔"

۲۳۲۹: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّيْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۳۲۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے، اور وہ دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے وقت گناہ کرنے والا توبہ کر لے (اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے (یعنی قیامت تک)۔"

۲۳۳۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۳۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ اعتراف کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی (رحمت کے ساتھ) اس پر رجوع فرماتا ہے۔"

۲۳۳۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۳۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے سورج کے مغرب کی طرف طلوع ہونے (یعنی

---

[1] رواه مسلم (۱۱/ ۲۷۴۹)۔
[2] رواه مسلم (۳۱/ ۲۷۵۹)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (۴۱۴۱) و مسلم (۵۶/ ۲۷۷۰)۔
[4] رواه مسلم (۴۳/ ۲۷۰۳)۔

قیامت قائم ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کرلی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔''

٢٣٣٢: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَّاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةٌ عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۳۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندے کی توبہ سے، جب وہ اس کے حضور توبہ کرتا ہے، اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس کی سواری کسی جنگل بیاباں میں اس سے دور بھاگ گئی ہو، جب کہ اس کے کھانے پینے کا سامان بھی اس پر تھا، اور وہ سواری سے مایوس ہو کر ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گیا کیونکہ وہ اپنی سواری سے تو مایوس ہو چکا تھا، وہ اسی کرب میں تھا کہ اچانک دیکھتا ہے کہ سواری اس کے پاس کھڑی ہے، اس نے اس کی مہار تھامی، پھر شدت فرحت سے کہا: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں، اور شدت فرحت کی وجہ سے وہ غلط کہہ بیٹھا۔''

٢٣٣٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ! اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ: اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَثَ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ: رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِيْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَآءَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۳۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ گناہ کرتا ہے تو کہتا ہے: رب جی! میں گناہ کر بیٹھا ہوں تو اسے بخش دے، تو اس کا رب فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اسکی وجہ سے مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ شخص گناہ سے باز رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کر لیتا ہے اور کہتا ہے، رب جی! میں گناہ کر بیٹھا ہوں اسے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش سکتا ہے اور اس پر مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، پھر جس قدر اللہ چاہتا ہے وہ باز رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے، رب جی! میں ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں، مجھے معاف فرما دے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہے اور اس پر مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، وہ جو چاہے سو کرے۔''

٢٣٣٤: وَعَنْ جُنْدُبٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ: ((اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

---

[1] رواه مسلم (٧/ ٢٧٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥٠٧) و مسلم (٢٩/ ٢٧٥٨)۔

قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ اَنِّيْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَإِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)) اَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۳۴: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ کسی آدمی نے کہا: ''اللہ کی قسم! اللہ فلاں شخص کو معاف نہیں کرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کون ہے جو مجھ پر قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا، میں نے اسے تو معاف کر دیا اور تیرے اعمال ضائع کر دیے۔'' یا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۲۳۳۵: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) قَالَ ((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهِ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۳۳۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سید الاستغفار یوں ہے کہ تم کہو: اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا، میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، آپ کے جو انعامات مجھ پر ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، مجھے بخش دے، کیونکہ صرف تو ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے دن کے وقت انہیں پڑھے اور وہ اسی روز شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ شخص جنتی ہے، اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے شام کے وقت انہیں پڑھے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۳۳۶: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَ تَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے (بخشش کی) امید رکھے گا تو میں تمہیں معاف کرتا رہوں گا خواہ تمہارے گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں اس کی مجھے

---

[1] رواه مسلم (۱۳۷/ ۲۶۲۱)۔

[2] رواه البخاري (۶۳۰۶)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۵۴۰)۔

کوئی پروانہیں، ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے ابر (کناروں) تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تمہیں معاف کردوں گا اور مجھے اس کی کوئی پروانہیں، ابن آدم! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہ کر کے میرے پاس آئے لیکن تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو میں اتنی ہی مقدار میں مغفرت لے کر تمہارے پاس آؤں گا۔''

۲۳۳۷: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَاحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ. ❶

۲۳۳۷: امام احمد اور امام دارمی نے اسے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۳۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلٰی مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

۲۳۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص یہ جانتا ہے کہ میں گناہ معاف کرنے پر قادر ہوں تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں، اور مجھے اس کی کوئی پروانہیں، بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔''

۲۳۳۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِیْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص استغفار پر دوام اختیار کر لیتا ہے تو اللہ اس کی ہر تنگی دور فرما دیتا ہے، ہر غم سے خلاصی دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔''

۲۳۴۰: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۲۳۴۰: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے وہ مصر (گناہ پر دوام اختیار کرنے والوں میں سے) نہیں خواہ وہ دن میں ستر مرتبہ وہی گناہ دہرائے۔''

۲۳۴۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ ❺

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٦٧ ح ٢١٨٠٤ ، ٥/ ١٧٢ ح ٢١٥٠٥ ، وسنده حسن) والدارمي (٢/ ٣٢٢ ح ٢٧٩١)۔
❷ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٨٨ ح ٤١٩١) * فيه إبراهيم بن الحكم بن أبان: ضعيف، وله طريق آخر عند الحاكم (٤/ ٢٦٢) فيه حفص بن عمر العدني واهٍ۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٤٨ ح ٢٢٤٣) و أبو داود (١٥١٨) و ابن ماجه (٣٨١٩) ☆ فيه الحكم بن مصعب: مجهول۔
❹ **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٥٩ وقال: غريب، ليس إسناده بالقوي) و أبو داود (١٥١٤) ☆ مولى لأبي بكر: مجهول ولا قرائن على توثيقه و لحديثه شاهد غريب حسن عند الطبراني فى الدعاء (١٧٩٧) فيه أبو شيبة سعيد بن عبد الرحمٰن الأسدي: حسن الحديث و الحديث به حسن۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٩٩ وقال: غريب) وابن ماجه (٤٢٥١) والدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٣٠) [وصححه الحاكم (٤/ ٢٤٤) فتعقبه الذهبي قال: "علي (بن مسعدة) لين"] وقتادة مدلس وعنعن۔

۲۳۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدم علیہ السلام کی ساری اولاد خطا کار ہے، اور بہتر خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔“

۲۳۴۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ فَذَالِكُمُ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ [1]

۲۳۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب مومن کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لے اور مغفرت طلب کر لے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے، اور اگر وہ گناہ میں بڑھتا چلا جائے تو وہ نکتے بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کے دل پر غالب آ جاتے ہیں، یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے: ”ہرگز نہیں، بلکہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ ہے۔“ احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۴۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۳۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک بندے کی روح حلقوم تک نہ پہنچے، اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔“

۲۳۴۴: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ! لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي)) رَوَاهُ أَحْمَدُ [3]

۲۳۴۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان نے کہا: رب! تیری عزت کی قسم! جب تک تیرے بندوں کی روحیں ان کے جسم میں ہیں میں انہیں گمراہ کرتا رہوں گا، تو رب عزوجل نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال اور اپنی بلند مکانی کی قسم! جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے، میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔“

۲۳۴۵: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۲/ ۲۹۷ ح ۷۹۳۹) و الترمذي (۳۳۳٤) و ابن ماجه (٤٢٤٤) [وصححه ابن حبان (۱۷۷۱، ۲٤٤۸) والحاكم على شرط مسلم (۲/ ۵۱۷) ووافقه الذهبي] ☆ محمد بن عجلان عنعن.

[2] **حسن**، رواه الترمذي (۳۵۳۷ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٤٢۵۳) [و صححه ابن حبان (۲٤٤۹) والحاكم (٤/ ۲۵۷) ووافقه الذهبي]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۲۹ ح ۱۱۲۵۷، ٤١ ح ۱۱۳۸۷) [والبغوي في شرح السنة ۵/ ۷٦-۷۷ ح ۱۲۹۳) واللفظ له] ☆ ابن لهيعة مدلس و لم يصرح بالسماع فيما حدث قبل اختلاطه فالسند ضعيف و للحديث شاهد حسن عند الحاكم (٤/ ۲٦۱ ح ۷٦۷۲) دون قوله: "وارتفاع مقامي" وسنده حسن. و أخرج أحمد (۳/ ۱۹، ٤١) من حديث عمرو بن أبي عمرو عن أبي سعيد به وهو منقطع فيما أرى۔

مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَالَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۳۴۵: صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مغرب کی طرف توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا جس کا عرض ستر سال کی مسافت کے برابر ہے، اور جب تک سورج اس کی طرف سے طلوع نہیں ہوتا وہ (باب التوبہ) کھلا ہوا ہے، اور یہی وہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''جس روز تیرے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں گی تو کسی نفس کا اس وقت ایمان لانا فائدہ مند نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔''

۲۳۴۶: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۲۳۴۶: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہجرت منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ توبہ منقطع ہو جائے اور توبہ منقطع نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔''

۲۳۴۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ: مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ. فَيَقُوْلُ: خَلِّنِيْ وَ رَبِّيْ. حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ: اَقْصِرْ فَقَالَ: خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ: اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ: لَا يَارَبِّ! قَالَ: اِذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۲۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے دو آدمی ایک دوسرے کے دوست تھے، ان میں سے ایک انتہائی عبادت گزار تھا جبکہ دوسرا کہتا تھا: میں گناہ گار ہوں، یہ اسے کہتا: اپنی روش سے باز آ جاؤ، تو وہ کہتا: میرا معاملہ میرے رب پر چھوڑ دو، حتیٰ کہ اس نے ایک روز اسے گناہ کرتے ہوئے پایا تو اس نے اسے بہت بڑا سمجھتے ہوئے کہا: باز آ جاؤ، اس نے کہا: مجھے میرے رب پر چھوڑ دو، کیا تم مجھ پر نگران بنا کر بھیجے گئے ہو؟ تو اس (عبادت گزار) نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تمہیں کبھی معاف کرے گا نہ کبھی تمہیں جنت میں داخل کرے گا، پس اللہ نے ان دونوں کی طرف فرشتہ بھیجا تو اس نے ان دونوں کی روحیں قبض کر لیں، اور وہ دونوں اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے گناہ گار شخص سے فرمایا: میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا، اور دوسرے سے فرمایا: کیا تم طاقت رکھتے ہو کہ تم میری رحمت کو میرے بندے سے روک دو؟ وہ عرض کرتا ہے، نہیں، میرے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اسے جہنم میں لے جاؤ۔''

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٣٦ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٤٠٧٠)۔

❷ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٩٩ ح ١٧٠٣٠) و أبو داود (٣٤٧٩) والدارمي (٢/ ٢٤٠ ح ٢٥١٦)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٢٣ ح ٨٢٧٥، ٢/ ٣٦٢ ح ٨٧٣٤) [وأبو داود (٤٩٠١)] ☆ انظر نيل المقصود (مخطوط ٣/ ١٠٣٣) و تفسير ابن كثير (٢/ ٦٥)۔

۲۳۴۸: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ ((وَلَا يُبَالِيْ)). ❶ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ((يَقُوْلُ)) بَدَلَ: ((يَقْرَأُ)).

۲۳۴۸: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا: ''میرے وہ بندے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں کیونکہ اللہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔'' اور وہ پروا نہیں کرتا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور شرح السنہ میں یقرأ کے بدلے یقول کے الفاظ ہیں۔

۲۳۴۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿اِلَّا اللَّمَمَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

((اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمَّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا))

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. ❷

۲۳۴۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿اِلَّا اللَّمَمَ﴾ کے بارے میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اگر تو معاف کر دے تو سبھی گناہ معاف کر دے، اور تیرا کون سا بندہ ہے جو صغیرہ گناہ نہیں کرتا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۳۵۰: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْاَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ فَاسْاَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَانَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ: كُنْ، فَيَكُوْنُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۳۵۰: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت عطا فرما دوں، تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، تم سب فقرا ہو مگر جسے میں غنی کر دوں، تم مجھ سے اپنا رزق طلب کرو، اور تم سب گناہ گار ہو مگر جسے میں بچا لوں، تم میں سے جسے علم ہو کہ میں مغفرت کرنے پر قادر ہوں اور وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٥٩ ح ٢٨١٤٨) والترمذي (٣٢٣٧) و البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٨٤ ح ٤١٨٦)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٢٨٤) [وصححه الحاكم (٢/ ٤٦٩۔ ٤٧٠) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي]۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٤ح ٢١٦٩٥) والترمذي (٢٤٩٥ وقال: حسن) وابن ماجه (٤٢٥٧)۔

دیتا ہوں اور میں پروا نہیں کرتا، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ اور مردہ، تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے، سارے میرے بندوں میں سے اس شخص جیسے ہو جائیں جو سب سے زیادہ متقی ہے تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر جتنا بھی اضافہ نہیں ہو گا، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے جوان و بوڑھے سب، میرے بندوں میں سے اس شخص جیسے ہو جائیں جو کہ سب سے زیادہ بدنصیب و گمراہ ہے تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی، اور اگر تمہارا اول و آخر، تمہارے زندہ و مردہ اور تمہارے جوان و بوڑھے سب ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں، پھر تم میں سے ہر انسان جی بھر کر مانگ لے اور میں تم میں سے ہر سائل کو دے دوں تو اس سے میری بادشاہت میں اتنا ہی فرق آئے گا جیسے تم میں سے کوئی سمندر کے پاس سے گزرے اور وہ اس میں ایک سوئی ڈبو کر باہر نکال لے، اس لئے کہ میں سخی داتا ہوں، جو چاہتا ہوں کر گزرتا ہوں، میرا عطا کرنا کلام ہے اور میرا عذاب کرنا بھی کلام ہے، کسی چیز کے بارے میں میرا امر تو بس اتنا ہی ہے کہ جب میں ارادہ کرتا ہوں تو میں اس کے بارے میں یہی کہتا ہوں کہ 'ہو جا' تو وہ ہو جاتا ہے۔''

٢٣٥١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَرَأَ: ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ: ((قَالَ رَبُّكُمْ: اَنَا اَهْلُ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلُ اَنْ اَغْفِرَ لَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۲۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے آیت پڑھی: ''وہ (اللہ تعالیٰ) اہل تقویٰ اور اہل مغفرت ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا رب فرماتا ہے: میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، جو شخص مجھ سے ڈرتا ہے تو پھر میں اس کا اہل ہوں کہ میں اسے بخش دوں۔''

٢٣٥٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)) مِائَةَ مَرَّةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۲۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ فرماتے ہوئے: ''میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رجوع فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔'' شمار کیا کرتے تھے۔

٢٣٥٣: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸ لٰكِنَّهُ عِنْدَ اَبِيْ دَاوُدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۵۳: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید رضی اللہ عنہ کے پوتے بلال بن یسار بیان کرتے ہیں، میرے والد (یسار رضی اللہ عنہ) نے میرے دادا (زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا! ''جو شخص یہ دعا پڑھے: ((استغفر الله......

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٢٨ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٤٢٩٩) والدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٢٧)
☆ سهيل بن عبد الله القطيعي: ضعيف۔ ❷ **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٢١ ح ٤٧٢٦) والترمذي (٣٤٣٤ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (١٥١٦) و ابن ماجه (٣٨١٤)۔

❸ **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٧٧) و أبو داود (١٥١٧)۔

و اتوب الیه))’’میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں‘‘ تو اسے بخش دیا جاتا ہے خواہ وہ میدان جہاد سے فرار ہوا ہو۔‘‘ ترمذی، ابوداؤد۔ لیکن ابوداؤد کی روایت میں ہلال بن یسار ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٣٥٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ: یَارَبِّ! اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ؟ فَیَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۲۳۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ عزوجل صالح بندے کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: رب جی! یہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ تو وہ فرماتا ہے: تیرے بچے (بیٹا، بیٹی) کے تیرے لئے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔‘‘

٢٣٥٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا الْمَیِّتُ فِی الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ یَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیُدْخِلُ عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِیَّةَ الْاَحْیَاءِ اِلَی الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [2]

۲۳۵۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میت قبر میں، ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہے، وہ باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچنے والی دعا کی منتظر رہتی ہے، جب وہ اسے پہنچ جاتی ہے تو وہ اس کے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ (دنیا) والوں کی دعاؤں سے اہل قبور پر پہاڑوں جتنی رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور زندوں کا مردوں کے لئے تحفہ ان کے لئے مغفرت طلب کرنا ہے۔‘‘

٢٣٥٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِیْرًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ فِیْ عَمَلِ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ. [3]

۲۳۵۶: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جو اپنے نامہ اعمال میں

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٥٠٩ ح ١٠٦١٨) [وابن ماجه: ٣٦٦٠]۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا منكر**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٠٥، نسخة محققة: ٧٥٢٦) ☆ فيه محمد بن جابر بن أبي عياش المصيصي، قال الذهبي: "لا أعرفه و خبره منكر جدًا" (ميزان الاعتدال ٣/ ٣٩٦) والفضل بن محمد بن عبد الله بن الحارث بن سليمان الانطاكي مجروح متهم۔

[3] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٣٨١٨) والنسائي في عمل اليوم والليلة (٤٥٥ و الكبرى: ١٠٢٨٩)۔

بہت زیادہ استغفار پائے۔''

۲۳۵۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاؤُوْا اسْتَغْفَرُوْا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [1]

۲۳۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے: ''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما کہ جب وہ نیکی کرتے ہیں تو خوش ہو جاتے ہیں اور جب کوئی غلطی کر بیٹھے ہیں تو مغفرت طلب کرتے ہیں۔''

۲۳۵۸: وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا۔ اَيْ بِيَدِهٖ۔ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْمَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ)) رَوٰى مُسْلِمٌ [2] الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَيْضًا.

۲۳۵۸: حارث بن سُوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ ان میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (مرفوع) اور دوسری اپنی طرف سے (موقوف)، فرمایا: ''مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور وہ ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے گا، جبکہ فاجر شخص اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے مکھی اس کی ناک پر بیٹھ گئی ہو، پھر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے آپ سے مکھی اڑا کر دکھائی، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو کسی مہلک بیاباں میں پڑاؤ ڈالے، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا کھانا پینا ہو، اس نے اپنا سر رکھا اور سو گیا، جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری کہیں جا چکی تھی، اس نے اسے تلاش کیا حتیٰ کہ جب گرمی، پیاس یا جو اللہ نے چاہا اس پر شدید ہو گئی تو اس نے کہا: میں اپنی اسی پہلی جگہ پر واپس جاتا ہوں اور سو جاتا ہوں حتیٰ کہ میں فوت ہو جاؤں، اس نے اپنے بازو پر اپنا سر رکھا تا کہ وہ فوت ہو جائے، وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس کھڑی تھی اور اس کے کھانے پینے کا سامان بھی اس پر موجود تھا، اللہ مومن بندے کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جسے اپنی سواری اور اپنا زادِ راہ ملنے پر خوشی ہوتی ہے۔'' امام مسلم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط مرفوع روایت کیا ہے،

---

[1] **حسن**، رواه ابن ماجه (۳۸۰۲) وسنده ضعيف فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف) والبيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده و شعب الإيمان: ۶۹۹۲) ☆ و له طريق آخر عند البيهقي في شعب الإيمان (۶۹۹۶) وسنده حسن، فيه الحسن بن المثنى، قال الذهبي: "من نبلاء الثقات" (سير أعلام النبلاء ۱۳/ ۵۲۶)۔

[2] رواه مسلم (۳/ ۲۷۴۴) والبخاري (۶۳۰۸)۔

جبکہ امام بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسے موقوف بھی روایت کیا ہے۔

۲۳۵۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ)). [1]

۲۳۵۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ گناہ میں مبتلا بہت زیادہ توبہ کرنے والے مومن بندے کو پسند کرتا ہے۔“

۲۳۶۰: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا اُحِبُّ أَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا﴾ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ: فَمَنْ اَشْرَكَ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. [2]

۲۳۶۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اس آیت ”میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا“ کے بدلے پوری دنیا کا مل جانا بھی مجھے پسند نہیں۔“ کسی آدمی نے عرض کیا، تو جس نے شرک کیا ہو؟ نبی ﷺ خاموش رہے، پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ”سن لو! جس نے شرک کیا ہو۔“

۲۳۶۱: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَالَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَاالْحِجَابُ؟ قَالَ: ((اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ)). رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ [3]

۲۳۶۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ حجاب واقع ہونے سے پہلے تک اپنے بندے کو بخشتا رہتا ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! حجاب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی جان حالت شرک میں فوت ہو۔“ تینوں احادیث امام احمد نے روایت کیں اور امام بیہقی نے آخری حدیث ”کتاب البعث والنشور“ میں روایت کی ہے۔

۲۳۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [4]

۲۳۶۲: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے کہ وہ دنیا میں کسی کو اللہ کے برابر قرار نہ دیتا ہو، پھر اس پر پہاڑوں جتنے بھی گناہ ہوں تو اللہ اس کو معاف فرما دے گا۔“

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه [عبد الله بن] أحمد (١/ ٨٠ ح ٦٠٥) [و عنه أبو نعيم في حلية الأولياء (٣/ ١٧٨-١٧٩)] ☆ فيه عبد الملك بن سفيان الثقفي: مجهول (تعجيل المنفعة ص ٢٦٥) و أبو عمرو البجلي: لا يحل الإحتجاج به [أيضًا ص٥٠٨] يروي الموضوعات عن الثقات، قاله ابن حبان و فيه علل أخرى منها أبو عبد الله مسلمة الرازي: لم أجد له ترجمة۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٥ ح ٢٢٧٢٠) ☆ فيه أبو عبد الرحمٰن الجبلاني (صحح): لم أجد من وثقه، ترجمته في تعجيل المنفعة (ص ٤٩٩) وغيره و ابن لهيعة ضعيف لاختلاطه وفي السند ألوان أخرى۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٧٤ ح ٢١٨٥٥، ٢١٨٥٦) [و صححه ابن حبان (٢٤٥٠) والحاكم (٤/ ٢٥٧) ووافقه الذهبي] ☆ فيه عمر بن نعيم و أسامة بن سلمان: و حديثهما لا ينزل عن درجة الحسن، و ثقهما ابن حبان والحاكم وغيرهما۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه البيهقي فى البعث و النشور (ص ٤٣ ح ٣٣) ☆ رجاله ثقات والسند متصل وهو غريب: لم أجده إلا فى البعث والنشور و لأصل الحديث شواهد۔

٢٣٦٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ)). [1]
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ . وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوَى عَنْهُ مَوْقُوْفًا قَالَ: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ.

۲۳۶۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔“ ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان، اور فرمایا: اس میں نہرانی کا تفرد ہے، اور وہ مجہول ہے۔ جبکہ شرح السنہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت ہے، فرمایا: ندامت سے توبہ مراد ہے، اور توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

---

[1] **سنده ضعيف** ، رواه ابن ماجه (٤٢٥٠) والبيهقي في شعب الإيمان (٧٠٤٠) و البغوي في شرح السنة (٥/ ٩١-٩٢ بعد ح ١٣٠٧) [و ابن ماجه (٤٢٥٢) و صححه الحاكم (٤/ ٢٤٣) ووافقه الذهبي بلفظ "الندم توبة" وهو حديث حسن -] ☆ السند منقطع ، أبو عبيدة بن عبد الله بن مسعود لم يسمع من أبيه و رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٩١ ح ١٣٠٧) مرفوعًا: " الندم توبة " وهو حديث حسن -

بَابٌ [سَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ]

رحمت باری تعالیٰ کی وسعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٣٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((غَلَبَتْ غَضَبِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۳۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے ایک کتاب لکھی جو اس کے پاس عرش پر ہے، کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''میرے غضب پر غالب آ گئی۔''

٢٣٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۳۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی سو رحمتیں ہیں، اس نے ان میں سے ایک رحمت جنوں، انسانوں، حیوانوں اور زہریلے جانوروں میں اتاری جس کے ذریعے وہ باہم شفقت اور رحم کرتے ہیں، اسی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے پر شفقت کرتا ہے، جبکہ اللہ نے ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھی ہیں جن کے ذریعے وہ روز قیامت اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔''

٢٣٦٦: وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهٗ وَفِیْ اٰخِرِهٖ قَالَ: ((فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ)). [3]

۲۳۶۶: صحیح مسلم میں سلمان سے مروی روایت اسی طرح ہے، اور اس کے آخر میں ہے، فرمایا: ''پس جب روز قیامت ہو گا تو وہ اس رحمت سے ان (ننانوے رحمتوں) کو مکمل (سو) فرمائے گا۔''

٢٣٦٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣١٩٤) و مسلم (١٦/ ٢٧٥١)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٦٠٠٠) و مسلم (١٩/ ٢٧٥٢)۔

[3] رواه مسلم (٢١/ ٢٧٥٣)۔

بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۳۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مومن کو اللہ کے عذاب کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی اس کی جنت کی امید نہ رکھے، اور اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔''

۲۳٦۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۳۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور جہنم بھی اسی طرح۔''

۲۳٦۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِاَهْلِهٖ. وَفِيْ رِوَايَةٍ. اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصٰى بَنِيْهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَّا يُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَارَبِّ! وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۳۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی نے، جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے اہل خانہ سے کہا، جبکہ دوسری روایت میں ہے: کسی آدمی نے بہت گناہ کیے تھے، پس جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی، جب وہ فوت ہو جائے تو اسے جلا دینا، پھر اس (راکھ) کے نصف حصے کو خشکی میں اور اس کے نصف کو سمندر میں بہا دینا، اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس (مجھ) پر تنگی کی تو وہ اسے ایسا عذاب دے گا کہ اس نے تمام جہان والوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دیا ہوگا، پس جب وہ فوت ہو گیا تو انہوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا، پس اللہ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے اس حصے کو جو کہ اس کے اندر تھا، جمع کر دیا، اور خشکی (زمین) کو حکم دیا تو اس نے بھی اس حصے کو جو اس کے اندر تھا، جمع کر دیا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (آدمی) سے فرمایا: تم نے ایسے کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا: رب جی! تیرے ڈر کی وجہ سے، جبکہ تو جانتا ہے، پس اس نے اسے معاف کر دیا۔''

۲۳۷۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْيٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِي النَّارِ؟)) فَقُلْنَا: لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهُ فَقَالَ: ((لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٦٩) و مسلم (٢٣/ ٢٧٥٥)۔

[2] رواه البخاري (٦٤٨٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٨١) و مسلم (٢٤/ ٢٧٥٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٩) و مسلم (٢٢/ ٢٧٥٤)۔

۲۳۷۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ نکل رہا تھا، وہ دوڑتی پھرتی تھی، جب وہ قیدیوں میں کوئی بچہ پاتی تو اسے پکڑ کر اپنے پیٹ سے لگاتی اور اسے دودھ پلاتی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''کیا تم گمان کر سکتے ہو یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، اگر وہ اسے نہ پھینکنے پر قادر ہو، (تو وہ نہیں پھینکے گی)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اپنے بندوں پر اس عورت سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنا یہ اپنے بچے پر مہربان ہے۔''

۲۳۷۱: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ)) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۳۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے اعمال اسے نجات نہیں دلائیں گے،'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور میں بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے، دُرستی کے ساتھ عمل کرتے رہو، میانہ روی اختیار کرو، صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں عبادت کرو، اعتدال کا خیال رکھو، اعتدال کا خیال رکھو، اس طرح تم منزل پالو گے۔''

۲۳۷۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۳۷۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں داخل کر سکتا ہے نہ اسے جہنم سے بچا سکتا ہے اور میں بھی اللہ کی رحمت کے ساتھ (جنت میں جاؤں گا)۔''

۲۳۷۳: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَّفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۳۷۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ مسلمان ہو جاتا ہے اور اپنے اسلام کو بہتر بناتا ہے تو اللہ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے، اور اس (اسلام قبول کرنے) کے بعد پھر بدلہ شروع ہو جاتا ہے، نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، جبکہ برائی کا بدلہ اس کے مثل ہوتا ہے الا یہ کہ اللہ اس سے درگزر فرمائے۔''

۲۳۷۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٦٣) و مسلم (٥١/ ٢٨١٦)۔

[2] رواه مسلم (٧٧/ ٢٨١٧)۔

[3] رواه البخاري (٤١)۔

سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰی أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۳۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے نیکیاں اور برائیاں لکھی ہیں، جس شخص نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اسے کیا نہیں تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے، اگر وہ اس کا ارادہ کرے اور اسے کر بھی لے تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں دس گنا سے سات سو گنا اور اس سے بھی بڑھا کر لکھ لیتا ہے، اور جو شخص برائی کرنے کا ارادہ کرے لیکن اسے کرے نہیں تو اللہ اسے اپنے پاس اس کے حق میں ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے، لیکن اگر وہ اس (برائی) کا ارادہ کرے اور اسے کر گزرے تو اللہ اسے اس کے حق میں ایک ہی برائی لکھتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۳۷۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرٰی فَانْفَكَّتْ أُخْرٰی حَتّٰی تَخْرُجَ إِلَی الْأَرْضِ)) [2] رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

۲۳۷۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گناہ کرتا ہے اور پھر نیک عمل کرتا ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس پر تنگ زرہ ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو، پھر وہ کوئی نیک عمل کرتا ہے تو ایک کڑی کھل گئی، پھر اس نے دوسری نیکی کی تو دوسری کڑی کھل گئی حتیٰ کہ وہ کھل کر زمین پر آ رہی۔''

۲۳۷٦: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُصُّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾)) قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الثَّانِيَةَ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾)) فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الثَّالِثَةَ: ((﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾)) فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [3]

۲۳۷٦: ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر وعظ و نصیحت کرتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ فرمایا: ''جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' میں نے دوسری مرتبہ عرض کیا: اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: جو

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩١) و مسلم (٢٠٧/ ١٣١)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١/ ٣٣٩ ح ٤١٤٩) [و أحمد (٤/ ١٤٥)]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٥٧) [و النسائي في الكبرى (١١٥٦٠، ١١٥٦١، التفسير)]۔

شخص اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔'' تو میں نے بھی تیسری مرتبہ عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر چہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو۔''

۲۳۷۷: وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ- يَعْنِي عِنْدَالنَّبِيِّ ﷺ- إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي. قَالَ: ((ضَعْهُنَّ)) فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُوْمَهُنَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((أَتَعْجَبُوْنَ لِرَحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ! لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ))** وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۳۷۷: عامر رام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک آدمی آیا، اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے اس نے لپیٹ رکھا تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں درختوں کے جھنڈ کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں پرندوں کے بچوں کی آوازیں سنیں تو میں نے انہیں پکڑ لیا، اور انہیں اپنی چادر میں رکھ لیا، پھر ان کی ماں آئی اور میرے سر پر چکر لگانے لگی، میں نے ان (بچوں) سے پردہ ہٹایا تو وہ بھی ان پر آ گری، میں نے انہیں اپنی چادر میں لپیٹ لیا، اور وہ یہ میرے پاس ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں رکھو'' اس نے انہیں رکھا تو ان کی ماں بھی ان کے ساتھ ہی رہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم بچوں کی ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ رحم کرنے پر تعجب کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اللہ اپنے بندوں کے ساتھ، بچوں کی ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ رحم کرنے سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے، انہیں وہیں جا کر رکھ آؤ جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا۔'' اور ان کی ماں بھی ان کے ساتھ تھی، وہ (آدمی) انہیں واپس لے گیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۳۷۸: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ: **((مَنِ الْقَوْمُ))** قَالُوْا: نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ، وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: **((نَعَمْ))** قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَلَيْسَ اللهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ؟ قَالَ **((بَلٰى))** قَالَتْ: أَلَيْسَ اللهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْأُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: **((بَلٰى))** قَالَتْ: إِنَّ الْأُمَّ لَا تُلْقِي وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكَبَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ: **((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ وَالْمُتَمَرِّدَ وَالَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللهِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ))**. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٨٩) ☆ فيه أبو منظور: مجهول، وعمه: لم أعرفه، والسند مظلم۔

[2] **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (٤٢٩٧) ☆ فيه إسماعيل بن يحيى الشيباني: كذاب، وإبراهيم بن أعين: ضعيف۔

۲۳۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی قوم کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''کون لوگ ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم مسلمان ہیں، وہاں ایک عورت ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہی تھی، اور اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا تھا، جب آگ کی تپش تیز ہوتی تو وہ اس بچے کو دور کر لیتی، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا اللہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' پھر اس نے عرض کیا، کیا اللہ اپنے بندوں پر، ماں کے اپنے بچے پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے عرض کیا: پھر ماں تو یقیناً اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر جھکا کر رونے لگے، پھر آپ نے اس کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: ''اللہ اپنے بندوں میں سے صرف سرکش لوگوں کو عذاب دے گا اور وہ سرکش بھی ایسے جو اللہ کے خلاف سرکشی کرتے ہیں اور ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہنے سے انکار کر دیتے ہیں۔''

۲۳۷۹: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ يَلْتَمِسُ اَنْ يُّرْضِيَنِيْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ جِبْرِيْلُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَى الْاَرْضِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۲۳۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اللہ کی رضامندی تلاش کرتا ہے، وہ اسی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اللہ عزوجل جبرائیل سے فرماتا ہے: میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے، سن لو میری رحمت اس پر ہے، تو جبرائیل فرماتے ہیں: اللہ کی رحمت فلاں شخص پر ہے، پھر حاملین عرش یہی کہتے ہیں اور پھر ان کے آس پاس والے یہی کہتے ہیں، حتیٰ کہ ساتوں آسمان والے یہی اعلان کرتے ہیں، پھر اس کی وجہ سے وہ (رحمت) زمین پر اترتی ہے۔''

۲۳۸۰: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ﴾ قَالَ: ((كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ [2]

۲۳۸۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے، اور کوئی میانہ رو ہے اور کوئی نیکیوں میں بڑھنے والا ہے۔'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سب جنتی ہیں۔''

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٩ ح ٢٢٧٦٤) [والطبراني فى الأوسط (٢/ ١٣٩ ح ١٢٦٢) و عنده ميمون (بن عجلان الثقفي) أبو محمد المزني التميمي: لا يعرف، كما فى الميزان و اللسان (٦/ ١٦٥) و مع ذلك و ثقه الهيثمي، و ميمون بن عجلان لعله عطاء بن عجلان: أحد المتروكين، وهو تدليس عجيب.] ☆ و فى المسند ميمون غير منسوب و لعله ميمون بن موسى المري و صرح بالسماع عند أحمد فالسند حسن. والله أعلم۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي فى البعث والنشور (ص ٥٩ ح ٦٣) [والخطيب في تاريخه (١٢/ ٢٧١) والطبراني فى الكبير (٤١٠)] ☆ فيه محمد بن أبي ليلى: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح وشام اور سوتے وقت کے اذکار کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۳۸۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَمْسٰى قَالَ: ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ اَيْضًا: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۸۱: عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تو فرماتے: ''ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی، ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو اس میں ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جو اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میں کاہلی، بڑھاپے، بڑھاپے کی خرابی، دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب آپ صبح کرتے تو بھی یہی کہتے: ''ہم نے اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''رب جی! میں تجھ سے آگ کے عذاب اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۲۳۸۲: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى)) وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔'' اور جب آپ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٧٥ـ٧٦/ ٢٧٢٣)۔

[2] رواه البخاري (٦٣١٤)۔

۲۳۸۳: وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ [1]

۲۳۸۳: اور مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۲۳۸٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا آوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَیْهِ، ثُمَّ یَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((ثُمَّ لِیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ لِیَقُلْ: بِاسْمِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((فَلْیَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا)). [2]

۲۳۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو وہ (پہلے) اپنے ازار کے کنارے سے اپنے بستر کو جھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد اس پر کون سی چیز آئی، پھر وہ یہ دعا پڑھے: میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو رکھا، اور تیرے نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان قبض کر لے تو پھر اس پر رحم فرمانا، اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”پھر وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹے پھر دعا پڑھے: باسمك.“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”اپنے کپڑے کے کنارے سے تین مرتبہ جھاڑے اور کہے اگر تو میری جان قبض کر لے تو اسے بخش دینا۔“

۲۳۸٥: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَیْلَتِهٖ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ)).

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِرَجُلٍ: ((یَا فُلَانُ! اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّكَ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قُلِ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ اِلٰی قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ)) وَقَالَ: ((فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَیْرًا)) مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۲۳۸۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آتے تو آپ دائیں کروٹ لیٹتے، پھر یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی۔ اور یہ سب کچھ تیرا شوق رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے کیا، تیرے سوا کوئی پناہ گاہ ہے نہ مقام نجات، میں تیری کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا، اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص

---

[1] رواه مسلم (٥٩/ ٢٧١١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٩٣) و مسلم (٦٤/ ٢٧١٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٨٨) و مسلم (٥٨/ ٢٧١٠)۔

یہ کلمات پڑھے اور پھر اسی رات فوت ہو جائے تو وہ فطرت (یعنی اسلام) پر فوت ہوگا۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا: ''اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر لیٹنا چاہو تو نماز کا سا وضو کرو۔ پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹو، پھر یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی...... یعنی مکمل دعا پڑھی۔'' فرمایا: اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو تم فطرت (یعنی اسلام) پر فوت ہو گے اور اگر صبح کی تو تم خیر و بھلائی پاؤ گے۔''

٢٣٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِىَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِىَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٢٣٨٦: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پلایا، وہ ہمارے لئے کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانہ عطا فرمایا، کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا ہے نہ ٹھکانہ دینے والا ہے۔''

٢٣٨٧: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه اَنَّ فَاطِمَةَ رضي الله عنها اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِىْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَآءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِعَآئِشَةَ فَلَمَّا جَآءَ اَخْبَرَتْهُ عَآئِشَةُ رضي الله عنها قَالَ: فَجَآءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ: ((عَلٰى مَكَانِكُمَا)) فَجَآءَ فَقَعَدَ بَيْنِىْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِىْ فَقَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمِدَا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٢٣٨٧: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس اس تکلیف کی شکایت لے کر گئیں جو انہیں چکی پینے سے ہوئی تھی، اور انہیں پتہ چلا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے ہیں، لیکن ان کی آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا، جب آپ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو بتایا، علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ ایسے وقت میں ہمارے پاس تشریف لائے کہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔'' پھر آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس چیز سے، جس کا تم نے سوال کیا ہے، بہتر چیز بتاؤں؟ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ ((سبحان اللہ)) تینتیس مرتبہ ((الحمد للہ)) اور چونتیس مرتبہ ((اللہ اکبر)) پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لئے، خادم کے مل جانے سے بہتر ہے۔''

٢٣٨٨: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَآءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ، وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ

---

[1] رواه مسلم (٦٤/ ٢٧١٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٦١) و مسلم (٨٠/ ٢٧٢٧)۔

كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۳۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم کا مطالبہ کرنے آپ کے پاس آئیں تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو کہ خادم سے بہتر ہے، کہ تم ہر نماز اور سوتے وقت تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' تینتیس مرتبہ ''الحمدللہ'' اور چونتیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھ لیا کریں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۳۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَیْنَا، وَبِكَ نَحْیٰی، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ)) وَاِذَا اَمْسٰی قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا، وَبِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْیَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ))رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۳۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! ہم نے تیری ہی توفیق سے صبح کی، تیری ہی توفیق سے شام کی، تیری ہی توفیق سے زندہ ہیں، تیری ہی توفیق سے مریں گے اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔'' اور جب آپ شام کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہم نے تیری ہی توفیق سے شام کی اور تیری ہی توفیق سے صبح کی، تیری ہی توفیق سے زندہ ہیں اور تیرے ہی نام پر مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔''

۲۳۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْكِهٖ. قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۲۳۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جسے میں صبح وشام پڑھا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو، اے اللہ! غیب وحاضر کو جاننے والے! زمین وآسمان کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' جب تم صبح کرو، جب شام کرو اور جب اپنے بستر پر آؤ تو یہ کلمات کہا کرو۔''

۲۳۹۱: وَعَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَامِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ

---

[1] رواه مسلم (۸۱/ ۲۷۲۸)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (۳۳۹۱ وقال: حسن) و أبو داود (۵۰٦۸) و ابن ماجه (۳۸٦۸)۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (۳۳۹۲ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۵۰٦۷) والدارمي (۲/ ۲۹۲ ح ۲٦۹۲) [وصححه ابن حبان (۲۳۳۹) والحاكم (۱/ ۵۱۳) ووافقه الذهبي]۔

صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ)) فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ: مَاتَنْظُرُ اِلَيَّ؟ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدْرَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ فِيْ رِوَايَتِهٖ: ((لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ)). [1]

۲۳۹۱: ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (عثمان رضی اللہ عنہ) کو بیان کرتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر روز صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی: ''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' ابان کو فالج ہو گیا تو وہ آدمی (جس کو انہوں نے حدیث سنائی تھی تعجب کے ساتھ) ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اسے کہا: تم میری طرف کیا دیکھتے ہو؟ رہی حدیث تو وہ ویسے ہی ہے جیسے میں نے تمہیں بیان کی ہے، لیکن میں نے آج اسے پڑھا نہیں تا کہ اللہ اپنی تقدیر مجھ پر نافذ کر سکے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''اسے صبح ہونے تک کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی اور جو شخص صبح کے وقت اسے پڑھے تو شام ہونے تک اسے کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی۔''

۲۳۹۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى: ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّمَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اَوِالْكُفْرِ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ! اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذَالِكَ اَيْضًا: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [2] وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يُذْكَرْ. ((مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ)).

۲۳۹۲: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب شام کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''ہم نے اور اللہ کے ملک نے شام کی، ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، میرے رب! میں اس رات کی بہتری اور اس کے بعد آنے والی راتوں کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد آنے والی راتوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میرے رب! میں کاہلی، بڑھاپے کی خرابی یا کفر کی خرابی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' ایک اور دوسری روایت میں ہے: ''میں بڑھاپے اور تکبر کی خرابی سے، میرے رب! میں آگ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب آپ صبح کرتے تو بھی ایسے ہی دعا کرتے تھے: ''ہم نے

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٣٨٨ وقال: حسن غريب صحيح) و ابن ماجه (٣٨٦٩) و أبو داود (٥٠٨٨)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٧١) و الترمذي (٣٣٩٠ وقال: حسن صحيح) [ومسلم ٧٤/ ٢٧٢٣]۔

اور اللہ کے ملک نے صبح کی۔'' ابوداود، ترمذی۔ اور ان کی روایت میں: ''کفر کی خرابی سے۔'' کے الفاظ مذکور نہیں۔

۲۳۹۳: وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ: ((قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. فَاِنَّهُ مَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۳۹۳: نبی ﷺ کی کسی لخت جگر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ انہیں دعا سکھایا کرتے تھے، آپ فرماتے: ''جب تم صبح کرو تو یہ دعا پڑھو: پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، سارے کام اللہ کی توفیق سے ہوتے ہیں، جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے، اور جو وہ نہ چاہے، نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور بے شک اللہ نے علم کے ذریعے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔'' جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے تو وہ صبح ہونے تک محفوظ رہتا ہے۔''

۲۳۹۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُوْنَ وَحِينَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُوْنَ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ اَدْرَكَ مَافَاتَهُ فِي يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي اَدْرَكَ مَافَاتَهُ فِي لَيْلَتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۳۹۴: ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ آیات پڑھے: ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ...... وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ [۳۰/الروم: ۱۷-۱۹] ''پس تم اللہ کی تسبیح بیان کرو جب شام ہو اور جس وقت صبح ہو، اور آسمانوں اور زمین میں اس کی حمد ہے، اور اسکی تسبیح کرو تیسرے پہر بھی اور جب دو پہر ہو، وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے، اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے، اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اور اسی طرح تم بھی اسی کی طرف نکالے جاؤ گے۔'' تو اس روز جو اس سے نیک عمل چھوٹ گیا ہو گا وہ ان کلمات کے کہنے سے پالے گا، اور جو شخص یہ کلمات شام کے وقت کہے گا تو اس سے جو عمل اس رات میں رہ جائے گا تو وہ ان کلمات کے ذریعے ان کا تدارک کر لے گا۔''

۲۳۹۵: وَعَنْ اَبِي عَيَّاشٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّاٰتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ)) فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٧٥) ☆ سالم الفراء و عبد الحميد مولى بني هاشم: مستوران لم يوثقهما غير ابن حبان۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٧٦) ☆ سعيد بن بشير النجاري: مجهول، و محمد بن عبدالرحمٰن بن البيلماني: ضعيف۔

يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ: ((صَدَقَ أَبُوْ عَيَّاشٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۳۹۵: ابوعیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' اس کے لئے اولاد اسماعیل علیہ السلام سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس سے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور پورا دن شام ہونے تک اس کے لئے شیطان سے بچاؤ اور تحفظ ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ انہیں شام کے وقت پڑھے تو بھی اس کے لئے اتنا ہی اجر ہے حتیٰ کہ وہ صبح کرے۔'' کسی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابوعیاش آپ سے اس طرح حدیث بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوعیاش نے سچ کہا۔''

۲۳۹۶: وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ: ((إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا: اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ؛ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ: كَذٰلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا)) رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۳۹۶: حارث بن مسلم تمیمی اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستگی سے ان سے فرمایا: ''جب تم نماز مغرب سے فارغ ہو جاؤ تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھو: ''اے اللہ! مجھے آگ سے بچا لے۔'' اگر تم نے یہ دعا پڑھ لی اور اسی رات فوت ہو جاؤ تو تمہارے لئے اس (آگ) سے خلاصی لکھ دی جائے گی۔ اور جب تم نماز صبح پڑھو تو اسی طرح کہو، اگر تم اسی دن فوت ہو گئے تو تمہارے لئے اس (آگ) سے خلاصی لکھ دی جائے گی۔''

۲۳۹۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)) [قَالَ وَكِيْعٌ:] يَعْنِيْ: الْخَسْفَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۳۹۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ کلمات ضرور پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و عیال اور مال میں معافی اور عافیت کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے والی باتوں پر پردہ ڈال اور میرے خوف و ہراس کو امن میں بدل دے،

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٧٧) و ابن ماجه (٣٨٦٧)۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (٥٠٧٩۔٥٠٨٠)

☆الحارث بن مسلم: حسن الحديث على الراجح و ما قيل في جهالته فليس بجيد۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٧٤) [وابن ماجه (٣٨٧١) والنسائي (٨/ ٢٨٢ ح ٥٥٣١، ٥٥٣٢ مختصرًا) وصححه ابن حبان (٢٣٥٦) والحاكم (١/ ٥١٧۔٥١٨) ووافقه الذهبي]۔

اے اللہ! تو میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں اس بات سے کہ میں ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں، تری پناہ چاہتا ہوں۔'' (وکیع نے کہا) یعنی زمین میں دھنسایا جاؤں۔

۲۳۹۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَ نُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتِكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا اَصَابَهٗ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۳۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: ''اے اللہ! ہم نے صبح کی، ہم تجھے، تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں، تیرے باقی فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔'' تو اس روز اس سے جو گناہ سرزد ہو گا تو اللہ اسے معاف فرما دے گا، اور اگر وہ یہ کلمات شام کے وقت پڑھے گا تو اس رات اس سے جو گناہ سرزد ہو گا، اللہ اسے معاف فرما دے گا۔'' ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۹۹: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۲۳۹۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان آدمی صبح وشام تین مرتبہ کہتا ہے: ''میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔'' تو پھر اللہ پر حق ہے کہ وہ روز قیامت اس (شخص) کو راضی کرے۔''

۲۴۰۰: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ۔اَوْتَبْعَثُ عِبَادَكَ۔)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۴۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنے سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو جمع کرے یا تو اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائے تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔''

۲۴۰۱: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ . [4]

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (۳۵۰۱) وأبو داود (۵۰۷۸)۔

[2] **صحيح**، رواه أحمد (لم أجده) والترمذي (۳۳۸۹ وقال: حسن غريب) و له شاهد عند أبي داود (۵۰۷۲) و ابن ماجه (۳۸۷۰) وغيرهما۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (۳۳۹۸ وقال: حسن صحيح)۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (۴/ ۲۸۱ ح ۱۸۶۶۴ مختصرًا) والحديث السابق (۲۴۰۰) شاهد له۔

۲۴۰۱: اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے براء رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

۲۴۰۲: وَعَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۴۰۲: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ، رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور تین بار یہ دعا فرماتے: ”اے اللہ! تو جس روز اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔“

۲۴۰۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۲۴۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لیٹتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیرے عزت والے چہرے اور تیرے کامل کلمات کے ذریعے ہر اس چیز کے شر سے، جس کی پیشانی تو نے تھام رکھی ہے، پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! تو ہی قرض اور گناہ دور کرنے والا ہے، اے اللہ! تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جا سکتی، تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا، کسی تونگر شخص کی تونگری تیرے ہاں کام نہیں آ سکتی، تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔“

۲۴۰۴: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجَ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❸

۲۴۰۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے بستر پر آئے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ، قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“ تو اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا وادی عالج کی ریت کے ذرات کی تعداد یا درختوں کے پتوں یا دنیا کے ایام کے برابر ہوں۔“ ترمذی، اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۴۰۵: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۴۰۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مسلمان لیٹتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ مامور فرما دیتا ہے تو پھر اس کے بیدار ہونے تک کوئی موذی چیز اس کے قریب نہیں جاتی۔“

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٠٤٥)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٥٢) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٩٧) ☆ عطية العوفي : ضعيف مدلس۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٠٧ ب) ☆ فيه رجل من بني حنظلة : لم أعرفه۔

٢٤٠٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّادَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَ يُكَبِّرُهُ عَشْرًا)) قَالَ: فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ: ((فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟)) قَالُوا: وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: ((يَاْتِي اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهٖ فَيَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا، حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ اَنْ لَّا يَفْعَلَ، وَ يَاْتِيهِ فِي مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ((خَصْلَتَانِ اَوْخُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ)). وَكَذَا فِي رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ((وَاَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ)) قَالَ: ((وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ)) وَفِي اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما۔ [1]

٢٤٠٦: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو کوئی مسلمان ان کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا، سن لو! وہ بہت آسان ہیں۔ لیکن انہیں بجالانے والے قلیل ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہنا، دس مرتبہ الحمد للہ کہنا اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے ان کی گرہ لگا رہے تھے، فرمایا: ''یہ (پانچوں نمازوں میں) زبان پر ایک سو پچاس ہیں جبکہ میزان میں پندرہ سو ہیں۔ اور جب وہ لیٹتے وقت سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کی سو مرتبہ گنتی کرے تو یہ زبان پر سو ہے جبکہ ترازو میں ہزار، تم میں سے روزانہ اڑھائی ہزار گناہ کون کرتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا، ہم ان (دو خصلتوں) کی کیسے حفاظت نہیں کریں گے؟ فرمایا: ''تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے۔ شیطان اس کے پاس آتا ہے تو کہتا ہے: فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو حتیٰ کہ وہ شخص نماز سے فارغ ہو جاتا ہے، شاید کہ وہ ایسے نہ کر سکے اور وہ اس کے لیٹنے کے وقت بھی اس کے پاس آتا ہے اور وہ اسے سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ''دو خصلتیں ایسی ہیں جن کی مسلمان بندہ حفاظت نہیں کرتا۔'' اور اسی طرح اس کی روایت میں ہے: ''میزان میں پندرہ سو ہے۔'' کہنے کے بعد فرمایا: جب وہ اپنے بستر پر آئے تو وہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے، تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہتا ہے اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہتا ہے۔'' اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

٢٤٠٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْبِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤١٠ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٥٠٦٥) والنسائي (٣/ ٧٤ ح١٣٤٩) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٢/ ١٩٢ ح ١٧٢٨)۔

مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۰۷: عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ دعا کرتا ہے: ''اے اللہ! جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو ملی ہے وہ صرف تجھ اکیلے ہی کی طرف سے ملی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، ہر قسم کی تعریف اور شکر تیرے ہی لئے ہے۔'' وہ شخص اس روز کا شکر ادا کر دیتا ہے، اور جو شخص شام کے وقت یہی دعا کرتا ہے تو وہ اس شام کا شکر ادا کر دیتا ہے۔''

۲۴۰۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا أَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّى الدَّيْنَ وَاغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ. [2]

۲۴۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! زمین و آسمان کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز کے شر سے جس کی تو پیشانی پکڑے ہوئے ہے پناہ چاہتا ہوں، تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو ہی غالب ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، تو ہی باطن ہے اور تجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، مجھ سے قرض دور کر دے، اور مجھے فقر سے غنی کر دے۔'' ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام مسلم نے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۴۰۹: وَعَنْ اَبِيْ اَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۴۰۹: ابواز ہرانماری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اپنا پہلو اللہ کے لئے (بستر پر) لگایا، اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے، میرے شیطان کو ذلیل کر دے، مجھے تمام حقوق سے آزاد کر دے اور مجھے مجلس اعلیٰ میں شامل فرما۔''

۲۴۱۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَآوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٧٣) ☆ عبد الله بن عنبسة: لم يوثقه غير ابن حبان۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٥١) و الترمذي (٣٤٠٠ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣٨٧٣) و مسلم (٦١/ ٢٧١٣)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٥٤) [و صححه الحاكم (١/ ٥٤٠) ووافقه الذهبي]۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَهٗ وَاِلٰهَ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 1

۲۴۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے کفایت کیا، مجھے مسکن عطا کیا، مجھے کھلایا پلایا، جس نے مجھ پر ان گنت انعام واحسان کیا، جس نے مجھے عطا فرمایا تو بہت عطا فرمایا، ہر حال میں اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! ہر چیز کے رب اور اس کے مالک و بادشاہ اور ہر چیز کے معبود میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۲۴۱۱: وَعَنْ بُرَیْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَکَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَ رَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَ رَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِنْھُمْ اَوْاَنْ یَّبْغِیَ عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)). 2 رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکَمُ بْنُ ظُهَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَكَ حَدِیْثَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ.

۲۴۱۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بے خوابی کی وجہ سے پوری رات نہیں سوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھو: ''اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن چیزوں پر انہوں نے سایہ کیا ہے ان کے رب! زمینوں اور جن چیزوں کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے ان کے رب! شیاطین اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے ان کے رب! اپنی ساری مخلوق کے شر سے، یہ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے، مجھے پناہ دینے والا ہو جا، تجھ سے پناہ لینے والا غالب آتا ہے، تیری ثنا وتعریف بہت زیادہ ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا اس روایت کی اسناد قوی نہیں۔ حکم بن ظہیر راوی کی احادیث کو بعض محدثین نے ترک کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۴۱۲: عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ، وَنَصْرَهٗ، وَنُوْرَهٗ، وَبَرَکَتَهٗ، وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا فِیْهِ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ. ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 3

۲۴۱۲: ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ دعا کرے: ''ہم نے اور

1 **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٠٥٨)۔ 2 **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٣٥٢٣) ☆ الحكم بن ظهير: رمي بالرفض و اتهمه ابن معين۔ 3 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٨٤) ☆ شريح بن عبيد عن أبي مالك الأشعري: مرسل، قاله أبو حاتم الرازي (المراسيل ص ٩٠)۔

تمام جہانوں کے پروردگار کے ملک نے صبح کی، اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی فتح و نصرت، اس کی روشنی و برکت اور اس کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں، اور اس دن کے اور اس کے بعد والے دنوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر جب شام کرے تو بھی اسی طرح دعا پڑھے۔''

٢٤١٣: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ: یَاَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ کُلَّ غَدَاةٍ: ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِی بَدَنِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِی سَمْعِیْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِی بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) تُکَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَ ثَلَاثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ: یَا بُنَیَّ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَدْعُوْبِهِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۱۳: عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! میں آپ کو ہر روز یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں: ''اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' آپ صبح و شام تین تین مرتبہ انہیں پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کلمات کے ذریعے دعا کرتے ہوئے سنا ہے لہٰذا میں آپ ﷺ کی سنت کی اقتدا کرنا چاہتا ہوں۔

٢٤١٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: ((اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْکِبْرِیَاءُ وَالْعَظْمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَکَنَ فِیْهِمَا لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ فَلَاحًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ)). ذَکَرَهُ النَّوَوِیُّ فِی کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیْ. [2]

۲۴۱۴: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ صبح کرتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''ہم نے اور اللہ کے ملک نے صبح کی، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے، کبریائی و عظمت اللہ کے لئے ہے، خلق و امر، لیل و نہار اور جو چیزیں ان میں ہیں اللہ کے لئے ہیں، اے اللہ! اس دن کے اول حصے کو صلاح بنا دے، اس کے اوسط کو نجاح اور آخر کو فلاح بنا دے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔'' امام نووی نے ابن السنی کی روایت سے اسے کتاب الاذکار میں روایت کیا ہے۔

٢٤١٥: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ: ((اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ عَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۲۴۱۵: عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: ''ہم نے فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم جو کہ یک سو تھے، مشرکین میں سے نہیں تھے، کی ملت پر صبح کی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٠) ☆ جعفر بن ميمون: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، ذكره النووي في الأذكار (ص ٧٧ و بتحقيق الشيخ سليم الهلالي حفظه الله ١/ ٢١١۔٢١٢ ح ٢٢١) و رواه ابن السني في عمل اليوم و الليلة (٣٨) ☆ فيه فايد أبو الورقاء وهو متروك متهم۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٤٠٦ ح ١٥٤٣٤ وسنده حسن) والدارمي (٢/ ٢٩٢ ح ٢٦٩١ في سنده تدليس)۔

بَابُ الدَّعْوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

مختلف اوقات کی دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٤١٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا، فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ سے زن وشو قائم کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا فرمائے اسے شیطان سے بچا۔'' تو اگر اس وقت ان کے لئے بچہ مقدر کر دیا گیا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

٢٤١٧: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کرب و تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اللہ عظیم وحلیم کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور عرش عظیم کے رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، آسمانوں کے، زمین کے اور عرش کریم کے رب کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

٢٤١٨: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۴۱۸: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمی نبی ﷺ کی موجودگی میں گالی گلوچ کرنے لگے جبکہ ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے ایک سخت غصے کی حالت میں دوسرے کو گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: میں شیطان مردود سے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٧١، ٣٢٨٣) و مسلم (١١٦/ ١٤٣٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٤٥) و مسلم (٨٣/ ٢٧٣٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦١١٥) و مسلم (١٠٩/ ٢٦١٠)۔

اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آدمی سے کہا: کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں سن رہے؟ اس نے کہا: میں دیوانہ نہیں ہوں!

٢٤١٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ اس نے شیطان دیکھا ہے۔''

٢٤٢٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ)) وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو آپ تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کر دیا جبکہ ہم اس پر طاقت وقدرت نہیں رکھتے تھے۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی وتقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند فرمائے، اے اللہ! یہ سفر ہم پر آسان کر دے اور اس کی دوری (لمبی مسافت کو ہمارے لئے) لپیٹ (کر قریب) دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں نائب ہے، اے اللہ! میں سفر کی شدت ومشقت، تکلیف دہ منظر اور اہل ومال میں بری واپسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے اور اس کے ساتھ یہ اضافہ فرماتے: ''واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔''

٢٤٢١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۴۲۱: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو آپ سفر کی شدت ومشقت، بری واپسی، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا اور اہل ومال میں برے منظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

٢٤٢٢: وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ: اَعُوْذُ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٣٠٣) و مسلم (٢٧٢٩/٨٢)۔
[2] رواه مسلم (١٣٤٢/٤٢٥)۔
[3] رواه مسلم (١٣٤٣/٤٢٦)۔

بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۴۲۲: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور یہ دعا پڑھے: ''میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی پناہ چاہتا ہوں۔'' تو جب تک وہ اس جگہ قیام پذیر رہتا ہے کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔''

٢٤٢٣: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِى الْبَارِحَةَ قَالَ: ((اَمَّا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے کاٹنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! اگر تم نے شام کے وقت یوں کہا ہوتا: ''میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، اس چیز کے شر سے، جو اس نے پیدا فرمائی، پناہ چاہتا ہوں تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔''

٢٤٢٤: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا كَانَ فِىْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ: ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِاللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا، وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۴۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''سننے والے نے سن لیا کہ ہم نے اللہ کی حمد بیان کی، اس کی نعمتیں ہم پر اچھی ہیں، ہمارے رب! ہماری اعانت فرما، اور ہم پر مزید احسانات فرما، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔''

٢٤٢٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۴۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو آپ ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور اس اکیلے نے لشکروں کو

---

[1] رواه مسلم (٥٤/ ٢٧٠٨)۔

[2] رواه مسلم (٥٥/ ٢٧٠٩)۔

[3] رواه مسلم (٦٨/ ٢٧١٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٩٧) و مسلم (٤٢٨/ ١٣٤٤)۔

شکست دی۔''

٢٤٢٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِیْنَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۲۶: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر مشرکین کے خلاف دعا کی تو عرض کیا: ''اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، اے اللہ! لشکروں کو شکست دے، اے اللہ! انہیں خوب شکست دے اور انہیں ہلا کر رکھ دے۔''

٢٤٢٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً، فَاَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ، فَكَانَ یَاْكُلُهُ وَیُلْقِی النَّوٰى بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ، وَیَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى. وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَجَعَلَ یُلْقِی النَّوٰى عَلٰى ظَهْرِ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَهُ، فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا! فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۲۷: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے کھانا اور کھجور، گھی اور پنیر سے تیار کردہ حلوہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اس سے تناول فرمایا، پھر کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ انہیں کھاتے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان پھینکتے جاتے، آپ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی اکٹھی کرتے تھے، اور ایک دوسری روایت میں ہے، آپ گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی پشت پر پھینک رہے تھے، پھر پانی پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا، پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑتے ہوئے عرض کیا: ہمارے لئے اللہ سے دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! تو نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہے اس میں برکت فرما، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٤٢٨: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ [3]

۲۴۲۸: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تو اسے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٩٣٣) و مسلم (٢١/ ١٧٤٢)۔

[2] رواه مسلم (١٤٦/ ٢٠٤٢)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٥١) ☆ سليمان بن سفيان المديني ضعيف، وبلال بن يحيى بن طلحة: لين و للحديث شواهد ضعيفة۔

حسن غریب ہے۔

٢٤٢٩: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ رَجُلٍ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَاكَانَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

٢٤٢٩: عمر بن خطاب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر بہت زیادہ فضیلت دی۔'' تو اسے وہ مصیبت و بیماری نہیں پہنچے گی خواہ وہ کوئی بھی ہو۔''

٢٤٣٠: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِیْ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ. [2]

٢٤٣٠: ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور عمرو بن دینار راوی قوی نہیں۔

٢٤٣١: وَعَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ؛ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحٰی عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ، وَبَنٰی لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3] وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ: ((مَنْ قَالَ فِیْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ)) بَدَلَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ)).

٢٤٣١: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت اور حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے کبھی مرے گا نہیں، ہر قسم کی خیر و بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ لیتا ہے، اس کی دس لاکھ خطائیں معاف کر دیتا ہے، اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور شرح السنہ میں ''جو شخص بازار میں جائے'' کے الفاظ کے

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٣١ وقال: غريب) وسنده ضعيف، فيه عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير ضعيف وروى البزار (البحر الزخار ١٢/ ١٨٥ ح ٥٨٣٨) بسند حسن و الطبراني (الأوسط: ٥٣٢٠) عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ: "من رأى مصابًا فقال: الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به و فضلني على كثير ممن خلق تفضيلا، لم يصبه ذلك البلاء أبدًا." و حسنه ابن القطان الفاسي في أحكام النظر (ص ٤٢١)۔

[2] **حسن**، رواه ابن ماجه (٣٨٩٢)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٢٨) و ابن ماجه (٢٢٣٥) والبغوي في شرح السنة (٥/ ١٣٢ ح ١٣٣٨) ☆ فيه عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير: ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة و أخطأ من صححه بتلك الشواهد الضعيفة۔

بجائے ''جس نے کسی بڑے تجارتی مرکز میں یہ دعا پڑھی۔'' کے الفاظ ہیں۔

۲۴۳۲: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ: ((أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ؟)) قَالَ: دَعْوَةٌ أَرْجُوْبِهَا خَيْرًا فَقَالَ: ((إِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ)). وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ! فَقَالَ: ((قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ)) وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ: ((سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۲۴۳۲: معاذ بن جبل ﷛ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ایک آدمی کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میں تجھ سے اتمامِ نعمت کا سوال کرتا ہوں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی چیز اتمامِ نعمت ہے؟'' اس نے کہا: دعا جس کے ذریعے میں خیر (مال کثیر) کی امید کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اتمامِ نعمت تو جنت میں داخلہ اور جہنم سے خلاصی ہے۔'' اور آپ نے کسی دوسرے آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے جلال و اکرام والے!'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری دعا قبول ہو گئی، اب سوال کرو۔'' اسی طرح نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اللہ سے مصیبت مانگی ہے، اس سے عافیت کا سوال کرو۔''

۲۴۳۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَّقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَلَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [2]

۲۴۳۳: ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس کی بے مقصد اور بے ہودہ باتیں زیادہ ہو جائیں اور پھر وہ اٹھنے سے پہلے یہ دعا: ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔'' پڑھتا ہے تو اس کی اس مجلس میں ہونے والی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔''

۲۴۳۴: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷛: أَنَّهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾. ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ. فَقِيْلَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ: يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (۳۵۲۷)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۳۴۳۳ وقال: حسن صحيح) والبيهقي في الدعوات الكبير (لم أجده ورواه في شعب الإيمان: ۶۲۸)۔

[3] **صحيح**، رواه أحمد (۱/ ۹۷ ح ۷۵۳) و الترمذي (۳۴۴۶ وقال: غريب) و أبو داود (۲۶۰۲)۔

۲۴۳۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا، جب انہوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو کہا: ''بسم اللہ۔'' جب اس کی پشت پر براجمان ہو گئے تو کہا: ''الحمد للہ۔'' پھر فرمایا: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا جبکہ ہم تو اس کی قدرت نہیں رکھتے تھے، اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔'' پھر انہوں نے تین مرتبہ ''الحمد اللہ'' تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا، پھر کہا: ''پاک ہے تو، میں نے ہی اپنی جان پر ظلم کیا، پس مجھے بخش دے، کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔'' پھر وہ مسکرائے، ان سے پوچھا گیا، امیر المومنین! آپ کس چیز سے مسکرائے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا جس طرح میں نے کیا، پھر آپ مسکرائے تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس چیز سے مسکرائے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا رب اپنے اس بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے: ''میرے رب! میرے گناہ معاف کر دے۔'' رب تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کرتا۔''

٢٤٣٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا وَدَّعَ رَجُلاً اَخَذَبِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَيَقُوْلُ: ((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1] وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذْكَرْ: ((وَاٰخِرَ عَمَلِكَ)).

۲۴۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو الوداع کرتے تو آپ اس کا ہاتھ تھامے رکھتے حتیٰ کہ وہ آدمی خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑ دیتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے: ''میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''تیرے عملوں کے خاتمے کو۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، اور ان دونوں (ابوداؤد، ابن ماجہ) کی روایت میں ((وَآخِرَ عَمَلِكَ)) کا ذکر نہیں کیا گیا۔

٢٤٣٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْخَطْمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: ((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ، وَاَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ)). [2]

۲۴۳۶: عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر روانہ کرنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا فرماتے: ''میں تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

٢٤٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ فَقَالَ: ((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى)). قَالَ زِدْنِيْ . قَالَ: ((وَغَفَرَ ذَنْبَكَ)). قَالَ: زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ: ((وَيَسَّرَلَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [3]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٤٤٣ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٦٠٠) و ابن ماجه (٢٨٦٦)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٠١)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٤٤)۔

۲۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ مجھے زاد راہ عطا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تمہیں تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے۔'' اس نے عرض کیا: کچھ زیادہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تمہارے گناہ بخش دے۔'' اس نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، زیادہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے لئے خیر و بھلائی آسان فرما دے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٤٣٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ: عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالتَّكْبِیْرِ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۲۴۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے تقویٰ اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر پڑھنے کا التزام کرنا۔'' جب وہ آدمی واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کی دوری و مسافت کو لپیٹ (کر سمیٹ) دے اور سفر کو اس کے لئے آسان کر دے۔''

٢٤٣٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَفَرَ فَاَقْبَلَ اللَّیْلُ قَالَ: ((یَا اَرْضُ! رَبِّیْ وَ رَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَ شَرِّ مَا فِیْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْكِ وَشَرِّ مَا یَدُبُّ عَلَیْكِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَ اَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۴۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے، میں تیرے شر سے، جو کچھ تجھ میں ہے اس کے شر سے، جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو چیز تیری سطح پر چل رہی ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں شیر، کالے ناگ، سانپ و بچھو کے شر سے اور بستی کے باسیوں اور والد (شیطان) اور ذریت (اولاد شیطان) کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٤٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا غَزَا قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ، بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ، وَبِكَ اُقَاتِلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۴۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لئے نکلتے تو یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، میں تیری ہی توفیق سے دشمن کی چالوں کو رد کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری توفیق و نصرت سے قتال کرتا ہوں۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٤٤٥ وقال: حسن).

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٦٠٣).

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٨٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٦٣٢) ☆ قتادة مدلس و لم أجد تصريح سماعه.

٢٤٤١: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۴۴۱: ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کو کسی قوم سے اندیشہ ہوتا تو آپ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: ''اے اللہ ہم ان کے مقابلے میں تجھے کرتے ہیں، اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔''

٢٤٤٢: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْنَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَيْنَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ وَ ابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: مَاخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ، اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْيُجْهَلَ عَلَيَّ)). ❷

۲۴۴۲: ام سلمہ ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ اپنے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو دعا فرماتے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا، اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہم (صراط مستقیم سے) پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں، یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم کسی سے جہالت سے پیش آئیں یا ہمارے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔'' احمد، ترمذی، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے، ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دعا فرماتے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں جہالت سے پیش آؤں یا مجھ سے جہالت سے پیش آیا جائے۔''

٢٤٤٣: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ يُقَالُ لَهٗ حِيْنَئِذٍ هُدِيْتَ وَ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَيَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيْطَانُ وَ يَقُوْلُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ ❸ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((لَهُ الشَّيْطَانُ)).

۲۴۴۳: انس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر توکل کیا، گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض اللہ کی توفیق سے ہے۔'' تو تب اسے کہا جاتا ہے: تیری راہنمائی کر دی گئی، تجھے کفایت کر دی گئی اور تو بچا لیا گیا۔ شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے، اور دوسرا شیطان کہتا ہے: تمہارا ایسے آدمی پر کیسے زور

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤١٤ ح ١٩٩٥٨) و أبو داود (١٥٣٧) ☆ قتادة مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣٠٦ ح ٢٧١٥١) والترمذي (٣٤٢٧) والنسائي (في عمل اليوم والليلة :٨٩ والسنن الكبرى :٩٩١٧) و أبو داود (٥٠٩٤) و ابن ماجه (٢٨٨٤) ☆ عامر الشعبي لم يسمع من أم سلمة عند ابن المديني و قوله هو الراجح۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٥) والترمذي (٣٤٢٦ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ ابن جريج : لم يثبت تصريح سماعه في هذا الحديث و رواه عبد المجيد بن عبد العزيز عنه قال: "حدثت عن إسحاق" [وفى الموارد (٢٣٧٥) وهم ، انظر الإحسان (٨١٩)]۔

چل سکتا ہے جس کی راہنمائی کر دی گئی، اسے کفایت کر دی گئی اور اسے بچا لیا گیا۔'' ابوداود۔ اور امام ترمذی نے ((لـه الشيطـان)) تک روایت کیا ہے۔

٢٤٤٤: وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا. ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۴۴: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر داخل ہو تو یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! میں داخل ہونے کی جگہ اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اپنے رب اللہ پر ہم نے توکل کیا، پھر وہ اپنے اہل خانہ کو سلام کرے۔''

٢٤٤٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِیْ خَيْرٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۴۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب شادی کے موقع پر کسی شخص کو دعا دیتے تو آپ ﷺ فرماتے: ''اللہ تیرے لئے برکت کرے اور تم دونوں پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر پر اکٹھا کرے۔''

٢٤٤٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَاجَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ: ((ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۴۴۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی غلام خریدے تو وہ یوں دعا کرے: ''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی اور اس چیز کی خیر و بھلائی کا جس پر تو نے اسے پیدا کیا، سوال کرتا ہوں، اور میں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی پکڑ کر یہی دعا کرے۔'' اور ایک دوسری روایت میں عورت اور خادم کے بارے میں ہے: ''پھر اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے۔''

٢٤٤٧: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْوَاتُ الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۴۴۷: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مغموم شخص کی دعا ہے: ''اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٦) ☆ شريح بن عبيد عن أبي مالك: مرسل كما تقدم (٢٤١٢)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٨١ ح ٨٩٤٤) و الترمذي (١٠٩١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢١٣٠) وابن ماجه (١٩٠٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢١٦٠) و ابن ماجه (١٩١٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٠) ☆ جعفر بن ميمون ضعيف: ضعفه الجمهور۔

ہوں، مجھے لحہ بھر کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا، میرے تمام حالات درست کر دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

۲۴۴۸: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰی. قَالَ: ((قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ)). قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَالِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۴۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! غموں اور قرضوں نے مجھے گھیر رکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کلام پڑھو تو اللہ تمہارے غم دور کر دے اور تیری طرف سے تیرا قرض ادا کر دے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، کیوں نہیں! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! میں فکر وغم سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں عجز اور کاہلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں بخل اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں قرض کے زیادہ ہونے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ وظیفہ کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کر دیا۔

۲۴۴۹: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ جَاءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ: اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ كَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِیْرٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ؟ قُلْ: ((اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)). [2] رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ. وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ)) فِیْ بَابِ تَغْطِیَةِ الْأَوَانِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۲۴۴۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب ان کے پاس آیا تو اس نے کہا: میں اپنی آزادی کے لئے طے شدہ رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں لہذا آپ رضی اللہ عنہ میری مدد فرمائیں، انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے، اگر تجھ پر کسی بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ اسے تجھ سے ادا کر دے گا، کہو: ''اے اللہ! تو اپنی حلال کردہ چیز کے ذریعے اپنی حرام کردہ چیز سے مجھے کافی ہو جا اور اپنے فضل کے ذریعے اپنے علاوہ مجھے سب سے بے نیاز کر دے۔'' ہم جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ)) باب تَغْطِیَةِ الْأَوَانِي میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۴۵۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْصَلّٰی تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلَتْهُ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٥٥) ☆ الجريري اختلط وغسان بن عوف: لين الحديث۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٦٣ وقال: حسن غريب) والبيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٤ ح ١٧٧) [وصححه الحاكم (١/ ٥٣٨) ووافقه الذهبي] ٥ حديث: إذا سمعتم نباح الكلاب، يأتي (٤٣٠٢)۔

عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ: ((اِنْ تُكُلِّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تُكُلِّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۲۴۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو آپ چند کلمات پڑھتے، میں نے ان کلمات کے بارے میں آپ سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو اچھی باتیں کی گئیں تو یہ کلمات روز قیامت تک ان پر بطور مہر ہوں گے، اور اگر کوئی بری باتیں کی گئیں تو یہ کلمات ان کے لئے کفارہ ہوں گے: ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

٢٤٥١: وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: ((هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۴۵۱: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، انہیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھتے تو تین بار فرماتے: ''خیر و بھلائی کے چاند! میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا فرمایا۔'' پھر فرماتے: ''ہر قسم کی تعریف اس ذات کے لئے ہے جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینہ لے آیا۔''

٢٤٥٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوْ اَلْهَمْتَ عِبَادَكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَجَلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ. مَاقَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ، وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَحًا)) رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۲۴۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بہت زیادہ غم کا شکار ہو تو وہ یہ دعا کرے: ''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں، میں تیرے قبضہ و قدرت کے تحت ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم میرے بارے میں نافذ ہونے والا ہے، تیرا میرے متعلق فیصلہ عدل پر مبنی ہے، میں تیرے ہر اس نام سے، جو تو نے اپنے لئے رکھا، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا، یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا تو نے اپنے بندوں کو الہام کیا، یا تو نے اپنے پاس غیب کے خزانے میں اسے مخصوص کر لیا، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے فکر و غم کا علاج

---

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ٧١، ٧٢ ح ١٣٤٥)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٩٢ و فى المراسيل: ٥٢٧) من حديث قتادة رحمه الله ۔ ☆ السند مرسل وقال أبو داود: "و روى متصلاً و لا يصح۔"

[3] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) [و أحمد (١/ ٣٩١، ٤٥٢) دون قوله "وفي قبضتك" و "أو ألهمت عبادك" و "في مكنون الغيب" و عنده "في علم الغيب" وهو الصواب، و سنده ضعيف و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٣٧٢) ورواه الحاكم (١/ ٥٠٩۔٥١٠) وذكر كلامًا وتعقبه الذهبي، قلت: في سماع عبد الرحمٰن بن مسعود من أبيه نظر وذكره الحافظ ابن حجر فى المرتبة الثالثة من المدلسين ولم يصرح بالسماع]۔

بنا دے۔" جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے تو اللہ اس کے غم دور کر دیتا ہے اور حزن و غم کو فرحت و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

۲٤٥٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَ إِذَانَزَلْنَا سَبَّحْنَا. [1] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۴۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

۲٤٥٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَرَبَهٗ أَمْرٌ يَقُوْلُ: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ [2]

۲۴۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے زندہ و قائم رہنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے مدد طلب کرتا ہوں۔" ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور محفوظ نہیں۔

۲٤٥٥: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهٗ وَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ: ((نَعَمْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا، وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا)) قَالَ: فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ أَعْدَائِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ. [3] رَوَاهُ أَحْمَدُ

۲۴۵۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خندق کے موقع پر ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا کوئی کلمہ ہے جو ہم پڑھیں اب تو کلیجے منہ کو آ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں: اے اللہ! ہماری پردے کی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور ہمارے خوف کو امن عطا فرما۔" اللہ نے آندھی کے ذریعے آپ کے دشمن کا رخ بدل دیا، اللہ نے آندھی کے ذریعے شکست دی۔"

۲٤٥٦: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَافِيْهَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّمَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [4]

۲۴۵۶: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ بازار تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: "اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں، اس بازار اور جو اس میں ہے اس کی خیر و بھلائی کا، تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس کے اور اس میں موجود شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں اس میں کوئی گھاٹے کا سودا کروں۔"

---

[1] رواه البخاري (٢٩٩٣)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٢٤ وقال: هذا حديث غريب) ☆ سنده ضعيف وله شاهد حسن عند النسائي في عمل اليوم و الليلة (٥٧٠) والكبرى (١٠٤٠٥) و صححه الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٥٤٥) ووافقه الذهبي۔ [3] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣ ح ١١٠٠٩) ☆ ربيح بن عبد الرحمٰن بن أبي سعيد عن أبي سعيد منقطع فيما أرى و باقي السند حسن و رواه البزار (كشف الأستار: ٣١١٩) عن ربيح عن أبيه عن جده فالسند حسن، انظر المسند الجامع (٤٦١٨) بتحقيقي۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (١/ ١٣٢ ح ١٧٥-١٧٦ و سقط من المطبوع بعض السند) ☆ و رواه ابن السني (١٨١) و الطبراني فى الكبير (٢/ ٢١ ح ١١٥٧) وفيه محمد بن أبان بن صالح الجعفي: ضعيف كما في مجمع الزوائد (١٠/ ١٢٩) و كتب الرجال، وفى السند الآخر عند البيهقي فى الدعوات (١٧٦) أبو عمر: مجهول، و هو فى المستدرك (١/ ٥٣٩) "أبو عمرو" والله أعلم بحاله، و لعله هو محمد بن أبان المذكور۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

پناہ مانگنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٤٥٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آزمائش کی شدت، بدبختی کی آمد، تقدیر کی زحمت اور دشمنوں کی خوشی سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔“

٢٤٥٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۴۵۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں فکروغم، عاجزی اور سستی، بزدلی اور بخل، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

٢٤٥٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا يُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۴۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں سستی، بڑھاپے، تاوان اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں آگ کے عذاب، آگ کے فتنہ، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب، تونگری کے فتنہ کے شر سے، فقر کے فتنہ کے شر سے اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے، میرے دل کو ایسے صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے، اور میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان ایسے دوری پیدا فرما دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری پیدا فرمائی۔“

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٦١٦) و مسلم (٥٣/ ٢٧٠٧)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٦٣٦٩) و مسلم (٥٠/ ٢٧٠٦)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٦٢٧٥) و مسلم (٤٩/ ٢٧٠٥)۔

٢٤٦٠: وَعَنْ زَيْدِبْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِىْ تَقْوٰهَا، وَزَكِّهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَّفْسٍ لَّاتَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۴۶۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں عاجزی اور سستی، بزدلی اور بخل، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما، اس کا تزکیہ فرما اور تو بہترین تزکیہ کرنے والا ہے، تو اس کا کارساز و مددگار ہے، اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسے نفس سے جو بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

٢٤٦١: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۶۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے، تیری عافیت کے بدل جانے، تیرے عذاب کے ناگہاں آ جانے سے اور تیری تمام ناراضیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

٢٤٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّمَا لَمْ أَعْمَلْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں نے جو عمل کیا اس کے شر سے اور جو عمل نہیں کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

٢٤٦٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّاأَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِىْ أَنْتَ الْحَىُّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوْتُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۴۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں نے تیری اطاعت اختیار کی، میں تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر توکل کیا، تیری طرف رجوع کیا، تیری توفیق سے (دشمنوں کے ساتھ) جھگڑا کیا، اے اللہ! میں تیری عزت و غلبہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کر دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی جبکہ جن اور انسان فوت ہو جائیں گے۔“

---

[1] رواه مسلم (٧٣/ ٢٧٢٢)۔

[2] رواه مسلم (٩٦/ ٢٧٣٩)۔

[3] رواه مسلم (٦٥/ ٢٧١٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣١٧) و مسلم (٦٧/ ٢٧١٧)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲٤٦٤: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۴۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، ایسے علم سے جو نفع مند نہ ہو، ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، ایسے نفس سے جو بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔“

۲٤٦٥: وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِیُّ عَنْهُمَا. [2]

۲۴۶۵: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں (عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا ہے۔

۲٤٦٦: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۲۴۶۶: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ طلب کیا کرتے تھے: بزدلی اور بخل سے، عمر کی خرابی سے، سینہ کے فتنے (یعنی وسوسے) سے اور عذاب قبر سے۔

۲٤٦٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

۲۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں فقر و قلت اور ذلت سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔“

۲٤٦٨: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [5]

۲۴۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تنازع و اختلاف، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۳٦٥ ح ۷۸٦٥) و أبو داود (۱٥٤۸) و ابن ماجه (۲٥۰) والنسائي (۸/ ۲٦۳ ح٥٤٦۹)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (۳٤۸۲ وقال: حسن صحيح غريب) و النسائي (۸/ ۲٥٥ ح ٥٤٤٤) [من طريقين]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱٥۳۹) و النسائي (۸/ ۲٥٥ ح ٥٤٤٥) [و ابن ماجه (۳۸٤٤) وابن حبان (۲٤٤٥)] ☆ أبو إسحاق عنعن۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۱٥٤٤) والنسائي (۸/ ۲٦۱ ح ٥٤٦٤)۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱٥٤٦) والنسائي (۸/ ۲٦٤ ح ٥٤۷۳) ☆ فيه ضبارة: مجهول۔

٢٤٦٩: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۴۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ چاہتا ہوں، کیونکہ وہ برا ساتھی ہے، اور میں خیانت سے تیری پناہ چاہتا ہوں کیونکہ وہ بُری خصلت ہے۔''

٢٤٧٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُذَامِ، وَالْجُنُوْنِ، وَمِنْ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ))رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۴۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں برص و جذام (پھلبہری اور کوڑھ کی بیماری)، جنون اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٧١: وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۴۷۱: قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں برے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٧٢: وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُبِهٖ قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ، وَشَرِّ قَلْبِيْ، وَشَرِّ مَنِيِّيْ))رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۲۴۷۲: شُتیر بن شکل بن حُمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا دم سکھائیں کہ میں اس کے ذریعے پناہ حاصل کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: ''اے اللہ! میں اپنے کان، اپنی آنکھ، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی منی کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

٢٤٧٣: وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ، وَمِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ [5] وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى: ((وَالْغَمِّ)).

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٤٧) و النسائي (٨/ ٢٦٣ ح ٥٤٧٠) و ابن ماجه (٣٣٥٤) [وصححه ابن حبان: ٢٤٤٤] ☆ محمد بن عجلان مدلس وعنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٥٥٤) و النسائي (٨/ ٢٧٠ ح ٥٤٩٥) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٥٩١ وقال: حسن غريب) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (١/ ٥٣٢) ووافقه الذهبي]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٥٥١) والترمذي (٣٤٩٢ وقال: حسن غريب) والنسائي (٨/ ٢٦٧ ح ٥٤٨٦) [وصححه الحاكم (١/ ٥٣٣) ووافقه الذهبي]۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٥٥٢) والنسائي (٨/ ٢٨٢ ح ٥٥٣٣) [وصححه الحاكم (١/ ٥٣١) ووافقه الذهبي]۔

۲۴۷۳: ابو یسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی عمارت مجھ پر گر پڑے، میں کسی اونچی جگہ سے گرنے، ڈوب جانے، جل جانے اور بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے مخبوط الحواس بنا دے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے فوت ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کسی چیز کے ڈسنے سے میری موت واقع ہو۔'' ابوداؤد، نسائی، اور انہوں نے دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اور غم سے۔''

٢٤٧٤: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ اِلٰى طَبَعٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ ❶

۲۴۷۴: معاذ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سے ایسی طمع سے پناہ طلب کرو جو گناہ کی طرف لے جائے۔''

٢٤٧٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا، فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۴۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''عائشہ! اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو، کیونکہ یہی وہ غاسق ہے جب بے نور ہو جائے۔''

٢٤٧٦: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَبِيْ: ((يَا حُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا؟)) قَالَ اَبِيْ: سَبْعَةً: سِتًّا فِي الْاَرْضِ، وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ. قَالَ: ((فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟)) قَالَ: الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ. قَالَ: ((يَا حُصَيْنُ! اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ)). قَالَ: فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِيْ فَقَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ، وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۲۴۷۶: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: ''حصین! آج تم کتنے معبودوں کی پوجا کرتے ہو؟'' میرے والد نے کہا: سات کی، چھ زمین پر ہیں اور ایک آسمان میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے نفع ونقصان کے لیے کسے خاص کرتے ہو؟'' اس نے کہا: اسے جو آسمانوں میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حصین! سن لو! اگر تم اسلام قبول کرلو تو میں تمہیں دو کلمے سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائیں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، جب حصین مسلمان ہو گئے تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے وہ دو کلمے سکھائیں جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو ((اے اللہ! میری

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٢ ح ٢٢٣٧١ مختصرًا) والبيهقي في الدعوات الكبير (٢/ ٥٣ ح ٢٨٦) [والحاكم (١/ ٥٣٣)] ☆ فيه عبد الله بن عامر الأسلمي ضعيف: ضعفه الجمهور۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٦٦ وقال: حسن صحيح) [وصححه الحاكم (٢/ ٥٤٠۔ ٥٤١) ووافقه الذهبي]۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٨٣ وقال: حسن غريب) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن۔

بھلائی مجھے الہام فرمادے، اور مجھے میرے نفس کی خرابی سے بچالے۔“

۲۴۷۷: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ، فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ [1]

۲۴۷۷: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نیند میں گھبرا جائے تو وہ یوں کہے: ”میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے، اس کے غضب، اس کے عقاب، اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس آئیں، پناہ چاہتا ہوں“ وہ (وسوسے) اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائیں گے۔“ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ بچوں کو یہ کلمات سکھایا کرتے تھے، اور جو ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے تو آپ انہیں کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔ ابوداؤد، ترمذی۔ اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

۲۴۷۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تین مرتبہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اسے جنت میں داخل فرما، اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ طلب کرتا ہے تو جہنم عرض کرتی ہے: اے اللہ! اسے جہنم سے بچا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۴۷۹: عَنِ الْقَعْقَاعِ، اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا. فَقِيْلَ لَهٗ: مَاهُنَّ؟ قَالَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ، وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، وَ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ، مِنْ شَرِّمَاخَلَقَ وَ ذَرَاَ وَبَرَاَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۲۴۷۹: قعقاع بیان کرتے ہیں، کعب احبار نے کہا: اگر میں چند کلمات نہ کہوں تو یہودی (جادو کے ذریعے) مجھے گدھا بنادیں، ان سے پوچھا گیا، وہ کلمات کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اللہ عظیم کے چہرے کے ذریعے پناہ حاصل کرتا ہوں جس سے بڑھ کر

---

[1] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٣٨٩٣) و الترمذي (٣٥٢٨ وقال: حسن غريب) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس ولم أجده تصريح سماعه۔ [2] صحيح، رواه الترمذي (٢٥٧٢) والنسائي (٨/ ٢٧٩ ح ٥٥٢٣)۔

[3] إسناده صحيح، رواه مالك (٢/ ٩٥١-٩٥٢ ح ١٨٣٩)۔

کوئی چیز نہیں، اور اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے (پناہ حاصل کرتا ہوں) جن سے کوئی نیک تجاوز کر سکتا ہے نہ کوئی فاجر، اور اللہ کے اسمائے حسنیٰ کے ذریعے جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا، ہر چیز کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس نے پیدا فرمائی اور پھیلائی اور مناسب بنائی۔

٢٤٨٠: وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ اَبِىْ يَقُوْلُ فِى دُبُرِ الصَّلٰوةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ. فَكُنْتُ اَقُولُهُنَّ. فَقَالَ: اَىْ بُنَىَّ! عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا؟ قُلْتُ: عَنْكَ. قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِى دُبُرِ الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ النَّسَائِىُّ وَ التِّرْمِذِىُّ [1] اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ. وَ رَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ: فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۴۸۰: مسلم بن ابی بکرہ بیان کرتے ہیں، میرے والد نماز کے بعد دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں کفر و فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ میں بھی انہیں پڑھا کرتا تھا، انہوں نے کہا: بیٹا تم نے انہیں کس سے سیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا، آپ سے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ انہیں نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ ترمذی، نسائی۔ البتہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”نماز کے بعد“ کا ذکر نہیں کیا۔ اور امام احمد رحمہ اللہ نے حدیث کے الفاظ روایت کیے اور ان کی روایت میں ہے ”ہر نماز کے بعد۔“

٢٤٨١: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَ فِى رِوَايَةٍ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ)). قَالَ رَجُلٌ: وَيَعْدِلَانِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ النَّسَائِىُّ [2]

۲۴۸۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اے اللہ! میں کفر اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا کفر، قرض کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“ اور دوسری روایت میں ہے: ”اے اللہ! میں کفر و فقر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: وہ دونوں برابر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں!“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ٧٣۔ ٧٤ ح ١٣٤٨) والترمذي (٣٥٠٣ وقال: غريب) و أحمد (٥/ ٤٤ ح ٢٠٧٢٠ [وهو حسن])۔

[2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٨/ ٢٦٤۔٢٦٥ ح ٥٤٧٥۔ ٥٤٧٦، ٨/ ٢٦٧ ح ٥٤٨٧)۔

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعاؤں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٤٨٢: عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)).مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۴۸۲: ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری خطائیں، میری جہالت، اور تمام امور میں جو مجھ سے زیادتی ہوئی جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، معاف فرما دے، اے اللہ! میں نے جو دانستہ کیا جو بھول چوک سے ہوا اور جو کچھ عمداً کیا یہ سب کچھ مجھ میں ہے تو اسے معاف کر دے، اے اللہ! میں نے جو آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا، میں نے جو علانیہ کیا اور جو چھپ کر کیا اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب معاف کر دے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

٢٤٨٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَامَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۴۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جو کہ میرے تمام معاملات کا محافظ ہے، میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری معاش ہے، میری آخرت کی اصلاح فرما جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے، زندگی کو ہر قسم کی خیر و بھلائی میں اضافہ کا باعث بنا اور موت کو ہر قسم کے شر سے راحت کا باعث بنا۔''

٢٤٨٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۴۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٣٨٩ ـ ٦٣٩٩) و مسلم (٧٠/ ٢٧١٩)۔

[2] رواه مسلم (٧١/ ٢٧٢٠)۔ [3] رواه مسلم (٧٢/ ٢٧٢١)۔

ہدایت، تقوی اور عفت اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔‘‘

٢٤٨٥: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ، وَسَدِّدْنِيْ، وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ، وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ’’کہو، اے اللہ! میری رہنمائی فرما، مجھے درست رکھ اور (اے علی رضی اللہ عنہ) رہنمائی سے راہ ہدایت پہ چلنے کا تصور اور درست ہونے سے تیر کا سا درست ہونا تصور میں رکھ۔

٢٤٨٦: وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۴۸۶: ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ایک آدمی تھا جب اس نے اسلام قبول کیا تو نبی ﷺ نے اسے نماز سکھائی، پھر اسے ان کلمات کے ذریعے دعا کرنے کا حکم فرمایا: ’’اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔‘‘

٢٤٨٧: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَآءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۴۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی ’’اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٤٨٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ: ((رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ رَاهِبًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا، اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۴۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ’’اے میرے رب! میری اعانت فرما اور میرے خلاف (میرے دشمنوں کی) اعانت نہ فرما، میری نصرت فرما اور میرے خلاف نصرت نہ فرما، میرے لیے تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ

❶ رواه مسلم (٧٨/ ٢٧٢٥)۔ ❷ رواه مسلم (٣٥/ ٢٦٩٧)۔ ❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٨٩) و مسلم (٢٦/ ٢٦٩٠)۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٥٥١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١٥١٠) و ابن ماجه (٣٨٣٠) [وصححه ابن حبان (٢٤٢٠) والحاكم (١/ ٥٢٠) ووافقه الذهبي]۔

فرما، مجھے ہدایت نصیب فرما اور میرے لیے ہدایت آسان فرما دے، جو شخص مجھ پر ظلم و سرکشی کرے اس کے خلاف میری نصرت فرما، اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار، تیرا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیرا انتہائی اطاعت گزار، تیری عاجزی اختیار کرنے والا اور تیری طرف بہت زیادہ تضرع کرنے والا، رجوع کرنے والا بنا، اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ معاف فرما، میری دعا قبول فرما، میری حجت و دلیل ثابت فرما، میری زبان کو درست فرما، میرے دل کی راہنمائی فرما، اور میرے سینے کا کینہ دور فرما۔''

٢٤٨٩: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا [1]

۲۴۸۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رونے لگے اور فرمایا: ''اللہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی کو دولتِ ایمان نصیب ہو جانے کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند غریب ہے۔

٢٤٩٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْيَوْمِ الثَّانِیْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذَالِكَ. ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذَالِكَ قَالَ: ((فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2] وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۲۴۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت و معافات (باہم درگزر کرنا) مانگو، پھر وہ دوسرے روز حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا، پھر تیسرے روز آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اسے پھر ویسے ہی فرمایا، اور فرمایا: ''جب تجھے دنیا و آخرت میں عافیت و معافات مل گئی تو تو کامیاب ہو گیا۔'' ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند غریب ہے۔

٢٤٩١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ: ((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِیْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَارَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ مَازَوَيْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّیْ فِيْمَا تُحِبُّ))رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۲۴۹۱: عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: ''اے اللہ! مجھے اپنی

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٥٨) و ابن ماجه (٣٨٤٩)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥١٢) و ابن ماجه (٣٨٤٨) ☆ سلمة بن وردان ضعيف : ضعفه الجمهور۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٩١ وقال: حسن غريب) [وابن المبارك فی الزهد (٤٣٠) و شك في رفعه فالسند معلول و يظهر من الزهد بأن الموقوف صحيح-] ☆ سفيان بن وكيع ضعيف۔

اوراس چیز کی محبت عطا فرما جس کی محبت مجھے تیرے ہاں فائدہ پہنچائے، اے اللہ تو جو میری پسندیدہ چیز مجھے عطا فرمائے تو اسے میرے لیے ایسی چیز کی تقویت کا باعث بنا جسے تو پسند کرتا ہے، اے اللہ! تو میری جس پسندیدہ چیز کو مجھ سے روک لے تو اس کو میرے اس کام کے لیے باعث فراغت بنا جسے تو پسند کرتا ہے۔''

۲۴۹۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ: ((**اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَاتَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَاتُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا**)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ:هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۴۹۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات کسی مجلس سے اٹھنے سے پہلے ان کلمات کے ذریعے اپنے صحابہ کے لیے دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت سے ایسا حصہ عطا فرما جو ہمارے اور تیری معاصی و نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے، اور اپنی اطاعت سے ایسا حصہ عطا فرما جس کے ذریعے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے، اور یقین سے ایسا حصہ نصیب فرما جو دنیا کے مصائب ہم پر آسان کر دے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے، ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے بہرہ مند فرما، اور ان (مذکورہ چیزوں) کو باقی رکھنا، جو شخص ہم پر ظلم کرے اس پر ہمارا غضب نازل فرما، ہمارے دین (میں کمی) کے بارے میں ہم پر کوئی مصیبت نازل نہ فرما، دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد بنا نہ ہمارے علم کی غایت و انتہا بنا، اور ہم پر کسی ایسے کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔'' ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۹۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَزِدْنِيْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ**)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا [2]

۲۴۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تو نے مجھے جو علم عطا کیا اس سے مجھے فائدہ پہنچا، اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھے فائدہ پہنچائے اور میرے علم میں اضافہ فرما، ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں جہنمیوں کے حال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث سنداً غریب ہے۔

۲۴۹۴: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا**)) ثُمَّ قَالَ: ((**اُنْزِلَ**

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٠٢) [وصححه الحاكم (١/ ٥٢٨) ووافقه الذهبي وسنده ضعيف] ☆ عبيدالله بن زحر ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٩٩) وابن ماجه (٢٥١، ٣٨٣٣) ☆ فيه موسى بن عبيدة و محمد بن ثابت: ضعيفان۔

عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۲۴۹۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی، ایک روز آپ پر وحی نازل ہوئی تو ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا، آپ سے وہ کیفیت جاتی رہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی: ''اے اللہ! ہمیں زیادہ کر، کم نہ کر، ہمیں عزت عطا کرنا، ذلیل نہ کرنا، ہمیں عطا کرنا، محروم نہ رکھنا، ہمیں ترجیح دینا اور ہمارے خلاف کسی اور کو ترجیح نہ دینا، ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی ہو جا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر دس آیات نازل ہوئی ہیں، جو ان کی حفاظت و خیال کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔'' پھر آپ نے ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ سے دس آیات تلاوت فرمائی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۴۹۵: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ: ((اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ)) قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيُقْضٰى لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۴۹۵: عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے عافیت عطا فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' اس نے عرض کیا، آپ اللہ سے دعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ خوب اچھی طرح وضو کرے اور ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے: ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی، نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، بے شک میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اپنے رب کی طرف توجہ کی تا کہ میری اس حاجت کے بارے میں میرے حق میں فیصلہ کیا جائے، اے اللہ! میرے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٤ ح ٢٢٣) والترمذي (٣١٧٣) ☆ يونس بن سليم: مجهول، و قال النسائي في الكبرى (١٤٣٩): "هذا حديث منكر ويونس بن سليم لا نعرفه" و صححه الحاكم (١/ ٥٣٥، ٤/ ٣٩٢) فتعقبه الذهبي۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٥٧٨) ☆ هذا الحديث يدل على التوسل بدعاء الصالحين الأحياء و لا يدل على التوسل بالأموات فافهمه فإنه مهم۔

۲۴۹۶: وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِىْ يُبَلِّغُنِىْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَىَّ مِنْ نَفْسِىْ وَمَالِىْ وَاَهْلِىْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ)) قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُوْلُ: ((كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [1]

۲۴۹۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کی یہ دعا تھی: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا، اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے، اے اللہ! تو اپنی محبت، مجھے میری جان، میرے اہل و عیال، مال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔'' ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب آپ ﷺ، داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے: ''وہ تمام انسانوں سے زیادہ عبادت گزار تھے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۹۷: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ: اَمَا عَلَىَّ ذَالِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِىْ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَسَأَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، اَحْيِنِىْ مَاعَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّىْ، وَتَوَفَّنِىْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّىْ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِى الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَاَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِى الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَاَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِى الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَاَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَاَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَاتَنْقَطِعُ، وَاَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ، وَاَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِىْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مَهْدِيِّيْنَ)). رَوَاهُ النَّسَائِىُّ [2]

۲۴۹۷: عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو اس میں اختصار کیا تو کچھ لوگوں نے انہیں کہا: آپ نے نماز میں تخفیف اور اختصار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑا، میں نے اس میں کچھ دعائیں کی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں، جب وہ (جانے کے لیے) کھڑے ہوئے تو ان لوگوں میں سے ایک آدمی، وہ میرے والد ہی تھے لیکن انہوں نے اپنا نام چھپائے رکھا، ان کے پیچھے پیچھے گیا اور ان سے دعا کے متعلق دریافت کیا، پھر واپس آ کر اسے لوگوں کو بتایا: ''اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ذریعے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک میرا زندہ رہنا تیرے علم کے مطابق میرے لیے بہتر ہو۔ اور جب تو سمجھے کہ میرا فوت ہونا میرے لیے بہتر ہے تو مجھے فوت کر دینا، اے اللہ! میں غیب و حاضر میں تجھ سے کلمہ حق کا سوال کرتا ہوں، میں فقر و غنی میں تجھ سے میانہ روی کا سوال کرتا ہوں،

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۴۹۰)۔

[2] **حسن**، رواه النسائي (۳/ ۷۵ ح ۱۳۰۷) [وصححه ابن حبان: ۵۰۹]۔

میں ختم نہ ہونے والی نعمتوں کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں منقطع نہ ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں قضا کے بعد رضا کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں موت کے بعد خوشگوار زندگی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں کسی شدید تکلیف اور گمراہ کن فتنے کے بغیر تیری ملاقات کے شوق اور تیرے چہرے کو دیکھنے کی لذت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! زینت ایمان سے ہمیں مزین فرما اور ہمیں ہدایت پر ثابت رہنے والے ہادی بنا۔"

٢٤٩٨: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الْفَجْرِ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [1]

۲۴۹۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، مقبول عمل اور حلال رزق کا سوال کرتا ہوں۔"

٢٤٩٩: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَدَعُهُ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي اُعْظِمُ شُكْرَكَ، وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ، وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ، وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۲۴۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک دعا یاد کی جسے میں چھوڑتا نہیں: "اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرا بہت زیادہ شکر کروں، تیرا بہت زیادہ ذکر کروں، تیری نصیحت کی بہت اتباع کروں اور تیرے احکام کو بہت زیادہ یاد کروں۔"

٢٥٠٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْاَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضٰى بِالْقَدَرِ)). [3]

۲۵۰۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دعا کرتے تھے: "اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عفت، امانت، حسن اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔"

٢٥٠١: وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ [4]

۲۵۰۱: ام معبد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: "اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھوں کو خیانت سے پاک کر دے، کیونکہ تو خیانت کرنے والی آنکھوں کو جانتا ہے اور جو کچھ سینے (دل) چھپاتے ہیں (تو اسے بھی جانتا ہے۔" امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں روایتیں الدعوات الکبیر میں

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٤ ح ٢٧٠٥٦) وابن ماجه (٩٢٥) والبيهقي في الدعوات الكبير (١/ ٧٦ ح ٩٩)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٧٦ وقال: صحيح)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في الدعوات الكبير (١/ ١٦٩ ح ٢٢٨۔٢٢٩) ☆ فيه عبد الرحمٰن بن زياد بن أنعم وشيخه عبد الرحمٰن بن رافع: ضعيفان۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في الدعوات (١/ ١٦٨ ح ٢٢٧) ☆ فيه فرج بن فضالة عن عبدالرحمٰن بن زياد بن أنعم و هما ضعيفان۔

روایت کی ہیں۔

۲۵۰۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلاً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ، فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْأَلُهُ اِيَّاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَا تُطِيْقُهُ وَلَا تَسْتَطِيْعُهُ، اَفَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان شخص کی عیادت کی، وہ پرندے کے بچے کی طرح کمزور ہو چکا تھا، رسول اللہ ﷺ نے (اس کی یہ حالت دیکھ کر) اسے فرمایا: ”کیا تم اللہ سے کوئی دعا یا کسی خاص چیز کا سوال کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، میں کہا کرتا تھا: اے اللہ! تو نے جو مجھے آخرت میں سزا دینی ہے وہ تو مجھے دنیا میں دے لے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! تم (دنیا میں) اس کی طاقت رکھتے ہو نہ تم (آخرت میں) اس کی استطاعت رکھتے ہو، تم نے ایسے کیوں نہ کہا: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔“ راوی بیان کرتے ہیں، اس شخص نے ان کلمات کے ذریعے دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا کر دی۔

۲۵۰۳: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ)) قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ؟ قَالَ: ((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [2]

۲۵۰۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مومن کی شان نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: وہ اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے مصائب کو (دعا یا اعمال کے ذریعے) دعوت دیتا ہے۔ جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔“ ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۵۰۴: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۵۰۴: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے دعا سکھائی تو فرمایا: کہو: ”اے اللہ! میرا باطن، میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو صالح بنا دے، اے اللہ! تو نے جو لوگوں کو اہل و مال اور اولاد دے رکھی ہے مجھے اس سے صالح عطا فرما، جو خود گمراہ ہوں نہ گمراہ کن۔“

---

[1] رواه مسلم (٢٣/ ٢٦٨٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٥٤) و ابن ماجه (٤٠١٦) رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٨٢٣) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف و الحسن البصري مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٨٦ وقال: غريب، ليس إسناده بالقوي) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف مشهور، ضعفه الجمهور۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

افعال حج کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول

۲۵۰۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا)) فَقَالَ رَجُلٌ: اَكُلَّ عَامٍ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا. فَقَالَ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: ”لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔“ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے، حتی کہ اس نے تین مرتبہ کہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (پھر ہر سال) واجب ہو جاتا، اور تم استطاعت نہ رکھتے۔“ پھر فرمایا: ”جب تک میں تمہیں کوئی مسئلہ نہ بتاؤں تو مجھے چھوڑے رکھو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیا سے زیادہ سوال کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب میں کسی چیز کے بارے میں تمہیں حکم دوں تو مقدور بھر اس پر عمل کرو اور جب میں کسی چیز سے تمہیں منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔“

۲۵۰۶: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لانا۔“ عرض کیا گیا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے راہ میں جہاد کرنا۔“ عرض کیا گیا، پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حج مقبول۔“

۲۵۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه مسلم (۴۷۱/ ۱۳۳۷)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۶) و مسلم (۱۳۵/ ۸۳)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۱۵۲۱) و مسلم (۴۳۸/ ۱۳۵۰)۔

۲۵۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے لیے حج کرے، پھر وہ گناہ کا کام کرے نہ فحش گوئی کرے تو وہ (گناہوں سے پاک ہو کر) اس روز کی طرح لوٹتا ہے جس روز اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔''

۲۵۰۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی وقفہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مقبول کی جزا جنت ہی ہے۔''

۲۵۰۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا (ثواب کے لحاظ سے) حج کے برابر ہے۔''

۲۵۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) قَالُوا: الْمُسْلِمُوْنَ. فَقَالُوْا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: ((رَسُوْلُ اللّٰهِ)) فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: اَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَكِ اَجْرٌ)). [3] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۵۱۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر ایک قافلے سے ملے تو آپ نے پوچھا: ''کون ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، مسلمان۔ پھر انہوں پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا رسول۔'' ایک عورت نے ایک بچہ اٹھا کر عرض کیا: کیا اس کا حج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور تمہارے لیے اس کا اجر ہے۔''

۲۵۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَذٰلِكَ: فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۵۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کا اپنے بندوں پر جو حج کا فریضہ ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو اس حال میں پایا کہ وہ سواری پر صحیح طرح بیٹھ نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اور یہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا۔

۲۵۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ، وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ؛ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٧٣) و مسلم (٤٣٧/ ١٣٤٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٨٢) و مسلم (٢٢١/ ١٢٥٦)۔

[3] رواه مسلم (٤٠٩/ ١٣٣٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٥١٣) و مسلم (٤٠٧/ ١٣٣٤)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٩٩) و مسلم (١٥٥/ ١١٤٨)۔

۲۵۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہو چکی ہیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو، وہ تو ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔''

٢٥١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً قَالَ: ((اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے نہ کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ لیا گیا ہے جبکہ میری اہلیہ حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ اور اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کرو۔''

٢٥١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتِ: اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا جہاد حج ہے۔''

٢٥١٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَّسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت محرم کے بغیر ایک دن اور ایک رات کا سفر نہ کرے۔''

٢٥١٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَاالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا. [4] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا، وہ ان کے لیے ہیں اور ان کے علاوہ ان راستوں سے آنے والوں کے لیے ہیں جبکہ وہ حج اور عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں، اور جو ان مواقیت کے اندر کی جانب رہتا ہے تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھے گا، اور اس طرح اور اس طرح حتی کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں گے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٠٦) و مسلم (١٣٤١/٤٢٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٧٥) و مسلم (لم أجده)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٨٨) و مسلم (١٣٣٩/٤٢١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٢٦) و مسلم (١١٨١/١١)۔

۲۵۱۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَّمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ، وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور اہل مدینہ ذوالحلیفہ کے مقام پر احرام باندھیں گے، جبکہ دوسرے راستوں والے جحفہ سے، اہل عراق ذات عرق سے، اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔''

۲۵۱۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِیْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ: عُمْرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مَّعَ حَجَّتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں وہ سب ذوالقعدہ میں کیے، بجز اس عمرہ کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا، آپ ﷺ نے ایک عمرہ حدیبیہ سے ذوالقعدہ میں کیا، ایک عمرہ اگلے سال ذوالقعدہ میں کیا، ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں آپ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا وہ بھی ذوالقعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا۔

۲۵۱۹: وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۲۵۱۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے ذوالقعدہ میں دو عمرے کیے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۲۵۲۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ)) فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: اَفِیْ كُلِّ عَامٍ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَوْ قُلْتُهَا: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا، وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا، وَالْحَجُّ مَرَّةً، فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [4]

۲۵۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اللہ نے تم پر حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔'' تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا، اور اگر واجب ہو جاتا تو تم عمل کرتے نہ تم استطاعت رکھتے، اور حج کرنا ایک مرتبہ فرض ہے، اور جو شخص زیادہ مرتبہ کرے تو وہ نفلی ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (١٨/ ١٨٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٤٨) و مسلم (٢١٧/ ١٢٥٣)۔

[3] رواه البخاري (١٧٨١)۔

[4] **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٢٥٥ ح ٢٣٠٤) و النسائي (٥/ ١١١ ح ٢٦٢١) والدارمي (٢/ ٢٩ ح ١٧٩٥)۔

٢٥٢١: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْنَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ وَ هِلَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مَجْهُوْلٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۲۵۲۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس بیت اللہ تک پہنچنے کے لیے زادراہ اور سواری ہو وہ پھر بھی حج نہ کرے تو پھر اس پر کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر فوت ہو یا نصرانی، اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''اور جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا واجب ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد پر کلام کیا گیا ہے، جبکہ ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

٢٥٢٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَرُوْرَةَ فِي الْاِسْلَامِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۵۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں ''صرورہ'' (گوشہ نشینی اختیار کرنا، شادی نہ کرنا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا وغیرہ) نہیں ہے۔''

٢٥٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۲۵۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ جلدی کرے۔''

٢٥٢٤: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۲۵۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ پے در پے (ایک کے بعد دوسرا) کرو، کیونکہ وہ فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل دور کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کی جزا صرف جنت ہی ہے۔''

٢٥٢٥: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). [5]

۲۵۲۵: امام احمد اور ابن ماجہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ((خبث الحدید)) تک روایت کیا ہے۔

٢٥٢٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ:

---

[1] **ضعيف**، رواه الترمذي (٨١٢) ☆ الحارث الأعور ضعيف جدًا و للحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (٤/ ٣٣٤) وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٧٢٩) ☆ و حقق الإمام أحمد و ابن معين وغيرهما بأن فى السند عمر بن عطاء بن وراز هو ضعيف۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (١٧٣٢) والدارمي (٢/ ٢٨ ح ١٧٩١)۔

[4] **صحيح**، رواه الترمذي (٨١٠ و قال: حسن صحيح غريب) و النسائي (٥/ ١١٥۔١١٦ ح ٢٦٣٢)۔

[5] **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٢٥ ح ١٦٧) و ابن ماجه (٢٨٨٧)۔

((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۵۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وجوبِ حج کی شرط کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زادِراہ اور سواری۔''

۲۵۲۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: ((الشَّعِثُ التَّفِلُ)) فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالثَّجُّ)). فَقَامَ اٰخَرُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا السَّبِيْلُ؟ قَالَ: ((زَادٌ وَرَاحِلَةٌ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ، ❷ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِي سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ.

۲۵۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: حاجی کی صفت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پراگندہ، بکھرے ہوئے بال اور میل کچیل۔'' پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سا حج افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلند آواز سے تکبیریں کہنا اور قربانی کا خون بہانا۔'' پھر ایک اور کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا، راستے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''زادِراہ اور سواری۔'' شرح السنہ، اور امام ابن ماجہ نے اسے اپنی سنن میں روایت کیا لیکن انہوں نے آخری بات (راستے سے کیا مراد ہے؟) ذکر نہیں کی۔

۲۵۲۸: وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ: ((حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ❸

۲۵۲۸: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ حج و عمرے کی استطاعت رکھتے ہیں نہ سواری کر سکتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد کی طرف سے حج و عمرہ کر۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۲۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟)) قَالَ: اَخٌ لِّيْ. اَوْ قَرِيْبٌ لِيْ. قَالَ: ((اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کو شُبرمہ کی طرف سے تلبیہ (لبیک) کہتے ہوئے سنا تو

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٨١٣ وقال: حسن) و ابن ماجه (٢٨٩٦) ☆ إبراهيم بن يزيد الخوزي ضعيف وللحديث طرق ضعيفة عن أنس و عائشة وغيرهما۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ١٤ ح ١٨٤٧) و ابن ماجه (٢٨٩٦) ☆ إبراهيم بن يزيد الخوزي ضعيف و انظر الحديث السابق (٢٥٢٦)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٩٣٠) و أبو داود (١٨١٠) والنسائي (٥/ ١١١ ح ٢٦٢٢) [وصححه ابن خزيمة (٣٠٤٠) و ابن حبان (٩٦١) و ابن الجارود (٥٠٠) والحاكم (١/ ٤٨١) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي]۔

❹ **حسن**، رواه الشافعي في الأم (٢/ ١٢٣) و أبو داود (١٨١١) و ابن ماجه (٢٩٠٣)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''شبرمہ کون ہے؟'' اس نے کہا: میرا بھائی ہے یا میرا کوئی قریبی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے خود حج کیا ہوا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔''

٢٥٣٠: وَعَنْهُ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۵۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات قرار دیا۔

٢٥٣١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۲۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات قرار دیا۔

٢٥٣٢: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؛ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۵۳۲: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص مسجد اقصی سے مسجد حرام کے لیے حج یا عمرہ کا احرام باندھے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں یا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٥٣٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿**فَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى**﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۲۵۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اہل یمن حج کرتے تو وہ زادِ راہ ساتھ نہیں لیتے تھے اور وہ کہتے تھے ہم توکل کرنے والے ہیں۔ لیکن جب وہ مکہ پہنچ جاتے تو پھر لوگوں سے سوال کرتے، تب اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: ''زادِ راہ لے لیا کرو، اور بہترین زادِ راہ تقوی ہے۔''

٢٥٣٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ**)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٣٢) و أبو داود (١٧٤٠) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد ضعيف مدلس.

❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٧٣٩) والنسائي (٥/ ١٢٥ ح ٢٦٥٧).

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٧٤١) و ابن ماجه (٣٠٠١-٣٠٠٢) ☆ حكيمة و ثقها ابن حبان وحده والحديث ضعفه البخاري و غيره وهو الراجح.

❹ رواه البخاري (١٥٢٣).

❺ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٢٩٠١).

۲۵۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، ان پر جہاد فرض ہے لیکن اس میں قتال نہیں اور وہ جہاد حج اور عمرہ ہے۔''

۲۵۳۵: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَابِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَآءَ يَهُوْدِيًّا وَ اِنْ شَآءَ نَصْرَانِيًّا)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [1]

۲۵۳۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو کوئی ظاہری حاجت (زادِ راہ اور سواری کی عدم دستیابی) یا ظالم بادشاہ یا (سفر سے) روکنے والا مرض، حج سے نہ روکے اور وہ پھر بھی حج کیے بغیر فوت ہو جائے تو پھر اگر وہ چاہے تو یہودی ہو کر مرے اور اگر چاہے تو نصرانی ہو کر۔''

۲۵۳۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: ((اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ)). [2] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۲۵۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج اور عمرہ کرنے والے، اللہ کے تقرب کا قصد کرنے والے ہیں۔ اگر وہ اس سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ انہیں بخش دے۔''

۲۵۳۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: اَلْغَازِیْ، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ)) رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۲۵۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تین قسم کے لوگ، مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے، اللہ کے تقرب کا قصد کرنے والے ہیں۔''

۲۵۳۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ، فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۲۵۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کرے، کیونکہ اس کی مغفرت ہو چکی ہے (اور ایسے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے)۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۲/ ۲۹ ح ۱۷۹۲)، نسخة محققة: ۱۸۲۶) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف وشريك القاضي مدلس وعنعن۔ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (۲۸۹۲) ☆ صالح بن عبد الله بن صالح منكر الحديث۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (۶/ ۱۶ ح ۳۱۲۳) والبيهقي في شعب الإيمان (۴۱۰۳) [وصححه ابن خزيمة (۲۵۱۱) وابن حبان (۹۶۵) والحاكم على شرط مسلم (۱/ ۴۴۱) ووافقه الذهبي]۔

[4] **إسناده ضعيف جدا**، رواه أحمد (۲/ ۶۹ ح ۵۳۷۱) [وابن حبان في المجروحين (۲/ ۲۶۵)] ☆ فيه محمد بن الحارث الحارثي (ضعيف) عن محمد بن عبدالرحمٰن بن البيلماني (ضعيف وقد اتهمه ابن عدي و ابن حبان) عن أبيه (ضعيف) عن ابن عمر به۔

۲۵۳۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِی طَرِیْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ)).رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ [1]

۲۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کرنے کے لیے روانہ ہو، پھر وہ اس کے راستے میں (عمل کرنے سے پہلے) فوت ہو جائے تو اللہ اس کے لیے جہاد کرنے والے، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا اجر عطا فرماتا ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤١٠٠ ، نسخة محققة : ٣٨٠٦) [والطبراني في الأوسط ٦/ ١٥٥ ح ٥٣١٧] ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس وعنعن وحميد: صوابه جميل (بن أبي ميمونة) و ثقه ابن حبان وحده و الحسين بن عبد الأول مجروح ، ضعفه الجمهور ـ

بَابُ الْإِحْرَامِ وَ التَّلْبِيَةِ

احرام وتلبیہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٥٤٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے، خوشبو لگایا کرتی تھی، اور اسی طرح جب طواف (افاضہ) سے پہلے احرام کھول دیتے تو آپ ﷺ کو کستوری کی خوشبو لگایا کرتی تھی گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں جبکہ آپ حالت احرام میں تھے، خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

٢٥٤١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ: ((**لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ**)) لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا، جبکہ آپ بال جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔'' آپ ﷺ ان کلمات میں کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے۔

٢٥٤٢: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهُ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۴۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیتے اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس تلبیہ پکارتے۔

٢٥٤٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۵۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) روانہ ہوئے تو ہم بلند آواز سے حج کا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٣٩) و مسلم (٣٣/ ١١٨٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٥١) و مسلم (٢١/ ١١٨٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٦٥) و مسلم (٢٧/ ١١٨٧)۔

[4] رواه مسلم (٢١١/ ١٢٤٧)۔

تلبیہ پکارتے تھے۔

۲۵٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِىْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا: اَلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۵۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر سوار تھا اور وہ (صحابہ کرام) حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہہ رہے تھے۔

۲۵٤٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے۔ ہم میں سے کسی نے عمرہ کا تلبیہ پکارا، کسی نے حج اور عمرہ کا اور کسی نے حج کا تلبیہ پکارا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پکارا۔ جس نے عمرے کا تلبیہ پکارا تھا اس نے احرام کھول دیا، اور جنہوں نے حج یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا تو انہوں نے دس ذوالحجہ تک احرام نہ کھولا۔

۲۵٤٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کے لیے تلبیہ کہا اور پھر حج کے لیے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۵٤٧: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۲۵۴۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے احرام باندھنے کے لیے اپنا لباس اتارا اور غسل کیا (پھر احرام باندھا)۔

۲۵٤٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغِسْلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] رواه البخاري (٢٩٨٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٦٢) و مسلم (١١٨ / ١٢١١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٩١) و مسلم (١٧٤ / ١٢٢٧)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨٣٠ و قال: حسن غريب) و الدارمي (٢ / ٣١ ح ١٨٠١)۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٧٤٨) ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس و عنعن۔

۲۵۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کی چیزوں (خطمی اور گوند وغیرہ) سے اپنے سر کے بالوں کو جمایا۔

٢٥٤٩: وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۵۴۹: خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ میں اپنے صحابہ کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم دوں۔''

٢٥٥٠: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَامِنْ مُّسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۵۵۰: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر، تمام درخت اور مٹی کے تمام ڈھیلے تلبیہ پکارتے ہیں۔''

٢٥٥١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ [3]

۲۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ کے مقام پر دو رکعتیں پڑھتے، پھر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ تلبیہ پکارتے: ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تمام سعادتیں اور بھلائیاں تیرے ہاتھوں میں ہیں، میں حاضر ہوں، رغبت اور طلب خیر تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہیں۔'' بخاری، مسلم۔ اور الفاظ حدیث مسلم کے ہیں۔

٢٥٥٢: وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [4]

۲۵۵۲: عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ سے اس کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتے اور اس کی رحمت کے ذریعے جہنم سے بچاؤ کی درخواست کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٣٣٤ ح ٧٥١) و الترمذي (٨٢٩ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (١٨١٤) والنسائي (٥/ ١٦٢ ح ٢٧٥٤) و ابن ماجه (٢٩٢٢) والدارمي (٢/ ٣٤ ح ١٨١٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨٢٨) و ابن ماجه (٢٩٢١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٥٣) و مسلم (٢١/ ١١٨٤)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي فى الأم (٢/ ١٥٧) [والبيهقي (٥/ ٤٦)] ☆ فيه صالح بن محمد بن زائدة: ضعيف۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٥٥٣: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَی الْبَيْدَآءَ اَحْرَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۲۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں میں اعلان کیا، وہ اکٹھے ہو گئے، جب آپ ﷺ "بَیْدَاء" کے مقام پر تشریف لائے تو احرام باندھا۔

٢٥٥٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلَكُمْ! قَدٍ قَدٍ)) اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مشرک کہا کرتے تھے: ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: "تم پر افسوس ہے، بس بس اتنا ہی کہو۔" (پھر وہ مشرک کہتے) مگر تیرا وہ شریک ہے جس کا تو مالک ہے اور (اس چیز کا بھی تو مالک ہے) جس کا وہ مالک ہے۔ اور وہ بیت اللہ کا طواف کرتے وقت یہ کہا کرتے تھے۔

---

[1] **صحيح**، رواه البخاري (لم أجده) [والترمذي (٨١٧) و أصله في صحيح مسلم (١٢١٨)] ☆ قال الشيخ عبيدالله المباركفوري في مرعاة المفاتيح: "هذا ليس في صحيح البخاري، لا بلفظه ولا بمعناه۔"

[2] رواه مسلم (٢٢/ ١١٨٥)۔

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

قصہ حجۃ الوداع

الفَصْلُ الأَوَّل

فصل اول

۲۵۵۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ فِی الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى إِذَا اَتَيْنَا ذَاالْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيْفَ اَصْنَعُ؟ قَالَ: ((**اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِیْ**)) فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: ((**لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ**)) قَالَ جَابِرٌ: لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى إِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ: ﴿**وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى**﴾، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ قَرَاَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ**﴾ وَ ﴿**قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ**﴾ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ: ﴿**اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ**﴾ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ: ((**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ**)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَالِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَاصَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادٰى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهٗ فَقَالَ: ((**لَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْیَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً**)). فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِی الْاُخْرٰى وَقَالَ: ((**دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِی الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ**)) وَقَدِمَ عَلِیٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهٗ: ((**مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟**)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُهِلُّ بِمَا

اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ قَالَ: ((فَاِنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ فَلَا تَحِلَّ)) قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْیِ الَّذِیْ قَدِمَ بِهٖ عَلِیٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِیْ اَتٰی بِهِ النَّبِیُّ ﷺ مِائَةً قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِیَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰی مِنًی فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلّٰی بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰی بَطْنَ الْوَادِیْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: ((**اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَاءِ نَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ۔ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ۔ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِّبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْتَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟**)) قَالُوْا: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَی السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَی النَّاسِ: ((**اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ**)) ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰی اَتَی الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَی الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰی غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰی اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰی بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّی الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰی اَتَی الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهٗ وَهَلَّلَهٗ وَوَحَّدَهٗ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰی اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰی اَتٰی بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَی الَّتِیْ تَخْرُجُ عَلَی الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰی حَتّٰی اَتَی الْجَمْرَةَ الَّتِیْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَی الْخَذْفِ رَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰی عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِیْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَّحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَی

الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ: ((انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ)) فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۵۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نو سال قیام فرمایا اور اس دوران حج نہ کیا، پھر دسویں سال آپ نے لوگوں میں حج کا اعلان کرایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں، بہت سے لوگ مدینہ پہنچ گئے، ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو جنم دیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ میں اب کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غسل کر، کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحلیفہ) مسجد میں نماز پڑھی پھر (اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے حتی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحیدی تلبیہ پکارا: ''میں حاضر ہوں، ہر قسم کی حمد، تمام نعمتیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔'' جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے تو صرف حج کی نیت کی تھی، ہمیں عمرہ کا پتہ نہیں تھا، حتی کہ ہم آپ کے ساتھ بیت اللہ میں پہنچے، تو آپ نے حجر اسود کو چوما، سات چکر لگائے، تین میں رمل کیا (ذرا اکڑ کر دوڑے) اور چار میں چلے، پھر آپ مقام ابراہیم پر آئے تو یہ آیت پڑھی: ''مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔'' آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھی۔ پھر آپ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے چوم کر دروازے سے نکل کر صفا کی طرف تشریف لے گئے، جب آپ صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' میں وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے اللہ تعالی نے شروع کیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے شروع کیا اور اس پر چڑھ گئے حتی کہ آپ نے بیت اللہ دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے تو اللہ کی توحید اور کبریائی بیان کی اور فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی حمد سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔'' پھر آپ نے اس کے دوران دعا فرمائی، آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ فرمائے۔ پھر آپ نیچے اترے اور مروہ کی طرف گئے حتی کہ جب آپ وادی کے نشیب میں تیزی سے اترنے لگے تو آپ دوڑنے لگے حتی کہ جب آپ چڑھنے لگے تو آپ معمول کے مطابق چلتے گئے حتی کہ آپ مروہ پر پہنچ گئے اور آپ نے وہاں بھی ویسے ہی کیا جیسے صفا پر کیا تھا، حتی کہ جب آپ آخری چکر میں پہنچے تو آپ مروہ پر تھے اور صحابہ آپ کے نیچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے آواز دیتے ہوئے فرمایا: ''جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور میں اس (حج) کو عمرہ میں تبدیل کر لیتا، جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول دے، اور اسے عمرہ میں بدل ڈالے۔'' سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ اس سال کے لیے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں اور دو مرتبہ فرمایا: ''عمرہ حج میں داخل ہو گیا، اور یہ صرف ہمارے اسی سال کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔'' علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی

[1] رواہ مسلم (۱۴۷/ ۱۲۱۸)۔

کے لیے اونٹ لے کر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”جب تم نے حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟“ انہوں نے عرض کیا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں اسی چیز کا تلبیہ پکارتا ہوں جس کا تیرے رسول ﷺ نے تلبیہ پکارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیونکہ میرے ساتھ قربانی کا جانور ہے لہذا تم احرام نہ کھولو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، قربانیوں کے جانوروں کی وہ جماعت جو علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور وہ جنہیں نبی ﷺ ساتھ لے کر آئے تھے (یہ سب) ایک سو تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اور ان صحابہ جن کے پاس قربانی کے جانور تھے، کے سوا سب لوگوں نے احرام کھول دیے اور بال کتر لیے، جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن ہوا تو انہوں نے منیٰ کا ارادہ کیا اور حج کے لیے احرام باندھا، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے، آپ نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر قیام فرمایا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، آپ نے نمرہ میں بالوں کا بنا ہوا خیمہ لگانے کا حکم فرمایا، پس رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے، قریش کو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ آپ قریش کے دستورِ جاہلیت کے مطابق مشعرِ حرام (مزدلفہ) میں وقوف فرمائیں گے، لیکن رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر میدانِ عرفات میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے، آپ وہاں اترے حتی کہ سورج ڈھل گیا تو آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کے بارے میں حکم فرمایا تو اس پر پالان رکھ دیا گیا، آپ ﷺ وادی کے نشیب (وادی عُرنہ) میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”بے شک تمہارا خون، تمہارا مال تم (ایک دوسرے) پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے آج کے دن کی، اس مہینے کی اور تمہارے اس شہر کی حرمت ہے۔ سن لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے، جاہلیت کے خون (یعنی قتل) بھی ختم کر دیے گئے اور ہمارے خون میں سے پہلا خون جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے، اور وہ بنو سعد قبیلے میں دودھ پی رہا تھا کہ قبیلہ ہذیل نے اسے قتل کر دیا، اور جاہلیت کا سود ختم کر دیا گیا، اور ہمارے سود میں سے پہلا سود جسے میں ختم کر رہا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کا ہے، وہ مکمل طور پر ختم ہے، عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے انہیں اللہ کی امان وعہد کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور اللہ کے کلمے کے ذریعے انہیں حلال کیا ہے، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر (مسکن) پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں، جسے تم ناپسند کرتے ہو، لیکن اگر وہ ایسے کریں تو پھر تم انہیں ہلکی سی ضرب مار سکتے ہو، اور میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو پھر تم گمراہ نہیں ہو نگے، اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔ اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پہنچا دیا، حق ادا کر دیا اور خیر خواہی فرمائی۔ آپ ﷺ نے انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اسے لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔“ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر اقامت کہی تو آپ ﷺ نے ظہر پڑھائی، پھر اقامت کہی تو آپ نے عصر پڑھائی، اور آپ نے ان دونوں (نمازوں) کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ سواری پر سوار ہوئے حتی کہ وقوف کی جگہ پر تشریف لے گئے، آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ چٹانوں کی جانب کیا، اور حبل المشاۃ (پیدل چلنے والوں کی راہ میں واقع ریتلے تودے) کو اپنے سامنے کیا، اور قبلہ رخ مسلسل وقوف فرمایا حتی کہ سورج غروب ہونے لگا، تھوڑی سی زردی رہ گئی حتی کہ سورج کی ٹکیہ غائب ہو گئی، آپ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو پیچھے بٹھایا اور وہاں سے چلے حتی کہ مزدلفہ تشریف لے آئے، آپ نے وہاں ایک اذان اور دو اقامت سے مغرب اور عشا کی نمازیں پڑھیں اور ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز

نہیں پڑھی، پھر آپ لیٹ گئے حتی کہ فجر پڑھی، پھر قصواء پر سوار ہوئے اور مشعرِ حرام تشریف لائے، قبلہ رخ ہو کر اس (اللہ) سے دعا کی اس کی تکبیر وتہلیل اور توحید بیان کی، آپ مسلسل کھڑے رہے حتی کہ خوب اجالا ہو گیا، آپ طلوعِ آفتاب سے پہلے وہاں سے چل دیے، آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور آپ وادی محسر پہنچے تو سواری کو تھوڑا سا تیز کیا، پھر درمیانی راستے پر ہو لیے جو کہ جمرہ عقبی پر نکلتا تھا، حتی کہ آپ اس جمرہ کے پاس پہنچے جس کے پاس درخت تھا، آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، آپ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، ان میں سے ہر کنکری ایسی تھی جسے چٹکی میں لے کر چلایا جا سکتا تھا، آپ نے یہ کنکریاں وادی کے نشیب سے ماریں، پھر آپ قربان گاہ تشریف لے گئے، آپ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کیے، پھر آپ نے یہ فریضہ علی رضی اللہ عنہ کو سونپ دیا تو باقی اونٹ انہوں نے ذبح کیے، اور آپ نے انہیں بھی اپنی قربانی میں شریک کیا، پھر آپ نے حکم فرمایا اور ہر اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، آپ دونوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور اس کا شوربا پیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اور طواف افاضہ کیا، نماز ظہر مکہ میں پڑھی، پھر آپ بنو عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے جو زم زم پلا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبدالمطلب کی اولاد، پانی نکالو، اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمہارے پانی پلانے کے اس کام میں لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا۔'' انہوں نے آپ کو ایک ڈول پانی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے نوش فرمایا۔

٢٥٥٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ، وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا**)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((**فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ، وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ**)) قَالَتْ: فَحِضْتُ، وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَاَمَرَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ. قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوْا، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ اَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم میں ایسے تھے جنہوں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا، اور ہم میں سے بعض نے حج کے لیے احرام باندھا، جب ہم مکہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے عمرہ کے لیے احرام باندھا اور وہ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو وہ احرام کھول دے اور جس شخص نے عمرہ کے لیے احرام باندھا اور وہ قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو وہ عمرے کے ساتھ حج کے احرام کی نیت کر لیں، پھر وہ احرام نہ کھولے حتی کہ وہ ان دونوں سے فارغ ہو جائے۔''

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٥٦) و مسلم (١١٢/ ١٢١١)۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ احرام نہ کھولے حتی کہ اپنی قربانی سے فارغ ہو جائے، اور جس شخص نے حج کا احرام باندھا تھا تو وہ اپنا حج مکمل کرے۔'' وہ فرماتی ہیں، مجھے حیض آ گیا لہذا میں نے بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا مروہ کی سعی کی، اور میں عرفہ کے دن (نو ذوالحجہ) تک حالت حیض میں رہی، میں نے تو عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا، لیکن نبی ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے سر کے بال کھول کر کنگھی کروں اور حج کے لیے احرام باندھوں، اور میں عمرہ ترک کر دوں۔'' میں نے ایسے ہی کیا حتی کہ میں نے اپنا حج پورا کیا، پھر آپ نے (میرے بھائی) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے عمرے کی جگہ تنعیم سے عمرہ کروں۔ آپ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جن لوگوں نے عمرہ کے لیے احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر انہوں نے احرام کھول دیا، پھر انہوں نے منیٰ سے واپس آنے کے بعد ایک طواف کیا، رہے وہ لوگ جنہوں نے حج اور عمرہ اکٹھا کیا تو انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

٢٥٥٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى، وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، قَالَ لِلنَّاسِ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ)). فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشٰى اَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ، فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٢٥٥٧: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملایا تھا، آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے گئے تھے، آپ نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا، پھر حج کا احرام باندھا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ حج کو عمرے کے ساتھ ملا کر فائدہ حاصل کیا، کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے کر گئے اور ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جو قربانی کے جانور ساتھ نہیں لائے تھے، جب نبی مکہ پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو اس کے لیے کوئی چیز حلال نہیں جو اس پر حرام تھی حتی کہ وہ اپنا حج پورا کر لے، اور جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے، صفا مروہ کی سعی کرے، بال کٹوا کر احرام کھول دے، پھر (حج کے موقع پر) حج کے لیے احرام باندھے، اور قربانی کرے، تو جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے تو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھے۔'' جب آپ ﷺ مکہ پہنچے تو آپ نے طواف کیا اور سب سے پہلے حجر اسود کو چوما، پھر آپ نے تین

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٩١) و مسلم (١٧٤ / ١٢٢٧)۔

چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر معمول کی چال چل کر لگائے، جب آپ طواف مکمل کر چکے تو آپ نے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر لگائے، پھر آپ پر ان چیزوں میں سے کوئی بھی چیز حلال نہیں ہوئی تھی جو آپ پر حرام تھی حتی کہ آپ نے اپنا حج مکمل کیا اور قربانی کے دن قربانی کی اور بیت اللہ شریف پہنچ کر طواف افاضہ کیا، پھر آپ کے لیے وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں جو آپ پر حرام ہوئی تھیں، اور جو لوگ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

۲۵۵۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْىُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۵۵۸: ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا، اور جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو اس کے لیے تمام چیزیں حلال ہوں گی، کیونکہ عمرہ روز قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو چکا ہے۔“

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۵۵۹: عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ؓ فِيْ نَاسٍ مَّعِيَ قَالَ: اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: ((حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ)). قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ. قَالَ: يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ، وَلَوْ لَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تُحِلُّوْنَ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا)) فَحَلَلْنَا، وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ ؓ: فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ، فَقَالَ: بِمَ اَهْلَلْتَ؟ قَالَ: بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا)) قَالَ: وَاَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ ؓ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ؟ قَالَ: ((لِاَبَدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۵۹: عطاء ؒ بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ ؓ کو اپنے ساتھ بہت سے لوگوں میں سنا، انہوں نے فرمایا: ہم محمد ﷺ کے صحابہ نے صرف اکیلے حج ہی کا احرام باندھا تھا، عطاء بیان کرتے ہیں، جابر ؓ نے فرمایا: نبی ﷺ چار ذوالحجہ کو مکہ

---

[1] رواہ مسلم (۲۰۳ / ۱۲۴۱)۔

[2] رواہ مسلم (۱۴۱/ ۱۲۱۶)۔

تشریف لائے تو آپ نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم فرمایا: عطاء بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''احرام کھول دو اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔'' عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس بات (عورتوں کے پاس جانے) کو ان پر واجب قرار نہیں دیا تھا، بلکہ ان (عورتوں) کو ان کے لیے مباح قرار دیا تھا۔ ہم نے عرض کیا، ہمارے میدان عرفات میں جانے میں صرف پانچ دن باقی رہ گئے، تو آپ نے ہمیں اپنی بیویوں کے پاس جانے (یعنی جماع کرنے) کا حکم فرمایا، اور جب ہم میدانِ عرفات پہنچیں تو (گویا کہ) ہماری شرم گاہیں منی گرا رہی ہوں۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے گویا میں ان کے ہاتھ کے اشارے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسے حرکت دے رہے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں، تم سب سے زیادہ سچا اور تم سب سے زیادہ نیکوکار ہوں، اگر میرے ساتھ میری قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول دیتا، اگر وہ بات جو مجھے اب معلوم ہوئی ہے وہ پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا، تم احرام کھول دو۔'' تو ہم نے احرام کھول دیا اور ہم نے سمع واطاعت اختیار کی، عطاء بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ صدقات کی وصولی کے بعد وہاں (مکہ) پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کس نیت سے احرام باندھا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: جس نیت سے نبی ﷺ نے احرام باندھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''قربانی کرنا اور حالت احرام میں رہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ اپنے لیے قربانی کا جانور ساتھ لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا یہ اسی سال کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ کے لیے ہے۔''

٢٥٦٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، اَوْخَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ. قَالَ: ((اَوَ مَا شَعَرْتِ اَنِّي اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ، وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَاسُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اُحِلَّ كَمَا حَلُّوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٢٥٦٠: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چار یا پانچ ذوالحجہ کو مکہ پہنچے تھے، آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ غصہ کی حالت میں تھے۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کو کس نے ناراض کیا ہے؟ اللہ اسے جہنم میں داخل فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا ہے جبکہ وہ تردد کا شکار ہیں۔ جس چیز کا مجھے اب پتہ چلا ہے اگر اس کا مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا حتی کہ میں اسے یہاں سے خرید لیتا، پھر میں بھی احرام کھول دیتا جیسے انہوں نے احرام کھولا ہے۔''

[1] رواہ مسلم (١٣٠/ ١٢١١)۔

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کے آداب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٥٦١: عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِىْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَيُصَلِّىَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَّاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِىْ طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۶۱: نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں داخل ہونے سے پہلے وادی ذی طویٰ میں رات بسر کرتے، صبح کو غسل کرتے اور نماز پڑھ کر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے، اور جب آپ وہاں سے نکلتے تو بھی وادی ذی طویٰ کے پاس سے گزرتے، وہاں رات بسر کرتے اور بیان کرتے کہ نبی ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

٢٥٦٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ اس کے بالائی حصے کی طرف سے داخل ہوئے اور اس کے نشیبی حصے کی طرف سے نکلے تھے۔

٢٥٦٣: وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَدْ حَجَّ النَّبِىُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِىْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۶۳: عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حج کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ جب آپ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر اسے عمرہ (کا طواف) نہ بنایا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف کیا، پھر انہوں نے بھی اسے عمرہ نہ بنایا، پھر عمر اور پھر عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٧٣) و مسلم (٢٢٧/ ١٢٥٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٧٧) و مسلم (٢٢٤/ ١٢٥٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٤١) و مسلم (١٩٠/ ١٢٣٥)۔

۲۵۶۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشٰى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو آپ سب سے پہلے تین چکر دوڑ کر لگاتے اور چار چکر چل کر لگاتے تھے، پھر آپ دو رکعتیں پڑھتے اور صفا اور مروہ کی سعی فرماتے تھے۔

۲۵۶۵: وَعَنْهُ، قَالَ: رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۶۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر تیز چل کر لگائے اور چار چکر عام رفتار سے چل کر لگائے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو آپ سیلاب کے بہاؤ والی جگہ پر تیز چلتے تھے۔

۲۵۶۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى أَرْبَعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۵۶۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ حجر اسود کے پاس آئے تو اسے بوسہ دیا، پھر آپ اپنی دائیں جانب پر چلے تو تین چکر تیز چل کر چار چکر عام رفتار سے چل کر لگائے۔

۲۵۶۷: وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۲۵۶۷: زبیر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۵۶۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۲۵۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دو رکن یمانی (حجر اسود اور رکن یمانی) کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۵۶۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۲۵۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، آپ چھڑی کے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦١٦) و مسلم (٢٣١/ ١٢٦١)۔

[2] رواه مسلم (٢٣٣/ ١٢٦٢)۔

[3] رواه مسلم، (١٥٠/ ١٢١٨)۔

[4] رواه البخاري (١٦١١)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٠٩) و مسلم (٢٤٢/ ١٢٦٧)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٠٧) و مسلم (٢٥٣/ ١٢٧٢)۔

ساتھ حجر اسود کو چھوتے تھے۔

۲۵۷۰: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتَى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۵۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو آپ اپنے ہاتھ میں موجود کسی چیز کے ساتھ اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

۲۵۷۱: وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۷۱: ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے اور آپ کے پاس جو چھڑی تھی اس کے ساتھ حجر اسود کو چھوتے ہوئے دیکھا اور آپ چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

۲۵۷۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ، فَقَالَ ((**لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟**)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((**فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ ،غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۵۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ صرف حج کے ارادے سے روانہ ہوئے، جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ تمہیں حیض آ گیا ہے؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو ایک ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہے، تم جب تک حیض سے پاک نہیں ہو جاتیں، بیت اللہ کے طواف کے سوا دیگر حاجیوں کی طرح امور بجا لاتی رہو۔“

۲۵۷۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ رَهْطٍ اَمَرَهٗ اَنْ يُّؤَذِّنَ فِي النَّاسِ: ((**اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۵۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں، جس میں نبی ﷺ نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے امیر حج بنا کر بھیجا تھا، مجھے ایک جماعت کے ساتھ بھیجا اور حکم دیا کہ ”لوگوں میں اعلان کر دیا جائے کہ سن لو! اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرے نہ کوئی برہنہ حالت میں بیت اللہ کا طواف کرے۔“

---

[1] رواه البخاري (١٦٣٢)۔

[2] رواه مسلم (١٢٧٥/٢٥٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٤) و مسلم (١١٩ـ١٢٠/ ١٢١١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٩) و مسلم (١٣٤٧/٤٣٥)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۵۷۴: عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ: سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ: قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۵۷۴: مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا تو ہم اس طرح نہیں کرتے تھے۔

۲۵۷۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَاَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُوْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) روانہ ہوئے، جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ حجر اسود کی طرف آئے اسے بوسہ دیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر صفا پر آئے تو اس کے اُوپر چڑھ گئے حتی کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ ہاتھ اٹھا کر جس قدر چاہا، اللہ کا ذکر اور دعائیں کرتے رہے۔

۲۵۷۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**اَلطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فِيْهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ اِلَّا بِخَيْرٍ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [3]

۲۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے، البتہ تم اس میں بات وغیرہ کر لیتے ہو، جو شخص اس دوران بات کرے تو وہ صرف خیر و بھلائی کی بات کرے۔“ ترمذی، نسائی، دارمی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے محدثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

۲۵۷۷: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [4]

۲۵۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حجر اسود جنت سے نازل ہوا تھا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨٥٥) و أبو داود (١٨٧٠) [والنسائي (٥/ ٢١٢ ح ٢٨٩٨) وابن خزيمة (٢٧٠٤-٢٧٠٥)] ☆ المهاجر المكي وثقه ابن حبان وابن خزيمة فهو حسن الحديث. فائدة: مراد رفع اليدين في هذا الحديث بعد انقضاء الصلوة و الطواف و عند الخروج من المسجد الحرام، انظر صحيح ابن خزيمة (٤/ ٢١٠ قبل ح ٢٧٠٥).

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٨٧٢). [3] **حسن**، رواه الترمذي (٩٦٠) والنسائي (٥/ ٢٢٢ ح ٢٩٢٥) والدارمي (٢/ ٤٤ ح ١٨٥٤). [4] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٣٠٧ ح ٢٧٩٦ مختصرًا) والترمذي (٨٧٧).

سفید تھا لیکن اولادِ آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔‘‘ احمد، ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۷۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: ((وَاللّٰهِ! لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❶

۲۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا: ’’اللہ روز قیامت اسے اٹھائے گا تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا، اور جس نے حق کے ساتھ اس کو بوسہ دیا ہو گا اس کے حق میں گواہی دے گا۔‘‘

۲۵۷۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۲۵۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’حجر اسود اور مقام ابراہیم (وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر آپ نے بیت اللہ کی تعمیر کی) جنت کے دو یاقوت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کو ختم کر دیا، اور اگر وہ ان کے نور کو ختم نہ کرتا تو وہ دونوں مشرق و مغرب کے مابین کو روشن کر دیتے۔‘‘

۲۵۸۰: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ. قَالَ: إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوْعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ)) وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۲۵۸۰: عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حجر اسود اور رکن یمانی پر بہت زیادہ غلبہ (رش) کرتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی ایک صحابی کو ان پر غلبہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے فرمایا: میں اس لیے ایسے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’ان دونوں کو ہاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔‘‘ اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جو شخص ہر ہفتے بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کی حفاظت کرے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے غلام آزاد کیا ہو۔‘‘ اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جب وہ (طواف میں) ایک قدم رکھتا ہے اور دوسرا اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔‘‘

۲۵۸۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: ((﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٦١ و قال: حسن) و ابن ماجه (٢٩٤٤) والدارمي (٢/ ٤٢ ح ١٨٤٦)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٧٨ وقال: غريب) ☆ رجاء بن صبيح أبو يحيى: ضعيف، ضعفه الجمهور وللحديث شاهد ضعيف۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (٩٥٩ وقال: حسن)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٨٩٢)۔

۲۵۸۱: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ”ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔“

٢٥٨٢: وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: اَخْبَرَتْنِیْ بِنْتُ اَبِیْ تُجْرَاةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ آلِ اَبِیْ حُسَيْنٍ نَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعٰی بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعٰی وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْیِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ((اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْیَ)). رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰی اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ. [1]

۲۵۸۲: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابوتجراہ کی بیٹی (حبیبہ رضی اللہ عنہا) نے مجھے بتایا کہ میں قریش کی بعض عورتوں کے ساتھ خاندانِ ابوحسین کے گھر گئی تا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا مروہ کے مابین سعی کرتے ہوئے دیکھیں، میں نے آپ کو سعی کرتے ہوئے دیکھا اور سعی کی شدت کی وجہ سے آپ کا ازار بکھر رہا تھا، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سعی کرنا تم پر فرض کر دیا ہے۔“ شرح السنہ، اور امام احمد نے کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٢٥٨٣: وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰی بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰی بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ. رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ. [2]

۲۵۸۳: قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا مروہ کے درمیان اونٹ پر سعی کرتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو مارتے نہ ہٹاتے اور نہ کہتے کہ ہٹ جاؤ، راستہ چھوڑ دو۔

٢٥٨٤: وَعَنْ يَعْلَی بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۲۵۸۴: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز رنگ کی چادر سے اضطباع (یعنی دایاں کندھا ننگا) کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔

٢٥٨٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰی عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰی. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

[1] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ١٤٠-١٤١ ح ١٩٢١) و أحمد (٦/ ٤٢١) ☆ سنده ضعيف عبدالله بن المؤمل ضعيف و له طريق آخر عند الدارقطني (٢/ ٢٥٥) والبيهقي (٥/ ٩٧) بلفظ: دخلنا دار ابن أبي حسين فاطلعنا من باب مقطع فرأينا رسول الله ﷺ يشتد في المسعى حتى إذا بلغ زقاق بني فلان موضعًا قد سماه من المسعي، استقبل الناس و قال: "يا أيها الناس اسعوا فإن المسعى قد كتبت عليكم" و سنده حسن-

[2] حسن يأتي: ٢٦٢٣، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ١٤٢ ح ١٩٢٢)] والترمذي (٩٠٣ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٣٠٣٥) والنسائي (٥/ ٢٧٠ ح ٣٠٦٣) و صححه الحاكم (١/ ٤٦٦) ووافقه الذهبي [-

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٥٩ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (١٨٨٣) و ابن ماجه (٢٩٥٤) والدارمي (٢/ ٤٣ ح ١٨٥٠) ☆ ابن جريج و سفيان الثوري مدلسان وعنعنا - [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٨٨٤)-

۲۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو انہوں نے تین چکر تیز تیز چل کر پورے کئے اور انہوں نے اپنی (احرام کی) چادروں کو (داہنی) بغلوں کے نیچے سے نکال کر اپنے بائیں کندھوں کے اوپر ڈال رکھا تھا۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۲۵۸۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ: الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَلِمُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❶

۲۵۸۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام (چھونا) کرتے ہوئے دیکھا ہے تب سے ہم نے تنگی یا آسانی کسی بھی حال میں ان کا استلام کرنا نہیں چھوڑا۔

۲۵۸۷: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهٗ. ❷

۲۵۸۷: صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: نافع بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے حجر اسود کو چھوتے پھر ہاتھ چومتے، اور انہوں نے فرمایا: میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے تب سے میں نے اسے ترک نہیں کیا۔

۲۵۸۸: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ: ((طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ)) فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِ ﴿وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۵۸۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اپنی بیماری کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کرو۔“ میں نے طواف کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کی ایک جانب (بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ) نماز پڑھ رہے تھے اور آپ سورۂ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

۲۵۸۹: وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٦٠٦) ومسلم (٢٤٥/ ١٢٦٨)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٦١٠) و مسلم (٢٥٨/ ١٢٧٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٦١٩) و مسلم (٢٥٨/ ١٢٧٦)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٥٩٧) و مسلم (٢٥١/ ١٢٧٠)۔

۲۵۸۹: عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو نفع ونقصان کا مالک نہیں۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

۲۵۹۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا)) يَعْنِی الرُّكْنَ الْيَمَانِیَّ ((فَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ قَالُوْا: آمِيْنَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۵۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس رکنِ یمانی پر ستر فرشتے مامور ہیں، جو شخص کہتا ہے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کی درخواست کرتا ہوں، ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔''

۲۵۹۱: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِی تِلْكَ الْحَالِ، خَاضَ فِی الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۵۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران سبحان اللہ ...... الا باللہ ''اللہ پاک ہے، ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، گناہ سے بچنا اور نیک عمل کرنا محض اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ہے۔'' کے سوا کوئی بات نہ کرے تو اس کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طواف کرے اور اس دوران باتیں کرے تو وہ اس حال میں ایسے ہے کہ اس کے پاؤں تو رحمت میں ہیں (لیکن اوپر کا حصہ رحمت میں نہیں) جیسے کسی نے اپنے پاؤں پانی میں ڈبو رکھے ہوں۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٩٥٧) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، حميد، قال فيه ابن عدي: أحاديثه غير محفوظة، و قال الذهبي: مجهول" قلت: حميد هو ابن أبي سوية۔

[2] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٢٩٥٦)۔

بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

وقوف عرفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٥٩٢: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَأَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۵۹۲: محمد بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، جبکہ وہ دونوں منی سے عرفات جارہے تھے، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس روز کیسے (تکبیر و تہلیل) کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم میں سے کوئی تلبیہ پڑھتا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور ہم میں سے کوئی اللہ اکبر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔

٢٥٩٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۵۹۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے (منی میں) اس جگہ قربانی ذبح کی ہے جبکہ منی سارے کا سارا قربان گاہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جبکہ میدان عرفات سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جبکہ مزدلفہ سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔''

٢٥٩٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهُ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ، فَيَقُوْلُ: مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۵۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ باقی ایام کی نسبت عرفہ کے دن، سب سے زیادہ اپنے بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ اور وہ قریب ہوتا ہے، پھر ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٢٥٩٥: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهٗ: يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: كُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِنْ مَّوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٥٩) و مسلم (٢٧٤/ ١٢٨٥)۔

[2] رواه مسلم (١٤٩/ ١٢١٨)۔ [3] رواه مسلم (٤٣٦/ ١٣٤٨)۔

اللّٰهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ: ((قِفُوْا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلَى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۵۹۵: عمرو بن عبداللہ بن صفوان اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نے میدان عرفات میں ایسی جگہ وقوف کیا جو کہ بقول ان کے امام کے وقوف کی جگہ سے بہت دور تھا، ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری طرف قاصد بنا کر بھیجا ہے، وہ تمہیں فرماتے ہیں: ''تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو، کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی میراث پر ہو۔''

۲۵۹۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ، وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ، وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۲۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میدان عرفات پورے کا پورا وقوف کی جگہ ہے، پورا منیٰ قربان گاہ ہے، پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے، اور مکہ کے تمام راستے، راستے اور قربان گاہ ہیں۔'' (یعنی مکہ آنے والے کے لیے کسی بھی راستے سے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے)

۲۵۹۷: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۵۹۷: خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو عرفہ کے دن اونٹ کی دونوں رکابوں میں پاؤں رکھ کر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۵۹۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۵۹۸: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عرفہ کے دن کی دعا بہترین دعا ہے اور میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا علیہم السلام نے جو بہترین دعا کی ہے وہ یہ ہے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے بادشاہت ہے اور اس کے لیے ہر قسم کی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

۲۵۹۹: وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((لَا شَرِيْكَ لَهٗ)). ❺

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٨٨٣ وقال: حسن) و أبو داود (١٩١٩) و النسائي (٥/ ٢٥٥ ح ٣٠١٧) و ابن ماجه (٣٠١١)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩٣٧) والدارمي (٢/ ٥٧ ح ١٨٨٦)۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩١٧)۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٥٨٥ وقال: حسن غريب) ☆ حماد بن أبي حميد ضعيف وللحديث شاهد ضعيف (انظر الحديث الآتي: ٢٥٩٩)۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٢١٤-٢١٥ ح ٥٠١، ١/ ٤٢٢-٤٢٣ ح ٩٧٤) من حديث طلحة بن عبيد الله بن كريز رحمه الله فالسند مرسل۔

۲۵۹۹: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن عبید اللہ سے ((لاشريك له)) تک روایت کیا ہے۔

۲۶۰۰: وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَارُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ)) فَقِيْلَ: مَارُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: ((فَاِنَّهُ قَدْرَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔ [1]

۲۶۰۰: طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان عرفہ کے دن سب سے زیادہ حقیر، سب سے زیادہ راندہ ہوا، سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ غصے میں ہوتا ہے اور وہ ایسی حالت میں اس لیے ہوتا ہے کہ وہ نزولِ رحمت اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوتا ہے، البتہ غزوہ بدر کے موقع پر بھی اسے اس کیفیت میں دیکھا گیا۔'' کہا گیا بدر کے دن اس نے کیا دیکھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ اس نے جبریل علیہ السلام کو فرشتوں کی صف بندی کرتے ہوئے دیکھا تھا۔'' امام مالک نے مرسل روایت کیا ہے، اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ سے مروی ہے۔

۲۶۰۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ، اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَارَبِّ! فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانَةٌ)) قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ)). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۲۶۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ان (عرفات میں وقوف کرنے والوں) کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو کس طرح بکھرے بالوں، غبار آلود پاؤں اور بلند آواز سے پکارتے ہوئے دور دراز سے آئے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ تو فرشتے عرض کرتے ہیں، رب جی! فلاں بندہ تو برے کام کیا کرتا تھا، اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میں نے انہیں بخش دیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرفہ کے دن کے سوا کوئی ایسا دن نہیں جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزادی ملتی ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۶۰۲: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (١/ ٤٢٢ ح ٩٧٣) و البغوي في شرح السنة (٧/ ١٥٨ ح ١٩٣٠) من حديث طلحة بن عبيدالله بن كريز رحمه الله فالسند مرسل۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ١٥٩ ح ١٩٣١) [وابن خزيمة (٢٨٤٠ وقال: أنا أبرأ من عهدة مرزوق) و ابن حبان (١٠٠٦)] ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وحديث مسلم (١٣٤٨) يغني عنه۔

فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ اَنْ يَّأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، قریش اور ان کے ہم دین لوگ مزدلفہ میں قیام کیا کرتے تھے، اور انہیں حمس کہا جاتا تھا، جبکہ باقی سب عرب عرفہ میں وقوف کیا کرتے تھے، جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وہ عرفات آئیں اور وہاں وقوف کریں اور پھر وہاں سے واپس آئیں۔ اسی طرح اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''پھر تم بھی وہاں سے لوٹو جہاں سے عام لوگ لوٹتے ہیں۔''

۲۶۰۳: وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَاُجِيْبَ: ((اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَاخَلَا الْمَظَالِمَ، فَاِنِّيْ آخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ)) قَالَ: ((اَيْ رَبِّ! اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ)) فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ. فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَآءَ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَاسَأَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ـ اَوْقَالَ: تَبَسَّمَ ـ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا، فَمَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ؟ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ، قَالَ: ((اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِاسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَارَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ نَحْوَهٗ. [2]

۲۶۰۳: عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف عرفات میں اپنی امت کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی تو قبولیت کا جواب آیا کہ ''میں نے حقوق العباد کے سوا باقی سب گناہ معاف کر دیے، کیونکہ میں اس سے مظلوم کا حق لوں گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: ''رب جی! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت عطا کر دیں اور ظالم کو بخش دیں۔'' لیکن اس قیام میں آپ کی دعا قبول نہ ہوئی، تو جب مزدلفہ میں صبح کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دہرائی تو آپ کی دعا قبول کر لی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں یہ تو ایسا وقت ہے کہ اس وقت آپ ہنسا نہیں کرتے تھے، آپ کو کس چیز نے ہنسایا، اللہ تعالیٰ آپ کو خوش و خرم رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے دشمن ابلیس کو جب پتہ چلا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ اپنے سر میں مٹی ڈالنے لگا اور تباہی و ہلاکت کو پکارنے لگا، جب میں نے اس کی بے صبری دیکھی تو مجھے ہنسی آ گئی۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٢٠) و مسلم (١٥١/ ١٢١٩)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٠١٣) و البيهقي في البعث والنشور (لم أجده، و في شعب الإيمان: ٣٤٦)
☆عبدالله بن كنانة و أبوه مجهولان و قال البخاري في هذا الحديث: "لم يصح حديثه۔"

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپسی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۶۰۴: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۰۴: ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کس طرح چلتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اوسط رفتار سے چلتے تھے اور جب کشادہ جگہ آ جاتی تو پھر تیز ہو جاتے تھے۔

۲۶۰۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَآءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ بِسَوْطِهٖ اِلَيْهِمْ وَقَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲۶۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن وہ نبی ﷺ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے اپنے پیچھے اونٹوں کو بہت مارنے اور ڈانٹنے کی آوازیں سنیں تو آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”لوگو! سکینت اختیار کرو کیونکہ سواریوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں۔“

۲۶۰۶: وَعَنْهُ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِیُّ ﷺ يُلَبِّیْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے، پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھا لیا، ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ جمرہ عقبی کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

۲۶۰۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَمَعَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِجَمْعٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٦٦) و مسلم (٢٨٣/ ١٢٨٦)۔

[2] رواه البخاري (١٦٧١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٨٦) و مسلم (٢٦٦ / ١٢٨٠-١٢٨)۔

[4] رواه البخاري (١٦٧٣)۔

۲۶۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کی نمازیں مزدلفہ میں اکٹھی پڑھیں اور ہر نماز کے لیے اقامت کہی، آپ نے اِن دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نماز پڑھی نہ ان میں سے کسی کے بعد۔

۲۶۰۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، مزدلفہ میں دو نمازوں، نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع کرنے اور اسی روز نمازِ فجر کو اس کے وقت سے پہلے پڑھنے کے سوا، ہمیشہ نمازوں کو ان کے اوقات میں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۲۶۰۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنے اہل خانہ کے ضعیف افراد کے ساتھ پہلے (منیٰ) روانہ کر دیا تھا۔

۲۶۱۰: وَعَنْهُ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا: ((عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ)) وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَّهُوَ مِنْ مِّنًى قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ)) وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۶۱۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے، جبکہ وہ واپس آ رہے تھے، فرمایا: ''آرام سے آؤ۔'' جبکہ آپ اپنی اونٹنی کو (تیز چلنے سے) روک رہے تھے، حتیٰ کہ آپ وادی محسر میں داخل ہو گئے جو کہ منیٰ کے قریب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمرہ کی رمی کرنے کے لیے چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے لو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پکارتے رہے۔

۲۶۱۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَفَاضَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ جَمْعٍ وَ عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَ اَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ: ((لَعَلِّيْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا)). لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَأْخِيْرٍ. [4]

۲۶۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکینت و اطمینان تھا، اور آپ نے صحابہ کو بھی آرام سے چلنے کا حکم فرمایا، جبکہ وادی محسر میں آپ تیز چلے اور انہیں حکم فرمایا کہ انگلی پر رکھ کر ماری جانے والی کنکری کے برابر کنکریاں مارو، اور فرمایا: ''شاید اس سال کے بعد میں تمہیں نہ دیکھ سکوں۔'' میں نے یہ حدیث تقدیم و تاخیر کے ساتھ جامع ترمذی کے علاوہ صحیحین میں نہیں پائی۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٨٣) و مسلم (٢٩٢/ ١٢٨٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٧٨) و مسلم (٣٠١/ ١٢٩٣)۔

[3] رواه مسلم (٢٦٨/ ١٢٨٢)۔

[4] **صحيح**، رواه الترمذي (٨٨٦ وقال: حسن صحيح) [وأبو داود (١٩٤٤) والنسائي (٥/ ٢٥٨ ح ٣٠٢٤) وانظر ابن ماجه (٣٠٢٣)] ☆ و للحديث شواهد وهو بها صحيح۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٦١٢: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ وَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوْهِهِمْ وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: خَطَبَنَا وَسَاقَهُ نَحْوَهُ. ❶

٢٦١٢: محمد بن قیس بن مخرمہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت لوٹا کرتے تھے جب سورج غروب ہونے سے پہلے اس طرح ہو جیسے آدمیوں کی پگڑیاں ان کے چہروں پر ہوں، اور مزدلفہ سے طلوعِ آفتاب کے بعد جیسے آدمیوں کی پگڑیاں ان کے چہروں پر ہوں۔ جبکہ ہم غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے لوٹتے ہیں اور طلوعِ آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے واپس آتے ہیں، ہمارا طریقہ، بتوں کے پجاریوں اور مشرکوں کے طریقے سے مختلف ہے۔'' بیہقی۔ اور فرمایا: ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، اور باقی حدیث ویسے ہی بیان کی۔

٢٦١٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ: ((اُبَيْنِيَّ! لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

٢٦١٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے ہمیں مزدلفہ کی رات بنو عبد المطلب کے بچوں کے ہمراہ گدھوں پر بٹھا کر پہلے ہی روانہ کر دیا تھا، اور آپ ﷺ پیار سے ہماری رانوں پر مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''میرے پیارے بچو! جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے جمرہ کو کنکریاں نہ مارنا۔''

٢٦١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَ كَانَ ذَالِكَ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

٢٦١٤: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی رات ہی بھیج دیا تھا، انہوں نے فجر سے پہلے ہی جمرہ کو کنکریاں مار لی تھیں، پھر وہ (منیٰ سے) چلی گئیں اور طواف افاضہ کیا، اور یہ وہ دن تھا جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تھے۔

---

❶ **ضعيف**، رواه [البيهقي في السنن الكبرى ٥/ ١٢٥) والحاكم (٣/ ٥٢٣) وصححه ووافقه الذهبي] ☆ السند مرسل و رواه شعبة عن ابن جريج عن محمد بن قيس بن مخرمة عن مسور بن مخرمة به نحو المعنى وسنده ضعيف، ابن جريج مدلس وعنعن۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٩٤٠) والنسائي (٥/ ٢٧٠۔٢٧١ ح ٣٠٦٦) وابن ماجه (٣٠٢٥) ☆ الحسن العرني ثقة أرسل عن ابن عباس ولبعض الحديث شواهد، بعضها حسنة عند الطحاوي (مشكل الآثار ٩/ ١١٩ ح ٣٤٩٤) وغيره۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩٤٢)۔

٢٦١٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِالْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما. [1]

۲۶۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، مقیم (مکے کا رہنے والا) یا عمرہ کرنے والا حجر اسود کے استلام تک تلبیہ پکارتا رہتا تھا۔ ابوداؤد۔ اور فرمایا: اور یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف روایت کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٦١٦: عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ: اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۶۱۶: یعقوب بن عاصم بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے شرید رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس آیا تو مزدلفہ پہنچنے تک آپ کے قدم مبارک زمین پر نہیں لگے۔ (یعنی آپ ﷺ سواری پر آئے)

٢٦١٧: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ: كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ. فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: اَفَعَلَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذَالِكَ اِلَّا سُنَّتَهٗ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۶۱۷: ابن شہاب بیان کرتے ہیں، سالم نے مجھے بتایا کہ جس سال حجاج بن یوسف، ابن زبیر کے مدمقابل آیا تو اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا، ہم عرفہ کے دن وقوف میں (نمازوں کا) کیا کریں؟ سالم نے کہا: اگر تم سنت کی اتباع کرنا چاہتے ہو تو پھر عرفہ کے دن نماز کو جلدی پڑھو، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے، وہ ظہر و عصر کو سنت کے مطابق ہی جمع کیا کرتے تھے۔ میں نے سالم سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے ایسے کیا؟ تو سالم نے کہا: وہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کی سنت ہی کی اتباع کرتے ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨١٧) [والترمذي (٩١٩) وصححه] ☆ فيه محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى، قال البيهقي: "رفعه خطأ و كان ابن أبي ليلى هذا كثير الوهم و خاصة إذا روى عن عطأ فيخطئ كثيرًا، ضعفه أهل النقل مع كبر محله۔" [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩٢٥ ب و تحفة الأشراف: ٤٨٤٢) و أحمد (٤/ ٣٨٩ ح ١٩٦٩٤)۔ [3] رواه البخاري (١٦٦٢)۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۶۱۸: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُوْلُ: ((لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۶۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے قربانی کے دن نبی کو، اپنی سواری پر بیٹھے ہوئے کنکریاں مارتے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''تم اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ شاید میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کرسکوں۔''

۲۶۱۹: وَعَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۶۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چٹکی میں لے کر چلائی جانے والی کنکری کے برابر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا۔

۲۶۲۰: وَعَنْهُ، قَالَ: رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدَ ذَالِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں ماریں، جبکہ اس کے بعد سورج ڈھل جانے کے بعد ماریں۔

۲۶۲۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۶۲۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جمرہ کبری (بڑے شیطان) کے پاس پہنچے، بیت اللہ کو اپنی دائیں جانب اور منیٰ کو اپنی بائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے، پھر انہوں نے فرمایا: جس ذاتِ اقدس

---

[1] رواہ مسلم (۳۱۰/ ۱۲۹۷)۔

[2] رواہ مسلم (۳۱۳/ ۱۲۹۹)۔ [3] متفق علیہ، رواہ البخاري (الحج باب ۱۳٤ قبل ح ۱۷٤٦ تعليقًا عن جابر رضي اللّٰه عنه.) و مسلم (۳۱٤/ ۱۳۰۰)۔

[4] متفق علیه، رواہ البخاري (۱۷٤۷) و مسلم (۳۰۵-۳۰۹/ ۱۲۹٦)۔

پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی، انہوں نے بھی اسی طرح کنکریاں ماری تھیں۔

٢٦٢٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ، وَالطَّوَافُ تَوٌّ، وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۶۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرنے کی تعداد طاق ہے، کنکریاں مارنا طاق ہے، صفا مروہ کے درمیان سعی طاق ہے اور طواف طاق ہے، جب تم میں سے کوئی استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو وہ طاق عدد میں ڈھیلے استعمال کرے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٦٢٣: عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَيْسَ قِيْلُ: اِلَيْكَ! اِلَيْكَ!. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۶۲۳: قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو قربانی کے دن اپنی سرخی مائل سفید اونٹنی پر بیٹھ کر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا، وہاں کسی کو روکا جارہا تھا نہ ہٹایا جارہا تھا اور نہ ہی یہ کہا جارہا تھا کہ ہٹ جاؤ! ہٹ جاؤ!

٢٦٢٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۲۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔'' ترمذی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٦٢٥: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى؟ قَالَ: ((لَا، مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۲۶۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم (صحابہ کی جماعت) آپ کے سایہ کے لیے منیٰ میں کوئی کمرہ (سائبان) نہ بنا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، منیٰ پہلے پہنچ جانے والے کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٣١٥/ ١٣٠٠)۔ [2] **حسن**، تقدم: ٢٥٨٣، رواه الشافعي في الأم (٢/ ٢١٣) و الترمذي (٩٠٣ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٥/ ٢٧٠ ح ٣٠٦٣) و ابن ماجه (٣٠٣٥) والدرامي (٢/ ٦٢ ح ١٩٠٧)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٩٠٢) والدارمي (٢/ ٥٠ ح ١٨٦٠)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٨٨١ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٢٠٠٦) [و أبو داود (٢٠١٩) والدارمي (٢/ ٧٣ ح ١٩٤٣) وصححه الحاكم (١/ ٤٦٧) على شرط مسلم ووافقه الذهبي]۔

الفصل الثالث
فصل ثالث

٢٦٢٦: عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللّٰهَ، وَيُسَبِّحُهُ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُو اللّٰهَ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. [1] رَوَاهُ مَالِكٌ

۲۶۲۶: نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے دو جمروں کے پاس بہت دیر تک ٹھہرتے، اللہ کی کبریائی بیان کرتے، اس کی تسبیح وتحمید بیان کرتے اور اللہ سے دعائیں کرتے، لیکن وہ جمرہ عقبی (بڑے شیطان) کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٤٠٧ ح ٩٣٩)۔

بَابُ الْهَدْيِ

قربانی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٦٢٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۶۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر ذوالحلیفہ کے مقام پر ادا کی، پھر آپ نے اپنی اونٹنی منگوائی، آپ نے اس کی کوہان کے دائیں پہلو پر ہلکا سا زخم لگایا، وہاں سے خون بہنے لگا، آپ نے وہ خون صاف کر دیا اور اس کی گردن میں دو جوتے ڈال دیے، پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو گئے، جب وہ بیداء میں آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ نے حج کے لیے تلبیہ پکارا۔

٢٦٢٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۶۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چند بکریاں بطور قربانی، بیت اللہ بھجوائیں تو آپ ﷺ نے انہیں قلادہ (ہار وغیرہ) پہنایا۔

٢٦٢٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۲۶۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے قربانی کے روز ایک گائے ذبح کی۔

٢٦٣٠: وَعَنْهُ قَالَ: نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهٖ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۲۶۳۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

٢٦٣١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا، وَاَهْدَاهَا، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ اُحِلَّ لَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

---

❶ رواه مسلم (٢٠٥/ ١٢٤٣)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٠١) و مسلم (٣٦٧/ ١٣٢١)۔

❸ رواه مسلم (٣٥٦/ ١٣١٩)۔

❹ رواه مسلم (٣٥٧/ ١٣١٩)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (١٦٩٦) و مسلم (٣٦٢/ ١٣٢١)۔

۲۶۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے قلادے خود اپنے ہاتھوں سے بٹے، پھر آپ نے انہیں قلادے پہنائے، ان کا شعار کیا اور انہیں قربانی کے لیے بھیجا، اور جو چیز آپ کے لیے حلال کی گئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام نہیں ہوئی تھی۔

٢٦٣٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ان کے قلادے، اون سے تیار کیے جو کہ میرے پاس موجود تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں میرے والد کے ساتھ (بیت اللہ) روانہ کیا۔

٢٦٣٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم رَاٰى رَجُلاً يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ:((ارْكَبْهَا)). فَقَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا)) فَقَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا وَيْلَكَ)) فِي الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہو! اس پر سوار ہو جا۔''

٢٦٣٤: وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۶۳۴: ابو زبیر بیان کرتے ہیں' میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا' ان سے قربانی کے اونٹ پر سواری کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تو اس پر سواری کرنے پر مجبور ہو جائے تو پھر سواری ملنے تک بھلے طریقے سے اس پر سواری کر۔''

٢٦٣٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهُ فِيْهَا' فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا؟ قَالَ: ((اِنْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۶۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ساتھ قربانی کے سولہ اونٹ بھیجے اور اسے ان پر امیر مقرر کیا، تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی چلنے سے عاجز آ جائے تو پھر میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے نحر کر دینا اور اس (کے قلادے) کے جوتے اس کے خون میں رنگ کر اس کے پہلو پر نشان لگا دینا اور اس میں سے تم اور تمہارے ساتھی نہ کھائیں۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٧٠٥) و مسلم (٣٦٤/ ١٣٢١)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (١٦٨٩) و مسلم (٣٧١/ ١٣٢٢)۔

[3] رواه مسلم (٣٧٥/ ١٣٢٤)۔

[4] رواه مسلم (٣٧٧/ ١٣٢٥)۔

٢٦٣٦: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ اور گائے کو سات سات آدمیوں کی طرف سے (بطور قربانی) نحر کیا۔

٢٦٣٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ: اَنَّهُ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے جو اپنے قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا، تو انہوں نے اسے فرمایا: ''محمد ﷺ کی سنت کے مطابق اسے کھڑا کرو اور اس کی ٹانگ کو باندھو (پھر نحر کرو)۔

٢٦٣٨: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ: ((نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور ان کی لگاموں، چمڑوں اور پالانوں کو صدقہ کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں، فرمایا: ''ہم اسے اپنے پاس سے دیں گے''۔

٢٦٣٩: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا))، فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنے قربانی کے اونٹوں کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھایا کرتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دی تو فرمایا: ''کھاؤ اور زادِ راہ کے طور پر ساتھ بھی لے جاؤ''۔ پس ہم نے کھایا اور زادِ راہ کے طور پر ساتھ بھی لائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٢٦٤٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَهْدٰى عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَاْسِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِنْ ذَهَبٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۲۶۴۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ کے سال قربانی کے جانور بھیجے، رسول اللہ ﷺ کے قربانی

[1] رواه مسلم (٣٥٠/ ١٣١٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٧١٣) و مسلم (٣٥٨/ ١٣٢٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٧١٧) و مسلم (٣٤٨/ ١٣١٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٧١٩) و مسلم (٣٠/ ١٩٧٢)۔

[5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٧٤٩) [و أحمد ١/ ٢٦١]۔

کے جانوروں میں ابوجہل کا اونٹ بھی تھا جس کی ناک میں چاندی کا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ سونے کا ایک کڑا تھا، آپ ﷺ اس سے مشرکین کو غصہ دلانا چاہتے تھے۔

٢٦٤١: وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: ((انْحَرْهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوْنَهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. ❶

۲۶۴۱: ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! قربانی کے اونٹوں میں سے کوئی چلنے سے عاجز آ جائے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے نحر کر دینا پھر اس (کے قلادے) کے جوتے اس کے خون میں ڈبو دینا (اور اس کے پہلو پر نشان لگا دینا) پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دینا تاکہ وہ اسے کھالیں۔''

٢٦٤٢: وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْأَسْلَمِيِّ. ❷

۲۶۴۲: ابوداؤد اور دارمی نے اسے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا ہے۔

٢٦٤٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ)) قَالَ: ثَوْرٌ: وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ: وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْسِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ: فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: ((مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِيْ بَابِ الْأُضْحِيَّةِ. ❸

۲۶۴۳: عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن قربانی کا دن ہے، پھر (منیٰ میں) قرار پکڑنے (گیارہ ذوالحجہ) کا دن ہے۔'' ثور رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے قربانی کا دوسرا دن مراد ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ پیش کیے گئے، وہ آپ ﷺ کے قریب ہونے لگے کہ آپ کس سے ابتدا فرمائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ پہلوؤں کے بل گر پڑیں تو آپ نے کوئی ہلکی سی بات کی جسے میں سمجھ نہ سکا، تو میں نے (اپنے پاس والے شخص سے) کہا: آپ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جو شخص چاہے اس سے گوشت کاٹ کر لے جائے۔'' ابوداؤد۔ عبداللہ بن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے مروی حدیث باب الاضحیة میں ذکر کی گئی ہے۔

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٣٨٠ ح ٨٧٣) و الترمذي (٩١٠ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣١٠٦)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٧٦٢) و الدارمي (٢/ ٦٥ ح ١٩١٥)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٧٦٥) ٥ حديث ابن عباس تقدم (١٤٦٩) و حديث جابر تقدم (١٤٥٨)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲٦٤٤: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ضَحّٰى مِنكُمْ، فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَ فِي بَيْتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ)) فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: ((كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا، وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذَالِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَاَرَدْتُ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۴۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جس نے قربانی کی ہے۔ تیسرے دن کے بعد (یعنی چوتھے روز) اس کے گھر میں قربانی کا گوشت نہیں ہونا چاہیے۔'' جب آئندہ سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جس طرح ہم نے پچھلے سال کیا تھا کیا اس سال بھی ہم ویسے ہی کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو، کیونکہ گزشتہ سال لوگ قحط سالی کی وجہ سے تکلیف میں تھے، اس لیے میں نے ارادہ کیا کہ تم ان کی اعانت کرو۔''

۲٦٤٥: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَا كُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَآءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ، فَكُلُوْا، وَادَّخِرُوْا، وَائْتَجِرُوْا، اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ، اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۶۴۵: نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم نے تمہیں منع کیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زائد نہیں کھانا تا کہ تمہیں کشائش اور خوشحالی مل جائے، اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوشحالی عطا کر دی ہے تو کھاؤ، ذخیرہ کرو اور (صدقہ کر کے) اجر پاؤ۔ اور سن لو! یہ ایام کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے ہیں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٦٩) و مسلم (٣٤/ ١٩٧٤)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٨١٣)۔

بَابُ الْحَلْقِ

سر منڈانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٦٤٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَهُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۶۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے بھی سر منڈایا اور ان میں سے بعض نے بال کترائے۔

٢٦٤٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِیْ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ: اِنِّیْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۶۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں نے مروہ کے پاس تیر کے بھال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کترے۔

٢٦٤٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((**اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ**)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ**)) قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**وَالْمُقَصِّرِيْنَ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۶۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔'' صحابہ نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! بال کترانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بال کترانے والوں پر بھی۔''

٢٦٤٩: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٢٦) و مسلم (٣٢٢ / ١٣٠٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٣٠) و مسلم (٢٠٩ / ١٢٣٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٧٢٧) و مسلم (٣١٧ / ١٣٠١)۔

❹ رواه مسلم (٣٢١/ ١٣٠٣)۔

۲۶۴۹: یحییٰ بن حصین رحمۃ اللہ علیہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کترانے والوں کے لیے ایک بار دعا کرتے ہوئے سنا۔

۲۶۵۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتٰی مَنْزِلَهُ بِمِنًی وَنَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ: ((احْلِقْ)) فَحَلَقَهُ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۵۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے تو جمرہ پر آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنی رہائش گاہ پر آئے اور قربانی کی پھر آپ نے حجام کو منگایا اور آپ نے اپنے سر کی دائیں طرف حجام کی طرف کی تو اس نے اسے مونڈ دیا پھر آپ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ بال انہیں دے دیے پھر آپ نے بائیں جانب اس کی طرف کی اور فرمایا: ”مونڈ دو۔“ تو اس نے اسے مونڈ دیا تو آپ نے وہ بال بھی ابوطلحہ کو دے دیے اور فرمایا: ”انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔“

۲۶۵۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے کستوری کی ملاوٹ والی خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۲۶۵۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى. [3] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا، پھر واپس تشریف لائے اور ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۶۵۳: عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۲۶۵۳: علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔

۲۶۵۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ، اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۱۷۱) و مسلم (۳۲۳/ ۱۳۰۵)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (۱۵۳۹) و مسلم (۴۶/ ۱۱۹۱)۔

[3] رواه مسلم (۳۳۵/ ۱۳۰۸)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (۹۱۵)۔

التَّقْصِيْرُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۲۶۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں پر سر منڈانا واجب نہیں، ان پر بال کترانا واجب ہے۔“

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ مِّنَ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

اور اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے۔

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (١٩٨٤ـ١٩٨٥) و الدارمي (٢/ ٦٤ ح ١٩١١)۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٦٥٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ: ((اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)) [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ: اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)).

۲۶۵۵: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی خاطر منیٰ میں وقوف فرمایا، لوگ آپ کے پاس آتے اور مسائل دریافت کرتے، ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: میں نے لاعلمی میں قربانی سے پہلے سر منڈا لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر ایک اور آدمی آیا تو اس نے عرض کیا: میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے لاعلمی میں قربانی کرلی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اب) کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: ''اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔'' بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے سر مونڈ لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف افاضہ کرلیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب کنکریاں مارلو، کوئی حرج نہیں۔''

٢٦٥٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَيَقُوْلُ: ((لَا حَرَجَ)) فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ: ((لَا حَرَجَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲۶۵۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، قربانی کے دن منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل دریافت کیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرما

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٨٣) و مسلم (٣٢٧/ ١٣٠٦، ٣٣٣/ ١٣٠٦)۔

[2] رواه البخاري (١٧٢٣)۔

رہے تھے: ”کوئی حرج نہیں۔“ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو اس نے عرض کیا: میں نے غروبِ آفتاب کے بعد کنکریاں ماری ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲٦٥٧: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ: **((اِحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ))** وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ. قَالَ: **((اِرْمِ وَلَا حَرَجَ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۲٦۵۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: ”اللہ کے رسول! میں نے سر منڈانے سے پہلے طوافِ افاضہ کر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب سر منڈا لو یا بال کترا لو، کوئی حرج نہیں۔“ پھر ایک دوسرا آدمی آیا تو اس نے عرض کیا، میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب کنکریاں مار لو، کوئی حرج نہیں۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲٦٥٨: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجًّا، فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ، فَمِنْ قَائِلٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ، اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ: **((لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ))**. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲٦۵۸: اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حج کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا، لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے اور مسائل دریافت کرتے تھے، کسی نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی، یا میں نے ایک چیز کو مؤخر کر لیا یا میں نے کوئی چیز مقدم کر لی، آپ ﷺ فرماتے تھے: ”اس شخص کے سوا جس نے کسی مسلمان کی عزت کو خراب کیا، کوئی حرج نہیں، ایسا شخص ظالم ہے اور ایسا شخص ہی حرج، گناہ اور ہلاکت کا شکار ہوا۔“

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٨٥ وقال: حسن صحيح) [و أبو داود (١٩٢٢، ١٩٣٥) و ابن ماجه (٣٠١٠)]
☆ سفيان الثوري مدلس وعنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠١٥)۔

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

قربانی کے دن خطبہ دینے، ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور وداع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٢٦٥٩: عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: ((اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُّتَوَالِيَاتٌ: ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ)) وَقَالَ: ((اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ: ((اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: ((اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: ((اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟)) قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: ((فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ: ((اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: ((فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَيَسْاَلُكُمْ، عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا، يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٢٦٥٩: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے قربانی کے دن ہمیں خطاب فرمایا تو فرمایا: ''زمانہ (سال) گھوم گھما کر اسی صورت پر آ گیا ہے جیسے اس دن تھا، جس روز اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان تخلیق فرمائے تھے، سال بارہ ماہ کا ہے، ان میں سے چار حرمت والے ہیں، تین، ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم تو متواتر ہیں اور رجب مضر جو کہ جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے خاموشی اختیار کر لی حتی کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں؟'' ہم نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ خاموش رہے حتی کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ بلدہ (یعنی مکہ) نہیں؟'' ہم نے عرض کیا، جی ہاں، ایسے ہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ خاموش رہے حتی کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٧٤١) و مسلم (٢٩۔٣١/ ١٦٧٩)۔

نہیں؟'' ہم نے عرض کیا، جی ہاں، ایسے ہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر اس ماہ میں، اس شہر میں اور اس دن کی حرمت کی طرح تم پر حرام ہیں، تم عنقریب اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، وہ تمہارے اعمال کے بارے میں تم سے سوال کرے گا، سن لو! تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو، سن لو! کیا میں نے تم تک (دین) پہنچا دیا؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا، جو یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود تک پہنچا دیں، بسا اوقات جس کو بات پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔''

٢٦٦٠: وَعَنْ وَبْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهِ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۲۶۶۰: وبرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں کس وقت کنکریاں ماروں؟ انہوں نے فرمایا: جب تمہارا امام کنکریاں مارے تو تم بھی کنکریاں مارو۔ میں نے دوبارہ ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم انتظار کرتے رہتے تھے، جب سورج ڈھل جاتا تو ہم کنکریاں مارتے تھے۔

٢٦٦١: وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَرْمِيْ جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا وَّيَدْعُوْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِيْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۲۶۶۱: سالم رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمرہ دنیا (مسجد خیف کے قریب والے جمرہ کو) سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے تھے، پھر آگے بڑھتے حتی کہ نرم زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے، پھر بائیں جانب ہو کر نرم زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعائیں کرتے رہتے، پھر درمیان والے جمرے کو سات کنکریاں مارتے جب کنکری مارتے تو اللہ اکبر کہتے تھے پھر وادی کے نشیب سے جمرہ عقبی کو سات کنکریاں مارتے، آپ ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے، آپ اس کے پاس نہ ٹھہرتے پھر واپس آ جاتے اور فرماتے: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٦٦٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَأَذِنَ لَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۶۶۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے پانی پلانے کی وجہ سے، منیٰ کی راتیں مکہ میں گزارنے کے

❶ رواه البخاري (١٧٤٦)۔

❷ رواه البخاري (١٧٥١-١٧٥٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٦٣٤) و مسلم (٣٤٦/ ١٣١٥)۔

لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

٢٦٦٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ! اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ: ((اِسْقِنِيْ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ: ((اِسْقِنِيْ)) فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ: ((اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ)). ثُمَّ قَالَ: ((لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ)). وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٢٦٦٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے کی جگہ پر تشریف لائے تو آپ نے پانی طلب کیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فضل! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لے کر آؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے (یہیں سے) پلاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے (یہیں سے) پلاؤ۔'' آپ نے اسی میں سے نوش فرمایا، پھر آپ زم زم پر تشریف لائے تو لوگ وہاں پانی پلا رہے تھے اور خوب محنت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کام کرتے رہو، کیونکہ تم ایک نیک کام میں مشغول ہو۔'' پھر فرمایا: ''اگر لوگ تم پر غالب نہ آ جائیں تو میں بھی اپنی سواری سے اتر آتا حتی کہ میں رسی اس پر رکھ لیتا۔'' آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

٢٦٦٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٢٦٦٤: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں، پھر آپ وادی محصب میں تھوڑی دیر سوئے، پھر آپ سواری پر بیت اللہ تشریف لائے اور اس کا طواف (وداع) کیا۔

٢٦٦٥: وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنٰى. قَالَ: فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْاَبْطَحِ. ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآءُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٢٦٦٥: عبدالعزیز بن رُفیع بیان کرتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، میں نے کہا: اگر آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات یاد کی ہو تو مجھے بتائیں کہ آپ نے ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: منیٰ میں، پھر پوچھا: آپ ﷺ نے منی سے واپس آتے ہوئے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا: وادی ابطح میں، پھر فرمایا: جیسے تمہارے امرا کریں ویسے تم کرو۔

٢٦٦٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهٗ كَانَ

---

[1] رواه البخاري (١٦٣٥)۔

[2] رواه البخاري (١٧٥٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٥٣) و مسلم (٣٣٦/ ١٣٠٩)۔

أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ إِذَا خَرَجَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابطح میں قیام کرنا سنت نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہاں اس لیے قیام فرمایا تھا کہ وہاں سے (مدینہ کے لیے) روانہ ہونا زیادہ آسان تھا۔

۲۶۶۷: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِیْ وَانْتَظَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْاَبْطَحِ حَتّٰی فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ. هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِیْ اٰخِرِهٖ. [2]

۲۶۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے مقام تنعیم سے عمرہ کے لیے احرام باندھا، میں (مکہ میں) داخل ہوئی اور اپنا عمرہ ادا کیا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطح کے مقام پر میرا انتظار فرمایا حتی کہ میں عمرہ سے فارغ ہوگئی تو آپ نے لوگوں کو کوچ کا حکم فرمایا۔ آپ وہاں سے نکلے اور بیت اللہ کا طواف صبح کی نماز سے پہلے کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے لیے روانہ ہوئے۔ میں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت کے حوالے سے یہ حدیث نہیں پائی، بلکہ آخر پر تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ ابوداؤد کی روایت میں پایا۔

۲۶۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِیْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ، حَتّٰی يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ، اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ (منیٰ سے فارغ ہو کر) کسی بھی طریق سے واپس چلے جاتے تھے، (یہ صورت حال دیکھ کر) رسول اللہ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص مکہ سے نہ جائے حتی کہ اس کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس ہو، (طواف وداع کرے) البتہ حیض والی عورت کو مستثنیٰ قرار دیا۔“

۲۶۶۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ: مَا اُرَانِیْ اِلَّا حَابَسْتُكُمْ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَقْرٰی حَلْقٰی، اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قِيْلَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَانْفِرِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۶۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کوچ (کے دن) کی رات صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا، تو انہوں نے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ (طواف وداع کی وجہ سے) میں نے تمہیں روک دیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(عرب کے محاورے کے مطابق) بے اولاد، سر منڈی یا حلق میں بیماری والی، (اس سے بددعا مراد نہیں، بلکہ جیسے کہا جاتا ہے: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں ویسے ہی یہ الفاظ ہیں) کیا اس نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا تھا؟“ آپ کو بتایا گیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پھر (مدینہ کی طرف) کوچ کرو۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٦٥) و مسلم (٣٣٩/ ١٣١١)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٠٠٥ وسنده صحيح) [وانظر صحيح البخاري (١٥٦٠) و مسلم (١٢٣/ ١٢١١)]۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٥٥) و مسلم (٣٧٩/ ١٣٢٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٧١-١٧٧٢) و مسلم (٣٨٧/ ١٢١١)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٢٦٧٠: عَنْ عَمْرِوبْنِ الْاَحْوَصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟)) قَالُوْا: يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ. قَالَ: ((فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى نَفْسِهٖ، اَلَا لَايَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ، وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ، اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا، وَلٰكِنْ تَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ. 1

٢٦٧٠: عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: ''آج کون سا دن ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: حج اکبر کا دن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تمہارے درمیان تمہارے اس شہر میں، تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح حرام ہیں، سن لو! کوئی ظالم اپنی جان پر ظلم نہ کرے، سن لو! کوئی ظالم اپنی اولاد پر ظلم نہ کرے نہ بچہ اپنے والد پر ظلم کرے، سن لو! شیطان اس بات سے ہمیشہ کے لیے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی تمہارے اس شہر میں عبادت ہو، لیکن تمہارے ایسے امور میں جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو، اس کی اطاعت ہوگی تو وہ اس پر ہی راضی ہو جائے گا۔'' ابن ماجہ، ترمذی۔ اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٢٦٧١: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 2

٢٦٧١: رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں چاشت کے بعد سیاہی مائل سفید خچر پر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا، جبکہ علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف سے لوگوں تک بات پہنچا رہے تھے جبکہ لوگ کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے۔

٢٦٧٢: وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ 3

٢٦٧٢: عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔

٢٦٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ 4

٢٦٧٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے ساتوں چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔

---

1 **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٣٠٥٥) و الترمذي (٢١٥٩)۔

2 **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٩٥٦)۔ 3 **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٩٢٠ وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٠٠) و ابن ماجه (٣٠٥٩) [والبخاري قبل ح ١٧٣٢ تعليقًا] ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن و تابعه محمد بن طارق ولكنه عن طاؤس مرسل۔ 4 إسناده حسن، رواه أبو داود (٢٠٠١) و ابن ماجه (٣٠٦٠)۔

٢٦٧٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا رَمٰی اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ)) رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. [1]

۲۶۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمرہ عقبی کو کنکریاں مارلے تو بیویوں کے (ساتھ جماع کے) سوا اس کے لیے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔'' شرح السنہ۔ اور انہوں نے فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

٢٦٧٥: وَفِیْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((اِذَا رَمَی الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ)). [2]

۲۶۷۵: احمد اور نسائی کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب وہ کنکریاں مارلے تو بیویوں کے علاوہ ہر چیز اس کے لیے حلال ہو جاتی ہے۔''

٢٦٧٦: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِیَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِی الْجَمْرَةَ اِذَازَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِی الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۶۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دن کے پچھلے پہر جب آپ نے نماز ظہر ادا کی تو طواف افاضہ کیا، پھر آپ منی واپس تشریف لے آئے، آپ نے ایام تشریق کی راتیں وہاں گزاریں، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے، پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس کھڑے ہوتے، لمبا قیام فرماتے اور تضرع و عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے، اور آپ تیسرے کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

٢٦٧٧: وَعَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِی الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْیَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِیْ اَحَدِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. [4]

۲۶۷۷: ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو رات بسر کرنے کی رخصت دے دی کہ وہ یوم النحر کو کنکریاں ماریں پھر یوم نحر کے بعد وہ دو دن کی رمی کو جمع کرلیں اور ایک دن میں ہی کنکریاں مارلیں۔ مالک، ترمذی، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ. یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٧/ ٢١٠ بعد ح ١٩٦٢ بلاسند) [و أبو داود (١٩٧٨)] ☆ الحجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و انظر الحديث الآتي (٢٦٧٥)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٣٤ ح ٢٠٩٠) والنسائي (٦/ ٢٧٧ ح ٣٠٨٦) [و ابن ماجه (٣٠٤١)] ☆ الحسن العرني ثقة أرسل عن ابن عباس رضي الله عنه (تقدم: ٢٦١٣) و لبعض الحديث شاهد عند مسلم (١١٧٩)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٩٧٣)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٤٠٨ ح ٩٤٦) و الترمذي (٩٥٥) و النسائي (٥/ ٢٧٣ ح ٣٠٧١)۔

بَابُ مَايَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

احرام والا کن چیزوں سے اجتناب کرے

الفصل الأول

فصل اول

٢٦٧٨: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ: ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَآئِمَ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَاالْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ)). متفق عليه. [1]
وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ: ((وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)).

۲۶۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قمیص، عمامے، شلواریں، جبے اور موزے نہ پہنو، البتہ اگر کوئی شخص جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے اور ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جسے زعفران اور ورس کی خوشبو لگی ہوئی ہو۔“ بخاری، مسلم۔

اور امام بخاری نے ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”احرام والی عورت نقاب پہنے نہ دستانے۔“

٢٦٧٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَالَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ)). [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ”جب محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور جب وہ تہ بند نہ پائے تو شلوار پہن لے۔“

٢٦٨٠: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَهٰذِهٖ عَلَيَّ. فَقَالَ: ((اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۶۸۰: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم جعرانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اس نے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٤٢، ١٨٣٨) و مسلم (١/ ١١٧٧)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٤١) و مسلم (٤/ ١١٧٨)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٣٦) و مسلم (٦-٨/ ١١٨٠)۔

جبہ پہن رکھا تھا اور اس نے زعفران کی بنی ہوئی خوشبو بھی خوب لگا رکھی تھی، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں نے یہ (جبہ) پہن رکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''رہی خوشبو جو کہ تم نے لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو دو، اور رہا جبہ تو اسے اتار دو، اور پھر اپنے عمرے میں ویسے ہی کر جیسے تو اپنے حج میں کرتا ہے۔''

۲۶۸۱: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ)). (1) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۸۱: عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم اپنا نکاح کرے نہ کسی کا نکاح کرائے اور نہ ہی پیغامِ نکاح بھیجے۔''

۲۶۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (2)

۲۶۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

۲۶۸۳: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، ابْنِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (3) قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ: وَالْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِیْ طَرِيْقِ مَكَّةَ.

۲۶۸۳: میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے یزید بن الاصم، میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اِن سے شادی کی تو آپ محرم نہیں تھے۔ الشیخ الامام محی السنہ رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اکثر محدثین کا یہ مؤقف ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے شادی کی تو آپ محرم نہیں تھے جبکہ آپ نے حالت احرام میں اس معاملے کو ظاہر فرمایا۔ پھر آپ نے مکہ کے راستے میں مقام سرف پر ان سے خلوت اختیار کی، جبکہ آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۲۶۸۴: وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (4) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۴: ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں اپنا سر دھو لیا کرتے تھے۔

۲۶۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (5) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

۲۶۸۶: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (6)

---

(1) رواه مسلم (٤١/ ١٤٠٩)۔

(2) متفق عليه، رواه البخاري (١٨٣٧) و مسلم (٤٦/ ١٤١٠)۔

(3) رواه مسلم (٤٨/ ١٤١١)۔

(4) متفق عليه، رواه البخاري (١٨٤٠) و مسلم (٩١/ ١٢٠٥)۔

(5) متفق عليه، رواه البخاري (١٨٣٥) و مسلم (٨٧/ ١٢٠٢)۔

(6) رواه مسلم (٨٩/ ١٢٠٤)۔

۲۶۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں جس کی حالت احرام میں آنکھیں دکھتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہ وہ اپنی آنکھوں پر مصبر کا لیپ کرسکتا ہے۔

۲۶۸۷: وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا رضی اللہ عنہما وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. ❶ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۶۸۷: ام الحصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا جبکہ دوسرا (چھتری کی طرح) اپنا کپڑا بلند کئے، آپ کو گرمی سے بچانے کے لیے، آپ پر سایہ کیے ہوئے تھا حتی کہ آپ نے جمرہ عقبی کو کنکریاں مار لیں۔

۲۶۸۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقُمَّلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَقَالَ: ((اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ)) -وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ- ((اَوْصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۶۸۸: کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حدیبیہ کے مقام پر تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں نے احرام باندھ رکھا تھا اور ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا جبکہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟“ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنا سر منڈا لو اور چھ مساکین کو ایک فرق (تقریباً سات کلو) اناج دو یا تین روزے رکھو یا ایک بکری ذبح کرو۔“

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۶۸۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهَى النِّسَاءَ فِي اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَالِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْخَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْخُفٍّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۶۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کو حالت احرام میں دستانے پہننے، نقاب کرنے اور ورس وزعفران سے رنگ کیے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرماتے ہوئے سنا، اس کے علاوہ، وہ زرد رنگ کے یا ریشم کے بنے ہوئے جو کپڑے چاہیں پہن لیں، یا زیور، شلوار، قمیض اور موزے پہن سکتی ہیں۔

---

❶ رواه مسلم (۳۱۲/ ۱۲۹۸)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (۱۸۱٤) و مسلم (۸۳/ ۱۲۰۱)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۱۸۲۷)۔

٢٦٩٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ. [1]

۲۶۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھے، سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنی چادریں سر سے چہرے پر لٹکا لیتیں اور جب وہ ہمارے پاس سے گزر جاتے تو ہم چہروں سے چادریں اٹھا لیتیں تھی۔ ابوداؤد۔ اور ابن ماجہ میں اس معنی کی روایت ہے۔

٢٦٩١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرِ الْمُقَتَّتِ يَعْنِيْ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ. [2] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۶۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنے سر پر ایسا تیل لگا لیا کرتے تھے جس میں خوشبو نہیں ہوتی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٦٩٢: عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ: أَلْقِ عَلَيَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ! فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ: تُلْقِيْ عَلَيَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۶۹۲: نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ٹھنڈک محسوس کی تو فرمایا: نافع! مجھ پر کوئی کپڑا ڈالو، میں نے ایک جبہ ان پر ڈال دیا تو انہوں نے فرمایا: تم مجھ پر یہ ڈال رہے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اسے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

٢٦٩٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۶۹۳: عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں لحی جمل کے مقام (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) پر اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

٢٦٩٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨٣٣) و ابن ماجه (٢٩٣٥) ☆ يزيد بن أبي زياد ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٩٦٢ وقال: غريب لا نعرفه إلا من حديث فرقد السبخي ... إلخ) [وابن ماجه (٣٠٨٣)] ☆ فرقد بن يعقوب السبخي: ضعيف ضعفه الجمهور وأخطأ من وثقه۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٨٢٨)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٩٨) و مسلم (٨٨/ ١٢٠٣)۔

[5] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨٣٧) و النسائي (٥/ ١٩٤ ح ٢٨٥٢) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

۲۶۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پاؤں کی پشت پر تکلیف کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔

۲۶۹۵: وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَیْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. [1]

۲۶۹۵: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو آپ حالت احرام میں نہیں تھے، اور جب آپ نے ان سے خلوت کی تب بھی آپ حالت احرام میں نہیں تھے، اور میں دونوں کے درمیان قاصد و واسطہ تھا۔ احمد، ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٣٩٢۔٣٩٣ ح ٢٧٧٣٩) والترمذي (٨٤١)۔

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

مُحرِم شکار کرنے سے اجتناب کرے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٦٩٦: عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَافِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: ((اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۶۹۶: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مقام ابواء یا مقام ودان پر ایک جنگلی گدھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اسے قبول نہ فرمایا، جب آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر افسردگی کے آثار دیکھے تو فرمایا: ”ہم نے اسے اس لیے تمہیں واپس کیا ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں۔“

٢٦٩٧: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضي الله عنه اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْقَتَادَةَ رضي الله عنه فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهُ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوْهُ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَیْءٌ؟)) قَالُوْا: مَعَنَا رِجْلُهُ فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ ﷺ فَاَكَلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [2]
وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا؟ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((فَكُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا)).

۲۶۹۷: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (حدیبیہ کے سال) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے، وہ حالت احرام میں تھے جبکہ وہ خود حالت احرام نہیں تھے، انہوں نے میرے دیکھنے سے پہلے ایک جنگلی گدھا دیکھا، جب انہوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتی کہ ابوقتادہ نے اسے دیکھ لیا، وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان (اپنے ساتھیوں) سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کا کوڑا پکڑا دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے خود اسے لیا اور اس پر حملہ کر دیا اور اسے زخمی کر دیا، پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اسے کھایا، لیکن انہیں ندامت و پریشانی ہوئی، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس کا کوئی حصہ تمہارے پاس ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اس کا ایک پاؤں ہمارے پاس ہے، نبی ﷺ نے اسے لیا اور اسے کھایا۔ اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی دوسری

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٢٥) و مسلم (٥٠/ ١١٩٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٥٤) و مسلم (٥٧-٥٨/ ١١٩٦)۔

روایت میں ہے: جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اسے کہا تھا کہ اس پر حملہ کرو؟ یا اس کی طرف اشارہ کیا ہو؟'' انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا جو گوشت باقی بچا ہے اسے کھاؤ۔''

۲۶۹۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: اَلْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)) [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں حرم میں حالت احرام میں قتل کر دینے پر کوئی گناہ نہیں: چوہیا، کوا، چیل، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔''

۲۶۹۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: اَلْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ، وَالْحُدَيَّا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۶۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ قسم کے جانور فاسق (نقصان دہ) ہیں، انہیں حل و حرم ہر حالت میں قتل کیا جائے گا، سانپ، کوا جو سیاہ و سفید ہو، چوہیا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۷۰۰: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ، مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۲۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شکار کا گوشت تمہارے لیے حالت احرام میں حلال ہے جسے تم نے شکار کیا ہو نہ وہ تمہاری خاطر شکار کیا گیا ہو۔''

۲۷۰۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

۲۷۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹڈی (مکڑی) سمندری شکار کے زمرے میں ہے۔''

۲۷۰۲: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣١٥) و مسلم (٧٢/ ١١٩٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣١٤) و مسلم (٦٧/ ١١٩٨)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١٨٥١) والترمذي (٨٤٦) و النسائي (٥/ ١٨٧ ح ٢٨٣٠) ☆ المطلب: لم يسمع من جابر رضي الله عنه كما قال أبو حاتم الرازي (المراسيل ص ٢١٠)۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (١٨٥٣ وسنده حسن، ١٨٥٤ و سنده ضعيف جدًا، فيه أبو المهزم: متروك) والترمذي (٨٥٠ وقال: غريب، وسنده ضعيف جدًا، فيه أبو المهزم)۔

وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۷۰۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُحرِم چیر پھاڑ کرنے والے درندے کو مار سکتا ہے۔''

۲۷۰۳: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ الضَّبُعِ اَصَیْدٌ هِیَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: اَیُؤْكَلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ. [2]

۲۷۰۳: عبدالرحمٰن بن ابی عمار بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں سوال کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا وہ کھایا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، ترمذی، نسائی، شافعی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۰٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الضَّبُعِ قَالَ: ((**هُوَ صَیْدٌ، وَیَجْعَلُ فِیْهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۲۷۰۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بجو کھانے کے بارے میں رسول اللہ سے دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شکار ہے، اور جب مُحرِم اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے اس پر ایک مینڈھا ہے۔''

۲۷۰٥: وَعَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ جَزِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ: ((**اَوَیَاْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ؟**)). وَسَأَلْتُهٗ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ: ((**اَوَیَاْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِیْهِ خَیْرٌ!**)). [4] رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ.

۲۷۰۵: خزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے بجو کھانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی بجو بھی کھاتا ہے؟'' میں نے آپ سے بھیڑیا کھانے کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی صاحب ایمان بھیڑیا بھی کھاتا ہے؟'' ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: اس کی اِسناد قوی نہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٨٣٨ و قال: حسن) و أبو داود (١٨٤٨) و ابن ماجه (٣٠٨٩) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٨٥١) و النسائي (٥/ ١٩١ ح ٢٨٣٩، ٧/ ٢٠٠ ح ٤٣٢٨) والشافعي في الأم (٢/ ١٩٣)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٠١) و ابن ماجه (٣٠٨٥) و الدارمي (٢/ ٧٤، ٧٥ ح ١٩٤٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٩٢) ☆ فيه عبد الكريم بن أبي المخارق: ضعيف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۷۰۶: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِیَ لَهٗ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ اَكَلَهٗ قَالَ: فَاَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. [1] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۰۶: عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی بیان کرتے ہیں، ہم طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے، ان (طلحہ رضی اللہ عنہ) کو ایک (بھنا ہوا) پرندہ بطور ہدیہ بھیجا گیا جبکہ طلحہ سو رہے تھے۔ ہم میں سے کچھ نے کھا لیا اور کچھ نے پرہیز کیا، تو جب طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اسے کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔

[1] رواہ مسلم (۶۵/ ۱۱۹۷)۔

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

حج سے منع کیے جانے اور حج کے فوت ہو جانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۷۰۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۲۷۰۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، (صلح حدیبیہ کے سال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (عمرہ کرنے سے) روک دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا، اپنی ازواج مطہرات سے جماع کیا اور قربانی کی، اور پھر اگلے سال عمرہ کیا۔

۲۷۰۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۲۷۰۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (عمرہ کرنے کے لیے) روانہ ہوئے تو قریش بیت اللہ پہنچنے سے پہلے حائل ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیاں ذبح کیں، اور آپ نے اپنا سر منڈایا جبکہ آپ کے بعض صحابہ نے سر کے بال کترائے۔

۲۷۰۹: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَّحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِذَالِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۲۷۰۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور آپ نے اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

۲۷۱۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ قَالَ: اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

---

❶ رواه البخاري (۱۸۰۹)۔ ❷ رواه البخاري (۱۸۰۷)۔

❸ رواه البخاري (۱۸۱۱)۔

❹ رواه البخاري (۱۸۱۰)۔

۲۷۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں! اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا مروہ کی سعی کرے، پھر ہر چیز سے حلال ہو جائے (احرام کی پابندی ختم ہو جائے) حتی کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی کرے، اگر قربانی میسر نہ ہو تو پھر روزے رکھے۔

۲۷۱۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما فَقَالَ لَهَا: ((لَعَلَّكِ اَرَدْتِّ الْحَجَّ؟)) قَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا: ((حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ، وَقُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے تو ان سے فرمایا: ''شاید کہ آپ نے حج کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے کچھ تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''حج کریں اور شرط قائم کریں، اس طرح کہیں: اے اللہ! میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے (تکلیف کی وجہ سے آگے جانے سے) روک لے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۷۱۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْهِ قِصَّةٌ وَفِيْ سَنَدِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ. [2]

۲۷۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ انہوں نے حدیبیہ کے سال جو قربانی کی تھی اس کے بدلے میں اب عمرۃ القضاء میں قربانی کریں۔ ابوداود۔ اس میں قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق (مدلس) ہے۔

۲۷۱۳: وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ كُسِرَ، اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ، وَ ابْنُ مَاجَةَ، وَ الدَّارِمِيُّ، وَ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ، فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى: ((اَوْ مَرِضَ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ. [3]

۲۷۱۳: حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور وہ اگلے سال حج کرے۔'' ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور ابوداود نے ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ''یا وہ بیمار ہو جائے۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مصابیح میں ضعیف ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٨٩) ومسلم (١٠٤/ ١٢٠٧)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (١٨٦٤) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار: صرح بالسماع عند البيهقي في دلائل النبوة (٤/ ٣٢٠) وللحديث شاهد قوي عند الحاكم (١/ ٤٨٥)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٩٤٠) و أبو داود (١٨٦٢، ١٨٦٣، الرواية الثانية) و النسائي (٥/ ١٩٨ ح ٢٨٦٣) و ابن ماجه (٣٠٧٧) و الدارمي (٢/ ٦١ ح ١٩٠١) [وصححه الحاكم على شرط البخاري ١/ ٤٧٠، ٤٨٣ ووافقه الذهبي و أعلّ بما لا يقدح]۔

٢٧١٤: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۲۷۱۴: عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حج وقوف عرفات ہی ہے، جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفہ میں قیام کر لے تو اس نے حج پا لیا، اور منیٰ کے ایام تین ہیں، جو شخص دو دن میں جلدی کر کے فارغ ہو جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔'' ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

اور یہ باب فصل ثالث سے خالی ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٨٨٩) و أبو داود (١٩٤٩) و النسائي (٥/ ٢٦٤ ح ٣٠٤٧) و ابن ماجه (٣٠١٥) والدارمي (٢/ ٥٩ ح ١٨٩٤)۔

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرمت مکہ، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۷۱۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ، وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا الْاِذْخِرَ، فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ؟ فَقَالَ: ((اِلَّا الْاِذْخِرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1]

۲۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''(اب) ہجرت باقی نہیں رہی، لیکن جہاد اور نیت باقی ہے، جب تمہیں جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکلو۔'' اور آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اللہ نے اس شہر کو زمین و آسمان کی تخلیق کے روز ہی حرام قرار دے دیا تھا، وہ اللہ کی حرمت کی وجہ سے روز قیامت تک حرام ہے اور محمد (ﷺ) سے پہلے اس میں قتال کرنا حلال نہیں کیا گیا، اور میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے حلال کیا گیا، وہ اللہ کی حرمت کے باعث روز قیامت تک کے لیے حرام ہے۔ اس کا کانٹا کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے، اور نہ ہی اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اس کا اعلان کرے، اور نہ ہی اس کی گھاس کاٹی جائے۔'' عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بجز اذخر (گھاس) کے، کیونکہ وہ لوہاروں اور ان کے گھروں کے استعمال کی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بجز اذخر (گھاس) کے۔''

۲۷۱۶: وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ)). [2]

۲۷۱۶: اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اس کا درخت کاٹا جائے نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے سوائے اس شخص کے جو اس چیز کا اعلان کرے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٣٤) و مسلم (٤٤٥/ ١٣٥٣)۔

[2] [متفق عليه]، رواه البخاري (١١٢) مسلم (٤٤٨/ ١٣٥٥)۔

۲۷۱۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۷۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مکہ میں اسلحہ اٹھا کر چلنا کسی کے لیے بھی حلال نہیں۔''

۲۷۱۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ: اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: ((اُقْتُلُوْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۷۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو کسی آدمی نے آ کر بتایا کہ ابن خطل غلافِ کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔''

۲۷۱۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ. ❸ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۷۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ حالت احرام میں نہیں تھے۔

۲۷۲۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ: قَالَ: ((يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۲۷۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ''ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرنے کا قصد کرے گا۔ جب وہ بیداء کے مقام پر ہوں گے تو ان کے اول و آخر تمام فوجیوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کے اول و آخر کو کیسے دھنسا دیا جائے گا، جبکہ ان میں ان کی رعایا بھی ہوگی، اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے اول و آخر سب کو دھنسا دیا جائے گا اور پھر انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

۲۷۲۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۲۷۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باریک پنڈلیوں والا ایک حبشی شخص کعبہ کو برباد کرے گا۔''

---

❶ رواه مسلم (٤٤٩/ ١٣٥٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٨٤٦) و مسلم (٤٥٠/ ١٣٥٧)۔

❸ رواه مسلم (٤٥١/ ١٣٥٨)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٢١١٨) و مسلم (٨/ ٢٨٨٤)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (١٥٩٦) ومسلم (٥٧۔٥٨/ ٢٩٠٩)۔

۲۷۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا)). ❶ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۷۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گویا میں اس سیاہ فام شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کا ایک ایک پتھر اکھاڑ پھینکے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۷۲۳: عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❷

۲۷۲۳: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرم میں ذخیرہ اندوزی کرنا الحاد ہے۔''

۲۷۲٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَكَّةَ: ((مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُوْنِي مِنْكِ مَاسَكَنْتُ غَيْرَكِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا. ❸

۲۷۲٤: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے فرمایا: ''میرے نزدیک تو سب سے اچھا اور سب سے پسندیدہ شہر ہے، اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں اور نہ رہتا۔'' ترمذی اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی اسناد غریب ہے۔

۲۷۲٥: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ: ((وَاللّٰهِ! إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ، وَلَوْ لَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَاخَرَجْتُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۷۲۵: عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''اللہ کی قسم! تو اللہ کی زمین کا سب سے بہترین ٹکڑا اور اللہ کی ساری زمین سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۷۲٦: عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ إِلَى مَكَّةَ: اِئْذَنْ لِي أَيُّهَا

---

❶ رواه البخاري (١٥٩٥)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠٢٠) ☆ فيه موسى بن باذان: مجهول، وجعفر و عمارة: مستوران۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (٣٩٢٦) ☆ فيه فضيل بن سليمان: ضعيف و له شواهد عند أبي يعلى (٥/ ٦٩ ح ٢٦٦٢) وغيره وهو بها حسن۔ ❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٩٢٥ وقال: حسن غريب صحيح) وابن ماجه (٣١٠٨) [وصححه ابن حبان (الإحسان: ٣٧٠٠) والحاكم (٣/ ٧) ووافقه الذهبي]۔

الْاَمِيْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِیءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا. فَقُوْلُوْا لَهُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) فَقِيْلَ لِاَبِیْ شُرَيْحٍ رضی اللہ عنہ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا اَبَا شُرَيْحٍ! اِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَفِی الْبُخَارِیِّ: اَلْخَرْبَةُ: اَلْجِنَايَةُ.

۲۷۲۶: ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے، جب کہ وہ مکہ کی طرف لشکر روانہ کر رہا تھا، کہا: جناب امیر! اگر تم مجھے اجازت دو تو میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے روز بیان فرمائی تھی، جسے میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے اسے یاد کیا اور میرے آنکھوں نے اسے دیکھا، جب آپ نے وہ حدیث بیان کی تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بے شک مکہ ایسی جگہ ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اور اسے کوئی لوگوں نے حرام قرار نہیں دیا، جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اس میں خون ریزی کرے اور اس کے درخت کاٹے، ہاں اگر کوئی شخص اس میں رسول اللہ ﷺ کے قتال کرنے سے قتال کی اجازت و رخصت لے تو اسے کہو: بے شک اللہ نے اپنے رسول کو اس کی اجازت دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے بھی ایک دن کے کچھ حصے کے لیے اجازت دی گئی تھی اور اس کی حرمت آج بھی ویسے ہی ہے جیسے کل تھی، اور چاہیے کہ جو یہاں موجود ہے وہ غیر موجود تک یہ باتیں پہنچا دے۔'' ابو شریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عمرو نے تمہیں کیا جواب دیا؟ انہوں نے کہا: اس نے مجھے کہا: ابوشریح! میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں بے شک حرم کسی گناہ گار کو پناہ دیتا ہے نہ کسی مفرور قاتل کو اور نہ ہی کسی مفرور چور کو پناہ دیتا ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ الخربة کا معنی الجنایہ (قصور) ہے۔

۲۷۲۷: وَعَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا، فَاِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۲۷۲۷: عیاش بن ابی ربیعہ المخزومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اُمت خیر و بھلائی پر قائم رہے گی جب تک یہ اس حرمت (مکہ مکرمہ) کی اس کی تعظیم کے مطابق اس کی تعظیم کرتی رہے گی، جب وہ اس کو ضائع کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢٩٥) و مسلم (٤٤٦/ ١٣٥٤)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣١١٠) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرمتِ مدینہ کا بیان، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٧٢٨: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ . قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1]
وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: ((مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ)).

۲۷۲۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے صرف قرآن اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے وہ لکھا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے، جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعت ایجاد کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی نفل عبادت قبول ہوگی نہ فرض۔ مسلمانوں کی امان ایک ہی ہے، اور اس میں ادنیٰ مسلمان کی امان کی بھی برابر حیثیت ہے، جو شخص کسی مسلمان کے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض، اور جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے معاہدہ کرلے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اور اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“ اور صحیحین ہی کی روایت میں ہے: ”جو شخص اپنے آپ کو باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرلے یا اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور سے معاہدہ کرلے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس سے نفل قبول ہوگا نہ فرض۔“

٢٧٢٩: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ: اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا، اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا)) وَقَالَ: ((اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧٠) و مسلم (٤٦٧ / ١٣٧٠)۔

[2] رواه مسلم (٤٥٩ / ١٣٦٣)۔

۲۷۲۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مدینہ کے دونوں پتھریلے مقاموں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں، اور اس علاقے کا درخت کاٹنا یا اس کا شکار قتل کرنا حرام ہے۔'' اور فرمایا: ''مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ جانتے، اگر کوئی شخص اس سے عدم رغبت کی وجہ سے اسے چھوڑ جائے گا تو اللہ اس میں اس کے بدلہ میں ایسے شخص کو آباد کرے گا، جو اس سے بہتر ہوگا، اور جو شخص اس کی بھوک اور تکلیف پر صبر کرے گا تو روز قیامت میں اس کی سفارش کروں گا یا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

۲۷۳۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَأْوَاءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۷۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمت میں سے جو شخص مدینہ کی بھوک اور اس کی تکلیف پر صبر کرے گا تو روز قیامت میں اس کی شفارش کروں گا۔''

۲۷۳۱: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَآءُ وْا بِهٖ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَبْدُكَ وَخَلِیْلُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ)) ثُمَّ قَالَ: یَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِیْدٍ لَهٗ فَیُعْطِیْهِ ذَالِكَ الثَّمَرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۷۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب لوگ پہلا پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پکڑ لیتے تو دعا فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے پھلوں میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مدینے میں برکت فرما، ہمارے صاع اور ہمارے مُد (ناپ تول کے پیمانے) میں برکت فرما، اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، بے شک انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا فرمائی اور میں تجھ سے اسی مثل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں اور اس کی مثل اس کے ساتھ مزید دعا کرتا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔

۲۷۳۲: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَأْزِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَلَا یُحْمَلَ فِیْهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطَ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۷۳۲: ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کی حرمت کو ثابت کیا، اور میں مدینہ کو، اس کے دو پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو، حرام قرار دیتا ہوں کہ اس میں خون ریزی کی جائے

---

[1] رواہ مسلم (٤٨٤ / ١٣٧٨)۔
[2] رواہ مسلم (٤٧٣ / ١٣٧٣)۔
[3] رواہ مسلم (٤٧٥ / ١٣٧٤)۔

نہ قتال کے لیے اس میں اسلحہ اٹھایا جائے اور نہ ہی چارے کے علاوہ اس کے درختوں کے پتے جھاڑے جائیں۔“

٢٧٣٣: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَااَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ! اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبٰى اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۷۳۳: عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) موضع عقیق میں واقع اپنے محل کی طرف جارہے تھے کہ انہوں نے کسی غلام کو درخت کاٹتے ہوئے یا اس کے پتے جھاڑتے ہوئے پایا تو انہوں نے اس کا کپڑا سلب کر لیا، جب سعد رضی اللہ عنہ واپس (مدینہ) آئے تو غلام کے مالک ان کے پاس آئے اور ان سے بات کی کہ انہوں نے غلام سے جو کچھ لیا ہے وہ اسے ان کے غلام کو یا ہمیں واپس لٹا دیں، اس پر انہوں (سعد رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ کی پناہ کہ میں اس چیز کو واپس کر دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بطور غنیمت عطا فرمائی ہے، اور انہوں نے انہیں وہ کپڑا واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

٢٧٣٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ رضی اللہ عنہما فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! جس طرح ہمیں مکہ محبوب ہے اس طرح یا اس سے بھی زیادہ مدینہ ہمیں محبوب بنا دے اور اسے صحت افزا بنا دے، اس کے صاع و مُد میں ہمارے لیے برکت فرما دے اور اس کے بخار کو منتقل فرما اور اسے جحفہ بھیج دے۔“

٢٧٣٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ: ((رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَآءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ، فَتَاَوَّلْتُهَا: اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۷۳۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ کے مدینہ کے بارے میں خواب کے متعلق روایت ہے، (آپ ﷺ نے فرمایا): ”میں نے ایک سیاہ فام پراگندہ بالوں والی عورت کو مدینہ سے نکل کر ”مَهْيَعه“ پر قیام کرتے ہوئے دیکھا، میں نے اس کی تاویل کی کہ مدینہ کی وبا ”مَهْيَعه“ منتقل کر دی گئی ہے، اور ”مَهْيَعه“ جحفہ کا ہی نام ہے۔“

٢٧٣٦: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ

[1] رواه مسلم (٤٦١/ ١٣٦٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨٩) و مسلم (٤٨٠/ ١٣٧٦)۔

[3] رواه البخاري (٧٠٣٩)۔

فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷۳۶: سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''یمن فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو تیز چلاتے ہوئے آئیں گے تو وہ اپنے اہل وعیال اور اپنے اطاعت گزار لوگوں کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جانتے، اور شام فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اونٹوں کو تیز چلاتے ہوئے آئیں گے تو وہ اپنے اہل خانہ اور جوان کی اطاعت اختیار کریں گے اُن کو سوار کر کے لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش وہ جان لیتے، اور عراق فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ اونٹوں کو تیز دوڑاتے ہوئے آئیں گے اور وہ اپنے اہل وعیال اور اپنے اطاعت گزار لوگوں کو سوار کر کے لے جائیں گے، جبکہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش کہ وہ جان لیتے۔''

۲۷۳۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسی بستی میں قیام کرنے کا حکم دیا گیا جو دوسری بستیوں پر غالب آ جائے گی، وہ اسے یثرب کہتے ہیں، جبکہ وہ مدینہ ہے، وہ لوگوں کو ایسے نکال باہر کرتی ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال باہر کرتی ہے۔''

۲۷۳۸: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۷۳۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالی نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔''

۲۷۳۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيْبَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۷۳۹: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو اس اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا: محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت واپس کر دیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا، وہ پھر آیا اور کہا: میری بیعت واپس کر دیں، لیکن آپ نے انکار فرمایا، وہ پھر آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا: میری بیعت توڑ دیں، لیکن

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧٥) و مسلم (٤٩٨/ ١٣٨٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧١) و مسلم (٤٨٨/ ١٣٨٢)۔

[3] رواه مسلم (٤٩١/ ١٣٨٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨٣) و مسلم (٤٨٩/ ١٣٨٣)۔

آپ نے انکار فرمایا، وہ اعرابی (مدینہ) سے چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ بھٹی کی طرح ہے کہ وہ بُری چیز کو نکال دیتا ہے جبکہ اچھی چیز کو وہ خالص بنا دیتا ہے۔''

۲۷۴۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِى الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۷۴۰: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مدینہ بُرے لوگوں کو نکال باہر کرے گا جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل نکال باہر کرتی ہے۔''

۲۷۴۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۷۴۱: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ کے داخلی راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں، اس میں طاعون داخل ہوگا نہ دجال۔''

۲۷۴۲: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَأُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَآفِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا، فَيَنْزِلُ السَّبِخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۲۷۴۲: انس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکہ اور مدینہ کے علاوہ دجال ہر شہر کو خراب کر ڈالے گا، ان دونوں شہروں کے تمام داخلی راستوں پر فرشتے صفیں باندھیں ان کی حفاظت کر رہے ہیں، وہ (دجال) شور والی زمین پر اترے گا، پھر مدینہ اپنے رہنے والوں کو تین بار خوب جھٹکا دے گا تو ہر کافر و منافق اس (دجال) کی طرف نکل جائے گا۔''

۲۷۴۳: وَعَنْ سَعْدٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِى الْمَآءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۲۷۴۳: سعد ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اہل مدینہ سے دھوکہ کرے گا تو وہ اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔''

۲۷۴۴: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَآبَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❺

۲۷۴۴: انس ؓ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو آپ مدینہ

❶ رواه مسلم (٤٨٧ / ١٣٨١)۔
❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨٠) و مسلم (٤٨٥ / ١٣٧٩)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨١) و مسلم (١٢٣ / ٢٩٤٣)۔
❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٨٧٧) و مسلم (٤٩٤ / ١٣٨٧)۔
❺ رواه البخاري (١٨٨٦)۔

سے محبت کی وجہ سے اپنی اونٹنی کو، اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے تیز دوڑاتے۔''

٢٧٤٥: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ، فَقَالَ: ((هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۷۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو اُحد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا، اور میں مدینہ کے دونوں پتھریلی جگہ کے درمیانی علاقے کو حرام قرار دیتا ہوں۔''

٢٧٤٦: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۲۷۴۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٢٧٤٧: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَخَذَ رَجُلًا فِی حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَبَهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ: ((مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ)) فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۷۴۷: سلیمان بن ابی عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو پکڑا جو حرم مدینہ میں، جس کو رسول اللہ ﷺ نے حرم قرار دیا ہے، شکار کر رہا تھا، انہوں نے اس کا کپڑا سلب کر لیا، تو اس کے مالک آپ کے پاس آئے اور آپ سے اس بارے میں بات چیت کی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حرم کو حرام قرار دیا ہے اور انہوں نے فرمایا: ''جو شخص کسی کو اس میں شکار کرتا ہوا پائے تو وہ اس کا کپڑا سلب کر لے۔'' لہٰذا میں یہ رزق تمہیں واپس نہیں دوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے عطا کیا ہے، لیکن اگر تم چاہو تو میں اس کی قیمت تمہیں ادا کر دیتا ہوں۔

٢٧٤٨: وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرَةِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ۔ يَعْنِیْ لِمَوَالِيْهِمْ۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰی اَنْ يُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَیْءٌ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٨٩) و مسلم (٤٦٢٠/ ١٣٦٥)۔

[2] رواه البخاري (١٤٨٢)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠٣٧) ☆ سليمان بن أبي عبد الله مجهول الحال لم يوثقه غير ابن حبان۔

وَقَالَ: ((مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۲۷۴۸: سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام صالح سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے کچھ غلاموں کو مدینہ کے درخت کاٹتے ہوئے پایا تو انہوں نے ان کا سامان لے لیا، اور ان کے مالکوں سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ کے درخت سے کوئی چیز کاٹنے سے منع کرتے ہوئے سنا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس کی کوئی چیز کاٹے تو جو شخص اسے پکڑے تو اس کا سامان اسی (پکڑنے والے) کو ملے گا۔''

۲۷۴۹: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حِرْمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: ((وَجٌّ)) ذَكَرُوْا أَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: "أَنَّهُ" بَدَلَ: "أَنَّهَا".

۲۷۴۹: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وج (طائف یا طائف کا کچھ علاقہ) کا شکار کرنا اور اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا حرام ہے، اللہ کے لیے حرام کیا گیا ہے۔'' ابوداود۔ اور امام محی السنہ نے بیان کیا: ''وَج'' کے بارے میں علما نے فرمایا ہے کہ وہ طائف کا ایک علاقہ ہے، اور خطابی رحمہ اللہ علیہ نے: أَنَّهَا کی جگہ أَنَّهُ کہا ہے۔

۲۷۵۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّيْ أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا. ❸

۲۷۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مدینہ میں فوت ہو سکتا ہو تو اسے اسی میں فوت ہونا چاہیے، کیونکہ جو شخص اسی ہی میں فوت ہو گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔'' احمد، ترمذی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی اسناد غریب ہے۔

۲۷۵۱: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((آخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❹

۲۷۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلامی بستیوں میں سے مدینہ ایسی بستی ہے جو سب سے آخر میں ویران ہو گی۔''

۲۷۵۲: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ: الْمَدِيْنَةِ، أَوِ الْبَحْرَيْنِ، أَوْ قِنَّسْرِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۲۷۵۲: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ آپ ان تینوں، مدینہ یا بحرین یا قنسرین، میں سے جہاں بھی قیام فرمائیں وہ آپ کا دارِ ہجرت ہے۔''

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠٣٨) ☆ مولى سعد مجهول۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٠٣٢) ☆ عبدالله بن إنسان: لين الحديث۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٧٤ ح ٥٤٣٧) والترمذي (٣٩١٧) [وابن ماجه (٣١١٢)]۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩١٩) ☆ جنادة بن سلم وثقه جماعة و ضعفه جماعة وقال الساجي: "حدث عن هشام بن عروة حديثًا منكرًا" و هذا الحديث رواه جنادة عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي هريرة به۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٢٣ وقال: غريب) ☆ فيه غيلان: لين / أي ضعيف۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۷۵۳: عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۲۷۵۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسیح دجال کا رعب مدینہ میں داخل نہیں ہوگا، اس روز اس کے سات دروازے ہوں گے، اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔''

۲۷۵۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّةَ مِنَ الْبَرَکَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

۲۷۵۴: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ کو دی ہے اس سے دگنی مدینہ کو عطا فرما۔''

۲۷۵۵: وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا کَانَ فِي جِوَارِي یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِهَا کُنْتُ لَهُ شَهِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). ❸

۲۷۵۵: آل خطاب میں سے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قصداً میری زیارت کے لیے آئے تو روز قیامت وہ میرے پڑوس میں ہوگا، جو شخص مدینہ میں سکونت اختیار کرے اور اس کی مشکلات پر صبر کرے تو روز قیامت میں اس کے لیے گواہ بنوں گا یا سفارشی ہوں گا، اور جو حرمین (مکہ، مدینہ) میں سے کسی جگہ فوت ہوا تو روز قیامت وہ امن والوں میں سے ہوگا۔''

۲۷۵۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مَرْفُوْعًا: ((مَنْ حَجَّ، فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ، کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ)). رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ. ❹

۲۷۵۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع روایت بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حج کرے اور میری موت کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔'' امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

---

❶ رواه البخاري (۱۸۷۹)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (۱۸۸۵) و مسلم (۴۶۶/ ۱۳۶۹)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۱۵۲، نسخة محققة: ۳۸۵۶) ☆ فيه رجل من آل الخطاب: مجهول۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۴۱۵۴، نسخة محققة: ۳۸۵۸) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف وحفص بن أبي داود: ضعيف جدًا۔

۲۷۵۷: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ، فَقَالَ: بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِئْسَ مَا قُلْتَ!)) قَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. [1]

۲۷۵۷: یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی، ایک آدمی نے قبر میں جھانکا تو کہا: مومن کی بہت بُری جگہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے بہت بُری بات کی ہے۔'' اس آدمی نے عرض کیا: میرا یہ ارادہ نہیں تھا، میں نے تو یہ ارادہ کیا کہ اللہ کی راہ میں شہادت (بستر پر مرنے سے) افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہادت جیسی تو کوئی چیز ہی نہیں اور مجھے اپنی قبر کے لیے یہ خطۂ زمین پوری زمین میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔ امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۲۷۵۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ: ((اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ، فَقَالَ: صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَقُلْ: عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادی عقیق میں فرماتے ہوئے سنا: ''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے کہا: اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں، اور کہیں: عمرہ، حج میں داخل ہو گیا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''آپ (ﷺ) فرمائیں: عمرہ اور حج کی ایک ساتھ نیت کی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۲/ ۴۶۲ ح ۱۰۲۰) ☆ السند ضعيف لإرساله، رواه مالك عن يحيى بن سعيد به مرفوعًا وهو مرسل۔ [2] رواه البخاري (۱۵۳۴، ۷۳۴۳)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خریدوفروخت کا بیان

بَابُ الْكَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

کسب اور طلب حلال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

۲۷۵۹: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عليه السلام كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۷۵۹: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا، اور اللہ کے نبی داود علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔''

۲۷۶۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَآ اَمَرَبِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْامِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْامِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنَاكُمْ﴾، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ، اَغْبَرَ، يَمُدُّيَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ: يَارَبِّ! يَارَبِّ! وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ، وَ مَشْرَبُهٗ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ، و غُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۷۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ پاک ہے اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے متعلق رسولوں کو حکم فرمایا، اسی چیز کے متعلق مومنوں کو حکم فرمایا تو فرمایا: ''رسولوں کی جماعت! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں عطا کی ہیں اِن میں سے کھاؤ۔'' پھر آپ نے اس آدمی کا ذکر فرمایا جو دُور دراز کا سفر طے کرتا ہے پراگندہ بال اور خاک آلود ہے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے دعا کرتا ہے: رب جی! رب جی! حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اسے حرام کی غذا دی گئی تو ایسے شخص کی

---

[1] رواه البخاري (٢٠٧٢)۔

[2] رواه مسلم (٦٥/ ١٠١٥)۔

دعا کیسے قبول ہو؟''

٢٧٦١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ وہ حلال طریقے سے کما رہا ہے یا حرام طریقے سے۔''

٢٧٦٢: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ، لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ، وَ مَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ، اَلَا وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، اَلَا وَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۶۲: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، جبکہ ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں۔ بہت سے لوگ انہیں نہیں جانتے، پس جو شخص شبہات سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا، اور جو شخص شبہات میں مبتلا ہو گیا تو وہ حرام میں مبتلا ہو گیا، جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، تو قریب ہے کہ وہ اس (چراہ گاہ) میں چرائے گا، سن لو! بے شک ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، سن لو! بے شک اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں: سُن لو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے، جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، یاد رکھو! وہ دل ہے۔''

٢٧٦٣: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ، وَ مَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۷۶۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔''

٢٧٦٤: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۷۶۴: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اُجرت اور کاہن کی شیرینی (یعنی

---

[1] رواه البخاري (٢٠٥٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢) و مسلم (١٠٧/ ١٥٩٩)۔

[3] رواه مسلم (٤١/ ١٥٦٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣٧) و مسلم (٣٩/ ١٥٦٧)۔

نیاز) سے منع فرمایا ہے۔

٢٧٦٥: وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَ كَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهٗ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْمُصَوِّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۷۶۵: ابوجحیفہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع فرمایا، اور سود کھانے والے، کھلانے والے، جسم گوندنے والی اور گدوانے والی اور مصور پر لعنت فرمائی۔

٢٧٦٦: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِنْزِيْرِ، وَالْاَصْنَامِ)) فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ؟ فَاِنَّهٗ تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ، وَ يُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: ((لَا، هُوَ حَرَامٌ)) ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَالِكَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ، ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۷۶۶: جابر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں بتائیں؟ کیونکہ اس کے ذریعے کشتیوں کو روغن کیا جاتا ہے، کھالیں چکنی کی جاتی ہیں، اور لوگ اسے چراغوں میں جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، وہ حرام ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو غارت کرے، کیونکہ اللہ نے جب اس کی چربی حرام قرار دی تو انہوں نے پگھلا کر بیچا اور پھر اس کی قیمت کھائی۔''

٢٧٦٧: وَعَنْ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ، فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۷۶۷: عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ یہود کو غارت کرے ان پر (مردار کی) چربی حرام کی گئی تو اُنہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا۔''

٢٧٦٨: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۷۶۸: جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

٢٧٦٩: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: حَجَمَ اَبُوْطَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَلَهٗ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَ اَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] رواه البخاري (٥٩٦٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣٦) و مسلم (٧١/ ١٥٨١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٢٣) و مسلم (٧٢/ ١٥٨٢)۔

[4] رواه مسلم (٤٢/ ١٥٦٩)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٠٢) و مسلم (٦٢/ ١٥٧٧)۔

۲۷۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک صاع (تقریباً اڑھائی کلو) کھجوریں دینے اور اس کے مالکوں کو اس کے خراج میں تخفیف کرنے کا حکم فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۷۷۰: عَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. [1] وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيِّ: ((اِنَّ اَطْيَبَ مَآ اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ، وَ اِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ)).

۲۷۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی کمائی سے کھانا سب سے پاکیزہ کھانا ہے، اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں سے ہے۔''

ابوداود اور دارمی کی روایت میں ہے: ''آدمی کا اپنی کمائی سے کھانا سب سے پاکیزہ کھانا ہے، اور بے شک اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔''

۲۷۷۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ، فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ، وَ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَافِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. [2]

۲۷۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص حرام مال کھاتا ہے اور پھر اس سے صدقہ کرتا ہے تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوتا، اور وہ اس میں سے جو خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں کی جاتی، اور اگر وہ اسے ترکہ میں چھوڑ جاتا ہے تو وہ اس کے لیے آگ میں اضافے کا باعث بنتا ہے، کیونکہ اللہ برائی کے ذریعے برائی ختم نہیں کرتا بلکہ وہ نیکی کے ذریعے برائی ختم کرتا ہے اور خبیث، خبیث کو ختم نہیں کرتا۔'' احمد، شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۷۷۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ. وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١٣٥٨ وقال: حسن غريب) و النسائي (٧/ ٢٤٠-٢٤١ ح ٤٤٥٤-٤٤٥٧) وابن ماجه (٢٢٩٠) و أبو داود (٣٥٢٨) والدارمي (٢/ ٢٤٧ ح ٢٥٤٠)- [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٨٧ح ٣٦٧٢ مطولاً) والبغوي في شرح السنة (٨/ ١٠ ح ٢٠٣٠) ☆ فيه الصباح بن محمد: ضعيف ولبعضه شاهد ضعيف عند الحاكم (١/ ٣٣٤، ٣٣٥) و صححه ووافقه الذهبي-! [3] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٢١ ح ١٤٤٩٤، ٣/ ٣٩٩ ح ١٥٣٥٨ وسنده حسن) و الدارمي (٢/ ٣١٨ ح ٢٧٧٩) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٧٦١) ☆ وللحديث طرق كثيرة، انظر تنقيح الرواة (١/ ١٥٤)-

۲۷۷۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حرام سے پرورش پانے والا گوشت، جنت میں داخل نہیں ہو گا، اور حرام سے پرورش پانے والا ہر گوشت جہنم کی آگ ہی اس کی زیادہ حق دار ہے۔''

۲۷۷۳: وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَالَا يُرِيْبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ ❶

۲۷۷۳: حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا: ''جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دے اور شک سے پاک چیز اختیار کر، کیونکہ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں شک ہے۔'' احمد، ترمذی، نسائی۔ اور امام دارمی نے اس حدیث کا پہلا حصہ روایت کیا ہے۔

۲۷۷٤: وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا وَابِصَةُ! جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ، فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ، وَقَالَ: ((اسْتَفْتِ نَفْسَكَ، اسْتَفْتِ قَلْبَكَ)) ثَلَاثًا ((اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۲۷۷۴: وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وابصہ! تم نیکی اور گناہ کی تعریف پوچھنے آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اکٹھی کیں اور میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: ''اپنے نفس سے پوچھو، اپنے دل سے پوچھو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ اور پھر فرمایا: ''نیکی وہ ہے جس پر نفس اور دل مطمئن ہو جائے، جبکہ گناہ یہ ہے کہ وہ تیرے نفس میں کھٹکے اور دل میں تردد پیدا کرے اگرچہ لوگ تجھے فتویٰ دیں۔''

۲۷۷۵: وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۷۷۵: عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ حقیقی متقی تب بنتا ہے کہ وہ قابل اعتراض چیزوں کو چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ایسی چیزیں بھی چھوڑے جن پر کوئی اعتراض نہیں۔''

۲۷۷٦: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً: عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٢٠٠ ح ١٧٢٧ مختصرًا) والترمذي (٢٥١٨ وقال: صحيح) والنسائي (٨/ ٣٢٧-٣٢٨ ح ٥٧١٤) والدارمي (٢/ ٢٤٥ ح ٢٥٣٥) [وصححه ابن حبان (الموارد: ٥١٢) والحاكم (٢/ ١٣) ووافقه الذهبي]۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٢٨ ح ١٨١٦٤، ١٨١٦٩) والدارمي (٢/ ٢٤٥-٢٤٦ ح ٢٥٣٦) ☆ فيه أيوب بن عبدالله بن مكرز: مستور، والزبير أبو عبد السلام لم يسمع هذا الحديث من أيوب بن عبد الله بن مكرز، وفي سماع أيوب من وابصة نظر، و أبو عبد السلام مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده، فالسند ضعيف مظلم بطوله، وحديث مسلم (٢٥٥٣) يغني عنه۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٥١ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٢١٥) [وصححه الحاكم (٤/ ٣١٩) ووافقه الذهبي] ☆ أبو عقيل عبدالله بن عقيل الثقفي حسن الحديث وثقه الجمهور و جرح الجوزجاني فيه نظر، لم أجده في كتابه والراوي عنه الدولابي وهو ضعيف۔

وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَآئِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۲۷۷۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے متعلق دس قسم کے افراد پر لعنت فرمائی: اس کے بنانے والے، اس کے بنوانے والے، اس کے پینے والے، اسے اٹھانے والے، جس کے پاس لے جائی جائے، اس کے پلانے والے، اسے بیچنے والے، اس کی قیمت کھانے والے، اسے خریدنے والے اور جس کے لیے خریدی جائے۔

۲۷۷۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَآئِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۲۷۷۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے شراب پر، اس کے پینے والے، اس کے پلانے والے، اس کے بیچنے والے، اس کے خریدنے والے، اس کے بنانے والے، جس کے لیے بنائی جائے اس پر، اسے لے کر جانے والے اور جس کے لیے لے کر جائی جائے، ان سب پر لعنت فرمائی۔''

۲۷۷۸: وَعَنْ مُحَيِّصَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ: ((اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۷۷۸: محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں منع فرما دیا، وہ آپ سے مسلسل اجازت طلب کرتے رہے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے اپنے اونٹ کو کھلا دیا کرو اور اسے غلام کو کھلا دیا کر۔''

۲۷۷۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. ❹

۲۷۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گانے والی (گلوکارہ یا زانیہ) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

۲۷۸۰: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ، وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ، وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ، وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا نَزَلَتْ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❺ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ: نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِيْ بَابِ مَايَحِلُّ اَكْلُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۷۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گانے والیوں کو بیچو نہ انہیں خریدو اور نہ ہی انہیں تربیت دو، اور ان کی قیمت حرام ہے۔ ایسے مسائل کے متعلق یہ حکم نازل ہوا: ''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بے ہودہ باتیں خریدتے ہیں۔'' احمد،

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٩٥ وقال: غريب) و ابن ماجه (٣٣٨١)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٧٤) و ابن ماجه (٣٣٨٠)۔ ❸ **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٧٤ ح ١٨٨٩) و أبو داود (٣٤٢٢) و ابن ماجه (٢١٦٦)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٢٣ ح ٢٠٣٨) [والبيهقي ٦/ ١٢٦] ☆ هشام بن حسان مدلس وعنعن۔ ❺ **إسناده ضعيف [جدًا]**، رواه الترمذي (١٢٨٢) و ابن ماجه (٢١٦٨) [علي بن يزيد: ضعيف جدًا] ٥ حديث جابر يأتي (٤١٢٨)۔

ترمذی، ابن ماجہ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور علی بن یزید، راوی حدیث میں ضعیف ہے۔
اور ہم جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کھانے سے منع فرمایا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ باب ما یحل اکلہ میں ذکر کریں گے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٧٨١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۲۷۸۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرائض کے بعد کسب حلال کی تلاش بھی فرض ہے۔''

٢٧٨٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۲۷۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے قرآن کریم کی کتابت کی اجرت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، وہ تو (حروف کے) مصور ہی ہیں، اور وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی ہی کھاتے ہیں۔

٢٧٨٣: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ؟ قَالَ: ((عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَّبْرُوْرٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۲۷۸۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کون سا کسب سب سے پاکیزہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر اچھی تجارت۔''

٢٧٨٤: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ، وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ، فَقِيْلَ لَهٗ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ! وَمَا بَأْسٌ بِذٰلِكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ. [4]

۲۷۸۴: ابوبکر بن ابومریم بیان کرتے ہیں، مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی دودھ بیچا کرتی تھی اور مقدام رضی اللہ عنہ اس کی

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٤١) [والطبراني فى الكبير (١٠/ ٩٠ ح ٩٩٩٣)] ☆فيه عباد بن كثير: متروك۔ [2] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) [وروى ابن أبي داود فى المصاحف (ص ١٤٧) عن الأعمش قال: "حدثت عن سعيد بن جبير قال: سئل ابن عباس عن كتاب المصاحف فقال: إنما هو مصور" وسنده ضعيف، ورواه أيضًا (ص١٩٩) وسنده ضعيف، الأعمش لم يسمعه من سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنه]۔

[3] **ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٤١ ح ١٧٣٩٧ نسخة محققة) ☆ المسعودي اختلط و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٢/ ١٠) والطبراني (الأوسط: ٢١٦١) وغيرهما۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٣٣ ح ١٧٣٣٣) ☆ فيه أبو بكر بن أبي مريم ضعيف مختلط۔

قیمت وصول کرتے تھے، ان سے کہا گیا، سبحان اللہ! کیا وہ دودھ بیچتی ہے اور تم اس کی قیمت وصول کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا جس میں درہم و دینار ہی انہیں فائدہ پہنچائے گا۔''

۲۷۸۵: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ، وَإِلَى مِصْرَ، فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَأَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ. فَقَالَتْ: لَا تَفْعَلْ! مَالَكَ وَ لِمَتْجَرِكَ؟ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِّنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ، أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۷۸۵: نافع بیان کرتے ہیں، میں شام اور مصر کی طرف سامان تجارت بھیجا کرتا تھا، چنانچہ اب میں نے عراق کی طرف سامان بھیجنے کی تیاری کی تو میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا، ام المؤمنین! میں شام کی طرف سامان تجارت بھیجا کرتا تھا لیکن اب میں نے عراق کے لیے تیاری کی ہے، انہوں نے فرمایا: ایسے نہ کرو، تمہارے تجارتی مرکز کو کیا ہوا؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کی روزی کا کوئی سبب بنائے تو وہ اسے نہ چھوڑے جب تک کہ (عدم منافع کی وجہ سے) اس میں تبدیلی رونما ہو یا اسے اس میں نقصان ہونے لگے۔''

۲۷۸۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لِأَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، فَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَدْرِيْ مَاهٰذَا؟ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَ مَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا أُحْسِنُ الْكَهَانَةَ إِلَّا أَنِّيْ خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِيْ فَأَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ، فَهٰذَا الَّذِيْ أَكَلْتَ مِنْهُ. قَالَتْ: فَأَدْخَلَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَدَهُ، فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا، وہ آپ کو خراج دیا کرتا تھا، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے خراج میں سے کھایا کرتے تھے، ایک روز وہ کچھ لے کر آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا۔ غلام نے آپ سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا تھا؟ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیا تھا؟ اس نے کہا: میں جاہلیت میں ایک انسان کے لیے کہانت کیا کرتا تھا، حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی، میں نے تو اسے صرف دھوکہ ہی دیا تھا، وہ مجھے ملا ہے تو اس نے مجھے یہ عطا کیا ہے جس میں سے آپ نے کھایا ہے، وہ بیان کرتی ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (منہ میں) ڈالا اور پیٹ کی ہر چیز قے کر ڈالی۔

۲۷۸۷: وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٢٤٦ ح ٢٦٦٢٠) ☆ فيه الزبير بن عبيد: مجهول و نافع مجهول الحال وهو غير مولى ابن عمر و مخلد بن الضحاك و ثقه ابن حبان وحده۔ [2] رواه البخاري (٣٨٤٢)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٥٩) [وأبو يعلى ١/ ٨٥ ح ٨٤ واللفظ له، والحاكم (٤/ ١٢٧ ح ٧١٦٤)] ☆ فيه عبدالواحد بن زيد البصري الزاهد ضعيف ضعفه الجمهور وفرقد بن يعقوب السبخي ضعيف ضعفه الجمهور و لم أقف على السند الحسن لهذا الحديث۔

۲۷۸۷: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حرام سے پرورش پانے والا جسم جنت میں نہیں جائے گا۔“

۲۷۸۸: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّهُ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَبَنًا وَاَعْجَبَهُ وَقَالَ لِلَّذِيْ سَقَاهُ: مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ وَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. ☆ [1]

۲۷۸۸: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور انہیں خوش گوار محسوس ہوا۔ جس شخص نے دودھ پلایا تھا اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ دودھ کہاں سے حاصل کیا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک تالاب پر گیا جس کا اس نے نام لیا۔ وہاں زکوۃ کے اونٹ تھے جن کو وہ پانی پلا رہے تھے، انہوں نے مجھے بھی ان کا دودھ دھو کر دیا میں نے دودھ کو اپنے مشکیزے میں ڈال لیا یہ وہ دودھ تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور دودھ کی قے کر دی۔

۲۷۸۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ صَلَاةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ: صُمَّتَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. [2]

۲۷۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جو شخص دس درہم میں کوئی کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اس پر رہتا ہے تو اللہ تعالی اس کی نماز قبول نہیں کرتا، پھر انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال کر فرمایا: اگر میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہ سنی ہو تو یہ دونوں (کان) بہرے ہو جائیں۔ احمد، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور فرمایا: اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٧١ ، نسخة محققة: ٥٣٨٧) [من طريق مالك عن زيد بن أسلم به وهذا في الموطأ (١/ ٢٦٩)] ☆ السند منقطع ، زيد لم يدرك عمر رضي الله عنه۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٩٨ ح ٥٧٣٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٦١١٤ ، نسخة محققة: ٥٧٠٧ بسند مختلف وقال البيهقي: "وهو إسناد ضعيف" و سنده ضعيف لعلل.) ☆ فيه بقية (مدلس) عن الوليد الحمصي عن عثمان بن زفر عن هاشم (لا أعرفه انظر تعجيل المنفعة ص ٤٢٨) عن ابن عمر به۔

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ
معاملہ کرنے میں نرمی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ
فصل اول

۲۷۹۰: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَ اِذَا اشْتَرٰى وَ اِذَا اقْتَضٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۲۷۹۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔''

۲۷۹۱: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ، فَقِيْلَ لَهٗ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ. قِيْلَ لَهٗ: انْظُرْ. قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَ اُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ؛ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۷۹۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا، فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لیے اس کے پاس آیا تو اس سے پوچھا گیا: کیا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ اس نے کہا: مجھے پتہ نہیں، پھر اسے کہا گیا: دیکھ لو اس نے کہا: مجھے اس کے علاوہ تو کوئی اور بات یاد نہیں کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ بیع کیا کرتا تھا، اور میں ان سے اچھے انداز سے تقاضا کیا کرتا تھا، میں مال دار شخص کو مہلت دے دیتا تھا جبکہ تنگ دست کو ویسے ہی معاف کر دیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔''

۲۷۹۲: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ: ((فَقَالَ اللّٰهُ: اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ)). ❸

۲۷۹۲: اور صحیح مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے جو کہ عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں، (فرشتو!) میرے بندے سے درگزر فرماؤ۔''

۲۷۹۳: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

---

❶ رواه البخاري (۲۰۷٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (۳٤۵۱) و مسلم (۲٦/ ۱۵٦۰)۔

❸ رواه مسلم (۲۹/ ۱۵٦۰)۔

❹ رواه مسلم (۱۳۲/۱٦۰۷)۔

۲۷۹۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیع کرتے وقت زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، کیونکہ اس سے تجارت کو فروغ تو ملتا ہے لیکن پھر وہ ختم ہو جاتی ہے۔“

۲۷۹٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۷۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قسم سودے کو رواج دیتی ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔“

۲۷۹٥: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ)) قَالَ اَبُوْذَرٍّ رضی اللہ عنہ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۷۹۵: ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ روزِ قیامت تین قسم کے لوگوں سے کلام فرمائے گا نہ (نظرِ رحمت سے) اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ ہی اُن کا تزکیہ فرمائے گا اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔“ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، وہ تو ناکام ونامراد ہو گئے، اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ”ازار لٹکانے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنا سودا بیچنے والا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۷۹٦: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ ❸

۲۷۹۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سچا امانت دار تاجر انبیا علیہم السلام صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

۲۷۹۷: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❹

۲۷۹۷: ابنِ ماجہ نے اِسے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۷۹۸: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَمّٰى فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم السَّمَاسِرَةَ، فَمَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَاَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ! اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٨٧) و مسلم (١٣١/ ١٦٠٦)۔ ❷ رواه مسلم (١٧١ / ١٠٦)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٠٩ وقال: صحيح) و الدارقطني (٣/ ٧) [والدارمي (٢/ ٢٤٧ ح ٢٥٤٢)]
☆ أبو حمزة ميمون ضعيف وفي السند علل أخرى و الحديث من مراسيل الحسن البصري رحمه الله، و قال الدارمي رحمه الله: "أبو حمزة هذا هو صاحب إبراهيم وهو ميمون الأعور"۔

❹ **ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢١٣٩) ☆ كلثوم بن جوشن: ضعيف، كما قال البوصيري وغيره۔

فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۷۹۸: قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہم (تاجروں) کو ''بروکر'' (دلال) کہا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا نام دیا جو کہ اِس سے بہتر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تاجروں کی جماعت! بیع کرتے وقت لغو باتیں ہو جاتی ہیں اور قسمیں بھی ہوتی ہیں، لہٰذا تم اِس کے ساتھ صدقہ کو شامل کر لیا کرو۔''

۲۷۹۹: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۷۹۹: عبید بن رفاعہ اپنے والد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تاجروں کو فاجروں کے زمرے میں جمع کیا جائے گا بجز اس کے جس نے تقویٰ اختیار کیا، نیکی کی اور صدقہ کیا۔''

۲۸۰۰: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [3]

۲۸۰۰: امام بیہقی نے براء رضی اللہ عنہ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

اس باب کی تیسری فصل نہیں ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٣٢٦) و الترمذي (١٢٠٨ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٧/ ١٤-١٥ح ٣٨٢٩) وابن ماجه (٢١٤٥)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٢١٠) و ابن ماجه (٢١٤٦) و الدارمي (٢/ ١٦٣ ح ٢٥٤١)۔

[3] **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٤٨ ، نسخة محققة: ٤٥٠٧ وسنده حسن) والحديث السابق (٢٧٩٩) شاهد له۔

بَابُ الْخِیَارِ

اختیار کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۸۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُتَبَایِعَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِهٖ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1] وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((اِذَا تَبَایَعَ الْمُتَبَایِعَانِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ مِنْ بَیْعِهٖ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَکُوْنَ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَاِذَا کَانَ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَقَدْ وَجَبَ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ: ((اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَخْتَارَا)) وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ: ((اَوْ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِخْتَرْ)) بَدَلَ: ((اَوْ یَخْتَارَا)).

۲۸۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیع خیار کے علاوہ خرید وفروخت کرنے والے میں سے ہر ایک کو، جُدا نہ ہونے سے پہلے تک (بیع کو پختہ کرنے یا فسخ کرنے کا) اختیار ہے''۔ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ''جب دو بیع کرنے والے بیع کرتے ہیں تو انہیں ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے تک اپنی بیع کے بارے میں اختیار ہوتا ہے، یا پھر ان کی بیع خیار ہو پس جب ان کی بیع اختیار ہو گی تو وہ واجب ہو جائے گی۔''

اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے: ''خرید وفروخت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے جُدا ہونے سے پہلے تک اختیار باقی رہتا ہے، یا پھر انہوں نے بیع خیار کی ہو۔

اور صحیحین کی روایت میں ہے: ''یا ان دونوں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تجھے اختیار حاصل ہے۔ ((یختارا)) کے بجائے ((اختر)) ''اختیار کی شرط کر'' کا لفظ ہے۔

۲۸۰۲: وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِیْ بَیْعِهِمَا، وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِهِمَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۲۸۰۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرید وفروخت کرنے والوں کو جُدا ہونے تک اختیار باقی رہتا ہے، اگر انہوں نے سچ بولا اور (مال کے بارے میں) وضاحت کی تو ان دونوں کے لیے اِن کی بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے (مال کے نقص وغیرہ کو) چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان کی بیع سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۲۱۰۷) و مسلم (۴۳ـ۴۵/ ۱۵۳۱) والترمذي (۱۲۴۵ [وسنده صحیح]).

[2] متفق علیه، رواه البخاري (۲۰۷۹) و مسلم (۴۷/ ۱۵۳۲).

٢٨٠٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ: ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ)). فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۰۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے فرمایا: ''بیع میں میرے ساتھ دھوکہ ہو جاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم بیع کرو تو کہا کرو: دھوکہ فریب نہیں چلے گا۔'' وہ آدمی یہ الفاظ کہا کرتا تھا۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٨٠٤: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيْلَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۲۸۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خرید و فروخت کرنے والوں کو جدا ہونے سے پہلے تک اختیار ہوتا ہے الا یہ کہ بیع اختیار ہو، اور اس کے لیے اس اندیشے کے پیش نظر اپنے ساتھی سے جدا ہونا جائز نہیں کہ وہ اس (بیع) کی واپسی کا مطالبہ نہ کرے۔''

٢٨٠٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۸۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں باہمی رضامندی کے بغیر ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔''

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٨٠٦: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ [4]

۲۸۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١١٧) ومسلم (٤٨/ ١٥٣٣)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (١٢٤٧ وقال: حسن) وأبو داود (٣٤٥٦) والنسائي (٧/ ٢٥١-٢٥٢ ح ٤٤٨٨)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٤٥٨)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٤٩) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢/ ٤٩) و وافقه الذهبي] ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

بَابُ الرِّبَا

سود کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

۲۸۰۷: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهٗ، وَكَاتِبَهٗ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: ((هُمْ سَوَآءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۸۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: ''(گناہ میں) وہ سب برابر ہیں۔''

۲۸۰۸: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَآءً بِسَوَآءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ، فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۰۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے، چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک ایک دوسرے کے برابر ہوں اور نقد بنقد ہوں، جب یہ اصناف بدل جائیں تو پھر اگر وہ نقد ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔''

۲۸۰۹: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى، اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَآءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور نقد بنقد ہوں، جس شخص نے زیادہ دیا یا جس نے زیادہ کا مطالبہ کیا تو اس نے سودی کام کیا، اور اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہیں۔''

۲۸۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى

[1] رواہ مسلم (۱۰۶/ ۱۵۹۸)۔

[2] رواہ مسلم (۸۱/ ۱۵۸۷)۔

[3] رواہ مسلم (۸۲/ ۱۵۸۴)۔

بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ: ((لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۱۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے برابر ہی فروخت کرو، ایک دوسرے میں کمی بیشی نہ کرو، چاندی کو چاندی کے برابر ہی فروخت کرو اور ایک دوسرے میں کمی بیشی نہ کرو، اور اس میں سے غیر موجود چیز کو موجود چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں باہم برابر وزن میں فروخت کرو۔''

۲۸۱۱: وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۱۱: معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سن رہا تھا: ''اناج، اناج (غلہ غلے) کے برابر برابر ہو۔''

۲۸۱۲: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَ هَاءَ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۸۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونے کی سونے کے بدلے، چاندی کی چاندی کے بدلے، گندم کی گندم کے بدلے، جو کی جو کے بدلے اور کھجور کی کھجور کے بدلے ادھار بیع کرنا سود ہے لیکن اگر دست بدست ہو تو جائز ہے۔''

۲۸۱۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ: ((اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ. فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا)). وَقَالَ: ((فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۸۱۳: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر پر عامل مقرر کیا، تو وہ اچھی قسم کی کھجوریں لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا خیبر کی ساری کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! ہم دو صاع کے بدلے یہ ایک صاع اور تین صاع کے بدلے دو صاع لے لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کرو، ساری کھجوریں درہموں کے حساب سے بیچ دیا کرو اور پھر درہموں کے بدلے عمدہ قسم کی کھجوریں خرید لیا کرو۔'' اور فرمایا: ''وزن کی جانے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٧٧) و مسلم (٧٥-٧٧ / ١٥٨٤)۔

[2] رواه مسلم (٩٣ / ١٥٩٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٣٤) و مسلم (٧٩ / ١٥٨٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٠١) و مسلم (٩٥ / ١٥٩٣)۔

والی تمام چیزوں میں بھی یہی اصول ہے۔''

٢٨١٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: جَآءَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ ، اِلَی النَّبِیِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((مِنْ اَیْنَ هٰذَا؟)) قَالَ: عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ: ((اَوَّهْ، عَیْنُ الرِّبَا،عَیْنُ الرِّبَا،لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ، فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۲۸۱۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بلال رضی اللہ عنہ برنی (بڑی عمدہ قسم کی) کھجوریں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ''یہ کہاں سے لائے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہمارے پاس نکمی کھجوریں تھیں میں نے ان کے دو صاع کے عوض ان کا ایک صاع لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''افسوس! افسوس! یہ تو بالکل سود ہے، بالکل سود ہے، ایسے نہ کرو، بلکہ جب تم خریدنا چاہو تو ان کھجوروں کو فروخت کرو، پھر اس (قیمت) کے عوض انہیں خریدو۔''

٢٨١٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((بِعْنِیْهِ)) فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَوْحُرٌّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۸۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک غلام آیا تو اس نے ہجرت پر نبی ﷺ کی بیعت کی، جبکہ آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے، اتنے میں اس کا مالک آیا اور اس کا مطالبہ کرنے لگا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''اسے مجھے بیچ دو۔'' آپ ﷺ نے دو حبشی غلاموں کے بدلے میں اسے خرید لیا، اس کے بعد آپ کسی سے بیعت نہیں لیتے تھے حتیٰ کہ آپ اس سے پوچھ لیتے کیا وہ غلام ہے یا آزاد؟

٢٨١٦: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا یُعْلَمُ مَكِیْلَتُهَا بِالْكَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ التَّمْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۲۸۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے معلوم شدہ وزن کھجور کے بدلے میں غیر معلوم وزن کھجوروں کے ڈھیر کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢٨١٧: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیْهَا اَكْثَرَ مِنَ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۲۸۱۷: فضالہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے خیبر کے دن بارہ دینار کے بدلے میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٢٣١٢) و مسلم (٩٦/ ١٥٩٤)۔

❷ رواه مسلم (١٢٣/ ١٦٠٢)۔

❸ رواه مسلم (٤٢/ ١٥٣٠)۔

❹ رواه مسلم (٩٠/ ١٥٩١)۔

گھونگھے تھے، میں نے اس ہار کو کھول دیا تو میں نے اس میں بارہ دینار سے زیادہ سونا پایا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو نہ بیچا جائے حتی کہ اسے کھول کر الگ کر لیا جائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۸۱۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَیَأْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلَ الرِّبَا، فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ)). وَیُرْوٰی: ((مِنْ غُبَارِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۸۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ تمام لوگ سود کھانے والے ہوں گے، اگر کوئی اسے نہیں بھی کھائے گا تو اس کا اثر اس تک پہنچ جائے گا۔'' اور اس طرح بھی مروی ہے کہ ''اس تک اس کا غبار پہنچ جائے گا۔''

۲۸۱۹: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَ لَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ، اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ، عَیْنًا بِعَیْنٍ، یَدًا بِیَدٍ، وَلٰکِنْ بِیْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَ الْبُرَّ بِالشَّعِیْرِ، وَ الشَّعِیْرَ بِالْبُرِّ، وَ التَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَ الْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، یَدًا بِیَدٍ، کَیْفَ شِئْتُمْ)). رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ [2]

۲۸۱۹: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی، گندم کو گندم، جو کو جو، کھجور کو کھجور اور نمک کو نمک کے بدلے میں فروخت نہ کرو، ہاں یہ کہ وہ برابر برابر، نقد بنقد اور دست بدست ہوں۔ اور سونے کو چاندی کے بدلے میں، چاندی کو سونے کے بدلے میں، گندم کو جو کے بدلے میں، جو کو گندم کے بدلے میں، کھجور کو نمک اور نمک کو کھجور کے بدلے میں دست بدست جیسے تم چاہو بیچو۔''

۲۸۲۰: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ شِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ: ((اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ. فَنَهَاهُ عَنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۸۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سے تازہ کھجوروں کے بدلے میں

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٤٩٤ ح ١٠٤١٥) و أبو داود (٣٣٣١) و النسائي (٧/ ٢٤٣ ح ٤٤٦٠) وابن ماجه (٢٢٧٨) ☆ الحسن البصري مدلس و لم يصرح بالسماع و الجمهور على أنه لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الشافعي فی الأم (٣/ ١٥) [ومسلم في صحيحه: ١٥٨٧]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٦٢٤ ح ١٣٥٣) والترمذي (١٢٢٥ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٣٥٩) والنسائي (٧/ ٢٦٨۔٢٦٩ ح ٤٥٤٩) و ابن ماجه (٢٢٦٤)۔

چھوہارے خریدنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کھجور خشک ہو جاتی ہے تو کیا وہ (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟'' تو اس شخص نے عرض کی، جی ہاں، آپ ﷺ نے اسے اس سے منع فرمایا۔

۲۸۲۱: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلاً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ: كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۲۸۲۱: سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حیوان کے بدلے گوشت کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ جاہلیت کے جوئے کی ایک صورت تھی۔

۲۸۲۲: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۸۲۲: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حیوان کے بدلے حیوان کی ادھار بیع سے منع فرمایا۔

۲۸۲۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ اَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۸۲۳: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں لشکر تیار کرنے کا حکم فرمایا تو اونٹ کم پڑ گئے، پھر آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کی جوان سال اونٹنیوں کے وعدہ پر اونٹ لے لیں، چنانچہ وہ ایک اونٹ دو اونٹنیوں کے بدلے صدقہ کے اونٹ آنے تک کے وعدہ پر لے رہے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۸۲٤: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((**الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ**)) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((**لَا رِبَا فِيْ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۸۲۴: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سود ادھار میں ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو نقد بنقد ہو اس میں سود نہیں۔''

۲۸۲۵: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضی اللہ عنہ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**دِرْهَمُ رِبًا يَاْكُلُهُ**

[1] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (۸/ ۷٦ ح ۲۰۷۳) [و مالك في الموطأ ۲/ ٦٥٥ ح ۱۳۹٦] ☆ السند ضعيف لإرساله و له شواهد عند أبي داود (۳۳٥٦) والترمذي (۱۲۳۷) وغيرهما۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (۱۲۳۷ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۳۳٥٦) والنسائي (۷/ ۲۹۲ ح ٤٦۲٤) وابن ماجه (۲۲۷۰) والدارمي (۲/ ۲٥٤ ح ۲٥٦۷)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۳٥۷) ☆ عمرو بن حريش مجهول الحال و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۷۸-۲۱۷۹) و مسلم (۱۰۱-۱۰۳/ ۱٥۹٦)۔

الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَ ثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ . ❶ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَزَادَ وَ قَالَ: ((مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ)).

۲۸۲۵: غسیل الملائکہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جانتے ہوئے ایک درہم سود کھاتا ہے تو یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے۔'' اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے فرمایا: ''جس شخص کا گوشت حرام سے تیار ہوا ہو تو آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔''

۲۸۲۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ)). ❷

۲۸۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود کے (گناہ کے) ستر حصے ہیں، ان میں سے کم تر گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح (جماع) کرے۔''

۲۸۲۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ)). رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوٰى اَحْمَدُ الْاَخِيْرَ. ❸

۲۸۲۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سود خواہ کتنا بھی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا انجام فقر و ذلت ہے۔'' ان دونوں روایات کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں جبکہ آخری حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۲۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ يَا جِبْرِيْلُ! قَالَ: هٰؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۸۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معراج کی رات میں ایک قوم کے پاس آیا جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے جن میں سانپ ان کے پیٹ کے باہر سے نظر آ رہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ''سود خور۔''

۲۸۲۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا، وَ مُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَ كَانَ

---

❶ **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٥ ح ٢٢٣٠٣) والدارقطني (٣/ ١٦ ح ٢٨١٩) ☆ سنده ضعيف، في سماع ابن أبي مليكة من عبدالله بن حنظلة لهذا الحديث نظر و للحديث علة أخرى و شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٢٢٧٤) وغيره۔ ☆☆ البيهقي في شعب الإيمان (٥٥١٨) عن ابن عباس و سنده ضعيف جدًا، فيه محمد بن الفضل بن جابر ثنا يحيى بن إسماعيل بن عباس عن حسين بن قيس الرحبي [متروك] عن عكرمة عن ابن عباس إلخ۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٢٧٤) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٥٢١) ☆ أبو معشر نجيح بن عبدالرحمٰن السندي ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن الجارود (٦٤٧) و الحاكم (٢/ ٣٧) وغيرهما۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٢٢٧٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٥١١) و أحمد (١/ ٣٩٥ ح ٣٧٥٤، ١/ ٤٢٤ ح ٤٠٢٦) [و صححه الحاكم (٢/ ٣٧) ووافقه الذهبي]۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٥٣ ح ٨٦٢٥) و ابن ماجه (٢٢٧٣) ☆ فيه أبو الصلت: مجهول و علي بن زيد بن جدعان: ضعيف۔

يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶

۲۸۲۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور زکوۃ نہ دینے والے پر لعنت فرمائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔

۲۸۳۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ إِنَّ اٰخِرَ مَانَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبَا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُبِضَ وَ لَمْ يُفَسِّرْهَالَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۲۸۳۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت سود کے بارے میں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے لیکن آپ نے اس کی ہمیں تفسیر نہیں بتائی تھی، تم سود اور مثل سود ترک کر دو۔

۲۸۳۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ، اَوْحَمَلَهٗ عَلَى الدَّآبَّةِ فَلَايَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۲۸۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے، پھر وہ (مقروض) شخص اس کو کوئی تحفہ دے یا اسے سواری پر بٹھائے تو وہ اس پر سوار ہو نہ اس تحفہ کو قبول کرے۔ البتہ اگر ان کے درمیان یہ کام (تحائف کا تبادلہ وغیرہ) پہلے سے ہی جاری ہو تو جائز ہے۔''

۲۸۳۲: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى. ❹

۲۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی، آدمی کو قرض دے تو پھر وہ ہدیہ قبول نہ کرے۔'' امام بخاری نے اسے تاریخ میں روایت کیا، اور المنتقی میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۸۳۳: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبَا فَاشٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْحِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْحَبْلَ قَتٍّ فَلَاتَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❺

۲۸۳۳: ابو بردہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ گیا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا: تم ایسے ملک میں رہتے ہو جہاں سود عام ہے، جب تمہارا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ گھاس کا ایک گٹھا یا جو یا جنگلی ہرے چارے کا ایک گٹھا بطور ہدیہ بھیجے تو اسے نہ لو کیونکہ وہ سود ہے۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٨/ ١٤٧ ح ٥١٠٦) ☆ الحارث الأعور ضعيف و لبعض الحديث شواهد ضعيفة۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٢٧٦) و الدارمي (١/ ٥١-٥٢ ح ١٣١) ☆ قتادة مدلس و عنعن و للحديث طريق آخر عند الإسماعيلي كما في مسند الفاروق لابن كثير (٢/ ٥٧١) و سنده ضعيف۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٤٣٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٥٣٢) ☆ عتبة: ليس شاميًا و رواية إسماعيل بن عياش عن غير الشاميين ضعيفة۔ ❹ لم أجده، رواه البخاري في تاريخه (لم أجده و لعله لا أصل له) و ذكره في منتقى الأخبار (٢٩٧٠)۔ ❺ رواه البخاري (٣٨١٤)۔

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

ممنوعہ بیوع (تجارت) کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٢٨٣٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ كَيْلاً، وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلاً، اَوْكَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ: وَاِنْ كَانَ زَرْعًا، اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهٰى عَنْ ذَالِكَ كُلِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، قَالَ: وَالْمُزَابَنَةُ: اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَ اِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۸۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ”مزابنہ“ سے منع فرمایا ہے، اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے باغ کا پھل، اگر کھجور ہو تو معلوم شدہ مقدار خشک کھجور کے ساتھ، اگر انگور ہو تو اسے منقی کے ساتھ ناپ کر، اور مسلم میں ہے: اگر کھیتی ہو تو اسے اناج کے ساتھ ناپ کر بیچنا، آپ ﷺ نے ان سب صورتوں سے منع فرمایا ہے۔ بخاری، مسلم۔

اور صحیحین ہی کی روایت ہے، آپ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے، اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجوروں کے ساتھ مقررہ پیمانے سے بیچنا، اور یوں کہے کہ اگر زیادہ ہوا تو میرا اور اگر کم ہوا تو میں دوں گا۔

٢٨٣٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ وَ الْمُحَاقَلَةُ: اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقِ حِنْطَةٍ وَ الْمُزَابَنَةُ: اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَ الْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ محاقلہ یہ ہے کہ آدمی سو فرق (وزن کا پیمانہ) گندم کے بدلے میں کھیتی فروخت کر دے، مزابنہ یہ ہے کہ وہ سو فرق کھجور کے بدلے میں کھجوروں کو درختوں پر فروخت کر دے، اور مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو تہائی یا چوتھائی حصے پر کاشت کرنے کو دیا جائے۔

٢٨٣٦: وَعَنْهُ، قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] متفق علیه، رواہ البخاري (٢٢٠٥) و مسلم (٧٥/ ١٥٤٢)۔

[2] رواہ مسلم (٨١-٨٤/ ١٥٣٦)۔ [3] رواہ مسلم (٨٥/ ١٥٣٦)۔

۲۸۳۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ، باغ کو کئی سال کے لیے ٹھیکے پر دینے اور استثنا سے منع کیا ہے، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگانے کی اجازت فرمائی۔

۲۸۳۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِی الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۸۳۷: سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجور بیچنے سے منع فرمایا، البتہ آپ نے اندازہ لگانے کی اجازت دی، وہ یہ ہے کہ اس کو اندازہ سے خشک کھجوروں کے عوض بیچ دیا جائے، تاکہ اس کے مالک تازہ کھجوریں کھا سکیں۔''

۲۸۳۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْخَصَ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ. شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ وسق یا اس سے کم خشک کھجور کے اندازہ سے تازہ کھجوروں کو بیچنے کی اجازت فرمائی۔'' داؤد بن حصین راوی کو پانچ یا پانچ سے کم میں شک ہوا۔

۲۸۳۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: نَهٰی عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۸۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ ان کی صلاحیت ظاہر ہو جائے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سرخ ہو جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنبل (بالیوں) کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سفید ہو جائیں اور آفت سے بچ جائیں۔''

۲۸۴۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ قِيْلَ: وَ مَاتُزْهِیَ؟ قَالَ: ((حَتّٰی تَحْمَرَّ))، وَقَالَ: ((اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۲۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ ''زھو'' (پختہ) ہو جائیں۔'' عرض کیا گیا، ''زھو'' سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حتی کہ وہ سرخ ہو جائیں، اور فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر اللہ پھل روک لے تو پھر تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کا مال کس چیز کے عوض حاصل کرے گا؟''

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۹۱) و مسلم (۶۷/ ۱۵۴۰)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۹۰) و مسلم (۷۱/ ۱۵۴۱)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۹۴) و مسلم (۴۹/ ۱۵۳۴، ۵۰/ ۱۵۳۵)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۹۸) و مسلم (۱۵/ ۱۵۵۵)۔

۲۸۴۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۸۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور آفت سے ہونے والے نقصان کو منہا کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۸۴۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اپنے (کسی مسلمان) بھائی کو پھل فروخت کرو اور پھر اس پر کوئی آفت آ جائے تو تمہارے لیے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، تم اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے حاصل کرو گے۔''

۲۸۴۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ، فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهٖ، فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِهٖ فِيْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ. ❸

۲۸۴۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگ بازار کے بالائی حصے سے اناج خریدتے اور اسے وہیں فروخت کر دیا کرتے تھے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی جگہ پر فروخت کرنے سے منع فرما دیا حتی کہ وہ اسے منتقل کریں۔ ابوداود۔ میں نے اسے صحیحین میں نہیں پایا۔

۲۸۴۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ)). ❹

۲۸۴۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خرید لے تو وہ اسے قبضہ میں لینے سے پہلے فروخت نہ کرے۔''

۲۸۴۵: وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((حَتّٰى يَكْتَالَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۲۸۴۵: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ''حتی کہ وہ اسے ناپ لے۔''

۲۸۴۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ. قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❻

۲۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رہی وہ چیز جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اسے فروخت نہ کیا جائے حتی کہ اس پر قبضہ کر لیا جائے تو وہ اناج ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جبکہ میرا ہر چیز کے بارے میں یہی خیال ہے۔

---

❶ رواه مسلم (۱۰۱/ ۱۵۳۶)۔

❷ رواه مسلم (۱٤/ ۱۵۵٤)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳٤۹٤) [والبخاري (۲۱٦۷) و مسلم (۱۵۲۷)]۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۲٦) و مسلم (۳۲/ ۱۵۲٦)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۳۵) و مسلم (۳۱/ ۱۵۲۵ واللفظ له)۔

❻ متفق عليه، رواه البخاري (۲۱۳۵) و مسلم (۲۹/ ۱۵۲۵)۔

۲۸۴۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ، وَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَصُرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَاَنْ يَحْلِبَهَا: اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَ اِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَآءَ)).

۲۸۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیع کے لیے تجارتی قافلے کو (شہر سے باہر جا کر) نہ ملو، کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، بلا ارادۂ خرید، محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی نہ دو، کوئی شہری، دیہاتی کے لیے کوئی مال فروخت نہ کرے، اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو، اگر کوئی ایسا جانور خرید لیتا ہے تو دودھ دھونے کے بعد اسے دونوں اختیار حاصل ہیں: اگر وہ اس پر راضی ہو تو اسے رکھ لے اور اگر راضی نہ ہو تو اسے واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی اس کے ساتھ دے۔'' بخاری، مسلم۔
اور مسلم کی روایت میں ہے: ''جو شخص ایسی بکری خریدے جس کا دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر وہ اسے واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھانے کا بھی واپس کرے لیکن وہ گندم نہ ہو۔''

۲۸۴۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ، فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ، فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اناج لانے والوں کو راستے میں جا کر نہ ملو، جو شخص اسے ملے اور اس سے غلہ خرید لے، پھر اس کا مالک بازار آ جائے تو اسے اختیار حاصل ہے۔'' (چاہے تو سودا رہنے دے اور چاہے تو فسخ کر دے)

۲۸۴۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَآ اِلَى السُّوْقِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۸۴۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سامانِ تجارت کو شہر سے باہر جا کر نہ ملو حتیٰ کہ اسے بازار میں اتار دیا جائے۔''

۲۸۵۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۸۵۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے نہ اپنے بھائی کے پیغامِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٥٠) و مسلم (١١/ ١٤١٢) [والرواية الثانية (٢٥/ ١٥٢٤) و ذكرها البغوي في مصابيح السنة (٢٠٨٠)]۔

[2] رواه مسلم (١٧/ ١٥١٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٦٥) ومسلم (١٤/ ١٥١٧)۔

[4] رواه مسلم (٥٠/ ١٤١٢)۔

نکاح پر پیغامِ نکاح بھیجے مگر یہ کہ وہ اسے اجازت دے دے۔‘‘

۲۸۵۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ 1

۲۸۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیع طے ہونے تک بھاؤ نہ کرے۔‘‘

۲۸۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ 2

۲۸۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی شہری، کسی دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، لوگوں کو (اپنے حال پر) چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق فراہم کرتا ہے۔‘‘

۲۸۵۳: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ: اَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعُهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَّاللِّبْسَتَيْنِ: اِشْتِمَالُ الصَّمَّآءِ وَالصَّمَّآءُ: اَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى: اِحْتِبَآؤُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 3

۲۸۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے پہناووں اور دو طرح کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا، ملامسہ یہ ہے کہ آدمی دن یا رات کے وقت کسی دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ سے چھوتا ہے اور اسے الٹ پلٹ کر کے نہیں دیکھتا اور بس اس طرح بیع ہو جاتی ہے، جبکہ منابذہ یہ ہے کہ آدمی اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف اور وہ اپنا کپڑا اس پہلے شخص کی طرف پھینکتا ہے اور بس اسی طرح بن دیکھے اور بغیر رضامندی کے بیع ہو جاتی ہے۔ اور دو پہناوے یہ ہیں: ان میں سے ایک ’’ اشتمال الصماء ‘‘ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنا کپڑا اپنے کسی ایک کندھے پر رکھے اور اس کا ایک پہلو ظاہر رہے جس پر کوئی کپڑا نہ ہو، اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ گوٹ مار کر اس طرح بیٹھنا کہ اس کپڑے کا کچھ بھی حصہ اس کی شرم گاہ پر نہ ہو۔

۲۸۵۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ 4

۲۸۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کنکری پھینک کر بیع کرنے اور دھوکے کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 5

---

1 رواه مسلم (۹/ ۱۵۱۵)۔

2 رواه مسلم (۲۰/ ۱۵۲۲)۔

3 متفق عليه، رواه البخاري (۵۸۲۰) و مسلم (۳/ ۱۵۱۲)۔

4 رواه مسلم (٤/ ۱۵۱۳)۔ 5 متفق عليه، رواه البخاري (۲۱٤۳) و مسلم (۵۔٦/ ۱۵۱٤)۔

۲۸۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے "حبل الحبلة" کی بیع سے منع فرمایا، اور اہل جاہلیت اس طرح کی بیع کیا کرتے تھے، اور وہ اس طرح کہ آدمی اس اقرار پر اونٹنی خرید تا کہ یہ اونٹنی بچہ جنے گی اور پھر جب وہ بچہ، بچہ جنے گا تب اس کی قیمت ادا کروں گا۔"

۲۸۵٦: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۸۵٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نر سے جفتی کرانے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۸۵۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اونٹ سے اونٹنی پر جفتی کرانے پر اجرت لینے اور کھیتی باڑی کے لیے دی جانے والی زمین اور پانی پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۸: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۸۵۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زائد از ضرورت پانی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸۵۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۲۸۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زائد از ضرورت پانی فروخت نہ کیا جائے تا کہ اس کے ذریعے گھاس فروخت کی جائے۔"

۲۸٦۰: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟)) قَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ؟ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۲۸٦۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیاں نم ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اناج والے! یہ کیا ہے؟" اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس پر بارش ہو گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے اسے اناج کے اوپر کیوں نہ کیا تا کہ لوگ جان لیتے، (جان لو) جس شخص نے دھوکہ دیا وہ مجھ سے نہیں۔"

---

[1] رواه البخاري (٢٢٨٤)۔

[2] رواه مسلم (٣٥/ ١٥٦٥)۔

[3] رواه مسلم (٣٤/ ١٥٦٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥٣) و مسلم (٣٨/ ١٥٦٦)۔

[5] رواه مسلم (١٦٤/ ١٠٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۸۶۱: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۲۸۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غیر معین اشیاء میں) استثنا کرنے سے منع فرمایا، البتہ اگر وہ (مستثنیٰ چیز) معلوم ہو تو جائز ہے۔

۲۸۶۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ. هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمَا بِرِوَايَتِهٖ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِلَّا بِرِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه وَالزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ قَوْلُهٗ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ، اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، قَالَ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۲۸۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ (پک کر) سیاہ ہو جائیں اور دانوں (غلہ اناج وغیرہ) کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ (پک کر) سخت ہو جائیں۔''

امام ترمذی اور ابوداؤد نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے، ان دونوں کے ہاں (انس رضی اللہ عنہ) سے مروی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا: حتی کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سرخ ہو جائیں۔ اور یہ اضافہ جو مصابیح میں ہے وہ یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سُرخ ہو جائیں۔ البتہ اِن دونوں کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں مذکورہ الفاظ موجود ہیں: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا حتی کہ وہ سرخ ہو جائیں۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۸۶۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ ❸

۲۸۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کے ساتھ قرض کی بیع کو ممنوع قرار دیا ہے۔

۲۸۶۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٩٠ وقال: حسن صحيح غريب)۔

❷ **سنده صحيح**، رواه الترمذي (١٢٢٨) وأبو داود (٣٣٧١) [و ابن ماجه: ٢٢١٧] ☆ و ذكره البغوي في مصابيح السنة (الزيادة الأولى ٢/ ٣٣٠ ح ٢٠٩٥) [ورواه البخاري (٢١٩٥) ومسلم (١٥/ ١٥٥٥) الرواية الثانية عن ابن عمر] ورواه البخاري (٢٢٤٧، ٢٢٤٨) و مسلم (٥٠/ ١٥٣٥)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٣/ ٧١-٧٢) [والبيهقي ٥/ ٢٩٠] ☆ فيه موسى بن عقبة (!) وهو خطأ والصواب أبو عبد العزيز موسى بن عبيدة الربذي (وهو ضعيف)۔

وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۸۶۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بیعانہ لے کر بیع کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸٦٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۸۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجبور و بے بس شخص کی بیع سے، دھوکے کی بیع سے اور پھلوں کی بیع سے اس سے پہلے کہ وہ پک جائیں منع فرمایا ہے۔

۲۸٦٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه ، اَنَّ رَجُلاً مِنْ كِلَابٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكَرَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۲۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کلاب قبیلے کے ایک آدمی نے نر سے جفتی کرانے کی اُجرت کے بارے میں نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اسے منع کیا، تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم تو جفتی کراتے ہیں لیکن (بن مانگے) ہدیہ کے طور پر ہمیں نوازا جاتا ہے، آپ ﷺ نے اسے ہدیۃ رکھنے کی اجازت دے دی۔

۲۸٦٧: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ اَبِيْعَ مَالَيْسَ عِنْدِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! يَأْتِيْنِيَ الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ فَاَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ: ((**لَا تَبِعْ مَالَيْسَ عِنْدَكَ**)). [4]

۲۸۶۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایسی چیز بیچنے سے مجھے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو۔ ترمذی۔ ترمذی کی ایک دوسری روایت اور ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے، لیکن وہ میرے پاس نہیں ہوتی تو میں اسے بازار سے خرید دیتا ہوں، (تو کیا یہ جائز ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز تیرے پاس نہ ہو اسے نہ بیچ۔''

۲۸٦٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ. [5] رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٦٠٩ ح ١٣٣١) و أبو داود (٣٥٠٢) و ابن ماجه (٢١٩٢ـ ٢١٩٣)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٣٨٢) ☆ شيخ من بني تميم: مجهول، كما قال الخطابي وغيره والحديث ضعفه البغوي۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٧٤ وقال: حسن غريب)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٣٢ـ ١٢٣٣ وقال: حسن) و أبو داود (٣٥٠٣) والنسائي (٧/ ٢٨٩ ح٤٧١٧) والرواية الثانية في مصابيح السنة (٢١٠١)۔ [5] **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٦٦٣ ح ١٤٠٤) والترمذي (١٢٣١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٤٦١) والنسائي (٧/ ٢٩٦ـ٢٩٧ ح ٤٦٣٦)۔

۲۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔

۲۸۶۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۲۸۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی مرتبہ دو بیع سے منع فرمایا۔

۲۸۷۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَ لَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ، وَلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ، وَلَا بَيْعُ مَالَيْسَ عِنْدَكَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ❷

۲۸۷۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرض اور بیع (ایک ساتھ) جائز ہے نہ ایک بیع میں دو شرطیں، اور نہ ہی اس چیز کا منافع جائز ہے جس کا ضامن نہیں اور اس چیز کی بیع بھی جائز نہیں جو تیرے پاس نہیں۔“ ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۷۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَ اَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((**لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۲۸۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں مقام نقیع پر اونٹوں کو دیناروں کے بدلے بیچا کرتا تھا اور ان کی جگہ درہم وصول کرتا تھا، اور کبھی درہموں میں بیچتا اور ان کی جگہ دینار وصول کرتا تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم اسی روز کی قیمت وصول کرو، اور جب تم دونوں جدا ہو تو تمہارے درمیان لین دین باقی نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“

۲۸۷۲: وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رضی اللہ عنہ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْاَمَةً لَادَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ . ❹

۲۸۷۲: عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے ایک تحریر نکالی، (جس کی عبارت یوں تھی) یہ تحریر اس چیز سے متعلق ہے جو عداء بن خالد بن ہوذہ نے اللہ کے رسول، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے غلام یا لونڈی خریدی، اس میں کوئی بیماری ہے نہ اسے کوئی بُری عادت ہے اور نہ کوئی اخلاقی برائی، اور یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔“ ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ١٤٤ ح ٢١١٢) [والبيهقي ٥/ ٣٤٣] وانظر الحديث الآتي: ٢٨٧٠ ـ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٢٣٤) و أبو داود (٣٥٠٤) و النسائي (٧/ ٢٨٨ ح ٤٦١٥)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٤٢) و أبو داود (٣٣٥٤) والنسائي (٧/ ٢٨١-٢٨٢ ح ٤٥٨٦) والدارمي (٢/ ٢٥٩ ح ٢٥٨٤)۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٢١٦)۔

۲۸۷۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ: ((مَنْ یَّشْتَرِیْ ھٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: اٰخُذُھُمَا بِدِرْھَمٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَنْ یَزِیْدُ عَلٰی دِرْھَمٍ؟)) فَأَعْطَاہُ رَجُلٌ دِرْھَمَیْنِ فَبَاعَھُمَا مِنْہُ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ ❶

۲۸۷۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کمبل اور پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''اس کمبل اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا، میں ان دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟'' چنانچہ ایک آدمی نے دو درہم کے عوض انہیں آپ ﷺ سے خرید لیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۸۷٤: عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ بَاعَ عَیْبًا لَمْ یُنَبِّہْ، لَمْ یَزَلْ فِیْ مَقْتِ اللّٰہِ، اَوْلَمْ تَزَلِ الْمَلَآئِکَۃُ تَلْعَنُہٗ)). رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ ❷

۲۸۷۴: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کوئی عیب و نقص والی چیز بیچتا ہے اور اس کے متعلق بتاتا نہیں تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے یا فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢١٨ وقال: حسن) و أبو داود (١٦٤١) وابن ماجه (٢١٩٨)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٢٤٧) ☆ بقية مدلس و عنعن و له علة أخرى۔

بَابٌ [فِي الْبَيْعِ الْمَشْرُوْطِ]

مشروط تجارت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۸۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهُ۔ [1]

۲۸۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تابیر (پیوند) کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اگر خریدار شرط قائم نہ کرے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے، اور جو شخص کوئی غلام بیچے اور اس کا کچھ مال ہو تو وہ مال بیچنے والے کا ہے، اِلّا یہ کہ خریدار اس کی شرط قائم کرلے۔“ مسلم، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف پہلا حصہ ہی بیان کیا ہے۔

۲۸۷۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ اَعْيٰى فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهٖ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ)) قَالَ: فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: اَنَّهُ قَالَ لِبِلَالٍ: ((اِقْضِهِ وَزِدْهُ)) فَاَعْطَاهُ وَزَادَهُ قِيْرَاطًا۔ [2]

۲۸۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک ذاتی اونٹ پر سفر کر رہے تھے جو کہ تھک چکا تھا، اسی اثنا میں نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے مارا تو وہ یوں چلنے لگا کہ وہ پہلے کبھی ایسے نہیں چلتا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے ایک اوقیہ کے بدلے میں مجھے بیچ دو۔“ جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے اسے بیچ دیا البتہ میں نے اپنے اہل و عیال تک پہنچنے کی مہلت لے لی، جب میں مدینہ پہنچا تو میں اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کی قیمت مجھے ادا کر دی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی قیمت بھی ادا کر دی اور وہ اونٹ بھی واپس کر دیا۔ بخاری، مسلم۔

اور صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ”اسے قیمت ادا کر دو اور زیادہ بھی دو۔“ انہوں نے مجھے قیمت بھی ادا کی اور ایک قیراط مزید عطا کیا۔

---

[1] رواه مسلم (۸۰/ ۱۵۴۳) و البخاري (۲۳۷۹)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۷۱۸، ۲۹۶۷) و مسلم (۱۰۹-۱۱۱/ ۷۱۵)۔

۲۸۷۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيْرَةُ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: إِنِّىْ كَاتَبْتُ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِىْ كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِىْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاءُ كِ لِىْ فَذَهَبَتْ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا)) ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ. مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ. فَقَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بریرہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انہوں نے کہا: میں نے نو اوقیہ پر (آزادی حاصل کرنے کے لیے) کتابت کی ہے۔ اور ہر سال ایک اوقیہ دینا ہے، لہٰذا آپ (رضی اللہ عنہا) میری مدد فرمائیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یہ رقم ایک ہی مرتبہ ادا کر دیتی ہوں، اور تمہیں آزاد کرا دیتی ہوں، لیکن تمہاری ولا (وراثت) میری ہوگی، وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ ولا ان کے لیے ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے خرید کر آزاد کر دو۔“ پھر آپ لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ”امابعد! لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں، اور جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو، خواہ وہ سو شرطیں ہوں، تو وہ باطل ہیں، اللہ کی قضا زیادہ حق رکھتی ہے، اور اللہ کی شرط زیادہ معتبر ہے، اور ولا آزاد کرنے والے کا حق ہے۔“

۲۸۷۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۸۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ولا کو فروخت کرنے اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۸۷۹: عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ: ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهٗ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰى لِىْ بِرَدِّهٖ وَقَضٰى عَلَىَّ بِرَدِّ غَلَّتِهٖ فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: اَرُوْحُ اِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاُخْبِرُهٗ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَخْبَرَتْنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِىْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ اِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِىْ اَنْ اٰخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِىْ قَضٰى بِهٖ عَلَىَّ لَهٗ. رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ. [3]

۲۸۷۹: مخلد بن خُفاف بیان کرتے ہیں، میں نے ایک غلام خریدا تو میں نے اس سے آمدنی حاصل کی، پھر مجھے اس کے ایک نقص کا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢١٦٨) و مسلم (٦/ ١٥٠٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٣٥) و مسلم (١٦/ ١٥٠٦)۔ [3] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ١٦٤ ح ٢١١٩) [وأبو داود (٣٥٠٨) والترمذي (١٢٨٥۔١٢٨٦) و ابن ماجه (٢٢٤٢)]۔

پتہ چلا تو میں اس کا مقدمہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے گیا تو انہوں نے اسے واپس کرنے کا فیصلہ میرے حق میں کیا اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی واپس لوٹانے کا فیصلہ میرے خلاف کیا، میں عروہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا، اور انہیں سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: میں پچھلے پہران کے پاس جاؤں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے معاملے کا فیصلہ کیا کہ خراج، ضمان کے بدلے میں ہے، عروہ رحمۃ اللہ علیہ پچھلے پہران کے پاس گئے (اور انہیں بتایا) تو انہوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے وہ خراج کی رقم واپس لے لوں جو انہوں نے مجھ سے لے کر اسے دلوائی تھی۔

۲۸۸۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ؛ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهٖ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)).

۲۸۸۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کی بات معتبر ہو گی، جبکہ خریدار کو اختیار حاصل ہو گا۔ ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے۔ فرمایا: ''جب خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان اختلاف ہو جائے جبکہ فروخت شدہ چیز ویسے ہی موجود ہو اور ان دونوں کے پاس کوئی ثبوت نہ ہو تو بیچنے والے کی بات معتبر ہو گی، یا پھر وہ بیع واپس کر دیں گے۔''

۲۸۸۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا.

۲۸۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کر دے تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی لغزشیں معاف فرما دے گا۔'' ابوداود، ابن ماجہ۔ جبکہ شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ شریح شامی رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۸۸۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اشْتَرٰى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ، فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ: اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ

❶ **حسن**، رواه الترمذي (١٢٧٠) و ابن ماجه (٢١٨٦) والدارمي (٢/ ٢٥٠ ح ٢٥٥٢)۔
❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٤٦٠) و ابن ماجه (٢١٩٩) والبغوي في شرح السنة (٨/ ١٦١ ح ٢١١٧)
☆الأعمش مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

الَّذِیْ تَحَا كَمَآ اِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ: لِیْ جَارِيَةٌ. فَقَالَ: اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلے زمانے میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی تو جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے زمین میں ایک گھڑا پایا جس میں سونا تھا، جس شخص نے زمین خریدی تھی اس نے اسے کہا: تم اپنا سونا مجھ سے لے لو کیونکہ میں نے تو تم سے صرف زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔ زمین بیچنے والے نے کہا: میں نے زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب تمہیں بیچ دیا تھا، وہ دونوں اپنا مقدمہ ایک آدمی کے پاس لے گئے، تو جس آدمی کے پاس وہ مقدمہ لے کر گئے تھے، اس نے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے، تو اس آدمی نے کہا: لڑکے کی لڑکی سے شادی کر دو، اور اس (مال) کو ان دونوں پر خرچ کر دو اور اس میں سے کچھ صدقہ کر دو۔''

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٤٧٢) و مسلم (٢١/ ١٧٢١)۔

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

بیع سلم اور رہن کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۸۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ: ((مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہ لوگ پھلوں کے بارے میں، سال، دو سال اور تین سال کے لیے بیع سلم کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے تو وہ طے شدہ ناپ و وزن اور طے شدہ مدت کے لیے بیع سلم (کسی چیز کی پیشگی رقم دے کر) کرے۔

۲۸۸٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مدت کے لیے غلہ لیا اور آپ ﷺ نے اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

۲۸۸٥: وَعَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۸۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ تیس صاع جو کے عوض ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔

۲۸۸٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۲۸۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سواری کا جانور گروی ہو تو بقدر خرچ اس پر سواری کی جا سکتی ہے، اور اگر دودھ والا جانور گروی ہو تو بقدر خرچ اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے، اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے، اسی کے ذمہ خرچہ ہے۔“

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۲۲۳۹) و مسلم (۱۲۷/ ۱۶۰٤)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (۲۰٦۸) و مسلم (۱۲٦/ ۱٦۰۳)۔

[3] رواه البخاري (۲۹۱٦)۔ [4] رواه البخاري (۲۵۱۲)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۸۸۷: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَايَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِیْ رَهَنَهٗ، لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ)). رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ مُرْسَلًا ❶

۲۸۸۷: سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رہن، مرہونہ چیز کو اس کے مالک سے، جس نے اسے رہن رکھا ہے، نہیں روک سکتا، اس کا فائدہ بھی اسی (مالک) کو ہوگا اور اس کا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔'' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۲۸۸۸: وَرُوِیَ مِثْلُهٗ اَوْمِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهٗ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مُتَّصِلًا. ❷

۲۸۸۸: اس روایت کی مثل یا اس کے معنی کا مثل جو اس کے مخالف نہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل روایت بھی ہے۔

۲۸۸۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ)) وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ❸

۲۸۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ناپ اہل مدینہ کا معتبر ہے جبکہ وزن اہل مکہ کا معتبر ہے۔''

۲۸۹۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ: ((اِنَّكُمْ قَدْوُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

۲۸۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ناپ تول والوں کو فرمایا: ''بلاشبہ دو کام تمہارے ذمہ ایسے لگائے گئے ہیں، جن (میں کمی بیشی) کی وجہ سے تم سے پہلی قومیں ہلاکت کا شکار ہوئیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۸۹۱: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا يَصْرِفُهٗ اِلٰی غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❺

۲۸۹۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز کے بارے میں بیع سلم کرے تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے کسی اور کو نہ دے۔''

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الشافعي فى الأم (۳/ ۱۸٦-۱٦۷) ☆ السند مرسل و انظر الحديث الآتي (۲۸۸۸)۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲٤٤۱) ☆ الزهري مدلس وعنعن فالسند غير متصل وانظر الحديث السابق (۲۸۸۷)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۳٤۰) و النسائي (٥/ ٥٤ ح ۲٥۲۱، ٤٥۹۸) ☆ سفيان الثوري مدلس وعنعن وتابعه المدلس الوليد بن مسلم وعنعن۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (۱۲۱۷) ☆ فيه حسين بن قيس الواسطي: متروك۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳٤٦۸) وابن ماجه (۲۲۸۳) ☆ عطية العوفي ضعيف ومدلس۔

بَابُ الْاِحْتِكَارِ

ذخیرہ اندوزی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۸۹۲: عَنْ مَعْمَرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ احْتَكَرَ، فَهُوَ خَاطِئٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1] وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: ((كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ)) فِي بَابِ الْفَيْءِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۸۹۲: معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ گناہ گار ہے۔“ اور ہم عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”بنو نضیر کے اموال“ کو ان شاء اللہ تعالیٰ باب الفيء میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۸۹۳: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ، وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۸۹۳: عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(بازار میں) غلہ لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے، جبکہ ذخیرہ اندوز ملعون ہے۔“

۲۸۹٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ أَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۸۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں تو صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے قیمتیں مقرر فرما دیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ ہی قیمتیں مقرر کرنے والا ہے، وہی تنگی و کشادگی کا مالک اور رزق دینے والا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ میں اس حال میں اپنے رب سے ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی خون اور مال کے متعلق مجھ سے مطالبہ نہ کرتا ہو۔“

---

[1] رواه مسلم (۱۲۹/ ۱٦۰۵) ٥ حديث عمر يأتي (٤٠٥٦)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲153) والدارمي (۲/ ۲٤۹ ح ۲٥٤۸) ☆ علي بن سالم: ضعيف وعلي بن زيد بن جدعان ضعيف مشهور۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۳۱٤ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (۳٤٥۱) وابن ماجه (۲۲۰۰) والدارمي (۲/ ۲٤۹ ح ۲٥٤۸)۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٢٨٩٥: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ [1]

۲۸۹۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص مسلمانوں پر غلہ روک دے (ذخیرہ اندوزی کرے) تو اللہ اس پر جذام کا مرض اور افلاس مسلط کر دیتا ہے۔'' ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان، اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔

٢٨٩٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۲۸۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قیمت بڑھانے کے لیے چالیس روز تک ذخیرہ اندوزی کرتا ہے تو وہ اللہ سے لاتعلق ہوا، اور اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلق ہوا۔''

٢٨٩٧: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ: إِنْ أَرْخَصَ اللّٰهُ الْأَسْعَارَ حَزِنَ؛ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ [3]

۲۸۹۷: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ذخیرہ اندوز شخص بہت برا ہے، اگر اللہ قیمتیں کم کر دیتا ہے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے، اور اگر وہ انہیں بڑھا دیتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے۔'' بیہقی فی شعب الایمان، اور رزین نے اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

٢٨٩٨: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ؛ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كَفَّارَةً)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [4]

۲۸۹۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چالیس روز تک غلہ ذخیرہ کرے اور پھر وہ اسے صدقہ بھی کر دے تو وہ اس کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٢١٥٥) و البيهقي في شعب الإيمان (١١٢١٨) و رزين (لم أجده) ☆ وصححه البوصيري و المنذري: "هذا إسناد جيد متصل و رواته ثقات" وحسنه ابن حجر فی الفتح (٤/ ٣٤٨)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [و أحمد ٢/ ٣٣ بلفظ مختلف نحوا المعنى] ☆ فيه أبو بشر (الأملوكي) صاحب أبي الزاهرية: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١١٢١٥) و رزين (لم أجده) ☆ السند منقطع وفيه عطية بن بقية عن أبيه عن ثور بن يزيد به و بقية لم يصرح بالسماع۔

[4] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ و للحديث طريق موضوع لا يستشهد به، فيه محمد بن مروان السدي كذاب، إنما ذكرته لأرد عليه (انظر الضعيفة للشيخ الألباني رحمه الله: ٨٥٩)۔

بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ

افلاس اور مہلت دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۸۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ؛ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مفلس ہو جائے اور کوئی آدمی اپنا مال بالکل اسی صورت میں پالے تو یہ (مال والا) شخص دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حق دار ہے۔''

۲۹۰۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه ، قَالَ: اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ))، فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذَالِكَ وَفَآءَ دَيْنِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَآئِهٖ: ((خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے دور میں ایک آدمی کو پھلوں کی تجارت میں خسارہ ہوا تو اس کا قرض بہت زیادہ ہو گیا، اس صورت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر صدقہ کرو۔'' لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن وہ اس کے قرض کی ادائیگی کے برابر نہ ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: ''جو ملتا ہے لے لو، تمہارے لیے بس یہی کچھ ہے۔''

۲۹۰۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ: فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۹۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی قرض دیا کرتا تھا، وہ اپنے ملازم سے کہا کرتا تھا: جب تم کسی تنگ دست کے پاس جاؤ تو اس کو (قرض) معاف کر دیا کرو، شاید کہ اللہ ہمیں معاف فرما دے۔ فرمایا: اس نے اللہ سے ملاقات کی تو اس نے اسے معاف فرما دیا۔''

۲۹۰۲: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٠٢) و مسلم (٢٢/ ١٥٥٩)۔

[2] رواه مسلم (١٨/ ١٥٥٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٧٨) و مسلم (٣١/ ١٥٦٢)۔

فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۹۰۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ اسے روزِ قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے دے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے (قرض) معاف کر دے۔''

۲۹۰۳: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۰۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے تو اللہ اسے روزِ قیامت کی تکلیفوں سے نجات دے دے گا۔''

۲۹۰٤: وَعَنْ اَبِى الْيَسَرِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۹۰۴: ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کر دے تو اللہ اسے اپنے (عرش کے) سایہ میں سایہ عطا فرمائے گا۔''

۲۹۰۵: وَعَنْ اَبِىْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ: فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَقْضِىَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ: لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۲۹۰۵: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نوعمر اونٹ قرض لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس آدمی کو اس کے نوعمر اونٹ کا قرض اتار دوں، میں نے عرض کیا: تمام اونٹ بہترین قسم کے سات سال کی عمر کے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے یہی دے دو، کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔''

۲۹۰٦: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ: ((دَعُوْهُ؛ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، فَاشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا، فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ)). قَالُوْا: لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ. قَالَ: ((اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ؛ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۲۹۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کی واپسی کا تقاضہ کیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی کی تو آپ کے صحابہ نے اسے مارنے کا ارادہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ صاحب حق

[1] رواه مسلم (۳۲/ ۱۵٦۳)۔
[2] رواه مسلم (۳۲/ ۱۵٦۳)۔
[3] رواه مسلم (۷٤/ ۳۰۰٦)۔
[4] رواه مسلم (۱۱۸/ ۱٦۰۰)۔
[5] متفق عليه، رواه البخاري (۲۳۰٦) و مسلم (۱۲۰/ ۱٦۰۱)۔

(قرض خواہ) باتیں کرنے کا حق رکھتا ہے، تم ایک اونٹ خرید کر اسے دے دو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اس سے بڑی عمر کا اونٹ ملتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ہی خرید کر اسے دے دو، کیونکہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو تم میں سے قرض ادا کرنے میں بہتر ہے۔''

۲۹۰۷: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۹۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال دار شخص کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اگر تم میں سے کسی کو کسی مال دار شخص (یعنی ضامن) کے پیچھے لگا دیا جائے (کہ اس سے قرض وصول کرلو) تو لگ جانا چاہیے۔''

۲۹۰۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّهُ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ رضی اللہ عنہ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا، حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ((يَا كَعْبُ!)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَشَارَ بِيَدِهِ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۹۰۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مسجد میں اپنے قرض کا مطالبہ کیا تو ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنے گھر میں سن لیا، رسول اللہ ﷺ ان دونوں کی طرف آئے حتی کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی، فرمایا: ''کعب!'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حاضر ہوں، آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس کا آدھا قرض معاف کر دو۔ کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے کر دیا، آپ ﷺ نے (ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''کھڑا ہو اور اس کا قرض ادا کر۔''

۲۹۰۹: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ. قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)). قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهُ. فَصَلّٰى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۹۰۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر آپ کے پاس ایک اور جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' عرض کیا گیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے کوئی چیز ترکہ چھوڑی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: تین دینار، آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٨٧) و مسلم (٣٣/ ١٥٦٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٧) ومسلم (٢٠/ ١٥٥٨)۔

[3] رواه البخاري (٢٢٨٩)۔

پڑھی، پھر تیسرا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: تین دینار، آپ ﷺ فرمایا: ''کیا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو''۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کا قرض میرے ذمہ رہا (میں ادا کروں گا) تب آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۲۹۱۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَ هَا، اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ. وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا، اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۲۹۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بطور قرض لوگوں کا مال حاصل کرتا ہے اور وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالی اسے ادا کرنے کی توفیق سے نوازتا ہے، اور جو شخص اسے تلف کرنے کے لیے حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے تلف فرمادے گا۔''

۲۹۱۱: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ، فَقَالَ: ((نَعَمْ، اِلَّا الدَّیْنَ، کَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِیْلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۱۱: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میں ثابت قدمی سے، ثواب کی امید سے اللہ کی راہ میں دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ میرے گناہ معاف فرمادے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' جب وہ واپس چلا گیا تو آپ ﷺ نے اسے آواز دی، فرمایا: ''ہاں، البتہ قرض معاف نہیں ہوگا، جبریل علیہ السلام نے اسی طرح کہا ہے۔''

۲۹۱۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۲۹۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرض کے سوا شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۲۹۱۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْأَلُ: ((هَلْ تَرَكَ لِدَیْنِهٖ قَضَاءً؟)) فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ: ((صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ)). فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ: ((اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَكَ دَیْنًا، فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

---

[1] رواه البخاري (٢٣٨٧)۔

[2] رواه مسلم (١١٧/ ١٨٨٥)۔

[3] رواه مسلم (١١٩/ ١٨٨٦)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٩٨) و مسلم (١٤/ ١٦١٩)۔

۲۹۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی مقروض کا جنازہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟'' اگر آپ کو بتایا جاتا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا ہے اس سے قرض ادا ہو جائے گا تو آپ نمازِ جنازہ پڑھاتے، ورنہ (نہ پڑھاتے) مسلمانوں سے کہتے: ''اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔'' جب اللہ تعالی نے آپ کو فتوحات نصیب فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''میں مومنوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق دار ہوں، جو مومن فوت ہو جائے اور وہ مقروض ہو تو اس کا قرض میرے ذمہ ہے، اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اُس کے ورثا کے لیے ہے۔''

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٢٩١٤: عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، فِي صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ: هٰذَا الَّذِي قَضٰى فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ إِذَا وَجَدَهٗ بِعَيْنِهٖ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. [1]

۲۹۱۴: ابو خلدہ زرقی بیان کرتے ہیں، ہم اپنے ایک ساتھی، جو کہ مفلس ہو گیا تھا، کے بارے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: یہ اس طرح کا معاملہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا: ''جو شخص فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو مال کا مالک اس مال کا زیادہ حق دار ہے جبکہ وہ اس مال کو بالکل اسی حالت میں پائے۔''

٢٩١٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۲۹۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کی روح اپنے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے حتی کہ وہ (قرض) اس کی طرف سے ادا کر دیا جائے۔''

٢٩١٦: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ، يَشْكُوْ إِلٰى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۲۹۱۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مقروض شخص اپنے قرض کی وجہ سے محبوس ہے، وہ روزِ قیامت اپنے رب سے تنہائی کی شکایت کرے گا۔''

٢٩١٧: وَرُوِيَ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ، فَأَتٰى غُرَمَاؤُهٗ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَبَاعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي دَيْنِهٖ حَتّٰى

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الشافعي في الأم (٣/ ١٩٩) و ابن ماجه (٢٣٦٠)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الشافعي في الأم (١/ ٢٧٩، ٣/ ٢١٢) وأحمد (٢/ ٤٤٠ ح ٩٦٧٧، ٢/ ٤٧٦ ح ١٠١٥٩) والترمذي (١٠٧٨۔١٠٧٩) و ابن ماجه (٢٤١٣) والدارمي (٢/ ٢٦٢ ح ٢٥٩٤)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٢٠٣ ح ٢١٤٨) ☆ مبارك بن فضالة مدلس و عنعن و له شاهد عند أبي داود (٣٣٤١) و سنده ضعيف۔

قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ . مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الْاُصُوْلِ اِلَّا فِي الْمُنْتَقٰى. ❶

۲۹۱۷: مروی ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ قرض لیا کرتے تھے، ان کے قرض خواہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے (اور قرض کا مطالبہ کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرض کی ادائیگی میں ان کا سارا مال فروخت کر دیا حتی کہ معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی چیز باقی نہ رہی۔ روایت مرسل ہے۔ یہ الفاظ مصابیح کے ہیں۔ میں نے منتقی کے سوا اسے اصول کی کتابوں میں نہیں پایا۔

۲۹۱۸: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِي الدَّيْنِ فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَلَّمَهٗ لِيُكَلِّمَ غُرَمَاءَهٗ فَلَوْ تَرَكُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَهُمْ مَالَهٗ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِي سُنَنِهٖ مُرْسَلًا. ❷

۲۹۱۸: عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بڑے صابر اور سخی انسان تھے، وہ کوئی چیز پاس نہیں رکھتے تھے اور ہمیشہ مقروض رہتے تھے حتی کہ ان کا سارا مال قرض کی ادائیگی میں جاتا رہا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا کہ آپ اس کے قرض خواہوں سے سفارش کریں، اگر وہ (قرض خواہ) کسی کو چھوڑتے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر معاذ کو چھوڑتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (قرض خواہوں) کی خاطر معاذ رضی اللہ عنہ کا سارا مال بیچ دیا، حتی کہ معاذ کے پاس کوئی چیز نہ بچی۔ سنن سعید بن منصور، یہ روایت مرسل ہے۔

۲۹۱۹: وَعَنِ الشَّرِيْدِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ)). قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغَلَّظُ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❸

۲۹۱۹: شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنے والے مال دار شخص کی بے عزتی کرنا اور اسے سزا دینا جائز ہے۔'' ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی بے عزتی کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس سے سخت کلامی کرنا جائز ہے، اور اس کو سزا دینے سے مراد ہے کہ اسے قید کرنا جائز ہے۔

۲۹۲۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ: ((فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ

---

❶ **ضعيف**، انظر الحديث الآتي، ذكره في مصابيح السنة (۲/ ۳٤٥ ح ۲۱٤٥) و منتقى الأخبار (۲/ ۳٦٥ح ۲۹۹٦)۔

❷ **إسناده ضعيف**، ذكره في منتقى الأخبار (۲۹۹٦) ☆ السند مرسل و رواه الحاكم (۲/ ٥۸ ح ۲۳٤۸، ۳/ ۲۷۳ ح ٥۱۹۲) من حديث الزهري عن عبد الرحمٰن بن كعب عن أبيه وصححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي، قلت: فيه الزهري مدلس وعنعن والصواب فيه أنه مرسل۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳٦۲۸) و النسائي (۷/ ۳۱٦۔۳۱۷ ح ٤٦۹۳۔٤٦۹٤)۔

الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۲۹۲۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تا کہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لیے کوئی مال چھوڑا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔'' علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس کا قرض میرے ذمے رہا، تو پھر آپ آگے بڑھے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، اور ایک دوسری روایت میں اسی کا ہم معنی مفہوم روایت کیا گیا ہے، اور فرمایا: ''اللہ نے تمہاری گردن کو آگ سے آزاد کر دیا جیسے تم نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن کو آزاد کرا دیا۔ جو کوئی مسلمان بندہ اپنے بھائی کی طرف سے اس کا قرض ادا کرتا ہے تو روزِ قیامت اللہ اس کی گردن کو (آگ سے) آزاد فرمائے گا۔''

۲۹۲۱: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۲۹۲۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ کبر و خیانت اور قرض سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔''

۲۹۲۲: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِیْ نَهَی اللّٰهُ عَنْهَا، اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۹۲۲: ابوموسی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کبیرہ گناہوں کے بعد، اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ بندہ مرنے کے بعد اپنے رب سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ذمہ قرض ہو اور وہ اس کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز نہ چھوڑے۔''

۲۹۲۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا، اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا، وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ ((عَلٰی شُرُوْطِهِمْ)). [4]

۲۹۲۳: عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے، ایسی صلح کے سوا جو کسی حلال کو حرام کر دے یا کسی حرام کو حلال کر دے، اور اس شرط کے سوا جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٢١٣-٢١٤ ح ٢١٥٥) [والدارقطني (٣/ ٧٨ ح ٣٠٦٣) والبيهقي (٦/ ٧٣)] ☆ فيه عبيدالله بن الوليد الوصافي (ضعيف) عن عطية بن سعد العوفي (ضعيف مدلس) عن أبي سعيد به و قال البيهقي في عبيدالله: "هو ضعيف جدًا"۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٥٧٢) و ابن ماجه (٢٤١٢) والدارمي (٢/ ٢٦٢ ح ٢٥٩٥) ☆ وللحديث شواهد۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٩٢ ح ١٩٧٢٤) وأبو داود (٣٣٤٢)۔ [4] **صحيح**، رواه الترمذي (١٣٥٢ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٢٣٥٣) [و أبو داود (٣٥٩٤) من حديث أبي هريرة رضي الله عنه وسنده حسن] ☆ سنده ضعيف جدًا و للحديث شواهد عند أبي داود وغيره وهو بها صحيح۔

کر دے، مسلمان اپنی شرطوں پر ثابت ہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، ابوداوٗد اور ان کی روایت ((عَلٰی شُرُوْطِهِمْ)) تک ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٩٢٤: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَ مَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرٍ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَآءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَ ثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((زِنْ وَارْجِحْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ [1]

۲۹۲۴: سوید بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور مخرفہ عبدی تجارت کے لیے ہجر سے کپڑا لے کر مکہ آئے تو رسول اللہ ﷺ پیدل چلتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک شلوار کے کپڑے کی ہم سے قیمت طے کی تو ہم نے آپ کو فروخت کر دیا، وہاں ایک آدمی تھا جو اُجرت پر وزن کیا کرتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''وزن کر اور جھکتا وزن کر۔'' (یعنی پورے سے کچھ زیادہ)۔ احمد، ابوداوٗد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٩٢٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۹۲۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا نبی ﷺ پر کچھ قرض تھا، آپ ﷺ نے وہ مجھے ادا کیا اور مجھے مزید عطا کیا۔

٢٩٢٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَآءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ، اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَآءُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۲۹۲۶: عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیا، آپ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے وہ مجھے واپس کر دیا، اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت فرمائے، قرض کی جزا ہی شکریہ ادا کرنا اور قرض ادا کرنا ہے۔''

٢٩٢٧: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۲۹۲۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی کا کسی شخص پر کوئی حق ہو، اور وہ (حق لینے والا) اسے مہلت دے تو ہر روز کے بدلے اسے صدقہ کا ثواب ملے گا۔

---

[1] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٥٢ ح ١٩٣٠٨) و أبو داود (٣٣٣٦) و الترمذي (١٣٠٥) و ابن ماجه (٢٢٢٠) والدارمي (٢/ ٢٦٠ ح ٢٥٨٨)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٣٤٧) [والبخاري (٤٤٣، ٢٣٩٤) و مسلم (٧١٥)]۔

[3] **حسن**، رواه النسائي (٧/ ٣١٤ ح ٤٦٨٧) و ابن ماجه (٢٤٢٤)۔ [4] **إسناده ضعيف جدا**، رواه أحمد (٤/ ٤٤٢، ٤٤٣ ح ٢٠٢١٩) ☆ فيه الأعمش (ثقة مدلس) عن أبي داود (الأعمي: كذاب) عن عمران به، و حديث بريدة: "من أنظر معسرًا فله بكل يوم مثله صدقة" يغني عنه، رواه أحمد (٥/ ٣٦٠ ح ٢٣٤٣٤) و سنده صحيح وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٢/ ٢٩) ووافقه الذهبي۔

۲۹۲۸: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ ﷺ قَالَ: مَاتَ اَخِيْ وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهٖ، فَاقْضِ عَنْهُ)). قَالَ: فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَ لَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَأَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ وَ لَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ: ((اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۲۹۲۸: سعد بن اطول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا بھائی فوت ہو گیا اور اس نے تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے، میں نے ارادہ کیا کہ میں (یہ رقم) ان پر خرچ کروں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تیرا بھائی اپنے قرض کی وجہ سے محبوس ہے، (پہلے) اس کی طرف سے قرض ادا کرو۔'' وہ بیان کرتے ہیں۔ میں گیا اور اس کی طرف سے قرض ادا کیا، پھر میں واپس آیا تو عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اس کی طرف سے سارا قرض ادا کر دیا ہے، صرف ایک عورت باقی رہ گئی ہے جو دو دینار کا مطالبہ کرتی ہے۔ جبکہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دے دو کیونکہ وہ سچی ہے۔''

۲۹۲۹: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَهٗ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ قَالَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ؟)) قَالَ فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَ لَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نَزَلَ؟ قَالَ: ((فِي الدَّيْنِ، وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَادَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ نَحْوُهٗ [2]

۲۹۲۹: محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، جہاں جنازے رکھے جاتے تھے، جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا پھر نظر کو جھکایا اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر (تعجب سے) فرمایا: ''سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیسی سختی نازل ہوئی۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم دن بھر اور پوری رات خاموش رہے، اور ہم نے خیر ہی خیر دیکھی حتی کہ صبح ہو گئی، محمد (راوی) بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، وہ کون سا عذاب ہے جو نازل ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرض کے بارے میں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، وہ پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے، پھر زندہ ہو اور اس کے ذمے قرض ہو تو وہ جنت میں نہیں جائے گا، حتی کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔'' احمد۔ اور شرح السنہ میں اس کی مثل ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف** ، رواه أحمد (٥/ ٧ح ٢٠٣٣٦-٢٠٣٣٧ ، ٤/ ١٣٦ ح ١٧٣٥٩ واللفظ له) [وابن ماجه: ٢٤٣٣]
☆عبدالملك أبو جعفر مجهول الحال وللحديث شاهد صحيح عند أحمد (٥/ ٧) وغيره دون قوله: "وترك ثلاثمائة"۔

[2] **إسناده صحيح** ، رواه أحمد (٥/ ٢٨٩-٢٩٠ ح ٢٢٨٦٠) و البغوي في شرح السنة (٨/ ٢٠١ ح ٢١٤٥) [والنسائي ٧/ ٣١٤، ٣١٥ح ٤٦٨٨]۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَ الْوَكَالَةِ

شراکت اور وکالت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۹۳۰: عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُاللهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ، فَيَشْتَرِى الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: اَشْرِكْنَا، فَاِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ. وَ كَانَ عَبْدُاللهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَ دَعَالَهُ بِالْبَرَكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۹۳۰: زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ انہیں بازار لے جاتے اور غلہ خریدتے، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما انہیں ملتے تو وہ انہیں (عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے) کہتے: ہمیں بھی شریک کرلو، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی ہے، وہ انہیں شریک کرلیتے، بسا اوقات انہیں پورے اونٹ کے سامان کا نفع ہو جاتا تو وہ اسے اپنے گھر کی طرف بھیج دیتے، اور عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئی تھیں تو آپ نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا، اور اس کے لیے برکت کی دعا کی تھی۔

۲۹۳۱: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ: ((لَا، تَكْفُوْنَنَا الْمَؤُوْنَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ)). قَالُوْا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۹۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، (انہوں نے مہاجرین سے کہا) تم محنت کرو، ہم تمہیں پیداوار میں شریک کرلیں گے۔ انہوں (مہاجرین) نے کہا: ہم نے سن لیا اور ہم نے مان لیا۔

۲۹۳۲: وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِيْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَالَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢٥٠١)۔

[2] رواه البخاري (٢٣٢٥)۔

[3] رواه البخاري (٣٦٤٢)۔

۲۹۳۲: عروہ بن ابی جعد البارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا تا کہ وہ آپ ﷺ کے لیے ایک بکری خرید ے۔اس نے آپ ﷺ کے لیے دو بکریاں خریدیں،اور پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی، اور ایک بکری اور ایک دینار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا،تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیع میں برکت کی دعا فرمائی،پس اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں نفع کماتے تھے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۲۹۳۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، رَفَعَهُ ، قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ: اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْكَیْنِ مَالَمْ یَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِهِمَا)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ: ((وَجَاءَ الشَّیْطَانُ)) [1]

۲۹۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:''جب دو شراکت داروں میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی سے خیانت نہیں کرتا تو میں ان کا تیسرا ہوتا ہوں،جب وہ اس سے خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں میں سے نکل جاتا ہوں۔'' ابوداود۔اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے:''اور شیطان آ جاتا ہے۔''

۲۹۳٤: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَ لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۲۹۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا:''جو شخص تمہارے پاس امانت رکھے تو تم امانت واپس کر دو،اور جو شخص تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو۔''

۲۹۳٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ وَ قُلْتُ: اِنِّیْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَقَالَ: ((اِذَا اَتَیْتَ وَكِیْلِیْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰی مِنْكَ اٰیَةً فَضَعْ یَدَكَ عَلٰی تَرْقُوَتِهٖ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۹۳۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا تو میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا میں خیبر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں،آپ ﷺ نے فرمایا:''جب تم میرے وکیل کے پاس جاؤ تو اس سے پندرہ وسق کھجوریں لے لینا،اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی طلب کرے تو اپنا ہاتھ اس کے حلق پر رکھ دینا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٣٨٣) و رزين (لم أجده ، و زيادته "وجاء الشيطان": لم أجده)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٦٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٥٣٥) و الدارمي (٢/ ٢٦٤ ح ٢٦٠٠)
☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و قيس بن الربيع ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٣٢) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس ولم أجد تصريح سماعه۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٢٩٣٦: عَنْ صُهَيْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ: الْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ، وَإِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۹۳۶: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین چیزوں میں برکت ہے، ایک مدت تک (ادھار) بیع کرنا، مضاربت کرنا، اور گندم میں جو ملانا گھر میں استعمال کے لیے، تجارت کے لیے نہیں۔''

٢٩٣٧: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهٖ اُضْحِيَةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهُ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ فَجَآءَ بِهَا وَ بِالدِّيْنَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَالَهُ اَنْ يُّبَارَكَ لَهُ فِيْ تِجَارَتِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۹۳۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک دینار دے کر بھیجا تا کہ وہ اس سے آپ کے لیے قربانی خریدے، اس نے ایک دینار کا مینڈھا خریدا اور دو دینار میں بیچ دیا، وہ پھر واپس گیا اور ایک دینار کی قربانی خریدی، اور وہ قربانی کا جانور اور وہ دینار جو منافع ہوا تھا لے کر حاضر ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ دینار صدقہ کر دیا اور اس کے لیے دعا فرمائی، کہ اس کی تجارت میں برکت ڈال دی جائے۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٢٨٩) ☆ فيه نصر بن القاسم: مجهول وصالح: مجهول الحال وقال العقيلي في عبد الرحيم: "مجهول بالنقل، حديثه غير محفوظ" فالسند مظلم و قال الذهبي: "إسناد مظلم والمتن باطل" وأورده ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٢٤٨-٢٤٩)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٥٧) [وأبو داود: ٣٣٨٦] ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن وهو "شيخ من أهل المدينة" في رواية أبي داود (٣٣٨٦)۔

بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ

غصب کرنے اور مستعار لینے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۲۹۳۸: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا، فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۹۳۸: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص ظلم سے بالشت برابر زمین حاصل کرتا ہے تو روزِ قیامت سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔‘‘

۲۹۳۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُؤْتٰى مَشْرُبَتَهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۹۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی شخص کسی آدمی کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ نہ دھوئے، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے کمرے میں جا کر گودام کا تالا توڑ دیا جائے اور اس کا اناج وغیرہ نکال لیا جائے، اسی طرح ان کے جانوروں کے تھن ان کے کھانے کو جمع و محفوظ رکھتے ہیں۔‘‘

۲۹۴۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ ﷺ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ: ((غَارَتْ اُمُّكُمْ)) ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَ اَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۲۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تھے تو آپ کی کسی زوجہ محترمہ نے پلیٹ میں کھانا بھیجا تو جن کے گھر نبی ﷺ تشریف فرما تھے انہوں نے خادم کے ہاتھ پر مارا تو وہ پلیٹ گر کر ٹوٹ گئی، نبی ﷺ نے پلیٹ کے ٹکڑے

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣١٩٨) و مسلم (١٤٠/ ١٦١٠)۔

❷ رواه مسلم (١٣/ ١٧٢٦)۔

❸ رواه البخاري (٥٢٢٥)۔

اکٹھے کیے، اور بکھرے ہوئے کھانے کو اٹھایا، ساتھ میں کہنے لگے: ''تمہاری ماں نے غیرت کھائی۔'' پھر آپ نے خادم کو روکا حتی کہ اسے اس زوجہ محترمہ کے گھر سے، جن کے گھر آپ تشریف فرما تھے، صحیح پلیٹ دی اور وہ ٹوٹی ہوئی پلیٹ اس زوجہ محترمہ کے گھر رکھ دی جنہوں نے توڑی تھی۔

٢٩٤١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۹۴۱: عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ڈاکہ ڈالنے اور مثلہ کرنے (میت کے اعضا کاٹنے) سے منع فرمایا۔

٢٩٤٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَ قَالَ: ((مَامِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ، لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ، وَ ذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا، وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ، فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ، وَ اِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ. حَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا. ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَالِيْ اَنْ لَا اَفْعَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۴۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو آپ نے چھ رکوعوں اور چار سجدوں سے صحابہ کو (دو رکعت) نماز پڑھائی، آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اپنی اصلی (چمک دار) حالت پر آ چکا تھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا میں نے اپنی اس نماز میں اسے دیکھ لیا، جہنم میرے سامنے لائی گئی اور یہ اس وقت تھی جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں، اس اندیشے کے پیش نظر کہ کہیں اس کی حرارت مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لے، پیچھے ہٹ گیا، حتی کہ میں نے کھونڈی والے شخص کو آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا، وہ اپنی کھونڈی سے حاجیوں کی چیزیں چرایا کرتا تھا اگر پتہ چل جاتا تو کہتا: یہ چیزیں کھونڈی سے لٹک گئی تھیں، اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اسے لے جاتا، اور حتی کہ میں نے اس میں بلی والی خاتون بھی دیکھی جس نے اسے باندھ رکھا تھا، وہ اسے خود کھلاتی نہ اسے چھوڑ دیتی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، حتی کہ وہ بھوک سے مر گئی، پھر جنت پیش کی گئی، اور یہ اس وقت تھا جب تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، حتی کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں اس کا پھل لینا چاہتا تھا کہ تم اسے دیکھ لو، لیکن پھر مجھے ظاہر ہوا کہ میں (ایسے) نہ کروں۔''

---

[1] رواه البخاري (٢٤٧٤)۔

[2] رواه مسلم (١٠/ ٩٠٤)۔

٢٩٤٣: وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا رضي الله عنه يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضي الله عنه يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((مَارَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۹۴۳: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: مدینہ میں (دشمن کی آمد کا) شور سا اٹھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مندوب نامی گھوڑا مستعار لیا اور اس پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو فرمایا: ''ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی، البتہ ہم نے (تیز رفتاری میں) اسے سمندر پایا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٢٩٤٤: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۹۴۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہے جبکہ رگ ظالم کا کوئی حق نہیں۔'' (غیر کی زمین میں کاشتکاری کا کوئی حق نہیں)

٢٩٤٥: وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۲۹۴۵: امام مالک نے عروہ سے مرسل روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٩٤٦: وَعَنْ اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلَا لَا تَظْلِمُوْا، اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى. [4]

۲۹۴۶: ابوحرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! ظلم نہ کرو، کسی مسلمان کا مال اس کی خوشی کے بغیر حلال نہیں۔''

٢٩٤٧: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۲۹۴۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام میں جلب، جنب اور شغار نہیں

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٢٧) و مسلم (٤٩/ ٢٣٠٧)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٥٦ ح ١٤٩٠٠) و الترمذي (١٣٧٨) و أبو داود (٣٠٧٣)۔

[3] **حسن**، رواه مالك (٢/ ٧٤٣ ح ١٤٩٥) [والحديث السابق (٢٩٤٤) شاهد له]۔

[4] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٤٩٢، نسخة محققة: ٥١٠٥ و السنن الكبرى ٨/ ١٨٢) والدارقطني (٣/ ٢٦) [و أحمد (٥/ ٧٢-٧٣ ح ٢٠٦٩٥)] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف مشهور و للحديث شواهد عند ابن حبان (١١٦٦) وغيره وهو بها حسن۔

[5] **صحيح**، رواه الترمذي (١١٢٣) وقال: حسن صحيح۔

اور جو شخص کوئی لوٹ مار کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔‘‘

۲۹۴۸: وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَايَأْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ رِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهِ: ((جَادًّا)). ❶

۲۹۴۸: سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی ہنسی مذاق کے طور پر اسے غصہ دلانے کے لیے نہ لے، جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لے لے تو وہ اسے واپس کر دے۔‘‘ ترمذی، ابوداؤد، اور ابوداؤد کی روایت ((جادًّا)) تک ہے۔

۲۹۴۹: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۲۹۴۹: سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اپنا مال مسروقہ بالکل اسی حالت میں کسی شخص کے پاس پائے تو وہ شخص اس (کو حاصل کرنے) کا زیادہ حق دار ہے، اور خریدار اس بیچنے والے کا پیچھا کرے گا۔‘‘

۲۹۵۰: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۲۹۵۰: سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاتھ پر واجب ہے کہ اس نے جو لیا ہے وہ واپس کرے۔‘‘

۲۹۵۱: وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَآ اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۲۹۵۱: حرام بن سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوگئی تو اس نے وہاں نقصان کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: ’’باغبانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دن کے وقت ان کی حفاظت کریں، البتہ جو جانور رات کے وقت نقصان کر دیں تو پھر اس (نقصان) کے ذمہ دار اس کے مالک ہیں۔‘‘

۲۹۵۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)) وَقَالَ: ((النَّارُ جُبَارٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۲۹۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’(جانور کے) پاؤں سے ہونے والا نقصان ضائع ہے (اس کا

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢١٦٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٠٠٥)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٣ ح ٢٠٤١٠) و أبو داود (٣٥٣١) والنسائي (٧/ ٣١٤ ح ٤٦٨٥) ☆ قتادة مدلس وعنعن و للحديث طريق آخر ضعيف عند أحمد (٢٠٤٠٨) فيه حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن وحديث النسائي (٧/ ٣١٣ ح ٤٦٨٤) يخالفه وسنده صحيح۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٦٦ وقال: حسن صحيح) رواه أبو داود (٣٥٦١) و ابن ماجه (٢٤٠٠) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٧٤٧۔٧٤٨ ح ١٥٠٥) و أبو داود (٣٥٧٠) و ابن ماجه (٢٣٣٢) ☆ الزهري مدلس وعنعن۔

❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٩٤) وأعل بما لا يقدح۔

کوئی معاوضہ نہیں)۔" اور فرمایا: "آگ (کسی نے اپنی جگہ میں آگ جلائی، اور پھر آندھی اس آگ کو اڑا کر کسی اور جگہ لے گئی اور وہاں آگ لگ گئی تو اس) کا نقصان ہے۔"

۲۹۵۳: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ، فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَأْذِنْهُ، وَ اِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلَاثًا، فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَأْذِنْهُ، وَ اِنْ لَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَ لَا یَحْمِلْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۲۹۵۳: حسن، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی جانوروں کے پاس آئے اور اگر وہاں ان کے مالک کو پائے تو اس سے اجازت طلب کرے اور اگر وہ وہاں نہ ہو تو تین دفعہ آواز دے، اگر کوئی شخص اسے جواب دے تو اس سے اجازت طلب کرے اور اگر کوئی اسے جواب نہ دے تو وہ خود دودھ دھو کر پی لے لیکن وہ اپنے ساتھ نہ لائے۔"

۲۹۵٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَأْکُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ [2]

۲۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی باغ میں جائے تو ضرورت کے تحت وہاں سے کھا لے لیکن کپڑے میں ڈال کر ساتھ نہ لائے۔" ترمذی، ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۲۹۵۵: وَعَنْ اُمَیَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ: اَغَصْبًا یَا مُحَمَّدُ! قَالَ: ((بَلْ عَارِیَةٌ مَضْمُوْنَةٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۲۹۵۵: امیہ بن صفوان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر اس سے کچھ زریں مستعار لیں تو اس نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! غصب کے طور پر لینا چاہتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں، بلکہ قابل واپسی، ادھار کے طور پر۔"

۲۹۵٦: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اَلْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ، وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۲۹۵۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "عاریۃً" لی ہوئی چیز واپس کی جائے، عطا کے طور پر ملی ہوئی چیز (دودھ دینے والا جانور) واپس لوٹا دی جائے، قرض ادا کیا جائے اور ضامن تاوان بھرنے والا ہے۔"

۲۹۵۷: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنْتُ غُلَامًا اَرْمِیْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاُتِیَ بِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((یَا غُلَامُ! لِمَ تَرْمِی النَّخْلَ؟)) قُلْتُ: اٰکُلُ قَالَ: ((فَلَا تَرْمِ، وَ کُلْ مِمَّا سَقَطَ فِیْ اَسْفَلِهَا)). ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ فَقَالَ:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦١٩) [والترمذي (١٢٩٦)] ☆ قتادة مدلس وعنعن وأما الحسن البصري فروايته عن سمرة صحيحة لأنه كان يروي عن كتاب سمرة و الرواية عن الكتاب صحيحة ما لم يثبت الجرح القادح فيه۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٨٧) و ابن ماجه (٢٣٠١) ☆ يحيى بن سليم الطائفي صدوق، ضعيف عن عبيدالله وصحيح الحديث عن غيره۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥٦٢) ☆ شريك القاضي عنعن وللحديث شواهد ضعيفة. و حديث الحاكم (٢/ ٤٧) يخالفه و سنده حسن۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٦٥) و أبو داود (٣٥٦٥)۔

((اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۹۵۷: رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں چھوٹا سا لڑکا تھا اور میں انصار کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر پھینک رہا تھا، تو مجھے (پکڑ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکے! تم نے کھجور کے درختوں پر پتھر کیوں پھینکے؟'' میں نے عرض کیا، کھجوریں کھانے کے لیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پتھر نہ مارو، جو نیچے گری ہوں ان میں سے کھاؤ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور دعا کی: ''اے اللہ! اس کے پیٹ کو بھر دے۔''

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ بَابِ اللُّقْطَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور عمرو بن شعیب کی حدیث کو ہم انشاء اللہ "باب اللقطة" میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۵۸: عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ، خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۹۵۸: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص تھوڑی سی بھی زمین ناحق وصول کرے گا تو روزِ قیامت اسے سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔''

۲۹۵۹: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۲۹۵۹: یعلی بن مرّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ناحق کچھ زمین حاصل کرتا ہے تو اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ حشر کے میدان میں اس کی مٹی اٹھائے رکھے۔''

۲۹۶۰: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرَضِيْنَ ثُمَّ يُطَوِّقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٢٨٨ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (٢٦٢٢) و ابن ماجه (٢٢٩٩) ☆ فيه ابن أبى الحكم: لم يوثقه غير الترمذي فهو "مستور" كما قال صاحب التقريب۔ ٥ حديث عمرو بن شعيب يأتي (٣٠٣٦)۔ [2] رواه البخاري (٣١٩٦)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أحمد ٤/ ١٧٢، ١٧٣ ح ١٧٧٠١) [وعبد بن حميد: ٤٠٦]۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٧٣ ح ١٧٧١٤) [و عبد بن حميد (٤٠٧) وابن حبان (الموارد: ١١٦٧)] ☆ فيه الربيع بن عبدالله: و ثقه ابن حبان (٦/ ٢٩٩) وحده، انظر تعجيل المنفعة (١/ ١٢٥ وقال ابن حبان: "يشبه أن يكون هذا هو ابن خطاف الأحدب" و ابن خطاف: صدوق و لكن صنيع الحافظ ابن حجر يدل على ان الربيع بن عبد الله غير ابن خطاف والله أعلم و للحديث شاهد عند الطبراني فى الكبير (٢٢/ ٢٧١ح ٦٩٣) والصغير (٢/ ١٠٣) و لم يذكر "ان يحقره" إلخ و سنده ضعيف، فيه إسماعيل بن أبي خالد: مدلس وعنعن۔

۲۹۶۰: یعلی بن مُرّہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے ناحق بالشت برابر زمین پر قبضہ کیا تو اللہ عزوجل اسے حکم دے گا کہ وہ ساتوں زمینوں تک اسے کھودے، پھر روزِ قیامت تک، حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جانے تک، اسے اس کا طوق پہنا دیا جائے گا۔''

بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٢٩٦١: عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۲۹۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے غیر منقسم چیز کے متعلق شفعہ کا فیصلہ فرمایا، اور جب حد بندی ہو جائے اور راستے مختلف ہو جائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں۔''

٢٩٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَّمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْحَائِطٍ: ((لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَآءَ اَخَذَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۲۹۶۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غیر منقسم ہر مشترکہ چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا، وہ مکان ہو یا باغ: ''اس شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے شراکت دار کو اطلاع کیے بغیر اسے فروخت کردے، پھر اگر وہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو ترک کر دے، پھر اگر وہ فروخت کرتے وقت اسے اطلاع نہ کرے تو وہ (دوسرا شراکت دار) اس کا زیادہ حق دار ہے۔''

٢٩٦٣: وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۲۹۶۳: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے (شفعہ کا) زیادہ حق دار ہے۔''

٢٩٦٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۲۹۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے۔''

---

❶ رواه البخاري (٢٢١٣)۔

❷ رواه مسلم (١٣٤/١٦٠٨)۔

❸ رواه البخاري (٢٢٥٨)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٦٣) و مسلم (١٣٦/١٦٠٩)۔

٢٩٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۲۹۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب راستے (کے عرض) کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو پھر اس کا عرض سات ہاتھ رکھا جائے گا۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٢٩٦٦: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا، قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَجْعَلَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۲۹۶۶: سعید بن حُریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جو شخص کوئی گھر یا کوئی زمین فروخت کرے تو ممکن ہے کہ اس (کی بیع) کے لیے برکت نہ رکھی جائے الا یہ کہ وہ (رقم) کو اسی طرح کی چیز میں لگائے۔''

٢٩٦٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ يُنْتَظَرُ لَهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۲۹۶۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ اگر وہ کہیں گیا ہوا ہے تو اس کا انتظار کیا جائے گا جبکہ ان دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔''

٢٩٦٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۲۹۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''شراکت دار شفعہ کر سکتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہو سکتا ہے۔''

٢٩٦٩: قَالَ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَهُوَ اَصَحُّ. ❺

۲۹۶۹: ابن ابی ملیکہ کی سند سے نبی ﷺ سے مرسل مروی ہے اور وہ زیادہ صحیح ہے۔

٢٩٧٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبَيْشٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِيْ: ((مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِيْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ

---

❶ رواه مسلم (١٤٣/ ١٦١٣)۔

❷ **حسن**، رواه ابن ماجه (٣٤٩٠) و الدارمي (٢/ ٢٧٣ ح ٢٦٢٨)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٣٠٣ ح ١٤٣٠٣) و الترمذي (١٣٦٩ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٥١٨) وابن ماجه (٢٤٩٤) و الدارمي (٢/ ٢٧٣ ح ٢٦٣٠)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٧١)۔ ❺ **حسن**، انظر الحديث السابق (٢٩٦٨)۔

وَالْبَهَآئِمُ غَشْمًا وَّظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ)). [1]

۲۹۷۰: عبداللہ بن حُبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بیری کا درخت کاٹ ڈالے تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔'' ابوداؤد۔ اور فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے، یعنی: ''جس نے ناحق طور پر کسی جنگل سے بیری کا درخت کاٹ ڈالا جس کے نیچے مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہوں، تو اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۷۱: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِي الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا وَلَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۲۹۷۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب زمین کی حدود متعین ہو جائیں تو پھر اس میں شفعہ نہیں، اور اسی طرح کنوئیں اور پیوند لگی کھجور میں شفعہ نہیں۔

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٥٢٣٩)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٧١٧ ح ١٤٥٩) ☆ ابو بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ولد بعد شهادة سيدنا عثمان رضي الله عنه فالسند منقطع و فى الباب عن عمر رضي الله عنه (انظر السنن الكبرى للبيهقي ٦/ ١٠٥)۔

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعت کا بیان

مساقات: کسی کام کرنے والے کو باغ وغیرہ کا قبضہ دینا اور کہنا کہ ان کی دیکھ بھال کر اور پانی لگا، اس کی آمدنی میں سے اتنا حصہ تیرا ہوگا۔
مزارعت: ایک شخص اپنا رقبہ زمین دوسرے کو دیتا ہے کہ وہ اس میں کاشت کرے اور وہ آمدنی میں سے اتنے متعین حصہ کا مستحق ہوگا۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۹۷۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ اِلٰی یَهُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَهَا اِلٰی اَنْ یَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَهُوْدَ اَنْ یَعْمَلُوْهَا وَیَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَایَخْرُجُ مِنْهَا. [1]

۲۹۷۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود کو خیبر کے نخلستان اور اس کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اپنے اموال سے ان میں کام کریں، اور اس کی پیداوار کا نصف رسول اللہ ﷺ کے لیے ہوگا۔ اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر یہودیوں کو دیا کہ وہ وہاں کام کریں اور کاشت کاری کریں اور اس کی پیداوار کا نصف انہیں ملے گا۔

۲۹۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْهَا فَتَرَكْنَا مِنْ اَجْلِ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۲۹۷۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم مخابرت کیا کرتے تھے اور ہم اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، حتیٰ کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے اسے منع فرمایا ہے۔ لہذا ہم نے اس وجہ سے ترک کر دیا۔

۲۹۷۴: وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمَّایَ اَنَّهُمْ كَانُوْا یُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَا یَنْبُتُ عَلَی الْاَرْبَعَاءِ اَوْشَیْءٍ یَسْتَثْنِیْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِیُّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَیْفَ هِیَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِیْرِ؟ فَقَالَ: لَیْسَ بِهَا بَاْسٌ وَكَانَ الَّذِیْ نُهِیَ عَنْ ذَالِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِیْهِ ذُوْو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ یُجِیْزُوْهُ لِمَافِیْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

---

[1] رواه مسلم (٥/ ١٥٥١) و البخاري (٢٢٨٥)۔

[2] رواه مسلم (١٠٦/ ١٥٤٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٤٦) و مسلم (١١٥/ ١٥٤٧)۔

۲۹۷۴: حنظلہ بن قیس، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، میرے دو چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں زمین کرائے پر دیا کرتے تھے، لیکن وہ برساتی نالے کے آس پاس اگنے والی کھیتی یا کوئی اور چیز مستثنیٰ کر لیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا، میں نے رافع رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ درہم و دینار کے بدلے دینے میں کیا حکم رکھتی ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور جس وجہ سے ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اگر حلال و حرام کے متعلق جاننے والا صاحب فہم و فراست اس کا جائزہ لے تو وہ بھی اس میں موجود دھوکے کے پیش نظر اسے جائز قرار نہ دے۔

۲۹۷۵: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلاً وَّكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهٗ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۲۹۷۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اہل مدینہ زیادہ تر کاشتکار تھے، ہم میں سے کوئی اپنی زمین کرائے پر دیتا تو یوں کہتا: یہ قطعہ زمین میرا ہے اور یہ تیرا، بسا اوقات یہ قطعہ زمین پیداوار دیتا اور یہ نہ دیتا، لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرما دیا۔

۲۹۷۶: وَعَنْ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ لِطَاوُوْسٍ: لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْهُ. قَالَ: اَيْ عَمْرُو! اِنِّيْ اُعْطِيْهِمْ وَاُعِيْنُهُمْ وَ اِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ- يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما- اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلٰكِنْ قَالَ: ((اَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۹۷۶: عمرو بیان کرتے ہیں، میں نے طاؤس سے کہا: کاش کہ آپ مخابرہ چھوڑ دیں، کیونکہ عام گمان یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، انہوں نے فرمایا: عمرو! میں انہیں زمین دیتا ہوں اور ان کی مدد بھی کرتا ہوں، اور بے شک ان میں بڑے عالم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا: لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو بطور احسان مفت زمین دے دے تو وہ اس کے لیے معین مقدار میں اجرت لینے سے بہتر ہے۔“

۲۹۷۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۹۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کی زمین ہو تو وہ اسے کاشت کرے یا بطور احسان اسے اپنے بھائی کو دے دے، اگر ایسا نہیں کر سکتا تو وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔“

۲۹۷۸: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ وَرَاٰى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۲۹۷۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ہل یا کوئی آلہ زراعت دیکھا تو کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”کسی قوم کے جس گھر میں یہ چیزیں گھس آتی ہیں، تو اللہ انہیں ذلت سے دوچار کر دیتا ہے۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٣٢) و مسلم (١١٧/ ١٥٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣٠) و مسلم (١٢٠-١٢١/ ١٥٥٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٤٠) و مسلم (٩٦/ ١٥٣٦)۔ [4] رواه البخاري (٢٣٢١)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۲۹۷۹: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ، وَلَهُ نَفَقَتُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ [1]

۲۹۷۹: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو زرعی پیداوار سے اسے کچھ نہیں ملے گا، وہ صرف خرچے کا حق دار ہے۔“ ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۸۰: عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: مَا بِالْمَدِيْنَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. وَزَارَعَ عَلِيٌّ، وَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُاللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، وَالْقَاسِمُ، وَعُرْوَةُ، وَآلُ أَبِي بَكْرٍ، وَآلُ عَلِيٍّ، وَابْنُ سِيرِيْنَ. وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ: كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ. وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۹۸۰: قیس بن مسلم، ابوجعفر سے بیان کرتے ہیں، تمام مہاجر مدینہ میں تہائی یا چوتھائی حصے پر زراعت کرتے تھے، علی، سعد بن مالک، عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ، آل ابوبکر، آل عمر اور آل علی اور ابن سیرین نے زراعت کی، اور عبدالرحمٰن بن اسود بیان کرتے ہیں، میں زراعت میں عبدالرحمٰن بن یزید کے ساتھ شراکت کیا کرتا تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے معاملہ کیا کہ اگر عمر بیج مہیا کرے گا تو نصف پیداوار وہ لے گا اور اگر وہ بیج مہیا کریں گے تو ان کے لیے اتنا حصہ ہوگا۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٦٦) و ابو داود (٣٤٠٣) [وابن ماجه: ٢٤٦٦] ☆ أبو إسحاق عنعن و عطاء لم يسمع من رافع بن خديج رضي الله عنه۔ [2] رواه البخاري (كتاب الحرث والمزارعة باب: ٨ قبل ح ٢٣٢٨ تعليقًا) [وعبدالرزاق فى المصنف (٨/ ١٠٠ ح ١٤٤٧٦) وابن حجر في تغليق التعليق (٣/ ٣٠٠)]۔

بَابُ الْإِجَارَةِ

اجارہ کا بیان

اجارہ: معلوم مدت کے لیے کام کرنے اور اس کی نقد رقم کی صورت میں اجرت ادا کرنے کے معاہدے کا نام ''اجارہ'' ہے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۹۸۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ: ((لَا بَأْسَ بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۲۹۸۱: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثابت بن ضحاک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا اور مؤاجرت (ٹھیکے) پر کام کرنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں۔''

۲۹۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَجَمَ فَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۲۹۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے تو پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی اور ناک میں دوائی ڈلوائی۔

۲۹۸۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ)) فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: وَاَنْتَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۲۹۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔'' آپ کے صحابہ نے عرض کیا: آپ نے بھی؟ فرمایا: ''ہاں! میں بھی چند قیراط پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔''

۲۹۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۲۹۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ روزِ قیامت میں خود ان سے جھگڑوں گا: ایک وہ آدمی جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر اسے توڑ ڈالے، وہ شخص جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اس کی قیمت کھا جائے اور ایک وہ آدمی جو کسی مزدور کو اجرت پر رکھے تو اس سے پورا کام لے لیکن اسے اجرت نہ دے۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۱۹/ ۱۵۴۹)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (۵۶۹۱) و مسلم (۶۵/ ۱۲۰۲)۔

[3] رواه البخاري (۲۲۶۲)۔ [4] رواه البخاري (۲۲۲۷)۔

۲۹۸۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرُّوْا بِمَاءٍ، فِيْهِمْ لَدِيْغٌ ـ اَوْسَلِيْمٌ ـ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَاءِ، فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ اِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيْغًا اَوْسَلِيْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَجَاءَ بِالشَّاءِ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَكَرِهُوْا ذَالِكَ، وَ قَالُوْا: اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا، حَتّٰى قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((اَصَبْتُمْ اَقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا)). [1]

۲۹۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کا پانی (کے گھاٹ) کے پاس سے گزر ہوا تو وہاں ایک آدمی تھا جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا تھا، اس پانی پر آباد لوگوں میں سے ایک آدمی آیا تو اس نے کہا: کیا تم میں کوئی دم جھاڑ کرنے والا ہے؟ کیونکہ ہماری آبادی میں ایک آدمی ہے جسے بچھو یا سانپ نے ڈس لیا ہے، ان (صحابہ کرام) میں سے ایک آدمی گیا اور کچھ بکریوں کے عوض اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی اور بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انہوں نے اسے ناپسند کیا، اور کہا: کیا تم نے اللہ کی کتاب پر اجرت لے لی؟ حتی کہ وہ مدینہ پہنچ گئے، تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز پر تم اجرت لینے کے سب سے زیادہ حق دار ہو، وہ اللہ کی کتاب ہے۔'' اور ایک دوسری حدیث میں ہے: ''تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۹۸۶: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا: اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: فَجَاءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ: فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ: لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((كُلْ، فَلَعَمْرِيْ، لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ، لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۲۹۸۶: خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آ رہے تھے، تو ہم ایک عرب قبیلے کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: ہمیں پتہ چلا کہ تم اس آدمی سے خیر (یعنی قرآن) لے کر آ رہے ہو، کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک مجنون شخص جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں، وہ اس جکڑے ہوئے دیوانے کو لے آئے تو میں نے تین روز صبح و شام اس پر سورۂ فاتحہ کا دم کیا، میں اپنی تھوک (منہ میں) جمع کر لیتا پھر اسے (اس مجنون پر) تھوک دیتا، راوی بیان کرتے ہیں، اس کی بیماری اور دیوانگی جاتی رہی تو انہوں نے مجھے اجرت دی تو میں نے کہا: نہیں، (میں اسے نہیں لوں گا)

[1] رواه البخاري (۵۷۳۷)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۵/ ۲۱۰-۲۱۱ ح ۲۲۱۷۹-۲۲۱۸۰) و أبو داود (۳۴۲۰)۔

حتی کہ میں نبی ﷺ سے پوچھ لوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری عمر کی قسم! کھاؤ، کچھ ایسے ہیں جو جھوٹے دم کے ذریعے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے اچھے دم سے کھایا۔“

۲۹۸۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۲۹۸۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مزدور کو اس کی اجرت، اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔“

۲۹۸۸: وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِي الْمَصَابِيْحِ مُرْسَلٌ [2]

۲۹۸۸: حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سائل کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر آئے۔“ احمد، ابوداؤد۔ اور مصابیح میں مرسل روایت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۲۹۸۹: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَ: ﴿طٰسٓمّٓ﴾ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى، قَالَ: ((اِنَّ مُوْسٰى علیہ السلام اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِيْنَ، اَوْعَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۲۹۸۹: عتبہ بن منذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے ”سورہ طٰسٓمّٓ“ تلاوت فرمائی حتی کہ آپ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت اور شکم سیری کی خاطر اپنے آپ کو آٹھ یا دس سال مزدوری پر لگائے رکھا۔“

۲۹۹۰: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: ((اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۲۹۹۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک آدمی نے ایک کمان مجھے بطور ہدیہ دی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ میں اسے کتاب اور قرآن کی تعلیم دیا کرتا تھا، اور وہ کوئی مال نہیں، میں اس سے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو پسند کرتا ہے کہ تجھے آگ کا طوق ڈال دیا جائے تو پھر اسے قبول کر لے۔“

---

[1] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٢٤٤٣)۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٢٠١ ح ١٧٣٠) و أبوداود (١٦٦٥) [وابن خزيمة: ٢٤٦٨] ☆ وللحديث شواهد وهو بها حسن، انظر تلخيص نيل المقصود (ص ٣٣٤ ح ١٦٦٥)۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (لم أجده) و ابن ماجه (٢٤٤٤) ☆ فيه مسلمة بن علي: متروك و الحديث ضعفه البوصيري۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٤١٦) و ابن ماجه (٢١٥٧)۔

بَابُ اِحْیَآءِ الْمَوَاتِ وَالشِّرْبِ

بنجر زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۲۹۹۱: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ)). قَالَ عُرْوَةُ: قَضٰى بِهٖ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فِيْ خِلَافَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۲۹۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی بنجر (بے آباد) زمین کو، جو کہ کسی کی ملکیت نہ ہو، آباد کرے تو وہ (اس کا) زیادہ حق دار ہے۔'' عروہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔

۲۹۹۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۲۹۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''چراگاہ تو صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔''

۲۹۹۳: وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ)). فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ، ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ)). فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۲۹۹۳: عروہ بیان کرتے ہیں، زبیر رضی اللہ عنہ کا حرہ کے برساتی نالے کے بارے میں ایک انصاری آدمی سے جھگڑا ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''زبیر! پہلے تم سیراب کر لو، پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو۔'' انصاری بولنے لگا: کیونکہ وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے! آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا، پھر فرمایا: ''زبیر! پہلے تم سیراب کرو، پھر پانی روک رکھو حتی کہ وہ منڈیر تک پہنچ جائے، پھر اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دے۔'' یوں نبی ﷺ نے صریح حکم میں (فی الحقیقت) زبیر رضی اللہ عنہ کو پورا پورا حق دے دیا۔ جبکہ انصاری نے (قول فیصل پر معترض ہو کر) آپ ﷺ کو غصہ دلایا، حالانکہ آپ نے پہلے ایسا حکم دیا تھا جس میں دونوں کے لیے وسعت تھی۔

---

[1] رواه البخاري (۲۳۳۵)۔

[2] رواه البخاري (۲۳۷۰)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۲۳۵۹) و مسلم (۱۳۹/ ۲۳۵۷)۔

۲۹۹٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ، لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۲۹۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زائد از ضرورت گھاس روکنے کے لیے زائد از ضرورت پانی مت روکو۔''

۲۹۹٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَآءٍ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اَلْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَآءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۲۹۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں، جن سے اللہ روزِ قیامت کلام کرے گا نہ نظرِ رحمت سے ان کی طرف دیکھے گا: وہ آدمی جس نے مال پر قسم اٹھائی ہو کہ اسے تو اس سے، جتنی تم دے رہے ہو، زیادہ قیمت ملتی ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے، دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہڑپ کر جائے، اور تیسرا وہ شخص جس نے زائد از ضرورت پانی روک رکھا ہو، اللہ فرمائے گا: آج میں تجھے اپنے فضل سے محروم رکھوں گا جیسا کہ تو نے زائد از ضرورت پانی روک لیا تھا۔ حالانکہ اسے تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔''

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ فِیْ "بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ".

اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت باب المنهی عنها من البيوع میں ذکر کی جا چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۲۹۹٦: عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَحَاطَ حَآئِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۲۹۹۶: حسن رحمۃ اللہ علیہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی (بنجر) زمین پر چار دیواری کر لے تو وہ قطعہ زمین اس کا ہے۔''

۲۹۹۷: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۲۹۹۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جاگیر میں کچھ کھجوروں کے درخت عطا

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥٤) و مسلم (٣٧/ ١٥٦٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٦٩) و مسلم (١٧٣ / ١٠٨) ٥ حديث جابر تقدم: ٢٨٥٨۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٧٧) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٠٦٩)۔

فرمائے۔

۲۹۹۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ رضی اللہ عنہ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰی فَرَسَهٗ حَتّٰی قَامَ ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهٖ فَقَالَ: ((اَعْطُوْهُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 1

۲۹۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے ان کے گھوڑے کی دوڑ تک مسافت کا رقبہ جاگیر میں عطا کیا، انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا حتی کہ وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاں تک کوڑا پہنچا ہے وہاں تک رقبہ اسے عطا کر دو۔''

۲۹۹۹: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ: فَاَرْسَلَ مَعِیَ مُعَاوِیَةَ قَالَ: ((اَعْطِهَا اِیَّاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ 2

۲۹۹۹: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضر موت (یمن) کے علاقے میں انہیں جاگیر دی، وہ بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیجا اور فرمایا: ''وہ انہیں دے آؤ۔''

۳۰۰۰: وَعَنْ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَاْرِبِیِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَاْرِبَ فَاَقْطَعَهٗ اِیَّاهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ قَالَ: فَرَجَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَ سَاَلَهٗ مَاذَا یُحْمٰی مِنَ الْاَرَاكِ؟ قَالَ: ((مَالَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ 3

۳۰۰۰: ابیض بن حمال ماربی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ سے مارب کی نمک کی کان بطور جاگیر طلب کی تو آپ نے وہ اسے عطا کر دی، جب وہ آدمی واپس مڑا تو ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے تو اسے دائمی چیز عطا فرما دی، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اسے اس سے واپس لے لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا پیلو کے درختوں کی زمین کس قدر دور جا کر گھیر لی جائے؟ فرمایا: ''جہاں اونٹ نہ پہنچ پائیں۔''

۳۰۰۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَآءُ فِیْ ثَلَاثٍ فِی الْمَآءِ وَ الْكَلَاِ وَالنَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ 4

۳۰۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان تین چیزوں: پانی، گھاس اور آگ میں، حصہ دار ہیں۔''

۳۰۰۲: وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَبَایَعْتُهٗ فَقَالَ: ((مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَآءٍ لَّمْ یَسْبِقْهُ اِلَیْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 5

---

1 **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٠٧٢) ☆ عبدالله العمري حسن الحديث عن نافع وضعيف الحديث عن غيره۔

2 **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٣٨١ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ٢٦٩ ح ٢٦١٢)۔

3 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٨٠ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٢٤٧٥) والدارمي (٢/ ٢٦٩ ح ٢٦١١)۔

4 **صحيح**، رواه أبو داود (٣٤٧٧ وسنده صحيح) و ابن ماجه (٢٤٧٢ وسنده ضعيف جدًا)۔

5 **حسن**، رواه أبو داود (٣٠٧١)۔

۳۰۰۲: اسمر بن مُضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کی بیعت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی ایسے پانی (چشمے) پر، جہاں کوئی مسلمان نہ پہنچا ہو، پہلے پہنچ جائے تو وہ پانی اسی کا ہے۔“

۳۰۰۳: وَعَنْ طَاوُوْسٍ، مُرْسَلًا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحْيَا مَوَاتًا مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَلَهٗ وَعَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❶

۳۰۰۳: طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص بنجر زمین کو آباد کر لے تو وہ اسی کی ہے۔ اور قدیم بنجر زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، پھر وہ میری طرف سے تمہارے لیے ہے۔“

۳۰۰٤: وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ عِمَارَةِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَ النَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَلِمَ ابْتَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهٗ)). ❷

۳۰۰٤: شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں کچھ گھر بطور جاگیر عطا کیے، وہ انصار کے گھروں اور نخلستان کے درمیان تھے، بنو عبد بن زہرہ نے کہا: ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ہم سے دور کر دیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”تب اللہ نے مجھے مبعوث ہی کیوں کیا ہے، بے شک اللہ اس امت کو پاک نہیں کرتا جس میں ان کے ضعیف شخص کو اس کا حق نہ دلایا جائے۔“

۳۰۰۵: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ اَنْ يُّمْسَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۰۰۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیل مہزور کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اس کو روکا جائے حتیٰ کہ وہ (پانی) ٹخنوں تک پہنچ جائے، پھر بالائی حصے سے نشیبی حصے کو پانی چھوڑا جائے۔

۳۰۰٦: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهٗ، فَكَانَ سَمُرَةُ رضی اللہ عنہ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَاَذّٰى بِهٖ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهٗ فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيَبِيْعَهٗ فَاَبٰى فَطَلَبَ اَنْ يُّنَاقِلَهٗ فَاَبٰى قَالَ: ((فَهَبْهُ لَهٗ وَلَكَ كَذَا)) اَمْرًا رَغَّبَهٗ فِيْهِ، فَاَبٰى فَقَالَ: ((اَنْتَ مُضَارٌّ)) فَقَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ: ((اِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹ وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا)) فِيْ بَابِ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الشافعي في الأم (٤/ ٤٥) عن سفيان (بن عيينة) عن طاؤس رحمه الله به ـ ☆ السند مرسل ـ ❷ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٨/ ٢٧١ بعد ح ٢١٨٩) [والشافعي في الأم ٤/ ٤٥، ٥٠ وسنده مرسل أي ضعيف لإرساله] ☆ وله شاهد ضعيف عند الطبراني في المعجم الكبير، فيه عبد الرحمٰن بن سلام عن سفيان عن يحيى بن جعدة عن هبيرة بن يريم عن ابن مسعود، و شاهد آخر ضعيف عند الخطيب (٤/ ١٨٨)ـ

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٣٩) و ابن ماجه (٢٤٨٢)ـ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٣٦)ـ

☆ قال ابن التركماني: "ذكر ابن حزم أنه منقطع لأن محمد بن علي لا سماع له من سمرة" (الجوهر النقي ٦/ ١٥٧)

○حديث جابر تقدم (١٩١٦) و حديث سعيد بن زيد تقدم (٢٩٤٤) و حديث أبي صرمة يأتي (٥٠٤٢)ـ

الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ . وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِىْ صِرْمَةَ رضی اللہ عنہ: ((مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ)) فِى بَابِ مَايُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ.

۳۰۰۶: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے کھجوروں کے کچھ درخت ایک انصاری شخص کے باغ میں تھے، اور اس کے بچے بھی اس شخص کے ساتھ (باغ میں) تھے، سمرہ رضی اللہ عنہ جب اس شخص کے پاس جاتے تو وہ ان سے تکلیف محسوس کرتا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ساری بات بتائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تا کہ وہ اسے فروخت کر دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا، آپ نے مطالبہ کیا کہ ان درختوں کے بدلہ میں کسی اور جگہ لے لو، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، فرمایا: ''اسے ہبہ کر دو۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب کے انداز میں فرمایا کہ ''تمہیں (جنت میں) یہ کچھ ملے گا۔'' انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تکلیف پہنچانے والے ہو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری شخص سے فرمایا: ''جاؤ اور اس کے کھجوروں کے درخت کاٹ دو۔'' اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جس نے بنجر زمین کو آباد کیا۔'' سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ''باب الغصب'' میں ذکر کی گئی ہے۔ اور ہم ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جس نے کسی کو تکلیف پہنچائی تو اللہ اسے تکلیف پہنچائے گا۔'' ''باب ما ینھی عن التھاجر'' میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۰۰۷: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِىْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ؟ قَالَ: ((الْمَآءُ وَ الْمِلْحُ وَ النَّارُ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْمَآءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَ النَّارِ؟ قَالَ: ((يَاحُمَيْرَاءُ! مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ، وَ مَنْ اَعْطٰى مِلْحًا، فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَاطَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ، وَ مَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّآءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَآءُ، فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً، وَ مَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّآءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَآءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کا روکنا حلال نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانی، نمک اور آگ۔'' وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پانی کی اہمیت وضرورت کا تو ہمیں پتہ ہے، لیکن نمک اور آگ کی تو وہ صورت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حمیراء! جس شخص نے آگ دی تو گویا اس نے اس آگ سے پکنے والی تمام چیزیں، صدقہ کیں۔ اور جس نے نمک دیا تو گویا اس نمک نے جن چیزوں کو لذیذ بنایا وہ تمام چیزیں اس نے صدقہ کیں۔ جس شخص نے پانی کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا، اور جس نے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں کسی مسلمان کو پانی کا گھونٹ پلا دیا تو گویا اس نے اسے زندگی عطا کر دی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۲٤۷٤) ☆ علي بن زيد بن جدعان: ضعيف و زهير بن مرزوق: مجهول، وعلي بن غراب: مدلس، وللحديث شاهدان ضعيفان۔

بَابُ الْعَطَايَا

عطیات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۰۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ: ((اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)). فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رضي الله عنه اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتُصُدِّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ. قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۰۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر کی کچھ زمین عمر رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے خیبر کی جو زمین ملی ہے اس سے پہلے اتنا نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس کا اصل مال تم رکھ لو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اسے صدقہ کیا کہ اس کے اصل کو بیچا جائے گا نہ ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی وراثت میں تقسیم ہوگا اور اس کی پیداوار کو فقراء، رشتہ داروں، غلاموں کو آزاد کرانے، اللہ کی راہ میں، مسافر پر اور مہمانوں پر خرچ کیا جائے گا، اور اس کی سرپرستی و نگرانی کرنے والے پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اس میں سے بھلے طریقے سے کھائے یا ذخیرہ نہ کرتے ہوئے دوسروں (اہل خانہ وغیرہ) کو بھی کھلائے۔'' ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مال جمع کرنے والا نہ ہو۔

۳۰۰۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۰۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ (عمر بھر کا عطیہ) جائز ہے۔''

۳۰۱۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۰۱۰: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ، عمریٰ لینے والے کے وارثوں کی میراث ہے۔''

۳۰۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا، لَا يَرْجِعُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲۷۳۷) و مسلم (۱۵/ ۱۶۳۲)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۶۲۶) و مسلم (۳۲/ ۱۶۲۶)۔

[3] رواه مسلم (۳۱/ ۱۶۲۵)۔

اِلَى الَّذِیْ اَعْطَاهَا، لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَآءً وَّقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۳۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص اور اس کی اولاد کو عمریٰ دیا گیا تو وہ انہی کا ہے جن کو دیا گیا، وہ دینے والے کو واپس نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے ایک ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث واقع ہوگئی ہے۔''

۳۰۱۲: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّمَا الْعُمْرَی الَّتِیْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّقُوْلَ: هِیَ لَكَ وَ لِعَقِبِكَ فَاَمَّآ اِذَا قَالَ: هِیَ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

۳۰۱۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمریٰ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نافذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کہے: یہ (عمریٰ) تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے ہے، اور اگر وہ کہے کہ جب تک تو زندہ رہے یہ چیز تیری ہے، تو پھر (اس کی وفات کے بعد) یہ اس کے مالک کو واپس مل جائے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۳۰۱۳: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِیَ لِوَرَثَتِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دو نہ عمریٰ کے طور پر، جس شخص کو رقبیٰ کے طور پر کوئی چیز دی گئی یا عمریٰ کے طور پر تو وہ اس کے وارثوں کی ہے۔''

۳۰۱۴: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۰۱۴: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمریٰ، جس شخص کو عمریٰ دیا جائے اس کے اہل خانہ کے لیے نافذ ہوگا اور رقبیٰ، جس شخص کو رقبیٰ دیا جائے وہ اس کے اہل خانہ کے لیے نافذ ہوگا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۰۱۵: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمْسِکُوْا اَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰی فَهِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَّلِعَقِبِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۳۰۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے اموال کی حفاظت کرو اور انہیں خراب نہ کرو، کیونکہ جس شخص نے عمریٰ دیا تو وہ اسی شخص کا ہے جس کو عمریٰ دیا گیا اس کی زندگی میں بھی، اس کے مرنے کے بعد بھی اور اس کے ورثا کا ہے۔''

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٢٥) و مسلم (٢٠/ ١٦٢٥)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٢٥) و مسلم (٢٣/ ١٦٢٥)۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٥٥٦)۔ ❹ **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٣٠٣ ح ١٤٣٠٤) والترمذي (١٣٥١ وقال: حسن) و أبو داود (٣٥٥٨)۔ ❺ رواه مسلم (٢٦/ ١٦٢٥)۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٠١٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَفِیفُ الْمَحْمَلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣٠١٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ وہ ہلکا سا احسان اور اچھی خوشبو ہے۔“

٣٠١٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

٣٠١٧: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو (کے تحفے) کو واپس نہیں کیا کرتے تھے۔

٣٠١٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ، لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ)) [3] رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

٣٠١٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہبہ واپس لینے والا، قے کر کے اسے چاٹنے والے کتے کی طرح ہے۔ ہمارے لیے بری مثال نہیں؟“

٣٠١٩: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰی بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّیْ نَحَلْتُ ابْنِیْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ: ((اَکُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَارْجِعْهُ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: اِنَّهٗ قَالَ: ((اَیَسُرُّكَ اَنْ یَّکُوْنُوْا اِلَیْكَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلٰی. قَالَ: ((فَلَا اِذَنْ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ: اَعْطَانِیْ اَبِیْ عَطِیَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا اَرْضٰی حَتّٰی تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّیْ اَعْطَیْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِیَّةً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَعْطَیْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ)). قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِیَّتَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ: ((لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (٢٠/ ٢٢٥٣)۔

[2] رواه البخاري (٥٩٢٩)۔

[3] رواه البخاري (٢٦٢٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٨٦) و مسلم (١٣/ ١٦٢٣)۔

۳۰۱۹: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا، میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو (برابر) اس طرح کا ہبہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے واپس لے لو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ وہ سارے تیرے ساتھ مساوی حسن سلوک کریں؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر تم ایسے کیوں نہیں کرتے؟''

ایک روایت میں ہے، انہوں نے کہا: میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (میری والدہ) نے کہا: میں راضی نہیں حتی کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنالو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو عرض کیا: میں نے عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا سے اپنے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے اور اللہ کے رسول! اس نے کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی باقی اولاد کو بھی اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، وہ واپس آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۰۲۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهٖ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی شخص ہبہ کر کے واپس نہیں لے سکتا، البتہ والدین اپنی اولاد کو کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لے سکتے ہیں۔''

۳۰۲۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ. وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ. [2]

۳۰۲۱: ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ عطیہ دے کر واپس لے، مگر والد جو اپنی اولاد کو عطیہ دیتا ہے، اور اس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر واپس لے کتے کی طرح ہے جو کھاتا رہتا ہے، حتی کہ شکم سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے، پھر اسے کھانے لگتا ہے۔'' ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ٢٦٤ ح ٣٧١٩) و ابن ماجه (٢٣٧٨)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٥٣٩) و الترمذي (٢١٣٢) والنسائي (٦/ ٢٦٥ ح ٣٧٢٠) و ابن ماجه (٢٢٧٧)۔

۳۰۲۲: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرَةً، فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَتَسَخَّطَ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَظَلَّ سَاخِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۰۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے ایک نوعمر اونٹ رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے اس کے عوض اسے چھ نوعمر اونٹنیاں دیں، لیکن وہ راضی نہ ہوا۔ جب نبی ﷺ کو اس کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ”فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹ بطور ہدیہ پیش کیا تو میں نے اس کے عوض اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا۔ اب میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی شخص کا ہدیہ ہی قبول کروں گا۔“

۳۰۲۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَإِنَّ مَنْ أَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَالَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۰۲۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو کوئی عطیہ دیا جائے اور وہ کشائش پائے تو اس کا بدلہ دے اور جو شخص کشائش نہ پائے تو وہ اس کی تعریف کرے، کیونکہ جس نے تعریف کی تو اس نے شکریہ ادا کیا، اور جس نے (احسان کو) چھپایا تو اس نے ناشکری کی، اور جو شخص ایسی چیز ظاہر کرنے کی کوشش کرے جو اسے نہیں دی گئی تو وہ جھوٹ کے دو سوٹ پہننے والے کی طرح ہے (دہرا جھوٹ بولنے والے کی طرح ہے)۔“

۳۰۲۴: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۳۰۲۴: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے کہا: ((جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا)) ”اللہ تمہیں بہتر بدلہ دے“ تو اس نے اس کی بہت اچھی تعریف کی۔“

۳۰۲۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❹

۳۰۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا، اس نے اللہ کا بھی شکریہ ادا نہ کیا۔“

۳۰۲۶: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَارَأَيْنَا

❶ **حسن**، رواه الترمذي (٣٩٤٥ وقال: حسن صحيح، وسنده حسن و للفظ له) و أبو داود (٣٥٣٧) والنسائي (٦/ ٢٨٠ ح ٣٧٩٠)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٣٤ بلون آخر و قال: حسن غريب، وسنده ضعيف) وأبو داود (٤٨١٣ وسنده ضعيف) ☆ فيه شرحبيل بن سعد الأنصاري، شيخ عمارة: ”وثقه ابن حبان و ضعفه جمهور الأئمة“ (مجمع الزوائد ٤/ ١١٥)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٣٥) ☆ سليمان التيمي مدلس و عنعن ولبعض الحديث شواهد۔ ❹ **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٣٢ ح ١١٣٠٠) والترمذي (١٩٥٥ وقال: حسن)۔

قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِى الْمَهْنَأَ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ: ((**لَا، مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ❶

۳۰۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مہاجر صحابہ کرام آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم جس قوم کے ہاں قیام پذیر ہیں وہ مال کثیر ہونے کی صورت میں بہت زیادہ خرچ کرنے والے اور مال قلیل ہونے کی صورت میں بہترین غم خوار ہونے میں اپنی مثال نہیں رکھتے، انہوں نے ہمیں کام کرنے سے روک رکھا ہے اور منفعت میں برابر شریک کر رکھا ہے۔ حتی کہ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ سارا اجر وہی لے جائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تم ان کے لیے اللہ سے دعائیں کرتے رہو گے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے تو ایسے نہیں ہوگا۔'' ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۳۰۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باہم تحائف دیا کرو، کیونکہ تحفہ عداوت دور کر دیتا ہے۔''

۳۰۲۸: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۳۰۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باہم تحائف دیا کرو، کیونکہ تحفہ سینے کا کینہ دور کر دیتا ہے، اور پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو معمولی نہ سمجھے خواہ بکری کے کھر کا ایک حصہ ہی ہو۔''

۳۰۲۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ**)). ❹ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قِيْلَ: اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيْبَ.

۳۰۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں واپس نہیں کی جانی چاہییں، تکیہ، تیل اور دودھ۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ کہا گیا کہ تیل سے خوشبو مراد ہے۔

۳۰۳۰: وَعَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا. ❺

۳۰۳۰: ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو خوشبو پیش کی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے، کیونکہ وہ جنت سے آئی ہے۔'' ترمذی، روایت مرسل ہے۔

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٨٧)۔ ❷ **إسناده موضوع**، [رواه القضاعي في مسند الشهاب (١/ ٣٨٣ ح ٦٦٠) وفيه أبو يوسف يعقوب بن محمد بن عبيد الكوفي الأعشي : كذاب رجل سوء ، و فى السند علل أخرى]۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٣٠ وقال : غريب) ☆ فيه أبو معشر نجيح السندي : ضعيف۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٩٠)۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٩١) ☆ السند مرسل و فيه علل أخرى۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٠٣١: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ: اِنْحَلِ ابْنِىْ غُلَامَكَ وَأَشْهِدْلِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِىْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِىْ وَقَالَتْ: اَشْهِدْلِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَلَهٗ اِخْوَةٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَآ اَعْطَيْتَهٗ؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا، وَاِنِّىْ لَآ اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۰۳۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے کہا: میرے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کر دو اور رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ بناؤ۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو عرض کیا: فلاں کی بیٹی (یعنی میری اہلیہ) نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کروں اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے اور بھی بھائی ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے جو اس لڑکے کو دیا ہے وہ ان سب کو بھی دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو مناسب نہیں، اور میں تو صرف حق بات پر ہی گواہی دیتا ہوں۔“

٣٠٣٢: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِىَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَعَلٰى شَفَتَيْهِ وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ)). ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ الصِّبْيَانِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِى الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ. [2]

۳۰۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب پہلا پہلا پھل آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر لگاتے اور دعا فرماتے: ”اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں اس کا آغاز دکھایا ہے اسی طرح ہمیں اس کا اختتام بھی دکھانا۔ پھر آپ اسے اپنے پاس بیٹھے ہوئے کسی بچے کو دے دیتے۔

[1] رواه مسلم (١٩/ ١٦٢٤)۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٢٣٤ ح ٤٦٣) ☆ فيه عبدالرحمٰن بن يحيى بن سعيد العذري : متروك فالسند ضعيف جدًا، وخالفه عبد الله بن وهب فرواه عن يونس بن يزيد الأيلي عن الزهري مرسلاً وهو الصواب ۔

بَابُ اللُّقْطَةِ

لُقطہ کا بیان

لقطہ: ایسی چیز کو کہتے ہیں جو ایسی جگہ سے ملے جو کسی شخصی ملکیت میں نہ ہو۔ مثلاً: راستے میں پیسے وغیرہ مل جائیں اور ان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اسے اٹھا لینا۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۰۳۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا)). قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((هِيَ لَكَ، أَوْ لِأَخِيْكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ)). قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((مَالَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)). [1]

۳۰۳۳: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے لقطہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس (ملنے والی چیز) کی تھیلی اور اسے باندھنے والی رسی کی پہچان رکھ، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر، اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ تو اسے اپنے استعمال میں لے آ۔“ اس نے گم شدہ بکری کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا: ”(اسے پکڑ لے) وہ تیرے لیے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے۔“ اس نے گم شدہ اونٹ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے اس سے کیا سروکار؟ (پانی کا) مشکیزہ اس کے پاس اور پاؤں اس کے مضبوط ہیں (پیاس لگنے پر) گھاٹ پر آ ئے گا اور درخت کے پتے کھائے گا حتی کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے: ”آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک سال تک اس کا اعلان کر۔ پھر اس چیز کو باندھنے والی رسی اور اس کی تھیلی کی پہچان رکھ، پھر اسے استعمال میں لا۔ البتہ اگر اس کا مالک آ جائے تو پھر اسے اتنی قیمت ادا کر۔“

۳۰۳۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ آوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۰۳۴: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی گم شدہ چیز کو پناہ دے اور اس کا اعلان نہ کرے تو وہ خود گمراہ ہے۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٢٩) و مسلم (١٤٢/ ١٧٢٢)۔

[2] رواه مسلم (١٢/ ١٧٢٥)۔

۳۰۳۵: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ. [1] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۰۳۵: عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۰۳۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ: ((مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ الْعُقُوْبَةُ وَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ)) وَذُكِرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذُكِرَ غَيْرُهٗ قَالَ: وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَآ اِلَيْهِ، وَاِنْ لَّمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ، وَ مَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ: وَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ. [2]

۳۰۳۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ سے درخت پر لٹکے ہوئے پھل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی ضرورت مند شخص، جو کہ کپڑے میں ڈال کر لے جانے والا نہ ہو، وہاں سے کھا لے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں، اور جو شخص وہاں سے کچھ ساتھ لے آئے تو اس پر دو گناہ تاوان اور سزا ہے، اور جو شخص جنس کے ڈھیر لگ جانے کے بعد وہاں سے ڈھال کی قیمت کے برابر چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔'' اور گم شدہ اونٹ اور گم شدہ بکری کے بارے میں بھی دوسری چیزوں کی طرح ہی ذکر کیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، آپ سے لقطہ کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ شارع عام اور بڑی بستی سے ملے تو پھر تو ایک سال تک اس کا اعلان کر، اگر اس کا مالک آ جائے تو وہ اس کے حوالے کر، اور اگر کوئی مالک نہ آئے تو پھر وہ تیری ہے۔ اور اگر وہ کسی بے آباد قدیم جگہ سے ملے تو پھر اس میں اور مدفون خزینے میں پانچواں حصہ ہے۔'' نسائی۔ ابوداود رحمہ اللہ نے بھی انہی سے روایت کیا ہے اور وہ حدیث: سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ. سے آخر تک مروی ہے۔

۳۰۳۷: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَجَدَ دِيْنَارًا، فَاَتٰى بِهٖ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ)) فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ رضی اللہ عنہما فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَالِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّيْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ! اَدِّ الدِّيْنَارَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] رواه مسلم (١١/ ١٧٢٤)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٨/ ٨٥ ح ٤٩٦١) و أبو داود (١٧١٠)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٧١٤)۔

۳۰۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا وہ اسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو اللہ کا رزق ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے اس میں سے کھایا۔ جب اگلا روز ہوا تو ایک عورت دینار کا اعلان کرتی ہوئی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی! دینار واپس کرو۔''

۳۰۳۸: وَعَنِ الْجَارُوْدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ضَآلَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [1]

۳۰۳۸: جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان کی گم شدہ چیز (اگر وہ اعلان کیے بغیر اُٹھالی جائے تو وہ) آگ کا شعلہ ہے۔''

۳۰۳۹: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ۔ اَوْذَوَیْ عَدْلٍ۔ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ، فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ، وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۳۰۳۹: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص گری پڑی چیز پائے تو وہ ایک یا دو عادل شخص گواہ بنالے۔ اور وہ اسے چھپائے نہ اسے غائب کرے، اگر اس کا مالک پالے تو وہ چیز اسے واپس کرے ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔''

۳۰۴۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْعَصَا، وَالسَّوْطِ، وَالْحَبْلِ، وَاَشْبَاهِهٖ، يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۰۴۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی، کوڑے، رسی اور اس سے ملتی جلتی چیزوں کے بارے میں ہمیں رخصت عنایت فرمائی کہ آدمی اس طرح کی گری پڑی چیز کو اٹھا کر استعمال کرلے۔

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ: ((اَلَا لَا يَحِلُّ)) فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ

اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((اَلَا، لَا يَحِلُّ......)) باب الاعتصام میں ذکر کی گئی ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه الدارمي (۲/ ۲٦٦ ح ۲٦۰٤، نسخة محققة: ۲٦٤۳ وسنده حسن لذاته) [و أحمد (٥/ ۸۰) والنسائي فى الكبرى (٥۷۹۲)] ☆ و للحديث طرق كثيرة۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ۱٦۱-۱٦۲ ح ۱۷٦۲۰) و أبو داود (۱۷۰۹) و الدارمي (لم أجده) [والنسائي فى الكبرى (٥۸۰۸) و ابن ماجه (۲٥۰٥)]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۱۷۱۷) ☆ محمد بن شعيب: سمعه من رجل عن المغيرة بن زياد به (الكامل لابن عدي ٦/ ۳٥٦) والرجل: مجهول و أبو الزبير مدلس و عنعن ـ ٥ حديث مقدام بن معدي كرب تقدم (۱٦۳)۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الفَرَآئِضِ
میراث کابیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۳۰۴۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِيْ فَاَنَا مَوْلَاهُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں مومنوں کا ان کے نفسوں سے بھی زیادہ حقدار ہوں، جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرض ہو اور اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی چیز بھی نہ چھوڑی ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جس نے کوئی مال چھوڑا ہو تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔“

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جو شخص قرض یا پسماندگان چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کا حامی و مددگار ہوں۔“ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ”جس نے مال چھوڑا تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو شخص بوجھ (یعنی قرض یا اولاد) چھوڑ جائے تو وہ ہماری طرف آئیں۔“

۳۰۴۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا، فَمَابَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۰۴۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مقررہ حصے ان کے مستحقین کو دو اور جو باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتے دار) کا حصہ ہے۔“

۳۰۴۳: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۰۴۳: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔“

۳۰۴۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٣) و مسلم (١٧/ ١٦١٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٣٢) و مسلم (٢/ ١٦١٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٤) و مسلم (١/ ١٦١٤)۔ [4] رواه البخاري (٦٧٦١)۔

۳۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔“

۳۰۴۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قوم کا بھانجا انہی میں شمار ہوتا ہے۔“

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: ((اِنَّمَا الْوَلَاءُ......)) فِيْ بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ: ((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ)) فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ((اِنَّمَا الْوَلَاءُ ......)) باب السلم سے پہلے باب میں ذکر ہو چکی ہے، اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”خالہ، ماں کے مقام پر ہوتی ہے۔“ ہم باب بلوغ الصغیر وحضانته میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۰۴۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ الْمِلَّتَيْنِ شَتّٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۰۴۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو مختلف دین کے حامل افراد باہم وارث نہیں ہو سکتے۔“

۳۰۴۷: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ. [3]

۳۰۴۷: امام ترمذی نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۰۴۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۰۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قاتل (مقتول کا) وارث نہیں ہو سکتا۔“

۳۰۴۹: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۳۰۴۹: بُریدہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میت کی) ماں نہ ہونے کی صورت میں دادی/نانی کے لیے چھٹا حصہ مقرر فرمایا۔

۳۰۵۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ، صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوُرِّثَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [6]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٧٦٢) و مسلم (١٣٣/ ١٠٥٩) ٥ حديث عائشة تقدم (٢٨٧٧) و حديث البراء يأتي (٣٣٧٧)۔ [2] **إسناده حسن**، و أبو داود (٢٩١١) و ابن ماجه (٢٧٣١)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٢١٠٨ وقال: غريب)۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (٢١٠٩) و ابن ماجه (٢٧٣٥) [وله شواهد]۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٩٥)۔ [6] **إسناده ضعيف جدًا والحديث ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٧٥٠) و الدارمي (٢/ ٣٩٢ ح ٣١٣٠) ☆ الربيع بن بدر: متروك، و تابعه سفيان بن سعيد الثوري وهو مدلس وعنعن وتابعهما إسماعيل بن مسلم المكي (الترمذي: ١٠٣٢) وهو ضعيف وأبو الزبير مدلس وعنعن۔

۳۰۵۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب بچہ پیدائش کے وقت آواز نکالے (چیخے اور پھر فوت ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہو گی۔‘‘

۳۰۵۱: وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَحَلِيْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۳۰۵۱: کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’قوم کا آزاد کردہ غلام انہیں میں سے ہے، قوم کا حلیف انہی میں سے ہے اور قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے۔‘‘

۳۰۵۲: وَعَنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ، فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيْعَةً فَاِلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ. وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَامَوْلٰى لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ، وَاَفُكُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ عَانَهٗ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ، اَعْقِلُ عَنْهُ، وَاَرِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَاوَارِثَ لَهٗ، يَعْقِلُ عَنْهُ، وَيَرِثُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۰۵۲: مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں ہر مومن سے خود اس سے بھی زیادہ تعلق رکھتا ہوں، جو شخص قرض یا پسماندگان چھوڑ جائے تو ان کا خیال رکھنا ہماری ذمہ داری ہے، اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔ اور جس کا کوئی مولی (حمایتی و مددگار) نہ ہو۔ اس کا میں مولی ہوں، اس کے مال کا میں وارث بنوں گا، اس کے قیدی کو میں چھڑاؤں گا، جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث ماموں ہے، وہ اس کے مال کا وارث ہو گا اور اس کے قیدی کو چھڑائے گا۔‘‘
اور ایک روایت میں ہے: ’’جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا میں وارث ہوں، اس کی طرف سے دیت بھی دوں گا اور اس کا وارث بھی بنوں گا، اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے، وہ اس کی طرف سے دیت دے گا اور اس کا وارث بنے گا۔‘‘

۳۰۵۳: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيْثَ: عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۰۵۳: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’عورت تین وراثتیں پا سکتی ہے، اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کی، اپنے پالے ہوئے بچے کی اور اپنے اس بچے کی جس کے متعلق اس نے لعان کیا ہو۔‘‘

۳۰۵۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ

---

[1] **صحيح**، رواه الدارمي (۲/ ۲٤۳ ح ۲۵۳۱) ☆ سنده ضعيف جدًا و لكن لمتون الحديث شواهد صحيحة ، مولى القوم منهم (البخاري : ٦۷٦۱ـ٦۷٦۲) حليف القوم منهم (البخاري فى الأدب المفرد : ۷۵ وسنده حسن ، وأحمد ٤/ ۳٤۰ و صححه الحاكم ۲/ ۳۲۸ ووافقه الذهبي) ابن أخت القوم منهم (البخاري: ۳۵۲۸ و مسلم: ۱۳۳/ ۱۰۵۹) فالحديث صحيح عن رسول الله ﷺ و أما جد كثير فلا أعلم إليه سندًا قويًا لأن كثير بن عبد الله متروك كذاب ، و أحيانًا أصحح المتن بمتن آخر قوي فافهمه فإنه مهم۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (۲۸۹۹ـ۲۹۰۰)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۱۱۵ وقال : حسن غريب) و أبو داود (۲۹۰٦) و ابن ماجه (۲۷٤۲) ☆ عمر بن رؤبة : ضعفه البخاري والجمهور و قال ابن عدي : ” إنما أنكروا عليه أحاديثه عن عبدالواحد النصري“ وهذا منها۔

وَلَدُ زِنًا لَايَرِثُ وَلَايُورَثُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۳۰۵۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی آزاد یا غلام عورت سے زنا کیا، (اور بچہ پیدا ہوا) تو وہ بچہ، ولد زنا ہے، وہ (اپنے زانی باپ کا) وارث ہوگا نہ اس کا باپ اس کا وارث ہوگا۔“

۳۰۵۵: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷞ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۳۰۵۵: عائشہ ﷞ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا، اور اس نے کچھ مال چھوڑا، اور اس نے کوئی قریبی رشتہ دار چھوڑا نہ اولاد، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی میراث اس کی بستی کے کسی آدمی کو دے دو۔“

۳۰۵۶: وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷛ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِيْرَاثِهٖ، فَقَالَ: ((اِلْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْذَارَحِمٍ)) فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَلَاذَارَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ: ((اُنْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ)). ❸

۳۰۵۶: بریدہ ﷛ بیان کرتے ہیں، خزاعہ قبیلے کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس کی میراث نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا کوئی وارث یا کوئی رشتہ دار تلاش کرو۔“ انہوں نے اس کا کوئی وارث پایا نہ کوئی رشتہ دار، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خزاعہ قبیلے کے کسی عمر رسیدہ شخص کو دے دو۔“ ابوداؤد، اور ابوداؤد ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ”خزاعہ قبیلے کا کوئی بڑا آدمی دیکھو۔“

۳۰۵۷: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ: اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْدَيْنٍ﴾ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ. ❹ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ: قَالَ: ((اَلْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ ......)) اِلٰى اٰخِرِهٖ.

۳۰۵۷: علی ﷛ بیان کرتے ہیں، تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: ”وصیت پوری کرنے کے بعد جو تم وصیت کرتے ہو یا قرض کی ادائیگی کے بعد۔“ بے شک رسول اللہ ﷺ نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا، اور سگے بھائی وارث ہوتے ہیں، سوتیلے بھائی وارث نہیں ہوتے، آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث ہوگا سوتیلے بھائی کا وارث نہیں ہوگا۔“ ترمذی، ابن ماجہ۔

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١١٣) ☆ عبدالله بن لهيعة ضعيف مدلس وللحديث شاهد ضعيف عند ابن حبان في صحيحه (٥٩٦٤)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٠٢) و الترمذي (٢١٠٦ وقال: حسن)۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٢٩٠٤) [النسائي فى الكبرى (٦٣٩٥) وسنده حسن] ☆ شريك القاضي مدلس وعنعن ولكن تابعه عباد بن العوام فى السنن الكبرى للنسائي فالحديث حسن۔

❹ **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٩٤) وابن ماجه (٢٧٣٩) والدارمي (٢/ ٣٦٨ ح ٢٩٨٨) ☆ الحارث الأعور ضعيف ولمفهوم الحديث شاهد حسن عند ابن ماجه (٢٤٣٣) و هو يغني عنه۔

اور دارمی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''سگے بھائی (ایک ہی ماں کی اولاد) وارث ہوں گے اور مختلف ماؤں کی اولاد (یعنی سوتیلے بھائی) وارث نہیں ہوں گے۔''

۳۰۵۸: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ: ((**يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ**)) فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ: ((**اَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۳۰۵۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سعد بن ربیع سے اپنی دونوں بیٹیاں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی تو عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ دونوں سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں ہیں، ان کا والد غزوہ احد میں آپ کے ساتھ شریک ہو کر شہید ہو گیا۔ ان دونوں کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا، اگر مال ہو گا تو ان کی شادی ہو جائے گی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے متعلق اللہ فیصلہ فرمائے گا۔'' پس آیتِ میراث نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو پیغام بھیجا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دو اور ان دونوں کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو، اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۰۵۹: وَعَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ ﷺ قَالَ: سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰى ﷺ عَنِ ابْنَةٍ وَ بِنْتِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَاْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ: ((**لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ**)). فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۰۵۹: ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے حصے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف، بہن کے لیے نصف ہے، اور تم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ بھی میرے موافق فتویٰ دیں گے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ فتویٰ دیا ہے، تو انہوں نے فرمایا: تب میں تو گمراہ ہو گیا، اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوں، میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا، بیٹی کے لیے نصف، پوتی کے لیے چھٹا حصہ اسی طرح دو تہائی مکمل ہوا اور جو باقی بچے وہ بہن کے لیے ہے، ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہے مجھ سے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ۳۵۲ ح ۱٤۸۵۸) و الترمذي (۲۰۹۲) و أبو داود (۲۸۹۱-۲۸۹۲) وابن ماجه (۲۷۲۰) ☆ عبد الله بن محمد بن عقيل: ضعيف مشهور، ضعفه الجمهور۔ [2] رواه البخاري (٦۷۳٦)۔

مسئلہ نہ پوچھا کرو۔

۳۰۶۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَالِيْ مِنْ مِيْرَاثِهِ؟ قَالَ: ((**لَكَ السُّدُسُ**)) فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ: ((**لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ**)) فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ: ((**إِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [1]

۳۰۶۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، اس کی میراث میں میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے چھٹا حصہ ہے۔'' جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''تمہارے لیے ایک اور چھٹا حصہ ہے۔'' جب وہ واپس مڑا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''دوسرا چھٹا حصہ (زیادہ حق دار نہ ہونے کی وجہ سے) تمہارے لیے رزق ہے۔'' احمد، ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶۱: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا: مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ، وَمَالَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ، فَارْجِعِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ، فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ: أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَاقَالَ الْمُغِيْرَةُ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ. ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرٰى إِلَى عُمَرَ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا. فَقَالَ: هُوَذَالِكَ السُّدُسُ، فَإِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَأَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۰۶۱: قبیصہ بن ذُویب بیان کرتے ہیں، دادی رنانی، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اس نے اپنی میراث کے بارے میں آپ سے مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے اسے کہا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کوئی حصہ ہے نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں، آپ جائیں حتی کہ میں لوگوں سے پوچھ لوں: انہوں نے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے اسے (یعنی دادی رنانی کو) چھٹا حصہ دیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ تو محمد بن مسلمہ نے بھی ویسے ہی کہا جیسے مغیرہ نے کہا تھا، تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس (دادی رنانی) کے متعلق اسے نافذ کر دیا، پھر ایک اور دادی رنانی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اپنی میراث کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: وہ چھٹا حصہ ہی ہے، اگر تم دونوں اکٹھی ہوں تو وہ تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور تم دونوں میں سے جو بھی اکیلی ہوگی تو وہ حصہ اسے ملے گا۔''

۳۰۶۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا: أَنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤٢٨، ٤٢٩ ح ٢٠٠٨٨) و الترمذي (٢٠٩٩) و أبو داود (٢٨٩٦) ☆ قتادة مدلس وعنعن وفيه علة أخرى و هي عنعنة الحسن بصري رحمه الله ـ

[2] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٥١٣ ح ١١١٩) و أحمد (٤/ ٢٢٥ ح ١٨١٤٣) والترمذي (٢١٠١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٨٩٤) و ابن ماجه (٢٧٢٤) [والدارمي (٢/ ٣٥٩ ح ٢٩٤٩) عن الزهري منقطعًا] ☆ قبيصة صحابي صغير رضي الله عنه و هذا من مراسيل الصحابة و مراسيل الصحابة مقبولة ـ

ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهُ [1]

۳۰۶۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس دادی کے بارے میں جسے اپنے بیٹے کے ساتھ حصہ ملا، فرمایا: وہ پہلی دادی ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصہ عطا کیا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔ ترمذی، دارمی۔ امام ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

٣٠٦٣: وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَتَبَ اِلَيْهِ: ((اَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ اَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ اَبُوْدَاوُدَ، وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ [2]

۳۰۶۳: ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام خط لکھا کہ اَشْیَم الضبابی کی اہلیہ کو اس کے خاوند کی دیت سے میراث دو۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٠٦٤: وَعَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ فَقَالَ: ((هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۳۰۶۴: تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ اہل شرک میں سے اس آدمی کے بارے میں، جو کسی مسلمان شخص کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرلے، شرعی حکم کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اس کی حیات و ممات کے بارے میں تمام لوگوں سے زیادہ حق دار ہے۔''

٣٠٦٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟)) قَالُوْا: لَا، اِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِيْرَاثَهُ لَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۰۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس نے صرف ایک غلام چھوڑا جس کو اس نے آزاد کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس کا کوئی وارث ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: نہیں، صرف وہ ایک غلام ہے جسے اس نے آزاد کیا تھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی میراث اس کو دے دی۔

٣٠٦٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٠٢) ☆ محمد بن سالم: ضعيف و روى الدارمي (٢/ ٣٥٨ ح ٢٩٣٥) من قول ابن مسعود: "إن أول جدة أطعمت فى الإسلام سهمًا أم أب و ابنها حي" و سنده ضعيف، محمد بن سيرين: لم يدرك ابن مسعود رضي الله عنه و أشعث بن سوار: ضعيف و للأثر شواهد ضعيفة عند البيهقي (٦/ ٢٢٦) وغيره۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢١١٠) و أبو داود (٢٩٢٧)۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٢١١٢) و ابن ماجه (٢٧٥٢) والدارمي (٢/ ٣٧٧ ح ٣٠٣٧)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٠٥) والترمذي (٢١٠٦ وقال: حسن) و ابن ماجه (٢٧٤١) ☆ عوسجة: حسن الحديث۔ [5] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١١٤) ☆ عبدالله بن لهيعة ضعيف لاختلاطه و له شاهد عند أحمد (١/ ٢٢ ح ١٤٧) وسنده معلل بالإنقطاع۔

۳۰۶۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو مال کا وارث ہو سکتا ہے وہ ولاء کا وارث ہوگا۔'' ترمذی' اور فرمایا: اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۰۶۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰی قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰی قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو میراث دور جاہلیت میں تقسیم کی گئی تو وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہے، اور جو میراث دور اسلام میں ہوئی تو وہ اسلام کی تقسیم کے مطابق ہے۔''

۳۰۶۸: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَ لَا تَرِثُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۳۰۶۸: محمد بن ابی بکر بن حزم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کئی مرتبہ سنا وہ کہا کرتے تھے: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھوپھی کے متعلق تعجب سے کہا کرتے تھے کہ بھتیجا تو اس کا وارث بنتا ہے جبکہ وہ اس کی وارث نہیں بنتی۔

۳۰۶۹: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ. وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ. قَالَا: فَاِنَّهٗ مِنْ دِيْنِكُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [3]

۳۰۶۹: عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرائض (میراث کا علم) سیکھو۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اتنا اضافہ کیا، طلاق اور حج (کے متعلق بھی سیکھو) ان دونوں نے کہا: کیونکہ یہ تمہارے اہم دینی اُمور میں سے ہیں۔

---

[1] **حسن**، رواہ ابن ماجه (۲۷٤۹) ☆ و للحدیث شاهد حسن عند ابن ماجه (۲٤۸۵)۔

[2] **إسناده ضعیف**، رواہ مالك (۲/ ۵۱۷ ح ۱۱۲٤) ☆ أبو بكر بن أبي حزم عن عمر رضي الله عنه منقطع، انظر جامع التحصیل للعلائي (ص ۲۸۸) و الجوهر النقي (٦/ ۲۱۳)۔

[3] **إسناده ضعیف**، رواہ الدارمي (۲/ ۳٤۱ ح ۲۸۵۳ ـ ۲۸۵٤، نسخة محققة: ۲۸۹۲ـ ۲۸۹۳، ۲۸۵۳ عن عمر، السند منقطع، فیه مورق العجلي عن عمر و لم یدركه، ۲۸۵٤ عن عمر، السند منقطع، إبراهیم عن عمر و لم یدركه، والسند إلى إبراهیم ضعیف، الثوري و الأعمش مدلسان و عنها و حدیث ابن مسعود: ضعیف: ۲۸۵۹، السند منقطع، قاسم بن الولید الهمداني لم یدرك من روى عنه)۔

بَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

الفصل الاوّل

فصل اول

۳۰۷۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاحَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۰۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان وصیت کرنا چاہتا ہے اس کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دو راتیں بھی یوں گزار دے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔''

۳۰۷۱: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ، فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ، اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ كُلِّهٖ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: ((اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِیْ امْرَاَتِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۰۷۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے سال میں شدید بیمار ہو گیا حتی کہ میں موت کے کنارے پہنچ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے پاس مال بہت زیادہ ہے۔ اور میری صرف ایک بیٹی اس کی وارث ہے، کیا میں اپنے سارے مال کے متعلق وصیت کر دوں؟ فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا، اپنے مال کا دو تہائی؟ فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا: نصف؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا، تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تہائی، جبکہ تہائی بھی زیادہ ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ دو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم اللہ کی رضا کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں اجر دیا جائے گا حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی اہلیہ کے منہ تک پہنچاتے ہو۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲۷۳۸) و مسلم (۱/ ۱۶۳۷)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۷۴۲) و مسلم (۵/ ۱۶۲۸)۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۰۷۲: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ ؓ قَالَ: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَقَالَ: ((اَوْصَیْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِکَمْ؟)) قُلْتُ: بِمَالِیْ کُلِّہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ. قَالَ: ((فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِكَ؟)) قُلْتُ: هُمْ اَغْنِیَاءُ بِخَیْرٍ. فَقَالَ: ((اَوْصِ بِالْعُشْرِ)) فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُہٗ حَتّٰی قَالَ: ((اَوْصِیْ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۳۰۷۲: سعد بن ابی وقاص ؓ بیان کرتے ہیں، میں مریض تھا رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے وصیت کی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کتنے مال کی؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں اپنے سارے مال کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟'' میں نے عرض کیا: وہ کافی مال دار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دسویں حصے کی وصیت کر۔'' میں اصرار کرتا رہا حتی کہ آپ ﷺ نے حکم دیا: ''تہائی کی وصیت کر، جبکہ تہائی بھی زیادہ ہے۔''

۳۰۷۳: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ، فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ: ((اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰہِ)). [2]

۳۰۷۳: ابوامامہ ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا، وارث کے لیے وصیت کرنے کا کوئی حق نہیں۔'' ابوداود، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے یہ اضافہ نقل کیا: ''بچہ بیوی کے مالک کا ہے جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔''

۳۰۷۴: وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ الْوَرَثَةُ)). مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّارَقُطْنِیِّ قَالَ: ((لَا تَجُوْزُ وَصِیَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ الْوَرَثَةُ)). [3]

۳۰۷۴: ابن عباس ؓ کی سند سے نبی ﷺ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ''وارث کو وصیت کا حق نہیں الّا یہ کہ وارث چاہیں۔'' یہ روایت منقطع ہے۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں، اور دارقطنی کی روایت میں ہے: ''وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں، مگر یہ کہ ورثاء چاہیں۔''

---

[1] **صحیح**، رواہ الترمذي (۹۷۵ و قال: حسن صحیح)۔

[2] **صحیح**، رواہ أبو داود (۲۸۷۰) و ابن ماجه (۲۷۱۳) و الترمذي (۲۱۲۰ وقال: حسن)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (۹۸/٤ ح ٤١٠٩) [والطبراني في مسند الشاميين (۳/ ۳۲۵-۳۲٦ ح ۲٤۱۰)

☆ فيه عطاء الخراساني صدوق حسن الحديث وثقه الجمهور ولكنه مدلس و عنعن و باقی السند حسن لذاته فالسند ضعيف من أجل عنعنته و قال الذهبي: "جيد الإسناد" (ميزان الاعتدال ٤/ ٤٨١)" !!

٣٠٧٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ)) ثُمَّ قَرَأَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَا اَوْدَیْنٍ غَیْرَ مُضَارٍّ﴾ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

٣٠٧٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک آدمی اور عورت ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت میں نیک عمل کرتے رہتے ہیں، پھر انہیں موت آتی ہے تو وہ وصیت میں کسی کو نقصان پہنچا جاتے ہیں، تو ان دونوں کے لیے جہنم کی آگ واجب ہو جاتی ہے۔'' پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وراثت کی تقسیم وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی کے بعد ہے اور وہ وصیت نقصان پہنچانے والی نہ ہو...... اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٠٧٦: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَّاتَ عَلٰی وَصِیَّةٍ مَاتَ عَلٰی سَبِیْلٍ وَّسُنَّةٍ، وَمَاتَ عَلٰی تُقًی وَّشَهَادَةٍ، وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهٗ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

٣٠٧٦: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وصیت پر فوت ہوا تو وہ سیدھی راہ اور سنت پر فوت ہوا، وہ اطاعت گزاری اور شہادت پر فوت ہوا، اور وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اس کی مغفرت کر دی گئی۔''

٣٠٧٧: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِیْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ یُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِیْنَ الْبَاقِیَةَ فَقَالَ: حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ اِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْحَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

٣٠٧٧: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، ان کے بیٹے ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کیے، اور ان کے بیٹے عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا: حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کر لوں، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والد نے وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں، ہشام نے ان کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور باقی پچاس رہ گئے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٢٧٨ ح ٧٧٢٨) والترمذي (٢١١٧ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٨٦٧) وابن ماجه (٢٧٠٤)۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٧٠١) ☆ فيه يزيد: مجهول، و عمر بن صبح: متروك كذبه ابن راهويه، و أسقطه المدلس محمد بن المصفى من السند و الصواب اثباته بين يزيد و أبي الزبير، انظر الكامل لابن عدي (٥/ ١٦٨٥)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٨٣)۔

فرمایا: ''اگر وہ مسلمان مرتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے، یا تم اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا تم اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کا اسے ثواب پہنچتا۔''

۳۰۷۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ؛ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۰۷۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے وارث کی میراث کاٹی تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کی جنت کی میراث کاٹ دے گا۔''

۳۰۷۹: وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. [2]

۳۰۷۹: امام بیہقی نے اسے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه ابن ماجه (۲۷۰۳ بلفظ: "من فر من ميراث وارثه" إلخ.) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف لضعف زيد العمي و ابنه عبدالرحيم" عبدالرحيم: كذاب فالسند موضوع۔

[2] لم أجده، رواه البيهقي في شعب الإيمان: لم أجده و لعله يشير إلى حديث: "من قطع ميراثًا فرضه الله و رسوله قطع الله ميراثًا من الجنة" رواه البيهقي في شعب الإيمان (نسخة محققة: ۷۵۹٤) و سنده ضعيف فيه سلم بن سليمان شيخ بالبصرة و لم أجد من وثقه۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ النِّکَاحِ

نکاح کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۳۰۸۰: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((یَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ةَ فَلْیَتَزَوَّجْ، فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ، فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [1]

۳۰۸۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص جماع اور نکاح کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ شادی کرے، کیونکہ وہ نگاہوں کو نیچا رکھنے اور عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے زیادہ مؤثر ہے، اور جو شخص (عقدِ نکاح کی) استطاعت نہ رکھے تو وہ روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس کی شہوت کم کرنے کا باعث ہے۔''

۳۰۸۱: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْاَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [2]

۳۰۸۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی ترکِ نکاح کی سوچ کو رد فرمایا، اور اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

۳۰۸۲: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ: لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا، وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [3]

۳۰۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت سے چار چیزوں، اس کے مال، اس کے حسب ونسب، اس کے حسن وجمال اور اس کے دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار کے ساتھ نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو۔''

۳۰۸۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ، وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٠٦٦) و مسلم (١/ ١٤٠٠)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٥٠٧٣) و مسلم (٦/ ١٤٠٢)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٥٠٩٠) و مسلم (٥٣/ ١٤٦٦)۔

[4] رواه مسلم (٦٤/ ١٤٦٧)۔

۳۰۸۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مکمل طور پر متاع ہے، اور بہترین متاع دنیا نیک بیوی ہے۔''

۳۰۸٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَیْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَیْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰی وَلَدٍ فِیْ صِغَرِهٖ، وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۰۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اونٹوں پر سوار ہونے والی (عرب) عورتوں میں سے، قریش کی صالحہ خواتین بہتر ہیں۔ وہ اپنے چھوٹے بچوں پر نہایت شفیق اور شوہر کے مال کی انتہائی محافظ ہوتی ہیں۔''

۳۰۸٥: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِیْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۰۸۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ مضر کوئی فتنہ خیال نہیں کرتا۔''

۳۰۸٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِیْهَا فَیَنْظُرُ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْیَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ كَانَتْ فِی النِّسَآءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۰۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے، بے شک اللہ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، تم دنیا اور عورتوں کے فتنہ سے بچو، کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے رونما ہوا۔''

۳۰۸۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشُّؤْمُ فِی الْمَرْاَةِ، وَالدَّارِ، وَالْفَرَسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((اَلشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَةٍ: فِی الْمَرْاَةِ، وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ)) [4]

۳۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست (یعنی بے برکتی) ہے۔'' بخاری، مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے: ''تین چیزوں میں نحوست ہے عورت، گھر اور جانور۔''

۳۰۸۸: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِیْبًا مِنَ الْمَدِیْنَةِ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ: ((تَزَوَّجْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((اَبِكْرًا اَمْ ثَیِّبٌ؟)) قُلْتُ: بَلْ ثَیِّبٌ. قَالَ: ((فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ)). فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: ((اَمْهِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا)) اَیْ عِشَاءً ((لِكَیْ تَمْتَشِطَ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٠٨٢) ومسلم (٢٠٢ / ٢٥٢٧)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٥٠٩٦) و مسلم (٩٧/ ٢٧٤٠)۔

[3] رواه مسلم (٩٩/ ٢٧٤٢)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٥٠٩٣) و مسلم (١١٥/ ٢٢٢٥)۔

الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۰۸۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، جب ہم واپس آئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے شادی کر لی؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کنواری سے یا بیوہ سے؟'' میں نے عرض کیا: جی! بیوہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی، تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔'' جب ہم (مدینہ کے) قریب پہنچ گئے اور اس میں داخل ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ حتی کہ ہم رات یعنی عشاء کے وقت داخل ہوں گے تا کہ منتشر بالوں والی کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غائب رہا ہو وہ زیر ناف بال صاف کر لے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۰۸۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ: اَلْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۰۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں، مکاتب جو کہ ادائیگی چاہتا ہو، عفت و پاک دامنی کی خاطر نکاح کرنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی اللہ ضرور مدد کرتا ہے۔''

۳۰۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِنْ لَا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۳۰۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا پیغام نکاح آئے جس کا دین اور اخلاق و عادات تمہیں پسند ہوں تو اسے بچی کا رشتہ دے دو، اگر ایسا نہ کرو گے تو پھر زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہو گا۔''

۳۰۹۱: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۳۰۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شوہر سے زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورتوں سے شادی کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔''

۳۰۹۲: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٤٧) و مسلم (٥٧/ ١٤٦٦)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦٥٥ و قال: حسن) و النسائي (٦/ ٦١ ح ٣٢٢٠) و ابن ماجه (٢٥١٨)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٨٤) ☆ محمد بن عجلان مدلس و عنعن و عبد الحميد بن سليمان ضعيف وله شاهد عند الترمذي (١٠٨٦) و سنده ضعيف۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٠٥٠) و النسائي (٦/ ٦٦ ح ٣٢٢٩)۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((عَلَیْکُمْ بِالْاَبْکَارِ، فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا، وَأَنْتَقُ اَرْحَامًا، وَاَرْضٰی بِالْیَسِیْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا۔ [1]

۳۰۹۲: عبدالرحمٰن بن سالم بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ انصاری اپنے والد (سالم) سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کنواری لڑکیوں سے شادی کرو، کیونکہ وہ شیریں گفتار، زیادہ بچوں کو جننے والی اور بہت کم چیز پر راضی ہو جانے والی ہیں۔'' ابن ماجہ، روایت مرسل ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۰۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ)). [2]

۳۰۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے نکاح (یعنی خاوند و بیوی) کی مثل دو باہم محبت کرنے والے نہیں دیکھے ہوں گے۔''

۳۰۹۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ)). [3]

۳۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص پاکیزہ حالت میں اللہ سے ملاقات کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے آزاد عورتوں سے شادی کرنی چاہیے۔''

۳۰۹۵: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ یَقُوْلُ: ((مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ)). رَوَی ابْنُ مَاجَةَ الْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَةَ. [4]

۳۰۹۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن نے اللہ کے تقوی کے بعد اپنے لیے جس خیر سے استفادہ کیا، وہ صالحہ بیوی ہے، اگر اس (مومن) نے اسے حکم دیا تو اس (بیوی) نے اس کی اطاعت کی، اگر اس نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے اسے خوش کر دیا، اگر اس نے اسے قسم دے دی تو اس نے اسے پورا کیا اور اگر وہ اس کے پاس سے چلا گیا تو اس نے اپنی جان اور اس کے مال میں اس سے خیر خواہی کی۔'' تینوں احادیث ابن ماجہ نے روایت کیں ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۱۸٦۱) ☆ الحديث مرسل مع جهالة عبد الرحمٰن هذا و له شواهد ضعيفة، انظر التلخيص الحبير (۳/ ۱٤٥، إن شئت الوقوف على تلك الشواهد)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (۱۸٤۷)۔

[3] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (۱۸٦۲) ☆ سلام بن سوار: ضعيف، و كثير بن سليم: ضعيف جدًا، وقال ابن حبان: "يروي عن أنس ما ليس منه حديثه و يضع عليه" وأورده ابن الجوزي في الموضوعات (۲/ ۲٦۱) فالسند ضعيف جدًا وله شاهد عند البخاري في التاريخ الكبير (۸/ ٤۰٤) بدون سند والله أعلم بحاله۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (۱۸۵۷) ☆ علي بن يزيد: ضعيف جدًا متروك، و عثمان بن أبي العاتكة ضعيف۔

۳۰۹۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ)). ❶

۳۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کر لیتا ہے، اسے نصف باقی میں اللہ سے ڈرنا چاہیے۔''

۳۰۹۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مُؤْنَةً)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. ❷

۳۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نکاح سب سے زیادہ بابرکت ہے، جس میں اخراجات کم ہوں۔'' امام بیہقی رحمہ اللہ نے دونوں احادیث کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٤٨٦ ، نسخة محققة : ٥١٠٠) ☆ فيه خليل بن مرة: ضعيف منكر الحديث ، عن يزيد الرقاشي : ضعيف ، عن أنس رضي الله عنه و للحديث شواهد ضعيفة ۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥٦٦ ، و السنن الكبرى ٧/ ٢٣٥) [و أحمد (٦/ ٨٢ ، ١٤٥) وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢/ ١٧٨) ووافقه الذهبي ، فيه ابن سخبرة اختلفوا في تعينه فالسند ضعيف و يغني عنه حديث أحمد (٦/ ٧٧) و ابن حبان (الموارد : ١٢٥٦) والحاكم (٢/ ١٨١) وغيرهم بلفظ: "إن من يمن المرأة تيسير خطبتها و تيسير صداقها و تيسير رحمها" وسنده حسن ۔

بَابُ النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

جس کو پیغامِ نکاح دیا جائے اسے دیکھنے اور پردہ کی چیزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۰۹۸: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّىْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: ((فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِىْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۳۰۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میں نے انصار کی ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دیکھ لو، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ (نقص) ہوتا ہے۔''

۳۰۹۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۰۹۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت، عورت کے جسم کے ساتھ جسم نہ ملائے، پھر وہ اس کے متعلق اپنے خاوند سے بیان کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔''

۳۱۰۰: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَةُ اِلَى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِى الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِى الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۳۱۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی، آدمی کی شرم گاہ کی طرف دیکھے نہ عورت، عورت کی شرم گاہ کی طرف دیکھے اور نہ ہی مرد، مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ ہی عورت، عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔''

۳۱۰۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا، لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۳۱۰۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! کوئی آدمی کسی بیوہ عورت کے ہاں رات بسر نہ کرے مگر یہ کہ وہ (اس کا) شوہر ہو یا محرم ہو۔''

---

❶ رواه مسلم (٧٤/ ١٤٢٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٤٠_٥٢٤١) و مسلم (لم أجده)۔

❸ رواه مسلم (٧٤/ ٣٣٨)۔

❹ رواه مسلم (١٩/ ٢١٧١)۔

٣١٠٢: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ: ((الْحَمْوُ: الْمَوْتُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! دیور کے بارے میں بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیور موت ہے۔''

٣١٠٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۱۰۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پچھنے لگوانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ابوطیبہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں پچھنے لگائے، راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ (ابوطیبہ) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے۔

٣١٠٤: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۱۰۴: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اچانک اٹھ جانے والی نظر کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی نظر ہٹا لوں۔

٣١٠٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ. اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۱۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں مڑتی ہے، جب کوئی عورت تم میں سے کسی کو بھلی لگے اور وہ اس کے دل میں گھر کر جائے تو وہ آدمی اپنی بیوی کے پاس آئے اور اس سے جماع کرے، کیونکہ یہ چیز (جماع) اس (گناہ کے خیال) کو دور کر دے گی جو اس کے دل میں ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣١٠٦: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى مَا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٣٢) و مسلم (٢٠/ ٢١٧٢)۔
[2] رواه مسلم (٧٢/ ٢٢٠٦)۔
[3] رواه مسلم (٤٥/ ٢١٥٩)۔
[4] رواه مسلم (٩/ ١٤٠٣)۔

يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۱۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی عورت کو پیغامِ نکاح بھیجے تو پھر اگر وہ اس سے داعیہ نکاح (عورت کی شکل وصورت وغیرہ) کو دیکھ سکے تو دیکھ لے۔“

۳۱۰۷: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا؟)) قُلْتُ: لَا. قَالَ: ((فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۳۱۰۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک عورت کو پیغامِ نکاح بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟“ میں نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے دیکھ لو، کیونکہ وہ زیادہ مناسب ہے کہ تم دونوں کے درمیان محبت ڈال دی جائے۔“

۳۱۰۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَاَتٰى سَوْدَةَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيْبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَاَخْلَيْنَهُ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّمَا رَجُلٍ رَأٰى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۳۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کسی عورت کو دیکھا تو وہ آپ کو اچھی لگی، آپ سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت خوشبو تیار کر رہی تھیں اور ان کے پاس کچھ عورتیں تھیں، آپ ﷺ نے انہیں علیحدہ کیا اور اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا: ”کوئی آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے خوش لگے تو وہ آدمی اپنی اہلیہ کے پاس آئے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی کچھ ہے جو اس عورت کے پاس ہے۔“

۳۱۰۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَاِذَا خَرَجَتْ، اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۳۱۰۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورت پردہ ہے، جب وہ (بے پردہ) نکلتی ہے تو شیطان اسے مزین کر کے دکھاتا ہے۔“

۳۱۱۰: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((يَا عَلِيُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۰۸۲)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٤٦ ح ١٨٣٣٥۔١٨٣٣٦) والترمذي (١٠٨٧ وقال: حسن) والنسائي (٦/ ٦٩۔٧٠ ح ٣٢٣٧) و ابن ماجه (١٨٦٥) والدارمي (٢/ ١٣٤ ح ٢١٧٨)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١٤٦/٢ ح ٢٢٢١، نسخة محققة: ٢٢٦١) ☆ و أبو إسحاق عنعن وعبدالله بن حلام: لا يعرف، مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده و حديث مسلم (١٤٠٣) يغني عنه و فيه "أتى زينب" بدل "سودة" و هو الصحيح۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٧٣ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔ ❺ **سنده ضعيف**، وأحمد (٥/ ٣٥١، ٣٥٣ ح ٢٣٣٧٩، ٢٣٣٦٢) والترمذي (٢٧٧٧ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢١٤٩) والدارمي (لم أجده) و روى الدارمي (٢/ ٢٩٨ ح ٢٧١٢) من حديث علي رضي الله عنه نحوالمعنى. ☆ شريك القاضي و عنعن و للحديث شاهد عند الحاكم (٣/ ١٢٣) ☆ شريك القاضي وعنعن وللحديث شاهد عند الحاكم (٣/ ١٢٣)۔

۳۱۱۰: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''علی! (کسی اجنبی عورت کو) لگاتار نہ دیکھ، کیونکہ تم (غیر ارادی طور پر) پہلی بار دیکھ سکتے ہو جبکہ دوسری مرتبہ دیکھنے کا تمہیں حق حاصل نہیں۔''

۳۱۱۱: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَبْدَهٗ اَمَتَهٗ فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى عَوْرَتِهَا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَا يَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۱۱۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کی شادی، اپنی لونڈی سے کر دے تو پھر وہ اس (لونڈی) کے پردہ کی جگہ کو نہ دیکھے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ زیر ناف اور گھٹنوں کے اوپر کے حصے کو نہ دیکھے۔''

۳۱۱۲: وَعَنْ جَرْهَدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۱۱۲: جرہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران، پردہ (یعنی ستر) ہے۔''

۳۱۱۳: وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ: ((يَا عَلِيُّ! لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۱۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''علی! تم اپنی ران ظاہر کرو نہ کسی زندہ و مردہ کی ران کو دیکھو۔''

۳۱۱۴: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ فَقَالَ: ((يَا مَعْمَرُ! غَطِّ فَخِذَيْكَ! فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

۳۱۱۴: محمد بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کی دونوں رانیں ننگی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معمر! اپنی رانیں ڈھانپو، کیونکہ رانیں ستر ہیں۔''

۳۱۱۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ، فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۳۱۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ننگے ہونے سے بچو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو تمہارے ساتھ ہی رہتے ہیں، اور وہ صرف اس وقت جدا ہوتے ہیں جب آدمی بیت الخلا جاتا ہے اور جب اپنی اہلیہ سے تعلق زن وشو قائم کرتا ہے، تم ان سے حیا کرو اور ان کی تکریم کرو۔''

۳۱۱۶: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١١٤)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٧٩٥) و أبو داود (٤٠١٤)۔

[3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه أبو داود (٣١٤٠) و ابن ماجه (١٤٦٠) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن والواسطة بينه و بين شيخه: عمرو بن خالد الواسطي وهو متروك متهم بالكذب۔

[4] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ٢١ ح ٢٢٥١) [و أحمد (٥/ ٢٩٠ وسنده حسن لذاته) والحاكم (٤/ ١٨٠)] ☆ و للحديث شواهد كثيرة عند الترمذي (٢٧٩٨) وغيره وهو بها حسن۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٠٠ وقال: غريب) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف۔

عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْتَجِبَا مِنْهُ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا؟ تُبْصِرَانِهِ؟)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۱۱۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں کہ اتنے میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں اس سے پردہ کرو۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا وہ نابینا نہیں؟ وہ ہمیں دیکھ نہیں سکتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم دونوں نابینا ہو! تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔''

۳۱۱۷: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا؟ قَالَ: ((فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۱۱۷: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا (معاویہ بن حیوہ) سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی اہلیہ یا اپنی لونڈی کے علاوہ اپنے ستر کی حفاظت کر۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ جب آدمی تنہائی میں ہو (پھر بھی)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔''

۳۱۱۸: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۳۱۱۸: عمر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی آدمی کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

۳۱۱۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ)) قُلْنَا: وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۳۱۱۹: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن (اجنبی) عورتوں کے خاوند موجود نہ ہوں تم ان کے پاس نہ جاؤ، کیونکہ شیطان تم میں دوران خون کی طرح گردش کرتا ہے۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ میں بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ہاں) اور مجھ میں بھی، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی تو وہ مطیع ہو گیا، میں محفوظ رہتا ہوں۔''

۳۱۲۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهٗ لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَاْسَهَا

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٦ ح ٢٧٠٧٢) و الترمذي (٢٧٧٨ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤١١٢)
☆ نبهان: وثقه الذهبي فى الكاشف و الترمذي و ابن حبان و الحاكم بتصحيح حديثه فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٩٤ و قال: حسن) و أبو داود (٤٠١٧) و ابن ماجه (١٩٢٠) ☆ و علقه البخاري في كتاب الغسل باب من اغتسل عريانًا و حده في خلوة قبل ح ٢٧٨۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١١٧١، ٢١٦٩ وقال: حسن صحيح)۔

❹ **حسن**، رواه الترمذي (١١٧٢ وقال: غريب) [وللحديث شواهد]۔

لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَاِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَاى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ: ((اِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ اَبُوْكِ وَغُلَامُكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلام لے کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے جسے آپ نے انہیں ہبہ کر دیا تھا، فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایک کپڑا تھا، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے اپنا سر ڈھانپتیں تو وہ آپ کے پاؤں تک نہ پہنچتا، اور جب وہ اس سے اپنے پاؤں ڈھانپتیں تو وہ ان کے سر تک نہ پہنچتا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس پریشانی اور تکلیف کو دیکھا تو فرمایا: ''تم پر کوئی حرج نہیں، ان میں سے ایک تمہارے والد ہیں اور دوسرا تمہارا غلام ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۲۱: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ اَخِي اُمِّ سَلَمَةَ: يَاعَبْدَاللّٰهِ! اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّي اَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۱۲۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما تھے جبکہ گھر میں ایک مخنث تھا، اس نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے کہا: عبداللہ! اگر اللہ نے کل تمہیں طائف میں فتح عطا کی تو میں تمہیں غیلان کی ایک لڑکی بتاؤں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور جب مڑتی ہے تو اس پر آٹھ بل پڑتے ہیں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (مخنث) لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔''

۳۱۲۲: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَلَمْ أَسْتَطِعْ اَخْذَهُ فَرَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۳۱۲۲: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا ہوا تھا اور اسی حالت میں میں چل رہا تھا کہ میرا کپڑا گر گیا (جس سے ستر کھل گیا)، میں اسے اٹھا نہ سکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''اپنے اوپر کپڑا ڈالو اور عریاں حالت میں نہ چلو۔''

۳۱۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا نَظَرْتُ اَوْمَارَأَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۱۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ کبھی نہیں دیکھی۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٠٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٢٤) و مسلم (٢١٨٠)۔ ❸ رواه مسلم (٧٨/ ٣٤١)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٩٢٢، ٦٦٢) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، مولى عائشة لم يسم" و لم أجد من وثقه۔

٣١٢٤: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ إِلَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۳۱۲۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان پہلی مرتبہ کسی عورت کے حسن و جمال پر نظر ڈالتا ہے اور پھر وہ اپنی نظر جھکا لیتا ہے تو اللہ اسے ایک ایسی عبادت کی توفیق عطا فرماتا ہے جس کی وہ حلاوت محسوس کرتا ہے۔''

٣١٢٥: وَعَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۳۱۲۵: حسن بصری رحمہ اللہ علیہ مرسل روایت کرتے ہیں کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ستر دیکھنے والے اور ستر دکھانے والے پر لعنت فرمائے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٤ ح ٢٢٦٣٤) ☆ فيه علي بن يزيد ضعيف جدًا و عنه عبيد الله بن زحر: ضعيف۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٧٨٨، نسخة محققة: ٧٣٩٩، والسنن الكبرى ٧/ ٩٩) ☆ السند مع ضعفه مرسل، رواه عبد الرحمٰن بن سلمان الرعيني المصري (ضعيف) عن عمرو مولى المطلب عن الحسن به۔

بَابُ الْوَلِيِّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِيْذَانِ الْمَرْأَةِ

نکاح میں ''ولی'' ہونے اور عورت سے اجازت طلب کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۱۲۶: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ: ((اَنْ تَسْكُتَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے مشاورت نہ کر لی جائے، اور کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اور اس کی اجازت کس طرح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا خاموش رہنا اجازت ہے۔''

۳۱۲۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). وَ فِی رِوَايَةٍ: قَالَ: ((اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ، وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا)). وَ فِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِیْ نَفْسِهَا، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۱۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے۔ جبکہ کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔'' ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے جبکہ کنواری سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ اپنی ذات کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے، جبکہ کنواری کے متعلق اس کا والد اس سے اجازت طلب کرے گا اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔''

۳۱۲۸: وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَالِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَدَّ نِكَاحَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ: نِكَاحَ اَبِيْهَا. [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٦٨) و مسلم (١٤١٩/٦٤)۔

[2] رواه مسلم (١٤٢١/٦٦)۔

[3] رواه البخاري (٥١٣٨) و ابن ماجه (١٨٧٣)۔

۳۱۲۸: خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی شادی کر دی۔ خنساء نے اسے ناپسند کیا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح فسخ کر دیا۔

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے: اس کے والد کا کیا ہوا نکاح فسخ کر دیا۔

۳۱۲۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانِیَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۳۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی تو ان کی عمر سات برس تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ان کی رخصتی ہوئی تب ان کی عمر نو برس تھی اور ان کے کھلونے ان کے ساتھ تھے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۱۳۰: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ ❷

۳۱۳۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ولی کے بغیر نکاح نہیں۔"

۳۱۳۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَکَحَتْ نَفْسَهَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَهٗ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ. ❸

۳۱۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس (مرد) نے اس سے جماع کیا ہے تو وہ مہر کی حق دار ہے کیونکہ اس نے اس سے مباشرت کی ہے، اگر وہ (ولی) اختلاف کریں تو جس کا ولی نہ ہو تو سلطان (بادشاہ) اس کا ولی ہے۔"

۳۱۳۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**اَلْبَغَایَا اللَّاتِیْ یُنْکِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ**)). وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

۳۱۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زانیہ وہ ہیں جو گواہ کے بغیر اپنا نکاح کریں۔" درست بات یہ ہے کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

---

❶ رواه مسلم (٧١/ ١٤٢٣)۔ ❷ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٩٤ ح ١٩٧٤٧) و الترمذي (١١٠١) و أبو داود (٢٠٨٥) و ابن ماجه (١٨٨١) والدارمي (١/ ١٣٧ ح ٢١٨٨-٢١٨٩)۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٦٦ ح ٢٤٨٧٦) والترمذي (١١٠٢ وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٨٣) و ابن ماجه (١٨٧٩) والدارمي (١/ ١٣٧ ح ٢١٩٠)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٠٣) ☆ سعيد بن أبي عروبة و قتادة مدلسان و عنعنا۔

۳۱۳۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا، فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا، وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۱۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو پھر یہی اس کی اجازت ہے، اور اگر وہ انکار کر دے تو پھر اس پر زیادتی نہ کی جائے۔"

۳۱۳۴: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ. ❷

۳۱۳۴: امام دارمی نے اسے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۱۳۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۳۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے تو وہ زانی ہے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۳۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۱۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک نابالغہ لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا کہ اس کے والد نے اس کی شادی کر دی ہے جب کہ وہ اسے ناپسند کرتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (شادی برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اختیار دیا۔

۳۱۳۷: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

۳۱۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرائے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرائے کیونکہ وہ زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے۔"

۳۱۳۸: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (١١٠٩، وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٩٣) و النسائي (٦/ ٨٧ ح ٣٢٧٢ وسنده حسن) وله شواهد صحيحة۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ١٣٨ ح ٢١٩١، نسخة محققة: ٢٢٣١) [وأحمد ٤/ ٣٩٤ ح ١٩٧٤٥، ٤/ ٤١١ ح ١٩٩٢٤ و سنده صحيح) و صححه ابن حبان (الموارد: ١٢٣٨)]۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١١١، وقال: حسن) و أبو داود (٢٠٧٨) والدارمي (١/ ١٥٢ ح ٢٢٣٩)
☆فيه عبدالله بن محمد بن عقيل: ضعيف، ضعفه الجمهور۔

❹ **حسن**، رواه أبو داود (٢٠٩٦)۔ ❺ **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٨٨٢)۔

وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ)). [1]

۳۱۳۸: ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے، اسے ادب سکھائے اور جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، اگر وہ بالغ ہو جائے اور وہ (والد) اس کی شادی نہ کرے اور وہ کسی گناہ (زنا وغیرہ) کا ارتکاب کر لے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہے۔''

۳۱۳۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فِی التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهٗ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

۳۱۳۹: عمر بن خطاب اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تورات میں لکھا ہوا ہے، جس شخص کی بیٹی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کی شادی نہ کرے اور وہ (لڑکی) کسی گناہ کا ارتکاب کر لے تو اس کا گناہ اس کے والد پر ہے۔'' بیہقی نے یہ دونوں روایتیں شعب الایمان میں بیان کیں ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٦٦٦ ، نسخة محققة : ٨٢٩٩) ☆ سعيد بن إياس الجريري اختلط ولم يعلم سماع شداد بن سعيد منه ، هل قبل اختلاطه أم بعد ؟ و باقي السند صحيح ۔

[2] **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٦٦٩ ، أبو بكر بن أبي مريم [ضعيف] عن [أبي] المجاشع الازدي[!] عن عمر ، و : ٨٦٧٠ عن أنس ، فيه أحمد بن بشر بن سعد المرثدي محمق يعني أحمق فهو علة الخبر وخبره شاذ مرة)۔

بَابُ اِعْلَانِ النِّکَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ

اعلان نکاح، خطبہ/منگنی اور شرط کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۱۴۰: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْقَالَتْ اِحْدَاهُنَّ: وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ. فَقَالَ: ((دَعِيْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۱۴۰: رُبَیِّعبنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب مجھے شادی کے بعد میرے خاوند کے گھر لایا گیا تو نبی ﷺ تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح آپ (حدیث کے راوی خالد بن ذکوان) مجھ سے (دور) بیٹھے ہیں، پس انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیاں دف بجا کر میرے ان آباء، جو غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے، کے محاسن بیان کرنے لگیں، کہ اچانک ان میں سے ایک نے کہہ دیا: ہم میں ایک نبی ہیں، جو مستقبل کے واقعات جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑو، اور جو تم پہلے کہہ رہی تھیں وہی کہو۔''

۳۱۴۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: زُفَّتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۱۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت کی ایک انصاری صحابی کے ساتھ رخصتی ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کھیل کود کا سامان نہیں تھا؟ کیونکہ انصار کو دف اور اشعار کہنا اچھا لگتا ہے۔''

۳۱۴۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ؟. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۱۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے شوال میں مجھ سے شادی کی اور شوال میں مجھے اپنے گھر لائے اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کون سی وہ بیوی ہے جسے آپ کے ہاں مجھ سے اہم مقام حاصل تھا؟

---

[1] رواه البخاري (۵۱۴۷)۔

[2] رواه البخاري (۵۱۶۲)۔

[3] رواه مسلم (۷۳/ ۱۴۲۳)۔

۳۱۴۳: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۴۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن شروط کے ساتھ تم نے شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے، وہ (شروط) زیادہ حق رکھتی ہیں کہ انہیں پورا کیا جائے۔''

۳۱۴۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْيَتْرُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۱۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح نہ بھیجے حتی کہ وہ نکاح کرلے یا چھوڑ دے۔''

۳۱۴۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۱۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اسے اس کا رزق بھی مل جائے اسے چاہیے کہ وہ اس مرد سے خود شادی کرلے، حالانکہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل جائے گا۔''

۳۱۴۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ: اَنْ تُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: ((لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ)). [4]

۳۱۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''نکاح شغار'' سے منع فرمایا ہے۔ اور شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرے کہ دوسرا آدمی اپنی بیٹی کی شادی اس سے کردے اور ان دونوں کے درمیان مہر نہ ہو۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں شغار (بٹے کا نکاح) نہیں۔''

۳۱۴۷: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۳۱۴۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۳۱۴۸: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٥١) و مسلم (٦٣/ ١٤١٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٤٤) و مسلم (٥٢/ ١٤١٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠١) و مسلم (٥٢/ ١٤١٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥١١٢) و مسلم (٥٧/ ١٤١٥و٦٠/ ١٤١٥) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٢٣٣٧)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢١٦) و مسلم (٢٩/ ١٤٠٧)۔

عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۱۴۸: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اوطاس کے موقع پر تین روز کے لیے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۱٤۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلتَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ: التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ: ((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)). وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ: ((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)). وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ: ﴿يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾، ﴿يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾، ﴿يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْاٰيَاتِ الثَّلَاثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ: نَحْمَدُهٗ وَبَعْدَ قَوْلِهٖ: مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا: وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا. وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ﴿عَظِيْمًا﴾ ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهٖ وَرَوَى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ [2]

۳۱۴۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھائی اور حاجت (نکاح وغیرہ) میں تشہد سکھائی، راوی بیان کرتے ہیں، نماز میں تشہد کے الفاظ یہ ہیں:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.))

”قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور

[1] رواه مسلم (۱۸/ ۱٤۰۵)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۳۹۲۔۳۹۳ ح ۳۷۲۰۔۳۷۲۱) و الترمذي (۱۱۰۵) و أبو داود (۲۱۱۸) و النسائي (٦/ ۸۹ ح ۳۲۷۹) و ابن ماجه (۱۸۹۲) و الدارمي (۲/ ۱٤۲ ح ۲۲۰۸) والبغوي في شرح السنة (۹/ ٤۹۔۵۰ ح ۲۲٦۸) ☆ أبو عبيدة عن أبيه منقطع و أبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن ورواه عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عند أحمد مبترًا فسنده معلول۔

اس کے رسول ہیں۔'' اور کسی حاجت وضرورت کے وقت پڑھا جانے والا تشہد یہ ہے:

((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.))

''بے شک ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی سے مدد چاہتے اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، ہم اپنے نفوس کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جس کو اللہ ہدایت عطا فرما دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

اور آپ ﷺ یہ تین آیات تلاوت فرماتے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تم اس حال میں مرو کہ تم مسلمان ہو۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا.﴾

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک شخص (حضرت آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، پھر ان دونوں سے بڑی تعداد میں مرد اور عورتیں پیدا کر کے انہیں روئے زمین پر پھیلا دیا اور ڈرو اللہ سے جس کے ذریعے تم اپنی ضروریات زندگی پوری کرتے ہو، اور قطع رحمی سے بچو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.﴾

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کرو، وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے وہ بہت بڑی کامیابی حاصل کر لے گا۔''

اور جامع ترمذی میں ہے۔ سفیان ثوری نے تینوں آیات کی وضاحت کی۔ اور ابن ماجہ نے ((اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ)) کے بعد ((نَحْمَدُهٗ)) اور ((مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا)) کے بعد ((وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا)) کا اضافہ نقل کیا اور دارمی نے ﴿عَظِيْمًا﴾ کے بعد اضافہ نقل کیا ہے کہ پھر اپنی حاجت وضرورت کا تذکرہ کرے۔ اور شرح السنہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس تشہد کو نکاح کے خطبہ حاجت یا کسی دوسرے خطبہ میں پڑھے۔

۳۱۵۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١١٠٦)۔

۳۱۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر وہ خطبہ جس میں تشہد (حمد وثنا) نہ ہو تو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۱۵۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۱۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر اہم کام جس کا آغاز اللہ کی حمد سے نہ کیا جائے وہ (کام) برکت سے خالی ہے۔''

۳۱۵۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۳۱۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجد میں کرو، اور اس موقع پر دف بجاؤ۔'' ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۱۵۳: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ: الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۱۵۳: محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نکاح کے موقع پر (نکاح کی) تشہیر اور دف بجانا (نکاح) حلال اور حرام میں فرق کرتا ہے۔''

۳۱۵۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِيْ جَارِيَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يَا عَائِشَةُ! اَلَا تُغَنِّيْنَ؟ فَاِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ**)). رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ. ❹

۳۱۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے پاس انصار کی ایک لڑکی تھی، میں نے اس کی شادی کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! تم اشعار کا انتظام کیوں نہیں کرتی، کیونکہ انصار کا یہ قبیلہ اشعار پسند کرتا ہے۔''

۳۱۵۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**اَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟**)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((**اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّيْ؟**)) قَالَتْ: لَا. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِيْهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ:**

اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٨٩٤) [وأبو داود (٤٨٤٠)] ☆ الزهري مدلس و عنعن و قرة متكلم فيه وخالفه الثقات الجبال الحفاظ فالقول قولهم۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٠٨٩) ☆ فيه عيسى بن ميمون: ضعيف وللحديث طريق عند ابن ماجه (١٨٩٥) فيه متروك۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٤١٨ ح ١٥٥٣٠) والترمذي (١٠٨٨) و النسائي (٦/ ١٧٢ ح ٣٣٧١-٣٣٧٢) وابن ماجه (١٨٩٦)۔

❹ **حسن**، [رواه ابن حبان (الموارد: ٢٠١٦ و الإحسان: ٥٨٤٥ فيه إسحاق بن سهل بن أبي حثمة) و للحديث شواهد عند البخاري (٥١٦٢) و ابن ماجه (١٩٠٠) وغيرهما]۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٩٠٠) ☆ أبو الزبير عنعن و أصل الحديث عند البخاري في صحيحه (٥١٦٢)۔

۳۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار میں سے اپنی ایک عزیزہ کی شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا تم نے لڑکی کو بھیج دیا؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اشعار پڑھنے والوں کو اس کے ساتھ بھیجا ہے؟'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار ایسے لوگ ہیں جو گانے کا رجحان رکھتے ہیں، اگر تم اس کے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجتی جو کہتا:

اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس آئے

ہمیں بھی مبارک ہو اور تمہیں بھی مبارک ہو''

۳۱۵۶: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الدَّارِمِيُّ [1]

۳۱۵۶: سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کی شادی دو ولی کر دیں تو وہ ان دونوں میں سے پہلے والے کے نکاح میں ہوگی۔ اور جو شخص دو آدمیوں سے بیع کرے تو وہ ان میں سے پہلے کے لیے ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۵۷: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: اَلَا نَخْتَصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذَالِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ فَكَانَ اَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُاللّٰهِ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۱۵۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہیں ہوتی تھیں، ہم نے عرض کیا: کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا، پھر آپ نے ہمیں متعہ کرنے کی رخصت عطا فرمائی، ہم میں سے کوئی شخص کپڑے کے عوض ایک مدت تک کسی عورت سے نکاح کرتا، پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اے مومنو! پاکیزہ چیزوں کو، جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں، حرام قرار نہ دو۔''

۳۱۵۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهٗ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا يُرٰى اَنَّهٗ يُقِيْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَيَّهٗ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ: ﴿اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١١٠ و قال: حسن) و أبو داود (٢٠٨٨) والنسائي (٧/ ٣١٤ ح ٤٦٨٦) والدارمي (٢/ ١٣٩ ح ٢٢٠٠)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦١٥) و مسلم (١١/ ١٤٠٤)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٢٢) ☆ موسى بن عبيدة: ضعيف۔

۳۱۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، متعہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا وہ اس طرح کہ آدمی شہر میں جاتا، اس کی وہاں جان پہچان نہ ہوتی تو وہ وہاں اپنے قیام کے اندازے کے مطابق عورت سے شادی کر لیتا تو وہ اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کے لیے کھانا تیار کرتی حتی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈیوں پر۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''ان دونوں (بیوی اور لونڈی) کی شرم گاہ کے سوا ہر شرم گاہ حرام ہے۔

۳۱۵۹: وَعَنْ عَامِرِبْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى قَرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ فِیْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ: اَیْ صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلَ بَدْرٍ! يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ، فَاِنَّهٗ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِی اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [1]

۳۱۵۹: عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک شادی کے موقع پر قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ چھوٹی بچیاں گا رہی تھیں، میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھیو اور بدر کے غازیو! تمہارے پاس یہ ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہمارے پاس بیٹھ کر سنو اور اگر تم چاہو تو جاؤ، کیونکہ شادی کے موقع پر گانے کے متعلق ہمیں اجازت دی گئی ہے۔

[1] صحيح، رواه النسائي (۷/ ۱۳۵ ح ۳۳۸۵)۔

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

محرمات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۱۶۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَ عَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت اور اس کی پھوپھی نیز عورت اور اس کی خالہ کو نکاح میں اکٹھا نہ کیا جائے۔'' (یعنی پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی، ایک وقت میں ایک آدمی کی بیویاں نہیں ہو سکتیں)

۳۱۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۱۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں، جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔''

۳۱۶۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ: ((اِنَّهٗ عَمُّكِ فَأْذَنِیْ لَهٗ)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْأَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْیَلِجْ عَلَیْكِ)) وَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۳۱۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے رضاعی چچا آئے، انہوں نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا حتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ وہ تمہارا چچا ہے لہذا اسے اجازت دے دو۔'' وہ بیان کرتی ہیں، میں نے آپ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ وہ تمہارا چچا ہے۔ لہذا وہ تمہارے پاس آ سکتا ہے۔'' اور یہ ہم پر پردہ کے احکام نازل ہونے سے بعد کا واقعہ ہے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥١٠٩) و مسلم (٣٣/١٤٠٨)۔

[2] رواه البخاري (٥٢٣٩)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٥٢٣٩) و مسلم (٧/١٤٤٥)۔

٣١٦٣: وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ؟ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ؟ وَأَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۱۶۳: علی ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے چچا حمزہ ؓ کی بیٹی کے بارے میں رغبت رکھتے ہیں؟ وہ قریش کی سب سے زیادہ حسین وجمیل لڑکی ہے۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں، اور اللہ نے رضاعت کی وجہ سے وہ رشتے حرام کیے ہیں، جو اس نے نسب کی وجہ سے حرام کیے ہیں۔“

٣١٦٤: وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ؓ قَالَتْ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ)). [2]

۳۱۶۴: ام فضل ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ پینا حرمت ثابت نہیں کرتا۔“

٣١٦٥: وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ ؓ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ)). [3]

۳۱۶۵: اور عائشہ ؓ سے مروی حدیث میں ہے: ”ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دودھ چوسنے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔“

٣١٦٦: وَفِيْ أُخْرٰى لِأُمِّ الْفَضْلِ ؓ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)). هٰذِهٖ رِوَايَاتُ لِمُسْلِمٍ. [4]

۳۱۶۶: اور ام فضل ؓ سے مروی دوسری حدیث میں ہے: ”ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔“ تینوں روایات صحیح مسلم کی ہیں۔

٣١٦٧: وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ فِيْمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ)) ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۳۱۶۷: عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، قرآن میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع ہوتی ہے۔ پھر وہ حکم پانچ مرتبہ پینے کی قید کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے جس وقت وفات پائی تو اس وقت تک (پانچ مرتبہ دودھ پینے والی آیت) قرآن میں پڑھی جاتی تھی۔

٣١٦٨: وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِيْ فَقَالَ: ((انْظُرْنَ مِنْ إِخْوَانِكُنَّ! فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۳۱۶۸: عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک آدمی تھا، گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا، عائشہ ؓ نے عرض کیا، یہ تو میرا بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھو کہ تمہارے بھائی کون ہیں، رضاعت تو صرف

---

[1] رواه مسلم (١١/ ١٤٤٦)۔

[2] رواه مسلم (٢١/ ١٤٥١)۔

[3] رواه مسلم (١٧/ ١٤٥٠)۔

[4] رواه مسلم (١٨/ ١٤٥١)۔

[5] رواه مسلم (٢٤/ ١٤٥٢)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٠٢) ومسلم (٢٢/ ١٤٥٥)۔

وہ دودھ ہے جسے بھوک دور کرنے کے لیے پیا گیا ہو۔'' (بچے کو صغرسنی کی عمر میں بھوک لگی ہو اور وہ کسی عورت کا دودھ پی لے)

۳۱۶۹: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ﷛ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: قَدْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ قَدْ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَاَرْسَلَ اِلٰی اٰلِ اَبِیْ اِهَابٍ فَسَاَلَهُمْ فَقَالُوْا: مَاعَلِمْنَا اَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ بِالْمَدِیْنَةِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ؟)) فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۱۶۹: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے شادی کر لی تو ایک عورت آئی، اس نے کہا: میں نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ پلایا ہے۔ (یعنی یہ آپس میں رضاعی بہن بھائی ہیں) عقبہ نے اس عورت سے کہا: مجھے تو معلوم نہیں کہ تم نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ ہی تم نے مجھے بتایا ہے۔ انہوں نے ابواہاب کے گھر والوں کے پاس کسی آدمی کو بھیجا تو اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ہمیں تو معلوم نہیں کہ اس نے ہماری اس لڑکی کو دودھ پلایا ہے، وہ مدینہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(تم اس کے ساتھ) کس طرح (تعلق زن وشو قائم کر سکتے ہو) حالانکہ یہ کہہ دیا گیا (کہ تم اس کے رضاعی بھائی ہو)۔'' عقبہ رضی اللہ عنہ نے اسے الگ کر دیا اور اس نے ان کے علاوہ کسی اور سے نکاح کیا۔

۳۱۷۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ، فَلَقُوْا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوْهُمْ، فَظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ، وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَایَا، فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ ذٰلِكَ: ﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ﴾ اَیْ فَهُنَّ لَهُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۱۷۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن اوطاس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو ان کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا، انہوں نے ان سے قتال کیا اور وہ ان پر غالب آ گئے اور انہوں نے کچھ خواتین گرفتار کر لیں، نبی ﷺ کے بعض صحابہ نے ان لونڈیوں سے ان کے مشرک خاوندوں کے موجود ہونے کی وجہ سے، جماع کرنے میں حرج محسوس کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''اور شادی شدہ عورتیں (تم پر حرام کی گئی ہیں) مگر تمہاری لونڈیاں۔'' یعنی جب ان کی عدت مکمل ہو جائے تو پھر وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۳۱۷۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰی خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْكُبْرٰی وَلَا الْكُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی.

[1] رواہ البخاري (۲٦٤٠)۔ [2] رواہ مسلم (۳۳/ ۱٤٥٦)۔

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَ الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ: بِنْتِ أُخْتِهَا. [1]

۳۱۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایسی عورت سے نکاح کیا جائے جس کی پھوپھی اس کے نکاح میں پہلے سے ہو یا پھوپھی سے اس کی بھتیجی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے، اسی طرح خالہ اور بھانجی کو یا بھانجی اور خالہ کو ایک ساتھ ایک مرد کے نکاح میں جمع نہ کیا جائے نیز (رشتے میں) چھوٹی (مثلاً: بھتیجی، بھانجی) کا بڑی پر اور بڑی کا چھوٹی پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ ترمذی، ابوداؤد، دارمی، نسائی۔ اور ان کی روایت ((بنت اختها)) تک ہے۔

۳۱۷۲: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّبِي خَالِي أَبُوْبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ وَ مَعَهُ لِوَاءٌ، فَقُلْتُ: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ فَقَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ آتِيْهِ بِرَأْسِهِ . رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ: فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ آخُذَ مَالَهُ وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: عَمِّي بَدَلَ خَالِي. [2]

۳۱۷۲: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے ماموں ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ پرچم اٹھائے میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: آپ کہاں جارہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے، جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کی ہے، تاکہ میں اس کا سر آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ اسے ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اسے قتل کردوں اور اس کا مال لے لوں۔ اور اس روایت میں ''میرے ماموں'' کے بجائے ''میرے چچا'' کا لفظ ہے۔

۳۱۷۳: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَافَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَ كَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ)).** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۳۱۷۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ رضاعت باعث حرمت ہے، جو براہ راست چھاتیوں سے دودھ پی کر (بھوک مٹا کر) انتڑیاں کھول دے، اور یہ (رضاعت) دودھ چھڑانے سے پہلے ہو۔''

۳۱۷۴: وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ؟ فَقَالَ: **((غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ)).** رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۳۱۷۴: حجاج بن حجاج اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھ سے کس طرح حقِ رضاعت ادا ہو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رضاعی ماں کو غلام یا لونڈی دینے سے۔''

۳۱۷۵: وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١١٢٦ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٠٦٥) و الدارمي (٢/ ١٣٦ ح ٢١٨٤) و النسائي (٦/ ٩٨ ح ٣٢٩٨ مختصرًا و عنده: "بنت أخيها"/ مذكر)۔ [2] صحيح، رواه الترمذي (١٣٦٢ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٤٥٦ و الرواية الثانية له: ٤٤٥٧) و النسائي (٦/ ١١٠ ح ٣٣٣٤) و ابن ماجه (٢٦٠٧) والدارمي (٢/ ١٥٣ ح ٢٢٤٥)۔ [3] صحيح، رواه الترمذي (١١٥٢ وقال: حسن صحيح)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٥٣ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٠٦٤) و النسائي (٦/ ١٠٨ ح ٣٣٣١) والدارمي (٢/ ١٥٧ ح ٢٢٥٩)۔

رِدَاءَهُ حَتّٰی قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هٰذِهِ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۱۷۵: ابوطفیل غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی۔ نبی ﷺ نے اپنی چادر بچھائی حتیٰ کہ وہ اس پر بیٹھ گئی، جب وہ چلی گئی تو بتایا گیا کہ اس خاتون نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا تھا (آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں)۔

۳۱۷۶: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُنِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ اَسْلَمْنَ مَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَمْسِكْ اَرْبَعًا وَ فَارِقْ سَائِرَهُنَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۱۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی دور جاہلیت میں دس بیویاں تھیں، وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”چار رکھ لو اور باقی فارغ کر دو۔“

۳۱۷۷: وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِيْ خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((فَارِقْ وَاحِدَةً، وَاَمْسِكْ اَرْبَعًا)) فَعَمَدْتُ اِلٰى اَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِيْ عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۳۱۷۷: نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت میری پانچ بیویاں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک کو چھوڑ دو اور چار رکھ لو۔“ میں نے ان میں سے اپنی سب سے پہلی بیوی کو، جو بانجھ تھی اور ساٹھ سال سے میری رفیقہ حیات تھی، خود سے جدا کر دیا۔

۳۱۷۸: وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَ تَحْتِيْ اُخْتَانِ قَالَ: ((اخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۱۷۸: ضحاک بن فیروز دیلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور دو بہنیں میرے نکاح میں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو (دوسری چھوڑ دو)۔“

۳۱۷۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجَتْ، فَجَاءَ زَوْجُهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ، وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِيْ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ، وَرَدَّهَا اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّهُ قَالَ: اِنَّهَا اَسْلَمَتْ مَعِيْ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۳۱۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت نے اسلام قبول کیا اور اس نے شادی کر لی، اتنے میں اس کا (پہلا) خاوند

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٤٤) ☆ عمارة بن ثوبان: مستور و جعفر بن يحيى مثله۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٤٤ ح ٥٠٢٧) و الترمذي (١١٢٨) و ابن ماجه (١٩٥٣) ☆ الزهري مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ٩٠-٩١ ح ٢٢٨٩٩) [والشافعي ٢/ ٣٥١: أخبرنا بعض أصحابنا عن أبى الزناد إلخ و من طريقه البيهقي (٧/ ١٨٤) و هذا البعض مجهول]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٣٠) و أبو داود (٢٢٤٣) وابن ماجه (١٩٥١)۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٢٣٨-٢٢٣٩) ☆ سماك بن حرب: ضعيف الحديث عن عكرمة، صحيح الحديث عن غيره، إذا حدث قبل الاختلاط كما حققته في رسالة خاصة و الحمد لله۔

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور اس (عورت) کو میرے اسلام قبول کرنے کا علم ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس (عورت) کو اس کے دوسرے خاوند سے لے کر اس کے پہلے خاوند کو واپس کر دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: اس (عورت) نے میرے ساتھ ہی اسلام قبول کیا ہے، آپ ﷺ نے اس (عورت) کو اس کے حوالے کر دیا۔

۳۱۸۰: وَ رُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ: اَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّهُنَّ النَّبِیُّ ﷺ بِالنِّکَاحِ الْاَوَّلِ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْاِسْلَامَیْنِ بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّیْنِ وَالدَّارِ، مِنْهُنَّ: بِنْتُ الْوَلِیْدِ بْنِ مُغِیْرَةَ کَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَیْهِ ابْنَ عَمِّهٖ وَهْبَ بْنَ عُمَیْرٍ بِرِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسْیِیْرَ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ حَتّٰی اَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَاَةُ عِکْرِمَةَ بْنِ اَبِیْ جَهْلٍ یَوْمَ الْفَتْحِ بِمَکَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰی قَدِمَ الْیَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ حَتّٰی قَدِمَتْ عَلَیْهِ الْیَمَنَ فَدَعَتْهُ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلٰی نِکَاحِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا۔ [1]

۳۱۸۰: شرح السنہ میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کتنی ہی عورتوں کو پہلے نکاح پر ہی ان کے خاوندوں کی طرف لوٹا دیا جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا اگرچہ ایک وقت تک ان کا دین اور رہن سہن ایک دوسرے سے الگ رہا، ان میں ولید بن مغیرہ کی بیٹی ہیں جو کہ صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں، فتح مکہ کے روز وہ تو مسلمان ہو گئیں جبکہ ان کا خاوند اسلام قبول کرنے سے بھاگ گیا، آپ ﷺ نے اس کے چچازاد وہب بن عمیر کو صفوان کی امان کے لیے اپنی چادر دے کر بھیجا، جب وہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے چار ماہ گھومنے پھرنے کی مہلت عطا کی حتی کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تو وہ (ولید بن مغیرہ کی بیٹی) اس کے نکاح میں رہیں، اور (اسی طرح) عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام نے فتح مکہ کے روز اسلام قبول کر لیا جبکہ اس کا خاوند اسلام سے بھاگ کر یمن چلا گیا تو ام حکیم نے بھی کوچ کیا حتی کہ اس کے پاس یمن پہنچ گئیں اور اسے اسلام کی دعوت پیش کی تو اس نے اسلام قبول کر لیا، اور دونوں کا نکاح برقرار رہا۔ امام مالک نے ابن شہاب سے مرسل روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۸۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهَاتُکُمْ﴾ اَلْآیَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

[1] **سندہ ضعیف**، مالك فی الموطأ (۲/ ۵۴۳۔۵۴۵ ح ۱۱۸۱) والبغوي في شرح السنة (۹/ ۹۶ بعد ح ۲۲۹۰ بدون سند) ☆ سندہ ضعیف لأن الزهري قال أنه بلغه وحديث مسلم (۲۳۱۳) يغني عنه۔

[2] رواه البخاري (۵۱۰۵)۔

۳۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سات رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہیں اور سات نکاح کی وجہ سے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''تم پر تمہاری مائیں حرام قرار دی گئی ہیں......''

۳۱۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْلَمْ يَدْخُلْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهٖ وَ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيعَةَ وَالْمُثَنّٰى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ۔ [1]

۳۱۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس سے صحبت کی تو پھر اس کے لیے اس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہیں، اور اگر اس نے اس کے ساتھ تعلق زن وشو قائم نہیں کیا تو پھر وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ اور جس آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا تو پھر اب اس کے لیے اس کی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں خواہ اس نے اس سے تعلق زن وشو قائم کیا ہو یا نہ کیا ہو۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث اسناد کے حوالے سے صحیح نہیں، ابن لہیعہ اور مثنی بن صباح نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے، اور ان دونوں کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١١٧) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن و المثنى بن الصباح : ضعيف۔

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

مباشرت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۱۸۳: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنْ دُبُرِ هَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ: ﴿نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہود کہا کرتے تھے، جب آدمی اپنی بیوی سے اس کی پچھلی جانب سے اس کی اندام نہانی میں جماع کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تم جیسے چاہو اپنی کھیتی کو آؤ۔“

۳۱۸۴: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَنْهَنَا. [2]

۳۱۸۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔ بخاری، مسلم۔ اور امام مسلم نے مزید یہ بھی روایت کیا ہے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔

۳۱۸۵: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ: ((اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ، فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَاقُدِّرَ لَهَا)) فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ: ((قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَاقُدِّرَ لَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۱۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری ایک لونڈی ہے وہ ہماری خادمہ ہے اور میں اس سے جماع کرتا ہوں جبکہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو اس سے عزل کرو، کیونکہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔“ کچھ مدت گزری تو وہ آدمی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: لونڈی تو حاملہ ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ اس کے مقدر میں جو کچھ ہے وہ اسے مل کر رہے گا۔“

۳۱۸۶: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا: نَعْزِلُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٢٨) و مسلم (١١٧/ ١٤٣٥)۔

[2] رواه مسلم (١٣٨/ ١٤٤٠)۔

[3] رواه مسلم (١٣٩/ ١٤٣٩)۔

وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: ((مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۸۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوہ بنی مصطلق میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے تو کچھ عرب لونڈیاں ہمارے ہاتھ لگیں، ہمیں عورتوں کی رغبت ہوئی اور عورتوں سے الگ رہنا ہمارے لیے دشوار ہو گیا اور ہم نے عزل کرنا پسند کیا، ہم نے عزل کرنے کا ارادہ کیا اور ہم نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ سے دریافت کئے بغیر عزل کرتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود ہیں، ہم نے اس کے متعلق آپ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا حرج ہے! اگر تم ایسے نہ کرو؟ کیونکہ جس جان نے قیامت تک آنا ہے اس نے آنا ہی ہے۔''

۳۱۸۷: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: ((مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ، وَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر پانی (منی) سے بچہ نہیں ہوتا، اور جب اللہ کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو پھر کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔''

۳۱۸۸: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ؓ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۱۸۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''تم یہ کیوں کرتے ہو؟'' اس آدمی نے عرض کیا: مجھے اس کے بچے (حمل یا شیرخوار) کے متعلق اندیشہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ (جماع) مضر ہوتا تو یہ فارسیوں اور رومیوں کے لیے مضر ہوتا۔''

۳۱۸۹: وَعَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ ؓ قَالَتْ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَاهُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا)). ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ ﴿وَ اِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ﴾)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۱۸۹: جُذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''میں نے ''غیلہ'' (حالت حمل میں دودھ پلانے) سے منع کرنے کا ارادہ کیا، پھر میں نے رومیوں

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٣٨) و مسلم (١٢٥/ ١٤٣٨)۔

[2] رواه مسلم (١٣٣/ ١٤٣٨)۔

[3] رواه مسلم (١٤٣/ ١٤٤٣)۔

[4] رواه مسلم (١٤١/ ١٤٤٢)۔

اور فارسیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی اولاد کو حالت حمل میں دودھ پلاتے رہتے ہیں، اور یہ ان کی اولاد کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔'' پھر انہوں نے آپ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (عزل کرنا) انسان کو زندہ درگور کرنا ہے۔ اور یہ (عزل کرنا) اللہ کے اس فرمان: ''جب زندہ درگور کی گئی بچی سے پوچھا جائے گا۔'' کے زمرہ میں آتا ہے۔

٣١٩٠: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ إِلَى امْرَأَتِهِ وَ تُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣١٩٠: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت اللہ کے ہاں سب سے بڑی امانت'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''روز قیامت اللہ کے نزدیک اس آدمی کا مقام سب سے بُرا ہو گا جو اپنی اہلیہ کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کے پاس جاتی ہے، پھر وہ آدمی اس (اہلیہ) کے راز افشاں کر دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣١٩١: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أُوْحِيَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ﴾ اَلْآيَةَ: ((أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ، وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

٣١٩١: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی گئی: ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی کو آؤ۔'' ''سامنے سے آؤ یا پچھلی طرف سے آؤ لیکن پیٹھ میں (لواطت) اور حالت حیض میں جماع کرنے سے بچو۔''

٣١٩٢: وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

٣١٩٢: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ بیانِ حق سے نہیں شرماتا، تم عورتوں سے ان کی پیٹھ میں مباشرت نہ کرو۔''

٣١٩٣: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ [4]

٣١٩٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی اہلیہ کے پاس مقعد میں آئے وہ ملعون ہے۔''

[1] رواه مسلم (١٢٤ / ١٤٣٧)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٩٨٠) و ابن ماجه (١٩٢٥)۔

[3] **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢١٣ ح ٢٢١٩٤) و الترمذي (١١٦٤، و قال: حسن) و ابن ماجه (١٩٢٤) و الدارمي (٢/ ١٤٥ ح ٢٢١٩)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٤ ح ٩٧٣١) و أبو داود (٢١٦٢)۔

۳۱۹۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِی امْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۳۱۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی اہلیہ سے اس کی دُبر سے آتا ہے تو اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔''

۳۱۹۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِی الدُّبُرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

۳۱۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص کی طرف نظرِ (رحمت) نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا کسی عورت سے لواطت کرتا ہے۔''

۳۱۹۶: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِكُ الْفَارِسَ فَیُدَعْثِرُهٗ عَنْ فَرَسِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۱۹۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کرو، کیونکہ'' حاملہ عورت کا دودھ اچھا گھوڑ سوار نہیں بننے دیتا اور اسے اس کے گھوڑے سے پچھاڑ دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۱۹۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۱۹۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۹/ ۱۰۷ ح ۲۲۹۷) [و ابن ماجه (۱۹۲۳) و ابن حبان (الموارد: ۱۳۰۲)] وهو حديث صحيح بالشواهد۔ ❷ حسن، رواه الترمذي (۱۱۶۵ وقال: حسن غريب)۔
❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۸۸۱) [وابن ماجه (۲۰۱۲) و صححه ابن حبان (الموارد: ۱۳۰۴)] ☆ مهاجر بن أبي مسلم الأنصاري مجهول الحال: و ثقه ابن حبان وحده۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۱۹۲۸)
☆وقال البوصيري: " هذا إسناد ضعيف لضعف ابن لهيعة " و الزهري مدلس و عنعن: إن صح السند إليه۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۱۹۸: عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ: ((خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا)) وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْكَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۱۹۸: عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں انہیں فرمایا: ”اسے (اس کے مالکوں سے) لے کر آزاد کر دو۔“ اور اس کا خاوند غلام تھا لہذا رسول اللہ ﷺ نے (نکاح برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کا) اسے اختیار دیا تو اس نے اپنے نکاح کو فسخ کر دیا، اور اگر وہ (بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند) آزاد ہوتا تو آپ ﷺ اس کو اختیار نہ دیتے۔

۳۱۹۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ: مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((يَا عَبَّاسُ! اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا؟)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْرَاجَعْتِهٖ)). فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: ((اِنَّمَا اَشْفَعُ)) قَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۱۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند سیاہ فام غلام تھے انہیں مغیث کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، اب بھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اسے مدینہ کی گلیوں میں اس (بریرہ) کے پیچھے پیچھے چکر کاٹتا دیکھ رہا ہوں، اس کے آنسو اس کی داڑھی پر رواں ہیں، (یہ صورت حال دیکھ کر) نبی ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”عباس! کیا تمہیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت سے تعجب نہیں ہو رہا؟“ نبی ﷺ نے (بریرہ سے) فرمایا: ”اگر تم اس کے نکاح میں رہنے کا دوبارہ فیصلہ کر لو؟“ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تو محض سفارش کرتا ہوں۔“ اس نے کہا: مجھے اس میں کوئی رغبت نہیں۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٦٣) و مسلم (٨/ ١٥٠٤)۔

[2] رواه البخاري (٥٢٨٣)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٢٠٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ، لَهَا زَوْجٌ فَسَأَلَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [1]

۳۲۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دو غلام، جو کہ میاں بیوی تھے، آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ مرد کو عورت سے پہلے آزاد کرو۔

٣٢٠١: وَعَنْهَا: اَنَّ بَرِيْرَةَ رضی اللہ عنہا عُتِقَتْ وَهِیَ عِنْدَ مُغِيْثٍ رضی اللہ عنہ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ قَالَ لَهَا: ((اِنْ قَرِبَكِ فَلَاخِيَارَلَكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۲۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد کی گئی تو وہ اس وقت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا اور اسے فرمایا: ''اگر اس نے تم سے (آزادی کے دوران) جماع کر لیا تو پھر تیرا اختیار ختم ہو جائے گا۔''

[اس باب میں تیسری فصل موجود نہیں ہے]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٢٣٧) و النسائي (٦/ ١٦١ ح ٣٤٧٦)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٢٣٦) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و عنعن و له متابعة مردودة [وفي سند المتابعة محمد بن إبراهيم الشامي : كذاب] و انظر فتح الباري (٩/ ٤١٣) لتحقيق المسئلة۔

بَابُ الصَّدَاقِ

مہر کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

۳۲۰۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ وَهَبْتُ نَفْسِیْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلاً، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ. فَقَالَ: ((**هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟**)) قَالَ: مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ هٰذَا. قَالَ: ((**فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ**)) فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟**)) قَالَ: نَعَمْ، سُوْرَةُ كَذَا، وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ: ((**زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ**)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((**انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا، فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْآنِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کیا، وہ دیر تک کھڑی رہی، تو ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ اس میں رغبت نہیں رکھتے تو پھر اس سے میری شادی کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا اسے مہر دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ ہے؟“ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو صرف میری یہ چادر ہی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔“ اس نے تلاش کیا لیکن اس نے کچھ نہ پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہیں قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، فلاں فلاں سورت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے قرآن کے اس حصے کے ذریعے جو تمہیں یاد ہے تمہاری اس سے شادی کر دی۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”جاؤ! میں نے تمہاری اس سے شادی کر دی، اسے قرآن (کا وہ حصہ جو تمہیں یاد ہے) سکھا دو۔“

۳۲۰۳: وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَ نَشٌّ قَالَتْ: اَتَدْرِیْ مَالنَّشُّ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَتْ: نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ، فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ نَشٌّ بِالرَّفْعِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ فِیْ جَمِيْعِ الْاُصُوْلِ. [2]

۳۲۰۳: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مہر کی مقدار کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حق مہر کی مقدار بارہ اوقیہ اور ایک نش تھی۔ پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ”نش“ کیا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٣٥) و مسلم (٧٧/ ١٤٢٥)۔

[2] رواه مسلم (٧٨/ ١٤٢٦) والبغوي في شرح السنة (٩/ ١٢٣ ح ٢٣٠٤)۔

ہے؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: نصف اوقیہ، اور یہ (بارہ اوقیہ اور نش) پانچ سو درہم ہیں۔ مسلم، اور نسش، شرح السنہ اور دیگر تمام مصادر میں رفع کے ساتھ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٢٠٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَا كُمْ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاعَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَ لَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اُوْقِيَّةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

٣٢٠٤: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سن لو! عورتوں کا حق مہر زیادہ مقرر نہ کرو، کیونکہ اگر وہ دنیا میں قابل عزت اور اللہ کے ہاں باعثِ تقویٰ ہوتا تو تمہاری نسبت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ حق دار تھے، میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے نکاح کیا ہو یا اپنی بیٹیوں کا نکاح کیا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ حق مہر مقرر کیا ہو۔

٣٢٠٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْتَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٢٠٥: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی اہلیہ کو دونوں ہاتھ بھر کر ستو یا کھجور بطور مہر ادا کیا تو اس نے (اس عورت کو) اپنے لیے جائز کر لیا۔''

٣٢٠٦: وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَ مَالِكِ بِنَعْلَيْنِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَجَازَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

٣٢٠٦: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو فزارہ قبیلے کی ایک عورت نے جوتوں کے جوڑے کے عوض شادی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا تم خود کو اور اپنے مال کو جوتوں کے جوڑے کے عوض دینے پر راضی ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (نکاح) کو نافذ فرما دیا۔

٣٢٠٧: وَعَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا، لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ. فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ، فَقَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٤٠-٤١ ح ٢٨٥) و الترمذي (١١١٤ ب و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٢١٠٦) والنسائي (٦/ ١١٧-١١٨ ح ٣٣٥١) و ابن ماجه (١٨٨٧) و الدارمي (٢/ ١٤١ ح ٢٢٠٦)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢١١٠) ☆ ابن رومان: مستور، و ثقه ابن حبان و حده و فيه علة أخرى۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١١٣ وقال: حسن صحيح) ☆ عاصم بن عبيد الله: ضعيف۔

بِمِثْلِ مَاقَضَيْتَ. فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۳۲۰۷: علقمہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی اور اس نے اس کا حق مہر مقرر نہیں کیا اور نہ اس سے جماع کیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا، تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو اس کے خاندان کی عورتوں کی مثل حق مہر ملے گا اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی، وہ عدت گزارے گی اور میراث حاصل کرے گی۔ (یہ سن کر) معقل بن سنان اشجعی کھڑے ہوئے اور کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے خاندان کی بروع بنت واشق نامی ایک عورت کے متعلق اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جیسے آپ نے فیصلہ فرمایا، تو اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۲۰۸: عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ الْآفٍ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: اَرْبَعَةَ الْآفِ دِرْهَمٍ وَ بَعَثَ بِهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۳۲۰۸: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن جحش ☆ کے نکاح میں تھیں، وہ سرزمین حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر دیا اور انہیں اپنی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں ہے: چار ہزار درہم حق مہر ادا کیا اور انہیں شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔

۳۲۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَزَوَّجَ اَبُوْطَلْحَةَ رضی اللہ عنہ ، اُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا فَكَانَ صَدَاقُ مَابَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ، اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ: اِنِّيْ قَدْاَسْلَمْتُ، فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ . فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَابَيْنَهُمَا.رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۳۲۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ان دونوں کے درمیان حق مہر اسلام تھا، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا جس پر انہوں نے کہا: میں نے تو اسلام قبول کر لیا ہے، اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو میں تم سے نکاح کر لوں گی۔ (اور میں حق مہر نہیں لوں گی) انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہی ان دونوں کے درمیان حق مہر تھا۔

---

[1] **صحیح**، رواه الترمذي (١١٤٥ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٢١١٤ـ٢١١٥) و النسائي (٦/ ١٢٢ ح٣٣٥٨) والدارمي (٢/ ١٥٥ ح ٢٢٥٢)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢١٠٧ـ٢١٠٨ [٢٠٨٦]) والنسائي (٦/ ١١٩ ح ٢٣٥٢) ☆ ابن شهاب الزهري مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١١٤ ح ٣٣٤٣)۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٢١٠: عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَاهٰذَا قَالَ: اِنِّى تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ: ((بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٢١٠: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے بدن یا کپڑے) پر زعفران کا نشان دیکھا تو فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: میں نے پانچ درہم کے عوض ایک عورت سے شادی کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی ہو۔“

٣٢١١: وَعَنْهُ، قَالَ: مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٣٢١١: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کی شادی پر جیسا ولیمہ کیا ویسا ولیمہ اپنی کسی زوجہ محترمہ کی شادی پر نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری سے ولیمہ کیا۔

٣٢١٢: وَعَنْهُ، قَالَ: اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَلَحْمًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٣٢١٢: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے تعلق زن و شو قائم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا اور لوگوں کو گوشت روٹی سے شکم سیر کر دیا۔

٣٢١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَ اَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٣٢١٣: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان سے شادی کی اور ان کی آزادی کو ان کا حق مہر مقرر کیا اور حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے تیار شدہ حلوہ) سے ان کا ولیمہ کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٤٨) و مسلم (٧٩/ ١٤٢٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٦٨) و مسلم (٩٠/ ١٤٢٨)۔

[3] رواه البخاري (٤٧٩٤)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٦٩) ومسلم (٨٤/ ١٣٦٥)۔

٣٢١٤: وَعَنْهُ، قَالَ: اَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَ الْمَدِيْنَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ ﷞ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ، وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَ لَا لَحْمٍ وَ مَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ و الْاَقِطُ وَ السَّمْنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

٣٢١٤: انس ﷜ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے خیبر و مدینہ کے درمیان تین راتیں قیام فرمایا، آپ نے صفیہ ﷞ کے ساتھ تعلق زن وشو قائم کیا تو میں نے مسلمانوں کو آپ کے ولیمہ کی دعوت دی، اس میں روٹی تھی نہ گوشت، بس آپ ﷺ نے چمڑے کی ایک چٹائی منگائی، اسے بچھا دیا گیا اور اس (دستر خوان) پر کھجور، پنیر اور گھی چُن دیا گیا۔

٣٢١٥: وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ﷞ قَالَ: اَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

٣٢١٥: صفیہ بنت شیبہ ﷞ بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کا فقط دو مُد جو سے ولیمہ کیا۔

٣٢١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ﷠ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْنَحْوَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

٣٢١٦: عبداللہ بن عمر ﷠ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ دی جائے تو وہ اسے قبول کرلے۔'' بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ''چاہیے کہ وہ دعوت قبول کرے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کوئی دوسری دعوت۔''

٣٢١٧: وَعَنْ جَابِرٍ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ، فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَ اِنْ شَاءَ تَرَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

٣٢١٧: جابر ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اس میں ضرور شرکت کرے، دل چاہے تو کھالے ورنہ چھوڑ دے۔''

٣٢١٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

٣٢١٨: ابو ہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بُرا کھانا، ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں مال داروں کو مدعو کیا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے، اور جس نے دعوت ترک کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

٣٢١٩: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ﷜ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ

---

❶ رواه البخاري (٤٢١٣)۔

❷ رواه البخاري (٥١٧٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥١٧٣) و مسلم (٩٦/ ١٤٢٩، ١٠٠/ ١٤٢٩)۔

❹ رواه مسلم (١٠٥/ ١٤٣٠)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٥١٧٧) و مسلم (١٠٧/ ١٤٣٢)۔

فَقَالَ: اصْنَعْ لِیْ طَعَامًا یَکْفِیْ خَمْسَةً لَعَلِّیْ اَدْعُو النَّبِیَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَیْمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((یَا اَبَا شُعَیْبٍ! اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَ اِنْ شِئْتَ تَرَکْتَهٗ)) قَالَ: لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۳۲۱۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار کا ایک آدمی تھا جس کی کنیت ابوشعیب تھی، اس کا ایک غلام قصاب تھا، اس نے کہا: میرے لیے کھانا تیار کرو جو کہ پانچ افراد کے لیے کافی ہو، تا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دوں کہ آپ ان میں سے پانچویں ہوں، اس نے اس کے لیے مختصر سا کھانا تیار کیا، پھر وہ (ابوشعیب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو دعوت دی، تو ایک اور (چھٹا) آدمی ان کے ساتھ آنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوشعیب! ایک اور آدمی ہمارے ساتھ آ رہا ہے، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔'' اس نے عرض کیا: کوئی نہیں! اسے بھی اجازت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۲۲۰: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ بِسَوِیْقٍ وَ تَمْرٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کا ستو اور کھجور سے ولیمہ کیا۔

۳۲۲۱: وَعَنْ سَفِیْنَةَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: فَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَارَدَّكَ؟ قَالَ: ((اِنَّهٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۲۲۱: سفینہ (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ ایک آدمی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا تو انہوں نے اس کے لیے کھانا تیار کیا، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مدعو کر لیں تا کہ وہ ہمارے ساتھ تناول فرما لیں؟ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی تو آپ تشریف لائے اور آپ نے اپنے ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھے تھے کہ گھر کی ایک جانب لگے ہوئے منقش پردے کو دیکھا تو آپ واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں آپ کے پیچھے گئی اور عرض کیا، اللہ کے رسول! کس چیز نے آپ کو واپس کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے یا کسی نبی کے لیے لائق نہیں کہ وہ کسی مزین گھر میں داخل ہو۔''

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٥٤٦١) و مسلم (١٣٨/ ٢٠٣٦)۔ ❷ **حسن**، رواه أحمد (٣/ ١١٠ ح ١٢١٠٢) و الترمذي (١٠٩٥ وقال حسن غریب) و أبو داود (٣٧٤٤) وابن ماجه (١٩٠٩)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٠۔٢٢١ ح ٢٢٢٦٧، ٢٢٢٧١) و ابن ماجه (٣٣٦٠)۔

۳۲۲۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَ خَرَجَ مُغِيْرًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۲۲۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو شخص بن بلائے چلا آئے تو وہ چور کی حیثیت سے داخل ہوا اور ڈاکو کی حیثیت سے خارج ہوا۔''

۳۲۲۳: وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا، وَ اِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۲۲۳: رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دعوت دینے والے دو افراد اکٹھے ہو جائیں تو پھر ان میں سے جو ہمسائیگی کے لحاظ سے زیادہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو، اور اگر ان میں سے کوئی ایک سبقت لے جائے تو پھر اس سبقت لے جانے والے کی دعوت قبول کرو۔''

۳۲۲۴: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ، وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ، وَ طَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ، وَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۳۲۲۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلے روز (ولیمہ) کا کھانا حق (واجب) ہے، دوسرے روز دعوت کرنا سنت ہے جبکہ تیسرے روز دعوت کرنا شہرت و ریاکاری ہے اور جو کوئی دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ (قیامت کے دن) اسے رسوا کر دے گا۔''

۳۲۲۵: وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِئَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. [4]

۳۲۲۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے باہم فخر کرنے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ابوداود، اور محی السنہ نے فرمایا: صحیح یہ ہے کہ عکرمہ کی نبی ﷺ سے یہ مرسل روایت ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۷٤۱) ☆ درست بن زياد: ضعيف، و أبان بن طارق: مجهول وقال ابن عدي: "هذا حديث منكر"۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٤۰۸ ح ۲۳۸٦۰) و أبو داود (۳۷٥٦) ☆ أبو خالد الدالاني مدلس وعنعن و الحديث ضعفه الحافظ في التلخيص الحبير (۳/ ۱۹٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۰۹۷) ☆ عطاء بن السائب اختلط و للحديث شواهد ضعيفة عند أبي داود (۳۷٤٥) وغيره۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (۳۷٥٤) و ذكره محيي السنة في شرح السنة (۹/ ۱٤٤ بعد ح ۲۳۱۹) [وصححه الحاكم (٤/ ۱۲۸۔۱۲۹) ووافقه الذهبي و للحديث شواهد]۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٢٢٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُتَبَارِیَانِ لَا یُجَابَانِ، وَ لَا یُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا)). قَالَ الْإِمَامُ اَحْمَدُ: یَعْنِی الْمُتَعَارِضَیْنِ بِالضِّیَافَةِ فَخْرًا وَّرِیَاءً. [1]

٣٢٢٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو باہم فخر کرنے والوں کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ ان دونوں کا کھانا کھایا جائے۔'' امام احمد نے فرمایا: یعنی وہ دو آدمی جو فخر وریا کی خاطر ضیافت کرتے ہیں۔

٣٢٢٧: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِیْنَ. [2]

٣٢٢٧: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٢٢٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ فَلْیَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَ لَا یَسْاَلْ وَیَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا یَسْاَلْ)). [3] رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَةَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ: هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا یُطْعِمُهٗ وَلَا یَسْقِیْهِ اِلَّا مَاهُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ.

٣٢٢٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو وہ اس کے کھانے سے کھائے اور سوال نہ کرے (کہ یہ کہاں سے آیا ہے) اور وہ اس کے مشروب سے پیئے اور کچھ دریافت نہ کرے۔''
امام بیہقی نے یہ تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور فرمایا: اگر یہ صحیح ہے، تو ظاہر ہے کہ مسلمان اسے صرف وہی چیز کھلاتا پلاتا ہے جو اس کے نزدیک حلال ہوتی ہے۔

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٠٦٨ ، نسخة محققة : ٥٦٦٧) فائدة: قوله قال الإمام أحمد: يعني الإمام أحمد بن الحسين البيهقي رحمه الله و القائل: زاهر بن طاهر الشحامي، الراوي عن البيهقي رحمه الله۔
☆الأعمش مدلس و عنعن فالسند ضعيف والحديث حسن بالشاهد المتقدم (٣٢٢٥)۔

[2] **ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان: ٥٨٠٣ ، نسخة محققة: ٥٤٢٠) ☆ فيه أبو عبدالرحمٰن السلمي: ضعيف جدًا و محمد بن عبد الله بن (محمد بن همام بن) المطلب الشيباني مجروح كذاب فالسند موضوع و لكن رواه الطبراني في الكبير (١٨/ ١٦٨ ح ٣٧٦) بسند مظلم عن (أبي) مروان الواسطي (يحيى بن أبي زكريا الغساني) عن هشام بن حسان به و أبو مروان الغساني هذا ضعيف كما في تقريب التهذيب (٧٥٥٠)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٨٠١، نسخة محققة: ٥٤١٩) [وصححه الحاكم (٤/ ١٢٦ ح ٧١٦٠) ووافقه الذهبي!] ☆ فيه مسلم بن خالد: ضعيف و للحديث شاهد عند الحاكم (ح ٧١٦١) فيه محمد بن عجلان مدلس وعنعن۔

بَابُ الْقَسْمِ

باری کی تقسیم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۲۲۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت آپ کی نو ازواج مطہرات تھیں، اور آپ نے ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر کی تھی۔

۳۲۳۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ سَوْدَةَ رضی اللہ عنہا لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سودہ رضی اللہ عنہا عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی طرف سے جو میری باری کا دن تھا وہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا، لہذا رسول اللہ ﷺ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے دو دن تقسیم فرمایا کرتے تھے، ایک ان کا اپنا اور دوسرا سودہ رضی اللہ عنہا کا دن تھا۔

۳۲۳۱: وَعَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: ((اَيْنَ اَنَا غَدًا ؟اَيْنَ اَنَا غَدًا؟)) يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَاَذِنَ لَهُ اَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۳۲۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں دریافت کیا کرتے تھے، میں کل کہاں ہوں گا؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ آپ (اس سوال سے) عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن پوچھنا چاہتے تھے، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں، آپ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے حتی کہ آپ نے ان کے ہاں ہی وفات پائی۔

۳۲۳۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۲۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ فرمایا کرتے تھے تو آپ اپنی ازواج کے درمیان قرعہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٦٧) و مسلم (٥١/ ١٤٦٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢١٢) و مسلم (٤٧/ ١٤٦٣)۔

[3] رواه البخاري (٥٢١٧) و مسلم (٨٤٠/ ٢٤٤٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٨٨) و مسلم (٥٦/ ٢٧٧٠)۔

اندازی کیا کرتے تھے، جس کے نام قرعہ نکلتا تو وہ آپ کے ساتھ سفر پر روانہ ہوتی تھیں۔

۳۲۳۳: وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَ اِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ . قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ: وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ: اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۳۳: ابوقلابہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب آدمی مطلقہ/بیوہ کے ہوتے ہوئے کسی کنواری سے شادی کرے تو وہ اس (کنواری) کے ہاں سات راتیں قیام کرے اور پھر باری تقسیم کرے، اور جب بیوہ/مطلقہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں تین راتیں قیام کرے اور پھر باری تقسیم کرے۔ ابوقلابہ نے کہا: اگر میں چاہوں تو میں کہہ سکتا ہوں کہ انس رضی اللہ عنہ نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کیا ہے۔

۳۲۳٤: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَهَا: ((لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ، اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَ سَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَ اِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَ دُرْتُ)). قَالَتْ: ثَلِّثْ. وَ فِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ قَالَ لَهَا: ((لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۲۳۴: ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور وہ آپ کے ہاں اقامت گزیں ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''ایسی بات نہیں ہے کہ تیری میرے ہاں عزت نہیں ہے بلکہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات راتیں قیام کرتا ہوں اور پھر میں ان کے ہاں بھی سات راتیں قیام کروں گا، اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں تین راتیں قیام کرتا ہوں اور پھر باقیوں کے پاس جاتا ہوں۔'' انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، آپ تین راتیں قیام کریں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''کنواری کے لیے سات راتیں ہیں اور بیوہ/مطلقہ کے لیے تین راتیں ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۲۳۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِیْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَ لَا اَمْلِكُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [3]

۳۲۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے درمیان باری تقسیم فرمایا کرتے تھے اور آپ عدل کیا

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٢١٤) و مسلم (٤٤/ ١٤٦١)۔

[2] رواه مسلم (٤١-٤٢/ ١٤٦٠)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٤٠) و أبو داود (٢١٣٤) و النسائي (٧/ ٦٤ ح ٣٣٩٥) و ابن ماجه (١٩٧١) والدارمي (٢/ ١٤٤ ح ٢٢١٣)۔

کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''اے اللہ! میں نے اپنی بساط کے مطابق باری تقسیم کر رکھی ہیں، آپ مجھے اس چیز (یعنی دلی محبت) کے بارے میں ملامت نہ کرنا جس کا تجھے اختیار ہے اور مجھے کوئی اختیار نہیں۔''

٣٢٣٦: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ شِقُّهُ سَاقِطٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

٣٢٣٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے مابین عدل نہ کرے تو وہ روز قیامت اس حال میں ہوگا کہ اس کا ایک پہلو (نصف دھڑ) مفلوج ہوگا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٢٣٧: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا بِسَرِفَ فَقَالَ: هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَ ارْفُقُوْا بِهَا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ وَ لَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ. قَالَ عَطَاءٌ: الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

وَ قَالَ رَزِيْنٌ: قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ: هِیَ سَوْدَةُ وَ هُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِيْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهٗ: اَمْسِكْنِیْ قَدْ وَ هَبْتُ يَوْمِیْ لِعَائِشَةَ لَعَلِّیْ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ نِسَائِكَ فِی الْجَنَّةِ.

٣٢٣٧: عطاء بیان کرتے ہیں، ہم مقام سرف پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں شریک تھے، تو انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، انہیں جھٹکے سے نہیں اٹھانا اور نہ چلتے وقت جھٹکے دینا اور بلکہ اسے آرام سے لے کر چلنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں، آپ ان میں سے آٹھ کے لیے باری مقرر کرتے تھے اور ایک کے لیے باری مقرر نہیں فرماتے تھے، عطاء بیان کرتے ہیں، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس زوجہ محترمہ کے لیے باری مقرر نہیں فرمایا کرتے تھے وہ صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں، اور انہوں نے ان میں سے سب سے آخر میں مدینہ میں وفات پائی۔

رزین نے فرمایا: عطاء کے علاوہ دیگر محدثین نے فرمایا: وہ (جن کی باری مقرر نہیں تھی) سودہ رضی اللہ عنہا تھیں، اور یہی بات زیادہ صحیح ہے، کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دی تھی، اور انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں نے اپنی باری عائشہ کو ہبہ کر دی، تاکہ میں جنت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٤١) و أبو داود (٢١٣٣) والنسائي (٧/ ٦٣ح ٣٣٩٤) و ابن ماجه (١٩٦٩) والدارمي (٢/ ١٤٣ح ٢٢١٢) ☆ قتادہ مدلس و عنعن و للحديث شاهد ضعيف عند أبي نعيم فى أخبار أصبهان (٢/ ٣٠٠) فيه محمد بن الحارث الحارثي: ضعيف۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٦٧) و مسلم (٥١/ ١٤٦٥) و رزين (لم أجده) ☆ لقوله سودة: انظر صحيح مسلم (٤٧۔٤٨/ ١٤٦٣) وغيره۔

بَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ وَ مَالِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوقِ

بیویوں کے ساتھ رہن سہن اور ہر ایک کے حقوق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۲۳۸: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَ اِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی سے پیش آؤ، کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں، اور پسلی کا اوپر والا حصہ سب سے زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ بیٹھو گے، اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھا رہے گا، تم عورتوں کے ساتھ خیر و بھلائی کا خیال رکھو۔''

۳۲۳۹: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰی طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۲۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے، وہ آپ کے ساتھ کبھی ایک انداز پر گزر بسر نہیں کرے گی، اگر تم اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ ہی اس سے فائدہ حاصل کرو، اور اگر تم نے اسے سیدھا کرنے کی کوشش کی تو تم اسے توڑ دو گے، اور اسے توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔''

۳۲۴۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۲۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی مومن (شوہر) کسی مومنہ (بیوی) سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی ایک عادت اسے ناپسند ہے تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہے۔''

۳۲۴۱: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ لَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْ لَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٨٦) و مسلم (٦٠/ ١٤٦٨)۔

[2] رواه مسلم (٥٩/ ١٤٦٨)۔

[3] رواه مسلم (٦١/ ١٤٦٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٩٩) و مسلم (٦٣/ ١٤٧٠)۔

۳۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنو اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔''

۳۲۴۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ)). ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضِحْكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: ((لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۴۲: عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلام کی طرح نہ مارے اور پھر وہ دن کے آخری پہر اس سے مجامعت کرے۔'' اور دوسری روایت میں ہے: ''تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے تو اپنی عورت کو غلام کی طرح مارتا ہے، اور پھر ممکن ہے کہ وہ اسی روز آخری پہر اس سے مجامعت کرے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گوز مارنے (ریح کی آواز) پر ہنسنے کے متعلق نصیحت کی تو فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسی چیز پر کیوں ہنستا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔''

۳۲۴۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ كَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی، اور میری کچھ سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلتی تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ آپ سے چھپ جاتیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میری طرف بھیجتے تو پھر وہ میرے ساتھ کھیلتیں۔

۳۲۴۴: وَعَنْهَا، قَالَتْ: وَ اللّٰهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِاَنْظُرَ اِلٰى لَعِبِهِمْ بَيْنَ اُذُنِهٖ وَعَاتِقِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۲۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا جبکہ حبشی مسجد میں چھوٹے نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھے چھپا رہے تھے تاکہ میں آپ کے کان اور گردن کے بیچ سے ان کے کھیل کو دیکھ سکوں، پھر آپ میری خاطر کھڑے رہتے حتی کہ میں ہی وہاں سے ہٹتی تھی، تم نوعمر، کھیل سے شغف رکھنے والی لڑکی کے کھڑے ہونے کا اندازہ کرلو۔ (کہ وہ کتنی دیر کھڑی ہو سکتی ہے۔)

۳۲۴۵: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى)) فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: ((اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً، فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ)). قَالَتْ: قُلْتُ: اَجَلْ وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٤٢) و مسلم (٦٣/ ١٤٧٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٣٠) و مسلم (٨١/ ٢٤٤٠)۔

[3] رواه البخاري (٥٢٣٦) و مسلم (١٨/ ٨٩٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٢٨) ومسلم (٨٠/ ٢٤٣٩)۔

۳۲۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو مجھے پتہ چل جاتا ہے اور اسی طرح جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تب بھی مجھے پتہ چل جاتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: آپ یہ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو تم کہتی ہو: ابراہیم (علیہ السلام) کے رب کی قسم! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! بالکل ٹھیک ہے، میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

۳۲۴٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا' قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْامْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰی عَلَیْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْهَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْهَا)). [1]

۳۲۴٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے اور وہ (خاوند) ناراضی میں سو جائے تو صبح ہونے تک فرشتے اس (عورت) پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔“ بخاری، مسلم۔
اور صحیحین کی ہی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب کوئی آدمی اپنی اہلیہ کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ اس پر انکار کر دے تو آسمان والی ذات (اللہ تعالیٰ) اس پر ناراض ہو جاتی ہے حتی کہ وہ (خاوند) اس سے راضی ہو جائے۔“

۳۲۴۷: وَعَنْ اَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَالَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ فَقَالَ: ((الْمُتَشَبِّعُ بِمَالَمْ یُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۲۴۷: اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک سوتن ہے، تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ میں اپنے خاوند کی طرف سے کسی ایسی چیز کا اظہار کروں جو اس نے مجھے نہ دی ہو؟ (تاکہ میری سوتن تنگ ہو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسی چیز ظاہر کرنے والا جو اسے نہ دی گئی ہو جھوٹ کا جوڑا زیب تن کرنے والے (یعنی دھوکے باز) کی طرح ہے۔“

۳۲۴۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: آلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اٰلَیْتَ شَهْرًا فَقَالَ: ((اِنَّ الشَّهْرَ یَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۳۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ ایلاء فرمایا۔ آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتیس راتیں بالا خانہ میں قیام فرمایا پھر آپ نیچے تشریف لے آئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے ایک ماہ کے لیے قسم اٹھائی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔“

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۳۲۳۷) و مسلم (۱۲۲/ ۱٤۳٦)۔
[2] متفق علیه، رواه البخاري (٥۲۱۹) ومسلم (۱۲۷/ ۲۱۳۰)۔
[3] رواه البخاري (٥۲۰۱)۔

۳۲۴۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ: فَأُذِنَ لِاَبِىْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَاسْتَأْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِىَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاءُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ: فَقُلْتُ: لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْرَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِى النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ: ((**هُنَّ حَوْلِىْ كَمَا تَرٰى، يَسْأَلْنَنِى النَّفَقَةَ**)) فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا يَجَأُ عُنُقَهَا وَ قَامَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اِلٰى حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ: تَسْأَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ: وَ اللّٰهِ! لَا نَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْتِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿**يَآ اَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ**﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿**لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا**﴾ قَالَ: فَبَدَأَ بِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ: ((**يَا عَائِشَةُ! اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَا تَعْجَلِىْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِىْ اَبَوَيْكِ**)). قَالَ: وَمَاهُوَ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ. قَالَتْ: اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَسْتَشِيْرُ اَبَوَىَّ؟ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ، وَ اَسْأَلُكَ اَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِكَ بِالَّذِىْ قُلْتُ. قَالَ: ((**لَا تَسْأَلُنِىْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِىْ مُعَنِّتًا، وَ لَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِىْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۲۴۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا چاہی تو انہوں نے لوگوں کو دروازے پر بیٹھے ہوئے پایا جن میں سے کسی کو اجازت نہ ملی تھی، راوی بیان کرتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مل گئی تو وہ اندر چلے گئے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے اجازت طلب کی تو انہیں بھی اجازت مل گئی، انہوں نے نبی ﷺ کو پریشانی کے عالم میں خاموش بیٹھا ہوا پایا جبکہ آپ کی ازواج مطہرات آپ کے اردگرد تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں (یعنی عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں کوئی ایسی بات کہوں گا جس سے نبی ﷺ کو ہنساؤں گا۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر خارجہ کی بیٹی مجھ سے خرچہ مانگتی تو میں اس کی گردن مروڑ دیتا، رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا: ''انہوں نے میرے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، اور مجھ سے خرچہ مانگ رہی ہیں۔'' (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھے اور ان کی سرزنش کی، اور عمر رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا کی گردن کوٹنے لگے، اور وہ دونوں کہہ رہے تھے: تم رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز کا مطالبہ کرتی ہو، جو ان کے پاس نہیں ہے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم رسول اللہ ﷺ سے کبھی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہو، پھر آپ ایک ماہ یا انتیس دن ان سے الگ رہے، اور پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی! اپنی ازواج سے فرمائیں......تم میں سے محسنات کے لیے اجرِ عظیم ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابتدا فرمائی تو فرمایا: ''عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں، اور میں پسند کرتا ہوں کہ تجھے اس بارے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے جب تک تم اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو۔''

[1] رواہ مسلم (۲۹ / ۱۴۷۸)۔

انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ کیا بات ہے؟ آپ نے انہیں وہ آیت سنائی تو انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی نہیں، بلکہ میں اللہ، اس کے رسول اور دارِ آخرت کو اختیار کرتی ہوں، اور میں آپ سے مطالبہ کرتی ہوں کہ میں نے آپ سے جو بات کی ہے وہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کو مت بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ سے تو جو بھی پوچھے گی میں اسے ضرور بتاؤں گا، کیونکہ اللہ نے مجھے (لوگوں کو) رنج و مشقت میں مبتلا کرنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس نے مجھے آسانی پیدا کرنے والا معلم بنا کر بھیجا ہے۔''

۳۲۵۰: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷝ قَالَتْ: كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ قُلْتُ: مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۵۰: عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، میں ان عورتوں کی مذمت کیا کرتی تھی جنہوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ کیا تھا، میں نے کہا: کیا عورت اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ ان میں سے جسے چاہیں دُور کریں اور جسے چاہیں اپنی طرف ٹھکانا دیں اور جن کو الگ کیا ان میں سے جسے چاہیں طلب فرمائیں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں۔'' تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کے رب کو دیکھتی ہوں کہ وہ آپ کی خواہش کو جلد پورا کرتا ہے۔

وَحَدِيْثُ جَابِرٍ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ)) ذُكِرَ فِيْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

اور جابر ؓ سے مروی حدیث ''عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو'' حجۃ الوداع کے قصہ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۲۵۱: عَنْ عَائِشَةَ ﷝: اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ، فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ، سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ، قَالَ: ((هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۲۵۱: عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے آپ سے مقابلہ کیا تو میں دوڑ میں آپ سے آگے بڑھ گئی، جب میں فربہ ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ سے مقابلہ کیا، تب آپ مجھ سے آگے نکل گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اُس سبقت کا بدلہ ہو گیا۔''

۳۲۵۲: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. [3]

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٨٨) و مسلم (٤٩/ ١٤٦٤) ٥ حديث جابر تقدم (٢٥٥٥) في حديث طويل۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٧٨)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٩٥ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ١٥٩ ح ٢٢٦٥)۔

۳۲۵۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں، اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو (اس کی برائیاں بیان نہ کرو)۔''

۳۲۵۳: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِلٰی قَوْلِهٖ: ((لِاَهْلِيْ)). [1]

۳۲۵۳: ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ((لِاَهْلِيْ)) تک روایت کیا ہے۔

۳۲۵٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَرْأَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ)). رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [2]

۳۲۵٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

۳۲۵۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۳۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی شخص کو (بطورِ تعظیم) سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔''

۳۲۵٦: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۳۲۵٦: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔''

۳۲۵۷: وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَأْتِهٖ وَ اِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۳۲۵۷: طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنی اہلیہ کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے خواہ وہ تنور پر ہو۔''

---

[1] **حسن**، رواه ابن ماجه (١٩٧٧)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٦/ ٣٠٨) ☆ فيه يزيد الرقاشي: ضعيف و سفيان الثوري مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ١٢٩٦، الإحسان: ٤١٥١/ ٤١٦٣) و أحمد (١/ ١٩١ ح ١٦٦١) وغيرهما۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٥٩ وقال: حسن غريب)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٦١ وقال: حسن غريب)۔

[5] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١١٦٠ و قال: حسن غريب)۔

۳۲۵۸: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۲۵۸: معاذ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی بڑی بڑی آنکھوں والی جنتی بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے ہلاک کرے، اسے تکلیف نہ پہنچا، وہ تو تیرے پاس بس مہمان ہے، وہ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہماری طرف چلا آئے گا۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۲۵۹: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَ تَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۲۵۹: حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر مارو نہ اسے برا بھلا کہو اور (ناراضی پر) صرف گھر میں اس سے علیحدگی اختیار کرو۔''

۳۲۶۰: وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ. قَالَ: ((طَلِّقْهَا)) قُلْتُ: إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ: ((فَمُرْهَا)) يَقُولُ عِظْهَا ((فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ، وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۲۶۰: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک بیوی ہے اس کی زبان میں کچھ (نقص) ہے یعنی وہ فحش گو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔'' میں نے عرض کیا، میری اس سے اولاد ہے اور اس کے ساتھ ایک تعلق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وعظ و نصیحت کرو، اگر اس میں کوئی خیر و بھلائی ہوئی تو وہ نصیحت قبول کرلے گی، اور اپنی اہلیہ کو لونڈی کی طرح نہ مارو۔''

۳۲۶۱: وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ)) فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❹

۳۲۶۱: ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی لونڈیوں (اپنی بیویوں) کو نہ مارو۔''

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٧٤) و ابن ماجه (٢٠١٤)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٤٤٦ـ٤٤٧ ح ٢٠٢٥٧، ٢٠٢٦٢) و أبو داود (٢١٤٢) و ابن ماجه (١٨٥٠)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (١٤٢ـ١٤٣)۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٢١٤٦) و ابن ماجه (١٩٨٥) و الدارمي (٢/ ١٤٧ ح ٢٢٢٥)۔

عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: عورتیں اپنے خاوندوں پر جرأت کرنے لگی ہیں، تب آپ نے انہیں مارنے کے متعلق رخصت عطا فرمائی تو بہت سی عورتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازواج کے پاس آئیں ہیں، ایسے لوگ (جو اپنی ازواج کو مارتے ہیں) تم میں سے بہتر نہیں ہیں۔''

۳۲۶۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰی زَوْجِهَا اَوْعَبْدًا عَلٰی سَیِّدِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۲۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف یا غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔''

۳۲۶۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفَهُمْ بِاَهْلِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

۳۲۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں میں سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جو ان میں سے اچھے اخلاق والا اور اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مہربان ہے۔''

۳۲۶۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ خِیَارُكُمْ خِیَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اِلٰی قَوْلِهٖ: ((خُلُقًا)). ❸

۳۲۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سے اچھے اخلاق والا ہے، اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لیے بہتر ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام ابوداود نے اسے ((خُلُقًا)) تک روایت کیا ہے۔

۳۲۶۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَیْنٍ وَ فِیْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِیْحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِیَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا لُعَبٍ فَقَالَ: ((مَاهٰذَا؟ یَا عَائِشَةُ!)) قَالَتْ: بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَیْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ: ((مَاهٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسْطَهُنَّ؟)) قَالَتْ: فَرَسٌ قَالَ: ((وَمَا الَّذِیْ عَلَیْهِ؟)) قَالَتْ: جَنَاحَانِ . قَالَ: ((فَرَسٌ لَهٗ جَنَاحَانِ!)) قَالَتْ: اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ حَتّٰی رَأَیْتُ نَوَاجِذَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۲۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے، اور ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کی

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (٥١٧٠)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦١٢ وقال: حسن) ☆ أبو قلابة لم يسمع من عائشة رضي الله عنها و للحديث شواهد كثيرة دون قوله: " و الطفهم ... " وانظر الحديث الآتي: ٣٢٦٤۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٦٢) و أبو داود (٤٦٨٢)۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٣٢)۔

الماری پر پردہ تھا، ہوا چلی تو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں اور کھلونوں سے پردہ ہٹا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میری گڑیاں ہیں، آپ نے ان میں ایک گھوڑا دیکھا جس کے کپڑے سے بنے ہوئے دو پَر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے درمیان میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟'' انہوں نے عرض کیا: گھوڑا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور جو اِس کے اُوپر ہے، وہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: دو پَر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑا اور اس کے دو پَر!'' انہوں نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ سلیمان علیہ السلام کا ایک گھوڑا تھا جس کے پَر تھے۔'' وہ بیان کرتی ہیں، یہ سن کر آپ مسکرا دیے حتی کہ میں نے آپ ﷺ کی داڑھیں دیکھیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۲۶۶: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ: لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَقُّ اَنْ يُسْجَدَلَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُسْجَدَلَكَ فَقَالَ لِيْ: ((اَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ اَكُنْتَ تَسْجُدُلَهٗ؟)) فَقُلْتُ: لَا فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۲۶۶: قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حیرہ پہنچا تو میں نے وہاں کے باشندوں کو اپنے سپہ سالار کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا زیادہ حق ہے کہ انہیں سجدہ کیا جائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا: میں حیرہ گیا تھا میں نے وہاں کے باشندوں کو اپنے سپہ سالار کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، آپ زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کرو گے؟'' میں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں اس لیے کہ اللہ نے انہیں ان پر حق عطا کیا ہے۔''

۳۲۶۷: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ. [2]

۳۲۶۷: امام احمد نے اسے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۲۶۸: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُسْئَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهٗ عَلَيْهِ)). [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢١٤٠) [و صححه الحاكم (٢/ ١٨٧) ووافقه الذهبي] ☆ شريك القاضي صرح بالسماع عند البيهقي (٧/ ٢٩١) و للحديث شواهد۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٧۔٢٢٨ ح ٢٢٣٣٥) ☆السند منقطع و له شواهد منها الحديث السابق (٣٢٦٦)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢١٤٧) و ابن ماجه (١٩٨٦)۔

۳۲۶۸: عمر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خاوند سے دریافت نہ کیا جائے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا ہے؟“

۳۲۶۹: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: جَاءَ تِ امْرَأَةٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَتْ: زَوْجِیْ صَفْوَانُ ابْنُ الْمُعَطَّلِ یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ وَ یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَ لَا یُصَلِّی الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهٗ قَالَ: فَسَاَلَهٗ عَمَّا قَالَتْ: فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَّا قَوْلُهَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ فَاِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُوْرَتَیْنِ وَ قَدْ نَهَیْتُهَا قَالَ: فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَوْ کَانَتْ سُوْرَةً وَّاحِدَةً لَکَفَتِ النَّاسَ))** قَالَ: وَ اَمَّا قَوْلُهَا: یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَ اَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تَصُوْمُ امْرَأَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا))** وَ اَمَّا قَوْلُهَا: اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَهْلُ بَیْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَیْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ: **((فَاِذَا اسْتَیْقَظْتَ یَا صَفْوَانُ! فَصَلِّ))**. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۲۶۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک عورت آپ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا: میرا خاوند صفوان بن معطل، جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے، جب میں (نفلی) روزہ رکھتی ہوں تو وہ مجھے افطار کرنے کا حکم دیتا ہے، اور وہ سورج طلوع ہونے پر نماز فجر پڑھتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، صفوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی تھا، راوی نے کہا: آپ نے اس چیز کے متعلق جو اس (عورت) نے کہا تھا صفوان سے دریافت کیا، تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! رہا اس کا یہ کہنا کہ جب میں نماز پڑھتی ہوں تو وہ مجھے مارتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو سورتیں پڑھتی ہے۔ حالانکہ میں نے اسے منع کیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان سے فرمایا: ”اگر ایک ہی سورت ہوتی وہ لوگوں کے لیے کافی ہوتی۔ صفوان نے کہا: رہا اس کا یہ کہنا کہ جب میں روزہ رکھتی ہوں تو وہ مجھے افطار کرا دیتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے جبکہ میں نوجوان آدمی ہوں، میں (جماع سے) رک نہیں سکتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہ رکھے۔“ اور اس کا یہ کہنا کہ میں سورج طلوع ہونے پر نماز پڑھتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے گھرانے کے متعلق مشہور ہے کہ ہم سورج طلوع ہونے پر ہی بیدار ہوتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صفوان! جب تم بیدار ہو تب نماز پڑھ لیا کرو۔“

۳۲۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ، فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ. فَقَالَ: **((اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ، وَلَوْ کُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰی جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰی جَبَلٍ اَبْیَضَ کَانَ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ))**. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۳۲۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کی جماعت میں تھے کہ اتنے میں ایک اونٹ آیا اور اس

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٥٩) و ابن ماجه (١٧٦٢) ☆ الأعمش عنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٧٦ ح ٢٤٩٧٥) [و ابن ماجه (١٨٥٢) مختصرًا] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف۔

نے آپ کو سجدہ کیا۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! چوپائے اور درخت آپ کو سجدہ کرتے ہیں، جبکہ ہم تو زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو، اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اور اگر وہ اسے حکم دے کہ وہ جبلِ اصفر (زرد پہاڑ) سے جبلِ اسود (کالے پہاڑ) کی طرف اور جبلِ اسود کو جبلِ ابیض کی طرف پتھر منتقل کر دے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے۔“

٣٢٧١: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

٣٢٧١: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی نیکی اوپر چڑھتی ہے: مفرور غلام حتی کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آ جائے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دے، وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو، اور نشے والا حتی کہ وہ ہوش میں آ جائے۔“

٣٢٧٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((اَلَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ، وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

٣٢٧٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سی عورت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جو اپنے خاوند کو خوش کر دے جب وہ اسے دیکھے، اور جب اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور اپنے مال و جان میں خاوند کی مرضی کے خلاف ایسا کام نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔“

٣٢٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ: قَلْبٌ شَاكِرٌ، وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَ بَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ، وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

٣٢٧٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار چیزیں ایسی ہیں جسے مل جائیں تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی، شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان، تکلیفوں میں صبر کرنے والا بدن اور ایسی عورت جو اپنے خاوند سے اپنی ذات کے بارے میں اور اس کے مال کے بارے میں خیانت کی طالب نہ ہو۔“

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٢٧، نسخة محققة: ٨٣٥٣، و السنن الكبرى ١/ ٣٨٩) ☆ الوليد بن مسلم مدلس لم يصرح بالسماع المسلسل و هو شامي روى عن زهير بن محمد و رواية الشاميين عن زهير ضعيفة۔ [2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٦/ ٦٨ ح ٣٢٣٣) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٣٧)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٤٢٩، نسخة محققة: ٤١١٥) ☆ حميد الطويل مدلس وعنعن وأما المؤمل بن إسماعيل فهو صحيح الحديث عن الثوري و حسن الحديث عن غيره، على الراجح وللحديث شاهد ضعيف في تاريخ أصبهان (٢/ ١٦٧) و لون آخر في الأوسط للطبراني (٧٢٠٨) وسنده ضعيف من أجل عنعنة حميد الطويل وجاء عنده موسى بن إسماعيل بدل مؤمل بن إسماعيل (!)۔

بَابُ الْخُلْعِ وَ الطَّلَاقِ

خلع اور طلاق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٢٧٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِیْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ؟**)) قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَ طَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً**)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۲۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ثابت بن قیس کی عادات اور دینداری پر کوئی اعتراض نہیں لیکن میں اسلام میں (خاوند کی) نافرمانی کو ناپسند کرتی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس کا باغ واپس کردو گی؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہا: ''باغ قبول کرو اور اسے ایک طلاق دے دو۔''

٣٢٧٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ: ((**لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَاللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ**)) وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((**مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْحَامِلًا**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۷۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ناراض ہوئے، اور فرمایا: ''اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرے، پھر انتظار کرے حتی کہ وہ (ایام حیض گزرنے کے بعد) پاک ہو جائے، پھر حیض آئے، پھر پاک ہو، پھر اگر اسے طلاق دینا چاہے تو اسے حالت طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے، یہی وہ عدت ہے جس کے مطابق اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''اسے حکم دو کہ وہ رجوع کرے، پھر اسے حالت طہر یا حمل میں طلاق دے۔''

٣٢٧٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذَالِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه البخاري (٥٢٧٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٠٨) و مسلم (١/ ١٤٧١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٦٢) و مسلم (٢٤/ ١٤٧٧)۔

۳۲۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو منتخب کیا، آپ نے اسے ہمارے متعلق کچھ بھی شمار نہ کیا۔

۳۲۷۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کسی چیز کو حرام قرار دینے پر کفارہ ادا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''تمہارے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔''

۳۲۷۸: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلاً فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلْتَقُلْ: اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيْرَ؟ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَالِكَ فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ، شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذَالِكِ اَحَدًا)) يَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ: ﴿يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ﴾ الْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۲۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے اور وہاں شہد پیا کرتے تھے، پس میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے طے کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس کے پاس بھی تشریف لائیں تو وہ کہے: مجھے آپ سے مغافیر (کھانے کا گوند جو عرفط پودے سے نکلتا ہے) کی بُو آ رہی ہے، کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ آپ ان دونوں میں سے کسی ایک کے ہاں تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے یہی کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسی کوئی بات نہیں، میں نے تو زینب کے ہاں شہد پیا ہے، میں دوبارہ اسے نہیں پیوں گا، اور میں نے حلف اٹھالیا، تم کسی کو اس کے متعلق نہ بتانا۔'' آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے تھے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو کیوں حرام قرار دیا جسے اللہ نے آپ کے لیے حلال قرار دیا ہے، آپ اپنی ازواج کی رضامندی چاہتے ہیں؟''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۲۷۹: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۳۲۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١١) و مسلم (١٨/ ١٤٧٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١٢) و مسلم (٢٠/ ١٤٧٤)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٧ ح ٢٢٧٣٨) و الترمذي (١١٨٧ و قال: حسن) و أبو داود (٢٢٢٦) وابن ماجه (٢٠٥٥) والدارمي (٢/ ١٦٢ ح ٢٢٧٥)۔

پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے۔‘‘

۳۲۸۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۲۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’حلال چیزوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔‘‘

۳۲۸۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عَتَاقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ، وَلَا وِصَالَ فِيْ صِيَامٍ وَلَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ، وَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ، وَ لَا صَمْتَ يَوْمٍ اِلَی اللَّيْلِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۳۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’نکاح سے پہلے طلاق دینے، ملکیت سے پہلے آزاد کرنے، مسلسل روزے رکھنے، بالغ ہونے کے بعد یتیم، دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت اور صبح سے رات تک خاموشی اختیار کرنے کا کوئی جواز نہیں۔‘‘

۳۲۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَ لَا عِتْقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ زَادَ اَبُوْدَاوُدَ: ((وَلَا بَيْعَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ)). [3]

۳۲۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’انسان جس چیز کا مالک نہیں، اس میں اس کا نذر دینا، آزاد کرنا اور طلاق دینا معتبر نہیں ہے۔‘‘ اور ابوداود نے یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں: ’’انسان جس چیز کا مالک ہے اسی کی بیع کر سکتا ہے۔‘‘

۳۲۸۳: وَعَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِيَزِيْدَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ، فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! مَا اَرَدْتَّ اِلَّا وَاحِدَةً؟)) فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللّٰهِ! مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوْا: الثَّانِيَةَ وَ الثَّالِثَةَ. [4]

۳۲۸۳: رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی اہلیہ سہیمہ کو طلاق بتہ دی، انہوں نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا اور کہا: اللہ کی قسم! میں نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم نے صرف ایک ہی کا ارادہ کیا تھا؟‘‘ رکانہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے ایک ہی کا ارادہ کیا تھا۔‘‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیمہ کو رکانہ کی طرف لوٹا دیا، پھر انہوں نے

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢١٧٨)۔ [2] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ١٩٨ ح ٢٣٥٠ وسنده ضعيف جدًا) [وأبو داود (٢٨٧٣) مختصرًا و سنده ضعيف] ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن، روى أيوب بن سويد عنه، وجويبر: متروك و للحديث شواهد، لاطلاق قبل نكاح و لا عتاق إلابعد ملك (ابن ماجه: ٢٠٤٨-٢٠٤٧ حسن) ولا وصال في صيام (أحمد ٣/ ٦٢ ح ١١٦١٩، صحيح) ولا يتم بعد احتلام (ضعيف) و لا رضاع بعد خطام (الترمذي: ١١٥٢ صحيح) و لا صمت يوم إلى الليل (ضعيف)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٨١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢١٩٠)۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٢٢٠٦) و الترمذي (١١٧٧) و ابن ماجه (٢٠٥١) و الدارمي (٢/ ١٦٢ ح ٢٢٧٧)۔

دوسری طلاق عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں اور تیسری طلاق عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں دی۔ ابوداود۔ اور ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مگر انہوں نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

٣٢٨٤: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

٣٢٨٤: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں حقیقت میں بھی حقیقت ہیں اور مزاح میں بھی حقیقت ہیں: نکاح، طلاق اور رجوع۔“ ترمذی، ابوداود۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٢٨٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ)). [2] رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْإِغْلَاقِ: الْإِكْرَاهُ.

٣٢٨٥: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جبر کی صورت میں نہ طلاق معتبر ہے اور نہ آزاد کرنا۔“ اور ”اغلاق“ کا معنی ”جبر“ ہے۔

٣٢٨٦: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ، وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ. [3]

٣٢٨٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجنون اور مغلوب العقل کی طلاق کے سوا ہر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عطاء بن عجلان راوی ضعیف ہے، وہ حدیث یاد رکھنے والا نہیں۔

٣٢٨٧: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ، وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٢٨٧: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین شخص مرفوع القلم ہیں، سویا ہوا حتی کہ جاگ جائے، بچہ حتی کہ بالغ ہو جائے، اور مجنون حتی کہ وہ ہوش مند ہو جائے۔“

٣٢٨٨: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا. [5]

٣٢٨٨: دارمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابن ماجہ نے علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٨٤) و أبو داود (٢١٩٤)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢١٩٣) وابن ماجه (٢٠٤٦) [والنسائي (٢٠٤٦)] ☆ محمد بن عبيد بن أبي صالح و ثقه ابن حبان و الحاكم و ضعفه أبو حاتم الرازي و ابن حجر و ضعفه راجح و للحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (١١٩١) ☆عطاء بن عجلان: متروك بل أطلق عليه ابن معين و الفلاس وغيرهما الكذب۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (١٤٢٣ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٤٠٣)۔ [5] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ١٧١ ح ٢٣٠١) وابن ماجه (٢٠٤١ سنده ضعيف، فيه حماد بن أبي سليمان و إبراهيم النخعي مدلسان و عنعنا، ٢٠٤٢ سنده ضعيف، فيه القاسم بن يزيد مجهول و لم يدرك عليًا رضي الله عنه) [و أبو داود (٤٣٩٨) و النسائي (٣٤٦٢)]۔

۳۲۸۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۳۲۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۲۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۳۲۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نافرمانی کرنے والیاں اور خلع طلب کرنے والیاں منافق ہیں۔''

۳۲۹۱: وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَالِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۳۲۹۱: نافع، صفیہ بنت ابی عبید کی آزاد کردہ لونڈی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے اپنی ہر چیز کے بدلے اپنے خاوند (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے خلع لیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار نہ کیا۔

۳۲۹۲: وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ: اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا، فَقَامَ غَضْبَانَ، ثُمَّ قَالَ: ((اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟)) حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا اَقْتُلُهُ؟. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [4]

۳۲۹۲: محمود بن لبید بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے متعلق بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دی ہیں، تو آپ ﷺ غصہ کی حالت میں کھڑے ہوئے پھر فرمایا: ''کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جا رہا ہے جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔'' اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

۳۲۹۳: وَعَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ وَ تِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا [5]

۳۲۹۳: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے اپنی بیوی

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٨٢ وقال: غريب) و أبو داود (٢١٨٩) و ابن ماجه (٢٠٨٠) و الدارمي (٢/ ١٧٠-١٧١ ح ٢٢٩٩)۔ [2] **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١٦٨ح ٣٤٩١)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٥٦٥ ح ١٢٢٩) ☆ مولاة صفية لا تعرف، و قول نافع: عن، بمعنى أن فلا علاقة لهذه المولاة بالسند والله أعلم۔
[4] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١٤٢-١٤٣ ح ٣٤٣٠) و أعل بما لا يقدح۔ [5] **حسن**، رواه مالك (٢/ ٥٥٠ ح ١١٩٥) ☆ سنده ضعيف و له شواهد عند البيهقي (٧/ ٣٣٧) و أبي داود (٢١٩٧) وغيرهما۔

کو سو طلاقیں دی ہیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے تیری طرف سے تین طلاقیں تو واقع ہو گئیں، جبکہ ستانوے کے ذریعے تم نے اللہ کی آیات کے ساتھ مذاق کیا۔

٣٢٩٤: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [1]

۳۲۹۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”معاذ! اللہ نے روئے زمین پر جو کچھ پیدا فرمایا ہے اس میں سے کسی (غلام) کو آزاد کرنا اسے سب سے زیادہ محبوب ہے، اور اس نے روئے زمین پر جو کچھ پیدا فرمایا ہے اس میں سے طلاق اسے انتہائی ناپسند ہے۔“

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٤/ ٣٥ ح ٣٩٣٩) والبيهقي (٧/ ٣٦١) ☆ السند منقطع وحميد بن مالك: ضعيف، وحديث أبي داود (٢١٧٨، تقدم: ٣٢٨٠) يغني عن بعضه۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا

جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اس کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٢٩٥: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: إِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَامَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ: ((اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ)). قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((لَا، حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۲۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: میں رفاعہ کے نکاح میں تھی تو اس نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی، لیکن اس کے پاس تو کپڑے کے پلو کی طرح ہے (یعنی وہ جماع کے قابل نہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، حتیٰ کہ تم اس سے لطف اندوز ہو جاؤ اور وہ تم سے لطف اندوز ہو جائے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٢٩٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُحَلِّلَ وَ الْمُحَلَّلَ لَهٗ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۳۲۹۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جا رہا ہے دونوں پر لعنت فرمائی۔

٣٢٩٧: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہم. [3]

۳۲۹۷: ابن ماجہ نے اسے علی، ابن عباس اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٦٣٩) و مسلم (١١١ / ١٤٣٣)۔

[2] **صحيح**، رواه الدارمي (٢ / ١٥٨ ح ٢٢٦٣) وانظر الحديث الآتي (٣٢٩٧)۔

[3] **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٩٣٤، عن علي، ١٩٣٥ عن ابن عباس وسنده ضعيف، ١٩٣٦ عن عقبة بن عامر)۔

۳۲۹۸: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَقُوْلُ: يُوْقَفُ الْمُوْلِي. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۳۲۹۸: سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے تقریباً دس صحابہ سے ملاقات کی وہ سب کہتے تھے کہ ایلاء کرنے والے کو پابند سلاسل کیا جائے گا۔

۳۲۹۹: وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ سُلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ-وَ يُقَالُ لَهُ: سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ-جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْتِقْ رَقَبَةً)). قَالَ: لَا اَجِدُهَا . قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ . قَالَ: ((اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) قَالَ: لَا اَجِدُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو ((اَعْطِهٖ ذَالِكَ الْعَرَقَ)) وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْسِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا ((لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۲۹۹: ابوسلمہ سے روایت ہے کہ سلمان بن صخر، انہیں سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے، نے اپنی بیوی کو پورا رمضان اپنے اوپر اپنی ماں کی پشت کی طرح قرار دے لیا، جب نصف رمضان گزر گیا تو ایک رات اس نے اس سے جماع کر لیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق آپ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ایک غلام آزاد کرو۔“ اس نے عرض کیا، میرے پاس کوئی غلام نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔“ اس نے عرض کیا: میں استطاعت نہیں رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔“ اس نے عرض کیا: میں طاقت نہیں رکھتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا: ”اسے پندرہ صاع یا سولہ (تقریباً چالیس کلو) والا کھجوروں کا ٹوکرا دے دو تاکہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے۔“

۳۳۰۰: وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهٗ قَالَ: كُنْتُ امْرَأً اُصِيْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَالَا يُصِيْبُ غَيْرِيْ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا، اَعْنِيْ اَبَادَاوُدَ وَالدَّارِمِيَّ: ((فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)). [3]

۳۳۰۰: ابوداود، ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار کے طریق سے سلمہ بن صخر سے اسی طرح روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: مجھے جس قدر عورتوں سے لگاؤ تھا اتنا لگاؤ میرے سوا کسی اور کو نہ تھا۔ اور ان دونوں یعنی ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں ہے: ”ایک وسق (ساٹھ صاع) کھجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ۔“

---

[1] **سنده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (۹/ ۲۳۷ ح ۲۳۶۳) [والشافعي في الأم ۵/ ۲۶۵] ☆ وللحديث شواهد عند الدارقطني (۲/ ۶۱) وغيره۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (۱۲۰۰ وقال: حسن)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۲۱۳) و ابن ماجه (۲۰۶۲) والدارمي (۲/ ۱۶۲-۱۶۳ ح ۲۲۷۸) ☆ ابن إسحاق مدلس و عنعن۔

٣٣٠١: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ قَالَ: ((كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

٣٣٠١: سلیمان بن یسار، سلمہ بن صخر کی سند سے نبی ﷺ سے، ظہار کرنے والے کے متعلق جو کفارہ دینے سے پہلے جماع کر لے، روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک ہی کفارہ ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٣٠٢: عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلاً ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَاحَمَلَكَ عَلٰى ذَالِكَ؟)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَاَيْتُ بَيَاضَ حَجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَ رَوٰى اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلاً وَقَالَ النَّسَائِيُّ: الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ. [2]

٣٣٠٢: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تو اس نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے جماع کر لیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اس کے متعلق آپ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے چاندنی رات میں اس کی پازیب کی سفیدی دیکھی تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اس سے ہم بستر ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے اور اسے حکم فرمایا کہ وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس کے قریب نہ جائے۔ ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور امام ابوداود اور امام نسائی نے اسی مثل مسند اور مرسل روایت کیا ہے، اور امام نسائی نے فرمایا: مرسل، درست ہونے میں، مسند سے اولیٰ ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١١٩٨ و قال: حسن غريب) و ابن ماجه (٢٠٦٤) ☆ سليمان بن يسار لم يسمع من سلمة بن صخر رضي الله عنه۔ [2] **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٢٠٦٥) و الترمذي (١١٩٩) و أبو داود (٢٢٢١) و النسائي (٦/ ١٦٧ ح ٣٤٨٧ مسندًا و ح ٣٤٨٨ مرسلاً)۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۳۰۳: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِيْ جَارِيَةً كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ: اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَ عَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيْنَ اللّٰهُ؟)) فَقَالَتْ: فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: ((مَنْ اَنَا؟)) فَقَالَتْ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَعْتِقْهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ [1] وَ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَانِيَّةِ، فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَأْسَفُوْنَ، لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَظَّمَ ذَالِكَ عَلَيَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اُعْتِقُهَا؟ قَالَ: ((ائْتِنِيْ بِهَا؟)) فَاَتَيْتُهُ بِهَا. فَقَالَ لَهَا: ((اَيْنَ اللّٰهُ؟)) قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ. قَالَ: ((مَنْ اَنَا؟)) قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: ((اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)).

۳۳۰۳: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میری ایک لونڈی میری بکریاں چراتی تھی، میں اس کے پاس آیا تو میں نے ایک بکری نہ پائی، میں نے اس کے متعلق اس سے پوچھا تو اس نے کہا: اسے بھیڑیے نے کھالیا ہے، میں اس سے ناراض ہوا، چونکہ میں اولاد آدم سے ہوں، میں نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا، (اور کسی وجہ سے) غلام آزاد کرنا مجھ پر واجب ہے، کیا میں اسے آزاد کردوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لونڈی سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے کہا: آسمان میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے آزاد کردو۔'' یہ مالک کی روایت ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: انہوں (معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ) نے کہا: میری ایک لونڈی تھی جو اُحد اور جوانیہ کی طرف میری بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک روز میں نے دیکھا کہ بھیڑیا ہماری بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا، چونکہ میں آدم کی اولاد سے ہوں، میں بھی ناراض ہوتا ہوں جیسے وہ ناراض ہوتے ہیں، اس لیے میں نے اسے ایک تھپڑ مار دیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور سارا واقعہ سنایا) آپ نے میری اس حرکت کو بڑا جرم قرار دیا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اسے آزاد نہ کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لاؤ۔'' میں اسے آپ کے پاس لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: آسمان میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے آزاد کردو کیونکہ یہ مسلمان ہے۔''

---

[1] **صحيح**، رواه مالك (۲/ ۷۷٦۔ ۷۷۷ ح ۱۵۵۰ ببعض الاختلاف) و مسلم (۳۳/ ۵۳۷)۔

بَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣٣٠٤: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ؟ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا**)) قَالَ سَعْدٌ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَ اَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اُنْظُرُوْا، فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ، اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاِلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرَ اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرَ اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا**)). فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرَ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٣٠٤: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں بتائیں جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے، کیا وہ اسے قتل کر دے، اس صورت میں وہ (مقتول کے ورثاء) اس کو قتل کر دیں گے یا اسے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہو چکا ہے، تم اسے لے کر آؤ۔“ سہل بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا، اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں اسے رکھ لوں تو اس کا مطلب ہوگا میں نے اس پر جھوٹ باندھا، اس نے اسے تین طلاقیں دے دیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انتظار کرو اور دیکھو اگر وہ سیاہ رنگ، موٹی موٹی اور خوب سیاہ آنکھوں والے، سرین بڑے بڑے اور موٹی موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دے تو پھر میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اس کے متعلق سچ کہا ہے، اور اگر وہ سرخ رنگ کا ہوا، گویا کہ وہ زہریلی چھپکلی ہے تو میں سمجھوں گا کہ عویمر نے اس عورت پر جھوٹ باندھا ہے۔“ اس عورت نے اس طرح کے بچے کو جنم دیا جس طرح کی صفات رسول اللہ ﷺ نے عویمر کی تصدیق کے متعلق بیان فرمائی تھیں، اس کے بعد اس بچے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

٣٣٠٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2] وَ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٤٥) و مسلم (١/ ١٤٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣١٥) و مسلم (٨/ ١٤٩٤، ٤/ ١٤٩٣)۔

اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَا هَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ.

۳۳۰۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا، اس (آدمی) نے اس کے بچے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور بچے کو عورت کے حوالے کر دیا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیحین کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے شوہر کو وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلایا اور اسے بھی وعظ و نصیحت کی اور اسے بھی بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔''

۳۳۰۶: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: ((**حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُ كُمَا كَاذِبٌ، لَاسَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا**)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَالِيْ، قَالَ: ((**لَامَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَبِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَ اِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۰۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: ''تمہارا حساب اللہ کے ذمہ ہے، تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، اب تمہارا اس (عورت) پر کوئی حق نہیں۔'' اس (آدمی) نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا مال (جو مہر میں دیا تھا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں مال کا کوئی حق نہیں، اگر تم نے اس کے متعلق سچی بات کی ہے تو وہ (مال) اس کا بدل ہے جو تم نے اس سے ہم بستری کی ہے، اور اگر تم نے اس کے متعلق جھوٹی بات کی ہے تو پھر اس (مہر) کا لوٹنا تمہارے لیے بہت بعید ہے اور تیرا اس سے مطالبہ کرنا بھی بعید ہے۔''

۳۳۰۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَلْبَيِّنَةَ اَوْحَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ**)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلَى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**اَلْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ**)). فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ: ﴿**وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ**﴾ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ ﴿**اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ**﴾ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَ كُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟**)) ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوْهَا وَقَالُوْا: اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَلِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ**)). فَجَاءَتْ بِهِ كَذَالِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَوْ لَا مَامَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَ لَهَا شَاْنٌ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۳۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٣٥٠) و مسلم (٥/ ١٤٩٣)۔

[2] رواه البخاري (٤٧٤٧)۔

تہمت لگائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ثبوت پیش کرو، ورنہ تیری پشت پر حد قائم ہوگی۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو حالت زنا میں دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے چلا جائے؟ نبی ﷺ فرمایا: ''گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پشت پر حد قائم کی جائے گی۔'' ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میں یقیناً سچا ہوں اللہ ایسا حکم ضرور نازل فرمائے گا جو مجھے حد سے بچالے گا۔ پس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں: ''جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں......... اگر وہ سچوں میں سے ہے۔'' ہلال رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے گواہی دی (یعنی لعان کیا) جبکہ نبی ﷺ فرما رہے تھے: ''یقیناً تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے کے لیے تیار ہے؟'' پھر عورت کھڑی ہوئی تو اس نے گواہی دی (لعان کیا) جب وہ پانچویں گواہی پر پہنچی تو انہوں نے اسے روکا اور انہوں نے کہا کہ یہ (پانچویں گواہی) واجب کرنے والی ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے توقف کیا اور خاموشی اختیار کی حتی کہ ہم نے سمجھا کہ وہ (اپنے مؤقف سے) رجوع کرلے گی، پھر اس نے کہا: میں ہمیشہ کے لیے اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے پانچویں گواہی بھی دے دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے دیکھو اگر یہ سرمئی آنکھوں والے، بڑے سرین والے اور موٹی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دے تو پھر وہ شریک بن سحماء کا ہے۔'' اس نے اسی طرح کے بچے کو جنم دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ کا حکم (کہ لعان کے بعد حد جاری نہیں کی جائے گی) پہلے سے نہ آیا ہوتا تو میں اسے ضرور سزا دیتا۔''

۳۳۰۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ)) قَالَ :كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذَالِكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُ كُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ، وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پاؤں تو کیا میں اس (آدمی) کو ہاتھ نہ لگاؤں حتی کہ میں چار گواہ لاؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!'' انہوں نے عرض کیا، ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میرے ساتھ ایسا ہوا تو میں اس (گواہی) سے پہلے ہی تلوار کے ذریعے اس کا کام تمام کردوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سردار کی بات کو غور سے سنو، کیونکہ وہ غیور شخص ہے، اور میں اس سے زیادہ غیور ہوں جبکہ اللہ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔''

۳۳۰۹: وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ لَوْ رَاَیْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِیْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ غَیْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَةِ سَعْدٍ وَ اللّٰهِ! لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ وَمِنْ اَجْلِ غَیْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِیْنَ وَالْمُبَشِّرِیْنَ وَ لَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۳۰۹: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو (حالتِ زنا میں) دیکھ لوں

[1] رواہ مسلم (١٦/ ١٤٩٨)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (٧٤١٦) و مسلم (١٧/ ١٤٩٩)۔

تو میں تلوار کی دھار کے ساتھ اسے قتل کر دوں۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے، اور اللہ نے اپنی غیرت ہی کے باعث ظاہری اور باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے، اور اللہ سے زیادہ کوئی شخص عذر پسند نہیں کرتا اسی لیے تو اس نے آگاہ کرنے والے اور خوشخبری سنانے والے (انبیا علیہم السلام) مبعوث فرمائے، اور اللہ سے بڑھ کر کوئی شخص مدح کو پسند نہیں کرتا، اسی لیے تو اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔''

٣٣١٠: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَ غَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٣١٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے اور بے شک مومن بھی غیرت مند ہے، اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ کی حرام کردہ چیز کا ارتکاب نہ کرے۔''

٣٣١١: وَعَنْهُ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّيْ اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَمَا اَلْوَانُهَا؟)) قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: ((هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟)) قَالَ: اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ: ((فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا؟)) قَالَ: عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ: ((فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ)) وَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٣٣١١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: میری بیوی نے ایک سیاہ بچے کو جنم دیا ہے، میں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟'' اس نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے رنگ کیسے ہیں؟'' اس نے عرض کیا: سرخ، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے عرض کیا: ان میں خاکی رنگ کا بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آ گیا؟'' اس نے عرض کیا: (پرانی) رگ اسے لے آئی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ممکن ہے یہ بھی رگ ہو جو اسے لے آئی ہو۔'' اور آپ نے اسے اس بچے سے انکار کی اجازت نہیں دی۔

٣٣١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ رضي الله عنه فَقَالَ: اِنَّهُ ابْنُ اَخِيْ وَ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِيْ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِيْ وَ ابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)) ثُمَّ قَالَ بِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: ((اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ)) لِمَا رَاٰى مِنْ شِبْهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٢٣) و مسلم (٣٦/ ٢٧٦١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣١٤) و مسلم (١٥٠٠)۔

اللّٰهِ وَ فِیْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہے۔ تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ چنانچہ جب فتح مکہ کا سال ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے بھائی نے اس (بچے) کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی، اور عبد بن زمعہ نے عرض کیا، یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ بچہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو، جبکہ زانی کے لیے پتھر (یعنی رجم) ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اس سے پردہ کیا کرو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تب فرمایا جب آپ نے اس لڑکے کی عتبہ سے مشابہت دیکھی۔ اس کے بعد اس نے سودہ رضی اللہ عنہا کو تادم زیست نہیں دیکھا۔ اور ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! وہ تمہارا بھائی ہے، اس لیے کہ وہ اس کے والد کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔''

۳۳۱۳: وَعَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ: ((اَیْ عَائِشَةُ! اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ، فَلَمَّا رَاٰی اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَ بَدَتْ اَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۱۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خوش خوش میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی آیا ہوا ہے جب اس نے اسامہ اور زید رضی اللہ عنہما کو اس حال میں دیکھا کہ ان دونوں پر ایک چادر تھی اور انہوں نے اپنے سروں کو اس سے ڈھانپ رکھا تھا اور ان کے پاؤں ننگے تھے، اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔''

۳۳۱۴: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ وَ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۳۱۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جانتے بوجھتے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا تو ایسے شخص پر جنت حرام ہے۔''

۳۳۱۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۳۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے آباء سے بے رغبتی و اعراض نہ کرو، کیونکہ جس شخص

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٤٥، ٤٣٠٣) و مسلم (٣٦/ ١٤٥٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٧١) و مسلم (٣٨/ ١٤٥٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٦) و مسلم (١١٥/ ٦٣)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦٨) و مسلم (١١٣/ ٦٢) ٥ حديث عائشة: ما من أحد أغير من الله، تقدم (١٤٨٣)۔

نے اپنے باپ سے اعرض کیا (اور اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کیا) اس نے کفر کیا۔‘‘

وَقَدْ ذُکِرَ حَدِیْثُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ((مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ)) فِیْ بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ’’اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں۔‘‘ صلاۃ الخسوف کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۳۱۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمُلَاعَنَهِ: ((اَیُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ یُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَ فَضَحَهٗ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۳۳۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لعان کے متعلق آیت نازل ہوئی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جو عورت بچے کو ایسی قوم میں داخل کر دے جس سے اس کا ناطہ نہیں اللہ کے نزدیک اس عورت کی کوئی عزت نہیں اور وہ اسے جنت میں داخل نہیں فرمائے گا، اور جو شخص اپنے بچے کا انکار کر دے حالانکہ اسے معلوم ہے کہ یہ بچہ اسی کا ہے، اللہ اس سے حجاب فرمالے گا اور اس کو تمام اول و آخر پوری مخلوق کے سامنے رسوا کر دے گا۔‘‘

۳۳۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ لِیْ امْرَأَةً لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طَلِّقْهَا)) قَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّهَا. قَالَ: ((فَاَمْسِكْهَا اِذًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِیُّ وَ قَالَ النَّسَائِیُّ: رَفَعَهٗ اَحَدُ الرُّوَاةِ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحَدُهُمْ لَمْ یَرْفَعْهُ قَالَ: وَهٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ بِثَابِتٍ. [2]

۳۳۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیوی ہے جو کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اسے طلاق دے دو۔‘‘ اس نے عرض کیا: میں اس سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’پھر اسے اپنے نکاح میں رکھ۔‘‘

اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی راوی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع نقل کیا ہے اور کسی نے مرفوعاً ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ امام نسائی کہتے ہیں یہ حدیث ثابت نہیں۔

۳۳۱۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰی اَنَّ کُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِیْهِ الَّذِیْ یُدْعٰی لَهٗ اِدَّعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰی اَنَّ کُلَّ مَنْ کَانَ مِنْ اَمَةٍ یَمْلِکُهَا یَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَیْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِیْرَاثِ شَیْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِیْرَاثٍ لَمْ یُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِیْبُهٗ وَلَا یُلْحَقُ اِذَا کَانَ اَبُوْهُ

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٢٢٦٣) و النسائي (٦/ ١٧٩ ح ٣٥١١) و الدارمي (٢/ ١٥٣ ح ٢٢٤٤)۔

[2] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٢٠٤٩) والنسائي (٦/ ١٦٩۔١٧٠ ح ٣٤٩٤۔٣٤٩٥) ☆ سند المرفوع صحيح وأعل بما لا يقدح۔

الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْمِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهٗ لَايَلْحَقُ وَلَايَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْاَمَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۳۱۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے اس بچے کی بابت فیصلہ صادر فرمایا جسے اس کے باپ کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں میں شامل کیا گیا ہو۔ اگر وہ بچہ ایسی لونڈی کا ہے کہ مرنے والے شخص نے اس لونڈی سے اس وقت ہم بستری کی تھی جب وہ اس لونڈی کا مالک تھا تو وہ بچہ اس کے ورثا میں شامل ہے اس کے پیدا ہونے سے پہلے جو وراثت تقسیم ہو چکی اس سے وہ محروم رہے گا البتہ پیدا ہونے کے وقت جو ترکہ موجود تھا اس میں سے اسے حصہ ملے گا (جس بچے کو شامل کیا جا رہا ہے) اگر اس کے والد نے مرنے سے قبل اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو پھر اس بچے کو ورثا میں شامل نہیں کیا جائے گا، اگر وہ بچہ ایسی لونڈی سے ہے جس کا وہ متوفی مالک نہیں تھا یا وہ ایسی آزاد عورت سے جو اس کے نکاح میں نہ تھی تو اس بچے کو متوفی کے نسب میں شامل نہیں کیا جائے گا لہٰذا وہ بچہ متوفی کا وارث نہیں بنے گا، اگرچہ اس بچے کو خود متوفی نے اپنا بیٹا ہی کیوں نہ قرار دیا ہو کیونکہ وہ زنا کی پیداوار ہے خواہ لونڈی سے ہو یا آزاد عورت سے ہو۔''

۳۳۱۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنَ الْغَيْرَةِ مَايُحِبُّ اللّٰهُ، وَمِنْهَا مَايُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِرِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَايُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهٗ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهٗ فِي الْفَخْرِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فِي الْبُغْيِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۳۳۱۹: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''غیرت کی ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ پسند کرتا ہے اور ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتا، رہی وہ جسے اللہ پسند فرماتا ہے، وہ ہے جو مقام شک میں ہو، اور رہی وہ جسے اللہ ناپسند فرمایا ہے وہ غیرت ہے جو غیر شک (گمان) میں ہو۔ اور فخر کی ایک ایسی قسم ہے جسے اللہ ناپسند کرتا ہے، اور ایک ایسی قسم ہے جسے اللہ پسند فرماتا ہے، رہا وہ فخر جسے اللہ پسند فرماتا ہے وہ آدمی کا قتال (جہاد) اور صدقہ کے وقت فخر کرنا ہے، اور رہا وہ جسے اللہ ناپسند فرماتا ہے تو وہ نسب میں فخر کرنا ہے۔'' اور دوسری روایت میں ہے: ''ظلم میں فخر کرنا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۲۰: عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ، عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَادَعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ، ذَهَبَ اَمْرُالْجَاهِلِيَّةِ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٢٢٦٥)۔

[2] حسن، رواه أحمد (٥/ ٤٤٥، ٤٤٦ ح ٢٤١٤٨، ٢٤١٤٩، ٢٤١٥٣) و أبو داود (٢٦٥٩) والنسائي (٥/ ٧٨۔٧٩ ح ٢٥٥٩)۔ [3] إسناده حسن، رواه أبو داود (٢٢٧٤)۔

۳۳۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! فلاں میرا بیٹا ہے، میں نے دورِ جاہلیت میں اس کی ماں سے زنا کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں (بچے کا) دعویٰ نہیں، جاہلیت کا معاملہ ختم ہو گیا، بچہ صاحبِ بستر کے لیے ہے اور زانی کے لیے پتھر (رجم یا محرومی) ہے۔''

۳۳۲۱: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَامُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ: النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ، وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۳۲۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''چار قسم کی عورتوں کے درمیان کوئی لعان نہیں، نصرانی عورت مسلمان کے نکاح میں ہو، یہودی عورت مسلمان کے نکاح میں ہو، آزاد عورت مملوک کے نکاح میں ہو، اور مملوک عورت آزاد کے نکاح میں ہو۔''

۳۳۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَتَلَاعَنَا اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ: ((اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۳۳۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو اس وقت حکم فرمایا، جب آپ نے دو لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم دیا تھا کہ وہ (آدمی) پانچویں شہادت کے وقت اس (لعان کرنے والے) کے منہ پر ہاتھ رکھ دے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ وہ (پانچویں گواہی) واجب کرنے والی ہے۔''

۳۳۲۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ: فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَاعَائِشَةُ! اَغِرْتِ؟)) فَقُلْتُ: مَالِيَ لَايَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ)) قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَعِيْ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: وَمَعَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((نَعَمْ! وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات میرے پاس سے تشریف لے گئے آپ کے تشریف لے جانے پر میں جذباتی ہوئی، چنانچہ آپ تھوڑی دیر بعد تشریف لائے اور آپ ﷺ نے میری حالت دیکھی تو فرمایا: ''عائشہ! کیا ہوا، کیا تم جذباتی ہو گئی ہو؟'' میں نے عرض کیا: مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی کو آپ جیسے کی عدم موجودگی جذباتی نہ کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری اعانت فرمائی حتی کہ میں اس سے محفوظ رہتا ہوں۔''

[1] إسناده ضعيف جدًا، رواه ابن ماجه (٢٠٧١) ☆ فيه عثمان بن عطاء الخراساني قال فيه الدارقطني: "هو ضعيف الحديث جدًا" (٣/ ١٦٣-١٦٤) و له متابعة مردودة۔

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ١٧٥ ح ٣٥٠٢)۔ [3] رواه مسلم (٧٠/ ٢٨١٥)۔

بَابُ الْعِدَّةِ

عدت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٣٢٤: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: اَنَّ اَبَا عَمْرِوبْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ: ((**تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا اَحْلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِیْ**)). قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ وَاَبَاجَهْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ: ((**اَمَّا اَبُوالْجَهْمِ فَلَايَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَامَالَ لَهٗ، اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ**)) فَكَرِهْتُهٗ، ثُمَّ قَالَ: ((**اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ**)) فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتُبِطْتُ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْهَا: ((**فَاَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِیْ حَامِلًا**)). [1]

٣٣٢٤: ابوسلمہ، فاطمہ بنت قیس سے روایت کرتے ہیں کہ ابوعمرو بن حفص نے انہیں آخری طلاق اس وقت دی جب وہ مدینہ منورہ سے باہر تھے، چنانچہ ابوعمرو بن حفص کے وکیل نے وہ ''جو'' فاطمہ کے سپرد کر دیے جو ابوعمرو نے ان کے لیے بھیجے تھے وہ اس سے ناراض ہوگئیں، اس پر (اس کے وکیل) نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارا ہم پر کوئی حق نہیں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے کوئی نفقہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ام شریک کے گھر عدت گزارنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا: ''وہ ایسی خاتون ہیں، کہ میرے صحابہ اس کے پاس آتے جاتے ہیں، لہٰذا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو، کیونکہ وہ نابینا شخص ہے، تم اپنے معمول کے کپڑے پہن کر رہ سکتی ہو، جب تم عدت گزار لو تو مجھے مطلع کرنا۔'' فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب میں نے عدت گزار لی تو میں نے آپ کو بتایا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوجہم وہ تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا (سخت مزاج ہے)، اور رہا معاویہ وہ تو فقیر آدمی ہے، اس کے پاس کوئی مال نہیں، تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو۔'' میں نے اسے ناپسند کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسامہ سے نکاح کر لو۔'' میں نے اس سے نکاح کر لیا اللہ نے اس میں خیر فرما دی، اور میں قابل رشک بن گئی۔ اور انہی سے ایک روایت میں ہے: ''ابوجہم! وہ تو عورتوں کو بہت مارنے والا ہے۔''

[1] رواہ مسلم (٣٦/ ١٤٨٠)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے خاوند نے جب اسے تین طلاقیں دے دیں تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں، تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''تمہارے لیے صرف حاملہ ہونے کی صورت میں نفقہ ہے، ویسے کوئی نفقہ نہیں۔''

۳۳۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِی مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا، فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ تَعْنِیْ فِی النُّقْلَةِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ، قَالَتْ: مَالِفَاطِمَةَ؟ اَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ؟ تَعْنِی فِیْ قَوْلِهَا: لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۳۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ ایک بے آباد گھر میں تھیں، ان کے متعلق اندیشہ محسوس کیا گیا اسی لیے نبی ﷺ نے انہیں رخصت عنایت فرمائی، یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہے کہ اس لیے آپ ﷺ نے انہیں (اپنے گھر سے) منتقل ہونے کی اجازت دی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کیا ہو گیا وہ اللہ سے کیوں نہیں ڈرتی، جب وہ یہ کہتی ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کے لیے، سکونت ہے اور نہ خرچہ۔

۳۳۲۶: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِنَّمَا نُقِلَتْ فَاطِمَةُ لِطُوْلِ لِسَانِهَا عَلٰى اَحْمَائِهَا. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۳۳۲۶: سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں، فاطمہ (بنت قیس رضی اللہ عنہا) کو محض اس لیے منتقل کیا گیا کہ وہ اپنے (خاوند کے) اقارب پر زبان درازی کرتی تھیں۔

۳۳۲۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِیْ ثَلَاثًا فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ((بَلٰى، فَجُدِّیْ نَخْلَكِ، فَاِنَّهُ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِیْ اَوْتَفْعَلِیْ مَعْرُوْفًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۳۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ کو تین طلاقیں دی گئیں، انہوں نے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا تو ایک آدمی نے انہیں گھر سے نکلنے سے منع کیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، تم اپنی کھجوریں توڑو، کیونکہ امید ہے کہ تم صدقہ کرو گی یا کوئی بھلائی و نیکی کا کام کرو گی۔''

۳۳۲۸: وَعَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْكِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۳۳۲۸: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند دن بعد بچے کو جنم دیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ آپ سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کریں، آپ نے انہیں اجازت عطا فرما دی اور انہوں نے نکاح کر لیا۔

---

[1] رواه البخاري (٥٣٢٥)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ٢٩٤ بعد ح ٢٣٨٤ بلا سند) [و أبو داود (٢٢٩٦ وسنده ضعيف) و الشافعي في الأم (٧/ ٤٧٤)] ☆ سعيد بن المسيب لم يذكر من حدثه بهذا فقوله هاهنا مردود۔

[3] رواه مسلم (٥٥/ ١٤٨٣)۔ [4] رواه البخاري (٤٩٠٩)۔

۳۳۲۹: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اَنَّ بِنْتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِاشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا)) مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا كُلُّ ذَالِكَ يَقُوْلُ: ((لَا)) ثُمَّ قَالَ ((اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ، وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۲۹: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا ہے، اور اس کی آنکھ میں تکلیف ہے، کیا میں اس کی آنکھ میں سرمہ لگا دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' دو بار یا تین بار، آپ ﷺ ہر بار یہی فرماتے: ''نہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (عدت) چار ماہ دس دن ہے، جبکہ دور جاہلیت میں تم میں سے ہر کوئی سال کے اختتام پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی۔'' (ایک سال بعد عدت ختم ہوتی تھی)

۳۳۳۰: وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَايَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، اِلَّا عَلَى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۳۰: ام حبیبہ اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن کے سوگ کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زائد سوگ کرے۔''

۳۳۳۱: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلَى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَاتَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَاتَكْتَحِلُ وَلَاتَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَاطَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْاَظْفَارٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ: ((وَلَا تَخْتَضِبُ)). [3]

۳۳۳۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زائد سوگ نہ کرے، البتہ خاوند پر چار ماہ دس دن کا سوگ کرے، اور وہ یمنی لکیر دار چادر کے سوا رنگے ہوئے کپڑے بھی نہ پہنے، نہ سرمہ ڈالے اور نہ خوشبو لگائے، البتہ جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو پھر قسط یا اظفار کی معمولی سی خوشبو لگالے۔'' بخاری، مسلم۔ اور ابوداود نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''وہ مہندی نہ لگائے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۳۳۲: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ: اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٣٦) و مسلم (١٤٨٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٣٤_٥٣٣٥) و مسلم (٥٨/ ١٤٨٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٤٢) و مسلم (٦٦/ ٩٣٨) و أبو داود (٢٣٠٢)۔

اَخبرَتهَا اَنَّها جَاءَتْ اِلى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْأَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ: فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ . فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**نَعَمْ**)) فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ: ((**اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ**)) قَالَتْ: فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۳۳۳۲: زینب بنت کعب سے روایت ہے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن فُریعہ بنت مالک بن سنان نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ وہ اپنے قبیلے بنوخدرہ میں اپنے گھر چلی جائے، کیونکہ اس کا شوہر اپنے مفرور غلاموں کی تلاش میں نکلا تھا جسے ان غلاموں نے قتل کر دیا تھا، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ میرے شوہر نے نہ تو اپنا ذاتی گھر چھوڑا ہے اور نہ نفقہ۔ وہ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں واپس مڑی حتی کہ جب حجرے میں تھی یا مسجد میں تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بُلایا اور فرمایا: ''اپنے گھر میں رہو حتی کہ عدت پوری ہو جائے۔'' وہ بیان کرتی ہیں، میں نے وہاں چار ماہ دس دن عدت گزاری۔

۳۳۳۳: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْسَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ: ((**مَاهٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ؟**)) قُلْتُ: اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ: ((**اِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ، وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ، وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهُ خِضَابٌ**)). قُلْتُ: بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَأْسَكِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۳۳۳۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے ایلوے کا عرق لگایا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ام سلمہ! یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: یہ تو ایلوے کا عرق ہے! اس میں کوئی خوشبو نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ چہرے کو چمکا دیتا ہے، اسے رات کے وقت لگا لیا کرو اور دن کے وقت صاف کر دیا کرو، خوشبو لگا کر کنگھی بھی نہ کرو اور نہ مہندی لگا کر کنگھی کرو، کیونکہ وہ خضاب ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کس چیز کے ساتھ کنگھی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیری (کے پتوں) کے ساتھ، تم اپنے سر پر ان کی لیپ کر لیا کرو۔''

۳۳۳٤: وَعَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَاتَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَا الْمُمَشَّقَةَ، وَلَا الْحُلِيَّ، وَلَا تَخْتَضِبُ، وَلَا تَكْتَحِلُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۳۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ نہ تو زرد رنگ کے کپڑے پہنے اور نہ سرخ رنگ کے، اور نہ وہ زیور پہنے اور خضاب لگائے اور نہ ہی سرمہ لگائے۔''

[1] **إسناده صحيح** ، رواه مالك (٢/ ٥٩١ ح ١٢٩٠) والترمذي (١٢٠٤ وقال : حسن صحيح) و أبو داود (٢٣٠٠) والنسائي (٦/ ١٩٩ـ٢٠٠ ح ٣٥٥٨ـ٣٥٦٠) و ابن ماجه (٢٠٣١) والدارمي (٢/ ١٦٨ ح ٢٢٩٢) [وأخطأ من ضعفه]۔

[2] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٢٣٠٥) والنسائي (٦/ ٢٠٤ ح ٣٥٦٧) ☆ أم حكيم : لا يعرف حالها والمغيرة بن الضحاك : مستور۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٣٠٤) و النسائي (٦/ ٢٠٣ ح ٣٥٦٥)۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٣٣٥: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: اَنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ، وَ قَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: يَسْأَلُهُ عَنْ ذَالِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اِنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَ بَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۳۳۳۵: سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص نے شام میں اس وقت وفات پائی جب اس کی بیوی کو (طلاق کے بعد) تیسرا حیض شروع ہو چکا تھا، وہ اسے طلاق دے چکا تھا، معاویہ بن ابی سفیان نے اس بارے میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا تو زید نے انہیں جواب دیا کہ وہ تیسرے حیض میں داخل ہو چکی ہے، وہ (عورت) اس سے بری الذمہ ہے اور وہ اس سے بری الذمہ ہے، وہ اس کا وارث نہیں اور یہ اس کی وارث نہیں۔

٣٣٣٦: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: اَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْحَيْضَتَيْنِ، ثُمَّ رُفِعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ، فَاِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ، وَاِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْاَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۳۳۳۶: سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو طلاق دی گئی اور اسے ایک یا دو حیض آ گئے اور پھر اس کا حیض موقوف ہو گیا تو وہ نو ماہ انتظار کرے گی، اگر اس کا حمل ظاہر ہو گیا تو پھر یہی (وضع حمل) ہے ورنہ وہ نو ماہ کے بعد تین ماہ عدت گزارے گی اور پھر حلال ہو جائے گی۔ (اور وہ دوسری جگہ نکاح کر سکے گی)

---

[1] إسناده صحيح، رواه مالك (٢/ ٥٧٧ ح ١٢٥٦)۔

[2] صحيح، رواه مالك (٢/ ٥٨٢ ح ١٢٧٠)۔

بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ

استبراء کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۳۳۷: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا: اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ: ((أَيُلِمُّ بِهَا؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ فِیْ قَبْرِهٖ، كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟ اَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۳۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرے جو بچہ جننے کے قریب تھی تو آپ نے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ فلاں شخص کی لونڈی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وہ اس سے جماع کرتا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا کہ میں اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر تک اس کے ساتھ جائے، وہ اس سے کیسے خدمت کا تقاضا کر سکتا ہے جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں، یا وہ اسے کیسے وارث بنا سکتا ہے جبکہ وہ اس کے لیے حلال نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۳۳۸: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ سَبَايَا اَوْطَاسٍ: ((لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۳۳۳۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے غزوۂ اوطاس میں حاصل ہونے والی لونڈیوں کے بارے میں فرمایا: ''وضع حمل سے پہلے حاملہ (لونڈی) سے جماع نہ کیا جائے اور جو حاملہ نہیں اس سے بھی جماع نہ کیا جائے حتی کہ اسے ایک حیض آ جائے۔''

۳۳۳۹: وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ حُنَيْنٍ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِیَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ)) يَعْنِیْ اِتْيَانَ الْحُبَالٰى ((وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ السَّبْیِ حَتّٰى يَسْتَبْرِءَهَا، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى

---

[1] رواه مسلم (۱۳۹/ ۱٤٤۱)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (۳/ ٦۲ ح ۱۱٦۱۸) و أبو داود (۲۱۵۷) والدارمي (۲/ ۱۷۱ ح ۲۳۰۰) ☆ شريك القاضي عنعن و حديث أبي داود الطيالسي (۱٦۸۷) يغني عنه۔

يُقْسَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: ((زَرْعَ غَيْرِهٖ)) [1]

۳۳۳۹: رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے روز فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنا پانی کسی اور کی کھیتی کو دے، یعنی حاملہ سے جماع کرے، جو شخص اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی لونڈی سے جماع کرے حتی کہ اس کا رحم خالی ہو جائے، اور جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ مال غنیمت کو اس کی تقسیم سے پہلے فروخت کرے۔'' ابوداؤد۔ اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ((زَرْعَ غَيْرِهٖ)) تک روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۴۰: عَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ وَيَنْهٰى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ. [2]

۳۳۴۰: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لونڈیوں کو جنہیں حیض آتا تھا ایک حیض کے ذریعے اور جنہیں حیض نہیں آتا تھا تین ماہ کے ذریعے استبرائے رحم کا حکم فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غیر کی کھیتی کو پانی دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۳۴۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ قَالَ: اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَأُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَئُ الْعَذْرَاءُ. رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ. [3]

۳۳۴۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: جب ایسی لونڈی، جس سے جماع کیا جاتا ہو، ہبہ کی جائے یا بیع کی جائے یا آزاد کی جائے، تو وہ ایک حیض کے ذریعے اپنے رحم کے خالی ہونے کا یقین کرلے، اور کنواری سے استبرائے رحم کا نہیں کہا جائے گا۔'' دونوں روایتیں رزین نے روایت کی ہیں۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢١٥٨) و الترمذي (١١٣١ وقال: غريب)۔ [2] لم أجده، فائدة: كل حديث، قلت فيه: لم أجده، فهو ضعيف باطل مردود، إلا ان يثبت بسند آخر أو صرحت بخلافه۔

[3] **صحيح**، رزين (لم أجده) ☆ وعلقه البخاري (قبل ح ٢٢٣٥، البيوع باب: ١١١) وانظر تغليق التعليق (٣/ ٢٧٢-٢٧٣) و تنقيح الرواة (٢/ ٥١)۔

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

نان نفقہ اور حق مملوک کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۳۴۲: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ هِنْدَابِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَاسُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَايَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَااَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَلَا يَعْلَمُ فَقَالَ: ((خُذِيْ مَايَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہند بنت عتبہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اس قدر نہیں دیتا جو میرے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو، مگر میں اس سے اس طرح لے لیتی ہوں کہ اسے پتہ نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس قدر لے لیا کرو جو دستور کے مطابق تیرے اور تیری اولاد کے لیے کافی ہو۔''

۳۳۴۳: وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۳۴۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تم میں سے کسی کو مال عطا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے اپنی ذات اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔''

۳۳۴۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَايُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّامَا يُطِيْقُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۳۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مملوک کا کھانا اور لباس (دستور کے مطابق مالک پر واجب) ہے اور اس سے کام صرف اس کی طاقت کے مطابق ہی لیا جائے۔''

۳۳۴۵: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَايُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَايَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٦٤) و مسلم (٧/ ١٧١٤)۔

[2] رواه مسلم (١٠/ ١٨٢٢)۔

[3] رواه مسلم (٤١/ ١٦٦٢)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٥٠) و مسلم (٣٨/ ١٦٦١)۔

۳۳۴۵: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(غلام) تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے زیر تصرف کر دیا ہے، اللہ جس کے بھائی کو اس کے زیر تصرف کر دے تو وہ اسے ویسا ہی کھلائے جیسا خود کھائے اور ویسا ہی پہنائے جیسا خود پہنے اور اس سے کوئی ایسا کام نہ لے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو، اور اگر وہ اس کے ذمے کوئی ایسا کام لگا دے جو اس کی طاقت سے بڑھ کر ہو تو پھر وہ اس میں اس کی اعانت کرے۔''

۳۳۴۶: وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما جَاءَہٗ قَھْرَمَانٌ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ: اَعْطَیْتَ الرَّقِیْقَ قُوْتَھُمْ قَالَ: لَا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَاَعْطِھِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((کَفٰی بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ یَحْبِسَ عَمَّنْ یَمْلِکُ قُوْتَہٗ)). وَ فِیْ رِوَایَۃٍ: ((کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُضَیِّعَ مَنْ یَقُوْتُ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۴۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان کا منشی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اسے فرمایا: کیا تم نے غلاموں کو ان کے کھانے کا سامان دے دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: جاؤ اور انہیں (کھانے کا سامان) دو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندے کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مملوک کے کھانے کا سامان روک لے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جن کی خوراک اس کے ذمے ہے وہ اس کی روزی ضائع کر دے۔''

۳۳۴۷: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِکُمْ خَادِمُہٗ طَعَامَہٗ ثُمَّ جَاءَہٗ بِہٖ وَقَدْ وَلِیَ حَرَّہٗ وَدُخَانَہٗ فَلْیُقْعِدْہُ مَعَہٗ فَلْیَاْکُلْ فَاِنْ کَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْھًا قَلِیْلًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ مِنْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [2]

۳۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارا خادم تمہارے لیے کھانا تیار کر کے لائے تو وہ (مالک) اسے اپنے ساتھ بٹھائے تاکہ وہ کھائے، کیونکہ اس نے آگ کی حرارت اور دھواں برداشت کیا ہے، اگر کھانا، کھانے والوں کے حساب سے کم ہو تو وہ اس میں ایک یا دو لقمے اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔''

۳۳۴۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِہٖ، وَ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ، فَلَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [3]

۳۳۴۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب غلام اپنے آقا کے لیے مخلص و خیر خواہ ہو اور وہ اللہ کی عبادت بھی احسن انداز میں کرتا ہو تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔''

۳۳۴۹: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ اَنْ یَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ بِحُسْنِ عِبَادَۃِ رَبِّہٖ وَطَاعَۃِ سَیِّدِہٖ نِعِمَّالَہٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [4]

۳۳۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مملوک کے لیے کیا خوب ہے کہ اللہ اسے اس حال میں فوت

---

[1] رواہ مسلم (م٤/ ٩٩٦)۔

[2] رواہ مسلم (٤٢/ ١٦٦٣)۔

[3] متفق علیہ، رواہ البخاري (٢٥٤٦) و مسلم (٤٣/ ١٦٦٤)۔

[4] متفق علیہ، رواہ البخاري (٢٥٤٩) و مسلم (٤٦/ ١٦٦٧)۔

کرے کہ وہ اپنے رب کی عبادت بھی اچھے انداز میں کرتا ہو اور اپنے آقا کی اطاعت بھی اچھے انداز میں کرتا ہو، کیا خوب ہے اس کے لیے۔''

۳۳۵۰: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۵۰: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام فرار ہو جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔'' اور انہی سے ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام فرار ہو جاتا ہے تو اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔'' اور انہی سے ایک اور روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو غلام اپنے مالکوں سے فرار ہو جائے تو اس نے کفر کیا حتی کہ وہ ان کے پاس لوٹ آئے۔''

۳۳۵۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِمَّا قَالَ؛ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو القاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنے مملوک پر بہتان باندھا جبکہ وہ اس سے بری ہو جو اس نے کہا تو روز قیامت اسے کوڑے مارے جائیں گے مگر یہ کہ وہ ویسے ہی ہو جیسے اس نے کہا۔''

۳۳۵۲: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ يَأْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۳۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اپنے غلام پر اس کے ناکردہ جرم پر حد قائم کی یا اس کو تھپڑ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے۔''

۳۳۵۳: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا: ((اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ! لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ)). فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ: ((اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ. اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۳۵۳: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے غلام کو مار رہا تھا اسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی: ''ابو مسعود! جان لو، اللہ تم پر اس سے کہیں زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تم اس پر قدرت رکھتے ہو۔'' میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں جہنم کی آگ جلاتی'' یا (فرمایا): ''تمہیں آگ چھوتی۔''

---

[1] رواه مسلم (١٢٤/ ٧٠ ، ١٢٢/ ٦٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٥٨) و مسلم (٣٧/ ١٦٦٠)۔

[3] رواه مسلم (٣٠/ ٦٥٧)۔

[4] رواه مسلم (٣٥/ ١٦٥٩)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٣٥٤: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ لِيْ مَالاً وَاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِيْ. قَالَ: ((اَنْتَ وَ مَالُكَ لِوَالِدِكَ، اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۳۵۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میرے پاس مال ہے، اور میرے والد کو میرے مال کی ضرورت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اور تمہارا مال تیرے والد کا ہے، کیونکہ تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے، تم اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔''

٣٣٥٥: وَعَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيْ يَتِيْمٌ فَقَالَ: ((كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۳۵۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں فقیر آدمی ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں، اور میری زیر نگرانی ایک یتیم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کے مال سے اس طرح کھاؤ کہ اس میں اسراف نہ ہو، نہ جلد بازی ہو (کہ یتیم کے بڑا ہونے سے پہلے وہ مال ختم ہو جائے) اور نہ اس سے جائیداد بنانی چاہیے۔''

٣٣٥٦: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهٖ: ((اَلصَّلَاةَ وَ مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ)). [3] رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

۳۳۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنی مرض الموت میں فرما رہے تھے: ''نماز اور اپنے غلاموں کا خیال رکھنا۔''

٣٣٥٧: وَرَوٰى اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ. [4]

۳۳۵۷: امام احمد اور ابوداؤد نے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٣٥٨: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ)). [5] رَوَاهُ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٥٣٠) و ابن ماجه (٢٢٩٢)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٧٢) والنسائي (٦/ ٢٥٦ ح ٣٦٩٨) و ابن ماجه (٢٧١٨)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٥٥٣، نسخة محققة: ٨١٩٣ و في دلائل النبوة ٧/ ٢٠٥) [و ابن ماجه (١٦٢٥)] ☆ قتادة عنعن و انظر الحديث الآتي (٣٣٥٧)۔

[4] **سنده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٠ ح ٢٧٠١٦) و أبو داود (٥١٥٦) [وابن ماجه (٢٦٩٨)]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٤٦ وقال: غريب) و ابن ماجه (٣٦٩١) ☆ فرقد السبخي: ضعيف مشهور۔

التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۳۳۵۸: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غلاموں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

۳۳۵۹: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُوْمٌ)). ❶ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ اَرَفِیْ غَيْرِ الْمَصَابِيْحِ مَازَادَ عَلَيْهِ فِيْهِ مِنْ قَوْلِهٖ: ((وَالصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ وَالْبِرُّزِيَادَةٌ فِی الْعُمُرِ)).

۳۳۵۹: رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(غلاموں، رعایا سے) اچھا سلوک کرنے والا باعث برکت ہے جبکہ بُرے اخلاق والا باعث نحوست ہے۔''

اور میں (صاحب مشکوۃ) نے مصابیح کے علاوہ کسی اور نسخے میں یہ اضافہ نہیں دیکھا جو صاحبِ مصابیح نے نقل کیا ہے: ''صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کا باعث ہے۔''

۳۳۶۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لٰكِنْ عِنْدَهٗ: ((فَلْيُمْسِكْ)) بَدَلَ: ((فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ)). ❷

۳۳۶۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ کا واسطہ دے تو تم اپنا ہاتھ اٹھالو (نہ مارو)۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان، لیکن اس میں ''اپنا ہاتھ اٹھالو'' کے بجائے ''روک لو'' کے الفاظ ہیں۔

۳۳۶۱: وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ❸

۳۳۶۱: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے والدہ اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو روز قیامت اللہ اس کے اور اس کے چہیتوں (والدین اور اولاد وغیرہ) کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔''

۳۳۶۲: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَهَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَلِیُّ! مَافَعَلَ غُلَامُكَ؟)) فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: ((رُدَّهٗ رُدَّهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۳۶۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام بھائی مجھے ہبہ کیے تو میں نے ان میں سے ایک بیچ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''تیرا غلام کہاں گیا؟'' میں نے آپ کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے واپس لاؤ، اسے واپس لاؤ۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۵۱۶۲) ☆ عثمان بن زفر الدمشقي مجهول لم يوثقه غير ابن حبان۔

❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (۱۹۵۰) و البيهقي في شعب الإيمان (۸۵۸۴) ☆ أبو هارون العبدي متروك ومنهم من كذبه، شيعي۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۲۸۳ وقال: حسن غريب) و الدارمي (۲/ ۲۲۷۔ ۲۲۸ ح ۲۴۸۲)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۲۸۴ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (۲۲۴۹) ☆ فيه ميمون بن أبي شبيب: لم يدرك عليًا رضي الله عنه۔

۳۳۶۳: وَعَنْهُ، اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ، فَرَدَّ الْبَيْعَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُنْقَطِعًا. ❶

۳۳۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈال دی تو نبی ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور بیع کو فسخ کر دیا۔ ابوداؤد نے اسے منقطع روایت کیا ہے۔

۳۳۶۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ، وَاَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَى الْمَمْلُوكِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ❷

۳۳۶۴: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص میں تین صفات ہوں گی اللہ اس کی موت آسان فرما دے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا: کمزور سے نرمی کرنا، والدین پر شفقت کرنا اور مملوک سے احسان کرنا۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۳۶۵: وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ: ((لَا تَضْرِبْهُ فَاِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّي)). هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ ❸

۳۳۶۵: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا تو فرمایا: ''اسے مارنا نہیں، کیونکہ نمازیوں کو مارنے سے منع کیا گیا ہے اور میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔'' یہ مصابیح کے الفاظ ہیں۔

۳۳۶۶: وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَ قُطْنِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ. ❹

۳۳۶۶: اور امام دارقطنی کی روایت المجتبی میں ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۳۶۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ: ((اُعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۳۳۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم خادم کو کتنی بار معاف کریں؟ آپ ﷺ خاموش رہے، اس شخص نے پھر یہی کہا، آپ پھر خاموش رہے، جب تیسری بار دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے دن میں ستر بار درگزر کرو۔''

۳۳۶۸: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما. ❻

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٩٦) ☆ سنده منقطع كما بينه الإمام أبو داود رحمه الله و حديث الترمذي (١٢٨٣، ١٥٦٦) يغني عنه۔ ❷ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٤٩٤) ☆ فيه عبد الله بن إبراهيم الغفاري : متروك و نسبه ابن حبان إلى الوضع و أبوه : مجهول۔ ❸ **حسن**، رواه البغوي فى المصابيح (٢/ ٤٨٠ ح ٢٥٢٠) و أحمد (٥/ ٢٥٠، ٢٥٨) و الطبراني (٨/ ٣٣٠ ح٨٠٥٧)۔ ❹ **حسن**، رواه الدارقطني (٢/ ٥٤ ح ١٧٣٩ و سنده ضعيف و هو حسن بالشواهد منها الحديث السابق (٣٣٦٥)۔

❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥١٦٤)۔ ❻ **حسن**، رواه الترمذي (١٩٤٩)۔

۳۳۶۸: امام ترمذی نے اسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۳۶۹: وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَائَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوْكِيْكُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُ مِمَّا تَكْسُوْنَ وَمَنْ لَايُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيْعُوْهُ وَلَاتُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۳۶۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے غلاموں میں سے جو غلام تمہاری معاونت کرے تو جو تم کھاتے ہو اسے بھی وہی کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو اسے بھی وہی پہناؤ، اور ان میں سے جو تمہاری معاونت نہ کرے اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو سزا نہ دو۔''

۳۳۷۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ فَقَالَ: ((اتَّقُوا اللّٰهَ فِىْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوْهَا صَالِحَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۳۷۰: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لاغر اونٹ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان پر اس حال میں سواری کرو کہ وہ سواری کے قابل ہوں، اور انہیں اس حال میں چھوڑو کہ وہ اچھے ہوں (ابھی تھکے نہ ہوں)۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۷۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ﴾ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا﴾ اَلْاٰيَةَ اِنْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ يَتِيْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهٗ مِنْ طَعَامِهٖ وَشَرَابَهٗ مِنْ شَرَابِهٖ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيْمِ وَشَرَابِهٖ شَيْءٌ حُبِسَ لَهٗ حَتّٰى يَاْكُلَهٗ اَوْيَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذَالِكَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَّاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ﴾ فَخَلَطُوْا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ [3]

۳۳۷۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اسی کے ساتھ کہ وہ احسن ہو۔'' اس کا فرمان: ''بے شک جو لوگ یتیموں کا مال از راہ ظلم کھاتے ہیں۔'' نازل ہوا تو پھر جس شخص کے پاس یتیم تھا اس نے اس کا کھانا اپنے کھانے سے، اس کا پینا اپنے پینے سے الگ کر دیا، اور جب یتیم کے کھانے پینے سے کچھ بچ جاتا تو وہ اسی کے لیے رکھ دیتے حتی کہ وہ اسے کھا لیتا یا وہ خراب ہو جاتا، یہ چیز ان پر بہت دشوار گزری تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، فرما دیجئے ان کے لیے اصلاح

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٦٨ ح ٢١٨١٥) و أبو داود (٥١٥٧)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٤٨)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٧١) و النسائي (٦/ ٢٥٦ ح ٣٦٩٩) ☆ عطاء بن السائب اختلط۔

کرنا بہتر ہے، اور اگر تم ان کو اپنے ساتھ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔'' انہوں نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور پینا اپنے پینے کے ساتھ ملا لیا۔

۳۳۷۲: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِہٖ وَ بَیْنَ الْاَخِ وَ بَیْنَ اَخِیْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ 1

۳۳۷۲: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے والد اور اس کے بچے کے درمیان، نیز بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے پر لعنت فرمائی۔

۳۳۷۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اُتِیَ بِالسَّبْیِ اَعْطٰی اَهْلَ الْبَیْتِ جَمِیْعًا كَرَاهِیَةَ اَنْ یُفَرِّقَ بَیْنَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ 2

۳۳۷۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کے پاس قیدی لائے جاتے تو آپ ایک گھر کے تمام افراد کسی ایک کو عطا فرما دیتے کیونکہ آپ کو ان میں جدائی ڈالنا ناپسند تھا۔

۳۳۷۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ اَلَّذِیْ یَاْكُلُ وَحْدَهٗ وَیَجْلِدُ عَبْدَهٗ وَیَمْنَعُ رِفْدَهٗ)). رَوَاهُ رَزِیْنٌ 3

۳۳۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے بُرے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں، وہ شخص ہے جو (بخل و تکبر کی وجہ سے) اکیلا کھاتا ہے، اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنا عطیہ اس کے مستحق کو نہیں دیتا۔''

۳۳۷۵: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَیِّئُ الْمَلَكَةِ)) قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَیْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ اَكْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْكِیْنَ وَیَتَامٰی قَالَ: ((نَعَمْ فَاَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ اَوْلَادِكُمْ، وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ)) قَالُوْا: فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْیَا قَالَ: ((فَرَسٌ تَرْتَبِطُهٗ تُقَاتِلُ عَلَیْهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَمْلُوْكٌ یَكْفِیْكَ، فَاِذَا صَلّٰی فَهُوَ اَخُوْكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ 4

۳۳۷۵: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مملوکوں سے) بُرا سلوک کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے ہمیں نہیں بتایا کہ اس امت میں تمام امتوں سے زیادہ مملوک اور یتیم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تم ان کی اپنی اولاد کی طرح تکریم کرو اور جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا: ہمیں دنیا میں کون سی چیز فائدہ دے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھوڑا جسے تو تیار رکھے تا کہ تو اس پر اللہ کی راہ میں جہاد کرے، اور مملوک جو تجھے کفایت کرے، جب وہ نماز پڑھے تو وہ تمہارا بھائی ہے۔''

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٢٥٠) و الدارقطني (٣/ ٦٧) ☆ إبراهيم بن إسماعيل بن مجمع الأنصاري: ضعيف۔ 2 **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٢٤٨) ☆ فيه جابر الجعفي ضعيف رافضي مدلس اتهمه بعضهم، و في السند علة أخرى۔ 3 لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ قوله "ويجلد عبده و يمنع رفده" له شاهد عند الطبراني في الكبير (١٠/ ٣٨٧ح ١٠٧٧٥) فيه ابن ميمون متروك، انظر مجمع الزوائد (٨/ ١٨٣) فلا يستشهد به۔
4 **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٩١) [والترمذي: ١٩٤٦] ☆ فيه فرقد ضعيف و تقدم طرفه (٣٣٥٨)۔

بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَ حِضَانَتِهٖ فِي الصِّغْرِ

چھوٹے لڑکے کی عمر بلوغت اور کم سنی میں اس کی تربیت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۳۷٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِيْ ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ: هٰذَا فَرْقُ مَابَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالذُّرِّيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۷٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوہ احد کے موقع پر چودہ سال کی عمر میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا، پھر غزوہ خندق کے موقع پر پندرہ سال کی عمر میں مجھے پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے (جہاد کرنے کی) اجازت مرحمت فرما دی۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی عمر (پندرہ سال) لڑنے والے جوانوں اور لڑکوں (نابالغ) میں فرق کرنے والی ہے۔

۳۳۷۷: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ، وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ خَرَجَ، فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ: يَا عَمِّ! يَا عَمِّ! فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ، فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ: بِنْتُ عَمِّيْ وَ خَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ: بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِخَالَتِهَا وَقَالَ: ((الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ)). وَقَالَ لِعَلِيٍّ: ((اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ)) وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: ((اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ)) وَقَالَ لِزَيْدٍ: ((اَنْتَ اَخُوْنَا وَ مَوْلَانَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۷۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر تین اشیاء پر صلح فرمائی، کہ مشرکین میں سے جو شخص ان کی طرف آئے گا اسے ان (مشرکین) کی طرف واپس کیا جائے گا۔ اور جو مسلمانوں کی طرف سے ان کے پاس چلا جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ سال مکہ میں داخل ہوں گے۔ اور وہاں تین روز قیام کریں گے، جب آپ اس (مکہ) میں داخل ہوئے اور مدت پوری ہوگئی اور آپ نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چچا جان!

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٦٤) و مسلم (٩١/ ١٨٦٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢٥١) و مسلم (٩٠/ ١٧٨٣)۔

چچا جان! کہہ کر آوازیں دینے لگی تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کر لیا اس کے ساتھ ہی حضرت علی، حضرت جعفر، اور حضرت زید رضی اللہ عنہم کے درمیان حمزہ کی بیٹی کے بارے میں تنازع شروع ہو گیا: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے پکڑا ہے اور وہ میرے چچا کی بیٹی ہے، جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میری بیوی ہے، اور زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھائی کی بیٹی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اس کی خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا: ''خالہ ماں کی جگہ پر ہے۔'' اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم مجھ سے ہو اور میں تجھ سے ہوں۔'' جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم خَلق وخُلق (سیرت وصورت) میں مجھ سے مشابہ ہو۔'' اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم ہمارے بھائی اور ہمارے چہیتے ہو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۳۷۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَاءً وَثُدْيِيْ لَهٗ سِقَاءً وَحِجْرِيْ لَهٗ حِوَاءً وَ اِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَ اَرَادَ اَنْ يَنْزِعَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَالَمْ تَنْكِحِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۳۷۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا یہ بیٹا (کہ دوران حمل) میرا پیٹ اس کے لیے ظرف تھا، (دورانِ رضاعت) میری چھاتی اس کے لیے مشکیزہ (دودھ پینے کی جگہ) تھی۔ اور میری گود اس کے لیے ٹھکانا تھی، اور (اب) اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک تو (نئے خاوند سے) نکاح نہ کرے، اس وقت تک تم اس کی زیادہ حق دار ہو۔''

۳۳۷۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۳۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالغ لڑکے کو اس کے والد اور اس کی والدہ کے درمیان اختیار دیا۔

۳۳۸۰: وَعَنْهُ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَ نَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ)). فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۳۳۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، جبکہ وہ میرے لیے پانی لاتا ہے اور مجھے فائدہ پہنچاتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تمہارا والد

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۱۸۲ ح ۶۷۰۷) و أبو داود (۲۲۷۶)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (۱۳۵۷ وقال: حسن صحيح)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۲۷۷) و النسائي (۶/ ۱۸۵ ح ۳۵۲۶) و الدارمي (۲/ ۱۷۰ ح ۲۲۹۸)۔

ہے اور یہ تمہاری والدہ ہے، تم ان دونوں میں سے جس کا چاہو ہاتھ تھام لو۔'' اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ تھام لیا تو وہ اسے لے کر چلی گئی۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۸۱: عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي مَيْمُوْنَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ، مَعَهَا ابْنٌ لَهَا، وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَادَّعَيَاهُ، فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُوْلُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! زَوْجِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِيْ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذَالِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ: مَنْ يُحَاقُّنِيْ فِي ابْنِيْ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ لَا أَقُوْلُ هٰذَا إِلَّا أَنِّيْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ نَفَعَنِيْ، وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ أَبِيْ عِنَبَةَ. وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اسْتَهِمَا عَلَيْهِ))** فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ يُحَاقُّنِيْ فِيْ وَلَدِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((هٰذَا أَبُوْكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ))** فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَ النَّسَائِيُّ لٰكِنَّهُ ذَكَرَ الْمُسْنَدَ. وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ۔ [1]

۳۳۸۱: ہلال بن اسامہ اہل مدینہ کے آزاد کردہ غلام ابومیمونہ سلیمان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اس دوران کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک فارسی (عجمی) عورت، جس کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی تھی، اپنے بیٹے کو لے کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور وہ دونوں (والد اور والدہ) اس کا دعویٰ کرتے تھے، اس عورت نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فارسی میں بات کرتے ہوئے کہا: ابو ہریرہ! میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس کے متعلق قرعہ اندازی کرو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کے متعلق اسے فارسی میں بتایا، جب اس کا خاوند آیا تو اس نے کہا: میرے بیٹے کے متعلق کون مجھ سے جھگڑتا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں یہ فیصلہ اس لیے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرا خاوند میرے اس بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، جبکہ وہ مجھے فائدہ پہنچاتا اور ابوعنبہ کے کنویں سے پانی لا کر مجھے پلاتا ہے، اور نسائی کی روایت میں ہے: میٹھا پانی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے متعلق قرعہ اندازی کرو۔'' تو اس کے خاوند نے کہا: میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری والدہ ہے، لہٰذا تم ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔'' اس نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ابوداود، نسائی، لیکن انہوں نے اسے مسند روایت کیا ہے۔ اور دارمی نے اسے ہلال بن اسامہ سے روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۲۷۷) والنسائي (۶/ ۱۸۵ ح ۳۵۲۶ مختصرًا) و الدارمي (۲/ ۱۷۰ ح۲۲۹۸) وتقدم (۳۳۸۰) والحديث السابق۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ الْعِتْقِ
غلام کو آزاد کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ
فصل اول

۳۳۸۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۳۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے، اللہ اس کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس (آزاد کرنے والے) کے ایک ایک عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دیتا ہے، حتی کہ اس کی شرم گاہ کو اس کی شرم گاہ کے بدلے میں (آزاد کر دیتا ہے)۔''

۳۳۸۳: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهِ)). قَالَ: قُلْتُ: فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَغْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا)). قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ)). قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۳۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' وہ (راوی) بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی قیمت زیادہ ہو اور وہ اپنے اہل کے ہاں بہت پسندیدہ ہو۔'' میں نے عرض کیا، اگر میں ایسا نہ کر سکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بھی کام کرنے والے کی مدد کر، یا جو شخص کوئی چیز بنانا نہیں جانتا تو اس کے لیے وہ چیز بنا دے۔'' میں نے عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ، یہ ایسا صدقہ ہے جس کے ذریعے تو اپنی جان پر صدقہ کرتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ
فصل ثانی

۳۳۸٤: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ قَالَ:

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧١٥) و مسلم (٢٣/ ١٥٠٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥١٨) و مسلم (١٣٦/ ٨٤)۔

((لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ)). قَالَ: اَوَلَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ: ((لَا، عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا. وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةَ الْوَكُوْفَ وَالْفَيْءَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمَانَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۳۳۸۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے کوئی ایسا عمل سکھائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ تم نے بات مختصر کی ہے لیکن بات بہت اہم دریافت کی ہے۔ ذی روح کو آزاد کر، اور گردن کو غلامی سے آزاد کر۔“ اس نے عرض کیا: کیا ان دونوں کا ایک ہی معنی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، عتق سے مراد ہے کہ تو اکیلا اسے آزاد کرے، جبکہ ”فک رقبہ“ یہ ہے کہ تو اس کی قیمت ادا کرنے میں معاونت کر، زیادہ دودھ والا جانور بطور عطیہ دے اور ظالم رشتہ دار پر مہربانی و احسان کر، اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو۔ اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر خیر و بھلائی کی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکو۔“

۳۳۸۵: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۳۳۸۵: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مسجد بناتا ہے تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو یہ اس کا جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی راہ میں (تحصیل علم یا جہاد کرتے ہوئے) بوڑھا ہو گیا تو روز قیامت (جب اندھیرے ہوں گے) اس کے لیے نور ہوگا۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۳۸۶: عَنِ الْغَرِيْفِ بْنِ عَيَّاشٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهٖ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا: اِنَّمَا اَرَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: ((اَعْتِقُوْا

[1] **إسناده صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٣٥، نسخة محققة: ٤٠٢٦ والكبرى ١٠/ ٢٧٢-٢٧٣) وأبو داود الطيالسي (٧٣٩) و أحمد (٤/ ٢٩٩ وسنده صحيح) و صححه ابن حبان (١٢٠٩) والحاكم (٢/ ٢١٧) ووافقه الذهبي] ☆ فيه عيسى بن عبد الرحمٰن السلمي ثقة، انظر تهذيب الكمال (١٤/ ٥٥٨) وذكر هذا الحديث۔

[2] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (٩/ ٣٥٥ ح ٢٤٢٠) [و أحمد (٤/ ١١٣) و ابن حبان (الموارد: ١٢٠٨) والنسائي (٢/ ٣١ ح ٦٨٩)] ☆ و للحديث شواهد عند البخاري و مسلم و الترمذي (١٦٣٥) و أبي داود (٤٢٠٢) وابن حبان (١٤٧٧، ١٤٧٩ الموارد) وغيرهم۔

عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۳۸۶: غریف بن عیاش دیلمی بیان کرتے ہیں، ہم واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے کہا: ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو، وہ (اس بات سے) ناراض ہو گئے اور کہا: تم قرآن کی تلاوت کرتے ہو، جبکہ اس کا مصحف اس کے گھر میں موجود ہوتا ہے اس کے باوجود وہ کمی بیشی کر لیتا ہے، ہم نے کہا: ہم نے تو صرف ایسی حدیث کا ارادہ کیا تھا جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے کہا: ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں، جس نے قتل کی وجہ سے جہنم کو واجب کر لیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی طرف سے غلام آزاد کرو، اللہ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔''

۳۳۸۷: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

۳۳۸۷: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل صدقہ کسی کے لیے ایسی سفارش کرنا ہے جس کی وجہ سے کسی کی گردن آزاد کر دی جائے۔''

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٦٤) و النسائي (فی الکبری: ٤٨٩١) [وصححه ابن حبان (١٢٠٦) والحاكم علی شرط الشیخین (٢/ ٢١٢) ووافقه الذهبي] ☆ (عبدالله) الغريف بن الديلمي: حسن الحديث، و ثقه الحاكم وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٨٣، نسخة محققة: ٧٢٧٩ نحو المعنى) [والطبراني فی الکبیر (٧/ ٢٣٠ ح ٦٩٦٢)] ☆ فيه أبو بكر الهذلي: متروك۔

بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشَرْيِ الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

مشترک غلام کو آزاد کرنے، قریبی شخص کو خریدنے اور مرض میں آزاد کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۳۸۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأُعْطِيَ شُرَكَاءُهُ حِصَصَهُمْ وَ عَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۳۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہے، تو غلام کی منصفانہ قیمت مقرر کی جائے گی اور وہ اس کے شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق دی جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا، ورنہ جتنا آزاد ہو گیا سو ہو گیا۔“

۳۳۸۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِيْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۳۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی غلام میں موجود اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اگر وہ شخص مال دار ہے تو غلام کو مکمل طور پر آزاد کر دیا جائے گا، اور اگر اس شخص کے پاس مال نہیں تو غلام سے مال کمانے کے لیے کہا جائے گا لیکن اس پر مشقت نہیں ڈالی جائے گی۔“

۳۳۹۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَزَّأَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَ قَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3] وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَ ذَكَرَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ)) بَدَلَ: وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا، وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: قَالَ ((لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ)).

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٣٢) و مسلم (١/ ١٥٠١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٠٤) و مسلم (٣/ ١٥٠٣)۔

[3] رواه مسلم (٥٦/ ١٦٦٨) و النسائي (٤/ ٦٤ ح ١٩٦٠) و أبو داود (٣٩٦٠)۔

۳۳۹۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے قریب اپنے چھ غلام آزاد کر دیئے، اور اس کے پاس ان کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا، پھر ان کے مابین قرعہ اندازی کی تو دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سخت الفاظ فرمائے۔ انہی سے مروی نسائی کی ایک روایت میں ''اس کے متعلق سخت الفاظ فرمائے'' کی بجائے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھوں۔''

اور ابوداود کی روایت میں ہے فرمایا: ''اگر میں اس کی تدفین سے پہلے موجود ہوتا تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔''

۳۳۹۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَجِدَهٗ مَمْلُوْکًا فَيَشْتَرِيَهٗ فَيُعْتِقَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۳۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ صرف اس صورت میں ادا کر سکتا ہے کہ اگر وہ باپ کو مملوک پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔''

۳۳۹۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْکًا وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَنْ یَشْتَرِیْهِ مِنِّیْ؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2] وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِیُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَاِنْ فَضَلَ شَیْءٌ فَلِاَهْلِكَ، فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَیْءٌ فَلِذِیْ قَرَابَتِكَ، فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِیْ قَرَابَتِكَ شَیْءٌ فَهٰكَذَا وَ هٰكَذَا)) يَقُوْلُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَشِمَالِكَ.

۳۳۹۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے ایک غلام مدبّر کیا (یوں کہا کہ میری موت کے بعد یہ غلام آزاد ہوگا)، اور اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی اور مال نہیں تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے اسے کون خریدتا ہے؟'' تو نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے میں اسے خرید لیا۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کے عوض اسے خرید لیا۔ اور اس آدمی نے یہ رقم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اسے دے دی، پھر فرمایا: ''پہلے اپنی جان سے شروع کرو اور اس پر صدقہ کرو۔ اگر کچھ بچ جائے تو پھر تیرے گھر والوں کے لیے، اگر تیرے گھر والوں سے بچ جائے تو تیرے رشتہ داروں کے لیے، اگر تیرے رشتہ داروں سے بچ جائے تو پھر اس طرح اور اس طرح۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اپنے سامنے اور اپنے دائیں بائیں تقسیم کر۔

---

[1] رواہ مسلم (۲۵/ ۱۵۱۰)۔ [2] متفق علیه، رواہ البخاري (۶۷۱۶) و مسلم (۵۸/ ۹۹۷ بعد ح ۱۶۶۸ وقبل ح ۱۶۶۹) [والشافعي فی الأم (۸/ ۱۵)]۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٣٩٣: عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَلَكَ ذَارَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۳۹۳: حسن، سمرہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قرابت دار محرم کا مالک ہو جائے تو وہ (غلام) آزاد ہے۔''

٣٣٩٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ اَوْبَعْدَهُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❷

۳۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی کی لونڈی اس کے بچے کو جنم دے تو وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہو جائے گی۔''

٣٣٩٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۳۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ام ولد (وہ لونڈی جس کے ساتھ اس کا مالک ہم بستر ہوا اور اس سے اولاد پیدا ہو گئی) کی بیع کیا کرتے تھے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے ہمیں اس سے منع کیا تو ہم رک گئے۔

٣٣٩٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۳۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلام آزاد کرے اور اس (غلام) کا مال ہو تو غلام کا مال غلام ہی کا ہے مگر یہ کہ آقا کوئی شرط طے کر لے۔''

٣٣٩٧: وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ فَاَجَازَ عِتْقَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٦٥) و أبو داود (٣٩٤٩) و ابن ماجه (٢٥٢٤)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٢٥٧ ح ٢٥٧٧) [و ابن ماجه (٢٥١٥)] ☆ فيه حسين بن عبدالله: ضعيف وشريك القاضي مدلس و عنعن۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٥٤)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٦٢) و ابن ماجه (٢٥٢٩)۔

❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٤٤)۔

۳۳۹۷: ابوملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ کسی آدمی نے غلام میں موجود اپنے حصے کو آزاد کیا تو نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے لیے کوئی شریک نہیں۔'' آپ ﷺ نے اسے مکمل طور پر آزاد کرنے کی ترغیب دلائی۔

٣٣٩٨: وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: أُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاعِشْتَ فَقُلْتُ: اِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَافَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاعِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۳۳۹۸: سفینہ بیان کرتے ہیں، میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا، انہوں نے فرمایا: میں تمہیں آزاد کرتی ہوں اور تم پر شرط عائد کرتی ہوں کہ تم زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرو گے، میں نے کہا: اگر آپ مجھ پر شرط نہ بھی عائد کریں تب بھی میں زندگی بھر رسول اللہ ﷺ سے الگ نہ ہوتا۔ انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ پر شرط عائد کر دی۔

٣٣٩٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَابَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهٖ دِرْهَمٌ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۳۹۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکاتب پر جب تک مکاتبت کا ایک درہم بھی باقی رہتا ہے تو وہ غلام ہے۔''

٣٤٠٠: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۴۰۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے کسی مکاتب کے پاس اس قدر رقم ہو کہ وہ ادا کر سکے تو وہ (مالکہ) اس سے پردہ کرے۔''

٣٤٠١: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ اَوَاقٍ ۔ اَوْقَالَ: عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ ۔ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۴۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے غلام سے سو اوقیہ پر مکاتبت کی، اس کے ذمے صرف دس اوقیہ یا فرمایا: دس دینار باقی رہ گئے اور وہ انہیں ادا نہ کر سکا تو وہ غلام ہی ہے۔''

٣٤٠٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْمِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَاعَتَقَ مِنْهُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❺ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ: ((**يُؤَدِّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ**)) وَضَعَّفَهٗ.

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٣٢) و مسلم (٢٥٢٦)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٢٦)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٢٦١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٩٢٨) و ابن ماجه (٢٥٢٠)۔

❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٢٦٠ و قال: غريب) و أبو داود (٣٩٢٧) و ابن ماجه (٢٥١٩)۔

❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٨٢) و الترمذي (١٢٥٩ وقال: حسن) [و النسائي (٨/ ٤٦ ح ٤٨١٥ ب]

☆ قوله "وضعفه" أي: ضعفه البغوي في مصابيح السنة (٢/ ٤٩٠ ح ٢٥٤٧) و هذا التضعيف مردود۔

۳۴۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مکاتب دیت یا میراث کا مستحق بنتا ہے تو وہ اپنی آزادی کے حساب سے وارث بنے گا۔''

اور ترمذی کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکاتب کو اس حصہ کے مطابق دیت دی جائے گی جو اس نے دیت حر ادا کی ہے اور جو بچ جائے وہ دیت عبد ہے۔'' اور امام ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳٤۰۳: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ اُمَّهٗ اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ، فَاَخَّرَتْ ذَالِكَ اِلٰی اَنْ تُصْبِحَ، فَمَاتَتْ. قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَيَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: اَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اُمِّیْ هَلَكَتْ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۳۴۰۳: عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اسے صبح تک مؤخر کر دیا، سو وہ فوت ہو گئیں، عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، میں نے قاسم بن محمد سے کہا: اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر دوں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟ قاسم نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا انہیں فائدہ ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''

۳٤۰٤: وَعَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: تُوُفِّیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَهٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِيْرَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۳۴۰۴: یحیٰی بن سعید بیان کرتے ہیں، عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما حالت نیند ہی میں وفات پا گئے تو ان کی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف سے بہت سے غلام آزاد کیے۔

۳٤۰۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰی عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهٗ فَلَاشَیْءَ لَهٗ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [3]

۳۴۰۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی غلام خریدا اس (غلام) کے مال کی شرط قائم نہ کی تو اس (خریدنے والے) کے لیے (اس کے مال سے) کچھ بھی نہیں ملے گا۔''

[1] **حسن**، رواه مالك (۲/ ۷۷۹ ح ۱۵۵۵) ☆ قاسم بن محمد لم يدرك عبادة و للحديث شواهد عند البخاري (۲۷۶۱) و مسلم (۱۶۳۸) و النسائي (۳۶۸۹-۳۶۹٤) وغيرهم بألفاظ أخرى غير ذكر العتيق، وله شاهد تقدم (۳۰۷۷)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (۲/ ۷۷۹ ح ۱۵۵٦) ☆ السند منقطع۔

[3] صحيح، رواه الدارمي (۲/ ۲۵۳ ح ۲۵٦٤) ☆ الزهري مدلس وعنعن وللحديث شواهد عند عبد الله بن أحمد (۳/ ۳۰۹) و أبي داود (۳۹٦۲، ۳۹٤۷) و البخاري و مسلم وغيرهم. و بها صح الحديث۔

بَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور نذروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٤٠٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: ((لَا، وَمُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ!)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٣٤٠٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ زیادہ تر ان الفاظ کے ساتھ قسم اٹھایا کرتے تھے: ''دلوں کے پھیرنے والے کی قسم!''

٣٤٠٧: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٣٤٠٧: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تمہیں اپنے باپ دادا کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے، جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔''

٣٤٠٨: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِآبَائِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٣٤٠٨: عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بتوں اور اپنے باپ دادا کے ناموں کی قسمیں مت اٹھاؤ۔''

٣٤٠٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٣٤٠٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے لات وعزیٰ (بتوں) کی قسم اٹھائی تو اسے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنا چاہیے۔ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔''

٣٤١٠: وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

---

[1] رواه البخاري (٧٣٩١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٤٦) و مسلم (٣/ ١٦٤٦)۔

[3] رواه مسلم (٦/ ١٦٤٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٥٠) و مسلم (٥/ ١٦٤٧)۔

وَ مَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ، وَ مَنِ ادَّعٰى دَعْوًى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا قِلَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۱۰: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت پر جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا، اور ابن آدم پر ایسی چیز کی نذر پوری کرنا واجب نہیں جس کا وہ مالک نہیں، جس نے کسی چیز کے ساتھ اپنے آپ کو دنیا میں قتل کیا تو روزِ قیامت اسے اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا، کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے، جس نے کسی مومن شخص پر کفر کا بہتان لگایا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اسے قتل کر دیا اور جس نے مال بڑھانے کی خاطر جھوٹا دعویٰ کیا تو اللہ اس کی تنگ دستی میں اضافہ فرماتا ہے۔''

۳۴۱۱: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی يَمِيْنٍ فَاَرٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَاَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۴۱۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میں کسی بات پر قسم اٹھالوں اور پھر اس کا غیر اس سے بہتر جانوں تو ان شاء اللہ میں اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور اس سے بہتر کو اختیار کرلوں گا۔''

۳۴۱۲: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ، فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا، وَاِنْ اُوْتِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ)). وَ فِیْ رِوَايَةٍ: ((فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۱۲: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت مت طلب کرنا، اگر وہ تمہیں تمہاری طلب پر دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر وہ طلب کیے بغیر تمہیں دے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی، اور جب تم کسی چیز پر قسم اٹھالو اور پھر تم اس کے غیر کو بہتر جانو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو اور جو بہتر ہو اسے اختیار کرلو۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو بہتر ہے اسے اختیار کرلو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔''

۳۴۱۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۴۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی چیز پر قسم اٹھائے اور وہ اس سے بہتر چیز جان لے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور جو بہتر چیز ہے وہ کرے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٤٧) و مسلم (١٧٦/ ١١٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧١٨) و مسلم (٧/ ١٦٤٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤٦-٧١٤٧) و مسلم (١٩/ ١٦٥٢)۔

[4] رواه مسلم (١٢/ ١٦٥٠)۔

٣٤١٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! لَاَنْ يَلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

٣٤١٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تمہارا اپنی اس قسم پر اصرار کرنا جو اپنے گھر والوں کے متعلق ہو، اللہ کے نزدیک قسم توڑنے سے زیادہ گناہ رکھتا ہے جس کا کفارہ ادا کرنا اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔''

٣٤١٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

٣٤١٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری قسم کا وہی مفہوم معتبر ہوگا جس پر تیرا ساتھی (قسم طلب کرنے والا) تمہیں سچا جانے۔''

٣٤١٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

٣٤١٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم، قسم طلب کرنے والے کی نیت پر معتبر ہوگی۔''

٣٤١٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ﴾ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ! وَبَلٰى وَاللّٰهِ!. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَقَالَ: رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا.

٣٤١٧: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیت ''اللہ تم سے لغو قسم کا مؤاخذہ نہیں کرے گا، اس آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جو (عادت کے طور پر) کہتا ہے: لا واللہ! اور بلی واللہ! ''نہیں نہیں! اللہ کی قسم''۔ ''ہاں، ہاں! اللہ کی قسم۔''
اور شرح السنہ میں مصابیح کے یہی الفاظ ہیں اور امام بغوی نے فرمایا: بعض محدثین نے اسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٤١٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ، وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ، وَلَا بِالْاَنْدَادِ، وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❺

٣٤١٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے باپ دادا اور اپنی ماؤں کی قسمیں مت اٹھاؤ اور نہ ہی اپنے بتوں کی، اور اللہ کی قسم بھی صرف اس صورت میں اٹھاؤ جب تم سچے ہو۔''

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٢٥) و مسلم (٢٦/ ١٦٥٥)۔
❷ رواه مسلم (٢٠/ ١٦٥٣)۔
❸ رواه مسلم (٢١/ ١٦٥٣)۔
❹ رواه البخاري (٦٦٦٣) و البغوي في شرح السنة (١٠/ ١١ ح ٢٤٣٤)۔
❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٢٤٨) والنسائي (٧/ ٥ ح ٣٨٠٠)۔

٣٤١٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۳۴۱۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''جس نے اللہ کے علاوہ کسی کی قسم اٹھائی، اس نے شرک کیا۔''

٣٤٢٠: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۴۲۰: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے امانت کی قسم اٹھائی تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

٣٤٢١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ: اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۴۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم اٹھاتے وقت یہ کہتا ہے کہ معاملہ ایسا ہوا تو میں اسلام سے بیزار و لاتعلق ہوں اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا، اور اگر وہ سچا ہے تو وہ سالم طور پر اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا۔''

٣٤٢٢: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِيْنِ قَالَ: ((لَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۴۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ تاکید کے ساتھ قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے۔''

٣٤٢٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفَ: ((لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [5]

۳۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ قسم اٹھاتے تو یوں فرماتے: ''نہیں! اور میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔''

٣٤٢٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ [6] وَ ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما.

۳۴۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم اٹھائے اور ان شاء اللہ کہے تو اس پر کوئی گناہ

---

[1] إسناده صحيح، رواه الترمذي (١٥٣٥ وقال: حسن)۔ [2] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٣٢٥٣)۔

[3] إسناده حسن، رواه أبو داود (٣٢٥٨) و النسائي (٧/ ٦ ح ٣٨٠٣) و ابن ماجه (٢١٠٠)۔

[4] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٣٢٦٤) ☆ عكرمة بن عمار عنعن و عاصم بن شميخ حسن الحديث و ثقه الإمام المعتدل العجلي وابن حبان۔ [5] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٣٢٦٥) و ابن ماجه (٢٠٩٣) ☆ هلال بن أبي هلال المدني: مستور و ثقه ابن حبان وحده و قال الذهبي: "لا يعرف"۔

[6] إسناده صحيح، رواه الترمذي (١٥٣١ وقال: حسن) و أبو داود (٣٢٦١) و النسائي (٧/ ٢٥ ح ٣٨٥٩) و ابن ماجه (٢١٠٥) و الدارمي (٢/ ١٨٥ ح ٢٣٤٧۔٢٣٤٨)۔

نہیں۔'' ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے محدثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا جس نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳٤۲٥: عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِیْ اٰتِيْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا يُعْطِيْنِیْ وَ لَا يَصِلُنِیْ، ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَیَّ فَيَأْتِيْنِیْ فَيَسْاَلُنِیْ، وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِيَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ؟ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِیْ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ، وَ ابْنُ مَاجَةَ [1] وَ فِی رِوَايَةٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَأْتِيْنِیْ ابْنُ عَمِّیْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَااُعْطِيَهٗ وَ لَا اَصِلَهٗ قَالَ: ((كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ)).

۳۴۲۵: ابوالاحوص عوف بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ میرا چچازاد ہے، میں اس کے پاس جاتا ہوں اور اس سے کوئی چیز مانگتا ہوں تو وہ مجھے نہ تو چیز دیتا ہے اور نہ مجھ سے تعلق جوڑتا ہے، پھر اسے میری ضرورت پڑتی ہے تو وہ میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے جبکہ میں قسم اٹھا چکا ہوں کہ میں اسے کوئی چیز نہیں دوں گا اور نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ ''میں اس چیز کو اختیار کروں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں۔''

اور ایک روایت میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا چچازاد میرے پاس آتا ہے، اور میں حلف اٹھاتا ہوں کہ میں اس کو کچھ نہیں دوں گا اور نہ اس سے صلہ رحمی کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔''

[1] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (۷/ ۱۱ ح ۳۸۱۹) و ابن ماجه (۲۱۰۹)۔

بَابٌ فِي النُّذُوْرِ

نذروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٤٢٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَنْذُرُوْا، فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۲۶: ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نذر نہ مانو کیونکہ نذر تقدیر کے معاملہ میں کوئی فائدہ نہیں دیتی، البتہ اس کے ذریعے بخیل سے (اس کا مال) نکالا جاتا ہے۔''

٣٤٢٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ اَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۴۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانتا ہے تو وہ اسے پورا کرے، اور جو شخص اس کی نافرمانی کی نذر مانتا ہے تو وہ اسے پورا نہ کرے۔''

٣٤٢٨: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِيَةٍ، وَلَا فِیْ مَالَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، [3] وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ))

۳۴۲۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نافرمانی کی نذر پوری نہیں کرنی چاہیے اور نہ اس چیز کی جو انسان کے بس میں نہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''اللہ کی نافرمانی میں کوئی نذر نہیں۔''

٣٤٢٩: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۴۲۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نذر کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔''

٣٤٣٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: اَبُو اِسْرَائِيْلَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠٩) و مسلم (٥/ ١٦٤٠)۔

[2] رواه البخاري (٦٦٩٦)۔

[3] رواه مسلم (٨/ ١٦٤١)۔

[4] رواه مسلم (١٣/ ١٦٤٥)۔

نَذَرَ اَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَ لْيُتِمَّ صَوْمَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۳۴۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا دکھائی دیا، آپ ﷺ نے اس کے متعلق دریافت کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ابواسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، وہ سایہ میں بیٹھے گا نہ کلام کرے گا اور وہ روزہ رکھے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ کلام کرے، سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔''

۳۴۳۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ: ((مَا بَالُ هٰذَا)). قَالُوْا: نَذَرَ اَنْ يَمْشِيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)). وَ اَمَرَهُ اَنْ يَرْكَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❷

۳۴۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھا کہ اسے اپنے دو بیٹوں کے سہارے چلایا جا رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو کیا ہوا؟'' انہوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چل کر بیت اللہ جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالے۔'' اور آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

۳۴۳۲: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: ((اِرْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ! فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ)). ❸

۳۴۳۲: اور مسلم کی روایت میں ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بزرگوار! سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تم سے اور تمہاری نذر سے بے نیاز ہے۔''

۳۴۳۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۳۴۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس نذر کے متعلق، جو ان کی والدہ کے ذمہ تھی لیکن وہ اسے پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئیں، مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے انہیں ان (کی والدہ) کی طرف سے اسے ادا کرنے کا فتویٰ دیا۔

۳۴۳۴: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)). قُلْتُ: فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ. ❺

❶ رواه البخاري (٦٧٠٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (١٨٦٥) و مسلم (٩/ ١٦٤٢)۔

❸ رواه مسلم (١٠/ ١٦٤٣)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٩٨) و مسلم (١/ ١٦٣٨)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٩٠) و مسلم (٥٣/ ٢٧٦٩)۔

۳۴۳۴: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری توبہ کا یہ تقاضا ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنا کچھ مال رکھ لو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔'' بخاری، مسلم، اور یہ ایک لمبی حدیث کا کچھ حصہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۴۳۵: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معصیت میں کوئی نذر نہیں، اور اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے۔''

۳۴۳۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهُ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا أَطَاقَهُ فَلْيَفِ بِهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [2]

۳۴۳۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی چیز کا نام لیے بغیر نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی طرح ہے، جس نے معصیت کی نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے، جس نے کسی ایسی چیز کی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کے کفارے کی طرح ہے۔ اور جس نے کوئی ایسی نذر مانی جس کی وہ طاقت رکھتا ہے تو وہ اسے پورا کرے۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور بعض نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف قرار دیا ہے۔

۳۴۳۷: وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبُوَانَةَ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ كَانَ فِيْهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ: ((فَهَلْ كَانَ فِيْهَا عِيْدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟)) قَالُوْا: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۴۳۷: ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس کے متعلق) بتایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وہاں دور جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (۳۲۹۲) و الترمذي (۱۵۲۴ وقال: لا يصح) و النسائي (۷/ ۲۶ ح ۳۸۶۵) ☆وللحديث شواهد وهو بها صحيح۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۳۲۲) و ابن ماجه (۲۱۲۸)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۳۱۳)۔

فرمایا: ''کیا وہاں ان کی عیدوں میں سے کوئی عید تھی؟'' انہوں نے عرض کیا نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو کیونکہ اللہ کی معصیت میں نذر پوری کرنا ضروری نہیں اور نہ اس میں جس کا انسان مالک نہیں۔''

٣٤٣٨: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَأْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ: ((اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ: قَالَتْ: وَ نَذَرْتُ اَنْ اَذْبَحَ بِمَكَانِ كَذَا وَ كَذَا مَكَانٌ يَذْبَحُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: ((هَلْ كَانَ بِذَالِكَ الْمَكَانِ وَ ثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟)) قَالَتْ: لَا. قَالَ: ((هَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ؟)) قَالَتْ: لَا. قَالَ: ((اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ)). [1]

٣٤٣٨: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کی موجودگی میں دف بجاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''
اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا، اس (عورت) نے عرض کیا: میں نے فلاں فلاں جگہ جہاں اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے، ذبح کرنے کی نذر مانی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس جگہ جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی؟'' اس نے عرض کیا، نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس جگہ ان کی کوئی عید تھی؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

٣٤٣٩: وَعَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِيْ اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ وَاَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ كُلِّهٖ صَدَقَةً قَالَ: ((يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

٣٤٣٩: ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا، میری توبہ (کے اتمام میں) سے ہے کہ میں اپنی آبائی جگہ سے ہجرت کر جاؤں جہاں میں نے گناہ کیا تھا اور میں اپنا سارا مال صدقہ کر دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری طرف سے ایک تہائی کافی ہے۔''

٣٤٤٠: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ. قَالَ: ((صَلِّ هٰهُنَا)). ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((صَلِّ هٰهُنَا)) ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((شَأْنَكَ اِذًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

٣٤٤٠: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے اللہ عزوجل کے لیے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ ﷺ کو مکہ میں فتح عطا فرمائے تو میں بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہیں (بیت اللہ میں) پڑھ لو۔'' اس نے پھر یہی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہیں پڑھ لو۔'' اس نے پھر یہی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تیری مرضی ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو دود (٣٣١٢) و رزين (لم أجده) ☆ و أصله عند أبي داود بالاختصار و رواه أبو داود (٣٣١٣) قريبًا من لفظ المصنف عن ثابت بن الضحاك رضي الله عنه، انظر الحديث السابق۔

[2] **حسن**، رواه رزين (لم أجده) ☆ وله شواهد عند أبي داود (٣٣١٩) و غيره۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٣٠٥) و الدارمي (٢/ ١٨٤۔١٨٥ ح ٢٣٤٤)۔

٣٤٤١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَاَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذَالِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ الدَّارِمِيُّ [1] وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِّاَبِيْ دَاوُدَ: فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَرْكَبَ وَ تُهْدِيَ هَدْيًا. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحُجَّ وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا**)).

۳۴۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی جبکہ وہ اس کی طاقت نہیں رکھتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تیری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے، وہ سوار ہو اور قربانی کرے۔''

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ سواری کرے اور قربانی کرے۔

اور انہی کی ایک روایت میں ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تیری بہن کو مشقت وتھکاوٹ میں ڈال کر کیا کرے گا، وہ سواری کرے، حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

٣٤٤٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ: ((**مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۳۴۴۲: عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے ننگے پاؤں ننگے سر حج کرنے کی نذر مانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے حکم دو کہ وہ سر پر کپڑا لے، سواری کرے اور تین روزے رکھے۔''

٣٤٤٣: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَأَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ: اِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۴۴۳: سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو بھائیوں کے درمیان میراث تھی۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: اگر تم نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو میرا سارا مال کعبہ کے اخراجات کے لیے وقف ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کعبہ کو تیرے مال کی ضرورت نہیں، اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور اپنے بھائی سے کلام کر، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''رب کی معصیت، قطع رحمی اور اس چیز کے بارے میں جس کا تو مالک نہیں تجھ پر نہ تو کوئی

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٢٩٧ و الرواية الثانية له : ٣٢٩٢ الرواية الثالثة : ٣٢٩٥) و الدارمي (٢/ ١٨٣ ح ٢٣٤٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٢٩٣) و الترمذي (١٥٤٤ و قال : حسن) و النسائي (٧/ ٢٠ ح ٣٨٤٦) وابن ماجه (٢١٣٤) والدارمي (٢/ ١٨٣ ح ٢٣٣٩) ☆ عبيدالله بن زحر : ضعفه الجمهور و تابعه بكر بن سوادة عند أحمد (٤/ ١٤٧) و في السند إليه ابن لهيعة وهو ضعيف لسوء حفظه بعد اختلاطه۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٢٧٢) [و صححه الحاكم (٤/ ٣٠٠) ووافقه الذهبي]۔

نذر ہے اور نہ قسم۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۴۴۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((النَّذْرُ نَذْرَانِ: فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فِيْهِ الْوَفَاءُ، وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَ لَا وَفَاءَ فِيْهِ، وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۳۴۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''نذر کی دو قسمیں ہیں، جو شخص اطاعت میں نذر مانے تو نذر اللہ کے لیے ہے اور اسے پورا کرنا ہے' اور جس نے معصیت میں نذر مانی تو وہ شیطان کے لیے ہے وہ پوری نہیں کرنی چاہیے، اور وہ اس کا کفارہ قسم کے کفارہ کی مثل ادا کرے۔''

۳۴۴۵: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَنْحَرَ نَفْسَهُ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ لَهُ: سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَ اِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحَاقَ خَيْرٌ مِنْكَ وَ فُدِيَ بِكَبْشٍ فَأُخْبِرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: هٰكَذَا كُنْتُ اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۳۴۴۵: محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے اس کے دشمن سے نجات دی تو وہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسے فرمایا: مسروق سے پوچھو، اس نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اپنے آپ کو ذبح نہ کرو، کیونکہ اگر تم مومن ہو تو تم نے ایک مومن کی جان کو قتل کیا، اور اگر تم کافر ہو تو تم نے آگ میں جانے کی جلدی کی، ایک مینڈھا خرید و اور اسے مساکین کے لیے ذبح کرو، کیونکہ اسحاق (علیہ السلام) تم سے بہتر تھے اور ان کے فدیہ میں ایک مینڈھا دیا گیا، جب ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں بھی تمہیں اسی طرح کا فتوی دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (۷/ ۲۸-۲۹ ح ۳۸۷۶)۔

[2] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) ☆ و لأصل الحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني فى الكبير (۱۱/ ۳۵۴ ح ۱۱۹۹۵) و عبد الرزاق (۱۱/ ۱۸۶ ح ۱۱۴۴۳ ، ۱۵۹۰۵) وغيرهما عن ابن عباس بغير هذا اللفظ مختصرًا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْقِصَاصِ

قصاص کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

٣٤٤٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَ الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهٖ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۴۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان شخص یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون (یعنی قتل کرنا) فقط تین صورتوں کی وجہ سے حلال ہے، جان کے بدلے جان (قاتل کو قتل کرنا) شادی شدہ زانی اور دین سے مرتد ہو کر جماعت چھوڑنے والا۔''

٣٤٤٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۴۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن اپنے دین میں بڑھتا رہتا ہے جب تک کہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔''

٣٤٤٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۴۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔''

٣٤٤٩: وَعَنِ الْمِقْدَادِبْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ، فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَمِنِّيْ بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا اَهْوَيْتُ لِاَقْتُلَهٗ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . اَاَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ قَالَ: ((لَا تَقْتُلْهُ)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ .

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٧٨) و مسلم (٢٥/ ١٦٧٦)۔

[2] رواه البخاري (٦٨٦٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٦٤) و مسلم (٢٨/ ١٦٧٨)۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهٗ فَإِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهٗ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۴۹: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر میرا کسی کافر شخص سے مقابلہ ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جائیں اور وہ تلوار کے ذریعے مجھ پر وار کرے اور میرے ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالے، پھر وہ مجھ سے بچنے کے لیے ایک درخت کے پیچھے چھپ جائے اور کہے میں اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں، اور ایک روایت میں ہے: جب میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: ''لا الہ الا اللہ'' تو کیا اس کے کلمہ پڑھنے کے بعد میں اسے قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا، (اس کا کیا بنے گا؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل نہ کرو اگر تم نے اسے قتل کیا تو وہ تیرے مقام و مرتبہ پر آ جائے گا جو کہ قتل کرنے سے پہلے تیرا تھا، اور تم اس کے مقام و مرتبہ پر ہو جاؤ گے جو کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔''

۳۴۵۰: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَنُهٗ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَقَتَلْتُهٗ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: ((أَقَتَلْتَهٗ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّمَا فَعَلَ ذَالِكَ تَعَوُّذًا. قَالَ: ((فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ؟!)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۴۵۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جہینہ قبیلے کی طرف روانہ فرمایا، میں ان کے ایک آدمی کے مقابل آیا تو میں نے اس پر نیزے کا وار کرنا چاہا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا، لیکن میں نے اس پر وار کر کے اسے قتل کر دیا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے قتل کر دیا حالانکہ اس نے گواہی دے دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے تو محض جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیا اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟''

۳۴۵۱: وَفِيْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) قَالَهٗ مِرَارًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۴۵۱: اور جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب وہ قیامت کے روز ''لا الہ الا اللہ'' کے ساتھ آئے گا تو تم اس کا سامنا کس طرح کرو گے؟ آپ ﷺ نے یہ بات کئی بار فرمائی۔

۳۴۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٦٥) و مسلم (١٥٥/ ٩٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٧٢) و مسلم (١٥٨/ ٩٦)۔

[3] رواه مسلم (١٦٠/ ٩٧)۔

[4] رواه البخاري (٣١٦٦)۔

۳۴۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی معاہد (ذمی) کو قتل کیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جائے گی۔''

۳۴۵۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِیْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِیْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار لیا تو وہ جہنم میں گرتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جس نے زہر کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں پیتا رہے گا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اور جس نے لوہے (کے کسی آلے) کے ذریعے خودکشی کی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔''

۳۴۵۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَّذِیْ يَخْنِقُ نَفْسَهٗ يَخْنِقُهَا فِی النَّارِ، وَالَّذِیْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِی النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۴۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنا گلا گھونٹ کر خودکشی کی تو وہ جہنم میں بھی گلا گھونٹے گا اور جو نیزہ مار کر خودکشی کرے گا تو وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارتا رہے گا۔''

۳۴۵۵: وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَانَ فِیْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۵۵: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو زخمی ہو گیا تو اس نے بے صبری کا مظاہرہ کیا، اس نے چھری پکڑی اور اپنا (زخمی) ہاتھ کاٹ ڈالا، اس کا خون بہتا رہا حتی کہ وہ فوت ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے بندے نے خود کو قتل کرنے میں مجھ سے جلدی کی اس لیے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔''

۳۴۵۶: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِیَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَآهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِیْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ: غَفَرَ لِیْ بِهِجْرَتِیْ اِلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ فَقَالَ: مَالِیْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ: قِيْلَ لِیْ: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۵۷۷۸) و مسلم (۱۷۵/ ۱۰۹)۔ [2] رواه البخاري (۱۳۶۵)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (۳۴۶۳) و مسلم (۱۸۱/ ۱۱۳)۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ! وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ)). [1] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۴۵۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک آدمی نے بھی ہجرت کی، وہ شخص بیمار ہو گیا اور اس نے بے صبری کا مظاہرہ کیا اور اس نے اپنی چھری لی اور اس سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا جس سے خون بہنے لگا حتی کہ وہ فوت ہو گیا۔ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا کہ اس کی ہیئت اچھی ہے اور اس نے اپنے ہاتھ ڈھانپ رکھے ہیں، انہوں نے اس سے پوچھا: تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو اس نے کہا: اس نے اپنے نبی ﷺ کی طرف میری ہجرت کی وجہ سے مجھے معاف فرما دیا، طفیل بن عمرو نے فرمایا: میں آپ کو ہاتھ ڈھانپے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا کہ ہم تمہارے اس حصے کو درست نہیں کریں گے جسے تم نے خود خراب کیا ہے، طفیل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ قصہ عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اور اس کے دونوں ہاتھوں کو بھی معاف فرما۔“

۳۴۵۷: وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثُمَّ اَنْتُمْ يَاخُزَاعَةُ! قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاَنَا وَاللّٰهِ! عَاقِلُهٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهٗ قَتِيْلًا فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ [2] وَ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّهٗ لَيْسَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ .

۳۴۵۷: ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”خزاعہ (قبیلے والو)! تم نے ہذیل کے اس مقتول کو قتل کیا، اور اللہ کی قسم! میں اس کی دیت ادا کر دیتا ہوں، جس نے اس کے بعد کسی کو قتل کیا تو اس کے وارثوں کو دو چیزوں کے درمیان اختیار ہے، اگر وہ پسند کریں تو اسے قتل کریں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔“ اسے ترمذی اور امام شافعی نے روایت کیا ہے اور امام بغوی نے شرح السنہ میں اپنی سند سے روایت کیا ہے اور انہوں نے صراحت کی کہ ابوشریح کی سند سے یہ حدیث صحیحین میں نہیں ہے۔

۳۴۵۸: وَقَالَ: وَاَخْرَجَاهُ مِنْ رِوَايَةِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَعْنِیْ بِمَعْنَاهُ . [3]

۳۴۵۸: اور انہوں (بغوی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ان دونوں (امام بخاری اور امام مسلم) نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔

۳۴۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ؟ اَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّیَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِهَا فَجِيْءَ بِالْيَهُوْدِيِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (۱۸۴/ ۱۱۶)۔ [2] **إسناده صحيح** ، رواه الترمذي (۱۴۰۶) و الشافعي فی الأم (۶/ ۹) [وأبو داود (۴۵۰۴) و أصله متفق عليه ، و البخاري (۱۰۴) و مسلم (۱۳۵۴) مختصرًا و لم يذكرا هذا اللفظ] ☆ و رواه البغوي في شرح السنة (۷/ ۳۰۱ ح ۲۰۰۴ وقال: متفق على صحته ، أخرجاه جميعًا" إلخ۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۱۱۲) و مسلم (۴۴۷ / ۱۳۵۵)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۶۸۸۴) و مسلم (۱۵/ ۱۶۷۲)۔

۳۴۵۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا، اس سے پوچھا گیا، تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر کے اشارے سے کہا: ہاں، اس یہودی کو پیش کیا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کے سر کو پتھر کے ساتھ کچل دیا گیا۔

۳٤٦٠: وَعَنْهُ، قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ! لَاتُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَنَسُ! كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ)) فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۴۶۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کی پھوپھی رُبَیِّع رضی اللہ عنہا نے انصار کی ایک لونڈی کے سامنے کے دانت توڑ دیے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پھوپھا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انس! اللہ کی کتاب میں قصاص کا حکم ہے۔“ وہ لوگ دیت لینے پر راضی ہو گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم اٹھا لیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کر دیتا ہے۔“

۳٤٦١: وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ؓ قَالَ: سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ: وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ! مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَايُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا)) فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ.

۳۴۶۱: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو؟ انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا! ہمارے پاس صرف وہی کچھ ہے جو قرآن میں ہے، البتہ دین کا وہ فہم ہے جو بندے کو اللہ کی کتاب سے عطا کیا جاتا ہے اور جو کچھ صحیفہ میں لکھا ہوا ہے (وہ ہمارے پاس ہے)۔ میں نے عرض کیا: صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”دیت، قیدی کے چھڑانے اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے، کے متعلق احکامات۔

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ ”کسی جان کو ناحق قتل نہ کیا جائے۔“ کتاب العلم میں ذکر کی گئی ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦١١) و مسلم (٢٤/ ١٦٧٥)۔

[2] رواه البخاري (٦٩٠٣) ٥ حديث ابن مسعود تقدم (٢١١)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٤٦٢: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَالْاَصَحُّ.

۳۴۶۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں پوری دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا ایک مسلمان آدمی کے قتل کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے۔'' ترمذی، نسائی۔ اور بعض نے اسے موقوف قرار دیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

٣٤٦٣: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. ❷

۳۴۶۳: ابن ماجہ نے اسے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٤٦٤: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۳۴۶۴: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زمین و آسمان کے تمام باسی کسی ایک مومن کے قتل کرنے میں شریک پائے جائیں تو اللہ ان سب کو چہرے کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔'' ترمذی' اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

٣٤٦٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهٖ وَ اَوْدَاجُهُ تَشْخُبُ دَمًا تَقُوْلُ: يَا رَبِّ! قَتَلَنِيْ حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۴۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت مقتول قاتل کو لے کر آئے گا اس (قاتل) کی پیشانی اور اس کا سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اور وہ کہے گا: رب جی! اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ حتی کہ وہ اسے عرش کے قریب لے جائے گا۔''

٣٤٦٦: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ﷺ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ' اَوْكُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ' اَوْقَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ؟)) فَوَاللّٰهِ! مَازَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ؟. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❺ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيْثِ.

---

❶ **حسن**، رواه الترمذي (١٣٩٥) و النسائي (٧/ ٨٢ ح ٣٩٩١-٣٩٩٤)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦١٩) ☆ سفيان الثوري عنعن و الحديث ضعيف من جميع طرقه و لم يصب من صححه ۔ ❸ **ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٩٨) ☆ يزيد الرقاشي ضعيف و له شواهد ضعيفة عند البيهقي (٨/ ٢٢) وغيره ۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٠٢٩ وقال: حسن) و النسائي (٧/ ٨٧ح ٤٠١٠) و ابن ماجه (٢٦٢١)۔

❺ **صحيح**، رواه الترمذي (٢١٥٨ وقال: حسن) و النسائي (٧/ ٩١-٩٢ ح ٤٠٢٤) و ابن ماجه (٢٥٣٣) والدارمي (٢/ ١٧١-١٧٢ ح ٢٣٠٢ مختصرًا)۔

۳۴۶۶: ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ''یوم الدار'' (جن دنوں باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کر رکھا تھا) لوگوں کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے آگاہ نہیں ہو؟ کہ ''کسی مسلمان شخص کا خون تین میں سے کسی ایک وجہ پر درست ہے: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا یا اسلام کے بعد کفر کرنا یا کسی جان کو ناحق قتل کرنا، اور وہ اس کے باعث قتل کیا جائے گا۔'' اللہ کی قسم! میں نے نہ تو دورِ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ زمانہ اسلام میں، میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اس وقت سے آج تک کبھی مرتد نہیں ہوا، اور میں نے کسی ایسی جان کو قتل نہیں کیا جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، تو پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ۔ اور دارمی میں صرف حدیث کے الفاظ ہیں۔

٣٤٦٧: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَایَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۴۶۷: ابودرداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک مومن کسی خونِ حرام کا ارتکاب نہیں کرتا تو وہ اطاعت گزاری اور اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں مستعد رہتا ہے اور جب وہ کسی خون حرام کا ارتکاب کر لیتا ہے تو وہ سستی و تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔''

٣٤٦٨: وَعَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰہُ اَنْ یَغْفِرَہٗ اِلَّامَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْمَنْ یَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۴۶۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امید ہے کہ اللہ ہر گناہ معاف فرما دے بجز اس شخص کے جو حالت شرک میں فوت ہو، اور جس نے عمداً کسی مومن کو قتل کیا ہو۔''

٣٤٦٩: وَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ مُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ [3]

۳۴۶۹: امام نسائی نے اسے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٤٧٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [4]

۳۴۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں اور نہ اولاد کا والد سے قصاص لیا جائے۔''

٣٤٧١: وَعَنْ اَبِی رِمْثَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَ اَبِی فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا الَّذِیْ مَعَكَ؟)) قَالَ ابْنِیْ اِشْهَدْ بِهٖ قَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَ لَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ)). [5] رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَ زَادَ فِیْ شَرْحِ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٧٠)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٧٠)۔ [3] **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ٨١ ح ٣٩٨٩)۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٠١) والدارمي (٢/ ١٩٠ ح ٢٣٦٢) [وابن ماجه (٢٦٦١)] ☆ إسماعيل بن مسلم ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة ۔ [5] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٩٥) والنسائي (٨/ ٥٣ ح ٤٨٣٦) و البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٨١ ح ٢٥٣٤) [من طريق الشافعي وهذا في الأم (٧/ ٩٥)]۔

السُّنَّةِ. فِيْ اَوَّلِهٖ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَى اَبِي الَّذِيْ بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: دَعْنِيْ اُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيْبٌ فَقَالَ: ((اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ)).

۳۴۷۱: ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میرا بیٹا ہے۔ آپ اس کے متعلق گواہ رہیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! نہ تو تیرے گناہ کا اس سے مؤاخذہ ہوگا نہ اس کے گناہ کا تجھ سے مؤاخذہ ہوگا۔''

اور شرح السنہ میں اس حدیث کے شروع میں مزید الفاظ ہیں: انہوں نے بیان کیا: میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر جو چیز (مہر نبوت) تھی وہ دیکھ لی تو عرض کیا مجھے اجازت دیں، میں اس چیز کا علاج کرتا ہوں جو آپ کی پشت پر ہے کیونکہ میں طبیب ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم رفیق ہو اور اللہ طبیب ہے۔''

۳۴۷۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِيْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا يُقِيْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ضَعَّفَهُ [1]

۳۴۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ ﷺ نے باپ کو اس کے بیٹے سے قصاص دلوایا اور اور بیٹے کا باپ سے قصاص نہیں دلوایا۔ ترمذی' اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۳۴۷۳: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَ مَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَ الدَّارِمِيُّ [2]. وَ زَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى: ((وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ)).

۳۴۷۳: حسن بصری رحمہ اللہ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کے اعضاء (ناک وغیرہ) کاٹے گا ہم اس کے اعضاء کاٹیں گے۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: ''جو اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اسے خصی کریں گے۔''

۳۴۷۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ؛ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلَاثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٩٩) ☆ مثنى بن الصباح: ضعيف۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤١٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٥١٥) و ابن ماجه (٢٦٦٤) والدارمي (٢/ ١٩١ ح ٢٣٦٣) و النسائي (٨/ ٢٠-٢١ ح ٤٧٤٠-٤٧٤٢)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٨٧ وقال: حسن غريب)۔

۳۴۷۴: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے عمداً قتل کیا تو اسے مقتول کے ورثا کے حوالے کیا جائے گا، اگر وہ چاہیں تو (اسے) قتل کر دیں اور اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں۔ اور وہ تیس حقہ (اونٹنی کا وہ بچہ جو تین سال مکمل کرنے کے بعد عمر کے چوتھے سال میں داخل ہو) تیس جذعہ (وہ اونٹنی جو پانچویں سال میں داخل ہو) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں ہے۔ اور وہ جس چیز پر مصالحت کر لیں تو وہ ان کے لیے ہے۔''

۳٤٧٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاءُ هُمْ وَ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَ هُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۴۷۵: علی رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں کے خون (قصاص و دیت میں) مساوی ہیں، اور ان کے عام آدمی کی امان کا بھی لحاظ رکھا جائے گا اور ان سے دور دراز والا شخص مال غنیمت ان کے نزدیک والے پر لوٹائے گا، اور وہ دشمن کے مقابلے میں باہم دستِ واحد کی طرح ہیں، سن لو! کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی معاہد (ذمی) کو اس کے عہد میں قتل کیا جائے گا۔''

۳٤٧٦: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. ❷

۳۴۷۶: ابن ماجہ نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳٤٧٧: وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْخَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجَرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْيَعْفُوَ اَوْيَأْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا اَبَدًا)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۳۴۷۷: ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے یا کوئی زخمی کر دیا جائے تو اسے تین میں سے ایک کا اختیار ہے، اگر وہ چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو، وہ قصاص لے لے، یا معاف کر دے یا دیت لے لے۔ اگر اس نے اس میں سے کوئی چیز لے لی اور پھر اس کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔''

۳٤٧٨: وَعَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ، اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ، اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا؛ فَهُوَ خَطَأٌ، وَ عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ. وَ مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَ لَا عَدْلٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٣٠) و النسائي (٨/ ٢٤ ح ٤٧٤٩)۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٦٦٠) ☆ حنش هو أبو علي الحسين بن قيس الرحبي متروك و قوله: "لا يقتل مؤمن بكافر" صحيح بالشواهد و قوله: "و لا ذو عهد في عهده" ضعيف وله شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ١٦٩٩) و أبي داود (٤٥٣٠) وغيرهما۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ١٨٨ ح ٢٣٥٦) [وابن ماجه (٢٦٢٣) و أبو داود (٤٤٩٦)] ☆ سفيان بن أبي العوجاء: ضعيف و لبعض الحديث شاهد حسن عند أحمد (٤/ ٣٢ ح ١٦٤٩٢)۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٣٩) و النسائي (٨/ ٣٩ ح ٤٧٩٣۔٤٧٩٤)۔

۳۴۷۸: طاؤس، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بلوے میں مارا جائے، مثلاً لڑنے والے ایک دوسرے پر پتھر پھینک رہے تھے یا کوڑے مار رہے تھے یا لاٹھیاں برسا رہے تھے تو وہ قتلِ خطا ہے اور اس کی دیت، دیتِ خطا کی مثل ہوگی۔ اور جس نے عمداً قتل کیا تو وہ (قاتل) قابل قصاص ہے، اور جو شخص اس (قصاص) کے درمیان حائل ہو جائے، اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے، اس سے نہ تو نفل قبول ہوگا اور نہ فرض۔''

۳۴۷۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا اُعْفِیْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّیَةِ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۴۷۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں، دیت لینے کے بعد قتل کرنے والے کو معاف نہیں کروں گا۔''

۳۴۸۰: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَامِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰہُ بِهٖ دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ خَطِیْئَةً)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۴۸۰: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کے جسم میں کوئی زخم لگ جائے اور وہ معاف کردے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف فرما دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۴۸۱: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْسَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْہُ قَتْلَ غِیْلَةٍ وَ قَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالَاَ عَلَیْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِیْعًا. رَوَاہُ مَالِكٌ. [3]

۳۴۸۱: سعید بن مسیب رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے قتل کے بدلے میں پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا انہوں نے اسے دھوکے سے قتل کیا تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے قتل پر صنعاء کے تمام لوگ مجتمع ہوتے تو میں (اس کے بدلے میں) سب کو قتل کر دیتا۔''

۳۴۸۲: وَرَوَی الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما نَحْوَہٗ. [4]

۳۴۸۲: امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے اسی کی مثل ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۴۸۳: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٠٧) ☆ الحسن البصري مدلس و عنعن و فيه علة أخرى۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٩٣ وقال: غريب) و ابن ماجه (٢٦٩٣) ☆ أبو السفر ثقة لكنه أرسل عن أبى الدرداء رضي الله عنه، كذا فى التهذيب وغيره۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٨٧١ ح ١٦٨٨) ☆ رجاله ثقات وسعيد بن المسيب سمع من عمر رضي الله عنه۔

[4] رواه البخاري (٦٨٩٦)۔

فَيَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ؟ فَيَقُوْلُ: قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ)) قَالَ جُنْدُبٌ: فَاتَّقِهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۳۴۸۳: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فلاں شخص نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا اور وہ کہے گا: (رب جی!) اس سے پوچھیں کہ اس نے مجھے قتل کیوں کیا؟ تو وہ کہے گا: میں نے اسے فلاں کی سلطنت رفلاں کی نصرت پر قتل کیا۔'' جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ظالم کی اعانت سے بچو۔

٣٤٨٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطْرَ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۴۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی مومن کے قتل پر تھوڑی سی بات کے برابر بھی مدد کی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے مابین لکھا ہوگا: ''اللہ کی رحمت سے ناامید۔''

٣٤٨٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [3]

۳۴۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی کسی آدمی کو پکڑ کر رکھے اور دوسرا آدمی اسے قتل کر دے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔''

---

[1] **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ٨٤ ح ٤٠٠٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٦٢٠) ☆ يزيد الشامي: منكر الحديث، و للحديث شواهد ضعيفة عند البيهقي (٨/ ٢٢) وغيره۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٣/ ١٤٠ ح ٣٢٤٣) [و البيهقي (٨/ ٥٠ وقال: هذا غير محفوظ) ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و فى السند علة أخرى۔

بَابُ الدِّيَاتِ

دیتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۴۸۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَ الْاِبْهَامَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۴۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اور یہ یعنی چھنگلی اور انگوٹھا (دیت میں) برابر ہیں۔“

۳۴۸۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنِيْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۴۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی ایک عورت کے حمل کے مردہ حالت میں ساقط ہو جانے پر ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا تھا، پھر وہ عورت جس کے متعلق آپ ﷺ نے غلام کا فیصلہ کیا تھا وہ فوت ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کی میراث اس کے بیٹوں اور اس کے شوہر کے لیے ہے جبکہ اس کی دیت اس کے عصبہ پر ہے۔

۳۴۸۸: وَعَنْهُ، قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَ مَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَ قَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۴۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہذیل قبیلے کی دو عورتیں لڑ پڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری پر پتھر مارا اور اسے اور اس کے جنین (پیٹ کے بچے) کو قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کے جنین کی دیت ایک غلام یا ایک لونڈی ہے اور عورت کی دیت اس کے خاندان (عورت کے باپ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ) پر ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس کی اولاد اور جو اِن کے ساتھ ہیں ان کو اس کا وارث بنایا۔

۳۴۸۹: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضي الله عنه اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ

---

[1] رواه البخاري (٦٨٩٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٠٩) و مسلم (٣٩/ ١٦٨١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩١٠) و مسلم (٣٦/ ١٦٨١)۔

فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً: عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَ جَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ. هٰذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَ هِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَ غُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا. [1]

۳۴۸۹: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں سوتن تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کا بانس مارا تو اس کا جنین (پیٹ کا بچہ) گر گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ دیا اور اسے اس عورت کے عصبہ پر مقرر فرمایا۔ یہ ترمذی کی روایت ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے: عورت نے اپنی سوتن کو جو کہ حاملہ تھی، خیمے کا بانس مارا تو اس نے اسے قتل کر دیا، اور کہا: ان میں سے ایک لحیانیہ تھی، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ (رشتہ داروں) پر مقرر فرمائی اور جو اس (مقتولہ) کے پیٹ میں تھا اس کی دیت ایک غلام مقرر کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳٤۹۰: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ [2]

۳۴۹۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سن لو! خطا کی دیت، شبہ عمد کی دیت کے مثل ہے، جو کوڑے اور لاٹھی سے ہو، اس کی (دیت) سو اونٹ ہے، جن میں سے چالیس حاملہ ہوں گی۔“

۳٤۹۱: وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما. [3]

۳۴۹۱: اور ابوداؤد نے ان (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ صرف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔

۳٤۹۲: وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ الْيَمَنِ وَ كَانَ فِيْ كِتَابِهٖ: ((أَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَإِنَّهٗ قَوَدُ يَدِهٖ إِلَّا أَنْ يَّرْضٰى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ)). وَفِيْهِ: ((أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ)). وَفِيْهِ: ((فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَعَلٰى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِيْنَارٍ وَ فِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَ فِي الْأَسْنَانِ الدِّيَةُ وَ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَ فِي الذَّكَرِ

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (١٤١١) و مسلم (٣٧/ ١٦٨٢)۔

[2] **حسن**، رواه النسائي (٨/ ٤٢ ح ٤٧٩٧) و ابن ماجه (٢٦٢٨ مطولاً وسنده ضعيف) و الدارمي (٢/ ١٩٧ ح ٢٣٨٨) [و أبو داود (٤٥٤٧ صحيح، ٤٥٤٨) و رواه البخاري (٦٨٩٥)]۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٤٩) و البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٨٦ ح ٢٥٣٦) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف وحديث أبي داود (٤٥٤٧) و البخاري (٦٨٩٥) يغني عنه۔

الدِّيَةُ وَ فِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَ فِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَ فِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَ فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدِوَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَ فِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: ((وَ فِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ، وَ فِي الْيَدِخَمْسُوْنَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ، وَ فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ)). [1]

۳۴۹۲: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کے نام خط لکھا اور آپ ﷺ کے خط میں تھا: ''جس نے کسی مسلمان کو عمداً ناحق قتل کیا تو اس کا قصاص اس کے ہاتھ کے عمل کی وجہ سے ہے، مگر یہ کہ مقتول کے اولیاء (ورثاء) راضی ہو جائیں۔'' اور اس (خط) میں یہ بھی تھا: ''آدمی کو عورت کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔'' اور اس میں تھا: ''کسی جان کی دیت سو اونٹ ہے۔ اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار، اور ناک کی دیت جب اسے مکمل طور پر کاٹ دیا جائے، سو اونٹ ہے۔ دانتوں کے بارے میں دیت ہے، ہونٹوں کے بارے میں دیت ہے، فوطوں کے بارے میں دیت ہے، شرم گاہ کے بارے میں دیت ہے۔ کمر کے بارے میں دیت ہے۔ آنکھوں کے بارے میں دیت ہے۔ ایک پاؤں کی نصف دیت ہے، دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم پر ایک تہائی دیت ہے۔ پیٹ کے اندر پہنچنے والے زخم میں ایک تہائی دیت ہے۔ ہڈی کو جگہ سے ہٹا دینے والے زخم میں پندرہ اونٹ دیت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ دیت ہے۔ اور دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے۔'' نسائی، دارمی۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے: ''آنکھ میں پچاس، ہاتھ میں پچاس، پاؤں میں پچاس اور ہڈی ظاہر کرنے والے زخم پر پانچ اونٹ دیت ہے۔''

۳۴۹۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَ فِي الْاَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ الدَّارِمِيُّ وَ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ: الْفَصْلَ الْاَوَّلَ. [2]

۳۴۹۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہڈی ظاہر کرنے والے زخم میں اور ہر دانت میں پانچ پانچ اونٹ دیت مقرر کی ہے۔'' ابوداود؛ نسائی؛ دارمی، جبکہ ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ نقل کیا ہے۔

۳۴۹۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

۳۴۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

۳۴۹۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَ الضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ

[1] **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٨/ ٥٧-٥٨ ح ٤٨٥٧) و الدارمي (٢/ ١٩٢-١٩٣ ح ٢٣٧٠ مختصرًا) و مالك (٢/ ٨٤٩ ح ١٦٤٧) ☆ سليمان بن داود صوابه سليمان بن أرقم وهو ضعيف۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٦٦) و النسائي (٨/ ٥٧ ح ٤٨٥٦ مختصرًا) و الدارمي (٢/ ١٩٥ ح ٢٣٧٥) والترمذي (١٣٩٠) وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٢٦٥٥)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٦١) و الترمذي (١٣٩١ وقال: حسن صحيح غريب)۔

سَوَاءٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۴۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(دیت کے بارے میں) تمام انگلیاں برابر ہیں، تمام دانت برابر ہیں، سامنے والے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں، یہ اور یہ (چھنگلی اور انگوٹھا) برابر ہیں۔''

۳۴۹۶: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ وَ مَاكَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً، اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۴۹۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ''لوگو! اسلام میں کوئی نیا معاہدہ نہیں، اور دورِ جاہلیت میں جو معاہدہ تھا اسلام اس میں اضافہ نہیں کرتا البتہ اسے مضبوط کرتا ہے، مومن دشمن کے مقابلے میں باہم دستِ واحد کی طرح ہیں ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتا ہے اور ان میں سے جو دور دراز ہے وہ بھی ان تک پہنچاتا ہے، اور ان کے لشکر جہاد میں شریک نہ ہونے والوں کو بھی مال غنیمت میں شریک کرتے ہیں۔ کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا، کافر کی دیت، مسلمان کی دیت سے نصف ہے، زکوۃ وصول کرنے والا نہ اپنے پاس زکوۃ منگائے اور نہ زکوۃ دینے والے اپنا مال دور لے جائیں اور ان کے صدقات ان کے گھروں ہی سے وصول کیے جائیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''ذمی کی دیت، آزاد آدمی کی دیت کے نصف ہے۔''

۳۴۹۷: وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَ عِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَ عِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3] وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَ خِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَ رَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَ لَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ.

۳۴۹۷: خشف بن مالک، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت بیس ''بنت مخاض''، بیس ''ابن مخاض نر''، بیس ''بنت لبون''، بیس ''جذعہ'' اور بیس ''حقہ'' مقرر فرمائی۔ ترمذی، ابوداود، نسائی۔

اور صحیح یہ ہے کہ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ جبکہ خشف مجہول ہے۔ اس سے صرف یہی ایک روایت مروی ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٥٥٩)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٨٠ ح ٦٦٩٢) و أبو داود (٤٥٣١ الرواية الثانية : ٤٥٨٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٨٦) و أبو داود (٤٥٤٥) و النسائي (٨/ ٤٣-٤٤ ح ٤٨٠٦) [و ابن ماجه (٢٦٣١)] ☆ خشف مجهول كما قال المؤلف وغيره و حجاج بن أرطاة مدلس وعنعن. ٥ حديث أن النبي ﷺ و دى قتيل خيبر إلخ رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٨٨ تحت ح ٢٥٣٦) [والبخاري (٧١٩٢) و مسلم (٦/ ١٦٦٩)]۔

اورشرح السنہ میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے ایک مقتول کی صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیت ادا کی، اور صدقہ کے اونٹوں میں ''ابن مخاض'' نہیں تھا۔ ان میں صرف ''ابن لبون'' تھے۔

٣٤٩٨: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَ دِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ نِصْفٌ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اُسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: اِنَّ الْاِبِلَ قَدْغَلَتْ قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اِثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا وَ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَىْ حُلَّةٍ قَالَ: وَ تَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٣٤٩٨: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار تھی یا آٹھ ہزار درہم تھی، اور ان دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف تھی، انہوں نے مزید فرمایا: دیت کا معاملہ اسی طرح تھا حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر ہزار دینار، چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم، گائے والوں پر دو سو گائیں، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں، جوڑے (سوٹ) والوں پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ذمیوں کی دیت چھوڑ دی، اور جب انہوں نے دیت بڑھائی تو اسے نہ بڑھایا۔

٣٤٩٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَىْ عَشَرَ اَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

٣٤٩٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دیت بارہ ہزار (درہم) مقرر فرمائی۔

٣٥٠٠: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَثْمَانِ الْاِبِلِ فَاِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَاِذَا هَاجَتْ رُخْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَ بَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ اَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَعِدْلُهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ: وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ وَ عَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَىْ شَاةٍ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ**)). وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَايَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

٣٥٠٠: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ دیہاتیوں پر دیت خطا چار سو دینار یا اس کے مساوی چاندی مقرر فرمایا کرتے تھے۔ اور اس میں اونٹوں کی قیمت کا لحاظ رکھتے تھے۔ جب (اونٹوں

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٤٢)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٨٨ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (٤٥٤٦) و النسائي (٢/ ١٩٢ ح٢٣٦٨) و الدارمي (٨/ ٤٤ ح٤٨٠٨)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٥٦٤) و النسائي (٨/ ٤٢-٤٣ ح ٤٨٠٥)۔

کی) قیمت بڑھ جاتی تو آپ ﷺ اس (دیت) کی قیمت بڑھا دیتے تھے، اور جب ان کی قیمت کم ہو جاتی تو آپ اس دیت کی قیمت کم کر دیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہنچ گئی تھی۔ اور چاندی سے اس کے مساوی آٹھ ہزار درہم تک پہنچ گئی تھی، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں دیت مقرر فرمائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک دیت مقتول کے ورثاء کے درمیان میراث ہے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ پر ہے، اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

٣٥٠١: وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ، مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ، وَ لَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۰۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''شبہ عمد کی دیت، دیت عمد کی طرح مغلظہ ہے اور اس (شبہ عمد) کے مرتکب کو قتل نہیں کیا جائے گا۔''

٣٥٠٢: وَعَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۳۵۰۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی جگہ پر ثابت رہ جانے والی آنکھ کی ایک تہائی دیت مقرر فرمائی۔

٣٥٠٣: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3] وَقَالَ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَ خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ: أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ.

۳۵۰۳: محمد بن عمرو نے ابوسلمہ اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنین (پیٹ کے بچے) کے بارے میں غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر بطور دیت مقرر فرمایا۔ ابوداود نے اسے روایت کیا اور فرمایا: حماد بن سلمہ اور خالد واسطی نے یہ حدیث محمد بن عمرو سے روایت کی اور انہوں نے گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

٣٥٠٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۳۵۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص علاج معالجہ کرے جبکہ وہ طب میں ماہر نہ ہو تو وہ (مریض کی موت واقع ہونے پر دیت کا) ضامن ہوگا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٦٥)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٦٧) و النسائي (٨/ ٥٥ ح ٤٨٤٤)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٥٧٩)۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٨٦) و النسائي (٨/ ٥٢۔٥٣ ح ٤٨٣٤۔٤٨٣٥) ☆ ابن جريج مدلس و عنعن و للحديث شاهد ضعيف۔

۳۵۰۵: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۵۰۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غریب لوگوں کے غلام نے امیر لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا تو اس (کان کاٹنے والے غلام) کے گھر والے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا، ہم فقیر لوگ ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر (دیت میں سے) کچھ بھی مقرر نہ فرمایا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۵۰۶: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: ((دِيَةُ شِبْهِ الْعَمَدِ اَثْلَاثًا: ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ جَذْعَةً وَاَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((فِي الْخَطَاِ اَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ حِقَّةً، وَ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ جَذْعَةً وَ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ بَنَاتُ لَبُوْنٍ وَ خَمْسٌ وَ عِشْرُوْنَ بَنَاتُ مَخَاضٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۵۰۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''شبہ عمد کی دیت تین قسم (کے اونٹوں) پر مشتمل ہے: تینتیس حِقّہ (تین سال مکمل کرنے کے بعد چوتھے سال میں داخل اونٹ) تینتیس جذعہ (پانچویں سال میں داخل) چونتیس (چھٹے سال میں داخل ہونے والی اونٹنیاں) اور وہ سب حاملہ ہوں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ فرمایا: ''قتل خطا کی دیت چار قسم کی اونٹنیاں ہیں: پچیس حقہ، پچیس جذعہ، پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض۔''

۳۵۰۷: وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَضٰى عُمَرُ رضی اللہ عنہ فِيْ شِبْهِ الْعَمَدِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً وَ ثَلَاثِيْنَ جَذْعَةً وَ اَرْبَعِيْنَ خَلِفَةً مَابَيْنَ ثَنِيَّةٍ اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۵۰۷: مجاہد بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد میں تیس حقہ، تیس جذعہ اور چالیس حاملہ اونٹنیوں کا فیصلہ کیا جو کہ چھ سال سے نو سال کی عمر کے درمیان ہوں اور وہ تمام حاملہ ہوں۔

۳۵۰۸: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ: كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَ لَا اَكَلَ وَ لَا نَطَقَ وَ لَا اسْتَهَلَّ وَ مِثْلُ ذَالِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا. ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٩٠) و النسائي (٨/ ٢٥-٢٦ ح ٤٧٥٥) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٥١ و الرواية الثانية: ٤٥٥٣) ☆ أبو إسحاق و سفيان مدلسان و عنعنا۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥٥٠) ☆ سفيان و ابن أبي نجيح مدلسان و عنعنا و مجاهد لم يسمع من عمر رضي الله عنه فالسند منقطع إن صح إلى مجاهد۔ ❹ **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٨٥٥ ح ١٦٥٩) و النسائي (٨/ ٤٩ ح ٤٨٢٤) ☆ السند مرسل و له شواهد منها الحديث الآتي (٣٥٠٩)۔

۳۵۰۸: سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں جسے اس کی ماں کے پیٹ میں قتل کیا جائے، ایک غلام یا ایک لونڈی کی دیت کا فیصلہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کے خلاف فیصلہ کیا تھا اس نے کہا: میں اس کی دیت کیسے ادا کروں جس نے نہ پیا، نہ کھایا اور اس نے کلام کیا نہ کوئی چیخ ماری۔ اور اس طرح وہ اس قتل کو رائیگاں قرار دیتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ تو کاہنوں کا ساتھی ہے۔'' مالک۔ نسائی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۳۵۰۹: وَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَنْهُ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ مُتَّصِلاً. [1]

۳۵۰۹: ابوداؤد نے سعید بن مسیّب عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موصولاً روایت کیا ہے۔

[1] صحیح، رواہ أبو داود (٤٥٧٦)۔

بَابُ مَالَا يُضْمَنُ مِنَ الْجِنَايَاتِ

ایسے قصور اور خطائیں جن پر دیت نہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۵۱۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چوپائے کسی کو زخمی کر دیں تو اس پر کوئی خون بہا نہیں، اگر کوئی کان میں دب کر مر جائے اس پر کوئی خون بہا نہیں اور جو شخص کنویں میں گر کر مر جائے تو اس کا خون بہا نہیں۔''

۳۵۱۱: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَ كَانَ لِیْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِی الْعَاضِّ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَ قَالَ: ((اَيَدَعُ يَدَهٗ فِیْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۵۱۱: یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی، میرا ایک نوکر تھا اس کا کسی شخص سے جھگڑا ہو گیا تو ان دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے کا ہاتھ (دانتوں سے) چباڈالا تو جس کا ہاتھ تھا اس نے اپنے ہاتھ کو اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے کے دانت گرا دیے، وہ (شکایت لے کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا اور اس کا بدلہ نہ دلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں رہنے دیتا تاکہ تم اونٹ کی طرح اسے چباڈالتے۔''

۳۵۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔''

۳۵۱۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِیْ؟

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٩١٢) و مسلم (٤٥/ ١٧١٠)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٢٢٦٥) و مسلم (٢٣/ ١٦٧٤)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٢٤٨٠) و مسلم (٢٢٦/ ١٤٠)۔

قَالَ: ((فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ)) قَالَ: اَرَأَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ؟ قَالَ: ((قَاتِلْهُ)) قَالَ: اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ: ((فَاَنْتَ شَهِيْدٌ)) قَالَ: اَرَأَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: ((هُوَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۵۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر کوئی آدمی (ناحق طور پر) میرا مال لینے کے ارادے سے آئے (تو میں کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنا مال اسے مت لینے دو۔'' اس نے عرض کیا، مجھے بتائیں اگر وہ مجھ سے جھگڑا کرے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم بھی اس سے جھگڑا کرو۔'' اس نے عرض کیا: مجھے بتائیں اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم شہید ہو۔'' اس نے عرض کیا: مجھے بتائیں اگر میں اسے قتل کر دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' (تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں)۔

٣٥١٤: وَعَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ اَحَدٌ، وَ لَمْ تَاْذَنْ لَهُ، فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ؛ مَاكَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۵۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر کوئی شخص بلا اجازت تمہارے گھر میں جھانکے اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔''

٣٥١٥: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنَيْكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۱۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لکڑی یا لوہے کی کنگھی نما کوئی چیز تھی جس سے آپ اپنا سر کھجلاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو تو میں اسے تمہاری دونوں آنکھوں میں چبھو دیتا، دیکھنے ہی کی وجہ سے تو اجازت لینا مقرر کیا گیا ہے۔''

٣٥١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ: ((اِنَّهُ لَا يُصَادُبِهِ صَيْدٌ وَ لَا يُنْكَأُبِهِ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۵۱۶: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: کنکریاں مت پھینکو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے نہ تو شکار کیا جا سکتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جا سکتا ہے لیکن یہ (پھینکنا) دانت توڑ سکتا ہے اور آنکھ پھوڑ سکتا ہے۔''

٣٥١٧: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا وَ فِيْ سُوْقِنَا وَ مَعَهُ

---

[1] رواه مسلم (٢٢٥/ ١٢٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٨٨) و مسلم (٤٤/ ٢١٥٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٠١) و مسلم (٤٠/ ٢١٥٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٧٩) و مسلم (٥٤/ ١٩٥٤)۔

نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۱۷: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد اور ہمارے بازار میں سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہو تو وہ اس کے پیکان پر ہاتھ رکھے تاکہ اس سے کوئی مسلمان زخمی نہ ہو جائے۔''

۳۵۱۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِیْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۵۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اسلحہ کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے شیطان اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر (اس کے بھائی پر وار کرے) اسی طرح یہ جہنم میں جا گرے۔''

۳۵۱۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَضَعَهَا وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَ اُمِّهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۳۵۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نیزے سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے، فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں، حتیٰ کہ وہ اسے رکھ دے۔ خواہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔''

۳۵۲۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہم عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ زَادَ مُسْلِمٌ: ((وَ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا)). [4]

۳۵۲۰: ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہمارے خلاف اسلحہ اٹھائے تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔''

۳۵۲۱: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۳۵۲۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمارے خلاف تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں۔''

۳۵۲۲: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ وَ قَدْ اُقِيْمُوْا فِی الشَّمْسِ وَ صُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِی الْخَرَاجِ. فَقَالَ هِشَامٌ: اَشْهَدُ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٧٥) و مسلم (١٣٤/ ٢٦١٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٧٢) و مسلم (١٣٦/ ٢٦١٧)۔

[3] رواه البخاري (لم أجده) [و مسلم (١٢٥/ ٢٦١٦)]۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٧) و مسلم (١٦٤/ ١٠١)۔

[5] رواه مسلم (١٦٢/ ٩٩)۔

لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۵۲۲: ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن حکیم شام میں قوم انباط کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل ڈالا جا رہا تھا، انہوں نے پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے؟ بتایا گیا کہ انہیں ٹیکس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے سزا دی جا رہی ہے، ہشام نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ بے شک اللہ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں (ناحق) عذاب و سزا دیتے ہیں۔''

۳۵۲۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ اَيْدِيْهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَةِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۵۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو قریب ہے کہ تم کچھ ایسے لوگ دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم جیسے (کوڑے) ہوں گے، وہ صبح و شام (ہمیشہ) اللہ کے غضب اور ناراضی میں رہیں گے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''وہ اللہ کی لعنت میں شام کرتے ہیں۔''

۳۵۲٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۵۲۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں کے دو گروہ ایسے ہیں، جنہیں میں نے نہیں دیکھا، ایک وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے، اور وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی عریاں ہوں گی، مائل کرنے والی، مٹک مٹک کر چلنے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے، یہ دونوں گروہ نہ تو جنت میں جائیں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے، حالانکہ اس کی خوشبو دور دراز تک پھیلی ہوگی۔''

۳۵۲٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۵۲۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی (کسی کو) مارے تو وہ چہرے سے اجتناب کرے، کیونکہ اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (١١٨/ ٢٦١٣)۔

[2] رواه مسلم (٥٤، ٥٣ / ٢٨٥٧)۔

[3] رواه مسلم (٥٢/ ٢١٢٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٥٩) و مسلم (١١٥/ ٢٦١٢)۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۳۵۲۶: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ یُّؤْذَنَ لَهٗ، فَرَاٰی عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰی حَدًّا لَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّاْتِیَهٗ، وَ لَوْ اَنَّهٗ حِیْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ، فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَیْنَهٗ، مَا عَیَّرْتُ عَلَیْهِ وَ اِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلٰی بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَیْرُ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِیْئَةَ عَلَیْهِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَةُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ [1]

۳۵۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے پردہ اٹھایا اور بلا اجازت گھر میں نظر ڈالی اور گھر والوں کی پردہ کی چیز کو دیکھ لیا تو اس نے ایک حد کا ارتکاب کیا جس کا ارتکاب کرنا اس کے لیے حلال نہیں تھا، اور اگر اس وقت، جب اس نے نظر ڈالی، ایک آدمی اس کے سامنے آ گیا اور اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی، میں اس کی سرزنش نہیں کروں گا، اور اگر آدمی کسی ایسے دروازے سے گزرے جس کا کوئی پردہ نہ ہو اور نہ وہ بند ہو اور وہ دیکھ لے تو اس کی کوئی غلطی نہیں، غلطی تو گھر والوں کی ہے۔''
اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۵۲۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّتَعَاطَی السَّیْفُ مَسْلُوْلًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۵۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بے نیام تلوار کسی کو دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۵۲۸: وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُّقَدَّ السَّیْرُ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۵۲۸: حسن، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انگلیوں کے درمیان تسمہ چیرنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۵۲۹: وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

۳۵۲۹: سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٠٧) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦١٣ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٥٨٨) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٨٩)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٤٢١ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٧٧٢) و النسائي (٧/ ١١٥-١١٦ ح ٤٠٩٥-٤٠٩٦)۔

۳۵۳۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ: بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)) ذُكِرَ فِيْ بَابِ الْغَصْبِ.

۳۵۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے جس نے میری امت کے خلاف تلوار اٹھائی، یا فرمایا: ''(جس نے) محمد ﷺ کی امت کے خلاف (تلوار اٹھائی)۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''چوپائے کے پاؤں سے لگنے والا زخم رائیگاں ہے۔'' باب الغصب میں ذکر کی گئی ہے۔

[اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے]

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۱۲۳) ☆ وقال أبو حاتم الرازي: جنيد عن ابن عمر: مرسل ـ ٥ حديث "الرجل جبار" تقدم (۲۹۵۲)۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

قسم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٥٣١: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِی النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمُوْا فِیْ اَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَاَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: يَعْنِیْ لِيَلِیَ الْكَلَامَ الْاَكْبَرُ، فَتَكَلَّمُوْا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((**اسْتَحِقُّوا قَتِيْلَكُمْ - اَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ - بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ؟**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ: ((**فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ فِیْ اَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ. وَ فِیْ رِوَايَةٍ: ((**تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ.**)) فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ نَاقَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۳۱: رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر آئے اور وہ دونوں کھجوروں کے جھنڈ میں الگ ہو گئے، چنانچہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے دونوں بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اپنے ساتھی کے معاملے کے متعلق بات کرنے لگے تو عبد الرحمٰن نے، جو کہ لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، بات کرنا شروع کی تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''بڑے کو اس کے بڑے ہونے کا حق دو۔'' یحییٰ بن سعید نے فرمایا: آپ ﷺ کی مراد تھی کہ جو سب سے بڑا ہے وہ کلام کرے۔ انہوں نے بات کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے مقتول ساتھی کی دیت کے متعلق پچاس قسمیں اٹھا کر حق دار بن سکتے ہو۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ ایسا معاملہ ہے کہ ہم نے اسے دیکھا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہود کے پچاس آدمی قسم اٹھا کر تم سے بری ہو جائیں گے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو کافر لوگ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا فرمائی، اور ایک روایت میں ہے: ''تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور اپنے قاتل یا اپنے ساتھی کے مستحق بن جاؤ۔'' رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹنیاں بطور دیت ادا فرمائیں۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٤٢-٦١٤٣ و الرواية الثانية: ٧١٩٢) و مسلم (٣/ ١٦٦٩)۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي.

اور یہ باب فصل ثانی سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۵۳۲: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: اَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِيَاءُ هٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوْا ذَالِكَ لَهٗ فَقَالَ: ((اَلَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّمَا هُمْ يَهُوْدُ وَ قَدْ يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا، قَالَ: ((فَاخْتَارُوْا مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ فَاسْتَحْلِفُوْهُمْ)) فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۳۲: رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں، انصار کا ایک آدمی خیبر میں قتل ہو گیا تو اس کے ورثاء نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کے متعلق آپ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے ساتھی کے قاتل پر گواہی دیں؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہاں تو کوئی مسلمان نہیں تھا اور وہ تو یہود ہیں اور وہ اس سے بڑی چیز کے ارتکاب کی جرأت کر جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے پچاس آدمی چن لو اور ان سے حلف لے لو۔'' انہوں نے انکار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کا فدیہ ادا فرمایا۔

---

[1] صحیح، رواہ أبو داود (٤٥٢٤)۔

بَابُ قَتْلِ اَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ

مرتدوں اور فساد پھیلانے والوں کو قتل کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٥٣٣: عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اُتِىَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْكُنْتُ اَنَالَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَ لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۵۳۳: عکرمہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زندیق لائے گئے تو انہوں نے انہیں زندہ جلا دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں انہیں کبھی زندہ نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کی ممانعت موجود ہے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا): ''اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو۔'' کی وجہ سے میں انہیں نہ جلاتا اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ''جو شخص اپنا دین (اسلام) بدل لے تو اسے قتل کر دو۔'' کے مطابق میں انہیں قتل کر دیتا۔

٣٥٣٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ)).رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۵۳۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کا عذاب صرف اللہ ہی دے گا۔''

٣٥٣٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًالِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب آخری زمانے میں ایک قوم کا ظہور ہوگا جو نوعمر ضعیف العقل ہوں گے، وہ بظاہر نہایت معقول کلام کریں گے، لیکن ان کا ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، تم انہیں جہاں پاؤ وہیں قتل کر دو کیونکہ انہیں قتل کرنے میں روز قیامت ان کے قاتل کے لیے اجر ہے۔''

٣٥٣٦: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ اُمَّتِىْ فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِىْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه البخاري (٦٩٢٢)۔

[2] رواه البخاري (٦٩٥٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٣٠) و مسلم (١٥٤/ ١٠٦٦)۔

[4] رواه مسلم (١٥١/ ١٠٦٤)۔

۳۵۳۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت دو گروہوں میں منقسم ہو جائے گی اور ان دونوں کے بیچ سے ایک خارجی جماعت رونما ہوگی، ان کا خاتمہ وہ لوگ کریں گے جو حق کے زیادہ قریب ہونگے۔''

۳۵۳۷: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۳۷: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ کر کافر نہ بن جانا۔''

۳۵۳۸: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلٰى اَخِيْهِ السِّلَاحَ، فَهُمَا فِيْ جُرُفِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، دَخَلَاهَا جَمِيْعًا)) وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: ((اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)) قُلْتُ: هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: ((اِنَّهُ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۵۳۸: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی پر اسلحہ تان لے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، جب ان میں سے کوئی اپنے مقابل کو قتل کر دیتا ہے تو وہ دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' اور ان سے ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جب دو مسلمان اپنی تلواریں سونت کر سامنے آ جاتے ہیں تو قاتل اور مقتول جہنمی ہیں۔'' میں نے عرض کیا: قاتل تو ہے لیکن مقتول کس وجہ سے؟ (کہ وہ مظلوم ہونے کے باوجود جہنمی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ وہ اپنے ساتھی (مد مقابل) کو قتل کرنے پر حریص تھا۔''

۳۵۳۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّأْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا. وَ فِيْ رِوَايَةٍ فَسَمَّرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عکل کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ مدینہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے انہیں صدقہ کے اونٹوں کے پاس جانے کا حکم فرمایا تا کہ وہاں وہ ان کا دودھ اور پیشاب پئیں،

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٨٠) و مسلم (١١٨/ ٦٥)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٧٥ الرواية الثانية) و مسلم (١٦/ ٢٨٨٨، الرواية الأولى، ١٤/ ٢٨٨٨، الرواية الثانية)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٠٣، الرواية الأولى، ١٥٠١، الثانية، ٣٠١٨، الثالثة) و مسلم (٩/ ١٦٧١، الرواية الأولى، ١٠/ ١٦٧١، الثانية)۔

انہوں نے ایسے کیا اور وہ صحت یاب ہو گئے، اس کے بعد وہ مرتد ہو گئے اور ان کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر لے گئے آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے تو وہ انہیں پکڑ کر لے آئے، آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں، پھر ان کا خون بہتا رہا حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: ''انہوں نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''آپ ﷺ نے سلائیوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں گرم کیا گیا اور انہیں ان کی آنکھوں میں پھیر کر انہیں دھوپ میں پھینک دیا گیا وہ پانی طلب کرتے رہے مگر انہیں پانی نہ دیا گیا حتی کہ وہ فوت ہو گئے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۵۴۰: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۴۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ دینے پر آمادہ کیا کرتے تھے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۵۴۱: وَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه. [2]

۳۵۴۱: امام نسائی نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۵۴۲: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّامَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تُفَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ فَجَّعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا)). وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْحَرَّقْنَاهَا قَالَ: ((مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟)) فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: ((اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۵۴۲: عبدالرحمن بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا (سرخ رنگ کی چڑیا) دیکھی، اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے، ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو وہ پھڑ پھڑانے لگی، اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس شخص نے اسے، اس کے بچوں کی وجہ سے بے قرار کر دیا؟ اس کے بچے اسے واپس کرو۔'' اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک مسکن دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کس نے جلایا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ہم نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگ کا عذاب دینا صرف آگ کے رب کے لائق ہے۔''

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٦٧) ☆ قتادة مدلس وعنعن وحديث أحمد (٥/ ٢٠) يغني عن هذا الحديث۔

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ١٠١ ح ٤٠٥٢)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٦٧٥)۔

٣٥٤٣: وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ یُحْسِنُوْنَ الْقِیْلَ وَ یُسِیْئُوْنَ الْفِعْلَ، یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یَرْجِعُوْنَ حَتّٰی یَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلٰی فُوْقِهٖ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ، طُوْبٰی لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَ قَتَلُوْهُ، یَدْعُوْنَ اِلٰی كِتَابِ اللّٰهِ وَ لَیْسُوْا مِنَّا فِیْ شَیْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰی بِاللّٰهِ مِنْهُمْ)). قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا سِیْمَا هُمْ؟ قَالَ: ((التَّحْلِیْقُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں عنقریب اختلاف وافتراق ہوگا۔ ایک گروہ باتیں اچھی اچھی لیکن کام برے کرے گا۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل (کر پار ہو) جاتا ہے۔ وہ دین کی طرف نہیں پلٹیں گے حتی کہ تیر اپنے سوفار (چٹکی جہاں کمان کا تانت ٹکتا ہے) پر واپس آ جائے۔ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جو ان کو قتل کرتا ہے اور جسے وہ قتل کر دیں، وہ (بظاہر) اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے۔ لیکن وہ کسی چیز میں بھی ہم میں سے نہیں ہوں گے، جس نے ان سے قتال کیا وہ ان (باقی امتیوں) سے اللہ کے زیادہ قریب ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سر منڈانا۔“

٣٥٤٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهٗ یُرْجَمُ وَ رَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهٗ یُقْتَلُ اَوْیُصَلَّبُ اَوْیُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ اَوْیَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۵۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اسے صرف تین وجوہات میں سے کسی ایک وجہ سے قتل کرنا جائز ہے: شادی کے بعد زنا والے کو رجم کیا جائے گا، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرے (یعنی ڈاکو) ہو، اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا یا جلاوطن کیا جائے گا۔ یا کوئی شخص کسی جان کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔“

٣٥٤٥: وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَنَّهُمْ كَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ اِلٰی حَبْلٍ مَعَهٗ، فَاَخَذَهٗ، فَفَزِعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۵۴۵: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، محمد ﷺ کے صحابہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ وہ رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، ان میں سے ایک آدمی سو گیا تو کسی شخص نے اپنی رسی لی اور اس کی طرف گیا اور اسے رسی کے ساتھ باندھ دیا تو

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٦٥) ☆ قتادة عنعن۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٣٥٣)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٥٠٠٤)۔

وہ (سونے والا شخص) گھبرا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے۔''

۳۵۴٦: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهُ وَ مَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهِ فَجَعَلَهُ فِي عُنُقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۴٦: ابودرداء رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے خراج والی زمین خرید لی تو اس نے اپنی ہجرت (عزت) ختم کر لی اور جس نے کسی کافر کی گردن سے ذلت اتار کر اپنی گردن میں ڈال لی تو اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔''

۳۵۴۷: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُوْدِ فَاَسْرَعَ فِيْهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ: ((اَنَا بَرِيْءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِكِيْنَ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ؟ قَالَ: ((لَا تَتَرَاءٰى نَارَاهُمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۵۴۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (یمن کے قبیلے) خثعم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے کچھ لوگ بچنے کے لیے نماز پڑھنے لگے، لیکن انہیں تیزی سے قتل کیا گیا، نبی ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے نصف دیت کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ''میں مشرکوں کے درمیان رہنے والے تمام مسلمانوں (کے خون) سے بریٔ الذمہ ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وہ کافروں سے اس قدر دور رہیں کہ) ان کی آگ نظر نہ آئے۔''

۳۵۴۸: وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْاِيْمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ، لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۵۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان اچانک قتل کرنے سے منع کرتا ہے۔ مومن اچانک (مطلع کیے بغیر) قتل نہیں کرتا۔''

۳۵۴۹: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۵۴۹: جریر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب غلام مشرکین کے علاقے کی طرف فرار ہو جائے تو اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔''

۳۵۵۰: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ تَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۳۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کو برا بھلا کہا کرتی تھی اور آپ کی مذمت کیا کرتی تھی، ایک

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٨٢) ☆ عمارة: مجهول وسنان: مستور۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٤٥) ☆ فيه أبو معاوية الضرير: مدلس و عنعن و للحديث طرق، ضعيفة كلها و لم يصب من صححه۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٧٦٩) [وله شواهد]۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٦٠) ☆ أبو إسحاق عنعن و حديث مسلم (٧٠) يغني عنه۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٦٢) ☆ مغيرة بن مقسم مدلس وعنعن، وأما جرير فهو ابن عبد الحميد الضبي: ثقة إمام۔

آدمی نے اس کا گلا دبا دیا چنانچہ وہ مرگئی تو نبی ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔

٣٥٥١: وَعَنْ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۳۵۵۱: جندب ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جادوگر کی حد (یعنی سزا) تلوار کے ساتھ قتل کرنا ہے۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

٣٥٥٢: عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ أُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۳۵۵۲: اسامہ بن شریک ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (امام کے خلاف) خروج کرے اور میری امت کے درمیان تفریق ڈالے تو اس کی گردن اڑا دو۔''

٣٥٥٣: وَعَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنّٰى أَنْ أَلْقٰى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ أَبَابَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنَيَّ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ: ((وَاللّٰهِ! لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّيْ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ: التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۳۵۵۳: شریک بن شہاب بیان کرتے ہیں، میری تمنا تھی کہ میں نبی ﷺ کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق دریافت کروں، میں عید کے روز ابو برزہ ؓ سے ان کے ساتھیوں کی موجودگی میں ملا تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خوارج کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو اپنے کانوں سے سنا ہے اور آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ مال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے تقسیم فرمایا اور اپنے دائیں بائیں والوں کو عطا کیا، لیکن آپ نے اپنی پچھلی جانب والوں کو کچھ نہ دیا تو آپ کی پچھلی جانب سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: محمد! (ﷺ) آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا، وہ منڈے ہوئے بالوں والا سیاہ فام شخص تھا، اس پر دو سفید

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٦٠) ☆ قال البيهقي (٨/ ١٣٦): "إسماعيل بن مسلم المكي: ضعيف۔"

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٧/ ٩٣ ح ٤٠٢٨)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٧/ ١١٩-١٢١ ح ٤١٠٨)۔

کپڑے تھے، (اس پر) رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! میرے بعد تم کوئی ایسا آدمی نہیں پاؤ گے جو مجھ سے زیادہ عدل کرنے والا ہو۔'' پھر فرمایا: ''آخری زمانے میں ایک قوم کا ظہور ہوگا، گویا یہ انہی میں سے ہے، وہ قرآن پڑھتے ہوں گے مگر وہ اِن کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل (کر پار ہو) جاتا ہے۔ سر منڈانا ان کی علامت ہوگی، وہ مسلسل ظاہر ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری فرد مسیح دجال کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ جب تم ان سے ملو تو (جان لو کہ) وہ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔''

٣٥٥٤: وَعَنْ أَبِي غَالِبٍ رَأَى أَبُوْ أُمَامَةَ رُءُوْسًا مَنْصُوْبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ: ((كِلَابُ النَّارِ، شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوْهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ الْآيَةَ. قِيْلَ لِأَبِيْ أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْلَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔ [1]

۳۵۵۴: ابو غالب سے روایت ہے، ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے راہِ دمشق پر کچھ سر نصب کیے ہوئے دیکھے تو ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (یہ) جہنم کے کتے ہیں، آسمان تلے یہ بدترین مقتول ہیں، اور انہوں نے جنہیں قتل کیا ہے وہ بہترین مقتول ہیں، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اس روز بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔'' ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے اسے (بار بار) سات مرتبہ تک نہ سنا ہوتا تو میں اسے تمہیں بیان نہ کرتا۔ ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٠٠) و ابن ماجه (١٧٦) ☆ و للحديث شواهد وهو بها صحيح۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدود کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۳۵۵۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ قَالَ الْآخَرُ: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ: ((تَكَلَّمْ)) قَالَ: اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَأَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَى ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَى ابْنِیْ جَلْدَ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبَ عَامٍ وَ اِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اَمَا وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَ اَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَ اَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ! فَاغْدُ اِلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا))** فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۵۵: ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمی مقدمہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا، ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں، اور دوسرے نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے بات کرنے کی اجازت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بات کرو۔'' اس نے عرض کیا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا، اس نے اس کی اہلیہ کے ساتھ زنا کر لیا تو انہوں (یعنی بعض لوگوں) نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم (کی سزا لاگو ہوتی) ہے، لیکن میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور اپنی ایک لونڈی دے دی، پھر میں نے اہل علم سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی (کی سزا) ہے، اور اس کی اہلیہ پر رجم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا، رہی تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی وہ تمہیں واپس مل جائیں گی، رہا تمہارا بیٹا تو اس پر سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی ہے اور اُنیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ، اگر وہ اعترافِ جرم کر لے تو اسے رجم کر دو۔'' اس نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

۳۵۵۶: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٣٣) و مسلم (٢٥/ ١٦٩٧-١٦٩٨)۔

[2] رواه البخاري (٦٨٣١)۔

۳۵۵۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنوارے زانی کے متعلق سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی کا حکم فرماتے ہوئے سنا۔

۳۵۵۷: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا [صلی اللہ علیہ وسلم] بِالْحَقِّ وَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۵۵۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور آپ پر کتاب نازل فرمائی، اللہ تعالیٰ نے جو نازل فرمایا، اس میں آیت رجم بھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، اور جب شادی شدہ مرد اور عورت زنا کرے تو اسے رجم کرنا اللہ کی کتاب سے ثابت ہے۔ بشرطیکہ گواہی ثابت ہو جائے یا حمل واضح ہو جائے یا اعتراف جرم ہو جائے۔

۳۵۵۸: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ وَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۵۵۸: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(حد زنا کے متعلق) مجھ سے احکام کی بابت معلومات لے لو۔ مجھ سے احکام کی بابت معلومات لے لو، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (حد) مقرر کر دی، کنوارا، کنواری کے ساتھ زنا کرے تو اس کی حد سو کوڑے اور سال کی جلاوطنی ہے، اور شادی شدہ، شادی شدہ سے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور رجم ہے۔“

۳۵۵۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرُوْا لَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاتَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَاْنِ الرَّجْمِ؟)) قَالُوْا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَاَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَمَا قَبْلَهَا وَمَابَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيْهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَبِهِمَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرُجِمَا. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْحُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ فِيْهَا اٰيَةَ الرَّجْمِ وَ لٰكِنَّا نَتَكَاتَمُهٗ بَيْنَنَا فَاَمَرَبِهِمَا فَرُجِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۵۵۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”تم رجم کے متعلق تورات میں کیا پاتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: ہم انہیں ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اس میں تو رجم (کا حکم) ہے۔ وہ تورات لائے اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے آیتِ رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٢٩) و مسلم (١٥/ ١٦٩١)۔

[2] رواه مسلم (١٢/ ١٦٩٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٨٤١ والرواية الثانية: ٧٥٤٣) و مسلم (٢٢/ ١٦٩٩)۔

پہلے اور اس کے بعد والا حصہ پڑھ دیا، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے (ہاتھ) اٹھایا تو اس میں آیت رجم تھی، انہوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس (عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) نے سچ کہا، اس میں آیت رجم ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔

دوسری روایت میں ہے: انہوں نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ، اس نے اٹھالیا تو اس میں آیت رجم خوب واضح نظر آ رہی تھی، اس نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس میں آیت رجم ہے لیکن ہم اسے آپس میں چھپاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں رجم کیا گیا۔

۳۵۶۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَى النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِیْ اَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ: اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَبِكَ جُنُوْنٌ؟)) قَالَ: لَا. فَقَالَ: ((اَحْصَنْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتّٰى اَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتّٰى مَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ: قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔ [1]

۳۵۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دیتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، تو اس نے دوسری طرف سے ہو کر پھر عرض کیا، میں نے زنا کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا، جب اس نے چار بار گواہی دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا: ''کیا تم دیوانے ہو؟'' اس نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم شادی شدہ ہو؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔'' ابن شہاب نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم نے اس شخص کو مدینہ میں رجم کیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا حتی کہ ہم نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان پتھریلے علاقے میں اسے جالیا تو ہم نے اسے رجم کیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا۔

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی بخاری کی روایت میں، ''اس نے عرض کیا، جی ہاں'' کے بعد ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے جنازگاہ میں رجم کیا گیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ اٹھا، اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کیا گیا حتی کہ وہ فوت ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کلمہ خیر فرمایا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

۳۵۶۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا اَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهٗ: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٢٥ و الرواية: ٦٨٢٠) و مسلم (١٦/ ١٦٩٢)۔

اَوْنَظَرْتَ؟)) قَالَ: لَا ، يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ:((اَنِكْتَهَا؟))لَا يَكْنِيْ قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذَالِكَ اَمَرَبِرَجْمِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۵۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شاید کہ تم نے بوسہ لیا ہو، یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو۔'' اس نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس سے جماع کیا؟'' آپ نے کنایہ سے بات نہیں کی، اس نے عرض کیا: جی ہاں! تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۵۶۲: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ اِرْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَ تُبْ اِلَيْهِ)) قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((فِيْمَ اُطَهِّرُكَ؟)) قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَبِهٖ جُنُوْنٌ؟)) فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ: ((اَشَرِبَ خَمْرًا؟)) فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ: ((اَزَنَيْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْثَلَاثَةً ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ)) ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ: ((وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَ تُوْبِيْ اِلَيْهِ)) فَقَالَتْ: تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِيْ كَمَا رَدَدْتَّ مَاعِزَبْنَ مَالِكٍ؟ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ: ((اَنْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ . قَالَ لَهَا: ((حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ)) قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَاَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: قَدْوَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ: ((اِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ؟)) فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِلَيَّ رَضَاعُهٗ يَانَبِيَّ اللهِ! قَالَ: فَرَجَمَهَا وَ فِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّهٗ قَالَ لَهَا: ((اذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ)) فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ: ((اذْهَبِيْ فَاَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ)) فَلَمَّا فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ: هٰذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهٗ وَ قَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَحُفِرَلَهَا اِلٰى صَدْرِهَا وَاَمَرَالنَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((مَهْلًا يَا خَالِدُ! فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ)) ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَ دُفِنَتْ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۵۶۲: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کردیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، واپس جاؤ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور توبہ کرو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، وہ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کردیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا حتی کہ جب اس نے چوتھی مرتبہ وہی جملہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''میں کس چیز سے تمہیں پاک کردوں؟'' اس نے عرض کیا: زنا (کے گناہ) سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اسے جنون ہے؟'' آپ کو بتایا گیا کہ اسے جنون نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] رواه البخاري (٦٨٢٤)۔

[2] رواه مسلم (٢٢/ ١٦٩٥ و الرواية الثانية ٢٣/ ١٦٩٥)۔

نے فرمایا: ''کیا اس نے شراب پی ہے؟'' ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس کے منہ سے شراب کی بُو سونگھی تو اس نے اس سے شراب کی بُو نہ پائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے زنا کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا، اس کے بعد صحابہ دو یا تین دن (اس معاملہ میں) خاموش رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''ماعز بن مالک (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مغفرت طلب کرو۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے ایک جماعت کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔'' پھر قبیلہ غامد کی شاخ ازد سے ایک عورت آئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، چلی جاؤ، اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اللہ کے حضور توبہ کرو۔'' اس نے عرض کیا: آپ مجھے ویسے ہی واپس کرنا چاہتے ہیں، جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کر دیا تھا، میں تو زنا سے حاملہ ہو چکی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا: ''تو (حاملہ) ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''وضع حمل تک صبر کر۔'' راوی بیان کرتے ہیں، انصار میں سے ایک آدمی نے اس کی کفالت کی، حتیٰ کہ اس نے بچے کو جنم دیا تو وہ (انصاری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، غامدیہ نے بچے کو جنم دے دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تب ہم اسے رجم نہیں کریں گے، اور ہم اس کے چھوٹے سے بچے کو چھوڑ دیں جبکہ اس کی رضاعت کا انتظام کرنے والا بھی کوئی نہیں؟'' پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے نبی! اس کی رضاعت میرے ذمہ ہے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''تم جاؤ حتیٰ کہ تم بچے کو جنم دو۔'' جب اس نے بچے کو جنم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چلی جاؤ اور اسے دودھ چھڑانے کی مدت تک اسے دودھ پلاؤ۔'' جب اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچے کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اس نے عرض کیا: اللہ کے نبی! یہ دیکھیں میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھانے لگا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کسی مسلمان شخص کے حوالے کیا، پھر اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کے سینے کے برابر گڑھا کھودا گیا، اور آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اسے رجم کیا۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا جس سے خون کا چھینٹا ان کے چہرے پر پڑا تو انہوں نے اسے بُرا بھلا کہا، جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خالد! ٹھہرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی توبہ کی ہے، کہ اگر محصول لینے والا ایسی توبہ کرے تو اس کی بھی مغفرت ہو جائے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا اور اس کی نماز جنازہ خود پڑھائی اور اسے دفن کر دیا گیا۔

٣٥٦٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٥٦٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا واضح ہو جائے تو وہ اس پر حد قائم کرے اور اسے عار نہ دلائے، پھر اگر وہ زنا کرے تو وہ اس پر حد قائم کرے اور اسے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٣٤) و مسلم (٣٠/ ١٧٠٣)۔

عار نہ دلائے، پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کرے تو وہ اسے بیچ دے خواہ بالوں کی رسی کے عوض بیچنا پڑے۔''

٣٥٦٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَ مَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَحْسَنْتَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ((دَعْهَا حَتّٰى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)). [1]

٣٥٦٤: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! اپنے غلاموں پر حد قائم کرو، خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے کوڑے ماروں، وہ زچگی کے ابتدائی ایام میں تھی، مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو میں اسے قتل کر دوں گا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اچھا کیا۔''

اور ابوداود کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو حتی کہ اس کا خون بند ہو جائے، پھر اس پر حد قائم کرو اور اپنے غلاموں پر حدود قائم کیا کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٥٦٥: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنٰى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتّٰى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ وَ ضَرَبَهُ النَّاسُ حَتّٰى مَاتَ فَذَكَرُوا ذَالِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ!)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ: ((هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ!)). [2]

٣٥٦٥: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اس نے زنا کیا ہے، آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری طرف سے آیا اور عرض کیا، کہ اس نے زنا کیا ہے، آپ نے پھر اس سے اعراض فرمایا تو وہ دوسری جانب سے آ گیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اس نے زنا کیا ہے، چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا: اور اسے حرہ (مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان پتھریلی جگہ) کی طرف لے جایا گیا وہاں اسے پتھروں سے رجم کر دیا گیا، جب اس نے پتھر لگنے کی تکلیف محسوس کی تو وہ تیزی سے بھاگ کھڑا ہوا حتی کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرا جس

---

[1] رواه مسلم (٣٤/ ١٧٠٥) و أبو داود (٤٤٧٣)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٢٨) وابن ماجه (٢٥٥٤) [و أبو داود (٤٤١٩، الرواية الثانية)]۔

کے پاس اونٹ کے جبڑے کی ہڈی تھی تو اس نے وہ اسے دے ماری اور لوگ بھی اسے مارنے لگے حتی کہ وہ فوت ہو گیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا کہ جب اس نے پتھروں کی تکلیف اور موت محسوس کی تو وہ بھاگ اٹھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟''

اور ایک روایت میں ہے: ''تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔''

٣٥٦٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: ((اَحَقٌّ مَابَلَغَنِیْ عَنْكَ؟)) قَالَ وَمَابَلَغَكَ عَنِّیْ قَالَ: ((بَلَغَنِیْ اَنَّكَ قَدْوَقَعْتَ بِجَارِیَةِ اٰلِ فُلَانٍ)) قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣٥٦٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا: ''تمہارے متعلق جو بات مجھے پہنچی ہے کیا وہ درست ہے؟'' اس نے عرض کیا: آپ کو میرے متعلق کیا بات پہنچی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے آل فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے۔'' اس نے چار بار اقرار کیا تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

٣٥٦٧: وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ مَاعِزًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ وَ قَالَ لِهَزَّالٍ: ((لَوْسَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ كَانَ خَیْرًا لَّكَ)) قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: اَنَّ هَزَّالًا اَمَرَ مَاعِزًا اَنْ یَّأْتِیَ النَّبِیَّ ﷺ فَیُخْبِرَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٥٦٧: یزید بن نعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ماعز رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کی موجودگی میں چار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا، اور آپ ﷺ نے ہزال سے فرمایا: اگر تم اس کی پردہ پوشی کرتے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔''

ابن منکدر نے فرمایا کہ ہزال نے ماعز رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس جائے اور آپ کو (یہ واقعہ) بتائے۔

٣٥٦٨: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِیْمَا بَیْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

٣٥٦٨: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حدود کو باہم معاف کر دیا کرو، جب معاملہ مجھ تک پہنچ گیا تو پھر حد واجب ہو گئی۔''

٣٥٦٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَقِیْلُوْا ذَوِی الْهَیْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٥٦٩: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اچھی صفات سے متصف لوگوں سے حدود کے علاوہ ان کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو۔''

٣٥٧٠: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِدْرَأُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ

---

[1] رواه مسلم (١٩/ ١٦٩٣)۔ [2] **حسن**، رواه أبو داود (٤٣٧٧) حسن، رواه أبو داود (٤٣٧٧)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٧٦) و النسائي (٨/ ٧٠ ح ٤٨٨٩۔ ٤٨٩٠) ☆ ابن جريج مدلس ولم يصرح بالسماع فالسند إلى عمرو بن شعيب: غير صحيح. ولبعض الحديث شواهد معنوية۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٣٧٥)۔

مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: قَدْرُوِيَ عَنْهَا وَ لَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ اَصَحُّ. ❶

۳۵۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس قدر ہو سکے مسلمان سے حدود دور رکھو، اگر کوئی بچاؤ کی راہ نکلتی ہو تو اس کی راہ چھوڑ دو، کیونکہ امام کا درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے اور اس کا مرفوع نہ ہونا زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۷۱: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَرَأَ عَنْهَا الْحُدُوْدَ وَ اَقَامَهٗ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۳۵۷۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت سے زنا بالجبر کیا گیا تو آپ نے اس پر حد قائم نہ کی بلکہ اس سے زیادتی کرنے والے پر حد قائم کی۔ راوی نے ذکر نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مہر مقرر کیا یا کہ نہیں۔

۳۵۷۲: وَعَنْهُ، اَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَ انْطَلَقَ وَ مَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ: اِنَّ ذَالِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهَا: ((اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ)) وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا: ((اُرْجُمُوْهُ)) وَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۵۷۲: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت نماز پڑھنے کے لیے نکلی تو ایک آدمی اسے ملا اور اس نے اسے ڈھانپ لیا اور زبردستی اس سے زنا کر لیا، اس نے شور مچایا تو وہ چلا گیا، اتنے میں مہاجرین کی ایک جماعت گزری تو اس (عورت) نے کہا: فلاں شخص نے اس اس طرح میرے ساتھ کیا ہے، انہوں نے اس آدمی کو پکڑا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: ”تم جاؤ اللہ نے تمہیں بخش دیا۔“ اور اس کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کے متعلق فرمایا: ”اسے رجم کر دو۔“ اور فرمایا: ”اس شخص نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ اہل مدینہ کرتے تو وہ ان کی طرف سے قبول ہو جاتی۔“

۳۵۷۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّهٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۵۷۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے کوڑے مارے گئے، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو شادی شدہ ہے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کیا گیا۔

---

❶ **ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٢٤) ☆ يزيد بن زياد الدمشقي متروك و له شواهد كلها ضعيفة۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٥٣) ☆ السند منقطع و حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٥٤) و أبو داود (٤٣٧٩)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٣٨) ☆ ابن جريج و أبو الزبير مدلسان وعنعنا۔

٣٥٧٤: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً)). ❶ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهٗ.

۳۵۷۴: سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کو لائے جو قبیلے میں ناقص الخلقت اور مریض تھا لیکن وہ ان کی لونڈیوں میں سے کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرتا ہوا پایا گیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے لیے کھجور کی ایک ٹہنی لو جس میں سو شاخیں ہوں اور پھر اسے ایک ہی مرتبہ مارو۔'' شرح السنہ، اور ابن ماجہ کی روایت میں اسی طرح ہے۔

٣٥٧٥: وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَ الْمَفْعُوْلَ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۵۷۵: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جس شخص کو قوم لوط کا سا کام کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔''

٣٥٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ)) قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَاشَأْنُ الْبَهِيْمَةِ؟ قَالَ: مَاسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذَالِكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ اَرَاهُ كَرِهَ اَنْ يُّؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْيُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذَالِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۵۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص چوپائے کے ساتھ برا فعل کرے تو اس شخص کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ اس (چوپائے) کو بھی قتل کر دو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا گیا، چوپائے کو کس لیے؟ انہوں نے کہا: میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ آپ نے ایسے جانور کا گوشت کھانے یا اس سے فائدہ اٹھانے کو ناپسند فرمایا جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو۔

٣٥٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَخْوَفَ مَااَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۵۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق قومِ لوط کے عمل میں ملوث ہونے کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے۔''

٣٥٧٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَقَرَّ اَنَّهٗ زَنٰى بِامْرَأَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

---

❶ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٠٣ ح ٢٥٩١) و ابن ماجه (٢٥٧٤)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٥٦) و ابن ماجه (٢٥٦١)۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (١٤٥٥ وسنده حسن و اللفظ له) وأبو داود (٤٤٦٤ و سنده حسن) و ابن ماجه (٢٥٦٤ سنده ضعيف وعنده زيادة)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٥٧ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٢٥٦٣) ☆ عبدالله بن محمد بن عقيل ضعيف ضعفه الجمهور۔

فَجلَدَهُ مِائَةً وَ كَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو بکر بن لیث قبیلے کا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کرنے کا چار بار اقرار کیا تو آپ نے اسے سو کوڑے مارے، کیونکہ وہ کنوارا تھا، پھر آپ نے اس شخص سے عورت کے خلاف گواہ طلب کیے، (جب وہ اس سے عاجز آ گیا) تو اس عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اس نے جھوٹ کہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد قذف (اسی کوڑے سزا) قائم کی۔

۳۵۷۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ، قَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَ الْمَرْأَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۵۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب میری براءت کے بارے میں آیات نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تو اس کو ذکر فرمایا، جب آپ منبر سے اترے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مردوں اور ایک عورت کے بارے میں حکم فرمایا تو ان پر حد قائم کی گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۵۸۰: عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلٰى وَلِيْدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتّٰى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۳۵۸۰: نافع سے روایت ہے کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) صفیہ بنت ابی عبید نے اسے بتایا کہ امارت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خُمس کی ایک لونڈی سے زنا بالجبر کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو کوڑے مارے اور لونڈی کو کوڑے نہ مارے کیونکہ اس نے اسے مجبور کیا تھا۔

۳۵۸۱: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ فَاَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ: اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَ اِنَّمَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا فَاَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ؟**)) قَالَ: بِفُلَانَةٍ قَالَ: ((**هَلْ ضَاجَعْتَهَا؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((**هَلْ بَاشَرْتَهَا؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((**هَلْ جَامَعْتَهَا؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُرْجَمَ فَاُخْرِجَ بِهِ اِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ وَ قَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ اَتَى

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٤٦٧) ☆ القاسم بن فياض مختلف فيه وضعفه ابن معين وغيره والجرح فيه مقدم۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤٧٤) [والترمذي (٣١٨٠ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٢٥٦٧)] ☆ محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند البيهقي (٨/ ٢٥٠)۔ [3] رواه البخاري (٦٩٤٩)۔

النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ: ((هَلَّا تَرَکْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ یَّتُوْبَ فَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۵۸۱: یزید بن نعیم بن ہزّال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ماعز بن مالک یتیم تھے اور میرے والد کی کفالت میں تھے، انہوں نے قبیلہ کی ایک لونڈی سے زنا کیا تو میرے والد نے انہیں کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور اپنی حرکت کے متعلق انہیں بتاؤ شاید کہ وہ تمہارے لیے مغفرت طلب کریں، ان کا مقصد یہ تھا کہ شاید اس کے لیے نجات کی کوئی سبیل نکل آئے، وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم کریں، آپ نے اس سے اعراض فرمایا تو وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم کریں، (وہ کہتا رہا) حتی کہ اس نے چار مرتبہ ایسے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے چار مرتبہ یہ بات کی ہے، بتاؤ تم نے کس کے ساتھ (زنا کیا ہے)؟'' اس نے عرض کیا: فلاں عورت کے ساتھ، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوا؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے ساتھ ملاپ کیا؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں: آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس سے جماع کیا؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم فرمایا کہ اسے رجم کیا جائے، اسے حرہ کی طرف لے جایا گیا، جب اس نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی تو وہ برداشت نہ کر سکا تو وہ (رجم کی جگہ سے) بھاگ کھڑا ہوا۔ لیکن عبداللہ بن انیس نے اسے جا لیا جبکہ اس کے دیگر رفقاء پیچھے رہ گئے انہوں نے اونٹ کے پنڈلی کی ہڈی اسے ماری اور قتل کر دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔''

۳۵۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَامِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَامِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۳۵۸۲: عمرو بن عاص ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے وہ قحط سالی کا شکار ہو جاتی ہے، اور جس قوم میں رشوت عام ہو جائے اس پر خوف مسلط کر دیا جاتا ہے۔''

۳۵۸۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)). رَوَاهُ رَزِیْنٌ ❸

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤١٩) وانظر ح ٣٥٦٧ ـ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٠٥ ح ١٧٩٧٦) ☆ فيه ابن لهيعة (ضعيف بعد اختلاطه و مدلس) عن عبد الله بن سليمان عن محمد بن راشد المرادي (مجهول غير معروف) عن عمرو بن العاص رضي الله عنه به إلخ، المرادي عن عمرو: منقطع ـ

❸ **حسن**، رواه رزين (لم أجده) و رواه أحمد (١/ ٢١٧ ح ١٨٧٥، ١/ ٣١٧ ح ٢٩١٤) [و البخاري في الأدب المفرد (٨٩٢) و عبد بن حميد (٥٨٩) والحاكم (٤/ ٣٥٦)] ☆ محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند أحمد (٢٩١٤) و سنده حسن و للحديث شواهد ـ

۳۵۸۳: ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرے وہ ملعون ہے۔''

٣٥٨٤: وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَ قَهُمَا وَ اَبَابَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا. ❶

۳۵۸۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (فاعل اور مفعول) کو جلا دیا، جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر دیوار گرادی۔

٣٥٨٥: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِامْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۳۵۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل اس آدمی کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھتا جو کسی مرد کے ساتھ بُرا فعل کرے یا وہ عورت کی پیٹھ (دبر) میں بدفعلی کرے۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٥٨٦: وَعَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ. وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: اَنَّهُ قَالَ: وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَهُوَ: ((مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ)) وَ الْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ. ❸

۳۵۸۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔'' امام ترمذی نے سفیان ثوری سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا: یہ حدیث، حدیثِ اول: ''جو شخص کسی چوپائے کے ساتھ بُرا فعل کرے تو اسے قتل کر دو۔'' سے زیادہ صحیح ہے۔ اور اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے۔

٣٥٨٧: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَ الْبَعِيْدِ، وَ لَا تَاْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۳۵۸۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر قریب و بعید (نسب کے لحاظ سے یا قوت کے لحاظ سے) پر اللہ کی حدود نافذ کرو۔ اور اللہ کے (حکم جاری کرنے) میں کسی ملامت گر کی ملامت تمہارے آڑے نہ آئے۔''

٣٥٨٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

---

❶ لم أجده. ☆ و في الباب رواية، قال ابن حجر: "هو ضعيف جدًا" (الدراية ٢/ ١٠٣ ح ٦٦٧) و انظر تنقيح الرواة (٢/ ٩٢) و روى ابن أبي شيبة (٩/ ٥٢٩ ح ٢٨٣٢٨) بسند صحيح عن ابن عباس في حد اللوطي قال: "ينظر أعلى بناء في القرية فيرمى به منكسًا ثم يتبع بالحجارة." يعني حد اللوطي القتل بالحجارة وغيرها۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (١١٦٥)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٥٥) و أبو داود (٤٤٦٥)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٥٤٠) ☆ عبيدة بن الأسود مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۵۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کر دینا، اللہ کے شہروں پر چالیس راتیں بارش ہونے سے بہتر ہے۔''

۳۵۸۹: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. [2]

۳۵۸۹: امام نسائی نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (٢٥٣٧) ☆ فيه سعد بن سنان الحنفي الحمصي: متروك، رماه الدارقطني وغيره بالوضع وللحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٨/ ٧٥-٧٦ ح ٤٩٠٨) ☆ فيه جرير بن يزيد: ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان (الموارد: ١٥٠٧) وغيره۔

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣٥٩٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٥٩٠: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (مالیت کی چوری) پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔“

٣٥٩١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٣٥٩١: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے تین درہم مالیت کی ڈھال کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا۔

٣٥٩٢: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٣٥٩٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ چور پر لعنت کرے کہ وہ انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، اور وہ رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٥٩٣: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

٣٥٩٣: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”درخت پر لگے ہوئے پھل اور شگوفے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٨٩) و مسلم (٢/ ١٦٨٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٩٨) و مسلم (٦/ ١٦٨٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٩٩) و مسلم (م٧/ ١٦٨٧)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٨٣٩ ح ١٦٢٨ مطولاً) و الترمذي (١٤٤٩) و أبو داود (٤٣٨٨) و النسائي (٨/ ٨٦-٨٨ ح ٤٩٦٣-٤٩٧٣) و الدارمي (٢/ ١٧٤ ح ٢٣٠٩-٢٣١٤) و ابن ماجه (٢٥٩٣)۔

۳۵۹٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ: ((**مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۵۹۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ آپ سے درختوں پر لگے ہوئے پھل (کی چوری) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسے گودام میں محفوظ کر لینے کے بعد چوری کیا اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ گیا تو پھر اس پر قطع (ہاتھ کاٹنا) ہے۔“

۳۵۹۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَ لَا فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ وَ الْجَرِيْنُ فَالْقَطْعُ فِيْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ**)). رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۳۵۹۵: عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین المکی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لٹکے ہوئے پھلوں (کی چوری) میں قطع ہے نہ پہاڑ کے دامن میں چرنے والے جانور (کی چوری) میں، جب وہ (جانور) باڑے میں پناہ گزیں ہوں اور پھل گودام میں محفوظ ہو تو پھر اس کی چوری پر قطع ہے جب وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے۔“

۳۵۹٦: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَ مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ مِنَّا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ڈاکو پر قطع (ہاتھ کاٹنا) نہیں (اس کی سزا الگ ہے)، اور جو شخص بڑے بڑے ڈاکے ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۳۵۹۷: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((**لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَ لَا مُنْتَهِبٍ وَ لَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ [4]

۳۵۹۷: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے، ڈاکہ ڈالنے والے اور جھپٹ کر مال حاصل کرنے والے پر ”قطع“ نہیں۔“

۳۵۹۸: وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهٗ فَجَاءَ سَارِقٌ وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَخَذَهٗ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ: اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَأْتِيَنِيْ بِهٖ**)). [5]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٧١٠) و النسائي (٨/ ٨٤-٨٥ ح ٤٩٦٠). [2] **حسن**، رواه مالك (٢/ ٨٣١ ح ١٦١٧) ☆ السند مرسل و له شاهد عند النسائي (٨/ ٨٦ ح ٤٩٦٢). [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٣٩١).
[4] **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٤٨ و قال: حسن صحيح) و النسائي (٨/ ٨٨-٨٩ ح ٤٩٨٥) و ابن ماجه (٢٥٩١) والدارمي (٢/ ١٧٥ ح ٢٣١٥). [5] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٢٠-٣٢١ بعد ح ٢٦٠٠ بدون سند) [ومالك (٢/ ٨٣٤-٨٣٥ ح ١٦٢٤ مرسل) و النسائي (٨/ ٦٩-٧٠ ح ٤٨٨٧ حسن) و ابن ماجه (٢٥٩٥ حسن) وأبو داود (٤٣٩٤ وسنده حسن) وغيرهم، وهو حسن بالشواهد].

۳۵۹۸: اور شرح السنہ میں مروی ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو وہ اپنی چادر کا سرہانہ بنا کر مسجد میں سو گئے، ایک چور آیا اور اس نے ان کی چادر پکڑ لی تو انہوں نے اسے گرفتار کر لیا، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے اس (قطع) کا ارادہ نہیں کیا تھا، وہ (چادر) اس (چور) پر صدقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ معاف کر دیا۔''

۳۵۹۹: وَرَوٰى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ. [1]

۳۵۹۹: امام ابن ماجہ نے اسی طرح عبداللہ بن صفوان عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۰: وَ الدَّارِمِىُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما. [2]

۳۶۰۰: اور امام دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳۶۰۱: وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِىْ فِى الْغَزْوِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَ الدَّارِمِىُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِىُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: ((**فِى السَّفَرِ**)) بَدَلَ: ((**الْغَزْوِ**)). [3]

۳۶۰۱: بُسر بن ارطاۃ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''غزوہ میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔'' البتہ امام ابوداؤد اور امام نسائی نے غزوہ کے بجائے ''سفر'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۳۶۰۲: وَعَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِى السَّارِقِ: ((**اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ**)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

۳۶۰۲: ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کے بارے میں فرمایا: ''اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو، اگر پھر چوری کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو، اگر پھر چوری کرے تو اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹ دو اور اگر پھر چوری کرے تو اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دو۔''

۳۶۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**اقْطَعُوْهُ**)) فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: ((**اقْطَعُوْهُ**)) فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: ((**اقْطَعُوْهُ**)) فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((**اقْطَعُوْهُ**)) فَقُطِعَ فَاُتِىَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: ((**اقْتُلُوْهُ**)) فَانْطَلَقْنَا بِهٖ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ فِىْ بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ [5]

۳۶۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک چور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ہاتھ کاٹ

---

[1] **حسن**، رواه ابن ماجه (٢٥٩٥)۔ [2] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ١٧٢ ح ٢٣٠٤)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٥٠) و الدارمي (٢/ ٢٣١ ح ٢٤٩٥) و أبو داود (٤٤٠٨) و النسائي (٨/ ٩١ ح ٤٩٨٢)۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٢٦ بعد ح ٢٦٠٢) [والدارقطني (٣/ ١٨٠ ح ٣٣٥٩)] ☆ فيه الواقدي وهو كذاب متروك و الحديث الآتي يغني عنه۔

[5] **حسن**، رواه أبو داود (٤٤١٠) والنسائي (٨/ ٩٠-٩١ ح ٤٩٨١ وقال: هذا حديث منكر و مصعب بن ثابت: ليس بالقوي) ☆ مصعب: حسن الحديث، وثقه الجمهور و للحديث شواهد عند النسائي (٤٩٨٠) وغيره۔

دو۔'' اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے (دوسری چوری میں) دوسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ہاتھ کاٹ دو۔'' اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر اسے تیسری مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا پاؤں کاٹ دو'' اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، پھر چوتھی مرتبہ پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا پاؤں کاٹ دو۔'' اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، پھر اسے پانچویں مرتبہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔'' ہم اسے لے گئے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اسے گھسیٹ کر کنویں میں پھینک دیا اور اس پر پتھر ڈال دیے۔

٣٦٠٤: وَرَوٰى فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِىْ قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ)). ❶

٣٦٠٤: اور انہوں نے شرح السنہ میں چور کے ہاتھ کاٹنے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (کے ہاتھ) کو کاٹ دو پھر اسے داغ دو۔''

٣٦٠٥: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعُلِّقَتْ فِىْ عُنُقِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

٣٦٠٥: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک چور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

٣٦٠٦: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوْكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

٣٦٠٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ دو خواہ ایک ''نش'' (بیس درہم) ہی ملے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٣٦٠٧: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهٗ فَقَالُوْا: مَاكُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهٖ هٰذَا قَالَ: ((لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❹

٣٦٠٧: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک چور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ

---

❶ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٢٧ بعدح ٢٦٠٢) [والحاكم (٤/ ٣٨١ ح ٨١٥٠) و صححه ووافقه الذهبي و سنده حسن]۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٤٧ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٤١١) والنسائي (٨/ ٩٢ ح ٤٩٨٥، ٤٩٨٦ وقال: الحجاج بن أرطاة ضعيف لا يحتج به) و ابن ماجه (٢٥٨٧) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن۔ ❸ **حسن**، رواه أبو داود (٤٤١٢) و النسائي (٨/ ٩١ ح ٤٩٨٣) وابن ماجه (٢٥٨٩)۔
❹ **صحيح**، رواه النسائي (٨/ ٧٢ ح ٤٩٠٠) [و أصله في صحيح البخاري (٣٧٣٣)]۔

دیا، تو انہوں (صحابہ) نے عرض کیا: ہمارا آپ کے متعلق یہ گمان نہیں تھا کہ آپ اس کے متعلق یہ کچھ کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر (بفرضِ محال) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی ہوتیں تو میں (بلاتفریق) ان کا ہاتھ بھی کاٹتا۔''

٣٦٠٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهٗ فَقَالَ: اقْطَعْ يَدَهٗ فَاِنَّهٗ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِی فَقَالَ عُمَرُ: لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ اَخَذَ مَتَاعَكُمْ. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

٣٦٠٨: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنا غلام لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: اس کا ہاتھ کاٹ ڈالیں کیونکہ اس نے میری اہلیہ کا آئینہ چرا لیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر قطع نہیں اور وہ تمہارا خادم ہے، اس نے تمہارا سامان اٹھا لیا ہے۔

٣٦٠٩: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَاذَرٍّ!)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ!)). يَعْنِی الْقَبْرَ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ)) قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ: تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِاَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٦٠٩: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر!'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، اسی میں میری سعادت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب لوگ کثرت سے موت کا شکار ہوں گے اور اس وقت قبر غلام کے عوض ملے گی؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم صبر کرنا۔'' حماد بن ابی سلیمان نے کہا: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ میت پر اس کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٨٣٩۔٨٤٠ ح ١٦٢٩) ☆ ابن شهاب الزهري: مدلس و عنعن و مع ذلك صححه الحافظ ابن كثير في مسند الفاروق (٢/ ٥١١)! و له لون آخر عند الدارقطني (٣/ ١٨٨ ح ٣٣٧٨)۔

[2] **ضعيف**، رواه أبو داود (١٤٩٧، ٤٩٠٩) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن وللحديث شاهد ضعيف عند أحمد (٦/ ٢١٥)۔

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

حدود کے بارے میں سفارش کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٦١٠: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟)) ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ! لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1] وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ.

٣٦١٠: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مخزومیہ عورت، جس نے چوری کی تھی، کے واقعہ نے قریشیوں کو غمزدہ کر دیا تو انہوں نے کہا: اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سفارش کرے؟ پھر انہوں نے کہا: یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے صرف اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی کر سکتے ہیں۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟“ پھر آپ کھڑے ہوئے، خطبہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک کر دیے گئے کہ جب ان میں سے خاندانی شخص چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور شخص چوری کرتا تو وہ اس پر حد قائم کر دیتے، اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔“ بخاری، مسلم۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: ایک مخزومیہ عورت (فاطمہ بنت اسود) تھی جو عاریۃً چیزیں لیا کرتی تھی اور پھر ان کی واپسی کا انکار کر دیا کرتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو اس کے خاندان والے اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے بات کی اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کی، پھر امام مسلم نے حدیث مذکورہ کے مطابق حدیث بیان کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٦١١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٤٧٥) و مسلم (٨/ ١٦٨٨)۔

حُدُوْدِ اللّٰهِ، فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ، وَ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَ هُوَ يَعْلَمُهُ، لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَنْزِعَ. وَ مَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَالَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ. [1] وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ: ((مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ)).

۳۶۱۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے نفاذ کے آگے حائل ہوگئی تو اس نے اللہ کی مخالفت کی، جس نے جانتے ہوئے کسی باطل (ناحق) کے بارے میں جھگڑا کیا تو وہ اس سے دست کش ہونے تک اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں رہتا ہے اور جس نے کسی مومن پر بہتان لگایا تو وہ کچ لہو کے کیچڑ میں رہے گا حتی کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس نے کہا ہے۔'' احمد، ابوداود، اور بیہقی کی شعب الایمان میں ایک روایت ہے: ''جس نے کسی جھگڑے پر اعانت کی جبکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ حق ہے یا باطل تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہتا ہے حتی کہ وہ اس سے دست کش ہو جائے۔''

۳۶۱۲: وَعَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ)) قَالَ: بَلٰى فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ، فَاَمَرَبِهِ فَقُطِعَ، وَجِيْءَ بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَ تُبْ اِلَيْهِ)) فَقَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ)) ثَلَاثًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ [2] هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ.

۳۶۱۲: ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا، اس نے اعتراف جرم کر لیا لیکن اس سے مال برآمد نہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم نے چوری نہیں کی۔'' اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ یہ بات دہرائی لیکن وہ ہر مرتبہ اعتراف کرتا رہا، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اور پھر اسے آپ کے پاس لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''اللہ سے مغفرت طلب کرو اور اس کے حضور توبہ کرو۔'' اس نے عرض کیا: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: ''اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔'' اور میں نے اصول اربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان اور معالم السنن میں ابوامیہ سے اسی طرح پایا ہے۔

۳۶۱۳: وَ فِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ: عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَ الْيَاءِ. [3]

۳۶۱۳: اور مصابیح کے نسخوں میں ''ابوامیہ'' کی بجائے ''ابورمثہ'' ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٧٠ ح ٥٣٨٥) و أبو داود (٣٥٩٧) والبيهقي في شعب الإيمان (٧٦٧٣)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٨٠) و النسائي (٨/ ٦٧ ح ٤٨٨١) و ابن ماجه (٢٥٩٧) والدارقطني (٢/ ١٧٣ ح ٢٣٠٨) ☆ أبو المنذر لا يعرف وفي الباب حديث النسائي (٨/ ٨٩۔٩٠ ح ٤٩٨٠) وسنده صحيح وصححه الحاكم (٤/ ٣٨٠) وهو يغني عنه۔

[3] **ضعيف**، ذكره في مصابيح السنة (٢/ ٥٥٣ ح ٢٧٢١ بدون سند) و انظر الحديث السابق (٣٦١٢)۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب نوشی پر حد قائم کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۶۱۴: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَ النِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. ❶

۳۶۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی پر کھجور کی ٹہنیاں اور جوتے مارے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔

۳۶۱۵: وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَ الْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ. ❷

۳۶۱۵: اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شراب نوشی پر چالیس جوتے اور شاخیں مارا کرتے تھے۔

۳۶۱۶: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ: یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اِمْرَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْهِ بِاَیْدِیْنَا وَ نِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

۳۶۱۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت اور عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے شروع کے دور میں شراب نوش کو لایا جاتا تو ہم اپنے ہاتھوں، جوتوں اور اپنے کپڑوں کے ساتھ اسے مارتے تھے حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں چالیس کوڑے مارے جاتے تھے حتی کہ جب وہ حد سے بڑھ گئے اور سرکشی پر اُتر آئے تو انہوں نے اسّی کوڑے مارے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۶۱۷: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ)) قَالَ ثُمَّ اُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ ذٰالِكَ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهٗ وَلَمْ یَقْتُلْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٦٧٧٣) و مسلم (٣٦/ ١٧٠٦)۔

❷ رواه مسلم (٣٧/ ١٧٠٦)۔

❸ رواه البخاري (٦٧٧٩)۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٤٤٤)۔

۳۶۱۷: جابر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو، اگر وہ چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قتل نہیں کیا۔

۳۶۱۸: وَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ. [1]

۳۶۱۸: امام ابوداؤد نے اسے قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کیا ہے۔

۳۶۱۹: وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَ ابْنِ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَ مُعَاوِيَةُ وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ الشَّرِيْدُ اِلٰى قَوْلِهِ: ((فَاقْتُلُوْهُ)). [2]

۳۶۱۹: ابوداؤد اور ترمذی کی دوسری روایت اور نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت، جن میں ابن عمر، معاویہ، ابوہریرہ اور شرید رضی اللہ عنہم ہیں، سے ''اسے قتل کر دو۔'' تک مروی ہے۔

۳۶۲۰: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ: ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَ مِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَ مِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهِ فِيْ وَجْهِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۶۲۰: عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جب ایک شخص کو، جس نے شراب پی رکھی تھی، لایا گیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''اسے مارو۔'' ان میں سے کسی نے اسے جوتوں کے ساتھ مارا، کسی نے لاٹھی کے ساتھ مارا اور کسی نے اسے کھجور کی سبز شاخ کے ساتھ مارا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے خاک اٹھائی اور اس کے چہرے پر دے ماری۔

۳۶۲۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ: ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَ الضَّارِبُ بِثَوْبِهِ وَ الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ: ((بَكِّتُوْهُ)) فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ: مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَاخَشِيْتَ اللّٰهَ وَ مَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ. قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَ لٰكِنْ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٤٤٨٥) ☆ قبيصة بن ذويب صحابي صغير ، له رؤية و مراسيل الصحابة مقبولة، رضي الله عنهم۔ [2] **صحيح**، رواه النسائي (فى الكبرى ٣/ ٢٥٥ ح ٥٢٩٦ و الصغرى ٨/ ٣١٤ ح ٥٦٦٥) و أبو داود (٤٤٨٤) وابن ماجه (٢٥٧٢) و أحمد (٢/ ٢٨٠) عن أبي هريرة رضي الله عنه و سنده صحيح و رواه ابن ماجه (٢٥٧٣) و أبو داود (٤٤٨٢) و الترمذي (١٤٤٤) عن معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه و رواه أبو داود (٤٤٨٣) وأحمد (٢/ ١٣٦ ح٦١٩٧) والنسائي (٨/ ٣١٣ ح ٥٦٦٤) و الدارمي (٢/ ١٧٥-١٧٦ ح ٢٣١٨) و النسائي فى الكبرى (٥٣٠١) و أحمد (٤/ ٣٨٨-٣٨٩) و الحاكم (٤/ ٣٧٢ عن الشريد رضي الله عنه و صححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبي (!)۔ [3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٤٨٩)۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٧٧-٤٤٧٨)۔

۳۶۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے مارو۔'' ہم میں سے کوئی اسے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے کپڑے سے اور کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے ملامت کرو۔'' وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: تو اللہ سے نہ ڈرا، تجھے اللہ کا خوف نہ آیا اور تجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا نہ آئی، اور کسی نے کہہ دیا: اللہ تمہیں رسوا کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس طرح نہ کہو، اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔ بلکہ تم کہو: اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔''

۳۶۲۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيْلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ بِهٖ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((أَفَعَلَهَا؟)) وَلَمْ يَأْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1]

۳۶۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے شراب پی تو وہ مدہوش ہو گیا۔ وہ راستے میں جھومتا ہوا ملا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جایا جانے لگا۔ جب وہ عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے برابر پہنچا تو وہ بھاگ کر عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا اور ان سے چمٹ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، اور فرمایا: ''کیا اس نے یہ کیا؟'' اور آپ نے اس کے متعلق کچھ بھی نہ کہا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۶۲۳: عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخْعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: مَاكُنْتُ لِأُقِيْمَ عَلٰى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتُ فَأَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهٗ لَوْمَاتَ وَدَيْتُهٗ وَذَالِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۶۲۳: عمیر بن سعید نخعی بیان کرتے ہیں، میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کسی شخص پر حد قائم کروں اور وہ فوت ہو جائے تو میں اپنے دل میں کسی قسم کا افسوس نہیں کروں گا۔ لیکن اگر شرابی پر حد قائم کروں اور وہ فوت ہو جائے تو میں اس کی طرف سے دیت دوں گا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔

۳۶۲۴: وَعَنْ ثَوْرِبْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اسْتَشَارَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ: أَرٰى أَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَإِنَّهٗ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَ إِذَا سَكِرَ هَذٰى وَ إِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٧٦) [والنسائي في الكبرى (٥٢٩٠ وابن جريج صرح بالسماع عنده) وصححه الحاكم (٤/ ٣٧٣) ووافقه الذهبي]۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٧٨) و مسلم (٣٩/ ١٧٠٧)۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٨٤٢ ح ١٦٣٣) ☆ هذا منقطع و أسنده الطحاوي كما في الاستذكار (٨/ ٧) وسنده حسن، وللحديث شواهد۔

۳۶۲۴: ثور بن زید دیلمی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے حد شراب کے متعلق مشورہ طلب کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اسے اسّی کوڑے ماریں، کیونکہ جب وہ شراب پیتا ہے تو وہ مدہوش ہو جاتا ہے اور جب مدہوش ہو جاتا ہے تو وہ ہذیانی کیفیت میں اول فول باتیں کرتا ہے۔ اور جب وہ اول فول باتیں کرتا ہے تو پھر افترا پردازی کرتا ہے، عمر رضی اللہ عنہ نے شراب کی حد میں اسّی کوڑے مارے۔

---

❶ بخاری، کتاب الحدود، باب مایکره من لعن شارب الخمر وانه لیس بخارج من الملة، رقم: ٦٧٨٠۔

❷ بخاری، کتاب الحدود، باب الضرب بالجرید والنعال، رقم: ٦٧٧٧۔

بَابُ مَالَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

جس شخص پر حد قائم کی جائے اس پر بددعا کرنے کی ممانعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۶۲۵: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ اَنَّ رَجُلاً اسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَايُؤْتٰى بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ! مَاعَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۶۲۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا، وہ نبی ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا، جبکہ نبی ﷺ نے شراب نوشی کے جرم میں اس پر حد نافذ کی تھی، ایک روز اسے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم فرمایا تو اسے کوڑے مارے گئے، لوگوں میں سے کسی نے کہہ دیا، اے اللہ اس پر لعنت فرما، کتنی ہی بار اسے (شراب نوشی کے جرم میں) لایا جا چکا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس پر لعنت نہ بھیجو، اللہ کی قسم! میں جو جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہے۔''

۳۶۲۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ: ((اضْرِبُوْهُ)) فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۶۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے پی رکھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مارو۔'' ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مارنے والا تھا، کوئی جوتوں کے ساتھ اور کوئی اپنے کپڑے کے ساتھ مارنے والا تھا، جب وہ واپس ہوا تو کسی نے کہہ دیا: اللہ تمہیں رسوا کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے نہ کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۶۲۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا

[1] رواه البخاري (٦٧٨٠)۔

[2] رواه البخاري (٦٧٧٧)۔

اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَالِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ: ((اَنِكْتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ .وَقَالَ:((حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ .قَالَ: ((كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ)) قَالَ : نَعَمْ .قَالَ: ((هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا؟))قَالَ : نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهِ حَلَالاً قَالَ: ((فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟)) قَالَ: اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَ نِيْ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُ هُمَا لِصَاحِبِهٖ: اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَسَاعَةً حَتّٰى مَرَّبِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: ((اَيْنَ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ ؟)) فَقَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ)) فَقَالَا: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! مَنْ يَّاْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: ((فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا)) .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسلمی (ماعز رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی ذات کے خلاف چار مرتبہ گواہی دی کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ حرام کام (زنا) کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ ہر مرتبہ اس سے اعراض فرماتے رہے، پانچویں مرتبہ آپ ﷺ نے توجہ فرمائی تو پوچھا: ”کیا تم نے اس سے جماع کیا؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: ”حتیٰ کہ تمہاری یہ چیز (شرم گاہ) اس عورت کی اس چیز (شرم گاہ) میں گم ہوگئی۔“ اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس طرح سلائی سرمے دانی میں اور رسی کنویں میں داخل ہو (کر غائب ہو) جاتی ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو زنا کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے اس کے ساتھ حرام طور پر وہ کام کیا ہے جو آدمی حلال طور پر اپنی اہلیہ کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے اس قول و اقرار سے کیا چاہتے ہو؟“ اس نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرما دیں، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: اس آدمی کو دیکھو جس کی اللہ نے ستر پوشی کی تھی، اس کے نفس نے اسے نہ چھوڑا حتیٰ کہ وہ کتے کی طرح سنگسار کر دیا گیا، آپ ﷺ نے ان کے متعلق خاموشی اختیار فرمائی، پھر کچھ دیر چلے حتیٰ کہ آپ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے جس نے اپنی ٹانگ اٹھا رکھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”فلاں فلاں شخص کہاں ہیں؟“ ان دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دونوں نیچے اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔“ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! اسے کون کھائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ابھی جو اپنے بھائی کی عزت خراب کی وہ اسے کھانے سے بھی زیادہ سنگین ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اب جنت کی نہروں میں غوطہ زنی کر رہا ہے۔“

۳۶۲۸: وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۳۶۲۸: خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کوئی گناہ کیا اور اس گناہ کی حد قائم کر

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤٢٨)۔

[2] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣١١ ح ٢٥٩٤) [وأحمد (٥/ ٢١٤۔٢١٥)] ☆ ولـه شـاهد في الصحيح: ”فمن أصاب من ذلك شيئًا فعوقب في الدنيا فهو كفارة له“ فالحديث حسن۔

دی گئی تو وہ (حد) اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔''

٣٦٢٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعَقُوْبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

٣٦٢٩: علی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے موجب حد کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو اللہ اس سے زیادہ عادل ہے کہ وہ اپنے بندے کو آخرت میں دوبارہ سزا دے، اور جو شخص کسی موجب حد گناہ کا ارتکاب کرے اور اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے اور اس سے درگزر فرمائے تو اللہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ وہ کسی چیز پر مؤاخذہ فرمائے جس سے اس نے درگزر فرمایا ہو۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٢٦) وابن ماجه (٢٦٠٤) ☆ أبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن۔

بَابُ التَّعْزِيْرِ

تعزیر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۶۳۰: عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۳۰: ابوبُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سوا دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۶۳۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۶۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مارے تو وہ چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔''

۳۶۳۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: يَا يَهُوْدِیُّ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ اِذَا قَالَ: يَا مُخَنَّثُ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَ مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ)). [3] رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۳۶۳۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی کسی (مسلمان) آدمی سے کہے: اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو، اور جب کہے: اے ہجڑے! تو اسے بیس کوڑے مارو اور جو شخص کسی محرم خاتون سے جماع کرے تو اسے قتل کر دو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٨٤٨) و مسلم (٤٠/١٧٠٨)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٤٩٣)۔ [3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٤٦٢) ☆ إبراهيم بن إسماعيل بن أبي حبيبة: ضعيف و داود بن حصين عن عكرمة: منكر۔

۳۶۳۳: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَأَحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ)). ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۳۶۳۳: عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم ایسا آدمی پاؤ جس نے اللہ کی راہ (مال غنیمت) میں خیانت کی ہو تو اس کا سامان جلا دو اور اسے مارو۔‘‘ ترمذی۔ ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٦١) و أبو داود (٢٧١٣) ☆ صالح بن محمد بن زائدة: ضعيف، والحديث ضعفه البيهقي (٩/ ١٠٣) وغيره۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَ وَعِيْدِ شَارِبِهَا

شراب اور شراب نوش کی وعید کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٦٣٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ: اَلنَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۶۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شراب ان درختوں کھجور اور انگور سے تیار ہوتی ہے۔“

٣٦٣٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْنَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ: اَلْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۶۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیا تو فرمایا: شراب کی حرمت نازل ہو چکی، اور وہ پانچ اشیاء: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے تیار ہوتی ہے، اور شراب وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

٣٦٣٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَ مَانَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلًا وَ عَامَّةُ خَمْرِ نَاالْبُسْرُ وَ التَّمْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۳۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب شراب حرام کی گئی، ہم انگوروں کی شراب کم پاتے تھے، اور ہماری زیادہ تر شراب خشک اور تازہ کھجور سے تیار ہوتی تھی۔

٣٦٣٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَنَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۶۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔“

---

[1] رواه مسلم (١٣/ ١٩٨٥)۔

[2] رواه البخاري (٥٥٨٨)۔

[3] رواه البخاري (٥٥٨٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٨٦) و مسلم (٦٧/ ٢٠٠١)۔

٣٦٣٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ؛ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۶۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور وہ اسی پر دوام کرتے ہوئے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائے تو وہ اسے آخرت میں نہیں پیئے گا۔''

٣٦٣٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَوَمُسْكِرٌ هُوَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَاطِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ: ((عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن سے ایک آدمی آیا تو اس نے نبی ﷺ سے، اپنے ملک میں جوار سے تیار ہونے والی مزر نامی پی جانے والی شراب کے متعلق دریافت کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ نشہ آور ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ بے شک یہ بات اللہ کے ذمہ ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیئے گا تو اللہ اسے ((طينة الخبال)) پلائے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ((طينة الخبال)) کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں کا پسینہ یا جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والا خون اور پیپ۔''

٣٦٤٠: وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَ عَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَ عَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَ قَالَ: ((انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۶۴۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تازہ کھجور اور خشک کھجور کو ملانے، منقی اور تازہ کھجور کو ملانے اور کچی کھجور اور تازہ کھجور ملانے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ تیار کرو۔''

٣٦٤١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ يُتَّخَذُ خَلًّا؟ فَقَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب سے سرکہ بنانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔''

٣٦٤٢: وَعَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ. فَقَالَ: اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ: ((اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۳۶۴۲: وائل حضرمی سے روایت ہے کہ طارق بن سوید نے نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرما دیا، انہوں نے عرض کیا: میں اسے دوائی کے لیے بناتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دوائی نہیں، وہ تو بیماری ہے۔''

---

[1] رواه مسلم (٧٣/ ٢٠٠٣)۔ [2] رواه مسلم (٧٢/ ٢٠٠٢)۔
[3] رواه مسلم (٢٦/ ١٩٨٨)۔ [4] رواه مسلم (١١/ ١٩٨٣)۔
[5] رواه مسلم (١٢/ ١٩٨٤)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٦٤٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَلَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَّهْرِ الْخَبَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۳۶۴۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص شراب پیتا ہے تو اللہ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ دوبارہ پی لے تو اللہ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ سہ بارہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر وہ چوتھی مرتبہ پی لے تو اللہ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں کرتا، اگر وہ توبہ کرے تو اللہ کی توبہ قبول نہیں کرتا، اور وہ اسے جہنمیوں کے پیپ کی نہر سے پلائے گا۔“

٣٦٤٤: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما. [2]

۳۶۴۴: امام نسائی، ابن ماجہ اور امام دارمی نے اسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٣٦٤٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۶۴۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔“

٣٦٤٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۶۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ”فرق“ (سورطل) نشہ آور ہو تو اس کا چلو بھر پینا بھی حرام ہے۔“

٣٦٤٧: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيْرِ خَمْرًا

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٦٢ وقال: حسن) ☆ عطاء بن السائب: اختلط فالسند ضعيف لاختلاطه ولأصل الحديث شواهد دون قوله: "فإن تاب لم يتب الله عليه" وهو قول منكر، لم يصح عن رسول الله ﷺ۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٨/ ٣١٧ ح ٥٦٧٣) و ابن ماجه (٣٣٧٧) و الدارمي (٢/ ١١١ ح ٢٠٩٦)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٦٥ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٦٨١) و ابن ماجه (٣٣٩٣)۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ١٣١ ح ٢٥٥٠٦) و الترمذي (١٨٦٦ وقال: حسن) و أبو داود (٣٦٨٧)۔

وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [1]

۳۶۴۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گندم سے شراب ہوتی ہے، جَو سے شراب ہوتی ہے۔ کھجور سے شراب ہوتی ہے، انگور سے بھی اور شہد سے بھی شراب تیار ہوتی ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۶۴۸: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْهُ وَ قُلْتُ: اِنَّهُ لِيَتِيْمٍ فَقَالَ: ((اَهْرِيْقُوْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۶۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک یتیم بچے کی شراب تھی، جب سورۂ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور میں نے عرض کیا، وہ یتیم کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے بہا دو۔''

۳۶۴۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ قَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! اِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِاَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ: ((اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ضَعَّفَهُ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا قَالَ: ((اَهْرِقْهَا)) قَالَ: اَفَلَا اَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ: ((لَا)). [3]

۳۶۴۹: انس رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں نے اپنے زیر پرورش یتیم بچوں کے لیے شراب خریدی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شراب بہا دو اور (اس کے) برتن توڑ دو۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا، اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم بچوں کے ورثہ میں آنے والی شراب کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے بہا دو۔'' انہوں نے عرض کیا: کیا میں اسے سرکہ نہ بنا لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۶۵۰: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَ مُفْتِرٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۶۵۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور قُویٰ میں سستی پیدا کرنے والی ہر چیز سے منع فرمایا ہے۔''

۳۶۵۱: وَعَنْ دَيْلَمَ الْحِمْيَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ وَ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَ اِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَ عَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ: ((هَلْ

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (١٨٧٢) و أبو داود (٣٦٧٦) و ابن ماجه (٣٣٧٩)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٦٣ وقال: حسن) [وله شواهد]۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٢٩٣) و أبو داود (٣٦٧٥) [و أصله عند مسلم (١٩٨٣) بالاختصار] ☆ لم يصب من ضعفه ، ليث بن أبي سليم : لم ينفرد به ، بل تابعه السدي و للحديث شواهد۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٦٨٦) ☆ حكم بن عتيبة مدلس و عنعن۔

يُسْكِرُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ((فَاجْتَنِبُوْهُ)) قُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ: ((إِنْ لَمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۶۵۱: دیلم حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں اور وہاں مشقت والا کام کرتے ہیں، ہم اس گندم سے شراب تیار کرتے ہیں جس کے ذریعے ہم اپنے کام اور اپنے علاقے کی سردی کے مقابلے میں قوت حاصل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وہ نشہ آور ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے اجتناب کرو۔'' میں نے عرض کیا: لوگ اسے ترک کرنے والے نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو ان سے لڑائی کرو۔''

۳۶۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَ الْغُبَيْرَاءِ وَ قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۶۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب جوئے، نرد، چھوٹے طبلے اور غبیراء (شراب کی ایک قسم) سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

۳۶۵۳: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَ لَا مَنَّانٌ وَ لَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: ((وَ لَا وَلَدُ زِنْيَةٍ)) بَدَلَ: ((قَمَّارٍ)). ❸

۳۶۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کا نافرمان، قمار، احسان جتلانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' دارمی۔ اور انہی کی ایک روایت میں قمار کے بجائے ولد زنا ہے۔

۳۶۵۴: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ وَاَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَ الْاَوْثَانِ وَ الصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ حَلَفَ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِيْ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِيْ جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيْدِ مِثْلَهَا وَ لَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِيْ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدُسِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ ❹

۳۶۵۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے جہان والوں کے لیے باعث رحمت اور باعثِ ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور میرے رب نے آلاتِ موسیقی، بتوں، صلیبوں اور رسوماتِ جاہلیت ختم کرنے کا مجھے حکم فرمایا اور میرے رب عزوجل نے میری عزت کی قسم اٹھا کر فرمایا: ''میرے جس بندے نے شراب کا ایک گھونٹ پیا تو میں اسی مثل اسے پیپ پلاؤں گا اور جس نے میرے ڈر کی وجہ سے اسے ترک کر دیا تو میں اسے شراب طہور پلاؤں گا۔''

۳۶۵۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَ

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (٣٦٨٣)۔ ❷ **حسن**، رواه أبو داود (٣٦٨٥)۔

❸ حسن دون قوله: "ولا قمار"، رواه الدارمي (٢/ ١١٢ ح ٢٠٩٩۔٢١٠٠) [و النسائي (٨/ ٣١٨ ح ٥٦٧٥ وهو حديث حسن] ☆ قوله: "ولا قمار" لم أجده و الباقي حسن۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٧ ح ٢٢٥٧١) ☆ فرج بن فضالة الحمصي (ضعيف) عن علي بن يزيد (ضعيف جدًا) عن القاسم عنه۔

الْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے تین قسم کے لوگوں: ہمیشہ شراب پینے والے، والدین کے نافرمان اور دیوث جو اپنے اہل وعیال میں زنا برقرار رکھنے والا ہو، پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔''

۳۶۵۶: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَ مُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۳۶۵۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ: ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کا یقین کرنے والا، جنت میں نہیں جائیں گے۔''

۳۶۵۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۳۶۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شراب نوشی پر دوام اختیار کرنے والا اگر (اسی حالت میں) فوت ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بت کے پجاری کی طرح ملاقات کرے گا۔''

۳۶۵۸: وَ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❹

۳۶۵۸: امام ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۶۵۹: وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ: ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ. ❺

۳۶۵۹: امام بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن عبیداللہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے، اور امام بیہقی نے کہا: امام بخاری نے محمد بن عبداللہ عن ابیہ سے التاریخ میں ذکر کیا ہے۔

۳۶۶۰: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَا اُبَالِيْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْعَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❻

۳۶۶۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں شراب پی لوں یا اللہ کے سوا اس ستون کی پوجا کرلوں۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ٦٩ ح ٥٣٧٢) و النسائي (٥/ ٨٠۔٨١ ح ٢٥٦٣)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٩٩ ح ١٩٧٩٨ مطولاً) ☆ فيه أبو حريز عبد الله بن الحسين ضعفه الجمهور، و للحديث شواهد ضعيفة ولبعض الحديث شواهد قوية و لكنه ضعيف بهذا السياق۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (١/ ٢٧٢ ح ٢٤٥٣) ☆ وسنده ضعيف لجهالة الراوي و الحديث الآتي شاهد له، و له شواهد كثيرة۔ ❹ **حسن**، رواه ابن ماجه (٣٣٧٥)۔ ❺ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٥٩٧، نسخة محققة: ٥٢٠٨ وسنده ضعيف) و البخاري فى التاريخ الكبير (١/ ١٢٩ ح ٣٨٦) و انظر الحديث السابق (٣٦٥٨ فإنه شاهد له)۔

❻ **إسناده صحيح موقوف**، رواه النسائي (٨/ ٣١٤ ح ٥٦٦٦)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْإِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

امارت وقضاء کا بیان

الفصل الاول — فصل اول

٣٦٦١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ يُطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ، وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذَالِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٦٦١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، اور امام ڈھال ہے اس کے زیر سایہ قتال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے بچا جاتا ہے، اگر اس نے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا اور عدل کیا تو اس وجہ سے اس کے لیے اجر ہے، اور اگر اس نے اس کے علاوہ کچھ کہا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔“

٣٦٦٢: وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٦٦٢: ام حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کسی ناک اور کان کٹے غلام کو تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے اور وہ اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری راہنمائی کرے تو پھر اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔“

٣٦٦٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٣٦٦٣: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کسی حبشی غلام کو، جس کا سر انگور کی طرح چھوٹا سا ہو، تم پر عامل (گورنر) مقرر کر دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔“

٣٦٦٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٧٥) و مسلم (٣٣/ ١٨٣٥)۔

[2] رواه مسلم (٣١١/ ١٢٩٨)۔

[3] رواه البخاري (٧١٤٢)۔

كَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۶۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان شخص پر ہر پسند وناپسند میں سمع واطاعت لازم ہے بشرطیکہ اسے معصیت کا حکم نہ دیا جائے، جب اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا ہے اور نہ اطاعت کرنا ہے۔''

۳٦٦٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۶۶۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معصیت میں کوئی اطاعت نہیں، اطاعت تو صرف معروف (شرعی امور) میں ہے۔''

۳٦٦٦: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَ الْمَكْرَهِ، وَ عَلٰى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَ عَلٰى أَنْ لَانُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهٗ، وَ عَلٰى أَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ وَ فِي رِوَايَةٍ: وَ عَلٰى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهٗ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۳۶۶۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے تنگی وآسانی، نشاط وناگواری، اپنے نظر انداز کیے جانے اور دوسروں کو ترجیح دیے جانے پر، امیر کو معزول نہ کرنے پر، ہر جگہ حق بات کرنے پر اور اللہ (کی رضامندی کے معاملے) میں، ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرنے پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع واطاعت اختیار کرنے پر بیعت کی۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے: جب تک ہم دلیل کے مطابق امیر میں اللہ کا صریح کفر نہ دیکھیں اس سے دستِ اطاعت نہ کھینچیں۔''

۳٦٦٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا: ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۳۶۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ہم سمع واطاعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں فرماتے: ''اس (معاملے) میں جس کی تم استطاعت رکھو۔''

۳٦٦٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ رَاٰى مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهٗ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ إِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۳۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ صبر

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤١) و مسلم (٣٨/ ١٨٣٩)۔
❷ متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٥٧) و مسلم (٣٩/ ١٨٤٠)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٥٥-٧٠٥٦) و مسلم (٤٢/ ١٧٠٩)۔
❹ متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٠٢) و مسلم (٩٠/ ١٨٦٧)۔
❺ متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤٣) و مسلم (٥٥/ ١٨٤٩)۔

کرے، کیونکہ جو شخص بالشت برابر جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی سی موت مرتا ہے۔''

۳۶۶۹: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ، أَوْ يَدْعُو لِعَصَبِيَّةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَ مَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفِهِ، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَ لَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۶۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اطاعت چھوڑ کر، جماعت سے الگ ہو کر، فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی سی موت مرتا ہے۔ جو شخص اندھے پرچم تلے قتال کرتا ہے، عصبیت کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے یا عصبیت کی دعوت دیتا ہے، یا عصبیت کی مدد کرتا ہے، اور وہ اس حالت میں قتل کر دیا جائے تو وہ جاہلیت پر قتل ہوتا ہے۔ جو شخص میری امت کے خلاف تلوار سونت کر نکل آتا ہے اور وہ اس (امت) کے نیک و فاجر کو مارتا ہے اور وہ نہ تو کسی مومن کی پروا کرتا ہے اور نہ کسی معاہد کی تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں ہوں۔''

۳۶۷۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ، وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ. وَ شِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَ تَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)). قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، لَا، مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ، أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَ لَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۶۷۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بہترین امام وہ ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہیں، تم ان کے حق میں دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے حق میں دعائیں کرتے ہیں، اور تمہارے بدترین امام وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہیں ناپسند کرتے ہیں، تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس وقت ہم انہیں معزول نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں، نہیں! جب تک وہ تم میں نماز کا اہتمام کرائیں، سن لو! جس پر کوئی حاکم و سرپرست مقرر کیا جائے اور وہ اللہ کی کسی معصیت کا ارتکاب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی معصیت کو ناپسند کرے اور وہ اطاعت سے دست کش نہ ہو۔''

۳۶۷۱: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ، تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ، وَ مَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَ لٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)). قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا؛ مَا صَلَّوْا، لَا؛

---

[1] رواہ مسلم (۵۳ / ۱۸۴۸)۔

[2] رواہ مسلم (۶۶ / ۱۸۵۵)۔

مَاصَلَّوْا)) اَیْ: مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ وَاَنْکَرَبِقَلْبِہٖ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

۳۶۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر ایسے حکمران ہوں گے کہ تم ان کے بعض افعال کو اچھا جانو گے اور بعض کو بُرا، جس نے انکار کیا تو وہ مداہنت ونفاق سے بری ہو گیا اور جس نے نہ پسندیدگی کا اظہار کیا تو وہ (وبال سے) بچ گیا، لیکن جو راضی ہو گیا اور ان کے پیچھے لگا (تو وہ نفاق و وبال میں شریک ہو گیا)۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں۔'' یعنی جس نے اپنے دل سے ناپسند کیا اور اپنے دل سے انکار کیا۔

۳۶۷۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً وَ اُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَھَا)) قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: ((اَدُّوْا اِلَیْھِمْ حَقَّھُمْ، وَسَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [2]

۳۶۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''تم عنقریب میرے بعد ترجیح دینے کو اور ایسے امور کو دیکھو گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہوں گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کا حق انہیں دو اور اپنا حق اللہ سے طلب کرو۔''

۳۶۷۳: وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلَ سَلَمَۃُ بْنُ یَزِیْدَ الْجُعْفِیُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَانَبِیَّ اللّٰہِ! اَرَأَیْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَیْنَا اُمَرَاءُ یَسْأَلُوْنَا حَقَّھُمْ، وَ یَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((اِسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا، فَاِنَّمَا عَلَیْھِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَیْکُمْ مَاحُمِّلْتُمْ)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [3]

۳۶۷۳: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو عرض کیا: اللہ کے نبی! مجھے بتائیں اگر ہم پر ایسے امراء مقرر ہو جائیں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں جبکہ ہمارے حق سے ہمیں محروم رکھیں تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو اور اطاعت کرو، جو ان کی ذمہ داری ہے وہ اس کے مکلّف ہیں، اور جو تمہاری ذمہ داری ہے تم اس کے ذمہ دار و مکلّف ہو۔''

۳۶۷۴: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ خَلَعَ یَدًا مِنْ طَاعَۃٍ، لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ لَا حُجَّۃَ لَہٗ، وَ مَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ، مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً)). رَوَاہُ مُسْلِمٌ [4]

۳۶۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے (امیر کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو وہ روزِ قیامت اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت وعذر نہیں ہو گا، اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کی گردن میں امیر کی بیعت نہیں تو وہ جاہلیت کی سی موت مرا۔''

---

[1] رواہ مسلم (٦٤، ٦٣ / ١٨٥٤)۔

[2] متفق علیہ، رواہ البخاري (٧٠٥٢) ومسلم (٤٥ / ١٨٤٣)۔

[3] رواہ مسلم (٤٩ / ١٨٥٦)۔

[4] رواہ مسلم (٥٨ / ١٨٥١)۔

٣٦٧٥: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ، فَيَكْثُرُونَ)) قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((فُوا بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے امور کی سرپرستی واصلاح انبیا علیہم السلام کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کے بعد ایک اور نبی آ جاتا جب کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور البتہ عنقریب بہت سے خلفاء ہوں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم (ترتیب وار) پہلے اور پھر اس کے بعد والے کی بیعت پوری کرو، تم ان کا حق ادا کرو، کیونکہ اللہ ان سے اس چیز کے بارے میں سوال کرنے والا ہے جو اس نے انہیں نگہبانی وحکمرانی عطا کی ہے۔''

٣٦٧٦: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۶۷۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو خلیفوں کے لیے بیعت کی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔''

٣٦٧٧: وَعَنْ عَرْفَجَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۶۷۷: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب مختلف قسم کے فسادات ہوں گے، جو شخص امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرے تو اسے تلوار کے ساتھ قتل کر دو خواہ وہ کوئی ہو۔''

٣٦٧٨: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: ((مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ، أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ، فَاقْتُلُوهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۶۷۸: عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص تمہارے پاس آئے، جبکہ تمہارا معاملہ شخصِ واحد پر مجتمع ہو، اور وہ شخص تمہاری قوت کو بکھیرنا یا تمہاری جمعیت کو منتشر کرنا چاہتا ہو تو اسے قتل کر دو۔''

٣٦٧٩: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ؛ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٥٥) و مسلم (٤٤/ ١٨٤٢)۔

[2] رواه مسلم (٦١/ ١٨٥٣)۔

[3] رواه مسلم (٥٩/ ١٨٥٢)۔

[4] رواه مسلم (٦٠/ ١٨٥٢)۔

[5] رواه مسلم (٤٦/ ١٨٤٤)۔

۳۶۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی امام کی بیعت کرلے، اس کی اطاعت اختیار کرلے اور وہ اخلاص کے ساتھ اس کے ساتھ لگ جائے تو پھر وہ مقدور بھر اس کی اطاعت کرے، اور پھر اگر کوئی اور آ کر اس (امام اول یا بیعت کرنے والے) کو ہٹانے کی کوشش کرے تو پھر دوسرے کی گردن اڑا دو۔''

۳۶۸۰: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۸۰: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''امارت طلب نہ کرنا، کیونکہ اگر تمہاری خواہش پر وہ تمہیں دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے، اور اگر وہ تمہاری طلب و خواہش کے بغیر تمہیں عطا کی گئی تو پھر اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔''

۳۶۸۱: وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۶۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راویت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب تم امارت ملنے کی حرص و کوشش کرو گے، اور روزِ قیامت وہ (تمہارے لیے) باعث ندامت ہوگی، اس کا ملنا اچھا ہے اور اس کا چھن جانا برا ہے۔''

۳۶۸۲: وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِیْ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَبَاذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَ نَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِیْ عَلَيْهِ فِيْهَا)). وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ لَهٗ: ((يَا أَبَاذَرٍّ! إِنِّیْ أَرَاكَ ضَعِيْفًا، وَإِنِّیْ أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِیْ، لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَ لَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۶۸۲: ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ مجھے عامل (گورنر) کیوں نہیں مقرر فرما دیتے؟ وہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ابو ذر! تم کمزور آدمی ہو، جبکہ وہ ایک امانت ہے، جس شخص نے اسے اس کے حق کے مطابق نہ لیا اور نہ اس کی ذمہ داریوں کو نبھایا تو وہ روزِ قیامت اس شخص کے لیے باعث رسوائی و ندامت ہوگی۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''ابو ذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں، میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں وہی تمہارے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور نہ کسی یتیم کے مال کی سرپرستی قبول کرنا۔''

۳۶۸۳: وَعَنْ أَبِیْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ. فَقَالَ: أَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَاوَلَّاكَ اللّٰهُ. وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَالِكَ فَقَالَ: ((إِنَّا وَاللّٰهِ! لَا نُوَلِّیْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤٦) و مسلم (١٣/ ١٦٥٢)۔

[2] رواه البخاري (٧١٤٨)۔

[3] رواه مسلم (١٧، ١٦/ ١٨٢٥)۔

اَحَدًا سَأَلَهُ، وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ)). وَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ: ((لَانَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۸۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرے دو چچازاد، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ نے جن امور پر آپ کو سرپرست بنایا ہے ان میں سے بعض پر ہمیں امیر مقرر فرما دیں، اور دوسرے شخص نے بھی اسی طرح کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! بے شک ہم اس کام پر کسی ایسے شخص کو امیر نہیں بناتے جو اس کا مطالبہ کرے اور نہ ہی اس کی حرص رکھنے والے شخص کو حکمران بناتے ہیں۔''

دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم اپنے عمل پر کسی ایسے شخص کو عامل مقرر نہیں کرتے جو اس کی خواہش کرتا ہے۔''

۳۶۸۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۶۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں میں سے اس شخص کو بہترین پاؤ گے جو اس امر (حکومت و امارت) کو انتہائی ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس میں مبتلا نہ ہو جائے۔''

۳۶۸۵: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا، وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ، اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۶۸۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہو، حکمران جو لوگوں کا نگہبان ہے وہ اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے، آدمی اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اور وہ ان کے متعلق جواب دہ ہے اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور وہ اس کے متعلق جواب دہ ہے۔ سن لو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہو۔''

۳۶۸۶: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَامِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ، اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۶۸۶: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو حکمران مسلمانوں کے کسی

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٤٩، ٢٢٦١) و مسلم (١٤/ ١٧٣٣، ١٥/ ١٧٣٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٨٨) و مسلم (١٩٩/ ٢٥٢٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٣٨) و مسلم (٢٠/ ١٨٢٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٥١) و مسلم (٢٢/ ١٤٢)۔

معاملات کا ذمہ دار بنے اور وہ ان سے مخلص نہ ہو اور اسے اسی حالت میں موت آ جائے تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے۔“

٣٦٨٧: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ، اِلَّالَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۶۸۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ جس بندے کو کسی رعیت کا نگہبان بنائے اور وہ ان کے ساتھ خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

٣٦٨٨: وَعَنْ عَائِذِبْنِ عَمْرٍو ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ شَرَّالرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۶۸۸: عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بدترین نگہبان، ظالم شخص ہے۔“

٣٦٨٩: وَعَنْ عَائِشَةَ ﵂ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! جو شخص میری امت کا حکمران بنے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر، اور جس شخص کو میری امت کا حکمران بنایا جائے اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔“

٣٦٩٠: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﵄ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۶۹۰: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں رحمٰن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں، اور وہ لوگ اپنے حکم میں، اپنے اہل خانہ سے اور اپنی رعیت کے معاملات میں انصاف کرتے ہیں۔“

٣٦٩١: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ، اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۳۶۹۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اور جس کسی کو خلیفہ مقرر فرمایا تو اس کے دو خصوصی مشیر ہوتے ہیں، ایک مشیر اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اسے اس پر آمادہ کرتا ہے جبکہ ایک مشیر اسے بُرائی کا حکم دیتا ہے اور اسے اس پر آمادہ کرتا ہے اور بچتا وہی ہے جسے اللہ بچائے۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٥٠) و مسلم (٢١/ ١٤٢)۔
[2] رواه مسلم (٢٣/ ١٨٣٠)۔ [3] رواه مسلم (١٩/ ١٨٢٨)۔
[4] رواه مسلم (١٨/ ١٨٢٧)۔ [5] رواه البخاري (٧١٩٨)۔

٣٦٩٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۶۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کے ہاں وہ مقام تھا جو حکمران کے ہاں کوتوال کا ہوتا ہے۔

٣٦٩٣: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّابَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْمَلَّكُوْاعَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ: ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَأَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۶۹۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کر دیے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٣٦٩٤: عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ، وَالطَّاعَةِ، وَالْهِجْرَةِ، وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ؛ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ. وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؛ فَهُوَ مِنْ جُثّٰى جَهَنَّمَ، وَاِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

۳۶۹۴: حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں پانچ چیزوں: جماعت سے وابستہ رہنے، سمع واطاعت، ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور جس شخص نے بالشت بھر جماعت سے علیحدگی اختیار کی تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی، مگر یہ کہ وہ لوٹ آئے، اور جس شخص نے جاہلیت کا نعرہ بلند کیا اس کا شمار جہنمیوں میں سے ہوگا۔ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور وہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے۔''

٣٦٩٥: وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَقَالَ اَبُوْبِلَالٍ: اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ: اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [4]

۳۶۹۵: زیاد بن کسیب عدوی بیان کرتے ہیں، میں ابوبکرہ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے پاس تھا جبکہ ابن عامر خطبہ دے رہا تھا اور اس نے باریک لباس پہنا ہوا تھا، (یہ دیکھ کر) ابوبلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے امیر کو دیکھو اس نے فاسقوں جیسا لباس پہن رکھا ہے، ابوبکرہ نے کہا: خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کے سلطان کی زمین میں

---

[1] رواه البخاري (٧١٥٥)۔ [2] رواه البخاري (٤٤٢٥)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٣٠ ح ١٧٣٠٢ مختصرًا) و الترمذي (٢٨٦٣ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٢٢٤)۔

اہانت کی تو اللہ اس کی اہانت کرے گا۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٦٩٦: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ 1

٣٦٩٦: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خالق کی معصیت میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔''

٣٦٩٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ اَمِيْرِ عَشَرَةٍ، اِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْيُوْبِقَهُ الْجَوْرُ)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ 2

٣٦٩٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دس افراد کے امیر کو بھی اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوگا حتیٰ کہ (اس کا) عدل اسے آزاد کرادے گا، یا (اس کا) ظلم اسے ہلاک کرادے گا۔''

٣٦٩٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِلْاُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِّلْعُرَفَاءِ، وَيْلٌ لِلْاُمَنَاءِ! لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا، يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ، وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا)). 3 رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ فِیْ رِوَايَتِهٖ: ((اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا، يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ، وَ لَمْ يَكُوْنُوْا عُمِلُوْا عَلٰى شَیْءٍ)).

٣٦٩٨: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امراء کے لیے ویل (ہلاکت وتباہی یا جہنم کی ایک وادی) ہے۔ ناظمین کے لیے ویل ہے اور امانت رکھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے، روز قیامت لوگ آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریا کے ساتھ معلق ہوتیں وہ زمین وآسمان کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن وہ کسی کام کے ذمہ داری وسرپرستی قبول نہ کرتے۔''

اور امام احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے کہ ان کے بال ثریا کے ساتھ معلق ہوتے اور وہ زمین و آسمان کے درمیان حرکت کرتے رہتے لیکن انہیں کسی کام کی ذمہ داری نہ سونپی جاتی۔''

٣٦٩٩: وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَ لٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِی النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 4

٣٦٩٩: غالب قطان ایک آدمی سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ناظم کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ناظموں کے بغیر گزارہ ممکن نہیں، لیکن (اکثر) ناظم جہنم میں ہوں گے۔''

---

1 **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٤٤ ح ٢٤٥٥ وسنده ضعيف) ☆ فيه الزبرقان مجهول، ذكره ابن حبان في الثقات وقال: لا أدري من هو و لا ابن من هو؟ (٤/ ٢٦٥) وروى البخاري (٧٢٥٧) و مسلم (١٨٤٠) واللفظ له: "لا طاعة في معصية الله، إنما الطاعة فى المعروف" تقدم (٣٦٦٥) وهو يغني عنه۔

2 **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٢٤٠ ح ٢٥١٨، نسخة محققة: ٢٥٥٧) ☆ و للحديث شواهد كثيرة۔

3 **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٥٩-٦٠ ح ٢٤٦٨) و أحمد (٢/ ٣٥٢) [و صححه الحاكم (٤/ ٩١ ح ٧٠١٦) وابن حبان (الموارد: ١٥٥٩ و سنده حسن) و له طريق آخر عند الحاكم (٤/ ١٩١) و صححه ووافقه الذهبي و سنده حسن]۔ 4 **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٣٤) ☆ فيه غير واحد من المجهولين۔

۳۷۰۰: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُعِيذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ)) قَالَ: وَ مَاذَاكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ، مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ، فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ اَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ؛ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ لَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ؛ فَاُولٰئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ، وَاُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۷۰۰: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''میں نادانوں کی امارت سے تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد کچھ امراء ہوں گے، جو شخص ان کے پاس جائے ان کی کذب بیانی پر ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے تو ایسے لوگ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں اور وہ حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئیں گے، اور جو شخص ان کے پاس جائے نہ ان کی کذب بیانی پر ان کی تصدیق کرے اور نہ ہی ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے تو ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور یہی لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے۔''

۳۷۰۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَ مَنْ اَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ [2] وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ: ((مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ، وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا اِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا)).

۳۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنگل میں رہنے والا سخت دل ہوتا ہے۔ شکار کا پیچھا کرنے والا غافل ہوتا ہے اور بادشاہ کے پاس جانے والا فتنے کا شکار ہو جاتا ہے۔''
اور ابوداود کی روایت میں ہے: ''جو شخص بادشاہ کے ساتھ لگا رہتا ہے تو وہ فتنے کا شکار ہو جاتا ہے، جس قدر کوئی شخص بادشاہ کے قریب ہوتا ہے وہ اسی قدر اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔''

۳۷۰۲: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ! اِنْ مُتَّ وَ لَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا، وَلَا كَاتِبًا، وَلَا عَرِيْفًا)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۷۰۲: مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (از راہ محبت) اس کے کندھوں پر ہاتھ مارا، پھر فرمایا: ''قدیم! اگر تم امیر، منشی اور ناظم بنے بغیر فوت ہوئے تو تم کامیاب ہوئے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٦١٤ وقال: حسن غريب) و النسائي (٧/ ١٦٠ ح ٤٢١٢)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٣٥٧ ح ٣٣٦٢) و الترمذي (٢٢٥٦ وقال: حسن غريب) و النسائي (٧/ ١٩٥-١٩٦ ح ٤٣١٤) وأبو داود (٢٨٥٩) ☆ فيه أبو موسى شيخ يماني: جهله ابن القطان وغيره و وثقه ابن حبان والترمذي فهو حسن الحديث و قال: ابن حجر في التقريب: "مجهول من السادسة و وهم من قال إنه إسرائيل بن موسى." ٥ حديث: من لزم السلطان افتتن إلخ رواه أبو داود عن أبي هريرة (٢٨٦٠) و فيه شيخ من الأنصار: لم أعرفه (فالسندضعيف)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٣٣) ☆ صالح بن يحيى: لين، و أبوه مستور۔

۳۷۰۳: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ)) يَعْنِي: الَّذِيْ يُعَشِّرُ النَّاسَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۳۷۰۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹیکس وصول کرنے والا (یعنی وہ شخص جو لوگوں سے خلاف شرع ٹیکس وصول کرتا ہے) جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

۳۷۰٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ اَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ، وَ اِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا، اِمَامٌ جَائِرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

۳۷۰٤: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں محبوب تر اور بلند مرتبہ، عادل حاکم ہوگا اور اس سے دور، بدترین اور مرتبہ میں پست و ذلیل ظالم حاکم ہوگا۔'' ترمذی۔ اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷۰۵: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۷۰۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے فضیلت والا جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہتا ہے۔''

۳۷۰٦: وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ. [4]

۳۷۰٦: امام احمد اور امام نسائی نے اسے طارق بن شہاب سے روایت کیا ہے۔

۳۷۰۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ، اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَ اِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَ اِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ، اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [5]

۳۷۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی حکمران کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے سچا وزیر عنایت فرما دیتا ہے، اگر وہ بھول جائے تو وہ (وزیر) اسے یاد کرا دیتا ہے اور اگر اسے خود ہی یاد ہو تو وہ اس کی مدد کرتا ہے، اور جب وہ اس کے ساتھ اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے برا وزیر مقرر کر دیتا ہے، اگر وہ بھول جائے تو وہ (وزیر) اسے یاد

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٤٣ ح ١٧٤٢٦) و أبو داود (٢٩٣٧) و الدارمي (١/ ٣٩٣ ح ١٦٧٣) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن و له شاهد ضعيف عند أحمد (٤/ ١٠٩)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٥٥ ح ١١٥٤٥ ، ٣/ ٢٢ ح ١١١٩٢) و الترمذي (١٣٢٩) ☆ عطية العوفي: ضعيف مدلس۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٢١٧٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٣٤٤) و ابن ماجه (٤٠١١) ☆ سنده ضعيف و للحديث شواهد وهو بها حسن، وانظر الحديث الآتي (٣٧٠٦)۔ [4] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ١٩ ح ١١١٦٠ مختصرًا) والنسائي (٧/ ١٦١ ح ٤٢١٤)۔ [5] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٣٢) و النسائي (٧/ ١٥٩ ح ٤٢٠٩ مختصرًا)۔

نہیں کراتا، اور اگر اسے یاد ہو تو پھر وہ اس کی مدد نہیں کرتا۔''

٣٧٠٨: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

٣٧٠٨: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو حکمران لوگوں کے عیوب تلاش کرتا رہتا ہے تو وہ انہیں خراب کر دیتا ہے۔''

٣٧٠٩: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❷

٣٧٠٩: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم لوگوں کے عیوب تلاش کرو گے تو تم انہیں خراب کر دو گے۔''

٣٧١٠: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُوْنَ بِهٰذَا الْفَيْءِ؟)) قُلْتُ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، أَضَعُ سَيْفِي عَلٰى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتّٰى أَلْقَاكَ، قَالَ: ((أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ تَصْبِرُ حَتّٰى تَلْقَانِي)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

٣٧١٠: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس وقت کیا کرو گے جب میرے بعد حکمران اس مال غنیمت کو اپنے پاس ہی رکھ لیں گے؟'' میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا، پھر قتال کروں گا حتی کہ آپ سے آملوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز کے متعلق نہ بتاؤں؟ صبر کرنا حتی کہ تم مجھ سے آملو۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

٣٧١١: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ إِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((اَلَّذِيْنَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ، وَإِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ، وَ حَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ)). ❹

٣٧١١: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو، روز قیامت اللہ عز وجل

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٨٩)۔ ❷ **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٦٥٩) [و أبو داود (٤٨٨٨) وسنده ضعيف و له شاهد عند البخاري في الأدب المفرد (٢٤٨) وسنده حسن وبه صح الحديث]۔

❸ **حسن**، رواه أبو داود (٤٧٥٩)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٦٩ ح ٢٤٩٠٢) ☆ عبدالله بن لهيعة مدلس وعنعن۔

کے سائے کی طرف سبقت لے جانے والے کون ہوں گے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لوگ جنہیں کلمۂ حق (پیش کیا) جاتا ہے تو وہ اسے قبول کرتے ہیں، جب اس سے حق بات کہنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسے بیان کرتے ہیں اور وہ لوگوں کے لیے وہی فیصلہ کرتے ہیں جو وہ اپنی ذات کے لیے کرتے ہیں۔''

٣٧١٢: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((ثَلَاثَةٌ اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِىْ: اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ، وَتَكْذِيْبٌ بِالْقَدْرِ)). [1]

۳۷۱۲: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق تین چیزوں کا اندیشہ ہے: ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنے، بادشاہ کا ظلم کرنا اور تقدیر کو جھٹلانا۔''

٣٧١٣: وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سِتَّةَ اَيَّامٍ: ((اِعْقِلْ يَا اَبَاذَرٍّ! مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ)). فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ، قَالَ: ((اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِىْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ، وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَ لَا تَسْأَلَنَّ اَحَدًا شَيْئًا وَ اِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ، وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَةً، وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ)). [2]

۳۷۱۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ روز مجھے فرماتے رہے: ''ابوذر! جو کچھ تجھے بتایا جا رہا ہے اسے یاد کرلو۔'' جب اس کے بعد ساتواں روز ہوا تو فرمایا: ''میں تیرے ظاہری و باطنی امور میں تجھے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور جب تو برائی کر بیٹھے تو پھر نیکی کر، اور کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا خواہ تمہارا کوڑا گر پڑے، اور امانت نہ رکھ اور دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔''

٣٧١٤: وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِىْ اَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ اِلٰى عُنُقِهِ فَكَّهُ بِرُّهُ، اَوْ اَوْبَقَهُ اِثْمُهُ، اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَ اَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَاٰخِرُهَا خِزْىٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). [3]

۳۷۱۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دس یا اس سے زائد افراد کے امور کی سرپرستی قبول کی تو روزِ قیامت وہ اللہ عزوجل کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا، اس کی نیکی اسے کھول دے گی یا اس کا گناہ اسے ہلاک کردے گا۔ امارت کا آغاز ملامت، اس کا وسط باعث ندامت اور اس کا آخر روزِ قیامت باعث رسوائی ہوگا۔''

٣٧١٥: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَامُعَاوِيَةُ! اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ)) قَالَ:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٩٠ ح ٢١١٢١) ☆ محمد بن قاسم الأسدي ضعيف ضعفه الجمهور وللحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٨١ ح ٢١٩٠٦) ☆ فيه ابن لهيعة ضعيف لاختلاطه وللحديث سند آخر ضعيف عند أحمد و الطحاوي في شرح مشكل الآثار (١/ ٣٩ ح ٤٦)۔

[3] **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٧ ح ٢٢٦٥٦) [و الطبراني في مسند الشاميين (١٥٨٠)] ☆ يزيد بن أيهم هذا غير يزيد بن أبي مالك، وهو مجهول الحال، روى عنه جماعة و ذكره ابن حبان فى الثقات و لحديثه شاهد ضعيف عند الطبراني فى الكبير (١٢/ ١٣٥ ح ١٢٦٨٩) و الأوسط (٢٨٨)۔

فَمَازِلْتُ اَظُنُّ اَنِّى مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى ابْتُلِيْتُ. [1]

۳۷۱۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''معاویہ! اگر تمہیں حکمرانی مل جائے تو اللہ سے ڈرنا اور عدل کرنا۔'' معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ہمیشہ اس یقین کے ساتھ رہا کہ میں نبی ﷺ کے فرمان کی وجہ سے کسی عمل کے ذریعے آزمایا جاؤں گا حتی کہ میں آزمائش سے دوچار ہو گیا۔

۳۷۱۶: وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِيْنَ، وَ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ)). رَوَى الْاَحَادِيْثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِىُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِى دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [2]

۳۷۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ستر کی دہائی کے آغاز سے اور نو عمروں کی حکومت سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' یہ چھ احادیث امام احمد نے روایت کی ہیں، اور امام بیہقی نے حدیثِ معاویہ ''دلائل النبوۃ'' میں نقل کی ہے۔

۳۷۱۷: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ)). [3]

۳۷۱۷: یحییٰ بن ہاشم، یونس بن ابی اسحاق سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جیسے تم ہو گے ویسے تم پر حکمران مقرر کیے جائیں گے۔''

۳۷۱۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ، يَأْوِىْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهٖ، فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَ عَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ، وَاِذَا جَارَ، كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ، وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ)). [4]

۳۷۱۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بادشاہ، زمین پر اللہ کا سایہ ہے، جہاں اس کا ہر مظلوم بندہ پناہ حاصل کرتا ہے، جب وہ عدل کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے، اور رعیت کے ذمہ شکر کرنا ہے، اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس پر گناہ ہوتا ہے اور رعیت کے ذمہ صبر کرنا ہے۔''

۳۷۱۹: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ، وَ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ)). [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٠١ ح ١٧٠٥٧) [والبيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٤٦)] ☆ في سماع سعيد بن عمرو بن سعيد بن العاص من معاوية رضي الله عنه نظر. وانظر سير أعلام النبلاء (٣/ ٣٣١)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٢٦ ح ٨٣١٩۔٨٣٢٠ و أخطأ من ضعفه) ☆ أبو صالح مولى ضباعة و ثقه الترمذي و ابن حبان و الذهبي فهو حسن الحديث۔ [3] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٣٩١، نسخة محققة: ٧٠٠٦) ☆ يحيى بن هاشم: كذاب و السند مظلم، و له شاهد موضوع عند الديلمي فى الفردوس (٤٩١٨)۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعيب الإيمان (٧٣٦٩، نسخة محققة: ٦٩٨٤) ☆ فيه سعيد بن سنان الحمصي: متروك۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٣٧١، نسخة محققة: ٦٩٨٦) ☆ فيه محمد بن أبي حميد: ضعيف، و علل أخرى۔

۳۷۱۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک روزِ قیامت اللہ کے بندوں میں سے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بہتر شخص عدل کرنے والا نرم مزاج حکمران ہوگا۔ جبکہ روزِ قیامت اللہ کے نزدیک مقام و مرتبہ کے لحاظ سے بدترین شخص ظالم اور سخت مزاج بادشاہ ہوگا۔''

٣٧٢٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُخِيْفُهٗ، اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ، وَ رِوَايَتُهٗ ضَعِيْفٌ. [1]

۳۷۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بھائی کی طرف ڈراؤنی نظر سے دیکھا تو روزِ قیامت اللہ اسے ڈرائے گا۔'' امام بیہقی نے چاروں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور یحییٰ سے مروی حدیث [رقم ۳۷۱۷] کے بارے میں فرمایا: یہ روایت منقطع ہے اور اس کی روایت ضعیف ہے۔

٣٧٢١: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ، وَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ، قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِي يَدِيْ، وَ اِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ، حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَ الرَّأْفَةِ، وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ، حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ، فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ، وَ لٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَ التَّضَرُّعِ كَيْ اَكْفِيَكُمْ مُلُوْكَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [2]

۳۷۲۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں، اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل رحمت و شفقت کے ساتھ ان پر پھیر دیتا ہوں، اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے دل ناراضی اور سزا کے ساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ انہیں بُرے عذاب سے دوچار کرتے ہیں، اپنے آپ کو بادشاہوں پر بددعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ اپنے آپ کو ذکر اور تضرع میں مصروف رکھو تاکہ میں تمہیں تمہارے حکمرانوں سے محفوظ کروں۔'' اسے ابونعیم نے حلیہ میں بیان کیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٦٨ ، نسخة محققة : ٧٠٦٤) ☆ هذا فيه عبد الرحمٰن بن زياد بن أنعم عن عبد الرحمٰن بن رافع و هما ضعيفان و رواه ابن أنعم الإفريقي (ضعيف) عن مسلم بن يسار عن رجل من بني سليم إلخ . ○ حديث يحيى بن هاشم تقدم (٣٧١٧)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا** ، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٢/ ٣٨٨) [و الطبراني في الأوسط (٨٩٥٧)] ☆ فيه وهب بن راشد : متروك ، و فيه خلاص بن عمرو عن أبي الدرداء إلخ ۔

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ

اس بات کا بیان کہ حکام کو رعایا پر آسانی کرنی چاہیے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۷۲۲: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِیْ بَعْضِ أَمْرِهٖ قَالَ: ((بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۷۲۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنے کسی صحابی کو کسی کام پر مبعوث فرماتے تو آپ ﷺ فرماتے: ’’(لوگوں کو اجر و ثواب کی) خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا اور آسانی پیدا کرنا تنگی پیدا نہ کرنا۔‘‘

۳۷۲۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۷۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’آسانی پیدا کرو، تنگی پیدا نہ کرو، سکون پہنچاؤ، نفرت نہ دلاؤ۔‘‘

۳۷۲۴: وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا، وَلَا تَخْتَلِفَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۷۲۴: ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ان کے دادا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: ’’آسانی پیدا کرنا، تنگی پیدا نہ کرنا، خوشخبری سنانا، نفرت نہ دلانا، اتفاق رکھنا اور اختلاف پیدا نہ کرنا۔‘‘

۳۷۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهٗ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۷۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’عہد شکنی کرنے والے کے لیے روز قیامت جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں شخص کی عہد شکنی (کا نتیجہ) ہے۔‘‘

۳۷۲۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٢٤) و مسلم (٦/ ١٧٣٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٢٥) و مسلم (٨/ ١٧٣٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٢٤) و مسلم (٧/ ١٧٣٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٧٨) و مسلم (١٠/ ١٧٣٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٨٦) و مسلم (١٤/ ١٧٣٧)۔

۳۷۲۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا۔''

۳۷۲۷: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ، اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِیْرِ عَامَّةٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۷۲۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت ہر عہد شکن کی پشت پر ایک جھنڈا ہوگا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''روزِ قیامت ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے مطابق بلند کیا جائے گا، سن لو! سربراہ مملکت سے بڑھ کر کسی عہد شکن کی عہد شکنی نہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۳۷۲۸: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ، فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ، وَفَقْرِهِمْ، اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ، وَخَلَّتِهٖ، وَفَقْرِهٖ)). فَجَعَلَ مُعَاوِیَةُ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ. [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِاَحْمَدَ: ((اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهٗ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ، وَحَاجَتِهٖ، وَمَسْكَنَتِهٖ)).

۳۷۲۸: عمرو بن مُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ جس شخص کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا سرپرست بنا دے اور وہ ان کی ضرورت، ان کی شکایت اور ان کی حاجتوں کی پورا کرنے میں رکاوٹ بن جائے تو اللہ اس کی ضرورت وشکایت اور اس کی حاجت پوری کرنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔'' معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھنے کے لیے ایک آدمی کو مقرر کیا۔
ترمذی اور احمد کی ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ اس کی ضرورت، حاجت اور محتاجی کے وقت آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۷۲۹: عَنْ اَبِی الشَّمَّاخِ الْاَزْدِیِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ اَتٰی مُعَاوِیَةَ فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَیْئًا، ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَوِ الْمَظْلُوْمِ، اَوْذِی

[1] رواه مسلم (١٦، ١٥/ ١٧٣٨)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٤٨) و الترمذي (١٣٣٢-١٣٣٣ وقال: غريب) و أحمد (٤/ ٢٣١ ح ١٨١٩٦، ٢٤٣٠٠)۔

الْحَاجَةِ، اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهُ اَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ اَفْقَرَ مَايَكُوْنُ اِلَيْهِ)). [1]

۳۷۲۹: ابوشماخ ازدی اپنے چچازاد سے، جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، روایت کرتے ہیں کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جسے لوگوں کے کسی معاملے کی ذمہ داری سونپی جائے، پھر وہ مسلمانوں یا مظلوموں یا حاجت مندوں کی ضرورتوں سے دروازے بند کر لے تو اللہ اس کی حاجت اور ضرورت کے وقت، جبکہ وہ انتہائی ضرورت مند ہو، اپنی رحمت کے دروازے بند کر لیتا ہے۔''

۳۷۳۰: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه اَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا: وَلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا، وَلَا تَلْبِسُوْا رَقِيْقًا، وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ، فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ، فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ، ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ. [2] رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ ((شُعَبِ الْإِيْمَانِ)).

۳۷۳۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنے عمال (حکمران) بھیجتے تو ان پر شرط قائم کرتے کہ تم ترکی گھوڑے پر سواری نہ کرو گے اور نہ چھنا ہوا آٹا (میدہ) کھاؤ گے، نہ باریک (عمدہ) لباس پہنو گے اور نہ لوگوں کی ضرورتوں کو حل کرنے کی بجائے اپنے دروازے بند کرو گے، اگر تم نے ان میں سے کوئی کام بھی کیا تو تم سزا کے مستحق ٹھہرو گے، پھر آپ انہیں الوداع کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلتے۔ امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٣٨٤، نسخة محققة: ٦٩٩٩) [وأحمد (٣/ ٤٤١، ٤٨٠)] ☆ أبو الشماخ: لم أجد من وثقه و باقي السند حسن وانظر مجمع الزوائد (٥/ ٢٣) و حسنه المنذري في الترغيب والترهيب (٣/ ١٧٨) و له شواهد عند أبي داود (٢٩٤٨) وغيره۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٣٩٤، نسخة محققة: ٧٠٠٩) ☆ عاصم بن أبي النجود عن عمر: منقطع فيما أرى، وله شاهد ضعيف عند أحمد (٥/ ٢٣٨) من حديث معاذ بن جبل رضي الله عنه، فيه شريك القاضي مدلس و عنعن و علل أخرى۔

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

حکمرانی کرنے اور اس سے ڈرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۷۳۱: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۳۷۳۱: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''حاکم غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔''

۳۷۳۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہم قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَأَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَأَخْطَأَ، فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۷۳۲: عبداللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب حاکم فیصلہ کرتے وقت کوشش کرے اور درست فیصلہ کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور جب فیصلہ کرے اور کوشش کے باوجود غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۷۳۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو لوگوں کا قاضی بنا دیا گیا گویا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔''

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (۷۱۵۸) و مسلم (۱۶/ ۱۷۱۷)۔

❷ متفق علیه، رواه البخاري (۷۳۵۲) و مسلم (۱۵/ ۱۷۱۶)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (۲/ ۲۳۰ ح ۷۱۴۵) و الترمذي (۱۳۲۵ وقال: حسن غریب) و أبو داود (۳۵۷۲) وابن ماجه (۲۳۰۸)۔

٣٧٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ، وُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ، وَ مَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ، اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص قضا کا خواہشمند ہو اور وہ مطالبہ کرے تو اسے اس کی ذات کے سپرد کر دیا جاتا ہے، اور جسے اس پر مجبور کر دیا جائے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ نازل فرما دیتا ہے جو اس کو درست رکھتا ہے۔''

٣٧٣٥: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ؛ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۳۷۳۵: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں، ان میں سے ایک جنتی اور دو جہنمی ہیں، وہ قاضی جنتی ہے جس نے حق پہچان کر اس کے مطابق فیصلہ کیا، اور وہ قاضی جس نے حق پہچان کر فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ جہنمی ہے، اور وہ آدمی جس نے جہالت کی بنا پر لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا تو وہ بھی جہنمی ہے۔''

٣٧٣٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهٗ، ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهٗ جَوْرَهٗ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ غَلَبَ جَوْرُهٗ عَدْلَهٗ؛ فَلَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۷۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مسلمانوں کی قضاء طلب کی اور وہ اسے میسر آ گئی، پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب رہا تو اس کے لیے جنت ہے، اور جس شخص کے عدل پر اس کا ظلم غالب رہا تو اس کے لیے جہنم ہے۔''

٣٧٣٧: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟)) قَالَ: اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ. قَالَ: ((فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟)) قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟)). قَالَ: اَجْتَهِدُ رَأْيِيْ وَ لَا آلُوْ، قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى صَدْرِهٖ، وَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [4]

۳۷۳۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: ''جب کوئی مقدمہ تمہارے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٢٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٥٧٨) و ابن ماجه (٢٣٠٩) ☆ عبدالأعلى الثعلبي: ضعيف، وقال الهيثمي: "و الأكثر على تضعيفه" (مجمع الزوائد ١/ ١٤٧)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥٧٣) و ابن ماجه (٢٣١٥) [و الترمذي (١٣٢٢ من طريق آخر وسنده ضعيف) ☆ خلف بن خليفة صدوق اختلط في آخره فالسند ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥٧٥) ☆ فيه موسى بن نجدة: مجهول۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٣٧ وقال: وليس إسناده عندي بمتصل) و أبو داود (٣٥٩٣) و الدارمي (١/ ٦٠ ح ١٧٠) ☆ فيه ناس من أصحاب معاذ: مجاهيل كلهم و لوكان فيهم ثقة لسماه الحارث: المجهول، و له شاهد موضوع و الحديث ضعفه البخاري و الدارقطني و الترمذي وغيرهم و أخطأ من صححه۔

سامنے پیش آئے گا تو تم کیسے فیصلہ کرو گے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ؟'' عرض کیا: پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق، فرمایا: ''اگر تم رسول اللہ (ﷺ) کی سنت میں نہ پاؤ؟'' عرض کیا: میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اور کوئی کسر نہیں اٹھا رکھوں گا، وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (ازراہِ مسرت) میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے رسول اللہ (ﷺ) کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائی جسے اللہ کے رسول (ﷺ) پسند فرماتے ہیں۔''

۳۷۳۸: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُرْسِلُنِيْ وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ، وَ لَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ، وَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ، إِذَا تَقَاضٰى إِلَيْكَ رَجُلَانِ، فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ)) قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. [1] وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا: ((إِنَّمَا أَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِيْ)) فِيْ بَابِ: الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۷۳۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ مجھے بھیج رہے ہیں، جبکہ میں نوعمر ہوں اور مجھے قضا کے بارے میں علم بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک عنقریب اللہ تیرے دل کی راہنمائی کرے گا اور تیری زبان کو استقامت عطا فرمائے گا، جب دو آدمی تیرے پاس مقدمہ لے کر آئیں تو دوسرے فریق کی بات سنے بغیر پہلے فریق کے حق میں فیصلہ نہ کرنا کیونکہ یہ لائق تر ہے کہ تیرے لیے قضا واضح ہو جائے۔'' علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مجھے قضا میں شک نہیں ہوا۔

اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ''میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کروں گا۔'' کو ہم "باب الأقضية والشهادات" میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۷۳۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٣١ و قال: حسن) و أبو داود (٣٥٨٢) و ابن ماجه (٢٣١٠) ☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و حنش بن المعتمر ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٢٣١٠) وغيره۔ ٥ حديث أم سلمة يأتي (٣٧٧٠) [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد ١/ ٤٣٠ ح ٤٠٩٧) و ابن ماجه (٢٣١١) و البيهقي في شعب الإيمان (٧٥٣٣) ☆ مجالد: ضعيف، و السند ضعفه البوصيري۔

۳۷۳۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان فیصلے کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتہ اسے گدی سے پکڑے ہوگا، پھر وہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے کہا: اسے پھینک دو، وہ اسے چالیس سال (کی مسافت کی گہرائی) کے گڑھے میں پھینک دے گا۔''

۳۷۴۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَةٍ قَطُّ)). [1]

۳۷۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت عادل قاضی بھی یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے دو آدمیوں کے درمیان کبھی ایک کھجور کا بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔''

۳۷۴۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَالَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ فِي رِوَايَةٍ: ((فَاِذَا جَارَ وَكَلَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ)). [2]

۳۷۴۱: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک قاضی ظلم نہ کرے تو اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، جب وہ ظلم کرتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ لگ جاتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ اسے اس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہے۔''

۳۷۴۲: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُوْدِيًّا اِخْتَصَمَا اِلٰى عُمَرَ، فَرَاَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ، فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ، فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدُّرَّةِ، وَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ! اِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ، اِلَّاكَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِ، فَاِذَاتَرَكَ الْحَقَّ، عَرَجَاوَتَرَكَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۳۷۴۲: سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لے کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ یہودی حق پر ہے اس لیے انہوں نے یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا تو یہودی نے انہیں کہا: اللہ کی قسم! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درہ مارا اور فرمایا: تجھے کیسے پتہ چلا؟ یہودی نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تورات میں (لکھا ہوا) پاتے ہیں کہ جو قاضی حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے تو اس کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ ہوتا ہے، وہ دونوں اسے حق کے لیے درست رکھتے ہیں، اور اسے حق دینے کی کوشش کرتے ہیں، جب وہ حق چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں (آسمان کی طرف) اوپر چڑھ جاتے ہیں، اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٧٥ ح ٢٤٩٦٨) [وصححه ابن حبان (١٥٦٣) و حسنه الهيثمي (مجمع الزوائد ٤/ ١٩٢) وأشار المنذري إلى أنه حسن (الترغيب و الترهيب ٣/ ١٥٧)] ☆ فيه صالح بن سرج و ابن العلاء و ثقهما ابن حبان وحده من أئمة الجرح و التعديل فهما مستوران . انظر بلوغ المرام بتحقيقي (١١٩٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٣٠ و قال: غريب) و ابن ماجه (٢٣١٢)۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (الموطأ ٢/ ٧١٩ ح ١٤٦١ و سنده صحيح)۔

٣٧٤٣: وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ: اَوَتُعَافِيْنِيْ؟ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ: مَاتَكْرَهُ مِنْ ذَالِكَ وَ قَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ؟ قَالَ: لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ، فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا)) فَمَارَاجَعَهُ بَعْدَ ذَالِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. ❶

٣٧٤٣: ابن موہب سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: لوگوں کے درمیان قاضی بننا قبول کرو۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ مجھے معاف نہیں فرما دیتے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اسے ناپسند کیوں کرتے ہیں، جبکہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے۔ انہوں کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص قاضی ہو اور وہ انصاف سے فیصلے کرے تو یہ زیادہ لائق ہے کہ وہ (قاضی) سے برابر برابر رہ جائے۔'' عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد انہیں نہیں کہا۔

٣٧٤٤: وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لِعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! لَا اَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ: قَالَ: فَاِنَّ اَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ. فَقَالَ: اِنَّ اَبِيْ لَوْاَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَوْاَشْكَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْءٌ سَالَ جِبْرِيْلَ علیہ السلام، وَاِنِّيْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُهُ. وَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيْمٍ)). وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ، فَاَعِيْذُوْهُ)) وَ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ قَاضِيًا فَاَعْفَاهُ، وَ قَالَ: لَا تُخْبِرْ اَحَدًا. ❷

٣٧٤٤: رزین کی نافع کی سند سے مروی روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: امیر المؤمنین! میں دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہیں کروں گا، انہوں نے فرمایا: آپ کے والد تو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: میرے والد کو کسی مسئلہ میں اشکال ہوتا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیا کرتے تھے، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مسئلہ میں الجھن ہوتی تو وہ جبریل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے، جبکہ میں ایسا کوئی شخص نہیں پاتا جس سے میں پوچھ لوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کی پناہ حاصل کی تو اس نے ایک عظیم ذات کی پناہ حاصل کی۔'' اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کے واسطے سے پناہ طلب کرلے تو اسے پناہ دے دو۔'' اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم مجھے قاضی بناؤ۔ انہوں نے اس سے درگزر کیا اور فرمایا: کسی کو نہ بتانا۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٢٢ وقال: غريب، ليس إسناده عندي بمتصل) ☆ فيه عبد الملك بن أبي جميلة: مجهول و السند منقطع۔ ❷ **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) ☆ وله شاهد عند أحمد (١/ ٦٦ ح ٤٧٥) وسنده ضعيف، فيه أبو سنان عيسى بن سنان القسملي ضعيف و شاهد آخر عند الترمذي (١٣٢٢، انظر الحديث السابق) وسنده ضعيف۔

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

حکمرانوں کے وظائف اوران کے تحائف کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٣٧٤٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اُعْطِيْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ، اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۳۷۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نہ تمہیں دیتا ہوں اور نہ تم سے روکتا ہوں، میں تو تقسیم کرنے والا ہوں میں تو اسی جگہ پرخرچ کرتا ہوں جہاں کے متعلق مجھے حکم دیا جاتا ہے۔''

٣٧٤٦: وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۳۷۴۶: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ اللہ کے مال (بیت المال) میں ناحق تصرف کرتے ہیں، روز قیامت ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔''

٣٧٤٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِيْ اَنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَأْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ يَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۳۷۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے فرمایا: ''میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل خانہ کے اخراجات کے لیے کافی تھا، مجھے مسلمانوں کے معاملات کے حوالے سے مشغول کر دیا گیا ہے لہٰذا آل ابوبکر اس مال سے کھائیں گے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے لیے کام کریں گے۔

❶ رواه البخاري (٣١١٧)۔

❷ رواه البخاري (٣١١٨)۔

❸ رواه البخاري (٢٠٧٠)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٣٧٤٨: عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ، فَرَزَقْنٰهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۷۴۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم جس شخص کو کسی کام پر مقرر کریں اور اسے تنخواہ بھی دیں، اور پھر اس کے علاوہ جو مال وہ حاصل کرے گا وہ خیانت ہے۔''

٣٧٤٩: وَعَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۷۴۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں (امارت کا) کام کیا تو آپ نے مجھے اجرت عطا فرمائی۔

٣٧٥٠: وَعَنْ مُعَاذٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ، فَلَمَّا سِرْتُ، اَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ، فَرُدِدْتُ فَقَالَ: ((اَتَدْرِيْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ؟ لَا تُصِيْبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِيْ، فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ، وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۳۷۵۰: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا، جب میں چلا تو آپ نے میرے پیچھے قاصد بھیج کر مجھے واپس بلالیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تمہاری طرف (قاصد) کیوں بھیجا؟ (اس لیے کہ تمہیں کوئی وصیت کروں) تم میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا، کیونکہ (اگر تم لوگے تو) وہ خیانت ہوگی، اور جو شخص خیانت کرے گا وہ اس خیانت کو روز قیامت لے کر حاضر ہوگا۔ میں نے اسی لیے تمہیں بلایا تھا، اب تم اپنے کام کے لیے جاؤ۔''

٣٧٥١: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلاً فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ خَادِمٌ، فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا. وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۷۵۱: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہمارا عامل (حکمران، گورنر) ہو (اور اگر اس کی بیوی نہ ہو تو وہ بیت المال میں سے حق مہر ادا کر کے) شادی کرلے۔ اگر اس کا خادم نہ ہو تو وہ خادم خرید لے اور اگر اس کی رہائش نہ ہو تو وہ رہائش خرید لے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''جس نے اس کے علاوہ کچھ حاصل کیا تو وہ خیانت کرنے والا ہے۔''

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٤٣) [وصححه ابن خزيمة (٢٣٦٩) و الحاكم على شرط الشيخين (١/ ٤٠٦) ووافقه الذهبي]۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٤٤) [ومسلم (١٠٤٥)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٣٣٥ وقال: حسن غريب) ☆ داود الأودي: ضعيف۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٤٥)۔

٣٧٥٢: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَااَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عُمِّلَ مِنكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ، فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ فَهُوَ غَالٌّ، يَاْتِىْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ، قَالَ: ((وَ مَا ذَاكَ؟)) قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا قَالَ: ((وَ اَنَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ، مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ، فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ اَخَذَهٗ، وَ مَانُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَ اَبُوْدَاوُدَ، وَ اللَّفْظُ لَهٗ. [1]

٣٧٥٢: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! تم میں سے جس شخص کو ہمارے کسی کام پر عامل مقرر کیا جائے اور وہ اس میں سے سوئی یا اس سے کوئی چھوٹی بڑی چیز ہم سے چھپا لے تو وہ خیانت کرنے والا ہے، وہ روز قیامت اسے لے کر آئے گا۔'' (یہ بات سن کر) انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اپنی تفویض کردہ ذمہ داری مجھ سے واپس لے لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کس لیے؟'' اس نے عرض کیا: میں نے آپ کو ایسے ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں یہ کہتا ہوں، ہم جس شخص کو عامل مقرر کریں تو اسے چاہیے کہ وہ حاصل ہونے والی ہر قلیل و کثیر چیز پیش کرے۔ اور پھر اس میں سے جو اسے دیا جائے وہ اسے لے لے اور جس چیز سے اسے روک دیا جائے تو وہ اس سے رک جائے۔'' مسلم، ابوداود۔ اور الفاظ حدیث ابوداود کے ہیں۔

٣٧٥٣: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. [2]

٣٧٥٣: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

٣٧٥٤: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ. [3]

٣٧٥٤: امام ترمذی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٧٥٥: وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ وَزَادَ: ((وَالرَّائِشَ)) يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا. [4]

٣٧٥٥: امام احمد نے اسے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ((وَالرَّائِشَ)) یعنی جو دونوں (رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے) کے درمیان معاملہ طے کراتا ہے (اس پر بھی لعنت فرمائی)۔

٣٧٥٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ

---

[1] رواه مسلم (٣٠/ ١٨٣٣) و أبو داود (٣٥٨١)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٥٨٠) و ابن ماجه (٢٣١٣)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٣٣٧ و قال: حسن صحيح)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٥٠٣، نسخة محققة: ٥١١٥) ☆ فيه ليث بن أبي سليم ضعيف و شيخه أبو الخطاب مجهول۔

وَثِيَابَكَ، ثُمَّ ائْتِنِي)). قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: ((يَا عَمْرُو! إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِي وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ، وَ أَزْعَبُ لَكَ زُعْبَةً مِنَ الْمَالِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاكَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ وَ مَا كَانَتْ إِلَّا لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهِ، قَالَ: ((نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1] وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ وَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ: ((نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)).

۳۷۵۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں اپنا اسلحہ اور کپڑے جمع کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردوں، وہ بیان کرتے ہیں، میں حاضر خدمت ہوا تو آپ وضوفرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''عمرو! میں نے تمہاری طرف پیغام بھیجا تھا کہ میں تمہیں کسی مہم پر روانہ کروں، اللہ تمہیں سلامت رکھے، تمہیں مال غنیمت عطا فرمائے اور میں تمہیں کچھ مال عطا کروں گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ہجرت مال کی خاطر نہیں تھی، وہ تو محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حلال مال، صالح مرد کے لیے اچھا ہے۔'' شرح السنہ اور امام احمد نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ''صالح انسان کے لیے حلال مال بہتر ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۷۵۷: عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شِفَاعَةً، فَأَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۷۵۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی کی سفارش کی، اور وہ اسے (سفارش کرنے) کی وجہ سے کوئی تحفہ پیش کرے اور سفارش کرنے والا اس تحفہ کو قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔''

---

[1] إسناده حسن، رواه البغوي في شرح السنة (۱۰/ ۹۱ ح ۲٤۹٥) و أحمد (٤/ ۱۹۷، ۲۰۲ ح ۱۷۹۱٥، ۱۷۹۷٥)۔

[2] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (۳٥٤۱) ☆ عبدالله بن وهب مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة ۔

بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

فیصلوں اور گواہیوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۷۵۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَ اَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶ وَ فِي شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ: وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ، زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا: ((لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ، وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ)).

۳۷۵۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو محض ان کے دعوی کی بنیاد پر دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خون اور اموال کا دعوی کرنے لگیں، لیکن قسم مدعی علیہ کے ذمے ہے۔“
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم کی شرح میں فرمایا: بیہقی کی روایت میں حسن یا صحیح سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی مرفوع روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: ”لیکن مدعی کے ذمے دلیل و گواہی پیش کرنا ہے اور جو شخص انکار کرے اس کے ذمے قسم ہے۔“

۳۷۵۹: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَ هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ هُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۳۷۵۹: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کے لیے قصداً جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ روز قیامت جب اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ اس شخص پر ناراض ہو گا۔“ اللہ تعالی نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت وصول کرتے ہیں......“

۳۷۶۰: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ، فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ، وَ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَ اِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَ اِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۳۷۶۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا حق

❶ رواہ مسلم (۱/ ۱۷۱۱) و شرح النووي (۱۲/ ۳) و السنن الکبری للبیهقي (۱۰/ ۲۵۲)۔
❷ متفق علیه، رواہ البخاري (۴۵۴۹) و مسلم (۲۲۰/ ۱۳۸)۔
❸ رواہ مسلم (۱۳۷/۲۱۸)۔

حاصل کیا تو اللہ نے اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیا اور اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا۔'' (یہ بات سن کر) کسی آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''خواہ وہ پیلو کی شاخ ہو۔''

۳۷۶۱: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِيَ لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ، فَلَا يَأْخُذَنَّهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۷۶۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی ایک انسان ہوں، تم اپنے مقدمات میرے پاس لاتے ہو۔ اور ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل دوسرے کی نسبت زیادہ فصاحت کے ساتھ پیش کر لے اور میں جو اس سے سنوں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، جس شخص کو اس کے (مسلمان) بھائی کے حق میں سے کوئی چیز دے دی جائے تو وہ اسے حاصل نہ کرے، (گویا اس طرح) میں اسے (جہنم کی) آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں۔''

۳۷۶۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سخت جھگڑالو شخص اللہ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ شخص ہے۔''

۳۷۶۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۷۶۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ کیا۔

۳۷۶۴: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ لِيْ، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ، لَيْسَ لَهُ فِيْهَا حَقٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَلَكَ يَمِيْنُهُ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ، لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ)). فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: ((لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا؛ لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۷۶۴: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی حضر موت سے اور ایک آدمی کندہ سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے، کندی نے عرض کیا: یہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے، اس کا اس پر کوئی حق نہیں، نبی ﷺ نے حضرمی سے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس سے قسم لے لو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو ایک فاجر شخص ہے، وہ قسم کی کوئی پروا نہیں کرتا ہے اور نہ کسی چیز سے پرہیز کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اس سے یہی کچھ مل سکتا ہے۔'' جب وہ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٦٧) و مسلم (٤/ ١٧١٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٥٧) و مسلم (٥/ ٢٦٦٨)۔

[3] رواه مسلم (٣/ ١٧١٢)۔

[4] رواه مسلم (٢٢٣/ ١٣٩)۔

(کندی) قسم کھانے چلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس نے اس کا ناحق مال کھانے کے لیے قسم اٹھائی تو یہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے اعراض فرمائے گا۔''

٣٧٦٥: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ ادَّعٰى مَالَيْسَ لَهٗ، فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣٧٦٥: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو کہ اس کی نہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

٣٧٦٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِیْ يَاْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٧٦٦: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین گواہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ یہ وہ ہے جو اس (گواہی) کے طلب کیے جانے سے پہلے اپنی گواہی پیش کر دے۔''

٣٧٦٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ، وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٣٧٦٧: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے دور کے لوگ (صحابہ کرام) سب سے بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں (تابعین)۔ اور پھر وہ جو ان کے ساتھ ہیں، پھر کچھ ایسے لوگ آئیں گے کہ ان میں سے کسی کی گواہی اس کی قسم پر اور اس کی قسم اس کی گواہی پر سبقت لے جائے گی۔''

٣٧٦٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَرَضَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ، فَاَسْرَعُوْا، فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِی الْيَمِيْنِ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

٣٧٦٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قوم پر قسم پیش کی تو انہوں نے (قسم اٹھانے میں) جلدی کی تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ قسم کے بارے میں ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے کہ ان میں سے کون حلف اٹھائے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٣٧٦٩: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِیْ، وَ الْيَمِيْنُ

[1] رواه مسلم (١١٢/ ٦١)۔

[2] رواه مسلم (١٩/ ١٧١٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٥١) و مسلم (٢١٢/ ٢٥٣٣)۔

[4] رواه البخاري (٢٦٧٤)۔

عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۳۷۶۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے اور قسم مدعی علیہ کے ذمہ ہے۔''

۳۷۷۰: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ: ((مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ؛ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ الرَّجُلَانِ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَقِّيْ هٰذَا لِصَاحِبِيْ، فَقَالَ: ((لَا، وَلٰكِنِ اذْهَبَا، فَاقْتَسِمَا، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ، ثُمَّ اسْتَهِمَا، ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((إِنَّمَا أَقْضِيْ بَيْنَكُمَا بِرَأْيِيْ فِيْمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۷۷۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا دو آمیوں کے بارے میں نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، جنہوں نے میراث کے متعلق آپ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا، اِن دونوں کے پاس کوئی دلیل و گواہی نہیں تھی۔ اِن دونوں کا محض دعویٰ ہی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں جس شخص کو اس کے (مسلمان) بھائی کے حق میں سے کچھ دے دوں تو (حقیقت میں) میں اسے (جہنم کی) آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔'' (یہ سن کر) دونوں میں ہر ایک عرض کرنے لگا، اللہ کے رسول! میرا یہ حق میرے ساتھی کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''(ایسے) نہیں، تم دونوں جاؤ اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے تقسیم کر لو، پھر دونوں قرعہ اندازی کرو پھر تم دونوں میں سے ہر ایک اپنا حصہ اپنے ساتھی کے لیے حلال قرار دے۔'' دوسری روایت میں ہے فرمایا: ''اس چیز کے بارے میں مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی اس لیے میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں۔''

۳۷۷۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۳۷۷۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک چوپائے پر دعویٰ کیا، اور ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کیا کہ اس نے اپنے چوپائے کو جفتی کرایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق اس شخص کے حق میں فیصلہ فرمایا جس کے وہ (قبضہ) میں تھا۔

۳۷۷۲: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ، فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. ❹ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ، وَ ابْنِ مَاجَةَ: أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيْرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (١٣٤١) [وله شواهد]۔

❷ **حسن**، رواه أبو داود (٣٥٨٤، ٣٥٨٥)۔

❸ **إسناده موضوع**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ١٠٦ ح ٢٥٠٤) [و الشافعي فى الأم (٢/ ٢٣٨)] ☆ فيه إبراهيم بن أبي يحيى (متروك) عن إسحاق بن أبي فروة (كذاب) عن عمر بن الحكم عن جابر به إلخ۔

❹ **حسن**، رواه أبو داود (٣٦١٥، ٣٦١٥ الرواية الثانية) و النسائي (٨/ ٢٤٨ ح ٥٤٢٦) و ابن ماجه (٢٣٣٠)۔

۳۷۷۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا تو ان میں سے ہر ایک نے دو گواہ پیش کیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم فرما دیا۔
نسائی اور ابن ماجہ میں انہیں سے مروی حدیث میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دونوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔

۳۷۷۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا فِیْ دَابَّةٍ وَ لَیْسَ لَهُمَا بَیِّنَةٌ . فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِسْتَهِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۷۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے کسی جانور کے بارے میں جھگڑا کیا اور ان دونوں کے پاس کوئی گواہی نہیں تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم پر قرعہ اندازی کرو۔“ (جس کا قرعہ نکل آئے وہ قسم دے)

۳۷۷٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ: ((اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، مَالَهُ عِنْدَكَ شَیْءٌ)) یَعْنِی لِلْمُدَّعِیْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۷۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے قسم لینے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ”اللہ کی قسم اٹھاؤ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ تمہارے پاس اس شخص (یعنی مدعی) کی کوئی چیز نہیں۔“

۳۷۷٥: وَعَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ رَجُلٍ مِنَ الْیَهُوْدِ اَرْضٌ ، فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُهُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَلَكَ بَیِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لَا . قَالَ لِلْیَهُوْدِیِّ: ((اِحْلِفْ)) قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذَنْ یَحْلِفَ وَ یَذْهَبُ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا﴾ الْاٰیَةَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۷۷۵: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری اور ایک یہودی کی کچھ مشترکہ زمین تھی، اس نے میرے حصے کا انکار کر دیا میں اپنا مقدمہ لے کر اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟“ میں نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا: ”قسم اٹھاؤ“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھا لے گا اور میری زمین غصب کر لے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں۔“

۳۷۷٦: وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ، وَ رَجُلًا مِنْ حَضْرَ مَوْتَ ، اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ اَرْضٍ مِنَ الْیَمَنِ ، فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَرْضِی اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْ هٰذَا ، وَهِیَ فِیْ یَدِهٖ قَالَ: ((هَلْ لَكَ بَیِّنَةٌ؟)) قَالَ: لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهُ ، وَاللّٰهِ! مَایَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِی اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْهُ؟ فَتَهَیَّاَ الْكِنْدِیُّ لِلْیَمِیْنِ . فَقَالَ رَسُوْلُ

[1] صحيح، رواه أبو داود (٣٦١٨) و ابن ماجه (٢٣٤٦)۔
[2] حسن، رواه أبو داود (٣٦٢٠)۔
[3] صحيح، رواه أبو داود (٣٦٢١) و ابن ماجه (٢٣٢٢) [و البخاري (٢٣٥٧) و مسلم (١٣٨)]۔

اللّٰہِ ﷺ: ((لَا يَقْطَعُ اَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ، اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ)). فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ اَرْضُهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۷۷۶: اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کندی اور حضرمی شخص نے یمن کی زمین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا تو حضرمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس شخص کے والد نے میری زمین غصب کر لی تھی اور وہ اب اس کے قبضہ میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس گواہ ہے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، لیکن میں اس سے قسم لوں گا (اس طرح کہ) اللہ کی قسم! وہ نہیں جانتا کہ بے شک میری زمین کو اس کے والد نے غصب کیا ہے، کندی قسم کے لیے تیار ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قسم کے ذریعے مال حاصل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ شخص ''اجذم'' ہوگا۔'' (یعنی اس کا ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی۔) چنانچہ اس کندی نے عرض کیا: وہ زمین اس کی ہی ہے۔

۳۷۷۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ، وَ مَاحَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ، فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ، اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِي قَلْبِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۳۷۷۷: عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ اور جس شخص نے اللہ کی پختہ قسم اٹھائی اور اس میں مچھر کے پر کے برابر (جھوٹ) داخل کر دیا تو روزِ قیامت تک اس کے دل میں ایک نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔'' ترمذی۔ اور انہوں نے کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۷۷۸: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ، وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۳۷۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم اٹھاتا ہے خواہ وہ سبز مسواک کے متعلق ہو تو اس کا ٹھکانا جہنم میں بنا دیا جاتا ہے یا اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔''

۳۷۷۹: وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَامَ قَائِمًا، فَقَالَ: ((عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ [4]

۳۷۷۹: خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ادا کی، جب آپ فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر تین مرتبہ فرمایا: ''جھوٹی گواہی کو اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''پلیدی

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٢٢، ٣٢٤٤) [وصححه ابن حبان (١١٩٠) و ابن الجارود (١٠٠٥) والحاكم (٤/ ٢٩٥) ووافقه الذهبي]۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٢٠)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٧٢٧ ح ١٤٧٢) و أبو داود (٣٢٤٦) و ابن ماجه (٢٣٢٥)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٥٩٩) و ابن ماجه (٢٣٧٢) [والترمذي (٢٢٩٩)] ☆ حبيب بن النعمان: مستور، وثقه ابن حبان وحده، وزياد العصفري أبو سفيان: مجهول الحال۔

یعنی بتوں کی پوجا سے بچو اور جھوٹی بات (جھوٹی گواہی) سے بچو، اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتے ہوئے اس کی طرف یک سو ہو جاؤ۔''

۳۷۸۰: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَ التِّرْمِذِيُّ، عَنْ اَيْمَنِ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ. 1

۳۷۸۰: امام احمد اور امام ترمذی نے ایمن بن خریم سے روایت کیا ہے البتہ ابن ماجہ نے قراءت کا ذکر نہیں کیا۔

۳۷۸۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. 2 وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَ يَزِيْدُبْنُ زِيَادِ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ.

۳۷۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز نہیں اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی، جس شخص پر حد قائم کی گئی ہو اس کی گواہی بھی منظور نہیں اور نہ دشمنی رکھنے والے شخص کی اپنے بھائی کے خلاف، اور ولاء (آزادی) کے بارے میں متہم شخص کی گواہی جائز نہیں اور نہ قرابت کے بارے میں متہم شخص کی اور نہ ہی اہل بیت (یعنی خاندان) کے بارے میں ایسے شخص کی گواہی جائز ہے جس کا خرچہ اس خاندان کے ذمہ ہو۔'' ترمذی۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی راوی منکر الحدیث ہے۔

۳۷۸۲: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ، وَلَا خَائِنَةٍ، وَلَا زَانٍ، وَلَا زَانِيَةٍ، وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ)). وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 3

۳۷۸۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اور وہ نبی ﷺ سے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے مرد کی شہادت (گواہی) جائز نہیں اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی، نہ زانی مرد کی گواہی جائز ہے اور نہ زانیہ عورت کی اور دشمنی رکھنے والے شخص کی اپنے بھائی کے متعلق گواہی جائز نہیں، اور خاندان کے زیر کفالت شخص کی اس خاندان کے متعلق گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔''

۳۷۸۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ 4

۳۷۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''گنوار کی بستی میں رہائش پذیر شخص کے خلاف گواہی جائز نہیں۔''

۳۷۸۴: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ، فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٢١ ح ١٩١٠٥ عن خريم بن فاتك ، ٤/ ٣٢١ ح ١٩١٠٩ عن أيمن بن خريم) و الترمذي (٢٣٠٠) ☆ انظر الحديث السابق (٣٧٧٩) لعلته۔ 2 **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٩٨) ☆ وقال الدارقطني (٤/ ٢٤٤): "يزيد هذا ضعيف ، لا يحتج به" وهو متروك و لبعض الحديث شواهد۔

3 **حسن**، رواه أبو داود (٣٦٠٠۔٣٦٠١)۔ 4 **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٦٠٢) و ابن ماجه (٢٣٦٦)۔

فَقُلْ: حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۷۸۴: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا تو آپ نے جس شخص کے خلاف فیصلہ فرمایا جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے کہا: ''میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی عجز و نادانی پر ملامت فرماتا ہے، بلکہ تمہیں احتیاط کرنی چاہیے، جب کوشش کے باوجود کوئی خلاف توقع واقعہ غالب آجائے تو تم کہو: ''میرے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔''

۳۷۸۵: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ. [2]

۳۷۸۵: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت پر قید میں رکھا۔ امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۷۸۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۷۸۶: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں فریق حاکم کے سامنے بٹھائے جائیں گے۔

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٢٧) ☆ رواية بقية عن بحير محمولة على السماع۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٦٣٠) و الترمذي (١٤١٧ و قال: حسن) و النسائي (٨/ ٦٧ ح ٤٨٧٩۔٤٨٨٠)

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤ ح ١٦٢٠٣) و أبو داود (٣٥٨٨) ☆ مصعب بن ثابت الزبيري: ضعيف من جهة سوء حفظه و قال الهيثمي في مجمع الزوائد: " و الأكثر على تضعيفه " (١/ ٢٥)۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ
جہاد کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۳۷۸۷: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: ((مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ، وَ اَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِيْهَا)) قَالُوْا: أَفَلَا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ اَعْلَى الْجَنَّةِ. وَ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَ مِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۷۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔ (خواہ) اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یا اپنی پیدائش کی سرزمین میں بیٹھا رہا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا ہم اس کے متعلق لوگوں کو خوشخبری نہ دے دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں سو درجے ہیں، جنہیں اللہ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے، جب تم اللہ سے (جنت کا) سوال کرو تو اس سے جنت الفردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ افضل و اعلیٰ جنت ہے۔ اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور جنت کی نہریں وہیں سے جاری ہوتی ہیں۔“

۳۷۸۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۷۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو روزہ دار ہے، قیام کرتا ہے، قرآن حکیم کی تلاوت کرتا ہے، روزے اور نمازوں میں کوتاہی نہیں کرتا حتی کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آ جائے۔“

۳۷۸۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا اِيْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِیْ، اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢٧٩٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٨٧) و مسلم (١١٠/ ١٨٧٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦) و مسلم (١٠٣/ ١٨٧٦)۔

۳۷۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اپنی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلنے والے شخص کو، جو محض مجھ پر ایمان لانے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی بنا پر نکلتا ہے، اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ اسے اجر و غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا یا اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔''

۳۷۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ، وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ، مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْیٰی، ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْیٰی، ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْیٰی، ثُمَّ اُقْتَلَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۷۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر مجھے اس کا خیال نہ ہوتا کہ بہت سے ایسے مومن ہیں جنہیں مجھ سے پیچھے رہ جانا پسند نہیں اور میرے پاس ان کے لیے سواریوں کا انتظام بھی نہیں تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کر دیا جاؤں، پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کر دیا جاؤں، پھر شہید کر دیا جاؤں۔''

۳۷۹۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا عَلَیْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۷۹۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن مورچہ بند ہونا دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس (کے مل جانے یا اسے خرچ کر دینے) سے بہتر ہے۔''

۳۷۹۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۳۷۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔''

۳۷۹۳: وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((رِبَاطُ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، خَیْرٌ مِنْ صِیَامِ شَهْرٍ وَ قِیَامِهٖ، وَ اِنْ مَاتَ جَرٰی عَلَیْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُهٗ وَاُجْرِیَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ، وَ اَمِنَ الْفَتَّانَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۷۹۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٧٩٧) و مسلم (١٠٦ / ١٨٧٦)۔
[2] متفق علیه، رواه البخاري (٢٨٩٢) و مسلم (١١٣ / ١٨٨١)۔
[3] متفق علیه، رواه البخاري (٦٤١٥) و مسلم (١١٣ / ١٨٨١)۔
[4] رواه مسلم (١٦٣ / ١٩١٣)۔

رات مورچہ بند ہونا ایک ماہ کے روزوں اور اس کے قیام سے بہتر ہے، اور اگر وہ (اسی جگہ) فوت ہو جائے تو اس کا وہ عمل جو وہ کیا کرتا تھا، جاری رہتا ہے، اس کا (جنت سے) رزق جاری کر دیا جاتا ہے، اور وہ (قبر میں) فتنوں سے محفوظ رہتا ہے۔“

٣٧٩٤: وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَتَمَسَّهُ النَّارُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۳۷۹۴: ابوعبس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں گرد آلود ہونے والے پاؤں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔“

٣٧٩٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ قَاتِلُهٗ فِی النَّارِ اَبَدًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۳۷۹۵: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کافر اور اس کا قاتل (مجاہد) جہنم کی آگ میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

٣٧٩٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، يُطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْفَزْعَةً، طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْرَجُلٌ فِیْ غُنَيْمَةٍ فِیْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ، اَوْبَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ، يُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَيْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۳۷۹۶: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں سے اس شخص کی زندگی بہترین ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کی راہ میں نکلتا ہے، وہ جب کبھی خوف یا فریادی کی آواز سنتا ہے تو وہ اس (گھوڑے) کی پشت پر (تیز رفتاری کی وجہ سے) اڑتا ہوا جاتا ہے وہ قتل اور موت کو اس کی ممکنہ جگہ سے تلاش کرتا ہے، یا پھر اس آدمی کی زندگی بہترین ہے جو اپنی بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں پھرتا ہے، وہ نماز پڑھتا ہے، زکوۃ ادا کرتا ہے اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہتا ہے، یہ دیگر لوگوں سے خیر و بھلائی پر ہے۔“

٣٧٩٧: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِیْ اَهْلِهٖ، فَقَدْ غَزَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۳۷۹۷: زید بن خالد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی مجاہد کو تیار کیا تو اس نے بھی جہاد کیا، جس شخص نے کسی مجاہد کے اہل خانہ میں جانشینی کا حق ادا کیا تو اس نے بھی جہاد کیا۔“

٣٧٩٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ

---

❶ رواه البخاري (٢٨١١)۔

❷ رواه مسلم (١٣٠ / ١٨٩١)۔

❸ رواه مسلم (١٢٥ / ١٨٨٩)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٤٣) و مسلم (١٣٦، ١٣٥ / ١٨٩٥)۔

أُمَّهَاتِهِمْ، وَمَامِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ، اِلاَّ وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَاشَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۳۷۹۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجاہدین کی خواتین کی حرمت، جہاد میں شریک نہ ہونے والوں پر، ان کی ماؤں کی حرمت جیسی ہے، جہاد میں شریک نہ ہونے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے اہل خانہ کی جانشینی کرتا ہے اور وہ ان کے بارے میں خیانت کرتا ہے تو روزِ قیامت اسے کھڑا کیا جائے گا اور وہ (مجاہد) اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا، تمہارا کیا خیال ہے (وہ اس کی کوئی نیکی چھوڑے گا)؟''

۳۷۹۹: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۳۷۹۹: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی مہار والی اونٹنی لے کر آیا تو اس نے عرض کیا، یہ اللہ کی راہ میں (وقف) ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے روزِ قیامت سات سو اونٹنیاں ہیں وہ سب مہار والی ہوں گی۔''

۳۸۰۰: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: بَعَثَ بَعْثًا اِلَى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ: ((لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا، وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۳۸۰۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذیل قبیلہ کے بنولحیان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''ہر دو آدمیوں میں سے ایک (دشمن کی طرف) اٹھ کھڑا ہو، اور اجر ان دونوں کو ملے گا۔''

۳۸۰۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۳۸۰۱: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا، مسلمانوں کی ایک جماعت اس کی خاطر قیامت تک لڑتی رہے گی۔''

۳۸۰۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ، اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۳۸۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، اور اللہ جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، تو وہ روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا

❶ رواه مسلم (۱۳۹/ ۱۸۹۷)۔
❷ رواه مسلم (۱۳۲/ ۱۸۹۲)۔
❸ رواه مسلم (۱۳۷/ ۱۸۹۶)۔
❹ رواه مسلم (۱۷۲/ ۱۹۲۲)۔
❺ متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۰۳) و مسلم (۱۰۵/ ۱۸۷۶)۔

لیکن اس کی خوشبو کستوری جیسی ہو گی۔“

۳۸۰۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَافِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَايَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی جنتی دنیا کی طرف لوٹ کر آنا پسند نہیں کرے گا اگرچہ زمین کی ہر چیز اسے میسر آجائے، ماسوائے شہید کے، وہ آرزو کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف لوٹ جائے، کیونکہ اس نے مرتبہ شہادت میں جو عزت دیکھی ہے، اس وجہ سے وہ دس مرتبہ شہید کر دیا جانا (پسند کرے گا)۔“

۳۸۰۴: وَعَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: سَاَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ الْاٰيَةَ. قَالَ: اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰالِكَ فَقَالَ: ((اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَاْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا؟ فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُسْاَلُوْا قَالُوْا: يَا رَبِّ! نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۰۴: مسروق بیان کرتے ہیں، ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت: ”اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مردہ تصور نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں، ان کے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔“ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس کے متعلق (رسول اللہ ﷺ) سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹ میں ہیں، ان کی قندیلیں عرش کے ساتھ معلق ہیں، وہ جنت (کے میووں) سے جہاں سے چاہتے ہیں کھاتے ہیں، پھر انہیں قندیلوں میں واپس آجاتے ہیں، پھر ان کا رب ان کی طرف دیکھ کر فرماتا ہے: کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش رکھیں، ہم جنت میں جہاں چاہیں جاتے اور وہاں سے من پسند چیزیں کھاتے ہیں، رب تعالیٰ ان سے تین مرتبہ یہی سوال فرمائے گا، جب وہ دیکھیں گے کہ ان سے پوچھے بغیر انہیں نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کریں گے: رب جی! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹائی جائیں حتی کہ ہم تیری راہ میں پھر شہید کر دیے جائیں، جب اس نے دیکھا کہ انہیں کوئی حاجت نہیں ہے تو پھر انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔“

۳۸۰۵: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِيْهِمْ، فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ)).

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨١٧) و مسلم (١٠٩ / ١٨٧٧)۔

[2] رواه مسلم (١٢١ / ١٨٨٧)۔

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) فَقَالَ: اَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَيُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۰۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا، بہترین اعمال میں سے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ہاں، اگر تو اس حال میں شہید کر دیا جائے کہ تو صبر کرنے والا، ثواب کی امید رکھنے والا، آگے بڑھنے والا ہو اور پیچھے ہٹنے والا نہ ہو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیا کہا تھا؟'' اس نے عرض کیا، آپ مجھے بتائیں اگر میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تو صبر کرنے والا، ثواب کی امید رکھنے والا، پیش قدمی کرنے والا ہو اور پیچھے ہٹنے والا نہ ہو، البتہ قرض معاف نہیں ہوگا، کیونکہ جبریل (علیہ السلام) نے اس بارے میں مجھے یہی کہا ہے۔''

۳۸۰۶: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۰۶: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا قرض کے سوا ہر چیز کا کفارہ ہے۔''

۳۸۰۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۸۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف (دیکھ کر) مسکراتا ہے، ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے اور وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں، یہ اس طرح ہے کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور وہ شہید کر دیا جاتا ہے، پھر اللہ اس قاتل پر (اپنی رحمت سے) رجوع فرماتا ہے۔ (وہ مسلمان ہو جاتا ہے) وہ بھی شہید کر دیا جاتا ہے۔''

۳۸۰۸: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۳۸۰۸: سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صدقِ دل سے اللہ سے شہادت طلب کرتا ہے تو وہ اسے شہداء کے مقام پر پہنچا دیتا ہے، خواہ اسے اپنے بستر پر موت آئے۔''

---

[1] رواہ مسلم (۱۱۷/ ۱۸۸۵)۔

[2] رواہ مسلم (۱۲۰/ ۱۸۸۶)۔

[3] متفق علیہ، رواہ البخاري (۲۸۲۶) و مسلم (۱۲۸/ ۱۸۹۰)۔

[4] رواہ مسلم (۱۵۷/ ۱۹۰۹)۔

۳۸۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہا وَ هِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ رضی اللہ عنہ اَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ، وَ كَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَ اِنْ كَانَ غَيْرَ ذَالِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ: ((**يَا اُمَّ حَارِثَةَ! اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَ اَنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ربیّع بنت براء رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اورانہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نہیں بتائیں گے، وہ غزوہ بدر میں شہید کر دیے گئے تھے، انہیں نامعلوم تیر لگا تھا، اگر تو وہ جنت میں ہے۔ تو میں صبر کروں گی اور اگر اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہے تو پھر میں ان پر خوب روؤں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ام حارثہ! جنت میں کئی درجات ہیں اور تیرا بیٹا تو فردوس بریں میں ہے۔''

۳۸۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ، وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ**)). قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ: بَخٍ بَخٍ؟**)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: ((**فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا**)) قَالَ: فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حُيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم روانہ ہوئے حتی کہ وہ مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے، اور مشرکین بھی پہنچ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس جنت کی طرف پیش قدمی کرو جس کا عرض زمین و آسمان کی مانند ہے۔'' عمیر بن حُمام رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت خوب، بہت خوب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں یہ بات: بہت خوب، بہت خوب، کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! صرف اس امید نے کہ میں بھی جنتیوں میں سے ہو جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جنتیوں میں سے ہو۔'' انہوں نے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے، پھر کہا: اگر میں اپنی کھجوریں کھانے تک زندہ رہا تو پھر یہ ایک طویل زندگی ہے، راوی بیان کرتے ہیں، ان کے پاس جو کھجوریں تھیں، وہ انہوں نے پھینک دیں، پھر مشرکین کے ساتھ قتال کیا حتی کہ وہ شہید کر دیے گئے۔

۳۸۱۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟**)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، قَالَ: ((**اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَ مَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۸۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے میں کسے شہید شمار کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا،

---

[1] رواہ البخاري (۲۸۰۹)۔

[2] رواہ مسلم (۱۴۵/ ۱۹۰۱)۔

[3] رواہ مسلم (۱۶۵/ ۱۹۱۵)۔

اللہ کے رسول! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب تو میری امت کے شہید قلیل ہوئے، جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے، جو شخص طاعون کے مرض میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض میں فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے۔''

٣٨١٢: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ غَازِيَةٍ، اَوْسَرِيَّةٍ، تَغْزُوْ، فَتَغْنَمَ وَتَسْلَمَ، اِلاَّ كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، اَوْسَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ وَتُصَابُ، اِلاَّتَمَّ اُجُوْرُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جماعت یا لشکر جہاد کرتا ہے وہ مال غنیمت اور سلامتی کے ساتھ واپس آتا ہے تو اس نے اپنے اجر میں سے دو تہائی حصے جلد (دنیا میں) حاصل کر لیے، اور جو جماعت یا لشکر (جہاد میں) زخمی ہوتا ہے اور شہید ہوتا ہے تو وہ مکمل اجر پاتا ہے۔''

٣٨١٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُوَ لَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اس نے جہاد کیا اور نہ اس کے دل میں اس کا خیال آیا تو وہ نفاق کی موت مرا۔''

٣٨١٤: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانَهٗ، فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۸۱۴: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ایک آدمی مال غنیمت کی خاطر قتال کرتا ہے، دوسرا آدمی شہرت کی خاطر لڑتا ہے، کوئی آدمی اپنا مقام و مرتبہ دکھانے کی خاطر لڑتا ہے تو ان میں سے اللہ کی راہ میں کون (مقبول) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے لڑتا ہے وہی اللہ کی راہ میں ہے۔''

٣٨١٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: ((اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا، مَاسِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلاَّ كَانُوْا مَعَكُمْ)). وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((اِلاَّشَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: ((وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۳۸۱۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے، جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا:

---

[1] رواه مسلم (١٥٤/ ١٩٠٦)۔

[2] رواه مسلم (١٥٨/ ١٩١٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨١٠) و مسلم (١٤٩/ ١٩٠٤)۔

[4] رواه البخاري (٤٤٢٣)۔

"مدینہ میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، کہ تم جہاں بھی گئے اور جس وادی سے گزرے تو وہ تمہارے ساتھ ہی تھے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے: "وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو مدینہ ہی میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(ہاں) وہ مدینہ ہی میں تھے، کیونکہ عذر نے انہیں روک رکھا تھا۔"

٣٨١٦: وَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ. [1]

٣٨١٦: امام مسلم نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣٨١٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: ((اَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَارْجِعْ إِلٰى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)). [2]

٣٨١٧: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے جہاد میں شریک ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟" اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان دونوں (کی خدمت) میں مجاہدہ (انتہائی کوشش) کر۔"

ایک دوسری روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے والدین کے پاس چلا جا اور ان سے اچھی طرح سلوک کر۔"

٣٨١٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ: ((لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٣٨١٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: "فتح (مکہ) کے بعد کوئی ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت (باقی) ہے، اور جب تم سے (جہاد میں) نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکلو۔"

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٣٨١٩: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [4]

٣٨١٩: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا، جو ان سے دشمنی کرے گا یہ اس پر غالب رہیں گے، حتی کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال سے قتال کرے گا۔"

٣٨٢٠: وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ لَّمْ يَغْزُ، وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْيَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ

---

[1] رواه مسلم (١٥٩/ ١٩١١)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٠٤) و مسلم (٥/ ٢٥٤٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٨٣) و مسلم (٤٤٥/ ١٣٥٣)۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٤٨٤)۔

بِخَيْرٍ؛ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❶

۳۸۲۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نہ جہاد کیا اور نہ کسی مجاہد کو تیار کیا نہ کسی مجاہد کے گھر میں اچھا جانشین بنا تو اللہ روز قیامت سے پہلے اسے کسی سخت مصیبت سے دوچار کرے گا۔''

۳۸۲۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ، وَأَنْفُسِكُمْ، وَأَلْسِنَتِكُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❷

۳۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے اموال، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو۔''

۳۸۲۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَّ، تُوْرَثُوا الْجِنَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۳۸۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ اور کافروں کے سرداروں کی گردنیں اڑاؤ، تم بہشتوں کے وارث بنا دیے جاؤ گے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲۳: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ إِلَّا الَّذِيْ مَاتَ مُرَابِطًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَإِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاوُدَ. ❹

۳۸۲۳: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں مورچہ بند ہونے کی حالت میں وفات پانے والے کے سوا ہر میت کا عمل ختم کر دیا جاتا ہے، مگر اس کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہتا ہے اور وہ فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔''

۳۸۲۴: وَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه. ❺

۳۸۲۴: اور دارمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۸۲۵: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ؛ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً؛ فَإِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ، وَرِيْحُهَا الْمِسْكُ، وَ مَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❻

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲۵۰۳)۔ ❷ **حسن**، رواه أبو داود (۲۵۰۴) و النسائي (۶/ ۷ ح ۳۰۹۸) والدارمي (۲/ ۲۱۳ ح ۲۴۳۶) ☆ وله شاهد فى المختارة للضياء المقدسي (۵/ ۳۶ ح ۱۶۴۲)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۸۵۴) ☆ فيه عثمان الحمصي: ليس بالقوي و لقوله: " افشوا السلام و أطعموا الطعام" شواهد صحيحة فالحديث صحيح دون قوله "واضربوا الهام"۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۶۲۱ وقال: حسن صحيح) و أبوداود (۲۵۰۰)۔

❺ **حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۲۱۱ ح ۲۴۳۰) [و أحمد (۴/ ۱۵۰، ۱۵۷) و الحاكم (۲/ ۱۴۴) و سنده حسن]۔

❻ **صحيح**، رواه الترمذي (۱۶۵۷ و قال: صحيح) و أبو داود (۲۵۴۱) و النسائي (۶/ ۲۵ ح ۳۱۵۳)۔

۳۸۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے ''فواق ناقہ'' (اونٹنی کا دودھ دھوتے وقت جب ایک بار تھن دبا کر چھوڑ دیا جاتا ہے اور پھر دوبارہ اسے دبایا جاتا ہے تو اس دوبارہ دبانے کے درمیانی وقفے) کے برابر اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی، اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگا، یا وہ کسی حادثہ کا شکار ہوا تو وہ (زخم) جس قدر (دنیا میں) تھا اس سے کہیں زیادہ ہو کر روز قیامت آئے گا، اس کا رنگ زعفران کا سا ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی ہوگی، اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی پھوڑا نکلا تو اس پر شہداء کی مہر و علامت ہوگی۔''

۳۸۲٦: وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۳۸۲٦: خُریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا تو اس کے لیے سات سو گنا تک لکھ دیا جاتا ہے۔''

۳۸۲۷: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۸۲۷: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں خیمہ دینا، اللہ کی راہ میں خادم عنایت کرنا اور اللہ کی راہ میں اچھی سواری پیش کرنا سب سے افضل صدقہ ہے۔''

۳۸۲۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3] وَ زَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى: ((فِيْ مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا)). وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ: ((فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا)).

۳۸۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے ڈر سے روئے وہ جہنم میں نہیں جائے گا حتی کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے، کسی بندے پر اللہ کی راہ میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے۔''
امام نسائی نے دوسری روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''مسلمان کے نتھنے میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے۔'' اور انہی کی دوسری روایت میں ہے: ''بندے کے پیٹ میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے، اور بندے کے دل میں بخل اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔''

۳۸۲۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦٢٥ وقال: حسن) و النسائي (٦/ ٤٩ ح ٣١٨٨)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٢٧ وقال: حسن غريب صحيح)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٦٣٣ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٦/ ١٤ ح ٣١١٥ والرواية الثالثة ٦/ ١٣ ح ٣١١٣)۔

اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۳۸۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو آنکھیں ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کی راہ میں پہرا دیتی ہے۔''

۳۸۳۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ، فَاَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوِاعْتَزَلْتُ النَّاسَ، فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ، فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: فَقَالَ ((لَا تَفْعَلْ؛ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ سَبْعِيْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۸۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ایک گھاٹی کے پاس سے گزرا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا، اسے یہ بھلا محسوس ہوا تو انہوں نے کہا: اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو جاؤں تو میں اس گھاٹی میں رہائش اختیار کر لوں، رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسی خواہش مت کرو۔ کیونکہ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا اس کا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے بہتر ہے، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف فرما دے اور تمہیں جنت میں داخل فرما دے، اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس شخص نے ''فواق ناقہ'' (تھن سے دو دفعہ دودھ نکالنے کے درمیانی وقفے) جتنا اللہ کی راہ میں قتال کیا تو اس پر جنت واجب ہو گئی۔''

۳۸۳۱: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۳۸۳۱: عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں ایک دن نگہبانی کرنا ہزار دن کی عبادت سے بہتر ہے۔''

۳۸۳۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: شَهِيْدٌ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۳۸۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص مجھ پر پیش کیے گئے: شہید، عفت و عصمت والا جو سوال کرنے سے بچتا ہے اور وہ غلام جس نے اللہ کی عبادت اچھے انداز میں کی اور اپنے مالکوں سے بھی خیر خواہی کی۔''

۳۸۳۳: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ، قَالَ: ((طُوْلُ الْقِيَامِ)). قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ)) قِيْلَ: فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (١٦٣٩ وقال: حسن غريب)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٥٠ و قال: حسن)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦٦٧ وقال: حسن غريب) و النسائي (٦/ ٣٩۔٤٠ ح ٣١٧١)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٤٢ وقال: حسن)۔

قِيْلَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ)) قِيْلَ: فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ؟ قَالَ: ((مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶ وَ فِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اِيْمَانٌ لَاشَكَّ فِيْهِ، وَجِهَادٌ لَاغُلُوْلَ فِيْهِ، وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ)). قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((طُوْلُ الْقُنُوْتِ)) ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ.

۳۸۳۳: عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''طویل قیام۔'' پھر پوچھا گیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جو کم مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے موافق صدقہ کرے۔'' عرض کیا گیا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: ''جس نے اللہ کی حرام کردہ چیز کو چھوڑ دیا۔'' پوچھا گیا: کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: ''جس نے اپنے مال اور اپنی جان سے مشرکین کے ساتھ جہاد کیا۔'' عرض کیا گیا: کون سا قتل زیادہ باعث شرف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا خون بہا دیا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔''

اور نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سے اعمال سب سے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، وہ جہاد جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور حج مقبول۔'' پھر عرض کیا گیا، کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میں لمبا قیام ہو۔'' پھر اس کے بعد والی روایت پر دونوں (امام ابوداود اور امام نسائی) کا اتفاق ہے۔

۳۸۳٤: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُلَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ، اَلْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۸۳۴: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کے لیے اللہ کے ہاں چھ انعامات ہیں: اسے پہلے قطرہ خون گرنے پر بخش دیا جاتا ہے، اس کا جنت میں ٹھکانا اسے دکھا دیا جاتا ہے، اسے عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے، وہ (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا، اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا اس کا ایک یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے، بہتر (۷۲) حوروں سے اس کی شادی کرائی جائے گی اور اس کے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

۳۸۳٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۸۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اثر جہاد کے بغیر اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ (اس شخص کے دین) میں نقص وخلل ہوگا۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (١٤٤٩) والنسائي (٥/ ٥٨ ح ٢٥٢٧ وسنده حسن)۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (١٦٦٣ وقال: صحيح غريب) و ابن ماجه (٢٧٩٩)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦٦٦ وقال: غريب) و ابن ماجه (٢٧٦٣) ☆ فيه إسماعيل بن رافع: ضعيف الحفظ۔

٣٨٣٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ ❶ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۸۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شہید قتل ہونے کی اتنی بھی تکلیف محسوس نہیں کرتا جتنی تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔'' ترمذی، نسائی، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٣٨٣٧: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَاَثَرَيْنِ: قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ: فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِيْ فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۳۸۳۷: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں، اللہ کے ڈر سے گرنے والا آنسو اور اللہ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ، اور دو نشانوں سے مقصود ایک نشان وہ ہے جو اللہ کی راہ میں زخم یا چوٹ وغیرہ سے آئے اور دوسرا نشان اللہ کے کسی فریضہ کی ادائیگی کی صورت میں رونما ہونے والا ہے (مثلاً سجدہ وغیرہ کے نشان)۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٣٨٣٨: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا، اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۳۸۳۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حج کرنے یا عمرہ کرنے یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے علاوہ سمندر کا سفر نہ کرو، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔''

٣٨٣٩: وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْئُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ، وَالْغَرِيْقُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۸۳۹: ام حرام رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سمندر (کے سفر) میں چکرانے والے شخص کو قے آ جائے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر ہے، اور جو شخص ڈوب جائے تو اس کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔''

٣٨٤٠: وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَاتَ، اَوْ قُتِلَ، اَوْ وَقَصَهٗ فَرَسُهٗ اَوْ بَعِيْرُهٗ، اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ، اَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ، فَاِنَّهٗ شَهِيْدٌ، وَ اِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦٦٨) و النسائي (٦/ ٣٦ ح ٣١٦٣) و الدارمي (٢/ ٢٠٥ ح ٢٤١٣) ☆ محمد بن عجلان مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٦٩)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٨٩) ☆ فيه بشير بن مسلم: مجهول و الحديث ضعفه البخاري وغيره۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٤٩٣)۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٤٩٩) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢/ ٧٨۔٧٩) فرده الذهبي] ☆ بقية صرح بالسماع وقال الذهبي: وعبدالرحمٰن بن غنم لم يدركه مكحول فيما أظن. (تلخيص المستدرك ٢/ ٧٨۔٧٩)۔

۳۸۴۰: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی راہ میں نکلے اور وہ فوت ہو جائے یا اسے قتل کر دیا جائے یا اس کا گھوڑا یا اس کا اونٹ اسے گرا دے یا کوئی زہریلی چیز اسے ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی قسم کی موت سے اللہ کی مشیت سے فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔''

۳۸٤۱: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۸۴۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جہاد سے) واپس آنا جہاد کی طرح ہے۔''

۳۸٤۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِلْغَازِيْ اَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ وَاَجْرُ الْغَازِيْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۸۴۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہاد کرنے والے کے لیے اس کا اجر ہے اور جہاد پر تیار کرنے والے کے لیے تیاری کا اجر بھی ہے اور جہاد کرنے کا اجر بھی ہے۔''

۳۸٤۳: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ، وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، يَقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ، فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَيْهِمْ: مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا؟ اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلٰى اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۸۴۳: ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم پر علاقے فتح کیے جائیں گے اور فوجیں مجتمع ہوں گی اس میں سے چند دستے تشکیل دیے جائیں گے، ایک شخص (بلا اجرت) جانا پسند نہیں کرے گا اور وہ اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا، پھر وہ ایسے قبائل کو تلاش کرے گا جن کے سامنے وہ اپنی خدمات پیش کرے گا اور کہے گا کہ کون ہے وہ شخص جس کی جگہ میں لشکر میں شرکت کروں، سن لو! ایسا شخص اپنے خون کے آخری قطرے تک اجیر ہے (وہ ثواب سے محروم رہے گا)۔''

۳۸٤٤: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهٗ ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ، اَرَدْتُ اَنْ اُجْرِيَ لَهٗ سَهْمَهٗ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ: ((مَا اَجِدُ لَهٗ فِيْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ تُسَمّٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۸۴۴: یعلی بن امیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ کا اعلان فرمایا: تو میں اس وقت عمر رسیدہ شخص تھا، میرے پاس کوئی خادم بھی نہیں تھا، میں نے اپنی طرف سے کفایت کرنے کے لیے ایک اجیر تلاش کیا چنانچہ مجھے ایک آدمی مل گیا، میں نے اس کے لیے تین دینار طے کیے، جب مال غنیمت آیا تو میں نے اسے اس کا حصہ دینے کا ارادہ کیا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس غزوہ میں اس کے لیے ان تین مقررہ دینار کے علاوہ دنیا و آخرت میں

---

[1] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٢٤٨٧)۔

[2] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٢٥٢٦)۔

[3] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٢٥٢٥) ☆ فيه أبو سورة ابن أخي أبي أيوب: ضعيف۔

[4] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٢٥٢٧)۔

کچھ اور نہیں پاتا۔‘‘

۳۸٤٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ هُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا اَجْرَ لَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۸۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے جبکہ وہ دنیا کا مال و متاع چاہتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔‘‘

۳۸٤٦: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰی وَجْهَ اللّٰهِ، وَاَطَاعَ الْاِمَامَ، وَاَنْفَقَ الْكَرِیْمَةَ، وَیَاسَرَ الشَّرِیْكَ، وَ اجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنَبْهَهٗ اَجْرٌ كُلُّهٗ، وَ اَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا، وَرِیَاءً، وَسُمْعَةً، وَعَصَی الْاِمَامَ، وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ، فَاِنَّهٗ لَمْ یَرْجِعْ بِالْكَفَافِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۳۸۴۶: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جہاد دو قسم کا ہے، رہا وہ شخص جس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے جہاد کیا، امام و امیر کی اطاعت کی، انتہائی قیمتی مال خرچ کیا، اپنے ساتھی کو آسانی و سہولت فراہم کی اور فساد سے اجتناب کیا تو ایسے شخص کا سونا اور جاگنا سب باعث اجر ہے، دوسرا وہ شخص جس نے فخر و ریا نیز شہرت کی خاطر جہاد کیا، امام و امیر کی نافرمانی کی اور زمین میں فساد پیدا کیا تو وہ ثواب کے ساتھ واپس نہیں آتا۔‘‘

۳۸٤٧: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِهَادِ. فَقَالَ: ((یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا. وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِیًا، مُكَاثِرًا، بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِیًا مُكَاثِرًا. یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! عَلٰی اَیِّ حَالٍ قَاتَلْتَ، اَوْ قُتِلْتَ، بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۸۴۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے جہاد کے بارے میں بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’عبداللہ بن عمرو! اگر تم نے ثابت قدمی اور ثواب کی امید رکھنے والے کی نیت سے جہاد کیا تو اللہ تمہیں اسی نیت کے مطابق صابر و محتسب کے طور پر اٹھائے گا، اور اگر تم نے دکھلانے کے لیے اور تکاثر و تفاخر کے طور پر جہاد کیا تو اللہ تمہیں ریا کار اور فخر کرنے والا بنا کر اٹھائے گا، عبداللہ بن عمرو! تم نے جس بھی حالت پر قتال کیا یا تو قتل کر دیا گیا تو اللہ تمہیں اسی حالت پر اٹھائے گا۔‘‘

۳۸٤٨: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ یَمْضِ لِاَمْرِیْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهٗ مَنْ یَمْضِیْ لِاَمْرِیْ؟)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۸۴۸: عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کیا تم اس کی قدرت نہیں رکھتے کہ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥١٦)۔ [2] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٤٦٦ ح ١٠٣٠ وهو موقوف/ حسن) و أبو داود (٢٥١٥ وسنده صحيح) و النسائي (٦/ ٤٩۔٥٠ ح ٣١٩٠۔٤٢٠٠)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥١٩) [وصححه الحاكم (٢/ ٨٥۔٨٦) ووافقه الذهبي]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥٣٧) ☆ حديث فضالة: والمجاهد من جاهد بنفسه (تقدم: ٣٤)۔

جب میں کسی آدمی کو (امیر بنا کر) بھیجوں اور وہ میرے حکم کی مخالفت کرے تو تم اس کی جگہ کسی ایسے آدمی کو (امیر) بنا لو جو میرے حکم کی تعمیل کرے۔"

وَذُكِرَ حَدِيْثُ فَضَالَةَ: ((وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ)) فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ.

اور فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: "مجاہد وہ ہے جس نے اپنے نفس سے جہاد کیا۔" کتاب الایمان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۸۴۹: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَرِيَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَ بَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِاَنْ يُقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ ذَالِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ، وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ، وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَغُدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَمُقَامُ اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۳۸۴۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں روانہ ہوئے تو ایک آدمی ایک غار کے پاس سے گزرا جس میں تھوڑا سا پانی اور سبزہ تھا، اس نے اپنے دل میں سوچا کہ وہ دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اسی جگہ قیام پذیر ہو جائے، اس نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے یہودیت کے لیے مبعوث نہیں کیا گیا ہے اور نہ نصرانیت کے لیے بھیجا گیا ہے بلکہ مجھے تو دین توحید جو کہ آسان دین ہے دیکر بھیجا گیا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اللہ کی راہ میں صبح یا شام لگانا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کا (جہاد کی) صف میں قیام اس کی ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔"

۳۸۵۰: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۳۸۵۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے (اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی) رسی حاصل کرنے کی نیت سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اسے اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا۔"

۳۸۵۱: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْسَعِيْدٍ. فَقَالَ: اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ:

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٦ ح ٢٢٦٤٧) ☆ فيه معان بن رفاعة (ضعيف) عن علي بن يزيد (ضعيف جدًا) عن القاسم عن أبي أمامة به إلخ ـ [2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٦/ ٢٤ ح ٣١٤٠) [وصححه ابن حبان (١٦٠٥) والحاكم (٢/ ١٠٩) ووافقه الذهبي]-

((وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ)) قَالَ: وَمَاهِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۵۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کلمات پر تعجب کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کلمات مجھے دوبارہ سنائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات انہیں دوبارہ سنائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک اور چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ بندے کو جنت میں سو درجے بلند فرما دیتا ہے ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جیسے زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔''

۳۸۵۲: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ)). فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا اَبَامُوْسٰى! اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ، فَاَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۵۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔'' (یہ سن کر) ایک فقیر الحال شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: ابوموسیٰ! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا اور کہا: میرا تمہیں سلام پہنچے، پھر اس نے اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا، اور وہ اس کے ساتھ قتال کرتے کرتے شہید ہو گیا۔

۳۸۵۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِاَصْحَابِهٖ: ((اَنَّهٗ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ يَوْمَ اُحُدٍ؛ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَاْكَلِهِمْ، وَمَشْرَبِهِمْ، وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا: مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّنَا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ، لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ﴾)) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۸۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''جب غزوہ احد میں تمہارے بھائی شہید کر دیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں داخل کر دیں، وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں، جنت کے میوے کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں معلق سونے کی قندیلوں میں بسیرا کرتے ہیں، چنانچہ جب وہ بہترین کھانا پینا اور آرام

---

[1] رواه مسلم (١١٦/ ١٨٨٤)۔ [2] رواه مسلم (١٤٦/ ١٩٠٢)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٢٠) [وصححه الحاكم على شرط مسلم (٢/ ٥٨٨، ٢٩٧) ووافقه الذهبي] ☆ ابن إسحاق صرح بالسماع وللحديث شواهد۔

گاہ پاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں، ہمارے متعلق ہمارے بھائیوں کو کون بتائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تا کہ وہ بھی جنت کی رغبت رکھیں اور لڑائی (جہاد) کے وقت سستی نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے کہا: میں تمہاری بات ان تک پہنچاؤں گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اللہ کی راہ میں قتل ہو جانے والوں کو مردہ مت گمان کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں۔'' آخر آیت تک۔

٣٨٥٤: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ: الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا، وَجَاهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ يَأْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْ إِذَا أَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۳۸۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا میں مومنوں کی تین اصناف ہیں: وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، (دوسرا) وہ شخص جس سے لوگوں کا جان و مال محفوظ ہو۔ تیسرا وہ شخص جب اسے طمع کا خیال آتا ہے تو وہ اسے اللہ عزوجل کی خاطر ترک کر دیتا ہے۔''

٣٨٥٥: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عُمَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَامِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا، تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ، وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، غَيْرُ الشَّهِيْدِ)) قَالَ ابْنُ أَبِيْ عَمِيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَأَنْ أُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لِيْ أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۳۸۵۵: عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہید کے سوا کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کی روح اس کا رب قبض کرلے اور وہ تمہاری طرف لوٹنے کو پسند کرے اور چاہے کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ اس کے لیے ہو۔'' ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا دنیا و مافیہا کے مل جانے سے زیادہ محبوب ہے۔''

٣٨٥٦: وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَمِّيْ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۸۵۶: حسناء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے چچا نے ہمیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا، جنتی کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبی جنتی ہے، شہید جنتی ہے، چھوٹے بچے جنتی ہیں، اور زندہ در گور کیے گئے جنتی ہیں۔''

٣٨٥٧: وَعَنْ عَلِيٍّ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَأَبِيْ أُمَامَةَ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهم كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٨ ح ١١٠٦٥) ☆ فيه رشدين بن سعد المصري ضعيف۔

[2] **صحيح**، رواه النسائي (٦/ ٣٣ ح ٣١٥٥)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٢١) ☆ حسناء مجهولة الحال و للحديث شواهد ضعيفة و فى الباب حديث يخالفه (انظر سنن أبي داود: ٤٧١٧) كأن بعض المؤدات فى الجنة و بعضهن فى النار . و الله أعلم۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ؛ فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَ مَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهٖ ذٰلِكَ، فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ﴾. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۸۵۷: علی، ابودرداء، ابوہریرہ، ابوامامہ، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں خرچہ بھیجا اور وہ خود اپنے گھر میں رہا تو اس کے لیے ہر درہم کے بدلے میں سات سو درہم کا اجر ہے، اور جس نے بذات خود جہاد میں شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کیا تو اس کے لیے ہر درہم کے بدلے میں سات لاکھ درہم کا اجر ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ جس کے لیے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔''

۳۸۵۸: وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((اَلشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ؛ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا)) وَرَفَعَ رَأْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ، فَمَا اَدْرِيْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ، اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: ((وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ، اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ، فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ، وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

۳۸۵۸: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''شہداء کی چار قسمیں ہیں: ایک وہ مومن جو کامل ایمان والا جس نے دشمن سے ملاقات کی تو اس نے اللہ کو (اپنا عمل) سچ کر دکھایا حتی کہ وہ شہید کر دیا گیا، چنانچہ یہی وہ شخص ہے جس کی طرف لوگ روزِ قیامت اس طرح اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے۔'' اور انہوں نے اپنا سر اٹھایا حتی کہ ان کی ٹوپی گر پڑی، راوی بیان کرتے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مراد لی یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی، فرمایا: ''(دوسرا) مومن آدمی کامل ایمان والا وہ ہے، جو دشمن سے ملاقات کرتا ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کی جلد میں طلح (کانٹے دار بڑا درخت جس کے پھول خوشبودار ہوتے ہیں) کے کانٹے چبھوئے جا رہے ہیں، پھر ایک نامعلوم تیر آتا ہے تو وہ اسے قتل کر دیتا ہے، یہ شخص دوسرے درجے کا ہے۔ (تیسرا) وہ مومن آدمی جس کی نیکیاں بھی ہیں اور برائیاں بھی، وہ جب دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ کو (اپنا عمل) سچ کر دکھاتا ہے، حتی کہ وہ شہید ہو جاتا ہے، یہ تیسرے درجے میں ہے، اور (چوتھا) وہ مومن آدمی جس نے (گناہ کر کے) اپنے نفس پر زیادتی کی، وہ دشمن سے ملتا ہے تو اللہ کو (اپنا عمل)

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٧٦١) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف، الخليل بن عبدالله: لا يعرف" وفيه علة أخرى۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦٤٤) ☆ أبو يزيد الخولاني مجهول الحال: لم يوثقه غير الترمذي فيما أعلم و قال في التقريب: "مجهول"۔

سچ کر دکھاتا ہے حتی کہ وہ قتل کر دیا جاتا، یہ شخص چوتھے درجے میں ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۵۹: وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْقَتْلٰى ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ: ((فَذَالِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ، لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْهِ: ((مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ، اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا، وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ، وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ؛ فَذَاكَ فِي النَّارِ، اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۳۸۵۹: عتبہ بن عبد السلمی ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شہداء تین قسم کے ہیں: وہ مومن جس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، جب وہ دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو قتال کرتا ہے حتی کہ وہ شہید کر دیا جاتا ہے۔'' نبی ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ''یہ وہ شہید ہے جسے آزمایا گیا ہے، یہ اللہ کے عرش (کے سائے تلے) الٰہی خیمے میں ہوگا اور انبیا علیہم السلام کو اس پر فقط نبوت کے درجے کی وجہ سے فضیلت حاصل ہوگی، (دوسرا) وہ مومن جس کے نیک اعمال ہوں گے اور برائیاں بھی ہوں گی، اس نے اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، جب وہ دشمن سے ملاقات کرتا ہے تو قتال کرتا ہے حتی کہ وہ شہید کر دیا جاتا ہے۔'' نبی ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: '' منصب شہادت نے اسے گناہوں سے پاک کر دیا، اس کے گناہوں اور اس کی خطاؤں کو ختم کر دیا۔ کیونکہ تلوار خطاؤں کو نابود کرنے والی ہے، اور اسے اس کی پسند کے باب جنت سے داخل کر دیا گیا، اور (تیسرا) منافق جس نے اپنے مال و جان سے جہاد کیا، یہ شخص آگ میں ہے، کیونکہ تلوار نفاق نہیں مٹاتی۔''

۳۸۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ ﷛ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جِنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷛: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّهٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ رَآهُ اَحَدٌ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْاِسْلَامِ؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: ((اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) وَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! اِنَّكَ لَا تُسْاَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ، وَلٰكِنْ تُسْاَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۳۸۶۰: ابن عائذ ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی آدمی کے جنازے کے ساتھ تشریف لائے، جب اسے رکھا گیا تو عمر بن خطاب ﷛ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی نمازِ جنازہ مت پڑھائیں کیونکہ یہ فاجر شخص ہے، رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٢٠٦ـ٢٠٧ ح ٢٤١٦ ، نسخة محققة : ٢٤٥٥) ☆ معاوية بن يحيى الصدفي ضعيف ولكن رواه ابن حبان (الإحسان : ٤٦٤٤) و أحمد (٤/ ١٨٥ـ١٨٦) وغيرهما بسند حسن نحوه فالحديث حسن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٢٩٧ ، نسخة محققة : ٣٩٨٨) و أحمد بن منيع (كما فى المطالب العالية ٣/ ٥٤ ح ٩١١) ☆ فيه شعوذ بن عبد الرحمٰن : و ثقه ابن حبان وحده فيما أعلم و ابن عائذ عن عمر: مرسل ، و للحديث شاهد ضعيف عند الطبراني ، انظر مجمع الزوائد (٥/ ٢٨٨)۔

لوگوں کی طرف توجہ فرما کر پوچھا: ''کیا تم میں سے کسی نے اسے اسلام کا کوئی عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟'' ایک آدمی نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! اس نے ایک رات اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس (کی قبر) پر مٹی ڈالی۔ اور فرمایا: ''تیرے ساتھیوں کا گمان ہے کہ تو جہنمی ہے، جبکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔'' اور فرمایا: عمر! تجھ سے لوگوں کے اعمال کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، لیکن تجھ سے عقیدہ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ

آلاتِ جہاد تیار کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٨٦١: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٣٨٦١: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''اور جہاں تک ممکن ہو (ان کے مقابلے کے لیے) قوت تیار رکھو۔'' سن لو! بے شک قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، خبردار! قوت سے مقصود تیر اندازی ہے، سن لو! قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔''

٣٨٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجَزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٨٦٢: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم عنقریب روم فتح کر لو گے، اور اللہ تمہارے لیے (ان کے شر کے مقابلے میں) کافی ہو گا، تم میں سے کوئی اپنے تیر کے ساتھ مشغول رہنے میں سستی نہ کرے۔''

٣٨٦٣: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

٣٨٦٣: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے تیر اندازی سیکھی اور پھر اسے ترک کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا (فرمایا) اس نے نافرمانی کی۔''

٣٨٦٤: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ: ((اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ! فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ)) لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ، فَقَالَ: ((مَالَكُمْ؟)) قَالُوْا: وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ؟ قَالَ: ((اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] رواہ مسلم (١٦٧/ ١٩١٧)۔

[2] رواہ مسلم (١٦٨/ ١٩١٨)۔

[3] رواہ مسلم (١٦٩/ ١٩١٩)۔

[4] رواہ البخاري (٣٥٠٧)۔

۳۸۶۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلہ کے لوگوں کے پاس تشریف لائے، وہ بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنو اسماعیل! تیر اندازی کرو، کیونکہ تمہارے باپ تیر انداز تھے، اور میں فلاں قبیلے کے ساتھ ہوں۔'' انہوں نے اپنے ہاتھ روک لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ فلاں قبیلے کے ساتھ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیر اندازی کرو، اور میں آپ سب کے ساتھ ہوں۔''

۳۸۶۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۸۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال سے بچاؤ کر رہے تھے، اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہترین تیر انداز تھے، جب وہ تیر پھینکتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ابوطلحہ کے تیر پر) نظر رکھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تیر گرنے کی جگہ دیکھتے تھے۔

۳۸۶۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت ہے۔''

۳۸۶۷: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ، وَهُوَ يَقُوْلُ: ((الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ: الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۸۶۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو بل دیتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فرما رہے تھے: ''گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ روزِ قیامت تک خیر و برکت باندھ دی گئی ہے، اور (اس خیر سے مراد) ثواب اور مال غنیمت ہے۔''

۳۸۶۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ، فَاِنَّ شِبَعَهٗ، وَرِيَّهٗ، وَرَوْثَهٗ، وَبَوْلَهٗ، فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۳۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا تو اس کی شکم سیری و سیرابی، اس کی لید اور اس کا پیشاب، روزِ قیامت اس کی میزان (نیکیوں کے پلڑے) میں ہوں گے۔''

۳۸۶۹: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ، وَالشِّكَالُ: اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى، اَوْفِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

[1] رواه البخاري (۲۹۰۲)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (۲۸۵۱) و مسلم (۱۰۰/ ۱۸۷۴)۔
[3] رواه مسلم (۹۷/ ۱۸۷۲)۔
[4] رواه البخاري (۲۸۵۳)۔
[5] رواه مسلم (۱۰۲، ۱۰۱/ ۱۸۷۵)۔

۳۸۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں ''الشکال'' ناپسند کیا کرتے تھے، ''الشکال'' یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو، یا اس کے دائیں ہاتھ اور اس کے بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔

۳۸۷۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ، وَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَيْقٍ، وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۸۷۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان حفیاء سے ثنیۃ الوداع کے مابین گھڑ دوڑ کرائی اور ان دونوں کے درمیان چھ میل ہے، اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کے درمیان ثنیہ سے بنو زریق کی مسجد تک گھڑ دوڑ کرائی اور ان دونوں کے درمیان ایک میل کی مسافت ہے۔

۳۸۷۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تُسَمّٰى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی اونٹنی تھی اور وہ سب سے آگے رہتی تھی، ایک اعرابی اپنے اونٹ پر آیا تو وہ اس سے آگے نکل گیا جو مسلمانوں پر ناگوار گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ اللہ کا دستور ہے کہ جو چیز دنیا میں عروج پر پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے پستی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۸۷۲: **عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ** رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِیَ بِهٖ، وَ مُنْبِلَهٗ، فَارْمُوْا، وَارْكَبُوْا، وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، اِلَّا رَمْيَهٗ بِقَوْسِهٖ، وَتَأْدِيْبَهٗ فَرَسَهٗ، وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَاَتَهٗ، فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ: ((**وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْیَ بَعْدَمَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا**)) اَوْقَالَ: ((**كَفَرَهَا**)). [3]

۳۸۷۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٢٠) و مسلم (٩٥/ ١٨٧٠)۔

[2] رواه البخاري (٢٨٧٢)۔

[3] **حسن**، الرواية الأولى: رواها الترمذي (١٦٣٧ وقال: حسن) و ابن ماجه (٢٨١١) والثانية: رواها أبو داود (٢٥١٣) و الدارمي (٢/ ٢٠٤۔٢٠٥ ح ٢٤١٠)۔

آدمیوں کو جنت عطا فرمائے گا، تیر بنانے والا جو اپنے بنانے میں ثواب کی امید رکھتا ہو، اسے پھینکنے والا اور اسے (تیر انداز کو) پکڑانے والا، تیر اندازی کرو اور گھڑ سواری کرو۔ اور تمہارا تیر اندازی کرنا تمہاری گھڑ سواری سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔ ہر وہ چیز جس سے انسان کھیلتا ہے اور اس کے ساتھ مشغول ہوتا ہے وہ باطل ہے، البتہ اس کا کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنا، اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا اور اس کا اپنی اہلیہ کے ساتھ مشغول ہونا حق ہے۔''

امام ابوداؤد اور امام دارمی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جس شخص نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد، اس سے عدم رغبت کی بنا پر اسے ترک کر دیا تو وہ ایک نعمت تھی جسے اس نے ترک کر دیا۔'' یا فرمایا: ''اس کی ناشکری کی۔''

۳۸۷۳: وَعَنْ اَبِیْ نَجِیْحِ السُّلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَهُوَلَهٗ دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ، وَ مَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ؛ فَهُوَلَهٗ عِدْلٌ مُحَرَّرٌ. وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِی الْاِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1] وَرَوٰی اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ، وَالنَّسَائِیُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِیَ، وَالتِّرْمِذِیُّ الثَّانِیَ وَالثَّالِثَ، وَ فِیْ رِوَايَتِهِمَا: ((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) بَدَلَ: ((فِی الْاِسْلَامِ)).

۳۸۷۳: ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں (کسی کافر کو نشانے پر) تیر لگایا تو اسے جنت میں ایک درجہ حاصل ہو گیا، جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی تو وہ اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو روزِ قیامت اس کے لیے نور ہو گا۔''

امام ابوداود نے پہلا فقرہ، امام نسائی نے پہلا اور دوسرا جبکہ امام ترمذی نے دوسرا اور تیسرا فقرہ روایت کیا ہے، اور ان دونوں (بیہقی اور ترمذی) کی روایت میں ہے: ''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا۔'' یعنی ''اسلام'' کے بجائے ''اللہ کی راہ'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

۳۸۷٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاسَبَقَ اِلَّافِیْ نَصْلٍ اَوْخُفٍّ اَوْحَافِرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۳۸۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انعام صرف تیر اندازی، اونٹ اور گھوڑے میں ہے۔''

۳۸۷٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ، فَلَا بَأْسَ بِهٖ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3] وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ: ((مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَعْنِیْ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ، فَلَيْسَ بِقِمَارٍ، وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَ قَدْ اَمِنَ اَنْ يُسْبَقَ؛ فَهُوَ قِمَارٌ)).

۳۸۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (گھڑ دوڑ کے مقابلے کے) دو گھوڑوں

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٣٤١) وأبو داود (٣٩٦٥) و النسائي (٦/ ٢٦-٢٧ ح ٣١٤٥) و الترمذي (١٦٣٨ وقال: حسن صحيح)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٧٠٠) و أبو داود (٢٥٧٤) و النسائي (٦/ ٢٢٦ ح ٣٦١٥، ٣٦١٧)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٠/ ٣٩٥-٣٩٦ ح ٢٦٥٤) و أبو داود (٢٥٧٩) [وابن ماجه (٢٨٧٦)] ☆ فيه سفيان بن حسين: ثقة، لكنه ضعيف عن الزهري، وهذا من روايته عن الزهري۔

کے مابین ایک گھوڑا داخل کر دیا، اگر اسے اس کے سبقت لے جانے کا علم ہو تو پھر اس میں کوئی خیر نہیں، اور اگر اس کے سبقت لے جانے کا علم نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔"

ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: "جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا داخل کر دیا یعنی اسے یقین نہیں کہ وہ آگے نکل جائے گا تو پھر یہ جوا نہیں، اور جس شخص نے دو گھوڑوں کے مابین گھوڑا داخل کر دیا اور اسے یقین ہے کہ وہ سبقت لے جائے گا تو یہ جوا ہے۔"

٣٨٧٦: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ)) زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ: ((فِي الرِّهَانِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ. [1]

٣٨٧٦: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہ جلب" ہے اور نہ "جنب" راوی یحییٰ نے اپنی روایت میں "گھڑ دوڑ" کا اضافہ کیا ہے۔ جلب (مقابلہ میں شریک شخص اپنے کسی ساتھی کو کہے کہ راستہ میں میرے گھوڑے کو آواز لگا دینا جس سے یہ اور تیز دوڑے گا۔) جنب (پہلو مین دوڑنے والا وہ گھوڑا جس پر دوڑنے والا اپنے گھوڑے کے تھکنے کی صورت میں منتقل ہو جائے۔) ابوداؤد، نسائی، اور امام ترمذی نے اسے کچھ زائد الفاظ کے ساتھ باب الغصب میں روایت کیا ہے۔

٣٨٧٧: وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ، ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طُلُقُ الْيَمِيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ، فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

٣٨٧٧: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "بہتر گھوڑا وہ ہے جو انتہائی سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو، اس کا اوپر والا ہونٹ یا ناک سفید ہو، پھر وہ جس کی تین ٹانگیں سفید ہوں اور آگے والی دائیں ٹانگ گھوڑے کی رنگ کی ہو، اگر سیاہ رنگ کا نہ ہو تو پھر وہ جس میں قدرے سرخی اور قدرے سیاہی ہو اور اس کے کان سیاہ ہوں وہ بھی اس کی مثل ہے۔"

٣٨٧٨: وَعَنْ أَبِيْ وَهْبِ الْجُشَمِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ، أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ، أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

٣٨٧٨: ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم ہر ایسے گھوڑے کو لازم پکڑو جو سرخ سیاہی مائل اور سیاہ کانوں والا ہو اس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں، یا وہ گھوڑا جو سرخ ہو، اس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں یا سیاہ رنگ کا گھوڑا جس کی پیشانی اور پاؤں سفید ہوں۔"

٣٨٧٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [4]

٣٨٧٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سرخ رنگ کے گھوڑے میں برکت ہے۔"

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٨١) و النسائي (٦/ ٢٢٨ ح ٣٦٢١) و الترمذي (١١٢٣ وقال: حسن صحيح)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (١٦٩٦) و الدارمي (٢/ ٢١٢ ح ٢٤٣٣)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٤٣) و النسائي (٦/ ٢١٨-٢١٩ ح ٣٥٩٥) ☆ عقيل بن شبيب: مجهول و لبعض الحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ١٦٣٣) والترمذي (١٦٩٦-١٦٩٧) وغيرهما۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٩٥ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٥٤٥)۔

۳۸۸۰: وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا، وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا، وَمَعَارِفَهَا دِفَاءُهَا، وَنَوَاصِيهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۸۸۰: عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”گھوڑے کی پیشانی، گردن اور دم کے بال مت کاٹو، کیونکہ اس کی دم اس کے لیے باعث پنکھا ہے (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھنے والی چیز کو اڑاتی ہے۔) اس کی گردن کے بال اسے گرم رکھتے ہیں، جبکہ اس کی پیشانیوں کے ساتھ خیر و بھلائی بندھی ہوئی ہے۔“

۳۸۸۱: وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ، وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا۔ أَوْقَالَ: أَكْفَالِهَا۔ وَقَلِّدُوهَا، وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۳۸۸۱: ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑے باندھو (انہیں رکھو اور پالو) اور ان کی پیشانیوں اور پشتوں پر ہاتھ پھیرو اور ان کی گردنوں میں پٹے ڈالو۔ لیکن تانت نہ ڈالو۔“

۳۸۸۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا مَأْمُورًا، مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ: أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

۳۸۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اللہ کے بندے تھے آپ کو احکامات نافذ کرنے پر مامور کیا گیا تھا، آپ نے تین چیزوں کے علاوہ دیگر لوگوں سے الگ کوئی خصوصیت ہمیں عنایت نہیں فرمائی، آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اچھی طرح مکمل وضو کریں، ہم صدقہ نہ کھائیں اور ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر جفتی کے لیے نہ چڑھائیں۔

۳۸۸۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَغْلَةٌ، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۳۸۸۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس پر سواری فرمائی، علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں تو ہمارے ہاں بھی اسی کے مثل (خچر) ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو جانتے نہیں۔“

۳۸۸۴: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [5]

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۵٤۲) ☆ رجل أو رجال من بني سليم: لم أعرفهم، و نصر: مستور، ولبعض الحديث شواهد صحيحة۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۵۵۳) و النسائي (٦/ ۲۱۸ـ۲۱۹ ح ۳۵۹۵) ☆ عقيل مجهول كما تقدم (۳۸۷۸) و للحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۷۰۱ وقال: حسن صحيح) والنسائي (٦/ ۲۲٤، ۲۲۵ ح ۳٦۱۱)۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۵٦۵) و النسائي (٦/ ۲۲٤ ح ۳٦۱۰)۔ [5] **صحيح**، رواه الترمذي (۱٦۹۱ وقال: حسن غريب) أبو داود (۲۵۸۳) و النسائي (۸/ ۲۱۹ ح ۵۳۷٦) والدارمي (۲/ ۲۲۱ ح ۲٤٦۱)۔

۳۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی دستی چاندی کی تھی۔

۳۸۸۵: وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۳۸۸۵: ہود بن عبداللہ بن سعد اپنے دادا مزیدہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی تھی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۸۶: وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْظَاهَرَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۳۸۸۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوپر تلے دو زریں تھیں۔

۳۸۸۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ سَوْدَاءَ وَلِوَائُهُ اَبْيَضَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۳۸۸۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا اور چھوٹا پرچم سفید رنگ کا تھا۔''

۳۸۸۸: وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، لِيَسْاَلَهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۸۸۸: موسیٰ بن عبیدہ، محمد بن قاسم کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے، انہوں نے کہا: محمد بن قاسم نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کے متعلق پوچھنے کے لیے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ''وہ سیاہ دھاری دار تھا۔''

۳۸۸۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❺

۳۸۸۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم سفید رنگ کا تھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۸۹۰: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. ❻

۳۸۹۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیویوں کے بعد گھوڑوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں تھی۔

۳۸۹۱: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ،

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٦٩٠)۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (١٥٩٠) و ابن ماجه (٢٨٠٦)۔
❸ **حسن**، رواه الترمذي (١٦٨١ وقال: غريب) و ابن ماجه (٢٨١٨)۔
❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٩٧ ح ١٨٨٣٠) و الترمذي (١٦٨٠ وقال: حسن غريب) وأبو داود (٢٥٩١)۔
❺ **حسن**، رواه الترمذي (١٦٧٩ وقال: غريب) و أبو داود (٢٥٩٢) و ابن ماجه (٢٨١٧)۔
❻ **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٦/ ٢١٧۔٢١٨ ح ٣٥٩٤) ☆ فيه سعيد بن أبي عروبة و قتادة مدلسان و عنعنا۔

قَالَ: ((مَاهٰذِهٖ؟ اَلْقِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُاللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۳۸۹۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی دیکھا اس کے ہاتھ میں فارسی کمان تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟ اسے پھینک دو، اور تم پر یہ اور اس کی مثل لازم ہیں، اور کامل نیزے تم پر لازم ہیں، کیونکہ اللہ ان کے ذریعے تمہیں دین میں مدد عطا فرمائے گا اور تمہیں شہروں میں اقتدار عطا کرے گا۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٨١٠) ☆ فيه أشعث بن سعيد السمان: متروك وعبدالله بن بسر الحبراني: ضعيف۔

بَابُ آدَابِ السَّفَرِ

آدابِ سفر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٣٨٩٢: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۸۹۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے روز روانہ ہوئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے روز روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔

٣٨٩٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم: ((لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِى الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ؛ مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ)). [2] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۸۹۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کی ان خرابیوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سوار تنہا ایک رات کا بھی سفر نہ کرے۔“

٣٨٩٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَاجَرَسٌ)) [3] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۸۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس قافلے کے ساتھ کتا اور گھنٹی ہو تو (رحمت کے) فرشتے اس کے ساتھ نہیں چلتے۔“

٣٨٩٥: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ)) [4] رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۳۸۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گھنٹی، شیطان کے ساز ہیں۔“

٣٨٩٦: وَعَنْ اَبِيْ بَشِيْرِ الْاَنْصَارِيِّ رضي الله عنه اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم رَسُوْلًا: ((لَا تُبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ، اَوْقِلَادَةٌ اِلَّاقُطِعَتْ)) [5] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[1] رواه البخاري (٢٩٥٠)۔

[2] رواه البخاري (٢٩٩٨)۔

[3] رواه مسلم (١٠٣/ ٢١١٣)۔

[4] رواه مسلم (١٠٤/ ٢١١٤)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٠٥) و مسلم (١٠٥/ ٢١١٥)۔

۳۸۹۶: ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیجا کہ ''کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا پٹہ یا کوئی پٹہ نہ رہنے دیا جائے، وہ سب کاٹ دیے جائیں۔''

۳۸۹۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْهَا السَّیْرَ، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ. فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوٰی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((اِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْیَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۸۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سرسبز و شاداب علاقے میں چلو تو اونٹ کو زمین سے اس کا حق دو، (انہیں چرنے دو)، اور جب تم قحط سالی میں چلو تو پھر تیزی سے چلو، جب تم رات کے وقت پڑاؤ ڈالو تو راستے سے اجتناب کرو کیونکہ رات کے وقت وہ چوپاؤں کی راہیں اور زہریلی چیزوں کا ٹھکانا ہیں۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو پھر جب تک ان (اونٹوں) کا گودا باقی ہے جلدی سے سفر کرو۔''

۳۸۹۸: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ کَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ کَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِهٖ عَلٰی مَنْ لَا زَادَ لَهٗ)) قَالَ: فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰی رَأَیْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۸۹۸: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اس دوران اچانک ایک آدمی سواری پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ دائیں بائیں دیکھنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو عنایت کر دے جس کے پاس کوئی سواری نہیں، جس شخص کے پاس زادِ سفر زیادہ ہو تو وہ اس شخص کو عنایت کر دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی بہت اصناف کا ذکر فرمایا، حتیٰ کہ ہم نے سمجھا کہ ہم میں سے کسی شخص کو زائد چیز پر کوئی حق نہیں۔

۳۸۹۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۳۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کی ایک قسم ہے، وہ آپ میں سے ہر ایک کو اس کی نیند اور اس کے کھانے پینے سے باز رکھتا ہے، لہذا جب وہ سفر کا مقصد حاصل کر لے تو اسے اپنے اہل خانہ کے پاس جلد آ جانا چاہیے۔''

۳۹۰۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْیَانِ اَهْلِ بَیْتِهٖ،

---

[1] رواه مسلم (۱۷۸/ ۱۹۲۶)۔

[2] رواه مسلم (۱۸/ ۱۷۲۸)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۵۴۲۹) و مسلم (۱۷۹/ ۱۹۲۷)۔

وَاَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَیْهِ، فَحَمَلَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ، ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَیْ فَاطِمَةَ، فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ، قَالَ: فَاُدْخِلْنَا الْمَدِیْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰی دَابَّةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۰۰: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کے بچوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا جاتا، اسی طرح آپ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو مجھے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے مجھے اپنے آگے سوار کر لیا، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کسی لخت جگر (حسن یا حسین رضی اللہ عنہما) کو لایا گیا تو آپ نے اسے اپنے پیچھے سوار کر لیا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم مدینہ میں ایک سواری پر تین سوار ہو کر داخل کیے گئے۔

۳۹۰۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَفِیَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰی رَاحِلَتِهٖ. [2] رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

۳۹۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں واپس آ رہے تھے جبکہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھیں۔

۳۹۰۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَیْلًا، وَكَانَ لَا یَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِیَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۳۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب سفر سے واپس آتے تو) وہ رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے ہاں تشریف نہیں لاتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے پہلے پہر یا پچھلے پہر تشریف لایا کرتے تھے۔

۳۹۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَیْبَةَ فَلَا یَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَیْلًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۳۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی طویل مدت تک (گھر سے) غائب رہے تو وہ رات کے وقت اپنے اہل خانہ کے پاس نہ آئے۔''

۳۹۰۴: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا دَخَلْتَ لَیْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰی اَهْلِكَ حَتّٰی تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [5]

۳۹۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم رات کے وقت (شہر میں) داخل ہو تو اپنی اہلیہ کے پاس نہ جاؤ حتی کہ جس کا خاوند غائب رہا ہے وہ غیر ضروری بالوں کی صفائی کر لے اور پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے۔''

۳۹۰۵: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [6]

---

[1] رواه مسلم (٦٦/ ٢٤٢٨)۔

[2] رواه البخاري (٦١٨٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٠٠) و مسلم (١٨٠/ ١٩٢٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٤٤) و مسلم (١٨٣/ ١٩٢٨)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٤٦) و مسلم (١٨٢/ ١٩٢٨)۔

[6] رواه البخاري (٣٠٨٩)۔

۳۹۰۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ یا گائے ذبح کی۔

۳۹۰٦: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ لِلنَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۰٦: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو دن کو چاشت کے وقت مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تھے، جب آپ داخل ہوتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں پڑھتے، پھر لوگوں کی خاطر وہاں تشریف رکھتے۔

۳۹۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي: ((اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ)) [2] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۹۰۸: عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا)) وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۳۹۰۸: صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری امت کے لیے اس کے دن کے پہلے حصے میں برکت فرما:'' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مجاہدین کا دستہ یا لشکر روانہ فرماتے تو آپ انہیں دن کے آغاز میں روانہ فرماتے تھے، صخر ایک تاجر تھے، وہ اپنا مالِ تجارت شروع دن میں بھیجا کرتے تھے، وہ صاحب ثروت بن گئے اور ان کا مال بہت زیادہ ہوگیا۔

۳۹۰۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ)). [4] رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

۳۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سر شام سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٨٨) مسلم (٧٤/ ٧١٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٠٨٨)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (١٢١٢ وقال: حسن) و أبو داود (٢٦٠٦) و الدارمي (٢/ ٢١٤ ح ٢٤٤٠)۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٧١)۔

جاتی ہے۔"

۳۹۱۰: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ ❶

۳۹۱۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تنہا سفر کرنے والا ایک شیطان ہے، دو مسافر دو شیطان ہیں اور تین سفر کرنے والے ایک قافلہ ہیں۔"

۳۹۱۱: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۹۱۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تین افراد سفر کر رہے ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔"

۳۹۱۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَ خَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الآفٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۳۹۱۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "بہترین ساتھی چار ہیں، بہترین دستہ چار سو کا ہے، بہترین لشکر چار ہزار کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوگا۔"

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۹۱۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ، وَيُرْدِفُ، وَيَدْعُوْ لَهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۳۹۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لشکر کے پیچھے چلا کرتے تھے، آپ ضعیف کو چلاتے اور (پیدل کو) اپنے پیچھے بٹھا لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے۔

۳۹۱۴: وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ)). فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذَالِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، حَتّٰى يُقَالَ: لَوْبُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **إسناده حسن**، رواه مالك (٢/ ٩٧٨ ح ١٨٩٧) و الترمذي (١٦٧٤ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٦٠٧) والنسائي [في الكبرى (٨٨٤٩)]۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٠٨) ☆ فيه محمد بن عجلان مدلس وعنعن وله شواهد كلها ضعيفة و لم يصب من حسنه۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٥٥) و أبو داود (٢٦١١) والدارمي (٢/ ٢١٥ ح ٢٤٤٣) ☆ فيه جرير بن حازم والزهري مدلسان و عنعنا۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٣٩)۔ ❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٢٨)۔

۳۹۱۴: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب صحابہ کرام کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہو جاتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں منتشر ہونا یہ شیطان کی طرف سے ہے۔'' اس کے بعد انہوں نے جہاں بھی پڑاؤ ڈالا تو وہ باہم اس طرح مل جاتے کہ اگر ان پر ایک کپڑا ڈال دیا جائے تو وہ ان سب پر آ جائے۔

۳۹۱۵: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ، كَانَ اَبُوْلُبَابَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ زَمِيْلَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَا: نَحْنُ نَمْشِىْ عَنْكَ. قَالَ: ((مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّىْ، وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا)) [1] رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۳۹۱۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ بدر کے دن ہم تین تین آدمی ایک اونٹ پر سوار تھے، ابولبابہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تھے، راوی بیان کرتے ہیں، جب (پیدل چلنے کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آتی تو وہ عرض کرتے، آپ کی طرف سے ہم پیدل چلتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی ہونہ میں اجر حاصل کرنے میں تم دونوں سے زیادہ بے نیاز ہوں۔''

۳۹۱۶: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ (کہ ان پر سوار ہو کر اور انہیں روک کر باتیں کرتے رہو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں تمہارے لیے اس لیے مسخر کیا ہے کہ وہ تمہیں ایسی جگہ پہنچا دیں جہاں تم مشقت اٹھائے بغیر نہیں پہنچ سکتے تھے، اور تمہارے لیے زمین بنائی تم اس پر اپنی ضرورتیں پوری کرو۔''

۳۹۱۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے، تو ہم پہلے جانوروں (یعنی سواریوں) سے بوجھ اتارتے اور پھر نفل نماز پڑھتے تھے۔

۳۹۱۸: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْشِىْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِرْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا، اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ، اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِىْ)). قَالَ: جَعَلْتُهُ لَكَ، فَرَكِبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۹۱۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ اسی دوران ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٣٥-٣٦ ح ٢٦٨٦) [و أحمد (١/ ٤١١) و ابن حبان (الموارد: ١٦٨٨) و صححه الحاكم على شرط مسلم (٣/ ٢٠) ووافقه الذهبي]۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٦٧)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٥٥١)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٧٣ وقال: غريب) و أبو داود (٢٥٧٢)۔

کے پاس ایک گدھا تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس پر سوار ہو جائیں، اور وہ خود پیچھے ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں (پیچھے نہ ہٹو)، تم اپنی سواری کی اگلی جانب بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو، مگر یہ کہ تم اس (اگلی جانب) کو میرے لیے مختص کر دو۔“ اس نے عرض کیا، میں نے آپ کو اجازت دی، پھر آپ سوار ہوئے۔

۳۹۱۹: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ. فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ. وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا)) كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ: لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۱۹: سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھ اونٹ اور کچھ گھر شیطانوں کے لیے ہوتے ہیں شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھ لیے ہیں تم میں سے کوئی ایک اپنے بہترین اونٹوں کے ساتھ نکلتا ہے جنہیں اس نے خوب فربہ کیا ہوتا ہے، لیکن وہ ان میں سے کسی اونٹ پر نہیں بیٹھتا، اور وہ اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو کہ تھک چکا ہوتا ہے لیکن یہ اسے سوار نہیں کرتا، لیکن شیطانوں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔“ سعید کہا کرتے تھے، میں سمجھتا ہوں کہ ان سے یہ ہودج مراد ہیں جنہیں لوگ دیباج ریشم سے ڈھانپتے ہیں۔

۳۹۲۰: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ: ((اِنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا، اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا، فَلَا جِهَادَ لَهُ)). [2] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۳۹۲۰: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کیا تو لوگوں نے (زائد از ضرورت جگہیں گھیر کر) منزلوں کو تنگ کر دیا، اور راستے بند کر دیے، نبی ﷺ نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس نے منزل تنگ کی یا راستہ بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں۔“

۳۹۲۱: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَحْسَنَ مَادَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ)). [3] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

۳۹۲۱: جابر ؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی سفر سے واپس آئے تو اس کا اپنے اہل خانہ کے پاس آنے کا بہترین وقت رات کا ابتدائی حصہ ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۲۲: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ،

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٥٦٨) ☆ رجاله ثقات ولكن سعيد بن أبي هند ”لم يلق أبا هريرة“ قاله أبو حاتم الرازي (انظر المراسيل ص ٧٥) فالسند منقطع۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٦٢٩)۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٧٧)۔

وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۲۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے تھوڑا سا پہلے پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنی کہنی کھڑی کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔

۳۹۲۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدَاللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ، فَوَافَقَ ذَالِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا أَصْحَابُهُ، وَقَالَ: أَتَخَلَّفُ وَأُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَآهُ، فَقَالَ: ((مَامَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَمَعَ أَصْحَابِكَ؟)) فَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَقَالَ: ((لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۳۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا، اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا، ان کے ساتھی صبح ہی روانہ ہو گئے اور انہوں نے (دل میں) کہا: میں کچھ تاخیر کر لیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھتا ہوں اور پھر ان سے جا ملوں گا، جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھی اور آپ نے انہیں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے سے کس نے روک رکھا؟“ انہوں نے عرض کیا، میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھوں گا اور پھر ان کے ساتھ جا ملوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر تم زمین بھر کی چیزیں خرچ کر دو تو تم ان کے جلدی جانے کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔“

۳۹۲٤: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔“

۳۹۲٥: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ)). [4] رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ.

۳۹۲۵: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے، جس نے کسی خدمت کے ذریعے ان پر سبقت حاصل کر لی تو وہ لوگ ماسوائے شہادت کے کسی اور عمل کے ذریعے اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔“

---

[1] رواه مسلم (٣١٣/ ٦٨٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٥٢٧) ☆ حجاج بن أرطاة: ضعيف مدلس وعنعن، و تفرد به كما قال البيهقي (٣/ ١٨٧)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (كتاب اللباس باب في جلود النمور ح ٤١٣٠) ☆ فيه قتادة مدلس و عنعن و حديث أبي داود (٢٥٥٥) لا يستشهد له، هو غير هذا المتن۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٤٠٧، نسخة محققة: ٨٠٥٠) ☆ فيه أبو طاهر أحمد بن الحسين: نا علي بن عبد الرحيم الصفار و لم أعرفهما و الباقي: سنده حسن۔

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

کفار کے نام خط لکھنے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۹۲۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ، وَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ، فَاِذَا فِيْهِ: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ﴿يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا، وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1] وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: ((مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ)) وَقَالَ: ((اِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ)) وَقَالَ: ((بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ)).

۳۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قیصر کے نام خط لکھا تا کہ آپ اسے اسلام کی طرف دعوت دیں، آپ ﷺ نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر اس کی طرف بھیجا اور اسے حکم فرمایا کہ وہ اسے عظیم بصریٰ کے حوالے کرے تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچائے، اس میں لکھا ہوا تھا:

((بسم اللہ الرحمن الرحیم))

''شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے''

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے ہرقل عظیم روم کی طرف، اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے، امابعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں، اسلام لاؤ سالم رہو گے۔ اسلام لاؤ! اللہ تمہیں تمہارا اجر دو بار دے گا۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو تم پر رعایا کا بھی گناہ ہوگا، اے اہل کتاب! ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں، اور ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور ہم اللہ کے سوا ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں، پس اگر وہ رخ پھیریں تو کہہ دو کہ تم لوگ گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔'' بخاری، مسلم۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں ''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول کی طرف سے'' پھر ((اریسیین)) کے بجائے ((الیریسیین)) اور ((بداعیۃ الاسلام)) کے بجائے ((بدعایۃ الاسلام)) کے الفاظ ہیں۔

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۷) و مسلم (۷۴/ ۱۷۷۳)۔

۳۹۲۷: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَ مَزَّقَهٗ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ، رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۹۲۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ذریعے کسریٰ کے نام خط بھیجا اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے سربراہ بحرین کے حوالے کرے، چنانچہ سربراہ بحرین نے یہ خط کسریٰ کے حوالے کیا، جب اس نے پڑھا تو اس نے اسے چاک کر دیا، ابن مسیّب بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے بددعا کی کہ وہ پارہ پارہ کر دیے جائیں۔

۳۹۲۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۳۹۲۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر سرکش کے نام خط لکھا اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دی، اور یہ وہ نجاشی نہیں جس کی نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔

۳۹۲۹: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْسَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: ((اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ۔ اَوْخِلَالٍ۔ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَ كُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِالْمُهَاجِرِيْنَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ، يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَاذِمَّةَ نَبِيِّهٖ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ، فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۳۹۲۹: سلیمان بن بُریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کسی لشکر یا کسی دستے پر کوئی

---

[1] رواه البخاري (٤٤٢٤)۔

[2] رواه مسلم (٧٥/ ١٧٧٤)۔

[3] رواه مسلم (٣/ ١٧٣١)۔

امیر مقرر فرماتے تو آپ خاص طور پر اسے اللہ کا خوف اختیار کرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ خیرو بھلائی کرنے کا حکم فرماتے، پھر فرماتے: ''اللہ کی راہ میں اللہ کے نام سے جہاد کرو، اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں سے قتال کرو جہاد کرو، خیانت، عہد شکنی اور مثلہ مت کرو، بچوں کو قتل نہ کرو، اور جب تم اپنے مشرک دشمنوں سے ملاقات کرو تو انہیں تین چیزوں کی طرف دعوت دو اور وہ ان میں سے جو قبول کرلیں وہی تم ان سے قبول کرلو اور ان سے (لڑائی کرنے سے) ہاتھ روک لو، پھر انہیں اسلام کی طرف دعوت دو، اگر تمہاری بات مان لیں، تو اِن سے قبول کرلو، اور اِن سے (لڑائی کرنے سے) ہاتھ روک لو، پھر انہیں ان کے گھر سے دارالمہاجرین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت پیش کرو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو پھر ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہوں گے اور ان کی وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین کی ہوں گی، اگر وہ وہاں سے منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتاؤ کہ ان کا معاملہ دیہاتوں میں رہائش پذیر مسلمانوں جیسا ہوگا، اللہ کے احکام ان پر ویسے ہی جاری کیے جائیں گے جیسے دیگر مومنوں پر جاری ہوں گے، اگر وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے تو تب ان کے لیے مال غنیمت اور مالِ فے میں سے حصہ ہوگا ورنہ نہیں، اگر وہ انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرو، اگر وہ آپ کی بات مان لیں تو ان کی طرف سے قبول کرو اور ان سے لڑائی مت کرو، اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرو اور ان سے قتال کرو، جب تم قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور اگر وہ تم سے یہ چاہیں کہ تم انہیں اللہ اور اس کے نبی کی امان دو تو انہیں اللہ اور اس کے نبی کی امان مت دینا، بلکہ انہیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان دینا، کیونکہ اگر تم نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان کو توڑا تو یہ اس سے سہل تر ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی امان توڑو۔ اور اگر تم قلعہ والوں کا محاصرہ کرو اور وہ تم سے مطالبہ کریں کہ تم انہیں اللہ کے حکم پر نکالو تو تم انہیں اللہ کے حکم پر نہ نکالو، بلکہ تم انہیں اپنے حکم پر نکالو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرسکو گے یا نہیں۔''

۳۹۳۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ: ((یَا اَیُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ، فَاِذَا لَقِیْتُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۳۹۳۰: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ان ایام میں سے کسی روز جس میں آپ دشمن سے ملے زوال آفتاب کا انتظار فرمایا، پھر کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب فرمایا: ''لوگو! دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو بلکہ اللہ سے عافیت طلب کرو۔ لیکن جب تم آمنے سامنے ہو جاؤ تو پھر صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! کتاب کے نازل فرمانے والے، بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست دے اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔''

۳۹۳۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ اِلَیْهِمْ، فَاِنْ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۲۹۶۵_۲۹۶٦) و مسلم (۲۰/ ۱۷٤۲)۔

سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلاً، فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمُسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمُكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ، فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوْا: مُحَمَّدٌ، وَاللّٰهِ! مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ فَلَجَأُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں لے کر کسی قوم سے جہاد کرتے تو آپ اس وقت تک جہاد کا آغاز نہ فرماتے جب تک صبح نہ ہو جاتی پھر آپ ان کا جائزہ لیتے، اگر آپ ﷺ اذان سنتے تو ان سے لڑائی نہ کرتے اور اگر اذان نہ سنتے تو پھر ان پر حملہ کر دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو ہم رات کے وقت وہاں پہنچ گئے، پس جب صبح ہوئی تو آپ نے اذان نہ سنی، آپ سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا، اور میرے قدم، نبی ﷺ کے قدم کے ساتھ لگ رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ (کام کی غرض سے) اپنی ٹوکریوں اور بیلچوں کے ساتھ ہماری طرف آئے، جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) لشکر سمیت (آ گئے ہیں)، وہ قلعہ بند ہو گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، خیبر تباہ ہوا، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر پڑتے ہیں تو ان کے ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔''

۳۹۳۲: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَاةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۹۳۲: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک تھا، اگر آپ دن کے آغاز میں لڑائی کا آغاز نہ فرماتے تو آپ انتظار فرماتے حتی کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز (ظہر) کا وقت ہو جاتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۳۹۳۳: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۳۳: نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب آپ دن کے پہلے پہر قتال نہ کرتے تو آپ ﷺ انتظار فرماتے حتی کہ سورج ڈھل جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور نصرت نازل ہوتی۔

۳۹۳٤: وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، فَاِذَا زَالَتِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٠) ومسلم (١٢٠/ ١٣٦٥)۔ [2] رواه البخاري (٣١٦٠)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٥٥)۔

الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ اَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذَالِكَ: تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِىْ صَلَاتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۳۹۳۴: قتادہ، نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا جب فجر نمودار ہو جاتی تو آپ (قتال سے) رک جاتے حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا، جب وہ طلوع ہو جاتا تو آپ قتال کرتے، جب نصف النہار ہو جاتا تو آپ رک جاتے حتی کہ سورج ڈھل جاتا، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ عصر تک قتال کرتے پھر آپ رک جاتے تھے حتی کہ نمازِ عصر پڑھتے، پھر آپ قتال کرتے۔ قتادہ بیان کرتے ہیں، اس وقت کہا جاتا تھا: نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں، اور مومن اپنی نمازوں میں اپنے لشکروں کے لیے دعائیں کرتے ہیں۔

۳۹۳۵: وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ: ((اِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۳۹۳۵: عصام مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا: ''جب تم کوئی مسجد دیکھو یا کسی مؤذن کو سنو تو پھر تم کسی کو قتل نہ کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۳۶: عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ اِلَى اَهْلِ فَارِسَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلَى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِىْ مَلَاِ فَارِسَ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ، فَاِنَّ مَعِىَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ. ❸

۳۹۳۶: ابو وائل بیان کرتے ہیں، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس کے نام خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالد بن ولید کی طرف سے رستم ومہران اور فارس کے سرداروں کے نام، اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے، امابعد! ہم تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں، اگر تم انکار کرو تو تم اپنے ہاتھوں جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو، کیونکہ میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں قتال کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے فارسی شراب پسند کرتے ہیں۔ اور اس شخص پر سلام جو ہدایت کی اتباع کرے۔

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦١٢) ☆ قتادة مدلس و عنعن و حديث الترمذي (١٦١٣) يغني عنه۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٤٩ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٦٣٥) ☆ ابن عصام لا يعرف حاله۔

❸ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (لم أجده) [وروى الحاكم (٣/ ٢٩٩) و الطبراني فى الكبير (٤/ ١٠٥ ح٣٨٠٦) و علي بن الجعد فى مسنده (٢٣٠٤/ ٢٣٩٤)] ☆ فيه شريك القاضي مدلس و عنعن و له شواهد باطلة فى البداية والنهاية (٦/ ٣٤٨) و غيرها والحديث حسنه الهيثمي في مجمع الزوائد (٥/ ٣١٠)!۔

بَابُ الْقِتَالِ فِی الْجِهَادِ

جہاد میں قتال (کے اجروثواب) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۹۳۷: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ، فَاَيْنَ اَنَا؟ قَالَ: ((فِی الْجَنَّةِ)) فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِیْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۳۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے غزوہ احد کے روز عرض کیا: مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں۔'' اس نے وہ کھجوریں، جو کہ اس کے ہاتھ میں تھیں، پھینک دیں، پھر قتال کیا حتی کہ شہید کر دیا گیا۔

۳۹۳۸: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا، حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ، يَعْنِیْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ، لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِیْ يُرِيْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۳۹۳۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے تو آپ اس کے علاوہ کسی اور کا توریہ فرمایا کرتے تھے لیکن جب یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک ہوا جسے رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں لڑا، اس میں آپ کو دور دراز کا سفر، بے آب وگیاہ راستوں اور بہت زیادہ دشمنوں کا سامنا تھا لہذا آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے ان کے معاملے کو واضح کر دیا تا کہ وہ اپنے غزوہ کے لیے خوب تیاری کر لیں، آپ ﷺ نے جس سمت جانا تھا وہ انہیں بتا دی۔

۳۹۳۹: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۹۳۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لڑائی ایک دھوکہ ہے۔''

۳۹۴۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ، وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ، اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٤٦) و مسلم (١٤٣/ ١٨٩٩)۔

[2] رواه البخاري (٤٤١٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٣٠) و مسلم (١٧/ ١٧٣٩)۔

[4] رواه مسلم (١٣٠/ ١٨١٠)۔

۳۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے لیے جاتے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا اور انصار کی کچھ عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لیے جاتیں وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں۔

۳۹۴۱: وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ، فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَأُدَاوِي الْجَرْحٰى، وَأَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۴۱: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں ان کے سامان کے پاس رہا کرتی تھی، ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور مریضوں کی دیکھ بھال کیا کرتی تھی۔

۳۹۴۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۹۴۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۳۹۴۳: وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ قَالَ: ((**هُمْ مِنْهُمْ**)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((**هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۳۹۴۳: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محلوں میں رہنے والے مشرکین کے بارے میں دریافت کیا گیا جن پر شب خون مارا جائے جس میں ان کی عورتیں اور ان کے بچے ہلاک ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ بھی انہیں کے حکم میں ہیں۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ اپنے آباء کے تابع ہیں۔''

۳۹۴۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ:

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ. ﴿**مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ**﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۳۹۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلائے، حسان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق شعر کہا: ''بنو لؤی کے سرداروں کے لیے بویرہ پر (کھجوروں کے درختوں کو) جلانا آسان ہوا جو کہ پھیلا ہوا تھا۔'' اور اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا انہیں ان کے تنوں پر قائم رہنے دیا وہ (سب) اللہ کے حکم سے تھا۔''

۳۹۴۵: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۳۹۴۵: عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام) نافع رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں خط لکھا جس میں انہوں نے انہیں (یعنی مجھے) یہ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں (یعنی نافع کو) خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر اس وقت حملہ کیا جب وہ مریسیع کے مقام پر اپنے مویشیوں میں غافل تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگجوؤں کو قتل کیا اور بچوں کو قیدی بنایا۔

---

[1] رواه مسلم (١٤٢/ ١٨١٢)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠١٥) و مسلم (٢٥/ ١٧٤٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠١٢) و مسلم (٢٦/ ١٧٤٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٣١۔٤٠٣٢) و مسلم (٣٠/ ١٧٤٦)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٤١) و مسلم (١/ ١٧٣٠)۔

۳۹۴۶: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: ((إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَحَدِيثُ سَعْدٍ: ((هَلْ تُنْصَرُونَ)) سَنَذْكُرُ: فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. [1]

۳۹۴۶: ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ بدر کے موقع پر ہم اور قریش ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو تم ان پر تیر برساؤ، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو تم ان پر تیر برساؤ اور کچھ تیر اپنے پاس محفوظ رکھو۔''

اور سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''تمہاری مدد نہیں کی جاتی......'' ہم عنقریب باب فضل الفقراء میں ذکر کریں گے، اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا......'' باب المعجزات میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۳۹۴۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه، قَالَ: عَبَّأَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِبَدْرٍ لَيْلًا. [2] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۹۴۷: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر ہمیں رات کے وقت ہی تیار کر دیا تھا۔

۳۹۴۸: وَعَنِ الْمُهَلَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ [3]

۳۹۴۸: مہلب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دشمن تم پر شب خون مارے تمہارا شعار (کوڈ ورڈ) یہ ہونا چاہیے: حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ۔''

۳۹۴۹: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ: عَبْدُاللَّهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ. [4] رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۳۹۴۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مہاجرین کا شعار (کوڈ ورڈ) ''عبداللہ'' اور انصار کا شعار ''عبدالرحمٰن'' تھا۔

۳۹۵۰: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضي الله عنه قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه زَمَنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [5]

---

[1] رواه البخاري (۲۹۰۰) ٥ حديث سعد يأتي (۵۲۳۲) و حديث البراء يأتي (۵۸۷۶)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۱۶۷۷ وقال: ضعيف) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و عنعن و محمد بن حميد: ضعيف۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (۱۶۸۲ وقال: حسن صحيح غريب)، أبو داود (۲۵۹۷)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۵۹۵) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس و قتادة مدلس و عنعن۔

[5] **حسن**، رواه أبو داود (۲۶۳۸)۔

۳۹۵۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی معیت میں جہاد کیا، ہم نے ان پر شب خون مارا، ہم انہیں قتل کرتے، اور اس رات ہمارا شعار تھا: أَمِتْ ،أَمِتْ یعنی مارو، مارو۔

۳۹۵۱: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَالْقِتَالِ .رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۵۱: قیس بن عبادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ قتال کے وقت (اللہ کے ذکر کے علاوہ) شور وشغب کو ناپسند کرتے تھے۔

۳۹۵۲: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ)) اَىْ صِبْيَانَهُمْ.رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۵۲: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے بچوں کو زندہ رکھو۔''

۳۹۵۳: وَعَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ: ((أَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۳۹۵۳: عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''اُبنٰی پر صبح کے وقت حملہ کر اور (ان کی کھیتیاں اور درخت) جلا دے۔''

۳۹۵۴: وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: ((اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ، وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۳۹۵۴: ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر فرمایا: ''جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو پھر ان پر تیر چلاؤ اور جب تک وہ تمہارے بہت قریب نہ آ جائیں تلواریں نہ سونتو۔''

۳۹۵۵: وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: ((انْظُرْ عَلٰى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ؟)) فَجَاءَ فَقَالَ: عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيْلٍ فَقَالَ: ((مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ)) وَعَلَى الْمُقَدَّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: ((قُلْ لِخَالِدٍ: لَا تَقْتُلِ امْرَأَةً وَلَا عَسِيْفًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۳۹۵۵: رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے لوگوں کو کسی چیز کے گرد جمع دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا اور فرمایا: دیکھ وہ لوگ کس لیے جمع ہیں؟'' وہ آیا تو اس نے عرض کیا: ایک مقتولہ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٥٦) ☆ قتادة و الحسن مدلسان و عنعنا۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٨٣) وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (٢٦٧٠) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦١٦) [وابن ماجه (٢٨٤٣)] ☆ صالح بن أبي الأخضر: ضعيف يعتبر به و فيه علة أخرى۔
[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٦٤) ☆ فيه إسحاق بن نجيح غير الملطي: مجهول، ومالك بن حمزة: مستور۔
[5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٦٦٩)۔

عورت کے گرد جمع ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو جنگجو نہ تھی۔'' ہراول دستے پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا اور اسے فرمایا: ''خالد سے کہو: کسی عورت کو قتل کرو نہ کسی اجیر (اجرتی) کو۔''

٣٩٥٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا، وَلَا طِفْلاً صَغِيْرًا، وَلَا امْرَاَةً، وَلَا تَغُلُّوْا، وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ، وَاَصْلِحُوْا، وَاَحْسِنُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٣٩٥٦: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی توفیق سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر چلو، کسی بہت بوڑھے شخص کو قتل کرو نہ کسی چھوٹے بچے کو اور نہ ہی کسی عورت کو، اور نہ خیانت کرو، اپنا مال غنیمت اکٹھا کرو، (اپنے امور کی) اصلاح کرو اور احسان کرو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔''

٣٩٥٧: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوْهُ، فَنَادٰى: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوْهُ. فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ، اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُمْ يَا حَمْزَةُ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ)) فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ، وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ، فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

٣٩٥٧: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بدر کا دن تھا تو عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا، اس کے پیچھے اس کا بیٹا (ولید بن عتبہ) اور اس کا بھائی (شیبہ بن ربیعہ) بھی آ گیا تو عتبہ نے کہا: مقابلے پر کون آتا ہے؟ اس کی اس للکار کا انصار کے نوجوانوں نے جواب دیا تو اس نے پوچھا، تم کون ہو؟ انہوں نے اسے بتایا تو اس نے کہا: ہمارا تم سے کوئی سروکار نہیں، ہم تو اپنے چچا زادوں سے لڑنا چاہتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حمزہ! اٹھو، علی! اٹھو، عبیدہ بن حارث! اٹھو۔'' حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور میں شیبہ کی طرف، جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید کے درمیان دو دو وار ہوئے اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے مقابل کو زخمی کیا، پھر ہم ولید پر پل پڑے اور اسے قتل کر دیا اور ہم نے عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لیا۔

٣٩٥٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ. قَالَ: ((بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَ اَنَا فِئَتُكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ نَحْوُهُ وَقَالَ: ((لَا، بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ)). قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ: ((اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ)). وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: ((كَانَ يَسْتَفْتِحُ)) وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ: ((اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ)) فِيْ بَابِ: فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦١٤) ☆ خالد بن الفرز: ضعيف، ضعفه ابن معين وغيره ولم يوثقه غير ابن حبان۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١١٧ ح ٩٤٨) و أبو داود (٢٦٦٥) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و له شواهد مرسلة۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧١٦ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٦٤٧) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف مدلس مختلط ۔ ٥ حديث أمية بن عبدالله يأتي (٥٢٤٧) و حديث أبي الدرداء يأتي (٥٢٤٦)۔

۳۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں روانہ کیا، لوگ میدانِ جنگ سے بھاگ گئے اور ہم نے مدینہ منورہ پہنچ کر پناہ لی، اور ہم نے کہا: ہم مارے گئے، پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم تو فرار ہونے والے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو، اور میں تمہاری جماعت ہوں (کہ فرار کے زمرے میں نہیں، بلکہ تم جماعت کے پاس آئے ہو)۔'' ترمذی۔ اور ابوداؤد کی روایت میں اسی طرح ہے، اور فرمایا: ''بلکہ جانے والے ہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم قریب ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مسلمانوں کی جماعت ہوں۔''

اور ہم امیہ بن عبداللہ سے مروی حدیث ((کان یستفتح)) اور ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''مجھے اپنے ضعفاء میں تلاش کرو۔ باب فضل الفقراء میں ان شاءاللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۵۹: عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلاً. [1]

۳۹۵۹: ثوبان بن یزید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧٦٢) ☆ فيه عمر بن هارون: متروك وللحديث شواهد ضعيفة، انظر بلوغ المرام بتحقيقي (١٣٠٦)۔

بَابُ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ

قیدیوں کے حکم کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۳۹۶۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۳۹۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ ان لوگوں پر خوش ہوتا ہے جو پابند سلاسل جنت میں داخل کیے جائیں گے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''جنہیں بیڑیاں پہنا کر جنت کی طرف چلایا جائے گا۔''

۳۹۶۱: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ ﷺ عَیْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ یَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ)) فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ سَلَبَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۳۹۶۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دورانِ سفر مشرکین میں سے ایک جاسوس آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ آپ کے ساتھیوں کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا، پھر غائب ہو گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے تلاش کرو اور اسے قتل کر دو۔'' چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا تو آپ ﷺ نے اس کا سامان مجھے عطا فرما دیا۔

۳۹۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ، فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ، فَاَنَاخَهٗ، وَجَعَلَ یَنْظُرُ، وَفِیْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ یَشْتَدُّ فَاَتٰی جَمَلَهٗ، فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰی اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ، فَاَنَخْتُهٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَیْفِیْ، فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ وَعَلَیْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ، فَاسْتَقْبَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ، فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟)) قَالُوْا: ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ: ((لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۳۹۶۲: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن قبیلے سے جہاد کیا، اس اثنا میں کہ ہم چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ایک آدمی سرخ اونٹ پر آیا تو اس نے اسے بٹھا دیا اور وہ جائزہ لینے

[1] رواه البخاري (۳۰۱۰)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۰۵۱) و مسلم (۴۵/ ۱۷۵۴)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۳۰۵۱) ومسلم (۴۵/ ۱۷۵۴)۔

لگا، اس وقت ہم میں ضعف و سستی تھی، سواریاں کم تھیں جبکہ ہم میں سے بعض پیادہ تھے، وہ آدمی اچانک ہمارے بیچ میں سے نکلا تیزی سے اپنے اونٹ کے پاس آیا اسے کھڑا کیا اور اونٹ اسے تیزی کے ساتھ لے گیا، میں بھی تیزی سے روانہ ہوا حتی کہ میں نے اونٹ کی لگام پکڑ لی، اسے بٹھایا پھر میں نے اپنی تلوار سونت لی، میں نے اس آدمی کا سر قلم کر دیا اور اونٹ لے آیا، اس کا ساز و سامان اور اس کا اسلحہ بھی اس پر لے آیا، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ نے میرا استقبال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس آدمی کو کس نے قتل کیا؟ صحابہ نے بتایا: ابن اکوع نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کا سارا ساز و سامان اس کے لیے ہے۔''

٣٩٦٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَیْظَةَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ**)) فَجَآءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِكَ**)). قَالَ: فَاِنِّیْ اَحْکُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَی الذُّرِّیَّةُ، قَالَ ((**لَقَدْ حَکَمْتَ فِیْهِمْ بِحُکْمِ الْمَلِكِ**)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((**بِحُکْمِ اللّٰهِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

٣٩٦٣: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بنو قریظہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر رضامند ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب وہ قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سردار کا استقبال کرو۔'' چنانچہ وہ آئے اور بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ تمہارے فیصلے پر رضامند ہوئے ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگجو قتل کر دیے جائیں اور بچے قیدی بنا لیے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ان کے درمیان اللہ بادشاہ کا فیصلہ کیا ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ کے حکم کے مطابق (فیصلہ کیا ہے)۔''

٣٩٦٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ، یُقَالُ لَهٗ: ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ، سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ، فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**مَاذَا عِنْدَكَ یَاثُمَامَةُ؟**)) فَقَالَ: عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ! خَیْرٌ؛ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ، وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَکَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی کَانَ الْغَدُ، فَقَالَ لَهٗ: ((**مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ؟**)) فَقَالَ: عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ، وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، فَتَرَکَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی کَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهٗ: ((**مَا عِنْدَكَ یَاثُمَامَةُ؟**)) فَقَالَ: عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ، وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ**)) فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، یَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ! مَا کَانَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ کُلِّهَا اِلَیَّ، وَاللّٰهِ! مَاکَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِكَ، فَاَصْبَحَ دِیْنُكَ اَحَبَّ الدِّیْنِ کُلِّهٖ اِلَیَّ، وَاللّٰهِ! مَاکَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ کُلِّهَا اِلَیَّ، وَاِنَّ خَیْلَكَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ، فَمَا ذَا تَرٰی؟ فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٠٤٣ والرواية الثانية: ٣٨٠٤) و مسلم (٦٤/ ١٧٦٩)۔

اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَعْتَمِرَ ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ ، قَالَ لَهٗ قَائِلٌ: اَصَبَوْتَ؟ فَقَالَ: لَا ، وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا وَاللّٰهِ! لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۹۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک لشکر روانہ کیا، وہ بنو حنیفہ کے ثمامہ بن اثال نامی شخص کو پکڑ لائے جو کہ اہل یمامہ کا سردار تھا، انہوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: محمد ﷺ! خیر ہے، اگر تم نے قتل کیا تو صاحب خون کو قتل کرو گے، اگر احسان کرو گے تو قدردان پر احسان کرو گے اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہیں مطالبہ کریں آپ کو دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا، حتی کہ اگلا روز ہوا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ثمامہ! تیرا کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: میرا وہی خیال ہے جو میں نے تمہیں کہا تھا، اگر احسان کرو گے تو ایک قدردان پر احسان کرو گے، اگر قتل کرو گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کرو گے، جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہو مطالبہ کرو آپ کو دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیا، حتی کہ اگلا روز ہوا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ثمامہ! تمہارا کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا: میرا وہی موقف ہے جو میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اگر تم احسان کرو گے تو ایک قدردان شخص پر احسان کرو گے اگر قتل کرو گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کے خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر تمہیں مال چاہیے تو پھر جتنا چاہو مطالبہ کرو تمہیں دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثمامہ کو کھول دو۔'' وہ مسجد کے قریب کھجوروں کے درختوں کی طرف گیا، غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' محمد ﷺ! روئے زمین پر آپ کا چہرہ مجھے سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا جبکہ اب آپ کا چہرہ مجھے تمام چہروں سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے، اللہ کی قسم! آپ کے دین سے بڑھ کر کوئی دین مجھے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا، اب آپ کا دین میرے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے زیادہ ناپسندیدہ تھا، اب آپ کا شہر میرے نزدیک تمام شہروں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ کے لشکر نے مجھے گرفتار کر لیا جبکہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، آپ میرے بارے کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت سنائی اور اسے عمرہ کرنے کا حکم فرمایا، جب وہ مکہ پہنچے تو کسی نے انہیں کہا: کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام قبول کر لیا ہے، اللہ کی قسم! جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ فرما دیں یمامہ سے تمہارے پاس گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا۔ مسلم، امام بخاری نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

۳۹۶۵: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ: ((لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٧٢) و مسلم (٥٩/ ١٧٦٤)۔

[2] رواه البخاري (٣١٣٩)۔

۳۹۶۵: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا: ''اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا، پھر وہ ان ناپاکوں کے متعلق سفارش کرتا تو میں اس کی خاطر انہیں چھوڑ دیتا۔''

۳۹۶۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابِهٖ، فَاَخَذَهُمْ سَلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَاَعْتَقَهُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۶۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ کے اسی آدمی مسلح ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر اچانک حملہ کرنے کی غرض سے جبلِ تنعیم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتر آئے، آپ نے انہیں مغلوب کر کے گرفتار کر لیا، لیکن آپ نے انہیں زندہ چھوڑ دیا۔ ایک دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہی ذات ہے جس نے وادیٔ مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے روکے رکھے اور تمہارے ہاتھ ان سے روکے رکھے۔''

۳۹۶۷: وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلاً مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ، فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ، حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ: ((يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ؟ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟)) فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ)). [2] وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ قَتَادَةُ: اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ، تَوْبِيْخًا وَتَصْغِيْرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

۳۹۶۷: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سند سے ہمیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز قریش کے چوبیس سرداروں کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں بدر کے ایک بند کنویں میں ڈال دیا گیا جو کہ خبیث اور خبیث بنا دینے والا تھا، اور آپ کا معمول تھا کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے تو آپ میدان قتال میں تین راتیں قیام فرماتے، چنانچہ جب بدر میں تیسرا روز ہوا تو آپ نے رخت سفر باندھنے کا حکم فرمایا، سواریاں تیار کر دی گئیں، پھر آپ چلے اور آپ کے صحابہ بھی آپ کے پیچھے چلنے لگے، حتیٰ کہ آپ اس کنویں کے کنارے، جس میں سردارانِ قریش کی لاشیں پھینکی گئی تھیں، کھڑے ہو گئے اور آپ انہیں ان کے اور ان کے آباء کے نام لیکر پکارنے لگے: ''فلاں بن فلاں! فلاں بن فلاں! اور تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرتے، چنانچہ ہمارے رب نے جس چیز کا ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے تو اسے سچ پالیا، تمہارے رب نے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا تھا، کیا تم نے اسے سچا پایا؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ مردہ جسموں سے کلام فرما رہے

---

[1] رواه مسلم (١٣٢/ ١٨٠٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٧٦ و الرواية الثانية : ١٢٧٠) و مسلم (٧٨/ ٢٨٧٥)۔

ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میں جو کہہ رہا ہوں تم اسے ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے لیکن وہ جواب نہیں دیتے۔'' بخاری، مسلم۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ نے انہیں زندہ کر دیا حتی کہ باعث توبیخ وتحقیر، انتقام و حسرت اور ندامت، انہیں آپ ﷺ کی بات سنادی۔

۳۹۶۸: وَعَنْ مَرْوَانَ، وَالْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُهَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ، فَسَأَلُوْهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ، وَسَبْيَهُمْ. فَقَالَ: ((فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: اَمَّا السَّبْيَ، وَاَمَّا الْمَالَ)) قَالُوْا: فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَاَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْجَاءُ وْا تَائِبِيْنَ، وَاِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَايُفِيْئُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)). فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاءُكُمْ اَمْرَكُمْ)). فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْطَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۹۶۸: مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کے لوگ مسلمان ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ وعظ کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، انہوں نے آپ سے مطالبہ کیا کہ ان کے اموال اور ان کے قیدی لوٹا دیے جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دونوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو، خواہ قیدی، خواہ مال۔'' انہوں نے عرض کیا، ہم اپنے قیدی لینا چاہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے پھر اللہ کے شایان شان اس کی ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''امابعد! تمہارے بھائی مسلمان ہو کر آئے ہیں، میری رائے تو یہی ہے کہ ان کے قیدی انہیں لوٹا دیے جائیں، تم میں سے جو کوئی شخص بخوشی بے لوث ایسے کرنا چاہتا ہے تو وہ کرے اور اگر تم میں سے کوئی اپنا حصہ لینا پسند کرتا ہو تو وہ انتظار کرے حتی کہ اللہ ہمیں جو سب سے پہلے مال فے عطا فرمائے تو ہم اسے وہی چیز عطا کر دیں گے، لہٰذا اب وہ ایسا کرلے (کہ قیدی واپس کر دے)۔'' لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے یہ کام خوشی سے کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے اجازت دی اور کس نے اجازت نہیں دی، تم لوٹ جاؤ حتی کہ تمہارے رؤساء تمہارا معاملہ ہمارے سامنے پیش کریں۔'' لوگ لوٹ گئے، ان کے رؤساء نے ان سے بات چیت کی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دوبارہ آئے اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ وہ راضی ہیں اور انہوں نے اجازت دی ہے۔

۳۹۶۹: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَسَرَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فِيْمَ اُخِذْتُ؟ قَالَ: ((بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ)) فَتَرَكَهُ وَمَضٰى، فَنَادَاهُ: يَا مُحَمَّدُ! يَا مُحَمَّدُ! فَرَحِمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَرَجَعَ، قَالَ: ((مَاشَأْنُكَ؟)) قَالَ: اِنِّيْ مُسْلِمٌ.

[1] رواه البخاري (۲۳۰۷)۔

فَقَالَ: ((لَوْقُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ)). قَالَ: فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثقیف، بنوعُقیل کے حلیف تھے، ثقیف (قبیلے) نے رسول اللہ ﷺ کے دو صحابی قید کر لیے، اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بنوعُقیل کا ایک آدمی قید کر لیا اور اسے باندھ کر پتھریلی زمین پر پھینک دیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو اس نے آپ کو آواز دی: محمد! محمد! مجھے کس لیے پکڑا گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے حلیف ثقیف کے جرم کے بدلہ میں۔'' آپ نے اسے اس کے حال پر چھوڑا اور آگے چل دیے، اس نے پھر آواز دی، محمد! محمد! رسول اللہ ﷺ کو اس پر ترس آ گیا اور واپس تشریف لا کر فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' اس نے کہا: میں مسلمان ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس وقت کہتے جب کہ تم اپنے معاملے کے خود مختار تھے تو تم مکمل فلاح پا جاتے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے ان دو آدمیوں، جنہیں ثقیف نے قید کر رکھا تھا، کے بدلے میں چھوڑ دیا۔ (یعنی تبادلہ کر لیا)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۳۹۷۰: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى اَبِي الْعَاصِ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَقَالَ: ((اِنْ رَأَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا، وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا!)) فَقَالُوْا: نَعَمْ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: ((كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجِجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَأْتِيَا بِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کی رہائی کے لیے فدیہ بھیجا تو زینب رضی اللہ عنہا نے ابوالعاص (اپنے خاوند) کے فدیہ میں مال بھیجا اور اس میں اپنا ہار بھی بھیجا جو خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا جو انہوں نے انہیں ابوالعاص کے ساتھ شادی کے موقع پر عطا کیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس (ہار) کو دیکھا تو ان (زینب رضی اللہ عنہا) کی خاطر آپ پر شدید رقت طاری ہو گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم مناسب سمجھو تو اس کی خاطر قیدی کو رہا کر دو اور اس کا ہار بھی واپس کر دو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (اللہ کے رسول!) ٹھیک ہے، اور نبی ﷺ نے ابوالعاص سے یہ عہد لیا کہ وہ زینب کو میرے پاس (مدینہ) آنے کی اجازت دے دے، اور رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور انصار کے ایک آدمی کو (مکہ) بھیجا تو فرمایا: ''تم دونوں یاجج کے مقام پر ہونا حتی کہ زینب تمہارے پاس سے گزریں تو تم اس کے ساتھ ہو لینا حتی کہ تم انہیں (یہاں مدینہ) لے آنا۔''

۳۹۷۱: وَعَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ، وَالنَّضْرَبْنَ الْحَارِثِ،

[1] رواه مسلم (٨/ ١٦٤١)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٢٧٦ ح ٢٦٨٩٤) و أبو داود (٢٦٩٢)۔

وَمَنَّ عَلٰى اَبِیْ عَزَّةَ الْجُمَحِيّ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۳۹۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بدر کو قید کیا تو آپ نے عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کیا اور ابوعزہ جمحی پر (بلا معاوضہ آزاد کرنے کا) احسان کیا۔

۳۹۷۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَيْطٍ، قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: ((النَّارُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۳۹۷۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: بچوں کے لیے کون (کفیل) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(تم اپنی جان کی فکر کرو تمہارے لیے) آگ ہے۔“

۳۹۷۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَّ جِبْرِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ: خَيِّرْهُمْ، يَعْنِیْ اَصْحَابَكَ فِی اُسَارٰی بَدْرٍ: اَلْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلاً مِثْلُهُمْ)) قَالُوْا: اَلْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [3]

۳۹۷۳: علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”جبریل علیہ السلام کا نزول ہوا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، اپنے صحابہ کو بدر کے قیدیوں کے بارے میں اختیار دیں کہ وہ انہیں قتل کریں یا فدیہ لے لیں کہ آئندہ سال اتنے ہی (ستر) ان میں سے شہید کر دیے جائیں گے۔“ انہوں نے عرض کیا، فدیہ قبول کرتے ہیں، اور ہمیں منظور ہے کہ ہم میں سے قتل کیے جائیں۔ ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۳۹۷۴: وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ فِیْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَكَانُوْا يَنْظُرُوْنَ، فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكَشَفُوْا عَانَتِیْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ، فَجَعَلُوْنِیْ فِی السَّبْيِ. [4] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

۳۹۷۴: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں قریظہ کے قیدیوں میں تھا، ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا گیا، وہ دیکھتے کہ جس کے زیر ناف بال اگے ہوتے اسے قتل کر دیا جاتا اور جس کے بال نہ ہوتے اسے قتل نہ کیا جاتا، انہوں نے میری شرم گاہ سے پردہ اٹھایا اور دیکھا کہ وہاں بال نہیں اُگے تو انہوں نے مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔

۳۹۷۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عُبْدَانٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْنِیْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ، قَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ! مَا خَرَجُوْا اِلَيْكَ رَغْبَةً فِیْ دِيْنِكَ، وَاِنَّمَا خَرَجُوْا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ، فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رُدَّهُمْ اِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: ((مَا اُرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتّٰى

---

[1] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٧٨ بعد ح ٢٧١١) بدون السند عن الشافعي وللحديث شواهد ضعيفة في السير و التاريخ۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٦٨٦) ☆ إبراهيم النخعي مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥٦٧) ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٤٠٤) و ابن ماجه (٢٥٤١) و الدارمي (٢/ ٢٢٣ ح ٢٤٦٧)۔

يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا)) وَاَبٰى اَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ: ((هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صلح حدیبیہ کے روز صلح سے پہلے کچھ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو ان کے مالکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام خط لکھا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ کی قسم! یہ لوگ آپ کے دین میں رغبت رکھنے کے پیش نظر آپ کے پاس نہیں آئے، بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگ کر آئے ہیں۔ لوگوں نے کہا، اللہ کے رسول! انہوں نے سچ کہا ہے، آپ انہیں لوٹا دیجیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور فرمایا: ''جماعت قریش! میں سمجھتا ہوں کہ تم باز نہیں آؤ گے حتی کہ اللہ تم پر ایسے شخص کو بھیجے جو اس (تعصب) پر تمہاری گردنیں اڑا دے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لوٹانے سے انکار کر دیا، اور فرمایا: ''وہ اللہ کے لیے آزاد کردہ ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۷۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَالِدَبْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا: اَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: صَبَأْنَا، صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهٗ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهٗ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهٗ، حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ)) مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۹۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنو جذیمہ کی طرف بھیجا، انہوں نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، انہوں نے واضح طور پر (لفظ اَسْلَمْنَا) ہم نے اسلام قبول کر لیا نہ کہا، بلکہ انہوں نے (لفظ صَبَأْنَا) ہم بے دین ہوئے کہا، اس پر خالد رضی اللہ عنہ انہیں قتل کرنے لگے اور قیدی بنانے لگے' اور انہوں نے ہم میں سے ہر شخص کو اس کا قیدی دیا حتی کہ ایک روز ایسے ہوا کہ انہوں نے حکم دیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی قتل کروں گا نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا، حتی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو مرتبہ فرمایا: ''اے اللہ! خالد نے جو کیا میں اس سے تیرے حضور براءت کا اعلان کرتا ہوں۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۷۰۰) ☆ محمد بن إسحاق عنعن و رواه الترمذي (۳۷۱۵) من حديث شريك القاضي به وهو مدلس وعنعن۔

[2] رواه البخاري (۷۱۸۹)۔

بَابُ الْاَمَانِ

امان دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۹۷۷: عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: ذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذِهٖ؟)) فَقُلْتُ: اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ، فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ)). فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ، قَامَ فَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِیْ ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ!)) قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ: وَذٰلِكَ ضُحًی. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ، قَالَتْ: اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ اٰمَنَّا مَنْ اٰمَنْتِ)). [1]

۳۹۷۷: ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی بیٹی فاطمہ ایک کپڑے سے آپ کو پردہ کیے ہوئے تھیں، میں نے سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے (خود) عرض کیا: میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام ہانی کے لیے خوش آمدید۔'' جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے، اور ایک کپڑے میں لپٹ کر آٹھ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ماں کے بیٹے علی ارادہ رکھتے ہیں، کہ وہ ایک شخص فلان بن ہبیرہ کو قتل کر دیں جبکہ میں نے اس کو پناہ دی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام ہانی! تم نے جسے پناہ دی، ہم نے بھی اسے پناہ دی۔'' ام ہانی بیان کرتی ہیں: یہ چاشت کا وقت تھا۔ بخاری، مسلم۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے: وہ بیان کرتی ہیں، میں نے خاوند کے رشتہ داروں میں سے دو آدمیوں کو امان دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے جسے امان دی، ہم نے بھی اسے امان دی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۳۹۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ)) يَعْنِیْ تُجِيْرُ عَلَی الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۷۱) و مسلم (۸۲/ ۳۳٦) و الترمذي (۱۵۷۹)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۱۵۷۹ وقال: حسن غريب)۔

۳۹۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک عورت، قوم کفار کو مسلمانوں کی طرف سے پناہ دے سکتی ہے۔“

۳۹۷۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ، اُعْطِيَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۳۹۷۹: عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے کسی شخص کو جان کی امان دی اور پھر اسے قتل کر دیا تو روز قیامت اسے عہد شکنی کا پرچم دیا جائے گا۔“

۳۹۸۰: وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ، حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، اَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ، فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رضی اللہ عنہ فَسَأَلَهٗ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهٗ، حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهٗ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ)). قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ [2]

۳۹۸۰: سلیم بن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان عہد تھا، معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے شہروں کی طرف سفر جاری رکھتے حتی کہ جب مدت معاہدہ پوری ہو جاتی تو آپ ان پر حملہ کر دیتے، ایک آدمی گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر یہ کہتا ہوا آیا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، وفا کرو، عہد شکنی نہ کرو، لشکر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے، معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کا کسی قوم سے کوئی عہد ہو تو وہ عہد کو توڑے نہ اسے منعقد کرے (کوئی تبدیلی یا تجدید نہ کرے) حتی کہ اس کی مدت گزر جائے یا وہ برابری کی سطح پر ان کی طرف معاہدہ توڑنے کا پیغام بھیج دے۔“ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس آ گئے۔

۳۹۸۱: وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْاِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَا اَرْجِعُ إِلَيْهِمْ اَبَدًا. قَالَ: ((اِنِّيْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ، وَ لَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِيْ نَفْسِكَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ)) قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْلَمْتُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

۳۹۸۱: ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت و صداقت ڈال دی گئی، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں کبھی بھی ان کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں عہد شکنی نہیں کروں گا، نہ قاصد کو روکوں گا، تم واپس چلے جاؤ، اگر تمہارے دل میں وہ

---

[1] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٩١ ح ٢٧١٧) [وابن ماجه (٢٦٨٨) و أحمد (٥/ ٢٢٣_٢٢٤)]۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٥٨٠ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٧٥٩)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٥٨)۔

چیز ہوئی جواب تمہارے دل میں ہے تو پھر لوٹ آنا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں گیا اور پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرلیا۔

۳۹۸۲: وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلَمَةَ: ((اَمَا وَاللّٰهِ! لَوْ لَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۳۹۸۲: نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسیلمہ (کذاب) کی طرف سے آئے ہوئے دو آدمیوں سے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر قاصدوں کو قتل کرنا روا ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔''

۳۹۸۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ: ((اَوْفُوْا بِحَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ ـ يَعْنِي الْاِسْلَامَ ـ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ)). رَوَاهُ [التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ: حَسَنٌ] وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ: ((اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ)) فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ. [2]

۳۹۸۳: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ''جاہلیت کے عہد پورے کرو، کیونکہ اسلام اسے مضبوط کرتا ہے لیکن اسلام میں کوئی اور نیا عہد نہ کرو۔'' (اسے امام ترمذی نے حسین بن ذکوان عن عمرو کے طریق سے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے) اور علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''مسلمان برابر ہیں......'' کتاب القصاص میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۳۹۸۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ ابْنُ النَّوَاحَةِ وَ ابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلَمَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا: ((اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، وَلَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۳۹۸۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن نواحہ اور ابن اثال مسیلمہ کے قاصد بن کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' انہوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، اگر میں کسی قاصد کو قتل کرنے والا ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سنت بن گئی کہ قاصد کو قتل نہیں کیا جائے۔

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ٤٨٧ـ٤٨٨ ح ١٦٠٨٥) و أبو داود (٢٧٦١)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٥٨٥) ٥ حديث علي تقدم (٣٤٧٥)۔ [3] **ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٩٠ـ٣٩١ ح ٣٧٠٨) ☆ المسعودي اختلط: روى عنه يزيد بن هارون و أبو النضر هاشم بن القاسم و عبد الرحمٰن بن مهدي و تابعه سفيان الثوري وسنده ضعيف و لحديثه شواهد ضعيفة عند أبي داود (٢٧٦٢) وغيره۔

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

مال غنیمت کی تقسیم اور اس میں خیانت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۳۹۸۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم میں سے پہلے کسی کے لیے بھی مالِ غنیمت حلال نہیں تھا، یہ اس لیے (حلال کیا گیا) کہ اللہ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو اسے ہمارے لیے حلال فرما دیا۔''

۳۹۸۶: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَضَرَبْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ، فَلَحِقْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَمْرُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ)). فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِیْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهٗ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ: ((مَالَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ؟)) فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلَبُهٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِهٖ مِنِّیْ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: لَاهَا اللّٰهِ، اِذًا لَا يَعْمَدُ اِلٰى اَسَدٍ مِنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَدَقَ فَاَعْطِهٖ)) فَاَعْطَانِيْهِ، فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ، فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۹۸۶: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ حنین کے سال ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم (مشرکین سے) ملے تو مسلمانوں کو ہزیمت کا سامنا ہوا، میں نے ایک مشرک شخص کو دیکھا جو ایک مسلمان شخص پر غالب آ چکا تھا، میں نے اس کے پیچھے سے اس کی رگ گردن پر تلوار ماری اور اس کی زرہ کاٹ دی، وہ میری طرف متوجہ ہوا تو اس نے مجھے اس قدر دبایا کہ مجھے اس کے (دبانے) سے اپنی موت نظر آنے لگی، لیکن موت اس پر آ گئی اور اس نے مجھے چھوڑ دیا، میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا حکم (ہی ایسے تھا)، پھر وہ (مسلمان) لوٹے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو فرمایا: ''جس

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٢٤) و مسلم (٣٢/ ١٧٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٢١) و مسلم (٤١/ ١٧٥١)۔

نے کسی مقتول کو قتل کیا اوراس پراس کے پاس دلیل ہوتو اس (مقتول) کا ساز وسامان اس (قاتل) کے لیے ہے۔'' میں نے کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے پھر وہی بات فرمائی، میں نے کہا: میرے حق میں کون گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا، پھر نبی ﷺ نے وہی بات فرمائی تو میں کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوقتادہ! تمہارا کیا مسئلہ ہے؟'' میں نے آپ کو بتایا تو ایک شخص نے کہا ''اس نے سچ کہا، اوراس کا ساز وسامان میرے پاس ہے اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ (اور مال میرے پاس ہی رہنے دیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اللہ کا شیر جو اللہ اوراس کے رسول کی طرف سے قتال کرتا ہے، اور آپ ﷺ اس کا ساز وسامان تجھے دیں گے، تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا، پس اسے دو۔'' چنانچہ اس نے اسے مجھے دے دیا، میں نے اس سے بنوسلمہ میں ایک باغ خریدا، اور یہ پہلا مال تھا جو میں نے حالتِ اسلام میں جمع کیا تھا۔

٣٩٨٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْهُمٍ، سَهْمًالَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٩٨٧: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجاہد آدمی اوراس کے گھوڑے کے لیے تین حصے مقرر فرمائے، ایک حصہ اس شخص کے لیے اور دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے۔

٣٩٨٨: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يَسْأَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيْدَ: اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ، اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا . وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما : اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٣٩٨٨: یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نجدہ حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھا جس میں اس نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت غلام اور عورت موجود ہوں تو کیا ان کا حصہ نکالا جائے گا؟ انہوں نے یزید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے جواب لکھواں دونوں کے لیے کوئی حصہ مقرر نہیں البتہ تھوڑا سا دے دیا جائے۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے جواب لکھا: تم نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عورتیں جہاد کیا کرتی تھیں، اور کیا ان کا حصہ مقرر کیا جاتا تھا؟ ہاں آپ ﷺ کے ساتھ عورتیں جہاد میں شریک ہوتی تھیں، وہ مریضوں کا علاج معالجہ کرتی تھیں، انہیں مالِ غنیمت میں سے دیا جاتا تھا، رہا حصہ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے کوئی حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

٣٩٨٩: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٦٣) و مسلم (٥٧ / ١٧٦٢)۔

[2] رواه مسلم (١٣٩٠/ ١٨١٢ و الرواية الثانية ١٣٧/ ١٨١٢)۔

مَعَهُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا: يَاصَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ، وَارْتَجِزُ اَقُوْلُ:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَمَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ، وَاَعْقِرُبِهِمْ حَتّٰى مَاخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِيْ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ، حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَّثَلَاثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ، وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ، حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَحِقَ اَبُوْقَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْقَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ**)). قَالَ: ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۳۹۸۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے رباح، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے، کے ساتھ اپنے اونٹ بھیجے، اور میں بھی اس کے ساتھ تھا، جب ہم نے صبح کی تو عبدالرحمٰن فزاری نے اچانک رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر دھاوا بول دیا، میں ایک اونچی جگہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف رخ کر کے تین بار آواز دی، لڑائی کا وقت آ گیا، پھر میں نے ان لوگوں کا پیچھا کیا، میں ان پر تیر برسا رہا تھا اور رجزیہ شعر پڑھ رہا تھا: میں ابن اکوع ہوں، اور آج رذیل لوگوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ چنانچہ میں ان پر تیر برسا تا رہا اور ان کی سواریوں کو زخمی کرتا رہا حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے تمام اونٹ میں نے ان کے قبضہ سے آزاد کروا لیے، اور میں پھر بھی ان کا پیچھا کر کے ان پر تیر اندازی کرتا رہا حتی کہ انہوں نے وزن ہلکا کرنے کے لیے تیس چادریں اور تیس نیزے پھینک دیے، وہ جو بھی چیز پھینکتے میں اس پر پتھر کی نشانی لگا تا جاتا تا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اسے پہچان سکیں، حتی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے شہ سواروں کو دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کے شہ سوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن فزاری کو جا لیا اور اسے قتل کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج ہمارا بہترین شہ سوار ابو قتادہ ہیں، اور ہمارا بہترین پیادہ سلمہ ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے دیے، ایک حصہ گھڑ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا، آپ نے وہ دونوں میرے لیے جمع فرما دیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ واپس آتے ہوئے مجھے (اپنی اونٹنی) عضباء پر اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

۳۹۹۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۳۹۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن دستوں کو روانہ فرماتے تو ان میں سے بعض مجاہدین کو ان کے حصہ کے علاوہ خصوصی حصہ عنایت فرمایا کرتے تھے۔

---

[1] رواه مسلم (۱۳۲/ ۱۸۰۷)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۳۵) و مسلم (۴۰/ ۱۷۵۰)۔

٣٩٩١: وَعَنْهُ، قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفَلاً سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ، فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ، وَالشَّارِفُ: الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٣٩٩١: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہمارے حصے کے علاوہ خمس میں سے بھی کچھ عطا فرمایا، سو مجھے خمس سے ایک ''شارف'' ملی۔ شارف بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

٣٩٩٢: وَعَنْهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَهُ فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَبَقَ عَبْدٌ لَهُ، فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٣٩٩٢: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان کا گھوڑا بھاگ گیا تو دشمن نے اسے پکڑ لیا، مسلمان ان پر غالب آ گئے تو وہی گھوڑا رسول اللہ ﷺ کے دور میں مجھے لوٹا دیا گیا۔

اور ایک روایت میں ہے، ان کا ایک غلام فرار ہو کر رومیوں سے جا ملا، جب مسلمان ان پر غالب آ گئے تو نبی ﷺ کے بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے وہ مجھے لوٹا دیا۔

٣٩٩٣: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا: اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ؟! فَقَالَ: ((اِنَّمَا بَنُوْهَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ)) قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

٣٩٩٣: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنو مطلب کو عطا کیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے، جبکہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک رشتہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی چیز ہیں۔'' جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے بنو عبد شمس اور بنو نوفل کے درمیان کچھ بھی تقسیم نہ فرمایا۔

٣٩٩٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

٣٩٩٤: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جس بستی میں (بلا قتال) داخل ہو جاؤ اور وہاں اقامت اختیار کرو تو اس میں تمہارا حصہ ہے، اور جس بستی والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس (سے حاصل ہونے والے مال) کا خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے، پھر وہ (باقی) تمہارے لیے ہے۔''

٣٩٩٥: وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ رِجَالاً يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده بهذ اللفظ وعنده لون آخر: ٣١٣٥، انظر الحديث السابق) و مسلم (٣٨/ ١٧٥٠)۔ [2] رواه البخاري (٣٠٦٧)۔ [3] رواه البخاري (٤٢٢٩)۔

[4] رواه مسلم (٤٧/ ١٧٥٦)۔

اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۳۹۹۵: خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں، روزِ قیامت ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔''

۳۹۹۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ، فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِیْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ. [2]

۳۹۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر خطاب فرمایا اس میں آپ نے خیانت کا ذکر کیا اور آپ نے اس معاملے کو سنگین قرار دیا، پھر فرمایا: ''میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو، اور وہ شخص مجھے کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں اس سے کہوں کہ: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو اور وہ آدمی کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری ممیا رہی ہو، وہ شخص کہے، اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز آئے اور اس کی گردن پر کوئی نفس (یعنی مملوک) ہو اور وہ چلا رہا ہو اور وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، اور میں کہوں: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر چادر حرکت کر رہی ہو تو وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا، میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ روزِ قیامت آئے اور اس کی گردن پر کوئی غیر ناطق چیز (سونا، چاندی وغیرہ) ہو تو وہ شخص کہے: اللہ کے رسول! میری مدد فرمائیں، تو میں کہوں گا: میں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، میں نے تمہیں مسئلہ بتا دیا تھا۔''

---

[1] رواه البخاري (۳۱۱۸)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۰۷۳) و مسلم (۲۴/ ۱۸۳۱)۔

۳۹۹۷: وَعَنْهُ، قَالَ: اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ: مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلَّا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ؛ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۳۹۹۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو مدعم نامی ایک غلام بطورِ ہدیہ پیش کیا، مدعم، رسول اللہ ﷺ کی سواری کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ اسے نامعلوم جانب سے ایک تیر آ لگا جس سے وہ قتل ہو گیا، لوگوں نے کہا: اسے جنت مبارک ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے غزوہ خیبر کے مالِ غنیمت میں سے، اس کی تقسیم سے پہلے، جو چادر چوری کی تھی وہ اس پر آگ بھڑکا رہی ہے۔'' جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ یا دو تسمے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک تسمہ یا دو تسمے آگ (میں جانے کے سبب) سے ہیں۔''

۳۹۹۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: كَرْكَرَةُ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ فِي النَّارِ)) فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۳۹۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کرکرہ نامی شخص، نبی ﷺ کے سامان پر مامور تھا، وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا سامان دیکھنے لگے تو انہوں نے ایک چادر پائی جو اس نے چوری کی تھی۔

۳۹۹۹: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۳۹۹۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوات میں ہمیں شہد اور انگور ملتے تو ہم انہیں کھا لیتے تھے، اور انہیں اوپر (آپ ﷺ) تک نہیں پہنچاتے تھے۔

۴۰۰۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((مَا اُعْطِيْكُمْ)) فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ. [4]

۴۰۰۰: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ خیبر میں مجھے چربی کی ایک تھیلی ملی تو میں نے اسے اٹھا لیا، اور کہا: میں آج اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا، میں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ میری طرف (دیکھ کر) مسکرا رہے تھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٠٧) و مسلم (١٨٣/ ١١٥)۔

[2] رواه البخاري (٣٠٧٤)۔

[3] رواه البخاري (٣١٥٤)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٥٣) و مسلم (٧٢/ ١٧٧٢) ٥ حديث أبي هريرة تقدم (٣٧٤٥)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”میں جو تمہیں عطا کروں۔“ باب رزق الولاۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۴۰۰۱: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ ۔ اَوْقَالَ: فَضَّلَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ ۔وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۴۰۰۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت عطا کی ہے۔“ یا فرمایا: ”میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور ہمارے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے۔“

۴۰۰۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَئِذٍ۔ یَعْنِیْ یَوْمَ حُنَیْنٍ۔ ((مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ)). فَقَتَلَ اَبُوْطَلْحَةَ یَوْمَئِذٍ عِشْرِیْنَ رَجُلًا، وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [2]

۴۰۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے موقع پر فرمایا: ”جس نے کسی کافر کو قتل کیا تو اس کا سازو سامان اسی کا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس روز بیس آدمی قتل کیے اور انہوں نے ان کا سازوسامان لے لیا۔

۴۰۰۳: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی فِی السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ یُخَمِّسِ السَّلَبَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۰۳: عوف بن مالک اشجعی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ میں قتل ہو جانے والے شخص کے سازوسامان کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ وہ اس کے قاتل کا ہے، اور آپ نے مقتول کے سازوسامان سے خمس نہیں نکالا۔

۴۰۰۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ بَدْرٍ سَیْفَ اَبِیْ جَهْلٍ، وَكَانَ قَتَلَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۰۰۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر ابوجہل کی تلوار مجھے اضافی طور پر عطا فرمائی اور انہوں (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے اسے قتل کیا تھا۔

۴۰۰۵: وَعَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَیْبَرَ مَعَ سَادَتِیْ، فَكَلَّمُوْا فِیَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَكَلَّمُوْهُ اَنِّیْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَلِیْ فَقُلِّدْتُ سَیْفًا، فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ، فَاَمَرَلِیْ بِشَیْءٍ مِنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ، وَعَرَضْتُ عَلَیْهِ رُقْیَةً كُنْتُ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٥٥٣ وقال: حسن صحيح)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ٢٢٩ ح ٢٤٨٧) [و أبو داود (٢٧١٨) و مسلم (١٨٠٩ مطولاً)]۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٧٢١)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٧٢٢) ☆ فيه أبو عبيدة: لم يسمع من أبيه، فالسند منقطع۔

اَرْقِیْ بِهَا الْمُجَانِیْنَ ، فَاَمَرَنِیْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، وَاَبُوْدَاوُدَ اِلَّا اَنَّ رِوَایَتَهُ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهٖ: اَلْمَتَاعِ. [1]

۴۰۰۵: ابوالحم کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے مالکوں کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک تھا، انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور انہوں نے آپ کو بتایا کہ میں ایک غلام ہوں، آپ نے میرے متعلق حکم فرمایا تو مجھے تلوار حمائل کی گئی، اور میں اسے گھسیٹ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو سامان میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے آپ کو ایک دم سنایا جو کہ میں دیوانوں پر کیا کرتا تھا، آپ نے اس میں سے کچھ الفاظ ترک کر دینے اور کچھ رکھ لینے کا حکم دیا۔ ترمذی' ابوداؤد' البتہ ابوداؤد کی روایت لفظ متاع پر ختم ہو جاتی ہے۔

۴۰۰۶: وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قُسِمَتْ خَیْبَرُ عَلٰی اَهْلِ الْحُدَیْبِیَةِ ، فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَمَانِیَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَكَانَ الْجَیْشُ اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ ، فِیْهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ ، فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَیْنِ ، وَالرَّاجِلَ سَهْمًا . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ . وَقَالَ: حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَیْهِ ، وَاَتَى الْوَهْمُ فِیْ حَدِیْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ ، وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَیْ فَارِسٍ. [2]

۴۰۰۶: مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، خیبر کا مالِ غنیمت اہل حدیبیہ پر تقسیم کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا: لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، اس میں سے تین سو گھڑ سوار تھے، آپ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا۔

اور امام ابوداود نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث زیادہ صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے۔ مجمع سے مروی حدیث میں وہم ہے کہ انہوں نے کہا: تین سو گھڑ سوار تھے، جبکہ وہ صرف دو سو تھے۔

۴۰۰۷: وَعَنْ حَبِیْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَفَّلَ الرُّبُعَ فِی الْبَدْاَةِ ، وَالثُّلُثَ فِی الرَّجْعَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۰۷: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ آپ نے شروع شروع میں لڑنے والوں کو مالِ غنیمت میں سے چوتھائی حصہ زائد عطا فرمایا، اور واپسی پر لڑائی کرنے والوں کو تہائی حصہ زائد عطا فرمایا۔

۴۰۰۸: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ ، وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۰۰۸: حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے واپس تشریف لانے سے پہلے مالِ غنیمت خمس نکالنے کے بعد چوتھائی اور واپس لوٹتے ہوئے خمس نکالنے کے بعد تہائی حصہ اضافی طور پر عطا فرمایا کرتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٥٥٧ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٧٣٠)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٣٦)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٥٠)۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٤٩)۔

۴۰۰۹: وَعَنْ اَبِی الْجُوَیْرِیَّةِ الْجَرْمِیِّ ﷺ قَالَ: اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَآءَ، فِیْهَا دَنَانِیْرُ فِیْ اِمْرَةِ مُعَاوِیَةَ وَعَلَیْنَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ، یُقَالُ لَهٗ: مَعْنُ بْنُ یَزِیْدَ، فَاَتَیْتُهٗ بِهَا، فَقَسَمَهَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطَانِیْ مِنْهَا مِثْلَ مَا اَعْطٰی رَجُلًا مِنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((لَا نَفَلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ)) لَاَعْطَیْتُكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۰۹: ابوجویریہ جرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِامارت میں روم کی سرزمین پر مجھے ایک سرخ گھڑا ملا جس میں دینار تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے، معن بن یزید نامی، صحابی ہمارے امیر تھے جو کہ بنوسلیم قبیلے سے تھے، میں نے وہ گھڑا ان کی خدمت میں پیش کر دیا، انہوں نے اسے مسلمانوں کے مابین تقسیم کر دیا اور مجھے بھی سب کے برابر ہی حصہ دیا، پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ خمس نکالنے کے بعد اضافی حصہ دیا جائے گا تو میں تمہیں ضرور دیتا۔''

۴۰۱۰: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ، فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ: فَاَعْطَانَا مِنْهَا، وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئًا، اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ، اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا: جَعْفَرًا وَاَصْحَابَهٗ اَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۱۰: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم (حبشہ سے) واپس آئے تو ہماری رسول اللہ ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب خیبر فتح ہو چکا تھا، آپ نے ہمارا حصہ بھی مقرر فرمایا: یا یوں کہا: آپ نے ہمیں عطا فرمایا، آپ ﷺ نے خیبر میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت میں سے یا تو ان لوگوں کو حصہ دیا جو اس غزوہ میں شریک تھے یا پھر ہمارے کشتی کے ساتھیوں یعنی جعفر اور ان کے رفقا کو دیا۔

۴۰۱۱: وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ، فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ)) فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: ((اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ یَهُوْدَ، لَا یُسَاوِیْ دِرْهَمَیْنِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۴۰۱۱: یزید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا ایک ساتھی فوت ہو گیا، صحابہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' یہ سن کر صحابہ کے چہروں کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ساتھی نے مالِ غنیمت میں خیانت کی ہے۔'' ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہم نے اس میں یہود کا ایک نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں تھی۔

۴۰۱۲: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَةً، اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۷۵۳)۔

[2] **صحيح**، رواه أبو داود (۲۷۲۵)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه مالك (۲/ ۴۵۸ ح ۱۰۱۰) و أبو داود (۲۷۱۰) و النسائي (۴/ ۶۴ ح ۱۹۶۱)۔

النَّاسِ ، فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ ، فَيُخَمِّسُهٗ وَيُقَسِّمُهٗ ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَالِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا فِيْمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ ، قَالَ: ((أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلَاثًا؟)) قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ؟)) فَاعْتَذَرَ ، قَالَ: ((كُنْ اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کو مالِ غنیمت ملتا تو آپ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے تو وہ عام اعلان کرتے جس پر صحابہ کرام وہ مالِ غنیمت لے کر حاضر ہوتے جوان کے پاس ہوتا، آپ اس میں سے خمس نکالتے اور اسے تقسیم کرتے، چنانچہ ایک آدمی اس سے ایک روز بعد بالوں سے بنی ہوئی ایک لگام لے کر آیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! مالِ غنیمت میں ملنے والے مال میں یہ بھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے بلال رضی اللہ عنہ کو تین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟'' اس نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر کس چیز نے تجھے اسے لانے سے منع کیا؟'' اس نے معذرت پیش کی، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب تم اسے قیامت کے روز لاؤ گے، میں اسے تم سے ہرگز قبول نہیں کروں گا۔''

٤٠١٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۱۳: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خیانت کرنے والے کے مال و متاع کو جلا دیا اور اس کی پٹائی کی۔

٤٠١٤: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يَّكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۱۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے تو وہ بھی اسی کی طرح ہے۔''

٤٠١٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [4]

۴۰۱۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کو اس کی تقسیم سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٠١٦: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [5]

۴۰۱۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حصوں کی تقسیم سے پہلے انہیں بیچنے سے منع فرمایا۔

٤٠١٧: وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ هٰذِهِ الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ،

---

[1] **إسناده حسن** ، رواه أبو داود (٢٧١٢)۔ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٢٧١٥) ☆ الوليد: شامي وقال البخاري في زهير بن محمد: "ماروى عنه أهل الشام فإنه مناكير"۔ [3] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٢٧١٦) ☆خبيب: مجهول، وجعفر بن سعد : ضعفه الجمهور۔ [4] **سنده ضعيف** ، رواه الترمذي (١٥٦٣ وقال: غريب) ☆محمد بن إبراهيم الباهلي مجهول و في شيخه نظر و لبعض الحديث شواهد۔

[5] **سنده حسن** ، رواه الدارمي (٢/ ٢٢٦ ح ٢٤٧٩ ، نسخة محققة: ٢٥١٩) [والطبراني فى الكبير ٨/ ٢٢٠ ح ٧٧٧٤ وقبله: ٧٥٩٤]۔

فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيْمَا شَاءَتْ بِهٖ نَفْسُهٗ مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۴۰۱۷: خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ مال (غنیمت) خوش منظر اور خوش ذائقہ ہے، چنانچہ جس نے اسے بقدر استحقاق حاصل کیا تو وہ اس کے لیے باعث برکت بنا دیا جائے گا، اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں من پسند تصرف کرتے ہیں، ان کے لیے روز قیامت آگ ہی ہے۔''

٤٠١٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ. [2]

۴۰۱۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے روز اپنی تلوار ذو الفقار حصہ سے زیادہ لی۔ ابن ماجہ اور امام ترمذی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں، اور یہ وہی ہے جو آپ ﷺ نے غزوہ احد کے روز خواب میں دیکھی تھی۔

٤٠١٩: وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهٗ رَدَّهٗ فِيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۱۹: رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مالِ غنیمت کے کسی جانور پر سواری نہ کرے حتی کہ جب اسے لاغر کر دے تو اسے اس میں واپس لوٹا دے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا نہ پہنے حتی کہ جب اسے بوسیدہ کر دے تو اسے اس میں واپس کر دے۔''

٤٠٢٠: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَايَكْفِيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۰۲۰: محمد بن ابو مجاہد، عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے دور میں طعام میں سے بھی پانچواں حصہ نکالتے تھے؟ انہوں نے کہا: غزوہ خیبر میں ہمیں کھانا ملا، ہر آدمی آتا اور وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس سے لیتا اور پھر واپس چلا جاتا۔

٤٠٢١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا وَعَسَلًا، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمْ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٧٤ و قال: حسن صحيح)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه [أحمد ١/ ٢٧١ ح ٢٤٤٥] و ابن ماجه (٢٨٠٨) و الترمذي (١٥٦١ وقال: حسن)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢١٥٩)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٠٤)۔

الْخُمُسُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۰۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لشکر کو کھانا اور شہد ملا تو ان میں سے خمس نہ لیا گیا۔

٤٠٢٢: وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا نَاْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ، وَلَا نَقْسِمُهُ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوْءَةٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۰۲۲: عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام قاسم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم جہاد میں اونٹ کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ہم اسے تقسیم نہیں کیا کرتے تھے، حتی کہ جب ہم اپنی منزلوں کو لوٹتے تو ہماری خورجیاں اس سے بھری ہوتی تھیں۔

٤٠٢٣: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: ((**اَدُّوْا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ، فَاِنَّهُ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❸

۴۰۲۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''دھاگہ اور سوئی بھی (مالِ غنیمت میں) جمع کرادو اور خیانت سے بچو، کیونکہ روزِ قیامت وہ خیانت کرنے والے کے لیے باعثِ عار ہوگی۔''

٤٠٢٤: وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ. ❹

۴۰۲۴: امام نسائی نے اسے ''**عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده**'' کی سند سے روایت کیا ہے۔

٤٠٢٥: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ، ثُمَّ قَالَ: ((**يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا۔ وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ۔ اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ، فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ**)) فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ**)). فَقَالَ: اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى، فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا، وَنَبَذَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۰۲۵: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے قریب ہوئے تو آپ نے اس کی کوہان سے ایک بال پکڑا پھر فرمایا: ''لوگو! اس مالِ غنیمت سے میرے لیے کوئی چیز نہیں اور یہ (بال تک) بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی اٹھائی البتہ خمس، اور خمس بھی تمہیں ہی لوٹا دیا جائے گا، تم دھاگہ اور سوئی تک جمع کرادو۔'' چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک ٹکڑا سا تھا، اس نے عرض کیا: میں نے اسے جھل کو صحیح کرنے کے لیے لیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۲۷۰۱)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۷۰٦) ☆ ابن حرشف : مجهول۔

❸ **سنده حسن**، رواه الدارمي (۲/ ۲۳۰ ح ۲٤۹۰، نسخة محققة : ۲۵۳۰)۔

❹ **إسناده حسن**، رواه النسائي (٦/ ۲٦۲۔۲٦٤ ح ۲۷۱۸)۔

❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۲٦۹٤)۔

نے فرمایا: ”وہ چیز جو میری اور بنو عبدالمطلب کی ہے وہ تیرے لیے ہے۔“ اس آدمی نے کہا: اگر معاملہ اس قدر سنگین ہے تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، اور اس نے اسے پھینک دیا۔

٤٠٢٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ﷺ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ: ((وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۲۶: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کے اونٹ کی طرف رخ کر کے ہمیں نماز پڑھائی، اور جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے اونٹ کے پہلو سے چند بال پکڑے پھر فرمایا: ”تمہارے اموال غنیمت میں سے خمس کے علاوہ میرے لیے اتنی چیز بھی حلال نہیں، جبکہ خمس بھی تمہارے مصالح پر خرچ کیا جاتا ہے۔“

٤٠٢٧: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ، اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا، وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا)). وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ، وَفِيْهِ: ((اِنَّا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ)). وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. [2]

۴۰۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے رشتہ داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تو میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بنو ہاشم قبیلے کے ہمارے یہ بھائی، آپ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے ان کی فضیلت کا ہمیں انکار نہیں کیونکہ اللہ نے آپ کو ان میں پیدا فرمایا، بنو مطلب کے ہمارے بھائیوں کے بارے میں بتائیں کہ آپ نے انہیں عطا فرما دیا جبکہ ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہماری اور ان کی قرابت ایک ہی ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کر کے فرمایا: ”بنو ہاشم اور بنو مطلب اس طرح ایک چیز ہیں۔“ شافعی۔ ابوداؤد اور نسائی کی روایت اسی طرح ہے، اور اس میں ہے: ہم اور بنو مطلب نہ تو دور جاہلیت میں الگ تھے اور نہ اسلام میں الگ ہیں۔ اور ہم اور وہ ایک چیز ہیں، آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٠٢٨: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ قَالَ: اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٧٥٥)۔

[2] **حسن**، رواه الشافعي في الأم (٤/ ١٤٦ و سنده ضعيف) و أبو داود (٢٩٨٠ وهو حديث صحيح) و النسائي (٧/ ١٣٠ ح ٤١٤٢ و هو حديث حسن) [و أصله عند البخاري (٤٢٢٩)]۔

شِمَالِيْ، فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ أَسْنَانُهُمَا، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِيْ أَحَدُهُمَا، فَقَالَ: أَيْ عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِيْ؟ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ، قَالَ: وَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا، فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمُ الَّذِيْ تَسْأَلَانِّيْ عَنْهُ. قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: ((**أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟**)) فَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: ((**هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟**)) فَقَالَا: لَا. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: ((**كِلَاكُمَا قَتَلَهُ**)). وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ: مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ. [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۲۸: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوۂ بدر کے روز صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو میں انصار کے دو نوعمر لڑکوں کے درمیان تھا، میں نے تمنا کی کہ میں اِن دونوں سے زیادہ قوی آدمیوں کے درمیان ہوتا، اتنے میں اِن میں سے ایک نے مجھے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا: چچا جان! آپ ابوجاہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، لیکن بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام؟ اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو میں الگ نہیں ہوں گا حتی کہ ہم سے جلد اجل کو پہنچنے والا فوت ہو جائے۔ اس کی اس بات سے مجھے بہت تعجب ہوا، بیان کرتے ہیں، پھر دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور اس نے بھی مجھ سے وہی بات کی، اتنے میں میں نے ابوجہل کو لوگوں میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے، وہ بیان کرتے ہیں، وہ دونوں اپنی تلواروں کے ساتھ اس کی طرف لپکے اور اس پر وار کیا حتی کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کس نے اسے قتل کیا ہے؟'' اِن دونوں میں سے ہر ایک نے کہا: میں نے اسے قتل کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تلواریں دیکھ کر فرمایا: ''تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے ساز و سامان کے متعلق معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فیصلہ فرمایا، جبکہ وہ دونوں آدمی (لڑکے) معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے۔

۴۰۲۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ: ((**مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُوْ جَهْلٍ؟**)) فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبُوْ جَهْلٍ، فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِيْ. [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۲۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون دیکھ کر ہمیں یہ بتائے گا کہ ابوجہل کس حالت

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٤١) و مسلم (٤٢ / ١٧٥٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٢٠) و مسلم (١١٨ / ١٨٠٠)۔

میں ہے؟'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ عفراء کے دونوں بیٹوں نے اس پر حملہ کیا ہے جس کی وجہ سے وہ ٹھنڈا (قریب المرگ) ہو گیا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے اسے داڑھی سے پکڑ کر کہا: تو ابوجہل ہے؟ اس نے کہا: تم نے ایک آدمی ہی تو قتل کیا ہے؟ ایک دوسری روایت میں ہے: اس نے کہا: کاش کوئی غیر کاشتکار مجھے قتل کرتا۔

٤٠٣٠: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْ مُسْلِمًا)). ذَكَرَ ذَالِكَ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ: ((اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَیْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْیَةَ اَنْ یُّكَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ)) . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمَا: قَالَ الزُّهْرِیُّ: فَنَرٰی، اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْاِیْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ. [1]

۴۰۳۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو کچھ دیا اور میں بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا وہ مجھے ان میں سے زیادہ پسندیدہ تھا، چنانچہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: فلاں شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلکہ (میں اسے) مسلمان (سمجھتا ہوں)۔'' سعد رضی اللہ عنہ نے تین بار ایسے ہی عرض کیا، اور آپ نے انہیں ایسے ہی جواب ارشاد فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں آدمی کو دیتا ہوں، جبکہ دوسرا شخص (جسے میں نہیں دیتا) اس کی نسبت مجھے زیادہ پیارا ہوتا ہے، اس اندیشے کے پیش نظر دیتا ہوں کہ وہ اپنے چہرے کے بل جہنم میں نہ ڈالا جائے۔'' بخاری، مسلم۔

اور صحیحین کی روایت میں ہے، امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کلمہ ہے جبکہ ایمان عمل صالح ہے۔

٤٠٣١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ، یَعْنِیْ یَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: ((اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُبَایِعُ لَهٗ)) فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَهْمٍ، وَلَمْ یَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَیْرَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''بے شک عثمان، اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں، اور میں ان کی بیعت کرتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمایا، جبکہ آپ نے ان کے علاوہ کسی اور غیر حاضر شخص کے لیے حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

٤٠٣٢: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجْعَلُ فِیْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِیْرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [3]

۴۰۳۲: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کی تقسیم میں ایک اونٹ کے بدلے میں دس بکریاں مقرر فرمایا کرتے تھے۔

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٧) و مسلم (٢٣٧ / ١٥٠)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٢٧٢٦)۔

[3] **صحیح**، رواه النسائي (٧/ ٢٢١ ح ٤٣٩٦) [و أصله متفق علیه (البخاري: ٢٤٨٨ ومسلم: ١٩٦٨)]۔

٤٠٣٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا، وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا، وَلَا رَجُلٌ، اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا، فَغَزَا، فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَاْمُوْرٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، [فَجَمَعَ] الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ - يَعْنِي النَّارَ - لِتَاْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ: اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا، فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ، فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَوَضَعَهَا، فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا. وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ، رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انبیا علیہم السلام میں سے کسی ایک نبی نے جہاد کیا تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا: وہ شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے شادی کی اور وہ اسے اپنے گھر لانا چاہتا ہے مگر وہ اسے تا حال اپنے گھر نہیں لا سکا اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گھر بنایا اور اس نے اس کی چھتیں بلند نہیں کیں، اور نہ وہ شخص میرے ساتھ جائے جس نے بکری یا حاملہ اونٹنی خریدی ہے اور وہ اس کے بچے کا منتظر ہے۔ انہوں نے جہاد کا ارادہ کیا، اور وہ نماز عصر یا اس کے قریب اس بستی کے قریب پہنچے (جس کے ساتھ جہاد کرنا تھا) اور انہوں نے سورج سے فرمایا: تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، اے اللہ! اسے ٹھہرا دے، لہذا اسے ٹھہرا دیا گیا حتی کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی، انہوں نے مال غنیمت جمع کیا، آگ اسے جلانے کے لیے آئی مگر اس نے اسے نہ جلایا۔ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی خائن ہے، ہر قبیلے سے ایک آدمی میری بیعت کرے، ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چمٹ گیا، نبی نے فرمایا: تم میں خائن ہے۔ وہ گائے کے سر کے برابر سونے کا ایک سر لائے اور اسے مالِ غنیمت میں رکھا گیا، پھر آگ آئی اور اسے کھا گئی۔ اور ایک روایت میں یہ زیادہ نقل کیا ہے: ”ہم سے پہلے مالِ غنیمت کسی کے لیے حلال نہیں تھا، پھر اللہ نے ہمارے لیے مالِ غنیمت حلال فرما دیا، اس نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو اسے ہمارے لیے حلال قرار دے دیا۔“

٤٠٣٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهُ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا، اَوْ عَبَاءَةٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ،)) ثَلَاثًا قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: اَلَا! اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۰۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: جب غزوہ خیبر کا دن تھا تو نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت آئی اور انہوں نے کہا: فلاں شہید ہے، فلاں شہید ہے، حتی کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے تو انہوں

[1] متفق علیه، رواہ البخاري (٣١٢٤) و مسلم (٣٢/ ١٧٤٧)۔

[2] رواہ مسلم (١٨٢ / ١١٤)۔

نے کہا: فلاں شہید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، میں نے اسے ایک چادر کی وجہ سے، جو اُس نے خیانت کی تھی، جہنم میں دیکھا ہے۔'' پھر فرمایا: ''ابنِ خطاب! جاؤ اور تین بار اعلان عام کر دو کہ جنت میں (کامل) مومن داخل ہوں گے۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نکلا اور تین بار اعلان کیا: سن لو! جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے۔

بَابُ الْجِزْيَةِ

جزیہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٠٣٥: عَنْ بَجَالَةَ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ، فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ: إِذَا اَمَّرَ أَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ.

۴۰۳۵: بجالہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں احنف کے چچا جزء بن معاویہ کا سیکرٹری تھا' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال پہلے اِن کی طرف سے ہمارے پاس ایک خط آیا کہ مجوسیوں کے ہر اس جوڑے کے درمیان علیحدگی کرو جو آپس میں ایک دوسرے کے محرم ہوں، اور عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے حتی کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ''جب کسی امیر کو کسی لشکر پر مقرر فرماتے.....''**باب الكتاب إلى الكفار** میں ذکر کی گئی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٠٣٦: عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ، يَعْنِيْ مُحْتَلِمٍ، دِيْنَارًا، اَوْعِدْلَهُ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ: ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۰۳۶: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف بھیجا تو انہیں ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے مساوی معافری کپڑا جو کہ یمن میں ہوتا ہے، لینے کا حکم فرمایا۔

٤٠٣٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي اَرْضٍ وَاحِدَةٍ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

---

❶ رواه البخاري (٣١٥٦) ٥ حديث بريدة، تقدم (٣٩٢٩)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٣٨) [والترمذي (٦٢٣) و النسائي (٢٤٥٥) و ابن ماجه (١٨٠٣)] ☆ الأعمش مدلس و عنعن۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٢٣ ح ١٩٤٩) و الترمذي (٦٣٣) و أبو داود (٣٠٥٣) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة، منها طريق أحمد (١/ ٢٥٣، ٣١٣)۔

۴۰۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک ملک میں دو قبلے (یعنی دین) درست نہیں اور نہ کسی مسلمان پر جزیہ ہے۔''

٤٠٣٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دَوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ، فَاَتَوْا بِهٖ، فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ، وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر کی طرف بھیجا، وہ اسے گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جان بخشی فرما دی اور فریقین کے مابین جزیہ پر صلح ہو گئی۔

٤٠٣٩: وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَبِيْ اُمِّهٖ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۳۹: حرب بن عبید اللہ اپنے نانا سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محصول تو یہود و نصاریٰ پر ہے، مسلمانوں پر عُشر نہیں۔''

٤٠٤٠: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَاهُمْ يُضَيِّفُوْنَا، وَلَاهُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَأْخُذُوْا كُرْهًا فَخُذُوْا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ نہ تو ہماری مہمان نوازی کرتے ہیں اور نہ وہ ہمارا وہ حق دیتے ہیں جو ان پر عائد ہوتا ہے اور ہم بھی ان سے اپنا حق (زبردستی) حاصل نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ انکار کریں اور تمہیں زبردستی لینا پڑے تو لو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٠٤١: عَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ، وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا، مَعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ [4]

۴۰۴۱: اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم جزیہ مقرر فرمایا، اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ضروریات زندگی اور تین دن کی ضیافت۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٣٧) ☆ محمد بن إسحاق عنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٤٧٤ ح ١٥٩٩٢) و أبو داود (٣٠٤٨) ☆ سفيان الثوري مدلس و عنعن و رجل من بكر بن وائل، لعله حرب وإلا فمجهول۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (١٥٨٩)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه مالك (١/ ٢٧٩ ح ٦٢٣)۔

بَابُ الصُّلْحِ

صلح کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٠٤٢: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِىْ بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ الْهَدْىَ، وَاَشْعَرَ، وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِىْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ! خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**مَاخَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ! لَايَسْأَلُوْنِىْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا**)) ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ، وَشُكِىَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَطْشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ! مَازَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ، اِذْجَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِىْ نَفَرٍمِنْ خُزَاعَةَ، ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ: اِذْجَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**اُكْتُبْ: هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ**)). فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَوْكُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِىْ. اُكْتُبْ: مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ**)). فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى اَنْ لَايَأْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهٗ عَلَيْنَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهٖ: ((**قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا، ثُمَّ احْلِقُوْا**)) ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿**يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ**﴾ الْاٰيَةَ، فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَرُدُّوْهُنَّ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوْاالصَّدَاقَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَهٗ اَبُوْبَصِيْرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ، فَاَرْسَلُوْا فِىْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهٖ حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، نَزَلُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍلَهُمْ، فَقَالَ اَبُوْبَصِيْرٍ لِاَحَدِالرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ! اِنِّىْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَافُلَانُ! جَيِّدًا، اَرِنِىْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ، فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ، فَضَرَبَهٗ حَتّٰى بَرَدَ، وَفَرَّالْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا**)) فَقَالَ: قُتِلَ وَاللّٰهِ! صَاحِبِىْ، وَاِنِّىْ لَمَقْتُوْلٌ. فَجَاءَ اَبُوْبَصِيْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**وَيْلُ**

اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ ، فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سَيْفَ الْبَحْرِ ، قَالَ: وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ ، فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ ، حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ ، فَوَاللّٰهِ! مَايَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا ، فَقَتَلُوْهُمْ ، وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ ، فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ ، فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۰۴۲: مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ صلح حدیبیہ کے سال اپنے ہزار سے چند سینکڑے زیادہ صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو آپ ﷺ نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں قلادہ ڈالا، قربانی کا نشان لگایا اور اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا، اور چل پڑے حتی کہ جب آپ ثنیہ پر پہنچے جہاں سے اتر کر اہل مکہ تک پہنچا جاتا تھا، وہاں آپ کی سواری آپ کو لے کر بیٹھ گئی، لوگوں نے حل، حل کہہ کر اٹھانے کی کوشش کی اور کہا کہ قصواء کسی عذر کے بغیر اڑی کر گئی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''قصواء نے اڑی نہیں کی اور اس کا یہ مزاج بھی نہیں، لیکن ہاتھیوں کو روکنے والے نے اسے روک لیا ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ اللہ کی حرمات کی تعظیم کرنے کے متعلق مجھ سے جو مطالبہ کریں گے میں وہی تسلیم کرلوں گا۔'' پھر آپ نے اونٹنی کو ڈانٹا اور وہ تیزی کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی، آپ اہل مکہ کی گزرگاہ چھوڑ کر حدیبیہ کے آخری کنارے پر اترے جہاں برائے نام پانی تھا، لوگ وہاں سے تھوڑا تھوڑا پانی حاصل کرنے لگے اور تھوڑی دیر میں انہوں نے سارا پانی اس کنویں سے کھینچ لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی تو آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکالا، پھر انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے اس (پانی) میں رکھ دیں، اللہ کی قسم! ان کے لیے پانی خوب ابلتا رہا حتی کہ وہ اس جگہ سے آسودہ ہو کر واپس ہوئے، وہ اسی اثنا میں تھے کہ بدیل بن ورقاء الخزاعی خزاعہ کے کچھ لوگوں کے ساتھ آیا، پھر عروہ بن مسعود آپ ﷺ کے پاس آیا، اور حدیث کو آگے بیان کیا، کہ سہیل بن عمرو آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی۔'' (اس پر) سہیل نے کہا: اگر ہمیں یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، تو ہم آپ کو بیت اللہ سے کیوں روکتے اور آپ سے قتال کیوں کرتے؟ بلکہ آپ محمد بن عبداللہ لکھیں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم نے میری تکذیب کی ہے، (اچھا) لکھو محمد بن عبداللہ، پھر سہیل نے کہا: اور اس شرط پر معاہدہ ہے کہ اگر ہماری طرف سے کوئی آدمی، خواہ وہ آپ کے دین پر ہو، آپ کے پاس آئے گا؟ آپ اسے ہمیں لوٹائیں گے، جب تحریر سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ، قربانی کرو، پھر سر منڈاؤ۔'' پھر مومن عورتیں آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے اہل ایمان جب مومن عورتیں ہجرت کر کے آپ کے پاس آئیں ......'' اللہ تعالیٰ نے انہیں منع فرمایا کہ وہ ان (مومن عورتوں) کو (کفار کی طرف) واپس نہ کریں، اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ حق مہر واپس کر دیں، پھر آپ مدینہ تشریف لے آئے تو قریش کے ابوبصیر، جو کہ مسلمان تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے، قریش نے ان کی تلاش میں دو آدمی بھیجے تو آپ ﷺ نے

[1] رواه البخاري (١٦٩٤)۔

انہیں ان کے حوالے کر دیا، وہ انہیں لے کر وہاں سے روانہ ہوئے حتی کہ جب وہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ ڈالا اور کھجوریں کھانے لگے، ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: اے فلاں! اللہ کی قسم! تمہاری یہ تلوار بہت عمدہ ہے، مجھے دکھاؤ میں بھی دیکھوں، اس شخص نے ان کو (تلوار) دے دی تو انہوں نے اسے ایک ایسی ضرب لگائی کہ اس کا کام تمام کر دیا جبکہ دوسرا فرار ہو کر مدینہ پہنچ گیا اور دوڑتا ہوا مسجد نبوی میں داخل ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص نے کوئی خوف زدہ منظر دیکھا ہے۔'' اور اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا ہے اور میں قتل کیا ہی جانے والا ہوں، اتنے میں ابوبصیر بھی آ گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ماں برباد ہو، اگر ساتھی مل جائے تو یہ لڑائی کی آگ بھڑکا دے گا۔'' جب انہوں نے سنا تو وہ سمجھ گئے کہ آپ مجھے ان کے حوالے کر دیں گے، وہ وہاں سے نکل کر ساحل سمندر پر آ گئے، راوی بیان کرتے ہیں، ابوجندل بن سہل رضی اللہ عنہ بھی (مکہ سے) بھاگے اور ابوبصیر سے آ ملے، اب قریش کا جو بھی آدمی اسلام لا کر بھاگتا تو وہ ابوبصیر سے آ ملتا، حتی کہ ان کی ایک جماعت بن گئی، اللہ کی قسم! ان کو ملک شام کے لیے روانہ ہونے والے کسی بھی قریشی قافلے کا پتہ چلتا تو وہ اس سے چھیڑ چھاڑ کرتے، انہیں قتل کرتے اور ان کا مال چھین لیتے، قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دیتے ہوئے یہ پیغام بھیجا کہ آپ انہیں اپنے پاس بُلا لیں۔ اب جو شخص آپ کے پاس آ جائے تو وہ مامون رہے گا، (اس پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (اپنے پاس) بُلا بھیجا۔

٤٠٤٣: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: عَلَى مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ، وَعَلَى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ، فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهِ، فَرَدَّهُ اِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۴۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین شرائط پر صلح کی، مشرکین میں سے جو شخص آپ کے پاس آئے گا اسے واپس کیا جائے گا، اور مسلمانوں کی طرف سے جو اُن کے پاس آئے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا اور وہ اگلے سال مکہ آئیں گے اور تین دن قیام کریں گے، اور وہ اپنا اسلحہ تلوار، کمان وغیرہ چھپا کر (نیام میں بند کر کے) لائیں گے۔ اتنے میں ابوجندل رضی اللہ عنہ اپنی بیڑیوں میں جھکڑے ہوئے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس کر دیا۔

٤٠٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اَنَّ مَنْ جَاءَ نَامِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَاءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: ((**نَعَمْ! اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ جَاءَ نَامِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرط عائد کی کہ تمہاری طرف سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے تمہیں واپس نہیں کریں گے، اور جو شخص ہماری طرف سے تمہارے پاس آئے گا تو تم اسے ہمیں واپس کرو گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم (یہ شرط) لکھ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، جو شخص ہماری

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩٨) و مسلم (٩٢/ ١٧٨٣)۔

[2] رواه مسلم (٩٣/ ١٧٨٤)۔

طرف سے ان کی طرف جائے گا تو اللہ نے اسے دور کر دیا، اور جو شخص ان کی طرف سے ہمارے پاس آئے گا تو اللہ اس کے لیے عنقریب کوئی خلاصی کی راہ پیدا فرمادے گا۔“

٤٠٤٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَآاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ . فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: ((قَدْ بَايَعْتُكِ)) كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللّٰهِ! مَامَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کی بیعت کے بارے میں فرمایا کہ نبی ﷺ اس آیت کے مطابق ان کا امتحان لیا کرتے تھے: ”اے نبی! جب مومن عورتیں آپ کے پاس آئیں اور اس بات پر آپ سے بیعت کریں......“ تو ان میں سے جو اِن شرائط کی پابندی کا اقرار کر لیتی تو آپ ﷺ اسے فرماتے: ”میں نے تم سے بیعت لے لی۔“ آپ ان سے بیعت فقط زبانی طور پر لیتے۔ اللہ کی قسم! بیعت کرتے وقت آپ کا ہاتھ کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٠٤٦: عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ، يَأْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ، وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۴۶: مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال لڑائی بند رکھنے کا معاہدہ کیا، اس عرصہ میں لوگ امن سے رہیں گے، کسی غلط فہمی کا شکار ہوں گے اور نہ ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھائیں گے (جان و مال کا تحفظ ہوگا)۔

٤٠٤٧: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اٰبَاءِ هِمْ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، اَوِانْتَقَصَهُ، اَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ، فَاَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۰۴۷: صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بیٹوں کی ایک جماعت سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! جس نے کسی ذمی شخص پر ظلم کیا یا اس کی حق تلفی کی یا اس کی طاقت سے زیادہ اس پر جزیہ عائد کیا یا اس کی رضا مندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو روزِ قیامت میں اس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔“

٤٠٤٨: وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: ((فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ))

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧١٣) ومسلم (٨٨/ ١٨٦٦)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٢٧٦٦)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٠٥٢) ☆ عدة أبناء أصحاب رسول الله ﷺ مجهولون كلهم۔

قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا، قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَايِعْنَا . تَعْنِيْ صَافِحْنَا. قَالَ: ((اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ)). رواه...... [1]

۴۰۴۸: امیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے خواتین کی جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ’’(میں نے ان امور میں تمہاری بیعت لی) جن کی تم استطاعت اور طاقت رکھتی ہو۔‘‘ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہم پر ہماری جانوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم سے بیعت لیں یعنی ہم سے مصافحہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’سو عورتوں کے لیے میری بات وہی ہے جو ایک عورت کے لیے ہے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۴۰۴۹: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَ- يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ- يُقِيْمُ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوْا: هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا: لَا نُقِرُّبِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَا مَنَعْنَاكَ، وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، فَقَالَ: ((اَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ)). ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: ((اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ)) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ، فَكَتَبَ: ((هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَاَنْ لَا يُخْرِجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَتْبَعَهٗ وَاَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ بِهَا)) فَلَمَّا دَخَلَهَا، وَمَضَى الْاَجَلُ، اَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اُخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۴۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے انکار کر دیا کہ وہ آپ کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت دیں حتی کہ آپ نے ان سے اس بات پر صلح کی کہ آپ آئندہ سال آئیں گے، اور وہاں تین روز قیام کریں گے، جب انہوں نے تحریر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ لکھوانا چاہا کہ یہ وہ بات ہے جس پر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مصالحت کی، انہوں نے کہا: ہم اس کا اقرار نہیں کرتے، اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو نہ روکتے، لیکن آپ محمد بن عبداللہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں رسول اللہ ہوں اور میں محمد بن عبداللہ ہوں۔‘‘ پھر آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ’’لفظ رسول اللہ مٹا دیں۔‘‘ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں آپ (کے نام) کو نہیں مٹاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلم ہاتھ میں لیا جبکہ آپ بہتر طور پر نہیں لکھ سکتے تھے، آپ نے لکھا کہ یہ صلح نامہ محمد بن عبداللہ کی طرف سے ہے جب آپ مکہ میں

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه [الترمذي (١٥٩٧ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٧/ ١٤٩ ح ٤١٨٦) و ابن ماجه (٢٨٧٤) و مالك (٢/ ٩٨٢ ح ١٩٠٨)]۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩٩) ومسلم (٩٠/ ١٧٨٣)۔

داخل ہوں گے تو تلوار نیام میں رکھیں گے اور مکہ والوں میں سے اگر کوئی آدمی آپ کے ساتھ جانا چاہے تو آپ اسے اپنے ساتھ نہیں لے کر جائیں گے اور اگر آپ کے صحابہ میں سے کوئی قیام کرنا چاہے گا آپ اسے منع نہیں کریں گے، چنانچہ جب (اگلے سال) وہ (مکہ میں) آئے اور مدت قیام پوری ہوگئی تو وہ لوگ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اپنے ساتھی سے کہو کہ مدت قیام پوری ہو چکی ہے لہٰذا یہاں سے چلے جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٠٥٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اِنْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ)) فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَامَعْشَرَ يَهُوْدَ، اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا، اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم مسجد میں تھے اسی دوران نبی ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''(میرے ساتھ) یہود کی طرف چلو۔'' ہم آپ کے ساتھ چلے حتی کہ ہم مدرسہ میں پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''جماعت یہود! اسلام قبول کرلو، بچ جاؤ گے، جان لو! زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اس سر زمین سے نکال دوں، تم میں سے جو شخص اپنے مال میں سے کوئی چیز پائے تو وہ اسے بیچ ڈالے۔''

٤٠٥١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: ((نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ)) وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَائَهُمْ، فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذَالِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اَظَنَنْتَ اَنِّيْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ، تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ؟ فَقَالَ: هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا، وَاِبِلًا، وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۰۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہودِ خیبر کو ان کے اموال پر برقرار رکھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تمہیں برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تمہیں برقرار رکھے گا۔'' اور میں انہیں نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں، جب عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکالنے کا پختہ ارادہ کر لیا تو بنی ابوالحقیق سے ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ ہمیں نکالتے ہیں جبکہ محمد (ﷺ) نے ہمیں (اپنے گھروں میں) برقرار رکھا اور ہمیں اموال پر بھی کام کرنے دیا۔ (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو بھول گیا ہوں، تیری کیا حالت ہو گی جب تجھے خیبر

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٦٧) و مسلم (٦١/ ١٧٦٥)۔

[2] رواه البخاري (٢٧٣٠)۔

سے نکال دیا جائے گا اور تیری جوان اونٹنی تیرے ساتھ دوڑے گی۔ اس نے کہا: کہ ابو القاسم (ﷺ) کی طرف سے مذاق تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے دشمن! تم جھوٹ کہہ رہے ہو، عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جلاوطن کر دیا، اور انہیں ان کے پھلوں کے بدلے، مال، اونٹ، پالان اور رسیاں وغیرہ دیں۔

٤٠٥٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصٰى بِثَلَاثَةٍ قَالَ: ((اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ: فَاُنْسِيْتُهَا. [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، فرمایا: ''مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا، وفد آئیں تو انہیں ان کی ضرورت کی چیزیں فراہم کرنا جیسے میں انہیں فراہم کرتا تھا۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ ﷺ نے تیسری چیز کے متعلق خاموشی اختیار فرمائی، یا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تیسری بات مجھے یاد نہیں رہی۔

٤٠٥٣: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا)). [2] رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ)).

۴۰۵۳: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا حتیٰ کہ میں اس میں صرف مسلمانوں ہی کو رہنے دوں گا۔'' مسلم اور ایک روایت میں ہے: ''اگر میں ان شاء اللہ زندہ رہا تو میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ((لَا تَكُوْنُ قِبْلَتَانِ)) وَقَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْيَةِ.

اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک ہی حدیث ہے: ''ایک ریاست میں دو قبلے (یعنی دو دین) نہیں ہو سکتے۔'' جو کہ باب الجزیة میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٠٥٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ

[1] متفق علیه، رواہ البخاري (٣٠٥٣) و مسلم (٢٠/ ١٦٣٧)۔

[2] رواہ مسلم (٦٣/ ١٧٦٧)۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا ، وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ ، فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَاشِئْنَا)). فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عَمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ. [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۰۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود ونصاریٰ کو سرزمینِ حجاز سے جلا وطن کر دیا، اور جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر پر غالب آئے تو آپ نے یہود ونصاریٰ کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ فرمایا تھا، اور جب آپ اس سرزمین پر غالب آئے تھے تو وہ زمین اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے تھی، یہود نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ وہ ان زمینوں کو چھوڑ دیں تا کہ وہ (یہود) کھیتی باڑی کریں اور پیداوار کا نصف ان کے لیے ہو، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جتنا عرصہ ہم چاہیں گے تم کو رکھیں گے۔“ انہیں رکھا گیا حتی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی امارت میں انہیں تیماء اور اریحاء کی طرف جلا وطن کر دیا۔

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۳۱۵۲) و مسلم (٦/ ١٥٥١)۔

بَابُ الْفَيْءِ

مالِ فے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٠٥٥: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ﷺ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهُ ﷺ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا غَيْرَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿قَدِيْرٌ﴾ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۵۵: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے مال فے میں جس چیز کے ساتھ اپنے رسول ﷺ کو خاص کیا تھا، وہ چیز آپ کے سوا کسی اور کو نہیں دی گئی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ نے ان میں سے اپنے رسول کو جو عطا فرمایا...... قدیر تک'' یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھی، آپ اس مال سے اپنے اہل پر سال بھر خرچ کرتے تھے، اور جو باقی بچ جاتا وہ آپ ﷺ اس مد میں خرچ کرتے جہاں اللہ کا مال خرچ ہونا چاہیے۔

٤٠٥٦: وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۵۶: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنو نضیر کا مال اس مد میں تھا جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو خاص طور پر عطا فرمایا کیونکہ اس کے حصول کے لیے مسلمانوں نے کوئی لشکر کشی نہیں کی، چنانچہ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص تھا، آپ اسے اپنے اہل پر سال بھر خرچ کرتے رہے اور جو بچ جاتا اسے آپ ﷺ اللہ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لیے اسلحہ اور گھوڑوں پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٠٥٧: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ، فَاَعْطَى الْاٰهِلَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٩٤) و مسلم (٤٩/ ١٧٥٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٠٤) و مسلم (٤٨/ ١٧٥٧)۔

حَظَّيْنِ، وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا، فَدُعِيْتُ، فَاَعْطَانِىْ حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِىْ اَهْلٌ، ثُمَّ دُعِىَ بَعْدِىْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِىَ حَظًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۰۵۷: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مالِ فے آتا تو آپ اسے اسی روز تقسیم فرما دیتے، آپ شادی شدہ کو دو حصے دیتے اور کنوارے کو ایک حصہ دیتے، مجھے بلایا گیا اور آپ نے مجھے دو حصے دیے کیونکہ میں شادی شدہ تھا، پھر میرے بعد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا تو انہیں ایک حصہ دیا گیا۔

٤٠٥٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلَ مَاجَاءَهُ شَىْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۰۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کے پاس مال فے میں سے کوئی چیز آتی تو آپ سب سے پہلے انہیں عطا فرماتے جو (غلامی سے) آزاد کیے گئے ہوتے تھے۔

٤٠٥٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اُتِىَ بِظُبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ اَبِىْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نگینوں کی ایک تھیلی پیش کی گئی تو آپ نے اسے آزاد عورتوں اور لونڈیوں کے مابین تقسیم فرما دیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) آزاد اور غلام ہر دو میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

٤٠٦٠: وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَوْمًا الْفَىْءَ، فَقَالَ: مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَىْءِ مِنْكُمْ، وَمَا اَحَدٌ مِنَّا بِاَحَقَّ بِهِ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهِ ﷺ، فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ، وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُهُ، وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۰۶۰: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک روز مالِ فے کا ذکر کیا تو فرمایا: میں اس مالِ فے کا تم سے زیادہ حق دار ہوں اور نہ ہم میں سے کوئی اور اس کا زیادہ حق دار ہے، ہم اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی تقسیم کے مطابق اپنے مراتب پر ہیں، کوئی آدمی اپنے قبولِ اسلام میں سبقت رکھنے والا ہے، کوئی اپنی شجاعت والا ہے، کوئی آدمی عیال دار ہے اور کوئی آدمی ضرورت مند ہے۔

٤٠٦١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَرَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ فَقَالَ: هٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿وَابْنِ السَّبِيْلِ﴾ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى﴾ حَتّٰى بَلَغَ: ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً، فَلَئِنْ عِشْتُ،

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٥٣)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٩٥١)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٥٢)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٩٥٠) ☆ فيه محمد بن إسحاق مدلس و عنعن۔

فَلَيَأْتِيَنَّ الدَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيبُهُ مِنْهَا، لَمْ يَعْرَقْ فِيهَا جَبِينُهُ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۰۶۱: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ''صدقات (زکوۃ) تو فقراء اور مساکین کے لیے ہیں...... علیم حکیم۔'' تک تلاوت فرمائی۔ فرمایا یہ (آیت) ان کے لیے ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جان لو جو تم نے مالِ غنیمت حاصل کیا اس میں سے خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے...... مسافر'' تک تلاوت فرمائی، پھر فرمایا: یہ ان کے لیے ہے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ نے بستی والوں سے اپنے رسول کو جو دیا...... حتی کہ وہ فقراء کے لیے'' تک پہنچے، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وہ لوگ جو ان کے بعد آئے۔'' پھر فرمایا: یہ تمام مسلمانوں کے لیے ہے، اگر میں زندہ رہا تو سرو حمیر (یمن کے شہر) کے چرواہے کو مشقت اٹھائے بغیر اس سے اس کا حصہ پہنچ جائے گا۔

۴۰۶۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثَلَاثُ صَفَايَا: بَنُو النَّضِيْرِ، وَخَيْبَرُ، وَفَدَكُ، فَأَمَّا بَنُوْ النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبْسًا لِنَوَائِبِهِ، وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبْسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيْلِ، وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ: جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَجُزْءٌ نَفَقَةً لِأَهْلِهِ، فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۶۲: مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال یہ تھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین مقامات کا مال مخصوص تھا، بنو نضیر، خیبر اور فدک کا۔ بنو نضیر کی زمین وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات کے لیے مختص تھی، فدک مسافروں کے لیے مختص اور خیبر کی زمین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا، دو حصے مسلمانوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل خانہ کے نفقہ کے لیے مقرر فرمایا۔ آپ کے اہل خانہ کے نفقہ سے جو بچ جاتا وہ آپ فقراء مہاجرین کے درمیان تقسیم فرما دیتے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

۴۰۶۳: عَنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَتْ لَهُ فَدَكُ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلَى صَغِيْرِ بَنِي هَاشِمٍ، وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ، وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِيْ حَيٰوتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ، فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ، ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ، ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: فَرَأَيْتُ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاطِمَةَ لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ، وَأَنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ، يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ

---

[1] إسناده صحيح، رواه البغوي في شرح السنة (۱۱/ ۱۳۸ ح ۲۷۴۰) [و عبد الرزاق فی المصنف (۲۰۰۴۰)]۔

[2] سنده ضعيف، رواه أبو داود (۲۹۶۷) ☆ الزهري صرح بالسماع في أصل الحديث و لكنه عنعن في هذا اللفظ وهو مدلس مشهور۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۶۳: مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ جب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بنو مروان کو جمع کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے لیے فدک مخصوص تھا، آپ اس میں سے (اپنے اہل خانہ پر) خرچ کرتے، بنو ہاشم کے چھوٹوں پر خرچ کرتے اور اسی میں سے ان کے غیر شادی شدہ افراد کی شادی کیا کرتے تھے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ فدک آپ انہیں عطا فرما دیں، آپ نے انکار فرمایا، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں معاملہ اسی طرح رہا، آپ کے بعد جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں کیا تھا، حتیٰ کہ وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے بھی ویسے ہی کیا جیسے ان دونوں حضرات نے کیا تھا، حتیٰ کہ وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے، پھر مروان نے اسے جاگیر بنا لیا، پھر وہ عمر بن عبد العزیز کے لیے ہو گئی، میں نے دیکھا کہ یہ وہ مال ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیا، لہٰذا اسے لینے کا مجھے بھی کوئی حق نہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے اسی جگہ لوٹا دیا ہے جہاں پر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں تھا۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۲۹۷۲) ☆ فيه مغيرة بن مقسم مدلس و عنعن و السند منقطع۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ
شکار اور حلال جانوروں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٤٠٦٤: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ، وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ، وَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ، فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ، فَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَاْكُلْ؛ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهُمَا قَتَلَ، وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ، وَاِنْ وَجَدْتَّهُ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۶۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جب تم اپنا کتا چھوڑو تو اللہ کا نام لے کر چھوڑو، اگر وہ تمہارے لیے پکڑ لے اور تم اسے زندہ پالو تو اسے ذبح کرو، اگر تم اسے اس حال میں پاؤ کہ اس نے (شکار کو) قتل کر دیا اور اس سے کھایا نہیں تو پھر اسے کھالو، اور اگر اس نے کھالیا ہے تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے، اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا دیکھو اور شکار کو مردہ پاؤ تو اسے مت کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان دونوں میں سے کس نے قتل کیا، اور جب تم تیر چلاؤ تو اللہ کا نام لے کر چلاؤ پھر اگر وہ شکار تمہیں ایک روز بعد ملے اور تم اس میں صرف اپنے تیر ہی کا نشان دیکھو تو پھر اگر چاہو تو کھالو، اور اگر تم اسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو اسے مت کھاؤ۔''

٤٠٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ، قَالَ: ((كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلْنَ؟ قَالَ: ((وَاِنْ قَتَلْنَ)) قُلْتُ: اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ . قَالَ: ((كُلْ مَا خَزَقَ، وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ))مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۶۵: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم (شکار کے لیے) سدھائے ہوئے کتے چھوڑتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے جو تمہارے لیے پکڑا ہے کھالیں۔'' میں نے عرض کیا، اگر وہ مار ڈالیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ وہ مار ڈالیں۔'' میں نے عرض کیا: ہم معراض (پروں کے بغیر تیر) پھینکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ نوک کی طرف سے شکار میں گھس جائے تو کھالیں اور اگر اسے چوڑائی والے حصے کی طرف سے لگے اور وہ قتل ہو جائے تو

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٧٥) و مسلم (٦/ ١٩٢٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٧٧) و مسلم (١/ ١٩٢٩)۔

اسے مت کھائیں، کیونکہ وہ چوٹ لگنے سے مرا ہے۔''

٤٠٦٦: وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ، اَفَنَأْكُلُ فِیْ اٰنِيَتِهِمْ؟ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِیْ وَبِكَلْبِیَ الَّذِیْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ، فَمَا يَصْلُحُ؟ لِیْ قَالَ: ((اَمَّا مَاذَكَرْتَ مِنْ اٰنِيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوْا فِيْهَا، وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا، وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ، وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۶۶: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہم اہل کتاب کی سرزمین پر رہائش پذیر ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں، اور اسی سرزمین پر میں اپنی کمان اور اپنے غیر سدھائے ہوئے اور سدھائے ہوئے کتے کے ذریعے شکار کرتا ہوں، تو میرے لیے کیا درست ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے جو اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا ہے تو اگر تمہیں ان کے علاوہ برتن میسر آجائیں تو پھر ان میں مت کھاؤ، اور اگر میسر نہ آئیں تو پھر انہیں دھو کر ان میں کھالو۔ اور تم نے اپنی کمان سے جو شکار کیا ہے اگر تم نے اس پر اللہ کا نام ذکر کیا ہے تو کھالو، اور تم نے جو اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ شکار کیا ہے اور اللہ کا نام ذکر کیا ہے تو کھالو اور تم نے اپنے غیر سدھائے ہوئے کتے سے جو شکار کیا ہے اگر اسے ذبح کرلو تو کھالو۔''

٤٠٦٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۰۶۷: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نے اپنا تیر (شکار پر) پھینکا اور وہ (شکار) تیری نظروں سے اوجھل ہوگیا، پھر تم نے اسے پالیا تو اگر وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھا سکتے ہو۔''

٤٠٦٨: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِی الَّذِیْ يُدْرِكُ صَيْدَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ: ((فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۰۶۸: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں، جو تین روز بعد اپنا شکار پاتا ہے، فرمایا: ''اگر وہ بدبودار نہیں ہوا تو اسے کھالے۔''

٤٠٦٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَانَدْرِیْ اَيَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا؟ قَالَ: ((اذْكُرُوْا اَنْتُمْ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۴۰۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہاں کچھ ایسے لوگ ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ آیا وہ اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کا نام لو اور کھاؤ۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٧٨) و مسلم (٨/ ١٩٣٠)۔

[2] رواه مسلم (٩/ ١٩٣١)۔

[3] رواه مسلم (١٠/ ١٩٣١)۔

[4] رواه البخاري (٢٠٥٧)۔

٤٠٧٠: وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا، فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا: ((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۰۷۰: ابوطفیل (عامر بن واثلہ) بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کوئی خاص چیز عنایت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے ہمیں کوئی خاص ایسی چیز عطا نہیں فرمائی جو آپ نے دیگر لوگوں کو نہ بتائی ہو۔ البتہ یہ چیز ہے جو کہ میری تلوار کے نیام میں ہے، انہوں نے ایک صحیفہ نکالا اس میں درج تھا: ''غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر اللہ لعنت کرے، زمین کے نشان (حدود) چوری کرنے والے پر اللہ لعنت کرے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''جس نے زمین کے نشانات (ملکیتی حدود) بدل ڈالے (اللہ اس پر لعنت فرمائے)'' اپنے والد پر لعنت کرنے والے پر اللہ لعنت کرے اور بدعتی شخص کو پناہ دینے والے شخص پر اللہ لعنت کرے۔''

٤٠٧١: وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: ((مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ، فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْهُ: اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ)) وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۷۱: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کل دشمن سے ملاقات کرنے والے ہیں، جبکہ ہمارے پاس چھریاں نہیں، کیا ہم سرکنڈے کے ساتھ ذبح کر لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو خون بہا دے اور جس پر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ، (جبکہ) دانت اور ناخن کے ساتھ ذبح کرنا درست نہیں، اور میں تمہیں اس کے متعلق تفصیلا بتاتا ہوں دانت ہڈی ہے، اور رہا ناخن تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔'' (کفار پر حملہ کرنے کے بعد) ہم کو اونٹ اور بکریاں ملیں، ان میں سے ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا تو ایک آدمی نے اس پر ایک تیر چلایا اور اسے روک لیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان جانوروں میں بھی وحشی جانوروں کی طرح بھاگنے والے ہوتے ہیں، ان میں سے جو بے قابو ہو جائے تو تم اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔''

٤٠٧٢: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ، فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۰۷۲: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی بکریاں تھی جو سلع پہاڑ پر چر رہی تھیں، ہماری ایک لونڈی نے ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو مرنے کے قریب دیکھا تو اس نے ایک پتھر توڑا اور اس کے ساتھ اسے ذبح کر دیا، انہوں نے

---

[1] رواه مسلم (٤٧/ ١٩٧٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨٨) و مسلم (٢٠/ ١٩٦٨)۔

[3] رواه البخاري (٣٣٠٤)۔

نبی ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔

٤٠٧٣: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۰۷۳: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کر دیا ہے، جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو، تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔“

٤٠٧٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے کسی چوپائے یا کسی اور چیز کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا۔“

٤٠٧٥: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۰۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو کسی ذی روح چیز کو باندھ کر نشانہ بازی کرے۔

٤٠٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۰۷۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی ذی روح چیز کو (نشانہ بازی کے لیے) ہدف نہ بناؤ۔“

٤٠٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۴۰۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے کو داغنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٠٧٨: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ، قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [6]

۴۰۷۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے کو داغا گیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اس شخص پر لعنت فرمائے جس نے اسے داغ دیا۔“

---

[1] رواه مسلم (٥٧/ ١٩٥٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥١٤) و مسلم (٥٨/ ١٩٥٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥١٥) و مسلم (١٩٥٨/٥٩)۔

[4] رواه مسلم (٥٨م/ ١٩٥٧)۔

[5] رواه مسلم (١٠٦/ ٢١١٦)۔

[6] رواه مسلم (١٠٧/ ٢١١٦)۔

٤٠٧٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ، فَوَافَيْتُهٗ فِىْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۰۷۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے گھٹی دیں (کھجور چبا کر اس کے تالو میں لگا دیں)، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگانے والا آلہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ صدقہ کے اونٹوں کو نشان لگا رہے تھے۔

٤٠٨٠: وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِىْ مِرْبَدٍ فَرَاَيْتُهٗ يَسِمُ شَاءً، حَسِبْتُهٗ قَالَ: فِىْ اٰذَانِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۰۸۰: ہشام بن زید رحمۃ اللہ علیہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ باڑے میں تھے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ بکریوں کو نشان لگا رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: آپ ان (بکریوں) کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٠٨١: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اَحَدَنَا اَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهٗ سِكِّيْنٌ، اَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا؟ فَقَالَ: ((**اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَ شِئْتَ؟ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِىُّ [3]

۴۰۸۱: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بتائیں کہ ہم میں سے کسی کو شکار مل جائے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا وہ اسے پتھر اور لاٹھی کے کنارے سے ذبح کر سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خون بہاؤ جس کے ساتھ چاہو، اور اللہ کا نام لو۔“

٤٠٨٢: وَعَنْ اَبِى الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِى الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ؟ فَقَالَ: ((**لَوْ طَعَنْتَ فِىْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِىُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِىُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: هٰذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّىْ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ: هٰذَا فِى الضُّرُوْرَةِ. [4]

۴۰۸۲: ابو العشراء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ذبح صرف حلق اور سینے کے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٥٠٢) ومسلم (١٠٩/ ٢١١٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٤٢) ومسلم (١١٥/ ٢١١٩)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٢٤) و النسائي (٧/ ١٩٤ ح ٤٣٠٩)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٨١ وقال: غريب) و أبو داود (٢٨٢٥) و النسائي (٧/ ٢٢٨ ح ٤٤١٣) و ابن ماجه (٣١٨٤) والدارمي (٢/ ٨٢ ح ١٩٧٨)۔ ☆ قال البخاري في أبي العشراء: "في حديثه واسمه وسماعه من أبيه نظر"۔

بالائی حصے (لبہ) پر چھری چلانے سے ہی ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے اس کی ران پر زخم لگایا تو بھی تیرے لیے کافی ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔

اور امام ابوداؤد نے فرمایا: یہ کسی گرے پڑے جانور کے ذبح کرنے کا طریقہ ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ ضرورت کے تحت ہے۔

٤٠٨٣: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَاعَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ، اَوْبَازٍ، ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ)) قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: ((اِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۸۳: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کسی کتے یا باز کو سدھایا، پھر تم نے اسے اللہ کا نام لے کر چھوڑا تو اس نے جو تمہارے لیے محفوظ رکھا اسے کھا۔'' میں نے عرض کیا، اگر وہ مار دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اس نے اسے مار دیا اور اس میں سے کچھ نہ کھایا تو وہ اس نے تمہارے لیے ہی محفوظ رکھا ہے۔''

٤٠٨٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِسَهْمِيْ. قَالَ: ((اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَفِيْهِ اَثَرَسَبُعٍ فَكُلْ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۰۸۴: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں اور اگلے روز میں اس میں اپنا تیر دیکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہیں یقین ہو گیا کہ تمہارے ہی تیر نے اسے مارا ہے اور تم نے اس میں کسی درندے کا نشان نہ دیکھا تو پھر کھاؤ۔''

٤٠٨٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِكَلْبِ الْمَجُوْسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۰۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں مجوسیوں کے کتے کے شکار سے روک دیا گیا۔

٤٠٨٦: وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ، نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ، فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ، قَالَ: ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا، فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۴۰۸۶: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم مسافر لوگ ہیں، ہم یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں، ہمیں ان کے برتن ہی دستیاب ہوتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم ان کے علاوہ نہ پاؤ تو انہیں پانی کے ساتھ دھولو پھر ان میں کھاؤ پیو۔''

٤٠٨٧: وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى، وَفِيْ رِوَايَةٍ: سَاَلَهُ رَجُلٌ،

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٥١) ☆ مجالد ضعيف۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (لم أجده بهذا اللفظ ورواه بلفظ آخر: ٢٨٤٩) [والترمذي (١٤٦٨)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٦٦) [وابن ماجه (٣٢٠٩)] ☆ حجاج بن أرطاة: ضعيف مدلس وفيه علة أخرى و الحديث ضعفه البوصيري۔

[4] **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٦٤ وقال: حسن صحيح)۔

فَقَالَ: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۰۸۷: قبیصہ بن ھلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے عیسائیوں کے کھانے کے متعلق دریافت کیا، اور ایک روایت میں ہے: ایک آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ بعض کھانوں سے میں اجتناب کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے دل میں کوئی خلجان محسوس نہ کرو کہ اس میں تم نے عیسائیوں کی مشابہت اختیار کی ہے۔'' (کیونکہ وہ بھی اپنے علاوہ کسی کا کھانا نہیں کھاتے۔)

٤٠٨٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۰۸۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا ہے، اور یہ وہ ہے جسے باندھ کر تیر مارے جائیں۔

٤٠٨٩: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ، وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَافِي بُطُوْنِهِنَّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: سُئِلَ اَبُوْعَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ، فَقَالَ: اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِالشَّيْءُ فَيُرْمٰى. وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ، فَقَالَ: الذِّئْبُ اَوِالسَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ، فَيَمُوْتُ فِي يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُذَكِّيَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۰۸۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز درندوں میں سے ہر کچلی (سے شکار کرنے) والے اور پرندوں میں سے ہر پنجے (سے شکار کرنے) والے، پالتو گدھے کے گوشت سے، باندھ کر تیر اندازی کیے جانے والے اور ''خلیسہ'' کے کھانے سے اور جنگ میں گرفتار ہونے والی حاملہ عورت سے وضع حمل سے پہلے جماع کرنے سے منع فرمایا۔ محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں، ابوعاصم سے ''مجثمہ'' کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کسی پرندے یا کسی چیز کو باندھ کے اس پر تیر اندازی کی جائے، اور ان سے ''خلیسہ'' کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا، کوئی شخص بھیڑیے یا درندے سے اس کا شکار چھڑائے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے قبل اس کے ہاتھ میں مرجائے۔

٤٠٩٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ، زَادَ ابْنُ عِيْسٰى: هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْاَوْدَاجُ، ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۰۹۰: ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ سے منع فرمایا ہے، ابن عیسیٰ نے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٥٦٥ وقال: حسن) و أبو داود (٣٧٨٤).

[2] **حسن**، رواه الترمذي (١٤٧٣ وقال: غريب). [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٧٤) ☆ أم حبيبة: لم أجد من وثقها وللحديث شواهد كثيرة دون: "الخليسة". [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٢٦) ☆ عمرو بن عبدالله بن الأسوار اليماني: ضعفه الجمهور والجرح مقدم.

اضافہ نقل کیا ہے، یہ (شریطہ) وہ ذبیحہ ہے کہ اس کی جلد کاٹ دی جائے اور اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں، پھر اسے چھوڑ دیا جائے حتی کہ وہ مر جائے۔

٤٠٩١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ 1

۴۰۹۱۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جنین (پیٹ کے بچے) کی ماں کا ذبح کرنا اُس کا ذبح کرنا ہے۔''

٤٠٩٢: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ. 2

۴۰۹۲: اور امام ترمذی نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٠٩٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَنْحَرُ النَّاقَةَ، وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ، فَنَجِدُ فِیْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ، اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ: ((كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ، فَاِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ اُمِّهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ 3

۴۰۹۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اونٹنی، گائے اور بکری ذبح کرتے ہیں اور ہم ان کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں، تو کیا ہم اسے پھینک دیں یا اسے کھالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر چاہو تو کھالو، کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اس کا ذبح کرنا ہے۔''

٤٠٩٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا، سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا، وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِیَ بِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ 4

۴۰۹۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی چڑیا یا اس سے اوپر (چھوٹے یا بڑے) پرندے کو ناحق قتل کیا تو اللہ اس کے قتل کے متعلق اس سے پوچھے گا، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ذبح کرے اور پھر اسے کھالے، اور وہ اس کا سر کاٹ کر اسے مت پھینکے۔''

٤٠٩٥: وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّيْثِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ، وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِیَ حَيَّةٌ فَهِیَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ 5

۴۰۹۵: ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے دنبوں کی چکیاں کاٹ لیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو حصہ زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے تو وہ (کٹا ہوا حصہ) مردار ہے، اسے نہ کھایا جائے۔''

---

1 **صحيح**، رواه أبو داود (٢٨٢٨) و الدارمي (٢/ ٨٤ ح ١٩٨٥)۔ 2 صحيح، رواه الترمذي (١٤٧٦)۔

3 **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٢٧) و ابن ماجه (٣١٩٩) ☆ مجالد ضعيف ضعفه الجمهور وحديث ابن حبان (الموارد: ١٠٧٧، سنده حسن) يغني عنه۔

4 **حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٦٦ ح ٦٥٥١) و النسائي (٧/ ٢٣٩ ح ٤٤٥٠) و الدارمي (٢/ ٨٤ ح ١٩٨٤)۔

5 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٤٨٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٢٨٥٨)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٠٩٦: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ، فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهٖ، فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَبِهٖ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا، ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَمَالِكٌ. وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ: فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ. [1]

۴۰۹۶: عطاء بن یسار، بنو حارثہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ احد کی ایک گھاٹی میں اونٹنی چرایا کرتا تھا، اس نے اونٹنی میں موت کے آثار دیکھے تو اس نے اسے ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا، چنانچہ اس نے ایک میخ لی اور اس کے سینے کے اوپر کے حصے میں ماردیا حتی کہ اس کا خون بہادیا، پھر رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم فرمایا۔

اور مالک کی روایت میں ہے کہ اس نے تیز لکڑی کے ساتھ اسے ذبح کیا۔

٤٠٩٧: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ)) [2] رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

۴۰۹۷: جابر ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے تمام سمندری جانور بنی آدم کے لیے حلال کیے ہیں۔''

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٨٢٣) و مالك (٢/ ٤٨٩ ح ١٠٧٦)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (٤/ ٢٦٧ ح ٤٦٦٦) ☆ فيه حمزة بن عمرو النصيبي: ضعيف جدًا متهم۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

کتے کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٤٠٩٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ، نُقِصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❶

۴۰۹۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی اور کتا رکھا تو اس کے عمل سے روزانہ دو قیراط کمی کی جاتی ہے۔''

٤٠٩٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْصَيْدٍ اَوْزَرْعٍ، انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ریوڑ کی حفاظت والے کتے یا شکاری یا کھیتی کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی اور کتا رکھا تو اس کے اجر سے روزانہ ایک قیراط کم کیا جاتا ہے۔''

٤١٠٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِى النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۱۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے مارنے کا ہمیں حکم فرمایا حتی کہ عورت جنگل سے اپنے کتے کے ساتھ آتی تو ہم اس (کتے) کو بھی قتل کر دیتے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مارنے سے منع فرمایا، اور فرمایا: ''تم دو نقطوں والے سیاہ کتے کو قتل کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

٤١٠١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْكَلْبَ غَنَمٍ اَوْمَاشِيَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٨٠) و مسلم (٥٠/ ١٥٧٤)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٢٢) و مسلم (٥٨/ ١٥٧٥)۔

❸ رواه مسلم (٤٧/ ١٥٧٢)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٢٣) ومسلم (٤٦/ ١٥٧١)۔

۴۱۰۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے یا بکریوں یا ریوڑ کی حفاظت والے کتے کے سوا دیگر کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۴۱۰۲: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ، لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا، فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ)). [1] رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ: ((وَمَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُوْنَ كَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ)).

۴۱۰۲: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم فرماتا، تم ان میں سے انتہائی سیاہ کو قتل کرو۔“ ابوداود، دارمی۔

اور امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جو گھر والے شکاری کتے، کھیتی باڑی کی یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی کتا پالتے ہیں، ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔“

۴۱۰۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۱۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپاؤں کے درمیان لڑائی کرانے سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٢٨٤٥) و الدارمي (٢/ ٩٠ ح ٢٠١٣) و الترمذي (١٤٨٩ وقال: حسن) والنسائي (٧/ ١٨٥ ح ٤٢٨٥) [و ابن ماجه (٣٢٠٥)] ☆ الحسن البصري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني (الكبير ١١/ ٣٤٩) و أبي يعلى (٢٤٤٢) و ابن حبان (الموارد: ١٠٨٣، الإحسان: ٥٦٢٩) وغيرهم و حديث أبي داود (٢٨٤٦) يغني عنه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٠٨) [و أبو داود (٢٥٦٢)] ☆ الأعمش مدلس وعنعن وفيه علل أخرى وله شاهد ضعيف۔

بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ

ان چیزوں کا بیان جن کا کھانا حلال اور جن کا کھانا حرام ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤١٠٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”درندوں میں سے کچلی والے جانور کا کھانا حرام ہے۔“

٤١٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَكُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں میں سے کچلی والے ہر جانور اور پرندوں میں سے پنجے (سے شکار کرنے) والے ہر پرندے (کے کھانے) سے منع فرمایا ہے۔

٤١٠٦: وَعَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۰۶: ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا ہے۔

٤١٠٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَاَذِنَ فِىْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت فرمائی۔

٤١٠٨: وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاٰى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهٗ، فَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَىْءٌ؟)). قَالَ: مَعَنَا رِجْلُهٗ، فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۱۰۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور اسے شکار کر لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہارے

---

[1] رواه مسلم (١٥/ ١٩٣٣)۔

[2] رواه مسلم (١٦/ ١٩٣٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٢٧) و مسلم (٢٣/ ١٩٣٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٢٤) و مسلم (٣٦/ ١٩٤١)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٢١) و مسلم (٦٣/ ١١٩٦)۔

پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے، آپ ﷺ نے اس سے وہ ٹانگ لے کر اسے تناول فرمایا۔

٤١٠٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَأَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے مرالظہر ان کے پاس ایک خرگوش کو دوڑایا، میں اسے پکڑ کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کا کولہا اور اس کی دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں تو آپ نے انہیں قبول فرمایا۔

٤١١٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۱۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں گوہ کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔''

٤١١١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا، فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ، فَقَالَ خَالِدٌ: اَحَرَامٌ الضَّبُّ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ، فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهُ)) قَالَ خَالِدٌ: فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ اِلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ خالد بن ولید کی اور ابن عباس کی خالہ ہیں، انہوں نے ان کے ہاں بھنا ہوا سانڈا پایا، میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے سانڈے سے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا تو خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا سانڈا حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن یہ میری قوم کے علاقے میں پایا نہیں جاتا اس لیے میں طبعی طور پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسے اپنے قریب کر لیا اور کھا لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔

٤١١٢: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۱۱۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا۔

٤١١٣: وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [5]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٧٢) و مسلم (٥٣/ ١٩٥٣)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٣٦) و مسلم (٤٠/ ١٩٤٣)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٣٧) و مسلم (٤٤/ ١٩٤٦)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥١٧) و مسلم (٩/ ١٦٤٩)۔
[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٩٥) و مسلم (٥٢/ ١٩٥٢)۔

۴۱۱۳: ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، سات غزوات میں شرکت کی، ہم آپ کے ساتھ ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔

٤١١٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُوْعُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا، فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ: الْعَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُوْعُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ ((كُلُوْا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ، وَأَطْعِمُوْنَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ)) قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهُ فَأَكَلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوۂ جیش الخبط میں شرکت کی، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر مقرر کیے گئے، ہم شدید بھوک کا شکار ہو گئے تو سمندر نے ایک بہت بڑی مردہ مچھلی باہر پھینکی، ہم نے اس جیسی مچھلی کبھی نہیں دیکھی تھی اور اسے عنبر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ہم نے اسے نصف ماہ تک کھایا۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی پکڑی اور اونٹ سوار اس کے نیچے سے گزر گیا، جب ہم واپس گئے تو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے تمہاری طرف جو رزق نکالا ہے اسے کھاؤ اور اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے تو ہمیں بھی کھلاؤ۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے اس میں سے کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔

٤١١٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ، فَإِنَّ فِيْ أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي الْآخَرِ دَاءً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۱۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اس کو اچھی طرح پانی میں غوطہ دے کر باہر پھینکے، کیونکہ اس کے دو میں سے ایک پر میں شفاء جبکہ دوسرے میں بیماری ہے۔''

٤١١٦: وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ، فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْهَا فَقَالَ: ((أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۱۱۶: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہیا گھی میں گر کر مر گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو پھینک دو اور بقیہ (گھی) کھا لو۔''

٤١١٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ)) قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً أَقْتُلُهَا، نَادَانِيْ أَبُوْلُبَابَةَ: لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. فَقَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ، وَهُنَّ الْعَوَامِرُ.

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٣٦٢) ومسلم (١٧/ ١٩٣٥)۔

[2] رواه البخاري (٥٧٨٢)۔

[3] رواه البخاري (٥٥٣٨)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۱۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”سانپوں کو قتل کرو اور خاص کر دو لکیروں والے اور دم کٹے سانپ کو قتل کرو، کیونکہ وہ دونوں بینائی ختم کر دیتے ہیں، اور حمل گرا دیتے ہیں۔“ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس اثنا میں کہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑا تو ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی: اسے مت مارو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے، انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد گھروں میں رہنے والوں کو مارنے سے منع فرما دیا تھا۔ کیونکہ وہ ان (گھروں) کو آباد رکھنے والے ہیں۔

٤١١٨: وَعَنْ اَبِی السَّائِبِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ فَبَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ، اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِیْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا، فَاِذَا فِیْهِ حَیَّةٌ، فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِیْدٍ یُصَلِّیْ، فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنِ اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، اَشَارَ اِلٰی بَیْتٍ فِی الدَّارِ، فَقَالَ: اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْتَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: كَانَ فِیْهِ فَتًی مِنَّا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الْخَنْدَقِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰی یَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَنْصَافِ النَّهَارِ، فَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ، فَاسْتَاْذَنَهٗ یَوْمًا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**خُذْ عَلَیْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكَ قُرَیْظَةَ**))، فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ، ثُمَّ رَجَعَ، فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةٌ، فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعَنَهَا بِهٖ، وَاَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ، فَقَالَتْ لَهٗ: اُكْفُفْ عَلَیْكَ رُمْحَكَ، وَادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ، فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَیَّةٍ عَظِیْمَةٍ مُنْطَوِیَةٍ عَلَی الْفِرَاشِ، فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ، فَانْتَظَمَهَا بِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِی الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ، فَمَا یُدْرٰی اَیُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا: اَلْحَیَّةُ اَمِ الْفَتٰی؟ قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرْنَا ذَالِكَ لَهٗ، وَقُلْنَا: اُدْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا، فَقَالَ: ((**اِسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ، فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهَا ثَلَاثًا، فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ**)). وَقَالَ لَهُمْ: ((**اِذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ**)). وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ: ((**اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا، فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۱۱۸: ابو سائب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس اثنا میں ہم نے ان کی چار پائی کے نیچے کوئی آہٹ سنی، ہم نے دیکھا کہ وہ سانپ تھا، میں اسے قتل کرنے کے لیے جلدی سے اٹھا جبکہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں، میں بیٹھ گیا، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے گھر میں ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے فرمایا: اس کمرے میں ہمارا ایک نو بیاہتا نوجوان تھا، انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خندق کی طرف نکلے، وہ نوجوان نصف النہار کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ متفق علیہ، رواہ البخاري (٣٢٩٧) و مسلم (١٢٨/ ٢٢٣٣)۔

❷ رواہ مسلم (١٤٠/ ٢٢٣٦)۔

سے اجازت حاصل کر کے اپنی اہلیہ کے پاس آ جایا کرتا تھا، چنانچہ ایک روز اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اپنا اسلحہ ساتھ لے جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے متعلق بنو قریظہ کا خطرہ ہے۔'' اس نے اپنا اسلحہ لیا اور اپنے گھر کی طرف چل دیا (جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو) اس نے دیکھا کہ اس کی اہلیہ دروازے پر ہے، اس نے غیرت میں آ کر اس کی طرف نیزہ بڑھایا تا کہ وہ اسے مارے، اس نے اسے کہا اپنا نیزہ روکیں اور کمرے میں جا کر دیکھیں کہ وہ کون سی چیز ہے جس نے مجھے باہر نکلنے پر مجبور کیا ہے، وہ داخل ہوا تو اس نے ایک بہت بڑے اژدھے کو کنڈل مارے زمین پر دیکھا تو اس نے نیزہ اس میں گھونپ دیا، پھر وہ باہر آ گیا اور اسے گھر میں گاڑ دیا سانپ اس (نیزے) پر تڑپنے لگا، معلوم نہیں ہو سکا کہ ان دونوں میں سے پہلے کون مرا، سانپ یا وہ نوجوان؟ راوی بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا اور ہم نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ اسے ہمارے لیے زندہ فرما دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کے لیے مغفرت طلب کرو۔'' پھر فرمایا: ''ان گھروں کے کچھ مکین ہیں، جب تم اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو اسے تین بار گھر سے نکلنے پر مجبور کرو اگر وہ چلا جائے (تو ٹھیک) ورنہ اسے مار دو، کیونکہ وہ کافر ہے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ میں جن ہیں، جو اسلام قبول کر چکے ہیں، جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو اسے تین روز خبردار کرو، پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے قتل کر دو، کیونکہ وہ تو شیطان ہے۔''

٤١١٩: وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ: ((كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۱۹: ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ مارنے کا حکم فرمایا، اور فرمایا: ''وہ ابراہیم علیہ السلام کے لیے جلائی گئی آگ بھڑکانے کے لیے پھونکیں مارتا تھا۔''

٤١٢٠: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا اور اس کا نام فویسق رکھا۔

٤١٢١: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے پہلی ضرب میں گرگٹ مار دیا تو اس کے لیے سو نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور دوسری چوٹ میں مارنے والے کے لیے اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم (نیکی لکھی جاتی ہے)۔''

٤١٢٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ،

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٣٥٩) و مسلم (١٤٢/ ٢٢٣٧)۔

[2] رواه مسلم (١٤٤/ ٢٢٣٨)۔

[3] رواه مسلم (١٤٧/ ٢٢٤٠)۔

فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ: اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۱۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چیونٹی نے کسی نبی (علیہ السلام) کو کاٹ لیا تو انہوں نے چیونٹیوں کے مسکن کو جلا دینے کا حکم فرمایا تو اسے جلا دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور آپ نے ایک ایسی جماعت کو جلا دیا جو تسبیح کرتی تھی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤١٢٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۱۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب چوہیا گھی میں گر جائے، اگر وہ جامد ہو تو اس (چوہیا) کو اور اس کے آس پاس والے گھی کو نکال کر پھینک دو، اور اگر وہ گھی مائع حالت میں ہو تو پھر اس کے قریب نہ جاؤ۔''

٤١٢٤: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❸

۴۱۲۴: اور امام دارمی نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

٤١٢٥: وَعَنْ سَفِيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَكَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَحْمَ حُبَارٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۱۲۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔

٤١٢٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا. ❺ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ.

۴۱۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کھانے والے جانور کے کھانے اور اس کے دودھ (پینے) سے منع فرمایا ہے۔ ترمذی۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاظت کھانے والے جانور کی سواری سے منع فرمایا ہے۔

٤١٢٧: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❻

۴۱۲۷: عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈے کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٠١٩) و مسلم (١٤٨/ ٢٢٤١)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٣٢۔ ٢٣٣ ح ٧١٧٧) و أبو داود (٣٨٤٢) ☆ الزهري مدلس و عنعن، و معمر: خالفه الثقات فيه والحديث ضعفه البخاري والترمذي وغيرهما۔ ❸ **صحيح**، رواه الدارمي (٢/ ١٠٩ ح ٢٠٨٩۔٢٠٩٢ ح ٢١٢٨۔ ٢١٣١) و للحديث طرق عند البخاري (٢٣٥۔٢٣٦) وغيره۔ ☆ لفظ الدارمي: "خذوها (ألقوها) و ما حولها فا طرحوه، [وكلوا]" يعني كلوا السمن الباقي۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٩٧) [والترمذي (١٢٨ وقال: غريب)] ☆ بريه: إبراهيم بن عمر ضعفه الجمهور۔ ❺ **حسن**، رواه الترمذي (١٨٢٤ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٧٨٥ وسنده ضعيف، ٣٧٨٧، ٣٧١٩، الرواية الثانية)۔ ❻ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٧٩٦)۔

٤١٢٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

۴۱۲۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤١٢٩: وَعَنْهُ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم -يَعْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ- اَلْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ، وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ، وَكُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۴۱۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز پالتو گدھوں اور خچروں کے گوشت سے، کچلی والے درندوں اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ ترمذی اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤١٣٠: وَعَنْ خَالِدِبْنِ الْوَلِيْدِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❸

۴۱۳۰: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤١٣١: وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ خَيْبَرَ، فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ، فَشَكَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰى خَضَائِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهِدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۱۳۱: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے غزوہ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی، یہود (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) آئے اور انہوں نے شکایت کی کہ لوگوں نے ان کے پھل دار درختوں سے پھل اتارنے میں بہت جلدی کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! ذمیوں سے ناحق مال لینا حلال نہیں۔''

٤١٣٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، اَلْمَيْتَتَانِ: اَلْحُوْتُ وَالْجَرَادُ، وَالدَّمَانِ: اَلْكَبِدُ وَالطِّحَالُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ ❺

۴۱۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے لیے دو مردہ چیزیں اور دو خون حلال کئے گئے ہیں، دو مردار مچھلی اور ٹڈی ہے، جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔''

٤١٣٣: وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ**)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. ❻ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: اَلْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ رضی اللہ عنہ.

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٣٤٨٠) و الترمذي (١٢٨٠ وقال: غريب)۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (١٤٧٨)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٩٠) و النسائي (٧/ ٢٠٢ ح ٤٣٣٦۔٤٣٣٧) [وابن ماجه (٣١٩٨)] ☆ فيه صالح بن يحيى بن المقدام: لين الحديث و أبوه مستور والحديث ضعفه موسى بن هارون الحافظ وغيره۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٠٦) و انظر الحديث السابق (٤١٣٠) لعلته۔

❺ **ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٩٧ ح ٥٧٢٣ موقوف) و ابن ماجه (٣٢١٨، ٣٣١٤ وسنده ضعيف) و الدارمي (٤/ ٢٧١۔٢٧٢) ☆ عبدالرحمٰن بن زيد بن أسلم ضعيف و تابعه أخواه وهما ضعيفان۔ ☆☆ سنده ضعيف جدًا وله شاهد موقوف صحيح عند البيهقي (١/ ٢٥٤) وله حكم المرفوع وهو يغني عنه۔ ❻ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨١٥) و ابن ماجه (٣٢٤٧) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٤٠ ح٣١٦٧) ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن۔

۴۱۳۳: ابوزبیر رحمہ اللہ علیہ، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس چیز کو سمندر باہر (ساحل کی طرف) پھینک دے اور اس سے پانی اتر جائے تو اسے کھاؤ، اور جو اس میں مر جائے اور سطح سمندر پر تیرنے لگے تو اسے مت کھاؤ۔'' ابوداؤد، ابن ماجہ۔

امام محی السنہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: اکثر کا یہ موقف ہے کہ یہ روایت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

٤١٣٤: وَعَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: ((اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ، لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: ضَعِيْفٌ. [1]

۴۱۳۴: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اللہ کا کثیر لشکر ہے، میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ حرام قرار دیتا ہوں۔'' ابوداؤد' محی السنہ نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے۔

٤١٣٥: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۴۱۳۵: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو بُرا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نماز (کے وقت) کی اطلاع دیتا ہے۔''

٤١٣٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۱۳۶: زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مرغ کو بُرا بھلا نہ کہو، کیونکہ وہ نماز کے لیے بیدار کرتا ہے۔''

٤١٣٧: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: قَالَ أَبُوْ لَيْلٰى رضي الله عنه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا: إِنَّا نَسْئَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِيَنَا، فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ [4]

۴۱۳۷: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں، ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب گھر میں سانپ نکل آئے تو اسے کہو: ہم تجھے نوح اور سلیمان بن داؤد علیہم السلام کے عہد کا حوالہ دیتے ہیں کہ تو ہمیں ایذا نہ پہنچا۔ اگر وہ دوبارہ نکلے تو اسے قتل کر دو۔''

٤١٣٨: وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، وَقَالَ: ((مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [5]

۴۱۳۸: عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، عکرمہ نے کہا: میں جانتا ہوں کہ انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا ہے کہ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨١٣) ☆ سليمان التيمي مدلس وعنعن وتابعه أبو العوام ولم يوثقه غير ابن حبان۔

[2] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٩٩ ح ٣٢٧٠) [و أبو داود، انظر الحديث الآتي]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥١٠١)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٤٨٥ وقال: حسن غريب) وأبو داود (٥٢٦٠) ☆ فيه محمد بن أبي ليلى: ضعيف ضعفه الجمهور۔

[5] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٩٥ ح ٣٢٦٥) [وعبد الرزاق (١٩٦١٧) وأبو داود (٥٢٥٠)] ☆ موسى بن مسلم الطحان شك في وصل الحديث فالحديث معلول۔

آپ ﷺ سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے سانپ کے انتقام کے خوف سے انہیں چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

٤١٣٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا سَالَمْنَاهُمْ، مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۱۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سے ہماری ان (سانپوں) سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی، اور جس نے ڈر کے پیش نظر ان میں سے کسی (سانپ) کو (مارے بغیر) چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

٤١٤٠: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّیْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۴۱۴۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر قسم کے سانپ کو قتل کرو، اور جو شخص ان کے انتقام سے ڈر گیا وہ مجھ سے نہیں۔''

٤١٤١: وَعَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نَكْنِسَ زَمْزَمَ وَاِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَانِ۔ يَعْنِی الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ۔ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۱۴۱: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم چاہ زم زم کی صفائی کرنا چاہتے ہیں اور اس میں چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

٤١٤٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ الَّذِیْ كَاَنَّهٗ قَضِيْبُ فِضَّةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۱۴۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چاندی کی سلاخ کی مثل سفید سانپوں کے علاوہ تمام سانپوں کو مار ڈالو۔''

٤١٤٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ، فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً، فَاِنَّهٗ يَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِيْهِ الدَّاءُ، فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٢٤٨)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٤٩) و النسائي (٦/ ٥١ ح ٣١٩٥) ☆ شريك مدلس و عنعن وأحاديث أبي داود (٥٢٤٨، ٥٢٥٢) وغيره تغني عنه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٥١) ☆ مروان بن معاوية مدلس و عنعن و في سماع عبد الرحمٰن بن سابط من العباس رضي الله عنه نظر۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٦١) ☆ إبراهيم النخعي لم يسمع من ابن مسعود رضي الله عنه فالسند منقطع و لا ينفع إبراهيم أن يروي عن جماعة من أصحابه التابعين أو أتباع التابعين: الذين لا نعرفهم بأسمائهم كلهم عن ابن مسعود رضي الله عنه، و المغيرة بن مقسم مدلس و عنعن۔

[5] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٤٤)۔

ڈبو دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے، جبکہ دوسرے میں شفا ہے، وہ اپنے اس پر کے ذریعے (گرنے سے) بچتی ہے جس میں بیماری ہے، اس لئے اسے مکمل طور پر ڈبو دو۔''

٤١٤٤: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ، فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا، وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً، فَاِنَّهُ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۱۴۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مکھی کھانے میں گر جائے تو اسے ڈبو دیں، کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر ہے جبکہ دوسرے میں شفا ہے، اور وہ زہر والے پر کو مقدم رکھتی ہے اور شفا والے پر کو مؤخر۔''

٤١٤٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۴۱۴۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور لٹورے کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤١٤٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ، وَاَنْزَلَ كِتَابَهُ، وَاَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ، وَتَلَا: ﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْمَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا﴾ اَلْاٰيَةَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۱۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اہل جاہلیت کچھ چیزیں کھایا کرتے تھے اور کچھ چیزیں بطور کراہت چھوڑ دیا کرتے تھے، اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، اپنی کتاب نازل فرمائی، اس نے حلال کردہ چیزوں کو حلال اور اپنی حرام کردہ چیزوں کو حرام قرار دیا، اس نے جن چیزوں کو حلال کیا وہ حلال ہے اور جن کو حرام کیا وہ حرام ہے، اور جس سے خاموشی اختیار کی تو وہ قابل مؤاخذہ نہیں، پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''فرما دیجیے! میری طرف جو وحی کی گئی ہے، میں اس میں کھانے والے کے لیے جو وہ کھاتا ہے، مردار، بہتا ہوا خون، خنزیر کے گوشت کے سوا کوئی اور چیز حرام نہیں پاتا۔''

٤١٤٧: وَعَنْ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّيْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٢٦١ ح ٢٨١٥) [وابن ماجه (٣٥٠٤) والنسائي (٧/ ١٧٨ـ١٧٩ ح ٤٢٦٧)]ـ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٦٧) والدارمي (٢/ ٨٨ـ٨٩ ح ٢٥٥٠) [وابن ماجه (٣٢٢٤)] ☆ الزهري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٠٠)ـ [4] رواه البخاري (٤١٧٣)ـ

۴۱۴۷: زاہر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں، میں اس وقت ہنڈیوں کے نیچے آگ جلا رہا تھا، جن میں گدھوں کا گوشت تھا۔

٤١٤٨: وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُهُ: ((اَلْجِنُّ ثَلَاثَةُ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِی الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحُلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۱۴۸: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں: ''جنوں کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم یہ ہے کہ اس کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اُڑتے ہیں، ایک قسم سانپوں اور کتوں کی ہے اور ایک قسم یہ ہے کہ وہ پڑاؤ ڈالتے ہیں، اور کوچ کرتے ہیں۔''

---

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٩٥ بعد ح ٣٢٦٤ بدون السند) [والطحاوي في مشكل الآثار (٤/ ٩٥، نسخة جديدة ٧/ ٣٨١ ح ٢٩٤١ وسنده حسن) وابن حبان (الإحسان: ٦١٢٣، ٦١٥٦) والحاكم (٢/ ٤٥٦)]۔

بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٤١٤٩: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّيِّ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوْا عَنْهُ دَمًا، وَأَمِيطُوْا عَنْهُ الْأَذٰى)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۱۴۹: سلمان بن عامرضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لڑکے کے پیدا ہونے پر عقیقہ ہے، اس کی طرف سے خون بہاؤ (جانور ذبح کرو) اور اس سے تکلیف دور کرو (اس کا سر منڈاؤ اور اسے نہلاؤ)۔''

٤١٥٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ، وَيُحَنِّكُهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے، اور انہیں گھٹی دیتے تھے۔

٤١٥١: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، قَالَتْ: فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، ثُمَّ حَنَّكَهُ، ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۵۱: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر مکہ میں میرے پیٹ میں تھے، انہوں نے کہا، میں نے اسے قبا میں جنم دیا، پھر میں اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی تو میں نے اسے آپ کی گود میں رکھ دیا، پھر آپ نے کھجور منگائی اسے چبایا اور اپنا لعاب دہن لگا کر اسے اس کے منہ میں ڈالا اور گھٹی دی، پھر اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ اور یہ (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) اسلام (ہجرت کے بعد مدینہ) میں پیدا ہونے والے پہلے بچے ہیں۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤١٥٢: عَنْ أُمِّ كُرْزٍ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا)) قَالَتْ: وَسَمِعْتُهُ

---

[1] رواه البخاري (٥٤٧١_٥٤٧٢)۔

[2] رواه مسلم (١٠١ / ٢٨٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٠٩) و مسلم (٢٦ / ٢١٤٦)۔

يَقُوْلُ: ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: يَقُوْلُ: ((عَنِ الْغُلَامِ)). اِلٰى آخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔ [1]

۴۱۵۲: ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''پرندوں کو ان کی جگہوں پر رہنے دو۔'' (فال لینے کے لیے انہیں نہ اڑاؤ) انہوں نے بیان کیا، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ اور ان کا نر یا مادہ ہونا تمہارے لیے مضر نہیں۔'' ابوداود، ترمذی۔ اور نسائی کی روایت: ''لڑکے کی طرف سے......'' آخر تک ہے، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤١٥٣: وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمّٰى، وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنَّ فِيْ رِوَايَتِهِمَا ((رَهِيْنَةٌ)) بَدَلَ: ((مُرْتَهَنٌ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ: ((وَيُدَمّٰى)) مَكَانَ: ((وَيُسَمّٰى)) وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: ((وَيُسَمّٰى)) اَصَحُّ۔ [2]

۴۱۵۳: حسن رحمہ اللہ، سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے میں گروی ہے، ساتویں روز اس کی طرف سے ذبح کیا جائے اس کا نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے۔'' احمد، ترمذی، ابوداود، نسائی۔ لیکن ان دونوں (ابوداود اور نسائی) کی روایت میں ((مرتھن)) کی جگہ ((رھینۃ)) کے الفاظ ہیں۔ اور مسند احمد اور ابوداود کی روایت میں ((ویسمّی)) کی بجائے ((ویدمّی)) کے الفاظ ہیں۔ اور امام ابوداود نے فرمایا: لفظ ((ویسمّی)) زیادہ صحیح ہے۔

٤١٥٤: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ! اِحْلِقِيْ رَاْسَهٗ، وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً)) فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ، لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ۔ [3]

۴۱۵۴: محمد بن علی بن حسین رحمہ اللہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری ذبح کی، اور فرمایا: ''فاطمہ! اس کا سر مونڈ اور اس کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر۔'' چنانچہ ہم نے ان بالوں کا وزن لیا تو ان کا وزن ایک درہم یا درہم سے کم تھا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن علی بن حسین کی علی بن ابی طالب سے ملاقات ثابت نہیں۔

٤١٥٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ،

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٣٥) و الترمذي (١٥١٦) و النسائي (٧/ ١٦٥ ح ٤٢٢٣)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٢ ح ٢٠٣٩٥) و الترمذي (١٥٢٢ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٢٨٣٧ وسنده ضعيف ـ ٢٨٣٨ وهو حسن) و النسائي (٧/ ١٦٦ ح ٤٢٢٥)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٥١٩) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار عنعن والسند منقطع. محمد بن على بن الحسين لم يدرك عليًا رضي الله عنه و للحديث شاهد ضعيف عند البيهقي (٩/ ٣٠٤)۔

وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ: كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ . [1]

۴۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے سے عقیقہ کیا۔ ابوداؤد۔ اور نسائی کی روایت میں دو دو مینڈھوں کا ذکر ہے۔

٤١٥٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ، فَقَالَ: ((لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ)) كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ وَقَالَ: ((مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۴۱۵۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ''عقوق'' کو پسند نہیں کرتا۔'' گویا آپ نے یہ نام ناپسند فرمایا، اور فرمایا: ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے ذبح کرنا پسند کرے تو وہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔''

٤١٥٧: وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَذَّنَ فِيْ أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ . [3]

۴۱۵۷: ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں نماز والی اذان دی۔ ترمذی' ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٤١٥٨: عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: وَنُسَمِّيْهِ. [4]

۴۱۵۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دور جاہلیت میں جب ہم میں سے کسی کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس کا خون لگاتا، اور جب اسلام کا ظہور ہوا تو ہم ساتویں روز بکری ذبح کرتے اور اس کا سر مونڈتے اور زعفران لگاتے تھے۔ ابوداؤد۔ اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: اور ہم اس کا نام رکھتے تھے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٢٨٤١) و النسائي (٧/ ١٦٥-١٦٦ ح ٤٢٢٤)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٤٢) و النسائي (٧/ ١٦١-١٦٤ ح ٤٢١٧)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٥١٤) وأبو داود (٥١٠٥) ☆ فيه عاصم بن عبيدالله ضعيف ضعفه الجمهور و له شاهدان موضوعان عند البيهقي في شعب الإيمان (٨٦١٩ فيه يحيى بن العلاء: كذاب و ٨٦٢٠ فيه محمد بن يونس الكديمي: كذاب) ذكر تهما للرد عليهما ولا يستشهد بهما . فائدة: الأذان فى أذن المولود صحيح، و عليه كان العمل (بلا إنكار) يعني أجمعت الأمة على مشروعية العمل به في عهد الترمذي وغيره و الإجماع حجة شرعية۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٨٤٣) ورزين (لم أجده) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٤/ ٢٣٨) ووافقه الذهبي وله شاهد تقدم (٤١٥٢)]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٤١٥٩: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۱۵۹: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر پرورش لڑکا تھا اور (کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف گھومتا تھا، (یہ حرکت دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

٤١٦٠: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۶۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک شیطان اس کھانے کو، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، کھانا حلال سمجھتا ہے۔''

٤١٦١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، وَعِنْدَ طَعَامِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ، قَالَ الشَّيْطَانُ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ، وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهٖ قَالَ: اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۶۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور وہ اپنے داخلے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے، تمہارے لیے نہ تو رات گزارنے کے لیے کوئی جگہ ہے اور نہ شام کا کھانا، اور جب آدمی داخل ہوتا ہے اور وہ اپنے داخلے کے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے، تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی، اور جب وہ کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی اور شام کا کھانا بھی پالیا۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٧٦) و مسلم (١٠٨/ ٢٠٢٢)۔

[2] رواه مسلم (١٠٢/ ٢٠١٧)۔

[3] رواه مسلم (١٠٣/ ٢٠١٨)۔

٤١٦٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ، وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۶۲: ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔''

٤١٦٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَأْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۶۳: ابن عمر ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اس کے ساتھ پیئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔''

٤١٦٤: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ اَصَابِعَ، وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۶۴: کعب بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھایا کرتے تھے، اور آپ ہاتھ صاف کرنے سے پہلے انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

٤١٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: ((اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ، فِيْ اَيَّةِ الْبَرَكَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۱۶۵: جابر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''تم نہیں جانتے کہ (کھانے کے) کس حصے میں برکت ہے۔''

٤١٦٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۱۶۶: ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ چاٹنے یا چٹانے سے پہلے اپنا ہاتھ صاف نہ کرے۔''

٤١٦٧: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ، فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا

[1] رواہ مسلم (۱۰۵/ ۲۰۲۰)۔

[2] رواہ مسلم (۱۰۶/ ۲۰۲۰)۔

[3] رواہ مسلم (۱۳۱/ ۲۰۳۲)۔

[4] رواہ مسلم (۱۳۳/ ۲۰۳۳)۔

[5] متفق علیہ، رواہ البخاري (٥٤٥٦) و مسلم (۱۳۰، ۱۲۹/ ۲۰۳۱)۔

يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۶۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''شیطان تمہارے ہر معاملے میں، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے، جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے تو وہ اسے صاف کر کے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے، اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہو۔''

۴۱۶۸: وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا آكُلُ مُتَّكِئًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۱۶۸: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

۴۱۶۹: وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى خِوَانٍ، وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ، وَلَا خُبِزَلَهُ مُرَقَّقٌ، قِيْلَ لِقَتَادَةَ، عَلٰى مَا يَأْكُلُوْنَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۱۶۹: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ میز پر رکھ کر کھایا اور نہ طشتری میں کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی۔ قتادہ سے پوچھا گیا: وہ کس چیز پر کھانا کھایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دستر خوان پر۔

۴۱۷۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ، وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۴۱۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی میدے کی روٹی اور سالم بھنی ہوئی بکری دیکھی (یعنی کھائی) ہو۔

۴۱۷۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ، وَقَالَ: مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُنْخَلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ، قِيْلَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ؟ قَالَ: كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ، فَيَطِيْرُ مَا طَارَ، وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَا فَأَكَلْنَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [5]

۴۱۷۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب سے اللہ نے انہیں مبعوث فرمایا زندگی بھر نہ میدہ کی روٹی دیکھی اور نہ چھلنی، ان سے دریافت کیا گیا، تم پھر بن چھنے جو کیسے کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم اس کا آٹا بناتے اور پھونک مارتے جو چیز اڑنی ہوتی وہ اڑ جاتی، اور جو باقی رہ جاتا ہم اسے گوندھ کر روٹی بناتے اور اسے کھا لیتے تھے۔

۴۱۷۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاعَابَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامًا قَطُّ، اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

---

[1] رواه مسلم (۱۳۵/ ۲۰۳۳)۔

[2] رواه البخاري (۵۳۹۸_۵۳۹۹)۔

[3] رواه البخاري (۵۳۸۶)۔

[4] رواه البخاري (۵۳۸۵)۔

[5] رواه البخاري (۵۴۱۳)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (۵۴۰۹) و مسلم (۱۸۷/ ۲۰۶۴)۔

۴۱۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر آپ نے اسے پسند کیا تو کھا لیا اور اگر ناپسند کیا تو اسے چھوڑ دیا۔

٤١٧٣: وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً كَانَ يَأْكُلُ اَكْلاً كَثِيْرًا، فَاَسْلَمَ، وَكَانَ يَأْكُلُ قَلِيْلاً، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًا وَاحِدٍ، وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۱۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھایا کرتا تھا، جب وہ مسلمان ہو گیا تو کم کھانے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

٤١٧٤_٤١٧٥: وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ، وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَلْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ. ❷، ❸

۴۱۷۴_۴۱۷۵: امام مسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صرف مسند روایت ہے۔

٤١٧٦: وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ، ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ، حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ، فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى، فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ)). ❹

۴۱۷۶: اور صحیح مسلم کی دوسری روایت جو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک کافر شخص مہمان ٹھہرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کے متعلق حکم فرمایا تو اس کا دودھ دھویا گیا، اس نے اس کا سارا دودھ پی لیا، پھر دوسری کا دودھ دھویا گیا تو اس نے وہ بھی پی لیا، پھر ایک اور کا دودھ دھویا گیا، اس نے اسے بھی پی لیا، حتیٰ کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا، پھر اگلے روز اس نے اسلام قبول کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ایک بکری کے متعلق حکم فرمایا، اس کا دودھ دھویا گیا اس نے اس کا دودھ پی لیا، پھر دوسری کے متعلق حکم دیا گیا تو وہ دوسری کا سارا دودھ نہ پی سکا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔''

٤١٧٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

۴۱۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو (آدمیوں) کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے جبکہ تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

---

❶ رواه البخاري (٥٣٩٣)۔

❷ رواه مسلم (١٨٤/ ٢٠٦١)۔

❸ رواه مسلم (١٨٢/ ٢٠٦٠)۔

❹ رواه مسلم (١٨٦/ ٢٠٦٣)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٩٢) و مسلم (١٧٨/ ٢٠٥٨)۔

٤١٧٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۷۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک آدمی کا کھانا دو کے لیے، دو کا کھانا چار کے لیے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہوتا ہے۔''

٤١٧٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلتَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۱۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تلبینہ (جو کا دلیہ) دل کے مریض کے لیے راحت بخش اور غم کو ہلکا کرنے والا ہے۔''

٤١٨٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ، فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّآءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّآءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی ﷺ کو کھانے پر مدعو کیا جو کہ اس نے (خصوصی طور پر) تیار کیا تھا، میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ گیا، اس نے جو کی روٹی اور شوربا پیش خدمت کیا جس میں کدو اور خشک کیے ہوئے گوشت کے ٹکڑے تھے، میں نے نبی ﷺ کو پلیٹ کے کناروں میں کدو تلاش کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ میں اس روز سے کدو پسند کرتا ہوں۔

٤١٨١: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ، فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۱۸۱: عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ بکری کی دستی آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ اس سے کاٹ کر تناول فرما رہے ہیں۔ اتنے میں آپ کو نماز کے لیے آواز دی گئی تو آپ نے اس (دستی) کو اور اس چھری کو جس کے ساتھ آپ کاٹ رہے تھے رکھ دیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی، اور آپ ﷺ نے (نیا) وضو نہیں فرمایا۔

٤١٨٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۱۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میٹھی چیزیں اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے۔

٤١٨٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ، فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ، فَدَعَا بِهٖ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ

---

[1] رواه مسلم (١٧٩/ ٢٠٥٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤١٧) و مسلم (٩٠/ ٢٢١٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٩٢) و مسلم (١٤٤/ ٢٠٤١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٠٨) و مسلم (٩٣/ ٣٥٥)۔

[5] رواه البخاري (٥٤٣١)۔

بِهٖ وَیَقُوْلُ: ((نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۱۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا، ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ نے اسے منگایا اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''سرکہ بہترین سالن ہے، سرکہ بہترین سالن ہے۔''

٤١٨٤: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((مِنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُوْسٰی علیہ السلام)). ❷

۴۱۸۴: سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھمبی مَن (بنی اسرائیل کے من وسلویٰ) کی نوع میں سے ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعث شفا ہے۔'' بخاری، مسلم۔
اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ''وہ (کھمبی) اس مَن میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔''

٤١٨٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۱۸۵: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور تناول فرماتے ہوئے دیکھا۔

٤١٨٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِی الْكَبَاثَ فَقَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهٗ اَطْيَبُ)) فَقِيْلَ: اَكُنْتَ تَرْعَی الْغَنَمَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاهَا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۱۸۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم (مکہ کے قریب) مرالظہران کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم پیلو چن رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے سیاہ رنگ کی چنو کیونکہ وہ زیادہ اچھی ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔''

٤١٨٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِیْ رِوَايَةٍ: يَأْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۴۱۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھے کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔
ایک دوسری روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

٤١٨٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰی يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❻

۴۱۸۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو کھجوریں ایک

❶ رواه مسلم (١٦٦/ ٢٠٥٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٠٨) و مسلم (١٥٧/ ٢٠٤٩، ١٦٠/ ٢٠٤٩)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٤٠) و مسلم (١٤٧/ ٢٠٤٣)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٤٣) و مسلم (١٦٣/ ٢٠٥٠)۔

❺ رواه مسلم (١٤٩، ١٤٨/ ٢٠٤٤)۔

❻ متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٨٩) و مسلم (١٥١/ ٢٠٤٥)۔

ساتھ نہ اٹھائے۔

٤١٨٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ، جِيَاعٌ اَهْلُهُ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس گھر میں کھجوریں ہوں وہ لوگ بھوکے نہیں رہتے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! وہ گھر جس میں کھجوریں نہ ہوں تو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

٤١٩٠: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۱۹۰: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے تو اس روز اس کے لیے زہر باعث نقصان ہے نہ جادو۔''

٤١٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، وَاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عالیہ کی عجوہ (کھجور) میں شفا ہے اور وہ زہر کا تریاق ہے۔''

٤١٩٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَأْتِیْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا، اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَآءُ، اِلَّا اَنْ يُّؤْتٰی بِاللُّحَيْمِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۱۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم پر ایسا مہینہ بھی آتا کہ ہم اس میں (چولہے میں) آگ نہیں جلاتے تھے، ہمارا کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا، البتہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت آ جاتا تھا۔

٤١٩٣: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے دو دن (مسلسل) گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، ان دو (دنوں) میں سے ایک دن کھجور ہوتی تھی۔

٤١٩٤: وَعَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۴۱۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم نے دو سیاہ چیزیں (کھجور اور پانی) شکم سیر ہو کر

---

[1] رواه مسلم (١٥٣، ١٥٢/ ٢٠٤٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٤٤٥) و مسلم (١٥٥/ ٢٠٤٧)۔

[3] رواه مسلم (١٥٦/ ٢٠٤٨)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٥٨) و مسلم (٢٦/ ٢٩٧٢)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٥٥) و مسلم (٢٥/ ٢٩٧١)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (٥٣٨٣) و مسلم (٣١/ ٢٩٧٥)۔

نہیں کھائیں۔

٤١٩٥: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۱۹۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کیا تمہارے پاس تمہاری چاہت کے مطابق کھانے پینے کی وافر چیزیں نہیں ہیں؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پاس پیٹ بھرنے کے لیے ردی قسم کی کھجوریں بھی نہیں تھیں۔

٤١٩٦: وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ، وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ، وَإِنَّهُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا، فَسَأَلْتُهُ: أَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيْحِهِ)) قَالَ: فَإِنِّيْ أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۱۹۶: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ اس سے تناول فرماتے اور اس سے جو بچ جاتا وہ میرے لیے بھیج دیتے، ایک روز آپ نے ایک پیالہ میری طرف بھیجا جس میں سے آپ نے کچھ نہیں کھایا تھا، کیونکہ اس میں لہسن تھا، میں نے آپ سے دریافت کیا، کیا وہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔“ انہوں نے عرض کیا، جس چیز کو آپ ناپسند کرتے ہیں، میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔

٤١٩٧: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا)) أَوْقَالَ: ((فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا، أَوْ لِيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ.)) وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ، فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا، فَقَالَ: ((قَرِّبُوْهَا)) إِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَقَالَ: ((كُلْ، فَإِنِّيْ أُنَاجِيْ مَنْ لَّا تُنَاجِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۱۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے (کچا) لہسن یا پیاز کھایا ہو وہ ہم سے دور رہے۔“ یا فرمایا: ”وہ ہماری مسجد سے دور رہے، یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔“ اور نبی ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں مختلف قسم کی سبزیاں تھیں، آپ ﷺ نے اس میں سے بو محسوس کی اور فرمایا: ”اسے اپنے کسی ساتھی کے پاس لے جاؤ۔“ اور فرمایا: ”کھاؤ، کیونکہ میں اس سے ہم کلام ہوتا ہوں جس سے تم ہم کلام نہیں ہوتے۔“

٤١٩٨: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۴۱۹۸: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا اناج ماپ لیا کرو، تمہیں اس میں برکت عطا کی جائے گی۔“

---

[1] رواه مسلم (٣٤/ ٢٩٧٧)۔

[2] رواه مسلم (١٧٠/ ٢٠٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٨٥٥) و مسلم (٧٣/ ٥٦٤)۔

[4] رواه البخاري (٢١٢٨)۔

۴۱۹۹: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۴۱۹۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''ہر قسم کی بہت زیادہ پاکیزہ وبابرکت حمد اللہ کے لیے ہے، کفایت کی گئی نہ چھوڑی گئی، اور نہ اس سے بے نیازی دکھائی جائے، اے ہمارے رب!''

۴۲۰۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا، اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۲۰۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندے کے اس طرزِ عمل سے خوش ہوتا ہے کہ وہ ایک لقمہ کھائے تو اس پر اس کی حمد بیان کرے یا وہ کوئی چیز پیئے تو اس پر اس کی حمد بیان کرے۔''

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَائِشَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ، وَخَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الدُّنْيَا، فِیْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

ہم عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث: "ماشبع ال محمد" اور " خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا" ان شاء اللہ تعالیٰ "باب فضل الفقراء " میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۴۲۰۱: عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقُرِّبَ طَعَامٌ، فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا، وَلَا اَقَلَّ بَرَكَةً فِیْ اٰخِرِهٖ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ: ((اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِيْنَ اَكَلْنَا، ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۴۲۰۱: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ کھانا پیش کیا گیا، میں نے کوئی کھانا نہیں ایسا دیکھا کہ ہم نے کھایا ہو اور اس کے شروع میں بہت زیادہ برکت ہو اور اس کے آخر میں بہت کم برکت ہو، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کیسے ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب ہم نے کھانا کھایا تو ہم نے اس پر اللہ کا نام لیا، پھر کوئی ایسا شخص بیٹھا جس نے اللہ کا نام نہیں لیا اس وجہ سے شیطان نے اس کے ساتھ کھایا (اس لیے برکت اٹھ گئی)۔''

۴۲۰۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِیَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى طَعَامِهٖ؛ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ [4]

---

[1] رواه البخاري (٥٤٥٨)۔ [2] رواه مسلم (٨٩/ ٢٧٣٤) ٥ حديث عائشة يأتي (٥٢٣٧) و حديث أبي هريرة يأتي أيضا (٥٢٣٨)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٢٧٥ ح ٢٨٢٤) [والترمذي في الشمائل (١٨٧)] ☆ حبيب بن أوس و ثقه ابن حبان وحده و ابن لهيعة مدلس و عنعن۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٥٨ و قال: حسن صحيح) و أبو داود (٣٧٦٧)۔

۴۲۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھائے اور اپنے کھانے پر اللہ کا نام لینا بھول جائے تو وہ کہے: ''اس کا آغاز و اختتام اللہ کے نام سے۔''

٤٢٠٣: وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ قَالَ: ((مَازَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهٗ، فَلَمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۰۳: امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی، حتیٰ کہ ایک لقمہ باقی رہ گیا اور وہ لقمہ جب اس نے اسے منہ کی طرف اٹھایا تو اس نے کہا: ''بسم اللہ اولہ و آخرہ'' تو (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، پھر فرمایا: ''شیطان اس کے ساتھ کھاتا رہا حتیٰ کہ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو اس نے اپنے پیٹ کا سب کچھ قے کر دیا۔''

٤٢٠٤: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۲۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔''

٤٢٠٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۲۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانا کھا کر شکر کرنے والا، صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔''

٤٢٠٦: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ. [4]

۴۲۰۶: امام ابن ماجہ اور امام دارمی نے سنان بن سنہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

٤٢٠٧: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا اَكَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ وَسَقٰى، وَسَوَّغَهٗ، وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۲۰۷: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے یا کوئی چیز نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے کھلایا، پلایا اور اسے حلق سے اترنے والا بنایا اور پھر اس کے نکلنے کی راہ بنائی۔''

٤٢٠٨: وَعَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٧٦٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (في الشمائل: ١٩٠) و أبو داود (٣٨٥٠) [وابن ماجه (٣٢٨٣ بسند آخر فيه "مولى لأبي سعيد" مجهول و علة أخرى.) والترمذي (٣٤٥٧ وسندهما ضعيف)] ☆ و إسماعيل بن رياح و أبوه مجهولان و للحديث طرق كلها ضعيفة۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٨٦ وقال: حسن غريب)۔ [4] **حسن**، رواه ابن ماجه (١٧٦٤) و الدارمي (٢/ ٩٥ ح ٢٠٣٠)۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٥١)۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۲۰۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کی برکت اس کے بعد ہاتھ منہ دھونے میں ہے، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھانے کی برکت اس سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ منہ دھونے میں ہے۔“

٤٢٠٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَقُدِّمَ اِلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالُوْا: اَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ؟ قَالَ: ((اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۴۲۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بیت الخلا سے باہر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا، کیا ہم آپ کی خدمت میں وضو کا پانی پیش نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے وضو کا حکم صرف اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھنے کا ارادہ کروں۔“

٤٢١٠: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❸

۴۲۱۰: امام ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٢١١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ، فَقَالَ: ((كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسْطِهَا؛ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسْطِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ، وَلٰكِنْ يَأْكُلُ مِنْ اَسْفَلِهَا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا)). ❹

۴۲۱۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ثرید کا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے کناروں سے کھاؤ اور اس کے وسط سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت وسط میں نازل ہوتی ہے۔“ ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ پیالے (پلیٹ) کے بالائی حصے سے نہ کھائے بلکہ وہ اس کے نچلے حصے (یعنی اپنے آگے اور قریب) سے کھائے، کیونکہ برکت اس کے بالائی حصے سے نازل ہوتی ہے۔“

٤٢١٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: مَا رُؤِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ، وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ رَجُلَانِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۲۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو کبھی تکیہ لگا کر کھانا کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا اور نہ ہی آپ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٤٦) و أبو داود (٣٧٦١) ☆ فيه قيس بن الربيع ضعفه الجمهور من جهة حفظه و قال أحمد: "هو منكر، ما حدث به إلا قيس بن الربيع"۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٤٧ وقال: حسن) و أبو داود (٣٧٦٠) و النسائي (١/ ٨٥ ح ١٣٢) [ومسلم (١١٨/ ٣٧٤) وذكره البغوي في مصابيح السنة (٣١٤)]۔ ❸ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٢٦١)۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (١٨٠٥) و ابن ماجه (٣٢٧٧) والدارمي (٢/ ١٠٠ ح ٢٠٥٢) و أبو داود (٣٧٧٢)۔ ❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٧٠)۔

کے پیچھے دو آدمی چلتے ہوئے دیکھے گئے۔

٤٢١٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ ﷺ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ، فَأَكَلَ وَاَكَلْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۲۱۳: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپ کی خدمت میں روٹی اور گوشت پیش کیا گیا تو آپ نے تناول فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ ہم نے کنکریوں کے ساتھ اپنے ہاتھ صاف کر لیے۔

٤٢١٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَنَهَسَ مِنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۲۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت کی دستی پیش کی گئی اور آپ دستی کا گوشت پسند فرمایا کرتے تھے، آپ نے دانتوں کے ساتھ اس سے نوچ لیا۔

٤٢١٥: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ؛ فَاِنَّهٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ، وَانْهَسُوْهُ، فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَا: لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِیِّ. ❸

۴۲۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھری کے ساتھ (پکے ہوئے) گوشت کو مت کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، بلکہ اسے دانتوں کے ساتھ کھاؤ، کیونکہ ایسا کرنا زیادہ لذیز اور کھانے میں زیادہ سہل ہے۔'' ابوداود، بیہقی فی شعب الایمان، اور دونوں نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں۔

٤٢١٦: وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهٗ عَلِیٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِیٌّ مَعَهٗ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّ: ((**مَهْ يَا عَلِیُّ! فَاِنَّكَ نَاقِهٌ**)) قَالَتْ: فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((**يَا عَلِیُّ! مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ؛ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۴۲۱۶: ام منذر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے، ہمارے گھر میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے، رسول اللہ ﷺ انہیں تناول فرمانے لگے اور علی رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ کھانے لگے، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''علی! باز رہو، کیونکہ تم ابھی ابھی صحت یاب ہوئے ہو۔'' وہ بیان کرتی ہیں، میں نے ان کے لیے چقندر اور جو پکائے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''علی! یہ کھاؤ کیونکہ یہ تمہارے لیے زیادہ موزوں ہے۔''

٤٢١٧: وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ

❶ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٣٠٠)۔

❷ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨٣٧ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٣٣٠٧)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٧٨) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٨٩٨) ☆ فيه أبو معشر نجيح: ضعيف۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٣٦٤ ح ٢٧٥٩٣) و الترمذي (٢٠٣٧ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٣٤٤٢)۔

الْاِيْمَانِ ❶

۴۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن (ہنڈیا، دیگچی) کے پیندے کے ساتھ لگا ہوا کھانا پسند تھا۔

٤٢١٨: وَعَنْ نُبَيْشَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۴۲۱۸: نبیشہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی برتن میں کھا کر اسے اچھی طرح صاف کرتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٢١٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهٖ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ہاتھ پر چکنائی لگی ہو اور وہ اسے دھوئے بغیر سو جائے پھر کوئی چیز اسے کاٹ لے تو وہ شخص اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔''

٤٢٢٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ، وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۲۲۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روٹی اور حیس (کھجور، پنیر اور گھی) سے تیار شدہ ثرید بہت مرغوب تھا۔

٤٢٢١: وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ؛ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ❺

۴۲۲۱: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے ہے۔''

٤٢٢٢: وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ: لَا، اِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ. فَقَالَ: ((هَاتِيْ، مَا اَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِيْهِ خَلٌّ)). ❻ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (في الشمائل: ١٨٣) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٩٢٤) [والحاكم (٤/ ١١٥-١١٦) وصححه الذهبي]- ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٧٦ ح ٢١٠٠١) و الترمذي (١٨٠٤) وابن ماجه (٣٢٧١) و الدارمي (٢/ ٩٦ ح ٢٠٣٣) ☆ أم عاصم: لم أجد لها توثيقًا۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨٦٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٣٨٥٢) وابن ماجه (٣٢٩٧)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٨٣) ☆ فيه رجل من أهل البصرة مجهول و سقط ذكره في المستدرك (٤/ ١١٦) فصححاه (!)۔ ❺ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٥١) و ابن ماجه (٣٣١٩) و الدارمي (٢/ ١٠٢ ح ٢٠٥٨) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٤/ ١٢٢) ووافقه الذهبي]- ❻ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٤١) ☆ أبو حمزة الثمالي ثابت بن أبي صفية ضعيف رافضي وللحديث شاهد ضعيف عند الحاكم (٤/ ٥٤ ح ٦٨٧٥) فيه سعدان بن الوليد مجهول الحال: لم أجد من وثقه و روى أحمد (٣/ ٣٥٣ ح ١٤٨٠٧) عن جابر قال قال رسول الله ﷺ: ((نعم الإدام الخل، ما أقفر بيت في خل.)) وسنده حسن وانظر صحيح مسلم (٢٠٥٢)۔

۴۲۲۲: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟'' میں نے عرض کیا، میرے پاس صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لے آؤ، جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٢٢٣: وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَخَذَ كِسْرَةً مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً، فَقَالَ: ((هٰذِهٖ اِدَامُ هٰذِهٖ)) وَاَكَلَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۲۳: یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا، اس پر کھجور رکھی اور فرمایا: ''یہ اس کا سالن ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا۔

٤٢٢٤: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُوْدُنِيْ، فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِيْ، وَقَالَ: ((اِنَّكَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ اِئْتِ الْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ اَخَا ثَقِيْفٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِيْنَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاتِهِنَّ، ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۲۲۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں شدید بیمار ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا جس سے میں نے اپنے دل پر اس کی ٹھنڈک محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم تو دل کے مریض ہو، تم حارث بن کلدہ ثقفی کے پاس جاؤ کیونکہ وہ طبیب آدمی ہے۔ وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ ڈالے، پھر وہ تجھے کھلا دے۔''

٤٢٢٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَيَقُوْلُ: ((يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۴۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔ ترمذی۔ امام ابوداؤد نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''اس کی حرارت اس کی ٹھنڈک سے کم ہو جاتی ہے اور اس کی ٹھنڈک اس کی حرارت سے کم ہو جاتی ہے۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٢٢٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ، فَجَعَلَ يُفَتِّشُهٗ وَيُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۲۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ انہیں چیر کر ان میں سے کیڑے نکالنے لگے۔

٤٢٢٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِجُبْنَةٍ فِيْ تَبُوْكَ، فَدَعَا بِالسِّكِّيْنِ، فَسَمّٰى وَقَطَعَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **ضعیف**، رواہ أبو داود (۳۲۵۹، ۳۲۶۰، ۳۸۳۰) [والترمذي في الشمائل (۱۸۲)] ☆ یحیی بن العلاء: متروك متهم بالكذب و في الطريق الثاني يزيد بن أبي أمية الأعور: مجهول و حفص بن غياث مدلس و عنعن۔

[2] **إسناده ضعیف**، رواہ أبو داود (۳۸۷۵) ☆ فیه عبد الله بن أبي نجيح مدلس و عنعن و في سماع مجاهد من سعد بن أبي وقاص نظر وفيه علة أخرى۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۱۸۴۳) و أبو داود (۳۸۳۶)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۸۳۲)۔ [5] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (۳۸۱۹)۔

۴۲۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، غزوہ تبوک کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر کا ٹکڑا پیش کیا گیا، آپ نے چھری منگائی، اللہ کا نام لیا اور اسے کاٹا۔

٤٢٢٨: وَعَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ: ((اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَى الْاَصَحِّ. [1]

۴۲۲۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور رنگے ہوئے چمڑے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے جس چیز کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے وہ حلال ہے اور جسے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے، اور اس نے جس چیز کے متعلق سکوت اختیار کیا تو وہ ایسی چیز کے زمرے میں ہے جس سے درگزر فرمایا۔'' ابن ماجہ، ترمذی۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

٤٢٢٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ وَّلَبَنٍ)) فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهٗ، فَجَاءَ بِهٖ، فَقَالَ: ((فِيْ اَيِّ شَيْءٍ كَانَ هٰذَا؟)) قَالَ فِيْ عُكَّةِ ضَبٍّ قَالَ: ((ارْفَعْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. [2]

۴۲۲۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس گندم کے سفید آٹے کی روٹی ہو جو گھی اور دودھ سے گوندھ کر تیار کی گئی ہو'' صحابہ میں سے ایک آدمی اٹھا اور وہ اسے بنا کر آپ کی خدمت میں لے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ (گھی) کس چیز میں تھا؟'' اس نے عرض کیا: سانڈھے کی جلد سے بنے ہوئے برتن میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ۔'' ابوداود، ابن ماجہ، اور ابوداود نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

٤٢٣٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۲۳۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر پکا ہوا (کھانے میں کچھ حرج نہیں)

٤٢٣١: وَعَنْ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ: اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَكَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامٌ فِيْهِ بَصَلٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۲۳۱: ابوزیاد بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٣٦٧) والترمذي (١٧٢٦) ☆ سيف بن هارون البرجمي ضعيف و فيه علة أخرى و للحديث شاهد ضعيف عند الحاكم (٢/ ٣٧٥ ح ٣٤١٩)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨١٨) وابن ماجه (٣٣٤١) ☆ فيه أيوب: ينظر فيه و لعله ابن خوط كما فى النكت الظراف (٩/ ٧٥) و هو متروك۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٠٨ و ضعفه) و أبو داود (٣٨٢٨) ☆ فيه أبو إسحاق مدلس ومختلط و عنعن و لم يعلم تحديثه به قبل اختلاطه۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٢٩) ☆ خيار بن سلمة: لم يوثقه غير ابن حبان۔

آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز تھا۔

۴۲۳۲: وَعَنِ ابْنَىْ بُسْرِ السُّلَمِيَّيْنِ رضی اللہ عنہما قَالَا: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَّتَمْرًا وَّكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۳۲: بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپ کے سامنے مکھن اور کھجور پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکھن اور کھجور پسند فرمایا کرتے تھے۔

۴۲۳۳: وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: اُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ، فَخَبَطْتُّ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا، وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ؛ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَّاحِدٌ)) ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ، فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الطَّبَقِ، فَقَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ؛ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ)) ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَآءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ، وَقَالَ: ((يَا عِكْرَاشُ! هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۲۳۳: عکراش بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا ثرید اور بوٹیاں تھیں، میں اس کے اطراف میں ہاتھ مار رہا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے تناول فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا، پھر فرمایا: ''عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔'' پھر ہمارے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں، میں اپنے سامنے سے کھانے لگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پورے طباق میں گھوم رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ وہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔'' پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اپنے ہاتھوں کی نمی اپنے چہرے، بازوؤں اور سر پر مل لی۔ اور فرمایا: ''عکراش! یہ آگ سے پکی ہوئی چیز کا وضو ہے۔''

۴۲۳۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ، وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَآءِ عَنْ وَجْهِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۴۲۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ جو کا حریرہ بنانے کا حکم فرماتے، جب وہ بنایا جاتا تو آپ انہیں حکم فرماتے اسے گھونٹ گھونٹ پیو، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''یہ غم زدہ شخص کو قوت بخشتا ہے اور مریض کے دل کو فرحت بخشتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی خاتون پانی کے ذریعے اپنے چہرے سے میل دور کرتی

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٨٣٧)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٤٨) ☆ فيه العلاء بن الفضل: ضعيف، و ابن عكراش، قال البخاري: "لا يثبت حديثه"۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٣٩)۔

ہے۔'' ترمذی' اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٢٣٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِیْهَا شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ، وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاءُ هَا شِفَاءٌ لِلْعَیْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۴۲۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عجوہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے، اور کھمبی مَن (من وسلویٰ) سے ہے، اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعثِ شفا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٣٦: عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَیْلَةٍ، فَاَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِیَ، ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ یَحُزُّ لِیْ بِهَا مِنْهُ، فَجَاءَ بِلَالٌ یُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ، فَقَالَ: ((مَالَهُ تَرِبَتْ یَدَاهُ؟)) قَالَ: وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً، فَقَالَ لِیْ: ((اَقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ؟۔ اَوْ۔ قُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۴۲۳۶: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان تھا آپ نے ایک پہلو (ران) کے متعلق حکم فرمایا تو اسے بھونا گیا، پھر آپ نے چھری لی اور اس کے ساتھ اس سے میرے لیے کاٹنے لگے، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لیے اطلاع دینے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری پھینک دی اور فرمایا: ''اسے کیا ہوا اس کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔'' مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مونچھیں لمبی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مسواک پر رکھ کر انہیں کاٹ دوں۔'' یا فرمایا: ''تم خود مسواک پر رکھ کر انہیں کاٹ لو۔''

٤٢٣٧: وَعَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَیْدِیَنَا حَتّٰى یَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَیَضَعُ یَدَهُ، وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا، فَجَاءَتْ جَارِیَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ یَدَهَا فِی الطَّعَامِ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِیَدِهَا، ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ كَاَنَّمَا یُدْفَعُ، فَاَخَذَ بِیَدِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ، وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِیَةِ لِیَسْتَحِلَّ بِهَا، فَاَخَذْتُ بِیَدِهَا، فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِهِ، فَاَخَذْتُ بِیَدِهِ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ! اِنَّ یَدَهُ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِهَا)). زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ: ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَاَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۲۳۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو ہم کھانے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہیں فرماتے تھے اور آپ اپنا ہاتھ بڑھاتے تھے، ایک مرتبہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٦٦ وقال: حسن غريب)۔

[2] **سنده صحيح**، رواه الترمذي (في الشمائل: ١٦٥) [و أبو داود (١٨٨) و أحمد (٤/ ٢٥٢، ٢٥٥)]۔

[3] رواه مسلم (١٠٢/ ٢٠١٧)۔

کھانے میں شریک ہوئے تو ایک بچی آئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے، اس نے کھانے میں ہاتھ رکھنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی آیا وہ بھی اسی طرح تھا جیسے اسے دھکیلا جا رہا ہو آپ نے اسے بھی ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شیطان اس کھانے پر، جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے، دسترس حاصل کر لیتا ہے، وہ اس بچی کو لے کر آیا تا کہ وہ اس کے ذریعے دسترس حاصل کر سکے، لیکن میں نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تا کہ اس کے ذریعے دسترس حاصل کر سکے، لیکن میں نے اسے بھی ہاتھ سے پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک اس (شیطان) کا ہاتھ، اس (بچی) کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔'' اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: پھر آپ ﷺ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

٤٢٣٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَشْتَرِىَ غُلَامًا ، فَاَلْقٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَاَكَلَ الْغُلَامُ ، فَاَكْثَرَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ كَثْرَةَ الْاَكْلِ شُؤْمٌ)) وَاَمَرَ بِرَدِّهٖ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۲۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام خریدنا چاہا تو آپ نے اس کے سامنے کھجوریں رکھیں، اس غلام نے بہت زیادہ کھجوریں کھا لیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک زیادہ کھانا بے برکتی ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اسے واپس کرنے کا حکم فرمایا۔

٤٢٣٩: وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْمِلْحُ)). [2] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۲۳۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے سالن کا سردار نمک ہے۔''

٤٢٤٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ، فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ)). [3]

۴۲۴۰: انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جب کھانا لگا دیا جائے تو اپنے جوتے اتار دیا کرو، کیونکہ یہ تمہارے پاؤں کے لیے زیادہ آرام دہ ہے۔''

٤٢٤١: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّىَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ، وَتَقُوْلُ: اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ)). رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ [4]

۴۲۴۱: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تو آپ کے کہنے پر اسے ڈھانک دیا جاتا حتی کہ اس کا جوش حرارت ختم ہو جاتا۔ اور وہ فرماتی تھیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایسا کرنا زیادہ باعث برکت

[1] **إسناده ضعيف جدًا موضوع** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٦٦١ ، نسخة محققة : ٥٢٧٣) [وابن عدي فى الكامل (١/ ٢٤٤)] ☆ فيه أبو إسحاق الشيباني إبراهيم بن هراسة : كذاب متهم ـ

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٣١٥) ☆ فيه عيسى الحناط : متروك و السند ضعفه البوصيري ـ

[3] **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه الدارمي (٢/ ١٠٨ ح ٢٠٨٦ ، نسخة محققة : ٢١٢٥) ☆ فيه موسى بن محمد بن إبراهيم: متروك ، والسند منقطع وقال الذهبي في تلخيص المستدرك (٤/ ١١٩): "أحسبه موضوعًا وإسناده مظلم" ـ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ١٠٠ ح ٢٠٥٣ ، نسخة محققة: ٢٠٩١) [وأبو نعيم في حلية الأولياء (٨/ ١٧٧) و ابن حبان (الإحسان : ٥١٨٤/ ٥٢٠٧) والحاكم (٤/ ١١٨)] ☆ فيه الزهري: مدلس و عنعن ـ

ہے۔" دونوں روایتیں امام دارمی نے نقل کیں۔

٤٢٤٢: وَعَنْ نُبَیْشَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَةٍ لَحِسَهَا، تَقُوْلُ لَهُ الْقَصْعَةُ: اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقْتَنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ)). رَوَاهُ رَزِیْنٌ [1]

۴۲۴۲: نبیشہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی برتن میں کھا کر اسے اچھی طرح صاف کرتا ہے تو وہ برتن اس کے متعلق کہتا ہے: اللہ تمہیں جہنم سے آزادی عطا فرمائے جس طرح تم نے مجھے شیطان سے آزادی دی۔"

---

[1] لم أجده، رواه رزين (لم أجده) وانظر ح ٤٢١٨۔

بَابُ الضِّيَافَةِ

ضیافت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٢٤٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: بَدَلَ ((الْجَارِ)): ((وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۲۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ خیرو بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے ایک دوسری روایت میں: پڑوسی کے بجائے یہ الفاظ ہیں: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔“

٤٢٤٤: وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحَرِّجَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۲۴۴: ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور وہ ایک دن ایک رات ہے، اور ضیافت تین دن کے لیے ہے، اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں اس قدر قیام کرے کہ وہ اسے تنگی میں مبتلا کر دے۔“

٤٢٤٥: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ لَنَا: ((اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِیْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِیْ يَنْبَغِیْ لَهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٨، و الرواية الثانية: ٦١٣٨) و مسلم (٧٥/ ٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٩) و مسلم (١٤/ ٤٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٦١) و مسلم (١٧/ ١٧٢٧)۔

۴۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ ہمیں بھیجتے ہیں، اور ہم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالتے ہیں تو وہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اس بارے میں جناب کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم کسی قوم کے ہاں پڑاؤ ڈالو اور وہ مہمان نوازی کے مطابق تمہاری مہمان نوازی کریں تو اسے قبول کرو اور اگر وہ مہمان نوازی نہ کریں تو پھر مہمان نوازی کا جو حق ہے وہ ان سے وصول کر سکتے ہو۔''

٤٢٤٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ اَوْلَيْلَةٍ، فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: ((مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَا: الْجُوْعُ، قَالَ: وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَأَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَكُمَا، قُوْمُوْا)) فَقَامُوْا مَعَهٗ، فَاَتٰی رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِیْ بَيْتِهٖ، فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَيْنَ فُلَانٌ؟)) قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ، اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَاحِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّیْ قَالَ: فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَقَالَ: كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ، وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ)) فَذَبَحَ لَهُمْ، فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَالِكَ الْعِذْقِ، وَشَرِبُوْا، فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَابِ الْوَلِيْمَةِ. [1]

۴۲۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی روز یا کسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوگئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تمہیں کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا؟'' انہوں نے عرض کیا، بھوک نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی چیز نے نکالا جس نے تمہیں نکالا ہے، چلو!'' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیئے۔ آپ ایک انصاری صحابی کے پاس تشریف لائے لیکن وہ گھر پر نہیں تھے، جب اس کی اہلیہ نے آپ کو دیکھا تو کہا: خوش آمدید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''فلاں کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں وہ انصاری بھی تشریف لے آئے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو پکار اٹھے: الحمدللہ، مہمانی کے لحاظ سے آج کا دن میرے لیے بہت ہی باعث عزت ہے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ شخص گیا اور کھجوروں کا خوشہ لایا جس میں کچی، پکی اور عمدہ ہر قسم کی کھجوریں تھیں، اس نے عرض کیا، آپ انہیں تناول فرمائیں، اور خود اس نے چھری پکڑ لی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''دودھ دینے والی بکری سے احتیاط کرنا۔'' اس نے ان کی خاطر بکری ذبح کی، انہوں نے اس بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا۔ جب وہ سیر و سیراب ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روز قیامت تم سے ان نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، پھر تم ان نعمتوں سے مستفید ہو کر واپس جاؤ گے۔''

[1] رواہ مسلم (١٤/ ٢٠٣٨) ٥ حديث أبي مسعود تقدم (٣٢١٩)۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''انصار میں سے ایک آدمی تھا......'' باب الولیمۃ'' میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٢٤٧: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رضی اللہ عنہ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا، فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا؛ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: ((وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوْهُ، كَانَ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)). [1]

۴۲۴۷: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے لیکن وہ حقِ ضیافت سے محروم رہے تو اس کی نصرت کرنا ہر مسلمان پر حق ہے حتی کہ وہ اس کے مال اور اس کی زراعت سے اس کا حقِ ضیافت لے لے۔'' دارمی، ابوداؤد۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ''جو کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرا لیکن انہوں نے اس کی ضیافت نہ کی تو وہ اپنے حقِ ضیافت کے برابر ان کے مال سے لے سکتا ہے۔''

٤٢٤٨: وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّبِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ، أَقْرِيْهِ أَمْ أَجْزِيْهِ؟ قَالَ: ((بَلْ اقْرِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۲۴۸: ابواحوص جشمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں تو وہ میری ضیافت نہ کرے لیکن اس کے بعد وہ میرے پاس سے گزرے تو کیا میں اس کی ضیافت کروں یا اس کو بدلہ دوں (کہ ضیافت نہ کروں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلکہ ضیافت کرو۔''

٤٢٤٩: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَوْ غَيْرِهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْتَأْذَنَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) فَقَالَ سَعْدٌ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَلَمْ يُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً إِلَّا وَهِيَ بِأُذُنَيَّ: وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أُسْمِعْكَ، أَحْبَبْتُ أَنْ أَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ، فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيْبًا، فَأَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

---

[1] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٩٨ ح ٢٠٤٣) و أبو داود (٣٧٥١ و الرواية الثانية: ٣٨٠٤) و سندها صحيح]۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٠٦ وقال: حسن صحيح)۔

[3] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٢٨٢-٢٨٣ ح ٣٣٢٠) [و أحمد (٣/ ١٣٨) والبيهقي (٧/ ٢٨٧) والطحاوي في مشكل الآثار (١/ ٤٩٨، ٤٩٩) و صححه العراقي و ابن الملقن وغيرهما] ☆ وله شاهد حسن لذاته عندالطحاوي في مشكل الآثار (٤/ ٢٤٢ ح ١٥٧٧) وبه صح الحديث۔

۴۲۴۹: انس رضی اللہ عنہ یا ان کے علاوہ کسی صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی اور فرمایا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ، لیکن انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز نہ سنائی حتی کہ آپ نے تین مرتبہ سلام کیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے بھی تین مرتبہ سلام کا جواب دیا لیکن آپ کو نہ سنایا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے تو سعد رضی اللہ عنہ، آپ کے پیچھے گئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، آپ نے جتنی بار بھی سلام کیا میں نے اسے سنا اور آپ کو جواب عرض کیا لیکن میں نے آپ کو (اس لیے) نہیں سنایا کہ میں پسند کرتا تھا کہ آپ سے زیادہ سے زیادہ سلامتی اور برکت حاصل کرسکوں، پھر وہ گھر تشریف لائے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں منقی پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: ''نیکو کار تمہارا کھانا کھاتے رہیں، فرشتے تم پر رحمتیں بھیجیں اور روزہ دار تمہارے ہاں افطار کرتے رہیں۔''

٤٢٥٠: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَّتِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُو ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ؛ فَأَطْعِمُوا طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ، وَأَوْلُوا مَعْرُوفَكُمُ الْمُؤْمِنِينَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [1]

۴۲۵۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی مثل ہے جو اپنے کھونٹے کے ساتھ بندھا ہوا ہے دوڑتا پھرتا ہے لیکن اپنے کھونٹے کی طرف ہی لوٹ آتا ہے، اور مومن بھول جاتا ہے (غلطی کر بیٹھتا ہے) اور پھر ایمان کی طرف پلٹ آتا ہے، تم اپنا کھانا متقی لوگوں کو کھلاؤ اور مومنوں کے ساتھ بھلائی کرو۔''

٤٢٥١: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُسْرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَصْعَةٌ، يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا: الْغَرَّاءُ، فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحَى، أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا، فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا، فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا)) ثُمَّ قَالَ: ((كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا، وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۲۵۱: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک برتن تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے، اسے غراء کہا جاتا تھا، جب وہ چاشت کا وقت ہونے پر نماز چاشت پڑھ لیتے تو وہ برتن لایا جاتا اور اس میں ثرید تیار کیا جاتا، پھر صحابہ کرام اس کے اردگرد جمع ہو جاتے، جب وہ زیادہ ہو جاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزانوں ہو کر بیٹھ جاتے، کسی اعرابی نے کہا: یہ کس طرح بیٹھنا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے متواضع سخی بنایا ہے اور مجھے متکبر سرکش نہیں بنایا۔'' پھر فرمایا: ''اس (برتن) کے اطراف سے کھاؤ اور اس کے وسط کو چھوڑ دو اس میں برکت عطا کی جائے گی۔''

٤٢٥٢: وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ: ((فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٩٦٤، نسخة محققة: ١٠٤٦٠-١٠٤٦١) وأبو نعيم في حلية الأولياء (٨/ ١٧٩) [وأحمد (٣/ ٣٨، ٥٥)] ☆ فيه أبو سليمان الليثي: لم أجد من وثقه غير ابن حبان من المتقدمين وانظر مجمع الزوائد (١٠/ ٢٠١) و صحيح ابن حبان (الإحسان: ٦١٥)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٧٧٣)۔

يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۵۲: وحشی بن حرب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید کہ تم الگ الگ کھاتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنا کھانا اجتماعی شکل میں کھایا کرو، اللہ کا نام لیا کرو (اس طرح) اس میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۴۲۵۳: عَنْ اَبِیْ عَسِيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلًا، فَمَرَّبِیْ فَدَعَانِیْ، فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّبِاَبِیْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّبِعُمَرَ فَدَعَاهُ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ: ((اَطْعِمْنَا بُسْرًا)) فَجَآءَ بِعِذْقٍ، فَوَضَعَهُ، فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ، فَشَرِبَ فَقَالَ: ((لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) قَالَ: فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: خِرْقَةٍ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ، اَوْكِسْرَةٍ سَدَّبِهَا جُوْعَتَهُ، اَوْجُحْرٍيَتَدَخَّلُ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقُرِّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا [2]

۴۲۵۳: ابوعسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے میرے پاس سے گزرے تو مجھے آواز دی، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، پھر آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بھی آواز دی، وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر آپ، عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بھی آواز دی، وہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ چلتے گئے حتی کہ کسی انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے باغ کے مالک سے فرمایا: ''ہمیں پکی ہوئی کھجوریں کھلاؤ۔'' وہ ایک خوشہ لائے جسے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا، پھر آپ ﷺ نے ٹھنڈا پانی منگایا اور اسے نوش فرمایا، پھر فرمایا: ''روزِ قیامت تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے وہ خوشہ پکڑ کر زمین پر مارا حتی کہ وہ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بکھر گئیں، پھر عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا روزِ قیامت ہم سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، مگر تین چیزوں کے متعلق سوال نہیں ہوگا، وہ کپڑا جس سے آدمی اپنا ستر ڈھانپتا ہے، یا روٹی کا ٹکڑا جس سے وہ اپنی بھوک مٹاتا ہے، یا وہ کمرہ جس میں وہ گرمی، سردی میں رہائش رکھتا ہے۔'' احمد، بیہقی نے شعب الایمان میں اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٧٦٤) [وابن ماجه (٣٢٨٦) و أحمد (٣/ ٥٠١)]۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٨١ ح ٢١٠٤٩، نسخة محققة: ٢٠٧٦٨) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٠١)۔

٤٢٥٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، وَلْيُعْذِرْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهُ، فَيَقْبِضُ يَدَهُ، وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهُ فِى الطَّعَامِ حَاجَةٌ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❶

۴۲۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دستر خوان لگا دیا جائے تو دستر خوان اٹھائے جانے تک کوئی شخص نہ اٹھے، اور جب تک کھانے میں شریک تمام افراد فارغ نہ ہو جائیں تب تک کوئی شخص کھانے سے اپنا ہاتھ نہ روکے خواہ وہ سیر ہو جائے اور اگر اسے کوئی مسئلہ درپیش ہو تو عذر پیش کر دینا چاہیے، ورنہ اس طرح اس کے ساتھ والے کو شرمندگی ہو گی اور وہ کھانے کی ضرورت کے باوجود اپنا ہاتھ روک لے گا۔''

٤٢٥٥: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَهُمْ اَكْلًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا. ❷

۴۲۵۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو آپ ﷺ سب سے آخر پر کھانے سے فارغ ہوتے تھے۔ بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

٤٢٥٦: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اُتِىَ النَّبِىُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ، قَالَ: ((لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَكَذِبًا)). ❸ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۲۵۶: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے وہ ہمیں عنایت فرما دیا، ہم نے عرض کیا، ہمیں کھانے کی چاہت نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرو۔''

٤٢٥٧: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۴۲۵۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکٹھے کھایا کرو، الگ الگ مت کھاؤ، کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔''

٤٢٥٨: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ)). ❺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

---

❶ **ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٢٧٣، ٣٢٩٥) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٨٦٤) ☆ فيه عبدالأعلى بن أعين: ضعيف۔
❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٠٣٧، نسخة محققة: ٥٦٣٦، ٩١٨٧) ☆ فيه عبد الرحمن بياع الهروي البغدادي روى عنه ابن معين و لم أجد من وثقه والخبر مرسل۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه ابن ماجه (٣٢٩٨)۔
❹ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٢٨٧) ☆ عمرو بن دينار قهرمان آل الزبير ضعيف و حديث ابن ماجه (٣٢٥٥) يغني عنه ۔ ❺ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٣٥٨) ☆ فيه علي بن عروة: متروك و له شاهد موضوع عند ابن عدي فى الكامل (٣/ ١١٧٣) فلا يستشهد به ۔

۴۲۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جانا مسنون ہے۔''

٤٢٥٩: وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْهُ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ. [1]

۴۲۵۹: امام بیہقی نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے کہا: اس کی سند میں ضعف ہے۔

٤٢٦٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۲۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس گھر میں کھانا کھلایا جائے اس میں خیر و برکت اس تیزی سے داخل ہوتی ہے، جس تیزی کے ساتھ چھری اونٹ کی کوہان کو کاٹتی ہے۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٦٤٩، نسخة محققة: ٩٢٠٢) ☆ فيه سلم بن سالم (البلخي) ضعيف و عطاء الخراساني عنعن۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٣٥٧) ☆ فيه جبارة بن مغلس: متهم بالكذب، و الصواب في السند: "المحاربي عبد الرحمٰن عن نهشل وهو ابن سعيد" و نهشل: متروك كذبه ابن راهويه۔

بَابٌ [فِيْ اَكْلِ الْمُضْطَرِّ]

اضطراری حالت میں کھانے کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

یہ باب فصل اول سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٢٦١: عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ رضي الله عنه ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: ((مَا طَعَامُكُمْ؟)) قُلْنَا: نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ، قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ: فَسَّرَهُ لِيْ عُقْبَةُ: قَدَحٌ غُدْوَةً، وَقَدَحٌ عَشِيَّةً. قَالَ: ((ذَاكَ وَاَبِي الْجُوْعُ)) فَاَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۶۱: فجیع عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ہمارے لیے مردہ جانور کی کون سی چیز حلال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا کھانا کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: ہم شام اور صبح کے وقت دودھ کا ایک پیالہ پیتے ہیں، ابونعیم کا بیان ہے کہ عقبہ نے مجھے وضاحت سے بتلایا کہ ایک پیالہ صبح، ایک پیالہ شام کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے باپ کی قسم! یہ تو پھر بھوک ہے۔'' آپ نے اس حال میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دیا۔

٤٢٦٢: وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَكُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِيْبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ، فَمَتٰى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ؟ قَالَ: ((مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِؤُوْا بِهَا بَقْلًا، فَشَانُكُمْ بِهَا)) مَعْنَاهُ: اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَةً تَاْكُلُوْنَهَا حَلَّتْ لَكُمُ الْمَيْتَةُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۴۲۶۲: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم ایسی سرزمین پر ہوتے ہیں جہاں ہم بھوک کا شکار ہو جاتے ہیں تو ہمارے لیے مردار کھانا کب حلال ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم صبح یا شام کھانے کے لیے کوئی ترکاری نہ پاؤ، تب اس حالت میں تم مردار کھا سکتے ہو۔''

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

---

[1] **ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨١٧) ☆ فيه وهب بن عقبة : وثقه ابن حبان وحده وقال الحافظ في التقريب: "مستور" والحديث ضعفه البيهقي۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٨٨ ح ٢٠٠٢، نسخة محققة: ٢٠٣٩) ☆ حسان بن عطية: لم يسمع من أبي واقد الليثي رضي الله عنه فالسند منقطع۔

بَابُ الْأَشْرِبَةِ

مشروبات کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّل

فصل اول

٤٢٦٣: عَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَةٍ: وَ يَقُوْلُ ﷺ: ((اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ)). 1

۴۲۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کے دوران تین سانس لیا کرتے تھے۔ بخاری، مسلم۔
اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''یہ (تین سانس لینا) زیادہ پیاس بجھاتا ہے، صحت افزا ہے اور زیادہ باعث ہضم ہے۔''

٤٢٦٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 2

۴۲۶۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پینے سے منع فرمایا ہے۔

٤٢٦٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ. زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: وَاخْتِنَاثُهَا: اَنْ يُّقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 3

۴۲۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے منہ موڑ کر ان سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔
اور ایک روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: مشکیزوں کا منہ موڑنا یہ ہے کہ اس کا دہانہ اُلٹا کر پھر ان سے پیا جائے۔

٤٢٦٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ 4

۴۲۶۶: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پیئے۔

٤٢٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَقِئْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ 5

1 متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٣١) و مسلم (١٢٣ / ٢٠٢٨)۔

2 متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٢٩) و مسلم (لم أجده)۔

3 متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٢٥) و مسلم (١١١/ ٢٠٢٣)۔

4 رواه مسلم (١١٣/ ٢٠٢٤)۔

5 رواه مسلم (١١٦/ ٢٠٢٦)۔

۴۲۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر نہ پیئے، تم میں سے جو شخص بھول جائے تو وہ قے کر دے۔''

٤٢٦٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۲۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے ڈول میں آب زم زم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

٤٢٦٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوْفَةِ، حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، ثُمَّ اُتِيَ بِمَآءٍ، فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ، وَذَكَرَ رَأْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اُنَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا، وَاَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۲۶۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز ظہر ادا کی پھر لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے وہ کوفہ کے چبوترے پر بیٹھ گئے حتی کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر پانی لایا گیا تو انہوں نے پانی پیا، اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، اور راوی نے ذکر کیا، آپ نے اپنا سر اور دونوں پاؤں دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا، پھر فرمایا: لوگ کھڑے ہو کر پینا ناپسند کرتے ہیں، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا۔

٤٢٧٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ، فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَآءَ فِي حَائِطٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَآءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا؟)) فَقَالَ: عِنْدِي مَآءٌ بَاتَ فِي شَنٍّ، فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَآءً، ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اَعَادَ، فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَآءَ مَعَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی بھی تھے، آپ نے سلام کیا تو اس آدمی نے سلام کا جواب دیا جبکہ آدمی باغ کو پانی لگا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تیرے پاس رات کا باسی پانی مشکیزے میں ہے تو ٹھیک ورنہ ہم تالاب سے منہ لگا کر پی لیتے ہیں۔'' اس آدمی نے عرض کیا، میرے پاس رات کا باسی پانی ہے، وہ سائبان کی طرف گیا، پیالے میں پانی ڈالا پھر اس پر گھر میں پلی ہوئی بکری کا دودھ دھویا (اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا، وہ آدمی دوبارہ لایا تو اس آدمی نے پیا، جو کہ آپ کے ساتھ تھا۔

٤٢٧١: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ. ((اِنَّ الَّذِي يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ)). [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٦٣٧) و مسلم (١٢٠/ ٢٠٢٣)۔

[2] رواه البخاري (٥٦١٦)۔

[3] رواه البخاري (٥٦١٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٢٤) و مسلم (١/ ٢٠٦٥)۔

۴۲۷۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلتا ہے۔“ بخاری، مسلم۔
اور مسلم کی روایت میں ہے: ”بے شک جو شخص چاندی اور سونے کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے۔“

٤٢٧٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۲۷۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”باریک اور موٹا ریشمی کپڑا مت زیب تن کرو اور سونے چاندی کے برتن میں پیو اور نہ ان کی پلیٹوں میں کھاؤ، کیونکہ وہ ان (کافروں) کے لیے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔“

٤٢٧٣: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَاةٌ دَاجِنٌ، وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِي دَارِ أَنَسٍ فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَدَحَ، فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُوْ بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَعْطِ أَبَابَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ: ((الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((الْأَيْمَنُوْنَ الْأَيْمَنُوْنَ، أَلَا فَيَمِّنُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۲۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھر میں پلی ہوئی بکری کا دودھ دھویا گیا اور پھر اس کے ساتھ انس رضی اللہ عنہ کے گھر کے کنویں کا پانی ملایا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش فرمایا، آپ کے بائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ابوبکر کو دیں، لیکن آپ نے اس اعرابی کو عطا فرمایا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف تھا، پھر فرمایا: ”دایاں تو دایاں ہی ہے۔“
ایک روایت میں ہے: ”دائیں طرف والوں کو، دائیں طرف والوں کو، سنو! دائیں طرف والوں کو مقدم رکھو۔“

٤٢٧٤: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟)) فَقَالَ: مَاكُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِنْكَ أَحَدًا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَحَدِيْثُ أَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [3]

۴۲۷۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا، آپ کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جبکہ عمر رسیدہ لوگ آپ کے بائیں طرف تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لڑکے! کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پیالہ عمر رسیدہ اشخاص کو دے دوں؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کی بچی ہوئی چیز اپنے علاوہ کسی کو دینا پسند نہیں کرتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اسے ہی عطا فرمایا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٢٦) و مسلم (٤/ ٢٠٦٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥٢ والرواية الثانية: ٢٥٧١) و مسلم (١٢٥/ ٢٠٢٩ والرواية الثانية: ١٢٦/ ٢٠٢٩)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥١) و مسلم (١٢٧/ ٢٠٣٠) ٥ حديث أبي قتادة سيأتي (٥٩١١)۔

ہم ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ان شاء اللہ تعالی باب المعجزات میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٢٧٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ نَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. ❶

۴۲۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چلتے پھرتے اور کھڑے ہو کر بھی کھا پی لیا کرتے تھے۔ ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٤٢٧٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَشْرَبُ قَائِمًا وَ قَاعِدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۴۲۷۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی پی لیا کرتے تھے۔

٤٢٧٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ، اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٢٧٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ، وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۲۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پیو بلکہ دو اور تین گھونٹوں میں پیو اور جب تم پیو تو اللہ کا نام لو اور جب تم برتن منہ سے ہٹاؤ تو الحمدللہ کہو۔''

٤٢٧٩: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ؟ قَالَ: ((اَهْرِقْهَا)). قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: ((فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ، ثُمَّ تَنَفَّسْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❺

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (١٨٨٠) و ابن ماجه (٣٣٠١) و الدارمي (٢/ ١٢٠ ح ٢١٣١)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٨٣ وقال: حسن صحيح)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٢٨) و ابن ماجه (٣٤٢٨-٣٤٢٩)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٨٥ وقال: غريب) ☆ يزيد بن سنان الجزري: ضعيف و شيخه كأنه يعقوب (ضعيف) وإلا فمجهول۔

❺ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٨٨٧ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ١١٩ ح ٢١٧٢)۔

۴۲۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا، برتن میں گرا ہوا تنکا دیکھوں تو پھر (کیا کروں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے پھینک دو۔'' اس نے عرض کیا، میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے منہ سے پیالہ ہٹا، پھر سانس لے۔''

٤٢٨٠: وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَاَنْ يُّنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۲۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پینے سے اور مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٢٨١: وَعَنْ كَبْشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا، فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ. [2]

۴۲۸۱: کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا، میں نے اس (مشکیزے) کے منہ کی طرف توجہ رکھی اور میں نے اس (مشکیزے کے منہ) کو کاٹ لیا۔
ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

٤٢٨٢: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْحُلْوُ الْبَارِدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ مَارُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. [3]

۴۲۸۲: امام زہری نے عروہ کی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا شیریں مشروب زیادہ پسند تھا۔ ترمذی اور انہوں نے کہا: صحیح وہ ہے جو زہری کی سند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا گیا ہے۔

٤٢٨٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ. وَاِذَا سُقِيَ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ، وَزِدْنَا مِنْهُ؛ فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۲۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ یوں دعا کرے: ''اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما، اور ہمیں اس سے بہتر کھلا۔'' اور جب دودھ پیئے تو یوں دعا کرے: ''اے اللہ اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔'' کیونکہ دودھ کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے سے کفایت کرے۔''

٤٢٨٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَآءُ مِنَ السُّقْيَا، قِيْلَ هِيَ عَيْنٌ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَانِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٣٧٢٢)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٩٢) و ابن ماجه (٣٤٢٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٨٩٥) ☆ الزهري مدلس و عنعن و له شاهد ضعيف عند أحمد (١/ ٣٣٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٤٥٥) و أبو داود (٣٧٣٠) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف وعمر بن حرملة مجهول وله شاهد ضعيف في الصحيحة للشيخ محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله (٢٣٢٠) وأخطأ من صححه۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٧٣٥)۔

۴۲۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سقیا سے آب شیریں لایا جاتا تھا، مشہور ہے کہ وہ مدینہ سے دوروز کی مسافت پر ایک چشمہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٨٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ فِیْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ، اَوْ اِنَاءٍ فِیْهِ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ [1]

۴۲۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں، یا کسی ایسے برتن میں، جس میں اس (سونے یا چاندی) میں سے کچھ ہو تو وہ شخص اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی انڈیلتا ہے۔“

[1] **سنده ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٤٠ ح ٩٣ وقال: إسناده حسن) ☆ إبراهيم بن عبد الله بن مطيع و أبوه لم يوثقهما غير الدارقطني بتحسين حديثهما والله أعلم بهما۔

بَابُ النَّقِيْعِ وَالْاَنْبِذَةِ

نقیع اور نبیذ کا بیان

نقیع: وہ شراب جو انگور، پانی میں بھگو کر بنائی جائے اور آگ میں نہ پکائی جائے۔
نبیذ: یہ وہ شربت ہے جو کھجور، انگور، شہد، جو اور گیہوں سے بنایا جائے خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٢٨٦: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهٗ: الْعَسَلَ، وَالنَّبِيْذَ، وَالْمَآءَ، وَاللَّبَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے اس پیالے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کا مشروب پلایا، شہد، نبیذ، پانی اور دودھ۔

٤٢٨٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ، وَلَهٗ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً، فَيَشْرَبُهٗ عِشَآءً، وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۲۸۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشکیزے میں نبیذ تیار کیا کرتی تھیں، جسے اوپر سے باندھ دیا جاتا تھا، اور اس کے نیچے بھی منہ تھا، ہم صبح نبیذ تیار کرتیں تو آپ اسے شام کو نوش فرما لیتے اور ہم شام کو تیار کرتیں تو آپ اسے صبح کو نوش فرما لیتے تھے۔

٤٢٨٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُنْبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ، فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ، وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ، وَالْغَدَ، وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى، وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ، فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ، اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۲۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رات کے پہلے حصے میں نبیذ تیار کی جاتی، جب اس دن صبح ہوتی تو آپ اسے نوش فرماتے اور رات کو بھی پیتے، اگلے دن اور اگلی رات بھی نوش فرماتے اور اگلے روز عصر تک نوش فرما لیتے، اگر کچھ بچ جاتی آپ اسے خادم کو پلا دیتے یا پھر آپ کے حکم پر اسے انڈیل دیا جاتا۔

---

[1] رواہ مسلم (۸۹/ ۲۰۰۸)۔
[2] رواہ مسلم (۸۵/ ۲۰۰۵)۔
[3] رواہ مسلم (۷۹/ ۲۰۰۴)۔

٤٢٨٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ سِقَاءٍ، فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِىْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۲۸۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی، اگر وہ مشکیزہ نہ پاتے تو پھر آپ کے لیے پتھر کے برتن میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

٤٢٩٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيْرِ، وَاَمَرَ اَنْ يُّنْبَذَ فِىْ أَسْقِيَةِ الْاَدَمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۲۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے بنائے ہوئے برتن، سبز گھڑے، روغن کیے ہوئے برتن اور لکڑی سے کریدے ہوئے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے مشکیزوں میں نبیذ تیار کرنے کا حکم فرمایا۔

٤٢٩١: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ، فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) وَفِىْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِىْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ، فَاشْرَبُوْا فِىْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۲۹۱: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں (مذکورہ) ظروف (میں نبیذ تیار کرنے) سے منع کیا تھا، کوئی ظرف (برتن نہ تو) کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ اسے حرام کرتا ہے، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''
ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: ''میں نے چمڑے کے برتنوں کے علاوہ دیگر برتنوں میں مشروبات (رکھنے، پینے) سے تمہیں منع کیا تھا، تم تمام برتنوں میں پیو، مگر نشہ آور چیزیں مت پیو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٢٩٢: عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِىْ الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۴۲۹۲: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کے کچھ لوگ شراب کا کوئی اور نام رکھ کر شراب نوشی کریں گے۔''

---

[1] رواہ مسلم (٦٢/ ١٩٩٩)۔

[2] رواہ مسلم (٥٧/ ١٩٩٧، ٤٦/ ١٩٩٧)۔

[3] رواہ مسلم (٦٥/ ٩٧٧)۔

[4] **حسن**، رواہ أبو داود (٣٦٨٨) و ابن ماجہ (٤٠٢٠)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٢٩٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفیٰ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ . قُلْتُ: اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ؟ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۴۲۹۳: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا، کیا ہم سفید میں پی لیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔''

[1] رواه البخاري (٥٥٩٦)۔

بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِي وَغَيْرِهَا

برتنوں اور دیگر چیزوں کو ڈھانپنے وغیرہ کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٤٢٩٤: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ، فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ، وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا، وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا، وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج غروب ہو جائے یا جب تم شام کرو تو اپنے بچوں کو روک لیا کرو، کیونکہ اس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں، لیکن جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو ان (بچوں) کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا نام لو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا، اپنے مشکیزے بند رکھو، ان پر اللہ کا نام لو، اپنے برتن ڈھانپ کر رکھو ان پر اللہ کا نام لو، خواہ کوئی معمولی چیز ہی ان پر رکھو اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔''

٤٢٩٥: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ: ((خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ، وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ، وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ، وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ؛ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً، وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ؛ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ)). [2]

۴۲۹۵: اور بخاری کی روایت میں ہے، فرمایا: ''برتن ڈھانپو، مشکیزوں کو باندھو، دروازے بند رکھو اور شام کے وقت اپنے بچوں کو اکٹھا کر لو کیونکہ (اس وقت) جن پھیل جاتے ہیں، اور اچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ بسا اوقات چوہیا چراغ کی بتی کھینچ کر لے جاتی ہے اور گھر والوں کو جلا ڈالتی ہے۔''

٤٢٩٦: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((غَطُّوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ، وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ، وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرِضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ، فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ)). [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٨٠) و مسلم (٩٧/ ٢٠١٢)۔

[2] رواه البخاري (٣٣١٦)۔

[3] رواه مسلم (٩٦/ ٢٠١٢)۔

۴۲۹۶: اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''برتن ڈھانپو، مشکیزوں کے منہ باندھو، دروازے بند رکھو، چراغ گل کردو، کیونکہ شیطان مشکیزے کا منہ نہیں کھولتا اور نہ بند دروازے کھولتا ہے اور نہ ہی کسی برتن سے ڈھکنا اٹھاتا ہے، اور اگر تم میں سے کوئی لکڑی کے سوا کوئی چیز نہ پائے تو وہ اسے ہی عرض کے بل اس پر رکھ دے اور اللہ کا نام لے، وہ ایسے ضرور کرے، کیونکہ چوہیا گھر کو اہل خانہ سمیت جلا دیتی ہے۔''

٤٢٩٧: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: ((لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ)). [1]

۴۲۹۷: اور مسلم ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب سورج غروب ہو جائے تو رات کی ابتدائی تاریکی غائب ہو جانے تک اپنے مویشی اور اپنے بچے نہ چھوڑو، کیونکہ اس وقت شیطان چھوڑے جاتے ہیں۔''

٤٢٩٨: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: ((غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ؛ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لَا يَمُرُّ بِإِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْسِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ)). [2]

۴۲۹۸: اور مسلم ہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''برتن ڈھانپو، مشکیزوں کے منہ باندھو، کیونکہ سال میں ایک ایسی رات ہے جس میں وبا پھیلتی ہے، اور وہ وبا جب ایسے برتن سے گزرتی ہے جس پر ڈھکنا نہ ہو یا کسی ایسے مشکیزے سے گزرتی ہے جس کا منہ بند نہ ہو تو وہ اس میں داخل ہو جاتی ہے۔''

٤٢٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنَ النَّقِيْعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۲۹۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوحمید انصاری رضی اللہ عنہ نقیع سے دودھ کا برتن لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں، خواہ تم عرض کے بل اس پر ایک لکڑی رکھ لیتے۔''

٤٣٠٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ)). [4] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۳۰۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (کو جلتے ہوئے) مت چھوڑو۔''

٤٣٠١: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

---

[1] رواه مسلم (٩٨/ ٢٠١٣)۔

[2] رواه مسلم (٩٩/ ٢٠١٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٦٠٥، ٥٦٠٦) و مسلم (٩٥/ ٢٠١١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٩٣) و مسلم (١٠٠/ ٢٠١٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٩٤) و مسلم (١٠١/ ٢٠١٦)۔

۴۳۰۱: ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں رات کے وقت ایک گھر اہل خانہ سمیت جل گیا، اس کے متعلق نبی ﷺ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۴۳۰۲: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيْقَ الْحَمِيْرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ؛ فَاِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَالَا تَرَوْنَ، وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَأَتِ الْاَرْجُلُ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ مَا يَشَاءُ. وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اِذَا اُجِيْفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَاكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ، وَاَوْكُوا الْقِرَبَ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۳۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم رات کے وقت کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کے ہینگنے کی آواز سنو تو ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)) پڑھو، کیونکہ وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے، جب (رات کے وقت) لوگوں کی آمد ورفت ختم ہو جائے تو تم (گھروں سے) نکلنا کم کرو، کیونکہ اللہ عزوجل رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے، اور دروازے بند رکھو اور ان پر اللہ کا نام لو، کیونکہ جب دروازہ بند کر دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو شیطان اسے نہیں کھولتا، برتن ڈھانپو اور خالی برتن الٹا کر کے رکھو اور مشکیزوں کے منہ بند رکھو۔''

۴۳۰۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَتْ فَأْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيْلَةَ، فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ. فَقَالَ: ((اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهٖ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقَكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۳۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک چوہیا بتی کھینچتے ہوئے آئی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس چٹائی پر رکھ دیا، جس پر آپ تشریف فرما تھے، اور اس نے درہم برابر چٹائی جلا دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ گل کر دیا کرو کیونکہ شیطان اس طرح کی کسی چیز کی اس طرح کے فعل پر راہنمائی کرتا ہے تو وہ تمہیں جلا دیتا ہے۔''

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

---

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١١/ ٣٩٢ ح ٣٠٦٠) [وأبو داود (٥١٠٣ مختصرًا وسنده حسن، ٥١٠٤ وسنده ضعيف) والبخاري في الأدب المفرد (١٢٣٣ـ١٢٣٥) وأحمد (٣/ ٣٠٦، ٣٥٥) وأبو يعلى (٤/ ٢١١ ح ٢٣٢٧) وابن إسحاق صرح بالسماع عنده وسنده حسن]۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٤٧) ☆ سلسلة سماك عن عكرمة ضعيفة و حديث البخاري (٦٢٩٤ـ٦٢٩٦) و مسلم (٢٠١٦) يغني عنه۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ
لباس کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۴۳۰۴: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۳۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھاری دار کپڑا زیب تن کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔

۴۳۰۵: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۳۰۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جبہ زیب تن کیا۔

۴۳۰۶: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ: قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ هٰذَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۳۰۶: ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پیوند لگی ہوئی ایک چادر اور ایک موٹی تہبند ہمیں دکھائی اور فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں روح قبض کی گئی۔

۴۳۰۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِيْفٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۳۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر آرام فرمایا کرتے تھے، وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

۴۳۰۸: وَعَنْهَا قَالَتْ: كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِيْفٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۴۳۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جس پر آپ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔

۴۳۰۹: وَعَنْهَا قَالَتْ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨١٣) و مسلم (٣٢/ ٢٠٧٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٣) و مسلم (٧٧/ ٢٧٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨١٨) و مسلم (٣٥، ٣٤/ ٢٠٨٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٥٦) و مسلم (٣٨/ ٢٠٨٢)۔

[5] رواه مسلم (٣٧/ ٢٠٨٢)۔

مُقْبِلاً مُتَقَنِّعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۳۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نصف النہار کی گرمی میں اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ چادر کے کنارے سے سر ڈھانپ کر تشریف لانے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

٤٣١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ: ((فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهٖ، وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ، وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۳۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”ایک بستر آدمی کے لیے، ایک اس کی اہلیہ کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا (اگر ہو تو وہ) شیطان کے لیے ہے۔“

٤٣١١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ روزِ قیامت اس شخص کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھسیٹتا ہے۔“

٤٣١٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۳۱۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ روزِ قیامت اس شخص کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے۔“

٤٣١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❺

۴۳۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس اثنا میں کہ ایک آدمی تکبر کے طور پر اپنا تہبند گھسیٹتا تھا، اس وجہ سے اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اور وہ روزِ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔“

٤٣١٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❻

۴۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تہبند جو ٹخنوں سے نیچے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔“

---

❶ رواه البخاري (٥٨٠٧)۔

❷ رواه مسلم (٤١/ ٢٠٨٤)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٨٨) و مسلم (٤٨/ ٢٠٨٧)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٨٤) و مسلم (٤٤/ ٢٠٨٥)۔

❺ رواه البخاري (٢٤٨٤)۔

❻ رواه البخاري (٥٨٨٧)۔

٤٣١٥: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۳۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتا پہن کر چلے اور یہ کہ وہ اپنے پورے جسم پر اس طرح چادر لپیٹ لے کہ ہاتھ بھی نہ نکل سکیں، اور یہ کہ وہ ایک کپڑا اس طرح لپیٹ لے کہ شرم گاہ ننگی ہو۔''

٤٣١٦_٤٣١٧_٤٣١٨_٤٣١٩: وَعَنْ عُمَرَ، وَاَنَسٍ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَاَبِيْ اُمَامَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]، [3]، [4]، [5]

۴۳۱۶_۴۳۱۷_۴۳۱۸_۴۳۱۹: عمر، انس، ابن زبیر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے وہ اسے آخرت میں نہیں پہنے گا۔''

٤٣٢٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [6]

۴۳۲۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا میں صرف وہی شخص ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔''

٤٣٢١: وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْ نَّشْرَبَ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَّاْكُلَ فِيْهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ، وَاَنْ نَّجْلِسَ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [7]

۴۳۲۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے، ریشم اور دیباج (ریشم کی ایک قسم) پہننے اور اس پر بیٹھنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

٤٣٢٢: وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ: ((اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [8]

۴۳۲۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشمی جوڑے کا تحفہ پیش کیا گیا تو آپ نے اسے میری طرف بھیج دیا، میں نے وہ پہن لیا، لیکن (بعد میں) میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اسے

[1] رواه مسلم (٧٠/ ٢٠٩٩)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٢٨) و مسلم (١٠/ ٢٠٦٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٢) و مسلم (٢٠٧٣)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٣) و مسلم (١١/ ٢٠٦٩)۔ [5] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٢٠٧٤)۔

[6] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٥) و مسلم (٧/ ٢٠٦٨)۔

[7] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٣٧) و مسلم (٤/ ٢٠٦٧)۔

[8] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦١٤) و مسلم (١٧/ ٢٠٧١)۔

تمہاری طرف اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو، میں نے تو اسے تمہاری طرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے پھاڑ کر خواتین کی اوڑھنیاں بنا لو۔‘‘

٤٣٢٣: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۳۲۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، مگر دو انگلیوں کی مقدار کے برابر اجازت فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے اپنی درمیانی اور انگشت شہادت کو ملا کر انہیں بلند کر کے اس مقدار کی وضاحت فرمائی۔

٤٣٢٤: وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ. [2]

۴۳۲۴: اور مسلم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (شام کے شہر) جابیہ کے مقام پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر ریشم پہننے کی اجازت دی ہے۔

٤٣٢٥: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ، وَفَرْجَيْهَا، مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ، وَقَالَتْ: هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۳۲۵: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے طیالسی کسروانی جبہ نکالا جس کے گریبان اور دونوں چاکوں پر دیباج (ریشم) کا ٹکڑا لگا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ تھا جو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، نبی ﷺ اسے زیب تن فرمایا کرتے تھے، ہم مریضوں کے لیے اسے دھوتے ہیں اور اس کے (پانی کے) ساتھ شفا حاصل کرتے ہیں۔

٤٣٢٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: اِنَّهُمَا شَكَوُا الْقُمَّلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ. [4]

۴۳۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی رخصت عنایت فرمائی تھی۔

اور مسلم کی روایت میں ہے، انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں ریشمی قمیص پہننے کی اجازت عنایت فرمائی۔

٤٣٢٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ:

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٨٢٩) و مسلم (١٢/ ٢٠٦٩)۔

[2] رواه مسلم (١٥/ ٢٠٦٩)۔

[3] رواه مسلم (١٠/ ٢٠٦٩)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٥٨٣٩) و مسلم (٢٥/ ٢٠٧٦، ٢٦/ ٢٠٧٦)۔

((اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ، فَلَا تَلْبَسْهُمَا)). ❶

وَفِیْ رِوَايَةٍ: قُلْتُ: اَغْسِلُهُمَا؟ قَالَ: ((بَلْ اَحْرِقْهُمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَائِشَةَ: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِیِّ ﷺ.

۴۳۲۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں، تم انہیں مت پہنا کرو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، میں نے عرض کیا، میں انہیں دھوڈالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ انہیں جلا ڈالو۔''

اور ہم عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ''ایک روز نبی ﷺ باہر تشریف لائے......'' باب مناقب اهل بیت النبی ﷺ میں ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

فصل ثانی

۴۳۲۸: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۳۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کو لباس میں قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔

۴۳۲۹: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الرُّصْغِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۳۲۹: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی قمیص کے آستین کلائی اور ہاتھ کے درمیانے جوڑ تک تھے۔ ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۳۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

۴۳۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ قمیص زیب تن فرماتے تو آپ ﷺ آغاز دائیں طرف سے فرماتے تھے۔

۴۳۳۱: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِی النَّارِ)). قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❺

۴۳۳۱: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ''مومن کا ازار اس کی نصف پنڈلی تک ہونا

❶ رواه مسلم (٢٧/ ٢٠٧٧ ، ٢٨/ ٢٠٧٧) ٥ حديث عائشة يأتي (٦١٢٧)۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٦٢ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٠٢٥)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٦٥)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٦٦)۔

❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٩٣) و ابن ماجه (٣٥٧٣)۔

چاہیے، اور اگر وہ نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جو اس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں (لے جاتا) ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا: ''اللہ روزِ قیامت اس شخص کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھسیٹتا ہے۔''

٤٣٣٢: وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۳۳۲: سالم اپنے والد سے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کپڑے کا لٹکانا تہبند، قمیص اور عمامے میں ہے۔ جو شخص ان میں سے کچھ بھی ازراہِ تکبر لٹکاتا ہے تو اللہ روزِ قیامت اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

٤٣٣٣: وَعَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ قَالَ: كَانَ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. [2]

۴۳۳۳: ابو کبشہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ٹوپیاں سروں کے ساتھ لگی ہوئی تھیں (یعنی اوپر اٹھی ہوئی نہیں تھیں)۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

٤٣٣٤: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((تُرْخِيْ شِبْرًا)) فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا. قَالَ: ((فَذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. [3]

۴۳۳۴: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ نے ازار کا تذکرہ فرمایا تو انہوں نے اس وقت رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! عورت کے لیے تہبند میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک بالشت نیچے لٹکائے۔'' انہوں نے عرض کیا: تب تو اس کے پاؤں ننگے ہونے کا امکان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک ہاتھ، اور اس سے زیادہ نہیں۔''

٤٣٣٥: وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَتْ: إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ: ((فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ)). [4]

۴۳۳۵: ترمذی اور نسائی کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: تب تو ان کے پاؤں نظر آئیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک ہاتھ (ازار) لٹکا لیں اور اس سے زیادہ نہیں۔

٤٣٣٦: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعُوْهُ وَإِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ فَأَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۳۳۶: معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں مزینہ قبیلہ کے ایک قافلے کے ساتھ نبی ﷺ کی

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٨٥) و النسائي (٨/ ٢٠٨ ح ٥٣٣٦) و ابن ماجه (٣٥٧٦)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٨٢) ☆ أبو سعيد عبدالله بن بسر: ضعيف۔

[3] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩١٥ ح ١٧٦٥) و أبو داود (٤١١٧) و النسائي (٨/ ٢٠٩ ح٥٣٣٩۔٥٣٤١) و ابن ماجه (٣٥٨٠)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٧٣١ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٨/ ٢٠٩ ح ٥٣٣٨)۔

[5] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٨٢)۔

خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے آپ کی بیعت کی، درآنحالیکہ آپ ﷺ کے بٹن کھلے ہوئے تھے، میں نے آپ کی قمیص کے گریبان میں اپنا ہاتھ داخل کیا تو میں نے مہر نبوت کو چھوا۔

٤٣٣٧: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ، فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۳۳۷: سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سفید لباس پہنا کرو کیونکہ وہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ طیب ہے اور اپنے مُردوں کو اسی میں کفناؤ۔''

٤٣٣٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

۴۳۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ عمامہ باندھتے تو اپنے عمامے کا شملہ اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے۔ ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٣٣٩: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: عَمَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۳۳۹: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر دستار باندھی۔ آپ ﷺ نے اس کے ایک کنارے کو آگے کی طرف اور دوسرے کنارے کو پیچھے کی طرف لٹکا دیا۔

٤٣٤٠: وَعَنْ رُكَانَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ، وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ. [4]

۴۳۴۰: رکانہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور مشرکین کے درمیان جو فرق ہے وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھنا ہے۔'' ترمذی' اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد درست نہیں۔

٤٣٤١: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [5]

۴۳۴۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سونا اور ریشم میری امت کی خواتین کے لیے حلال کیا گیا ہے اور اس کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔'' ترمذی، نسائی' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٣٤٢: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا، سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً،

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٣ ح ٢٠٤١٦) و الترمذي (٢٨١٠ وقال: حسن صحيح) و النسائي (٤/ ٣٤ ح١٨٩٧) و ابن ماجه (٣٥٦٧)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (١٧٣٦)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٧٩) ☆ شيخ من أهل المدينة: مجهول، كما قال المنذري وغيره۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٨٤) [وأبو داود (٤٠٧٨)] ☆ فيه أبو الحسن و أبو جعفر: مجهولان۔

[5] **صحيح**، رواه الترمذي (١٧٢٠) و النسائي (٨/ ١٦١ ح ٥١٥١)۔

اَوْ قَمِيصًا، اَوْرِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، كَمَا كَسَوْتَنِيهِ اَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۳۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، یا قمیص یا چادر، پھر فرماتے: ''اے اللہ! تیرے لیے حمد ہے جیسا کہ تو نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی اچھائی کا اور جس خیرو برکت کے لیے اسے بنایا گیا ہے، اس کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر سے اور جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

۴۳۴۳: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ اَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنِىْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ: ((وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ هٰذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ)). ❷

۴۳۴۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کھانا کھا کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میرے تصرف وقوت کے بغیر اسے مجھے عطا فرمایا۔'' اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

اور ابوداود نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جو شخص لباس پہن کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور میرے تصرف وقوت کے بغیر اسے مجھے عطا فرمایا۔'' تو اس شخص کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

۴۳۴۴: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَا عَائِشَةُ! اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِىْ، فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ، وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ، وَلَا تَسْتَخْلِقِىْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ: صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ. ❸

۴۳۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''عائشہ! اگر تم میرا ساتھ چاہتی ہو تو پھر تمہیں سوار کے زادِ راہ جتنی دنیا کافی ہونی چاہیے۔ تم مال داروں کی ہم نشینی سے بچو، اور کسی کپڑے کو پرانا و بوسیدہ مت خیال کرو حتی کہ تم اسے پیوند نہ لگا لو۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صالح بن حسان کی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اور محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

۴۳۴۵: وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا تَسْمَعُوْنَ! اَلَا تَسْمَعُوْنَ! اَنَّ

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٦٧ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٠٢٠)۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (٣٤٥٨ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٠٢٣)۔

❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٧٨٠) ☆ صالح بن حسان: متروك۔

الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ' اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۳۴۵: ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سنو! سنو! سادہ لباس ایمان کا حصہ ہے، سادہ لباس ایمان کا حصہ ہے۔“

٤٣٤٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۳۴۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص دنیا میں لباسِ شہرت پہنتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت لباسِ مذلت پہنائے گا۔“

٤٣٤٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۳۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔“

٤٣٤٨: وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَبِيْهِ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: تَوَاضُعًا، كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ، تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۳۴۸: سوید بن وہب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی اولاد میں سے کسی آدمی سے روایت کرتے ہیں، وہ آدمی اپنے والد سے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے طاقت کے باوجود اور ایک روایت کے مطابق تواضع کے طور پر خوبصورت لباس پہننا ترک کر دیا، اللہ اسے عزت و کرامت کا جوڑا پہنائے گا، اور جس شخص نے اللہ کی رضا کی خاطر (اپنے مرتبہ و معیار سے کم مرتبہ عورت سے) شادی کی تو اللہ اسے بادشاہت کا تاج پہنائے گا۔“

٤٣٤٩: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ. [5]

۴۳۴۹: امام ترمذی نے ان سے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث لباس روایت کی ہے۔

٤٣٥٠: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [6]

۴۳۵۰: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦١) ☆ ابن إسحاق عنعن وحديث الطحاوي (مشكل الآثار ٤/ ١٥١) والطبراني (الكبير ١/ ٢٧٢ ح ٧٩٠ وسنده حسن) يغني عنه و لفظ الطبراني: "إن البذاذة من الإيمان، إن البذاذة من الإيمان"۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٣٩ ح ٦٢٤٥) و أبو داود (٤٠٢٩) و ابن ماجه (٣٦٠٦)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٥٠ ح ٥١١٤) و أبو داود (٤٠٣١)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٧٨) ☆محمد بن عجلان مدلس و عنعن و شيخه مجهول و فيه علة أخرى و لبعضه شاهد حسن عند الترمذي انظر الحديث الآتي۔

[5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٨١ وقال: غريب) ☆ لفظ الحديث: "من ترك اللباس تواضعًا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على رؤوس الخلائق حتى يخيره من أي حلل الإيمان شاء يلبسها" وقوله حلل الإيمان: يعني ما يعطى أهل الإيمان من حلل الجنة۔ [6] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨١٩ وقال: حسن)۔

شک اللہ پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندے پر اس کی نعمت کا اثر دکھائی دے۔‘‘

٤٣٥١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرًا، فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا، قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَأْسَهٗ؟)) وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: ((مَاكَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ!)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۴۳۵۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں ملاقات کے لیے تشریف لائے تو آپ نے ایک پراگندہ بالوں والا شخص دیکھا اور فرمایا: ’’کیا یہ شخص ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس کے ساتھ وہ اپنے سر کے بال درست کر لیتا؟‘‘ اور آپ نے ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ’’کیا یہ شخص ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جس کے ذریعے وہ اپنا لباس دھو لیتا؟‘‘

٤٣٥٢: وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ: ((اَلَكَ مَالٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مِنْ اَيِّ الْمَالِ؟)) قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ. قَالَ: ((فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ. ❷

۴۳۵۲: ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے غیر معیاری کپڑے پہنے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ’’کیا تمہارے پاس مال ہے؟‘‘ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مال کی کون سی نوع تمہارے پاس ہے؟‘‘ میں نے عرض کیا: اونٹ، گائے، بکری، گھوڑے اور غلام ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب اللہ نے تمہیں مال دے رکھا ہے تو پھر اللہ کی نعمت اور اس کی عزت و کرامت کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے۔‘‘ اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٤٣٥٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۳۵۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی گزرا اس نے سرخ جوڑا پہنا ہوا تھا، اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔

٤٣٥٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ، وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ، وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ)). وَقَالَ: ((اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٣٥٧ ح ١٤٩١١) والنسائي (٨/ ١٨٣-١٨٤ ح ٥٢٣٨) [وأبو داود (٤٠٦٢)]۔

❷ **صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٤٧٣ ح ١٥٩٨٢-١٥٩٨٤) و النسائي (٨/ ١٨٠-١٨١ ح ٥٢٢٥) والبغوي في شرح السنة (١٢/ ٤٧-٤٨ ح ٣١١٨)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٠٧ وقال: حسن غريب) وأبو داود (٤٠٦٩) ☆ هذا رواه إسرائيل عن أبي يحيى القتات و قال أحمد: "روى عنه إسرائيل أحاديث كثيرة مناكير جدًا۔ (الجرح والتعديل ٣/ ٤٣٣ وسند صحيح) والقتات ضعفه الجمهور۔

لَهُ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [1]

۴۳۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سرخ زین پوش پر سوار ہوتا ہوں نہ کُسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ ہی میں ایسی قمیص پہنتا ہوں جس پر ریشم لگا ہوا ہو۔“ اور فرمایا: ”سن لو! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں مہک ہو مگر رنگ نمایاں نہ ہو۔ جبکہ خواتین کی خوشبو وہ ہے جس میں مہک نہ ہو اور رنگ ہو۔“

٤٣٥٥: وَعَنْ اَبِیْ رَيْحَانَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوَشْرِ، وَالْوَشْمِ، وَالنَّتْفِ، وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَمُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَاَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِیْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ، اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ، وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۴۳۵۵: ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس (خصلتوں) سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت باریک کرنے، سوئی کے ساتھ جسم گودنے، (چہرے یا پلکوں وغیرہ سے) بال اکھاڑنے، مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک ہی چادر (اوڑھنی) میں ہم خواب ہونے سے، یہ کہ آدمی عجمیوں کی طرح اپنے کپڑوں کے نیچے ریشم لگائے، یا وہ اپنے کندھوں پر عجمیوں کی طرح ریشم لگائے، لوٹ مار کرنے سے، چیتے کی کھال (کی زین) پر سواری کرنے سے اور صاحبِ اقتدار شخص کے سوا انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

٤٣٥٦: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ، وَالْمَيَاثِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوُدَ قَالَ: نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ. [3]

۴۳۵۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے اور قس کا ریشم پہننے اور زین پوش سے منع فرمایا۔ ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا۔

٤٣٥٧: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

۴۳۵۷: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ریشمی زین پوش پر سوار ہو نہ چیتے کی کھال پر۔“

٤٣٥٨: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [5]

۴۳۵۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ زین پوش سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٤٨) [والترمذي (٢٧٨٨)] ☆ سعيد بن أبي عروبة و قتادة والحسن مدلسون وعنعنوا۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٤٩) و النسائي (٨/ ١٤٣-١٤٤ ح ٥٠٩٤) [وابن ماجه (٣٦٥٥)] ☆ فيه أبو عامر المعافري: لم أجد من وثقه۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٣٧ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٠٥١ و الرواية الثانية: ٤٠٥٠) والنسائي (٨/ ١٦٥-١٦٦ ح ٥١٩٨-٥١٧١ و بعدها) و ابن ماجه (٣٦٥٤) [وانظر صحيح مسلم (٢٠٧٨)]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٢٩) و النسائي (لم أجده)۔

[5] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٥٨ بعد ح ٣١٣٠ بلا سند) و البخاري (٥٨٤٩، ٥٨٦٣)۔

۴۳۵۹: وَعَنْ اَبِی رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَعَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَهٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّیْبُ وَشَیْبُهٗ اَحْمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوُدَ: وَهُوَ ذُوْوَفْرَةٍ وَبِهَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ۔ [1]

۴۳۵۹: ابورمثہ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے سبز جوڑ ازیب تن کیا ہوا تھا، اور آپ کے چند بالوں پر بڑھاپا نمایاں تھا اور آپ کے سفید بال مہندی لگانے کی وجہ سے سرخ تھے۔ ترمذی۔ اور ابوداود کی روایت میں ہے: آپ ﷺ کی زلفیں کانوں کی لو تک تھیں اور ان پر مہندی کا اثر تھا۔

۴۳۶۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی اُسَامَةَ وَعَلَیْهِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۴۳۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مریض تھے، آپ اسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے باہر تشریف لائے، آپ پر قطر کی (یمنی) چادر تھی جس کو آپ نے جسم پر لپیٹا ہوا تھا، پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔

۴۳۶۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: کَانَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ وَکَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَیْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْیَهُوْدِیِّ. فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْهِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْهُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَقَالَ: قَدْعَلِمْتُ مَا تُرِیْدُ اِنَّمَا تُرِیْدُ اَنْ تَذْهَبَ بِمَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**کَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۴۳۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ پر دو یمنی موٹے کپڑے تھے، جب آپ (دیر تک) بیٹھتے تو آپ کو پسینہ آ جاتا اور وہ کپڑے آپ پر ثقیل ہو جاتے، فلاں یہودی کا ملک شام سے کپڑا آیا تو میں نے عرض کیا: اگر آپ اس کے پاس کسی آدمی کو بھیج کر خوشحالی کے وعدے تک اس سے دو کپڑے خرید لیں (تو بہتر ہے)، آپ ﷺ نے اس کی طرف آدمی بھیجا تو اس نے کہا: مجھے پتہ ہے کہ تم کیا چاہتے ہو، تم تو میرا مال ہتھیانا چاہتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جھوٹا ہے، حالانکہ اسے پتہ ہے کہ میں ان سب سے زیادہ متقی اور ان سب سے زیادہ بروقت ادائیگی کرنے والا ہوں۔''

۴۳۶۲: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ: ((**مَا هٰذَا؟**)) فَعَرَفْتُ مَا کَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((**مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟**)) قُلْتُ: اَحْرَقْتُهٗ قَالَ: ((**اَفَلَا کَسَوْتَهٗ بَعْضَ اَهْلِكَ؟ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَاءِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۳۶۲: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا، مجھ پر گلابی کسم کا رنگا ہوا کپڑا تھا،

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٨١٣ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٠٦٥)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٢٢ ح ٣٠٩٢) [والترمذي فى الشمائل (١٣٤) بتحقيقي]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٢١٣ وقال: حسن صحيح غريب) و النسائي (٧/ ٢٩٤ ح ٤٦٣٢)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٦٨) ☆ شفعة: مستور، وثقه ابن حبان و جهله ابن القطان۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' میں نے آپ کی ناگواری کو جان لیا اور میں نے جا کر اس (کپڑے) کو جلا دیا، بعد ازاں نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، میں نے اسے جلا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اسے اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا؟ کیونکہ اسے عورتوں کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔''

٤٣٦٣: وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ وَعَلِيٌّ أَمَامَهُ يُعَبِّرُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۳۶۳: ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو خچر پر سوار ہو کر منیٰ میں خطاب کرتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ پر سرخ چادر تھی جبکہ علی رضی اللہ عنہ، آپ کے آگے تھے اور وہ آپ کی بات آگے لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

٤٣٦٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۳۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے لیے کالی چادر تیار کی گئی تو آپ نے اسے پہن لیا، جب آپ کو اس میں پسینہ آیا اور آپ نے اون کی بو محسوس کی تو آپ نے اسے اتار دیا۔

٤٣٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ وَقَعَ هُدَبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۳۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر میں گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے تھے، اور اس کے پھند نے آپ ﷺ کے قدموں پر تھے۔

٤٣٦٦: وَعَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبَاطِيَّ، فَأَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً، فَقَالَ: ((**اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ، فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا، وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرْ بِهِ**)). فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ: ((**وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۳۶۶: دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں قبط (مصر) کے بنے ہوئے سفید باریک کپڑے پیش کیے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے عنایت کیا اور فرمایا: ''اس کے دو ٹکڑے کر لینا، ان میں سے ایک سے قمیص بنا لینا اور دوسرا اپنی اہلیہ کو دے دینا جس کی وہ اوڑھنی بنا لے۔'' جب وہ واپس مڑے تو فرمایا: ''اپنی اہلیہ کو کہنا کہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لے تا کہ اس کے جسم کا پتہ نہ چلے۔''

٤٣٦٧: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: ((**لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ**)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۳۶۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک پھیر دو، دو کی ضرورت نہیں۔''

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٧٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٧٤) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٧٥) ☆ عبيدة أبو خداش: مجهول۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١١٦)۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١١٥) ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس وعنعن و وهب مولى أبي أحمد: مجهول۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٤٣٦٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ: ((يَا عَبْدَاللّٰهِ! إِرْفَعْ إِزَارَكَ)) فَرَفَعْتُهُ. ثُمَّ قَالَ: ((زِدْ)) فَزِدْتُ فَمَازِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ. فَقَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۳۶۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ میرا تہبند لٹک رہا تھا، آپ ﷺ نے (دیکھ کر) فرمایا: ''عبداللہ! اپنا تہبند اونچا کرو۔'' میں نے اونچا کرلیا۔ پھر فرمایا: ''مزید اونچا کرو۔'' میں نے مزید اونچا کرلیا، میں اس کے بعد اس کا بہت خیال رکھتا رہا، لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: (تہبند) کہاں تک؟ انہوں نے فرمایا: نصف پنڈلیوں تک۔

٤٣٦٩: وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۴۳۶۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا گھسیٹتا ہے تو روزِ قیامت اللہ اس کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔'' (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے خیال رکھنے کے باوجود میرا تہبند لٹک جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''آپ ان میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں۔''

٤٣٧٠: وَعَنْ عِكْرِمَةَ رحمہ اللہ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ، وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ: لِمَ تَأْتَزِرُ هٰذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَأْتَزِرُهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۳۷۰: عکرمہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ تہبند باندھتے تو اگلی جانب سے تہبند کا کنارہ اپنے پاؤں کی پشت پر رکھتے اور پچھلی جانب سے اسے اٹھا کر رکھتے تھے، میں نے کہا: آپ اس طرح کیوں تہبند باندھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح تہبند باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

٤٣٧١: وَعَنْ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ؛ فَإِنَّهَا سِيْمَاءُ الْمَلَائِكَةِ، وَأَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِكُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❹

۴۳۷۱: عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پگڑیاں باندھا کرو، کیونکہ وہ فرشتوں کی علامت ہیں، اور ان کا شملہ اپنی پشت کے پیچھے چھوڑا کرو۔''

---

❶ رواه مسلم (٤٧/ ٢٠٨٦)۔ ❷ رواه البخاري (٣٦٦٥)۔ ❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٩٦)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٢٦٢، نسخة محققة: ٥٨٥١) ☆ خالد بن معدان عن عبادة رضي الله عنه: منقطع و فيه علل أخرى منها الأحوص بن حكيم ضعيف ضعفه الجمهور۔

٤٣٧٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہما دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیْهَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ: ((یَا اَسْمَاءُ! اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ یَصْلُحَ اَنْ یُرٰی مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا)) وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِهٖ وَکَفَّیْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۳۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما باریک کپڑے پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے ان سے رخ موڑ لیا اور فرمایا: ''اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ سوائے اس، اس کے دیکھنا درست نہیں۔'' آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔

٤٣٧٣: وَعَنْ اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ: اِنَّ عَلِیًّا اشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهٗ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ)) ثُمَّ قَالَ: هٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۳۷۳: ابو مطر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے تین درہم میں ایک کپڑا خریدا، جب انہوں نے اسے پہنا تو یوں کہا: ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس عطا کیا جس کے ذریعے میں لوگوں میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں اور اس کے ذریعے اپنا ستر ڈھانپتا ہوں، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

٤٣٧٤: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ، ثُمَّ عَمِدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ، کَانَ فِیْ کَنَفِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِیْ سَتْرِ اللّٰهِ حَیًّا وَمَیِّتًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. [3]

۴۳۷۴: ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دعا کی: ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ذریعے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اس کے ذریعے میں اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھتا ہے: ''ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے لباس پہنایا، جس کے ذریعے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اس کے ذریعے میں اپنی زندگی میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔'' پھر وہ شخص اس کپڑے کا قصد کرے جو اس نے پرانا کر دیا اور وہ اسے صدقہ کر دے تو وہ شخص دنیا اور آخرت میں اللہ کی حفظ و امان اور اس کی پناہ میں ہوتا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٠٤) ☆ الوليد بن مسلم مدلس و عنعن و سعيد بن بشير : ضعيف حدّث عن قتادة بمناكير، وقتادة مدلس وعنعن وابن دريك عن عائشة : منقطع، فالسند ظلمات، بعضها فوق بعض وأخطأ من حسنه۔
[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه [عبدالله بن] أحمد (١/ ١٥٧ ح ١٣٥٣، هذا من زوائد عبد الله بن أحمد على السند) ☆ فيه مختار بن نافع : ضعيف ومروان الفزاري مدلس و عنعن و أبو مطر البصري : مجهول، تركه حفص بن غياث، انظر تعجيل المنفعة (ص ٥٢٠)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٤٤ ح ٣٠٥) و الترمذي (٣٥٦٠) و ابن ماجه (٣٥٥٧) ☆ أبو العلاء: مجهول۔

٤٣٧٥: وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيْفًا. رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۴۳۷۵: علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: حفصہ بنت عبدالرحمن، عائشہ کے پاس آئیں تو ان پر باریک چادر تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ دیا، اور انہیں موٹی چادر پہنا دی۔

٤٣٧٦: وَعَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِيْ أُنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهٰى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهَا دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۳۷۶: عبدالواحد بن ایمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے پانچ درہم کی قطری قمیص زیب تن کر رکھی تھی، انہوں نے فرمایا: میری لونڈی کی طرف نظر اٹھاؤ اور اسے دیکھو، کیونکہ وہ گھر میں بھی ایسا کپڑا پہننا پسند نہیں کرتی، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں بھی میرے پاس اسی طرح کی ایک قمیص تھی، مدینہ میں جس بھی عورت کا (شادی کے موقع پر) بناؤ سنگار کیا جاتا تو وہ اسے مستعار لینے کے لیے میری طرف پیغام بھیجتی تھی۔

٤٣٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا قَبَاءَ دِيْبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ، ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، فَقِيْلَ: قَدْ أَوْشَكَ مَا انْتَزَعْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرِيْلُ)) فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِيْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيْهِ، فَمَا لِيْ؟ فَقَالَ: ((إِنِّيْ لَمْ أُعْطِكَهُ تَلْبَسُهُ، إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيْعُهُ)). فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۳۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ریشمی قبا پہنی جو کہ آپ کو ہدیہ کی گئی تھی، پھر آپ نے جلدی سے اسے اتارا اور اسے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! آپ نے اسے اتارنے میں بہت جلدی کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے اس سے روک دیا۔'' عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک چیز کو آپ نے ناپسند فرمایا اور وہ چیز مجھے دے دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں اس لیے نہیں دی کہ تم اسے پہن لو، بلکہ میں نے تو وہ تمہیں اس لیے دی کہ تم اسے بیچ دو۔'' انہوں نے وہ دو ہزار درہم میں بیچ دی۔

٤٣٧٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [4]

۴۳۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صرف اس کپڑے سے منع فرمایا ہے جو خالص ریشمی ہو، رہا ریشمی کنارہ یا وہ کپڑا جس کا تانا ریشمی ہو تو اس کے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٤٣٧٩: وَعَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩١٣ ح ١٧٥٨) ☆ مرجانة أم علقمة و ثقها ابن حبان و الترمذي (٨٧٦) والحاكم والذهبي وحديثها لا ينزل عن درجة الصحة۔ [2] رواه البخاري (٢٦٢٨)۔ [3] رواه مسلم (١٦/ ٢٠٧٠)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠٥٥) ☆ خصيف ضعيف ضعفه الجمهور و روى أحمد (١/ ٣١٣، أطراف المسند ٣/ ٩٥) بإسناد صحيح عن ابن عباس قال: "إنما نهى رسول الله ﷺ عن (الثوب) المصمت حريرًا"۔

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ. ❶

۴۳۷۹: ابورجاء بیان کرتے ہیں، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، ان پر چادر تھی جس کا کنارہ خز (ریشم اور اُون سے بنا ہوا) تھا اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جس شخص کو کوئی نعمت سے نوازے تو اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نعمت اس کے بندے پر ظاہر ہو۔''

٤٣٨٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُلْ مَاشِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيْلَةٌ. ❷ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۴۳۸۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسراف اور بڑائی سے اجتناب کرتے ہوئے جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

٤٣٨١: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوْا، وَاشْرَبُوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَالْبَسُوْا، مَالَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَلَا مَخِيْلَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۳۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھاؤ پیو، صدقہ کرو اور پہنو، لیکن اسراف اور بڑائی سے اجتناب کرو۔''

٤٣٨٢: وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ، وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❹

۴۳۸۲: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین لباس جس میں تمہیں اپنی قبروں اور اپنی مساجد میں اللہ سے ملاقات کرنی چاہیے وہ سفید لباس ہے۔''

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٨ ح ٢٠١٧٦ وسنده صحيح) وانظر بلوغ المرام بتحقيقي (٥٥١)۔

❷ رواه البخاري (كتاب اللباس باب ١ قبل ح ٥٧٨٣)۔

❸ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٨١ ح ٦٦٩٥) و النسائي (٥/ ٧٩ ح ٢٥٦٠) و ابن ماجه (٣٦٠٥) ☆ قتادة عنعن و علقه البخاري في أول كتاب اللباس (قبل ح ٥٧٨٣)۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٥٦٨) ☆ مروان بن سالم: متروك، و شريح بن عبيد: لم يسمع من أبى الدرداء رضي الله عنه كما قال المزي وغيره۔

بَابُ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٣٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، وَفِي رِوَايَةٍ: وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ اَلْقَاهُ، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيْهِ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ: ((**لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا**)) وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۳۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی حاصل کی، ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے اسے دائیں ہاتھ میں پہنا، پھر اسے پھینک دیا، پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی حاصل کی جس پر محمد رسول اللہ نقش کیا گیا تھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح کندہ نہ کرے۔'' اور جب آپ اسے پہنتے تو اس کے نگینے کو ہتھیلی کی اندرونی طرف کر لیتے۔

٤٣٨٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ، وَالْمُعَصْفَرِ، وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۳۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے قس کے اور زرد رنگ کے کپڑے پہننے، سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٣٨٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ، فَنَزَعَهُ، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: ((**يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهٖ؟!**)) فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا اٰخُذُهُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۳۸۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا، اور فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے تو اسے اپنے ہاتھ پر رکھ لیتا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا، اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ، اس نے کہا: اللہ کی

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٦٦) و مسلم (٥٥/ ٢٠٩٢)۔

❷ رواه مسلم (٢٩/ ٢٠٧٨)۔

❸ رواه مسلم (٥٢/ ٢٠٩٠)۔

قسم! جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا ہے تو میں اسے کبھی بھی نہیں اٹھاؤں گا۔

٤٣٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ: اَنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ، فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ نُقِشَ فِيْهِ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ. [1]

۴۳۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کے نام خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ وہ صرف سر بمہر خط ہی وصول کرتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے حلقے کی انگوٹھی بنوائی، اس میں "**محمد رسول اللہ**" نقش کیا گیا۔ مسلم

اور بخاری کی روایت میں ہے: انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا: "محمد" ایک سطر میں، "رسول" ایک سطر میں اور "اللہ" ایک سطر میں تھا۔

٤٣٨٧: وَعَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ، كَانَ فَصُّهُ مِنْهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی، اور اس کا نگینہ بھی اسی کا تھا۔

٤٣٨٨: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّايَلِيْ كَفَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۳۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی، اس میں حبشی نگینہ تھا، آپ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

٤٣٨٩: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۳۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی انگوٹھی اس (انگلی) میں تھی، اور انہوں نے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

٤٣٩٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ فَاَوْمَاَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۴۳۹۰: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں اپنی اس یا اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ آپ ﷺ نے درمیانی اور اس کے ساتھ والی (انگشت شہادت) کی طرف اشارہ کیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٧٥، ٥٨٧٨) و مسلم (٥٨/ ٢٠٩٢)۔

[2] رواه البخاري (٥٨٧٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٦٥) و مسلم (٦٢/ ٢٠٩٤)۔

[4] رواه مسلم (٦٣/ ٢٠٩٥)۔

[5] رواه مسلم (٦٥/ ٢٠٧٨)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۴۳۹۱: عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۳۹۱: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۴۳۹۲: وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. ❷

۴۳۹۲: امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۴۳۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۳۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۴۳۹۴: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((**اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۴۳۹۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ریشم پکڑا اور اسے اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ لیا، پھر آپ ﷺ نے سونا پکڑا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ لیا، پھر فرمایا: ”بے شک یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔“

۴۳۹۵: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❺

۴۳۹۵: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے اور سونا پہننے سے منع فرمایا، ہاں البتہ ٹکڑوں کی شکل میں پہننے کی رخصت فرمائی۔

۴۳۹۶: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ: ((**مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ؟**)) فَطَرَحَهٗ، ثُمَّ جَآءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ، فَقَالَ: ((**مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ؟!**)) فَطَرَحَهٗ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ؟ قَالَ: ((**مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصِّدَاقِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((**اِلْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ**)). ❻

۴۳۹۶: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اسے فرمایا: ”مجھے کیا

---

❶ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٦٤٧)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٢٦) و النسائي (٨/ ١٧٤۔١٧٥ ح ٥٢٠٦)۔ ❸ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٢٧) و حديثه بطوله شاذ و لهذا المتن شاهد في صحيح مسلم (٢٠٩٥) وبه صح هذا المتن فقط دون المتن الطويل۔ ❹ **صحيح**، رواه أحمد (١/ ٩٦ ح ٧٥١) و أبو داود (٤٠٥٧) والنسائي (٨/ ١٦٠ح ٥١٤٧۔ ٥١٥٠)۔ ❺ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٣٩) و النسائي (٨/ ١٦١ ح ٥١٥٢۔ ٥١٥٤)۔

❻ **حسن**، رواه الترمذي (١٧٨٥ وقال: غريب) و أبو داود (٤٢٢٣) والنسائي (٨/ ١٧٢ ح ٥١٩٨) والبغوي في شرح السنة (١٢/ ٥٩ بعد ح ٣١٣٠) و الحديث المذكور تقدم (٣٢٠٢)۔

ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو محسوس کر رہا ہوں؟'' اس شخص نے اسے پھینک دیا۔ پھر وہ آیا تو اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے کیا ہے کہ میں تجھ پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟'' اس نے اسے پھینک دیا، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کس دھات سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چاندی سے اور وہ بھی مثقال سے کم ہو۔''

اور محي السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حق مہر کے بارے میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''تلاش کرو خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو۔''

٤٣٩٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ، وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ، وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهِ، وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۴۳۹۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ دس باتیں ناپسند فرماتے تھے۔ زعفران لگانا، بڑھاپے کو (کالا خضاب لگا کر) تبدیلی کرنا، تہبند گھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، موقع محل کے بغیر بناؤ سنگار ظاہر کرنا، شطرنج کھیلنا، معوذات کے علاوہ کسی اور ورد سے دم کرنا، منکے باندھنا، پانی (یعنی منی) کا اس کی اصل جگہ (شرم گاہ) کے بغیر خارج کرنا اور بچے کے دودھ کو خراب کرنا (یعنی مدت رضاعت میں عورت سے جماع کرنا) لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا گیا۔

٤٣٩٨: وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [2]

۴۳۹۸: ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی تھی وہ زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو، جس کے پاؤں میں گھنگھرو تھے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئی، عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ ڈالا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر گھنٹی (گھونگرو) کے ساتھ شیطان ہے۔''

٤٣٩٩: وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ، فَقَالَتْ: لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تُقَطِّعَنَّ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۳۹۹: عبدالرحمن بن حیان انصاری رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی بنانہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی، اچانک کوئی بچی ان کے پاس لائی گئی اس نے گھنگرو پہن رکھے تھے جن سے آواز آ رہی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے میرے پاس اس وقت تک مت آنے دینا جب تک تم اس کے گھنگرو نہیں کاٹ دیتے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٢٢) و النسائي (٨/ ١٤١ ح ٥٠٩١) ☆ عبدالرحمٰن بن حرملة صدوق وثقه الجمهور و لكن في سماعه من عبد الله بن مسعود رضي الله عنه نظر فالخبر معلول۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٣٠) ☆ قال المنذري: "و مولاة لهم مجهولة و عامر (ابن عبدالله بن الزبير) لم يدرك عمر بن الخطاب"۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٣١) ☆ فى السند بنانة لا تعرف و ابن جريج مدلس وعنعن۔

٤٤٠٠: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ، اَنَّ جَدَّهٗ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ، فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ، فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❶

۴۴۰۰: عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت ہے کہ کلاب کی لڑائی کے دن ان کے دادا عرفجہ بن اسد رضی اللہ عنہ کی ناک کاٹ دی گئی تو انہوں نے چاندی کی ناک لگالی، وہ بدبودار ہوگئی تو نبی ﷺ نے اسے سونے کی ناک لگانے کا حکم دیا۔

٤٤٠١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ❷

۴۴۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے دوست کو آگ کا چھلا پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا چھلا پہنا دے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کا طوق پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کا طوق پہنا دے، جو شخص اپنے دوست کو آگ کے کنگن پہنانا پسند کرتا ہے تو وہ اسے سونے کے کنگن پہنا دے، لیکن تم چاندی کو لازم پکڑ واور اس کے زیور بناؤ۔''

٤٤٠٢: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❸

۴۴۰۲: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت نے سونے کا ہار پہنا تو روز قیامت اس کی گردن میں آگ کا ہار ڈالا جائے گا، اور جس عورت نے اپنے کان میں سونے کی بالی پہنی تو اللہ روز قیامت اس کے کان میں اسی کی مثل آگ ڈال دے گا۔''

٤٤٠٣: وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! اَمَالَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهٖ؟ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ❹

۴۴۰۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خواتین کی جماعت! تمہیں کیا ہے کہ تم چاندی کا زیور نہیں بناتی ہو، تم میں سے جو عورت سونے کا زیور بناتی ہے اور اسے ظاہر کرتی ہے تو اسے اس کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٧٠ وقال: حسن) و أبو داود (٤٢٣٢) و النسائي (٨/ ١٦٣-١٦٤ ح ٥١٦٤-٥١٦٥)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٣٦) ☆ المراد بالحبيب: الرجل من الأولاد والإخوة وغيرهم و أما النساء فالذهب لهن حلال، و جاء في مسند أحمد (٤/ ٤١٤): "وحبيبته" و سنده ضعيف معلول، الراوي: لم يحفظ السند و خبره شاذ۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٣٨) و النسائي (٨/ ١٥٧ح ٥١٤٢) ☆ محمود بن عمرو: و ثقه ابن حبان وحده و جهله الذهبي وغيره و ضعفه ابن حزم۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٣٧) والنسائي (٨/ ١٥٧ح ٥١٤١) ☆ امراه ربعي: مجهولة، واسم أخت حذيفة بن اليمان: فاطمة رضي الله عنهما۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٤٠٤: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ: ((اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَاتَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۴۴۰۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیورات اور ریشم زیب تن کرنے والوں کو منع کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند کرتے ہو تو تم اسے دنیا میں مت پہنو۔''

٤٤٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اتَّخَذَ خَاتَمًا، فَلَبِسَهُ، قَالَ: ((شَغَلَنِىْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ، اِلَيْهِ نَظْرَةٌ، وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ)) ثُمَّ اَلْقَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۴۴۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور اسے پہن لیا، (پھر) فرمایا: ''اس نے آج مجھے تم سے مشغول کر دیا، میں ایک نظر اس کی طرف اور ایک نظر تمہاری طرف ڈالتا رہا۔'' پھر آپ نے اسے پھینک دیا۔

٤٤٠٦: وَعَنْ مَالِكٍ رحمہ اللہ قَالَ: اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهُ بَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ، فَاَنَا اَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا [3]

۴۴۰۶: امام مالک بیان کرتے ہیں، میں ناپسند کرتا ہوں کہ بچوں کو سونے کی کوئی چیز پہنائی جائے، کیونکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے؛ سو میں اسے مردوں کے لیے پہننا ناپسند کرتا ہوں خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٨/ ١٥٦ ح ٥١٣٩)۔ [2] **صحيح**، رواه النسائي (٨/ ١٩٤۔١٩٥ ح ٥٢٩١)۔

[3] **صحيح**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩١٢ بعد ح ١٧٥٦) ٥ و حديث أن رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم نهى عن التختم بالذهب، متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٥٤) و مسلم (٢٠٨٩)۔

بَابُ النِّعَالِ

جوتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٤٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِىْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۴۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایسے جوتے پہنتے تھے جن پر بال نہیں ہوتے تھے۔

٤٤٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ نَعْلَ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَهَا قِبَالَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کے دو تسمے تھے۔

٤٤٠٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ: ((اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَايَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۴۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جوتے کا استعمال زیادہ تر کرو، کیونکہ آدمی جب جوتے پہنے ہوئے ہوتا ہے تو وہ اس وقت سوار ہوتا ہے۔“

٤٤١٠: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى، وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ، لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو وہ دائیں سے شروع کرے اور جب اتارے تو پہلے بایاں اتارے تاکہ دایاں پاؤں پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں آخر پر ہو۔“

٤٤١١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَمْشِىْ اَحَدُكُمْ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۴۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے پھرے، وہ

---

[1] رواه البخاري (٥٨٥١)۔

[2] رواه البخاري (٥٨٥٧)۔

[3] رواه مسلم (٦٦/ ٢٠٩٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٥٦) و مسلم (٦٧/ ٢٠٩٧)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٥٥) و مسلم (٦٨/ ١٠٩٧)۔

دونوں جوتے اتار کر چلے یا پھر دونوں پہن کر چلے۔''

٤٤١٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَّاءَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۴۱۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک جوتے میں نہ چلے حتیٰ کہ وہ اپنا تسمہ مرمت کر لے، ایک موزے میں چلے اور نہ بائیں ہاتھ سے کھائے اور نہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھے اور نہ اس طرح کپڑا لپیٹے کہ اس کے ہاتھ وغیرہ بھی باہر نہ نکل سکیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٤١٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۴۱۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے جوتوں کے دو تسمے تھے اور دہرے تھے۔

٤٤١٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [3]

۴۴۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص جوتا کھڑے ہو کر پہنے۔

٤٤١٥: وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. [4]

۴۴۱۵: امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٤١٦: وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا اَصَحُّ. [5]

۴۴۱۶: قاسم بن محمد، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: بسا اوقات نبی ﷺ ایک جوتے میں چلتے تھے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک جوتے میں چلی تھیں۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

٤٤١٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [6]

۴۴۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ مسنون ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو وہ جوتے اتار کر اپنی ایک جانب رکھ لے۔

---

[1] رواه مسلم (٧١/ ٢٠٩٩)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٧٧٢ وقال: حسن صحيح)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٣٥) ☆ أبو الزبير مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٧٥ وقال: "غريب" قلت: فيه الحارث بن نبهان: متروك) و ابن ماجه (٣٦١٨ فيه أبو معاوية و الأعمش مدلسان وعنعنا) وانظر الحديث السابق۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٧٧، والرواية الثانية: ١٧٧٨) ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف مدلس۔

[6] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٣٨) ☆ عبدالله بن هارون حجازي: مجهول۔

٤٤١٨: وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّجَاشِيَّ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ اَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ: ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. [1]

۴۴۱۸: ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے نبی ﷺ کی خدمت میں دو سیاہ سادہ موزے بھیجے تو آپ نے انہیں پہنا۔ ابن ماجہ

اور امام ترمذی نے ابن بریدہ عن ابیہ کی سند سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور ان دونوں پر مسح کیا۔

[یہ باب فصل ثالث سے خالی ہے]

[1] سنده ضعيف، رواه ابن ماجه (٥٤٩) والترمذي (٢٨٢٠ وقال: حسن) [وأبو داود (١٥٥)] ☆ دلهم ضعيف ولأصل الحديث شواهد۔

بَابُ التَّرَجُّلِ

کنگھی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٤١٩: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں حالت حیض میں بھی رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

٤٤٢٠: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: اَلْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْاِبِطِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن تراشنا اور بغلوں کے بال اکھاڑنا۔''

٤٤٢١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ: اَوْفِرُوا اللُّحٰى، وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ)) وَفِىْ رِوَايَةٍ: ((اَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ، وَاَعْفُوا اللُّحٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۴۲۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''مونچھیں خوب کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔''

٤٤٢٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وُقِّتَ لَنَا فِىْ قَصِّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَا نَتْرُكَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۴۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مونچھیں کترانے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیرناف بال مونڈنے کے متعلق ہمارے لیے وقت مقرر کیا گیا کہ ہم (انہیں) چالیس روز سے زیادہ نہ چھوڑیں۔

٤٤٢٣: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے، تم ان کی مخالفت کرو۔''

٤٤٢٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِىَ بِاَبِىْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٢٥) و مسلم (٩/ ٢٩٧)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٩١) و مسلم (٥٠/ ٢٥٧)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٩٣) و مسلم (٥٢/ ٢٥٨)۔

[4] رواه مسلم (٥١/ ٢٥٨)۔ [5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٩٩) و مسلم (٨٠/ ٢١٠٣)۔

النَّبِیُّ ﷺ: ((غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۴۲۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز ابوقحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد عثمان بن عامر) کو بلایا گیا تو ان کا سر اور ان کی داڑھی ثغامہ (سفید گھاس) کی طرح سفید تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس کی سفیدی کو کسی دوسرے رنگ میں تبدیل کرو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔''

۴۴۲۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَالَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِیُّ ﷺ نَاصِيَتَهٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۲۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس معاملے میں نبی ﷺ کو حکم نہ ملتا تو آپ اس میں اہل کتاب سے موافقت کرنا پسند فرماتے تھے۔ اہل کتاب اپنے بال سیدھے چھوڑتے تھے جبکہ مشرکین اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے، نبی ﷺ نے اپنی پیشانی کے بال سیدھے چھوڑے، پھر بعد میں مانگ نکالی۔

۴۴۲۶: وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ قِيْلَ لِنَافِعٍ مَاالْقَزَعُ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِیِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَلْحَقَ بَعْضُهُمُ التَّفْسِيْرَ بِالْحَدِيْثِ. [3]

۴۴۲۶: نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے نبی ﷺ کو ''قزع'' سے منع فرماتے ہوئے سنا، نافع سے پوچھا گیا: ''قزع'' کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بچے کے سر کے کچھ حصے کو مونڈ دیا جائے اور کچھ کو چھوڑ دیا جائے۔ بخاری، مسلم۔ اور بعض محدثین نے اس تفسیر کو حدیث کے ساتھ ملا دیا ہے۔

۴۴۲۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَالِكَ وَقَالَ: ((اِحْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِ اتْرُكُوْا كُلَّهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچہ دیکھا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دیا گیا تھا اور کچھ چھوڑ دیا گیا تھا، آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کر دیا اور فرمایا: ''سارا (سر) مونڈ دیا سارا چھوڑ دو۔''

۴۴۲۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَعَنَ النَّبِیُّ ﷺ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: ((اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [5]

۴۴۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: ''انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔''

۴۴۲۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ

---

[1] رواه مسلم (۷۹/ ۲۱۰۲)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (۵۹۱۷) و مسلم (۹۰/ ۲۳۳۶)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (۵۹۲۰) و مسلم (۱۱۳/ ۲۱۲۰)۔ [4] رواه مسلم (۱۱۲/ ۲۱۲۰)۔
[5] رواه البخاري (۵۸۸۶)۔

بِالرِّجَالِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۴۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔“

٤٤٣٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۴۳۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر اور بدن گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی۔

٤٤٣١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ، لِلْحُسْنِ، الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ، فَجَآءَ تْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: مَالِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ، فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ. قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ، اَمَا قَرَأْتِ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾؟ قَالَتْ: بَلٰى. قَالَ: فَاِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۴۳۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والیوں اور بدن گدوانے والیوں پر، (چہرے اور پلکوں وغیرہ کے) بال نوچنے والیوں اور حسن کی خاطر دانتوں کو باریک وتیز کرنے والیوں پر، اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اور میں اس پر لعنت نہ کروں؟ جبکہ وہ اللہ کی کتاب میں ہے۔ اس عورت نے کہا: میں نے پورا قرآن پڑھا ہے لیکن جو آپ کہتے ہیں، میں نے تو وہ بات اس میں نہیں پائی۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم نے اسے پڑھا ہوتا تو تم یہ بات اس میں پا لیتی، کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: ”اللہ کے رسول جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ۔“ اس نے کہا: کیوں نہیں، میں نے اسے پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٣٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْعَيْنُ حَقٌّ)) وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۴۴۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نظر کا لگ جانا ثابت ہے، اور آپ نے بدن گودنے سے منع فرمایا ہے۔

---

❶ رواه البخاري (٥٨٨٥)۔ ❷ متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٣٧) و مسلم (١١٩/ ٢١٢٤)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٨٦) و مسلم (١٢٥/ ٢١٢٥)۔
❹ رواه البخاري (٥٧٤٠)۔

٤٤٣٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُلَبِّدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۴۳۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا درآنحالیکہ آپ نے سر کے بالوں کو چپکایا ہوا تھا۔

٤٤٣٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے آدمی کے لیے زعفران کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔

٤٤٣٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ، حَتّٰى أَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں جو بہترین خوشبو میسر ہوتی، وہ میں نبی ﷺ کو لگایا کرتی تھی حتی کہ میں خوشبو کی چمک آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں پاتی تھی۔

٤٤٣٦: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ بِأَلُوَّةٍ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ، وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْأَلُوَّةِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۴۳۶: نافع بیان کرتے ہیں، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما بخور (کی دھونی) لیتے تو آپ (کبھی) کافور ملائے بغیر صرف بخور والی لکڑی کی دھونی لیتے تھے اور (کبھی) وہ دھونی والی لکڑی پر کافور بھی ڈال لیا کرتے تھے، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٤٣٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ صَلَوَاتُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۴۴۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنی مونچھیں کتراتے تھے اور ابراہیم خلیل الرحمٰن صلوات الرحمٰن علیہ بھی مونچھیں کتراتے تھے۔

٤٤٣٨: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**مَنْ لَّمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا**)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [6]

۴۴۳۸: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی مونچھیں نہیں کتراتا وہ ہم میں سے نہیں۔“

---

[1] رواه البخاري (٥٩١٤)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٤٦) و مسلم (٧٧/ ٢١٠١)۔ [3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٢٣) و مسلم (٣٨/ ١١٨٩)۔ [4] رواه مسلم (٢١/ ٢٢٥٤)۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٦٠ وقال: غريب) ☆ سلسلة سماك عن عكرمة: ضعيفة، أعني: سماك ضعيف عن عكرمة و صحيح الحديث عن غيره۔

[6] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٦٦ ح ١٩٤٧٧) والترمذي (٢٧٦١ وقال: حسن صحيح) و النسائي (١/ ١٥ ح ١٣)۔

٤٤٣٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا. ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۴۴۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کو طول و عرض سے تراشتے تھے۔ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٤٤٠: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى عَلَيْهِ خَلُوْقًا، فَقَالَ: ((اَلَكَ امْرَأَةٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ لَا تَعُدْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❷

۴۴۴۰: یعلی بن مرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس پر خوشبو کا اثر دیکھا تو فرمایا: ''کیا تمہاری بیوی ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے دھو ڈال، پھر اسے دھو ڈال، پھر اسے دھو ڈال، پھر دوبارہ نہ کرنا۔''

٤٤٤١: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِيْ جَسَدِهٖ شَيْءٌ مِنْ خَلُوْقٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۴۴۱: ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس شخص کی، جس کے جسم پر خلوق (خوشبو کی ایک قسم) کا اثر ہو، نماز قبول نہیں کرتا۔''

٤٤٤٢: وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ؓ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: ((اِذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۴۴۲: عمار بن یاسر ؓ بیان کرتے ہیں، میں سفر سے اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آیا تو میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے، انہوں (اہل خانہ) نے میرے زعفران کی خوشبو لگا دی، میں صبح کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا: ''جاؤ اور اسے اپنے (بدن) سے دھو ڈالو۔''

٤٤٤٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ، وَخَفِيَ لَوْنُهٗ، وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❺

۴۴۴۳: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہو مگر رنگ نہ ہو جبکہ خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ہو مگر اس کی مہک نہ ہو۔''

٤٤٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❻

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧٦٢) ☆ فيه عمر بن هارون: متروك و كان حافظًا و هذا الحديث لا أصل له۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨١٦ وقال: حسن) و النسائي (٨/ ١٥٢ ح ٥١٢٤۔٥١٢٥)☆ فيه أبو حفص: مجهول۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٧٨) ☆ فيه زيد و زياد جدا الربيع: مجهولان۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٧٦) [٢٢٥، ٤٦٠١] ☆ يحيى بن يعمر رواه عن رجل عن عمار بن ياسر رضي الله عنه والرجل مجهول و حديث أبي داود (٢٢٤) يغني عنه۔ ❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٨٧ وقال: حسن) و النسائي (٨/ ١٥١ ح ٥١٢٠۔٥١٢١) ☆ فيه رجل مجهول وللحديث شواهد ضعيفة۔

❻ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٦٢)۔

۴۴۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرکب قسم کی خوشبو تھی جس سے آپ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

٤٤٤٥: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ، وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ، وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۴۴۴۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر بہت زیادہ تیل لگایا کرتے تھے، اپنی داڑھی میں خوب کنگھی کیا کرتے تھے اور سر کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھا کرتے تھے، گویا آپ کا کپڑا ایسے تھا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔

٤٤٤٦: وَعَنْ أُمِّ هَانِيءٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۴۴۶: ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ میں تشریف لائے تو آپ کے چار گیسو تھے۔

٤٤٤٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِذَا فَرَقْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوْخِهِ وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۴۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالوں کی مانگ نکالتی تو میں آپ کے تالو سے بالوں کو الگ کرتی اور آپ کی پیشانی کے بالوں کو آپ کی آنکھوں کے درمیان لٹکا دیتی۔

٤٤٤٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۴۴۴۸: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ بلا ناغہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٤٤٤٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: مَالِيْ أَرَاكَ شَعِثًا قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْإِرْفَاهِ قَالَ: مَالِيْ لَا أَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۴۴۹: عبداللہ بن بریدہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے فضالہ بن عبید سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ناز و نعمت سے ہمیں منع کیا کرتے تھے، اس شخص نے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٨٢ ح ٣١٦٤) [و الترمذي فى الشمائل (١٢٥، ٣٣)] ☆ فيه يزيد بن أبان الرقاشي: ضعيف مشهور۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣٤١ح ٢٧٤٢٨ مختصرًا) وأبوداود (٤١٩١) والترمذي (١٧٨١ وقال: غريب) و ابن ماجه (٣٦٣١) ☆ فيه عبد الله بن أبي نجيح و سفيان مدلسان وعنعنا وقال البخاري: "ولا أعرف لمجاهد سماعًا من أم هاني"۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٨٩)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٥٦ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤١٥٩) و النسائي (٨/ ١٣٢ ح ٥٠٥٨) ☆هشام بن حسان مدلس وعنعن وحديث النسائي (٨/ ١٣٢ ح ٥٠٦١ سنده صحيح) يغني عنه۔

[5] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦٠) ☆ سعيد بن إياس الجريري اختلط و لم يثبت تحديثه به قبل اختلاطه وحديث النسائي (٨/ ١٨٥ ح ٥٢٤١) يغني عنه۔

آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم کبھی کبھار ننگے پاؤں چلا کریں۔

٤٤٥٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۴۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے بال ہوں وہ انہیں سنوار کر رکھے۔''

٤٤٥١: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَبِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۴۴۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید بالوں (بڑھاپے) کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسمہ ہے۔''

٤٤٥٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((يَكُوْنُ قَوْمٌ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [3]

۴۴۵۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اس سیاہی سے کبوتروں کے سینوں کی طرح خضاب کریں گے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔''

٤٤٥٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [4]

۴۴۵۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سبتی جوتے (جن پر بال نہیں ہوتے تھے) پہنا کرتے تھے، اور ورس (یمن کے علاقے کی ایک بوٹی) اور زعفران سے اپنی داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

٤٤٥٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ: ((مَا اَحْسَنَ هٰذَا!)) قَالَ: فَمَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ: ((هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)). ثُمَّ مَرَّ اٰخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ: ((هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۴۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک آدمی، نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جس نے مہندی لگائی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا خوب ہے یہ!'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر دوسرا آدمی گزرا جس نے مہندی اور وسمہ لگایا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس سے بھی بہتر ہے۔'' پھر ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ کیا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ان سب سے بہتر ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤١٦٣)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٧٥٣ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٢٠٥) و النسائي (٨/ ١٣٩ ح ٥٠٨٠۔٥٠٨٣)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢١٢) و النسائي (٨/ ١٣٨ ح ٥٠٧٨)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٨/ ١٨٦ ح ٥٢٤٦)۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢١١) [وابن ماجه (٣٦٢٧)] ☆ فيه حميد بن وهب ضعفه البخاري وغيره وقال صاحب التقريب: "لين الحديث"۔

٤٤٥٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((غَیِّرُوا الشَّیْبَ، وَلَاتَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۴۴۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بڑھاپے (سفید بالوں) کو بدل ڈالو اور یہود سے مشابہت نہ کرو۔''

٤٤٥٦_٤٤٥٧: وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَیْرِ. ❷، ❸

۴۴۵۶_۴۴۵۷: اور امام نسائی نے اسے ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

٤٤٥٨: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْتِفُوا الشَّیْبَ، فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ. مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِی الْاِسْلَامِ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً، وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً، وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۴۵۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید بال ختم نہ کرو کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جس کا حالتِ اسلام میں بال سفید ہوتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اس کے بدلہ میں اس کی ایک غلطی ختم کر دیتا ہے اور اس کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔''

٤٤٥٩: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِی الْاِسْلَامِ؛ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ❺

۴۴۵۹: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے حالت اسلام میں بال سفید ہوں تو روز قیامت اس کے لیے نور ہوگا۔''

٤٤٦٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❻

۴۴۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے، آپ کے بال کندھوں اور کانوں کی لو کے درمیان تھے۔

٤٤٦١: وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِیَّةِ رضی اللہ عنہ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَیْمٌ الْاَسَدِیُّ، لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ، وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ)) فَبَلَغَ ذَالِكَ خُرَیْمًا، فَاَخَذَ شَفْرَةً، فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهٗ اِلٰی اُذُنَیْهِ، وَرَفَعَ اِزَارَهٗ اِلٰی اَنْصَافِ سَاقَیْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❼

۴۴۶۱: نبی ﷺ کے صحابی ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''خریم اچھا آدمی ہے اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے اور نہ وہ اپنا تہبند لٹکاتا۔'' خریم کو یہ بات پہنچی تو اس نے استرا لیا اور اس سے لمبے بالوں کو اپنے کانوں تک کاٹ لیا اور اپنا

---

❶ **صحیح**، رواه الترمذي (١٧٥٢ وقال: حسن صحيح)۔ ❷ **صحیح**، رواه النسائي (٨/ ١٣٧ ح ٥٠٧٦)۔
❸ **إسناده حسن**، رواه النسائي (٨/ ١٣٧_١٣٨ ح٥٠٧٧)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٠٢)۔
❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٦٣٤ وقال: حسن) و النسائي (٦/ ٢٧ ح ٣١٤٦) ☆ السند منقطع، سالم بن أبي الجعد لم يسمع من شرحبيل بن السمط (سنن أبي داود: ٣٩٦٧) ولبعض الحديث شواهد وحديث مسلم (١٥٠٩) يغني عنه۔ ❻ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٧٥٥ وقال: حسن غريب صحيح) و النسائي (١/ ١٢٨_١٢٩ ح ٢٣٤)۔
❼ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٠٨٩)۔

تہبند اپنی نصف پنڈلیوں تک اٹھالیا۔

٤٤٦٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ لِیْ ذُوَابَةٌ فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ: لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۴۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری پیشانی کے بال لمبے تھے، میری والدہ نے مجھے کہا: میں انہیں نہیں کاٹوں گی، رسول اللہ ﷺ انہیں کھینچتے اور پکڑا کرتے تھے۔

٤٤٦٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمْهَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ: ((لَا تَبْكُوْا عَلٰی اَخِیْ بَعْدَ الْيَوْمِ)). ثُمَّ قَالَ: ((اُدْعُوْا لِیْ بَنِیْ اَخِیْ)) فَجِیْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرَاخٌ فَقَالَ: ((اُدْعُوْا لِیَ الْحَلَّاقَ)) فَاَمَرَهٗ فَحَلَّقَ رُؤُوْسَنَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [2]

۴۴۶۳: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آلِ جعفر کو تین روز تک حالتِ غم میں رہنے دیا، پھر آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔“ پھر فرمایا: ”میرے بھتیجوں کو بلاؤ۔“ ہمیں لایا گیا گویا ہم چوزے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”حجام کو میرے پاس لاؤ۔“ آپ نے اسے حکم فرمایا تو اس نے ہمارے سر مونڈ دیے۔

٤٤٦٤: وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ: ((لَا تَنْهِكِیْ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْظٰی لِلْمَرْاَةِ، وَاَحَبُّ اِلَی الْبَعْلِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ، وَرَاوِيْهِ مَجْهُوْلٌ [3]

۴۴۶۴: ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی، نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”ختنے کی جگہ زیادہ نہ کاٹو کیونکہ وہ عورت کے لئے زیادہ لذت والا اور خاوند کے لیے زیادہ پر لطف ہے۔“ ابوداؤد، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی مجہول ہیں۔

٤٤٦٥: وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ: لَا بَاْسَ وَلٰكِنِّیْ اَكْرَهُهٗ كَانَ حَبِيْبِیْ ﷺ يَكْرَهُ رِيْحَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ [4]

۴۴۶۵: کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے خضاب سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں، لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں، میرے حبیب (نبی ﷺ) اس کی مہک کو ناپسند کیا کرتے تھے۔

٤٤٦٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! بَايِعْنِیْ فَقَالَ: ((لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰی تُغَيِّرِیْ كَفَّيْكِ، فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٩٦) ☆ فيه ميمون بن عبدالله: عن ثابت (وهو) مجهول و لعله ميمون بن أبان: مستور أي مجهول الحال۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤١٩٢) و النسائي (٨/ ١٨٢ ح ٥٢٢٩)۔

[3] **ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٧١) ☆ محمد بن حسان: شيخ لمروان بن معاوية: مجهول وقيل هو ابن سعيد المصلوب: كذاب وللحديث شاهدان ضعيفان عند البيهقي (٨/ ٣٢٤) [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦٤) والنسائي (٨/ ١٤٢ ح ٥٠٩٣) ☆ كريمة: لم أجد من وثقها۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٦٥) ☆ وقال ابن حجر في غبطة و أم الحسن وجدتها: "وفي إسناده مجهولات ثلاث"۔

۴۴۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا، اللہ کے نبی! مجھ سے بیعت لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے بیعت نہیں لوں گا حتی کہ تم اپنی ہتھیلیوں کا رنگ بدلو، گویا تیری ہتھیلیاں کسی درندے کی ہتھیلیاں ہیں۔''

٤٤٦٧: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اَوْمَتِ امْرَاَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَضَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهٗ فَقَالَ: ((مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ امْرَاَةٍ؟)) قَالَتْ: بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ . قَالَ: ((لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ)) يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۴۴۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کے نام ایک خط تھا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ یہ آدمی کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے؟'' اس عورت نے کہا: بلکہ عورت کا ہاتھ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم عورت ہوتی تو تم مہندی کے ساتھ اپنے ناخنوں کا رنگ بدلتی۔''

٤٤٦٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ ، وَالْمُسْتَوْصِلَةُ ، وَالنَّامِصَةُ ، وَالْمُتَنَمِّصَةُ ، وَالْوَاشِمَةُ ، وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۴۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں بیماری کے بغیر بالوں میں بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی، بال نوچنے والے اور اکھڑوانے والی، بدن گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔

٤٤٦٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۴۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عورت کا سا لباس پہننے والے مرد اور مرد کا سا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

٤٤٧٠: وَعَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: قِيْلَ لِعَائِشَةَ: اِنَّ امْرَاَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ. قَالَتْ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَآءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۴۷۰: ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا، ایک عورت (مردوں جیسے) جوتے پہنتی ہے (اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

٤٤٧١: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ ، كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِاِنْسَانٍ مِنْ اَهْلِهٖ فَاطِمَةَ ، وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا اَوْسِتْرًا عَلٰى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ ، فَظَنَّتْ اَنَّ مَامَنَعَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ مَارَاٰى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا ، فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِيَانِ فَاَخَذَهٗ مِنْهُمَا فَقَالَ: ((يَاثَوْبَانُ! اِذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٤١٦٦) والنسائي (٨/ ١٤٢ ح ٥٠٩٢) ☆ صفية لا تعرف ومطيع: لين الحديث وقال أحمد: "هذا حديث منكر"۔ [2] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٤١٧٠) ☆ عبدالله بن وهب مدلس وعنعن و لبعض الحديث شواهد ضعيفة ۔ [3] **إسناده صحيح** ، رواه أبو داود (٤٠٩٨)۔
[4] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٤٠٩٩)۔

اَهْلِ فُلَانٍ، اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ اَكْرَهُ اَنْ يَأْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا. يَاثَوْبَانُ! اِشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ، وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ 1

۴۴۷۱: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جاتے تو آپ اپنے اہل خانہ میں سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سب سے آخر پر ملتے اور جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے۔ آپ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکا رکھا تھا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے کنگن پہنا رکھے تھے، آپ جب تشریف لائے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل نہ ہوئے، جس سے انہوں نے سمجھ لیا کہ آپ کے تشریف نہ لانے کا سبب پردہ اور کنگن ہیں، انہوں نے پردہ پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار دیے اور ان کے ٹکڑے کر دیے، وہ دونوں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے وہ کنگن لے لیے اور فرمایا: ''ثوبان! اسے آلِ فلاں کے پاس لے جاؤ، کیونکہ یہ میرے اہل سے ہیں، میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہ اپنی دنیا کی زندگانی میں نفیس چیزیں استعمال کریں، ثوبان! فاطمہ کے لیے عصب (دریائی جانور کے دانت) کا ہار اور ہاتھی کے دانت کے دو کنگن خرید لاؤ۔''

٤٤٧٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ، فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ)) وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَتْ لَهٗ مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 2

۴۴۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اثمد کا سرمہ لگایا کرو، کیونکہ وہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور بال اگاتا ہے۔'' اور ان کا گمان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرمہ دانی تھی جس سے آپ ہر رات تین مرتبہ اس (آنکھ) میں اور تین مرتبہ اس (آنکھ) میں سرمہ لگاتے تھے۔

٤٤٧٣: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلَاثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ. قَالَ: وَقَالَ: ((اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ، وَالسَّعُوْطُ، وَالْحِجَامَةُ، وَالْمَشِيُّ، وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَاِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ)) وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. 3

۴۴۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین مرتبہ اصفہانی سرمہ لگایا کرتے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین دوائی جس کے ذریعے تم علاج کرتے ہو وہ دوائی ہے، جو منہ کے اندر ایک جانب میں ڈالی جائے، اور وہ دوائی جو ناک کے ذریعے ٹپکائی جائے اور پچھنے لگوانا اور جلاب لینا ہے اور بہترین سرمہ اصفہانی ہے کیونکہ وہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے، اور سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوانا سب سے بہتر ہے۔''

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٥ ح ٢٢٧٢١) و أبو داود (٤٢١٣) ☆ سليمان المنبهي و حميد الشامي: مجهولان۔ 2 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٧٥٧ وقال: حسن) [وابن ماجه (٣٤٩٩)] ☆ عباد بن منصور ضعيف مدلس، ضعفه الجمهور وعنعن۔ 3 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٤٨) ☆ فيه عباد بن منصور: ضعيف، ضعفه الجمهور من جهة حفظه ولبعض حديثه شواهد عند البخاري (٥٧١٢) وغيره۔

اور رسول اللہ ﷺ معراج کے سفر میں جس بھی جماعت ملائکہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے یہی کہا: آپ پچھنے لگوانے کا التزام کریں۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٤٧٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ 1

۴۴۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے منع فرمایا، پھر آپ ﷺ نے مردوں کو تہبند پہن کر جانے کی اجازت فرمائی۔

٤٤٧٥: وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ: قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ. فَقَالَتْ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُنَّ؟ قُلْنَ: مِنَ الشَّامِ قَالَتْ: فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَآئُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: بَلٰى! قَالَتْ: فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا، اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا، اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ 2

۴۴۷۵: ابوملیح بیان کرتے ہیں، اہل حمص سے کچھ عورتیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ انہوں نے بتایا: ملکِ شام سے، عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: شاید کہ تم کورہ سے ہو جہاں کی عورتیں حماموں میں جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”عورت اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کسی جگہ اپنے کپڑے اتارتی ہے تو اس نے اپنے اور رب کے درمیان حائل حجاب چاک کر دیا۔“
ایک دوسری روایت میں ہے: ”اپنے گھر کے علاوہ، تو اس کے اور اللہ عزوجل کے مابین جو حجاب تھا وہ اس نے چاک کر دیا۔“

٤٤٧٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَتُفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ، وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا، يُقَالُ لَهَا: الْحَمَّامَاتُ، فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ، وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ، اِلَّا مَرِيْضَةً، اَوْ نُفَسَاءَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 3

۴۴۷۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لیے سرزمین عجم فتح ہو جائے گی اور تم وہاں کچھ گھر پاؤ گے جنہیں حمام کہا جائے گا، اس میں صرف مرد تہبند باندھ کر داخل ہوں اور خواتین کو ان میں جانے سے منع کرو مگر جو مریضہ ہو یا حالتِ نفاس میں ہو (اسے اجازت ہے)۔“

٤٤٧٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ؛ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ؛ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ. وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ؛ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ 4

---

1 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٠٢ وقال: إسناده ليس بذاك القائم") و أبو داود (٤٠٠٩) ☆ و أبو عذرة: حسن الحديث، و السند قائم و الحمد لله۔ 2 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٠٣ وقال: حسن) و أبو داود (٤٠١٠) [وابن ماجه (٣٧٥٠)]۔ 3 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٠١١) [وابن ماجه (٣٧٤٨)] ☆ فيه عبدالرحمٰن بن زياد بن أنعم الإفريقي وهو ضعيف مشهور۔ 4 **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨١٠ وقال: حسن غريب) و النسائي (١/ ١٩٨ ح ٤٠١ مختصرًا جدًا و حديثه حسن بالشاهد الحسن الذي رواه الترمذي فى سننه: ٢٨٠٢) ☆ ليث بن أبي سليم ضعيف و حديث النسائي حسن۔

۴۴۷۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی اہلیہ کو حمام میں جانے کی اجازت نہ دے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جہاں شراب کا دور چلتا ہو۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٤٧٨: عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَعَلْتُ. قَالَ: وَلَمْ يَخْتَضِبْ. وَزَادَفِيْ رِوَايَةٍ: وَقَدِاخْتَضَبَ اَبُوْبَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۷۸: ثابت رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں چاہتا کہ آپ کے سر کے سفید بال شمار کروں تو میں کر سکتا تھا، اور انہوں نے بیان کیا، آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا۔ ایک دوسری روایت میں اضافہ نقل کیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور وسمہ کے ساتھ خضاب کیا جبکہ عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی سے خضاب کیا۔

٤٤٧٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهٗ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهٗ: لِمَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ؟ قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْبَغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا، وَقَدْ كَانَ يَصْبَغُ بِهَا ثِيَابَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۴۴۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد رنگ دیا کرتے تھے حتی کہ زرد رنگ سے ان کے کپڑے بھر جاتے تھے، ان سے پوچھا گیا، آپ زرد رنگ کیوں لگاتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ کو یہ رنگ سب سے زیادہ پسند تھا۔ آپ ﷺ اپنے تمام کپڑے حتی کہ اپنا عمامہ بھی اسی کے ساتھ رنگا کرتے تھے۔

٤٤٨٠: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ مَخْضُوْبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۴۸۰: عثمان بن عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں، میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے رنگین بال دکھائے۔

٤٤٨١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمُخَنَّثٍ، قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هٰذَا؟)) قَالُوْا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٨٩٥) و مسلم (١٠٣/ ٢٣٤١)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٠٦٤) والنسائي (٨/ ١٤٠ ح ٥٠٨٨)۔

[3] رواه البخاري (٥٨٩٧)۔

اَلَانَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: ((اِنِّیْ نُهِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۴۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث (ہجڑا) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگا رکھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا کیا معاملہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، وہ عورتوں سے مشابہت کرتا ہے، آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا تو اسے نقیع کی طرف جلاوطن کر دیا گیا، آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔''

۴۴۸۲: وَعَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّافَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ، جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُوْنَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ، وَيَمْسَحُ رُؤُوْسَهُمْ فَجِيْءَ بِیْ اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِیْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۴۸۲: ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو اہل مکہ اپنے بچے آپ کے پاس لانے لگے، آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے، مجھے بھی آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جبکہ میں نے خلوق (زعفران کے ساتھ مخلوط خوشبو) لگائی ہوئی تھی، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوق کی وجہ سے مجھے ہاتھ نہ لگایا۔

۴۴۸۳: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ لِیْ جُمَّةً، اَفَاُرَجِّلُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَعَمْ، وَاَكْرِمْهَا)) قَالَ: فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِی الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَعَمْ، وَاَكْرِمْهَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ ❸

۴۴۸۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میرے بال لمبے (کندھوں تک) ہیں، کیا میں ان میں کنگھی کر لیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اور انہیں سنوار کر رکھ۔'' راوی نے کہا، اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی وجہ سے کہ ''بالوں کو سنوار کر رکھو۔'' دن میں دو مرتبہ بالوں کو تیل لگایا کرتے تھے۔

۴۴۸۴: وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَتْنِیْ اُخْتِیَ الْمُغِيْرَةُ، قَالَتْ: وَاَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ، وَلَكَ قَرْنَانِ، اَوْ قُصَّتَانِ، فَمَسَحَ رَاْسَكَ، وَبَرَّكَ عَلَيْكُمْ وَقَالَ: اَحْلِقُوْا هٰذَيْنِ اَوْ قُصُّوْهُمَا؛ فَاِنَّ هٰذَا زِیُّ الْيَهُوْدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۴۸۴: حجاج بن حسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میری بہن مغیرہ نے مجھے بتایا کہ تم ان دنوں چھوٹے بچے تھے اور تمہاری دو مینڈھیاں تھیں، انہوں نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا، برکت کی دعا کی اور فرمایا: ان دونوں کو مونڈ دو یا انہیں کتر دو کیونکہ یہ یہود کی زینت و عادت ہے۔

۴۴۸۵: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ ❺

---

❶ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤٩٢٨) ☆ قال الدارقطني: "أبو هاشم و أبو يسار: مجهولان ولا يثبت الحديث" وقال الذهبي: "إسناد مظلم لمتن منكر۔" ❷ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤١٨١) ☆ عبدالله الهمداني: مجهول، و خبره منكر، قاله ابن عبد البر۔ ❸ ضعيف، رواه مالك (٢/ ٩٤٩ ح ١٨٣٣) ☆ يحيى بن سعيد الأنصاري لم يدرك أبا قتادة رضي الله عنه، فالسند منقطع و للحديث شواهد ضعيفة عند النسائي (٨/ ١٨٤ ح ٥٢٣٩) وغيره وفى الباب حديث صحيح: يخالفه، عند النسائي (٥٠٦١)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤١٩٧) ☆ مغيرة بنت حسان: لم أجد من وثقها۔ ❺ **حسن**، رواه النسائي (٨/ ١٣٠ ح ٥٠٥٢) [والترمذي (٩١٤۔٩١٥)]۔

۴۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو اپنے سر کے بال مونڈنے سے منع فرمایا۔

٤٤٨٦: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ، كَاَنَّهٗ يَأْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ، وَلِحْيَتِهٖ، فَفَعَلَ، ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطٰنٌ)). رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۴۴۸۶: عطا بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال پراگندہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس کی طرف اشارہ فرمایا، گویا آپ اسے اپنے بال اور داڑھی سنوارنے کا حکم فرما رہے ہیں، اس نے ویسے ہی کر لیا اور پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ اس سے بہتر ہے کہ تم میں سے کوئی اس حال میں آئے کہ اس کے سر کے بال پراگندہ ہوں گویا وہ شیطان ہے۔“

٤٤٨٧: وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ، فَنَظِّفُوْا - اُرَاهُ قَالَ: اَفْنِيَتَكُمْ -، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ)). قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: ((نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۴۸۷: ابن مسیّب سے روایت ہے، انہیں کہتے ہوئے سنا گیا کہ ”اللہ پاک ہے وہ (اپنے بندوں سے) صفائی و خوشبو پسند کرتا ہے، وہ نظیف ہے نظافت کو پسند کرتا ہے، وہ کریم ہے کرم کرنے کو پسند کرتا ہے، وہ سخی داتا ہے سخاوت کرنے کو پسند کرتا ہے، میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: تم اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو، اور یہود کی نقل مت اتارو۔“ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے مہاجر بن مسمار سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: عامر بن سعد نے اسے اپنے والد کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کیا مگر انہوں نے کہا: ”اپنے صحن صاف رکھو۔“

٤٤٨٨: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ، وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ، وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ، وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ: يَا رَبِّ! مَا هٰذَا؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ! قَالَ: رَبِّ! زِدْنِيْ وَقَارًا. رَوَاهُ مَالِكٌ [3]

۴۴۸۸: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیّب کو بیان کرتے ہوئے سنا، ابراہیم خلیل الرحمٰن سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی، انہوں نے سب سے پہلے ختنہ کیا، سب سے پہلے اپنی مونچھیں کتریں، سب سے پہلے بڑھاپا دیکھا تو عرض کیا، اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: ابراہیم! وقار ہے۔ عرض کیا، اے میرے رب! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٩٤٩ ح ١٨٣٤) ☆ السند مرسل۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧٩٩ وقال: غريب) ☆ فيه خالد بن إلياس: متروك الحديث۔ [3] **صحيح**، رواه مالك (٢/ ٩٢٢ ح ١٧٧٥)
☆ السند صحيح إلى سعيد بن المسيب رحمه الله و هذا من قوله و لم يخبر من حدثه ولعله من الاسرائيليات: أحاديث بني إسرائيل، والله أعلم۔

بَابُ التَّصَاوِيْرِ

تصاویر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٤٨٩: عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ، وَلَا تَصَاوِيْرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۸۹: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس گھر میں کتے اور تصاویر ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

٤٤٩٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، وَقَالَ: ((اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِىْ اَنْ يَلْقَانِىَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَلْقَنِىْ، اَمَا وَاللّٰهِ! مَا اَخْلَفَنِىْ)). ثُمَّ وَقَعَ فِىْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ، فَاَمَرَ بِهٖ، فَاُخْرِجَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً، فَنَضَحَ مَكَانَهٗ، فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: ((لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِىْ اَنْ تَلْقَانِىَ الْبَارِحَةَ)) قَالَ: اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ، وَلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتّٰى اِنَّهٗ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ، وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۴۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما، میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ غمگین ہو گئے اور فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے رات کے وقت مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ نہیں آئے، آگاہ رہو کہ اللہ کی قسم! اس نے مجھ سے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔'' پھر آپ کے دل میں خیال آیا کہ آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کا چھوٹا سا بچہ ہے۔ آپ نے اس کے متعلق حکم فرمایا: اسے نکال دیا جائے، چنانچہ اسے نکال دیا گیا، پھر آپ نے ہاتھ میں پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا، پھر جب شام ہوئی تو جبریل علیہ السلام آپ سے ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کل مجھ سے ملاقات کرنے کا وعدہ کیا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: ٹھیک ہے، لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو، اگلے روز صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کتے مارنے کا حکم فرما دیا حتیٰ کہ چھوٹے باغوں کے کتے بھی مار دیے جائیں البتہ بڑے باغوں کے کتے چھوڑ دینے (یعنی نہ مارنے) کا حکم فرمایا۔

٤٤٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِىْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [3]

۴۴۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑتے تھے جس پر تصویر ہوتی تھی۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٤٩) و مسلم (٨٣/ ٢١٠٦)۔

[2] رواه مسلم (٨٢/ ٢١٠٥)۔

[3] رواه البخاري (٥٩٥٢)۔

٤٤٩٢: وَعَنْهَا، أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيْرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: اِشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا، وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ)). وَقَالَ: ((إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيهِ الصُّوْرَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۹۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک چھوٹا سا تکیہ خریدا جس پر تصویریں تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے، میں نے آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں (اپنی غلطی سے) اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرتی ہوں، میں نے غلطی کیا کی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تکیہ کیسا ہے؟'' میں نے عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لیے خریدا ہے تا کہ آپ اس پر تشریف فرما ہوں اور اس پر ٹیک لگائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان تصویروں والوں کو روزِ قیامت عذاب دیا جائے گا، انہیں کہا جائے گا، تم نے جو تخلیق کیا اسے زندہ کرو۔'' اور فرمایا: ''بے شک وہ گھر جس میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

٤٤٩٣: وَعَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے گھر کے دریچے پر پردہ لٹکا رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں، نبی ﷺ نے اسے پھاڑ ڈالا، اور میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے جو کہ گھر میں تھے، آپ ﷺ ان پر بیٹھا کرتے تھے۔

٤٤٩٤: وَعَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ، فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ، فَجَذَبَهُ حَتَّى هَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۴۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی غزوہ پر تشریف لے گئے تو میں نے ایک کپڑا لیا اور اسے دروازے پر لٹکا دیا، جب آپ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے وہ کپڑا دیکھا تو اسے کھینچ کر پھاڑ دیا، پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔''

٤٤٩٥: وَعَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٦١) و مسلم (٩٦/ ٢١٠٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٧٩) و مسلم (٩٤/ ٢١٠٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٥٤) و مسلم (٨٧/ ٢١٠٧)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٥٤) و مسلم (٩٢/ ٢١٠٧)۔

۴۴۹۵: عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت ان لوگوں کو سب سے زیادہ سخت عذاب دیا جائے گا جو اللہ کی تخلیق میں اللہ سے مشابہت کرتے ہیں۔''

٤٤٩٦: وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً، اَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً، اَوْ شَعِيْرَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۴۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو میری طرح کی تخلیق کرنے لگتا ہے، انہیں چاہیے کہ وہ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں!''

٤٤٩٧: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَاللهِ الْمُصَوِّرُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۴۹۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کے ہاں مصوروں کو سب سے زیادہ سخت عذاب دیا جائے گا۔''

٤٤٩٨: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۴۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر مصور آگ میں (جانے والا) ہے، اس نے جو بھی تصویر بنائی ہوگی اسے صورت عطا کی جائے گی اور وہ اس (مصور) کو جہنم میں عذاب دے گی۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے ضرور ہی تصویر بنانی ہے تو پھر درخت اور ایسی چیز کی بنا جس میں روح نہ ہو۔

٤٤٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ، كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ، اَوْ يَفِرُّوْنَ مِنْهُ، صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۴۴۹۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی ایسے خواب دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے دیکھا نہیں تو اسے مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا، جو شخص کان لگا کر لوگوں کی باتیں سنتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں یا وہ اس سے دور بھاگتے ہوں تو روزِ قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے مکلّف بنایا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٥٣) و مسلم (١٠١/ ٢١١١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٥٠) و مسلم (٩٨/ ٢١٠٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٢٥) و مسلم (٩٩/ ٢١١٠)۔

[4] رواه البخاري (٧٠٤٢)۔

٤٥٠٠: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ:((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۵۰۰: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص نرد کھیلتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے خنزیر کے گوشت اور اس کے خون سے اپنا ہاتھ رنگین کیا ہو۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٥٠١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عليه السلام قَالَ: اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيْلُ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ، فِيْهِ تَمَاثِيْلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِيْ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعَ، فَيَصِيْرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ، وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ، فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوْذَتَيْنِ تُوْطَآنِ، وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ)). فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا لیکن آپ کے دروازے پر مورتیاں تھیں جن کی وجہ سے میں اندر نہیں آیا، اور گھر میں ایک پردہ تھا جس پر مورتیاں تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی تھا، گھر کے دروازے پر جو مورتیاں ہیں ان کے سر قطع کرنے کا حکم فرمائیں تو وہ درخت کی طرح ہو جائیں گی، اور پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنالیں جو پھینکے اور روندے جائیں جبکہ کتے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے۔'' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

٤٥٠٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ، وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ، يَقُوْلُ: اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۵۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت جہنم کی آگ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں دیکھنے والی ہوں گی، دو کان سننے والے ہوں گے اور ایک زبان بولتی ہوگی، وہ کہے گی: مجھے تین قسم کے لوگوں، ہر ظالم و متکبر شخص، اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنانے والے اور تصویر بنانے والوں، پر مامور کیا گیا ہے (کہ میں انہیں آگ میں داخل کروں)۔''

٤٥٠٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ، وَالْمَيْسِرَ، وَالْكُوْبَةَ)) وَقَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) قِيْلَ: الْكُوْبَةُ: الطَّبْلُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [4]

---

[1] رواه مسلم (١٠/ ٢٢٦٠)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٠٦ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤١٥٨) [و صححه ابن حبان (١٤٨٧)]۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٧٤ وقال: حسن صحيح غريب)
☆سليمان الأعمش عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٣/ ٤٠) وغيره۔

[4] **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥١١٦) [وأبو داود (٣٦٩٦) و أحمد (١/ ٢٧٤، ٢٨٩، ٣٥٠)]۔

۴۵۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوئے اور طبلے کو حرام قرار دیا ہے۔'' اور فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

٤٥٠٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ، وَالْمَيْسِرِ، وَالْكُوْبَةِ، وَالْغُبَيْرَاءِ. وَالْغُبَيْرَاءُ: شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ وَيُقَالُ لَهَا: السُّكُرْكَةُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۵۰۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، جوئے، طبل اور ''غبیراء'' سے منع فرمایا ہے، اور ''غبیراء'' شراب ہے جسے حبشی مکئی سے بنایا کرتے تھے، اور اسے سکرکہ بھی کہا جاتا ہے۔

٤٥٠٥: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۵۰۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نردشیر کھیلی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

٤٥٠٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۴۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک کبوتری کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''شیطان، شیطانہ کا پیچھا کر رہا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٥٠٧: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اِنِّيْ رَجُلٌ، اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ، وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً، فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا اَبَدًا)). فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً، وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ: وَيْحَكَ! اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ، فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۴۵۰۷: سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں، میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا جب ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے کہا:

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (٣٦٨٥)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٣٩٤) و أبو داود (٤٩٣٨) ☆ سعيد بن أبي هند ثقة أرسل عن أبي موسى رضي الله عنه ، و حديث مسلم (٢٢٦٠) يغني عنه۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٤٥) و أبو داود (٤٩٤٠) و ابن ماجه (٣٧٦٥) والبيهقي في شعب الإيمان (٦٥٢٤) [و صححه ابن حبان (٢٠٠٦)]۔ ❹ رواه البخاري (٢٢٢٥)۔

ابن عباس! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری معیشت کا انحصار دست کاری پر ہے، اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی حدیث ہی سنا دیتا ہوں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے عذاب دیتا رہے گا حتی کہ وہ اس میں روح پھونکے جبکہ وہ کبھی بھی اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔'' اس آدمی نے بڑا سا سانس لیا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا اس پر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: افسوس تجھ پر، اگر تم نے ضرور یہی کام کرنا ہے تو پھر درخت اور ایسی چیزوں کی تصاویر بنا لیا کر جس میں روح نہ ہو۔''

٤٥٠٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ حَبِيْبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا، وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ کی ایک بیوی نے کنیسہ کا ذکر کیا جسے ماریہ کہا جاتا ہے، ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سرزمینِ حبشہ گئی تھیں، انہوں نے اس کے حسن اور اس میں رکھی ہوئی تصاویر کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں صالح آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، پھر اس (مسجد) میں یہ تصویریں بنا دیتے، یہ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔''

٤٥٠٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، أَوْ قَتَلَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ، وَالْمُصَوِّرُوْنَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ)). [2]

۴۵۰۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت ایسے شخص کو سب سے سخت عذاب ہو گا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا کسی نبی نے اسے قتل کیا، یا کسی نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا، نیز مصور اور ایسا عالم جس نے اپنے علم سے (عمل کے ذریعے) فائدہ حاصل نہ کیا۔''

٤٥١٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ. [3]

۴۵۱۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے: شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

٤٥١١: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ إِلَّا خَاطِئٌ. [4]

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٧٣) و مسلم (١٦/ ٥٢٨)۔ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٨٨، نسخة محققة: ٧٥٠٤) ☆ فيه محمد بن حميد (ضعيف جدًا): نا أبو زهير عن الأعمش (مدلس) عن الشعبي عن ابن عباس به وروى أحمد (١/ ٤٠٧ ح ٣٨٦٨) بسند حسن عن عبد الله (بن مسعود رضي الله عنه) أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: "أشد الناس عذابًا يوم القيامة رجل قتله نبي أو قتل نبيًا و إمام ضلالة وممثل من الممثلين" إلخ۔

[3] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥١٨، نسخة محققة: ٦٠٩٧ و السنن الكبرى ١٠/ ٢١٢) ☆ محمد بن علي الباقر رحمه الله لم يدرك جده علي بن أبي طالب رضي الله عنه فالسند منقطع۔

[4] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥١٨، نسخة محققة: ٦٠٩٧ و السنن الكبرى ١٠/ ٢١٢) ☆ ابن شهاب لم يدرك أبا موسى رضي الله عنه فالسند منقطع۔

۴۵۱۱: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خطا کار شخص ہی شطرنج کھیلتا ہے۔

٤٥١٢: وَعَنْهُ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرَنْجِ فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْأَرْبَعَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۵۱۲: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کھیلنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: وہ باطل کھیلوں میں سے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں کرتا۔ یہ چاروں احادیث امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

٤٥١٣: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَدُوْنَهُمْ دَارٌ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَأْتِيْ دَارَ فُلَانٍ، وَلَا تَأْتِيْ دَارَنَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِأَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا)). قَالُوْا: إِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [2]

۴۵۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک گھر میں تشریف لایا کرتے تھے، جبکہ ان کے قریب ایک گھر تھا (آپ ان کے ہاں نہیں جایا کرتے تھے) ان پر یہ شاق گزرا تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ فلاں کے گھر تشریف لاتے ہیں اور ہمارے گھر تشریف نہیں لاتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیونکہ تمہارے گھر میں کتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اوران کے گھر میں بلا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلا درندہ ہے۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥١٨، نسخة محققة: ٦٠٩٧ و السنن الكبرى ١٠/ ٢١٢) ☆ فيه إبراهيم بن إسحاق لم أعرفه فالسند ضعيف وروى البيهقي (١٠/ ٢١٢) بسند حسن عن الزهري قال فى الشطرنج: "هي من الباطل و لا أحبها"۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (١/ ٦٣ ح ١٧٦) [وصححه الحاكم (١/ ١٨٣) فتعقبه الذهبي] ☆ فيه عيسى بن المسيب، قال الدارقطني: "هو صالح الحديث" قلت: بل هو ضعيف ضعفه الجمهور، انظر ميزان الاعتدال وغيره۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰى

طب اور جھاڑ پھونک کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٤٥١٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۴۵۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جو بیماری اتاری ہے تو اس کی شفا بھی اتاری ہے۔''

٤٥١٥: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ، بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۵۱۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بیماری کے لیے دوائی ہے، جب دوائی بیماری کے موافق ہو جاتی ہے تو مریض اللہ کے حکم سے صحت یاب ہو جاتا ہے۔''

٤٥١٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلشِّفَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ: فِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ، وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِیْ عَنِ الْكَیِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

۴۵۱۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شفا تین چیزوں میں ہے: پچھنے لگوانے میں یا شہد پینے میں یا آگ سے داغنے سے، اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

٤٥١٧: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: رُمِیَ اُبَیٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهٖ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۴۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ احزاب (خندق) کے موقع پر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو رگ ہفت اندام میں تیر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں داغ دیا۔

٤٥١٨: وَعَنْهُ، قَالَ: رُمِیَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِیْ اَكْحَلِهٖ فَحَسَمَهُ النَّبِیُّ ﷺ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ، ثُمَّ وَرِمَتْ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

---

❶ رواه البخاري (٥٦٧٨)۔ ❷ رواه مسلم (٦٩/ ٢٢٠٤)۔

❸ رواه البخاري (٥٦٨٠)۔

❹ رواه مسلم (٧٤/ ٢٢٠٧)۔

❺ رواه مسلم (٧٥/ ٢٢٠٨)۔

۴۵۱۸: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو رگ ہفت اندام میں تیر لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے تیر کے پیکان کے ساتھ اسے داغ دیا، پھر اس پر ورم آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ اسے داغ دیا۔

٤٥١٩: وَعَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ طَبِیْبًا، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ کَوَاهُ عَلَیْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۵۱۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طبیب بھیجا تو اس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اس کو داغ دیا۔

٤٥٢٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ، اِلَّا السَّامَ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: السَّامُ: الْمَوْتُ. وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ: الشُّوْنِیْزُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۴۵۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کلونجی میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے۔'' ابن شہاب نے فرمایا: ((السام)) سے مراد موت اور ((الحبة السوداء)) سے کلونجی مراد ہے۔

٤٥٢١: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اَخِیْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْقِهِ عَسَلًا)). فَسَقَاهُ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: سَقَیْتُهُ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَآءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((اِسْقِهِ عَسَلًا)) فَقَالَ: لَقَدْ سَقَیْتُهُ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ اللّٰهُ، وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ)) فَسَقَاهُ، فَبَرَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۴۵۲۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا، میرے بھائی کو پیچش لگے ہوئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ۔'' اس نے اسے شہد پلایا، وہ پھر آیا اور عرض کیا: میں نے اسے شہد پلایا مگر اس سے پیچش اور بھی زیادہ ہو گئے ہیں، آپ نے تین مرتبہ اسے ایسے ہی فرمایا، پھر وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہی) فرمایا: ''اسے شہد پلاؤ۔'' اس نے عرض کیا، میں اسے پلا چکا ہوں لیکن اس کے مرض اسہال میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا فرمان سچا ہے جبکہ تیرے بھائی کے پیٹ کی غلطی ہے۔'' اس نے پھر پلایا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔

٤٥٢٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَمْثَلَ مَاتَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۴۵۲۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سینگی لگوانا اور قسط بحری کا استعمال بہترین طریقہ علاج ہے۔''

٤٥٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ)). [5]

---

[1] رواه مسلم (٧٣/ ٢٢٠٧)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٥٦٨٨) و مسلم (٩٨/ ٢٢١٥)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٥٦٨٤) و مسلم (٩١/ ٢٢١٧)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٥٦٩٦) و مسلم (٦٣/ ١٥٧٧)۔

[5] متفق علیه، رواه البخاري (٥٦٩٦) و مسلم (٦٣/ ١٥٧٧)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۴۵۲۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عذرہ (ایک ورم ہے جو بچہ کے حلق میں کثرت خون کی وجہ سے ہو جاتا ہے) کی وجہ سے اپنے بچوں کے گلے دبا کر انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ، بلکہ تم قسط استعمال کرو۔''

٤٥٢٤: وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((عَلٰى مَاتَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعَلَاقِ؟ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ؛ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۵۲۴: ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس علاق (حلق کے ورم) کی وجہ سے اپنی اولاد کا حلق کیوں دباتی ہو؟ بس تم یہ عود ہندی استعمال کرو، کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفا ہے، ان میں سے ایک نمونیہ ہے، حلق کے ورم کی وجہ سے اسے ناک سے ڈالا جائے اور نمونیہ کی صورت میں منہ کے ایک طرف سے ڈالی جائے۔''

٤٥٢٥: وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۵۲۵: عائشہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، تم اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو۔''

٤٥٢٦: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ، وَالْحُمَةِ، وَالنَّمْلَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۵۲۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگ جانے، ڈنک میں اور نملہ بیماری (پسلی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں) کی صورت میں دم کرنے کی رخصت عنایت فرمائی ہے۔

٤٥٢٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۵۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگ جانے کی صورت میں دم کرانے کا حکم فرمایا ہے۔

٤٥٢٨: وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ تَعْنِيْ صُفْرَةً، فَقَالَ: ((اِسْتَرْقُوْا لَهَا؛ فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۵۲۸: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر زردی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگی ہے۔''

٤٥٢٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الرُّقٰى، فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧١٣) و مسلم (٧٦/ ٢٢١٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٦٣) و مسلم (٨١/ ٢٢١٠)۔

[3] رواه مسلم (٥٨/ ٢١٩٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٣٨) و مسلم (٥٦/ ٢١٩٥)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٣٨) و مسلم (٥٩/ ٢١٩٧)۔

اللّٰہِ! اِنَّہٗ کَانَتْ عِنْدَنَا رُقْیَۃٌ نَرْقِیْ بِھَا مِنَ الْعَقْرَبِ، وَاَنْتَ نَھَیْتَ عَنِ الرُّقٰی، فَعَرَضُوْھَا عَلَیْہِ، فَقَالَ: ((مَا اَرٰی بِھَا بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَنْفَعَ اَخَاہُ فَلْیَنْفَعْہُ))۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❶

۴۵۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دم سے منع فرمادیا تو، آل عمرو بن حزم آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے پاس دم تھا جو ہم بچھو کے ڈس لینے پر کیا کرتے تھے، اور آپ نے اس سے منع فرمادیا ہے، انہوں نے وہ دم آپ کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ اسے فائدہ پہنچائے۔''

۴۵۳۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا نَرْقِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ تَرٰی فِیْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: ((اعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاکُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَالَمْ یَکُنْ فِیْہِ شِرْكٌ))۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❷

۴۵۳۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دورِ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے دم مجھے سناؤ، ایسا دم جس میں شرک نہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں۔''

۴۵۳۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْعَیْنُ حَقٌّ، فَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ، وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا))۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ❸

۴۵۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر (کی تاثیر) ثابت ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر اس پر سبقت لے جاتی اور جب تم سے غسل کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۴۵۳۲: عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! أَفَنَتَدَاوٰی؟ قَالَ: ((نَعَمْ، یَا عِبَادَ اللّٰہِ! تَدَاوَوْا، فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَہٗ شِفَاءً، غَیْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ، الْھَرَمِ))۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۵۳۲: اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم علاج معالجہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اللہ کے بندو! علاج معالجہ کرو کیونکہ اللہ نے بڑھاپے کے سوا ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کے لیے شفا پیدا نہ کی ہو۔''

۴۵۳۳: وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُکْرِھُوْا مَرْضٰکُمْ عَلَی الطَّعَامِ، فَاِنَّ اللّٰہَ

---

❶ رواه مسلم (٦٣/ ٢١٩٩)۔ ❷ رواه مسلم (٦٤/ ٢٢٠٠)۔

❸ رواه مسلم (٤٢/ ٢١٨٨)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٧٨) و الترمذي (٢٠٣٨ وقال: حسن صحيح) [وابن ماجه (٣٤٣٦)] وأبو داود (٣٨٥٥) [وصححه الحاكم (٤/ ٣٩٩) ووافقه الذهبي]۔

يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۴۵۳۳: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٥٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۴۵۳۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو شوکہ (یہ سرخ بادہ ہے جو غلبہ خون سے پیدا ہوتا ہے) کی بیماری میں داغ دیا۔ ترمذی' اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٥٣٥: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۴۵۳۵: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم قسط بحری اور زیتون سے نمونیہ کا علاج کریں۔

٤٥٣٦: وَعَنْهُ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۵۳۶: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نمونیہ کے علاج کے لیے زیتون اور ورس (بوٹی) کی تعریف کیا کرتے تھے۔

٤٥٣٧: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهَا: ((بِمَ تَسْتَمْشِيْنَ ؟)) قَالَتْ: بِالشُّبْرُمِ. قَالَ: ((حَارٌّ حَارٌّ)). قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَآءُ مِنَ الْمَوْتِ، لَكَانَ فِي السَّنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❺

۴۵۳۷: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا، تم جلاب کے کے لیے کونسی دوا استعمال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: شبرم (چنے کی طرح ایک دانہ ہے جو کہ بہت گرم ہے، اس کا پانی دوا کے طور پر پیتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو انتہائی گرم ہے۔'' وہ بیان کرتی ہیں، پھر میں سنا کے ساتھ جلاب لیتی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی چیز میں موت کی شفا ہوتی تو وہ سنا میں ہوتی۔''

اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٥٣٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّآءَ وَالدَّوَآءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❻

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٤٠) وابن ماجه (٣٤٤٤) ☆ بكر بن يونس بن بكير ضعيف ضعفه الجمهور وللحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٤/ ٤١٠) وغيره۔ ❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٥٠)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٧٩ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه ميمون أبو عبدالله: ضعيف۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٧٨ وقال: حسن صحيح) ☆ ميمون: ضعيف، انظر الحديث السابق (٤٥٣٥)۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٨١) وابن ماجه (٣٤٦١) ☆ في سماع عتبة من أسماء نظر و للحديث طريق آخر عند ابن ماجه (٣٤٦١) وسنده ضعيف۔ ❻ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٧٤) ☆ ثعلبة بن مسلم: مستور ومعنى الحديث صحيح۔

۴۵۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے بیماری اتاری ہے تو اس نے دوائی بھی اتاری ہے اور اس نے ہر بیماری کے لیے دوائی بنائی ہے، تم علاج معالجہ کرو اور حرام چیز کے ساتھ علاج معالجہ مت کرو۔''

۴۵۳۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام چیز کو بطور دوا استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۴۵۴۰: وَعَنْ سَلْمٰی رضی اللہ عنہا خَادِمَةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: مَا كَانَ اَحَدٌ یَشْتَكِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَعًا فِیْ رَأْسِهٖ اِلَّا قَالَ: ((اِحْتَجِمْ)) وَلَا وَجَعًا فِیْ رِجْلَیْهِ اِلَّا قَالَ: ((اِخْتَضِبْهُمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۵۴۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جس شخص نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دردِ سر کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ ''پچھنے لگاؤ۔'' اور جس نے اپنے پاؤں میں تکلیف کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''مہندی لگاؤ۔''

۴۵۴۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَاكَانَ یَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْهَا الْحِنَّاءَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸

۴۵۴۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار وغیرہ یا کسی اور طرح کوئی بھی زخم آ جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔

۴۵۴۲: وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ یَحْتَجِمُ عَلٰی هَامَتِهٖ وَبَیْنَ كَتِفَیْهِ وَهُوَ یَقُوْلُ: ((مَنْ اَهْرَاقَ مِنْ هٰذِهِ الدِّمَآءِ، فَلَا یَضُرُّهٗ اَنْ لَّا یَتَدَاوٰی بِشَیْءٍ لِشَیْءٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۴۵۴۲: ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر اور اپنے کندھوں کے درمیان پچھنے لگوایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''جو شخص اس خون میں سے کچھ خون نکلواتا ہے تو اگر وہ کسی مرض کا کسی دوائی کے ذریعے علاج نہ بھی کرے تو اس کے لیے کچھ مضر نہیں۔''

۴۵۴۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْتَجَمَ عَلٰی وَرِكِهٖ مِنْ وَثْأٍ كَانَ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موچ کے درد کی وجہ سے اپنی ران کے اوپر پچھنے لگوائے۔

۴۵۴۴: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ یَمُرَّ عَلٰی مَلَأٍ مِنَ

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٠٥) و أبو داود (٣٨٧٠) و الترمذي (٢٠٤٥) و ابن ماجه (٣٤٥٩)۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٥٨) ☆ عبيدالله بن علي: لين الحديث و للحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٦/ ٤٦٢ ح ٢٨١٦٩-٢٨١٧٠) وغيره۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٥٤ وقال: غريب) ☆ عبيد الله بن علي لين الحديث، انظر الحديث السابق (٤٥٤٠)۔ ❹ إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٣٨٥٩) و ابن ماجه (٣٤٨٤) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية ولم يصرح بالسماع المسلسل و أخطأ من برّأه من التدليس۔

❺ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٦٣) [و النسائي (٢٨٥١) وابن ماجه (٣٠٨٢)] ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن وحديث أبي داود (١٨٣٦) يغني عنه۔

الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ: ((مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❶

۴۵۴۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق حدیث بیان فرمائی کہ وہ فرشتوں کی جس بھی جماعت کے پاس سے گزرتے تو وہ یہی کہتے کہ ''اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم فرمائیں۔''

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٥٤٥: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ قَتْلِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۵۴۵: عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوائی میں ڈالنے کے متعلق دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

٤٥٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ: كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ، وَتِسْعَ عَشَرَةَ، وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ. ❸

۴۵۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کے درمیان پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ ابوداؤد۔
امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چاند کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

٤٥٤٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ، وَتِسْعَ عَشَرَةَ، وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۴۵۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (چاند کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگانا پسند فرماتے تھے۔

٤٥٤٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ، وَتِسْعَ عَشَرَةَ، وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ؛ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۵۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (چاند کی) سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے وہ ہر بیماری سے محفوظ رہے گا۔''

٤٥٤٩: وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ، وَيَزْعَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَنَّ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاُ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❻

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٥٢) و ابن ماجه (٣٤٧٩ بسند آخر عن أنس رضي الله عنه، فيه جبارة و كثير بن سليم مجروحان) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي الواسطي ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔

❷ إسناده صحيح، رواه أبو داود (٣٨٧١)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٦٠) و الترمذي (٢٠٥١ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٣٤٨٣) ☆ قتادة عنعن۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٥٠ ح ٣٢٣٥) [والترمذي (٢٠٥٢ بلفظ آخر) والحاكم (٤/ ٤٠٩)] ☆ فيه عباد بن منصور ضعيف۔

❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٦١)۔ ❻ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٦٢) ☆ عمة بكار: لا يعرف حالها والحديث ضعفه البيهقي۔

۴۵۴۹: کبشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اس کے والد منگل کے روز پچھنے لگوانے سے اپنے اہل خانہ کو منع کیا کرتے تھے، اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''منگل کا دن (غلبہ) خون کا دن ہے اور اس میں ایک گھڑی ہے کہ اس میں خون تھمتا نہیں۔''

٤٥٥٠: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ، فَأَصَابَهُ وَضَحٌ، فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ. [1]

۴۵۵۰: زہری رحمۃ اللہ علیہ، رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں، ''جو شخص بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے اور وہ برص کا شکار ہو جائے تو وہ اس صورت میں خود کو ہی ملامت کرے۔''

احمد، ابوداود، اور ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ مشہور ہے کہ یہ روایت مسند ہے، لیکن یہ صحیح نہیں۔

٤٥٥١: وَعَنْهُ، مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ احْتَجَمَ أَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ أَوِ الْأَرْبِعَاءِ؛ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۴۵۵۱: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہفتے یا بدھ کے روز پچھنے لگوائے یا کوئی دوائی لیپ کرے تو وہ برص کا شکار ہونے کی صورت میں صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔''

٤٥٥٢: وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ: فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَنْتُمْ اٰلُ عَبْدِاللّٰهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ)) فَقُلْتُ: لِمَ تَقُوْلُ هٰكَذَا؟ لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِيْ تَقْذِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلٰى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فَإِذَا رَقَاهَا سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّمَا ذَالِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخَسُهَا بِيَدِهٖ، فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ أَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَذْهِبِ الْبَأْسَ، رَبَّ النَّاسِ! وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۵۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عبداللہ نے میری گردن میں ایک دھاگہ دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میرے لیے دم کیا ہوا دھاگہ ہے، انہوں نے اسے پکڑ کر کاٹ دیا، پھر فرمایا: تم آل عبداللہ شرک سے بے نیاز ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک دم، تعویذ اور جادو شرک ہے۔'' میں نے کہا: آپ اس طرح کیوں

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود في المراسيل (٤٥١، نسخة أخرى: ٤٤٥) ☆ السند ضعيف لإرساله والرواية المسندة عند الحاكم (٤/ ٤٠٩-٤١٠) والبيهقي (٩/ ٣٤٠) من طريق سليمان بن أرقم (ضعيف جدًا) عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة إلخ به۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٥١-١٥٢ بعد ح ٣٢٣٥ بدون سند) ☆ السند مرسل، إن صح إلى الزهري رحمه الله۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٨٣) [و ابن ماجه (٣٥٣٠)] ☆ سليمان الأعمش مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة و أخرج الحاكم (٤/ ٢١٧ ح ٧٥٠٥، اتحاف المهرة ١٠/ ٤٥٣ ح ١٣١٦٣) عن قيس بن السكن الأسدي قال: "دخل عبدالله بن مسعود رضي الله عنه على امرأة فرأى عليها حرزًا من الحمرة فقطعه قطعًا عنيفًا ثم قال: إن آل عبد الله عن الشرك أغنياء و قال: كان مما حفظنا عن النبي ﷺ أن الرقى و التمائم والتولة من الشرك" وصححه ووافقه الذهبي، ابن موسى هو عبيدالله والسند صحيح۔

کہتے ہیں؟ میری آنکھ میں شدید درد تھا میں فلاں یہودی کے پاس جاتی تھی، جب وہ دم کرتا تو درد رک جاتا تھا، (یہ سن کر) عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ محض شیطان کا عمل ہے، وہ اپنا ہاتھ آنکھ پر مارتا ہے۔ جب دم کیا جاتا ہے تو وہ ہاتھ مارنا چھوڑ دیتا ہے، تمہارے لیے اتنا کہنا ہی کافی تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''لوگوں کے رب! بیماری لے جا، اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے، شفا صرف تیری ہی ہے، ایسی شفا عطا کر کہ وہ کوئی بیماری نہ چھوڑے۔''

٤٥٥٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ: ((هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو، منتر (سفلی عمل کو سفلی علم سے دور کرنے) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شیطانی عمل ہے۔''

٤٥٥٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا أُبَالِيْ مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۵۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں کچھ فرق نہیں سمجھتا کہ میں تریاق پیوں یا تعویذ لٹکاؤں یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔''

٤٥٥٥: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنِ اكْتَوٰى أَوِ اسْتَرْقٰى، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۴۵۵۵: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے داغ لگوایا یا دم کرایا تو وہ توکل سے لاتعلق ہو گیا۔''

٤٥٥٦: وَعَنْ عِيْسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهٖ حُمْرَةٌ، فَقُلْتُ: أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً؟ فَقَالَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ إِلَيْهِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۵۵۶: عیسیٰ بن حمزہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہیں سرخ بادہ کا مرض تھا، میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کوئی چیز لٹکاتا ہے تو اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔''

٤٥٥٧: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۵۵۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظر لگ جانے یا کسی کے ڈسنے سے دم کرنا جائز ہے۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٦٨)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٦٩) ☆ عبد الرحمٰن بن رافع التنوخي: ضعيف۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٣٤٩) و الترمذي (٢٠٥٥) و ابن ماجه (٣٤٨٩)۔

[4] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (لم أجده) [والترمذي (٢٠٧٢) و أحمد (٤/ ٣١٠۔٣١١)] ☆ محمد بن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى ضعيف وللحديث شاهد ضعيف عند النسائي (٧/ ١١٢ ح ٤٠٨٤)۔

[5] **صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٤٣٦) و الترمذي (٢٠٥٧) و أبو داود (٣٨٨٤)۔

٤٥٥٨: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ. ❶

۴۵۵۸: امام ابن ماجہ نے اسے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٥٥٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۵۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نظر لگ جانے یا کسی چیز کے ڈس لینے یا نکسیر جاری ہونے پر دم کرنا درست ہے۔''

٤٥٦٠: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تُسْرَعُ اِلَيْهِمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِيْ لَهُمْ قَالَ: ((نَعَمْ، فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدْرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۵۶۰: اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کراؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، کیونکہ اگر تقدیر پر کوئی چیز غالب ہوتی تو اس پر نظر غالب آتی۔''

٤٥٦١: وَعَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ: ((اَلَا تُعَلِّمِيْنَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيْهَا الْكِتَابَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۵۶۱: شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس (حفصہ رضی اللہ عنہا) کو نملہ (پھنسیاں جو پسلی پر نکلتی ہیں) کا دم نہیں سکھا دیتی جس طرح تم نے اسے لکھنا سکھایا ہے؟''

٤٥٦٢: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاةٍ، فَقَالَ: فَلُبِطَ سَهْلٌ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَّكَ فِيْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَاللّٰهِ! مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَقَالَ: ((هَلْ تَتَّهِمُوْنَ لَهُ اَحَدًا)) فَقَالُوْا: نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ. قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامِرًا، فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَا بَرَّكْتَ؟ اِغْتَسِلْ لَهُ)) فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ، وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ، وَدَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِيْ قَدَحٍ، ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ، فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَاْسٌ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَتِهِ: قَالَ: ((اِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. تَوَضَّاْ لَهُ)) فَتَوَضَّاَ لَهُ. ❺

۴۵۶۲: ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں، عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو غسل کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے جس قدر سفید و ملائم جلد آج دیکھی ہے ایسی کبھی نہیں دیکھی، راوی بیان کرتے ہیں، (اسی بات پر) سہل بے ہوش ہو کر گر گئے، انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور آپ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کو سہل بن حنیف

---

❶ **صحیح**، رواه ابن ماجه (٣٥١٣)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٨٨٩) ☆ شريك القاضي مدلس وعنعن وللحديث شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة (٧/ ٣٩٣)۔ ❸ **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٤٣٨) و الترمذي (٢٠٥٩ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣٥١٠)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٨٨٧)۔

❺ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٦٤ ح ٣٢٤٥) و مالك (٢/ ٩٣٩ح ١٨١١) [وابن ماجه (٣٥٠٩) و صححه ابن حبان (الموارد: ١٤٢٤)]۔

کے بارے میں کچھ خبر ہے؟ اللہ کی قسم! وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھاتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس کے متعلق کسی کے بارے میں گمان کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم عامر بن ربیعہ کے بارے میں گمان کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عامر کو بلایا اور اس سے سخت لہجے میں بات کی اور فرمایا: ''تم اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو، تم نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی، اس کے لیے غسل کرو۔'' عامر نے اس کے لیے ایک برتن میں اپنا چہرہ، اپنے ہاتھ، اپنی کہنیاں، اپنے گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور ازار کے ساتھ کے اعضاء دھوئے، پھر وہ پانی اس پر ڈالا گیا تو وہ (اٹھ کر) لوگوں کے ساتھ چل پڑا اور اسے کوئی تکلیف نہیں تھی۔

اور امام مالک نے اسے روایت کیا، اور ان کی روایت میں ہے، فرمایا: ''بے شک نظر (کی تاثیر) ثابت ہے، اس کے لیے وضو کر۔'' اس نے اس کے لیے وضو کیا۔

٤٥٦٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِهِمَا، وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ [1]

۴۵۶۳: ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ (اذکار کے ذریعے) جنوں اور انسان کی نظر سے پناہ طلب کیا کرتے تھے حتی کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوئیں، جب وہ نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں لے لیا اور جو ان دونوں کے علاوہ تھا اسے ترک کر دیا۔

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٥٦٤: وَعَنْ عَآئِشَةَ ؓ قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ رُءِیَ فِیْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ؟)) قُلْتُ: وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ؟ قَالَ: ((الَّذِیْنَ یَشْتَرِكُ فِیْهِمُ الْجِنُّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۶۴: عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تم میں ''مغربون'' دیکھے گئے؟'' میں نے عرض کیا، ''مغربون'' کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ (جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے) ان میں جن (شیطان) شریک ہو جاتا ہے۔''

٤٥٦٥: وَ ذُكِرَ حَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((خَیْرَ مَاتَدَاوَیْتُمْ)) فِیْ ((بَابِ التَّرَجُّلِ)). [3]

۴۵۶۵: ابن عباس ؓ سے مروی حدیث: ''بہترین علاج جس کے......'' بَابُ التَّرَجُّلِ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٥٦٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمِعَدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرُوْقُ اِلَیْهَا وَارِدَةٌ، فَاِذَا

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٥٨) و ابن ماجه (٣٥١١) [و النسائي (٥٤٩٦)] ☆ سعيد الجريري اختلط ولم أجد راويًا عنه في هذا الحديث قبل اختلاطه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٠٧) ☆ ابن جريج مدلس: عنعن وأبوه لين و أم حميد: لا يعرف حالها۔ [3] ضعيف تقدم(٤٤٧٣)۔

صَحَّتِ الْمِعدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ، وَإِذَا فَسَدَتِ الْمِعدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسُّقَمِ)). [1]

۴۵۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معدہ بدن کا حوض ہے، جبکہ رگیں (ہر طرف سے) اس کی طرف آتی ہیں، جب معدہ درست ہو گا تو رگیں تندرستی لے کر واپس آتی ہیں، اور جب معدہ بیمار ہوتا ہے، تو رگیں بیماری لے کر واپس آتی ہیں۔

٤٥٦٧: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ، فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَعْلِهِ، فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ، مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ. اَوْنَبِيًّا وَغَيْرَهُ)). ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِيْ اِنَاءٍ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى اِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۴۵۶۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ کو ڈس لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جوتا مار کر اسے مار دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اللہ بچھو پر لعنت فرمائے وہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی اور کو۔'' یا فرمایا: ''کسی نبی کو چھوڑتا ہے نہ کسی اور کو۔'' پھر آپ نے نمک اور پانی منگایا اور انہیں ایک برتن میں جمع کر دیا۔ پھر آپ اس انگلی پر جہاں اس نے ڈسا تھا ڈالنے لگے، اسے ملنے لگے اور معوذتین کے ذریعے اس سے پناہ طلب کرنے لگے۔ امام بیہقی نے دونوں روایتیں شعب الایمان میں ذکر کی ہیں۔

٤٥٦٨: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْشَيْءٌ بُعِثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَةٌ، فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِيْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّةٍ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، قَالَ: فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حَمْرَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۵۶۸: عثمان بن عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں، میرے اہل خانہ نے پانی کا پیالہ دے کر مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، اور یہ دستور تھا کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ پانی کا برتن ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا کرتے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال، جو کہ انہوں نے چاندی کی گھنٹی میں رکھے ہوئے تھے، نکالتیں اور انہیں اس شخص کے لیے (پانی میں) ہلاتیں اور بیمار آدمی وہ پانی پی لیتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس ڈبیا میں جھانک کر دیکھا تو میں نے سرخ بال دیکھے۔

٤٥٦٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَلْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَآؤُهَا شِفَآءٌ لِّلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهِيَ شِفَآءٌ مِّنَ السُّمِّ)). [4] قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاَخَذْتُ ثَلٰثَةَ اَكْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ، فَجَعَلْتُ مَاءَ هُنَّ

---

[1] **موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٧٩٦، نسخة محققة: ٥٤١٤) [وابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٢٨٤)] ☆ فيه إبراهيم بن جريج الرهاوي متهم و يحيى بن عبد الله البابلتي: ضعيف۔ [2] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٢٥٧٥، نسخة محققة: ٢٣٤٠ وسنده حسن) [وابن أبي شيبة في المصنف (٧/ ٣٩٨، ١٠/ ٤١٨۔ ٤١٩)] و حسنه الهيثمي وغيره۔ [3] رواه البخاري (٥٨٩٦)۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (٢٠٦٨)۔

فِیْ قَارُوْرَةٍ، وَکَحَلْتُ بِهٖ جَارِیَةً لِیْ عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ ❶

۴۵۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کھنبی زمین کی چیچک ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھنبی، مَن (من وسلوی) کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے باعث شفا ہے، اور عجوہ (کھجور) جنت سے ہے اور وہ زہر کا تریاق ہے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیاں لیں، انہیں نچوڑ کر ان کے پانی کو ایک شیشی میں رکھ لیا، اور میں نے اپنی اس لونڈی کی آنکھوں میں وہ پانی ڈالا جس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہتا تھا، تو وہ اس سے صحت یاب ہوگئی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۴۵۷۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلٰثَ غَدَوَاتٍ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ یُصِبْهُ عَظِیْمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ)). ❷

۴۵۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ہر ماہ تین روز شہد چاٹتا ہے تو اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہوتی۔''

۴۵۷۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَیْكُمْ بِالشِّفَائَیْنِ: الْعَسَلَ وَالْقُرْآنَ)). رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ: الصَّحِیْحُ أَنَّ الْاٰخِیْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ. ❸

۴۵۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شفا دینے والی دو چیزوں کو لازم پکڑو (یعنی) شہد اور قرآن۔'' امام ابن ماجہ نے دونوں روایتیں نقل کی ہیں، اور امام بیہقی نے انہیں شعب الایمان میں نقل کیا اور فرمایا: صحیح بات یہ ہے کہ آخری (دوسری) حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

۴۵۷۲: وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ عَلٰی هَامَّتِهٖ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَاحْتَجَمْتُ اَنَامِنْ غَیْرِ سَمٍّ كَذٰلِكَ فِیْ یَا فُوْخِیْ فَذَهَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّیْ، حَتّٰی كُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِی الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ ❹

۴۵۷۲: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زہر والی بکری (کھانے) کی وجہ سے اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

معمر بیان کرتے ہیں، میں نے بھی زہر کے اثر کے بغیر ہی اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے تو میرا حافظہ جاتا رہا حتی کہ دورانِ نماز مجھے سورۂ فاتحہ کا لقمہ دیا جاتا تھا۔

---

❶ **ضعیف**، رواه الترمذي (٢٠٦٩) ☆ السند منقطع۔ ❷ **إسناده ضعیف**، رواه ابن ماجه (٣٤٥٠) و البیهقي في شعب الإیمان (٥٩٣٨) ☆ الزبیر بن سعید: لین الحدیث وعبد الحمید: مجهول۔

❸ **إسناده ضعیف**، رواه ابن ماجه (٣٤٥٢) والبیهقي في شعب الإیمان (٣٥٨١) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و أخرج الخطیب بإسناد ضعیف منكر عن زید بن حباب عن شعبة عن أبي إسحاق به۔

❹ **لم أجده**، رواه رزین (لم أجده) [و لم أجده في مصنف عبد الرزاق]۔

٤٥٧٣: وَعَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما! يَا نَافِعُ! يَنْبَغُ بِيَ الدَّمُ فَأْتِنِي بِحَجَّامٍ، وَاجْعَلْهُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا، وَلَا صَبِيًّا، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ اَمْثَلُ، وَهِيَ تَزِيْدُ فِي الْعَقْلِ، وَتَزِيْدُ فِي الْحِفْظِ، وَتَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْخَمِيْسِ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ تَعَالىٰ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمَ السَّبْتِ، وَيَوْمَ الْاَحَدِ، فَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الثُّلَثَاءِ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ اُصِيْبَ بِهِ اَيُّوْبُ فِي الْبَلَاءِ. وَمَا يَبْدُوْ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا فِيْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۴۵۷۳: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نافع! میرا فشارِ خون بڑھ رہا ہے کسی پچھنے لگانے والے نوجوان کو میرے پاس لاؤ، دیکھنا وہ بوڑھا یا بچہ نہ ہو، راوی بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''خالی پیٹ پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے، وہ عقل وفہم اور حافظہ میں اضافہ کرتا ہے، جس شخص نے پچھنے لگوانے ہوں تو وہ جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پچھنے لگوائے، جمعہ ہفتہ اور اتوار کو پچھنے لگوانے سے اجتناب کرو۔ پیر اور منگل کو پچھنے لگواؤ اور بدھ کے روز پچھنے لگوانے سے اجتناب کرو، کیونکہ یہ وہ دن ہے جس روز ایوب علیہ السلام آزمائش کا شکار ہوئے، جذام اور برص بدھ کے روز یا بدھ کی رات ہی ظاہر ہوتے ہیں۔''

٤٥٧٤: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشَرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ)). رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى. ❷

۴۵۷۴: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قمری مہینے کی سترہ تاریخ کو منگل کے دن پچھنے لگوانا سال بھر کی بیماریوں کے لیے دوائی ہے۔'' امام احمد کے شاگرد حرب بن اسماعیل کرمانی نے اسے روایت کیا، اور اس کی سند قوی نہیں، اور منتقی میں اسی طرح ہے۔

٤٥٧٥: وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❸

۴۵۷۵: رزین نے اس کی مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٤٨٧) ☆ فيه الحسن بن أبي جعفر و عثمان بن مطر: ضعيفان و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، هو مذكور في منتقى الأخبار (٤٨١٧) [و نيل الأوطار (٢٠٨/٨)] ☆ فيه زيد بن أبي الحواري وهو ضعيف، وأخرجه ابن سعد و ابن عدي و البيهقي والطبراني في الصغير، انظر تنقيح الرواة (٢٦٦/٢) ❸ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔

بَابُ الْفَالِ وَ الطِّيَرَةِ

بدشگونی اور فال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٥٧٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَاطِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ)) قَالُوْا: وَمَا الْفَالُ قَالَ: ((الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۵۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بدشگونی کچھ بھی نہیں، اور اس کی بہتر صورت فال ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھی بات جو تم میں سے کوئی ایک سنتا ہے۔“

٤٥٧٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۵۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ کوئی بدشگونی ہے۔ اور الو منحوس ہے اور نہ ماہ صفر، اور مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔“

٤٥٧٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى، وَلَا هَامَةَ، وَلَا صَفَرَ)). فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۵۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ الو منحوس ہے اور نہ ہی ماہِ صفر۔“ (یہ سن کر) ایک دیہاتی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان اونٹوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ریگستان میں رہتے ہیں اور وہ ہرن معلوم ہوتے ہیں، اس میں ایک خارش زدہ اونٹ شامل ہو جاتا ہے تو وہ انہیں بھی خارش لگا دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر پہلے (اونٹ) کو کس نے خارش زدہ کیا؟“

٤٥٧٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ، وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۵۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ الو منحوس ہے اور نہ کوئی ستارہ منحوس اور ہے نہ صفر منحوس ہے۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٥٤) و مسلم (١١٠/ ٢٢٢٣)۔

[2] رواه البخاري (٥٧٠٧)۔ [3] رواه البخاري (٥٧٧٠)۔ [4] رواه مسلم (١٠٦/ ٢٢٢٠)۔

۴۵۸۰: وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ:((لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۵۸۰: جابر ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’کوئی بیماری متعدی ہے نہ ماہ صفر منحوس ہے نہ کوئی بھوت ہے۔‘‘

۴۵۸۱: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ فِیْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۵۸۱: عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: وفدِ ثقیف میں ایک مجذوم شخص تھا، نبی ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ’’تیری بیعت ہو گئی ہے لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۴۵۸۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِسْمَ الْحَسَنَ.رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❸

۴۵۸۲: ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فال لیتے تھے اور آپ بدشگونی نہیں لیتے تھے اور آپ اچھے نام پسند کرتے تھے۔

۴۵۸۳: وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيْصَةَ ؓ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْعِيَافَةُ، وَالطَّرْقُ، وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۵۸۳: قطن بن قبیصہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’پرندوں کے ذریعے فال لینا، لکیریں کھینچ کر فال لینا اور بدشگونی لینا جادو کی اقسام ہیں۔‘‘

۴۵۸۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ)) قَالَهُ ثَلَاثًا. ((وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: ((وَمَا مِنَّا اِلَّا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)): هٰذَا عِنْدِیْ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ. ❺

---

❶ رواه مسلم (۱۰۷/ ۲۲۲۲)۔

❷ رواه مسلم (۱۲۶/ ۲۲۳۱)۔

❸ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۲/ ۱۷۵ ح ۳۲۵٤) [وأحمد (۱/ ۲۵۷ ، ۳۰٤ ، ۳۱۹)] ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف و في متابعة جرير بن عبد الحميد له نظر بل لم تثبت هذه المتابعة و للحديث شواهد عند ابن ماجه (۳۵۳٦ و سنده حسن) و الترمذي (۲۸۳۹) و أبي الشيخ الأصبهاني (أخلاق النبي ﷺ ص ۲۵۲ و سنده حسن) وغيرهم و بها صار الحديث حسنًا . والحمد لله۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (۳۹۰۷) ☆ حيان بن العلاء مجهول و ثقه ابن حبان وحده۔

❺ **صحيح**، رواه أبو داود (۳۹۱۰) و الترمذي (۱٦۱٤)۔

۴۵۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بدشگونی لینا شرک ہے، آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا: ''اور ہم میں سے اگر کسی کے دل میں یہ خیال آتا ہے تو اللہ توکل کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے۔'' ابوداؤد، ترمذی۔

امام ترمذی نے فرمایا: میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کو بیان کرتے ہوئے سنا: سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق کہا کرتے تھے: ''اور ہم میں سے کسی کے دل میں اس کے متعلق خیال آتا ہے تو اللہ توکل کے باعث اسے ختم کر دیتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ یہ جملہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

٤٥٨٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ، فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ، وَقَالَ: ((كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۵۸۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذوم شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ہی کھانے کے برتن میں رکھا اور فرمایا: ''اللہ پر اعتماد و بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔''

٤٥٨٦: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [2]

۴۵۸۶: سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ الو منحوس ہے اور نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ ہی کوئی بدشگونی ہے۔ اور اگر بدشگونی (یعنی نحوست) کسی چیز میں ہوتی تو گھر، گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔''

٤٥٨٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَّسْمَعَ: يَا رَاشِدُ، يَا نَجِيْحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۴۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے لیے نکلتے تو آپ یا راشد (رہنمائی پانے والے)، یا نجیح (کامیابی پانے والے) کے الفاظ سننا پسند فرمایا کرتے تھے۔

٤٥٨٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ، فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ عَنِ اسْمِهٖ، فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهٖ، وَرُؤِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُؤِيَ كَرَاهِيَةُ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهٖ وَرُؤِيَ بِشْرُ ذَالِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُؤِيَ كَرَاهِيَةُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [4]

۴۵۸۸: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے، جب آپ کسی عامل (گورنر و حکمران) کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت فرماتے، اگر آپ کو اس کا نام پسند آتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور اس خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر نظر آتے، اور اگر آپ اس کا نام ناپسند کرتے تو اس کی ناپسندیدگی آپ کے چہرے پر نظر آتی۔ اور جب آپ کسی بستی

[1] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٥٤٢) [و أبو داود (٣٩٢٥) و الترمذي (١٨١٧)] ☆ فيه مفضل بن فضالة: ضعيف۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٣٩٢١)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٦١٦ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٩٢٠) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

میں داخل ہوتے تو اس کا نام دریافت فرماتے، اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی کے آثار آپ کے چہرے پر دکھائی دیتے۔ اور اگر اس کے نام کو ناپسند فرماتے تو ناگواری کے اثرات آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتے۔

٤٥٨٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثُرَ فِيْهَا عَدَدُنَا، وَاَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا اِلَى دَارٍ قَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا، وَاَمْوَالُنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**ذَرُوْهَا ذَمِيْمَةً**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں تھے جس سے ہمارے افراد اور اموال میں اضافہ ہوا، پھر ہم نے وہ گھر بدل لیا تو ہمارے افراد و اموال میں کمی آ گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس گھر کو چھوڑ دو کیونکہ یہ گھر اچھا نہیں۔''

٤٥٩٠: وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَحِيْرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عِنْدَنَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا اَبْيَنُ، وَهِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا، وَمِيْرَتِنَا، وَاَنَّ وَبَآءَ هَا شَدِيْدٌ. فَقَالَ: ((**دَعْهَا عَنْكَ، فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۹۰: یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے بتایا جس نے فروہ بن مسیک کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس ابین نامی زمین ہے، ہماری زراعت و معیشت اسی زمین سے وابستہ ہے، لیکن وہاں کی وبا شدید ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ بیماری کے قریب رہنا ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٥٩١: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**اَحْسَنُهَا الْفَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ مُرْسَلًا [3]

۴۵۹۱: عروہ بن عامر بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان میں سے بہتر چیز نیک فال لینا ہے، اور وہ (بدشگونی) کسی مسلمان کو کام سے مت منع کرے، جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ کہے: اے اللہ! تمام بھلائیاں تو ہی لاتا ہے اور تمام برائیاں تو ہی دور کرتا ہے، ہر قسم کے گناہ سے بچنا اور نیکی کرنا محض تیری توفیق سے ممکن ہے۔'' ابوداود نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٢٤) ☆ عكرمة بن عمار صرح بالسماع عند البزار (البحر الزخار ١٣/ ٧٩ح ٦٤٢٧)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٩٢٣) ☆ فيه يحيى بن عبد الله بن بحير: مستور و شيخه مجهول لم يسم۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٣٩١٩) ☆ سفيان الثوري و حبيب بن أبي ثابت مدلسان و عنعنا۔

بَابُ الْكَهَانَةِ

کہانت کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٤٥٩٢: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ، كُنَّا نَاْتِى الْكُهَّانَ؟ قَالَ: ((فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ)) قَالَ: قُلْتُ: كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ: ((ذٰلِكَ شَىْءٌ يَجِدُهٗ اَحَدُكُمْ فِىْ نَفْسِهٖ، فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ)). قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ. قَالَ: ((كَانَ نَبِىٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَالِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۵۹۲: معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کچھ ایسے امور و معاملات ہیں جو ہم دور جاہلیت میں کیا کرتے تھے، ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم کاہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم پرندوں کے ذریعے فال لیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ایسی چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں پاتا ہے وہ (فال لینا) تمہیں (کام کرنے سے) نہ روکے۔“ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو لکیریں کھینچا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک نبی بھی لکیریں کھینچا کرتے تھے، جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو گیا تو وہ ٹھیک ہے۔“

٤٥٩٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَىْءٍ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا بِالشَّىْءِ يَكُوْنُ حَقًّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ، يَخْطَفُهَا الْجِنِّىُّ، فَيَقُرُّهَا فِىْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۵۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”ان کی کوئی حیثیت نہیں۔“ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! بعض اوقات وہ جو کہتے ہیں، ویسے ہی ہو جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی سچی بات کو جن (اوپر سے) اچک لیتا ہے تو پھر وہ مرغی کی آواز کی طرح اسے اپنے ساتھی کے کان تک پہنچا دیتا ہے، کاہن لوگ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔“

---

[1] رواه مسلم (١٢١/ ٥٣٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢١٣) و مسلم (١٢٣/ ٢٢٢٨)۔

۴۵۹۴: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ۔ وَهُوَ السَّحَابُ۔ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَآءِ، فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ، فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ اِلَى الْكُهَّانِ، فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۵۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک فرشتے عنان یعنی بادلوں میں اترتے ہیں، اور وہ آسمان میں ہونے والے فیصلہ شدہ امور کا تذکرہ کرتے ہیں تو شیاطین چوری سے اسے سن لیتے ہیں پھر وہ اسے کاہنوں تک پہنچا دیتے ہیں، اور کاہن اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ بولتے ہیں۔''

۴۵۹۵: وَعَنْ حَفْصَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۵۹۵: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی گم شدہ چیز کے بارے میں دریافت کرے تو اس شخص کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔''

۴۵۹۶: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۵۹۶: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر رات بارش ہو جانے کے بعد نمازِ فجر پڑھائی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: ''اس نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے بعض نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لائے اور کچھ نے میرے ساتھ کفر کیا، جس شخص نے کہا: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور رہا وہ شخص جس نے کہا: فلاں فلاں (ستارے کے سقوط) کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔''

۴۵۹۷: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ، يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ، فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه البخاري (٢٢١٠)۔

[2] رواه مسلم (١٢٥/ ٢٢٣٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٨٤٦) و مسلم (١٢٥/ ٧١)۔

[4] رواه مسلم (١٢٦/ ٧٢)۔

۴۵۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ آسمان سے کوئی برکت نازل کرتا ہے تو لوگوں کا ایک گروہ اس کا انکار کر دیتا ہے، اللہ بارش نازل کرتا ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے (بارش ہوئی) ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٥٩٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ، اقْتَبَسَ شُعْبَةً السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۵۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، وہ (حصولِ سحر میں) جس قدر بڑھتا گیا اسی قدر وہ (حصولِ علمِ نجوم میں) بڑھتا گیا۔''

٤٥٩٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ اَتٰى كَاهِنًا وَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، اَوْ اَتٰى امْرَاَتَهُ حَائِضًا، اَوْ اَتٰى امْرَاَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا، فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۵۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی یا اس نے اپنی اہلیہ سے جبکہ وہ حالتِ حیض میں ہو، جماع کیا، یا اس نے اپنی اہلیہ کی پشت میں جماع کیا تو وہ اس سے بیزار ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتاری گئی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٠٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَآءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَاَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ، فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا لِلَّذِيْ قَالَ: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا، بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ)) وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا، وَبَدَّدَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ: ((فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ، فَيُلْقِيْهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيْهَا الْاٰخَرُ اِلٰى مَنْ تَحْتَهُ، حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ اَوِ الْكَاهِنِ. فَرُبَّمَا اَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ. فَيُقَالُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِيْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ٣١١) و أبو داود (٣٩٠٥) و ابن ماجه (٣٧٢٦)۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٠٨) و أبو داود (٣٩٠٤)۔

[3] رواه البخاري (٤٨٠٠)۔

۴۶۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ آسمان پر کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فرمان سے ڈرتے ہوئے اپنے پَر ہلاتے ہیں، جیسا کہ چٹان پر زنجیر مارنے کی آواز آتی ہے، جب ان کے دلوں سے خوف جاتا رہتا ہے تو وہ کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ (مقرب فرشتے) کہتے ہیں، اس ذات نے جو فرمایا، وہ حق ہے، وہ بلند اور بڑا ہے، چنانچہ چوری سے سننے والے اس فیصلے کو سن لیتے ہیں، اور چوری سننے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔'' اور سفیان (راوی) نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اس کی کیفیت بیان کی، انہوں نے اس (ہتھیلی) کو کھولا اور انگلیوں کے درمیان فاصلہ کیا، ''چنانچہ اوپر والا بات سنتا ہے اور وہ اس بات کو اپنے نیچے والے کو پہنچا دیتا ہے، پھر وہ اپنے سے نیچے والے تک پہنچا دیتا ہے حتی کہ (اس طرح ہوتے ہوئے) آخری ساحر یا کاہن کی زبان تک پہنچا دیتا ہے، اور بسا اوقات شیطان کے پہنچانے سے پہلے پہلے شہاب ثاقب اسے لگ جاتا ہے اور کبھی شہاب ثاقب کے اس تک پہنچنے سے قبل وہ القا کر دیتا ہے اور وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بتاتا ہے چنانچہ کہا جاتا، کیا اس نے فلاں وقت اس طرح اس طرح نہیں کہا تھا، اس کلمہ کی وجہ سے، جو آسمان سے سنا گیا تھا، تصدیق ہو جاتی ہے۔''

۴۶۰۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَیْنَاهُمْ جُلُوْسٌ لَیْلَةً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رُمِیَ بِنَجْمٍ وَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ هٰذَا؟)) قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، كُنَّا نَقُوْلُ: وُلِدَ اللَّیْلَةَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ، وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِیْمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَاِنَّهَا لَا یُرْمٰی بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰی اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، حَتّٰی یَبْلُغَ التَّسْبِیْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْیَا، ثُمَّ قَالَ الَّذِیْنَ یَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَیُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ، فَیَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَیَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَیَقْذِفُوْنَ اِلٰی اَوْلِیَآئِهِمْ، وَیُرْمُوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰی وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ یَقْرِفُوْنَ فِیْهِ وَیَزِیْدُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۶۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار صحابہ میں سے ایک صحابی نے مجھے بیان کیا کہ اس اثنا میں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ ٹوٹا اور روشن ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''جب دورِ جاہلیت میں اس طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو تم کیا کہا کرتے تھے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تاہم یہ کہا کرتے تھے اس رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم آدمی فوت ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ستارہ نہ کسی کی موت پر ٹوٹتا ہے اور نہ کسی کی حیات پر، لیکن جب ہمارا رب، بابرکت ہے نام اس کا، کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو حاملین عرش تسبیح بیان کرتے ہیں، بعد ازاں ان سے قریب آسمان والے فرشتے سبحان اللہ کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی یہ آواز آسمان دنیا کے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے، پھر وہ فرشتے جو عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کے قریب ہوتے ہیں وہ حاملینِ عرش سے کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ تو وہ انہیں بتاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہوتا ہے، آسمان والے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں، حتی کہ خبر آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے چنانچہ شیاطین اس بات کو اچک لیتے ہیں، اور وہ اپنے ساتھیوں کو القا کر دیتے ہیں، اور اسی دوران انہیں انگارے مارے جاتے ہیں، جو خبر وہ اصل شکل میں القا کر دیتے

[1] رواہ مسلم (۱۲۴/ ۲۲۲۹)۔

ہیں وہ تو حق اور درست ہوتی ہے، لیکن وہ اس میں اور ملا لیتے ہیں، اور اضافہ کر لیتے ہیں۔‘‘

٤٦٠٢: وَعَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِلسَّمَآءِ، وَرُجُوْمًا لِلشَّيٰطِيْنِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا، فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَأَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ، وَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْلَمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ: وَتَكَلَّفَ مَالَا يَعْنِيْهِ، وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ، وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَاءُ وَالْمَلٰئِكَةُ. [1]

۴۶۰۲: قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ ستارے تین مقاصد کے لیے پیدا فرمائے، انہیں آسمان کے لیے باعث زینت بنایا، شیاطین کے لیے مار اور علامت ونشانات جن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ جس نے ان کے علاوہ کچھ اور بیان کیا اس نے غلطی کی، اپنا حصہ (عمر) ضائع کیا اور ایسی چیز کا تکلف کیا جو وہ نہیں جانتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے معلق روایت کیا ہے۔ اور رزین کی روایت میں ہے، اور اس نے ایسی چیز کا تکلف کیا جو نہ تو اس کے متعلق ہے اور نہ اسے اس کا علم ہے اور جس کے علم سے انبیا علیہم السلام اور فرشتے بھی عاجز ہیں۔

٤٦٠٣: وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ: وَاللّٰهِ! مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ، وَلَا مَوْتَهٗ، وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ. [2]

۴۶۰۳: ربیع سے بھی اسی طرح مروی ہے، نیز انہوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: اللہ کی قسم! اللہ نے کسی ستارے میں نہ تو کسی کی زندگی رکھی ہے اور نہ اس کا رزق رکھا ہے اور نہ اس کی موت رکھی ہے، وہ تو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ستاروں کا فقط بہانا بناتے ہیں۔

٤٦٠٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ، فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ، اَلْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ، وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ، وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۴۶۰۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے اللہ کے بیان کردہ فوائد کے علاوہ علم نجوم میں سے کوئی حصہ سیکھا تو اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، نجومی کاہن ہے، اور کاہن جادوگر ہے، اور جادوگر کافر ہے۔‘‘

٤٦٠٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ، ثُمَّ اَرْسَلَهٗ، لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [4]

۴۶۰۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر اللہ پانچ سال تک بارش روک لے، پھر اسے برسا دے تو لوگوں میں ایک جماعت کافر ہو جائے گی، وہ کہیں گے، ہم پر مجدح ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔‘‘

---

[1] رواه البخاري (كتاب بدء الخلق باب ٣، بعد ح ٣١٩٨) و رزين (لم أجده) [ورواه ابن حجر في تغليق التعليق (٣/ ٤٨٩) وسنده صحيح] ☆ وقوله "ما لا علم له به" صحيح۔ [2] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔

[3] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه النسائي (٣/ ١٦٥ ح ١٥٢٧) ☆ عتاب لم يوثقه غير ابن حبان و قال سفيان بن عيينة ۔ أحد رواته: "لا أدري من عتاب؟"۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الرُّؤْیَا
خواب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول

٤٦٠٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ)) قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۴۶۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نبوت میں سے صرف ''مبشرات'' باقی رہ گئے ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے خواب۔''

٤٦٠٧: وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَایَةِ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ: ((یَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ)). ❷

۴۶۰۷: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عطاء بن یسار کی روایت کے حوالے سے یہ اضافہ کیا ہے: ''(وہ خواب) جسے مسلمان شخص دیکھتا ہے، یا اس کی خاطر (کسی دوسرے شخص کو) دکھایا جاتا ہے۔''

٤٦٠٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❸

۴۶۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔''

٤٦٠٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❹

۴۶۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میرا روپ نہیں دھار سکتا۔''

٤٦١٠: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❺

۴۶۱۰: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق (حقیقت میں مجھے) دیکھا۔''

---

❶ رواه البخاري (٦٩٩٠)۔ ❷ **صحيح**، رواه ملك فی الموطأ (٢/ ٩٥٧ ح ١٨٤٨) ☆ السند مرسل و له شواهد، انظر الحديث السابق (٤٦٠٦) و طرقه۔ ❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٨٧) و مسلم (٧/ ٢٢٦٤ ب)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١١٠) و مسلم (١٠/ ٢٢٦٦)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٩٦) و مسلم (١١/ ٢٢٦٧)۔

٤٦١١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ، وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۶۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے عنقریب حالت بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔''

٤٦١٢: وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِهٖ اِلَّا مَنْ یُحِبُّ، وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ، وَلْیَتْفُلْ ثَلَاثًا، وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۴۶۱۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اس کا اظہار اسی سے کرے جسے وہ پسند کرتا ہے، اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور تین بار (اپنی بائیں جانب) تھتکارے اور اس کے متعلق کسی سے بات نہ کرے، اس طرح وہ اس کے لیے مضر نہیں ہوگا۔''

٤٦١٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا، فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ ثَلٰثًا، وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلٰثًا، وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوکے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور وہ جس پہلو پر تھا اسے بدل لے۔''

٤٦١٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ یَکَدْ یَکْذِبُ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ، جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، فَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا یَکْذِبُ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ: وَاَنَا اَقُوْلُ: الرُّؤْیَا ثَلَاثٌ: حَدِیْثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِیْفُ الشَّیْطَانِ، وَبُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ، فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلَا یَقُصَّهٗ عَلٰی اَحَدٍ، وَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ. قَالَ: وَکَانَ یَکْرَهُ الْغُلَّ فِی النَّوْمِ، وَیُعْجِبُهُمُ الْقَیْدُ وَیُقَالُ: الْقَیْدُ ثُبَاتٌ فِی الدِّیْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۴۶۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب (قیامت کا) زمانہ قریب آ جائے گا تو قریب نہیں کہ مومن کا خواب جھوٹا ہوگا، مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اور جو چیز نبوت سے ہو وہ جھوٹی نہیں ہوتی۔''
محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں، میں کہتا ہوں: خواب تین قسم کے ہیں: نفسیاتی خیال، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے بشارت۔ لہٰذا جو شخص کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ اسے کسی سے بیان نہ کرے، اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٩٣) و مسلم (١١/ ٢٢٦٦)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٩٢) و مسلم (٤/ ٢٢٦١)۔
[3] رواه مسلم (٥/ ٢٢٦٢)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠١٧) و مسلم (٦/ ٢٢٦٣)۔

انہوں نے فرمایا: وہ خواب میں طوق دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے اور پاؤں میں بیڑیاں انہیں پسند تھیں، اور کہا جاتا ہے کہ بیڑیوں سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

٤٦١٥: قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوَاهُ قَتَادَةُ، وَيُونُسُ، وَهُشَيْمٌ، وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. وَقَالَ يُوْنُسُ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ. [1]

وَقَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِيْ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِيْنَ.

وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوُهُ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ: "وَأَكْرَهُ الْغُلَّ......" إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ.

۴۶۱۵: امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے قتادہ، یونس، ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین کی سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یونس نے کہا: میں فی القید کے الفاظ کو نبی ﷺ کی حدیث سے شمار کرتا ہوں۔ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ وہ الفاظ آپ ﷺ کے ہیں یا ابن سیرین کے ہیں اور اسی مثل ایک روایت میں ہے اور اس نے ''آپ ناپسند کرتے طوق......'' سے آخر حدیث تک کے الفاظ حدیث میں داخل کیے ہیں۔

٤٦١٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: ((إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِيْ مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۶۱۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا: ''جب شیطان کسی سے اس کی نیند میں کھیلے تو وہ لوگوں کو نہ بتائے۔''

٤٦١٧: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ، فَأُوْتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ، فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَأَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۶۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب کی کھجوریں لائی گئیں، میں نے یہ تاویل کی کہ دنیا میں ہمارے لیے رفعت ہے اور آخرت میں نیک عاقبت ہمارے لیے ہے، اور ہمارا دین یقیناً کامل و احسن ہے۔''

٤٦١٨: وَعَنْ أَبِيْ مُوسَى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهْلِيْ إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ، فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، انظر الحديث السابق (٤٦١٤)۔ [2] رواه مسلم (١٦/ ٢٢٦٨)۔

[3] رواه مسلم (١٨/ ٢٢٧٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٢٢) و مسلم (٢٠/ ٢٢٧٢)۔

۴۶۱۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے کھجوروں کی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں، میرا خیال تھا کہ وہ یمامہ ہے یا ہجر ہے، لیکن وہ (سرزمین) مدینہ ہے جس کا نام یثرب تھا، اور میں نے اپنے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار ہلائی تو اس کا وسط ٹوٹ گیا، اس سے مراد وہ ہے جو مومنوں کو غزوۂ احد میں تکلیف اٹھانا پڑی، پھر میں نے دوبارہ اسے ہلایا تو وہ اپنی پہلی حالت سے بھی بہتر ہوگئی، اس سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے (مکہ کی) فتح عطا فرمائی اور مومنوں کو اکٹھا کر دیا۔“

٤٦١٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُوْتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ، فَوُضِعَ فِیْ كَفِّیْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ، فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا. فَذَهَبَا، فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((يُقَالُ: اَحَدُهُمَا مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ)) لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ، وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ [1]

۴۶۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسی اثنا میں کہ میں سو رہا تھا کہ مجھ پر زمین کے خزانے پیش کیے گئے، میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن رکھ دیے گئے تو وہ مجھ پر گراں گزرے، پھر میری طرف وحی کی گئی کہ میں انہیں پھونک ماروں، میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں جاتے رہے، میں نے ان کی یہ تعبیر کی کہ اس سے مراد وہ دو جھوٹے شخص ہیں، میں ان کے درمیان ہوں، ایک (اسود عنسی) صنعاء سے اور ایک (مسیلمہ کذاب) یمامہ سے۔“

اور ایک روایت میں ہے: ”ان دونوں میں سے ایک مسیلمہ یمامہ کا رہنے والا اور عنسی صنعاء کا رہنے والا۔“ لیکن میں نے یہ روایت صحیحین میں نہیں پائی اور صاحب الجامع نے اسے ترمذی سے روایت کیا ہے۔

٤٦٢٠: وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: رَاَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فِی النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِیْ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((ذٰلِكَ عَمَلُهُ يُجْرٰى لَهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۴۶۲۰: ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے خواب میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے لیے ایک بہتا چشمہ دیکھا، میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ اس کا عمل ہے جو اس کے لیے جاری کیا گیا ہے۔“

٤٦٢١: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: ((مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟)) قَالَ: فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُوْلُ مَاشَاءَ اللّٰهُ. فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا؟)) قُلْنَا: لَا، قَالَ: ((لٰكِنِّیْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِیْ، فَاَخَذَا بِيَدَيَّ، فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ، يُدْخِلُهٗ فِیْ شِدْقِهٖ، فَيَشُقُّهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا، فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ. قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٣٧٥) و مسلم (٢٢/ ٢٢٧٤) و الترمذي (٢٢٩٢)۔

[2] رواه البخاري (٧٠١٨)۔

رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهٖ رَأْسَهٗ، فَإِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَعَادَ رَأْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ، يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارٌ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ، ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا، وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهْرِ، وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، حَتَّى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ، وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقِدُهَا، فَصَعِدَابِيَ الشَّجَرَةَ، فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا، فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا، فَصَعِدَابِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ مِنْهَا، فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ لَهُمَا: اِنَّكُمَا قَدْ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ، قَالَا: نَعَمْ، اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ، يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ، حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ مَا تَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَأْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِمَا فِيْهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهٖ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِي النَّهْرِ اٰكِلُ الرِّبَا: وَالشَّيْخُ الَّذِيْ رَاَيْتَهٗ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهٗ، فَاَوْلَادُ النَّاسِ، وَالَّذِيْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلَى الَّتِيْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ، وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَإِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ: دَعَانِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ قَالَا: اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ.

۴۶۲۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو آپ اپنا رخ انور ہماری طرف کر لیتے اور فرماتے: ''آج رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟'' راوی بیان کرتے ہیں، اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو وہ اسے بیان کر دیتا، اور آپ جو اللہ چاہتا، اس کی تعبیر بیان فرما دیتے، آپ ﷺ نے ایک روز ہم سے پوچھا: ''کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن میں نے آج رات دو آدمی دیکھے، وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے ہاتھوں سے پکڑا اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا، اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ٹکڑا تھا، وہ اس کو اس کے جبڑے میں داخل کرتا تھا، اور اس کو اس کی گدی تک چیر دیتا تھا، پھر وہ اسی طرح دوسرے جبڑے کے

[1] رواه البخاري (٧٠٤٨) ٥ حديث عبدالله بن عمر، تقدم (٢٧٣٥)۔

ساتھ کرتا تھا، اور اتنے میں یہ (پہلا) جبڑا ٹھیک ہو جاتا تھا، اور وہ اس عمل کو دہراتا تھا، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلو، ہم چلے حتی کہ ہم ایک آدمی کے پاس آئے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی چھوٹا یا بڑا پتھر لیے اس کے سرہانے کھڑا تھا اور وہ اس کے ساتھ اس کے سر کو کچل رہا تھا، جب وہ اسے مارتا تھا، تو پتھر لڑھک جاتا تھا، وہ اسے لینے جاتا لیکن اس کے واپس آنے سے پہلے اس کا سر پھر ٹھیک ہو جاتا تھا، اور وہ آدمی اس کے ساتھ پھر ویسے ہی کرتا تھا اور یہ عمل جاری رہتا ہے، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتی کہ ہم تندور جیسے سوراخ کے پاس آئے جس کا اوپر کا حصہ تنگ ہے جبکہ اس کا نچلا حصہ کھلا ہے، اس کے نیچے آگ جل رہی تھی، جب وہ اوپر اٹھتی تو اس میں موجود افراد بھی اوپر بلند ہوتے حتی کہ ایسے لگتا کہ وہ اس سے نکل جائیں گے، اور جب وہ بجھ جاتی تو وہ اس میں واپس آ جاتے اور اس میں مرد اور عورتیں برہنہ تھیں، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتی کہ ہم خون کی نہر پر پہنچے، وہاں نہر کے سامنے پتھر ہیں، وہ شخص جو نہر میں ہے جب وہ باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو باہر کنارے پر کھڑا آدمی اس کے منہ پر پتھر پھینکتا اور اسے اپنی پہلی جگہ پر پہنچا دیتا ہے، وہ جب بھی نکلنے کے لیے آتا تھا پھر وہ اس کے منہ پر پتھر مارتا ہے تو وہ واپس وہیں چلا جاتا تھا، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: (آگے) چلیں، ہم چلے حتی کہ ہم سرسبز و شاداب باغ میں پہنچ گئے، اس میں ایک بڑا درخت تھا اور اس کے تنے کے پاس ایک عمر رسیدہ شخص اور کچھ بچے تھے، اور درخت کے قریب ایک آدمی تھا اس کے آگے آگ تھی جسے وہ جلا رہا تھا، وہ مجھے درخت پر لے گئے، انہوں نے مجھے درخت کے وسط میں ایک گھر میں داخل کر دیا، میں نے اس سے خوبصورت گھر کبھی نہیں دیکھا، اس میں بوڑھے مرد، نوجوان، خواتین اور بچے تھے، پھر وہ مجھے وہاں سے باہر لے آئے اور درخت پر لے چڑھے، اور مجھے اس سے بھی احسن و افضل گھر میں لے گئے، اس میں بوڑھے اور جوان تھے، میں نے ان دونوں سے کہا: تم رات بھر مجھے لیے پھرتے رہے ہو، لہٰذا میں نے جو کچھ دیکھا اس کے متعلق مجھے بتاؤ؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! رہا وہ شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے کو چیرا جا رہا تھا تو وہ جھوٹا شخص تھا، وہ جھوٹ بیان کرتا تھا، پھر اس سے نقل کیا جاتا تھا حتی کہ وہ آفاق تک پہنچ جاتا، آپ نے جو دیکھا وہ روزِ قیامت تک اس کے ساتھ کیا جائے گا، وہ آدمی جو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا، یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن کا علم سیکھا لیکن اس نے رات کا قیام نہ کیا اور نہ دن کے وقت اس کے مطابق عمل کیا، آپ نے جو دیکھا اس کے ساتھ یہ سلوک قیامت تک جاری رہے گا، آپ نے جنہیں سوراخ میں دیکھا وہ زنا کار تھے، آپ نے جسے نہر میں دیکھا تھا وہ سود خور تھا، آپ نے درخت کے تنے کے ساتھ جس بزرگ شخص کو دیکھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے ارد گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کی اولاد تھی، جو شخص آگ جلا رہا تھا وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا، اور آپ جس پہلے گھر میں داخل ہوئے تھے وہ عام مومنوں کا گھر تھا، رہا یہ گھر تو یہ شہداء کا گھر ہے، میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں، جب میں نے سر اٹھایا تو میرے اوپر بادلوں کی مانند تھا، ان دونوں نے کہا: یہ آپ کی منزل ہے، میں نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں اپنی منزل میں داخل ہو جاؤں انہوں نے کہا: ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو آپ نے مکمل نہیں کی، جب آپ اسے مکمل کر لیں گے تو آپ اپنی منزل میں داخل ہو جائیں گے۔''

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں مدینہ دکھائی دینا'' باب حرم المدینة میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٦٢٢: عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَّالَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ)) وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ((لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِيْبًا اَوْلَبِيْبًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ((اَلرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ تُعَبَّرْ، فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ)). وَاَحْسِبُهُ قَالَ: ((وَلَا تَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ اَوْذِيْ رَأْيٍ)). [1]

۴۶۲۲: ابورزین عقیلی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، جب تک وہ اس کو بیان نہیں کرتا تو وہ پرندے کے پاؤں پر ہے، لیکن جب وہ اسے بیان کر دیتا ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کرو۔'' ترمذی۔
اور ابوداود کی روایت میں ہے: فرمایا: ''جب تک خواب کی تعبیر نہ کی جائے تو وہ پرندے کے پاؤں پر ہوتا ہے، لیکن جب اس کی تعبیر بیان کی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔'' اور میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کسی عزیز دوست یا عقل مند شخص کے سوا کسی اور سے بیان نہ کر۔''

٤٦٢٣: وَعَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةَ، قَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ : اِنَّهٗ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلٰكِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُرِيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [2]

۴۶۲۳: عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ سے ورقہ بن نوفل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو خدیجہ ؓ نے فرمایا: اس نے آپ ﷺ کی تصدیق کر دی تھی لیکن وہ آپ کے اعلانِ نبوت سے پہلے فوت ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مجھے خواب میں دکھایا گیا اس پر سفید کپڑے تھے، اور اگر وہ جہنمی ہوتا تو اس پر کوئی اور لباس ہوتا۔''

٤٦٢٤: وَعَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ اَبِيْ خُزَيْمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰى جَبْهَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ فَاضْطَجَعَ لَهٗ وَقَالَ: ((صَدِّقْ رُؤْيَاكَ)) فَسَجَدَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ بَكْرَةَ: كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ فِي السَّمَاءِ فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ ؓ. [3]

۴۶۲۴: ابن خزیمہ بن ثابت اپنے چچا ابوخزیمہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے خواب دیکھا کہ اس نے نبی ﷺ کی پیشانی پر

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٢٧٨_٢٢٧٩) و أبو داود (٥٠٢٠)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٦٥) والترمذي (٢٢٨٨ وقال: "غريب" قلت: سنده ضعيف جدًا، قال الذهبي: عثمان هو الوقاصي متروك كما في تلخيص المستدرك ٤/ ٣٩٣) و للحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٦/ ٦٥) والحاكم (٢/ ٦٠٩) وغيرهما۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٢٢٥ ح ٣٢٨٥) [و أحمد (٥/ ٢١٥، ٢١٤)] ☆ الزهري عنعن و للحديث طرق ضعيفة ـ ٥ حديث أبي بكرة يأتي (٦٠٥٧)۔

سجدہ کیا ہے، اس نے آپ کو بتایا تو آپ ﷺ اس کی خاطر لیٹ گئے اور فرمایا: ''اپنا خواب سچا کر دکھاؤ۔'' اس نے آپ ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

اور ہم ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''گویا وہ میزان ہے جو آسمان سے نازل ہوئی۔'' باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٢٥: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ لِاَصْحَابِهٖ: ((هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟)) فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: ((اِنَّهٗ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاَنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ وَاَنَّهُمَا قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا)) وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ بِطُوْلِهٖ وَفِيْهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيْثِ الْمَذْكُوْرِ وَهِيَ قَوْلُهٗ: ((فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهٗ طُوْلًا فِي السَّمَآءِ وَاِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا، مَا هٰؤُلَاءِ؟)) قَالَ: ((قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا، فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ)). قَالَ: ((قَالَا لِيْ: اِرْقَ فِيْهَا)) قَالَ: ((فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا، فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاءٍ)) قَالَ: ((قَالَا لَهُمْ: اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ النَّهْرِ)) قَالَ: ((وَاِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوْءُ عَنْهُمْ فَسَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ)) وَذَكَرَ فِيْ تَفْسِيْرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ: ((وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيْلُ الَّذِيْ فِي الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ فَكُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)). قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيْحٌ فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ قَدْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۶۲۵: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے اکثر یوں فرمایا کرتے تھے: ''کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟'' وہ آپ سے، جو اللہ چاہتا، بیان کرتا، اسی طرح آپ ﷺ نے ایک روز ہمیں فرمایا: ''دو آنے والے میرے پاس آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور انہوں نے مجھے کہا: چلو، اور میں ان کے ساتھ چلا۔'' اور پھر فصل اول میں مذکور حدیث مکمل طور پر بیان کی، اور اس میں اضافہ ہے جو کہ حدیث مذکور میں نہیں، اور وہ یہ ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم ایک انتہائی سرسبز

[1] رواه البخاري (٧٠٤٧)۔

باغ میں آئے، اس میں موسم بہار کے تمام پھول، اور باغ کے وسط میں ایک طویل آدمی تھا اور اس کے درازیٔ قد کی وجہ سے میں اس کا سر نہیں دیکھ سکتا تھا، جبکہ اس آدمی کے اردگرد بہت سے بچے ہیں، جنہیں میں نے (اتنی کثرت میں پہلے) ہرگز نہیں دیکھا، میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا: یہ کون ہیں؟ آپ فرماتے ہیں، انہوں نے مجھے کہا: (آگے) چلیں! ہم چلے اور ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے، میں نے اس سے بڑا اور اس سے زیادہ بہتر باغ کبھی نہیں دیکھا۔'' آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''انہوں نے مجھے کہا: اس میں اوپر چڑھو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس میں چڑھے اور ایک شہر میں پہنچے جس کی تعمیر اس طرح ہوئی تھی کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی، ہم شہر کے دروازے پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا، اور وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا تو ہم اس میں داخل ہو گئے، ہم اس میں کچھ آدمیوں سے ملے ان کا آدھا دھڑ اتنا خوبصورت تھا کہ تم نے کبھی دیکھا نہیں ہو گا اور ان کا آدھا دھڑ اس قدر قبیح تھا کہ تم نے کبھی دیکھا نہیں ہو گا، ان دونوں نے انہیں کہا: جاؤ اور اس نہر میں گر جاؤ۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہاں ایک چوڑی نہر جاری تھی گویا اس کا پانی خالص سفید ہے، وہ گئے اور اس میں گر گئے، پھر ہماری طرف واپس آئے تو ان کی وہ خرابی ختم ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت بن گئے تھے۔'' اور حدیث کے ان زائد الفاظ کی تفسیر میں فرمایا: ''وہاں وہ طویل آدمی جو باغ میں تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے، اور وہ بچے جو ان کے اردگرد تھے، یہ وہ بچے تھے جو دین فطرت پر فوت ہوئے تھے۔'' راوی بیان کرتے ہیں: بعض مسلمانوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مشرکوں کے بچے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکوں کے بچے بھی، اور لوگ جن کا آدھا دھڑ اچھا اور آدھا دھڑ قبیح تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے عمل بھی کیے تھے اور برے عمل بھی، اللہ نے ان سے درگزر فرمایا۔''

٤٦٢٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ اَفْرَى الْفِرٰى اَنْ يُّرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَالَمْ تَرَيَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۶۲۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے) جو انہوں نے نہیں دیکھی۔''

٤٦٢٧: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۴۶۲۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سحری (یعنی پچھلی رات کے) وقت کا خواب سچ ہونے میں قریب تر ہے۔''

---

[1] رواه البخاري (٧٠٤٣)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٧٤) و الدارمي (٢/ ١٢٥ ح ٢١٥٩)۔

مشكوة المصابيح

مع الإكمال في اسماء الرجال

جلد نمبر-3

مشکوٰۃ المصابیح

مع الإکمال في أسماء الرجال

تالیف: إمام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ
أبو أنس محمد سرور گوہر

نظرثانی
شیخ الحدیث أبو محمد حافظ عبد الستار الحماد

تحقیق وتخریج
حافظ زبیر علی زئی
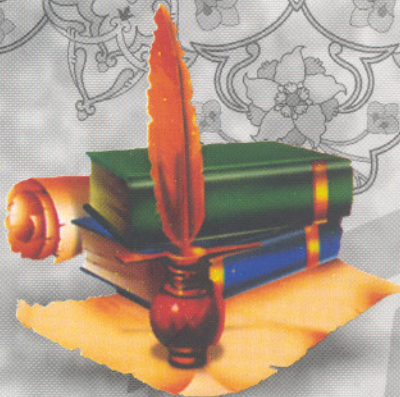
مکتبہ اسلامیہ

کتاب .... مِشکوٰۃ المصابیح

تالیف .... امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

جلد .... سوم

ناشر .... محمد سرور عاصم

کمپوزنگ/ڈیزائننگ .... مکتبہ اسلامیہ پرنٹرز

سرورق خطاطی .... حافظ انجم محمود

اشاعت .... اگست 2013ء

قیمت ....

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973 فیکس: 042-37232369

بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

کتاب الآداب 9

کتاب الرقاق 162

کتاب الفتن 232

[کتاب احوال القیامۃ و بدءِ الخلق] 292

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْآدَابِ
آداب کا بیان

بَابُ السَّلَامِ
سلام کا بیان

الفصل الأوّل — فصل اول

٤٦٢٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ، طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ، وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ، فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَذَهَبَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) قَالَ: ((فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)). قَالَ: ((فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ، وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے آدم علیہ السلام کو اس کی صورت پر تخلیق فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، جب اس نے انہیں پیدا کیا تو فرمایا: جاؤ اس جماعت کو سلام کرو، اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوئے تھے وہ آپ کو جو جواب دیں، وہ غور سے سنیں، چنانچہ وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہوگا، وہ گئے اور انہوں نے ان سے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ!'' فرمایا: ''انہوں نے انہیں لفظ رحمۃ اللہ کا زائد جواب دیا۔'' فرمایا: ''جنت میں جانے والا ہر شخص صورتِ آدم علیہ السلام پر ہوگا، اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا، ان کے بعد پھر مسلسل اب تک قد و قامت میں کمی واقع ہوتی چلی آ رہی ہے۔''

٤٦٢٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۶۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سا (آداب) اسلام بہتر ہے؟ فرمایا: ''(یہ کہ) تم کھانا کھلاؤ اور تم جسے جانتے ہو اسے بھی اور جسے نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو۔''

٤٦٣٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: يَعُوْدُهٗ اِذَا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٢٧) و مسلم (٢٨/ ٢٨٤١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٣٦) و مسلم (٦٣/ ٣٩)۔

مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْشَهِدَ)). لَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ ❶

۴۶۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے مومن پر چھ حق ہیں: جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے، جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، جب اسے چھینک آئے (اور الحمد للہ کہے) تو وہ اسے یرحمک اللہ کہہ کر جواب دے، اور اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس سے خیر خواہی کرے۔''

صاحب مشکوۃ کہتے ہیں: اور میں نے اسے نہ تو صحیحین میں پایا ہے نہ کتاب الحمیدی میں، لیکن جامع الاصول کے مؤلف (ابن اثیر) نے اسے نسائی کی روایت سے ذکر کیا ہے۔

٤٦٣١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَاتَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَاتُؤْمِنُوْا، حَتّٰى تَحَابُّوْا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۶۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم مومن نہیں بن جاتے، تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک تم باہم محبت نہیں کرتے' کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں! جب تم اسے کرنے لگ جاؤ گے تو تمہاری باہم محبت ہو جائے' آپس میں سلام پھیلاؤ۔''

٤٦٣٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۶۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوار، پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل، کثیر کو سلام کریں۔''

٤٦٣٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۴۶۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل، کثیر کو سلام کریں۔''

٤٦٣٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

---

❶ **إسناده حسن**، رواه النسائي (٤/ ٥٣ ح ١٩٤٠) [والترمذي (٢٧٣٧) وقال هذا حديث صحيح]۔

❷ رواه مسلم (٩٣/ ٥٤)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٣٢) و مسلم (١/ ٢١٦٠)۔

❹ رواه البخاري (٦٢٣١)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٤٧) و مسلم (١٤/ ٢١٦٨)۔

۴۶۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا۔

٤٦٣٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاتَبْدَؤُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۶۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو، اور جب تم ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو انہیں راستے کے ایک طرف چلنے پر مجبور کر دو۔''

٤٦٣٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: وَعَلَيْكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۶۳۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب یہودی تمہیں سلام کرتے ہیں تو ان میں سے ایک تمہیں یہی کہتا ہے: السام علیک (تم پر موت واقع ہو) لہذا تم انہیں یہ جواب دو: وعلیک (تم پر ہو)۔''

٤٦٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۶۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم (جواب میں اتنا) کہو: ''وعلیکم''۔

٤٦٣٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ، وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ كُلِّهٖ)) قُلْتُ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا: قَالَ: ((قَدْ قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((عَلَيْكُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ. قَالَتْ: اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ، وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ الْعُنْفَ، وَالْفُحْشَ)). قَالَتْ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: ((اَوَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قُلْتُ، رَدَدْتُّ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِیْ فِيْهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِیَّ)) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ. قَالَ: ((لَا تَكُوْنِیْ فَاحِشَةً، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ)). [4]

۴۶۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو انہوں نے کہا: تم پر موت واقع ہو، میں نے کہا: بلکہ تم پر موت اور لعنت واقع ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! بے شک اللہ مہربان ہے وہ ہر معاملے میں مہربانی و نرمی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔'' میں نے عرض کیا، کیا آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] رواه مسلم (١٣/ ٢١٦٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٧) و مسلم (٨/ ٢١٦٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٨) و مسلم (٦/ ٢١٦٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٢٧) و الرواية الثانية (٦٠٣٠) و مسلم (١٠/ ٢١٦٥) و الرواية الثانية (١١/ ٢١٦٥)۔

فرمایا: ''میں نے کہہ دیا تھا: اورتم پر (موت واقع ہو) اور ایک دوسری روایت میں: ''تم پر'' کے الفاظ ہیں۔ انہوں نے واؤ کا ذکر نہیں کیا۔

اور بخاری کی روایت میں ہے: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: تم پر موت واقع ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور تم پر۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم پر موت واقع ہو، اللہ تم پر لعنت فرمائے اور تم پر ناراض ہو۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! ٹھہرو، نرمی اختیار کرو، سختی اور بدگوئی سے اجتناب کرو۔'' انہوں نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا، میں نے انہیں جواب دے دیا تھا، ان کے متعلق میری بددعا قبول ہو گئی جبکہ ان کی میرے متعلق بددعا قبول نہیں ہوئی۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ بدگوئی کرنے والی نہ بنیں، کیونکہ اللہ بے تکلف اور باتکلف بدگوئی کو پسند نہیں فرماتا۔''

٤٦٣٩: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنه، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ، وَالْيَهُوْدِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۶۳۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسی مجلس سے گزر ہوا جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری مشرک اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا۔

٤٦٤٠: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا. قَالَ: ((فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ)). قَالُوْا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۶۴۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہاں بیٹھنا ہماری مجبوری ہے اس کے بغیر گزارہ نہیں، ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم نے ضرور بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نظریں جھکانا، تکلیف نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔''

٤٦٤١: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِىْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: ((وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه هٰكَذَا. [3]

۴۶۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (حدیث سابق میں مذکورہ) قصے کے متعلق روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور راستہ بتانا۔'' امام ابوداود نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے بعد اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٤) و مسلم (١١٦/ ١٧٩٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٢٩) و مسلم (١١٤/ ٢١٢١)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨١٦)۔

٤٦٤٢: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: ((وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ، وَتَهْدُوا الضَّالَّ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ هٰكَذَا وَلَمْ أَجِدْ هُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ. [1]

۴۶۴۲: عمر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اس قصہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''مظلوم کی مدد کرو اور راستہ بھٹکے ہوئے شخص کی رہنمائی کرو۔'' امام ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد اسی طرح روایت کیا ہے، اور میں نے، ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں نہیں پایا۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٦٤٣: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۴۶۴۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر دستور کے مطابق چھ حقوق ہیں: جب اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے، جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے، جب وہ چھینک مارے (اور وہ الحمد للہ کہے) تو اسے یرحمك الله کہے، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو، اور اس کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

٤٦٤٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَشْرٌ)). ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: ((عِشْرُوْنَ)). ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ((ثَلَاثُوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۶۴۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم! آپ ﷺ نے اسے جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) دس (نیکیاں) ہیں۔'' پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ ﷺ نے اسے جواب دیا، جب وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) بیس (نیکیاں) ہیں۔'' پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ ﷺ نے اسے جواب دیا، جب وہ بیٹھ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨١٧) ☆ ابن حجير العدوي: مستور و في السند علة أخرى وللحديث شواهد ضعيفة۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٣٦ وقال: هذا حديث حسن) والدارمي (٢/ ٢٧٥-٢٧٦ ح ٢٦٣٦) [وابن ماجه (١٤٣٣) و أحمد (١/ ٨٨-٨٩)] ☆ الحارث الأعور ضعيف و حديث مسلم (٢١٦٢) يغني عنه۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٦٨٩ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٥١٩٥)۔

گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) تیس (نیکیاں) ہیں۔''

٤٦٤٥: وَعَنْ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ، ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ! فَقَالَ: ((اَرْبَعُوْنَ)) وَقَالَ: ((هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۶۴۵: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی مفہوم کی حدیث نقل کرتے ہوئے یہ اضافہ نقل کیا ہے، پھر ایک اور آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته ومغفرته! آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس کے لیے) چالیس (نیکیاں) ہیں۔'' اور فرمایا: ''فضائل اسی طرح ہوتے ہیں۔''

٤٦٤٦: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۶۴۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سلام میں پہل کرنے والا شخص اللہ کا سب سے زیادہ قریبی ہے۔''

٤٦٤٧: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۴۶۴۷: جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں سلام کیا۔

٤٦٤٨: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُسَلِّمَ اَحَدُهُمْ، وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَرُدَّ اَحَدُهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاوُدَ. ❹

۴۶۴۸: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب لوگوں کی جماعت کا گزر ہو تو ان کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے اور جو بیٹھے ہوئے ہیں ان کی طرف سے ایک آدمی کا جواب دینا کافی ہے۔'' بیہقی نے شعب الایمان میں اسے مرفوع روایت کیا ہے۔ اور ابوداؤد نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہا: حسن بن علی نے اسے مرفوع روایت کیا ہے، اور وہ ابوداؤد کے استاد ہیں۔

٤٦٤٩: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ، وَلَا بِالنَّصَارٰى، فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ، وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ. ❺

۴۶۴۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٩٦) ☆ سنده معلول لأن الراوي شك في اتصاله و له شاهد ضعيف في التاريخ الكبير للبخاري (١/ ٣٣٠)۔ ❷ **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٤ ح ٢٢٥٤٥) و الترمذي (٢٦٩٤ وقال: حسن) وأبو داود (٥١٩٧)۔ ❸ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٣٥٧ ح ١٩٣٦٧) ☆ السند ضعيف جدًا، فيه جابر الجعفي (ضعيف جدًا رافضي) قال: حدثني رجل (مجهول) عن طارق التميمي عن جرير به، و للحديث شواهد حسنة عند أبي داود (٥٢٠٤ حسن) والترمذي (٢٦٩٧) والبخاري في الأدب المفرد (١٠٤٧ـ١٠٤٨) وانظر الحديث الآتي (٤٦٦٣)۔

❹ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٢٢) وأبو داود (٥٢١٠)۔

❺ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٩٥) ☆ ابن لهيعة مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند الطبراني في الأوسط (٧٣٧٦) و النسائي (الكبرى: ١٠١٧٢) وغيرهما۔

علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کی وہ ہم میں سے نہیں، تم یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو، کیونکہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے جبکہ عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے ساتھ اشارہ کرنا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔

٤٦٥٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا لَقِیَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، اَوْجِدَارٌ، اَوْحَجَرٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ، فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان) بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے، اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا کوئی پتھر حائل ہو جائے پھر اس سے ملاقات ہو جائے تو چاہیے کہ اسے سلام کرے۔''

٤٦٥١: وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهِ، وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهُ بِسَلَامٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا. [2]

۴۶۵۱: قتادہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی گھر میں جاؤ تو وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرو اور جب تم (وہاں سے) نکلو تو اس گھر والوں کو الوداعی سلام کہو۔'' بیہقی نے اسے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

٤٦٥٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَابُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۴۶۵۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، (اس طرح) تم پر اور تیرے اہل خانہ پر برکت ہوگی۔''

٤٦٥٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. [4]

۴۶۵۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلے سلام پھر کلام۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

٤٦٥٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: كُنَّا فِی الْجَاهِلِيَّةِ نَقُوْلُ: اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا، وَاَنْعِمْ صَبَاحًا، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٢٠٠)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٨٤٥، نسخة محققة: ٨٤٥٩) و عبد الرزاق في المصنف (١٠/ ٣٨٩ ح ١٩٤٥٠) ☆ السند مرسل أي منقطع۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٦٩٨ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف مشهور۔ [4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٦٩٩) ☆ عنبسة و محمد بن زاذان: متروكان، و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن عدي (الكامل ٥/ ١٩٢٩) و ابن السني (عمل اليوم و الليلة: ٢١٤ و نسخة سليم الهلالي: ٢١٥) و غيرهما فالحديث ضعيف۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٢٧) ☆ قتادة: لم يسمع من عمران بن حصين رضي الله عنه، انظر تحفة الأشراف (٨/ ١٨٦) فالخبر منقطع۔

۴۶۵۴: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم دور جاہلیت میں (بوقت ملاقات) کہا کرتے تھے: اللہ تیری آنکھ ٹھنڈی رکھے اور تم تر و تازہ و خوش و خرم حالت میں صبح کرو۔ جب اسلام آیا تو ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

٤٦٥٥: وَعَنْ غَالِبٍ، قَالَ: اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، اِذْجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِئْتِهِ فَاقْرِئْهُ السَّلَامَ . قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: ((عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۵۵: غالب بیان کرتے ہیں، ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میرے والد نے میرے دادا سے روایت کیا، انہوں نے کہا، میرے والد نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا فرمایا: آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں سلام عرض کرنا، انہوں نے کہا: میں آپ کی خدمت میں پہنچا اور میں نے عرض کیا کہ میرے والد آپ کو سلام عرض کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر اور تمہارے والد پر سلام ہو۔''

٤٦٥٦: وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ رضی اللہ عنہ كَانَ عَامِلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ، بَدَأَ بِنَفْسِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۶۵۶: ابو العلاء بن حضرمی سے روایت ہے کہ علاء حضرمی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے (مقرر کردہ بحرین کے) حکمران تھے، اور جب وہ آپ کی طرف خط لکھتے تو اپنے نام (از طرف علاء) سے شروع کیا کرتے تھے۔

٤٦٥٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ، فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. [3]

۴۶۵۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو وہ اسے خاک آلود کر دے کیونکہ اس طرح کرنے سے کام جلد و آسان ہو جاتا ہے۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔

٤٦٥٨: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ، فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ. [4]

۴۶۵۸: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے کاتب تھا، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قلم اپنی کان پر رکھو کیونکہ ایسا کرنا (کان پر قلم رکھنا) مقصد و انجام جلد یاد کرا دیتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٣١) ☆ قال المنذري: "هذا الإسناد فيه مجاهيل"۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٣٤) ☆ بعض ولد العلاء (ابن العلاء) مجهول۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧١٣) ☆ حمزة: متروك متهم بالوضع و للحديث طريق آخر عند ابن حزم (٣٧٧٤) فيه مجهول و في السندين: أبو الزبير مدلس وعنعن ـ إن صح السند إليه ـ

[4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٧١٤) ☆ عنبسة و محمد بن زاذان متروكان، تقدما (٤٦٥٣)۔

٤٦٥٩: وَعَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ، وَفِیْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ اَمَرَنِیْ اَنْ اَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ، وَقَالَ: ((اِنِّیْ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابٍ)). قَالَ: فَمَا مَرَّبِیْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ، وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۴۶۵۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سریانی زبان سیکھوں۔
ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں یہودیوں کی کتابت سیکھوں اور فرمایا: ''مجھے یہود کی کتابت کا اندیشہ ہے۔'' زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نصف ماہ سے پہلے ہی ان کی زبان سیکھ لی، جب آپ ﷺ یہود کے نام خط لکھتے تو میں تحریر کرتا اور جب وہ آپ ﷺ کے نام خط لکھتے تو ان کے مکتوب میں آپ کو پڑھ کر سناتا تھا۔

٤٦٦٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِأَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۶۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو وہ سلام کرے، پھر اگر وہ بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، اور جب وہ وہاں سے اٹھے تو وہ سلام کرے، پہلا (سلام) دوسرے (سلام) سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔''

٤٦٦١: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَاخَيْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ، اِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيْلَ، وَرَدَّ التَّحِيَّةَ، وَغَضَّ الْبَصَرَ، وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ جُرَیٍّ فِیْ بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ. ❸

۴۶۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، مگر اس شخص کے لیے (خیر) ہے جو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے، نظر جھکائے اور جو سواری پر بوجھ رکھوانے میں مدد کرے۔'' اور ابو جریؓ سے مروی حدیث '' باب فضل الصدقة '' میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٦٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ، فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، يَا اٰدَمُ! اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِنْهُمْ

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٠٦ وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٠٨)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٠٦ وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٠٨)۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٠٥ ح ٣٣٣٩) ☆ فيه يحيى بن عبيد الله (ضعيف جدًا) عن أبيهٖ عن أبي هريرة إلخ وحديث أبي داود (٤٨١٦ و سنده حسن) يغني عنه و كذا حديث البخاري فى الأدب المفرد (٤٩ أ ١) ٥ حديث أبي جري تقدم (١٩١٨)۔

جُلُوْسٍ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوْا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ: اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ. فَقَالَ: اِخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُّبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ! مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ. أَوْمِنْ أَضْوَئِهِمْ. قَالَ: يَارَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَهُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. قَالَ: يَارَبِّ زِدْ فِيْ عُمْرِهِ. قَالَ: ذٰلِكَ الَّذِيْ كَتَبْتُ لَهُ. قَالَ: أَيْ رَبِّ! فَإِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً. قَالَ: أَنْتَ وَذَاكَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا، وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ: قَدْ عَجِلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِيْ أَلْفُ سَنَةٍ، قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ)) قَالَ: ((فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۴۶۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو انہوں نے چھینک ماری اور الحمدللہ کہا، انہوں نے اللہ کی توفیق سے اس کی حمد بیان کی، تو ان کے رب نے انہیں کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے، آدم! فرشتوں کی اس جماعت کی طرف جاؤ جو بیٹھی ہوئی ہے، (وہاں جا کر) کہو: السلام علیکم! انہوں نے کہا: السلام علیکم! انہوں نے کہا: علیک السلام ورحمۃ اللہ! پھر وہ وہاں سے اپنے رب کے پاس واپس آئے تو اس نے فرمایا: ''بے شک یہ تمہارا اور تیری اولاد کا باہمی سلام ہے۔ اللہ نے انہیں حکم دیا جبکہ اس کے دونوں ہاتھ بند تھے، تم دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کر لو، انہوں نے کہا: میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ منتخب کر لیا جبکہ میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں بابرکت ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلایا تو اس میں آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد تھی، انہوں نے عرض کیا، رب جی! یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ تمہاری اولاد ہے، ہر انسان کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی تھی، اور ان میں ایک ایسا آدمی تھا جو ان سب سے زیادہ روشن (چہرے والا) تھا، انہوں نے عرض کیا، رب جی! یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ آپ کے بیٹے داؤد (علیہ السلام) ہیں، اور میں نے ان کی عمر چالیس سال لکھی ہے، انہوں نے عرض کیا: رب جی! اس کی عمر میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس یہی ہے جو میں نے اس کے لیے لکھ دی ہے، انہوں نے عرض کیا، رب جی! میں نے اپنی عمر سے ساٹھ سال اسے عطا کر دیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا معاملہ ہے، فرمایا: پھر وہ جس قدر اللہ نے چاہا جنت میں رہے، پھر وہاں سے اتار دیے گئے، اور آدم علیہ السلام اپنی عمر شمار کیا کرتے تھے، جب موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: تم جلدی آ گئے ہو کیونکہ میری عمر تو ہزار برس لکھی گئی تھی، اس نے عرض کیا، جی ہاں، (درست ہے) لیکن آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو ساٹھ سال دے دیے تھے، انہوں نے انکار کیا اسی وجہ سے ان کی اولاد نے بھی انکار کیا، اور وہ بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی دن سے لکھنے اور گواہی دینے کا حکم فرمایا گیا۔''

٤٦٦٣: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ نِسْوَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٣٦٨ وقال: حسن غريب).

اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۴۶۶۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ہماری خواتین کی جماعت کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

٤٦٦٤: وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: اَنَّهٗ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَيَغْدُوْ مَعَهٗ اِلَى السُّوْقِ. قَالَ: فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ، وَلَا عَلٰى صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مِسْكِيْنٍ، وَلَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ، قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ، فَقُلْتُ لَهٗ: وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَاَنْتَ لَاتَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْاَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثْ. قَالَ: فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: يَا اَبَابَطْنٍ! . قَالَ: وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَابَطْنٍ. اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ، نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۴۶۶۴: طفیل بن ابی بن کعب سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ان کے ساتھ صبح کے وقت بازار جاتے، راوی بیان کرتے ہیں، جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں معمولی کاروبار کرنے والے، بڑے سرمایہ دار، مسکین اور جس کسی شخص کے پاس سے بھی گزرتے تو اسے سلام کرتے، طفیل بیان کرتے ہیں، میں ایک روز عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے بازار جانے کے لیے کہا، میں نے انہیں کہا: آپ بازار میں کیا کریں گے؟ جبکہ آپ کسی بیع پر رکتے نہیں، نہ سودے کے متعلق دریافت کرتے ہیں، نہ اس کی قیمت پوچھتے ہیں اور نہ آپ بازار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں، لہذا آپ یہاں ہی تشریف رکھیں اور ہم بات چیت کرتے ہیں، راوی بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: پیٹ والے! راوی بیان کرتے ہیں، طفیل کا پیٹ بڑا تھا، ہم سلام کی غرض سے جاتے ہیں، ہم ہر ملنے والے کو سلام کرتے ہیں۔

٤٦٦٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِيْ عَذْقٌ، وَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهٖ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَنْ بِعْنِيْ عَذْقَكَ)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَهَبْ لِيْ)). قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَاَيْتُ الَّذِيْ هُوَ اَبْخَلُ مِنْكَ اِلَّا الَّذِيْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۴۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا، فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجور کا ایک درخت ہے، وہ اس کھجور کے درخت کی وجہ سے مجھے ایذا پہنچاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے پیغام بھیجا کہ اپنا کھجور کا درخت مجھے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٢٠٤) و ابن ماجه (٣٧٠١) و الدارمي (٢/ ٢٧٧ ح ٢٦٤٠)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٦١۔٩٦٢ ح ١٨٥٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٩٠)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٣/ ٣٢٨ ح ١٤٥٧١) [و عبد بن حميد (١٠٣٧)] و البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٧١، نسخة محققة: ٨٣٩٦ و السنن ٦/ ١٥٧۔١٥٨) والحاكم (٢/ ٢٠) ☆ فيه عبد اللّٰه بن محمد بن عقيل ضعيف، ضعفه الجمهور۔

فروخت کردو، اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو مجھے ہبہ کردو۔“ اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں کھجور کے درخت کے بدلے میں مجھے فروخت کردو۔“ اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے سلام کہنے میں بخل کرنے والے کے علاوہ تجھ سے زیادہ بخیل کوئی اور نہیں دیکھا۔“

٤٦٦٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۶۶۶: عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہوتا ہے۔“

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٧٨٦، نسخة محققة: ٨٤٠٧) ☆ سفيان الثوري و أبو إسحاق السبيعي مدلسان و عنعنا۔

بَابُ الِاسْتِيْذَانِ

اجازت طلب کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٦٦٧: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ اٰتِيَهٗ، فَاَتَيْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَقُلْتُ: اِنِّیْ اَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، فَلْيَرْجِعْ)) فَقَالَ عُمَرُ: اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ. قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَقُمْتُ مَعَهٗ، فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ، فَشَهِدْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۶۶۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، انہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس بلا بھیجا، میں ان کے دروازے پر آیا اور تین بار سلام کیا، مجھے جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا، انہوں نے (مجھ سے) پوچھا: تمہیں کس چیز نے ہمارے پاس نہ آنے دیا؟ میں نے کہا: میں آیا تھا اور آپ کے دروازے پر تین بار سلام کیا تھا لیکن تم نے مجھے جواب نہ دیا اس لئے میں واپس چلا گیا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا: ''جب تم میں سے کوئی تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر دلیل پیش کرو۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے ساتھ کھڑا ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر گواہی دی۔

٤٦٦٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ، وَاَنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِیْ حَتّٰى اَنْهَاكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۶۶۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہارا مجھ سے اجازت لینا یہی ہے کہ تم پردہ اٹھاؤ اور تم میری پوشیدہ باتیں سن لو (تو آ جاؤ) جب تک میں تجھے ایسے کرنے سے منع نہ کردوں۔''

٤٦٦٩: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِیْ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: ((مَنْ ذَا؟)) فَقُلْتُ: اَنَا. فَقَالَ: ((اَنَا! اَنَا!)) كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۶۶۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے والد کے ذمہ قرض کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٤٥) و مسلم (٣٣/ ٢١٥٣)۔

[2] رواه مسلم (١٦/ ٢١٦٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٠) ومسلم (٣٨/ ٢١٥٥)۔

دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''کون ہے؟'' میں نے کہا: میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں، میں۔'' گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

٤٦٧٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ: ((اَبَاهِرٍّ! اِلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَیَّ)) فَاَتَيْتُهُمْ، فَدَعَوْتُهُمْ، فَاَقْبَلُوْا، فَاسْتَاْذَنُوْا، فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۴۶۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے گھر میں داخل ہوا آپ ﷺ نے ایک پیالہ میں دودھ پایا تو فرمایا: ''ابوہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ، اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔'' میں ان کے پاس گیا اور انہیں بلایا، وہ آئے اور (اندر آنے کی) اجازت طلب کی، آپ نے انہیں اجازت دے دی تو وہ اندر آ گئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٦٧١: عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ: اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ بَعَثَ بِلَبَنٍ اَوْجِدَايَةٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ، وَالنَّبِیُّ بِاَعْلَى الْوَادِیْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ، وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ: فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اِرْجِعْ، فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! أَاَدْخُلُ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۶۷۱: کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے (میرے ہاتھ) دودھ یا ہرن کا بچہ اور ککڑی، نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجی، جبکہ نبی ﷺ بالائی علاقے میں تھے، راوی بیان کرتے ہیں، میں آپ کے پاس گیا تو میں نے نہ سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم! کیا میں آ سکتا ہوں؟''

٤٦٧٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ فَجَآءَ مَعَ الرَّسُوْلِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3] وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ، قَالَ: ((رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهٗ)). [4]

۴۶۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے اور وہ پیغام لانے والے کے ساتھ ہی آ جائے تو یہ اس کے لیے اجازت ہی ہے۔''

اور انہی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''آدمی کا آدمی کی طرف قاصد بھیجنا اس کی اجازت ہی ہے۔''

٤٦٧٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ، وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِالْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ!)) وَذَالِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

[1] رواه البخاري (٦٢٤٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧١٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٥١٧٦)۔

[3] **ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٩٠) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٥١٨٩)۔

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ!)) فِیْ بَابِ الضِّیَافَةِ. [1]

۴۶۷۳: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے دروازے پر تشریف لاتے تو آپ اپنا چہرہ دروازے کے سامنے نہ کرتے، بلکہ اس کے دائیں کونے یا بائیں کونے پر آتے تو فرماتے: ''السلام علیکم! السلام علیکم!'' ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''السلام علیکم رحمۃ اللہ'' باب الضیافۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٧٤: عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَسْتَأْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ؟ فَقَالَ: **((نَعَمْ))** فَقَالَ رَجُلٌ: اِنِّیْ مَعَهَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِسْتَأْذِنْ عَلَیْهَا))** فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّیْ خَادِمُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِسْتَأْذِنْ عَلَیْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْیَانَةً؟))** قَالَ: لَا. قَالَ: **((فَاسْتَأْذِنْ عَلَیْهَا))**. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. [2]

۴۶۷۴: عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: کیا میں اپنی ماں (کے پاس جاتے وقت اس) سے اجازت طلب کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس آدمی نے عرض کیا، میں گھر میں اس کے ساتھ ہی رہتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر بھی اس سے اجازت طلب کرو۔'' اس آدمی نے عرض کیا: میں اس کا خادم ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر بھی اجازت طلب کرو، کیا تم اسے عریاں حالت میں دیکھنا پسند کرتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے اجازت طلب کرو۔'' امام مالک رحمہ اللہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٤٦٧٥: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ لِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ، فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ [3]

۴۶۷۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کے وقت اور دن کے وقت جانے کی اجازت تھی، جب میں رات کے وقت جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے (بطورِ علامت اجازت) کھانس دیتے تھے۔

٤٦٧٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: **((لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ))**. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [4]

۴۶۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (اجازت لینے کی خاطر) سلام سے ابتداء نہ کرے تو اسے اجازت نہ دو۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥١٨٦) ٥ حديث أنس تقدم (٤٢٤٩)۔ [2] **إسناده ضعيف لإرساله**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٦٣ ح ١٨٦٢) ☆ السند مرسل۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه النسائي (٣/ ١٢ ح ١٢١٣) [وابن ماجه (٣٧٠٨) و أحمد (١/ ٨٠ ح ٦٠٨)] ☆ في سماع عبد الله بن نجي من علي رضي الله عنه نظر و حديث النسائي (١٢١٤، وسنده حسن) يغني عنه۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٨١٦، نسخة محققة: ٨٤٣٣) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن۔ إن صح السند إليه، و تلميذه أبو إسماعيل إبراهيم بن يزيد الخوزي: ضعيف جدًا۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٦٧٧: عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۶۷۷: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں مصافحہ (پر عمل) تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

٤٦٧٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِمَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ قَالَ: ((**مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((**اَثَمَّ لُكَعُ**)) فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِئٍ فِيْ بَابِ الْاَمَانِ. [2]

۴۶۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا، اس وقت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس تھے، اقرع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے دس بچے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) اس کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: ”جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

اور ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((اَثَمَّ لُكَعُ)) باب مناقب اهل بيت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعليهم اجمعين میں ان شاءاللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔ جبکہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث باب الامان میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٦٧٩: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ، اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ((**اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ**

[1] رواه البخاري (٦٢٦٣)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٧) و مسلم (٦٥/ ٢٣١٨) ☆ حديث: أثم لكع؟ يأتي (٦١٣٤) و حديث أم هاني تقدم (٣٩٧٧)۔

فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرَاهُ، غُفِرَلَهُمَا)). [1]

۴۶۷۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے الگ ہونے سے پہلے انہیں بخش دیا جاتا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں، اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں، اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں، تو انہیں بخش دیا جاتا ہے۔''

٤٦٨٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْصَدِيْقَهٗ، اَيَنْحَنِىْ لَهٗ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: اَفَيَأْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۶۸۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم میں سے آدمی اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرتا ہے، تو کیا وہ اس کے سامنے سر جھکائے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: کیا وہ اسے گلے لگائے اور اس کا بوسہ لے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے عرض کیا، کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا: ''ہاں۔''

٤٦٨١: وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، اَوْعَلٰى يَدِهٖ، فَيَسْأَلُهٗ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ. [3]

۴۶۸۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مریض کی عیادت اس طرح پوری ہوتی ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر یا اس کے ہاتھ پر رکھ کر اس سے دریافت کرے: ''کیا حال ہے؟'' اور تمہارا آپس میں پورا سلام دعا، مصافحہ کرنا ہے۔'' احمد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

٤٦٨٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ بَيْتِىْ، فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَدِمَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ، وَاللّٰهِ! مَارَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۴۶۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ وہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فرطِ محبت سے) اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے، قمیص پہنے

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٨٩ ح ١٨٧٤٦) و الترمذي (٢٧٢٧ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٣٧٠٣) و أبو داود (٥٢١٢) ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة ـ ☆ ورواية: "وحمدا الله واستغفراه غفرلهما" رواها أبو داود (٥٢١١) و سنده ضعيف، فيه أبو الحكم زيد بن أبي الشعثاء العنزي، وثقه ابن حبان وحده ـ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٢٨ وقال: حسن) [وابن ماجه (٣٧٠٢)] ☆ فيه حنظلة بن عبيدالله السدوسي: ضعيف ـ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٠ ح ٢٢٥٩١) و الترمذي (٢٧٣١) ☆ فيه علي بن يزيد: ضعيف مجروح، وعبيدالله بن زحر: ضعيف ـ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٣٢ وقال: حسن غريب) ☆ إبراهيم بن يحيى بن محمد: حسن الحديث وأبوه يحيى: ضعيف و كان ضريرًا يتلقن و محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و عنعن ـ إن صح السند إليه ـ

بغیر، اس کی طرف چلے، اللہ کی قسم! میں نے اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ کو قمیص کے بغیر دیکھا، آپ ﷺ نے اسے گلے لگایا اور اس کا بوسہ لیا۔

٤٦٨٣: وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بُشَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ، اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِىْ ذَرٍّ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُ؟ قَالَ مَالَقِيْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِىْ، وَبَعَثَ اِلَىَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِىْ اَهْلِىْ، فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ، فَاَتَيْتُهُ، وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ، فَالْتَزَمَنِىْ فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۸۳: ایوب بن بشیر، عنزہ قبیلے کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا جب تم رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو وہ تم سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں جب بھی آپ سے ملا ہوں، آپ ﷺ نے مجھ سے مصافحہ کیا ہے، آپ نے ایک روز مجھے طلب فرمایا لیکن میں گھر پر نہیں تھا، جب میں آیا تو مجھے بتایا گیا، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے مجھے گلے لگایا، یہ (گلے لگانا) بہت ہی بہتر تھا، بہت ہی بہتر۔

٤٦٨٤: وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِىْ جَهْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جِئْتُهُ: ((مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [2]

۴۶۸۴: عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس روز میں (بیعت اسلام کے لیے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر سوار کے لیے خوش آمدید۔''

٤٦٨٥: وَعَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ، رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ. قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ. وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ. بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِىُّ ﷺ فِىْ خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ، فَقَالَ: اَصْبِرْنِىْ. قَالَ: ((اِصْطَبِرْ)). قَالَ: اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَىَّ قَمِيْصٌ، فَرَفَعَ النَّبِىُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهِ، فَاحْتَضَنَهُ، وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ، قَالَ: اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۶۸۵: اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے ایک قبیلے سے تھا، وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن وہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اور وہ مزاح طبیعت تھے اور وہ انہیں (اپنی باتوں کے ذریعے) ہنسا رہے تھے، تو نبی ﷺ نے ایک لکڑی سے اس کے پہلو پر چوب لگائی، انہوں نے کہا: مجھے بدلہ دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بدلہ دیتا ہوں۔'' انہوں نے عرض کیا: آپ پر تو قمیص ہے جبکہ مجھ پر قمیص نہیں، نبی ﷺ نے اپنی قمیص اٹھائی تو میں آپ ﷺ سے چمٹ گیا اور آپ کے پہلو کو بوسہ دینے لگا، اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بس یہی چاہتا تھا۔

٤٦٨٦: وَعَنِ الشَّعْبِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ تَلَقّٰى جَعْفَرَ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ، فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ،

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢١٤) ☆ أيوب بن بشير: مستور ورجل من بني عنزة: مجهول، قاله المنذري۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٣٥ وقال: ليس إسناده بصحيح) ☆ سفيان الثوري و أبو إسحاق مدلسان وعنعنا ومصعب بن سعد أرسل عن عكرمة بن أبي جهل، فالسند منقطع۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٢٢٤)۔

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا. وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ: وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا. ❶

۴۶۸۶: شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا تو انہیں گلے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) بوسہ دیا۔ ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان مرسلاً۔

جبکہ مصابیح کے بعض نسخوں میں اور شرح السنہ میں البیاضی کی سند سے متصل ہے۔

٤٦٨٧: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، فِيْ قِصَّةِ رُجُوْعِهٖ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَتَلَقَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاعْتَنَقَنِيْ ثُمَّ قَالَ: ((مَا اَدْرِيْ: اَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَفْرَحُ، اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ؟)) وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

۴۶۸۷: جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سرزمین حبشہ سے واپسی کے واقعہ کے بارے میں مروی ہے، انہوں نے فرمایا: جب ہم مدینہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا استقبال کیا اور مجھے گلے لگا لیا، پھر فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ مجھے فتح خیبر کی زیادہ خوشی ہے یا جعفر کی آمد کی۔'' اتفاق سے ان کی آمد فتح خیبر کے روز تھی۔

٤٦٨٨: وَعَنْ زَارِعٍ رضی اللہ عنہ، وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا، فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرِجْلَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۶۸۸: زارع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور وہ وفد عبدالقیس میں شامل تھے: جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم اپنی سواریوں سے جلدی جلدی اترے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

٤٦٨٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِيْ رِوَايَةٍ: حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ اِلَيْهَا، فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا، وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا، قَامَتْ اِلَيْهِ، فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ، فَقَبَّلَتْهُ، وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۶۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیئت، سیرت وصورت، ایک روایت میں ہے: بات چیت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو مشابہ نہیں پایا، جب وہ آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا استقبال کرتے، آپ ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کا (پیشانی

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٢٠) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٦٨، والسنن الكبرى ٧/ ١٠١) ☆السند مرسل، ورواه البيهقي بسند ضعيف عن الشعبي عن عبد الله بن جعفر به مسندًا و للحديث طرق ضعيفة كلها ـ ○ وذكره البغوي في مصابيح السنة (٣٦٣٠) و شرح السنة (١٢/ ٢٩٢ بعد ح ٣٣٢٧) بدون سند و لم أجده مسندًا وله شواهد ضعيفة عند أبي القاسم البغوي في معجم الصحابة (٢٧٧) و الطبراني في الكبير (٢/ ١٠٨ ح ١٤٧٠) وغيرهما ـ

❷ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٢٩١ بعد ح ٣٣٢٧) بدون سند ـ ☆ ورواه الطبراني في الصغير (١/ ١٩ ح ٣٠) والكبير (٢/ ١٠٨ ح ١٤٧٠، ٢٢/ ١٠٠ ح ٢٤٤) فيه أحمد بن خالد بن عبد الملك بن سرح، ليس بشيئٍ (لسان الميزان ١/ ١٦٥) و أنس بن سالم الخولاني، ترجمته في تاريخ دمشق (٢/ ٢٣٢) و لم أجد من وثقه ـ

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٢٥) ☆ فيه أم أبان: لم أجد من وثقها و للحافظ الهيثمي كلام مشوش في مجمع الزوائد (٩/ ٣٩٠) فانتبه ـ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٥٢١٧)۔

پر) بوسہ لیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے، اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ بھی آپ کا استقبال کرتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں اور آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

٤٦٩٠: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ، اَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَهَا حُمّٰی فَاَتَاهَا اَبُوْبَکْرٍ، فَقَالَ: کَیْفَ اَنْتِ یَا بُنَیَّةُ؟! وَقَبَّلَ خَدَّهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۶۹۰: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، (کسی غزوہ سے واپسی پر) میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ آیا تو ان کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی تھیں اور وہ بخار میں مبتلا تھیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو فرمایا: پیاری بیٹی! تمہارا کیا حال ہے؟ اور انہوں نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

٤٦٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اُتِیَ بِصَبِیٍّ، فَقَبَّلَهٗ، فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ، وَاِنَّهُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۴۶۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا: ''سن لو! یہ (بچے) بخل اور بزدلی کا باعث ہوتے ہیں، اور بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطیہ ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٦٩٢: عَنْ یَعْلٰی رضی اللہ عنہ، قَالَ: اِنَّ حَسَنًا وَحُسَیْنًا اسْتَبَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَضَمَّهُمَا اِلَیْهِ، وَقَالَ: ((اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۴۶۹۲: یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی طرف تیزی سے دوڑتے آئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو گلے لگا لیا، اور فرمایا: ''بے شک اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہوتی ہے۔''

٤٦٩٣: وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَصَافَحُوْا، یَذْهَبِ الْغِلُّ، وَتَهَادَوْا، تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ)). رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. [4]

۴۶۹۳: عطاء خراسانی رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مصافحہ کیا کرو (اس سے) کینہ جاتا رہتا ہے، ہدیے (تحائف) دیا کرو، باہم محبت پیدا ہوگی اور دشمنی و رنجش جاتی رہے گی۔'' امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٢٢٢) [و البخاري (٣٩١٨)]۔ [2] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٣٥ ح ٣٤٤٨) ☆ ابن لهيعة مدلس و عنعن و للحديث شواهد عند الترمذي (١٩١٠ وسنده ضعيف) و ابن ماجه (٣٦٦٦ مختصرًا بلفظ: "إن الولد مبخلة مجبنة" حديث حسن) وأحمد (٥/ ٢١١ سنده ضعيف) وغيرهم۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٧٢ ح ١٧٧٠٥) [والترمذي (٣٧٧٥ وقال: حسن) و ابن ماجه (٣٦٦٦) وصححه الحاكم (٣/ ١٦٤) على شرط مسلم]۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٠٨ ح ١٧٥٠) ☆ سنده ضعيف لإرساله و له شاهد ضعيف في جامع عبد الله بن وهب (ص ٣٨ ح ٢٤٦) و في الباب أحاديث أخرى تغني عنه

٤٦٩٤: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ، فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۶۹۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے نصف النہار سے پہلے چار رکعت (نماز چاشت) پڑھی گویا اس نے وہ رکعات شب قدر میں ادا کیں، اور جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے سارے گناہ گر جاتے ہیں۔“

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٥٥، نسخة محققة: ٨٥٥٣) [والبخاري في التاريخ الكبير (٩/ ٣٤٤) مختصرًا جدًا] ☆ فيه منصور بن عبدالله (ويقال: ابن عبد الرحمٰن) وثقه ابن حبان وحده بذكره في الثقات (٧/ ٤٧٦).

بَابُ الْقِيَامِ

بطورِ تعظیم کھڑے ہونے کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٤٦٩٥: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِلَيْهِ، وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَآءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم لِلْاَنْصَارِ ((قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَضَى الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهِ فِیْ بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ. [1]

۴۶۹۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بنوقریظہ، سعد رضی اللہ عنہ کا فیصلہ قبول کرنے پر راضی ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ان کی طرف بھیجا، اور وہ آپ کے قریب ہی تھے، چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے، اور جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: ’’اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔‘‘
اور یہ حدیث مکمل طور پر باب حکم الاسراء میں گزر چکی ہے۔

٤٦٩٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم قَالَ: ((لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۶۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما، سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں مت بیٹھے، بلکہ وسعت و کشادگی پیدا کرو۔‘‘

٤٦٩٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ: ((مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۶۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور وہ پھر وہیں واپس آ جائے تو اس جگہ کا وہی زیادہ حق دار ہے۔‘‘

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤١٢١) و مسلم (٦٤/ ١٧٦٨)۔
[2] متفق علیه، رواه البخاري (٦٢٦٩) و مسلم (٢٧/ ٢١٧٧)۔
[3] رواه مسلم (٣١/ ٢١٧٩)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٦٩٨: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانُوْا اِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَالِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❶

۴۶۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص زیادہ محبوب نہیں تھا، اس کے باوجود جب وہ آپ کو دیکھتے تو وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٦٩٩: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۶۹۹: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔''

٤٧٠٠: وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا، فَقُمْنَا لَهٗ، فَقَالَ: ((**لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۷۰۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاٹھی کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے تو ہم آپ کی خاطر کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ایسے نہ کھڑے ہوا کرو جیسے عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔''

٤٧٠١: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَآءَ نَا اَبُوْبَكْرَةَ رضی اللہ عنہ فِيْ شَهَادَةٍ، فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ، فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يَكْسُهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۷۰۱: سعید بن ابوالحسن رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ گواہی کے سلسلہ میں ہمارے پاس آئے تو ایک آدمی ان کی خاطر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے آدمی کے کپڑے سے اپنا ہاتھ صاف کرے جو اس نے اسے نہیں پہنایا۔

٤٧٠٢: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ،

---

❶ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٧٥٤)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (٢٧٥٥ وقال: حسن) و أبو داود (٥٢٢٩)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٣٠) ☆ فيه أبو مرزوق: لين وأبو العدبس و تلميذه: مستوران و لبعض الحديث شواهد عند مسلم وغيره۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٢٧) ☆ أبو عبد الله مولى آل أبي بردة: مجهول۔
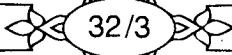
نَزَعَ نَعْلَهُ اَوْبَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذَالِكَ اَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۷۰۲: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جاتے تو ہم آپ کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے، پھر آپ کھڑے ہوتے اور آپ کا واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو آپ اپنا جوتا اتار کر یا اپنی کوئی چیز وہاں رکھ جاتے جس سے صحابہ سمجھ جاتے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئیں گے) اور وہ وہیں بیٹھے رہتے۔

٤٧٠٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۰۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان، ان کی اجازت کے بغیر علیحدگی پیدا کرے (اور خود ان دونوں کے درمیان بیٹھ جائے)۔“

٤٧٠٤: وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَاتَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۷۰۴: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھو۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٠٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَجْلِسُ مَعَنَا فِى الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا، فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهِ. ❹

۴۷۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف رکھتے اور ہمارے ساتھ گفتگو فرمایا کرتے تھے، اور جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم دیر تک کھڑے رہتے حتیٰ کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے گھر داخل ہو جاتے۔

٤٧٠٦: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فِى الْمَكَانِ سَعَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰهُ اَخُوْهُ اَنْ يَتَزَحْزَحَ لَهُ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٥٤) ☆ تمام بن نجيح: ضعيف وكعب بن ذهل: فيه لين۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٥٢) و أبو داود (٤٨٤٥)۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٤٤)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٣٠) [و أبو داود (٤٧٧٥)] ☆ فيه هلال بن أبي هلال: مستور، لم يوثقه أحد من المتقدمين والله أعلم۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٩٣٣، نسخة محققة: ٨٥٣٤) ☆ مجاهد بن فرقد: حديثه منكر و تكلم فيه۔

۴۷۰۶: واثلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، رسول اللہ ﷺ اس کی خاطر اپنی جگہ سے ہٹ گئے تو اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جگہ تو کافی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مسلمان کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے تو وہ اس کے لیے (اپنی جگہ سے کچھ) ہٹ جائے۔'' امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں ذکر کی ہیں۔

بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، سونے اور چلنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٧٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۷۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبہ کے صحن میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

٤٧٠٨: وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۷۰۸: عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

٤٧٠٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۷۰۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی چت لیٹے ہوئے اپنا ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پر رکھے۔

٤٧١٠: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۴۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص چت لیٹ کر اپنا ایک پاؤں دوسرے پر نہ رکھے۔“

٤٧١١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ، خُسِفَ بِهِ الْاَرْضَ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

---

❶ رواه البخاري (٦٢٧٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٨٧) و مسلم (٧٥/ ٢١٠٠)۔

❸ رواه مسلم (٧٢/ ٢٠٩٩)۔

❹ رواه مسلم (٧٤/ ٢٠٩٩)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٨٩) ومسلم (٤٩/ ٢٠٨٨)۔

۴۷۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دفعہ ایک آدمی سوٹ پہنے ہوئے تکبر کے انداز میں چل رہا تھا اور اس کے نفس نے اسے غرور میں ڈال رکھا تھا، اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اور وہ روز قیامت تک اس میں اترتا چلا جائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٧١٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۴۷۱۲: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں پہلو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔

٤٧١٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

۴۷۱۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھتے تو آپ اپنے ہاتھوں سے گوٹ مار لیتے تھے۔

٤٧١٤: وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدُ الْقُرْفُصَاءَ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۷۱۴: قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا، (پاؤں پر بیٹھے ہوئے تھے اور بازوؤں کو پنڈلیوں کے گرد لپیٹ رکھا تھا)، وہ بیان کرتی ہیں، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، خاشع و متواضع حالت میں دیکھا تو خوف کی وجہ سے میں لرز گئی۔

٤٧١٥: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۷۱۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تو سورج کے اچھی طرح طلوع ہو جانے تک آلتی پالتی مار کر (چار زانوں ہو کر) اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے۔

٤٧١٦: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، وَاِذَا عَرَّسَ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٧٧٠ وقال: حسن غريب)۔ [2] **ضعيف جدًا**، رزين (لم أجده) [وأبو داود (٤٨٤٦) والترمذي في الشمائل (١٢٨) واللفظ له، فيه عبد الله بن إبراهيم المدني: منكر الحديث متروك متهم وحديث البخاري (٦٢٧٢) يغني عنه، تقدم (٤٧٠٧)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٤٧) [وأصله عند الترمذي (٢٨١٤ وسنده ضعيف) ولم يذكر هذا اللفظ] ☆ فيه عبدالله بن حسان العنبري: لم أجد من وثقه وصفية ودحيبة: لم يوثقهما غير ابن حبان۔ [4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٥٠)۔

قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ❶

۴۷۱۶: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹتے تھے اور جب صبح سے تھوڑا سا پہلے پڑاؤ ڈالتے تو آپ اپنی کہنی کھڑی کرتے اور ہتھیلی پر سر رکھ لیتے تھے۔

٤٧١٧: وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۱۷: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی آل سے کسی شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر بس اسی قدر تھا جس قدر کپڑے میں میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد (بعض نے کہا: جائے نماز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس تھی۔

٤٧١٨: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهِ، فَقَالَ: **((إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۴۷۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مسجد میں پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”اس طرح لیٹنے کو اللہ پسند نہیں فرماتا۔“

٤٧١٩: وَعَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِّنَ السَّحَرِ عَلٰى بَطْنِيْ، إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: **((إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ))** فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❹

۴۷۱۹: یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور وہ اصحاب صفہ میں سے تھے، انہوں نے فرمایا: میں سینے کے درد کی وجہ سے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے پاؤں سے مجھے ہلانے لگا اور اس نے کہا: ”اس طرح لیٹنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔“ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

٤٧٢٠: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: حِجَارٌ۔ فَقَدْ بَرِءَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ))**. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ لِلْخَطَّابِيِّ: **((حِجًى))**. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۷۲۰: علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص رات کے وقت گھر کی چھت پر سو جائے اور اس (چھت) کے پردے نہ ہوں، اور ایک روایت میں ہے: اس پر پتھر نہ ہوں تو اس سے ذمہ اٹھ گیا۔“ ابوداود اور معالم السنن للخطابی میں ((حجی)) کے الفاظ ہیں۔

٤٧٢١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ. رَوَاهُ

---

❶ **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٢٥ ح ٣٣٥٩) [و مسلم (٦٨٣) و الترمذي في الشمائل (٢٥٩) وأحمد (٥/ ٣٠٩)]۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٤٤) ☆ بعض آل أم سلمة: مجهول۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٦٨)۔ ❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٤٠) وابن ماجه (٧٥٢)۔

❺ **حسن**، رواه أبو داود (٥٠٤١) و ذكره الخطابي في معالم السنن (٤/ ١٣٢ ح ١٣٨١)۔

التِّرْمِذِيُّ ❶

۴۷۲۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کسی ایسی چھت پر سوئے جس کے پردے نہ ہوں۔

٤٧٢٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۲۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص مجلس کے وسط میں بیٹھتا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ملعون ہے۔

٤٧٢٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۷۲۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین مجلس وہ ہے جو فراخ ہو۔'' (جہاں لوگوں کو بیٹھنے میں تنگی نہ ہو)

٤٧٢٤: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهٗ جُلُوْسٌ، فَقَالَ: ((مَالِيْ أَرَاكُمْ عِزِيْنَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۷۲۴: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ (بیٹھے ہوئے) دیکھ رہا ہوں؟''

٤٧٢٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ، فَصَارَ بَعْضُهٗ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهٗ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۷۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو، پھر وہ (سایہ) اس سے بلند ہو جائے اور اس شخص کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو جائے اور کچھ سائے میں تو وہ (وہاں سے) اٹھ جائے۔''

٤٧٢٦: وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ، قَالَ: ((اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَاِنَّهٗ مَجْلِسُ الشَّيْطٰنِ)) هٰكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ مَوْقُوْفًا. ❻

۴۷۲۶: شرح السنہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور وہ سایہ اس

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٨٥٤ وقال: غريب) ☆ عبد الجبار بن عمر ضعيف و ابن وهب عنعن وروى أحمد (٥/ ٢٧١ ح ٢٢٣٣٣) عن بعض أصحاب النبي ﷺ عن النبي ﷺ أنه قال: "من نام على إجار ليس عليه ما يرفع قدميه فخر فبرئت منه الذمة." وسنده حسن لذاته۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٥٣ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤٨٢٦) ☆ أبو مجلز لم يدرك حذيفة رضی اللہ عنہ كما قال شعبة، انظر جامع التحصيل (ص ٢٩٦) وغيره۔

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٨٢٠)۔ ❹ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٢٣)۔

❺ **حسن**، رواه أبو داود (٤٨٢١)۔ ❻ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٠١ ح ٣٣٣٥) وفي سماع محمد بن المنكدر من سيدنا أبي هريرة رضی اللہ عنہ لهذا الحديث نظر و باقي السند حسن و رواه أحمد (٢/ ٢٨٣) من طريق آخر عن محمد بن المنكدر به۔

سے بلند ہو جائے تو وہ شخص (وہاں سے) اٹھ جائے، کیونکہ وہ شیطان کی مجلس ہے۔'' معمر نے اسی طرح اسے موقوف روایت کیا ہے۔

٤٧٢٧: وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ وَھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِیْقِ، فَقَالَ لِلنِّسَاءِ: ((اِسْتَأْخِرْنَ، فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ، عَلَیْکُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِیْقِ)). فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اَنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [1]

۴۷۲۷: ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے، راستے میں مرد عورتوں کے ساتھ شامل ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: ''راستے کے ایک طرف چلو، تمہیں راستے کے وسط میں چلنے کا کوئی حق نہیں، لہٰذا تم راستے کے کناروں پر چلو۔'' چنانچہ (یہ حکم سن کر) عورت (چلتے وقت) دیوار کے ساتھ لگ جاتی تھی حتی کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ اٹک جاتا تھا۔

٤٧٢٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی اَنْ یَّمْشِیَ یَعْنِی الرَّجُلَ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ [2]

۴۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی دو عورتوں کے درمیان چلے۔

٤٧٢٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا اِذَا اَتَیْنَا النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَلَسَ اَحَدُنَا حَیْثُ یَنْتَھِیْ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَذُکِرَ حَدِیْثَا عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فِیْ بَابِ الْقِیَامِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَیْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِیْ بَابِ اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَصِفَاتِہٖ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی. [3]

۴۷۲۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے ہر شخص کو جہاں جگہ ملتی وہ وہیں بیٹھ جاتا تھا۔

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی دو حدیثیں باب القیام میں ذکر کی گئی ہیں، اور علی و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی دو حدیثیں ہم ان شاء اللہ تعالیٰ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم و صفاتہ میں ذکر کریں گے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٢٧٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٧٨٢٢) ☆ فيه شداد بن أبي عمرو: مجهول وأبوه: مستور وللحديث شاهد ضعيف عند ابن حبان (الموارد: ١٩٦٩)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أبو داود (٥٢٧٣) ☆ فيه داود بن أبي صالح المدني: منكر الحديث وقال: أبو حاتم الرازي: "مجهول حدث بحديث منكر"۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٢٥) [والترمذي (٢٧٢٥)] ☆شريك القاضي مدلس وعنعن ولم أجد من تابعه وللحديث شاهد ضعيف في المعجم الكبير للطبراني (٧١٩٧) وحديث البخاري (٦٦) و مسلم (٢١٧٦) يغني عنه ۔ ٥حديث عبد الله بن عمرو تقدم (٤٧٠٣) و حديث علي يأتي (٥٧٩٠) وحديث أبي هريرة يأتي (٥٧٩٥)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٣٠: عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَرَّبِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا، وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِىَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِىْ، وَاتَّكَأْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِىْ، فَقَالَ: ((اَتَقْعُدُ **قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۷۳۰: عمرو بن شرید اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کے پاس جو گوشت ہے اس پر ٹیک لگائی تھی، اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر غضب ہوا (یعنی یہود)۔''

٤٧٣١: وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّبِىَ النَّبِىُّ ﷺ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى بَطْنِىْ، فَرَكَضَنِىْ بِرِجْلِهٖ، وَقَالَ: ((يَا جُنْدُبُ! اِنَّمَا هِىَ ضِجْعَةُ اَهْلِ النَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۷۳۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے پاؤں سے مجھے چونکا مارا اور فرمایا: ''جندب! یہ تو جہنمیوں کا سا لیٹنا ہے۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٤٨) ☆ فيه ابن جريج مدلس وعنعن ولم أجد تصريح سماعه فى السند الموصول۔ ❷ **صحيح**، رواه ابن ماجه (٣٧٢٤)۔

بَابُ الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

چھینک مارنے اور جمائی لینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٧٣٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْیَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّیْطَانُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: ((فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ: هَا؛ ضَحِكَ الشَّیْطَانُ مِنْهُ)). [1]

۴۷۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ چھینکنے کو پسند فرماتا ہے اور جمائی لینے کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی چھینک مارے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہے، تو اسے سننے والے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اسے ''یَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' ''اللہ تم پر رحم فرمائے'' کہے۔ رہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو وہ روکنے کی مقدور بھر کوشش کرے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے مسکراتا ہے۔'' بخاری۔
اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ''کیونکہ تم میں سے کوئی ایک (جمائی کے وقت) آواز نکالتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔''

٤٧٣٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْیَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ، اَوْ صَاحِبُهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْیَقُلْ: یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۴۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) کہے اور اس کا (مسلمان) بھائی یا اس کا ساتھی اسے ((یَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) کہے، جب وہ اسے ((یَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) کہے تو یہ (چھینک مارنے والا) کہے: اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔''

٤٧٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ یُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۴۷۳۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک ماری تو آپ نے ان میں سے ایک کو چھینک کا

---

[1] رواه البخاري (٦٢٢٦، الرواية الأولى، ٦٢٢٣ والرواية الثانية) ومسلم (٥٦/ ٢٩٩٤ الرواية الثانية)۔

[2] رواه البخاري (٦٢٢٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٢٥) و مسلم (٥٣/ ٢٩٩١)۔

جواب دیا جبکہ دوسرے کو نہ کہا، تو اس شخص نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی جبکہ میرے لیے دعا نہیں فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے کہ اس نے ''الحمد للہ'' کہا، جبکہ تم نے ''الحمد للہ'' نہیں کہا۔''

٤٧٣٥: وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ، وَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۷۳۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی چھینک مارے اور ''الحمد للہ'' کہے تو تم اسے دعا دو۔ اور اگر وہ ''الحمد للہ'' نہ کہے تو تم اس کے لیے دعا نہ کرو۔''

٤٧٣٦: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰى، فَقَالَ: ((الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ: اِنَّهٗ قَالَ لَهٗ فِی الثَّالِثَةِ: ((اِنَّهٗ مَزْكُوْمٌ)). [2]

۴۷۳۶: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو سنا، جبکہ ایک آدمی نے آپ کے پاس چھینک ماری، تو آپ ﷺ نے اس کے لیے کہا: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) پھر اس نے دوسری مرتبہ چھینک ماری تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندے کو زکام لگا ہوا ہے۔''

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے تیسری مرتبہ (چھینک آنے پر) فرمایا کہ ''اسے زکام لگا ہوا ہے۔''

٤٧٣٧: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فَمِهٖ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۷۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے کیونکہ شیطان (منہ میں) داخل ہو جاتا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٧٣٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [4]

۴۷۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب چھینک مارتے تو آپ اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے سے اپنا چہرہ ڈھانپ

[1] رواه مسلم (٥٤/ ٢٩٩٢)۔

[2] رواه مسلم (٥٥/ ٢٩٩٣) و الترمذي (٢٧٤٣)۔

[3] رواه مسلم (٥٧/ ٢٩٩٥)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٤٥) و أبو داود (٥٠٢٩)۔

لیتے اور اس کے ساتھ وہ اپنی آواز پست کرتے تھے۔ ترمذی، ابوداود، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٣٩: وَعَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، وَلْیَقُلِ الَّذِیْ یَرُدُّ عَلَیْهِ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْیَقُلْ هُوَ: یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [1]

۴۷۳۹: ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ کہے: ہر حال پر اللہ کا شکر ہے۔ اور جو شخص اسے جواب دے تو وہ کہے: اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اور وہ (چھینک مارنے والا) کہے: اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔“

٤٧٤٠: وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ الْیَهُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ لَهُمْ: یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ: ((یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۷۴۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہود، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید پر چھینک مارا کرتے تھے کہ آپ انہیں ((یرحمکم اللہ)) کہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے: ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کر دے۔“

٤٧٤١: وَعَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ قَالَ: کُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ! فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ: وَعَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ! فَکَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ! فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلَیْكَ وَعَلٰی اُمِّكَ! اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَلْیَقُلْ لَهٗ مَنْ یَّرُدُّ عَلَیْهِ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْیَقُلْ: یَغْفِرُ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۷۴۱: ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں، ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ اتنے میں لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک ماری تو اس نے کہا: السلام علیکم! (یہ سن کر) سالم نے کہا: تجھ پر اور تیری ماں پر، گویا اس آدمی نے اپنے دل میں کچھ ناراضی محسوس کی، انہوں نے فرمایا: سن لو! میں نے تمہیں صرف وہی کچھ کہا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا (ایک دفعہ) ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک ماری تو اس نے کہا: السلام علیکم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تجھ پر اور تیری ماں پر، (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی چھینک مارے تو وہ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)) کہے، اور جو اسے جواب دے تو وہ کہے: ((یَرْحَمُكَ اللّٰهُ))، اور پھر وہ کہے: اللہ مجھے اور تمہیں بخش دے۔“

٤٧٤٢: وَعَنْ عُبَیْدِبْنِ رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٤١) [وابن ماجه (٣٧١٥)] و الدارمي (٢/ ٢٨٣ ح ٢٦٦٢) ☆ محمد بن أبي ليلى ضعيف وحديث البخاري (٦٢٢٤) يغني عنه۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٧٣٩ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٥٠٣٨)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٧٤٠) و أبو داود (٥٠٣١) ☆ قال الحاكم: "الوهم في رواية جرير (بن عبدالحميد) هذه ظاهر فإن هلال بن يساف لم يدرك سالم بن عبيد و لم يروه و بينهما رجل مجهول" فالسند معلل۔

شِئْتَ فَلَا)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۴۷۴۲: عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھینک مارنے والے کو تین مرتبہ دعائیہ جواب دو، وہ اگر اس سے زیادہ مرتبہ چھینک مارے تو پھر اگر تم چاہو تو اسے دعائیہ جواب دو اور اگر تم چاہو تو (جواب) نہ دو۔'' ابوداؤد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٧٤٣: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: ((شَمِّتْ أَخَاكَ ثَلٰثًا، فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. وَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. ❷

۴۷۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اپنے (مسلمان) بھائی کو (چھینک مارنے کے جواب میں) تین بار دعائیہ جواب دو، اگر چھینکوں میں اضافہ ہو جائے تو وہ زکام ہے۔''
اور انہوں (راوی سعید المقبری) نے کہا: میں ان کے متعلق یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٤٤: عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، وَلَيْسَ هٰكَذَا. عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ نَقُوْلَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۷۴۴: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں چھینک ماری تو کہا: ''اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، (یہ سن کر) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی کہتا ہوں: ہر قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔ مگر اس طرح کہنا ثابت نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا تھا کہ ہم کہیں: ہر حال پر اللہ کا شکر ہے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٣٦) والترمذي (٢٧٤٤) ☆ عبيدة: لا يعرف حالها وحميدة لم يوثقها غير ابن حبان وأبو خالد يزيد بن عبد الرحمٰن الدالاني مدلس وعنعن۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥٠٣٤)۔ ❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٧٣٨)۔

بَابُ الضِّحْكِ

ہنسنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٧٤٥: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۷۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ میں آپ کے حلق کا کوا دیکھ سکوں، آپ تو صرف مسکرایا کرتے تھے۔

٤٧٤٦: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضي الله عنه قَالَ: مَا حَجَبَنِى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مُنْذُ اَسْلَمْتُ، وَلَا رَاٰنِىْ اِلَّا تَبَسَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۷۴۶: جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے جب سے اسلام قبول کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مجلس میں آنے سے) منع نہیں کیا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔

٤٧٤٧: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِىْ يُصَلِّىْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ، فَيَأْخُذُوْنَ فِى اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَيَضْحَكُوْنَ، وَيَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ: يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ. [3]

۴۷۴۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ نماز پڑھتے تو وہاں سے طلوع آفتاب تک نہیں اٹھتے تھے، اور جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ کھڑے ہوتے، اور (اس دوران) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باتیں کرتے اور اُمورِ جاہلیت پر گفتگو کیا کرتے اور ہنستے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فقط تبسم فرمایا کرتے تھے۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: وہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

---

[1] رواه البخاري (٦٠٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٨٩) و مسلم (١٣٤/ ٢٤٧٥)۔

[3] رواه مسلم (٦٩/ ٢٣٢٢) و الترمذي (٢٨٥٠ وقال: حسن صحيح)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٧٤٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ ﷺ قَالَ: مَا رَأَيْتُ اَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۴۷۴۸: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٤٩: عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ. وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ: اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا. رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❷

۴۷۴۹: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہنسا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اوران کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی زیادہ عظیم تھا۔ اور بلال بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، وہ تیراندازی کرتے تھے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنستے تھے، اور جب رات ہو جاتی تو وہ راہب (یعنی تارک دنیا) بن جاتے تھے (اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے تھے)۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٤١ وقال: غريب ابن لهيعة عنعن)۔

❷ **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣١٨ قبل ح ٣٣٥٢ بدون سند) ☆ لم أجد له سندًا متصلاً فهو مردود و حديث مسلم (٦٧٠) و البخاري (الأدب المفرد: ٢٦٦) يغني عنه۔

بَابُ الْاَسَامِیْ

ناموں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٧٥٠: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی السُّوْقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۷۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے کہ کسی آدمی نے کہا: ابوالقاسم! جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: میں نے تو اسے بلایا تھا، تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔“

٤٧٥١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ، فَاِنِّیْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۷۵۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت مت رکھو، کیونکہ مجھے تو قاسم بنایا گیا ہے، میں تمہارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔“

٤٧٥٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَآءِكُمْ اِلَى اللّٰهِ: عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۷۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے ناموں میں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن اللہ کو زیادہ پسند ہیں۔“

٤٧٥٣: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيْحًا، وَلَا اَفْلَحَ، فَاِنَّكَ تَقُوْلُ: اَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُوْنُ، فَيَقُوْلُ: لَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ، قَالَ: ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَلَا يَسَارًا، وَلَا اَفْلَحَ، وَلَا نَافِعًا)). ❹

۴۷۵۳: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے غلام (بچے یا غلام) کا نام یسار (آسانی)،

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٦١٢٠) و مسلم (١/ ٢١٣١)۔

❷ متفق علیه، رواه البخاري (٣١١٤) و مسلم (٤/ ٢١٣٣)۔

❸ رواه مسلم (٢/ ٢١٣٢)۔

❹ رواه مسلم (١٢، ١١/ ٢١٣٧)۔

رباح (منافع)، نجیح (کامیاب) اور افلح (فوز و فلاح) مت رکھو، کیونکہ تم کہو گے: کیا وہ یہاں ہے؟ وہ نہیں ہو گا تو کہنے والا کہے گا: وہ نہیں ہے۔''

اور انہیں کی روایت میں ہے، فرمایا: ''اپنے غلام کا رباح، یسار، افلح اور نافع نام نہ رکھو۔''

٤٧٥٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْهٰى اَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى، وَبِبَرَكَةٍ، وَبِاَفْلَحَ، وَبِيَسَارٍ، وَبِنَافِعٍ، وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۷۵۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ وہ یعلی، برکہ (برکت)، افلح، یسار، نافع اور اس طرح کے نام رکھنے سے منع فرما دیں، پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے بعد میں اس سے خاموشی اختیار فرمائی، پھر آپ ﷺ وفات پا گئے اور اس سے منع نہ فرمایا۔

٤٧٥٥: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَخْنَى الْاَسْمَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: ((اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَاَخْبَثُهُ: رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ)). [2]

۴۷۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ کے ہاں اس شخص کا نام سب سے زیادہ قبیح ہو گا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو۔'' بخاری۔

اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''روز قیامت اللہ کے ہاں وہ شخص سب سے زیادہ ناراض کن اور خبیث نام والا ہو گا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو گا حالانکہ شہنشاہ تو صرف اللہ ہی ہے۔

٤٧٥٦: وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سُمِّيْتُ بَرَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ، اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ، سَمُّوْهَا زَيْنَبَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۷۵۶: زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرا نام برہ رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی تعریف خود نہ کیا کرو، تم میں سے جو نیک ہیں، اللہ انہیں خوب جانتا ہے اس کا نام زینب رکھو۔''

٤٧٥٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۷۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھ دیا، اور آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے: وہ برہ کے پاس سے چلے گئے ہیں۔

---

[1] رواه مسلم (١٣ / ٢١٣٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٠٦) ومسلم (٢١، ٢٠ / ٢١٤٣)۔

[3] رواه مسلم (١٩ / ٢١٤٢)۔

[4] رواه مسلم (١٦ / ٢١٤٠)۔

٤٧٥٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْلَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۷۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

٤٧٥٩: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِیَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِیْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُهٗ؟)) قَالَ: فُلَانٌ. قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٤٧٥٩: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، منذر بن ابی اسید جب پیدا ہوئے تو اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا' آپ ﷺ نے اسے اپنی ران پر رکھا اور فرمایا: ''اس کا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: فلاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں' بلکہ اس کا نام منذر ہے۔''

٤٧٦٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ، كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ، وَكُلُّ نِسَآءِ كُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ. وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: غُلَامِیْ وَجَارِيَتِیْ، وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ۔ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّیْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: سَيِّدِیْ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لِيَقُلْ: سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ: مَوْلَایَ، فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۷۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرے بندے (غلام) میری بندی (لونڈی)، تم سب اللہ کے بندے اور غلام ہو جبکہ تمہاری سب خواتین اللہ کی لونڈیاں ہیں، بلکہ تم یوں کہا کرو: میرے لڑکے، میری لڑکی، اور غلام بھی یوں نہ کہے: میرے رب! بلکہ یوں کہے: میرے آقا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: وہ یوں کہے: میرے سیّد، میرے مولا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''غلام اپنے آقا سے میرے مولا نہ کہے، کیونکہ تمہارا مولا اللہ ہے۔''

٤٧٦١: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوا: الْكَرْمُ، فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۷۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم (انگور کو) کرم نہ کہو، کیونکہ کرم تو قلب مؤمن ہے۔''

٤٧٦٢: وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمَ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ)). [5]

۴۷۶۲: اور مسلم ہی کی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کرم نہ کہو، بلکہ تم عنب اور حبلہ

---

[1] رواه مسلم (١٥/ ٢١٣٩)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٩١) و مسلم (٢٩/ ٢١٤٩)۔
[3] رواه مسلم (١٣/ ٢٢٤٩، الرواية الثانية ١٥/ ٢٢٤٩، و الثالثة ١٤/ ٢٢٤٩)۔
[4] رواه مسلم (٧/ ٢٢٤٧)۔
[5] رواه مسلم (١٢/ ٢٢٤٨)۔

(انگور) کہو۔“

٤٧٦٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلَا تَقُوْلُوْا: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَالدَّهْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۷۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم انگور کا نام کرم رکھو نہ زمانے کو برا کہو، کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔“

٤٧٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۷۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی زمانے کو بُرا بھلا نہ کہے، کیونکہ اللہ ہی تو زمانہ ہے۔“

٤٧٦٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ)) فِيْ بَابِ الْاِيْمَانِ.

۴۷۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے: میرا نفس (جی) خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میرا نفس بوجھل ہو گیا۔“

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”ابن آدم مجھے ایذا پہنچاتا ہے۔“ باب الایمان میں ذکر ہو چکی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٧٦٦: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ يُكَنُّوْنَهُ بِاَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ؟)) قَالَ: اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ بِحُكْمِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَحْسَنَ هٰذَا، فَمَالَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟)) قَالَ: لِيْ شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُاللّٰهِ. قَالَ: ((فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ؟)). قَالَ: قُلْتُ: شُرَيْحٌ. قَالَ: ((فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [4]

۴۷۶۶: شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے

---

[1] رواه البخاري (٦١٨٢)۔

[2] رواه مسلم (٦/ ٢٢٤٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٧٩) و مسلم (١٦/ ٢٢٥٠) ٥ حديث "يؤذيني ابن آدم" تقدم (٢٢)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٥٥) و النسائي (٨/ ٢٢٦-٢٢٧ ح ٥٣٨٩)۔

انہیں سنا کہ وہ میرے والد کو ابوالحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ''بے شک اللہ ہی حکم ہے اور حکم کا اختیار اسے ہی حاصل ہے، تمہاری کنیت ابوالحکم کیوں رکھی گئی؟'' اس نے کہا: جب میری قوم میں کسی چیز میں اختلاف ہو جاتا تو وہ میرے پاس آتے اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ دونوں فریق میرے فیصلے پر راضی ہو جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کتنا اچھا ہے، تیرے کتنے بچے ہیں؟'' اس نے کہا: شریح، مسلم اور عبداللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان میں سے بڑا کون ہے؟'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: شریح، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ابوشریح ہو۔''

٤٧٦٧: وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: لَقِيْتُ عُمَرَ ﷺ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَع. قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْاَجْدَعُ شَيْطَانٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

٤٧٦٧: مسروق بیان کرتے ہیں، میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: مسروق بن اجدع، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اجدع، شیطان (کا نام) ہے۔''

٤٧٦٨: وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ، فَاَحْسِنُوْا اَسْمَائَكُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

٤٧٦٨: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمہیں تمہارے اور تمہارے آباء کے نام سے پکارا جائے گا، اپنے نام اچھے رکھو۔''

٤٧٦٩: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ، وَيُسَمِّىْ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

٤٧٦٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے نام اور اپنی کنیت کو اس طرح اکٹھا کر کے محمد ابوالقاسم نام رکھ لے۔

٤٧٧٠: وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا سَمَّيْتُمْ بِاسْمِىْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِىْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ دَاوُدَ، قَالَ: ((مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِىْ، فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِىْ، وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنْيَتِىْ، فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِىْ)). ❹

٤٧٧٠: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میرے نام پر نام رکھو تو پھر میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جس نے میرے نام پر نام رکھا تو وہ میری

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٥٧) و ابن ماجه (٣٧٣١) ☆ فيه مجالد بن سعيد وهو ضعيف من جهة سوء حفظه۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٩٤ ح ٢٢٠٣٥) و أبو داود (٤٩٤٨) ☆ قال أبو حاتم الرازي: "عبدالله بن أبي زكريا لم يسمع أبا الدرداء"۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٤١ وقال: حسن صحيح)۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٤٢) و ابن ماجه (٣٥٣٥) و أبو داود (٤٩٦٦)۔

کنیت نہ رکھے، اور جس نے میری کنیت پر کنیت رکھی تو وہ میرے نام پر نام نہ رکھے۔‘‘

٤٧٧١: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ وَلَدْتُ غُلَامًا، فَسَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا، وَكَنَّيْتُهٗ اَبَا الْقَاسِمِ، فَذُكِرَ لِیْ اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((مَا الَّذِیْ اَحَلَّ اسْمِیْ وَحَرَّمَ كُنْيَتِیْ؟ اَوْمَا الَّذِیْ حَرَّمَ كُنْيَتِیْ وَاَحَلَّ بِاسْمِیْ؟)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ: غَرِيْبٌ. ❶

۴۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام محمد اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے، لیکن مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کون ہے وہ جس نے حلال قرار دیا میرا نام رکھنا اور حرام کیا میری کنیت رکھنا، یا کون ہے وہ جس نے حرام کیا میری کنیت رکھنا اور حلال کیا میرا نام رکھنا؟‘‘ ابوداؤد، اور محی السنہ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٧٧٢: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ اِنْ وُلِدَلِیْ بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۷۷۲: محمد بن حنفیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہاں۔‘‘

٤٧٧٣: وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: كَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَانَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَفِی الْمَصَابِيْحِ صَحَّحَهٗ. ❸

۴۷۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک بوٹی چنا کرتا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر میری کنیت (ابوحمزہ) رکھی۔ اسے ترمذی نے بیان کیا اور فرمایا: اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں، اور مصابیح میں ہے کہ اس نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٤٧٧٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

۴۷۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برا نام تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

٤٧٧٥: وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمِّهٖ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِیٍّ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ: اَصْرَمُ كَانَ فِی النَّفَرِ الَّذِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: أَصْرَمُ قَالَ: ((بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۷۷۵: بشیر بن میمون اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں کہ اصرم نامی ایک آدمی ان لوگوں میں شامل تھا جو

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٦٨) ☆ فيه محمد بن عمران الحجبي: مستور۔

❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٦٧)۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٣٨٣٠ و لم يصححه فی نسختنا، بل قال: غريب) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٣٠٧ ح ٣٧٠٨) ☆ فيه جابر الجعفي: ضعيف رافضي مدلس و شيخه أبو نصر خيثمة بن أبي خيثمة: لين الحديث۔ ❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٣٩)۔

❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٥٤)۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: اصرم، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تم زرعہ ہو۔“

٤٧٧٦: وَقَالَ: وَغَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ اِسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيْزٍ، وَعَتَلَةَ، وَشَيْطَانٍ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابٍ، وَحُبَابٍ، وَشِهَابٍ. وَقَالَ: تَرَكْتُ اَسَانِيْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ. ❶

۴۷۷۶: اور ابوداود نے کہا، اور نبی ﷺ نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب نام بدل دیے تھے، اور انہوں نے کہا: میں نے اختصار کی خاطر ان کی اسناد بیان نہیں کیں۔

٤٧٧٧: وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ لِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ اَوْقَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ لِاَبِيْ مَسْعُوْدٍ: مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ زَعَمُوْا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ)) ❷. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: اِنَّ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، حُذَيْفَةُ.

۴۷۷۷: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے ابوعبداللہ سے یا ابوعبداللہ نے ابومسعود سے کہا: تم نے لفظ ”زَعَمُوْا“ (لوگوں کا خیال ہے) کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آدمی کا ایسے انداز میں گفتگو کرنا بُرا ہے۔“ ابوداود، اور انہوں نے کہا: ابوعبداللہ سے مراد حذیفہ ہیں۔

٤٧٧٨: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: مَاشَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۷۷۸: حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یوں نہ کہا کرو: جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یوں کہو: جو اللہ چاہے، پھر فلاں چاہے۔“

٤٧٧٩: وَفِيْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا، قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ مُحَمَّدٌ، وَقُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۴۷۷۹: اور ایک منقطع روایت میں ہے، فرمایا: ”یوں نہ کہا کرو: جو اللہ چاہے اور جو محمد (ﷺ) چاہے، بلکہ یوں کہا کرو: جو اکیلا اللہ چاہے۔“

٤٧٨٠: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَاِنَّهُ اِنْ يَّكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٥٦)۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٧٢)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٣٨٤ ح ٢٣٦٥٤) و أبو داود (٤٩٨٠)۔

❹ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٦١ بعد ح ٣٣٨٩ بدون سند و قال: بإسناد منقطع) ☆ وللحديث شواهد منها الحديث السابق (٤٧٧٨) و شاهد آخر عند ابن ماجه (٢١١٧) والنسائي في عمل اليوم والليلة (٩٨٨، السنن الكبرى: ١٠٨٢٥) و سنده حسن ۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٧٧) ☆ قتادة مدلس وعنعن ولحديثه شاهد ضعيف عند الحاكم (٤/ ٣١١)۔

۴۷۸۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''منافق کے لیے لفظِ سیّد (آقا) نہ کہو، کیونکہ اگر وہ سیّد (سردار، آقا) ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔''

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٧٨١: عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَحَدَّثَنِىْ اَنَّ جَدَّهٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((**مَا اسْمُكَ؟**)) قَالَ: اِسْمِىْ حَزْنٌ، قَالَ: ((**بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ**)) قَالَ: مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِىْ. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۴۷۸۱: عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ بیان کرتے ہیں، میں سعید بن مسیّب کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن، نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا: میرا نام حزن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(نہیں) بلکہ تم سہل ہو۔'' اس نے کہا: میں اپنے والد کے رکھے ہوئے نام کو تبدیل نہیں کروں گا، ابن مسیّب نے فرمایا: اس کے بعد ہم میں ''حزونت'' (سختی) برقرار رہی۔

٤٧٨٢: وَعَنْ اَبِىْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**تَسَمَّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ، وَاَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ: عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ، وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةٌ**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۷۸۲: ابو وہب جشمی بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انبیا علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھا کرو، اللہ کے ہاں پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے جبکہ سب سے قبیح نام حرب اور مرہ ہے۔''

---

[1] رواه البخاري (٦١٩٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٥٠) [والنسائي (٣٥٩٥)] ☆ فيه عقيل: مجهول۔

بَابُ الْبُيَانِ وَالشِّعْرِ

بیان وشعر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٧٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنَ الْبُيَانِ لَسِحْرًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۷۸۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، دو آدمی مشرق کی (جانب) سے آئے اور انہوں نے خطاب کیا، لوگوں نے ان کے بیان پر تعجب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض بیان جادو کی سی تاثیر رکھتے ہیں۔''

٤٧٨٤: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۴۷۸۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں۔''

٤٧٨٥: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) قَالَهَا ثَلٰثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۷۸۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تکلف سے کلام کرنے والے ہلاک ہو گئے۔'' آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔

٤٧٨٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۷۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ درست بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید شاعر کی یہ بات ہے: سن لو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔''

٤٧٨٧: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((هِيْهِ)) فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ: ((هِيْهِ)) حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

---

❶ رواه البخاري (٥٧٦٧)۔

❷ رواه البخاري (٦١٤٥)۔

❸ رواه مسلم (٧/ ٢٦٧٠)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٤٧) و مسلم (٣/ ٢٢٥٦)۔

❺ رواه مسلم (١/ ٢٢٥٥)۔

۴۷۸۷: عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کا کوئی شعر یاد ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سناؤ!'' میں نے آپ کو ایک شعر سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور سناؤ!'' پھر میں نے آپ کو ایک شعر اور سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور سناؤ!'' حتی کہ میں نے آپ کو سو شعر سنائے۔

٤٧٨٨: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ:
((هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيْتِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۷۸۸: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں شریک تھے کہ آپ کی انگلی سے خون نکلنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک انگلی ہی تو ہو جو خون آلودہ ہوئی ہے اور تجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کی راہ میں ہے۔''

٤٧٨٩: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: ((اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ)) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: ((اَجِبْ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۷۸۹: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ (کے محاصرے) کے دن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مشرکوں کی ہجو بیان کرو، اللہ (کی نصرت) تمہارے ساتھ ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: ''میری طرف سے جواب دو، اے اللہ! جبریل علیہ السلام کے ذریعے اس کی مدد فرما۔''

٤٧٩٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُهْجُوْا قُرَيْشًا؛ فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۴۷۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قریش کی ہجو بیان کرو کیونکہ یہ ان پر تیر اندازی سے بھی زیادہ شدید ہے۔''

٤٧٩١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لِحَسَّانٍ: ((اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ)). وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((هَجَاهُمْ حَسَّانٌ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: ''جب تک تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں مشرکین کی ہجو کرتے رہتے ہو اس وقت تک جبریل علیہ السلام تمہاری مدد کرتے رہتے ہیں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''حسان نے ان کی ہجو بیان کی اور مسلمانوں کو سکون پہنچایا اور خود بھی سکون پایا۔''

٤٧٩٢: وَعَنِ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اغْبَرَّ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ:

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢٨٠٢) و مسلم (١١٢/ ١٧٩٦)۔
[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٢١٢) و مسلم (٥١/ ٢٤٨٥)۔
[3] رواه مسلم (١٥٧/ ٢٤٩٠)۔
[4] رواه مسلم (١٥٧/ ٢٤٩٠)۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ: ((أَبَيْنَا أَبَيْنَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۷۹۲: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق کے روز مٹی اٹھا رہے تھے حتی کہ ان کا پیٹ غبار آلود ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اشعار) کہہ رہے تھے: ''اللہ کی قسم! اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، صدقہ دیتے اور نہ ہی نماز پڑھتے، ہم پر سکینت نازل فرمانا جب ہم ان (دشمنان دین) سے ملیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ کیونکہ انہوں نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب بھی انہوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کیا۔'' آپ لفظ ''ہم نے انکار کیا، ہم نے انکار کیا'' پر آواز بلند فرماتے تھے۔

٤٧٩٣: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ، وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ، وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

يَقُوْلُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ:

((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۷۹۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مہاجر و انصار (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) خندق کھود رہے تھے، مٹی اٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تا حیات جہاد کرنے پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیعت کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں فرما رہے تھے: ''اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

٤٧٩٤: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَأَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۷۹۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھر کر خراب ہو جانا، اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ (مذموم) اشعار سے بھر جائے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٧٩٥: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ. فَقَالَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٠٤) و مسلم (١٢٥/ ١٨٠٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٣٥) و مسلم (١٣/ ١٨٠٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٥٥) و مسلم (٧/ ٢٢٥٧)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ، وَلِسَانِهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَكَأَنَّمَا تَرْمُونَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

وَفِي الِاسْتِيعَابِ لِابْنِ عَبْدِالْبَرِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا ذَا تَرَى فِي الشِّعْرِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ)).

۴۷۹۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر کی مذمت کے بارے میں حکم اتارا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان سے جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (یہ ہجو اس طرح ہے) گویا تم ان پر تیر اندازی کر رہے ہو۔''

استیعاب لابن عبدالبر میں ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ شعر کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔''

٤٧٩٦: وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ، وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۷۹۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیا اور کم گوئی ایمان کی شاخیں ہیں، جبکہ فحش گوئی اور بیان (مبالغہ آرائی) نفاق کی دو شاخیں ہیں۔''

٤٧٩٧: وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي، مَسَاوِيكُمْ أَخْلَاقًا، الثَّرْثَارُوْنَ، الْمُتَشَدِّقُوْنَ، الْمُتَفَيْهِقُوْنَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ. [3]

۴۷۹۷: ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک (دنیا میں) تم میں سے مجھے زیادہ پسندو محبوب اور روزِ قیامت میرے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے زیادہ بااخلاق ہوگا، اور تم میں سے (دنیا میں) مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور روزِ قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو تم میں سے بداخلاق، بہت باتیں کرنے والے، زبان دراز اور گلا پھاڑ کر باتیں کرنے والے ہیں۔''

٤٧٩٨: وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: ((الْمُتَكَبِّرُوْنَ)). [4]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ٣٧٨ ح ٣٤٠٩) [وأحمد (٣/ ٤٥٦ والزهري صرح بالسماع عنده) و رواه أحمد (٣/ ٤٦٠، ٦/ ٣٨٧) وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٠١٨)] ☆ عبدالرحمٰن بن عبدالله بن كعب بن مالك سمع من جده كما في صحيح البخاري (٢٩٤٨)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٢٧ وقال: حسن غريب)۔ [3] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٦٩، نسخة محققة: ٤٦١٦) [وأحمد (٤/ ١٩٣-١٩٤) و صححه ابن حبان (الموارد: ١٩١٧-١٩١٨)] ☆ مكحول عن أبي ثعلبة رضي الله عنه منقطع وللحديث شواهد منها الحديث الآتي (٤٧٩٨)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠١٨ وقال: حسن غريب)۔

۴۷۹۸: امام ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم باتونی اور منہ پھٹ شخص کے متعلق تو جانتے ہیں، لیکن ''المتفیھقون'' سے مراد کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تکبر کرنے والے۔''

٤٧٩٩: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَاتَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۴۷۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ اپنی زبانوں کے ذریعے (مدحہ سرائی کر کے مال کما کر) ایسے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبان کے ساتھ کھاتی ہے۔''

٤٨٠٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِىْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۴۸۰۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ چرب زبان اور مبالغے سے کام لینے والے اس شخص سے دشمنی رکھتا ہے جو زبان کی کمائی کھاتا ہے جیسا کہ گائے زبان سے چارہ کھاتی ہے۔'' ترمذی، ابوداؤد، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٠١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۴۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معراج کی رات میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ آپ کی امت کے خطیب حضرات ہیں، جن کے قول و فعل میں تضاد تھا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٠٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِیَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِالنَّاسِ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۸۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کلام صرف اس لئے سیکھتا ہے تا کہ وہ اس کے

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١٨٤ ح ١٥٩٧) ☆ السند منقطع، زيد بن أسلم لم يسمع من سعد رضي الله عنه وللحديث شواهد ضعيفة في مسند الإمام أحمد (١/ ١٧٥-١٧٦) و الصحيحة (٤١٩) وغيرهما و الحديث الآتي يغني عنه - [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٨٥٣) و أبو داود (٥٠٠٥)-

[3] **حسن** ويأتي (٥١٤٩) ورواه الترمذي (لم أجده) [وأحمد (٣/ ١٨٠)] ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف وللحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ٣٥، الإحسان: ٥٣) و أبي نعيم (حلية الأولياء ٨/ ١٧٢) وابن أبي حاتم في التفسير (١/ ١٠٠-١٠١ ح ٤٧٢ و سنده حسن) وغيرهم. [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥٠٠٦) ☆ في سماع الضحاك بن شرحبيل من الصحابة نظر كما أشار المنذري رحمه الله فالسند مظنة الإنقطاع -

ذریعے مردوں یا لوگوں کے دلوں پر قابو پا سکے تو روزِ قیامت اللہ اس کی طرف سے کوئی نفل اور فرض عبادت قبول نہیں کرے گا۔''

٤٨٠٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ . فَقَالَ عَمْرٌو: لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَقَدْ رَاَيْتُ، اَوْاُمِرْتُ اَنْ اَتَجَوَّزَ فِی الْقَوْلِ، فَاِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۸۰۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک روز فرمایا ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے (اظہارِ فصاحت کے لیے) بات کو طول دیا تو عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ بات کرتے وقت میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے جانا یا مجھے حکم دیا گیا کہ میں بات میں اختصار کروں، کیونکہ اختصار بہتر ہے۔''

٤٨٠٤: وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا، وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا، وَاِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۸۰۴: صخر بن عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک بعض بیان جادو جیسا اثر رکھتے ہیں، بعض علم جہالت ہوتے ہیں، بعض شعر حکمت ہوتے ہیں اور بعض قول بوجھ ہوتے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٨٠٥: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْيُنَافِحُ . وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَحَ اَوْفَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم)). ❸ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

۴۸۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے، وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''بے شک اللہ جبریل علیہ السلام کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کرتا ہے یا فخر کرتا ہے۔''

٤٨٠٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَادٍ يُقَالُ لَهٗ: اَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ . فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ)). قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِیْ ضَعْفَةَ النِّسَآءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

---

❶ **إسناده حسن** ، رواه أبو داود (٥٠٠٨)۔ ❷ **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٥٠١٢) ☆ عبداللّٰه بن ثابت النحوي: مجهول وشيخه : مستور۔ ❸ **إسناده حسن** ، رواه البخاري (تعليقًا انظر تحفة الاشراف ١٢/ ١٠ ح ١٦٣٥١ ، و رواه البخاري (٣٥٣١ ببعضه) [والترمذي (٢٨٤٦ وقال : حسن صحيح) و أبو داود (٥٠١٥)]۔
❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢١١) و مسلم (٧٣/ ٢٣٢٣)۔

۴۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص آپ کا حدی خوان تھا اسے انجشہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا، اس کی آواز بہت اچھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''انجشہ! ٹھہرو ٹھہرو، شیشوں کو مت چور کرو۔'' قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ نے یہ خواتین کی نزاکت کے پیش نظر فرمایا تھا۔

٤٨٠٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الشِّعْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هُوَ كَلَامٌ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ)). رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ ❶

۴۸۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شعر ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک کلام ہے، اس میں سے جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔''

٤٨٠٨: وَرَوَى الشَّافِعِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا. ❷

۴۸۰۸: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے عروہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

٤٨٠٩: وَعَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لَأَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۴۸۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یمن کے علاقے) عرج میں سفر کر رہے تھے کہ ایک شاعر سامنے آیا اور وہ اشعار کہنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اس) شیطان کو پکڑو۔'' یا فرمایا: (اس) شیطان کو (شعر کہنے سے) روکو، یہ کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے بھرنا اس کے لیے شعر کے ساتھ بھرنے سے بہتر ہے۔''

٤٨١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ❹

۴۸۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گانا دل میں نفاق پیدا کر دیتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگا دیتا ہے۔''

٤٨١١: وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقٍ، فَسَمِعَ مِزْمَارًا، فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيْقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ، ثُمَّ قَالَ لِيْ بَعْدَ أَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: لَا، فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ. قَالَ نَافِعٌ: كُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ ❺

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الدارقطني (٤/ ١٥٥ ح ٤٢٦١) [والبيهقي (١٠/ ٢٣٩)] ☆ فيه عبد العظيم بن حبيب، قال الدارقطني: "ليس بثقة"۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الشافعي في مسنده (ص ٣٦٦ ح ١٦٦٦) ☆ فيه إبراهيم (بن أبي يحيى) متروك۔ ❸ رواه مسلم (٩/ ٢٢٥٩)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥١٠٠، نسخة محققة: ٤٧٤٦) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن إن صح السند إليه و فيه عبد الله بن عبد العزيز بن أبي رواد "أحاديثه منكرة"۔ ❺ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٨ ح ٤٥٣٥) و أبو داود (٤٩٢٤)۔

۴۸۱۱: نافع بیان کرتے ہیں، میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستے میں تھا تو انہوں نے بانسری کی آواز سنی، تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں، اور وہ راستے میں دوسری جانب ہٹ گئے، پھر دور جا کر مجھے فرمایا: نافع! کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، انہوں نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے بانسری کی آواز سنی، تو آپ نے ایسے ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا، نافع نے کہا: میں تب چھوٹا تھا۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِيْبَةِ وَالشَّتْمِ

حفاظت زبان، غیبت اور گالی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٨١٢: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مَنْ يَّضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۴۸۱۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مجھے زبان اور شرم گاہ (کی حفاظت) کی ضمانت دے دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

٤٨١٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا، يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِّنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا، يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: ((يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). ❷

۴۸۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بندہ ایسی بات کرتا ہے جس میں اللہ کی رضا ہوتی ہے اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن اللہ اس کی وجہ سے درجات بلند فرما دیتا ہے، اور بندہ ایسی بات کرتا ہے جس میں اللہ کی ناراضی ہوتی ہے اور وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا، لیکن وہ اس کے باعث جہنم میں گر جاتا ہے۔'' یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔
اور بخاری، مسلم کی روایت میں ہے: ''وہ اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں اس قدر گہرا گر جاتا ہے جس قدر مشرق و مغرب کے درمیان دوری ہے۔''

٤٨١٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۸۱۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

٤٨١٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ: كَافِرٌ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا

❶ رواه البخاري (٦٤٧٤)۔

❷ رواه البخاري (٦٤٧٤، ٦٤٧٧، والرواية الثانية ٦٤٧٨) و مسلم (٥٠/ ٢٩٨٨)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٨) و مسلم (١١٦/ ٦٤)۔

اَحَدُهُمَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۴۸۱۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے کہا: کافر، تو ان دونوں میں سے ایک ضرور (ایمان سے) کفر کی طرف لوٹا۔''

٤٨١٦: وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ، وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَالِكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۴۸۱۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص کسی شخص کو فاسق یا کافر کہہ کر پکارتا ہے اور اگر وہ شخص (جسے پکارا جا رہا ہے) ایسے نہ ہو تو پھر وہ (بات) اس (کہنے والے) پر لوٹ آتی ہے۔''

٤٨١٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، اَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللّٰهِ، وَلَيْسَ كَذَالِكَ، اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۸۱۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی شخص کو کافر کہہ کر پکارا یا کہا: اللہ کے دشمن! جبکہ وہ ایسے نہ ہو تو وہ بات اس (کہنے والے) پر لوٹ آتی ہے۔''

٤٨١٨: وَعَنْ اَنَسٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِيْ مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۴۸۱۸: انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''باہم گالی گلوچ کرنے والے دو افراد میں سے اس وقت تک گنہگار وہ ہے جو پہلے گالی دیتا ہے جب تک مظلوم ایک کے بدلے میں دو گالیاں نہ دے۔''

٤٨١٩: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۴۸۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بہت زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔''

٤٨٢٠: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❻

۴۸۲۰: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کثرت سے لعنت کرنے والے روز

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٦١٠٤) و مسلم (١١١/ ٦٠)۔
❷ رواه البخاري (٦٠٤٥)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٤٤) و مسلم (١١٢/ ٦١)۔
❹ رواه مسلم (٦٨/ ٢٥٨٧)۔
❺ رواه مسلم (٨٤/ ٢٥٩٧)۔
❻ رواه مسلم (٨٦/ ٢٥٩٨)۔

قیامت نہ گواہ ہوں گے اور نہ سفارشی۔''

٤٨٢١: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ؛ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۸۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی کہتا ہے: لوگ (اپنے بُرے اعمال کے بدلے میں) ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔''

٤٨٢٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم قیامت کے روز سب سے بدترین اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہے، اِدھر لوگوں سے کچھ بات کرتا ہے اور اُدھر لوگوں سے کچھ بات کرتا ہے۔''

٤٨٢٣: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((نَمَّامٌ)). ❸

۴۸۲۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔'' اور مسلم کی روایت میں نَمَّامٌ ''چغل خور'' کا لفظ ہے۔

٤٨٢٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ)). ❹

۴۸۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سچائی کو اختیار کرو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے، اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے، آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کا متلاشی رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق (بہت سچا) لکھ دیا جاتا ہے، اور تم جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف رہنمائی کرتے ہیں، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا طلب گار رہتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''
اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''بے شک سچ نیکی ہے، اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے، اور بے شک جھوٹ گناہ ہے،

---

❶ مسلم (١٣٩/ ٢٦٢٣)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٥٨) و مسلم (١٠٠/ ٢٥٢٦)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٥٦) و مسلم (١٦٩، ١٦٨/ ١٠٥)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٩٤) و مسلم (١٠٥/ ٢٦٠٧)۔

اور گناہ جہنم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔‘‘

٤٨٢٥: وَعَنْ اُمِّ كَلْثُوْمٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۲۵: ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں، وہ خیرو بھلائی کی بات کرتا ہے اور خیرو بھلائی کی بات ہی آگے پہنچاتا ہے۔‘‘

٤٨٢٦: وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۸۲۶: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی پھینکو۔‘‘

٤٨٢٧: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ)) ثَلَاثًا ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ، وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۸۲۷: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ کی موجودگی میں دوسرے آدمی کی تعریف کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تیری تباہی ہو، تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔‘‘ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا ’’جس نے ضرور ہی مدح سرائی کرنی ہو تو وہ کہے: میں فلاں کو اس اس طرح خیال کرتا ہوں، جبکہ اللہ اس کی حقیقت سے آگاہ ہے، اگر موصوف ایسا ہی ہو جیسا اس نے خیال کیا، وہ اللہ پر کسی شخص کی نسبت تزکیہ کا حکم یقینی طور پر نہ لگائے۔‘‘

٤٨٢٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. ((قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيْلَ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اِذَا قُلْتَ لِاَخِيْكَ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ)). [4]

۴۸۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟‘‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تیرا اپنے بھائی کو ان الفاظ سے یاد کرنا جسے، وہ ناپسند کرتا ہو۔‘‘ عرض کیا گیا، آپ مجھے بتائیں کہ جو بات میں کر رہا ہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر تو وہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩٢) و مسلم (١٠١/ ٢٦٠٥)۔

[2] رواه مسلم (٦٩/ ٣٠٠٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٦٢) و مسلم (٦٥/ ٣٠٠٠)۔

[4] رواه مسلم (٧٠/ ٢٥٨٩)۔

چیز اس میں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو پھر تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے ایسی بات کی جو اس میں نہیں تو پھر تم نے اس پر بہتان لگایا۔‘‘

ایک دوسری روایت میں ہے: ’’جب تم نے اپنے بھائی کے متعلق ایسی بات کی جو اس میں ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے ایسی بات کی جو اس میں نہیں ہے تو پھر تم نے اس پر بہتان بازی کی۔‘‘

٤٨٢٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَجُلاً اِسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اِئْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ)) فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ وَجْهِهٖ، وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ. فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْتَ لَهٗ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ، وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَتٰى عَاهَدْتِّنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهٖ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اسے اجازت دے دو اور وہ اپنی قوم کا برا شخص ہے۔‘‘ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی ﷺ نے اپنے چہرے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اس کے لیے تبسم فرمایا: جب وہ آدمی چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اس کے متعلق اس طرح اس طرح کہا، پھر (اس کے آنے پر) آپ نے اپنے چہرے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور اس کے لیے تبسم فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم نے مجھے کب فحش گو پایا؟ کیونکہ روزِ قیامت اللہ کے ہاں مقام و مرتبہ میں سے بدتر وہ شخص ہوگا جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اسے چھوڑ دیں۔‘‘ ایک دوسری روایت میں ہے: ’’اس کی فحش گوئی سے بچنے کے لیے۔‘‘

٤٨٣٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًا اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ! عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ)) فِيْ بَابِ الضِّيَافَةِ. [2]

۴۸۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میری ساری امت کے گناہ قابل معافی ہیں، مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں، اور علانیہ گناہ کرنا یہ ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی (گناہ کا) عمل کرے، پھر صبح ہونے پر کہتا پھرے: اے فلاں! میں نے رات کو اس طرح اس طرح کیا تھا، حالانکہ اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی ہوئی تھی، اور اس نے رات اس طرح بسر کی کہ اس کے رب نے اسے چھپا رکھا تھا اور جب صبح کرتا ہے تو اپنے اوپر سے اللہ کے پردے کو اٹھا دیتا ہے۔‘‘

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ’’جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو‘‘ باب الضیافۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣٢-٦٠٥٤) و مسلم (٧٣/ ٢٥٩١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٦٩) و مسلم (٥٢/ ٢٩٩٠) ٥ حديث أبي هريرة رضي الله عنه: من كان يؤمن بالله تقدم (٤٢٤٣)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٨٣١: عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَكَذَافِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ قَالَ: غَرِيْبٌ. [1]

۴۸۳۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دیتا ہے درآنحالیکہ وہ باطل پر تھا۔ اس کے لیے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنا دیا جاتا ہے، اور جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا ترک کر دیا تو اس کے لیے جنت کے وسط میں گھر بنا دیا جاتا ہے، اور جس نے اپنا اخلاق سنوار لیا، اس کے لیے اس میں بلند جگہ پر گھر بنا دیا جاتا ہے۔“ امام ترمذی نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے، اور اسی طرح شرح السنہ اور مصابیح میں ہے، فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٣٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَدْرُوْنَ مَااَكْثَرُمَايُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ تَقْوَى اللّٰهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ. اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُمَايُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ اَلْاَجْوَفَانِ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۸۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیز زیادہ تر لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی؟ (پھر فرمایا) اللہ کا تقوی اور حسن خلق، کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیز زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں داخل کرے گی؟ (پھر فرمایا) دو چیزیں، منہ اور شرم گاہ۔“

٤٨٣٣: وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَايَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ)). رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. وَرَوٰى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ. [3]

۴۸۳۳: بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک آدمی بھلائی کی بات کرتا ہے اور وہ اس کی قدر و منزلت سے آگاہ نہیں ہوتا جس کے بدلہ میں اللہ اس شخص کے لیے روز قیامت تک اپنی رضا لکھ دیتا ہے، اور بے شک آدمی کوئی بُری بات کر دیتا ہے اور وہ اس کی بھی اہمیت نہیں جانتا تو اس کی وجہ سے اللہ روز قیامت تک کے لیے اپنی ناراضی لکھ دیتا ہے۔“ شرح السنہ۔ اور امام مالک، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٩٣) و البغوي في شرح السنة (١٣/ ٨٢ ح ٣٥٠٢) وذكره في مصابيح السنة (٣/ ٣٢٢-٣٢٣ ح ٣٧٦٠) [ورواه ابن ماجه (٥١)] ☆ سلمة بن وردان ضعيف و حديث أبي داود (٤٨٠٠) يغني عنه۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٠٤ وقال: صحيح غريب) و ابن ماجه (٤٢٤٦)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣١٥ ح ٤١٢٥) و مالك فى الموطأ (٢/ ٩٨٥ ح ١٩١٤) والترمذي (٢٣١٩ وقال: حسن صحيح) و ابن ماجه (٣٩٦٩)۔

٤٨٣٤: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَّهٗ، وَيْلٌ لَّهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۴۸۳۴: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے، تو اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔“

٤٨٣٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ، يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۴۸۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بندہ محض لوگوں کو ہنسانے کے لیے بات کرتا ہے اور وہ اس کی وجہ سے زمین و آسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ دور جہنم میں گر جاتا ہے، اور وہ اپنے پاؤں کی طرف سے پھسلنے سے اتنا نہیں پھسلتا جتنا کہ وہ زبان کے پھسلنے سے پھسلتا ہے۔“

٤٨٣٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۴۸۳۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔“

٤٨٣٧: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: ((اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [4]

۴۸۳۷: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور میں نے عرض کیا، نجات کا باعث کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی زبان پر قابو رکھ، تیرا گھر تیرے لیے کافی ہونا چاہیے، اور اپنی خطاؤں پر رویا کر۔“

٤٨٣٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ رَفَعَهٗ، قَالَ: ((اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ، فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، فَتَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا، فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ، فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۴۸۳۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے، فرمایا: ”جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو سارے اعضاء زبان سے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٣، ٥، ٧ ح ٢٠٣٣٣ وغيره) و الترمذي (٢٣١٥ وقال: حسن) وأبو داود (٤٩٩٠) والدارمي (٢/ ٢٩٦ ح ٢٧٠٥)۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٣٢، نسخة محققة: ٤٤٩٢) [والبغوي في شرح السنة (١٤/ ٣١٩) واللفظ له] ☆ فيه يحيى بن عبيدالله التيمي: متروك، روى عن أبيه إلخ۔
[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ١٧٧ ح ٦٦٥٤) و الترمذي (٢٥٠١) و الدارمي (٢/ ٢٩٩ ح ٢٧١٦) والبيهقي في شعب الإيمان (٤٩٨٣)۔ [4] **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٩ ح ٢٢٥٩٠) و الترمذي (٢٤٠٦ وقال: حسن) ☆ علي بن يزيد: ضعيف جدًا و تلميذه عبيد الله بن زحر ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔
[5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٠٧)۔

درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے (حقوق کے تحفظ کے) بارے میں اللہ سے ڈرنا، کیونکہ ہم تیرے رحم وکرم پر ہیں، اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔''

٤٨٣٩: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ ❶

۴۸۳۹: علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ غیر متعلقہ (فضول باتوں) کو چھوڑ دے۔''

٤٨٤٠: وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. ❷

۴۸۴۰: امام ابن ماجہ نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٤٨٤١: وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُمَا. ❸

۴۸۴۱: امام ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اسے ان دونوں (علی بن حسین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے۔

٤٨٤٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَلَا تَدْرِيْ، فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ، اَوْبَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۸۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی فوت ہوگیا تو ایک آدمی نے کہا: جنت کی بشارت ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ شاید اس نے کسی غیر متعلقہ چیز کے بارے میں بات کی ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو اس میں کمی نہیں کر سکتی تھی۔''

٤٨٤٣: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ: ((هٰذَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ. ❺

۴۸۴۳: سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز کا اندیشہ ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ''اس کا۔'' ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٤٨٤٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَآءَ بِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❻

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٠٣ ح ١٧٣٧) و أحمد (١/ ٢٠١ ح ١٧٣٧) ☆ السند مرسل أي ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة، انظر الحديث الآتي (٤٨٤٠)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٩٧٦) [والترمذي (٢٣١٧)] ☆ قرة ضعيف ضعفه الجمهور والزهري عنعن۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣١٨ وقال: غريب) و البيهقي في شعب الإيمان (١٠٨٠٥) ☆ الزهري عنعن و الحديث مرسل۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣١٦ وقال: غريب) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و لم يسمع من أنس رضي الله عنه۔

❺ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٤١٠)۔ ❻ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٩٧٢ وقال: حسن غريب) ☆فيه عبد الرحيم بن هارون ضعيف، كذبه الدارقطني۔

۴۸۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس (بندے) سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔''

٤٨٤٥: وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسَدِ الْحَضْرَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَلَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۸۴۵: سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات کرے، وہ اس میں تمہیں سچا جانتا ہو جبکہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔''

٤٨٤٦: وَعَنْ عَمَّارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانٌ مِنْ نَارٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۴۸۴۶: عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں دوغلہ ہو گا تو روزِ قیامت اس کی زبان آگ کی ہو گی۔''

٤٨٤٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا بِاللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ: ((وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ)) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۴۸۴۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا، نہ وہ فحش گو ہوتا ہے اور نہ زبان دراز۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان۔
اور بیہقی کی دوسری روایت میں ہے ''نہ وہ فحش گوئی کرنے والا ہوتا ہے اور نہ زبان درازی کرنے والا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٤٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۴۸۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔''
ایک دوسری روایت میں ہے: ''مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔''

٤٨٤٩: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِجَهَنَّمَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَلَا بِالنَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [5]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٧١) ☆ ضبارة و أبوه مجهولان و فيه علة أخرى۔

[2] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٣١٤ ح ٢٧٦٧) [وأبو داود (٤٨٧٣)] ☆ شريك القاضي صرح بالسماع عند ابن أبي الدنيا في كتاب الصمت (٢٧٤) فالسند حسن و للحديث شواهد۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (١٩٧٧) و البيهقي في شعب الإيمان (٥١٥٠، ٥١٤٩)۔ [4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠١٩)۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٧٦ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٩٠٦) ☆ قتادة مدلس وعنعن ولحديثه شاهد مرسل عند البغوي في شرح السنة (٣٥٥٧) و مصنف عبد الرزاق (١٩٥٣١)۔

۴۸۴۹: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک دوسرے کو ایسے نہ کہو: تم پر اللہ کی لعنت ہو، تم پر اللہ کا غضب ہو اور تم جہنم میں جاؤ۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''ایسے بھی نہ کہو: تم (جہنم کی) آگ میں جاؤ۔''

٤٨٥٠: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَاْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِیْ لُعِنَ، فَاِنْ كَانَ لِذَالِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلَى قَائِلِهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۸۵۰: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب بندہ کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، تو اس کے پہنچنے سے پہلے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے، اس کے دروازے بھی بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے، جب وہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو وہ اس شخص کی طرف جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی، بشرطیکہ وہ اس کا مستحق ہو ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔''

٤٨٥١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ، وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۴۸۵۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہوا نے ایک آدمی کی چادر اڑا دی تو اس نے اس پر لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ وہ تو حکم کی پابند ہے، اور جو شخص کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے، جبکہ وہ اس کی مستحق نہیں ہوتی تو پھر وہ لعنت اسی شخص پر لوٹ آتی ہے۔''

٤٨٥٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا، فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۸۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا کوئی صحابی کسی دوسرے صحابی کے بارے میں مجھے کوئی (ناپسندیدہ) بات نہ پہنچائے، کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو۔''

٤٨٥٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِیْ قَصِيْرَةً فَقَالَ: ((لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۴۸۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ کو صفیہ رضی اللہ عنہا سے بس یہ یہ کافی ہے یعنی ان کا قد چھوٹا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ایک ایسی بات کی ہے اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو اس پر غالب آ جائے (یعنی اس کی کیفیت بدل ڈالے)۔''

٤٨٥٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا كَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِیْ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٥) ☆ نمران بن عتبة الذماري مجهول۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٧٨ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٩٠٨) ☆ قتادة مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٦٠) ☆ وليد بن أبي هشام: مستور و شيخه زيد بن زائد: لم يوثقه غير ابن حبان۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ١٨٩ ح ٢٦٠٧٥) و الترمذي (٢٥٠٢) و أبو داود (٤٨٧٥)۔

شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۴۸۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فحش گوئی جس چیز میں ہو، وہ اسے معیوب بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو وہ اسے مزین کر دیتا ہے۔''

٤٨٥٥: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ)). يَعْنِیْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ خَالِدًا لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. ❷

۴۸۵۵: خالد بن معدان، معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو (اس کے سابقہ کسی) گناہ پر ملامت کرتا ہے تو یہ شخص مرنے سے پہلے اس (گناہ) کا ارتکاب کر لیتا ہے۔'' اس سے وہ گناہ مراد ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اس کی سند متصل نہیں کیونکہ خالد کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

٤٨٥٦: وَعَنْ وَاثِلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۸۵۶: واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے (مسلمان) بھائی (کے مصیبت میں مبتلا ہونے) پر خوشی کا اظہار نہ کر، ممکن ہے اللہ اس پر رحم فرما دے اور تمہیں (اس مصیبت میں) مبتلا کر دے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٨٥٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ كَذَا وَكَذَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ. ❹

۴۸۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا خواہ مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے۔'' ترمذی نے اسے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٤٨٥٨: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ، فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهٗ فَاَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ نَادٰى: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِیْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهٗ؟ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ؟)). قَالُوْا: بَلٰى. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. ❺

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: ((كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا)) فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ.

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٩٧٤ وقال: حسن غريب)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٠٥) ☆ محمد بن الحسن الهمداني ضعيف و السند منقطع ۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٠٦) ☆ مكحول لم يسمعه من واثلة رضي الله عنه فالسند منقطع۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٠٣) ۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٨٥) ☆ فيه أبو عبدالله الجشمي: مجهول ۔ ٥ حديث "كفى بالمرء كذبًا" تقدم (١٥٦)۔

۴۸۵۸: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی آیا، اس نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر اسے باندھا اور مسجد میں آیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا، اسے کھولا اور اس پر سوار ہو کر بلند آواز سے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم گمان کرتے ہو وہ زیادہ نادان ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے اس کی بات نہیں سنی؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیوں نہیں، سنی ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''بندے کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے۔'' باب الا عتصام کی فصل اول میں بیان ہو چکی ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٤٨٥٩: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى، وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب فاسق کی مدح سرائی کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس کی (تعریف کی) وجہ سے اس کا عرش لرز جاتا ہے۔''

٤٨٦٠: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۴۸۶۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن میں خیانت اور جھوٹ کی عادت نہیں ہو سکتی البتہ ان کے علاوہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔''

٤٨٦١: وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ. [3]

۴۸۶۱: امام بیہقی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٤٨٦٢: وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ اَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقِيْلَ لَهُ:

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٨٦، نسخة محققة: ٤٥٤٤) ☆ فيه سابق البربري مجهول الحال (انظر لسان الميزان ٣/ ٢-٣) عن أبي خلف خادم أنس (متروك ورماه ابن معين بالكذب / التقريب ٤/ ١٨٧ت ٨٠٨٣) عن أنس رضي الله عنه به إلخ۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٢ ح ٢٢٥٢٣) ☆الأعمش قال: "حدثت عن أبي أمامة" إلخ و للحديث طرق ضعيفة و قال ابن أبي شيبة في كتاب الإيمان (٨١): "حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان عن سلمة بن كهيل عن مصعب بن سعد عن سعد قال: المؤمن يطبع على الخلال كلها إلا الخيانة والكذب" وسنده صحيح، رواية يحيى القطان عن سفيان الثوري محمولة على السماع۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٠٩، نسخة محققة: ٤٤٦٩ وضعفه) ☆ أبو إسحاق والأعمش مدلسان وعنعنا وفيه علة أخرى و انظر تخريج الحديث السابق (٤٨٦٠)۔

أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلاً؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقِيْلَ لَهُ: أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: ((لَا)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلاً. ❶

۴۸۶۲: صفوان بن سُلیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر عرض کیا گیا: کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر آپ سے عرض کیا گیا، کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔'' مالک، بیہقی نے اسے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

٤٨٦٣: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ، فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ، فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِيْ مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۴۸۶۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، شیطان انسانی روپ دھار کر لوگوں کے پاس آتا ہے، ان سے جھوٹی باتیں کرتا ہے، پھر جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو سنا۔ میں اس کے چہرے سے شناسا ہوں لیکن میں اس کا نام نہیں جانتا، وہ یہ بات بیان کرتا تھا۔''

٤٨٦٤: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ فَقُلْتُ: يَا أَبَاذَرٍّ! مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ، وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ، وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ، وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ)). ❸

۴۸۶۴: عمران بن حطان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے انہیں کالی چادر سے گوٹ مارے ہوئے مسجد میں اکیلے پایا تو میں نے کہا: ابوذر! یہ تنہائی کیسی؟ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بُرے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات تحریر کرنا خاموشی سے بہتر ہے جبکہ بُری بات تحریر کرنے سے خاموشی بہتر ہے۔''

٤٨٦٥: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مُقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً)). ❹

۴۸۶۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا (بُری بات کرنے سے) خاموشی برقرار رکھنا ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے۔''

❶ **سنده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٩٠ ح ١٩٢٨) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٨١٢) ☆ السند مرسل وانظر الحديث السابق (٤٨٦٠ بتحقيقي) فهو يغني عنه۔ ❷ رواه مسلم (المقدمة باب ٤، ١/ ١٢ بعد ح ٧، ترقيم دار السلام: ١٧)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٩٣، نسخة محققة: ٤٦٣٩) [ولم يصححه الحاكم (٣/ ٣٤٣) وضعفه الذهبي] ☆ شريك القاضي مدلس وعنعن۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٥٣، نسخة محققة: ٤٦٠٢) [والدارمي (٥٩٨) والحاكم (٢/ ٦٨)] ☆ الحسن البصري وهشام بن حسان مدلسان وعنعنا، وقوله: "بالصمت" يعني في الجهاد ___ إن صح الحديث۔

٤٨٦٦: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوْصِنِیْ قَالَ: ((اُوْصِيْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ)) قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِی السَّمَاءِ، وَنُوْرٌ لَكَ فِی الْاَرْضِ)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ، فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰی اَمْرِ دِيْنِكَ)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ، فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ، وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ)). قُلْتُ: زِدْنِیْ قَالَ: ((لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ)). [1]

۴۸۶۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے پوری حدیث ذکر کی اور یہاں تک بیان کیا، انہوں نے کہا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تیرے تمام اُمور کے لیے زیادہ باعث زینت ہے۔'' میں نے عرض کیا: مزید فرمائیں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر کر کیونکہ وہ آسمان میں تیرے تذکرے اور زمین میں تیرے لیے نور کا باعث ہے۔'' میں نے عرض کیا: مجھے مزید وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیشہ خاموشی اختیار کرو، کیونکہ وہ شیطان کو دور کرنے اور تیرے دین کے معاملے میں تیری مدد گار ہے۔'' میں نے عرض کیا، مزید فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ ہنسنے سے بچو، کیونکہ وہ دل کو مردہ کر دیتا ہے اور چہرے کے نور کو ختم کر دیتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: مزید وصیت فرمائیں، راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حق بیان کر خواہ وہ کڑوا ہو۔'' میں نے عرض کیا، مزید فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈر۔'' میں نے عرض کیا، مزید فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے تیری خامیوں کا علم، لوگوں کو بُرا بھلا کہنے سے روکے رکھے۔''

٤٨٦٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّهْرِ، وَاَثْقَلُ فِی الْمِيْزَانِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بَلٰی! قَالَ: ((طُوْلُ الصَّمْتِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا)). [2]

۴۸۶۷: انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! کیا میں تمہیں دو خصلتیں نہ بتاؤں جو پشت پر (انسان کے عمل کے لحاظ سے) بہت ہلکی ہیں جبکہ میزان میں بہت بھاری ہیں؟'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، جی ہاں! بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مخلوق نے ان جیسے دو عمل نہیں کیے۔''

٤٨٦٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ:

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٤٢، نسخة محققة: ٤٥٩٢)۔ ☆ فيه يحيى بن سعيد السعدي البصري مجروح، جرحه العقيلي و ابن حبان و لم يوثق البتة و لحديثه شاهد ضعيف، انظر تنقيح الرواة (٣/ ٣١٨)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٤١، نسخة محققة: ٤٥٩١) [و أبو يعلى (٦/ ٥٣ ح٣٢٩٨)] ☆ فيه بشار بن الحكم الضبي: منكر الحديث۔

((لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!)) فَأَعْتَقَ اَبُوْبَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهِ، ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَا اَعُوْدُ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۸۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''(کیا) لعنت کرنے والے اور صدیقین (اکٹھے ہو سکتے ہیں؟) رب کعبہ کی قسم! ہرگز نہیں۔'' چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس دن اپنے بعض غلام (بطور کفارہ) آزاد کیے، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: میں آئندہ ایسے نہیں کروں گا۔ امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۴۸۶۹: وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ! فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ: اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ. رَوَاهُ مَالِكٌ [2]

۴۸۶۹: (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے۔ (یہ منظر دیکھ کر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ کی مغفرت فرمائے! اسے چھوڑ دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے ہلاکت کے گڑھوں تک پہنچایا ہے۔

۴۸۷۰: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ، وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ، وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ)). [3]

۴۸۷۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: جب تم بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرو، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روکو۔''

۴۸۷۱-۴۸۷۲: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ، وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [4]، [5]

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥١٥٤، نسخة محققة: ٤٧٩١) [والبخاري في الأدب المفرد (٣١٩) وسنده حسن]۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٨٨ ح ١٩٢١)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٣٢٣) و البيهقي في شعب الإيمان (٥٢٥٦، نسخة محققة: ٤٤٦٤٠، ٤٨٧٧) [وابن حبان في صحيحه (الموارد: ٢٥٤٧) و صححه الحاكم (٤/ ٣٥٩)] ☆ مطلب بن عبد الله لم يسمع من عبادة رضي الله عنه و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٤/ ٣٥٩ ح ٨٠٦٧) وغيره۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ٢٢٧ ح ١٧٩٩٨، ٦/ ٤٥٩ ح ٢٧٥٩٩ وسنده حسن) والبيهقي في شعب الإيمان (١١١٠٨، نسخة محققة: ١٠٥٩٦) [وأبو نعيم في معرفة الصحابة (٤/ ١٨٦٧ ح ٤٧٠٠)] [وانظر الحديث الآتي (٤٨٧٢٠) فإنه شاهد له]۔ [5] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٥٩) [وانظر سنن ابن ماجه (٤١١٩) والحديث السابق]۔

۴۸۷۱۔۴۸۷۲: عبدالرحمٰن بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے، جبکہ اللہ کے بندوں میں سے بدترین لوگ چغل خور، پیاروں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور (گناہوں سے) لاتعلق لوگوں پر برائی کا الزام لگانے والے ہیں۔''

۴۸۷۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَكَانَ صَائِمَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّلٰوةَ قَالَ: ((اَعِيْدُوْا وُضُوْءَ كُمَا وَصَلٰوتَكُمَا، وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ)). قَالَا: لِمَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اغْتَبْتُمْ فُلَانًا)). [1]

۴۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی جبکہ وہ روزے سے تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں اپنا وضو دوبارہ کرو، نماز دہراؤ اور روزہ پورا کرو، اور کسی دوسرے روز اس کی قضا دو۔'' ان دونوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔''

۴۸۷۴۔۴۸۷۵: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَجَابِرٍ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ، فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). [2] وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ، وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ)). [3]

۴۸۷۴۔۴۸۷۵: ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت زنا سے بھی زیادہ سنگین ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! غیبت زنا سے کیسے زیادہ سنگین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک آدمی زنا کرتا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ اسے بخش دیتا ہے۔ جبکہ غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا حتی کہ وہ شخص جس کی غیبت کی گئی ہے، وہ اسے معاف کر دیے۔''

۴۸۷۶: وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ، وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [4]

۴۸۷۶: اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، فرمایا: ''زنا کرنے والا توبہ کر لیتا ہے جبکہ غیبت کرنے والے کے لیے توبہ نہیں۔'' (کیونکہ وہ اسے اہمیت نہیں دیتا کہ یہ بھی گناہ ہے اور وہ توبہ نہیں کر پاتا)۔ امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۴۸۷۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ، تَقُوْلُ:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان: ٦٧٢٩، نسخة محققة: ٦٣٠٣) ☆ فيه عباد بن منصور: ضعيف، ومثنى بن بكر: مجهول۔ [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٧٤١، نسخة محققة: ٦٣١٥) ☆ فيه عباد بن كثير: متروك والجريري اختلط وفيه علة أخرى۔ [3] ايضًا۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٧٤٢، نسخة محققة: ٦٣١٦) ☆ فيه رجل مجهول و في السند إليه نظر۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ: فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ضُعْفٌ . [1]

۴۸۷۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم نے جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعائے مغفرت کرو، کہو: اے اللہ! ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔'' بیہقی فی الدعوات الکبیر۔ اور فرمایا: اس کی سند میں ضعف ہے۔

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي فى الدعوات الكبير (٢/ ٢٩٤ ح ٥٠٧) [وأورده ابن الجوزي فى الموضوعات (٣/ ١١٨-١١٩)] ☆ فيه عنبسة بن عبد الرحمٰن القرشي : متروك متهم ـ

بَابُ الْوَعْدِ

وعدے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٨٧٨: عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَجَاءَ اَبَابَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ، اَوْكَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا. فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. قَالَ جَابِرٌ: فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۷۸ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرض تھا یا آپ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو وہ ہمارے پاس آئے (ہم وہ قرض ادا کریں گے اور آپ کا وعدہ وفا کریں گے) جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے اس قدر اس قدر اور اس قدر عطا فرمائیں گے، اور جابر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ہاتھ پھیلائے، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے لپ بھر کر مجھے عطا فرمایا، میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اتنے دو بار اور لو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٨٧٩: عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ﷺ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْشَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ، وَاَمَرَلَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قُلُوْصًا، فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَاَتَانَا مَوْتُهٗ، فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا، فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَاَمَرَ لَنَا بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۸۷۹: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ کو (سرخی مائل) سفید رنگت میں دیکھا اور آپ کے کچھ بال سفید ہو

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٩٦) و مسلم (٦١، ٦٠/ ٢٣١٤)۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٨٢٦)۔

چکے تھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے تھے، آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا حکم فرمایا' جب ہم انہیں لینے گئے تو آپ کی وفات کی خبر ہمیں پہنچی چنانچہ ہمیں کچھ نہ مل سکا۔ البتہ جب ابوبکر نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو انہوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی کے پاس کوئی عہد ہو تو وہ تشریف لائے' میں ان کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے ہمیں اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا۔

٤٨٨٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی الْحَسْمَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهٗ بَقِيَّةٌ، فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِيَهٗ بِهَا فِیْ مَكَانِهٖ، فَنَسِيْتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ، فَاِذَا هُوَ فِیْ مَكَانِهٖ، فَقَالَ: ((لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ، اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۸۸۰: عبداللہ بن ابی حسماء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ کے اعلان نبوت سے پہلے کوئی چیز خریدی اور آپ کا کچھ بقایا میرے ذمے باقی رہ گیا تو میں نے آپ سے، وہ بقایا اسی جگہ لانے کا وعدہ کیا اور پھر میں بھول گیا، تین دن بعد مجھے یاد آیا (اور میں گیا) تو آپ اسی جگہ پر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے مشقت میں مبتلا کر دیا، میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔''

٤٨٨١: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهٖ اَنْ يَفِیَ لَهٗ، فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيْعَادِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۸۸۱ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی وعدہ وفائی کی نیت سے اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کر لیتا ہے لیکن اس سے وعدہ وفا نہیں ہوا اور نہ وہ وقت مقرر پر پہنچا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

٤٨٨٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَتْنِیْ اُمِّیْ يَوْمًا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدٌ فِیْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيَهٗ؟)) قَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَا اِنَّكِ لَوْلَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذِبَةٌ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۴۸۸۲: عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز میری والدہ نے مجھے بلایا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے' میری والدہ نے فرمایا: سنو آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے اسے ایک کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تمہارے ذمے ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٩٦) ☆ فيه عبد الكريم بن عبد الله بن شقيق : مجهول۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٩٥) و الترمذي (٢٦٣٣ وقال: ليس إسناده بالقوي ... وأبو النعمان مجهول وأبو وقاص مجهول)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٩١) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٢٢) ☆ مولى عبد الله : مجهول۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۴۸۸۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ، وَذَهَبَ الَّذِىْ جَآءَ لِيُصَلِّىَ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [1]

۴۸۸۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی آدمی سے وعدہ کیا' لیکن ان دونوں میں سے ایک وقت نماز تک نہ آیا جبکہ وہ شخص جو آ چکا تھا وہ نماز پڑھنے چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [و ابن أبي حاتم فی علل الحديث (۲/ ۲۷۴ ح ۲۳۲۱) و قال : فی الإسناد مجهولان: أبو النعمان و أبو وقاص]۔

بَابُ الْمِزَاحِ

مزاح (خوش طبعی) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٤٨٨٤: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ: ((يَا اَبَا عُمَيْرٍ! مَافَعَلَ النُّغَيْرُ؟)) وَكَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۸۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ تکلف نہیں برتتے تھے (گھل مل کر رہتے تھے) حتیٰ کہ آپ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ''ابوعمیر! ''چڑیا نے کیا کیا؟'' ابوعمیر کی ایک چڑیا تھی وہ اس کے ساتھ کھیلا کرتا تھا وہ مر گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٤٨٨٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا. قَالَ: ((اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۴۸۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو ہم سے خوش طبعی کر لیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حق بات ہی کہتا ہوں۔''

٤٨٨٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ؟)) فَقَالَ: مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۸۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کی تو آپ نے فرمایا: ''میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔'' اس نے عرض کیا: میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹنیاں ہی اونٹ کو جنم دیتی ہیں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٢٩) و مسلم (٣٠/ ٢١٥٠)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٩٠ وقال: حسن)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٩٩١ وقال: صحيح غريب) وأبو داود (٤٩٩٨)۔

٤٨٨٧: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَاذَاالْاُذُنَيْنِ!)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۴۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''اے دو کانوں والے!''

٤٨٨٨: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ: ((اِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ)) فَقَالَتْ: وَمَا لَهُنَّ؟ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ. فَقَالَ لَهَا: ((أَمَاتَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ؟ ﴿اِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ اِنْشَاءً ○ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا﴾)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ. [2]

۴۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ایک بڑھیا عورت سے فرمایا: ''کوئی بڑھیا جنت میں نہیں جائے گی۔'' اس (عورت) نے عرض کیا: ان کے لیے کیا (مانع) ہے؟ اور وہ قرآن پڑھتی تھی، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم قرآن نہیں پڑھتی ہو؟ بے شک ہم نے ان (حوروں) کو ایک خاص طریقے پر پیدا کیا ہے' پھر ان کو کنوارا رکھا۔'' رزین۔ شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٤٨٨٩: وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ، وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ)) وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّهُ، وَكَانَ رَجُلاً دَمِيْمًا. فَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ: اَرْسِلْنِيْ، مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ ﷺ، فَجَعَلَ لَا يَالُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ عَرَفَهُ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذْ وَاللّٰهِ! تَجِدُنِيْ كَاسِدًا! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لٰكِنْ عِنْدَاللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۴۸۸۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زاہر بن حرام نامی ایک گنوار شخص جنگل سے نبی ﷺ کے لیے تحائف لایا کرتا تھا' اور جب وہ واپسی کا ارادہ کرتا تو رسول اللہ ﷺ اسے (سامان) دیا کرتے تھے' نبی ﷺ نے فرمایا: ''زاہر جنگل میں ہمارا کارندہ ہے اور ہم شہر میں اس کے کارپرداز ہیں۔'' اور نبی ﷺ اس سے محبت کیا کرتے تھے، حالانکہ وہ کوئی خوبصورت نہیں تھا' چنانچہ ایک روز نبی ﷺ تشریف لائے تو وہ اپنا سامان فروخت کر رہا تھا، آپ نے اس کے پیچھے سے اپنے حصار میں لے لیا اور وہ آپ کو نہیں دیکھتا تھا' اس نے عرض کیا: مجھے چھوڑ دو' یہ کون ہے؟ اس نے ایک طرف سے دیکھا تو پہچان لیا کہ وہ نبی ﷺ ہیں، جب اس نے آپ کو پہچان لیا تو وہ بڑے اہتمام کے ساتھ اپنی پشت نبی ﷺ کے سینۂ مبارک کے ساتھ لگانے لگا' اور نبی ﷺ فرمانے لگے: ''اس غلام کو کون خریدے گا؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میری بہت کم قیمت آپ کو ملے گی' نبی ﷺ نے فرمایا: ''لیکن تم

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٠٧) والترمذي (١٩٩١) ☆ وللحديث شاهد حسن عند الطبراني في الكبير (١/ ٢٤٠ ح ٦٦٢)۔ [2] **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) و البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٨٣ بعد ح ٣٦٠٦) [والترمذي في الشمائل (٢٣٩) و البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٣٣٥-٣٣٦ ح ٣٧٩٦)] ☆ مبارك بن فضالة مدلس وعنعن والحسن البصري: مرسل، وله شاهد ضعيف عند ابن الجوزي في كتاب الوفاء و سنده ضعيف فيه رجل لم يسم، انظر تنقيح الرواة (٣/ ٣٢١)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٨١ ح ٣٦٠٤) [و أحمد (٣/ ١٦١) والترمذي في الشمائل (٢٣٨)] وأخطأ من ضعفه۔

اللہ کے ہاں کم قیمت کے نہیں ہو۔''

٤٨٩٠: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: ((**اُدْخُلْ**)) فَقُلْتُ: اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((**كُلُّكَ**)) فَدَخَلْتُ. قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ: اِنَّمَا قَالَ: اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۸۹۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ چمڑے کے چھوٹے سے خیمے میں تھے، میں نے سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''اندر آ جاؤ۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سارا (اندر آ جاؤں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سارے کے سارے (اندر آ جاؤ)۔'' میں اندر چلا گیا' عثمان بن ابی عاتکہ (راوی) بیان کرتے ہیں' اس نے کہا: کیا میں چھوٹے سے خیمے میں سارے کا سارا آ جاؤں؟

٤٨٩١: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اسْتَأْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ: لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْجُزُهُ، وَخَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُغْضَبًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ: ((**كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟**)) قَالَتْ: فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۸۹۱: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کی اجازت طلب کی اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز بلند ہوتے ہوئے سنی' جب وہ اندر تشریف لے آئے' تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا تا کہ انہیں طمانچہ ماریں' اور انہوں نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر آواز بلند کرتے ہوئے نہ دیکھوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روکنے لگے اور وہ غصے کی حالت میں باہر تشریف لے گئے' جب ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیسے دیکھا کہ میں نے تمہیں اس آدمی (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے بچایا۔'' راوی بیان کرتے ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ چند دنوں کے بعد پھر تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو ان دونوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ رضی اللہ عنہا) کو صلح کی حالت میں پایا اور انہوں نے ان دونوں سے کہا: تم مجھے اپنی صلح میں داخل کرو جیسے تم نے اپنی لڑائی میں مجھے داخل کیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم کر چکے' ہم کر چکے۔''

٤٨٩٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((**لَا تُمَارِ اَخَاكَ، وَلَا تُمَازِحْهُ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۴۸۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کر اور نہ اس سے (تکلیف دہ) مذاق کر اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کر جس کی تو خلاف ورزی کرے۔'' ترمذی' اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه أبو داود (٥٠٠٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٩٩) ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن وسقط ذكره من السنن الكبرى للنسائي (٨٤٩٥)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٩٥) ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف۔

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

مفاخرت اور عصبیت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٨٩٣: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ؟ فَقَالَ: ((اَكْرَمُهُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقَاهُمْ)) قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: ((فَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ)). قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْئَلُكَ. قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِّيْ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: ((فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: لوگوں میں سے زیادہ معزز شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے اللہ کے ہاں زیادہ معزز شخص وہ ہے جو ان میں سے زیادہ متقی و پرہیز گار ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھ رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تب معزز شخص یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی، اللہ کے نبی کے بیٹے، اللہ کے نبی کے پوتے، اللہ کے خلیل (ابرہیم علیہ السلام) کے پڑپوتے ہیں۔“ صحابہ نے عرض کیا: ہم اس بارے میں آپ سے دریافت نہیں کر رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم عرب قبائل کے متعلق مجھ سے دریافت کر رہے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہی تمہارے اسلام میں بہتر ہیں بشرطیکہ وہ (آداب شریعت کے متعلق) سمجھ بوجھ حاصل کریں۔“

٤٨٩٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ، يُوْسُفُ ابْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۴۸۹۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔“

٤٨٩٥: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ: كَانَ اَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ، يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ:

((اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ))

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٦٨٩) و مسلم (١٦٨ / ٢٣٧٨)۔

[2] رواه البخاري (٣٣٩٠)۔

قَالَ: فَمَارُؤِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۸۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوۂ حنین کے روز ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے، جب مشرکین نے آپ کو ہر طرف سے گھیر لیا تو آپ (سواری سے) نیچے اترے اور فرمانے لگے: ''میں نبی ہوں کوئی جھوٹ نہیں، اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں: اس دن تمام لوگوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شجاع کوئی نہیں دیکھا گیا۔

٤٨٩٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۸۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے پوچھا: مخلوق میں سے بہترین شخصیت! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔''

٤٨٩٧: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۸۹۷: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری مدح میں ایسے مبالغہ نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے ابن مریم کی مدح میں مبالغہ سے کام لیا، میں تو اس کا بندہ ہوں، تم کہو، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔''

٤٨٩٨: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ: اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَايَفْخَرَ اَحَدٌ، عَلٰى اَحَدٍ، وَلَايَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۸۹۸: عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٤٨٩٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا، اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ، اَوْلَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِاَنْفِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ، اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، اَوْفَاجِرٌ شَقِيٌّ، النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْاٰدَمَ، وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ)). رَوَاهُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٤٢) و مسلم (٨٠ـ٧٨/ ١٧٧٦)۔

[2] رواه مسلم (١٥٠/ ٢٣٦٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٤٥) و مسلم (٥/ ١٦٩١)۔

[4] رواه مسلم (٦٤/ ٢٨٦٥)۔

التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۸۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ اپنے فوت شدہ آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے باز آ جائیں، وہ تو دوزخ کے کوئلے ہیں، یا وہ اللہ کے ہاں کرم نجاست سے بھی زیادہ حقیر ہیں جو کہ اپنی ناک سے غلاظت دھکیلتا ہے، بے شک اللہ نے آباؤ اجداد پر تمہارے جاہلی فخر وغرور کو ختم کر دیا ہے، بس وہ (فخر کرنے والا) مؤمن متقی ہے یا فاجر بد بخت، تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے (پیدا ہوئے) ہیں۔''

٤٩٠٠: وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ: انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا. فَقَالَ: ((السَّيِّدُ اللّٰهُ)) فَقُلْنَا: وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا، وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا. فَقَالَ: ((**قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ، اَوْبَعْضَ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۹۰۰: مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، وہ (اپنے والد سے) بیان کرتے ہیں، میں بنو عامر کے وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ہم نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سید ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''سید تو اللہ ہے۔'' پھر ہم نے عرض کیا: آپ فضیلت میں ہم سے افضل ہیں اور ہم سے عظیم تر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کہہ رہے ہو وہ کہو یا اپنی بات کا کچھ حصہ کہو اور شیطان تمہیں (باتیں بنانے پر) دلیر نہ بنا دے۔''

٤٩٠١: وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۴۹۰۱: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا میں باعث اعزاز مال ہے جبکہ اللہ کے ہاں (آخرت میں) باعث اعزاز تقویٰ ہے۔''

٤٩٠٢: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا**)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ ❹

۴۹۰۲: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص جاہلی نسب کی طرف نسبت کرے (اور اس پر فخر کرے) تو اس سے کہو اپنے باپ کا آلہ تناسل کاٹ کر منہ میں لے لو اور یہ بات کنایہ سے مت کہو۔''

٤٩٠٣: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِيْ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ! فَالْتَفَتَ اِلَى

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٩٥٥ ـ٣٩٥٦ وقال: حسن) و أبو داود (٥١١٦)۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٥ح ١٦٤٢٠) و أبو داود (٤٨٠٦)۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٧١ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٢١٩) ☆ قتادة عنعن و حديث النسائي (٤/ ٦٥ح ٣٢٢٧ سنده صحيح) يغني عنه۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٢٠ـ١٢١ ح ٣٥٤١)[و احمد (٥/ ١٣٦) والبخاري فى الأدب المفرد (٩٣٦، ٩٤٦)] ☆ الحسن البصري عنعن و للحديث شواهد ضعيفة عند عبدالله بن أحمد فى زوائد المسند (٥/ ١٣٣، فيه مدلس و عنعن) وغيره۔

فَقَالَ: ((هَلَّا قُلْتَ: خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۴۹۰۳: عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ رحمۃ اللہ علیہ، ابوعقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے کہا: میں غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا، میں نے ایک مشرک پر وار کیا تو میں نے کہا: اسے میری طرف سے وصول (برداشت) کرو، میں فارسی النسل ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم نے ایسے کیوں نہ کہا، اسے میری طرف سے وصول (برداشت) کرو اور میں انصاری، جوان ہوں۔''

٤٩٠٤: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ الَّذِيْ رَدٰى فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❷

۴۹۰۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنی قوم کی ناحق حمایت و نصرت کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر جائے اور اسے اس کی دم سے پکڑ کر کھینچا جائے۔''

٤٩٠٥: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْعَصَبِيَّةُ؟ قَالَ: ((اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۹۰۵: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! عصبیت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہ تم ناحق اپنی قوم کی معاونت کرو۔''

٤٩٠٦: وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: ((خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَأْثَمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۹۰۶: سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے بہترین دفاع کرنے والا وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔''

٤٩٠٧: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَّةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

۴۹۰۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے عصبیت کی طرف بلایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر قتال کرے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو عصبیت پر فوت ہو۔''

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٢٣) ☆ محمد بن إسحاق مدلس: عنعن وعبد الرحمٰن بن أبي عقبة مستور لم يوثقه غير ابن حبان۔ ❷ **صحيح**، رواه أبو داود (٥١١٨)۔ ❸ **ضعيف جدًا**، رواه أبو داود (٥١١٩) [وابن ماجه (٣٩٤٩)] ☆ فيه سلمة الدمشقي: مستور، لم يوثقه غير ابن حبان و دلس عن عباد بن كثير و لحديثه شاهد ضعيف جدًا يأتي (٤٩٠٩)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٢٠) ☆ فيه أيوب بن سويد: ضعيف على الراجح وسعيد لم يسمع من سراقة رضي الله عنه۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٢١ وقال: هذا مرسل، عبدالله بن أبي سليمان لم يسمع من جبير) ☆ و ابن أبي لبيبة ضعيف، ضعفه الجمهور وحديث مسلم، ح: ١٨٤٨ يغني عنه۔

٤٩٠٨: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۹۰۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی چیز سے تیری محبت اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٩٠٩: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِيْرٍ الشَّامِيِّ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِيْنَ عَنِ امْرَأَةٍ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهَا: فَسِيْلَةُ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ؟ قَالَ: ((لَا، وَلٰكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۹۰۹: اہل فلسطین سے عبادہ بن کثیر شامی اپنی (فلسطینی) فسیلہ نامی عورت سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا' میں نے اپنے والد کو بیان کرتے ہوئے سنا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصبیت کے زمرے میں آتا ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ عصبیت تو یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی ناحق حمایت ونصرت کرے۔''

٤٩١٠: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْسَابُكُمْ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى أَحَدٍ، كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَؤُوْهُ، لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلٰى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى، كَفٰى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [3]

۴۹۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے یہ انساب (ذات، قبیلے) کسی کے لیے باعث عار نہیں' تم سب آدم کی اولاد ہو اور تم سب باہم اس طرح برابر ہو جس طرح ایک صاع دوسرے صاع کے برابر ہوتا ہے' دین اور تقویٰ کے علاوہ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں' آدمی کے لیے عار کے لحاظ سے یہی کافی ہے کہ وہ زبان دراز، فحش گو اور بخیل ہو۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٣٠) ☆ أبـو بـكـر بـن أبي مريم: ضعيف و كان قد سرق بيته فاختلط. وروى البيهقي في شعب الايمان (٤١٢) عن ابى الدرداء رضي الله عنه قال: حبك الشيء يعمي ويصم وسنده صحيح والحمد لله۔

[2] **ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ١٠٧) و ابن ماجه (٣٩٤٩) ☆ عباد بـن كثير: متروك فالسند ضعيف جدًا و للحديث طريق آخر عند أبي داود (٥١١٩) و سنده ضعيف جدًا كما تقدم (٤٩٠٥)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٤٥، ١٥٨) [والطبراني فى الكبير (١٧/ ٢٩٥ ح ٨١٤)] والبيهقي في شعب الإيمان (٥١٤٦، نسخة محققة: ٤٧٨٣)] ☆عبدالله بن لهيعة صرح بالسماع عند الطبراني، وهذا الحديث روى عنه يحيى بن إسحاق السيلحيني وهو سمع منه قبل اختلاطه، وللحديث شواهد معنوية كثيرة جدًا۔

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٩١١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اُمُّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اَبُوْكَ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ: ((اُمَّكَ، ثُمَّ اُمَّكَ، ثُمَّ اُمَّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ، اَدْنَاكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۴۹۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری والدہ۔'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر تیرا قریبی رشتہ دار، پھر اس سے کم قریبی رشتہ دار۔''

٤٩١٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَغِمَ اَنْفُهٗ، رَغِمَ اَنْفُهٗ، رَغِمَ اَنْفُهٗ)) قِیْلَ: مَنْ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا، ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو!'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کس کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پالے پھر وہ (ان کے ساتھ حسن سلوک کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔''

٤٩١٣: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، صِلِیْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۴۹۱۳: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، میری والدہ میرے پاس تشریف لائیں جبکہ وہ مشرکہ تھی، یہ اس وقت کی بات ہے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٩٧١) و مسلم (٤، ١/ ٢٥٤٨)۔

[2] رواه مسلم (٩/ ٢٥٥١)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٢٦٢٠) و مسلم (٥٠/ ١٠٠٣)۔

جب قریش سے (حدیبیہ کا) معاہدہ ہوا تھا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بے شک میری والدہ میرے پاس آئی ہیں جبکہ وہ بہتر سلوک کی متمنی ہے تو کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اس سے صلہ رحمی کرو۔“

٤٩١٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ، اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنْ لَّهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۱۴: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”آل ابوفلاں میرے دوست و حمایتی نہیں، میرا حمایتی تو اللہ اور صالح مؤمن ہیں، لیکن ان کے ساتھ رشتہ داری ہے جسے میں صلہ رحمی کے ذریعے برقرار رکھوں گا۔“

٤٩١٥: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۹۱۵: مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے ماؤں کی نافرمانی کرنے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے، بخل کرنے اور دست سوال دراز کرنے کو تم پر حرام قرار دیا ہے، اور فضول باتیں کرنے (لوگوں کے احوال جاننے کے لیے) زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو تمہارے متعلق ناپسند فرمایا ہے۔“

٤٩١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهٗ، فَيَسُبُّ اُمَّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۱۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، وہ کسی آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو (بدلے میں) وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے، اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (بدلے میں) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“

٤٩١٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۴۹۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک آدمی کا اپنے والد کے فوت ہو جانے کے بعد، اس کے دوستوں سے صلہ رحمی کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔“

٤٩١٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ،

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٩٩٠) و مسلم (٣٦٦/ ٢١٥)۔
[2] متفق علیه، رواه البخاري (٢٤٠٨) و مسلم (١٢/ ٥٩٣)۔
[3] متفق علیه، رواه البخاري (٥٩٧٣) و مسلم (١٤٦/ ٩٠)۔
[4] رواه مسلم (١٣/ ٢٥٥٢)۔

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا رزق فراخ کر دیا جائے اور اس کی عمر دراز کر دی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

٤٩١٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَى الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ. قَالَ: اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَاكِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۹۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، اور جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا اور اس نے رحمان کی کمر پکڑ لی، اس پر (رحمان) نے فرمایا: ہٹ جا؟ اس (رحم) نے عرض کیا' یہ مقام اس کا ہے جو تیرے ساتھ قطع رحمی سے پناہ طلب کرتا ہے' فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق قائم رکھوں جو تجھ سے تعلق قائم رکھے، اور جو تجھ سے تعلق توڑ دے میں اس سے تعلق توڑ دوں، رحم نے عرض کیا' رب جی! کیوں نہیں (میں راضی ہوں)' فرمایا: ''یہ میں نے جو کہا ایسے ہی ہو گا۔''

٤٩٢٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۴۹۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم' رحمان سے مشتق ہے' اللہ نے فرمایا: جس نے تجھ سے تعلق قائم کیا میں اس سے تعلق قائم کروں گا اور جس نے تجھ سے تعلق توڑا میں اس سے تعلق توڑ دوں گا۔''

٤٩٢١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۹۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم عرش کے ساتھ معلق ہے' وہ عرض کرتا ہے: جس نے مجھے جوڑا اللہ اسے جوڑے اور جس نے مجھے توڑا اللہ اسے توڑے۔''

٤٩٢٢: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۴۹۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

٤٩٢٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٥٩٧٦) و مسلم (٢١/ ٢٥٥٧)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٤٨٣٠) و مسلم (١٦/ ٢٥٥٤)۔

[3] رواه البخاري (٥٩٨٨)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٥٩٨٩) و مسلم (١٧/ ٢٥٥٥)۔

[5] متفق علیه، رواه البخاري (٥٩٨٤) و مسلم (١٩/ ٢٥٥٦)۔

قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۴۹۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صلہ رحمی کے بدلے میں صلہ رحمی کرنے والا، صلہ رحمی کرنے والا نہیں، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔''

٤٩٢٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِیْ، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ: ((لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۹۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے حسن سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں، میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہارا بیان درست ہے تو پھر تم ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہے ہو، جب تک تم اس روش پر قائم رہو گے تو ان کے خلاف اللہ کی طرف سے تمہیں مدد پہنچتی رہے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٩٢٥: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۴۹۲۵: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا، تقدیر کو بدل دیتی ہے، حسن سلوک سے عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے، بے شک آدمی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔''

٤٩٢٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ، كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ)). وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((نِمْتُ فَرَاَيْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ)) بَدَلَ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)). [4]

۴۹۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں قراءت سنی تو میں نے کہا: یہ کون (قراءت کر رہا) ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن نعمان ہیں، حسن سلوک کی یہی جزا ہوتی ہے، حسن سلوک کی جزا ایسی ہی ہوتی ہے۔'' اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے بڑھ کر حسن سلوک کرنے والے تھے۔ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا

---

[1] رواہ البخاري (۵۹۹۱)۔ [2] رواہ مسلم (۲۲/ ۲۵۵۸)۔ [3] **سندہ ضعیف**، رواہ ابن ماجہ (۹۰، ۴۰۲۲] ☆ سفیان الثوري مدلس و عنعن۔ [4] **إسنادہ ضعیف**، رواہ البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۷ ح ۳۴۱۸) والبیہقي في شعب الإیمان (۷۸۵۱) ☆ الزھري مدلس و عنعن و لم یثبت تصریح سماعہ فی السند المتصل، راجع مسند الحمیدي (۲۸۵ بتحقیقي) و صرح بالسماع فی الروایة المرسلة عند ابن وھب فی الجامع (ح ۱۳۳)۔

ہے اور ایک روایت میں: ''میں جنت میں داخل ہوا'' کی بجائے: ''میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھا'' کے الفاظ ہیں۔

٤٩٢٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۴۹۲۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''والد راضی تو رب راضی، والد ناراض تو رب ناراض۔''

٤٩٢٨: وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ لِي امْرَاَةً وَاُمِّيْ تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا، فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۹۲۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اس کے پاس آیا تو اس نے کہا: میری ایک بیوی ہے جبکہ میری والدہ اسے طلاق دینے کا مجھے حکم دیتی ہے (یہ سن کر) ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''والد جنت کا بہترین دروازہ ہے، اگر تم چاہو تو دروازے کی حفاظت کرلو، اور چاہو تو ضائع کرلو۔''

٤٩٢٩: وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: ((اُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اُمَّكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((اَبَاكَ، ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❸

۴۹۲۹: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں سے۔'' میں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی والدہ کے ساتھ۔'' میں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔'' میں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔'' میں نے عرض کیا، پھر کس کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے والد کے ساتھ، پھر قریب ترین اور پھر قریب تر رشتے دار کے ساتھ (اچھا سلوک کر)۔''

٤٩٣٠: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اللّٰهُ، وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنَ اسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۴۹۳۰: عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں اور میں رحمان ہوں، میں نے رحم تخلیق کیا اور اس کا نام اپنے نام (رحمان) سے تجویز کیا، جس نے اسے جوڑا میں اسے

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٩٩)۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (١٩٠٠ وقال: صحيح) و ابن ماجه (٢٠٨٩)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٨٩٧ وقال: حسن) و أبو داود (٥١٣٩)۔

❹ **صحيح**، رواه أبو داود (١٦٩٤) [والترمذي (١٩٠٧ وقال: صحيح)]۔

جوڑوں گا اور جس نے اسے توڑا کیا میں اسے (اپنی رحمت سے) محروم کردوں گا۔‘‘

٤٩٣١: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِى شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۹۳۱: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا شخص ہو اس پر رحمت نازل نہیں ہوتی۔‘‘

٤٩٣٢: وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِى الدُّنْيَا، مَعَ مَا يُدَخِّرُ لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ، مِنَ الْبَغْىِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۹۳۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ظلم وسرکشی اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ ان کے مرتکب کو اللہ دنیا میں سزا دینے کے ساتھ ساتھ اسے آخرت میں بھی ذخیرہ کر لیتا ہے۔‘‘

٤٩٣٣: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ، وَلَا عَاقٌّ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ)). رَوَاهُ النَّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ [3]

۴۹۳۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور مستقل شراب نوش جنت میں نہیں جائے گا۔‘‘

٤٩٣٤: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ، فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِى الْاَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِى الْمَالِ، مَنْسَاَةٌ فِى الْاَثَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

۴۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اپنے نسب کو اس قدر ضرور سیکھو جس کے مطابق تم صلہ رحمی کرتے ہو، کیونکہ صلہ رحمی اہل رحم میں محبت، مال میں اضافے اور درازیٔ عمر کا باعث ہے۔‘‘ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٩٣٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّىْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا، فَهَلْ لِّىْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَبِرَّهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [5]

۴۹۳۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٦٢، نسخة محققة: ٧٥٩٠) [والبغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٨ ح ٣٤٣٩-٣٤٤٠) والبخاري في الأدب المفرد (٦٣) و فيه أبو إدام سليمان بن زيد المحاربي وهو ضعيف جدًا متهم]۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥١١ وقال: صحيح) و أبو داود (٤٩٠٢)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٨/ ٣١٨ ح ٥٦٧٥) و الدارمي (٢/ ١١٢ ح ٢٠٩٩)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٧٩)۔ [5] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (١٩٠٤ وقال: صحيح) ☆وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٠٢٢) و الحاكم على شرط الشيخين (٤/ ١٥٥) ووافقه الذهبي۔

نے ایک بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو کیا میرے لیے توبہ (کی گنجائش) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہاری والدہ ہے؟'' اس نے عرض کیا' نہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہاری خالہ ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔''

٤٩٣٦: وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَیْنَ نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ: ((نَعَمْ، اَلصَّلٰوةُ عَلَیْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۴۹۳۶: ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں بنو سلمہ (کے قبیلے) سے ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا والدین کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی ایسی صورت ہے، جس کے ذریعے میں ان کی وفات کے بعد ان سے حسن سلوک کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! ان کے لیے دعا کرو، ان کے لیے مغفرت طلب کرو، ان کے بعد ان کی وصیت پر عمل کرو، وہ جو صلہ رحمی کیا کرتے تھے اسے جاری رکھو اور ان کے دوستوں کی تکریم کرو۔''

٤٩٣٧: وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ حَتّٰی دَنَتْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهٗ، فَجَلَسَتْ عَلَیْهِ. فَقُلْتُ: مَنْ هِیَ؟ فَقَالُوْا: هِیَ اُمُّهُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۹۳۷: ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کرتے ہوئے دیکھا، اچانک ایک عورت آئی حتیٰ کہ وہ نبی ﷺ کے قریب ہو گئی اور آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: یہ آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٩٣٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((بَیْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ، فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ یُفَرِّجُهَا. فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ، وَلِیَ صِبْیَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰی عَلَیْهِمْ، فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْهِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ، وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰی بِیْ

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٥١٤٢) و ابن ماجه (٣٦٦٤)۔

[2] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٥١٤٤) ☆ عمارة بن ثوبان: مستور و جعفر بن يحيى مثله ۔

الشَّجَرُ، فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُّهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا، وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَآءَ. فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَآءَ. قَالَ الثَّانِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَلَقِيْتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا. قَالَتْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا. اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً. وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ: اَعْطِنِيْ حَقِّيْ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ، فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِيْ فَقَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ. فَقُلْتُ: اِذْهَبْ اِلٰى ذَالِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا فَقَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِيْ. فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذَالِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا، فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا. فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذَالِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مَابَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۳۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دوران کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے، بارش آ گئی، انہوں نے پہاڑ میں ایک غار میں پناہ لی، اتنے میں پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس نے ان کی غار کا منہ بند کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: اپنے اعمال کا جائزہ لو جو تم نے خالص اللہ کی رضا کی خاطر کیے تھے، پھر ان کے ذریعے اللہ سے دعا کرو شاید کہ وہ اس تکلیف (چٹان) کو دور کر دے، ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے' میں ان کے نان ونفقہ کا ذمہ دار تھا، جب میں شام کے وقت مویشی لے کر واپس آتا تو میں دودھ دھو کر' اپنی اولاد سے پہلے' اپنے والدین کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں جنگل میں دور نکل گیا جس کی وجہ سے میں شام کے وقت (دیر سے) گھر پہنچا تو میں نے ان دونوں کو سویا ہوا پایا، میں نے حسب معمول دودھ دھویا، پھر میں دودھ کا برتن لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، میں نے انہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور ان سے پہلے بچوں کو پلانا بھی نامناسب جانا جبکہ بچے میرے قدموں کے پاس بھوک کے بلکتے رہے، میری اور ان کی یہی صورت حال رہی حتیٰ کہ صبح ہو گئی' (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کی خاطر ایسے کیا تھا تو پھر ہمارے لیے اس قدر راستہ بنا دے کہ ہم وہاں سے آسمان دیکھ لیں، اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا حتیٰ کہ وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے عرض کیا، اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی، میں اسے اتنا چاہتا تھا جتنا کہ زیادہ سے زیادہ مرد خواتین کو چاہتے ہیں، میں نے اس سے برائی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن اس نے انکار کر دیا حتیٰ کہ میں اسے سو دینار دوں، میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور وہ لے کر اس کے پاس گیا' اور جب میں (اس سے برا فعل کرنے کے لیے) اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر جا اور اس مہر کو نہ توڑ، (یہ سنتے ہی) میں اس سے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٦٥) و مسلم (١٠٠/ ٢٧٤٣)۔

اٹھ کھڑا ہوا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارے لیے راستہ کھول دے! اللہ نے ان کے لیے کچھ راستہ کھول دیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک فرق (۱۶ رطل) چاولوں کی اجرت پر ایک مزدور کام پر لگا رکھا تھا، پس جب اس نے اپنا کام مکمل کر لیا تو اس نے کہا: میرا حق مجھے ادا کرو، جب میں نے اس کا حق اس پر پیش کیا تو وہ اسے کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا میں اس سے زراعت کرتا رہا حتی کہ میں نے اس سے گائے اور چرواہے جمع کر لیے، وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا: اللہ سے ڈر جا اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر، میں نے کہا یہ گائے اور اس کے چرانے والے کو لے جا، اس نے کہا: اللہ سے ڈر! مجھ سے مذاق نہ کر، میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا، تم یہ گائے اور اس کے چرواہے کو لے جاؤ، وہ اسے لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو باقی راستہ بھی کھول دے، چنانچہ اللہ نے ان کے لیے راستہ کھول دیا (اور وہ تکلیف دور کر دی)۔''

٤٩٣٩: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ رضی اللہ عنہ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ: ((**هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟**)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((**فَالْزَمْهَا، فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۹۳۹: معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں جہاد میں شریک ہونے کے لیے آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہاری والدہ ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاؤ! اس کے پاس رہو، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔''

٤٩٤٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِيْ: طَلِّقْهَا، فَاَبَيْتُ. فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**طَلِّقْهَا**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۴۹۴۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میری ایک بیوی تھی جسے میں پسند کرتا تھا، جبکہ عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے، انہوں نے مجھے فرمایا: اسے طلاق دے دو، میں نے انکار کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اسے طلاق دے دو۔''

٤٩٤١: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: ((**هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۴۹۴۱: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دونوں تمہاری جنت (کا سبب) ہیں اور تمہاری جہنم (کا سبب) ہیں۔''

---

[1] **إسناده صحيح** ، رواه أحمد (٣/ ٤٢٩ ح ١٥٦٢٣) و النسائي (٦/ ١١ ح ٣١٠٦) و البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٣٣)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١١٨٩ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٥١٣٨)۔

[3] **إسناده ضعيف** ، رواه ابن ماجه (٣٦٦٢) ☆ قال البوصيري: "هذا إسناد ضعيف وقال الساجي: اتفق أهل النقل على ضعف علي بن يزيد" و علي بن يزيد الألهاني ضعيف جدًا متروك ، تقدم مرارا۔

٤٩٤٢: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْلَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُلَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا)). ❶

۴۹۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بندے کے والدین یا ان دنوں میں سے ایک فوت ہو جاتا ہے جبکہ وہ ان دونوں کا نافرمان ہوتا ہے، اور وہ (ان کی موت کے بعد) ان کے لیے دعا کرتا رہتا ہے اور ان دونوں کے لیے مغفرت طلب کرتا رہتا ہے تو اللہ ایسے شخص کو حسن سلوک کرنے والا لکھ دیتا ہے۔''

٤٩٤٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ أَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَصْبَحَ عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِوَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا)). قَالَ رَجُلٌ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: ((وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ)). ❷

۴۹۴۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے والدین (کے حق) کے متعلق اللہ کی اطاعت میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو (دروازہ بھی) ایک، اور جو شخص اپنے والدین (کے حق) کے متعلق اللہ کی نافرمانی میں صبح کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں، اور اگر وہ ایک ہو تو (جہنم کا دروازہ بھی) ایک۔'' ایک آدمی نے عرض کیا، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اور اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔''

٤٩٤٤: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ إِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً)). قَالُوْا: وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ)). ❸

۴۹۴۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک بچہ جب اپنے والدین کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے تو اللہ اس کے ہر بار دیکھنے کے بدلے میں، اس کے لیے حج مبرور کا ثواب لکھ دیتا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر چہ وہ ہر روز سو مرتبہ دیکھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، اللہ (تصور سے) بہت بڑا اور (ہر نقص سے) پاک تر ہے۔''

٤٩٤٥: وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، فَإِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ)). ❹

---

❶ **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٠٢، نسخة محققة: ٧٥٢٤) [وابن عدي فى الكامل (٧/ ٢٦٧٩-٢٦٨٠)] ☆ فيه يحيى بن عقبة بن أبي مالك وهو كذاب خبيث عدو الله كما قال ابن معين رحمه الله و للحديث شواهد ضعيفة كما في تنقيح الرواة (٢/ ٣٣١) فالسند موضوع والحديث ضعيف۔ ❷ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩١٦، نسخة محققة: ٧٥٣٨) ☆ فيه أبو محمد عبد الله بن يحيى بن موسى السرخسي متهم بالكذب و للحديث شواهد ضعيفة عند هناد بن السري (الزهد: ٩٩٣) وغيره۔ ❸ **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٥٩، نسخة محققة: ٧٤٧٥) ☆ فيه نهشل بن سعيد: كذاب و السند إليه مظلم و الضحاك عن ابن عباس: منقطع۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٨٩٠، نسخة محققة: ٧٥٠٠٦) والحاكم (٤/ ١٥٦) ☆ فيه بكار بن عبد العزيز بن أبي بكرة: ضعيف۔

۴۹۴۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کی نافرمانی کے علاوہ اللہ جتنے چاہے گناہ معاف کر دیتا ہے، کیونکہ وہ اس (گناہ) کے مرتکب کو مرنے سے پہلے زندگی ہی میں سزا دے دیتا ہے۔''

٤٩٤٦: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

۴۹۴۶: سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائیوں پر ایسے حق ہے جیسے والد کا اپنی اولاد پر حق ہے۔'' امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٢٩، نسخة محققة: ٧٥٥٣) ☆ فيه محمد بن السائب النكري وهو لين الحديث والوليد بن مسلم مدلس وعنعن و روى النكري في بعض الروايات عن أبيه به و أبوه مجهول، وللحديث لون آخر عند أبي نعيم في أخبار أصبهان (١/ ١٢٢)۔

بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

مخلوق پر شفقت ورحمت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٤٩٤٧: عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۴۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''

٤٩٤٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے پوچھا: کیا آپ بچوں کا بوسہ لیتے ہیں؟ جبکہ ہم تو ان کا بوسہ نہیں لیتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہارے متعلق اختیار نہیں رکھتا جبکہ اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال دی ہے (کہ میں اسے واپس لاسکوں)۔''

٤٩٤٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَآءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِيْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت میرے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس نے مجھ سے سوال کیا، میرے پاس صرف ایک کھجور ہی تھی، میں نے وہی اسے دے دی، اس نے اسے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا، اور خود نہ کھائی، پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی ان بیٹیوں سے کسی طرح آزمائش کی گئی اور اس نے ان سے حسن سلوک کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔''

٤٩٥٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٧٦) و مسلم (٦٦/ ٢٣١٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٨) و مسلم (٦٤/ ٢٣١٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٩٥) و مسلم (١٤٧/ ٢٦٢٩)۔

هٰكَذَا)). وَضَمَّ اَصَابِعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۹۵۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش کی حتیٰ کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔

٤٩٥١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلسَّاعِیْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) وَاَحْسِبُهُ قَالَ: ((كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۹۵۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیوہ اور مسکین کی ضرورتوں کا خیال رکھنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔'' اور میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قیام کرنے (تہجد پڑھنے) والے کی طرح ہے جو سستی نہیں کرتا، اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا (مسلسل روزے رکھتا ہے)۔''

٤٩٥٢: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ، وَلِغَيْرِهِ، فِی الْجَنَّةِ هٰكَذَا)) وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❸

۴۹۵۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ یتیم اس کا اپنا ہو یا کسی اور کا، جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا اور پھر ان دونوں (انگلیوں) کے درمیان کچھ فرق کیا۔

٤٩٥٣: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۴۹۵۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ مومنوں کو باہم رحمت و مہربانی کرنے، باہم محبت اور معاونت کرنے میں، جسم کی مانند پائیں گے، جب کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کا سارا جسم بیداری اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔''

٤٩٥٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ، وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۴۹۵۴: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام مومن فردِ واحد کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم دکھتا ہے، اور اگر اس کا سر تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو بھی اس کا سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔''

---

❶ رواه مسلم (١٤٩/ ٢٦٣١)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٠٧) و مسلم (٤١/ ٢٩٨٢)۔

❸ رواه البخاري (٥٣٠٤)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١١) و مسلم (٦٦/ ٢٥٨٦)۔

❺ رواه مسلم (٦٧/ ٢٥٨٦)۔

٤٩٥٥: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا)) ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۴۹۵۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن (دوسرے) مؤمن کے لیے عمارت کی مانند ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔

٤٩٥٦: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّآئِلُ اَوْصَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: ((اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَاشَآءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۴۹۵۶: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب سائل یا کوئی ضرورت مند شخص آپ کے پاس آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''تم (مجھ سے) سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا، اور اللہ جو چاہے گا وہ اپنے رسول کی زبان پر جاری فرمادے گا۔''

٤٩٥٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا، فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ، فَذَالِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۵۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرو، وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں مظلوم کی تو مدد کروں گا لیکن ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اسے ظلم سے روکنا، یہی تمہارا اس کی مدد کرنا ہے۔''

٤٩٥٨: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ، لَايَظْلِمُهٗ، وَلَا يُسْلِمُهٗ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۴۹۵۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے (ظالم کے) سپرد کرتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو تو اللہ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے، اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرتا ہے تو اللہ اس سے قیامت کے روز کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور فرمادے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے تو روزِ قیامت اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

٤٩٥٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ، لَايَظْلِمُهٗ، وَلَا يَخْذُلُهٗ، وَلَا يَحْقِرُهٗ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا)). وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ ((بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٢٦) و مسلم (٦٥/ ٢٥٨٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٧٦) و مسلم ١٤٥/ ٢٦٢٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٩٥٢) و مسلم (٦٢/ ٢٥٨٤)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٤٢) و مسلم (٥٨/ ٢٥٨٠)۔

الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۴۹۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر خیال کرتا ہے، تقویٰ یہاں ہے۔'' اور آپ نے اپنے سینے کی طرف تین مرتبہ اشارہ کیا ''کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر خیال کرے، ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔''

٤٩٦٠: وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ. وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ)). وَذَكَرَ: الْبُخْلَ أَوِالْكَذِبَ ((وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۴۹۶۰: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت تین قسم کے ہیں: منصف، خیرات کرنے والا اور نیکی کرنے کی توفیق سے نوازا گیا بادشاہ، (دوسرا) ہر رشتے دار سے (خصوصاً) اور ہر مسلمان سے (عموماً) مہربانی اور نرم دلی کے جذبات رکھنے والا شخص اور (تیسرا) عیال دار جو کہ حرام چیزوں اور سوال کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔ جبکہ جہنمیوں کی پانچ اقسام ہیں: وہ ضعیف جس میں عقل نہیں (جس کے ذریعے وہ بری بات سے بچے)، وہ لوگ جو تمہارے ماتحت ہیں، جنہیں (حلال) اہل وعیال اور مال کی خواہش نہیں، خائن شخص کہ اگر اس کے دل میں کسی معمولی سی چیز کا طمع پیدا ہو تو وہ اس کی خیانت کر لیتا ہے، وہ آدمی جو صبح وشام (ہر موقع پر) تیرے اہل وعیال اور تیرے مال کے بارے میں تجھ سے دھوکہ کرتا ہے۔'' اور آپ نے بخیل یا جھوٹے کا ذکر کیا۔ ''اور بد اخلاق جو فحش گو ہو۔''

٤٩٦١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۴۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

٤٩٦٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ! لَا يُؤْمِنُ)). قِيْلَ: مَنْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (٣٢/ ٢٥٦٤)۔ [2] رواه مسلم (٦٣/ ٢٨٦٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣) و مسلم (٧٢/ ٤٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٦) [و مسلم (٧٣/ ٤٦) بلفظ آخر، و لفظ المشكوة لم أجد عنده]۔

۴۹۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کون (مومن نہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔''

٤٩٦٣: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۴۹۶۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص، جس کی شرانگیزیوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

٤٩٦٤: وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۴۹۶۴: عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام پڑوسی کے متعلق مجھے مسلسل وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔''

٤٩٦٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْآخِرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۴۹۶۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو ایک دوسرے سے سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ، اس لیے کہ یہ طرز عمل اس (تیسرے شخص) کو غم میں مبتلا کر دے گا۔''

٤٩٦٦: وَعَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) ثَلٰثًا. قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُوْلِهِ، وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۴۹۶۶: تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ''دین، اخلاص و خیر خواہی (کا نام) ہے۔'' ہم نے عرض کیا، کس کے لیے؟ فرمایا: ''اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

٤٩٦٧: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

---

❶ رواه مسلم (٧١/ ٤٥)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٠١٤، ٦٠١٥) و مسلم (١٤١، ١٤٠/ ٢٦٢٥)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٩٠) و مسلم (٣٧/ ٢١٨٤)۔

❹ رواه مسلم (٩٥/ ٥٥)۔

❺ متفق عليه، رواه البخاري (٢٧١٥) و مسلم (٩٧/ ٥٦)۔

۴۹۶۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٤٩٦٨: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ. ❶

۴۹۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوالقاسم صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”کسی بدنصیب شخص ہی سے رحمت سلب کی جاتی ہے۔“

٤٩٦٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۴۹۶۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمان رحم فرماتا ہے، زمین والوں پر تم رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔“

٤٩٧٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۹۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہیں کرتا، نیکی کا حکم نہیں کرتا اور نہ وہ برائی سے روکتا ہے، وہ ہم میں سے نہیں۔“ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٤٩٧١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۴۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو نوجوان کسی عمر رسیدہ شخص کی اس کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ اس کے عمر رسیدہ ہونے پر ایسا شخص متعین فرمائے گا جو اس کی عزت کرے گا۔“

٤٩٧٢: وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ،

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٢ ح ٩٧٠٠) و الترمذي (١٩٢٣ وقال: حسن)۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩٤١) و الترمذي (١٩٢٤ وقال: حسن صحيح)۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٢١) ☆ليث بن أبي سليم ضعيف و لبعض الحديث شواهد۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٢٢ وقال: غريب) ☆ فيه يزيد بن بيان و شيخه خالد بن محمد البصري : ضعيفان۔

وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ، وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ، وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❶

۴۹۷۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا، ایسے حافظ قرآن کی عزت کرنا جو غلو سے کام نہ لیتا ہو اور عادل بادشاہ کی عزت کرنا اللہ کی عظمت سے ہے۔''

۴۹۷۳: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَآءُ اِلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

۴۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کے گھروں میں سے وہ گھر بہتر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کا وہ گھر برا ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔''

۴۹۷۴: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْيَتِيْمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۴۹۷۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی یتیم کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کے ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے بدلے میں اسے ایک نیکی ملتی ہے، اور جو شخص اپنے زیر کفالت کسی یتیم بچی یا بچے کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملائیں۔ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۴۹۷۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ آوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ، اِلَّا اَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ. وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: ((اَوِاثْنَتَيْنِ)) حَتّٰى لَوْ قَالُوْا: اَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ: وَاحِدَةً. ((وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا كَرِيْمَتَاهُ؟ قَالَ: ((عَيْنَاهُ)). رَوَاهُ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٤٣) و البيهقي في شعب الإيمان (١٠٩٨٦) ☆ أبو كنانة مجهول۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٧٩) ☆ يحيى بن أبي سليمان ضعيف ضعفه الجمهور انظر نيل المقصود (٨٩٣) و السند ضعفه البوصيري والعراقي۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٠، ٢٦٥ ح ٢٢٦٤٠) والترمذي (لم أجده) [و البغوي في شرح السنة (١٣/ ٤٤ ح ٣٤٥٦) من طريق ابن المبارك به وهو فى الزهد لابن المبارك (٦٥٥)] ❹ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٤٤ ح ٣٤٥٧) [و الطبراني (٨/ ١٦٢)] ☆ فيه حسين بن قيس الرحبي وهو متروك۔

۴۹۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے (دستر خوان) میں شریک کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے لازمی طور پر جنت واجب کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس نے کوئی نا قابلِ معافی گناہ نہ کیا ہو، اور جو شخص تین بیٹیوں یا اتنی ہی بہنوں کی کفالت کرتا ہے اور ان کی اچھی تربیت کرتا ہے، ان پر رحم کرتا ہے حتیٰ کہ وہ ان کی تمام ضرورتیں پوری کر دیتا ہے تو اللہ اس شخص کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا دو (کی کفالت کرنے والا) بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں وہ بھی۔'' حتیٰ کہ اگر وہ کہتے، کیا ایک بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیتے: ایک بھی۔ ''اور اللہ جس شخص کی دو عمدہ چیزیں سلب کر لے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! دو عمدہ چیزوں سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی دو آنکھیں۔''

٤٩٧٦: وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَنَاصِحٌ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ. [1]

۴۹۷۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا اپنے بچے کی اچھی تربیت کرنا اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ناصح راوی اصحاب الحدیث کے ہاں قوی نہیں۔

٤٩٧٧: وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ. [2]

۴۹۷۷: ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین اپنی اولاد کو جو بہترین عطیہ دیتا ہے وہ ان کی اچھی تربیت ہے۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

٤٩٧٨: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). وَاَوْمَاَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ ((امْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا، ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۹۷۸: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور سیاہ رخساروں والی عورت (وہ بیوہ جس کے چہرے کا رنگ محنت مزدوری کرنے کی وجہ سے سیاہ ہو گیا) روز قیامت اس طرح ہوں گے۔'' اور یزید بن زریع نے درمیانی انگلی اور انگشت شہادت کی طرف اشارہ کیا۔ ''نیز منصب و جمال والی عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے شادی نہ کرے حتیٰ کہ وہ بڑے ہو جائیں یا فوت ہو جائیں۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٥١) ☆ فيه ناصح الحائك: ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٥٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٨٦٥٣) ☆ موسى أبو أيوب: مستور، وفيه علة أخرى۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٤٩) ☆ فيه النهاس بن قهم: ضعيف۔

٤٩٧٩: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا۔ يَعْنِي الذُّكُوْرَ۔ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۹۷۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے اور نہ اس کی اہانت کرے اور نہ ہی وہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔''

٤٩٨٠: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهُ، نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَإِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ، أَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۴۹۸۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی نصرت و دفاع پر قادر ہو اور اس نے اس کا دفاع کیا تو اللہ دنیا و آخرت میں اس کی نصرت و دفاع فرمائے گا اگر وہ اس کی نصرت پر قادر ہونے کے باوجود اس کی نصرت نہیں کرتا تو اللہ دنیا و آخرت میں اسے بے یار و مددگار چھوڑ دے گا۔''

٤٩٨١: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [3]

۴۹۸۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی غیبت نہ ہونے دی تو اللہ پر حق ہے کہ وہ اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔''

٤٩٨٢: وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَامِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ مِنْ عِرْضِ أَخِيْهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

۴۹۸۲: ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ وہ روز قیامت اس کا جہنم سے دفاع کرے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''مومنوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔''

٤٩٨٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَءً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٥١٤٦) ☆ أبو معاوية مدلس و عنعن و ابن حدير غير مشهور كما قال المنذري۔

[2] **ضعيف جدا موضوع**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٠٧ ح ٣٥٣٠) ☆ فيه أبان بن أبي عياش كذاب متروك۔

[3] **إسناده حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٤٣، نسخة محققة: ٧٢٣٧) [وأحمد (٢/ ٤٦١) و البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٠٧ ح ٣٥٢٩)] ☆ عبيد اللّٰه بن أبي زياد القداح حسن الحديث انظر نيل المقصود (١٤٩٦)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٠٦ ح ٣٥٢٨) ☆ فيه ليث بن أبي سليم ضعيف مدلس وعنعن۔

حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۴۹۸۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کسی ایسی جگہ تنہا چھوڑ دے جہاں اس کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جا رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ایسی جگہ تنہا، بے یار و مددگار چھوڑ دے گا جہاں وہ مدد کا محتاج ہو گا، اور اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ مدد کرتا ہے جہاں اس کی بے عزتی اور بے حرمتی کی جاتی ہو تو اللہ ایسی جگہ اس کی مدد فرمائے گا جہاں وہ پسند کرتا ہو کہ اس کی نصرت ہو۔''

٤٩٨٤: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰ مَوْؤُوْدَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ. [2]

۴۹۸۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے (کسی کا) کوئی عیب دیکھا اور اس کی پردہ پوشی کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے زندہ در گور کو زندہ کیا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا۔

٤٩٨٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ)). [3] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوُدَ: ((اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ، وَيَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ)). [4]

۴۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تم میں سے ہر ایک اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے آئینہ ہے، اگر وہ اس میں کوئی عیب دیکھے تو وہ اس سے زائل کر دے۔'' ترمذی، اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ترمذی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ''مومن مومن کا آئینہ ہے، اور مومن مومن کا بھائی ہے، وہ اس کا نقصان نہیں ہونے دیتا اور وہ اس کی غیر موجودگی میں اس (کے جان و مال اور عزت) کی حفاظت کرتا ہے۔''

٤٩٨٦: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [5]

۴۹۸۶: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی مومن کی عزت کسی منافق سے بچاتا ہے تو

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٨٤) ☆ إسماعيل بن بشير و تلميذه: مجهولان۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٤٧ ح ١٧٤٦٤) و الترمذي (بعد ١٩٣٠) [و أبو داود (٤٨٩١)]۔

[3] **ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (١٩٢٩) و إسناده ضعيف جدًا، فيه يحيى بن عبيدالله: متروك۔

[4] **حسن**، رواه أبو داود (٤٩١٨) [و إسناده حسن] [والترمذي (لم أجده)]۔

[5] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٨٣) ☆ فيه إسماعيل بن يحيى المعافري: مجهول و لم يوثقه غير ابن حبان۔

اللہ ایک فرشتہ بھیجے گا جو روز قیامت اس کے گوشت کو جہنم کی آگ سے بچائے گا، اور جس نے کسی مسلمان شخص پر اس کو بدنام کرنے کے لیے کوئی تہمت لگائی تو اللہ اس کو جہنم کے پل پر روک لے گا حتیٰ کہ وہ (سزا بھگت کر) اپنی کہی ہوئی بات سے پاک ہو جائے۔"

٤٩٨٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

۴۹۸۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو ان میں اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔" ترمذی، دارمی، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٤٩٨٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَحْسَنْتَ، فَقَدْ اَحْسَنْتَ، وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَسَأْتَ، فَقَدْ اَسَأْتَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۴۹۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کیسے پتہ چلے کہ میں اچھا ہوں یا برا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم اپنے پڑوسیوں کو کہتے ہوئے سنو کہ تم اچھے ہو تو تم اچھے ہو اور جب تم انہیں کہتے ہوئے سنو کہ تم برے ہو تو تم برے ہو۔"

٤٩٨٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۴۹۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگوں سے ان کے مقام و مرتبے کے مطابق برتاؤ کرو۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٤٩٩٠: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّاَ يَوْمًا، وَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَايَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا؟)) قَالُوْا: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ، وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا ائْتُمِنَ، وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ)). [4]

۴۹۹۰: عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک روز وضو فرمایا تو آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے وضو

---

[1] إسناده صحيح، رواه الترمذي (١٩٤٤) و الدارمي (٢/ ٢١٥ ح ٢٤٤٢)۔ [2] إسناده صحيح، رواه ابن ماجه (٤٢٢٣)۔ [3] إسناده ضعيف، رواه أبو داود (٤٨٤٢) ☆ حبيب بن أبي ثابت و سفيان الثوري مدلسان وعنعنا والسند منقطع، ولعله أشار مسلم في مقدمة صحيحه إلى ضعفه لأنه ذكره بصيغة التمريض. والله أعلم۔

[4] إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٥٣٣، نسخة محققة: ١٤٤٠)] و أبو نعيم في معرفة الصحابة (٤/ ١٨٣٨)] ☆ الحسن بن أبي جعفر: ضعيف، و لأصل الحديث شواهد۔

کے پانی کو جسموں پر ملنے لگے تو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ''کس چیز نے تمہیں اس پر آمادہ کیا؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور اس کے رسول اسے پسند فرمائیں تو وہ جب بات کرے سچ بولے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اسے ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں اور میل جول رکھنے والوں سے حسن سلوک کرے۔''

٤٩٩١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۴۹۹۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ شخص مومن نہیں جو شکم سیر ہو کر کھائے جبکہ اس کا قریبی ہمسایہ بھوکا ہو۔'' امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

٤٩٩٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: ((هِيَ فِي النَّارِ)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا، وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ، وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ ((هِيَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۴۹۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی کثرت کے حوالے سے مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جہنمی ہے۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے، اور وہ پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور وہ اپنی زبان درازی کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنتی ہے۔''

٤٩٩٣: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا. فَقَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجٰى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجٰى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۴۹۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چند ایسے لوگوں کے پاس، کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے تو

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٣٣٨٩، نسخة محققة: ٣١١٧) [والبخاري في الأدب المفرد (١١٢) و صححه الحاكم (٤/ ١٦٧) ووافقه الذهبي] ☆ سفيان الثوري مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٤٤٠ ح ٩٦٧٣) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٥٤٥-٩٥٤٦، نسخة محققة: ٩٠٩٨-٩٠٩٩) [والبخاري في الأدب المفرد (١١٩) وابن حبان (الموارد: ٢٠٥٤) والأعمش صرح بالسماع عنده وعند البيهقي) و صححه الحاكم (٤/ ١٦٦) ووافقه الذهبي]۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٦٣) والبيهقي في شعب الإيمان (١١٢٦٨)۔

فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے برے اور اچھے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟'' راوی بیان کرتے ہیں، وہ خاموش رہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسے فرمایا، تو ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیوں نہیں، آپ ہمارے برے میں سے بہتر کے متعلق ہمیں ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس سے خیر کی توقع کی جائے اور اس کے شر سے امن ہو جبکہ تم میں سے براوہ ہے جس سے خیر کی توقع نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٩٩٤: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ)). [1]

۴۹۹۴: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارے اموال تقسیم کیے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ ہر شخص کو دنیا عطا کرتا ہے خواہ وہ شخص اسے پسند ہو یا ناپسند جبکہ وہ دین صرف اسے عطا کرتا ہے جسے پسند فرماتا ہے، جس شخص کو اللہ دین عطا فرمادے تو (سمجھو کہ) وہ اللہ کا پسندیدہ شخص ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل اور اس کی زبان مسلمان نہیں ہو جاتے، اور وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو جائے۔''

٤٩٩٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۴۹۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤمن الفت کا مسکن (سراسر الفت) ہے، اور اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو کسی سے الفت نہیں کرتا اور نہ اس سے کوئی الفت کرتا ہے۔'' احمد، اور امام بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

٤٩٩٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ، وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ)). [3]

۴۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میرے کسی امتی کی ضرورت پوری کی جس کے ذریعے وہ اسے خوش کرنا چاہتا ہو تو اس نے مجھے خوش کیا، جس نے مجھے خوش کیا تو اس نے اللہ کو خوش کیا، اور جس نے اللہ کو خوش کیا تو اللہ اسے

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٨٧ ح ٣٦٧٢) والبيهقي في شعب الإيمان (٥٥٢٤، نسخة محققة :٥١٣٦) ☆ فيه صباح بن محمد : ضعيف و له شاهد ضعيف عند الحاكم (١/ ٣٣ـ٣٤) فيه سفيان الثوري مدلس وعنعن وعلة أخرى۔

[2] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٤٠٠ ح ٩١٨٧) و البيهقي في شعب الإيمان (٨١١٩، نسخة محققة : ٧٧٦٦ فى السنن الكبرى ١٠/ ٢٣٦ـ٢٣٧) [والحاكم (١/ ٢٣ وفي سنده خطأ)] ☆ سنده حسن وللحديث شواهد۔

[3] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٥٣، نسخة محققة: ٧٢٤٧) [من طريق أحمد بن علي بن أفطح عن يحيى بن زهدم بن الحارث عن أبيه عن أنس إلخ و هذه النسخة موضوعة ، المتهم بها زهدم. والله أعلم]۔

جنت میں داخل فرمائے گا۔''

٤٩٩٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً، وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). 1

۴۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی مصیبت زدہ شخص کی فریاد رسی کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے تہتر (۷۳) مغفرتیں لکھ دیتا ہے، ان میں سے ایک میں اس کے تمام معاملات کی درستی ہے جبکہ بہتر (۷۲) روز قیامت اس کے لیے درجات کے حصول کا باعث ہوں گی۔''

٤٩٩٨-٤٩٩٩: وَعَنْهُ، وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ 2

۴۹۹۸-۴۹۹۹: انس اور عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مخلوق اللہ کی عیال (زیر کفالت) ہے، اور مخلوق میں سے وہ شخص اللہ کو زیادہ پسند ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرتا ہے۔'' امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں۔

٥٠٠٠: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ 3

۵۰۰۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا مقدمہ پیش ہوگا۔''

٥٠٠١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهٖ قَالَ: ((اِمْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ، وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ 4

۵۰۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے اپنی سنگ دلی کی نبی ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرا کر اور مسکین کو کھانا کھلایا کر۔''

٥٠٠٢: وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ 5

۵۰۰۲: سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کے متعلق نہ بتاؤں؟'' وہ تیری اس بیٹی پر صدقہ کرنا ہے جو (طلاق وغیرہ کی وجہ سے) تیرے پاس لوٹ آئے اور تیرے سوا اس کے لیے کمانے والا بھی نہ ہو۔''

---

1 **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٧٠، نسخة محققة: ٧٢٦٤) ☆ فيه زياد بن أبي حسان وأحاديثه موضوعة كما في لسان الميزان وغيره۔ 2 **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٤٦، نسخة محققة: ٧٠٤٦) ☆ فيه يوسف بن عطية الصفار: متروك و علل أخرى۔ 3 **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٥١ ح ١٧٥٠٧) ☆ فيه عبد الله بن لهيعة تابعه عمرو بن الحارث عند الطبراني في الكبير (١٧/ ٣٠٣ ح ٨٣٦) وسنده حسن۔ 4 **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٦٣ ح ٧٥٦٦) ☆ فيه رجل لم يسم: مجهول۔

5 **سنده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٦٧) ☆ علته الإنقطاع بين سراقة رضي الله عنه و عُليّ كما صرح به البوصيري وغيره فالسند منقطع۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ

اللہ کے لیے اور اللہ کی طرف سے محبت کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٥٠٠٣: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا، اِئْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا، اِخْتَلَفَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۰۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روحیں مختلف قسم کے لشکر ہیں جو باہم متعارف ہوتی ہیں وہ دنیا میں باہم محبت سے رہتی ہیں، اور جن میں اجنبیت تھی ان میں اختلاف رہتا ہے۔''

٥٠٠٤: وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. [2]

۵۰۰۴: اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٥٠٠٥: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقُبُوْلُ فِي الْأَرْضِ، وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ. قَالَ: فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ أَهْلِ السَّمَآءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوْهُ. قَالَ: فَيُبْغِضُوْنَهُ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْأَرْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۰۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: بے شک میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، فرمایا: جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں' پھر وہ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں: بے شک اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم اس سے محبت کرو، آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں، پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: بے شک میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، جبریل علیہ السلام اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا

[1] رواه البخاري (٣٣٣٦)۔

[2] رواه مسلم (١٥٩ / ٢٦٣٨)۔

[3] رواه مسلم (١٥٧ / ٢٦٣٧)۔

ہے' لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو' فرمایا: وہ اس سے بغض رکھتے ہیں' پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کے لیے بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔''

۵۰۰۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ؟ اَلْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۰۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ روز قیامت فرمائے گا: میری عظمت و تعظیم کی خاطر باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ میں آج ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا' اس دن میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔''

۵۰۰۷: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۰۰۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے کسی (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لیے گیا تو اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا جو اس کے انتظار میں تھا، (جب وہ اس فرشتے کے پاس سے گزرا تو) اس نے کہا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں اس بستی میں اپنے ایک (مسلمان) بھائی سے ملنے جا رہا ہوں، اس نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کا تم بدلہ چکانے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، اس (فرشتے) نے کہا: میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس پیغام لے کر آیا ہوں کہ جس طرح تم اللہ کی خاطر اس شخص سے محبت کرتے ہو ویسے ہی اللہ تم سے محبت کرتا ہے۔''

۵۰۰۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۰۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن وہ (صحبت یا علم و عمل کے لحاظ سے) ان سے ملا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی ان کے ساتھ ہوگا جس سے اس کی محبت ہوگی۔''

۵۰۰۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((وَيْلَكَ! وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: ((اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) قَالَ اَنَسٌ: فَمَا رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ

---

[1] رواه مسلم (۳۷/ ۲۵٦٦)۔

[2] رواه مسلم (۳۸/ ۲۵٦۷)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦۱٦۹) و مسلم (۱٦۵/ ۲٦٤۰)۔

فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۰۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے عرض کیا: میری تیاری صرف یہی ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے۔'' انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے کے بعد اس بات سے زیادہ کسی اور چیز سے خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۵۰۱۰: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ، كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۰۱۰: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا، کستوری والا یا تو وہ تمہیں عطیہ دے دے گا یا تم خود اس سے خرید لو گے یا پھر تم اس سے اچھی خوشبو پا لو گے۔ جبکہ بھٹی دھونکنے والا یا تو وہ تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تم اس سے گندی بو پاؤ گے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۰۱۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِیَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِیَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِیَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِیَّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ)). [3]

۵۰۱۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کے لیے جو میری خاطر باہم محبت کرتے ہیں، میری خاطر باہم ملاقاتیں کرتے ہیں، اور میری خاطر ہی ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، میری محبت واجب ہو گئی۔'' مالک۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جلالت و عظمت کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر ہیں، ان پر انبیا علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔''

۵۰۱۲: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَاهُمْ بِاَنْبِيَآءَ، وَلَا شُهَدَآءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ، وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((هُمْ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦١٦٧) و مسلم (١٦١/ ٢٦٣٩)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٥٥٣٤) و مسلم (١٤٦/ ٢٦٢٨)۔

[3] **صحيح**، رواه مالك فی الموطأ (٢/ ٩٥٣-٩٥٤ ح ١٨٤٣) و الترمذي (٢٣٩٠ وقال: حسن صحيح)۔

قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ، عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللّٰهِ! اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ، وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ)). وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۰۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ تو انبیا ہیں اور نہ شہدا، لیکن روز قیامت اللہ کے ہاں ان کے مقام ومرتبہ پر انبیا علیہم السلام اور شہدا بھی رشک کریں گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لوگ ہیں جو آپس میں نہ تو کسی رشتے ناتے کی وجہ سے محبت کرتے ہیں نہ کسی مالی شراکت کی بنا پر بلکہ وہ محض اللہ کے حکم اور قرآنی اتباع میں باہم محبت کرتے اور لین دین کرتے ہیں، اللہ کی قسم! ان کے چہرے چمکتے ہوں گے اور وہ نور (کے منبروں) پر ہوں گے، اور جب دیگر لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے تو وہ خوف زدہ نہیں ہوں گے اور جب دیگر لوگ غم کا شکار ہوں گے تو وہ غم زدہ نہیں ہوں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''سن لو! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

۵۰۱۳: وَرَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. [2]

۵۰۱۳: اور انہوں (امام بغوی) نے اسے ابو مالک کی سند سے کچھ زوائد کے ساتھ مصابیح کے الفاظ سے شرح السنہ میں روایت کیا ہے، اور اسی طرح شعب الایمان میں بھی ہے۔

۵۰۱۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لِاَبِيْ ذَرٍّ: ((يَا اَبَاذَرٍّ! اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ؟)) قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ، وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۰۱۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ابوذر! ایمان کا کون سا حصہ (حلقہ) زیادہ مضبوط ومحکم ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت وتعاون کرنا، اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا۔''

۵۰۱۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٣٥٢٧)۔ [2] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٥٠ ح ٣٤٦٤) و ذكره في مصابيح السنة (٣/ ٣٧٩ ح ٣٨٩٧) و البيهقي في شعب الإيمان (٩٠٠١ ، نسخة محققة : ٨٥٨٨) [وأحمد (٥/ ٣٤١، ٣٤٣ وسنده حسن) و عبدالرزاق (١١/ ٢٠١۔٢٠٢ ح ٢٠٣٢٤)] ☆ و للحديث شواهد عند ابن حبان (الموارد: ٢٥٠٨) و الحاكم (٤/ ١٧٠۔١٧١) وغيرهما۔ [3] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٥١٣، نسخة محققة: ٩٠٦٨) ☆ فيه حنش بن قيس الرحبي متروك فالسند ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة فهو ضعيف۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٠٨) [وابن ماجه (١٤٤٣)] ☆ أبو سنان عيسى بن سنان ضعيف ولابن حبان وهم عجيب في تسمية أبي سنان۔

۵۰۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری حیات اخروی اچھی ہوگئی ہے، تیرا چلنا اچھا ہو گیا اور تم نے جنت میں جگہ بنالی ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٠١٦: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۵۰۱۶: مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی اپنے (مسلمان) بھائی سے محبت کرے تو وہ اسے بتائے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔''

٥٠١٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهُ: اِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَعْلَمْتَهُ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((قُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ)). فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهُ فَقَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: ((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ)). [2]

۵۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جبکہ کچھ لوگ آپ کے پاس تھے، ان لوگوں میں سے کسی نے کہا: میں اس شخص سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے بتایا ہے؟'' اس نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی طرف جاؤ اور اسے بتاؤ۔'' چنانچہ وہ اس شخص کے پاس گیا اور اسے بتایا (کہ میں تجھ سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں) تو اس نے کہا: جس ذات کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ ذات تجھ سے محبت کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر وہ آدمی واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تو اس نے آپ کو اس کے جواب سے آگاہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کے ساتھ ہی ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو، اور تم نے جو ثواب چاہا وہ تمہیں ملے گا۔'' بیہقی فی شعب الایمان۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: ''آدمی جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا، اور جو اس نے کیا اس کا وہ صلہ پائے گا۔''

٥٠١٨: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۵۰۱۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم صرف کسی مومن شخص کی ہم نشینی اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف متقی شخص ہی کھائے۔''

٥٠١٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٥١٢٤) و الترمذي (٢٣٩٢ وقال: غريب)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٠١١) و الترمذي (٢٣٨٦ وقال: حسن غريب) ☆ الحسن البصري عنعن و حديث المرء مع من أحب صحيح متواتر دون الزيادة و حديث أبي داود (٥١٢٥) يغني عنه۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٩٥ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤٨٣٢) و الدارمي (٢/ ١٠٣ ح٢٠٦٣)۔

حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ. ❶

۵۰۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔'' احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی فی شعب الایمان۔ اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے، اور امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی اسناد صحیح ہیں۔

۵۰۲۰: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْئَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ، وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۰۲۰: یزید بن نعامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی کسی آدمی سے بھائی چارہ قائم کرے تو وہ اس سے اس کے نام، اس کے والد کے نام اور اس کے قبیلے کے متعلق دریافت کر لے، کیونکہ یہ محبت (دوستی) کو زیادہ ملانے (بڑھانے) والا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۰۲۱: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟)) قَالَ قَائِلٌ: الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ. وَقَالَ قَائِلٌ: اَلْجِهَادُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى: اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ. ❸

۵۰۲۱: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو کون سے اعمال زیادہ پسند ہیں؟'' صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا: نماز، زکوۃ، اور کسی نے عرض کیا: جہاد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل، اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا ہے۔'' احمد۔ اور ابوداؤد نے آخری حصہ روایت کیا ہے۔

۵۰۲۲: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❹

۵۰۲۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنے رب عزوجل کی تکریم کرتا ہے۔''

۵۰۲۳: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوْا:

---

❶ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٠٣ ح ٨٠١٥) و الترمذي (٢٣٧٨) و أبو داود (٤٨٣٣) والبيهقي في شعب الإيمان (٩٤٣٦)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٩٢ ب وقال: غريب) ☆ يزيد بن نعامة : تابعي و السند مرسل۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٤٦ ح ٢١٦٢٨) و أبو داود (٤٥٩٩) ☆ يزيد بن أبي زياد: ضعيف والرجل: مجهول۔

❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٩ ح ٢٢٥٨٢، نسخة محققة: ٢٢٢٢٩)۔

بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ ((خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۰۲۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب ان پر نظر پڑے تو اللہ یاد آ جائے۔''

٥٠٢٤: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَاحِدٌ فِى الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِى الْمَغْرِبِ؛ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. يَقُوْلُ: هٰذَا الَّذِىْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فِىَّ)). [2]

۵۰۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دو بندے اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، تو روز قیامت اللہ ان دونوں کو اکٹھا کر دے گا اور فرمائے گا: یہ ہے وہ جس سے تم میری رضا کی خاطر محبت کیا کرتے تھے۔''

٥٠٢٥: وَعَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِىْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ، وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ، وَاَحِبَّ فِى اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فِى اللّٰهِ، يَا اَبَا رَزِيْنٍ! هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ، شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ، كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! اِنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ، فَصِلْهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِىْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ)). [3]

۵۰۲۵: ابورزین (لقیط بن عامر بن صبرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس دین کی بنیاد کے متعلق نہ بتاؤں جس کے ذریعے تم دین و دنیا کی بھلائی حاصل کر لو؟ تم اہل ذکر کی مجالس اختیار کرو، جب خلوت میں ہو تو پھر جس قدر ہو سکے اپنی زبان پر اللہ کا ذکر جاری رکھو اور اللہ کی خاطر محبت کرو اور اللہ کی خاطر بغض رکھو۔ ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے؟ کہ آدمی جب اپنے (مسلمان) بھائی کی زیارت کے لیے (گھر سے) نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ سب اس کے لیے دعائیں کرتے جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں: ہمارے پروردگار! اس نے تیری رضا کی خاطر تعلق جوڑا ہے تو اسے (اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ) جوڑ دے، اگر تم اپنے جسم کو ان کاموں پر لگا سکو تو لگاؤ۔''

٥٠٢٦: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِى الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ يَاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ، لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تُضِىْءُ كَمَا يُضِىْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّىُّ)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ يَسْكُنُهَا؟ قَالَ: ((الْمُتَحَابُّوْنَ فِى اللّٰهِ، وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِى اللّٰهِ، وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِى اللّٰهِ)). رَوَى الْبَيْهَقِىُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [4]

---

[1] **حسن**، رواه ابن ماجه (٤١١٩)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٠٢٢، نسخة محققة: ٨٦٠٦) ☆ حكيم بن نافع الرقي ضعفه الجمهور و الأعمش عنعن إن صح السند إليه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٠٢٤، نسخة محققة: ٨٦٠٨) ☆ عثمان بن عطاء بن أبي مسلم الخراساني: ضعيف و أبوه مدلس۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٩٠٠٢، نسخة محققة: ٨٥٨٩) ☆ فيه محمد بن أبي حميد: ضعيف۔

۵۰۲۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں یاقوت کے ستون ہیں، ان پر زمرد کے بالا خانے ہیں، ان کے دروازے کھلے ہیں، وہ چمک دار ستارے کی طرح چمکتے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان میں کون لوگ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے، اللہ کی خاطر آپس میں، ہم نشینی اختیار کرنے والے اور اللہ کی خاطر آپس میں ملاقات کرنے والے۔'' امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

ہجر، قطع تعلقی اور عیب جوئی کی ممانعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۰۲۷: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لِيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۰۲۷: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلقات کرے، دونوں ملتے ہیں تو وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے اعراض کرتا ہے، اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔''

۵۰۲۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((وَلَا تَنَافَسُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۰۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، تم کسی کے عیب مت تلاش کرو اور نہ جاسوسی کرو، قیمت بڑھانے کے لیے بولی مت دو اور نہ باہم حسد کرو، بغض مت رکھو اور نہ قطع تعلقی کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''(اور حسد کی بنا پر) باہم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو۔''

۵۰۲۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۰۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، شرک سے بیزار ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ رنجش و عداوت ہو، کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ وہ صلح کر لیں۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٠٧٧) و مسلم (٢٥/ ٢٥٦٠)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٦٠٦٦) ومسلم (٢٨/ ٢٥٦٣)۔

[3] رواه مسلم (٣٥/ ٢٥٦٥)۔

۵۰۳۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۰۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر جمعے (سات دنوں میں) لوگوں کے اعمال دو مرتبہ پیر اور جمعرات کے روز پیش کیے جاتے ہیں، ہر بندۂ مومن کو بخش دیا جاتا ہے، البتہ اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی جس کی اپنے بھائی کے ساتھ رنجش و عداوت ہو، کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ (عداوت سے) رجوع کر لیں۔“

۵۰۳۱: وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ مُعَيْطٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِيْ خَيْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ: اَلْحَرْبُ، وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا. ❷

۵۰۳۱: اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا شخص جھوٹا نہیں، وہ (دونوں سے) خیر و بھلائی کی بات کرتا ہے اور (دونوں کو) خیر و بھلائی کی بات پہنچاتا ہے۔“
امام مسلم نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے انہیں یعنی نبی اکرم ﷺ کو تین امور کے علاوہ کسی معاملے میں جھوٹ بولنے کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا: لڑائی (جنگ) میں، لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور میاں بیوی کی باہم گفتگو کرنے میں۔“

۵۰۳۲: وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ)) فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ. ❸

۵۰۳۲: اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ”شیطان مایوس ہو چکا“ باب الوسوسہ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۰۳۳: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ: كَذِبُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ، وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❹

۵۰۳۳: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف تین مواقع پر جھوٹ بولنا جائز ہے، آدمی کا اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنا، لڑائی میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔“

---

❶ رواه مسلم (٣٦/ ٢٥٦٥)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٢٦٩٢) و مسلم (١٠١/ ٢٦٠٥)۔

❸ رواه مسلم، تقدم (٧٢)۔

❹ **صحيح**، رواه أحمد ٦/ ٤٦١ ح ٢٨١٦٠) و الترمذي ١٩٣٩ وقال: حسن)۔

٥٠٣٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ، فَاِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَالِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَآءَ بِاِثْمِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۰۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زائد ترک تعلق کرے، جب وہ اس سے ملاقات کرے تو تین مرتبہ اسے سلام کرے، ہر مرتبہ وہ اسے سلام کا جواب نہ دے تو یہ (سلام کرنے والا) اس (ترک ملاقات) کے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔''

٥٠٣٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۰۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد ترک تعلق کرے، جس شخص نے تین دن سے زائد ترک تعلق توڑے رکھا اور وہ (اسی حالت میں) فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔''

٥٠٣٦: وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۰۳۶: ابوخراش سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنے بھائی سے سال بھر ترک ملاقات کی تو وہ اس کے خون بہانے کے مترادف ہے۔''

٥٠٣٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْاَجْرِ، وَاِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَآءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۵۰۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مؤمن سے تین دن سے زائد ترک ملاقات کرے، جب تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے ملاقات کرے اور اسے سلام کرے، اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو وہ دونوں اجر میں شریک ہیں، اور اگر وہ سلام کا جواب نہ دے تو وہی شخص گناہ گار رہو گا جبکہ سلام کرنے والا ترک ملاقات کے زمرے سے نکل جائے گا۔''

٥٠٣٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ؟)) قَالَ: قُلْنَا: بَلٰى . قَالَ: ((اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ،

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٩١٣)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٢/ ٣٩٢ ح ٩٠٨١) و أبو داود (٤٩١٤)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٩١٥)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩١٢) ☆ فيه هلال بن أبي هلال المدني مستور، وثقه ابن حبان وحده وقال الذهبي: لا يعرف۔

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. ❶

۵۰۳۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں روزے، صدقے اور نماز سے بہتر درجے والے عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟'' راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو فریقوں، دوستوں، رشتہ داروں کے درمیان صلح کرانا، جبکہ دو فریقوں کے درمیان فساد ایسی خصلت ہے جو (نیکیوں کو) زائل کر دینے والی ہے۔'' ابوداؤد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۰۳۹: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ، وَ الْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ: تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

۵۰۳۹: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سابقہ امتوں کی بیماری (غیر محسوس طریقے سے) تمہاری طرف منتقل ہو گئی ہے، حسد اور بغض و عداوت اور وہ نیکیوں کو زائل کرنے والی ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ (بیماری) بال مونڈتی ہے بلکہ وہ دین کو ختم کر دیتی ہے۔''

۵۰۴۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: ((اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ؛ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❸

۵۰۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔''

۵۰۴۱: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ؛ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۵۰۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو (فریقوں، دوستوں، رشتہ داروں) کے درمیان برائی ڈالنے سے بچو کیونکہ وہ (دین کو) زائل کرنے والی ہے۔''

۵۰۴۲: وَعَنْ اَبِیْ صِرْمَةَ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❺

۵۰۴۲: ابوصرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی (مسلمان) کو تکلیف پہنچاتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اسے تکلیف پہنچاتا ہے، اور جو شخص کسی کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے تو اللہ اسے مشقت میں مبتلا کر دیتا ہے۔'' ابن ماجہ، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩١٩) والترمذي (٢٥٠٩) ☆ فيه الأعمش وأبو معاوية مدلسان وعنعنا وللحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ١٦٧ ح ١٤٣٠) و الترمذي (٢٥١٠) ☆ فيه مولى للزبير: مجهول، لم أجد من وثقه وانظر تحفة الأحوذي (٣/ ٣٢٠) لمزيد التحقيق۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٩٠٣) ☆ جد إبراهيم بن أبي أسيد: لا يعرف والحديث ضعفه البخاري۔

❹ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٠٨ وقال: صحيح غريب)۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٢٣٤٢) والترمذي (١٩٤٠) [وأبو داود (٣٦٣٥)] ☆ لؤلؤة لم يوثقها غير الترمذي و للحديث شواهد كثيرة كلها ضعيفة۔

٥٠٤٣: وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْمَکَرَبِہٖ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. ❶

۵۰۴۳: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچاتا ہے یا اسے دھوکہ دیتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٠٤٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ: ((یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ، وَلَا تُعَیِّرُوْھُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِھِمْ، فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ، وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ❷

۵۰۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور با آواز بلند فرمایا: ''اے لوگو! جو اپنی زبان سے اسلام لائے ہو جبکہ ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا، تم مسلمانوں کو تکلیف مت پہنچاؤ اور نہ انہیں عار دلاؤ اور نہ ہی ان کے عیوب تلاش کرو، کیونکہ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے عیوب تلاش کرتا ہے تو اللہ اس کے عیوب کا پیچھا کرتا ہے، اور جس کے عیوب کا اللہ پیچھا کرتا ہے تو وہ اسے رسوا کر دیتا ہے خواہ وہ اپنے گھر کے وسط میں ہو۔''

٥٠٤٥: وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَۃَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ❸

۵۰۴۵: سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود کی سب سے سنگین صورت مسلمان کی عزت کے بارے میں زبان درازی کرنا ہے۔''

٥٠٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمَّا عَرَجَ بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَھُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْھَھُمْ، وَصُدُوْرَھُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ ھٰؤُلَاءِ؟ یَا جِبْرَئِیْلُ! قَالَ: ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَأْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ)). رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۵۰۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میرے رب نے مجھے معراج کرائی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے کہا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (ان کی غیبت کیا کرتے تھے) اور ان کی عزتوں کے متعلق عیب جوئی کرتے تھے۔''

٥٠٤٧: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((مَنْ اَکَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُکْلَۃً، فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُہٗ مِثْلَھَا مِنْ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (١٩٤١) ☆ أبو سلمة الكندي: مجهول و فرقد السبخي: ضعيف۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٣٢ وقال: حسن غريب)۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٧٦) و البيهقي في شعب الإيمان (٦٧١٠)۔

❹ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٧٨)۔

جَهَنَّمَ، وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهُ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۰۴۷: مستورد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان آدمی (کی غیبت) کی وجہ سے ایک لقمہ کھایا تو اللہ اس شخص کو اس کی مثل جہنم سے کھلائے گا اور جس شخص نے کسی مسلمان آدمی کی (غیبت کی) وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ اس شخص کو اس کی مثل جہنم سے (کپڑا) پہنائے گا اور جو شخص شہرت وریاکاری کی جگہ کھڑا ہوا تو اللہ اس کو روز قیامت شہرت وریاکاری کی جگہ پر کھڑا کرے گا۔''

۵۰۴۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۰۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسن ظن، حسن عبادت میں سے ہے۔''

۵۰۴۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِزَيْنَبَ: ((اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا)) فَقَالَتْ: اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ! فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ: ((مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا)) فِيْ بَابِ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ.

۵۰۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا جبکہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس زائد سواری تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''اس (صفیہ رضی اللہ عنہا) کو اونٹ دے دو۔'' انہوں نے کہا: میں اس یہودن کو دوں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحجہ، محرم اور صفر کے چند ایام تک ان سے صحبت ترک کر دی۔

اور معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جو شخص کسی مومن کی عزت بچاتا ہے۔'' باب الشفقة والرحمة میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۰۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ عِيْسٰى: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ! فَقَالَ عِيْسٰى: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه أبو داود (٤٨٨١) [والبخاري في الأدب المفرد: ٢٤٠] ☆ فيه بقية و لم يصرح بالسماع ولحديثه شواهد ضعيفة عند أحمد (٤/ ٢٢٩) والحاكم (٤/ ١٢٧، ١٢٨) فيه ابن جريج و لم يصرح بالسماع إلا في رواية سفيان بن وكيع (ضعيف) عنه) وغيرهما۔ [2] **إسناده صحيح** ، رواه أحمد ٢/ ٤٠٧ ح ٩٢٦٩) و أبو داود (٤٩٩٢)۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٦٠٢) ٥ حديث من حمى مؤمنًا تقدم (٤٩٨٦)۔

[4] رواه مسلم (١٤٩/ ٢٣٦٨)۔

۵۰۵۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو عیسیٰ علیہ السلام نے اسے فرمایا: تم نے چوری کی ہے، اس نے کہا، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! ہرگز نہیں، (اس پر) عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا، اور میں نے اپنے نفس کی تکذیب کی۔“

۵۰۵۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا، وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَغْلِبَ الْقَدْرَ)). [1]

۵۰۵۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ فقر (اللہ پر اعتراض کرنے کی وجہ سے) کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے۔“

۵۰۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ، اَوْلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ؛ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ: الْمَكَّاسُ: الْعَشَّارُ. [2]

۵۰۵۲: جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے سامنے عذر پیش کرے اور وہ اسے معذور نہ سمجھے یا وہ اس کا عذر قبول نہ کرے تو اس پر ٹیکس وصول کرنے والے کی مثل گناہ ہوتا ہے۔“

یہ دونوں روایتیں امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں، اور فرمایا: ((المکاس)) سے عشر لینے والا مراد ہے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٦١٢، نسخة محققة: ٦١٨٨) ☆ فيه يزيد الرقاشي: ضعيف وسفيان الثوري مدلس وعنعن۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٣٣٨، نسخة محققة: ٧٩٨٥) ☆فيه إبراهيم بن أعين العجلي: ضعيف وأبو الزبير مدلس وعنعن إن صح السند إليه و فيه أبو عمرو العبدي (؟) وللحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه (٣٧١٨) وغيره۔

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّیْ فِی الْاُمُوْرِ

معاملات میں احتیاط وتحمل اختیار کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۰۵۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۰۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔''

۵۰۵۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ: ((اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۰۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عبدالقیس کے سردار اشج سے فرمایا: ''تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے: حلم اور وقار۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

۵۰۵۵: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّیْطَانِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ عَبْدِالْمُهَیْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِیْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ. [3]

۵۰۵۵: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''برد باری اللہ کی جانب سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے ہے۔'' امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور اسے غریب کہا ہے اور بعض محدثین نے اس حدیث کے راوی عبدالمہیمن بن عباس کے حافظے کے متعلق کلام کیا ہے۔

۵۰۵۶: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِیْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ)). [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦١٣٣) و مسلم (٦٣/ ٢٩٩٨)۔ [2] رواه مسلم (٢٥/ ١٧)۔

[3] **إسناده ضعیف**، رواه الترمذي (٢٠١٢) ☆ عبد المهیمن بن عباس: ضعیف۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٦٩ ح ١١٦٨٤) و الترمذي (٢٠٣٣) [وابن حبان (الإحسان: ١٩٣) و صححه الحاکم (٤/ ٢٩٣) ووافقه الذهبي]۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۰۵۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لغزش کرنے والا ہی بردبار ہوتا ہے اور تجربہ کار ہی دانا ہوتا ہے۔“ احمد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۵۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: اَوْصِنِيْ فَقَالَ: ((خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ، فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ، وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۰۵۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”معاملے پر غور وفکر کر، اگر تو اس کے انجام میں خیر و بھلائی دیکھے تو اسے کر گزر اور اگر تجھے گمراہی کا اندیشہ لگے تو اسے مت کر۔“

۵۰۵۸: وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ الْاَعْمَشُ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۰۵۸: مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، جبکہ اعمش نے فرمایا: میں تو اس (حدیث) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے جانتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عمل آخرت کے علاوہ ہر چیز میں عجلت سے کام نہ لینا بہتر ہے۔“

۵۰۵۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۰۵۹: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھی سیرت تحمل و وقار اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔“

۵۰۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۵۰۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھا طریق اور اچھی سیرت نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔“

۵۰۶۱: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ، فَهِيَ اَمَانَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [5]

۵۰۶۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب آدمی بات کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھے (کہ کہیں کوئی اور تو نہیں سن رہا) تو وہ امانت ہے۔“

۵۰۶۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لَا.

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا منكر**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٧٨ ح ٣٦٠٠) ☆ فيه أبان بن أبي عياش متروك متهم۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨١٠) ☆ الأعمش مدلس و عنعن۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٠١٠ وقال: حسن غريب)۔ [4] **حسن**، رواه أبو داود (٤٧٧٦) وله شاهد عند الترمذي (٢٠١٠) وانظر الحديث السابق (٥٠٥٩)۔ [5] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (١٩٥٩ وقال: حسن) و أبو داود (٤٨٦٨)۔

فَقَالَ: ((فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا)) فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ ، فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:((إِخْتَرْ مِنْهُمَا)). فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۰۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ابوالہیثم بن التیہان سے فرمایا: ’’کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے۔‘‘ اس نے عرض کیا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو پھر تم ہمارے پاس آنا۔‘‘ نبی ﷺ کے پاس دو غلام لائے گئے تو ابوالہیثم بھی آپ کے پاس آ گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’ان میں سے کوئی ایک پسند کرلو۔‘‘ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! آپ ہی پسند فرمادیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ امین ہوتا ہے، اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں تمہیں اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔‘‘

۵۰۶۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ)). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ: ((إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ)) فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ.

۵۰۶۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تین مجالس، (جہاں) ناحق قتل کرنے یا زنا کرنے یا ناحق مال حاصل کرنے کے متعلق باتیں ہو رہی ہوں، کے علاوہ مجالس (کی باتیں) امانت ہوتی ہیں۔‘‘

اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ: ’’بے شک بڑی امانت‘‘ باب المباشرۃ کی فصل اول میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۰۶۴: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ: قُمْ، فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: أَدْبِرْ، فَأَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: أَقْبِلْ، فَأَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اُقْعُدْ، فَقَعَدَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ، وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ، بِكَ آخُذُ، وَبِكَ أُعْطِيْ، وَبِكَ أُعْرَفُ، وَبِكَ أُعَاتِبُ، وَبِكَ الثَّوَابُ، وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ)). وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ. [3]

۵۰۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب اللہ نے عقل کو پیدا فرمایا تو اسے فرمایا: کھڑی ہو جا، وہ کھڑی ہو گئی، پھر اسے کہا: پیچھے مڑ، تو وہ پیچھے مڑ گئی، پھر اسے کہا: سامنے توجہ کر، تو وہ سامنے آ گئی، پھر اسے کہا: بیٹھ جا،

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٦٩ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ عبدالملك بن عمير مدلس وعنعن وحديث الترمذي (٢٨٢٢) حسن بالشواهد۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٦٩) ☆ ابن أخي جابر: مجهول، لم أجد من وثقه۔ ٥ حديث أبي سعيد تقدم (٣١٩٠)۔ [3] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٣٣٠، نسخة محققة: ٤٣١٣) ☆ الفضل بن عيسى الرقاشي: منكر الحديث وحفص بن عمر يروي الموضوعات۔

تو وہ بیٹھ گئی، پھر اسے فرمایا: میں نے اپنی پوری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ بہتر وافضل اور سب سے اچھا بنایا ہے، میں تیری وجہ سے مؤاخذہ کروں گا، تیری وجہ سے عنایت کروں گا اور تیری وجہ سے میں پہچانا جاتا ہوں، میں تیری وجہ سے سزا دوں گا جزا اور ثواب کا انحصار بھی تجھ پر ہے۔" اس کے متعلق بعض علما نے کلام کیا ہے۔

٥٠٦٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ، وَالصَّوْمِ، وَالزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَالْعُمْرَةِ)) حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا ((وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ)). [1]

۵۰۶۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ایک شخص نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں، حج اور عمرہ کرنے والوں میں ہوگا۔" یہاں تک کے آپ ﷺ نے تمام اچھے کاموں کا ذکر کیا۔ "لیکن اس شخص کو ثواب اس کی عقل کے تناسب سے دیا جائے۔"

٥٠٦٦: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا اَبَاذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ)). [2]

۵۰۶۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: "ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں اور مشتبہات سے رک جانے جیسا کوئی تقویٰ نہیں اور نہ ہی حسن خلق جیسا کوئی حسب وشرف ہے۔"

٥٠٦٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۰۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خرچ کرنے میں میانہ روی نصف معیشت ہے، (اچھے) لوگوں سے دوستی اور محبت نصف عقل ہے، اور حسن سوال نصف علم ہے۔" امام بیہقی نے یہ چاروں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٣٧، نسخة محققة: ٤٣١٦) ☆ منصور بن سقير أو صقير: ضعيف و قال ابن معين في حديثه: هذاحديث باطل۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٦٤٦، نسخة محققة: ٤٣٢٥، ٧٦٦٨) [وابن ماجه (٤٢١٨ بسند آخر وسنده ضعيف)] ☆ إبراهيم بن يحيى الغساني: ضعيف مجروح [3] **إسناده ضعيف منكر**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥٦٨، نسخة محققة: ٦١٤٨) ☆ فيه مخيس بن تميم وحفص بن عمر: مجهولان (انظر الجرح و التعديل ٨/ ٤٤٢ وغيره) و قال أبو حاتم: "هذا حديث باطل". (علل الحديث ٢/ ٢٨٤ ح ٢٣٥٤)۔

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَآءِ وَحُسْنِ الْخُلْقِ

نرمی، حیا اور حسن خلق کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٥٠٦٨: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَاسِوَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: قَالَ لِعَائِشَةَ: ((عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ، وَالْفُحْشَ، اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ)). [1]

۵۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند فرماتا ہے، اور وہ جس قدر نرمی پر عطا کرتا ہے، وہ سختی پر عطا نہیں کرتا نہ اس کے علاوہ کسی اور چیز پر عطا کرتا ہے۔''

اور مسلم ہی کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''نرمی اختیار کرو، سختی اور بدزبانی سے اجتناب کرو، بے شک جس چیز میں نرمی ہوتی ہے تو وہ اس (چیز) کو مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے اسے نکال لیا جاتا ہے تو وہ اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔''

٥٠٦٩: وَعَنْ جَرِيْرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۰۶۹: جریر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نرمی سے محروم شخص (ہر قسم کی) خیر و بھلائی سے محروم ہے۔''

٥٠٧٠: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۰۷۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا (کہ اتنے شرمیلے نہ بنو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

٥٠٧١: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه مسلم (٧٩-٧٧/ ٢٥٩٣) والبخاري (الرواية الثانية: ٦٠٣٠)۔

[2] رواه مسلم (٧٤/ ٢٥٩٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤) و مسلم (٥٩/ ٣٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦١١٧) و مسلم (٦١، ٦٠/ ٣٧)۔

۵۰۷۱: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حیا خیر ہی لاتا ہے۔'' ایک روایت میں ہے: ''حیا تو سراپا خیر ہے۔''

۵۰۷۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۰۷۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں نے سابقہ انبیا علیہم السلام کے کلام سے جو پایا ہے اس میں یہ (مقولہ) بھی ہے کہ جب تو حیا نہیں کرتا تو پھر جو چاہے سو کر۔''

۵۰۷۳: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْبِرِّ، وَالْاِثْمِ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۰۷۳: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیکی، اچھا اخلاق ہے، جبکہ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگ اس سے مطلع ہو جائیں۔''

۵۰۷۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۰۷۴: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہے۔''

۵۰۷۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۰۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۰۷۶: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهٗ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [5]

۵۰۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو نرمی سے اس کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی سے اس کا حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی سے اپنے حصے سے محروم کر دیا گیا تو وہ دنیا و آخرت میں اپنے حصے کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔''

---

[1] رواه البخاري (٦١٢٠)۔ [2] رواه مسلم (١٤/ ٢٥٥٣)۔ [3] رواه البخاري (٣٧٥٩)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٥٩) و مسلم (٦٨/ ٢٣٢١)۔ [5] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٧٤ح ٣٤٩١) [وأحمد (٦/ ١٥٩) والترمذي (٢٠١٣ وقال: و هذا حديث حسن صحيح)]۔

۵۰۷۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۵۰۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حیا ایمان کا حصہ ہے، اور ایمان (والے) جنت میں ہوں گے، جبکہ فحش گوئی برائی ہے اور برائی (والے) جہنم میں جائیں گے۔''

۵۰۷۸: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ: ((الْخُلُقُ الْحَسَنُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۵۰۷۸: مزینہ قبیلے کے آدمی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! انسان کو جو عطا کیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن خلق۔''

۵۰۷۹: وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ. [3]

۵۰۷۹: اور شرح السنہ میں اسامہ بن شریک سے مروی ہے۔

۵۰۸۰: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ)) قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: الْغَلِيْظُ الْفَظُّ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ فِيْ سُنَنِهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَارِثَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ، وَلَفْظُهُ: قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِيُّ)) يُقَالُ: الْجَعْظَرِيُّ: الْفَظُّ الْغَلِيْظُ. وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: الَّذِيْ جَمَعَ وَمَنَعَ. وَالْجَعْظَرِيُّ: الْغَلِيْظُ الْفَظُّ. [4]

۵۰۸۰: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بد اخلاق اور سخت دل انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' ابوداود، بیہقی فی شعب الایمان۔

اور جامع الاصول والے نے بھی اسے روایت کیا ہے، اور اس میں حارثہ سے مروی ہے، اور اسی طرح انہی سے شرح السنہ میں بھی مروی ہے، اور اس کے الفاظ یہ ہیں، فرمایا: ''جواظ وجعظری'' جنت میں نہیں جائے گا۔ ''جعظری'' کا یہ معنی کیا جاتا ہے: ''سخت خو اور سخت گو۔'' اور مصابیح کے نسخوں میں عکرمہ بن وہب سے مروی ہے، اور اس کے الفاظ ہیں: ''جواظ'' کا معنی ہے: مال جمع کرنے والا بخیل، اور ''جعظری'' کا معنی ہے: ''سخت خو اور سخت گو۔''

۵۰۸۱: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٥٠١ ح ١٠٥١٩) و الترمذي (٢٠٠٩ وقال: حسن صحيح)۔

[2] **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٩٩٢، نسخة محققة: ٧٦٢٥) ☆ وللحديث شواهد عند ابن ماجه (٣٤٣٦) و أبي داود (٣٨٥٥) والترمذي (٢٠٣٨) وغيرهم۔

[3] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٢/ ١٣٨، ١٣٩ ح ٣٢٢٦ وقال: حديث حسن) [وابن ماجه (٣٤٣٦) و أصله عند أبي داود (٣٨٥٥)]۔

[4] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٨٠١) و البيهقي في شعب الإيمان (٨١٧٣) و البغوي في شرح السنة (١٣/ ١٧٠ ح ٣٥٩٣ بدون سند) وذكره في مصابيح السنة (٣/ ٣٩٧ ح ٣٩٥٣)۔

خُلُقٌ حَسَنٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوٰى أَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ. ❶

۵۰۸۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روز قیامت مومن کی میزان میں حسن خلق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں رکھی جائے گی، اور اللہ یقیناً بدزبان اور بے ہودہ باتیں کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور ابوداؤد نے پہلا حصہ روایت کیا ہے۔

۵۰۸۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۰۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک مومن اپنے حسن خلق کی وجہ سے روزے دار اور تہجد گزار شخص کا درجہ پا لیتا ہے۔“

۵۰۸۳: وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَاتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❸

۵۰۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ اس (برائی) کو مٹا دے گی، اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔“

۵۰۸۴: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❹

۵۰۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں جو جہنم کی آگ پر یا جہنم کی آگ ان پر حرام ہے؟ وہ ہر آسانی کرنے والے، نرمی کرنے والے، قریب رہنے والے، نرم خو پر حرام ہے۔“ احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۰۸۵: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ ❺

۵۰۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن بھولا بھالا سخی ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکہ باز، بخیل ہوتا ہے۔“

۵۰۸۶: وَعَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْأَنِفِ إِنْ قِيْدَ انْقَادَ،

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٠٠٢) و أبو داود (٤٧٩٩)۔ ❷ **حسن**، رواه أبو داود (٤٧٩٨)۔

❸ **حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٣ ح ٢١٦٨١) و الترمذي (١٩٨٧ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ٣٢٣ ح ٢٧٩٤)۔ ❹ **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ٤١٥ ح ٣٩٣٨) و الترمذي (٢٤٨٨)۔

❺ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٩٤ ح ٩١٠٧) و الترمذي (١٩٦٤ وقال: غريب) و أبو داود (٤٧٩٠) ☆رجل مجهول ويحيى بن أبي كثير مدلس و عنعن و بشر بن رافع ضعيف۔

وَإِنْ أُنِيخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا 1

۵۰۸۶: مکحول بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں جیسے مہار دار اونٹ، جب اسے چلایا جاتا ہے تو چل پڑتا ہے اور اگر اسے چٹان پر بٹھایا جاتا ہے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔'' امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

۵۰۸۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ 2

۵۰۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا مسلمان جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے وہ اس سے افضل ہے جو ان کے ساتھ مل جل کر نہیں رہتا اور نہ ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے۔''

۵۰۸۸: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. 3

۵۰۸۸: سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غصے پر قابو پاتا ہے جبکہ وہ اس (غصے) کو نکال سکتا ہے تو اللہ روز قیامت اسے ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اسے اپنی پسند کی حور اختیار کرنے کا اختیار دے گا۔'' ترمذی، ابوداؤد۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۰۸۹: وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَّإِيمَانًا)). وَذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ: ((مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ)) فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ. 4

۵۰۸۹: اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ، سوید بن وہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی اولاد میں سے کسی آدمی سے روایت کیا، اس نے اپنے والد سے، فرمایا: ''اللہ اس کے دل کو امن و ایمان کے ساتھ بھر دے گا۔'' اور سوید سے مروی حدیث: ''جس نے خوبصورت لباس پہننا ترک کر دیا۔'' کتاب اللباس میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۰۹۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ))

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (لم أجده) [وابن المبارك في الزهد (٣٨٧) و السند مرسل و له شاهد ضعيف جدًا عند العقيلي في الضعفاء (٢/ ٢٧٩) فيه عبدالله بن عبدالعزيز بن أبي رواد: ضعيف جدًا مجروح، ولبعضه شاهد عند ابن ماجه (٤٣) بلفظ: "فإن المؤمن كا لجمل الأنف حيثما قيد انقاد" وسنده صحيح]۔

2 **صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٠٧) و ابن ماجه (٤٠٣٢)۔ 3 **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٢١) وأبو داود (٤٧٧٧)۔ 4 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٧٨) ☆ محمد بن عجلان مدلس وعنعن وشيخه سويد بن وهب مجهول و فيه علة أخرى ـ ٥ حديث "من ترك لبس ثوب جمال" تقدم (٤٣٤٨)۔

رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا. ❶

۵۰۹۰: زید بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک ہر دین کی کچھ امتیازی خصوصیات ہیں اور اسلام کی امتیازی خصوصیت حیا ہے۔“ امام مالک نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٥٠٩١_٥٠٩٢: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہم. ❷

۵۰۹۱_۵۰۹۲: ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

٥٠٩٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا، فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ)). ❸

۵۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں، جب ان دونوں میں سے ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔“

٥٠٩٤: وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ((فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

۵۰۹۴: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، فرمایا: ”جب ان میں سے ایک کو سلب کر لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔“

٥٠٩٥: وَعَنْ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اٰخِرُ مَا وَصَّانِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ اَنْ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ)). رَوَاهُ مَالِكٌ ❺

۵۰۹۵: معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت کرتے ہوئے مجھے فرمایا: ”معاذ! لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔“

٥٠٩٦: وَعَنْ مَالِكٍ، بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ)). رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا. ❻

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٠٥ ح ١٧٤٣) ☆ السند مرسل۔

❷ **ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤١٨٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٧٧١٦) ☆ صالح بن حسان متروك وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٤١٨١) وغيره۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٧٢٧، نسخة محققة: ٧٣٣١) و فيه قال جرير بن حازم: "أنا يعلى بن حكيم، أظنه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس" إلخ فالراوي شك فى السند۔ ❹ **إسناده ضعيف جدًا موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٧٢٦، نسخة محققة: ٧٣٣٠) ☆ فيه محمد بن يونس الكديمي كذاب و علل أخرى ۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٠٢ ح ١٧٣٥ بدون سند) ☆ السند معضل، الإمام مالك ولد بعد وفاة سيدنا معاذ بن جبل رضي الله عنه۔

❻ **سنده ضعيف**، رواه مالك فى الموطأ (٢/ ٩٠٤ ح ١٧٤٢ بدون سند) [و له شواهد ضعيفة عند أحمد (٢/ ٣٨١) و البخاري فى الأدب المفرد (٢٧٣) وغيرهما و انظر الحديث الآتي: ٥٧٧٠]۔

۵۰۹۶: امام مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔“

۵۰۹۷: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ. ❶

۵۰۹۷: امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۰۹۸: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا نَظَرَ فِی الْمِرْآةِ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ، وَخُلُقِیْ، وَزَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِیْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلاً. ❷

۵۰۹۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے میری صورت و سیرت کو بہتر بنایا اور میرے علاوہ کسی میں جو عیب تھا مجھے اس سے محفوظ کر کے مزین بنایا۔“ بیہقی فی شعب الایمان، مرسل روایت ہے۔

۵۰۹۹: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۵۰۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! تو نے مجھے اچھی طرح تخلیق فرمایا، پس میرے اخلاق بھی سنوار دے۔“

۵۱۰۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰی! قَالَ: ((خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا، وَاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❹

۵۱۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تم میں سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ انہوں نے عرض کیا، ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی تم میں سے عمریں دراز ہوں اور وہ تم میں سے بہترین اخلاق کے حامل ہوں۔“

۵۱۰۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ ❺

۵۱۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سب سے بہتر اخلاق والے ہیں۔“

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٨١ ح ٨٩٣٩) ☆ فيه محمد بن عجلان مدلس و عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٤٥٩، نسخة محققة: ٤١٤٥) ☆ قال ابن أبي فديك: بلغني عن جعفر بن محمد إلخ فالسند منقطع ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة۔

❸ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٦٨ ح ٢٤٨٩٦) [و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٤٢٣، الإحسان: ٩٥٩) بسند آخر نحوه]۔ ❹ **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٠٣ ح ٩٢٢٤) [وابن حبان (الإحسان: ٢٩٧٠/ ٢٩٨١، وابن إسحاق صرح بالسماع عنده)]۔ ❺ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٦٨٢) و الدارمي (٢/ ٣٢٣ ح ٢٧٩٥)۔

۵۱۰۲: وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً شَتَمَ اَبَابَكْرٍ، وَالنَّبِیُّ ﷺ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ، وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، فَغَضِبَ النَّبِیُّ ﷺ، وَقَامَ فَلَحِقَهُ اَبُوْبَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَ يَشْتِمُنِیْ وَاَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ، غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ: ((كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِیْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُّرِيْدُ بِهَا صِلَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُّرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۵۱۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی آدمی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گالی دی، جبکہ نبی ﷺ تشریف فرما تھے، آپ تعجب کر رہے تھے اور مسکرا رہے تھے، جب اس نے زیادہ بدتمیزی کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی کسی بات کا جواب دیا اس پر نبی ﷺ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ مجھے گالیاں دیے جا رہا تھا جبکہ آپ تشریف فرما تھے، جب میں نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اسے جواب دے رہا تھا، اور جب تم نے اسے جواب دیا تو شیطان واقع ہو گیا۔“ پھر فرمایا: ”ابوبکر! تین چیزیں مکمل طور پر حق ہیں، جس شخص کی حق تلفی کی جائے اور وہ اللہ عزوجل کی خاطر اس سے چشم پوشی کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ اسے قوت و نصرت عطا فرماتا ہے، جو شخص صلہ رحمی کی خاطر عطیہ دیتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں اسے زیادہ عطا فرماتا ہے اور جو شخص کثرت (مال) کی خاطر دست سوال دراز کرتا ہے تو اللہ مزید قلت فرما دیتا ہے۔“

۵۱۰۳: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يُحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۱۰۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ جس گھر والوں کے ساتھ نرمی کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ انہیں نفع پہنچاتا ہے، اور جس گھر والوں کو اس سے محروم کر دیتا ہے تو وہ انہیں اس کی وجہ سے نقصان پہنچا دیتا ہے۔“

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٤٣٦ ح ٩٦٢٢) [وأبو داود (٤٨٩٧ مختصرًا)]۔

[2] **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٥٥٧، نسخة ثانية: ٦١٣٧ وسنده ضعيف) ☆ وله شاهد في معرفة الصحابة لأبي نعيم (٤/ ١٨٧٧ ح ٤٧٢٢) بسند صحيح عن عبيد الله بن معمر رضي الله عنه و اختلف في صحابيته ورجح الحافظ ابن حجر والذهبي بأنه صحابي (انظر تجريد أسماء الصحابة للذهبي ١/ ٣٦٤ والإصابة)۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

غصے اور تکبر کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٥١٠٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَوْصِنِیْ قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ: ((لَا تَغْضَبْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۵۱۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، مجھے وصیت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غصہ نہ کیا کر۔“ اس نے کئی بار یہی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہر بار یہی) فرمایا: ”غصہ نہ کیا کر۔“

٥١٠٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۱۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی کو پچھاڑنے والا شخص زیادہ طاقت ور نہیں، طاقت ور شخص تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔“

٥١٠٦: وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ((كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُتَكَبِّرٍ)). ❸

۵۱۰۶: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں جنتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر ضعیف شخص کہ لوگ اسے ضعیف وناتواں سمجھیں اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالے تو وہ اسے پورا فرما دے۔ کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر۔“

اور مسلم کی روایت میں ہے: ”ہر بخیل، کمینہ اور متکبر شخص۔“

٥١٠٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ

---

❶ رواه البخاري (٦١١٦)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦١١٤) و مسلم (١٠٧/ ٢٦٠٩)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١٨) و مسلم (٤٧، ٤٦/ ٢٨٥٣)۔

خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ. وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۰۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔''

۵۱۰۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ)). فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا، وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا. قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ. اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۱۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔'' ایک آدمی نے عرض کیا، آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ (کیا یہ بھی تکبر ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ صاحب جمال ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے، تکبر سے مراد، حق بات کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔''

۵۱۰۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۱۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمی ایسے ہیں، جن سے اللہ روز قیامت کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔'' ایک روایت میں ہے۔ اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا: بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور متکبر فقیر۔''

۵۱۱۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، وَالْعَظْمَةُ اِزَارِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ)).. وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((قَذَفْتُهٗ فِي النَّارِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۱۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو کھینچے گا میں اسے آگ میں داخل کروں گا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں اسے آگ میں پھینکوں گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۱۱۱: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ

[1] رواہ مسلم (۱۴۸/ ۹۱)۔
[2] رواہ مسلم (۱۴۷/ ۹۱)۔
[3] رواہ مسلم (۱۷۲/ ۱۰۷)۔
[4] رواہ مسلم (۱۳۶/ ۲۶۲۰)۔

فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۱۱۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سرکشوں ظالموں کے زمرے میں لکھا جاتا ہے، چنانچہ جس (عذاب) میں وہ مبتلا ہوئے یہ بھی اسی میں مبتلا ہو گا۔''

٥١١٢: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمّٰى: بُولَسَ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۱۱۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تکبر کرنے والوں کو روز قیامت آدمیوں کی صورت میں چیونٹیوں کی مثل جمع کیا جائے گا، ہر جگہ سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم میں بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا آگوں کی آگ (سب سے بڑی آگ) انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کی طینۃ الخبال نامی پیپ پلائی جائے گی۔''

٥١١٣: وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ، وَإِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا يُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ)). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❸

۵۱۱۳: عطیہ بن عروہ سعدی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غصہ شیطان کی طرف سے ہے، جبکہ شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے، اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے، جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔''

٥١١٤: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❹

۵۱۱۴: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔''

٥١١٥: وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ، وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى، وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى، وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَا: لَيْسَ إِسْنَادُهُ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٠٠٠ وقال: حسن غريب) ☆ فيه عمر بن راشد: ضعيف.

❷ **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٩٢ وقال: حسن).

❸ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٧٨٤). ❹ **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ١٥٢ ح ٢١٦٧٥) والترمذي (لم أجده) [وأبو داود (٤٧٨٢)] و صححه ابن حبان (الموارد: ١٩٧٣).

بِالْقَوِيِّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۱۱۵: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''برا ہے وہ بندہ جس نے تکبر کیا اور اس بڑی بلند ذات (اللہ تعالیٰ) کو بھول گیا، برا ہے وہ بندہ جس نے ظلم وزیادتی کی اور وہ غالب واعلیٰ ذات کو بھول گیا، برا ہے وہ بندہ جو بھول گیا، کھیل کود میں مشغول رہا اور وہ قبروں اور اپنے بوسیدہ ہونے کو بھول گیا، برا ہے وہ بندہ جس نے تکبر کیا اور سرکشی کی اور وہ (اپنے) آغاز وانجام کو بھول گیا، برا ہے وہ بندہ جو دین کے بدلے دنیا طلب کرتا ہے، برا ہے وہ بندہ جو شبہات کے ذریعے دین کو خراب کرتا ہے، بدترین وہ بندہ ہے جسے طمع وحرص کھینچ لے جاتی ہے، برا ہے وہ بندہ کہ خواہش اسے گمراہ کر دیتی ہے، برا ہے وہ بندہ جسے دنیا کی رغبت ذلیل کر دیتی ہے۔'' ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان، دونوں نے فرمایا: اس کی سند قوی نہیں، اور امام ترمذی نے یہ بھی فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۱۱۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۱۱۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر غصے کا گھونٹ پی جاتا ہے وہ گھونٹ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بہتر ہے۔''

۵۱۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ قَالَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَآءَةِ، فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ، وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا. [3]

۵۱۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: غصے کے وقت صبر کرنا، غلطی سرزد ہو جانے پر درگزر کرنا، جب وہ ایسے کریں گے تو اللہ انہیں بچائے گا اور ان کے دشمن سرنگوں ہو جائیں گے گویا وہ قریبی جگری دوست ہے۔'' امام بخاری نے اسے معلق روایت کیا ہے۔

۵۱۱۸: وَعَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٤٨) و البيهقي في شعب الإيمان (٨١٨١) ☆ فيه زيد الخثعمي: مجهول وهاشم بن سعيد الكوفي: ضعيف. [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٢٨ ح ٦١١٤) ☆ علي بن عاصم: ضعيف على الراجح و الحسن البصري عنعن عن ابن عمر رضي الله عنه إن صح السند إليه.

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البخاري في التفسير (باب ٤ قبل ح ٤٨١٦ تعليقًا بدون سند) [و أسنده البيهقي (٧/ ٤٥) و ابن حجر في تغليق التعليق (٤/ ٣٠٣) وسنده ضعيف، علي بن أبي طلحة لم يدرك ابن عباس، ولا ينفعه أن يروى عن ثقات أصحابه رضي الله عنه لأنه لم يصرح بأنه سمع جميع رواياته عن ابن عباس من فلان و فلان: الثقات].

الْإِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ)). [1]

۵۱۱۸: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔''

۵۱۱۹: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوْا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيْرٌ، وَفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهِ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِّنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيْرٍ)). [2]

۵۱۱۹: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے منبر پر فرمایا: لوگو! تواضع اختیار کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اسے رفعت عطا کرتا ہے، وہ خود کو اپنی نظروں میں تو چھوٹا خیال کرتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوتا ہے، اور جو شخص تکبر کرتا ہے، اللہ اسے پستی کا شکار کر دیتا ہے، وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہوتا ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو بڑا تصور کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ ان کے نزدیک کتے یا خنزیر سے بھی ذلیل و حقیر ہوتا ہے۔''

۵۱۲۰: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ علیہ السلام: يَارَبِّ! مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ)). [3]

۵۱۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: رب جی! تیرے بندوں میں سے کون سا شخص تیرے نزدیک زیادہ معزز ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو قدرت ہونے کے باوجود معاف کر دے۔''

۵۱۲۱: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنِ اعْتَذَرَ إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ)). [4]

۵۱۲۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے، اللہ اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیتا ہے، جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے، روز قیامت اللہ اس سے اپنا عذاب روک لے گا اور جو شخص اللہ کے حضور معذرت کرتا ہے، اللہ اس کی معذرت قبول فرما لیتا ہے۔''

۵۱۲۲: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ، وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ، فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٢٩٤، نسخة محققة: ٧٩٤١) [والطبراني في الكبير (١٩/ ٤١٧ ح ١٠٠٧)] ☆ فيه مخيس بن تميم: مجهول (تقدم: ٥٠٦٧)۔ [2] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨١٤٠، نسخة محققة: ٧٧٩٠) ☆ فيه محمد بن يونس الكديمي و سعيد بن سلام العطار كذابان وعلل أخرى۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٣٢٧، نسخة محققة: ٧٩٧٤) ☆ فيه أبو العباس الحسن بن سعيد بن جعفر بن الفضل بن شاذان ضعيف۔

[4] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٣١١، نسخة محققة: ٧٩٥٨) [و أبو يعلى (٧/ ٣٠٢ ح ٤٣٣٨)] ☆ الربيع بن سليم الخلقاني ضعيف و أبو عمرو مولى أنس بن مالك: مجهول و للحديث شواهد ضعيفة۔

فَهَوًى مُتَّبَعٌ، وَشُحٌّ مُّطَاعٌ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّ هُنَّ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۱۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین چیزیں باعث نجات ہیں اور تین چیزیں باعث ہلاکت ہیں باعث نجات چیزیں یہ ہیں: ظاہر و باطن میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا، رضا و ناراضی میں حق بات کرنا، اور تونگری و محتاجی میں میانہ روی اختیار کرنا، اور باعث ہلاکت چیزیں یہ ہیں: ایسی خواہش جس کی اتباع کی جائے، ایسا بخل جس کی اطاعت کی جائے، اور انسان کی خود پسندی، اور یہ ان سب سے زیادہ مہلک ہے۔'' امام بیہقی نے پانچوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

[1] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۲۵۲، نسخة محققة: ٦٨٦٥) ☆ بكر بن سليم ضعفه الجمهور و باقي السند حسن، و للحديث شواهد ضعيفة۔

الظُّلْمِ

ظلم کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

۵۱۲۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ظلم روز قیامت کئی اندھیروں کا باعث ہوگا۔“

۵۱۲۴: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَیُمْلِیْ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ یُفْلِتْهُ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ﴾ اَلْآیَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۵۱۲۴: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن وہ جب اسے پکڑتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”تیرے رب کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے جب وہ بستی کے ظالموں کو پکڑتا ہے۔“

۵۱۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِیْنَ، اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ)) ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اجْتَازَ الْوَادِیَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

۵۱۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”تم ان مساکن میں، جہاں کے باشندوں نے اپنے اوپر ظلم کیا، روتے ہوئے داخل ہونا کیونکہ جس عذاب میں وہ مبتلا ہوئے کہیں تم بھی اس میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ڈھانپ لیا اور رفتار تیز کر دی حتیٰ کہ وہ وادی سے گزر گئے۔

۵۱۲۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

۵۱۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص پر اپنے (مسلمان) بھائی کا، اس کی عزت سے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (۲٤٤٧) و مسلم (۵۷/ ۲۵۷۹)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٤٦٨٦) و مسلم (٦١/ ۲۵۸۳)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٤٤١٩) و مسلم (۳۹/ ۲۹۸۰)۔

[4] رواه البخاري (۲٤٤۹)۔

متعلق یا کسی اور چیز سے متعلق کوئی حق ہو تو وہ (دنیا میں)، اس سے معافی تلافی کروا لے قبل اس کے کہ وہ دن آ جائے جب اس کے پاس درہم و دینار نہیں ہوں گے، اگر اس کے پاس عمل صالح ہوں گے تو وہ اس سے اس کے ظلم کے بقدر لے لیے جائیں گے، اور اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو حق دار کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیے جائیں گے۔''

۵۱۲۷: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟)) قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: ((اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، جس شخص کے پاس درہم ہوں نہ مال و متاع، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو روز قیامت نماز، روزے اور زکوۃ لے کر آئے گا، اور وہ بھی آ جائے گا جسے اس نے گالی دی ہوگی، جس کسی پر بہتان لگایا ہوگا، جس کسی کا مال کھایا ہوگا، جس کسی کا خون بہایا ہوگا اور جس کسی کو مارا پیٹا ہوگا، اس (مظلوم) کو اس کی نیکیوں میں سے نیکیاں دے دی جائیں گی، اور اگر اس کے ذمے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان (حق داروں) کے گناہ لے کر اس شخص پر ڈال دیے جائیں گے پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

۵۱۲۸: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((اِتَّقُوا الظُّلْمَ)) فِيْ بَابِ الْاِنْفَاقِ.

۵۱۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم روز قیامت حق داروں کو ان کے حقوق ضرور ادا کرو گے، حتیٰ کہ سینگوں والی بکری سے سینگوں کے بغیر بکری کو بدلہ دلایا جائے گا۔''

اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''ظلم سے بچو۔'' باب الانفاق میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۱۲۹: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً، تَقُوْلُوْنَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَآءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] رواه مسلم (٥٩/ ٢٥٨١)۔

[2] رواه مسلم (٦٠/ ٢٥٨٢) ٥ حديث جابر تقدم (١٨٦٥)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٠٠٧ وقال: حسن غريب)۔

۵۱۲۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امّعہ نہ بنو، (وہ اس طرح کہ) تم کہو: اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے، اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے، بلکہ تم اپنے آپ سے عزم کرو کہ اگر لوگوں نے اچھا سلوک کیا تو تم بھی اچھا سلوک کرو گے اور اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو تم ظلم نہیں کرو گے۔''

٥١٣٠: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنِ اكْتُبِيْ إِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ، وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ، كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ)) وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ!. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۱۳۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام خط لکھا کہ آپ اختصار کے ساتھ مجھے وصیت لکھیں، چنانچہ انہوں نے لکھا: سلام علیک! امابعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص لوگوں کی ناراضی کے بدلے میں اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے شر سے کافی ہو جاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی ناراضی کے بدلے میں لوگوں کی خوشی تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔'' والسلام علیک!

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥١٣١: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَيْسَ ذَاكَ، إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، أَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۱۳۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی آمیزش نہیں کی۔'' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر گراں گزری اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے یہ مراد نہیں، بلکہ اس سے مراد شرک ہے، کیا تم نے لقمان علیہ السلام کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: ''بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''ایسے نہیں جو تم گمان کرتے ہو، یہ تو وہ ہے جیسے لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤١٤) ☆ رجل من أهل المدينة مجهول وروى ابن حبان (الإحسان: ٢٧٧) عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ((من أرضى الناس بسخط الله كفاه الله و من أسخط الله برضا الناس و كله الله إلى الناس.)) وسنده صحيح و رواه أحمد في الزهد (ص ١٦٤ ح ٩٠٨) عن عائشة موقوفًا وسنده صحيح وحديث ابن حبان وأحمد يغني عن حديث الترمذي۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٧٦) و مسلم (١٩٧/ ١٢٤)۔

٥١٣٢: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۵۱۳۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت مقام ومرتبے کے لحاظ سے وہ شخص بدترین ہوگا جس نے کسی کی دنیا (بنانے) کی خاطر اپنی آخرت ضائع کر لی۔''

٥١٣٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ: دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ﴾، وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ، وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ، فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ: اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ)). ❷

۵۱۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال نامے تین قسم کے ہیں، ایک وہ اعمال نامہ جسے اللہ معاف نہیں فرمائے گا، وہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''بے شک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔'' ایک وہ اعمال نامہ ہے جسے اللہ نہیں چھوڑے گا، وہ ہے بندوں کا آپس میں ظلم کرنا حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں، اور ایک وہ اعمال نامہ ہے جس کی اللہ پرواہ نہیں کرے گا، وہ ہے بندوں کا اپنے اور اللہ کے درمیان ظلم کرنا، یہ اللہ کے سپرد ہے، اگر وہ چاہے تو اسے عذاب دے دے اور اگر چاہے تو اس سے درگزر فرمائے۔''

٥١٣٤: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهٗ)). ❸

۵۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچو، وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے حق کا مطالبہ کرتا ہے اور بے شک اللہ حق دار سے اس کا حق نہیں روکتا۔''

٥١٣٥: وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ مَّشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ)). ❹

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٩٦٦) [و حسنه البوصيري المتأخر!] ☆ فيه عبد الحكيم السدوسي لم يوثقه غير ابن حبان من المتقدمين وروى عنه جماعة۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٧٣، نسخة محققة: ٧٠٦٩-٧٠٧٠) [وأحمد (٦/ ٢٤٠ ح ٢٦٥٥٩)] ☆ صححه الحاكم (٤/ ٥٧٥) فتعقبه الذهبي، قال: "صدقة (بن موسى) ضعفوه وابن بابنوس فيه جهالة" و صححه الحاكم مرة أخرى حديثه الآخر (٢/ ٣٩٢) ووافقه الذهبي، قلت: صدقة بن موسى ضعفه الجمهور فهو ضعيف۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٦٤، نسخة محققة: ٧٠٦١) ☆ فيه صالح بن حسان (كمافى النسخة المحققة) :وهو متروك جدًا۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٦٧٥، نسخة محققة: ٧٢٦٩)[والطبراني فى الكبير (٦١٩)] ☆ قال الهيثمي: "وفيه عياش بن مؤنس و لم أجد من ترجمه" (مجمع الزوائد ٤/ ٢٠٥) قلت: وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال و أبو الحسن نمران بن مخمر: مجهول الحال۔

۵۱۳۵: اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ظالم کے ساتھ چلتا ہے تا کہ وہ اس کو تقویت پہنچائے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے، ایسا شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔''

٥١٣٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ: اَنَّـهٗ سَمِعَ رَجُلاً یَقُوْلُ: اِنَّ الظَّالِمَ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ، فَقَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ: بَلٰی وَاللّٰهِ! حَتّٰی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَکْرِهَا هُزْلاً لِظُلْمِ الظَّالِمِ. رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [1]

۵۱۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ظالم شخص اپنے آپ ہی کو نقصان پہنچاتا ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! حتیٰ کہ سرخاب ظالم کے ظلم کی وجہ سے دبلی پتلی ہو کر اپنے آشیانے ہی میں مرجاتی ہے۔ امام بیہقی نے چاروں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٤٧٩، نسخة محققة: ٧٠٧٥) ☆ عمر بن جابر الحنفي: مقبول أي مجهول الحال و ثقه ابن حبان وحده و إسماعيل بن حكيم الخزاعي لم أجد من وثقه و أما نعيم بن حماد فهو صدوق حسن الحديث و لم يصب من ضعفه۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ
نیکی کا حکم دینے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل اول

۵۱۳۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُّنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ، وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ))۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر وہ طاقت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان سے، اگر وہ (اس کی بھی) استطاعت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے (بدلنے کے لیے منصوبہ بندی کرے اور اس سے نفرت رکھے)، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

۵۱۳۸: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ الْمُدْھِنِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ وَالْوَاقِعِ فِیْھَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَھَمُّوْا سَفِیْنَۃً، فَصَارَ بَعْضُھُمْ فِیْ اَسْفَلِھَا وَصَارَ بَعْضُھُمْ فِیْ اَعْلَاھَا فَکَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِھَا یَمُرُّ بِالْمَآءِ عَلَی الَّذِیْنَ فِیْ اَعْلَاھَا فَتَاَذَّوْا بِہٖ، فَاَخَذَ فَاْسًا، فَجَعَلَ یَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِیْنَۃِ فَاَتَوْہُ فَقَالُوْا: مَالَکَ؟ قَالَ: تَاَذَّیْتُمْ بِیْ وَلَا بُدَّ لِیْ مِنَ الْمَآءِ. فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَنْجَوْہُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَھُمْ وَاِنْ تَرَکُوْہُ اَھْلَکُوْہُ وَاَھْلَکُوْا اَنْفُسَھُمْ))۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۱۳۸: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی حدود (قائم کرنے) میں سستی کرنے والے اور ان میں مبتلا ہونے والے شخص کی مثال اس قوم کی مثل ہے جنہوں نے ایک کشتی (میں سوار ہونے) کے متعلق قرعہ اندازی کی تو ان میں سے بعض اس کی نچلی منزل پر اور بعض بالائی منزل پر بیٹھ گئے، جو نچلی منزل میں تھے وہ پانی لینے کے لیے بالائی منزل والوں کے اوپر سے گزرتے، جس سے اوپر والے تکلیف محسوس کرتے، لہٰذا نچلی منزل والوں نے کلہاڑا پکڑا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگے، چنانچہ اوپر والے ان کے پاس آئے اور پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ (ہمارے اوپر جانے سے) تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور پانی بھی ہماری مجبوری ہے، اگر اوپر والوں نے اس کے ہاتھ روک لیے تو وہ اسے بھی بچا لیں گے اور اپنے آپ کو بھی بچا لیں گے، اور اگر اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں گے تو وہ اسے بھی ہلاک کر دیں گے اور اپنے آپ کو بھی ہلاک کر لیں گے۔''

۵۱۳۹: وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یُجَآءُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، فَیُلْقٰی فِی النَّارِ،

---

[1] رواه مسلم (۷۸/ ۴۹)۔ [2] رواه البخاري (۶۲۸۶)۔

فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِی النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: اَیْ فُلَانُ! مَا شَأْنُكَ؟ اَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۱۳۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت ایک آدمی لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اس کی انتڑیاں آگ میں نکل آئیں گی، وہ ان کے گرد اس طرح چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، جہنمی اس پر جمع ہو جائیں گے، اور اس سے دریافت کریں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں نیکی کرنے کا حکم نہیں دیتا تھا اور ہمیں برائی کرنے سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا، اور میں تمہیں برائی سے روکتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۱۴۰: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ، ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۵۱۴۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنا عذاب نازل کر دے، پھر تم اس سے دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہ ہوں گی۔''

۵۱۴۱: وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِی الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [3]

۵۱۴۱: عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب زمین پر گناہ کیا جائے اور وہاں موجود شخص اسے ناپسند کرے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود نہیں، اور جو شخص اس وقت وہاں موجود نہ ہو لیکن وہ اس پر راضی ہو تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود ہو۔''

۵۱۴۲: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾. فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَصَحَّحَهٗ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ: ((اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰی يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ)). وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٦٧) و مسلم (٥١/ ٢٩٨٩)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٢١٦٩ وقال: حسن)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٣٤٥)۔

بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَايُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ)). وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ: ((مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهٗ)). ❶

۵۱۴۲: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ''لوگو! تم یہ آیت تلاوت کرتے ہو: ''ایمان والو! تم (گناہوں کے متعلق) اپنا خیال رکھو، جب تم ہدایت پر ہو تو پھر گمراہ شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔'' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک جب لوگ کسی برائی کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں تو پھر قریب ہے کہ اللہ ان سب کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔'' ابن ماجہ، ترمذی، اور امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: ''جب وہ ظالم کو (ظلم کرتے ہوئے) دیکھیں اور وہ اس کے ہاتھوں کو نہ روکیں تو پھر قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔''

اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے: ''جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں پھر وہ انہیں روکنے کی طاقت کے باوجود نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ انہیں عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔''

ایک اور روایت میں ہے: ''جس قوم کی اقلیت گناہ میں مبتلا ہو جائے اور وہ اکثریت جو گناہ تو نہیں کرتی مگر کرنے والوں کو روکتی بھی نہیں (وہ بھی عذاب سے دوچار ہو جائے گی)۔''

۵۱۴۳: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ، يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۱۴۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر کوئی شخص کسی قوم میں گناہ کرتا ہو اور وہ لوگ اسے روکنے کی طاقت کے باوجود نہ روکیں تو پھر اللہ ان کے مرنے سے پہلے انہیں اپنے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

۵۱۴۴: وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رضي الله عنه فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا، وَهَوًى مُّتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ، وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَابُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِ، فَاِنَّ وَرَآءَ كُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❸

۵۱۴۴: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو، جب تم خود ہدایت پر ہو گے تو گمراہ لوگ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا

---

❶ **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٠٠٥) و الترمذي (٢١٦٨) و أبو داود (٤٣٣٨)۔

❷ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٣٩) وابن ماجه (٤٠٠٩) [وأحمد (٤/ ٣٦٤) و الطيالسي (٦٦٣) وصححه ابن حبان (١٨٣٩۔١٨٠٤)] ☆ عبيد الله بن جرير مجهول الحال لم يوثقه غير ابن حبان و للحديث شواهد ضعيفة

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٥٨ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٠١٤) [عمرو بن جارية وثقه الترمذي وابن حبان فحديثه حسن]۔

سکیں گے۔'' کے بارے میں ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: سن لو! اللہ کی قسم! میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلکہ تم نیکی کرنے کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، حتیٰ کہ جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے، خواہش کی اتباع کی جاتی ہے، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی رائے و عقل پر خوش ہے، اور تم دیکھو کہ ایک ایسا امر جس سے بچنا مشکل ہے تو پھر تم اپنی جانوں کو لازم پکڑو اور عام لوگوں کے معاملے کو چھوڑ دو، کیونکہ آگے ایام صبر آنے والے ہیں، جس شخص نے ان ایام میں صبر کیا گویا اس نے انگارہ پکڑا، ان ایام میں عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے عمل کرنے کے برابر اجر و ثواب ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان کے پچاس آدمیوں کے اجر کی مانند؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان پچاس آدمیوں کے اجر کی مانند جو تم میں سے ہیں۔''

٥١٤٥: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَکَرَهٗ، حَفِظَهٗ، مَنْ حَفِظَهٗ، وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ: ((اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْهَا، فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ، اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ)) وَذَکَرَ: ((اَنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِی الدُّنْیَا، وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّةِ، یُغْرَزُ لِوَآءُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ)). قَالَ: ((وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ هَیْبَةُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((اِنْ رَّاٰی مُنْکَرًا اَنْ یُّغَیِّرَهٗ)) فَبَکٰی اَبُوْ سَعِیْدٍ، وَقَالَ: قَدْ رَاَیْنَاهُ فَمَنَعَتْنَا هَیْبَةُ النَّاسِ اَنْ نَتَکَلَّمَ فِیْهِ. ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی، فَمِنْهُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا، وَیَحْیٰی مُؤْمِنًا، وَیَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَّمِنْهُمْ مَنْ یُّوْلَدُ کَافِرًا، وَّیَحْیٰی کَافِرًا، وَّیَمُوْتُ کَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّوْلَدُ مُؤْمِنًا، وَّیَحْیٰی مُؤْمِنًا، وَیَمُوْتُ کَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَّنْ یُوْلَدُ کَافِرًا، وَّیَحْیٰی کَافِرًا وَّیَمُوْتُ مُؤْمِنًا)) قَالَ: وَذَکَرَ الْغَضَبَ: ((فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی؛ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی، وَخِیَارُکُمْ مَّنْ یَّکُوْنُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ سَرِیْعَ الْفَیْءِ، وَشِرَارُکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ سَرِیْعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ)) قَالَ: ((اِتَّقُوا الْغَضَبَ، فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ، اَلَا تَرَوْنَ اِلَی انْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَیْنَیْهِ؟ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْیَضْطَجِعْ وَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ)) قَالَ: وَذَکَرَ الدَّیْنَ فَقَالَ: ((مِنْکُمْ مَنْ یَّکُوْنُ حَسَنَ الْقَضَآءِ، وَاِذَا کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ، فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی، وَمِنْهُمْ مَّنْ یَکُوْنُ سَیِّءَ الْقَضَآءِ، وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ، فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰی، وَخِیَارُکُمْ مَّنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَحْسَنَ الْقَضَآءَ، وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِی الطَّلَبِ، وَشِرَارُکُمْ مَّنْ اِذَا کَانَ عَلَیْهِ الدَّیْنُ اَسَآءَ الْقَضَآءَ وَاِنْ کَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِی الطَّلَبِ)). حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ وَاَطْرَافِ الْحِیْطَانِ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا فِیْمَا مَضٰی مِنْهَا اِلَّا کَمَا بَقِیَ مِنْ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْمَا مَضٰی مِنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۱۴۵: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٩١ وقال: حسن) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف۔

آپ نے قیام قیامت تک پیش آنے والے تمام واقعات بیان فرمائے، کچھ لوگوں نے اسے یاد رکھا اور کچھ لوگوں نے اسے بھلا دیا، آپ کے خطاب میں یہ بھی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا شیریں و شاداب ہے، بے شک اللہ تمہیں اس میں خلیفہ و جانشین بنانے والا ہے، وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سن لو! دنیا سے بچو، اور عورتوں (کے فتنے) سے بچو۔'' اور آپ ﷺ نے ذکر فرمایا: ''روز قیامت ہر عہد شکن کے لیے، دنیا میں اس کی عہد شکنی کے مطابق ایک جھنڈا ہوگا، اور امیر عامہ (صدر) کی عہد شکنی سے بڑھ کر کوئی عہد شکنی نہیں ہوگی، اس کا جھنڈا اس کی سرین پر نصب کیا جائے گا، اور لوگوں کا خوف تم میں سے کسی کو حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ وہ اسے جانتا ہو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اگر وہ کوئی برائی دیکھے، تو اسے روک دے لوگوں کا خوف اسے ایسا کرنے سے نہ روکے۔'' چنانچہ (یہ بیان کر کے) ابوسعید رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور فرمایا: یقیناً ہم نے اس کو دیکھا لیکن لوگوں کے خوف نے ہمیں اس کے متعلق بات کرنے سے روک دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! آدم علیہ السلام کی اولاد مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، ان میں سے کوئی تو مؤمن پیدا کیا گیا، وہ اسی حالت میں زندہ رہا اور اسی حالت پر فوت ہوا، اور ان میں کچھ کو کافر پیدا کیا گیا، وہ حالت کفر پر زندہ رہے اور کافر ہی فوت ہوئے، اور ان میں سے کچھ مؤمن پیدا ہوتے ہیں، حالت ایمان پر زندہ رہتے ہیں اور حالت کفر پر فوت ہو جاتے ہیں، اور ان میں سے کچھ حالت کفر پر پیدا ہوتے ہیں، اسی حالت پر زندہ رہتے ہیں اور حالت ایمان پر فوت ہوتے ہیں۔'' اور راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے غصے کا ذکر فرمایا: ''ان میں سے کچھ کو جلد غصہ آ جاتا ہے اور جلد ہی اتر جاتا ہے، ان میں سے ایک (خصلت) دوسری (خصلت) کا بدل ہے، اور ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں غصہ دیر سے آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے یہ بھی ایک (خصلت) دوسری کا بدل ہے، اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جسے غصہ دیر سے آتا ہو اور جلد زائل ہوتا ہو، اور تم سے بدترین شخص وہ ہے جسے غصہ تو جلد آتا ہو جبکہ وہ زائل دیر سے ہوتا ہو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصے سے بچو، کیونکہ وہ ابن آدم کے دل پر ایک انگارہ ہے، کیا تم اس کی رگوں کے پھولنے اور اس کی آنکھوں کی سرخی کی طرف نہیں دیکھتے، جو شخص ایسی کیفیت محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ لیٹ جائے اور زمین کے ساتھ لگ جائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے قرض کا ذکر کیا تو فرمایا: ''تم میں سے کوئی ادائیگی میں اچھا ہوتا ہے لیکن جب اس نے کسی سے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں سختی کرتا ہے، یہ (خصلت) دوسری کا بدل ہے، (تاہم یہ وصف قابل ستائش نہیں) کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ادائیگی میں برے ہوتے ہیں جبکہ وصولی میں اچھے ہوتے ہیں تو یہ بھی دوسری (خصلت) کا بدل ہے، (تاہم یہ وصف قابل ستائش نہیں) اور تم میں سے بہتر شخص وہ ہے کہ جب اس پر قرض ہو تو وہ اچھی طرح ادا کرتا ہے، اور جب اس نے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں اچھا ہوتا ہے، اور تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں برا ہو اور اگر اس نے قرض لینا ہو تو وہ وصولی میں سخت ہو۔'' حتیٰ کہ جب دھوپ کھجور کے درختوں کی چوٹیوں اور دیواروں کی اطراف پر آ گئی تو فرمایا: ''سن لو! دنیا بس اتنی ہی باقی رہ گئی ہے جتنا آج کے دن کا یہ حصہ باقی رہ گیا ہے۔''

٥١٤٦: وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يَعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۱۴۶: ابوبختری، نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس وقت

[1] إسناده صحيح، رواه أبو داود (٤٣٤٧)۔

تک گناہوں کی وجہ سے تباہ و برباد نہیں کیے جائیں گے جب تک وہ گناہوں کے جواز کے لیے جھوٹے عذر پیش نہیں کریں گے۔''

۵۱۴۷: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا، فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ)) [1] رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۵۱۴۷: عدی بن عدی کندی بیان کرتے ہیں، ہمارے آزاد کردہ غلام نے ہمیں حدیث بیان کی کہ اس نے میرے دادا کو بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے سب لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا حتیٰ کہ وہ اپنے سامنے برائی ہوتی دیکھیں اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود اسے نہ روکیں، جب وہ اس طرح کے ہو جائیں تو پھر اللہ عام و خاص (زیادہ اور تھوڑوں سب کو) عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

۵۱۴۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ إِسْرَآئِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ، نَهَتْهُمْ عُلَمَآؤُهُمْ، فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ، وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﴿ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴾. قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: ((لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ أَطْرًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ: ((كَلَّا وَاللّٰهِ! لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا، أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ)). [2]

۵۱۴۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب بنو اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علما نے انہیں منع کیا، وہ باز نہ آئے تو وہ (علما) ان کے ہم نشین اور ان کے ہم نوالہ و ہم پیالہ بن گئے، اللہ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے کے مشابہ کر دیا اور داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کی زبان پر ان پر لعنت فرمائی، اور یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرتے تھے۔'' راوی بیان کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''نہیں (تم بھی کامیاب نہیں ہو گے) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حتیٰ کہ تم ان (گناہ گاروں، ظالموں) کو سختی سے منع کرو۔'' اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، فرمایا: ''ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم کرو، تم ضرور برائی سے منع کرو اور تم ضرور ظالم کے ہاتھوں کو پکڑو تم ضرور اسے حق کی طرف مائل کرو اور تم ضرور اسے حق پر قائم رکھو ورنہ پھر اللہ تمہارے دلوں کو ایک دوسرے کے مشابہ کر دے گا، پھر وہ تم پر بھی لعنت فرمائے گا جس طرح اس نے ان پر لعنت فرمائی۔''

۵۱۴۹: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٤٦ ح ٤١٥٥) ☆ فيه "مولى لنا" مجهول و له شاهد عند الطبراني ورجاله ثقات (مجمع الزوائد ٧/ ٢٦٨) و شاهد آخر عند الترمذي (٢١٦٨ حسن صحيح) و أبي داود (٤٣٣٨) و ابن ماجه (٤٠٠٥) تقدم (٥١٤٢) و صححه ابن حبان (الإحسان: ٣٠٤)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٤٧ وقال: حسن) وأبو داود (٤٣٣٧) ☆ أبو عبيدة لم يسمع من أبيه فالسند منقطع۔

مِنْ نَّارٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَآءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ: ((خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُ وْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ)). [1]

۵۱۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے معراج کی رات کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کترے جا رہے تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کی امت کے خطیب حضرات ہیں، یہ لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے تھے مگر خود کو بھول جاتے تھے۔'' شرح السنہ، بیہقی فی شعب الایمان اور ان کی روایت میں ہے، فرمایا: ''آپ کی امت کے وہ خطیب حضرات ہیں جو یہ کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے، وہ اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن عمل نہیں کرتے تھے۔''

۵۱۵۰: وَعَنْ عَمَّارِبْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أُنْزِلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَآءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأُمِرُوْا أَنْ لَّا يَخُوْنُوْا، وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ، فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ، فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۱۵۰: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آسمان سے روٹی اور گوشت پر مشتمل دستر خوان اتارا گیا اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ خیانت نہ کریں اور نہ کل کے لیے ذخیرہ کریں، لیکن انہوں نے خیانت کی، ذخیرہ کیا اور کل کے لیے اٹھا رکھا، جس کی وجہ سے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا گیا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۱۵۱: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّهٗ تُصِيْبُ أُمَّتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ، لَا يَنْجُوْ مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَصَدَّقَ بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّهٗ عَلَيْهِ، وَإِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ أَبْغَضَهٗ عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى إِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ)). [3]

۵۱۵۱: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری دور میں میری امت کو ان کے بادشاہوں کی طرف سے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑے گا، اور ان سے صرف وہی شخص بچے گا جو اللہ کے دین کو پہچان کر اپنی زبان، اپنے ہاتھ

---

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٥٣ ح ٤١٥٩ وقال: حسن) و البيهقي في شعب الإيمان (١٧٧٣ تقدم (٤٨٠١) فراجعه للشواهد]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٦١ و قال: غريب) ☆ سعيد بن أبي عروبة و قتادة مدلسان عنعنا و للحديث شواهد ضعيفة۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٧٥٨٧، نسخة محققة بعد ح ٧١٨٠) ☆ فيه سهل بن عمار: ضعيف كما يظهر من ترجمته في لسان الميزان (٣/ ١٤٣-١٤٤) و جابر بن زيد عن عمر: منقطع۔

اور اپنے دل کے ذریعے اس کے خلاف جہاد کرے گا، یہ وہ شخص ہے جسے پہلی سعادتیں حاصل ہوں گی، اور وہ شخص جس نے اللہ کے دین کی معرفت حاصل کی اور اس کی تصدیق بھی کی، اور وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا لیکن اس (کے بیان و تفصیل) پر خاموشی اختیار کی، اگر اس نے کسی کو اچھا کام کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر اس کو پسند کیا، اور اگر کسی کو برا کام کرتے ہوئے دیکھا تو اس پر اس سے ناراض ہوا۔ یہ شخص اپنی مخفی پسند و ناپسند پر کامیاب ہو گیا۔"

۵۱۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عليه السلام: اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا، بِاَهْلِهَا قَالَ: يَا رَبِّ! اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا، لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ)) قَالَ: ((فَقَالَ: اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ)). [1]

۵۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے جبریل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کے باسیوں سمیت الٹ دو۔ اس نے عرض کیا: رب جی! ان میں تو تیرا فلاں بندہ ہے جس نے آنکھ جھپکنے کے برابر تیری نافرمانی نہیں کی۔" نبی ﷺ نے بیان فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس (شہر) کو اس پر اور ان پر الٹ دے، کیونکہ اس کا چہرہ میری خاطر کبھی لمحہ بھر کے لیے بھی متغیر نہیں ہوا۔"

۵۱۵۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَسْاَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ: مَالَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ؟)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَيُلَقّٰى حُجَّتَهٗ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ)). رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۱۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ عزوجل روز قیامت بندے سے سوال کرتے ہوئے فرمائے گا: تجھے کیا ہوا تھا کہ جب تو نے برائی دیکھی تو تُو نے اسے کیوں نہیں روکا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کو اس کی دلیل سکھا دی جائے گی اور وہ عرض کرے گا: رب جی! میں لوگوں سے ڈر گیا اور تجھ سے امید رکھی۔" امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

۵۱۵۴: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحَابَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ: اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ، وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۱۵۴: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۵۹۵، نسخة محققة: ۷۱۸۹) ☆ فيه عبيد بن إسحاق العطار: ضعيف، وفيه علة أخرى۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۷۵۷۵، نسخة محققة: ۷۱۶۸) ☆ سفيان الثوري مدلس و لم يصرح بالسماع، و أخاف الإنقطاع فى السند۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۴/ ۳۹۱ ح ۱۹۷۱۶) والبيهقي في شعب الإيمان (۱۱۱۸۰، نسخة محققة: ۱۰۶۶۶) ☆ قتادة والحسن مدلسان وعنعنا۔

جان ہے! بے شک نیکی اور برائی دو (الگ الگ) مخلوق ہیں، روز قیامت انہیں لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، چنانچہ نیکی تو اپنے ساتھیوں (یعنی نیکوکاروں) کو خوشخبری دے گی اور ان سے خیر کا وعدہ کرے گی، جبکہ برائی کہے گی: دور رہو، دور رہو، لیکن وہ (برائی کرنے والے) اس سے جدا نہیں ہو سکیں گے۔"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کِتَابُ الرِّقَاقِ
دلوں کو نرم بنانے والی باتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

٥١٥٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۱۵۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو نعمتیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فراغت۔''

٥١٥٦: وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَاللّٰهِ! مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ، فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۱۵۶: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال بس ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے، پھر وہ دیکھے کہ وہ (انگلی پانی کی) کتنی مقدار کے ساتھ لوٹتی ہے۔''

٥١٥٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ: ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ؟)) فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ. قَالَ: ((فَوَاللّٰهِ! لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۱۵۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے ایک چھوٹے کانوں والے مردار بچے کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم تو اسے کسی معمولی چیز کے بدلے میں لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ (بکری کا مردہ بچہ) تمہارے نزدیک حقیر ہے۔''

٥١٥٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه البخاري (٦٤١٢)۔

[2] رواه مسلم (٥٥ / ٢٨٥٨)۔

[3] رواه مسلم (٢ / ٢٩٥٧)۔

[4] رواه مسلم (١ / ٢٩٥٦)۔

۵۱۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ جبکہ کافر کے لیے جنت ہے۔''

۵۱۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً، يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى إِذَا اَفْضٰى إِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کسی مومن کی کوئی نیکی ضائع نہیں کرتا، اس کو اس (نیکی) کے بدلے میں دنیا میں عطا کیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں اسے آخرت میں جزا دی جائے گی، اور کافر کو اس کی دنیا میں اللہ کے لیے کی گئی نیکیوں کے بدلے میں کھلایا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ آخرت کو پہنچے گا تو اس کی کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کی اسے جزا دی جائے۔

۵۱۶۰: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ: ((حُفَّتْ)) بَدَلَ: ((حُجِبَتْ)). [2]

۵۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنم کو شہوات کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا اور جنت کو ناگوار چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔'' بخاری، مسلم۔ البتہ صحیح مسلم میں ((حجبت)) کے بدلے ((حفت)) کے الفاظ ہیں۔

۵۱۶۱: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ، وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ، اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ، وَاِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ. طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَشْعَثَ رَأْسُهٗ، مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۱۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دینار و درہم اور دوشالے کا (پرستار) بندہ ہلاک ہوا، اگر اسے دیا جائے تو خوش اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہوتا ہے، وہ ہلاک ہوا اور ذلیل ہوا، جب اسے کانٹا چبھے تو وہ نکالا نہ جائے، خوش حالی ہو اس شخص کے لیے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے، اس کے بال پراگندہ اور پاؤں گرد آلود ہیں، اگر وہ پہرے پر مامور ہے تو وہ پہرے پر ڈٹا ہوا ہے اور اگر لشکر کے آخری دستے میں ہے تو وہ وہاں بھی ڈٹا ہوا ہے، اگر وہ (محفل میں شرکت کے لیے) اجازت طلب کرے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اگر وہ سفارش کرے تو سفارش قبول نہ کی جائے۔''

۵۱۶۲: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ: ((اَيْنَ السَّائِلُ؟)) وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ: ((اَنَّهٗ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ، اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ

---

[1] رواه مسلم (٥٦/ ٢٨٠٨)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٨٧) ومسلم (١/ ٢٨٢٣) [ورواه مسلم (١/ ٢٨٢٢) من حديث سيدنا أنس رضي الله عنه]۔

[3] رواه البخاري (٢٨٨٧)۔

عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاكَلَتْ. وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهٖ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۱۶۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنے بعد تمہارے متعلق جس چیز کا اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی رونق اور اس کی زینت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا خیر، برائی کو ساتھ لائے گی؟ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ پر وحی اتاری جا رہی ہے، راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (چہرے مبارک) سے پسینہ صاف کیا، اور فرمایا: ''وہ سائل کہاں ہے؟'' گویا آپ نے اس کی تعریف کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خیر، شر کو ساتھ نہیں لائے گی، بے شک موسم ربیع جو چارہ اگاتا ہے، اس سے وہ بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے، اپھارہ کر دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے، البتہ سبز گھاس کھانے والا جانور کھاتا ہے حتیٰ کہ اس کے کوکھ نکل آتے ہیں، وہ سورج کی طرف رخ کر کے جگالی کرتا ہے، گوبر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے، اور وہ دوبارہ (چرنے) چلا جاتا ہے اور دوبارہ (سبز گھاس) کھاتا ہے، یہ مال سرسبز و شاداب، شیریں ہے جس نے اسے اپنی ضرورت کے مطابق لیا اور اسے اس کے حق کے مطابق خرچ کیا تو وہ بہترین مددگار ہے، اور جس نے اسے اپنی ضرورت کے بغیر حاصل کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور وہ (مال) روز قیامت اس کے خلاف گواہی دے گا۔''

۵۱۶۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَوَاللّٰهِ! لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۱۶۳: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمہارے متعلق فقر سے نہیں ڈرتا لیکن مجھے تمہارے متعلق اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا تم پر فراخ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کی گئی تھی، پھر تم اس کے متعلق ویسے ہی رغبت رکھو گے جیسے انہوں نے اس کے متعلق رغبت رکھی، اور وہ تمہیں ہلاک کر دے گی جیسے اس نے انہیں ہلاک کر دیا۔''

۵۱۶۴: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((كَفَافًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۱۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صرف اتنا رزق عطا فرما کہ ان کے جسم و جان کا رشتہ برقرار رہ سکے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''بقدر کفاف'' (گزارہ لائق روزی عطا فرما)

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٦٥) و مسلم (١٢٣/ ١٠٥٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠١٥) و مسلم (٦/ ٢٩٦١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٦٠) و مسلم (١٨/ ١٠٥٥)۔

٥١٦٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۱۶۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے فلاح پائی جس نے (اپنے رب کی) اطاعت کرلی اور اسے بقدر ضرورت رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے جو اسے عطا کیا اس پر اس نے قناعت اختیار کی۔''

٥١٦٦: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِيْ مَالِيْ. وَاِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ: مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى، اَوْلَبِسَ فَاَبْلٰى، اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۱۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال فقط تین صورتوں میں ہے جو اس نے کھا کر ختم کر دیا، یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا (اللہ کی راہ میں) دے کر ذخیرہ کرلیا، اور جو ان کے علاوہ ہے وہ تو اسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔''

٥١٦٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ: فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، وَيَبْقٰى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقٰى عَمَلُهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۱۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے، اس کے گھر والے، اس کا مال اور اس کے اعمال اس کے ساتھ جاتے ہیں، اس کے گھر والے اور اس کا مال واپس آ جاتے ہیں، اور اس کے اعمال (اس کے ساتھ) باقی رہ جاتے ہیں۔''

٥١٦٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَامِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ: ((فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا اَخَّرَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۵۱۶۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارثوں کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارثوں کے مال سے زیادہ پسند ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اس کا مال تو وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا جبکہ وہ مال جو اس نے پیچھے چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے۔''

٥١٦٩: وَعَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: ((يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ)). قَالَ: ((وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْلَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْتَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۵۱۶۹: مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (اس وقت)

---

❶ رواه مسلم (١٢٥/ ١٠٥٤)۔

❷ رواه مسلم (٤/ ٢٩٥٩)۔

❸ متفق عليه ، رواه البخاري (٦٥١٤) و مسلم (٥/ ٢٩٦٠)۔

❹ رواه البخاري (٦٤٤٢)۔

❺ رواه مسلم (٣/ ٢٩٥٨)۔

سورۂ تکاثر کی تلاوت فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم! حالانکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا، یا پہن لیا اور بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر کے (آخرت کے لیے) آگے بھیج دیا۔‘‘

٥١٧٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥١٧٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مال داری، مال اور ساز و سامان کی کثرت سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ مال داری تو نفس کی مال داری (یعنی قناعت) ہے۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥١٧١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَاۤءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ؟)) قُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا، فَقَالَ: ((اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ، وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ)) [2] رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٥١٧١: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے اور ان پر عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو سکھائے جو ان پر عمل کرے؟‘‘ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں، چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ’’محارم (اللہ کی حرام کردہ چیزوں) سے بچ جاؤ، اس طرح تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، اللہ نے جو تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ اس طرح تم سب لوگوں سے زیادہ غنی بن جاؤ گے، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو گے تو مومن بن جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنی ذات کے لیے پسند کرتے ہو، تو مسلمان بن جائے گا، زیادہ مت ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔‘‘ احمد، ترمذی، اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥١٧٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اِبْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ، اَمْلَاُ صَدْرَكَ غِنًى، وَاَسُدَّ فَقْرَكَ، وَاِنْ لَا تَفْعَلْ، مَلَاْتُ يَدَكَ شُغْلًا، وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

٥١٧٢: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک اللہ فرماتا ہے: انسان! میری عبادت کے لیے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٤٦) و مسلم (١٢٠/ ١٠٥١)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣١٠ ح ٨٠٨١) و الترمذي (٢٣٠٥)۔☆ أبو طارق مجهول والحسن البصري مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٣٥٨ ح ٨٦٨١) و ابن ماجه (٤١٠٧)۔

فارغ ہو جا، میں تیرے دل کو مال داری (قناعت) سے بھر دوں گا، تیری محتاجی ختم کر دوں گا اور اگر تو (ایسے) نہیں کرے گا تو میں تجھے کاموں میں مصروف کر دوں گا اور تیری محتاجی ختم نہیں کروں گا۔''

٥١٧٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ)). يَعْنِي الْوَرْعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۱۷۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کی عبادت اور اس میں بھرپور انہماک کا ذکر کیا گیا اور دوسرے آدمی کا تقویٰ واحتیاط برتنے کا ذکر کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''تقویٰ کے ساتھ (اس عبادت واجتہاد کا) موازنہ نہ کرو۔''

٥١٧٤: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ الْاَوْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: ((اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا ❷

۵۱۷۴: عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو اپنے مرض سے پہلے، اپنے مال دار ہونے کو اپنی محتاجی سے پہلے، اپنی فراغت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔'' امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٥١٧٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا، اَوْفَقْرًا مُنْسِيًا، اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، اَوْهَرَمًا مُفْنِدًا، اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، اَوِ الدَّجَّالَ، فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ❸

۵۱۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی حد سے تجاوز کر دینے والی تونگری کا انتظار کرتا ہے، یا (عبادت واطاعت سے) بھلا دینے والی محتاجی کا انتظار کرتا ہے، یا خراب کر دینے والے مرض کا، یا بے ہودہ گوئی کرانے والے بڑھاپے کا، یا اچانک آ جانے والی موت کا، یا دجال کا، دجال تو پوشیدہ فتنہ ہے جس کا انتظار ہے، یا قیامت کا اور قیامت بڑی آفت اور ناگوار چیز ہے۔''

٥١٧٦: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا، اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ،

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥١٩ وقال: غريب) ☆ محمد بن عبد الرحمٰن بن نبيه : مجهول الحال۔

❷ **حسن**، رواه الترمذي (لم أجده) [والبغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٢٤ ح ٤٠٢١) و ابن المبارك في الزهد (٢) والنسائي في الكبرى كما في تحفة الأشراف (١٣/ ٣٢٨ ح ١٩١٧٩)] ☆ السند مرسل ورواه الحاكم (٤/ ٣٠٦) موصولاً من حديث ابن عباس و صححه على شرط الشيخين ووافقه الذهبي وسنده حسن۔

❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٣٠٦ وقال: غريب حسن) والنسائي (لم أجده) ☆ محرز بن هارون: متروك ضعفه الجمهور۔

وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۵۱۷۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہیں، ہاں! البتہ اللہ کا ذکر، اللہ کے پسندیدہ اعمال اور عالم و متعلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔''

۵۱۷۷: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۱۷۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر دنیا (کی اہمیت) اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کسی کافر کو اس میں سے پانی کا گھونٹ بھی نہ پلاتا۔''

۵۱۷۸: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَتَّخِذُوْا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۵۱۷۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جاگیریں مت بناؤ ورنہ تم دنیا میں منہمک ہو جاؤ گے۔''

۵۱۷۹: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ، اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ، وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ، اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ. ❹

۵۱۷۹: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے دنیا کو پسند کیا، اس نے آخرت کا نقصان کیا اور جس نے آخرت کو پسند کیا تو اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا، تم باقی رہنے والی چیز کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔''

۵۱۸۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۵۱۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''درہم و دینار کا بندہ ملعون ہے۔''

۵۱۸۱: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ❻

۵۱۸۱: کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو بھوکے بھیڑیے، جنہیں بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑا جائے تو وہ ان کے لیے اتنا نقصان دہ نہیں جتنی آدمی کے مال و جاہ کی حرص اس کے دین کے لیے

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٢٢ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤١١٢)۔ ❷ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده) والترمذي (٢٣٢٠ وقال: صحيح غريب) و ابن ماجه (٤١١٠) ☆ عبدالحميد بن سليمان ضعيف وللحديث شاهد ضعيف عند القضاعي في مسند الشهاب (١٤٣٩)۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (٢٣٢٨ وقال: حسن) والبيهقي في شعب الإيمان (١٠٣٩١)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٤١٢ ح ١٩٩٣٣) والبيهقي في شعب الإيمان (١٠٣٣٧، نسخة محققة: ٩٨٥٤ و في السنن الكبرى ٣/ ٣٧٠) [والحاكم (٣/ ٣١٩، ٤/ ٣٠٨)] ☆ وقال المنذري: "المطلب: لم يسمع من أبي موسى"۔ ❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٧٥ وقال: حسن غريب) ☆ يونس بن عبيد و شيخه الحسن البصري مدلسان وعنعنا وصح الحديث بلفظ: "تعس عبد الدينار والدرهم" (رواه البخاري: ٨٨٦ وغيره)۔ ❻ **حسن**، رواه الترمذي (٢٣٧٦ وقال: حسن صحيح) والدارمي (٢/ ٣٠٤ ح ٢٧٣٣)۔

نقصان دہ ہے۔''

٥١٨٢: وَعَنْ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا أَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيْهَا، إِلَّا نَفَقَتَهُ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۱۸۲: خباب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن جو بھی خرچ کرتا ہے تو اس پر اسے اجر ملتا ہے لیکن اس نے جو خرچ اس مٹی پر (زائد از ضرورت) کیا اس پر اسے اجر نہیں ملتا۔''

٥١٨٣: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۱۸۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سارا خرچہ اللہ کی راہ میں سوائے تعمیرات کے، اس (پر خرچ کرنے) میں کوئی خیر نہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔

٥١٨٤: وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ؟)) قَالَ أَصْحَابُهُ هٰذِهِ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهِ، حَتّٰى لَمَّا جَآءَ صَاحِبُهَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَصْحَابِهِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ! إِنِّيْ لَأُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالُوْا: خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلٰى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: ((مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ؟)) قَالُوْا: شَكٰى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ، فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهِ إِلَّا مَالَا، إِلَّا مَالَا)) يَعْنِيْ إِلَّا مَالَا بُدَّ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۱۸۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور ہم آپ کے ساتھ تھے، آپ نے ایک اونچا سا قبہ دیکھا تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' آپ کے صحابہ نے عرض کیا، یہ ایک انصاری شخص کا ہے، آپ خاموش ہو گئے اور اسے اپنے دل میں رکھا حتیٰ کہ جب اس کا مالک آیا تو اس نے لوگوں کی موجودگی میں آپ کو سلام کیا، لیکن آپ نے اس سے اعراض کیا، اس نے کئی مرتبہ ایسے کیا حتیٰ کہ اس آدمی نے آپ میں ناراضی اور اپنے سے بے رخی پہچان لی، اس نے اپنے ساتھیوں سے وجہ دریافت کی اور کہا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض محسوس کرتا ہوں لیکن وجہ ناراضی معلوم نہیں، انہوں نے بتایا، آپ باہر تشریف لائے تھے اور آپ نے تمہارا قبہ دیکھا تھا، وہ آدمی اپنے قبے کی طرف گیا اور اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا، پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے اس (قبے) کو نہ دیکھا تو فرمایا: ''قبے کو کیا ہوا؟'' صحابہ نے عرض کیا، اس کے مالک نے آپ کی بے رخی کی ہم سے وجہ دریافت کی تو ہم نے اسے بتا دیا، پس اس نے اسے گرا دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! ہر عمارت جس کے بغیر

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٨٣ وقال: صحيح) وابن ماجه (٤١٦٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٨٢) ☆ زافر: صدوق ضعيف الحديث ضعفه الجمهور من كثرة أوهامه كما حققته فى التعليق على تهذيب التهذيب۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٥٢٣٨)۔

گزارہ ہو سکتا ہو وہ اپنے مالک کے لیے وبال ہے۔''

٥١٨٥: وَعَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ۔ [1]

۵۱۸۵: ابو ہاشم بن عتبہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ''تمہارے لیے اتنا مال جمع کرنا ہی کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) ایک سواری ہو۔'' احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ابو ہاشم بن عتبد یعنی تاء کے بجائے دال کا ذکر ہے، اور یہ تصحیف ہے۔

٥١٨٦: وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((**لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْكُنُهٗ، وَثَوْبٌ يُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۵۱۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انسان کو ان تین چیزوں، رہائش کے لیے گھر، ستر ڈھانپنے کے لئے کپڑے اور روٹی پانی کے سوا کسی چیز کا حق نہیں۔''

٥١٨٧: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ﷺ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ: ((**ازْهَدْ فِی الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۱۸۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں جب میں وہ عمل کر لوں تو میں اللہ اور لوگوں کا محبوب بن جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جا تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔''

٥١٨٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَامَ عَلٰی حَصِيْرٍ، فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِهٖ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ. فَقَالَ: ((**مَالِیْ وَلِلدُّنْيَا؟ وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۵۱۸۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سو گئے جب اٹھے تو آپ کے جسد اطہر پر اس (چٹائی)

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٩٠ ح ٢٢٨٦٣) والترمذي (٢٣٢٧) و النسائي (٨/ ٢١٨۔٢١٩ ح ٥٣٧٤) وابن ماجه (٤١٠٣) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٤٢٣۔٤٢٤ ح ٤٠٢٧ و فيه "عتبة" بالتاء) ☆ أبو وائل رواه عن سمرة بن سهم وهو رجل مجهول و روى النسائي فى الكبرى (٥/ ٥٠٧ ح ٩٨١٢) بسند حسن عن بريدة رضي الله عنه رفعه: ((يكفي أحدكم من الدنيا خادم و مركب.)) وهو يغني عنه۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٤١ وقال: صحيح)۔ [3] **ضعيف**، رواه الترمذي (لم أجده) وابن ماجه (٤١٠٢) ☆ فيه خالد بن عمرو القرشي: كذاب وضاع و له متابعات مردودة و شواهد ضعيفة فالسند موضوع و الحديث ضعيف۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (١/ ٣٩١ ح ٣٧٠٩) و الترمذي (٢٣٧٧ وقال: صحيح) و ابن ماجه (٤١٠٩)۔

کے نشانات تھے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں حکم فرمائیں تو ہم آپ کے لیے نرم بستر تیار کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرا دنیا سے کیا سروکار، میں اور دنیا تو ایسے ہیں جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لیے رکتا ہے اور پھر کوچ کر جاتا ہے اور اسے وہیں چھوڑ جاتا ہے۔“

۵۱۸۹: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیفُ الْحَاذِ ذُوْحَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ، اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ، وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ، وَكَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ، لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا، فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ))۔ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِهٖ فَقَالَ: ((عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ، قَلَّتْ بَوَاكِیْهِ، قَلَّ تُرَاثُهٗ))۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۱۸۹: ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے دوستوں میں سے وہ مؤمن میرے نزدیک زیادہ قابل رشک ہے جس کے پاس ساز و سامان کم ہو، نماز میں اسے لذت حاصل ہوتی ہو، اپنے رب کی عبادت خوب اچھی طرح کرتا ہو اور وہ پوشیدہ حالت میں بھی اس کی اطاعت کرتا ہو، لوگوں میں مشہور نہ ہو، اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھتی ہوں، اس کا رزق گزارہ لائق ہو اور وہ اس پر صابر ہو۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹکی بجائی اور فرمایا: ”اس کی موت جلدی آ گئی، اسے رونے والیاں کم ہیں اور اس کی میراث بھی کم ہے۔“

۵۱۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ: لَا، یَا رَبِّ! وَلٰكِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا، وَاَجُوْعُ یَوْمًا، فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ))۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ [2]

۵۱۹۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے رب نے مجھے پیش کش کی کہ وہ مکہ کی وادی بطحا (یا مکہ کے سنگ ریزوں) کو سونا بنا دے، میں نے کہا: رب جی! نہیں، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ میں ایک روز شکم سیر ہوں اور ایک روز بھوکا رہوں، جب میں بھوکا رہوں تو تیرے حضور عاجزی کروں اور تیرا ذکر کروں، اور جب شکم سیر ہوں تو تیری حمد بیان کروں اور تیرا شکر ادا کروں۔“

۵۱۹۱: وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ، مُعَافًی فِیْ جَسَدِهٖ، عِنْدَهٗ قُوْتُ یَوْمِهٖ، فَكَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِهَا))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ [3]

۵۱۹۱: عبیداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اسے اپنے اہل و عیال کے متعلق کوئی خطرہ نہ ہو اور وہ تندرست ہو، اور اس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو تو گویا اس کے لیے تمام

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٢ ح ٢٢٥٢٠) والترمذي (٢٣٤٧) [وابن ماجه (٤١١٧ بسند آخر فيه صدقة بن عبد الله وأيوب بن سليمان ضعيفان)] ☆ علي بن يزيد: ضعيف جدًا و عبيد الله بن زحر: ضعيف. وللحديث طرق كلها ضعيفة كما حققته في تخريج مسند الحميدي (٩١١) و النهاية (٣٠)۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٤ ح ٢٢٥٤٣) و الترمذي (٢٣٤٧) ☆ علي بن يزيد ضعيف جدًا وعبيدالله بن زحر ضعيف، انظر الحديث السابق (٥١٨٩)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٤٦)۔

اطراف سے دنیا جمع کر دی گئی۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥١٩٢: وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۱۹۲: مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی آدمی نے ایسا کوئی برتن نہیں بھرا جو اس کے پیٹ سے زیادہ برا ہو، انسان کے لیے چند لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھ سکیں، اگر زیادہ کھانا ضروری ہی ہو تو پھر (پیٹ کا) تہائی حصہ کھانے کے لیے، تہائی پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے ہو۔''

٥١٩٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ: ((أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ. [2]

۵۱۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ڈکار لیتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''اپنا ڈکار کم کر، کیونکہ روز قیامت وہ شخص لوگوں سے بہت دیر تک بھوکا رہے گا جو دنیا میں خوب سیر ہو کر کھاتا تھا۔'' شرح السنہ، اور امام ترمذی نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٥١٩٤: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۱۹۴: کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر امت کے لیے ایک فتنہ (آزمائش و امتحان) رہا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔''

٥١٩٥: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ، فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: أَعْطَيْتُكَ، وَخَوَّلْتُكَ، وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! جَمَعْتُهُ، وَثَمَّرْتُهُ، وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ. فَيَقُوْلُ لَهُ: أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ. فَيَقُوْلُ: رَبِّ! جَمَعْتُهُ، وَثَمَّرْتُهُ، وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ. فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهِ إِلَى النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ. [4]

۵۱۹۵: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کو روز قیامت بکری کے بچے کی طرح (ذلت کے ساتھ) پیش کیا جائے گا، اور اسے اللہ کے حضور کھڑا کیا جائے گا تو وہ اس سے فرمائے گا: میں نے تجھے (حیات و حواس، صحت و عافیت) عطا کی، میں نے تجھے خادم ملازم عطا کیے اور (انبیا و کتب نازل فرما کر) تجھ پر انعام فرمایا، تو نے کیا کیا؟

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٨٠ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٣٣٤٩)۔ [2] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٥٠ تحت ٤٠٤٩) بلا سند عن يحيى البكاء عن ابن عمر، وأسنده الترمذي (٢٤٧٨) وقال: "حسن غريب" وسنده ضعيف۔ ☆ يحيى البكاء ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة عند ابن ماجه (٣٣٥١) وغيره۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٣٦ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٢٧) ☆ إسماعيل بن مسلم: ضعيف الحديث و للحديث شاهد ضعيف۔

وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے اس (مال) کو جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور جتنا تھا اس سے زیادہ چھوڑا، تو مجھے واپس بھیج میں وہ سارا تیری خدمت میں لے آتا ہوں۔ اسے کہا جائے گا: تم نے جو آگے بھیجا تھا وہ مجھے دکھاؤ، تو وہ پھر وہی کہے گا، میں نے اسے جمع کیا، اسے بڑھایا اور وہ جتنا تھا اس سے زیادہ اسے چھوڑا، لہٰذا تو مجھے واپس بھیج میں وہ سارا تیری خدمت میں لا حاضر کرتا ہوں، چنانچہ وہ ایسا (بدقسمت) انسان ہوگا جس نے کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی ہوگی، اسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۱۹۶: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْأَلُ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُقَالَ لَهٗ: اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ؟ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۱۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت بندے سے نعمتوں کے بارے میں سب سے پہلے یوں سوال کیا جائے گا: کیا ہم نے تیرے جسم کو درست نہیں بنایا تھا، اور (کیا) ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟''

۵۱۹۷: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهٗ، وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ، وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. [2]

۵۱۹۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت انسان کے قدم (اللہ کے دربار میں) برابر جمے رہیں گے حتیٰ کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کن کاموں میں ختم کیا، اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں ضائع کیا، اس کے مال کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور اسے کن مصارف میں خرچ کیا اور اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کیا؟'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۱۹۸: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ: ((اِنَّكَ لَسْتَ بِخَیْرٍ مِنْ اَحْمَرَ، وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰی)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۵۱۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''تم سرخ سے بہتر ہو نہ سیاہ سے، مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ کے ذریعے فضیلت حاصل کرو۔''

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٣٥٨)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤١٦)۔ ☆ حسين بن قيس الرحبي متروك و للحديث شواهد ضعيفة۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٥٨ ح ٢١٧٣٦) ☆ قال المنذري: "رجاله ثقات إلا ان بكر بن عبد الله المزني لم يسمع من أبي ذر فالسند منقطع" و حديث أحمد (٥/ ٤١١، مجمع الزوائد ٨/ ٨٤ و سنده صحيح) يغني عنه۔

٥١٩٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَازَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلاَّ اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ، وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَ هَا وَدَوَاءَ هَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❶

۵۱۹۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے دل میں حکمت پیدا فرما دیتا ہے، اس (حکمت) کو اس کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے، دنیا کا عیب، اس کی بیماریاں اور اس کے علاج پر اسے بصیرت عطا فرما دیتا ہے اور اسے اس سے صحیح سلامت دارالسلام (جنت) کی طرف نکال لے جاتا ہے۔''

٥٢٠٠: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا، وَلِسَانَهٗ صَادِقًا، وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً، وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً، وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً، فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقِمْعٌ، وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ، وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهٗ وَاعِيًا)). ❷ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

۵۲۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے فلاح پائی جس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لیے خالص کر دیا، اس کے دل کو (حسد و بغض وغیرہ سے) سلامت رکھا، اس کی زبان کو راست گو بنایا، اس کے نفس کو مطمئن بنایا، اس کی طبیعت کو مستقیم بنایا، اس کے کانوں کو غور سے (حق) سننے والا اور اس کی آنکھ کو (دلائل) دیکھنے والا بنایا، کان اس چیز کے لیے جسے دل محفوظ رکھتا ہے، قیف ہیں اور آنکھ محل قرار و ثبات ہے، اور اس شخص نے فلاح پائی جس نے اپنے دل کو محافظ بنایا۔''

٥٢٠١: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلٰى مَعَاصِيْهِ، مَايُحِبُّ، فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ)). ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ ❸

۵۲۰۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اللہ عزوجل کو دیکھو کہ وہ بندے کو اپنی معصیت کے باوجود دنیا دے رہا ہے جس (معصیت) کو وہ پسند نہیں کرتا تو وہ کوئی تدبیر ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جب انہوں نے اس چیز کو بھلا دیا جس کے ذریعے انہیں سمجھایا گیا تھا تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دے، حتیٰ کہ جب وہ عطا کردہ چیزوں پر خوش ہو گئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا، تب وہ متحیر و ناامید ہو گئے۔''

٥٢٠٢: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيَّةٌ)) قَالَ: ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيَّتَانِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٥٣٢، نسخة محققة: ١٠٠٥٠) ☆ فيه عمر بن صبح: متروك متهم و بشير بن زاذان: ضعيف جدًا۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٤٧ ح ٢١٦٣٥) والبيهقي في شعب الإيمان (١٠٨، نسخة محققة: ١٠٧) ☆ خالد بن معدان عن أبي ذر رضي الله عنه: منقطع۔

❸ **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٤٥ ح ١٧٤٤٤) ☆ رشدين بن سعد أبو الحجاج: ضعيف وللحديث شاهد عند البيهقي (شعب الإيمان: ٤٥٤٠، نسخة محققة: ٤٢٢٠) وسنده حسن۔

شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❶

۵۲۰۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا تو اس نے ایک دینار چھوڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(یہ دینار) ایک داغ (دینے کا باعث)۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر دوسرا آدمی فوت ہوا تو اس نے دو دینار چھوڑے تو رسول اللہ نے فرمایا: ''(یہ دو دینار) دو داغ (دینے کا باعث) ہیں۔''

۵۲۰۳: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهِ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهُ، فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ يَا خَالُ! اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ: كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهِ. قَالَ وَمَا ذَالِكَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((**اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ، وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)) وَاِنِّيْ اُرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

۵۲۰۳: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ماموں ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے تو ابوہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے، انہوں نے پوچھا: ماموں جان! کون سی چیز آپ کو رلا رہی ہے، کیا کوئی تکلیف تمہیں اضطراب میں ڈال رہی ہے یا دنیا کی حرص؟ انہوں نے کہا، ہرگز نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی تھی لیکن میں نے اس پر عمل نہ کیا، انہوں نے فرمایا: وہ (وصیت) کیا تھی؟ انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے لیے اتنا مال جمع کرنا ہی کافی ہے کہ ایک خادم ہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے ایک سواری ہو۔'' اور میں خیال کرتا ہوں کہ میں (مال) جمع کر چکا ہوں۔

۵۲۰۴: وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((**اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَوُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ**)). فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ. ❸

۵۲۰۴: ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو کیا ہے کہ آپ فلاں کی طرح (مال و منصب) طلب نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے آگے ایک دشوار گھاٹی ہے جسے بھاری وزن اٹھانے والے پار نہیں کر سکیں گے۔'' میں چاہتا ہوں کہ میں اس گھاٹی (سے گزرنے) کے لیے وزن ہلکا رکھوں۔

۵۲۰۵: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ**؟)) قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**كَذَالِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ**)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (٥/ ٢٥٣ ح ٢٢٥٣٣) والبيهقي في شعب الإيمان (٦٩٦٣) ☆ وللحديث شواهد صحيحة عند أحمد (٥/ ٢٥٣، ٢٥٨) و ابن حبان (الموارد: ٢٤٨١ سنده حسن) وغيرهما وهو بها صحيح۔

❷ **ضعيف**، تقدم طرفه (٥١٨٥) و رواه أحمد (٣/ ٤٤٤ ح ١٥٧٤٩) و الترمذي (٢٣٢٧ وسنده ضعيف) والنسائي (٨/ ٢١٨۔٢١٩ ح ٥٣٧٤) و ابن ماجه (٤١٠٣ وسنده ضعيف) ☆ أبو وائل رواه عن سمرة بن سهم وهو رجل مجهول (انظر ح ٥١٨٥)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٤٠٨، نسخة محققة: ٩٩٢٣۔٩٩٢٤) [وصححه الحاكم (٤/ ٥٧٣۔٥٧٤) ووافقه الذهبي] ☆ أبو معاوية الضرير مدلس و عنعن و صرح بالسماع في رواية محمد بن سليمان ابن بنت مطر الوراق وهو ضعيف فالسند معلل۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٤٥٧، نسخة محققة: ٩٩٧٣) ☆ خضر بن أبان الهاشمي وهلال بن محمد العجلي ضعيفان وفى السند علل أخرى۔

۵۲۰۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا کوئی ایسا شخص ہے جو پانی پر چلتا ہو لیکن اس کے پاؤں گیلے نہ ہوتے ہوں؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا دار شخص اسی طرح ہے، وہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔'' ان دونوں احادیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

٥٢٠٦: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلاً ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ، وَلٰكِنْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنْ ﴿سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْنُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِىْ مُسْلِمٍ. [1]

۵۲۰۶: جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ مرسل روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ میں مال جمع کروں اور تاجروں میں سے ہو جاؤں، بلکہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ ''اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں، اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں حتیٰ کہ آپ وفات پا جائیں۔'' شرح السنہ، اور ابونعیم نے ابومسلم سے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

٥٢٠٧: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى اَهْلِهٖ، وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ، لَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا، مُكَاثِرًا، مُفَاخِرًا، مُرَائِيًا، لَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَعَلَيْهِ غَضْبَانُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِى الْحِلْيَةِ. [2]

۵۲۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے حلال طریقے سے، مانگنے سے بچنے کے لیے، اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کے لیے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لیے دنیا طلب کی تو وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اس کا چہرہ چودہویں رات کے چاند کی طرح (چمکتا) ہوگا۔ اور جس شخص نے حلال طریقے سے، مال میں اضافہ کرنے کے لیے، باہم فخر کرنے کے لیے اور ریاکاری کے لیے دنیا طلب کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔''

٥٢٠٨: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَآئِنُ، لِتِلْكَ الْخَزَآئِنِ مَفَاتِيْحُ، فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِ، مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٣٧ ح ٤٠٣٦) و أبو نعيم في حلية الأولياء (٢/ ١٧١ ح١٧٧٨) ☆ السند مرسل۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٣٧٤۔١٠٣٧٥، نسخة محققة: ٩٨٨٩۔٩٨٩٠) و أبو نعيم في حلية الأولياء (٨/ ٢١٥) [وعبد بن حميد فى المنتخب من المسند (١٤٣٣)] ☆ مكحول لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه و فى السند الآخر رجل (مجهول) و فى السندين علل أخرى۔

[3] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٢٣٨) ☆ عبد الرحمٰن بن زيد بن أسلم ضعيف جدًا، يروى الموضوعات عن أبيه۔

۵۲۰۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ خیر کے خزانے ہیں، ان خزانوں کی چابیاں ہیں، اس بندے کے لیے خوشخبری ہے جسے اللہ نے خیر کے لیے چابی (کھولنے والا) بنا دیا اور شر کو بند کرنے والا بنا دیا، اور اس بندے کے لیے ہلاکت ہے جسے اللہ نے شر کھولنے والا اور خیر کو بند کرنے والا بنایا۔''

۵۲۰۹: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ)). ❶

۵۲۰۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کے کسی مال میں برکت نہ رکھی جائے تو وہ اس مال کو پانی اور مٹی (یعنی تعمیر) پر صرف کرتا ہے۔''

۵۲۱۰: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ، فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❷

۵۲۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تعمیرات کے سلسلے میں (ارتکاب) حرام سے بچو، کیونکہ وہ خرابی کی اساس ہے۔'' دونوں روایات کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۲۱۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اَلدُّنْيَا دَارُمَنْ لَّا دَارَلَهٗ، وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ، وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۵۲۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اور اس (دنیا) کے لیے وہی جمع کرتا ہے جو عقل مند نہیں۔''

۵۲۱۲: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ: ((اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ، وَالنِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ)). قَالَ: وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((اَخِّرُوا النِّسَآءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ ❹

۵۲۱۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران خطبہ فرماتے ہوئے سنا: ''شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے، عورتیں شیطان کے جال ہیں، اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل و بنیاد ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عورتوں کو پیچھے رکھو جیسے اللہ نے انہیں پیچھے رکھا۔''

---

❶ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٧١٩، نسخة محققة: ١٠٢٣٤) ☆ فيه عبد الأعلى بن أبي المساور (متروك) عن خالد الأحول عن علي إلخ و في السند علة أخرى۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٧٢٢، نسخة محققة: ١٠٢٣٧) ☆ فيه معاوية بن يحيى الصدفي ضعيف وعلل أخرى۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٧١ ح ٢٤٩٢٣) و البيهقي في شعب الإيمان (١٠٦٣٨، نسخة محققة: ١٠١٥٤) [وابن أبي الدنيا في ذم الدنيا (١٨٢) و أحمد (٦/ ٧١)] ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن في السند علة أخرى۔ ❹ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) ☆ وللحديث شاهد عند الدارقطني (٤/ ٢٤٧ ح ٤٥٦٤) وغيره من حديث زيد بن خالد به و سنده ضعيف، فيه عبد الله بن مصعب و أبوه مجهولان ۔ ٥ قوله: "أخر النساء حيث أخرهن الله" رواه عبد الرزاق (٣/ ١٩٤ ح ٥١١٥ موقوفًا) عن ابن مسعود رضي الله عنه و سنده ضعيف و للأثر شاهد ضعيف منقطع عند الطبراني في الكبير (٩/ ٣٤٢ ح ٩٤٨٥)۔

٥٢١٣: وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً: ((حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ)). [1]

۵۲۱۳: اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں اسے حسن سے مرسل روایت کیا ہے: ”دنیا کی محبت تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔“

٥٢١٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِى الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ، فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِى الْاٰخِرَةَ، وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ، وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِى الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِىْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِىْ دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۵۲۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اپنی امت کے متعلق خواہش نفس اور طول آرزو کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے، کیونکہ خواہش نفس حق سے روکتی ہے جبکہ طول آرزو آخرت بھلا دیتی ہے، اور یہ دنیا (غیر محسوس طریقے سے) چلی جا رہی ہے جبکہ آخرت (اسی طرح) چلی آ رہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کے طلبگار ہیں، تم دنیا کے طلبگار نہ بنو، عمل کرتے رہو، کیونکہ آج تم دارِ عمل میں ہو اور کوئی حساب نہیں، اور کل دارِ آخرت میں ہو گے اور کوئی عمل نہیں ہو گا۔“

٥٢١٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِىْ تَرْجَمَةِ بَابٍ. [3]

۵۲۱۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: دنیا گزر رہی ہے جبکہ آخرت آ رہی ہے، اور دونوں میں سے ہر ایک کے طلبگار ہیں، تم آخرت کے طلبگار بنو اور دنیا کے طلبگار نہ بنو کیونکہ آج عمل (کا وقت) ہے اور حساب نہیں جبکہ کل حساب ہو گا اور عمل نہیں ہو گا۔“

٥٢١٦: وَعَنْ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِىْ خُطْبَتِهٖ: ((اَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، اَلَا وَإِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ، وَيَقْضِىْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، اَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِى الْجَنَّةِ، اَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِى النَّارِ، اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُعْرَضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ، ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾)). رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ [4]

۵۲۱۶: عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک روز خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ ﷺ نے اپنے خطبے میں فرمایا: ”سن لو! دنیا ایک حاضر مال ہے، نیک بھی اس سے کھاتا ہے اور فاجر بھی، سن لو! آخرت ایک اٹل حقیقت ہے، اس وقت قادر مطلق بادشاہ (نیک و فاجر کے درمیان) فیصلہ کرے گا، سن لو! خیر مکمل طور پر جنت میں ہے اور سن لو! شر مکمل طور پر جہنم میں ہے، اور سن لو! عمل کرتے رہو، تم

[1] إسناده ضعيف، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٥٠١، نسخة محققة: ١٠٠١٩) [وابن أبي الدنيا في ذم الدنيا (٩٠)] ☆ رجاله ثقات و فيه شك الراوي بين المدلس وغير المدلس فالسند ضعيف، وضعيف إلى الحسن رحمه الله ولو صح فمرسل و المرسل رده جمهور المحدثين و تحقيقهم هو الراجح۔ [2] إسناده ضعيف جدا، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٦١٦، نسخة محققة: ١٠١٣٢) ☆ فيه علي بن أبي علي اللهبي: منكر الحديث متروك۔

[3] رواه البخاري في الرقاق (باب: ٤ قبل ح ٦٤١٧) وانظر تغليق التعليق (١٥٨/٥، ١٥٩)۔

[4] إسناده ضعيف جدا، رواه الشافعي في الأم (١/ ٢٠٢) ☆ فيه إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى: متروك و السند مرسل۔

اللہ کی طرف سے (وقوع شر کے خوف سے) ڈرتے رہو، اور جان لو کہ تمہیں تمہارے اعمال پر پیش کیا جائے گا، جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔'' امام شافعی نے اسے روایت کیا ہے۔

٥٢١٧: وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ، حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، وَإِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ، يُحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ، وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ، كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا)). [1]

۵۲۱۷: شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! بے شک دنیا حاضر مال ہے، ہر نیک و فاجر اس سے کھاتا ہے، آخرت اٹل حقیقت اور سچا وعدہ ہے، عادل قادر بادشاہ اس وقت فیصلہ فرمائے گا، وہ اس میں حق کو ثابت کر دے گا اور باطل کو ناپید کر دے گا، آخرت کے طلبگار بنو، دنیا کے طلبگار نہ بنو، بے شک ہر بچہ اپنی ماں کے پیچھے چلتا ہے۔''

٥٢١٨: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ، مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى)). رَوَاهُمَا اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ. [2]

۵۲۱۸: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں کناروں پر دو فرشتے آواز دیتے ہیں، وہ جنوں اور انسانوں کے سوا ساری مخلوق کو (اپنی آواز) سناتے ہیں: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، جو (مال) تھوڑا اور کافی ہو وہ اس (مال) سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور (اللہ کی یاد سے) غافل کر دے۔'' دونوں احادیث کو ابونعیم نے الحلیہ میں روایت کیا ہے۔

٥٢١٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهٖ، قَالَ: ((اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ: مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُوْ آدَمَ: مَا خَلَّفَ؟)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب فوت ہونے والا فوت ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اس نے (اعمال میں سے) آگے کیا بھیجا ہے؟ اور انسان کہتے ہیں، اس نے (مال میں سے) پیچھے کیا چھوڑا ہے؟''

٥٢٢٠: وَعَنْ مَالِكٍ، اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ: ((يَا بُنَيَّ! اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَهُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ، وَاِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ، وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ، وَاِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (١/ ٢٦٤، ٢٦٥) ☆ فيه أبو مهدي سعيد بن سنان: متروك متهم۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (١/ ٢٢٦) [و أحمد (٥/ ١٩٧ ح ٢٢٠٦٤)] ☆ قتادة مدلس وعنعن ومع ذلك صححه ابن حبان (الموارد: ٨١٤، ٢٤٧٦) و الحاكم (٢/ ٤٤٤-٤٤٥) ووافقه الذهبي (!) وحديث البخاري (١٤٤٢) و مسلم (١٠١٠) يغني عنه۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٤٧٥، نسخة محققة: ٩٩٩٢) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و كذا عبد الرحمٰن بن محمد المحاربي من المدلسين وفيه علة أخرى۔ [4] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔

۵۲۲۰: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ”بیٹے! بے شک لوگوں سے جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ان پر دراز ہو چلا ہے، اور وہ آخرت کی طرف تیز چلے جا رہے ہیں، اور جب سے تو دنیا میں آیا ہے اس وقت سے تو اسے (آہستہ آہستہ) پیچھے چھوڑ رہا ہے اور آخرت کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے، بے شک وہ گھر جس کی طرف تو محو سفر ہے، وہ تیرے اس گھر سے، جہاں سے تو روانہ ہوا ہے، زیادہ قریب ہے۔“

۵۲۲۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ)). قَالُوْا! صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: ((هُوَ النَّقِیُّ، التَّقِیُّ، لَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَلَا بَغْیَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۲۲۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، کون سا آدمی سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر صاف دل، راست گو۔“ صحابہ نے عرض کیا، ہم راست گو کے متعلق تو جانتے ہیں، صاف دل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ صاف و پاک جس پر کوئی گناہ ہے نہ کوئی ظلم اور نہ ہی کوئی کینہ و حسد۔“

۵۲۲۲: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا: حِفْظُ اَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيْثٍ، وَ حُسْنُ خَلِيْقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِیْ طُعْمَةٍ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۲۲۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار چیزیں ایسی ہیں جب وہ تم میں ہوں تو پھر اگر تمہیں دنیا نہ بھی ملے تو کوئی حرج و مضائقہ نہیں، حفظ امانت، صدق کلام، حسن اخلاق اور (حرام) کھانے سے پرہیز کرنا۔“

۵۲۲۳: وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰی يَعْنِی الْفَضْلَ قَالَ: صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَالَا يَعْنِيْنِیْ. رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّا. [3]

۵۲۲۳: امام مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا، جس مقام پر ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں اس مقام پر آپ کو کون سی باتوں نے پہنچایا؟ انہوں نے فرمایا: راست گوئی، امانت کی ادائیگی اور فضول باتوں چیز کو چھوڑ دینا۔

۵۲۲۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ، فَتَجِیْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّلٰوةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰی خَيْرٍ. فَتَجِیْءُ الصَّدَقَةُ، فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّدَقَةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰی خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِیْءُ الصِّيَامُ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصِّيَامُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ. ثُمَّ تَجِیْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ. يَقُوْلُ اللّٰهُ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢١٦) و البيهقي في شعب الإيمان (٦٦٠٤)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ١٧٧ ح ٦٦٥٢) و البيهقي في شعب الإيمان (٤٨٠١) [وابن وهب في الجامع (٥٤٦)] ☆ فيه عبد الله بن لهيعة مدلس و عنعن و في الحديث علة أخرى، انظر شعب الإيمان (٥٢٥٨) و مكارم الأخلاق للخرائطي (٣١، ١٥٩، ٣٠٦) وهي مظنة الإنقطاع بين الحارث بن يزيد الحضرمي و بين عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه، و الله أعلم و بنحو هذا الحديث روى ابن وهب (٥٤٧) و ابن المبارك في الزهد (١٢٠٤) موقوفًا على عبد الله بن عمرو رضي الله عنه و سنده حسن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه مالك في الموطأ (٢/ ٩٩٠ ح ١٩٢٦ بدون سند)۔

تَعَالٰی: اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِيْءُ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْإِسْلَامُ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّكَ عَلٰی خَيْرٍ، بِكَ الْيَوْمَ آخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾)). [1]

۵۲۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال (اللہ کے حضور سفارش کرنے کے لیے) آئیں گے، نماز آئے گی، اور عرض کرے گی، رب جی! میں نماز ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، صدقہ آئے گا، وہ عرض کرے گا، رب جی! میں صدقہ ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، پھر روزہ آئے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں روزہ ہوں، وہ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، پھر اسی طرح اعمال آتے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتا جائے گا: تو خیر پر ہے، پھر اسلام آئے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو خیر پر ہے، آج میں تیری وجہ سے مؤاخذہ کروں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ''جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

۵۲۲۵: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! حَوِّلِيْهِ، فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)). [2]

۵۲۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمارا ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' عائشہ! اسے بدل ڈالو، کیونکہ جب میں اسے دیکھتا ہوں تو میں دنیا یاد کرتا ہوں (مجھے دنیا یاد آ جاتی ہے)۔''

۵۲۲۶: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ: ((اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ، وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْذِرُ مِنْهُ غَدًا، وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِی النَّاسِ)). [3]

۵۲۲۶: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے مختصر سی وصیت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو نماز پڑھے تو ایسے پڑھ جیسے الوداعی نماز ہو، ایسی بات نہ کر جس کی وجہ سے کل معذرت کرنی پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مکمل طور پر ناامید اور لاتعلق ہو جا۔''

۵۲۲۷: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ! اِنَّكَ عَسٰی اَنْ لَّا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا، وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ)). فَبَكٰی مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: ((اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ، مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا)). رَوَی الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ اَحْمَدُ. [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٦٢ ح ٨٧٢٧) ☆ عباد بن راشد صدوق لكنه وهم في قوله: "الحسن ثنا أبو هريرة" والصواب أن الحسن لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه۔ [2] **صحيح**، رواه أحمد (٦/ ٢٤١ ح ٢٦٥٧١) [ومسلم (٨٨/ ٢١٠٧)]۔ [3] **ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٤١٢ ح ٢٣٨٩٤) [و ابن ماجه (٤١٧١ وسنده ضعيف)] ☆ عثمان بن جبير مجهول الحال و للحديث شواهد ضعيفة۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٥ ح ٢٢٤٠٢) [وابن حبان (الإحسان: ١٦٤٧)]۔

۵۲۲۷: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یمن کی طرف مبعوث فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے وصیت کرنے کے لیے اس کے ساتھ باہر تشریف لائے اس وقت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: ''معاذ ممکن ہے کہ تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کر سکو، شاید کہ تم میری مسجد اور میری قبر کے پاس سے گزرو۔'' معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کی وجہ سے گھبرا کر رونے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف رخ پھیر کر فرمایا: ''متقی لوگ میری قرابت وشفاعت کے زیادہ حق دار ہیں وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔'' چاروں احادیث امام احمد نے روایت کی ہیں۔

٥٢٢٨: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَخَ)). فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ يُعْرَفُ بِهٖ قَالَ: ((نَعَمْ، التَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ، وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ)). [1]

۵۲۲۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ جسے ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نور جب سینے میں داخل ہو جاتا ہے تو سینہ کھل جاتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا اس کی کوئی علامت بھی ہے جس کے ذریعے اس کا پتہ چل سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، دھوکے کے گھر (دنیا) سے دوری، ہمیشہ کے گھر (آخرت) کی طرف رجوع اور موت آنے سے پہلے موت کی تیاری۔''

٥٢٢٩۔٥٢٣٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خَلَّادٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۲۲۹۔۵۲۳۰: ابو ہریرہ اور ابو خلاد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم بندے کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی عطا کی گئی ہے اور وہ کم گو ہے تو اس کا قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت عطا کی گئی ہے۔'' دونوں روایتیں امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٥٥٢، نسخة محققة: ١٠٠٦٨) ☆ عدي بن الفضل: متروك۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٩٨٥، نسخة محققة: ٤٦٣١ من حديث أبي هريرة رضي الله عنه) ☆ سنده ضعيف، فيه ابن لهيعة وهو ضعيف لاختلاطه و للحديث طريق آخر عند ابن ماجه (٤١٠١) من حديث أبي خلاد به وسنده ضعيف وللحديث طريق موضوع في حلية الأولياء (٧/ ٣١٧) !!۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ ﷺ

فقرا کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گزران کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۲۳۱: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۲۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہت سے پراگندہ بالوں والے جنہیں دروازوں سے دھکیلا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالے تو اللہ اسے پوری فرما دیتا ہے۔''

۵۲۳۲: وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟!)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۲۳۲: مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں، کہ سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ اسے اپنے سے کم درجہ لوگوں پر (سخاوت کرنے میں) فضیلت و برتری حاصل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ ہی سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔''

۵۲۳۳: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ، قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ))...... مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۲۳۳: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں (معراج کی رات) جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں زیادہ تر داخل ہونے والے مساکین تھے، جبکہ صاحب ثروت روک لیے گئے تھے، اور آگ والوں (یعنی کافروں) کے لیے جہنم کا حکم دے دیا گیا تھا، اور میں باب جہنم پر کھڑا ہوا اور دیکھا کہ اس میں جانے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی۔''

۵۲۳۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِطَّلَعْتُ فِى الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَآءَ، وَاطَّلَعْتُ فِى النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه مسلم (۱۳۸/ ۲۶۲۲)۔

[2] رواه البخاري (۲۸۹٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٤٧) و مسلم (۹۳/ ۲۷۳٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٤٦) و مسلم (۹٤/ ۲۷۳۷)۔

۵۲۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثریت فقرا کی تھی، اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو میں نے دیکھا کہ وہاں اکثریت عورتوں کی ہے۔''

۵۲۳۵: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۲۳۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر فقرا، روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔''

۵۲۳۶: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ: ((مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟)) فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِ النَّاسِ، هٰذَا وَاللّٰهِ! حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُشَفَّعَ . قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَا يُنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مَلْءِ الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۲۳۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے فرمایا: ''اس (شخص) کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے کہا: معزز لوگوں میں سے ہے، اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح بھیجے تو اس کی شادی کر دی جائے، اور اگر کہیں سفارش کرے تو وہ قبول کی جائے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، پھر ایک آدمی گزرا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ شخص غریب مسلمانوں میں سے ہے، یہ اس لائق ہے کہ اگر کہیں پیغام نکاح بھیجے تو اس کی شادی نہ کی جائے اور اگر کہیں سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ (تنہا) شخص اس شخص جیسے لوگوں سے بھری زمین سے بہتر ہے۔''

۵۲۳۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۲۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، آل محمد (ﷺ) نے دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

۵۲۳۸: وَعَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّأْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

---

❶ رواه مسلم (٣٧/ ٢٩٧٩)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٤٧) و مسلم (لم أجده)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٥٤١٦) و مسلم (٢٢/ ٢٩٧٠)۔

❹ رواه البخاري (٥٤١٤)۔

۵۲۳۸: سعید مقبری رحمۃ اللہ علیہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے ان کے سامنے بھنی ہوئی بکری تھی، انہوں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے پیٹ بھر کر جو کی روٹی نہیں کھائی۔

۵۲۳۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ، وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهٗ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ، وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ، وَاِنَّ عِنْدَهٗ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۲۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹی اور رنگت بدلی ہوئی چربی لے کر نبی ﷺ کی طرف گئے جبکہ نبی ﷺ کی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی تھی، آپ نے اس سے اپنے گھر والوں کے لیے جو لیے تھے، اور میں (راوی) نے انس رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: آل محمد (ﷺ) کے ہاں شام کے وقت نہ ایک صاع گندم ہوتی تھی اور نہ ایک صاع کوئی اور اناج ہوتا تھا جبکہ آپ ﷺ کی نو ازواج مطہرات تھیں۔

۵۲۴۰: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رُمَالِ حَصِيْرٍ، لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيْفٌ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ، فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ. فَقَالَ: ((اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ؟!)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۲۴۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ نے کوئی بستر وغیرہ نہیں بچھایا ہوا تھا، اور اس چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر تھے، اور آپ نے چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائی ہوئی تھی، جس میں کھجور کے درخت کے پتے بھرے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت پر فراخی فرمائے، کیونکہ فارسیوں اور رومیوں پر بہت نوازشات ہیں، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابن خطاب! کیا تم ابھی تک اسی مقام پر ہو؟ یہ (کفار) وہ لوگ ہیں کہ انہیں ان کی لذتیں اس دنیا کی زندگی میں جلد عطا کر دی گئی ہیں۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''کیا تم خوش نہیں کہ ان کے لیے دنیا میں ہوں اور ہمارے لیے آخرت میں۔''

۵۲۴۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ، مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهٗ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢٠٦٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٦٨) و مسلم (٣١، ٣٠/ ١٤٧٩)۔

[3] رواه البخاري (٤٤٢)۔

۵۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری ستر اصحاب صفہ سے ملاقات ہوئی ہے، ان میں سے کسی ایک آدمی پر بھی بڑی چادر نہیں تھی، ان کے پاس یا تو ایک تہبند تھا یا ایک چادر تھی، انہوں نے اس کے کنارے کو گردنوں کے ساتھ باندھ رکھا تھا، ان میں سے کچھ چادریں ایسی تھیں جو نصف پنڈلیوں تک پہنچتی تھیں کچھ کی ٹخنوں تک پہنچتی تھیں، اور وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ اکٹھا کرتا تھا کہ کہیں اس کا ستر نہ کھل جائے۔

٥٢٤٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: ((اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ؛ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ)). [1]

۵۲۴۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مال اور صورت و جمال میں اپنے سے بہتر شخص کو دیکھے تو وہ اپنے سے کم تر شخص کو دیکھ لے۔''

اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''(دنیوی امور میں) اپنے سے کم تر شخص کو دیکھو اور اپنے سے بہتر شخص کو نہ دیکھو، کیونکہ یہ زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی ان نعمتوں کو حقیر نہ جانو جو اس نے تم پر انعام کی ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٢٤٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۲۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فقرا مال داروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے جو کہ آدھا دن ہے۔''

٥٢٤٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا، وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا، وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تَرُدِّى الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! اَحِبِّى الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۲۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھنا، مسکین ہی فوت کرنا اور مجھے مساکین کے گروہ میں جمع فرمانا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیونکہ وہ مال داروں سے چالیس

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩٠) و مسلم (٩، ٨/ ٢٩٦٣)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٣٥٣) وقال: حسن صحيح) [وابن ماجه (٤١٢٢)] سفيان الثورى صرح بسماع عند ابى يعلى (١٠/ ٤١١ ح٦٠١٨ وسنده حسن) وصححه ابن حبان (٢٥٦٧)۔ [3] **اسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٥٢) وقال: غريب) و البيهقي في شعب الإيمان (١٠٥٠٧) ☆ الحارث بن النعمان: ضعيف و للحديث شواهد كلها ضعيفة۔

سال پہلے جنت میں جائیں گے، عائشہ! کسی مسکین کو خالی ہاتھ نہ موڑ نا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہو، عائشہ! مساکین سے محبت کرنا، انہیں قریب رکھنا چنانچہ روز قیامت اللہ تجھے (اپنے) قریب کرے گا۔''

٥٢٤٥: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اِلٰی قَوْلِهٖ ((فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)). 1

۵۲۴۵: اور ابن ماجہ نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ''مساکین کے گروہ میں اٹھا'' تک روایت کیا ہے۔

٥٢٤٦: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَاءِ كُمْ، فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ، اَوْتُنْصَرُوْنَ، بِضُعَفَائِكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 2

۵۲۴۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو، تم اپنے ان کمزوروں ہی کی وجہ سے رزق دیے یا مدد کیے جاتے ہو۔''

٥٢٤٧: وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَسِيْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكَ الْمُهَاجِرِيْنَ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ 3

۵۲۴۷: امیہ بن خالد بن عبداللہ بن اسید، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مہاجر فقرا کی دعاؤں کے ذریعے فتح طلب کیا کرتے تھے۔

٥٢٤٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ، فَاِنَّكَ لَاتَدْرِیْ مَاهُوَلَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ، اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلاً لَا يَمُوْتُ)) يَعْنِی النَّارَ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ 4

۵۲۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی فاجر شخص کو نعمتوں میں دیکھ کر اس پر رشک نہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے، اس کے لیے اللہ کے ہاں ایک مہلک چیز ہے جو مرے گی نہیں۔'' یعنی: جہنم۔

٥٢٤٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ، وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ 5

۵۲۴۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور قحط ہے، جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو وہ قید خانے اور قحط سے جدا ہو جاتا ہے۔''

٥٢٥٠: وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا، كَمَا يَظَلُّ

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤١٢٦) ☆ يزيد بن سنان: ضعيف و أبو المبارك مجهول و للحديث شواهد ضعيفة ولم يصب من صححه۔ 2 **صحيح**، رواه أبو داود (٣٥٩٤)۔ 3 **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٦٤ ح ٤٠٦٢) ☆ السند مرسل و سفيان الثوري و أبو إسحاق مدلسان و عنعنا۔

4 **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٩٤۔٢٩٥ ح ٤١٠٣) ☆ فيه جهم بن أوس: لا يعرف وعبداللّٰه بن أبي مريم: لم يوثقه غير ابن حبان۔ 5 **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٩٧ ح ٤١٠٦) [وأحمد (٢/ ١٩٧ ح ٦٨٥٥) والحاكم (٤/ ٣١٥)] ☆ عبداللّٰه بن جنادة المعافري: لم يوثقه غير ابن حبان۔

اَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَآءَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

۵۲۵۰: قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کسی بندے کو پسند فرماتا ہے تو اسے دنیا (کے مال و منصب) سے بچا لیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔''

۵۲۵۱: وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۵۲۵۱: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں ہیں جنہیں انسان ناپسند کرتا ہے، انسان موت کو ناپسند کرتا ہے، حالانکہ موت مومنوں کے لیے فتنے سے بہتر ہے، اور وہ قلت مال کو ناپسند کرتا ہے جبکہ قلت مال کا حساب کم ہے۔''

۵۲۵۲: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ قَالَ: ((اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ)). فَقَالَ: وَاللهِ! اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: ((اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❸

۵۲۵۲: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو؟'' اس نے عرض کیا، اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں، اس نے تین مرتبہ کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو پھر فقر و فاقہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ڈھال تیار رکھو کیونکہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف فقر سیلاب کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۲۵۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ، وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ، اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبِطُ بِلَالٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبِطِهٖ. ❹

۵۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں جتنا ڈرایا گیا ہے اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا، اللہ کی راہ میں جتنی مجھے اذیت دی گئی ہے اتنی کسی اور کو اذیت نہیں دی گئی، مجھ پر تیس دن رات بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلال رضی اللہ عنہ کے لیے ایسی کوئی چیز نہیں تھی جسے کوئی جاندار کھاتا ہے، البتہ اتنی (قلیل) چیز تھی جسے بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپا لیتی تھی۔'' اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جب نبی ﷺ مکہ سے بھاگ نکلے تھے تو بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، اور

---

❶ **صحيح**، رواه أحمد (لم أجده) و الترمذي (٢٠٣٦ وقال: حسن غريب).

❷ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٤٢٧ ح ٢٤٠٢٤). ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٥٠) ☆ روح بن أسلم ضعيف ضعفه الجمهور و للحديث شواهد ضعيفة عند البغوي (شرح السنة: ٤٠٦٧) وغيره.

❹ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٧٢).

بلال رضی اللہ عنہ کے پاس بس اتنا سا کھانا تھا جو وہ اپنی بغل کے نیچے رکھتے تھے۔

٥٢٥٤: وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ ؓ قَالَ: شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْجُوْعَ ، فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ ، حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ بَطْنِہٖ عَنْ حَجَرَیْنِ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَاحَدِیْثٌ غَرِیْبٌ. [1]

۵۲۵۴: طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھایا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے دکھائے۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٢٥٥: وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ ؓ اَنَّہٗ اَصَابَھُمْ جُوْعٌ ، فَاَعْطَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۵۲۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں بھوک لگی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔

٥٢٥٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، عَنْ اَبِیْہِ ، عَنْ جَدِّہٖ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِیْہِ كَتَبَہُ اللّٰہُ شَاكِرًا، صَابِرًا، مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ، فَاقْتَدٰی بِہٖ، وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ، فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی مَا فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ، كَتَبَہُ اللّٰہُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ، وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ، فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہٗ مِنْہُ، لَمْ یَكْتُبْہُ اللّٰہُ شَاكِرًا صَابِرًا)). رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [3]

وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ: ((اَبْشِرُوْا یَا مَعْشَرَ صَعَالِیْكِ الْمُھَاجِرِیْنَ)) فِیْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۵۲۵۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو خصلتیں جس شخص میں ہوں اللہ اسے شاکر صابر لکھ دیتا ہے، جو شخص اپنے دین کے معاملے میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھتا ہے اور پھر اس کی اقتدا کرتا ہے، اور دنیا کے معاملے میں وہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھتا ہے اور اللہ نے جو اس کو اس پر فضیلت عطا کی ہے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، تو اللہ اسے شکر گزار صبر کرنے والا لکھ دیتا ہے، اور جو شخص اپنے دین کے معاملے میں اپنے سے کم تر کو اور دنیا کے معاملے میں اپنے سے برتر کو دیکھتا ہے اور جو چیز اسے نہیں ملی اس پر افسوس کرتا ہے تو اللہ اسے شاکر و صابر نہیں لکھتا۔“

اور ابوسعید سے مروی حدیث: ”مہاجرین کی فقیر جماعت خوش ہو جاؤ“ فضائل القرآن کے باب کے بعد ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٢٥٧: عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو ، وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ قَالَ: اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَآءِ الْمُھَاجِرِیْنَ؟ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُاللّٰہِ: اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْھَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُہٗ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ:

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٧١) ☆ سيار بن حاتم : حسن الحديث ، وثقه الجمهور۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٧٤ وقال: صحيح)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥١٢) ☆ مثنى بن الصباح : ضعيف ۔ ٥ حديث أبي سعيد تقدم (٥١٩٨)۔

فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ: فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ . قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! اِنَّا وَاللّٰهِ! مَانَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا ، فَاَعْطَيْنٰكُمْ مَا يَسَّرَاللّٰهُ لَكُمْ ، وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ ، وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا**)). قَالُوْا: فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا.رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۲۵۷: ابوعبدالرحمٰن حبلی بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، ایک آدمی نے ان سے سوال پوچھا: کیا ہم مہاجر فقرا میں سے نہیں؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم رات بسر کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: کیا تیرے رہنے کے لیے گھر ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: تم تو مال داروں میں سے ہو، اس نے کہا: میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے، انہوں نے فرمایا: تم تو بادشاہ ہو، عبدالرحمٰن نے کہا، تین آدمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، میں اس وقت ان کے پاس تھا، انہوں نے کہا: ابومحمد! اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، کوئی خرچہ ہے نہ سواری اور نہ ہی ساز وسامان، انہوں نے انہیں فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم کچھ چاہو تو تم ہمارے پاس آنا، اللہ نے تمہارے لیے جو میسر فرمایا وہ ہم تمہیں عطا کریں گے، اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کریں گے؟ اور اگر تم چاہو تو صبر کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہاجر فقرا روز قیامت مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' انہوں نے کہا: ہم صبر کرتے ہیں اور ہم کوئی چیز نہیں مانگیں گے۔

۵۲۵۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ ، فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لِيُبَشَّرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ وُجُوْهَهُمْ ، فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا**)) قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْمِنْهُمْ.رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۵۲۵۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ فقرا مہاجرین کا بھی ایک حلقہ لگا ہوا تھا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو آپ ان کے حلقے میں شامل ہو گئے، میں بھی اٹھ کر ان کی طرف چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ''فقرا مہاجرین کو اس بات کی بشارت دی جائے جس سے ان کے چہرے خوش ہو جائیں، کیونکہ وہ مال داروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے چمکنے لگے، اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، حتیٰ کہ میں نے تمنا کی کہ میں ان کے ساتھ ہوتا یا ان میں سے ہوتا۔

۵۲۵۹: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ: اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا

[1] رواه مسلم (۳۷/ ۲۹۷۹)۔ [2] **صحيح**، رواه الدارمي (۲/ ۳۳۹ ح ۲۸۴۷) [والنسائي في السنن الكبرى ۳/ ۴۴۳ ح ۵۸۷۶) وسنده حسن و له شاهد عند مسلم في صحيحه (۲۹۷۹)]۔

اَسْئَلَ اَحَدًا شَيْئًا ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۵۲۵۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے خلیل نے مجھے سات چیزوں کے متعلق حکم فرمایا، آپ ﷺ نے مساکین سے محبت کرنے اور ان کے قریب رہنے کا مجھے حکم فرمایا، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھوں اور جو مجھ سے (دنیا کے لحاظ سے) برتر ہے اس کی طرف نہ دیکھوں، آپ نے مجھے صلہ رحمی کا حکم فرمایا اگرچہ وہ قطع رحمی کریں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں حق بات کروں اگرچہ وہ کڑوی ہو، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اللہ کے (حق کے) بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈروں، اور آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کثرت سے پڑھا کروں، کیونکہ وہ (کلمات) عرش کے نیچے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہیں۔''

۵۲۶۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ: اَلطَّعَامُ ، وَالنِّسَآءُ ، وَالطِّيْبُ ، فَاَصَابَ اثْنَيْنِ ، وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا ، اَصَابَ النِّسَآءَ وَالطِّيْبَ ، وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۲۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں، کھانا، عورتیں اور خوشبو، آپ کو دو چیزیں مل گئیں اور ایک نہ مل سکی، آپ کو عورتیں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) اور خوشبو مل گئی لیکن (شکم سیر) کھانا نہ ملا۔''

۵۲۶۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُبِّبَ اِلَيَّ الطِّيْبُ ، وَالنِّسَآءُ ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ((حُبِّبَ اِلَيَّ)) ((مِنَ الدُّنْيَا)). [3]

۵۲۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوشبو اور عورتیں میرے لیے پسندیدہ بنا دی گئی ہیں، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' احمد، نسائی، اور ابن جوزی نے ((حُبِّبَ اِلَيَّ)) کے بعد ((مِنَ الدُّنْيَا)) کا اضافہ نقل کیا ہے۔

۵۲۶۲: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ؛ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۵۲۶۲: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ''زیادہ ناز و نعمت کی زندگی سے بچنا، کیونکہ اللہ کے (مخلص) بندے زیادہ نعمت گزران نہیں ہوتے۔''

۵۲۶۳: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ)). [5]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٥٩ ح ٢١٧٤٥)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٧٢ ح ٢٤٩٤٤) ☆ فيه رجل: مجهول و الحديث الآتي (٥٢٦١) يغني عنه۔ [3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٣/ ١٩٩ ح ١٣٠٨٨) والنسائي (٧/ ٦١ ح ٣٣٩١)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٤٣ ح ٢٢٤٥٦) [وأبو نعيم في حلية الأولياء (٥/ ١٥٥)] ☆ مريح بن مسروق روى عنه جماعة ووثقه ابن حبان وحده و أرسل عن عمر ففي سماعه من معاذ نظر لأنه توفي قبل عمر رضي الله عنهما۔ [5] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٥٨٥، نسخة محققة: ٤٢٦٥) ☆ إسحاق بن محمد الفروي ضعيف ضعفه الجمهور و الراوي شك في سماعه من أبيه والسند منقطع۔

۵۲۶۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی طرف سے ملنے والے تھوڑے سے رزق پر راضی ہو جاتا ہے تو اللہ اس کے تھوڑے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔''

٥٢٦٤: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ، فَكَتَمَهُ النَّاسَ؛ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۲۶۴: ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھوک میں مبتلا ہوا یا کسی چیز کا ضرورت مند ہوا اور اس نے اسے لوگوں سے چھپائے رکھا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ اسے سال بھر کے لیے رزق حلال عطا فرمائے۔'' دونوں روایتوں کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

٥٢٦٥: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِيَالِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۲۶۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ اپنے اس مومن عیال دار بندے کو پسند کرتا ہے جو ضرورت مند ہونے کے باوجود سوال نہیں کرتا۔''

٥٢٦٦: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: اسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ ؓ فَجِيْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَطَيِّبٌ، لٰكِنِّيْ اَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ: ﴿اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾ فَاَخَافُ اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، فَلَمْ يَشْرَبْهُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۵۲۶۶: زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ایک روز عمر رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو انہیں شہد ملا پانی پیش کیا گیا، انہوں نے فرمایا: یہ تو بہت اچھا ہے، لیکن میں اللہ عزوجل کا فرمان سنتا ہوں کہ اس نے ایک قوم کو ان کی شہوات پر معیوب قرار دیتے ہوئے فرمایا: ''تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیا کی زندگانی میں حاصل کر لیں اور تم نے ان سے استفادہ کر لیا۔'' میں تو ڈرتا ہوں کہ ہماری نیکیوں کا ثواب دنیا ہی میں نہ دے دیا جائے، لہذا انہوں نے اسے نہ پیا۔

٥٢٦٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ: مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۲۶۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے فتح خیبر سے پہلے کبھی بھی سیر ہو کر کھجوریں نہیں کھائیں۔

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٠٥٤، نسخة محققة: ٩٥٨١) ☆ فيه أبو عبدالرحمٰن السلمي ضعيف جدًا، ولأعمش مدلس و عنعن إن صح السند إليه و علل أخرى۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤١٢١) ☆ فيه موسى بن عبيدة ضعيف والقاسم بن مهران لم يثبت سماعه من عمران و فيه علة أخرى و له شاهد ضعيف جدًا۔

[3] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده)۔ [4] رواه البخاري (٤٢٤٣)۔

بَابُ الْأَمَلِ وَالْحِرْصِ

امیداورحرص کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٢٦٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ هُوَ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ: ((هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهٖ، وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطُطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ، فَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا، وَاِنْ اَخْطَاَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۲۶۸: عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ایک مربع شکل خط کھینچا اور ایک خط (اس مربع کے) وسط میں اس سے باہر جاتا ہوا کھینچا اور کچھ اس وسط والے خط کے پہلو میں چھوٹے چھوٹے خط اور کھینچے اور فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اس کی اجل (موت) ہے، جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور جو باہر کی طرف نکل رہی ہے یہ اس کی امید ہے، اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط پیش آمدہ حادثات ہیں، اگر ایک اس سے خطا کر جاتا ہے تو یہ (دوسرا) اسے دبوچ لیتا ہے، اور اگر یہ اس سے خطا کر جاتا ہے تو یہ اسے دبوچ لیتا ہے۔''

٥٢٦٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوْطًا فَقَالَ: ((هٰذَا الْاَمَلُ، وَهٰذَا اَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَآءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۲۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے کچھ خط کھینچے تو فرمایا: ''یہ امید ہے، اور یہ اس کی موت ہے، وہ اسی اثنا میں ہوتا ہے تو زیادہ قریب والا خط اچانک اس تک آ پہنچتا ہے۔''

٥٢٧٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ، وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۲۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''انسان بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں، مال کی حرص اور عمر کی حرص۔''

٥٢٧١: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: ((لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَآبًّا فِيْ اثْنَيْنِ: فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا

---

[1] رواه البخاري (٦٤١٧)۔

[2] رواه البخاري (٦٤١٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٢١) و مسلم (١١٥/ ١٠٤٧)۔

وَطُوْلِ الْاَمَلِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۲۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کے بارے میں جوان ہی رہتا ہے: دنیا کی محبت کے بارے میں اور لمبی خواہشوں کے بارے میں۔''

٥٢٧٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۲۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اس شخص سے (توبہ نہ کرنے اور نیک عمل نہ کرنے کا) عذر زائل کر دیا جس کی اجل کو مؤخر کیا حتیٰ کہ اسے ساٹھ سال تک پہنچا دیا۔''

٥٢٧٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۲۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر انسان کے لیے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری تلاش کرتا ہے، انسان کے پیٹ کو صرف (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ توبہ کرنے والے شخص کی توبہ قبول فرماتا ہے۔''

٥٢٧٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ، اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۲۷۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصے کو پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں ایسے رہو گویا تم ایک پردیسی یا راہ گیر ہو اور اپنے آپ کو اہل قبور (مُردوں) میں سے شمار کرو۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٢٧٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا عَبْدَاللّٰهِ؟)) قُلْتُ: شَيْءٌ نُصْلِحُهٗ. قَالَ: ((اَلْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [5]

۵۲۷۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو میں اور میری والدہ (اپنے مکان کے)

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٢٠) و مسلم (١١٤/ ١٠٤٦)۔

[2] رواه البخاري (٦٤١٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٣٦) و مسلم (١١٨/ ١٠٤٩)۔

[4] رواه البخاري (٦٤١٦)۔

[5] **صحيح**، رواه أحمد (٢/ ١٦١ ح ٦٥٠٢) و الترمذي (٢٣٣٥)۔

کسی حصہ کی لپائی کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ! کیا ہو رہا ہے؟'' میں نے عرض کیا، ہم (مکان کے کسی) حصہ کی مرمت کر رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''معاملہ (موت) اس سے زیادہ تیز ہے۔'' احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٢٧٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَآءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ، فَاَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمَآءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ: ((مَايُدْرِيْنِىْ لَعَلِّىْ لَا اَبْلُغُهٗ)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ، وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِىْ كِتَابِ الْوَفَآءِ. [1]

٥٢٧٦: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی پیشاب کرتے تو مٹی سے تیمّم کرتے، میں عرض کرتا، اللہ کے رسول! پانی تو آپ کے قریب ہی ہے، آپ ﷺ فرماتے: ''مجھے کیا پتہ شاید کہ میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں۔'' شرح السنہ، اور ابن الجوزی نے کتاب ''الوفاء'' میں اسے روایت کیا ہے۔

٥٢٧٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ)) وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ، فَقَالَ: ((وَثَمَّ اَمَلُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٥٢٧٧: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنی گدی کے پاس رکھا، پھر کھولا تو فرمایا: ''اور وہاں اس کی آرزوئیں ہیں۔''

٥٢٧٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ غَرَزَ عُوْدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاٰخَرَ اِلٰى جَنْبِهٖ، وَاٰخَرَ اَبْعَدَ. فَقَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((هٰذَا الْاِنْسَانُ، وَهٰذَا الْاَجَلُ)) اُرَاهُ قَالَ: ((وَهٰذَا الْاَمَلُ، فَيَتَعَاطَى الْاَمَلَ فَلَحِقَهُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

٥٢٧٨: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی، ایک اس کے پہلو میں اور ایک اس سے دور گاڑی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ انسان ہے اور یہ اجل ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ آرزوئیں ہیں، وہ آرزوئیں حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتا ہے تو اس کی آرزو کے پورا ہونے سے پہلے اسے موت آ جاتی ہے۔''

٥٢٧٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((عُمُرُ اُمَّتِیْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

٥٢٧٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٣٢ ح ٤٠٣١) [وأحمد (١/ ٢٨٨ و ابن المبارك فى الزهد: ٢٩٢) و الطبراني فى الكبير (١٢/ ٢٣٨ ح ١٢٩٨٧، بلون آخر) ☆ ابن لهيعة مدلس و عنعن۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٣٤ و قال: حسن صحيح)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٨٥ ح ٤٠٩١) [و أحمد (٣/ ١٨ ح ١١١٤٩)]۔ [4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٣١)۔

٥٢٨٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَی السَّبْعِیْنَ، وَاَقَلُّهُمْ مَنْ یَّجُوْزُ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. [1]

وَذُكِرَ حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ فِیْ بَابِ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ.

۵۲۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں، اور اس (ساٹھ، ستر) سے تجاوز کرنے والے ان میں سے کم ہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ۔

اور عبداللہ بن شخیر سے مروی حدیث باب عیادة المریض میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٢٨١: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْیَقِیْنُ، وَالزُّهْدُ، وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ، وَالْاَمَلُ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [2]

۵۲۸۱: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس امت کی پہلی صلاح (آخرت کا) یقین اور دنیا سے بے رغبتی ہے، جبکہ اس کا اول فساد بخل اور (لامحدود) آرزوئیں ہیں۔''

٥٢٨٢: وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ: لَیْسَ الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا بِلُبْسِ الْغَلِیْظِ، وَالْخَشِنِ، وَاَكْلِ الْجَشِبِ، اِنَّمَا الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا قَصْرُ الْاَمَلِ. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [3]

۵۲۸۲: سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: ''موٹا، جھوٹا کپڑا پہننے اور روکھا سوکھا کھانے کا نام دنیا سے بے رغبتی نہیں، بلکہ آرزوؤں کا کم ہونا دنیا سے بے رغبتی ہے۔''

٥٢٨٣: وَعَنْ زَیْدِ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ اَیُّ شَیْءٍ الزُّهْدُ فِی الدُّنْیَا؟ قَالَ: طِیْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ الْاَمَلِ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [4]

۵۲۸۳: زید بن حسین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سنا، ان سے دریافت کیا گیا، دنیا سے بے رغبتی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: حلال کمائی اور امیدوں کا کم ہونا۔

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٥٥٠ وقال: غريب حسن) وابن ماجه (٤٢٣٦) ٥ حديث عبدالله بن الشخير تقدم (١٤٦٩)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٨٤٤، نسخة محققة: ١٠٣٥٠) ☆ فيه أبو عبدالرحمٰن السلمي ضعيف جدًا وعبدالله بن لهيعة مدلس و عنعن إن صح السند إليه و للحديث لون آخر عند أحمد (الزهد ص ١٠ ح ٥١) وسنده ضعيف لانقطاعه۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٨٦ بدون سند ولم أجده مسندًا)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٧٧٩، نسخة محققة: ١٠٢٩٣) ☆ زيد بن الحسين مجهول: لم أجد من وثقه۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

اللہ کی اطاعت و عبادت کے لئے مال اور عمر سے محبت رکھنے کا بیان

الفَصْلُ الأَوَّلُ

فصل اول

۵۲۸٤: عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ: ((لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ)) فِيْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ.

۵۲۸۴: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ ایسے مالدار کو پسند فرماتا ہے جو پرہیز گار، گم نام ہو۔“

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ”حسد صرف دو آدمیوں پر ہے“ باب فضائل القرآن میں بیان ہو چکی ہے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۲۸٥: عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ)). قَالَ: فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۵۲۸۵: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل اچھا (یعنی قرآن و سنت کے مطابق) ہو۔“ اس شخص نے عرض کیا، سب سے برا شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی عمر دراز ہو اور اس کا عمل برا ہو۔“

۵۲۸٦: وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ اَوْنَحْوِهَا، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاقُلْتُمْ؟)) قَالُوْا: دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيُلْحِقَهُ بِصَاحِبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَاَيْنَ صَلٰوتُهُ بَعْدَ صَلٰوتِهِ، وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ؟)) اَوْقَالَ: ((صِيَامُهُ بَعْدَ

[1] رواه مسلم (١١/ ٢٩٦٥) ٥ حديث ابن عمر تقدم (٢١١٣)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٤٠ ح ٢٠٦٨٦) و الترمذي (٢٣٣٠ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (٢/ ٣٠٨ ح ٢٧٤٥_٢٧٤٦) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف و حديث الترمذي (٢٣٢٩) يغني عنه۔

صِيَامِهٖ؛ لِمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۵۲۸۶: عبید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، ان میں سے ایک اللہ کی راہ میں شہید کر دیا گیا، پھر دوسرا اس کے تقریباً ایک ہفتے بعد فوت ہو گیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کے لیے کیا دعا کی؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم نے اللہ سے دعا کی کہ وہ اس کی مغفرت فرمائے، اس پر رحم فرمائے اور اسے اس کے ساتھی سے ملائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی وہ نمازیں جو اس نے اس کی نمازوں کے بعد پڑھیں وہ کہاں گئیں؟ اور اس نے اس کے بعد جو عمل کیے وہ کہاں گئے؟'' یا فرمایا: ''اس نے اس کے بعد جو روزے رکھے تو وہ کہاں گئے؟'' ان دونوں کے مابین تو زمین و آسمان کے مابین فاصلے سے زیادہ فاصلہ ہے۔''

۵۲۸۷: وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ، وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ؛ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَانَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ، وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ)) فَقَالَ: ((اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ، وَيَصِلُ رَحِمَهٗ، وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ، فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ، وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ، وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ، فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ نِيَّتُهٗ وَوِزْرُهُمَا سَوَآءٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. [2]

۵۲۸۷: ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تین خصلتیں ہیں، میں ان پر قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، تم اسے یاد کر لو، وہ چیزیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں یہ ہیں: صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا، جس بندے کی حق تلفی کی جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے بدلے میں اللہ اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے، اور بندہ جب کسی سے سوال کرتا ہے تو اللہ اسے فقر میں مبتلا کر دیتا ہے، رہی وہ بات جو میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں اس کو خوب یاد رکھنا۔'' پس فرمایا: ''دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے: ایک وہ بندہ جسے اللہ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس (علم) کے بارے میں اپنے رب سے ڈرتا ہو، صلہ رحمی کرتا ہو اور وہ اس (علم) کے مطابق اللہ کی خاطر عمل کرتا ہو، یہ سب سے افضل درجہ ہے۔ ایک وہ بندہ جسے اللہ نے علم دیا ہو لیکن اسے رزق نہ دیا ہو، اور وہ نیت کا اچھا ہے، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں (مالدار) شخص کی طرح خرچ کرتا، ان دونوں کے لیے اجر برابر ہے، اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال عطا کیا لیکن علم نہیں دیا تو وہ علم کے بغیر اپنے مال کی وجہ سے بے راہ روی کا شکار ہو جاتا ہے، اور وہ نہ تو اپنے رب سے ڈرتا ہے اور نہ صلہ رحمی

---

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٢٥٢٤) والنسائي (٤/ ٧٤ ح ١٩٨٧)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٢٥) ☆ يونس بن خباب ضعيف رافضي و للحديث طريق آخر معلول (ضعيف) عند أحمد (٤/ ٢٣٠ ح ١٨٠٢) بمتن آخر۔

کرتا ہے اور نہ ہی اسے حق کے مطابق خرچ کرتا ہے، یہ شخص انتہائی برے درجے پر ہے، اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل (یعنی خرچ) کرتا، وہ صرف نیت ہی کرتا ہے جبکہ دونوں کا گناہ برابر ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۲۸۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)). فَقِيْلَ: وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۲۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اسے (اطاعت والے) کاموں پر لگا دیتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ اسے کس طرح کام پر لگاتا ہے؟ فرمایا: ''موت سے پہلے اسے صالح عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔''

۵۲۸۹: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۲۸۹: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دانا شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے لیے عمل کیے، اور کم عقل شخص وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش کے تابع کیا اور اللہ پر امید باندھ لی (کہ وہ غفور رحیم) ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۲۹۰: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰی رَأْسِهِ اَثَرُ مَآءٍ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ، قَالَ: ((اَجَلْ)) قَالَ: ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰی خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰی، وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ)). [3] رَوَاهُ اَحْمَدُ

۵۲۹۰: نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ایک مجلس میں تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ کے سر پر پانی (یعنی غسل) کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کو خوش طبع دیکھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر لوگوں نے مال داری کے متعلق غور و خوض کرنا شروع کر دیا (کیا وہ

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (۲۱۴۲ وقال: صحيح)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۴۵۹) وابن ماجه (۴۲۶۰) ☆ أبو بكر بن أبي مريم ضعيف مختلط۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (۵/ ۳۷۲ ح ۲۳۵۴۵) [وابن ماجه (۲۱۴۱)]۔

جائز ہے یا ناجائز؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے اس کے لیے مال داری میں کوئی مضائقہ نہیں، تقویٰ والے شخص کے لیے صحت مال داری سے بہتر ہے، اور حقیقی خوشی نعمتوں میں سے ہے۔“

٥٢٩١: وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضٰى يُكْرَهُ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ، وَقَالَ: لَوْلَا هٰذِهِ الدَّنَانِيْرُ، لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هٰذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ، فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْذُلُ دِيْنَهُ، وَقَالَ: الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۲۹۱: سفیان ثوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ماضی میں مال ناپسندیدہ چیز تھی، جبکہ آج وہ مومن کی ڈھال ہے، اور فرمایا: اگر (ہمارے پاس) دینار نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہمیں بے وقعت سمجھتے، اور فرمایا: جس شخص کے ہاتھ میں مال ہو وہ اسے کار آمد بنائے (ضائع نہ کرے) کیونکہ یہ ایسا دور ہے کہ اگر وہ ضرورت مند ہوا تو وہ پہلا شخص ہوگا جو (حصول دنیا کے لیے) اپنا دین بیچ ڈالے گا، اور فرمایا: حلال فضول خرچی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

٥٢٩٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ؟**)) وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿**أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ**﴾. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [2]

۵۲۹۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روز قیامت منادی کرنے والا منادی کرے گا: ساٹھ سالے کہاں ہیں؟“ اور یہ (ساٹھ سال) وہ عمر ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا ہم نے تمہیں عمر عطا نہیں کی تھی، جس نے نصیحت پکڑنی تھی وہ نصیحت پکڑتا، اور تمہارے پاس آگاہ کرنے والے بھی آئے۔“

٥٢٩٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلَاثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمُوْا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ؟**)) قَالَ طَلْحَةُ رضی اللہ عنہ: أَنَا، فَكَانُوْا عِنْدَهُ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، فَخَرَجَ فِيْهِ أَحَدُهُمْ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْآخَرُ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهِ، قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ، وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهِ أَمَامَهُمْ، وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ وَأَوَّلُهُمْ يَلِيْهِ، فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((**وَمَا أَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ؟! لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلَ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ، لِتَسْبِيْحِهِ وَتَكْبِيْرِهِ وَتَهْلِيْلِهِ**)). [3]

---

[1] **ضعيف مردود**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٢٩١ بعد ٤٠٩٨ بدون سند و لم أجده مسندًا۔ وقوله من كان المال الى ترس المومن، رواه ابو نعيم في حلية الاولياء، (٦/ ٣٨١) وسنده ضعيف جداً۔ فيه داؤد (رواد) بن الجراح وهو متروك وشطر الثانى رواه ابو نعيم ايضًا فى الحليه (٦/ ٣٨١) وسنده ضعيف فيه جماعة لم اجد لهم توثيقًا يعتمد عليه)۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٢٥٤، نسخة محققة: ٩٧٧٣) ☆ فيه إبراهيم بن الفضل المخزومي: متروك و أبو بكر بن أبي دارم: كذاب و لكنه توبع، انظر المعجم الكبير للطبراني (١١/ ١٧٧-١٧٨ ح ١١٤١٥)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١٦٣ ح ١٤٠١) ☆ السند مرسل و له طريق آخر عند البزار (٩٥٤ كشف الأستار) و أبي يعلى (٦٣٤) و سنده ضعيف۔

۵۲۹۳: عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بنوعذرہ کے تین آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جوان کے (کھانے پینے کی) مجھ سے ذمہ داری اٹھالے؟'' طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، چنانچہ وہ (تینوں) انہیں کے پاس تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا تو ان میں سے ایک اس لشکر کے ساتھ گیا اور وہ شہید ہو گیا، پھر آپ نے ایک لشکر روانہ کیا تو دوسرا شخص اس کے ساتھ گیا تو وہ بھی شہید ہو گیا، پھر تیسرا شخص اپنے بستر پر فوت ہو گیا، راوی بیان کرتے ہیں، طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر وفات پانے والے کو ان کے آگے دیکھا، جو بعد میں شہید ہوا تھا وہ اس کے ساتھ تھا جبکہ پہلے شہید ہونے والا شخص اس دوسرے (شہید) کے ساتھ تھا، چنانچہ اس سے مجھے اشکال پیدا ہوا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کو اس سے کون سی چیز عجیب لگی؟ اللہ کے ہاں اس مؤمن سے افضل کوئی شخص نہیں جسے اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتکبیر اور تہلیل ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہنے کے لیے طویل عمر دی جائے۔

۵۲۹٤: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ رضی اللہ عنہ۔ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْهِهٖ مِنْ یَوْمٍ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ هَرِمًا فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ، وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ. رَوَاهُمَا اَحْمَدُ [1]

۵۲۹٤: محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، ان سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اگر بندہ اپنے یوم پیدائش سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ کی اطاعت میں سجدہ ریز رہے تو وہ روز قیامت اس کو بھی حقیر سمجھے گا اور وہ آرزو کرے گا کہ کاش اسے دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تا کہ وہ اجر وثواب میں اضافہ کر سکے۔'' دونوں روایات کو امام احمد نے نقل کیا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ١٨٥ ح ١٧٨٠٠)۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

توکل اور صبر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٢٩٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۲۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت سے ستر ہزار افراد حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم جھاڑ کراتے ہیں اور نہ بدشگونی لیتے تھے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔“

٥٢٩٦: وَعَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ أُمَّتِيْ، فَقِيْلَ: هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهِ، ثُمَّ قِيْلَ لِيْ: اُنْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيْلَ لِيَ: اُنْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامُهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ)) فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)). ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۲۹۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: ”مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، چنانچہ ایک نبی گزرے ان کے ساتھ آدمی تھا، ایک اور نبی تھے اور ان کے ساتھ دو آدمی تھے، اور ایک اور نبی تھے ان کے ساتھ چند آدمی تھے، جبکہ کسی نبی کے ساتھ کوئی ایک بھی نہیں تھا، میں نے ایک بڑا گروہ دیکھا جو افق تک پھیلا ہوا تھا، میں نے امید کی کہ یہ میری امت ہو گی لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے ساتھ ہیں، پھر مجھے کہا گیا، دیکھو، میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جو افق تک پھیلا ہوا تھا، مجھے کہا گیا: اس طرف (دائیں، بائیں) دیکھو، میں نے بہت بڑا گروہ دیکھا جو افق پر پھیلا ہوا تھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت، اور ان کے ساتھ ان کے آگے ستر ہزار ہیں جو حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو کہ بدشگونی لیتے تھے اور نہ دم جھاڑ کراتے تھے اور نہ ہی داغتے تھے اور وہ صرف اپنے رب پر توکل کرتے تھے۔“ اتنے میں عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٧٢) و مسلم (٣٧١/ ٢١٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٧٥٢) و مسلم (٣٧٤/ ٢٢٠)۔

نے کھڑے ہو کر عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں شامل فرمائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے۔“ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے بھی ان میں کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔“

٥٢٩٧: وَعَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ! إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۲۹۷: صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کا ہر معاملہ اس کے لیے باعث خیر ہے، اور یہ چیز صرف مومن کے لئے خاص ہے، اگر اسے کوئی نعمت میسر آتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔“

٥٢٩٨: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۲۹۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوی مومن، ضعیف مومن سے بہتر ہے نیز وہ اللہ کو زیادہ پسند ہے، اور سب (مومنوں) میں خیر ہے، تو اپنے لیے نفع بخش چیز کے لیے محنت و کوشش کر اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجزی و سستی نہ کر، اور اگر تجھے کوئی نقصان پہنچے تو ایسے نہ کہو: اگر میں (اس طرح، اس طرح) کرتا تو اس طرح، اس طرح ہوتا، بلکہ ایسے کہو: اللہ نے مقدر کیا اور جو اس نے چاہا سو کیا، کیونکہ (لفظ) ”اگر“ عمل شیطان کھولتا ہے۔“

الفصل الثاني

فصل ثانی

٥٢٩٩: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۲۹۹: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح اس پر توکل کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق فراہم کرے جس طرح وہ پرندوں کو رزق فراہم کرتا ہے، وہ صبح کے وقت بھوکے نکلتے ہیں اور شام کے وقت شکم سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔“

٥٣٠٠: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ

---

[1] رواه مسلم (٦٤/ ٢٩٩٩)۔ [2] رواه مسلم (٣٤/ ٢٦٦٤)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٣٤٤ وقال: حسن صحيح) وابن ماجه (٤١٦٤)۔

وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ۔ نَفَثَ فِيْ رَوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، اَلَافَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَاللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهِ))۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ))۔ [1]

۵۳۰۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! ہر وہ چیز جو تمہیں جنت کے قریب کردے اور تمہیں جہنم سے دور کردے میں اس کے متعلق حکم دے چکا ہوں، اور ہر وہ چیز جو تمہیں جہنم کے قریب کردے اور تمہیں جنت سے دور کردے میں اس سے تمہیں منع کر چکا ہوں، بے شک روح الامین، اور ایک دوسری روایت میں ہے، بے شک روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی نفس اپنا رزق پورا کیے بغیر فوت نہیں ہوگا، سن لو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے رزق تلاش کرو اور رزق کی تاخیر تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اللہ کی نافرمانی کے ساتھ اسے طلب کرو، کیونکہ اللہ کے ہاں جو (انعامات) ہیں وہ تو محض اس کی اطاعت کے ذریعے ہی حاصل کیے جا سکتے ہیں۔'' شرح السنہ، بیہقی فی شعب الایمان، البتہ امام بیہقی نے '' وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ'' کا ذکر نہیں کیا۔

۵۳۰۱: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ الْحَلَالِ وَلَا اِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ بِمَا فِيْ يَدَيِ اللّٰهِ، وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِيَتْ لَكَ))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔ [2]

۵۳۰۱: ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبتی، حلال کو حرام کرنے اور مال ضائع کرنے کا نام نہیں، بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس چیز سے، جو کہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے، زیادہ قابل اعتماد نہ ہو، اور یہ کہ نہ ہو تو مصیبت کے ثواب میں جب تو اس میں مبتلا کر دیا جائے، رغبت کرنے والا کہ وہ (مصیبت) تجھے نہ پہنچتی۔'' ترمذی، ابن ماجہ، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔

۵۳۰۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ))۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٣٠٣۔٣٠٤ ح ٤١١١) والبيهقي في شعب الإيمان (١٠٣٧٦، نسخة محققة: ٩٨٩١) ☆ السند منقطع، زبيد الإيامي لم يدرك ابن مسعود و للحديث شاهدان ضعيفان۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٣٤٠) و ابن ماجه (٤١٠٠) ☆ عمرو بن واقد: متروك۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أحمد (١/ ٢٩٣ ح ٢٦٦٩) و الترمذي (٢٥١٦ وقال: حسن صحيح)۔

۵۳۰۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سواری پر بیٹھا ہوا) تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکے! تو اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ (کے حقوق) کا خیال رکھ، تو اسے اپنے سامنے پائے گا، اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ سے کر، جب تو مدد طلب کرے تو صرف اللہ سے مدد طلب کر، اور جان لے کہ اگر پوری امت بھی جمع ہو کر تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو وہ تجھے اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔''

٥٣٠٣: وَعَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ، وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهٗ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شِقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۳۰۳: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کی سعادت مندی اسی میں ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کی قضا و قدر پر راضی ہو، انسان کی بدنصیبی ہے کہ وہ اللہ سے خیر طلب کرنا ترک کر دے اور انسان کی بدنصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کی قضا و قدر پر راضی نہ ہو۔'' احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٣٠٤: عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَفَلَ مَعَهٗ، فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تَحْتَ سَمُرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ، وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَدْعُوْنَا، وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: ((اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا. قَالَ: مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ، ثَلَاثًا)) وَلَمْ يُعَاقِبْهُ، وَجَلَسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو وہ بھی آپ کے ساتھ واپس آئے، صحابہ کرام کو گھنے خاردار درختوں کی وادی میں دوپہر کو نیند (قیلولہ) نے آ لیا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (آرام کی غرض سے) یہاں پڑاؤ ڈالا اور صحابہ کرام درختوں کے سائے کی تلاش میں الگ الگ ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیکر کے درخت کے نیچے پڑاؤ ڈالا اور اپنی تلوار اس (درخت) کے ساتھ لٹکا دی، اور ہم تھوڑی دیر کے لیے سو گئے، اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلانے لگے، ہم نے دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے پاس ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١٦٨ ح ١٤٤٤) و الترمذي (٢١٥١) ☆ محمد بن أبي حميد: ضعيف۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩١٠) و مسلم (٣١١/ ٨٤٣)۔

''اس نے، مجھ پر میری تلوار سونت لی جبکہ میں اس وقت آرام کر رہا تھا میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی، اس نے کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: ''اللہ (بچائے گا)۔'' آپ ﷺ نے اس کی کوئی سرزنش نہیں کی اور آپ بیٹھ گئے۔

٥٣٠٥: وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُ)) فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّيْفَ فَقَالَ: ((مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟)) فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ. فَقَالَ: ((تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ، فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ. [1] هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ.

۵۳۰۵: اور ابوبکر اسماعیلی نے اپنی صحیح میں یوں روایت کی ہے، اس نے کہا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ! تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، رسول اللہ ﷺ نے تلوار پکڑ کر فرمایا: ''تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟'' اس نے عرض کیا: آپ بہتر پکڑنے والے ہیں (یعنی معاف کر دیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے کہا: نہیں، لیکن میں آپ ﷺ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں آپ سے نہ تو قتال کروں گا اور نہ آپ سے قتال کرنے والوں کا ساتھ دوں گا، آپ ﷺ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا (اسے جانے دیا)، وہ (اعرابی) اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا: میں بہترین شخص کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ کتاب الحمیدی اور ریاض الصالحین میں اسی طرح ہے۔

٥٣٠٦: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۵۳۰۶: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے: ''جو شخص اللہ سے ڈر جائے تو وہ اس کے لیے (تمام مشکلات سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق فراہم کرے جس کے بارے میں اسے وہم و گمان بھی نہ تھا۔''

٥٣٠٧: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ﴾. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [3]

۵۳۰۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ آیت سکھائی: ''بے شک میں ہی رزق عطا کرنے والا، قوت و طاقت والا ہوں۔'' ابوداود، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، ذكره النووي في رياض الصالحين (٧٨ بتحقيقي) ورواه البيهقي في دلائل النبوة (٣/ ٣٧٥۔ ٣٧٦ من طريق الإسماعيلي به و لعله أسلم بعد كما يظهر من كلامه و من أجله ذكر في الصحابة)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٨ ح ٢١٨٨٤) و ابن ماجه (٤٢٢٠) و الدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٢٨)
☆أعله البوصيري بالانقطاع لأن أبا السليل لم يدرك أبا ذر رضي الله عنه كما في التهذيب وغيره۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٣٩٩٣) و الترمذي (٢٩٤٠)۔

۵۳۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ)). [1] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں دو بھائی تھے، ان میں سے ایک نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا جبکہ دوسرا کاروبار کیا کرتا تھا، کاروبار کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ سے شکایت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید کہ تمہیں اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۳۰۹: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ، فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ الشُّعَبَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۳۰۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک انسان کے دل کا ہر وادی میں حصہ ہے، جو شخص اپنے دل کو تمام حصوں کے پیچھے لگاتا ہے تو اللہ کو اس کی پرواہ نہیں خواہ وہ اسے کسی بھی وادی میں ہلاک کر دے، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ تمام حصوں سے کفایت کر جاتا ہے۔''

۵۳۱۰: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ: لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۵۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے رب عزوجل نے فرمایا: اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں رات کے وقت ان پر بارش برساؤں اور دن کے وقت ان پر سورج نکالوں اور انہیں گرج کی آواز بھی نہ سناؤں۔''

۵۳۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ، فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْبَرِّيَّةِ، فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى، فَوَضَعَتْهَا، وَاِلَى التَّنُّوْرِ، فَسَجَرَتْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا، فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ. قَالَ: وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ، فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا. قَالَ: فَرَجَعَ الزَّوْجُ، قَالَ: اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا؟ قَالَتِ امْرَاَتُهٗ: نَعَمْ، مِنْ رَبِّنَا، وَقَامَ اِلَى الرَّحٰى، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

۵۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی اپنے اہل وعیال کے پاس گیا، جب اس نے ان کی (بھوک کی) ضرورت دیکھی تو وہ (عجز وانکساری کرنے کے لیے) صحرا کی طرف چلا گیا، جب اس کی اہلیہ نے دیکھا تو وہ چکی کی طرف گئی تو اسے درست کیا

---

[1] إسناده حسن، رواه الترمذي (٢٣٤٥)۔

[2] إسناده ضعيف، رواه ابن ماجه (٤١٦٦) ☆ فيه صالح بن رزين: مجهول وقال الذهبي: "حديثه منكر" والسند ضعفه البوصيري من أجل صالح هذا۔ [3] إسناده ضعيف، رواه أحمد (٢/ ٣٥٩ ح ٨٦٩٣) [والحاكم (٤/ ٢٥٦)] ☆ صدقة بن موسى الدقيقي السلمي ضعيف ضعفه الجمهور۔ [4] إسناده ضعيف، رواه أحمد (٢/ ٥١٣ ح ١٠٦٦٧) [والطبراني في الأوسط (٥٥٨٤)] ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن عن محمد بن سيرين إلخ۔

اور تندور کی طرف گئی اور اسے جلایا، پھر اس عورت نے دعا کی، اے اللہ! ہمیں رزق عطا فرما، اس نے دیکھا کہ اچانک ٹب (آٹے سے) بھر چکا ہے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ تندور کی طرف گئی تو اسے بھی (روٹیوں سے) بھرا ہوا پایا، راوی بیان کرتے ہیں، شوہر واپس آیا تو اس نے کہا، کیا میرے بعد تمہیں کوئی چیز ملی ہے؟ اہلیہ نے کہا: جی ہاں! ہمارے رب کی طرف سے، وہ چکی کی طرف گیا (تاکہ اسے دیکھے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ اس (چکی کے پاٹ) کو نہ اٹھاتا تو وہ روز قیامت تک چلتی رہتی۔''

۵۳۱۲: وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ)). رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِی الْحِلْيَةِ۔ [1]

۵۳۱۲: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔''

۵۳۱۳: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْكِیْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳۱۳: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان کر رہے ہیں، ان کی قوم نے انہیں مارا اور لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں، اے اللہ! میری قوم کی مغفرت فرما، کیونکہ وہ شعور نہیں رکھتے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٦/ ٨٦) ☆ الوليد بن مسلم كان يدلس تدليس التسوية و لم يصرح بالسماع المسلسل و للحديث شاهدان ضعيفان فى الحلية (٧/ ٩٠، ٢٤٦) والكامل لابن عدي وغيرهما۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٧٧) و مسلم (١٠٥/ ١٧٩٢)۔

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

ریاوشہرت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٣١٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ، وَاَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔''

٥٣١٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا اَغْنَی الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِیَ غَيْرِیْ، تَرَكْتُهٗ وَشِرْكَهٗ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ، هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۳۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں (دوسرے) تمام شریکوں کے مقابلے میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہو۔''

ایک اور روایت میں ہے: ''میں اس (عمل کرنے والے) سے بیزار ہوں، وہ (عمل) اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے کیا ہے۔''

٥٣١٦: وَعَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ، وَمَنْ يُّرَائِیْ يُرَائِی اللّٰهُ بِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۳۱۶: جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص شہرت کی خاطر کوئی عمل کرتا ہے تو (روز قیامت) اللہ اس شخص کو (لوگوں کے سامنے) ذلیل فرمائے گا (کہ اس نے اس نیت سے عمل کیا تھا) اور جو دکھلاوا کرتا ہے تو اللہ اسے (لوگوں کو) دکھلا دے گا (کہ یہ شخص ریاکار ہے)۔''

٥٣١٧: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهٗ

---

[1] رواه مسلم (٣٤/ ٢٥٦٤)۔

[2] رواه مسلم (٤٦/ ٢٩٨٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩٩) و مسلم (٤٨/ ٢٩٨٧)۔

النَّاسُ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: ((تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۳۱۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، آپ بتائیں، ایک آدمی نیکی کا کام کرتا ہے، اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، ایک دوسری روایت میں ہے، اس پر لوگ اسے پسند کرتے ہیں، (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ مومن کے لیے پیشگی بشارت ہے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۳۱۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فَضَالَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷

۵۳۱۸: ابوسعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ لوگوں کو روز قیامت، جس میں کوئی شک نہیں، (حساب کے لیے) جمع فرمائے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جس نے کسی ایسے عمل میں، جسے اس نے اکیلے اللہ کے لیے کیا تھا، شریک بنایا تو وہ اپنا ثواب، اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرے، کیونکہ اللہ (دوسرے) تمام شریکوں کے مقابلے میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔“

۵۳۱۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❸

۵۳۱۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص اپنے عمل کے متعلق لوگوں کو سناتا ہے تو اللہ اس کے متعلق اپنی مخلوق کے کانوں تک سنا دیتا ہے اور وہ اسے حقیر و ذلیل کر دیتا ہے۔“

۵۳۲۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ، وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۵۳۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کی نیت طلب آخرت ہو تو اللہ اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے،

❶ رواه مسلم (١٦٦/ ٢٦٤٢)۔

❷ **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٤٦٦ ح ١٥٩٣٢) [و الترمذي (٣١٥٤) و ابن ماجه (٤٢٠٣)]۔

❸ **صحيح**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٨٢٢، نسخة محققة: ٦٤٠٣) [وأحمد (٢/ ١٦٢، ٢١٢، ٢٢٣)]
☆قلت: فيه رجل يقال له أبو يزيد وهو خيثمة بن عبد الرحمٰن كما في حلية الأولياء (٤/ ١٢٣) ومجمع الزوائد (١٠/ ٢٢٢) فالحديث صحيح والحمد لله۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٦٥ وقال: حسن غريب) وأحمد (٥/ ١٨٣ ح ٢١٩٢٥) وللحديث الآتي يغني عنه) ☆ يزيد بن أبان الرقاشي زاهد ضعيف۔

اور اس کے معاملے کو مجتمع فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس چلی آتی ہے، اور جس شخص کی نیت طلب دنیا ہو تو اللہ اس کی پیشانی پر فقر ثبت فرما دیتا ہے، اس کے معاملے کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اللہ نے اس کے لیے لکھ دی ہے۔''

٥٣٢١: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ. ❶

۵۳۲۱: امام دارمی نے اسے ابان کی سند سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٥٣٢٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَيْنَا اَنَا فِي بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ، اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ، فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! لَكَ اَجْرَانِ: اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۳۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس اثنا میں کہ میں اپنے گھر میں اپنی جائے نماز پر ہوتا ہوں تو اچانک ایک آدمی میرے پاس آتا ہے مجھے وہ اپنی حالت اچھی لگتی ہے جس میں وہ مجھے دیکھتا ہے، (کیا یہ بھی ریا کاری ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو ہریرہ! اللہ تم پر رحم فرمائے تمہارے لیے دوگنا اجر ہے، پوشیدہ کا اجر اور ظاہر کا اجر۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٢٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ؟ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۳۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کے بدلے میں دنیا طلب کریں گے، وہ لوگوں کو خوش کرنے کے لیے بکری کی کھال پہنیں گے، ان کی زبانیں (یعنی گفتگو) چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی، اور ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں جیسے ہوں گے، اللہ فرماتا ہے، وہ دھوکے میں مبتلا ہیں (کہ میں انہیں مہلت دے رہا ہوں) یا وہ میرے خلاف جرأت کرتے ہیں، میں اپنی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں ایسے لوگوں پر انہی میں سے ایک فتنہ برپا کروں گا کہ وہ ان کے حلیم و بردبار شخص کو بھی حیران چھوڑ دے گا۔''

٥٣٢٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ، فَبِيْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ، فَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ؟)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

---

❶ **صحيح**، رواه الدارمي (١/ ٧٥ ح ٢٣٥) ☆ أبان هو ابن عثمان و سنده صحيح، وانظر سنن أبي داود (٣٦٦٠) و الترمذي (٢٦٥٦) وغيرهما۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٣٨٤) [و ابن ماجه (٤٢٢٦)] ☆ حبيب بن أبي ثابت مدلس و عنعن ۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الترمذي (٢٤٠٤) ☆ فيه يحيى بن عبيد الله متروك وأفحش الحاكم فرماه بالوضع، قلت: رواية المتروك مثل رواية الكذاب، لا يستشهد به ولا يعتبر أبدًا۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٠٥) ☆ حمزة بن أبي محمد: ضعيف۔

۵۳۲۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی زبانیں چینی سے زیادہ شیریں اور ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں، میں اپنی ذات کی قسم اٹھاتا ہوں! میں انہیں ایک فتنے میں مبتلا کروں گا کہ وہ ان کے حلیم (عقل مند و بردبار) شخص کو بھی حیران چھوڑ دے گا، کیا وہ میری وجہ سے دھوکے میں مبتلا ہوئے ہیں یا میرے خلاف جرأت کرتے ہیں؟'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٢٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ، وَاِنْ اُشِیْرَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۳۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ہر چیز کے لیے رغبت و نشاط ہوتی ہے اور ہر رغبت و نشاط کے لیے ضعف و سستی بھی ہوتی ہے، اگر اس رغبت کے رکھنے والے نے میانہ روی رکھی اور افراط سے احتراز کیا تو اس کی (کامیابی کی) امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں (اس کی مشہوری ہو جائے) تو اسے شمار نہ کرو۔''

٥٣٢٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْدُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [2]

۵۳۲۶: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی آدمی کے لیے یہی شر کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے معاملے میں اس کی طرف انگلیاں اٹھائی جائیں (اس کی شہرت ہو جائے) مگر وہ شخص جسے اللہ محفوظ رکھے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٣٢٧: عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ یُوْصِیْهِمْ، فَقَالُوْا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَیْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)) قَالُوْا: اَوْصِنَا . فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَایُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَّاْكُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا یَحُوْلَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ اَهْرَاقَهُ فَلْیَفْعَلْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۵۳۲۷: ابوتمیمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں صفوان رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا اور جندب رضی اللہ عنہ انہیں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے، انہوں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص شہرت کی خاطر کوئی عمل کرتا ہے تو روز قیامت اللہ اس کو رسوا کرے گا (کہ یہ اس نیت سے عمل کرتا تھا) اور جو اپنی جان کو مشقت میں ڈالتا ہے تو اللہ روز قیامت اسے مشقت میں مبتلا کر دے گا۔'' انہوں نے کہا: ہمیں وصیت فرمائیں:

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٥٢ وقال: حسن صحيح غريب)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٩٧٨، نسخة محققة: ٦٥٨٠) ☆ كلثوم بن محمد بن أبي سدرة الحلبي ضعيف على الراجح و عطاء بن أبي مسلم الخراساني عن أبي هريرة: مرسل۔ [3] رواه البخاري (٧١٥٢)۔

انہوں نے فرمایا: انسان کے جسم سے اس کا پیٹ سب سے پہلے خراب ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص استطاعت رکھتا ہو کہ وہ صرف حلال ہی کھائے گا تو اسے ایسے ہی کرنا چاہیے، اور جو شخص استطاعت رکھے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون، جو اس نے ناجائز بہایا ہو وہ حائل نہ ہو تو وہ ضرور ناجائز خون بہانے سے بچے۔

۵۳۲۸: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَبْكِيْ، فَقَالَ: مَايُبْكِيْكَ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا، وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى، يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۳۲۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف آئے تو انہوں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتا ہوا دیکھ کر ان سے پوچھا: تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے وہ چیز رلا رہی ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''معمولی سی ریا کاری بھی شرک ہے، اور جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی رکھی تو وہ شخص اللہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے میدان میں اتر آیا، بے شک اللہ ایسے نیک، متقی اور گم نام لوگوں کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جاتا ہو اور اگر موجود ہوں تو انہیں مدعو نہیں کیا جاتا اور نہ انہیں قریب کیا جاتا ہے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ ہر قسم کے گرد و غبار سے دور ہیں۔'' (کسی فتنے کا شکار نہیں ہوتے)

۵۳۲۹: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ، وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ؛ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۳۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بندہ جب علانیہ نماز پڑھتا ہے تو اچھے طریقے سے پڑھتا ہے اور تنہائی میں نماز پڑھتا ہے تو بھی اچھے طریقے سے پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرا بندہ مخلص ہے۔''

۵۳۳۰: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ، اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ، اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ)). فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ بِرَغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ)). [3]

۵۳۳۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری دور میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ ظاہری طور پر

---

[1] **إسناده ضعيف جدا**، رواه ابن ماجه (٣٩٨٩) والبيهقي في شعب الإيمان (٦٨١٢)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤٢٠٠) ☆ بقية مدلس وعنعن و قال أبو حاتم: "هذا حديث منكر، يشبه أن يكون من حديث عباد بن كثير"۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٣٥ ح ٢٢٤٠٥) ☆ فيه أبو بكر بن أبي مريم الغساني: ضعيف مختلط، رواه عن حبيب بن عبيد عن معاذ به و حبيب بن عبيد الرحبي لم يدرك سيدنا معاذ بن جبل رضي الله عنه فالسند منقطع۔

دوست ہوں گے جبکہ باطنی طور پر دشمن ہوں گے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! یہ کس طرح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک دوسرے سے رغبت (یعنی مفاد) اور ایک دوسرے سے خوف (یعنی نقصان) کے پیش نظر ہوگا۔''

۵۳۳۱: وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ**)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ [1]

۵۳۳۱: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص دکھلاوے کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اس نے شرک کیا، جو شخص دکھلاوے کی خاطر روزہ رکھتا ہے تو اس نے شرک کیا، اور جو شخص دکھلاوے کی خاطر صدقہ کرتا ہے تو اس نے شرک کیا۔'' دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵۳۳۲: وَعَنْهُ، اَنَّهُ بَكٰى ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ، فَذَكَرْتُهُ ، فَاَبْكَانِيْ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيَ الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ**)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: ((**نَعَمْ، اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَلَا قَمَرًا، وَلَا حَجَرًا، وَلَا وَثَنًا، وَلٰكِنْ يُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ. وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا، فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۳۳۲: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رونے لگے، ان سے پوچھا گیا، تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ چیز جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی سنی، میں نے اسے یاد کیا تو اس نے مجھے رلا دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی خواہش کا اندیشہ ہے۔'' راوی بیان کرتا ہے، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ کے بعد آپ کی امت شرک کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، البتہ وہ سورج کی چاند کی پوجا نہیں کریں گے اور نہ ہی پتھر وصنم کی، بلکہ وہ اپنے اعمال کا دکھلاوا کریں گے، اور مخفی خواہش یہ ہے کہ ان میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے گا، لیکن اس کی خواہشات میں سے کوئی خواہش اس کے سامنے آ جائے گی تو وہ اپنا روزہ توڑ دے گا۔''

۵۳۳۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((**اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟**)) فَقُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((**اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ، فَيَزِيْدُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ**)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۳۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم مسیح دجال کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس چیز کے متعلق نہ بتاؤں جس کا مجھے، تمہارے متعلق، مسیح دجال سے بھی

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٢٦ ح ١٧٢٧٠)۔ [2] **ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٨٣٠، نسخة محققة: ٦٤١١) [و أحمد (٤/ ١٢٣-١٢٤)] ☆ فيه عبد الواحد بن زيد البصري ضعيف متروك كما في الجرح و التعديل (٦/ ٢٠) وللحديث طريق آخر عند ابن ماجه (٤٢٠٥) وسنده ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة والأحاديث الصحيحة تخالفه في عبادة الأوثان۔ [3] **حسن**، رواه ابن ماجه (٤٢٠٤)۔

زیادہ اندیشہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ضرور بتائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شرک خفی، وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی شخص مجھے دیکھ رہا ہے تو وہ (اسے دکھانے کے لیے) اپنی نماز لمبی کر دیتا ہے (آہستہ آہستہ لمبی قراءت کے ساتھ زیادہ وقت لگاتا ہے)۔''

٥٣٣٤: وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ؟ قَالَ: ((الرِّيَآءُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ: اِذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاءُوْنَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَآءً وَخَيْرًا؟)). ❶

۵۳۳۴: محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے تمہارے متعلق شرک اصغر کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ریا کاری۔'' اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''جس روز اللہ بندوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا تو وہ ان (ریا کاروں) کو فرمائے گا: انہی کی طرف چلے جاؤ جن کو تم دنیا میں (اپنے اعمال) دکھایا کرتے تھے، دیکھو کیا تم ان کے پاس جزا اور خیر و بھلائی پاتے ہو؟''

٥٣٣٥: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ، خَرَجَ عَمَلُهُ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ)). ❷

۵۳۳۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی آدمی کسی ایسی چٹان میں کوئی عمل کرتا ہے جس کا کوئی دروازہ اور روشن دان نہیں، تو اس کا یہ عمل جیسا بھی ہو لوگوں پر آشکار ہو جاتا ہے۔''

٥٣٣٦: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ، اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ)). ❸

۵۳۳۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کی کوئی نیک یا بد خصلت چھپی ہوئی ہو تو اللہ اس سے کوئی علامت ظاہر فرما دے گا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔''

٥٣٣٧: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٤٢٨ ح ٢٤٠٣٦) والبيهقي في شعب الإيمان (٦٨٣١، نسخة محققة: ٦٤١٢)۔

❷ **إسناده حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٩٤٠، نسخة محققة: ٦٥٤١) [وأحمد (٣/ ٢٨) والحاكم (٤/ ٣١٤ ح ٧٨٧٧) و ابن حبان (الإحسان: ٥٦٤٩/ ٥٦٧٨) وابن وهب صرح بالسماع عنده] و أصله عند ابن ماجه (٤١٦٧)۔ ❸ **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٦٩٤٢، نسخة محققة: ٦٥٤٣) ☆ فيه حفص بن سليمان: متروك۔ ❹ **حسن**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٧٧٧، نسخة محققة: ١٦٤١) [وأحمد (١/ ٢٢ ح ١٤٣ وسنده حسن)]۔

۵۳۳۷: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس امت کے ہر منافق کا اندیشہ ہے کیونکہ وہ بات حکمت کے ساتھ کرتا ہے جبکہ عملی طور پر ظلم کرتا ہے۔'' امام بیہقی نے تینوں احادیث شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔

۵۳۳۸: وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّىْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ، وَلٰكِنِّىْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ، فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِىْ طَاعَتِىْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِىْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ [1]

۵۳۳۸: مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں دانا کے سارے کلام کو قبول نہیں کرتا، لیکن میں اس کی نیت اور اس کے ارادے کو قبول کرتا ہوں، اگر اس کی نیت اور اس کا ارادہ میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنے لیے حمد و وقار قرار دے دیتا ہوں اگرچہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔''

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه الدارمي (۱/ ۷۹ ح ۲۵۸) ☆ فيه صدقة بن عبدالله بن مهاجر بن حبيب: مجهول، والمهاجر ليس صحابيًا و لعله المهاصر بن حبيب كما في النسخة المحققة فالسند مع ضعفه مرسل۔

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

رونے اور ڈرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۳۳۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۵۳۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم (نافرمانوں کے عذاب کے متعلق) جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو۔''

۵۳۴۰: وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِیَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! لَا اَدْرِیْ، وَاللّٰهِ! لَا اَدْرِیْ، وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

۵۳۴۰: ام علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا جبکہ میں اللہ کا رسول بھی ہوں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟''

۵۳۴۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ، فَرَاَیْتُ فِیْهَا امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا، وَرَاَیْتُ عَمْرَو ابْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۳۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے سامنے جہنم کی آگ پیش کی گئی تو میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو اس کی ایک بلی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا دیکھا، اس نے اسے باندھ رکھا تھا، اس نے اُسے نہ خود کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض کھا سکے اسی حال وہ بھوکی مرگئی، اور میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا، اور وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم ایجاد کی۔''

۵۳۴۲: وَعَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَیْهَا یَوْمًا فَزِعًا یَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْهِ: الْاِبْهَامِ

❶ رواه البخاري (٦٤٨٥)۔

❷ رواه البخاري (١٢٤٣)۔

❸ رواه مسلم (٩/ ٩٠٤)۔

وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَنُهْلَكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۴۲: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کے عالم میں میرے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عربوں کے لیے اس شر کے سبب تباہی ہے جو کہ قریب پہنچ چکی ہے؟ آج یاجوج ماجوج کا بند اس قدر کھول دیا گیا۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں، انگوٹھے اور انگشت شہادت سے حلقہ بنایا، زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے جبکہ صالح لوگ ہم میں موجود ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، جب فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا۔''

۵۳۴۳: وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ، اَوْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ: اِرْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ: ((الْحِرَ)) بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ، وَهُوَ تَصْحِيْفٌ، وَاِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعْجَمَتَيْنِ، نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ، وَكَذَا فِيْ شَرْحِهِ لِلْخَطَّابِيِّ: ((تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۳۴۳: ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو خز (ہلکی قسم کا ریشم) اور عام ریشم، شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجھیں گے، اور کچھ لوگ پہاڑ کے دامن کی طرف اتریں گے ان کے ساتھ ان کے مویشی آئیں گے، ایک آدمی کسی ضرورت کے تحت ان کے پاس آئے گا، تو وہ کہیں گے، کل آنا، اللہ انہیں راتوں رات عذاب میں مبتلا کر دے گا اور پہاڑ ان پر گرا دے گا جبکہ باقی لوگوں کی صورتیں مسخ کر کے روز قیامت تک بندر اور خنزیر بنا دے گا۔'' بخاری۔

اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ''خز'' کے بجائے ''حر'' ہے اور یہ تصحیف ہے، جبکہ صحیح ''خز'' ہے، الحمیدی اور ابن اثیر نے اس حدیث میں اسی کو راجح قرار دیا ہے، اور کتاب الحمیدی میں امام بخاری کی سند سے، اور اسی طرح بخاری کی شرح للخطابی میں ہے: ((تَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ لِحَاجَةٍ))

۵۳۴۴: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٤٦) و مسلم (٢/ ١٨٨٠)۔

[2] رواه البخاري (٥٥٩٠) و ذكره البغوي في مصابيح السنة (٣/ ٤٥٣ ح ٤١١٣) و أخطأ من ضعفه۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٠٨) و مسلم (٨٤/ ٢٨٧٩)۔

۵۳۴۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو تمام لوگ اس عذاب کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں، پھر وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق (روز قیامت) اٹھائے جائیں گے۔''

۵۳۴۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَامَاتَ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بندہ اپنے آخری عمل پر، جس پر وہ فوت ہوا، اٹھایا جائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۳۴۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَارَاَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۳۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جہنم کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس سے بھاگنے والا خواب غفلت میں ہو، اور نہ ہی جنت کی نعمتوں و سرور کے مثل کوئی چیز دیکھی ہے جس کا چاہنے والا خواب غفلت میں ہو۔''

۵۳۴۷: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقٌّ لَهَا اَنْ تَاطَّ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ! لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ)). قَالَ اَبُوْذَرٍّ رضی اللہ عنہ: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۳۴۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے اور جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے، آسمان نے آواز نکالی اور اسے چرچرانے کی آواز نکالنی بھی چاہیے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہاں ہر چار انگشت پر فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کے حضور سربسجود ہے، اللہ کی قسم! اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، تم بستروں پر عورتوں (بیویوں) سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو اور تم صحراؤں کی طرف نکل جاؤ اور اللہ کے حضور (دعاؤں کے ذریعے) آہ وزاری کرو۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش! میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

۵۳۴۸: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ خَافَ اَدْلَجَ، وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ. اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۳۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص (رات کے آخری حصے میں سفر کرنے سے) ڈرتا ہو

[1] رواه مسلم (۸۳/ ۲۸۷۸)۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (۱٦۳۳ وقال: حسن صحيح)۔

[3] **حسن**، رواه أحمد (٥/ ۱۷۳ ح ۲۱۸٤۸) والترمذي (۲۳۲۱ و قال: حسن غريب) وابن ماجه (٤۱۹۰)۔

[4] **ضعيف**، رواه الترمذي (۲٤٥۰ وقال: حسن غريب) ☆ يزيد بن سنان: ضعيف ضعفه الجمهور و ضعفه راجح۔

وہ رات کے ابتدائی حصے میں سفر کا آغاز کرتا ہے اور جو شخص رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرتا ہے تو وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے، سن لو! اللہ کا سامان قیمتی ہے، سن لو! اللہ کا سامان جنت ہے۔''

٥٣٤٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [1]

۵۳۴۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ، اس کا ذکر عظیم الشان ہو، فرمائے گا: ہر اس شخص کو جہنم کی آگ سے نکال دو جس نے (اخلاص کے ساتھ) کسی ایک روز بھی مجھے یاد کیا ہو یا وہ کسی جگہ مجھ سے ڈرا ہو۔''

٥٣٥٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: ((لَا، يَا ابْنَتَ الصِّدِّيْقِ! وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ، وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ، اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۳۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت: ''وہ لوگ دیتے ہیں، جو کچھ دیتے ہیں، اور اس پر ان کے دل خوفزدہ ہیں۔'' کے متعلق دریافت کیا، کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدیق کی بیٹی! نہیں، بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں، اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسے نہ ہو کہ وہ ان سے قبول نہ ہو، یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں۔''

٥٣٥١: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: ((يَآاَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللّٰهَ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۳۵۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ''لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، زلزلہ آنے والا ہے، اس کے متصل بعد دوسرا زلزلہ آنے والا ہے، اور موت اپنی سختیوں کے ساتھ آ گئی اور موت اپنی سختیوں کے ساتھ آ گئی۔''

٥٣٥٢: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِصَلٰوةٍ فَرَاَى النَّاسَ كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ: ((اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى، الْمَوْتِ، فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتِ، فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ: اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ، وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ، وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ، وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ، وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَّاَهْلًا، اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ. فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ)). قَالَ: ((فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٩٤ وقال: حسن غريب) والبيهقي في كتاب البعث والنشور (لم أجده ورواه في شعب الإيمان (٧٤٠) [والحاكم (١/ ٧٠)]۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٦٧٥) و ابن ماجه (٤١٩٨)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٥٧ وقال: حسن) ☆ سفيان الثوري مدلس ولم أجد تصريح سماعه في هذا الحديث۔

الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا، اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ، فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ)). قَالَ: ((فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ)). قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصَابِعِهٖ، فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ. قَالَ: ((وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، فَيَنْهَسْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ)). قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، اَوْحُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۳۵۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا گویا وہ ہنس رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! اگر تم لذتوں کو قطع کر دینے والی (موت) کا کثرت سے ذکر کرتے تو وہ تمہیں اس چیز (ہنسنے) سے، جو میں نے دیکھی، تمہیں باز رکھتی، تم لذتوں کو قطع کرنے والی چیز یعنی موت کا کثرت سے ذکر کرو، کیونکہ قبر ہر روز کہتی ہے: میں غیر مانوس کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں، اور جب بندۂ مؤمن دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید کہتی ہے، سن لو! میری سطح پر چلنے والے افراد سے تو مجھے سب سے زیادہ پسند تھا، آج تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے، اور تو میرے پاس آ گیا ہے، تو اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھے گا۔'' فرمایا: ''وہ اس کی حد نظر تک اس کے لیے فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اور جب فاجر بندہ یا کافر شخص دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے: تیرے لیے کسی قسم کا خیر مقدم نہیں، سن لے! میری سطح پر چلنے والے تمام افراد سے تو مجھے زیادہ ناپسند تھا، تو آج میرے سپرد کیا گیا ہے، اور تو میرے پاس آ گیا ہے، تو عنقریب اپنے ساتھ میرا سلوک دیکھ لے گا۔'' فرمایا: ''وہ اس پر تنگ ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے یہ کیفیت کر کے دکھائی کہ آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں، اور فرمایا: ''اس پر ستر اژدہے مسلط کر دیے جائیں گے، اور اگر ان میں سے ایک زمین پر پھونک مار دے تو وہ (زمین) رہتی دنیا تک کوئی چیز نہ اگائے، وہ اسے ڈستے اور نوچتے رہیں گے حتیٰ کہ اسے حساب تک پہنچا دیا جائے گا۔''

راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قبر تو باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔''

۵۳۵۳: وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: ((شَيَّبَتْنِيْ سُوْرَةُ هُوْدٍ وَاَخَوَاتُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۳۵۴: ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ ہود اور اس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٦٠) ☆ عبيد الله بن الوليد الوصافي: ضعيف و عطية العوفي ضعيف مدلس ولبعض الحديث شواهد۔ [2] سنده ضعيف، رواه الترمذي (في الشمائل: ٤٢) و الطبراني في الكبير (٢٢/ ١٢٣ ح ٣١٧) ☆ أبو إسحاق عنعن وانظر الحديث الآتي (٥٣٥٤)۔

۵۳۵۴: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ اَبُوبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: ((شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلٰتُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1] وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ)) فِي كِتَابِ الْجِهَادِ.

۵۳۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور سورۂ شمس نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔'' ترمذی، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔'' باب الجھاد میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۵۵: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ، يَعْنِى الْمُهْلِكَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۳۵۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: تم ایسے اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں (یعنی نہایت معمولی ہیں) جبکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم انہیں مہلک شمار کیا کرتے تھے۔

۵۳۵۶: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اِيَّاكِ وَمُحَقِّرَاتِ الذُّنُوْبِ، فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۳۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! چھوٹے گناہوں سے بھی اجتناب کرو کیونکہ ان گناہوں کے لیے بھی اللہ کی طرف سے (عذاب کا) مطالبہ کرنے والا ہے۔''

۵۳۵۷: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ: يَا اَبَا مُوْسٰى! هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَلَنَا؟ وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كِفَافًا، رَاْسًا بِرَاْسٍ؟ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ: لَا وَاللّٰهِ! قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا. وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ. قَالَ اَبِيْ: وَلٰكِنِّيْ اَنَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَلَنَا، وَاَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كِفَافًا، رَاْسًا بِرَاْسٍ. فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ! كَانَ خَيْرًا

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٩٧) ☆ أبو إسحاق عنعن و للحديث شواهد ضعيفة وروى الطبراني في الكبير (١٧/ ٢٨٦-٢٨٧ ح ٧٩٠) بسند حسن عن عقبة بن عامر رضي الله عنه أن رجلاً قال: يا رسول الله! شبت؟ قال: ((شيبتني هود وأخواتها.)) و هو يغني عنه- ٥ حديث أبي هريرة: لا يلج النار، تقدم (٣٨٢٨)۔

[2] رواه البخاري (٦٤٩٢)۔

[3] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٢٤٢) و الدارمي (٢/ ٣٠٣ ح ٢٧٢٩) و البيهقي في شعب الإيمان (٧٢٦١)۔

مِّنْ اَبِیْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

۵۳۵۷: ابو بردہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میرے والد نے آپ کے والد سے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں، انہوں نے فرمایا: میرے والد نے آپ کے والد سے کہا: ابوموسیٰ کیا یہ بات تمہیں خوش کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہمارا اسلام، آپ کی معیت میں ہماری ہجرت اور آپ کی معیت میں ہمارا جہاد اور آپ کے ساتھ ہم نے جو بھی عمل کیے وہ ہمارے لیے ثابت و برقرار رہیں، اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو عمل کیے ہیں، ہم ان میں برابر برابر (گناہ نہ ثواب) رہ جائیں؟ اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، بہت سے نیک کام کیے اور بہت سے لوگوں نے ہمارے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا، اور ہم ان کاموں کے ثواب کی امید رکھتے ہیں، میرے والد نے کہا: لیکن میں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر رضی اللہ عنہ کی جان ہے! یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ اعمال (جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے) ہمارے لیے ثابت رہیں، اور وہ تمام اعمال جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیے، ان میں ہم برابر برابر نجات پا جائیں، میں (ابو بردہ) نے کہا: بے شک آپ کے والد (عمر رضی اللہ عنہ)، اللہ کی قسم! میرے والد سے بہتر تھے۔

۵۳۵۸: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ: خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ، وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی، وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ، وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ، وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ، وَاَنْ یَّكُوْنَ صَمْتِیْ فِكْرًا، وَنُطْقِیْ ذِكْرًا، اَوْنَظْرِیْ عِبْرَةً، وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ)) وَقِیْلَ: ((بِالْمَعْرُوْفِ)). رَوَاهُ رَزِیْنٌ ❷

۵۳۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم فرمایا: پوشیدہ و علانیہ ہر حالت میں اللہ کا ڈر رکھنا، غضب و رضا میں حق بات کرنا، فقر و مال داری میں میانہ روی اختیار کرنا، جو شخص مجھ سے قطع تعلق کرے میں اس کے ساتھ تعلق قائم کروں، جو شخص مجھے محروم رکھے میں اسے عطا کروں، جس شخص نے مجھ پر ظلم کیا میں اسے معاف کروں، میرا خاموش رہنا غور و فکر کا پیش خیمہ ہو، میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت ہو، اور یہ کہ میں نیکی کا حکم دوں۔''

۵۳۵۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ یَخْرُجُ مِنْ عَیْنَیْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَاْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ، ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸

۵۳۵۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مومن بندے کی آنکھوں سے اللہ کے ڈر کے پیش نظر آنسو نکل آئیں، خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ اس کے چہرے پر آ جائیں تو اللہ اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دے دیتا ہے۔''

❶ رواه البخاري (٣٩١٥)۔ ❷ **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) وله شاهد عند ابن ابی الدنیا فی اصلاح المال (٣٢٨) عن داود علیہ السلام من قوله وسنده ضعيف جداً۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤١٩٧) ☆ حماد بن أبي حميد: ضعيف، اسمه محمد (تقدم: ٥٣٠٣) و هذا الحديث من أجله ضعفه البوصيري۔

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

لوگوں میں تغیر وتبدل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

۵۳۶۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۶۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ (اپنے حالات وصفات کے اختلاف کے لحاظ سے) ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جن میں تم ایک بھی سواری کے قابل نہ پاؤ۔''

۵۳۶۱: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتّٰى لَوْدَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: ((فَمَنْ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۳۶۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی وموافقت کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے برابر اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر وہ سانڈے کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم بھی ان کی موافقت کرو گے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! (پہلے لوگوں سے مراد) یہود ونصاریٰ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر اور کون ہیں؟''

۵۳۶۲: وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۳۶۲: مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے، اور بے کار لوگ باقی رہ جائیں گے جیسے جو کا بھوسہ یا کھجور کا کچرا باقی رہ جاتا ہے جن کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۳۶۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩٨) و مسلم (٢٣٢ / ٢٥٤٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٥٦) و مسلم (٦/ ٢٦٦٩)۔

[3] رواه البخاري (٤١٥٦)۔

اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ، سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰى خِيَارِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۵۳۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میری امت تکبرانہ چال چلے گی اور بادشاہوں کے بیٹے (یعنی) فارس وروم کے شہزادے ان کے خادم بن جائیں گے تو اللہ اس (امت) کے برے لوگوں کو ان کے اچھے لوگوں پر مسلط فرمادے گا۔'' ترمذی اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٦٤: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ، تَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۳۶۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے خلیفہ کو قتل نہیں کرو گے، باہم قتل وغارت نہیں کرو گے اور تمہارے برے لوگ تمہاری دنیا کے وارث نہیں بن جائیں گے۔''

٥٣٦٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❸

۵۳۶۵: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ذلیل وکمینہ شخص دنیا (کے مال ومتاع اور عہدہ ومنصب) سے سب سے زیادہ بہرہ مند ہوگا۔''

٥٣٦٦: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَسْجِدِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ؟ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ؟ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ اُخْرٰى، وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ؟)) فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ، نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ، وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ، قَالَ: ((لَا، اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۵۳۶۶: محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے فرمایا: ہم مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ان پر صرف ایک ہی چادر تھی جس پر چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو آپ ان کی سابقہ نعمتوں والی حالت اور آج کی حالت کا فرق دیکھ کر رونے لگے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری حالت کیا ہوگی جب تم میں سے کوئی شخص دن کے پہلے پہر ایک جوڑا پہنے گا اور دن کے دوسرے پہر دوسرا جوڑا پہنے گا، اس کے دستر خوان پر ایک طشتری رکھی جائے

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٦١) ☆ موسى بن عبيدة ضعيف وروى ابن حبان في صحيحه (الإحسان: ٦٦٨١/ ٦٧١٦) أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((إذا مشت أمتي المطيطاء وخدمتهم فارس و الروم سلّط بعضهم على بعض.)) وسنده حسن و هو يغني عنه۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢١٧٠ وقال: حسن)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٢٠٩ وقال: حسن) و البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٩٢)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٧٦ وقال: حسن غريب) ☆ فيه "من سمع" وهو مجهول۔

گی اور دوسری اٹھائی جائے گی، اور تم اپنے گھروں کو (پردوں اور سجاوٹ کی چیزوں سے) اس طرح ڈھانپو گے جس طرح کعبہ کو (غلافوں کے ساتھ) ڈھانپا جاتا ہے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس وقت ہم آج کی نسبت بہتر ہوں گے، ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے اور ہم کام کاج سے فارغ کر دیے جائیں گے (ملازم کام کریں گے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، اس وقت کی نسبت آج تم بہتر ہو۔''

٥٣٦٧: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا. [1]

٥٣٦٧: انس ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ اس وقت اپنے دین پر قائم رہنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔'' ترمذی، اور فرمایا: اس حدیث کی سند غریب ہے۔

٥٣٦٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ اُمَرَآءُ كُمْ خِيَارُكُمْ، وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءُ كُمْ، وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ؛ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا. وَاِذَا كَانَ اُمَرَاءُ كُمْ شِرَارُكُمْ، وَاَغْنِيَاءُ كُمْ بُخَلَاءُ كُمْ، وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِ كُمْ؛ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

٥٣٦٨: ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے امراء وہ ہوں گے جو تم میں سب سے بہتر ہوں گے، تمہارے مال دار لوگ سخی اور تمہارے معاملات باہمی مشورے سے طے ہوں گے تو پھر تمہارے لیے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہوگی (یعنی زندگی موت سے بہتر ہوگی) اور جب تمہارے حکمران برے لوگ ہوں گے، تمہارے مال دار لوگ بخیل اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں گے تو پھر تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہوگا۔'' (موت زندگی سے بہتر ہوگی) ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٣٦٩: وَعَنْ ثَوْبَانَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا)) فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ)). قَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: ((حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [3]

٥٣٦٩: ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ (گمراہ) قومیں تمہارے خلاف (لڑنے کے لیے) دوسری قوموں کو بلائیں جس طرح کھانے والے کھانے کے برتن کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔'' کسی نے عرض کیا: اس روز ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس روز تم زیادہ ہو گے، لیکن تم سیلاب کی

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٦٠) ☆ عمر بن شاكر ضعيف و حديث الترمذي (٣٠٥٨) يغني عنه۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٦٦) ☆ صالح بن بشير المري ضعيف و فيه علة أخرى۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٤٢٩٧) [وعنه] والبيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥٣٤)۔

جھاگ کی طرح ہو گے، اللہ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دل میں وہن ڈال دے گا۔'' کسی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وہن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٣٧٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ، وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ)). رَوَاهُ مَالِكٌ [1]

۵۳۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس قوم میں خیانت عام ہو جائے تو اللہ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے، جس قوم میں زنا پھیل جائے تو ان میں اموات بڑھ جاتی ہیں، جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو ان سے رزق روک لیا جاتا ہے، جو قوم ناحق فیصلے کرنے لگے تو ان میں قتل عام ہو جاتا ہے اور جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو ان پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه مالك (٢/ ٤٦٠ ح ١٠١٣) ☆ السند فيه بلاغ ، أي هو غير متصل وحديث ابن ماجه (٤٠١٩ حسن بتحقيقي): "يا معشر المهاجرين خمس اذا ابتليتم بهن" إلخ يغني عنه ـ

بَابُ الْإِنْذَارِ وَالتَّحْذِيرِ

ڈرانے اور نصیحت کرنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٣٧١: عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ: ((اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ، وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَالَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا، وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ، وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَءُهٗ نَائِمًا وَيَقْظَانَ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحْرِقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ! اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِيْ، فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً، قَالَ: اِسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهٗ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۷۱: عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ”سن لو! میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس سے، جو اس نے مجھے آج تعلیم دی ہے، وہ چیزیں سکھاؤں جو تم نہیں جانتے، وہ تمام مال جو میں نے کسی بندے کو عطا کیا ہے وہ حلال ہے، میں نے اپنے تمام بندوں کو حنفا (باطل سے دور رہنے والے اور حق قبول کرنے کے لیے تیار رہنے والے) پیدا کیا ہے، بے شک شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور وہ انہیں ان کے دین سے دور کر دیتے ہیں، اور میں نے ان کے لیے جو حلال کیا تھا وہ ان چیزوں کو ان پر حرام کر دیتے ہیں، اور وہ انہیں حکم دیتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری، بے شک اللہ نے اہل زمین کی طرف دیکھا تو اس نے اہل کتاب کے کچھ لوگوں کے سوا ان کے عرب و عجم کو مبغوض ٹھہرا دیا، اور فرمایا: میں نے آپ کو صرف اس لیے مبعوث کیا ہے تاکہ میں آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے (آپ کی قوم کو) آزماؤں، میں نے آپ پر کتاب اتاری جسے پانی نہیں دھو سکتا (ناقابل تنسیخ ہے)، آپ اسے سوتے جاگتے پڑھیں گے، بے شک اللہ نے مجھے قریش کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے عرض کیا: میرے پروردگار! وہ میرا سر کچل دیں گے اور اسے روٹی بنا دیں گے، فرمایا: آپ انہیں نکال دیں جیسے انہوں نے آپ کو نکال دیا تھا آپ ان سے جہاد کریں، ہم آپ کو تیار کریں گے، آپ خرچ کریں، آپ پر خرچ کیا جائے گا، آپ لشکر بھیجیں، ہم بھی اس کی مثل (فرشتوں کے) پانچ لشکر بھیجیں گے، اور آپ ﷺ اپنے اطاعت گزاروں کے

[1] رواہ مسلم (٦٢/ ٢٨٦٥)۔

ساتھ اپنے نافرمانوں کے خلاف قتال کریں۔“

٥٣٧٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾، صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ: ((يَا بَنِيْ فِهْرٍ! يَا بَنِيْ عَدِيٍّ!)) لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ: ((اَرَأَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا. قَالَ: ((فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ)). فَقَالَ اَبُوْلَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ: نَادٰى: ((يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ اَهْلَهٗ، فَخَشِيَ اَنْ يَسْبِقُوْهُ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ: يَا صَبَاحَاهُ!)). [1]

٥٣٧٢: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ”اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔“ نازل ہوئی تو نبی ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھ کر آواز دینے لگے: بنوفہر! بنوعدی! (جو کہ قریش کے قبیلے ہیں) حتیٰ کہ وہ اکٹھے ہو گئے، تو فرمایا: ”مجھے بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟“ انہوں نے کہا: جی، ہم نے آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں عذاب شدید سے پہلے تمہیں آگاہ کرنے والا ہوں۔“ ابولہب نے کہا: باقی ایام میں تیرے لیے ہلاکت ہو، کیا تم نے اس لیے ہمیں جمع کیا تھا، تب سورت ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ ”ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ و برباد ہو جائے۔“ نازل ہوئی۔

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ نے آواز دی ”بنوعبد مناف! میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو وہ اپنے اہل و عیال کو بچانے چلا تو اسے اندیشہ ہوا کہ وہ (دشمن) اس پر سبقت لے جائیں گے تو وہ (دشمن کی اطلاع دینے کے لیے) زور زور سے کہتا ہے: یا صباحاہ۔“

٥٣٧٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوْا، فَعَمَّ وَخَصَّ، فَقَالَ: ((يَابَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَابَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ هَاشِمٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ! اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ، لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! لَا اُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَاصَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ! لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَيَافَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِيْ، لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا)). [2]

٥٣٧٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ”اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ۔“ نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٧٠) و مسلم (٣٥٥/ ٢٠٨ و ٣٥٣/ ٢٠٧)۔

[2] رواه مسلم (٣٤٨/ ٢٠٤) ٥ وحديث "يا معشر قريش" إلخ متفق عليه (البخاري: ٢٧٥٣ ومسلم: ٣٥١/ ٢٠٦)۔

قریش کو آواز دی، وہ سب جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے عام وخاص سبھی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے بنی کعب بن لؤی! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے آزاد کرا لو، اے بنو مرہ بن کعب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے بنو عبد شمس! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، بنو عبدالمطلب! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ میں اللہ کے ہاں تمہارے لیے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ جو حق قرابت ہے میں اسے احسان کے ساتھ نبھاؤں گا۔''

اور صحیح بخاری وصحیح مسلم کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''قریش کی جماعت! اپنی جانوں کو (ایمان کے ساتھ آگ سے) بچاؤ، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، بنو عبد مناف! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، فاطمہ بنت محمد! میرے مال میں سے جو چاہو لے لو، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٣٧٤: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُمَّتِیْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ، لَیْسَ عَلَیْهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ، عَذَابُهَا فِی الدُّنْیَا: اَلْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۳۷۴: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری یہ امت، امت مرحومہ (جس پر رحم کیا گیا) ہے، اس پر آخرت میں (شدید) عذاب نہیں، دنیا میں اس کا عذاب فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہو گا۔''

٥٣٧٥-٥٣٧٦: وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً، ثُمَّ یَكُوْنُ خِلَافَةً وَّرَحْمَةً، ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِیَّةً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِی الْاَرْضِ، یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ، یُرْزَقُوْنَ عَلٰی ذٰلِكَ وَیُنْصَرُوْنَ، حَتّٰی یَلْقَوُا اللّٰهَ)). [2] رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

۵۳۷۵-۵۳۷۶: ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس دین کا آغاز نبوت ورحمت سے ہوا، پھر خلافت ورحمت ہو گی، پھر ظالم بادشاہ ہوں گے، پھر زمین میں جبر، زیادتی اور فساد ہو گا، وہ ریشم، شرم گاہوں (زنا) اور شراب کو حلال سمجھیں گے، انہیں اسی حالت پر رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد کی جاتی رہے گی حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملیں گے۔''

٥٣٧٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّ اَوَّلَ مَا یُكْفَأُ۔ قَالَ زَیْدُ بْنُ یَحْیَی الرَّاوِیْ: یَعْنِی الْاِسْلَامَ۔ كَمَا یُكْفَأُ الْاِنَاءُ)) یَعْنِی الْخَمْرَ، قِیْلَ: فَكَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ وَقَدْ بَیَّنَ اللّٰهُ فِیْهَا مَا بَیَّنَ؟ قَالَ: ((یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اسْمِهَا فَیَسْتَحِلُّوْنَهَا)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [3]

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٧٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٥٦١٦، نسخة محققة: ٥٢٢٨) [وأبو يعلى (٨٧٣)] ☆ ليث بن أبي سليم: ضعيف، و للحديث شواهد۔

[3] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ١١٤ ح ٢١٠٦، نسخة محققة: ٢١٤٥) ☆ وسنده حسن ورواه أبي يعلى في مسنده (٨/ ١٧٧ ح ٤٧٣١) من حديث فرات بن سلمان عن القاسم بن محمد به۔

۵۳۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک سب سے پہلے الٹا دیا جائے گا، زید بن یحییٰ راوی نے بیان کیا، یعنی اسلام، جیسے برتن الٹا دیا جاتا ہے، یعنی شراب، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! اللہ نے اس کے متعلق تو وضاحت فرما دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کا نام بدل لیں گے اور پھر اسے حلال جانیں گے۔“

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۳۷۸: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا، فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبَرِيَّةً، فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ)) ثُمَّ سَكَتَ ، قَالَ حَبِيْبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ: اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبَرِيَّةِ، فَسُرَّبِهٖ وَاَعْجَبَهٗ، يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۵۳۷۸: نعمان بن بشیر، حذیفہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت (کے اثرات) باقی رکھے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا، پھر جب تک اللہ چاہے گا، خلافت نبوت کے انداز پر ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا، پھر جس قدر اللہ چاہے گا کاٹنے والے بادشاہ ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا، پھر جبریہ بادشاہت ہوگی اور یہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھا لے گا، پھر خلافت نبوت کی طرز پر ہوگی۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حبیب بیان کرتے ہیں، جب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت سنبھالی تو میں نے ان کی یاد دہانی کے لیے انہیں یہ حدیث لکھی، اور کہا: میں امید کرتا ہوں کہ ظالم بادشاہ اور جبریہ بادشاہت کے بعد آپ امیر المومنین ہیں۔ وہ اس سے خوش ہوئے اور انہیں اچھا لگا۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٢٧٣ ح ١٨٥٩٦ ، و البيهقي في دلائل النبوة ٦/ ٤٩١)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ
فتنوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۵۳۷۹: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقَامًا، مَاتَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ، حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ، وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ، قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ، وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ، قَدْ نَسِيْتُهٗ، فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۷۹: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب فرمانے کے لیے ایک جگہ کھڑے ہوئے تو آپ نے اس وقت سے لے کر قیام قیامت تک ہونے والے تمام واقعات بیان فرمائے، یاد رکھنے والوں نے اسے یاد رکھا، اور بھولنے والے نے اسے بھلا دیا، اور میرے یہ ساتھی اس سے خوب آگاہ ہیں، اور ان (مذکورہ چیزوں) میں سے جب وہ چیز رونما ہوتی ہے جسے میں بھول چکا تھا تو اسے دیکھ کر میری یاد تازہ ہو جاتی ہے، جس طرح آدمی کسی غائب ہو جانے والے آدمی کے چہرے کو یاد کرتا ہے، پھر جب وہ اسے دیکھتا ہے تو وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

۵۳۸۰: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى يَصِيْرَ، عَلٰى قَلْبَيْنِ: اَبْيَضُ مِثْلُ الصَّفَا، فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ، وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ، مُجَخِّيًا، لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۳۸۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”دلوں پر فتنے اس طرح مسلسل پیش کیے جائیں گے جس طرح چٹائی کے تنکے مسلسل ہوتے ہیں، جس میں وہ پیوست کر دیا گیا، اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، اور جس دل نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا، اس پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جاتا ہے حتی کہ دل دو قسم کے ہو جائیں گے، ان میں سے ایک دل سفید پتھر کی طرح چمک دار ہو جائے گا جسے قیام قیامت تک کوئی فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، جبکہ دوسرا دل سیاہ راکھ کی مانند ہوگا جیسے الٹا برتن ہو، وہ نہ تو نیکی کو پہچانتا ہے اور نہ برائی کو، وہ صرف وہی جانتا ہے جو اس کی خواہشات سے اس میں پیوست کر دیا جائے۔“

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٦٠٤) و مسلم (٢٣/ ٢٨٩١)۔

[2] رواه مسلم (٢٣١/ ١٤٤)۔

۵۳۸۱: وَعَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ، رَأَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا: ((اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ)). وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ، فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ، وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ، فَيُقَالُ: اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا اَعْقَلَهُ! وَمَا اَظْرَفَهُ! وَمَا اَجْلَدَهُ! وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۳۸۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں، میں نے ان میں سے ایک تو دیکھ لی جبکہ دوسری کا انتظار ہے، آپ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ امانت (ایمان داری) آدمیوں کے دلوں کی جڑ (فطرت) میں اتری، پھر انہوں نے قرآن سے سیکھا، پھر سنت سے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس (ایمان) کے اٹھ جانے کے متعلق ہمیں حدیث بیان کی، فرمایا: ''آدمی غافل ہوگا تو ایمان اس کے دل سے اٹھالیا جائے گا، اس کا نشان نقطے کی طرح رہ جائے گا، پھر وہ دوبارہ غافل ہوگا تو اس (ایمان) کو اٹھالیا جائے گا تو آبلے کی طرح اس پر نشان رہ جائے گا جیسے تو نے اپنے پاؤں پر انگارہ لڑھکایا ہو، وہ آبلہ بن جائے اور تو اسے پھولا ہوا دیکھے حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں، اور لوگ صبح کریں گے، خرید وفروخت کریں گے اور کوئی ایک بھی امانت ادا نہیں کرے گا، کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے، اور کسی اور آدمی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کس قدر عقل مند ہے، اس کا کتنا ظرف ہے اور وہ کس قدر برداشت والا ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔''

۵۳۸۲: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَفِيْهِ دَخَنٌ)). قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: ((قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ، وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ)). قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا)). قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ)). قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟ قَالَ: ((فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: قَالَ: ((يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ، وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ، قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ)). قَالَ حُذَيْفَةُ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ، وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ)). [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٤٩٧) و مسلم (٢٣٠/ ١٤٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٠٦) و مسلم (٥٢، ٥١ / ١٨٤٧)۔

۵۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق دریافت کیا کرتے تھے جبکہ میں آپ سے شر کے متعلق، اس اندیشے کے پیش نظر پوچھا کرتا تھا کہ وہ کہیں مجھے اپنی گرفت میں نہ لے لے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے، اللہ نے ہمیں اس خیر سے نواز دیا، تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کیا اس شر کے بعد کوئی خیر بھی آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! لیکن اس میں کمزوری ہو گی۔'' میں نے عرض کیا، اس کی کمزوری کیا ہو گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ میری سنت اور میرے طریق کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتوں کو تم اچھا سمجھو گے اور بعض کو برا۔'' میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، ابواب جہنم پر دعوت دینے والے ہوں گے، جس نے ان کی اس دعوت کو قبول کر لیا تو وہ اس کو اس میں پھینک دیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کا تعارف کرا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ہمارے ہی قبیلے سے ہوں گے اور وہ ہماری زبان میں کلام کریں گے۔'' میں نے عرض کیا، اگر اس (زمانے) نے مجھے پا لیا تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کے ساتھ لگ جانا۔'' میں نے عرض کیا، اگر ان کی نہ جماعت ہو اور نہ ان کا امام (تو پھر کیا کروں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان تمام فرقوں سے الگ ہو جانا خواہ تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آ جائے۔''

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''میرے بعد حکمران ہوں گے جو نہ تو میری ہدایت وطریق سے راہنمائی لیں گے اور نہ میری سنت کے مطابق عمل کریں گے اور ان میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے، جن کے ڈھانچے انسانی اور دل شیطان ہوں گے۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں یہ صورت حال دیکھوں تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا، اگرچہ تجھے مارا جائے اور تمہارا مال لے لیا جائے، تم سنو اور اطاعت کرو۔''

۵۳۸۳: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ، فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۸۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے فتنوں کے آنے سے پہلے، نیک اعمال کرنے میں جلدی کر لو، جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، آدمی صبح کے وقت مؤمن ہو گا تو شام کے وقت کافر جبکہ شام کے وقت مؤمن ہو گا تو صبح کے وقت کافر وہ دنیا کے مال ومتاع کے عوض اپنا دین بیچ دے گا۔''

۵۳۸٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: ((تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ)). [2]

---

[1] رواہ مسلم (۱۸٦ / ۱۱۸)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (۳٦۰۱) و مسلم (۱۲۔۱۰/ ۲۸۸٦)۔

۵۳۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایسے فتنے پیدا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جس نے ان کی طرف جھانک کر دیکھا تو وہ اسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں گے، جو شخص کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کی جگہ پائے تو وہ وہاں پناہ حاصل کر لے۔'' اور مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''فتنے پیدا ہوں گے، ان میں سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا جبکہ ان میں جاگنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کی جگہ پائے تو وہ وہاں پناہ حاصل کر لے۔''

٥٣٨٥: وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلْقَاعِدُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ فِيْهَا، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا، اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ؟ قَالَ: ((يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) ثَلٰثًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ، فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهِ اَوْيَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ؟ قَالَ: ((يَبُوْءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ، وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۳۸۵: ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب فتنے برپا ہوں گے، سن لو! پھر بڑے فتنے ہوں گے، سن لو! پھر ایسے عظیم فتنے ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا، چلنے والے سے بہتر ہوگا، ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، سن لو! جب یہ واقع ہو جائیں تو جس کے پاس اونٹ ہوں تو وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ مشغول ہو جائے، جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ مشغول ہو جائے اور جس کی زمین ہو تو وہ اپنی زمین کے ساتھ مشغول ہو جائے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بتائیں کہ جس شخص کے پاس اونٹ ہوں نہ بکریاں اور نہ ہی زمین (تو وہ کیا کرے؟)، فرمایا: ''وہ اپنی تلوار کا قصد کرے اور اسے پتھر پر مار کر کند کر دے (اس کی تیزی ختم کر دے)، پھر اگر استطاعت ہو (وہاں سے) بھاگ نکلے (کہ فتنے اسے اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں) تاکہ وہ بچ سکے، اے اللہ! کیا میں نے (پیغام الٰہی) پہنچا دیا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا، تو ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں اگر مجھے مجبور کر دیا جائے حتیٰ کہ مجھے دو صفوں (جماعتوں، گروہوں) میں سے کسی ایک کے ساتھ لے جایا جائے تو کوئی اپنی تلوار سے مجھے مارے یا کوئی تیر آئے اور وہ مجھے قتل کر دے (تو قاتل و مقتول کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (قاتل) اپنے اور تمہارے گناہ کا (بوجھ) لے کر واپس آئے گا اور وہ جہنمی ہوگا۔''

٥٣٨٦: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهِ مِنَ الْفِتَنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۳۸۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں، وہ فتنوں

[1] رواه مسلم (١٣/ ٢٨٨٧)۔

[2] رواه البخاري (١٩)۔

سے اپنے دین کی حفاظت کے لیے ان بکریوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر بھاگ جائے۔''

۵۳۸۷: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((فَإِنِّيْ لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۳۸۷: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ مدینے کے کسی بلند مکان پر چڑھے تو فرمایا: ''کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا: ''بے شک میں فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح داخل ہو رہے ہیں۔''

۵۳۸۸: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَكَةُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۳۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی ہلاکت و تباہی قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔''

۵۳۸۹: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۳۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ (قیامت کے) قریب ہوتا جائے گا، علم ختم کر دیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، (دلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج زیادہ ہو جائے گا۔'' انہوں نے عرض کیا، ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل۔''

۵۳۹۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ؟)) فَقِيْلَ: كَيْفَ يَكُوْنُ ذَالِكَ؟ قَالَ: ((الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۳۹۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ لوگوں پر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ قاتل کو معلوم نہیں ہوگا کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا اور مقتول کو معلوم نہیں ہوگا کہ اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا؟'' عرض کیا گیا، یہ کس وجہ سے ہوگا؟ فرمایا: ''فتنے کی وجہ سے، قاتل اور مقتول (دونوں) جہنمی ہیں۔''

۵۳۹۱: وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۵۳۹۱: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فتنے کے (زمانے) میں عبادت کرنا میری طرف

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۱۸۷۸) و مسلم (۹/ ۲۸۸۵)۔

[2] رواه البخاري (۳۶۰۵)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۸۵) و مسلم (۱۱/ ۲۶۷۲)۔

[4] رواه مسلم (۵٦/ ۲۹۰۸)۔

[5] رواه مسلم (۱۳۰/ ۲۹۴۸)۔

ہجرت کرنے کی طرح ہے۔''

٥٣٩٢: وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَانَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: ((اِصْبِرُوْا، فَاِنَّهُ لَا يَأْتِىْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِىْ بَعْدَهُ اَشَرُّمِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ)). سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۳۹۲: زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں، ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے حجاج کی طرف سے ہم پر ہونے والے ظلم کے متعلق ان سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: صبر کرو، کیونکہ تم پر جو وقت بھی آ رہا ہے، اس کے بعد آنے والا وقت اس سے زیادہ برا ہو گا حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔'' میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٣٩٣: عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اَدْرِىْ اَنَسِىَ اَصْحَابِىْ اَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللّٰهِ! مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِىَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلَاثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا، اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۳۹۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا انہوں نے نسیان کا اظہار کیا، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائے دنیا تک ہونے والے داعیان فتنہ، جن کی تعداد تین سو سے زائد تک پہنچے گی، کے متعلق بتایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام، اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلے کے نام کے متعلق ہمیں بتایا۔

٥٣٩٤: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِى الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [3]

۵۳۹۴: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ حکمرانوں کا اندیشہ ہے، جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ روز قیامت تک ان سے نہیں اٹھائی جائے گی۔''

٥٣٩٥: وَعَنْ سَفِيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا)). ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ: اَمْسِكْ: خِلَافَةَ اَبِىْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَتَىْ عَشَرَةَ، وَعَلِىٍّ سِتَّةً. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [4]

۵۳۹۵: سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''خلافت تیس سال تک ہو گی، پھر بادشاہت ہو گی۔'' پھر سفینہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال شمار کر، عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ

---

[1] رواه البخاري (٧٠٦٨)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٤٣)۔

[3] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٥٢) و الترمذي (٢٢٢٩ وقال: صحيح)۔

[4] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٢٠-٢٢١ ح ٢٢٢٦٤) والترمذي (٢٢٢٦ وقال: حسن) وأبو داود (٤٦٤٦)۔

کی خلافت چھ سال شمار کر۔

٥٣٩٦: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ، كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: ((السَّيْفُ)) قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ)). قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ، فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَاَخَذَ مَالَكَ، فَأَطِعْهُ، وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جَذْلِ شَجَرَةٍ)). قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ، مَعَهٗ نَهْرٌ وَ نَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ وَجَبَ اَجْرُهٗ، وَحُطَّ وِزْرُهٗ. وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ، وَجَبَ وِزْرُهٗ، وَحُطَّ اَجْرُهٗ)). قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: ((لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ اَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ)). قُلْتُ: بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ النَّارِ، فَاِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ! وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جَذْلٍ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِّنْهُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٥٣٩٦: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس خیر (یعنی اسلام) کے بعد شر ہوگا جس طرح اس سے پہلے شر (یعنی کفر) تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!'' میں نے عرض کیا: بچاؤ کا کوئی راستہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تلوار۔'' میں نے عرض کیا، کیا تلوار کے بعد (اہل اسلام میں سے) کوئی باقی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امارت کے نتیجہ میں فساد ہوگا، صلح نفاق پر ہوگی اور اتحاد مفاد پرستی پر ہوگا۔'' میں نے عرض کیا، پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: ''داعیان گمراہی ظاہر ہوں گے، اگر اللہ کے لیے زمین پر کوئی خلیفہ ہو وہ (از راہ ظلم) تیری پشت پر مارے اور تیرا مال لے لے تو تو اس کی اطاعت کر، بصورت دیگر (اگر خلیفہ نہ ہو) تو اس طرح فوت ہو کہ تو درخت کی جڑ پکڑے ہوئے ہو۔'' میں نے عرض کیا، پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: ''پھر اس کے بعد دجال کا ظہور ہوگا اس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی آگ میں داخل ہو گیا تو اس کا اجر واجب ہو گیا اور اس کے گناہ مٹا دیے گئے، اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو گیا تو اس کا گناہ واجب ہو گیا اور اس کا اجر ختم کر دیا گیا۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر گھوڑے کا بچہ پیدا ہوگا اور وہ ابھی سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔'' ایک روایت میں ہے، فرمایا: ''کدورت پر صلح، اور مفاد پر اعتماد ہوگا۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کدورت پر صلح سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے دل (محبت کی) اس حالت پر نہیں آئیں گے جس پر وہ پہلے تھے۔'' میں نے عرض کیا، اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندھا بہرا فتنہ، اس (فتنے) پر داعیان ہوں گے (گویا) وہ ابواب جہنم پر (کھڑے) ہیں، حذیفہ! اگر تم درخت کی جڑ کو پکڑے ہوئے فوت ہوئے تو وہ تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تو ان میں سے کسی (فتنے) کی اتباع کرے۔''

٥٣٩٧: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ! قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ

[1] صحيح، رواه أبو داود (٤٢٤٤، صحيح، ٤٢٤٧، حسن)۔

الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ! إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((تَعَفَّفْ يَا اَبَا ذَرٍّ!)) قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ! إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى اِنَّهٗ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ؟)). قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((تَصْبِرُ يَا اَبَا ذَرٍّ!)) قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ! إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((تَأْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ)). قَالَ: قُلْتُ: وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: ((شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا)). قُلْتُ: فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((إِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۳۹۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے نکل گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں بھوک ہوگی، تم اپنے بستر سے اٹھو گے اور اپنی نماز کی جگہ تک نہیں پہنچ سکو گے حتیٰ کہ بھوک تمہیں مشقت میں مبتلا کر دے گی۔'' وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر! سوال کرنے سے بچنا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر! تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں موت عام ہوگی حتیٰ کہ قبر کی جگہ غلام کی قیمت کو پہنچ جائے گی؟'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوذر! تم صبر کرنا۔'' فرمایا: ''ابوذر! تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب مدینہ میں قتل عام ہوگا خون احجار زیت (مدینہ میں ایک محلے یا جگہ کا نام ہے) تک پھیل جائے گا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان کے پاس چلے جانا جن کے ساتھ تیرا (دینی یا خونی) تعلق ہے۔'' وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، میں مسلح ہو جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تب تو آپ ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تلوار کی تیزی تم پر غالب آ جائے گی تو پھر تم اپنے کپڑے کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ (قاتل) تیرے اور اپنے گناہ کے ساتھ لوٹے۔''

۵۳۹۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَيْفَ بِكَ إِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ؟ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا)) وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. قَالَ: فَبِمَ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اِلْزَمْ بَيْتَكَ، وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. [2]

۵۳۹۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم نکمے

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٤٢٦١)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (لم أجده) و أبو داود (٤٣٤٢۔٤٣٤٣)۔

لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے، ان کے وعدے اور ان کی امانتیں خراب ہو جائیں گی اور وہ اختلاف کا شکار ہو جائیں گے، وہ اس طرح ہو جائیں گے۔'' آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں، انہوں نے عرض کیا، آپ مجھے کس چیز کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جس چیز کو جانتے ہو اسے لازم پکڑو اور جسے نہیں جانتے اسے چھوڑ دو، اور تم اپنا خیال رکھو اور عام لوگوں (کے عمل) کو چھوڑ دو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''اپنے گھر میں رہو، اپنی زبان پر قابو رکھو، جو چیز پہچانتے ہو اسے پکڑو، جسے نہیں پہچانتے اسے چھوڑ دو، تم اپنی فکر کرو اور عام لوگوں کے معاملے کو ترک کر دو۔'' ترمذی، اور انہوں نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

٥٣٩٩: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ، یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ كَافِرًا، وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا، اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ، فَكَسِّرُوْا فِیْهَا قِسِیَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا فِیْهَا اَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوْا سُیُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْیَكُنْ كَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ: ذُكِرَ اِلٰی قَوْلِهٖ: ((خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ)). ثُمَّ قَالُوْا: فَمَاتَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِكُمْ)). وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِی الْفِتْنَةِ: ((كَسِّرُوْا فِیْهَا قِسِیَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا فِیْهَا اَوْتَارَكُمْ، وَالْزَمُوْافِیْهَا اَجْوَافَ بُیُوْتِكُمْ، وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ)). وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔ [1]

٥٣٩٩: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے شب تاریک کے ٹکڑوں کی طرح (لگاتار) فتنے ہوں گے، ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر اور شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر، ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، تم ان میں اپنی کمانیں توڑ ڈالو اور (اپنی کمانوں کے) تانت کاٹ ڈالو اور اپنی تلواروں کو پتھر پر دے مارو، اور اگر وہ (فتنہ) تم میں سے کسی پر داخل ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جائے۔''

اور ابوداؤد کی انہی سے مروی حدیث میں: ''بہتر ہے دوڑنے والے سے'' تک مروی ہے، پھر انہوں نے عرض کیا، آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے گھروں میں جم جانا۔''

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کے دور کے متعلق فرمایا: ''ان میں اپنی کمانوں کو توڑ دینا، ان میں اپنے تانت کاٹ ڈالنا اور ان فتنوں کے وقت اپنے گھر کی چار دیواری کو لازم پکڑنا، اور ابن آدم (ہابیل) کی طرح ہو جانا۔'' امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

٥٤٠٠: وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِیَّةِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا. قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ خَیْرُ النَّاسِ فِیْهَا؟ قَالَ: ((رَجُلٌ فِیْ مَاشِیَتِهٖ یُؤَدِّیْ حَقَّهَا، وَیَعْبُدُ رَبَّهٗ، وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ یُخِیْفُ الْعَدُوَّ

[1] إسناده حسن، رواه أبو داود (٤٢٥٩، ٤٢٦٢) و الترمذي (٢٢٠٤)۔

وَيُخَوِّفُوْنَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 1

۵۴۰۰: ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا تو آپ نے اسے قریب قرار دیا، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس (فتنے) میں بہترین شخص کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنے مویشیوں میں ہے وہ ان کا بھی حق (یعنی زکوۃ) ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہے، اور وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑتا ہے اور وہ اپنے دشمن (کافروں) کو ڈراتا ہے اور وہ اسے ڈراتے ہیں۔''

۵۴۰۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اَللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ 2

۵۴۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب ایک بڑا فتنہ ہوگا جو کہ تمام عربوں پر محیط ہو گا، اس کے مقتولین جہنمی ہیں، اس بارے میں زبان درازی کرنا تلوار زنی کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے۔''

۵۴۰۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بُكْمَاءُ عُمْيَاءُ، مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 3

۵۴۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب بہرا، گونگا اور اندھا فتنہ ہوگا، جو شخص اس کے قریب جائے گا، تو وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گا، اس بارے میں زبان درازی کرنا شمشیر زنی کرنے کی طرح ہے۔''

۵۴۰۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتَنَ، فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا، حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ؟ قَالَ: ((هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ، يَزْعَمُ اَنَّهُ مِنِّيْ، وَلَيْسَ مِنِّيْ، اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِيْلَ: انْقَضَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيْرُ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ اَوْمِنْ غَدِهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ 4

۵۴۰۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور آپ نے ان کے متعلق بہت بیان فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فتنہ احلاس کا ذکر فرمایا، کسی نے عرض کیا، فتنہ احلاس کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ بھاگنا اور لوٹنا ہے، پھر فتنہ خوشحالی ہے اس کا ابھرنا میرے اہل بیت کے ایک آدمی کے پاؤں کے نیچے سے ہوگا، وہ گمان

1 **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٧٧ وقال: غريب) ☆ الرجل مجهول أو هو ليث بن أبي سليم ضعيف مشهور وروى الحاكم (٤/ ٤٤٦ ح ٨٣٨٠) عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ: ((**خير الناس في الفتن رجل آخذ بعنان فرسه.)) أو قال: ((برسن فرسه خلف أعداء الله يخيفهم و يخيفونه أو رجل معتزل في با ديته يؤدي حق الله تعالى الذي عليه.))** و سنده حسن ـ 2 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢١٧٨ وقال: غريب) وابن ماجه (٣٩٦٧) [وأبو داود (٤٢٥٦)] ☆ زياد: مجهول الحال وليث بن أبي سليم: ضعيف ـ 3 **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٦٤) ☆عبدالرحمٰن بن البيلماني: ضعيف ـ 4 **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٤٢)ـ

کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے، حالانکہ وہ مجھ میں سے نہیں، میرے دوست تو متقی لوگ ہی ہیں، پھر لوگ ایک ایسے شخص (کی امامت و حکمرانی) پر راضی ہو جائیں گے جیسے سرین ایک پسلی پر ہو (یعنی نا اہل شخص کو حکمران بنالیں گے) پھر فتنہ دہیماء اس امت کے ہر فرد پر اثر انداز ہو گا، جب کہا جائے گا کہ وہ ختم ہو گیا ہے تو وہ دراز ہو جائے گا، اس (فتنے) میں آدمی صبح کے وقت مؤمن ہو گا تو شام کو کافر حتیٰ کہ لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایمان کا گروہ جس میں کوئی نفاق نہیں، اور نفاق کا گروہ جس میں ایمان نہیں، جب یہ صورت ہو تو پھر دجال کا انتظار کرو آج ظاہر ہو یا کل۔''

٥٤٠٤: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ یَدَهٗ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عربوں کے لیے، شر سے جو کہ قریب آ چکا ہے، ہلاکت ہے، جس نے اپنا ہاتھ روک لیا وہ کامیاب ہو گیا۔''

٥٤٠٥: وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنْ اُبْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۴۰۵: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، بے شک سعادت مند شخص وہ ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا، اور جو شخص ان سے آزمایا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے خوشخبری ہے۔''

٥٤٠٦: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِیْنَ، وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ، وَاِنَّهٗ سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ، لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ، لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ [3]

۵۴۰۶: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب میری امت میں (ایک دوسرے سے لڑائی کے لیے) تلوار مسلط کر دی جائے گی تو وہ روز قیامت تک اس سے نہیں اٹھائی جائے گی، اور قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ میری امت کے قبائل مشرکین سے جا ملیں گے اور حتیٰ کہ میری امت کے قبائل بتوں کی پوجا کریں گے، اور میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور وہ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کا نبی ہے، جبکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہو گا، وہ غالب رہیں گے ان کا مخالف ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا حکم آ جائے۔''

٥٤٠٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْسِتٍّ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٤٩) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و للحديث شواهد معنوية عند الحاكم (٤/ ٤٣٩) وغيره، غير قوله: "أفلح من كف يده"۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٦٣)۔ [3] **صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٥٢)۔

وَثَلٰثِيْنَ اَوْسَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ، فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا)). قُلْتُ: اَمِمَّا بَقِيَ اَوْمِمَّا مَضٰى؟ قَالَ: ((مِمَّا مَضٰى)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۵۴۰۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس تک (نظام کے تحت) چلتی رہے گی، اگر انہوں نے (اختلاف کیا اور دین کو بے وقعت سمجھ کر) ہلاکت کو اختیار کیا تو پھر ان کی راہ وہی ہے جو ہلاک ہوئے (جیسے سابقہ امتیں)، اور اگر ان کے لیے ان کا دین قائم رہا تو وہ ان کے لیے ستر سال تک رہے گا۔'' میں نے عرض کیا: کیا (وہ ستر برس) اس سے ہیں جو باقی رہ گیا یا اس سے ہیں جو گزر چکا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے جو گزر چکا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۴۰۸: عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا خَرَجَ اِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ اَنْوَاطٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ((سُبْحَانَ اللهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى: ﴿اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۴۰۸: ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ حنین کے لیے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے، جس پر وہ اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ذات انواط کہا جاتا تھا، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیں جس طرح ان کے لیے ذات انواط ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا: ''سبحان اللہ! یہ (بات) تو ایسے ہی ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا: ''ہمارے لیے بھی ایک معبود مقرر کر دیں جس طرح ان کے معبود ہیں۔'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔''

۵۴۰۹: وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى، يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ، يَعْنِي الْحَرَّةَ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ اَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ، فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَّاخٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۵۴۰۹: ابن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: پہلا فتنہ، یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ، رونما ہوا تو غزوۂ بدر میں شریک ہونے والا کوئی صحابی باقی نہیں تھا، پھر دوسرا فتنہ یعنی واقعہ حرہ (یزید کے دور میں مدینہ پر حملہ ہوا) تو صلح حدیبیہ میں شریک کوئی صحابی باقی نہیں تھا، پھر تیسرا فتنہ رونما ہوا تو وہ ختم نہ ہوا جبکہ لوگوں میں عقل نہ رہی۔

---

❶ **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٥٤)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢١٨٠ وقال: حسن صحيح)۔

❸ رواه البخاري (٤٠٢٤)۔

بَابُ الْمَلَاحِمِ

جنگوں کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٥٤١٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ، تَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ، قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ، كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَیَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَیَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰی یَكْثُرَفِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ، حَتّٰی یُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ، وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ: لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ، وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ، وَحَتّٰی یَمُرَّالرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ: یَالَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ، وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ، فَذٰلِكَ حِیْنَ ﴿لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا﴾، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا، فَلَا یَتَبَا یَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۴۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دو عظیم جماعتیں قتال کریں گی، ان کے مابین بڑی قتل و غارت ہوگی، اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا، اور تقریباً تیس دجال کذاب بھیجے جائیں گے، وہ سب یہی دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اور علم اٹھالیا جائے گا اور زلزلے کثرت سے آئیں گے، زمانہ (قیامت کا وقت) قریب آ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، قتل زیادہ ہوں گے، اور تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور ریل پیل ہو جائے گی، مال والا خیال کرے گا کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا؟ اور یہاں تک کہ وہ اسے کسی کو دینے کی کوشش کرے گا تو وہ شخص، جسے وہ پیش کش کرے گا، کہے گا، مجھے اس کی ضرورت نہیں، اور لوگ بڑی بڑی عمارتوں کے متعلق باہم فخر کریں گے، ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش کہ اس کی جگہ میں ہوتا، اور سورج مغرب سے نکلے گا، جب وہ (اس طرف سے) طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو وہ سب ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی شخص کا ایمان اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان دار نہ ہو یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں اچھے کام نہ کیے ہوں۔ اور قیامت اس طرح

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٧١٢١) و مسلم (٢٤٨/ ١٥٧)۔

اچانک قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان اپنا کپڑا پھیلا رکھا ہوگا لیکن وہ نہ تو خرید و فروخت کر سکیں گے اور نہ اسے لپیٹ سکیں گے۔ اور ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ نکال چکا ہوگا لیکن وہ اسے کھا (پی) نہ سکا ہوگا اور قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا لیکن وہ اس سے پی نہیں سکے گا، اور قیامت قائم ہوگی کہ (ایک آدمی) نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھا لیا ہوگا لیکن وہ اسے کھا نہیں سکے گا۔''

٥٤١١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۴۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایک ایسی قوم کے ساتھ قتال کرو گے جن کے جوتے بال والے (یعنی چمڑے) کے ہوں گے، اور یہاں تک کہ تم ترکوں سے جنگ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے ناک چپٹی ہوگی اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ بہ تہ ڈھال ہوتی ہے۔''

٥٤١٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطْسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ، وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [2]

۵۴۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم عجمیوں میں سے خوز اور کرمان والوں سے قتال کرو، وہ سرخ چہروں والے، چپٹی ناک والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے، ان کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال جیسے ہوں گے اور ان کے جوتے، بال والے (یعنی چمڑے کے) ہوں گے۔''

٥٤١٣: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ: ((عِرَاضَ الْوُجُوْهِ)). [3]

۵۴۱۳: اور صحیح بخاری ہی میں عمرو بن تغلب سے مروی روایت میں ہے: ''چوڑے چہروں والے۔''

٥٤١٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ، حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَامُسْلِمُ! يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۴۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان، یہودیوں سے قتال کریں گے، مسلمان انہیں قتل کریں گے اس وقت یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت پکار کر کہے گا: اے مسلمان! اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آؤ اور اسے قتل کرو، البتہ غرقد کا درخت نہیں کہے گا، کیونکہ وہ یہودیوں کے درختوں میں سے ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٢٨) و مسلم (٦٢، ٦٦/ ٢٩١٢)۔

[2] رواه البخاري (٣٥٩٠)۔

[3] رواه البخاري (٢٩٢٧)۔

[4] رواه مسلم (٨٢/ ٢٩٢٢)۔

٥٤١٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۱۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قحطان سے ایک آدمی نکلے گا وہ لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ساتھ ہانکے گا۔''

٥٤١٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ: الْجَهْجَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دن رات ختم نہیں ہوں گے (قیامت قائم نہیں ہوگی) حتیٰ کہ جہجاہ نامی شخص مالک بن جائے گا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''حتیٰ کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے جہجاہ نامی ایک شخص مالک بن جائے گا۔''

٥٤١٧: وَعَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۴۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسریٰ کے خزانے پر قبضہ کرلے گی جو کہ سفید محل میں ہے۔''

٥٤١٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۴۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسریٰ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا، قیصر ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا، اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے۔'' اور آپ ﷺ نے لڑائی کا نام دھوکہ وفریب رکھا۔

٥٤١٩: وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [5]

۵۴۱۹: نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جزیرۂ عرب میں جہاد کرو گے تو اللہ فتح عطا کرے گا، پھر فارس میں جہاد کرو گے اللہ فتح عطا کرے گا، پھر تم روم پر حملہ کرو گے تو اللہ فتح عطا فرمائے گا، پھر تم دجال سے قتال کرو گے تو

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥١٧) و مسلم (٦٠/ ٢٩١٠)۔

[2] رواه مسلم (٦١/ ٢٩١١)۔

[3] رواه مسلم (٧٨/ ٢٩١٩)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٠٢٧۔٣٠٢٨) و مسلم (٧٦ / ٢٩١٨)۔

[5] رواه مسلم (٣٨/ ٢٩٠٠)۔

اللہ فتح عطا فرمائے گا۔''

۵۴۲۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ: ((أُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِیْ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُفِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ، فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۵۴۲۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غزوۂ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ چمڑے کے ایک قبے میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ علامتیں شمار کرو، میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا جو تم میں اس طرح پھیل جائے گی جس طرح بکریوں میں طاعون کی بیماری پھیل جاتی ہے، پھر مال کی ریل پیل حتیٰ کہ آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے مگر وہ پھر بھی ناراض ہو گا، پھر ایک ایسا فتنہ بپا ہو گا جو عربوں کے تمام گھروں میں داخل ہو جائے گا، پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہو گی، لیکن وہ عہد شکنی کریں گے، وہ اسی پرچموں تلے تم پر حملہ کریں گے اور ہر پرچم تلے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔''

۵۴۲۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْبِدَابِقَ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ، مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ! لَا نُخَلِّیْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَايَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَاللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ، فَبَيْنَمَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ، اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ: اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِیْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَاهُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ، اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ، فَاَمَّهُمْ، فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّاللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ رومی فوجیں اعماق (مدینہ کے قریب جگہ) یا دابق کے مقام پر پڑاؤ ڈالیں گی، تو مدینہ سے اس وقت روئے زمین کے بہترین افراد پر مشتمل ایک لشکر ان کی طرف روانہ ہو گا، جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی کہیں گے، تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان، جنہوں نے ہمارے افراد کو قیدی بنایا تھا، راستہ چھوڑ دو، ہم ان سے قتال کرنا چاہتے ہیں، مسلمان کہیں گے نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان راہ خالی نہیں چھوڑیں گے، وہ ان سے قتال کریں گے، وہ تہائی شکست کھا جائیں گے، اللہ ان کی کبھی توبہ قبول نہیں فرمائے گا، ان میں

[1] رواه البخاري (٣١٧٦)۔

[2] رواه مسلم (٣٤/ ٢٨٩٧)۔

سے تہائی قتل کر دیے جائیں گے وہ اللہ کے ہاں اعلیٰ درجے کے شہداء ہیں، اور تہائی فتح یاب ہوں گے وہ کبھی آزمائے نہیں جائیں گے وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے، وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے، اور انہوں نے اپنی تلواریں زیتون کے درخت کے ساتھ لٹکا دی ہوں گی اسی دوران شیطان ان میں زوردار آواز سے کہے گا کہ مسیح (دجال) تمہارے اہل و عیال میں آ چکا ہے، وہ نکلیں گے اور یہ بات باطل ہوگی، جب وہ شام پہنچیں گے تو وہ نکل چکا ہوگا اس اثنا میں کہ وہ قتال کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ اتنے میں نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی تو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے، اور وہ ان کی امامت کرائیں گے، جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے، اور اگر وہ اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ خود ہی گل سڑ کر ہلاک ہو جائے گا، لیکن اللہ ان (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں اسے قتل کرائے گا، وہ اپنے نیزے پر اس کا لگا ہوا خون دکھائیں گے۔''

٥٤٢٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ، يَعْنِى الرُّوْمَ، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ، حَتّٰى يَحْجُزَبَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِىْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِىْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا، فَيَفِىْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَمِثْلُهَا، حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا، فَيَتَعَادُ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً، فَلَايَجِدُوْنَهُ بَقِىَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِاَىِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَىُّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِىْ ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِى اَيْدِيْهِمْ، وَيُقْبِلُوْنَ، فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ، اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ، عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۲۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میراث تقسیم نہیں ہوگی، اور مال غنیمت (کی تقسیم) پر خوشی محسوس نہیں ہوگی۔ پھر انہوں نے فرمایا: دشمن اہل شام کے لیے جمع ہوں گے جبکہ اہل اسلام ان (رومیوں) کے لیے جمع ہو جائیں گے، مسلمان ایک دستے کو موت کے لیے تیار کریں گے اور وہ غلبہ حاصل کر کے ہی واپس آئیں گے، وہ قتال کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی، اور دونوں طرف کی فوجیں غلبہ حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی، اور منتخب دستے شہید کر دیے جائیں گے، پھر مسلمان ایک دستے کو موت کے لیے تیار کریں گے اور وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں آئیں گے، وہ قتال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے مابین رات آڑے آ جائے گی، تو دونوں طرف کی فوجیں غلبہ

[1] رواہ مسلم (۳۷/ ۲۸۹۹)۔

حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی اور منتخب دستہ شہید کر دیا جائے گا، پھر وہ مسلمان (تیسری مرتبہ) ایک دستہ موت کے لیے تیار کریں گے وہ غلبہ حاصل کر کے واپس آئیں گے، وہ قتال کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ شام ہو جائے گی، اور دونوں طرف کی فوجیں غلبہ حاصل کیے بغیر واپس آ جائیں گی اور منتخب دستہ شہید کر دیا جائے گا، جب چوتھا روز ہوگا تو اہل اسلام کے باقی افراد ان کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے، تو اللہ ان (کفار) پر ہزیمت مسلط کر دے گا، وہ خوب لڑیں گے اس جیسی لڑائی کبھی نہ دیکھی گئی ہوگی حتیٰ کہ اگر پرندہ ان کی طرف سے گزرنا چاہے گا تو وہ مردہ حالت میں گر پڑے گا، ایک باپ کے بیٹے لڑائی سے پہلے گنے گئے تو وہ سو تھے، لیکن لڑائی کے بعد وہ ان میں سے صرف ایک آدمی پائیں گے، تو کس غنیمت پر خوشی ہوگی، اور کون سی میراث تقسیم کی جائے گی؟ وہ اسی اثنا میں ہوں گے کہ وہ اچانک ایک لڑائی کے متعلق سنیں گے جو کہ اس سے بھی بڑی ہوگی، ان تک آواز پہنچے گی، دجال ان کی اولاد میں ظاہر ہو چکا ہے، ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے پھینک دیں گے، اور ادھر متوجہ ہوں گے، وہ خبر حاصل کرنے کے لیے دس گھڑ سواروں کو بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں اور وہ روئے زمین پر بہترین گھڑ سوار ہوں گے۔''

۵۴۲۳: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ، جَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَرِّ، وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِي الْبَحْرِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِّنْ بَنِيْ إِسْحٰقَ، فَإِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا، فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ، وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ، قَالُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)) قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيْ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ((ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ، فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ، فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے ایک ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی ہے اور ایک طرف سمندر ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد وہاں جہاد کریں گے، جب وہ وہاں پہنچ کر پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ نہ تو اسلحہ سے لڑیں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے، وہ ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' پڑھیں گے تو اس کی ایک جانب گر پڑے گی۔'' ثور بن یزید راوی بیان کرتے ہیں، میں نہیں جانتا مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس جانب کے متعلق فرمایا جو سمندر کی طرف ہے ''پھر وہ دوسری مرتبہ: ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' پڑھیں گے تو اس کی دوسری جانب بھی گر پڑے گی، پھر وہ تیسری مرتبہ ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' پڑھیں گے تو وہ (شہر) ان کے لیے کھول دیا جائے گا تو وہ اس میں داخل ہوں گے اور مال غنیمت حاصل کریں گے، وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک زور دار آواز انہیں سنائی دے گی کہ دجال کا ظہور ہو چکا ہے، چنانچہ وہ ہر چیز چھوڑ کر واپس آ جائیں گے۔''

[1] رواہ مسلم (۷۸/ ۲۹۲۰)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٥٤٢٤: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ، وَفَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❶

۵۴۲۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیت المقدس کی آبادی، یثرب کی بربادی کے وقت ہوگی، اور یثرب کی خرابی بڑی جنگ کے وقت ہوگی، اور بڑی جنگ فتح قسطنطنیہ کے وقت ہوگی، اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے نکلنے کے وقت ہوگی۔''

٥٤٢٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ اَشْهُرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ ❷

۵۴۲۵: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بڑی جنگ، قسطنطنیہ کی فتح اور خروج دجال سات ماہ میں ہوگا۔''

٥٤٢٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: هٰذَا اَصَحُّ. ❸

۵۴۲۶: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ عظیم اور شہر کی فتح کے مابین چھ سال کا وقفہ ہوگا جبکہ دجال کا ظہور ساتویں سال ہوگا۔'' ابوداؤد اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

٥٤٢٧: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ: وَسَلَاحُ قَرِيْبٌ مِّنْ خَيْبَرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۵۴۲۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریب ہے کہ مسلمانوں کو مدینہ تک محصور کر دیا جائے حتیٰ کہ ان کی سب سے دور والی سرحد سلاح ہوگی۔ اور سلاح خیبر کے قریب ہے۔

٥٤٢٨: وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا، فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَاءِ كُمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ، ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ، حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ، فَيَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ)) وَزَادَ بَعْضُهُمْ: ((فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❺

---

❶ **حسن**، رواه أبو داود (٤٢٩٤)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٣٨ وقال: حسن) وأبو داود (٤٢٩٥) [وابن ماجه (٤٠٩٢)] ☆ أبو بكر بن أبي مريم: ضعيف و كان قدسرق بيته فاختلط و شيخه مجهول و يزيد بن قطيب مجهول الحال۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٩٦) [وابن ماجه (٤٠٩٣)] ☆ ابن أبي بلال لم يوثقه غير ابن حبان۔ ❹ **حسن**، رواه أبو داود (٤٢٥٠) [والحاكم (٤/ ٥١١ ح ٨٥٦٠) وصححه على شرط مسلم ووافقه الذهبي وسنده حسن]۔ ❺ **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٩٢ ـ ٤٢٣٩)۔

۵۴۲۸: ذومخبر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب تم (مسلمانو!) رومیوں سے معاہدہ امن کرو گے، تم اور وہ اپنے پیچھے ایک دشمن سے جنگ کرو گے، تمہاری مدد کی جائے گی اور تم مال غنیمت حاصل کرو گے اور تم سلامت رہو گے، پھر تم واپس آؤ گے حتیٰ کہ تم سرسبز سطح مرتفع پر اترو گے تو عیسائیوں (رومیوں) میں سے ایک شخص صلیب بلند کرے گا اور کہے گا صلیب غالب آ گئی، اس پر ایک مسلمان شخص غصے میں آ کر اس (صلیب) کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد توڑ دیں گے اور وہ جنگ کے لیے جمع ہوں گے۔'' اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''تب مسلمان اپنے اسلحہ کی طرف دوڑیں گے اور وہ قتال کریں گے، اللہ اس جماعت کو شہادت کے اعزاز سے نوازے گا۔''

۵۴۲۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَاتَرَكُوكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک حبشی تم سے تعرض نہ کریں تم بھی ان سے تعرض نہ کرو، کیونکہ کعبہ کا خزانہ باریک پنڈلیوں والا حبشی ہی نکالے گا۔''

۵۴۳۰: وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [2]

۵۴۳۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ''تم حبشیوں کو چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں اور (اسی طرح) جب تک ترک تمہیں چھوڑے رکھیں تم بھی ان کو چھوڑے رکھو۔''

۵۴۳۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَدِيْثٍ: ((يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ)) يَعْنِي التُّرْكَ: قَالَ: ((تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ، وَيَهْلِكُ بَعْضٌ، وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ)) اَوْكَمَا قَالَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۴۳۱: بریدہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں روایت کرتے ہیں، جس میں ہے: ''چھوٹی آنکھوں والے یعنی ترک تم سے قتال کریں گے۔'' فرمایا: ''تم تین مرتبہ انہیں دھکیلو گے حتیٰ کہ تم انہیں جزیرۂ عرب تک پہنچا دو گے، پہلی مرتبہ دھکیلنے کے موقع، بھاگ جانے والے بچ جائیں گے، دوسری مرتبہ بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ تیسری مرتبہ وہ ہلاک کر دیے جائیں گے۔'' یا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۵۴۳۲: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ، يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُّقَالُ لَهُ: دِجْلَةُ، يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ، يَكْثُرُ اَهْلُهَا، وَيَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَآءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ، صِغَارُ الْاَعْيُنِ، حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ، فِرْقَةٌ

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٣٠٩)۔

[2] **حسن**، رواه أبو داود (٤٣٠٢) و النسائي (٦/ ٤٤ ح ٣١٧٨ مطولاً)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٣٠٥) ☆ بشير بن المهاجر و ثقه الجمهور ۔

يَأْخُذُوْنَ فِيْ أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوْا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَآءُ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۳۲: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ نہر کے پاس ہموار نشیبی زمین پر پڑاؤ ڈالیں گے جسے وہ بصرہ کے نام سے موسوم کریں گے، اور اس نہر کو دجلہ کے نام سے یاد کیا جائے گا، اس پر ایک پل ہوگا، اسکے رہنے والے بہت ہوں گے، اور وہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا، اور جب آخری دور ہوگا تو بنو قنطورا آئیں گے، جو چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے، حتیٰ کہ وہ نہر کے کنارے پڑاؤ ڈالیں گے اور وہ (بصرہ والے) تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک گروہ گائے کی دُمیں پکڑ لے گا اور وہ جنگلوں میں (کھیتی باڑی کریں) گے، اور وہ ہلاک ہو جائیں گے، ایک گروہ اپنی جانوں کے لیے امان حاصل کرلیں گے اور وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے، اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت کے پیچھے کرلیں گے اور وہ ان سے قتال کریں گے اور یہی شہداء ہیں۔''

۵۴۳۳: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا، فَإِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبُصْرَةُ، فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا، فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَأَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ أُمَرَآئِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا، فَإِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۴۳۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انس! لوگ شہر آباد کریں گے اور ان میں سے ایک شہر ہے جسے بصرہ کہا جائے گا، اگر تم وہاں سے گزرو یا تم وہاں جاؤ تو اس کی شور والی زمین، گھاس والی زمین، اس کے نخلستان، اس کے بازاروں اور اس کے حکمرانوں کے دروازوں سے بچتے رہنا (مذکورہ جگہوں پر نہ جانا)، اور تم اس کے اطراف میں رہنا کیونکہ اس میں زمین کا دھنسنا ہوگا، آندھیاں اور زلزلے آئیں گے، وہاں لوگ رات کو سوئیں گے تو صبح کے وقت وہ بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔''

۵۴۳۴: وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ، يَقُوْلُ: انْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ، فَإِذَا رَجُلٌ، فَقَالَ لَنَا: إِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْأُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا، وَيَقُوْلُ: هٰذِهِ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ أَبَاالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَآءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ: ((إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ)) فِيْ بَابِ: ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ، إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. [3]

۵۴۳۴: صالح بن درہم بیان کرتے ہیں، ہم حج کے لیے روانہ ہوئے، تو ایک آدمی نے ہمیں کہا: تمہارے پاس ایک بستی ہے جسے ابلہ کہا جاتا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اس نے کہا: تم میں سے کون مجھے ضمانت دیتا ہے کہ وہ میری خاطر مسجد عشار میں دو یا چار رکعتیں پڑھے گا، اور وہ کہے گا کہ یہ (رکعتیں) ابوہریرہ کے لیے ہیں، میں نے اپنے دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٣٠٦)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٠٧) ☆ الرواي شك في اتصاله فالسند معلل۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٠٨) ☆ فيه إبراهيم بن صالح ضعفه الدارقطني والجمهور۔ ٥ حديث أبي الدرداء تقدم (٦٢٧٢)۔

شک اللہ عزوجل روز قیامت مسجد عشار سے شہداء اٹھائے گا، ان کے علاوہ شہدائے بدر کے ساتھ کوئی اور کھڑا نہیں ہوگا۔‘‘
ابوداؤد اور انہوں نے فرمایا: یہ مسجد نہر کے کنارے واقع ہے، اور ہم ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ’’کہ مسلمانوں کے خیمے......‘‘ باب ذکر الیمن والشام میں ان شاءاللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٥٤٣٥: عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ، وَكَيْفَ قَالَ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ**)) فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ، اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَالِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا. قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً، اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ، قَالَ: نُهِيْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ: سَلْهُ. فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٤٣٥: شقیق، حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: ’’تم میں رسول اللہ ﷺ سے فتنے کے متعلق مروی حدیث کون یاد رکھتا ہے؟ میں نے کہا: میں یاد رکھتا ہوں جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سناؤ! تم تو بڑے دلیر ہو، اور آپ ﷺ نے کیسے فرمایا تھا؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’آدمی کے لیے اس کے اہل و عیال، اس کا مال، اس کی جان، اس کی اولاد اور اس کا پڑوسی فتنہ و آزمائش ہیں، جبکہ روزہ، نماز، صدقہ اور نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا اس کا کفارہ ہے۔‘‘ (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ مراد نہیں تھی، میری مراد تو وہ (فتنہ) ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح امڈ آئے گا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، امیر المومنین! آپ کو اس سے کیا سروکار؟ کیونکہ اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، انہوں نے کہا: وہ دروازہ کھول دیا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ توڑ دیا جائے گا، انہوں نے فرمایا: پھر یہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ وہ کبھی بند نہ کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، جیسے رات کے بعد دن کے آنے کا علم ہوتا ہے، بے شک میں نے اسے حدیث بیان کی جس میں کوئی غلطی و ابہام نہیں، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے خوف کی وجہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے متعلق دریافت نہیں کیا، ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں، انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ عمر ہیں۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠٩٦) و مسلم (٢٦/ ١٤٤)۔

٥٤٣٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ.رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۴۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: قسطنطنیہ کی فتح، قیامت کے ساتھ (یعنی قریب) ہوگی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

[1] **إسناده صحيح** ، رواه الترمذي (٢٢٣٩) ☆ و قال محمود (بن غيلان) فيه : "هذا حديث غريب ، والقسطنطينية هي مدينة الروم تفتح عند خروج الدجال ، و القسطنطينية قد فتحت في زمان بعض أصحاب النبي ﷺ " ۔

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علاماتِ قیامت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٤٣٧: عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَ يَكْثُرَ الزِّنَا، وَ يَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ)). وَفِىْ رِوَايَةٍ: ((يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’علامات قیامت میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت زیادہ ہو جائے گی، زنا کثرت سے ہوگا، شراب نوشی زیادہ ہو جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتی کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک منتظم ہوگا۔‘‘
ایک دوسری روایت میں ہے: ’’علم کم ہو جائے گا اور جہالت غالب آ جائے گی۔‘‘

٥٤٣٨: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ، فَاحْذَرُوْهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۳۸: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’قیامت سے پہلے (نبی ﷺ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنے والے) کذاب ہوں گے، تم ان سے محتاط رہنا۔‘‘

٥٤٣٩: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِىُّ ﷺ يُحَدِّثُ اِذْجَآءَ اَعْرَابِىٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)). قَالَ: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: ((اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [3]

۵۴۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ نبی ﷺ گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا تو اس نے عرض کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب امانت ضائع ہو جائے تو پھر قیامت کا انتظار کر۔‘‘ اس نے عرض کیا: اس کا ضائع کرنا کیسے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جب معاملات نا اہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو پھر قیامت کا انتظار کر۔‘‘

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٠) و مسلم (٩/ ٢٦٧١ و الرواية الثانية: ٨/ ٢٦٧١)۔
[2] رواه مسلم (١٠/ ١٨٢٢)۔
[3] رواه البخاري (٥٩)۔

٥٤٤٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَ يَفِيْضَ، حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: قَالَ: ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْيِهَابَ)). [1]

۵۴۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مال زیادہ ہو جائے گا اور اس کی خوب ریل پیل ہوگی حتی کہ آدمی اپنی زکوۃ کا مال لے کر نکلے گا لیکن اسے وصول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا اور حتی کہ سرزمین عرب سرسبز و شاداب اور بہتی نہروں والی وادی بن جائے گی۔''

مسلم ہی کی ایک دوسری روایت میں فرمایا: ''مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچ جائے گی۔''

٥٤٤١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهٗ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: ((يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا، وَلَا يَعُدُّهٗ عَدًّا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۴۱: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا، وہ مال تقسیم کرے گا، اور اسے گنے گا نہیں۔'' ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: ''میری امت کے آخر پر ایک خلیفہ ہوگا جو چلو بھر بھر کر مال دے گا اور وہ اسے گن گن کر نہیں دے گا۔''

٥٤٤٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسُرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۴۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ فرات اپنے سونے کے خزانے ظاہر کر دے، اس وقت جو موجود ہو وہ اس سے کچھ نہ لے۔''

٥٤٤٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، وَيَقُوْلُ: كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر کر دیا جائے گا، لوگ اس پر جھگڑیں گے تو ہر سو میں سے ننانوے قتل کر دیے جائیں گے اور ان میں سے ہر شخص کہے گا: میں امید کرتا ہوں کہ وہ نجات پانے والا میں ہوں۔''

٥٤٤٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ، وَيَجِيْءُ

[1] رواه مسلم (٦٠/ ١٥٧ و الرواية الثانية ٤٣/ ٢٩٠٣)۔

[2] رواه مسلم (٦٩/ ٢٩١٤ والرواية الثانية ٦١/ ٢٩١٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١١٩) و مسلم (٣٠/ ٢٨٩٤)۔

[4] رواه مسلم (٢٩/ ٢٨٩٤)۔

السَّارِقُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ، ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ، فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۴۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمین سونے چاندی کے ستونوں کے مانند اپنے خزانے اُگل دے گی تو قاتل آئے گا اور (افسوس کے ساتھ) کہے گا، میں نے اس وجہ سے قتل کیا تھا، قطع رحمی کرنے والا آئے گا تو وہ کہے گا میں نے اس کی خاطر اپنے رشتے داروں سے ناتے توڑے، چور آئے گا اور کہے گا: اس وجہ سے میرا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر وہ اسے چھوڑ جائیں گے اور وہ اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔''

٥٤٤٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ إِلَّا الْبَلَاءُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۴۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس پر لوٹ پوٹ ہوگا (لیٹے گا)، اور کہے گا: کاش کہ اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا، اور وہ یہ بات دین کی وجہ سے نہیں بلکہ فتنوں اور آزمائشوں کی وجہ سے کہے گا۔''

٥٤٤٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۴۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ سرزمین حجاز سے آگ نکلے گی اور وہ بصریٰ (شام کا ایک شہر) میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔''

٥٤٤٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❹

۵۴۴۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علامات قیامت میں سے پہلی نشانی آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کرے گی۔''

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٤٤٨: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ

❶ رواه مسلم (٦٢/ ١٠١٣)۔

❷ رواه مسلم (٥٤/ ١٥٧)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٧١١٨) و مسلم (٤٢/ ٢٩٠٢)۔

❹ رواه البخاري (٣٣٢٩)۔

بِالنَّارِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۴۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ زمانہ قریب آ جائے گا تو سال مہینے کی طرح، مہینہ جمعے (سات دن) کی طرح، جمعہ (یعنی ہفتہ) دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی طرح ہوگا۔''

۵۴۴۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِنَغْنَمَ عَلٰى أَقْدَامِنَا، فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا، فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ)) ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِيْ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا ابْنَ حَوَالَةَ! إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ، فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْأُمُوْرُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ إِلٰى رَأْسِكَ)). رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ صَحِيْحِهٖ. [2]

۵۴۴۹: عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے پیدل بھیجا، ہم مال غنیمت حاصل کیے بغیر واپس آئے اور آپ نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کر، میں ان سے زیادہ ضعیف ہوں گا، انہیں ان کی جانوں کے سپرد نہ کر وہ اس سے عاجز آ جائیں گے اور انہیں لوگوں کے حوالے نہ کر وہ اپنے آپ کو ان پر ترجیح دیں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا، اور فرمایا: ''ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس (ملک شام) منتقل ہوگئی ہے تو پھر (سمجھ لینا) زلزلے، غم اور علامات قیامت قریب آ چکی ہیں، اور اس وقت قیامت لوگوں کے اس قدر قریب ہوگی جس قدر میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔'' ابوداود، اور اس کی سند حسن ہے، اور حاکم نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

۵۴۵۰: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ، وَعَقَّ أُمَّهٗ، وَأَدْنٰى صَدِيْقَهٗ، وَأَقْصٰى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا؛ فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا، وَقَذْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۴۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مالِ فے رمالِ غنیمت کو دولت، امانت کو مال غنیمت اور زکوۃ کو تاوان سمجھا جائے، علم دینی مقاصد کے علاوہ دنیوی مقاصد کے لیے حاصل کیا جائے، آدمی اپنی اہلیہ کا اطاعت گزار بن جائے اور اپنی والدہ کی نافرمانی کرے، وہ اپنے دوست کو مقرب بنائے اور اپنے والد کو دور رکھے، مساجد میں آوازیں بلند ہونے

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٣٣٢ وقال: غريب)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥٣٥) [وصححه الحاكم (٤/ ٤٢٥) ووافقه الذهبي]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢١١ وقال: غريب) ☆ فيه رميح: مجهول كما في التقريب و الكاشف (١/ ٢٤٣) وغيرهما۔

لگیں، قبیلے کا سب سے زیادہ احمق شخص قبیلے کا سردار بن جائے، قوم کا ذمہ دار و منتظم ان کا سب سے زیادہ رذیل شخص ہو، آدمی کی اس کے شر کے خوف کی وجہ سے عزت کی جائے، گانے والیاں اور آلاتِ موسیقی عام ہو جائیں، شراب نوشی کی جائے، اور اس امت کے بعد والے لوگ اپنے پہلے لوگوں (یعنی سلف) پر لعن وطعن کریں تو اس وقت تم سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسنے، چہروں کے مسخ ہو جانے، آسمان سے پتھر برسنے اور دیگر نشانیوں کے اس طرح مسلسل آنے کا انتظار کرو جس طرح ہار کی ڈوری ٹوٹ جائے تو پھر موتی لگاتار گرتے ہیں۔''

٥٤٥١: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ)) وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ: ((تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ)) قَالَ: ((وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ، وَجَفَا اَبَاهُ)) وَقَالَ: ((وَشُرِبَ الْخَمْرُ، وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۴۵۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میری امت پندرہ (برے) کام کرے گی تو اس پر بلا نازل ہوگی، آپ نے وہ کام شمار کیے لیکن علی رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ ''علم دینی مقاصد کے علاوہ حاصل کیا جائے گا'' فرمایا: ''اپنے دوست سے حسن سلوک کرے گا اور والد سے جفا کرے گا۔'' اور فرمایا: ''شراب نوشی کی جائے اور ریشم پہنا جائے۔''

٥٤٥٢: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ، يُوَاطِئُ اسْمُهٗ، اِسْمِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: قَالَ: ((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِنِّيْ۔ اَوْمِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ۔ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا)). [2]

۵۴۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے میرا ہم نام شخص عربوں کا بادشاہ بن جائے گا۔''

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے فرمایا: ''اگر دنیا کا صرف ایک ہی دن باقی رہ گیا تو اللہ اس دن کو لمبا کرے گا حتیٰ کہ اللہ اس میں میرے اہل بیت سے ایک آدمی بھیجے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی۔''

٥٤٥٣: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۴۵۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہدی میری عترت، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢١٠) ☆ فيه فرج بن فضالة: ضعيف۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٢٣٠) و أبو داود (٤٢٨٢)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٢٨٤)۔

٥٤٥٤: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ، اَجْلَى الْجَبْهَةِ، اَقْنَى الْاَنْفِ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۵۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہدی میری اولاد سے ہوں گے، جو کہ کشادہ پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات سال حکومت کرے گا۔''

٥٤٥٥: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: ((فَيَجِيْئُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ! اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ. قَالَ: فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَحْمِلَهٗ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۴۵۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مہدی کے قصے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی اس کے پاس آئے گا تو وہ کہے گا: مہدی! مجھے عطا کرو، مجھے عطا کرو، فرمایا: وہ اس کے کپڑے کو بھر دیں گے اور وہ شخص اسے اٹھانے سے قاصر رہے گا۔''

٥٤٥٦: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ، فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَ هُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمُقَامِ، وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَآءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ ، فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُوْنَهٗ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ، وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُتَوَفّٰى، وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ)).رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۵۴۵۶: ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بادشاہ کی موت کے وقت اختلاف ہو جائے گا، اہل مدینہ سے ایک آدمی نکل کر مکہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوگا، اہل مکہ سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے تو وہ اسے (اس کے گھر سے) باہر لائیں گے، وہ ناپسند کرتا ہوگا، لیکن وہ رکن (حجرِ اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے، شام کی طرف سے (اس سے لڑنے کے لیے) اس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، لیکن اس لشکر کو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر دھنسا دیا جائے گا، جب لوگ یہ صورتِ حال دیکھیں گے تو شام کے ابدال (عبادت گزار) اور عراق کے بہترین اشخاص اس کے پاس آئیں گے تو وہ اس کی بیعت کر لیں گے، پھر قریش سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جس کے نہال کلب قبیلے سے ہوں گے، وہ (کلبی) ان (بیعت کرنے والوں) کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے تو وہ (بیعت کرنے والے) ان پر غالب آ جائیں گے، اور یہ کلب کا لشکر ہوگا، اور وہ (مہدی) ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کریں گے، اسلام زمین پر ثابت وقائم ہو جائے گا، وہ سات سال رہیں

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٨٥) ☆ قتادة مدلس ، عنعن و للحديث شواهد ضعيفة۔

[2] **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٢٣٢ وقال : حسن) [و ابن ماجه (٤٠٨٣)] ☆ فيه زيد العمي: ضعيف ۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٨٦) ☆ قتادة مدلس و عنعن۔

گے، پھر وفات پا جائیں گے، اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔''

٥٤٥٧: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ، حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ، يَمْلَأُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَآءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ، لَا تَدَعُ السَّمَآءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ، يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ)). رَوَاهُ [الْحَاكِمُ] [1]

۵۴۵۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک بلا کا ذکر کیا جو اس امت کو پہنچے گی حتی کہ کوئی بھی آدمی ظلم سے کوئی جائے پناہ نہیں پائے گا، اللہ میری اولاد اور میرے اہل بیت سے ایک آدمی مبعوث فرمائے گا، اور وہ اس کے ذریعے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح یہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، آسمان کے رہنے والے اور زمین کے باسی اس سے راضی ہو جائیں گے۔ آسمان موسلا دھار بارش برسائے گا اور زمین اپنی تمام نباتات اگا دے گی حتی کہ زندہ افراد فوت شدہ افراد کی زندگیوں کی خواہش کریں گے (کہ کاش وہ بھی زندہ ہوتے) وہ (مہدی) اس حالت (عدل و انصاف) میں سات، آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔''

٥٤٥٨: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَّرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ، حَرَّاثٌ، عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُوْرٌ، يُوَطِّنُ اَوْيُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ۔ اَوْقَالَ: اِجَابَتُهُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۴۵۸: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وراء النہر سے حارث نامی شخص کا ظہور ہوگا، وہ کھیتی کرنے والا ہوگا، اس کے ہراول دستے پر منصور نامی شخص ہوگا، وہ آلِ محمد (ﷺ) کو جگہ اور اختیار و اقتدار دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ ﷺ کو اقتدار و اختیار دیا، اس کی مدد کرنا یا اس کی بات ماننا ہر مومن پر واجب ہے۔''

٥٤٥٩: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ، وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ، وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ، وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۴۵۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ درندے انسانوں سے کلام کریں گے، اور حتی کہ بندے سے اس کے کوڑے کا سرا اور اس کے جوتے کا تسمہ کلام کرے گا اور اس کی ران اس کو اس کام کے متعلق بتائے گی جو اس کے بعد اس کے اہل نے کیا ہوگا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الحاكم (٤/ ٤٦٥ وصححه فقال الذهبي: سنده مظلم) ☆ عمر بن عبيد الله العدوي: لم أجد من وثقه غير الحاكم وفي السند علة أخرى۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٢/ ٤٢٩٠) ☆ فيه أبو الحسن الكوفي وهلال بن عمرو: مجهولان۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٨١ وقال: حسن صحيح غريب)۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٥٤٦٠: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

۵۴۶۰: ابوقتادہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''علامات (قیامت) دوسو (سال) کے بعد ہوں گی۔''

٥٤٦١: وَعَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ، فَأْتُوْهَا، فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❷

۵۴۶۱: ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو ان کا استقبال کرو، کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔''

٥٤٦٢: وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ ﷺ وَنَظَرَ اِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يُشْبِهُهُ فِی الْخُلُقِ، وَلَا يُشْبِهُهُ فِی الْخَلْقِ۔ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً۔ يَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ. ❸

۵۴۶۲: ابواسحاق بیان کرتے ہیں، علی ؓ نے فرمایا، اور انہوں نے اپنے بیٹے حسن ؓ کی طرف دیکھا تو فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سید ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام رکھا، اور عنقریب اس کی صلب سے ایک آدمی نکلے گا اس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ اخلاق و سیرت میں ان کے مشابہ ہوگا، اور وہ نقوش اور قد و قامت میں ان کے مشابہ نہیں ہوگا، پھر قصہ ذکر کیا کہ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔'' ابوداود، اور انہوں نے قصہ ذکر نہیں کیا۔

٥٤٦٣: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُقِدَ الْجَرَادُ فِیْ سَنَةٍ مِنْ سِنِیْ عُمَرَ الَّتِیْ تُوُفِّیَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا اِلَى الشَّامِ يَسْئَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ اُرِیَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِیْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِی الْبَحْرِ وَاَرْبَعُ مِائَةٍ فِی الْبَرِّ فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤٠٥٧) ☆ عون: ضعيف وقال الذهبي: "أحسبه موضوعًا و عون ضعفوه"۔

❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٧ ح ٢٢٧٤٦) و البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥١٦) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان ضعيف، و علة أخرى و قال ثوبان رضي الله عنه: "إذا رأيتم الرايات السود خرجت من قبل خراسان فآتوها فإن فيها خليفة الله المهدي" رواه الحاكم (٤/ ٥٠٢ ح ٨٥٣١) وصححه على شرط الشيخين و سنده حسن لذاته و رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥١٦)۔ ❸ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (١/ ٤٢٩٠) ☆ أبو داود لم يدرك هارون بن المغيرة فالسند منقطع و أبو إسحاق مدلس و عنعن و لم يسمعه من علي رضي الله عنه۔

الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ)).رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [1]

۵۴۶۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے اس سال جس سال عمر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی، ٹڈی معدوم ہوگئی تو اس سے وہ بہت غمگین ہوگئے، انہوں نے ایک سوار یمن کی طرف، ایک عراق کی طرف اور ایک سوار شام کی طرف بھیجا تاکہ وہ ٹڈی کے متعلق دریافت کریں کہ آیا وہ کہیں نظر آئی ہے، یمن کی طرف سے سوار مٹھی میں ٹڈیاں لے کر آیا اور انہیں آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کے سامنے پھیلا دیا، جب انہوں نے انہیں دیکھا تو (خوشی سے) نعرہ تکبیر بلند کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک اللہ عزوجل نے ہزار قسم کے حیوان پیدا فرمائے، ان میں سے چھ سو سمندر میں ہیں، اور چار سو خشکی میں، اور ان میں سے سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی، جب ٹڈیاں ہلاک ہو جائیں گی تو اس کے بعد ہار کی ڈوری ٹوٹنے کے بعد موتیوں کے گرنے کی طرح باقی امتیں (اقسام) ہلاک ہوں گی۔''

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠١٣٢ ـ١٠١٣٣ ، نسخة محققة : ٩٦٥٩ ـ ٩٦٦٠) ☆ فيه عيسى بن شبيب وهو محمد بن عيسى الهلالي العبدي : ضعيف جدًا ضعفه الجمهور و الراوي عنه شيخ وهو عبيد بن واقد القيسي: ضعيف ـ

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قبل از قیامت علامتوں اور دجال کے ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٤٦٤: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ. فَقَالَ: ((مَا تَذْكُرُوْنَ؟)) قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: ((اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ ايَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّآبَّةَ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَ نُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ، وَ ثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ ((وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٥٤٦٤: حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیا باتیں کر رہے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئیں، دجال، جانور کے نکلنے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے تشریف لانے، یاجوج ماجوج کے نکلنے، تین بار زمین کے دھنسنے: ایک بار مشرق میں ایک بار مغرب میں اور ایک بار جزیرہ عرب میں دھنسنے کا ذکر فرمایا اور ان (دس) میں سے آخری نشانی کا ذکر فرمایا کہ آگ یمن کی طرف سے نکلے گی وہ لوگوں کو ان کے حشر کے میدان کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔''

اور ایک روایت میں ہے: ''عدن کے آخری کنارے سے آگ ظاہر ہوگی، وہ لوگوں کو حشر کے میدان کی طرف ہانکے گی۔''

اور دوسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے: ''وہ ہوا ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔''

٥٤٦٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا: الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَدَابَّةَ الْاَرْضِ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَاَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيِّصَةَ اَحَدِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٥٤٦٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو، (علامات قیامت کے ظہور سے پہلے جو کہ) چھ ہیں، دھواں، دجال، دابۃ الارض اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، نیز وہ عام فتنہ (موت) جو عام لوگوں

[1] رواہ مسلم (٣٩/ ٢٩٠١، ٤٠/ ٢٩٠١)۔

[2] رواہ مسلم (١٢٩/ ٢٩٤٧)۔

کو ہلاک کر دے گا اور خاص فتنہ جو تمہارے خاص کو فنا کر دے گا۔''

٥٤٦٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۶۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''علامات قیامت میں سے پہلی (سماوی) علامت سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے، اور چاشت کے وقت دابہ (حیوان) کا لوگوں کے سامنے نکلنا ہے، ان دونوں میں سے جو بھی اپنے ساتھ والے سے پہلے نکل آیا تو دوسرا اس کے پیچھے قریب ہی ہے۔''

٥٤٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْاَرْضِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین نشانیاں، جب ان کا ظہور ہو جائے گا تو ''اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا اس کے لیے نفع مند نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے حالت ایمان میں نیک کام نہ کیے ہوں۔'' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔''

٥٤٦٨: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: ((اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ؟)). قُلْتُ: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ، وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، وَ يُقَالُ لَهَا: ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا﴾)) قَالَ: ((مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۴۶۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ سورج غروب ہونے کے بعد کہاں جاتا ہے؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ جاتا ہے حتی کہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو کر (مشرق سے طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے، اسے اجازت دے دی جاتی ہے، اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور وہ اس سے قبول نہ کیا جائے، وہ اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ دی جائے، اور اسے کہا جائے، جہاں سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ، وہ مغرب سے طلوع ہوگا، اور یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''سورج اپنی قرار گاہ کی طرف چل رہا ہے۔'' فرمایا: ''اس کی قرار گاہ عرش کے نیچے ہے۔''

٥٤٦٩: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه مسلم (١١٨/ ٢٩٤١)۔

[2] رواه مسلم (٢٤٩/ ١٥٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٩٩) و مسلم (٢٥١، ٢٥٠ / ١٥٩)۔

[4] رواه مسلم (١٢٧، ١٢٦ / ٢٩٤٦)۔

۵۴۶۹: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''آدم علیہ السلام کی تخلیق اور قیام قیامت کے درمیان دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔''

٥٤٧٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ، وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۷۰: عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تم پر مخفی نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں، جبکہ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی، گویا اس کی آنکھ ایسی ہوگی کہ انگور کا اٹھا ہوا دانہ ہو۔''

٥٤٧١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۴۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے ڈرایا اور آگاہ فرمایا، سن لو! وہ کانا ہے، جبکہ تمہارا رب کانا نہیں، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر (کافر) لکھا ہوا ہوگا۔''

٥٤٧٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَاحَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ؟ اِنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاِنَّهٗ يُجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ: اِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۴۷۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سنو! میں دجال کے متعلق تمہیں ایک بات بتاتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو بیان نہیں کی کہ وہ (دجال) کانا ہوگا، وہ آئے گا تو اس کے ساتھ جنت کے مثل ہوگی اور آگ کے مثل ہوگی، وہ جس کے متعلق یہ کہے گا کہ یہ جنت ہے تو وہ آگ ہوگی اور میں تمہیں اس (کے فتنے) سے اسی طرح ڈراتا ہوں، جس طرح نوح علیہ السلام نے اس کے متعلق اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔''

٥٤٧٣: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَآءً وَّ نَارًا، فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَآءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَآءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا؛ فَاِنَّهٗ مَآءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَ زَادَ مُسْلِمٌ: ((وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ)). [4]

۵۴۷۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دجال کا ظہور ہوگا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جسے لوگ پانی سمجھیں گے وہ آگ ہوگی وہ جلائے گی، اور جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا شیریں

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٠٧) و مسلم (١٠٠/ ١٦٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٣١) و مسلم (١٠١/ ٢٩٣٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٣٨) و مسلم (١٠٩/ ٢٩٣٦)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٣١) و مسلم (١٠٢-١٠٥/ ٢٩٣٤)۔

پانی ہوگا، تم میں سے جو ایسی صورت دیکھے تو وہ اس چیز میں واقع ہو جسے وہ آگ سمجھتا ہو، کیونکہ وہ تو شیریں خوشگوار پانی ہے۔''
اور امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''بے شک دجال کی ایک آنکھ نہیں ہوگی، اس کی (آنکھ) پر موٹا ناخن ہوگا، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اور اسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔''

٥٤٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کے (جسم پر) بال گھنے ہوں گے، اس کے ساتھ اس کی جنت اور اس کی آگ ہوگی، اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت حقیقت میں آگ ہوگی۔''

٥٤٧٥: وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ فَقَالَ: ((اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِيَةٌ، كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، فَاِنَّهَا جَوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ، اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثٍ يَمِيْنًا، وَّعَاثٍ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَّسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَيَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((لَا، اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ، فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى، وَاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا، وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا، اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُّمْتَلِيًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْزُوْدَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ، وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهِ اِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى: اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ﴿وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا، وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَقَدْ

[1] رواه مسلم (١٠٤ / ٢٩٣٤)۔

كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ، ثُمَّ يَسِيرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ، وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ، هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ، فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ، اِلَى الْاَرْضِ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ، وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكِنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ: ((تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ)) اِلٰى قَوْلِهٖ: ((سَبْعَ سِنِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۴۷۵: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ''اگر وہ میری موجودگی میں نکل آیا تو پھر میں تمہاری طرف سے اس سے جھگڑا کروں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں نہ ہوں تو پھر ہر شخص اپنی خاطر اس سے جھگڑا کرے گا، اور اللہ ہر ایک مسلمان پر محافظ و معاون ہے، بے شک وہ (دجال) جوان ہوگا، اس کے بال گھونگریالے ہوں گے، اس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی گویا میں اسے عبدالعزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اسے پالے تو وہ اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، کیونکہ وہ تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہیں، وہ شام اور عراق کے درمیان ایک راہ پر نکلنے والا ہے، وہ دائیں بائیں فساد مچائے گا، اللہ کے بندو! ثابت رہنا۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چالیس دن، ایک دن سال کی طرح، ایک (دوسرا) دن مہینے کی طرح، اور ایک (تیسرا) دن جمعہ (سات دن) کی طرح ہوگا، جبکہ اس کے باقی ایام تمہارے ایام کی طرح ہوں گے۔'' ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ دن جو سال کی طرح ہوگا تو کیا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم اس کے لیے اس کا اندازہ کر لینا۔'' ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی زمین پر رفتار کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بارش کی طرح جس کے پیچھے ہوا آتی ہے، وہ لوگوں کے پاس آئے گا، انہیں دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ اناج اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں پہلے سے

---

[1] رواہ مسلم (۱۱۱، ۱۱۰/ ۲۹۳۷) و الترمذي (۲۲۴۰ وقال: غريب حسن صحيح)۔

زیادہ لمبی، ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوں گے اور ان کی کوکھیں باہر نکلی ہوں گی، پھر وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا، وہ انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی بات قبول نہیں کریں گے، وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے: ان کے ہاتھ اموال سے خالی ہو جائیں گے، اور وہ ایک ویرانے سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکالو، تو اس (ویرانے) کے خزانے اس (دجال) کے پیچھے اس طرح چلیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ بھرپور جوان آدمی کو بلائے گا، اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جس طرح ہدف پر نشانہ بازی کی جاتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور وہ چمکتے چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا اپنی اسی پہلی حالت پر ہو جائے گا۔ اچانک اللہ مسیح بن مریم کو مبعوث فرمائے گا تو وہ زعفران رنگ کے جوڑے میں دمشق کے مشرق میں منارہ بیضاء پر نزول فرمائیں گے، وہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے، اور جب وہ اسے اٹھائیں گے تو اس سے موتی کے دانے ٹپکیں گے، اور جو کافر ان کے سانس کی ہوا پائے گا تو وہ ہلاک ہو جائے گا، اور ان کا سانس حد نگاہ تک پہنچے گا، وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اسے تلاش کریں گے حتی کہ وہ اسی باب لد پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں اللہ نے اس سے بچا لیا ہوگا، چنانچہ وہ ان کے چہرے صاف کریں گے اور وہ ان کے جنت میں درجات کے متعلق انہیں بتائیں گے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے ظاہر کیے ہیں، ان سے قتال کی کسی میں طاقت نہیں، آپ میرے بندوں کو طور کی طرف لے جائیں۔ چنانچہ اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلند جگہ سے دوڑے آئیں گے ان کے پہلے لوگ بحیرۂ طبریہ پر گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، جب ان کا آخری آدمی وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: یہاں کسی وقت پانی ہوتا تھا! پھر وہ چلتے جائیں گے حتی کہ وہ جبل خمر یعنی جبل بیت المقدس تک پہنچیں گے تو وہ کہیں گے: ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ! اب ہم آسمان والوں کو قتل کریں، وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے، تو اللہ ان کے تیروں کو خون آلودہ حالت میں ان پر لوٹا دے گا، اللہ کے نبی اور اس کے ساتھی روک لیے جائیں گے حتی کہ اس روز بیل کا سر ان کے ہاں سو دینار سے بہتر ہوگا، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (اللہ کی طرف) رغبت کریں گے۔ تو اللہ ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا تو وہ ایک جان کی موت کی طرح سب ہلاک ہو جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (پہاڑ سے) نیچے اتر آئیں گے، وہ زمین پر بالشت برابر جگہ نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی چربی اور بدبو سے بھرپور ہوگی، پھر اللہ کے نبی علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے حضور دعا کریں گے تو وہ بختی اونٹ کی کوہانوں کی طرح پرندے ان پر بھیجے گا تو وہ انہیں اٹھا کر جہاں اللہ چاہے گا، پھینک آئیں گے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”وہ انہیں نہبل کے مقام پر پھینک آئیں گے، مسلمان ان کی کمانوں، ان کے تیروں اور ان کے ترکشوں کو سات سال جلاتے رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے کہ وہ ہر گھر پر برسے گی (خواہ وہ پتھر سے بنایا گیا ہو یا کوئی خیمہ ہو)، وہ (بارش) زمین کو دھو ڈالے گی حتی کہ اسے شیشے کی طرح کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنے ثمرات اگاؤ! اور اپنی برکات لوٹا دو! اس دن پوری جماعت فقط ایک انار سے سیر ہو جائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے، اور دودھ میں برکت ڈال دی جائے گی حتی کہ اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کے لیے کافی ہوگا، گائے کا دودھ لوگوں کے قبیلے کے لیے

کافی ہوگا، بکری کا دودھ چھوٹے قبیلے کے لیے کافی ہوگا، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ ان کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی، اور شریر لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ اس وقت گدھوں کی طرح علانیہ زنا کریں گے، اور ایسے لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔'' مسلم۔

البتہ دوسری روایت: وہ ان کا یہ کہنا: ''وہ ان کو نہبل میں پھینک دے گی۔'' سے لے کر ''سات سال تک''۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥٤٧٦: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَخْرُجُ الدَّجَّالُ، فَیَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ، فَیَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ، فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ: اَیْنَ تَعْمِدُ؟ فَیَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ لَهٗ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَیَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ، فَیَقُوْلُوْنَ: اُقْتُلُوْهُ، فَیَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَیْسَ قَدْ نَهَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهٗ)). ((فَیَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلَی الدَّجَّالِ، فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)). قَالَ: ((فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَیُشَجُّ۔ فَیَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ، فَیُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا)) قَالَ: ((فَیَقُوْلُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ؟)) قَالَ: ((فَیَقُوْلُ: اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ)) قَالَ: ((فَیُؤْمَرُ بِهٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِیْشَارِ مِنْ مَّفْرِقِهٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْهِ)). قَالَ: ((ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ، ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ: قُمْ، فَیَسْتَوِیْ قَائِمًا، ثُمَّ یَقُوْلُ لَهٗ: اَتُؤْمِنُ بِیْ؟ فَیَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُ فِیْكَ اِلَّا بَصِیْرَةً)). قَالَ: ((ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ)). قَالَ: ((فَیَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَهٗ، فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا، فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا)). قَالَ: ((فَیَاْخُذُ بِیَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ، فَیَقْذِفُ بِهٖ، فَیَحْسِبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَی النَّارِ، وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّةِ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٥٤٧٦: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کی طرف رخ کرے گا تو دجال کے محافظ و چوکیدار اسے ملیں گے تو وہ اسے کہیں گے، کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف جا رہا ہوں جس کا ظہور ہوا ہے، وہ اسے کہیں گے: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟ وہ کہے گا: ہمارے رب کے براہین و دلائل مخفی نہیں، وہ کہیں گے: اسے قتل کر دو، پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہارے رب نے تمہیں منع نہیں کیا کہ تم نے اس کی غیر موجودگی میں کسی کو قتل نہیں کرنا؟ لہٰذا وہ اسے دجال کے پاس لے چلیں گے، چنانچہ جب وہ مومن شخص اسے دیکھے گا تو وہ کہے گا: لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا تھا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال اس کے متعلق حکم دے گا تو اس کا سر پھوڑ دیا جائے گا، وہ کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو (ایک دوسری روایت میں ہے: اسے چت لٹا دو)، اور اس کی پشت اور پیٹ پر بہت زیادہ مارا جائے گا۔'' فرمایا: ''وہ کہے گا: کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟'' فرمایا: ''وہ شخص کہے گا: تو مسیح کذاب ہے۔'' فرمایا: ''اس شخص کے متعلق حکم دیا جائے گا تو اس کے سر پر آری چلا دی جائے گی حتیٰ کہ اس کے دو ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔'' فرمایا: ''پھر

[1] رواہ مسلم (١١٣ / ٢٩٣٨)۔

دجال ان دو ٹکڑوں کے مابین چلے گا، پھر اسے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ تو وہ صحیح سلامت کھڑا ہو جائے گا، وہ پھر اس سے پوچھے گا: کیا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ جواب دے گا: تمہارے متعلق میری بصیرت میں اضافہ ہی ہوا ہے۔" فرمایا: "پھر وہ (آدمی) کہے گا: لوگو! وہ میرے بعد کسی شخص کے ساتھ ایسے نہیں کرے گا۔" فرمایا: "دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا، تو اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیان تانبا بنا دیا جائے گا، لہٰذا وہ اسے قتل نہیں کر سکے گا۔" فرمایا: "وہ اسے دونوں ہاتھوں اور اس کی دونوں ٹانگوں سے پکڑ کر اسے پھینک دے گا، لوگ سمجھیں گے کہ اس نے اسے آگ کی طرف پھینکا ہے، حالانکہ اسے تو جنت میں ڈال دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رب العالمین کے نزدیک یہ شخص شہادت کے سب سے عظیم مرتبے پر فائز ہوگا۔"

٥٤٧٧: وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ))...... قَالَتْ: اُمُّ شَرِيْكٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((هُمْ قَلِيْلٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۷۷: ام شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں پر جا پہنچیں گے۔" ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ (اس وقت) قلیل ہوں گے۔"

٥٤٧٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی اطاعت کریں گے، ان پر سیاہ چادریں ہوں گی۔"

٥٤٧٩: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ، اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِيْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهُ، فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهُ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۴۷۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال آئے گا اور اس کے لیے مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا حرام ہے، چنانچہ وہ مدینہ کے قریب شور والی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا، پھر ایک آدمی اس کے پاس جائے گا جو کہ (اس وقت) سب سے بہترین شخص ہوگا، وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان فرمایا تھا۔ دجال کہے گا: مجھے بتاؤ اگر میں اس کو قتل کردوں، پھر اسے زندہ کردوں تو کیا تم میرے معاملے میں شک کرو گے؟ وہ کہیں

---

[1] رواه مسلم (١٢٥/ ٢٩٤٥)۔

[2] رواه مسلم (١٢٤/ ٢٩٤٤)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٨٨٢) و مسلم (١١٢/ ٢٩٣٨)۔

گے نہیں، وہ اس کو قتل کرے گا، پھر اسے زندہ کردے گا تو وہ کہے گا: اللہ کی قسم! تیرے متعلق مجھے آج پہلے سے زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی ہے، پھر دجال اسے قتل کرنا چاہے گا، لیکن وہ اس (کے قتل کرنے) پر قادر نہیں ہو سکے گا۔''

٥٤٨٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِی الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ، حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۸۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دجال مدینے کے ارادے سے مشرق کی طرف سے آئے گا حتی کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے قیام کرے گا، پھر فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہ وہیں ہلاک ہوگا۔''

٥٤٨١: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَايَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۴۸۱: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ (اس کے لوگوں کے دلوں) میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا، اس دن اس (مدینے) کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔''

٥٤٨٢: وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِی: الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ. فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ؛ فَقَالَ: ((لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((اِنِّیْ وَاللّٰهِ! مَاجَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِیَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا، فَجَآءَ وَاَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِیْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِیْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِیْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَّجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ، فَاَرْفَؤُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرَبِ السَّفِيْنَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ، كَثِيْرُ الشَّعْرِ، لَايَدْرُوْنَ مَاقُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، قَالُوْا: وَيْلَكِ مَآ اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوْآ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّيْرِ، فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَاِذَافِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَ اَشَدُّهٗ وَثَاقًا، مَجْمُوْعَةٌ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ، مَابَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ. قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا اَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِیْ، فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِیْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ، فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ، فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِعْمَدُوْا اِلٰى هٰذَا فِی الدَّيْرِ، فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً فَقَالَ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَّخْلِ بَيْسَانَ، هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اَمَآ اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَّاتُثْمِرَ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا

[1] متفق علیه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٤٨٦/ ١٣٨٠)۔

[2] رواه البخاري (١٨٧٩)۔

مَآءٌ؟ قُلْنَا: هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ. قَالَ أَمَا إِنَّ مَآءَ هَا يُوْشِكُ أَنْ يَّذْهَبَ. قَالَ: أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَآءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّآءِ هَا. قَالَ: أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّيْنَ مَافَعَلَ؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَ نَزَلَ يَثْرِبَ. قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَّلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ، وَأَطَاعُوْهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ أَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَ إِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ: إِنِّيْ أَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ، وَ إِنِّيْ يُوْشِكُ أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَأَخْرُجَ، فَأَسِيْرُ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ، هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا، وَ إِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِكَةً يَّحْرُسُوْنَهَا)). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ- وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ- ((هٰذِهٖ طَيْبَةُ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ ((أَلَاهَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟)) فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، (((فَإِنَّهٗ أَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ إِنَّهٗ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَابَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَاهُوَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَشْرِقِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۸۲: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا: نماز جمع کرنے والی ہے، میں مسجد کی طرف گئی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نماز پڑھ چکے تو منبر پر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے، فرمایا: ''تمام لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہیں۔'' پھر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کس لیے جمع کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی رغبت (مال غنیمت وغیرہ دینے) کے لیے جمع کیا ہے نہ کسی خوف کی وجہ سے، بلکہ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی شخص تھا، وہ آیا اس نے بیعت کی اور مسلمان ہو گیا اس نے مجھے جو بات بیان کی اور وہ اسی بات کے موافق تھی جو میں تمہیں مسیح دجال کے متعلق بیان کرتا ہوں، اس نے مجھے بتایا کہ وہ لخم و جذام قبیلے کے تیس افراد کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا، موجیں ایک ماہ تک انہیں سمندر میں لیے پھریں (باہر کنارے پر پہنچنے کا موقع نہ ملا) وہ غروب آفتاب کے وقت ایک جزیرے کے قریب پہنچ گئے، وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرہ میں داخل ہوئے تو کثیر بالوں والا ایک حیوان انہیں ملا، بالوں کی کثرت کی وجہ سے وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کا اگلا حصہ کون سا ہے اور پچھلا حصہ کون سا ہے؟ انہوں نے کہا تیری تباہی ہو، تو کیا چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: میں (دجال کا) جاسوس ہوں، ہم نے کہا جاسوس سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا، تم گرجا میں اس آدمی کی طرف چلو، کیونکہ وہ تمہیں ملنے کا مشتاق ہے، انہوں نے (تمیم داری) نے فرمایا: جب اس نے اس آدمی کے متعلق ہمیں بتایا تو ہم اس (حیوان) سے ڈر گئے کہ یہ کہیں شیطان نہ ہو، ہم جلدی جلدی چلے حتیٰ کہ ہم گرجے میں داخل ہو گئے، تو وہاں ایک عظیم جثے والا انسان تھا، ہم نے تخلیق و مضبوطی کے لحاظ سے اس جیسا انسان پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اور اس کے گھٹنوں اور ٹخنوں کے مابین لوہے کی زنجیریں تھیں، ہم نے کہا: تیری تباہی ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا: تم میری خبر (معلوم کرنے)

[1] رواہ مسلم (۱۱۹/ ۲۹۴۲)۔

پر تو قدرت پا چکے ہو، مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب لوگ ہیں، ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے تو سمندر کی موجیں ایک ماہ تک ہمیں ادھر ادھر پھیراتی رہیں، ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو کثیر بالوں والا ایک جانور ہمیں ملا تو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، تم گرجے میں موجود اس شخص کے پاس جاؤ، لہٰذا ہم جلدی جلدی تیرے پاس پہنچ گئے ہیں، لیکن اس جاسوس سے ہم خوفزدہ ہوئے کہ وہ کہیں شیطان نہ ہو، اس نے کہا: تم مجھے بیسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ، کیا وہ پھل دیتا ہے؟ ہم نے کہا، ہاں، اس نے کہا، سنو! قریب ہے کہ وہ پھل نہیں دے گا، اس نے کہا: بحیرہ طبریہ کے متعلق مجھے بتاؤ؟ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں بہت زیادہ پانی ہے، اس نے کہا: قریب ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا، اس نے کہا: مجھے چشمہ زغر کے متعلق بتاؤ کیا چشمے میں پانی ہے، اور کیا وہاں کے رہنے والے چشمے کے پانی سے زراعت کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں اس میں پانی بھی بہت ہے، اور وہاں کے رہنے والے اس پانی سے زراعت بھی کرتے ہیں، اس نے کہا: مجھے ان پڑھوں (عربوں) کے نبی کے متعلق بتاؤ اس نے کیا کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے آئے ہیں؟ اس نے کہا: کیا عربوں نے اس سے لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں اس نے کہا: اس نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ اپنے قریب کے عربوں پر غالب آ چکے ہیں، اور انہوں (عربوں) نے آپ (ﷺ) کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ اس نے کہا: سنو! اگر وہ ان کی اطاعت کریں تو ان کے حق میں یہی بہتر ہے اور میں اب تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں، بے شک قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت دی جائے تو میں نکل آؤں گا، میں زمین پر چلوں گا، اور میں چالیس روز میں زمین پر مکہ اور طیبہ (مدینہ) کے علاوہ ہر بستی میں اتروں گا، وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ میں جب بھی ان دونوں میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ ہاتھ میں تلوار سونتے ہوئے میرے سامنے آ جائے گا، اور وہ اس میں داخل ہونے سے مجھے روکے گا، اور اس کے ہر راستے اور دروازے پر فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اور آپ نے منبر پر چھڑی ماری: یہ (یعنی مدینہ) طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے۔ سنو! کیا میں نے تمہیں حدیث سنا دی تھی؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں (فرمایا) ''سنو! وہ شام کے سمندر میں ہے یا وہ یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا۔'' اور آپ ﷺ نے جو اشارہ فرمایا تھا وہ مشرق کی طرف تھا۔

٥٤٨٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَاَيْتُنِى اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلاً اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَآ اَنْتَ رَآءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَآ اَنْتَ رَآءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا، فَهِيَ تَقْطُرُ مَآءً، مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ)). قَالَ: ((ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَّاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [1] وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ فِي الدَّجَّالِ: ((رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ)) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا)) فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ.

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٤٠ والرواية الثانية: ٣٤٤١) و مسلم (٢٧٤، ٢٧٣ / ١٦٩ والرواية الثانية: ٢٧٧/ ١٧١) ٥ حديث ابن عمر: قام رسول الله ﷺ في الناس يأتي (٥٤٩٤)۔

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى النَّاسِ فِىْ بَابِ قِصَّةِ ابْنِ الصَّيَّادِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۴۸۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کی رات میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا، میں نے وہاں گندمی رنگ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ میں نے گندمی رنگ میں اس سے زیادہ خوبصورت شخص کوئی نہیں دیکھا، اس کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے، میں نے کانوں کی لو تک اس سے زیادہ خوبصورت بال نہیں دیکھے، اس شخص نے ان میں کنگھی بھی کی ہوئی تھی، اور سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، وہ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر میں نے بہت ہی گھونگریالے بالوں والے شخص کو دیکھا، اس کی دائیں آنکھ کانی تھی، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح ہے، اور وہ ابن قطن کے ساتھ رہنے والے لوگوں کے جنہیں میں نے دیکھا تھا زیادہ مشابہ ہے، وہ بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا: ''وہ سرخ رنگ کا آدمی ہے، اس کے بال گھونگریالے ہیں، دائیں آنکھ سے کانا ہے، اور وہ سب سے زیادہ ابن قطن سے مشابہت رکھتا ہے۔'' اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔'' باب الملاحم میں بیان ہو چکی ہے اور ہم عنقریب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔'' ان شاء اللہ تعالیٰ باب قصة ابن الصياد میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٤٨٤: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہا فِىْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ: قَالَتْ قَالَ: ((فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ، فَاَتَيْتُهٗ، فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهٗ، مُسَلْسَلٌ فِى الْاَغْلَالِ، يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ. فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۸۴: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق بیان کیا کہ انہوں (تمیم داری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ''میں اچانک ایک ایسی عورت کے پاس سے گزرا جو اپنے بال کھینچ رہی تھی، انہوں نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، اس محل کی طرف جاؤ، میں وہاں گیا تو وہاں ایک آدمی اپنے بال کھینچ رہا ہے، وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے ساتھ طوق بھی ہیں، اور وہ زمین و آسمان کے درمیان کود رہا ہے، میں نے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں۔''

٥٤٨٥: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنِّىْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ

[1] حسن، رواه أبو داود (٤٣٢٥)۔

اَنْ لَاتَعْقِلُوْا: اَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ قَصِيرٌ، اَفْحَجُ، جَعْدٌ، اَعْوَرُ، مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ، لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَآءَ فَإِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۴۸۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تمہیں دجال کے متعلق حدیث بیان کی حتی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم نہیں سمجھ سکے ہو، بیشک مسیح دجال چھوٹے قد کا ہے، اور اس کے دونوں پاؤں میں اس کے معمول سے زیادہ کشادگی ہوگی، بال گھونگریالے، کانا ہوگا، آنکھ غائب ہوگی، اس کی (دوسری) آنکھ بلند ہوگی نہ دھنسی ہوگی، اگر پھر بھی تمہیں مغالطہ ہوجائے تو جان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں۔''

۵۴۸۶: وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّاقَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ، وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ)) فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ: ((لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((مِثْلُهَا)) يَعْنِي الْيَوْمَ ((اَوْ خَيْرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۴۸۶: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے، اور میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا تعارف کرایا، فرمایا: ''عنقریب کوئی جس نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے، اسے پالے گا۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس وقت ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جیسے آج ہیں یا (اس سے) بہتر۔''

۵۴۸۷: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۴۸۷: عمرو بن حریث نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''دجال مشرقی سرزمین سے نکلے گا، جسے خراسان کہا جاتا ہے، جو لوگ اس کی اتباع کریں گے ان کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال جیسے ہوں گے۔''

۵۴۸۸: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ مِنْهُ، فَوَاللّٰهِ! اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۵۴۸۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دجال کے متعلق سنے تو وہ اس سے دور رہے، اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا جو خود کو مومن سمجھتا ہوگا، لیکن جن شبہات کے ساتھ دجال بھیجا جائے گا وہ ان کی وجہ سے اس کی اتباع کرے گا۔''

۵۴۸۹: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ)). رَوَاهُ

[1] **حسن**، رواه أبو داود (٤٣٢٠)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٢٣٤ وقال: غريب) و أبو داود (٤٧٥٦)۔
[3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٢٣٧ وقال: حسن غريب)۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٣١٩)۔

فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۴۸۹: اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دجال زمین پر چالیس سال رہے گا، سال مہینے کی طرح، مہینہ جمع (ہفتے یعنی سات دن) کی طرح، جمعہ (یعنی ہفتہ) دن کی طرح اور دن آگ میں تنکے کے جل جانے کی مانند ہو گا۔“

۵٤۹۰: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَتَّبِعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْهِمُ السِّیْجَانُ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۵۴۹۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے ستر ہزار افراد دجال کی اتباع کریں گے، ان کے سروں پر سبز سیاہ رنگ کے کپڑے ہوں گے۔“

۵٤۹۱: وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ بَیْتِیْ، فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((اِنَّ بَیْنَ یَدَیْهِ ثَلٰثَ سِنِیْنَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَآءُ فِیْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِیَةُ تُمْسِكُ السَّمَآءُ ثُلُثَیْ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ نَبَاتِهَا، وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهٗ، وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهٗ، فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَآئِمِ اِلَّا هَلَكَ، وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اِنَّهٗ یَاْتِی الْاَعْرَابِیَّ فَیَقُوْلُ: اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اِبِلَكَ، اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، فَیُمَثِّلُ لَهُ الشَّیْطَانُ نَحْوَ اِبِلِهٖ كَاَحْسَنِ مَایَكُوْنُ ضُرُوْعًا، وَاَعْظَمِهٖ اَسْنِمَةً)) قَالَ: ((وَیَاْتِی الرَّجُلَ قَدْمَاتَ اَخُوْهُ، وَمَاتَ اَبُوْهُ، فَیَقُوْلُ: اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: بَلٰی، فَیُمَثِّلُ لَهُ الشَّیَاطِیْنُ نَحْوَ اَبِیْهِ وَنَحْوَ اَخِیْهِ)). قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِحَاجَتِهٖ، ثُمَّ رَجَعَ وَ الْقَوْمُ فِی اهْتِمَامٍ وَّ غَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ. قَالَتْ: فَاَخَذَ بِلَحْمَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ: ((مَهْیَمْ اَسْمَاءُ؟)) قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ. قَالَ: ((اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا حَیٌّ، فَاَنَا حَجِیْجُهٗ، وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّیْ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ)) فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِیْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰی نَجُوْعَ، فَكَیْفَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((یُجْزِئُهُمْ مَایُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَآءِ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّقْدِیْسِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۵۴۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ”اس سے پہلے تین قسم کے قحط ہوں گے، ایک قحط یہ ہو گا کہ اس میں آسمان تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی تہائی نباتات روک لے گی، دوسرے میں یہ ہو گا کہ آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی دو تہائی نباتات روک لے گی، اور تیسرے میں آسمان اپنی ساری بارش روک لے گا، اور زمین اپنی تمام نباتات روک لے گی۔ چوپاؤں میں سے کوئی کھر والا باقی بچے گا نہ کوئی کچلی والا، سب ہلاک ہو جائیں گے، اس کا سب سے شدید فتنہ یہ ہو گا کہ وہ اعرابی کے پاس آئے گا تو کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے اونٹ کو

---

[1] **إسناده حسن** ، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٦٢ ح ٤٢٦٤) [وأحمد (٦/ ٤٥٤ ح ٢٨١٢٣ ، ٦/ ٤٥٩ ح ٢٨١٥٢)]۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا** ، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٦٢ ح ٤٢٦٥) ☆ فيه أبو هارون العبدي متروك متهم و حديث مسلم (٢٩٤٤) يخالفه۔ [3] **حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٥٣۔ ٤٥٤ ح ٢٨١٢٠) [والطبراني (٢٤/ ١٥٨ ح ٤٠٥ وسنده حسن۔ ١٦١)] ☆ انظر النهاية فى الفتن و الملاحم (ح ٢٦٣ بتحقيقي) لمزيد التحقيق۔ ☆ قلت: قتادة لم ينفرد به ، بل تابعه ثابت و حجاج بن الأسود و عبد العزيز بن صهيب به . فالحديث حسن۔

زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہیں آئے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، شیطان اس کے لیے اس کے اونٹ کی صورت اختیار کر لے گا، تو اس کے تھن بہترین ہو جائیں گے اور اس کی کوہان بہت بڑی ہو جائے گی۔'' فرمایا: ''وہ (دجال) دوسرے آدمی کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور والد وفات پا چکے ہوں گے، تو وہ (اسے) کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے لیے تمہارے والد اور تمہارے بھائی کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہیں ہوگا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں، شیطان اس کے لیے اس کے والد اور اس کے بھائی کی صورت اختیار کر لے گا۔'' اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی ضرورت کی خاطر تشریف لے گئے، پھر واپس آ گئے، اور لوگ آپ کے بیان کردہ فرمان میں فکر و غم کی کیفیت میں تھے، بیان کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دہلیز پکڑ کر فرمایا: ''اسماء کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے دجال کے ذکر سے ہمارے دل نکال کر رکھ دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ میری زندگی میں نکل آیا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا، ورنہ میرا رب ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم اپنا آٹا گوندھتی ہیں اور روٹی پکا کر ابھی فارغ بھی نہیں ہوتیں کہ پھر بھوک لگ جاتی ہے، تو اس روز مومنوں کی کیا حالت ہوگی؟ فرمایا: ''تسبیح و تقدیس جو آسمان والوں کے لیے کافی ہوتی ہے وہی ان کے لیے کافی ہوگی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٤٩٢: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسَأَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّاسَأَلْتُهُ، وَاِنَّهُ قَالَ لِيْ: ((مَايَضُرُّكَ؟)) قُلْتُ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهْرَ مَاءٍ. قَالَ: ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)). [1] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۴۹۲: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دجال کے متعلق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، مجھ سے زیادہ کسی نے دریافت نہیں کیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' میں نے عرض کیا: وہ (لوگ یا یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (دجال) اللہ کے نزدیک ان اشیاء کی وجہ سے مزید ذلیل ہوگا۔''

٥٤٩٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ، مَابَيْنَ اُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [2]

۵۴۹۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال ایک نہایت سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا، اس کے دونوں کانوں کے مابین ستر باع (ایک باع دو ہاتھوں کی لمبائی کے برابر ہوتا ہے) فاصلہ ہوگا۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧١٢٢) و مسلم (١١٥ / ٢٩٣٩)۔ [2] لم أجده، رواه البيهقي فى البعث والنشور (لم أجده) ☆ وروى البخاري فى التاريخ الكبير (١/ ١٩٩) عن إسماعيل عن أخيه عن سليمان عن محمد بن عقبة بن أبي عتاب المديني عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي ﷺ به و سنده ضعيف، محمد بن عقبة و أبوه لم يوثقهما غير ابن حبان فيما أعلم، و روى ابن أبي شيبة (١٥/ ١٦١۔١٦٢ ح ٣٧٥٢٥) عن وكيع عن فطر عن أبى الطفيل عن رجل من أصحاب النبي ﷺ قال: "يخرج الدجال على حمار رجس، رجس على رجس" و سنده حسن۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے قصے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٤٩٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ الصَّيَّادِ، حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ: **((اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟))** فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ: **((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ))**. ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: **((مَا ذَا تَرٰى؟))** قَالَ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ))**. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا))** وَخَبَأَ لَهٗ: ﴿**يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ**﴾. فَقَالَ: هُوَالدُّخُّ. فَقَالَ: **((اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ))**. قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَأْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِنْ يَّكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ فَلَاخَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ))** قَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ، لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ اَيْ صَافِ۔ وَهُوَ اسْمُهٗ۔ هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: **((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ))**. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي النَّاسِ، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: **((اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ، لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ، وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ، تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ))**. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۴۹۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ابن صیاد کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے اسے بنو مغالہ کے قلعے میں بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، ابن صیاد ان دنوں بلوغت کے قریب تھا، اسے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا) پتہ اس وقت چلا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر ہاتھ مارا، پھر فرمایا:

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٥٤ ـ١٣٥٥) و مسلم (٩٥/ ٢٩٣٠)۔

''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف (غصہ سے) دیکھا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں (عربوں) کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی ﷺ نے اسے زور سے دبایا اور فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔'' پھر آپ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ''تم کیا دیکھتے ہو؟'' اس نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے لیے معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہارے لیے اپنے دل میں ایک چیز چھپائی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) آپ نے یہ بات چھپائی تھی: ''جس دن آسمان ظاہر دھوئیں کے ساتھ آئے گا۔'' اس نے کہا: وہ دخ (دھواں) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دور ہو جا، تو اپنی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکتا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ اس کے متعلق مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو یہ وہی (دجال) ہے تو پھر اس پر غلبہ حاصل نہیں کیا جا سکتا، اور اگر یہ وہ نہیں تو پھر اس کے قتل کرنے میں تیرے لیے کوئی بھلائی نہیں۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجور کے اس باغ کی طرف روانہ ہوئے جس میں ابن صیاد تھا، رسول اللہ ﷺ کھجور کے تنوں میں چھپنے لگے آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھ لے، آپ اس سے کچھ سن لیں، ابن صیاد مخملی چادر میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، اور کچھ گنگنا رہا تھا، اتنے میں ابن صیاد کی ماں نے نبی ﷺ کو دیکھ لیا جبکہ آپ کھجور کے تنوں میں چھپ رہے تھے، اس نے کہا: صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے (دیکھو!) محمد ﷺ آ گئے، چنانچہ ابن صیاد متنبہ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ اس کو (اس حالت پر) چھوڑ دیتی تو وہ (اپنے دل کی بات) ظاہر کر دیتا۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ''میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، اور ہر نبی علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا ہے، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم خوب جان لو کہ وہ کانا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔''

٥٤٩٥: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِیَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ یَعْنِی ابْنَ صَیَّادٍ، فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟)) فَقَالَ هُوَ: اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، مَاذَا تَرٰی؟)). قَالَ: اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ)) قَالَ: ((وَمَا تَرٰی؟)). قَالَ: اَرٰی صَادِقَیْنِ وَكَاذِبًا، اَوْكَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لُبِّسَ عَلَیْهِ، فَدَعُوْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۹۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما مدینے کے کسی راستے میں اس (ابن صیاد) سے ملے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' جواب میں اس نے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں

[1] رواہ مسلم (۸۷/ ۲۹۲۵)۔

پر ایمان لایا۔'' تو کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا: میں تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو شیطان کا تخت سمندر پر دیکھتا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو (اس کے علاوہ اور) کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا: دو سچے اور ایک جھوٹا دیکھتا ہوں یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے، تم اسے چھوڑ دو۔''

٥٤٩٦: وَعَنْهُ، اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ: ((دَرْمَكَةٌ بَيْضَآءُ، مِسْكٌ خَالِصٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

۵۴۹۶: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نرم وملائم سفید خالص کستوری ہے۔''

٥٤٩٧: وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ، فَقَالَ لَهٗ قَوْلًا اَغْضَبَهٗ، فَانْتَفَخَ حَتّٰی مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهٗ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنَ ابْنِ صَیَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَّغْضَبُهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۴۹۷: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینے کے کسی راستے میں ابن صیاد سے ملے تو انہوں نے اس سے کوئی بات کہی جس نے اسے ناراض کر دیا اور غصہ کی وجہ سے اس کی سانس پھول گئی حتی کہ راستہ بھر گیا (اس کے بعد) ابن عمر رضی اللہ عنہما، حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہیں اس واقعہ کی اطلاع ہو چکی تھی، تو انہوں نے انہیں فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے، تم نے ابن صیاد سے کس چیز کا قصد کیا؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (دجال) ایک غصے کی وجہ سے نکلے گا جو اسے غصہ دلایا جائے گا۔''

٥٤٩٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَكَّةَ، فَقَالَ لِیْ: مَالَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ؟! یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ، اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ لَا یُوْلَدُ لَهٗ)). وَقَدْ وُلِدَلِیْ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ: ((هُوَ كَافِرٌ)) وَاَنَا مُسْلِمٌ، اَوَ لَیْسَ قَدْ قَالَ: ((لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ وَلَا مَكَّةَ))؟ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ وَ اَنَا اُرِیْدُ مَكَّةَ: ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ: اَمَا وَاللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَ مَكَانَهٗ وَ اَیْنَ هُوَ، وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَ اُمَّهٗ. قَالَ فَلَبَّسَنِیْ، قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْیَوْمِ. قَالَ: وَ قِیْلَ لَهٗ: اَیَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَاكَرِهْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۴۹۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مکہ کی طرف جاتے ہوئے ابن صیاد کے ساتھ تھا، اس نے مجھے کہا: مجھے لوگوں (کے کلام) سے کس قدر تکلیف پہنچی ہے؟ وہ سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی۔'' جبکہ میری اولاد ہے، کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ''وہ کافر ہے؟'' جبکہ میں مسلمان ہوں، کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ''وہ مدینہ میں داخل ہوگا نہ مکہ میں۔'' جبکہ میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکے جا رہا ہوں، پھر اس نے مجھ سے اپنی آخری بات یہ کی: سن لو، اللہ کی قسم! میں اس (دجال) کی جائے پیدائش اور وقت پیدائش کو جانتا ہوں اور وہ کہاں ہے؟ یہ بھی جانتا

❶ رواہ مسلم (۹۳/ ۲۹۲۸)۔

❷ رواہ مسلم (۹۸/ ۲۹۳۲)۔

❸ رواہ مسلم (۹۱-۸۹/ ۲۹۲۷)۔

ہوں، میں اس کے والدین کو جانتا ہوں، ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، اس (ابن صیاد) نے مجھے اشتباہ میں ڈال دیا، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اسے کہا: تیرے لیے باقی ایام میں تباہی ہو، ابوسعید بیان کرتے ہیں، اسے کہا گیا: کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ وہ (دجال) تم ہی ہو؟ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس نے کہا: اگر وہ چیز (دجال کی خصلت وجبلت وغیرہ) مجھ پر پیش کی جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔

٥٤٩٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ، فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَاأَرٰى؟ قَالَ: لَا أَدْرِيْ. قُلْتُ: لَاتَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ. قَالَ: فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۴۹۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں اس (ابن صیاد) سے ملا اور اس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی، میں نے کہا: میں جو دیکھ رہا ہوں تیری آنکھ کو کب سے ایسے ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا، میں نے کہا: تو نہیں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر میں ہے، اس نے کہا: اگر اللہ چاہے تو وہ اسے تیرے عصا میں پیدا کر دے، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ گدھے سے بھی زیادہ خوفناک آواز میں چیخنے لگا، میں نے (اس کی) آواز سنی۔

٥٥٠٠: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ، قُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ. [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۵۰۰: محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں، میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا کہ ابن صیاد دجال ہے، میں نے کہا: آپ اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر نبی ﷺ کے پاس قسم اٹھاتے ہوئے سنا، لیکن نبی ﷺ نے اس پر ناگواری نہیں فرمائی۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٥٥٠١: عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [3]

۵۵۰۱: نافع بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے، اللہ کی قسم! مجھے کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی ہے۔

٥٥٠٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [4]

[1] رواہ مسلم (۹۹/ ۲۹۳۲)۔

[2] متفق علیه، رواہ البخاري (۷۳۵۵) و مسلم (۹۴/ ۲۹۲۹)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۴۳۳۰) و البيهقي في البعث و النشور (لم أجده)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (۴۳۳۲) ☆ الأعمش مدلس وعنعن۔

۵۵۰۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حرہ کے دن ابن صیاد کو نہ پایا۔

۵۵۰۳: وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**یَمْکُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلٰثِیْنَ عَامًا، لَا یُوْلَدُ لَھُمَا وَلَدٌ، ثُمَّ یُوْلَدُ لَھُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ، وَاَقَلُّہٗ مَنْفَعَۃً، تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ**)). ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبَوَیْہِ فَقَالَ: ((**اَبُوْہُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ، کَاَنَّ اَنْفَہٗ مِنْقَارٌ، وَاُمُّہٗ امْرَاَۃٌ فِرْضَاخِیَّۃٌ طَوِیْلَۃُ الْیَدَیْنِ**)). فَقَالَ اَبُوْبَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ، فَذَھَبْتُ اَنَا وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْہِ، فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْھِمَا، فَقُلْنَا: ھَلْ لَکُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَکَثْنَا ثَلٰثِیْنَ عَامًا، لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ، ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ، وَاَقَلُّہٗ مَنْفَعَۃً، تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ. قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِھِمَا، فَاِذَا ھُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِیْفَۃٍ، وَلَہٗ ھَمْھَمَۃٌ، فَکَشَفَ عَنْ رَاْسِہٖ فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَھَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ. رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۵۰۳: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کے والدین تیس سال تک (بے اولاد) رہیں گے اور ان کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا، پھر ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو کانا، بڑے دانتوں والا اور بہت ہی کم منافع پہنچانے والا ہوگا، اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن اس کا دل نہیں سوئے گا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والدین کے متعلق ہمیں تعارف کرایا، فرمایا: ''اس کا والد طویل القامت، پتلا ہوگا اور اس کی ناک لمبی ہوگی، اس کی والدہ موٹی لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔'' ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے مدینہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچے کی ولادت کی خبر سنی تو میں اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ گئے حتی کہ ہم اس کے والدین کے پاس پہنچ گئے، دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات بیان کی تھیں وہ ان میں موجود تھیں، ہم نے ان سے کہا: کیا تمہارا کوئی بچہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم تیس سال تک (بے اولاد) رہے، اور ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا، پھر ہمارے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو کانا، لمبے دانتوں والا اور انتہائی کم نفع مند ہے، اس کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن اس کا دل نہیں سوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہم ان دونوں کے پاس سے نکلے تو وہ ایک چادر میں لپٹا ہوا دھوپ میں زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی آواز پست تھی، اس نے اپنے سر سے کپڑا اٹھایا تو یہ کہا: تم دونوں نے کیا کہا تھا؟ ہم نے کہا: ہم نے جو کہا تھا کیا تو نے اسے سن لیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں، میری آنکھیں سوتی ہیں جبکہ میرا دل نہیں سوتا۔

۵۵۰۴: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَۃً مِنَ الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَۃً عَیْنُہٗ طَالِعَۃً نَابُہٗ، فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَکُوْنَ الدَّجَّالُ، فَوَجَدَہٗ تَحْتَ قَطِیْفَۃٍ یُھَمْھِمُ، فَاٰذَنَتْہُ اُمُّہٗ فَقَالَتْ: یَا عَبْدَاللّٰہِ! ھٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِیْفَۃِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَالَھَا قَاتَلَھَا اللّٰہُ؟ لَوْ تَرَکَتْہُ لَبَیَّنَ**)). فَذَکَرَ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: اِئْذَنْ لِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَاَقْتُلَہٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنْ یَّکُنْ ھُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہٗ، اِنَّمَا صَاحِبُہٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ، وَاِلَّا یَکُنْ ھُوَ فَلَیْسَ لَکَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْعَھْدِ**)). فَلَمْ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٤٨ وقال: حسن غريب) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف۔

يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُشْفِقًا اِنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۵۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے مدینہ میں ایک بچے کو جنم دیا جس کی آنکھ نہیں تھی، اس کی کچلیاں نظر آ رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ وہ دجال نہ ہو، آپ ﷺ نے اسے ایک چادر کے نیچے کچھ غیر واضح باتیں کرتے ہوئے پایا، اس کی والدہ نے اسے اطلاع کر دی، کہا: عبداللہ! یہ ابوالقاسم (ﷺ) ہیں، وہ چادر سے نکلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کیا ہوا؟ اللہ اسے ہلاک کرے، اگر وہ اس (ابن صیاد) کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو وہ (اپنے دل کی بات) بیان کر دیتا۔'' پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کے معنی کی مثل حدیث بیان کی، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں اسے قتل کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو یہ وہی (دجال) ہے تو پھر تم اسے قتل کرنے والے نہیں ہو، اسے قتل کرنے والے تو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں، اور اگر وہ (دجال) نہ ہوا تو پھر کسی ذمی شخص کو قتل کرنے کا تمہیں کوئی حق حاصل نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ مسلسل خوف زدہ رہے کہ وہ دجال ہے۔

[اس باب میں فصل ثالث نہیں ہے]

---

[1] **إسناده ضعيف** ، رواه البغوي في شرح السنة (٥/ ٧٨ح ٤٢٧٤) [وأحمد (٣/ ٣٦٨ ح ١٥٠١٨)] ☆ فيه أبو الزبير مدلس وعنعن۔

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۵۰۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ! لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ، حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)) ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَاقْرَؤُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ الْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ قریب ہے کہ ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کے طور پر نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کی اتنی ریل پیل ہو گی کہ اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: ”اہل کتاب کا ہر فرد ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ضرور ایمان لے آئے گا۔“

۵۵۰۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ، فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَآءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: قَالَ ((كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ، وَاِمَامُكُمْ مِّنْكُمْ)). [2]

۵۵۰۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) حاکمِ عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے، جوان اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان سے کوئی کام نہیں لیا جائے گا، عداوت و رنجش اور باہمی بغض و حسد جاتا رہے گا، وہ مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ہو گا۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٢٢٢) و مسلم (٢٤٢ / ١٥٥)۔

[2] رواه مسلم (٢٤٣ / ١٥٥) والرواية الثانية، رواها البخاري (٣٤٤٩) و مسلم (٢٤٤ / ١٥٥)۔

اور صحیحین کی روایت میں ہے، فرمایا: ''تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب ابن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نزول فرمائیں گے، اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔''

۵۵۰۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) قَالَ: ((فَيَنْزِلُ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ، تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا وہ (قرب) قیام قیامت تک غالب آتے رہیں گے۔'' فرمایا: ''ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا: تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں، وہ فرمائیں گے نہیں، اللہ نے اس امت کو جو عزت بخشی ہے اس وجہ سے تم خود ہی ایک دوسرے کے امام ہو۔''

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

یہ باب فصل ثانی سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۵۰۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُوْلَدُ لَهٗ، وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ، فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ)). رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ كِتَابِ الْوَفَآءِ. [2]

۵۵۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، وہ پینتالیس سال رہیں گے پھر فوت ہو جائیں گے۔ انہیں میری قبر کے ساتھ ہی میرے قریب دفن کر دیا جائے گا۔ میں اور عیسیٰ بن مریم، ابوبکر و عمر کے درمیان سے ایک ہی قبر سے کھڑے ہوں گے۔'' ابن جوزی نے اسے کتاب الوفا میں ذکر کیا ہے۔

---

[1] رواه مسلم (٢٤٧/ ١٥٦)۔ [2] إسناده ضعيف، رواه ابن الجوزي في كتاب الوفاء (٢/ ٧١٤) [والعلل المتناهية (٢/ ٤٣٣ ح ١٥٢٩)] ☆ فيه عبد الرحمٰن بن زياد بن أنعم الإفريقي ضعيف و فى السند إليه نظر۔

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَ اِنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ

قرب قیامت اور فوت شدہ پر قیامت قائم ہونے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٥٠٩: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)). قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ: كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْقَالَهٗ قَتَادَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۰۹: شعبہ، قتادہ سے، وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح بھیجے گئے ہیں۔'' شعبہ نے بیان کیا، میں نے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ جس طرح ان دونوں (انگلیوں) میں سے ایک کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آیا انہوں نے اسے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یا قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا بیان ہے۔

٥٥١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ: ((تَسْاَلُوْنِّيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَّاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَّوْمَئِذٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو، ان کی وفات سے ایک ماہ پہلے فرماتے ہوئے سنا: ''تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو، حالانکہ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ روئے زمین پر جو ذی روح آج موجود ہے وہ سو سال گزرنے کے بعد زندہ نہیں ہوگی۔''

٥٥١١: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۵۱۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روئے زمین پر جو نفس آج موجود ہے، سو سال گزرنے کے بعد وہ زندہ نہیں ہوگا۔''

٥٥١٢: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَسْاَلُوْنَهٗ عَنِ السَّاعَةِ، فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ: ((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کچھ اعرابی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ سے قیامت کے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٠٤) و مسلم (١٣٣/ ٢٩٥١)۔ [2] رواه مسلم (٢١٨/ ٢٥٣٨)۔

[3] رواه مسلم (٢١٩/ ٢٥٣٩)۔ [4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥١١) و مسلم (١٣٦/ ٢٩٥٢)۔

متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے سب سے چھوٹے کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: ''اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت تم پر قائم ہو جائے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٥٥١٣: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**بُعِثْتُ فِيْ نَفْسِ السَّاعَةِ، فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهِ هٰذِهِ**)) وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۵۱۳: مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے قیامت کے ظہور کے ساتھ بھیجا گیا ہے، میں اس پر اسی طرح سبقت لے گیا ہوں جس طرح یہ اس پر سبقت لے گئی ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

٥٥١٤: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تَعْجِزَ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ**)). قِيْلَ لِسَعْدٍ: وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۵۱۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں عاجز نہیں آئے گی کہ وہ انہیں آدھا دن مؤخر کر دے۔'' سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا، آدھے دن کی کیا مقدار ہے؟ انہوں نے فرمایا: پانچ سو سال۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٥١٥: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ، فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ آخِرِهٖ، فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ**)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۵۵۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی طرح ہے جسے اس کے اول سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ اپنے آخر میں ایک دھاگے کے ساتھ متعلق ہو، قریب ہے کہ وہ دھاگہ بھی ٹوٹ جائے۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢١٣ وقال: غريب) ☆ مجالد ضعيف و عبيدة بن الأسود مدلس وعنعن وروى أحمد (٥/ ٣٤٨) بلفظ: "بعثت أنا والساعة جميعًا، إن كادت لتسبقني" وسنده حسن۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أبوداود (٤٣٥٠) ☆ السند منقطع، شريح بن عبيد لم يدرك سعدًا رضي الله عنه۔ (انظر التهذيب الكمال ٣/ ٣٨٠ تحقيق بشارعواد) وله شاهد ضعيف منقطع عند أحمد (١/ ١٧٠ ح ١٤٦٤) و حديث أبي داود (٤٣٤٩ وسنده صحيح) يغني عنه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٠٢٤٠، نسخة محققة: ٩٧٥٩) ☆ فيه يحيى بن سعيد العطار وهو ضعيف وشيخه أبو سعيد خلف بن حبيب: لم أعرفه و للحديث شاهد ضعيف جدًا عند أبي نعيم فى الحلية (٨/ ١٣١) **تنبيه**: طبع في شعب الإيمان (نسخة دارالكتب العلمية): "يحيى بن سعيد القطان" وهو خطاء والصواب "يحيى بن سعيد العطار" كما فى النسخة المحققة وانظر قصر الأمل لابن أبى الدنيا (٢/ ١٣/ ١) والسلسلة الضعيفة (١٩٧٠)۔

بَابٌ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت بُرے لوگوں پر ہی قائم ہو گی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٥١٦: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالُ فِى الْاَرْضِ: اَللّٰهُ، اللّٰهُ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ: اللّٰهُ، اَللّٰهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۱۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا قیامت قائم نہیں ہوگی۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”کسی ایک پر قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک وہ اللہ اللہ کہتا ہو۔“

٥٥١٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۱۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔“

٥٥١٨: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِى الْخَلَصَةِ)). وَذُوالْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِىْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۵۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد (طواف کرتے ہوئے) چھلکیں (یعنی حرکت کریں) گے۔ اور ذوالخلصہ دوس قبیلے کا صنم ہے جس کی وہ دورِ جاہلیت میں پوجا کیا کرتے تھے۔

٥٥١٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى)). فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿هُوَ الَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا. قَالَ: ((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ، مَاشَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، فَتُوُفِّىْ كُلُّ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ، فَيَبْقٰى مَنْ لَّا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَآئِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

---

[1] رواه مسلم (٢٣٤/ ١٤٨)۔

[2] رواه مسلم (١٣١/ ٢٩٤٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٧١١٦) و مسلم (٥١/ ٢٩٠٦)۔

[4] رواه مسلم (٥٢/ ٢٩٠٧)۔

۵۵۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''رات اور دن ختم نہیں ہوں گے حتی کہ لات اور عزیٰ کی پوجا کی جائے گی۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر مبعوث فرمایا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرک اسے ناگوار جانیں۔'' تو میں خیال کرتی تھی کہ یہ (حکم تمام زمانوں کو) شامل ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (دین کے مکمل کرنے) میں سے جو اللہ چاہے گا وہی ہو جائے گا، پھر اللہ ایک خوشگوار ہوا چلائے گا اس وقت جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا وہ وفات پا جائے گا، اور صرف وہی باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر نہیں ہوگی، وہ اپنے آباء کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔''

۵۵۲۰: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ)). لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا ((فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ، ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ، فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ)). قَالَ: ((فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا، وَرَفَعَ لِيْتًا)) قَالَ: ((وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَّلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ، فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ، فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ، ﴿ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ﴾ ثُمَّ يُقَالُ: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ، ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ﴾ فَيُقَالُ: اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ)). قَالَ: ((فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ عَنْ سَاقٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ: ((لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ)) فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ۔ [1]

۵۵۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال نکلے گا تو وہ چالیس قیام کرے گا۔'' (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس ماہ یا چالیس سال'' پھر اللہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا گویا وہ عروہ بن مسعود ہیں، وہ اس (دجال) کو تلاش کریں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر وہ لوگوں کے درمیان سات سال رہیں گے، کسی دو کے درمیان کوئی عداوت نہیں ہوگی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو وہ روئے زمین پر موجود ان تمام لوگوں کی روح قبض کر لے گی جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان یا خیر ہوگی حتی کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر گھس جائے گا تو وہ وہاں پہنچ کر اسے دبوچ لے گی۔'' فرمایا: ''بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی طرح سبک اور تیز جبکہ درندوں کی طرح سخت (وحشی) ہوں گے، وہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے نہ برائی کو برائی، شیطان روپ بدل کر ان کو کہے گا: کیا تم حیا نہیں کرتے؟ وہ

---

[1] رواہ مسلم (۱۱۶/ ۲۹۴۰) ○ حدیث معاویة: لا تنقطع الهجرة ، تقدم (۲۳۴۶)۔

کہیں گے: تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ چنانچہ وہ انہیں بتوں کی پوجا کرنے کی تلقین کرے گا، اور وہ اسی حالت میں ہوں گے، ان کا رزق بہت زیادہ ہوگا، ان کی زندگی خوشگوار ہوگی، پھر صور پھونک دیا جائے گا، جو شخص اسے سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک جانب جھکائے گا اور ایک جانب اٹھائے گا۔'' فرمایا: ''سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا، وہ بے ہوش ہو جائے گا اور تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ شبنم کی طرح بارش برسائے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ (جی) پڑیں گے، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو وہ اچانک کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے، پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، (فرشتوں سے کہا جائے گا) انہیں کھڑا کرو کیونکہ ان سے حساب لیا جائے گا، پھر (فرشتوں سے کہا جائے گا) آگ والوں (جہنمیوں) کو نکال لاؤ (الگ کردو)۔ کہا جائے گا: کتنے میں سے کتنے؟ کہا جائے گا: ہزار میں سے نو سو ننانوے۔'' فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا، اور یہ وہ دن ہے جس دن پنڈلی سے کپڑا ہٹا دیا جائے گا۔''

اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''ہجرت منقطع نہیں ہوگی'' باب التوبة میں ذکر کی گئی ہے۔

[یہ باب فصل ثانی اور فصل ثالث سے خالی ہے]

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[كِتَابُ اَحْوَالِ الْقِيَامَةِ وَبَدْءِ الْخَلْقِ]

قیامت کے احوال اور دوبارہ اٹھائے جانے کا بیان

بَابُ النَّفْخِ فِی الصُّوْرِ

صور پھونکنے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — فصل اول

۵۵۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَابَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ)). قَالُوْا: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ . قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا؟ قَالَ: اَبَيْتُ. قَالُوْا: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَبَيْتُ. ((ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)) قَالَ: ((وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَّا يَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ، قَالَ: ((كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيْهِ يُرَكَّبُ)). [1]

۵۵۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دومرتبہ صور پھونکے جانے کا درمیانی وقفہ چالیس ہوگا۔“ انہوں نے کہا: ابوہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں، انہوں نے پوچھا: چالیس ماہ؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا، انہوں نے کہا: چالیس سال؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ ”پھر اللہ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو وہ اس طرح جی اٹھیں گے جس طرح سبزیاں اُگ آتی ہیں۔“ فرمایا: ”انسان کی ایک ہڈی کے سوا باقی سارا جسم گل سڑ جائے گا، وہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا ہے، اور روز قیامت تمام مخلوق اسی سے دوبارہ بنائی جائے گی۔“ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ”انسان کو مٹی کھا جائے گی، البتہ ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا باقی رہ جائے گا، اسی سے وہ پیدا کیا گیا اور اسی سے دوبارہ بنایا جائے گا۔“

۵۵۲۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَقْبِضُ اللّٰهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ يَطْوِی السَّمَآءَ بِيَمِيْنِهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت اللہ زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١٤) و مسلم (١٤١/ ٢٩٥٥ و الرواية الثانية ١٤٢/ ٢٩٥٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١٢) و مسلم (٢٣/ ٢٧٨٧)۔

اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟''

٥٥٢٣: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَطْوِی اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟ ثُمَّ يَطْوِی الْاَرْضِيْنَ بِشِمَالِهٖ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى. ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ؟ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ؟)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۲۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ آسمانوں کو لپیٹ لے گا، پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، جابر و متکبر کہاں ہیں؟ پھر وہ زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، ایک دوسری روایت میں ہے: ''ان کو اپنے دوسرے ہاتھ میں لے لے گا، پھر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، جابر و متکبر کہاں ہیں؟''

٥٥٢٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ، وَالْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ: اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا اللّٰهُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۲۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی عالم نبی ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: محمد! روزِ قیامت اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر، پانی و مٹی کو ایک انگلی پر، اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر روک لے گا، پھر انہیں ہلائے گا اور فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں، رسول اللہ ﷺ اس کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس دیے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا، اور روزِ قیامت تمام زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے، پاک ہے وہ ذات اور بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔''

٥٥٢٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهٖ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ﴾ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۵۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اس روز زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا۔'' کے متعلق دریافت کیا کہ اس روز لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا: ''پل پر۔''

٥٥٢٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] رواه مسلم (٢٤/ ٢٧٨٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨١١) و مسلم (١٩/ ٢٧٨٦)۔

[3] رواه مسلم (٢٩/ ٢٧٩١)۔

[4] رواه البخاري (٣٢٠٠)۔

۵۵۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۵۲۷: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَهٗ وَاَصْغٰی سَمْعَهٗ، وَحَنٰی جَبْهَتَهٗ، یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ؟)) فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَا تَأْمُرُ نَا؟ قَالَ: ((قُوْلُوْا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۵۲۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں جبکہ صور (پھونکنے) والے نے اس (صور) کو اپنے منہ کے ساتھ لگا رکھا ہے، اپنے کان اور اپنی پیشانی کو جھکا رکھا ہے اور وہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے پھونک مارنے کا کب حکم ملتا ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو: ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔''

۵۵۲۸: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلصُّوْرُ قَرْنٌ یُنْفَخُ فِیْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۵۵۲۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۵۲۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ﴾: اَلصُّوْرُ قَالَ: وَ ﴿الرَّاجِفَةُ﴾: اَلنَّفْخَةُ الْاُوْلٰی، وَ﴿الرَّادِفَةُ﴾: الثَّانِيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ. [3]

۵۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ﴿الرَّاجِفَةُ﴾ سے پہلی بار صور پھونکا جانا جبکہ ﴿الرَّادِفَةُ﴾ سے دوسری بار صور پھونکا جانا مراد ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ترجمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٣١ وقال: حسن، ٣٢٤٣) ☆ عطية العوفي ضعيف۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٣٠ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤٧٤٢) والدارمي (٢/ ٣٢٥ ح ٢٨٠١)۔

[3] رواه البخاري (كتاب الرقاق باب ٤٣ قبل ح ٦٥١٧ تعليقًا) ☆ أسنده ابن جرير في تفسيره (٢٩/ ٩٥) وسنده ضعيف، علي بن أبي طلحة عن ابن عباس: منقطع كما تقدم (٥١١٧)۔

٥٥٣٠: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبَ الصُّوْرِ، وَقَالَ: ((عَنْ يَمِيْنِهِ جِبْرَئِيْلُ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِيْكَائِيْلُ)). ❶

۵۵۳۰: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صور والے (اسرافیل علیہ السلام) کا ذکر کیا اور فرمایا: ''اس کے دائیں جبرائیل علیہ السلام اور اس کے بائیں میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔''

٥٥٣١: وَعَنْ اَبِىْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ؟ وَمَا ايَةُ ذٰلِكَ فِىْ خَلْقِهٖ؟ قَالَ: ((اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِىْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَتِلْكَ ايَةُ اللّٰهِ فِىْ خَلْقِهٖ، ﴿كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى﴾)). رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ. ❷

۵۵۳۱: ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ مخلوق کو دوبارہ کیسے پیدا فرمائے گا۔ اور اس کی مخلوق میں کون سی نشانی (موجود) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم کبھی اپنی قوم کی خشک وسخت وادی سے گزرے ہو؟ پھر تم وہاں سے گزرتے ہو تو وہ سرسبز وشاداب لہلہا رہی ہوتی ہے۔'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اللہ کی اس کی مخلوق میں نشانی ہے، اللہ اسی طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔'' دونوں احادیث رزین نے نقل کی ہیں۔

---

❶ **ضعيف**، رواه رزين (لم أجده) [وأبو داود (٣٩٩٩)] ☆ عطية العوفي ضعيف۔

❷ **إسناده حسن**، رواه رزين (لم أجده) [وأحمد (٤/ ١١، ١٢ ح ١٦٢٩٤، ١٦٢٩٧)]۔

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۵۳۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَآءَ عَفْرَآءَ، كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۳۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو روزِ قیامت سفید سرخی مائل زمین پر جمع کیا جائے گا، وہ (زمین) میدے کی روٹی کی طرح ہوگی اس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا۔''

۵۵۳۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً، يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَااَبَا الْقَاسِمِ! اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)). قَالَ: تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ؟ بَالَامٌ وَالنُّوْنُ، قَالُوْا: وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُوْنٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِ هِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۳۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جسے الجبار (اللہ تعالیٰ) اہل جنت کی میزبانی کے لیے اپنے ہاتھ سے اس طرح الٹے پلٹے گا جس طرح تم میں سے کوئی دوران سفر اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے۔'' اتنے میں ایک یہودی آیا اور اس نے کہا: ابوالقاسم! رحمان آپ پر برکت نازل فرمائے، کیا میں آپ کو روزِ قیامت اہل جنت کی میزبانی کے متعلق نہ بتاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ضرور بتاؤ۔'' اس نے کہا: زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جس طرح کہ نبی ﷺ نے فرمایا، پھر نبی ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور ہنسنے لگے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر اس (یہودی) نے کہا: کیا میں آپ کو ان کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں؟ (اس نے خود ہی بتایا) بالام اور نون، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: بیل اور مچھلی، ان دونوں کی کلیجی کے ساتھ، گوشت کا ٹکڑا جو کہ علیحدہ لٹک رہا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ستر ہزار افراد کھائیں گے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٢١) و مسلم (٢٨/ ٢٧٩٠)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٢٠) و مسلم (٣٠/ ٢٧٩٢)۔

٥٥٣٤: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَآئِقَ: رَاغِبِيْنَ، رَاهِبِيْنَ، وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ، تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا، وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا، وَتُمْسِىْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ تین فرقوں میں جمع کیے جائیں گے، رغبت کرنے اور ڈرنے والے ایک اونٹ پر دو (سوار) ہوں گے، ایک اونٹ پر تین ہوں گے، ایک اونٹ پر چار ہوں گے اور ایک اونٹ پر دس ہوں گے، جبکہ باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، جب وہ قیلولہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، جہاں وہ صبح کریں گے وہ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے وہ (شام کے وقت) ان کے ساتھ شام کرے گی۔''

٥٥٣٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ ((وَ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ، وَاِنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِىْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَاَقُوْلُ: اُصَيْحَابِىْ اُصَيْحَابِىْ!! فَيَقُوْلُ: اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُذْ فَارَقْتَهُمْ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّادُمْتُ فِيْهِمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جیسا کہ ہم نے پیدا کیا تھا پہلی مرتبہ ہم ایسے ہی لوٹائیں گے، یہ ہماری طرف سے ایک وعدہ ہے جسے ہم پورا کر کے رہیں گے۔'' ''اور روز قیامت سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اور میرے اصحاب سے بعض کو جہنم میں لے جانے کے لیے پکڑا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ میرے اصحاب ہیں، یہ میرے اصحاب ہیں! تو وہ کہے گا: آپ کے بعد یہ لوگ اپنی ایڑھیوں کے بل پھر گئے تھے، تو میں بھی وہی کہوں گا جو نیک بندے عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا: ''جب تک میں ان میں تھا تو میں ان پر نگران تھا...... العزیز الحکیم۔'' تک۔

٥٥٣٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۵۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگ روز قیامت ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بلا ختنہ اٹھائے جائیں گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مرد اور عورتیں اکٹھے ہوں گے، وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٢٢) و مسلم (٥٩/ ٢٨٦١)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٤٩) و مسلم (٥٨/ ٢٨٦٠)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٢٧) و مسلم (٥٦/ ٢٨٥٩)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! وہ (قیامت کا) معاملہ اس سے بہت سنگین ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں۔''

٥٥٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے نبی! کافر کو روز قیامت اس کے چہرے کے بل کیسے چلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں پاؤں پر چلایا اس پر قادر نہیں کہ وہ روزِ قیامت اسے اس کے چہرے کے بل چلائے؟''

٥٥٣٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ: اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ: لَاتَعْصِنِيْ؟ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ: فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ. فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: يَارَبِّ! اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ، فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ، ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ: مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَاِذَاهُوَ بِذِيْخٍ مُتَلَطِّخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۵۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام روزِ قیامت اپنے والد آزر سے ملیں گے تو آزر کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا، ابراہیم علیہ السلام اسے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم میری مخالفت نہ کرو، ان کا والد ان سے کہے گا: آج میں تمہاری مخالفت و نافرمانی نہیں کرتا، ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: رب جی! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو روزِ قیامت مجھے رسوا نہیں کرے گا؟ اس سے زیادہ رسوائی کیا ہے کہ میرا والد (تیری رحمت سے) سب سے زیادہ دور ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا: تمہارے قدموں تلے کیا ہے؟ وہ دیکھیں گے تو وہاں (آزر کی بجائے) ایک گھنے بالوں والا بجو ہوگا، جو اپنی غلاظت کے ساتھ لت پت ہوگا، اس کو اس کے پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

٥٥٣٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْاَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۵۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حتی کہ ان کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا، اور وہ ان کے منہ تک ہوتا ہوا ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا۔''

٥٥٤٠: وَعَنِ الْمِقْدَادِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ، فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٦٠) و مسلم (٢٨٠٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٣٥٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٣٢) و مسلم (٦١/ ٢٨٦٣)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلَى حَقْوَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا)). وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۴۰: مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''روزِ قیامت سورج مخلوق کے قریب ہو جائے گا حتی کہ وہ میل کی مسافت کے برابر ان کے قریب ہوگا، اور لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں (ڈوبے) ہوں گے، ان میں سے کسی کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کے ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعض کے منہ تک ہوگا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

۵۵۴۱: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ! فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ، قَالَ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ. قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ، فَعِنْدَهُ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ، ﴿وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَأَيُّنَا ذَالِكَ الْوَاحِدُ؟ قَالَ: ((أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا، وَمِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ أَلْفٌ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: ((أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَكَبَّرْنَا، فَقَالَ: ((أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَكَبَّرْنَا. قَالَ: ((مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ ثَوْرٍ أَسْوَدَ)). [2] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۵۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! وہ عرض کریں گے: حاضر ہوں، تیار ہوں، اور ساری خیر تیرے ہاتھوں میں ہے۔ وہ فرمائے گا: جہنم جانے والوں کو نکال دو، وہ عرض کریں گے، جہنم جانے والے کتنے ہیں؟ وہ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے، اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے، ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی، اور تم لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب شدید ہوگا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں بشارت ہو، کیونکہ وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا جبکہ یاجوج ماجوج ہزار ہوں گے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ ایک چوتھائی جنتی تم ہو گے۔'' ہم نے (خوش ہو کر) نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں ایک تہائی ہو گے۔'' ہم نے پھر نعرہ تکبیر بلند کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ نصف جنتی تم ہو گے۔'' ہم نے اللہ اکبر کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم تمام لوگوں میں اتنے ہو گے جتنے سفید بیل کی جلد پر ایک سیاہ بال، یا کسی سیاہ بیل کی جلد پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔''

۵۵۴۲: وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَّاحِدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

[1] رواه مسلم (٦٢/ ٢٨٦٤)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٤٨) و مسلم (٣٧٩/ ٢٢٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩١٩) و مسلم (لم أجده، وانظر ح ٥٥٧٩ من هذا الكتاب)۔

۵۵۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہمارا رب (روزِ قیامت) اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت اس کے لیے سجدہ ریز ہو جائیں گے، صرف وہی باقی رہ جائے گا جو دنیا میں ریا اور شہرت کی خاطر سجدہ کیا کرتا تھا، وہ سجدہ کرنا چاہے گا لیکن اس کی کمر تختہ بن جائے گی (اور وہ سجدہ کے لیے جھک نہیں سکے گی)۔''

٥٥٤٣: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَأْتِى الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ)) وَقَالَ: ((اقْرَءُ وْا: ﴿فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَا مَةِ وَزْنًا﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۵۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت ایک موٹا تازہ شخص آئے گا، اللہ کے ہاں وہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔'' اور فرمایا: ''یہ آیت پڑھو: روزِ قیامت ہم ان کا کوئی وزن نہیں کریں گے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٥٤٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا﴾ قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، اَنْ تَقُوْلَ: عَمِلَ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا، يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَ: ((فَهٰذِهِ اَخْبَارُهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۵۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس روز وہ (زمین) اپنی خبریں بتا دے گی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اُس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد اور ہر عورت کے متعلق اس کے تمام اعمال کے متعلق گواہی دے گی جو اس نے اس کی پشت پر کیے ہوں گے، وہ کہے گی: اس نے فلاں فلاں دن مجھ پر فلاں فلاں کام کیا تھا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کی خبریں ہیں۔'' احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٥٥٤٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَامِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ)). قَالُوْا: وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَّايَكُوْنَ ازْدَادَ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۵۵۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی فوت ہوتا ہے تو وہ حسرت و افسوس کرتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اس کی حسرت و افسوس کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ نیکوکار تھا تو وہ افسوس کرتا ہے کہ اس نے زیادہ نیکیاں کیوں نہ کیں، اور اگر وہ گناہ گار تھا تو وہ افسوس کرتا ہے کہ اس نے گناہ کیوں نہ چھوڑے۔''

٥٥٤٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً، وَصِنْفًا رُكْبَانًا،

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤٧٢٩) و مسلم (١٨/ ٢٧٨٥)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٧٤ ح ٨٨٥٤) و الترمذي (٢٤٢٩) ☆ يحيى بن أبي سليمان ضعيف ضعفه الجمهور (انظر نيل المقصود: ٨٩٣)۔

❸ **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (٢٤٠٣) ☆ يحيى بن عبيد الله: متروك (تقدم: ٥٣٢٣)۔

وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ؟ قَالَ: ((اِنَّ الَّذِىْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، اَمَا اَنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [1]

۵۵۴۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت لوگوں کو تین اقسام میں جمع کیا جائے گا، ایک قسم پیدل چلنے والوں کی ہوگی، ایک سواروں کی اور ایک گروہ اپنے چہروں کے بل چل رہا ہوگا۔'' عرض کیا گیا اللہ کے رسول! وہ اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس ذات نے انہیں ان کے قدموں پر چلایا وہ اس پر قادر ہے کہ وہ انہیں چہروں کے بل چلا دے، سنو! وہ (کفار) ہر اونچی جگہ اور کانٹے (ہر تکلیف دہ چیز) سے اپنے چہروں کے ذریعے اپنا بچاؤ کریں گے۔''

۵۵۴۷: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ رَاْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ [2]

۵۵۴۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص روزِ قیامت کا آنکھوں دیکھا منظر دیکھنا پسند کرتا ہو تو وہ سورۃ التکویر، الانفطار اور سورۃ الانشقاق کی تلاوت کرے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۵۴۸: عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنِىْ: ((اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ: فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ، وَفَوْجًا يَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ، وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِى اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ، فَلَا يَبْقٰى، حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا)). رَوَاهُ النَّسَائِىُّ [3]

۵۵۴۸: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حدیث بیان کی کہ ''لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائے گا، ایک گروہ کے لوگ سواریوں پر ہوں گے، کھاتے پیتے اور خوش حال ہوں گے، ایک گروہ ایسا ہوگا کہ فرشتے انہیں ان کے چہروں کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے، اور وہ انہیں (جہنم کی) آگ میں جمع کریں گے، اور ایک گروہ ہوگا کہ وہ چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے، اور اللہ سواریوں پر کوئی آفت بھیجے گا تو کوئی سواری باقی نہیں رہے گی، حتی کہ آدمی کا باغ ہوگا وہ اسے سواری کے بدلے میں دے گا لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہوگا۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٤٢ وقال: حسن) ☆ علي بن زيد بن جدعان: ضعيف، وشيخه مجهول ولأصل الحديث شواهد عند البخاري (٦٥٢٢) و مسلم (٢٨٦١) وغيرهما۔ [2] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٢/ ٢٧ ح ٤٨٠٦) و الترمذي (٣٣٣٣)۔ [3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٤/ ١١٦-١١٧ ح ٢٠٨٨) [وصححه الحاكم (٢/ ٣٦٧، ٤/ ٥٦٤) وتعقبه الذهبي مرة]۔

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

حساب، قصاص اور میزان کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٥٤٩: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ: اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا﴾ فَقَالَ: ((اِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ، وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِی الْحِسَابِ يَهْلِكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت جس کسی سے حساب لے لیا گیا وہ مارا گیا۔'' میں نے عرض کیا، کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا: ''(جس کسی کو نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا) اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو صرف پیش کرنا ہوگا، لیکن جس کی حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ ہلاک ہوگا۔''

٥٥٥٠: وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ، لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهٗ، فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ، وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۵۰: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا رب کلام فرمائے گا، اس کے اور اس (بندے) کے درمیان کوئی ترجمان ہوگا نہ کوئی حجاب ہوگا جو اسے چھپا سکے، اپنے دائیں دیکھے گا تو وہ اپنے اعمال ہی دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجے تھے، وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو وہ آگے بھیجے ہوئے اپنے اعمال ہی دیکھے گا، وہ اپنے آگے چہرے کے سامنے دیکھے گا تو اسے (جہنم) کی آگ ہی نظر آئے گی، تم (جہنم کی) آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعے ہو۔''

٥٥٥١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ، فَيَقُوْلُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَیْ رَبِّ! حَتّٰی قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ، وَرَاٰى فِیْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ. قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِی الدُّنْيَا، وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطٰی كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ، وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰی بِهِمْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ: ﴿هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١٠٣) و مسلم (٧٩/ ٢٨٧٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٣٩) و مسلم (٦٧/ ١٠١٦)۔

الظّٰلِمِيْنَ﴾)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ مومن کو قریب کرے گا، اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور اسے چھپا کر فرمائے گا: کیا تم فلاں گناہ پہچانتے ہو؟ کیا تم کو فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ عرض کرے گا، رب جی! جی ہاں، حتی کہ جب وہ اسے اس کے گناہوں کا اعتراف و اقرار کرا لے گا تو وہ شخص اپنے دل میں سوچے گا کہ وہ تو مارا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے رکھا اور آج میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں، اسے اس کی نیکیوں کی کتاب (اعمال نامہ) دے دی جائے گی، البتہ کفار اور منافقین تو انہیں ساری مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا، سن لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔''

۵۵۵۲: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا، فَيَقُوْلُ: هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۵۲: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا ایک عیسائی دے گا اور فرمائے گا: اس کے بدلے میں (جہنم کی) آگ سے تیری آزادی ہے۔''

۵۵۵۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهٗ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، يَا رَبِّ! فَتُسْئَلُ اُمَّتُهٗ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا جَاءَ نَا مِنْ نَّذِيْرٍ. فَيُقَالُ: مَنْ شُهُوْدُكَ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ)). فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ)) ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۵۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا: کیا آپ نے (اللہ تعالیٰ کے احکامات و تعلیمات) پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں، میرے پروردگار! ان کی امت سے پوچھا جائے گا: کیا انہوں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچا دیے تھے؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈارنے (آگاہ کرنے) والا آیا ہی نہیں۔ ان سے کہا جائے گا: آپ کا گواہ کون ہے؟ وہ کہیں گے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اُمت۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تمہیں لایا جائے گا، تو تم گواہی دو گے کہ انہوں نے پہنچا دیا تھا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ہم نے اسی طرح تمہیں امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول اللہ تم پر گواہ ہوں۔''

۵۵۵۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَضَحِكَ، فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ؟)). قَالَ: قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: ((مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ؟)) قَالَ: ((يَقُوْلُ: بَلٰى)). قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ)). قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٤٤١) و مسلم (٥٢/ ٢٧٦٨)۔

[2] رواه مسلم (٤٩/ ٢٧٦٧)۔

[3] رواه البخاري (٣٣٣٩)۔

شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا)). قَالَ: ((فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ: انْطِقِي)). قَالَ: ((فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ)). قَالَ: ((فَيَقُولُ: بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا، فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۵۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ ہنس دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنس رہا ہوں؟'' انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: بندے کے اپنے رب سے مخاطب ہونے سے، وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا آپ مجھے ظلم سے نہیں بچائیں گے؟'' فرمایا: ''وہ (رب تعالیٰ) فرمائے گا: کیوں نہیں، ضرور۔'' فرمایا: ''وہ عرض کرے گا: میں اپنے خلاف صرف اپنے نفس ہی کی گواہی قبول کروں گا، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''آج تیرا نفس ہی تیرے خلاف گواہی دینے کے لیے کافی ہے۔ اور لکھنے والے معزز فرشتے بھی گواہی کے لیے کافی ہیں۔'' فرمایا: ''اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا، کلام کرو۔'' فرمایا: ''وہ اس کے اعمال کے متعلق بولیں گے، پھر اس (بندے) کے اور اس کی زبان کے درمیان سے پابندی اٹھالی جائے گی۔'' فرمایا: ''وہ (اپنی زبان سے بول کر) کہے گا: تمہارے لیے دوری ہو اور ہلاکت ہو، میں تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑا تھا۔''

۵۵۵۵: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟)) قَالُوْا: لَا. قَالَ: ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا)). قَالَ: ((فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ: أَيْ فُلْ: أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ، وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى)). قَالَ: ((فَيَقُوْلُ: أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا. فَيَقُوْلُ: فَإِنِّي قَدْ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي. ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ، فَيَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُوْلُ: هٰهُنَا إِذًا. ثُمَّ يُقَالُ: الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ، وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ: انْطِقِي، فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ، وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ)) فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما.

۵۵۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم، دوپہر کے وقت جبکہ مطلع ابر آلود نہ ہو، سورج دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم، چودھویں رات جبکہ مطلع ابر آلود بھی نہ ہو، چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیدار

[1] رواه مسلم (١٧/ ٢٩٦٩)۔

[2] رواه مسلم (١٦/ ٢٩٦٨) ٥ حديث "يدخل من أمتى الجنة" تقدم (٥٢٩٥)۔

میں بس اتنی تکلیف محسوس کرو گے، جس طرح تم ان دونوں (سورج اور چاند) میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بندے سے ملاقات کرے گا تو وہ فرمائے گا: اسے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت نہیں بخشی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تجھے بیوی نہیں دی تھی؟ کیا میں نے گھوڑے اور اونٹ تیرے لیے مسخر نہیں کیے تھے؟ کیا میں نے تجھے (تیری قوم پر) سردار نہیں بنایا تھا؟ اور تو ان سے چوتھا حصہ وصول کرتا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔'' فرمایا: ''رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو جانتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرنے والا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، پھر رب تعالیٰ فرمائے گا: میں نے (آج) تجھے بھلا دیا جس طرح تم نے مجھے (دنیا میں) بھلا رکھا تھا، پھر رب تعالیٰ دوسرے سے ملاقات کرے گا، اور اسی (پہلے) کی مثل ذکر کیا، پھر وہ تیسرے سے ملاقات کرے گا تو وہ اس سے بھی اسی کی مثل کہے گا: وہ عرض کرے گا: رب جی! میں آپ پر، آپ کی کتاب پر اور آپ کے رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزہ رکھا، صدقہ کیا، اور وہ جس قدر ہو سکا اپنی تعریف کرے گا، رب تعالیٰ فرمائے گا: یہیں ٹھہرو، پھر کہا جائے گا: ہم ابھی تجھ پر گواہ پیش کرتے ہیں، وہ اپنے دل میں غور وفکر کرے گا، وہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے گا، اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کی ران سے کہا جائے گا، بولو، چنانچہ اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل کے مطابق کلام کریں گی، اور یہ اس لیے ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی طرف سے اس کا عذر زائل کر دے، اور یہ منافق شخص ہوگا، اور یہ وہ ہوگا جس پر اللہ ناراض ہوگا۔''

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((یدخل من امتی الجنة)) بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما، باب التوکل میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٥٥٦: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، وَّثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [1]

۵۵۵۶: ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے ستر ہزار افراد حساب وعذاب کے بغیر جنت میں لے جائے گا۔ اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔ اور مزید یہ کہ میرے رب کی طرف سے تین چلو ہوں گے۔''

٥٥٥٧: وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ: فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِيْرُ، وَاَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيْرُ الصُّحُفُ فِي الْاَيْدِيْ، فَاٰخِذٌ بِيَمِيْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ، مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٨ ح ٢٢٦٥٩) والترمذي (٢٤٣٧ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٢٨٦)۔

يَسْمَعْ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ. [1]

۵۵۵۷: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت لوگ تین بار (اللہ کے حضور) پیش کیے جائیں گے، پہلی دو مرتبہ کی پیشی میں جھگڑا اور معذرت ہوگی اور تیسری پیشی کے وقت ہاتھوں کی طرف اعمال نامے اڑیں گے، چنانچہ کوئی انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑنے والا ہوگا اور کوئی بائیں میں۔''

اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث اس وجہ سے صحیح نہیں کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۵۵۵۸: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ. [2]

۵۵۵۸: اور بعض راویوں نے اسے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۵۵۹: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِىْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ اَظَلَمَكَ كَتَبَتِىَ الْحَافِظُوْنَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ؟ قَالَ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى! اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَيَقُوْلُ: اُحْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! مَاهٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِىْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِىْ كَفَّةٍ، فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَ ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَىْءٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۵۵۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت اللہ میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے لائے گا اور اس کے ننانوے رجسٹر کھولے گا، اور ہر رجسٹر کی لمبائی حدِ نظر تک ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو (کہ تم نے نہ کی ہو)؟ یا میرے لکھنے والوں نے، حفاظت کرنے والوں نے تم پر کوئی ظلم کیا ہو؟ وہ عرض کرے گا، رب جی! نہیں، اللہ فرمائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: رب جی؟ نہیں، اللہ فرمائے گا: ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، کیونکہ آج تم پر کوئی ظلم نہیں ہوگا، ایک کارڈ نکالا جائے گا، اس پر درج ہوگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ فرمائے گا: وزن پر حاضر ہو، وہ عرض کرے گا: رب جی! ان رجسٹروں کے مقابلے میں اس کارڈ کی کیا حیثیت ہے؟ چنانچہ اللہ وہ فرمائے گا: آج تم پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، فرمایا: ایک پلڑے میں وہ دفاتر رکھے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں وہ کارڈ رکھا جائے گا تو وہ دفاتر ہلکے پڑ جائیں گے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (لم أجده من حديث أبي هريرة عنده، إنما رواه من حديث أبي موسى، انظر الحديث الآتي: ٥٥٥٨) و الترمذي (٢٤٢٥) ☆ الحسن البصري مدلس عنعن و لم يسمع من أبي هريرة رضي الله عنه في القول الراجح۔ [2] **إسناده ضعيف**، [رواه ابن ماجه (٤٢٧٧) و أحمد (٤/ ٤١٤ ح ١٩٩٥٣)] ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن، انظر الحديث السابق (٥٥٥٧)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٦٣٩ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (٤٣٠٠)۔

اور وہ کارڈ بھاری ہو جائے گا، اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔"

٥٥٦٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يُبْكِيْكِ؟)). قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا: عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ، اَيَخِفُّ مِيْزَانُهُ اَمْ يَثْقُلُ؟ وَعِنْدَ الْكُتُبِ حَتّٰى يُقَالَ: ﴿هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ﴾، حَتّٰى يَعْلَمَ: اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ، اَفِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ؟ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [1]

۵۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے جہنم کی آگ کو یاد کیا تو وہ رو پڑیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟" انہوں نے عرض کیا، میں نے جہنم کی آگ کو یاد کیا تو میں رو پڑی، تو کیا روزِ قیامت آپ اپنے اہل خانہ کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سن لو! تین مقامات ہیں، جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا، میزان کے موقع پر حتی کہ وہ جان لے کہ آیا اس کی میزان ہلکی پڑتی ہے یا وہ بھاری ہوتی ہے، نامہ اعمال کے وقت، جب کہا جائے گا: "آؤ اپنا نامۂ اعمال پڑھو۔" حتی کہ وہ جان لے کہ اس کا نامۂ اعمال کہاں دیا جاتا ہے، اس کے دائیں ہاتھ میں یا اس کی پشت کے پیچھے سے اس کے بائیں ہاتھ میں ملتا ہے، اور پل صراط کے موقع پر جب اسے جہنم پر رکھا جائے گا۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٥٦١: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ، وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ، فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ، وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ، فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كِفَافًا لَّا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذَنْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَّكَ، وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ، اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ، فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِيْ)). فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ﴾)) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَجِدُ لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ، اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۵۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک آدمی آیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے کچھ غلام ہیں، وہ میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، خیانت کرتے ہیں، اور میری نافرمانی کرتے ہیں، جبکہ میں انہیں برا بھلا کہتا ہوں اور انہیں مارتا ہوں، ان کی وجہ سے (اللہ تعالیٰ کے ہاں) میرا معاملہ کیسا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب روزِ قیامت

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٥٥) ☆ الحسن البصري مدلس و عنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٦٥ و قال: غريب) ☆ الزهري مدلس و عنعن۔

ہوگا تو انہوں نے تجھ سے جو خیانت کی ہوگی، تیری نافرمانی کی ہوگی اور تجھ سے جھوٹ بولا ہوگا ان کا اور تو نے جو انہیں سزا دی ہوگی اس کا حساب کیا جائے گا، اگر تیری سزا ان کی غلطیوں کے مطابق ہوئی تو پھر معاملہ برابر رہے گا تیرے لئے کوئی ثواب وعقاب نہیں ہوگا اور اگر تیری سزا ان کی خطاؤں سے کم رہی تو پھر تجھے زائد حق حاصل ہوگا اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو پھر اس زیادتی کا تجھ سے انہیں بدلہ دلایا جائے گا۔'' (یہ سن کر) وہ آدمی (مجلس سے) دور ہو کر چیخنے اور رونے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تم اللہ کا فرمان نہیں پڑھتے: ''ہم روزِ قیامت انصاف کا ترازو قائم کریں گے تو کسی جان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، اگر (عمل وظلم) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، تو ہم اسے لے آئیں گے اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والے۔'' چنانچہ اس آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں اپنے لیے اور ان کے لیے، ان کی علیحدگی سے بہتر کوئی چیز نہیں پاتا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ سارے آزاد ہیں۔

٥٥٦٢: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: ((**اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا**)) قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: ((**اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزُ عَنْهُ، اِنَّهٗ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ! هَلَكَ**)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۵۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی کسی نماز میں یہ دعا ((**اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا**)) ''اے اللہ! میرا آسان حساب لینا۔'' کرتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اس سے مراد یہ ہے کہ) (اللہ تعالیٰ) اس کے نامۂ اعمال پر نظر ڈال کر اس سے درگزر فرمائے گا، کیونکہ عائشہ! اس روز جس کے حساب کی جانچ پڑتال کی گئی تو وہ مارا گیا۔''

٥٥٦٣: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿**يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ**﴾؟ فَقَالَ: ((**يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ**)). [2]

۵۵۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ اللہ عزوجل نے جو یہ فرمایا ہے: ''اس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔'' تو روزِ قیامت کھڑے ہونے کی کون طاقت رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت کا دن) مؤمن پر ہلکا کر دیا جائے گا حتی کہ وہ اس پر فرض نماز کی طرح ہوگا۔''

٥٥٦٤: وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ﴿**يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ**﴾ مَاطُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ؟ فَقَالَ: ((**وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِيْ**

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٦/ ٤٨ ح ٢٤٧١٩) [وصححه الحاكم (١/ ٥٧) ووافقه الذهبي] وأصله متفق عليه (البخاري: ١٠٣، مسلم: ٢٨٧٦)۔ [2] **حسن**، رواه البيهقي فى البعث والنشور (لم أجده، شعب الإيمان ١/ ٣٢٤ قبل ح ٣٦٢ تعليقًا) وابن حبان (الإحسان: ٧٢٩/ ٧٣٣٤ وسنده حسن) ☆ شيخ دراج: (مبهم وهو) أبو الهيثم وله شاهد حسن في شعب الإيمان (٣٦٢، نسخة محققة: ٣٥٦) و لم يذكر الآية، فيه نعيم بن حماد حسن الحديث۔

الدُّنْيَا)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [1]

۵۵۶۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی کہ اس دن کی طوالت کس قدر ہوگی (کیا لوگ اتنا لمبا قیام کر سکیں گے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس (دن) کو مومن پر اس قدر آسان کر دیا جائے گا کہ وہ اس پر فرض نماز سے بھی ہلکا ہو جائے گا جو اس نے دنیا میں پڑھی تھی۔'' دونوں احادیث کو امام بیہقی نے ''کتاب البعث والنشور'' میں نقل کیا ہے۔

۵۵۶۵: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ: اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ؟ فَيَقُوْمُوْنَ وَ هُمْ قَلِيْلٌ، فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَآئِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۵۶۵: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمام لوگوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے گا تو اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: وہ تہجد گزار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہوں گے اور وہ قلیل ہوں گے، اور وہ بغیر حساب جنت میں جائیں گے، پھر باقی لوگوں کے حساب کے متعلق حکم فرمایا جائے گا۔''

---

[1] **حسن**، رواه البيهقي في البعث والنشور (لم أجده) [وأحمد (۳/ ۷۵ ح ۱۱۷٤۰)] ☆ انظر الحديث السابق (۵۵٦٤) وللحديث شاهد حسن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (۳۲٤٤، نسخة محققة: ۲۹۷٤) [وهناد بن السري في الزهد (۱۷٦) والمروزي كما في مختصر قيام الليل (ص ۱۸)]۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوض اور شفاعت کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٥٦٦: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِيْنُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۵۶۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(معراج کی رات) میں جنت میں چل رہا تھا کہ اچانک میں ایک نہر پر پہنچا، اس کے دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے گنبد تھے، میں نے کہا: جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ کوثر ہے، جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمائی ہے، میں نے دیکھا کہ اس کی مٹی اعلیٰ خوشبو والی کستوری تھی۔''

٥٥٦٧: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((حَوْضِي مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۵۶۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کے اطراف برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جس شخص نے اس سے پی لیا وہ پھر کبھی (میدان حشر میں) پیاسا نہ ہوگا۔''

٥٥٦٨: وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ حَوْضِي اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ، وَلَاٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ، وَاِنِّي لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، لَكُمْ سِيْمَاءُ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِنَ الْاُمَمِ، تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۵۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا حوض ایلہ اور عدن کے درمیانی مسافت سے زیادہ مسافت والا ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید، اور وہ شہد ملے دودھ سے زیادہ شیریں ولذیذ ہے، اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے

---

[1] رواه البخاري (٦٥٨١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٧٩) و مسلم (٢٧/ ٢٢٩٢)۔

[3] رواه مسلم (٣٦/ ٢٤٧)۔

زیادہ ہیں، اور میں (دوسرے) لوگوں کو اس سے اس طرح دور ہٹاؤں گا جس طرح آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے دور ہٹاتا ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ اس روز ہمیں پہچان لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تمہارے لیے ایک خاص نشان ہوگا جو کسی اور امت کے لیے نہیں ہوگا۔ تم میرے پاس اس حالت میں آؤ گے کہ وضو کے نشان کی وجہ سے تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔''

۵۵۶۹: وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: ((تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ)). [1]

۵۵۶۹: اور صحیح مسلم کی انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، فرمایا: ''اس (حوض) میں سونے اور چاندی کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔''

۵۵۷۰: وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ، فَقَالَ: ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ: أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ)). [2]

۵۵۷۰: اور صحیح مسلم ہی کی ایک حدیث، جو کہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں ہے: آپ سے اس کے مشروب کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہیں، ان میں سے ایک سونے کا ہے جبکہ دوسرا چاندی کا۔''

۵۵۷۱: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مِنِّي. فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ؟ فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۵۷۱: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں حوض پر تم سے پہلے ہی موجود ہوں گا جو شخص میرے پاس سے گزرے گا، وہ (اس سے) پیئے گا اور جس نے پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے، میں انہیں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی، میں کہوں گا: یہ تو مجھ سے ہیں، (میرے امتی ہیں)، مجھے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئے کام ایجاد کر لیے تھے، میں کہوں گا: اس شخص کے لیے (مجھ سے) دوری ہو جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی۔''

۵۵۷۲: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهَمُّوا بِذٰلِكَ، فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا! فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ، أَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلٰئِكَتَهُ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا. فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا. وَلٰكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ

---

[1] رواه مسلم (٤٣/ ٢٣٠٣)۔

[2] رواه مسلم (٣٧/ ٢٣٠١)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٨٣۔ ٦٥٨٤) و مسلم (٢٦/ ٢٢٩٠)۔

اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ . وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ. وَلٰكِنِ ائْتُوْا اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ)). قَالَ: ((فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ كَذَبَهُنَّ. وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ، وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا. قَالَ: فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَاللّٰهِ وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ)). قَالَ: ((فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَاللّٰهُ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ)) قَالَ: ((فَيَأْتُوْنِّيْ فَاَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ، فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِيْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ، فَيَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ)). قَالَ: ((فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ، فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُحَدُّ لِيْ حَدًّا، فَاَخْرُجُ، فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهِ. فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ، فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا. فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ)). قَالَ: ((فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ فَيُحَدُّ لِيْ حَدًّا، فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّالِثَةَ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ، فَاِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِيْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَدَعَنِيْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ)). قَالَ: ((فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ، فَيُحَدُّ لِيْ حَدًّا، فَاَخْرُجُ، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْحَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ)) اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قَالَ: ((وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۷۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں کو روزِ قیامت روک رکھا جائے گا حتی کہ اس وجہ سے وہ غمگین ہو جائیں گے، وہ کہیں گے: کاش کہ ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارشی تلاش کریں تا کہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، اور کہیں گے: آپ آدم، تمام انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا، آپ کو جنت میں بسایا، اپنے فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں حتی کہ وہ ہمیں ہماری اس جگہ سے نجات دے دے، وہ کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جس کا ارتکاب اس درخت کے کھانے سے ہوا تھا حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا، بلکہ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف مبعوث فرمایا تھا، وہ نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے لاعلمی میں اپنے رب سے سوال کرنے سے سرزد ہوئی تھی، بلکہ تم رحمان کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔'' فرمایا: ''وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٦٥) ومسلم (٣٢٢ / ١٩٣)۔

گے، تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنے تین جھوٹوں کو یاد کریں گے جو انہوں نے بولے تھے، بلکہ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کے ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات عطا کی، ان سے کلام فرمایا اور سرگوشی کے لیے انہیں قریب کیا۔'' فرمایا: ''وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، اور وہ اپنی اس غلطی کا تذکرہ کریں گے کہ انہوں نے اس (قبطی) آدمی کو قتل کیا تھا، بلکہ تم اللہ کے بندے عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو کہ اس کے رسول ہیں، اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔'' فرمایا: ''وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں وہاں تمہاری سفارش نہیں کر سکتا، بلکہ تم اللہ کے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اللہ نے جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔'' فرمایا: ''چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے، اس کے حضور آنے کی، اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی، جب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر جتنی دیر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد! اٹھو، بات کرو، تمہاری بات سنی جائے گی، سفارش کرو، تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، آپ سوال کریں، آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں اپنے رب کی وہ حمد و ثنا بیان کروں گا، جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے تعداد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (دربار الٰہی سے) باہر آؤں گا اور میں انہیں جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں دوسری مرتبہ جاؤں گا، اور اپنے رب کے حضور پیش ہونے کی اجازت طلب کروں گا، مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا، جس قدر اللہ چاہے گا وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاؤ، بات کرو، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، سوال کرو آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''میں اپنا سر اٹھاؤں گا، میں اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد متعین کر دی جائے گی، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں تیسری مرتبہ جاؤں گا، اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اس کے پاس جانے کی اجازت مل جائے گی، جب میں اسے دیکھوں گا تو میں سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں چھوڑ دے گا پھر فرمائے گا: محمد! سر اٹھائیں، بات کریں، تمہیں سنا جائے گا، سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، اور سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا۔'' فرمایا: ''میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد کا تعین کر دیا جائے گا، میں (بارگاہ رب العزت سے) باہر آؤں گا، انہیں میں آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا، حتیٰ کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائے گا جسے قرآن نے روک رکھا ہو۔'' یعنی جس پر دائمی جہنمی ہونا واجب ہو چکا ہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر مبعوث فرمائے۔'' فرمایا: ''اور یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اس نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہے۔''

۵۵۷۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ، فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ: فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ،

فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ: لَسْتُ لَهَا، وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُوْنِّيْ فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ، فَيُؤْذَنُ لِيْ، وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ، فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ. فَيُقَالُ: اِنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ. فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! إِرْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اِئْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ! لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۷۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ اضطراب کا شکار ہوں گے وہ مل کر آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اپنے رب سے سفارش کرو، وہ کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں، وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی کہیں گے، میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے: میں اس کے اہل نہیں ہوں، لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: میں اس کے لئے تیار ہوں، میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت دے دی جائے گی، وہ مجھے حمد کے الفاظ الہام فرمائے گا تو میں ان (کلمات والفاظ) کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، ان کلمات کا اس وقت مجھے علم نہیں، میں ان حمد یہ الفاظ کے ساتھ اس کی حمد بیان کروں گا اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، مجھے کہا جائے گا، سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! چنانچہ کہا جائے گا جاؤ اور جس کے دل میں جو کے برابر ایمان ہے اسے (دوزخ سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں دوبارہ (رب کے حضور) جاؤں گا اور انہی حمد یہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا، محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو، سنی

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٥١٠) ومسلم (٣٢٦/ ١٩٣)۔

جائے گی، سوال کرو اسے پورا کیا جائے گا اور سفارش کرو سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا، رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ذرہ یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے (جہنم سے) نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں (تیسری مرتبہ) لوٹوں گا، اور ان حمد یہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، بات کریں، سنی جائے گی، سوال کریں اسے پورا کیا جائے گا اور سفارش کریں اسے قبول کیا جائے گا، میں کہوں گا: رب جی! میری امت، میری امت! کہا جائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی ادنی ترین ایمان ہے اسے بھی جہنم کی آگ سے نکال لو، میں جاؤں گا اور ایسے ہی کروں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا، اور ان حمد یہ کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان کروں گا، پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، بات کریں سنی جائے گی، مانگیں عطا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں کہوں گا؛ رب جی! مجھے اس شخص کے بارے میں اجازت دے دیں کہ جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہو اور میں اسے جہنم سے نکال لاؤں، فرمایا: اس کا آپ کو حق حاصل نہیں، لیکن میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! جس شخص نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا ہوگا میں اسے اس (جہنم) سے ضرور نکالوں گا۔''

۵۵۷۴: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهٖ وَنَفْسِهٖ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۵۵۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت میری شفاعت کے لحاظ سے سب سے زیادہ سعادت مند شخص وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے ((لا اله الا الله)) ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں'' پڑھا ہوگا۔''

۵۵۷۵: وَعَنْهُ، قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً، ثُمَّ قَالَ: ((اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَیَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا یُطِیْقُوْنَ، فَیَقُوْلُ النَّاسُ: اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ؟ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ)). وَذَكَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ: ((فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ، ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ، ثُمَّ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ: اُمَّتِیْ یَارَبِّ! اُمَّتِیْ یَا رَبِّ! اُمَّتِیْ! یَارَبِّ! فَیُقَالُ: یَا مُحَمَّدُ! اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَّصَارِیْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۵۵۷۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا تو اس سے ایک دستی آپ کی خدمت میں پیش کی

[1] رواه البخاري (٩٩)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٧١٢) و مسلم (٣٢٧ / ١٩٤)۔

گئی، جبکہ دستی آپ کو پسند تھی، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنے دانتوں سے ایک بار اسے نوچا، پھر فرمایا: ''روزِ قیامت مَیں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، اس دن تمام لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، سورج قریب ہو جائے گا، اور لوگ غم و تکلیف کی انتہا کو پہنچ جائیں گے، تمام لوگ کہیں گے، کیا تمہیں ایسا کوئی شخص نظر نہیں آتا ہے جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کرے، چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، اور پھر آگے حدیث شفاعت بیان کی، اور فرمایا: ''میں جاؤں گا اور عرش کے نیچے پہنچوں گا تو اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ اپنی حمد و ثنا کے ایسے کلمات مجھے سکھائے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے ہوں گے، پھر وہ فرمائے گا: محمد! اپنا سر اٹھائیں، سوال کریں، آپ کا سوال پورا کیا جائے گا، اور سفارش کریں تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اور کہوں گا، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، رب جی! میری امت، کہا جائے گا: محمد! آپ اپنی امت کے ان افراد کو، جن پر کوئی حساب نہیں، ابواب جنت میں سے دائیں دروازے سے داخل کیجیے، حالانکہ انہیں اس کے علاوہ دیگر دروازوں سے لوگوں کے ساتھ گزرنے کا بھی حق حاصل ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت کے دروازے کی دہلیز کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے۔''

۵۵۷۶: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۷۶: شفاعت سے متعلق حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جو وہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ''امانت اور صلہ رحمی کو چھوڑا جائے گا تو وہ پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑی ہو جائیں گی۔''

۵۵۷۷: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ: ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ﴾ وَقَالَ عِيْسٰى: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ))، وَبَكٰى. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ((يَا جِبْرَئِيْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ اَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ؟)). فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِمَا قَالَ: فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَئِيْلَ: ((اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۷۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے سورۂ ابراہیم میں موجود اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''رب جی! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا، جس نے میری اتباع کی تو وہ مجھ سے ہے۔'' اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔'' آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے اللہ! میری امت، میری امت!'' اور آپ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جبریل! محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس جاؤ، اور تیرا رب زیادہ جانتا ہے، ان سے پوچھو کہ انہیں کون سی چیز رلا رہی ہے؟'' جبریل علیہ السلام آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس تشریف لائے تو آپ سے دریافت کیا، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جو کہا تھا وہی انہیں بتا دیا، اللہ تعالیٰ

---

[1] رواہ مسلم (۳۲۹/ ۱۹۵)۔

[2] رواہ مسلم (۳۴٦/ ۲۰۲)۔

نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: ''محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو: ہم آپ کی امت کے متعلق آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو غمگین نہیں کریں گے۔''

۵۵۷۸: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ؟)). قَالُوْا: لَا، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا. اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، اَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ: فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ؟ يَتَّبِعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ. قَالُوْا: يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ)). [1]

۵۵۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا روز قیامت ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، کیا دوپہر کے وقت، جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو سورج دیکھنے میں تم کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ اور کیا چودھویں رات جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو تم چاند دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی طرح تم روز قیامت اللہ کو دیکھنے میں تکلیف محسوس نہیں کرو گے، مگر جس قدر تم ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو۔ جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر امت اپنے معبود کے پیچھے چلی جائے، اللہ کے علاوہ اصنام اور بتوں کی پوجا کرنے والے سارے کے سارے آگ میں گر جائیں گے حتی کہ جب صرف اللہ کی عبادت کرنے والے نیک اور فاجر قسم کے لوگ رہ جائیں گے تو رب العالمین ان کے پاس آئے گا، اور پوچھے گا، تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت اپنے معبود کے پیچھے جا چکی ہے، وہ عرض کریں گے: رب جی! ہم نے دنیا میں ان سے علیحدگی اختیار کیے رکھی جبکہ ہم ان کے ضرورت مند تھے اور ہم ان کے ساتھ نہ رہے۔''

۵۵۷۹: وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ)). وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ: ((فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهُ بِالسُّجُوْدِ، فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَّاحِدَةً، كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ، وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ! سَلِّمْ سَلِّمْ، فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ، وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرِّيْحِ، وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ، وَمَكْدُوْشٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ. مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِيْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۸۰۶) و مسلم (۲۲۹/ ۱۸۲)۔

النَّارِ، يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيُصَلُّوْنَ، وَيَحُجُّوْنَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ، فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا! لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ: نَهْرُ الْحَيٰوةِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ، فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، فَيَقُوْلُ: اَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ، اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۷۹: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''وہ کہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے پاس نہیں آتا تب تک ہماری یہی جگہ ہے، جب ہمارا رب آ جائے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔'' اور ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''وہ فرمائے گا: کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جسے تم پہچانتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں، وہ اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ہر وہ شخص جو اخلاص کے ساتھ سجدہ کرتا تھا اسے اللہ سجدے کی اجازت دے دے گا اور جو کسی خوف، ریاکاری کی خاطر سجدہ کیا کرتا تھا اللہ اس کی کمر کو تختہ بنا دے گا، جب وہ سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اپنی گدی کے بل گر جائے گا، اس کے بعد جہنم پر پل رکھا جائے گا اور سفارش کرنے کی اجازت مل جائے گی تمام (انبیا علیہم السلام) کہیں گے: اے اللہ! سلامتی فرمانا، سلامتی فرمانا، مومن (اپنے اپنے اعمال کے مطابق) کچھ آنکھ جھپکنے کی طرح، کچھ ہوا کی رفتار کی طرح، کچھ پرندے کی اڑان کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور کچھ مختلف سواریوں کی رفتار کی طرح گزریں گے، کوئی تو صحیح سلامت نجات پا جائے گا کوئی زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور کسی کو جہنم کی آگ میں دھکیل دیا جائے گا۔ حتی کہ مومن جہنم کی آگ سے نجات پا جائیں گے، تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حق لینے کی خاطر تم سے زیادہ شدید مطالبہ کرنے والا کوئی نہیں ہوگا، جب انہیں روزِ قیامت اپنے بھائیوں کے حق کا پتہ چلے گا، جو کہ جہنم کی آگ میں ہوں گے، وہ کہیں گے، ہمارے رب! وہ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے اور وہ حج کیا کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا: جن کو تم پہچانتے ہو انہیں نکال لو، ان کی صورتوں کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دیا جائے گا، وہ بہت سی مخلوق کو نکالیں گے، پھر وہ کہیں گے، ہمارے رب! جن کے متعلق تو نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہا، وہ فرمائے گا: دوبارہ جاؤ اور تم جس کے دل میں دینار کے برابر بھی خیر پاؤ، اس کو نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے، وہ پھر فرمائے گا: لوٹ جاؤ اور تم جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی خیر پاؤ تو اس کو نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے۔ وہ پھر فرمائے گا: لوٹ جاؤ اور تم جس کے دل میں ذرہ برابر خیر پاؤ، اسے نکال لاؤ، وہ بہت ساری مخلوق کو نکال لائیں گے، پھر

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٤٣٩) و مسلم (٣٠٢/ ١٨٣)۔

وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! ہم نے اس (جہنم) میں کسی اہل خیر کو نہیں چھوڑا، (سب کو نکال لیا ہے) تب اللہ فرمائے گا: فرشتوں نے سفارش کی، انبیا علیہم السلام نے سفارش کی اور مومنوں نے سفارش کی صرف ارحم الراحمین ہی باقی رہ گیا ہے، وہ جہنمیوں کی ایک مٹھی بھرے گا اور وہ اس سے ایسے لوگوں کو نکالے گا جنہوں نے کبھی نیکی کا کوئی کام نہیں کیا ہوگا اور وہ کوئلہ بن چکے ہوں گے، وہ انہیں جنت کے دروازوں پر بہنے والی نہر میں ڈالے گا، اسے نہر حیات کہا جائے گا، وہ اس طرح نکلیں گے جس طرح دانہ سیلابی مٹی میں اگ آتا ہے، وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے، ان کی گردنوں میں (علامت کے طور پر) ہار ہوں گے، اہل جنت کہیں گے: یہ رحمان (اللہ تعالیٰ) کے آزاد کردہ ہیں، اس نے انہیں بلا کسی عمل کے اور کسی نیکی کے جس کو انہوں نے آگے بھیجا ہو، جنت میں داخل فرمایا ہے، ان کے لیے کہا جائے گا: تمہارے لیے (جنت میں) وہ کچھ ہے جو تم نے (حد نظر تک) دیکھ لیا اور اس کے ساتھ اتنا اور۔''

۵۵۸۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا، فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۸۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اسے نکال لو، انہیں نکال لیا جائے گا، وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے، انہیں نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس سے اس طرح نمودار ہوں گے جس طرح سیلابی مٹی میں دانہ اگ آتا ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ (دانہ شروع میں) زرد رنگ کا لپٹا ہوا پودا نکل آتا ہے۔''

۵۵۸۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ، وَقَالَ: ((يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهٖ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، لَايَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَمَرَ الْمَلٰئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ، وَحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ، فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ، فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ، وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ اِصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ، وَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا، وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاءُهَا فَيَقُوْلُ: هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَفْعَلْ ذٰلِكَ؟ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي اللّٰهَ مَاشَاءَ اللّٰهُ مِنْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٦٠) و مسلم (٢٠٤ / ١٨٤)۔

عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ! قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيثَاقَ اَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَأَلْتَ: فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ، فَيَقُوْلُ: فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ، فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَيُعْطِيْ رَبَّهُ مَاشَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ، فَسَكَتَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ، فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ! مَا اَغْدَرَكَ! اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيثَاقَ اَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ اَذِنَ لَهُ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: تَمَنَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، اَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ، حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ: ((قَالَ اللّٰهُ: لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۸۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم روز قیامت اپنے رب کو دیکھیں گے؟ انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا مفہوم بیان کیا، البتہ پنڈلی کھولنے کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا: ''جہنم کے دونوں کناروں پر پل قائم کیا جائے گا، تمام رسولوں سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اس (پل) کو عبور کروں گا، اس دن صرف رسول ہی کلام کریں گے اور اس دن رسولوں کا کلام یہی ہوگا: اے اللہ! سلامتی عطا فرمانا، اے اللہ سلامتی عطا فرمانا، اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑے ہوں گے، اور ان (آنکڑوں) کے طول و عرض کو صرف اللہ ہی جانتا ہے، وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے، چنانچہ ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جو ہلاک ہو جائیں گے، اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو کاٹ ڈالے جائیں گے پھر (گرنے سے) بچ جائیں گے، حتیٰ کہ جب اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور وہ جہنم سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا تو وہ جنہیں اس سے نکالنے کا ارادہ فرمائے گا وہ ایسے لوگ ہوں گے جو یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ اللہ کی عبادت کرنے والوں کو نکالیں، وہ انہیں نکالیں گے، اور وہ انہیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے، اور اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات (کی جگہ) کو کھائے، آگ انسان کے سجدوں کے نشانات کے سوا باقی تمام اعضاء کو کھا جائے گی، اور وہ آگ سے نکال لیے جائیں گے درآنحالیکہ وہ جل چکے ہوں گے پھر ان پر آب حیات بہایا جائے گا اور وہ ایسے نمودار ہوں گے جس طرح سیلابی مٹی سے دانہ اگ آتا ہے، جنت اور جہنم کے مابین ایک آدمی باقی رہ جائے گا، اور جنت میں داخل ہونے والا وہ آخری جہنمی ہوگا، اس کا چہرہ جہنم کی آگ کی طرف ہوگا، وہ عرض کرے گا: رب جی! میرا چہرہ جہنم سے دوسری طرف کر دے، (کیونکہ) اس کی بدبو نے مجھے اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے، رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا ایسا تو نہیں کہ اگر میں نے یہ کر دیا تو تو اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز کا سوال کر دے، وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! نہیں (کوئی اور سوال نہیں کروں گا)، وہ جو اللہ چاہے گا، اللہ کو عہد و میثاق

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٨٠٦) و مسلم (٢٩٩/ ١٨٢)۔

دے گا تو اللہ اس کے چہرے کو آگ سے دوسری طرف پھیر دے گا، اور جب وہ جنت کی طرف منہ کر لے گا اور وہ اس کی رونق دیکھے گا تو جس قدر اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ اس قدر خاموش رہے گا، پھر وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے مجھ سے عہد و میثاق نہیں کیا تھا کہ تو اس سوال کے بعد کسی اور چیز کے متعلق سوال نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب شخص نہ ہو جاؤں: چنانچہ وہ فرمائے گا: کیا ہو سکتا ہے کہ اگر میں تمہیں یہ عطا کر دوں تو تو اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کا مطالبہ کر دے؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! (ایسے) نہیں، میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تجھ سے مطالبہ نہیں کروں گا، وہ اپنے رب کو، جو اللہ تعالیٰ چاہے گا عہد و میثاق دے گا، تو وہ اسے جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا، اور جب وہ اس کے دروازے پر پہنچ جائے گا، تو وہ اس کی تر و تازگی، اور اس میں جو رونق و سرور دیکھے گا تو جس قدر اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: رب جی! مجھے جنت میں داخل فرما دے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم! تجھ پر افسوس ہے، تو کتنا بڑا وعدہ خلاف ہے! کیا تو نے عہد و میثاق نہیں دیا تھا کہ تو اس چیز کے علاوہ، جو میں نے تمہیں عطا کر دی، کوئی دوسری چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا، وہ مسلسل دعا کرتا رہے گا حتی کہ اللہ اس کی وجہ سے ہنس دے گا، جب وہ ہنس دے گا تو وہ اسے دخولِ جنت کی اجازت فرما دے گا، اور فرمائے گا: تمنا کر، وہ تمنا کرے گا حتی کہ جب اس کی تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی تمنا کر، اس کا رب اسے یاد دلائے گا، حتی کہ جب یہ سب تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ فرمائے گا، یہ (جو تو نے تمنا کی) تیرے لئے ہے اور اتنی ہی مزید اس کے ساتھ (تجھے عطا کی جاتی ہیں)۔'' اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اللہ فرمائے گا: یہ (جو تو نے تمنا کی) تیرے لیے ہے اور اس کی مثل دس گناہ مزید (عطا کی جاتی ہیں)۔''

۵۵۸۲: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَيَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ، لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: لَا يَارَبِّ! وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا، وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ، لِاَنَّهٗ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيَقُوْلُ: لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا؟ فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا؟ وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ! اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا؟ قَالَ: بَلٰى يَارَبِّ! هٰذِهِ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يُعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا، فَاِذَا اَدْنَاهُ

مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ! اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ: يَاابْنَ اٰدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ؟ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا، قَالَ: اَىْ رَبِّ! اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ)). فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ: اَلَا تَسْأَلُوْنِّيْ مِمَّ اَضْحَكُ؟ فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ: اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا آدمی وہ ہوگا جو ایک بار چلے گا اور ایک بار منہ کے بل گرے گا اور ایک بار آگ اسے جھلسے گی، جب وہ اس (آگ) سے گزر جائے گا تو وہ اس کی طرف مڑ کر دیکھ کر کہے گا، بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے بچا لیا اور اللہ نے مجھے وہ چیز عطا فرمادی جو اس نے اگلوں اور پچھلوں میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائی، اسے ایک درخت دکھایا جائے گا تو وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے سے سایہ حاصل کر سکوں، اور اس کے (پاس چشمے کے پانی سے) پانی پی سکوں، اللہ فرمائے گا: ابن آدم! شاید کہ میں وہ تجھے عطا کر دوں تو پھر تم اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ کرو گے، وہ عرض کرے گا: رب جی! نہیں، وہ اس سے معاہدہ کرے گا کہ وہ اس سے اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا، اور اس کا رب (سوال کرنے پر) اسے معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی چیزوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکے گا، وہ اس کو اس (درخت) کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سائے سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کے (چشمے) سے پانی پیئے گا، پھر اسے ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو پہلے سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پی سکوں اور اس کے سایہ سے سایہ حاصل کر سکوں، اور میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کوئی چیز نہیں مانگوں گا، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا، اور وہ فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ میں تجھے اس کے قریب کر دوں تو پھر تو مجھ سے اس کے علاوہ کوئی اور چیز مانگ لے، وہ اس سے، اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ مانگنے کا وعدہ کر لے گا، جبکہ اس کا رب اسے (دوبارہ سوال کرنے پر) معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر اس کا پیمانہ صبر لبریز ہو جائے گا، وہ اس کو اس کے قریب کر دے گا تو وہ اس کے سایے سے سایہ حاصل کرے گا، اور اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پیئے گا۔ پھر جنت کے دروازے پر اسے ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو سابقہ دونوں درختوں سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوگا، یہ عرض کرے گا: رب جی! مجھے اس (درخت) کے قریب کر دے تا کہ میں اس کے سائے سے سایہ حاصل کروں اور اس کے (چشمے کے) پانی سے پانی پیوں، پھر میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے معاہدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا، وہ عرض کرے گا: رب جی! بالکل ٹھیک ہے، بس یہ پورا فرما دے، میں اس کے علاوہ کوئی اور سوال نہیں کروں گا، اس کا رب اسے معذور سمجھے گا، پھر وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کرے گا جنہیں دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکے گا، وہ اس کے قریب کر دے گا، جب وہ اسے اس کے قریب کر دے گا تو وہ اہل جنت کی آوازیں

[1] رواہ مسلم (۳۱۰/ ۱۸۷)۔

سنے گا تو عرض کرے گا، رب جی! مجھے اس میں داخل فرما دے، وہ فرمائے گا: ابن آدم! کون سی چیز (چاہنے کے بعد) تو مجھ سے سوال کرنا ترک کرے گا؟ کیا تو راضی ہو جائے گا کہ میں دنیا کے برابر اور اس کی مثل مزید تجھے عطا کر دوں؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہو جبکہ آپ رب العالمین ہو؟'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس دیے، اور فرمایا: کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے کہ میں کس وجہ سے ہنس رہا ہوں؟ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہنسے تھے، اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تھا، اللہ کے رسول! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رب العالمین کے ہنسنے کی وجہ سے جب اس نے کہا تھا، کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے جبکہ تو رب العالمین ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو چاہوں اس کے کرنے پر قادر ہوں۔''

٥٥٨٣: وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ؟)) إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ: ((وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ، سَلْ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ)) قَالَ: ((ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيْتُ)). [1]

۵۵۸۳: اور صحیح مسلم ہی کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث اسی طرح ہے، البتہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا: ''وہ فرمائے گا: ابن آدم! کون سی چیز تجھے مجھ سے (سوال کرنے سے) باز رکھے گی؟'' آخر حدیث تک، اور اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اللہ اسے یاد کرائے گا، فلاں چیز مانگو، فلاں چیز مانگو، حتی کہ جب اس کی خواہشات ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ (جو تو نے مانگا) تیرے لیے ہے اور اس سے دس گناہ مزید تیرے لیے ہے۔'' فرمایا: ''پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گا تو حور عین سے اس کی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی، تو وہ کہیں گی: ہر قسم کی حمد و شکر اللہ کے لیے ہے جس نے تجھے ہماری خاطر اور ہمیں تیری خاطر پیدا فرمایا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (بندہ) کہے گا: جو مجھے عطا کیا گیا ہے ویسا کسی اور کو عطا نہیں کیا گیا۔''

٥٥٨٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَيُصِيْبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ أَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ فَيُقَالُ لَهُمْ: الْجَهَنَّمِيُّوْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۵۸۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جو انہوں نے کیے ہوں گے بطور سزا آگ انہیں جھلس دے گی، پھر اللہ اپنے فضل و رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، انہیں جہنمی کہا جائے گا۔''

٥٥٨٥: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

---

[1] رواه مسلم (٣١١/ ١٨٨)۔

[2] رواه البخاري (٦٥٥٩)۔

[3] رواه البخاري (٦٥٦٦) و الترمذي (٢٦٠٠)۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ، يُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ)).

۵۵۸۵: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت کے ذریعے کچھ لوگوں کو جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''میری امت کے کچھ لوگ میری شفاعت کے ذریعے جہنم کی آگ سے نکالے جائیں گے، ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔''

۵۵۸۶: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا، وَاٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيْهَا، فَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهَا مَلْاٰى. فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! وَجَدْتُّهَا مَلْاٰى. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَاِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهَا. فَيَقُوْلُ: اَتَسْخَرُ مِنِّيْ - اَوْتَضْحَكُ مِنِّيْ - وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، وَكَانَ يُقَالُ: ذَالِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۸۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ جہنمیوں میں سے سب سے آخر پر اس (جہنم) سے کون نکلے گا اور سب سے آخر پر جنت میں کون داخل ہوگا، ایک آدمی سرین کے بل گھسٹ کر جہنم سے نکلے گا تو اللہ فرمائے گا: جا، جنت میں داخل ہو جا، وہ وہاں آئے گا تو اسے ایسے خیال آئے گا کہ وہ تو بھر چکی ہے، وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے، اللہ فرمائے گا، جا، جنت میں داخل ہو جا، تیرے لیے دنیا اور اس کی مثل دس گنا ہے، وہ عرض کرے گا: کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے، حالانکہ تو بادشاہ ہے۔'' (راوی بیان کرتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس دیے حتی کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں، کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہوگا۔

۵۵۸۷: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ، وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا، رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اَعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ. فَيُقَالُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً. فَيَقُوْلُ: رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا)) وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۵۸۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اچھی طرح جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا، ایک آدمی کو روزِ قیامت پیش کیا جائے گا تو کہا جائے گا، اس پر اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے کبیرہ گناہ چھپا رکھو، اس کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کیے جائیں گے تو کہا جائے گا: فلاں دن تو نے یہ، یہ، یہ اور یہ کیا

---

[1] متفق علیہ، رواہ البخاري (٦٥٧١) و مسلم (٣٠٨/ ١٨٦)۔

[2] رواہ مسلم (٣١٤/ ١٩٠)۔

اور فلاں دن تو نے یہ، یہ، یہ اور یہ کیا، وہ عرض کرے گا: جی ہاں! وہ انکار نہیں کر سکے گا، اور وہ اپنے کبیرہ گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ وہ اس پر پیش کیے جائیں گے، اتنے میں اسے کہا جائے گا: ہر برائی کے بدلے تجھے نیکی عطا کی جاتی ہے، تو وہ عرض کرے گا: رب جی! میں نے تو کچھ ایسے (کبیرہ) گناہ کیے تھے جنہیں میں یہاں دیکھ نہیں رہا۔'' اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس دیے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

٥٥٨٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ، فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ، فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: اَیْ رَبِّ! لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا اَنْ لَّا تُعِيْدَنِیْ فِيْهَا)) قَالَ: ((فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۵۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(سب سے آخر پر) جہنم سے چار آدمیوں کو نکال کر اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا، وہ پھر انہیں جہنم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا، ان میں سے ایک پھر مڑ مڑ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا: رب جی! میں تو امید کرتا تھا کہ جب تو نے مجھے وہاں سے نکال لیا تو پھر تو مجھے اس میں نہیں لوٹائے گا۔'' فرمایا: ''اللہ اس کو اس (جہنم) سے نجات دے دے گا۔''

٥٥٨٩: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُخْلَصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ، فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِی الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰى بِمَنْزِلِهٖ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ لَهٗ فِی الدُّنْيَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۵۸۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن جہنم سے خلاصی حاصل کر لیں گے تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا اور ان کے دنیا کے باہمی مظالم (حق تلفیوں) کا ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ صاف ستھرے کر دیے جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو، دنیا میں اپنے گھر کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے جانتا ہوگا۔''

٥٥٩٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْجَنَّةَ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ لَوْ اَسَاءَ، لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اُرِیَ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ اَحْسَنَ، لِيَكُوْنَ عَلَيْهِ حَسْرَةً)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۵۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے سے پہلے ہر شخص کو اس کا جہنم کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا کہ اگر اس نے نافرمانی کی ہوتی (تو اس کا ٹھکانا وہ ہوتا) تاکہ وہ مزید شکر کرے، اور (اسی طرح) جہنم میں داخل

---

[1] رواہ مسلم (٣٢١/ ١٩٢)۔
[2] رواہ البخاري (٢٤٤٠)۔
[3] رواہ البخاري (٦٥٦٩)۔

ہونے والے ہر شخص کا اس کو جنت کا ٹھکانا بھی دکھایا جائے گا، اگر اس نے اچھے عمل کیے ہوتے (تو اس کا ٹھکانا یہ ہوتا) تا کہ وہ اس کے لیے حسرت وافسوس کا باعث ہو۔''

۵۵۹۱: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ، جِيْئَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! لَامَوْتَ. وَيَا اَهْلَ النَّارِ! لَامَوْتَ. فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرْحًا اِلٰى فَرْحِهِمْ، وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۵۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت وجہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: جنت والو! (اب) موت نام کی کوئی چیز نہیں، جہنم والو! (اب) موت کوئی نہیں، جنتیوں کی فرحت میں، جبکہ جہنمیوں کے حزن وملال میں اضافہ ہوگا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۵۹۲: عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((حَوْضِيْ مِنْ عَدَنٍ اِلٰى عُمَّانَ الْبَلْقَاءِ، مَاءُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، وَاَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا، اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا، الدُّنُسُ ثِيَابًا، اَلَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ، وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۵۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے حوض کا طول وعرض عدن اور بلقاء کے عمان کی درمیانی مسافت جتنا ہوگا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد کے برابر ہوں گے، جس نے اس سے ایک بار پی لیا تو اس کے بعد وہ پیاسا نہیں ہوگا، وہاں سب سے پہلے فقرا مہاجرین کا ورود ہوگا ان کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے، کپڑے میلے ہوں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نازونعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہوگا نہ ان کے لیے دروازے کھولے جاتے تھے۔'' احمد، ترمذی، ابن ماجہ۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۹۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ: ((مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِّنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ)). قِيْلَ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعُ مِائَةٍ اَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٤٨) و مسلم (٢٨٥٠)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ٢٧٥ ح ٢٢٧٢٥) والترمذي (٢٤٤٤) و ابن ماجه (٤٣٠٣) ☆ السند منقطع، العباس بن سالم لم يسمعه من أبي سلام. انظر سنن ابن ماجه (٤٣٠٣) و أحاديث مسلم (٢٣٠١) و ابن حبان (الموارد: ٢٦٠١) وغيرهما تغني عنه۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٧٤٦)۔

۵۵۹۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ ہو۔'' (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے) پوچھا گیا: اس روز تم کتنے تھے؟ انہوں نے فرمایا: سات سو یا آٹھ سو۔

٥٥٩٤: وَعَنْ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا، وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً، وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۵۹۴: سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک حوض ہے، اور وہ اس بات پر باہم فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے پاس زیادہ پینے والے آتے ہیں، میں امید کرتا ہوں کہ ان سب میں سے میرے پاس آنے والوں کی تعداد زیادہ ہو گی۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٥٩٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَقَالَ: ((اَنَا فَاعِلٌ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ؟ قَالَ: ((اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ)) قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ: ((فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ)). قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ ؟ قَالَ: ((فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ، فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۵۹۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، روزِ قیامت وہ میری سفارش فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں کر دوں گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! (سفارش کے لیے) میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔'' میں نے عرض کیا: اگر میں پل صراط پر آپ سے ملاقات نہ کروں (تو پھر)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔'' میں نے عرض کیا، اگر میں میزان کے پاس آپ کو نہ پاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حوض کے پاس تلاش کرنا، کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں ہوں گا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٥٩٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قِيْلَ لَهٗ: مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ؟ قَالَ: ((ذٰلِكَ يَوْمٌ يَّنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَيُجَآءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُكْسُوْا خَلِيْلِيْ، فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ، ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِيَ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

---

[1] **ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٤٣) ☆ سعيد بن بشير : ضعيف و قتادة مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٤٣٣)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٣٢٥ ح ٢٨٠٣ ، نسخة محققة : ٢٨٤٢) ☆ فيه عثمان بن عمير : ضعيف۔

۵۵۹۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مقام محمود کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا تو وہ (کرسی) اپنی تنگی کی وجہ سے اس طرح چر چر کی آواز نکالے گی جس طرح نئی زین چر چر کی آواز نکالتی ہے، حالانکہ وہ (کرسی) زمین و آسمان کے درمیان مسافت کی طرح وسیع ہے۔ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور ختنوں کے بغیر لائے جاؤ گے، سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے خلیل کو لباس پہناؤ، آپ کو جنت کی چادروں میں سے دو سفید چادریں دی جائیں گی، پھر ان کے بعد مجھے لباس پہنایا جائے گا، پھر میں اللہ کے دائیں طرف ایک جگہ کھڑا ہو جاؤں گا، تمام اگلے پچھلے مجھ پر رشک کریں گے۔''

۵۵۹۷: وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ: رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۵۵۹۷: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت مومنوں کا پل صراط پر یہ شعار (نشان پہچان) ہوگا: ''رب جی! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۵۹۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۵۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری شفاعت، میری امت کے ان افراد کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ کرتے ہیں۔''

۵۵۹۹: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ. [3]

۵۵۹۹: اور ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۶۰۰: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ عِنْدِ رَبِّيْ، فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، وَهِيَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [4]

۵۶۰۰: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے رب کی طرف سے آنے والا ایک میرے پاس آیا تو اس نے مجھے اختیار دیا کہ آپ اپنی نصف امت جنت میں داخل کرلیں یا شفاعت کا حق لے لیں، میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا، اور وہ اس شخص کے لیے ہے جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔''

۵۶۰۱: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٣٢) ☆ عبدالرحمٰن بن إسحاق الكوفي: ضعيف ضعفه الجمهور و فيه علة أخرى وحديث البخاري (٧٤٣٧) و مسلم (١٩٥) يغني عنه۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٣٥ وقال: حسن صحيح غريب) و أبو داود (٤٧٣٩)۔ [3] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٤٣١٠)۔
[4] **حسن**، رواه الترمذي (٢٤٤١) و ابن ماجه (٤٣١٧)۔

رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ 1

۵۶۰۱: عبداللہ بن ابی جدعاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت کے ایک آدمی (عثمان رضی اللہ عنہ) کی سفارش پر قبیلہ بنو تمیم سے زیادہ افراد جنت میں جائیں گے۔''

۵۶۰۲: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَةِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ 2

۵۶۰۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے بعض ایک جماعت کی سفارش کریں گے، ان میں سے بعض قبیلے کی، ان میں سے بعض ایک خاندان کی اور ان میں سے کوئی کسی آدمی کی سفارش کرے گا حتی کہ (اس طرح سفارش کرتے کرتے) وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

۵۶۰۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ)). فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ: زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَهٰکَذَا، فَحَثَا بِکَفَّیْهِ وَجَمَعَهُمَا، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ: زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: وَهٰکَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنَا یَا اَبَابَکْرٍ! فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ: وَّمَا عَلَیْكَ اَنْ یُّدْخِلَنَا اللّٰهُ کُلَّنَا الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ! اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِکَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَدَقَ عُمَرُ)). رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ 3

۵۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے چار لاکھ افراد کو بغیر حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اضافہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اس طرح، آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! ہماری اس تعداد میں بھی اضافہ فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اس طرح۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر! ہمیں چھوڑ دو، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ ہم سب کو جنت میں داخل فرما دے تو تمہارا کیا نقصان ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ عزوجل چاہے کہ وہ اپنی مخلوق کو ایک چلو کے ذریعے جنت میں داخل فرما دے تو وہ کر سکتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر نے ٹھیک کہا ہے۔''

۵۶۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ، فَیَمُرُّبِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: یَا فُلَانُ! اَمَا تَعْرِفُنِیْ؟ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُكَ شَرْبَةً. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَنَا الَّذِیْ وَهَبْتُ لَكَ وُضُوْءًا فَیَشْفَعُ لَهٗ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ 4

---

1 **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٤٣٨ وقال: حسن صحيح غريب) و الدارمي (٢/ ٣٢٨ ح ٢٨١١، وابن ماجه (٤٣١٦)۔ 2 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٤٠ وقال: حسن) ☆ عطية العوفي ضعيف۔

3 **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ١٦٣ ح ٤٣٣٥) [و أحمد (٣/ ١٦٥ ح ١٢٧٢٥)] * قتادة مدلس و عنعن و للحديث طرق ضعيفة عند البزار (كشف الأستار: ٣٥٤٧، ٣٥٤٥) و أبي يعلى (٣٧٨٣) وغيرهما.

4 **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٣٦٨٥) ☆ يزيد الرقاشي: ضعيف، و الأعمش مدلس و عنعن۔

۵۶۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنمیوں کی صف بنائی جائے گی تو جنت والوں میں سے آدمی ان کے پاس سے گزرے گا تو ان میں سے ایک آدمی کہے گا: اے فلاں! کیا تم مجھے پہچانتے نہیں؟ میں وہی ہوں جس نے ایک مرتبہ تجھے پانی پلایا تھا، اور ان میں سے کوئی کہے گا: میں وہی ہوں جس نے وضو کے لیے پانی دیا تھا، وہ اس کے لیے سفارش کرے گا تو وہ اسے جنت میں (اپنے ساتھ) داخل کرائے گا۔''

۵۶۰۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا، فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى: اَخْرِجُوْهُمَا، فَقَالَ لَهُمَا: لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِيَا حُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمْنَا. قَالَ: فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيُلْقِیْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ، فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا، وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ، فَلَا يُلْقِیْ نَفْسَهٗ، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَكَ كَمَآ اَلْقٰى صَاحِبُكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّ! اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِيْدَنِیْ فِيْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْهَا، فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى لَكَ رَجَآؤُكَ، فَيُدْخَلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۶۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں جانے والوں میں سے دو آدمی بہت زور سے آہ و بکا کر رہے ہوں گے، رب تعالیٰ فرمائے گا: ان دونوں کو نکالو، وہ انہیں فرمائے گا: تم کس وجہ سے زور زور سے چیخ رہے ہو؟ وہ عرض کریں گے، ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تاکہ آپ ہم پر رحم فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے لیے میری رحمت یہی ہے کہ تم چلے جاؤ اور تم جہنم میں جہاں تھے اپنے آپ کو وہیں ڈال دو، ان میں سے ایک اپنے آپ کو (جہنم میں) ڈال لے گا، اللہ اس کو اس پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بنا دے گا، جبکہ دوسرا کھڑا رہے گا، اور وہ اپنے آپ کو (جہنم میں) نہیں ڈالے گا، رب تعالیٰ اس سے پوچھے گا: کس چیز نے تجھے اپنے آپ کو جہنم میں ڈالنے سے منع کیا جیسا کہ تیرے ساتھی نے (اپنے آپ کو) ڈال لیا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! میں امید کرتا ہوں کہ تو مجھے وہاں نہیں بھیجے گا جہاں سے تو نے مجھے نکال لیا تھا، رب تعالیٰ اسے فرمائے گا: تمہارے لیے تمہاری امید کے مطابق عطا کر دیا گیا، وہ دونوں اللہ کی رحمت سے اکٹھے ہی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔''

۵۶۰۶: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ، فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيْحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِیْ رَحْلِهٖ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۵۶۰۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمام لوگ آگ (پل صراط) پر وارد ہوں گے، پھر وہ اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے پار ہوں گے، ان میں سے سب سے پہلے بجلی چمکنے کی مانند گزر جائیں گے، پھر ہوا کی مانند، پھر تیز رفتار گھوڑے کی مانند، پھر سواری پر سوار کی مانند، پھر دوڑنے والے آدمی کی مانند اور پھر پیدل چلنے والے کی مانند (اس پل سے گزریں گے جو کہ جہنم پر نصب ہوگا)۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٩٩ وقال: ضعيف إلخ) ☆ رشدين و الإفريقي ضعيفان۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣١٥٩ وقال: حسن) و الدارمي (٢/ ٣٢٩ ح ٢٨١٣)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٦٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِیْ، مَابَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَابَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ)). قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ، بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ، مَنْ وَرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٦٠٧: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے آگے میرا حوض ہے، اس کے دونوں کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان ہے۔'' بعض راویوں نے کہا ہے؛ یہ دونوں (جرباء اور اذرح) شام کے دو گاؤں ہیں۔ ان دونوں کے درمیان تین راتوں کی مسافت ہے۔

ایک روایت میں ہے: اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جو کوئی وہاں آئے گا اور اس سے پانی پی لے گا تو پھر اس کے بعد وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا۔''

٥٦٠٨۔٥٦٠٩: وَعَنْ حُذَيْفَةَ، وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ؟ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰی ابْنِیْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ)) قَالَ: ((فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اِعْمِدُوْا اِلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، اِذْهَبُوْا اِلٰی عِيْسٰی كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ، فَيَقُوْلُ عِيْسٰی: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ، وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ)). قَالَ: قُلْتُ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، اَیُّ شَیْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: ((اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِیْ طَرْفَةِ عَيْنٍ۔ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِیْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ، وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَی الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ! سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتّٰی تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتّٰی يَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا)). وَقَالَ: ((وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ، تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ، وَمَكْدُوْسٌ فِی النَّارِ)). وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ بِيَدِهٖ! اَنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٥٦٠٨۔٥٦٠٩: حذیفہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ تمام لوگوں کو جمع فرمائے گا تو مومن کھڑے ہوں گے حتی کہ ان کے لیے جنت قریب کر دی جائے گی، وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٥٧٧) و مسلم (٣٤/ ٢٢٩٩)۔

[2] رواه مسلم (٣٢٩/ ١٩٥)۔

کریں گے: ہمارے ابا جان! ہمارے لیے جنت کھلنے کی درخواست کریں، وہ کہیں گے: تمہارے والد کی غلطی ہی نے تو تمہیں جنت سے نکلوایا تھا، میں اس کے اہل نہیں ہوں، تم میرے بیٹے اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، فرمایا: ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: میں بھی اس کے اہل نہیں ہوں میں تو بہت پہلے (دنیا میں) خلیل تھا، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا ہے، وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، تو وہ بھی کہیں گے، میں اس کے اہل نہیں ہوں، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے: میں اس کے اہل نہیں ہوں، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے، وہ کھڑے ہوں گے، انہیں اجازت دی جائے گی، امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا، وہ پل صراط کے دونوں طرف کھڑی ہو جائیں گی، تم میں سے پہلا بجلی کی طرح گزر جائے گا۔'' راوی بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے والدین آپ پر قربان ہوں، بجلی کی طرح گزرنے کی کیا صورت ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے بجلی نہیں دیکھی، وہ آنکھ جھپکنے میں گزرتی ہے اور واپس آ جاتی ہے۔ پھر ہوا کے چلنے کی طرح، پھر پرندے کی طرح اور تیز چلنے والے آدمیوں کی طرح، ان کے اعمال انہیں لے کر چلیں گے، اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوں گے، وہ کہہ رہے ہوں گے: رب جی! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما: حتی کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک ایسا آدمی آئے گا جو چلنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، بلکہ وہ سرین کے بل گھسٹ رہا ہوگا۔'' اور فرمایا: ''پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے معلق ہوں گے، وہ اس بات پر مامور ہوں گے کہ جس کے متعلق اسے حکم دیا جائے گا وہ اسے پکڑ لیں گے، کچھ لوگ مجروح ہوں گے، نجات پانے والے ہوں گے، اور کچھ جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے۔'' اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

٥٦١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ، كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ)). قُلْنَا: مَا الثَّعَارِيْرُ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۱۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ جہنم سے شفاعت کے ذریعے نکلیں گے گویا وہ ثغاریر ہیں۔'' ہم نے عرض کیا: ثغاریر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ لکڑیاں ہیں۔''

٥٦١١: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ: اَلْاَنْبِيَآءُ، ثُمَّ الْعُلَمَآءُ، ثُمَّ الشُّهَدَآءُ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۶۱۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے، انبیا علیہم السلام، پھر علما اور پھر شہدا۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٥٥٨) و مسلم (٣١٨/ ١٩١)۔

[2] **إسناده موضوع**، رواه ابن ماجه (٤٣١٣) ☆ عنبسة بن عبدالرحمن كان "يضع الحديث" كما قال أبو حاتم و ابن معين رحمهما الله و علاق: مجهول و السند ضعفه العراقي و البوصيري۔

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

جنت اور اہل جنت کے حال کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٦١٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: أَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے صالح بندوں کے لیے (جنت میں) ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں، اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے۔'' اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: ''کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔''

٥٦١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۶۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ، دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سب سے بہتر ہے۔''

٥٦١٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غُدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا، وَلَوْ اَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَابَيْنَهُمَا، وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا، وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰی رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۵۶۱۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سب سے بہتر ہے۔ اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت زمین پر جھانک لے تو ان دونوں (زمین و آسمان) کے درمیان ہر چیز روشن ہو جائے، ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ معطر ہو جائے اور اس (عورت) کے سر کا ایک دوپٹہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٤٤) و مسلم (٢/ ٢٨٢٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٩٦، ٦٥٦٨) و مسلم (لم أجده)۔

[3] رواه البخاري (٢٧٩٦)۔

۵۶۱۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِی الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۱۵: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایسا درخت ہے جس کے سائے میں گھڑ سوار سو سال تک چلتا رہے تو وہ اسے طے نہیں کر سکے گا، اور جنت میں کمان کے برابر جگہ اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے۔''

۵۶۱۶: وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا، فِیْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا اَهْلٌ، مَّا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ، يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ، وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ، اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰی رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰی وَجْهِهٖ فِیْ جَنَّةِ عَدْنٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۶۱۶: ابوموسیٰ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے لیے جنت میں ایک خول دار موتی کا خیمہ ہوگا جس کا عرض۔'' اور ایک روایت میں ہے ''اس کا طول ساٹھ میل ہوگا، اس کے ہر کونے میں اس کے اہل خانہ ہوں گے، وہ دوسروں کو نہیں دیکھیں گے، مومن ان سب کے پاس جائے گا، اور (اس کے لیے) دو باغ ہیں، ان کے برتن اور جو کچھ ان دونوں میں ہے وہ سب چاندی کا ہے، اور دو باغ ہیں، ان دونوں کے برتن اور ان کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب سونے کا ہے، اہل جنت اور ان کے رب کے مابین صرف کبریائی کی چادر ہے جو کہ سدا بہار جنت میں اس کے چہرے پر ہے۔''

۵۶۱۷: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ، مَّا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً، مِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ. [3]

۵۶۱۷: عبادہ بن صامت ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں، اور ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر آسمان اور زمین کے درمیان ہے، اور فردوس سب سے اعلیٰ درجے کی جنت ہے، جنت کی چاروں نہریں وہیں سے جاری ہوتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش ہے، جب تم اللہ سے سوال کرو تو اس سے فردوس کا سوال کرو۔ (جو کہ جنت کا اعلیٰ مقام ہے)۔'' ترمذی۔ میں نے اسے نہ تو صحیحین میں پایا ہے اور نہ کتاب الحمیدی میں۔

۵۶۱۸: وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَّاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ، فَتَحْثُوْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا، فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا، فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ: وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا، فَيَقُوْلُوْنَ: وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ! لَقَدِ ازْدَدْتُّمْ بَعْدَنَا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۵۲) و مسلم (۶/ ۲۸۲۶)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۴۳) و مسلم (۲۳/ ۲۸۳۸)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۵۳۱)۔

حُسْنًا وَّجَمَالًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۶۱۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک (جمعہ) بازار ہے، جہاں وہ ہر جمعے آئیں گے، شمال کی طرف سے ہوا چلے گی تو وہ ان کے چہروں اور ان کے کپڑوں میں (خوشبو) ڈالے گی (جس سے) ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا اور جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس جائیں گے تو ان کا حسن و جمال بڑھ چکا ہو گا چنانچہ ان کے اہل خانہ انہیں کہیں گے: اللہ کی قسم! تم ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ چکے ہو وہ کہیں گے، اللہ کی قسم! تم بھی ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ چکے ہو۔''

۵۶۱۹: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا، لَا يَسْقَمُوْنَ، وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ، وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَوُقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ، سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۶۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گی، پھر ان کے بعد داخل ہونے والوں کی صورتیں آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح روشن ہوں گی، (محبت و اتفاق کے لحاظ سے) ان کے دل فرد واحد کے دل کی طرح ہوں گے، ان میں باہمی اختلاف ہو گا نہ کوئی باہمی بغض ہو گا، ان میں سے ہر شخص کے لیے بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے دو بیویاں ہوں گی۔ وہ اس قدر حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا ہڈیوں اور گوشت میں سے نظر آتا ہو گا، وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے، وہ بیمار ہوں گے نہ پیشاب کریں گے، انہیں پاخانے کی حاجت ہو گی نہ انہیں تھوک آئے گی اور نہ ہی ناک سے آلائش نکلے گی، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کی انگھیٹیوں کا ایندھن خوشبودار عود ہو گا، ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہو گا، وہ تخلیق کے لحاظ سے برابر ہوں گے جیسے فرد واحد ہوں، اور وہ اپنے والد آدم علیہ السلام کے قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے۔''

۵۶۲۰: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ، وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ، وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ، وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ)) قَالُوْا: فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ: ((جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنتی جنت میں کھائیں پئیں گے لیکن وہ تھوکیں گے نہ انہیں بول و براز کی حاجت ہو گی اور نہ ہی ان کی ناک سے آلائش نکلے گی۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو پھر کھانا کدھر جائے گا؟ فرمایا: ''ڈکار اور

---

[1] رواه مسلم (١٣/ ٢٨٣٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٤٥_٣٢٤٦، ٣٢٥٤) و مسلم (١٦، ١٥/ ٢٨٣٤)۔

[3] رواه مسلم (١٨/ ٢٨٣٥)۔

پسینہ، اور پسینہ کستوری کی طرح ہوگا، وہ اس طرح (آسانی اور تسلسل کے ساتھ) تسبیح و تحمید کریں گے جس طرح تم سانس لیتے ہو۔''

۵۶۲۱: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ، وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۶۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا، بدحال نہیں ہوگا، نہ تو اس کا لباس پرانا ہوگا اور نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔''

۵۶۲۲-۵۶۲۳: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ، وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُنَادِیْ مُنَادٍ: اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۲۲-۵۶۲۳: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جنت میں) ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ''اب تم صحت مند ہی رہو گے کبھی بیمار نہیں ہو گے، تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی مرو گے نہیں، ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، اور تم ہمیشہ خوشحال رہو گے کبھی بدحال نہیں ہو گے۔''

۵۶۲۴: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ، مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَابَيْنَهُمْ)) قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ، قَالَ: ((بَلٰى وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۶۲۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والے اپنے اوپر بالا خانوں کے مکینوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرق یا مغرب کے افق میں چمکتے ہوئے ڈوبتے ستارے کو دیکھتے ہو، اور یہ تمہارے باہم مراتب میں فرق کی وجہ سے ہوگا۔'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ انبیا علیہم السلام کی منزلیں ہوں گی، جہاں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔''

۵۶۲۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۶۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں کچھ ایسے لوگ داخل ہوں گے جن کے دل (حسد و بغض وغیرہ سے پاک ہونے کے لحاظ سے) پرندوں کے دلوں کی طرح ہوں گے۔''

---

[1] رواه مسلم (۲۱/ ۲۸۳۶)۔

[2] رواه مسلم (۲۲/ ۲۸۳۷)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۳۲۵۶) و مسلم (۱۱/ ۲۸۳۱)۔

[4] رواه مسلم (۲۷/ ۲۸۴۰)۔

٥٦٢٦: وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ! وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبِّ! وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۲۶: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: جنت والو! وہ عرض کریں گے: ہمارے رب! ہم حاضر ہیں تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے، اور ہر قسم کی خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، وہ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ عرض کریں گے، رب جی! ہمارے راضی نہ ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا ہے جو آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا، وہ فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے: رب جی! اس سے بہتر چیز کون سی ہے؟ وہ فرمائے گا: میں تمہیں اپنی دائمی رضامندی عطا کرتا ہوں اور میں اس کے بعد تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“

٥٦٢٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ: تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى، وَيَتَمَنّٰى، فَيَقُوْلُ لَهٗ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ لَهٗ: فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت میں تم میں سب سے کم ملکیت والا شخص وہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمنا کر! وہ تمنا کرے گا، اور تمنا کرے گا تو وہ اس سے پوچھے گا: کیا تو نے تمنا کر لی؟ وہ کہے گا، جی ہاں، تو اسے کہا جائے گا: تمہارے لیے وہ ہے جو تو نے تمنا کی اور جو تو نے تمنا کی اتنا اس کے ساتھ اور بھی۔“

٥٦٢٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ، كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہریں ہیں۔“

٥٦٢٩: وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ ﷛ قَالَ: ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا، وَاللّٰهِ! لَتُمْلَاَنَّ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

۵۶۲۹: عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں بتایا گیا کہ اگر جہنم کے کنارے سے پتھر گرایا جائے تو وہ ستر سال میں بھی اس کی تہ تک نہیں پہنچتا، اللہ کی قسم! اسے بھرا جائے گا۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنت کی چوکھٹ کا درمیانی فاصلہ چالیس سال کا ہے۔ اور اس پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ وہ ازدحام کی وجہ سے بھری ہوگی۔“

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٤٩) و مسلم (٩/ ٢٨٢٩)۔

[2] رواه مسلم (٣٠١/ ١٨٢)۔ [3] رواه مسلم (٢٦/ ٢٨٣٩)۔

[4] رواه مسلم (١٤/ ٢٩٦٧)۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٥٦٣٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: ((مِنَ الْمَآءِ)) قُلْنَا: الْجَنَّةُ مَا بِنَآءُ هَا؟ قَالَ: ((لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَّلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ، وَحَصْبَآؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَّدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ، وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ، وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ، وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ❶

۵۶۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟ فرمایا: ''پانی سے۔'' ہم نے عرض کیا: جنت کی تعمیر کیسے ہوئی؟ فرمایا: ''ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی، اس کا گارا تیز خوشبو والی کستوری کا ہے، اس کی چپس ہیرے جواہرات اور یاقوت ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے، جو اس میں داخل ہوگا وہ خوشحال رہے گا، بدحال نہیں ہوگا، وہاں ہمیشہ رہے گا، فوت نہیں ہوگا، اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے نہ اس کی جوانی ختم ہوگی۔''

٥٦٣١: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

۵۶۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے درختوں کے تنے سونے کے ہوں گے۔''

٥٦٣٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❸

۵۶۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٥٦٣٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِیْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

۵۶۳۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں، اگر تمام جہان والے ان میں سے کسی ایک میں جمع ہو جائیں تو وہ ان کے لیے کافی ہو۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٣٤: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ قَالَ: ((ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٣٠٥ ح ٨٠٣٠) و الترمذي (٢٥٢٦ و ضعفه) و الدارمي (٢/ ٣٣٣ح ٢٨٢٤)
☆ زياد الطائي لم يثبت سماعه من أبي هريرة رضي الله عنه و لبعض الحديث شاهد عند الترمذي (٣٥٩٨) و سنده حسن۔

❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٢٥ و قال: غريب حسن)۔

❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٢٩)۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٣٢) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن وحدث به قبل اختلاطه و باقي السند حسن لذاته۔

وَالْاَرْضِ، مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ [1]

۵۶۳۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ﴾ ''اور بلند بستر ے'' کے بارے میں روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان (بچھونوں) کی بلندی اس طرح ہوگی جس طرح زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے، اور وہ فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۶۳۵: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً، يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِهَا))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۶۳۵: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو روزِ قیامت جنت میں جائے گا ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جس طرح چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے، دوسرا گروہ آسمان میں سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی طرح روشن ہوگا، ان میں سے ہر آدمی کے لیے دو بیویاں ہوں گی، ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے، اس کی پنڈلی کا گودا ان کے اوپر سے نظر آئے گا۔''

۵۶۳۶: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ))۔ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَيُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: ((يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۶۳۶: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کو جنت میں جماع کی بہت زیادہ طاقت دی جائے گی۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے سو (آدمیوں) کی طاقت دی جائے گی۔''

۵۶۳۷: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: ((لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔ [4]

۵۶۳۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر جنت کی نعمتوں میں سے ناخن برابر کوئی نعمت (دنیا میں) ظاہر ہو جائے تو اس کی وجہ سے زمین و آسمان کے کنارے مزین ہو جائیں، اور اگر جنت والوں میں سے ایک آدمی (زمین پر) جھانک دے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو اس طرح مٹا دے جس طرح سورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (۲۵٤۰) [وابن حبان (الإحسان: ۷۳٦۲ / ۷٤۰۵) بسند حسن عن عمرو بن الحارث عن دراج ...به]۔ [2] **صحيح**، رواه الترمذي (۲۵۳۵ وقال: حسن صحيح)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (۲۵۳٦ وقال: صحيح غريب) ☆ قتادة عنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند البزار (كشف الأستار ٤/ ۱۹۸ ح ۳۵۲٦) والبيهقي (البعث والنشور: ٤۰۳) وغيرهما۔ [4] **حسن**، رواه الترمذي (۲۵۳۸)۔

٥٦٣٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ كَحْلٰى، لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ، وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۵۶۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والوں کے جسم پر بال نہ ہوں گے اور نہ ان کی داڑھی ہوگی، اور ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی، نہ تو ان کی جوانیاں ختم ہوں گی اور نہ ان کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔''

٥٦٣٩: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۶۳۹: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والے جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ نہ تو ان کے جسم پر بال ہوں گے اور نہ ان کی داڑھی ہوگی، ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی اور ان کی عمر تیس یا تینتیس سال ہوگی۔''

٥٦٤٠: وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذُكِرَ لَهٗ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، قَالَ: ((يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ، اَوْيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ)) شَكَّ الرَّاوِيْ ((فِيْهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ، كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۵۶۴۰: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ سے سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: ''سوار اس کی شاخوں کے سایے میں سو سال چلتا رہے گا۔'' یا فرمایا: ''اس کے سائے سے سو سوار سایہ حاصل کر سکیں گے۔'' اس میں راوی کو شک ہوا ہے۔ ''اس پر پتنگے سونے کے ہوں گے، اور اس کا پھل بڑے مٹکوں کی طرح ہوگا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٤١: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ، يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ، اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ)) قَالَ عُمَرُ: اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کوثر کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک نہر ہے جو اللہ نے مجھے عطا کی ہے، یعنی وہ مجھے جنت میں عطا کرے گا، (اس کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں ایک پرندہ ہے جس کی گردن اونٹ کی گردن کی طرح ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ تو پھر بہت اچھی نعمت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو کھانے والے اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔''

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٣٩ وقال: غريب) و الدارمي (٢/ ٣٣٥ ح ٢٨٢٩)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٤٥ وقال: حسن غريب) ☆ قتادة مدلس وعنعن فالسند ضعيف وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد (٢/ ٢٩٥، ٣٤٣، ٤١٥) وغيره، وانظر الحديث السابق [و النهاية بتحقيقي (١٠١٩)]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٤١) ☆ محمد بن إسحاق بن يسار مدلس و صرّح بالسماع عند هناد بن السري في الزهد (١/ ٩٨ ح ١١٥)۔ [4] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٤٢ وقال: حسن)۔

٥٦٤٢: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ: ((اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ، اِلَّا فَعَلْتَ)). وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَاقَالَ لِصَاحِبِهِ، فَقَالَ: ((اِنْ يُّدْخِلَكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَّكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۴۲: بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا اور تو نے اگر وہاں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش کی تو وہ جنت میں جہاں تو چاہے گا تجھے اڑا کر لے جائے گا۔'' ایک دوسرے آدمی نے آپ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے؟ راوی بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ جواب نہیں دیا جو آپ نے اس کے ساتھی کو جواب دیا تھا (بلکہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل فرما دیا تو تیرے لیے وہاں وہ کچھ ہوگا جس کو تیرا دل چاہے گا اور (جس سے) تیری آنکھیں لذت و سرور حاصل کریں گیں۔''

٥٦٤٣: وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ، اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُوْتِيْتَ بِفَرَسٍ مِّنْ يَّاقُوْتَةٍ لَّهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَاَبُوْسَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ: اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ. [2]

۵۶۴۳: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں (دنیا میں) گھوڑے پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تجھے جنت میں داخل کر دیا گیا تو تجھے یاقوت کا ایک گھوڑا دیا جائے گا، جس کے دو پر ہوں گے، تجھے اس پر سوار کیا جائے گا، پھر تو جہاں چاہے گا وہ تجھے اڑا لے جائے گا۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی سند قوی نہیں، ابوسورہ راوی حدیث کے معاملے میں ضعیف قرار دیا گیا ہے، میں نے امام بخاری سے سنا، وہ فرما رہے تھے یہ منکر الحدیث ہے، اور وہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

٥٦٤٤: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ، ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [3]

۵۶۴۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، ان میں سے اسی

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٤٣) ☆ المسعودي صدوق اختلط و لم يثبت تحديثه به قبل اختلاطه وللحديث شواهد ضعيفة والحديث الآتي يغني عنه۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٤٤) ☆ وللحديث شاهد عند البيهقي في البعث والنشور (٤٣٩) وسنده حسن لذاته۔ [3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٤٦ وقال: حسن) والدارمي (٢/ ٣٣٧ ح ٢٨٣٨) والبيهقي في البعث والنشور (لم أجده) [و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٦٣٩) والحاكم على شرط مسلم (٢/ ٨١-٨٢) ووافقه الذهبي]۔

اس امت کی ہوں گی، اور چالیس باقی تمام امتوں کی ہوں گی۔''

٥٦٤٥: وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَابُ أُمَّتِي الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ، حَتّٰى تَكَادَ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَقَالَ: يَخْلُدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ. [1]

۵۶۴۵: سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے لوگ جس دروازے سے جنت میں داخل ہوں گے، اس کا عرض، بہترین سوار کی تین (روز یا سال) کی مسافت کے برابر ہے، پھر بھی وہاں سے داخل ہوتے وقت وہ اتنے تنگ ہوں گے کہ قریب ہے کہ ان کے کندھے الگ ہو جائیں۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث ضعیف ہے، اور میں نے محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمہ اللہ) سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا اور فرمایا: مخلد بن ابی بکر منکر روایات بیان کرتا ہے۔

٥٦٤٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَّا فِيْهَا شِرًى وَّلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۶۴۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے، وہاں کوئی خرید و فروخت نہیں ہو گی، البتہ وہاں مردوں اور عورتوں کی تصویریں ہوں گی، جب آدمی کسی صورت و تصویر کو پسند کرے گا تو وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٤٧: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ لَقِيَ أَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ فِيْ سُوْقِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: أَفِيْهَا سُوْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا، فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ، وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ، وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ، عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ، مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)). قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ! هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا: لَا، قَالَ: ((كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقٰى فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً وَحَتّٰى يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ، يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيُذَكِّرُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِيْ! فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِيْ بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهٖ فَبَيْنَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ،

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٤٨) ☆ خالد بن أبي‌بكر: فيه لين وعدّ الذهبي هذا الحديث من مناكيره۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٥٠) ☆ فيه عبد الرحمن بن إسحاق الكوفي ضعيف (تقدم: ٥٥٩٧)۔

فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُولُ رَبُّنَا: قُومُوا إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ، فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ، فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ، وَلَمْ تَسْمَعِ الْأُذَانُ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ، فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا، لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى، وَفِي ذَالِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). قَالَ: ((فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ، فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ، وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ، فَيَرُوعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ، فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَالِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا، فَيَقُلْنَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلُ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ، فَنَقُولُ: إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ، وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ [1]

۵۶۴۷: سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ (بازار مدینہ کی طرح) مجھ کو اور آپ کو جنت کے بازار میں اکٹھا فرمائے، سعید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کیا وہاں بازار ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جب جنت والے، اس (جنت) میں داخل ہو جائیں گے تو وہ اپنے اعمال کے حساب سے وہاں قیام کریں گے، پھر دنیا کے ایام سے جمعہ کے دن کی مقدار کے مطابق انہیں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے رب کی زیارت کریں گے اور وہ ان کے لیے اپنا عرش ظاہر فرمائے گا، وہ (ان کا رب) ان کی خاطر جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچے میں تجلی فرمائے گا، ان کے لیے نور کے موتیوں کے، یاقوت کے، زمرد کے، سونے کے اور چاندی کے منبر لگائے جائیں گے، ان میں سے ادنیٰ درجے کا شخص، اور ان میں کوئی بھی ادنیٰ درجے کا نہیں ہوگا، کستوری اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا، اور وہ یہ محسوس نہیں کریں گے کہ کرسیوں والے نشست و برخواست میں ان سے افضل ہیں۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں، کیا تم سورج دیکھنے میں اور چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شک کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا، نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے، اور اس مجلس میں موجود ہر شخص سے اللہ (کسی ترجمان کے بغیر) مخاطب ہوگا، حتیٰ کہ وہ ان میں سے ایک آدمی سے کہے گا: اے فلاں بن فلاں! کیا تجھے فلاں دن یاد ہے تو نے یہ اور یہ کہا تھا، وہ دنیا میں اس کی بعض نافرمانیاں اور عہد شکنیاں اسے یاد کرائے گا تو وہ عرض کرے گا: رب جی! کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا تھا؟ وہ فرمائے گا، کیوں نہیں، ہاں میری مغفرت کی وسعت کی بدولت ہی تو اپنے اس مقام کو پہنچا ہے، وہ اسی اثنا میں ہوں گے تو بادل کا ایک ٹکڑا اوپر سے انہیں ڈھانپ لے گا، وہ ان پر خوشگوار بارش برسائے گا، اور انہوں نے اس جیسی خوشبو کسی چیز میں نہیں پائی ہوگی، ہمارا رب فرمائے گا: میں نے تمہارے اعزاز و اکرام کی خاطر جو تیار کر رکھا ہے، تم اس کا قصد کرو اور (وہاں سے) جو تم چاہو، وہ لے لو، ہم ایک بازار میں جائیں گے، اسے فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا، اس میں ایسی ایسی چیزیں ہوں گی جسے آنکھوں نے دیکھا ہوگا نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ ہی دلوں میں اس کا خیال آیا ہوگا، ہم جو چاہیں گے وہ ہمارے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٤٩) وابن ماجه (٤٣٣٦) ☆ هشام بن عمار صدوق اختلط، ولم يثبت بأنه حدث بهذا الحديث قبل اختلاطه۔

لیے لایا جائے گا، وہاں خرید وفروخت نہیں ہوگی، اور اس بازار میں، جنت والے ایک دوسرے کو ملیں گے۔'' فرمایا: ''بلند منزلوں والا آدمی توجہ کرے گا تو وہ اپنے سے کم تر سے، حالانکہ ان میں کوئی بھی کم تر نہیں، ملاقات کرے گا تو وہ اس کے لباس کو دیکھے گا تو وہ اسے تعجب میں ڈال دے گا، اس کی بات ختم نہیں ہوگی حتی کہ اسے خیال آئے گا کہ اس پر جو (لباس) ہے وہ اس (لباس) سے بہتر ہے، اور یہ اس لیے ہے کہ کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اس (جنت) میں غمگین ہو، پھر ہم اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو ہماری ازواج ہم سے ملاقات کریں گی تو وہ کہیں گی: خوش آمدید، جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے، تو اب جبکہ تم ہمارے پاس آئے ہو، اس سے زیادہ خوبصورت ہو، ہم کہیں گے: آج ہم نے اپنے رب جبار کی ہم نشینی اختیار کی تو ہم پر لازم تھا کہ ہم اسی حالت میں واپس آتے جس حالت میں ہم واپس آئے ہیں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٤٨: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِیْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ، وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً، وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَ زَبَرْجَدٍ وَیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَةِ اِلٰی صَنْعَآءَ)).

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: ((وَمَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّةِ، لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا اَبَدًا وَ کَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ)).

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: ((اِنَّ عَلَیْهِمُ التِّیْجَانَ، اَدْنٰی لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). [1]، [2]

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّةِ کَانَ حَمْلُهٗ وَ وَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِیْ سَاعَةٍ کَمَا یَشْتَهِیْ)). وَقَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ: اِذَا اشْتَهَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّةِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَةٍ، وَلٰکِنْ لَا یَشْتَهِیْ، رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ، وَالدَّارِمِیُّ الْاٰخِیْرَةَ. [3]

۵۶۴۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والوں میں سے ادنیٰ درجے والا وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی، اور اس کے لیے جابیہ سے صنعاء کی درمیانی مسافت جتنا، جواہرات، زمرد اور یاقوت سے ایک خیمہ نصب کیا جائے گا۔'' اور اسی سند کے ساتھ ہے، فرمایا: ''جنت والوں میں سے (دنیا میں) جو کوئی چھوٹا یا کوئی بڑا فوت ہو جاتا ہے وہ سب جنت میں تیس برس کے ہوں گے، ان کی عمر اس سے کبھی زیادہ نہیں ہوگی، اور جہنم والے بھی اس طرح (تیس سال کے) ہوں گے۔'' اور اسی سند کے ساتھ فرمایا: ''ان (جنت والوں کے سروں) پر تاج ہوں گے، ان کا ادنی سا موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔'' اور اسی سند سے مروی ہے، فرمایا: ''مومن جب جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل ہونا، اس کی ولادت ہونا اور کی عمر (پوری) ہونا ایک گھڑی میں ہو جائے گا جس طرح وہ چاہے گا۔''

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (١/ ٢٥٦٢) ☆ قلت: و رواه عبد الله بن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث به (ابن حبان، الإحسان: ٧٣٥٨/ ٧٤٠١) وسنده حسن۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٢/ ٢٥٦٢) و ابن أبي داود كما فى النهاية فى الفتن و الملاحم (٢/ ١٣٢ ح ١٢٠٣ وسنده حسن) ☆ قلت: رواه ابن وهب: أخبرنا عمرو بن الحارث به۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٣/ ٢٥٦٣) و ابن حبان (الإحسان: ٧٣٥٤/ ٧٣٩٧ وسنده حسن) ☆ قلت: رواه ابن وهب: أخبرني عمرو بن الحارث به۔ ٥ حديث "المؤمن إذا اشتهى" إلخ سنده حسن، رواه الترمذي (٢٥٦٣ وقال: حسن غريب) وابن ماجه (٤٣٢٨) والدارمي (٢/ ٣٣٧ ح ٢٨٣٧)۔

اور اسحاق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے اس حدیث (کے بیان) میں فرمایا: جب مومن جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو وہ ایک گھڑی میں ہو جائے گا لیکن وہ اس کی خواہش ہی نہیں کرے گا۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، امام ابن ماجہ نے چوتھا فقرہ روایت کیا، جبکہ امام دارمی نے آخری۔

٥٦٤٩: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَّمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا، يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخٰلِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ، طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۴۹: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں حور عین کے لیے ایک اجتماع گاہ ہے جہاں وہ آوازیں بلند کریں گی جو مخلوق نے نہیں سنی ہوں گی، وہ کہیں گی: ہم دائمی ہیں، ہم ہلاک نہیں ہوں گی، ہم تو عیش کرنے والیاں ہیں، ہم محتاج نہیں ہوں گی، اور ہم خوش رہنے والیاں ہیں، ہم ناراض نہیں ہوں گی، اس شخص کے لیے خوش خبری ہو جو ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں۔''

٥٦٥٠: وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَآءِ، وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۶۵۰: حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں پانی کا دریا ہے، شہد کا دریا ہے، دودھ کا دریا ہے، اور شراب کا دریا ہے، پھر (جنت والوں کے جنت میں داخل ہونے کے) بعد نہریں نکلیں گی۔''

٥٦٥١: وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ. [3]

۵۶۵۱: اور امام دارمی نے اسے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٦٥٢: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ، ثُمَّ تَأْتِيْهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهٖ، فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ، وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَيَرُدُّ السَّلَامَ، وَيَسْاَلُهَا: مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ: اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا، فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ، حَتّٰى يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ، وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اَنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٦٤، ٢٥٥٠) ☆ عبد الرحمٰن بن إسحاق الكوفي ضعيف۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٧١ وقال: حسن صحيح)۔ [3] **حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٣٣٧ ح ٢٨٣٩)۔

[4] **حسن**، رواه أحمد (٣/ ٧٥ ح ١١٧٣٨) وابن حبان في صحيحه (الإحسان: ٧٣٥٤ / ٧٣٩٧ وسنده حسن)۔

۵۶۵۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی جنت میں، (اپنی خاص) جنت میں کروٹ بدلنے سے پہلے ستر تکیوں پر ٹیک لگائے گا، پھر ایک عورت اس کے پاس آئے گی، اور اس کے کندھے کو تھپتھپائے گی، وہ اس کے رخسار میں اپنا چہرہ دیکھے گا، وہ (رخسار) آئینے سے زیادہ صاف ہوگا، اور اس (عورت) پر ادنی موتی مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے کو روشن کر دے، وہ اس کو سلام کرے گی تو وہ اسے سلام کا جواب دے گا، اور وہ اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں ''مزید'' کے ضمن سے ہوں، اس پر ستر لباس ہوں گے، اس کی نظر ان (ستر لباسوں) سے گزر جائے گی حتی کہ ان کے پیچھے اس کی پنڈلی کا گودا دیکھ لے گا، اور اس پر ایک تاج ہوگا اور اس کے جواہرات میں سے ادنی ہیرا مشرق و مغرب کو روشن کر دے۔''

٥٦٥٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ یَتَحَدَّثُ، وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ: ((اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهٗ: اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلٰی، وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ، فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ، وَاسْتِحْصَادُهٗ، فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ. فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: دُوْنَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ! فَاِنَّهٗ لَا یُشْبِعُكَ شَیْءٌ)). فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ: وَاللّٰهِ! لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا، فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ، وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۵۶۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بات کر رہے تھے، اس وقت آپ کے پاس ایک اعرابی تھا کہ جنت والوں میں سے ایک آدمی نے اپنے رب سے کاشتکاری کے متعلق اجازت طلب کی تو اس نے اس سے فرمایا: کیا تجھے من پسند چیزیں میسر نہیں؟ اس نے عرض کیا، کیوں نہیں، میسر ہیں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ میں کاشتکاری کروں، اس نے بیج گرایا تو پل بھر میں وہ اگ آیا، برابر ہو گیا اور کٹ بھی گیا، اور وہ (غلے کے ڈھیر) پہاڑوں کی طرح تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم! اسے لے لو، کیونکہ کوئی چیز تیرا پیٹ نہیں بھر سکتی۔'' اس اعرابی نے عرض کیا، اللہ کی قسم! وہ قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ وہ کاشتکار ہیں، اور رہے ہم، تو ہم کاشتکار نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے۔

٥٦٥٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَیَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: ((اَلنَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ، وَلَا یَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [2]

۵۶۵۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا، کیا جنت والے سوئیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیند، موت کی بہن ہے اور جنت والے مریں گے نہیں۔''

[1] رواه البخاري (٢٣٤٨)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (٤٧٤٥، نسخة محققة: ٤٤١٦)
☆ سفيان الثوري مدلس وعنعن ولحديثه شواهد ضعيفة ومرسلة في الصحيحة للألباني (١٠٨٧) ومعناه صحيح۔

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

دیدار الٰہی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۶۵۵: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقَالَ: ((اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ، فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا)). ثُمَّ قَرَاَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۶۵۵: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے رب کو صاف ظاہر طور پر دیکھو گے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: راوی بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو، اور اس کو دیکھنے میں تم کوئی تنگی محسوس نہیں کرو گے، اگر تم اس کی استطاعت رکھو کہ تم طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے کی نمازوں کی ادائیگی میں مغلوب نہ ہو جاؤ تو پھر ان کی ادائیگی ضرور کرو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''طلوع آفتاب اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو۔''

۵۶۵۶: وَعَنْ صُهَيْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا؟ اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟)) قَالَ: ((فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ، فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ)) ثُمَّ تَلَا: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۵۶: صہیب رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو میں تمہیں مزید عطا فرماؤں؟ وہ عرض کریں گے: کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں بنا دیے؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرما دیا اور تو نے ہمیں جہنم کی آگ سے نہیں بچا لیا؟'' فرمایا: ''حجاب اٹھا لیا جائے گا تو وہ اللہ کے چہرے کا دیدار کریں گے، انہیں جو کچھ عطا کیا گیا ان میں سے اپنے رب کا دیدار انہیں سب سے زیادہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٥٥٤) و مسلم (٢١١/ ٦٣٢)۔

[2] رواه مسلم (٢٩٨، ٢٩٧/ ١٨١)۔

محبوب ہوگا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اچھے اعمال کیے، اچھا ثواب (جنت) ہے اور زیادہ (اللہ تعالیٰ کا دیدار) ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٦٥٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ، وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۵۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت والوں میں سے سب سے ادنی مقام والا وہ شخص ہوگا جو اپنے باغات، اپنی ازواج، اپنی نعمتوں، اپنے خادموں اور اپنے تختوں کو ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا (اس کی نعمتیں ہزار سال کی مسافت پر محیط ہوں گی) اور ان میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز وہ ہوگا جو صبح وشام اس کے چہرے کا دیدار کرے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اس روز بعض چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔''

٥٦٥٨: وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهٗ مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((بَلٰى)) قُلْتُ: وَمَا اٰيَةُ ذَالِكَ فِيْ خَلْقِهٖ؟ قَالَ: ((يَا اَبَا رَزِيْنٍ! اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ؟)) قَالَ: بَلٰى. قَالَ: ((فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۶۵۸: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا قیامت کے روز ہم سب اللہ کو اکیلے اکیلے دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، کیوں نہیں۔'' میں نے عرض کیا: اس کی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابورزین! کیا تم سب چودھویں رات کے چاند کو اکیلے اکیلے نہیں دیکھتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، جی ہاں (دیکھتے ہیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ (چاند) تو اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ اجل واعظم ہے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٦٥٩: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: ((نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۶۵۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٦٤ ح ٥٣١٧) و الترمذي (٢٥٥٣) ☆ فيه ثوير: ضعيف۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٤٧٣١)۔

[3] رواه مسلم (٢٩١/ ١٧٨)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''(وہ) نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔''

٥٦٦٠: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى﴾...... ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى﴾ قَالَ: رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ: اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ﴾؟ قَالَ: وَيْحَكَ! ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ، وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ. [1]

۵۶۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اس (رسول) نے جو کچھ دیکھا (آپ کے) دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا۔اور آپ نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا'' کے بارے میں فرمایا: آپ ﷺ نے اس کو اپنے دل سے دو مرتبہ دیکھا۔
اور ترمذی کی روایت میں ہے، فرمایا: محمد (ﷺ) نے اپنے رب کو دیکھا ہے، عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا اللہ فرماتا نہیں؟ ''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں جبکہ وہ آنکھوں کا ادراک کر سکتا ہے۔'' فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! یہ تب ہے جب وہ اپنے اس نور کے ساتھ تجلی فرمائے جو کہ اس کا نور ہے، اور آپ ﷺ نے اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔

٥٦٦١: وَعَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا رضی اللہ عنہم بِعَرَفَةَ، فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ، فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ. فَقَالَ كَعْبٌ رضی اللہ عنہ: اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى، فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ، وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ، قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَقُلْتُ: هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِيْ، قُلْتُ: رُوَيْدًا، ثُمَّ قَرَاْتُ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ فَقَالَتْ: اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ؟ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ. مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ، اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ، وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ، لَمْ يَرَهٗ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ، لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ، قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَّاخْتِلَافٍ، وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: فَاَيْنَ قَوْلُهٗ: ﴿ثُمَّ دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾؟ قَالَتْ: ذَاكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ، وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ، فَسَدَّ الْاُفُقَ. [2]

۵۶۶۱: شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما، کعب رضی اللہ عنہ کو عرفات کے میدان میں ملے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کسی چیز کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے (زور سے) اللہ اکبر کہا حتی کہ پہاڑوں نے انہیں جواب دیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں، کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے اپنی رؤیت اور اپنے کلام کو محمد ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان تقسیم فرمایا

---

[1] رواه مسلم (٢٨٥ / ١٧٦) والترمذي (٣٢٧٩ وقال: حسن غريب) وحديث الترمذي حديث حسن ورواه ابن خزيمة في التوحيد (ص ١٩٨ ح ٢٧٣) وابن أبي عاصم في السنة (٤٣٧/ ٤٤٦) بسند حسن به۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٧٨) ☆ فيه مجالد بن سعيد: ضعيف و أصل الحديث عند البخاري [٤٨٥٥] ومسلم [١٧٧] بغير هذا اللفظ) والرواية الثانية صحيحة متفق عليها (رواها البخاري: ٣٢٣٥ و مسلم: ٢٩٠/ ١٧٧)۔

ہے، موسیٰ علیہ السلام نے دومرتبہ کلام کیا ہے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دومرتبہ دیکھا ہے۔مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟انہوں نے فرمایا:تم نے ایسی چیز کے متعلق بات کی ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں، میں نے عرض کیا: ذرا سکون فرمائیں، پھر میں نے یہ آیت تلاوت کی:''اس (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کی بعض بڑی نشانیاں دیکھیں۔''انہوں نے فرمایا: یہ (آیت) تمہیں کدھر لے کر جا رہی ہے؟ اس سے مراد تو جبریل علیہ السلام ہیں، جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ یا جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بیان کرنے کا) حکم دیا گیا تھا تو آپ نے اس میں سے کوئی چیز چھپالی؟ یا آپ وہ پانچ چیزیں جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، اور وہی بارش برساتا ہے۔''اور یہ (کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے) تو یہ بہت بڑا جھوٹ ہے،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور آپ نے انہیں ان کی اصل صورت میں صرف دومرتبہ ہی دیکھا ہے، ایک مرتبہ سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک مرتبہ اجیاد (مکہ کے نشیبی علاقے) کے پاس، اس کے چھ سو پر ہیں۔اور اس نے افق کو بھر دیا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ اضافے اور کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے، ان کی روایت میں ہے، مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:''پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا، تو کمان کا یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا۔'' کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ (جبریل علیہ السلام) آدمی کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے، اور اس مرتبہ وہ اپنی اس صورت میں آئے تھے جو کہ ان کی اصل صورت ہے، تو افق بھر گیا۔

٥٦٦٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى﴾ وَفِيْ قَوْلِهٖ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ وَفِيْ قَوْلِهٖ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا: رَاٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٦٦٢: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:'' تو کمان یا اس سے بھی کم فرق رہ گیا۔''اور'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا، دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا''اور''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔'' کے بارے میں فرمایا: ان تمام صورتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے، ان کے چھ سو پر تھے۔

وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى﴾ قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ، قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ.

وَلَهٗ، وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى﴾ قَالَ: رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ، سَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ.

اور ترمذی کی روایت میں ہے:''آپ نے جو دیکھا، دل نے اس میں دھوکہ نہیں کھایا۔'' کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو سبز جوڑے میں دیکھا، اس نے زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو پُر کر رکھا تھا، اور ترمذی اور صحیح بخاری کی، اللہ تعالیٰ کے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٥٦ والرواية الأخيرة: ٤٨٥٨) ومسلم (٢٨٢، ٢٨١ / ١٧٤) والترمذي (٣٢٨٣ وقال: حسن صحيح)۔

فرمان: ''آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔'' روایت میں ہے، فرمایا: آپ ﷺ نے سبز لباس والے کو دیکھا اس نے افق بھر دیا تھا۔

٥٦٦٣: وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رضي الله عنه عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ فَقِيْلَ: قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ: اِلٰى ثَوَابِهٖ. فَقَالَ مَالِكٌ رضي الله عنه: كَذَبُوْا، فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ﴾؟ قَالَ مَالِكٌ: اَلنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَعْيُنِهِمْ، وَقَالَ: لَوْلَمْ يَرَالْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ: ﴿كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ﴾. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ. [1]

٥٦٦٣: اور مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''وہ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے۔'' کے بارے میں پوچھا گیا، نیز انہیں بتایا گیا کہ کچھ لوگ اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ وہ رب تعالیٰ کے ثواب کو دیکھنے والے ہوں گے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا ہے، (اگر ایسے ہے) تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''ہرگز نہیں، بے شک وہ اس روز اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔'' کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگ روز قیامت اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کریں گے اور فرمایا: اگر مؤمن قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار نہیں کریں گے تو پھر اللہ کافروں کو دیدار سے محرومی کی عار نہ دلاتا، فرمایا: ''ہرگز نہیں، بے شک وہ (کافر لوگ) اس روز اپنے رب کے دیدار سے روک دیے جائیں گے۔''

٥٦٦٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيْ نَعِيْمِهِمْ، اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ، فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ!)) قَالَ: ((وَ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴾)). قَالَ: ((فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَ يَبْقٰى نُوْرُهٗ)). [2] رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

٥٦٦٤: جابر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ جنت والے اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے کہ اچانک ان کے لیے ایک نور چمکے گا، وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو اچانک ان کے اوپر سے رب تعالیٰ نے ان پر تجلی فرمائی ہوگی، وہ فرمائے گا: جنت والو! السلام علیکم!'' فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان ہے: ''مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔'' فرمایا: ''وہ ان کی طرف دیکھے گا اور وہ اس کی طرف دیکھیں گے، جب تک وہ اس کی طرف دیکھتے رہیں گے وہ کسی اور نعمت کی طرف توجہ نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ ان سے حجاب کرلے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔''

---

[1] **ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٣٢٩۔ ٣٣٠ قبل ح ٤٣٩٣ بدون سند)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٨٤) ☆ الفضل الرقاشي: منكر الحديث و رمي بالقدر۔

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

جہنم اور جہنم والوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٦٦٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ: ((فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ. وَفِیْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: ((نَارُكُمُ الَّتِیْ يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ)). وَفِيْهَا: ((عَلَيْهَا)) وَ((كُلُّهَا)) بَدَلَ: ((عَلَيْهِنَّ)) وَ((كُلُّهُنَّ)). [1]

۵۶۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری (یہ دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے۔'' عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! اگر (یہ دنیا کی آگ ہی) ہوتی تو وہی کافی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (جہنم کی آگ) کو ان (آگ کی اقسام) پر انہتر درجے فضیلت و برتری دی گئی ہے، وہ سب اس (دنیا کی آگ) کی حرارت وتپش کی طرح ہے۔'' اور الفاظ حدیث صحیح بخاری کے ہیں۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: ''تمہاری وہ آگ جو انسان جلاتا ہے۔'' اور صحیح مسلم کی روایت میں: ((علیهن)) اور ((کلهن)) کے بجائے ((علیها)) اور ((کلها)) کے الفاظ ہیں۔

٥٦٦٦: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۶۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کو لایا جائے گا، اس روز اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔''

٥٦٦٧: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَّهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ، يَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِی الْمِرْجَلُ، مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا، وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٢٦٥) و مسلم (٣٠/ ٢٨٤٣)۔

[2] رواه مسلم (٢٩/ ٢٨٤٢)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (٦٥٦١ ـ ٦٥٦٢) و مسلم (٣٦٤/ ٢١٣)۔

۵۶۶۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم والوں میں سے جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا، وہ شخص وہ ہوگا جس کے جوتے اور تسمے آگ کے ہوں گے، جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھولتا ہوگا جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے،“ وہ یہ خیال کرے گا کہ کسی شخص کو اس سے زیادہ عذاب نہیں ہو رہا حالانکہ وہ سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا ہوگا۔“

۵۶۶۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْطَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۶۶۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم والوں میں سے سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا، اس نے آگ کے دو جوتے پہنے ہوں گے، ان سے اس کا دماغ کھولے گا۔“

۵۶۶۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً، ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ! هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ، يَا رَبِّ! مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ، وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۶۶۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت جہنم والوں میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں میسر تھیں، اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی خیر و نعمت دیکھی تھی؟ کیا کسی نعمت کا تیرے پاس سے کبھی گزر ہوا تھا؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! اللہ کی قسم! نہیں، (پھر) اہل جنت میں سے ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے دنیا میں سب سے زیادہ بدحالی دیکھی ہو، اسے جنت میں ایک بار گھما کر اس سے پوچھا جائے گا: اے انسان! کیا تو نے کبھی کوئی بدحالی دیکھی تھی؟ یا کبھی کوئی شدت و تنگی تیرے پاس سے گزری تھی؟ وہ عرض کرے گا: رب جی! اللہ کی قسم! نہیں، نہ تو کبھی بدحالی میرے پاس سے گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی شدت و تنگی دیکھی۔“

۵۶۷۰: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا، وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا، فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۶۷۰: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزِ قیامت اللہ، جہنم والوں میں سے سب سے ہلکے عذاب میں گرفتار شخص سے فرمائے گا: اگر زمین کی تمام چیزیں تیری ملکیت ہوں تو کیا تو انہیں اس (عذاب کے) بدلے میں بطورِ فدیہ دے دے گا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں، وہ فرمائے گا: میں نے تجھ سے، جبکہ تو آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا، اس سے بھی معمولی چیز کا مطالبہ کیا تھا کہ تو میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائے گا، لیکن تو نے انکار کیا، اور میرے ساتھ شرک کیا۔“

۵۶۷۱: وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ

---

[1] رواه البخاري (لم أجده) [و مسلم (٣٦٢/ ٢١٢)]۔ [2] رواه مسلم (٥٥/ ٢٨٠٧)۔

[3] مُتفق عليه، رواه البخاري (٦٥٥٧) و مسلم (٥١/ ٢٨٠٥)۔

النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۶۷۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ ایسے لوگ ہوں گے جنہیں آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی، ان میں سے کسی کے گھٹنوں تک پہنچی ہوگی، ان میں سے کسی کے ازار بند تک پہنچی ہوگی اور ان میں سے کسی کی گردن کو دبوچے ہوئے ہوگی۔''

۵۶۷۲: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ)). وَفِیْ رِوَايَةٍ: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَغِلْظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [2]
وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا)). فِیْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلَوَاتِ.

۵۶۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین روز کی مسافت جتنا ہوگا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''کافر کی داڑھ احد (پہاڑ) کی مثل ہوگی، اور اس کی جلد کی موٹائی تین رات کی مسافت جتنی ہوگی۔''

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ''آگ نے اپنے رب سے شکایت کی......'' **باب تعجیل الصلوات** میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۶۷۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ، ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ، فَهِيَ سَوْدَآءُ مُظْلِمَةٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [3]

۵۶۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کی آگ ہزار برس جلائی گئی تو وہ سرخ ہوگئی، پھر اسے ہزار برس جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی، پھر اسے ہزار برس جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی، وہ سیاہ ترین ہے۔''

۵۶۷۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَآءِ، وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِّثْلُ الرَّبْذَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۶۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت کافر کی داڑھ احد پہاڑ جیسی ہوگی، اس کی ران بیضاء (پہاڑ/مقام) کی طرح ہوں گی، اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین رات کی مسافت، جیسے (مدینہ سے) ربذہ ہے، کے برابر

[1] رواه مسلم (۳۳/ ۲۸۴۵)۔ [2] رواه مسلم (۴۴/ ۲۸۵۱، ۴۵/ ۲۸۵۲) ○ حديث "اشتكت النار إلى ربها" تقدم (۵۹۱)۔ [3] سنده ضعيف، رواه الترمذي (۲۵۹۱) و ابن ماجه (۴۳۲۰) ☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و قال أبو هريرة رضي الله عنه: "أترونها حمراء كناركم هذه؟ لهي أسود من القار والقار الزفت" (الموطأ للإمام مالك (۲/ ۹۹۴) وسنده صحيح و حكمه الرفع. وهو يغني عنه۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۲۵۷۸ وقال: حسن غريب)۔

ہوگی۔''

٥٦٧٥: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا، وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ، وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَابَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس ہاتھ ہوگی، اس کی داڑھ احد پہاڑ کی مثل ہوگی اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جس طرح مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے۔''

٥٦٧٦: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۶۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' کافر اپنی زبان کو فرسخ (تین میل) اور دو فرسخ گھسیٹے گا اور لوگ اس کو پاؤں تلے روندیں گے۔'' احمد، ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٦٧٧: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يُتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا، وَيُهْوٰى بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۶۷۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' الصعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس پر (کافر) کو ستر سال تک مسلسل چڑھایا جائے گا اور اسی طرح (ستر سال تک) اسے مسلسل گرایا جائے گا۔''

٥٦٧٨: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿كَالْمُهْلِ﴾ ((اَیْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۵۶۷۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿کالمهل﴾ کی تفسیر میں فرمایا: '' وہ تل چھٹ کی طرح ہوگا۔ جب اس کو اس کے چہرے کے قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرے کی جلد اس میں گر جائے گی۔''

٥٦٧٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ، حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ، فَيَسْلُتَ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۵۶۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' کھولتا ہوا پانی ان (جہنم والوں) کے سروں پر ڈالا جائے گا تو وہ کھولتا ہوا پانی داخل ہو جائے گا حتی کہ وہ اس کے پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے گا اور اس کے پیٹ کے اندر جو کچھ

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٧٧ وقال: حسن غريب صحيح) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و للحديث شواهد عند أحمد (٣/ ٣٢٨، ٣٣٤) وغيره دون قوله: "مكة و المدينة" و هذه اللفظه منكرة و الحديث السابق (٥٦٧٤) يغني عنه۔ [2] **حسن**، رواه أحمد (٢/ ٩٢ ح ٥٦٧١) و الترمذي (٢٥٨٠)۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٧٦ وقال: غريب) والحاكم (٤/ ٤٩٦ ح ٨٧٦٤ وسنده حسن)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨١، ٢٥٨٤) والحاكم (٢/ ٥٠١ ح ٣٨٥٠) و ابن حبان (الإحسان: ٧٤٣٠/ ٧٤٧٣ وسنده حسن)۔ [5] **حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨٢ وقال: حسن غريب صحيح) ☆ رواية شعبة عن الأعمش محمولة على السماع، انظر "مسألة التسمية" لمحمد بن طاهر المقدسي (ص ٤٧) و للحديث علة غير قادحة عند ابن أبي شيبة (١٣/ ١٦١ ح ١٥٩٩١) و أحمد (١/ ٣٣٨ ح ٣١٣٨) وغيرهما۔

ہے اسے کاٹ ڈالے گا حتی کہ وہ اس کے قدموں سے نکل جائے گا، اور یہ وہ صہر (گلا دینا) ہے پھر اسے اس کی پہلی ہی حالت پر لوٹا دیا جاتا ہے۔''

٥٦٨٠: وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ قَوْلِهٖ: ﴿يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ﴾ قَالَ: ((يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ، فَاِذَا اُدْنِىَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ، فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ، حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ﴾ وَيَقُوْلُ: ﴿وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ﴾)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶

۵۶۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''اسے پیپ پلائی جائے گی تو وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا۔'' فرمایا: ''وہ اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گا، جب اسے اس کے قریب کیا جائے گا تو اس کا چہرہ جل جائے گا، اس کے سر کی جلد گر پڑے گی، جب وہ اسے پیئے گا تو اس کی انتڑیاں کٹ جائیں گی حتی کہ وہ اس کی دبر (پیٹھ) کے راستے باہر نکل آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ''انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو وہ ان کی انتڑیاں کاٹ ڈالے گا'' اور وہ فرماتا ہے: ''اور اگر وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی ایسے پانی سے کی جائے گی جو تل چھٹ کی طرح ہوگا، چہروں کو بھون ڈالے گا، برا پینا ہے۔''

٥٦٨١: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❷

۵۶۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کی آگ کا چار دیواروں سے احاطہ کیا گیا ہے، اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔''

٥٦٨٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِى الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلُ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸

۵۶۸۲: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر (جہنمیوں کے زخموں کی) پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا والے بدبودار بن جاتے۔''

٥٦٨٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِىْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَآيِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ؟!)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❹

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨٣)۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (١/ ٢٥٨٤) والحاكم (٤/ ٦٠١ ح ٨٧٧٥ وسنده حسن)۔ ❸ **حسن**، رواه الترمذي (٢/ ٢٥٨٤) والحاكم (٤/ ٦٠٢ ح ٨٧٧٩ وسنده حسن)۔

❹ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٥٨٥) [و ابن ماجه (٤٣٢٥) وصححه ابن حبان (الموارد: ٢٦١١، الإحسان: ٧٤٢٧) و الحاكم علي شرط الشيخين (٢/ ٢٩٤، ٤٥١) ووافقه الذهبي]۔

۵۶۸۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زقوم (تھوہر) کا ایک قطرہ دنیا میں گرا دیا جائے تو وہ زمین والوں پر ان کے اسبابِ زندگانی خراب کر دے، تو اس شخص کی کیا حالت ہوگی جس کا کھانا ہی وہی ہوگا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٦٨٤: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ﴾ قَالَ: ((تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ، وَيَسْتَرْخِىْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ [1]

۵۶۸۴: ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور وہ اس (جہنم) میں اس طرح ہوں گے کہ ان کے ہونٹ سکڑ کر اوپر چڑھ گئے ہوں گے اور دانت کھل گئے ہوں گے۔'' فرمایا: ''آگ انہیں جلا دے گی تو ان کے اوپر والے ہونٹ سکڑ جائیں گے حتی کہ وہ ان کے سر کے وسط میں پہنچ جائیں گے اور ان کے نچلے ہونٹ لٹک جائیں گے حتی کہ وہ ان کی ناف تک پہنچ جائیں گے۔''

٥٦٨٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِبْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكُوْا، فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِى النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ، كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ، حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ، فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ، فَتَقَرَّحُ الْعُيُوْنُ، فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۵۶۸۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! (اپنے گناہوں پر ڈرتے ہوئے) رویا کرو، اگر تم (رونے کی) استطاعت نہ رکھو تو پھر اپنے آپ کو رونے پر آمادہ کرو، کیونکہ جہنم والے جہنم میں روئیں گے حتی کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر اس طرح رواں ہوں گے جیسے وہ بہتی نالیاں ہیں، اور پھر روتے روتے ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو پھر خون بہنا شروع ہو جائے گا، آنکھیں زخمی ہو جائیں گی (اور اس قدر آنسو اور خون بہے گا کہ) اگر اس میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ چلنا شروع کر دیں۔''

٥٦٨٦: وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ، فَيَعْدِلُ مَاهُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ، فَيَسْتَغِيْثُوْنَ، فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ، ﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ﴾ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ، فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِىْ غُصَّةٍ، فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِى الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ، فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ، فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ، فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِىْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا: بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ﴾. قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا مَالِكًا، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿يَامَالِكُ! لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾)).

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨٧ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٢٥٣ ح ٤٤١٨) ☆ فيه يزيد الرقاشي: ضعيف و عمران بن زيد التغلبي: لين وللحديث لون آخر عند ابن ماجه (٤٣٢٤) وسنده ضعيف۔

قَالَ: ((فَيُجِيبُهُمْ: ﴿اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ﴾)) قَالَ الْاَعْمَشُ، نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ، قَالَ: ((فَيَقُوْلُوْنَ: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ، فَلَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: ﴿رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ﴾)). قَالَ: ((فَيُجِيبُهُمْ: ﴿اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ﴾)). قَالَ: ((فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ: وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۸۶: ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم والوں پر بھوک ڈال دی جائے گی، اور وہ (بھوک کی تکلیف) اس عذاب (کی تکلیف) کے برابر ہوگی جس میں وہ مبتلا ہوں گے، وہ فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی کانٹے دار کھانے کے ذریعے کی جائے گی، وہ موٹا کرے گا نہ بھوک مٹائے گا، وہ کھانے کی فریاد کریں گے تو ان کی اس طرح کے کھانے سے فریاد رسی کی جائے گی جو حلق میں اٹک جانے والا ہوگا، وہ یاد کریں گے کہ وہ دنیا میں، حلق میں اٹک جانے والی چیزوں کو گزارنے کے لیے پانی پیا کرتے تھے، وہ پانی کے لیے فریاد کریں گے تو لوہے کے آنکڑوں کے ذریعے گرم کھولتا ہوا پانی ان کے قریب کیا جائے گا، جب وہ ان کے چہروں کے قریب ہوگا تو وہ ان کے چہروں کو جلا دے گا، اور ان کے پیٹ میں داخل ہوگا تو وہ پیٹ میں موجود ہر چیز کو کاٹ ڈالے گا، وہ کہیں گے: جہنم کے دربانوں کو بلاؤ، تو وہ جواب دیں گے، کیا تمہارے رسول معجزات لے کر تمہارے پاس نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، آئے تھے، وہ کہیں گے: (پھر) پکارتے رہو، اور کافروں کی پکار خسارے میں ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ (کافر) کہیں گے: مالک کو بلاؤ، وہ کہیں گے، مالک! تیرا رب ہمیں موت ہی دے دے۔'' فرمایا: ''وہ انہیں جواب دے گا: بے شک تم ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں ٹھہرنے والے ہو۔''

اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا کہ ان کی دعا اور مالک کے انہیں جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ فرمایا: ''وہ کہیں گے، اپنے رب سے دعا کرو، تمہارے رب سے بہتر کوئی نہیں، وہ عرض کریں گے: ہمارے پروردگار! ہماری شقاوت ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے، ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں سے نکال دے، اگر ہم نے دوبارہ وہی کام کیے (جن پر تو ناراض ہوتا ہے) تو ہم ظالم ہوں گے۔'' فرمایا: ''وہ انہیں جواب دے گا: ذلیل ہو کر اسی میں رہو، اور مجھ سے کلام نہ کرو۔'' فرمایا: ''اس وقت وہ ہر قسم کی خیر و بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے، اور اس وقت وہ چیخ و پکار، حسرت اور تباہی میں مبتلا ہو جائیں گے۔''

اور عبداللہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ (راوی) بیان کرتے ہیں، لوگ اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے۔

۵۶۸۷: وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ، اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ)) فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا، حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهُ اَهْلُ السُّوْقِ، وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٥٨٦) ☆ الأعمش مدلس و عنعن و قال أحمد: "الأعمش لم يسمع من شمر بن عطية". (المراسيل لابن أبي حاتم ص ٨٢)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (٢/ ٣٣٠ ح ٢٨١٥، نسخة محققة: ٢٨٥٤) [و صححه الحاكم (١/ ٢٨٧) ووافقه الذهبي]۔

۵۶۸۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے تمہیں جہنم کی آگ سے آگاہ کر دیا، میں نے تمہیں جہنم کی آگ سے آگاہ اور خبردار کر دیا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے، حتیٰ کہ اگر آپ میری اس جگہ ہوتے تو بازار والے اسے سن لیتے، اور حتیٰ کہ آپ (کے کندھے) پر جو چادر تھی وہ آپ کے قدموں پر گر پڑی۔

٥٦٨٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِّثْلُ هٰذِهِ)) وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ ((اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ، لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ، لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۶۸۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اتنا سیسہ۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے اور وہ پانچ سو میل کی مسافت ہے، تو وہ شام سے پہلے زمین پر پہنچ جائے، اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو اسے اس کی اصل (پہلی کڑی) تک یا اس کی گہرائی تک پہنچنے کے لیے متواتر چالیس سال لگیں گے۔''

٥٦٨٩: وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُّقَالُ لَهٗ: هَبْهَبُ، يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۵۶۸۹: ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں ایک وادی ہے جسے ہَبْہَب کہا جاتا ہے، اس میں ہر قسم کے سرکش اور باغی رہیں گے۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

٥٦٩٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ، وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ)). [3]

۵۶۹۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم والوں کے جسم، جہنم میں بڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کے کان کی لو سے کندھے تک سات سو سال کی مسافت ہو گی، اس کی جلد کی موٹائی ستر ہاتھ ہو گی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ جیسی ہو گی۔''

٥٦٩١: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٨٨ وقال: حسن صحيح)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (٢/ ٣٣١ ح ٢٨١٩، نسخة محققة: ٢٨٥٨) ☆ فيه أزهر بن سنان: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٢٦ ح ٤٨٠٠) ☆ فيه أبو يحيى: لين الحديث وانظر النهاية بتحقيقي (١٠٧٦) لمزيد التحقيق۔

الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا، وَاِنَّ فِى النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤْكَفَةِ، تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ [1]

۵۶۹۱: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم میں بختی اونٹوں کی طرح اژدہے ہیں، ان میں سے ایک ڈسے گا تو وہ چالیس سال تک اس کے زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا، اس میں پالان بندھوں خچروں کی طرح کے بچھو ہوں گے، ان میں سے کوئی ڈسے گا تو وہ شخص چالیس سال تک اس کی زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔'' دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۵٦۹۲: وَعَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِى النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). فَقَالَ الْحَسَنُ: وَ مَاذَنْبُهُمَا؟ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَكَتَ الْحَسَنُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ. [2]

۵۶۹۲: حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزِ قیامت سورج اور چاند کو لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔'' اس پر حسن رحمہ اللہ نے عرض کیا: ان کا کیا گناہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کر رہا ہوں، تب حسن بصری رحمہ اللہ خاموش ہو گئے۔

۵٦۹۳: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَايَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِىٌّ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنِ الشَّقِىُّ؟ قَالَ: ((مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ، وَّلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ بِمَعْصِيَةٍ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [3]

۵۶۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف بدنصیب شخص ہی جہنم میں جائے گا۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! بدنصیب شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی خاطر کوئی نیک کام نہ کیا اور نہ اس کی خاطر کوئی گناہ چھوڑا۔''

---

[1] **حسن**، رواہ أحمد (٤/ ١٩١ ح ١٧٨٦٤) [وصححه ابن حبان (٧٤٧١ نسخة محققة) والحاكم (٤/ ٥٩٣) ووافقه الذهبي وسنده حسن]۔ [2] **صحيح**، رواه البيهقي فى البعث و النشور (ذكره السيوطي فى اللآلي المصنوعة ١/ ٨٢) وله شاهد عند الطحاوي في مشكل الآثار (١/ ٦٦-٦٧) وسنده صحيح]۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤٢٩٨) ☆ ابن لهيعة مدلس وعنعن۔

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی تخلیق کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٦٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فَمَا لِیَ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ: اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ، وَقَالَ لِلنَّارِ: اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا، فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ. تَقُوْلُ: قَطْ قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ، فَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا، وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ یُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۶۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت اور جہنم نے بحث ومباحثہ کیا تو جہنم نے کہا: مجھے تکبر کرنے والوں اور سرکشوں کے لیے خاص کر دیا گیا ہے، جنت نے کہا، میری تو حالت یہ ہے کہ مجھ میں (زیادہ تر) صرف ضعیف اور کم رتبہ والے اور دنیا سے بیزار لوگ ہوں گے، اللہ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم فرماؤں گا، اور جہنم سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا، اور تم دونوں بھر جاؤ گی، رہی جہنم تو وہ نہیں بھرے گی حتی کہ اللہ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ کہے گی: بس، بس، بس تب وہ بھرے گی اور اس کا بعض حصہ بعض کے ساتھ مل جائے گا، اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا، رہی جنت تو اللہ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا۔“

٥٦٩٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ یُلْقٰی فِیْهَا وَتَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ؟ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِیْهَا قَدَمَهٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ، فَتَقُوْلُ قَطْ، قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ، وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَیُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ: ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)) فِیْ كِتَابِ الرِّقَاقِ.

۵۶۹۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جہنم میں لوگوں کو ڈالا جائے گا تو وہ کہتی رہے گی: کچھ اور بھی ہے؟ حتی کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا بعض حصہ بعض کے ساتھ مل جائے گا اور وہ کہے گی: تیری

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٥٠) و مسلم (٣٦/ ٢٨٤٦)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٧٣٨٤) ومسلم (٣٨/ ٢٨٤٨) ٥ حديث "حفت الجنة بالمكاره" تقدم (٥١٦٠)۔

عزت و کرم کی قسم! بس، بس! اور جنت میں مزید گنجائش ہو گی حتی کہ اللہ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا، اور انہیں جنت کے زائد حصے میں بسائے گا۔''

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((حفت الجنة بالمكاره)) کتاب الرقاق میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۶۹۶: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيلَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا، ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: اَىْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرَئِيلُ! اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا))، قَالَ: ((فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: اَىْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ)). قَالَ: ((فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرَئِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا)). قَالَ: ((فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ: اَىْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرَئِيلُ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا)) قَالَ ((فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: اَىْ رَبِّ! وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۵۶۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھو، وہ گئے اور انہوں نے اس کو اور اس کے رہنے والوں کے لیے اللہ نے جو کچھ تیار کر رکھا تھا اس کو دیکھا، پھر واپس آئے تو عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل ہو گا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے گرد ناگوار چیزوں کی باڑ لگا دی، پھر فرمایا: جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔'' فرمایا: ''وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے اور عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی ایک بھی داخل نہیں ہو گا۔'' فرمایا: ''جب اللہ نے جہنم کو پیدا فرمایا تو فرمایا: جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔'' فرمایا: ''وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے اور عرض کیا، رب جی! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہو گا۔'' اللہ تعالیٰ نے اس کے گرد شہوات کی باڑ لگا دی، پھر فرمایا: ''جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔'' فرمایا: ''وہ گئے اور اسے دیکھا تو (آ کر) عرض کیا: رب جی! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔''

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٥٦٠ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (٤٧٤٤) والنسائي (٧/ ٣ ح ٣٧٩٤)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٦٩٧: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُذْ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۶۹۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلے کی طرف اشارہ کیا، پھر فرمایا: ''اب جب کہ میں تمہیں نماز پڑھا رہا تھا تو مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور جہنم کے مناظر دکھائی دیے، میں نے آج کے دن کی طرح نہ تو کوئی بھلی چیز دیکھی اور نہ ایسی کوئی بُری چیز دیکھی۔''

---

[1] رواه البخاري (٧٤٩)۔

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

مخلوق کی ابتدا اور انبیا علیہم السلام کے ذکر کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۶۹۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّیْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْجَاءَهٗ قَوْمٌ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ: ((اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِیْ تَمِيْمٍ!)) قَالُوْا: بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ! اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ)). قَالُوْا: قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِی الدِّيْنِ، وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ؟ قَالَ: ((كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ، وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ، وَكَتَبَ فِی الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ)) ثُمَّ اَتَانِیْ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عِمْرَانُ! اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا، وَايْمُ اللّٰهِ! لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۵۶۹۸: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ بنوتمیم (قبیلے) کے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنوتمیم! تم خوشخبری قبول کرو۔'' انہوں نے عرض کیا، آپ نے ہمیں خوشخبری تو سنا دی، آپ ہمیں عطا بھی فرمائیں، اتنے میں اہل یمن سے کچھ لوگ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یمن والو! تم خوشخبری قبول کرو، جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔'' انہوں نے عرض کیا، ہم نے قبول کیا، اور ہم آپ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ ہم دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور سب سے پہلے کیا چیز تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تھا، اور اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، اور اس کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے آسمان اور زمین پیدا فرمائی، اور ذکر (لوح محفوظ) میں ہر چیز لکھی۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر ایک آدمی میرے پاس آیا تو اس نے کہا: عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو، وہ جا چکی ہے، میں اسے تلاش کرنے چلا گیا، اللہ کی قسم! میں نے خواہش کی کہ وہ چلی جاتی اور میں (وہاں سے) نہ اٹھتا۔

۵۶۹۹: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ، وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۶۹۹: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طویل خطبہ ارشاد فرمایا، آپ نے ہمیں مخلوق کی ابتدا سے بتانا شروع کیا (اور بتاتے گئے) حتی کہ جنت والے اپنی منازل میں اور جہنم والے اپنی جگہوں میں داخل ہو گئے۔ اور جس نے اسے

---

[1] رواه البخاري (٧٤١٨)۔

[2] رواه البخاري (٣١٩٢)۔

یاد رکھنا تھا اس نے اسے یاد رکھا، اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

۵۷۰۰: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ، فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۷۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق سے پہلے ایک مکتوب (لوح محفوظ) تحریر کیا کہ میری رحمت، میرے غضب پر غالب ہے اور وہ عرش کے اوپر اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔''

۵۷۰۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ، وَخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ، وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے نور سے پیدا کیے گئے، جن دھوئیں اور شعلے والی آگ سے پیدا کیے گئے جبکہ آدم علیہ السلام اس چیز سے پیدا کیے گئے جو تمہیں بیان کر دی گئی ہے۔''

۵۷۰۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَتْرُكَهٗ، فَجَعَلَ اِبْلِیْسُ یُطِیْفُ بِهٖ یَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا یَتَمَالَكُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۷۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ نے آدم علیہ السلام کا خاکہ بنایا تو اللہ نے جس قدر چاہا کہ وہ انہیں جنت میں چھوڑ دے تو اس نے اسے اس قدر جنت میں چھوڑ دیا، ابلیس ان کے گرد چکر لگانے لگا تاکہ وہ دیکھے کہ وہ کیا چیز ہے؟ جب اس نے انہیں (اندر سے) خالی دیکھا تو اس نے پہچان لیا کہ یہ ایسی مخلوق تخلیق کی گئی ہے، جو (اپنے نفس کی خواہشات پر) قابو نہیں رکھ سکے گی۔''

۵۷۰۳: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِیْمُ النَّبِیُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِیْنَ سَنَةً بِالْقُدُوْمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [4]

۵۷۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں تیسے کے ساتھ ختنہ کیا۔''

۵۷۰۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَمْ یَكْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: ثِنْتَیْنِ مِنْهُنَّ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهٗ: ﴿اِنِّیْ سَقِیْمٌ﴾، وَقَوْلُهٗ: ﴿بَلْ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا﴾ وَقَالَ: بَیْنَا هُوَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَارَةُ، اِذْ اَتٰی عَلٰی جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِیْلَ لَهٗ: اِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ، فَسَاَلَهٗ عَنْهَا: مَنْ هٰذِهٖ؟ قَالَ: اُخْتِیْ. فَاَتٰی سَارَةَ، فَقَالَ لَهَا: اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ یَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِیْ یَغْلِبُنِیْ عَلَیْكِ، فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِیْهِ اَنَّكِ اُخْتِیْ، فَاِنَّكِ اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ، لَیْسَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُكِ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا، فَاُتِیَ بِهَا، قَامَ اِبْرَاهِیْمُ یُصَلِّیْ،

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٧٥٥٤) ومسلم (١٤/ ٢٧٥١)۔

[2] رواه مسلم (٦٠/ ٢٩٩٦)۔

[3] رواه مسلم (١١١/ ٢٦١١)۔

[4] متفق علیه، رواه البخاري (٣٣٥٦) ومسلم (١٥١/ ٢٣٧٠)۔

فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ، فَأُخِذَ)) وَيُرْوَى ((فَغُطَّ، حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ، ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ: ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ، فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِيْ بِإِنْسَانٍ، إِنَّمَا أَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ، فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَمْ؟ قَالَتْ: رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِيْ نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ)). قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَآءِ!. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۰۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام نے صرف تین جھوٹ بولے، اس میں سے دو اللہ کی خاطر تھے، انہوں نے کہا: ''میں بیمار ہوں۔'' اور یہ کہنا: ''بلکہ یہ ان کے بڑے نے کیا ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک روز وہ (ابراہیم علیہ السلام) اور (ان کی اہلیہ) سارہ ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزر رہے تھے تو اس (بادشاہ) کو بتایا گیا کہ یہاں ایک آدمی ہے اور اس کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت عورت ہے، اس (بادشاہ) نے ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور ان سے سارہ کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: میری بہن ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام سارہ کے پاس آئے اور انہیں بتایا کہ ظالم بادشاہ ہے اگر اسے پتہ چل جائے کہ تو میری اہلیہ ہے تو وہ تیرے بارے میں مجھ پر غالب آ جائے گا، اگر وہ تجھ سے پوچھے تو یہی کہنا کہ تو میری بہن ہے، کیونکہ تو میری اسلامی بہن ہے، روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی اور مومن نہیں، اس (بادشاہ) نے سارہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا، انہیں لایا گیا تو ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھنے لگے جب وہ ان کے پاس گئیں اور اس نے دست درازی کی کوشش کی تو اسے پکڑ لیا گیا۔'' اور اس طرح بھی مروی ہے کہ ''اس کا گلا گھونٹ دیا گیا حتی کہ اس نے زمین پر اپنا پاؤں مارا اور کہا: اللہ سے میرے لیے دعا کرو میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا، اس نے دوسری مرتبہ دست درازی کی کوشش کی تو اسے اسی طرح یا اس سے بھی سختی کے ساتھ پکڑ لیا گیا، اس نے کہا: اللہ سے میرے لیے دعا کرو، میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے اللہ سے دعا کی تو اسے چھوڑ دیا گیا، اس نے اپنے کسی دربان کو بلایا اور کہا: تو نے میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی شیطان کو بھیجا ہے، اس نے سارہ کی خدمت کے لیے انہیں ہاجر عطا کی، وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں تو وہ کھڑے نماز ادا کر رہے تھے، انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا: اللہ نے کافر کی تدبیر کو اسی پر الٹ دیا ہے، اور اس نے خدمت کے لیے ہاجر دی ہے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اہل عرب (بارش پر گزارہ کرنے والو) یہ ہاجر تمہاری والدہ ہیں۔

۵۷۰۵ وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ: ﴿رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى﴾ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۷۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم ابراہیم علیہ السلام کے مقابلے میں شک کرنے کا زیادہ حق

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (۲۲۱۳، ۳۳۵۸) و مسلم (۱۵۴/ ۲۳۷۱)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (۳۳۷۲) و مسلم (۱۵۲/ ۱۵۱)۔

رکھتے ہیں، جب انہوں نے کہا: ''رب جی! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔'' اللہ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ زبردست سہارے (یعنی اللہ تعالیٰ) کی پناہ لیتے تھے، اور اگر میں اتنی مدت تک، جتنی مدت تک یوسف علیہ السلام قید خانے میں رہے، قید خانے میں رہتا تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔''

٥٧٠٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ مُوْسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا، لَایُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اسْتِحْیَاءً، فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ، فَقَالُوْا: مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ، اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّئَهٗ، فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَهٗ لِیَغْتَسِلَ، فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰی حَجَرٍ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ، فَجَمَحَ مُوْسٰی فِیْ اَثَرِہٖ یَقُوْلُ: ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ: ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ: حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ، فَرَاَوْهُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ، وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ، فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا، فَوَاللّٰهِ! اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

٥٧٠٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام بڑے ہی شرم وحیا والے انسان تھے، ان کے حیا کی وجہ سے ان کی جلد سے کچھ بھی نہیں دیکھا جا سکتا تھا، بنی اسرائیل کے جن لوگوں نے آپ علیہ السلام کو اذیت پہنچائی تھی وہ پہنچا کر رہے، انہوں نے کہا: یہ اپنی کسی جلدی بیماری کی وجہ سے اس قدر اپنا بدن چھپا کر رکھتے ہیں، یہ یا تو برص کے مریض ہیں یا ان کے خصیے (فوطے) پھول گئے ہیں، اللہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ ان کو عیوب سے بے عیب ثابت کرے، ایک روز وہ اکیلے غسل کرنے کے لیے آئے تو اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے، اور وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ گیا، موسیٰ علیہ السلام بھی تیزی کے ساتھ اس کے پیچھے بھاگنے لگے اور کہنے لگے: پتھر! میرے کپڑے (واپس کر دو میں اور کچھ نہیں چاہتا) وہ (اس طرح کہتے ہوئے) بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے، انہوں نے ان کو عریاں حالت میں دیکھ لیا کہ اللہ نے جو تخلیق فرمائی ہے وہ احسن ہے، اور انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ علیہ السلام میں کوئی نقص نہیں، اور انہوں نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنے لگے، اللہ کی قسم! ان کی مار کے، تین، چار یا پانچ نشان پتھر پر پڑ گئے۔''

٥٧٠٧: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَیْنَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا، فَخَرَّ عَلَیْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ، فَنَادَاهُ رَبُّهٗ، یَا اَیُّوْبُ! اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُكَ عَمَّا تَرٰی؟ قَالَ: بَلٰی وَعِزَّتِكَ! وَلٰکِنْ لَّا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِكَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

٥٧٠٧: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایوب علیہ السلام عریاں حالت میں غسل کر رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گریں تو ایوب علیہ السلام انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے انہیں آواز دی، ایوب! کیا میں نے تجھے مال عطا کر کے ان (ٹڈیوں) سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا، تیری عزت کی قسم! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے کیسے بے نیاز رہ سکتا ہوں۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٠٤) و مسلم (١٥٦/ ٢٣٧١)۔

[2] رواه البخاري (٢٧٩)۔

٥٧٠٨: وَعَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِيْ اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ! فَقَالَ: الْيَهُوْدِيُّ: وَالَّذِيْ اصْطَفَى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ! فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ، يَدَهُ عِنْدَ ذَالِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهٖ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَالِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**لَاتُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ، فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِيْ كَانَ فِيْ مَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ، أَوْ كَانَ فِيْ مَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ؟**)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((**فَلَا أَدْرِيْ أَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ، أَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ؟ وَلَا أَقُوْلُ: إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى**)). ❶

۵۷۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں نے آپس میں بُرا بھلا کہا، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور ایک یہودی تھا، مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہاں والوں پر فضیلت عطا فرمائی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی، مسلمان نے اس وقت اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا؟ یہودی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ کو بتایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فوقیت نہ دو، کیونکہ روزِ قیامت لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو میں بھی ان کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا، اور مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کونے کو تھامے ہوئے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ان میں سے تھے جنہیں اللہ نے اس (بے ہوشی) سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”میں نہیں جانتا کہ وہ طور کے روز جو بے ہوش ہوئے تھے وہی ان کے لیے کافی تھا، یا وہ مجھ سے پہلے اٹھائے گئے، اور میں نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے۔“

٥٧٠٩: وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: ((**لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: ((**لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ**)).

۵۷۰۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، فرمایا: ”انبیا کو ایک دوسرے پر برتری نہ دو۔“

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”انبیا کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دو۔“

٥٧١٠: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَايَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَّقُوْلَ: إِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى**)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

---

❶ رواه البخاري (٢٤١١) [و مسلم (١٦٠/ ٢٣٧٣) الرواية الثانية: البخاري (٣٤١٥)]۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٦٩١٦) و مسلم (١٦٣ / ٢٣٧٤) ورواية سيدنا أبي هريرة رضي الله عنه، رواها البخاري (٣٤١٤) ومسلم (١٥٩/ ٢٣٧٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٣٤١٦) ومسلم (١١٦/ ٢٣٧٦) والرواية الثانية، رواها البخاري (٤٦٠٤)۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ)).

۵۷۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بندے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔'' اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، فرمایا: ''جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔''

۵۷۱۱: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۱۱: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ غلام جسے خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا، اگر وہ زندہ رہتا تو وہ اپنے والدین کو سرکشی اور کفر پر مجبور کرتا۔''

۵۷۱۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۷۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لیے رکھا گیا کہ وہ ایک خشک زمین پر بیٹھے تھے، تو وہ (زمین) ان کے بعد سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔''

۵۷۱۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ، فَقَالَ لَهٗ: اَجِبْ رَبَّكَ)) قَالَ: ((فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا)). قَالَ: ((فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ، وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ)). قَالَ: ((فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ، وَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ: اَلْحَيٰوةَ تُرِيْدُ؟ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ: فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوْتُ، قَالَ: فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ، رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ)). قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((وَاللّٰهِ! لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۷۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت کا فرشتہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آیا تو اس نے انہیں کہا: اپنے رب کا حکم قبول کرو (میں آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں)۔'' فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتے کی آنکھ پر تھپڑ مارا اور اسے پھوڑ دیا۔'' فرمایا: ''وہ فرشتہ اللہ کے پاس واپس چلا گیا اور عرض کیا، تو نے مجھے اپنے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، اور اس نے میری آنکھ بھی پھوڑ دی ہے، فرمایا: اللہ نے اس کی آنکھ اسے لوٹا دی، اور فرمایا: میرے بندے کے پاس دوبارہ جاؤ، اور اسے کہو: تم زندگی چاہتے ہو، اگر تم زندگی چاہتے ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی کمر پر رکھو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آ جائیں گے تم اتنے سال زندہ رہو گے، فرمایا: ''پھر کیا ہوگا؟ فرمایا: پھر تم مر جاؤ گے، فرمایا: پھر اب اسی حالت میں روح قبض کر لو، اور عرض کیا: رب جی! مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) کے اتنا قریب کر دے کہ اگر کوئی پتھر پھینکنے والا پھینکے تو وہ وہاں (بیت

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) ومسلم (٢٩/ ٢٦٦١)۔

[2] رواه البخاري (٣٤٠٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (١٣٣٩) ومسلم (١٥٨، ١٥٧ / ٢٣٧٢)۔

المقدس) تک پہنچ سکے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر میں اس (بیت المقدس) کے پاس ہوتا تو میں سرخ ٹیلے کے پاس، راستے کے ایک جانب، تمہیں ان کی قبر دکھاتا۔''

٥٧١٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ فَاِذَا مُوْسٰی ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ، كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَرَاَیْتُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ)) یَعْنِیْ نَفْسَهٗ ((وَرَاَیْتُ جِبْرَئِیْلَ، فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْیَةُ بْنُ خَلِیْفَةَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۱۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے انبیا علیہم السلام دکھائے گئے، موسیٰ علیہ السلام دبلے پتلے ہیں، گویا وہ شنوءہ قبیلے کے مردوں جیسے ہیں، میں نے عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو دیکھا، اور میں نے جنہیں دیکھا ان میں سے وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے، میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ سب سے زیادہ، تمہارے ساتھی، یعنی محمد سے مشابہت رکھتے ہیں، اور میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو وہ ان لوگوں میں سے جنہیں میں نے دیکھا ہے دحیہ بن خلیفہ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔''

٥٧١٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی، رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا، جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَرَاَیْتُ عِیْسٰی رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ، اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ، سَبِطَ الرَّاْسِ، وَرَاَیْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِیَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۵۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معراج کی رات میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، آپ کا رنگ گندمی، دراز قد اور بال گھونگریالے تھے، گویا وہ شنوءہ قبیلے کے افراد میں سے ہوں، اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخی مائل سفید تھا اور بال گھنگریالے نہیں بلکہ سیدھے تھے، میں نے جہنم کے داروغے مالک اور دجال کو بھی دیکھا، یہ ان نشانیوں میں سے تھیں جو اللہ نے مجھے دکھائیں تھیں، آپ ان (موسیٰ علیہ السلام) سے ملاقات کرنے میں کسی قسم کے شک میں مبتلا نہ ہوں۔''

٥٧١٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی)) فَنَعَتَهٗ. ((فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ، رَجِلُ الشَّعْرِ، كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَلَقِیْتُ عِیْسٰی رَبْعَةً اَحْمَرَ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ)). یَعْنِی الْحَمَّامَ. ((وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ)) قَالَ: ((فَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ: اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ. فَقِیْلَ لِیْ: خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ، فَقِیْلَ لِیْ: هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ، اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

---

[1] رواه البخاري (٢٧١/ ١٦٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٣٩) و مسلم (٢٦٧/ ١٦٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٩٤) و مسلم (٢٧٢/ ١٦٨)۔

۵۷۱۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''معراج کی رات میری موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔'' آپ نے ان کا وصف بیان کیا کہ ''وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں، گویا وہ شنوءہ قبیلے کے آدمی ہیں، میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی، ان کا قد درمیانہ اور رنگ سرخ تھا، گویا وہ غسل خانے سے نکلے ہیں، میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی، ان کی اولاد میں سے میں ان کے زیادہ مشابہ ہوں۔'' فرمایا: ''میرے پاس دو برتن لائے گئے، ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی، مجھے کہا گیا: دونوں میں سے جو چاہو پسند کرلو، میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا، مجھے کہا گیا، آپ کو فطرت کی رہنمائی کی گئی، اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

۵۷۱۷: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: ((اَىُّ وَادٍ هٰذَا؟)) فَقَالُوْا: وَادِىْ الْاَزْرَقِ، قَالَ: ((كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى)). فَذَكَرَ مِنْ لَّوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا، ((وَاضِعًا اِصْبَعَيْهِ فِىْ اُذُنَيْهِ، لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِىْ)). قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: ((اَىُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ؟)) قَالُوْا: هَرْشٰى. اَوْلِفْتٌ، فَقَالَ: ((كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِىْ مُلَبِّيًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۱۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے اور مدینے کے درمیان سفر کیا، ہم ایک وادی سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، وادی ازرق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔'' آپ نے ان کے رنگ اور ان کے بالوں کے متعلق کچھ بتایا، اور بتایا کہ ''وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھے ہوئے تھے، وہ تلبیہ کے ذریعے اللہ سے تضرع کرتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، پھر ہم نے سفر کیا اور ہم گھاٹی پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون سی گھاٹی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، ہرشی یا لفت۔ فرمایا: ''گویا میں یونس علیہ السلام کو سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، انہوں نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے، اور ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی ہے، اور وہ بھی تلبیہ کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔''

۵۷۱۸: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ، فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَآبِّهٖ فَتُسْرَجُ، فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ، وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [2]

۵۷۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داؤد علیہ السلام پر زبور کی قراءت آسان کر دی گئی تھی، وہ اپنی سواریوں پر زین کسنے کا حکم فرماتے اور وہ سواریوں پر زین کسے جانے سے پہلے ہی اس (زبور) کی قراءت مکمل کر لیتے تھے، اور وہ صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔''

۵۷۱۹: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، وَقَالَتِ الْاُخْرٰى: اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ، فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى،

---

[1] رواه مسلم (٢٦٨/ ١٦٦)۔

[2] رواه البخاري (٣٤١٧)۔

فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ، فَاَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ: ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی: لَا تَفْعَلْ، یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❶

۵۷۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بیٹے بھی تھے، بھیڑیا آیا اور وہ ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا، ایک نے اپنی ساتھ والی سے کہا: وہ تو تیرے بیٹے کو لے کر گیا ہے، اور دوسری نے کہا: (نہیں) وہ تیرے بیٹے کو لے کر گیا ہے، چنانچہ وہ دونوں داود علیہ السلام کے پاس مقدمہ لے گئیں تو انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ کر دیا، پھر وہ دونوں سلیمان بن داود علیہما السلام کے پاس سے گزریں اور انہیں پورا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے چھری دو میں اسے ٹکڑے کر کے تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، ایسے نہ کریں وہ اسی کا بیٹا ہے، انہوں نے اس کے متعلق چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔''

۵۷۲۰: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَالَ سُلَیْمَانُ: لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلٰی تِسْعِیْنَ امْرَاَةً)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((بِمِائَةِ امْرَاَةٍ. كُلُّهُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ، فَطَافَ عَلَیْهِنَّ، فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ، وَاَیْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ! لَوْ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❷

۵۷۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: آج رات میں اپنی نوے بیگمات اور ایک دوسری روایت میں ہے، سو بیگمات کے پاس جاؤں گا، وہ سب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھڑ سوار بچوں کو جنم دیں گی۔ فرشتے نے انہیں کہا: ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) کہو، انہوں نے نہ کہا اور (یہ کہنا) بھول گئے، وہ ان کے پاس گئے (ان کے ساتھ جماع کیا) اور ان میں سے صرف ایک حاملہ ہوئی، اور اس نے بھی ناقص بچے کو جنم دیا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے گھڑ سوار ہوتے۔''

۵۷۲۱: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ زَكَرِیَّا نَجَّارًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۷۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔''

۵۷۲۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَةِ، الْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ، وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی، وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَلَیْسَ بَیْنَنَا نَبِیٌّ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ❹

۵۷۲۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے دنیا و آخرت میں اور لوگوں کی نسبت زیادہ قرابت دار ہوں، انبیا علیہم السلام علاتی (ایک باپ کی اولاد) بھائی ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں، جبکہ ان کا دین ایک ہے، اور ہمارے (میرے اور عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں۔''

---

❶ متفق علیه، رواه البخاري (٣٤٢٧) و مسلم (٢٠/ ١٧٢٠)۔

❷ متفق علیه، رواه البخاري (٢٨١٩) و مسلم (٢٥/ ١٦٥٤)۔

❸ رواه مسلم (١٦٩ / ٢٣٧٩)۔

❹ متفق علیه، رواه البخاري (٣٤٤٢۔٣٤٤٣) و مسلم (١٤٥/ ٢٣٦٥)۔

۵۷۲۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِإِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ، غَيْرَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے علاوہ، شیطان ہر نومولود کو اس کی پیدائش کے وقت اپنی دو انگلیوں سے اس کے پہلوؤں میں کچوکے لگاتا ہے۔ وہ انہیں بھی کچوکے لگانے گیا تھا، لیکن اس نے حجاب میں کچوکے لگا دیے۔''

۵۷۲۴: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۷۲۴: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں میں سے تو بہت سے کامل ہوئے لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کمال کو پہنچیں، اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو تمام عورتوں پر ایسے ہی برتری حاصل ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔''

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ)) وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ)) وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: ((اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ)) فِيْ بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ.

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((یاخیر البریة))، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((أی الناس اكرم)) اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ((الكريم ابن الكريم)) باب المفاخرة والعصبية میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۷۲۵: عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ: ((كَانَ فِيْ عَمَاءٍ، مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ، وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ، وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، [3] وَقَالَ: قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

۵۷۲۵: ابورزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! جب رب تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس سے پہلے وہ کہاں تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابر میں، اس کے نیچے ہوا تھی اور اس کے اوپر ہوا تھی، اور اس نے اپنا عرش پانی پر تخلیق فرمایا۔'' ترمذی، اور فرمایا: یزید بن ہارون نے کہا: عماء سے مراد ہے اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٨٦) و مسلم (١٤٧/ ٢٣٦٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤١١) و مسلم (٧٠/ ٢٤٣١) ٥ حديث "خير البرية" تقدم (٤٨٩٦) و "أي الناس، أكرم" تقدم (٤٨٩٣) و "الكريم بن الكريم" تقدم (٤٨٩٤)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣١٠٩) ☆ و كيع بن عدس: حسن الحديث و ثقه الجمهور۔

٥٧٢٦: وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ زَعَمَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِيهِمْ، فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاتُسَمُّوْنَ هٰذِهِ؟)) قَالُوْا: السَّحَابُ، قَالَ: ((وَالْمُزْنَ؟)) قَالُوْا: وَالْمُزْنَ. قَالَ: ((وَالْعَنَانَ)) قَالُوْا: وَالْعَنَانَ. قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَابُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ؟)). قَالُوْا: لَانَدْرِيْ، قَالَ: ((اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً، وَالسَّمَآءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذٰلِكَ)). حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ((ثُمَّ فَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ، بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ، ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ، بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَ وَرِكِهِنَّ مِثْلُ مَابَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ، بَيْنَ اَسْفَلِهِ وَاَعْلَاهُ مَابَيْنَ سَمَآءٍ اِلٰى سَمَآءٍ، ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۷۲۶: عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نقل کیا کہ وہ بطحا میں ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اور رسول اللہ ﷺ ان میں تشریف فرما تھے، اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا گزرا تو انہوں نے اس کی طرف دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے کیا نام دیتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ''السحاب''، فرمایا: ''المزن''، انہوں نے عرض کیا: ''المزن'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''العنان'' انہوں نے عرض کیا: ''العنان''، آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنی مسافت ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: ہم نہیں جانتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کے درمیان یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے، اور آسمان جو اس کے اوپر ہے اسی طرح ہے۔'' حتی کہ آپ ﷺ نے ساتوں آسمان گنے۔'' پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے، اوپر والے اور نچلے حصے کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے، جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک، پھر اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کی شکل کے ہیں، ان کے کھروں اور سرین کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان سے آسمان تک ہے، پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے، اس کے نچلے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پھر اس کے اوپر اللہ ہے۔''

٥٧٢٧: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ، وَجَآعَ الْعِيَالُ، وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ، وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ، فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا، فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ، وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ)) فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَيْحَكَ! اِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ، شَانُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، وَيْحَكَ! اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ؟ اِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوٰتِهِ لَهٰكَذَا)) وَقَالَ بِاَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ ((وَاِنَّهُ لَيَئِطُّ بِهِ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۷۲۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا جانیں مشقت میں

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٣٢٠ وقال: حسن غريب) و أبو داود (٤٧٢٣) [وابن ماجه (١٩٣)] ☆ سماك اختلط و لم يحدث به قبل اختلاطه و عبد الله بن عميرة لايعرف له سماع من الأحنف كما قال البخاري رحمه الله۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٧٢٦) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن و جبير بن محمد: مستور، لم يوثقه غير ابن حبان۔

پڑ گئیں، بال بچے بھوک کا شکار ہو گئے، اموال ختم ہو گئے اور جانور ہلاک ہو گئے، آپ اللہ سے ہمارے لیے بارش کی دعا فرمائیں، ہم آپ کے ذریعے اللہ سے سفارش کرتے ہیں اور اللہ کے ذریعے آپ سے سفارش کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! سبحان اللہ!'' آپ مسلسل تسبیح بیان کرتے رہے حتی کہ یہ چیز آپ کے صحابہ کے چہروں سے معلوم ہونے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے، کسی پر اللہ کو سفارشی نہیں بنایا جاتا، اللہ کی شان اس سے عظیم تر ہے، تجھ پر افسوس ہے، کیا تم جانتے ہو، اللہ (کی عظمت و کبریائی) کیا ہے؟ بے شک اس کا عرش اس کے آسمانوں پر اس طرح ہے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا جیسے اس پر قبہ ہو۔'' وہ اس وجہ سے اس طرح آواز نکالتا ہے جس طرح سوار کی وجہ سے پالان آواز نکالتا ہے۔''

۵۷۲۸: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُذِنَ لِی اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلٰئِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، اَنَّ مَابَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اِلٰى عَاتِقَيْهِ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ)). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [1]

۵۷۲۸: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اجازت دی گئی کہ میں اللہ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا ذکر کروں جو حاملین عرش میں سے ہے، اس کے کانوں کی لو اور اس کے کندھوں کے درمیان سات سو سال کی مسافت ہے۔''

۵۷۲۹: وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ: ((هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ؟ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ، لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ)). هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ. [2]

۵۷۲۹: زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟'' (اس سوال سے) جبریل علیہ السلام لرز گئے اور فرمایا: محمد! میرے اور اس کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں، اگر میں ان میں سے کسی کے قریب چلا جاؤں تو میں جل جاؤں۔'' المصابیح میں اس طرح ہے۔

۵۷۳۰: وَرَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: ((فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ)). [3]

۵۷۳۰: ابونعیم نے اسے حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، البتہ انہوں نے ذکر نہیں کیا: ''جبریل علیہ السلام لرز گئے۔''

۵۷۳۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اِسْرَافِيْلَ، مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهُ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا، مَامِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ اِلَّا احْتَرَقَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ. [4]

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٧٢٧)۔ [2] **إسناده ضعيف**، و ذكره البغوي في مصابيح السنة (٤/ ٣٠) [وأبو الشيخ فى العظمة (٢/ ٦٧٧-٦٧٨) و الدارمي (فى الرد على المريسي ص ١٧٢)] ☆ السند صحيح إلى زرارة رحمه الله و لكنه: مرسل۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو نعيم في حلية الأولياء (٥/ ٥٥) ☆ فيه أبو مسلم قائد الأعمش: ضعيف و الأعمش مدلس وعنعن إن صح السند إليه۔ [4] **ضعيف**، رواه الترمذي (لم أجده) [ورواه الطبراني فى الكبير (١١/ ٣٧٩-٣٨٠ ح ١٢٠٦١) والبيهقي في شعب الإيمان (١٥٧، نسخة محققة: ١٥٥) و فى السند محمد بن عبد الرحمٰن بن أبي ليلى ضعيف مشهور ضعفه جمهور المحدثين و فى السند علة أخرى]۔

۵۷۳۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے اسرافیل علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اس نے جس روز سے اسے پیدا فرمایا وہ اس وقت سے اپنے قدموں پر کھڑا ہے اور وہ اپنی نظر تک نہیں اٹھاتا، اس کے اور اس کے رب تبارک وتعالیٰ کے درمیان ستر نور ہیں، جو اس نور کے قریب جاتا ہے تو وہ جل جاتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

٥٧٣٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ، قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ: يَا رَبِّ! خَلَقْتَهُمْ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَنْكِحُوْنَ وَيَرْكَبُوْنَ، فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةَ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدَيَّ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ كَمَنْ قُلْتُ لَهُ: كُنْ فَكَانَ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [1]

۵۷۳۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کیا، رب جی! تو نے انہیں پیدا فرمایا ہے، وہ کھاتے پیتے، شادیاں کرتے اور سواری کرتے ہیں، اور تو ان کے لیے دنیا مقرر کر دے اور ہمارے لیے آخرت مقرر فرما دے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس (مخلوق) کو، جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے تخلیق کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی، اسے میں اس مخلوق کے برابر نہیں کروں گا جسے میں نے کہا بن جا اور وہ بن گئی۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٧٣٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۵۷۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن اللہ کے ہاں بعض فرشتوں سے بھی زیادہ معزز ہے۔''

٥٧٣٤: وَعَنْهُ، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِيْ فَقَالَ: ((خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ اٰدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ وَاٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۷۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ نے مٹی (زمین) کو ہفتے کے دن پیدا فرمایا، اتوار کے روز اس میں پہاڑ پیدا فرمائے، پیر کے دن درخت پیدا فرمائے، مکروہ چیزیں منگل کے دن پیدا فرمائیں، بدھ کے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٤٩، نسخة محققة: ١٤٧) ☆ هشام بن عمار اختلط والأنصاري لم أعرفه وجاء تصريحه في رواية جنيد بن حكيم و لا يدري من هو ؟ و عبد ربه بن صالح القرشي وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال۔ [2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه ابن ماجه (٣٩٤٧) ☆ فيه أبو المهزم: متروك۔

[3] رواه مسلم (٢٧/ ٢٧٨٩)۔

روز نور پیدا فرمایا، جمعرات کے روز اس میں چوپائے پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد مخلوق میں سب سے آخر پر پیدا فرمایا، اور دن کی آخری گھڑی عصر اور شام کے درمیان ہے۔''

۵۷۳۵: وَعَنْهُ، قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهُ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَاهٰذَا؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**هٰذِهِ الْعَنَانُ، هٰذِهِ رَوَايَا الْاَرْضِ، يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهُ، وَلَا يَدْعُوْنَهُ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَكُمْ؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ، سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ، وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَابَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِكَ؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**سَمَآءٌ اَنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ**)). ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ ((**مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَافَوْقَ ذٰلِكَ؟**)). قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ؟**)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**اِنَّهَا الْاَرْضُ**)) ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ؟**)). قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: ((**اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى، بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ**)). حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرْضِيْنَ: ((**بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ**)). ثُمَّ قَالَ: ((**وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ**)) ثُمَّ قَرَاَ: ﴿**هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ**﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ، وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ، كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِيْ كِتَابِهِ۔ [1]

۵۷۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس اثنا میں کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بادل آیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عنان ہے، یہ زمین کو سیراب کرنے والا ہے، اللہ اس کو اس قوم کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے جو نہ تو اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ اس سے دعا کرتے ہیں۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''رقیع (آسمان کا نام) ایک محفوظ چھت اور تھمی ہوئی موج ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''آسمان اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' راوی

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٢٠٦-٢٠٧ ح ١٧٧٠) و الترمذي (٣٢٩٨ وقال: غريب) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن ولبعض الحديث شواهد۔

بیان کرتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا حتی کہ آپ نے سات آسمان گنے۔'' اور ہر دو آسمان کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے اوپر عرش ہے، اس کے اور آسمان کے درمیان اتنی ہی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''وہ زمین ہے۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: ''اس کے نیچے ایک دوسری زمین ہے، ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' حتی کہ آپ ﷺ نے سات زمینیں شمار کیں۔'' اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔'' پھر فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر تم نچلی زمین کی طرف رسی لٹکاؤ تو وہ اللہ کے علم میں ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ''وہی اول، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

اور امام ترمذی نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی قراءتِ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اللہ کے علم، اس کی قدرت اور اس کی بادشاہت میں گرتی ہے، اور اللہ کا علم وقدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ پر ہے جبکہ وہ عرش پر (مستوی) ہے، جیسا کہ اس نے اپنے متعلق اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

٥٧٣٦: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا)). [1]

۵۷۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام کا طول ساٹھ ہاتھ اور عرض سات ہاتھ تھا۔''

٥٧٣٧: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَیُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ؟ قَالَ: ((اٰدَمُ)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَنَبِیٌّ كَانَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، نَبِیٌّ مُكَلَّمٌ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ؟ قَالَ: ((ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا)) [2]

وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: ((مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا، الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا)).

۵۷۳۷: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدم علیہ السلام۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ نبی تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، ایسے نبی تھے جن پر صحیفہ نازل کیا گیا تھا۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! رسول کتنے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین سو اور دس سے کچھ اوپر کا جم غفیر تھا۔'' اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! انبیا علیہم السلام کی کل تعداد کتنی ہے؟

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٢/ ٥٣٥ ح ١٠٩٢٦) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان : ضعيف مشهور۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٥/ ١٧٨ ح ٢١٨٧٩) ☆ فيه عبيد بن خشخاش لين وأبو عمر الدمشقي : ضعيف ۔

o رواية أبي أمامة : سنده ضعيف جدًا ، رواها أحمد (٥/ ٢٦٥، ٢٦٦ ح ٢٢٦٤٤) فيه علي بن يزيد الألهاني ضعيف جدًا و معان بن رفاعة ضعيف ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک لاکھ چوبیس ہزار، ان میں سے رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ایک جم غفیر ہے۔''

۵۷۳۸: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ، فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا، اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ)). رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ. [1]

۵۷۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خبر، مشاہدے کی طرح نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے بچھڑے کو معبود بنانے کے متعلق بتایا تو انہوں نے الواح (تختیاں) نہیں پھینکیں، جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا جو انہوں نے کیا تھا، تو انہوں نے تختیاں پھینک دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔'' تینوں (بلکہ چاروں) احادیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

[1] صحيح، رواه أحمد (۱/ ۲۷۱ ح ۲٤٤۷ و ۱/ ۲۱۵ ح ۱۸٤۲) [وصححه ابن حبان (الموارد: ۲۰۸۷ ـ ۲۰۸۸) والحاكم (۲/ ۳۲۱ ح ۳۲۵۰، ۲/ ۳۸۰ ح ۳٤۳۵) على شرط الشيخين ووافقه الذهبي وسنده صحيح] ☆ هشيم بن بشير عنعن و لكن تابعه أبو عوانة و به صح الحديث۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالشَّمَائِلِ]

فضائل اور خصائل کا بیان

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین ﷺ کے فضائل ومناقب کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ — فصل اول

۵۷۳۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۷۳۹: ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اولادِ آدم کے بہترین طبقات سے ہوتا ہوا اس طبقے میں پہنچا ہوں جس میں مَیں پیدا ہوا ہوں۔''

۵۷۴۰: وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ: ((اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ)). [2]

۵۷۴۰: واثلہ بن اسقع ؓ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا، کنانہ میں سے قریش کو، قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا۔''
اور ترمذی کی روایت میں ہے: ''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو۔''

۵۷۴۱: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَوَّلُ مَنْ يُنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ، وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] رواه البخاري (۳۵۵۷)۔ [2] رواه مسلم (۱/ ۲۲۷۶) و الترمذي (۳۶۰۶)۔
[3] رواه مسلم (۳/ ۲۲۷۸)۔

۵۷۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار میں ہوں گا۔ سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، سب سے پہلے میں سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی۔''

۵۷۴۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزِ قیامت تمام انبیا علیہم السلام سے میرے متبعین زیادہ ہوں گے، اور باب جنت پر سب سے پہلے میں دستک دوں گا۔''

۵۷۴۳: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُوْلُ: بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۴۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کے کھولنے کا مطالبہ کروں گا تو محافظ پوچھے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: محمد (ﷺ)۔ وہ عرض کرے گا: آپ ہی کے متعلق مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے (اسے) نہ کھولوں۔''

۵۷۴۴: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت میں (داخلے کے لیے) سب سے پہلے سفارش کروں گا، تمام انبیا علیہم السلام میں سے میری تصدیق کرنے والے زیادہ ہوں گے بلا شبہ انبیا علیہم السلام میں سے کوئی ایسا نبی بھی ہو گا جس کی، اس کی امت میں سے، صرف ایک آدمی نے تصدیق کی ہو گی۔''

۵۷۴۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ، يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهٖ، اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ، فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَاَنَا اللَّبِنَةُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۷۴۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور دوسرے انبیا علیہم السلام کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک محل ہو جسے بہترین انداز میں تعمیر کیا گیا ہو، لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو، دیکھنے والے اس کے گرد چکر لگاتے ہیں اور اس اینٹ کی جگہ کے علاوہ اس کے حسنِ تعمیر پر تعجب میں پڑ جاتے ہیں، وہ میں تھا جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پورا کیا۔ میرے ساتھ ہی تعمیر مکمل کر دی گئی اور میرے ساتھ ہی رسالت بھی مکمل کر دی گئی۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی

[1] رواہ مسلم (۳۳۱/ ۱۹۶)۔

[2] رواہ مسلم (۳۳۳/ ۱۹۷)۔

[3] رواہ مسلم (۳۳۲/ ۱۹۶)۔ [4] متفق علیہ، رواہ البخاري (۳۵۳٤ و الروایة الثانیة: ۳۵۳۵) و مسلم (۲۱، ۲۰ / ۲۲۸٦ و الروایة الثانیة ۲۲/ ۲۲۸٦)۔

خاتم النبیین ہوں۔‘‘

٥٧٤٦: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَامِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ، فَاَرْجُوْاَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۷۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تمام انبیا علیہم السلام کو معجزات عطا کئے گئے جن کے مطابق انسان ان پر ایمان لائے، اور جو مجھے عطا کیا گیا وہ وحی (یعنی قرآن) ہے، اللہ نے میری طرف وحی بھیجی، میں امید کرتا ہوں کہ روز قیامت ان (انبیا علیہم السلام) سے میرے متبعین زیادہ ہوں گے۔‘‘

٥٧٤٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَّجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ، وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَّبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۵۷۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں: ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، تمام زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک بنا دی گئی ہے، میری امتی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ وہیں نماز پڑھ لے، میرے لیے مال غنیمت حلال کر دیا گیا ہے جبکہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا، مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے اور ہر نبی اپنی اپنی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے عمومی طور پر تمام انسانوں کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔‘‘

٥٧٤٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۵۷۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے دوسرے انبیا علیہم السلام پر چھ چیزوں سے فضیلت عطا کی گئی ہے: مجھے جوامع الکلم (بات مختصر، مفہوم زیادہ) عطا کیے گئے ہیں، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، مال غنیمت میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لئے تمام زمین سجدہ گاہ اور پاک قرار دی گئی ہے مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے، اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔‘‘

٥٧٤٩: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٨١) و مسلم (٢٣٩/ ١٥٢)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٥) ومسلم (٣/ ٥٢١)۔

❸ رواه مسلم (٥/ ٥٢٣)۔

❹ متفق عليه، رواه البخاري (١٢٢) و مسلم (٦/ ٥٢٣)۔

۵۷۴۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اور اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا میں نے یہ خواب میں دیکھا کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، اور انہیں میرے ہاتھ میں رکھ دیا گیا ہے۔‘‘

۵۷۵۰: وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ، فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا، وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ: اَلْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ، وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ، وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَّنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۵۰: ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اللہ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا، اور جس قدر زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی وہاں تک میری امت کی حکومت پہنچے گی، مجھے دو خزانے عطا کیے گئے، سرخ اور سفید، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ عام قحط سالی کے ذریعے اسے ہلاک نہ کرے، ان کے باہمی دشمنوں کے سوا کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرے کہ وہ ان کا مرکز (صدر مقام) تباہ کر دے اور بلاشبہ میرے رب نے فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو وہ ٹل نہیں سکتا، میں نے آپ کو آپ کی امت کے بارے میں یہ عہد دے دیا کہ میں اسے قحط سالی میں مبتلا کر کے تباہ نہیں کروں گا، یہ بھی عہد دے دیا کہ ان پر ان کے باہمی دشمن کے علاوہ کوئی ایسا دشمنی اس پر مسلط نہیں کروں گا جو ان کے مرکز کو تباہ کر دے، اگر چہ ان کے تمام دشمن متحد ہو کر ان پر حملہ کر دیں، البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔‘‘

۵۷۵۱: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ، وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا، فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ، وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ، فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۵۱: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو آپ اس میں تشریف لے گئے، آپ نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ (دو رکعتیں) پڑھیں، آپ ﷺ نے اپنے رب سے طویل دعا کی، اور جب اس سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ’’میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگی تھیں، اس نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے مجھے روک دیا، میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ میری امت کو قحط کے ساتھ ہلاک نہ کرے، اس نے یہ چیز مجھے عطا فرما دی، میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ وہ میری امت کو غرق کے ذریعے ہلاک نہ کرے، تو اس نے یہ بھی مجھے عطا کر دی، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ وہ ان میں باہم لڑائی پیدا نہ کرے تو اس سے مجھے روک دیا گیا۔‘‘

---

[1] رواہ مسلم (۱۹/ ۲۸۸۹)۔ [2] رواہ مسلم (۲۰/ ۲۸۹۰)۔

۵۷۵۲: وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ التَّوْرَاةِ، قَالَ: اَجَلْ، وَاللّٰهِ! اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ ((وَحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ، اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِيْ الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَّقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۷۵۲: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی، میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی اس صفت کے متعلق بتائیں جو تورات میں مذکور ہے، انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے، اللہ کی قسم! آپ کی جو صفات قرآن کریم میں ہیں، ان میں سے بعض تورات میں مذکور ہیں، جیسا کہ: ''اے نبی! ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا، ڈرانے والا اور ان پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے، آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے، آپ نہ تو بد اخلاق ہیں اور نہ سخت دل ہیں، آپ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے ہیں، بلکہ آپ درگزر کرتے ہیں، معاف کرتے ہیں، اور اللہ ان کی روح قبض نہیں کرے گا حتی کہ وہ ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا کرا لے، اور وہ ''لا الہ الا اللہ'' کا اقرار کر لیں اور وہ اس (کلمے) کے ذریعے اندھی آنکھوں کو قوت بینائی، بہرے کانوں کو قوت سماعت اور غلاف میں بند دلوں کو کھول دے گا۔''

۵۷۵۳: وَكَذَا الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهٗ. [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ)) فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ.

۵۷۵۳: اور اسی طرح دارمی نے عطاء عن ابن سلام کی سند سے اسی مثل روایت کیا ہے، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((نحن الآخرون......)) ''باب الجمعة'' میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۷۵۴: عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رضي الله عنه قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا، قَالَ: ((اَجَلْ، اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، وَاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا، فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا، وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [3]

---

[1] رواه البخاري (۲۱۲۵)۔

[2] **صحيح**، رواه الدارمي (۱/ ۵ ح ۶) ٥ حديث ''نحن الآخرون'' تقدم (۱۳۵۴)۔

[3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۲۱۷۵ وقال: حسن صحيح) و النسائي (۳/ ۲۱۶ ۔ ۲۱۷ ح ۱۶۳۹)۔

۵۷۵۴: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو اسے طویل کیا، صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں نماز پڑھائی، جبکہ آپ نے ایسی نماز (پہلے کبھی) نہیں پڑھائی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، یہ امید اور خوف والی نماز ہے، میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کی درخواست کی: اس نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے روک دیا، میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ قحط کے ذریعے میری امت کو ہلاک نہیں کرے گا اس نے اسے شرف قبولیت بخشا، میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہیں کرے گا، اس نے یہ بھی پوری فرما دی اور میں نے اس سے یہ بھی درخواست کی کہ ان کی آپس کی لڑائی (خانہ جنگی) نہ ہو تو اس نے اس سے مجھے روک دیا۔''

۵۷۵۵: وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: اَنْ لَّا يَدْعُوْ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا، وَاَنْ لَّا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ، وَاَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۷۵۵: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے تمہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے، تمہارا نبی تمہارے لیے یہ بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ، اہل باطل، اہل حق پر غالب نہیں ہوں گے، اور تم گمراہی پر اکٹھے نہیں ہو گے۔''

۵۷۵۶: وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ: سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۷۵۶: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اس امت پر دو تلواریں جمع نہیں کرے گا، ایک ان کی اپنی تلوار اور ایک اس کے دشمن کی تلوار (یعنی ایسا نہیں ہو گا کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی بھی ہو اور دشمن بھی ان پر حملہ آور ہو)۔''

۵۷۵۷: وَعَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((مَنْ اَنَا؟)) فَقَالُوْا: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا، فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۷۵۷: عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (غصے کی حالت میں) نبی ﷺ کی خدمت میں آئے گویا انہوں نے کچھ (نسب میں طعن) سنا تھا، نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہتر گروہ میں پیدا فرمایا، پھر اس نے ان

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٢٥٣) ☆ فيه شريح عن أبي مالك رضي الله عنه ، وقال أبو حاتم الرازي: "شريح بن عبيد عن أبي مالك الأشعري : مرسل " (المراسيل ص ٩٠ ت ٣٢٧ ب).

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٣٠١) ☆ يحيى بن جابر : لم يلق عوف بن مالك رضي الله عنه فالسند منقطع.

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٠٧-٣٦٠٨ وقال : حسن) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد : ضعيف مشهور.

کے قبیلے بنائے تو مجھے ان کے سب سے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا، پھر ان کو گھرانے گھرانے بنایا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا، میں ان سے نفس وحسب کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور ان سے گھرانے کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں۔''

٥٧٥٨: وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ: ((وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 1

۵۷۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نبوت کے منصب سے کب نوازے گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے مابین تھے۔''

٥٧٥٩: وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنِّىْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ: خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِىْ طِيْنَتِهٖ، وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِىْ، دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ، وَ بِشَارَةُ عِيْسٰى، وَرُؤْيَا اُمِّىَ الَّتِىْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِىْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ)). رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ 2

۵۷۵۹: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی (ڈھانچے کی حالت میں) مٹی کی صورت میں پڑے ہوئے تھے، اور میں ابھی اپنے معاملے (یعنی نبوت) کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں، میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے قریب دیکھا تھا کہ ان کے لیے ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات ان کے سامنے روشن ہو گئے۔''

٥٧٦٠: وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ: ((سَاُخْبِرُكُمْ)) اِلٰى اٰخِرِهٖ. 3

۵۷۶۰: اور امام احمد نے اسے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ((سأخبرکم)) سے لے کر آخر حدیث تک روایت کیا ہے۔

٥٧٦١: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِىْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِىٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِىْ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ 4

۵۷۶۱: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں روز قیامت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا، اور میں

---

1 **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٠٩ وقال: حسن صحيح غريب) [والفريابي في كتاب القدر (١٤)] ☆ يعني أنه ﷺ كان نبيًا في التقدير قبل خلق آدم عليه السلام فالحديث متعلق بالتقدير، لا بخلق رسول الله ﷺ فافهمه فإنه مهم والحديث الآتي يؤيد هذا التفسير۔ 2 **إسناده حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٠٧ ح ٣٦٢٦) [وأحمد (٤/ ١٢٧ ح ١٧٢٨٠، ٤/ ١٢٨ ح ١٧٢٨١) و صححه ابن حبان (الموارد: ٢٠٩٣) و الحاكم (٢/ ٦٠٠) فتعقبه الذهبي، قال: "أبو بكر (ابن أبي مريم) ضعيف" قلت: لم ينفرد به، بل تابعه الثقة معاوية بن صالح عن سعيد بن سويد عن ابن هلال السلمي عن العرباض بن سارية رضي الله عنه به وسنده حسن۔

3 **حسن**، رواه أحمد (٥/ ٢٦٢ ح ٢١٦١٦) وسنده ضعيف من أجل الفرج بن فضالة و الحديث السابق شاهد له وهو به حسن۔ 4 **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٤٨ وقال: حسن) ☆ علي بن زيد بن جدعان ضعيف ولأكثر ألفاظ الحديث شواهد صحيحة وهي تغني عن هذا الحديث۔

یہ ازراہِ فخر نہیں کہتا، حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، اس روز آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیا علیہم السلام میرے پرچم تلے ہوں گے، سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا۔''

۵۷۶۲: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ، حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ اٰخَرُ: مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَ قَالَ اٰخَرُ: فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ اٰخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ، اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۵۷۶۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ باہر سے تشریف لائے اور ان کے قریب ہو گئے تو آپ نے انہیں باتیں کرتے ہوئے سنا، کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا، کسی اور نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام تو وہ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، کسی نے کہا: آدم علیہ السلام کو کہ اللہ نے انہیں منتخب فرمایا: اس دوران رسول اللہ ﷺ ان کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: ''میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں، اور تمہارا تعجب کرنا کہ ابراہیم علیہ السلام، اللہ کے خلیل ہیں، اور وہ اسی طرح ہیں، موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں، وہ بھی اسی طرح ہیں، عیسیٰ علیہ السلام اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ بھی اسی طرح بجا ہیں، آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے، یہ بھی حقیقت ہے، جبکہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں، اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، روزِ قیامت حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، آدم علیہ السلام اور باقی سب انبیا علیہم السلام اسی کے نیچے ہوں گے اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، روزِ قیامت میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی، اور یہ میں ازراہِ فخر نہیں کہتا، سب سے پہلے میں ہی جنت کے کنڈے ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ میرے لیے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا، میرے ساتھ غریب ایماندار ہوں گے اور میں اس پر فخر نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اولین و آخرین سے سب سے زیادہ معزز میں ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔''

۵۷۶۳: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ، وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ، وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ، وَمَعِيَ لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ، وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦١٦ وقال: غريب) و الدارمي (١/ ٢٦ ح ٤٨) ☆ فيه زمعة بن صالح: ضعيف، وحديثه عند مسلم مقرون۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٢٩ ح ٥٥) ☆ السند منقطع، وعمرو بن قيس: لم أعرفه و لعله أبو ثور الشامي۔

۵۷۶۳: عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم (دنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں، اور روزِ قیامت (جنت میں داخل ہونے والوں میں) ہم سب سے آگے ہوں گے، میں کسی فخر کے بغیر یہ بات کہتا ہوں کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں، موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں، روزِ قیامت حمد کا پرچم میرے ساتھ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کے متعلق مجھ سے وعدہ فرما رکھا ہے، اور اس نے انہیں تین چیزوں سے محفوظ رکھا ہے، وہ انہیں عام قحط میں مبتلا نہیں کرے گا، دشمن اس کو مکمل طور پر ختم نہیں کر سکے گا، اور وہ ان سب کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔''

٥٧٦٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [1]

۵۷۶۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں تمام رسولوں کا قائد ہوں، یہ بات میں ازراہِ فخر نہیں کہتا، میں خاتم النبیین ہوں، فخر سے نہیں کہتا، میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی اور میں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا۔''

٥٧٦٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا، وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا، وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا، وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا، وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا، الْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ، وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ، يَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، اَوْلُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۷۶۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگوں کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا تو میں سب سے پہلے نکلوں گا، جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ان کی طرف سے بات کروں گا، جب انہیں روک لیا جائے گا (حساب شروع نہیں ہوگا) تو میں ان کی سفارش کروں گا، جب وہ ناامید ہو جائیں گے تو میں انہیں (مغفرت ورحمت کی) خوشخبری سناؤں گا، کرامت اور چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی، اس روز حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، میرے رب کے ہاں تمام انسانوں سے میری سب سے زیادہ عزت ہوگی، ہزار خادم میرے اردگرد چکر لگا رہے ہوں گے، گویا وہ پوشیدہ (بند کیے ہوئے) انڈے ہیں، یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔'' ترمذی، دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٥٧٦٦: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((فَاُكْسٰی حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِیْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَفِیْ رِوَايَةِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْهُ: ((اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰی)). [3]

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٢٧ ح ٥٠) ☆ فيه صالح بن عطاء بن خباب مجهول الحال وثقه ابن حبان وحده وللحديث شواهد صحيحة دون قوله: "أنا قائد المرسلين" و الله أعلم۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦١٠) و الدارمي (١/ ٢٦-٢٧ ح ٤٩) ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦١١ وقال: حسن غريب صحيح) ☆ أبو خالد الدالاني مدلس و عنعن و أحاديث مسلم (١٩٦، ٢٢٧٨) وغيره تغني عنه۔

۵۷۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک جنتی جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کے دائیں طرف کھڑا ہوں گا، اور میرے علاوہ مخلوق میں سے کوئی اور اس مقام پر کھڑا نہیں ہوگا۔'' ترمذی۔ اور جامع الاصول میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ''سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا اور مجھے جوڑا پہنایا جائے گا۔''

٥٧٦٧: وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَسِيْلَةُ؟ قَالَ: ((اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۷۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے، وہ صرف ایک ہی آدمی کو نصیب ہوگا، اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔''

٥٧٦٨: وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [2]

۵۷۶۸: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب روزِ قیامت ہوگا تو میں انبیا علیہم السلام کا امام ہوں گا، ان کا خطیب اور (مقام محمود پر) ان کا صاحب شفاعت ہوں گا، اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔''

٥٧٦٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ وَلِيِّ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۷۶۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے انبیا علیہم السلام میں سے ایک (نبی) رفیق ہے، اور میرے لیے رفیق، میرے باپ اور میرے رب کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) ہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک ابراہیم علیہ السلام کے تمام لوگوں میں سے زیادہ حق دار اور قریبی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے ان کی اتباع کی اور یہ نبی (ﷺ) اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، اور اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست وحمایتی ہے۔''

٥٧٧٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ، وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [4]

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٦١٢ وقال: غريب، إسناده ليس بالقوى) وللحديث شواهد قوية وهو بها حسن۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦١٣ وقال: حسن صحيح غريب) و ابن ماجه (٤٣١٤) ☆ عبدالله بن محمد بن عقيل ضعيف و أحاديث البخاري (٣٣٤٠، ٣٣٦١، ٤٧١٢) و مسلم (١٩٤) وغيرهما تغني عنه۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٩٩٥) ☆ سفيان الثوري مدلس مشهور و عنعن في جميع الطرق فيما أعلم۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٠٢ ح ٣٦٢٢) ☆ يوسف بن محمد بن المنكدر: ضعيف وله شاهد عند أحمد (٢/ ٣٨١): "إنما بعثت لأتمم صالح الأخلاق" و صححه الحاكم (٢/ ٦١٣) ووافقه الذهبي وسنده ضعيف (تقدم في تخريج: ٥٠٩٦ ـ ٥٠٩٧)۔

۵۷۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکارمِ اخلاق کے مکمل کرنے اور محاسنِ افعال کو کمال تک پہنچانے کے لیے، مجھے مبعوث فرمایا ہے۔''

۵۷۷۱: وَعَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ يَحْكِي عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ: نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ، لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِيْظٌ، وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ، وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ، وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ، يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ، وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ، يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَآءَ وَقْتُهَا، يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ، وَيَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ، مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ، صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ، لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ. هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ. [1]

۵۷۷۱: کعب رضی اللہ عنہ تورات سے نقل کرتے ہیں کہ ہم تورات میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں: محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، میرے منتخب بندے ہیں، وہ نہ تو بداخلاق ہیں اور نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے ہیں، بلکہ وہ درگزر کرتے اور معاف کر دیتے ہیں، ان کی جائے پیدائش مکہ ہے، ان کی ہجرت طیبہ (مدینہ) کی طرف ہوگی، ان کی حکومت ملکِ شام میں ہوگی، ان کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی، وہ خوشحالی وتنگ دستی (ہر حال) میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے، ہر بلند جگہ پر اللہ تعالیٰ کی تکبیر بیان کریں گے، وہ (نمازوں کے اوقات کے لیے) سورج کا خیال رکھتے ہوں گے، جب نماز کا وقت ہو جائے گا تو وہ نماز پڑھیں گے، ان کا ازار نصف پنڈلیوں تک ہوگا، وہ اعضائے وضو تک وضو کریں گے، ان کا مؤذن بلند جگہ پر (کھڑا ہو کر) اذان دے گا، ان کی نماز کے دوران صفیں اور ان کی میدان جہاد میں صفیں برابر ہوں گی، اور رات کے وقت ان (تہجد کے وقت تسبیح وتہلیل) کی آواز اس طرح ہوگی جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے۔'' یہ الفاظ مصابیح کے ہیں، اور امام دارمی نے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔

۵۷۷۲: وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ، قَالَ اَبُوْمَوْدُوْدٍ: وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۷۷۲: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تورات میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام محمد ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔'' ابومودود (راوی) نے بیان کیا: (عائشہ رضی اللہ عنہا کے) گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۷۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ اللهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ. فَقَالُوْا:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٤-٥ ح ٥) ☆ الأعمش مدلس وعنعن۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٦١٧ وقال: حسن غريب)۔

يَا اَبَا عَبَّاسٍ! بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ: ﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ﴾ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَالَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَاَخَّرَ﴾ قَالُوْا: وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ؟ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ﴾ اَلْاٰيَةَ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ. [1]

۵۷۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیا علیہم السلام اور آسمان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا: ابوعباس! اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان والوں پر کس چیز سے فضیلت عطا فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا: ''ان میں سے جس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے، ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے فرمایا: ''ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی تاکہ اللہ آپ کے تمام گناہ معاف فرما دے۔'' انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی دوسرے انبیا علیہم السلام پر کون سی فضیلت ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ وہ انہیں وضاحت کر سکے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔'' جبکہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے فرمایا: ''ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔'' سو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جنوں اور تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔

٥٧٧٤: وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ؟ فَقَالَ: ((يَا اَبَا ذَرٍّ! اَتَانِيْ مَلَكَانِ وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ، فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ، وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَزِنْهُ بِرَجُلٍ، فَوُزِنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُهٗ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِعَشَرَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِمِائَةٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ: زِنْهُ بِاَلْفٍ، فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُوْنَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيْزَانِ)) قَالَ: ((فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: لَوْ وَزَنْتَهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَهَا)). رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ [2]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (١/ ٢٥-٢٦ ح ٤٧) والحاكم (٢/ ٣٥٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٩ ح ١٤) ☆ فيه عروة بن الزبير عن أبي ذر رضي الله عنه و ما أراه سمع منه و قال ابن إسحاق إمام المغازي رحمه الله: " حدثني ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن أصحاب رسول الله ﷺ أنهم قالوا: يا رسول الله !أخبرنا عن نفسك ؟ فقال: دعوة أبي إبراهيم و بشري عيسى و رأت أمي حين حملت بي أنه خرج منها نور أضاءت له قصور بصرى من أرض الشام و استرضعت في بني سعد بن بكر، فبينا أنا مع أخ في بهم لنا، أتاني رجلان عليهما ثياب بياض، معهما طست من ذهب مملوءة ثلجًا فأضجعاني فشقابطني ثم استخرجا قلبي فشقاه فأخرجا منه علقة سوداء فألقياها ثم غسلا قلبي و بطني بذاك الثلج حتى إذا أنقياه، رداه كما كان ثم قال أحدهما لصاحبه: زنه بعشرة من أمته فوزنني بعشرة فوزنتهم ثم قال: زنه بألف من أمته فوزنني بألف فوزنتهم فقال: دعه عنك فلو وزنته بأمته لوزنهم ." (السيره لابن إسحاق ص ١٠٣) وسنده حسن لذاته وهو يغني عنه۔

۵۷۷۴: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے کیسے جانا کہ آپ نبی ہیں، حتی کہ آپ نے یقین کر لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے جبکہ میں مکہ کی وادی بطحا میں تھا، ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان تھا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے کہا: ان کا ایک آدمی کے ساتھ وزن کریں، میرا اس کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں اس پر بھاری تھا، پھر اس نے کہا: ان کا دس افراد کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھاری رہا، پھر اس نے کہا: ان کا سو افراد کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، پھر اس نے کہا: ان کا ایک ہزار کے ساتھ وزن کرو، میرا ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں ان پر بھی بھاری رہا، گویا ترازو کے ہلکے ہونے کی وجہ سے، میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔'' فرمایا: ''ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اگر تم نے ان کا ان کی پوری امت کے ساتھ بھی وزن کر لیا تو یہ اس (امت) پر غالب آ جائیں گے۔'' دونوں احادیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۵۷۷۵: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ، وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا)). رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [1]

۵۷۷۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قربانی کرنا مجھ پر فرض کیا گیا ہے، جبکہ تم پر فرض نہیں کیا گیا، اور نماز چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے جبکہ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔''

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارقطني (٤/ ٢٨٢ ح ٤٧٠٦) [وأحمد (١/ ٣١٧) والبيهقي (٨/ ٢٦٤)] ☆ فيه جابر بن يزيد الجعفي ضعيف جدًا، رافضي۔

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَ صِفَاتِهِ

رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مبارک اور صفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٧٧٦: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَاَنَا الْعَاقِبُ)). وَالْعَاقِبُ: الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۷۶: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بہت سے نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں اللہ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا، میں حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے، اور میں عاقب ہوں۔'' اور عاقب اسے کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

٥٧٧٧: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ: ((اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّيْ، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۷۷: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی ذات مبارکہ کے نام ہمیں بتایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں آخر پر آنے والا ہوں، (میرے بعد کوئی نبی نہیں)، میں حاشر ہوں، میں نبی توبہ ہوں (اللہ کے حضور بہت زیادہ رجوع کرنے والا) اور نبی رحمت ہوں۔''

٥٧٧٨: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ؟ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا، وَاَنَا مُحَمَّدٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ قریش کے سب و شتم اور ان کے لعن طعن کرنے کو کس طرح مجھ سے دور کرتا ہے؟ وہ مذمم (نعوذ باللہ جس کی مذمت کی گئی ہو) کہہ کر سب و شتم اور لعن طعن کرتے ہیں، جبکہ میں محمد (ﷺ) ہوں۔''

٥٧٧٩: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ، وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٥٣٢) و مسلم (١٢٤/ ٢٣٥٤)۔

[2] رواه مسلم (١٢٦/ ٢٣٥٥)۔

[3] رواه البخاري (٣٥٣٣)۔

لَمْ يَتَبَيَّنْ، وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهُ تَبَيَّنَ، وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا، وَرَاَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۷۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی کے اگلے حصے کے کچھ بال سفید ہو چکے تھے، جب آپ تیل لگاتے تھے تو وہ نظر نہیں آتے تھے، اور جب آپ کے سر کے بالوں میں کنگھی نہیں کی ہوتی تھی تو وہ نظر آ جاتے تھے، آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے، کسی آدمی نے کہا: آپ کا چہرہ مبارک (چمک کے لحاظ سے) تلوار کی طرح تھا، جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح چمکتا تھا، رخ انور گول تھا، میں نے آپ کے کندھے کے پاس مہر نبوت دیکھی جو کہ کبوتری کے انڈے کی طرح تھی اور وہ آپ کے جسم اطہر (کے رنگ) کے مشابہ تھی۔

۵۷۸۰: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا، اَوْ قَالَ: ثَرِيْدًا، ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ، فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا، عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۸۰: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی، یا کہا: ثرید کھائی، پھر میں گھوم کر آپ کے پچھلی جانب گیا اور میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے پاس مہر نبوت دیکھی، وہ بند مٹھی کی طرح تھی اس پر دو تل تھے، جیسے مسّے ہوں۔''

۵۷۸۱: وَعَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ، فَقَالَ: ((ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ)) فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ، فَاَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ، فَاَلْبَسَهَا. قَالَ: ((اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ، ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ)) وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ، فَقَالَ: ((يَا اُمَّ خَالِدٍ! هٰذَا سَنَاهُ)) وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ: حَسَنَةٌ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((دَعْهَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۷۸۱: ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سی کالی چادر تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام خالد کو میرے پاس لاؤ، اسے اٹھا کر لایا گیا، آپ نے اپنے دست مبارک سے وہ چادر پکڑی اور اسے پہنا دی، اور فرمایا: ''تم اسے بوسیدہ کرو اور تم اسے پرانا کرو (دیر تک جیتی رہو)، تم اسے بوسیدہ کرو اور اسے پرانا کرو۔'' اس (چادر) میں سبز یا زرد رنگ کے نشانات تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام خالد! یہ ''سناہ'' ہے۔'' اور یہ (سناہ) حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی خوبصورت؟ وہ بیان کرتی ہیں، میں مہر نبوت کے ساتھ کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔''

۵۷۸۲: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ، وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ، وَلَا بِالْاٰدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ، وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ

[1] رواه مسلم (۱۰۹/ ۲۳٤٤)۔

[2] رواه مسلم (۱۱۲/ ۲۳٤٦)۔

[3] رواه البخاري (۳۰۷۱)۔

سِنِيْنَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، اَزْهَرَ اللَّوْنِ، وَقَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ، قَالَ: كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ، وَكَانَ بَسْطَ الْكَفَّيْنِ. وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ، قَالَ: كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ. [1]

۵۷۸۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ زیادہ لمبے قد کے تھے نہ چھوٹے قد کے نہ بالکل سفید تھے اور نہ گندمی رنگ کے، آپ کے بال نہ بہت زیادہ گھنگھریالے تھے نہ سیدھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا، آپ نے مکہ میں دس سال قیام فرمایا اور مدینہ میں بھی دس سال قیام فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی اور (اس وقت) آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

ایک دوسری روایت میں انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ کا قد درمیانہ تھا نہ لمبا تھا اور نہ چھوٹا، کھلتا اور چمکتا ہوا رنگ تھا، اور رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کے نصف تک تھے، ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ کے بال دونوں کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔

اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے: آپ ﷺ کا سر اور پاؤں ضخیم تھے، میں نے آپ کے بعد یا پہلے آپ جیسا کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا، آپ ﷺ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں، صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ کے پاؤں اور ہاتھ موٹے تھے۔

۵۷۸۳: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوْعًا، بَعِيْدَ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهٗ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ، رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَعْرُهٗ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ.

۵۷۸۳: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے، آپ کی چھاتی کشادہ تھی، آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے، میں نے آپ کو سرخ جوڑے میں دیکھا، میں نے آپ سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا۔ اور مسلم کی روایت میں ہے، میں نے کانوں کی لو تک بالوں والے اور سرخ جوڑے میں ملبوس کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا آپ کے بال آپ کے کندھوں پر پڑتے تھے، آپ کی چھاتی کشادہ تھی، اور آپ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے تھے۔

۵۷۸٤: وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيْعَ الْفَمِ، اَشْكَلَ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٥٤٨ـ٥٩٠٠) و مسلم (١١٣/ ٢٣٤٧) الرواية الثانية ا، رواها البخاري (٣٥٤٧) والثانيةب، رواها مسلم (٩٦/ ٢٣٣٨) والثالثة، رواها البخاري (٥٩٠٥) و مسلم (٩٤/ ٢٣٣٨) والرابعة، رواها البخاري (٥٩١٠)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٥٥١) و مسلم (٩٢، ٩١/ ٢٣٣٧ والرواية الثانية له)۔

الْعَيْنِ، مَنْهُوْشَ الْعَقِبَيْنِ، قِيْلَ لِسِمَاكٍ: مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ؟ قَالَ: عَظِيْمُ الْفَمِ، قِيْلَ: مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ، قَالَ: طَوِيْلُ شِقِّ الْعَيْنِ، قِيْلَ: مَامَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ؟ قَالَ: قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۷۸۴: سماک بن حرب، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ **ضليع الفم، اشكل العين** اور **منهوش العقبين** تھے۔ سماک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا، **ضليع الفم** سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: کشادہ چہرے والے، پوچھا گیا، **اشكل العين** سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آپ ﷺ کی آنکھیں بڑی اور طویل تھیں، پھر پوچھا گیا: **منهوش العقبين** سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی ایڑھیاں پتلی تھیں۔

۵۷۸۵: وَعَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۷۸۵: ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ کی رنگت سرخی مائل سفید تھی اور آپ کا قد درمیانہ تھا۔

۵۷۸۶: وَعَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: سُئِلَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَايَخْضِبُ، لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِيْ لِحْيَتِهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهِ، فَعَلْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهِ، وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ.

۵۷۸۶: ثابت رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے بال اس قدر سفید نہیں تھے کہ انہیں خضاب کیا جاتا، اگر میں آپ کی داڑھی کے سفید بال گننا چاہتا، تو گن سکتا تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے: اگر میں آپ ﷺ کے سر کے سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔
اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، آپ ﷺ کے عنفقہ (نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان) میں، آپ کی کن پٹیوں میں اور آپ کے سر میں چند سفید بال تھے۔

۵۷۸۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ، كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۷۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی رنگت میں چمک دمک تھی آپ کے پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح تھے، جب آپ چلتے تو آگے کی طرف جھک کر چلتے تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم، دیباج اور ریشم کو بھی نہیں پایا اور نبی ﷺ کے بدن اطہر سے زیادہ معطر، کستوری یا عنبر کی خوشبو نہیں سونگھی۔

۵۷۸۸: وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَاْتِيْهَا، فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا، فَتَبْسُطُ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ، وَكَانَ

---

[1] رواه مسلم (۹۷/ ۲۳۳۹)۔

[2] رواه مسلم (۹۹/ ۲۳۴۰)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (۵۸۹۵) و مسلم (۱۰۴، ۱۰۳/ ۲۳۴۱)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (۳۵۶۱) و مسلم (۸۲/ ۲۳۳۰)۔

كَثِيْـرَ الْعَرَقِ، فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَاأُمَّ سُلَيْمٍ! مَا هٰذَا؟)) قَالَتْ: عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! نَرْجُوْ بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: ((اَصَبْتِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۷۸۸: ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لایا کرتے اور وہیں قیلولہ فرمایا کرتے تھے، وہ چمڑے کی چٹائی بچھا دیتیں اور آپ اس پر قیلولہ فرماتے، آپ کو پسینہ بہت آتا تھا، وہ آپ کا پسینہ جمع کر لیتیں اور پھر اسے خوشبو میں شامل کر لیتیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم! یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: آپ کا پسینہ ہے، ہم اسے اپنی خوشبو کے ساتھ ملا لیتے ہیں، آپ کا پسینہ ایک بہترین خوشبو ہے، ایک دوسری روایت میں ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اس کے ذریعے اپنے بچوں کے لیے برکت حاصل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ٹھیک کیا۔''

۵۷۸۹: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا، وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ، فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ: ((سَمُّوْا بِاسْمِيْ)) فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ: نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ. [2]

۵۷۸۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز اولیٰ (فجر یا ظہر) پڑھی، پھر آپ اپنے اہل خانہ کی طرف تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ ہی (مسجد سے) نکل آیا، راستے میں کچھ بچے آپ سے ملے تو آپ نے باری باری ان کے رخساروں پر دستِ شفقت پھیرا جبکہ آپ نے میرے دونوں رخساروں پر دستِ شفقت پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسے محسوس کی گویا آپ نے اسے عطار کے ڈبے سے نکالا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((سموا باسمی......)) ''باب الاسامی'' میں اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((نظرت الیٰ خاتم النبوة......)) ''باب احکام المیاہ'' میں بیان کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

۵۷۹۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، ضَخْمَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، مُشْرَبًا حُمْرَةً، ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ، طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ، اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا، كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ، لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٨١) ومسلم (٨٥-٨٣/ ٢٣٣١)۔ [2] رواه مسلم (٨٠/ ٢٣٢٩) ٥ حديث "سموا باسمي" تقدم (٤٧٥٠) وحديث "نظرت إلى خاتم النبوة" تقدم (٤٧٦)۔

حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [1]

۵۷۹۰: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لمبے قد کے تھے نہ چھوٹے قد کے، سر مبارک ضخیم تھا، داڑھی گھنی تھی، ہاتھ اور پاؤں بھاری تھے، سرخ و سفید رنگ تھا، ہڈیوں کے جوڑ مضبوط تھے، آپ کے سینے سے ناف تک بالوں کی لمبی لکیر تھی، جب آپ چلتے تو آگے کو جھکے ہوتے گویا آپ بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں، اور میں نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ جیسا کوئی دیکھا نہ آپ کے بعد۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٧٩١: وَعَنْهُ، كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ، وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ، كَانَ جَعْدًا رَجِلًا، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ، وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ، اَبْيَضُ مُشْرَبٌ، اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ، اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ، جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ، اَجْرَدُ، ذُوْ مَسْرُبَةٍ، شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِي صَبَبٍ، وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا، وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً، وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً، مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً اَحَبَّهُ، يَقُوْلُ نَاعِتُهُ: لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۷۹۱: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کے اوصاف بیان کرتے تو فرماتے: آپ ﷺ زیادہ لمبے تھے نہ زیادہ چھوٹے تھے بلکہ آپ درمیانہ قد تھے، آپ کے بال بالکل گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں صورتوں کے درمیان تھے، آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہیں تھا، بلکہ قدرے گولائی میں تھا، آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آنکھیں سیاہ، دراز پلکیں، جوڑوں کی ہڈیاں اٹھی ہوئی مضبوط تھیں، کندھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا، آپ کے بدن پر بال نہیں تھے، بس سینے اور ناف تک ایک لکیر تھی، ہاتھ اور پاؤں بھاری تھے، جب آپ چلتے تو پاؤں اٹھا کر رکھتے گویا آپ بلندی سے اتر رہے ہیں، جب آپ کسی کی طرف التفات فرماتے تو مکمل توجہ فرماتے، آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی، اور آپ خاتم النبیین ہیں، آپ سب سے بڑھ کر دل کے سخی تھے، سب سے زیادہ صاف گو تھے، سب سے زیادہ نرم مزاج تھے، قبیلے کے لحاظ سے سب سے زیادہ معزز تھے، جو آپ کو اچانک دیکھتا تو وہ ہیبت زدہ ہو جاتا، جو آپ کی صحبت اختیار کرتا اور واقفیت حاصل کر لیتا تو وہ آپ سے والہانہ محبت کرنے لگتا، اور آپ کا وصف بیان کرنے والا (آخر پر) یہ کہتا: میں نے آپ ﷺ جیسا آپ کی حیات مبارکہ میں کوئی دیکھا نہ آپ کے بعد۔

٥٧٩٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيْقًا فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ، مِنْ طِيْبِ عَرَقِهِ اَوْ قَالَ: مِنْ رِيْحِ عَرَقِهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

۵۷۹۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس راہ سے گزر جاتے تو آپ کے بعد اس راہ سے گزرنے والا آپ کی خوشبو

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٦٣٧)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٣٨ وقال: ليس إسناده بمتصل) ☆عمر بن عبد الله: ضعيف، و إبراهيم لم يدرك عليًا، انظر تحفة الاشراف (٧/ ٣٤٧)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٣٢ ح ٦٧) ☆ فيه أبو الزبير مدلس و عنعن و إسحاق بن الفضل بن عبد الرحمٰن الهاشمي و ثقه ابن حبان وحده و المغيرة بن عطية: لم أجد من وثقه۔

سے یا آپ کے معطر پسینے سے پہچان لیتا کہ آپ ﷺ یہاں سے گزرے ہیں۔

۵۷۹۳: وَعَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضی اللہ عنہا: صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: یَا بُنَیَّ! لَوْرَاَیْتَهٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً.رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ ❶

۵۷۹۳: ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں، میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف سے آگاہ کریں، انہوں نے فرمایا: بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے تو تم (ان کے چہرے مبارک کو) چمکتا ہوا سورج دیکھتے۔

۵۷۹٤: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ لَیْلَةٍ اِضْحِیَانٍ ، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَی الْقَمَرِ ، وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ ، فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ.رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ❷

۵۷۹۴: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے چاندنی رات میں نبی ﷺ کو دیکھا تو میں (باری باری) رسول اللہ ﷺ اور چاند کی طرف دیکھنے لگا، آپ نے سرخ جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا، اور اس وقت میری نظر میں آپ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت تھے۔

۵۷۹۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَارَأَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیِهٖ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَهٗ ، اِنَّا لَنَجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❸

۵۷۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین چیز کوئی نہیں دیکھی، گویا آپ کے چہرے مبارک پر سورج جلوہ ریز ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا گویا آپ کے لیے زمین لپیٹی جا رہی ہے، ہم پوری طرح سے تیز چلنے کی کوشش کرتے لیکن آپ ﷺ پروا کیے بغیر چلتے رہتے (پھر بھی ہم آپ تک نہیں پہنچ سکتے تھے)۔

۵۷۹٦: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ فِیْ سَاقَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُمُوْشَةٌ وَکَانَ لَا یَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْهِ قُلْتُ: اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ.رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❹

۵۷۹۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں پتلی تھیں آپ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے، جب میں آپ کو دیکھتا تو میں کہتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے، حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

---

❶ **إسناده ضعيف** ، رواه الدارمي (١/ ٣٠-٣١ ح ٦١) [والطبراني فى الكبير (٢٤/ ٢٧٤ ح ٦٩٦، والأوسط: ٤٤٥٥)] ☆ فيه عبدالله بن موسى الطلحي التيمي : ضعيف ضعفه الجمهور۔

❷ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٢٨١١ وقال : حسن غريب) و الدارمي (١/ ٣٠ ح ٥٨) ☆ فيه أشعث بن سوار: ضعيف وأبو إسحاق مدلس وعنعن۔ ❸ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٤٨ وقال : غريب)۔

❹ **إسناده ضعيف** ، رواه الترمذي (٣٦٤٥ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ حجاج بن أرطاة ضعيف مدلس وعنعن وللحديث شواهد غير قوله: "حموشة"۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٧٩٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ، اِذَا تَكَلَّمَ رُءِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۵۷۹۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دو دانت کشادہ تھے، جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسے معلوم ہوتا کہ آپ کے دو دانتوں سے نور برس رہا ہے۔

٥٧٩٨: وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ، حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَالِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۷۹۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ چمک جاتا اور رخ انور ایسے لگتا جیسے کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم یہ چیز پہچان لیتے تھے۔

٥٧٩٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ، فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَايَهُوْدِيُّ! اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى، هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ؟)). قَالَ: لَا، قَالَ الْفَتٰى: بَلٰى وَاللّٰهِ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ، وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِاَصْحَابِهٖ: ((اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ، وَلُوْا اَخَاكُمْ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [3]

۵۷۹۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا، نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ نے اس کے والد کو اس کے سر کے پاس تورات پڑھتے دیکھ کر فرمایا: ''اے یہودی! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی، (بتاؤ) کیا تم تورات میں میری ذات وصفات کے متعلق کچھ لکھا ہوا پاتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں لیکن وہ لڑکا کہنے لگا، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! ہم آپ ﷺ کی ذات وصفات اور آپ کی تشریف آوری کے متعلق تورات میں لکھا ہوا پاتے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''اس کو اس (لڑکے) کے سرہانے سے اٹھا دو اور تم اپنے (اسلامی) بھائی کی (تجہیز و تکفین کے متعلق) سرپرستی کرو۔''

---

[1] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه الدارمي (١/ ٣٠ ح ٥٩) و الترمذي فى الشمائل (١٥ بتحقيقي) ☆ فيه عبد العزيز بن أبي ثابت الزهري: متروك۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٥٦) و مسلم (٥٣/ ٢٧٦٩)۔

[3] **حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٢٧٢ وسنده حسن) ☆ فيه مؤمل بن إسماعيل حسن الحديث و ثقه الجمهور و له شواهد عند البيهقي فى الدلائل (٦/ ٢٧٢ ـ ٢٧٣) وغيره فالحديث حسن۔

٥٨٠٠: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [1]

٥٨٠٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٩ ح ١٥ و سقط منه ذكر أبي هريرة رضي الله عنه) و رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٤٤٦ بدون سند و فى دلائل النبوة ١/ ١٥٨) [والبزار (٣/ ١١٤ ح ٢٣٦٩)] ☆ الأعمش مدلس وعنعن في حديث أبي صالح وفي حديث أبي هريرة و لا شك بأنه ﷺ رحمة مهداة و رحمة للعالمين و لكن هذا السند لم يصح -

بَابٌ فِيْ اَخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے اخلاق وعادات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٨٠١: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ: اُفٍّ وَّلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا: اَلَّا صَنَعْتَ؟. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دس سال نبی ﷺ کی خدمت کی، لیکن آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہ کہا، اور نہ ہی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور وہ کام کیوں نہیں کیا۔

٥٨٠٢: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا اَذْهَبُ، وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: ((يَا اُنَيْسُ! ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ؟)). قُلْتُ: نَعَمْ، اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بہترین اخلاق کے حامل تھے، آپ نے ایک روز مجھے کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا، جبکہ میرے دل میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جس کام کا مجھے حکم فرمایا ہے میں اس کے لیے ضرور جاؤں گا، میں نکلا، اور چند ایسے بچوں کے پاس سے گزرا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ (میں وہاں کھڑا ہو گیا) اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے پیچھے سے میری گدی پکڑ لی، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُنیس! جہاں جانے کے متعلق میں نے تمہیں کہا تھا، کیا وہاں گئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! میں جا رہا ہوں۔

٥٨٠٣: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ، ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣٨) و مسلم (٥١/ ٢٣٠٩)۔ [2] رواه مسلم (٥٤/ ٢٣١٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٤٩) و مسلم (١٢٨/ ١٠٥٧)۔

۵۸۰۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ پر موٹے کنارے (چوڑی پٹی) والی نجرانی چادر تھی، اتنے میں ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کی چادر کے ساتھ آپ کو اتنے زور سے کھینچا کہ نبی ﷺ اس اعرابی کے سینے کے قریب پہنچ گئے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر دیکھا تو زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کنارے کے نشانات کندھے مبارک پر پڑ چکے تھے، پھر اس نے کہا: محمد! اللہ کا مال جو آپ کے پاس ہے اس میں سے میرے لیے بھی حکم فرمائیے، رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، اور ہنس دیے، پھر اسے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔''

٥٨٠٤: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ، وَاَجْوَدَ النَّاسِ، وَاَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((لَمْ تُرَاعُوْا، لَمْ تُرَاعُوْا)) وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ، وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ، فَقَالَ: ((لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات مدینہ والے گھبرا گئے تو لوگ اس آواز کی طرف چل پڑے، نبی ﷺ سب سے پہلے اس آواز کی طرف گئے تھے اور واپسی پر آپ لوگوں سے ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں۔'' آپ اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے، اس پر زین نہیں تھی اور آپ کے گلے میں تلوار تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس (گھوڑے) کو نہایت تیز رفتار پایا ہے۔''

٥٨٠٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۰۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کبھی ایسے نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا گیا اور آپ نے نفی میں جواب دیا ہو۔

٥٨٠٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ: غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، فَاَتٰى قَوْمَهٗ، فَقَالَ: اَيْ قَوْمِ! اَسْلِمُوْا، فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِيْ عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۸۰۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اتنی بکریاں مانگیں جس سے دو پہاڑوں کا درمیانی فاصلہ بھر جائے، آپ نے اتنی ہی اسے دے دیں تو وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور انہیں کہا: میری قوم! اسلام قبول کر لو، اللہ کی قسم! محمد (ﷺ) اس قدر عطا فرماتے ہیں، کہ وہ فقر کا اندیشہ نہیں رکھتے۔ (یا فقر کا اندیشہ نہیں رہتا)

٥٨٠٧: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ، فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ، فَخَطِفَتْ رِدَائَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ، لَوْ كَانَ لِيْ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣٣) و مسلم (٤٨/ ٢٣٠٧)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٠٣٤) و مسلم (٥٦/ ٢٣١١)۔

[3] رواه مسلم (٥٨/ ٢٣١٢)۔

عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا)).رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

۵۸۰۷: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اس اثنا میں کہ غزوۂ حنین سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے، (راستے میں) اعرابی چمٹ کر آپ سے سوال کرنے لگے، حتی کہ انہوں نے آپ کو ببول کے درخت کی طرف دھکیل دیا، وہ (کانٹے) آپ کی چادر سے الجھ گئے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''میری چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس ان (کانٹے دار) درختوں جتنے اونٹ ہوتے تو میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا، لہٰذا تم مجھے بخیل پاؤ گے نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔''

۵۸۰۸: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ، فَمَا يُؤْتَوْنَ بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيْهَا، فَرُبَّمَا جَاؤُوْهُ بِالْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيْهَا.رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۸۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتن لے آتے، ان میں پانی ہوتا تھا، وہ جو بھی برتن لاتے، آپ اس میں اپنا دستِ مبارک ڈبو دیتے تھے، بسا اوقات تو وہ موسم سرما میں صبح کے وقت آپ کے پاس آجاتے تھے، تو آپ ﷺ اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیا کرتے تھے۔

۵۸۰۹: وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ أَمَةٌ مِّنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ تَأْخُذُ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ .رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۵۸۰۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مدینے والوں کی لونڈیوں میں کوئی بھی لونڈی وہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑتی اور وہ جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی تھی۔

۵۸۱۰: وَعَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ: ((يَا أُمَّ فُلَانٍ! انْظُرِيْ أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى أَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ)) فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ، حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا.رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❹

۵۸۱۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی جس کی عقل کچھ کم تھی، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آپ سے کچھ کام ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام فلاں! دیکھو! جس گلی میں تم چاہو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں تاکہ میں تمہارا کام پورا کر سکوں، آپ ایک راستے میں اس کے ساتھ گئے حتی کہ اس کا کام ہو گیا۔

۵۸۱۱: وَعَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَّلَا لَعَّانًا وَّلَا سَبَّابًا، كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: ((مَالَهُ تَرِبَ جَبِيْنُهُ؟)).رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❺

۵۸۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ بدگو تھے نہ لعنت کرنے والے تھے، اور نہ ہی گالی دیتے تھے، ناراضی کے

❶ رواه البخاري (۲۸۲۱)۔ ❷ رواه مسلم (۷۴/ ۲۳۲۴)۔

❸ رواه البخاري (۶۰۷۲)۔

❹ رواه مسلم (۷۶/ ۲۳۲۶)۔

❺ رواه البخاري (۶۰۳۱)۔

عالم میں آپ ﷺ بس یہی فرماتے: ''اسے کیا ہوا؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

٥٨١٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: ((اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا، وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا، اللہ کے رسول! مشرکوں کے لیے بددعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے لعنت کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا، مجھے تو باعثِ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

٥٨١٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا، فَاِذَا رَاٰی شَيْئًا يَكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے، جب آپ کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو ناگوار گزرتی تو ہم اسے آپ کے چہرے مبارک سے پہچان لیتے تھے۔

٥٨١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ ﷺ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰی اَرٰی مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ، وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۵۸۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اس طرح کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا آخری حصہ دیکھ سکوں کیونکہ آپ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔

٥٨١٥: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح نہایت تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی (الفاظ) شمار کرنے والا شمار کرنا چاہتا تو شمار کر سکتا تھا۔

٥٨١٦: وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ ﷺ مَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَصْنَعُ فِیْ بَيْتِهٖ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ فِیْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ، تَعْنِیْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [5]

۵۸۱۶: اسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا، نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے، جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

---

[1] رواه مسلم (٨٧/ ٢٥٩٩)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦١٠٢) و مسلم (٦٧/ ٢٣٢٠)۔
[3] رواه البخاري (٦٠٩٢)۔
[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٦٧-٣٥٦٨) و مسلم (١٦٠/ ٢٤٩٣)۔
[5] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٦)۔

۵۸۱۷: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا، فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَاانْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهٖ فِىْ شَىْءٍ قَطُّ، اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ ان دونوں میں سے آسان تر کو اختیار فرماتے تھے بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہوتا، اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہتے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے متعلق کسی معاملے میں انتقام نہیں لیا، اگر اللہ کی حدود پامال کی جاتیں تو آپ اس میں اللہ کی رضا کی خاطر انتقام لیا کرتے تھے۔

۵۸۱۸: وَعَنْهَا، قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ، وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا، اِلَّااَنْ يُّجَاهِدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَىْءٌ قَطُّ، فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ، اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَىْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۱۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں جہاد کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کسی چیز کو مارا نہ کسی خادم کو اور نہ ہی کسی عورت کو، اور اگر آپ کو کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ اس تکلیف پہنچانے والے سے انتقام نہیں لیتے تھے، آپ صرف اس صورت میں انتقام لیتے تھے جب اللہ کی حدود پامال ہوتی ہوں اور وہ انتقام بھی محض اللہ کی رضا کی خاطر ہی لیتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۸۱۹: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا لَامَنِىْ عَلٰى شَىْءٍ قَطُّ اُتِىَ فِيْهِ عَلٰى يَدَىَّ، فَاِنْ لَا مَنِىْ لَائِمٌ مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ: ((دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِىَ شَىْءٌ كَانَ)). هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ. [3]

۵۸۱۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں آٹھ برس کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے حاضر ہوا اور دس سال آپ کی خدمت کی، آپ نے اس عرصے میں میرے ہاتھوں ہونے والے کسی نقصان پر مجھے ملامت نہیں کی، اگر آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی مجھے ملامت کرتا تو آپ ﷺ فرماتے: ''اسے چھوڑ دو، کیونکہ جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔'' یہ الفاظ حدیث مصابیح کے ہیں، اور امام بیہقی نے کچھ تبدیلی کے ساتھ شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٦٠) ومسلم (٧٧/ ٢٣٢٧)۔ [2] رواه مسلم (٧٩/ ٢٣٢٨)۔

[3] **صحيح**، ذكره البغوي في المصابيح السنة (٤/ ٥٧-٥٨ ح ٤٥٣٨) و رواه البيهقي في شعب الإيمان (٨٠٧٠ وكتاب القدر: ٢١٢ وسنده صحيح) وله شواهد عند أحمد (٣/ ٢٣١ و ابن سعد (٧/ ١٧) و البخاري (٢٧٦٨، ٦٠٣٨، ٦٩١١) و مسلم (٢٣٠٩) و الخطيب في تاريخ بغداد (٣/ ٣٠٣) و ابن حبان (الموارد: ١٨١٦) وغيرهم۔

☆ ورواه الخرائطي في مكارم الأخلاق (٧١)۔

۵۸۲۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ، وَلَا يَجْزِیْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [1]

۵۸۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ طبعاً فحش گو تھے نہ تکلفاً فحش گو تھے، آپ بازاروں میں شور وغل کرتے تھے نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، بلکہ آپ ﷺ درگزر فرماتے تھے، اور معاف فرما دیتے تھے۔

۵۸۲۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ، وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ، وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [2]

۵۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ بیماروں کی عیادت کرتے تھے، جنازوں میں شریک ہوتے تھے، غلاموں کی دعوت قبول کرتے تھے، اور گدھے پر سواری کرتے تھے، خیبر کے دن میں نے آپ کو گدھے پر دیکھا جس کی لگام کھجور کے پتوں کی تھی۔

۵۸۲۲: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ، وَيَعْمَلُ فِیْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِیْ بَيْتِهِ، وَقَالَتْ: كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَفْلِیْ ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ، وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۵۸۲۲: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنا جوتا مرمت کرتے تھے، اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں تمہاری طرح ہی کام کرتے تھے۔ اور انہوں نے فرمایا: آپ بھی ایک انسان تھے، آپ اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیا کرتے تھے، اپنی بکری کا دودھ خود دھوتے تھے اور اپنے ذاتی کام خود کیا کرتے تھے۔

۵۸۲۳: وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهُ: حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَارَهُ، فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ بَعَثَ اِلَیَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ، فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا، وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا، فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

۵۸۲۳: خارجہ بن زید بن ثابت بیان کرتے ہیں، کچھ افراد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے کہا، آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث سناؤ، انہوں نے کہا، میں آپ کا پڑوسی تھا، جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ مجھے بلاتے اور میں وحی کو لکھ دیتا تھا، جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تھے تو آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے تھے، جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے تھے، اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ ہمارے ساتھ کھانے کا ذکر فرماتے

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٠١٦ وقال: حسن صحيح)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (٤١٧٨، ٢٢٩٦) والبيهقي في شعب الإيمان (٨١٩٠-٨١٩١) [والترمذي (١٠١٧ وقال: غريب، لا نعرفه إلا من حديث مسلم عن أنس ومسلم الأعور يضعف ... إلخ)] ☆ مسلم بن كيسان الأعور: ضعيف۔

[3] **حسن**، رواه الترمذي [في الشمائل (٣٤١) والبخاري في الأدب المفرد (٥٤١ وسنده حسن)] ☆ الشطر الأول إلى "في بيته" رواه أحمد (٦/ ١٠٦، ١٢١، ١٦٧، ٢٦٠ أيضًا) و فيه علة عند أحمد (٦/ ٢٤١) و للحديث شواهد عند أحمد (٦/ ٢٥٦) وغيره۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (في الشمائل :٣٤٢) والبغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٤٥ ح ٣٦٧٩)] ☆ فيه سليمان بن خارجة: مجهول الحال۔

تھے۔ میں یہ ساری باتیں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے بیان کر رہا ہوں۔

٥٨٢٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ، عَنْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۵۸۲۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب آدمی سے مصافحہ فرماتے تھے تو آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے حتی کہ وہ آدمی خود اپنا ہاتھ چھڑا لیتا تھا، آپ اپنا چہرہ مبارک (توجہ) اس شخص سے نہیں ہٹاتے تھے حتی کہ وہ شخص خود اپنا چہرہ آپ کے چہرۂ مبارک سے ہٹا لیتا (کسی اور طرف متوجہ کر لیتا) اور آپ کو مجلس میں اپنے ہم نشین سے آگے گھٹنے نکال کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

٥٨٢٥: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۵۸۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ذات کے لیے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کیا کرتے تھے۔

٥٨٢٦: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَوِيْلَ الصَّمْتِ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. ❸

۵۸۲۶: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ زیادہ تر خاموش رہا کرتے تھے، (بلاضرورت تکلم نہیں فرماتے تھے)۔

٥٨٢٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْتِيْلٌ وَتَرْسِيْلٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۵۸۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کلام میں ترتیل اور ٹھہراؤ تھا۔

٥٨٢٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا، وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهٗ فَصْلٌ، يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۵۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح نہایت تیز گفتگو نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ کا کلام الگ الگ ہوتا تھا، آپ کے پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا تھا۔

٥٨٢٩: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❻

۵۸۲۹: عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٤٩٠ وقال: غريب) [وابن ماجه (٣٧١٦)] ☆ زيد العمي ضعيف وتلميذه لين وله شاهد ضعيف عند أبي داود (٤٧٩٤) وغيره۔ ❷ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٢٣٦٢ وقال: غريب)۔

❸ **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٥٦ ح ٣٦٩٥، و في الأنوار في شمائل النبي المختار بتحقيقي: ٣٣١) [وأحمد (٥/ ٨٦، ١٠٥) والترمذي (٢٨٥٠) و مسلم (٢٣٢٢ مختصرًا)]۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٣٨) ☆ الشيخ، الراوي عن جابر رضي الله عنه: مجهول۔

❺ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٣٩ وقال: حسن صحيح)۔ ❻ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٤١) ☆ عبدالله بن لهيعة حدّث به قبل اختلاطه و لكنه مدلس و عنعن فالسند ضعيف و حديث الترمذي (٣٦٤٢) يغني عنه۔

٥٨٣٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ﷛ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ اَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهُ اِلَى السَّمَآءِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۸۳۰: عبداللہ بن سلام ﷛ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب گفتگو فرمانے کے لیے بیٹھتے تو آپ (نزول وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف بہت دیکھتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٨٣١: عَنْ عَمْرِوبْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِىْ عَوَالِى الْمَدِيْنَةِ، فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهُ لَيُدَّخَنُ، وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا، فَيَاْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ، قَالَ عَمْرٌو: فَلَمَّا تُوُفِّىَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِىْ، وَاِنَّهُ مَاتَ فِى الثَّدْىِ، وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رِضَاعَهُ فِى الْجَنَّةِ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۳۱: عمرو بن سعید، انس ﷛ سے روایت کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے بچوں کے ساتھ مہربان نہیں دیکھا، آپ کے بیٹے ابراہیم مدینے کے دیہات میں زیرِ رضاعت تھے، آپ (وہاں) تشریف لے جایا کرتے تھے، ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ اس گھر میں داخل ہو جاتے، اس میں دھواں ہوتا تھا، کیونکہ ابراہیم کی دایہ کا شوہر لوہار تھا، آپ ﷺ اسے پکڑتے اس کا بوسہ لیتے اور پھر واپس آ جاتے تھے۔ عمرو بیان کرتے ہیں، جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا بیٹا ابراہیم چونکہ شیر خوارگی کے عالم میں فوت ہوا ہے اس لئے جنت میں اس کے لیے دو دایہ ہیں جو مدت رضاعت مکمل کریں گی۔''

٥٨٣٢: وَعَنْ عَلِىٍّ ﷛ اَنَّ يَهُوْدِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ: فُلَانٌ، حَبْرٌ، كَانَ لَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَنَانِيْرُ، فَتَقَاضَى النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: **((يَا يَهُوْدِىُّ! مَا عِنْدِىْ مَا اُعْطِيْكَ))**. قَالَ: فَاِنِّىْ لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ! حَتّٰى تُعْطِيَنِىْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ))** فَجَلَسَ مَعَهُ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ، وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَدَّدُوْنَهُ وَيَتَوَعَّدُوْنَهُ، فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الَّذِىْ يَصْنَعُوْنَ بِهِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَهُوْدِىٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنَعَنِىْ رَبِّىْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَغَيْرَهُ))** فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُوْدِىُّ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَشَطْرُ مَا لِىْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَمَا وَاللّٰهِ! مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِىْ فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰى نَعْتِكَ فِى التَّوْرَاةِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ،

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٨٣٧) ☆ محمد بن إسحاق مدلس و عنعن، إلا في رواية سفيان بن وكيع (ضعيف) عن يونس بن بكير به فالسند معلل۔ [2] رواه مسلم (٦٣/ ٢٣١٦)۔

مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ، وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ، وَلَا قَوْلِ الْخَنَا، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ، وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۵۸۳۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں نام سے موسوم ایک یہودی عالم تھا، اس کا رسول اللہ ﷺ پر کچھ دینار قرض تھا، اس نے نبی ﷺ سے تقاضا کیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''یہودی! تمہیں دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں۔'' اس نے کہا: محمد! میں تو لے کر ہی یہاں سے ہلوں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا پھر میں تمہارے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں۔'' آپ اس کے ساتھ بیٹھ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز اس کے ساتھ ادا کی، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اسے ڈراتے دھمکاتے رہے، رسول اللہ ﷺ کو صحابہ کرام کے اس عمل کی اطلاع ہوگئی، تو انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ایک یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب نے کسی ذمی وغیرہ پر ظلم کرنے سے مجھے منع فرمایا ہے۔'' جب سورج بلند ہوا (دن چڑھا) تو اس یہودی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ میرا نصف مال اللہ کی راہ میں وقف ہے؟ سن لو، اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا وہ محض اس لیے کیا تا کہ میں تورات میں آپ کا مذکورہ تعارف دیکھ سکوں، محمد بن عبداللہ ان کی جائے پیدائش مکہ، دار ہجرت طیبہ (مدینہ منورہ)، ان کی سلطنت شام تک، وہ بدزبان ہیں نہ سخت دل اور نہ ہی بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں، وہ فحش پوش ہیں نہ فحش گو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ مال ہے آپ اللہ کے احکامات کی روشنی میں اس میں جس طرح چاہیں تصرف فرمائیں، اور یہودی بہت زیادہ مال دار تھا۔

۵۸۳۳: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأْنَفُ اَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيْ لَهُ الْحَاجَةَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [2]

۵۸۳۳: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے، بے مقصد بات بہت ہی کم کیا کرتے تھے، نماز (خاص طور پر جمعہ کی نماز) لمبی پڑھا کرتے تھے۔ خطبہ مختصر دیا کرتے تھے، آپ بیواؤں اور مساکین کے ساتھ چلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے تھے اور آپ ان کے کام کرتے اور ان کی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔

۵۸۳٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ: ﴿فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۸۳۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے نبی ﷺ سے کہا: ہم آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ ہم تو اس چیز کی تکذیب

---

[1] **إسناده موضوع**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٢٨٠) ☆ فيه محمد بن محمد بن الأشعث: كذاب، وضع نسخة أهل البيت (انظر لسان الميزان ٥/ ٤٠٩ وغيره) و هذا من وضعه لأنه تفرد به۔

[2] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ١٠٨-١٠٩ ح ١٤١٥) و الدارمي (١/ ٣٥ ح ٧٥)۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٠٦٤) ☆ أبو إسحاق مدلس وعنعن۔

کرتے ہیں، جو آپ لے کر آئے ہیں، تب اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی: ''یہ لوگ آپ کی تکذیب نہیں کرتے، بلکہ ظالم لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔''

٥٨٣٥: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ! لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ، جَآءَنِيْ مَلَكٌ وَإِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا، وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا، فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرَئِيْلَ علیہ السلام فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ ضَعْ نَفْسَكَ)). [1]

۵۸۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلیں، ایک فرشتہ میرے پاس آیا، اس کی کمر (کی چوڑائی) کعبہ (کے طول) کے برابر تھی، اس نے (آ کر) کہا: تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے، اور وہ کہتا ہے: اگر آپ چاہیں تو آپ کو عابد نبی بنا دیتے ہیں اور اگر آپ پسند فرمائیں تو آپ کو بادشاہ پیغمبر بنا دیتے ہیں، میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ اپنے آپ کو پست و عاجز رکھو۔''

٥٨٣٦: وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى جِبْرَئِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهُ، فَأَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ أَنْ تَوَاضَعْ، فَقُلْتُ: ((نَبِيًّا عَبْدًا))

قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَّكِئًا، يَقُوْلُ: ((آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ، وَأَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۵۸۳۶: اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا جیسے آپ ان سے مشورہ کر رہے ہیں، جبریل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں، میں نے کہا: میں عبادت گزار نبی بننا پسند کرتا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ٹیک لگا کر نہیں کھایا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے: ''میں ایسے کھاؤں گا، جیسے (عام) بندہ، کھاتا ہے، اور میں ایسے بیٹھوں گا، جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٤٧ـ٢٤٨ ح ٣٦٨٣) ☆ فيه أبو معشر نجيح: ضعيف، ولحديثه شواهد ضعيفة۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٤٨ـ٢٤٩ ح ٣٦٨٤) [وأبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ (ص١٩٨)] ☆ بقية لم يصرح بالسماع و الزهري مدلس وعنعن ومحمد بن علي بن عبدالله بن عباس: لم يسمع من جده۔

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اورنزولِ وحی کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٨٣٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: بُعِثَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ، ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَمَاتَ وَهُوَابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۳۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا، آپ (نبوت کے) تیرہ سال مکے میں رہے اور آپ پر وحی آتی رہی، پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ نے ہجرت کے دس سال (مدینے میں) قیام فرمایا، اور آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

٥٨٣٨: وَعَنْهُ، قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ، وَلَا يَرٰى شَيْئًا، وَثَمَانُ سِنِيْنَ يُوْحٰى إِلَيْهِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پندرہ برس رہے، آپ سات سال تک آواز سنتے اور روشنی دیکھتے رہے، اور (اس کے علاوہ) آپ کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے، اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی آتی رہی، آپ نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا: اور پینسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔

٥٨٣٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۸۳۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساٹھ سال مکمل ہونے پر وفات دی۔

٥٨٤٠: وَعَنْهُ، قَالَ: قُبِضَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ، وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [4]

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ: ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ، اَكْثَرُ.

۵۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب روح قبض کی گئی تو اس وقت آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی بھی روح جب قبض کی گئی تو اس وقت ان کی عمریں بھی تریسٹھ برس کی تھیں۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٠٣، ٣٨٥١) و مسلم (١١٨، ١١٧/ ٢٣٥١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (١٢٣، ١٢٢/ ٢٣٥٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٥٩٠٠) و مسلم (١١٣/ ٢٣٤٧)۔

[4] رواه مسلم (١١٤/ ٢٣٤٨) وقال البخاري: "وهو ابن ثلاث و ستين و هذا أصح". (التاريخ الكبير ٣/ ٢٥٥)۔

محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تریسٹھ برس کی عمر کے متعلق روایات زیادہ ہیں۔

۵۸۴۱: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ، وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ۔ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ۔ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَالِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ، فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقَالَ: ((مَا اَنَا بِقَارِئٍ)) قَالَ: ((فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ: اقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ، فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ، حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِئٍ، فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدَ، ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ، فَقَالَ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ، خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ، الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ﴾)). فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ، فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ، فَقَالَ: ((زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ)) فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: ((لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ)) فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ: كَلَّا، وَاللّٰهِ! لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا، اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ، فَقَالَتْ لَهٗ: يَا ابْنَ عَمِّ! اِسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ، فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ اَخِيْ! مَاذَا تَرٰى؟ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَاٰى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى، يَا لَيْتَنِيْ! فِيْهَا جَذَعًا، يَا لَيْتَنِيْ! اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟)) قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ، وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا، ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سچے و پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا، آپ جو بھی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح (سچا) ثابت ہو جاتا، پھر آپ تنہائی پسند ہو گئے، آپ غارِ حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے، آپ اپنے اہل خانہ کے پاس آنے سے پہلے کئی کئی راتیں وہاں عبادت میں مشغول رہتے تھے، ان ایام کے لیے زادِ راہ ساتھ لے جایا کرتے تھے، پھر آپ ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور اتنی ہی مدت کے لیے پھر زادِ راہ ساتھ لے جاتے تھے، حتیٰ کہ آپ غارِ حرا ہی میں تھے کہ آپ پر حق (وحی) آ گیا، فرشتہ (جبریل علیہ السلام) آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا پڑھیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں قاری نہیں (پڑھنا نہیں جانتا) ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے مجھے پکڑا اور اتنی شدت سے دبایا جس سے مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے مجھے پکڑ کر دوسری مرتبہ خوب دبایا، مجھے اس بار بھی کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا، اور کہا: پڑھیے، میں نے کہا: میں پڑھنا نہیں جانتا، اس نے مجھے تیسری

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣) و مسلم (٢٥٣ / ١٦٠)۔

مرتبہ دبایا اس بار بھی مجھے کافی تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا فرمایا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا، پڑھیے، آپ کا رب بہت ہی کرم کرنے والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے سکھایا، انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے بعد واپس ہوئے اور آپ ﷺ کا دل (خوف کی وجہ سے) دھڑک رہا تھا، آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: ''مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، انہوں نے آپ کو کمبل اوڑھا دیا حتی کہ آپ کا خوف جاتا رہا تو آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا: ''مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔'' خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، راست گو ہیں، دردمندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تہی دستوں کے لیے کماتے ہیں، مہمان کی میزبانی کرتے ہیں، اور مصیبت زدہ افراد کی اعانت کرتے ہیں، پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، انہوں نے ان سے کہا: میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی بات سنیں، ورقہ نے آپ سے کہا: بھتیجے! آپ کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ کچھ اسے بتا دیا، ورقہ نے کہا: یہ تو وہی ناموس ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی دے کر بھیجا تھا، کاش! میں اس وقت توانا ہوتا، کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟'' اس نے کہا: ہاں جب کسی کو منصب نبوت پر فائز کیا گیا تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی اور اگر میں نے تمہارا زمانہ پالیا تو میں تمہاری زبردست مدد کروں گا، پھر ورقہ جلد ہی وفات پا گئے اور کچھ عرصہ کے لیے وحی رک گئی۔

۵۸۴۲: وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ۔ فِيمَا بَلَغَنَا۔ حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُؤُوْسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ، فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهٗ مِنْهُ، تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرَئِيْلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذَالِكَ جَاشُهٗ، وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ۔ [1]

۵۸۴۲: اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: حتی کہ نبی ﷺ غمگین ہو گئے، ہمیں جو روایات پہنچی ہیں، ان کے مطابق یہ ہے کہ آپ ﷺ شدید غمگین ہو گئے، کئی دفعہ ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی سے اپنے آپ کو نیچے گرا لیں، وہ جب بھی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر اپنے آپ کو گرانے لگتے تو جبریل علیہ السلام آپ کے سامنے آ جاتے اور کہتے: محمد! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، اس سے آپ کا قلبی اضطراب ختم ہو جاتا اور آپ ﷺ سکون محسوس کرتے۔

۵۸۴۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ: ((فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ، فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَجِئْتُ اَهْلِيْ، فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ، فَزَمَّلُوْنِيْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَاَنْذِرْ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾، ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ))۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وحی کے رک جانے کے زمانے کے متعلق حدیث بیان

---

[1] رواه البخاري (٦٩٨٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤) و مسلم (٢٥٥/ ١٦١)۔

کرتے ہوئے سنا، فرمایا: ''اس اثنا میں کہ میں چلا جا رہا تھا تو میں نے آسمان میں ایک آواز سنی، میں نے اپنی نظر اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا، آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، میں اس کے رعب سے خوف زدہ ہوا اور زمین پر گر پڑا، اس کے بعد میں اپنے اہل خانہ کے پاس آ گیا، اور میں نے کہا: مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، چنانچہ انہوں نے مجھے کمبل اڑھا دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''کمبل اوڑھ کر لیٹنے والے! اٹھ جائیں اور لوگوں کو (عذاب الٰہی سے) ڈرائیں، اپنے رب کی بڑائی بیان کریں، اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا رکھیں اور گندگی سے دور رہیں۔'' پھر وحی تیزی کے ساتھ پے درپے آنے لگی۔''

٥٨٤٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رضي الله عنه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ يَـأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَحْيَانًا يَّاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ: وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ، فَاَعِيْ مَايَقُوْلُ**)). قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کبھی وہ میرے پاس گھنٹی کی سی آواز کی صورت میں آتی ہے، اور وہ مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے، اور اس سے پسینہ جاری ہو جاتا ہے، اور جو وہ کہتا ہے، میں اسے یاد کر لیتا ہوں، اور کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے، وہ جو کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ سے پسینے پھوٹ پڑتے اور آپ کی پیشانی پسینے سے شرابور ہو جاتی۔

٥٨٤٥: وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذَالِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهٗ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَكَسَ رَأْسَهٗ، وَنَكَسَ اَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ، فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۴۵: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو اس وجہ سے آپ کرب محسوس کرتے اور آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔

ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ کا سر جھک جاتا، اور آپ کے صحابہ اپنے سر جھکا لیتے تھے، اور جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھا لیتے تھے۔

٥٨٤٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿**وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ**﴾ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ: ((**يَابَنِيْ فِهْرٍ! يَابَنِيْ عَدِيٍّ!**)) لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّـخْـرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ، فَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ: ((**اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ**

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢) و مسلم (٨٦، ٨٧/ ٢٣٣٣)۔

[2] رواه مسلم (٨٨/ ٢٣٣٤، ٨٩/ ٢٣٣٥)۔

مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((اَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ، تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ، اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا. قَالَ: ((فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ)). قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا لَّكَ، اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: ''اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں۔'' نازل ہوئی تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور صفا پر چڑھ کر آواز دینے لگے: ''بنو فہر! بنو عدی!'' آپ نے قریش کے قبیلوں کو آواز دی، حتی کہ وہ سب جمع ہو گئے، اگر کوئی آدمی خود نہیں آ سکتا تھا تو اس نے اپنا نمائندہ بھیج دیا تھا تا کہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ ہے، چنانچہ ابولہب اور قریش بھی آ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ، اگر میں تمہیں بتاؤں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر آنے والا ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اس وادی کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے، کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟'' انہوں نے کہا: ہاں، کیونکہ ہم نے آپ کو سچا ہی پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں سخت عذاب سے، جو تمہارے سامنے آ رہا ہے، تمہیں ڈراتا ہوں۔'' ابولہب بول اٹھا، (نعوذ باللہ) تم ہلاک ہو جاؤ، تم نے اس لیے ہمیں جمع کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہو گیا۔''

۵۸۴۷: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ، اِذْ قَالَ قَائِلٌ: اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلٰى جَزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ اِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِكِ، فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰى فَاطِمَةَ، فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتّٰى اَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلٰوةَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)). ثَلَاثًا. وَكَانَ اِذَا دَعَا، دَعَا ثَلَاثًا، وَاِذَا سَاَلَ، سَاَلَ ثَلَاثًا. ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَوَاللّٰهِ! لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۴۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جبکہ قریشی اپنی مجالس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا: تم میں سے کون فلاں قبیلے کے ذبح کیے ہوئے اونٹوں کے پاس جائے اور وہ وہاں سے اس کا گوبر، خون اور پوست اٹھا لائے، پھر وہ انتظار کرے اور جب وہ سجدے میں جائیں تو وہ ان چیزوں کو ان کی گردن پر رکھ دے؟ چنانچہ ان میں سے سب سے زیادہ بدبخت شخص اٹھا، (اور وہ سب چیزیں لے آیا) جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے وہ چیزیں

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٧١) و الرواية الأولى (٤٧٧٠) و مسلم (٣٥٥/ ٢٠٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٢٠) و مسلم (١٠٧/ ١٧٩٤)۔

آپ کی گردن پر رکھ دیں، نبی ﷺ سجدے ہی کی حالت میں رہے، وہ (مشرکین) دیکھ کر ہنس رہے تھے اور ہنسی کی وجہ سے ایک دوسرے پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، چنانچہ ایک شخص فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا (اور انہیں بتایا) تو وہ دوڑتی ہوئی تشریف لائیں، نبی ﷺ سجدے ہی کی حالت میں تھے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس (غلاظت) کو آپ سے اتار پھینکا، اور انہیں برا بھلا کہا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو قریش کو پکڑ لے، اے اللہ! تو قریش کو پکڑ لے، اے اللہ! تو قریش کو پکڑ لے۔'' تین بار فرمایا، اور آپ کا معمول تھا کہ جب آپ دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے تھے، اور جب (اللہ سے) کوئی چیز طلب فرماتے تو تین بار طلب فرماتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! عمرو بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کو پکڑ لے۔'' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! بدر کے دن میں نے ان سب کو مقتول پایا، پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں پھینک دیا گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قلیب والوں پر لعنت برسادی گئی۔''

٥٨٤٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ، وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُّ، فَانْطَلَقْتُ، وَاَنَا مَهْمُوْمٌ، عَلٰى وَجْهِيْ، فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ، فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ، فَنَادَانِيْ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ)). قَالَ: ((فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ، وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ، وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ، اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ، لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ پر احد کے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمہاری قوم کی طرف سے بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے، لیکن عقبہ کے دن مجھے ان کی طرف سے بہت تکلیف پہنچی ہے، جب میں نے ابن عبد یالیل بن کلال پر دعوت پیش کی اور اس نے میری دعوت قبول نہ کی، میں حیران و پریشان واپس چل پڑا، مجھے معلوم نہ تھا کہ میں کس سمت چل رہا ہوں، قرن ثعالب پر پہنچ کر مجھے کچھ پتہ چلا، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے، اس میں جبرائیل علیہ السلام ہیں، انہوں نے مجھے آواز دی، اور کہا کہ اللہ نے آپ کی قوم کی بات اور ان کا جواب سن لیا ہے، اور اس نے پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ ان کے متعلق جو چاہیں حکم فرمائیں۔'' فرمایا: ''پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی، اس نے مجھے سلام کہہ کر عرض کیا، محمد! اللہ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے، اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، آپ کے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ جو چاہیں مجھے حکم فرمائیں، اگر آپ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٣١) و مسلم (١١١/ ١٧٩٥)۔

چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ لا کر ان پر ملا دوں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں، بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ ان کے صلب سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔"

٥٨٤٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ، وَشُجَّ فِيْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: ((كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوْا رُبَاعِيَتَهٗ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانت ٹوٹ گئے اور آپ کا سر مبارک زخمی کر دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خون صاف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: "وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا سر زخمی کر دیا اور اس کے سامنے کے چار دانت شہید کر دیے۔"

٥٨٥٠: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ)). يُشِيْرُ اِلٰى رُبَاعِيَتِهٖ. ((اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اس قوم پر سخت ناراض ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔" اور اس سے آپ کا اشارہ اپنے سامنے کے چار دانتوں کی طرف تھا "اور ایسے شخص پر بھی اللہ کا غضب شدید ہوتا ہے جسے اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں قتل کر دے۔"

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٨٥١: عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ قُلْتُ: يَقُوْلُوْنَ: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذَالِكَ، وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ، فَقَالَ لِيْ جَابِرٌ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ، فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا، فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ، فَقُلْتُ: دَثِّرُوْنِيْ، فَدَثَّرُوْنِيْ، وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، فَنَزَلَتْ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ وَذَالِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۸۵۱: یحییٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں، میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا: قرآن کا کون سا حصہ سب سے پہلے نازل

---

[1] رواه مسلم (١٠٤ / ١٧٩١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٧٣) و مسلم (١٠٦ / ١٧٩٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٩٢٢) و مسلم (٢٥٥ / ١٦١)۔

ہوا؟ انہوں نے کہا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ میں نے کہا: وہ (بعض علما) کہتے ہیں: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ ابوسلمہ نے فرمایا: میں نے جابر سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا، اور میں نے بھی ان سے اسی طرح کہا تھا جس طرح تم نے مجھے کہا ہے، تو جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ میں تمہیں وہی کچھ بیان کر رہا ہوں جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے حرا میں ایک ماہ خلوت اختیار کی، جب میں نے اپنی خلوت پوری کر لی، تو میں نیچے اتر آیا، مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے دائیں دیکھا تو مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی، میں نے اپنے بائیں دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا، میں نے اپنے پیچھے دیکھا تو میں نے کوئی چیز نہ دیکھی، میں نے اوپر دیکھا تو میں نے کوئی چیز نہ دیکھی، پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا تو میں نے کہا: مجھے چادر اوڑھا دو، انہوں نے مجھے چادر اوڑھا دی، اور انہوں نے مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا، اور پھر مجھ پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (جس کا ترجمہ اس طرح ہے) ''اے چادر اوڑھنے والے! کھڑے ہو جائیں، اور ڈرائیں، اور اپنے رب کی بڑائی بیان کریں، اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھیں اور شرک سے کنارہ کشی اختیار کریں۔'' اور یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔''

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

نبوت کی علامتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٨٥٢: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَاَخَذَهٗ، فَصَرَعَهٗ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهٗ فِيْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَاَمَهٗ وَاَعَادَهٗ فِيْ مَكَانِهٖ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ، يَعْنِيْ ظِئْرَهٗ، فَقَالُوْا: اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ، قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٥٨٥٢: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے، آپ اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، آپ کا سینہ چاک کر کے دل سے خون کا ایک لوتھڑا نکال کر فرمایا: یہ آپ کے (جسم میں) شیطان کا حصہ تھا، پھر اس (دل) کو سونے کی ایک طشت میں (رکھ کر) آب زم زم سے دھویا اور پھر اسے جوڑ کر اس کی جگہ پر دوبارہ رکھ دیا، یہ (ماجرہ دیکھ کر) بچے دوڑ کر آپ کی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ فوراً آپ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے سلائی کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر دیکھا تھا۔

٥٨٥٣: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ، اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٥٨٥٣: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مکہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا، اور میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔''

٥٨٥٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً، فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٥٨٥٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دکھایا، حتیٰ کہ انہوں نے حرا کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

---

[1] رواه مسلم (٢٦١ / ١٦٢)۔ [2] رواه مسلم (٢/ ٢٢٧٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٦٨) و مسلم (٤٦/ ٢٨٠٢)۔

٥٨٥٥: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِرْقَتَيْنِ: فِرْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ، وَفِرْقَةٌ دُوْنَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِشْهَدُوْا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۵۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے (گرا) تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(میری نبوت کی) گواہی دو۔'' (دوسرا معنی): ''(معجزہ) دیکھ لو۔''

٥٨٥٦: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ فَقِيْلَ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَالِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ۔ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهِ۔ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ، وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ مَالَكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا، وَأَجْنِحَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۵۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوجہل نے کہا: کیا محمد (ﷺ) تمہارے سامنے اپنا چہرہ خاک آلود (یعنی سجدہ) کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: لات وعزیٰ کی قسم! اگر میں نے اسے ایسے کرتے ہوئے دیکھا تو میں اس کی گردن پر اپنا پاؤں رکھوں گا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور نماز شروع کر دی ابوجہل نے اس دوران آپ کی گردن پر پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا، وہ آپ ﷺ پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھا لیکن وہ فوراً الٹے پاؤں دوڑا اور خود کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بچانے لگا، اس سے پوچھا گیا، تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرے اور اس (محمد ﷺ) کے درمیان آگ کی خندق، ہیبت اور (فرشتوں کے) پر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میرے قریب آ جاتا تو فرشتے اسے اچک لیتے اور اس کا جوڑ جوڑ توڑ دیتے۔''

٥٨٥٧: وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ، فَقَالَ: ((يَا عَدِيُّ! هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ؟ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُوْلَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى! فَيَقُوْلُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَّأُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى! فَيَنْظُرُ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ، اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) قَالَ عَدِيٌّ. فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ، وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۸۵۷: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا تو اس نے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٦٤) و مسلم (٤٥-٤٣/ ٢٨٠٠)۔

[2] رواه مسلم (٣٨/ ٢٧٩٧)۔

[3] رواه البخاري (٣٥٩٥)۔

فاقے کی شکایت کی، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے رہزنی کی شکایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عدی! کیا تو نے حیرہ دیکھا ہے؟ اگر تیری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھو گے عورت حیرہ (کوفے کے پاس ایک بستی) سے ہودج میں سوار ہو کر آئے گی اور وہ کعبہ کا طواف کرے گی، اسے اس دوران اللہ کے سوا کسی کا ڈر خوف نہیں ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم پر کسریٰ کے خزانے کھول دیے جائیں گے، اور اگر تم کچھ اور دنوں تک زندہ رہے تو تم دیکھو گے کہ آدمی ہاتھ میں سونا یا چاندی لے کر ایسے آدمی کی تلاش میں نکلے گا جو اسے قبول کرلے لیکن اسے ایسا کوئی آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے، اور تم میں سے ہر ایک قیامت کے دن اللہ سے ملاقات کرے گا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو کہ اس کی ترجمانی کر سکے، وہ فرمائے گا: کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجے تھے کہ وہ تیری طرف میرا پیغام پہنچائے؟ وہ شخص کہے گا، کیوں نہیں ضرور آئے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا اور میں نے تجھے فضیلت عطا نہیں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، ضرور عطا کی تھی، وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی، پھر وہ اپنے بائیں دیکھے گا تو اسے جہنم نظر آئے گی۔ جہنم سے بچ جاؤ، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، چنانچہ جو شخص یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کے ذریعے (آگ سے بچ جائے)۔'' عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ہودج میں سوار عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے آئی اور اس نے کعبہ کا طواف کیا، اور اسے اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر خوف نہیں تھا، اور جن کے لیے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے گئے میں بھی ان میں موجود تھا، اور اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم وہ کچھ ضرور دیکھو گے، جس کی ابوالقاسم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ ''ایک شخص اپنے ہاتھ میں سونا اور چاندی لے کر نکلے گا۔''

۵۸۵۸: وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً، فَقُلْنَا: اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَقَالَ: ((كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيْهِ، فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ، فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذَالِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَالِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَاللّٰهِ! لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهِ، وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۸۵۸: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی ﷺ سے (کفار کی ایذا رسانی کی) شکایت کی، آپ اس وقت کعبہ کے سائے میں دھاری دار چادر کا سرہانہ بنائے تشریف فرما تھے، ہمیں مشرکین سے بہت تکلیف پہنچ چکی تھی، ہم نے عرض کیا، کیا آپ اللہ سے دعا نہیں فرماتے؟ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے کہ ان میں سے کسی کے لیے زمین میں گڑھا کھود دیا جاتا اور پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ دیا جاتا، اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے، یہ چیز بھی اسے اس کے دین سے نہیں روکتی تھی۔ لوہے کے کنگھے ان کے گوشت ہڈیوں اور پٹھوں میں دھنسا دیے جاتے اور یہ چیز بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روکتی تھی، اللہ کی قسم! یہ دین مکمل ہو گا حتیٰ کہ سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے صرف اللہ ہی کا خوف ہو گا، اور اسے اپنی بکریوں کے متعلق بھیڑیے کا خوف بھی نہیں ہو گا، لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔''

[1] رواه البخاري (٦٩٤٣)۔

۵۸۵۹: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رضی اللہ عنہا وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ، ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! قَالَ: ((**نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْمِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ**)) فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: ((**نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ**)). كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: ((**اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ**)) فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ رضی اللہ عنہا الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک روز آپ ان کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا، پھر بیٹھ کر آپ کے سر مبارک سے جوئیں دیکھنے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر (جب) اٹھے تو آپ ہنس رہے تھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت سے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مجھے دکھائے گئے، وہ اس سمندر میں سوار اس طرح جا رہے ہیں جس طرح بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر براجمان تھے۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مجھے دکھائے گئے۔'' جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار فرمایا تھا۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ اولین میں سے ہیں۔'' ام حرام رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں بحری سفر کیا، جب وہ سمندر سے باہر نکلیں تو وہ اپنی سواری سے گر کر وفات پا گئیں۔

۵۸۶۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ، وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ : اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ، فَقَالَ: لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَاالرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ: قَالَ: فَلَقِيَهٗ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ، فَهَلْ لَّكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ**)). فَقَالَ: اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ، وَقَوْلَ السَّحَرَةِ، وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ، هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهٗ. [2] رَوَاهُ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٨٢) ومسلم (١٦٠/ ١٩١٢)۔ [2] رواه مسلم (٤٦/ ٨٦٨) ٥ حديث أبي هريرة تقدم (٥٤١٨) وحديث جابر بن سمرة تقدم (٥٤١٧)۔

مُسْلِمٌ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثَا اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہما: ((يَهْلِكُ كِسْرٰى)) وَالْآخَرُ: ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ)) فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ.

۵۸۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ضماد مکہ آیا اور وہ قبیلہ ازدشنوءہ سے تھا، اور وہ آسیب وغیرہ کا منتر جانتا تھا اس نے مکے کے نادانوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجنون ہیں، اس نے کہا: اگر میں اس آدمی کو دیکھوں (اور اس کا علاج کروں) تو شاید اللہ میرے ہاتھوں اسے شفا عطا فرما دے، راوی بیان کرتے ہیں، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور اس نے کہا: محمد! میں آسیب وغیرہ کا منتر جانتا ہوں کیا آپ کو علاج کی رغبت ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا: ((إن الحمد لله...... عبده ورسوله)) ''بے شک ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیے ہے، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں، جس کو اللہ ہدایت عطا فرما دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اما بعد! اس نے عرض کیا، یہی کلمات مجھے دوبارہ سنائیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ کلمات اسے سنائے، تو اس نے عرض کیا، میں نے کاہنوں ساحروں اور شاعروں کا کلام سنا ہے، لیکن میں نے آپ کے کلمات جیسا کوئی کلام نہیں سنا، یہ تو انتہائی فصیح و بلیغ کلمات ہیں، اپنا دست مبارک لائیں، میں اسلام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت لی۔

مصابیح کے بعض نسخوں میں ((نا عوس البحر)) کے الفاظ ہیں، اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ((یهلك الكسرٰی)) اور دوسری: ((لتفتحن عصابة)) باب الملاحم میں ذکر کی گئی ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۸۶۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رضی اللہ عنہ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِّنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى هِرَقْلَ، قَالَ: وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى، فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ، فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِّنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ؟ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: اَنَا، فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ، ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ: اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ، فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ، قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: وَاَيْمُ اللّٰهِ! لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ

يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَاقَالَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: وَمَنْ يَتَّبِعُهُ؟ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاءُ هُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاءُ هُمْ، قَالَ: أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يَزِيدُونَ، قَالَ: هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا، يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لَا، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ، لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا؟ قَالَ: وَاللَّهِ! مَاأَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ؟ قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لَا، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ، فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ، وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ: رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ، وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاءُ هُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ؟ فَقُلْتَ: بَلْ ضُعَفَاءُ هُمْ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، وَكَذَالِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَالِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ، فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ، وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى، ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ، وَكَذَالِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا، فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ، قُلْتُ: رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْنَا: يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ، وَالزَّكٰوةِ، وَالصِّلَةِ، وَالْعَفَافِ، قَالَ: إِنْ يَكُ مَاتَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ، وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ، وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ. [1]

۵۸۶۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے بلا واسطہ حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: میں نے اس مدت کے دوران جو کہ میرے اور آپ (ﷺ) کے درمیان (صلح حدیبیہ کا) معاہدہ ہوا تھا، سفر کیا، وہ بیان کرتے ہیں، میں اس وقت شام ہی میں تھا جب نبی ﷺ کا خط ہرقل کو موصول ہوا، اور انہوں نے فرمایا: دحیہ کلبی یہ خط لے کر آئے تھے، انہوں نے اسے امیر بصری کو دیا اور اس نے اسے ہرقل کے حوالے کیا، ہرقل نے کہا: کیا اس شخص کی قوم کا کوئی فرد یہاں موجود ہے جو خود کو اللہ کا رسول خیال کرتا ہے انہوں نے کہا: جی ہاں، مجھے بلایا گیا، میرے ساتھ کچھ قریشی بھی تھے، ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو ہمیں اس کے سامنے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧) ومسلم (٧٤/ ١٧٧٣) ☆ وانظرح ٣٩٢٦ـ٣٩٢٧ لتمام الحديث۔

بٹھا دیا گیا، اس نے پوچھا: یہ شخص جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، آپ میں سے اس کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار کون ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں، میں نے کہا: میں، انہوں نے مجھے اس کے سامنے بٹھایا اور میرے ساتھوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا، پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا، اور کہا: ان سے کہہ دو کہ میں اس (ابوسفیان) سے اس شخص کے متعلق، جو چند سوالات کروں گا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اسے جھٹلا دینا، ابوسفیان بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر جھوٹ بولنے کی بدنامی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ ﷺ کے متعلق ضرور جھوٹ بولتا، پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو، اس کا حسب ونسب کیسا ہے؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا، وہ ہم میں نہایت عمدہ حسب ونسب والے ہیں، اس نے کہا: کیا ان کے آبا واجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: کیا اس نے تم سے اس بات سے پہلے جو وہ اب کہتا ہے کوئی ایسی بات کہی جس پر تم نے اسے جھوٹا کہا ہو؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: اس کے پیروکار کون ہیں، بڑے لوگ یا کمزور لوگ؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: بلکہ کمزور لوگ، اس نے کہا: کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں، اس نے کہا: کیا اس دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اسے برا خیال کر کے اس سے منحرف ہوا ہے؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: نہیں، اس نے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، اس نے کہا: تمہاری اس سے جنگ کیسی رہی؟ وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: جنگ ہم دونوں کے درمیان برابر ہے، کبھی اسے ہماری طرف سے زک پہنچتی ہے اور کبھی ہمیں اس کی طرف سے زک پہنچتی ہے، اس نے کہا: کیا وہ بدعہدی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ ہم اس وقت اس کے ساتھ صلح کی مدت گزار رہے ہیں، معلوم نہیں وہ اس میں کیا کرے گا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس جملے کے علاوہ مجھے اور کہیں کوئی بات داخل کرنے کا موقع نہ ملا، اس نے پوچھا: کیا یہ بات اس سے پہلے بھی کسی نے کی تھی؟ میں نے کہا: نہیں، پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اسے کہو، میں نے تجھ سے اس کے حسب ونسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا: وہ تم میں سب سے زیادہ عمدہ حسب ونسب والا ہے، اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں، انہیں ان کی قوم کے اونچے حسب ونسب میں مبعوث کیا جاتا ہے، میں نے تجھ سے سوال کیا، کیا اس کے آبا واجداد میں کوئی بادشاہ تھا؟ تو نے کہا: نہیں، اگر اس کے آبا اجداد میں سے کوئی بادشادہ ہوتا تو میں خیال کرتا کہ وہ اپنے آبا کی بادشاہت کا طلب گار ہے، میں نے تجھ سے اس کے متبعین کے متعلق پوچھا: کیا وہ ضعیف لوگ ہیں یا بڑے لوگ ہیں، تو نے کہا: بلکہ وہ کمزور لوگ ہیں، اور رسولوں کے پیروکار ایسے ہی ہوتے ہیں، میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس نے جو بات کی ہے اس کے کہنے سے پہلے تم اسے جھوٹ سے متہم کرتے تھے، تو نے کہا: نہیں، میں نے پہچان لیا کہ اگر وہ لوگوں پر جھوٹ نہیں بولتا تو پھر وہ اللہ پر کیسے جھوٹ بول سکتا ہے؟ میں نے تجھ سے سوال کیا: کیا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اسے برا خیال کرتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے؟ تو نے کہا: نہیں، اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے کہ جب اس کی بشاشت (فرحت ولذت) دلوں میں راسخ ہو جاتی ہے تو پھر وہ نکلتا نہیں، میں نے تجھ سے دریافت کیا: کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم؟ تو نے کہا، وہ زیادہ ہو رہے ہیں، اور ایمان اسی طرح ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ مکمل ہو جاتا ہے، میں نے تجھ سے پوچھا: کیا تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ تو نے بتایا کہ تم نے اس سے جنگ کی ہے اور جنگ تمہارے درمیان برابر رہی، رسولوں کا معاملہ اسی طرح ہوتا ہے کہ ان پر دور ابتلا آتا ہے اور انجام بخیر انہی کا ہوتا ہے، میں نے تجھ

سے پوچھا: کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ تو نے کہا: نہیں، اور رسولوں کی یہی شان ہے؟ وہ بدعہدی نہیں کرتے، میں نے تجھ سے سوال کیا، کیا ایسی بات اس سے پہلے بھی کسی نے کی ہے؟ تو نے کہا: نہیں اگر اس سے پہلے ایسی بات کسی نے کی ہوتی تو میں خیال کرتا کہ یہ آدمی ویسی ہی بات کر رہا ہے جو اس سے پہلے کی گئی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر اس نے پوچھا: وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاک دامنی کا حکم دیتا ہے، اس نے کہا: تم نے جو کچھ کہا ہے اگر تو وہ صحیح ہے تو پھر وہ نبی ہیں، مجھے یہ تو پتہ تھا کہ ان کا ظہور ہونے والا ہے، لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے، اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ان تک پہنچ سکوں گا تو میں ان سے شرف ملاقات حاصل کرنا پسند کرتا، اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے پاؤں دھوتا، اور ان کی بادشاہت میرے ان دونوں قدموں کی جگہ تک پہنچ جائے گی، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک منگا کر پڑھا۔

اور یہ مکمل حدیث باب الکتاب الی الکفار میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ

معراج کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٥٨٦٢: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِىَ بِهٖ: ((بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ - وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ - مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ)) يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ ((فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ، ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوٍّ اِيْمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِيْ، ثُمَّ حُشِيَ، ثُمَّ اُعِيْدَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً. ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ، اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ: الْبُرَاقُ، يَضَعُ خُطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ، فَقَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ، قَالَ: هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ، قَالَ: هٰذَا يُوْسُفُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ. ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ، فَقَالَ: هٰذَا اِدْرِيْسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيْلَ: وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَاِذَا هَارُوْنُ، قَالَ: هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ:

وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوْسٰى، قَالَ: هٰذَا مُوْسٰى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ؛ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى، قِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: أَبْكِيْ لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِيْ، ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، جِبْرَئِيْلُ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرَئِيْلُ. قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ: هٰذَا أَبُوْكَ إِبْرَاهِيْمُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعْتُ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، قَالَ: هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، قُلْتُ: مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَّبَنٍ وَإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ، قَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ! قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا، فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ، وَلٰكِنِّيْ أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ، نَادٰى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۶۲: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کے متعلق انہیں بتایا کہ ''میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا، اور بعض روایات میں ہے، میں حجر میں لیٹا ہوا تھا، کہ اچانک ایک آنے والا میرے پاس آیا تو اس نے میرا سینہ چاک کیا، میرے دل کو نکالا، پھر میرے پاس ایمان سے بھرا ہوا سونے کا ایک طشت لایا گیا، میرے دل کو دھویا گیا، پھر اسے بھر دیا گیا، پھر اسے واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''پھر (میرے) پیٹ کو آب زم زم سے دھویا گیا، پھر اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا، پھر خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی سفید رنگ کی براق نامی ایک سواری میرے پاس لائی گئی، وہ اپنی انتہائے نظر تک اپنا قدم رکھتی تھی، مجھے اس پر سوار کیا گیا، جبریل علیہ السلام مجھے ساتھ لے چلے حتیٰ کہ وہ آسمان دنیا پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، ان سے پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جبریل، پوچھا

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٠٧) و مسلم (٢٦٥ / ١٦٤)۔

گیا، اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: محمد (ﷺ)، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، اور تشریف لانے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو میں نے وہاں آدم علیہ السلام کو دیکھا، جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر انہوں نے فرمایا: صالح بیٹے! اور صالح نبی خوش آمدید، پھر جبریل علیہ السلام مجھے اوپر لے گئے حتیٰ کہ وہ دوسرے آسمان پر پہنچ گئے، انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام)، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد! پوچھا گیا، کیا ان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید! آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام سے ملاقات ہوگئی، اور وہ دونوں خالہ زاد تھے۔ فرمایا: یہ یحییٰ علیہ السلام ہیں اور یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں، ان دونوں کو سلام کریں، میں نے سلام کیا، تو ان دونوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی! خوش آمدید، نبی صالح خوش آمدید، پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا، انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا، کون ہے؟ فرمایا: جبریل، کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد (ﷺ) پوچھا گیا، کیا ان کی طرف کسی کو بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کیا ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں ادھر پہنچا تو وہاں یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، انہوں نے بتایا، یہ یوسف علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے، پھر دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کی، پوچھا کون ہے؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا: کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں! کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے کہا، یہ ادریس علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: صالح بھائی، صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ وہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے درخواست کی تو ان سے پوچھا گیا، آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، پھر کہا گیا: خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو وہاں ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا: یہ ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کریں، پس میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی، اور نبی صالح خوش آمدید، پھر وہ مجھے اور اوپر لے گئے، حتیٰ کہ ہم چھٹے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، انہوں نے پوچھا: کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا، خوش آمدید، آنے والے کتنے ہی اچھے ہیں، دروازہ کھول دیا گیا، جب میں وہاں پہنچا تو وہاں موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما تھے، جبریل علیہ السلام نے فرمایا: یہ موسیٰ ہیں، انہیں سلام کریں، میں نے انہیں سلام کیا، تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بھائی اور صالح نبی خوش آمدید جب میں ان سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے، ان سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس لیے روتا ہوں کہ ایک نوجوان میرے بعد مبعوث کیا گیا، اور اس کی امت کے جنت میں جانے والے افراد، میری امت کے جنت میں جانے والے افراد سے زیادہ ہوں گے، پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے

دروازہ کھولنے کی درخواست کی، تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: جبریل، پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا: محمد ﷺ، پوچھا گیا، کیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، کہا گیا: خوش آمدید، کتنے ہی اچھے ہیں آنے والے؟ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما تھے، جبریل نے فرمایا، یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام ہیں، انہیں سلام کریں، چنانچہ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر فرمایا: صالح بیٹے اور صالح نبی خوش آمدید، پھر مجھے سدرۃ المنتہی تک لے جایا گیا، اس کے میوے (بیر) حجر کے مٹکوں کی طرح تھے، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، انہوں نے بتایا، یہ سدرۃ المنتہی ہے، وہاں چار نہریں تھیں: دو باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں میں نے کہا: جبریل! یہ دو چیزیں کیا ہیں، انہوں نے فرمایا: دو باطنی نہریں، یہ دو نہریں جنت میں بہتی ہیں، اور دو ظاہری نہریں، اور یہ نیل وفرات ہیں، پھر مجھے بیت المعمور کی طرف لے جایا گیا، پھر میرے پاس شراب، دودھ اور شہد کا برتن لایا گیا، تو میں نے دودھ والا برتن اٹھالیا، انہوں نے فرمایا: یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہے، پھر مجھ پر دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، میں واپس آیا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا: آپ ﷺ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت ہر روز پچاس نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی، اللہ کی قسم! میں آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں، اور بنی اسرائیل کا مجھے سخت تجربہ ہو چکا ہے، آپ اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں، میں دوبارہ گیا تو مجھ سے دس کم کر دی گئیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے پھر وہی بات کی، میں پھر حاضر خدمت ہوا، اللہ تعالیٰ نے پھر دس نمازوں کی تخفیف فرمادی، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات کہی، میں پھر حاضر خدمت ہوا، اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں کم کر دیں، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی بات دہرائی، میں پھر اللہ کے پاس گیا تو مجھ سے دس کم کر دی گئیں، اور مجھے ہر روز دس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر ویسے ہی فرمایا، میں پھر (رب کے حضور) گیا تو مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت ہر روز پانچ نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھے گی، کیونکہ میں آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا مجھے سخت تجربہ ہو چکا ہے، آپ اپنے رب کے پاس پھر جائیں اور اپنی امت کے لیے اس سے تخفیف کی درخواست کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے (تخفیفِ نماز کے لیے اتنی مرتبہ) سوال کیا ہے لہٰذا اب مجھے حیا آتی ہے، اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں، فرمایا: جب میں وہاں سے چلا تو آواز دینے والے نے آواز دی، میں نے (پانچ نمازوں کا) اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرمادی۔''

۵۸۶۳: وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ، فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ، يَقَعُ حَافِرُهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ، فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ، فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ)). قَالَ: ((ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرَئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرَئِيلُ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى

السَّمَآءِ)). وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ: ((فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ)). وَقَالَ فِي السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ: ((فَإِذَا أَنَا بِيُوْسُفَ، إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ)). وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ: ((فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، وَأَوْحٰى إِلَيَّ مَا أَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، قَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، فَإِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَخَبَّرْتُهُمْ)). قَالَ: ((فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ، فَقُلْتُ: يَارَبِّ! خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ)). قَالَ: ((فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ وَبَيْنَ مُوْسٰى، حَتّٰى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً، مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً)). قَالَ: ((فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۶۳: ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس براق لائی گئی، وہ سفید لمبا چوپایہ تھا، جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا، وہ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نظر جاتی تھی، میں اس پر سوار ہوا، اور بیت المقدس پہنچا وہاں میں نے اسے اس حلقے (کنڈے) کے ساتھ باندھ دیا جس کے ساتھ انبیا علیہم السلام اپنی سواریاں باندھا کرتے تھے۔'' فرمایا: ''پھر میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہاں سے نکلا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ کا لائے تو میں نے دودھ کا برتن منتخب کیا، اس پر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے فطرت کا انتخاب فرمایا ہے، پھر ہمیں آسمان کی طرف لے جایا گیا۔'' اس کے بعد راوی نے حدیث سابق کے ہم معنی روایت بیان کی، فرمایا: ''میں آدم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا، اور میرے لیے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔'' اور فرمایا: ''تیسرے آسمان پر یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، ان کی شان یہ ہے کہ انہیں نصف حسن عطا کیا گیا ہے، انہوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا، اور دعائے خیر فرمائی۔'' اس روایت میں راوی نے موسیٰ علیہ السلام کے رونے کا ذکر نہیں کیا، اور فرمایا: ''ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، آپ بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، وہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ ان کی باری نہیں آتی، پھر مجھے سدرۃ المنتہی لے جایا گیا، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے، جبکہ اس کا پھل مٹکوں کی طرح تھا، جب اس کو اللہ کے حکم سے جس چیز نے ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا، تو اس کی حالت بدل گئی، اللہ کی مخلوق میں سے اس کے حسن کی کوئی تعریف بیان نہیں کر سکتا،

[1] رواہ مسلم (۲۵۹/ ۱۶۲)۔

چنانچہ اس نے میری طرف جو وحی کرنی تھی، وہ کر دی، اور دن رات میں مجھ پر پچاس نمازیں فرض کر دی گئیں، میں (یہ حکم لے کر) موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: ہر روز پچاس نمازیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، کیونکہ میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور ان کا تجربہ کر چکا ہوں۔'' فرمایا: ''میں اپنے رب کے پاس گیا، تو عرض کیا، رب جی! میری امت پر تخفیف فرمائیں، مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئیں، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہیں بتایا کہ مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں انہوں نے فرمایا: آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، آپ اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد! ہر روز یہ پانچ نمازیں ہیں، اور ہر نماز کے لیے دس گنا اجر ہے، اس طرح یہ پچاس نمازیں ہوئیں، جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ اسے نہ کر سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور اگر وہ اس نیکی کو کر لے تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ اس برائی کا ارتکاب نہیں کرتا تو اس کے لیے کچھ بھی نہیں لکھا جاتا، اور اگر وہ اس کا ارتکاب کر لیتا ہے تو اس کے لیے ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نیچے آیا حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر انہیں بتایا تو انہوں نے پھر بھی یہی فرمایا: اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے کہا: میں اتنی بار اپنے رب کے پاس گیا ہوں لہٰذا اب مجھے (اس تخفیف کی درخواست کرتے ہوئے) حیا آتی ہے۔''

٥٨٦٤: وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ اَبُوْذَرٍّ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فُرِجَ عَنِّيْ سَقْفُ بَيْتِيْ، وَاَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ، فَفَرَجَ صَدْرِيْ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِيْمَانًا، فَاَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ، ثُمَّ اَطْبَقَهُ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ، فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ، فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرَئِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ: اِفْتَحْ. قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ: هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم. فَقَالَ: اُرْسِلَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْيَا، اِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ، عَلٰى يَمِيْنِهٖ اَسْوِدَةٌ، وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهٖ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: لِجِبْرَئِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا اٰدَمُ، وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِيْهِ، فَاَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ، فَاِذَا نَظَرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ضَحِكَ، وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى، حَتّٰى عَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ)). قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ اٰدَمَ، وَاِدْرِيْسَ، وَمُوْسٰى، وَعِيْسٰى، وَاِبْرَاهِيْمَ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَآءِ الدُّنْيَا، وَاِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ رضی اللہ عنہ كَانَا يَقُوْلَانِ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثُمَّ عُرِجَ بِيْ، حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ)). وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسٌ رضی اللہ عنہ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَفَرَضَ اللّٰهُ

عَلٰی اُمَّتِیْ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً فَرَجَعْتُ بِذَالِكَ، حَتّٰی مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰی اُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً. قَالَ: فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ، فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ؛ فَرَاجَعَنِیْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی، فَقُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِیْقُ ذَالِكَ، فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ. فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ اِلَیْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَاتُطِیْقُ ذَالِكَ، فَرَاجَعْتُهٗ، فَقَالَ: هِیَ خَمْسٌ وَّهِیَ خَمْسُوْنَ، لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَّبِّیْ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ حَتّٰی انْتَهٰی بِیْ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی، وَغَشِیَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِیْ مَاهِیَ؟ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِیْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ، وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۸۶۴: ابن شہاب، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھول دی گئی تو جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، پھر اسے آب زم زم کے ساتھ دھویا، پھر وہ حکمت وایمان سے بھری ہوئی سونے کی طشت لائے، اسے میری سینے میں ڈال دیا، پھر اسے جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے گئے، جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل نے آسمان کے محافظ سے کہا، دروازہ کھولو، اس نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا، جبریل، اس نے پوچھا: آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا ان کی طرف بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، جب دروازہ کھول دیا گیا تو ہم آسمان دنیا پر چلے گئے، وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا کچھ لوگ اس کے دائیں طرف تھے اور کچھ اس کے بائیں طرف، جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے تو رونا شروع کر دیتے، انہوں نے کہا: خوش آمدید نبی صالح اور بیٹے صالح، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ آدم علیہ السلام ہیں، اور ان کے دائیں اور بائیں جانب جو گروہ ہیں، یہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں، ان کے دائیں طرف والا گروہ اہل جنت کا ہے، اور ان کے بائیں طرف والا گروہ جہنمیوں کا ہے، جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے ہیں تو مسکراتے ہیں، اور جب اپنی بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رو دیتے ہیں، پھر مجھے دوسرے آسمان تک لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے اس کے محافظ سے کہا: دروازہ کھولو، اس کے محافظ نے بھی انہیں ویسے ہی کہا جیسے پہلے آسمان والے محافظ نے کہا تھا۔'' انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ انہوں نے آسمانوں میں آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی، اور ابوذر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان نہیں کیا کہ ان کی منازل کیسی ہیں، البتہ انہوں نے یہ ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا پر اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا، ابن شہاب نے بیان کیا، ابن حزم نے مجھے خبر دی کہ ابن عباس اور ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہم دونوں بیان کیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر مجھے اوپر لے جایا گیا حتیٰ کہ میں اس قدر بلند جگہ پر پہنچ گیا کہ میں قلموں کے لکھنے کی آواز سنتا تھا۔'' ابن حزم اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ (حکم) لے کر واپس ہوا، اور میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے فرمایا: اللہ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت طاقت نہیں رکھے

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٩) و مسلم (٢٦٣/ ١٦٣)۔

گی، انہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان (نمازوں) کا کچھ حصہ کم کر دیا، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو میں نے بتایا کہ اس نے ان میں سے کچھ کم کر دی ہیں، انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی، میں واپس گیا اور اپنی بات دہرائی تو اس نے ان میں سے کچھ اور کم کر دیں، میں پھر ان کے پاس واپس آیا، تو انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، میں نے پھر اس سے درخواست کی تو اس نے فرمایا: وہ (ادائیگی میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) وہ پچاس ہیں میرے ہاں بات تبدیل نہیں کی جاتی، میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس پھر جائیں، میں نے کہا: مجھے اپنے رب کے (پاس بار بار جانے) سے شرم آتی ہے، پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، کئی رنگوں نے اسے ڈھانپ رکھا تھا، میں نہیں جانتا وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا، وہاں موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی کستوری کی تھی۔"

۵۸۶۵: وَعَنْ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُنْتُهِيَ بِهِ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْاَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَاِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: ﴿اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى﴾ قَالَ: فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۶۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو انہیں سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا، وہ چھٹے آسمان پر ہے، زمین سے اوپر جانے والی ہر چیز کی حد یہاں تک ہے، اسی مقام سے احکامات لئے جاتے ہیں اور اوپر سے جو حکم آتا ہے وہ یہیں آ کر رکتا ہے، اور پھر یہاں سے احکام لیے جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "جس چیز نے سدرہ کو ڈھانپنا تھا اس نے اسے ڈھانپ رکھا تھا۔" ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سونے کے پروانے اور پتنگے تھے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں، آپ کو پانچ نمازیں عطا کی گئی، سورہ بقرہ کی آخری آیات اور آپ کی امت میں سے جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے جیسے کبیرہ گناہ نہیں کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا۔

۵۸۶۶: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْاَلُنِيْ عَنْ مَّسْرَايَ، فَسَاَلَتْنِيْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَّا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ، فَرَفَعَهُ اللهُ لِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، مَا يَسْاَلُوْنِّيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ، وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ، فَاِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُصَلِّيْ. فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَاِذَا عِيْسٰى قَائِمٌ يُّصَلِّيْ، اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ، وَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ، اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِيْ نَفْسَهٗ - فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلٰوةِ، قَالَ لِيْ قَائِلٌ: يَامُحَمَّدُ! هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَبَدَاَنِيْ بِالسَّلَامِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

---

[1] رواہ مسلم (۲۷۹/ ۱۷۳)۔

[2] رواہ مسلم (۲۷۸/ ۱۷۲)۔

۵۸۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اپنے آپ کو حجر (حطیم) میں (کھڑے ہوئے) دیکھا، جبکہ قریش مجھ سے میرے سفر معراج کے متعلق سوال کر رہے تھے، انہوں نے بیت المقدس کی کچھ چیزوں کے متعلق مجھ سے سوالات کیے لیکن مجھے وہ یاد نہیں تھیں، میں اس قدر غمگین ہوا کہ اس طرح کا غم مجھے کبھی نہیں ہوا تھا، چنانچہ اللہ نے اسے میری نظروں کے سامنے بلند کر دیا میں اسے دیکھ رہا تھا، اس لئے وہ مجھ سے جس بھی چیز کے متعلق سوال کرتے تو میں انہیں بتا دیتا تھا، میں نے اپنے آپ کو انبیا علیہم السلام کی جماعت میں دیکھا، میں نے اچانک موسیٰ علیہ السلام کو حالت قیام میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، ان کا قد میانہ ہے اور بال گھنگھریالے ہیں، گویا وہ شنوءہ قبیلے کے آدمی ہیں، پھر میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کی ان سے بہت زیادہ مشابہت ہے، اور ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں، میں ان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں، نماز کا وقت ہوا تو میں نے ان کی امامت کرائی، چنانچہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کسی کہنے والے نے مجھے کہا: محمد! یہ جہنم کا داروغہ مالک ہے، آپ اسے سلام کریں، میں نے اس کی طرف توجہ کی تو اس نے مجھے سلام کرنے میں پہل کی۔“

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

اور اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۸٦٧: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَمَّا كَذَّبَنِیْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِیْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸٦٧: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب قریش نے (واقعہ معراج کے متعلق) مجھے جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا، اللہ نے میرے لیے بیت المقدس کو روشن کر دیا، چنانچہ میں نے اسے دیکھ کر اس کی علامات بیان کرنی شروع کر دیں۔“

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٨٨٦) و مسلم (٢٧٦/ ١٧٠)۔

بَابٌ فِي الْمُعْجِزَاتِ

معجزوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٨٦٨: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ: نَظَرْتُ اِلَى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى رُؤُوْسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلَى قَدَمِهِ اَبْصَرَنَا، فَقَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ! مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا؟)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۶۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم غار میں تھے، میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ مشرکین کے پاؤں نظر آ رہے تھے گویا وہ ہمارے سروں پر ہوں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر ان میں سے کوئی اپنے پاؤں کی طرف نظر کرلے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''ابوبکر! ایسے دو آدمیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے، جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔''

٥٨٦٩: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ: لِاَبِيْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَا اَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم؟ قَالَ: اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ، حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ، لَهَا ظِلٌّ لَمْ يَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً، وَقُلْتُ: نَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، وَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ. قُلْتُ: اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَفَتَحْلِبُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ، وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَرْتَوِيْ فِيْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اِشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ؟)) قُلْتُ: بَلٰى! قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: اُتِيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ: اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِيْ، فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَالَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ: كُفِيْتُمْ، مَا هٰهُنَا، فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٥٣) و مسلم (١/ ٢٣٨١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦١٥) ومسلم (٧٥/ ٢٠٠٩)۔

۵۸۶۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد (عازب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوبکر! جب آپ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ہجرت کے لیے) روانہ ہوئے تو آپ کا یہ سفر کیسے گزرا؟ انہوں نے فرمایا: ہم رات بھر اور اگلے روز دوپہر تک چلتے رہے، راستہ خالی تھا وہاں سے کوئی بھی نہیں گزر رہا تھا، ہمیں ایک طویل چٹان نظر آئی جس کا سایہ تھا، ابھی وہاں دھوپ نہیں آئی تھی، ہم نے وہاں قیام کیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لیے اپنے ہاتھوں سے جگہ برابر کی اس پر ایک پوستین بچھائی، اور پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سو جائیں، اور میں اردگرد کے حالات کا جائزہ لیتا ہوں، آپ سو گئے اور میں جائزہ لینے کے لیے باہر نکل آیا، میں نے ایک چرواہا آتے ہوئے دیکھا اور اسے کہا: کیا تیری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، میں نے کہا: کیا تم (میرے لیے) دودھ نکالو گے؟ اس نے کہا: ہاں، اس نے ایک بکری پکڑی اور لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہا، اور میرے پاس ایک برتن تھا جسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ساتھ رکھا تھا، آپ اس سے سیراب ہوتے اور اسی سے پانی پیتے اور وضو کیا کرتے تھے، میں دودھ لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو جگانا مناسب نہ سمجھا، میں نے انتظار کیا حتیٰ کہ آپ بیدار ہوئے، میں نے دودھ پر پانی ڈالا حتیٰ کہ اس کا نچلا حصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! نوش فرمائیں، آپ نے دودھ نوش فرمایا تو مجھے فرصت میسر آئی پھر آپ نے فرمایا: ''کیا کوچ کرنے کا وقت نہیں ہوا؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ہو گیا ہے، فرمایا ہم نے زوال آفتاب کے بعد کوچ کیا، اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! پیچھا کرنے والا ہمیں آلینا چاہتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا فرمائی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین میں دھنس گیا، اس نے کہا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے، تم میرے لیے دعا کرو اور میں تمہیں اللہ کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں تمہاری تلاش میں نکلنے والوں کو تمہارے پیچھے نہیں آنے دوں گا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی تو وہ نجات پا گیا، پھر وہ جسے بھی ملتا اس سے یہی کہتا: اس طرف تمہیں جانے کی ضرورت نہیں، میں ادھر سے ہو آیا ہوں، اس طرح وہ ہر ملنے والے کو واپس کر دیتا۔

۵۸۷۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ: فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهِ؟ قَالَ: ((**اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا، اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ، وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ، وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ**)). قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ، وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ. فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ: ((**اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْكُمْ؟**)) قَالُوْا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، فَقَالَ: ((**اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟**)) قَالُوْا: اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوْا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، فَانْتَقَصُوْهُ، قَالَ: هٰذَا

الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۸۷۰: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا تو وہ اس وقت پھل توڑ رہے تھے، وہ فوراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا، میں آپ سے تین سوال کرتا ہوں جنہیں صرف نبی ہی جانتا ہے، (بتائیں) علامات قیامت میں سے سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہوگا؟ بچہ کب اپنے والد کے مشابہ ہوتا ہے اور کب اپنی والدہ کے مشابہ ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل نے ابھی ابھی ان کے متعلق مجھے بتایا ہے، جہاں تک علامات قیامت کا تعلق ہے تو پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر دے گی، رہا جنتیوں کا پہلا کھانا تو وہ مچھلی کے جگر کا ایک کنارہ ہوگا، اور جب آدمی کا پانی عورت کے پانی (منی) پر غالب آ جاتا ہے تو بچہ والد کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آ جاتا ہے تو بچہ عورت کے مشابہ ہو جاتا ہے۔'' (یہ جواب سن کر) انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں، (پھر فرمایا) اللہ کے رسول! یہودی بڑے بہتان باز ہیں، اگر انہیں، اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق پوچھیں، میرے اسلام قبول کرنے کا پتہ چل گیا تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے، چنانچہ اتنے میں یہودی آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عبداللہ کا تمہارے ہاں کیا مقام ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ ہم میں سب سے بہتر، ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر عبداللہ بن سلام اسلام قبول کر لیں (تو پھر)؟ انہوں نے کہا، اللہ انہیں اس سے پناہ میں رکھے، عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی دوران باہر تشریف لے آئے اور انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، پھر یہ (یہودی ان کے بارے میں) کہنے لگے: وہ ہم میں سب سے برا ہے اور ہم میں سے سب سے برے کا بیٹا ہے، اور وہ ان کی تنقیص و توہین کرنے لگے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہی وہ چیز تھی جس کا مجھے اندیشہ تھا۔

۵۸۷۱: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا، وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، قَالَ: فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ، فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ)) وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا، قَالَ: فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۷۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سفیان کی آمد کا ہمیں پتہ چلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر آپ ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم اس میں کود جائیں گے، اور اگر آپ برک غماد تک جانے کا حکم فرمائیں گے تو ہم وہاں تک بھی پہنچیں گے، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا، پھر کوچ کیا حتیٰ کہ بدر کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] رواه البخاري (٤٤٨٠)۔

[2] رواه مسلم (٨٣/ ١٧٧٩)۔

''یہاں فلاں قتل ہوگا۔'' اور آپ اپنے دست مبارک سے زمین پر نشان لگاتے جا رہے تھے، یہاں اور یہاں، راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے نشان کی جگہ سے کوئی بھی آگے پیچھے قتل نہیں ہوا تھا۔

٥٨٧٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ)) فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِيَدِهٖ فَقَالَ: حَسْبُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۸۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ بدر کے موقع پر اپنے خیمے میں یوں دعا فرمائی: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عہد و امان اور تیرے وعدے کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! کیا تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے؟'' اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑ لیا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! بس کیجیے! آپ نے رب سے کس قدر اصرار سے دعا کی ہے، پھر آپ باہر تشریف لائے اس وقت آپ خوب تیز چل رہے تھے اور آپ نے زرہ پہن رکھی تھی، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''عنقریب یہ گروہ شکست کھا جائے گا، اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔''

٥٨٧٣: وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: ((هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ، عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۸۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بدر کے روز نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام آلاتِ حرب سجائے اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔''

٥٨٧٤: وَعَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ، اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ، وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ: اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ، اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ، فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ، فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ، فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقْتَ، ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ)). فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۸۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس روز ایک مسلمان، ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا، اس کے آگے اس (مسلمان) نے اس (مشرک) کے اوپر ایک کوڑے کی آواز سنی، اور گھڑ سوار کو یہ کہتے ہوئے سنا: حیزوم (گھوڑے کا نام ہے) آگے بڑھ، اچانک اس (مسلمان) نے مشرک کو اپنے سامنے چت گرا ہوا پایا اور اس نے اسے دیکھا کہ کوڑا پڑنے سے اس کی ناک اور اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا اور جہاں کوڑا پڑا تھا وہ جگہ کالی ہو گئی تھی، وہ انصاری آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا، یہ تیسرے آسمان سے مدد آئی تھی۔'' اس دن انہوں نے ستر (کافروں) کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔

٥٨٧٥: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ،

---

[1] رواه البخاري (٤٨٧٥)۔

[2] رواه البخاري (٣٩٩٥)۔

[3] رواه مسلم (٥٨/ ١٧٦٣)۔

عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ ، يُقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ ، مَارَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ، يَعْنِىْ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ. 1 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۸۷۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے احد کے روز رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمی دیکھے ان پر سفید کپڑے تھے اور وہ بڑی شدت کے ساتھ لڑ رہے تھے، میں نے ان دونوں کو اس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں، یعنی وہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے۔

۵۸۷٦: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ رَهْطًا اِلٰى اَبِىْ رَافِعٍ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَّهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بنُ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِىْ بَطْنِهٖ ، حَتّٰى اَخَذَ فِىْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّىْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِىْ فَوَقَعْتُ فِىْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِىْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِىْ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ: ((**اُبْسُطْ رِجْلَكَ**)) فَبَسَطْتُ رِجْلِىْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ 2

۵۸۷٦: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے چند آدمیوں کو ابورافع (یہودی) کی طرف بھیجا، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اسے قتل کر دیا، عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے تلوار اس کے پیٹ میں اتار دی حتیٰ کہ وہ اس کی پشت تک پہنچ گئی، جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، تو میں دروازے کھولنے لگا حتیٰ کہ میں آخری زینے تک پہنچ گیا، میں نے اپنا پاؤں رکھا اور میں گر گیا، چاندنی رات تھی، میری پنڈلی ٹوٹ گئی، میں نے عمامے کے ساتھ اس پر پٹی باندھی، اور میں اپنے ساتھیوں کے پاس چلا آیا پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پورا واقعہ بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا پاؤں پھیلاؤ۔'' میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا تو وہ ایسے ہو گیا جیسے کبھی اس میں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

۵۸۷۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاؤُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا: هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِى الْخَنْدَقِ فَقَالَ: ((**اَنَا نَازِلٌ**)). ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ اِلَى امْرَاَتِىْ فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِى الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَّعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ: ((**يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ! اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ**)). فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ**)). وَجَاءَ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ((**اُدْعِىْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِىْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوْهَا**)). وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ! لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا

1 متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٤٥) و مسلم (٤٦/ ٢٣٠٦)۔

2 رواه البخاري (٣٠٢٢)۔

وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۷۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوۂ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے تو ایک بہت سخت چٹان نکل آئی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: خندق میں یہ ایک چٹان نکل آئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اچھا) میں اترتا ہوں۔'' پھر آپ کھڑے ہوئے، اس وقت آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا، تین دن گزر چکے تھے اور ہم نے کوئی چیز چکھ کر بھی نہیں دیکھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑ کر ماری تو وہ (چٹان) ایسی ریت کی مانند ہوگئی جو آسانی سے گرتی ہے، میں اپنی اہلیہ کے پاس آیا تو پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک کے عالم میں دیکھا ہے، اس نے ایک تھیلی نکالی اس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ تھا، میں نے اسے ذبح کیا، جو پیسے حتیٰ کہ ہم نے گوشت کو ہنڈیا میں رکھا، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سرگوشی کے انداز میں عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے اپنا بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا گوندھا ہے، لہٰذا آپ تشریف لائیں اور کچھ ساتھیوں کو بھی ساتھ لے چلیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے آواز دی: ''خندق والو! جابر نے ضیافت کا اہتمام کیا ہے، آؤ جلدی کرو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میرے آنے تک اپنی ہنڈیا چولہے سے اتارنا نہ روٹی پکانا شروع کرنا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کے سامنے آٹا نکالا، آپ نے اس میں لعاب ملایا اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا: ''روٹی پکانے والی کو بلاؤ وہ تمہارے ساتھ روٹی پکائے اور ہنڈیا سے سالن نکالتے رہو، لیکن اسے چولہے سے نیچے نہ اتارو۔'' وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے، میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ ان سب نے کھالیا حتیٰ کہ وہ بچ گیا، اور وہ واپس چلے گئے جبکہ ہماری ہنڈیا پہلے کی طرح بھری ہوئی تھی اور آٹے کی روٹیاں پہلے کی طرح پکائی جا رہی تھیں۔

۵۸۷۸: وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ وَيَقُوْلُ: ((**بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۷۸: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کھودتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا، آپ اس وقت ان کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''سمیہ کے بیٹے! تجھے تکالیف کا سامنا ہوگا اور تجھے باغی گروہ شہید کرے گا۔''

۵۸۷۹: وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ اَجْلَى الْاَحْزَابَ عَنْهُ: ((**اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ اِلَيْهِمْ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۸۷۹: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب گروہ متفرق ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہ کر سکیں گے، اب ہم ان کی طرف پیش قدمی کریں گے۔''

۵۸۸۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ، فَقَالَ: ((**قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ؟ وَاللّٰهِ! مَا وَضَعْتُهٗ، اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ**)). فَقَالَ

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤١٠١ـ٤١٠٢) و مسلم (١٤١/ ٢٠٣٩)۔

[2] رواه مسلم (٧١، ٧٠/ ٢٩١٥)۔

[3] رواه البخاري (٤٠١٩ـ ٤١١٠)۔

النَّبِيُّ ﷺ: ((فَأَيْنَ؟)) فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ خندق سے واپس آئے، ہتھیار رکھ دیے اور غسل فرما لیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے، وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے، انہوں نے فرمایا: ''آپ نے ہتھیار اتار دیے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے ابھی تک زیب تن کر رکھے ہیں، ان کی طرف چلیں۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''کہاں؟'' انہوں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ فرمایا چنانچہ نبی ﷺ ان کی طرف روانہ ہوئے۔

۵۸۸۱: وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبِ جِبْرَئِيلَ علیہ السلام حِينَ سَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۸۱: صحیح بخاری کی روایت میں ہے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، گویا میں بنو غنم کی گلیوں میں اٹھتی ہوئی غبار دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھیوں کی وجہ سے اڑ رہی تھی، یہ اس وقت ہوا جب رسول اللہ ﷺ بنو قریظہ کی طرف چلے تھے۔

۵۸۸۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ، قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا، قِيلَ لِجَابِرٍ رضی اللہ عنہ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۸۸۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیاس لگی، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا، آپ نے اس سے وضو کیا، پھر لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے، اور عرض کیا، ہمارے پاس پانی نہیں جس سے ہم وضو کر سکیں اور پی سکیں، فقط وہی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے، نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں رکھا، اور آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی بہنے لگا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم نے پانی پیا اور وضو کیا، جابر سے دریافت کیا گیا، اس وقت تمہاری تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی ہمیں کافی ہوتا، البتہ ہم اس وقت پندرہ سو تھے۔

۵۸۸۳: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ، وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: ((دَعُوهَا سَاعَةً)). فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

۵۸۸۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے روز ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چودہ سو کی تعداد میں تھے، حدیبیہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤١١٧) و مسلم (٦٥/ ١٧٦٩)۔

[2] رواه البخاري (٤١١٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٥٢) و مسلم (٧٣/ ١٨٥٦)۔

[4] رواه البخاري (٤١٥٠)۔

ایک کنواں تھا، ہم نے اس سے سارا پانی نکال لیا تھا اور اس میں ایک قطرہ تک نہیں چھوڑا تھا، نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ وہاں تشریف لائے اور اس کے کنارے پر بیٹھ گئے، پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگایا، وضو فرمایا، پھر کلی کی، دعا کی، پھر اس کو اس (کنویں) میں انڈیل دیا، پھر فرمایا: ''کچھ دیر اسے رہنے دو۔'' چنانچہ (اس کے بعد) انہوں نے خود پیا، اپنے جانوروں کو پلایا اور کوچ کرنے تک یہ (پینے، پلانے کا) سلسلہ جاری رہا۔

٥٨٨٤: وَعَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَاشْتَكٰی اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ، فَدَعَا فُلَانًا، كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْرَجَاءٍ وَنَسِيَهٗ عَوْفٌ، وَدَعَا عَلِيًّا، فَقَالَ: ((**اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ**)). فَانْطَلَقَا، فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّاءٍ، فَجَاءَا بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا، وَدَعَا النَّبِیُّ ﷺ بِاِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ، وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ: اِسْقُوْا، فَاسْتَقَوْا قَالَ: فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا، حَتّٰى رَوِيْنَا، فَمَلَاْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ، وَاَيْمُ اللّٰهِ! لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْئَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتُدِئَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۸۴: عوف رحمۃ اللہ علیہ ابو رجاء سے اور وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، لوگوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی، آپ سواری سے نیچے اترے، اور آپ نے فلاں شخص کو آواز دی، ابو رجاء نے اس شخص کا نام لیا تھا لیکن عوف اس کا نام بھول گئے، اور آپ نے علی رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور فرمایا: ''دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو، وہ دونوں گئے اور پانی کی تلاش شروع کی، وہ چلتے گئے حتیٰ کہ وہ ایک عورت سے ملے جو پانی کے دو مشکیزے اپنے اونٹ پر لٹکائے ہوئے اور خود ان کے درمیان بیٹھی جا رہی تھی، وہ دونوں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے، انہوں نے اس کو اس کے اونٹ سے نیچے اتار لیا اور نبی ﷺ نے ایک برتن منگایا اور دونوں مشکیزوں کے منہ اس برتن میں کھول دیے، اور تمام لوگوں میں اعلان کرا دیا گیا کہ خود بھی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ، راوی بیان کرتے ہیں، ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور ہم نے اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لیے، اللہ کی قسم! جب ان سے پانی لینا بند کر دیا گیا تو ہمیں ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ اب ان میں پانی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔

٥٨٨٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِیْ حَاجَتَهٗ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ، وَاِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: ((**انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ**)) فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِیْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ، حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ اَغْصَانِهَا، فَقَالَ: ((**انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ**)). فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ: ((**الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ**)). فَالْتَاَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ، فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَةٌ، فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مُقْبِلًا، وَاِذَا الشَّجَرَتَيْنِ قَدِ افْتَرَقَتَا، فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ. [2]

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٤) و مسلم (٣١٢/ ٦٨٢)۔

[2] رواه مسلم (٧٤/ ٣٠١٢)۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۸۸۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ ہم نے ایک وسیع وادی میں پڑاؤ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے اوٹ کے لیے کوئی چیز نہ دیکھی البتہ وادی کے کنارے پر دو درخت دیکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک کی طرف چل دیے، اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر پردہ کر۔'' چنانچہ اس نے نکیل دیئے ہوئے اونٹ کی طرح جھک کر آپ کے اوپر پردہ کیا، جس طرح وہ اپنے قائد کی اطاعت کرتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر پردہ کر۔'' وہ بھی اسی طرح آپ پر جھک گیا، حتیٰ کہ جب وہ دونوں نصف فاصلے پر پہنچ گئے تو فرمایا: ''اللہ کے حکم سے مجھ پر سایہ کردو۔'' چنانچہ وہ دونوں قریب ہوگئے (حتیٰ کہ آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے) میں بیٹھا اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ اتنے میں اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، اور میں نے دونوں درختوں کو دیکھا کہ وہ الگ الگ ہو گئے، اور ہر ایک اپنے تنے پر کھڑا ہو گیا۔

۵۸۸۶: وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: يَااَبَامُسْلِمٍ! مَاهٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِیْ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ: اُصِيْبَ سَلَمَةُ رضی اللہ عنہ، فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ، فَمَااشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۵۸۸۶: یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا تو میں نے کہا: ابو مسلم! یہ چوٹ کیسی ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ چوٹ مجھے غزوۂ خیبر کے موقع پر لگی تھی، لوگوں نے تو کہہ دیا تھا: سلمہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہاں تین بار دم کیا اور پھر آج تک مجھے اس کی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

۵۸۸۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَعَى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہم لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: ((اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ)). وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ: ((حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ)). يَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ((حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۵۸۸۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی خبر شہادت آنے سے پہلے ہی ان کی شہادت کے متعلق لوگوں کو بتا دیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زید نے پرچم تھام لیا اور وہ شہید کر دیے گئے، پھر جعفر نے تھام لیا وہ بھی شہید کر دیے گئے پھر ابن رواحہ نے تھام لیا تو وہ بھی شہید کر دیے گئے۔'' اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ''حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے پرچم تھام لیا اور اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی ہے۔''

۵۸۸۸: وَعَنْ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ، وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَیْ عَبَّاسُ!

---

[1] رواه البخاري (٤٢٠٦)۔

[2] رواه البخاري (٤٢٦٢)۔

نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ)) . فَقَالَ عَبَّاسٌ رضی اللہ عنہ وَكَانَ رَجُلاً صَيِّتًا ، فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ : اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ؟ فَقَالَ : وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةَ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا ، فَقَالُوْا: يَالَبَّيْكَ ، يَا لَبَّيْكَ قَالَ: فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ! يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! قَالَ: ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ ، فَقَالَ: ((هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ)). ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ ، فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ)). فَوَاللّٰهِ! مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ ، فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلاً وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۸۸: عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، جب مسلمانوں اور کافروں کا آمنا سامنا ہوا تو کچھ مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے خچر کو کفار کی طرف بھگا رہے تھے اور میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا، میں اس (خچر) کو روک رہا تھا کہ وہ تیز نہ دوڑے جبکہ ابوسفیان بن حارث رسول اللہ ﷺ کی رکاب تھامے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عباس! درخت (کے نیچے بیت رضوان کرنے) والوں کو آواز دو۔'' راوی بیان کرتے ہیں، عباس رضی اللہ عنہ کی آواز بلند تھی، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی بلند آواز سے کہا: درخت (کے نیچے بیت کرنے) والے کہاں ہیں؟ وہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ اس طرح واپس آئے جس طرح گائے اپنی اولاد کے پاس آتی ہے، انہوں نے عرض کیا، ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے کفار سے قتال کیا اس روز انصار کا نعرہ یا انصار تھا، راوی بیان کرتے ہیں، پھر یہ نعرہ بنوحارث بن خزرج تک محدود ہو کر رہ گیا، رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر پر سے میدانِ جنگ کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''اب میدان جنگ گرم ہو گیا ہے۔'' پھر آپ نے کنکریاں پکڑیں اور انہیں کافروں کے چہروں پر پھینکا، پھر فرمایا: ''محمد کے رب کی قسم! وہ شکست خوردہ ہیں۔'' اللہ کی قسم! ان کی طرف کنکریاں پھینکنا ہی ان کی شکست کا باعث تھا، میں ان کی حدت، ان کی لڑائی اور ان کی تلواروں کو کمزور ہی دیکھتا رہا، اور ان کے معاملے کو ذلیل ہی دیکھتا رہا۔

۵۸۸۹: وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ يَااَبَا عُمَارَةَ! فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ! مَاوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ ، فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ ، فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ ، فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ يَقُوْدُهٗ ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ، وَقَالَ: ((اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)). ثُمَّ صَفَّهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۸۸۹: ابواسحاق بیان کرتے ہیں، کسی آدمی نے براء رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوعمارہ! غزوۂ حنین کے موقع پر تم لوگ بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نہیں پھرے تھے، لیکن آپ کے صحابہ میں سے کچھ نوجوان، جن کے پاس زیادہ اسلحہ نہیں تھا، ان کا سامنا ایسے ماہر تیر اندازوں سے ہوا، جن کا کوئی تیر خطا نہیں جاتا تھا، انہوں نے ان پر تیر برسائے، وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے، اور ابوسفیان بن حارث آپ کے آگے تھے، آپ

---

[1] رواه مسلم (٧٦/ ١٧٧٥)۔ [2] رواه مسلم (٧٨/ ١٧٧٦) والبخاري (٢٩٣٠)۔

خچر سے نیچے اترے اور اللہ سے مدد طلب کی، اور آپ ﷺ اس وقت فرما رہے تھے: ''میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔'' پھر آپ نے ان کی صف بندی فرمائی۔

٥٨٩٠: وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا، قَالَ الْبَرَاءُ رضی اللہ عنہ: كُنَّا وَاللّٰهِ! إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ. ❶

۵۸۹۰: اور صحیح بخاری میں اسی کے ہم معنی ہے۔ اور صحیحین کی روایت میں ہے، براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جب لڑائی شدت اختیار کر جاتی تو ہم آپ کے ذریعے بچاؤ کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے زیادہ شجاع وہ تھا جو (میدانِ جنگ میں) نبی ﷺ کے برابر رہتا۔

٥٨٩١: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: ((شَاهَتِ الْوُجُوْهُ)). فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ، وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۸۹۱: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم پیٹھ پھیر گئے، جب وہ (کافر) رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوئے تو آپ خچر سے نیچے اترے اور زمین سے مٹی کی مٹھی بھری، پھر اسے ان کے چہروں کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: ''(ان کے) چہرے جھلس جائیں۔'' اس مٹھی سے ان تمام انسانوں (کافروں) کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے، اللہ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے حاصل ہونے والا مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

٥٨٩٢: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَّعَهٗ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ: ((هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ)) فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ، قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَدْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ؟ فَقَالَ: ((اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ)) فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذَالِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ، فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا، فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ، قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَّقَتَلَ نَفْسَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، يَا بِلَالُ! قُمْ فَاَذِّنْ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۵۸۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ حنین میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے، رسول اللہ ﷺ نے ایک

❶ متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٧٩/ ١٧٧٦)۔ ❷ رواه مسلم (٨١/ ١٧٧٧)۔

❸ رواه البخاري (٣٠٦٢) [و مسلم (١٧٨/ ١١١)]۔

ایسے شخص کے بارے میں، جو آپ کے ساتھ تھا اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، فرمایا: ''یہ جہنمیوں میں سے ہے۔'' جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ شخص بہت جرأت کے ساتھ لڑا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا، ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ آپ نے جس شخص کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ جہنمیوں میں سے ہے اس نے تو اللہ کی راہ میں بہت جرأت کے ساتھ لڑائی لڑی ہے اور اس نے بہت زیادہ زخم کھائے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سن لو! وہ جہنمیوں میں سے ہے۔'' قریب تھا کہ بعض لوگ شک و شبہ کا شکار ہو جاتے، وہ آدمی ابھی اسی کش مکش میں تھا کہ اس آدمی نے زخموں کی تکلیف محسوس کی اور اپنے ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک تیر نکالا اور اسے اپنے سینے میں پیوست کر لیا، مسلمان یہ منظر دیکھ کر دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کی بات سچ کر دکھائی، فلاں شخص نے اپنے سینے میں تیر پیوست کر کے خود کشی کر لی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، بلال! کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی جائیں گے، بے شک اللہ اپنے دین کی مدد فاجر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔''

٥٨٩٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ، دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ! اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ، جَاءَنِيْ رَجُلَانِ، جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ، ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ مَطْبُوْبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ: لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ. قَالَ: فِيْ مَاذَا؟ قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ: فَاَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ)) فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ، فَقَالَ: ((هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ)) فَاسْتَخْرَجَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٨٩٣: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ پر جادو کر دیا گیا حتیٰ کہ آپ کو خیال گزرتا کہ آپ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا، حتیٰ کہ ایک روز آپ میرے ہاں تشریف فرما تھے، آپ اللہ سے بار بار دعا کر رہے تھے، پھر فرمایا: ''عائشہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے جس چیز کے بارے میں اللہ سے سوال کیا تھا اس نے وہ چیز مجھے دے دی ہے: دو آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: انہیں کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: ان پر جادو کیا گیا ہے، اس نے پوچھا: ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: لبید بن الاعصم یہودی نے، اس نے کہا: کس چیز میں؟ اس نے کہا: کنگھے اور بالوں میں اور نر کھجور کے خوشے میں ہے، اس نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: ذروان کے کنویں میں۔'' چنانچہ نبی ﷺ اپنے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور فرمایا: ''یہ وہ کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے، اور اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا ہے اور اس کے کھجور کے درخت شیاطین کے سروں جیسے ہیں۔'' پس آپ ﷺ نے اسے نکلوا دیا۔

٥٨٩٤: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِعْدِلْ. فَقَالَ: ((وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٢٦٨) و مسلم (٤٣/ ٢١٨٩)۔

اَعْدِلُ؟! قَدْخِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ)) فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: ائْذَنْ لِّيْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ، فَقَالَ: ((دَعْهُ، فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ، اِلٰى رُصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ، اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ، اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ، اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ)). قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ: اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ، فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ، فَاُتِيَ بِهٖ، حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِيْ نَعَتَهٗ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اتَّقِ اللّٰهَ، فَقَالَ: ((فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ؟ فَيَاْمَنُنِيَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ؟)) فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهٗ، فَمَنَعَهٗ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: ((اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ، وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ، لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۹۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں بنو تمیم قبیلے سے ذوالخویصرہ نامی شخص آیا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! انصاف کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر اور کون عدل کرے گا، اگر میں عدل نہ کروں تو میں بھی خائب و خاسر ہو جاؤں۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، مجھے اجازت فرمائیں کہ میں اس کی گردن ماردوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو کہ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے تم میں سے کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں، اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں معمولی سمجھے گا، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، اس (تیر) کے پیکان، اس کے پٹھے پر جو کہ پیکان پر لپیٹا جاتا ہے اور تیر کے اس حصے کو جو کہ پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا، حالانکہ وہ (تیر) گوبر اور خون میں سے گزرا ہے، ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام شخص ہے اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہوگا یا ہلتے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہوگا، اور وہ لوگوں کے بہترین گروہ کے خلاف بغاوت کریں گے۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی لڑی ہے اور میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس شخص کے متعلق حکم دیا گیا تو اسے تلاش کیا گیا اور اسے لایا گیا حتیٰ کہ میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بالکل اسی طرح تھا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حلیہ بیان کیا تھا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٤٤) و مسلم (١٤٣/ ١٠٦٤)۔

ایک دوسری روایت میں ہے، ایک آدمی آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی تھی، داڑھی گھنی تھی، گالیں پھولی ہوئی تھیں، سر منڈا ہوا تھا، اس نے کہا، محمد! اللہ سے ڈر جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اور کون اس سے ڈرے گا، اللہ نے زمین والوں پر مجھے امین بنا کر بھیجا ہے جبکہ تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو۔'' ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے اسے روک دیا، جب وہ واپس گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کے نسب سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے، وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے، اگر میں نے انہیں پا لیا تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔''

۵۸۹۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ: كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا، فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ، فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ**)). فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ، فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ، فَقَالَتْ: مَكَانَكَ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ: وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ، فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا، وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ: یَااَبَا هُرَیْرَةَ! اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ، فَحَمِدَاللّٰهَ وَقَالَ: خَیْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۸۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی مشرکہ والدہ کو اسلام کی دعوت پیش کرتا تھا، ایک روز میں نے اسے دعوت پیش کی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں کچھ ایسے الفاظ کہے جو مجھے ناگوار گزرے، میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب فرما دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرما۔'' میں نبی ﷺ کی دعا پر خوش ہوتا ہوا وہاں سے چلا، جب میں دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا، میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر فرمایا: ابو ہریرہ! اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ، میں نے پانی گرنے کی آواز سن لی تھی، انہوں نے غسل کیا، اپنی قمیص پہنی، اور عجلت میں چادر بھی نہ لی اور دروازہ کھول کر فرمایا: ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں خوشی کے آنسو بہاتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا، آپ ﷺ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور دعائے خیر فرمائی۔

۵۸۹۶: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ: اَكْثَرَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ كَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِّسْكِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی مِلْئِ بَطْنِیْ، وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمًا: ((**لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰی**

[1] رواہ مسلم (۱۵۸/ ۲۴۹۱)۔

اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا)). فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهٗ، ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ، فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَانَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ ذَالِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۸۹۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ، نبی ﷺ سے بہت زیادہ احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! ایک دن اللہ کے پاس جانا ہے، میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے اموال (کھیتوں اور باغات) میں مشغول رہا کرتے تھے، میں ایک مسکین آدمی تھا، میں اپنا پیٹ بھرنے کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا، ایک روز نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص میری اس گفتگو کے پورا ہونے تک کپڑا بچھائے رکھے گا، پھر اسے اپنے سینے کے ساتھ لگا لے گا تو وہ میرے فرامین میں سے کچھ بھی نہیں بھولے گا۔'' میں نے دھاری دار چادر بچھا دی اس کے علاوہ میرے پاس کوئی اور کپڑا نہیں رہتا تھا، نبی ﷺ نے جب اپنی گفتگو مکمل فرمائی، تو میں نے چادر کو اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اس روز سے آج تک آپ ﷺ کے فرامین سے کچھ نہیں بھولا۔

۵۸۹۷: وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟)). فَقُلْتُ: بَلٰى! وَكُنْتُ لَااَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا)). قَالَ: فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ، فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ فَارِسًامِّنْ اَحْمَسَ، فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۸۹۷: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تم مجھے ذوالخلصہ (بت) سے آرام نہیں پہنچاتے؟'' میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور، لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا حتیٰ کہ میں نے آپ کے ہاتھ کے اثرات اپنے سینے میں محسوس کئے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اس کو (گھوڑے کی پشت پر) ثبات عطا فرما، اسے ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔'' وہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد میں اپنے گھوڑے سے نہیں گرا، وہ احمس قبیلے کے ڈیڑھ سو گھڑ سواروں کے ساتھ روانہ ہوئے اور اسے آگ کے ساتھ جلا دیا اور اسے توڑ دیا۔

۵۸۹۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهٗ)). فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهٗ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَاشَانُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۸۹۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے لیے (وحی) لکھا کرتا تھا، وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٣٥٠) و مسلم (١٦٠، ١٥٩/ ٢٤٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٥٧) و مسلم (١٣٧، ١٣٦/ ٢٤٧٦)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦١٧) و مسلم (١٤/ ٢٧٨١)۔

تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔“ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ شخص جس جگہ فوت ہوا تھا وہ وہاں گئے تو انہوں نے اسے سطح زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی مرتبہ دفن کیا مگر زمین (قبر) اسے قبول نہیں کرتی۔

٥٨٩٩: وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: ((**یَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِهَا**)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۵۸۹۹: ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ باہر تشریف لائے اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا، آپ نے ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔“

٥٩٠٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، فَلَمَّا کَانَ قُرْبَ الْمَدِیْنَةِ هَاجَتْ رِیْحٌ تَکَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاکِبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ**)). فَقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ، فَاِذَا عَظِیْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ قَدْ مَاتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۹۰۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے، جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو ایسی تند ہوا چلی، قریب تھا کہ وہ سوار کو چھپا دیتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ہوا کسی منافق کی موت کے وقت چلائی گئی ہے۔“ آپ مدینہ پہنچے تو منافقوں کا ایک بڑا آدمی فوت ہو چکا تھا۔

٥٩٠١: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَاَقَامَ بِهَا لَیَالِیَ، فَقَالَ النَّاسُ: مَانَحْنُ هٰهُنَا فِیْ شَیْءٍ، وَاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَانَاْمَنُ عَلَیْهِمْ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: ((**وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! مَافِی الْمَدِیْنَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ مَلَکَانِ یَحْرُسَانِهَا حَتّٰی تَقْدَمُوْا اِلَیْهَا**)). ثُمَّ قَالَ: ((**ارْتَحِلُوْا**)). فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ، فَوَالَّذِیْ یُحْلَفُ بِهٖ! مَاوَضَعْنَا رِحَالَنَا حِیْنَ دَخَلْنَا الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی اَغَارَ عَلَیْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمَا یُهَیِّجُهُمْ قَبْلَ ذَالِكَ شَیْءٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۹۰۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتیٰ کہ ہم عسفان پہنچے تو آپ نے چند روز وہاں قیام فرمایا، تو بعض (منافق) لوگوں نے کہا: یہاں تو ہم بلا مقصد ٹھہرے ہیں، ہمارے اہل و عیال پیچھے ہیں، ہمیں ان کا خطرہ ہے، نبی ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر درے پر دو فرشتے پہرہ دے رہے ہیں حتیٰ کہ تم وہاں واپس چلے جاؤ۔“ پھر فرمایا: ”کوچ کرو۔“ ہم نے کوچ کیا اور مدینہ کی طرف واپس پلٹے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو ہم نے ابھی اپنا سامان نہیں اتارا تھا کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا، اس سے پہلے کوئی چیز انہیں آمادہ نہیں کرتی تھی۔

٥٩٠٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ فِیْ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (١٣٧٥) و مسلم (٦٩/ ٢٨٦٩)۔

[2] رواه مسلم (١٥/ ٢٧٨٢)۔

[3] رواه مسلم (٤٧٥/ ١٣٧٤)۔

يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزْعَةً، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! مَاوَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ، فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِكَ، وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، وَقَامَ ذَالِكَ الْاَعْرَابِيُّ -اَوْ غَيْرُهٗ- فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا**)). فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا، وَّلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((**اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ**)). قَالَ: فَاُقْلِعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۰۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے، اس دوران کہ نبی ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے، ایک اعرابی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوک کا شکار ہو گئے، اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، آپ نے ہاتھ بلند فرمائے، اس وقت ہم آسمان پر بادل کا ٹکڑا تک نہیں دیکھ رہے تھے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ نے ابھی انہیں نیچے نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح بادل چھا گئے، پھر آپ اپنے منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے بارش کے قطرے آپ کی داڑھی مبارک پر گرتے ہوئے دیکھے، اس روز اگلے روز یہاں تک کہ دوسرے جمعے تک بارش ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مکان گر گئے، مال ڈوب گیا، آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی: ''اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا، ہم پر نہ برسا۔'' آپ بادلوں کے جس کونے کی طرف اشارہ فرماتے تو ادھر سے بادل چھٹ جاتا اور مدینہ حوض کی طرح بن چکا تھا، جبکہ وادی قناۃ کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا، اور مدینہ کے آس پاس سے جو بھی آتا وہ خوب سیرابی کی بات کرتا۔ ایک دوسری روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ ہمارے آس پاس بارش برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔'' راوی بیان کرتے ہیں، بارش تھم گئی اور ہم نکلے تو ہم دھوپ میں چل رہے تھے۔

۵۹۰۳: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ، صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَخَذَهَا فَضَمَّهَا اِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَاِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: ((**بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ**)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۰۳: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ مسجد کے ستونوں میں سے کھجور کے تنے کے ساتھ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٩٣٣) و مسلم (٨، ٩ / ٨٩٧)۔

[2] رواه البخاري (٢٠٩٥)۔

ٹیک لگایا کرتے تھے، جب آپ کے لیے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہو گئے، چنانچہ آپ جس کھجور کے تنے کے پاس خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے وہ چیخنے چلانے لگا: حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جاتا، نبی ﷺ (منبر سے) نیچے اترے، اسے پکڑا اور اسے اپنے ساتھ ملایا تو وہ اس بچے کی طرح رونے لگا جسے خاموش کرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ خاموش ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جو ذکر سنا کرتا تھا اب وہ اس سے محروم ہو گیا ہے اس لیے وہ رویا تھا۔''

٥٩٠٤: وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهِ، فَقَالَ: ((**كُلْ بِيَمِيْنِكَ**)) قَالَ: لَاأَسْتَطِيْعُ. قَالَ: ((**لَااسْتَطَعْتَ**)). مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۰۴: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' اس نے کہا: میں طاقت نہیں رکھتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو استطاعت نہ رکھے۔'' اس شخص کو تکبر ہی نے روکا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، وہ پھر اس (دائیں ہاتھ) کو اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکتا تھا۔

٥٩٠٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً، فَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَّكَانَ يَقْطِفُ. فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((**وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا**)). فَكَانَ ذَالِكَ لَا يُجَارٰى. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَالِكَ الْيَوْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۰۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ والے گھبراہٹ کا شکار ہو گئے، نبی ﷺ ابوطلحہ کے گھوڑے پر، جس پر زین نہیں تھی، سوار ہو گئے، وہ سست رفتار تھا، جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو فرمایا: ''ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا (یعنی تیز رفتار) پایا۔'' پھر اس کے بعد یہ گھوڑا کسی دوسرے گھوڑے کو قریب پھٹکنے نہیں دیتا تھا، ایک دوسری روایت میں ہے: اس روز کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں بڑھ سکا۔

٥٩٠٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَاعَلَيْهِ، فَاَبَوْا، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا، وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ، فَقَالَ لِيَ: ((**اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ**)). فَفَعَلْتُ، ثُمَّ دَعَوْتُهٗ، فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَلَمَّا رَاٰى مَايَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**اُدْعُ لِيْ اَصْحَابَكَ**)). فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ اَمَانَتَهٗ، وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ، فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا، وَحَتّٰى اَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ كَاَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۵۹۰۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میرے والد فوت ہوئے تو وہ مقروض تھے، میں نے ان کے قرض خواہوں کو پیش

---

[1] رواه مسلم (١٠٧/ ٢٠٢١)۔

[2] [متفق عليه]، رواه البخاري (٢٨٦٧ و الرواية الثانية: ٢٩٦٩) و مسلم (٤٨/ ٢٣٠٧)۔

[3] رواه البخاري (٢٧٨١)۔

کش کی کہ وہ اس کے قرض کے برابر کھجوریں لے لیں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ جانتے ہی ہیں کہ میرے والد غزوۂ احد میں شہید کر دیے گئے تھے، اور انہوں نے بہت سا قرض چھوڑا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ وہ قرض خواہ آپ کو (میرے ہاں) دیکھ لیں، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جاؤ ہر قسم کی کھجور الگ الگ جمع کرو۔'' میں نے ایسے ہی کیا، پھر آپ کو دعوت دی، جب قرض خواہوں نے آپ کی طرف دیکھا تو مجھ پر سخت ناراض ہوئے، جب آپ نے ان کا طرز عمل دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے پھر اس پر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ''اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔'' آپ ﷺ انہیں ناپ کر ادا فرماتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے میرے والد کا سارا قرض ادا کر دیا اور میں خوش تھا کہ اللہ نے میرے والد کا قرض ادا فرما دیا، اور (میرا خیال تھا کہ) میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی لے کر نہ جا سکوں گا، لیکن اللہ نے سارے ڈھیر بچا دیے حتیٰ کہ میں اس ڈھیر کی طرف، جس پر نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسی طرح ہے کہ جس طرح اس سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

۵۹۰۷: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ أُمَّ مَالِكٍ رضی اللہ عنہا كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْأُدُمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدُمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((عَصَرْتِيْهَا؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَازَالَ قَائِمًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۰۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام مالک رضی اللہ عنہا اپنے ایک مشکیزے میں نبی ﷺ کی خدمت میں گھی کا ہدیہ پیش کیا کرتی تھیں، ان کے بیٹے ان کے پاس آتے اور سالن مانگتے اور ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تو وہ اس مشکیزے کا قصد کرتیں جس میں وہ نبی ﷺ کو ہدیہ بھیجا کرتی تھیں، وہ اس میں گھی پاتیں، اور ان کے گھر میں ہمیشہ ہی سالن رہا حتیٰ کہ اس نے اس (مشکیزے) کو نچوڑ لیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے نچوڑ لیا ہے؟'' ام مالک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اسے چھوڑ دیتیں تو وہ ویسے ہی رہتا۔''

۵۹۰۸: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ لِاُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ، ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ بِبَعْضِهٖ، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبْتُ بِهٖ، فَوَجَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ؟)). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِطَعَامٍ؟)). قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَّعَهُ: ((قُوْمُوْا)) فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلُمِّيْ يَا اُمَّ

[1] رواه مسلم (٨/ ٢٢٨٠)۔

سُلَيْمٍ! مَاعِنْدَكِ)). فَاتَتْ بِذَالِكَ الْخُبْزِ، فَامَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا عُكَّةً فَادَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)). فَاَذِنَ لَهُمْ، فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، ثُمَّ خَرَجُوْا. ثُمَّ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ)). فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا، وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ: ((ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ)) فَدَخَلُوْا فَقَالَ: ((كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ)) فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذَالِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا، ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ، قَالَ: ((اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً)). حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَاشَيْءٌ؟

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: ثُمَّ اَخَذَ مَابَقِيَ فَجَمَعَهٗ، ثُمَّ دَعَافِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَكَمَا كَانَ، فَقَالَ: ((دُوْنَكُمْ هٰذَا)).

۵۹۰۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سی سنی ہے، جس سے میں نے بھوک کا اندازہ لگایا ہے، کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور روٹیوں کو لپیٹ کر چادر کے ایک کونے میں باندھ کر میرے ہاتھ میں تھما دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا، میں وہ لے کر چلا گیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے، میں نے انہیں سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''کھانا دے کر؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے حاضرین سے فرمایا: ''کھڑے ہو جاؤ۔'' آپ چلے اور میں ان کے آگے آگے چل رہا تھا حتیٰ کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر انہیں بتایا تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ام سُلیم! رسول اللہ ﷺ چند ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں، جبکہ ہمارے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں جو انہیں کھلانے کے لیے پیش کر سکیں، انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی، پھر رسول اللہ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام سلیم! تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ لے آؤ۔'' وہ وہی روٹیاں لے آئیں، رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر ان روٹیوں کو چورا کیا گیا اور ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان پر گھی کا مشکیزہ نچوڑا اور اسے سالن بنایا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کے بارے میں وہ دعا فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے چاہی پھر فرمایا: ''دس آدمیوں کو بلاؤ، انہیں بلایا گیا انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، پھر وہ چلے گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس کو بلاؤ۔'' پھر دس کو بلاؤ، اس طرح سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا، وہ ستر یا اسّی افراد تھے۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دس افراد کو بلاؤ۔'' وہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔'' انہوں نے کھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اسّی افراد سے ایسے ہی فرمایا، پھر نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٧٨) ومسلم (١٤٢/ ٢٠٤٠) الرواية الثانية، رواها مسلم (١٤٣/ ٢٠٤٠) والرواية الثالثة، رواها البخاري (٥٤٥٠) و الرواية الرابعة، رواها مسلم (١٤٣/ ٢٠٤٠)۔

اور صحیح بخاری کی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس دس آدمی بھیجو، حتیٰ کہ آپ نے چالیس افراد گنے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا، میں دیکھنے لگا کہ کیا اس میں کوئی کمی آتی ہے؟
اور صحیح مسلم کی روایات میں ہے، پھر جو کھانا بچ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکٹھا کیا، پھر اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی تو وہ جتنا تھا اتنا ہی ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے لے لو۔''

٥٩٠٩: وَعَنْهُ، قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ، قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ رضی اللہ عنہ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلٰثَ مِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٩٠٩: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زوراء کے مقام پر تھے کہ ایک برتن آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے وضو کیا، قتادہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کتنے تھے؟ انہوں نے فرمایا، تین سو یا تقریباً تین سو۔

٥٩١٠: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ: ((**اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ**)) فَجَاءُوْا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: ((**حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ**)). وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٥٩١٠: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم تو آیات و معجزات کو باعث برکت شمار کیا کرتے تھے جبکہ تم انہیں باعث تخویف سمجھتے ہو، ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک سفر تھے کہ پانی کم پڑ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو پانی بچ گیا ہے اسے لے کر آؤ۔'' وہ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک برتن میں داخل فرمایا، پھر فرمایا: ''مبارک پانی حاصل کرو اور برکت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹتے ہوئے دیکھا، اور کھانا کھانے کے دوران ہم کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

٥٩١١: وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((**إِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ، وَتَأْتُوْنَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا**)). فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، قَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ: فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((**احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا**)). فَكَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**ارْكَبُوْا**)) فَرَكِبْنَا. فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ، ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَأَةٍ كَانَتْ مَعِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءًا دُوْنَ وُضُوْءٍ، قَالَ: وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ، ثُمَّ قَالَ: ((**احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَأَتَكَ، فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ**)). ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ بِالصَّلٰوةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ، وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِيَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٧٢) و مسلم (٦،٧/ ٢٢٧٩)۔

[2] رواه البخاري (٣٥٧٩)۔

كُلُّ شَیْءٍ، وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا، فَقَالَ: ((**لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ**)) وَدَعَا بِالْمِيْضَأَةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ، وَأَبُوْقَتَادَةَ رضی اللہ عنہ يَسْقِيْهِمْ، فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِيْضَأَةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَحْسِنُوا الْمَلَأَ، كُلُّكُمْ سَيُرْوٰى**)) قَالَ: فَفَعَلُوْا، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُبُّ وَأَسْقِيْهِمْ، حَتّٰى مَابَقِيَ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِيَ: ((**اشْرَبْ**)) فَقُلْتُ: لَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَقَالَ: ((**اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ**)) قَالَ: فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ، قَالَ: فَاَتَى النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رُوَاءً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِهٖ، وَكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ. وَزَادَ فِي الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهٖ: ((**اٰخِرُهُمْ**)) لَفْظَةَ: ((**شُرْبًا**)). [1]

۵۹۱۱: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں فرمایا: ''تم رات بھر سفر کرنے کے بعد ان شاء اللہ کل پانی تک پہنچ جاؤ گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلتے گئے کوئی کسی کی طرف التفات نہیں کر رہا تھا، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سفر کر رہے تھے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی تو آپ راستے سے ہٹ کر ایک جگہ سر مبارک رکھ کر سونے لگے اور فرمایا: ''ہماری نماز کا خیال رکھنا۔'' سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہی بیدار ہوئے اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''سواریوں پر سوار ہو جاؤ۔'' ہم سوار ہو گئے اور سفر شروع کر دیا حتیٰ کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ ڈالا، پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا جو کہ میرے پاس تھا، اس میں کچھ پانی تھا، آپ نے احتیاط کے ساتھ اس سے وضو فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں، اس میں تھوڑا سا پانی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے لیے اس پانی کی حفاظت کرو، عنقریب اس برتن کو بڑی عظمت حاصل ہوگی۔'' پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز فجر ادا کی، آپ سوار ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہی سوار ہو گئے، اور ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو دن اچھی طرح چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو چکی تھی، لوگ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول! ہم (لُو کی وجہ سے) ہلاک ہو گئے اور پیاسے ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہلاک نہیں ہو گے۔'' آپ نے پانی کا برتن منگایا، آپ انڈیل رہے تھے اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہ انہیں پلا رہے تھے، لوگوں نے پانی کا برتن دیکھا تو وہ اس پر جھک گئے (امڈ آئے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے اخلاق سنوارو، تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے تعمیل کی تو رسول اللہ ﷺ انڈیل رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا، حتیٰ کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ہی باقی رہ گئے، پھر آپ نے پانی انڈیلا اور مجھے فرمایا: ''پیو۔'' میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں آپ سے پہلے نہیں پیوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا سب سے آخر پر پیتا ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پیا اور پھر آپ نے پیا، راوی بیان کرتے ہیں، لوگ سیراب ہو کر راحت کے ساتھ پانی پر آئے۔

اسی طرح صحیح مسلم میں ہے اور کتاب الحمیدی اور جامع الاصول میں اسی طرح ہے، اور مصابیح میں لفظ ((آخرھم)) کے بعد لفظ ((شربا)) کا اضافہ کیا ہے۔

۵۹۱۲: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَا رَسُوْلَ

[1] رواہ مسلم (۳۱۱/ ۶۸۱)۔

اللّٰہِ ﷺ! اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: ((نَعَمْ)) فَدَعَا بِنَطْعٍ، فَبَسَطَ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْئُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ، وَيَجِيْئُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْئُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: ((خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ)) فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَؤُوْهُ، قَالَ: فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سخت بھوک کا شکار ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے زائد زادِ راہ طلب فرمائیں پھر اللہ سے ان کے لیے اس میں برکت کی دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، ٹھیک ہے۔“ آپ نے چمڑے کا دستر خوان منگایا، اسے بچھا دیا گیا، پھر آپ نے ان سے بچا ہوا زادِ راہ طلب فرمایا، کوئی آدمی مٹھی بھر مکئی لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لایا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا حتیٰ کہ دستر خوان پر تھوڑی سی چیز جمع ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے برکت کے لیے دعا فرمائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے برتن بھر لو۔“ انہوں نے اپنے برتن بھر لیے حتیٰ کہ انہوں نے لشکر کے تمام برتن بھر لیے، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا حتیٰ کہ کھانا بچ بھی گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص یقین کے ساتھ شہادتین کا اقرار کرتا ہے تو وہ جنت سے نہیں روکا جائے گا۔“

۵۹۱۳: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ رضی اللہ عنہا فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اِلٰى تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّاَقِطٍ، فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ، فَقَالَتْ: يَا اَنَسُ! اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْ: بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ، وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَتَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ، فَقَالَ: ((ضَعْهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا)) رِجَالًا سَمَّاهُمْ ((وَادْعُ لِيْ مَنْ لَّقِيْتَ)). فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَّقِيْتُ، فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهِ۔ قِيْلَ لِاَنَسٍ: عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ۔ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ، وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُوْنَ مِنْهُ، وَيَقُوْلُ لَهُمْ: ((اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ)). قَالَ: فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا، فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ، وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ، حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ: ((يَا اَنَسُ! ارْفَعْ)) فَرَفَعْتُ، فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۹۱۳: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی زینب رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کھجور، گھی اور پنیر لے کر حیس بنایا اور اسے ہنڈیا جیسے برتن میں رکھا، اور فرمایا: انس! اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، اور انہیں کہو: اسے میری والدہ نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں، اور انہوں نے یہ بھی عرض کیا ہے کہ اللہ کے رسول! یہ ہماری طرف سے آپ کی خدمت میں قلیل (یعنی حقیر) سا ہدیہ ہے، میں گیا، اور عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے

[1] رواه مسلم (٤٥/ ٢٧)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٥١٦٣) و مسلم (٩٤/ ١٤٢٨)۔

رکھ دو۔'' پھر فرمایا: ''جاؤ! فلاں فلاں اور فلاں شخص کو بلا لاؤ۔'' اور آپ نے ان کے نام بھی بتائے ''اور جو بھی تجھے ملے اسے بلا لاؤ۔'' آپ نے جن کے نام بتائے تھے، میں انہیں اور جو لوگ راستے میں مجھے ملے تو میں انہیں بلا لایا، میں واپس آیا تو گھر بھر چکا تھا، انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: تم کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: تقریباً تین سو، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس حیسہ (حلوے) میں اپنا دست مبارک رکھا اور جو اللہ نے چاہا وہ دعا فرمائی، پھر آپ دس دس آدمیوں کو بلاتے رہے اور وہ اس سے کھاتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فرماتے: ''اللہ کا نام لو، اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، ان سب نے خوب سیر ہو کر کھا لیا، ایک گروہ نکلتا تو دوسرا گروہ داخل ہو جاتا، حتیٰ کہ ان سب نے کھا لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''انس! (اسے) اٹھا لو۔'' میں نے اٹھا لیا، میں نہیں جانتا کہ جب میں نے (حیس) رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا تھا تب زیادہ تھا۔

٥٩١٤: وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ اَعْيٰى فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ، فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((مَالِبَعِيْرِكَ؟)) قُلْتُ: قَدْ عَيِيَ، فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَزَجَرَهُ فَدَعَالَهُ، فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ، فَقَالَ لِيْ: ((كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ؟)) قُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ. قَالَ: ((اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ؟)) فَبِعْتُهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ، فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۱۴: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھا، میں پانی لانے والے ایک اونٹ پر سوار تھا، وہ تھک چکا تھا اور وہ چلنے کے قابل نہیں رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟'' میں نے عرض کیا، وہ تھک چکا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی، پھر وہ دوسرے اونٹوں کے آگے آگے چلتا رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کیا: بہتر ہے، آپ کی برکت کا اس پر اثر ہو گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اسے چالیس درہم کے بعوض بیچو گے؟'' میں نے اس شرط پر اسے بیچ دیا کہ مدینہ تک میں اسی پر سفر کروں گا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو اگلے روز میں اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت عطا فرما دی وہ اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا۔

٥٩١٥: وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم غَزْوَةَ تَبُوْكَ، فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِامْرَاَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اُخْرُصُوْهَا؟)) فَخَرَصْنَاهَا، وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ، وَقَالَ: ((اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) وَانْطَلَقْنَا، حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ، فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ)). فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ، فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّءٍ، ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى، فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا: ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا؟)) فَقَالَتْ: عَشَرَةَ اَوْسُقٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٦٧) ومسلم (١١٠/ ٧١٥)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٨١) و مسلم (١١/ ١٣٩٢)۔

۵۹۱۵: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (کے پھلوں) کا اندازہ لگاؤ۔'' ہم نے اندازہ لگایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دس وسق کا اندازہ لگایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو یاد رکھنا حتیٰ کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے پاس واپس آئیں گے۔'' اور ہم چلتے گئے حتیٰ کہ ہم تبوک پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج رات بڑے زور کی آندھی چلے گی، اس میں کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس شخص کے پاس اونٹ ہو تو وہ اسے باندھ لے۔'' زور کی آندھی چلی، ایک آدمی کھڑا ہوا تو آندھی نے اسے اٹھا کر جبل طیئ پر جا پھینکا۔ پھر ہم واپس آئے حتیٰ کہ ہم وادی قریٰ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس کے باغ کے پھل کے متعلق پوچھا کہ ''اس کے پھل کتنے ہوئے تھے؟'' اس نے عرض کیا: دس وسق۔

٥٩١٦: وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ، وَهِيَ اَرْضٌ يُّسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ، فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَّرَحِمًا)) اَوْقَالَ: ((ذِمَّةً وَّصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَاخْرُجْ مِنْهَا)). قَالَ: فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوْضِعِ لَبِنَةٍ، فَخَرَجْتُ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۱۶: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عنقریب مصر فتح کرو گے، اور وہ ایسی سرزمین ہے جس کی کرنسی قیراط ہے۔ جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا۔ کیونکہ انہیں حرمت اور قرابت کا حق حاصل ہے۔'' یا فرمایا: ''انہیں حرمت اور رشتہ سسرال کا حق حاصل ہے۔ اور جب تم دو آدمیوں کو اینٹ برابر جگہ پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے کوچ کر جانا۔'' اور میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ برابر جگہ پر جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

٥٩١٧: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((فِيْ اَصْحَابِيْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ ((وَفِيْ اُمَّتِيْ. اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَّا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ، ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ: سِرَاجٌ مِّنْ نَّارٍ يَّظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ: ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا)). فِيْ بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ: ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ)) فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۹۱۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ میں۔'' ایک روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں بارہ منافق ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے، حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائے۔ ان میں سے آٹھ کو تو وہ پھوڑا ہی کافی ہے، (اس کے علاوہ) آگ کا ایک شعلہ جوان کے کندھوں کے درمیان ظاہر ہو گا حتیٰ کہ اس کی حرارت کا اثر ان کے سینوں (یعنی دلوں) پر محسوس ہو گا۔''

---

[1] رواه مسلم (٢٢٧، ٢٢٦ / ٢٥٤٣)۔

[2] رواه مسلم (١٠، ٩ / ٢٧٧٩) o حديث سهل بن سعد سيأتي (٦٠٨٠) و حديث جابر يأتي (٦٢٢٠)۔

اور ہم سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((لأ عطين هذه الرأية غدا)) باب مناقب علی رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((من يصعد الثنية)) باب جامع المناقب میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۹۱۸: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَالِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَاعِلْمُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّسَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ، وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ، وَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ، فَقَالَ: اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ، فَلَمَّا دَنَامِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اُنْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ؟ قَالُوْا: اَبُوْ طَالِبٍ: فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۹۱۸: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوطالب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قریش کے اکابرین کی معیت میں شام کے لیے روانہ ہوئے، جب وہ راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس کے ہاں پڑاؤ ڈال کر اپنی سواریوں کے کجاوے کھول دیے، اتنے میں راہب ان کے پاس آیا، وہ اس سے پہلے بھی یہاں سے گزرا کرتے تھے، لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا، راوی بیان کرتے ہیں، وہ اپنی سواریوں کے کجاوے اتار رہے تھے تو راہب ان کے درمیان کسی کو تلاش کرتا پھر رہا تھا حتیٰ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا، اس نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر کہا: یہ سید العالمین ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ انہیں رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ اس پر اکابرین قریش نے پوچھا: تمہارے علم کی بنیاد کیا ہے؟ اس نے کہا: جب تم گھاٹی پر چڑھے تو ہر شجر و حجر آپ کے سامنے جھک گیا، اور وہ صرف کسی نبی کی خاطر ہی جھکتے ہیں، اور میں مہر نبوت سے بھی انہیں پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مانند ہے، پھر وہ واپس گیا اور ان کے لیے کھانے کا اہتمام کیا، جب وہ کھانا لے کر ان کے پاس آیا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی چراگاہ میں تھے، اس نے کہا: انہیں بلا بھیجو، جب آپ تشریف لائے تو بادل کا ٹکڑا آپ پر سایہ فگن تھا، جب آپ اکیلے قوم کے پاس آئے تو وہ لوگ آپ سے پہلے ہی درخت کے سایہ میں جا چکے تھے۔ جب آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ جھک گیا، اس نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو کہ وہ ان پر جھک گیا ہے، اس نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم میں سے ان کا سرپرست

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٢٠ وقال: غريب) ☆ يونس بن أبي إسحاق مدلس و عنعن۔

کون ہے؟ انہوں نے بتایا، ابو طالب، وہ مسلسل ان کو قسم دیتا رہا (کہ آپ انہیں واپس لے جائیں) حتیٰ کہ ابو طالب نے انہیں واپس بھیج دیا، اور ابوبکر نے بلال کو آپ کے ساتھ روانہ کیا، اور راہب نے روٹی اور زیتون بطور زادِ راہ آپ ﷺ کو عطا کیا۔

۵۹۱۹: وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [1]

۵۹۱۹: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے ساتھ مکہ میں موجود تھا، ہم اس کی ایک جانب نکلے تو سامنے آنے والا ہر شجر و حجر کہہ رہا تھا: اللہ کے رسول! السلام علیکم!

۵۹۲۰: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ: اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ، قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۵۹۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات نبی ﷺ کے پاس براق لائی گئی جسے لگام ڈالی گئی تھی اور اس پر زین سجائی گئی تھی، اس نے آپ کے بیٹھنے میں رکاوٹ پیدا کی تو جبریل علیہ السلام نے اسے فرمایا: کیا تم محمد ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کرتی ہو؟ اللہ کے ہاں ان سے بڑھ کر معزز کسی شخصیت نے تجھ پر سواری نہیں کی ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "(یہ سن کر) وہ (براق) پسینے سے شرابور ہوگئی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۲۱: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ، فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۵۹۲۱: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا تو اس کے ساتھ پتھر میں سوراخ کر دیا اور اس کے ساتھ براق کو باندھ دیا۔"

۵۹۲۲: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ، فَوَضَعَ جِرَانَهٗ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((**اَيْنَ صَاحِبُ هٰذَا الْبَعِيْرِ؟**)). فَجَاءَهٗ، فَقَالَ: ((**بِعْنِيْهِ**)) فَقَالَ: بَلْ نَهَبُهٗ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَالَهُمْ مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ، قَالَ: اَمَا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهٖ، فَاِنَّهٗ شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ، فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ لَهٗ، فَقَالَ: ((**هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَذِنَ لَهَا**)). قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ: ((**اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ**)). ثُمَّ سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٢٦ وقال: حسن غريب) و الدارمي (١/ ١٢ ح ٢١) ☆ وليد بن أبي ثور: ضعيف وعباد: مجهول ۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣١٣١) ☆ قتادة مدلس و عنعن ۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣١٣٢ وقال: غريب)۔

بِالْحَقِّ مَارَأَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ. رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ. [1]

۵۹۲۲: یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے اس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اس اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ بلبلا اٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا: ''اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟'' وہ آپ کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے مجھے فروخت کر دو۔'' اس نے عرض کیا نہیں، ہم اللہ کے رسول! آپ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے ان کی معیشت کا انحصار صرف اسی پر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لے جب تو نے اس کی یہ صورت بیان کی تو اس نے کثرت عمل اور قلت خوراک کی شکایت کی تھی تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔'' پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے لہٰذا اسے اجازت دی گئی۔'' راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا: ''نکل جا، کیونکہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہوں۔'' پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ نے اس عورت سے اس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔

۵۹۲۳: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ ابْنِيْ بِهِ جُنُوْنٌ، وَاِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلَ الْجِرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۵۹۲۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے بیٹے کو جنون ہے، اور اسے صبح و شام اس کا دورہ پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی تو اس نے ایک زوردار قے کی تو اس کے پیٹ سے کالے کتے کا پلا دوڑتا ہوا نکل گیا۔

۵۹۲٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ، قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ اٰيَةً؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَنَظَرَ اِلَى شَجَرَةٍ مِّنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: اُدْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا، فَجَاءَتْ، فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ، فَاَمَرَهَا، فَرَجَعَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (۱۳/ ۲۹۵-۲۹٦ ح ۳۷۱۸) [و أحمد (٤/ ۱۷۳ ح ۱۷۷۰۸)
☆فيه عبداللّٰه بن حفص: مجهول و عطاء بن السائب: اختلط، رواه عنه معمر وله شواهد ضعيفة عند الحاكم (۲/ ٦۱۷-٦۱۸) و أحمد (٤/ ۱۷۰) وغيرهما۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۱۱-۱۲ ح ۱۹) ☆ فيه فرقد السبخي وهو ضعيف۔

((حَسْبِیْ حَسْبِیْ)). رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [1]

۵۹۲۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے جبکہ آپ غمگین بیٹھے ہوئے تھے اور آپ مکہ والوں کے ناروا سلوک سے خون سے رنگین ہو چکے تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ ہم آپ کو ایک نشانی دکھائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' جبریل علیہ السلام نے آپ کے پیچھے سے ایک درخت دیکھا، اور فرمایا: اسے بلائیں، آپ نے اسے بلایا تو وہ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر آپ نے کہا: اسے واپس جانے کا حکم فرمائیں، انہوں نے اسے حکم فرمایا تو وہ واپس چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے لیے کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔''

۵۹۲۵: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ؟)) قَالَ: وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَاتَقُوْلُ؟ قَالَ: ((هٰذِهِ السَّلَمَةُ)). فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ، فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا، اَنَّهٗ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَنْبَتِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [2]

۵۹۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ایک اعرابی آیا، جب وہ قریب آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' اس نے کہا، آپ جو فرما رہے ہیں اس پر کون گواہی دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ خاردار درخت۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا، وہ زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اس سے تین مرتبہ گواہی طلب کی تو اس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ کی شان وہی ہے جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، پھر وہ اپنی اگنے کی جگہ پر چلا گیا۔

۵۹۲۶: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِیٌّ؟ قَالَ: ((اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم)). فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ ((ارْجِعْ)). فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ. [3]

۵۹۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے کس طرح پتہ چلے کہ آپ نبی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کھجور کے اس درخت سے اس خوشے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو پھر ٹھیک ہے)۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا تو وہ کھجور کے درخت سے اتر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واپس چلے جاؤ۔'' وہ واپس چلا گیا، اور اعرابی نے اسلام قبول کر لیا۔ ترمذی، اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ١٢-١٣ ح ٢٣) [وابن ماجه (٤٠٢٨)] ☆ فيه الأعمش مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (١/ ١٠ ح ١٦)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٢٨) ☆ شريك مدلس وعنعن وله شواهد ضعيفة۔

۵۹۲۷: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ، وَقَالَ: قَدْ عَمَدْتُ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللّٰهِ! اِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ! فَقَالَ الذِّئْبُ: اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ فَقَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُوْدِيًّا، فَجَآءَ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهُ، وَاَسْلَمَ، فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: **((اِنَّهَا اَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ، قَدْ اَوْشَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَّخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ))**. رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۵۹۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے چرواہے کے پاس آیا اور اس نے وہاں سے ایک بکری اٹھالی، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ اس کو اس سے چھڑا لیا، راوی بیان کرتے ہیں بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا، اور وہاں سرین کے بل بیٹھ گیا اور دم دونوں پاؤں کے درمیان داخل کر لی، پھر اس نے کہا: میں نے روزی کا قصد کیا جو اللہ نے مجھے عطا کی تھی اور میں نے اسے حاصل کر لیا تھا، مگر تو نے اسے مجھ سے چھڑا لیا۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج کے دن کی طرح کوئی بھیڑیا بولتے ہوئے نہیں دیکھا، بھیڑیے نے کہا: اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ آدمی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع نخلستان (مدینہ) میں رہتا ہے، وہ تمہیں ماضی اور حال کے واقعات کے متعلق بتاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ شخص یہودی تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے اس واقعہ کے متعلق آپ کو بتایا اور اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں، قریب ہے کہ آدمی (گھر سے) نکلے، پھر وہ واپس آئے تو اس کے جوتے اور اس کا کوڑا اسے ان حالات کے متعلق بتائیں جو اس کے بعد اس کے اہل خانہ کے ساتھ پیش آئے ہوں۔''

۵۹۲۸: وَعَنْ اَبِی الْعَلَآءِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ، مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ، يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا: فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ؟ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [2]

۵۹۲۸: ابوالعلاء، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے دن بھر باری باری تناول کرتے رہے، وہ اس طرح کہ دس کھا جاتے اور دس آ جاتے۔ ہم نے کہا: کہاں سے بڑھایا جا رہا تھا؟ انہوں (سمرہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم کس چیز سے تعجب کرتے ہو؟ اس میں اضافہ تو اس طرف سے ہو رہا تھا، اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۹۲۹: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِیْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ، قَالَ: **((اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ))**. فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ، فَانْقَلَبُوْا

---

[1] **صحيح**، رواه البغوي في شرح السنة (١٥/ ٨٧ ح ٤٢٨٢) [و أحمد (٢/ ٣٠٦ ح ٨٠٤٩ وسنده حسن)] ☆ وله شاهد عند أحمد (٣/ ٨٣-٨٤) و صححه الحاكم (٤/ ٤٦٧-٤٦٨) ووافقه الذهبي و أصله في سنن الترمذي (٢١٨١ وهو حديث صحيح)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٢٥ وقال: حسن صحيح) و الدارمي (١/ ٣٠ ح ٥٧)۔

وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْجَمَلَيْنِ، وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۹۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے روز تین سو پندرہ صحابہ کرام کے ساتھ روانہ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں تو انہیں سواری عطا فرما، اے اللہ! یہ ننگے بدن ہیں تو انہیں لباس عطا فرما، اے اللہ! یہ بھوک کا شکار ہیں تو انہیں شکم سیر فرما۔'' اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح عطا فرمائی، آپ واپس آئے تو ان میں سے ہر آدمی کے پاس ایک یا دو اونٹ تھے، ان کے پاس لباس بھی تھا اور وہ شکم سیر بھی تھے۔

۵۹۳۰: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَ مُصِيْبُوْنَ وَ مَفْتُوْحٌ لَكُمْ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۹۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری (دشمن کے خلاف) مدد کی جائے گی، تم مال غنیمت حاصل کرو گے، تم (بہت سے ملک) فتح کرو گے، تم میں سے جو شخص یہ مذکورہ چیزیں پالے تو وہ اللہ سے ڈرے، نیکی کا حکم کرے اور برائی سے منع کرے۔''

۵۹۳۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِيَّةً، ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الذِّرَاعَ، فَاَكَلَ مِنْهَا وَاَكَلَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِرْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ)) وَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيَّةِ فَدَعَاهَا، فَقَالَ: ((سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ؟)). فَقَالَتْ: مَنْ اَخْبَرَكَ؟ قَالَ: ((اَخْبَرَتْنِيْ هٰذِهٖ فِيْ يَدِيْ)) لِلذِّرَاعِ. قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: اِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرَحْنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يُعَاقِبْهَا، وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ، وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى كَاهِلِهٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِيْ اَكَلَ مِنَ الشَّاةِ، حَجَمَهُ اَبُوْهِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ، وَهُوَ مَوْلًى لِبَنِيْ بَيَاضَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ [3]

۵۹۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل خیبر کی ایک یہودی عورت نے ایک بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا دی، پھر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر بھیج دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستی لی اور اس سے کھایا، اور آپ کے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے ساتھ کھایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے ہاتھ (کھانے سے) اٹھا لو۔'' آپ نے یہودی عورت کو بلا بھیجا اور فرمایا: ''کیا تو نے اس بکری میں زہر ملائی تھی؟'' اس نے کہا: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے ہاتھ میں یہ جو دستی ہے اس نے مجھے بتایا ہے۔'' اس نے عرض کیا: جی ہاں، میں نے کہا: اگر تو وہ سچے نبی ہوئے تو یہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گی، اور اگر وہ سچے نبی نہ ہوئے تو ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرما دیا اور اسے سزا نہ دی، اور آپ کے جن صحابہ کرام نے بکری کا گوشت کھایا تھا وہ فوت ہو گئے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے اپنے کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے، ابو ہند جو کہ انصار کے قبیلے بنو بیاضہ کے آزاد کردہ غلام تھے، انہوں نے سینگ اور چھری کے

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٧٤٧)۔ [2] **صحيح**، رواه أبو داود (٥١١٨ مختصرًا جدًا ولم يذكر هذا اللفظ وسنده صحيح) [وأبو داود الطيالسي (٣٣٧) والترمذي (٢٢٥٧)]۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٥١٠) والدارمي (١/ ٣٣ ح ٦٩)۔ ☆ الزهري عن جابر: منقطع "لم يسمع منه" انظر تحفة الأشراف (٢/ ٣٥٦)۔

ساتھ آپ ﷺ کے پیچھے لگائے تھے۔

۵۹۳۲: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً، فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنِّيْ طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا، فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بُكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ، اِجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((**تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى**)) ثُمَّ قَالَ: ((**مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟**)) قَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ رضی اللہ عنہ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((**ارْكَبْ**)) فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ، فَقَالَ: ((**اِسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ**)) فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مُصَلَّاهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((**هَلْ حَسِسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟**)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَا حَسِبْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ، حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ: ((**اَبْشِرُوْا، فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ**)). فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ، فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَا هٰذَا الشِّعْبِ، حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَلَمْ اَرَ اَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ**)) قَالَ: لَا، اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

۵۹۳۲: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ حنین کے موقع پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا، انہوں نے سفر جاری رکھا حتیٰ کہ پچھلا پہر ہو گیا، ایک گھڑ سوار آیا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں پہاڑ کے اوپر چڑھا ہوں اور میں نے اچانک ہوازن قبیلے کو دیکھا ہے کہ وہ سب کے سب اپنے مویشیوں اور اپنے اموال کے ساتھ حنین کی طرف اکٹھے ہو رہے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''ان شاء اللہ تعالیٰ کل وہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہو گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟'' انس بن ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوار ہو جاؤ'' وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس گھاٹی کی طرف جاؤ حتیٰ کہ تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ۔'' جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ اپنی جائے نماز پر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا کی، پھر فرمایا: ''کیا تم نے اپنے گھڑ سوار کو محسوس کیا؟'' ایک آدمی نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم نے محسوس نہیں کیا، نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ دوران نماز اس گھاٹی کی طرف التفات فرماتے رہے حتیٰ کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: ''خوش ہو جاؤ، تمہارا گھڑ سوار آ گیا ہے۔'' ہم بھی درختوں کے درمیان اس گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے تو وہ اچانک آ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تو اس نے عرض کیا، میں چلتا گیا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اس گھاٹی کے بلند ترین حصے پر تھا، جب صبح ہوئی تو میں ان دونوں گھاٹیوں کے اطراف سے ہو آیا ہوں، لیکن میں نے کسی کو نہیں دیکھا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا رات کے وقت تم (اپنے گھوڑے سے) نیچے اترے تھے؟'' انہوں نے عرض کیا: نماز پڑھنے یا قضائے حاجت

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥٠١)۔

کے علاوہ میں نہیں اترا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس (رات) کے بعد کوئی بھی نیک عمل نہ کرو تو تم پر کوئی مواخذہ نہیں۔''

٥٩٣٣: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَضَمَّهُنَّ، ثُمَّ دَعَالِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ: ((**خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ، كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَاتَنْثُرْهُ نَثْرًا**)). فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَالِكَ التَّمْرِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ ﷺ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۹۳۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں کچھ کھجوریں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان میں برکت کے لیے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعا فرمائی، اور فرمایا: ''انہیں لے لو اور انہیں اپنے توشہ دان میں رکھ لو، جب بھی تم ان میں سے کچھ لینا چاہو تو اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر لے لینا اور انہیں مکمل طور پر باہر نہ نکالنا۔'' میں نے ان میں سے اتنے اتنے وسق کھجور اللہ کی راہ میں عطا کیے، ہم خود بھی اس میں سے کھاتے تھے اور کھلاتے بھی تھے، اور وہ میری کمر سے الگ نہیں ہوتا تھا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روز وہ منقطع ہو کر گر پڑا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٩٣٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ، يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلِ اقْتُلُوْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ اَخْرِجُوْهُ، فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ، فَبَاتَ عَلِيٌّ ﷺ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ، وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحُوْا ثَارُوْا عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ، فَقَالُوْا: اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا، قَالَ: لَا اَدْرِيْ، فَاقْتَصُّوْا اَثَرَهُ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ، فَصَعِدُوا الْجَبَلَ، فَمَرُّوْا بِالْغَارِ، فَرَاَوْا عَلٰى بَابِهٖ نَسْجَ الْعَنْكَبُوْتِ، فَقَالُوْا: لَوْدَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ عَلٰى بَابِهٖ، فَمَكَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۵۹۳۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، قریش نے ایک رات مکہ میں (دار الندوہ میں) مشورہ کیا تو ان میں سے کسی نے کہا جب صبح ہو تو اس کو قید کر دو، ان کی مراد نبی ﷺ تھے، کسی نے کہا: نہیں، بلکہ اسے قتل کر دو، اور کسی نے کہا: نہیں، بلکہ اسے (مکہ سے) نکال باہر کرو، اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو اس (منصوبے) پر مطلع کر دیا، اس رات علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے بستر پر رات بسر کی اور نبی ﷺ وہاں سے چل دیئے حتیٰ کہ آپ غار میں پہنچ گئے، جبکہ مشرکین پوری رات علی رضی اللہ عنہ پر پہرہ دیتے رہے اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ نبی ﷺ ہیں۔ جب صبح ہوئی تو وہ ان پر حملہ آور ہوئے جب انہوں نے دیکھا کہ یہ تو علی رضی اللہ عنہ ہیں، اللہ نے ان کا منصوبہ ناکام بنا

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٣٩ وقال: حسن غريب)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ٣٤٨ ح ٣٢٥١) ☆ فيه عثمان الجزري بن عمرو بن ساج: فيه ضعف۔

دیا، انہوں نے پوچھا: تمہارا ساتھی کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ انہوں نے آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات کا کھوج لگایا، جب وہ پہاڑ پر پہنچے تو ان پر معاملہ مشتبہ ہو گیا، وہ پہاڑ پر چڑھ گئے اور غار کے پاس سے گزرے، انہوں نے اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا دیکھا، اور انہوں نے کہا: اگر وہ اس میں داخل ہوئے ہوتے تو اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا، آپ ﷺ نے وہاں تین روز قیام فرمایا۔

۵۹۳۵: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ فِیْهَا سَمٌّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِجْمَعُوْا لِیْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْیَهُوْدِ)). فَجُمِعُوْا لَهٗ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّیْ سَائِلُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْهُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَبُوْكُمْ؟)) قَالُوْا: فُلَانٌ. قَالَ: ((كَذَبْتُمْ، بَلْ اَبُوْكُمْ فُلَانٌ)). قَالُوْا: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ، قَالَ: ((فَهَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ! وَاِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهٗ فِیْ اَبِیْنَا، فَقَالَ لَهُمْ: ((مَنْ اَهْلُ النَّارِ؟)). قَالُوْا: نَكُوْنُ فِیْهَا یَسِیْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَا فِیْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِخْسَئُوْا فِیْهَا، وَاللّٰهِ! لَا نَخْلُفُكُمْ فِیْهَا اَبَدًا)). ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ اَنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُكُمْ عَنْهُ؟)) فَقَالُوْا: نَعَمْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ! قَالَ: ((هَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((فَمَا حَمَلَكُمْ عَلٰی ذٰلِكَ؟)). قَالُوْا: اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ نَسْتَرِیْحَ مِنْكَ، وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ یَضُرَّكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۵۹۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک بکری کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں جتنے یہودی موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو۔'' چنانچہ وہ سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیے گئے آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرنے لگا ہوں کیا تم اس کے متعلق مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں! ابوالقاسم! رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''تمہارا باپ کون تھے؟'' انہوں نے بتایا: فلاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جھوٹ بولتے ہو، بلکہ تمہارا باپ تو فلاں ہے۔'' انہوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا اور اچھا کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں تم سے کسی چیز کے متعلق دریافت کروں تو تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، ابوالقاسم! اگر ہم نے آپ سے جھوٹ بولا تو آپ سمجھ جائیں گے جس طرح آپ نے ہمارے باپ کے بارے میں (ہمارا جھوٹ) جان لیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''جہنمی کون ہیں؟'' انہوں نے کہا: کچھ مدت کے لیے ہم اس میں جائیں گے، پھر ہماری جگہ تم وہاں آ جاؤ گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہی اس میں ذلیل ہو کر رہو گے، کیونکہ ہم اس میں تمہاری جگہ کبھی بھی داخل نہیں ہوں گے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے ایک چیز کے بارے میں سوال کرتا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ جواب دو گے؟'' انہوں نے کہا: ہاں، ابوالقاسم! آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے اس بکری (کے گوشت) میں زہر ملایا ہے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس چیز نے تمہیں اس پر آمادہ کیا؟'' انہوں نے کہا: ہم نے اس لیے کیا کہ اگر آپ جھوٹے

[1] رواه البخاري (٣١٦٩)۔

ہوئے تو ہمیں آپ سے آرام مل جائے گا اور اگر آپ سچے ہوئے تو آپ کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

٥٩٣٦: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا، حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا، حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۳۶: عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا پھر آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، پھر آپ نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور (خطاب فرمایا) حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا آپ نے قیامت تک ہونے والے واقعات کے متعلق ہمیں بیان فرمایا، راوی بیان کرتے ہیں، ہم میں سے زیادہ عالم وہ ہے جو اس خطبے کو ہم میں سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔

٥٩٣٧: وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ: سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا: مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ- يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ - اَنَّهُ قَالَ: اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۹۳۷: معن بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے مسروق سے دریافت کیا جس رات جنوں نے قرآن سنا تھا اس کی خبر نبی ﷺ کو کس نے دی تھی؟ انہوں نے بتایا: مجھے تمہارے والد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کے متعلق ایک درخت نے اطلاع دی تھی۔

٥٩٣٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَتَرَآءَيْنَا الْهِلَالَ، وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ، فَرَاَيْتُهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَّزْعَمُ اَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ؟ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ: يَقُوْلُ عُمَرُ: سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ، ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ، يَقُوْلُ: ((**هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ**)). قَالَ عُمَرُ: وَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ، بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((**يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا؟ فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا**)). فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا؟ فَقَالَ: ((**مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۵۹۳۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کا اہتمام کیا، میری نظر

---

[1] رواه مسلم (٢٥/ ٢٨٩٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٥٩) و مسلم (١٥٣/ ٤٥٠)۔

[3] رواه مسلم (٧٦/ ٢٨٧٣)۔

تیز تھی، لہٰذا میں نے اسے دیکھ لیا، اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ اس نے اسے دیکھا ہے، میں عمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: کیا آپ اسے دیکھ نہیں رہے؟ وہ اسے نہیں دیکھ پا رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، میں عنقریب اسے دیکھ لوں گا۔ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، پھر انہوں نے اہل بدر کے متعلق ہمیں بتانا شروع کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے موقع پر کفار کے قتل گاہوں کے متعلق ایک روز پہلے ہی بتا رہے تھے: ''کل ان شاء اللہ یہاں فلاں قتل ہوگا، اور کل ان شاء اللہ یہاں فلاں قتل ہو گا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جس جگہ کی نشان دہی فرمائی تھی اس میں ذرا بھی فرق نہیں آیا تھا (وہ وہیں وہیں قتل ہوئے تھے) راوی بیان کرتے ہیں، ان سب کو ایک دوسرے پر کنوئیں میں ڈال دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''اے فلاں بن فلاں!، اے فلاں بن فلاں! اللہ اور اس کے رسول نے تم سے جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اسے سچا پایا، کیونکہ اللہ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا میں نے تو اسے سچا پایا ہے؟'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ بے روح جسموں سے کیسے کلام فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ان سے جو کہہ رہا ہوں وہ اسے تم سے زیادہ سن رہے ہیں لیکن وہ مجھے کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے۔''

۵۹۳۹: وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى زَيْدٍ يَعُوْدُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ، قَالَ: ((**لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ، وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِي فَعَمِيتَ؟**)). قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ، قَالَ: ((**إِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ**)). قَالَتْ: فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ۔ [1]

۵۹۳۹: انیسہ بنت زید بن ارقم اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زید کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری بیماری خطرناک نہیں، لیکن تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب میرے بعد تمہاری عمر دراز ہو گی اور تم اندھے ہو جاؤ گے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تب تم بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' راویہ بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ نابینا ہو گئے پھر اللہ نے انہیں بصارت عطا فرمائی اور پھر انہوں نے وفات پائی۔

۵۹۴۰: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ**)). وَذٰلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا، فَكَذَبَ عَلَيْهِ، فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَوُجِدَ مَيِّتًا، وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ، وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

۵۹۴۰: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے میرے ذمے ایسی بات لگائی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔'' اور آپ نے یہ اس لیے فرمایا کہ آپ نے کسی آدمی کو (کہیں) بھیجا تو اس نے آپ پر

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٧٩) ☆ فيه "نباتة عن حمادة عن أنيسة بنت زيد بن أرقم" وهن مجهولات و من دونهن ينظر فيه. [2] **إسناده ضعيف جدا**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٢٤٥) ☆ فيه الوازع بن نافع العقيلي: متروك، وقوله: "من تقول عليّ مالم أقل فليتبوأ مقعده من النار" صحيح متواتر من طرق أخرى۔

جھوٹ بولا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا فرمائی، اسے مردہ پایا گیا، اس کا پیٹ چاک ہو چکا تھا اور زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔ دونوں احادیث کو امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

۵۹٤۱: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ، فَاَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسَقِ شَعِيْرٍ، فَمَازَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتّٰى كَالَهُ، فَفَنِيَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((**لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۴۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا طلب کیا، آپ نے اسے ایک وسق جو دیئے، وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا مہمان اس سے کھاتے رہے لیکن جب اس شخص نے وہ ناپ لئے تو وہ ختم ہو گئے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اسے نہ ناپتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے لیے ہمیشہ رہتا۔''

۵۹٤۲: وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ جَنَازَةٍ، فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِي الْحَافِرَ يَقُوْلُ: ((**اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ، اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ**)). فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيَ امْرَاَتِهِ، فَاَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ، ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ، فَاَكَلُوْا، فَنَظَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَلُوْكُ لُقْمَةً فِيْ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((**اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ اُخِذَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا**)). فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَى النَّقِيْعِ، وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيْهِ الْغَنَمُ، لِيُشْتَرٰى لِيْ شَاةٌ، فَلَمْ تُوْجَدْ، فَاَرْسَلْتُ اِلٰى جَارٍ لِيْ قَدِاشْتَرٰى شَاةً اَنْ يُرْسِلَ بِهَا اِلَيَّ بِثَمَنِهَا، فَلَمْ يُوْجَدْ، فَاَرْسَلْتُ اِلَى امْرَاَتِهِ، فَاَرْسَلَتْ اِلَيَّ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**اَطْعِمِيْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاُسْرٰى**)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. [2]

۵۹۴۲: عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ انصار میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم ایک جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قبر پر گورکن کو ہدایات دیتے ہوئے سنا: ''اس کے پاؤں کی جانب سے کھلی کرو، اس کے سر کی جانب سے کھلی کرو۔'' جب آپ واپس آئے تو اس (میت) کی عورت کی طرف سے دعوت کا پیغام دینے والا آپ کو ملا تو آپ نے دعوت قبول فرمائی اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا، پھر لوگوں نے (ہاتھ) بڑھایا، انہوں نے کھانا کھایا، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے منہ میں لقمہ چباتے ہوئے فرمایا: ''میں ایک ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کی گئی ہے۔'' اس عورت نے اپنے

---

[1] رواه مسلم (۹/ ۲۲۸۱)۔ [2] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (۳۳۳۲) [وعنه] والبيهقي في دلائل النبوة (٦/ ۳۱۰) ☆ قوله "داعي امرأته" خطأ من الناسخ أو غيره، والصواب: "داعي امرأة" كما في سنن أبي داود وغيره و لو صح فمعناه "أي داعي امرأة الحافر" و لا يدل هذا اللفظ إلى ما ذهب إليه البريلوية و من وافقهم بأن المراد منه "داعي امرأة الميت" ولم يأتوا بأي دليل على تحريفهم هذا!۔

وضاحتی پیغام میں عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نقیع کی طرف، جو کہ بکریوں کی خرید و فروخت کا مرکز ہے، آدمی بھیجا تھا تا کہ وہ میرے لیے ایک بکری خرید لائے، لیکن وہاں نہ ملی تو میں نے اپنے پڑوسی کی طرف پیغام بھیجا، اس نے ایک بکری خریدی ہوئی تھی، کہ وہ اس کی قیمت کے عوض اسے میری طرف بھیج دے، لیکن وہ (پڑوسی) نہ ملا تو میں نے اس کی عورت کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے اسے میری طرف بھیج دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔''

۵۹۴۳: وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ۔ وَهُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَمَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُمَا عَبْدُاللّٰهِ اللَّيْثِيُّ، مَرُّوْا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ، فَسَئَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوْا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ مُسْنِتِيْنَ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: ((**مَاهٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ؟**)) قَالَتْ: شَاةٌ خَلَفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ۔ قَالَ: ((**هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟**)) قَالَتْ: هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((**اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلُبَهَا؟**)) قَالَتْ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى، وَدَعَالَهَا فِيْ شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ، فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا، حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ، وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا، ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ، حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا، وَبَايَعَهَا، وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِالْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔ [1]

۵۹۴۳: حزام بن ہشام اپنے والد سے، وہ اپنے دادا حبیش بن خالد، جو کہ ام معبد کے بھائی ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب مکہ سے نکالا گیا تو آپ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف مہاجر کی حیثیت سے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر اور ابوبکر کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ تھے اور ان کی راہنمائی کرنے والے عبداللہ اللیثی تھے، وہ ام معبد کے دو خیموں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس سے گوشت اور کھجور کے متعلق دریافت کیا تا کہ وہ اس سے خرید لیں۔ لیکن انہیں اس کے ہاں کوئی چیز نہ ملی، جبکہ ان کے پاس زادِ راہ نہیں تھا اور وہ قحط سالی کا شکار ہو چکے تھے، رسول اللہ ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں ایک بکری دیکھی تو فرمایا: ''ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟'' اس نے بتایا کہ یہ لاغر پن کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ دودھ دیتی ہے؟'' اس نے عرض کیا: یہ اس لائق نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دھو لوں؟'' اس نے عرض کیا، میرے والدین قربان ہوں، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو ضرور دھو لیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے طلب فرمایا، اس کے تھن کو اپنا دست مبارک لگایا، اللہ تعالیٰ کا نام لیا، ام معبد کے لیے اس بکری کے بارے میں دعائے خیر فرمائی، اس نے پاؤں کھول دیئے، دودھ چھوڑ دیا، اور وہ جگالی کرنے لگی، آپ نے ایک برتن منگایا جو ایک جماعت کو آسودہ کر سکتا تھا، اس میں دودھ دھویا اور اتنا دھویا کہ اس پر جھاگ آ گیا، پھر آپ نے ام معبد کو پلایا حتیٰ کہ وہ خوب سیراب ہو گئی،

[1] **حسن**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٢٦١ ح ٣٧٠٤) و ابن عبد البر فى الاستيعاب (٤/ ٤٩٥۔٤٩٨ مع الإصابة) [وصححه الحاكم (٣/ ٩، ١٠ ووافقه الذهبي] ☆ وللحديث شواهد۔

پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ وہ سیراب ہو گئے، پھر آپ نے ان سب کے آخر پر خود پیا، پھر آپ نے اس برتن میں دوسری مرتبہ دودھ دھویا حتیٰ کہ برتن بھر گیا، اس (دودھ) کو ام معبد کے پاس چھوڑ دیا، پھر آپ نے اس سے اسلام پر بیعت لی پھر سب اس کے پاس سے کوچ کر گئے۔

شرح السنہ، ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں اور ابن الجوزی نے اسے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے، اور حدیث میں طویل قصہ ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامتوں کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٩٤٤: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ رضی اللہ عنہما تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَاجَةٍ لَّهُمَا، حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ، فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ، فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْءِهَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۹۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما اپنے کسی مسئلہ کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ شدید تاریک رات میں رات کا کافی حصہ گزر گیا، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپسی کے لیے روانہ ہوئے، ہر ایک کے ہاتھ میں چھوٹی سی لاٹھی تھی، چنانچہ ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی حتیٰ کہ وہ اس کی روشنی میں چلنے لگے، لیکن جب ان دونوں کی راہیں الگ الگ ہوئیں تو دوسرے کے لیے اس کی لاٹھی نے روشنی پیدا کر دی، دونوں میں ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا حتیٰ کہ وہ اپنے گھر پہنچ گیا۔

٥٩٤٥: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ، وَدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۴۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب غزوۂ احد کا وقت آیا تو رات کے وقت میرے والد نے مجھے بلایا اور کہا: میں اپنے متعلق سمجھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے میں شہید ہوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے علاوہ میں اپنے بعد تجھ سے زیادہ عزیز شخص کوئی نہیں چھوڑ کر جا رہا، میرے ذمے کچھ قرض ہے اسے ادا کرنا اور اپنی بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، صبح ہوئی تو وہ پہلے شہید تھے، میں نے انہیں ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا۔

٥٩٤٦: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَاِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ)).

---

[1] رواه البخاري (٣٨٠٥)۔

[2] رواه البخاري (١٣٥١)۔

وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَشَرَةٍ، وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ؟ قَالَ: اَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ؟ قَالَتْ: اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ، فَغَضِبَ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا، فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَا تَطْعَمَهُ، وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ، قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، فَدَعَا بِالطَّعَامِ، فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا، فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا، فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ! مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِيْ! اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَالِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ؟ فَاَكَلُوْا، وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذُكِرَ اَنَّهُ اَكَلَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ.

۵۹۴۶: عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے، جس شخص کے پاس چار افراد کا کھانا ہو تو وہ پانچویں کو یا چھٹے کو ساتھ لے جائے۔'' اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو ساتھ لے کر آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس کو ساتھ لے کر گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کا کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا، پھر وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نماز عشاء پڑھ لی گئی، پھر واپس تشریف لے آئے اور وہیں ٹھہر گئے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھایا، پھر جتنا اللہ نے چاہا رات کا حصہ گزر گیا تو وہ واپس اپنے گھر چلے گئے، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ کو آپ کے مہمانوں کے ساتھ آنے سے کس نے روکا تھا؟ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے عرض کیا: انہوں نے انکار کر دیا حتیٰ کہ آپ تشریف لے آئیں، وہ ناراض ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں بالکل کھانا نہیں کھاؤں گا۔ عورت نے بھی قسم کھا لی کہ وہ اسے نہیں کھائے گی اور مہمانوں نے بھی قسم اٹھا لی کہ وہ بھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (حلف اٹھانا) شیطان کی طرف سے تھا۔ انہوں نے کھانا منگایا، خود کھایا اور ان کے ساتھ مہمانوں نے بھی کھایا، وہ جو لقمہ اٹھاتے تو اس کے نیچے سے اور زیادہ ہو جاتا تھا، انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: بنو فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اب پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے کھایا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا، بیان کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے تناول فرمایا۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ((كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ)) باب المعجزات میں گزر چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

۵۹۴۷: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اِنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

۵۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نجاشی فوت ہوئے تو ہم باہم گفتگو کرتے تھے کہ ان کی قبر پر مسلسل روشنی نظر آ رہی ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٨١) و مسلم (١٧٦ / ٢٠٥٧) ٥ حديث ابن مسعود تقدم (٥٩١٠)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه أبو داود (٢٥٢٣)۔

۵۹۴۸: وَعَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا: لَانَدْرِيْ اَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا اَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ؟ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ، حَتّٰى مَامِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، لَايَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ؟اِغْسِلُوْا النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ، فَقَامُوْا: فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ، يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيَدْلُكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۵۹۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: معلوم نہیں کہ جس طرح ہم اپنے فوت ہونے والے دیگر افراد کے (بوقت غسل) کپڑے اتار دیتے ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بھی کپڑے اتار دیں یا ہم آپ کو کپڑوں سمیت غسل دیں، جب انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند طاری کر دی حتیٰ کہ ان میں سے ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینے کے ساتھ لگنے لگی۔ پھر گھر کے ایک کونے سے کسی نے ان سے بات کی مگر صحابہ کو اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون تھا، (اس نے کہا) نبی ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دو، وہ کھڑے ہوئے اور آپ کو اس طرح غسل دیا کہ آپ کی قمیص آپ پر تھی، وہ قمیص کے اوپر پانی گراتے تھے اور آپ کی قمیص کے ساتھ ملتے تھے۔

۵۹۴۹: وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ سَفِيْنَةَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْطَاَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْاُسِرَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ، فَقَالَ: يَا اَبَاالْحَارِثِ! اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ، لَهٗ بَصْبَصَةٌ، حَتّٰى قَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهْوٰى اِلَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [2]

۵۹۴۹: ابن منکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سفینہ رضی اللہ عنہ سرزمین روم میں لشکر سے بچھڑ گئے، یا انہیں قید کر لیا گیا، وہ لشکر کی تلاش میں دوڑنے لگے تو اچانک شیر سے سامنا ہو گیا، انہوں نے فرمایا: ابوالحارث (شیر کی کنیت)! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں، میرے ساتھ یہ یہ مسئلہ بنا ہے، شیر دم ہلاتا ہوا آپ کے سامنے آیا، حتیٰ کہ وہ آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، جب وہ کہیں سے (خوفناک) آواز سنتا تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا، پھر وہ ان کی طرف آ جاتا حتیٰ کہ وہ لشکر کے ساتھ جا ملے پھر شیر واپس چلا گیا۔

۵۹۵۰: وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا، فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ، حَتّٰى لَايَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، فَفَعَلُوْا، فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ، وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ، حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [3]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٧/ ٢٤٢) [وأبو داود (٣١٤١) وابن ماجه (١٤٦٤) ببعضه وأحمد (٦/ ٢٦٧ ح ٢٦٨٣٧)]۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٣/ ٣١٣ ح ٣٧٣٢) [وصححه الحاكم (٣/ ٦٠٦) ووافقه الذهبي] ☆ محمد بن المنكدر لم يثبت سماعه من سفينة رضي الله عنه فالسند معلل۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٤٣-٤٤ ح ٩٣) ☆ فيه عمرو بن مالك النكري، رواه عن أبي الجوزاء وقال ابن عدي: "يحدث عن أبي الجوزاء هذا أيضًا عن ابن عباس قدر عشرة أحاديث غير محفوظة" (الكامل ١/ ٤٠١، نسخة أخرى ٢/ ١٠٨) و هذا جرح خاص فالسند ضعيف معلل۔

۵۹۵۰: ابوالجوزاء بیان کرتے ہیں، مدینہ والے شدید قحط کا شکار ہو گئے تو انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف دیکھو (جاؤ) اور اس میں سے آسمان کی طرف کچھ سوراخ بنا دو حتیٰ کہ ان پر کوئی پردہ نہ ہو، انہوں نے ایسے ہی کیا تو ان پر خوب بارش ہوئی حتیٰ کہ گھاس اگ آئی اونٹ اس قدر فربہ ہو گئے کہ وہ چربی سے پھول گئے اور اس سال کا نام عام الفتق یعنی (خوشحالی کا سال) رکھا گیا۔

۵۹۵۱: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ❶

۵۹۵۱: سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں، جب حرہ کا واقعہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تین روز تک اذان ہوئی نہ نماز اور نہ ہی سعید بن مسیّب مسجد سے باہر نکل سکے، انہیں نماز کا وقت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے آنے والی مبہم سی آواز سے معلوم ہوتا تھا۔

۵۹۵۲: وَعَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ: سَمِعَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. ❷

۵۹۵۲: ابوخلدہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابوالعالیہ سے کہا، کیا انس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے کہا: انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی جس کی وجہ سے ان کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا، اور اس میں کستوری جیسی خوشبو آتی تھی۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۵۹۵۳: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضی اللہ عنہ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ، وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ)). فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا، فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا، قَالَ: فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

❶ **إسناده ضعيف** ☆ فيه سعيد بن عبد العزيز : لم يثبت سماعه من سعيد بن المسيب رحمه الله۔

❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (۳۸۳۳) وأخطأ من ضعفه۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (۳۱۹۸) و مسلم (۱۳۹، ۱۳۶ / ۱۶۱۰)۔

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ، وَاَنَّهُ رَاٰهَا عَمْیَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ، تَقُوْلُ: اَصَابَتْنِیْ دَعْوَةُ سَعِیْدٍ، وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰی بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْهُ فِیْهَا، فَوَقَعَتْ فِیْهَا، فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

۵۹۵۳: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نُفیل سے متعلق اروی بنت اوس نے مروان بن حکم کی عدالت میں مقدمہ پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے میری کچھ زمین حاصل کر لی ہے، سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سن لینے کے بعد بھی ان کی زمین کے کچھ حصہ پر قبضہ کروں گا؟ مروان نے کہا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ’’جس نے بالشت بھر زمین ناحق حاصل کی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔‘‘ تب مروان نے کہا: اس کے بعد میں آپ سے کوئی ثبوت نہیں مانگتا۔ سعید نے دعا فرمائی: اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو اسے اندھی بنا دے اور اسے اس کی زمین میں موت دے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب وہ فوت ہوئی تو وہ اندھی ہو چکی تھی اور وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور فوت ہو گئی۔

اور صحیح مسلم میں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر سے اس کے ہم معنی روایت ہے کہ انہوں نے اسے بینائی سے محروم دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے دیکھا، اور وہ کہتی تھی: مجھے سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ گھر کے اس کنویں کے پاس سے گزری جس کے متعلق اس نے ان (سعید رضی اللہ عنہ) سے مقدمہ کیا تھا، وہ اس میں گری اور وہی اس کی قبر بنی۔

۵۹۵٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا یُدْعٰی سَارِیَةَ، فَبَیْنَمَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ یَخْطُبُ، فَجَعَلَ یَصِیْحُ: یَا سَارِیَ الْجَبَلَ، فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَیْشِ فَقَالَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، لَقِیْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا، فَاِذَا بِصَائِحٍ یَصِیْحُ: یَاسَارِیَ الْجَبَلَ، فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَی الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [1]

۵۹۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا، اور ساریہ نامی شخص کو اس کا امیر مقرر کیا، اس اثنا میں کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ زور سے کہنے لگے: ساریہ! پہاڑ کی طرف، پھر لشکر کی طرف سے ایک قاصد آیا تو اس نے کہا: امیر المومنین! ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اس نے ہمیں شکست سے دوچار کر دیا تھا مگر اچانک کسی نے زور سے آواز دی: ساریہ! پہاڑ کو نہ چھوڑو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی جانب کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔

۵۹۵۵: وَعَنْ نُبَیْهَةَ بْنِ وَهْبٍ، اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ كَعْبٌ: مَا مِنْ یَوْمٍ یَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ حَتّٰی یَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ، وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، حَتّٰی اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ یَزُفُّوْنَهٗ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [2]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٨٠) ☆ فيه محمد بن عجلان مدلس وعنعن وله طرق عند ابن عساكر (تاريخ دمشق ٢٢/ ١٨، ١٩) وغيره وكلها ضعيفة ومرسلة، لا يصح منها شيئ و أخطأ من صححه أوحسنه!۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (١/ ٤٤ ح ٩٥) ☆ في سماع نبيهة بن وهب من كعب نظر و لم يدرك عائشة أيضًا فالسند منقطع۔

۵۹۵۵: نُبیہہ بن وہب سے روایت ہے کہ کعب، عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، اہل مجلس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا، تو کعب نے فرمایا: ہر روز ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں، وہ اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، جب شام ہوتی ہے تو وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں، اور اتنے ہی فرشتے اور اتر آتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کرتے ہیں، حتیٰ کہ جب (روز قیامت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے تو آپ ستر ہزار فرشتوں کی معیت میں ہوں گے وہ آپ کو لے کر جلدی بھاگیں گے۔

بَابُ هِجْرَةِ أَصْحَابِهِ مِنْ مَكَّةَ وَوَفَاتِهِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مکہ مکرمہ سے ہجرت اور نبی ﷺ کی وفات کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٥٩٥٦: عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَجَعَلَا يُقْرِاٰنِنَا الْقُرْاٰنَ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَّبِلَالٌ وَسَعْدٌ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَا رَاَيْتُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ، فَرَحَهُمْ بِهٖ، حَتّٰى رَاَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَاءَ، فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ فِيْ سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۵۹۵۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے ہمیں قرآن پڑھانا شروع کیا، پھر عمار، بلال اور سعد رضی اللہ عنہم آئے، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے بیس صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لائے، پھر نبی ﷺ تشریف لائے۔ میں نے مدینہ والوں کو کسی چیز پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا میں نے انہیں آپ ﷺ کی آمد پر خوش دیکھا، حتیٰ کہ میں نے چھوٹی چھوٹی بچیوں اور بچوں کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں، جب آپ تشریف لائے تو میں سورۃ الاعلیٰ کے ساتھ مفصل سورتوں میں سے کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

٥٩٥٧: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ)). فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ. فَقَالَ النَّاسُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ، وَهُوَ يَقُوْلُ: فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا! فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۹۵۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتوں میں سے جو چاہے اپنے لیے پسند کر لے یا پھر وہ اس چیز کو اختیار کر لے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔'' (یہ سن کر) ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور عرض کیا: ہمارے والدین آپ پر فدا ہوں! ہمیں ان کی اس حالت پر تعجب ہوا، لوگوں

---

[1] رواه البخاري (٤٩٤١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٩٠٤) و مسلم (٢/ ٢٣٨٢)۔

نے کہا: اس بزرگ کو دیکھو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کے متعلق بتا رہے ہیں کہ اللہ نے اسے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی نعمتیں پسند کر لے یا اس چیز کو پسند کر لے جو اس کے پاس ہے، اور وہ کہہ رہا ہے ہمارے والدین آپ پر فدا ہوں۔ چنانچہ جس بندے کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ اس بات کو جاننے والے تھے۔

٥٩٥٨: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ، كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ، وَّاَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَّاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ، وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ، وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا)). وَزَادَ بَعْضُهُمْ: ((فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا، كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٥٩٥٨: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سال بعد شہدائے احد پر ایسے نماز جنازہ ادا کی جیسے آپ زندوں اور فوت شدہ لوگوں سے رخصت ہو رہے ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تم سے آگے آگے ہوں، میں تم پر گواہ رہوں گا، مجھ سے تمہاری ملاقات حوض پر ہوگی، میں اسے دیکھ رہا ہوں حالانکہ میں اپنی اس جگہ پر ہوں، اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں، مجھے تمہارے متعلق یہ خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے تمہارے متعلق دنیا کا خدشہ ہے کہ تم اس کے متعلق باہم سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔'' اور بعض راویوں نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''تم باہم لڑو گے اور تم بھی اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔''

٥٩٥٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ، وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ وَّاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاَيْتُهُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ اَنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ، فَقُلْتُ: اٰخُذُهُ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهِ اَنْ نَعَمْ، فَتَنَاوَلْتُهُ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: اُلَيِّنُهُ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَاْسِهِ اَنْ نَعَمْ، فَلَيَّنْتُهُ، فَاَمَرَّهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، وَيَقُوْلُ: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ)). ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: ((فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى)). حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٥٩٥٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے انعامات میں سے یہ بھی مجھ پر انعام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں اور میری باری میں وفات پائی اس وقت آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، اور اللہ نے آپ کی وفات کے وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کو ایک ساتھ جمع کر دیا، (وہ اس طرح کہ) عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، میں نے پہچان لیا کہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٤٢) و مسلم (٣٠/ ٢٢٩٦ و الزيادة له ٣١/ ٢٢٩٦)۔

[2] رواه البخاري (٤٤٤٩)۔

آپ مسواک پسند کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، میں اسے آپ کے لیے لے لوں، آپ نے اپنے سر سے اشارہ فرمایا کہ ہاں، میں نے اسے حاصل کیا، لیکن آپ کے لیے اسے چبانا مشکل تھا، میں نے عرض کیا: کیا میں اسے آپ کی خاطر نرم کر دوں؟ آپ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا کہ ہاں، میں نے اسے نرم کر دیا، اور آپ کے سامنے چمڑے کا ایک برتن تھا جس میں پانی تھا، آپ اپنے ہاتھ پانی میں داخل فرماتے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، موت کی سختیاں ہوتی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اٹھایا اور فرمانے لگے: (اے اللہ!) اعلیٰ ساتھ نصیب فرما۔'' حتیٰ کہ آپ کی روح قبض ہوگئی اور آپ کا دست مبارک جھک گیا۔

٥٩٦٠: وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَامِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ)) فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو نبی (مرض الموت میں) بیمار ہوتا ہے تو اسے دنیا و آخرت کے مابین اختیار دیا جاتا ہے۔'' اور جس مرض میں آپ کی روح قبض کی گئی، اس مرض میں آپ پر ہچکی کا سخت حملہ ہوا تھا، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا، انبیا علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین (کے ساتھ)۔'' میں نے جان لیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

٥٩٦١: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها: وَاكَرْبَ اَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا: ((لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ)). فَلَمَّا مَاتَ، قَالَتْ: يَا اَبَتَاهُ! اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَااَبَتَاهُ! مَنْ جَنَّتِ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ. يَا اَبَتَاهُ، اِلٰى جِبْرَئِيْلَ نَنْعَاهُ. فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا اَنَسُ! اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۶۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ پر کرب و تکلیف چھانے لگی، تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ابا جان کو کتنی تکلیف ہے، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''آج کے بعد آپ کے ابا جان کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔'' جب آپ وفات پا گئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابا جان! آپ نے اپنے رب کے بلاوے پر لبیک کہا، ابا جان! آپ جن کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے، ابا جان! ہم جبریل علیہ السلام کو آپ کی موت کی خبر سناتے ہیں، جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انس! تمہارے دل رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کے لیے کیسے آمادہ ہو گئے؟

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٥٨٦) ومسلم (٨٦/ ٢٤٤٤)۔

[2] رواه البخاري (٤٤٦٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٥٩٦٢: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرْحًا لِقُدُوْمِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

وَفِیْ رِوَايَةِ الدَّارِمِیِّ قَالَ: مَارَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا رَاَيْتُ يَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ وَلَا اَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ، وَمَانَفَضْنَا اَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِهٖ، حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا.

۵۹۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ کی آمد کی خوشی پر اپنے نیزوں کا کھیل پیش کیا۔

اور دارمی کی روایت میں ہے، فرمایا: میں نے اس روز سے، جس روز رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، زیادہ حسین اور زیادہ روشن کوئی دن نہیں دیکھا، اور میں نے اس دن سے، جس دن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی، زیادہ قبیح اور زیادہ تاریک کوئی دن نہیں دیکھا۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے: فرمایا: جس روز رسول اللہ ﷺ مدینے میں داخل ہوئے تھے تو اس سے ہر چیز روشن ہو گئی تھی، چنانچہ جس دن آپ نے وفات پائی تھی اس سے ہر چیز تاریک ہو گئی تھی، ہم نے اپنے ہاتھ مٹی سے صاف نہیں کیے تھے اور ابھی ہم آپ کی تدفین میں مصروف تھے کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا۔

٥٩٦٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْتَلَفُوْا فِیْ دَفْنِهٖ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا، قَالَ: ((مَاقَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ يُحِبُّ اَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ)). اِدْفِنُوْهُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [2]

۵۹۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض کی گئی تو آپ کی تدفین کے متعلق صحابہ میں اختلاف پیدا ہو گیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (اس بارے میں) کچھ سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتا ہے جہاں وہ پسند فرماتا ہے کہ اس کی تدفین ہو۔'' تم آپ کو آپ کے بستر کی جگہ پر دفن کرو۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٩٢٣) والدارمي (١/ ٤١ ح ٨٩) والترمذي (٣٦١٨ وقال: صحيح غريب)

☆سند أبي داود صحيح على شرط الشيخين و سند الدارمي صحيح و سند الترمذي: حسن۔

[2] **صحيح**، رواه الترمذي (١٠١٨ وقال: غريب)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٥٩٦٤: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ: ((اِنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)). قَالَتْ: عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ، وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)). قُلْتُ: اِذًا لَّا يَخْتَارُنَا. قَالَتْ: وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فِيْ قَوْلِهٖ: ((اَنَّهٗ لَنْ يُّقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهٗ: ((اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ حالت صحت میں فرمایا کرتے تھے: ''کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک انہیں ان کا جنتی ٹھکانا نہیں دکھا دیا جاتا ہے، پھر انہیں اختیار دیا جاتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب آپ پر موت طاری ہوئی اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا، آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی، پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی نظر چھت کی طرف اٹھائی، پھر فرمایا: ''اے اللہ! اعلی ساتھ نصیب فرما، میں نے کہا: تب تو آپ ہمیں اختیار نہیں کریں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے جان لیا کہ وہ حدیث جو آپ ہمیں بیان کیا کرتے تھے۔ جب کہ آپ صحت مند تھے: ''کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی حتیٰ کہ وہ اپنا جنتی ٹھکانا دیکھ لیتا ہے، پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ نے جو آخری بات فرمائی وہ یہ تھی: ''اے اللہ! اعلی ساتھ نصیب فرما۔''

٥٩٦٥: وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: ((يَا عَائِشَةُ! مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْتُ بِخَيْبَرَ، وَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْهَرِيْ مِنْ ذَالِكَ السَّمِّ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں فرما رہے تھے: ''عائشہ! میں نے جو کھانا خیبر کے موقع پر کھایا تھا اس کی تکلیف مسلسل اٹھا تا رہا ہوں، اور یہ وہ وقت آ گیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس زہر کی وجہ سے میری شہ رگ کٹ جائے گی۔''

٥٩٦٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ، فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلُمُّوْا اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ)). فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ، حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ: قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُوْمُوْا عَنِّيْ)). قَالَ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٦٥٠٩) و مسلم (٨٧/ ٢٤٤٤)

[2] رواه البخاري (٤٤٢٨)۔

عُبَيْدُاللّٰهِ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ اَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَالِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَا فِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمِ الْاَحْوَلِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمُ الْخَمِيْسِ، وَمَايَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ ثُمَّ بَكَى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى، قُلْتُ: يَاابْنَ عَبَّاسٍ! وَمَايَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعُهُ فَقَالَ: ((اِئْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا)). فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ. فَقَالُوْا: مَاشَأْنُهُ؟! اَهَجَرَ؟ اسْتَفْهِمُوْهُ، فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((دَعُوْنِيْ، ذَرُوْنِيْ، فَالَّذِيْ اَنَافِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ)). فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ: فَقَالَ: ((اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوْا الْوَفْدَ بِنَحْوِمَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ)). وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ، اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ پر مرض الموت کے آثار ظاہر ہونے لگے، تو اس وقت (آپ کے) گھر میں کچھ افراد تھے ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''لاؤ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے، تمہارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے، اس پر گھر میں موجود افراد میں اختلاف پڑ گیا، اور وہ جھگڑ پڑے، کوئی کہہ رہا تھا، لاؤ، رسول اللہ ﷺ تمہیں لکھ دیں، اور کوئی وہی کہہ رہا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، چنانچہ جب شور و غوغہ اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔'' عبیداللہ نے بیان کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ ان کا اختلاف اور شور و شغب رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہو گیا۔

اور سلیمان بن ابی مسلم الاحول کی روایت میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا، اور جمعرات کے دن کیا ہوا؟ پھر وہ رونے لگے، اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں نے سنگریزوں کو تر کر دیا۔ میں نے کہا: ابن عباس! جمعرات کے دن کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: اس روز رسول اللہ ﷺ کی تکلیف شدت اختیار کر گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے شانے کی ہڈی دو میں تمہیں تحریر لکھ دوں، اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔'' انہوں نے اختلاف کر لیا، حالانکہ نبی کے ہاں تنازع مناسب نہیں، انہوں نے کہا: ان کی کیا حالت ہے؟ کیا آپ ﷺ (مرض کی وجہ سے) ایسی بات فرما رہے ہیں، انہیں سمجھنے کی کوشش کرو، پھر وہ آپ ﷺ سے بار بار پوچھنے کی کوشش کرتے رہے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے چھوڑ دو، مجھے میرے حال پر رہنے دو میں جس حالت میں ہوں وہ اس سے، جس کے لیے تم کہہ رہے ہو، بہتر ہے۔'' آپ ﷺ نے انہیں تین باتوں کی وصیت فرمائی: ''مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا، وفود کو اسی طرح عطیات دیتے رہنا جس طرح میں انہیں عطیات دیا کرتا تھا۔'' اور راوی نے تیسری بات نہیں کی یا اس کے متعلق انہوں نے کہا: میں اسے بھول گیا ہوں، سفیان رحمہ اللہ علیہ نے کہا، یہ (کہنا کہ انہوں نے تیسری بات بیان نہیں کی) سلیمان کا قول ہے۔

۵۹۶۷: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہما بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِنْطَلِقْ بِنَااِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (١١٤) ومسلم (٢٢/ ١٦٣٧) الرواية الثانية: البخاري (٤٤٣١) ومسلم (٢٠/ ١٦٣٧)۔

نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزُوْرُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ. فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: إِنِّيْ لَا أَبْكِيْ أَنِّيْ لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۶۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلیں ان کی زیارت کریں جس طرح رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کیا کرتے تھے، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں حضرات نے انہیں کہا: آپ کیوں روتی ہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ کے ہاں جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس لیے نہیں رو رہی کہ مجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا منقطع ہو چکا ہے، ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ان دونوں حضرات کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا، وہ بھی ان کے ساتھ رونا شروع ہو گئے۔

۵۹٦۸: وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، حَتّٰى أَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ، فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ، قَالَ: **((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا))**. ثُمَّ قَالَ: **((إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا، فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ))** قَالَ: فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَبَكٰى، ثُمَّ قَالَ: بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [2]

۵۹٦۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں (اپنے حجرے سے) باہر تشریف لائے، ہم اس وقت مسجد میں تھے، آپ نے اپنے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی، آپ منبر کی طرف بڑھے اور اس پر جلوہ افروز ہوئے، ہم بھی آپ کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اپنی اس جگہ سے حوض (کوثر) کو دیکھ رہا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بندے پر دنیا اور اس کی زیب و زینت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو پسند کیا۔'' راوی بیان کرتے ہیں صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی اس بات کو سمجھ سکے، ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ زار و قطار رونے لگے، پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں، بلکہ ہم آپ پر اپنے والدین، اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر دیں گے، راوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ منبر سے نیچے تشریف لائے، پھر وفات تک دوبارہ منبر پر جلوہ افروز نہیں ہوئے۔

۵۹٦۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿**إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ**﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ قَالَ: **((نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِيْ))** فَبَكَتْ قَالَ: **((لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ))** فَضَحِكَتْ، فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ! رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ، قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِيْ: **((لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ))** فَضَحِكْتُ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **((﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ**

---

[1] رواه مسلم (١٠٣/ ٢٤٥٤)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الدارمي (١/ ٣٦ ح ٧٨)۔

وَالْفَتْحُ﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ)). رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۵۹۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب سورۂ نصر نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: ''مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے۔'' وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مت روئیں، کیونکہ میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی۔'' اس پر وہ ہنس دیں۔ نبی ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ نے انہیں دیکھ لیا تو انہوں نے کہا: فاطمہ! ہم نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا پھر آپ کو ہنستے ہوئے دیکھا، (کیا معاملہ تھا؟) انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ مجھے میری وفات کی اطلاع دی گئی ہے تو اس پر میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''آپ مت روئیں، کیونکہ میرے اہل خانہ میں سے سب سے پہلے آپ مجھے ملیں گی۔'' تو اس پر میں ہنس دی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ کی نصرت اور فتح آ گئی۔ اور اہل یمن آئے، وہ نرم دل ہیں، اور ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔''

۵۹۷۰: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: وَارَأْسَاهُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَاكِ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَسْتَغْفِرُ لَكِ وَأَدْعُوْ لَكِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاثُكْلِيَاهُ! وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، فَلَوْكَانَ ذَالِكَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ! لَقَدْ هَمَمْتُ۔ أَوْ أَرَدْتُّ۔ أَنْ أُرْسِلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدَ، أَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ، أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ، أَوْيَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہائے سر پھٹا جا رہا ہے (اور انہوں نے موت کی طرف اشارہ کیا) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ایسی صورت ہوئی (تمہاری موت واقع ہوگئی) اور میں زندہ ہوا تو میں تمہارے لیے مغفرت طلب کروں گا اور تمہارے لیے دعا کروں گا۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: افسوس! اللہ کی قسم! میں آپ کے متعلق یہ خیال کرتی ہوں کہ آپ میری موت پسند فرماتے ہیں، اگر ایسے ہوگیا تو آپ اگلے ہی روز کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ میں اپنے سر پھٹنے کا اظہار کرتا ہوں، میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا بھیجوں اور ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کردوں، تاکہ کوئی دعویٰ کرنے والا اس کا دعویٰ نہ کرے یا کوئی خواہش رکھنے والا اس کی خواہش نہ رکھے، پھر میں نے کہا: اللہ خود ہی (کسی اور کی خلافت کا) انکار فرما دے گا اور مومن (کسی اور کو خلافت سے) دور کردیں گے۔ یا اللہ (کسی اور کی خلافت) ہٹا دے گا اور مومن انکار کردیں گے۔''

۵۹۷۱: وَعَنْهَا، قَالَتْ: رَجَعَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا، وَأَنَا أَقُوْلُ: وَارَأْسَاهُ! قَالَ: ((بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ! وَارَأْسَاهُ)) قَالَ: ((وَمَاضَرَّكِ لَوْمُتِّ قَبْلِي، فَغَسَلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ، وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ، وَدَفَنْتُكِ؟)) قُلْتُ: لَكَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ! لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلٰى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ

---

[1] **سنده حسن**، رواه الدارمي (۱/ ۳۷ ح ۸۰)۔

[2] رواه البخاري (۵۶۶۶)۔

نِسَآئِكَ ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [1]

۵۹۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے سے فارغ ہو کر بقیع سے واپس میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے مجھے اس حال میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا، اور میں کہہ رہی تھی: ہائے درد کی وجہ سے سر پھٹا جا رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں بلکہ عائشہ! میں، اور میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔'' فرمایا: ''اگر تم مجھ سے پہلے وفات پا گئیں تو یہ تمہارے لئے مضر نہیں کیوں کہ اس صورت میں، میں تمہیں غسل دوں گا، تجھے کفن پہناؤں گا، تمہاری نماز جنازہ پڑھوں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔'' میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے متعلق میرا ابھی یہی خیال ہے، اگر آپ نے اس طرح (غسل و کفن اور دفن وغیرہ) کیا تو آپ میرے گھر واپس آئیں گے، وہاں اپنی کسی بیوی سے صحبت کریں گے، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، پھر آپ کو تکلیف ظاہر ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔

۵۹۷۲: وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بَلٰى! حَدِّثْنَا عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ تَكْرِيْمًا لَكَ، وَتَشْرِيْفًا لَكَ، خَاصَّةً لَكَ يَسْاَلُكَ عَمَّا هُوَ اَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ، يَقُوْلُ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: ((**اَجِدُنِيْ يَا جِبْرَئِيْلُ! مَغْمُوْمًا، وَاَجِدُنِيْ يَاجِبْرَئِيْلُ! مَكْرُوْبًا**)). ثُمَّ جَآءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِيْ فَقَالَ لَهُ: ذٰلِكَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم كَمَا رَدَّ اَوَّلَ يَوْمٍ، ثُمَّ جَآءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثَ، فَقَالَ لَهُ: كَمَا قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ، وَرَدَّ عَلَيْهِ، كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَآءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ: اِسْمٰعِيْلُ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ، كُلُّ مَلَكٍ عَلٰى مِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ، فَاسْتَاْذَنَ عَلَيْهِ، فَسَاَلَهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ: هٰذَا مَلَكُ الْمَوْتِ: يَسْتَاْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰى اٰدَمِيٍّ قَبْلَكَ، وَلَا يَسْتَاْذِنُ عَلٰى اٰدَمِيٍّ بَعْدَكَ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ، فَاَذِنَ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ، فَاِنْ اَمَرْتَنِيْ، اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَكَ قَبَضْتُ، وَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَتْرُكَهُ تَرَكْتُهُ، فَقَالَ: ((**وَتَفْعَلُ يَامَلَكُ الْمَوْتِ؟**)) قَالَ: نَعَمْ، بِذَالِكَ اُمِرْتُ، وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِيْعَكَ، قَالَ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى جِبْرَئِيْلَ علیہ السلام فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰى لِقَائِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَلَكِ الْمَوْتِ: ((**اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِهِ**)) فَقَبَضَ رُوْحَهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَآءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ! اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَآءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، فَبِاللّٰهِ فَاتَّقُوْا، وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا، فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

۵۹۷۲: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش میں سے ایک آدمی ان کے والد علی بن حسین کے پاس آیا اور اس

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الدارمي (۱/ ۳۷۔۳۸ ح ۸۱) [و ابن ماجه (۱٤٦۵)] ☆ الزهري مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (۷/ ۲٦۷۔۲٦۸) [والشافعي فى السنن المأثورة (ص ۳۳٤۔۳۳۵ ح ۳۹۰ رواية الطحاوي عن المزني) و السهمي في تاريخ جرجان (ص ۳٦۳۔۳٦٤)] ☆ فيه قاسم بن عبد الله بن عمر بن حفص: متروك رماه أحمد بالكذب۔

نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ابوالقاسم ﷺ کی حدیث ہمیں سناؤ، اس آدمی نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: محمد! اللہ نے آپ کی تکریم و تعظیم کی خاطر مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، وہ آپ کے لیے خاص ہے، وہ آپ سے اس چیز کے متعلق دریافت کرتا ہے، جس کے متعلق وہ آپ سے بہتر جانتا ہے، وہ فرماتا ہے: آپ اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل! میں اپنے آپ کو مغموم پاتا ہوں، اور جبریل! میں اپنے آپ کو کرب میں محسوس کرتا ہوں۔'' پھر وہ دوسرے روز آئے تو انہوں نے آپ سے یہی کہا، رسول اللہ ﷺ نے وہی جواب دیا جو آپ نے پہلے روز دیا تھا۔ پھر وہ تیسرے روز آپ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ سے وہی کچھ کہا جو پہلے روز کہا تھا، اور آپ نے بھی انہیں وہی جواب دیا، اور آخری بار جبریل علیہ السلام کے ساتھ اسماعیل نامی فرشتہ آیا جو ایک لاکھ فرشتے کا سردار ہے، اور اس کا ہر ماتحت فرشتہ لاکھ فرشتے کا سردار ہے، اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے اس (فرشتوں) کے متعلق دریافت کیا، تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ موت کا فرشتہ ہے، وہ آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے، اس نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی ہے نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اجازت دے دیں۔'' اسے اجازت دے دی گئی، اس نے سلام کیا، پھر کہا: محمد! اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے، اگر آپ اپنی روح قبض کرنے کی مجھے اجازت دیں تو میں قبض کرلوں گا، اور اگر آپ نے اجازت نہ فرمائی تو میں اسے قبض نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''موت کے فرشتے! کیا تم ایسے کرو گے؟'' اس نے کہا: ہاں، کیونکہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی چاہت کا احترام کروں، راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: محمد! اللہ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے، تب نبی ﷺ نے ملک الموت سے فرمایا: ''تمہیں جو حکم دیا گیا اس کی تعمیل کرو۔'' اس نے آپ کی روح قبض کی، جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور تعزیت کرنے والے حاضر ہوئے تو انہوں نے گھر کے کونے سے آواز سنی: اہل بیت! تم پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، بے شک اللہ کی کتاب میں ہر مصیبت سے عزا و تسلی ہے، ہر ہلاک ہونے والی چیز کا معاوضہ ہے، اور ہر نقصان کا تدارک ہے، اللہ کی توفیق کے ساتھ اللہ سے ڈرو، صرف اس سے امید وابستہ کرو، خسارے والا شخص وہ ہے جو ثواب سے محروم ہو گیا علی (زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ شخص کون تھا؟ وہ خضر علیہ السلام تھے۔

بَابٌ

گزشتہ باب کے متعلقات (میراثِ نبوی ﷺ وغیرہ) کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

۵۹۷۳: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا، وَلَا اَوْصٰى بِشَيْءٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۷۳: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (ترکہ میں) کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، کوئی بکری چھوڑی نہ اونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی۔

۵۹۷۴: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ اَخِيْ جُوَيْرِيَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ، وَسِلَاحَهٗ، وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۵۹۷۴: جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، کوئی غلام چھوڑا نہ لونڈی، آپ نے اپنا سفید خچر، اپنا اسلحہ اور کچھ زمین چھوڑی تھی، اور اس (زمین) کو بھی صدقہ قرار دے دیا تھا۔

۵۹۷۵: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۹۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا ورثہ دینار کی صورت میں تقسیم نہیں ہوگا، میں نے اپنی ازواج مطہرات کے خرچے اور اپنے عاملوں کی ضروریات کے اخراجات کے بعد جو چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔“

۵۹۷۶: وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۹۷۶: ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہماری وراثت نہیں ہوتی، ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔“

۵۹۷۷: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا، وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ، فَاَقَرَّ عَيْنَيْهِ

[1] رواه مسلم (١٨/ ١٦٣٥)۔

[2] رواه البخاري (٢٧٣٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٧٧٦) و مسلم (٥٥/ ١٧٦٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٦٧٢٦) و مسلم (٥٢/ ١٧٥٩)۔

بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۵۹۷۷: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ امت کے افراد پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس (امت) سے پہلے اس کے نبی کی روح قبض فرمالیتا ہے، اور وہ اس (نبی) کو اس (امت) کے لیے اس کے آگے میر منزل اور پیشرو بنا دیتا ہے، اور جب وہ کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے تو نبی کی زندگی میں اس (امت) پر عذاب نازل فرما کر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور وہ (نبی) ان کی ہلاکت کے منظر کا مشاہدہ کر کے اس سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اس کی تکذیب کی ہوتی ہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کی ہوتی ہے۔''

۵۹۷۸: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي، ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۵۹۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! تم میں سے کسی پر ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے گا، پھر اگر وہ مجھے دیکھ لے تو یہ اسے اپنے اہل وعیال اور اپنے مال کے ملنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگا۔''

---

[1] رواہ مسلم (٢٤/ ٢٢٨٨)۔

[2] رواہ مسلم (١٤٢/ ٢٣٦٤)۔

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَ ذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل کے ذکر کا بیان

الفصل الاول

فصل اول

٥٩٧٩: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِىْ هٰذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۵۹۷۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس (دین یا خلافت) کے معاملے میں لوگ قریش کے تابع ہیں، ان (لوگوں) کے مسلمان، قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں، اور ان (عام لوگوں) کے کافر، ان (قریش کے) کافروں کے تابع ہیں۔''

٥٩٨٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِى الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

۵۹۸۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ خیر (اسلام) اور شر (کفر) میں قریش کے تابع ہیں۔''

٥٩٨١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِىْ قُرَيْشٍ مَا بَقِىَ مِنْهُمُ اثْنَانِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

۵۹۸۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ معاملہ (خلافت) قریش میں رہے گا جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔''

٥٩٨٢: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِىْ قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ، مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ❹

۵۹۸۲: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے، اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا اللہ اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے ذلیل کر دے گا۔''

٥٩٨٣: وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنَىْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ)). وَفِىْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَاوَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)). وَفِىْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٩٥) و مسلم (٢/ ١٨١٨)۔

❷ رواه مسلم (٣/ ١٨١٩)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٠١) و مسلم (٤/ ١٨٢٠)۔

❹ رواه البخاري (٣٥٠٠)۔

قُرَيْشٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۵۹۸۳: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بارہ خلیفوں تک اسلام غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''لوگوں کے معاملات صحیح اور درست چلتے رہیں گے جب تک بارہ آدمی ان کے حکمران رہیں گے، وہ سب قریش سے ہوں گے۔'' ایک اور روایت میں ہے: ''قیامت تک دین قائم رہے گا اور ان پر بارہ خلیفے ہوں گے اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔''

٥٩٨٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۵۹۸۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبیلہ غفار جو ہے، اللہ نے انہیں معاف فرما دیا، قبیلہ اسلم کو اللہ نے سلامت رکھا اور جو قبیلہ عصیہ ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

٥٩٨٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلٰى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۵۹۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع قبیلے میرے حمایتی ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں۔''

٥٩٨٦: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ وَّمِنْ بَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ مِنْ بَنِیْ اَسَدٍ وَّغَطْفَانَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۵۹۸۶: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ قبیلے، بنو تمیم اور بنو عامر قبیلوں سے بہتر ہیں، اور وہ دو حلیفوں بنو اسد اور غطفان سے بھی بہتر ہیں۔''

٥٩٨٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ فِيْهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَى الدَّجَّالِ)). قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا)) وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: ((اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [5]

۵۹۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بنو تمیم کے متعلق جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین خصلتیں سنی ہیں، تب سے میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے وہ دجال پر سب سے زیادہ سخت ہوں گے۔'' راوی بیان

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٢٢٢) ومسلم (٧/ ١٨٢١ والرواية الثانية: ٦/ ١٨٢١ والرواية الثالثة: ١٠/ ١٨٢٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥١٣) و مسلم (١٨٧/ ٢٥١٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥١٢) و مسلم (١٨٩/ ٢٥٢٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٥٢٣) و مسلم (١٩٠/ ٢٥٣١)۔

[5] متفق عليه، رواه البخاري (٢٥٤٣) و مسلم (١٩٨/ ٢٥٢٥)۔

کرتے ہیں، ان کے صدقات آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔'' اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کے کچھ قیدی تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں آزاد کر دو کیونکہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۵۹۸۸: عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۵۹۸۸: سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص قریش کی اہانت کرنا چاہے گا اللہ اس کی اہانت وتذلیل کرے گا۔''

۵۹۸۹: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ أَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا، فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۵۹۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو نے (بدر واحزاب میں) قریش کے پہلے افراد کو عذاب میں مبتلا کیا، تو ان کے بعد والوں کو انعام عطا فرما۔''

۵۹۹۰: وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسَدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَغُلُّوْنَ، هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۵۹۹۰: ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسد اور اشعر قبیلے اچھے ہیں، وہ میدان جہاد سے فرار ہوتے ہیں نہ خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ: يَالَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا، وَيَالَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [4]

۵۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ازد قبیلہ زمین پر اللہ کا لشکر ہے، لوگ چاہتے ہیں کہ وہ انہیں نیچا دکھائیں لیکن اللہ نے اس بات کا انکار فرما دیا ہے، وہ انہیں رفعت ہی عطا فرماتا ہے، لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ آدمی خواہش کرے گا کہ کاش میرا والد ازدی ہوتا اور کاش میری والدہ ازدی ہوتی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۲: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ: ثَقِيْفٍ، وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ،

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٩٠٥ وقال: غريب)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي ٣٩٠٨ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٩٤٧) وأخطأ من ضعفه۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٩٣٧)۔

وَبَنِىْ اُمَيَّةَ ، رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۵۹۹۲: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو وہ تین قبیلوں کو ناپسند فرماتے تھے، ثقیف، بنوحنیفہ اور بنوامیہ۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۵۹۹۳: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فِىْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ)). قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ: الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ، وَالْمُبِيْرُ هُوَالْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ، وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ: اَحْصَوْا مَاقَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ❷

۵۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثقیف (قبیلے) میں ایک شخص کذاب اور ایک ظالم ہوگا۔'' عبداللہ بن عصمہ نے کہا: کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ہے اور ظالم سے مراد حجاج بن یوسف ہے، ہشام بن حسان نے کہا: حجاج نے جن افراد کو باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچتی ہے۔

۵۹۹٤: وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِى الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: اَسْمَآءُ رضی اللہ عنہا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَنَا: ((اَنَّ فِىْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا)). فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ، وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ. وَسَيَجِيْءُ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِى الْفَصْلِ الثَّالِثِ. ❸

۵۹۹۴: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے، جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو قتل کیا تو اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان کی کہ ثقیف قبیلے میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہوگا۔ رہا کذاب تو ہم نے اسے دیکھ لیا اور رہا ظالم تو میرا خیال ہے کہ یہ وہی ہے۔

اور مکمل حدیث تیسری فصل میں آئے گی۔

۵۹۹۵: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ❹

۵۹۹۵: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ثقیف قبیلے کے تیروں نے ہمیں جلا کر رکھ دیا ہے، آپ ان کے لیے اللہ سے بددعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ثقیف قبیلے کو ہدایت عطا فرما۔''

۵۹۹٦: وَعَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَآءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اِلْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا، اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ، وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ،

---

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٤٣) ☆ فيه هشام بن حسان و الحسن البصري مدلسان وعنعنا۔

❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٢٢٢٠)۔ ❸ رواه مسلم (٢٢٩/ ٢٥٤٥ و سيأتي: ٦٠٠٣)۔

❹ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٤٢ وقال: صحيح غريب) أبو زبير عنعن ورواه عبدالرحمن بن سابط عن جابر به مختصراً (مسند احمد: ٣/ ٣٤٣) وعبدالرحمن لم يسمع من جابر رضی اللہ عنہ۔

وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَإِيْمَانٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ، وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَآءَ هٰذَا اَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ. (1)

۵۹۹۶: عبدالرزاق، اپنے والد سے، وہ میناء سے اور وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا، میرا خیال ہے قیس قبیلے سے تھا، اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! حمیر قبیلے پر لعنت فرمائیں، آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا تو آپ نے اس سے اعراض فرمایا، پھر وہ دوسری جانب سے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا، نیز فرمایا: ''اللہ حمیر پر رحم فرمائے، ان کے منہ سلام کرتے ہیں، ان کے ہاتھ کھانا کھلاتے ہیں، اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور ہم اسے صرف عبدالرزاق کے طریق سے پہچانتے ہیں، اور اس میناء سے منکر احادیث روایت کی جاتی ہیں۔

۵۹۹۷: وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: **((مِمَّنْ اَنْتَ؟))** قُلْتُ: مِنْ دَوْسٍ. قَالَ: **((مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (2)

۵۹۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''تم کس قبیلے سے ہو؟'' میں نے عرض کیا، دوس سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا تھا کہ دوس قبیلے کے کسی شخص میں بھلائی ہو۔''

۵۹۹۸: وَعَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ))**. قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ؟ قَالَ: **((تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. (3)

۵۹۹۸: سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''مجھے ناراض نہ کرنا ورنہ تم اپنے دین سے نکل جاؤ گے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو کیسے ناراض کر سکتا ہوں، آپ کی وجہ سے اللہ نے ہمیں ہدایت نصیب فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عربوں سے دشمنی رکھو گے تو تم مجھ سے دشمنی رکھو گے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۹۹۹: وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شِفَاعَتِيْ، وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيُّ. (4)

۵۹۹۹: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عربوں کو فریب دیا تو وہ میری شفاعت میں داخل ہوگا نہ اسے میری مودّت نصیب ہوگی۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حصین

---

(1) **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۳۹۳۹) ☆ ميناء: متروك و رمي بالرفض و كذبه أبو حاتم۔

(2) **إسناده حسن**، رواه الترمذي (۳۸۳۸ وقال: غريب صحيح)۔

(3) **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (۳۹۲۷) ☆ قابوس: فيه لين۔

(4) **إسناده ضعيف جدا**، رواه الترمذي (۳۹۲۸) ☆ حصين بن عمر: متروك۔

بن عمر کے طریق سے پہچانتے ہیں، اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

٦٠٠٠: وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيْرِ، مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1]

۶۰۰۰: طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ام الحریر بیان کرتی ہیں، میں نے اپنے مالک کو بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عربوں کی ہلاکت قرب قیامت کی علامت ہے۔''

٦٠٠١: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ، وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ، وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ**)). يَعْنِي الْيَمَنَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ مَوْقُوْفًا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا أَصَحُّ. [2]

۶۰۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خلافت قریش میں ہے، قضاء انصار میں، اذان حبشیوں میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔'' یہ روایت موقوف ہے، امام ترمذی نے اسے روایت کیا، اور فرمایا: اس کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٠٠٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((**لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ**)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۶۰۰۲: عبداللہ بن مطیع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، میں نے فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس روز کے بعد روز قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے۔''

٦٠٠٣: وَعَنْ أَبِيْ نَوْفَلٍ، مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ، حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ! أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ! لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا، أَمَا وَاللّٰهِ! إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ، أَمَا وَاللّٰهِ! لَأُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا لَأُمَّةُ سُوْءٍ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَأُمَّةُ خَيْرٍ، ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِاللّٰهِ وَقَوْلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ، فَأُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ، فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَأْتِيَنِّيْ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ، قَالَ: فَأَبَتْ، وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَا آتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ، قَالَ: فَقَالَ: أَرُوْنِيْ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٢٩) ☆ فيه أم محمد بن أبي رزين: لم أجد من وثقها۔

[2] إسناده حسن، رواه الترمذي (٣٩٣٦)۔

[3] رواه مسلم (٨٨/ ١٧٨٢)۔

سِبْتَيَّ، فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُوْلُ لَهُ: يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ! أَنَا وَاللّٰهِ! ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ بِهِ أَرْفَعُ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ أَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ، أَمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا: ((أَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّمُبِيْرًا))، فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ، وَأَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ، قَالَ: فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۰۰۳: ابونوفل معاویہ بن مسلم بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینے کی گھاٹی پر (سولی پر لٹکتے ہوئے) دیکھا، قریشی اور دوسرے لوگ ان کے پاس سے گزرتے رہے حتیٰ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس سے گزرے اور وہاں ٹھہر کر فرمایا: ابوخبیب! تم پر سلام، ابوخبیب! تم پر سلام، ابوخبیب! تم پر سلام، اللہ کی قسم! کیا میں تمہیں اس (خلافت کے معاملے) سے منع نہیں کرتا تھا، اللہ کی قسم! کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا؟ اللہ کی قسم! میں تمہیں بہت روزے رکھنے والا، بہت زیادہ قیام کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا ہی جانتا ہوں، سن لو! اللہ کی قسم! جو لوگ تجھے برا خیال کرتے ہیں حقیقت میں وہ خود برے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے، (جو تمہیں برا سمجھتے ہیں کیا) وہ لوگ اچھے ہیں؟ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چلے گئے، حجاج کو عبداللہ کا موقف اور ان کی بات پہنچی تو اس نے انہیں بلا بھیجا، ان (عبداللہ بن زبیر) کو سولی سے اتار دیا گیا اور انہیں یہودیوں کے قبرستان میں ڈال دیا گیا۔ پھر حجاج نے ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا، پھر اس نے دوبارہ پیغام بھیجا کہ آپ آ جائیں ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہیں بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ لائے گا، راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے انکار کیا اور کہا، اللہ کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی حتیٰ کہ تو اس شخص کو میرے پاس بھیجے جو میرے بالوں سے پکڑ کر مجھے گھسیٹے، راوی بیان کرتے ہیں، حجاج نے کہا: میرے جوتے مجھے دو، اس نے اپنے جوتے پہنے اور تیز تیز چلتا ہوا ان تک پہنچ گیا، اور کہا: بتاؤ! اللہ کے دشمن کے ساتھ میں نے کیسا سلوک کیا؟ اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں سمجھتی ہوں کہ تو نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت برباد کر دی۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ تو (توہین کے انداز میں) اسے ذات النطاقین (دو ازار بند والی) کا بیٹا کہتا ہے، اللہ کی قسم! میں ذات النطاقین ہوں، ان (ازار بندوں) میں سے ایک کے ساتھ میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کھانے کو چوپایوں سے بچانے کے لیے، اور رہا دوسرا تو اس سے کوئی بھی عورت بے نیاز نہیں ہو سکتی، سن لو! کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ ''ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ظالم ہو گا۔'' رہا کذاب تو ہم اسے دیکھ چکے، اور رہا ظالم تو میرا خیال ہے کہ وہ تم ہی ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ ان کے پاس سے چلا گیا اور پھر ان کے پاس دوبارہ نہیں آیا۔

٦٠٠٤: وَعَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا: إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرَى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ: يَمْنَعُنِيْ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا: أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ﴾ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ

[1] رواہ مسلم (۲۲۹/ ۲۵۴۵)۔

وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ، وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۰۰۴: نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے سے پہلے دو آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: لوگوں نے جو کچھ کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور آپ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ کو نکلنے سے کون سی چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے لیے یہ چیز مانع تھی کہ اللہ نے مسلمان کو قتل کرنا مجھ پر حرام قرار دیا ہے، ان دونوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ''ان سے قتال کرو حتیٰ کہ فتنہ ختم ہو جائے۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے قتال کیا حتیٰ کہ فتنہ (شرک) ختم ہو گیا اور دین خالص اللہ کے لیے ہو گیا، اور تم چاہتے ہو کہ تم لڑو حتیٰ کہ فتنہ پیدا ہو اور دین غیر اللہ کے لیے ہو جائے۔

٦٠٠٥: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ ، وَعَصَتْ وَاَبَتْ ، فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ ، فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۰۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا، اس نے نافرمانی کی اور انکار کیا، آپ ان کے لیے اللہ سے بددعا کریں، لوگوں نے سمجھا کہ آپ ان کے لئے بددعا کریں گے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! دوس کو ہدایت نصیب فرما اور انہیں (مسلمان بنا کر) لے آ۔''

٦٠٠٦: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِاَنِّیْ عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ)). رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [3]

۶۰۰۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عربوں کے ساتھ تین خصلتوں کی وجہ سے محبت کرو، کیونکہ میں عربی ہوں، قرآن عربی (زبان میں) ہے اور اہل جنت کا کلام عربی میں ہوگا۔''

---

[1] رواه البخاري (٤٥١٣)۔ [2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٩٧) و مسلم (١٩٧ / ٢٥٢٤)۔

[3] **إسناده موضوع** ، رواه البيهقي في شعب الإيمان (١٦١٠ ، ١٤٣٣ ، نسخة محققة: ١٣٦٤ ، ١٤٩٦) [والحاكم (٤/ ٨٧) والعقيلي في الضعفاء الكبير (٣/ ٣٤٨)] ☆ فيه العلاء بن عمرو الحنفي : كذاب ، و علل أخرى۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٦٠٠٧: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

٦٠٠٧: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے صحابہ کو برامت کہو، کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر ڈالے تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مد (تقریباً سوا چھ سو گرام) خرچ کرنے کو پہنچ سکتا ہے نہ اس کے نصف مد کو۔''

٦٠٠٨: وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: رَفَعَ - یَعْنِی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم - رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ، وَکَانَ کَثِیْرًا مِمَّا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ اِلَی السَّمَاءِ، فَقَالَ: ((اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ، وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِیْ، فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ، وَاَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِیْ، فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

٦٠٠٨: ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، آپ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا، اور آپ اکثر اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ستارے آسمان کی حفاظت کا باعث ہیں، جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان وعدہ کے مطابق ٹوٹ پھوٹ جائے گا، اور میں اپنے صحابہ کی حفاظت کا باعث ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ کو ان فتنوں کا سامنا ہوگا جس کا ان سے وعدہ ہے، اور میرے صحابہ میری امت کی حفاظت کا باعث ہیں، جب میرے صحابہ جاتے رہیں گے تو میری امت میں وہ چیزیں (بدعات وغیرہ) آجائیں گی جن کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔''

٦٠٠٩: وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَیُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ، فَیُقَالُ: هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَیُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْکُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٧٣) و مسلم (٢٢٢/ ٢٥٤١)۔

[2] رواه مسلم (٢٠٧/ ٢٥٣١)۔

اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ، فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا، هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ اَحَدًا رَاٰى مَنْ رَاٰى اَحَدًا رَاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)).

۶۰۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی، ان سے کہا جائے گا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، انہیں فتح ہوگی، پھر لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اختیار کی ہو؟ وہ کہیں گے ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی، ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم میں کوئی تبع تابعین ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، تو انہیں فتح حاصل ہوگی۔''

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے، فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا: دیکھو، کیا تم اپنے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی پاتے ہو؟ ایک صحابی مل جائے گا تو انہیں فتح نصیب ہو جائے گی، پھر دوسرا لشکر بھیجا جائے گا، تو ان سے کہا جائے گا: کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ انہیں فتح حاصل ہو گی۔ پھر تیسرا لشکر بھیجا جائے گا، تو کہا جائے گا: دیکھو، کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہو؟ پھر چوتھا لشکر ہوگا، کہا جائے گا: کیا تم ان میں کسی ایسے شخص کو دیکھتے ہو جس نے نبی ﷺ کے صحابہ کو دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو، ایسا شخص مل جائے گا تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔''

۶۰۱۰: وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ اُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذُرُوْنَ، وَلَا يَفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۰۱۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی طلب کیے بغیر گواہی دیں گے، وہ خیانت کریں گے، اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، اور ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''وہ حلف طلب کیے بغیر حلف اٹھائیں گے۔''

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٤٩) و مسلم (٢٠٨/ ٢٥٣٢ و الرواية الثانية ٢٠٩/ ٢٥٣٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٥٠) و مسلم (٢١٤/ ٢٥٣٥ و الرواية الثانية ٢١٥/ ٢٥٣٥)۔

٦٠١١: وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: ((ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ)). [1]

۶۰۱۱: اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''پھر ایسے لوگ جانشین بنیں گے جو موٹاپے کو پسند کریں گے۔''

الفصل الثاني

فصل ثانی

٦٠١٢: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَكْرِمُوْا أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكِذْبُ حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ، وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ ثَالِثُهُمْ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَآءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ)). رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [2]

۶۰۱۲: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کی عزت کرو، کیونکہ وہ تم میں سے سب سے بہتر ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتی کہ آدمی حلف طلب کئے بغیر حلف اٹھائے گا، گواہی طلب کئے بغیر گواہی دے گا، سن لو! جو شخص جنت کے وسط میں مقام حاصل کرنا پسند کرتا ہے وہ جماعت کے ساتھ لگا رہے، کیونکہ منفرد شخص کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور وہ دو افراد سے (ایک کی نسبت) زیادہ دور ہوتا ہے، اور کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے کیونکہ تیسرا ان کا شیطان ہوتا ہے، اور جس شخص کو اس کی نیکی خوش کر دے اور اس کی برائی اسے بری لگے تو وہ مومن ہے۔''

٦٠١٣: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْرَاٰى مَنْ رَآنِي)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس مسلمان کو، جس نے مجھے دیکھا یا اس شخص کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا، جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔''

٦٠١٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهَ، اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، اَللّٰهَ، اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [4]

۶۰۱۴: عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے (حقوق کے) متعلق اللہ سے

---

[1] رواه مسلم (٢١٣/ ٢٥٣٤)۔ [2] **صحيح**، رواه [النسائي في الكبرى (٥/ ٣٨٧-٣٨٨ ح ٩٢٢٢-٩٢٢٤) وعبد بن حميد (٢٣) و له طريق آخر عند الحميدي (٣٢) والترمذي (٢١٦٥ وقال حسن صحيح غريب)]۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٥٨)۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٦٢) ☆ عبدالرحمن بن زياد اختلفوا في اسمه و لم يوثقه غير ابن حبان وهو مجهول الحال ولم يثبت عن الترمذي بأنه قال في حديثه: حسن: و قال البخاري: فيه نظر (التاريخ الكبير ٥/ ١٣١ ت ٣٨٩)۔

بار بار ڈرتے رہنا، میرے بعد انہیں نشانہ مت بنانا، جس شخص نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کے باعث ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے دشمنی رکھی تو اس نے میرے ساتھ دشمنی رکھنے کی وجہ سے ان سے دشمنی رکھی، جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی، اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی، اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی، قریب ہے کہ وہ اس کو (دنیا میں) پکڑ لے۔''

٦٠١٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ كَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ، لَايَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ)). قَالَ الْحَسَنُ: فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ؟ رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۶۰۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں میرے صحابہ کی مثال اس طرح ہے جس طرح کھانے میں نمک، اور کھانا نمک کے ساتھ ہی بہتر (لذیذ) بنتا ہے۔''

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارا نمک تو جا چکا تو ہم کس طرح سنور سکتے ہیں؟

٦٠١٦: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِیْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ: ((لَا يُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ)) فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ.

۶۰۱۶: عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا کوئی صحابی جس سرزمین پر فوت ہوگا تو وہ قیامت کے دن ان لوگوں کا قائد اور نور بن کر اٹھایا جائے گا۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ((لا يبلغنی احد)) مروی حدیث باب حفظ اللسان میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٦٠١٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

۶۰۱۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہوں تو تم کہو: تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔''

٦٠١٨: وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((سَأَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ٧٢-٧٣ ح ٣٨٦٣) ☆ فيه إسماعيل بن مسلم المكي وهو ضعيف و في السند علة أخرى۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٦٥) ☆ فيه عثمان بن ناجية: مستور۔ ○حديث ابن مسعود تقدم (٤٨٥٢)۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٦٦) ☆ نصر بن حماد: ضعيف وسيف بن عمر: ضعيف في الحديث و ضعيف في التاريخ على الراجح۔

اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ، فَاَوْحٰى اِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ! اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ، بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ، وَلِكُلٍّ نُوْرٌ، فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى)). قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ، فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ، اِهْتَدَيْتُمْ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [1]

۶۰۱۸: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنے رب سے، اپنے بعد اپنے صحابہ کے اختلاف کے متعلق دریافت کیا تو اس نے میری طرف وحی فرمائی: ''محمد! آپ کے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے بعض، بعض سے زیادہ قوی ہیں، اور ہر ایک کی روشنی ہے، اور جس شخص نے باوجود ان کے اختلاف کے جن پر وہ ہیں، عمل کیا تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔'' راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔''

[1] **ضعيف جدًا**، رواه رزين (لم أجده) [والخطيب في الفقيه و المتفقه (۱/ ۱۷۷) و فيه نعيم بن حماد صدوق حسن الحديث ولكن عبد الرحيم بن زيد العمي كذاب و أبوه ضعيف، و للحديث شواهد باطلة و مردودة]۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠١٩: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِالْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ۔ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَابَکْرٍ۔ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا، وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِیْ بَکْرٍ)). وَفِیْ رِوَایَةٍ: ((لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۶۰۱۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وقت اور مال صرف کرنے کے لحاظ سے ابوبکر کا مجھ پر سب سے زیادہ احسان ہے۔'' اور صحیح بخاری میں لفظ ''ابا بکر'' ہے۔ ''اور اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں لازماً ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اخوتِ اسلامی اور اس کی مودت ومحبت کافی ہے، مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کردیے جائیں البتہ ابوبکر کا دروازہ رہنے دو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو دوست بناتا تو میں ابوبکر کو دوست بناتا۔''

٦٠٢٠: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّهٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ، وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۰۲۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو خلیل (جگری دوست) بناتا تو میں ابوبکر کو دوست بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور اللہ تمہارے ساتھی کو خلیل بنا چکا ہے۔''

٦٠٢١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ مَرَضِهٖ: ((اُدْعِیْ لِیْ اَبَابَکْرٍ اَبَاكِ، وَاَخَاكِ، حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا، فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا وَلَا، وَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ: ((أَنَا أَوْلٰى)) بَدَلَ: ((أَنَا وَلَا)) [3]

۶۰۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں مجھے فرمایا: ''اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے

---

[1] متفق علیه ، رواه البخاري (٣٩٠٤ و الرواية الثانية : ٣٦٥٤) و مسلم (٢/ ٢٣٨٢)۔

[2] رواه مسلم (٣/ ٢٣٨٣)۔

[3] رواه مسلم (١١/ ٢٣٨٧)۔

پاس بلاؤ حتیٰ کہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومن صرف ابوبکر کو ہی قبول کریں گے۔''

اور کتاب الحمیدی میں ((أنا ولا)) کی جگہ: ((أنا اولی)) کے الفاظ ہیں۔

٦٠٢٢: وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ، كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَابَكْرٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۰۲۲: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی تو اس نے کسی معاملہ میں آپ سے بات کی تو آپ نے اسے دوبارہ اپنی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، گویا اس سے مراد (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) وفات تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم مجھے نہ پاؤ تو پھر ابوبکر کے پاس آنا۔''

٦٠٢٣: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)). قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((اَبُوْهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ)). فَعَدَّ رِجَالًا، فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۰۲۳: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات السلاسل میں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ بیان کرتے ہیں، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ سے۔'' میں نے عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے۔'' میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر سے۔'' آپ نے کئی آدمی گنے، (کہ اس کے بعد فلاں، پھر فلاں......) پھر میں اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ مجھے ان میں سے سب سے آخر میں نہ لے جائیں، خاموش ہو گیا۔

٦٠٢٤: وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَخَشِيْتُ اَنْ يَّقُوْلَ: عُثْمَانَ قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۰۲۴: محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد سے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ اور اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ کہہ دیں، میں نے کہا: پھر آپ؟ انہوں نے فرمایا: میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔

٦٠٢٥: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٥٩) و مسلم (١٠/ ٢٣٨٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٥٨) و مسلم (٨/ ٢٣٨٤)۔

[3] رواه البخاري (٣٦٧١)۔

نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [1]

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ: اَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، رضی اللہ عنہم .

۶۰۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے زمانے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو قرار نہیں دیتے تھے، پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ پھر ہم نبی ﷺ کے صحابہ (کی باہم فضیلت کی بحث) کو ترک کر دیتے تھے اور ہم ان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

اور ابوداؤد کی روایت ہے: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی ﷺ کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۶۰۲۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا اَبَابَكْرٍ، فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَانَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَاوَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۰۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ جس شخص نے ہم پر کوئی احسان کیا تھا ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، لیکن انہوں نے جو کچھ ہمیں عطا کیا ہے، اس کی جزا روز قیامت اللہ ہی انہیں عطا فرمائے گا۔ اور کسی شخص کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے مجھے فائدہ پہنچایا ہے، اگر میں نے کسی شخص کو خلیل (جگری دوست) بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا، سن لو! تمہارا صاحب، اللہ کا خلیل ہے۔''

۶۰۲۷: **وَعَنْ عُمَرَ** رضی اللہ عنہ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۰۲۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں، ہم سب سے بہتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ پیارے ہیں۔

۶۰۲۸: **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: ((**اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ، وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

---

[1] رواه البخاري (٣٦٩٧) و أبو داود (٤٦٢٨)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٦١ وقال : حسن غريب) وابن ماجه (٩٤) ☆ داود بن يزيد ضعيف و له طريق آخر عند ابن ماجه (٩٤) و فيه الأعمش مدلس وعنعن۔
[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٥٦ وقال : صحيح غريب) [و أصله فى البخاري (٣٦٦٨)]۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٧٠ و قال : حسن صحيح غريب) ☆ كثير النواء : ضعيف و جميع بن عمير : ضعيف رافضي۔

۶۰۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم میرے غار کے ساتھی ہو، اور حوض پر میرے ساتھی ہو گے۔''

٦٠٢٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

۶۰۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر کی موجودگی میں کسی اور شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ان کی امامت کرائے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٣٠: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ، وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا، فَقُلْتُ: اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟)). فَقُلْتُ: مِثْلَهُ، وَاَتٰى اَبُوْبَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((يَا اَبَابَكْرٍ! مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟)). فَقَالَ: اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا اَسْبِقُهُ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [2]

۶۰۳۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا، اس وقت میرے پاس مال بھی تھا، میں نے (دل میں) کہا: اگر ہو سکا تو میں آج ابوبکر رضی اللہ عنہ پر سبقت لے جاؤں گا، وہ بیان کرتے ہیں، میں اپنا نصف مال لے کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: اتنا ہی (یعنی نصف) ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا اثاثہ لے کر حاضر ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول (کی رضا) چھوڑ کر آیا ہوں، میں (عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں کسی چیز میں ان سے کبھی بھی سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

٦٠٣١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ)). فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۰۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ آگ سے اللہ کے آزاد کردہ (عتیق اللہ) ہیں۔'' اس روز سے ان کا نام (لقب) عتیق رکھ دیا گیا۔

٦٠٣٢: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ، ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ، ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۶۰۳۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا، پھر ابوبکر کو، پھر

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٧٣) ☆ فيه عيسى بن ميمون: ضعيف۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٧٥ وقال: حسن صحيح) و أبو داود (١٦٧٨)۔ [3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٧٩ وقال: غريب) ☆إسحاق بن يحيى بن طلحة ضعيف وللحديث شاهد عند ابن الأعرابي في المعجم (٤٠٩) وسنده صحيح فالحديث صحيح۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٩٢ وقال: حسن غريب) ☆ فيه عاصم بن عمر العمري: ضعيف۔

عمر کو پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ جمع کیے جائیں گے، پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا حتیٰ کہ میں حرمین کے درمیان جمع کیا جاؤں گا۔‘‘

٦٠٣٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَتَانِیْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخَذَ بِيَدِیْ، فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ يَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ)). فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَابَكْرٍ! اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [1]

٦٠٣٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جبریل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔‘‘ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا حتیٰ کہ میں اسے دیکھ لیتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’سن لو! ابوبکر! میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تم ہی تو ہو۔‘‘

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٠٣٤: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ذُكِرَ عِنْدَهُ اَبُوْبَكْرٍ فَبَكٰى وَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ اَيَّامِهِ، وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيْهِ، اَمَّا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْغَارِ، فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهِ قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا تَدْخُلُهُ حَتّٰى اَدْخُلَ قَبْلَكَ، فَاِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَكَ، فَدَخَلَ فَكَسَحَهُ، وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِهِ ثُقْبًا، فَشَقَّ اِزَارَهُ وَسَدَّهَا بِهِ، وَبَقِیَ مِنْهُ اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُدْخُلْ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِیْ حِجْرِهِ وَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَكْرٍ فِیْ رِجْلِهِ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ يَّنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهُ عَلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَالَكَ يَا اَبَابَكْرٍ؟!)) قَالَ: لُدِغْتُ، فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ، فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ، ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ، وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ، وَاَمَّا يَوْمُهُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا: لَانُؤَدِّیْ زَكٰوةً فَقَالَ: لَوْمَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ! تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ، فَقَالَ لِیْ: اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ؟ اَنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَیٌّ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ [2]

٦٠٣٤: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو وہ رو پڑے اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے عمل ان کے ایام میں سے ایک یوم اور ان کی راتوں میں سے ایک رات کی مثل ہو جائیں، رہی ان کی رات، تو وہ رات جب

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٦٥٢) ☆ فيه أبو خالد مولى آل جعدة: مجهول۔

[2] **إسناده ضعيف جدًا**، رواه رزين (لم أجده) [والبيهقي في دلائل النبوة (٢/ ٤٧٧)] ☆ فيه فرات بن السائب عن ميمون بن مهران، و الفرات هذا ضعيف جدًا متروك۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف سفر کیا تھا، جب وہ دونوں وہاں تک پہنچے تو ابوبکر نے عرض کیا، اللہ کی قسم! آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میں آپ سے پہلے داخل ہو جاؤں، تا کہ اگر اس میں کوئی چیز ہو تو اس کا نقصان مجھے پہنچے آپ اس سے محفوظ رہیں، وہ اس میں داخل ہوئے، اسے صاف کیا، اور انہوں نے اس کی ایک جانب سوراخ دیکھے، انہوں نے اپنا ازار پھاڑا اور اس سے سوراخوں کو بند کیا، مگر دو سوراخ باقی رہ گئے اور انہوں نے ان پر اپنے پاؤں رکھ دیے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، تشریف لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آئے اور اپنا سر مبارک ان کی گود میں رکھ کر سو گئے، سوراخ سے ابوبکر کا پاؤں ڈس لیا گیا، لیکن انہوں نے اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ بیدار نہ ہو جائیں حرکت نہ کی، ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر! کیا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر فدا ہوں مجھے ڈس لیا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگایا اور تکلیف جاتی رہی، اور بعد ازاں اس زہر کا اثر ان پر دوبارہ شروع ہو گیا اور یہی ان کی وفات کا سبب بنا، رہا ان کا دن تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی کچھ عرب مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا: ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے، انہوں نے فرمایا: اگر انہوں نے ایک رسی بھی دینے سے انکار کیا تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ میں نے کہا: رسول اللہ کے خلیفہ! لوگوں کو ملائیں اور ان سے نرمی کریں، انہوں نے مجھے فرمایا: کیا جاہلیت میں سخت تھے اور اسلام میں بزدل ہو گئے ہو، وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا، دین مکمل ہو چکا، تو کیا میرے جیتے ہوئے دین کم (ناقص) ہو جائے گا؟

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٣٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٠٣٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلی امتوں میں محدث (جنہیں الہام ہوتا ہو) ہوا کرتے تھے، اگر میری امت میں کوئی شخص (محدث) ہوتا تو وہ عمر ہیں۔“

٦٠٣٦: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهٗ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ، عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْحَكُ، فَقَالَ: اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِیْ كُنَّ عِنْدِیْ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ)). قَالَ عُمَرُ! يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ! اَتَهَبْنَنِیْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِيْهٍ يَاابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ! مَالَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّاسَلَكَ فَجًّاغَيْرَ فَجِّكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

وَقَالَ الْحُمَيْدِیُّ: زَادَ الْبُرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَضْحَكَكَ.

٦٠٣٦: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند خواتین (آپ کی ازواج مطہرات) تھیں، وہ آپ سے بلند آواز میں گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے نان ونفقہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی تھیں، جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ کھڑی ہوئیں اور جلدی سے پردے میں چلی گئیں، عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اللہ آپ کو سدا خوش رکھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ان پر تعجب ہے کہ وہ میرے پاس تھیں، جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو وہ فوراً حجاب میں چلی گئیں۔“ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو لیکن رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو، انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ سخت مزاج اور سخت دل ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن الخطاب! اور کچھ کہو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٨٩) و مسلم (٢٣/ ٢٣٩٨)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٨٣) و مسلم (٢٢/ ٢٣٩٦)۔

شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتا مل جاتا ہے تو وہ اس راستے کو چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا ہے۔''
اور امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، برقانی نے ''یا رسول اللہ'' کے الفاظ کے بعد: ''ما أضحك'' ''آپ کو کس چیز نے ہنسایا'' کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

٦٠٣٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)). فَقَالَ: عُمَرُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ؟. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٠٣٧: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(معراج کی رات) میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رمیصاء کو دیکھا (نیز) میں نے قدموں کی آواز سنی تو میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ بلال ہیں، میں نے ایک محل دیکھا، اس کے صحن میں ایک لونڈی دیکھی، میں نے پوچھا: ''یہ (محل) کس کے لیے ہے؟'' انہوں نے بتایا، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے ہے، میں نے اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا تا کہ میں اسے دیکھ سکوں، لیکن مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

٦٠٣٨: وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَادُوْنَ ذٰلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ)). قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلدِّيْنَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٠٣٨: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے پیش کیے گئے ہیں، ان پر قمیصیں تھیں، ان میں سے کسی کی قمیص سینے تک پہنچتی تھی، کسی کی اس سے چھوٹی تھی، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھ پر پیش کیے گئے، ان پر جو قمیص تھی وہ (چلتے وقت) اسے گھسیٹتے تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اس سے) دین مراد ہے۔''

٦٠٣٩: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)). قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٦٠٣٩: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا پیالہ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٧٩) و مسلم (٢٠/ ٢٣٩٤)۔
[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٩١) و مسلم (١٥/ ٢٣٩٠)۔
[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٨١) و مسلم (١٦/ ٢٣٩١)۔

لایا گیا تو میں نے پی لیا حتیٰ کہ سیرابی کا اثر میں نے اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا، پھر میں نے اپنے سے بچا ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا کیا۔" صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "علم۔"

٦٠٤٠: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ؟ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ یَغْفِرُلَهٗ ضَعْفَهٗ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَعَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ)). [1]

٦٠٤٠: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا، اس پر ایک ڈول تھا، جس قدر اللہ نے چاہا میں نے اس سے پانی نکالا، پھر ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے اسے حاصل کر لیا، انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا، اللہ ان کے ضعف کو معاف فرمائے، پھر وہ (ڈول) بڑے ڈول میں بدل گیا، اور عمر بن خطاب نے اسے پکڑ لیا، میں نے ایسا طاقت ور آدمی نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ڈول کھینچتا ہو، حتیٰ کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کیا۔"

٦٠٤١: وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ((ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَّدِ اَبِیْ بَکْرٍ، فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا، فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّهٗ، حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. [2]

٦٠٤١: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر ابوبکر کے ہاتھ سے ابن خطاب نے اسے لے لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں بڑا ہو گیا، میں نے ایسا سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کرتا ہو، حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اونٹوں کو بھی حوض سے سیراب کیا۔"

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦٠٤٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [3]

٦٠٤٢: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور ان کے دل پر جاری فرما دیا ہے۔"

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٦٦٤) و مسلم (١٧/ ٢٣٩٢)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٧٠١٩) و مسلم (١٩/ ٢٣٩٣)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٦٨٢ وقال: حسن صحيح غريب)۔

٦٠٤٣: وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِهٖ)). ❶

٦٠٤٣: اور ابوداؤد کی روایت میں جو کہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ''اللہ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے جس کے ذریعے وہ بولتے ہیں۔''

٦٠٤٤: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاكُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ❷

٦٠٤٤: علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے کہ تسکین بخشنے والا کلام عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔

٦٠٤٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، اَوْبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)). فَاَصْبَحَ عُمَرُ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْلَمَ، ثُمَّ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❸

٦٠٤٥: ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسلام کو ابوجہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے ذریعے غلبہ عطا فرما۔'' صبح ہوئی تو عمر پہلے پہر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اسلام قبول کیا، پھر آپ نے مسجد میں علانیہ نماز ادا فرمائی۔

٦٠٤٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ! يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❹

٦٠٤٦: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے وہ انسان جو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخصیت ہے! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سن لو! اگر آپ نے یہ بات کی ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عمر سے بہتر شخص کوئی نہیں جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٤٧: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْكَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❺

٦٠٤٧: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔''

---

❶ **صحيح**، رواه أبو داود (٢٩٦٢)۔ ❷ **صحيح**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٦٩-٣٧٠) [وعبد الله بن أحمد (١/ ١٠٦ ح ٨٣٤ وسنده حسن) و عبد الرزاق (١١/ ٢٢٢ ح ٢٠٣٨٠) و البغوي في شرح السنة (١٤/ ٨٦ ح ٣٨٧٧) وللحديث طرق كثيرة عند أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة (٣١٠، ٥٢٢، ٥٢٣، ٦٠١، ٦١٤، ٦٣٤، ٧٠٧، ٧١١) وغيره فالحديث صحيح]۔ ❸ **ضعيف**، رواه أحمد في فضائل الصحابة (١/ ٢٤٩-٢٥٠ ح ٣١١) [و الترمذي (٣٦٨٣ وقال: غريب) وسنده ضعيف] ☆ سنده ضعيف جدًا، نضر بن عبدالرحمٰن الخزاز أبو عمر: متروك. وروى الترمذي (٣٦٨١) بسند حسن عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: " اللهم أعز الإسلام بأحب هذه الرجلين إليك: بأبي جهل أو بعمر بن الخطاب " و قال: " هذا حديث حسن صحيح " وهو يغني عنه۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٨٤) ☆ فيه عبد الله الواسطي: ضعيف و شيخه: مجهول و الحديث ضعفه الذهبي جدًا بقوله: " والحديث شبه الموضوع "۔ ❺ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٨٦)۔

ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٤٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَأَتَغَنّٰی، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ، وَإِلَّا فَلَا)) فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ، وَهِیَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ، فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! إِنِّیْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِیَ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِیَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِیٌّ وَهِیَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِیَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ! أَلْقَتِ الدُّفَّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ [1]

٦٠٤٨: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ کے لیے تشریف لے گئے، جب آپ واپس ہوئے تو ایک سیاہ فام عورت آپ کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور غزل پڑھوں گی، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''اگر تو نے نذر مانی تھی تو پھر دف بجالے اور اگر نذر نہیں مانی تو پھر نہیں۔'' وہ بجانے لگی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، وہ (ان کے آنے پر) بجاتی رہی، پھر علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بجاتی رہی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ بجاتی رہی، پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اس نے دف اپنے سرین کے نیچے رکھ لی اور اس پر بیٹھ گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے، میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ دف بجاتی رہی، ابوبکر آئے تو وہ بجاتی رہی، پھر علی آئے تو وہ بجاتی رہی، پھر عثمان آئے تو وہ بجاتی رہی، عمر جب تم آئے تو اس نے دف پھینک دی۔''

ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٦٠٤٩: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا، فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! تَعَالَیْ فَانْظُرِیْ)). فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَیَّ عَلٰی مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلٰی رَأْسِهِ، فَقَالَ لِیْ: ((أَمَا شَبِعْتِ؟ أَمَا شَبِعْتِ؟)) فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ: لَا، لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِیْ عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّیْ لَأَنْظُرُ إِلٰی شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ)). قَالَتْ: فَرَجَعْتُ، رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [2]

٦٠٤٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم نے شور اور بچوں کی آواز سنی، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی خاتون رقص کر رہی تھی اور بچے اس کے ارد گرد (تماشا دیکھ رہے) تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! آؤ اور دیکھو۔'' میں آئی تو میں نے اپنے جبڑے (چہرہ) رسول اللہ ﷺ کے کندھے پر رکھ دیئے اور میں آپ کے کندھے

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٩٠)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٩١)۔

اور سر کے درمیان سے اسے دیکھنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”کیا تم سیر نہیں ہوئی، کیا تم سیر نہیں ہوئی؟“ میں کہنے لگی نہیں، تا کہ میں آپ کے ہاں اپنی قدر و منزلت کا اندازہ لگا سکوں، اچانک عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو سارے لوگ اس (حبشیہ) کے پاس سے تتر بتر ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے شیاطین جن وانس کو دیکھا کہ وہ عمر کی وجہ سے بھاگ رہے ہیں۔“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں واپس آ گئی۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٠٥٠: عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ: فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِاتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی؟ فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ وَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! یَدْخُلُ عَلٰی نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْاَمَرْتَهُنَّ یَحْتَجِبْنَ؟ فَنَزَلَتْ اٰیَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْغَیْرَةِ، فَقُلْتُ: ﴿عَسٰی رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ۔ [1]

٦٠٥٠: انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین امور میں اپنے رب سے موافقت کی، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں؟ اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ”مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔“ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کی ازواج مطہرات کے پاس نیک و فاسق قسم کے لوگ آتے ہیں، اگر آپ انہیں پردہ کرنے کا حکم فرما دیں، تب اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی، اور (ایک موقع پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات قصہ غیرت (شہد پینے والے واقعہ) پر اکٹھی ہو گئیں، تو میں نے کہا: ”قریب ہے کہ اس کا رب، اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں، تم سے بہتر بیویاں انہیں عطا فرما دے۔“ اسی طرح آیت نازل ہوگئی۔

٦٠٥١: وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ: فِیْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ، وَفِی الْحِجَابِ، وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

٦٠٥١: اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے، انہوں نے کہا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تین امور میں، اپنے رب سے موافقت کی، مقام ابراہیم کے متعلق، پردے اور بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔

٦٠٥٢: وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْاُسَارٰی یَوْمَ بَدْرٍ، اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ وَبِذِكْرِهِ الْحِجَابَ، اَمَرَ نِسَآءَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَّحْتَجِبْنَ، فَقَالَتْ لَهٗ زَیْنَبُ: وَاِنَّكَ عَلَیْنَا یَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْیُ یَنْزِلُ فِیْ بُیُوْتِنَا؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ وَبِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ

---

[1] رواه البخاري (٤٠٢، ٤٤٨٣) [و أحمد (١/ ٢٣)]۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (لم أجده) و مسلم (٢٤/ ٢٣٩٩)۔

اَيِّدِالْإِسْلَامَ بِعُمَرَ)) وَبِرَأْيِهِ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ، كَانَ اَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۶۰۵۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چار چیزوں کی وجہ سے دیگر لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، انہوں نے بدر کے قیدیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر اللہ کی کتاب میں یہ حکم پہلے سے موجود نہ ہوتا تو تم نے جو (فدیہ) لیا اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔'' اور ان کا حجاب کے متعلق فرمانا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ وہ پردہ کیا کریں، تو زینب رضی اللہ عنہا نے انہیں فرمایا: ابن خطاب! کیا آپ ہمیں حکم دیتے ہیں جبکہ وحی تو ہمارے گھروں میں اترتی ہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اور جب تم ان سے کوئی چیز طلب کرو تو ان سے پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔'' اور ان کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: ''اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کو تقویت فرما۔'' اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے (خلیفہ ہونے کے) متعلق سب سے پہلی انہیں کی رائے تھی اور انہوں نے ہی سب سے پہلے اُن کی بیعت کی۔

۶۰۵۳: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ)). قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ وَاللّٰهِ! مَاكُنَّانَرٰى ذَاكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [2]

۶۰۵۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی میری امت میں سے جنت میں ایک درجہ بلند مقام پر فائز ہوگا۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں وہ آدمی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی ہیں حتیٰ کہ وہ وفات پا گئے۔

۶۰۵۴: وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما بَعْضَ شَأْنِهِ، يَعْنِيْ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجَدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۰۵۴: اسلم (عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات کے متعلق دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی شخص کو اتنی زیادہ جدوجہد اور سخاوت کرنے والا نہیں دیکھا حتیٰ کہ یہ فضائل عمر رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئے۔

۶۰۵۵: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما وَكَاَنَّهُ يُجَزِّعُهُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! وَلَاكُلُّ ذَالِكَ؟! لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَابَكْرٍ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ، قَالَ: اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرِضَاهُ، فَاِنَّمَا ذَالِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَاَمَا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ، فَاِنَّمَا ذَالِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَاَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ، فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ، وَاللّٰهِ! لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [4]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (۱/ ۴۵۶ ح ۳۶۶۲) ☆ فيه أبو نهشل: مجهول و أبو النضر هاشم بن القاسم سمع من المسعودي بعد اختلاطه ـ [2] **إسناده ضعيف**، رواه ابن ماجه (۴۰۷۷ ب) ☆ فيه عطية العوفي ضعيف ومدلس وعبيدالله بن الوليد الوصافي: ضعيف ـ [3] رواه البخاري (۳۶۸۷)ـ [4] رواه البخاري (۳۶۹۲)ـ

۶۰۵۵: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیے گئے تو وہ تکلیف محسوس کرنے لگے، اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں تسلی دیتے ہوئے عرض کیا: امیر المومنین! آپ اتنی تکلیف کا کیوں اظہار کر رہے ہیں؟ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اور اسے اچھے انداز میں نبھایا، پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ آپ پر راضی تھے، پھر آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے، اور ان کے ساتھ بھی خوب رہے، پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ بھی آپ پر راضی تھے، پھر آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے، اور آپ ان کے ساتھ بھی خوب اچھی طرح رہے، اور اگر آپ ان سے جدا ہوئے تو آپ ان سے بھی اس حال میں جدا ہوں گے کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے، انہوں نے فرمایا: تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ کے راضی ہونے کا ذکر کیا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، اور تم نے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا ہے تو وہ بھی اللہ کی طرف سے ایک احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے، اور رہی میری گھبراہٹ اور پریشانی جو تم دیکھ رہے ہو تو وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے بارے میں فکر مند ہونے کی وجہ سے ہے، اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات حاصل کرتا۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٥٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْيٰى، فَرَكِبَهَا، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ!)) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ)). وَمَاهُمَا ثَمَّ، وَقَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِّنْهَا، فَاَخَذَهَا، فَاَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا، فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَيْرِیْ؟ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ؟!)) فَقَالَ: ((اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ)) وَمَاهُمَا ثَمَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۰۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ ایک آدمی گائے ہانک رہا تھا، جب وہ تھک جاتا تو وہ اس پر سوار ہو جاتا، اس نے کہا: ہمیں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا، ہمیں تو کھیت جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے کہا: سبحان اللہ: گائے کلام کرتی ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس پر ایمان رکھتا ہوں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔'' اور وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہیں تھے، اور فرمایا: ''ایک آدمی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اسے پکڑ لیا، اس کے مالک نے اسے جالیا اور اسے چھڑا لیا، بھیڑیے نے اسے کہا: جس دن درندے ہی درندے رہ جائیں گے اور اس دن میرے سوا بکریوں کو چرانے والا کون ہوگا؟ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا کلام کرتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان رکھتے ہیں۔'' اور وہ دونوں اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

٦٠٥٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِیْ يَقُوْلُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِاَنِّیْ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ)) فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٧١) و مسلم (١٣/ ٢٣٨٨)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٧٧) و مسلم (١٤/ ٢٣٨٩)۔

۶۰۵۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے، اور ان کا جنازہ ان کی چارپائی پر رکھا ہوا تھا، کہ اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے اپنی کہنی میرے کندھوں پر رکھ دی، اور وہ کہہ رہے تھے: اللہ آپ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، مجھے امید ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (دفن) کرائے گا۔ کیونکہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کرتا تھا: ''میں، ابوبکر اور عمر تھے، میں، ابوبکر اور عمر نے کلام کیا، میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر باہر نکلے۔'' میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦٠٥٨: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَآءَوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَآءِ، وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى نَحْوَهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ ❶

۶۰۵۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت والے مقام علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق میں چمک دار ستارے کو دیکھتے ہو، اور ابوبکر و عمر انہی میں سے ہیں، اور وہ کیا خوب ہیں۔'' شرح السنہ، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٦٠٥٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۶۰۵۹: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اہل جنت کے اولین و آخرین کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہوں گے البتہ انبیا علیہم السلام اور رسول اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔''

٦٠٦٠: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه. ❸

۶۰۶۰: امام ابن ماجہ رحمہ اللہ علیہ نے اسے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦٠٦١: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَابَقَائِيْ فِيْكُمْ؟ فَاقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ، اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۶۰۶۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کتنی دیر باقی رہوں گا، میرے بعد

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ١٠٠ ح ٣٨٩٣) و أبو داود (٣٩٨٧) والترمذي (٣٦٥٨ وقال: حسن) وابن ماجه (٩٦) ☆ عطية العوفي ضعيف مدلس وللحديث شواهد ضعيفة و روى الطبراني في الأوسط (٧/ ٦ ح ٦٠٠٣) بلفظ: ((إن الرجل من أهل عليين يشرف على أهل الجنة كأنه كوكب دري و إن أبا بكر و عمر منهما و أنعما.)) و سنده حسن۔ ❷ **حسن**، رواه الترمذي (٣٦٦٤ وقال: غريب) و للحديث شواهد وهو بها حسن۔ ❸ **حسن**، رواه ابن ماجه (٩٧)۔ ❹ **حسن**، رواه الترمذي (٣٦٦٣)۔

تم ابوبکر اور عمر دونوں کی اقتدا کرنا۔''

٦٠٦٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ اَحَدٌ رَأْسَهٗ غَيرَ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. ❶

۶۰۶۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اپنا سر نہ اٹھاتا وہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور آپ ان دونوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٦٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ، وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا، فَقَالَ: ((**هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ❷

۶۰۶۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما میں سے ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور ایک آپ کے بائیں طرف تھا، آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روز قیامت ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦٠٦٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ فَقَالَ: ((**هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ مُرْسَلًا ❸

۶۰۶۴: عبداللہ بن حنطب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: ''یہ دونوں سمع و بصر (کی طرح) ہیں۔'' امام ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

٦٠٦٥: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَا مِنْ نَبِىٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِيْرَاىَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَائِيلُ وَ مِيكَائِيْلُ، وَاَمَّا وَزِيْرَاىَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ❹

۶۰۶۵: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے آسمان والوں سے دو وزیر ہیں اور زمین والوں سے دو وزیر ہیں۔ آسمان والوں سے میرے دو وزیر جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں، اور زمین والوں میں سے ابوبکر اور عمر ہیں۔''

٦٠٦٦: وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ

❶ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٦٨) ☆ فيه الحكم بن عطية ضعيف ضعفه الجمهور وروى عنه أبو داود (الطيالسي) أحاديث منكرة (راجع تهذيب التهذيب وغيره)۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٦٩) [وابن ماجه (٩٩)] ☆ فيه سعيد بن مسلمة: ضعيف۔ ❸ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٧١) ☆ المطلب بن عبدالله بن حنطب مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٣/ ٣٦٩ ح ٤٤٣٢) و الخطيب (٨/ ٤٦٠، فيه ابن عقيل ضعيف) وغيرهما۔ ❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٨٠ وقال: حسن غريب) ☆ فيه تليد: رافضي ضعيف و عطية العوفي شيعي ضعيف مدلس۔

وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ، وَوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ، فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَآءُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۰۶۶: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اترا ہے، آپ ﷺ کا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وزن کیا گیا تو آپ بھاری رہے، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، پھر ترازو اٹھالی گئی۔ اس سے رسول اللہ ﷺ غمگین ہوئے، یعنی اس (خواب) نے آپ کو غمگین کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت کا خلافت کی جانب اشارہ ہے، پھر اللہ جسے چاہے گا بادشاہت عطا فرمائے گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۰۶۷: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَاطَّلَعَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: ((يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [2]

۶۰۶۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک آدمی تمہارے پاس ظاہر ہوگا۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک آدمی تمہارے پاس ظاہر ہوگا۔'' عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۶۸: وَعَنْ عَآئِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، عُمَرُ)). قُلْتُ: فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَ: ((اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

۶۰۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں چاندنی رات میں رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا کہ اچانک میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا کسی شخص کی آسمان کے ستاروں کے برابر نیکیاں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، عمر۔'' میں نے عرض کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں کہاں گئیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر کی ساری نیکیاں، ابوبکر کی نیکیوں کے مقابلے میں ایک نیکی کی مانند ہیں۔''

---

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٢٢٨٧ وقال: حسن صحيح) وأبو داود (٤٦٣٤) ☆ الحسن البصري مدلس وعنعن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٩٤) ☆ عبدالله بن عبد القدوس: ضعيف، ضعفه الجمهور وله متابعة ضعيفة مردودة عند الطبراني في الكبير (١٠/ ٢٠٦ ح ١٠٣٤٤) و الأعمش مدلس وعنعن۔ إن صح السند إليه۔

[3] **إسناده موضوع**، رواه رزين (لم أجده) [و رواه الخطيب في تاريخ بغداد (٧/ ١٣٥) وفيه بريه بن محمد: كذاب، حدث عن إسماعيل الصنعاني أحاديث باطلة موضوعة، وقال الخطيب: "حديث موضوع"]۔

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٦٩: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ، كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ۔ اَوْسَاقَيْهِ۔ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذَالِكَ، فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ: ((اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰئِكَةُ؟)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: ((اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦٠٦٩: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور اس وقت آپ کی رانوں یا پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت دے دی گئی اور آپ اسی حالت میں رہے، انہوں نے بات چیت کی، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی اور آپ اسی حالت میں رہے، انہوں نے بات چیت کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے، اپنے کپڑے درست کیے، جب وہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر) چلے گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے ان کی خاطر کوئی حرکت نہ کی اور نہ ان کی کوئی پرواہ کی، پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے ان کی خاطر کوئی حرکت کی نہ ان کی کوئی پرواہ کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کیے، (کیا معاملہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں؟'' ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے فرمایا: ''عثمان حیادار شخص ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے انہیں اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دے دی تو ہوسکتا ہے کہ (شرم کے مارے) وہ اپنے کسی کام کے بارے میں اپنی بات مجھے نہ پہنچا سکیں۔''

[1] رواہ مسلم (٢٦/ ٢٤٠١) والرواية الثانية ، رواها مسلم (٢٧/ ٢٤٠٢)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٦٠٧٠: عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ، وَرَفِيْقِيْ ـ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ ـ عُثْمَانُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۰۷۰: طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کا ایک رفیق (خاص) ہوتا ہے اور میرے رفیق یعنی جنت میں، عثمان ہیں۔''

٦٠٧١: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ. [2]

۶۰۷۱: اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے، اور اس کی سند قوی نہیں، اور وہ منقطع ہے۔

٦٠٧٢: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ رضي الله عنه قَالَ: شَهِدْتُّ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ، فَقَامَ عُثْمَانُ: فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ حَضَّ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ: عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: **((مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ، مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ))**. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۰۷۲: عبدالرحمٰن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ غزوۂ تبوک کے لیے آمادہ کر رہے تھے، عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سو اونٹ مع ساز و سامان اللہ کی راہ میں میرے ذمے ہیں، پھر آپ نے لشکر کے لیے آمادہ کیا تو عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا، اللہ کی راہ میں دو سو اونٹ مع ساز و سامان میرے ذمے ہیں، پھر آپ نے ترغیب دلائی تو عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو عرض کیا، اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ میرے ذمے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ منبر سے اترتے فرما رہے تھے: ''عثمان نے اس کے بعد جو بھی عمل کیا اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں، عثمان اس کے بعد جو بھی عمل کرے اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں۔''

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٦٩٨ وقال: غريب، ليس إسناده بالقوى" إلخ) وانظر الحديث الآتي (٦٠٦٢) ☆ فيه شيخ من بني زهرة: لم أعرفه، وشيخه حارث بن عبدالرحمٰن بن أبي ذباب لم يدرك طلحة رضي الله عنه (انظر تحفة الأشراف ٤/ ٢١٢)۔ [2] **ضعيف**، رواه ابن ماجه (١٠٩) وسنده ضعيف جدًا، فيه عثمان بن خالد: متروك الحديث ـ وانظر الحديث السابق (٦٠٦١)۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٠٠ وقال: غريب) ☆ فرقد أبو طلحة مجهول وحديث الترمذي (٣٧٠١) يغني عنه۔

٦٠٧٣: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ: ((**مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ**)). مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

٦٠٧٣: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ نے جیش العسرہ تیار فرمایا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی جیب میں ایک ہزار دینار لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیے اور آپ کی گود میں ڈھیر کر دیے، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی گود میں انہیں الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”عثمان نے جو بھی عمل کیا آج کے بعد وہ اس کے لیے نقصان دہ نہیں۔“ آپ ﷺ نے دو مرتبہ ایسے فرمایا۔

٦٠٧٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَكَّةَ، فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ**)). فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى، فَكَانَتْ يَدُرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٦٠٧٤: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کے لیے حکم فرمایا تو عثمان رضی اللہ عنہ مکہ کی طرف رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر گئے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیعت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام گئے ہوئے ہیں، آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا، رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ، عثمان رضی اللہ عنہ کی خاطر ان کے اپنی ذات کی خاطر ہاتھوں سے بہتر تھا۔

٦٠٧٥: وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُّسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ؟ فَقَالَ: ((**مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَرُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟**)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ، وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((**مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟**)) فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ، فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ، قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَةٌ بِالْحَضِيْضِ، فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ: ((**اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ**)). قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، شَهِدُوْا

---

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ٦٣ ح ٢٠٩٠٦) [والترمذي (٣٧٠١ وقال: حسن غريب) وصححه الحاكم (٣/ ١٠٢) ووافقه الذهبي]-
[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٠٢ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ الحكم بن عبدالملك ضعيف و حديث أبي داود (٢٧٢٦) يغني عنه-

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّیْ شَهِيْدٌ، ثَلَاثًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ [1]۔

٦٠٧٥: ثمامہ بن حزن قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں اس وقت گھر کے پاس تھا، جب عثمان رضی اللہ عنہ نے (اپنے گھر سے) جھانک کر فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو رومہ کنویں کے علاوہ وہاں میٹھا پانی نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص رومہ کنویں کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا۔'' میں نے اپنے خالص مال سے اسے خریدا، اور آج تم مجھے اس کا پانی پینے سے روک رہے ہو حتیٰ کہ میں سمندری پانی پی رہا ہوں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسے ہی ہے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ مسجد اپنے نمازیوں کے لیے تنگ تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص آل فلاں سے زمین کا قطعہ خرید کر اس سے مسجد کی توسیع کر دے گا تو اس کے لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا۔'' میں نے اپنے خالص مال سے اسے خریدا، اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے روک رہے ہو، انہوں نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے، آپ نے فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تمہیں پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جیش العسرہ کو میں نے اپنے مال سے تیار کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے پہاڑ پر تھے، اور اس وقت ابوبکر، عمر اور میں آپ کے ساتھ تھے، پہاڑ نے حرکت کی حتیٰ کہ زمین پر کچھ ٹکڑے گر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: ''پہاڑ ٹھہر جا، تجھ پر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں؟'' انہوں نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے، آپ نے تین بار فرمایا: اللہ اکبر! رب کعبہ کی قسم! انہوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔

٦٠٧٦: وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِیْ ثَوْبٍ فَقَالَ: ((**هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى**)) فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ: هٰذَا؟ قَالَ: ((**نَعَمْ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [2]

٦٠٧٦: مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کے قریب ہونے کا ارشاد فرمایا، اتنے میں ایک آدمی گزرا، اس نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شخص اس (فتنے کے) دن ہدایت پر ہوگا۔'' میں ان کی طرف گیا، دیکھا کہ وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ان کا چہرہ آپ کی طرف پھیر کر عرض کیا: یہ وہ (آدمی) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٠٧٧: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((**يَا عُثْمَانُ! اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا، فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ**)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: فِی الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ. [3]

---

[1] حسن دون قوله "ثبير"، رواه الترمذي (٣٧٠٣ وقال: حسن) و النسائي (٦/ ٢٣٥-٢٣٦ ح ٣٦٣٨) و الدارقطني (٤/ ١٩٦)۔ [2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٠٤) و ابن ماجه (١١)۔

[3] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٠٥ وقال: حسن غريب) و ابن ماجه (١١٢)۔

۶۰۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عثمان! امید ہے کہ اللہ تمہیں قمیص پہنائے گا، اگر وہ تم سے اسے اتروانا چاہیں تو تم ان کی خاطر اسے نہ اتارنا۔'' ترمذی، ابن ماجہ، اور امام ترمذی نے فرمایا: حدیث میں طویل قصہ ہے۔

۶۰۷۸: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِتْنَةً فَقَالَ: ((يُقْتَلُ هٰذَا فِيْهَا مَظْلُوْمًا)). لِعُثْمَانَ ❶ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۶۰۷۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: ''یہ یعنی عثمان اس میں مظلوم شہید کر دیے جائیں گے۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اس کی سند غریب ہے۔

۶۰۷۹: وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ، قَالَ: قَالَ لِیْ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الدَّارِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا وَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❷

۶۰۷۹: ابو سہلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ نے محاصرے کے دن مجھے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور اس پر میں قائم ہوں۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۰۸۰: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَاٰی قَوْمًا جُلُوْسًا، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوْا: هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! اِنِّیْ سَائِلُكَ عَنْ شَیْءٍ فَحَدِّثْنِیْ، هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَّلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهٗ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا. قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ اُبَيِّنْ لَكَ: اَمَّا فِرَارُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ، وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ)). وَاَمَّا تَغَيُّبُهٗ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْكَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهٗ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُثْمَانَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰی مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ الْيُمْنٰی: ((هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ)) فَضَرَبَ بِهَا عَلٰی يَدِهٖ، وَقَالَ: ((هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ)). ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

۶۰۸۰: عثمان بن عبداللہ بن موہب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اہل مصر سے ایک آدمی حج کے ارادے سے آیا تو اس نے کچھ

---

❶ **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٠٨) ☆ سنان بن هارون البرجمي ضعيف ضعفه الجمهور۔

❷ **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧١١)۔

❸ رواه البخاري (٣٦٩٨)۔

لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ قریشی ہیں، اس نے کہا: ان میں الشیخ (معتبر عالم) کون ہے؟ انہوں نے کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس آدمی نے کہا: ابن عمر! میں تم سے کسی چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں، مجھے بتائیں، کیا آپ جانتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں فرار ہو گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ غزوۂ بدر میں بھی شریک نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ بیعت رضوان کے موقع پر بھی وہ موجود نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا: اللہ اکبر: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آؤ میں تمہیں واضح کرتا ہوں، رہا ان کا غزوۂ احد سے فرار ہونا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے انہیں معاف فرما دیا ہے، رہا ان کا بدر سے غائب ہونا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ تھیں اور وہ بیمار تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''آپ کے لیے غزوہ بدر میں شریک ہونے والے مجاہد کے برابر اجر و ثواب ہے اور اس کے برابر آپ کے لیے مال غنیمت میں سے حصہ بھی ہے۔'' رہا ان کا بیعت رضوان کے وقت موجود نہ ہونا، تو اگر مکہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی معزز ہوتا تو آپ اسے بھیجتے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا، اور بیعت رضوان عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ چلے جانے کے بعد ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے متعلق فرمایا: ''یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔'' اور اسے اپنے ہاتھ پر مارا اور فرمایا: ''یہ عثمان کے لیے ہے۔'' پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ (جوابات) اپنے ساتھ لے جانا (اور انہیں یاد رکھنا)۔

٦٠٨١: وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَعَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ، فَلَمَّا كَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا: اَلَا نُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا، فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ۔ [1]

٦٠٨١: عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسہلہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ سے مخفی طور پر کوئی بات کر رہے تھے، اور عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا، جب محاصرے کا دن تھا تو ہم نے کہا: کیا ہم لڑائی نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک امر کی وصیت کی ہے اور میں اپنے آپ کو اس کا پابند رکھوں گا۔

٦٠٨٢: وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ، اَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا، وَاَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فِی الْكَلَامِ، فَاَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَّاخْتِلَافًا)) اَوْقَالَ: ((اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً)) فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! اَوْمَا تَاْمُرُنَا بِهٖ؟ قَالَ: ((عَلَیْكُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ)). وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ. رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

٦٠٨٢: ابوحبیبہ سے روایت ہے کہ وہ گھر میں داخل ہوئے جبکہ عثمان اس میں محصور تھے، اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں، انہیں اجازت مل گئی، وہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا:

[1] **صحیح**، رواه البیهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٩١ بزيادة: "عن عائشة") [وابن ماجه (١١٣) بدون ذكر عائشة رضي الله عنها] وللحديث شواهد۔

[2] **إسناده حسن**، رواه البیهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٩٣) [و أحمد (٢/ ٣٤٤۔٣٤٥ ح ٨٥٢٢)]۔

میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بعد تم فتنہ اور اختلاف دیکھو گے۔'' یا فرمایا: ''اختلاف اور فتنہ دیکھو گے۔'' کسی نے آپ سے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے لیے کیا حکم ہے یا آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم امیر اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑو۔'' اور آپ اس (امیر) کے متعلق عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ امام بیہقی نے دونوں احادیث دلائل النبوۃ میں روایت کی ہیں۔

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَةِ

ان تینوں کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦٠٨٣: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَعِدَ اُحُدًا، وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ، فَقَالَ: ((اثْبُتْ اُحُدُ، فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٦٠٨٣: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے، ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اس نے حرکت کی تو آپ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا: ”احد! ٹھہر جاؤ، تم پر ایک نبی ہیں، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

٦٠٨٤: وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). فَفَتَحْتُ لَهٗ، فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ، فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)). فَفَتَحْتُ لَهٗ، فَاِذَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِيْ ((اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ)). فَاِذَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٠٨٤: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، ایک آدمی آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے لیے دروازہ کھول دو، اور اسے جنت کی بشارت دو۔“ چنانچہ میں نے اس شخص کے لیے دروازہ کھول دیا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں جنت کی بشارت سنائی تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی، پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے بھی دروازہ کھولنے کا کہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے لیے بھی دروازہ کھول دو، اور اسے بھی جنت کی بشارت سناؤ۔“ چنانچہ میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں بھی جنت کی بشارت سنائی تو انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی بشارت سنا دو، ان مصائب کے بعد جن سے ان کا واسطہ پڑے گا۔“ تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق انہیں بتایا تو انہوں نے اللہ کی حمد

[1] رواه البخاري (٣٦٨٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٩٣) و مسلم (٢٨/ ٢٤٠٣)۔

بیان کی۔ پھر فرمایا: اللہ ہی سے مدد درکار ہے۔

الفصل الثاني

فصل ثانی

٦٠٨٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ: اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1]

٦٠٨٥: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے۔

الفصل الثالث

فصل ثالث

٦٠٨٦: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اُرِیَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِىْ بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ)). قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِىْ بَعَثَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [2]

٦٠٨٦: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات مجھے خواب میں ایک مرد صالح دکھایا گیا گویا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معلق ہیں، عمر ابوبکر کے ساتھ معلق ہیں، اور عثمان عمر کے ساتھ معلق ہیں۔“ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھے تو ہم نے کہا: مرد صالح سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں، اور دوسرے جو ایک دوسرے کے ساتھ معلق ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس دین کے والی ہیں، جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔

---

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٠٧ وقال: حسن صحيح غريب) [وأصله في صحيح البخاري (٣٦٩٨)]۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٦٣٦) [وصححه الحاكم (٣/ ٧١-٧٢) ووافقه الذهبي] ☆ الزهري مدلس وعنعن وله شاهد ضعيف تقدم (٦٠٥٧)۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦٠٨٧: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((اَنْتَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى، اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

٦٠٨٧: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''آپ میرے لیے ایسے ہیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

٦٠٨٨: وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ: وَالَّذِىْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ! اِنَّهٗ لَعَهِدَ النَّبِىُّ الْاُمِّىُّ ﷺ اِلَىَّ: اَنْ لَّا يُحِبَّنِىْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِىْ اِلَّا مُنَافِقٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

٦٠٨٨: زر بن حبیش بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو اگایا اور ہر ذی روح کو پیدا فرمایا! نبی امی ﷺ نے مجھے عہد دیا کہ مومن شخص ہی مجھ سے محبت کرے گا اور صرف منافق شخص ہی مجھ سے دشمنی رکھے گا۔

٦٠٨٩: وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: ((لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ)). فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ: ((اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ؟)) فَقَالُوْا: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَشْتَكِىْ عَيْنَيْهِ، قَالَ: ((فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ)). فَاُتِىَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ قَالَ: ((اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ، فَوَاللّٰهِ! لَاَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((اَنْتَ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْكَ)). فِىْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ.

٦٠٨٩: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا: ''میں کل ایک ایسے شخص کو پرچم

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٠٦) و مسلم (٣٠/ ٢٤٠٤)۔

❷ رواه مسلم (١٣١/ ٧٨)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٢٩٤٢) و مسلم (٣٤/ ٢٤٠٦) ٥ حديث البراء تقدم (٣٣٧٧)۔

عطا کروں گا کہ جس کے ہاتھوں اللہ فتح عطا فرمائے گا، وہ شخص اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اسے محبوب رکھتے ہیں۔'' چنانچہ جب صبح ہوئی تو تمام لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور وہ سب پر امید تھے کہ وہ (پرچم) اسے عطا کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں بلاؤ۔'' وہ آپ کے پاس لائے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا تو وہ ایسے شفایاب ہوئے کہ گویا انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرچم انہیں عطا فرمایا تو علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں ان سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ ہمارے جیسے (یعنی مسلمان) ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یونہی چلتے رہو حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں اترو، پھر انہیں اسلام کی دعوت پیش کرو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے کیا حقوق ان پر واجب ہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعے اللہ کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا فرما دے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تو مجھ سے اور میں تم سے ہوں'' باب بلوغ الصغیر میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٦٠٩٠: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

٦٠٩٠: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر مومن کے دوست ہیں۔''

٦٠٩١: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ❷

٦٠٩١: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جس کا دوست ہوں، علی اس کے دوست ہیں۔''

٦٠٩٢: وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ ❸

٦٠٩٢: حُبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، اور میری طرف سے کوئی ادائیگی نہ کرے سوائے میرے اور علی کے۔'' ترمذی، اور امام احمد نے اسے ابو جنادہ سے روایت کیا ہے۔

٦٠٩٣: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ اَصْحَابِهٖ، فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اٰخَيْتَ

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧١٢ وقال: غريب)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٤/ ٣٦٨ ح ١٩٤٩٤) والترمذي (٣٧١٣ وقال: حسن غريب) ☆ وللحديث طريق كثيرة جدًا فهو من الأحاديث المتواترة۔

❸ **حسن**، رواه الترمذي (٣٧١٩ وقال: حسن غريب صحيح) و أحمد (٤/ ١٦٤ ح ١٧٦٤٥)۔

بَيْنَ اَصْحَابِكَ، وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ اَحَدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [1]

۶۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو علی رضی اللہ عنہ اشکبار آنکھوں کے ساتھ آئے اور عرض کیا: آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے، لیکن آپ نے میرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۴: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ هٰذَا الطَّيْرَ)). فَجَاءَهُ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَاَكَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ [2]

۶۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج جو میرے ساتھ اس پرندے کو کھائے۔'' علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور انہوں نے آپ کے ساتھ تناول فرمایا۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

۶۰۹۵: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِي وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِي، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۰۹۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز طلب کرتا تو آپ مجھے عطا فرماتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپ طلب کیے بغیر مجھے عطا فرما دیتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۶: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَقَالَ: رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ. [4]

۶۰۹۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دار حکمت ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔''

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ حدیث غریب ہے، اور انہوں نے فرمایا: بعض راویوں نے اس حدیث کو شریک سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں **عن الصنابحی** کا ذکر نہیں کیا، اور ہم شریک کے علاوہ یہ حدیث کسی ثقہ راوی سے نہیں جانتے۔

۶۰۹۷: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٢٠) ☆ حكيم بن جبير: ضعيف رمي بالتشيع، وجميع بن عمير: ضعيف ضعفه الجمهور۔ [2] حسن، رواه الترمذي (٣٧٢١)۔

[3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٢٢) ☆ عبدالله بن عمرو بن هند لم يسمع من علي رضي الله عنه. وجاء في المستدرك (٣/ ١٢٥ ح ٤٦٣) قال: "سمعت عليًا رضي الله عنه" !!۔ [4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٢٣) ☆ شريك القاضي مدلس و عنعن و لم يثبت تصريح سماعه في هذا الحديث وللحديث شواهد ضعيفة۔

نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا انْتَجَيْتُهُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1]

۶۰۹۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، طائف کے روز رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی۔ لوگوں نے کہا: آپ کی اپنے چچازاد کے ساتھ سرگوشی طویل ہوگئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس سے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ نے اس سے سرگوشی کی ہے۔''

۶۰۹۸: وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((يَا عَلِيُّ! لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: فَقُلْتُ لِضِرَارِبْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ [2]

۶۰۹۸: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''علی! میرے اور تمہارے سوا کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ حالت جنابت میں اس مسجد میں سے گزرے۔'' علی بن منذر بیان کرتے ہیں، میں نے ضرار بن صرد سے پوچھا: اس حدیث کا کیا معنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے اور تیرے سوا کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ حالت جنابت میں مسجد سے راستے کا کام لے۔ ترمذی، اور انہوں نے کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۰۹۹: وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [3]

۶۰۹۹: ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا، اس میں علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! مجھے موت نہ دینا حتیٰ کہ تو مجھے علی رضی اللہ عنہ کو دکھا دے۔''

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۱۰۰: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ)). [4] رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۶۱۰۰: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافق شخص علی سے محبت کرے گا نہ مومن شخص ان سے دشمنی رکھے گا۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٢٦ وقال: حسن غريب) ☆ أبو الزبير مدلس وعنعن۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٢٧) ☆ فيه عطية العوفي: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٣٧ وقال: حسن) ☆ أم شراحيل و أبو الجراح المهري: مجهولا الحال، لم يوثقهما غير الترمذي۔

[4] **ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٢ ح ٢٧٠٤٠) و الترمذي (٢/ ٣٧١٧ و حسنه و سنده ضعيف) ☆ مساور الحميري مجهول و حديث الترمذي (٣٧٣٦) و مسلم (٧٨) يغني عنه۔

٦١٠١: وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [1]

۶۱۰۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے علی کو برا بھلا کہا تو اس نے مجھے برا بھلا کہا۔''

٦١٠٢: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِيْكَ مَثَلٌ مِّنْ عِيْسٰى، اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ، وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ)). ثُمَّ قَالَ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَ مُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَانِيْ عَلٰى اَنْ يَّبْهِتَنِيْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۶۱۰۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں عیسیٰ علیہ السلام کی ایک مشابہت ہے، یہودی ان سے دشمنی رکھتے ہیں، حتیٰ کہ وہ ان کی والدہ (مطہرہ) پر تہمت لگاتے ہیں جبکہ نصاریٰ ان سے محبت کرتے ہیں، حتیٰ کہ انہوں نے انہیں ایسے مقام پر فائز کر دیا جس کے وہ حق دار نہیں۔'' پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو قسم کے لوگ میرے (حق کے) متعلق ہلاک ہو جائیں گے، افراط سے کام لینے والا محبّ وہ میرے متعلق ایسا افراط کرے گا جو مجھ میں نہیں ہے، اور دشمنی رکھنے والا کہ میری دشمنی اسے اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان لگائے گا۔

٦١٠٣: وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: ((اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ؟)). قَالُوْا: بَلٰى! قَالَ: ((اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَّفْسِهٖ؟)) قَالُوْا: بَلٰى! فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)). فَلَقِيَهٗ عُمَرُ رضی اللہ عنہ بَعْدَ ذَالِكَ فَقَالَ لَهٗ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ [3]

۶۱۰۳: براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب غدیر خم پر پڑاؤ ڈالا تو آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میرا مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور ہے، پھر فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ میرا ہر مومن پر اس کی جان سے بھی زیادہ حق ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں! ضرور ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! میں جس شخص کا دوست ہوں علی اس کے دوست ہیں، اے اللہ! جو شخص اس کو دوست بنائے تو اسے دوست بنا، اور جو شخص اس سے دشمنی رکھے تو انہیں دشمن بنا۔'' اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو آپ صبح و شام (ہر وقت) ہر مومن اور ہر مومنہ کے دوست بن گئے۔

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٣٢٣ ح ٢٧٢٨٤) [و صححه الحاكم (٣/ ١٢١) ووافقه الذهبي] ☆ أبو إسحاق مدلس و عنعن. و روى أبو يعلى (٧٠١٣) من حديث السدي (إسماعيل بن عبد الرحمٰن) عن أبي عبدالله الجدلي قال: "قالت أم سلمة: أيسب رسول الله ﷺ على المنابر؟ قلت: و أنى ذلك؟ قالت: أليس يسب علي و من يحبه؟ فأشهد أن رسول الله ﷺ كان يحبه" وسنده حسن۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه [عبد الله] أحمد (١/ ١٦٠ ح ١٣٧٦) ☆ فيه الحكم بن عبد الملك: ضعيف۔ [3] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٢٨١ ح ١٨٦٧١ من حديث البراء بن عازب رضي الله عنه) ☆ فيه علي بن زيد بن جدعان: ضعيف، و رواه أحمد (٤/ ٣٦٨، ٣٧٠، ٣٧٢) من طرق عن زيد بن أرقم رضي الله عنه به دون قول عمر رضي الله عنه و المرفوع صحيح۔

٦١٠٤: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ)). ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [1]

۶۱۰۴: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ تو چھوٹی (کم سن) ہیں۔'' پھر علی رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام نکاح بھیجا تو آپ نے ان کی ان سے شادی کر دی۔

٦١٠٥: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

۶۱۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے باب علی کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم فرمایا۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٠٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ لِيْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ، اٰتِيْهِ بِاَعْلٰى سَحَرٍ فَاَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ! فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِيْ، وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [3]

۶۱۰۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے ہاں جو میرا مقام و مرتبہ تھا وہ مخلوق میں سے کسی اور کا نہیں تھا، میں سحری کے اول وقت (رات کے آخری چھٹے حصے) میں آپ ﷺ کے پاس آتا تو میں کہتا، اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اگر آپ کھانس دیتے تو میں اپنے اہل خانہ کے پاس واپس چلا جاتا، ورنہ میں آپ کے ہاں داخل ہو جاتا۔

٦١٠٧: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا، فَمَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْحَضَرَ فَاَرِحْنِيْ، وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ، وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ قُلْتَ؟)) فَاَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ: فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ)) شَكَّ الرَّاوِيْ، قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجْعِيْ بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. [4]

۶۱۰۷: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مریض تھا، رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، اور اس وقت میں کہہ رہا تھا، اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے تو مجھے (موت کے ذریعے) راحت عطا فرما، اور اگر ابھی دیر ہے تو پھر مجھے صحت عطا فرما، اور اگر یہ آزمائش ہے تو پھر مجھے صبر عطا فرما، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیسے کہا ہے؟'' میں نے آپ کو دوبارہ سنا دیا، آپ نے اسے اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ''اے اللہ! انہیں عافیت عطا فرما'' یا فرمایا: ''اسے شفا عطا فرما'' راوی کو اس میں شک ہوا ہے، وہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد مجھے تکلیف نہیں ہوئی۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه النسائي (٦/ ٦٢ ح ٣٢٢٣) و السند صحيح على شرط مسلم۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٣٢)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه النسائي (٣/ ١٢ ح ١٢١٤) [و ابن خزيمة (٩٠٢)]۔

[4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٥٦٤)۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رضی اللہ عنہم

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦١٠٨: عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمّٰى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ، وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہم. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٦١٠٨: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ان حضرات سے، جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتے دم تک خوش رہے، اس امر خلافت کا کوئی شخص زیادہ حق دار نہیں، انہوں نے نام گنوائے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم۔

٦١٠٩: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ اُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٦١٠٩: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ شل دیکھا جس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (دشمن کے وار سے) بچایا تھا۔

٦١١٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟)) يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [3]

٦١١٠: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب کے روز فرمایا: ”کون شخص میرے پاس لشکر کی خبر لائے گا؟“ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کا ایک حواری (مخلص معاون) ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔“

٦١١١: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ؟)) فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبَوَيْهِ فَقَالَ: ((فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٦١١١: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کون شخص بنو قریظہ جائے اور ان کے متعلق خبر میرے پاس لائے؟“ میں گیا، اور جب میں واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے فرمایا: ”تجھ پر میرے والدین فدا ہوں۔“

---

[1] رواه البخاري (٣٧٠٠)۔

[2] رواه البخاري (٤٠٦٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٤٦) ومسلم (٤٨/ ٢٤١٥)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٢٠) و مسلم (٤٩/ ٢٤١٦)۔

٦١١٢: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاسَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِبْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ: ((يَا سَعْدُ! اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۶۱۱۲: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے اپنے والدین کو ایک ساتھ جمع کرتے (یعنی میرے ماں باپ تجھ پہ فدا ہوں) نہیں سنا، کیونکہ غزوۂ احد کے موقع پر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سعد! تیر اندازی کرو، میرے والدین تم پر قربان ہوں۔''

٦١١٣: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❷

۶۱۱۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں تیر چلانے والا میں پہلا عربی شخص ہوں۔

٦١١٤: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً، فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ)). اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سَلَاحٍ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالَ اَنَا سَعْدٌ، قَالَ: ((مَاجَاءَ بِكَ؟)) قَالَ: وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ، فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ نَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ❸

۶۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کسی غزوہ سے واپس) مدینہ آئے تو رات بھر جاگتے رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کاش کوئی مرد صالح میرے لیے پہرہ دیتا، اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز (جھنکار) سنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں سعد ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ یہاں کیسے آئے؟'' انہوں نے عرض کیا: میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خوف سا پیدا ہوا تو میں آپ کے لیے پہرہ دینے آیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر سو گئے۔

٦١١٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

۶۱۱۵: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔''

٦١١٦: وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَسُئِلَتْ: مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهٗ؟ قَالَتْ: اَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ: ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ؟ قَالَتْ: عُمَرُ قِيْلَ: مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ: اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۶۱۱۶: ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس وقت سنا جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر رسول

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٤٠٥٩) و مسلم (٤١/ ٢٤١١)۔
❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٢٨) و مسلم (١٦/ ٢٩٦٦)۔
❸ متفق عليه، رواه البخاري (٢٨٨٥) و مسلم (٤٠/ ٢٤١٠)۔
❹ متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٨٢) و مسلم (٥٣/ ٢٤١٩)۔
❺ رواه مسلم (٩/ ٢٣٨٥)۔

اللہ ﷺ کسی کو خلیفہ نامزد کرتے تو آپ کسے نامزد فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، پوچھا گیا: پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، پوچھا گیا: عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کون؟ انہوں نے فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

٦١١٧: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰی حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْصِدِّيْقٌ اَوْشَهِيْدٌ)). وَزَادَ بَعْضُهُمْ: وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦١١٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم حرا پر تھے کہ پتھر نے حرکت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں۔“ اور بعض راویوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اضافہ نقل کیا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٦١١٨: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((اَبُوْبَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِی الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِی الْجَنَّةِ، وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. [2]

٦١١٨: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، سعید بن زید جنت میں اور ابوعبیدہ (عامر) بن جراح جنت میں ہیں۔“

٦١١٩: وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ. [3]

٦١١٩: ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦١٢٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)). [4] رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِیَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيْهِ: ((وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ))

---

[1] رواه مسلم (٥٠/ ٢٤١٧)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٤٧)۔ [3] **صحيح**، رواه ابن ماجه (١٣٣)۔

[4] **إسناده صحيح**، رواه أحمد (٣/ ٢٨١ ح ١٤٠٣٥) و الترمذي (٣٧٩١) ☆ حديث معمر عن قتادة: رواه عبدالرزاق (١١/ ٢٢٥ ح ٢٠٣٨٧) وسنده ضعيف لإرساله۔

۶۱۲۰: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں، اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں، ان میں سے سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں، علم میراث کے سب سے بڑے عالم زید بن ثابت ہیں، سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں، حلال وحرام کے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں، اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔'' احمد، ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور معمر سے قتادہ کی سند سے مرسل روایت ہے، اور اس میں ہے: قضا میں سب سے زیادہ عالم علی رضی اللہ عنہ ہیں۔''

٦١٢١: وَعَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَوْجَبَ طَلْحَةُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [1]

۶۱۲۱: زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوۂ احد کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہنی ہوئی تھیں، آپ ایک چٹان کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ اس پر نہ چڑھ سکے تو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے نیچے بیٹھ گئے حتیٰ کہ آپ اس چٹان پر پہنچ گئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''طلحہ نے (جنت کو) واجب کر لیا۔''

٦١٢٢: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الشَّهِيْدِ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۱۲۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو فرمایا: ''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ روئے زمین پر چلتے ہوئے ایسے شخص کو دیکھے جو اپنا عہد نبھا چکا تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو شخص روئے زمین پر چلتے پھرتے شہید کو دیکھنا چاہے تو وہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔''

٦١٢٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَتْ اُذُنِيَّ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۱۲۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''طلحہ اور زبیر جنت میں میرے ہمسائے ہیں۔'' ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٢٤: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَئِذٍ، يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ: ((اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهُ

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٣٨ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[2] **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٣٩ وقال: غريب) [وابن ماجه (١٢٥)] ☆ الصلت بن دينار: متروك و للحديث شواهد ضعيفة و لم أجد له طريقًا صحيحًا و لا حسنًا۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٤١) ☆ فيه عقبة بن علقمة و عبد الرحمٰن بن منصور العنزي: ضعيفان۔

وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ)). رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [1]

۶۱۲۴: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقع پر فرمایا: ''اے اللہ! اس (سعد رضی اللہ عنہ) کو تیر اندازی میں قوی بنا اور اس کی دعا قبول فرما۔''

٦١٢٥: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [2]

۶۱۲۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو تو اس کی دعا قبول فرما۔''

٦١٢٦: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ اِلَّا لِسَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ: ((اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ)). وَقَالَ لَهٗ: ((اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۱۲۶: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سعد رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو (فدا ہونے پر) اکٹھا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقع پر انہیں فرمایا: ''میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں تیر اندازی کرو۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا ''قوی نوجوان! تیر پھینکو۔''

٦١٢٧: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ، فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هٰذَا خَالِيْ)). وَفِي الْمَصَابِيْحِ: ((فَلْيُكْرِمَنَّ)) بَدَلَ: ((فَلْيُرِنِيْ)). [4]

۶۱۲۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سعد رضی اللہ عنہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ میرے ماموں ہیں، کوئی مجھے ان جیسا اپنا ماموں دکھائے۔'' امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ بنو زہرہ قبیلے سے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ بھی بنو زہرہ قبیلے سے تھیں، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ میرے ماموں ہیں۔'' اور مصابیح میں ((فَلْيُرِنِيْ)) کے بجائے: ((فَلْيُكْرِمَنَّ)) کے الفاظ ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦١٢٨: عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البغوي في شرح السنة (١٤/ ١٢٤-١٢٥ ح ٣٩٢٢) [و الحاكم (٣/ ٤٩٩-٥٠٠) وابن حبان (٢٢١٥)] ☆ فيه إبراهيم بن يحيى الشجري وأبوه ضعيفان وإسماعيل بن أبي خالد مدلس وعنعن إن صح السند إليه۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥١) ☆ إسماعيل بن أبي خالد مدلس وعنعن وللحديث شواهد۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥٣، ٢٨٢٩ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه سفيان بن عيينة وهو مدلس عنعن و كان يدلس عن الثقات و الضعفاء و المدلسين كما حققته في تخريج الفتن و الملاحم، و قوله: "ارم ايها الغلام الحزور" سنده ضعيف و باقي الحديث صحيح بالشواهد۔ [4] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥٢ وقال: حسن) ☆ مجالد ضعيف و للحديث شواهد ضعيفة عند الحاكم (٣/ ٤٩١) وغيره۔

رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ ، وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ ، ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْاَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ ، لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَّضَلَّ عَمَلِيْ ، وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا: لَايُحْسِنُ يُصَلِّيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۶۱۲۸: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں عرب میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیراندازی کی، اور ہماری یہ حالت تھی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے اور ہمارا کھانا کیکر کا پھل اور کیکر کے پتے ہوتے تھے، اور ہم میں سے ہر شخص بکری کی طرح اجابت (مینگنیاں) کیا کرتا تھا وہ (خشک ہونے کی وجہ سے) ایک دوسری کے ساتھ جڑی ہوئی نہیں ہوتی تھیں، پھر یہ وقت آیا کہ بنو اسد میرے اسلام کے متعلق مجھ پر نکتہ چینی کرتے ہیں، اگر ایسے ہو تو میں نامراد ہوا اور میرے عمل برباد ہو گئے، اور وہ (بنو اسد) ان (سعد رضی اللہ عنہ) کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کیا کرتے تھے اور وہ یہ کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔

٦١٢٩: وَعَنْ سَعْدٍ رضي الله عنه قَالَ: رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا ثَالِثُ الْاِسْلَامِ ، وَمَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ اَسْلَمْتُ فِيْهِ ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَاِنِّيْ لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۶۱۲۹: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جانتا ہوں کہ اسلام قبول کرنے والا میں تیسرا شخص ہوں، جس دن میں نے اسلام قبول کیا اسی روز دوسرے بھی اسلام میں داخل ہوئے، اور میں سات دن تک اسی حالت میں رہا کہ میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص ہوں۔

٦١٣٠: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَائِهٖ: ((اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ، وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ، ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ ، وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْتَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۱۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے تھے: ''میں اپنے بعد تمہارے بارے میں بہت فکر مند ہوں، صبر کرنے والے اور صدیقین ہی ان مشکل معاملات میں تمہارا ساتھ دیں گے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یعنی صدقہ کرنے والے، پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تمہارے والد کو جنت کے چشمے سلسبیل سے پلائے، اور ابن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لئے ایک باغ وقف کیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا تھا۔

٦١٣١: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ: ((اِنَّ الَّذِيْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ)). ❹ رَوَاهُ اَحْمَدُ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٢٨) و مسلم (١٢/ ٢٩٦٦)۔ ❷ رواه البخاري (٣٧٢٧)۔

❸ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧٤٩ وقال: حسن صحيح غريب)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (٦/ ٢٩٩ ح ٢٧٠٩٤) [والحاكم (٣/ ٣١١)] ☆ محمد بن إسحاق مدلس وعنعن ومحمد بن عبد الرحمٰن بن عبد الله بن الحصين و ثقه ابن حبان وحده۔

۶۱۳۱: ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص میرے بعد تم پر خرچ کرے گا تو وہ شخص سچا اور احسان کرنے والا ہے، اے اللہ! عبدالرحمن بن عوف کو جنت کے چشمے سلسبیل سے جام پلا۔''

٦١٣٢: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا، فَقَالَ: ((لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ)). فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ، قَالَ: فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۱۳۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نجران والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کسی امین شخص کو ہماری طرف مبعوث فرمانا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہاری طرف ایسے امین شخص کو بھیجوں گا جو کہ حقیقی معنی میں امین ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس (امارت) کے خواہش مند تھے، راوی بیان کرتے ہیں، آپ نے ابوعبیدہ بن جراح کو بھیجا۔

٦١٣٣: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: ((اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَابَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَايَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ. تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، يَأْخُذُبِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ [2]

۶۱۳۳: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم آپ کے بعد کسے خلیفہ مقرر فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم ابوبکر کو امیر بنالو تو تم انہیں امین، دنیا سے بے رغبتی رکھنے والا اور آخرت سے رغبت رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر کو امیر مقرر کرو گے تو تم انہیں قوی امین پاؤ گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوتے۔ اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے، حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ تم انہیں بناؤ گے، تو تم انہیں ہادی اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، وہ تمہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے۔''

٦١٣٤: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِيْ اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ، وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ مِنْ صَدِيْقٍ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۱۳۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی سے میری شادی کی، دار ہجرت کی طرف مجھے اٹھا کر (اپنے اونٹ پر سوار کر کے) لے گئے، غار میں میرے ساتھ رہے، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا۔ اور عمر پر رحم فرمائے، وہ حق فرماتے ہیں خواہ وہ کڑوا ہو، حق گوئی نے انہیں تنہا چھوڑ دیا اس لیے ان کا کوئی دوست نہیں، اللہ عثمان پر رحم فرمائے، فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں، اللہ علی پر رحم فرمائے، اے اللہ! وہ جہاں بھی جائیں حق ان کے ساتھ ہی رہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٤٥) و مسلم (٥٥/ ٢٤٢٠)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١٠٩ ح ٨٥٩) ☆ فيه أبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧١٤) ☆ فيه مختار بن نافع: ضعيف۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦١٣٥: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۱۳۵: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت ﴿نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ كُمْ﴾ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا: ''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

٦١٣٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَّعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ قَالَ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [2]

۶۱۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، صبح کے وقت نبی ﷺ نکلے اس وقت آپ پر کالے بالوں سے بنی ہوئی نقش دار چادر تھی، اس دوران حسن بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو آپ نے انہیں اپنے ساتھ اس (چادر) میں داخل فرما لیا، پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انہیں بھی داخل فرما لیا، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے انہیں بھی داخل فرما لیا، پھر علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے انہیں بھی داخل فرما لیا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اللہ صرف یہی چاہتا ہے، اے اہل بیت! کہ وہ تم سے گناہ کی گندگی دور فرما دے اور تمہیں مکمل طور پر پاک صاف کر دے۔''

٦١٣٧: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [3]

۶۱۳۷: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر ابراہیم فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔''

٦١٣٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهٗ، فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ)) ثُمَّ اَجْلَسَهَا، ثُمَّ سَارَّهَا، فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَاٰى

[1] رواه مسلم (٣٢/ ٢٤٠٤)۔

[2] رواه مسلم (٦١/ ٢٤٢٤)۔

[3] رواه البخاري (١٣٨٢)۔

حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ، فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ: مَاكُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ، قُلْتُ: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِيْ، قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ، أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِيْ: ((أَنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ، فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ، فَإِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ)). فَبَكَيْتُ، فَلَمَّا رَأٰى جَزَعِيْ سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ: ((يَا فَاطِمَةُ! أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ؟)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَسَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجَعِهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنِّيْ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۱۳۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن آپ کی خدمت میں حاضر تھیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، وہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئیں، جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا: ''پیاری بیٹی! خوش آمدید'' پھر آپ نے انہیں بٹھا لیا، پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ رونے لگیں، جب آپ نے ان کا غم دیکھا تو آپ نے دوسری مرتبہ ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس دیں، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ ﷺ نے تمہارے ساتھ کیا سرگوشی فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہیں کروں گی، جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے اس حوالے سے میں آپ کو قسم دے کر پوچھتی ہوں کیا آپ مجھے نہیں بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اب ٹھیک ہے، جہاں تک اس پہلی سرگوشی کا تعلق ہے تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ ''جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے جبکہ اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ وقت پورا ہو چکا ہے، تم اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا، اور میں تمہارے لیے بہترین کارواں ہوں۔'' لیکن جب آپ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ سرگوشی کی اور فرمایا: ''فاطمہ! کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تم اہل جنت کی خواتین یا مؤمنوں کی خواتین کی سردار ہوں گی؟'' ایک دوسری روایت میں ہے: آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ اسی تکلیف میں ان کی روح قبض کی جائے گی تو اس پر میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ کے پیچھے آؤں گی، تو اس پر میں ہنس پڑی۔

۶۱۳۹: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِيْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((يُرِيْبُنِيْ مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. [2]

۶۱۳۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی۔''

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٦٢٨٥ ـ ٦٢٨٦ والرواية الثانية: ٣٦٢٦) ومسلم (٩٨/ ٢٤٥٠ والرواية الثانية: ٩٧/ ٢٤٥٠)۔ [2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٧٦٧ و الرواية الثانية: ٥٢٣٠) ومسلم (٩٣/ ٢٤٤٩)۔

ایک دوسری روایت میں ہے: ''جو چیز اسے قلق میں مبتلا کر دیتی ہے وہی چیز مجھے قلق میں مبتلا کر دیتی ہے اور جو چیز اسے ایذا پہنچاتی ہے وہی چیز مجھے ایذا پہنچاتی ہے۔''

٦١٤٠: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى: خُمًّا، بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ، فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ)). فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَاَهْلُ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى، وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلٰلَةِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

٦١٤٠: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کی جگہ پر خم نامی مقام پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، وعظ ونصیحت کی پھر فرمایا: ''امابعد! لوگو! سنو! میں بھی انسان ہوں، قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد آئے اور میں اس کی بات قبول کرلوں، میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان دونوں میں سے پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے، اس میں ہدایت اور نور ہے، تم اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس سے تمسک اختیار کرو۔'' آپ نے اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) پر ابھارا اور اس کے متعلق ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''(دوسری چیز) میرے اہل بیت، میں اپنے اہل بیت کے متعلق تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں، اپنے اہل بیت کے متعلق میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ کی کتاب، وہ اللہ کی رسی ہے، جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے، اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔''

٦١٤١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

٦١٤١: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا کرتے تھے تو یوں کہتے تھے: ذوالجناحین (جعفر رضی اللہ عنہ کا لقب) کے بیٹے! تم پر سلام ہو۔

٦١٤٢: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٦١٤٢: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اس وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے کندھے پر تھے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔''

---

[1] رواه مسلم (٣٧/ ٢٤٨)۔

[2] رواه البخاري (٣٧٠٩)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٤٩) و مسلم (٥٨/ ٢٤٢٢)۔

٦١٤٣: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ: ((اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ؟)) یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی، حَتّٰی اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ، وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهٗ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

٦١٤٣: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دن کے کسی حصے میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا حتیٰ کہ آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا یہاں چھوٹا بچہ ہے کیا یہاں چھوٹا بچہ یعنی حسن ہے؟“ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے حتیٰ کہ ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کو گلے لگایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے اور اس سے محبت رکھنے والے سے محبت فرما۔“

٦١٤٤: وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِهٖ وَهُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَیْهِ اُخْرٰی، وَیَقُوْلُ: ((اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

٦١٤٤: ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا جبکہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف توجہ فرماتے اور دوسری مرتبہ ان حسن رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ فرماتے، اور فرماتے: ”بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے، امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔“

٦١٤٥: وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ: اَحْسِبُهٗ، یَقْتُلُ الذُّبَابَ؟ قَالَ: اَهْلُ الْعِرَاقِ یَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

٦١٤٥: عبدالرحمٰن بن ابی نعم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس وقت سنا جب ان سے کسی آدمی نے محرم (حالت احرام والے شخص) کے متعلق مسئلہ دریافت کیا، شعبہ بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ پوچھ رہا تھا (اگر محرم) مکھی مار دے (تو اس پر کیا کفارہ ہوگا؟) انہوں نے فرمایا: اہل عراق مکھی (مارنے) کے متعلق مجھ سے مسئلہ دریافت کرتے ہیں جبکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”وہ دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔“

٦١٤٦: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ یَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما وَقَالَ فِی الْحُسَیْنِ رضی اللہ عنہ اَیْضًا: كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [4]

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٢١٢٢) و مسلم (٥٧/ ٢٤٢١)۔

[2] رواه البخاري (٢٧٠٤)۔

[3] رواه البخاري (٣٧٥٣)۔

[4] رواه البخاري (٣٧٥٢، ٣٧٤٨)۔

۶۱۴۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ اور انہوں نے حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فرمایا: وہ رسول اللہ ﷺ سے ان سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

٦١٤٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ)). وَفِي رِوَايَةٍ: ((عَلِّمْهُ الْكِتَابَ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۱۴۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے سینے سے لگا کر فرمایا: ''اے اللہ! اسے حکمت کی تعلیم عطا فرما۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''اسے کتاب کی تعلیم عطا فرما۔''

٦١٤٨: وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟)) فَأُخْبِرَ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۱۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے طہارت کے لیے پانی رکھ دیا، چنانچہ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو فرمایا: ''یہ کس نے رکھا تھا؟'' آپ کو بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔''

٦١٤٩: وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ، فَيَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا)). [3]

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۶۱۴۹: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ مجھے اور حسن کو پکڑ کر فرماتے: ''اے اللہ! ان سے محبت فرما کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے تھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنی دوسری ران پر بٹھا لیتے پھر انہیں ملا کر فرماتے: ''اے اللہ! ان دنوں پر رحم فرما کیونکہ میں ان پر شفقت و رحمت فرماتا ہوں۔''

٦١٥٠: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيْمُ اللّٰهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

---

[1] رواه البخاري (٣٧٥٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (١٤٣) و مسلم (١٣٨/ ٢٤٧٧)۔

[3] رواه البخاري (٣٧٣٥) و الرواية الثانية، رواها البخاري (٦٠٠٣)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٣٠) و مسلم (٦٣/ ٢٤٢٦ و الرواية الثانية: ٦٤/ ٢٤٢٦)۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيْ اٰخِرِهِ: ((اُوْصِيكُمْ بِهٖ، فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيكُمْ)).

۶۱۵۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا تو اس پر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو امیر مقرر فرمایا، کچھ لوگوں نے ان کی امارت کے بارے میں اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت کے بارے میں بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ وہ امارت کے زیادہ لائق تھا اور وہ تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔''
اور صحیح مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے، اور اس کے آخر میں ہے: ''میں اس کے متعلق تمہیں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے صالحین میں سے ہے۔''

۶۱۵۱: وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: ((أَنْتَ مِنِّيْ)) فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ.

۶۱۵۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو قرآن کریم کی اس آیت ''ان کو ان کے آباء کے نام کے ساتھ بلاؤ'' کے نازل ہونے تک ہم زید بن محمد (ﷺ) کہہ کر بلایا کرتے تھے۔

اور براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا ((أنت منی)) باب بلوغ الصغیر و حضانته میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

۶۱۵۲: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللّٰهِ، وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۱۵۲: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے روز آپ کی اونٹنی قصواء پر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگو! میں نے تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے جب تک تم اسے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے، وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔''

۶۱۵۳: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّيْ تَارِكٌ فِيكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٧٨٢) و مسلم (٦٢/ ٢٤٢٥) ٥ حديث البراء تقدم (٣٣٧٧)۔

[2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٨٦ و قال: غريب حسن) ☆ زيد بن الحسن ضعيف و حديث مسلم (٢٤٠٨) وابن ماجه (١٥٥٨) يغني عنه۔

بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخِرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ، وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ، وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۱۵۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم اس کے ساتھ تمسک اختیار رکھو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ان میں سے ایک دوسری سے عظیم تر ہے، اللہ کی کتاب جو کہ ایک ایسی رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف دراز کی گئی ہے، اور میری عترت اہل بیت، یہ دونوں الگ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ حوض (کوثر) پر میرے پاس آئیں گے۔ دیکھو کہ تم ان دنوں کے بارے میں میری کیسی جانشینی نبھاتے ہو۔''

٦١٥٤: وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہم: ((اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۱۵۴: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں فرمایا: ''جس نے ان سے لڑائی کی میں اس سے لڑنے والا ہوں، اور جس نے ان سے مصالحت کی میں اس سے مصالحت کرنے والا ہوں۔''

٦١٥٥: وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ، فَسَاَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ. فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۱۵۵: جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ کس سے محبت تھی؟ انہوں نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے، پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ انہوں نے فرمایا: ان کے شوہر (علی رضی اللہ عنہ) سے۔

٦١٥٦: وَعَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ، اَنَّ الْعَبَّاسَ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُغْضَبًا وَّاَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((مَا اَغْضَبَكَ؟)) قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَنَا وَلِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ، وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ)). ثُمَّ قَالَ: ((اَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ، فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُاَبِيْهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ. [4]

۶۱۵۶: عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ عباس رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں اس وقت آپ کے پاس ہی تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ کو کس نے ناراض کیا؟'' انہوں نے فرمایا: اللہ کے رسول! ہمارا

---

[1] **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٨٨ وقال: حسن غريب)۔ عطية العوفي ضعيف والاعمش مدلس وعنعن وحديث مسلم: (٢٤٠٨) والطحاوي (مشكل الآثار: ٥/ ١٣، ح: ١٧٦٠) يغني عنه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٧٠ وقال: غريب) [وابن ماجه (١٤٥)] ☆ صبيح مولى أم سلمة: لم يوثقه غير ابن حبان۔ [3] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٧٤ وقال: حسن غريب) ☆ جميع بن عمير ضعيف ضعفه الجمهور ولحديثه شواهد ضعيفة عند الترمذي (٣٨٦٨) وغيره۔
[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥٨ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه يزيد بن أبي زياد: ضعيف مشهور۔

(بنو ہاشم) اور باقی قریشیوں کا کیا معاملہ ہے؟ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑی خندہ پیشانی سے ملتے ہیں، اور جب ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی غصے میں آ گئے حتیٰ کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تم سے محبت کرے۔'' پھر فرمایا: ''لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی، آدمی کا چچا اس کے باپ کے مانند ہوتا ہے۔'' ترمذی، اور مصابیح میں مطلب سے مروی ہے۔

٦١٥٧: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

٦١٥٧: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔''

٦١٥٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((اِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَلَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ)). فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ، وَاَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَاتُغَادِرُ ذَنْبًا، اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: ((وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ)). وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

٦١٥٨: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب پیر کا دن ہو تو آپ اور آپ کی اولاد میرے پاس آنا، میں تمہارے لیے دعا کروں گا جس کے ذریعے اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو فائدہ پہنچائے گا۔'' ہم ان کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ہمیں اپنی چادر میں لے کر دعا فرمائی: ''اے اللہ! عباس اور ان کی اولاد کی تمام ظاہری و باطنی لغزشیں معاف فرما، ان کا کوئی گناہ باقی نہ چھوڑ، اے اللہ! ان کا سایہ ان کی اولاد پر قائم فرما۔''

اور رزین نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''اور ان کی اولاد میں خلافت باقی رکھ۔'' اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٥٩: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ، وَدَعَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [3]

٦١٥٩: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جبریل کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں دو مرتبہ دعا فرمائی۔

٦١٦٠: وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

٦١٦٠: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ مجھے حکمت عطا فرمائے۔

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٥٩ وقال: حسن صحيح غريب) ☆ فيه عبد الأعلى الثعلبي: ضعيف۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٦٢) و رزين (لم أجده) ☆ فيه عبد الوهاب بن عطاء مدلس و عنعن و روي عن ابن معين بأنه قال: "هذا موضوع و عبد الوهاب: لم يقل فيه حدثنا ثور و لعله دلّس فيه وهو ثقة" وفيه علة أخرى۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٢٢) ☆ فيه ليث بن أبي سليم: ضعيف و الثوري مدلس وعنعن والسند منقطع۔ [4] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٢٣ وقال: حسن غريب)۔

٦١٦١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ جَعْفَرٌ رضی اللہ عنہ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكَنِّيْهِ بِاَبِی الْمَسَاكِيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. 1

۶۱۶۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جعفر رضی اللہ عنہ مساکین سے محبت کیا کرتے تھے، ان کے ہاں بیٹھا کرتے تھے اور وہ ان سے بات چیت کیا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ''ابوالمساکین'' رکھی تھی۔

٦١٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَآئِكَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. 2

۶۱۶۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٦٣: وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ 3

۶۱۶۳: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسن و حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔''

٦١٦٤: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْيَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَدْ سَبَقَ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ. 4

۶۱۶۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسن و حسین دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔'' ترمذی۔ یہ حدیث فصل اول میں بھی گزر چکی ہے۔

٦١٦٥: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فِی بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ: مَا هٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰی وَرِكَيْهِ، فَقَالَ: ((هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا، وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ 5

۶۱۶۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات کسی ضرورت کے تحت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ کسی چیز کو چھپائے ہوئے تھے، میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ نے یہ کیا چیز چھپا رکھی ہے؟ آپ نے کپڑا اٹھایا تو آپ کے دونوں کولھوں پر حسن و حسین رضی اللہ عنہما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

1 **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٦٦) [وابن ماجه (٤١٢٥ مختصرًا)] ☆ فيه إبراهيم المخزومي: متروك۔

2 **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٦٣)۔

3 **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٦٨ وقال: صحيح حسن)۔

4 **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٧٠ وقال: صحيح) [وهو في صحيح البخاري (٣٧٥٣)] ☆ وانظر الحديث السابق (٦١٣٦)۔

5 **صحيح**، رواه الترمذي (٣٧٦٩ وقال: حسن غريب) وسنده حسن و للحديث شواهد۔

نے فرمایا: ”یہ دونوں میرے بیٹے ہیں، اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، تو بھی ان سے محبت فرما، اور ان سے محبت رکھنے والے سے بھی محبت فرما۔“

٦١٦٦: وَعَنْ سَلْمٰى، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ- تَعْنِي فِي الْمَنَامِ- وَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((شَهِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [1]

٦١٦٦: سلمیٰ بیان کرتی ہیں کہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں، میں نے کہا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ کے سر مبارک اور داڑھی پر مٹی تھی۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ابھی ابھی حسین کی شہادت کے واقعہ میں حاضر ہوا تھا۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٦٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ)). وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ: ((اُدْعِيْ لِيْ اِبْنَيَّ)). فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [2]

٦١٦٧: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا، آپ کے اہل بیت میں سے کون سا شخص آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حسن و حسین۔“ آپ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے: ”میرے بیٹوں کو بلاؤ۔“ آپ انہیں چومتے اور انہیں اپنے گلے سے لگاتے۔“ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٦٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا، اِذْجَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ: ﴿اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ [3]

٦١٦٨: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں خطاب فرما رہے تھے کہ اچانک حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے، انہوں نے سرخ قمیصیں پہن رکھی تھیں، وہ چلتے اور گر پڑتے تھے، رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے، انہیں اٹھایا اور انہیں اپنے سامنے بٹھایا، پھر فرمایا: ”اللہ نے سچ فرمایا: ”تمہارے اموال و اولاد باعث فتنہ ہیں۔“ میں نے ان دو بچوں کو چلتے اور گرتے ہوئے دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔“

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٧١) ☆ سلمى: لا تعرف و حديث أحمد (١/ ٢٨٣) عن ابن عباس قال: ”رأيت رسول الله ﷺ في النوم نصف النهار أشعث أغبر و بيده قارورة فيها دم، قلت: يا رسول الله ما هذا؟ قال: هذا دم الحسين وأصحابه، لم أزل اليوم ألتقطه“ سنده حسن، وهو يغني عن هذا الحديث الضعيف، و في صحيح الحديث شغل عن سقيمه۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٧٢) ☆ فيه يوسف بن إبراهيم: ضعيف۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧٧٤ وقال: حسن غريب) وأبو داود (١١٠٩) والنسائي (٣/ ١٠٨ ح ١٤١٤)۔

٦١٦٩: وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُسَيْنٌ مِنِّي وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

٦١٦٩: یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرے اور حسین میری اولاد سے ہیں۔''

٦١٧٠: وَعَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ النَّبِيَّ ﷺ مَاكَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٦١٧٠: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں جبکہ حسین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس سے نچلے حصے سے مشابہت رکھتے ہیں۔

٦١٧١: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِاُمِّيْ: دَعِيْنِيْ اٰتِي النَّبِيَّ ﷺ فَاُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، وَاَسْاَلَهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَلِيْ وَلَكِ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَسَمِعَ صَوْتِيْ، فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟ حُذَيْفَةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مَا حَاجَتُكَ؟ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ، اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرُنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَاشَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

٦١٧١: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنی والدہ سے کہا: مجھے چھوڑ دیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ نماز مغرب ادا کروں، اور آپ سے درخواست کروں کہ آپ تمہارے لئے اور میرے لیے دعائے مغفرت فرمائیں، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی، آپ (نفل) نماز پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے نماز عشاء ادا کی، پھر آپ واپس گھر جانے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا، آپ ﷺ نے میری آواز سنی تو فرمایا: ''کون ہے؟ کیا حذیفہ ہے؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے، کیا کام ہے؟ (پھر فرمایا) یہ ایک فرشتہ ہے، جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت سنائے کہ فاطمہ اہل جنت کی خواتین کی سردار ہیں۔ اور حسن و حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔''

ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٧٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧٧٥ وقال: حسن)۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٧٩ وقال: حسن غريب) ☆ فيه أبو إسحاق السبيعي : مدلس و عنعن۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧٨١)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٨٤ وقال : حسن صحيح) ☆ فيه زمعة بن صالح: ضعيف، وللحديث شواهد ضعيفة۔

۶۱۷۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے تو کسی آدمی نے کہا: اے لڑکے! کیا خوب سواری ہے جس پر تو سوار ہے! نبی ﷺ نے فرمایا: ''سوار بھی کیا خوب ہے!''

۶۱۷۳: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ الْاٰفٍ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ: لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللّٰهِ! مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ، قَالَ: لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبِيْكَ، وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ، فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى حِبِّيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۱۷۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لیے ساڑھے تین ہزار وظیفہ مقرر کیا، اور (اپنے بیٹے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تین ہزار وظیفہ مقرر فرمایا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے عرض کیا: آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو مجھ پر کیوں فوقیت دی ہے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے کسی معرکے میں مجھ پر سبقت حاصل نہیں کی۔ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے، اور اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ محبوب تھے لہٰذا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔

۶۱۷۴: وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ: ((**هُوَ ذَا، فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ**)). قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا. قَالَ: فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۱۷۴: جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اللہ کے رسول! میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ حاضر ہے، اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے منع نہیں کروں گا۔'' زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! میں آپ پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے افضل پایا۔

۶۱۷۵: وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا، فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُوْلِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۱۷۵: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ جب رسول اللہ ﷺ (بیماری کی وجہ سے) ضعیف ہو گئے تو میں نے اور صحابہ کرام نے مدینہ میں رہائش اختیار کر لی، چنانچہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ خاموش تھے اور کسی سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ مجھ پر اپنے ہاتھ مبارک رکھتے اور انہیں اٹھا لیتے میں نے جان لیا کہ آپ

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٨١٣ وقال: حسن غريب)۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨١٥ وقال: حسن غريب) ☆ إسماعيل بن أبي خالد مدلس و عنعن و للحديث شواهد۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨١٧)۔

میرے لیے دعا کر رہے ہیں۔ ترمذی، اور فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔

٦١٧٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِي حَتَّى أَنَا الَّذِيْ أَفْعَلُ. قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَحِبِّيْهِ فَإِنِّيْ أُحِبُّهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

٦١٧٦: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی ناک صاف کرنا چاہی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اجازت فرمائیں میں صاف کر دیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ اس سے محبت کیا کرو کیونکہ اس سے میں محبت کرتا ہوں۔“

٦١٧٧: وَعَنْ أُسَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا، إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَا لِأُسَامَةَ: اِسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَ: ((أَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا؟)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((لٰكِنِّيْ أَدْرِيْ، اِئْذَنْ لَهُمَا)) فَدَخَلَا، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ)) قَالَا: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ، قَالَ: ((أَحَبُّ أَهْلِيْ إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ: أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ)) قَالَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: ((إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.
وَذُكِرَ: أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ. [2]

٦١٧٧: اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں (باب رسالت پر) بیٹھا ہوا تھا کہ علی اور عباس رضی اللہ عنہما اجازت طلب کرنے کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے ہمیں اجازت لے دیں، میں نے (اندر جا کر) عرض کیا، اللہ کے رسول! علی اور عباس رضی اللہ عنہما اندر آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا، نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیکن میں جانتا ہوں، ان دونوں کو اجازت دے دو۔“ وہ دونوں اندر آئے تو عرض کیا، اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو اپنے اہل خانہ میں سے کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فاطمہ بنت محمد (ﷺ)۔“ انہوں نے عرض کیا: ہم آپ کی خدمت میں آپ کے اہل خانہ کے متعلق پوچھنے نہیں آئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے اہل (یعنی مردوں) میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا، اسامہ بن زید (رضی اللہ عنہما)۔“ انہوں نے عرض کیا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)۔“ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ نے اپنے چچا کو ان سے موخر کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس لیے کہ علی (رضی اللہ عنہ) نے آپ سے پہلے ہجرت کی ہے۔“ ترمذی۔ اور یہ بات: ”آدمی کا چچا اس کے والد کی مانند ہوتا ہے۔“ کتاب الزکوۃ میں گزر چکی ہے۔

---

[1] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨١٨ وقال: حسن غريب)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨١٩ وقال: حسن) ☆ حديث "ان عم الرجل صنو أبيه" تقدم (٦١٤٧) و لم أجده في كتاب الزكاة۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦١٧٨: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ فَرَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ، وَقَالَ: بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٦١٧٨: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر پڑھی، پھر باہر نکلے تو علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ چل رہے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا دیکھا تو انہیں اپنے کندھے پر اٹھالیا، اور فرمایا: میرے والد قربان ہوں، اس کی نبی ﷺ سے مشابہت ہے، علی رضی اللہ عنہ سے مشابہت نہیں، (یہ بات سن کر) علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے۔

٦١٧٩: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا، قَالَ اَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! اِنَّهٗ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ: مَارَاَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا، فَقُلْتُ: اَمَا اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [2]

٦١٧٩: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا تو اسے ایک طشت میں رکھ دیا گیا، وہ (چھڑی کے ساتھ) مارنے لگا اور اس نے ان کے حسن کے بارے میں کچھ کہا، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے، اور اس وقت ان کے سر مبارک پر وسمہ لگا ہوا تھا۔
ترمذی کی روایت میں ہے، انہوں نے کہا: میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا، تو وہ آپ کی ناک پر چھڑی مارنے لگا، اور کہنے لگا: میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا، میں نے کہا: سن لے! یہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے۔

٦١٨٠: وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ، قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَتْ: اِنَّهٗ شَدِيْدٌ، قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَتْ: رَأَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ))**. فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حِجْرِهٖ، ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ، فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ، قَالَتْ:

---

[1] رواه البخاري (٣٧٥٠)۔ [2] رواه البخاري (٣٧٤٨) والترمذي (٣٧٧٨)۔

فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، مَالَكَ؟ قَالَ: ((اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا، فَقُلْتُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَآءَ)). [1]

۶۱۸۰: ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے رات ایک عجیب سا خواب دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: وہ بہت شدید ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے دیکھا کہ گویا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو آپ کے جسم اطہر سے کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے خیر دیکھی ہے، ان شاء اللہ فاطمہ بچے کو جنم دیں گی اور وہ تمہاری گود میں ہوگا۔'' فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور وہ میری گود میں تھا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر میں کسی اور طرف متوجہ ہوگئی، اچانک دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! آپ کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔ میں نے کہا: اس (بچے) کو؟ انہوں نے کہا: ہاں! اور انہوں نے مجھے اس (جگہ) کی سرخ مٹی لا کر دی۔''

٦١٨١: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ، اَشْعَثُ اَغْبَرُ بِيَدِهِ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهِ وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ)). فَاُحْصِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. وَاَحْمَدُ الْاٰخِيْرَ. [2]

۶۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال پراگندہ ہیں اور جسم اطہر غبار آلود ہے، آپ کے ہاتھ میں خون کی بوتل ہے، میں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں آج صبح سے اسے اکٹھا کر رہا ہوں۔'' میں نے اس وقت کو یاد رکھا اور بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اسی وقت انہیں شہید کیا گیا تھا۔ دونوں احادیث کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور آخری حدیث کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔

٦١٨٢: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِعْمَةٍ، وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ، وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٦٩) [وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٣/ ١٧٦- ١٧٧، ١٧٩) فقال الذهبي: "قلت: بل منقطع ضعيف فإن شداداً لم يدرك أم الفضل و محمد بن مصعب: ضعيف"]-

[2] **إسناده حسن**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٧١) و أحمد (١/ ٢٤٢ ح ٢١٦٥)-

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧٨٩ وقال: حسن غريب)-

۶۱۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سے محبت کرو کہ اس نے تمہیں نعمتوں سے نوازا ہے، اور اللہ کی محبت کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہل بیت سے محبت کرو۔''

۶۱۸۳: وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَلَا إِنَّ مِثْلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۶۱۸۳: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اس حال میں کہ وہ کعبہ کے دروازے کو پکڑے ہوئے تھے، میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''سن لو! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔''

[1] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد في فضائل الصحابة (٢/ ٧٨٥ ح ١٤٠٢، زيادات القطيعي، ليس فيه أحمد ولا ابنه) [والحاكم (٣/ ١٥٠، ٢/ ٣٤٣)] ☆ فيه المفضل بن صالح النخاس الأسدي: ضعيف، وأبو إسحاق السبيعي مدلس وعنعن وللحديث شواهد ضعيفة۔

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول

٦١٨٤: عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ: وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ.

۶۱۸۴: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''(اپنے زمانے میں) مریم بنت عمران سب سے بہتر خاتون تھیں، اور (اس زمانے میں) خدیجہ بنت خویلد سب سے بہتر خاتون ہیں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ابوکریب بیان کرتے ہیں، وکیع رحمہ اللہ نے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ فرمایا۔

٦١٨٥: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ وَطَعَامٌ، فَاِذَا اَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَّا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

۶۱۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کیا: ''اللہ کے رسول! خدیجہ (رضی اللہ عنہا) آرہی ہیں، ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے اور کھانا ہے، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام کہنا، اور انہیں جنت میں خول دار موتی کے گھر کی بشارت دینا جس میں کوئی شور وشغب ہوگا نہ کوئی تھکن ہوگی۔''

٦١٨٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَاغِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا وَمَا رَاَيْتُهَا، وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ: كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةَ فَيَقُوْلُ: ((اِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ)). ❸ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٣٢) و مسلم (٦٩/ ٢٤٣٠)۔

❷ متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٢٠) و مسلم (٧١/ ٢٤٣٢)۔

❸ متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٨) و مسلم (٧٥/ ٢٤٣٥)۔

۶۱۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کے بارے میں اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں کیا، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں، لیکن آپ اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے، بسا اوقات آپ بکری ذبح کرتے پھر اس کے ٹکڑے کرتے پھر انہیں خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے تھے، کبھی کبھار میں آپ سے یوں عرض کرتی: گویا دنیا میں خدیجہ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں، آپ ﷺ فرماتے: ''وہ ایسی تھیں، وہ ایسی تھیں اور ان سے میری اولاد ہے۔''

٦١٨٧: وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَا عَائِشُ! هٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُكِ السَّلَامَ)). قَالَتْ: وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ: قَالَتْ: وَهُوَیَرٰی مَالَا اَرٰی. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۶۱۸۷: ابوسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! جبریل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں۔'' انہوں نے فرمایا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ! اور انہوں نے فرمایا: جو چیزیں آپ دیکھتے تھے وہ مجھے نظر نہیں آتی تھیں۔

٦١٨٨: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اُرِیْتُكِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ، یَجِیْئُ بِكِ الْمَلَكُ فِیْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِیْرٍ، فَقَالَ لِیْ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ، فَاِذَا اَنْتِ هِیَ، فَقُلْتُ: اِنْ یَّكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ یُمْضِهِ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [2]

۶۱۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تم مجھے خواب میں تین راتیں دکھائی گئیں۔ فرشتہ ریشم کے ٹکڑے میں تمہیں اٹھائے ہوئے ہے اور اس نے مجھے کہا: یہ آپ کی اہلیہ ہے، میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ آپ تھیں۔'' میں نے کہا: اگر یہ (خواب) اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا فرما دے گا۔''

٦١٨٩: وَعَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا یَتَحَرَّوْنَ بِهَدَایَا هُمْ یَوْمَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا یَبْتَغُوْنَ بِذَالِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَتْ: اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَیْنِ، فَحِزْبٌ فِیْهِ عَائِشَةُ، وَحَفْصَةُ، وَصَفِیَّةُ، وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَ حِزْبُ اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا، كَلِّمِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُكَلِّمُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ: مَنْ اَرَادَاَنْ یُّهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلْیُهْدِهٖ اِلَیْهِ حَیْثُ كَانَ، فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: ((لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ، فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَأْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ امْرَاَةٍ اِلَّا عَائِشَةَ)) قَالَتْ: اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اَذَاكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَاَرْسَلْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ: ((یَا بُنَیَّةُ! اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ؟)). قَالَتْ: بَلٰی! قَالَ: ((فَاَحِبِّیْ هٰذِهٖ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [3]

وَذُكِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ)) فِیْ بَابِ: بَدْءِ الْخَلْقِ بِرِوَایَةِ اَبِیْ مُوْسٰی.

۶۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام اپنے تحائف پیش کرنے کے لیے عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن تلاش کیا کرتے تھے

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٣٧٦٨) و مسلم (٩٠/ ٢٤٤٧)۔

[2] متفق علیه، رواه البخاري (٣٨٩٥) و مسلم (٧٩/ ٢٤٣٨)۔

[3] متفق علیه، رواه البخاري (2581) و مسلم (٨٣/ ٢٤٤٢) o حدیث أنس تقدم (٥٧٢٤)۔

اور وہ اس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی خوشی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اور انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے، ایک گروہ میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ رضی اللہ عنہن تھیں جبکہ دوسرے گروہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کی باقی ازواجِ مطہرات تھیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے مشورہ کیا اور انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے بات کریں کہ آپ لوگوں سے فرما دیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ بھیجنا چاہے تو وہ آپ کی خدمت میں وہیں ہدیہ بھیجے جہاں آپ تشریف فرما ہوں۔ انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''مجھے عائشہ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچاؤ، کیونکہ عائشہ کے علاوہ کسی زوجہ محترمہ کے کپڑے میں مجھ پر وحی نہیں آتی۔'' انہوں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے میں اللہ کے حضور توبہ کرتی ہوں۔ پھر انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا انہوں نے آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹی! کیا تم وہ چیز پسند نہیں کرتی ہو جو میں پسند کرتا ہوں؟'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، ضرور (پسند کرتی ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کرو۔''

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((فضل عائشة على النساء)) باب بدء الخلق میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی سند سے ذکر کی گئی ہے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦١٩٠: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((حَسْبُكَ مِنْ نِّسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

٦١٩٠: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جہان کی خواتین میں سے (کمال کے اعتبار سے) مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد (ﷺ) اور آسیہ زوجہ فرعون رضی اللہ عنہن تمہارے لیے کافی ہیں۔''

٦١٩١: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَآءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

٦١٩١: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام سبز ریشمی کپڑے میں میری تصویر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یہ دنیا و آخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔''

٦١٩٢: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَبَكَتْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِيْ، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) فَقَالَتْ: قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ: اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ، وَاِنَّ

[1] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٧٨ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٨٠ وقال: حسن غريب)۔

عَمَّكِ لَنَبِيٌّ، وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخُرُ عَلَيْكِ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقِى اللّٰهَ يَاحَفْصَةُ!)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [1]

۶۱۹۲: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے (انہیں) کہا ہے: یہودی کی بیٹی، وہ رونے لگیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم کیوں رو رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا ہے کہ میں ایک یہودی کی بیٹی ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ایک نبی کی بیٹی ہو، تمہارا چچا بھی نبی اور تم نبی کی اہلیہ بھی ہو۔ وہ کس بارے میں تم سے فخر کرتی ہیں؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حفصہ! اللہ سے ڈرتی رہو۔''

٦١٩٣: وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا، فَقَالَتْ: اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، فَضَحِكْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. [2]

۶۱۹۳: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں، پھر ان سے کوئی بات کی تو وہ ہنس پڑی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے ان کے رونے اور ان کی ہنسی کے متعلق ان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا تھا کہ میں فوت ہو جاؤں گا تو میں رو پڑی، پھر آپ نے مجھے بتایا کہ مریم بنت عمران کے علاوہ اہل جنت کی خواتین کی میں سردار ہوں۔'' اس پر میں ہنس دی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦١٩٤: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رضي الله عنه قَالَ: مَا اشْتَكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۱۹۴: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر جب بھی کوئی حدیث مشتبہ ہو جاتی تو ہم عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرتے تو ہم اس کے متعلق ان کے ہاں علم پاتے تھے۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

٦١٩٥: وَعَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. [4]

۶۱۹۵: موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے فصاحت و بلاغت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح غریب کہا ہے۔

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٩٤ وقال: حسن صحيح غريب) والنسائي فى الكبرى (٨٩١٩)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٧٣)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٨٣)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٨٤) ☆ فيه عبد الملك بن عمير مدلس و عنعن و المفهوم صحيح۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

مناقب کا بیان

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل اول

٦١٩٦: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِيْ يَدِيْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ، لَاأَهْوِيْ بِهَا إِلٰى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِيْ إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۱۹۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشم کا ایک ٹکڑا ہے، میں جنت میں جس جگہ جانے کا قصد کرتا ہوں تو وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے، میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی نیک آدمی ہے۔'' یا فرمایا: ''عبداللہ نیک آدمی ہے۔''

٦١٩٧: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَّسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ إِلٰى أَنْ يَّرْجِعَ إِلَيْهِ، لَا نَدْرِيْ مَا يَصْنَعُ فِيْ أَهْلِهٖ إِذَا خَلَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۱۹۷: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چال ڈھال اور سیرت و ہدایات میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہیں، اور ان کے گھر سے نکلنے سے لے کر واپس گھر جانے تک یہی صورت رہتی ہے، جب وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ خلوت میں ہوتے ہیں تو معلوم نہیں وہ کیا کرتے ہیں۔

٦١٩٨: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ، فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَّا نَرٰى إِلَّا أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ أُمِّهٖ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۱۹۸: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور میرا بھائی یمن سے واپس آئے تو کچھ مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے ایک فرد ہیں۔ وہ اس لیے کہ ان کا اور ان کی والدہ کا بکثرت نبی ﷺ کے پاس آنا جانا ہم دیکھا کرتے تھے۔

٦١٩٩: وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِسْتَقْرِءُ وا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِّنْ عَبْدِاللّٰهِ

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٧٠١٥) و مسلم (١٣٩/ ٢٤٧٨)۔

[2] رواه البخاري (٦٠٩٧)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٦٣) و مسلم (١١٠/ ٢٤٦٠)۔

بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

۶۱۹۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار حضرات، عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے قرآن کی تعلیم حاصل کرو۔''

٦٢٠٠: وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ، فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَاَتَيْتُ قَوْمًا، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ، فَاِذَا شَيْخٌ قَدْجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ: اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ: اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ، وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ؟ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَايَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ؟ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

۶۲۰۰: علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں شام پہنچا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی: اے اللہ! مجھے کسی صالح ساتھی کی ہم نشینی نصیب فرما، میں لوگوں کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا، چنانچہ ایک بزرگ آئے اور وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے، میں نے کہا: یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا: ابودرداء ہیں، میں نے کہا: میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی صالح شخص کی ہم نشینی نصیب فرمائے تو اس نے مجھے آپ کی ہم نشینی عطا فرمائی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ میں نے کہا، کوفی ہوں، انہوں نے کہا: کیا تمہارے ہاں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) صاحب النعلین صاحب وسادہ ومطہرہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین اٹھانے والے، آپ کا بستر درست کرنے والے اور آپ کے وضو کے لیے پانی کا اہتمام کرنے والے) نہیں ہیں؟ اور تم میں وہ بھی ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی دعا کے ذریعے شیطان سے پناہ دے دی ہے یعنی عمار بن یاسر، کیا تم میں راز دان نہیں ہیں؟ ان رازوں کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی حذیفہ رضی اللہ عنہ۔

٦٢٠١: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

۶۲۰۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ دیکھیں، اور اپنے آگے بلال کے جوتوں کی آواز سنی۔''

٦٢٠٢: وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّامَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سِتَّةَ نَفَرٍ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اُطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِؤُوْنَ عَلَيْنَا، قَالَ: وَكُنْتُ اَنَاوَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ، وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا، فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ، فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

---

❶ متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٠٦) و مسلم (١١٧/ ٢٤٦٤)۔

❷ رواه البخاري (٣٧٤٢)۔

❸ رواه مسلم (١٠٦/ ٢٤٥٧)۔

بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۲۰۲: سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم چھ افراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان لوگوں کو یہاں سے دور کر دو اور یہ ہماری موجودگی میں آنے کی جرأت نہ کریں، راوی بیان کرتے ہیں (ان میں) میں، ابن مسعود، ہذیل قبیلے کا ایک آدمی، بلال اور دو آدمی اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا، اللہ نے جو چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا اور آپ نے اپنے دل میں کوئی بات سوچی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آپ ان لوگوں کو دور نہ کریں جو صبح و شام اپنے رب کو، اس کی رضا مندی کے حصول کے لیے پکارتے رہتے ہیں۔''

٦٢٠٣: وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُ: ((يَا أَبَا مُوْسَى! لَقَدْ أُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۲۰۳: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ''ابوموسیٰ! آپ کو آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔''

٦٢٠٤: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْبَعَةٌ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُوْزَيْدٍ قِيْلَ لِأَنَسٍ مَّنْ أَبُوْزَيْدٍ؟ قَالَ أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۰۴: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چار افراد نے قرآن کو جمع کر لیا تھا: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید رضی اللہ عنہم، انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ابوزید کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے ایک چچا ہیں۔

٦٢٠٥: وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا مَنْ مَّضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ: مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ إِلَّا نَمِرَةٌ، فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غَطُّوْا بِهَا رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوْا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ)). وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

۶۲۰۵: خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی، ہم اللہ کی رضا مندی چاہتے تھے، چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ہاں ثابت ہو گیا، ہم میں سے کچھ (جلد) وفات پا گئے اور انہوں نے اپنے (دنیوی) اجر (مال غنیمت وغیرہ) سے کچھ نہ پایا، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں، وہ غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے، انہیں کفن دینے کے لیے صرف ایک دھاری دار چادر میسر آئی، جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے دونوں پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ہم ان کے دونوں پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر گھاس ڈال دو۔'' اور ہم میں سے وہ بھی ہیں

---

[1] رواه مسلم (٤٦/ ٢٤١٣)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٥٠٤٨) و مسلم (٢٣٥/ ٧٩٣)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٠) و مسلم (١١٩/ ٢٤٦٠)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٩٨) و مسلم (٤٤/ ٩٤٠)۔

کہ ان کے لیے پھل پک چکے ہیں اور وہ انہیں چن رہے ہیں۔ (فتوحات کے بعد دنیوی فوائد بھی حاصل کر رہے ہیں)

٦٢٠٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ ((اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

٦٢٠٦: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش ہل گیا تھا۔“ ایک دوسری روایت میں ہے: ”سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر رحمان کا عرش ہل گیا تھا۔“

٦٢٠٧: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُلَّةُ حَرِيْرٍ، فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا، فَقَالَ: ((اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ؟ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

٦٢٠٧: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی جوڑا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو صحابہ اسے چھونے لگے اور اس کی ملائمیت پر تعجب کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اس کی ملائمیت پر تعجب کرتے ہو۔ سعد بن معاذ کے جنت میں رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں اور زیادہ ملائم ہیں۔“

٦٢٠٨: وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَسٌ خَادِمُكَ، اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ، وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ)). قَالَ اَنَسٌ: فَوَاللّٰهِ! اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ، وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

٦٢٠٨: ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! انس رضی اللہ عنہ آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کے مال واولاد میں اضافہ فرما، اور تو نے جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت فرما۔“ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرا مال بہت زیادہ ہے، اور آج میرے بیٹے اور میرے پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

٦٢٠٩: وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ ((اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ)) اِلَّا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [4]

٦٢٠٩: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ روئے زمین پر چلنے والے کسی اور شخص کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ ”وہ اہل جنت میں سے ہے۔“

٦٢١٠: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ، فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ، فَقُلْتُ: اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَالَا يَعْلَمُ،

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٠٣) و مسلم (١٢٤/ ٢٤٦٦)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨٠٢) و مسلم (١٢٦/ ٢٤٦٨)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٦٣٣٤) و مسلم (١٤٣/ ٢٤٨١)۔

[4] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٢) و مسلم (١٤٧/ ٢٤٨٣)۔

فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ؟ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ۔ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا۔ وَسْطُهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ، اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيْ: اِرْقَهْ، فَقُلْتُ: لَااَسْتَطِيْعُ، فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ، فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ، فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيْلَ: اسْتَمْسِكْ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: **((تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ، وَذَالِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى، فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ))**. وَذَالِكَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۲۱۰: قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اس کے چہرے پر خشوع کے آثار تھے۔ حاضرین نے کہا: یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے، چنانچہ اس نے اختصار کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں، پھر وہ چلا گیا۔ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا، تو میں نے کہا: جس وقت آپ مسجد میں تشریف لائے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! کسی شخص کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جسے وہ جانتا نہیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ایسے کیوں ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں خواب دیکھا تو میں نے اسے آپ سے بیان کیا: میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں، انہوں نے اس کی وسعت اور اس کی شادابی کا ذکر کیا، اس کے وسط میں لوہے کا ستون ہے، اس کا نچلا حصہ زمین میں ہے اور اس کا اوپر والا حصہ آسمان میں ہے، اس کی چوٹی پر ایک حلقہ (کڑا) ہے، مجھے کہا گیا: اس پر چڑھو، میں نے کہا: میں استطاعت نہیں رکھتا، میرے پاس ایک خادم آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں اوپر چڑھ گیا، حتیٰ کہ میں نے اس کی چوٹی پر پہنچ کر حلقے (کڑے) کو پکڑ لیا، مجھے کہا گیا: مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو، میں اسے پکڑے ہوئے تھا کہ میں بیدار ہو گیا، میں نے اسے نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ باغ اسلام ہے، اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے تم تا دم مرگ اسلام پر رہو گے۔'' اور وہ آدمی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

۶۲۱۱: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿**يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ**﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلَ النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ: **((مَا شَاْنُ ثَابِتٍ؟ اَيَشْتَكِيْ؟))** فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ثَابِتٌ: اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَذَكَرَ ذَالِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: **((بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ))**. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۱۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصار کے خطیب تھے، چنانچہ جب یہ آیت: ''اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو'' نازل ہوئی تو ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور نبی ﷺ کی خدمت میں آنا بند کر دیا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ثابت کا کیا معاملہ ہے کیا وہ بیمار ہے؟'' سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٨١٣) و مسلم (١٤٨/ ٢٤٨٤)۔

[2] رواه مسلم (١٨٨، ١٨٧/ ٢١٩)۔

آئے اور رسول اللہ ﷺ نے جو کہا تھا اس کے متعلق انہیں بتایا تو ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری آواز تم سب سے زیادہ بلند ہوتی ہے، لہٰذا میں (اس آیت کے مطابق) جہنمیوں میں سے ہوں، سعد رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (ایسے نہیں) بلکہ وہ تو اہل جنت میں سے ہے۔''

٦٢١٢: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ قَالُوْا: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۲۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، جب یہ آیت ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ نازل ہوئی تو ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے، نبی ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: ''اگر ایمان ثریا پر بھی ہوگا تو تب بھی ان لوگوں میں سے کچھ حضرات اس تک پہنچ جائیں گے۔''

٦٢١٣: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا)). يَعْنِيْ اَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ((وَاُمَّهٗ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اپنے اس بندے یعنی ابو ہریرہ اور ان کی والدہ کو اپنے مؤمن بندوں کا محبوب بنادے اور مؤمنوں کو ان کا محبوب بنادے۔''

٦٢١٤: وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ اَبَاسُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ، فَقَالُوْا: مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَاْخَذَهَا، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ؟ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ: ((يَا اَبَا بَكْرٍ: لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ، لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ)). فَاَتَاهُمْ، فَقَالَ: يَا اِخْوَتَاهُ! اَغْضَبْتُكُمْ؟ قَالُوْا: لَا، يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا اَخِيْ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

۶۲۱۴: عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان سلمان، صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرے اس وقت اور صحابہ کرام بھی موجود تھے، انہوں نے کہا: اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن سے اپنا حق وصول نہیں کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسی بات قریش کے معتبر اور سردار شخص کے بارے میں کہتے ہو؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہیں بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! شاید کہ تم نے انہیں ناراض کر دیا ہے، اگر تم نے انہیں ناراض کیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔'' وہ ان کے پاس آئے اور کہا: بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بھائی! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

٦٢١٥: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ، وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ)).

---

[1] متفق علیه، رواه البخاري (٤٨٩٧) و مسلم (٢٣١/ ٢٥٤٦)۔

[2] رواه مسلم (١٥٨/ ٢٤٩١)۔

[3] رواه مسلم (١٧٠/ ٢٥٠٤)۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۲۱۵: انس رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار سے محبت علامت ایمان ہے، اور عداوت انصار علامت نفاق ہے۔''

٦٢١٦: وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اَلْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۲۱۶: براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''انصار سے صرف مؤمن شخص ہی محبت کرتا ہے جبکہ انصار سے صرف منافق شخص ہی عداوت رکھتا ہے، چنانچہ جس نے ان سے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس نے ان سے عداوت کی تو اللہ اس سے عداوت کرے گا۔''

٦٢١٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا: حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ، اَلْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ، فَقَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، فَحُدِّثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَقَالَتِهِمْ، فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ؟)) فَقَالَ فُقَهَاءُهُمْ: اَمَّا ذَوُوْ رَاْيِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا، وَاَمَّا اُنَاسًا مِّنَّا حَدِيْثَةً اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُ الْاَنْصَارَ، وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ، اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ رَضِيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۱۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن قبیلے کے اموال میں سے غنیمت عطا فرمائی اور آپ قریش کے (نو مسلم) افراد کو سو سو اونٹ دینے لگے تو انصار کے کچھ لوگوں نے کہا: اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے، آپ قریشیوں کو تو عطا فرما رہے ہیں جبکہ ہمیں چھوڑ رہے ہیں، اور صورت حال یہ ہے کہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ابھی تک ٹپک رہا ہے، ان کی یہ گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انہیں چمڑے کے ایک خیمے میں جمع کیا اور آپ نے ان کے علاوہ کسی اور کو وہاں نہ بلایا، جب وہ اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تمہارے متعلق مجھے کیا خبر پہنچی ہے؟'' ان (انصار) کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے سنجیدہ لوگوں نے تو کوئی بات نہیں کی، البتہ ہمارے چند نو عمر لڑکوں نے کہا ہے: اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاف فرمائے کہ وہ قریشیوں کو دے رہے ہیں اور انصار کو چھوڑ رہے ہیں، جبکہ ہماری تلواروں سے ان (قریشیوں) کا خون ٹپک رہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے نو مسلموں کو ان کی

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٨٤) و مسلم (١٢٨/ ٧٤)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٨٣) و مسلم (١٢٩/ ٧٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣١٤٧) و مسلم (١٣٢/ ١٠٥٩)۔

تالیف قلبی کے لیے دیا ہے، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ لوگ تو مال و دولت لے کر واپس جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو واپس جاؤ۔'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، اللہ کے رسول! ہم اس پر راضی ہیں۔

٦٢١٨: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا، الْاَنْصَارُ شِعَارٌ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ، اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً، فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۶۲۱۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا، اگر سارے لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا، انصار استر ہیں جبکہ باقی لوگ اوپر کا کپڑا ہیں، بے شک تم لوگ میرے بعد ترجیح دیکھو گے (کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی) تم صبر کرنا حتیٰ کہ تم حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔''

٦٢١٩: وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ، وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ)). فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ، اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ، وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((قُلْتُمْ: اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ؛ كَلَّا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ، اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)). قَالُوْا: وَاللّٰهِ! مَاقُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: ((فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۱۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائے تو وہ امن میں ہے، جو ہتھیار ڈال دے وہ امن میں ہے۔'' انصار نے کہا: اس آدمی کو اپنے رشتہ داروں سے رحمت اور اپنے شہر کی محبت نے پکڑ لیا، (ان کی اس بات کے متعلق) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے کہا ہے کہ اس آدمی کو اپنے کنبے سے شفقت اور اپنے شہر سے محبت نے پکڑ لیا ہے، سن لو، ایسے نہیں، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی، میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کی قسم! ہم نے تو محض اللہ اور اس کے رسول کی رفاقت کے حصول کے لیے ایسے کہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے رہیں۔''

٦٢٢٠: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى صِبْيَانًا وَّنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ، اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ)). يَعْنِی الْاَنْصَارَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کے) کچھ بچوں اور خواتین کو کسی شادی کی تقریب سے واپس آتے

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٣٠) و مسلم (١٣٩/ ١٠٦١)۔ [2] رواه مسلم (٨٦/ ١٧٨٠)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٨٥) و مسلم (١٧٤ / ٢٥٠٨)۔

ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: ''اے اللہ! (تو جانتا ہے) تم تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو، اے اللہ! (تو جانتا ہے) تم یعنی انصار تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔''

٦٢٢١: وَعَنْهُ، قَالَ: مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَا: مَا يُبْكِيْكُمْ؟ فَقَالُوْا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَّا، فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهُ بِذَالِكَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَالِكَ الْيَوْمِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ، فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ، فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۲۲۱: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوبکر اور عباس رضی اللہ عنہما انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ اس وقت رو رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کو یاد کیا جس میں ہم (بیٹھا کرتے) تھے، ان دونوں میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے اس کے متعلق آپ کو بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر کپڑے کی پٹی باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اور اس روز کے بعد آپ منبر پر تشریف نہ لا سکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''میں انصار کے بارے میں تمہیں وصیت کرتا ہوں، وہ میرے جسم و جان (دست و بازو) ہیں، وہ اپنی ذمہ داریاں نبھا چکے، اب ان کے حقوق باقی ہیں، تم ان کے نیکوکاروں کی طرف سے (عذر) قبول کرنا اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرنا۔''

٦٢٢٢: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ، حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۲۲۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! باقی لوگ تو بہت زیادہ ہو جائیں گے جبکہ انصار کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ وہ لوگوں میں کھانے میں نمک کے تناسب سے ہو جائیں گے، تم میں سے جو شخص کسی ایسی چیز کا ذمہ دار و سرپرست ہو جس میں وہ کسی کو نقصان اور کسی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ ان (انصار) کے نیکوکاروں کے نیک کاموں کو قبول کرے اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرے۔''

٦٢٢٣: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [3]

---

[1] رواه البخاري (٣٧٩٩)۔

[2] رواه البخاري (٣٦٢٨)۔

[3] رواه مسلم (١٧٢/ ٢٥٠٦)۔

۶۲۲۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! انصار، انصار کی اولاد اور انصار کی اولاد کی اولاد کی مغفرت فرما۔''

٦٢٢٤: وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوْ النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُوْعَبْدِ الْاَشْھَلِ، ثُمَّ بَنُوْالْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُوْسَاعِدَةَ، وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [1]

۶۲۲۴: ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کا سب سے بہترین قبیلہ بنونجار کا قبیلہ ہے، پھر بنو عبدالاشہل، بنوحارث بن خزرج، پھر بنوساعدہ اور انصار کے ہر قبیلے میں خیر ہے۔''

٦٢٢٥: وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ۔وَفِیْ رِوَایَۃٍ: وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ۔ فَقَالَ: ((اِنْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ، فَاِنَّ بِھَا ظَعِیْنَۃً مَعَھَا کِتَابٌ فَخُذُوْہُ مِنْھَا)). فَانْطَلَقْنَا یَتَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلَی الرَّوْضَۃِ، فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَۃِ، فَقُلْنَا: اَخْرِجِی الْکِتَابَ، قَالَتْ: مَامَعِیْ مِنْ کِتَابٍ، فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْلَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ، فَاَخْرَجَتْہُ مِنْ عِقَاصِھَا، فَاَتَیْنَا بِہِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا فِیْہِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ اِلٰی نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ، یُخْبِرُھُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((یَا حَاطِبُ! مَا ھٰذَا؟)) فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَاتَعْجَلْ عَلَیَّ، اِنِّیْ کُنْتُ امْرَأً مُّلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ، وَلَمْ اَکُنْ مِّنْ اَنْفُسِھِمْ، وَکَانَ مَنْ مَّعَکَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ لَھُمْ قَرَابَۃٌ یَّحْمُوْنَ بِھَا اَمْوَالَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ بِمَکَّۃَ، فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ ذَالِکَ مِنَ النَّسَبِ فِیْھِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْھِمْ یَدًا یَحْمُوْنَ بِھَا قَرَابَتِیْ، وَمَا فَعَلْتُ کُفْرًا، وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ، وَلَا رِضًی بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکُمْ)). فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَضْرِبْ عُنُقَ ھٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا، وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ)). وَفِیْ رِوَایَۃٍ: ((قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ)). فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [2]

۶۲۲۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو، زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو، ایک دوسری روایت میں مقداد کے بجائے ابومرثد رضی اللہ عنہ کا نام ہے، کسی کام پر روانہ فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم چلتے جانا حتیٰ کہ تم روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ، وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم وہ اس سے لے لینا۔'' ہم روانہ ہوئے، ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے رہے حتیٰ کہ ہم روضہ خاخ پر پہنچ گئے، اور وہاں ہمیں وہ عورت مل گئی۔ ہم نے کہا: خط نکالو، اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے کہا: خط نکال دو ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے، چنانچہ اس نے وہ خط اپنی چوٹی سے نکال دیا، ہم وہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس میں لکھا ہوا تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے اہل مکہ کے چند مشرکین کے نام، انہوں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض امور کے متعلق انہیں خبر دی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حاطب یہ کیا (ماجرا) ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٧٨٩) و مسلم (١٧٧/ ٢٥١١)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٦٢٥٩ والرواية الثانية: ٤٢٧٤) و مسلم (١٦١/ ٢٤٩٤)۔

میرے متعلق جلدی نہ فرمانا، میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میں قریش کا حلیف ہوں، میں ان کے خاندان میں سے نہیں ہوں، اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان کی تو (ان سے) قرابت ہے جس کی وجہ سے وہ مکہ میں ان کے اموال اور اہل وعیال کی حفاظت کر رہے ہیں، میں نے ان سے نسبی رشتہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ پسند کیا کہ میں ان سے کوئی احسان کروں، جس کی وجہ سے وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کفر کی وجہ سے کیا ہے نہ اپنے دین سے ارتداد کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر کو پسند کر کے کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے تم سے سچی بات کی ہے۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! مجھے اجازت فرمائیں میں اس منافق کی گردن اڑا دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے غزوۂ بدر میں شرکت کی ہے، اور تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اہل بدر کے احوال پہلے سے جان لیے تھے، اس لیے اس نے فرمایا: ''جو چاہو سو کرو، تمہارے لیے جنت واجب ہو چکی ہے۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: ''میں تمہیں معاف کر چکا۔'' تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

٦٢٢٦: وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ جِبْرَئِيلُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَاتَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ؟)) قَالَ: ((مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ)). اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: ((وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۲۲۶: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ''تم اہل بدر کو اپنے ہاں کس درجہ میں شمار کرتے ہو؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سے سب سے افضل۔'' یا آپ نے اسی طرح کی بات فرمائی۔'' انہوں (جبریل علیہ السلام) نے فرمایا: ''اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک ہوئے ان کا بھی بلند درجہ ہے۔''

٦٢٢٧: وَعَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنِّي لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَّةَ)). قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ قَالَ: ((فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾)).

وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۲۷: حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شرکت کرنے والا کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے: ''تم میں سے ہر شخص نے اس پر وارد ہونا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے سنا نہیں، وہ فرماتا ہے: پھر وہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بچا لے گا۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: ''ان شاء اللہ، اصحاب شجرہ جنہوں نے اس (درخت) کے نیچے بیعت کی تھی جہنم میں داخل نہیں ہوں گے۔''

٦٢٢٨: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ، قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: ((اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ

[1] رواه البخاري (٣٩٩٢)۔

[2] رواه مسلم (١٦٣/ ٢٤٩٦)۔

الْأَرْضِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [1]

۶۲۲۸: جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو افراد تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''آج زمین والوں میں سے تم سب سے بہتر ہو۔''

٦٢٢٩: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ)). فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ، ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ)). فَاَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ)) فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.

۶۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ثنیۃ المرار کی چوٹی پر چڑھے گا تو اس کے گناہ اس طرح ختم کر دیے جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ ختم کے گئے تھے۔'' بنو خزرج کا دستہ سب سے پہلے اس پر چڑھا، پھر باقی لوگ متواتر پہنچتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سرخ اونٹ والے کے سوا تم سب کی مغفرت ہو گئی۔'' ہم اس شخص کے پاس آئے تو ہم نے کہا: آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے مغفرت طلب کریں، اس نے کہا: اگر میں اپنا گم شدہ اونٹ پا لوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارا ساتھی میرے لیے مغفرت طلب کرے۔

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔'' باب فضائل القرآن کے بعد ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل ثانی

٦٢٣٠: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ: اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ، وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ)). [3]

وَفِيْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ: ((مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ)) بَدَلَ: ((وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۶۲۳۰: ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد میرے دو صحابہ ابوبکر و عمر کی اقتدا

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٤١٥٤) و مسلم (٧١/ ١٨٥٦)۔

[2] رواه مسلم (١٢/ ٢٨٨٠) ٥ حديث أنس لأبي بن كعب رضي الله عنهما تقدم (٢١٩٦)۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٦٦٣)۔

کرنا، عمار کی راہ پر چلنا، ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی وصیت کو لازم پکڑنا۔''

حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''ابن مسعود جو بات تم سے کہیں اس کی تصدیق کرنا۔'' اس میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی وصیت کو لازم پکڑنا'' کے الفاظ کے بجائے مذکورہ بالا الفاظ ہیں۔

٦٢٣١: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ، لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. [1]

۶۲۳۱: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کسی مشورہ کے بغیر کسی شخص کو امیر مقرر کرتا تو میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ان کا امیر مقرر کرتا۔''

٦٢٣٢: وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَلِيْ. أَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا، فَوُفِّقْتَ لِيْ. فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ، جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ. فَقَالَ: أَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ مُجَابُ الدَّعْوَةِ؟ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَعْلَيْهِ؟ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ وَعَمَّارُ الَّذِيْ أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ؟ يَعْنِي الْإِنْجِيْلَ وَالْقُرْآنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۳۲: خیثمہ بن ابی سبرہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ آیا تو میں نے اللہ سے درخواست کی وہ کسی صالح شخص کی ہم نشینی اختیار کرنے کی توفیق بخشے، چنانچہ اس نے میرے لیے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہم نشینی میسر فرما دی، میں ان کے پاس بیٹھ گیا، میں نے کہا: میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی صالح شخص کی ہم نشینی میسر فرمائے، مجھے تمہاری ہم نشینی نصیب ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم کہاں سے (آئے) ہو؟ میں نے کہا کوفہ سے اور میں خیر کی طلب و تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم میں مستجاب الدعوات سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت کے لیے وضو کا انتظام کرنے والے اور آپ کے جوتے اٹھانے والے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دان حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ جنہیں اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے، اور صاحب کتابین یعنی انجیل و قرآن پر ایمان رکھنے والے سلمان نہیں ہیں؟

٦٢٣٣: وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْبَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۲۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا شخص ہے ابوبکر، اچھا شخص ہے عمر، اچھا شخص ہے

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٠٨) و ابن ماجه (١٣٧) ☆ فيه الحارث الأعور: ضعيف و أبو إسحاق السبيعي مدلس و عنعن۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨١١) ☆ قتادة مدلس وعنعن وللحديث شواهد معنوية۔ [3] إسناده صحيح، رواه الترمذي (٣٧٩٥)۔

ابوعبیدہ بن جراح، اچھا شخص ہے اسید بن حضیر، بہترین آدمی ہے ثابت بن قیس بن شماس، بہترین آدمی ہے معاذ بن جبل اور اچھا شخص ہے معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہم۔‘‘

٦٢٣٤: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَ سَلْمَانَ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: ’’جنت تین اشخاص، علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم کی مشتاق ہے۔‘‘

٦٢٣٥: وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ رضی اللہ عنہ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ائْذَنُوْا لَهٗ، مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۳۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’انہیں اجازت دے دو۔ بہت ہی اچھے شخص کے لیے خوش آمدید۔‘‘

٦٢٣٦: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَاخُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۲۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’عمار کو جب بھی دو امور میں سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے ان میں سے مشکل کام کو پسند کیا۔‘‘

٦٢٣٧: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ: مَاأَخَفَّ جَنَازَتَهٗ، وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۶۲۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا: اس کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے، اور یہ بنو قریظہ کے متعلق اس کے فیصلے کی وجہ سے ہے، نبی ﷺ تک بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہلکا اس لیے ہے کہ فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔‘‘

٦٢٣٨: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ، وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [5]

۶۲۳۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’آسمان تلے روئے زمین پر ابوذر سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں۔‘‘

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٩٧ و قال: حسن غريب) ☆ فيه الحسن البصري مدلس مشهور وعنعن۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٣٧٩٨ وقال: حسن صحيح)۔ [3] **ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٩٩) [وابن ماجه (١٤٨) والحاكم (٣/ ٣٨٨ ح ٥٦٦٥) و أحمد (٦/ ١١٣)] ☆ فيه حبيب بن أبي ثابت مدلس و عنعن وللحديث شاهد عند أحمد (١/ ٣٨٩، ٤٤٥) والحاكم (٣/ ٣٨٨ ح ٥٦٦٤) من حديث سالم بن أبى الجعد عن ابن مسعود رضي الله عنه به و سنده منقطع وقال علي بن المديني: "سالم ابن أبى الجعد: لم يلق ابن مسعود" فالحديث ضعيف من جميع الطريقين۔ [4] **صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٤٩ وقال: حسن صحيح) و أصله في صحيح مسلم (٢٤٦٧)۔

[5] **حسن**، رواه الترمذي (٣٨٠١ وقال: حسن غريب)۔

٦٢٣٩: وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ)). يَعْنِي فِي الزُّهْدِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

۶۲۳۹: ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آسمان تلے روئے زمین پر ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ راست گو اور عہد وفا کرنے والا اور زہد میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے زیادہ مشابہ کوئی نہیں۔''

٦٢٤٠: وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، قَالَ: اِلْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ، وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

۶۲۴۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا: چار اشخاص سے علم حاصل کرو، عویمر ابودرداء، سلمان، ابن مسعود اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہم سے اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودی تھے، پھر اسلام قبول کیا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''آپ دس جنتیوں میں سے دسویں ہیں۔''

٦٢٤١: وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِاسْتَخْلَفْتَ؟ قَالَ: ((اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ، وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ، وَمَا اَقْرَأَكُمْ عَبْدُاللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

۶۲۴۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ خلیفہ مقرر فرما دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں نے تم پر خلیفہ مقرر کر دیا اور تم نے اس کی نافرمانی کی تو تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے، لیکن حذیفہ جو تمہیں بتائیں اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ جو تمہیں پڑھائیں اسے پڑھو۔''

٦٢٤٢: وَعَنْهُ، قَالَ: مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ، اِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ ❹

۶۲۴۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہر شخص کے متعلق اندیشہ ہے کہ اسے فتنہ نقصان پہنچائے گا، لیکن ان کے متعلق کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''فتنہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

٦٢٤٣: وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا، فَقَالَ: ((يَا عَآئِشَةُ! مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ، وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ)) فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❺

۶۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر میں چراغ جلتا ہوا دیکھا تو فرمایا: ''عائشہ! میرا خیال ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے، تم اس بچے کا نام نہ رکھنا، اس کا نام میں خود رکھوں گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (بچے) کا نام

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٠٢)۔ ❷ **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٠٤ وقال: حسن صحيح)۔

❸ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨١٢ وقال: حسن) ☆ فيه أبو اليقظان عثمان بن عمير: ضعيف و شريك القاضي مدلس وعنعن۔ ❹ **سنده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٦٦٣) ☆ هشام بن حسان مدلس و عنعن۔

❺ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٢٦ وقال: حسن غريب) ☆ فيه عبد الله بن مؤمل: ضعيف، و حديث مسلم (٢١٤٦) هو المحفوظ۔

عبداللہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے کھجور کے ساتھ اسے گھٹی دی۔

٦٢٤٤: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا، وَاهْدِ بِهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۴۴: عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ''اے اللہ! اسے ہادی اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے ہدایت نصیب فرما۔''

٦٢٤٥: وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَسْلَمَ النَّاسُ، وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. [2]

۶۲۴۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں نے اسلام قبول کیا اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی اسناد قوی نہیں۔

٦٢٤٦: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا جَابِرُ! مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟)) قُلْتُ: اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، قَالَ: ((اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ اَبَاكَ؟)) قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ، وَاَحْيَا اَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا، قَالَ: يَا عَبْدِيْ! تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِيْنِيْ، فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً. قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ)). فَنَزَلَتْ: ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا......﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۲۴۶: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ملاقات کی تو فرمایا: ''جابر! کیا بات ہے کہ میں تمہیں مغموم دیکھ رہا ہوں؟'' میں نے عرض کیا: میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے بچے اور قرض چھوڑا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس چیز کے متعلق خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ نے تیرے والد سے ملاقات فرمائی؟'' میں نے عرض کیا، ضرور اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جس سے بھی کلام فرمایا، پس پردہ کلام فرمایا، اور تیرے والد کو زندہ کیا تو اس سے حجاب کے بغیر کلام فرمایا، فرمایا: میرے بندے! تمنا کر، میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا: رب جی! تو مجھے زندہ فرما تا کہ میں تیری خاطر دوبارہ شہید کر دیا جاؤں، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میری طرف سے فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ واپس نہیں جائیں گے۔'' تب یہ آیت نازل ہوئی: ''اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کو مردہ مت کہو۔''

٦٢٤٧: وَعَنْهُ، قَالَ: اسْتَغْفَرَلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [4]

۶۲۴۷: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے پچیس مرتبہ مغفرت طلب کی۔

٦٢٤٨: وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ، لَوْ اَقْسَمَ

---

[1] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٣٨٤٢ وقال: حسن غريب)۔ [2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٤٤) وللحديث شاهد۔ [3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠١٠)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٨٥٢ وقال: حسن غريب صحيح) ☆ فيه أبو الزبير مدلس و عنعن و أخرج مسلم (ح ٧١٥ بعد ح ١٥٩٩) من حديث أبي الزبير بغير هذا اللفظ وهو الصحيح المحفوظ۔

عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، مِنهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. ❶

۶۲۴۸: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کتنے ہی لوگ ہیں جو پراگندہ بال ہیں، غبار آلود ہیں ان پر دو بوسیدہ کپڑے ہیں، ان کی کوئی وقعت نہیں ہوتی لیکن اگر وہ اللہ پر قسم اٹھالیں تو وہ اسے پوری فرما دیتا ہے، براء بن مالک بھی انہی میں سے ہیں۔''

۶۲۴۹: وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلَا اِنَّ عَيْبَتِىَ الَّتِىْ اٰوِىْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِىْ، وَاِنَّ كَرِشِىَ الْاَنْصَارُ، فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِهِمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. ❷

۶۲۴۹: ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سن لو! میرے اہل بیت میرے خاص ہیں جہاں میں پناہ لیتا ہوں، اور میرے راز دان انصار ہیں، ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو اور ان کے نیکوکاروں سے (عذر) قبول کرو۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۶۲۵۰: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. ❸

۶۲۵۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص انصار سے دشمنی نہیں رکھے گا۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۵۱: وَعَنْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ، فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ)).رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❹

۶۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اپنی قوم کو سلام کہو، کیونکہ وہ سوال کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور لڑائی کے وقت صبر کرتے ہیں۔''

۶۲۵۲: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ رضی اللہ عنہ جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَشْكُوْ حَاطِبًا اِلَيْهِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَيْبِيَّةَ)).رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❺

۶۲۵۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے حاطب کی شکایت کرتے ہوئے کہا: اللہ کے رسول! حاطب جہنم میں جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو جھوٹ کہتا ہے، وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شرکت کر چکا ہے۔''

---

❶ **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٨٥٤ وقال: حسن غريب) والبيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٣٦٨) [وصححه الحاكم (٣/ ٢٩٢) ووافقه الذهبي]۔ ❷ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٠٤) ☆ فيه عطية العوفي: ضعيف مشهور مع التدليس القبيح۔ ❸ صحيح، رواه الترمذي (٣٩٠٦)۔

❹ **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٠٣ وقال: حسن صحيح) ☆ فيه محمد بن ثابت البناني: ضعيف، وتابعه الضعيف: الحسن بن أبي جعفر۔ ❺ رواه مسلم (١٦٢/ ٢١٩٥)۔

٦٢٥٣: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللّٰهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا؟ فَضَرَبَ عَلَى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وَقَوْمُهُ، وَلَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنَ الْفُرْسِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اگر تم پھر گئے تو اللہ تمہاری جگہ دوسری قوم لے آئے گا، پھر وہ تمہاری مانند نہیں ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہیں جن کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم پھر گئے تو وہ ہماری جگہ آ جائیں گے اور وہ ہماری طرح نہیں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''یہ اور ان کی قوم، اگر دین ثریا پر بھی ہوا تو فارسی لوگ اسے حاصل کر لیں گے۔''

٦٢٥٤: وَعَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((لَأَنَا بِهِمْ۔ أَوْ بِبَعْضِهِمْ۔ أَوْثَقُ مِنِّي بِكُمْ۔ أَوْ بِبَعْضِكُمْ۔)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۵۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ان پر یا ان کے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد کرتا ہوں۔''

الفصل الثالث

فصل ثالث

٦٢٥٥: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ، وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ)). قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((أَنَا وَابْنَايَ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُوبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَأَبُوذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [3]

۶۲۵۵: علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے سات برگزیدہ نگہبان ہوتے ہیں، جبکہ مجھے چودہ عطا کیے گئے ہیں، ہم نے عرض کیا، وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور میرے دو بیٹے (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم۔''

٦٢٥٦: وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: فَجَعَلَ يُغَلِّظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ

[1] **سنده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٢٦٠) ☆ شيخ من أهل المدينة مجهول۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٩٣٢ وقال: غريب) ☆ صالح بن أبي صالح مهران ضعيف (انظر تقريب التهذيب: ٢٨٦٧) و سفيان بن وكيع ضعيف أيضًا۔

[3] **إسناده ضعيف**، رواه الترمذي (٣٧٨٥) [وصححه الحاكم (٣/ ١٩٩) فتعقبه الذهبي بقوله: "بل كثير واهٍ"] ☆ فيه كثير النواء: ضعيف۔

اِلَّا غِلْظَةً، وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَبَكٰى عَمَّارٌ وَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا تَرَاهُ؟ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ، وَقَالَ: ((مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ)). قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهُ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ. [1]

۶۲۵۶: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی معاملہ میں مکالمہ ہو گیا تو میں نے ان سے سخت لہجے میں بات کی تو عمار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت لگانے چلے گئے، خالد رضی اللہ عنہ آئے تو عمار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد رضی اللہ عنہ کی شکایت کر رہے تھے، راوی بیان کرتے ہیں، خالد رضی اللہ عنہ ان سے سخت لہجے میں بات کرنے لگے اور اس سختی میں اضافہ ہوتا چلا گیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہیں کوئی بات نہیں کر رہے، (اس پر) عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ انہیں دیکھ نہیں رہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا: ''جس نے عمار سے عداوت رکھی اللہ اس سے عداوت رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھے گا تو اللہ اس سے بغض رکھے گا۔'' خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں وہاں سے نکلا تو عمار رضی اللہ عنہ کی رضا مندی کے سوا مجھے کوئی چیز زیادہ محبوب نہیں تھی۔ میں نے انہیں راضی کرنے کی کوشش کی حتیٰ کہ وہ راضی ہو گئے۔

٦٢٥٧: وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ [2]

۶۲۵۷: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''خالد اللہ عزوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں، اور اپنے قبیلے کے اچھے نوجوان ہیں۔'' دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٢٥٨: وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: سَمِّهِمْ لَنَا. قَالَ: ((عَلِيٌّ مِنْهُمْ)). يَقُوْلُ ذَالِكَ ثَلَاثًا: ((وَاَبُوْذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. [3]

۶۲۵۸: بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تبارک و تعالیٰ نے چار اشخاص سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے، اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہمیں ان کے نام بتا دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی ان میں سے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ان کا نام لیا'' (باقی) ابوذر، مقداد اور سلمان ہیں، اس نے مجھے ان سے محبت کرنے کا مجھے حکم فرمایا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے۔'' ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٤/ ٨٩ ح ١٦٩٣٨) [والحاكم (٣/ ٣٩٠ - ٣٩١) وصححه وللسند علة ذكرها الذهبي و لكنها غير قادحة]۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه أحمد (٤/ ٩٠ ح ١٦٩٤٨) ☆ فيه عبد الملك بن عمير: مدلس ولم أجد تصريح سماعه فالسند ضعيف وقال رسول الله ﷺ في خالد بن الوليد رضي الله عنه: "حتى أخذ الراية سيف من سيوف الله حتى فتح الله عليهم" رواه البخاري في صحيحه (٤٢٦٢) و هذا الحديث يغني عنه۔

[3] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٧١٨) [و ابن ماجه (١٤٩)] ☆ شريك القاضي صرح بالسماع عند أحمد (٥/ ٣٥١ ح ٢٢٩٦٨) وحديثه حسن إذا صرح بالسماع و حدث قبل اختلاطه۔

حدیث حسن غریب ہے۔

٦٢٥٩: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ سَيِّدُنَا، وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِیْ بِلَالًا رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [1]

۶۲۵۹: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہمارے سردار ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمارے سردار یعنی بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔

٦٢٦٠: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ: اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِیْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِیْ، وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِیْ لِلّٰهِ فَدَعْنِیْ وَعَمَلَ اللّٰهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [2]

۶۲۶۰: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تو آپ نے مجھے اپنی ذات کے لیے خریدا ہے تو پھر آپ مجھے روک رکھیں، اور اگر آپ نے مجھے اللہ کی خاطر خریدا ہے تو پھر مجھے چھوڑ دیں اور اللہ کے راستے میں عمل کرنے دیں۔

٦٢٦١: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ، فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ، فَقَالَتْ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ: مِثْلَ ذَالِكَ، وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**مَنْ يُضِيْفُهٗ؟ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ**)). فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ: هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِیْ قَالَ: فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَیْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ، فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ، فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ، فَقُوْمِیْ اِلَى السِّرَاجِ كَیْ تُصْلِحِيْهِ فَاَطْفِئِيْهِ، فَفَعَلَتْ، فَقَعَدُوْا، وَاَكَلَ الضَّيْفُ، وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((**لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ۔ اَوْضَحِكَ اللّٰهُ۔ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ**)).

وَفِیْ رِوَايَةٍ مِثْلُهٗ، وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ وَفِیْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿**وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ**﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

۶۲۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا، مجھے شدید بھوک لگی ہوئی ہے، چنانچہ آپ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! میرے پاس تو صرف پانی ہے پھر آپ نے دوسری محترمہ کے پاس پیغام بھیجا تو اس نے بھی اسی طرح کہا، اور تمام ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس کی مہمان نوازی کرے گا اللہ اس پر رحم فرمائے گا۔'' انصار میں سے ابوطلحہ نامی ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا، اللہ کے رسول میں، وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی اہلیہ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: صرف میرے بچوں کے لیے کھانا ہے، انہوں نے

---

[1] رواه البخاري (٣٧٥٤)۔

[2] رواه البخاري (٣٧٥٥)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٤٨٨٩) و مسلم (١٧٢ / ٢٠٥٤)۔

فرمایا: کسی چیز کے ذریعے انہیں دلا سادے کر سلا دو۔ جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اسے ظاہر کرنا کہ ہم کھا رہے ہیں، جب وہ کھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے تو چراغ درست کرنے کے بہانے اسے بجھا دینا، چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا، وہ بیٹھ گئے، مہمان نے کھانا کھالیا اور ان دنوں (میاں بیوی) نے بھوکے رہ کر رات بسر کی، جب صبح کے وقت وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے فلاں مرد اور فلاں عورت (کے ایثار) پر تعجب فرمایا، یا اللہ ان دونوں پر ہنس پڑا۔'' ایک دوسری روایت میں ہے: آپ نے ابوطلحہ کا نام نہیں لیا، اور اس روایت کے آخر میں ہے: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ اپنی جانوں پر دوسرے کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ انہیں خود بھی ضرورت ہوتی ہے۔''

٦٢٦٢: وَعَنْهُ، قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ، فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟)) فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ. فَيَقُوْلُ: ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)) وَيَقُوْلُ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَاَقُوْلُ: فُلَانٌ. فَيَقُوْلُ: ((بِئْسَ عَبْدُاللّٰهِ هٰذَا)) حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقُلْتُ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ. فَقَالَ: ((نِعْمَ عَبْدُاللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو لوگ ادھر ادھر پھرنے لگے، رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''ابوہریرہ! یہ کون ہے؟'' میں عرض کرتا: فلاں ہے، آپ ﷺ فرماتے: ''یہ اللہ کا بندہ اچھا ہے۔'' آپ ﷺ پوچھتے: ''یہ کون ہے؟'' میں عرض کرتا: فلاں ہے، آپ ﷺ فرماتے: ''یہ اللہ کا بندہ برا ہے۔'' حتیٰ کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کیا: خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا بندہ خالد بن ولید اچھا ہے، وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔''

٦٢٦٣: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا، فَدَعَا بِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [2]

۶۲۶۳: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے عرض کیا، اللہ کے نبی! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں، ہم نے بھی آپ کی اتباع کی ہے، آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے متبعین کو ہم میں شریک فرما دے، آپ ﷺ نے اس کی دعا فرمائی۔

٦٢٦٤: وَعَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: وَقَالَ اَنَسٌ: قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ، وَيَوْمَ بِئْرِمَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ، وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [3]

۶۲۶۴: قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم قبائل عرب میں سے کوئی ایسا قبیلہ نہیں جانتے جس کے شہداء کی تعداد انصار سے زیادہ ہو، اور روز قیامت سب سے زیادہ معزز قبیلہ انصار کا قبیلہ ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوۂ احد میں ان کے ستر آدمی شہید ہوئے، بئر معونہ کے واقعہ میں ستر شہید ہوئے، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں یمامہ کی لڑائی میں ستر شہید ہوئے۔

---

[1] **حسن**، رواه الترمذي (٣٨٤٦)۔
[2] رواه البخاري (٣٧٨٧)۔
[3] رواه البخاري (٤٠٧٨)۔

٦٢٦٥: وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ الَافٍ، خَمْسَةَ الَافٍ وَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

۶۲۶۵: قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرام کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا، اور عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو ان کے بعد والوں پر فضیلت دوں گا۔

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِى الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ

١۔ اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ٢۔ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ ٣۔ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ، ٤۔ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ خَلَفَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى ابْنَتِهٖ رُقَيَّةَ وَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ، ٥۔ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ، ٦۔ اِيَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ٧۔ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، ٨۔ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، ٩۔ حَاطِبُ بْنُ اَبِىْ بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لِقُرَيْشٍ، ١٠۔ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ رَبِيْعَةَ الْقُرَشِيُّ، ١١۔ حَارِثَةُ بْنُ الرُّبَيِّعِ الْاَنْصَارِيُّ، قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ فِى النَّظَّارَةِ، ١٢۔ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ، ١٣۔ خُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، ١٤۔ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ، ١٥۔ رِفَاعَةُ بْنُ عَبْدِالْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ١٦۔ اَلزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِيُّ، ١٧۔ زَيْدُ ابْنُ سَهْلٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ١٨۔ اَبُوْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، ١٩۔ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ، ٢٠۔ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ، ٢١۔ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ، ٢٢۔ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٢٣۔ ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٢٤۔ وَاَخُوْهُ، ٢٥۔ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِيُّ، ٢٦۔ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ، ٢٧۔ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، ٢٨۔ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِيُّ، ٢٩۔ عَمْرُو ابْنُ عَوْفٍ حَلِيْفُ بَنِىْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، ٣٠۔ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ، ٣١۔ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَنَزِيُّ، ٣٢۔ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٣٣۔ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ٣٤۔ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٣٥۔ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ، ٣٦۔ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ، ٣٧۔ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، ٣٨۔ مُعَوِّذُ ابْنُ عَفْرَاءَ، ٣٩۔ وَاَخُوْهُ، ٤٠۔ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ، ٤١۔ اَبُوْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، ٤٢۔ مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ ابْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ، ٤٣۔ مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ، ٤٤۔ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ، ٤٥۔ مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيْفُ بَنِىْ زُهْرَةَ، ٤٦۔ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ، رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ. [2]

---

[1] رواه البخاري (٤٠٢٢) ☆ تسمية من سمي من أهل البدر، في صحيح البخاري (كتاب المغازي باب: ١٣ بعد ح ٤٠٢٧)۔ [2] بخاری، کتاب المغازی، باب تسمیة من سمی من اهل بدر۔

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی، جو صحیح بخاری میں ہیں

النبی محمد بن عبداللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم، عبداللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق القرشی رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب العدوی، عثمان بن عفان القرشی، جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لیے چھوڑ گئے تھے، آپ نے ان کے لیے ان کا حصہ مقرر کیا تھا، علی بن ابی طالب الہاشمی، ایاس بن بکیر، ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بلال بن رباح، حمزہ بن عبدالمطلب الہاشمی، قریش کے حلیف حاطب بن ابی بلتعہ، ابوحذیفہ بن عقبہ بن ربیعہ القرشی، حارثہ بن ربیع الانصاری، غزوۂ بدر میں جو شہید ہوئے وہ حارثہ بن سراقہ تھے وہ بلند جگہ سے دشمن کی نقل وحرکت پر نظر رکھتے تھے، خبیب بن عدی انصاری، خنیس بن حذافہ السہمی، رفاعہ بن رافع الانصاری، رفاعہ بن عبدالمنذ ر، ابولبابہ الانصاری، زبیر بن العوام القرشی، زید بن سہل ابوطلحہ الانصاری، ابوزید الانصاری، سعد بن مالک الزہری، سعد بن خولہ القرشی، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی، سہل بن حنیف الانصاری، ظہیر بن رافع الانصاری اور ان کے بھائی، عبداللہ بن مسعود الہذ لی، عبدالرحمٰن بن عوف الزہری، عبیدہ بن الحارث القرشی، عبادہ بن الصامت الانصاری، بنوعامر بن لؤی کے حلیف عمرو بن عوف، عقبہ بن عمرو الانصاری، عامر بن ربیعہ العنز ی، عاصم بن ثابت الانصاری، عویم بن ساعدہ الانصاری، عتبان بن مالک الانصاری، قدامہ بن مظعون، قتادہ بن النعمان الانصاری، معاذ بن عمرو بن الجموح، معوذ بن عفراء، اوران کا بھائی، مالک بن ربیعہ، ابواسید الانصاری، مسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبدمناف، مرارہ بن ربیع الانصاری، معن بن عدی الانصاری، بنوزہرہ کے حلیف مقداد بن عمرو الکندی اور ہلال بن امیہ الانصاری رضی اللہ عنہم۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسٍ الْقَرْنِيِّ

یمن اور شام اور اویس قرنی کے ذکر کا باب

الفصل الاوّل

فصل اول

٦٢٦٦: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ: اُوَيْسٌ، لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ، قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ، فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: اُوَيْسٌ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ، فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1]

۶۲۶۶: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یمن سے اویس نامی شخص تمہارے پاس آئے گا، وہ یمن میں صرف اپنی والدہ کو چھوڑ کر آئے گا، اسے برص تھا، اس نے اللہ سے دعا کی تو اس نے دینار یا درہم کے برابر جگہ کے علاوہ اس مرض کو ختم کر دیا، جو شخص اس سے ملاقات کرے تو وہ تمہارے لیے اس سے دعائے مغفرت کی درخواست کرے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے، فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تابعین میں سے سب سے بہتر شخص اویس ہے، اس کی والدہ ہے، اسے برص کا مرض تھا تم اس سے درخواست کرنا کہ وہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کرے۔''

٦٢٦٧: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً، وَّاَلْيَنُ قُلُوْبًا، اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ، وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَّالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ، وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [2]

۶۲۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یمن والے تمہارے پاس آئے ہیں، وہ رقیق القلب اور نرم دل ہیں، ایمان یمن والوں کا ہے اور حکمت بھی یمن والوں کی ہے، فخر وغرور اونٹ والوں میں ہوتا ہے جبکہ سکینت و وقار بکری والوں میں ہوتا ہے۔''

٦٢٦٨: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ، وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ [3]

---

[1] رواه مسلم (٢٢٣ / ٢٥٤٢)۔

[2] متفق عليه، رواه البخاري (٤٣٨٨) و مسلم (٨٦-٨٤ / ٥٢)۔

[3] متفق عليه، رواه البخاري (٣٣٠١) و مسلم (٨٥ / ٥٢)۔

۶۲۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کفر کا سرچشمہ مشرق میں ہے، فخر و غرور گھوڑے والوں، اونٹ والوں اور جاگیرداروں جو اونٹ کے بالوں سے بنے ہوئے خیموں میں رہتے ہیں ان میں ہوتا ہے، اور سکینت بکری والوں میں ہے۔''

٦٢٦٩: وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ۔ نَحْوَ الْمَشْرِقِ۔ وَالْجَفَاءُ، وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ، فِیْ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ)). مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ [1]

۶۲۶۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس طرف یعنی مشرق کی طرف سے فتنے نمودار ہوں گے، جفا اور سخت دلی جنگل میں رہنے والے خیمہ نشینوں ربیعہ اور مضر (قبیلوں) سے تعلق رکھنے والے ان لوگوں میں ہو گی جو اونٹوں اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چل رہے ہوں گے۔''

٦٢٧٠: وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِی الْمَشْرِقِ، وَالْاِیْمَانُ فِیْ اَهْلِ الْحِجَازِ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

۶۲۷۰: جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دلوں کی سختی اور جفا مشرق والوں میں ہے، اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔''

٦٢٧١: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا)). قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِیْ نَجْدِنَا؟ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا)). قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَفِیْ نَجْدِنَا؟ فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ: ((هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [3]

۶۲۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے نجد میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت فرما۔'' انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! ہمارے نجد میں، میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: ''وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہیں سے طلوع ہو گا۔''

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل ثانی

٦٢٧٢: عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَظَرَ قِبَلَ الْیَمَنِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ، وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [4]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٤٩٨) و مسلم (٨١/ ٥١)۔

[2] رواه مسلم (٩٢/ ٥٣)۔

[3] رواه البخاري (٧٠٩٥)۔

[4] **حسن**، رواه الترمذي (٣٩٣٤ وقال: حسن غريب)۔

۶۲۷۲: انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھا تو فرمایا: ”اے اللہ! ان کے دلوں کو (ہماری طرف) متوجہ فرما، اور ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت فرما۔“

٦٢٧٣: وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((طُوْبٰی لِلشَّامِ)). قُلْنَا: لِاَيِّ ذَالِكَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [1]

۶۲۷۳: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شام کے لیے خوشحالی ہے۔“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیونکہ رحمان کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔“

٦٢٧٤: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَ مَوْتَ، اَوْ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ، تَحْشُرُ النَّاسَ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَاتَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۷۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضر موت کی طرف سے یا حضر موت سے آگ نکلے گی وہ لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔“ ہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم شام کی راہ اختیار کرنا۔“

٦٢٧٥: وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ النَّاسِ اِلٰی مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ)). وَفِيْ رِوَايَةٍ: ((فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ، وَيَبْقٰی فِي الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ، تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ، تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ، تَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوْا، وَتَقِيْلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۶۲۷۵: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، بہترین لوگ وہ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی جگہ (شام) کی طرف ہجرت کریں گے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے: ”زمین والوں میں سے سب سے بہتر لوگ وہ ہوں گے جن کے زیادہ تر لوگ ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت (شام) کی طرف ہجرت کریں گے، اور زمین پر بدترین لوگ رہ جائیں گے، ان کی اراضی انہیں پھینک دیں گی، اللہ انہیں ناپسند فرمائے گا، آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ اکٹھا کرے گی وہ (آگ) ان کے ساتھ رات بسر کرے گی، جب وہ رات بسر کریں گے، اور جب وہ قیلولہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔“

٦٢٧٦: وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَةً، جُنْدٌ بِالشَّامِ، وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ، وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ)). فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ رضی اللہ عنہ: خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِالشَّامِ، فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ، يُجْتَبٰی اِلَيْهَا خِيَرَتُهٗ مِنْ عِبَادِهٖ، فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ،

[1] **إسناده حسن**، رواه أحمد (٥/ ١٨٤-١٨٥ ح ٢١٩٤٢) و الترمذي (٣٩٥٤ وقال: حسن غريب)۔

[2] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢٢١٧ وقال: حسن صحيح غريب)۔

[3] **حسن**، رواه أبو داود (٢٤٨٢)۔

وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهِ)). رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ [1]

۶۲۷۶: ابن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب امر (امر اسلام یا امر قتال) اس طرح ہوگا کہ تم لشکروں کا مجموعہ ہو گے، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔'' ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول! اگر میں یہ صورت حال پالوں تو آپ میرے لیے کسی لشکر کا انتخاب فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم شام کے لشکر کو لازم پکڑنا، کیونکہ وہ اللہ کی سرزمین میں ایک پسندیدہ خطہ ہے اور وہ اپنے پسندیدہ بندوں کو اس کی طرف لائے گا، ہاں اگر تم وہاں نہ جاؤ تو پھر تم یمن کا رخ کرنا اور اپنے حوضوں سے سیراب ہونا کیونکہ اللہ عزوجل نے شام اور اہل شام کی محافظت کی مجھے ضمانت دی ہے۔''

الفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

۶۲۷۷: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رضي الله عنه وَقِيْلَ: الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ: لَا، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ: ((الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ، وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ)). [2]

۶۲۷۷: شریح بن عبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا اور عرض کیا گیا، امیر المومنین! ان پر لعنت بھیجیں، انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ابدال شام میں ہوں گے، اور وہ چالیس افراد ہیں جب ایک آدمی فوت ہو جائے گا تو اللہ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا، ان کی وجہ سے بارش برستی ہے، ان کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے شام سے عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔''

۶۲۷۸: وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((سَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَاِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيْهَا، فَعَلَيْكُمْ بِمَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، فَاِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا، مِنْهَا اَرْضٌ يُقَالُ لَهَا: الْغُوْطَةُ)). رَوَاهُمَا اَحْمَدُ [3]

۶۲۷۸: صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سرزمین شام فتح ہوگی، اگر تمہیں وہاں کسی جگہ کو پسند کرنے کا اختیار دیا جائے تو پھر دمشق نامی جگہ کو پسند کرنا، کیونکہ وہ حرب و قتال سے مسلمانوں کی جائے پناہ ہے اور اس کا

---

[1] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١١٠ ح ١٧١٣٠) و أبو داود (٢٤٨٣)۔ [2] **إسناده ضعيف**، رواه أحمد (١/ ١١٢ ح ٨٩٦) ☆ شريح بن عبيد عن علي رضي الله عنه: منقطع، فالسند ضعيف لانقطاعه۔ وقال سيدنا علي رضي الله عنه: "ستكون فتنة يحصل الناس منها كما يحصل الذهب فى المعدن فلا تسبوا أهل الشام و سبوا ظلمتهم فإن فيهم الأبدال وسيرسل اللّٰه إليهم سيبًا من السماء فيغرقهم ..." إلخ رواه الحاكم (٤/ ٥٥٣ ح ٨٦٥٨) وصححه ووافقه الذهبي و سنده صحيح۔ [3] **صحيح**، رواه احمد (٤/ ١٦٠ ح ١٧٦٠٩) فيه ابو بكر بن ابى مريم ضعيف ولحديثه شواهد عند ابى داود (٤٢٩٨) وسنده صحيح) وغيره وبها صح الحديث۔

بڑا شہر ہے، وہاں ایک جگہ ہے جسے الغوطہ کہا جاتا ہے۔'' دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٦٢٧٩: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِيْنَةِ، وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ)). [1]

۶۲۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خلافت مدینہ میں ہے جبکہ بادشاہت شام میں ہے۔''

٦٢٨٠: وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُّوْرٍ، خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

۶۲۸۰: عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے نیچے سے نورانی ستون نکلتا ہوا دیکھا اور وہ اوپر کو بلند ہوا حتیٰ کہ وہ شام میں جا ٹھہرا۔'' دونوں روایات کو امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

٦٢٨١: وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ، اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَآئِنِ الشَّامِ)). رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [3]

۶۲۸۱: ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنگ و جدل کے دن مسلمانوں کا گروہ دمشق نامی شہر کی جانب الغوطہ کے مقام پر ہوگا، یہ شام کا سب سے بہترین شہر ہے۔''

٦٢٨٢: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَيَأْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ، فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَآئِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [4]

۶۲۸۲: عبدالرحمٰن بن سلیمان بیان کرتے ہیں، عجمی بادشاہ ظاہر ہوگا تو وہ دمشق کے علاوہ تمام شہروں پر غالب آ جائے گا۔''

---

[1] **اسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٤٧) [والحاكم (٣/ ٧٢ ح ٤٤٤٠- فيه سليمان بن ابى سليمان الهاشمي مولى ابن عباس: لا يعرف وهيشم مدلس وعنعن۔ [2] **سنده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٤٩) من طريق يعقوب بن سفيان الفارسي و هو في كتاب المعرفة و التاريخ له (٢/ ٣١١) ☆ فيه نصر بن محمد بن سليمان الحمصي ضعيف ضعفه الجمهور و أبوه مجهول الحال فالسند ضعيف . و للحديث شواهد ضعيفة ، انظر تنقيح الرواة (٣/ ٢٧٤) وغيره۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه أبو داود (٤٢٩٨)۔

[4] **إسناده ضعيف**، رواه أبو داود (٤٦٣٩) ☆ فيه عبد العزيز: لم أجده له ترجمة ولعله عبد الله بن العلاء كما يظهر من تهذيب الكمال و إن صح فالسند صحيح ۔

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ

اس امت کے ثواب کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

٦٢٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَابَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ؟ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ، اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، فَقَالُوْا: نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا، وَاَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ، اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

٦٢٨٣: ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا زمانہ پچھلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے، اور تمہاری مثال اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسے ہے، جیسے کسی شخص نے کچھ مزدور کام پر رکھے اور اس نے کہا: آدھے دن تک ایک ایک قیراط کے بدلے میرا کام کون کرے گا؟ ایک ایک قراط کے بدلے میں یہود نے نصف دن تک کام کیا، پھر اس نے کہا: کون ہے جو ایک ایک قراط پر میرے لیے نصف دن سے نماز عصر تک کام کرے گا؟ نصاریٰ نے نصف دن سے لے کر نماز عصر تک ایک ایک قراط پر کام کیا، پھر اس نے کہا: نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر میرے لیے کون کام کرے گا؟ سن لو! وہ تم ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک کام کرو گے۔ سن لو! ہمارے لیے دگنا اجر ہے، (اس پر) یہود و نصاریٰ ناراض ہو گئے تو انہوں نے کہا: ہم کام زیادہ کریں اور اجر و مزدوری کم پائیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل و مہربانی ہے میں اسے جسے چاہوں گا عطا کروں گا۔''

٦٢٨٤: وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: ((اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ)). رَوَاهُ مُسْلِمٌ [2]

---

[1] رواه البخاري (٣٤٥٩)۔ [2] رواه مسلم (١٢/ ٢٨٣٢)۔

۶۲۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ خواہش رکھے گا کہ کاش کہ میرے اہل و عیال اور میرے سارے مال کے بدلے میں وہ مجھے دیکھ لے۔''

٦٢٨٥: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذَالِكَ)). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ)) فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ. [1]

۶۲۸۵: معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے دین پر قائم رہے گی، انہیں بے یار و مددگار چھوڑنے والا انہیں نقصان پہنچا سکے گا نہ ان کی مخالفت کرنے والا حتیٰ کہ اللہ کا امر (موت کا وقت) آ جائے گا اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔''

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث: ((ان من عباد اللہ)) کتاب القصاص میں ذکر کی گئی ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل ثانی

٦٢٨٦: عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ، لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ اٰخِرُهُ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [2]

۶۲۸۶: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے، معلوم نہیں اس کے اول میں خیر ہے یا اس کے آخر میں خیر ہے۔''

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل ثالث

٦٢٨٧: عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَبْشِرُوْا وَأَبْشِرُوْا، إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ، لَا يُدْرٰى اٰخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهُ؟ أَوْ كَحَدِيْقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا، لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُوْنَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا، وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا، كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا، وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا؟ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ، لَيْسُوْا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ)). رَوَاهُ رَزِيْنٌ [3]

---

[1] متفق عليه، رواه البخاري (٣٦٤١) و مسلم (١٠٣٧ /١٧٤) وحديث أنس: "إن من عباد الله" تقدم (٣٤٦٠)۔

[2] **حسن**، رواه الترمذي (٢٨٦٩ وقال: حسن غريب)۔

[3] **لم أجده**، رواه رزين (لم أجده) وانظر الحديث المتقدم (٣٣٤٠) ☆ وللحديث شاهد منكر في تاريخ دمشق (٥٠/ ٣٦٥، ٥/ ٣٨٠) سنده مظلم (انظر الضعيفة للألباني: ٢٣٤٩)۔

۶۲۸۷: جعفر اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ، خوش ہو جاؤ، میری امت کی مثال، بارش کی طرح ہے، معلوم نہیں اس کے آخر میں خیر ہے یا اس کے اول میں خیر ہے، یا ایک باغ کی طرح ہے، اس میں سے ایک سال ایک فوج کو خوراک دی گئی، پھر ایک سال اس میں سے ایک اور فوج کو خوراک دی گئی، شاید کہ آخری فوج پہنائی کے اعتبار سے زیادہ وسیع اور گہرائی کے لحاظ سے زیادہ گہری ہو اور خوبصورتی کے اعتبار سے زیادہ حسین ہو، وہ امت کیسے ہلاک ہو گی جس کے شروع میں میں ہوں، مہدی اس کے وسط میں ہے اور مسیح علیہ السلام اس کے آخر میں ہے، لیکن اس دوران ایک گروہ کج رو اور ٹیڑھا ہو گا وہ مجھ سے ہیں نہ میں ان سے ہوں۔''

۶۲۸۸: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا؟)) قَالُوْا: الْمَلٰئِكَةُ. قَالَ: ((وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟)) قَالُوْا: فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ: ((وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟)) قَالُوْا: فَنَحْنُ قَالَ: ((وَمَالَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟)). قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا)). [1]

۶۲۸۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے نزدیک کس مخلوق کا ایمان زیادہ اچھا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: فرشتوں کا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں جبکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں۔'' انہوں نے عرض کیا: پھر انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں حالانکہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، پھر ہم، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہے کہ ایمان نہ لاؤ جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔'' راوی بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے نزدیک ان لوگوں کا ایمان سب سے اچھا ہے جو میرے بعد ہوں گے، وہ صحیفے پائیں گے ان میں ایک کتاب ہو گی وہ اس کی ہر چیز پر ایمان لائیں گے۔''

۶۲۸۹: وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ، يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ)). رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [2]

۶۲۸۹: عبدالرحمن بن العلاء حضرمی بیان کرتے ہیں، مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس امت کے آخر میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے لیے ان کے پہلے لوگوں کا سا اجر ہو گا، وہ نیکی کا حکم کریں گے، برائی سے منع کریں گے اور وہ فتنے والوں سے قتال کریں گے۔'' امام بیہقی نے ان دنوں حدیثوں کو دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے۔

۶۲۹۰: وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ، وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِيْ

---

[1] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥٤٨) ☆ والمغيرة بن قيس: ذكره ابن حبان فى الثقات (٩/ ١٦٨) و قال أبو حاتم الرازي: "منكر الحديث" (الجرح والتعديل ٨/ ٢٢٨) و الجرح فيه مقدم۔

[2] **إسناده ضعيف**، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٥١٣) ☆ السند حسن إلى عبد الرحمٰن بن العلاء الحضرمي و ذكره ابن حبان فى الثقات (٥/ ١٠٠) وحده فهو مجهول الحال۔

وَآمَنَ بِي)). رَوَاهُ أَحْمَدُ [1]

۶۲۹۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شخص کے لیے بشارت ہے جس نے (حالت ایمان میں) مجھے دیکھا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ بشارت ہے جس نے مجھے دیکھا نہیں لیکن وہ مجھ پر ایمان لایا۔''

٦٢٩١: وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ: حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا؟ أَسْلَمْنَا، وَجَاهَدْنَا مَعَكَ، قَالَ: ((نَعَمْ، قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي)). رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ [2]

وَرَوٰى رَزِينٌ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى...... آخِرِهِ.

۶۲۹۱: ابن محیریز رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے صحابہ میں سے ایک آدمی ابو جمعہ سے کہا: ہمیں ایک ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے کہا، ٹھیک ہے، میں تمہیں ایک اچھی سی حدیث سناتا ہوں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے، انہوں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا ہم سے بھی کوئی بہتر ہے؟ ہم نے اسلام قبول کیا اور آپ کے ساتھ مل کر جہاد کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے اور وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔''

اور رزین نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا کوئی ہم سے بہتر ہے؟ آخر حدیث تک۔

٦٢٩٢: وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ)). قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [3]

۶۲۹۲: معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اہل شام خراب ہو جائیں تو پھر تم میں (وہاں رہنے یا اس طرف جانے میں) کوئی بہتری نہیں ہوگی، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا، انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا ان کا کوئی نقصان نہیں کرے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے۔'' ابن المدینی نے فرمایا: وہ اصحاب الحدیث ہیں۔ ترمذی، اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] **سنده ضعيف**، أحمد (٥/ ٢٤٨ ح ٢٢٤٩٠، ٥/ ٢٥٧) ☆ فيه قتادة مدلس و عنعن عن أيمن بن مالك الأشعري و له طريق آخر ضعيف عند ابن حبان (الموارد: ٢٣٠٣) و حديث ابن حبان (الموارد: ٢٣٠٢) بلفظ: "طوبى لمن رآني وآمن بي وطوبى ثم طوبى لمن آمن بي و لم يرني" وسنده حسن فهو يغني عنه۔

[2] **حسن**، رواه أحمد (٤/ ١٠٦ ح ١٧١٠٢) و الدارمي (٢/ ٣٠٨ ح ٢٧٤٧) و رزين (لم أجده) [و صححه الحاكم (٤/ ٨٥) ووافقه الذهبي و سنده حسن]۔ [3] **إسناده صحيح**، رواه الترمذي (٢١٩٢)۔

٦٢٩٣: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِیُّ [1]

۶۲۹۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے میری امت سے بھول چوک اور ایسے امور (یعنی گناہوں) سے جن پر انہیں مجبور کیا جائے درگزر فرمایا ہے۔''

٦٢٩٤: وَعَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: ((اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً، اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی)). رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. [2]

۶۲۹۴: بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ ''تم بہترین امت ہو، لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو۔'' کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: ''تم ستر امتوں کا تتمہ ہو، تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔'' ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

قَالَ مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ۔ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَاَتَمَّ عَلَيْهِ نِعْمَتَهٗ: قَدْ وَقَعَ الْفَرَاغُ مِنْ جَمْعِ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ آخِرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ، بِحَمْدِ اللّٰهِ، وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

مؤلف کتاب نے فرمایا: اللہ نے اس کی کوشش کی قدر فرمائی اور اس پر اپنی نعمت مکمل فرمائی، نبی ﷺ کی احادیث جمع کرنے کا کام رمضان کے آخری روز بروز جمعہ رؤیت ہلال شوال سن ۷۳۷ ہجری کے وقت مکمل ہوا اور یہ کام اللہ کی حمد اور اس کی حسن توفیق سے سرانجام پایا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

---

[1] **صحيح**، رواه ابن ماجه (٢٠٤٣) و البيهقي فى السنن الكبرى (٧/ ٣٥٦)۔

[2] **إسناده حسن**، رواه الترمذي (٣٠٠١) و ابن ماجه (٤٢٨٨) و الدارمي (٢/ ٣١٣ ح ٢٧٦٣)۔

الإكمال
في
اسماء الرّجال

تالیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ

ترجمہ

ابو حمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی

تحقیق تخریج و تصحیح

حافظ ندیم ظہیر

مکتبہ اسلامیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''مشکوۃ المصابیح'' حدیث کی ایک معروف کتاب ہے۔ جسے اس کی تالیف کے دور سے ہی اس قدر شرفِ قبولیت حاصل ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس کی شروحات، تعلیقات اور حواشی لکھے حتیٰ کہ خود مصنف علام کے استاذ محترم نے بھی اپنے لائق تلمیذ کی تالیف کی ایک جامع شرح قلمبند فرمائی۔ یہ اعزاز بہت ہی کم لوگوں کو حاصل ہوا ہوگا۔

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾

''مشکوٰۃ المصابیح'' دراصل دو کتابوں کا مجموعہ ہے۔ایک کا نام مصابیح السنہ اور دوسری کا نام مشکوٰۃ ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے ایک نامور محدّث الامام محی السنہ' قاطع البدعۃ ابومحمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مصابیح السنہ'' کے نام سے حدیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔اس میں ان کا طریق یہ تھا کہ اپنے انداز سے کتب اور ابواب کی فہرست مرتب کی، پھر اپنے دور تک کی کتب حدیث سے احادیث منتخب کر کے ہر باب کو دو فصلوں میں تقسیم کیا۔پہلی فصل میں انہوں نے صحیحین کی احادیث اور دوسری فصل میں دیگر کتب حدیث سے ماخوذ احادیث کو ذکر کیا۔البتہ انہوں نے احادیث کے بعد یہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی کہ یہ حدیث کس کتاب سے لی گئی ہے۔اہل علم اس کتاب سے استفادہ کرتے اور شدت سے اس کمی کو محسوس کرتے رہے۔

ان کے بعد ایک محدث الشیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کی اس کمی کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اس میں کچھ اضافے بھی کیے۔

چنانچہ انہوں نے کتب اور ابواب کی اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا جو امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مصابیح السنہ'' میں رکھی تھی۔انہوں نے ہر حدیث کے آخر میں اس کی تخریج کرنے والے محدث کا نام بھی لکھا اور اس کے ساتھ ساتھ تیسری فصل کا اضافہ کر کے اسی باب سے متعلق مزید احادیث بھی ذکر کر دیں، تاکہ طالبانِ حدیث کو ایک ہی موضوع سے متعلق زیادہ سے زیادہ احادیث ایک ہی جگہ سے دستیاب ہو جائیں اور انہیں مختلف کتب کی مراجعت نہ کرنی پڑے۔

اس طرح حدیث کا یہ عظیم اور ضخیم مجموعہ مرتب ہو گیا۔اب کتب حدیث کی اقسام میں سے ''المجامیع'' میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اور بہت سے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔

مصنف مشکوٰۃ، الشیخ ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مکمل کرنے کے بعد اسے اپنے شیخ طیبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی بہت زیادہ تحسین وتوصیف فرمائی۔

مصنف مشکوٰۃ نے بعد میں احادیث مشکوٰۃ کے راویوں اور مخرجین کے علاوہ احادیث کے ضمن میں آنے والی شخصیات کا بھی ایک الگ کتاب میں بالاختصار تذکرہ کیا، جس کا نام ''الاکمال فی اسماء الرجال'' ہے۔اور ہمارے درسی نسخے کے آخر میں مطبوع ہے۔اس کا فائدہ یہ ہے کہ مشکوٰۃ پڑھنے والا شخص ہر حدیث کے راوی، اس حدیث کو روایت کرنے والے محدث، نیز ضمن احادیث میں وارد شخصیات سے واقف ہو جاتا ہے، جبکہ بعض احادیث کو بخوبی سمجھنے کے لیے اس میں وارد شخصیات کا تعارف از حد ضروری

ہے۔اس لحاظ سے یہ کتاب انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔جبکہ ان شخصیات کے تفصیلی تعارف کے لیے الاصابہ،الاستیعاب،تہذیب التہذیب،تہذیب الاسماء واللغات،تجرید اسماء الصحابہ وغیرہ کتب کا مطالعہ مفید رہے گا۔

''الاکمال'' کی اہمیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم دیگر علمی کاوشوں کے ساتھ ساتھ اسے بھی مترجم، ناشر، ان کے والدین اور اساتذہ کرام کے لیے صدقہ جاریہ اور بلندئ درجات کا ذریعہ بنائے۔آمین

خاک میں مل جائے گا جب میری ہستی کا نشان
یادگارِ زیست تازہ ہو گی اس تحریر سے

خاکسار
ابوحمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی
دارالسعادۃ۔اندرون قلعہ منکیرہ
ضلع بھکر

فصل

صحابہ کرام/حرف الف

انس بن مالک بن نضر رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوحمزہ ہے، انصار کے قبیلے خزرج سے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ آپ کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے، اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگوں کو فقہ (دینی علوم) سکھانے کی غرض سے بصرہ منتقل ہو گئے تھے۔

ایک سو تین سال کی عمر پائی، بعض کے نزدیک آپ ننانوے سال کی عمر میں ۹۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ بصرہ میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی، ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے بقول صحیح قول یہ ہے کہ آپ نے ننانوے سال عمر پائی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی اولاد ایک سو کے قریب تھی اور بعض کے نزدیک اسی لڑکے ولڑکیاں تھیں۔ ان میں سے اٹھہتر لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابواُمیّہ (یا ابواُمیمہ) ہے۔ آپ سے مسافرہ، حاملہ اور مرضعہ کے روزے سے متعلق صرف ایک حدیث مروی ہے۔ [1] بصرہ میں سکونت پذیر رہے۔ آپ سے ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

انس بن النضر رضی اللہ عنہ: انصاری بخاری صحابی ہیں۔ آپ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے، غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ آپ کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیر کے تیس سے زائد (قریباً اسّی) زخم پائے گئے۔ قرآن کریم کی درج ذیل آیت کریمہ آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ [2]

''اہل ایمان میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا اور ان میں سے بعض نے تو اپنی نذر پوری کر دی اور بعض (موقع کے) منتظر ہیں، اور انہوں نے (اس میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔'' [3]

انس بن مرثد رضی اللہ عنہ: ان کا پورا نام انس بن مرثد بن ابی مرثد ہے۔ ابومرثد کا نام کنّاز بن الحصین اور [بعض کے نزدیک انس کا نام] اُنیس ہے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اکثر مورخین نے انیس ہی لکھا ہے۔ [4] کہا جاتا ہے کہ انیس فتح مکہ اور حنین میں موجود تھے۔

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

((اُغْدُ يَا اُنَيْسُ اِلٰى امْرَأَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا))

''انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جا کر اس سے حقیقتِ حال دریافت کرو، اگر وہ زنا کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کر دینا۔ [5]

میں مخاطَب یہی اُنیس ہیں۔

---

[1] دیکھئے سنن ابی داود: ۲۴۰۸؛ سنن الترمذی: ۷۱۵ وغیرہ۔ [2] ۳۳/ الاحزاب: ۲۳۔

[3] دیکھئے صحیح بخاری: ۲۸۰۵۔ [4] الاستیعاب، ۱/ ۱۱۳، ۱۱۴۔ [5] صحیح بخاری: ۳۳۱۴

اور بعض کے نزدیک اس حدیث میں مخاطب کوئی دوسرا شخص ہے۔ اس کا نام بھی اُنیس ہی تھا۔ (واللہ اعلم) آپ کی وفات ۲۰ ہجری میں ہوئی تھی۔ انہیں، ان کے والد، دادا اور بھائی کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ ان سے سہل بن الحنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایتِ حدیث کی ہے۔ کنّاز، کے کاف پر زبر، نون مشدد اور آخر میں زاء ہے۔

اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں شرکت کرنے والوں میں سے ہیں، عقبہ والی شب مقرر کیے جانے والے نقبا میں سے ہیں۔ غزوہ بدر اور بعد والے غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے صحابہ کی ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بیس ہجری میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

ابو اُسَید ساعدی رضی اللہ عنہ: آپ کا مکمل نام ابو اُسید بن مالک بن ربیعہ ہے۔ انصار کے قبیلے بنو ساعدہ میں سے تھے۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ساٹھ ہجری میں اٹھہتر برس کی عمر میں وفات پائی، جبکہ آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ بدری صحابہ میں سے آخر میں فوت ہوئے۔ اُسَید: ہمزہ پر پیش، سین پر زبر اور یاء ساکن ہے۔

اسلم رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابو رافع ہے۔ نبی ﷺ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ''راء'' کے تحت آئے گا۔

اسمر رضی اللہ عنہ: اسمر بن مضرس طائی صحابی ہیں۔ بصرہ کے اعراب میں شمار ہوتے ہیں۔ مضرّس: میم پر پیش، ضاد پر زبر اور راء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر ہے۔

اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ: اشعث بن قیس بن معدی کرب، ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بنو کندہ قبیلے سے تعلق ہونے کی وجہ سے ''کندی'' کہلاتے ہیں۔ دس ہجری میں اپنے قبیلے کندہ کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وفد کے رئیس (قائد) تھے۔ قبل از اسلام اپنے قبیلے کے رئیس (سردار) تھے اور قبیلے میں ان کی بات مانی جاتی تھی۔ قبول اسلام کے بعد بھی اپنی قوم میں صاحبِ منزلت تھے۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے، پھر امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ کوفہ میں اقامت پذیر رہے۔ وہیں چالیس ہجری میں وفات پائی، سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

اشج رضی اللہ عنہ: آپ کا نام المنذر بن عائذ العصری العبدی ہے۔ اپنی قوم کے سردار تھے، اور اپنی قوم کی اسلام کی طرف راہنمائی کی۔ آپ اپنے قبیلے عبد القیس کے ایک وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ کے اعراب میں ہوتا ہے۔ ''باب الحذر والتأنی'' میں ان کا ذکر آیا ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ''العصری'' اس لفظ میں عین اور صاد دونوں پر زبر ہے۔

اشیم الضبابی رضی اللہ عنہ: کتاب الفرائض میں ضحاک کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ [1]

---

[1] دیکھئے مشکوۃ المصابیح: ۳۰۶۳۔

اسود بن کعب العنسی: اس کا نام عبہلہ عنسی ہے۔اسی نے نبی ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں یمن میں نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اور نبی ﷺ کی حیات میں ہی قتل ہوا تھا۔اسے فیروز دیلمی اور قیس بن عبد یغوث نے مل کر قتل کیا تھا۔فیروز دیلمی اس کے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گئے، تاکہ وہ بھاگ نہ پائے اور قیس نے اسے قتل کر کے اس کا سرتن سے جدا کر دیا تھا۔کتاب الرؤیا میں اس کا ذکر آیا ہے۔ [1]

العنسی: اس لفظ میں عین پر زبر، نون ساکن اور اس کے بعد سین ہے۔

عبہلہ: عین پر زبر، باء ساکن، ھاء اور لام پر زبر ہے۔

ابراہیم پسرِ رسول ﷺ: آپ رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند ہیں۔آپ لونڈی ماریہ قبطیہ کے بطن سے متولدّ ہوئے۔آپ کی ولادت ماہ ذوالحجہ آٹھ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی، سولہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

الاغر المازنی رضی اللہ عنہ: اغر المزنی بھی کہلاتے ہیں، صحابی ہیں۔ان کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔ابن عمر اور معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

الاغر: میں ہمزہ پر زبر، اس کے بعد غین پر زبر اور آخر میں راء مشدّد ہے۔

ابیض بن حمال المأربی السبائی رضی اللہ عنہ:

ایک وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، صحابی ہیں۔یمن میں اقامت پذیر رہے، قلیل الحدیث ہیں۔ حمال، میں حاء پر زبر، اور میم مشدد ہے۔اور مأرب میں میم پر زبر، ہمزہ ساکن اور راء کے نیچے زبر ہے۔یہ یمن میں صنعاء کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔اور سبائی میں سین پر زبر، باء پر زبر اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

الاقرع بن حابس التمیمی رضی اللہ عنہ: فتح مکہ کے بعد قبیلہ بنو تمیم کے ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔قبل از اسلام اور بعد میں باعزت و بامرتبت لوگوں میں سے تھے۔عبداللہ بن عامر نے جو لشکر خراسان کی جانب روانہ کیا تھا، انہیں اس کا امیر بنایا تھا اور یہ لشکر جوز جان میں زخمی ہوئے تھے۔جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

ابو الازہر الانماری رضی اللہ عنہ: صحابی ہیں۔خالد بن معدان، اور ربیعہ بن یزید نے آپ سے روایت کی ہے۔ان کا شمار اہلِ شام میں ہوتا ہے۔

اکیدر دومہ، اکیدر بن عبدالملک: صاحبِ دومہ الجندل، یعنی دومۃ الجندل کے حاکم کی نسبت سے معروف ہے۔نبی ﷺ نے اس کے نام ایک خط لکھا تھا۔اور اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔باب الجزیہ [2] میں اس کا تذکرہ ہوا ہے۔اُکیدر، اکدر کی تصغیر ہے۔دومہ دال پر پیش اور زبر دونوں طرح درست ہے۔یہ شام اور حجاز کے درمیان واقع ایک جگہ کا نام ہے۔

اوس بن اوس: یا اوس بن ابی اوس الثقفی رضی اللہ عنہ، یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں۔ان سے ابو الاشعث السمعانی نے اور ان کے اپنے فرزند عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔

---

[1] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ٤٦١٩۔ [2] مشکوٰۃ المصابیح: ٤٠٣٨۔

ایاس بن بکیر اللیثی رضی اللہ عنہ: غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔مکی دور میں دارِارقم میں مشرّف بااسلام ہوئے۔۳۴ہجری میں وفات پائی۔

ایاس بن عبداللہ الدوسی المدنی رضی اللہ عنہ: ❶ ان کے صحابی ہونے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔عورتوں کو مارنے کے بارے میں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ ❷ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔

اسامہ بن زید بن حارثہ القضاعی رضی اللہ عنہما: سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا جن کا اصل نام ''برکۃ'' تھا،ان کی والدہ ہیں۔ام ایمن رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام طفولیت میں آپ کی پرورش کرتی رہی ہیں۔دراصل یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی عبداللہ بن عبدالمطلب کی لونڈی تھیں۔اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔یہ اور ان کے والد دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو از حد محبوب اور پیارے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر بیس برس تھی۔آپ کی عمر کے بارے میں کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔وادی القریٰ میں مقیم رہے۔امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد وہیں وفات پائی۔ایک قول یہ بھی ہے کہ ۵۴ہجری میں فوت ہوئے۔ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے نزدیک یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ❸ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

اسامہ بن شریک الزبیانی الثعلبی رضی اللہ عنہ: ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ہیں۔یہ بھی اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ان سے زیاد بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: الاکبر الانصاری،قبیلہ بنوخزرج سے ہیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وحی لکھا کرتے تھے۔آپ اُن چھ خوش نصیبوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی مکمل قرآن کریم حفظ کر چکے تھے۔آپ ان فقہاء صحابہ کرام میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی فتوی دیا کرتے تھے،اور صحابہ میں سے قرآن کریم کے بہترین قاری تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ''ابوالمنذر'' اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ''ابوالطفیل'' کنیت رکھی۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سید الانصار (انصار کے سردار) ❹ اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ''سید المسلمین'' (مسلمانوں کے سردار) کا لقب دیا۔ ❺ ۱۹ہجری میں مدینہ طیبہ میں ہی ان کی وفات ہوئی۔بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔بہت اچھے حُدی خواں تھے۔آپ سے ابوطلحہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

---

❶ راجح یہی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔امام ابوزرعہ اور ابوحاتم الرازی دونوں نے انہیں صحابی قرار دیا ہے، (الجرح والتعدیل، ۲/ ۲۸۰) اسی طرح ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی انہیں صحابی لکھا ہے۔دیکھئے الاستیعاب (۱/ ۱۲۷) نیز ان سے روایت کرنے والے عبداللہ (یا عبیداللہ) بن عبداللہ بن عمر ہیں،جبکہ مطبوع میں غلطی سے ''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'' چھپ گیا ہے۔

❷ سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء، رقم الحدیث: ۲۱٤٦ وھو صحیح، سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب ضرب النساء، رقم الحدیث: ۱۹۸۵۔ ❸ الاستیعاب، ۱/ ۷۷۔

❹ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/ ۳۳۵، ۳۱۵ وسندہ ضعیف، یزید بن شداد مجہول اور عکرمہ بن ابراہیم ضعیف ہے۔

❺ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ۳/ ۵۰۰ وسندہ صحیح۔

افلح رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔آپ سے حبیب مکی نے روایت کی ہے۔

ایفع بن ناکور رضی اللہ عنہ: یمن سے تعلق تھا۔ ذاالکلاع (کاف پر زبر) کے لقب سے معروف ہیں۔اپنی قوم کے سردار تھے، ان کی بات سنی اور مانی جاتی تھی۔انہوں نے اسلام قبول کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے قتل کے سلسلے میں تعاون کرنے کے لیے انہیں لکھا تھا۔معاویہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں ۳۷ھ میں صفین میں قتل ہوئے۔انہیں اشتر النخعی نے قتل کیا۔

انجشہ رضی اللہ عنہ: آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی خواں تھے۔

آپ سے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((رُوَيْدَكَ يا أَنْجَشَةُ! [سَوْقًا] بِالْقَوَارِيرِ))

''انجشہ: آرام آرام سے چلو، آب گینوں سے نرم برتاؤ کرو۔'' [1]

انجشہ، اس لفظ میں ہمزہ پر زبر، نون ساکن، جیم اور شین پر زبر ہے۔

ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ: ان کا نام صدی بن عجلان ہے۔مصر میں سکونت پذیر رہے، پھر حمص کی طرف نقل مکانی کر گئے، اور وہیں وفات پائی۔کثیر الروایت صحابی ہیں۔ان کی اکثر احادیث اہل شام کے ہاں معروف ہیں۔بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی۔۸۲ہجری میں اکیانوے سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ملک شام میں موجود صحابہ میں سب سے آخر میں وفات پانے والے ہیں۔بعض نے کہا: شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے۔

صدی: اس لفظ میں صاد پر پیش، دال پر زبر اور یاء مشدد ہے۔

ابوامامہ الانصاری رضی اللہ عنہ: ان کا نام سعد بن سہل بن حنیف ہے۔انصار کے قبیلے اوس کے فرد تھے، اپنی کنیت سے شہرت پائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے۔کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر ان کا نام سعد رکھا تھا اور انہی کی کنیت سے آپ کو بھی پکارا۔یہ صغرسنی کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کر سکے۔اسی لیے بعض مؤرخین نے انہیں صحابہ کے بعد والے لوگوں میں ذکر کیا ہے۔ابن عبدالبر نے ان کا شمار صحابہ میں کیا ہے اور فرمایا: یہ مدینہ منورہ میں کبار تابعین میں سے جلیل القدر اہل علم میں سے ہیں۔انہوں نے اپنے والد اور ابوسعید رضی اللہ عنہما وغیرہما سے سماع کیا۔ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔۹۲ سال کی عمر میں ۱۰۰ہجری میں فوت ہوئے۔

ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ: آپ کا نام خالد بن زید ہے۔انصار کے قبیلے بنوخزرج میں سے ہیں۔امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک رہے۔۵۱ہجری میں یزید بن معاویہ نے جب قسطنطنیہ پر لشکر کشی کی تو آپ اس کے ساتھ شامل تھے۔دورانِ جنگ میں بیمار پڑ گئے، بیماری زیادہ ہوئی تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا: میں فوت ہو جاؤں تو میری میت کو اٹھا لینا، اور جب تم دشمن کے سامنے صف آراء ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا، چنانچہ لوگوں نے ایسے ہی کیا۔ [2] آپ

---

[1] دیکھئے صحیح بخاری: ٦١٤٩ وغیرہ۔

[2] یہ واقعہ بے اصل ہے۔ابن عبدالبر نے بغیر سند کے ''رُوِيَ'' کے صیغے سے الاستیعاب (٤/ ١٦٠٧) میں نقل کیا ہے۔

کی قبر آج تک قسطنطنیہ کے قلعہ کی دیوار کے قریب معروف ہے۔ لوگ اس کی تعظیم کرتے اور بیماریوں سے شفا کے لیے وہاں سے تبرک حاصل کرتے اور شفایاب ہوتے ہیں۔ (1) آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

قسطنطنیہ: اس لفظ میں قاف پر پیش، سین ساکن، پہلی طاء پر پیش، اس کے بعد نون، دوسری طاء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء ساکن ہے۔ علامہ نووی نے کہا: ہم نے اس لفظ کو اسی طرح ضبط کیا ہے اور یہی مشہور ہے۔ قاضی عیاض مغربی نے المشارق میں بہت سے لوگوں سے نون کے بعد یاء مشدد ذکر کی ہے۔

ابوامیہ المخزومی رضی اللہ عنہ: صحابی ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ سے ابوالمنذر نے روایت کی ہے۔

امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ: بنوخزاعہ کی شاخ بنوازد سے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے طعام کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ (2) ان سے ان کے بھتیجے المثنی بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

مخشی: اس لفظ میں میم پر زبر، خاء ساکن، شین کے نیچے زیر اور یاء مشدد ہے۔

امیہ بن صفوان بن امیہ بن خلف: (3) قبیلہ بنوجمح سے ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور اپنے بھتیجے عمرو [بن ابی سفیان بن عبدالرحمٰن اور عبدالعزیز بن رُفیع] وغیرہ سے عاریتاً لی ہوئی اشیاء کے بارے میں ایک حدیث روایت کی ہے۔

ابواسرائیل رضی اللہ عنہ: یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے نذر مانی تھی کہ وہ کسی سے کلام نہیں کریں گے اور روزہ رکھ کر دھوپ میں کھڑے رہیں گے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ بیٹھ جاؤ، سائے میں آ جاؤ اور بول چال شروع کرو۔ (4) ابن عباس اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم نے ان سے روایت کی ہے۔

آبی اللحم خلف بن عبدالملک الغفاری رضی اللہ عنہ: یہ آبی اللحم یعنی گوشت نہ کھانے والے کے لقب سے معروف ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبداللہ تھا، بعض نے الحویرث بھی کہا ہے۔ انہیں آبی اللحم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ علی الاطلاق گوشت نہیں کھاتے تھے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بتوں کے نام پر مذبوحہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔ غزوۂ حنین میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ ان کے غلام عمیر نے ان سے روایت کی ہے۔

آبی اللحم: اس لفظ میں پہلے ہمزہ پر زبر اور مد، باء کے نیچے زیر اور یاء ساکن ہے۔

فصل

تابعین

اویس بن عامر القرنی: ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، لیکن آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

(1) قبروں سے فیض کا عقیدہ رکھنا یا تبرک حاصل کرنا حرام ہے اور اہل قبر سے حاجت روائی یا شفا طلب کرنا شرک ہے، نیز درج بالا عبارت میں "لوگ" سے مراد کون ہیں؟ اس کی کوئی وضاحت نہیں، لہٰذا سلف صالحین اور اہل سنت اس سے مُبرا ہیں۔ حافظ ندیم ظہیر۔

(2) سنن ابی داود، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، رقم الحديث: ٣٧٦٨ وسنده حسن۔

(3) یہ صحابی نہیں بلکہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب: ٥٥٥، نیز دیکھئے سنن ابی داود: ٣٥٦٢؛ المختارة للمقدسی، ٨/ ٢٣؛ المستدرك للحاكم، ٢/ ٤٧۔ (4) دیکھئے صحیح مسلم: ٢٢٣، ٢٥٤٢۔

نے ان کے بارے میں بشارت دی تھی۔ [1] آپ نے امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اوران سے بعد کے لوگوں کی زیارت کی ہے۔ زہد وتقویٰ اور گوشہ نشینی کے لحاظ سے مشہور تھے۔ ۳۷ ہجری میں جنگ صفین کے دوران لا پتہ ہو گئے تھے۔

ابان بن عثمان بن عفان القرشی: [2] اہل مدینہ میں سے تابعی ہیں۔ اپنے والد اور دیگر صحابہ کرام سے سماع کیا اور ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبدالملک کے دور میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

ابان: اس لفظ میں ہمزہ پر زبر اور باء مخفف ہے۔

ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن العاص الاموی: [3] انہوں نے عطاء، مکحول اور ان کے طبقے کے لوگوں سے روایت کی، اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ معروف فقہاء میں سے تھے۔ ۱۳۳ھ میں وفات پائی۔

امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید المکی: آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے زہری وغیرہ نے روایت کی، آپ ثقہ ہیں [4] اور خراسان کے حاکم رہے۔ ۸۰ھ میں وفات پائی۔

اسلم [5] مولیٰ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو خالد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں ۱۱ ہجری کو خریدا تھا۔ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کیا، اور ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایت کی۔ مروان کے دور حکومت میں ایک سو چودہ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔

ازرق بن قیس الحارثی: [6] تابعی ہیں۔ اپنے والد برزہ، ابن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

اعمش: [7] ان کا نام سلیمان بن مہران الکاہلی الاسدی ہے۔ آپ بنو اسد خزیمہ کی ایک شاخ بنو کاہل کے غلام تھے۔ ۶۰ھ میں سرزمین رے میں ولادت ہوئی، پھر انہیں فروخت کرنے کے لیے کوفہ میں لایا گیا تو بنو کاہل کے ایک شخص نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ حدیث وقراءت کے مشہور اور بڑے اہلِ علم میں سے ہیں۔ اکثر اہلِ کوفہ کے علم کا دارومدار انہی پر ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

الاعرج: [8] عبدالرحمٰن بن ہرمز المدنی، بنو ہاشم کے غلام ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اور انہی سے روایت کرنے میں مشہور ہیں۔ آپ سے زہری نے روایت کی ہے۔ ۱۱۰ھ میں اسکندریہ میں فوت ہوئے۔

الاسود: [9] اسود بن ہلال المحاربی، آپ نے عمرو بن معاذ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۸۴ھ میں وفات پائی۔

ابراہیم بن میسرہ الطائفی: تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مکہ کے ہاں متداول ہیں۔ ثقہ اور حدیث کی

---

[1] صحیح بخاری: ٦٧٠٤؛ سنن ابی داود: ٣٣٠٠۔ [2] یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ١٤١۔ [3] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٢٥۔
[4] دیکھئے التقریب: ٥٥٧۔ [5] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٤٠٦۔ [6] ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٠٢۔
[7] یہ ثقہ، حافظ، عارف بالقراءت اور مدلس ہیں۔ التقریب: ٢٦١٥۔ [8] یہ ثقہ، ثبت عالم ہیں۔ التقریب: ٤٠٣٣۔
[9] آپ ثقہ جلیل اور مُخَضْرَم ہیں۔ التقریب: ٥٠٨۔

روایت میں صحیح ہیں۔ ❶

ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف: ❷ آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ زہری قریشی ہیں، یعنی قریش کی شاخ بنوزہرہ میں سے ہیں۔ چھوٹے ہی تھے کہ انہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ انہوں نے اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اور ان سے امام زہری اور ان کے فرزند سعد نے روایت کی ہے۔ ۹۶ھ میں ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابراہیم بن اسماعیل الاشہلی: ❸ آپ نے موسیٰ بن عقبہ اور دیگر کئی لوگوں سے اور آپ سے بھی قعنبی اور ایک بڑی جماعت نے روایت کی۔ کثرت سے روزے رکھتے اور شب بیدار تھے۔ دارقطنی وغیرہ نے انہیں متروک کہا ہے۔ ۱۶۵ھ میں فوت ہوئے۔

ابراہیم بن الفضل المخزومی: ❹ اس نے مقبری وغیرہ سے اور اس سے وکیع، ابن نمیر اور بہت سے لوگوں نے روایت کی۔ اہلِ علم نے اسے ضعیف کہا ہے۔

اسحٰق بن عبداللہ الانصاری: ❺ مدینہ طیبہ کے ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ واقدی نے کہا: امام مالک حدیث کے بارے میں ان پر کسی کو فوقیت نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے انس بن مالک اور ابومرثد وغیرہ سے اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک اور ہمام نے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر باب الانفاق میں آیا ہے۔ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

اسحٰق بن راہویہ: ❻ ان کی کنیت ابویعقوب اور نام اسحٰق بن ابراہیم ہے۔ ابن راہویہ کی نسبت سے معروف ہیں۔ اپنے دور کے اہم مسلمان اور دین کے ممتاز نشان تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حدیث وفقہ کا علم حاصل کیا اور اس میں پختہ تھے۔ حافظ قوی، روایت میں سچے اور انتہائی متقی شخص تھے۔ حصولِ علم کے لیے خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام وغیرہ گئے۔ اور بالآخر نیشاپور وطن اختیار کیا اور وفات تک یہیں مقیم رہے۔ آپ ۲۳۸ھ میں ۷۴ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کے فضائل ومناقب ذکر وبیان سے بڑھ کر ہیں۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، وکیع اور بہت سے ائمہ حضرات سے سماع کیا اور ان سے بھی امام بخاری، مسلم، ترمذی، اور بڑے بڑے ائمہ دین نے روایت کی ہے۔

ابو اِسحاق السبیعی: ❼ ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی الہمدانی الکوفی نے سیدنا علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور براء بن عازب، زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے سماع کیا۔ ان سے اعمش، شعبہ اور ثوری نے روایت کی۔ کثیر الروایت مشہور تابعی ہیں۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوسرے سال ولادت ہوئی، اور ۱۲۹ھ میں فوت ہوئے۔

السبیعی: اس لفظ میں سین پر زبر، باء کے نیچے زیر اور اس کے بعد عین ہے۔

اسحاق بن موسیٰ الانصاری: ❽ اصلاً مدنی اور سکونت کے لحاظ سے کوفی ہیں۔ بغداد گئے اور وہاں سفیان بن عیینہ کی سند سے

---

❶ دیکھئے التقریب: ۲۶۰۔ ❷ ان کے حالات کے لیے دیکھئے: تقریب التہذیب: ۲۳۲؛ الجرح والتعدیل، ۲/ ۱۱۱؛ تاریخ الثقات للعجلی: ۵۳ وغیرہ۔ ❸ یہ ضعیف راوی ہے۔ التقریب: ۱۴۶، نیز دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۲۷۱؛ الجرح والتعدیل، ۲/ ۸۳۔ ❹ یہ متروک راوی ہے۔ التقریب: ۲۲۸؛ الکاشف للذهبی: ۱۸۴، نیز دیکھئے: التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/ ۳۱۱؛ الضعفاء والمتروکین، ۱/ ۴۶۔ ❺ یہ ثقہ، حجت ہیں۔ التقریب: ۳۶۷۔ ❻ آپ ثقہ، حافظ اور مجتہد تھے۔ التقریب: ۳۳۲۔ ❼ آپ ثقہ، عابد ہیں، لیکن مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۵۰۶۵۔ ❽ یہاں ''ابواسحاق'' کتابت کی غلطی یا صاحب کتاب کا سہو ہے۔ اصل میں اسحاق بن موسیٰ ہے جو ثقہ متقن ہیں۔ التقریب: ۳۸۶، نیز دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۲۴۶۔

احادیث بیان کیں۔ اپنے والد موسیٰ سے روایت کی اوران سے مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی۔ علم کے بارے میں حجت تھے۔ ۲۴۴ھ میں وفات پائی۔

ابوابراہیم الاشہلی الانصاری: ❶ ان کا ذکر اسی طرح آیا ہے۔ امام مسلم نے کتاب الکنی میں لکھا ہے کہ آپ نے اپنے والد سے سماع کیا اوران سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس ابراھیم کے والد سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ وہ صحابی ہیں۔

ابواسرائیل اسماعیل بن خلیفہ الملائی: ❷ انہوں نے حکم وغیرہ سے اوران سے ابونعیم اور اسید بن الحمال وغیرہما نے روایت کی ہے، یہ ضعیف ہیں۔ ۱۶۹ھ میں فوت ہوئے۔

ابوایوب المراغی العتکی: ❸ انہوں نے جویریہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ان سے قتادہ اور ثابت نے روایت کی۔ روایت حدیث میں ثقہ ہیں۔

ابوالاحوص عوف بن مالک بن [نضلہ]: ❹ انہوں نے اپنے والد، ابن مسعود اور ابوموسیٰ سے اوران سے حسن بصری، ابواسحاق اور عطاء بن السا[ئب] نے روایت کی۔

الاحوص بن جواب الضبی: ❺ ان کی کنیت ابوالجواب ہے۔ اہلِ کوفہ میں سے ہیں۔ ان سے علی بن المدینی نے روایت کی۔ ۲۲۱ھ میں فوت ہوئے۔

الجواب: اس لفظ میں جیم پر زبر، واو پر تشدید اور آخر میں باء ہے۔

ابوالاحوص سلام بن سلیم: ❻ حافظِ حدیث ہیں۔ انہوں نے آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے اوران سے مسدد اور ہناد نے روایت کی۔ ان سے تقریباً چار ہزار احادیث مروی ہیں۔ ابن معین نے کہا: ثقہ متقن ہیں۔ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔

اُبی بن خلف اور اس کا بھائی امیہ بن خلف: ابی بن خلف غزوۂ احد میں شرک کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں قتل ہو کر واصل جہنم ہوا اور امیہ بھی حالتِ شرک میں غزوۂ بدر میں مقتول ہو کر واصل جہنم ہوا۔

---

❶ یہ مجہول راوی ہے۔ الكاشف للذهبي: ٦٤٧٩، نیز دیکھئے الكنى والاسماء للامام مسلم: ١١٢؛ تقريب التهذيب: ٧٩٢٢؛ تهذيب الكمال للمزي: ٧٧٨٥۔ واضح رہے کہ صاحبِ کتاب کا ابوابراہیم اشہلی کے والد کو بذریعہ امام ترمذی صحابی قرار دینا محل نظر ہے۔ امام ابوحاتم رازی نے فرمایا: "لا يدرى من هو ولا أبوه" (الجرح والتعديل، ٩/ ٣٣٢) یعنی ابوابراہیم اشہلی اور اس کے والد کے بارے میں کچھ پتا نہیں کہ وہ کون ہیں۔ ❷ یہ راوی ضعیف ہے، جیسا کہ صاحبِ کتاب نے بھی لکھا ہے۔ التقريب: ٤٤٠؛ الكاشف للذهبي: ٣٦٩؛ لسان الميزان لابن حجر، ٧/ ١٧٦؛ تهذيب الكمال للمزي: ٤٣٤۔ ❸ یہ ثقہ ہیں۔ التقريب: ٧٩٤٩؛ تهذيب الكمال للمزي: ٧٨١١؛ الكاشف للذهبي: ٦٥٠٠۔ ❹ آپ ثقہ ہیں۔ التقريب: ٥٢١٨۔ **تنبیہ** ابوالاحوص کا نام "عوف بن مالک بن نَضْلة الجُشمی" ہے۔ مطبوع میں غلطی سے "فضلہ" چھپ گیا ہے۔ ابوالاحوص سے روایت کرنے والوں میں سے ایک نام "عطاء بن السائی" بھی مطبوع میں چھپا ہے، جبکہ صحیح "عطاء بن السائب" ہے۔ ❺ یہ صدوق ثقہ ہیں۔ التقريب: ٢٨٩؛ الثقات لابن شاهين، ١/ ٤٤ ت ١٠٦؛ الثقات لابن حبان، ٦/ ٨٩؛ الجرح والتعديل، ٢/ ٣٢٨؛ تاريخ يحيىٰ بن معين، ٢/ ٢٠ ت ١٢٧٢ وغیرہ۔

❻ یہ ثقہ متقن اور صاحبِ حدیث ہیں۔ التقريب: ٢٧٠٣؛ تاريخ يحيىٰ بن معين، ٢/ ٢٢١۔

فصل

صحابیات

اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہا: جس رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو انہوں نے اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے دستر خوان اور دوسرے سے مشکیزہ باندھا۔ اس لیے انہیں ذات النطاقین، یعنی دو کمر بندوں والی کہا جاتا ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آپ ہی کے فرزند ہیں، مکہ میں شروع ہی میں مشرف با اسلام ہوئیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ نے سترہ افراد کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ اپنی بہن ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس سال بڑی تھیں اور اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دس یا بیس دن بعد فوت ہوگئی تھیں، جب ان کے بیٹے کو پھانسی کی لکڑی سے اتارا گیا تھا اس وقت ان کی عمر سو سال تھی۔ آپ کی وفات مکہ میں ۷۳ھ میں ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا: انہوں نے اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب کی معیت میں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ہاں وہیں محمد، عبداللہ اور عون کی ولادت ہوئی، پھر وہاں سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے محمد بن ابی بکر کی ولادت ہوئی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے یحیٰ کی ولادت ہوئی۔ آپ سے کبار صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

عُمیس: عین پر پیش، میم پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں سین ہے۔

انیسہ بنت خُبیب رضی اللہ عنہا: انصاریہ صحابیہ ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بھانجے خبیب بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ انیسہ اور خبیب یہ دونوں لفظ مصغر ہیں۔

اُمیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا: ان کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام رُقیقہ ہے۔ وہ خویلد کی دختر اور ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ تھیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

رُقیقہ: راء پر پیش اور قاف پر دونوں جگہ زبر، اور یاء ساکن ہے۔

امامہ بنت ابی العاص بن الربیع: ان کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دختر سیدہ زینب ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیت کے مطابق سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان (امامہ) سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھیں۔

یہ نکاح زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے کرایا تھا، کیونکہ سیدہ امامہ کے والد نے انہیں اس بات کی وصیت کی تھی۔ [1] ان کا تذکرہ "باب مالایجوز من العمل فی الصلوٰۃ" میں آیا ہے۔

[1] یہ واقعہ درج ذیل کتب میں بے سند موجود ہے: الطبقات الکبری، ۸/ ۱۸۶؛ الاستیعاب، ٤/ ۱۷۸۹؛ تاریخ دمشق، ۳/ ۱۹۲، ٦٧/ ٤؛ اسد الغابہ، ۷/ ۲۰؛ سیر اعلام النبلاء، ۳/ ۲۰۳؛ الوافی بالوفیات، ۹/ ۲۱۷۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الباء

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ: آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ابوقحافہ (قاف پر پیش) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعید بن تمیم بن مرۃ ہے۔ ساتویں پشت پر آپ کا نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

عتیق: آپ کا لقب عتیق تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عتیق، یعنی جہنم سے آزاد آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ [1] آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تمام غزوات میں شرکت کی اسلام سے پہلے اور بعد میں کبھی آپ سے مفارقت اختیار نہیں کی۔ آپ نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ کا رنگ سفید، جسم کمزور، رخساروں پر گوشت کم، کمزور چہرہ اور آنکھیں گہری تھیں۔ پیشانی قدرے ابھری ہوئی، انگلیوں کے جوڑوں پر بھی گوشت معمولی مقدار میں تھا۔ بالوں کو مہندی اور کتم سے رنگتے تھے۔ آپ کو، آپ کے والدین کو، آپ کی اولاد اور پوتوں کو یعنی آپ کی چار پشتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف واعزاز حاصل ہے، یہ اعزاز وامتیاز دوسرے کسی صحابی کو حاصل نہیں ہے۔

آپ عام الفیل سے دو سال چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ طیبہ میں ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۳ھ بروز منگل مغرب اور عشاء کے مابین ۶۳ برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔

آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی اہلیہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا غسل دیں، چنانچہ آپ کی وصیت کے مطابق انہوں نے ہی غسل دیا تھا۔ [2] اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کا دورِ خلافت دو سال اور چار ماہ پر محیط ہے۔ آپ سے بہت سے صحابہ وتابعین نے روایت حدیث کی۔ آپ چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہے، اس لیے آپ سے بہت کم تعداد میں احادیث مروی ہیں۔

ابو بکرہ نفیع بن الحارث رضی اللہ عنہ: آپ حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے۔ اس نے آپ کو اپنے ساتھ ملحق کر لیا تھا۔ آپ کی زیادہ شہرت کنیت کے ساتھ ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غزوۂ طائف کے موقع پر آپ ایک مشین کے ساتھ لٹک گئے تھے جسے بکرہ کہتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''ابوبکرہ'' کی کنیت دے دی، اور آپ نے انہیں آزاد کر دیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ہیں۔ آپ نے بصرہ میں اقامت رکھی اور ۴۹ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابو برزۃ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام نضلہ بن عبید اسلمی ہے۔ شروع کے ادوار میں اسلام قبول کیا۔ انہوں نے ہی عبداللہ بن خطل (دشمن اسلام) کو قتل کیا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شریک رہے، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ میں مقیم ہوئے، خراسان کے علاقے میں جنگ کے سلسلے میں تشریف لے گئے اور ۶۰ھ میں مرو مقام پر وفات پائی۔

ابو بردہ ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ: آپ دیگر ستر افراد کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات

---

[1] المستدرك للحاكم: ٤٤٠٤؛ مسند ابی یعلی، ٨/ ٢٠٢ وسنده ضعیف/ صالح بن موسیٰ ضعیف ہے۔ [2] السنن الکبریٰ للبیهقی، ٣/ ٣٩٧ وسنده ضعیف/ واقدی متروک ہے۔

میں بھی شریک رہے۔آپ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔آپ کی صلبی اولاد نہیں تھی۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں وفات پائی۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی تمام جنگوں میں شریک رہے۔ان سے جابر اور براء رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔ہانی کی نون کے نیچے زیر اور اس کے بعد ہمزہ ہے،اور نیار کی نون کے نیچے زیر،یاء مخفف اور آخر میں راء ہے۔

ابوبصیر رضی اللہ عنہ: عتبہ بن اَسید ثقفی،قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ان کا تذکرہ غزوۂ حدیبیہ کے ضمن میں آیا ہے۔عہدِ رسالت میں ان کی وفات ہوئی۔اَسید:ہمزہ پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔ان کا تذکرہ بہرۂ عین میں آئے گا۔

ابوبصرہ: باء پر زبر اور صاد ساکن ہے۔ان کا نام حُمیل بن بصرہ غِفاری ہے۔حُمیل،حمل کا مصغّر ہے۔

ابوبشیر: قیس بن عبید انصاری مازنی۔الاستیعاب کے مصنف ابن عبدالبر نے فرمایا:ان کا صحیح نام معلوم نہیں اور قابلِ اعتماد اہل علم نے بھی ان کا نام ذکر نہیں کیا۔ [1] ابن مندہ نے ان کا تذکرہ ''الکنی'' میں کیا ہے اور نام نہیں لکھا۔ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔واقعہ حرہ کے بعد ان کی وفات ہوئی اور انہوں نے طویل عمر پائی۔

ابوالبدّاح: [2] ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔بعض نے ان کا نام عاصم بن عدی اور بعض نے ابن عاصم بن عدی لکھا ہے۔ان کی کنیت ابوعمرو ہے،ان کا لقب ان کے نام اور کنیت پر غالب ہے۔ان کے صحابی ہونے میں بھی اہل علم کا اختلاف ہے۔بعض نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے،اور بعض کے نزدیک ان کے والد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔صحیح قول کے مطابق یہ بھی صحابی ہیں جیسا کہ ابن عبدالبر کا بیان ہے۔

البدّاح۔باء پر زبر،دال مشدّد اور آخر میں حاء ہے۔(قریباً) ۱۱۷ھ میں ۸۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔

انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

البراء بن عازب رضی اللہ عنہ: ابوعمارہ البراء بن عازب انصاری الحارثی،کوفہ میں مقیم رہے۔۲۴ھ میں رے فتح کیا۔جنگ جمل،صفین اور نہروان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہے۔مصعب بن زبیر کے دور میں کوفہ میں وفات پائی۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔عمارہ:عین پر پیش اور میم مخفف ہے۔

بلال بن رباح رضی اللہ عنہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے،قدیم الاسلام ہیں۔مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے انہوں نے ہی اظہارِ اسلام کیا۔غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔بالآخر ملکِ شام میں سکونت رکھی۔ان کی صُلبی اولاد نہیں تھی۔صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔۲۰ھ میں دمشق میں وفات پائی اور باب الصغیر کے قریب مدفون ہوئے۔اس وقت آپ کی عمر ۶۳ برس تھی۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کی وفات حلب میں ہوئی اور باب الاربعین کے قریب مدفون ہوئے۔صاحب کشاف کا بیان ہے کہ اول الذکر بات درست ہے۔آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اہل مکہ نے قبول اسلام کی پاداش

---

[1] حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب التهذيب: ٧٩٦٠، میں ان کا نام قیس بن عبید ہی نقل کیا ہے۔

[2] یہ ثقہ ہیں،لیکن ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔حافظ ابن حجر نے واضح فرمایا:"وهم من قال له صحبة" جس نے انہیں صحابی قرار دیا اسے وہم ہوا ہے۔(التقريب: ٧٩٥١) امام حاکم نے فرمایا:"ابو البداح هو ابن عاصم بن عدى وهو مشهور فى التابعين" (المستدرك للحاكم، ١/ ٤٧٨)۔

میں بہت تکالیف دیں۔ امیہ بن خلف جمحی بذاتِ خود آپ کو عذاب دیتا تھا۔ اللہ کی قدرت کہ بدر کے دن بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہی وہ مقتول ہوا۔ جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار (بلال رضی اللہ عنہ) کو خرید کر آزاد کیا۔ [1]

بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ: ابوعبدالرحمٰن المزنی، اشعر میں مقیم رہے۔ مدینہ طیبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ سے آپ کے فرزند حارث اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی۔ اسی سال کی عمر میں ۶۰ ھ میں وفات پائی۔

بریدہ بن الحصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ: غزوۂ بدر سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے، لیکن غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔ بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ کے باشندوں میں سے تھے، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے، وہاں سے غزوۂ کے سلسلے میں خراسان چلے گئے اور یزید بن معاویہ کے عہد میں مرو کے مقام پر ۶۲ ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔

الحصیب: حصب کی تصغیر ہے۔

بشر [2] بن معبد: یہ ابن الخصاصیہ کی نسبت سے معروف ہیں۔ الخصاصیہ ان کی والدہ کا لقب تھا، جبکہ ان کا اصل نام کبشہ تھا۔ لوگوں نے انہیں ان کی والدہ کی نسبت سے مشہور کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

بُسر بن ابی ارطاۃ: [3] ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ اور ان کا نام عمیر عامری قریشی ابوارطاۃ تھا۔ کہا گیا ہے کہ یہ چھوٹے تھے، اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کر سکے، تاہم اہلِ شام کا دعویٰ ہے کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ واقدی نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ کہا گیا ہے کہ آخر عمر میں ان کا ذہنی توازن درست نہیں رہا تھا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور بقول بعض عبدالملک کے دور میں فوت ہوئے۔

بُدیل بن ورقاء: خزاعی ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ آپ سے آپ کے دو بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قتل ہوئے۔ بعض نے کہا: جنگ صفین میں قتل ہوئے۔ بعض کے نزدیک جنگ صفین میں قتل ہونے والا ان کا بیٹا عبداللہ تھا۔

بُدیل: یہ بَدل کی تصغیر ہے۔

ابنا بُسر: عطیہ اور عبداللہ یہ دونوں بُسر کے بیٹے ہیں، ان کا تذکرہ بہرۂ عین میں آئے گا۔ کھجور اور مکھن اکٹھے کھانے کے سلسلے میں

---

[1] صحیح بخاری: ۳۷۵٤۔

[2] مطبوع میں ''بشر'' چھپا ہے جو کہ غلط ہے۔ اصل میں یہ ''بشیر بن معبد رضی اللہ عنہ'' ہے۔ ہم نے یہ تصحیح کتب اسماء الرجال سے کی ہے۔ دیکھئے تقریب التهذیب: ۷۲۲؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/ ۹۸؛ الجرح والتعدیل، ۲/ ۵۳۶؛ معجم الصحابة لابن قانع، ۱/ ۸۸؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/ ۱۷٤۔

[3] ان کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے: التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/ ۱۲۳؛ الجرح والتعدیل، ۲/ ٤۲۲؛ تاریخ بغداد، ۱/ ۲۱۰؛ الاصابه، ۱/ ۲٤۳؛ سیر اعلام النبلاء، ۳/ ٤۰۹۔٤۱۱ اور مراسیل ابی زرعہ وغیرہ۔

ایک حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ [1] وہاں ابنا بُسر یعنی بسر کے دو بیٹوں کے حوالے سے ذکر ہے اور ان کے نام بیان نہیں ہوئے۔

البیاضی: ان کا نام عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہما ہے۔ انصاری صحابی ہیں، بیاضہ بن عامر کی طرف نسبت کی وجہ سے ''البیاضی'' کہلاتے ہیں۔

فصل

تابعین

بلال بن یسار: [2] بن زید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں یہ زید بن حارثہ نہیں بلکہ اور ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور دادا سے اور ان سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف ہیں۔

بلال بن عبداللہ [3]: بن عمر بن خطاب، قریشی العدوی ہیں۔ ان سے مروی احادیث اچھی (مقبول) ہیں۔

بُسر بن مِحجن [4]: الدیلی، حجازی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ نے اسماء الصحابہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے، اور لکھا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ بخاری وغیرہ نے کہا: یہ تابعی ہیں اور یہی بات صحیح ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مِحجن: میم کے نیچے زیر، حاء ساکن، جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

الدیلی: دال کے نیچے زیر اور یاء ساکن ہے۔

بہز بن حکیم [5]: بن معاویہ بن حیدہ القشیری البصری، ان کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیحین میں ان سے کوئی روایت بیان نہیں کی۔ ابن عدی نے کہا: میں نے ان سے مروی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی۔

حیدہ: حاء پر زبر، یاء ساکن اور دال پر زبر ہے۔

بشر بن مروان: بن الحکم الاموی القرشی، عبدالملک اموی کے بھائی ہیں۔ اپنے بھائی کی طرف سے عراق کے حاکم مقرر تھے۔ خطبہ جمعہ کے سلسلے میں ان کا ذکر آیا ہے۔ [6]

بشر: باء کے نیچے زیر اور شین ساکن ہے۔

---

[1] سنن ابی داود: ۳۸۳۷؛ سنن ابن ماجہ: ۳۳۳٤ وسندہ صحیح، مشکوٰۃ المصابیح: ٤٢٣٢۔

[2] بلال بن یسار مجہول راوی ہے، اسے ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا، نیز دیکھئے تہذیب الکمال بتحقیق بشار عواد، ٤/ ٣٠٢۔

[3] یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٧٨١۔ [4] یہ مجہول ہے۔ امام ذہبی فرماتے ہیں: ''غیر معروف۔'' میزان الاعتدال، ١/ ٣٠٩، یہی بات حافظ ابن حجر نے لسان المیزان (٧/ ١٨٣) میں لکھی ہے۔

[5] یہ ثقہ ہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''ثقہ۔'' تاریخ یحییٰ بن معین (٢/ ٦٤) ابن شاہین نے فرمایا: ''ثقہ۔'' تاریخ أسماء الثقات، ١/ ٤٩، نیز دیکھئے الکامل لابن عدی، ٢/ ٢٥٤ وغیرہ۔

[6] دیکھئے صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، رقم الحدیث: ٨٧٤۔

بشر بن رافع ❶ : اس نے یحییٰ بن ابی کثیر اور بہت سے لوگوں سے اور اس سے عبدالرزاق اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔احمد بن حنبل نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے، یعنی اسے ثقہ کہا ہے۔

بشیر بن ابی مسعود ❷ : البدری انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے عروہ، یونس بن میسرہ اور بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

بشیر بن میمون ❸ : انہوں نے اپنے چچا، اسامہ بن اخدری سے اور ان سے بشر بن المفضل وغیرہ نے روایت کی ہے۔روایتِ حدیث میں صدوق ہیں۔

بجالہ بن عبدہ ❹ : التمیمی، جزء بن معاویہ کے کاتب تھے، احنف بن قیس کے چچا ہیں۔مکی ہیں، ثقہ ہیں، ان کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔انہوں نے عمران بن حصین سے اور ان سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔۹۰ھ میں مکہ میں حیات تھے۔

بجالۃ: باء پر زبر، جیم مخفف ہے۔جزء، جیم پر زبر، زاء ساکن اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

ابو بردہ ❺ : ان کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے۔انہیں عامر بن ابی موسیٰ الاشعری بھی کہتے ہیں۔کثیر الروایت، مشہور تابعین میں سے ہیں۔آپ نے اپنے والد ابوموسیٰ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔قاضی شریح کے بعد کوفہ میں منصبِ قضاء پر فائز تھے کہ حجاج نے انہیں معزول کر دیا۔

ابو بکر بن عیاش ❻ :الاسدی، مشہور اہل علم میں سے ہیں۔انہوں نے ابواسحاق وغیرہ سے اور ان سے احمد اور ابن معین نے روایت کی ہے۔احمد نے کہا: یہ صدوق، ثقہ تھے۔کبھی کبھار روایت حدیث میں غلطی کر جاتے تھے۔۹۶ برس کی عمر میں ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔

عیاش: عین پر زبر، یاء مشدد اور آخر میں شین ہے۔

ابو بکر بن عبدالرحمٰن ❼ : المخزومی، یہ کنیت ہی ان کا نام ہے، تابعی ہیں۔انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا۔شعبی اور زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

---

❶ یہ ضعیف ہے۔یحییٰ بن معین نے فرمایا:"لیس به بأس" (تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۵۹) ان کے مقابلے میں جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔مثلاً، امام احمد نے فرمایا:"لیس بشیء ضعیف الحدیث" (موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل، ۱/ ۱۵۵) ابوحاتم رازی نے فرمایا:"ضعیف الحدیث منکر الحدیث" (الجرح والتعدیل، ۲/ ۳۵۷) ابن حبان نے فرمایا:"منکر الحدیث" (المجروحین، ۱/ ۳۲۹) حافظ ابن حجر نے کہا:"ضعیف الحدیث" (التقریب: ۶۸۵)۔ ❷ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۲۰۔

❸ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔امام یحییٰ بن معین نے فرمایا:"لیس به بأس" (تاریخ یحییٰ بن معین ۲/ ۶۱) نیز دیکھئے: تقریب التہذیب: ۷۲٤؛ تہذیب الکمال للمزی، ٤/ ۱۷۸ وغیرہ۔ ❹ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ٦۳۵۔

❺ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۹۵۲، نیز دیکھئے العلل لأحمد: ۱۲۸۰۔ ❻ یہ صدوق و موثق راوی ہیں۔امام احمد بن حنبل نے فرمایا:"ثقة وربما غلط" (اقوال الامام احمد، ٤/ ۱۹٤) ابوحاتم الرازی نے فرمایا:"ثقہ" (علل الحدیث: ۲۲۳۳)۔ **تنبیہ**: محدثین کی صراحت کے مطابق ابوبکر بن عیاش کو جن روایات میں غلطیاں لگی ہیں یا اوہام ہوئے ہیں، انہیں چھوڑ کر باقی تمام روایات میں یہ صدوق وحسن الحدیث ہیں۔

❼ یہ ثقہ، فقیہ اور عابد ہیں۔التقریب: ۷۹۷٦۔

ابوبکر بن عبداللہ بن الزبیر: الحمیدی [1]، امام بخاری کے شیخ ہیں۔ان کا تذکرہ بہرۂ عین میں آئے گا۔
ابوالبختری: [2] ان کا نام سعید بن فیروز ہے۔رؤیتِ ہلال کے ضمن میں ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ [3]

فصل

صحابیات

بریرہ [4]: باء پر زبر، پہلی راء کے نیچے زیر، اس کے بعد یاء ساکن ہے۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں۔انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم اور عروہ بن زبیر سے روایت حدیث کی ہے۔
بسرہ [5]: بنت صفوان بن نوفل، القرشیہ، الاسدیہ، یہ ورقہ بن نوفل کی برادرزادی ہیں۔
بُہیسہ [6]: الفزاریہ، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔انہوں نے اپنے والد کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں۔ان سے مروی احادیث بیوع کے ضمن میں آئی ہیں۔
بُہیسہ: باء پر پیش، ھاء پر زبر، یاء ساکن اور اس کے بعد سین ہے۔
ام بُجَید [7]: حواء بنت یزید بن السکن الانصاریہ، یہ اسماء بنت یزید کی ہمشیرہ ہیں۔اور اپنی کنیت ہی سے معروف ہیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں۔عبدالرحمٰن بن بُجَید نے ان سے روایت کی ہے۔
بُجَید: یہ بجد کی تصغیر ہے۔

فصل

تابعیات

بنانہ [8]: باء پر پیش اور نون مخفف ہے۔عبدالرحمٰن بن حیان کی لونڈی ہیں، انصاری خاتون ہیں۔یہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے، جلاجل کے سلسلے میں ان سے حدیث مروی ہے۔
حیان: حاء پر زبر اور یاء مشدّد ہے۔

فصل

صحابہ/حرف التاء

تمیم داری رضی اللہ عنہ: تمیم بن اوس داری، پہلے نصرانی تھے۔۹ھ میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ایک ایک رکعت میں پورا قرآن

---

[1] یہ ثقہ، حافظ، فقیہ اور المسند الحمیدی کے مصنف ہیں۔التقریب: ۳۳۲۰۔ [2] یہ ثقہ ثبت ہیں۔التقریب: ۲۳۸۰۔
[3] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۱۹۸۱۔ [4] ان کے حالات کے لیے دیکھئے: الاستیعاب فی معرفۃ الأصحاب لابن عبدالبر (۴/ ۱۷۹۵) وغیرہ۔ [5] دیکھئے التقریب: ۸۵۴۴؛ الاستیعاب، ۴/ ۱۷۹۶۔ [6] دیکھئے اُسد الغابۃ، ۷/ ۴۰؛ الاصابۃ، ۸/ ۵۳ ومشکوٰۃ المصابیح: ۱۹۱۵۔ [7] دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۷۰۵۔
[8] یہ مجہولہ ہے۔حافظ ابن حجر نے فرمایا: "لاتعرف" (التقریب: ۸۵۴۶) حدیث کے لیے دیکھئے سنن ابی داود: ۴۲۳۱ وسندہ ضعیف۔

پڑھ جاتے تھے [1] ،بعض اوقات ساری ساری رات صبح تک ایک ہی آیت دہراتے رہتے تھے۔محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ تمیم داری رضی اللہ عنہ رات کو سوئے رہے اور تہجد کے لیے بیدار نہ ہو سکے تو اپنے اس عمل کی پاداش میں پورا ایک سال رات کو نہ سوئے اور رات بھر قیام میں گزارتے رہے۔ [2] مدینہ منورہ میں سکونت تھی۔امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ملکِ شام کی طرف نقل مکانی کر گئے اور وفات تک وہیں رہے۔انہوں نے ہی سب سے پہلے مسجد میں چراغ کا بندوبست کیا تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کی روایت سے دجال اور جساسہ کا قصہ بیان کیا اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

فصل

تابعین

ابوتمیمہ [3] : طریف بن خالد الجہیمی البصری، اصلاً عرب یمن کے باشندے تھے۔ان کے چچا نے انہیں فروخت کر دیا تھا، تابعی ہیں۔انہوں نے بہت سے صحابہ سے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔(قریباً) ۹۵ھ میں وفات پائی۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الثاء

ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ: انصاری، خزرجی، غزوۂ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔اکابر صحابہ میں سے تھے۔انصار کے نمایاں افراد میں سے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی تھی۔ [4] ۱۲ھ میں مسیلمہ کذاب کے مقابلے میں جنگ یمامہ میں مرتبۂ شہادت سے سرفراز ہوئے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ: ابوزید انصاری، خزرجی، یہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت رضوان کی تھی۔ان دنوں یہ چھوٹے تھے۔ابن الزبیر کے فتنے کے دوران میں فوت ہوئے۔

ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ: انہیں ابن الدحداحہ بھی کہتے ہیں، انصاری صحابی ہیں۔غزوہ احد میں شریک ہوئے اور خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔خالد بن ولید نے ان پر نیزے سے حملہ کیا تھا۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیبیہ سے واپسی کے دنوں میں ان کی وفات بستر پر ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ جنازہ لے کر جانے کے ضمن میں ہوا ہے۔

ثوبان: بن بجدد، ابوعبداللہ، غلام تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات تک سفر وحضر میں ہر وقت آپ کے ساتھ رہے۔بعد میں ملک شام کی طرف چلے گئے اور رملہ میں سکونت پذیر ہوئے، پھر حمص چلے

---

[1] اسنادہ ضعیف، المصنف لابن ابی شیبہ: ۸۵۸۸، محمد بن سیرین کا سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[2] میرے علم کے مطابق اس واقعے کو جس نے بھی نقل کیا ہے، بغیر سند کے کیا ہے۔مثلاً مرقاۃ المفاتیح، ۱/ ۳۷۲ وغیرہ۔

[3] یہ ثقہ ہیں۔ان کا نام ''طریف بن مُجالد الجہیمی البصری'' ہے۔مطبوع میں غلطی سے ''طریف بن خالد'' چھپ گیا ہے۔کتب اسماء الرجال سے تصحیح کر دی گئی ہے۔دیکھئے تاریخ یحییٰ بن معین، ۲/ ۲۷۷؛ الکاشف للذہبی: ۲۴۵۸؛ تقریب التہذیب: ۳۰۱۴۔

[4] صحیح بخاری: ۳۶۱۳ وغیرہ۔

گئے۔ وہیں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

بجدد: باء پر پیش، جیم ساکن اور پہلی دال پر پیش ہے۔

ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو حنیفہ سے ہیں، اسی لئے الحنفی کہلاتے ہیں۔ اہل یمامہ کے سردار تھے۔ مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر ہوئے تو نبی ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ انہوں نے جا کر کپڑے دھوئے اور غسل کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ ان سے ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ثمامہ: ثاء پر پیش، اور دونوں میم مخفف ہیں۔

اثال: ہمزہ پر پیش، ثاء ساکن اور اس کے بعد لام ہے۔

ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ: جرہم بن ناشب الخشنی، اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت رضوان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان کی قوم کی طرف مبلغ کی حیثیت سے روانہ فرمایا تو ان کی دعوت پر ان کی قوم نے اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے ملک شام جا کر سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہیں ۷۵ھ میں وفات پائی۔

جرہم: جیم اور ہاء پر پیش ہے۔

فصل

تابعین

ثابت بن ابی صفیہ ❶: ان کی کنیت ابوحمزہ ہے، کوفی ہیں۔ انہوں نے محمد بن علی الباقر سے سماع کیا، اور ان سے وکیع اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔ ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔

ثابت بن اسلم البنانی ❷: ابومحمد، تابعی ہیں، اہلِ بصرہ کے نمایاں اور ثقہ اہلِ علم میں سے ہیں۔ انس بن مالک سے روایتِ حدیث میں مشہور ہیں۔ چالیس برس تک ان کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایتِ حدیث کی ہے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۱۲۳ھ میں ۸۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ثمامہ بن حزن ❸: القشیری، تابعین کے دوسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں، ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر، عبداللہ بن عمرو اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے اسود بن شیبان مصری نے روایتِ حدیث کی۔

حزن: حاء پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

ثور بن یزید ❹: الکلاعی الشامی، حمصی، انہوں نے خالد بن معدان سے سماعِ حدیث کیا، اور ان سے ثوری اور یحییٰ بن سعید نے روایت حدیث کی۔ ۱۵۵ھ میں فوت ہوئے۔ باب الملاحم میں ان کا ذکر آیا ہے۔

---

❶ یہ ضعیف ہے۔ التقریب: ۸۱۸؛ الکاشف للذهبي: ٦٨٦۔ ❷ دیکھئے تقریب التهذيب: ۸۱۰۔

❸ آپ ثقہ، مُخَضْرَم ہیں۔ التقریب: ۸۵۰۔ ❹ یہ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۸٦۱۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الجیم

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: ابوعبداللہ، الانصاری، السلمی، مشہور اور کثیر الروایت صحابہ میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے اٹھارہ غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ شام اور مصر گئے۔ آخر عمر میں بینائی ختم ہوگئی تھی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۷۴ھ میں ۹۴ سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور ایک قول کے مطابق مدینہ طیبہ میں صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ العامری نسبت ہے۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ کوفہ میں اقامت گزیں ہوئے اور ۷۴ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، انصاری ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے آپ کے دو بیٹوں عبداللہ اور ابوسفیان نے اور آپ کے بھتیجے عتیک بن الحارث نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۶۱ھ میں ۶۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔

جبار بن صخر رضی اللہ عنہ: انصار کے بنوسلمہ قبیلے سے ہیں۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر سمیت کئی غزوات میں شریک ہوئے۔ عقبہ والی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جن ستر افراد نے بیعت کی تھی، آپ بھی ان میں شامل تھے۔ آپ سے شرحبیل بن سعد نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جبّار: جیم پر زبر اور باء پر تشدید ہے۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ [1]: ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات والے سال ان کی ولادت ہوئی، جبکہ جریر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوا۔ کوفہ گئے اور طویل عرصے تک وہاں مقیم رہے۔ بعدازاں قرقیسیا چلے گئے اور ۵۱ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جندب بن عبداللہ [2]: بن سفیان البجلی العلقی، علقہ بنوبجیلہ کی ایک شاخ ہے اور بنوبجیلہ ہی میں شاخ قسرا ہے۔ قاف پر زبر، اور سین ساکن ہے۔ یہ خالد بن عبداللہ قسری کا قبیلہ ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنے سے چار سال بعد فوت ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

جندب: جیم پر پیش، نون ساکن اور دال پر زبر یا پیش دونوں طرح ہے۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ قریش کی شاخ بنونوفل میں سے ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ مدینہ منورہ آئے اور ۵۴ھ میں یہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ قریش میں انسابِ قریش کے سب سے زیادہ ماہر اور عالم تھے۔

---

[1] جریر بن عبداللہ بن جابر البجلی: مشہور صحابی ہیں۔ التقریب: ۹۱۵۔ [2] دیکھئے تقریب التہذیب: ۹۷۵۔

جرہد بن خویلد رضی اللہ عنہ: الاسلمی، المدنی، اہل صفہ میں سے تھے۔۶۱ھ میں وفات پائی۔آپ سے آپ کے بیٹوں عبداللہ، عبدالرحمٰن، سلیمان اور مسلم نے روایتِ حدیث کی ہے۔جرہد: جیم پر زبر اور ھاء پر بھی زبر ہے۔

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: ہاشمی ہیں۔سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ان کا لقب ذوالجناحین ہے۔قدیم الاسلام ہیں، اکتیس افراد کے بعد اسلام قبول کیا۔سیدنا علی سے دس سال بڑے تھے۔سب لوگوں سے بڑھ کر حلیہ اور اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔سیدنا علی کا بیان ہے کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی مملوکہ جگہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ میرے والد ابوطالب وہاں آ گئے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا: چچا جان! کیا آپ ہمارے ساتھ نماز میں شامل نہیں ہو جاتے؟ ابوطالب نے کہا: برادرزادے! میں خوب جانتا ہوں کہ تم حق پر ہو، لیکن میں سجدہ نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ اس طرح میری دبُر مجھ سے اونچی ہو جائے گی۔البتہ جعفر تم جا کر اپنے چچا زاد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر لو۔چنانچہ وہ سواری سے اتر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔نماز سے فراغت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جس طرح میرا ساتھ دیا ہے اللہ تمہیں دو پر عطا کرے گا جن کے ذریعے سے تم جنت میں اڑتے پھرو گے۔ [1] آپ سے آپ کے فرزند عبداللہ نے اور بہت سے صحابہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۸ھ میں غزوۂ موتہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔اس وقت آپ کی عمر ۴۱ سال تھی۔آپ کے جسم کے اگلے حصے پر نیزوں اور تلوار کے نوے زخم تھے۔

الجارود رضی اللہ عنہ: المعلّی العبدی، ان کا نام بشر بن عمرو ہے۔ایک قول کے مطابق الجارود ان کا لقب ہے، اس لقب کی وجہ تلقیب کے بارے میں اہلِ علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔آپ ۹ھ میں وفد عبدالقیس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا، پھر بصرہ میں مقیم رہے۔امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ۶۱ھ میں ارض فارس میں قتل ہوئے۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ: الکلبی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام زید بن حارثہ کے بڑے بھائی ہیں۔ان سے ابواسحٰق السبیعی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ابوجہیم [2]: جیم پر پیش، ھاء پر زبر اور یاء ساکن ہے۔وکیع نے ذکر کیا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن جہیم ہے۔بعض نے عبداللہ بن الحارث بن الصمۃ الانصاری بھی لکھا ہے۔

الصمۃ: صاد کے نیچے زیر اور میم مشدد ہے۔

ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ [3]: ان کا نام وہب بن عبداللہ العامری ہے۔صغار صحابہ میں سے ہیں۔کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے تھے، تاہم انہیں آپ سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔۷۴ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔ان سے ان کے بیٹے عون نے اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے

---

[1] حدیث خیثمہ بن سلیمان، ۱/ ۲۰۶، حدیث الزہری، ۱/ ۳۹۰ یہ روایت سخت ضعیف ہے، کیونکہ سیف بن محمد الکوفی کذاب راوی ہے۔ [2] دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۰۲۵۔ [3] دیکھئے تقریب التہذیب: ۷۴۷۹۔

روایتِ حدیث کی ہے۔

جحیفہ: جیم پر پیش حاء پر زبر اور بعد میں فاء ہے۔

ابو جمعہ: انہیں الانصاری اور الکنانی بھی کہا جاتا ہے، بعض نے ان کا نام حبیب بن سباع اور بعض نے جنید بن سباع اور بعض نے کچھ اور بھی لکھا ہے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

ابوالجعد رضی اللہ عنہ [1]: [الضمری]، یہ کنیت ہی ان کا نام ہے۔ بعض نے کہا: ان کا اصل نام وہب ہے۔ عبیدہ بن سفیان نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبیدہ: عین پر زبر اور باء کے نیچے زیر ہے۔

ابو جندل رضی اللہ عنہ: ابو جندل بن سہیل بن عمرو القرشی العامری، مکہ میں ہی اسلام قبول کیا۔ حدیبیہ والے دن نبی ﷺ کی خدمت میں اس حال میں پہنچے کہ زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آئے تھے۔ مسلمان ہونے کی پاداش میں ان کے والد نے ان سے یہ سلوک کیا تھا۔ ان کا تذکرہ غزوۂ حدیبیہ کے ضمن میں آیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

ابو جہم رضی اللہ عنہ: عامر بن حذیفہ العدوی القرشی، اپنی کنیت سے ہی معروف ہیں۔ یہ وہ صحابی ہیں جن سے نبی ﷺ نے ان کی چادر طلب کی تھی۔ نماز کے ابواب میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ابو جُرَیّ رضی اللہ عنہ: جابر بن سلیم، تمیمی، بصرہ میں مقیم رہے۔ ان سے مروی احادیث اہلِ بصرہ کے ہاں معروف ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔

جری: جیم پر پیش، راء پر زبر اور یاء پر تشدید ہے۔

ابو جمیل: اس کا ذکر کتاب الزکوۃ میں آیا ہے۔ اس کا نام معلوم نہیں۔ بعض نے ابن جمیل بھی ذکر کیا ہے۔ [2]

فصل

تابعین

جعفر الصادق [3]: جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الصادق، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ سادات اہلِ بیت میں سے ہیں۔ اپنے والد وغیرہ سے انہوں نے سماع کیا۔ یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، ثوری، ابن عیینہ اور ابوحنیفہ جیسے ائمہ نے ان سے سماع کیا۔ ۶۸ سال کی عمر میں ۱۴۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان کے والد محمد الباقر اور دادا علی زین العابدین بھی وہیں مدفون ہیں۔

جعفر بن محمد [4]: بن ابی عثمان الطیالسی، ان کی کنیت ابوالفضل ہے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے اور ان سے بھی بہت سے

---

[1] دیکھئے تقریب التهذیب: ٨٠١٥۔ [2] دیکھئے صحيح بخاری: ١٤٦٨؛ مشكوٰة المصابيح: ١٧٧٨۔ [3] امام یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ (تاريخ يحيىٰ بن معين، ٢/ ٨٧) حافظ ابن حجر نے فرمایا: "صدوق فقيه امام" (تقريب التهذيب: ٩٥٠)۔

[4] خطیب بغدادی نے فرمایا: "كان ثقةً ثبتًا، صَعْبَ الأَخْذ، حسن الحفظ" (تاريخ بغداد، ٧/ ١٨٨) امام ذہبی نے کہا: "الإمام، الحافظ، المجود ابو الفضل الطيالسى البغدادى، أحد الأعلام" (السير، ١٣/ ٣٤٦)۔

لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ثقہ، پختہ علم اور مضبوط حافظہ کے مالک تھے۔۲۸۲ھ میں فوت ہوئے۔

ابوجعفر القاریؒ ❶ : ابوجعفر یزید بن القعقاع، القاریؒ، المدنی، مشہور تابعی ہیں۔عبداللہ بن عیاش کے غلام تھے۔ابن عمر، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے سماعِ حدیث کیا اور ان سے مالک بن انس وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

القاریؒ: قراءت سے ماخوذ ہے۔اس کے آخر میں ہمزہ ہے۔

ابوجعفر عمیر بن یزید ❷ : الخطمی، انہوں نے بہت سے لوگوں سے سماع کیا اور ان سے شعبہ، حماد اور یحییٰ بن سعید نے روایتِ حدیث کی۔

ابوالجویریہ ❸ : حطان بن خفاف الجرمی، تابعی ہیں۔ابن مسعود اور معن بن یزید رضی اللہ عنہم سے سماع کیا، اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

الجویریہ: جاریہ کی تصغیر ہے۔حطان: حاء کے نیچے زیر، طاء پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔خفاف: خاء پر پیش اور پہلی فاء مخفف ہے۔الجرم: جیم پر زبر اور راء ساکن ہے۔

ابوالجوزاء ❹ : اوس بن عبداللہ الازدی، اہل بصرہ میں سے ہیں۔تابعی ہیں۔ان سے مروی احادیث مشہور ہیں۔انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے عمرو بن مالک [النکری] وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۸۳ھ میں قتل ہوئے۔

جزء بن معاویہ ❺ : التمیمی، ان سے بجالہ [بن عبدہ] نے احادیث روایت کی ہیں۔مجوس سے دیت لینے کے بیان میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔

جزء: جیم پر زبر، زاء ساکن اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔اس لفظ کا یہی تلفظ درست ہے۔اہلِ لغت اسی طرح روایت کرتے ہیں۔دارقطنی نے کہا: اہلِ حدیث (محدثین) اسے جیم کے نیچے زیر، زاء کے سکون سے اور اس کے بعد یاء پڑھتے ہیں۔عبدالغنی نے کہا: جیم پر زبر، زاء کے نیچے زیر اور اس کے بعد یاء ہے۔

جمیع بن عمیر ❻ : التیمی، بخاری نے کہا: اہل کوفہ میں سے ہیں۔انہوں نے عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے سماع کیا اور ان سے العلاء بن صالح اور صدقہ بن مثنیٰ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابن جریج ❼ : ان کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج المکی ہے۔فقیہ اور مشہور اہل علم میں سے ہیں۔انہوں نے مجاہد، ابن ابی

---

❶ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۸۰۲۱۔ ❷ یہ ثقہ ہیں۔الجرح والتعدیل، ٦/ ٣٧٥، ٣٧٦؛ الثقات لابن حبان، ٧/ ٢٧٢؛ الكاشف للذهبی: ٤٢٩٠؛ التقريب: ٥١٩٠۔ ❸ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۳۹۸۔ ❹ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ٥٧٧۔

❺ ان کے ترجمے کے لیے دیکھئے الاصابة، ١/ ٥٨٦؛ جامع التحصيل للعلائی: ٩١؛ صحيح بخاری: ٣١٥٦۔

❻ ضعیف ہے۔التاريخ الكبير للبخاری: ٢/ ٢٤٢؛ المجروحين لابن حبان، ١/ ٢١٨؛ الضعفاء لابن الجوزی، ١/ ١٧٤؛ التقريب: ٩٦٨؛ الكاشف للذهبی: ٨١٠۔

❼ آپ ثقہ، فقیہ فاضل ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔التقریب: ٤١٩٣۔

ملیکہ اور عطاء سے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن جریج سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس طرح میں نے علم کی تدوین کی ہے اس طرح کسی نے بھی نہیں کی۔'' [1] ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

جُبیر بن نفیر [2]: الحضرمی، انہوں نے اسلام سے پہلے اور بعد کا زمانہ پایا ہے۔ اہل شام کے ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ ان سے مروی احادیث شامیوں میں معروف و متداول ہیں۔ ۱۸۰ھ میں شام میں وفات پائی۔ انہوں نے ابوالدرداء اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

نفیر: نون پر پیش، فاء پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

ابوجہل: کا نام عمرو بن ہشام بن مغیرہ ہے، بنومخزوم میں سے تھا۔ یہ شخص معروف جاہلی شخص ہے، اسے ابوالحکم کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت ابوجہل رکھ دی تو اس پر یہی کنیت غالب ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا: بنت الحارث، غزوۂ مریسیع (بنی المصطلق) جو کہ ۵ ہجری میں ہوا تھا، اس میں قید ہو کر ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ انہوں نے ایک مقررہ رقم کی ادائیگی کی صورت میں انہیں آزاد کرنے کا معاہدہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے وہ رقم ادا کر دی، پھر آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کا نام برہ تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ ۶۵ سال کی عمر میں ماہ ربیع الاول ۵۶ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے ابن عباس، ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جدامہ رضی اللہ عنہا: بنت وہب الاسدیہ، انہوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر کے ہجرت کی۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

جُدامہ: جیم پر پیش، اس کے بعد دال، جبکہ بعض اسے ذال بھی پڑھتے ہیں۔ دارقطنی نے کہا: دال صحیح ہے، ذال پڑھنا علمی غلطی ہے۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الحاء

حمزہ بن عبدالمطلب: ان کی کنیت ابوعمارہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے انہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ اس حوالے سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی، یعنی دودھ شریک بھائی بھی ہیں۔ آپ کا لقب اسد اللہ ہے، بعثت کے دوسرے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، قدیم الاسلام ہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کے

---

[1] تاریخ بغداد، ۱۲/ ۱۴۲ وسندہ حسن، سیر اعلام النبلاء، ۶/ ۳۲۷۔ [2] آپ ثقہ جلیل اور مخضرم ہیں۔ التقریب: ۹۰۴، **تنبیہ**: آپ تدلیس سے بری ہیں۔

چھٹے سال دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنایا تو آپ اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ ان کے مسلمان ہونے سے اسلام کو تقویت ملی۔ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ وحشی بن حرب نے آپ کو قتل کیا تھا۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے چار سال بڑے تھے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ بات میرے نزدیک صحیح نہیں، الّا یہ کہ اسے یوں تسلیم کیا جائے کہ اس نے دونوں کو الگ الگ زمانے میں دودھ پلایا تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے دو سال بڑے تھے، آپ سے علی، عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمارہ: عین پر پیش ہے۔

ثویبہ: ثاء پر پیش، واو پر زبر، یاء ساکن اور پھر باء ہے۔

حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ عنہ: اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اسّی سال کی عمر میں ٦١ ھ میں فوت ہوئے۔

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ: یمان کا نام حسیل اور یمان ان کا لقب تھا۔ حذیفہ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، [العبسی] [1] ان کی نسبت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے رازداں تھے۔ ان سے عمر بن خطاب، علی بن ابی طالب اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم جیسے صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے۔ ٣٥ یا ٣٦ ہجری میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے چالیس دن بعد مدائن میں فوت ہوئے اور وہیں ان کی قبر ہے۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہ: بن ابی طالب ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں۔ آپ ﷺ ان سے از حد محبت کی وجہ سے انہیں اپنی خوشبو کہا کرتے تھے۔ نوجوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں۔ [2] صحیح ترین قول کے مطابق ہجرت کے تیسرے سال ماہ رمضان کے وسط میں ان کی ولادت ہوئی اور ٥٠ یا ٥٨ یا ٤٩ یا ٤٤ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ سے آپ کے فرزند حسن بن حسن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور بہت سے لوگوں نے حدیث روایت کی ہے۔ ان کے والد سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ میں شہید کر دیئے گئے تو اس کے بعد چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر مرنے مارنے کی بیعت کی تھی، تاہم آپ نے وسط جمادی الاولیٰ ٤١ ھ کو امرِ خلافت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے سپرد کر دیا۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہ: بن ابی طالب، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں۔ آپ ﷺ انہیں انس و محبت کی وجہ سے اپنی خوشبو قرار دیتے تھے، نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ ہجرت کے چوتھے سال ٥ شعبان کو ولادت ہوئی۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو اس سے پچاس دن بعد ہی انہیں ان کا حمل ٹھہر گیا۔ آپ ٦١ ھ ماہ محرم کی دس تاریخ کو سرزمین عراق کے مقام کربلا میں شہید ہوئے۔ یہ مقام کوفہ اور حلہ کے مابین ہے۔ سنان بن انس نخعی یا سنان بن ابی سنان نے آپ کو قتل کیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شمر بن ذی الجوشن آپ کا قاتل ہے۔ قبیلہ حمیر کے ایک شخص خولی بن یزید اصبحی نے اسے اس امر پر ابھارا تھا۔ اس نے آپ کا سر تن سے جدا کر کے عبداللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا اور یہ اشعار پڑھے:

[1] مطبوع میں غلطی سے ''العیسی'' چھپا ہے، جبکہ صحیح ''العبسی'' ہے۔ دیکھئے الکنی والاسماء للامام مسلم، ١/ ٤٦٦ تقریب التھذیب: ١١٥٦؛ اسد الغابۃ، ١/ ٧٠٦۔

[2] صحیح بخاری: ٣٧٥٣؛ سنن الترمذی: ٣٧٨١ وسندہ حسن؛ مسند احمد، ٣/ ٣ وسندہ صحیح۔

[أوقِرْ] رِكَابِي فِضَّةً وَّذَهباً
اِنِّي قَتَلْتُ الْمَلِكَ الْمُحَجَّباً
قَتَلْتُ خَيْرَ النَّاسِ اُمّاً وَّأَباً
وخَيرَهُمْ اِذْ ينسبوْن نسباً [1]

تو میرا دامن سونے چاندی سے بھر دے، کیونکہ میں نے ایک عظیم المرتبت بادشاہ کو قتل کیا ہے۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو اپنے والد اور والدہ کی نسبت سے سب لوگوں سے افضل تھا اور جب لوگ اپنے اپنے نسب بیان کریں تو وہ اپنے نسب کے لحاظ سے بھی سب سے برتر تھا۔ کہا گیا ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے بھائی بیٹے اور اہل خانہ میں سے ۲۳ افراد بھی مارے گئے تھے۔ [2] آپ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے فرزند علی زین العابدین اور آپ کی بیٹیوں فاطمہ اور سکینہ نے روایت کی ہے۔ شہادت کے دن آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔ اللہ کی قدرت دیکھیں کہ آپ کو قتل کرنے کی سازش تیار کرنے والا عبداللہ بن زیاد بھی دس محرم ۶۷ ھ کو قتل ہوا۔ اسے ابراہیم بن مالک الاشتر نخعی نے لڑائی کے دوران میں قتل کیا تھا اور اس کا سر کاٹ کر مختار ثقفی کے ہاں بھیجا، پھر مختار ثقفی نے اس کا سر ابن الزبیر کی خدمت میں اور ابن الزبیر نے وہ سر علی بن الحسین کی خدمت میں روانہ کیا۔

خولی: خاء پر زبر، واو ساکن، لام کے نیچے زیر اور یاء مشدّد ہے۔

سُکینہ: سین پر پیش، کاف پر زبر، یاء ساکن اور پھر نون ہے۔

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو الولید انصاری خزرجی ہے۔ انہیں شاعرِ رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ماہر اور قابل شعراء میں سے تھے۔ ابو عبیدہ کا قول ہے کہ شہری لوگوں میں حسان بن ثابت سب سے اچھے شاعر ہیں۔ ان سے سیدنا عمر، ابو ہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۴۰ ھ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔ دوسرے قول کے مطابق ۵۰ ھ میں فوت ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور ساٹھ سال قبول اسلام کے بعد گزارے۔

حکم بن سفیان: ثقفی، انہیں سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا موقع نہیں مل سکا۔ ابن عبدالبر نے فرمایا: میرے نزدیک ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع صحیح ثابت ہے۔ [3]

حکم بن عمرو الغفاری: آپ قبیلہ غفاری کی نسبت سے غفاری نہیں ہیں، بلکہ غفار بن مُلیل (میم پر پیش اور پہلی لام پر زبر) کے بھائی نُعیلہ کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے غفاری کہلاتے ہیں۔ ان کا شمار اہلِ بصرہ میں ہوتا ہے۔ ۵۰ ھ میں مرو میں اور دوسرے قول کے مطابق بصرہ میں وفات پائی۔ آپ اور بریدہ اسلمی دونوں مرو میں ایک ہی جگہ مدفون ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں

---

[1] المعجم الكبير للطبراني، ۳/ ۱۱۷؛ جامع الأصول لابن اثير، ۱۲/ ۱۹۴؛ وسنده ضعيف، زبیر بن بکار ۱۷۲ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے درمیان طویل عرصے کا فرق ہے، جس میں مسافروں کی گردنیں ٹوٹ جاتی ہیں۔

[2] اس کی کوئی مستند و معتبر دلیل نہیں ہے۔ [3] دیکھئے الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/ ۳۶۱؛ الجرح والتعديل، ۳/ ۱۱۶؛ مشاهير علماء الامصار، ۱/ ۹۸۔

نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حنظلہ بن الربیع: التمیمی، رسول اللہ ﷺ کے حکم سے وحی لکھا کرتے تھے، لہٰذا انہیں الکاتب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے، پھر وہاں سے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں سکونت پذیر رہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں وفات پائی۔ آپ سے ابوعثمان النہدی اور یزید بن الشخیر نے روایت کی ہے۔

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ: ابوبلتعہ کا نام عمرو اور بعض نے راشد بھی لکھا ہے۔ بنولخم قبیلے سے تھے اس لیے لخمی کہلاتے ہیں۔ بدر اور خندق وغیرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ ۳۰ھ کو پینسٹھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

حویصہ: بن مسعود بن کعب الانصاری، الحارثی، محیّصہ کے بھائی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے حویصہ بڑے تھے، تاہم یہ محیّصہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ احد، خندق اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ آپ سے محمد بن سہل وغیرہ نے روایت کی ہے۔

حویّصہ: حاء پر پیش، واو پر زبر، یاء پر تشدید، پھر نیچے زیر پھر صاد ہے۔

حبیش بن خالد: بنوخزاعہ سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن خالد بن ولید کے ساتھ تھے کہ قتل ہوئے۔ ان سے ان کے فرزند ہشام نے روایت کی ہے۔

حبیش: حاء پر پیش، باء پر زبر، یاء ساکن اور اس کے بعد شین ہے۔

حبیب بن مسلمہ: القرشی، الفہری (فاء کے نیچے زیر) اکثر و بیشتر رومیوں کے ساتھ برسرپیکار رہتے تھے، اس لیے ان کا نام ہی حبیب الروم پڑ گیا تھا، صاحب فضل تھے، مستجاب الدعاء بزرگ تھے۔ ۴۲ھ میں شام میں وفات پائی۔ ابن ابی ملیکہ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

حکیم بن حزام: ابوخالد القرشی الاسدی، ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے برادرزادے ہیں۔ واقعہ فیل سے تیرہ سال قبل کعبہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ قبل از اسلام اور بعد از قبول اسلام قریش کے ممتاز لوگوں میں سے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ ۵۴ھ کو مدینہ منورہ میں ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان میں سے ساٹھ سال کفر میں اور ساٹھ سال اسلام کی حالت میں گزارے، عاقل، فاضل، متقی اور مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کیے۔ اور اللہ کی راہ میں ایک سو اونٹ پیش کیے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حکیم بن معاویہ [1]: النمیری، بخاری کا بیان ہے کہ ان کا صحابی ہونا محل نظر ہے۔ ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے روایت کی ہے۔

حُصین بن وحوح: انصاری، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہیں سخت اذیتیں دے

---

[1] امام ابوحاتم رازی نے فرمایا: "لہ صحبۃ" (الجرح والتعدیل، ۳/ ۲۰۷) یہی بات امام ابن حبان نے فرمائی ہے۔ (الثقات لابن حبان، ۳/ ۷۱) اور امام بخاری نے فرمایا: "سمع النبی ﷺ" (التاریخ الکبیر، ۳/ ۱۱) نیز دیکھئے تھذیب الکمال للمزی بتحقیق بشار، ۷/ ۲۰۵۔

دے کر قتل کر دیا گیا تھا۔

حبشی بن جنادہ: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، صحابی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

حجاج بن عمرو: الانصاری، المازنی، اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

حارثہ بن سراقہ: الانصاری، ان کی والدہ کا نام رُبیع ہے، وہ انس بن مالک کی پھوپھی تھیں۔ آپ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور جامِ شہادت نوش کیا۔ آپ انصار میں سے پہلے شہید ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام ربیع تھا۔ [1] اسماء صحابہ پر مشتمل فہرست میں بھی یہ ذکر آیا ہے۔

رُبیع: راء پر پیش، باء پر زبر، یاء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر ہے۔

حارثہ بن وہب: الخزاعی، عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے مادری بھائی ہیں، ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحاق السبیعی نے روایت کی ہے۔

السبیعی: سین پر زبر، اور باء کے نیچے زیر ہے۔

حارثہ بن النعمان: غزوۂ بدر، احد اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ صاحبِ علم و فضل صحابہ میں سے تھے۔ باب البر والصلۃ میں ان کا ذکر آیا ہے، ان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ المقاعد میں تشریف فرما تھے، آپ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ میں سلام کہہ کر گزر گیا۔ جب میں واپس ہوا اور نبی ﷺ بھی وہاں سے واپس لوٹے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تم نے میرے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''وہ جبریل علیہ السلام تھے۔ اور انہوں نے تمہارے سلام کے جواب میں تم پر سلام بھیجا تھا۔'' [2] آخر عمر میں ان کی بینائی ختم ہو گئی تھی۔

حارث بن الحارث: الاشعری، اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابو سلام الحبشی وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

الحارث بن ہشام: المخزومی، ابوجہل بن ہشام کے بھائی ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ صاحب شرف اور صاحب عزت تھے۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ ام ہانی بنت ابی طالب نے ان کے لیے امان طلب کی تو نبی ﷺ نے انہیں جان کی امان دے دی۔ یہ شام کے علاقہ کی طرف چلے گئے تھے۔ ۱۵ھ میں یرموک میں شہید ہوئے۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ نبی ﷺ نے جس طرح باقی مؤلفۃ القلوب لوگوں کو عطیات دیئے، انہیں بھی ایک سو اونٹ عطا فرمائے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بہت اچھی زندگی بسر کی۔ جہاد کی رغبت رکھتے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شام کی طرف چلے گئے۔ ان کی روانگی اور جدائی سے پریشان ہو کر اہل مکہ روتے ہوئے مکہ سے باہر تک آئے۔ انہوں نے فرمایا: میرا یہ سفر بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے ورنہ میں تمہیں

---

[1] صحیح بخاری: ۲۸۰۹ میں سیدنا حارثہ بن سراقہ کی والدہ کا نام ''ام الربیع'' مذکورہ ہے۔

[2] مسند احمد، ۳۹/ ۸۲؛ مسند عبد بن حمید: ٤٤٦؛ فضائل صحابه لاحمد بن حنبل، ۲/ ۸۲۷ وسنده صحيح۔

چھوڑ کر کسی دوسرے کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ زندگی کے آخری لمحات تک شام ہی میں مجاہدانہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔

الحارث بن کلدۃ: الثقفي، الطبیب، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ کتاب الاطعمہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابن الاثیر وغیرہ نے ان کا تذکرہ اسماء الصحابہ میں کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے ان کے بیٹے حارث بن الحارث بن کلدہ کو صحابی لکھا ہے اور مزید کہا: اس کے والد الحارث بن کلدہ کا ابتدائے اسلام ہی میں انتقال ہو گیا تھا اور اس کے قبول اسلام کی بات درست نہیں۔ ❶

کلدہ: کاف پر زبر، لام پر زبر اور اس کے بعد دال ہے۔

ابوحبہ: ❷ ثابت بن النعمان، الانصاری، البدری، ان کے نام اور کنیت کے بارے میں اہلِ علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر اہل بدر میں کیا ہے۔ وہاں انہوں نے ان کی کنیت ذکر کی ہے اور نام نہیں لکھا۔ حبہ: حاء پر زبر اور باء مشدد ہے۔ بعض نے کہا: اس میں باء نہیں بلکہ نون ہے اور بعض کے نزدیک نون بھی نہیں بلکہ یاء ہے۔ ثانی الذکر قول کے مطابق ان کی کنیت ابوحنہ اور ثالث الذکر کے مطابق ابوحیہ ہوگی۔ اکثر لوگوں نے اول الذکر کنیت ذکر کی ہے۔ غزوۂ احد میں شہادت پائی۔

ابوحمید: عبدالرحمٰن بن سعد الانصاری، الخزرجی، الساعدی، ان کے نام پر ان کی کنیت غالب ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخر میں وفات پائی۔

ابوحذیفہ: ❸ بن عتبہ بن ربیعہ، بعض نے ان کا نام مہشم، بعض نے ہشیم اور بعض نے ہاشم ذکر کیا ہے۔ معروف صحابہ میں سے تھے۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ میں ۵۳ سال کی عمر میں شہادت پائی۔

ابوحنظلیہ: ❹ سہل بن عبداللہ الحنظلیہ، یہ ان کی نانی کا نام ہے۔ اور انہی کی نسبت سے معروف ہیں۔

فصل

تابعین

الحارث بن سوید: ❺ [التیمی]، الکوفی، ثقہ اور کبار تابعین میں سے ہیں، انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ان سے ابراھیم [تیمی] نے روایتِ حدیث کی ہے۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اواخر میں وفات پائی۔

حارث بن مسلم: ❻ التمیمی، ان سے مروی احادیث اہل شام کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن حسان نے روایت حدیث کی ہے۔

---

❶ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/ ۲۸۳؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۸۷؛ اسد الغابة لابن الاثیر، ۱/ ۵۹٦، وفیات الأعیان، ٦/ ۳٦۲۔ ❷ دیکھئے تقریب التهذیب: ۸۰۳٦۔ ❸ دیکھئے الثقات لابن حبان، ۳/ ۳۹۸؛ الاستیعاب، ٤/ ۱٦۳٦۔

❹ کتب اسماء الرجال میں ان کا نام سہل بن حنظلیہ لکھا ہوا ہے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا: "واختلف في اسم أبیه" ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ (التقریب: ۲٦۵۵)۔ ❺ یہ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۱۰۲۵۔

❻ یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ انہیں بعض نے صحابی بھی قرار دیا ہے، لیکن ہمارے نزدیک الحارث بن مسلم تابعی اور ان کے والد مسلم بن حارث تمیمی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ دیکھئے الجرح والتعدیل، ۸/ ۱۸۲؛ الثقات لابن حبان، ۳/ ۳۸۱، ٦/ ۱۷٦؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۱/ ۲۹۰۔۲۹۱؛ اسدالغابہ، ۱/ ٦۳۷، نیز سنن ابی داود: ۵۰۷۹۔

الحارث الاعور: 1 الحارث بن عبداللہ الاعور الحارثی الہمدانی، ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صحبت ومعیت کے لحاظ سے شہرت ملی۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے علی بن ابی طالب سے چار احادیث کا سماع کیا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ان سے عمرو بن مرہ اور شعبی نے روایت کی ہے۔ نسائی وغیرہ نے کہا: یہ روایتِ حدیث میں قوی نہیں۔ ابن ابی داود نے کہا: لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہ اور علم میراث کے ماہر تھے۔ اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے۔ کوفہ میں ۶۵ھ میں فوت ہوئے۔

حارث بن شہاب: 2 الحرمی، اس نے ابواسحاق اور عاصم بن بہدلہ سے اور اس سے طالوت اور العیسی نے روایتِ حدیث کی ہے، بہت سے لوگوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حارث بن وجیہ: 3 الراسبی، اس نے مالک بن دینار سے اور اس سے مقدمی اور نصر بن علی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل فن نے اسے ضعیف کہا ہے۔

حارثہ بن مضرب: 4 العبدی، الکوفی، مشہور تابعی ہیں۔ سیدنا علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما وغیرہ سے سماع کیا۔ ان سے مروی احادیث اہلِ کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

حارثہ بن ابی الرجال: 5 اس نے اپنے والد اور دادی عمرہ سے احادیث روایت کی ہیں، اور اس سے ابن نمیر اور یعلیٰ بن عبیدہ وغیرہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل فن نے اسے ضعیف کہا ہے۔

حفص بن عاصم: 6 بن عمر بن خطاب القرشی، العدوی، جلیل القدر اور عظیم المرتبت تابعین میں سے ہیں۔ ثقہ ہیں اور ان کی ثقاہت پر اجماع ہے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حدیث کا سماع کیا۔

حفص بن سلیمان: 7 اس کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بنواسد کا غلام ہونے کی وجہ سے الاسدی کہلائے۔ اس نے علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے اور اس سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ علم قراءت میں مستند ہیں۔ علم حدیث میں مستند نہیں۔ بخاری نے کہا: محدثین نے اسے ترک کیا ہے، یعنی اس کی روایت کردہ احادیث قبول نہیں کیں۔ نوے سال کی عمر میں ۱۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

---

1 یہ ضعیف، متہم بالکذب راوی ہے۔ التقریب: ۱۰۲۹؛ احوال الرجال للجوزجانی، ۱/ ۳۳؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۷۸؛ المجروحین لابن حبان، ۱/ ۲۲۲؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ۱/ ۲۱۳، **تنبیہ**: مطبوع میں غلطی سے "احب الناس" چھپا ہے، جبکہ صحیح "أحسب الناس" ہے۔ 2 یہ ضعیف ومتروک راوی ہے۔ مطبوع میں ''حارث بن شہاب'' ہے، جبکہ صحیح الحارث بن نبہان الجرمی ہے۔ اسی طرح مطبوع میں ''العیسی'' چھپا ہے۔ حالانکہ العیشی درست ہے۔ دیکھئے الکاشف للذہبی: ۸۷۶؛ التقریب لابن حجر: ۱۰۵۱ وغیرہ۔

3 ضعیف ہے۔ التقریب: ۱۰۵٦؛ الکاشف: ۸۸۰، تنبیہ: مطبوع میں "حارث بن دحیہ الراسی" ہے جو کہ غلط ہے۔

4 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۰٦۳؛ الکاشف: ۸۸٦۔ 5 ضعیف ہے۔ التقریب: ۱۰٦۲؛ الکاشف: ۸۸۵۔

6 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱٤۰۷؛ الکاشف: ۱۱٤۷۔ 7 متروک الحدیث، واہی الحدیث ہے۔ التقریب: ۱٤۰۵؛ الکاشف: ۱۱٤٦؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/ ۳٦۳۔

حنش بن عبداللہ: [1] السبائی۔ کہا گیا ہے کہ یہ کوفہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ان کی شہادت کے بعد مصر چلے گئے اور ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

حکیم بن معاویہ: [2] القشیری، الاعرابی، روایتِ حدیث میں ان کا اچھا مقام ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے اوران سے ان کے فرزند بہز الجریری نے سماع کیا ہے۔

حکیم بن الاثرم: [3] انہوں نے ابوتمیم اور حسن سے اوران سے عوف اور حماد بن سلمہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ روایت حدیث میں صدوق ہیں۔

الحکم بن ظہیر: [4] الفزاری، یہ علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے اوراس سے محمد بن الصباح الدولابی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ بخاری نے کہا: محدثین نے اس کی روایت کردہ احادیث کو ترک کیا ہے۔

حرام بن سعد: [5] بن محیصہ، ابونعیم الانصاری، الحارثی، تابعی ہیں۔ یہ اپنے والد اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اوران سے زہری نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ستر سال کی عمر میں ۱۱۳ھ میں فوت ہوئے۔ حرام، حلال کی ضد ہے۔

حماد بن سلمہ: [6] بن دینار، ان کی کنیت ابوسلمہ ہے۔ ربیعہ بن مالک کے غلام ہونے کی وجہ سے الربعی کہلائے۔ ربیعہ بن مالک، حمید الطّویل کے بھانجے تھے۔ (حماد) بصرہ کے ممتاز اہل علم اور ائمہ میں سے ہیں۔ کثیر الحدیث اور کثیر الروایت ہیں۔ سنت اور عبادت میں مشہور ہیں ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔ ثابت، حمید الطّویل اور قتادہ سے سماع کیا اوران سے یحییٰ بن سعید، ابن مبارک اور وکیع نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حماد بن زید: [7] الازدی، ثقہ اور ممتاز اہل علم میں سے ہیں۔ یہ ثابت البنانی وغیرہ سے اوران سے ابن المبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت حدیث کی ہے۔ سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی اور ۱۹۹ھ میں وفات پائی۔ آپ نابینا تھے۔

حماد بن ابی سلیمان: [8] ابوسلیمان کا نام مسلم ہے۔ ابراہیم بن ابی موسیٰ الاشعری کے غلام تھے، اس لیے اشعری کہلائے، کوفی ہیں۔ تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ بہت سے اہل علم سے سماع کیا اوران سے شعبہ اور ثوری وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ لوگوں میں سے سب سے زیادہ صاحب علم تھے۔ ابراہیم نخعی کی بھی زیارت کی۔ ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔

---

[1] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۷۶؛ الکاشف: ۱۲۷۳۔ [2] یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات للعجلی، ۱/ ۳۱۷؛ الثقات لابن حبان، ۴/ ۱۶۱؛ التقریب: ۱۴۷۸؛ الکاشف: ۱۲۰۶۔ [3] یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ الکاشف: ۱۲۰۸؛ الثقات لابن حبان، ۶/ ۲۱۵؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۲۰۸۔ [4] یہ ضعیف، متروک راوی ہے۔ التقریب: ۱۴۴۵؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/ ۳۴۵؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۷۱؛ الضعفاء والمتروکون للنسائی: ۱۲۷؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۱۱۸۔۱۱۹۔ [5] یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۱۶۳؛ الطبقات الکبری لابن سعد، ۵/ ۱۹۹؛ الکاشف: ۹۶۸؛ الثقات لابن حبان، ۴/ ۱۸۴، ۱۸۵۔ **تنبیہ**: مطبوع میں ''حرام بن سعید'' جبکہ راجح اور صحیح حرام بن سعد، ابوسعید ہے۔ [6] آپ ثقہ، عابد تھے۔ التقریب: ۱۴۹۹۔ [7] آپ ثقہ، ثبت اور فقیہ تھے۔ التقریب: ۱۴۹۸۔ [8] آپ ثقہ وصدوق ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ الثقات للعجلی، ۱/ ۳۲۰؛ الثقات لابن حبان، ۴/ ۱۵۹؛ الثقات لابن شاہین، ۱/ ۶۶؛ الکاشف: ۱۲۲۱۔

حماد بن ابي حميد ❶ : المدنی، اس نے زید بن اسلم وغیرہ سے اور اس سے قعنبی نے روایت کی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

حمید بن عبدالرحمٰن ❷ بن عوف الزہری: القرشی، المدنی، کبار تابعین میں سے ہیں۔ ۷۳ سال کی عمر میں ۱۰۵ھ میں وفات پائی۔

حمید بن عبدالرحمٰن ❸ : الحمیری، البصری، بصرہ کے ثقہ اہلِ علم اور وہاں کے ائمہ میں سے ہیں۔ جلیل القدر قدیم تابعین میں سے ہیں۔ ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

الحسن البصری ❹ : بن ابی الحسن، ابوسعید، زید بن ثابت کے غلام تھے۔ ان کے والد یسار غلامانِ میسان کی اولاد میں سے تھے۔ انہیں ربیع بنت نضیر نے آزاد کیا تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب کی خلافت کے دو سال باقی تھے، تب ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خود انہیں گھٹی دی تھی۔ اور ان کی والدہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت گزار تھیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ ان کی والدہ موجود نہ ہوتیں یہ رونے لگتے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا انہیں اٹھا کر اپنا پستان ان کے منہ میں دے کر انہیں بہلانے لگتیں۔ پھر جب ان کی والدہ آتیں تو وہ انہیں اپنا دودھ پلاتیں۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ حسن بصری کو جو علم وحکمت عطا ہوا وہ اسی کی برکت تھی۔ سیدنا عثمان کی شہادت کے بعد بصرہ چلے آئے۔ آپ نے سیدنا عثمان کی زیارت کی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے مدینہ منورہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات کی تھی، البتہ بصرہ میں آپ کی ان سے ملاقات یا ان کی زیارت کی بات درست نہیں۔ کیونکہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ بصرہ آئے آپ ان دنوں وادی القریٰ میں تھے جو کہ بصرہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں آتی ہے۔ آپ نے ابوموسیٰ، انس بن مالک اور ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ جیسے صحابہ کرام سے اور آپ سے بہت سے تابعین اور تبع تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ اپنے زمانے میں ہر فن، علم، زہد، ورع اور عبادت میں امام تھے۔ ماہ رجب ۱۰۸ھ میں فوت ہوئے۔

الحسن بن علی بن راشد ❺ : الواسطی، انہوں نے ابوالاحوص اور ہشیم سے روایت کی اور ان سے ابوداود ونسائی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ صدوق ہیں۔ ۲۳۷ ہجری کو وفات پائی۔

الحسن بن علی الہاشمی ❻ : یہ الاعرج سے اور اس سے [سلْم] بن قتیبہ نے روایت کی ہے۔ بخاری نے کہا: یہ منکر الحدیث ہے۔

الحسن بن ابی جعفر ❼ : الجفری، یہ نافع اور ابن الزبیر سے اور اس سے ابن مہدی وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ صالح بزرگ تھے۔ ۱۶۷ھ میں فوت ہوئے۔

حنظلہ بن قیس الزرقی ❽ : الانصاری، اہل مدینہ کے پختہ اہل علم تابعین میں سے ہیں، انہوں نے رافع بن خدیج وغیرہ سے سماع

---

❶ ضعیف ہے۔ التقریب: ۵۸۳٦؛ الکاشف: ۱۲۲۱۔ ❷ آپ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۵۲۔ ❸ ثقہ، فقیہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۵٤۔
❹ آپ ثقہ، فقیہ، فاضل اور مشہور ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ (التقریب: ۱۲۲۷)۔ ❺ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب: ۱۲۵۸؛ الکاشف: ۱۰٤۲؛ الثقات لابن حبان، ۸/ ۱۷٤؛ میزان الاعتدال، ۱/ ۵۰٦؛ تاریخ الواسط: ۲۰۳۔
❻ ضعیف راوی ہے۔ کتاب الضعفاء للبخاری: ٦۵؛ اتقریب: ۱۲٦۳؛ الضعفاء للعقیلی، ۱/ ۲۲٤۔
❼ ضعیف الحدیث ہے۔ التقریب: ۱۲۲۲؛ الکاشف: ۱۰۱٤؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ٦۳؛ الضعفاء للعقیلی، ۱/ ۲۲۱۔
❽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۸٦؛ الکاشف: ۱۲۷۵۔

کیا اور ان سے یحیٰی بن سعید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حبیب بن سالم (1): نعمان بن بشیر کے غلام اور کاتب تھے۔ ان سے محمد بن منتشر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حرب بن عبیداللہ: (2) ثقفی، ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے ہاں کافی اختلاف ہے۔ عطاء بن السائب نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ ان احادیث کو بطریق سفیان بن عیینہ عن عطاء عن حرب عن خالٍ له عن النبی ﷺ روایت کرتے ہیں۔

اور ابو الاحوص عن عطاء عن حرب عن جده أبی أمه عن أبيه کے طریق سے بھی یہ احادیث مروی ہیں۔

اسی طرح حرب عن عطاء عن حرب بن هلال الثقفی عن أبی أمه اور ابوداود کی روایتِ حدیث میں عن حرب بن عبیداللہ عن جده أبی أمه عن أبيه کا طریق ہے۔ اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان سے مروی احادیث باب "العشور علی الیهود والنصاری" کے ضمن میں آئی ہیں۔

الحجاج بن حسان: (3) الحنفی، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے، تابعی ہیں۔ انہوں نے انس بن مالک وغیرہ سے اور ان سے یحیٰی بن سعید اور یزید بن ہارون نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حجاج بن الحجاج: (4) الاحول الاسلمی، الباہلی، البصری، یہ فرزدق، قتادہ اور دیگر کئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ ۱۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

حجاج بن یوسف: (5) الثقفی، عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق، خراسان کے حاکم تھے۔ اس کے بعد ولید بن عبدالملک کے دور میں بھی حاکم رہے۔ حجاج کی وفات واسط شہر میں ماہ شوال ۹۵ھ میں ہوئی۔ اس وقت اس کی عمر ۵۴ برس تھی۔ اس کا تذکرہ "مناقب قریش وذکر القبائل" میں آیا ہے۔ اس کی وفات کا واقعہ بہرۂ سین میں سعید بن جبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔

ابو حیہ: (6) عمرو بن نصر الخارقی، الہمدانی، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

ابو حُرہ: (7) حاء پر پیش، اور راء پر تشدید ہے، ان کا نام حنیفہ الرقاشی ہے۔ یہ اپنے چچا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، ان سے مروی حدیث باب الغصب میں مذکور ہے۔ جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

---

(1) یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب: ۲۰۹۲؛ الکاشف: ۹۰۷؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۱۰۲؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۱۳۸۔

(2) یہ لین الحدیث، ضعیف ہے۔ التقریب: ۱۱٦۷۔ (3) یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین، روایة ابن محرز، ۱/ ۸٤، ۲/ ۱۳۳؛ موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۹؛ الجرح والتعدیل، ۳/ ۱۵۷؛ الثقات لابن حبان، ٦/ ۲۰٤؛ تاریخ اسماء الثقات لابن شاهین: ۲۵۸؛ الکاشف: ۹۳۲؛ التقریب: ۱۱۲٤۔ (4) یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۱۲۳۔

(5) حافظ ابن حجر نے فرمایا: "الامیر الشهیر، الظالم المبیر ...... ولیس بأهل أن یروی عنه" التقریب: ۱۱٤۱۔

(6) ابو حیہ بن قیس الوداعی، الکوفی، حسن الحدیث راوی ہیں۔ الجرح والتعدیل، ۹/ ۳٦۰؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ٤/ ۲۰٤؛ تهذیب التهذیب: ۱۲/ ۸۱؛ الثقات لابن حبان، ۵/ ۱۸۰۔ (7) یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۸۸۔

((اَلَا لَا تَظْلِمُوا اَلَا لَا يَحِلُّ مالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيْبِ نَفسٍ مِنْهُ)) [1]

ابن حزم: [2] ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم۔ یہ ابوحبہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور ان سے زہری نے روایتِ حدیث کی ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما: ان کی والدہ کا نام زینب بنت مظعون ہے۔ آپ ﷺ سے پہلے خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، انہی کی معیت میں حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوۂ بدر کے بعد فوت ہو گئے تھے۔ ان کی وفات کے بعد سیدنا عمر نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم سے (نکاح کی) بات کی، لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی کوئی مثبت جواب نہ دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کی پیش کش کی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا۔ یہ تین ہجری کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ایک طلاق دے دی تھی، تو آپ پر وحی نازل کی گئی کہ آپ رجوع کر لیں، کیونکہ یہ کثرت سے روزے رکھنے والیں اور شب بیدار خاتون ہیں۔ یہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہوں گی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے رجوع کر لیا تھا۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی بہت بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کی وفات ماہ شعبان ۴۵ھ میں بعمر ۶۰ سال ہوئی۔

حلیمہ: بنت ابی ذویب، رسول اللہ ﷺ کو ابتدا میں ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ اس کے بعد حلیمہ نے آپ کی رضاعت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حلیمہ کے بیٹے عبداللہ بن حارث نے دودھ پیا تھا۔ حلیمہ کی دختر شیماء رسول اللہ ﷺ کو گود اٹھا کر کھلایا کرتی تھی۔ آپ کو دو سال دو ماہ بعد اور بقول بعض پانچ سال بعد آپ کی والدہ کو واپس کیا گیا تھا۔ حلیمہ سے عبداللہ بن جعفر نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ باب البر والصلۃ میں آیا ہے۔

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا: آپ کا نام رملہ بنت ابی سفیان بن صخر بن حرب ہے۔ آپ کی والدہ صفیہ بنت ابی العاص ہیں، وہ عثمان بن عفان کی پھوپھی تھیں۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ ان کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کب اور کہاں ہوا تھا؟ بعض نے کہا: ۶ھ میں ہوا تھا، جب یہ حبشہ میں تھیں اور نجاشی نے ان کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا تھا۔ چار سو دینار یا چار ہزار درہم بطور مہر اس نے ادا کیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے شرحبیل بن حسنہ کو حبشہ روانہ کر کے ان کے ذریعے سے انہیں مدینہ منورہ بلوایا تھا۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا۔ اور ان کے ولی کے فرائض عثمان بن عفان نے ادا کیے تھے۔ ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ۴۴ھ میں ہوا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ام الحصین بنت اسحاق الاحمسیہ: ان سے ان کے فرزند یحییٰ بن الحصین وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یہ حجۃ الوداع میں شریک ہوئی تھیں۔

ام حرام: بنت ملحان بن خالد، النجاریہ، یہ ام سلیم کی ہمشیرہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کے اعزاز سے مشرف ہوئیں۔ یہ عبادہ

[1] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۲۹۴۶۔ [2] ثقہ، عابد ہیں۔ التقریب: ۷۹۸۸۔

بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں دوپہر کو قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ اپنے شوہر کے ہمراہ سرزمینِ روم کی طرف جہاد میں گئیں اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی قبر قبرص میں ہے۔ آپ کے بھانجے انس بن مالک اور آپ کے شوہر عبادہ بن صامت نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا: میں ان کے صحیح نام سے واقف نہیں ہو سکا، البتہ یہ اپنی کنیت ہی سے معروف ہیں۔ ان کی وفات سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوئی تھی۔

ملحان: میم کے نیچے زیر، لام ساکن، اس کے بعد حاء اور آخر میں نون ہے۔

حمنہ: بنت جحش، یہ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ یہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ جب وہ غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے، تو طلحہ بن عبید اللہ نے ان سے نکاح کر لیا۔

فصل

تابعیات

حسناء: [1] بنت معاویہ، الصریمیہ، انہوں نے اپنے چچا کے طریق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور ان سے عوف الاعرابی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان کا ذکر ابن ماکولا نے حسناء کے کالم میں اسی طرح کیا ہے، جبکہ حازمی نے ان کا تذکرہ یوں کیا ہے: خنساء بنت معاویہ، انہیں حسناء الصریمیہ بھی کہا جاتا ہے۔ حارث اور اسلم ان کے دو چچاؤں کے نام ہیں۔

الصریمیہ: صاد پر زبر، اور راء کے نیچے زیر ہے۔

حسناء: یہ حسن سے فعلاء کے وزن پر حسناء ہے۔

خنساء: خاء پر زبر، پھر نون اور اس کے بعد سین ہے۔

حفصہ بنت عبدالرحمٰن: [2] بن ابی بکر الصدیق، یہ منذر بن زبیر بن العوام کی اہلیہ ہیں۔

ام الحریر: [3] حاء پر زبر اور پہلی راء کے نیچے زیر ہے۔ طلحہ بن مالک کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے اپنے آقا سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اور ان کی احادیث کو محمد بن ابی رزین نے اپنی والدہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ ان کی حدیث اشراط الساعہ میں آئی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم / حرف الخاء

خالد بن الولید: القرشی، المخزومی، ان کی والدہ کا نام لبابہ صغریٰ ہے۔ وہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ آپ جاہلیت میں بھی معززینِ مکہ میں شمار ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''سیف اللہ'' کا لقب دیا تھا۔ ۲۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ آپ سے آپ کے خالہ زاد ابن عباس، علقمہ اور جبیر بن نفیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خالد بن ہوذہ: العامری یہ اور ان کے بھائی حرملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خزاعہ قبیلے کی

---

[1] یہ مجہولۃ الحال ہے۔ نیز دیکھئے التقریب: ۸۵٦۔ [2] یہ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۵٦۲۔

[3] یہ مجہولہ ہے۔ میزان الاعتدال، ٤/ ٦١٢؛ تقریب التہذیب: ۷۸۱۷۔

طرف لکھا اور انہیں ان دونوں کے اسلام کی خوشخبری دی۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ خالد بن ہوذہ یہ وہی ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ نے غلام یا لونڈی خریدی اور ان کے لیے معاہدہ لکھا۔

خلاد بن سائب: [1] بن خلاد الخزرجی۔ انہوں نے اپنے والد سے اور زید بن خالد سے اور ان سے حبان بن واسع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خباب بن الارت: ابوعبداللہ، التمیمی، قبل از اسلام جاہلیت میں غلام بنا لیے گئے تھے۔ انہیں بنوخزاعہ کی ایک خاتون نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ نبی ﷺ کے دارِارقم کو مرکز تبلیغ بنانے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام قبول کرنے کی پاداش میں اللہ کی راہ میں بہت زیادہ تعذیب وتشدد برداشت کرنا پڑا اور انہوں نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔ کوفہ میں مقیم رہے۔ وہیں ۷۳ سال کی عمر میں ۳۷ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خارجہ بن حذافہ: القرشی، العدوی، قریش کے ایک مشہور گھڑ سوار تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اکیلے ایک ہزار گھڑ سواروں کے برابر تھے۔ ان کا شمار اہلِ مصر میں ہوتا ہے۔

عمرو بن بکیر خارجی نے آپ کو عمرو بن العاص سمجھ کر آپ پر حملہ کیا تھا۔ عمرو بن بکیر خارجی ان تین آدمیوں میں سے ایک ہے جنہوں نے سیدنا علی، سیدنا معاویہ اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور ان میں سے ہر ایک کو، یعنی مذکورہ بالا تینوں شخصیات کو قتل کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ اس کے نتیجے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ یہ خارجہ ۴۰ھ میں قتل ہوئے تھے۔

خزیمہ بن ثابت: ابو عمارہ الانصاری، الاوسی، آپ کا لقب ذوالشہادتین، دوہری گواہی والا ہے، یعنی آپ اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر قرار دی گئی تھی، بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے۔ عمار بن یاسر کی شہادت کے بعد انہوں نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور لڑنا شروع کر دیا، تا آنکہ خود بھی شہید ہو گئے۔ آپ سے آپ کے بیٹوں عبداللہ، عمارہ اور جابر بن عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ خزیمہ، خاء پر پیش، زاء پر زبر ہے۔ عمارہ: عین پر پیش ہے۔

خزیمہ بن جزء: ابوعبداللہ، السلمی، ان سے ان کے بھائی حبان بن جزء نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان حضرات میں شمار ہوتے ہیں جن سے صرف ایک ہی آدمی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

جزء: جیم پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔ عبدالغنی نے بیان کیا ہے کہ اصحاب الحدیث (محدثین) اس لفظ کے شروع میں جیم پر زبر، اس کے بعد زاء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء پڑھتے ہیں۔ دارقطنی نے کہا: اس میں جیم ساکن اور زاء کے نیچے زیر ہے۔ حبان، حاء کے نیچے زیر اور باء مشدد ہے۔

خریم بن الاخرم: بن شداد بن عمرو بن فاتک، الاسدی، بعض اوقات اپنے دادا کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں۔ انہیں خریم بن

[1] ابن عبدالبر نے فرمایا: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ الاستیعاب، ۲/ ۴۵۲، حافظ ابن حجر نے فرمایا: "ثقة ووهم من زعم أنه صحابي" التقریب: ۱۷۶۱۔

فا تک کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے، بعض نے انہیں اہل کوفہ میں شمار کیا ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خبیب بن عدی: الانصاری، الاوسی، بدری صحابی ہیں، ۳ھ میں غزوۂ ذات الرجیع میں اسیر ہو گئے تھے، انہیں مکہ مکرمہ لے جایا گیا۔ انہیں حارث بن عامر کے بیٹوں نے خرید لیا، کیونکہ خبیب نے ان کے باپ حارث کو بدر میں قتل کیا تھا، لہٰذا حارث کے بیٹوں نے ان سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے انہیں خریدا۔ آپ نے کچھ عرصہ ان کے ہاں قیدی کی حیثیت سے گزارا، پھر بعدازاں انہوں نے آپ کو تنعیم کے مقام پر سولی چڑھا دیا۔

آپ وہ پہلے مسلمان ہیں جنہیں اسلام قبول کرنے کی پاداش میں سولی چڑھایا گیا۔ آپ سے حارث بن برصاء نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صحیح بخاری میں آیا ہے کہ قید کے دوران میں آپ نے اپنے غیر ضروری بالوں کی صفائی کے لیے حارث کی کسی دختر سے استرا طلب کیا، اسی دوران میں اس کا ایک معصوم سا بیٹا آپ کے پاس چلا آیا، ماں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ وہ پریشانی کے عالم میں بچے کو دیکھنے آپ کی طرف آئی تو آپ نے اس کے چہرے مہرے سے اس کی پریشانی محسوس کی تو فرمایا: ''کیا تمہیں یہ اندیشہ لاحق ہوا ہے کہ میں اسے قتل کر دوں گا، میں ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔'' بعدازاں وہ بیان کرتی تھی کہ اللہ کی قسم! میں نے خبیب سے بڑھ کر کوئی اچھا قیدی نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! وہ تو قید خانے (کمرے) میں زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے، انہیں کہیں آنے جانے کی اجازت نہ تھی اور مکہ مکرمہ میں پھلوں کا موسم بھی نہ تھا۔ میں نے انہیں ہاتھ میں انگور کے خوشے لیے ہوئے انگور کھاتے دیکھا تھا۔ اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا خصوصی رزق ہے جو اس نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ لوگ جب انہیں قتل کرنے کے لیے حدودِ حرم سے باہر لے گئے تو خبیب نے فرمایا: ''مجھے دو رکعت نماز ادا کرنے کی مہلت دے دو۔'' انہوں نے آپ کو نماز کی مہلت دے دی تو آپ نے نماز کے بعد فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ سمجھیں گے کہ میں موت کے خوف سے دیر کر رہا ہوں تو لمبی نماز ادا کرتا۔'' پھر آپ نے یوں دعا کی: ''یا اللہ انہیں شمار کر، ایک ایک کر کے انہیں قتل کر، ان میں سے کسی کو بھی باقی نہ چھوڑ'' اور مقتل کے قریب آپ نے یہ شعر پڑھے:

مَــا اُبَــالِــي حِيْـنَ اُقْتَـلُ مُسْـلِمًــا

عَـلَـى اَيِّ شِـقٍّ كَـانَ لِلّٰـهِ مَـصْـرَعِـي

وَذٰلِكَ فِــي ذَاتِ الْإِلٰــهِ وَاِنْ يَّشَــأْ

يُبَــارِكْ عَـلَــى اَوْصَـالِ شِلْـوٍ مُـمَـزَّعٍ [1]

''میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے اس بات کی قطعاً پروا نہیں کہ میں کس پہلو گرتا ہوں، میرے ساتھ یہ سلوک اللہ کی ذات پر ایمان لانے کی وجہ سے ہو رہا ہے، وہ چاہے تو میرے کٹے و بکھرے ہوئے اعضاء پر برکت نازل کر دے گا۔''

---

[1] صحيح بخاري: ٣٠٤٥۔

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے ان اشعار کا کسی نے اردو میں کیا خوب منظوم ترجمہ کیا ہے۔

جب نکلتی جان ہے اسلام پر
تب نہیں پروا مجھ کو جان کی
کیوں نہ دوں کامل خوشی اپنی جان
چاہیے مجھ کو رضا رحمان کی
آرزو پنہا مرے سینے میں تھی
اس دِل مشتاق پُر ارمان کی
آنکھ کر لیتی زیارت وقتِ نزع
داعیٔ حق ہادیٔ ایمان کی
اے خدا پہنچا انہیں میرا سلام
جان جن پر میں نے ہے قربان کی

اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کے لیے خبیب نے ہی قبل از قتل نماز ادا کرنے کا طریقہ جاری کیا۔

خُنَیس بن حذافہ: السہمی ،القرشی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی زوجیت میں تھیں۔ بدر اور احد میں شرکت کی۔ایک زخم کے سبب مدینہ منورہ ہی میں وفات پائی، ان کی صلبی اولاد نہ تھی۔

خُنَیس: یہ لفظ مصغر ہے۔

ابوخراش: ان کا نام حدرد ہے۔قبیلہ بنواسلم سے تھے۔صحابی ہیں،خراش: خاء کے نیچے زیر، راء مخفف اور آخر میں شین ہے۔

حدرد: حاء پر زبر، دال ساکن اور پھر راء ہے، آخر میں بھی دال ہے۔

ابوخلّاد: [1] صحابی ہیں۔ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ میں ان کے نام ونسب سے واقف نہیں ہوسکا۔ان سے مروی ایک حدیث ہے: یحییٰ بن سعید عن ابی فروۃ عن ابی خلاد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِذَا رَأَیْتُمُ الموُمِنَ اُعْطِیَ زُھْدًا فِی الدُّنْیا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَاِنَّهٗ یُلْقَى الحکمة)) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم جب کسی مومن کو دیکھو جو دنیا کے بارے میں بے رغبت اور قلیل الکلام ہو تو اس کے قریب بیٹھا کرو۔اسے اللہ کی طرف سے حکمت (دانائی) عطا کی جاتی ہے۔ [2] دوسری روایت کے الفاظ بھی اسی طرح ہیں، البتہ اس کی سند میں ابوفروہ اور ابوخلاد کے درمیان ابومریم کا واسطہ ہے۔مذکورہ بالا طریق اصح (زیادہ صحیح) ہے۔

---

[1] ان کا نام عبدالرحمٰن بن زہیر ہے۔التقریب: ۸۰۸۵۔ [2] یہ روایت ابوفروہ یزید بن سنان (ضعیف) کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فصل

تابعین

خیثمہ: ❶ عبدالرحمٰن بن ابی سبرۃ الجعفی ،ابوسبرہ کا نام یزید بن مالک تھا۔خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ان کی وفات ابووائل سے پہلے ہوئی۔انہوں نے سیدنا علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے اعمش ،منصور ،اور عمرو بن مرہ نے روایت حدیث کی۔انہیں وراثت میں دولاکھ [درہم یا دینار] آئے ،انہوں نے وہ سب رقم اہل علم میں تقسیم کردی۔

خیثمہ: خاء پر زبر، یاء ساکن اس کے بعد ثاء پر زبر ہے۔

سبرہ: سین پر زبر اور باء ساکن ہے۔

خالد بن معدان: ❷ ابوعبداللہ، الشامی، الکلاعی۔اہل حمص میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ مجھے ستر صحابہ سے ملاقات کا اعزاز و شرف حاصل ہے۔اہل شام کے ثقہ لوگوں میں سے تھے۔۱۰۴ھ میں طرسوس کے مقام پر وفات پائی۔

معدان: میم پر زبر، عین ساکن اور دال مخفف ہے۔

خالد بن عبداللہ: ❸ الواسطی ،الطحان۔حصین وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اچھے اور صالح بندوں میں سے ہیں۔بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے تین بار اپنے آپ کو اللہ سے خریدا، یعنی تین بار اپنے جسم کے ہم وزن چاندی اللہ کی راہ میں صدقہ کی۔۱۷۹یا۱۸۳ھ میں وفات پائی۔ان کی ولادت ۱۱۰ھ کو ہوئی تھی۔

خارجہ بن زید: ❹ بن ثابت، انصاری، المدنی۔جلیل القدر تابعی ہیں، انہوں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا دور پایا، اپنے والد اور دیگر صحابہ کرام سے سماع کا شرف حاصل کیا۔آپ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔مضبوط اور پختہ صاحبِ علم ہیں۔ان سے زہری نے روایتِ حدیث کی ہے۔۹۹ھ میں وفات پائی۔

خارجہ بن صلت: ❺ البرجمی ،قبیلہ بنو براجم میں سے تھے جو بنوتمیم کی ایک ذیلی شاخ ہے، تابعی ہیں۔ابن مسعود اور اپنے چچا سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، ان سے شعبی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

خشف بن مالک: ❻ الطائی ،اپنے والد، چچا اور عمرو بن مسعود سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ان سے زید بن جبیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔اہل فن نے ان کی توثیق کی ہے، یعنی انہیں روایت حدیث میں ثقہ قرار دیا ہے۔خِشف: خاء کے نیچے زیر، شین ساکن اور آخر میں فاء ہے۔

ابوخزامہ: ❼ بن یعمر ،قبیلہ بنو حارث بن سعد کے فرد ہیں، اپنے والد سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے زہری نے

---

❶ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۷۷۳۔ ❷ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۶۷۸۔ ❸ ثقہ ثبت ہیں۔التقریب: ۱۶٤۷۔

❹ ثقہ فقیہ ہیں۔التقریب: ۱۶۰۹۔ ❺ یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔الثقات لابن حبان، ٤/ ۲۱۱؛ الکاشف: ۱۳۰۱۔

❻ یہ ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۷۱٤؛ الکاشف: ۱۳۸۷؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ۲۱٤۔

❼ یہ صحابی ہیں۔الکاشف: ٦٦۰٥؛ التقریب: ۸۰۷۷؛ توضیح المشتبۃ لابن ناصر الدین، ۹/ ۲٤۱۔

احادیث روایت کی ہیں ۔تابعی ہیں ۔

خزامہ: خاء کے نیچے زیر اور زاء مخفف ہے۔

ابو خلدہ: [1] خالد بن دینار، تمیمی، سعدی، بصری ہیں، درزی (کپڑے سینے کا کام کرتے) تھے۔ثقہ تابعین میں سے ہیں۔سیدنا انس سے احادیث روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خلدہ: خاء پر زیر اور لام ساکن ہے۔

ابن خطل: عبداللہ بن خطل التیمی، مشرک تھا، فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا تھا، چنانچہ اسی دن مقتول ہوا۔

خطل: خاء پر زبر اور طاء پر بھی زبر ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد رضی اللہ عنہا: قریش کے خاندان سے تھیں، پہلے ابو ہالہ بن زرارۃ کی زوجیت میں تھیں۔ بعد ازاں عتیق بن عائذ نے ان سے نکاح کیا، پھر ان سے نبی ﷺ نے نکاح کیا۔اس وقت ان کی عمر چالیس برس اور رسول اللہ ﷺ کی عمر پچیس برس تھی۔ نبی ﷺ نے ان سے پہلے کسی خاتون کے ساتھ نکاح نہیں کیا تھا اور ان سے نکاح کے بعد ان کی زندگی میں بھی آپ نے کسی دوسری خاتون سے نکاح نہیں کیا۔انہیں رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حاصل ہے۔رسول اللہ ﷺ کے بیٹے بیٹیاں ساری اولاد ان ہی کے بطن سے ہوئی، البتہ آپ کے فرزند ابراہیم، ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے۔سیدہ خدیجہ کا انتقال مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پانچ سال قبل ہوا۔بعض نے ہجرت سے چار سال اور بعض نے تین سال قبل کا بھی ذکر کیا ہے، جبکہ نبوت کا دسواں سال تھا۔وفات کے وقت ان کی عمر ۶۵ سال تھی۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پچیس سال بسر کیے اور حجون کے مقام پر مدفون ہوئیں۔

حجون: حاء پر زبر اور جیم مخفف اور اس پر پیش، مکہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، یہاں ایک قبرستان ہے جسے جنت المعلیٰ کہتے ہیں۔

خولہ بنت حکیم: زوجہ عثمان بن مظعون، صالحہ، فاضلہ خاتون تھیں۔ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

خولہ بنت ثامر: الانصاریہ، ان سے مروی احادیث اہلِ مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ان سے نعمان بن ابی عیاش الزرقی نے روایتِ حدیث کی ہے۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ خولہ بنت قیس بن بنی مالک بن النجار بھی انہی کو کہا جاتا ہے۔صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں۔ [2]

---

[1] یہ ثقہ صدوق ہیں۔الثقات للعجلی: ٣٦٢؛ الجرح والتعديل، ٣/ ٣٢٨؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ١٩٩؛ التاريخ الكبير للبخاري، ٣/ ١٤٧؛ الكاشف: ١٣١٥؛ التقريب: ١٦٢٧۔ [2] راجح یہی ہے کہ خولہ بنت ثامر اور خولہ بنت قیس دونوں ایک ہی صحابیہ کے نام ہیں۔دیکھئے معرفة الصحابة لابی نعيم، ٦/ ٣٣٠٤؛ موسوعه اقوال ابی الحسن الدارقطنی، ٢/ ٧٧٢؛ تهذيب الكمال بتحقيق بشار عواد، ٣٥/ ١٦٥؛ تهذيب التهذيب، ١٢/ ٤١٥۔

ثامر، قیس کا لقب ہے۔

خولہ بنت قیس: الجہنیہ، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے احادیث روایت کی ہیں۔

خربوذ: خاء پر پیش، اس کے بعد راء اور آخر میں ذال ہے۔

خنساء بنت خذام: بن خالد، الانصاریہ، الاسدیہ ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے ابو ہریرہ، اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

خنساء: خاء پر زبر، نون ساکن، اس کے بعد سین اور آخر میں مدّ ہے۔

خذام: خاء کے نیچے زیر اور ذال مخفف ہے۔

ام خالد: بنت خالد بن سعید بن العاص، الامویہ، یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کی ولادت حبشہ میں ہوئی تھی۔ یہ بہت چھوٹی تھیں جب انہیں وہاں سے مدینہ منورہ لایا گیا تھا۔ بعد میں زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کیا تھا۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف الدال

دحیہ کلبی: دحیہ بن خلیفہ کلبی، کبار صحابہ میں سے ہیں۔ غزوۂ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ معاہدہ حدیبیہ کے بعد ۶ ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قیصر کے ہاں اپنے سفیر کی حیثیت سے بھیجا تھا، ابتدا میں قیصر نے آپ کی باتوں کی تصدیق کی مگر جب اس کے حواریوں نے انکار کر دیا تو وہ بھی منحرف ہو گیا۔ جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آتے تو انہی کی شکل وصورت میں تشریف لایا کرتے تھے۔ ملک شام میں سکونت پذیر رہے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندہ تھے۔

ان سے بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

دحیہ: دال کے نیچے زیر، اس کے بعد حاء ساکن اور اس کے بعد یاء ہے۔ اکثر محدثین اور اہلِ لغت اس لفظ کو اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ بعض نے یاء پر زبر بھی بیان کی ہے۔

ابو الدرداء: عویمر بن عامر الانصاری الخزرجی، اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ درداء ان کی دختر کا نام تھا۔ اپنے قبیلے میں سب سے آخر میں اسلام قبول کیا، اس طرح قدرے متاخر الاسلام ہیں، ان کی اسلامی زندگی بہت خوب رہی فقیہ، عالم اور دانا شخص تھے۔ ملک شام میں سکونت رکھی اور ۳۲ ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

فصل

تابعین

داود بن صالح: 1 بن دینار، التمار، مولیٰ الانصاری، المدنی۔ سالم بن عبداللہ اور ان کے والد اور والدہ سے روایت حدیث کی ہے۔

داود بن الحصین: 2 مولیٰ عمرو بن عثمان بن عفان، عکرمہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۷۲ سال کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

ابن الدیلمی: 3 ضحاک بن فیروز الدیلمی، تابعی ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل مصر کے ہاں متداول ہیں، اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ الدیلمی، دال پر زبر، دیلم نامی ایک مشہور پہاڑ کی طرف نسبت ہے۔

ابوداود الکوفی: 4 نفیع بن الحارث، الاعمیٰ، الکوفی، عمران بن حصین اور ابو برزہ سے روایت حدیث کرتا ہے اور اس سے ثوری اور شریک نے احادیث روایت کی ہیں۔ محدثین نے اس کی بیان کردہ احادیث کو ترک کیا ہے۔ رافضیت کی طرف مائل تھا۔ کتاب العلم میں اس کا تذکرہ آیا ہے۔

فصل

صحابیات

ام الدرداء: ان کا نام خیرہ بنت ابی حدرد ہے۔ قبیلہ بنو اسلم کی فرد تھیں اور ابوالدرداء کی اہلیہ ہیں، علم و فضل والی تھیں۔ صحابیات میں سے سمجھدار خاتون تھیں، انہیں نیکی اور عبادت کی رغبت بہت زیادہ تھی۔

ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ابوالدرداء سے دو سال پہلے فوت ہوگئی تھیں۔ ان کی وفات شام میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/ حرف الذال

ابوذر غفاری: ابوذر جندب بن جنادہ، مشہور و معروف، زاہد اور مہاجر صحابہ میں سے ہیں، مکہ میں ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اسلام قبول کرنے والے پانچویں فرد تھے، یعنی ان سے پہلے صرف چار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔

پھر یہ اپنی قوم کی طرف پلٹ گئے اور وہیں رہے۔ غزوۂ خندق کے بعد مدینہ منورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

---

1 صدوق ہیں۔ التقریب: ۱۷۹۰؛ الکاشف: ۱٤٤۳؛ الثقات لابن حبان، ٦/ ۲۸۰؛ موسوعہ اقوال الامام احمد، ۱/ ۳٤۹۔ 2 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۷۷۹؛ الطبقات الکبری، ۱/ ۳۱۷؛ الثقات للعجلی، ۱/ ۱٤۷؛ الثقات لابن شاہین، ۱/ ۸۱ ت ۳٤۰۔ 3 حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان، ٤/ ۳۸۷؛ الکاشف للذہبی: ۲٤۳٤؛ تہذیب التہذیب: ٤/ ٤٤۸۔ 4 یہ متروک، متہم بالکذب ہے۔ التقریب: ۷۱۸۱؛ الکاشف: ۵۸۷۰؛ موسوعۃ اقوال ابی الحسن الدارقطنی، ۲/ ٦۸٤۔

اور اپنی وفات تک، ربذہ میں سکونت رکھی۔ ۳۲ھ سیدنا عثمان کے دور خلافت میں وہیں رہے۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ سے بہت سے صحابہ و تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

ذو مخبر: میم کے نیچے زیر، خاء ساکن، باء پر زبر اور آخر میں راء ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم نجاشی کے بھتیجے ہیں، ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل شام میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان سے مروی احادیث انہی کے ہاں متداول ہیں۔

ذو الیدین: قبیلہ بنو سلیم کے فرد ہیں، ان کا نام الخرباق ہے، صحابی ہیں۔ حجاز کے باشندے ہیں۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس نماز میں شریک تھے جس نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا تھا۔

الخرباق: خاء کے نیچے زیر، راء ساکن اور پھر باء ہے۔

ذو السویقتین: الحبشی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شخص کعبے کو گرائے گا۔'' [1]

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الراء

رافع بن خدیج: ابوعبداللہ، الحارثی، الانصاری، انہیں غزوۂ احد میں ایک تیر آن لگا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''میں قیامت کے دن اس عمل پر تمہارا گواہ ہوں گا۔'' [2]

عبدالملک بن مروان کے دور میں اس زخم سے (دوبارہ) خون جاری ہو گیا تو ۷۳ھ میں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی عمر ۸۶ سال تھی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

خدیج: خاء پر زبر، دال کے نیچے زیر اور آخر میں جیم ہے۔

رافع بن عمرو: الغفاری، ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن الصامت نے احادیث روایت کی ہیں۔ کھجور تناول کرنے کے بارے میں ان سے حدیث مروی ہے۔

رافع بن مکیث: الجہنی، حدیبیہ میں شریک تھے، ان سے ان کے دو بیٹوں بلال اور حارث نے روایت حدیث کی ہے۔

مکیث: میم پر زبر، کاف کے نیچے زیر، یاء ساکن اور آخر میں ثاء ہے۔

رفاعہ بن رافع: ابومعاذ الزرقی، الانصاری۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ سیدنا علی کے ہمراہ جنگ صفین و جمل میں بھی شریک تھے۔ سیدنا معاویہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔ ان سے ان کے دو بیٹوں عبید و معاذ اور ان کے برادر زادے یحییٰ بن خلاد نے روایت حدیث کی ہے۔

رفاعہ بن سموال: القرظی، یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کو تین طلاقیں دے دی تھیں تو ان کے بعد ان کی مطلقہ نے عبدالرحمٰن بن الزبیر سے نکاح کر لیا تھا۔ ان سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ سموال: سین کے نیچے زیر، بعض سین پر زبر بھی پڑھتے ہیں، میم ساکن، واؤ مخفف، اور آخر میں لام ہے۔

---

[1] صحیح بخاری: ۱۵۹۶؛ صحیح مسلم: ۲۹۰۹ (۷۳۰۶)۔

[2] مسند احمد، ۴۵/ ۹۷ رقم الحدیث: ۲۷۱۲۸؛ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/ ۲۳۹ وھو حسن۔

الزبیر: زاء پر زبر، باء کے نیچے زیر، بعض زاء پر زبر اور باء پر پیش پڑھتے ہیں۔
یہ رفاعہ ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ماموں ہیں۔
رفاعہ بن عبدالمنذر: الانصاری، ابولبابہ، ان کا تذکرہ حرف لام کے تحت آئے گا۔
رویفع بن ثابت: بن سکن الانصاری، ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔ سیدنا معاویہ نے انہیں ۴۶ھ کو المغرب میں طرابلس کے علاقے کا حکمران مقرر فرمایا تھا۔ ان کی وفات برقہ میں اور بقولِ بعض شام میں ہوئی۔ ان سے حنش بن عبداللہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔
رویفع: رافع کی تصغیر ہے۔ حنش، حاء اور نون پر زبر اور آخر میں شین ہے۔
رکانہ بن عبد یزید: بن ہاشم بن عبدالمطلب، القرشی، (ایمان واعمال میں) متشدد یا مضبوط جسم کے لوگوں میں سے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہلِ حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ سیدنا عثمان کے دور تک حیات تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ان کی وفات ۴۲ھ میں ہوئی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ رکانہ: راء پر پیش، کاف مخفف، پھر نون ہے۔
رباح بن الربیع: الاسیدی، الکاتب، ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔
ان سے قیس بن زہیر نے روایت حدیث کی ہے۔
الاُسَیِّدی: ہمزہ پر پیش، سین پر زبر، پہلی اور دوسری دونوں یاء مشدد ہیں۔
ربیعہ بن کعب: ابوفراس، الاسلمی، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ اہل صفہ میں سے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم ساتھیوں میں سے ہیں۔ سفر وحضر میں آپ کے ہمراہ رہتے تھے۔ ۶۳ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔
ربیعہ بن الحارث: بن عبدالمطلب بن ہاشم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان سے (کئی) احادیث مروی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۲۳ھ میں وفات پائی۔ انہی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا: میں سب سے پہلے ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں۔ واقعہ یہ تھا کہ جاہلیت میں ربیعہ بن حارث کا ایک بیٹا جس کا نام آدم تھا، وہ قتل ہوگیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے قصاص کے مطالبے کو باطل ٹھہرا دیا۔
ربیعہ بن عمرو: [1] الجرشی، واقدی نے کہا: ربیعہ، مرج راہط کے دن مقتول ہوگئے تھے۔
ابورافع اسلم: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ ان کے نام پر ان کی کنیت غالب ہے، قبطی تھے۔ پہلے عباس کے غلام تھے۔ انہوں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہبہ کر دیا تھا۔ انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عباس رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کی بشارت دی تو آپ نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ انہوں نے غزوۂ بدر سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث

---

[1] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے الاستیعاب، ۲/ ۴۹۳؛ التقریب: ۱۹۱۵؛ الاصابۃ، ۲/ ۳۹۳۔ یہ ثقہ ہیں۔ الطبقات الکبری، ۷/ ۴۳۸؛ مختصر تاریخ دمشق، ۸/ ۲۸۱۔

کی ہے۔سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ ہی پہلے وفات پائی۔

ابورمثہ: بن رفاعہ بن یثربی التیمی، امرؤالقیس بن زید بن مناۃ بن تمیم کی اولاد سے ہیں۔ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے ہاں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض نے تو وہی بیان کیا ہے جو ہم ذکر کر آئے ہیں اور بعض نے عمارہ بن یثربی اور بعض نے اس کے علاوہ کچھ اور نام بھی بیان کیے ہیں۔اپنے والد کی معیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ان سے ایاد بن لقیط نے روایتِ حدیث کی ہے۔

رمثہ: راء کے نیچے زیر، میم ساکن اور اس کے بعد ثاء ہے۔

ابورزین: لقیط بن عامر بن صبرۃ، ان کا تذکرہ بہرۂ لام میں آئے گا۔

ابوریحانہ: شمعون بن زید القرظی، الانصاری، خود انصاری نہ تھے بلکہ ان کے حلیف ہونے کی وجہ سے انصاری کہلاتے ہیں، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی کہا جاتا ہے۔ریحانہ، ان کی ایک بیٹی تھی، لہٰذا ان کی کنیت ابوریحانہ ہے۔وہ عالمہ، فاضلہ اور زاہدہ خاتون تھیں۔

ابوریحانہ نے ملک شام میں سکونت رکھی۔

ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

فصل

تابعین

ابورجاء: [1] عمران بن تمیم العطاردی، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عالم باعمل اور عمر رسیدہ تھے۔قُراء میں سے تھے۔۱۰۷ھ میں وفات پائی۔

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن: [2] جلیل القدر تابعی ہیں۔فقہائے مدینہ میں سے تھے۔ان کے علم وفضل پر اس دور کے لوگوں کا اتفاق تھا۔انس بن مالک اور سائب بن یزید سے سماع حدیث کیا اور ان سے ثوری اور مالک بن انس نے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

ابورافع بن الحقیق: اس کا نام عبداللہ تھا۔یہودی تھا، اہل حجاز کا ایک تاجر تھا۔معجزات میں براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر آیا ہے۔[3]

الحقیق: حاء پر پیش، پہلی قاف پر زبر اور یاء ساکن ہے۔

رعل بن مالک: بن عوف، جن کفار نے قراء صحابہ کو شہید کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کے لیے نمازوں میں قنوت نازلہ کا

---

[1] آپ ثقہ، مخضرم ہیں۔التقریب: ۵۱۷۱؛ الکاشف: ۴۲۷۵۔ [2] ثقہ، فقیہ ہیں۔التقریب: ۱۹۱۱؛ الکاشف: ۱۵۵۰۔

[3] دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح: ۵۸۷۶۔

اہتمام کیا تھا، یہ بھی انہی میں سے تھا۔ [1]

رِعل: راء کے نیچے زیر اور عین ساکن ہے۔

فصل

صحابیات

الربیع بنت معوذ:

بلند پایہ انصاریہ صحابیہ ہیں، ان سے مروی احادیث اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

الربیع: راء پر پیش، باء پر زبر، یاء مشدد ہے اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں عین ہے۔

الربیع بنت النضر: انس بن مالک انصاری کی پھوپھی محترمہ اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ صحیح البخاری میں ان کا تذکرہ ام الربع بنت النضر کے حوالہ سے آیا ہے، جبکہ صحابیات کے تذکروں میں ان کا نام الربیع مذکور ہوا ہے۔

الرمیصاء: ام سلیم بنت ملحان، انس بن مالک کی والدہ ہیں، ان کا تذکرہ بہرہ سین میں آئے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین/حرف الزاء

زید بن ثابت: الانصاری، نبی ﷺ کے کاتب تھے۔ نبی ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ برس تھی، صاحب علم وفقہاء صحابہ میں سے تھے۔ علم وراثت پر انہیں خوب عبور حاصل تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرام کی جس کمیٹی نے قرآن مجید جمع کر کے ایک جگہ لکھا تھا، آپ بھی اس کمیٹی کے ایک اہم رکن تھے۔ اسی طرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں جن لوگوں نے اس مصحف سے دیگر نقول تیار کی تھیں ان میں بھی شامل تھے۔ ۵۶ سال کی عمر میں ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے آپ سے روایت کی ہے۔

زید بن ارقم: ابوعمرو انصاری، الخزرجی، ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ کوفہ میں جا کر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ۶۶ھ میں وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

زید بن خالد: الجہنی، کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے، اور وہیں ۸۵ سال کی عمر میں ۷۸ھ میں وفات پائی۔ عطاء بن یسار وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

زید بن حارثہ: ابواسامہ، ان کی ماں کا نام سُعدی بنت ثعلبہ ہے۔ قبیلہ بنومعن کی فرد تھیں۔ قبل از اسلام ان کی والدہ انہیں ساتھ لیے اپنی قوم سے ملاقات کے لیے جا رہی تھیں کہ قبیلہ بنوالقین بن الجسر کے ایک گروہ نے ان پر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ بنومعن کے گھروں کے پاس سے جا رہے تھے، ان ڈاکوؤں نے زید کو اٹھا لیا۔ اس وقت یہ ابھی چھوٹے بچے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت ان کی عمر بمشکل آٹھ برس تھی۔ وہ لوگ انہیں عکاظ نامی منڈی میں لے گئے اور جا کر فروخت کے لیے پیش کیا تو حکیم بن حزام بن خویلد نے انہیں اپنی پھوپھی خدیجہ کے لیے چار سو درہم میں خرید لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو

---

[1] دیکھئے مشکوۃ المصابیح: ۱۲۹۰۔

انہوں نے یہ غلام رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ آپ نے انہیں اپنے قبضے میں لے لیا۔ بعدازاں ان کے اہل خانہ کو ان کے بارے میں پتہ چلا تو ان کے والد حارثہ اور چچا کعب انہیں آزاد کرانے کے لیے مکہ مکرمہ آئے، نبی ﷺ نے انہیں (زید کو) اپنے ہاں رہنے یا اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے کا اختیار دے دیا۔ انہوں نے اپنے خاندان کے بجائے رسول اللہ ﷺ کے ہاں رہنے کو ترجیح دی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ حسن سلوک اور بہت اچھا برتاؤ کرتے تھے۔

اس کے بعد نبی ﷺ ان کو لے کر حطیم میں آئے اور وہاں موجود لوگوں سے فرمایا: ''لوگو! گواہ رہو کہ آج کے بعد یہ زید میرا بیٹا ہے، یہ میرا اور میں اس کا وارث ہوں گا۔'' چنانچہ اس دن سے یہ زید بن حارثہ کی بجائے زید بن محمد کہلانے لگے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام نازل کیا اور قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ [1] کہ تم ان کو ان کے اصل آباء کی نسبت سے ہی پکارا اور بلایا کرو، یہی بات اللہ کے ہاں انصاف والی ہے۔ پھر انہیں دوبارہ زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔

ایک قول کے مطابق انہوں نے مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا، نبی ﷺ ان سے دس برس اور دوسرے قول کے مطابق بیس برس بڑے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اپنی لونڈی ام ایمن سے کر دیا تھا، ان کے بطن سے ان کے بیٹے اسامہ پیدا ہوئے، انہوں نے بعد میں زینب بنت جحش سے بھی نکاح کیا تھا۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کا محبوب کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا کسی بھی صحابی کا نام لے کر قرآن مجید میں تذکرہ نہیں کیا۔ ان کے نام کا ذکر یوں آیا ہے: ﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا﴾ [2] جب زید اس سے اپنی ضرورت پوری کر چکے تو ہم نے اس (زینب) کا نکاح آپ سے کر دیا۔ ان سے ان کے فرزند اسامہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ زید رضی اللہ عنہ جمادی الاولی ۸ھ میں غزوۂ موتہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے مقام شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ۵۵ سال تھی۔

زید بن خطاب: العدوی، القرشی، سیدنا عمر کے بڑے بھائی تھے، اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ سیدنا عمر سے قبل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ غزوۂ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زید بن سہل: اپنی کنیت ابوطلحہ سے زیادہ شہرت پائی۔ بہرہ طاء میں ان کا تذکرہ آئے گا۔

الزبیر بن العوام: ابوعبداللہ، القرشی، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب آپ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ابھی ان کی عمر سولہ برس تھی کہ اپنی والدہ کے ہمراہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں ان کے چچا نے انہیں دھوئیں سے اذیت پہنچائی، تاکہ ان کو اسلام سے برگشتہ کر سکے۔ مگر اللہ کے فضل سے یہ ثابت قدم رہے۔ تمام غزوات میں نبی ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی اللہ کی راہ میں تلوار چلائی۔ غزوۂ احد میں پریشانی کے عالم میں محض چند افراد رسول اللہ ﷺ کے گرد رہ گئے تھے۔ آپ بھی ان میں شامل تھے، نیز آپ ان دس خوش نصیب افراد میں سے بھی ہیں جنہیں

[1] ۳۳/ الاحزاب:۵۔ [2] ۳۳/ الاحزاب:۳۷۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی موقع پر جنت کی بشارت دی تھی، اور انہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔آپ کا رنگ سفید، قامت طویل اور جسم پھرتیلا تھا۔یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کا رنگ گندمی، جسم پر بال بہت زیادہ، اور رخساروں پر گوشت قلیل تھا۔آپ کو عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں سرزمین بصرہ میں سفوان کے مقام پر قتل کر دیا تھا۔اس وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔اور وادی السباع میں مدفون ہوئے۔بعدازاں آپ کے جسد خاکی کو بصرہ منتقل کر دیا گیا۔آپ کی قبر وہاں مشہور ہے۔آپ سے آپ کے بیٹوں عبداللہ اور عروہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زیاد بن لبید: ابوعبداللہ، الانصاری، الزرقی، تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ شریک رہے، آپ نے انہیں حضر موت کا عاقل و حاکم بھی مقرر فرمایا تھا۔آپ سے عوف بن مالک اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے روایتِ حدیث کی ہے۔سیدنا معاویہ کے ابتدائی دورِ خلافت میں وفات پائی۔

زیاد بن الحارث: الصدائی، انہیں نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔بیعت کے بعد انہوں نے نبی ﷺ کی موجودگی میں اذان بھی کہی۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔

صُدائی: صاد پر پیش، دال مخفف، اس کے بعد الف اور اس کے بعد ہمزہ ہے۔

زاہر بن الاسود: الاسلمی، ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

زراع بن عامر: بن عبدالقیس، آپ قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔اور ان سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔

زرارہ بن ابی اوفی: [1] صحابی ہیں۔سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں وفات پائی۔

ابوزید الانصاری: [2] ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن حفظ کر چکے تھے۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے ان کا نام سعید بن عمیر اور بعض نے قیس بن سکن بھی بیان کیا ہے۔

ابوزہیر النمیری: [3] ان کا شمار اہلِ شام میں ہوتا ہے۔

الزبیدی: [4] ان کا نام منبہ بن سعد ہے۔زُبید کی نسبت سے زُبیدی کہلاتے ہیں، مجھے ان کے صحابی ہونے کی تصدیق نہیں ہوئی۔

زُبیدی: زاء پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

---

[1] یہ ثقہ، عابد تابعی ہیں، صحابی نہیں ہیں۔دیکھئے التقریب: ۲۰۰۹ وغیرہ۔

[2] حافظ ابن حجر نے ان کا نام عمرو بن اُخطب نقل کیا ہے۔واللہ اعلم، التقریب: ۴۹۸۸۔

[3] ان کی کنیت ابوالازہر اُنماری بھی ہے۔دیکھئے التقریب: ۷۹۳۱۔

[4] مجھے اس کے حالات نہیں ملے۔واللہ اعلم۔

فصل

تابعین

الزبیر بن عدی: 1 ابن عدی بھی کہلاتے ہیں، بنو ہمدان کے فرد ہیں۔کوفہ میں رہائش رکھنے کی وجہ سے کوفی کہلائے۔رے کے قاضی تھے،تابعی ہیں۔آپ نے انس بن مالک سے سماع حدیث کیا،ثوری نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۳۱ھ میں وفات پائی۔

ہمدانی: میم ساکن ہے۔

الزبیر بن العربی: 2 النمیر ،البصری،ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں،ان سے معمر اور حماد بن زید نے روایتِ حدیث کی ہے۔ثقہ ہیں۔

زیاد بن کُسیب: 3 العدوی،تابعی ہیں،ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ابوبکرہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

کُسیب ،کُلیب کی طرح مصغّر ہے۔

زہرہ بن معبد: 4 ان کی کنیت ابو عقیل (عین پر زبر) ہے قریشی،مصری ہیں۔انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ان کی اکثر احادیث اہل مصر کے ہاں متداول ہیں۔

زہیر بن معاویہ: 5 ابوخیثمہ ،الجعفی ،الکوفی۔الجزیرہ میں رہائش پذیر رہے،حافظ،ثقہ اور علم میں مضبوط تھے۔آپ نے ابو اسحاق ہمدانی اور ابوالزبیر سے سماعِ حدیث کیا،ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔الزکوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔۱۷۴ھ میں وفات پائی۔

زُمیل بن عباس: 6 اپنے مولیٰ عروہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں،اور ان سے یزید بن الھاد نے روایتِ حدیث کی ہے۔کسی حد تک ضعیف راوی تھے۔

الزہری: 7 ابوبکر محمد [بن مسلم بن عبیداللہ بن] عبداللہ بن شہاب الزہری،زہرہ بن کلاب کی طرف نسبت سے زہری کہلاتے ہیں۔مشہور فقیہ،محدث ہیں۔مدینہ منورہ کے مشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں۔

فنونِ علم شریعت میں مہارت اور قابلیت کی وجہ سے ممتاز اور نمایاں تھے۔آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا،ان سے بھی قتادہ اور مالک بن انس نے روایت کی ہے۔عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا:''میں سنت کے بڑے عالموں میں ان سے بڑا عالم

---

1 ثقہ ہیں۔التقریب: ۲۰۰۱؛ الثقات للعجلی: ٤٥٥؛ الثقات لابن شاهین: ٤١٩۔ 2 یہ صدوق،حسن الحدیث راوی ہیں۔ الکاشف: ١٦٢٥؛ التقریب: ٢٠٠٢؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ٢٦١؛ موسوعة اقوال الامام احمد، ١/ ٣٨٧۔

3 صدوق،حسن الحدیث ہیں۔الکاشف: ١٧٠٤؛ التقریب: ٢٠٩٥؛ الثقات لابن حبان، ٤/ ٢٥٩۔

4 ثقہ عابد ہیں۔التقریب: ٢٠٤٠۔ 5 ثقہ ثبت ہیں۔التقریب: ٢٠٥١۔

6 یہ مجہول ہے۔التقریب: ٢٠٣٦؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ٣/ ٤٥٠۔

7 حافظ ابن حجر نے فرمایا:"الفقیه الحافظ: متفق علی جلالته واتقانه" التقریب: ٦٢٩٦۔

کوئی نہیں جانتا۔'' [1]

مکحول سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سب سے بڑے عالم کون تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ابن شہاب، ان سے دوبارہ پوچھا گیا کہ ان کے بعد کون؟ تو فرمایا: ابن شہاب، تیسری دفعہ پوچھنے پر بھی فرمایا: ابن شہاب۔'' [2] ماہ رمضان المبارک ۱۲۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

زر بن حبیش: [3] ابو مریم الاسدی، الکوفی، انہوں نے قبل از اسلام ساٹھ سال اور بعد از اسلام بھی ساٹھ برس عمر پائی۔ عراق کے اکابر قراء اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بہت سے تابعین وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زر: زاء کے نیچے زیر اور راء پر تشدید ہے۔

حبیش، حاء پر پیش، باء پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں شین ہے۔

زرارہ بن ابی اوفیٰ: [4] ابو حاجب، الحرشی، بصرہ کے قاضی تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا۔ ان سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''مسلسل سفر جاری رکھنے والا''۔ اس شخص نے عرض کیا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قرآن کی تلاوت کرنے والا ایسا شخص جو ابتدا سے شروع کر کے آخر تک چلا جائے اور پھر آخر سے شروع کر کے اول تک آئے۔'' [5]

ان سے قتادہ اور عوف نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ایک دفعہ امامت کرا رہے تھے کہ دوران قراءت میں یہ آیت تلاوت کی ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ﴾ [6] اور جب صور پھونکا جائے گا، تو ہچکی بندھ گئی اور وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ [7] ۹۳ھ میں وفات پائی۔

زیاد بن حدیر: [8] ابو مغیرہ الاسدی، الکوفی، تابعی ہیں۔ سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے سماع حدیث کیا۔ ان سے بھی شعبی وغیرہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔

حُدیر: حاء پر پیش، دال پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

زید بن اسلم: [9] ابو اسامہ، عمر بن خطاب کے غلام تھے۔ مدنی ہیں، اکابر تابعین میں سے تھے۔ صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔ ان سے ثوری، ایوب سختیانی، مالک اور ابن عیینہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

[یزید] بن طلحہ: [10] ان سے سلمہ بن صفوان الزرقی نے روایت حدیث کی ہے۔ امام مالک نے حیا کے بارے میں ان سے مروی

---

[1] تاریخ دمشق لابن عساکر، ۵۵/ ۳۴۴ وسندہ ضعیف، رجل من قریش مجہول ہے۔ [2] طبقات الفقهاء للشيرازي، ص: ٦٤؛ جامع الاصول لابن الاثير، ١٢/ ٨٩١۔ [3] ثقہ جلیل اور مخضرم ہیں۔ التقريب: ٢٠٠٨۔ [4] یہ ثقہ عابد ہیں۔ ان کا تذکرہ پچھلی فصل میں گزر چکا ہے۔ [5] سنن الترمذي: ٢٩٤٨ وسنده ضعيف/ صالح المری ضعیف ہے۔ [6] ٧٤/ المدثر: ٨۔ [7] یہ واقعہ بے اصل ہے۔ دیکھئے احیاء علوم الدین للغزالی، ٢/ ٢٩٧۔ [8] ثقہ عابد ہیں۔ التقريب: ٢٠٦٤۔ [9] ثقہ عالم ہیں۔ التقريب: ٢١١٧۔

[10] مطبوع میں ''زید بن طلحہ'' چھپا ہے، جبکہ راجح اور صحیح یزید بن طلحہ ہے اور وہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ایک حدیث (مرسلاً) بیان کی ہے۔

زید بن یحییٰ: 1 الدمشقی۔ اوزاعی سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، ان سے احمد اور دارمی نے روایتِ حدیث کی ہے، ثقہ ہیں۔

ابوالزبیر: 2 محمد بن مسلم [بن تدرس] مکی ہیں، حکیم بن حزام کے غلام تھے۔ مکہ کے تابعین میں سے دوسرے طبقہ کے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے سماعِ حدیث کیا، ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

ابوزرعہ: عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، انہوں نے بہت سے لوگوں سے سماعِ حدیث کیا، اوران سے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام، حافظ، پختہ علم، ثقہ اور علم حدیث کے ماہر تھے۔ مشائخ کے بارے میں معلومات بخوبی رکھتے تھے۔ ان کی ولادت ۲۰۰ھ میں اور وفات ۲۶۴ھ میں رے کے مقام پر ہوئی۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا: ان کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبدالمطلب تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی محترمہ تھیں، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام زید بن حارثہ کی زوجیت میں تھیں۔ ان کے طلاق دینے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵ھ میں ان سے نکاح کرلیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی ازواج میں سے سب سے پہلے ان کی وفات ہوئی۔ ان کا نام برہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام زینب رکھا۔ ان کی بابت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ''کوئی خاتون دین کے معاملے میں ان سے زیادہ بہتر اللہ کا خوف رکھنے، سچ بولنے، صلہ رحمی کرنے اور صدقہ کرنے میں ان سے بڑھ کر نہ تھی، جن اعمال کو بجالا کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جا سکتا ہے ایسے اعمال میں بھی ان سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔'' 3 ان کی وفات ۵۳ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ۲۰ یا ۲۱ھ کو ہوئی۔ ان سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زینب بنت عبداللہ: بن معاویہ، ثقفیہ، یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ان سے ان کے شوہر عبداللہ بن مسعود، ابوسعید، ابوہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

زینب بنت ابی سلمہ: یہ زینب، ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دختر ہیں۔ ان کا نام برہ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام زینب رکھ دیا۔ ان کی ولادت سرزمینِ حبشہ میں ہوئی تھی۔ یہ عبداللہ بن زمعہ کی زوجیت میں تھیں۔ اپنے دور کی خواتین میں سب سے بڑھ کر فقیہہ تھیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ واقعہ حرہ کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

---

1 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲۱۶۱۔ 2 یہ ثقہ، صدوق اور مدلس ہیں۔ سیر اعلام النبلاء، ۵/ ۳۸۰؛ التقریب: ۶۲۹۱؛ الکاشف: ۵۱۴۵۔ 3 الاستیعاب لابن عبدالبر، ۴/ ۱۸۵۱ وسندہ ضعیف، زمعہ بن صالح اور یعقوب بن عطاء دونوں ضعیف ہیں۔

فصل

تابعیات

زینب بنت کعب: [1] بن عجرہ، انصاریہ، بنوسالم بن عوف کے قبیلہ میں سے تھیں، تابعیہ ہیں۔

فصل

صحابہ کرام رضوان اللہ علیهم اجمعین/حرف السین

سعد بن ابی وقاص: آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ ابووقاص کا نام مالک بن وهیب ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنوزہرہ کے فرد تھے۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، یعنی آپ ان دس خوش نصیب افراد میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی موقع پر جنت کی بشارت دی تھی۔ آپ نے سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا، قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں اسلام قبول کرنے والوں میں تیسرا فرد تھا، اور میں نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے تیر چلایا۔ آپ نبی ﷺ کے شانہ بشانہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ مستجاب الدعاء تھے اور آپ کے متعلق یہ بات زبان زد عام تھی۔ لوگ آپ کی بددعا سے ڈرتے تھے۔ ان کے ہاں یہ بات مشہور تھی کہ آپ جو دعا بھی کردیں وہ اللہ کے ہاں مقبول ہوتی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی تھی کہ یااللہ! اس کا تیر نشانے پر لگے اور اس کی دعا قبول فرما۔ [2] رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور زبیر رضی اللہ عنہما سے فرمایا تھا: تم تیر پھینکو تم پر میرا باپ اور ماں فدا ہوں۔ [3] رسول اللہ ﷺ نے یہ کلمہ ان دو کے علاوہ کسی دوسرے سے نہیں فرمایا۔ آپ کا قد چھوٹا، جسم مضبوط، رنگ گندمی اور جسم پر بال بکثرت تھے۔ مدینہ منورہ کے قریب وادی العقیق میں ان کا محل تھا وہاں ان کی وفات ہوئی، لوگ آپ کی میت کو کندھوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائے۔ ان دنوں مدینہ منورہ کے حکمران مروان بن الحکم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

آپ کی وفات ۷۵ سال کی عمر میں ۵۵ ھ میں ہوئی۔ عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں آپ کی وفات ہوئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کا حاکم بھی مقرر کیا تھا۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعد بن معاذ: الانصاری، الاشہلی، الاوسی، بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے مابین مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ ان کے قبول اسلام کے ساتھ ہی بنوعبدالاشہل کا پورا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ ان کا قبیلہ انصار میں سے مسلمان ہونے والا پہلا قبیلہ ہے۔ سعد کو رسول اللہ ﷺ نے سیدالانصار قرار دیا تھا۔ [4] آپ اپنی قوم میں معزز، سربرآوردہ، اطاعت کیے جانے والے اور ذومرتبہ شخص تھے۔

---

[1] یہ حسن الحدیث راویہ ہیں۔ الثقات لابن حبان، ٤/ ٢٧١؛ الكاشف للذهبی: ٧٠٠٣؛ التقريب: ٨٥٩٦۔

[2] المستدرك للحاكم، ٣/ ٥٠٠؛ شرح السنة، ١٤/ ١٢٥؛ سنن الترمذی: ٣٧٥١؛ تاريخ جرجان، ١/ ٣٢٢؛ تاريخ بغداد، ١٧/ ٢١ وهو ضعيف۔ [3] صحيح بخاری: ٢٩٠٥، ٣٧٢٠۔

[4] سنن سعيد بن منصور، ٢/ ٣٧٧ انقطاع کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

جلیل القدرا کابر صحابہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔غزوۂ بدر اور احد میں شریک رہے۔غزوۂ خندق کے دوران میں ان کی اکحل رگ پر ایک تیر آلگا۔اس سے خون بہتا رہا، تا آنکہ ایک ماہ بعد ذوالقعدہ ۵ھ میں بعمر ۳۷ سال ان کا انتقال ہو گیا، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔آپ سے بہت سے صحابہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعد بن خولہ: بدری صحابی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

سعد بن عبادۃ: ان کی کنیت ابو ثابت ہے۔انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو ساعدہ سے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں۔انصار کے سردار، سربرآوردہ شخصیت، صاحب وجاہت شخص تھے۔قوم میں ان کو سرداری اور قیادت حاصل تھی اور پوری قوم آپ کے مقام کی معترف تھی، آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔سرزمین شام میں حوران کے مقام پر ۱۵ ہجری میں وفات پائی، جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو اڑھائی سال پورے ہو رہے تھے۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کا انتقال ۱۱ھ میں خلافت صدیقی کے دور میں ہوا۔

تاہم اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ اپنے غسل خانے میں فوت شدہ پائے گئے اور ان کا جسم سبز ہو چکا تھا۔کسی کو ان کے فوت ہونے کی خبر نہ ہوئی حتی کہ لوگوں نے کسی پکارنے والے کی یہ پکار سنی اور بولنے والا شخص نظر نہیں آرہا تھا، کہنے والے نے یہ شعر کہا:

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةْ
وَرَمَيْنَا بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ نُخْطِ فُؤَادَهْ [1]

کہ ہم نے بنو خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر ڈالا ہے، ہم نے اس پر دو تیر چلائے اور ہمارا نشانہ اس کے دل سے خطا نہیں ہوا۔

اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہیں جنات نے قتل کیا تھا۔

سعد بن الربیع: الانصاری، الخزرجی، غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔نبی ﷺ نے ان کے اور عبدالرحمن بن عوف کے مابین مؤاخات کرائی۔انہیں اور خارجہ بن زید کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔

سعد بن الاطول: الجہنی، صحابی ہیں، ان سے ان کے فرزند عبداللہ اور ابونضرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

سعید بن زید: ابو الاعور، العدوی، القرشی، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔غزوۂ بدر کے سوا باقی تمام غزوات میں نبی ﷺ کے شانہ بشانہ شریک رہے۔بدر کے موقع پر آپ اور طلحہ بن عبداللہ قریش کے تجارتی قافلہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں لگے رہے، البتہ رسول اللہ ﷺ نے شرکاء بدر کی طرح انہیں بھی مال غنیمت میں حصے دار قرار دیا، سیدنا عمر کی بہن فاطمہ ان کی زوجیت میں تھیں۔انہی کی وجہ سے سیدنا عمر نے اسلام قبول کیا تھا۔ [2] ان کا رنگ گندم گوں، قد طویل اور جسم پر بال بکثرت

[1] المعجم الکبیر للطبرانی، ٦/ ١٦؛ العظمة لأبی الشیخ، ٥/ ١٦٧٤؛ المستدرك للحاکم: ٥١٠٢۔٥١٠٣؛ مسند الحارث، ١/ ٢٠٧ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] یہ واقعہ غیر ثابت ہے۔دیکھئے الطبقات الکبری، ٣/ ٦٢٧؛ دلائل النبوۃ للبیہقی، ٢/ ٢١٩، ٢٢٠ وغیرہ۔

تھے۔۵۱ھ میں مدینہ منورہ کے قریب وادی العتیق میں ان کی وفات ہوئی، انہیں اٹھا کر مدینہ منورہ لایا گیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال سے زائد تھی۔ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سعید بن حریث: القرشی، المخزومی، پندرہ برس کی عمر میں نبی ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ کے موقع پر حاضر تھے۔ بعدازاں کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ان کی قبر وہاں معروف ہے، ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ ان کی قبر الجزیرہ میں ہے۔ان کی کوئی صلبی اولاد نہ تھی۔ان سے ان کے برادر عمرو نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سعید بن العاص: القرشی، ہجرت والے سال ان کی ولادت ہوئی معززین قریش میں سے تھے۔آپ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے قرآن کریم کی کتابت کی تھی۔سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔انہوں نے طبرستان کی جنگ میں شرکت کی اور اسے فتح کیا۔۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

سعید بن سعد: [1] بن عبادۃ، الانصاری، ان کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ صحابی تھے۔انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے ان کے بیٹے شرحبیل نے اور ابوامامہ بن سہل نے روایت حدیث کی ہے۔واقدی وغیرہ نے کہا ہے کہ انہیں نبی ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔سیدنا علی بن ابی طالب کی طرف سے یمن کے حکمران مقرر تھے۔

سبرہ بن معبد: الجہنی، مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے، ان سے ان کے بیٹے الربیع نے روایتِ حدیث کی ہے۔ان کا شمار اہل مصر میں ہوتا ہے۔

سبرہ: سین پر زبر اور باء ساکن ہے۔

سہل بن سعد: الساعدی، الانصاری، ان کی کنیت ابوالعباس ہے۔ان کا سابقہ نام حزن تھا، نبی ﷺ نے اسے تبدیل کر کے ان کا نام سہل رکھا۔نبی ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔۹۱ھ میں اور بقول بعض ۸۸ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔مدینہ منورہ میں وفات پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عباس، زہری اور ابوحازم نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سہل بن ابی حثمہ: ابومحمد یا ابوعمارہ ان کی کنیت ہے۔انصار کے اوس قبیلے کے فرد ہیں۔ہجرت کے تیسرے سال ان کی ولادت ہوئی۔کوفہ میں مقیم رہے، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ان کی وفات مدینہ منورہ میں مصعب بن زبیر کے عہد میں ہوئی۔ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سہل بن حنیف: انصار کے اوس قبیلے سے ہیں، غزوۂ بدر، احد اور تمام غزوات میں شریک رہے۔احد کے دن پریشانی کے وقت جب اکثر صحابہ ادھر ادھر بکھر گئے تھے، یہ نبی ﷺ کے ساتھ رہے تھے۔نبی ﷺ کے بعد سیدنا علی کے ہمراہ رہے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے انہیں مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔بعد میں انہیں فارس کا حکمران بھی بنایا تھا۔ان سے ان کے بیٹے ابوامامہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۳۸ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

---

[1] ''صحابی صغیر'' التقریب: ۲۳۱۸۔

سہل بن بیضاء: ان کے بھائی کا نام سہیل بن بیضاء ہے۔ بیضاء ان کی والدہ محترمہ کا نام ہے۔ اوران کے والد کا نام وہب بن ربیعہ ہے۔ سہل ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ میں قبول اسلام کا کھلم کھلا اعلان کیا تھا۔ بعض نے کہا: یہ مکہ مکرمہ میں اپنے قبول اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔ مشرکین کے ہمراہ بدر کی طرف آئے، چنانچہ یہ قید ہو گئے تھے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی کہ انہوں نے انہیں مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرتے دیکھا ہے، پھر انہیں آزاد کر دیا گیا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اوران کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔ نماز جنازہ کے ضمن میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔

سہل بن الحنظلیہ: حنظلیہ ان کے دادا کی والدہ کا نام ہے۔ بعض نے کہا: یہ ان کی اپنی والدہ کا نام ہے۔ یہ اسی کی طرف منسوب اور اسی نسبت سے معروف ہیں۔ ان کے والد کا نام الربیع بن عمرو ہے۔ یہ سہل ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت الرضوان کا شرف حاصل کیا۔ صاحب علم و فضل تھے۔ لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے اور کثرت سے (نفل) نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ ان کی صلبی اولاد نہیں تھی۔ ارضِ شام میں سکونت رکھی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔

سہیل بن عمرو: القرشی، العامری، ابوجندل کے والد ہیں۔ قریش کے معززین سرداروں میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں قید ہوئے۔ قریش کے بہت بڑے خطیب تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کے دانت نہ نکال دوں، تاکہ یہ کبھی آپ کی ہجو نہ کر سکے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنے دو، ہوسکتا ہے کہ یہ کبھی کسی ایسے مقام پر جا پہنچے کہ تم بھی اس کی تعریفیں کرو۔ [1] صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ کفار قریش کے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے۔ لوگوں میں مکہ مکرمہ میں اختلاف پیدا ہو گیا اور کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو سہیل نے اس موقع پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ لوگوں کا اختلاف ختم ہوا اور سکون پیدا ہو گیا۔ طاعون عمواس میں ۱۸ھ کو وفات پائی۔ بعض نے کہا: جنگ یرموک میں قتل ہوئے۔ ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر موجود تھے ان میں سہیل بن عمرو، ابوسفیان بن حرب اور اس قسم کے قریشی بزرگ بھی تھے۔ تو سیدنا عمر کی طرف سے صہیب اور بلال جیسے بدری صحابہ کو اندر جانے کی اجازت دی گئی تو ابوسفیان نے جل کر کہا: میں نے آج کی سی رسوائی کبھی نہیں دیکھی کہ ان غلاموں کو تو اذنِ باریابی مل گیا اور ہم یوں ہی بیٹھے ہیں، ہماری طرف دھیان ہی نہیں کیا گیا۔ یہ سن کر سہیل نے کہا: "لوگو! اللہ کی قسم! اس صورت حال سے میں تمہارے چہروں پر حزن و ملال کے آثار دیکھ رہا ہوں۔ اگر تمہیں اس پر غصہ آیا ہے تو کسی دوسرے پر غضب ناک ہونے کی بجائے خود اپنے اوپر غصہ کرو، ان لوگوں کو بھی دعوتِ اسلام دی گئی اور تمہیں بھی، ان لوگوں نے قبول اسلام میں جلدی کی اور تم سوچتے رہ گئے۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ تم پر جو سبقت لے جا چکے ہیں وہ اس دروازے پر ملنے والی سبقت سے بھی بڑھ کر ہے اور تمہارے لیے ناگوار ہے۔ لوگو! جیسا کہ تم ملاحظہ کر رہے ہو کہ یہ لوگ تم پر سبقت لے گئے، اب تم ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی ان سے آگے نہیں جا سکتے۔ اب تو صرف جہاد کے مواقع ہی ہیں تم جہاد میں شریک ہوتے رہو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرفراز

---

[1] جامع الاصول لابن الاثیر، ۱۲/ ۴۵۳؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۲/ ۶۶۹، ۶۷۰ بدون السند۔

کر دے۔ پھر انہوں نے اپنا کپڑا اجھاڑ دیا اور جہاد کی غرض سے سرزمینِ شام کی طرف چلے گئے۔'' ❁ حسن کا بیان ہے کہ یہ شخص کسی قدر سمجھ دار اپنی بات میں پکا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ کون خوش نصیب ہوگا جس نے اللہ کی طرف آنے میں دیر کی اور اللہ نے اسے بہت جلد اپنے پاس بلالیا۔

سہیل بن بیضاء: القرشی، ان کے نسب کا بیان قریب ہی ان کے بھائی سہل کے تذکرے میں ہو چکا ہے۔ قدیم الاسلام تھے۔ حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان سے عبداللہ بن انیس اور انس بن مالک نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۹ھ میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں وفات پائی۔ ان کی کوئی صلبی اولاد نہ تھی۔

سمرہ بن جندب: الفزاری، انصار کے حلیف تھے۔ رسول اللہ سے بکثرت روایت کرنے والے حفاظ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۵۹ھ کے اواخر میں بصرہ میں وفات پائی۔

سلیمان بن صرد: ان کی کنیت ابو مُطرف ہے۔ بنوخزاعہ قبیلے کے فرد ہیں۔ نیک، صاحب فضل اور عبادت گزار تھے۔ مسلمانوں نے جب کوفہ کا شہر آباد کر کے وہاں سکونت رکھی تو یہ ابتدا ہی سے وہاں سکونت پذیر ہونے والے افراد میں سے ہیں۔ ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔ صرد: صاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

سلیمان بن بریدہ: ❷ الاسلمی، انہوں نے اپنے والد اور عمران بن حصین سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے علقمہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۰ھ میں فوت ہوئے۔

سلمہ بن اکوع: ان کی کنیت ابو مسلم ہے۔ بنوسلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ آپ بھی ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا۔ بہت قوی بہادر اور تیز رفتار تھے۔ ۸۰ سال کی عمر میں ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سلمہ بن ہشام: القرشی، المخزومی، مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ صاحب فضل نمایاں صحابہ میں سے ہیں۔ ابوجہل کے بھائی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اللہ کی راہ میں انہیں بہت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مکہ میں قید بھی رہے۔ جو لوگ مکہ میں رہ گئے تھے اور کفار کے ظلم وستم برداشت کر رہے تھے یہ بھی ان میں شامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ قنوت نازلہ میں ان کے حق میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ۱۴ھ میں مرج الصفر کی جنگ میں قتل ہوئے۔

---

❶ کتاب الجهاد لابن المبارك: ۱۰۰؛ معرفة الصحابه لأبي نعيم، ۳/ ۱۳۲۵، رقم: ۳۳۳۷؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷۳/ ۵۹؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۲/ ۶۷۱، وسنده ضعیف، حسن بصری تقریباً دو سال کے تھے جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، لہٰذا یہ انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❷ یہ ثقہ تابعی ہیں۔ التقریب: ۲۵۳۸۔

سلمہ بن صخر: الانصاری بنو بیاضی قبیلے کے فرد تھے، اس لیے البیاضی کہلاتے ہیں، بیان کیا گیا ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا تھا اور پھر مجامعت بھی کر بیٹھے تھے۔ اللہ کے خوف سے بکثرت رویا کرتے تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن المسیب نے روایت حدیث کی ہے۔ امام بخاری کا کہنا ہے کہ ان کی بیان کردہ احادیث صحیح نہیں ہیں۔

سلمہ بن المحبق: ان کی کنیت ابوسنان ہے۔ المحبق کا اصل نام صخر بن عتبہ ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ ہذیل سے تھا۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ المحبق: میم پر پیش، حاء پر زبر، باء پر تشدید اور اس کے نیچے زیر، آخر میں قاف ہے۔ محدثین باء پر زبر پڑھتے ہیں۔

سلمہ بن قیس: اشجعی، ابو عاصم نے کہا: یہ اہل شام سے ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ہلال بن یساف وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سلمان الفارسی: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے، اصلاً فارس کے شہر رامہرمز کے رہنے والے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اصفہان کے قریب جی نامی بستی کے باشندے تھے۔ صحیح دین کی تلاش میں نکلے، ابتدا میں نصرانیت اختیار کی اور ان کی کتابیں پڑھیں۔ اس راہ میں آپ کو مسلسل مشقتیں برداشت کرنا پڑیں۔ بالآخر آپ کو کچھ عربوں نے پکڑ لیا اور آ کر یہود کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ ان کے مالک نے ان سے معاہدہ کیا کہ تم اس قدر مال ادا کر دو تو تمہیں آزاد کر دوں گا۔ اس معاہدے میں طے کردہ مال کی ادائیگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مدد کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ چودہ لوگوں کے ہاں پھرتے اور چکر لگاتے رہے اور آخر کار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پہنچ گئے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عزت افزائی کرتے ہوئے فرمایا: سلمان ہمارے اہل بیت ہی کا ایک فرد ہے۔ اور جنت ان کی آمد کی مشتاق ہے۔ [1] طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے دوسو پچاس سال اور بقول بعض تین سو پچاس سال عمر پائی۔ ان میں سے اول الذکر قول زیادہ صحیح ہے۔ خود محنت کر کے کما کر کھاتے تھے اور اللہ کی راہ میں کثرت سے صدقہ کیا کرتے تھے۔ ان کے مناقب وفضائل بے شمار ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث میں ان کی مدح وتوصیف کی ہے۔ آپ نے ۳۵ھ میں مدائن میں وفات پائی۔ ان سے انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

سلمان بن عامر: الضبی، بنوضبہ کے فرد ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ راویانِ حدیث صحابہ میں ان کے علاوہ دوسرا کوئی صحابی ضبی نہیں ہے۔

سفینہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ انہوں نے ان کو اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ یہ زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گار بن کر رہیں گے۔ کہا گیا ہے کہ سفینہ ان کا لقب ہے اور ان کے نام کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ بعض نے ان کا نام رباح، بعض نے مہران، بعض نے رومان بھی ذکر کیا ہے۔ آپ اعراب کی اولاد میں سے ہیں۔ بعض نے کہا: آپ اہل فارس کی نسل سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک آدمی چلنے سے عاجز آ گیا تو اس نے اپنی ڈھال، تلوار اور نیزہ وغیرہ آپ کو اٹھوا دیا اس موقع پر انہوں نے بہت سارا سامان اٹھایا ہوا

[1] اسنادہ ضعیف، مسند البزار (البحر الزخار) ۱۳/ ۱۳۹؛ مسند ابی یعلی: ۶۷۷۲؛ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/ ۲۱۲؛ المستدرك للحاکم، ۳/ ۵۹۸۔

تھا، نبی ﷺ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: ''تم سفینہ (جہاز) ہو۔'' [1] ان سے ان کے بیٹوں عبدالرحمٰن، محمد اور زیاد کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سالم بن معقل: ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے غلام تھے۔ فارس کے علاقے اصطخر کے رہنے والے تھے۔ غلاموں میں سے صاحبِ علم اور کبار وافضل صحابہ کرام میں سے ہیں۔ قراء قرآن میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم چار آدمیوں سے قرآن کا علم حاصل کرو۔ ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) ابی بن کعب، سالم بن معقل مولیٰ ابی حذیفہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔'' [2] بدری صحابی ہیں۔ ان سے ثابت بن قیس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سالم بن عبید: الاشجعی، اہل صفہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ہلال بن یساف وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یساف: یاء پر زبر، سین مخف اور آخر میں فاء ہے۔

سراقہ بن مالک: بن جعشم، بنو کنانہ کی شاخ بنو مدلج کے فرد ہیں۔ اس لیے مدلجی کنانی کہلاتے ہیں، قدید کے مقام پر رہائش رکھتے تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ بہترین شاعر تھے۔ ۲۴ھ میں وفات پائی۔

سفیان بن اَسید: الحضرمی، الشامی، ان سے جبیر بن نفیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حمص کے ہاں متداول ہیں۔

اسید: ہمزہ پر زبر، اور سین کے نیچے زیر ہے۔ اکثر لوگوں نے اس کا تلفظ یہی ذکر کیا ہے۔ اس کا دوسرا تلفظ یوں ہے کہ ہمزہ پر پیش اور سین پر زبر ہے۔ اس کا تیسرا تلفظ یوں ہے کہ ہمزہ پر زبر، سین پر بھی زبر اور یاء کے بغیر یعنی اسد۔

سفیان بن ابی زہیر: اَزْدِشَنُوْءة سے ہیں، اس لیے ازدی شنوی کہلاتے ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں، ان سے ابن الزبیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ: ان کی کنیت ابو عمرو ہے، بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے۔ صحابی ہیں، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے طائف کے حاکم مقرر تھے۔

سخبرہ: ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بنو ازد کے فرد تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی حدیث کتاب العلم میں آئی ہے۔

سخبرہ: سین پر زبر، خاء ساکن، اور باء پر زبر ہے۔

السائب بن یزید: ان کی کنیت ابو یزید ہے۔ بنو کندہ کے فرد تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال ان کی ولادت ہوئی۔ سات سال کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ زہری اور محمد بن یوسف نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۸۰ھ میں وفات پائی۔

---

[1] مسند احمد، ۳۶/ ۲۵۱، رقم: ۲۱۹۲۲، ۲۱۹۲۶، ۲۱۹۲۸، وسندہ حسن، مسند البزار (البحر الزخار) ۹/ ۲۸۲؛ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷/ ۸۳۔ [2] صحیح بخاری: ۳۸۰۸۔

السائب بن خلاد: ان کی کنیت ابو سہلہ ہے۔ انصار کے قبیلے خزرج کے فرد تھے۔ ۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ ابن خلاد اور عطاء بن یسار نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

سوید بن قیس: ان کی کنیت ابو صفوان ہے۔ ان سے سماک بن حرب نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

ابو سیف القین: [1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی رضاعی والدہ کے شوہر تھے، ان کا نام البراء بن اوس انصاری ہے۔ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ ان کی اہلیہ، ابراہیم کی رضاعی والدہ کا نام ام بردہ تھا۔

ابو سعید سعد بن مالک بن سنان: الانصاری، الخدری، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ حفاظِ حدیث اور کثیر الروایت تھے، اہل علم و فضل اور دانشور صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے بہت سے صحابہ و تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۷۴ھ کو وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

خدری: خاء پر پیش اور دال ساکن ہے۔

ابو سعید بن المعلی: ان کا نام الحارث بن معلی الانصاری ہے۔ انصار کے قبیلے بنوزرقہ کے فرد ہیں۔ ۶۴ سال کی عمر میں ۷۴ھ میں وفات پائی۔

ابو سعید بن ابی فضالہ: انصار کے قبیلے بنو حارث کے فرد ہیں۔ کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔

ابو سلمہ: بن عبداللہ بن عبدالاسد قریش کی شاخ بنو مخزوم کے فرد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد ہیں۔ ان کی والدہ کا نام برہ بنت عبدالمطلب ہے۔ ان کی اہلیہ ام سلمہ ہیں۔ ابو سلمہ کی وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ قدیم الاسلام ہیں۔

ان کے قبول اسلام سے پہلے دس آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ اپنی وفات تک کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ ۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان کے نام پر کنیت غالب ہے۔

ابو سفیان بن حرب: ابو سفیان بن صخر بن حرب، قریش کی شاخ بنو امیہ کے فرد ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ واقعہ فیل سے دس سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ جاہلیت میں بھی قریش کے معززین میں شمار ہوتے تھے۔ قریش کے سرداروں کا جھنڈا انہی کے سپرد تھا۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے مالِ غنیمت میں سے انہیں ایک سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا عطا فرمایا تھا۔ غزوۂ طائف میں ان کی آنکھ زخمی ہو گئی تھی، جنگ یرموک تک یک چشم رہے۔ جنگ یرموک میں ایک پتھر ان کی دوسری آنکھ پر آ لگا اور نابینا ہو گئے۔ ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۳۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

ابو سفیان بن الحارث: بن عبدالمطلب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور آپ کے رضاعی بھائی ہیں۔ دونوں کو حلیمہ بنت ابی ذویب السعدیہ نے دودھ پلایا تھا۔ بعض اہل علم نے ان کا نام مغیرہ ذکر کیا ہے اور بعض نے کہا: ان کی کنیت ہی ان کا نام تھا۔ ان کے ایک بھائی کا نام مغیرہ ہے۔ یہ مشہور شاعر تھا۔ ابو سفیان شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو (بدگوئی) کیا کرتا تھا اور حسان بن

---

[1] دیکھئے الاصابہ، ۷/ ۱۶۶؛ اسد الغابہ، ۵/ ۱۶۱؛ معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، ۵/ ۲۹۲۵؛ الاستیعاب، ۴/ ۱۶۸۷۔

ثابت رضی اللہ عنہ اس کی یاوہ گوئی کا جواب دیا کرتے تھے۔ اسلام قبول کیا تو بہت اچھا وقت گزارا۔ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی کی وجہ سے سر نہیں اٹھاتے تھے۔ انہوں نے فتح مکہ کے سال اسلام قبول کیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے سامنے کی طرف سے آ کر وہی بات کہو جو برادران یوسف نے کہی تھی:

﴿تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ﴾ [1]

''اللہ کی قسم! یقیناً اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی ہے اور بے شک ہم ہی قصوروار ہیں۔''

ابوسفیان نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ [2]

''آج تمہیں کچھ بھی سرزنش نہیں کی جائے گی۔ اللہ تمہیں معاف کرے وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔''

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کر دیا اور یہ دائرہ اسلام میں آ گئے۔ [3]

یہ حج کرنے گئے تھے۔ جب حجاج نے ان کا سر مونڈا تو ان کے سر پر ایک مروڑی سی تھی اس نے اس کو کاٹ ڈالا تو اسی وجہ سے بیمار پڑ گئے، تا آنکہ حج سے واپسی پر مدینہ آتے ہوئے ۲۰ھ میں فوت ہو گئے اور عقیل بن ابی طالب کے گھر میں مدفون ہوئے۔ ان کی نماز جنازہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

ابوالسمح: ان کا نام ایاد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے، بعض نے کہا: آپ کے غلام تھے۔ کنیت سے شہرت پائی۔

ایاد: ہمزہ کے نیچے زیر، یاء مخفف اور آخر میں دال ہے۔ ان کے مقام وفات کا علم نہیں ہو سکا۔

ابوسہلہ: ان کا نام السائب بن خلاد ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔

فصل

تابعین

سعید بن المسیب: [4] ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ قریش کے قبیلے بنومخزوم سے ہیں، مدنی ہیں۔ سیدنا عمر کی خلافت کے دو سال گزر چکے تھے کہ ان کی ولادت ہوئی۔ سید التابعین ہیں۔ فقہ، حدیث، زہد، عبادت، ورع تمام صفات سے متصف تھے۔ علمی طور پر از حد نمایاں اور ممتاز تھے۔ بالخصوص مرویات ابی ہریرہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے فیصلوں کی بابت سب سے زیادہ معلومات رکھتے تھے۔ بہت سے صحابہ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان سے سماع کر کے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ مکحول کا بیان ہے کہ میں طلب علم کے لیے پوری زمین پر پھرا، مجھے ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں مل سکا۔ ابن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے چالیس حج کیے۔ ۹۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

---

[1] ۱۲/ یوسف:۹۱۔ [2] ۱۲/ یوسف:۹۲۔

[3] الاستیعاب لابن عبدالبر، ٤/ ١٦٧٤؛ الاصابة لابن حجر، ٤/ ١٢ بدون السند۔ [4] الامام، ثقہ، حجت، فقیہ، رفیع الذکر رأس فی العلم والعمل جیسے القاب سے ملقب ہیں۔ سبحان اللہ، دیکھئے التقریب: ٢٣٩٦؛ الکاشف: ١٩٦٠ وغیرہ۔

سعید بن عبدالعزیز: [1] التنوخی، الدمشقی۔اوزاعی کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی اہل شام میں فقیہ کی حیثیت سے معروف رہے۔احمد کا بیان ہے کہ سرزمین شام میں کسی کے پاس اوزاعی اور سعید سے زیادہ صحیح احادیث نہیں ہیں۔میرے نزدیک یہ اور اوزاعی علمی طور پر برابر ہیں۔سعید بن عبدالعزیز بہت زیادہ روتے رہتے تھے۔ان سے وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم میرے سامنے ہوتی ہے۔امام نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔انہوں نے مکحول و زہری سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ثوری روایت حدیث کرتے ہیں۔۱۶۷ھ میں ستر سال سے زائد عمر پاکر فوت ہوئے۔

سعید بن ابی الحسن: [2] ابوالحسن کا نام یسار ہے۔بصری تابعی ہیں، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے قتادہ اور عوف نے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۰۹ھ میں اپنے بھائی سے ایک سال قبل وفات پائی۔

سعید بن الحارث: [3] بن المعلی الانصاری الحجازی، مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔مشہور تابعین میں سے ہیں۔ابن عمر، ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سعید بن ابی ہند: [4] سمرہ کے غلام تھے۔ابوموسیٰ، ابوہریرہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے ان کے فرزند عبداللہ اور نافع بن عمر الجمحی نے روایتِ حدیث کی ہے، مشہور ثقہ راوی ہیں۔

سعید بن جبیر: [5] الاسدی، الکوفی، مشہور تابعین میں سے ہیں۔ابن مسعود، ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور انس رضی اللہ عنہم سے سماع کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے سماع و روایتِ حدیث کی ہے۔انہیں حجاج بن یوسف نے ماہ شعبان ۹۵ھ میں شہید کر دیا تھا۔اس وقت ان کی عمر ۴۹ برس تھی۔اس کے بعد جلد ہی ماہ رمضان میں اور بعض کے بقول ماہ شوال میں اور بعض کے بقول اس سے چھ ماہ بعد ہی حجاج فوت ہو گیا۔سعید بن جبیر کو قتل کرنے کے بعد حجاج دوسرے کسی شخص کو قتل کرنے پر قادر نہ ہو سکا۔

حجاج نے سعید بن جبیر سے کہا تھا کہ میں تمہیں قتل کر کے رہوں گا تم اپنے لیے کس طرح قتل ہونا پسند کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: حجاج! تم مجھے اس طرح قتل کرو جس طرح تم اپنا قتل ہونا پسند کرتے ہو۔اللہ کی قسم! تم مجھے قتل کرو گے تو میں بھی تمہیں آخرت میں اسی طرح قتل کروں گا۔حجاج بولا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں اور تم سے درگزر کروں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر یہ معافی اللہ کی طرف سے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہاری طرف سے درگزر کی ضرورت نہیں۔مجھے قتل کرنے کے بعد تمہاری براءت نہ ہو گی اور نہ کوئی معذرت قبول ہو گی، آپ کی یہ باتیں سن کر حجاج نے کہا: انہیں لے جا کر قتل کر دو۔آپ جب دروازے سے نکلنے لگے تو مسکرا دیئے۔حجاج کو اس کی اطلاع دی گئی تو اس نے کہا: انہیں واپس لاؤ۔واپس لایا گیا تو اس نے دریافت کیا: آپ کیوں مسکرائے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس بات پر تعجب ہوا کہ تم اللہ کے مقابلے میں کس قدر جری ہو اور اللہ تمہارے کرتوت دیکھنے کے باوجود برداشت کر رہا ہے۔چنانچہ حجاج نے چمڑا بچھانے کا حکم دیا۔چمڑا بچھا دیا گیا تو حجاج نے کہا کہ اب انہیں قتل کر دو۔آپ نے زبان سے کہا:

---

[1] ثقہ امام ہیں۔التقریب: ۲۳۵۸۔ [2] ثقہ ہیں۔التقریب: ۲۲۸٤۔ [3] ثقہ ہیں۔التقریب: ۲۲۸۰۔

[4] ثقہ ہیں۔التقریب: ۲٤۰۹۔ [5] ثقہ، ثبت اور فقیہ ہیں۔التقریب: ۲۲۷۸۔

﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ ❶

''میں ہر ایک سے بے گانہ اور اللہ کی طرف یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔''

یہ سن کر حجاج نے کہا کہ ان کا چہرہ قبلہ سے دوسری طرف پھیر دو، تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط﴾ ❷

''تم جس طرف بھی رخ کرو، اللہ ادھر ہی ہے۔''

اس کے بعد حجاج نے کہا کہ ان کا رخ زمین کی طرف کر دو، تو سعید بن جبیر نے یہ آیت پڑھی:

﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی﴾ ❸

''ہم نے تمہیں اسی سے پیدا کیا، اور ہم تمہیں اسی میں لوٹائیں گے اور ہم تمہیں ایک مرتبہ پھر اسی سے نکالیں گے۔''

حجاج غصے سے تلملاتے ہوئے بولا: انہیں جلدی سے ذبح کر دو، تو سعید بن جبیر نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں اور اسی گواہی کی بنیاد پر میں قیامت کے دن تمہارے بالمقابل آؤں گا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تم میری بات یاد رکھو، تاآنکہ قیامت کے دن تمہاری مجھ سے ملاقات ہو۔ بعدازاں سعید بن جبیر نے دعا کی کہ یا اللہ! اسے میرے بعد کسی اور کو قتل کرنے کی توفیق نہ دینا۔ چنانچہ انہیں اس چمڑے کے اوپر ذبح کر دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج اس وقت کے بعد صرف پندرہ دن زندہ رہا۔ اس کے پیٹ میں کھانے کی کوئی تکلیف ہوئی، اس نے طبیب کو بلوایا، تاکہ اس کا معائنہ کرے۔ اس نے باسی گوشت منگوا کر دھاگے کے ساتھ باندھ کر اس کے حلق میں لٹکا کر کچھ دیر اسی طرح رہنے دیا، کچھ دیر بعد نکالا تو اس کے ساتھ خون لگا ہوا تھا۔ اس سے پتہ چلا کہ وہ اس بیماری سے شفایاب نہ ہو سکے گا۔ وہ بقیہ زندگی میں چیخ چیخ کر کہا کرتا تھا، سعید بن جبیر کو کیا ہے، میں جب بھی سونے لگتا ہوں تو وہ آ کر میرا پاؤں پکڑ لیتا ہے۔ ❹ سعید بن جبیر کو عراق کے شہر واسط میں دفن کیا گیا۔ ان کی قبر وہاں معروف ہے اور لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں۔ ❺

[سعد] بن ابراہیم: ❻ بن عبدالرحمٰن بن عوف، زہری، القرشی، مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ مدینہ منورہ کے نمایاں اہل علم اور تابعین میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے والد وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ ۷۲ سال کی عمر میں ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔

[سعد] بن ہشام: ❼ الانصاری، جلیل القدر تابعی ہیں۔ ابن عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے الحسن نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

---

❶ ٦/ الانعام: ٧٩۔ ❷ ٢/ البقرہ: ١١٥۔ ❸ ٢٠/ طٰہٰ: ٥٥۔ ❹ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حکایت کے بارے میں فرمایا: "هذه حكاية منكرة، غير صحيحة" سیر اعلام النبلاء، ٤/ ٣٣٢۔ ❺ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد: المسجد الحرام، ومسجد الرسول ﷺ ومسجد الاقصیٰ)) [صحیح بخاری: ١١٨٩] لہٰذا کسی خاص قبر کے لیے شدِ رحال کرنا، اس حدیث کی روشنی میں ناجائز و حرام ہے۔ ❻ ثقہ، فاضل اور عابد ہیں۔ التقریب: ٢٢٢٧۔ **تنبیہ**: مطبوع میں غلطی سے ''سعید بن ابراہیم'' چھپا ہے۔
❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٢٢٥٨۔ **تنبیہ**: مطبوع میں غلطی سے ''سعید بن ہشام'' چھپا ہے۔

سفیان بن دینار: ❶ اتمار (کھجور فروش) اہل کوفہ میں سے ہیں، انہوں نے سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے اور ان سے ابن مبارک وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے دور میں ان کی ولادت ہوئی۔ انہوں نے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کی۔

سفیان ثوری: ❷ سفیان بن سعید ثوری، کوفی مسلمانوں کے امام اور اللہ کی مخلوق میں اللہ کی طرف سے حجت ہیں۔ اپنے دور میں فقہ اور اجتہاد، حدیث، زہد، عبادت، پرہیز گاری اور ثقاہت کی صفات میں نمایاں تھے۔ علم الحدیث اور دیگر علوم وفنون میں ان پر علم کی انتہا تھی۔ ان کی دیانت، زہد، ورع، اور ثقاہت پر لوگوں کا اجماع ہے۔ اس میں ان کے مابین کچھ اختلاف نہیں۔ آپ ایک مجتہد امام اور دین اسلام کے رکن اور ستون تھے۔ ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے دور میں ان کی ولادت ہوئی۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے معمر، اوزاعی، ابن جریج، مالک، شعبہ، ابن عیینہ اور فضیل بن عیاض کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

سفیان بن عیینہ: ❸ بنو ہلال کے غلام ہونے کی وجہ سے الہلالی کہلاتے ہیں۔ ۱۰۷ھ کے ماہ شعبان کے نصف میں کوفہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ ایک امام، عالم، پختہ صاحبِ علم، حجت، زاہد اور پرہیز گار تھے۔ آپ سے مروی احادیث کی صحت پر اجماع ہے۔ آپ نے زہری اور بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا اور آپ سے اعمش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل فن کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز میں سے علم ختم ہو گیا ہوتا۔ آپ یکم رجب ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے اور حجون کے مقام پر آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ نے ستر مرتبہ حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔

سلیمان بن حرب: ❹ البصری، مکہ مکرمہ کے قاضی تھے۔ بصرہ کے نمایاں اہل علم میں سے ہیں۔ ابوحاتم کا بیان ہے کہ وہ ائمہ دین میں سے ایک امام ہیں۔ ان سے مروی دس ہزار کے قریب احادیث معروف ومتداول ہیں، میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کتاب نہیں دیکھی، میں بغداد میں ان کی ایک علمی محفل میں شریک ہوا تو شرکاء محفل کی تعداد کا تخمینہ چالیس ہزار لگایا گیا۔ آپ کی ولادت ماہ صفر ۱۴۰ھ میں ہوئی اور طلب حدیث کے لیے ۱۵۸ھ میں تشریف لے گئے۔ ۱۹ سال حماد بن سلمہ کی خدمت میں گزارے، ان سے احمد وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۲۲۴ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

سلیمان بن ابی مسلم: ❺ الاحول، المکی۔ ابن نجیح کے ماموں ہیں، تابعی ہیں، ثقہ اہل حجاز اور ان کے ائمہ میں سے ہیں۔ طاؤس اور ابوسلمہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے ابن عیینہ، ابن جریج اور شعبہ نے روایتِ حدیث کی۔

سلیمان بن ابی حثمہ: ❻ القرشی، العدوی، مسلمانوں کے صالح اور صاحبِ علم وفضل حضرات میں سے ہیں۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے فرزند ابوبکر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲٤۳۹؛ الکاشف: ۱۹۹۲۔ ❷ آپ ثقہ، حافظ، فقیہ، عابد، امام اور حجت ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۲٤٤۵۔ ❸ آپ ثقہ، حافظ، امام اور حجت ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ۲٤۵۱۔
❹ ثقہ، امام اور حافظ تھے۔ التقریب: ۲۵٤۵۔ ❺ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۲٦۰۸۔ ❻ مجہول الحال ہے۔

سلیمان بن مولیٰ میمونہ: [1] یہ سلیمان بن یسار معروف تابعی نہیں ہیں۔

سلیمان بن عامر: [2] الکندی، مرو کے باشندے تھے۔انہوں نے ربیع بن انس سے اور ان سے ابن راہویہ اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

سلیمان بن ابی عبداللہ: [3] تابعی ہیں۔انہوں نے مہاجرین صحابہ کو پایا، سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ابوداود نے ان سے مروی حدیث فضائل مدینہ میں ذکر کی ہے۔

سلیمان بن یسار: [4] ان کی کنیت ابوایوب ہے۔ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ان کے بھائی عطاء بن یسار اہل مدینہ اور کبار تابعین میں سے ہیں، آپ ایک فقیہ، صاحب علم، عابد، پرہیزگار اور علم میں حجت تھے۔مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔۷۳ سال کی عمر میں ۱۰۷ھ میں وفات پائی۔

سالم بن عبداللہ: [5] بن عمر بن خطاب، ابوعمرو، القرشی، العدوی، المدنی، مدینہ منورہ کے فقہاء میں سے ہیں۔کبار تابعین علماء ثقات میں سے ہیں، مدینہ منورہ میں ۱۰۶ھ کو فوت ہوئے۔

سالم بن ابی الجعد: [6] ابوالجعد کا نام رافع ہے، کوفی ہیں۔مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ابن عمر، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور ان سے منصور اور اعمش نے روایت کی ہے۔۹۷ھ میں فوت ہوئے۔

سیار بن سلامہ: [7] ان کی کنیت ابوالمنہال ہے، بصری تمیمی ہیں۔مشہور تابعین میں سے ہیں۔

سماک بن حرب: [8] بنوذہیل کے فرد ہیں۔ان کی کنیت ابوالمغیرہ ہے۔جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور زائدہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ان سے دوسو کے قریب احادیث مروی ہیں، ثقہ ہیں۔آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ابن مبارک اور شعبہ وغیرہ نے انہیں حدیث کے بارے میں ضعیف قرار دیا ہے۔۱۲۳ھ میں فوت ہوئے۔

سوید بن وہب: [9] آپ ابن عجلان کے شیخ ہیں۔

ابوالسائب: [10] ہشام بن زہرہ کے غلام ہیں۔تابعی ہیں۔ابوہریرہ، ابوسعید، اور مغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے علاء بن عبدالرحمٰن نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابوسلمہ: [11] اپنے چچا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایتِ حدیث کرتے ہیں، قریش کے قبیلے بنوزہرہ کے فرد ہیں۔ایک قول کے مطابق مدینہ منورہ کے مشہور فقہاء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔نمایاں اور مشہور تابعین میں سے ہیں۔بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کنیت ہی

---

[1] اس کے حالات نہیں ملے۔واللہ اعلم۔ [2] صدوق، حسن الحدیث ہیں۔التقریب: ۲۵۷٦؛ الجرح والتعدیل، ٤/ ۱۳۳۔

[3] مجہول الحال ہے۔ [4] ثقہ، فاضل اور فقیہ ہیں۔التقریب: ۲٦۱۹۔ [5] عابد، فاضل، ثقہ اور ثبت ہیں۔التقریب: ۲۱۷٦۔

[6] ثقہ ہیں۔التقریب: ۲۱۷۰۔ [7] ثقہ ہیں۔التقریب: ۲۷۱۵۔ [8] صدوق، حسن الحدیث ہیں۔التقریب: ۲٦۲٤؛ الکاشف: ۲۱۳٤۔ [9] مجہول ہے۔التقریب: ۲۷۰۱؛ الکاشف: ۲۱۹٦۔ [10] ثقہ ہیں۔التقریب: ۸۱۱۳۔

[11] ثقہ ہیں۔التقریب: ۸۱٤۲۔

ان کا نام ہے۔ کثیر الحدیث ہیں۔ ابن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور ان سے زہری، یحییٰ بن کثیر اور شعبی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۹۴ھ میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی۔

ابوسورہ: [1] اپنے چچا ابوایوب اور عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں اور اس سے واصل بن سائب اور یحییٰ بن جابر الطائی نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن معین وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو کہتے ہوئے سنا: ابوسورہ منکر الحدیث ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا: قدیم الاسلام ہیں۔ اپنے چچا زاد سکران بن عمرو کی زوجیت میں تھیں، اس کی وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقد کرنے سے پہلے ان پر دخول کیا تھا۔ آپ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ عمر رسیدہ ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کیا: ایسا نہ کریں اور انہوں نے اپنی باری ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے مقرر کر دی۔ ☆ چنانچہ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ارادہ ترک کر لیا۔ ان کی وفات مدینہ منورہ میں ماہ شوال ۵۴ھ کو ہوئی۔

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا: ان کا نام ہند بنت ابی امیہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ابو سلمہ کی زوجیت میں تھیں۔ ۳ یا ۴ھ میں ان کی وفات کے بعد اسی سال کے ماہ شوال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۵۹ھ میں ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں انہیں دفن کیا گیا۔ ان سے ابن عباس، عائشہ رضی اللہ عنہم ان کی اپنی دختر زینب اور بیٹے عمر اور ابن المسیب وغیرہ بہت سے صحابہ وتابعین نے روایت حدیث کی ہے۔

ام سلیم رضی اللہ عنہا: بنت ملحان، ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام سہلہ، بعض نے رملہ، بعض نے مُلیکہ، بعض نے غُمیصہ، اور بعض نے رُمیصاء لکھا ہے۔ انس بن مالک کے والد مالک بن النضر نے ان سے نکاح کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں سیدنا انس کی ولادت ہوئی۔ بعد ازاں وہ شرک ہی کی حالت میں قتل ہوا اور یہ مسلمان ہو گئیں تو ابوطلحہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا، وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ ام سلیم نے اس سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے کہا: میں تم سے نکاح کرتی ہوں اور تمہارے اسلام قبول کر لینے کی وجہ سے میں مہر نہیں لوں گی۔ چنانچہ ابوطلحہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ [2] ان سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ملحان: میم کے نیچے زیر، لام ساکن اور اس کے بعد حاء ہے۔

---

[1] ضعیف ہے۔ التقریب: ۸۱۵٤؛ کتاب الضعفاء للبخاري: ۹۸٦؛ علل الترمذي: ۱/ ۱۱۵۔

☆ سنن الترمذی کی جس روایت میں طلاق دینے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے، البتہ باری والی بات صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

[2] سنن النسائي: ۳۳٤۲، ۳۳٤۳، حدیث صحیح۔

سُبیعہ: بنت الحارث، بنواسلم قبیلے سے ہیں۔ سعد بن خولہ کی زوجیت میں تھیں۔ حجۃ الوداع کے سال اسی موقع پر وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

سُہیمہ بنت عمیر: مُزن قبیلے سے ہیں، رکانہ بن عبد یزید کی اہلیہ تھیں۔ طلاق کے ذیل میں ان کا تذکرہ آیا ہے۔

سُہیمہ: سین پر پیش اور ھاء پر زبر ہے۔

سُلامہ بنت الحر: بنواز د قبیلے کی فرد ہیں۔ انہیں فزاریہ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ ان کا خاندان بنوفزارہ میں سے تھا۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

الحر، (آزاد) العبد (غلام) کا متضاد ہے۔

سلمیٰ: ان کی کنیت ام رافع ہے۔ ان کے شوہر ابورافع ہیں، صحابیہ خاتون ہیں۔ ان سے ان کے فرزند عبید اللہ بن علی نے احادیث روایت کی ہیں۔ نبی ﷺ کے فرزند ابراہیم کی ولادت کے وقت یہی دایہ تھیں اور سیدہ فاطمۃ الزہراء کو ان کی وفات پر اسماء بنت عمیس کے ہمراہ انہوں نے ہی غسل دیا تھا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین / حرف الشین

شداد بن اوس: انصاری، ان کی کنیت ابویعلیٰ ہے، حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں۔ بیت المقدس میں سکونت پذیر رہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ۷۵ سال کی عمر میں ۵۸ ھ کو سرزمین شام ہی میں ان کی وفات ہوئی۔ عبادہ بن صامت اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ شداد کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم و حلم کی صفات سے بہت زیادہ نوازا گیا تھا۔

شریح بن ہانی: [1] ان کی کنیت ابوالمقدام ہے۔ بنوالحارث میں سے ہیں۔ آپ نے نبی ﷺ کو پایا ہے۔ نبی ﷺ نے ان کے والد ہانی بن یزید کو ان ہی کی نسبت سے ابوشریح کی کنیت سے نوازتے ہوئے فرمایا: ''تم ابوشریح ہو۔'' [2] شریح، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے رفقاء میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے المقدام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

شُرید بن سُوید: بنوثقیف کے فرد ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ حضرموت کے باشندے ہیں۔ ان کا شمار بقول بعض بنوثقیف میں اور بقول بعض اہل طائف میں ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

شکل بن حمید: بنوعبس کے فرد ہیں، اس لیے العبسی کہلاتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے شُتیر نے روایت حدیث کی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے کسی بھی فرد نے ان سے روایت نہیں کی۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ شکل: شین اور کاف دونوں پر زبر اور آخر میں لام ہے۔ شُتیر، شتر کی تصغیر ہے۔

شریک بن سحماء: سحماء، یہ شریک کی والدہ کا نام ہے اور انہیں اسی نام سے شہرت ہوئی ہے۔ ان کے والد کا نام عبدہ بن مغیث

---

[1] یہ صحابی نہیں، بلکہ ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ۲۷۷۸۔

[2] سنن ابی داود: ٤٩٥٥؛ سنن النسائی: ٥٣٨٩ وسندہ حسن۔

ہے، ان کا تذکرہ کتاب اللعان میں ہوا ہے۔ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتے ہوئے جس مرد کا نام لیا تھا وہ یہی شریک ہے اور اسی تہمت کے نتیجے میں ہلال اور اس کی بیوی کے مابین لعان ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے والد کے ہمراہ غزوۂ احد میں شرکت کی سعادت حاصل کی تھی۔

عبدہ: عین اور باء پر زبر ہے۔ بعض نے باء کو ساکن بھی پڑھا ہے۔

شبرمہ: 1 شین پر پیش، باء ساکن اور راء پر بھی پیش ہے۔ صحابی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی کوئی نسبت معروف نہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حج کے بارے میں ایک حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے 2 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی ان کی وفات ہوگئی تھی۔

ابوشریح: ان کا نام خویلد بن عمرو ہے۔ بنوکعب کی شاخ بنی عدی کے قبیلے بنوخزاعہ سے ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا۔ اور ٦٨ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یہ اپنی کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

فصل

تابعین

شقیق بن سلمہ: 3 ان کی کنیت ابووائل ہے۔ بنواسد قبیلے سے ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، تاہم آپ سے سماع نہیں کر سکے، ان کا اپنا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میری عمر دس برس تھی اور میں دیہات میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ انہوں نے عمر بن خطاب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما جیسے بہت سے صحابہ کرام سے روایت حدیث کی ہے، کثیر الحدیث ہیں۔ ثقہ اور حجت ہیں۔ حجاج کے دور میں اور بقول بعض ٩٩ھ میں وفات پائی۔

شریق الہوزنی: 4 تابعی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ازہر الحرازی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

شریک بن شہاب: 5 الحارثی، البصری، ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ابو برزہ اسلمی سے اور ان سے ازرق بن قیس نے روایتِ حدیث کی ہے۔ زیادہ مشہور نہیں ہیں۔

شریح بن عبید: 6 الحضرمی، انہوں نے ابوامامہ اور جبیر بن نفیر سے اور ان سے صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح نے روایت حدیث کی ہے۔

---

1 دیکھئے اسد الغابۃ، ٢/ ٦٠٨۔

2 دیکھئے سنن ابی داود: ١٨١١؛ سنن ابن ماجہ: ٢٩٠٣ وسندہ ضعیف، قتادہ مدلس ہیں۔

3 ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ٢٨١٦۔

4 مجہول الحال ہے۔ میزان الاعتدال، ٢/ ٣٦٩١۔

5 مجہول الحال ہے۔ 6 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٢٧٧٥۔

ابوالشعثاء: ❶ سلیم بن الاسود، الحاربی، الکوفی، مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں، حجاج کے دور میں ان کی وفات ہوئی۔

شعبی: ❷ ان کا نام عامر بن شراحیل ہے، کوفی ہیں۔ نمایاں اور ممتاز لوگوں میں سے ہیں۔ سیدنا عمر کے دورِ خلافت میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے اور ان سے بھی بہت سارے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے پانچ سو صحابہ کرام کو پایا ہے، نیز میں نے جو چیز بھی کاغذ پر لکھی یا کوئی حدیث سنی وہ سب مجھے حفظ (یاد) ہیں۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں اور شعبی اپنے دور میں اور ثوری اپنے عہد میں نمایاں اور منفرد تھے۔ ❸ زہری کا بیان ہے کہ صحیح اہل علم تو صرف چار اشخاص ہیں: ''مدینہ منورہ میں ابن المسیب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن اور شام میں مکحول۔'' ❹ ۸۲ سال کی عمر میں ۱۰۴ھ کو وفات پائی۔

ابن شہاب: زہری، ان کا تذکرہ حرف زاء کے تحت گزر چکا ہے۔

شیبہ بن ربیعہ: بن عبدشمس بن عبدمناف، اسے سیدنا علی بن ابی طالب نے غزوۂ بدر میں قتل کیا تھا۔

فصل

صحابیات

الشفاء بنت عبداللہ: قریش کی ایک شاخ بنوعدی سے تھیں۔ احمد بن صالح مصری کا بیان ہے کہ ان کا اصل نام لیلیٰ، اور شفاء ان کا لقب ہے جو ان کے نام پر غالب آ گیا ہے۔ انہوں نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔ عقل مند، اور علم والی خواتین میں سے تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جا کر ان کے گھر قیلولہ فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مخصوص بستر اور چادر تیار کر رکھی تھی۔ جس میں آپ سویا کرتے تھے۔

الشفاء: شین کے نیچے زیر اس کے بعد فاء اور پھر مد ہے۔

ام شریک، غزیہ: یہ دودان کی دختر ہیں۔ دال پر پیش، قریش کی شاخ بنو عامر میں سے ہیں۔ صحابیہ ہیں۔

ام شریک الانصاریہ: یہ وہ انصاری خاتون ہیں جن کا تذکرہ عدت کے ضمن میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا تھا: ''تم ام شریک کے گھر میں عدت گزار لو۔'' ❺

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو جس ام شریک کے ہاں عدت گزارنے کا حکم دیا تھا وہ یہ نہیں بلکہ اول الذکر ہیں۔ مگر یہ بات درست نہیں، کیونکہ وہ تو بنی لؤی بن غالب کے خاندان کی خاتون ہیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ فاطمہ بنت قیس والی حدیث کی بعض روایات میں یہ صراحت بھی آئی ہے کہ ام شریک ایک صاحب ثروت انصاری خاتون ہیں۔

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٢٥٢٤۔ ❷ ثقہ، مشہور، فقیہ اور فاضل ہیں۔ التقریب: ٣٠٩٢۔

❸ جامع الاصول لابن الاثیر، ١٢/ ٦٢٥؛ تهذيب الاسماء واللغات للنووی، ١/ ٢٢٢، بدون السند۔

❹ تاریخ بغداد، ١٤/ ١٤٣ وسنده صحيح؛ تاريخ دمشق لابن عساكر، ٢٥/ ٣٥٤؛ حلية الاولياء، ٥/ ١٧٨۔

❺ صحیح مسلم: ١٤٨٠/ ٣٦؛ سنن ابی داود: ٢٢٨٤؛ سنن الترمذی: ١١٣٥۔

فصل

صحابہ کرام/ حرف الصاد

صفوان بن عسال: بنومراد قبیلے کے فرد ہیں، اس لیے المرادی کہلاتے ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

عسال: عین پر زبر، سین مشدد اور اس کے بعد لام ہے۔

صفوان بن معطل: ان کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بنوسلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ غزوۂ خندق اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہی وہ مشہور صحابی ہیں جن کے بارے میں واقعۂ افک میں نامناسب باتیں کہی گئیں۔ انتہائی پارسا شخص تھے۔ صاحب فضل اور بہادر تھے۔ ۱۰ھ کو غزوۂ ارمینہ میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر ساٹھ سال سے زائد تھی۔

صفوان بن امیہ: بن خلف الجمحی، القرشی، فتح مکہ کے دن جان بچا کر فرار ہو گئے تو عمیر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمیر نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے لیے امان طلب کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں امان دے دی اور آپ نے بطور علامت ان دونوں کو اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی تھی۔ وہبؓ نے جا کر ان سے ملاقات کی اور انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ یہ واپس آ کر نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: وہب بن عمیر کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے اس شرط پر امان دی ہے کہ میں دو ماہ چلتا رہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابووہب، سواری سے نیچے تو آؤ۔ یہ بولے جب تک آپ صراحت سے نہ فرمائیں، نہیں اتروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم چار ماہ چلتے رہو۔'' [1] تب یہ سواری سے نیچے اترے۔ اور آپ کی معیت میں حنین کی طرف گئے۔ غزوۂ طائف میں کفر کی حالت میں شامل ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں مال غنیمت میں سے بہت سا مال عنایت فرمایا تھا، تو صفوان نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ ایسی سخاوت کوئی نبی ہی کر سکتا ہے۔ چنانچہ یہ اس دن دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ مکہ میں مقیم رہے، بعدازاں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر ٹھہرے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''مکہ فتح ہو جانے کے بعد اب وہاں سے ہجرت نہیں کی جا سکتی۔'' [2] صفوان قبل از اسلام بھی معززین قریش میں سے تھے۔ ان کی اہلیہ ان سے ایک ماہ قبل اسلام لے آئی تھیں۔ جب صفوان نے بھی اسلام قبول کر لیا تو دونوں کا سابقہ نکاح بحال رکھا گیا۔ صفوان نے مکہ مکرمہ میں ۴۲ھ میں وفات پائی۔ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ مکہ میں اسلام پر بخوبی عمل پیرا رہے۔ زبان کے لحاظ سے قریش کے فصیح ترین لوگوں میں سے تھے۔

صخر بن وداعہ: الغامدی یہ بنوازد کے عمرو بن عبداللہ بن کعب کی اولاد میں سے ہیں۔ طائف میں مقیم رہے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

صخر بن حرب: ان کی کنیت ابوسفیان ہے، قریشی ہیں اور معاویہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ قبل ازیں بہرۂ سین میں گزر چکا ہے۔

---

[1] جامع الاصول لابن الاثیر، ۱۲/ ۵۲۱، بدون السند۔

[2] صحیح بخاری: ۲۷۸۳؛ صحیح مسلم: ۱۳۵۳/ ۸۵۔

صہیب بن سنان: ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ عبداللہ بن جدعان تیمی کے غلام تھے۔ ان کے مکانات دجلہ وفرات کے مابین سر زمین موصل میں تھے۔ رومیوں نے ان کے علاقوں پر حملہ کر دیا اور انہیں اسیر بنا لیا۔ یہ ابھی کم سن ہی تھے، چنانچہ یہ روم میں جا کر بڑے ہوئے۔ بنو کلب کے لوگ انہیں وہاں سے خرید کر مکہ مکرمہ لے آئے۔ ان سے انہیں عبداللہ بن جدعان نے خرید کر آزاد کر دیا۔ اس کی وفات تک یہ اس کے پاس ہی رہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رومیوں کے ہاں جب یہ بڑے اور باشعور ہوئے تو وہاں سے بھاگ کر مکہ مکرمہ آ گئے، عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے اور مکہ میں آغاز اسلام ہی میں اسلام قبول کر لیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک ہی دن اسلام قبول کیا تھا۔ ان دنوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دار ارقم کو اپنا مرکز تبلیغ بنایا ہوا تھا اور آپ پر تیس سے کچھ زائد لوگ ایمان لا چکے تھے۔

صہیب ان لوگوں میں سے تھے جنہیں مکہ میں اسلام لانے کی پاداش میں کمزور سمجھ کر اذیت کا نشانہ بنایا جاتا تھا، پھر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے، اس پر قرآن کریم کی آیتِ مبارکہ:

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ [1]

''بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے اپنے آپ کو بیچ دیتے ہیں۔'' نازل ہوئی تھی۔ [2]

بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ نے نوے سال کی عمر میں ۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی، اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

جدعان: جیم پر پیش، اس کے بعد دال ساکن، پھر عین ہے۔

الصعب بن جثامہ: بنو لیث کے فرد ہیں۔ حجاز میں ودان اور ابواء میں رہتے تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔ جثامہ: جیم پر زبر اور ثاء پر تشدید ہے۔

الصنابحی: صاد پر پیش، نون مخفف اور پھر باء اور حاء ہے۔ یہ صنابح بن زاہر بن عامر کی طرف نسبت ہے، یہ بنو مراد کا ایک قبیلہ ہے۔ ان کا نام عبداللہ ہے۔ ان کا تذکرہ بہرۂ عین میں آئے گا۔

ابو صرمہ: مالک بن قیس المازنی، بعض نے ان کا نام قیس بن مالک اور بعض نے قیس بن صرمہ بیان کیا ہے۔ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ صرمہ: صاد کے نیچے زیر اور راء ساکن ہے۔

---

[1] ۲/ البقرہ: ۲۰۷۔

[2] حلیۃ الاولیاء، ۱/ ۱۵۱، علی بن زید بن جدعان کے ضعف اور انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، معرفۃ الصحابۃ لأبي نعیم، ۴/ ۲۲۳۳؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۰/ ۴۴۸، وسندہ ضعیف، محمد بن السائب الکلبی متروک راوی ہے۔

فصل

تابعین

صالح بن خوات: ❶ الانصاری، المدنی، مشہور تابعی ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور سہل بن ابی حثمہ سے سماع حدیث کیا۔ ان سے یزید بن رومان وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔
خوات: خاء پر زبر، واؤ پر تشدید اور آخر میں تاء ہے۔

صالح بن درہم: ❷ الباہلی، آپ ابو ہریرہ اور سمرہ رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے شعبہ اور قطان نے روایت حدیث کی ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔

صالح بن حسان: ❸ [النضری] کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ یہ ابن المسیب اور عروہ سے اور اس سے ابو عاصم اور الحفری نے روایت حدیث کی ہے۔ اسے بہت سے اہل علم نے روایت حدیث میں ضعیف قرار دیا اور امام بخاری نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

صخر بن عبداللہ: ❹ بن بریدہ، یہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا، یعنی اپنے والد اور عکرمہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے حجاج بن حسان اور عبداللہ بن ثابت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صفوان بن سلیم: ❺ الزہری، حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام ہیں۔ اہل مدینہ میں سے جلیل القدر مشہور تابعی ہیں۔ انس بن مالک اور بہت سے تابعین سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے چالیس برس تک اپنا پہلو زمین پر نہیں لگایا۔ لوگوں کا بیان ہے کہ کثرتِ سجود کی وجہ سے ان کی پیشانی پر سوراخ (زخم) ہو گئے تھے۔ حکام کے تحائف قبول نہیں کرتے تھے، ان کے مناقب بہت ہیں۔ ۱۳۲ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ابو صالح: ❻ آپ کا نام ذکوان ہے۔ تیل اور گھی کی تجارت کرتے تھے، اس لیے السمان اور الزیات کہلاتے ہیں، آپ یہ چیزیں کوفہ لے جا کر فروخت کرتے تھے۔ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ کثیر الحدیث، واسع الروایۃ، جلیل القدر اور مشہور شخصیت ہیں۔ آپ نے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے آپ کے بیٹے سہیل اور اعمش نے روایتِ حدیث کی ہے۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا: ہارون بن عمران علیہ السلام کی نسل بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ کنانہ بن ابی

---

❶ ثقہ ہیں، التقریب: ۲۸۵۲۔ ❷ ثقہ ہیں، التقریب: ۲۸۸۸۔ ❸ متروک، ضعیف ہے۔ التقریب: ۲۸۴۹؛ الکاشف: ۲۳۲۹۔
تنبیہ: مطبوع میں غلطی سے ''صالح بن حسان مدنی'' چھپا ہے، جبکہ صحیح النضری ہے۔ ❹ مجہول الحال ہے۔
❺ ثقہ، مفتی اور عابد تھے۔ التقریب: ۲۹۳۳۔ ❻ ثقہ، ثبت ہیں، التقریب: ۱۸۴۱۔

الحقیق کی زوجیت میں تھیں۔ وہ محرم ۷ھ میں غزوۂ خیبر میں مارا گیا تھا اور آپ اسیر ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ آ گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنے لیے منتخب کر لیا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ غنیمت کی تقسیم میں آپ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصے میں آئی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے سات غلاموں کے عوض آپ کو ان سے خرید لیا تھا۔ آپ نے اسلام قبول کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ آپ کی آزادی ہی آپ کے لیے مہر قرار پائی۔ ۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

آپ سے انس بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

حيي: حاء پر پیش، پہلی یاء پر زبر اور دوسری یاء مشدد ہے۔

اخطب: ہمزہ پر زبر، خاء ساکن، طاء پر زبر اور آخر میں باء ہے۔

صفیہ بنت عبدالمطلب: نبی ﷺ کی پھوپھی محترمہ ہیں، قبل از اسلام حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں۔ اس کی وفات کے بعد عوام بن خویلد نے آپ سے نکاح کیا۔ ان سے زبیر بن العوام کو جنم دیا۔ طویل عمر پائی اور بیس ہجری میں سیدنا فاروق اعظم کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۳ برس تھی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

صفیہ بنت ابی عبید: [1] ثقفیہ، مختار بن ابی عبید کی ہمشیرہ اور عبداللہ بن عمر کی اہلیہ ہیں۔ نبی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئیں اور آپ سے سماع حدیث بھی کیا، البتہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

لیکن آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے نافع مولیٰ ابن عمر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صفیہ بنت شیبہ: [2] الحجبی، آپ سے میمون بن مہران وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ انہیں نبی ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی یا نہیں؟ اس بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا موقع نہیں ملا۔

الصماء بنت بسر: المازنیہ، صحابیہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ صماء آپ کا لقب ہے اور اصل نام بُھَیمہ ہے۔ آپ سے آپ کے بھائی عبداللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف الضاد

ضماد بن ثعلبہ: الازدی، ازدشنوءۃ قبیلے کے فرد تھے۔ قبل از اسلام بھی نبی ﷺ کے دوست تھے۔ لوگوں کا علاج معالجہ اور دم بھی کیا کرتے تھے۔ علم کے متلاشی رہتے تھے۔ آغاز اسلام ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہی وہ شخص ہیں کہ جب نبی ﷺ نے ان کے سامنے کلام اللہ کی تلاوت کی تو انہوں نے کہا تھا کہ آپ کے یہ الفاظ سمندر کی گہرائی تک پہنچے ہوئے ہیں۔ باب علامات نبوت میں

[1] یہ ثقہ ہیں، لیکن ان کے صحابیہ ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے المراسیل لأبی زرعة اور التقریب: ۸۶۲۳۔

[2] راجح یہی ہے کہ یہ صحابیہ ہیں۔ دیکھئے التقریب: ۸۶۲۲، مراسیل ابی زرعة اور صحیح بخاری: ۱۳۴۹، وغیرہ۔

ان کا ذکر آیا ہے۔ آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔

ضماد: ضاد کے نیچے زیر اور میم مخفف ہے۔ شنوءۃ: شین پر زبر، نون پر پیش، واؤ ساکن اور ہمزہ پر زبر ہے۔

ضحاک بن سفیان: الکلابی، العامری۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے، نجد میں جاتے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی قوم کے مسلمان افراد پر حاکم (نگران) مقرر فرمایا تھا۔ آپ سے ابن المسیب اور حسن بصری نے روایت حدیث کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اس قدر شجاع تھے کہ آپ کو ایک سو گھڑ سواروں کے برابر قرار دیا جاتا تھا۔ تلوار لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے آپ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔

فصل

تابعین

ضحاک بن فیروز: الدیلمی، تابعی ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں، اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ قبل ازیں بہرہ دال میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

ضرار بن صُرد: [1] اس کی کنیت ابونعیم ہے، کوفی ہے، الطحان لقب ہے۔ معتمر بن سلیمان وغیرہ سے سماع حدیث کیا، اور اس سے علی بن المنذر نے روایت حدیث کی ہے۔ نُعیم: نون پر پیش اور عین پر زبر ہے۔ ضِرار: ضا کے نیچے زیر اور پہلی راء مخفف ہے۔ صرد صاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین/حرف الطاء

طلحہ بن عبید اللہ: آپ کی کنیت ابومحمد ہے، قریش میں سے ہیں۔ آپ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ نے اکٹھے جنت کی خوش خبری دی تھی۔ اصطلاح میں ان صحابہ کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ بدر کے سوا باقی تمام غزوات میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بدر کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور سعید بن زید کو قریش کے اس قافلے کی خبر لینے کے لیے بھیجا تھا، جو ابوسفیان بن حرب کی زیر قیادت آ رہا تھا، یہ دونوں حضرات اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے بعد بدر کے دن مسلمانوں سے آن ملے۔ آپ نے غزوۂ احد میں اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور آپ کی طرف آنے والے تیروں کو اپنے ہاتھ مبارک سے روکا۔ آپ کی انگلیاں شل ہو گئیں اور اس دن آپ کو چوبیس زخم آئے۔ بعض نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اس دن آپ کو نیزوں، تلواروں اور تیروں کے پچھتر (۷۵) زخم آئے تھے۔

آپ کا رنگ گندمی تھا، جسم پر بال بکثرت تھے جو نہ تو سخت گھونگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپ حسین وجمیل تھے۔ جنگ جمل میں بیس جمادی الآخر ۳۰ھ کو جمعرات کے دن شہید ہوئے اور بصرہ میں دفن کیے گئے۔

اس وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

[1] متروک الحدیث ہے۔ الکامل لابن عدی، تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین لا بن شاھین: ۱/ ۱۳۳؛ الضعفاء والمتروکون للنسائی: ۳۱۰۔

طلحہ بن البراء: الانصاری، یہ وہ خوش قسمت صحابی ہیں کہ جب ان کی وفات ہوئی تو نبی ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یہ دعا کی: یا اللہ! طلحہ سے ملے تو ہنس کر ملنا اور وہ بھی تیری طرف دیکھ کر ہنسے۔ [1] ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن وحوح نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طلق بن علی: ان کی کنیت ابوعلی ہے اور نسبت الحنفی الیمامی ہے۔ انہیں طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے قیس نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طارق بن شہاب: البجلی، الکوفی، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انہوں نے قبل از اسلام کا دور بھی پایا اور نبی ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، البتہ نبی ﷺ سے سماع کا موقع بہت ہی کم ملا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگوں میں شریک ہوئے۔ ۸۲ھ میں ۳۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

طارق بن سوید: صحابی ہیں۔ بیان الخمر میں ان سے مروی حدیث بیان ہوئی ہے۔ ان سے علقمہ بن وائل نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طفیل بن عمرو: الدوسی۔ مکی دور میں آ کر اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ کی تصدیق کر کے اپنے وطن لوٹ گئے۔ جب نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو یہ دوبارہ آئے اور آ کر اپنی قوم کے لوگوں کے مسلمان ہونے کی خبر دی۔ نبی ﷺ کی وفات تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ آپ سے جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔

ابو الطفیل: عامر بن واثلہ لیثی، کنانی، ان کی کنیت ان کے نام پر غالب ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کی زندگی کے آخری آٹھ سال پائے۔ ۱۰۲ھ میں [اور جمہور کے نزدیک ۱۱۰ ہجری میں] مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ آپ تمام صحابہ سے آخر میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابو طیبہ: آپ کا نام نافع ہے۔ حجام، یعنی سچھنے لگاتے یا لوگوں کی حجامتیں بنایا کرتے تھے۔ معروف صحابی محیصہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ محیصہ: میم پر پیش حاء پر زبر، یا مشدد، نیچے دو نقطے اور زیر، اس کے بعد صاد ہے۔

ابوطلحہ: آپ کا نام زید بن سہل ہے، انصار کے قبیلے بنونجار سے ہیں۔ کنیت سے معروف ہیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ کے دوسرے شوہر ہیں۔ معروف تیرانداز لوگوں میں سے تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: ''لشکر میں ابوطلحہ کی للکار ایک جماعت سے زیادہ کارگر ہے۔'' [2] ۷۷ برس کی عمر میں ۳۱ھ میں وفات پائی۔ اہل بصرہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک سمندری سفر کیا تو دوران سفر میں فوت ہوئے اور انہیں وفات سے سات روز بعد ایک جزیرے میں دفن کیا گیا۔ دیگر ستر انصار کے ہمراہ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ اس کے بعد غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت کی سعادت پائی۔ ان سے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی روایتِ حدیث کی ہے۔

---

[1] الدعاء للطبرانی: ۱/ ۳۵۹؛ السنة لا بن ابی عاصم: ۵۵۸، و سنده ضعیف /عروہ بن سعید اور اس کا والد دونوں مجہول ہیں۔

[2] المستدرك للحاكم، ۳/ ۳۵۲، ۳۵۳ وسنده ضعیف، علی بن زید بن جدعان ضعیف اور سفیان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔

فصل

تابعین

طلحہ بن عبید اللہ: [1] بن کریز، بنوخزاعہ قبیلے کے فرد ہیں، تابعی ہیں۔ اہل مدینہ میں سے تھے۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے اور آپ سے بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طلحہ بن عبداللہ بن عوف: [2] قریش کی ایک شاخ بنوزہرہ میں سے ہیں، معروف وتابعین میں سے ہیں۔ آپ کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ سخاوت کرنے میں مشہور تھے۔ آپ نے اپنے چچا عبدالرحمٰن وغیرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۹۹ھ میں وفات پائی۔

طلق بن حبیب: [3] العنزی، بصری ہیں۔ کثیر العبادت تھے۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو کثرتِ عبادت میں معروف ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن زبیر، جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے مصعب، عمرو بن دینار اور ایوب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

العنزی: عین اور نون دونوں پر زبر ہے۔

طفیل بن ابی: [4] یہ ابی بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہلِ حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے اپنے والد وغیرہ سے اور آپ سے ابوالطفیل نے روایتِ حدیث کی ہے۔

طاؤس بن کیسان: [5] الخولانی، الہمدانی الیمانی ہیں۔ فارسیوں کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ نے بہت سے لوگوں سے اور آپ سے زہری اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: میں نے طاؤس جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ وہ علمی اور عملی طور پر سب سے بلند تھے۔ ۱۰۵ھ کو مکہ میں فوت ہوئے۔

ابو طالب: یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ان کا نام عبد مناف بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔ قریش میں سے ہیں۔ یہ آخر تک کافر ہی رہے اور اسلام قبول کرنے سے محروم رہے۔ ان کی زندگی میں قریش رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدرے لحاظ کیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد قریش نے کھلم کھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت وتعذیب کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ان کی وفات کے بعد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرضِ تبلیغ طائف تشریف لے گئے تھے۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور ابو طالب کی وفات میں ایک ماہ اور پانچ دن کا وقفہ تھا۔

ابن طاب: مدینہ کی کھجوروں میں سے ایک نوع، اسی کی طرف منسوب ہے، جسے رطب بن طاب یا تمر بن طاب کہتے ہیں۔

---

[1] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۲۸۔ [2] ثقہ، مکثر اور فقیہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۲۵۔ [3] صدوق حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۳۰۴۰؛ الطبقات الکبری: ۷/ ۱۶۹؛ الثقات للعجلی: ۷۲۹۔ [4] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۱۷۔ [5] ثقہ، فقیہ اور فاضل ہیں۔ التقریب: ۳۰۰۹۔

فصل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم / حرف الظاء

ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنو اوس کی ایک شاخ بنو الحارث میں سے ہیں۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ اور اس کے بعد غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان کے والد رافع، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نہیں بلکہ دوسرے ہیں۔ آپ سے ان رافع بن خدیج نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ظہیر: ظاء پر پیش، ھاء پر زبر، یاء ساکن اور اس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم / حرف العین

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، آپ کا لقب الفاروق اور کنیت ابو حفص ہے، قریش کی ایک شاخ بنو عدی میں سے ہیں۔ نبوت کے پانچویں یا چھٹے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں مشرف با اسلام ہو چکے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کے مسلمان ہونے پر چالیس کی تعداد پوری ہوئی۔ آپ نے جس دن اسلام قبول کیا اس روز اسلام کا غلبہ ہوا، اسی لیے آپ کو ''الفاروق'' کا لقب دیا گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو ''الفاروق'' کہنے کا سبب کیا ہے؟ تو فرمایا: سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین دن پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اسلام کے لیے وا کر دیا تو میں نے اقرار کیا کہ ''اللّٰہ لا الہ الا ھو، لہ الاسماء الحسنیٰ'' چنانچہ اس کے بعد روئے زمین پر کوئی بھی شخص میری نظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر زیادہ محبوب نہ رہا۔ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہوں گے؟ تو میری ہمشیرہ نے بتلایا کہ آپ صفا کے قریب ارقم بن ابی الارقم کے گھر پر ہوں گے، میں ادھر چلا گیا۔ وہیں حمزہ رضی اللہ عنہ بھی دیگر صحابہ کے ہمراہ موجود تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، مجھے دیکھ کر لوگ سہم سے گئے، حمزہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ دروازے پر عمر رضی اللہ عنہ آیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر آ کر میرے کپڑوں سے مجھے پکڑ لیا اور ہلکا سا جھنجھوڑا، میں اپنے اوپر کنٹرول نہ کر سکا اور میں گھٹنوں کے بل گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر! کیا تم اب بھی باز نہیں آؤ گے؟ تو میں اپنی زبان سے پکار اٹھا ''اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك لہ وأشھد أن محمداً عبدہ ورسولہ''۔ یہ سن کر دارِ ارقم میں موجود سب لوگوں نے از راہ مسرت اس قدر بلند آواز سے اللہ اکبر کہا کہ یہ آواز مسجدِ حرام میں موجود لوگوں نے بھی سنی۔ اس کے بعد میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم زندہ ہوں یا فوت ہو جائیں۔ کیا ہم حق پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم زندہ رہو یا فوت ہو جاؤ، بہر حال تم ہی حق پر ہو، میں نے عرض کیا: ہم حق پر ہیں تو یہ چھپنا چھپانا کیوں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! ہم تو یہاں سے باہر نکلیں گے، چنانچہ ہم نے دو صفیں بنا کر ایک صف کے آگے حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسری صف کے آگے میں ہو لیا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیا اور مسجد حرام میں جا پہنچے۔ ہم اس قدر جوش اور ولولے سے ساتھ چل کر گئے کہ ہماری وجہ سے غبار اڑ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر کفار کو اس قدر دلی صدمہ ہوا کہ اس سے پہلے وہ کبھی اتنا رنجیدہ نہیں ہوئے تھے۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس دن ''الفاروق'' (فرق کرنے والا) لقب دیا کہ اللہ نے میرے ذریعے سے حق و باطل کے درمیان فرق واضح کیا تھا۔ [1] داود بن الحصین اور زہری کا بیان ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبریل علیہ السلام نے آ کر فرمایا: اے محمد ﷺ! عمر کے قبولِ اسلام پر آسمان کے فرشتوں نے بھی ایک دوسرے کو خوشخبریاں دی ہیں۔ [2]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں اور روئے زمین کے باقی تمام لوگوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کا علم بڑھ جائے گا، نیز جب عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ روئے زمین کے علم کے دس میں سے نو حصے علم اٹھ گیا ہے۔ [3] عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ خلفاء میں سب سے پہلے آپ ہی کو امیر المومنین کا لقب دیا گیا۔ آپ کا رنگ سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی۔ بعض نے کہا: آپ کا رنگ گندمی اور قد طویل تھا۔ سر کے بال مقدار میں کم اور آنکھیں سرخ تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے نامزدگی کے نتیجے میں خلافت کی ذمہ داری آپ نے سنبھالی اور خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کو مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابولؤلؤہ نے مدینہ منورہ میں ۲۶ ذوالحجہ ۲۳ھ کو بدھ کے روز خنجر سے زخمی کر دیا۔ [انہی زخموں کی وجہ سے آپ فوت ہوئے] اور آپ کو دس محرم ۲۴ھ کو بروز اتوار دفن کیا گیا۔ صحیح ترین قول کے مطابق بوقت وفات آپ کی عمر ۶۳ سال تھی۔ آپ کا دورِ خلافت ساڑھے دس سال ہے۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ، باقی عشرہ مبشرہ اور دیگر بہت سے صحابہ و تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمر بن ابی سلمہ: ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔ قریش کے قبیلے بنومخزوم سے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ربیب، یعنی پرورش یافتہ ہیں۔ آپ کی والدہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ اور ام المومنین ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کی ولادت ۲ھ میں سرزمین حبشہ میں ہوئی۔ جب رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ عبدالملک بن مروان کے دورِ خلافت میں ۸۳ھ کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بہت سی احادیث حفظ کیں اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: امیر المومنین عثمان بن عفان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ قریش کے قبیلے بنوامیہ سے ہیں۔ آغاز اسلام میں ہی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مسلمان ہوئے، جبکہ نبی ﷺ نے ابھی دارِ ارقم کو مرکز تبلیغ نہیں بنایا تھا۔ آپ نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ غزوۂ بدر کے موقع پر اپنی اہلیہ رقیہ دخترِ رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے بدر میں شریک نہ ہو سکے، تاہم نبی ﷺ نے انہیں غزوۂ بدر میں شریک شمار کر کے مالِ غنیمت میں ان کا بھی حصہ مقرر فرمایا۔ اسی طرح حدیبیہ کے موقع پر بیعت الرضوان میں بھی شریک نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ گفت و شنید کے سلسلے میں آپ کو مکہ مکرمہ بھیجا ہوا

---

[1] حلیة الاولیاء: ۱/ ۴۰ و سنده ضعیف/ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ متروک ہے۔

[2] سنن ابن ماجه: ۱۰۳؛ المستدرك للحاكم: ۳/ ۸۴؛ فضائل صحابه لأحمد بن حنبل: ۱/ ۲۵۸؛ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱/ ۸۰؛ و سنده ضعیف/ عبداللہ بن خراش ضعیف ہے۔

[3] المعجم الكبير للطبراني: ۹/ ۱۶۲۔۱۶۳ وسندہ ضعیف/ اعمش مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے اور دوسری سند منقطع ہے۔

تھا۔ جب بیعت لی گئی تو نبی ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: ''میرا یہ ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے۔'' [1] رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیاں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما آپ کی زوجیت میں یکے بعد دیگر آئی تھیں، اس لیے آپ کو ''ذوالنورین'' کہا جاتا ہے۔ آپ کا رنگ گورا، اور قد درمیانہ تھا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ کا رنگ گندمی تھا۔ آپ کے جسم کی جلد پتلی، چہرہ خوبصورت اور سینہ کشادہ، سر پر بال بہت گھنے اور داڑھی بہت بڑی تھی جسے آپ زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے۔ ۲۴ھ یکم محرم کو آپ خلیفہ مقرر ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو مصر کے اسود تجیبی نے قتل (شہید) کیا تھا۔ ایک قول کے مطابق اس وقت آپ کی عمر ۸۲ سال اور دوسرے قول کے مطابق ۸۸ سال تھی۔ آپ کو ہفتے کے دن جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ کا دورِ خلافت کچھ دن کم بارہ سال ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عثمان بن عامر: آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں۔ آپ کی کنیت ابوقحافہ ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنوتمیم سے ہیں، فتح مکہ کے دن قبول اسلام سے مشرف ہوئے۔ خلافتِ فاروقی تک زندہ رہے۔ ۹۷ سال کی عمر میں ۱۴ھ میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹے ابوبکر صدیق اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ابوقحافہ: قاف پر پیش اور حاء مخفف ہے۔

عثمان بن مظعون: قریش کے ایک قبیلے بنوجمح میں سے ہیں، آپ کی کنیت ابوالسائب ہے۔ جب آپ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ سے پہلے تیرا افراد مسلمان ہو چکے تھے۔ آپ نے حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف دونوں ہجرتیں کیں۔ آپ جاہلیت میں ہی شراب کو حرام سمجھتے تھے۔ ہجرت سے اڑھائی سال بعد ماہ شعبان میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ مہاجرین میں آپ نے سب سے پہلے وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے آپ کے چہرے کو بوسہ دیا اور ان کی تدفین کے موقع پر فرمایا: ''یہ ہمارا بہترین پیش رَو ہے۔'' [2]

آپ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ بہت عبادت گزار اور اصحاب فضیلت صحابہ کرام میں سے تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند سائب اور آپ کے برادر قدامہ بن مظعون نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عثمان بن طلحہ: القرشی حجبی، باب المساجد میں ان کا ذکر آیا ہے۔ آپ سے آپ کے چچا زاد شیبہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۴۲ھ کو مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔

عثمان بن حنیف: آپ سہل بن حنیف کے بھائی ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو سواد اور جبایہ کے علاقوں کی پیمائش پر اور وہاں کے لوگوں پر خراج اور جزیہ مقرر کرنے پر مامور فرمایا تھا۔ انہوں نے آپ کو بصرہ پر بھی حاکم مقرر کیا تھا، پھر جب طلحہ اور زبیر جنگ جمل کے بعد وہاں آئے تو انہوں نے آپ کو وہاں سے نکال دیا تھا۔ بعد ازاں آپ کوفہ میں مقیم رہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور تک زندگی پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عثمان بن ابی العاص: بنوثقیف کے فرد ہیں۔ نبی ﷺ نے انہیں طائف کا حکمران مقرر کیا تھا۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی

[1] صحیح بخاری: ۳۶۹۸، ۴۰۶۶۔ [2] تاریخ المدینة لا بن شبة: ۱/ ۹۹، و سنده ضعیف/ محمد بن قدامہ بن موسیٰ مجہول ہے۔

زندگی، دورِ صدیقی اور خلافت فاروقی میں وہاں کے حکمران رہے۔ بعد ازاں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہاں سے معزول کر کے عمان اور بحرین پر عامل مقرر کر دیا تھا۔ یہ ۱۰ھ میں بنوثقیف کے ایک وفد میں شریک ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر ۲۹ برس تھی اور شرکائے وفد میں سب سے کم عمر تھے۔ بصرہ میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ۵۱ھ میں وفات پائی۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رحلت فرما گئے اور ان کے قبیلے بنوثقیف نے ارتداد کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنی قوم کو سمجھاتے ہوئے کہا: ''اے بنوثقیف! تم سب سے آخر میں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اب تم مرتد ہونے میں تو دوسروں سے آگے مت بڑھو۔'' چنانچہ ان کے سمجھانے سے وہ لوگ ارتداد سے باز آ گئے۔ ان سے بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کی کنیت ابو الحسن اور ابوتراب ہے۔ قریش میں سے ہیں، اکثر اقوال کے مطابق مردوں میں سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا، البتہ اس بارے میں اہل تاریخ کے اقوال مختلف ہیں کہ اس وقت آپ کی عمر کیا تھی؟ بعض نے ۱۵، بعض نے ۱۶، بعض نے ۱۸ اور بعض نے ۱۰ سال بھی لکھی ہے۔ آپ غزوۂ تبوک کے سوا باقی تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اپنے اہل وعیال کی خدمت ونگرانی کے لیے خود پیچھے چھوڑ گئے تھے اور فرمایا: ''کیا تم اس پر خوش نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔'' [1]

آپ کی رنگت شدید گندمی اور آنکھیں موٹی موٹی تھیں۔ آپ کا قد قدرے پست اور جسم بھاری تھا۔ داڑھی عریض، سر پر بال کم اور سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ ۸ ذوالحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ بروز جمعہ صبح کی نماز کے وقت آپ پر حملہ کیا، اسی حملے کے نتیجے میں تین دن بعد آپ فوت ہو گئے۔ آپ کے پسران سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے آپ کو غسل دیا اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ سحر کے وقت آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ آپ کی عمر ۶۳، ۶۵، ۶۷ یا ۵۸ برس تھی۔ آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور کچھ دن تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں حسن، حسین اور محمد کے علاوہ بہت سے تابعین اور صحابہ کرام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

علی بن شیبان: الحنفی، الیمامی، ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایتِ حدیث کی ہے۔

علی بن طلق: الحنفی، الیمامی، ان سے مسلم بن سلام نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل یمامہ میں سے ہیں اور ان سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عوف: ابومحمد، قریش کے قبیلے بنوزہرہ میں سے ہیں۔ آپ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکٹھے جنت کی بشارت دی تھی، عام اصطلاح میں ان حضرات کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں، سیدنا

[1] صحیح بخاری: ۳۷۰۶؛ صحیح مسلم: ۲٤۰٤۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔آپ کو حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی سعادت حاصل ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک رہے۔غزوۂ احد کے دن شدید اور سخت صورت حال کے باوجود میدان میں ڈٹے رہے تھے۔غزوۂ تبوک کے دوران میں ایک موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی تھی اور بقیہ نماز آپ نے سلام کے بعد مکمل کی تھی۔آپ طویل القامت، پتلی جلد والے اور آپ کا رنگ سفید تھا، جس میں سرخی کی آمیزش تھی۔آپ کی ہتھیلیاں گوشت سے بھری ہوئیں،ٹھوڑی قدرے بلند اور آپ (زخم کے باعث) لنگڑا کر چلتے تھے۔غزوۂ احد میں آپ کو بیس یا اس سے بھی زائد زخم آئے۔ایک زخم آپ کی ٹانگ پر بھی آیا تھا، اسی کے سبب آپ لنگڑانے لگے تھے۔واقعہ فیل سے دس سال بعد آپ کی ولادت ہوئی۔۳۲ھ میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔آپ نے ۷۲ سال عمر پائی۔ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابزیٰ: قبیلہ بنوخزاعہ کے فرد ہیں۔نافع بن عبدالحارث کے غلام تھے۔کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ کو خراسان کا گورنر مقرر کیا تھا۔آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا اور آپ کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔آپ کی اکثر روایات عمر بن خطاب اور ابی بن کعب سے ہیں۔آپ سے آپ کے بیٹوں سعید اور عبداللہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ازہر: قریشی ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں، غزوۂ حنین میں شریک تھے۔آپ سے آپ کے فرزند عبدالحمید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔واقعہ حرہ سے قبل فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر: آپ کی کنیت ابومحمد ہے۔بعض اہل علم نے ابوعبداللہ اور بعض نے ابوعثمان بھی ذکر کی ہے۔آپ کا پہلا نام عبدالکعبہ یا عبدالعزی تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں۔آپ کی اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ام رومان ہے۔حدیبیہ کے سال اسلام قبول کیا اور اسلام میں خوب رہے۔آپ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔آپ سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے روایتِ حدیث کی ہے۔۵۳ھ میں فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن حسنہ: حسنہ آپ کی والدہ کا نام ہے۔آپ کی شہرت والدہ کی نسبت سے ہوئی۔آپ کے والد کا نام عبداللہ بن المطاع ہے آپ سے [زید] بن وہب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن شرحبیل: [1] عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ، یہ عبدالرحمٰن بن حسنہ کے بھتیجے ہیں۔انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔آپ سے آپ کے بیٹے عمران نے روایتِ حدیث کی ہے۔یہ اور ان کے بھائی ربیعہ فتح مصر میں شریک رہے۔

عبدالرحمٰن بن زید: یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے برادرزادے ہیں، قریش کے قبیلے بنوعدی کے فرد ہیں۔یہ چھوٹے بچے تھے کہ ان کے دادا ابولبابہ انہیں اٹھائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔آپ نے انہیں گھٹی دی، ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔محمد بن سعد کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر چھ برس تھی۔انہوں نے اپنے چچا عمر

[1] عبدالرحمٰن بن شرحبیل کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔واللہ اعلم۔دیکھئے الثقات لابن حبان: ۵/ ۹۳، وغیرہ۔

بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں عبداللہ بن عمر کی وفات سے پہلے فوت ہوئے۔

عبدالرحمٰن بن سمرہ: قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے روایتِ حدیث کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ وہیں ۵۱ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما، حسن اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن سہل: انصاری، یہ وہ صحابی ہیں جنہیں خیبر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ قسامہ کے ذیل میں ان کا ذکر آیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ صاحبِ علم و فہم شخص تھے۔ ان سے سہل بن ابی حثمہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن شبل: انصاری، ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ تمیم بن محمد اور ابوراشد نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عثمان: التیمی القرشی طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے، لیکن آپ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ان سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابی قراد: بنو اسلم سے ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ابوجعفر الخطمی وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ قراد: قاف پر پیش، راء مخفف اور آخر میں دال ہے۔

عبدالرحمٰن بن کعب: ان کی کنیت ابولیلیٰ ہے۔ انصار کے قبیلے بنو مازن کے فرد ہیں، غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ۲۴ھ میں وفات پائی۔ یہ ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

﴿تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ﴾ [1]

''اے رسول! جب یہ لوگ آپ کی خدمت میں آ کر آپ سے سواری طلب کرتے ہیں اور آپ ان سے کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں تو یہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے مغموم ہو کر آنسو بہاتے ہوئے واپس لوٹتے ہیں۔''

عبدالرحمٰن بن یعمر: قبیلہ بنو دیلم کے فرد ہیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ کوفہ میں سکونت پذیر رہے، خراسان بھی گئے تھے۔ ان سے بکیر بن عطاء کے سوا اور کسی نے روایتِ حدیث نہیں کی۔

عبدالرحمٰن بن عائش: [2] الحضرمی، ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ ان سے رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔ ان سے ابوسلام ممطور اور خالد بن لجلاج نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے مروی احادیث عن مالک بن یخامر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے اور بعض نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ امام بخاری وغیرہ نے کہا: انہوں نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث

---

[1] ۹/ التوبۃ: ۹۲۔ [2] ان کے صحابی ہونے میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ مثلاً دیکھئے العلل الکبیر للترمذی: ٦٦١؛ علل الدارقطنی: ٢٥٢٦؛ العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ١/ ٢٠؛ الجرح والتعدیل، ٥/ ٢٦٢؛ میزان الاعتدال، ٢/ ٥٧١ وغیرہ۔

روایت نہیں کی۔ عائش: یاء کے نیچے دو نقطے، زیر اور شین ہے۔

یخامر: یاء کے نیچے دو نقطے اور واو پر پیش، خاء مخفف اور میم کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔

کہا گیا ہے کہ مالک کی بیان کردہ احادیث مرسل ہیں، کیونکہ انہیں رسول اللہ ﷺ سے سماع حاصل نہیں۔

عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ: [1] مدنی ہیں، بعض نسخوں میں مزنی بھی لکھا ہے۔ بعض اہل علم نے انہیں قریشی بھی کہا ہے۔ مضطرب الحدیث ہیں۔ ابن عبدالبر کے بقول ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔ یہ اہل شام میں سے ہیں۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ عمیرہ: عین پر زبر، میم کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔

عبداللہ بن ارقم: قریش کے قبیلے بنو زہرہ کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور بعد ازاں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بطور کاتب، یعنی سیکرٹری خدمات سرانجام دیتے رہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں بیت المال کا نگران مقرر فرمایا تھا۔ پھر انہوں نے استعفاد ے دیا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا استعفا منظور کر لیا تھا۔ ان سے عروہ اور اسلم مولیٰ عمر نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

عبداللہ بن ابی اوفیٰ: ابواوفیٰ کا نام علقمہ بن قیس ہے۔ بنو اسلم قبیلے سے ہیں، حدیبیہ، خیبر اور ان سے بعد کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔ نبی ﷺ کے انتقال تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے، پھر نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے۔ یہ کوفہ میں ۸۷ھ میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ شعبی وغیرہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن اُنیس: انصار کے قبیلے بنو جہینہ کے فرد ہیں۔ غزوۂ احد اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک رہے۔ ان سے ابوامامہ اور جابر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن بُسر: بنو مازن کی ایک شاخ بنو سلمہ سے ہیں۔ یہ خود، ان کے والد بُسر، ان کی والدہ، ان کے بھائی عطیہ اور ان کی ہمشیرہ الصماء سب کو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ملک شام میں سکونت پذیر رہے۔ اور ۸۸ھ میں حمص میں وضو کرتے ہوئے اچانک وفات پائی۔ شام میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں۔ دوسرے قول کے مطابق شام میں فوت ہونے والے آخری صحابی ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔

عبداللہ بن عدی: قریش کی ایک شاخ بنو زہرہ میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ قدید اور عسفان کے درمیان رہتے تھے۔ آپ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن ابی بکر: الصدیق، غزوۂ طائف میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ابو محجن ثقفی نے آپ پر تیر چلایا جو

---

[1] راجح یہی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ دیکھئے الجرح والتعدیل: ۵/ ۲۷۳؛ الطبقات الکبری: ۷/ ۴۱۷؛ طبقات المحدثین لأصبهاني: ۲/ ۳۴۳؛ الکاشف للذهبي: ۳۳۸۱ وغیرہ۔

آپ کو آن لگا، اسی کے سبب شوال ۱۱ھ میں سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں وفات پائی۔ قدیم الاسلام ہیں۔

عبداللہ بن ثعلبہ: بنو مازن کی ایک شاخ بنو عذرہ کے فرد ہیں۔ ہجرت سے چار سال قبل پیدا ہوئے، اور ۸۹ھ میں وفات پائی۔ فتح مکہ کے سال انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ ان سے ان کے فرزند عبداللہ اور زہری نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن جحش: بنو اسد قبیلے کے فرد ہیں۔ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنانے سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں طرف ہجرت کی، مستجاب الدعاء تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک رہے اور غزوۂ احد میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے اموالِ غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا۔ آپ کے اس فیصلے کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ [1]

''اور جان رکھو کہ تم جو مال غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔'' واقعہ یوں ہوا کہ یہ ایک سریہ سے واپس آئے تو انہوں نے مال غنیمت کا پانچواں حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے الگ کر دیا، جیسا کہ یہ لوگ اس سے قبل جاہلیت میں ایک مخصوص حصہ الگ کر لیا کرتے تھے۔ اور اسے ''المرباع'' کہا جاتا تھا۔ آپ سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ غزوۂ احد میں آپ کو ابو الحکم بن الاخنس نے قتل کیا تھا۔ آپ نے چالیس سال سے کچھ زائد عمر پائی۔ سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے۔

عبداللہ بن ابی الحمساء: بنو عامر قبیلے کے فرد ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث بروایت عبداللہ بن شقیق عن ابیہ کی سند سے ہیں۔

عبداللہ بن ابی الجذعاء: بنو تمیم کے فرد ہیں۔ الوحدان میں ان کا ذکر آتا ہے۔ آپ سے عبداللہ بن شقیق نے روایتِ حدیث کی ہے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن جعفر: بن ابی طالب، قریشی ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے۔ آپ کی ولادت حبشہ میں ہوئی تھی۔ حبشہ جا کر مسلمانوں میں سب سے پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔ ۹۰ سال کی عمر میں ۸۰ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ بڑے سخی، خوش طبع، صاحب حلم اور پاکباز تھے۔ کثرت سخاوت کی وجہ سے ان کو بحر الجود، سخاوت کا سمندر کہا جاتا تھا۔ بعض اہل علم نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اہلِ اسلام میں آپ سے بڑھ کر سخی کوئی نہ تھا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن [جہیم]: انصاری ہیں۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے کے مسئلے میں آپ سے حدیث مروی ہے۔ آپ سے بُسر بن سعید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام مالک نے آپ کی حدیث کو آپ کا نام ذکر کیے بغیر ابو [جہیم] کی کنیت سے بیان کیا ہے، البتہ ابن عیینہ اور وکیع نے آپ کے نام عبداللہ بن [جہیم] سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ آپ اپنی کنیت سے معروف ہیں۔

---

[1] ۸/ الانفال: ۴۱۔

ہم اس سے قبل بہرۂ جیم میں ان کا تذکرہ کر آئے ہیں۔

عبداللہ بن [الحارث بن] جزء: بنوسہم قبیلے سے ہیں، ابوالحارث کنیت ہے۔مصر میں رہائش پذیر رہے۔غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی، اہل مصر میں سے بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔۸۵ھ کو مصر میں ہی فوت ہوئے۔

جزء، جیم پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں ہمزہ ہے۔

عبداللہ بن حبشی: قبیلہ بنوخثعم کے فرد ہیں۔صاحبِ روایت ہیں۔اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔مکہ مکرمہ میں سکونت پذیر رہے۔ عُبید بن عُمیر وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عُبید اور عُمیر، یہ دونوں نام مصغّر ہیں۔

عبداللہ بن ابی حدرد: ابوحدرد کا نام سلامہ بن عمیر ہے۔قبیلہ بنواسلم کے فرد ہیں۔سب سے پہلے حدیبیہ میں، پھر غزوۂ خیبر اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک ہوئے۔۸۱ سال کی عمر میں ۷۱ھ میں فوت ہوئے۔اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ان سے ابن القعقاع وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن حنظلہ: انصاری ہیں، ان کے والد حنظلہ غسیل الملائکہ ہیں۔جو غزوۂ احد میں بحالت جنابت شریک ہوئے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے اور انہیں ملائکہ نے غسل دیا تھا۔عبداللہ کی ولادت نبی ﷺ کے زمانے میں ہوئی۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت سات سال کے تھے، تاہم نبی ﷺ کی زیارت کا شرف انہیں حاصل ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں۔پارسا، صاحبِ فضل اور انصار میں نمایاں فرد تھے۔اہل مدینہ نے یزید کی بغاوت کرتے ہوئے آپ ہی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اسی چپقلش کے نتیجے میں ۶۳ھ میں واقعۂ حرہ کے دوران میں قتل ہو گئے تھے۔آپ سے آپ کے فرزند ابن ابی ملیکہ، عبداللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن خطاب وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن حوالہ: بنوازد قبیلے کے فرد ہیں، بعض نے انہیں اسدی بتلایا ہے۔ملک شام میں مقیم رہے۔ان سے جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۸۰ھ میں سرزمین شام میں فوت ہوئے۔

عبداللہ بن خبیب: جہنی۔انصار کے حلیف تھے، مدنی ہیں۔انہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ان سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔ان سے ان کے بیٹے معاذ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن رواحہ: انصار کے قبیلے بنوخزرج سے ہیں۔بیعت عقبہ کے موقع پر جن لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے نقیب مقرر کیا تھا، ان میں سے ایک ہیں۔بیعت عقبہ سمیت غزوۂ بدر، احد اور خندق وغیرہ تمام معرکوں میں شامل رہے، البتہ فتح مکہ اور اس سے بعد کے معرکوں میں شریک نہیں ہو سکے۔۸ھ میں غزوۂ موتہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے شہادت سے ہمکنار ہوئے۔بہت اچھے شاعر تھے۔آپ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن الزبیر: آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔قریش کی ایک شاخ بنواسد کے فرد تھے۔ نبی ﷺ نے انہیں ان کے نانا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت سے ابوبکر کنیت دی اور انہی کے اصل نام پر ان کا نام عبداللہ رکھا۔مدینہ منورہ میں پہلے ہی سال بعد از ہجرت

مہاجرین کے ہاں یہ سب سے پہلے مولود ہیں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں اذان کہی [1]۔ان کی والدہ اسماء نے انہیں قباء میں جنم دیا۔وہ انہیں لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور آپ کی گود میں رکھ دیا۔آپ نے کھجور منگوا کر اسے چبایا اور ان کے منہ میں لعاب ڈال کر انہیں گھٹی دی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک ہی سب سے پہلے ان کے پیٹ میں گیا،پھر آپ نے ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی،آپ کھودے تھے۔یعنی چہرے پر داڑھی کے بال نہ تھے۔کثرت سے روزے رکھتے اور نماز (نوافل) بہت ادا کیا کرتے تھے۔آپ کا جسم بھاری اور طاقت ور تھا۔حق بات کو قبول کرتے،صلہ رحمی کرتے اور آپ کو بہت سی ایسی فضیلتیں حاصل تھیں جو دوسرے لوگوں کو نہیں تھیں۔ان کے والد زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری تھے۔ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم ہیں۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے نانا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی محترمہ سیدہ صفیہ آپ کی دادی،اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی خالہ ہیں۔آپ نے آٹھ سال کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔آپ کو حجاج بن یوسف نے مکہ مکرمہ میں ۱۷ جمادی الثانیہ ۷۳ھ بروز بدھ پھانسی دے کر قتل کر دیا تھا۔۶۴ھ میں آپ کی خلافت کی بیعت لی گئی تھی۔اس سے قبل آپ خلافت کے دعوے دار نہ تھے۔حجاز و یمن،عراق اور خراسان وغیرہ کے علاقوں کے تمام لوگوں نے آپ کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا۔صرف سرزمین شام اور اس کے اطراف کے بعض لوگوں نے مخالفت کی تھی۔آپ نے لوگوں کے ساتھ آٹھ مرتبہ حج کیا۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زمعہ: قریش کی ایک شاخ بنو اسد کے فرد ہیں۔ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔آپ سے عروہ بن زبیر وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زید: بن عبدربہ،انصار کے قبیلے بنو خزرج سے ہیں۔بیعت عقبہ،غزوہ بدر اور اس سے بعد کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔یہی وہ صحابی ہیں جنہیں ہجرت کے پہلے سال خواب میں اذان سکھائی گئی۔اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔۶۴ سال کی عمر میں ۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔یہ خود اور ان کے والد دونوں کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ان سے ان کے بیٹے محمد،اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن زید بن عاصم: انصار کی ایک شاخ بنو مازن سے ہیں۔غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے۔غزوہ احد میں شامل تھے۔انہوں نے ہی وحشی بن حرب کے ساتھ مل کر مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا۔۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں مقتول ہوئے۔آپ سے آپ کے برادرزادے عباد بن تمیم اور ابن المسیب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباد: باء پر تشدید ہے۔

عبداللہ بن السائب: المخزومی القرشی۔اہل مکہ نے انہی سے قراءتِ قرآن کا علم حاصل کیا۔آپ کا شمار اہلِ مکہ میں ہوتا ہے۔آپ نے ابن الزبیر کی شہادت سے پہلے مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

---

[1] المنتظم لا بن الجوزی: ٦/ ١٣٧؛ تاریخ الخمیس: ١/ ٣٥٤۔ میرے علم کے مطابق اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔جس نے بھی نقل کیا بغیر سند کے ہی نقل کیا ہے۔واللہ اعلم۔

عبداللہ بن سرجس: قبیلہ مزینہ یا بنومخزوم کے فرد ہیں، اس لیے انہیں مزنی یا مخزومی کہا جاتا ہے۔ میرا (مصنف) کا خیال ہے کہ یہ مزینہ کے فرد تھے، البتہ بنومخزوم کے حلیف ہونے کی وجہ سے مخزومی کہلاتے ہیں، واللہ اعلم۔ بصری ہیں۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے عاصم احول وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سرجس، نرجس کے وزن پر ہے۔ اس میں سین دو دفعہ ہے اور ان کے درمیان جیم ہے۔

عبداللہ بن سلام: ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ سیدنا یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ انصار کے ایک قبیلے بنوعوف بن خزرج کے حلیف اور ایک معروف یہودی پادری تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں یوسف اور محمد وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۴۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

سلام، لام مخفف ہے۔

عبداللہ بن سہل: انصار کے ایک قبیلے بنوحارث سے ہیں۔ آپ عبدالرحمٰن بن سہل اور محیصہ کے برادرزادے ہیں۔ خیبر میں قتل کر دیئے گئے تھے۔ ان کا تذکرہ قسامہ کے ذیل میں آیا ہے۔

عبداللہ بن الشخیر: قبیلہ بنوعامر میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، اپنے قبیلے بنوعامر کے ایک وفد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ سے آپ کے بیٹوں مطرف اور یزید نے روایت حدیث کی ہے۔

الشِّخِّیر، شین کے نیچے زیر، خاء کے نیچے زیر اور راو پر تشدید اور اس کے بعد یاء ہے۔

عبداللہ بن الصنابحی: [1] ان کی کنیت ابوعبداللہ بیان کی گئی ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا: میرے نزدیک الصنابحی ابوعبداللہ، تابعی ہیں عبداللہ صحابی نہیں، نیز فرمایا: عبداللہ الصنابحی صحابہ میں معروف نہیں، البتہ الصنابحی صحابی ہیں۔ ان کی احادیث کو مالک نے موطا میں اور نسائی نے اپنی السنن میں روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن عامر: بن کریز، قریشی ہیں، سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد ہیں۔ عہد رسالت میں ان کی ولادت ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور انہیں دم کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر تیرہ برس تھی۔ کہا گیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اور نہ کوئی بات حفظ کی ہے۔ ۵۹ھ میں فوت ہوئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ اور خراسان کا حکمران مقرر کیا تھا۔ ان کی شہادت تک وہاں حکمرانی کرتے رہے۔ جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے دوبارہ انہیں حکمران مقرر کر دیا۔ بڑے سخی اور کریم النفس تھے۔ ان کے مناقب بے شمار ہیں۔ خراسان کو

---

[1] حافظ علائی فرماتے ہیں: ''صحیح یہی ہے کہ یہ ابوعبداللہ الصنابحی عبدالرحمٰن بن عسیلۃ ہیں...... اور یہ صحابی نہیں ہیں۔'' (جامع التحصیل: ۴۰۹) حافظ ابن حجر نے فرمایا: ''یہ صحابی نہیں ہیں اور ابن قانع کو اس سلسلے میں وہم ہوا ہے۔'' الاصابة فی تمییز الصحابة (۴/ ۲۳۱) وقال فی التقریب: "ثقة من کبار التابعین۔"] تقریب التھذیب (۳۹۵۲) نیز دیکھئے موسوعة اقوال الامام احمد، ۲/ ۳۳۶؛ اسدالغابة لابن الاثیر، ۳/ ۳۷۱؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم، ۵/ ۲۹۵۴؛ الاستیعاب لابن عبدالبر، ۴/ ۱۷۰۶؛ کتاب الثقات لابن حبان، ۵/ ۷۴؛ الجرح والتعدیل، ۵/ ۲۶۲؛ التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمة، ۲/ ۸۷۱ وغیرہ۔

انہوں نے ہی فتح کیا تھا اور انہی کے دور میں کسریٰ قتل ہوا تھا۔ فارس، خراسان، اصفہان، کرمان اور حلوان کے بیشتر علاقے انہوں نے ہی فتح کیے تھے، بصرہ کی نہر بھی انہوں نے ہی کھدوائی تھی۔

عبداللہ بن عباس: نبی ﷺ کے عم زاد ہیں۔ آپ کی والدہ لبابہ بنت الحارث، ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔ نبی ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۳ سال اور بقول بعض ۱۵ یا دس سال تھی۔ امت کے بہترین فرد اور عالم تھے۔ نبی ﷺ نے ان کے حق میں حکمت، فقہ اور تفسیر کے علوم کی دعا فرمائی تھی۔

آپ نے دومرتبہ جبریل علیہ السلام کی زیارت کی۔ [1]

مسروق کا بیان ہے کہ ''جب میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو کہہ اٹھا کہ آپ سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت ہیں۔ (اسی طرح) آپ جب کلام کرتے تو میں کہہ اٹھتا کہ آپ سب سے زیادہ فصیح ہیں۔ آپ جب بیان کرتے تو میں کہہ اٹھتا کہ آپ سب سے بڑھ کر صاحبِ علم ہیں۔'' [2] سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کو اعزاز و تکریم سے نوازتے، اپنے قریب بٹھاتے اور جلیل القدر صحابہ کے ہوتے ہوئے آپ سے مشاورت کرتے۔ آخر عمر میں آپ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ ابن الزبیر کے دور میں ۷۱ برس کی عمر میں ۶۸ ھ میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے صحابہ کرام اور تابعین عظام نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کا رنگ گورا، قد طویل، جسم بھاری، خوبصورت، چہرہ خوب روشن تھا، آپ لمبے بال رکھتے اور انہیں مہندی سے رنگا کرتے تھے۔

عبداللہ بن عمر: عبداللہ بن عمر بن خطاب، قریش کی ایک شاخ بنی عدی میں سے ہیں، چھوٹی عمر میں مکہ میں ہی اپنے والد کے ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ کم سن ہونے کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ غزوۂ احد میں ان کی شرکت کے متعلق مختلف اقوال ہیں، صحیح قول کے مطابق آپ نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی۔ بیان کیا گیا ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو چھوٹا قرار دیا، البتہ غزوۂ احد میں شریک ہونے کی آپ کو اجازت مل گئی تھی یہ روایت بھی ہے کہ غزوۂ احد کے موقع پر آپ کی عمر چودہ برس تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنگ سے واپس بھیج دیا تھا، البتہ آپ غزوۂ خندق اور اس سے بعد میں ہونے والے تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ انتہائی پرہیزگار، صاحب علم، عابد، زاہد اور حد درجہ محتاط رہنے والے شخص تھے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے فرزند عبداللہ کے سوا ہم میں سے ہر آدمی دنیا کی طرف اور دنیا اس کی طرف مائل ہوگئی۔ [3] میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو پرہیزگار اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو عالم نہیں دیکھا۔ [4] نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زندگی میں ایک ہزار یا اس سے زائد غلاموں کو اپنی گرہ سے خرید کر آزاد کیا۔ [5] آپ کی ولادت نزولِ وحی سے ایک سال قبل ہوئی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی

---

[1] الطبقات الکبری لابن سعد، ۱/ ۱۲۹ وسنده ضعیف، ابومالک النخعی متروک ہے۔

[2] الاصابة، ٤/ ۱۲۸؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷۳/ ۱۹۶؛ سیراعلام النبلاء، ۳/ ۳۵۱، وسنده ضعیف، شریک القاضی اور اعمش دونوں مدلس ہیں۔ [3] حلیة الاولیاء: ۱/ ۲۹٤ وسنده صحیح سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۲۱۱، الاصابه: ٤/ ۱۰۷۔

[4] الاستیعاب لابن عبدالبر: ۳/ ۹۵۱، سیر اعلام النبلاء: ۳/ ۳۵۰ وسنده ضعیف، ابن جریج مدلس ہیں۔

[5] حلیة الاولیاء: ۱/ ۲۹٦ وسنده ضعیف، ابوحامد بن جبلہ مجہول ہے۔

شہادت سے تین ماہ بعد یا بقول بعض چھ ماہ بعد ۷۳ھ میں وفات پائی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو حل میں یعنی حدودِ حرم سے باہر لے جا کر دفن کیا جائے۔ مگر حجاج کی وجہ سے آپ کی اس وصیت پر عمل درآمد نہ ہو سکا، چنانچہ آپ کو وادی ذی طویٰ میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

وفات: حجاج نے ایک آدمی کو حکم دے رکھا تھا، چنانچہ اس نے اپنے نیزے کی انی کو زہر آلود کر کے راستے میں پھینک دیا، وہ آپ کے پاؤں پر لگ گئی۔ اسی زہر کے سبب آپ نے وفات پائی۔ حجاج کی آپ کے ساتھ عداوت کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن حجاج نے طویل خطبہ دیا اور نماز کو کافی مؤخر کر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے برسرِ عام کھڑے ہو کر فرمایا: ''سورج آپ کا انتظار نہیں کر رہا۔'' تو حجاج نے اسی بات کو عزت نفس کا بہانہ بنا لیا اور کہا: میرا جی چاہتا ہے کہ تمہاری بینائی ختم کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر تم ایسی حرکت کرو گے تو تم ایک احمق اور ظالم شخص ہو گے۔'' کہا جاتا ہے کہ آپ نے یہ بات حجاج کو سنا کر نہیں بلکہ اسے پوشیدہ طور پر کہی تھی جسے حجاج سن نہیں سکا تھا۔ حج کے موقع پر عرفہ اور دیگر مقامات پر جہاں جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے موقع پر تشریف لے جاتے، آپ حجاج سے پہلے وہاں جا پہنچتے تھے۔ حجاج کو یہ بات ناگوار گزرتی تھی۔ [1] آپ نے ۸۴ یا ۸۶ برس کی عمر میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص: آپ قریش کی ایک شاخ بنو سہم میں سے ہیں، اس لیے ''سہمی'' کہلاتے ہیں۔ آپ اپنے والد سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ کے والد آپ سے بارہ تیرہ سال بڑے تھے۔ آپ ایک عابد، عالم، حافظ اور لکھنے پڑھنے والے آدمی تھے۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے فرمودات (احادیث) لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں احادیث لکھنے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی۔

وفات: آپ کی وفات کے بارے میں اہل علم کے اقوال مختلف ہیں، ایک قول کے مطابق ۶۳ یا ۷۳ھ کے ماہ ذوالحجہ میں واقعہ حرہ کے دوران میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۶۷ھ میں مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۵۵ ہجری میں طائف میں وفات پائی اور بعض نے کہا: آپ ۶۵ھ کو مصر میں فوت ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ یعلیٰ بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ راتوں کے قیام کرتے، چراغ بجھا دیتے اور خشیت الٰہی کی وجہ سے روتے رہتے حتیٰ کہ آپ کی آنکھیں اندر کو دھنس گئیں۔ یعلیٰ بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ آپ کے لیے سرمہ تیار کیا کرتی تھیں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ ھذیل قبیلے سے ہیں۔ آپ قدیم الاسلام ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دار ارقم کو مرکز تبلیغ بنایا تو آپ اس سے پہلے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اسلام قبول کرنے والے چھٹے خوش نصیب ہیں، آپ کے اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے خاص مصاحبین میں شامل کر لیا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازداں، اور سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک، جوتوں اور طہارت کا بندوبست کرنے پر مامور تھے۔ [2] آپ نے حبشہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی۔ آپ کو غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی

---

[1] الاستیعاب لابن عبدالبر، ۳/ ۹۵۲، بدون السند۔ [2] صحیح بخاری: ۳۷۴۲۔

سعادت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میری امت کے لیے جو پسند کرے مجھے بھی امت کے لیے وہی پسند ہے اور یہ میری امت کے لیے جس چیز کو ناپسند کرے مجھے بھی امت کے لیے وہ ناپسند ہے۔ [1] آپ اپنی عادات، اخلاق واطوار میں رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ آپ کا جسم دُبلا، قد مختصر، رنگ گندمی اور جسم کمزور سا تھا۔ ایک عام لمبے قد کے بیٹھے ہوئے آدمی کے برابر کھڑے ہوتے تو آپ کا قد تقریباً اس کے برابر ہوتا۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اولیں دور میں آپ کو کوفہ کی قضاء اور بیت المال کی ذمہ داری سونپی گئی، پھر آپ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ ساٹھ سال سے زائد عمر پا کر ۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ سے ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام وتابعین عظام نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ: عبداللہ بن قرط بنو ازد کی ایک شاخ بنو ثمالہ سے ہیں۔ ان کا سابقہ نام شیطان تھا۔ نبی ﷺ نے اسے بدل کر آپ کا نام ''عبداللہ'' رکھا۔ آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ آپ کی احادیث ان کے ہاں زیادہ معروف ہیں، آپ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی طرف سے حمص کے امیر وحاکم مقرر تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ ۵۶ھ میں سرزمین روم میں مقتول ہو کر شہادت سے سرفراز ہوئے۔

قرط: ق پر پیش اور راء ساکن ہے۔

عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ: بنو بیاضہ میں سے ہیں۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ سے کتاب الدعاء میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن عن عبداللہ بن عنبسہ کے طریق سے ایک حدیث مروی ہے۔

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ: قبیلۂ بنو مزنیہ میں سے ہیں۔ آپ ان باسعادت صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کرنے کی فضیلت حاصل ہوئی۔ مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے، پھر وہاں سے بصرہ کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے۔ آپ ان دس اہم افراد میں سے ہیں جنہیں امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی تعلیم دین کے لیے بصرہ کی طرف روانہ کیا تھا۔ وہیں ۶۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ آپ سے بڑھ کر کوئی بزرگ بصرہ میں نہیں آیا۔

عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنو تمیم میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ چھوٹے ہی تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ زینب رضی اللہ عنہا آپ کو اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئی تھیں۔ آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور آپ کے حق میں دعا کی تھی۔ آپ چونکہ چھوٹے تھے، اس لیے آپ کی بیعت قبول نہیں کی تھی۔ آپ سے آپ کے پوتے زہرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلے بنو خطم کے فرد ہیں، سترہ سال کی عمر میں حدیبیہ میں شرکت سے سرفراز ہوئے۔ عبداللہ

---

[1] مسند البزار، البحر الزخار: ۵/ ۳۵۴ و سندہ ضعیف۔ محمد بن حمید ضعیف ہے۔

بن زبیر رضی اللہ عنہما کے عہد میں کوفہ کے امیر (حاکم) بھی رہے اور انہی کے دور میں کوفہ میں ہی وفات پائی۔ عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کاتب (سیکرٹری) تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند موسیٰ اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ آپ کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔ غزوۃ الرجیع میں قبیلہ بنولحیان کے مشرکین نے آپ کو شہید کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو بھیج کر آپ کے جسم اطہر کو محفوظ رکھا اور وہ لوگ آپ کا سر نہ کاٹ سکے۔ واقعہ یوں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کی ایک جماعت روانہ کی اور عاصم رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ دورانِ سفر میں یہ لوگ جب عسفان اور مکہ مکرمہ کے درمیان تھے کہ قبیلہ بنولحیان کے دوسو مسلح تیر اندازوں نے ان کا پیچھا شروع کر دیا۔ ان لوگوں نے ان کی کھجوروں کی گٹھلیوں کو دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ یہ یثرب کی کھجوریں ہیں، لہٰذا یہ لوگ مدینہ منورہ کے مسلمان ہیں۔ ان صحابہ نے یہ منظر دیکھا تو دشمن سے بچنے کی خاطر ایک بلند پہاڑی ٹیلے پر چڑھ گئے۔ دشمن نے ان کا گھیراؤ کر لیا اور کہا کہ ہم تمہیں جان کی امان دیتے ہیں تم لوگ ہتھیار پھینک کر نیچے اتر آؤ۔ عاصم رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! میں تو کسی کافر کی امان میں نہیں جاتا۔ یا اللہ! ہمارے متعلق اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دے۔ کفار نے تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ عاصم رضی اللہ عنہ اپنے چھ ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے عاصم رضی اللہ عنہ کی دعا قبول کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اندوہ ناک واقعہ کی اطلاع کر دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اس واقعہ سے آگاہ کیا۔ کفار قریش کو جب عاصم رضی اللہ عنہ کے قتل (شہادت) کا علم ہوا تو انہوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا، تا کہ وہ ان کے جسم کے اعضا کاٹ لائیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کی بہت سی مکھیاں بھیج دیں جنہوں نے آکر آپ کے جسم مبارک کو ڈھانپ لیا اور وہ لوگ اپنے اس برے ارادے کی تکمیل میں ناکام رہے۔ اسی لیے آپ کو ''حَمِیُّ الدبر'' یعنی ''شہد کی مکھیوں کے حصار میں محفوظ کیے جانے والے'' کہا جاتا ہے۔ [1]

عامر الرام رضی اللہ عنہ: الرام: رمیٰ یرمی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، اسکا معنی ماہر تیر انداز ہے۔ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے روایتِ حدیث کرنے کی سعادت وفضیلت حاصل ہے۔ ابومنظور رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: ان کی کنیت ابوعبداللہ اور نسبت ''العنزی'' ہے۔ حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۳۲ھ میں وفات پائی۔

عامر بن مسعود: [2] عامر بن مسعود بن امیہ بن خلف، قبیلہ بنوجمح کے فرد ہیں اور صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں۔ ان سے نمیر بن عریب نے روایت کی ہے۔ ترمذی نے کتاب الصوم میں آپ سے ایک روایت ذکر کی اور فرمایا: ''یہ حدیث مرسل ہے، کیونکہ عامر بن مسعود نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔'' [3] ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''یہ صحابی نہیں ہیں۔''

---

[1] دیکھئے صحیح بخاری: ٤٠٨٦۔ [2] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں ہیں۔ واللہ اعلم، دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری: ٨/ ١١٧، ٦/ ٤٥٠، تاریخ یحییٰ بن معین: ٢/ ٢٨٩؛ الثقات لابن حبان: ٧/ ٥٤٣؛ جامع التحصیل للعلائی، ١/ ٢٠٥، رقم: ٣٢٥ وغیرہ۔ [3] سنن الترمذی: ٧٩٧۔

عریب: عین پر زبر اور راء کے نیچے زیر ہے، اس کے بعد یاء اور آخر میں باء ہے۔

عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ: المزنی، اصحاب الشجرہ میں سے ہیں، یعنی ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی۔ بصرہ میں اقامت گزیں رہے۔ ان کی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباد بن بشر رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ آپ نے مدینہ منورہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ آپ کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ آپ جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ آپ سے انس رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن ثابت رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ پینتالیس سال کی عمر میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ عباد: عین پر زبر اور باء پر مشدد ہے۔

عباد بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: عباد: عین پر زبر اور باء پر تشدید ہے۔ مطلب: میم پر پیش، طاء پر تشدید اور زبر اور لام کے نیچے زیر ہے۔ آپ کا بدری صحابہ میں ذکر آیا ہے۔ آپ سے کوئی روایت معروف نہیں ہے۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ: عبادہ: عین پر پیش اور باء پر زبر ہے اور مخفف ہے۔

انصار کے قبیلے بنو سالم کے فرد ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نقیبوں میں سے ہیں جنہیں بیعت کے بعد آپ نے مدینہ منورہ میں نقیب مقرر کیا تھا۔ عقبہ میں ہونے والی پہلی اور دوسری دونوں بیعتوں میں شامل تھے۔ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے، بعد میں امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو سرزمین شام میں قاضی اور معلم کی حیثیت سے متعین فرما دیا تھا اور انہیں حمص میں رہائش رکھنے کا حکم دیا تھا۔ آپ بعد میں فلسطین چلے گئے، وہیں رملہ کے مقام پر بہتر سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ آپ کی والدہ بنو نمر بن قاسط قبیلے سے تھیں، وہ پہلی عرب خاتون ہیں جنہوں نے کعبہ مشرفہ پر حریر و دیباج اور مختلف قسم کے غلاف چڑھائے تھے۔ واقعہ یوں ہوا کہ آپ چھوٹی عمر میں لاپتہ ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ اگر آپ مل گئے تو وہ بیت اللہ پر غلاف چڑھائیں گی۔ آپ مل گئے تو انہوں نے اپنی نذر پوری کی آپ قبل از اسلام ایک بڑے رئیس تھے۔ سقایہ کی ذمہ داری تو معروف ہے، یعنی حجاج کرام کے پینے کے لیے اور دیگر ضروریات کی خاطر پانی کا انتظام کرنا۔

مسجد حرام کی آبادی اور انتظامات جسے "عمارۃ المسجد الحرام" کہا جاتا تھا، یہ آپ کے ذمے تھی، آپ لوگوں کو تلقین کیا کرتے تھے کہ مسجد حرام میں اچھے کام کر کے اسے آباد کریں اور یہاں غلط کاموں کے ارتکاب سے اجتناب کریں۔

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے ستر غلاموں کو آزاد کیا۔ واقعہ فیل سے ایک سال پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔ اور اٹھاسی سال کی عمر میں ۳۲ھ میں بارہ رجب کو جمعہ کے دن وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

آپ قدیم الاسلام ہیں، البتہ آپ نے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کیا تھا۔ غزوۂ بدر میں مشرکین کے ساتھ بادلِ نخواستہ آئے

تھے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرما دیا تھا کہ تم میں سے کسی کا عباس رضی اللہ عنہ سے مقابلہ ہو تو وہ انہیں قتل نہ کرے۔ انہیں مجبور کر کے ساتھ لایا گیا ہے۔ ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں اسیر بنایا تھا۔ چنانچہ یہ اپنا فدیہ ادا کر کے مکہ مکرمہ واپس چلے گئے اور بعد ازاں وہاں سے ہجرت کر کے عازم مدینہ منورہ ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوالہیثم ہے۔ بنوسلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ معروف شاعر ہیں۔ آپ کا شمار مؤلفۃ القلوب میں ہوتا ہے، یعنی ایسے لوگ جن کی تالیف قلبی کی خاطر مسلمانوں کی طرف سے مالی تعاون کیا گیا تھا، تاکہ وہ اسلام قبول کر لیں یا مسلمانوں کو تحفظ دیں۔ فتح مکہ سے کچھ عرصہ بیشتر اسلام قبول کیا اور اس کے بعد ان کا اسلام خوب رہا۔ یہ اس قدر سلیم الطبع تھے کہ اسلام سے قبل جاہلیت میں ہی اپنے اوپر شراب کو حرام کر رکھا تھا۔ آپ سے آپ کے فرزند کنانہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ کِنانہ: کاف کے نیچے زیر ہے اور اس کے بعد دونوں کے درمیان الف ہے۔

عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم، قریشی ہیں۔ مدینہ منورہ میں سکونت پذیر رہے۔ بعد ازاں وہاں سے نقل مکانی کر کے دمشق چلے گئے۔ وہیں ۶۲ ھ میں وفات پائی۔ آپ سے عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن محصن رضی اللہ عنہ: انصار کی ایک شاخ بنوخطم میں سے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول و معروف ہیں۔ آپ کے بیٹے سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ آپ سے مروی احادیث کو مرسل شمار کرتے ہیں۔

عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ: عبید اللہ بن خالد، السلمی، البہزی، المہاجری، کوفہ میں سکونت پذیر رہے۔ کوفیوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عتّاب بن اَسید رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنوامیہ میں سے ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی موقع پر حنین کی طرف جاتے ہوئے آپ کو مکہ کی نظامت سنبھال دی۔ رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک آپ اس ذمہ داری کو ادا کرتے رہے۔ بعد ازاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو اس ذمہ داری پر برقرار رکھا۔ بالآخر آپ نے مکہ مکرمہ میں ہی ۱۳ھ میں عین اس دن وفات پائی جس دن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے۔ آپ قریش کے سرداروں اور بڑے لوگوں میں سے تھے۔ آپ سے عمرو بن ابی عقرب رحمۃ اللہ علیہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عتّاب: عین پر زبر اور تاء پر تشدید ہے۔

اَسید: ہمزہ پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

عتبہ بن اسید رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوبصیر ہے۔ بنوثقیف قبیلے سے تعلق ہے۔ قبیلہ بنوزہرہ کے حلیف تھے، آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر کے رسول اللہ ﷺ کی صحبت کے شرف سے بازیاب ہوئے۔ غزوۂ حدیبیہ کے ضمن میں ان کا ذکر آتا ہے۔ یہ وہی صاحب ہیں جن کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: "اس کی ماں کا بھلا ہو، یہ ہمارے اور قریش کے درمیان لڑائی بھڑکانے والا ہے،

اگر کوئی اسے مل جائے۔ [1] کوئی ایسا شخص ہو جو اسے قریش کے حوالے کر آئے۔'' رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہی ان کی وفات ہوئی۔

اسید: ہمزہ پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ: [2] ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے والد کا نام ''الندر'' لکھا ہے، انہوں نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک عتبہ بن عبد اور عتبہ بن الندر دو الگ الگ شخص ہیں۔ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان پہلے قول کی طرف ہے کہ ان کا صحیح نام عتبہ بن الندر ہے۔ البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حاتم رازی انہیں دو اشخاص ذکر کرتے ہیں۔ عتبہ کا پہلا نام ''عتلہ'' تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے ''عتبہ'' رکھا۔ انہوں نے غزوۂ خیبر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔ ۹۴ سال کی عمر میں ۸۷ھ میں حمص میں ان کا انتقال ہوا۔ واقدی کے قول کے مطابق یہ سرزمین شام میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی ہیں۔

عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ: بنو مازن قبیلے سے ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ انہوں نے پہلے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف، پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، بدری صحابی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان سے پہلے چھ افراد اسلام قبول کر چکے تھے اور یہ اسلام قبول کرنے والے ساتویں فرد تھے۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بصرہ کا منتظم مقرر کیا تھا۔ یہ اپنی ذمہ داری چھوڑ کر واپس آ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دوبارہ اسی ذمہ داری پر تعینات کر دیا تھا۔ یہ واپس جاتے ہوئے راستے میں ہی وفات پا گئے۔ یہ ۱۵ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۷ برس تھی۔ آپ سے خالد بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عدّا ابن خالد رضی اللہ عنہ: عدّا ابن خالد بن ہوذہ، بنو عامر قبیلے کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔ بادیہ نشین تھے۔ ان سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے ابورجاء وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عدّا: عین پر زبر اور دال پر تشدید ہے۔

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ: عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو طے کے فرد ہیں۔ آپ کے والد حاتم طائی سخاوت اور مہمان نوازی میں معروف اور ضرب المثل ہیں۔ ۷ھ میں محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ کوفہ میں اقامت گزیں ہوئے اور وہیں سکونت رکھی۔ جنگ جمل میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ اسی جنگ میں آپ کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی۔ صفین اور نہروان کی جنگوں میں بھی شریک رہے۔ آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی اور ۶۷ھ میں کوفہ میں ہی فوت ہوئے۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ آپ کی وفات ''قرقیسیا'' نامی شہر میں ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ: عمیرہ: عین پر زبر اور میم کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔ آپ کا تعلق بنو کندہ سے تھا اور حضر موت کے باشندے تھے۔ کوفہ میں رہائش پذیر رہے، بعد ازاں الجزیرہ میں نقل مکانی کر گئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ سے قیس بن ابی حازم

---

[1] صحیح بخاری: ۲۷۳۱۔

[2] دیکھئے التقریب: ۴۴۳۶؛ الجرح والتعدیل: ۶/ ۳۷۴؛ التاریخ الکبیر: ۶/ ۵۲۱؛ الاستیعاب لابن عبدالبر: ۳/ ۱۰۳۱۔

وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابونجیح ہے۔نجیح: نون پر زبر،جیم کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔بنوسلمہ کے قبیلے میں سے تھے۔آپ اہل صفہ میں سے ہیں۔سرزمین شام میں رہائش رکھی اور تادم واپسیں وہیں قیام پذیر رہے۔آپ کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔آپ سے ابوامامہ اور بہت سے تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ: آپ سے آپ کے صاحب زادے ''طرفہ'' نے روایتِ حدیث کی ہے، جنگ کلاب (کاف پر پیش) میں آپ کی ناک کٹ گئی تھی۔آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ناک بنوانے کی اجازت دی تھی۔اس میں بدبو پیدا ہوگئی تو آپ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ [1]

عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ: انہیں امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں قضاء کی ذمہ داری سونپی تھی۔آپ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول اور معروف ہیں۔بعض تذکرہ نگاروں نے کہا: آپ کا صحیح نام عروہ بن جعد نہیں بلکہ عروہ بن ابی الجعد ہے۔آپ سے شعبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: یہ وہی معروف عروہ بن مسعود ثقفی ہیں جو صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذاکرات کرنے آئے تھے۔جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ طائف سے واپس تشریف لائے تو ۹ھ میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا۔آپ کی زوجیت میں بہت سی خواتین تھیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ان میں سے کوئی سی چار کا انتخاب کرکے باقی بیویوں کو طلاق دے دو۔'' [2] قبول اسلام کے بعد انہوں نے اپنے علاقے اور قبیلے میں واپس جانے کی اجازت طلب کی۔واپس جاکر انہوں نے اپنی قوم کو قبول اسلام کی دعوت دی،قوم نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا۔فجر کے وقت انہوں نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر اذان کہی اور توحید و رسالت کی گواہی دینے کا اعلان کیا تو ان کی قوم کے ایک آدمی نے دور سے نشانہ باندھ کر آپ کو تیر کے وار سے قتل کردیا اور اس طرح آپ شہادت سے سرفراز ہوکر اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جنت میں جا بسے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ''عروہ کی مثال سورہ یٰسین میں مذکور اس شخص کی مانند ہے جس نے اپنی قوم کو اللہ عزوجل کے دین کی دعوت دی تھی اور لوگوں نے اسے شہید کردیا تھا۔'' [3]

عطیہ بن قیس رضی اللہ عنہ: بنوسعد قبیلے کے فرد ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ سے روایتِ حدیث کی سعادت سے بہرہ مند ہیں۔اہل یمن اور اہل شام نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عطیہ بن بُسر رضی اللہ عنہ: بنومازن قبیلے کے فرد ہیں۔عبداللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ ان کے بھائی ہیں۔امام ابوداود نے السنن میں ان دونوں بھائیوں سے ایک حدیث روایت کی ہے۔وہاں ان کا ذکر ناموں کی صراحت کے بغیر ''ابنی بسر'' (''بسر کے دو بیٹے'') کے الفاظ سے ہے۔یہ حدیث کتاب الطعام میں مکھن اور کھجور اکٹھی کھانے کے بارے میں ہے۔آپ سے مکحول رحمۃ اللہ علیہ نے روایتِ

[1] دیکھئے سنن ابی داود: ۴۲۳۲ و سندہ حسن۔ [2] سنن ابی داود: ۲۲۴۱ و سندہ ضعیف/ ابن ابی لیلیٰ ضعیف اور حمیضہ مستور ہے۔
[3] المصنف لابن ابی شیبہ: ۵/ ۴۲۱ و سندہ ضعیف، سعید بن ابی عروبہ مدلس ہیں۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۴۰۷، عثمان الجزری متکلم فیہ ہے۔

حدیث کی ہے۔

عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ: آپ بنوقریظہ کے قیدیوں میں سے ہیں۔ان کا ذکر اسی طرح آیا ہے۔ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''مجھے ان کے والد کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔'' آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔آپ سے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ: قریشی ہیں۔۶۳ھ کو افریقہ میں بربر کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش فرمایا۔آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔آپ کی حدیث تعبیر الرؤیا میں مروی ہے۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ: الجہنی، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقبہ بن ابی سفیان کے بعد مصر کے حکمران مقرر ہوئے۔ بعد میں انہیں معزول کر دیا گیا تھا۔۵۸ھ میں آپ نے مصر میں ہی وفات پائی۔آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ: قریشی ہیں۔فتح مکہ کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔اہل مکہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابومسعود ہے۔بہرۂ میم میں ان کا ذکر آئے گا۔

عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنواسد سے ہیں، بنوامیہ کے حلیف تھے۔آپ نے غزوہ بدر میں شریک ہوکر بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔اسی غزوہ میں آپ کی تلوار ٹوٹ گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو لکڑی کی ایک چھڑی عطا فرمائی تھی جو آپ کے ہاتھ میں جاتے ہی تلوار بن گئی۔آپ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔عہد صدیقی میں ۴۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔آپ سے ابو ہریرہ، ابن عباس، آپ کی ہمشیرہ ام قیس رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں۔

عکاشہ: عین پر پیش، کاف مشدّد یا مخفف (دونوں طرح پڑھنا درست ہے) اس کے بعد شین ہے۔

محصن: میم کے نیچے زیر، اس کے بعد حاء ساکن، پھر صاد پر زبر اور آخر میں نون ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے سامنے بہت سی امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ تو بہت بڑی جماعت ہے اور کسی کے ساتھ ایک ایک دو دو آدمی ہیں، میں نے ایک نبی ایسا بھی دیکھا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا۔اسی اثناء میں میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت نمودار ہوئی۔ میں نے سمجھا کہ یہ میری امت ہے، لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔پھر میں نے ایک اور بہت بڑی جماعت دیکھی، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے۔ان میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔'' اتنا ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر گھر تشریف لے گئے اور صحابہ کرام ان خوش نصیب ستر ہزار افراد کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے لگے۔بعض نے کہا: شاید یہ وہ خوش نصیب لوگ ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔اور بعض نے کہا: شاید یہ وہ لوگ ہوں جو عہد اسلام میں متولّد ہوئے، اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔اس کے علاوہ بھی انہوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے

آئے۔ صحابہ کرام نے آپ کو اپنی گفتگو اور آراء سے آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو دم کراتے ہیں نہ علاج کی غرض سے اپنے جسم کو داغتے ہیں اور نہ فال نکالتے ہیں، بلکہ وہ صرف اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہیں۔ یہ سن کر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان خوش نصیب لوگوں میں سے بنائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہی میں سے ہو۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر یہی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: ''اس دعا میں عکاشہ رضی اللہ عنہ تم پر سبقت لے گیا۔'' ❶

عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل: ابوجہل کا نام عمرو بن ہشام ہے۔ یہ قریش کی ایک شاخ بنومخزوم کے قبیلے کے لوگ ہیں۔ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا اور عکرمہ بھی اس عداوت میں باپ سے کچھ کم نہ تھا۔ عکرمہ، ایک مشہور شہسوار تھا۔ فتح مکہ کے دن جان بچا کر مکہ مکرمہ سے فرار ہو کر سرزمین یمن میں جا بسا تھا، بعد میں اس کی اہلیہ ام حکیم بنت الحارث اس کے پاس جا کر اسے واپس لائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ اسے دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوار ہو کر بھاگ جانے والے اور اب ہجرت کر کے آنے والے کو خوش آمدید۔'' ❷ چنانچہ اس نے فتح مکہ کے بعد ۸ھ میں اسلام قبول کیا اور اچھی زندگی گزاری۔ ۶۲ سال کی عمر میں ۱۳ھ کو جنگ یرموک میں جام شہادت پی کر اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوئے۔ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ابوجہل کے لئے کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے تعجب کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا اظہار کیا۔ جب عکرمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ! یہ اس خواب کی تعبیر ہے۔ ❸ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکوہ کیا کہ وہ جب مدینہ منورہ کی گلیوں میں سے گزرتے ہیں تو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد آپ نے فرمایا: ''لوگ سونے چاندی کی کان کی مانند ہیں۔ جو لوگ قبل از اسلام اچھے ہوں وہ حسب سابق اب بھی اچھے ہی ہیں۔'' ❹

العلاء الحضرمی رضی اللہ عنہ: حضرمی کا نام عبداللہ ہے۔ حضرموت کے باشندے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بحرین کا عامل (منتظم) مقرر فرمایا تھا۔ بعد میں امیر المومنین سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں اس منصب پر بحال رکھا۔ تا آنکہ ۱۴ھ میں ان کی وفات ہوگئی۔ سائب بن یزید وغیرہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنولیث کے فرد ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی۔ غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔ عبدالملک بن مروان کے عہد میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے عمر رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

❶ صحیح البخاری، : ۵۷۰۵: ۵۷۵۲؛ صحیح مسلم: ۲۲۰۔ ❷ سنن الترمذی: ۲۷۳۵ و سندہ ضعیف۔ سفیان ثوری اور ابواسحاق دونوں مدلس ہیں، نیز انقطاع بھی ہے۔ ❸ المستدرك للحاکم: ۵۰۶۱؛ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۳/ ۳۰۰ و سندہ ضعیف۔ یعقوب بن محمد الزہری ضعیف ہے۔ ❹ المستدرك: ۵۰۶۱ و سندہ ضعیف/ حوالہ سابق۔ **تنبیہ**: ''جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں، جبکہ انہیں دین کی سمجھ آ جائے''۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ دیکھئے صحیح بخاری: ۳۳۵۳ وغیرہ۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ: بنوعنس کے فرد ہیں۔قبیلہ بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام اور حلیف تھے۔عمار کے والد یاسر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ہمراہ اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں مکہ مکرمہ آئے تھے، حارث اور مالک تو یمن واپس چلے گئے، جبکہ یاسر نے مکہ مکرمہ میں ہی رہائش رکھ لی اور ابوحذیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے۔ابوحذیفہ نے ان کی شادی اپنی ایک لونڈی سے کردی۔ جس کا نام سمیہ تھا۔ان کے بطن سے عمار متولد ہوئے۔ابوحذیفہ نے انہیں آزاد کردیا،اس طرح عمار مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اور ان کے والد حلیف تھے۔عمار قدیم الاسلام ہیں۔آپ ان کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جنہیں مکہ مکرمہ میں قبول اسلام کی پاداش میں کفار کی طرف سے بہت زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں،تاکہ یہ اسلام چھوڑ دیں۔مشرکین نے انہیں آگ کے عذاب بھی دیئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرتے اور اپنا ہاتھ مبارک ان کے جسم پر رکھ کر فرماتے: ''اے آگ! عمار کے لیے اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جس طرح تو ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوئی تھی۔ [1] آپ اولیں مہاجرین میں سے ہیں۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور خوب خوب دادِ شجاعت دی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ''الطیب المطیب'' (پاکیزہ، پاک کیا ہوا) کا لقب دیا۔ [2] جنگ صفین میں ۳۷ہجری کو ۹۳ سال کی عمر میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔آپ سے سیدنا علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم جیسے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ: بنوکلاب کے فرد ہیں،آپ کے بیٹے سلیمان نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن الاخطب رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔اپنی کنیت ابوزید سے معروف ہیں۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا اور آپ کے حق میں حسن وجمال کی دعا کی تھی۔کہا جاتا ہے کہ آپ سو سال کی عمر کو پہنچ گئے،لیکن آپ کے سر اور داڑھی کے چند ہی بال سفید ہوئے تھے۔آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اور آپ سے ابوقلابہ، انس بن سرین اور یزید الرشک جیسے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ: ضمری، ضاء پر زبر اور میم ساکن ہے۔غزوۂ بدر اور احد میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے۔بعدازاں جب مسلمان غزوۂ احد سے واپس لوٹے تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔آپ عرب کے مشہور ومعروف لوگوں میں سے تھے۔آپ قبول اسلام کے بعد سب سے پہلے بیر معونہ والے غزوے میں شریک ہوئے۔عامر بن طفیل نے آپ کو قید کرلیا اور آپ کے پیشانی کے بال کاٹ کر آپ کو آزاد کردیا۔۶ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نجاشی حبشہ کے نام ایک خط دے کر روانہ کیا جس میں اسے قبول اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔چنانچہ نجاشی نے اسلام قبول کرلیا تھا۔آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔آپ کے بیٹوں جعفر اور عبداللہ کے علاوہ آپ کے برادر زادے زبرقان بن عبداللہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔۶۰ھ میں عہد معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔زبرقان: زاء کے نیچے زیر، باء ساکن، راء کے نیچے زیر، پھر قاف اور آخر میں نون ہے۔

عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ: القرشی المخزومی۔ام المومنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں،اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ابووائل

---

[1] الطبقات الکبری، ۳/ ۲۴۸؛ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۳/ ۳۷۲، اس کی سند ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[2] سنن الترمذی: ۳۷۹۸؛ سنن ابن ماجہ: ۱۴۶ وھو حسن۔

شقیق بن سلمہ اور ابواسحاق السبیعی نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن حریث: قریش کی ایک شاخ بنومخزوم کے فرد ہیں۔ آپ کو نبی ﷺ کی زیارت اور آپ سے احادیث کے سماع کا شرف حاصل ہے۔ نبی ﷺ نے آپ کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور آپ کے حق میں برکت کی دعا فرمائی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ نبی ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے اس وقت یہ بارہ سال کے تھے۔ آپ کوفہ میں مقیم رہے اور وہیں ۸۵ھ میں وفات پائی۔ آپ کوفہ کے امیر بھی رہے ہیں۔ آپ کے بیٹے جعفر اور دوسرے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالضحاک ہے۔ پندرہ سال کی عمر میں سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ نبی ﷺ نے دس ہجری میں آپ کو نجران کا عامل (منتظم) بنا کر بھیجا تھا۔ آپ نے ۵۳ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ: قریشی ہیں۔ آپ کو دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت ملی۔ جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے وفد کے ساتھ خیبر کے موقع پر حبشہ سے مدینہ منورہ آئے اور یہیں مقیم رہے۔ ۱۳ھ میں سرزمین شام میں خلعتِ شہادت سے ہمکنار ہوئے۔

عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنوجرم کے فرد ہیں۔ یہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھے ہوئے تھے، اس لیے نبی ﷺ کے عہد میں آپ کے حکم سے انہیں ان کی قوم کا امام مقرر کیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اپنے والد کے ہم راہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے بصرہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ آپ سے بہت سے تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسلمانوں کے قافلے، وفود اور افراد ہمارے قبیلے کے پاس سے گزرا کرتے اور ہم ان سے قرآن مجید سیکھ لیا کرتے تھے۔ جب میرے والد نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو وہ تمہیں نماز پڑھایا کرے۔'' دیکھا تو مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔ چنانچہ میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی۔ [1]

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنوسہم میں سے ہیں۔ ہجرت کے پانچویں سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ بعض نے کہا: ہجرت کے آٹھویں سال آپ نے اسلام قبول کیا۔ آپ خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ہمراہ آئے اور سب نے اکٹھے اسلام قبول کیا۔ نبی ﷺ نے آپ کو عمان کا منتظم مقرر کیا تھا اور آپ نبی ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک اپنی اس ذمہ داری کو نبھاتے رہے۔ بعد میں سیدنا عمر، عثمان اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے زمانوں میں بھی انتظامی امور کی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ آپ نے ہی امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مصر فتح کیا اور عمر رضی اللہ عنہ کی وفات تک آپ ہی وہاں عامل رہے۔ ان کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی چار سال تک آپ کو اس ذمہ داری پر بحال رکھا، پھر آپ کو وہاں سے معزول کر دیا گیا۔ بعد میں جب معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے مصر کا علاقہ آپ کے حوالے کر دیا تھا۔ آپ نے نوے سال کی عمر میں ۴۳ھ کو مصر میں ہی وفات پائی۔ آپ کے بعد آپ کا بیٹا مصر کا حاکم ہوا۔

---

[1] سنن النسائی حدیث: ۷۹۰ و سندہ صحیح۔

عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابونجیح ہے۔نون پر زبر، جیم کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔عَبَسہ ،عین اور باء پر زبر اور اس کے بعد سین ہے۔بنو سلیم قبیلے کے فرد ہیں۔اسلام کے اولیں زمانے میں ہی قبول اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے۔کہا جاتا ہے کہ آپ اسلام قبول کرنے والے چوتھے فرد ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: ''تم اپنے علاقے میں واپس چلے جاؤ، جب تمہیں ہمارے غلبے اور کامیابی کی اطلاع ملے تو دوبارہ آ جانا۔'' [1] یہ جا کر اپنی قوم اور علاقے میں مقیم رہے، تا آنکہ غزوۂ خیبر ہوا۔ یہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ آ گئے اور وہیں مقیم رہے۔آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آپ سہیل بن عمرو العامری کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں۔ مدینہ منورہ میں مقیم رہے، آپ کی صلبی اولاد نہیں تھی۔مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمرو بن عوف مُزَنی رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو مزن یا بنو مزینہ کے فرد ہیں۔قدیم الاسلام ہیں۔سورۃ المائدہ کی آیت:

﴿وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ﴾ [2]

''اور ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کی خدمت میں آتے ہیں، تا کہ آپ انہیں سواری عنایت فرما دیں اور آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تمہیں سواری کے طور پر دینے کو کچھ نہیں پاتا تو وہ رنج و غم کی وجہ سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انہیں خرچ کرنے کے لیے کچھ بھی میسر نہیں۔''

مذکورہ بالا آیت آپ ہی کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ [3] آپ نے مدینہ منورہ میں رہائش رکھی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری زمانے میں یہیں وفات پائی۔آپ کے بیٹے عبداللہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ: بنو خزاعہ کے فرد ہیں، آپ کو صحابیِ رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔آپ سے جبیر بن نفیر، رفاعہ بن شداد اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔۵۱ھ میں موصل میں قتل ہوئے۔

عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو جہینہ میں سے ہیں۔آپ کی کنیت ابومریم ہے۔بعض نے کہا: آپ ازدی ہیں۔آپ نے اکثر غزوات میں شرکت کی سرزمینِ شام میں مقیم رہے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں وفات پائی۔آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ: بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کا نام عبداللہ بن عمرو ذکر کیا ہے۔قریش کی ایک شاخ بنو عامر میں سے ہیں۔ نابینا تھے۔آپ کی شہرت ''ابن ام مکتوم'' کی نسبت سے ہے۔ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔آپ ام المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا

---

[1] الاستیعاب لابن عبدالبر، ۳/ ۱۱۹۳؛ اسدالغابة لابن الاثیر، ٤/ ۲۳۹، بدون السند۔ [2] ۹/ التوبة:۹۲۔

[3] اس سلسلے میں صحیح یہ ہے کہ یہ آیت قبیلہ بنو مزینہ کے بارے میں نازل ہوئی۔دیکھئے تفسیر طبری، ٦/ ۹۲ وغیرہ۔

کے خالہ زاد یا ماموں زاد تھے۔ مکہ مکرمہ میں اسلام کے اولیں دور میں مسلمان ہوئے۔ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آنے والے اولیں مہاجرین میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کئی دفعہ مدینہ منورہ میں اپنے نائب اور قائم مقام کی حیثیت سے تعینات فرمایا۔ آخری دفعہ آپ کو حجۃ الوداع کے موقع پر مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ مدینہ منورہ میں اور بقول بعض قادسیہ میں شہادت پائی۔

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ: قبیلہ عبدالقیس کے فرد ہیں۔ آپ سے حسن بصری اور دوسرے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ تغلب: تاء پر زبر، اس کے بعد غین ساکن ہے۔

عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنوتمیم میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے فرزند عبید اللہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ اپنی قوم کے صدقات لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ عکراش۔ عین کے نیچے زیر، اس کے بعد کاف ساکن، پھر راء اور آخر میں شین ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ: بنوخزاعہ کی ایک شاخ بنوکعب میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابونُجید ہے۔ خیبر والے سال دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، بصرہ میں مقیم رہے، تا آنکہ ۵۲ھ میں وہیں فوت ہوئے۔ اصحاب علم وفضل میں سے تھے۔ آپ نے اپنے والد کی معیت میں اسلام قبول کیا۔ آپ سے ابورجاء، مطرف، زرارہ بن ابی اوفی اور دوسرے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عمیر مولیٰ آبی اللحم رضی اللہ عنہ: بنوغفار میں سے ہیں، حجازی ہیں۔ اپنے مولیٰ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا اور انہیں یاد بھی رکھا۔ آبی اللحم: شروع میں ہمزہ اس پر زبر، اس کے بعد الف، پھر باء ہے۔ یہ اِبٰی یَاْبٰی سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

عمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ اسی غزوۂ میں جام شہادت نوش فرما کر خلد بریں میں جا پہنچے۔ خالد بن الاعلم نے آپ پر وار کیا تھا، کتاب الجہاد میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انصار میں سب سے پہلے آپ ہی مرتبہ شہادت پر سرفراز ہوئے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ: بنواشجع میں سے ہیں۔ سب سے پہلے غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے، فتح مکہ کے موقع پر آپ کی قوم/ قبیلے کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں تھا، سرزمین شام میں مقیم رہے، اور ۷۳ھ میں وہیں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنواوس میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک تھے۔ غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ عہد رسالت میں اور بقول بعض عہد فاروقی میں مدینہ منورہ میں ۶۵ یا ۶۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ: ابوالدرداء کی کنیت سے معروف ہیں۔ اس سے قبل بہرۂ دال میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

عویمر بن ابیض رضی اللہ عنہ: بنوعجلان میں سے ہیں۔ انصار کے حلیف تھے۔ لعان کے واقعہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ طبری نے لکھا ہے

کہ واقعہ لعان والے صحابی کا نام عویمر بن حارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان ہے۔
عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ: بنوتمیم کی ایک شاخ بنومجاشع میں سے ہیں۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم ساتھی تھے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔
عصام مُزَنی رضی اللہ عنہ: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور آپ سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ آپ قلیل الحدیث صحابی ہیں۔ آپ سے مروی حدیث ترمذی اور ابوداود نے کتاب الجہاد میں روایت کی ہے۔ [1]
عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ: انصار کی ایک شاخ بنوخزرج کے قبیلے بنوسالم میں سے ہیں اور بدری صحابی ہیں۔ آپ سے انس رضی اللہ عنہ اور محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں فوت ہوئے۔
عمارہ بن خزیمہ [2]: عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری صحابی ہیں۔ اپنے والد اور دوسرے حضرات سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ عمارہ: عین پر پیش، اور میم مخفف ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اہل علم متردّد ہیں۔
عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ: بنوثقیف میں سے ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسروں لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔
عمارہ: عین پر پیش اور میم مخفف ہے۔
عُرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ: بنوکندہ میں سے ہیں۔ آپ سے آپ کے بھتیجے عدی اور دوسرے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔
عُرس: عین پر پیش، راء ساکن اور آخر میں سین ہے۔
عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنومخزوم کے فرد ہیں۔ ابوجہل کے مادری بھائی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم کو مرکزِ تبلیغ بنانے سے پہلے اسلام قبول کیا۔ پہلے حبشہ کی طرف، پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے موقع پر آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے رفیق سفر تھے۔ ہشام کے بیٹے حارث اور ابوجہل نے آ کر آپ سے کہا کہ اس کی والدہ نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ جب تک اس کو نہ دیکھے گی وہ نہ تو سائے میں بیٹھے گی اور نہ سر پر تیل لگائے گی۔ یہ ان کے ساتھ واپس آ گئے تو انہوں نے انہیں قید کر دیا اور مکہ میں محبوس رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عرصہ تک قنوت نازلہ میں ان کے حق میں رہائی ونجات کی دعا کرتے رہے کہ یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دلا دے۔ سرزمین شام میں جنگ یرموک میں شہادت پائی۔ آپ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔
عیاش: عین پر زبر، باء مشدد اور آخر میں شین ہے۔
عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ الغطیفی: فتح مصر کی مہم میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

[1] سنن ابی داود: ٦٦٣٥؛ سنن الترمذی: ١٥٤٩ وسندہ ضعیف ابن عصام مجہول الحال ہے۔
[2] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التقریب: ٤٨٤٤؛ الکاشف: ٤٠٠٦؛ الثقات للعجلی: ١٣٢٥؛ الجرح والتعدیل: ٦/ ٣٦٥؛ مشاہیر علماء الامصار لا بن حبان: ١/ ١١٥ وغیرہ۔

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ: عامر بن عبداللہ بن الجراح، قریش کے قبیلے بنوفہر میں سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی محفل میں جن دس صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دی تھی، ان میں آپ بھی شامل ہیں۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ((امین هذه الامة)) یعنی ''اس امت کے امین ترین شخص'' کا لقب دیا۔ [1] آپ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی معیت میں اسلام قبول کیا تھا۔ جب مسلمانوں نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی آپ بھی ان مہاجرین میں شامل تھے۔ تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بالخصوص غزوۂ احد میں جب انتہائی مشکل مرحلہ آیا تھا تو آپ ثابت قدم رہنے والوں میں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی میں اس دن جب خود کی دو کڑیاں دھنس گئی تھیں، تو آپ نے دانتوں سے زور لگا کر انہیں نکالا جس کی وجہ سے آپ کے سامنے والے دو دانت شہید ہو گئے تھے۔ آپ کا قد خاصا طویل، چہرہ معروف اور داڑھی کے بال مختصر تھے۔ اردن میں ۱۸ھ میں طاعون عمواس کے دوران میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ بیسان میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا نسب فہر بن مالک پر جا کر ملتا ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ: آپ کا نام مِقسم بن ربیع اور بقول بعض لقیط بن ربیع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفار کی طرف سے شریک تھے۔ رہائی پا کر مکہ مکرمہ لوٹ گئے اور بعد ازاں ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ از حد عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ خلافت صدیقی میں جنگ یمامہ کے دوران میں شہادت سے ہمکنار ہوئے، ابن عباس، ابن عمر اور ابن العاص رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ مِقسم: میم کے نیچے زیر، قاف ساکن اور اس کے بعد سین پر زبر ہے۔

ابوعیاش رضی اللہ عنہ: آپ کا نام زید بن ثابت ہے۔ انصار کی ایک شاخ بنوزرقہ میں سے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۴۰ھ کے بعد وفات پائی۔

ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ: ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ، بنومخزوم میں سے ہیں۔ بعض نے آپ کا نام عبدالحمید اور بعض نے احمد بیان کیا ہے۔ بعض تذکرہ نگاروں نے کہا: آپ کی یہ کنیت ہی آپ کا نام ہے۔ بعض روایات میں آپ کا ذکر ابوحفص بن مغیرہ بھی آیا ہے۔

ابوعبس عبدالرحمٰن بن [جبر] رضی اللہ عنہ: [2] انصار کے قبیلے بنوالحارث میں سے ہیں۔ نام کے بجائے کنیت سے معروف ہیں۔ غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ۳۴ھ کو مدینہ منورہ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ عبایہ بن رافع بن خدیج نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عَبس: عین پر زبر، باء مخفف، اور پر زبر اور آخر میں سین ہے۔ عبایہ: عین اور باء پر زبر، باء مخفف، اور الف کے بعد یاء ہے۔

ابوعسیب رضی اللہ عنہ: ان کا نام احمر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ مسلم بن عبید نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ عسیب: عین پر زبر، سین مخفف، اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں باء ہے۔

---

[1] صحيح بخاري: ٤٣٨٩۔ [2] مطبوع میں ''عبدالرحمٰن بن جبیر'' چھپا ہے، جبکہ صحیح عبدالرحمٰن بن جبر ہے۔

تابعین

عبداللہ بن بریدہ: [1] قبیلۂ بنواسلم کے فرد ہیں۔مرو کے قاضی تھے۔مشہوراور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔انہوں نے اپنے والداور دیگر بہت سے صحابہ کرام سے سماعِ حدیث کیا۔آپ سے ابن سہل اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔مرو میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

عبداللہ بن ابی بکر: [2] بن محمد بن عمرو بن حزم الانصاری المدنی، مدینہ منورہ کے ایک نمایاں تابعی عالم ہیں۔آپ نے انس بن مالک، اورعروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اورآپ سے زہری، مالک بن انس، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔کثیرالحدیث اورانتہائی سچے آدمی تھے۔امام احمد بن حنبل نے کہا: ''آپ سے مروی احادیث بے علم لوگوں کے لیے شفاء ہیں۔'' ☆ آپ نے ستر برس کی عمر میں ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن الزبیر: [3] ابوبکر، الحمیدی، قریش کے قبیلے بنواسد میں سے ہیں۔انتہائی ثقہ لوگوں میں سے تھے۔آپ نے مسلم بن خالد، وکیع اورامام شافعی سے روایت حدیث کی ہے۔آپ نے امام شافعی کے ہمراہ مصر کا سفر کیا۔ان کی وفات ہوگئی تو مکہ مکرمہ واپس آگئے۔امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اپنی ''الصحیح'' میں آپ سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں۔آپ کی وفات ۲۱۹ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔یعقوب بن سفیان نے فرمایا: ''میں نے حمیدی سے بڑھ کر کسی کو اسلام اوراہل اسلام کا خیرخواہ نہیں پایا۔'' [4]

عبداللہ بن مطیع: [5] قریش کی ایک شاخ بنوعدی کے فرد ہیں، اہل مدینہ میں سے تھے۔کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہوئی تھی اوران کے والد انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے تھے۔ان کے والد کا نام ''العاص'' تھا۔(اس کا معنی ہے معصیت کرنے والا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے ''مطیع'' رکھ دیا۔اس کا معنی ہے اطاعت کرنے والا۔یہ عبداللہ بن مطیع قریش کے سرکردہ وسربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔یہاں تک کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تو انہی کو انہوں نے اپنا امیر وسربراہ مقرر کیا تھا۔واقدی کا بیان ہے کہ انہوں نے صرف قریش پر امارت کی تھی۔ان کے علاوہ باقی لوگوں پر غسیل الملائکہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ امیر تھے۔آپ نے اپنے والد مطیع رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے شعبی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔آپ عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں ۷۳ھ میں شہید ہوئے۔عبداللہ بن زبیر نے آپ کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔آپ کو مختار بن ابی عبید ثقفی نے وہاں سے نکال دیا تھا۔

عبداللہ بن مسلمہ: [6] بن کعب تمیمی، المدنی قعنبی کی نسبت سے معروف ہیں۔بصرہ میں اقامت گزیں رہے۔ثقہ اوردیانت دار لوگوں میں سے تھے۔آپ امام مالک بن انس کے ساتھیوں میں سے ہیں اورآپ کو ان کی صحبت کی وجہ سے شہرت حاصل

---

[1] ثقہ ہیں۔التقریب:۳۲۲۷۔ [2] ثقہ ہیں۔التقریب:۳۲۳۹۔ ☆ الجرح والتعدیل لا بن ابی حاتم:۵/ ۱۷، موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل:۲/ ۲۳۲۔ [3] آپ ثقہ، حافظ اورفقیہ تھے۔التقریب:۳۳۲۰۔

[4] طبقات الفقهاء للشيرازی:۱/ ۱۰۰؛ طبقات الشافعية لا بن شبهة:۱/ ۶۶۔ [5] دیکھئے التقریب:۳۶۲۶؛ معجم الصحابه للبغوی:۴/ ۱۰؛ الثقات لا بن حبان:۳/ ۲۱۰؛ معرفة الصحابة لابی نعیم:۴/ ۱۷۸۲۔

[6] ثقہ عابد ہیں۔التقریب:۳۶۲۰۔

ہے۔آپ نے ہشام بن سعید جیسے کبار ائمہ کرام سے سماعِ حدیث کیا۔آپ سے امام بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی اور نسائی نے روایت حدیث کی ہے۔آپ نے ماہ محرم الحرام ۲۲۱ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

عبداللہ بن موہب: (1) فلسطینی، شامی، فلسطین کے قاضی تھے۔آپ نے تمیم داری سے روایت حدیث کی اور قبیصہ بن ذؤیب سے سماع حدیث کیا۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے تمیم سے سماع حدیث نہیں کیا، البتہ آپ نے قبیصہ سے سماع کیا اور وہ تمیم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔آپ سے عمر بن عبدالعزیز نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن مبارک: (2) مرو کے رہنے والے تھے۔اس لیے مروزی کی نسبت سے مشہور ہیں۔بنوحنظلہ کے مولیٰ ہیں۔آپ نے ہشام بن عروہ، مالک، سفیان ثوری، شعبہ، اوزاعی اور بہت سے لوگوں سے سماعِ حدیث کیا، اور آپ سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید، یحییٰ بن معین اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔آپ اللہ تعالیٰ کے انتہائی خاص اور مقرب بندوں میں سے تھے۔آپ ایک بہت بڑے امام، عظیم المرتبت فقیہ، حافظ، زاہد، پرہیزگار، سخی اور ثقہ تھے۔اسماعیل بن عیاش کا بیان ہے کہ ''روئے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں اور نہ میں ان جیسے دوسرے کسی آدمی کو جانتا ہوں۔'' (3) اللہ تعالیٰ نے جس قدر خصائل خیر یعنی عمدہ عادات واوصاف پیدا کی ہیں، آپ کو ہر ایک عمدہ عادت وصفت سے نوازا تھا۔آپ متعدد مرتبہ بغداد تشریف لائے اور لوگوں کو احادیث سنائیں۔آپ کی ولادت ۱۱۸ھ میں اور وفات ۱۸۱ھ کو ہوئی۔

عبداللہ بن عکیم: (4) بنوجہینہ میں سے ہیں۔آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی زیارت یا آپ سے روایت کرنا ثابت نہیں۔بہت سے اصحاب علم نے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے، تاہم صحیح بات یہ ہے کہ آپ صحابی نہیں بلکہ تابعی ہیں۔آپ کو سیدنا عمر، عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔

عبداللہ بن ابی قیس: (5) شامی ہیں۔ابوالاسود آپ کی کنیت ہے۔عطیہ بن عازب کے مولیٰ تھے۔اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عصم: (6) آپ کے والد کا نام عصمہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔کوفہ کے باشندے تھے۔قبیلہ بنوحنیفہ میں سے تھے۔آپ نے ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے اسرائیل اور شریک نے روایت حدیث کی ہے۔قبیلۂ ثقیف کے کذاب اور ایک ظالم سے متعلقہ حدیث آپ ہی سے مروی ہے۔

عبداللہ بن محیریز: (7) قریش کے قبیلے بنوجمح کے فرد تھے۔اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے تھے۔مشہور تابعین میں سے ہیں۔آپ نے ابومحذورہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما وغیرہ سے اور آپ سے مکحول، زہری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔رجاء

---

(1) ثقہ ہیں۔التقریب: ۳٦٥٠۔ (2) آپ ثقہ، ثبت، فقیہ، عالم، سخی اور مجاہد تھے۔التقریب: ۳٥٧٠۔ (3) تاريخ بغداد: ۱۱/ ۳۸۸؛ تاريخ دمشق لا بن عساكر: ۳۲/ ٤۲٦؛ سير اعلام النبلاء: ۸/ ۳۸٤ و سنده حسن۔ (4) آپ مخضرم ہیں۔التقریب: ٤۳۸۲۔
(5) آپ مخضرم ہیں۔التقریب: ٤٥٤٧۲۔ (6) یہ ثقہ صدوق ہیں۔الثقات للعجلی: ۹۳۳؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٥٧؛ الثقات لا بن شاهين: ٦۳٦؛ التقریب: ۳٤٧٦۔ (7) ثقہ عابد تھے۔ التقریب: ۳٦۰٤۔

بن حیوہ کہا کرتے تھے کہ ''اگر مدینہ منورہ کے لوگ ابن عمر رضی اللہ عنہ جیسے عابد وزاہد شخص کی وجہ سے ہم پر فخر کریں تو ہم بھی عبداللہ بن محیریز جیسے عابد کی وجہ سے ان پر فخر کر سکتے ہیں۔'' [1] ۱۰۰ھ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔

عبداللہ بن مثنّی: [2] بن عبداللہ بن انس بن مالک۔ آپ نے اپنے چچاؤں اور حسن سے اور آپ سے آپ کے فرزند محمد اور مسدد وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ابو حاتم نے کہا: آپ سے مروی احادیث مقبول ہیں۔ ابوداود نے کہا: آپ سے مروی احادیث درجۂ قبول میں ہیں۔

عبداللہ بن عمر بن حفص: [3] بن عاصم، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد ہونے کی نسبت سے ''العمری'' کہلاتے ہیں۔ آپ نے اپنے بھائی عبیداللہ، نافع اور المقبری سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے قعنبی وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ابن معین نے کہا: کہ یہ صُویلح ہیں، یعنی ان سے مروی احادیث قبول کی جا سکتی ہیں۔ ابن عدی نے کہا: ان کی ثقاہت، یعنی ثقہ ہونے میں کلام نہیں۔ سچے راوی ہیں۔ ۱۷۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبداللہ بن عتبہ: [4] بن مسعود، قبیلۂ بنو ہذیل میں سے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ اصلاً مدنی ہیں، کوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ آپ کوفہ کے کبار تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے آپ کے فرزند عبداللہ (یا عبیداللہ) اور محمد بن سیرین وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی وفات کوفہ میں بشر بن مروان کے عہد حکومت میں ہوئی۔

عبداللہ بن مالک بن بُحینہ: [5] آپ کا پورا نام عبداللہ بن مالک بن قشب ہے۔ قبیلہ بنو ازد سے ہیں، آپ کی والدہ کا نام بُحینہ بنت الحارث بن مطلب ہے۔ ۵۴ یا ۵۵ ہجری کے مابین سیدنا معاویہ کے عہد میں فوت ہوئے، القشب: قاف کے نیچے زیر، شین ساکن اور آخر میں باء ہے۔

عبداللہ بن مالک: [6] ابو تمیم، الجیشانی، آپ نے سیدنا عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے سماع حدیث کیا۔ مصر کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مصر کے ہاں متداول ہیں۔

عبداللہ بن مالک: [7] بنو ہمدان کے فرد ہیں۔ آپ نے سیدنا علی، ابن عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت

---

[1] الكاشف للذهبى: ١/ ٥٩٦، رقم: ٢٩٧٢ بدون السند۔ [2] یہ صدوق، حسن الحدیث راوی ہیں۔ التقریب: ٣٥٧١؛ الثقات للعجلی: ٩٦٠؛ الجرح والتعديل: ٥/ ١٧٧؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ٢/ ٢٧١۔ [3] **ضعیف**۔ دیکھئے التقریب: ٣٤٨٩؛ التاريخ الكبير للبخاری: ٥/ ١٤٥؛ كتاب الضعفاء للبخاری: ١٩٢؛ الضعفاء والمتروكون للنسائی: ٣٢٥؛ المجروحين لابن حبان: ٢/ ٦؛ الكامل لا بن عدی: ٥/ ٢٣٣؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ٢/ ٣٦٦؛ موسوعة اقوال احمد بن حنبل: ٢/ ٢٦٨؛ الضعفاء والمتروكون لا بن الجوزی: ٢/ ١٣٣۔ **تنبیہ**: عبداللہ بن عمر العمری کی نافع سے روایت حسن ہوتی ہے، یعنی یہ صرف عن نافع حسن الحدیث ہیں۔ [4] ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ٨٤٩؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ١٧؛ الكاشف: ٢٨٤٤؛ التقریب: ٣٤٦١۔ [5] یہ صحابی ہیں۔ التقریب: ٣٥٦٧؛ معجم الصحابہ لا بن قانع: ٢/ ٧٩؛ توضيح المشتبة لا بن ناصر الدين: ١/ ٣٨٢۔ [6] ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ٣٥٦٤۔ [7] حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٥١؛ التقریب: ٣٥٦٥، نیز دیکھئے سنن الترمذی: ٨٨٧، ٨٨٨۔

حدیث کی ہے، اور آپ سے ابو اسحاق وابوروق نے احادیث روایت کی ہیں۔ جمع بین الصلاتین سے متعلق آپ سے حدیث مروی ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن: 1 بن ابی حسین، المکی، القرشی، نوفل بن عبدمناف کی نسبت سے نوفلی بھی کہلاتے ہیں، تابعی ہیں۔ ابوالطفیل سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ نے بہت سے تابعین سے سماع حدیث کیا اور آپ سے مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبداللہ بن عبیداللہ: 2 بن ابی ملیکہ۔ ابوملیکہ کا نام زہیر بن عبداللہ ہے۔ قریش کی ایک شاخ بنوتمیم میں سے ہیں۔ الاحول یعنی بھینگے تھے۔ معروف ومشہور اہل علم تابعین میں سے ہیں۔ عبداللہ بن زبیر کے عہد حکومت میں عہدۂ قضاء پر مامور تھے۔ آپ نے عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن زبیر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ابن جریج اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔ ۱۱۷ھ میں فوت ہوئے۔ مُلیکہ: میم پر پیش اور لام پر زبر ہے۔

عبداللہ بن شقیق: 3 آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ بنوعقیل قبیلے کے فرد ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ طبقۂ تابعین کے مشہور اور ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا علی، عثمان اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کی ہے، اور آپ سے جریری، قتادہ، اور ایوب وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبداللہ بن شہاب: 4 آپ کی کنیت ابوالحرب (یا ابوالجزل) ہے۔ خولانی کہلاتے ہیں۔ آپ کا شمار تابعین کے دوسرے طبقہ کے لوگوں میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں ''عزیز الحدیث'' ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں ''العزیز'' ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کے تمام طبقات میں یا کسی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔ آپ نے ابن عمر اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

عبیداللہ بن رفاعہ: 5 بن رافع انصاری، زُرَقی نسبت رکھتے ہیں۔ مشہور تابعی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے اور اسماء بنت عُمیس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بھی اہل علم کی ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر: 6 آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ آپ نے مدینہ منورہ کے اہل علم سے سماع کیا، تابعی ہیں۔ آپ سے

---

1 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٤٣٠؛ الطبقات الکبری: ٥/ ٤٨٦؛ الثقات للعجلی: ٩٢٧؛ الجرح والتعدیل: ٥/ ٩٧؛ الثقات لابن حبان: ٧/ ٤٣۔ 2 ثقہ اور فقیہ تھے۔ التقریب: ٣٤٥٤۔ 3 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٣٨٥۔

4 یہ حسن الحدیث ہیں۔ صحیح مسلم: (١٠٩) کے راوی ہیں، نیز ان کی حدیث کو امام ابن خزیمہ: ٢٨٨ اور ابونعیم اصبہانی (المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ٦٦٩٨) نے صحیح قرار دیا ہے۔

5 یہ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ١٠٧٦؛ الثقات لابن حبان: ٥/ ١٣٣؛ التقریب: ٤٣٧٢؛ یحییٰ بن معین نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ٢/ ٣٨٦؛ معرفة الصحابه لأبی نعیم: ٤/ ١٩٠٢؛ اسد الغابة: ٣/ ٥٣٣، آخر الذکر دونوں نے ان کے صحابی ہونے کو مختلف فیہ قرار دیا ہے۔ علائی نے کہا: ''تابعی ہیں۔'' جامع التحصیل: ٤٩٦، ابوحاتم نے کہا: "لیست له صحبة." الجرح والتعدیل: ٥/ ٤٠٦۔ **تنبیه**: کتب اسماء الرجال میں ''عبیداللہ'' کے بجائے عبید بن رفاعہ ہی مذکور ہے۔

6 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٤٣١٠۔

زہری اوراس طبقے کے دوسرے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔اپنے بھائی سالم سے پہلے فوت ہوئے۔آپ متقن اور ثقہ راوی ہیں۔آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔

عبید اللہ بن عدی بن الخیار: [1] قریش میں سے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ آپ کی ولادت عہد رسالت میں ہوئی تھی۔تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ نے سیدنا عمر، عثمان رضی اللہ عنہما وغیرہ حضرات سے احادیث روایت کی ہیں۔ولید بن عبدالملک کے عہد میں آپ نے وفات پائی۔

عبید بن عمیر: [2] ان کی کنیت ابو عاصم ہے۔بنولیث قبیلے کے فرد ہیں۔حجازی ہیں، اہل مکہ کے قاضی تھے۔آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مسعود میں ہوئی، بلکہ بعض نے تو کہا ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔آپ نے سیدنا عمر، ابوذر، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے اور آپ سے بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی ہے۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فوت ہونے سے پہلے وفات پا گئے تھے۔

عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک: [3] انصاری ہیں، مدینہ منورہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے زہری نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن اسود: [4] قریش کے ایک قبیلے بنو زہرہ کے فرد ہیں، حجازی نسبت رکھتے ہیں، مدینہ منورہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں، عزیز الحدیث ہیں۔آپ نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت حدیث کی اور آپ سے سلیمان بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن یزید بن حارثہ: [5] انصاری، مدنی ہیں۔بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عہد رسالت میں ہوئی تھی۔ان سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔۹۸ ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ: [6] انصاری ہیں۔سیدنا عمر کی خلافت ختم ہونے سے چھ سال قبل متولد ہوئے۔آپ کی وفات کے متعلق مختلف اقوال ہیں: ایک قول کے مطابق آپ ''دُجیل'' میں مقتول ہوئے۔دوسرا قول ہے کہ آپ دریائے بصرہ میں ڈوب گئے تھے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ ۸۳ھ میں ابن الاشعث والی لڑائی ''دیرِ جماجم'' کے دوران میں لاپتہ ہوگئے تھے۔آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔آپ نے اپنے والد سے اور بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔آپ سے شعبی، مجاہد اور ابن سیرین وغیرہ بہت سے لوگوں نے سماع حدیث کیا ہے۔آپ کوفہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔

---

[1] یہ تابعی ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ١٠٦٤؛ الثقات لا بن حبان: ٣/ ٢٤٨؛ معرفة الصحابه لا بی نعیم: ٤/ ١٨٧٥؛ جامع التحصیل للعلائی: ٤٨٨؛ الاصابة: ٤/ ٣٩٠، ٣٩١؛ التقریب: ٤٣٢٠۔

[2] ان کی ثقاہت پر اتفاق ہے۔التقریب: ٤٣٨٥؛ الطبقات الکبری: ٦/ ١٦؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ١٣٢۔

[3] ثقہ ہیں۔التقریب: ٣٩٩١۔

[4] دیکھئے التقریب: ٣٨٠١۔ [5] دیکھئے التقریب: ٤٠٤٢۔

[6] ثقہ ہیں۔التقریب: ٣٩٩٣۔

عبدالرحمن بن غنم: ❶ اشعری، شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے جاہلیت اور اسلام کے دونوں زمانے پائے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسلام قبول کیا مگر آپ کی زیارت نہ کر سکے۔ محدثین کی اصطلاح میں ایسے لوگ ''مخضرم'' کہلاتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو سرزمین یمن کی طرف مبعوث کیا تو یہ ان کی وفات تک ان کے ساتھ ہی رہے۔ اہل شام کے فقیہ یعنی اصحاب علم میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما جیسے کبار صحابہ سے روایت حدیث کی ہے۔ غنم: غین پر زبر اور نون ساکن ہے۔ ۷۸ھ میں وفات پائی۔

عبدالرحمن بن ابی عمرہ: ❷ ابوعمرہ کا نام عمرو بن محصن ہے، انصاری، [نجاری] اور مدینہ منورہ کے قاضی ہیں۔ ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث تابعین میں مشہور ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور سیدنا عثمان وابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ: ❸ انصار کے ایک قبیلے بنو مازن کے فرد ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور عطاء بن یسار سے اور آپ سے مالک بن انس اور دیگر اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ نے ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

عبدالرحمن بن ابی عقبہ: ❹ آپ جُبیر (یا جابر) بن عتیک انصاری کے مولیٰ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ابوعقبہ کا اسم گرامی رُشید (راء پر پیش، شین پر زبر) ہے، یہ فارسی صحابی ہیں اور عبدالرحمن تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے داود بن حصین نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمن بن عبد: ❺ بنو قارہ قبیلے کے فرد ہیں، اس لیے ''القاری'' کہلاتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوئی تھی، تاہم آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع اور روایت نہیں کر سکے۔ واقدی نے آپ کا شمار ان صحابہ کرام میں کیا ہے جن کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوئی۔ مشہور یہی ہے کہ آپ تابعی ہیں، آپ مدینہ منورہ کے اہل علم تابعین میں سے ہیں اور آپ نے سیدنا عمر بن خطاب سے سماع حدیث کیا۔ آپ نے ۷۸ سال کی عمر میں ۸۱ھ کو وفات پائی۔
القاری: قاف پر زبر، راء کے نیچے زیر اور آخر میں یاء مشدد ہے آخر میں ہمزہ نہیں۔

عبدالرحمن بن عبداللہ: ❻ ابوسفیان بن حرب کی دختر ام الحکم، ان کی والدہ ہیں۔ سیدنا معاویہ نے انہیں کوفہ کا امیر تعینات کیا تھا۔ جمعہ کے دن خطبہ کے سلسلے کی احادیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

عبدالرحمن بن ابی بکر: ❼ تابعی ہیں۔ اس سے اس کے بیٹے محمد نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

❶ ثقہ مخضرم ہیں۔ الجرح والتعدیل: ٥/ ٢٧٤؛ الثقات للعجلی: ٩٧٤؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٧٨؛ التقریب: ٣٩٧٨؛ الکاشف: ٣٢٨٨؛ جامع التحصیل للعلائی: ٤٥۔ ❷ ثقہ ہیں۔ الطبقات الکبری: ٥/ ٨٣؛ التقریب: ٣٩٦٩۔
❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٩١٧۔ ❹ یہ مجہول ہے۔ التحریر: ٣٩٥٧۔ ❺ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ٩٦٦؛ الجرح والتعدیل: ٥/ ٢٦١؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٧٩؛ جامع التحصیل: ٤٣٩۔ ❻ یہ ثقہ ہیں۔ الطبقات الکبری، ٦/ ١٨١؛ التقریب: ٣٩٢٤؛ الثقات للعجلی: ٩٦٣؛ الجرح والتعدیل، ٥/ ٢٤٨۔ ❼ ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسے مجہول قرار دیا ہے۔ التقریب: ٣٨١٥۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ: ❶ انصاری ہیں۔ بصرہ میں مقیم رہے۔ بنوثقیف قبیلے میں سے ہیں۔ جب اہل اسلام بصرہ گئے تو وہیں ۱۴ھ میں ان کی ولادت ہوئی۔ یہ بصرہ میں مسلمانوں کے ہاں متولد ہونے والے اولین بچے تھے۔ کثیر الحدیث تابعی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا اور ان سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمار: ❷ مکی، انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں اور معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی انہیں سماع کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم: ❸ مدنی، اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اس سے قتیبہ، ہشام اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل فن نے روایت حدیث میں اس کی تضعیف کی ہے۔ ۱۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبدالعزیز بن رفیع: ❹ قبیلہ بنواسد سے ہیں، مکی ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا۔ نوے سال سے زائد عمر پا کر فوت ہوئے۔ رُفَیع: رَفع کی تصغیر ہے۔

عبدالعزیز بن جریج: ❺ مکی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں، اور آپ سے آپ کے فرزند عبدالملک فقیہ اور خُصیف نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ: ❻ مدینہ منورہ کے فقہاء اور اہل علم میں سے ہیں۔ آپ کو زہری، محمد بن منکدر، حُمید طویل اور بہت سے اہل علم سے سماع کا شرف حاصل ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔ آپ بغداد میں تشریف لائے تو لوگوں کے سامنے احادیث بیان کیں۔ ۱۶۴ھ کو بغداد میں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

عبدالملک بن عمیر: ❼ کوفی ہیں۔ آپ کی ایک نسبت قرشی بھی ہے، مگر یہ قبیلہ قریش کی نسبت سے نہیں بلکہ "قرشہ" کی طرف نسبت ہے۔ شعبی کے بعد کوفہ میں قضا کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی۔ آپ مشہور اور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ کا کوفہ کے کبار اہل علم میں شمار ہوتا ہے۔ آپ نے جندب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ۱۰۳ سال کی عمر میں ۱۳۶ھ کو وفات پائی۔

عبدالواحد بن ایمن: ❽ قبیلہ بنومخزوم سے ہیں۔ آپ قاسم بن عبدالواحد کے والد ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور دیگر بہت سے

---

❶ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۹۳۵؛ الطبقات الکبری: ۷/ ۱۴۱؛ التقریب: ۳۸۱۶۔

❷ ثقہ ہیں۔ الطبقات الکبری: ۶/ ۳۲؛ الثقات للعجلی: ۸۵۳؛ التقریب: ۳۹۲۱؛ الجرح والتعدیل: ۵/ ۲۴۹؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۹۴؛ الکاشف للذهبی: ۳۲۳۲۔ ❸ ضعیف ہے۔ التقریب: ۳۸۶۵، جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے خلاصۃ البدر المنیر: ۱۱؛ مجمع الزوائد: ۱/ ۲۱۔ ❹ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۰۰۹؛ الجرح والتعدیل: ۵/ ۳۸۱؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۱۲۳؛ التقریب: ۴۰۹۵۔

❺ حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۷/ ۱۱۴؛ نیز دیکھئے سنن الترمذی: ۴۶۳ وغیرہ۔

❻ آپ ثقہ، فقیہ اور مصنف ہیں۔ التقریب: ۴۱۰۴۔ ❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۲۰۰؛ آپ مدلس بھی تھے۔ دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ۵۶ از شیخنا حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ۔ ❽ ثقہ ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۳۷۶؛ الجرح والتعدیل: ۶/ ۱۹، ۲۰؛ الثقات لابن حبان: ۷/ ۱۲۴؛ الثقات لابن شاهین: ۹۲۶۔

تابعین سے سماع حدیث کیا۔آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔

عبدالرزاق بن ہمام: ❶ آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔کبار اہل علم میں سے ہیں۔آپ نے ابن جریج اور معمر جیسے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بھی احمد،اسحٰق اور رمادی وغیرہ بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔آپ نے متعدد کتب بھی تصنیف فرمائیں۔۸۵سال کی عمر میں ۲۱۱ھ میں فوت ہوئے۔

عبدالحمید بن جُبیر: ❷ الحجبی کی نسبت رکھتے ہیں۔آپ اپنی پھوپھی صفیہ سے اور ابن المسیب سے روایت حدیث کرتے ہیں،آپ سے ابن جریج اور سفیان بن عیینہ نے روایت حدیث کی ہے۔

عبدالمہیمن بن عباس بن سہل ساعدی: ❸ اپنے والد اور ابو حازم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔آپ سے مصعب (یا ابو مصعب) اور یعقوب بن حمید بن کاسب نے روایت حدیث کی ہے۔"باب الحذر و التأنی" میں اس کا ذکر آیا ہے۔

عبدالاعلیٰ بن مسہر: ❹ ابومسہر،غسانی،سرزمین شام کے صاحب علم ہیں۔آپ نے سعید بن عبدالعزیز اور مالک سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ابن معین،ابو حاتم،ابن الرواس نے روایت حدیث کی ہے۔آپ کا حافظہ انتہائی قوی تھا۔لوگوں میں سے بزرگ ترین اور فصیح ترین شخصیت تھے۔آپ کو مجبور کیا گیا کہ قرآن مجید کے مخلوق ہونے کا اقرار کریں مگر آپ نے اس بدعی عقیدے کو قبول کرنے اور اس کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا،تو آپ کو قید میں ڈال دیا گیا۔قید کی حالت میں ہی ماہ رجب ۲۱۸ھ کو وفات پا گئے۔

عبدالمنعم بن نعیم اسواری: ❺ اس نے جُریری اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں اور اس سے یونس مؤدب اور محمد بن ابی بکر المقدمی نے احادیث کی روایت کی ہے۔

عبدخیر بن یزید: ❻ آپ کی کنیت ابوعمارہ ہے۔آپ قبیلہ ہمدان کے فرد ہیں۔کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے مگر آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔آپ کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات وصحبت ثابت ہے۔آپ ان کے گروہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔روایت حدیث میں ثقہ اور امین ہیں۔آپ کوفہ میں سکونت پذیر رہے اور ایک سو بیس سال عمر پائی۔خیر: یہ شر کا متضاد ہے۔

عمران بن حطان: ❼ قبیلہ دوس کے فرد ہیں،خارجی تھے۔ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ،ابن عمر،ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے محمد بن سیرین،یحییٰ بن کثیر وغیرہما نے احادیث روایت کی ہیں۔حِطّان: حاء کے نیچے زیر،طاء مشدّد اور آخر میں نون ہے۔

---

❶ ثقہ،حافظ اور مصنف ہیں۔التقریب: ٤٠٦٤؛ آپ مدلس بھی تھے۔دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص: ٤٥۔

❷ ثقہ ہیں۔التقریب: ٣٧٥٥۔ ❸ ضعیف ہے۔التقریب: ٤٢٣٥؛ الکامل لا بن عدی: ٧/ ٤٦؛ الکاشف: ٣٤٩٧۔

❹ ثقہ ہیں۔التقریب: ٣٧٣٨۔ ❺ متروک الحدیث،ضعیف ہے۔التقریب: ٤٢٣٤؛ التاریخ الاوسط للبخاری: ٢/ ٢٢٣؛ الجرح و التعدیل: ٦/ ٦٧؛ الکامل لا بن عدی: ٧/ ٣٤؛ الکاشف للذھبی: ٣٤٩٦۔

❻ ثقہ ہیں۔الثقات للعجلی: ٩٢٤؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ١٢٧؛ الاصابۃ: ٥/ ٧٩۔

❼ ثقہ ہیں۔الثقات للعجلی: ١٣٠٠؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٢٢٢؛ الکاشف: ٤٢٦٢؛ التقریب: ٥١٥٢۔

عمرو بن شعیب: ❶ بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص، بنو سہم قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ کو اپنے والد، ابن مسیّب اور طاؤس سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے زہری، ابن جریج، عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے آپ کی سند سے کوئی حدیث روایت نہیں کی، کیونکہ آپ اپنی احادیث کو ''عن ابیہ عن جدہ'' کے طریق سے روایت کرتے ہیں اور بعض اوقات اس میں بھی اختصار کر دیتے ہیں۔ اگر اس قول سے ان کی مراد اپنا والد اور اپنا ہی دادا ہو تو گویا وہ اپنے والد شعیب سے اور وہ ان کے دادا محمد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا۔ اس صورت میں یہ حدیث مرسل ہو گی، کیونکہ ان کے دادا محمد کو رسول اللہ ﷺ کی رؤیت اور آپ سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں۔ اور اگر ''ابیہ'' سے ان کی مراد اپنا والد شعیب اور ''جدہ'' سے مراد شعیب کا دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص مراد ہو تو شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کو نہیں پایا۔ اس لیے امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی سند سے احادیث کو اپنی اپنی صحیح میں درج نہیں کیا، البتہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کے زمانے کو پایا اور ان سے ملاقات کی ہے۔

عمرو بن سعید: ❷ قبیلہ ثقیف کے مولیٰ ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ آپ نے انس رضی اللہ عنہ اور ابوالعالیہ وغیرہ سے اور آپ سے ابن عون اور جریر بن حازم نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن عثمان بن عفان: ❸ آپ نے اپنے والد عثمان اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا "البکاء علی المیت" یعنی میت پر رونے کے بیان میں آپ سے حدیث مروی ہے۔ مالک بن انس نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

عمرو بن الشرید: ❹ قبیلہ ثقیف میں سے ہیں، تابعی ہیں۔ اہل طائف میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کو اپنے والد اور ابورافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے سماع کا شرف حاصل ہے۔ صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن میمون الاودی: ❺ آپ نے جاہلیت، یعنی اسلام سے قبل کا دور پایا اور نبی ﷺ کے زمانے میں ہی اسلام قبول کیا، مگر آپ کی زیارت نہ کر سکے۔ کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں، اہل کوفہ میں سے ہیں۔ آپ نے سیدنا عمر بن خطاب، معاذ بن جبل اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے اسحاق نے سماع حدیث کیا ہے۔ ۷۴ھ میں فوت ہوئے۔

عمرو بن عبداللہ السبیعی: ❻ آپ کی کنیت ابواسحاق ہے۔ بہرہ ہمزہ میں آپ کا ذکر گزر چکا ہے۔

عمرو بن عبداللہ بن صفوان: ❼ قریش کے ایک قبیلے بنو جمح میں سے ہیں۔ آپ نے یزید بن شیبان سے روایت حدیث کی اور آپ سے عمرو بن دینار وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عمرو بن دینار: ❽ آپ کی کنیت ''ابو یحییٰ'' ہے۔ سالم بن عبداللہ وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے حماد بن زید، حماد بن سلمہ، معتمر اور متعدد لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل علم نے روایت حدیث میں اسے ضعیف لکھا ہے۔

---

❶ یہ صدوق، حسن الحدیث ہیں، کیونکہ یہ کتاب سے روایت کرتے تھے۔ دیکھئے جامع التحصیل للعلائی: ۵۷۲۔

❷ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۰۳۵۔ ❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۰۷۷۔ ❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۰۴۹۔

❺ مخضرم، ثقہ و عابد ہیں۔ التقریب: ۵۱۲۲۔ ❻ ثقہ، عابد اور مدلس تھے۔ التقریب: ۵۰۶۵۔

❼ یہ ثقہ وصدوق ہیں۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ۵/ ۴۷۴۔ ۴۷۵؛ التقریب: ۵۰۶۳؛ الکاشف للذھبی: ۴۱۸۲۔

❽ ضعیف ہے۔ التقریب: ۵۰۲۵۔

عمرو بن واقد: [1] دمشق کے باشندے تھے۔ یونس بن میسرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے نفیلی اور ہشام بن عمار نے روایت حدیث کی ہے۔ محدثین نے اس سے مروی احادیث کو ترک کیا ہے۔

عمرو بن مالک: اس کی کنیت ابوثمامہ ہے۔ یہ شخص کافر تھا۔ حدیث کسوف میں اور صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں اس کا ذکر آیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہی وہ شخص ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے دیکھا تھا۔ روایت میں اسی طرح بیان ہے، جبکہ باقی روایات میں اس شخص کا نام عمرو بن لحی بیان ہوا ہے، لحی کا نام ربیعہ بن حارثہ تھا۔ اور عمرو، یہ قبیلہ خزاعہ کا رئیس تھا۔

عمر بن عبدالعزیز: [2] بن مروان بن الحکم، آپ کی کنیت ابوحفص ہے۔ قریشی خاندان بنوامیہ میں سے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام لیلیٰ اور کنیت ام عاصم ہے، وہ عاصم بن عمر بن خطاب کی دختر تھیں۔ آپ نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے احادیث روایت کی ہیں، اور آپ سے زہری اور ابوبکر بن حزم نے روایت حدیث کی ہے۔ سلیمان بن عبدالملک کے بعد ۹۹ھ میں مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور رجب ۱۰۱ھ میں سرزمین حمص میں دیر سمعان میں وفات پائی۔ آپ کی مدت خلافت دو سال پانچ ماہ اور چند دن ہے۔ آپ نے چالیس سال عمر پائی۔ بعض نے کہا: چالیس سال پوری نہیں ہوئی تھی۔ آپ حد درجہ عبادت گزار، زاہد، متقی، پرہیز گار، اور صاحبِ حسن وسیرت تھے۔ بالخصوص عرصۂ خلافت کے دوران میں تو یہ اوصاف اور نمایاں رہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب خلافت آپ کے سپرد ہوئی تو آپ کے گھر سے رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پوچھا گیا تو پتہ چلا کہ آپ نے اپنی تمام لونڈیوں کو آزاد ہونے یا آپ کے پاس رہنے کا اختیار دے دیا ہے اور وہ آپ سے جدائی کے صدمے میں رو رہی ہیں۔ انہوں نے ان لونڈیوں سے کہا: اب مجھ پر ایسی ذمہ داری آن پڑی ہے کہ مجھے تم سے کوئی دل چسپی نہیں رہی۔ تم میں سے جو چاہے میں اسے آزاد کر دیتا ہوں اور جو میرے پاس رہنا چاہے میں اسے اپنے پاس رکھ لیتا ہوں، لیکن اب مجھے اس سے کوئی سروکار نہ ہوگا تو یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ [3] عقبہ بن نافع نے عمر بن عبدالعزیز کی اہلیہ فاطمہ بنت عبدالملک سے عرض کیا: آپ مجھے عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کچھ بتائیں، تو انہوں نے کہا: ”میں نہیں جانتی کہ مسندِ خلافت پر فائز ہو جانے کے بعد وفات تک انہوں نے کبھی جنابت یا احتلام کی وجہ سے غسل کیا ہو۔“ [4] اور ”عین ممکن ہے کہ لوگوں میں ان سے بڑھ کر نفلی روزے رکھنے والا اور نفلی نمازیں پڑھنے والا کوئی دوسرا بھی ہو، مگر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔“ اور میں نے لوگوں میں ان سے بڑھ کر کسی کو اپنے رب سے ڈرنے والا بھی نہیں دیکھا۔ گھر آتے تو نماز والی جگہ پر عبادت میں مشغول رہتے۔ روتے رہتے، دعائیں کرتے رہتے، یہاں تک کہ وہیں انہیں نیند آ جاتی، جب دوبارہ آنکھ کھلتی تو پھر عبادت میں مصروف ہو جاتے اور ساری رات اسی طرح گزر جاتی۔ وہب بن منبہ کا بیان ہے کہ اگر اس امت میں سے کوئی مہدی ہو سکتا ہے تو وہ عمر بن عبدالعزیز ہیں۔ [5] آپ کے مناقب ظاہر اور بے شمار ہیں۔

---

[1] متروک، ضعیف ہے۔ التقریب: ۵۱۳۲؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ۶/ ۳۷۹؛ الضعفاء للنسائی: ۴۵۳۔

[2] امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین اور ثقہ تھے۔ [3] الطبقات الکبری: ۵/ ۳۰۹، ۳۱۰ وسندہ ضعیف/ بعض مجہول ہیں۔

[4] الزھد لا بن المبارک: ۸۹۰؛ الطبقات الکبری: ۵/ ۳۱۰ و سندہ حسن۔

[5] تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۴۵/ ۱۸۷ و سندہ صحیح۔

عمر بن عطاء بن ابی الخوار: 1 مکی ہیں۔تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے مروی احادیث اہل مکہ کے ہاں متداول ہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے میں مشہور ہیں۔آپ سے ابن جریج وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔کثیر الحدیث ہیں۔الخوار: خاء پر پیش، واؤ پر زبر اور آخر میں راء ہے۔

عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم: 2 آپ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اور آپ سے زید بن حباب اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔امام بخاری نے کہا: ''ذاھب الحدیث'' ہے، یعنی اس سے مروی احادیث معتبر نہیں۔

عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی: 3 آپ اپنے دادا اور چچا عمرو سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابراہیم بن میسرہ، محمد بن سعید اور بہت سے لوگ روایت حدیث کرتے ہیں۔

عثمان بن عبداللہ بن موہب: 4 قبیلہ بنو تمیم سے ہیں۔ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے شعبہ اور ابو عوانہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

علی بن عبداللہ بن جعفر المعروف ابن المدینی: 5 المدینی: میم پر زبر اور دال کے نیچے زیر ہے۔حافظِ حدیث ہیں۔اپنے والد اور حماد وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں۔آپ سے بخاری، ابو یعلیٰ اور ابو داود نے روایت حدیث کی ہے۔آپ کے شیخ ابن مہدی کا کہنا ہے کہ علی بن المدینی سب لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا عالم ہے۔ 6 امام نسائی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حدیث ہی کے لیے پیدا کیا تھا۔'' 7 ۷۳ سال کی عمر میں ماہ ذوالقعدہ ۲۳۴ھ کو فوت ہوئے۔

علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب 8 (المعروف زین العابدین): آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔اہل بیت نبوی کے اکابر افراد میں سے اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔زہری نے کہا: ''میں نے قریش میں ان سے بڑھ کر افضل کسی کو نہیں دیکھا۔'' 9 آپ نے ۹۴ھ میں ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں آپ کے چچا حسن بن علی مدفون تھے۔

علی بن منذر: 10 کوفی، آپ کی ایک نسبت ''الطریقی'' بھی ہے۔مشہور عبادت گزار لوگوں میں سے تھے۔بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ۵۵ حج کیے تھے۔آپ نے سفیان بن عیینہ اور ولید بن مسلم سے اور آپ سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت حدیث کی ہے۔ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی معیت میں آپ سے سماع کیا۔روایت حدیث میں ثقہ اور صدوق ہیں۔

---

1 ثقہ ہیں۔تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۴۳۳؛ الثقات للعجلی: ۱۲۴۲؛ الثقات لا بن حبان: ۷/ ۱۸۰۔

2 ضعیف ہے۔التقریب: ۴۹۲۸؛ تعلیقات الدارقطنی علی المجروحین لا بن حبان: ۲۰۷ (ص: ۱۷۳)؛ المغنی فی الضعفاء، ۲/ ۴۷۰)۔ 3 یہ حسن الحدیث ہیں، لیکن ان کی ''عن جدہ'' والی روایت میں نظر ہے۔ 4 ثقہ ہیں۔التقریب: ۴۴۹۱۔

5 ثقہ، ثبت امام ہیں۔التقریب: ۴۷۶۰۔ 6 تاریخ بغداد: ۱۳/ ۴۲۱ و سندہ حسن، سیر اعلام النبلاء: ۹/ ۱۰۶۔

7 الکاشف: ۳۹۳۷؛ التقریب: ۴۷۶۰۔ 8 ثقہ ثبت، عابد فقیہ اور فاضل مشہور ہیں۔ التقریب: ۴۷۱۵۔

9 تاریخ ابن ابی خیثمہ: ۳۹۰۵ و سندہ حسن۔

10 ثقہ وصدوق ہیں۔ مشیخۃ النسائی: ۱۴۱؛ التقریب: ۴۸۰۳؛ الجرح والتعدیل: ۶/ ۲۰۶؛ الثقات لا بن حبان: ۸/ ۴۷۴؛ الثقات لابن شاہین: ۷۷۲۔

امام نسائی نے کہا: "شیعی محض ثقة"۔ ۲۵۶ ہجری میں فوت ہوئے۔ الطریقی: طاء پر زبر، راء کے نیچے زیر، اور پھر قاف ہے۔

علی بن زید: ❶ قریشی، بصرہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں، مکی ہیں، پھر نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے تھے۔ آپ نے انس بن مالک، ابو عثمان نہدی اور ابن المسیب سے اور آپ سے سفیان ثوری وغیرہ نے سماع حدیث کیا۔ ۱۳۰ھ میں وفات پائی۔

علی بن یزید الالہانی: ❷ قاسم بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت حدیث کرتے ہیں اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل علم کی ایک جماعت نے اسے ضعیف کہا ہے۔

علی بن عاصم الواسطی: ❸ یہ یحییٰ البکاء، عطاء بن السائب اور بہت سے لوگوں سے روایت حدیث کرتا ہے اور اس سے امام احمد اور بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل فن نے روایتِ حدیث میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ آپ کے پاس ایک لاکھ احادیث کا مجموعہ تھا۔ آپ نے نوے سال سے زائد عمر پائی۔ ماہ جمادی الاولیٰ ۲۰۱ھ میں فوت ہوئے۔

علاء بن زیاد بن مطر: ❹ بنو عدی کے قبیلے میں سے ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ سرزمین شام میں آنے والے تابعین کے دوسرے طبقے میں سے ہیں۔ آپ اپنے والد اور آپ سے قتادہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۹۴ھ میں فوت ہوئے۔

عطاء بن یسار: ❺ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بکثرت احادیث روایت کرتے ہیں۔ ۸۴ سال کی عمر میں ۹۷ھ میں وفات پائی۔

عطاء بن عبداللہ الخراسانی: ❻ سرزمین شام میں اقامت گزیں رہے۔ آپ کی ولادت ۵۰ھ میں اور وفات ۱۳۵ھ میں ہوئی۔ مالک بن انس اور معمر بن راشد نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

عطاء بن ابی رباح: ❼ آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کے بال گھونگریالے، رنگت سیاہ تھی اور آپ کی ناک قدرے بیٹھی ہوئی تھی آپ کا ایک عضو شل (بے طاقت) تھا، بھینگے تھے، پھر نابینا ہو گئے تھے۔ جلیل القدر فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ مکہ کے تابعین میں سے تھے۔ اوزاعی نے کہا: جس دن آپ کی وفات ہوئی آپ تمام لوگوں کے نزدیک سب سے بڑھ کر پسندیدہ شخصیت تھے۔ ❽ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: علم کے بہت سے خزانے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں میں تقسیم فرماتا رہتا ہے۔ اگر اللہ نے کسی کو علم کے لیے مخصوص کرنا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اس کی زیادہ حق دار تھی۔ ❾ عطاء بن ابی رباح اصلاً حبشی تھے۔ سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ عطاء، مجاہد اور طاؤس کے علاوہ میں نے کسی کو بھی رضائے الٰہی کے لیے علم حاصل کرتے نہیں دیکھا۔ ❿ آپ نے

---

❶ یہ علی بن زید بن جدعان مشہور ضعیف راوی ہے۔ التقریب: ٤٧٣٤۔ ❷ ضعیف ہے۔ التقریب: ٤٨١٧۔

❸ ضعیف ہے۔ تاریخ اسماء الضعفاء والکذابین لابن شاهین: ٣٨٢؛ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ٢/ ٤٥٠، بعض نے شواہد ومتابعات میں اسے معتبر قرار دیا ہے۔ دیکھئے التحریر: ٤٨٥٨۔ ❹ ثقہ ہیں۔ الطبقات الکبری: ٧/ ٢١٧؛ الثقات لابن حبان: ٧/ ٢٦٤؛ الکاشف: ٤٣٣٠۔ ❺ ثقہ فاضل تھے۔ التقریب: ٤٦٠٥۔ ❻ ضعیف، مدلس ہے۔ التاریخ الکبیر للبخاری: ٦/ ٤٧٤؛ میزان الاعتدال: ٣/ ٧٣؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ٢٨٦؛ التقریب: ٤٦٠٠۔ ❼ ثقہ، فقیہ فاضل تھے۔ التقریب: ٤٥٩١۔

❽ تاریخ دمشق لابن عساکر: ٤٠/ ٣٩١ و سنده ضعیف / ایوب بن سوید ضعیف ہے۔

❾ تاریخ دمشق: ٤٠/ ٣٩٣ وسنده حسن؛ **تنبیه**: تاریخ میں "اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حق رکھتے" مذکور ہے۔

❿ تاریخ ابن ابی خیثمه: ٥١٦ و سنده صحیح۔ ملاحظہ: سفیان، سلمہ سے تدلیس نہیں کرتے تھے۔

۸۸ سال کی عمر پا کر ۱۱۵ھ میں وفات پائی۔ آپ نے عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی۔

عطاء بن عجلان: ❶ بصرہ کے باشندے ہیں۔ انس، ابو عثمان النہدی اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور اس سے ابن عمیر اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ روایت حدیث میں بعض اہل علم نے انہیں متہم قرار دیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔

عطاء بن السائب بن یزید: ❷ قبیلہ بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔

عدی بن عدی: ❸ قبیلہ بنو کندہ کے فرد ہیں۔ اپنے والد اور رجاء بن حیوہ سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ نے احادیث بیان کی ہیں۔

عدی بن ثابت: ❹ آپ اپنے والد کی سند سے اپنے دادا سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے آپ سے مروی ایک حدیث ''العطاس'' (چھینک کے مسائل) میں روایت کی ہے۔ آپ سے ابو الیقظان نے احادیث روایت کی ہیں۔ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری سے پوچھا: عدی بن ثابت کے دادا کا کیا نام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں ان کے نام سے واقف نہیں۔ ترمذی نے مزید فرمایا: یحییٰ بن معین نے اس کا نام ''دینار'' بیان کیا ہے۔

عیسیٰ بن یونس بن اسحاق: ❺ قوت حافظہ اور عبادت میں مشہور شخصیت ہیں۔ اپنے والد، اعمش اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر صاحب علم اور بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ ایک سال حج کرتے اور دوسرے سال جہاد کو جاتے تھے۔ آپ نے ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔

عامر بن مسعود: ❻ قریشی، تابعی ہیں۔ ابراہیم بن عامر کے والد تھے۔ [ابراہیم بن عامر سے] شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت حدیث کی ہے۔

عامر بن سعد: ❼ بن ابی وقاص، قریش کے قبیلے بنو زہرہ میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے والد اور عثمان رضی اللہ عنہما سے اور آپ سے زہری وغیرہ نے سماع حدیث کیا ہے۔ ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے۔

عامر بن اسامہ: ❽ آپ کی کنیت ابو الملیح ہے۔ بنو ہذیل قبیلے سے ہیں، بصرہ میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنے والد، بریدہ، جابر اور انس رضی اللہ عنہم وغیرہ بہت سے لوگوں سے سماع حدیث کیا اور آپ سے آپ کے دو بیٹوں زیاد اور میسرہ وغیرہ نے روایت حدیث کی۔ الملیح: میم پر زبر، لام کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔

---

❶ متروک، متہم بالکذب ہے۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۴۰۴؛ احوال الرجال للجوزجانی: ۱۴۹؛ التقریب: ۴۵۹۴؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۲۸۷؛ الضعفاء للنسائی: ۴۸۰۔ ❷ صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۴۵۹۲، ان کی اختلاط سے پہلے والی روایات حجت ہیں۔ ❸ ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ۴۵۴۳۔ ❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۵۳۹۔
❺ ثقہ مامون ہیں۔ التقریب: ۵۳۴۱؛ الکاشف للذہبی: ۴۴۰۳۔ ❻ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، جمہور نے انہیں تابعی قرار دیا ہے۔ دیکھئے التقریب: ۳۱۰۹، مراسیل ابی زرعہ، جامع التحصیل للعلائی: ۳۲۵۔ ❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۳۰۸۹۔
❽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۳۹۰۔

عاصم بن سلیمان: ❶ الاحول، بصری تابعی تھے۔انس اور ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہما وغیرہ سے روایت حدیث کی اور آپ سے سفیان ثوری، اور شعبہ نے سماعِ حدیث کیا۔۱۴۲ھ کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

عاصم بن کلیب: ❷ بنوجرم قبیلے کے فرد ہیں اس لیے ''الجرمی'' کہلاتے ہیں، کوفہ میں مقیم رہے۔آپ نے اپنے والد اور دوسرے اہل علم سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایت حدیث کی ہے۔آپ سے مروی احادیث صلوۃ، حج اور جہاد کے ابواب میں مذکور ہیں۔

عروہ بن زبیر بن العوام: ❸ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔قریش کے قبیلے بنو اسد کے فرد ہیں۔آپ نے اپنے والد، اپنی والدہ اسماء اور اپنی خالہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کبار صحابہ سے احادیث کا سماع کیا۔آپ سے آپ کے بیٹے ہشام اور زہری وغیرہ نے احادیث روایت کیں۔آپ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں۔ابوالزناد نے کہا: آپ مدینہ منورہ میں ہمارے ان جلیل القدر علماء وفقہاء میں سے ہیں جن پر علم کی انتہاء ہے۔سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر بھی انہی میں سے ہیں، ابن شہاب نے کہا: ''عروہ، علم کا ایسا چشمہ ہے جس میں کبھی کمی نہیں آتی۔'' ❹

عروہ بن عامر: ❺ قریشی، تابعی ہیں۔آپ کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔امام ابوداود نے الطیرہ (نیک فالی و بدشگونی کے بیان) میں آپ سے مروی ایک مرسل حدیث روایت کی ہے۔

عبید بن عمیر: ❻ آپ کی کنیت ابوعاصم ہے۔حجاز کے قبیلے بنولیث کے فرد ہیں۔اہل مکہ کے قاضی تھے۔آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوئی۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔آپ کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے تابعین نے روایت حدیث کی۔آپ کی وفات ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے پہلے ہوئی تھی۔

عبید بن السبّاق: ❼ حجاز کے باشندے ہیں، تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔قلیل الحدیث ہیں، آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں متداول ہیں۔آپ نے زید بن ثابت، سہل بن حنیف اور جویریہ سے اور آپ سے آپ کے بیٹے سعید وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

عبیداللہ بن زیاد: یہ وہ کتا (بدبخت) ہے جس نے سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کو قتل کرنے کے لیے لشکر ترتیب دے کر روانہ

---

❶ ثقہ ہیں۔التقریب: ۳۰۶۰۔ ❷ ثقہ وصدوق ہیں۔الطبقات الکبریٰ: ٦/ ٣٤١؛ الثقات للعجلی: ٧٤٣؛ الجرح والتعدیل: ٦/ ٣٥٠؛ الثقات لا بن حبان: ٧/ ٢٥٦؛ الثقات لا بن شاهين: ٨٣٣؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ٢/ ٢٠٧۔

❸ ثقہ فقیہ مشہور ہیں۔التقریب: ٤٥٦١۔ ❹ الطبقات الکبری: ٢/ ٣٧؛ تاريخ دمشق لا بن عساكر: ٤٠/ ٢٤١؛ التاريخ الكبير للبخاري: ٧/ ٣١۔ ❺ بعض کے نزدیک یہ صحابی ہیں، البتہ جمہور نے انہیں تابعی قرار دیا ہے۔تاريخ يحيىٰ بن معين، ٣/ ٥٧٦؛ التاريخ الكبير للبخاري، ٧/ ٣٣؛ جامع التحصيل: ٥١٦؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی، ٢/ ٤٤٩؛ الكاشف للذهبي: ٣٧٧٧؛ التقریب: ٤٦٤٥۔ ❻ یہ ثقہ تابعی ہیں۔دیکھئے التقریب: ٤٣٨٥؛ الجرح والتعديل: ٥/ ٤٠٩؛ الطبقات الكبرى: ٥/ ٤٦٣۔ ❼ ثقہ ہیں۔التقریب: ٤٣٧٣۔

کیا تھا اور یہ ان دنوں یزید بن معاویہ کی طرف سے کوفے کا حاکم تھا۔ ۶۶ھ کو مختار بن ابی عبید کے عہد حکومت میں ابراہیم بن مالک الاشتر کے ہاتھوں قتل ہوا۔

عکرمہ: ❶ مولیٰ عبداللہ بن عباس، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بربر کے باشندے تھے، مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی جابر بن یزید، عمرو بن دینار، قتادہ، ایوب اور بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں ۱۰۷ھ میں وفات پائی۔ سعید بن جبیر سے پوچھا گیا: کیا آپ سے بڑھ کر بھی کوئی صاحب علم ہے؟ تو فرمایا: عکرمہ ہے۔ ❷

علقمہ بن ابی علقمہ: ❸ ابوعلقمہ کا نام بلال ہے، وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے۔ آپ نے انس بن مالک اور اپنی والدہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے امام مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت حدیث کی ہے۔

عون بن وہب: ❹ تابعی ہیں۔ وہب کی کنیت ''ابو جحیفہ'' ہے۔

ابوعثمان بن عبدالرحمٰن بن مل: ❺ النہدی، بصرہ کے رہائشی تھے۔ آپ نے قبل از اسلام جاہلیت کا زمانہ پایا اور عہد رسالت میں قبول اسلام کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ملاقات نہ ہوسکی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور تقریباً اتنی ہی عمر بعد از قبول اسلام پائی۔ ایک سوتیس سال کی عمر پا کر ۹۵ھ میں وفات پائی۔ آپ نے سیدنا عمر، ابن مسعود اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے قتادہ وغیرہ نے روایت حدیث کی۔ مل: میم پر پیش یا زیر (دونوں طرح پڑھنا صحیح ہے) لام پر تشدید ہے۔

ابوعاصم: ❻ الشیبانی۔ امام بخاری کے شیخ ہیں۔

ابوعبیدہ ❼: بن محمد بن عمار بن یاسر العنسی، تابعی ہیں۔ جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ العنسی: عین اور نون پر زبر اور آخر میں سین ہے۔

ابوعمیر بن انس بن مالک: ❽ انصاری ہیں، کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام عبداللہ ہے۔ آپ اپنے انصاری چچاؤں سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ کا شمار صغار تابعین میں ہوتا ہے۔ اپنے والد انس کے بعد آپ نے طویل عمر پائی۔

ابوالعشراء: ❾ آپ کا نام اسامہ بن مالک دارمی ہے، تابعی ہیں۔ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ سے حماد بن سلمہ نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ کے نام سے متعلق متعدد اقوال ہیں۔ مذکورہ نام زیادہ

---

❶ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۴۶۷۳۔ ❷ تاریخ یحییٰ بن معین: ۳/ ۳۵۸، تاریخ ابن ابی خیثمہ: ۲۳۷۷ و سندہ ضعیف، مغیرہ بن مقسم مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ ❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۴۶۷۹۔ ❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۲۱۹۔

❺ ثقہ ثبت عابد اور مخضرم ہیں۔ التقریب: ۴۰۱۷۔ ❻ یہ الضحاک بن مخلد بن الضحاک بن مسلم الشیبانی، ابو عاصم النبیل البصری۔ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۲۹۷۷۔ ❼ یہ حسن الحدیث ہیں۔ وثقہ یحییٰ بن معین، روایۃ ابن الجنید: ۲۶۷؛ الکاشف: ۶۷۳۱؛ التقریب: ۸۲۳۴۔ ❽ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۲۸۱۔ ❾ مجہول ہے۔ میزان الاعتدال: ۴/ ۵۵۱؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ۲/ ۲۲؛ العلل للترمذی: ۲/ ۶۳۴۔۶۳۵؛ التقریب: ۸۲۵۱۔

مشہور ہے۔العشراء: عین پر پیش، شین پر زبر اور آخر میں مدّ ہے۔

ابوالعالیہ رفیع بن مہران الریاحی: [1] بنو ریاح قبیلے کے غلام تھے،اس لیے الریاحی کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف تھے۔سیدنا عمر اور اُبی رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور آپ سے عاصم احول وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے، ابوالعالیہ نے کہا: ''میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے تین مرتبہ پورے قرآن کی قراءت کی۔'' [2] انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔۹۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

ابوالعلاء: [3] یزید بن عبداللہ بن الشخیر۔اپنے والد، بھائی مطرف اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کرتے ہیں۔آپ سے قتادہ اور دیگر بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۱۱ھ میں وفات پائی۔

ابوعبدالرحمٰن الحبلی: [4] آپ کا نام عبداللہ بن یزید (المعافری) ہے۔مصر کے رہنے والے تھے۔آپ کا تعلق بنو عامر قبیلے سے ہے،تابعی ہیں۔الحبلی: حاء پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

ابوعطیہ: [5] بنو عقیل قبیلے کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔اس نسبت سے ''العقیلی'' کہلاتے ہیں۔ مالک بن حویرث سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

ابوعاتکہ: [6] اس نے انس سے اور اس سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔محدثین نے اسے ضعیف راوی قرار دیا ہے۔

عتبہ بن ربیعہ: کافر تھا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سید الشہداء،حمزہ بن عبدالمطلب نے غزوۂ بدر میں اسے قتل کر کے جہنم رسید کیا تھا۔

عبداللہ بن ابی: ابن سلول رئیس المنافقین ہے۔سلول اس کی والدہ کا نام ہے جو قبیلہ خزاعہ سے تھی۔اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ تھا اور وہ اصحاب فضیلت صحابہ میں سے تھے،انہوں نے غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی،اور خوب خدمات سرانجام دیں۔

العاص بن وائل: السہمی،قبیلہ بنو سہم کا فرد تھا۔یہ عمرو بن العاص کا والد ہے،کافر تھا۔اس نے اسلام کا زمانہ پایا،مگر اسلام کی دولت سے محروم رہا۔یہی وہ شخص ہے جس نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے ایک سو غلام اور لونڈیاں آزاد کر دی جائیں۔باب الوصایا میں اس کا ذکر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] ثقہ ہیں۔التقریب: ۱۹۵۳۔ [2] تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۱۸/ ۱۶۸، ۱۶۹ و سندہ ضعیف، ہشام بن حسان مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔علامہ علائی نے کہا:"ھذا عجیب" جامع التحصیل: ۱۹۰۔

[3] ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۷٤۰۔

[4] ثقہ ہیں۔التقریب: ۳۷۱۲، تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۳۳۸؛ الثقات للعجلی: ۹۰۹؛ الجرح و التعدیل: ۵/ ۱۹۷۔

[5] مجہول ہے۔المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/ ۷۹۸؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ٤١٤۔ [6] ضعیف ہے،التقریب: ۸۱۹۳، التاریخ الکبیر للبخاری: ٤/ ۳۵۷؛ الضعفاء للنسائی: ۳۱۹، الجرح والتعدیل: ٤/ ٤۹٤، میزان الاعتدال:۲/ ۳۳۵۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: آپ امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کے لیے آپ کے والد کو پیغام بھیجا اور نبوت کے دسویں سال ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں ہی ماہ شوال میں آپ سے نکاح کیا۔ اس بارے میں کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔ بعداز ہجرت مدینہ منورہ جا کر اٹھارہ ماہ بعد ہجرت کے دوسرے سال آپ سے شادی کی، جبکہ آپ کی عمر نو برس تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدینہ منورہ جانے سے سات ماہ بعد آپ کی رخصتی ہوئی تھی۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نو سال گزارنے کا موقع ملا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر خواتین سے نکاح کیے ان میں سے آپ کے سوا کوئی بھی کنواری نہ تھی۔ آپ زبردست فقیہ، بہت بڑی عالمہ، فصیحہ اور فاضلہ خاتون تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ تاریخ اور اشعار عرب سے خوب واقف تھیں۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کی ایک بہت بڑی جماعت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۷ ماہ رمضان المبارک ۵۷ھ یا ۵۸ھ کو منگل کی رات وفات پائی۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کو رات کے وقت دفن کیا جائے۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ ایام معاویہ رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں مروان کی حکومت تھی۔

عمرہ بنت رواحہ: انصاری خاتون ہیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ آپ کے شوہر بشیر بن سعد اور آپ کے بیٹے نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ام عمارہ: آپ کا نام نسیبہ اور آپ کے والد کا نام کعب ہے۔ انصاری خاتون ہیں، آپ کو بیعت عقبہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہے۔ آپ نے اپنے شوہر زید بن عاصم کی معیت میں غزوۂ احد میں شرکت کی۔ اس کے بعد بیعت رضوان میں اور غزوہ یمامہ میں بھی حاضر تھیں۔ لڑائی میں حصہ لیا اور آپ کا ہاتھ متاثر ہوا۔ اس دن آپ کو تیر اور تلوار کے بارہ زخم آئے، بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ عمارہ: عین پر پیش اور میم مخفف ہے۔ نسیبہ: نون پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

ام العلاء: [1] انصاری خاتون ہیں۔ طبقۂ تابعین کی خواتین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ کے بیٹے خارجہ بن زید بن ثابت نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کی بیماری کے دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ام عطیہ: ان کا نام نُسیبہ ہے۔ ان کے والد کا نام کعب اور بعض نے الحارث بھی لکھا ہے۔ انصاری خاتون ہیں۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ ان سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ کبار صحابیات میں سے ہیں۔ غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بالعموم شریک ہو کر مریضوں کی خدمت اور زخمیوں کا علاج معالجہ کیا کرتی تھیں۔

---

[1] یہ صحابیہ ہیں۔ دیکھیے التقریب: ۸۷۵۱؛ الکاشف للذہبی: ۷۱۳۶۔

فصل

تابعیات

عمرہ بنت عبدالرحمٰن: ❶ بن سعد بن زرارہ، آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہ کر پرورش اور تربیت پائی۔ آپ نے ام المومنین اور دیگر صحابہ سے احادیث بکثرت روایت کی ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۰۳ھ میں فوت ہوئیں۔ مشہور تابعیہ خواتین میں سے ہیں۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الغین

غضیف بن الحارث الثمالی: ❷ آپ کی کنیت ابواسماء ہے۔ سرزمین شام کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، آپ کا اپنا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میری ولادت ہوئی، میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ آپ نے سیدنا عمر، ابوذر، اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا۔ آپ سے مکحول اور سُلیم بن عامر نے روایتِ حدیث کی ہے۔ غُضَیف: غین پر پیش، ضاد پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں فاء ہے۔ الثمالی: ثاء پر پیش اور میم مخفف ہے۔

غیلان بن سلمہ: قبیلۂ ثقیف سے ہیں۔ غزوۂ طائف کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ہجرت نہیں کر سکے تھے۔ بنوثقیف کے سرکردہ اور سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔ آپ اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ خلافت فاروقی کے اواخر میں فوت ہوئے۔ عبداللہ بن عمر، عروہ بن غیلان اور بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعین

غالب بن خطاب بن ابی غیلان القطان: ❸ بصری ہیں۔ آپ نے بکر بن عبداللہ سے اور آپ سے ضمرہ بن ربیعہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

غَرِیف بن عیاش: ❹ بن الدیلمی، آپ نے واثلہ بن اسقع سے احادیث روایت کی ہیں۔ اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ غَریف: غین پر زبر، راء کے نیچے زیر اور آخر میں فاء ہے۔

ابوغالب: ❺ ان کا نام حزور ہے۔ بنوباہلہ کی نسبت سے ''باہلی'' کہلاتے ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ عبدالرحمٰن بن الحضرمی

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۶۴۳۔ ❷ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، لیکن جمہور نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ دیکھئے الجرح والتعدیل: ۷/ ۵٤؛ معجم الصحابة لا بن قانع: ۲/ ۲۱٦، ذکر اسم كل صحابى للأزدى: ۳۸۲؛ الاستيعاب لا بن عبدالبر: ۳/ ۱۲۵٤؛ الاصابة لا بن حجر: ۵/ ۲٤۸؛ التقريب: ۵۳٦۱۔ ❸ ثقہ وصدوق ہیں۔ الطبقات الكبرى: ۷/ ۲۷۱؛ المغنى فى الضعفاء: ۲/ ۵۰٤؛ التقريب: ۵۳٤٦؛ موسوعة اقوال احمد: ۳/ ۱٤۱۔ ❹ مجہول ہے۔ نیز دیکھئے التقریب: ۵۳۵۲؛ الجرح والتعديل: ۷/ ۵۹۔ ❺ یہ ثقہ وصدوق، حسن الحدیث ہیں۔ تاريخ يحيىٰ بن معين رواية الدارمى: ۹۱۷؛ موسوعة اقوال ابى الحسن الدارقطنى: ۲/ ۷۵۵؛ التقريب: ۸۲۹۸؛ الكاشف للذهبى: ٦۷۷٦۔

نے آپ کوخرید کرآزاد کردیا تھا۔آپ نے ابوامامہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ان سے آپ کی ملاقات سرزمینِ شام میں ہوئی تھی۔آپ سے سفیان بن عیینہ اور حماد بن زید نے روایتِ حدیث کی ہے۔حزور: حاء اور زاء پر زبر، واؤ مشدّد اور آخر میں راء ہے۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الفاء

الفضل بن عباس: نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچازاد ہیں۔غزوۂ حنین میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔جب جنگ کے دوران میں مشکل مرحلہ پیش آیا تو ثابت قدم رہے۔حجۃ الوداع میں بھی شریک تھے۔رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وفات پر جب غسل دینے کا موقع آیا تو آپ بھی غسل دینے والوں میں شامل تھے۔بعدازاں جہاد کی غرض سے شام کی طرف چلے گئے تھے۔۱۸ھ میں طاعونِ عمواس میں اردن کے علاقے میں ۲۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔ایک قول یہ بھی ہے کہ غزوۂ یرموک میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔آپ کی وفات سے متعلق اس کے علاوہ اور بھی کئی اقوال ہیں۔آپ کے بھائی عبداللہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فضالہ بن عُبید: انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں۔آپ نے سب سے پہلے غزوۂ احد میں شرکت کی اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔صلح حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہاتھ پر بیعت رضوان سے مشرف ہوئے۔بعد میں سرزمین شام کی طرف نقل مکانی کر گئے اور دمشق میں اقامت رکھی۔جب سیدنا معاویہ غزوۂ صفین کے لیے گئے تو ان کی طرف سے انہیں دمشق کا قاضی تعینات کیا گیا۔عہد معاویہ میں ہی ان کی وفات ہوئی۔بعض اہل علم نے کہا: ۵۳ھ میں آپ نے وفات پائی۔آپ کے غلام میسرہ اور دوسرے حضرات نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔فضالہ: فاء اور ضاد پر زبر ہے۔ عُبید: عین پر پیش اور باء پر زبر ہے۔

الفُجیع بن عبداللہ: قبیلہ بنوعامر کی نسبت سے عامری کہلاتے ہیں۔اپنی قوم کے وفد کے ہمراہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضری دی، اور آپ سے سماعِ احادیث کا شرف حاصل کیا۔آپ سے وہب بن عقبہ نے احادیث روایت کی ہیں۔الفُجیع: فاء پر پیش، جیم پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں عین ہے۔

فروہ بن مُسَیک: یمن کے قبیلے بنوغطیف کی ایک شاخ بنومراد میں سے ہیں۔۹ھ کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے اور وہیں رہائش پذیر رہے۔شعبی اور دوسرے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔اپنی قوم کے سرکردہ اور سربرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔اعلیٰ درجے کے شاعر تھے۔ مُسَیک: میم پر پیش، سین پر زبر اور آخر میں کاف ہے۔

فروہ بن عمرو: انصار کے قبیلے بنو بیاضہ میں سے ہیں۔غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک ہوتے رہے۔آپ سے ابوحازم التمار نے احادیث روایت کی ہیں۔

فیروز الدیلمی: آپ نے قبیلہ حمیر کے ہاں جا کر رہائش اختیار کر لی تھی، اس لیے آپ کو ''حمیری'' بھی کہتے ہیں۔آپ صنعاء کے

فارسی لوگوں میں سے تھے۔آپ ایک وفد میں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔یمن میں نبوت کے مدعی اسود عنسی کذاب کو قتل کرنے کی سعادت آپ کو حاصل ہوئی، جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں جہنم رسید کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو بیماری کے دوران میں یہ خبر ملی تھی۔آپ سے آپ کے بیٹوں ضحاک، عبداللہ اور دیگر بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آپ نے وفات پائی۔العنسی: عین پر زبر، نون ساکن اور پھر سین ہے۔

فصل

تابعین

الفرافصہ بن عمیر: 1 قبیلہ بنوحنیفہ سے ہیں، مدینہ منورہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔آپ نے عثمان بن عفان سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے قاسم بن محمد وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ الفرافصہ: اس میں دو فاء ہیں۔راء مخفف، اور صاد ہے۔محدثین پہلی فاء پر زبر پڑھتے ہیں۔ابن حبیب کہتے ہیں کہ عرب میں یہ نام پہلی فاء پر پیش کے ساتھ ہے۔صرف فرافصہ بن احوص کے نام میں فاء پر زبر ہے۔اس تصریح کی صورت میں پیش نظر نام میں پہلی فاء پر پیش پڑھنی چاہیے۔اہل لغت کے ہاں اس نام میں فاء پر زبر معروف نہیں۔

فروہ بن نوفل: 2 اشجعی، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔آپ نے اپنے والد اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے ابواسحاق الہمدانی اور ہلال بن یساف نے روایت حدیث کی ہے۔

ابن الفرک: 3 آپ کا نام احمد بن زکریا بن فارس ہے۔مشہور ماہر لغت ہیں۔لغت میں آپ کی ایک کتاب ''المجمل'' معروف ہے۔ہمدان میں مقیم رہے، کبار اہل علم میں سے ہیں، معروف زمانہ تھے۔علم میں پختہ، صاحب کتاب اور شعراء کی کتابوں سے بھی بخوبی واقف تھے۔بلاد الجبل میں رہتے تھے۔آپ کے والد کو الفراس اور الفرسی بھی کہتے ہیں، کیونکہ وہ فراس کے ہم نشین تھے۔ الفراس: فاء کے نیچے زیر، راء مخفف اور آخر میں سین ہے۔

فصل

صحابیات

فاطمۃ الکبریٰ: آپ رسول اللہ ﷺ کی دختر نیک اختر ہیں۔آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے۔ایک قول کے مطابق آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحب زادی ہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے خواتین عالم کا سردار ہونے کا شرف بخشا ہے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے ہجرت کے دوسرے سال ماہ رمضان المبارک میں نکاح کیا اور ماہ ذوالحجہ میں آپ کی رخصتی ہوئی۔آپ کے بطن سے حسن، حسین، محسن، زینب، ام کلثوم اور رقیہ نے جنم لیا۔نبی ﷺ کی وفات سے چھ ماہ بعد

---

1 ثقہ ہیں۔الثقات للعجلی: ۱۳٤۷؛ الثقات لابن حبان: ٥/ ۲۹۹۔ 2 ثقہ ہیں۔الثقات لابن حبان: ٥/ ۲۹۷؛ جامع التحصیل: ٦۱۹؛ تہذیب الکمال للمزی: ۲۳/ ۱۷۹۔ 3 امام ذہبی ان کے بارے میں فرماتے ہیں: "الامام، العلامۃ، اللغوی، المحدث" سیر اعلام النبلاء: ۱۷/ ۱۰۳، نیز دیکھئے وفیات الاعیان لابن خلکان: ۱/ ۱۱۸؛ إنباہ الرواۃ: ۱/ ۱۲۷، المنتظم لابن الجوزی وغیرہ۔**تنبیہ**: ابن الفرک کے بجائے ابن الفارس ہے۔واللہ اعلم۔

اور بقول بعض تین ماہ بعد مدینہ منورہ میں وفات پائی، اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کو علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا [1] اور عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی تدفین رات ہی کو عمل میں لائی گئی۔ آپ سے علی بن ابی طالب، اور آپ کے بیٹوں حسن وحسین اور دیگر بہت سے صحابہ کرام نے احادیث روایت کی ہیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدہ فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان کوئی بات ہوگئی تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کے رسول! آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ لیں، وہ تو جھوٹ نہیں بولیں گی۔ [2]

فاطمہ بنت ابی حبیش: قریش کے قبیلے بنو اسد سے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہیں استحاضہ کا عارضہ لاحق تھا۔ آپ سے عروہ بن زبیر اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ عبداللہ بن جحش کی اہلیہ ہیں۔ حبیش: جحش کی تصغیر ہے۔

فاطمہ بنت قیس: قریشی خاتون ہیں۔ ضحاک کی ہمشیرہ تھیں۔ سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ صاحب جمال اور صاحب عقل وکمال تھیں، ابو عمرو بن حفص کی زوجیت میں تھیں انہوں نے انہیں طلاق دے دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید سے کردیا۔

الفریعہ بنت مالک بن سنان: ابوسعید خدری کی ہمشیرہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت رضوان میں شامل تھیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے زینب بن کعب بن عجرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ الفریعہ: فاء پر پیش، راء پر زبر، یاء ساکن اور پھر عین ہے۔

ام الفضل: آپ کا نام لبابہ بنت الحارث ہے۔ قبیلہ بنو عامر سے تھیں، عباس بن عبدالمطلب کی اہلیہ ہیں۔ ان کی زیادہ اولاد آپ ہی کے بطن سے ہے۔ آپ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

ام فروہ: انصاری خاتون ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ قاسم بن غنام نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعیات

فاطمۃ الصغریٰ: [3] آپ سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کی دختر نیک اختر ہیں۔ قریش کے بنو ہاشم قبیلے سے ہیں۔ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے آپ کا نکاح ہوا۔ ان کی وفات کے بعد عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان نے آپ سے نکاح کرلیا تھا۔

[1] سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دینا ثابت نہیں ہے، جیسا کہ سابقہ صفحات میں وضاحت ہوچکی ہے۔

[2] مسند ابی یعلی: ٤٧٠٠؛ حلية الاولياء: ٢/ ٤١؛ و سنده ضعيف، عمرو بن دینار نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا، دیکھئے مجمع الزوائد: ٩/ ٢٠١۔

[3] ثقہ ہیں، التقریب: ٨٦٥٢

فصل

صحابہ کرام/ حرف القاف

قبیصہ بن ذویب: [1] قبیلہ بنوخزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال متولد ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ولادت کے بعد انہیں نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں لایا گیا تو آپ نے ان کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ صاحب علم وفقہ اور بلند مرتبے کے حامل تھے۔ ابوالزناد کہتے ہیں کہ چار اصحاب مدینہ منورہ کے فقہاء شمار ہوتے تھے۔ سعید ابن میسّب، عروہ بن زبیر، عبدالملک بن مروان اور قبیصہ بن ذویب۔ آپ نے ابو ہریرہ، ابوالدرداء اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۸۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ یہ ابن عبدالبر کا قول ہے، انہوں نے آپ کو صحابہ میں شمار کیا ہے، جبکہ دوسرے اہل فن انہیں صحابی نہیں، بلکہ تابعین کے دوسرے طبقے میں شمار کرتے ہیں۔ قبیصہ: قاف پر زبر، باء کے نیچے زیر اور پھر صاد ہے۔ ذوَیب: یہ ذئب کی تصغیر ہے۔

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ: قبیلۂ بنو ہلال سے ہیں۔ ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے آپ کے بیٹے قطن، ابوعثمان نہدی اور دوسرے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ مخارق: میم پر پیش، پھر خاء، پھر راء اور آخر میں قاف۔

قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ: السلمی، بصری، اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، صالح بن عبید نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ: انصاری صحابی ہیں، بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہے۔ آپ کے مادری بھائی ابوسعید خدری نے اور آپ کے بیٹے عمر وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۵ سال کی عمر میں ۲۳ھ کو وفات پائی۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عالی قدر صحابہ کرام میں سے ہیں۔

قدامہ بن عبداللہ: الکلابی، بعض کے نزدیک بنوعامر قبیلے میں سے تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مقیم رہے اور ہجرت نہ کر سکے۔ حجۃ الوداع میں شامل تھے۔ بدر کے موقع پر اپنے اونٹوں میں رہے۔ ایمن بن نائل وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ قدامہ: قاف پر پیش اور دال مخفف ہے۔

قدامہ بن مظعون: قریش کے قبیلے جمح میں سے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔ آپ نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شامل رہے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہما نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۶۸ سال کی عمر پا کر ۳۶ھ میں وفات پائی۔

قطبہ بن مالک: ثعلبی، کوفہ کے باشندے تھے۔ آپ کو رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کے بھتیجے زیاد بن علاقہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

---

[1] راجح یہی ہے کہ یہ ثقہ تابعی ہیں، صحابی نہیں۔ دیکھئے الثقات للعجلی: ۱۳۷۷؛ الطبقات الکبری: ٥/ ١٧٦؛ اسد الغابۃ: ٤/ ٨٢؛ تاریخ یحییٰ بن معین: ٢/ ٤٨٤؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣١٧؛ سیر اعلام النبلاء: ٤/ ٢٨٢؛ تھذیب الاسماء للنووی: ٢/ ٥٦؛ جامع التحصیل: ٦٣١۔

قیس بن ابی غرزہ: الغفاری، اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے ابو وائل شقیق بن سلمہ نے حدیث روایت کی ہے۔ آپ سے تجارت کے مسائل کے بارے میں صرف ایک ہی حدیث مروی ہے۔ [1]

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ: بن عبادہ، آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ انصار کے خزرج قبیلے کے فرد ہیں۔ معزز اور عالی قدر صحابہ میں سے ہیں۔ آپ ایک سمجھدار، معاملہ فہم اور بہترین جنگ جُو تھے۔ اپنی قوم کے سردار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظین میں شامل تھے۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مصر کے حاکم تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت تک ان کے ساتھ رہے اور کسی بھی موقع پر ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ قیس بن سعد، عبداللہ بن زبیر، قاضی شریح اور احنف ان میں سے کسی کے بھی چہرے پر بال نہ تھے اور (قدرتی طور پر) ان میں سے کسی کی بھی داڑھی نہ تھی۔ اس کے باوجود قیس بن سعد نہایت خوبصورت جوان تھے۔

قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو قبیصہ ہے۔ ابن عبدالبر نے فرمایا: ''آپ ابو علی کی کنیت سے معروف ہیں۔'' بنو تمیم قبیلے کی نسبت سے تمیمی کہلاتے ہیں۔ بنو تمیم کے وفد میں ایک رکن کی حیثیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ۹ھ میں قبول اسلام کی دولت سے بہرہ مند ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیکھ کر فرمایا تھا: ''یہ شخص خانہ بدوش لوگوں کا سردار ہے۔'' [2] صاحب عقل و فہم اور صفتِ حلم و بردباری میں مشہور تھے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے بیٹے حکیم اور دوسرے بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

قرظہ بن کعب: انصار کے خزرج قبیلے کے فرد ہیں۔ غزوۂ احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ عالی مرتبہ شخصیت تھے۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفے کا حاکم مقرر کیا تھا۔ آپ ان کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک رہے اور انہی کے عہد خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ شعبی وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ قرظہ: قاف پر پیش، راء پر زبر اور ظاء پر بھی زبر ہے۔

قرہ بن ایاس: المزنی، بصرہ کے باشندے تھے۔ آپ سے آپ کے فرزند معاویہ کے سوا کسی نے احادیث روایت نہیں کیں۔ ازارقہ نے آپ کو قتل کر دیا تھا۔ ایاس: ہمزہ کے نیچے زیر ہے۔

ابوقتادہ: آپ کا نام الحارث بن ربعی ہے، انصاری صحابی ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی شہسواروں میں سے تھے۔ ۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ بعض اہل علم نے کہا: آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کوفہ میں فوت ہوئے۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔ سیدنا علی کے ساتھ تمام معرکوں میں شامل رہے۔ آپ کو نام کے بجائے کنیت سے شہرت ملی۔ ربعی: راء کے نیچے زیر، باء ساکن اور عین کے نیچے بھی زیر ہے۔

ابوقحافہ: آپ کا نام عثمان بن عامر ہے۔ آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد گرامی ہیں۔ آپ کا تذکرہ بہرہ عین میں گزر چکا ہے۔

---

[1] دیکھئے سنن ابی داود: ۳۳۲۶؛ سنن الترمذی: ۱۲۰۸؛ سنن النسائی: ۳۸۲۸، ۳۸۲۹؛ سنن ابن ماجه: ۲۱٤٥ وهو صحیح۔ [2] ادب المفرد للبخاری: ۹۵۳ و سنده ضعیف، حسن بصری مدلس ہیں۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸/ ۳۳۹؛ تاریخ المدینة لا بن شبة: ۲/ ۵۳۰۔ زیاد الجصاص ضعیف ہے۔

فصل

تابعین

القاسم بن محمد: ❶ بن ابی بکر صدیق۔ مدینہ منورہ کے مشہور سات فقہاء میں سے ہیں، کبار تابعین میں سے ہیں۔ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے افضل تھے۔ یحییٰ بن سعید نے کہا: ''ہم نے مدینہ منورہ میں کوئی آدمی ایسا نہیں پایا جسے ہم ان سے افضل قرار دے سکتے۔'' ❷ آپ نے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے روایتِ حدیث کی ہے جن میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا معاویہ اور دیگر بہت سے نام آتے ہیں۔ آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ نے ستر برس عمر پا کر ۱۰۱ھ میں وفات پائی۔

القاسم بن عبدالرحمٰن: ❸ سرزمین شام کے رہنے والے تھے۔ عبدالرحمٰن بن خالد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے العلاء بن الحارث اور دیگر حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن یزید [بن جابر] نے فرمایا: ''میں نے عبدالرحمٰن کے مولیٰ القاسم سے بڑھ کر افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔'' ❹

قبیصہ بن ھلب: ❺ الطائی۔ انہوں نے اپنے والد ھلب سے احادیث روایت کی ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔ آپ سے سماک نے روایت حدیث کی ہے۔ ھُلب: ھاء پر پیش، لام ساکن اور آخر میں باء ہے۔ بعض اہل علم نے کہا: اس نام کا صحیح تلفظ ھاء پر زبر اور لام کے نیچے زیر سے ہے۔

القعقاع بن حکیم: ❻ مدینہ منورہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ آپ نے جابر بن عبداللہ اور ابو یونس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے سعید مقبری اور محمد بن عجلان نے روایتِ حدیث کی ہیں۔

قطن بن قبیصہ: ❼ بنو ہلال قبیلے کے فرد ہیں۔ اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے حیان بن علاء نے احادیث روایت کی ہیں۔ قطن ایک سردار قسم کے آدمی تھے، سجستان کے حاکم رہے۔ قَطَن: قاف اور طاء دونوں پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

قتادہ بن دعامہ: ❽ آپ کی کنیت ابوالخطاب ہے۔ بنو سدوس قبیلے سے تھے۔ آپ نابینا اور حافظ حدیث تھے۔ بکر بن عبداللہ المزنی نے کہا: جو آدمی اپنے دور کا سب سے زیادہ حافظے والا آدمی دیکھنا چاہتا ہو تو وہ قتادہ کو دیکھ لے، ہم نے ان سے بڑھ کر قوی حافظے والا کسی کو نہیں پایا۔'' ❾ قتادہ نے خود فرمایا: ''میرے کانوں نے جو بات بھی سنی میرے دل نے اسے یاد کرلیا اور یاد رکھا۔'' ❿ آپ کہا کرتے تھے کہ عمل کے بغیر کوئی قول مقبول نہیں۔ جس کے اعمال اچھے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے قول کو بھی شرف قبولیت سے

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٥٤٨٩۔ ❷ التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ، ٢/ ١٦٢؛ الجرح والتعدیل، ٧/ ١١٨ وسندہ حسن۔
❸ ثقہ وصدوق ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین، ٤/ ٤٢٨؛ التقریب: ٥٤٧٠؛ التاریخ الکبیر للبخاری، ١/ ٢٢٠۔
❹ التاریخ الاوسط للبخاری: ١/ ٢٢٠، رقم: ١٠٤٧ و سندہ صحیح۔ ❺ یہ ثقہ، حسن الحدیث ہیں۔ الثقات للعجلی: ١٣٧٩؛ میزان الاعتدال للذهبی: ٣/ ٣٨٤؛ التقریب: ٥٥١٦؛ تهذیب التهذیب لابن حجر: ٨/ ٣٥٠۔ ❻ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٥٥٥٨۔
❼ حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ٥/ ٣٢٣؛ التقریب: ٥٥٥٤۔ ❽ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ٥٥١٨۔
❾ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ٧/ ١٣٣۔ ❿ سیر السلف الصالحین لاسماعیل اصبهانی: ١/ ٩٠٠۔

نوازتا ہے۔آپ نے عبداللہ بن سرجس اور انس اور دیگر بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ سے ایوب،شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ بے شمار لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۰۷ھ میں فوت ہوئے۔

قیس بن عبادہ: [1] بصرہ کے تابعین میں طبقہ اولیٰ کے فرد ہیں۔صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

عُباد: عین پر پیش اور باء مخفف ہے۔

قیس بن ابی حازم: [2] بنواحمس کی شاخ بنوبُجیلہ سے ہیں۔آپ نے اسلام سے قبل جاہلیت، یعنی کفر کا دور بھی پایا ہے۔آپ اسلام قبول کرنے کے بعد بیعت کرنے کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے،مگر جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے تھے۔آپ کا شمار کوفے کے تابعین میں ہوتا ہے۔بعض اہل علم نے انہیں صحابہ کرام میں شمار کیا ہے، جبکہ وہ اس کے معترف بھی ہیں کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہوسکی۔آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے سوا باقی تمام عشرہ مبشرہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام سے روایتِ حدیث کی ہے۔آپ کے سوا تابعین میں سے کسی نے بھی نو مبشر صحابہ سے روایتِ حدیث نہیں کی۔آپ سے بہت سے تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔سیدنا علی بن ابی طالب کے ساتھ نہروان میں شریک تھے۔ آپ نے سو سال سے زائد عمر پائی۔۹۸ھ میں فوت ہوئے۔

قیس بن مسلم: [3] الجدلی، کوفہ کے باشندے تھے۔آپ نے سعید بن جبیر وغیرہ سے اور آپ سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۲۰ھ میں وفات پائی۔الجدلی: جیم اور دال پر زبر ہے۔

قیس بن کثیر: [4] آپ کو ابوالدرداء سے سماعِ حدیث کا شرف حاصل ہے۔آپ سے داود بن جمیل نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ترمذی نے آپ سے حدیث روایت کرتے ہوئے قیس بن کثیر ہی لکھا ہے اور فرمایا: ''محمود بن خداش نے ہم سے اسی طرح بیان کیا ہے، جبکہ درحقیقت یہ نام کثیر بن قیس ہے۔'' [5] امام ابوداود نے بھی کثیر بن قیس ہی ذکر کیا ہے۔ [6] امام بخاری نے بھی ان کا ذکر قیس کی بجائے کثیر کے کالم میں کیا ہے۔ [7]

ابوقلابہ: [8] قلابہ، قاف کے نیچے زیر، لام مخفف اور پھر باء ہے۔آپ کا نام عبداللہ بن زید الجرمی ہے، مشہور تابعی ہیں۔آپ نے انس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ایوب سختیانی نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! ابوقلابہ فقہاء میں سے ہیں۔'' [9] ۱۰۶ھ کو سرزمین شام میں آپ کی وفات ہوئی۔

ابن قطن: اس کا نام عبدالعزیز (یا عبدالعزی) ہے۔کافر تھا۔دجال کے تذکرے میں اس کا ذکر آیا ہے۔قطن: قاف اور طاء پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

قزمان: یہ ایک منافق تھا۔بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا تھا۔باب المعجزات میں اس کا ذکر آیا ہے۔یہ غزوۂ حنین میں شریک ہوا

---

[1] ثقہ مخضرم ہیں۔التقریب: ۵۵۸۲۔ [2] ثقہ مخضرم ہیں۔التقریب: ۵۵٦٦۔ [3] ثقہ ہیں۔التقریب: ۵۵۹۱۔

[4] ضعیف ہے۔التقریب: ۵٦۲٤؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/ ۵۳۳۔ [5] سنن الترمذی: ۲٦۸۲۔

[6] سنن ابی داود: ۳٦٤۱۔ [7] التاریخ الکبیر للبخاری: ۷/ ۲۰۸۔

[8] مشہور ثقہ تابعی ہیں۔التقریب: ۳۳۳۳۔ **تنبیه**: یہ تدلیس سے بری ہیں۔ [9] الجرح والتعدیل: ۵/ ۵۸ و سنده صحیح۔

تھا اور بہادری کے خوب جوہر دکھائے تھے۔صحابہ کرام نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ یقیناً جہنمی ہے،اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فاجر (کافر،منافق) کے ذریعے سے دین اسلام کی مدد کرائے۔“ [1]

فصل

صحابیات

قیلہ بنت مخرمہ: قبیلہ بنوتمیم سے ہیں۔عُلَیبہ کی دو بیٹیاں صفیہ اور دُحَیبہ جوان کی زیر کفالت تھیں، دونوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔دراصل قیلہ ان دونوں کی دادی تھیں۔قیلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔دُحیبہ اور عُلَیبہ یہ دونوں نام مصغّر ہیں۔

ام قیس بنت محصن: محصن۔میم کے نیچے زیر،حاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔قبیلہ بنواسد سے تعلق تھا۔مشہور صحابی عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ ہیں،قدیم الاسلام ہیں۔انہوں نے مکہ مکرمہ میں ہی،یعنی قبل از ہجرت اسلام قبول کرلیا تھا۔آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الکاف

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے خزرج کے فرد ہیں۔بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں ان کی شرکت سے متعلق متعدد اقوال ہیں،البتہ غزوۂ تبوک کے بارے میں تو صراحت ہے کہ آپ اس میں شریک نہیں تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء میں سے تھے۔غزوۂ تبوک میں جو لوگ شرکت سے پیچھے رہ گئے تھے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان سے (بائیکاٹ کرنے اور) بات چیت کرنے سے منع کر دیا تھا،آپ بھی انہی میں سے تھے۔آپ کے علاوہ ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع بھی غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔آپ ۷۷ برس عمر پا کر ۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ: البلوی،کوفہ کے باشندے تھے۔۷۵ سال کی عمر میں ۵۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بہز کی شاخ بنوسلمہ سے ہیں۔سرزمین شام میں اردن کے علاقے میں رہائش پذیر رہے،اور ۹۵ھ میں وہیں وفات پائی۔بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ: اشعری،اہل شام میں ان کا شمار ہوتا ہے۔جابر بن عبداللہ اور جُبیر بن نُفیر نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔عیاض:عین کے نیچے زیر،یاء مخفف اور آخر میں ضاد ہے۔

---

[1] صحيح بخاری: ۳۰۶۲؛ صحيح مسلم: ۳۰۵۔ **تنبیہ**: ”اس حدیث میں درج بالا بات موجود ہے،لیکن لڑنے والے شخص کا کوئی نام مذکور نہیں ہے۔واللہ اعلم۔

کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنو سلمہ کے فرد ہیں، بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس بن عبدالمطلب آپ ہی کے ہاتھوں بدر میں اسیر ہوئے تھے۔ ۵۵ھ میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کے بیٹے عمار اور حنظلہ بن قیس نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

کثیر بن صلت: (1) بن معدی کرب، بنو کندہ کے فرد ہیں۔ آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود میں ہوئی۔ آپ کا نام ''قلیل'' رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدل کر ''کثیر'' رکھ دیا۔ آپ نے سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔

کرکرہ: (2) دونوں جگہ کاف پر زبر ہے۔ زیر بھی پڑھتے ہیں۔ بعض غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کی نگرانی پر مامور تھے۔ مال غنیمت میں غلول، یعنی خیانت کے ضمن میں ان کا ذکر آتا ہے۔

کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلے کے فرد تھے۔ صفوان بن امیہ جمحی کے مادری بھائی ہیں۔ آپ معمر بن حبیب کے غلام تھے جس نے یمنی لوگوں سے آپ کو سوق عکاظ میں خرید کر اپنا حلیف بنالیا اور ان کا نکاح کر دیا تھا۔ تاحینِ وفات مکہ مکرمہ میں رہے۔ عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ کلدہ: کاف اور لام پر زبر اور پھر دال ہے۔

ابو کبشہ: آپ کا نام عمرو بن سعید [یا عامر بن سعد] ہے۔ قبیلہ بنو انمار سے ہیں۔ سرزمینِ شام میں جا کر مقیم ہو گئے تھے۔ سالم بن ابی جعد اور نعیم بن زیاد نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

تابعین

کعب الاحبار بن مانع: (3) آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ کعب الاحبار کے نام سے شہرت پائی۔ قبیلہ حمیر کے فرد ہیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا ہے، لیکن آپ کی زیارت نہیں کر سکے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب کے زمانے میں اسلام قبول کیا۔ آپ نے سیدنا عمر، صہیب اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی ہیں۔ سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں ۳۲ھ میں سرزمین حمص میں فوت ہوئے۔

کثیر بن عبداللہ: (4) بن عمرو بن عوف المزنی۔ مدینہ منورہ کے باشندے ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے مروان بن معاویہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

---

(1) یہ ثقہ تابعی ہیں، صحابی نہیں، البتہ عہدِ نبوت میں پیدا ہوئے تھے۔ التقریب: ٥٦١٥؛ جامع التحصيل للعلائی: ٦٤٧؛ الثقات للعجلی: ١٤٠٧؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣٣٠؛ معرفة الصحابة لأبی نعيم: ٥/ ٢٣٩٣؛ الاستيعاب لا بن عبدالبر: ٣/ ١٣٠٨؛ الجرح والتعديل: ٧/ ١٥٣۔ (2) اسد الغابة لا بن الاثير: ٤/ ٤٤٥؛ صحيح بخاری: ٣٠٧٤۔

(3) ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ٥٦٤٨۔ (4) ضعیف ہے۔ التقريب: ٥٦١٧؛ الطبقات الكبرى: ٥/ ٤١٢؛ تاريخ يحيیٰ بن معين: ٣/ ٢٢٣؛ احوال الرجال للجوزجانی: ٢٣٥؛ الضعفاء والمتروكون للنسائی: ٥٠٤؛ المجروحين لا بن حبان: ٢/ ٢٢١؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ٢/ ٥٣٢، موسوعة اقوال الامام احمد: ٣/ ١٩٧۔

کثیر بن قیس: آپ کا نام کثیر بن قیس یا قیس بن کثیر ہے۔ قبل ازیں بہرۂ قاف میں آپ کا تذکرہ ہو چکا ہے۔
کُریب بن ابی مسلم: ❶ آپ عبداللہ بن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔
ابو کریب بن محمد بن العلاء: ❷ بنو ہمدان سے ہیں، کوفہ کے باشندے ہیں۔ ابو بکر بن عیاش وغیرہ سے سماع حدیث حاصل ہے۔ آپ سے مروی احادیث امام بخاری اور مسلم وغیرہ نے روایت کی ہیں۔ ۲۴۸ ہجری کو فوت ہوئے۔

فصل

تابعیات

کبشہ بنت کعب بن مالک: ❸ آپ عبداللہ بن ابی قتادہ کی اہلیہ ہیں۔ بلی کے جھوٹھے کے سلسلے میں آپ سے ایک حدیث مروی ہے۔ آپ نے ابو قتادہ سے حدیث روایت کی ہے، اور آپ سے حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔
کُریمہ بنت ہمام: ❹ ہمام، ھاء پر پیش اور میم مخفف ہے۔ آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خضاب، یعنی بال رنگنے کی بابت حدیث روایت کی ہے۔
ام کُرز: ❺ بنو خزاعہ کی ایک شاخ بنو کعب سے ہیں۔ مکہ کی باشندہ تھیں۔ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ مجاہد اور عطاء وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے مروی حدیث عقیقہ کے متعلق ہے۔ کُرز: کاف پر پیش، راء ساکن اور آخر میں زاء ہے۔
ام کلثوم بنت عقبہ: ❻ بن ابی معیط۔ مکہ مکرمہ میں دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئیں اور ہجرت کر کے پیدل مدینہ آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ مکہ مکرمہ میں ان کا کوئی شوہر نہ تھا۔ چنانچہ زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کر لیا۔ جب وہ غزوۂ موتہ میں شہادت سے ہمکنار ہوئے تو زبیر بن العوام نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے درمیان طلاق واقع ہوگئی تو عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے ہاں ان کے بطن سے ابراہیم اور حمید کی ولادت ہوئی۔ عبدالرحمٰن بن عوف کی وفات کے بعد عمرو بن العاص نے ان سے نکاح کر لیا۔ ان کے ہاں ابھی چند ماہ ہی گزارے تھے کہ یہ فوت ہوگئیں۔ آپ عثمان بن عفان کی مادری بہن ہیں۔ آپ کے بیٹے حمید وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٥٦٣٨۔ ❷ ثقہ حافظ ہیں۔ التقریب: ٦٢٠٤۔
❸ ثقہ ہیں، بعض نے انہیں صحابیہ بھی قرار دیا ہے۔ الثقات لا بن حبان: ٣/ ٣٥٧؛ اسد الغابة: ٦/ ٢٤٩؛ الاصابة: ٨/ ٢٩٥؛ التقریب: ٨٦٦٩۔
❹ مجہولۃ الحال ہے۔ نیز دیکھئے التقریب: ٨٦٧٣۔
❺ یہ صحابیہ ہیں۔ الثقات لا بن حبان: ٣/ ٤٥٩؛ الاستیعاب: ٤/ ١٩٥١؛ الکاشف: ٧١٤١؛ التقریب: ٨٧٥٧؛ تهذيب الاسماء واللغات للنووی: ٢/ ٣٦٥۔
❻ یہ صحابیہ ہیں۔ التقریب: ٨٦٦٠؛ الطبقات الکبری: ٨/ ٢٣٠؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ٦/ ٣٥٤٨؛ اسد الغابة: ٦/ ٣٨٦۔

فصل

صحابہ کرام/ حرف اللام

لقیط بن عامر بن صبرہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو رزین ہے، بنو عُقیل سے ہیں۔ مشہور صحابی ہیں۔ اہل طائف میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے عاصم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ لقیط: لام پر زبر اور قاف کے نیچے زیر ہے۔ صبرہ: صاد پر زبر اور باء کے نیچے زیر ہے۔

لقمان بن باعوراء: [1] سیدنا ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے داود علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے کسب فیض کیا۔ بنی اسرائیل میں قاضی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ سوڈان کے سیاہ فام بنونوب کے غلام تھے۔ زیادہ مشہور قول یہی ہے کہ آپ نبوت سے سرفراز نہیں ہوئے۔ بہت بڑے دانا تھے۔ کتاب الرقاق میں آپ کا ذکر آیا ہے۔

لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو عامر کے معروف شاعر تھے۔ جب آپ کی قوم کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ قبل از اسلام اور بعد از اسلام بڑے سردار رہے۔ کوفہ میں رہائش رکھی اور ۱۴۰ یا ۱۵۷ سال عمر پا کر ۴۱ھ میں وفات پائی۔ طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔ آپ کی عمر کے متعلق اور بھی متعدد اقوال ملتے ہیں۔

ابو لبابہ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر رہے۔ انصار کے قبیلے اوس کے فرد ہیں، آپ کی شہرت کنیت سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ نقباء میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ، غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا، اور اصحاب بدر کے برابر مال غنیمت میں سے انہیں بھی حصہ عنایت فرمایا تھا۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور نافع وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

ابن اللتبیہ: آپ کا نام عبداللہ ہے، صحابی ہیں۔ صدقات کے ضمن میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ [2] اللتبیہ: لام پر پیش، تاء پر زبر، باء کے نیچے زیر اور یاء مشدّد ہے۔

فصل

تابعین

لیث بن سعد: [3] آپ کی کنیت ابو الحارث ہے۔ اہل مصر کے فقیہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ آپ خالد بن ثابت الفہمی کے آزاد کردہ غلام

---

[1] یہ حکیم لقمان کے نام سے مشہور ہیں۔ قرآن مجید میں ان کے نام کی ایک سورت بھی ہے۔

[2] دیکھئے صحیح بخاری: ٦٩٧٩؛ صحیح مسلم: ١٨٣٢۔

[3] آپ ثقہ ثبت، فقیہ اور مشہور امام تھے۔ التقریب: ٥٦٨٤۔

تھے۔۹۴ھ میں مصر کے زیریں علاقوں کی ایک بستی میں آپ کی ولادت ہوئی۔آپ نے ابن ابی ملیکہ، عطاء اور زہری وغیرہ حضرات سے روایتِ حدیث کی ہے۔آپ سے ابن المبارک وغیرہ بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔۱۶۱ھ کو بغداد میں تشریف لائے۔منصور نے آپ کو حاکمیتِ مصر کی پیش کش کی، لیکن آپ نے اس سے معذرت کر لی۔یحییٰ بن بکیر نے کہا: ''میں نے لیث بن سعد سے بڑھ کر کسی کو کامل نہیں پایا۔'' [1] قتیبہ بن سعید نے کہا: ''لیث بن سعد ہر سال بیس ہزار دینار صدقہ کیا کرتے تھے، کبھی ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی تھی۔ماہ شعبان ۱۷۵ھ کو فوت ہوئے۔

ابن ابی لیلیٰ: [2] آپ کا نام عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ یسار ہے۔انصاری ہیں، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے کہ آپ کی ولادت ہوئی۔کہا جاتا ہے کہ نہر بصرہ میں دجیل کے مقام پر ۸۳ھ میں ڈوب گئے تھے۔آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں متداول ہیں۔آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔آپ کوفی تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار ہوتے ہیں۔آپ کے بیٹے محمد کو بھی ابن ابی لیلیٰ کہا جاتا ہے۔آپ کوفہ کے قاضی اور مشہور فقیہ تھے۔صاحبِ مذہب ہیں، یعنی آپ کے نام پر ایک مذہب بھی جاری ہوا تھا۔محدثین جب علی الاطلاق ''ابن ابی لیلیٰ'' کہتے ہیں تو آپ ہی مراد ہوتے ہیں۔جب فقہاء کرام ''ابن ابی لیلیٰ'' کہتے ہیں تو ان کی مراد محمد ہوتے ہیں۔محمد بن ابی لیلیٰ کی ولادت ۷۴ھ میں اور وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

ابن لہیعہ: [3] حضر موت کے باشندے ہیں۔مشہور فقیہ ہیں، آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔مصر کے قاضی تھے۔آپ نے عطاء، ابن ابی لیلیٰ، ابن ابی ملیکہ، اعرج اور عمرو بن شعیب سے سماع حدیث کیا۔آپ سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ مقریٔ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ضعیف الحدیث ہیں۔ابوداود نے کہا: ''میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ مصر میں کثرتِ حدیث اور قوت حافظہ میں ابن لہیعہ جیسا دوسرا کوئی نہ تھا۔'' آپ نے ۱۷۴ھ میں وفات پائی۔

لبید بن الاعصم: بنوزریق قبیلے کا یہودی تھا۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ یہودیوں کا حلیف تھا۔باب المعجزات میں جادو کے ضمن میں اس کا ذکر آیا ہے۔

ابولہب: اس کا نام عبدالعزی بن عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا۔کافر ہے۔فتن میں اس کا ذکر آیا ہے۔

فصل

صحابیات

لبابہ بنت الحارث: آپ کی کنیت ابوالفضل ہے۔حرفِ فاء میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

---

[1] تاریخ بغداد: ١٤/ ٥٢٤، تاریخ دمشق: ٥٠/ ٣٥٦ و سنده ضعیف، عبدالملک بن یحییٰ مجہول ہے۔

[2] ابن ابی لیلیٰ کا تذکرہ ''عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ'' کے تحت گزر چکا ہے، البتہ محمد بن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔دیکھئے الجرح والتعدیل: ٧/ ٣٢٢، ٣٢٣؛ الکامل لا بن عدی: ٧/ ٣٩٠، ٣٩١؛ تاریخ اسماء الضعفاء لا بن شاهین: ٥٨٠۔

[3] صدوق، حسن الحدیث ہیں، بشرطیکہ اختلاط سے پہلے کی روایت ہو۔یہ مدلس بھی تھے۔

فصل

صحابہ کرام/حرف المیم

مالک بن اوس بن الحدثان: [1] بصرہ کے باشندے ہیں۔ان کے صحابی ہونے کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ابن عبدالبر اور بہت سے مؤرخین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے،ابن مندہ نے کہا: ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں۔آپ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ احادیث انتہائی قلیل ہیں،البتہ آپ کی صحابہ کرام سے بیان کردہ احادیث بہت ہیں۔آپ نے عشرہ مبشرہ سے احادیث روایت کی ہیں،اور سیدنا عمر بن خطاب سے آپ کی روایات بکثرت ہیں۔زہری اور عکرمہ جیسے بہت سے اصحاب علم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ نے ۹۲ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔الحدثان: حاء،دال اور ثاء تینوں پر زبر ہے۔

مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ: بنولیث قبیلے کے فرد ہیں،ایک وفد کے رکن کی حیثیت سے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیس دن آپ کے ہاں قیام کیا۔بصرہ میں مقیم رہے۔آپ کے بیٹے عبداللہ اور ابوقلابہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔آپ نے بصرہ میں ۹۴ھ میں وفات پائی۔

مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلے بنومازن میں سے ہیں۔مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔بعد میں نقل مکانی کر کے بصرہ چلے گئے۔قلیل الحدیث ہیں۔

مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ: بنوکندہ قبیلے کی ایک شاخ بنوسکون میں سے ہیں۔اہل شام میں شمار ہوتے ہیں،بعض مؤرخین نے آپ کو اہل مصر میں شمار کیا ہے۔آپ سے مرثد بن عبداللہ نے احادیث روایت کی ہیں۔سیدنا معاویہ کی طرف سے لشکروں پر اور غزوۂ روم میں امیر لشکر تعینات تھے۔مرثد: میم پر پیش،راء ساکن اور اس کے بعد ثاء ہے۔

مالک بن یسار: [2] السکونی اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ابونجدہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔آپ کے صحابی ہونے میں مؤرخین کے اقوال مختلف ہیں۔السکونی: سین پر زبر پھر کاف اور نون ہے۔

مالک بن التیہان رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوالہیثم ہے،انصاری صحابی ہیں۔بیعت عقبہ میں شامل تھے۔رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں جو بارہ نقیب مقرر کیے تھے،آپ بھی ان میں سے ایک ہیں۔غزوۂ بدر،احد اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔آپ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے احادیث روایت کی ہیں۔عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ۲۰ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔بعض نے لکھا ہے کہ آپ صفین میں ۳۹ھ کو شہید ہوئے۔آپ کی وفات کے متعلق کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔الہیثم: ھاء پر زبر،یاء ساکن اور پھر ثاء ہے۔التیہان: تاء پر زبر،یاء مشدّد اور اس کے نیچے زیر،پھر ہاء اور نون ہے۔

مالک بن قیس رضی اللہ عنہ: اپنی کنیت ابوصرمہ کے ساتھ مشہور ہیں۔بہرۂ صاد میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

---

[1] جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں،بلکہ تابعی ہیں۔دیکھئے الطبقات الکبری لا بن سعد: ٥/ ٥٦؛ تاریخ یحییٰ بن معین: ٣/ ٥٢؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ٧/ ٣٠٥؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٢٠٣؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣٨٢؛ سیر اعلام النبلاء: ٤/ ١٧٢؛ جامع التحصیل: ٧٢٢، تہذیب الاسماء واللغات للنووی: ٢/ ٧٩۔

[2] دیکھئے تقریب التہذیب لا بن حجر: ٦٤٥٧؛ الکاشف للذہبی: ٥٢٦٨؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٢١٧۔

مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابواسید ہے۔اپنی کنیت کے ساتھ معروف ہیں بہرۂ ہمزہ میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔یہ وہی ہیں جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کا اعتراف کرنے کی بنا پر سنگسار کیا تھا۔ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

مطر بن عُکامس رضی اللہ عنہ: بنوسلمہ قبیلے سے ہیں۔اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ابواسحاق سَبیعی کے سوا کسی نے آپ سے روایت نہیں کی۔عُکامس: عین پر پیش، کاف مخفف، میم کے نیچے زیر اور آخر میں سین ہے۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنوجہینہ سے ہیں۔اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔آپ سے آپ کے فرزند سہیل نے روایت حدیث کی ہے۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔انصار کے قبیلے خزرج کے فرد ہیں۔انصار کے جن ستر آدمیوں نے ہجرت مدینہ سے قبل مکہ مکرمہ جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت ثانیہ کی تھی، آپ بھی ان خوش نصیب افراد میں شامل تھے۔آپ غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو قاضی اور معلم کی حیثیت سے یمن کی طرف روانہ فرمایا تھا۔سیدنا عمر، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔آپ نے ۱۸ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کو سرزمین شام کا حاکم مقرر کیا تھا۔آپ اسی سال ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں ۳۸ سال عمر پا کر انتقال کر گئے۔آپ کی وفات کے متعلق کچھ اور اقوال بھی ہیں۔

معاذ بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے خزرج کے فرد ہیں۔بیعت عقبہ میں شریک تھے۔آپ اور آپ کے والد غزوۂ بدر میں شامل تھے۔عمرو بن الجموح اور معاذ بن عفراء نے مل کر دشمنِ اسلام ابوجہل کو جہنم رسید کیا تھا۔قسمۃ الغنائم میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ابن عبدالرحمٰن اور ابن ابی اسحاق کی روایت ہے کہ معاذ بن عفراء نے ابوجہل کی ٹانگ کاٹ کر اسے نیچے گرایا تو یہ منظر دیکھ کر عکرمہ بن ابی جہل نے معاذ کے بازو پر وار کر کے اسے کاٹ دیا تھا۔معاذ نے دوبارہ ابوجہل پر حملہ کر کے اسے اس قدر زخمی کر دیا کہ اس میں زندگی کی محض ایک رمق باقی رہ گئی۔اتنے میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آ کر ابوجہل کا سر قلم کر دیا۔انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ وہ کفار کے مقتولین میں ابوجہل کو دیکھ کر آئیں۔اس لیے وہ ابوجہل کی تلاش میں وہاں آ پہنچے تھے۔معاذ بن عمرو بن الجموح سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

معاذ بن الحارث رضی اللہ عنہ: بن رفاعہ، انصار کی ایک شاخ بنوزرقہ سے ہیں۔آپ کی والدہ کا نام عفراء ہے جو عبید بن ثعلبہ کی دختر تھیں۔معاذ بن حارث اور رافع بن مالک خزرج میں سب سے پہلے قبول اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے۔معاذ اور ان کے دو بھائی عوف اور معوذ بھی بدری صحابی ہیں۔آپ کے یہ دونوں بھائی بدر میں خلعتِ شہادت سے سرفراز ہوئے۔بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ نے بدر کے بعد دیگر غزوات میں شرکت کی، اور بعض نے لکھا: آپ غزوۂ بدر میں زخمی ہو گئے تھے۔مدینہ منورہ واپس آ کر انہی زخموں کے سبب آپ کی وفات ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ سیدنا عثمان کے دور تک زندہ رہے۔عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔عفراء: عین پر زبر، فاء ساکن اور آخر میں مدّ ہے۔

معوذ بن حارث: آپ کی والدہ کا نام عفراء ہے۔ بدری صحابی ہیں۔ یہی وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہوں نے اپنے بھائی معاذ کے ساتھ مل کر ابوجہل کو قتل کیا تھا۔ (اور یہی راجح ہے) دونوں بھائی کھیتی باڑی کرتے تھے اور ان کا کھجوروں کا باغ تھا۔ غزوۂ بدر میں آپ نے بہادری کے خوب جوہر دکھائے، بالآخر خود بھی جامِ شہادت پینے کی سعادت پا گئے۔ معوذ: میم پر پیش، عین پر زبر، واو مشدد اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں ذال ہے۔

مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ: بن عباد بن عبدالمطلب بن عبد مناف، قریشی ہیں۔ غزوۂ بدر، احد اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ اپنی سادگی کی وجہ سے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام اور تہمت لگانے والوں کی سازش کا شکار ہو گئے تھے اور انہی باتوں کی وجہ سے ان پر تہمت کی حد جاری کی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا اصل نام عوف اور مسطح آپ کا لقب ہے۔ ابن عبدالبر کے بقول اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ آپ نے ۵۶ سال کی عمر میں ۳۴ھ میں وفات پائی۔ مسطح: میم کے نیچے زیر، سین ساکن، طاء پر زبر اور آخر میں حاء ہے۔ اثاثہ: ھمزہ پر پیش، اس کے بعد ثاء مخفف ہے۔ عباد: عین پر زبر اور باء مشدد ہے۔

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ قریش کی شاخ بنوزہرہ کے فرد ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف کے بھانجے ہیں۔ ہجرت مدینہ سے دو سال بعد مکہ مکرمہ ہی میں آپ کی ولادت ہوئی، اور آپ کو ذوالحجہ ۸ھ میں مدینہ منورہ لایا گیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر آٹھ سال تھی۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سن کر انہیں یاد رکھا۔ اصحاب فضیلت دین داروں میں سے اور صاحب علم تھے۔ سیدنا عثمان کی شہادت تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے، پھر مکہ مکرمہ منتقل ہو گئے، اور سیدنا معاویہ کی وفات تک وہیں رہے۔ یزید کی بیعت کے لیے آمادہ نہ ہوئے۔ جب یزید نے مکہ مکرمہ پر لشکر کشی کر کے مکہ مکرمہ کا محاصرہ کیا تو ان دنوں مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن زبیر کی عملداری تھی۔ انہی دنوں آپ حطیم میں نماز ادا کر رہے تھے کہ منجنیق کا ایک گولہ آپ کو آن لگا اور اسی سے آپ شہید ہو گئے۔ یہ ۶۴ھ ماہ ربیع الاول کے ابتدائی دنوں کا واقعہ ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ مسور: میم کے نیچے زیر، سین ساکن اور واؤ پر زبر ہے۔ مخرمہ: میم پر زبر، خاء ساکن اور راء پر زبر ہے۔

مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوسعید ہے۔ قریش کے قبیلے بنومخزوم کے فرد ہیں، آپ نے اپنے والد حزن کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ مسیّب ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت رضوان کی تھی۔ آپ سے مروی احادیث اہل حجاز کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔ آپ کے فرزند سعید نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ مسیّب: میم پر پیش، سین پر زبر اور یاء پر زبر اور تشدید ہے۔ حزن: حاء پر زبر، زاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

المستورد بن شداد رضی اللہ عنہ: قریش کی ایک شاخ بنوفہر کے فرد ہیں۔ اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے، پھر مصر میں سکونت اختیار کر لی اور اہل مصر میں شمار ہونے لگے۔ کہا جاتا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، ان دنوں آپ ابھی بچے تھے، البتہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ: بنوثقیف کے فرد ہیں۔ غزوۂ خندق کے سال مسلمان ہوئے۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے، پھر نقل مکانی

کر کے کوفہ میں جا بسے تھے۔ وہیں ۵۰ھ میں بعمر ستر سال وفات پائی۔ آپ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے وہاں کے حاکم مقرر تھے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو کریمہ ہے۔ بنو کندہ کے فرد تھے۔ اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ نے سرزمین شام میں ۹۱ سال کی عمر میں ۸۷ھ کو وفات پائی۔

مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ: آپ بنو کندہ میں سے ہیں۔ دراصل آپ کے والد بنو کندہ کے حلیف تھے، اسی لیے کندی مشہور ہو گئے۔ آپ کو ابن الاسود بھی اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کے والد نے اسود کے ساتھ محالفت کی تھی، اور مقداد اسی کی کفالت و تربیت میں پروان چڑھے تھے۔ بعض نے کہا: آپ اس کے غلام تھے تو اس نے آپ کو اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا۔ آپ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد تھے۔ علی، اور طارق بن شہاب وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ مدینہ منورہ سے تین میل دور جُرف کے مقام پر آپ فوت ہوئے تو آپ کی میت کندھوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائی گئی، اور ۳۳ھ میں جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ نے ستر سال عمر پائی۔

مہاجر بن خالد: [1] بن ولید بن مغیرہ، قریش کے قبیلے بنو مخزوم میں سے ہیں۔ آپ اور آپ کے بھائی عبدالرحمٰن عہد رسالت میں چھوٹے بچے تھے، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے تھے۔ جنگ جمل اور صفین میں عبدالرحمٰن نے سیدنا معاویہ کا ساتھ دیا تھا، جبکہ مہاجر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابو عمر کا بیان ہے کہ جنگ جمل میں مہاجر کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی اور یہ سیدنا علی کے ساتھ تھے۔ جنگ صفین میں شہادت پائی۔

مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ: قریش کے قبیلے بنو تمیم کے فرد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مہاجر اور قنفذ یہ دونوں ان کے لقب ہیں۔ آپ کا اصل نام عمرو اور آپ کے والد کا نام خلف تھا۔ آپ نے مسلمان ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حقیقی مہاجر یہ ہیں۔'' [2] بعض نے لکھا: آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ بصرہ میں مقیم رہے اور وہیں وفات پائی۔ ابو ساسان حضین بن المنذر نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔ قنفذ: قاف پر پیش اور نون ساکن ہے۔ اس کے بعد قاف اور پھر ذال ہے۔ ساسان: اس نام میں دو سین ہیں۔ حضین: حاء پر پیش، ضاء پر زبر، اس کے بعد یاء اور پھر نون ہے۔

معیقیب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ: دوس قبیلے سے ہیں، سعید بن ابی العاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اولیں دور میں اسلام قبول کیا اور جب مسلمانوں نے دوسری مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی آپ بھی ان میں شامل تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ تک وہیں حبشہ میں رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کی حفاظت کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو بیت المال کی ذمہ داری سونپی تھی۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن حارث وغیرہ نے روایتِ حدیث کی

[1] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن عساکر نے کہا: "أدرك حياة النبي (ﷺ)" تاریخ دمشق: ۶۱/ ۲۶۲، رقم: ۷۷۷۹؛ حافظ علائی اس کی نفی کرتے ہیں۔ دیکھئے جامع التحصيل: ۸۰۵۔

[2] معرفة الصحابة لأبي نعيم: ۵/ ۲۵۷۶ بدون السند۔

ہے۔آپ نے ۴۰ھ کو وفات پائی۔

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ: المزنی، حدیبیہ کے موقع پر ہونے والی بیعت رضوان میں شریک تھے۔آپ نے بصرہ میں اقامت رکھی، بصرہ میں نہرِ معقل آپ کی طرف ہی منسوب ہے۔حسن بصری اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔عبید اللہ بن زیاد کے عہد میں ۶۰ھ کے بعد فوت ہوئے۔بعض نے کہا ہے کہ آپ نے سیدنا معاویہ کے عہد میں وفات پائی۔

معقل بن سنان رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو الاشجع میں سے ہیں۔فتح مکہ میں شامل تھے۔کوفہ میں اقامت رکھی۔آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف و متداول ہیں۔حرہ کی لڑائی میں آپ کو باندھ کر قتل کیا گیا تھا۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ، علقمہ، حسن اور شعبی وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔معقل: میم پر زبر، عین ساکن اور قاف کے نیچے زیر ہے۔

معن بن عدی رضی اللہ عنہ: البلوی، عاصم کے بھائی ہیں۔غزوۂ بدر اور اس سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخات کرائی تھی۔سیدنا ابو بکر صدیق کے عہد خلافت میں جنگ یمامہ میں دونوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔

معن بن یزید رضی اللہ عنہ: بن اخنس، بنو سلمہ قبیلے سے ہیں، آپ خود، آپ کے والد اور دادا سب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔کہا جاتا ہے کہ آپ بدری صحابی ہیں۔اہل کوفہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔وائل بن کلیب وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔آپ کا والد منافق تھا اور مسجد ضرار بنانے والوں میں سے تھا، جبکہ آپ خود پختہ مسلمان تھے اور قرآن کریم کے بہترین قاری تھے۔کہا جاتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نصف قرآن آپ سے پڑھا تھا۔آپ کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن یزید وغیرہ نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔سیدنا معاویہ کے دورِ خلافت کے اواخر میں آپ نے وفات پائی۔مجمع: میم پر پیش، جیم پر زیر، دوسری میم پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں عین ہے۔

محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو اسلم کے فرد ہیں، قدیم الاسلام ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔آپ سے حنظلہ بن علی، رجاء اور سعید بن ابی سعید نے روایتِ حدیث کی ہے۔آپ نے طویل عمر پائی۔کہا جاتا ہے کہ سیدنا معاویہ کے دور خلافت کے اواخر میں آپ کی وفات ہوئی۔محجن: میم کے نیچے زیر، حاء ساکن، جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ: بنو غامد کے فرد ہیں۔سیدنا علی بن ابی طالب نے آپ کو اصفہان کا حاکم مقرر کیا تھا۔آپ کے فرزند اور ابو رملہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔مخنف: میم کے نیچے زیر، خاء ساکن، نون پر زبر اور آخر میں فاء ہے۔

مدعم: [1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔آپ سیاہ فام تھے۔شروع میں آپ رفاعہ بن زید کے مملوک تھے۔انہوں نے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا تھا۔غلول، یعنی مال غنیمت میں خیانت کے ضمن میں آپ کا ذکر آتا ہے۔مدعم: میم کے

[1] دیکھئے اسد الغابة: ٤/ ٣٥٥۔

نیچے زیر، دال ساکن، عین پر زبر اور آخر میں میم ہے۔

مرداس بن مالک: قبیلۂ بنو اسلم میں سے ہیں۔ آپ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے جسے قیس بن ابی حازم نے روایت کیا ہے۔

محیصہ رضی اللہ عنہ: بن مسعود انصاری، بنو حارث کے قبیلے میں سے ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں متداول ہیں۔ غزوۂ احد، خندق اور ان سے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ آپ کے بیٹے سعد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ محیصہ: میم پر پیش، حاء پر زبر، یاء مشدد کے نیچے زیر اور صاء پر زبر ہے۔

مخارق بن عبداللہ: [1] آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے قابوس ہی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مخرفہ العبدی: [2] آپ کے نام کے بارے میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے آپ کا نام مخرفہ اور بعض نے مخرمہ بیان کیا ہے۔ اول الذکر زیادہ معروف ہے۔ سوید بن قیس نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ: بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ سے ابو عثمان النہدی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا علی کے عہد میں ماہ صفر ۳۶ھ کو جنگ جمل کے دوران میں قتل ہوئے۔ آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں متداول ہیں۔

مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ: انصار کے قبیلے بنو عامر کے فرد ہیں۔ بدری صحابی ہیں۔ غزوۂ تبوک میں جو تین آدمی پیچھے رہ گئے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ان کے ساتھ بولنے سے منع کر دیا تھا، یہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ آپ کے دوسرے دو ساتھیوں کے نام ہلال بن امیہ اور کعب بن مالک ہیں۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کی توبہ قبول کر لی، اور ان کے حق میں قرآنی آیات نازل ہوئی تھیں۔ مرارہ: میم پر پیش ہے۔

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ: قریش کے قبیلے بنو عدی کے فرد ہیں۔ جلیل القدر اور صاحبِ فضیلت صحابہ کرام میں سے ہیں۔ سرزمین حبشہ کی طرف جن لوگوں نے سب سے پہلے ہجرت کی آپ بھی ان لوگوں میں شامل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں ہونے والی بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد آپ کو اہل مدینہ کی طرف بھیجا تھا، تاکہ آپ انہیں قرآن کریم اور دین کا علم سکھائیں۔ آپ نے ہی ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اقامتِ جمعہ کا اہتمام کیا۔ قبل از اسلام آپ مکہ مکرمہ کے انتہائی خوش حال اور فارغ البال اور انتہائی خوش پوش لوگوں میں سے تھے۔ قبول اسلام کے بعد آپ نے دنیا کو خیر باد کہہ دیا۔ آپ کی جلد سخت ہوگئی اور داڑھی بکھر گئی تھی۔ بعض نے کہا: مکہ مکرمہ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد ہی رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ بھیج دیا تھا۔ چنانچہ آپ

---

[1] یہاں ''مخارق بن عبداللہ'' صاحبِ کتاب کا سہو یا وہم ہے۔ راجح مخارق بن سلیم الشیبانی، ابو قابوس ہے، اور ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التقریب: ٦٥٢١؛ الکاشف: ٥٣٢٨؛ التاریخ الکبیر: ٧/ ٤٣٠؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٣٥٢؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٤٤٤؛ تهذيب الكمال للمزی بتحقیق بشار: ٢٧/ ٣١٥، ٣١٦۔ [2] دیکھئے معرفة الصحابة لأبی نعیم: ٥/ ٢٦٤٠؛ الاستیعاب لا بن عبدالبر: ٤/ ١٤٦٦؛ اسد الغابة: ٥/ ١١٨۔

انصار کے گھروں میں جا جا کر انہیں دعوتِ اسلام دیتے۔ ایک ایک دو دو کر کے لوگ مسلمان ہوتے رہے، تا آنکہ مدینہ منورہ میں اسلام خوب پھیل گیا۔ پھر آپ نے نبی ﷺ کے نام ایک خط لکھ کر انہیں ایک جگہ جمع کر کے نماز جمعہ کے اہتمام کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اس کی اجازت دے دی تھی۔ بعد ازاں جب مدینہ منورہ سے ستر آدمیوں نے مکہ مکرمہ جا کر نبی ﷺ سے بیعت ثانیہ کی تو آپ بھی اس وفد میں شامل تھے۔ اس موقع پر آپ چند دن مکہ میں رہ کر مدینہ منورہ واپس آ گئے تھے۔ نبی ﷺ اس کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تھے۔ اہل مکہ میں سے آپ سب سے پہلے مدینہ منورہ آئے تھے۔ آپ نے غزوۂ احد میں شہادت پائی اور ان دنوں آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام کے اولیں دور میں اس وقت اسلام قبول کیا تھا جب رسول اللہ ﷺ نے دار ارقم کو اسلام کا مرکز تبلیغ بنایا تھا۔

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنو امیہ میں سے ہیں، آپ کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ تھا۔ آپ اور آپ کے والد فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔ مؤلفۃ القلوب میں سے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے کاتبین وحی میں بھی شامل ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی کوئی وحی نہیں لکھی، البتہ آپ کے حکم پر ایک عام تحریر لکھی تھی۔ آپ سے عبداللہ بن عباس اور ابو سعید رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ سیدنا عمر کے عہد میں اپنے بھائی یزید کے بعد سرزمین شام کے حکمران ہوئے، اور آپ اپنی وفات تک کل چالیس سال وہاں کے حاکم رہے۔ چار سال عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں، اس کے بعد سیدنا عثمان، سیدنا علی اور سیدنا حسن کے زمانوں میں بھی آپ ہی وہاں کے حاکم تھے۔ یہ مدت بیس سال ہے۔ اس کے بعد ۴۱ھ میں سیدنا حسن کی خلافت سے دست برداری کے بعد آپ وہاں کے مستقل حاکم ہوئے۔ آپ کی مستقل حکومت وخلافت کا عرصہ بھی بیس سال ہے۔ آپ نے ۷۸ سال عمر پائی اور ۶۰ھ کے ماہ رجب میں دمشق میں فوت ہوئے۔ آخر عمر میں آپ کو لقوے کی شکایت ہو گئی تھی۔ آپ آخر عمر میں فرمایا کرتے تھے: ''کاش! میں وادی ذی طوی میں رہنے والا قریش کا ایک عام فرد ہوتا اور مجھے حکومت نہ ملی ہوتی۔'' [1] آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک ازار (تہ بند) چادر، آپ کے بال مبارک اور ناخن مبارک موجود تھے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ''مجھے میری قمیص میں کفن دے کر رسول اللہ ﷺ کی اس چادر کو میرے اوپر ڈال دینا اور آپ کے تہ بند کو میرے جسم پر تہہ بند کے طور پر باندھ دینا، میرے ناک، منہ اور سجدے کے اعضا پر رسول اللہ ﷺ کے ناخن اور بال لگا دینا اس کے بعد میرا معاملہ میرے اور سب سے بڑھ کر رحم کرنے والی ذات کے درمیان ہوگا۔'' [2]

معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ: بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ آپ سے آپ کے بیٹے کثیر اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۱۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

معاویہ بن جاہمہ: [3] بنو سلمہ قبیلے میں سے ہیں۔ اہل حجاز میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے اور آپ سے طلحہ بن

---

[1] تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۵۹/ ۲۲۳ و سنده ضعیف، زکریا بن منظور ضعیف ہے۔

[2] تاریخ دمشق: ۵۹/ ۶۱، معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۵/ ۲۴۹۶ بدون السند۔ [3] ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری: ۷/ ۳۲۹، التقریب: ۶۷۴۹، معجم الصحابة للبغوی: ۵/ ۳۸۸، الجرح والتعدیل: ۸/ ۳۷۷، معجم الصحابة لا بن قانع: ۳/ ۷۴، الثقات لا بن حبان: ۳/ ۳۷۴، معرفة الصحابة لأبی نعیم: ۵/ ۲۵۰۴، الاستیعاب: ۳/ ۱۴۱۳، اسد الغابة لا بن الاثیر: ۵/ ۱۹۸؛ الکاشف: ۵۵۱۵؛ جامع التحصیل: ۶۸۵۔

عبیداللہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔

مروان بن الحکم: ❶ آپ کی کنیت ابوعبدالملک ہے۔قریش کے خاندان بنوامیہ میں سے ہیں۔آپ عمر بن عبدالعزیز کے دادا ہیں۔مروان کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دوہجری میں اور بقول بعض غزوۂ خندق والے سال ہوئی۔بعض نے اس کے علاوہ بھی لکھا ہے۔آپ رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہیں کر سکے، کیونکہ نبی ﷺ نے ان کے والد کو طائف بدر کر دیا تھا۔ جب سیدنا عثمان خلیفہ بنے تو عثمان نے انہیں مدینہ منورہ واپس بلالیا تو وہ اپنے بیٹے کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ آئے۔آپ کی وفات دمشق میں ۶۵ھ میں ہوئی۔آپ نے بہت سے صحابہ سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے سیدنا عثمان، علی رضی اللہ عنہما کے علاوہ بہت سے تابعین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔جن میں عروہ بن زبیر اور علی بن الحسین کے نام بھی شامل ہیں۔

مرہ بن کعب: ❷ بنو بہز خاندان سے ہیں۔اہل شام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔بہت سے تابعین نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔۵۵ھ میں اردن کے علاقے میں آپ کی وفات ہوئی۔

مَزِیدَہ بن جابر رضی اللہ عنہ: بصری ہیں۔اہل بصرہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔آپ سے مروی احادیث بصری اہل علم کے ہاں متداول اور معروف ہیں۔آپ کے مادری بھائی ہوذہ بن عبداللہ بن سعد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔مزیدہ: میم پر زبر، زاء ساکن، پھر یاء پر زبر ہے۔

مسلم القرشی: ❸ آپ کا نام مسلم بن عبداللہ اور بعض کے نزدیک عبیداللہ بن مسلم ہے۔

المطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ: ابووداعہ کا نام الحارث ہے۔قریش کے خاندان بنوسہم کے فرد ہیں، آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔اس کے بعد کوفہ میں، پھر مدینہ منورہ میں رہائش رکھی۔غزوہ بدر میں آپ کے والد مسلمانوں کے قیدی بن گئے تو مطلب نے چار ہزار درہم فدیہ ادا کر کے اسے آزاد کرایا تھا۔آپ سے عبداللہ بن زبیر، کثیر، جعفر اور آپ کے برادرزادے مطلب بن سائب نے روایت حدیث کی ہے۔

[عبدالمطلب] بن ربیعہ: ❹ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم، ہاشمی قریشی ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چھوٹے بچے تھے۔اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے۔عبداللہ بن الحارث نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔غزوہ افریقیہ کے سلسلے میں ۲۹ھ کو مصر گئے۔اہل مصر نے آپ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

محمد بن ابی بکر الصدیق: آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔۸ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحلیفہ کے مقام پر آپ کی ولادت ہوئی۔آپ کی والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے، آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بکثرت اور دیگر صحابہ کرام سے بھی

---

❶ ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے۔التقریب: ٦٥٦٧؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٢٧١؛ الاستیعاب: ٣/ ١٣٨٧؛ اسد الغابة: ٥/ ١٣٩؛ جامع التحصیل: ٧٤٨ وغیرہ۔ ❷ انہیں کعب بن مرہ بھی کہا جاتا ہے۔ رضی اللہ عنہ دیکھئے التقریب: ٥٦٥٠۔

❸ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔دیکھئے جامع التحصیل: ٤٩٢، الکاشف: ٣٥٨٧؛ اسد الغابة: ٣/ ٥٢٥؛ الاستیعاب: ٣/ ١٠١٣؛ الثقات لا بن حبان: ٧/ ١٤٩؛ معجم الصحابة للبغوی: ٥/ ٣١٦؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ٥/ ٣٩٨۔

❹ دیکھئے التقریب: ٤١٦٢ وغیرہ۔

احادیث روایت کی ہیں۔اور آپ سے آپ کے بیٹے قاسم نے بکثرت اور دیگر تابعین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔سیدنا معاویہ کے ساتھیوں نے ۳۸ھ میں آپ کو مصر میں قتل کر کے گدھے کے چمڑے میں سی کر جلا ڈالا تھا۔

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنوجمح میں سے ہیں، آپ کو، آپ کے والد، والدہ، بھائی حارث اور چچا خطاب سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔سرزمین حبشہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔اور ۷۴ھ میں مکہ مکرمہ میں اور بقول بعض کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی۔آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔آپ سے آپ کے بیٹے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایتِ حدیث کی ہے۔کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے آپ ہی کا نام محمد رکھا گیا۔

محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ: قریش کے خاندان بنواسد کے فرد ہیں۔ہجرت سے پانچ سال پہلے آپ کی ولادت ہوئی۔آپ نے اپنے والد کے ہمراہ حبشہ کی طرف اور بعدازاں وہاں سے واپس مکہ کی طرف، پھر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ سے آپ کے آزاد کردہ غلام ابوکثیر اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

محمد بن عمرو بن حزم 1 : انصاری ہیں۔آپ کی ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ارضِ نجران میں ۱۰ھ کو ہوئی۔آپ کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجران کے حاکم تھے۔کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی کنیت ابو عبدالملک رکھیں۔محمد ایک بہت بڑے فقیہ تھے۔آپ نے اپنے والد اور عمرو بن العاص سے احادیث روایت کی ہیں۔آپ سے مدینہ منورہ کے بے شمار لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔۶۳ھ میں حرہ کے دن ۵۳ سال کی عمر میں قتل ہو گئے تھے۔

محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ: بنومزنیہ کے فرد ہیں۔آپ کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے۔جبیر بن نفیر نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔عمیرہ: عین پر زبر، میم کے نیچے زیر اور یاء کے بعد راء ہے۔

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک خاندان بنوالحارث کے فرد ہیں، تبوک کے سوا باقی تمام غزوات میں شریک رہے۔آپ نے سیدنا عمر بن خطاب اور دیگر بہت سے صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں۔اہل علم و فضل صحابہ میں سے ہیں۔آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسلام قبول کیا تھا۔آپ کی وفات ۴۳ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔

محمود بن لبید: 2 انصار کے ایک خاندان بنوعبدالاشہل کے فرد ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔امام بخاری کہتے ہیں کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ابوحاتم کہتے ہیں کہ ان کا صحابی ہونا معروف نہیں۔امام مسلم نے آپ کو تابعین کے دوسرے طبقے میں ذکر کیا ہے۔ابن عبیداللہ کہتے ہیں: امام بخاری کا قول درست ہے کہ یہ صحابی ہیں۔محمود کبار اہل علم میں سے ہیں۔آپ نے عبداللہ بن

---

1 یہ عہد نبوت میں پیدا ہوئے تھے، لیکن ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ 2 الاستیعاب لا بن عبدالبر: ۳/ ۱۳۷۸؛ اسد الغابة لابن الاثیر: ٤/ ٣٢٤؛ التقریب: ٦٥١٧؛ سیر اعلام النبلاء: ٣/ ٤٨٥؛ جامع التحصیل: ٧٤١؛ التاریخ الکبیر للبخاری: ٧/ ٤٠٢؛ الثقات للعجلی: ١٥٤٢؛ الطبقات الکبری: ٥/ ٧٧؛ تاریخ ابن ابی خیثمه: ٢٢٩٥؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٢٨٩؛ الثقات لا بن حبان: ٤/ ٤٣٤؛ معرفة الصحابة لأبی نعیم: ٥/ ٢٥٢٤۔

عباس اور عتبان بن مالک سے احادیث روایت کی ہیں۔ ۹۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: قریش کے ایک خاندان بنو عدی کے فرد ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل مدینہ کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔ سعید بن مسیّب نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

مغیث رضی اللہ عنہ: میم پر پیش، غین کے نیچے زیر، یاء ساکن اور آخر میں ثاء ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی بریرہ کے شوہر ہیں۔ ابو احمد بن جحش کی آل کے غلام تھے۔ عبداللہ بن عباس اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

المنذر بن ابی اسید: [1] انصار کے خاندان بنو ساعدہ کے فرد ہیں۔ ان کی ولادت ہوئی تو انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے انہیں اپنی ران پر بٹھایا اور ان کا نام "المنذر" رکھا۔ "اسید" "اسد" کی تصغیر ہے۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: آپ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ اشعر قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا تھا۔ ان دنوں باقی رفقاء کے ساتھ جہاز میں سوار ہو کر حبشہ سے واپس آئے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو ۲۰ھ میں بصرہ کا حاکم متعین کیا تھا۔ آپ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے اولیں دور میں اس ذمہ داری سے معزول کر دیا گیا، پھر آپ نے کوفہ منتقل ہو کر وہیں رہائش اختیار کر لی اور سیدنا عثمان کی شہادت تک وہاں کے حکمران رہے۔ واقعۂ تحکیم کے بعد آپ مکہ مکرمہ تشریف لے آئے اور ۵۲ھ میں اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے۔

ابو مرثد رضی اللہ عنہ: ابو مرثد کا نام کناز بن حصین اور بعض نے ابن حصین ذکر کیا ہے۔ بنو غنوہ کے قبیلے سے تھے۔ اپنی کنیت کے ساتھ معروف ہیں۔ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ آپ اور آپ کے بیٹے مرثد دونوں بدری صحابی ہیں۔ آپ نے حمزہ سے اور آپ سے واصلہ بن اسقع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ۱۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ کناز: کاف پر زبر، نون مشدد اور آخر میں زاء ہے۔

ابو مسعود رضی اللہ عنہ: عقبہ بن عمرو انصاری بدری ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ جمہور مؤرخین کے قول کے مطابق آپ غزوۂ بدر میں شریک نہ تھے، جبکہ بعض نے لکھا ہے کہ آپ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان میں سے پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ آپ غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے۔ آپ کو بدری اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے بدر کے مقام پر رہائش رکھی تھی، اس نسبت سے آپ بدری ہیں۔ آپ نے کوفہ میں سکونت رکھی اور ۴۱ یا ۴۲ھ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ آپ سے آپ کے فرزند بشیر اور بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابو مالک رضی اللہ عنہ: آپ کا نام کعب بن عاصم ہے۔ اشعر قبیلے کے فرد ہیں۔ امام بخاری نے التاریخ میں اور دیگر اہل علم نے یہی لکھا ہے۔ امام بخاری نے عبدالرحمٰن بن غنم کے طریق سے ایک روایت میں آپ کا نام ابو مالک یا ابو عامر شک کے ساتھ لکھا ہے۔ ابن المدینی نے کہا: ابو مالک درست ہے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا عمر کے دورِ خلافت میں آپ کی

[1] یہ عہد نبوت میں پیدا ہوئے، لیکن جمہور نے انہیں صحابہ میں شمار نہیں کیا۔

وفات ہوئی۔

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ: آپ کا نام سمرہ بن مِعیَر ہے۔ میم کے نیچے زیر ہے۔ بعض اہل علم نے آپ کا نام اوس بن مِعیَرَ (میم کے نیچے زیر، پھر عین ساکن اور اس کے بعد یاء پر زبر) لکھا ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ مؤذن تھے۔ آپ نے ۵۹ ھ میں مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی۔ آپ نے وہاں سے ہجرت نہیں کی تھی اور اپنی وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔

ابن مربع رضی اللہ عنہ: آپ کا نام زید بن مربع ہے، انصاری ہیں۔ بعض اہل علم نے آپ کا نام یزید اور بعض نے عبداللہ بھی لکھا ہے۔ اکثر نے پہلا نام ہی ذکر کیا ہے۔ آپ سے یزید بن شیبان نے روایت حدیث کی ہے۔ اہل حجاز میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ وقوف عرفہ سے متعلق آپ سے حدیث مروی ہے۔ مربع: میم کے نیچے زیر، راء ساکن، باء پر زبر اور آخر میں عین ہے۔

فصل

تابعین عظام

محمد بن الحنفیہ: [1] آپ کا نام محمد بن علی بن ابی طالب اور کنیت ابو القاسم ہے۔ آپ کی والدہ کا نام خولہ بنت جعفر الحنفیہ ہے۔ بعض کے نزدیک آپ کی والدہ یمامہ کی لونڈیوں میں سے تھیں، اور وہ سیدنا علی بن ابی طالب کے حصے میں آئیں۔ اسماء بنت ابی بکر کا بیان ہے کہ ”میں نے محمد بن حنفیہ کی والدہ کو دیکھا، وہ ایک سندھی سیاہ فام خاتون تھیں اور قبیلہ بنو حنفیہ کی لونڈی تھیں۔“ [2] محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے، اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ نے ۶۵ سال کی عمر میں ۸۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب: [3] آپ کی کنیت ابو جعفر اور الباقر لقب ہے۔ آپ نے اپنے والد زین العابدین اور جابر بن عبداللہ سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے آپ کے بیٹے جعفر الصادق نے احادیث روایت کی ہیں، ۵۶ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور مدینہ منورہ میں۔ ۱۱۱یا ۱۱۸ ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات کے متعلق کچھ مزید اقوال بھی ہیں۔ آپ مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ آپ کو ”الباقر“ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کثیر العلم تھے۔

محمد بن یحییٰ بن حبان: [4] آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، انصاری ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ امام مالک بن انس کے اساتذہ میں سے ہیں۔ امام مالک آپ کا ازحد احترام کرتے اور آپ کے ذوق عبادت، زہد، فقہ اور علم کا شاندار انداز سے ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ نے ۷۴ سال کی عمر میں ۱۲۱ھ کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ حبان: حاء پر زبر اور باء مشدد ہے۔

محمد بن سیرین: [5] آپ کی کنیت ابو بکر ہے۔ انس بن مالک کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے انس بن مالک، ابن عمر اور

---

[1] ثقہ عالم ہیں۔ التقریب: ٦١٥٧۔ [2] الطبقات الکبری لا بن سعد: ٥/ ٩١، تاریخ دمشق لا بن عساکر: ٥٤/ ٣٢٣ وسندہ ضعیف، محمد بن عمر الواقدی متروک ہے۔ [3] آپ ثقہ فاضل تھے۔ التقریب: ٦١٥١۔

[4] ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ٦٤٣٨١۔

[5] ثقہ، ثبت اور عابد تھے۔ التقریب: ٥٩٤٧۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ ایک بہت بڑے فقیہ عالم، زاہد و عابد اور پرہیز گار محدث تھے، مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ علومِ شریعت میں آپ کو کافی شہرت اور کمال حاصل تھا۔ مورّق العَلَم العجلی نے کہا: ''میں نے اس کی فقہ میں آپ سے بڑھ کر پرہیز گار اور اس کی پرہیز گاری میں آپ سے بڑھ کر فقیہ کسی کو نہیں دیکھا'' 1 یعنی آپ بہت بڑے فقیہ اور حد درجہ پرہیز گار تھے۔ خلف بن ہشام نے کہا: ''ابن سیرین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسنِ سیرت بہترین کردار اور شاندار خشوع ودیعت کیا گیا تھا، لوگ آپ کو دیکھتے تو انہیں بے اختیار اللہ تعالیٰ یاد آ جاتا تھا۔'' 2 اشعث نے کہا: ''جب آپ سے فقہ یا حلال وحرام سے متعلق کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو آپ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور کچھ دیر پہلے آپ کی جو کیفیت ہوتی وہ نہ رہتی۔'' 3 مہدی کا بیان ہے کہ ''ہم ابن سیرین کی مجلس میں بیٹھتے وہ ہم سے اور ہم آپ سے باتیں کرتے، کچھ سنتے سناتے اور کثرت سے وعظ وتذکیر ہوتی، لیکن جب موت کا ذکر ہوتا تو آپ کی رنگت بدل جاتی اور چہرہ زرد پڑ جاتا اور ہمیں آپ کی شکل یوں محسوس ہوتی کہ کچھ دیر قبل آپ جس حالت میں تھے اب وہ کیفیت یکسر بدل گئی ہے۔'' 4 آپ نے ۷۷ برس کی عمر میں ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

محمد بن سوقہ: 5 آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ بنوغنوہ قبیلے کے فرد اور کوفہ کے باشندے ہیں، مشہور عابد تھے۔ انس رضی اللہ عنہ، نخعی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے آپ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ سے عبداللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ اور بہت سے حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی معصیت کو اچھا نہیں جانتے تھے۔ آپ نے اپنے بھائیوں پر ایک لاکھ درہم خرچ کیے تھے۔ آپ ثقہ اور اہلِ علم کے ہاں خوش خصال آدمی تھے۔

محمد بن عمرو: 6 بن الحسن بن علی بن ابی طالب، آپ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن سلیمان 7: الباغندی، آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ واسط شہر کے رہنے والے تھے۔ باغندی کی نسبت سے معروف ہیں۔ بغداد میں آپ نے سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ نے بغداد کے بہت سے اہلِ علم سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی کا نام بھی ہے۔ ۲۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن ابی بکر: 8 بن محمد بن عمرو بن حزم مدنی، انصاری ہیں۔ آپ کو اپنے والد سے سماعِ حدیث کا شرف حاصل ہے۔ آپ سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت حدیث کی ہے۔ اپنے والد کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ اپنے بھائی

---

1 الطبقات الکبری لا بن سعد: ۷/ ۱۹۶؛ حلیة الاولیاء لأبی نعیم: ۲/ ۲۶۶؛ المعرفه والتاریخ للفسوی: ۲/ ۵۶، وسنده صحیح۔ 2 البدایة والنهایة لا بن کثیر: ۹/ ۲۷٤، بدون السند۔

3 الطبقات الکبری لابن سعد: ۷/ ۱۹۵ وسنده صحیح۔ 4 تاریخ دمشق لابن عساکر: ۵۶/ ۱۶۹۔

5 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۹٤۲۔ 6 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦١٨٣۔

7 حسن الحدیث راوی ہیں۔ الثقات لابن حبان: ۹/ ۱٤۹؛ تاریخ بغداد: ۳/ ۲۲٦؛ میزان الاعتدال للذهبی: ۳/ ۵۷۱؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/ ۵۷۹؛ نیز امام حاکم، ابن عساکر اور ضیاء المقدسی نے اپنی اپنی کتب میں روایات نقل کر کے تصحیح و تحسین فرمائی۔ 8 ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۷٦۳۔

عبداللہ سے بڑے ہیں، آپ نے ۲۷ سال کی عمر میں ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔ آپ کے والد کا ۱۲۰ھ میں انتقال ہوا۔

محمد بن المنکدر: 1 بنو تیم قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور اپنے چچا ربیعہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ بہت سے اہل علم نے روایت حدیث کی ہے۔ ستر سال سے زائد عمر پا کر ۱۳۰ھ میں فوت ہوئے۔ آپ مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم، زہد، عبادت، دین داری، صدق وصفا اور عفت وعصمت جیسی اعلیٰ خوبیوں سے نوازا تھا۔

محمد بن المنتشر: 2 بنو ہمدان کے فرد اور مسروق کے برادرزادے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عمر، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے حضرات سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

محمد بن الصباح: 3 الدولابی البزار آپ کی کنیت ابوجعفر ہے۔ آپ نے حدیث کی ایک کتاب ''السنن'' کے نام سے ترتیب دی تھی۔ آپ نے شریک اور ہشیم وغیرہ سے اور آپ سے امام بخاری، مسلم، ابوداود، احمد اور دیگر بے شمار لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ علماء نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ قوی الحافظہ تھے۔ ۲۲۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن خالد: 4 بنو سلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے اور وہ آپ کے دادا سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ آپ کے دادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔

محمد بن زید: 5 بن عبداللہ بن عمر [المدنی]، آپ اپنے دادا عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں، اور آپ سے آپ کی اولاد کے علاوہ اعمش وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ حدیث روایت کرنے میں ثقہ راوی ہیں۔

محمد بن کعب: 6 مدنی ہیں۔ بنو قریظہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے محمد بن المنکدر وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر آپ کے والد ان لوگوں میں سے تھے جن کے زیر ناف بال نہیں اگے تھے، اس لیے اپنے قبیلے کی بدعہدی کی وجہ سے سزائے قتل سے بچ گئے تھے۔ ۱۰۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن ابی المجالد: 7 کوفہ کے تابعین میں سے ہیں۔ آپ سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ومتداول ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے ابواسحاق، شعبہ اور دیگر نے روایت حدیث کی ہے۔

محمد بن قیس بن مخرمہ: 8 حجازی قریشی ہیں۔ آپ نے ابوہریرہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے عبداللہ بن کثیر وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن ابراہیم: 9 قریش کے خاندان بنو تیم میں سے ہیں۔ آپ نے علقمہ بن وقاص اور ابوسلمہ سے احادیث کا سماع کیا۔ ترمذی نے سعد بن سعید کے دادا قیس کے طریق سے آپ سے مروی فجر کی دو رکعتوں کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے۔ 10 یاد رہے کہ قیس، یحییٰ بن سعید اور ان کے بھائی سعد بن سعید کے دادا ہیں۔ ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ قیس بن عمرو بن قیس بن قہد ہیں۔ پھر لکھا

---

1 ثقہ فاضل ہیں۔ التقریب: ٦٣٢٧۔ 2 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٣٢٤۔ 3 ثقہ حافظ تھے۔ التقریب: ٥٩٦٦۔
4 مجہول ہے۔ التقریب: ٥٨٥٠۔ 5 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٥٨٩٢۔ 6 ثقہ عالم ہیں۔ التقریب: ٦٢٥٧۔
7 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٣٥٧٢۔ 8 ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٢٤٢۔ 9 ثقہ ہیں۔ میزان الاعتدال: ٣/ ٤٤٥، من تکلم فیه وهو موثق للذهبي: ٢٩٢۔ 10 سنن الترمذي: ٤٢٢۔

ہے کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں، کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی کا قیس سے سماع ثابت نہیں۔ [1] قہد: قاف پر زبر ہے۔ بعض نے کہا: یہ لفظ قہد نہیں بلکہ فہد ہے۔ یعنی نام کا پہلا حرف قاف نہیں بلکہ فاء ہے۔

محمد بن ابی بکر عوف: [2] حجاز کے قبیلے بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن مسلم: آپ کی کنیت ابوالزبیر ہے۔ قبل ازیں بہرۂ زاء میں آپ کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

محمد بن القاسم: [3] [بن خلاد، ابوعبداللہ الضریر] ابوالعباس کی کنیت سے معروف ہیں۔ آپ نابینا تھے۔ ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ غلام تھے۔ بنیادی طور پر آپ کا تعلق یمامہ سے تھا اور آپ کا مولد اھواز ہے۔ ۱۹۱ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور بصرہ میں پلے بڑھے۔ آپ اپنے دور میں سب سے زیادہ قوی الحافظہ، فصیح اللسان اور حاضر جواب تھے۔ ۲۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

محمد بن الفضل بن عطیہ: [4] آپ نے اپنے والد، زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے داود بن رشید اور محمد بن عیسیٰ المدائنی نے احادیث روایت کی ہیں۔ محدثین نے آپ کی بیان کردہ احادیث کو ترک کیا، یعنی قبول نہیں کیا۔ ۱۸۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

محمد بن اسحاق [بن یسار] المدنی: [5] قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ تابعی ہیں۔ انہیں انس بن مالک اور سعید بن مسیّب دیکھنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے بہت سے تابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے بھی یحییٰ بن سعید، سفیان ثوری، نخعی اور سفیان بن عیینہ جیسے کبار اہل علم اور ائمہ دین نے روایت حدیث کی ہے۔ آپ کو تاریخ، مغازی، ابتداء کائنات کے علم، قصص الانبیاء، علوم الحدیث والقرآن اور فقہ وغیرہ تمام علوم پر خوب دسترس تھی۔ آپ بغداد میں تشریف لائے اور وہاں درس حدیث کا انعقاد کر کے لوگوں کو حدیث کا درس دیا، پھر وہیں ۱۰۵ھ میں فوت ہوئے اور بغداد کے مشرق میں مقبرۃ الخیز ران میں مدفون ہوئے۔

مسدد بن مسرہد: [6] بصری ہیں۔ آپ نے حماد بن زید اور ابوعوانہ وغیرہ سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے امام بخاری اور ابوداود وغیرہ بہت سے اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۲۲۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ مسدد: میم پر پیش، سین پر زبر، دال پر تشدید اور زبر ہے۔ مسرھد: میم پر پیش، سین پر زبر، راء ساکن، ھاء پر زبر اور آخر میں دال ہے۔

مجاہد بن جبر: [7] آپ کی کنیت ابوالحجاج ہے۔ عبداللہ بن سائب مخزومی کے آزاد کردہ غلام ہیں، مکہ مکرمہ کے طبقہ ثانیہ کے تابعین

---

[1] یہ حدیث بالکل صحیح ہے، کیونکہ ابن خزیمہ: (۱۱۱۶) میں "یحیی بن سعید عن أبیه عن جده قیس بن قهد" کی سند سے بھی ہے۔ اس کی تخریج درج ذیل ہے: المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۷۴۔۲۷۵؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۴۸۳؛ ابن حبان: ۱۵۶۳، ۲۴۷۱؛ سنن الترمذي: ۴۲۲ وغیرہ۔ [2] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۵۷۶۲۔ [3] حدیث میں ضعیف ہے۔ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطني: ۲/ ۶۱۵۔ [4] متروک، متہم بالکذب ہے۔ التقریب: ۶۲۲۵۔ [5] صدوق، حسن الحدیث اور مدلس ہیں۔ التقریب: ۵۷۲۵؛ الثقات لا بن حبان: ۷/ ۳۸۰؛ الارشاد للخليلي: ۱/ ۲۸۸؛ الكاشف للذهبي: ۴۸۱۸؛ من تكلم فيه وهو موثق: ۲۹۳؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۳/ ۲۳۵۔ [6] ثقہ حافظ ہیں۔ التقریب: ۶۵۹۸۔ [7] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۴۸۱۔

میں سے، اور وہاں کے معروف اہل علم، فقیہ اور قاری تھے۔ علم قراءت وتفسیر میں آپ کا مقام مسلّم ہے۔ آپ کو ان فنون میں امام کا مرتبہ حاصل ہے۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۰۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

جبر: جیم پر زبر، باء ساکن اور آخر میں راء ہے۔

مہاجر بن مسمار: (1) قریش کے قبیلے بنو زہرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، اسی لیے زہری کہلاتے ہیں۔ آپ سے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ابن ابی ذئب نے روایتِ حدیث کی ہے۔ روایتِ حدیث میں ثقہ راوی ہیں۔

مکحول بن عبداللہ: (2) آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ سرزمین شام کے باشندے تھے۔ بنیادی طور پر کابل کے رہنے والے تھے۔ وہاں سے غلام کی حیثیت میں آئے۔ بنوقیس کی ایک خاتون کے غلام ہوئے۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ آپ بنولیث کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اوزاعی کے استاذ تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ چار اصحاب کبار اہل علم ہیں۔ مدینہ منورہ میں ابن مسیّب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن بصری اور سرزمین شام میں مکحول۔ (3) مکحول کے دور میں ان سے بڑھ کر عمدہ فتویٰ دینے کی کسی میں صلاحیت نہ تھی۔ آپ جب بھی فتویٰ دیتے تو پہلے یہ کلمہ پڑھتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہ غلطی سے بچنے کی ہمت اور نیکی کی توفیق اللہ رب العزت ہی کی طرف سے ہے۔ میں اپنی رائے دے رہا ہوں، یہ صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ آپ نے بہت سے اہل علم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بھی بے شمار لوگوں نے روایتِ حدیث کی۔ ۱۱۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مسروق بن الاجدع: (4) بنو ہمدان کے فرد ہیں۔ نبی ﷺ کے اس دنیا سے رخصت ہونے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ نے صحابہ کرام مثلاً سیدنا ابوبکر الصدیق، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اولیں عہد مبارک پایا۔ آپ ایک جلیل القدر عالم اور فقیہ تھے۔ مرہ بن شرحبیل نے فرمایا: ''کسی ہمدانی خاتون نے مسروق جیسے صاحب علم کو جنم نہیں دیا۔'' (5) شعبی فرماتے ہیں کہ ''اگر کسی گھرانے کے افراد کو جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے تو وہ اسود، علقمہ اور مسروق ہیں۔'' (6) محمد بن المنتشر نے کہا: ''خالد بن عبداللہ بصرہ کے حاکم تھے، انہوں نے مسروق کی خدمت میں تیس ہزار درہم بھجوائے، آپ ان دنوں صاحبِ ضرورت بھی تھے مگر آپ نے خودداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حاکم کا یہ ہدیہ واپس کر دیا۔'' (7) کہا جاتا ہے کہ آپ بچپن میں ایک دفعہ گم ہو گئے، لیکن مل گئے تھے، اس لیے آپ کا نام مسروق پڑ گیا۔ آپ سے اہل علم کی ایک بہت بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۶۲ھ میں کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مرثد بن عبداللہ (8): آپ کی کنیت ابوالخیر ہے۔ بنو یزن کے فرد ہیں، مصر کے رہنے والے تھے۔ آپ نے عقبہ بن عامر، ابوایوب، عبداللہ بن عمر اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم وغیرہ سے سماع حدیث کیا، اور آپ سے یزید بن ابی حبیب نے روایتِ حدیث کی ہے۔

---

(1) حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لا بن حبان: ۷/ ٤٨٦؛ الطبقات الکبری لا بن سعد: ۱/ ۳۵۳؛ التقریب: ٦٩٢٦؛ الکاشف: ٥٦٦١۔
(2) ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ٦٨٧٥۔ (3) الجرح والتعدیل لا بن ابی حاتم: ۸/ ٤٠٧؛ تاریخ بغداد: ١٤/ ١٠٤؛ تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۷/ ۱۹۳ وسندہ صحیح۔ (4) ثقہ، فقیہ عابد اور مخضرم ہیں۔ التقریب: ٦٦٠١۔ (5) الطبقات الکبری لا بن سعد: ٦/ ٧٩ و سندہ صحیح۔ (6) تاریخ دمشق لا بن عساکر: ٥٧/ ٤١٤؛ تاریخ بغداد: ١٤/ ٢٤٠؛ و سندہ ضعیف۔ اسماعیل بن ابی خالد مدلس ہیں اور سماع کی صراحت نہیں ہے۔ (7) مختصر تاریخ دمشق: ٢٤/ ٢٤٧۔ (8) ثقہ فقیہ ہیں۔ التقریب: ٦٥٤٧۔

مالک بن مرثد [1]: آپ نے اپنے والد سے اور آپ سے سماک بن الولید وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔
مسلم بن ابی بکرہ: [2] بنوثقیف کے فرد ہیں، تابعی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سماع حدیث کیا اور آپ سے عثمان الشحام نے روایتِ حدیث کی ہے۔
مسلم بن یسار: [3] الجہنی، امام ترمذی نے سورۃ الاعراف میں آپ کی سند سے عمر بن خطاب سے مروی ایک حدیث روایت کی ہے، نیز فرمایا: ''آپ کی روایت کردہ حدیث حسن ہے، البتہ آپ کا سیدنا عمر سے سماع ثابت نہیں۔'' [4] امام بخاری نے فرمایا: ''مسلم بن یسار نے بطریق نعیم عن عمر احادیث روایت کی ہیں۔'' [5]
مصعب بن سعد: [6] بن ابی وقاص، قریشی ہیں۔ آپ نے اپنے والد، علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سماک بن حرب وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔
معن بن عبدالرحمٰن: [7] بن عبداللہ بن مسعود، الہذلی۔ آپ نے اپنے والد سے احادیث روایت کی ہیں۔
معدان بن طلحہ: [8] الیعمری۔ آپ نے سیدنا عمر، ابوالدرداء اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا ہے۔
معمر بن راشد: [9] آپ کی کنیت ابوعروہ ہے۔ آپ بنوازد قبیلے کے آزاد کردہ غلام ہیں، اس نسبت سے ازدی کہلاتے ہیں۔ یمن کے بہت بڑے عالم تھے۔ زہری اور ہمام جیسے کبار اہل علم سے آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ''میں نے آپ سے دس ہزار احادیث کا سماع کیا ہے۔'' ۵۸ سال کی عمر پا کر ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے۔
فائدہ: آپ نے ''الجامع'' کے نام سے حدیث کا ایک ضخیم مجموعہ بھی مرتب کیا تھا۔
مہلّب بن ابی صفرہ: [10] قبیلہ بنوازد کے فرد ہیں۔ خوارج کے مقابلے میں آپ کی لڑائیاں اور بہادری کے جوہر مشہور ہیں۔ آپ نے سمرہ بن جندب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور بہت سے اہل علم نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں سرزمینِ خراسان کے مروالروز میں ۸۳ھ میں فوت ہوئے۔ آپ بصرہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں سے ہیں۔
المورّق بن المشمرج: [11] العجلی، آپ کی کنیت ابوالمعتمر ہے۔ بصرہ سے تعلق تھا۔ آپ نے ابوذر، انس بن مالک اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کی ہے۔ مورق: میم پر پیش، واؤ پر زبر، راء مشدد اور آخر میں قاف ہے۔ المشمرج: میم پر پیش، شین پر زبر، دوسری میم ساکن، راء کے نیچے زیر اور آخر میں میم ہے۔

---

[1] ثقہ ہیں۔التقریب: ٦٥٤٨۔ [2] ثقہ وصدوق ہیں۔الثقات للعجلی: ١٧١٦؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣٩١۔
[3] ثقہ وصدوق ہیں۔الثقات للعجلی: ١٥٧٤؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣٩٠؛ الکاشف: ٥٤٣٦۔ [4] سنن الترمذی: ٣٠٧٥۔
[5] التاریخ الکبیر للبخاری: ٧/ ٢٧٦۔ [6] ثقہ ہیں۔التقریب: ٦٦٨٨۔ [7] ثقہ ہیں۔التقریب: ٦٨١٩۔
[8] ثقہ ہیں۔التقریب: ٦٧٨٧۔ [9] ثقہ ہیں۔التقریب: ٦٨٠٩۔ [10] ثقہ ثبت فاضل ہیں۔التقریب: ٦٨٠٩۔
[11] ثقہ عابد ہیں۔التقریب: ٦٩٤٠۔

موسیٰ بن طلحہ: ❶ آپ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے۔قریش کے خاندان بنوتیم سے ہیں۔آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے سماع حدیث کیا۔۱۰۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

موسیٰ بن عبداللہ: ❷ الجہنی،کوفہ کے باشندے تھے۔آپ نے مجاہد اور مصعب بن سعد سے سماع کیا اور آپ سے شعبہ، یحییٰ بن سعید اور یعلیٰ بن عبید نے روایتِ حدیث کی ہے۔

موسیٰ بن عبیدہ: ❸ الربذی۔آپ نے محمد بن کعب، محمد بن ابراہیم التیمی وغیرہ سے اور آپ سے شعبہ،عبداللہ بن موسیٰ اور علی نے روایت حدیث کی ہے۔محدثین نے آپ کوضعیف راوی قرار دیا ہے۔۱۵۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مطرف بن عبداللہ: ❹ بن الشخیر ،بنوعامر کے فرد ہیں۔بصرہ کے باشندے تھے۔آپ نے ابوذر،اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما سے سماع کیا۔۸۷ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔مطرف: میم پر پیش، طاء پر زبر، راء پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں فاء ہے۔ الشخیر :شین کے نیچے زیر، خاء پر تشدید ہے۔

معاذ بن زہرہ: ❺ بنوسلمہ قبیلے کے فرد ہیں۔کوفہ کے رہنے والے تھے۔تابعی ہیں،آپ نے مرسل احادیث روایت کی ہیں۔آپ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے روایت حدیث کی ہے۔

معاذ بن عبداللہ: ❻ بن خبیب ،الجہنی۔مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔آپ نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے۔

مخلد بن خفاف: ❼ عروہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے ابن ابی ذئب نے روایتِ حدیث کی ہے۔''الخراج بالضمان'' کہ جو آدمی جس چیز کا ضامن ہو،اس سے ہونے والی آمدنی بھی اسی کی ہوگی، کے بارے میں آپ سے حدیث مروی ہے۔

المختار بن فلفل: ❽ بنومخزوم قبیلے کے فرد ہیں۔کوفہ کے رہنے والے تھے۔آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔فُلفُل: اس نام(لفظ) میں دو فاء ہیں اور دونوں پر پیش ہے۔

المختار بن ابی عبید: بن مسعود الثقفی ،اس کا والد جلیل القدر صحابہ کرام میں سے تھا۔ہجرت والے سال مختار کی ولادت ہوئی۔اس نے نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور نہ آپ سے کوئی روایت ہی کی ہے۔اس کے بارے میں عبداللہ بن عصمہ نے کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب پیدا ہوگا آپ کی مراد یہی مختار ہے۔یہ ابتداء میں علم وفضل اور نیکی میں مشہور تھا،مگر باطن میں یہ شخص ایسا نہ تھا۔یہ بالآخر عبداللہ بن زبیر سے الگ ہوگیا اور خود حکومت کا طالب ہوا،اور اس نے اپنی باطنی غلط رائے اور عقیدے کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس سے دین کے مخالف بہت سی باتیں ظاہر ہوئیں۔یہ

---

❶ ثقہ جلیل ہیں۔التقریب: ٦٩٧٨۔ ❷ ثقہ عابد ہیں۔التقریب: ٦٩٨٥۔ ❸ ضعیف ہے۔التقریب: ٦٩٨٩۔ ❹ ثقہ عابد اور فاضل ہیں۔التقریب: ٦٧٩٦۔ ❺ وثقہ ابن حبان وحدہ،یعنی یہ مجہول ہے۔ ❻ ثقہ وصدوق ہیں۔تاریخ یحییٰ بن معین: ١/ ٢٠٨؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٤٢٢؛ الکاشف: ٥٥٠٣؛ التقریب: ٦٧٣٦۔ ❼ حسن الحدیث ہیں۔الثقات لا بن حبان: ٧/ ٥٠٥؛ نیز امام ترمذی، ابن الجارود اور ذہبی نے حدیث کے ذریعے سے تصحیح وتحسین کی ہے۔ ❽ ثقہ وصدوق ہیں۔الثقات للعجلی: ١٥٤٥؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٣١٠، الثقات لا بن حبان: ٥/ ٤٢٩؛ الثقات لا بن شاہین: ١٣٩٥؛ موسوعۃ اقوال الامام احمد: ٣/ ٣٣٣۔

سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب کے قتل کا بدلہ لینے کا اظہار کیا کرتا تھا، لیکن در پردہ اپنی حکومت کے قیام اور حصولِ دنیا کے لیے کوشاں تھا۔ ساری زندگی اس کا یہی مشن رہا، بالآخر مصعب بن زبیر کے عہد میں ۶۹ ھ کو مقتول ہوا۔

مغیرہ بن زیاد: ❶ البجلی۔ موصل کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے مکحول اور عکرمہ سے احادیث روایت کی ہیں، ان سے وکیع، ابو عاصم اور بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ احمد بن حنبل نے انہیں ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔ مجھے صحابہ کرام میں اس کا ذکر نہیں ملا۔

مغیرہ بن مقسم: ❷ کوفہ کے معروف فقیہ ہیں، نابینا تھے۔ آپ نے ابو وائل اور شعبی سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے شعبہ، زائدہ اور ابن فضیل نے روایتِ حدیث کی ہے۔ جریر نے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے جو بات بھی سنی مجھے وہ کبھی نہیں بھولی۔'' ۱۳۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مثنّی بن الصبّاح: ❸ اصلاً یمن کے رہنے والے تھے، پھر مکہ مکرمہ میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ نے عطاء، مجاہد اور عمرو بن شعیب سے سماع کیا اور آپ سے امام عبدالرزاق وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابو حازم وغیرہ نے آپ کو ''لیّن الحدیث'' یعنی حدیث کے بارے میں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۴۹ھ میں آپ نے وفات پائی۔

معاویہ بن قرہ: ❹ آپ کی کنیت ابوایاس ہے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے اپنے والد، انس بن مالک، اور عبداللہ بن معقل سے سماع حدیث کیا اور آپ سے قتادہ، شعبہ اور اعمش نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ایاس: ہمزہ کے نیچے زیر، یاء مخفف اور آخر میں سین ہے۔

معاویہ بن مسلم: ❺ آپ کی کنیت ابونوفل ہے۔ آپ نے عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا ہے۔ آپ سے شعبہ اور ابن جریج نے روایتِ حدیث کی ہے۔

میناء: ❻ آپ نے اپنے آقا عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان اور ابو ہریرہ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ اور امام عبدالرزاق کے والد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ محدثین نے آپ کو ضعیف راوی کہا ہے۔

ابوالملیح: ❼ آپ کا نام عامر بن اسامہ ہے۔ بنو ہذیل کے فرد ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے بہت سے صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور ان سے روایت بیان کی ہے۔ الملیح: میم پر زبر، لام مخفف اور اس کے نیچے زیر اور آخر میں حاء ہے۔

ابومودود: ❽ آپ کا نام عبدالعزیز بن ابی سلیمان المدنی ہے۔ آپ نے ابوسعید خدری کو دیکھا تھا، جبکہ سائب بن یزید اور عثمان

---

❶ ثقہ وصدوق ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ٤/ ٥٤١١؛ الثقات للعجلی: ١٦١٦؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٢٢٢؛ الثقات لا بن حبان: ٣/ ٦؛ الثقات لا بن شاهین: ١٣٣٢؛ الکاشف: ٥٥٨٦؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ٢/ ٦٥٩؛ التقریب: ٦٨٣٤۔

❷ ثقہ، متقن کے ساتھ ساتھ مدلس بھی تھے۔ التقریب: ٦٨٥١۔ ❸ ضعیف ہے۔ التقریب: ٦٤٧١؛ مجمع الزوائد: ٥/ ٢ وغیرہ۔

❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٧٦٩۔ ❺ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٨٤٢١؛ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٣٩٦، ٤١٥؛ الجرح والتعدیل: ٨/ ٣٧٩۔ ❻ متروک، متہم بالکذب راوی ہے۔ التقریب: ٧٠٥٩۔ ❼ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٨٣٩٠۔

❽ ثقہ ہیں۔ تاریخ یحییٰ بن معین: ٤/ ١٦٦؛ الجرح والتعدیل: ٥/ ٣٨٤؛ الثقات لا بن حبان: ٧/ ١١٤؛ الثقات لا بن شاهین: ٩٣٨؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ٢/ ٣٦٥۔

بن الضحاک سے سماع حدیث کیا۔ آپ سے ابن مہدی، القعنبی اور کامل بن طلحہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ محدثین نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ خلیفہ مہدی کے عہد میں آپ نے وفات پائی۔ ''باب فضائل سید المرسلین ﷺ'' میں آپ کا ذکر آیا ہے۔

ابو ماجدہ: [1] بنوحنیفہ قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے ابن مسعود اور، یحییٰ الجابر سے احادیث روایت کی ہیں۔ ''باب المشی بالجنازۃ'' میں عبداللہ بن مسعود والی حدیث میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ ترمذی نے آپ کا نام ابو ماجد ذکر کیا ہے۔ نیز فرمایا: ''میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری سے سنا وہ اسے روایتِ حدیث میں ضعیف قرار دیتے تھے۔'' [2] ابن عیینہ نے اس کے متعلق کہا: ''وہ ایک پرندہ تھا جو اڑ گیا۔'' [3] یہ اس کے ضعف کی طرف اشارہ ہے۔

ابو مسلم الخولانی: [4] آپ کا نام عبداللہ بن ثوب تھا۔ انتہائی عبادت گزار تھے۔ سیدنا ابوبکر، عمر اور معاذ رضی اللہ عنہم سے آپ کو ملاقات کا شرف حاصل ہے۔ جُبیر بن نُفیر، عروہ، اور ابو قلابہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کے مناقب بے شمار ہیں۔ ۶۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔

ابو المطوس: [5] آپ نے اپنے والد سے روایتِ حدیث کی ہے، اور آپ سے خبیب بن ابی ثابت نے احادیث روایت کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے اور خبیب کے درمیان عمارہ کا واسطہ ہے۔ روایتِ حدیث میں آپ کو ثقہ راوی قرار دیا گیا ہے۔

ابن المدینی: آپ کا نام علی بن عبداللہ ہے۔ قبل ازیں بہرۂ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

ابن المثنیٰ: [6] آپ کا نام محمد بن عبداللہ بن المثنی بن [عبداللہ بن] انس بن مالک ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ بصرہ میں مقیم رہے۔ آپ نے اپنے والد، سلیمان التیمی اور حمید طویل وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور امام محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ ائمۂ اعلام اور اساطینِ علم نے روایتِ حدیث کی۔ ہارون الرشید کے دور میں آپ کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا گیا۔ بغداد میں گئے تو وہاں بھی انہیں قاضی تعینات کیا گیا۔ آپ نے وہاں احادیث بھی روایت کیں۔ بعد ازاں آپ واپس بصرہ آ گئے۔ آپ کی ولادت ۱۱۸ھ میں اور وفات ۲۱۵ھ میں ہوئی۔

ابن ابی ملیکہ: آپ کا نام عبداللہ بن ابی عبداللہ ہے۔ قبل ازیں بہرۂ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

المحاربی: [7] میم پر پیش، اس کے بعد حاء، پھر راء اور پھر باء ہے۔ قریش کے ایک خاندان بنو محارب کی طرف منسوب ہیں۔ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن محمد ہے۔ آپ نے اعمش اور یحییٰ بن سعید سے روایتِ حدیث کی اور آپ سے احمد اور علی بن حرب نے احادیث روایت کی ہیں۔ حافظِ حدیث تھے ۱۹۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔

---

[1] مجہول ہے۔ التقریب: ۸۳۳۵؛ الکاشف: ۶۸۰۷؛ احوال الرجال للجوزجانی: ۶۶؛ موسوعة اقوال الامام احمد: ۴/ ۲۲۹۔ [2] سنن الترمذی: ۱۰۱۱۔ [3] کتاب الضعفاء للبخاری: ۴۳۱۔

[4] ثقہ عابد تھے۔ التقریب: ۸۳۶۷۔

[5] لین الحدیث، یعنی ضعیف ہے۔ التقریب: ۸۳۷۴۔ [6] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۶۰۴۶۔

[7] ثقہ، لا بأس بہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۹۸۱؛ سیر اعلام النبلاء: ۹/ ۱۳۶؛ التقریب: ۳۹۹۹؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/ ۴۰۴؛ الطبقات الکبری لا بن سعد: ۶/ ۳۹۲؛ الجرح والتعدیل: ۵/ ۲۸۲؛ الثقات لا بن حبان: ۷/ ۹۲؛ الثقات لا بن شاهین: ۸۱۰۔

فصل

صحابیات

ام المومنین سیدہ میمونہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا: قبیلہ بنو عامر کی ایک شاخ بنو ہلال میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پہلے ان کا نام ''برہ'' تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بدل کر ''میمونہ'' رکھ دیا۔ ابتدا میں آپ مسعود بن عمرو ثقفی کی زوجیت میں تھیں۔ اس نے طلاق دے دی تو ابودرہم نے آپ سے نکاح کرلیا۔ اس کی وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ذوالقعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ سے دس میل کی مسافت پر ''سرف'' کے مقام پر آپ سے نکاح کرلیا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ جس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا تھا، وہیں ۵۱ یا ۶۱ھ کو آپ کی وفات ہوئی، اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ عباس کی اہلیہ ام الفضل کی اور اسماء بنت عمیس کی ہمشیرہ تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بعد کسی خاتون سے نکاح نہیں کیا تھا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

ام المنذر رضی اللہ عنہا: بنت قیس، انصاری خاتون ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ آپ کا تعلق بنو عدی خاندان سے تھا۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ یعقوب بن ابی یعقوب نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

ام معبد رضی اللہ عنہا: آپ بنوخزاعہ کے قبیلے میں سے ہیں۔ آپ کا نام عاتکہ بنت خالد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف سفر ہجرت کے دوران میں جب ان کے ہاں خیمے میں پہنچے تو انہوں نے اسی موقع پر اسلام قبول کیا۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس موقع پر نہیں، بلکہ انہوں نے اس کے بعد کسی اور موقع پر مدینہ منورہ آ کر اسلام قبول کیا۔ ''حدیث ام معبد'' کے نام سے ان کا ایک مشہور واقعہ ہے۔

ام معبد بنت کعب: بن مالک، انصاری خاتون ہیں۔ تحویل قبلہ سے پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنے کا بھی شرف حاصل ہے۔ ابن مندہ نے کہا: آپ کے بیٹے معبد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ آپ کعب بن مالک انصاری السُّلَمی کی اہلیہ ہیں اور آپ ہی ام معبد بنت کعب بن مالک انصاری ہیں۔ یعنی آپ کے والد کا نام کعب بن مالک انصاری اور اسی طرح آپ کے شوہر کا نام بھی کعب بن مالک انصاری ہے۔ آپ کے بیٹے معبد نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ تاریخ البخاری میں معبد کے بیان میں جو ذکر آیا ہے کہ یہ معبد، کعب بن مالک انصاری کا بیٹا ہے، اس سے ابن عبدالبر کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔

ام مالک: بنو بہز خاندان کی خاتون ہیں۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے روایتِ حدیث کا شرف حاصل ہے۔ اہل حجاز میں سے ہیں۔ طاؤس اور مکحول نے آپ سے روایت حدیث کی ہے۔

فصل

تابعیات

معاذہ بنت عبداللہ: [1] بنوعدی کے قبیلے سے ہیں۔ آپ نے سیدنا علی اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے قتادہ وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

مغیرہ [بنت حسان]: [2] آپ حجاج بن حسان کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ کو انس بن مالک کی زیارت و رؤیت کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ نے ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ آپ کے بھائی حجاج نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ سے مروی حدیث ''باب الترجل'' یعنی کنگھی کرنے کے بیان میں مذکور ہے۔

فصل

صحابہ کرام/حرف النون

النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ ہجرت کے بعد انصاری مسلمانوں میں آپ سب سے پہلے پیدا ہونے والے بچے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا سے رخصت ہوئے تو اس وقت آپ کی عمر آٹھ سال اور سات ماہ تھی۔ آپ خود اور آپ کے والدین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کوفہ میں مقیم رہے۔ سیدنا معاویہ کے عہد میں آپ وہاں کے حاکم تھے۔ بعدازاں آپ حمص کے بھی حکمران رہے۔ وہاں آپ نے عبداللہ بن زبیر کی حمایت کی اور لوگوں کو بھی ان کی حمایت پر آمادہ کرنے لگے تو وہاں کے لوگوں نے ۶۴ھ میں آپ کو قتل کر دیا۔ آپ کے بیٹے محمد اور شعبی وغیرہ دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

النعمان بن عمرو بن مقرن: [3] المزنی۔ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ہم مزنیہ کے چار سو افراد وفد کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ بعد میں نقل مکانی کر کے کوفہ چلے گئے۔ سیدنا عمر کی طرف سے نہاوند میں بھیجے گئے لشکر کے آپ امیر تھے۔ فتح نہاوند میں ۲۱ھ میں آپ مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ معقل بن یسار اور محمد بن سیرین وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ مقرن: میم پر پیش، قاف پر زبر، راء پر تشدید اور نیچے زیر اور آخر میں نون ہے۔

نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ: الاشجع قبیلے کے فرد ہیں۔ ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور غزوۂ خندق کے موقع پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ نے ہی بنوقریظہ اور ابوسفیان بن حرب کے درمیان سفارت کاری کی تھی۔ ابوسفیان ان دنوں

---

[1] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸٦۸٤۔ [2] یہ مجہولہ ہے۔ دیکھئے التحریر: ۸٦۸۵۔ [3] جمہور کے نزدیک النعمان بن مقرن اور النعمان بن عمرو بن مقرن ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں، مثلاً امام حاکم (المستدرك قبل: ۵۲۷٦) ابن عبدالبر (الاستیعاب: ٤/ ۱۵۰۵) ابن الاثیر (اسد الغابة: ٤/ ۵٦٦) حافظ ذهبی (سیر اعلام النبلاء: ۱/ ٤۰۳) اور بعض کے نزدیک النعمان بن مقرن صحابی اور النعمان بن عمرو بن مقرن تابعی ہیں۔ مثلاً ابن حجر (التقریب: ۷۱٦۲، ۷۱٦۳) ابن ابی حاتم (الجرح والتعدیل: ۸/ ٤٤۵، ٤٤٦) حافظ علائی (جامع التحصیل: ۸۳۱) وغیرہ۔

مسلمان مخالف گروہوں کا سردار تھا۔ بنو قریظہ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بے وفائی اور بدعہدی کا واقعہ معروف ہے۔ آپ نے مدینہ منورہ میں رہائش رکھی۔ آپ کے بیٹے سلمہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا عثمان کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے کہا: جنگ جمل میں سیدنا علی کی آمد سے قبل آپ قتل ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم۔

نعیم بن ہمّار رضی اللہ عنہ: ھاء پر زبر اور میم پر تشدید اور آخر میں راء ہے۔ [1]

نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: القرشی العدوی۔ النحّام آپ کا لقب ہے، بعض نے آپ کا نام نعیم بن النحّام بن عبداللہ ذکر کیا ہے۔ آپ نے مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کیا۔ قدیم الاسلام ہیں، بعض نے کہا: آپ نے سیدنا عمر سے بھی پہلے اسلام قبول کر لیا تھا، البتہ اپنے قبول اسلام کو پوشیدہ رکھے ہوئے تھے۔ جب آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو آپ کے شرف و منزلت اور مقام و مرتبہ کی وجہ سے آپ کی قوم نے آپ کو مدینہ منورہ جانے سے روکا، کیونکہ آپ اپنے خاندان کے یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ قوم کے لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں، آپ کو اجازت ہے کہ آپ جو دین پسند کریں اختیار کیے رکھیں، آپ نے حدیبیہ والے سال ہجرت کی تھی۔ سیدنا ابوبکر الصدیق کی خلافت کے اواخر میں ''اجنادین'' کے مقام پر خلعتِ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ نافع اور محمد بن ابراہیم التیمی نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ النحّام: نون پر زبر، اور حاء مشدّد ہے۔ اجنادین: ہمزہ پر زبر، جیم ساکن، اس کے بعد نون، پھر دال پر زبر، یاء ساکن اور آخر میں نون ہے۔

ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ: بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کی ذمہ داری اور خدمت پر مامور تھے۔ آپ کو ناجیہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔ آپ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، پہلے آپ کا نام زکوان تھا، نبی ﷺ نے بدل کر ''ناجیہ'' رکھ دیا، کیونکہ آپ قریش کے مظالم سے نجات پا کر اور بچ کر آ گئے تھے۔ حدیبیہ کے موقع پر جب ایک کنوئیں کا پانی خشک ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کا دیا ہوا ایک تیر لے کر آپ اس کنوئیں میں اترے اور جا کر اسے کنوئیں میں نصب کر دیا۔ آپ سے عروہ بن زبیر نے روایتِ حدیث کی ہے۔ سیدنا معاویہ کے عہد میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

نُبیشہ الخیر رضی اللہ عنہ: قبیلہ بنو ہذیل کے فرد ہیں۔ ابو الملیح اور ابو قلابہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث اہل بصرہ کے ہاں معروف اور متداول ہیں۔

نوفل بن معاویہ: الدیلی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ساٹھ سال قبل از اسلام اور ساٹھ سال بعد از اسلام عمر پائی۔ بعض نے کہا: آپ نے کل ایک سو سال عمر پائی۔ آپ سب سے پہلے فتح مکہ میں شریک ہوئے۔ آپ اس سے پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ یزید بن معاویہ کے عہد حکومت میں مدینہ منورہ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ سے نفر دیلی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ الدیلی: دال کے نیچے زیر اور یاء ساکن ہے۔

النواس بن سمعان: بنو کلاب کے خاندان میں سے ہیں۔ سرزمین شام میں مقیم رہے۔ آپ کا شمار اہل شام ہی میں ہوتا ہے۔ جُبیر بن نُفیر اور ابو ادریس خولانی نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ سمعان: سین کے نیچے زیر اور بعض نے اس پر زبر بیان کی ہے،

---

[1] کہا گیا ہے کہ ان کا نام ہمام الغطفانی ہے۔ ان سے ابو ادریس الخولانی وغیرہ نے روایت بیان کی ہے۔

میم ساکن اور پھر عین ہے۔
نُفیع بن الحارث: قبیلہ ثقیف میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت ابوبکرہ ہے۔ قبل ازیں بہرۂ باء میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔
نافع بن عتبہ: بن ابی وقاص، الزہری۔ آپ سعد بن ابی وقاص کے برادر زادے ہیں۔ آپ سے جابر بن سمرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ فتح مکہ کے دن آپ نے اسلام قبول کیا۔ آپ کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔
ابونجیح: آپ کا نام عمرو بن عتبہ ہے۔ قبل ازیں بہرۂ عین میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

فصل

تابعین عظام

نافع بن سرجس: ❶ عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ دیلم کے باشندے تھے۔ کبار تابعین میں سے ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عمر، اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے سماعِ حدیث کیا، اور آپ سے زہری اور امام مالک بن انس جیسے اصحاب علم نے روایتِ حدیث کی۔ روایتِ حدیث میں معروف لوگوں میں سے ہیں۔ آپ کا شمار ان ثقہ لوگوں میں ہوتا ہے جن سے علم اخذ کیا جاتا ہے اور ان سے مروی احادیث کو محفوظ کر کے ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ عبداللہ بن عمر سے مروی اکثر احادیث کا دارومدار آپ ہی کے طریق وسند پر ہے۔ امام مالک کا قول ہے کہ جب میں نافع عن ابن عمر کے طریق سے کوئی حدیث سنتا ہوں تو میں کسی دوسرے سے اس حدیث کے سننے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ۱۱۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ سَرْجِس: پہلی سین پر زبر، راء ساکن اور اس کے جیم کے نیچے زیر ہے۔
نافع بن جبیر بن مطعم: ❷ قریشی، حجازی ہیں۔ اپنے والد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما وغیرہ سے احادیث روایت کرتے ہیں، اور ان سے زہری وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔
نافع بن غالب: ❸ آپ کی کنیت ابوغالب [الباہلی] ہے۔ درزی تھے۔ بنو باہلہ قبیلے کے فرد ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے انس بن مالک سے اور آپ سے عبدالوارث نے روایتِ حدیث کی ہے۔
نبیہ بن وہب: ❹ قبیلہ بنوکعب سے ہیں۔ حجاز کے باشندے ہیں۔ آپ نے ابان بن عثمان اور کعب مولیٰ سعید بن العاص سے سماعِ احادیث کیا اور آپ سے نافع نے روایتِ حدیث کی ہے۔ نُبَیہ: نون پر پیش، باء پر زبر، اس کے بعد یاء ہے۔
النضر بن شمیل: ❺ آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ بنو مازن کے قبیلے سے ہیں۔ مرو میں سکونت پذیر رہے۔ ۲۰۳ھ کے لگ بھگ وہیں وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ فن لغت، نحو اور دیگر فنون میں امامت کے رتبے پر فائز تھے۔ شُمیل: شین پر پیش اور میم پر زبر ہے۔
ناصح بن عبداللہ المحلمی: ❻ ''باب الشفقة والرحمة'' میں ان کا ذکر آیا ہے۔ اس نے سماک اور یحییٰ بن ابی کثیر سے سماع حدیث کیا اور اس سے یحییٰ بن یعلیٰ اور اسحٰق بن منصور السلولی نے روایتِ حدیث کی ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

---

❶ ثقہ ثبت فقیہ مشہور ہیں۔ التقریب: ۷۰۸۶۔ ❷ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۰۷۲۔ ❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۲۹۷۔
❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۰۹۷۔ ❺ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ۷۱۳۵۔ ❻ ضعیف ہے۔ التقریب: ۷۰۶۷؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ۳۹۲؛ الضعفاء للعقیلی: ۴/ ۳۱۱۔

النفیلی: ❶ آپ کا نام عبداللہ بن علی بن نفیل ہے۔ اپنے جد امجد کی نسبت سے ''النفیلی'' کہلاتے ہیں۔ حافظ حدیث ہیں۔ مالک سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور آپ سے امام ابوداود نے احادیث روایت کی ہیں۔ امام ابوداود نے آپ کے متعلق کہا ہے کہ میں نے ان سے بڑھ کر قوی حافظے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ امام احمد آپ کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ آپ دین کے ارکان میں سے ایک رکن تھے۔ ۲۳۴ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔

النجاشی: حبشہ کے حاکم، یہ اسلام قبول کر کے نبی ﷺ پر ایمان لے آئے تھے۔ ان کا نام اصحمہ ہے۔ فتح مکہ سے قبل ان کی وفات ہوئی۔ جب نبی ﷺ کے پاس وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ابن مندہ نے آپ کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔ اگرچہ انہیں نبی ﷺ کی زیارت کا موقع نہیں مل سکا۔ صحیح بات یہی ہے کہ آپ کو صحابہ کرام میں شمار نہ کیا جائے، کیونکہ آپ پر صحابی کا اطلاق کسی بھی لحاظ سے درست نہیں۔ ''صلوۃ الجنازہ'' وغیرہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ابونضر: ❷ آپ کا نام سالم بن ابی امیہ ہے۔ عمر بن عبید بن معمر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ قریش کے ایک قبیلے بنوتیم کے فرد ہیں۔ مدنی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ امام مالک، سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

النضر: نون پر زبر اور ضاد ساکن ہے۔

ابونضرہ: ❸ آپ کا نام المنذر بن مالک ہے۔ بنوعبد قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے ابن عمر، ابوسعید اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے سماع حدیث کیا اور آپ سے ابراہیم تیمی، قتادہ اور سعید بن یزید نے روایت حدیث کی ہے۔ بصرہ کے تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حسن بصری کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے آپ کی وفات ہوئی۔

ابن النواحہ: کا نام عبداللہ ہے، یہ وہی شخص ہے جو اپنے ساتھی ابن اثال کے ہمراہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تھا۔ ''باب الامان'' میں ان دونوں کا ذکر ہے۔ مسیلمہ کذاب کے قتل ہو جانے کے بعد ابن النواحہ مسلمانوں کے لشکر میں شامل ہو گیا تھا۔ آپ کو سیدنا عمر کے عہد میں یمنی قافلے کے ساتھ کوفہ کی طرف بھیجا گیا تھا۔ یہ اپنی قوم بنی حنیفہ کے امام تھے۔ حارثہ بن مضرس (مضرب) نے ان کے متعلق گواہی دی تھی۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھی بستی کی ایک مسجد میں جمع ہو کر صبح کی نماز کے بعد درس و تدریس کیا کرتے تھے۔ مسیلمہ کا دعویٰ تھا کہ یہ تعلیمات اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہیں۔ کوفہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کے معلّم اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے وزیر یعنی مؤید ساتھی تھے۔ باغی گروہ کو پیش کیا گیا ان کی سرکشی عیاں اور واضح ہو گئی۔ تو ان سے توبہ کرائی گئی۔ یہ لوگ اپنے موقف سے تائب ہو گئے تو ابن النواحہ کے سوا باقی تمام لوگوں کی توبہ قبول کر لی گئی۔ ابن مسعود نے اس کی توبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں کو سرزمینِ شام کی طرف بھیج کر ان کے دلوں کے بھید اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے گئے۔ ابن مسعود نے فرمایا: اگرچہ ان کے دلوں کے بھید اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے گئے ہیں، سرزمینِ شام کا طاعون ان کے متعلق

---

❶ ثقہ ہیں۔ الجرح والتعدیل: ٥/ ١٥٩؛ الثقات لا بن حبان: ٨/ ٣٥٦؛ سیر اعلام النبلاء: ١٠ / ٦٣٤۔

❷ ثقہ ثبت ہیں۔ التقریب: ٢١٦٩۔

❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٦٨٩٠۔

فیصلہ کرے گا۔ [1] ورنہ ہمیں اب ان سے کوئی سروکار نہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن النواحہ کے قتل پر اصرار کیا، کیونکہ یہ اپنی بے دینی پر کاربند ہونے کے علاوہ اس کا مبلّغ اور ناشر بھی تھا۔ چنانچہ انہوں نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا اور اس نے بازار میں سرعام اس کی گردن اڑا دی۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الواو

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ: بنولیث قبیلے کے فرد ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لیے جانے کی تیاریوں میں مصروف تھے تو یہ ان دنوں میں تشریف لا کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تین سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارے۔ اہل صفہ میں سے تھے۔ بصرہ میں سکونت رکھی، بعدازاں سرزمین شام کی طرف نقل مکانی کر گئے تھے۔ آپ کی سکونت دمشق سے تین فرسخ (تقریباً نو میل) دور ''البلاط'' نامی بستی میں تھی، پھر آپ بیت المقدس چلے گئے اور وہیں بعمر سو سال وفات پائی۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

وہب بن عمیر رضی اللہ عنہ: بن وہب جمحی۔ غزوۂ بدر میں کفر کی حالت میں مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کے والد نے مدینہ منورہ میں آ کر اسلام قبول کر لیا تو ان کے اکرام کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے وہب کو آزاد کر دیا، پھر انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں میں ان کی خوب قدر و منزلت تھی۔ فتح مکہ کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صفوان بن امیہ کی طرف دعوت اسلام دے کر بھیجا تھا۔ انہوں نے سرزمینِ شام میں جہاد کے دوران میں وفات پائی۔

وابصہ بن معبد: آپ کی کنیت ابوشدّاد ہے۔ اوس قبیلے کے فرد ہیں۔ کوفہ میں مقیم رہے، پھر ''الجزیرہ'' کی طرف نقل مکانی کر گئے اور ''الرقہ'' میں وفات پائی۔ آپ سے زیاد بن ابی الجعد نے روایتِ حدیث کی ہے۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ: حضر موت کے باشندے اور وہاں کے شہزادے تھے۔ آپ کے والد وہاں کے ایک بادشاہ تھے۔ آپ ایک وفد کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے آنے سے پہلے ہی صحابہ کرام کو ان کی آمد سے مطلع کر دیا تھا، اور فرمایا: حضر موت کے دور دراز کے علاقے سے وائل بن حجر تمہارے پاس آنے والا ہے، وہ اسلام قبول کر کے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کی رغبت رکھتا ہے اور وہ بادشاہوں کی اولاد میں سے ہے۔ جب وہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ''مرحبا'' یعنی خوش آمدید کہا۔ انہیں اپنے قریب بٹھایا اور اپنی مبارک چادر بچھا کر اس پر انہیں جگہ دی اور آپ نے ان کے حق میں یوں دعا فرمائی: یا اللہ! وائل، اس کی اولاد اور اس کے پوتوں میں برکت فرما۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی طرف سے حضرت موت کا حاکم مقرر فرمایا۔ ان سے ان کے بیٹوں علقمہ اور عبدالجبار وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ حجر: حاء پر پیش، جیم ساکن اور پھر راء ہے۔

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ: اصلاً حبشہ کے رہنے والے ہیں، مکہ مکرمہ کے حبشی غلاموں میں سے تھے۔ جبیر بن مطعم کے غلام تھے۔

---

[1] تاریخ بغداد: ٨/ ٥٤٢ وسندہ صحیح۔ **تنبیہ**: میرے علم کے مطابق ابن النواحہ کے بارے میں یہی ایک روایت صحیح ہے، باقی ضعیف ہیں۔ مثلاً: ابو داود: ٢٧٦٢ فیہ ابو اسحاق وھو مدلس اور کچھ روایات مثلاً مسند احمد والطیالسی وغیرہ کی مسعودی کے اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم۔

انہوں نے ہی غزوۂ احد میں سید الشہداء امیر حمزہ بن عبد المطلب کو قتل کیا تھا۔ یہ ان دنوں کافر تھے۔ فتح طائف کے بعد آپ نے اسلام قبول کیا اور یمامہ کی لڑائی میں شامل ہوئے۔ کہا کرتے تھے کہ میں نے ہی مسیلمہ کذاب کو قتل کیا ہے۔ میں ایک بہترین آدمی (حمزہ رضی اللہ عنہ) کو قتل کر چکا ہوں تو میں نے اپنے نیزے سے ایک بدترین آدمی (مدعیٔ نبوت مسیلمہ کذاب) کو بھی کیفرِ کردار تک پہنچایا ہے۔ سرزمین شام میں مقیم رہے اور حمص میں وفات پائی۔ آپ سے آپ کے بیٹوں اسحاق اور حرب وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

الولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابو وہب ہے۔ قریشی خاندان میں سے ہیں۔ عثمان بن عفان کے مادری بھائی تھے۔ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا، جبکہ ابھی قریب البلوغ تھے۔ سیدنا عثمان نے آپ کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔ قریش کے سرکردہ افراد اور مشہور شعراء میں سے تھے۔ ابوموسیٰ ہمدانی وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے ''الرقہ'' میں آپ کی وفات ہوئی۔

الولید بن الولید رضی اللہ عنہ: قریش کے خاندان بنو مخزوم کے فرد ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ غزوۂ بدر کے موقع پر کافر تھے اور مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہوئے تھے۔ آپ کے بھائی خالد اور ہشام نے آپ کا فدیہ ادا کیا تھا۔ جب ان کا فدیہ ادا کر دیا گیا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان سے کہا گیا کہ تم نے فدیہ ادا کرنے سے قبل اسلام کیوں نہ قبول کیا؟ تو فرمایا: میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ تم یوں کہو کہ قید سے گھبرا کر مسلمان ہو گیا ہے۔ ان کے خاندان کے لوگوں نے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں انہیں مکہ مکرمہ میں قید میں ڈال دیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت نازلہ میں ان کے حق میں اور مکہ مکرمہ میں گرفتار دوسرے کمزور مسلمانوں کے حق میں رہائی کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ بالآخر انہیں ان کی قید سے رہائی مل گئی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آن ملے۔ عمرۃ القضاء میں شریک ہوئے تھے۔ عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ورقہ بن نوفل بن اسد: قریشی ہیں۔ اسلام سے قبل نصرانیت اختیار کر لی تھی، اور انجیل و تورات کے عالم تھے۔ کافی عمر رسیدہ تھے اور نابینا ہو گئے تھے، ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچازاد تھے۔

ابو واقد رضی اللہ عنہ: الحارث بن عوف، بنو لیث کے فرد ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ اہل مدینہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں ایک سال معتکف رہے اور ۷۵ سال کی عمر میں ۶۸ھ کو وہیں وفات پائی اور ''فخ'' کے مقام پر مدفون ہوئے۔

ابو وہب الجشمی: ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور آپ سے انہوں نے احادیث بھی روایت کی ہیں۔ الجشمی: جیم پر پیش، شین پر زبر اور میم کے نیچے زیر ہے

فصل

تابعین عظام

وہب بن منبہ: [1] آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ صنعاء کے باشندے ہیں۔ اصلاً فارس کے لوگوں میں سے ہیں۔ آپ نے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے احادیث کا سماع کیا۔ اور ۱۱۴ھ میں وفات پائی۔ منبہ: میم پر پیش، نون پر زبر، باء پر تشدید

---

[1] ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۴۸۵۔

اور نیچے زیر ہے۔

وبرہ بن عبدالرحمٰن: ❶ آپ کی کنیت ابوخزیمہ ہے۔ بنوحارث قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سعید بن جبیر سے روایتِ حدیث کی ہے، اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ وبرہ: واو پر زبر اور باء ساکن ہے۔

وکیع بن جراح: ❷ کوفی ہیں۔ بنی قیس بن غیلان کے فرد ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ اصل میں نیشاپور کے نواح کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے ہشام بن عروہ، اوزاعی، اور سفیان ثوری وغیرہ سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے عبداللہ بن مبارک، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، علی بن المدینی اور بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ نے بغداد میں آ کر لوگوں کو احادیث سنائیں، آپ ثقہ، قابلِ اعتماد ایسے شیوخِ حدیث میں سے ہیں جن کی بات کی طرف لوگ رجوع کرتے تھے۔ آپ امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے۔ آپ نے ان سے بہت زیادہ سماع کیا۔ آپ کی ولادت ۹۹ھ میں ہوئی اور ۱۹۷ھ میں دس محرم کو مکہ مکرمہ سے واپسی پر آپ کی وفات ہوئی اور ''فید'' کے مقام پر مدفون ہوئے۔

وحشی بن حرب [بن وحشی]: ❸ آپ نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے صدقہ بن خالد وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ کو اہلِ شام میں شمار کیا جاتا ہے۔

ابو وائل: ❹ آپ کا نام شقیق بن سلمہ ہے۔ بنواسد کے قبیلے سے ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے پائے ہیں۔ آپ نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا ہے، لیکن آپ کی زیارت اور آپ سے احادیث کا سماع نہیں کر سکے۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت کے وقت میری عمر دس سال تھی اور میں دیہات میں اپنے خاندان کی بکریاں چرایا کرتا تھا، آپ نے سیدنا عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جیسے کبار صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ خصوصی اور قریبی تعلق تھا۔ کثیر الحدیث، اور ثقہ ہیں۔ حجاج کے دور میں آپ کی وفات ہوئی۔

الولید بن عتبہ بن ربیعہ: کافر ہے۔ غزوۂ بدر میں اس کا ذکر آیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شرک کی حالت میں مقتول ہوا۔

فصل

صحابہ کرام/حرف الھاء

ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ: قریش کے بنواسد خاندان کے فرد ہیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے صاحب علم وفضل صحابہ کرام میں سے ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں سیدنا عمر بن خطاب کا نام بھی آتا ہے۔ آپ کی وفات اپنے والد سے پہلے ہوئی تھی۔ ان کے والد کی وفات ۵۴ھ میں ہوئی۔

ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ: عمرو بن العاص کے بھائی ہیں، قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں آپ نے اسلام قبول کیا اور حبشہ کی

---

❶ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۳۹۷۔ ❷ ثقہ، حافظ اور عابد ہیں۔ التقریب: ۷٤١٤۔

❸ مستور ہے۔ التقریب: ۷۳۹۹۔ ❹ ثقہ، مخضرم ہیں۔ التقریب: ٢٧١٦۔

طرف ہجرت بھی کی۔ جب انہیں نبی ﷺ کی ہجرت کی اطلاع ملی تو حبشہ سے مکہ مکرمہ واپس آئے اور غزوۂ خندق کے بعد مدینہ منورہ پہنچے۔ انتہائی نیک اور صاحب علم وفضل تھے۔ آپ کے برادرزادے عبداللہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۱۳ھ میں یرموک میں شہید ہوئے۔

ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ: انصاری ہیں۔ بصرہ کے باشندے تھے۔ وہیں آپ کی وفات ہوئی، آپ کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ آپ سے مروی احادیث ان کے ہاں متداول ہیں۔ آپ کے بیٹے سعد اور حسن بصری وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ: انصار کے ایک قبیلے بنو واقف کے فرد ہیں۔ غزوۂ تبوک میں شرکت سے جو تین آدمی پیچھے رہ گئے تھے، پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی تھی، آپ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ آپ کے باقی دو ساتھیوں کے نام کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع ہیں۔ بدری صحابی ہیں۔ آپ ہی کے متعلق لعان والا واقعہ ہے کہ آپ نے اپنی بیوی پر شریک کے ساتھ بدکاری کا الزام لگایا تھا۔ جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ہزال بن [رباب] رضی اللہ عنہ: آپ کی کنیت ابونعیم ہے۔ بنو اسلم قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ کے بیٹے نعیم اور محمد بن المنکدر نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ماعز رضی اللہ عنہ کے رجم والے واقعہ میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ محمد بن المنکدر نعیم سے اور وہ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: مؤرخین کے ہاں آپ کے نام ونسب کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ کے نام کے متعلق زیادہ مشہور قول یہ ہے کہ قبل از اسلام آپ کا نام عبدشمس یا عبدعمرو تھا اور قبولِ اسلام کے بعد آپ کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن رکھا گیا۔ آپ قبیلہ دوس کے فرد ہیں۔ امام ابواحمد الحاکم کا بیان ہے کہ ہمارے نزدیک ابو ہریرہ کے اصل نام کے بارے میں صحیح ترین قول یہ ہے کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے، البتہ آپ کی کنیت آپ کے نام پر غالب آ گئی ہے۔ اب گویا اس کنیت کے علاوہ آپ کا کوئی نام ہی نہیں۔ آپ نے خیبر کے موقع پر اسلام قبول کیا اور غزوۂ خیبر میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد آپ دن رات نبی ﷺ کے ساتھ ہی رہے۔ آپ کو حصولِ علم دین کا بہت زیادہ شوق تھا۔ آپ محض اتنی خوراک پر اکتفا کرتے تھے جو آپ کی بھوک کی شدت کو مٹا دے۔ رسول اللہ ﷺ جہاں بھی جاتے آپ سائے کی طرح آپ کے ساتھ ساتھ رہتے۔ جب رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لے جاتے تو آپ کی چوکھٹ پر بیٹھے رہتے۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہیں بہت زیادہ احادیث یاد تھیں۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ دوسرے صحابہ کو کسی مسئلے یا حدیث کا علم نہیں ہوتا تھا اور آپ کو وہ مسئلہ یا حدیث معلوم ہوتی تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ دن رات نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں مگر مجھے وہ یاد نہیں رہتیں، بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ۔ میں نے اپنی چادر بچھائی۔ آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں مجھے ان میں سے ایک بھی حدیث نہیں بھولی۔ [1] امام بخاری فرماتے ہیں کہ آپ نے آٹھ سو سے زائد صحابہ وتابعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ ان میں عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، جابر اور انس رضی اللہ عنہم کے

---

[1] صحيح بخاري: ٢٠٤٧؛ صحيح مسلم: ٢٤٩٢۔

نام بھی ہیں۔ ۵۷، ۵۸ یا ۵۹ھ میں آپ کی وفات ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۷۸ سال تھی۔ ابو ہریرہ کی وجہ تسمیہ: آپ کے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ جسے آپ ہر وقت اٹھائے رہتے اور اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ابوالہیثم: آپ کا نام مالک بن تیہان ہے، قبل ازیں بحر میم میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

ابو ہاشم رضی اللہ عنہ: آپ کا نام شیبہ بن عتبہ بن ربیعہ ہے۔ قریش میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام ہشام ہے۔ بعض نے کہا: آپ کی یہ کنیت ہی آپ کا نام ہے اور یہی قول زیادہ مشہور ہے۔ آپ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں، فتح مکہ کے دن آپ نے اسلام قبول کیا۔ سرزمین شام میں مقیم رہے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں آپ نے وفات پائی۔ صاحب علم وفضل اور صالح تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے آپ سے روایتِ حدیث کی ہے۔

فصل

تابعین عظام

ابو ہند [الحجام]: ❶ ان کا نام یسار ہے۔ یہ سینگی لگایا کرتے تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سینگی لگائی تھی۔ آپ قبیلہ بنو بیاضہ کے غلام تھے۔ آپ نے ابو ہریرہ، عبداللہ بن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت حدیث کی ہے۔

ہشام بن عروہ بن زبیر: ❷ آپ کی کنیت ''ابوالمنذر'' ہے۔ قریش خاندان کے فرد ہیں۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ایک ہیں۔ کثرت سے احادیث روایت کی ہیں۔ اکابر اہل علم اور جلیل القدر تابعین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث کا سماع کیا اور آپ سے سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ جیسے بڑے محدثین نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ بغداد میں خلیفہ منصور کے ہاں بھی گئے تھے۔ آپ کی ولادت ۶۱ھ میں ہوئی اور ۱۴۶ھ کو بغداد میں وفات پائی۔

ہشام بن زید: ❸ بن انس بن مالک، انصاری ہیں۔ آپ نے اپنے دادا انس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث کا سماع کیا۔ بصرہ کے اہل علم میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

ہشام بن حسان: ❹ قبیلہ قردوس کے غلام تھے، اسی نسبت سے ''القردوسی'' کہلاتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ ان کے غلام نہ تھے، بلکہ ان کے قبیلے میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ آپ ہی نے کہا تھا کہ حجاج بن یوسف نے جن لوگوں کو ظلم کرتے ہوئے قتل کیا ہے، اگر ان کا شمار کیا جائے تو یہ تعداد ایک لاکھ بیس ہزار بنتی ہے۔ آپ نے حسن، عکرمہ اور عطاء سے سماع کیا اور آپ سے حماد بن زید اور فضیل بن عیاض وغیرہما نے احادیث روایت کی ہیں۔ ۱۴۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ القردوسی: قاف پر پیش، دال (مہملہ) پر پیش اور آخر میں سین (مہملہ) ہے۔

---

❶ ان کے نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض نے عبداللہ بن ہند، بعض نے سالم بن ابی سالم تو کسی نے ابو ہند سنان ذکر کیا ہے۔ صاحبِ کتاب کا انہیں تابعین میں شمار کرنا درست نہیں ہے۔ دیکھئے الاستیعاب لابن عبدالبر: ٤/ ١٧٧٢؛ اسد الغابة لابن الاثير: ٢/ ١٥٧، ٣١١؛ الاصابة لابن حجر: ٧/ ٣٦٣۔ ❷ ثقہ، فقیہ ہیں۔ التقریب: ٧٣٠٢۔ **تنبیہ**: یہ تدلیس سے بری ہیں۔
❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٧٢٩٣۔ ❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ٧٢٨٩۔ **تنبیہ**: یہ مدلس بھی ہیں۔

ہشام بن عمار: ❶ آپ کی کنیت ابوالولید ہے۔قبیلہ بنوسلمہ کے فرد ہیں۔دمشق کے باشندے تھے۔قرآن کریم کے حافظ، قراءت کے ماہر اور خطیبِ دمشق تھے۔آپ نے مالک اور یحییٰ بن حمزہ سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے امام بخاری، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن خریم اور الباغندی نے احادیث روایت کی ہیں۔آپ نے ۹۲ سال عمر پائی اور ۲۴۵ھ کو فوت ہوئے۔

ہشام بن زیاد: ❷ ابوالمقدام کنیت ہے۔آپ نے القرظی اور حسن سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے شیبان بن فروخ اور القواریری نے روایتِ حدیث کی ہے۔علمائے جرح وتعدیل نے اسے ضعیف راوی قرار دیا ہے۔

ہشیم بن بشیر السلمی: ❸ شہر واسط کے باشندے تھے، اس لیے ''الواسطی'' کہلاتے ہیں۔آپ نے عمرو بن دینار، زہری، یونس بن عبید اور ایوب سختیانی وغیرہ مشہور ائمہ حدیث سے حدیث کا سماع کیا اور آپ سے امام مالک، سفیان ثوری، شعبہ اور ابن المبارک جیسے بہت سے اہل علم نے روایتِ حدیث کی۔آپ کی ولادت ۱۰۴ھ کو اور ۱۸۳ھ میں وفات ہوئی۔

ہلال بن علی بن اسامہ: ❹ آپ اپنے جدامجد کی نسبت سے مشہور ہیں ورنہ ان کی ولدیت ابومیمونہ ہے۔قبیلہ بنوفہر کے فرد ہیں۔آپ نے انس، عطاء بن یسار وغیرہ سے اور آپ سے مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

ہلال بن عامر: ❺ المزنی، کوفہ کے اہل علم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔آپ نے اپنے والد سے حدیث کا سماع اور رافع [بن عمرو] مزنی سے روایت حدیث کی ہے اور آپ سے یعلیٰ وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

ہلال بن یساف: ❻ اشجع کے غلام تھے۔آپ کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔آپ نے سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث اور ابومسعود انصاری سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

ہلال بن عبداللہ، ابوہاشم الباہلی: ❼ آپ نے ابواسحٰق سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے عفان، اور مسلم نے روایت حدیث کی ہے۔امام بخاری نے انہیں ''منکر الحدیث'' لکھا ہے۔

ہمام بن الحارث: ❽ النخعی تابعین کے طبقہ میں سے ہیں۔آپ نے عبداللہ بن مسعود اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما وغیرہ صحابہ سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے ابراہیم نخعی نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ہود بن عبداللہ بن سعد العصری: ❾ آپ نے اپنے دادا مزیدہ اور [معبد] بن وہب سے احادیث روایت کی ہیں۔یہ ہر دو صحابی تھے۔آپ سے طالب بن حجیر نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

❶ ثقہ وصدوق ہیں۔الثقات للعجلی: ۱۹۰۸؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ٦٦، ٦٧؛ الثقات لا بن حبان: ۹/ ۲۳۳؛ الکاشف: ۵۹۷۳؛ موسوعة اقوال ابی الحسن الدارقطنی: ۲/ ٦۹۲؛ التقریب: ۷۳۰۳۔ ❷ ضعیف ومتروک ہے۔التقریب: ۷۲۹۲۔
❸ ثقہ ثبت ہونے کے ساتھ مدلس بھی ہیں۔التقریب: ۷۳۱۲۔ ❹ ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۳٤٤۔ ❺ ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۳٤۱۔
❻ ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۳۵۲۔ ❼ متروک ہے۔التقریب: ۷۳٤۳؛ الکاشف للذهبی: ٦۰۰۲؛ الضعفاء لا بن الجوزی: ۳/ ۱۷۷۔ ❽ ثقہ ہیں۔الثقات للعجلی: ۱۹۱٦؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ۱۰٦، ۱۰۷؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۵۱۰؛ التقریب: ۷۳۱٦۔ ❾ حسن الحدیث ہیں۔الثقات لا بن حبان: ۵/ ۵۱٦؛ سنن الترمذی: ۱٦۹۰۔

ہبیرہ بن یریم: (1) آپ نے سیدنا علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے ابو فاختہ نے احادیثِ روایت کی ہیں۔ روایت حدیث میں ثقہ راوی ہیں، البتہ امام نسائی نے ان کے متعلق فرمایا: ''لیس بالقوی'' یہ روایتِ حدیث میں قوی (معتبر) نہیں۔ ۶۶ ھ کو ان کی وفات ہوئی۔

ہزیل بن شرحبیل: (2) بنو اود قبیلے کے فرد ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ نابینا تھے۔ آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا اور آپ سے بہت سے لوگوں نے روایتِ حدیث کی ہے۔

ابو الہیاج الاسدی: (3) ان کا نام حیان بن حصین ہے۔ بنو اسد میں سے تھے۔ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے کاتب (سیکرٹری) تھے۔ امام احمد نے فرمایا: ''منصور بن حیان کے والد ہیں۔'' جلیل القدر تابعی ہیں۔ ان کی بیان کردہ احادیث صحیح کے درجہ کی ہیں۔ آپ نے سیدنا علی اور عمار سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے شعبی اور ابو وائل نے روایتِ حدیث کی ہے۔ الہیاج: یاء پر تشدید اور آخر میں جیم ہے۔

صحابیات

ہند بنت عتبہ بن ربیعہ: یہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے قبول اسلام کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا سابقہ نکاح بحال رکھا۔ یہ بہت فصیح اور عقل مند خاتون تھیں۔ انہوں نے جب دوسری خواتین کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ((لاتشرکن باللہ شیاءً و لاتسرقن)) کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی اور نہ چوری کرو گی تو انہوں نے عرض کیا کہ ابوسفیان (میرا شوہر) بہت کنجوس شخص ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر محض اتنا لے سکتی ہو جو معمول کے اخراجات کے مطابق تمہاری اور تمہاری اولاد کی ضرورت کے لیے کافی ہو۔ جب آپ نے فرمایا: ((و لاتـزنین)) اور تم زنا نہ کرو گی، تو انہوں نے عرض کیا: کوئی آزاد (شریف) عورت زنا بھی کرتی ہے؟ جب آپ نے فرمایا: ((و لاتقتلن اولادکن)) اور تم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گی، تو انہوں نے کہا: آپ نے ہماری اولاد کو تو بدر کے دن ہی قتل کر دیا تھا۔ جن کو ان کے بچپن میں ہم نے پالا پوسا اور ان کے بڑے ہونے پر آپ نے انہیں قتل کر دیا۔ (4) ان کی وفات خلیفہ ثانی امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں اسی دن ہوئی جس دن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

ام ہانی: ان کا نام فاختہ بنت ابی طالب ہے۔ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں۔ قبل از اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تھا، اسی طرح ہبیرہ بن ابی وہب نے بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو ابوطالب نے ہبیرہ سے ان کا

(1) ثقہ وصدوق ہیں۔ الثقات للعجلی: ۱۸۸۵؛ الثقات لا بن حبان: ۵/ ۵۱۱؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ۱۰۹؛ الکاشف: ۵۹۴۱؛ موسوعۃ اقوال الامام احمد: ۴/ ۳۵۔ (2) ثقہ مخضرم ہیں۔ التقریب: ۷۲۸۳۔ (3) ثقہ ہیں۔ التقریب: ۱۵۹۶؛ الثقات للعجلی: ۲۲۸۱۔ (4) ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے الطبقات الکبری لا بن سعد: ۸/ ۹، ۲۳۷، اور متصل سند عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے دیکھئے معرفۃ الصحابۃ لأبی نعیم: ۶/ ۳۴۶۰۔

نکاح کر دیا تھا۔ انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو ان کے درمیان جدائی ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد بھی انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تو اسلام سے پہلے بھی آپ سے دلی محبت کرتی تھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس محبت کا کیا عالم ہوگا، لیکن میری مجبوری یہ ہے کہ میں صاحبِ اولاد ہوں۔ [1] پھر رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں سکوت اختیار فرمایا۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے جن میں سیدنا علی اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے نام بھی آتے ہیں۔

ام ہشام: بنت حارثہ بن نعمان، صحابیہ ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

فصل

صحابہ کرام/ حرف الیاء

یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ: السوائی۔ ان کے بیٹے جابر نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے۔ ان سے مروی احادیث اہل کوفہ کے ہاں معروف ہیں۔ السوائی: سین پر پیش، واو مخفف اور اس کے بعد مدّ ہے۔

یزید بن عامر رضی اللہ عنہ: بنوسواءۃ قبیلے کے فرد ہیں۔ حجاز کے رہنے والے ہیں۔ غزوۂ حنین میں مشرکین کی طرف سے مسلمانوں کے مقابلے میں نکلے تھے۔ اس کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ سائب بن یزید وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ: بنواز د قبیلے کے فرد ہیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہونے اور احادیث روایت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ ان کا تذکرہ ان لوگوں میں کیا جاتا ہے جن سے ایک ایک حدیث مروی ہے۔ آپ نے ابن مربع سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے مروی حدیث مسائل حج سے متعلق ہے۔ مربع: میم کے نیچے زیر ہے۔

یزید بن نعامہ: [2] الضبی، آپ سے سعید بن سلمان نے احادیث روایت کی ہیں۔ غزوۂ حنین میں مشرکین کی طرف سے شریک تھے۔ اس کے بعد قبول اسلام سے مشرف ہوئے۔ امام ترمذی نے کہا: ان کا نبی ﷺ سے سماع اہلِ علم کے ہاں معروف نہیں۔ نعامہ: نون پر زبر اور اس کے بعد عین (مہملہ) ہے۔

یحییٰ بن اُسید بن حُضیر: انصاری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ان کی ولادت ہوئی۔ ان کے والد نے انہی کی نسبت سے کنیت اختیار کی۔ قراءتِ قرآن اور قاری کی فضیلت کے ضمن میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ان کی عمر اتنی تھی کہ اس عمر کے بچے باتوں کو یاد رکھ سکتے ہیں۔ [3] میرے علم کے مطابق ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

یوسف بن عبداللہ بن سلام: ان کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ بنی اسرائیل میں سے تھے اور سیدنا یوسف بن یعقوب کی نسل میں سے تھے۔ عہد رسالت میں ان کی ولادت ہوئی۔ جب یہ پیدا ہوئے تو انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، آپ نے انہیں اپنی گود

---

[1] الطبقات الکبری لا بن سعد: ۸/ ۱۵۱؛ تاریخ دمشق لا بن عساکر: ۳/ ۲۴۳ و سندہ ضعیف، محمد بن سائب الکلبی متروک، متہم بالکذب ہے۔ [2] جمہور کے نزدیک یہ صحابی نہیں، بلکہ تابعی ہیں۔ دیکھئے الجرح والتعدیل: ۹/ ۲۹۲؛ اسد الغابۃ لا بن الاثیر: ۴/ ۷۳۴؛ الکاشف للذهبی: ۶۳۶۲؛ التقریب: ۷۷۸۶؛ جامع التحصیل للعلائی: ۹۰۵؛ سنن الترمذی: ۲۳۹۲؛ العلل للترمذی: ۶۱۲؛ المراسیل لا بن ابی حاتم: ۸۷۹۔ [3] الاستیعاب لا بن عبدالبر: ۴/ ۱۵۶۹۔

میں بٹھایا، ان کا نام یوسف رکھا، ان کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور انہیں شیطان سے محفوظ فرمایا۔ بعض اہل علم نے کہا: انہیں نبی ﷺ کو دیکھنے کا شرف حاصل ہے، تاہم آپ سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔

یعلیٰ بن امیہ: التمیمی، الحنظلی، فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے اسلام قبول کیا، غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ان کا شمار اہلِ حجاز میں ہوتا ہے۔ صفوان، عطاء اور مجاہد وغیرہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حامیوں میں سے تھے۔ جنگ صفین میں شہادت سے ہمکنار ہوئے۔

یعلیٰ بن مرہ: بنو ثقیف کے فرد ہیں۔ صلح حدیبیہ، غزوۂ خیبر، فتح مکہ، غزوۂ حنین، طائف اور تبوک میں شرکت کی سعادت سے مشرّف ہوئے۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کا شمار اہلِ کوفہ میں ہوتا ہے۔

ابوالیسر: یاء پر زبر، اور سین (مہملہ) پر بھی زبر ہے۔ ان کا اصل نام کعب بن عمرو ہے۔ حرفِ کاف میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

تابعین

یزید بن ہارون: ❶ بنو سلمہ قبیلے کے غلام تھے، اس نسبت سے السلمی کہلاتے ہیں۔ شہر واسط کے رہنے والے تھے۔ آپ نے بہت سے اہل علم سے روایتِ حدیث کی ہے اور آپ سے احمد بن حنبل، علی بن المدینی وغیرہ اساطینِ علم روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ بغداد میں تشریف لا کر احادیث روایت کیں، بعد ازاں واسط کو لوٹ گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ ۱۱۸ھ میں ان کی ولادت ہوئی تھی۔ علی بن مدینی کہتے تھے کہ میں نے یزید بن ہارون سے زیادہ حافظے والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ حدیث کے بہت بڑے عالم اور قوی حافظہ کے مالک تھے۔ روایتِ حدیث میں ثقہ، اور عابد و زاہد آدمی تھے۔ ۲۱۷ھ کو فوت ہوئے۔

یزید بن زُرَیع: ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ قوی حافظہ کے مالک تھے۔ آپ نے ایوب اور یونس سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے علی بن المدینی اور مسدّد بن مسرہد نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ ''باب الشفقۃ والرحمۃ'' میں ہوا ہے۔ احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ بصرہ کے اہل علم میں علمی ثقاہت و پختگی ان پر ختم ہے۔ ماہ شوال المکرّم ۱۸۲ھ کو ۸۱ سال کی عمر میں وفات پائی۔

یزید بن ہرمز: ❷ الہمدانی، المدینی، قبیلہ بنو لیث کے غلام تھے۔ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایتِ حدیث کی، اور ان سے ان کے فرزند عبداللہ، عمرو بن دینار اور زہری نے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن رومان: ❸ ان کی کنیت ابو روح ہے۔ اہل مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن زبیر اور صالح بن خوّات سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے احادیث بیان کی ہیں۔

یزید بن الاصم: ❹ آپ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ آپ نے سیدہ میمونہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کی ہیں۔

یزید بن نعیم بن ہزّال: ❺ قبیلہ بنو اسلم میں سے ہیں۔ اپنے والد اور جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ سے بھی

---

❶ ثقہ، متقن عابد تھے۔ التقریب: ۷۷۸۹۔ ❷ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۷۹۰۔

❸ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷۷۱۲۔ ❹ ثقہ ہیں۔ التقریب: ۸۶۸۶۔

❺ ثقہ ہیں۔ الثقات للعجلی: ۲۰۳۸؛ الثقات لابن حبان: ۵/ ۵۴۸؛ الکاشف للذہبی: ۶۳۶۳؛ التقریب: ۷۷۸۷۔

بہت سے اہل علم نے احادیث بیان کی ہیں۔ نعیم: نون پر [پیش] اور عین (مہملہ) پر بھی زبر ہے۔ ہزّال: ھاء پر زبر اور زاء مشدّد ہے۔

یزید [ابن ابی زیاد]: (1) دمشق کے رہنے والے ہیں۔ اس نے زہری اور سلیمان بن حبیب سے روایتِ حدیث کی اور اس سے وکیع اور ابونعیم نے احادیث روایت کی ہیں۔

یعلیٰ بن مملک: (2) مملک، پہلی میم پر زبر، دوسری میم ساکن، لام پر زبر اور آخر میں کاف ہے۔ مشہور تابعی ہیں، ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا [اور ام درداء] سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے احادیثِ روایت کی ہیں۔

یعیش بن طخفہ: (3) بن قیس، قبیلہ بنوغفار میں سے ہیں۔ اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان کے والد اصحابِ صفہ میں سے تھے، اور آپ سے ابوسلمہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ طخفہ: طاء کے نیچے زیر اور خاء (معجمہ) ساکن ہے۔

یعقوب بن عاصم: (4) بن عروہ بن مسعود ثقفی، اہل حجاز میں سے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

یحییٰ بن خلف: (5) الباہلی، آپ نے معتمر وغیرہ سے احادیثِ روایت کی ہیں اور آپ سے امام مسلم، ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ۲۴۲ھ کو فوت ہوئے۔ ''باب اعداد آلۃ الجہاد'' میں ان کا ذکر آیا ہے۔

یحییٰ بن سعید: (6) الانصاری، المدنی۔ آپ نے انس بن مالک، سائب بن یزید اور بہت سے اہل علم سے حدیث کا سماع کیا ہے، اور آپ سے ہشام بن عروہ، مالک بن انس، شعبہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک وغیرہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ آپ عہد بنی امیہ میں مدینہ منورہ میں قاضی تعینات رہے۔ خلیفہ منصور نے اپنے دورِ خلافت میں انہیں عراق میں بلوا کر الہاشمیہ میں قضاء کا محکمہ ان کے سپرد کیا۔ الہاشمیہ ہی میں ۱۴۳ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ علم حدیث وفقہ کے بہت بڑے امام، جیّد عالم، انتہائی زاہد، پرہیزگار اور صالح انسان تھے۔ فقہ اور دین داری کے حوالے سے نیک شہرت کے حامل تھے۔

یحییٰ بن الحُصَین: (7) آپ نے اپنی دادی ام الحصین اور طارق سے احادیث روایت کی ہیں اور آپ سے ابواسحاق اور شعبہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔ روایتِ حدیث میں ثقہ تھے۔

یحییٰ بن عبدالرحمٰن: (8) بن حاطب بن ابی بلتعہ، مدنی ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

---

(1) متروک، ضعیف ہے۔ احوال الرجال للجوزجانی: ۱۳۵؛ الضعفاء للنسائی: ٦٥١؛ کتاب الضعفاء للبخاری: ٤١٥؛ الجرح والتعدیل: ۹/ ٢٦٢، ٢٦٣؛ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/ ۷٤۹؛ التقریب: ۷۷۱٦۔ (2) حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٥٥٦؛ الکاشف: ٦٤٢٠؛ التقریب: ۷۸٥٠؛ سنن الترمذی: ۲۰۰۲؛ صحیح ابن خزیمہ: ۱۱٥۸۔

(3) یہ صحابی ہیں۔ الجرح والتعدیل: ۹/ ۳۰۹؛ الثقات لا بن حبان: ۳/ ٤٤۹؛ التقریب: ۳۰۱۰۔ (4) حسن الحدیث ہیں۔ الثقات لا بن حبان: ٥/ ٥٥٢؛ الکاشف للذہبی: ٦۳۹۱؛ التقریب: ۷۸۲۰؛ یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں اور ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے حدیث کی تصحیح وتحسین کے ذریعے سے انہیں حسن الحدیث قرار دیا ہے۔ (5) صدوق، حسن الحدیث ہیں۔ التقریب: ۷٥۳۹۔

(6) آپ ثقہ ثبت تھے۔ التقریب: ۷٥٥۹۔ **تنبیہ**: یحییٰ بن سعید الانصاری تدلیس سے بری ہیں۔ (7) ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷٥۳۲۔

(8) ثقہ ہیں۔ التقریب: ۷٥۹۲۔

یحیٰی بن عبداللہ بن بَحیر: 1 صنعاء کے رہنے والے ہیں۔آپ نے اس آدمی سے حدیث روایت کی ہے جسے فروہ بن مُسیک سے سماعِ حدیث کا شرف حاصل تھا،اور آپ سے معمر نے احادیث روایت کی ہیں۔بَحیر: باء پر زبر، حاء (مہملہ) کے نیچے زیر اور آخر میں راء ہے۔

یحیٰی بن ابی کثیر: 2 ان کی کنیت ابوالنصر ہے۔یمامہ کے رہنے والے ہیں۔قبیلہ بنو طے کے غلام تھے۔اصلاً بصرہ کے رہنے والے تھے، پھر یمامہ کی طرف نقل مکانی کر گئے۔آپ کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کا اور عبداللہ بن ابی قتادہ سے سماع حدیث کا شرف حاصل ہے۔عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

یونس بن یزید: 3 الایلی، آپ نے قاسم،عکرمہ، زہری سے اور آپ سے عبداللہ بن المبارک اور ابن وہب نے احادیث روایت کی ہیں۔روایتِ حدیث میں ثقہ اور حدیث کے بہت بڑے امام ہیں۔۱۵۹ھ کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

یونس بن عبید: 4 بصرہ کے رہنے والے ہیں۔آپ نے حسن اور ابن سیرین سے سماع حدیث کیا اور آپ سے سفیان ثوری نے اور شعبہ نے روایتِ حدیث کی ہے۔۱۳۹ھ کو وفات پائی۔

فصل

صحابیات

یُسَیرہ: آپ کی کنیت ام یاسر ہے اور یاسر انصاری کی والدہ ماجدہ ہیں، آپ ان معزز خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی۔آپ سے آپ کی پوتی حمیضہ بنت یاسر نے احادیث روایت کی ہیں۔یُسَیرہ: یاء پر پیش، سین (مہملہ) پر زبر، یاء ساکن اور پھر راء (مہملہ) ہے۔

---

1 مستور ہے۔التقریب: ۷۵۷۹۔ 2 ثقہ ثبت ہیں، لیکن مدلس بھی ہیں۔التقریب: ۷۶۳۲۔
3 ثقہ ہیں۔التقریب: ۷۹۱۹۔ 4 ثقہ ثبت اور فاضل ہیں۔التقریب: ۷۹۰۹۔

باب دوم

تذکرۂ ائمہ محدثین

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ

امام مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر، بنوالاصبح قبیلے کے فرد ہیں۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ ائمہ محدثین کا تذکرہ کرتے ہوئے ہم نے سب سے پہلے ان کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ امام موصوف کا زمانہ باقی تمام ائمہ محدثین سے پہلے کا ہے اور آپ اپنے مرتبے، معرفت اور علم کے لحاظ سے بھی جملہ ائمہ محدثین سے افضل ہیں، اور علم کے لحاظ سے بھی آپ کا مقام دیگر ائمہ سے فزوں تر ہے۔ آپ بے شمار اہلِ علم کے شیخ، اور ائمہ کرام کے جلیل القدر استاذ ہیں۔ اگرچہ مقدمہ کتاب میں ہم نے امام بخاری اور امام مسلم کا ذکر پہلے کیا ہے، مقدم کی وجہ ان دو حضرات کی کتابیں اور ان کی شروط ہیں۔ اس کے باوجود یہاں ہم ائمہ کرام کا تذکرہ کرتے ہوئے ان دونوں کو امام مالک سے پہلے ذکر نہیں کر سکتے۔ امام موصوف قدر و منزلت کی بنا پر اسی کے حق دار ہیں کہ ان کا ذکر امام بخاری و مسلم سے بہرحال پہلے کیا جائے، البتہ کتابوں کے لحاظ سے امام بخاری و مسلم کی کتابیں مؤطا امام مالک سے مقدم ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۹۵ ھ کو اور وفات ۱۷۹ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی، جبکہ آپ کی عمر مبارک ۸۴ سال تھی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ وفات کے وقت آپ کی عمر نوے برس تھی۔ آپ فقہ اور حدیث دونوں میں نہ صرف حجاز کے سب لوگوں کے امام ہیں، بلکہ یہ امر بھی باعث افتخار ہے کہ امام شافعی جیسی عظیم المرتبت علمی شخصیت بھی آپ کی شاگرد اور خوشہ چیں ہے۔

اساتذہ کرام: آپ نے زہری، یحییٰ بن سعید، نافع، محمد بن المنکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور ان کے علاوہ دیگر بے شمار معاصر اہل علم سے استفادہ کیا اور آپ سے بھی اس قدر اہل علم نے استفادہ کیا کہ بوجہ ان کی کثرت کے ان سب کے ناموں کا شمار بہت مشکل ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے علاقے میں لوگوں کے امام اور علمی لحاظ سے سربرآوردہ شخصیت ثابت ہوئے۔

تلامذہ کرام: آپ کے شاگردوں اور مستفیدین میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم بن دینار، ابوہاشم، عبدالعزیز بن ابی حازم وغیرہ آپ کے ایسے شاگرد ہیں جو خود بھی علم کے لحاظ سے موصوف کے مثل ہیں۔ ان کے علاوہ معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، عبداللہ بن وہب اور اس قدر اصحاب علم ہیں جن کا شمار کرنا از حد مشکل ہے اور آپ کے شاگردان گرامی امام بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین وغیرہ ائمہ کے بھی استاذ ہیں۔

بکر بن عبداللہ صنعانی کا بیان ہے کہ ہم امام مالک بن انس کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ ہمیں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کے طریق سے احادیث بیان کرنے لگے اور ہم ہر محفل میں آپ سے ربیعہ کی مزید روایات و احادیث کا تقاضا کرتے۔ بالآخر ایک دن آپ نے ہم سے کہہ ہی دیا کہ تم ربیعہ سے کیا چاہتے ہو؟ وہ ادھر حجرے میں آرام فرما رہے ہیں۔ ہم ان کے ہاں حاضر ہو گئے، ہم نے انہیں بیدار کر کے دریافت کیا: کیا آپ ہی ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ہم نے عرض

کیا: کیا آپ وہی ربیعہ ہیں جن سے امام مالک بن انس روایت حدیث کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم نے عرض کیا یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ کے علم سے امام مالک اس قدر مستفید ہوئے کہ آپ خود اس مقام تک نہیں پہنچ سکے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایک مثقال دولت کا حاصل کر لینا حصولِ علم سے بہتر ہے؟ [1] عبدالرحمٰن بن مہدی کا بیان ہے کہ سفیان ثوری حدیث میں تو امام ہیں، لیکن سنت میں نہیں، جبکہ امام اوزاعی سنت میں تو امام ہیں، لیکن حدیث میں نہیں۔ اور امام مالک حدیث اور سنت دونوں میں امام ہیں۔ [2]

امام مالک علم اور دین کی تعظیم کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔ جب مجلسِ حدیث قائم کرتے تو پہلے وضو کرتے، پھر بستر پر بیٹھ کر داڑھی میں کنگھی کرتے، خوشبو استعمال فرماتے، پھر مکمل وقار اور ہیبت کے ساتھ مسند پر تشریف رکھتے۔ بعد ازاں احادیث روایت فرماتے۔ اس بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا: میں حدیث رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرتا ہوں۔ [3] ایک دن امام ابوحازم کی مجلس حدیث کے پاس سے گزرے، وہ بیٹھے حدیث کا درس دے رہے تھے تو امام مالک وہاں سے گزر گئے۔ اس بارے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں ملی تھی میں نے کھڑے ہو کر حدیث رسول سننا گوارا نہیں کیا۔ [4] یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ لوگوں میں سے امام مالک سے بڑھ کر صحیح احادیث کسی اور کے پاس نہیں۔ [5]

امام شافعی فرماتے ہیں: جب اہل علم کا ذکر کیا جائے تو امام مالک ان میں دمکتے تارے کی مانند ہیں، [6] اور میرے نزدیک علم حدیث میں ان سے بڑھ کر دوسرا کوئی نہیں۔ [7]

نیز فرمایا: جب تمہیں امام مالک کے طریق سے کوئی حدیث پہنچے تو تم اپنے ہاتھ روک لو، یعنی تمہیں اس بارے میں مزید چھان بین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ [8]

نیز امام شافعی نے فرمایا: جب کوئی مبتدع آپ کے ہاں آتا اور آپ سے معارضہ کرتا تو فرماتے کہ مجھے میرے دین و عقیدے پر رہنے دو۔ تم تو دین کے بارے میں متردد ہو، لہٰذا تم کسی اپنے جیسے کے پاس جا کر اس سے معارضہ کرو۔ [9]

امام مالک فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کو اپنے آپ سے بھی فائدہ نہ پہنچے اس میں لوگوں کے لیے کیا خیر ہوگی؟

نیز فرمایا: کثرتِ روایات کا نام علم نہیں۔ علم در حقیقت ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ کسی انسان کے دل میں ودیعت فرماتا ہے۔ [10] ابوعبداللہ نے کہا: میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ آپ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ کے اردگرد بہت سے لوگ موجود ہیں۔ امام مالک نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے کافی ساری کستوری پڑی

---

[1] تاریخ بغداد: ۹/ ٤١٤؛ مختصر تاریخ دمشق: ۸/ ۲۸۹۔ [2] تاریخ دمشق: ۳۵/ ۱۸۳۔ [3] ترتیب المدارك وتقریب المسالك للقاضی عیاض: ۲/ ۱۵۔ [4] الارشاد للخلیلی: ۱/ ۲۰۹۔

[5] تاریخ ابن ابی خیثمه: ۲/ ۳٤٤، رقم: ۳۲۷۸؛ الجرح والتعدیل: ۱/ ۱۵، ۸/ ۲۰٤۔

[6] حلیة الاولیاء: ٦/ ۳۱۸؛ سیر اعلام النبلاء: ۸/ ۵۷۔

[7] الانتقاء لا بن عبدالبر: ۱/ ۳۳۔ [8] الانتقاء لا بن عبدالبر: ۱/ ۳۳۔

[9] حلیة الاولیاء: ٦/ ۳۲٤؛ سیر اعلام النبلاء: ۸/ ۹۹۔ [10] الکامل لا بن عدی: ۱/ ۱۰۰؛ ترتیب المدارك: ۲/ ٦۰۔

ہے، آپ ﷺ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک کو عنایت فرماتے ہیں اور امام صاحب اسے لوگوں پر نچھاور کر رہے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے، میری پھوپھی محترمہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے آج رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے پوچھا، وہ کیا؟ بولیں کہ میں نے کسی کہنے والے کو یوں کہتے سنا ہے کہ آج رات روئے زمین کا سب سے بڑا عالم دنیا سے رخصت ہو گیا۔ امام شافعی نے فرمایا: ہم نے اس دن کا حساب لگایا تو وہ وہی دن تھا جس دن امام مالک اپنے رب سے جا ملے تھے۔ [1]

امام مالک نے فرمایا: میں ہارون الرشید کی مجلس میں گیا تو اس نے مجھ سے کہا: ابوعبداللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے محل میں تشریف لایا کریں، تاکہ ہماری اولاد آپ سے مؤطا کا سماع کر سکے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر المومنین کو مزید عزت سے سرفراز فرمائے، دین کا یہ علم آپ ہی کے خاندان میں سے آیا ہے۔ اگر آپ اس کی عزت کریں گے تو یہ معزز ہوگا اور اگر آپ لوگ ہی اس کی تذلیل کریں گے تو یہ ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔ علم کی طرف چل کر جانا پڑتا ہے، علم خود چل کر کسی کی طرف نہیں آتا تو ہارون الرشید نے کہا: واقعی آپ کی بات درست ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم بھی مسجد نبوی میں جا کر لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر مؤطا کا سماع کیا کرو۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ہارون الرشید نے امام صاحب سے پوچھا کیا آپ کے پاس رہائش کے لیے کوئی مکان ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہارون الرشید نے آپ کو تین ہزار دینار دے کر کہا: آپ اس رقم سے مکان خرید لیں۔ آپ نے اس سے یہ رقم لے لی مگر اسے خرچ نہ کیا۔ [2] ہارون الرشید نے ایک موقع پر امام مالک سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ مکہ مکرمہ چلیں اور وہاں مستقل سکونت رکھیں۔ میں لوگوں کو آپ کی ترتیب دی ہوئی کتاب مؤطا پر اسی طرح اکٹھا کرنا چاہتا ہوں جس طرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قرآن کریم پر مجتمع کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو میری کتاب مؤطا پر مجتمع کرنا کسی بھی لحاظ سے روا نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے جانے کے بعد صحابہ کرام مختلف علاقوں میں چلے گئے اور انہوں نے ان علاقوں کے لوگوں کو احادیث روایت کیں، اس طرح ہر علاقے والوں کے پاس مختلف قسم کا علم ہوگا۔ [3] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔'' [4] آپ کے ہمراہ جانے کی بھی مجھے کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اگر لوگوں کو علم ہو تو حقیقت ہے کہ ان کے لیے مدینہ منورہ ہی بہتر ہے۔'' [5]

نیز آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کی سرزمین اپنے اندر سے گندی چیز اور برے اشخاص کو خود ہی نکال باہر کرے گی۔ باقی رہے تمہارے عطا کردہ دینار، تو وہ بعینہٖ موجود ہیں، تم چاہو تو واپس لے لو اور اگر چاہو تو میرے ہی پاس رہنے دو، یعنی میں نے تو اپنے لیے قیام مدینہ منورہ کو پسند کیا ہے اور آپ ان دنانیر کے عوض مجھ سے مدینہ منورہ چھڑانا چاہتے ہیں۔ تو میں مدینۂ رسول پر دنیا کی دولت کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

---

[1] ترتیب المدارك: ۲/ ۱٤۸۔ [2] تاریخ دمشق: ۳۲/ ۳۵٦۔ [3] تاریخ دمشق: ۳۲/ ۳۵٦۔

[4] یہ روایت بالکل بے اصل ہے۔ المقاصد الحسنة للسخاوی: ۳۹۔ [5] صحیح بخاری: ۱۸۷۵؛ صحیح مسلم: ٤۸۷۔

امام شافعی نے فرمایا: میں نے امام مالک کے دروازے پر خراسانی گھوڑوں اور مصر کے خچروں کا رش دیکھا، میں نے ان سے زیادہ خوب صورت گھوڑے اور خچر نہیں دیکھے۔ میں نے امام صاحب سے عرض کیا، یہ گھوڑے اور خچر کتنے خوبصورت ہیں۔ امام مالک نے فرمایا: ابوعبداللہ! یہ سب میری طرف سے آپ کے لیے ہدیہ ہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ ان میں سے اپنی سواری کے لیے تو رکھ لیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے شہر میں سواری پر سوار ہوؤں۔ [1] اس عظیم علمی شخصیت اور بحرالعلم کے مناقب احاطۂ تحریر میں لانا مشکل ہیں، لہٰذا ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

[1] جامع الاصول لابن الاثیر: ١/ ١٨٤ بدون السند۔

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا، کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ حمزہ زیّات کے قبیلے میں سے تھے۔ ریشم کے تاجر تھے۔ آپ کے جدامجد زوطا اہل کابل میں سے تھے اور وہ بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے مملوک تھے۔ انہوں نے انہیں آزاد کر دیا تھا۔ آپ کے والد ثابت پیدائشی مسلمان تھے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ وہ شروع سے آزاد تھے۔ انہوں نے غلامی کا دور نہیں دیکھا۔ ثابت ابھی چھوٹے ہی تھے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے، آپ نے ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں برکت کی دعا فرمائی۔ آپ کی ولادت ۸۰ھ میں اور وفات ۱۵۰ھ کو بغداد میں ہوئی اور آپ خیزران قبرستان میں مدفون ہوئے۔ بغداد میں آپ کی قبر معروف ہے۔ آپ کی زندگی میں چار صحابہ کرام زندہ تھے، انس بن مالک بصرہ میں، عبداللہ بن ابی اوفیٰ کوفہ میں، سہل بن سعد ساعدی مدینہ منورہ میں اور ابوالطفیل عامر بن واثلہ مکہ مکرمہ میں، تاہم ان میں سے کسی سے بھی آپ کی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ آپ نے ان سے براہِ راست کچھ سنا ہے۔ آپ نے فقہ کا علم حماد بن ابی سلیمان سے اخذ کیا اور عطاء بن ابی رباح، ابواسحاق السبیعی، محمد بن المنکدر، نافع، ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب وغیرہ سے آپ نے سماع کیا۔ آپ سے عبداللہ بن المبارک، وکیع بن الجراح، یزید بن ہارون، قاضی ابویوسف اور محمد بن حسن الشیبانی وغیرہ بے شمار لوگوں نے استفادہ کیا۔ خلیفہ منصور آپ کو کوفہ سے بغداد لے گیا، پھر آپ تاحین وفات بغداد میں مقیم رہے۔ مروان بن محمد اموی کے عہد حکومت میں ابن ہبیرہ نے آپ کو کوفہ میں قضا کا منصب قبول کرنے پر مجبور کیا، آپ نے اس سے انکار کیا تو اس نے آپ کو روزانہ دس کوڑے، دس دن تک یعنی کل سو کوڑوں کی سزا دلوائی۔ اس نے جب اس موقف پر آپ کی استقامت دیکھی تو آپ کو اس سے معاف رکھا۔ جب منصور نے آپ کو عراق میں قضا کا منصب دینا چاہا اور آپ نے اس سے انکار کیا تو منصور نے قسم اٹھائی کہ وہ ضرور بالضرور آپ سے یہ کام لے گا تو آپ نے بھی قسم اٹھائی کہ میں یہ کام نہیں کروں گا۔ دونوں کے درمیان قسموں کا تبادلہ ہوا تو منصور نے آپ کو قید میں ڈال دیا۔ قید ہی کی حالت میں آپ کا انتقال ہوا۔ [1] حکم بن ہشام کا بیان ہے کہ مجھے سرزمین شام میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتلایا گیا کہ امام صاحب غایت درجہ دیانت دار تھے۔ خلیفہ وقت نے اپنے خزانوں کی چابیوں پر آپ کو نگران مقرر کرنا چاہا اور کہا کہ انکار کی صورت میں آپ کو کوڑوں کی سزا جھیلنی پڑے گی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مقابلے میں خلیفہ کی سزا اور عذاب کو برداشت کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک کے سامنے امام ابوحنیفہ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم کس کا تذکرہ کرتے ہو، وہ تو ایسے عظیم انسان تھے کہ ان کے سامنے دنیا کا بے انتہا مال و دولت پیش کیا گیا تو وہ اس سے کنارہ کش رہے۔ آپ کا قد میانہ تھا۔ بعض نے کہا: آپ کا نکلتا ہوا قد تھا، رنگت گندمی تھی۔ آپ کا چہرہ از حد حسین تھا۔ انداز گفتگو انتہائی شان دار اور میٹھا تھا۔ آپ کی محفل بہت ہی اچھی ہوتی۔ آپ بڑے سخی اور اپنے ملنے والوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے تھے۔ امام شافعی نے فرمایا: ''امام مالک سے پوچھا گیا، کیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں، میں نے انہیں ایسا پایا کہ اگر وہ تمہارے ساتھ مٹی کے اس ستون کے بارے میں گفتگو کرنے لگتے تو وہ اپنی چرب زبانی سے اسے سونے کا ثابت کر سکتے تھے۔ امام شافعی نے کہا ہے کہ جو آدمی علم فقہ میں وسعت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے امام ابوحنیفہ کی خوشہ چینی کرنی چاہیے۔ [2] ابوحامد غزالی نے کہا: کہا جاتا ہے کہ امام صاحب

[1] جامع الاصول لا بن الاثير: ١٢/ ٩٥٢ بدون السند۔ [2] جامع الاصول لا بن الاثير: ١٢/ ٩٥٢ بدون السند۔

آدھی آدھی رات تک قیام کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ کہیں چلے جارہے تھے کہ کسی نے آپ کے متعلق دوسرے سے کہا کہ یہ شخص ساری ساری رات قیام کرتا ہے تو اس کے بعد آپ نے ساری ساری رات کا قیام شروع کر دیا اور کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ لوگ میری عبادت کے متعلق ایسی بات کریں جو میرے اندر موجود نہ ہو۔شریک نخعی کہتے ہیں کہ امام صاحب اکثر خاموش رہتے، بہت زیادہ سوچ بچار کرتے اور لوگوں سے بات چیت بہت کم کیا کرتے تھے۔یہ باطنی علم اور دینی امور میں مشغول رہنے والوں کی علامات ہیں، جس آدمی کو خاموش رہنے کی توفیق اور زہد جیسی خوبی عطا کر دی گئی اسے ہر قسم کا علم عطا کر دیا گیا۔اگر ہم امام صاحب کے مناقب وفضائل تفصیل سے بیان کرنا چاہیں تو طول طویل تذکرہ کرنے کے باوجود ہم ان کا حق ادانہ کر پائیں گے۔ آپ ایک بہت بڑے صاحبِ علم وعمل، انتہائی پرہیز گار، زاہد وعابد، اور علوم شریعت میں عالی قدر امام تھے۔اگرچہ مشکوۃ المصابیح میں آپ کے طریق سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی، تاہم آپ کے بلند مرتبہ اور کثرت علم کے پیش نظر ہم نے آپ کا بھی تذکرہ کرنا مناسب سمجھا۔

امام محمد بن ادریس الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نسب نامہ: امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی ہے۔شافع کی جوانی کی حالت میں نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تھی اور ان کے والد سائب نے غزوۂ بدر کے دن اسلام قبول کیا تھا۔بدر کے موقع پر سائب، بنو ہاشم کا علم بردار تھا۔بدر کے موقع پر قید ہوا اور فدیہ ادا کر کے خود کو آزاد کرایا، اور اسلام قبول کیا۔۱۵۰ھ کے اوائل میں امام شافعی کی ولادت ہوئی۔ابھی ان کی عمر دو سال ہی تھی کہ انہیں اٹھا کر مکہ مکرمہ لایا گیا۔بعض نے لکھا ہے کہ آپ کی ولادت عسقلان میں اور بعض نے یمن میں لکھی ہے۔اسی سال امام ابوحنیفہ کا انتقال ہوا تھا۔بعض نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ جس دن امام ابوحنیفہ کی وفات ہوئی، اسی دن آپ کی ولادت ہوئی۔امام بیہقی کہتے ہیں کہ امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کی ولادت و وفات کے متعلق دن والی بات میں نے بعض روایات میں دیکھی ہے، البتہ سال والی بات اہل تاریخ کے ہاں معروف ہے۔محمد بن حکیم (الحاکم) کا بیان ہے کہ امام شافعی کی والدہ محترمہ جب حاملہ تھیں تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا مشتری (سیارہ) ان کے بطن سے نکلا اور فضا میں پہنچ کر ٹوٹ گیا۔اس کے ٹکڑے بکھر گئے اور اس کا ایک ایک ٹکڑا ہر شہر میں جا گرا۔تو معبر نے اس کی تعبیر یوں کی کہ آپ کے بطن سے ایک بہت بڑا علم جنم لے گا۔امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: نوجوان! تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ ہی کے خاندان کا فرد ہوں۔آپ نے فرمایا: میرے قریب آجاؤ۔میں آپ کے قریب ہو گیا تو آپ نے اپنا لعاب مبارک لیا۔میں نے اپنا دہن کھولا تو آپ نے اپنا لعاب مبارک میری زبان، منہ اور ہونٹوں پر لگا کر فرمایا: اب جاؤ اور اللہ تمہیں برکتیں نصیب فرمائے۔امام شافعی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے بچپن میں نبی ﷺ کی خواب میں زیارت کی، آپ کا سراپا انتہائی بارعب تھا۔آپ مسجد حرام میں لوگوں کی امامت فرما رہے تھے۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے لوگوں کو تعلیم دینا شروع کی تو میں آپ کے قریب جا پہنچا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے بھی کچھ تعلیم دیں۔آپ نے اپنی آستین سے ایک میزان نکال کر مجھے عنایت فرمائی، پھر فرمایا: تمہارے

لیے یہ ہے۔امام شافعی کہتے ہیں کہ وہاں ایک معبر تھا۔ میں نے یہ خواب اس کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا کہ تم علمی میدان میں امامت کے مرتبے پر فائز ہو گے اور تم سنت پر عامل رہو گے، کیونکہ مسجد الحرام کا امام سب ہی ائمہ سے افضل ہے اور میزان سے مراد ہے کہ تم ہر چیز کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو گے۔ آپ کے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ امام شافعی ابتدا میں تنگ دست تھے۔ آپ کے اہل خانہ نے جب آپ کو معلم (استاذ) کے سپرد کیا تو معلم کی تنخواہ ادا کرنے کی بھی ان میں سکت نہ تھی۔اس لیے وہ تعلیم دینے میں زیادہ توجہ نہ کرتا تھا۔امام صاحب اس وقت اگر چہ بہت ہی چھوٹے تھے۔ جب وہ استاذ دوسرے بچوں کو پڑھانے لگتا تو آپ اس کے الفاظ سن سن کر مزید سبق یاد کر لیتے جب استاذ اپنی جگہ سے اٹھ کر جاتا تو آپ بچوں کو وہی سبق پڑھانا شروع کر دیتے۔ استاذ نے دیکھا کہ یہ بچہ (شافعی) تو اسے اس اجرت سے بھی زیادہ کام دیتا ہے جو وہ اس سے طلب کرتا ہے۔تو اس نے تنخواہ کا مطالبہ ترک کر دیا اور وقت اسی طرح گزرتا رہا، تا آنکہ آپ نے نو برس کی عمر میں قرآن مجید مکمل پڑھ لیا۔امام شافعی کا بیان ہے کہ جب میں نے قرآن مجید مکمل پڑھ لیا تو میں نے مسجد میں اہل علم کی محافل میں حاضری دینا شروع کی۔ میں اہل علم کی خدمت میں جا کر بیٹھتا احادیث اور مسائل یاد کر لیتا۔ ہمارا گھر مکہ مکرمہ کے شعب الخیف میں تھا۔ان دنوں میں اس قدر تنگ دست ہوتا تھا کہ مجھ میں کاغذ خریدنے کی بھی سکت نہ تھی۔ میں اپنے سبق ہڈیوں پر لکھ لیا کرتا تھا۔ آپ نے ابتدائی طور پر امام مسلم بن خالد سے علم کا حصول شروع کیا۔اسی اثنا میں آپ کو پتہ چلا کہ امام مالک بن انس علمی دنیا میں مسلمانوں کے امام اور سردار ہیں،شافعی فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے علمی استفادہ کروں، چنانچہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک آدمی سے مؤطا مالک عاریتاً لے کر اسے حفظ کر لیا۔ پھر میں نے مکہ مکرمہ کے حاکم کی خدمت میں جا کر عرض کیا کہ میں امام مالک کی خدمت میں جا کر ان سے علم حدیث حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ان کے نام ایک سفارشی رقعہ لکھ دیں۔انہوں نے مدینہ منورہ کے حاکم کے نام خط لکھ دیا۔ میں یہ خط لے کر والیٔ مدینہ کے ہاں پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اے نوجوان! اگر تم مجھے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک پیادہ پا جانے کا کہو تو یہ کام میرے لیے انتہائی آسان ہے مگر امام مالک جیسی عظیم علمی شخصیت کے سامنے سفارش کے لیے حاضر ہونا از حد مشکل امر ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ امام صاحب کو اپنے ہاں بلوا کر یہ بات ان سے یہاں کہہ دیں تو انہوں نے کہا ایسا کرنا تو سرے سے ناممکن ہے۔البتہ یوں ممکن ہے کہ ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر امام صاحب کے دروازے پر جا کھڑے ہوں اور ہم وہاں کافی دیر کے رہیں تو امید ہے کہ ہمارے لیے ان کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم امام صاحب کے دولت کدہ کی طرف چل دیئے۔ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ایک سیاہ فام لونڈی باہر آئی۔والیٔ مدینہ نے اس سے کہا کہ جا کر اپنے آقا کو میرے متعلق بتلاؤ کہ دروازے پر میں آیا ہوں۔لونڈی واپس گئی اور پھر کافی دیر بعد اس نے آکر کہا: میرے آقا کہتے ہیں کہ اگر آپ نے کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو تو کاغذ پر اپنا سوال لکھ دیں۔اس کا تحریری جواب آپ کو مل جائے گا،اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور کام ہے تو آپ جانتے ہیں کہ ہم نے ایسے کاموں کے لیے جمعرات کا دن مقرر کیا ہوا ہے، لہٰذا آج ایسے کسی کام سے معذرت خواہ ہیں۔ آپ واپس تشریف لے جائیں۔ والیٔ مدینہ نے کہا کہ میں والیٔ مکہ مکرمہ کا ایک خصوصی خط لے کر حاضر ہوا ہوں۔ یہ سن کر لونڈی اندر گئی اور اس نے ایک کرسی لا کر دروازے کے سامنے رکھ دی۔اتنے میں امام مالک بھی تشریف لائے۔ وہ

ماشاء اللہ دراز قد اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔آپ انتہائی بیش قیمت لباس زیب تن کیے ہوئے تھے۔والیٔ مدینہ نے وہ خط آپ کے حوالے کیا۔آپ نے خط میں جب یہ پڑھا کہ محمد بن ادریس ایک ذومرتبہ شخص ہے اور اس کے آنے کا یہ مقصد ہے تو آپ نے وہ خط پھینک دیا اور فرمایا: سبحان اللہ! اب یہ دور بھی آ گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا علم (دین) سفارشوں سے حاصل کیا جانے لگا ہے۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ کا ناگواری کا یہ انداز دیکھ کر میں آگے بڑھا اور میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی کی مزید توفیق عنایت فرمائے، میں خاندان بنو مطلب کا فرد ہوں اور میرا اصل قصہ یوں ہے۔آپ نے میری بات سن کر میری طرف دیکھا، امام مالک صاحبِ فراست تھے۔آپ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: محمد، تو فرمایا: محمد! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیے رہو۔اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے مکمل اجتناب کیا کرو۔اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ شان وشوکت سے نوازے گا۔میں نے عرض کیا کہ آپ کا ارشاد بجا ہے۔میں اس کی پابندی کی پوری پوری کوشش کروں گا۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب پر اپنے نور کا القاء کیا ہے آپ اسے کسی معصیت کا ارتکاب کر کے بجھانہ دیں۔پھر فرمایا: آپ کل اپنے ساتھ کسی کو لے آئیں جو آپ کے لیے ''الموطا'' کی قراءت کر سکے تو میں نے عرض کیا: وہ تو مجھے زبانی حفظ ہے۔میں دوسرے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے مؤطا پڑھنا شروع کیا۔میں اس خوف سے کہ مبادا آپ طولِ قراءت سے ملول ورنجیدہ نہ ہوں تو میں قراءت روکتا تو آپ کو میرے پڑھنے کا انداز بہت بھایا، آپ فرماتے: جوان! مزید پڑھ لو۔یہاں تک کہ میں نے چند ہی دنوں میں پورے مؤطا کی آپ کے سامنے قراءت مکمل کر لی۔بعد ازاں میں امام صاحب کے اس دنیا سے رخصت ہونے تک مدینہ منورہ ہی میں مقیم رہا۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قول بیان کرتے تو یوں فرماتے کہ ہمارے استاذ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے۔عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا، امام شافعی کتنے عظیم شخص تھے کہ آپ ان کے حق میں کثرت سے دعائیں کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! امام شافعی تو چمکتے سورج کی مانند تھے اور آپ عام لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت وعنایت تھے۔ذرا دیکھو تو سہی امام مالک اور امام شافعی کے بعد ان جیسا دوسرا کوئی آیا ہے؟ صالح بن امام احمد کا بیان ہے کہ اباجان بیمار تھے۔امام شافعی ایک دن ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔تو اباجان علالت کے باوجود انہیں دیکھ کر ان کی طرف لپکے۔ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔انہیں اپنی جگہ پر بٹھا کر خود ان کے سامنے بیٹھ گئے اور بیماری کے عالم میں بھی ان سے کافی دیر تک بہت سے مسائل پوچھتے رہے۔امام شافعی اٹھ کر جانے لگے اور سواری پر سوار ہوئے تو اباجی نے ان کی رکاب تھام لی اور کافی دور تک پیدل ان کے ساتھ ساتھ چل کر گئے۔امام یحییٰ بن معین کو اس واقعے کا پتہ چلا تو کہنے لگے سبحان اللہ، آپ نے اس قدر تکلیف کیوں کی؟ تو اباجی نے فرمایا: ابوزکریا! اگر ان کے گھوڑے کی دوسری جانب آپ ہوتے تو آپ بھی بہت سا علمی فائدہ اٹھا لیتے ان کی علمیت کا تو یہ عالم ہے کہ اگر کوئی آدمی فقہ حاصل کرنا چاہتا ہو تو ان کے خچر کی دم کو ہی سونگھ لے۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شافعی کے زمانے میں کسی شخص کو ان سے بڑھ کر اسلام کے ساتھ نسبت یا تعلق نہیں تھا۔میں تو نمازوں میں اور نمازوں کے بعد خاص طور پر یوں دعا کرتا ہوں، یا اللہ! میری، میرے والدین کی اور محمد بن ادریس الشافعی کی مغفرت فرما۔الحسین بن محمد الزعفرانی کہتے ہیں کہ میں نے جب بھی امام شافعی کے سامنے کچھ قراءت کی تو امام احمد بن حنبل وہاں موجود ہوتے تھے۔امام

شافعی کا قول ہے کہ محض لکھ پڑھ کر اور عزت نفس کے ساتھ علم حاصل کر کے کوئی فلاح نہیں پاتا، البتہ جو آدمی تنگ دستی کی حالت میں اپنے آپ کو علم کے لیے وقف کر کے حصول علم کرتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ نیز امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرا جب بھی کسی سے مناظرہ ہوا تو میں نے دل سے چاہا کہ اللہ تعالیٰ اسے حق کہنے اور قبول کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں رہے، اور میرا کسی سے بھی مناظرہ ہو تو میں نے اس بات کی کبھی پروا نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ حق بات میری زبان سے کہلواتا ہے یا اس کی زبان سے۔ یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں: میں نے امام شافعی کو کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو شرک کے سوا کسی بھی گناہ میں بتلا کر دے وہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ علمِ کلام سیکھے۔ اللہ کی قسم! میں نے اہل علم کلام کی ایسی ایسی باتیں دیکھی ہیں کہ وہ باتیں میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں۔ نیز فرمایا: کوئی آدمی علمِ کلام حاصل کرنے کے بعد فلاح یاب نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی کے بھانجے، اپنی والدہ (امام صاحب کی ہمشیرہ) سے بیان کرتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ہم رات کو شافعی کے کمرے میں تیس بار گئے تو ہم نے ہر بار یہی دیکھا کہ چراغ ان کے سامنے ہوتا اور وہ لیٹے لیٹے کتابیں پڑھ رہے ہوتے۔ پھر کسی وقت کہتے لونڈی! چراغ لے آؤ۔ وہ چراغ لا کر پیش کرتی۔ آپ لکھتے رہتے، پھر فرماتے چراغ اٹھالو۔ دریافت کیا گیا کہ چراغ کس لیے اٹھوا دیتے ہیں؟ تو فرمایا: اندھیرا دلوں کو روشن کرتا ہے۔ امام شافعی کہا کرتے تھے کہ خاموشی کے ساتھ بولنے کے خلاف اور سوچ وبچار اور غور وفکر کے ساتھ استنباطِ مسائل کے متعلق مدد حاصل کرو، نیز فرمایا: جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کو علیحدگی میں وعظ و نصیحت کرتا ہے وہ اس کے ساتھ حقیقی خیر خواہی اور اپنی ذمہ داری کو صحیح ادا کرتا ہے، اور جو آدمی برسرِ عام کسی کو وعظ ونصیحت کرتا ہے وہ درحقیقت اسے شرمندہ اور اس سے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ حمیدی کہتے ہیں کہ امام شافعی صنعا سے مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ کپڑے کے دس ہزار پارچات تھے۔ آپ نے شہر سے باہر اپنا خیمہ لگایا۔ لوگ آپ سے ملنے کے لیے آتے اور آپ ہر ایک کو تحفے دیتے رہے، تا آنکہ وہ تمام پارچات ختم ہو گئے۔ اس کے بعد آپ شہر میں داخل ہوئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے بڑھ کر کسی کو سخی نہیں دیکھا۔ میں عید کی رات ان کی معیت میں مسجد سے باہر آیا۔ میں آپ کے ساتھ علمی مذاکرہ کر رہا تھا۔ باتیں کرتے کرتے میں آپ کے گھر کے دروازے تک چلا گیا تو ایک غلام دراہم سے بھری تھیلی لے کر آپ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میرے آقا نے آپ کو سلام بھجوایا اور کہا ہے کہ آپ یہ تھیلی قبول فرمائیں۔ آپ نے وہ اس سے لے لی۔ اتنے میں ایک اور آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا: ابوعبداللہ! میری بیوی کے ہاں ابھی ابھی بچے کی ولادت ہوئی ہے، اس کی خدمت واخراجات کے لیے میرے پاس کچھ نہیں، تو آپ نے وہی تھیلی اسے عنایت کر دی اور آپ گھر کی سیڑھیوں پر اس حال میں چڑھ گئے کہ آپ کے پاس ان میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ آپ کے فضائل ومناقب شمار سے باہر ہیں۔ آپ علمی دنیا کے امام، روئے زمین کے مشرق و مغرب کے بہت بڑے عالم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں اس قدر علوم اور قابلِ فخر اوصاف جمع کیے تھے جو آپ سے پہلے یا آپ کے بعد کسی امام کو حاصل نہ تھے۔ دنیا میں آپ کو اس قدر شہرت اور پذیرائی ملی جو دوسرے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ آپ نے امام مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان کے علاوہ بے شمار اہل علم سے سماع کیا اور آپ سے امام احمد بن حنبل، ابوثور، ابراہیم بن خالد ابوابراہیم المزنی، ربیع بن سلیم (سلیمان) المرادی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے احادیث سن کر

روایت کی ہیں۔ آپ نے ۱۹۵ھ میں بغداد میں قدم رنجہ فرمایا، پھر یہاں دو سال آپ کا قیام رہا۔ بعدازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے، اس کے بعد پھر ۱۹۸ھ میں دوبارہ بغداد آئے، اس دفعہ یہاں آپ کا قیام ایک ماہ رہا۔ پھر آپ مصر چلے گئے اور وہیں جمعہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد آپ کا انتقال ہوا اور جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۵۴ سال تھی اور یہ ماہ رجب ۲۰۴ھ کی آخری تاریخ تھی۔

ربیع کہتے ہیں میں نے امام شافعی کی وفات سے چند دن پہلے خواب میں دیکھا کہ گویا آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا اور لوگ ان کے جنازے کو لے کر جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ صبح ہوئی تو میں نے بعض اہل علم سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ روئے زمین کے سب سے بڑے کسی عالم کی وفات کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو ہر چیز کا علم دیا تھا، چند ہی دن گزرے تھے کہ امام شافعی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں امام شافعی کے مرض الموت کے دنوں میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے پوچھا کیسے ہیں؟ تو فرمایا: میں تو اب اس دنیا سے جانے والا ہوں، عزیز و احباب کو چھوڑنے والا ہوں۔ جامِ موت پینے والا ہوں۔ اپنے برے اعمال کا بدلہ پانے والا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہونے والا ہوں۔ کچھ علم نہیں کہ میری روح جنت میں جائے گی کہ میں اسے مبارک دوں یا جہنم میں جائے گی کہ میں اس سے تعزیت کروں۔ اس کے بعد وہ رونے لگے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

وَلَمَّا قَسَا قَلْبِي وَضَاقَتْ مَذَاهِبِي
جَعَلْتُ رَجَائِي نَحْوَ عَفْوِكَ سُلَّمَا
تَعَاظَمَنِي ذَنْبِي فَلَمَّا قَرَنْتُهُ
بِعَفْوِكَ رَبِّي كَانَ عَفْوُكَ أَعْظَمَا
فَمَازِلْتَ ذَاعَفْوٍ عَنِ الذَّنْبِ لَمْ تَزَلْ
تَجُودُوَتَعْفُوا مَنَّةً وَّتَكَرُّمًا
فَلَولَاكَ لَمْ يَسْلَمْ مِنْ اِبْلِيْسَ عَابِدٌ
وَكَيْفَ وَقَدْ أَغْوٰى صَفِيَّكَ آدَمَا

مجھے احساس ہوا کہ میرے گناہ بہت زیادہ ہیں مگر جب میں نے اپنے گناہوں کا تیرے عفو کے ساتھ موازنہ کیا تو تیرا عفو بہت زیادہ تھا۔

تو ہمیشہ گناہ گاروں کی خطائیں معاف کرتا رہا اور تو اپنے فضل و کرم سے اپنے گناہ گار بندوں پر سخاوت اور ان کی خطاؤں سے درگزر کرتا رہا۔

یا اللہ! اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو کوئی بھی عبادت گزار ابلیس کے شر سے محفوظ نہ رہ سکتا۔ اس نے تو تیرے برگزیدہ بندے آدم کو بھی نہ چھوڑا تھا۔

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی کی زیارت کی تو میں نے دریافت کیا، بھائی جان! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس نے میری مغفرت کردی، مجھے تاج پہنایا، مجھے بیوی عنایت کی اور فرمایا: یہ سب اس چیز کا بدلہ ہے کہ میں نے تجھے راضی کیا اور تو راضی رہا، اور میں نے تجھے جو کچھ دیا تو نے اس پر قناعت کی۔ فقہ، اصول، حدیث، لغت، نحو وغیرہ تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ امام شافعی ایک ثقہ، پختہ، صاحب امانت، عادل، زاہد، متقی، پرہیز گار، انتہائی صالح، سخی، حسن اخلاق کے مالک اور انتہائی بلند مرتبہ شخصیت تھے۔ کوئی آدمی ان کے اوصاف جس قدر بھی بیان کرے اور جس قدر بھی ان کی مدح و توصیف کرے وہ اس کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ [1]

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی، المروزی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں ۱۶۴ ہجری کو پیدا ہوئے، اور وہیں ۷۷ سال کی عمر میں ۲۴۱ھ کو فوت ہوئے۔ آپ فقہ وحدیث کے امام، زہد وورع اور عبادت گزاری میں سب سے بڑھ کر تھے۔ اسی لیے آپ صحیح، ضعیف، مجروح وثقہ میں بخوبی امتیاز کر لیتے تھے۔ آپ نے بغداد میں نشو ونما پائی اور وہاں کے اہل علم وفضل سے استفادہ کیا اور وہاں کے مشائخ حدیث سے حدیث کا سماع کرنے کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن، شام اور الجزیرہ، وغیرہ کی طرف علمی سفر کیے۔ آپ نے اپنے دور کے کبار اہل علم یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس الشافعی، عبدالرزاق بن ہمام وغیرہ سے سماع حدیث کیا اور احادیث کا سماع کر کے انہیں لکھ کر مدوّن کیا، اور آپ سے آپ کے فرزندان گرامی صالح، عبداللہ، آپ کے چچازاد حنبل بن اسحاق، محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم بن حجاج القشیری النیساپوری، ابوزرعہ، ابوداود سجستانی اور بے شمار اہل علم نے آپ سے سماع اور استفادہ کیا۔ یاد رہے کہ امام بخاری نے آپ کی سند سے اپنی صحیح میں صرف ایک مقام پر کتاب الصدقات کے اواخر میں تعلیقاً صرف ایک روایت ذکر کی ہے۔ احمد بن الحسن الترمذی نے آپ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ اہل اسلام میں آپ کے اقوال وآثار مشہور اور آپ کی دینی خدمات معروف ہیں۔ اور عالمِ اسلام میں آپ کا شہرہ ہے۔ آپ ایسے مجتہد ہیں جن کے قول پر لوگ عمل کرتے ہیں اور آپ کی آراء و مذہب بہت سے علاقوں میں معمول ہے۔
اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان اس زمین پر ایک حجت ہیں۔ امام شافعی نے فرمایا: ''میں بغداد سے آیا تو میں وہاں احمد بن حنبل سے بڑھ کر کسی متقی، پرہیز گار، فقیہ اور عالم کو چھوڑ کر نہیں آیا۔'' احمد بن سعید دارمی کہتے ہیں کہ میں نے کسی نوجوان کو احمد بن حنبل سے بڑھ کر حدیث رسول کا حافظ اور فقہ ومسائل حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔ ابوزرعہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ فرمایا: میں نے آپ سے احادیث کا مذاکرہ، یعنی دہرائی کی تو میں ابوابِ حدیث شمار کرتا چلا گیا۔ ابراہیم حربی کہتے ہیں: میں نے احمد بن حنبل کی زیارت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر فن کے بارے میں اگلوں پچھلوں سب کا علم عطا فرمایا ہے۔ وہ جس بارے میں چاہتے ہیں بیان فرماتے ہیں اور جس کے بارے میں وہ چاہیں خاموش رہتے ہیں۔ ابوداود [سجستانی] فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل کی مجلس آخرت کی مجلس

[1] امام شافعی کے تذکرے میں اکثر اقوال الانتقاء لابن عبدالبر اور جامع الاصول لابن الاثیر میں بغیر کسی سند کے مذکور ہیں۔ واللہ اعلم

ہوتی تھی۔ وہاں دنیا کی کوئی بات نہیں ہوتی تھی۔ میں نے انہیں کبھی دنیا کے مال و دولت کا ذکر کرتے نہیں سنا۔ محمد بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز کی خدمت میں مصر کی وراثت میں سے ان کا حصہ ایک لاکھ دینار پیش کیا گیا تو اس میں سے ہزار ہزار دینار پر مشتمل تین تھیلے امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیے گئے اور اس نے کہا: ابوعبداللہ! یہ خالصتاً حلال میراث میں سے ہیں۔ آپ انہیں قبول فرمائیں اور اپنی ذاتی ضروریات میں صرف کریں۔ آپ نے فرمایا: مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں، میں جس حال میں ہوں میرے لیے وہی ٹھیک ہے، آپ نے وہ واپس کر دیئے اور قبول نہ کیے۔ عبدالرحمٰن بن احمد کہتے ہیں کہ میں اپنے والد سے اکثر سنا کرتا تھا کہ آپ نمازوں کے آخر میں یوں دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِي عَنِ السُّجُوْدِ لِغَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِي عَنِ الْمَسْأَلَةِ بِغَيْرِكَ'' یا اللہ! جس طرح تو نے میرے چہرے کو غیراللہ کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھا، اسی طرح مجھے غیر اللہ کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے بھی محفوظ رکھ۔ میمون بن اصبغ کا بیان ہے کہ میں بغداد میں تھا کہ میں نے لوگوں کا شور و غوغا سنا پوچھنے پر پتہ چلا کہ حق گوئی کی پاداش میں امام احمد بن حنبل کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ میں بھی وہاں پہنچا، جب آپ کو ایک کوڑا مارا گیا تو آپ نے کہا ''بسم اللہ'' دوسرا کوڑا مارا گیا تو آپ کے منہ سے نکلا ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ''، تیسرا کوڑا مارا گیا تو فرمایا: ''القرآن كلام الله غير مخلوق'' کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ یہ مخلوق نہیں۔ چوتھا کوڑا مارا گیا تو آپ نے زبان سے کہا: ﴿لَنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا﴾ ہمیں جو بھی آزمائش آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں لکھی ہوئی ہے۔ آپ کو انتیس کوڑے مارے گئے۔ آپ کے کپڑے تار تار ہو گئے تھے۔ آپ کی شلوار ناف تک نیچے ہو گئی تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تو اچانک آپ کی شلوار خود بخود اوپر ہو گئی اور نیچے نہ گئی۔ سات دن بعد میری آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا: ابوعبداللہ! میں نے دیکھا تھا کہ آپ کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی اس وقت آپ کیا پڑھ رہے تھے؟ فرمایا: میں نے دعا کی تھی کہ یا اللہ! میں تجھ سے تیرے اس نام کے طفیل دعا کرتا ہوں جس نے تیرے عرش کو بھرا ہوا ہے، اگر تو جانتا ہے کہ میں درست موقف پر ہوں تو میرا ستر لوگوں کے سامنے ظاہر نہ ہونے دے۔ احمد بن محمد الکندی کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: تو کہا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی اور فرمایا: احمد! تمہیں میرا نام لینے اور بیانِ حق کی پاداش میں سزا دی گئی۔ میں نے عرض کیا: میرے رب بالکل! اللہ نے فرمایا: احمد! ادھر دیکھ۔ میں نے تیرے لیے اپنے چہرے کی طرف دیکھنا مباح کر دیا ہے۔ ......اللہ اکبر......

امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ آپ کا نام و نسب ہے۔ الجعفی اور البخاری آپ کی نسبتیں ہیں۔ الجُعفی کی وجہ سے انتساب یہ ہے کہ آپ کے جد امجد مغیرہ مجوسی تھے، انہوں نے والیٔ بخارا، یمان بخاری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ دراصل یمن کے ایک قبیلے کے سردار کا نام جعفی بن سعد تھا۔ اس کی طرف نسبت بھی جُعفی ہی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن ہوئی اور آپ کی وفات ۲۵۶ھ کو عیدالفطر کی رات تیرہ دن کم باسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ کی کوئی نرینہ اولاد

نہ تھی۔امام بخاری علمِ حدیث میں امام ہیں۔آپ نے حصول علم کے لیے اپنے دور کے تمام اہل علم کے ہاں حاضری دی اور خراسان، جبال، عراق، حجاز، شام، مصر وغیرہ کے سفر کیے۔اور آپ نے مکی بن ابراہیم البلخی، عبیداللہ بن موسیٰ العبسی، ابو عاصم الشیبانی، علی بن المدینی، احمد بن حنبل الشیبانی، یحیٰ بن معین، عبداللہ بن زبیر الحمیدی جیسے کبار ائمہ حدیث سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے بھی ہر علاقے کے اہل علم نے علم حدیث حاصل کر کے اس کی نشر و اشاعت کی۔فربری کہتے ہیں کہ امام صاحب سے نوے ہزار لوگوں نے صحیح بخاری کا سماع کیا۔اب آپ سے روایت کرنے والوں میں سے صرف میں باقی ہوں۔آپ کی عمر ابھی گیارہ برس ہی تھی کہ آپ نے اپنے ایک استاذ کی غلطی پر توجہ دلائی۔آپ نے دس برس کی عمر میں حصولِ علم شروع کیا تھا۔امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے تقریباً چھ لاکھ احادیث میں سے اپنی اس کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ہر حدیث لکھنے سے پہلے میں نے دو رکعت نفل ادا کیے اور مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث زبانی یاد ہیں۔صحیح بخاری میں سات ہزار دو سو پچھتر احادیث ہیں مکرر احادیث کے تکرار کے بغیر اس میں احادیث کی تعداد چار ہزار ہے۔صحیح مسلم کی احادیث بھی تقریباً چار ہزار ہیں۔آپ نے اپنی کتاب کی سولہ سال میں تکمیل کی۔آپ بخارا میں تشریف لائے۔وہاں کے اصحاب الحدیث کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ایک سو احادیث کی اسانید و متون کو خلط ملط کر کے کسی متن کے ساتھ کوئی دوسری سند اور کسی دوسری سند کے ساتھ دوسرا کوئی متن جوڑ دیا اور انہوں نے دس آدمیوں کو دس دس احادیث دے کر کہا: جب امام بخاری آ کر بیٹھیں اور یہ اصحاب الحدیث بھی موجود ہوں تو وہ دس آدمی امام صاحب سے ان احادیث کے متعلق دریافت کریں۔امام صاحب کی مجلس حدیث منعقد ہوئی۔اصحاب الحدیث نے آپ کے سامنے احادیث پیش کیں، آپ ہر ہر حدیث کے متعلق کہتے گئے کہ میں تو ایسی حدیث نہیں جانتا۔جب سب لوگ اپنی اپنی بات کر کے خاموش ہوئے تو آپ ان میں سے سب سے پہلے کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہاری پیش کردہ پہلی حدیث دراصل یوں ہے۔اور دوسری اس طرح اور تیسری یوں ہے۔اس طرح آپ نے ان دس کے دس آدمیوں کی پیش کردہ سو احادیث باری باری اصل متن اور صحیح سند کے ساتھ سنا دیں۔ [1] تو لوگوں کو آپ کی قوت حافظہ اور علم حدیث میں آپ کی پختگی و فضیلت کا اقرار کرنا پڑا۔

ابو مصعب احمد بن ابی بکر المدینی نے ایک موقع پر کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری، احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اور ماہر حدیث ہیں۔ تو ان کے مصاحبین میں سے کسی نے کہہ دیا کہ آپ بہت زیادہ مبالغہ آرائی کر رہے ہیں تو ابو مصعب نے فرمایا: ''اگر تم امام مالک بن انس اور امام محمد بن اسماعیل بخاری دونوں کے چہروں کو دیکھتے تو تمہیں تسلیم کرنا پڑتا کہ علم حدیثِ و فقہ میں دونوں بالکل یکساں ہیں۔'' امام احمد بن حنبل کہا کرتے تھے کہ ''سرزمین خراسان میں محمد بن اسماعیل جیسا دوسرا کوئی آدمی پیدا نہیں ہوا۔'' نیز فرمایا کہ ''اہل خراسان میں چار آدمیوں پر قوت حافظہ ختم ہے، ان میں سے ایک محمد بن اسماعیل بخاری ہیں۔'' رجاء بن مرجی کہتے ہیں کہ ''محمد بن اسماعیل کو اہل علم پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مردوں کو عورتوں پر حاصل ہے۔'' رجاء نے کہا: ''امام بخاری روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک چلتی پھرتی نشانی ہیں۔'' امام محمد بن اسحاق نے کہا: ''اس آسمان کے نیچے اور روئے زمین پر امام محمد بن اسماعیل سے بڑھ کر کوئی عالمِ حدیث نہیں۔''

[1] تاریخ بغداد: ۲/ ۲۰ و سنده ضعيف، مشائخ مجهول ہیں۔

ابوسعید بن المنیر کا بیان ہے کہ امیر خالد بن احمد الذھلی والیٔ بخارا نے امام محمد بن اسماعیل بخاری کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنی کتاب الجامع الصحیح اور کتاب التاریخ لے کر میرے ہاں تشریف لائیں، تا کہ میں آپ سے ان کتابوں کا سماع کر سکوں تو آپ نے پیغامبر سے فرمایا کہ میں علم کی توہین نہیں کر سکتا۔ نہ ہی میں اسے اٹھا کر لوگوں کے دروازوں پر لے جا سکتا ہوں۔ اگر آپ کو علم کی ضرورت ہے تو آپ میرے گھر یا میری مسجد میں تشریف لائیں۔ اگر آپ کو یہ بات اچھی نہ لگے تو آپ بے شک میرے درسِ حدیث پر پابندی لگا دیں، تا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن کوئی عذر تو پیش کر سکوں۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس سے علم کے بارے میں پوچھا گیا اور اس نے علم چھپایا تو اسے نارِ جہنم کی لگام ڈالی جائے گی۔'' [1] اس لیے میں علم کو چھپا نہیں سکتا۔ ایک اور صاحب کا بیان ہے کہ خالد بن احمد الذھلی والیٔ بخارا نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ان کے محل میں آکر ان کی اولاد کو صحیح البخاری اور التاریخ کا درس دیا کریں۔ آپ نے اس کی یہ بات ماننے سے انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ اچھا آپ اس کی اولاد کے لیے الگ مجلس منعقد کیا کریں جس میں دوسرے لوگ شریک نہ ہوں۔ آپ نے اس کی یہ بات ماننے سے بھی انکار کیا تو خالد بن احمد الذھلی نے بخارا کے اہل علم سے آپ کے خلاف علمی مدد چاہی۔ تو انہوں نے حسد کی بنا پر آپ کے بعض فتاوی کے بارے میں باتیں کر کے والی کو آپ کے خلاف اکسایا، اس نے انہی باتوں کی بنیاد پر آپ کو بخارا سے جلاوطن کر دیا۔ آپ نے ان کے خلاف بد دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور وہ سب تھوڑے ہی عرصے بعد مختلف مصائب اور بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ محمد بن احمد المروزی کا بیان ہے کہ میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان سویا ہوا تھا۔ خواب میں مجھے نبی ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ''ابوزید! تم کب تک شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ کیا تم میری کتاب نہیں پڑھاؤ گے؟'' میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''محمد بن اسماعیل البخاری کی الجامع الصحیح۔''

النجم بن الفضل کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی۔ اور دیکھا کہ محمد بن اسماعیل البخاری آپ کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ جہاں قدم مبارک رکھتے، بخاری بھی وہیں وہیں قدم رکھتے جاتے۔ عبدالواحد بن آدم الطواویسی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی۔ آپ صحابہ کرام کے جلوس میں کھڑے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا، آپ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ یہاں کس کے انتظار میں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں محمد بن اسماعیل البخاری کا انتظار کر رہا ہوں۔ کچھ دنوں بعد ہمیں امام بخاری کی وفات کی اطلاع ملی۔ ہم نے دیکھا کہ یہ وہی وقت تھا جس وقت میں نے نبی ﷺ کو خواب میں کھڑے دیکھا تھا۔

امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوالحسین اور نام مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیشابوری ہے، آپ حدیث کے حافظ اور امام تھے۔ آپ ۲۰۴ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۴ رجب ۲۶۱ھ کو اتوار کے دن پچھلے پہر خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ نے طلب علم کے لیے عراق، حجاز،

[1] سنن ابی داود: ٣٦٥٨ و سنده حسن، سنن ابن ماجه: ٢٦٤۔

شام اور مصر کے سفر اختیار کیے اور یحییٰ بن یحییٰ نیشا پوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راھویہ، احمد بن حنبل اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی وغیرہ کبار محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ متعدد مرتبہ بغداد بھی تشریف لے گئے اور وہاں مجلس حدیث کا انعقاد کیا۔ آپ سے ابراہیم بن محمد بن سفیان، ترمذی، ابن خزیمہ وغیرہ کبار محدثین نے سماع حدیث کیا۔ آپ آخری مرتبہ بغداد ۲۵۷ھ میں تشریف لے گئے تھے۔ امام مسلم کہتے ہیں کہ میں نے تین لاکھ مسموعہ احادیث میں سے انتخاب کر کے یہ کتاب المسند الصحیح مرتب کی ہے۔ محمد بن اسحاق بن مندہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوعلی النیشاپوری کو فرماتے سنا کہ اس آسمان کے نیچے علمِ حدیث سے متعلق مسلم کی کتاب سے بڑھ کر کوئی کتاب زیادہ صحیح نہیں۔ امام ابوبکر الخطیب بغدادی کا کہنا ہے کہ امام مسلم نے امام بخاری کے طرز پر کتاب تیار کی۔ آپ نے ان کے علم پر نظر رکھی اور انہی کا سا انداز اختیار کیا۔ جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشا پور تشریف لے گئے تو امام مسلم دیر تک ان کی خدمت میں رہے۔ ان کی خدمت میں حاضری دیتے رہے۔ دارقطنی کہتے ہیں کہ اگر بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم نہ کہیں جاتے اور نہ کہیں سے واپس آتے۔

امام ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شمار بھی ان باسعادت لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے علوم حدیث حاصل کرنے کی خاطر بہت سے سفر اختیار کیے، احادیث جمع کیں اور کتاب تصنیف کی۔ آپ نے عراق، خراسان، شام، مصر، جزیرہ وغیرہ کے اطراف کے سفر کر کے وہاں کے اہلِ علم سے اخذ و استفادہ کیا۔ آپ کی ولادت ۲۰۲ھ میں اور وفات ۱۴ شوال ۲۷۵ھ کو بصرہ میں ہوئی، آپ متعدد مرتبہ بغداد میں تشریف لائے۔ آپ آخری مرتبہ ۲۷۱ھ میں بغداد میں وارد ہوئے تھے۔ آپ نے مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل جیسے کبار اہل علم و اہل حدیث سے کسبِ فیض کیا اور آپ سے آپ کے فرزند عبداللہ، عبدالرحمٰن النیشابوری اور احمد بن محمد الخلال وغیرہ نے سماع کیا۔ آپ نے بصرہ میں سکونت رکھی۔ بغداد بھی تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں اپنی مرتب کردہ کتاب ''السنن'' کا درس دیا۔ اہل بغداد نے آپ سے اس کتاب کو نقل کیا۔ لوگوں نے آپ کی کتاب کو امام احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کی تعریف کی۔

امام ابوداود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پانچ لاکھ احادیث لکھیں۔ پھر ان میں سے انتخاب کر کے اس کتاب میں احادیث جمع کیں۔ میں نے اس میں چار ہزار آٹھ صد احادیث ذکر کی ہیں۔ میں نے اس میں ایسی احادیث درج کی ہیں جو میں نے اس میں صحیح یا صحیح کے قریب قریب ہیں۔ ایک آدمی کو دین کے سلسلے میں مندرجہ ذیل چار احادیث کافی ہیں:

(۱) ((اِنَّمَا الاعمالُ بِالنِّیَّات)) (صحیح بخاری:۱)

(۲) ((مِنْ حُسْنِ اِسْلام المرءِ تَرکُهُ مَا لَا یعنیه)) (سنن الترمذی: ۲۳۱۷ و سنده ضعیف/ قرہ ضعیف ہے)

(۳) ((لَا یَکونُ المؤمنُ مُؤمِناً حتی یَرْضٰی لاخیه ما یَرْضٰی لِنَفْسِه))

(۴) ((اِنَّ الحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بیّن۔)) (صحیح مسلم:۱۰۷)

امام ابوبکر الخلال کہتے ہیں کہ امام ابوداود اپنے دور کے اہل علم میں سب سے نمایاں ہیں، ان کے معاصرین میں سے تخریج العلوم اور علوم کی بحث و تحقیق میں کوئی بھی ان سے برتر نہ تھا۔ وہ انتہائی پرہیز گار اور ہر لحاظ سے برتر تھے۔ احمد بن محمد (محمد بن احمد) البردی کہتے ہیں کہ امام ابوداود رسول اللہ ﷺ کی احادیث و علل اور اسانید کے فن میں حفاظِ اسلام میں سے ایک ہیں۔ آپ عبادت گزاری، نیکی، پرہیز گاری میں شہ سواران حدیث میں سے ہیں۔ آپ کی قمیص کی دو آستینیں ہوتی تھیں، ان میں سے ایک کافی فراخ اور دوسری تنگ ہوتی، ان سے پوچھا گیا کہ ایسی آستین بنوانے میں کیا حکمت ہے؟ تو فرمایا: کھلی آستین تو اپنی تحریریں رکھنے کے لیے ہے جبکہ دوسری آستین کو اس قدر فراخ کرنے کی ضرورت نہیں۔ امام خطابی نے لکھا: سنن ابی داود ایسی عظیم کتاب ہے کہ علوم دین میں اس جیسی دوسری کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ خود امام ابوداود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک کرنے پر اہل علم کا اجماع ہو۔

امام ابوداود نے جب یہ کتاب (السنن) تصنیف کی تو ابراہیم الحربی نے کہا: امام ابوداود کے لیے فہم حدیث اسی طرح آسان کر دیا گیا ہے جس طرح سیدنا داود علیہ السلام کے لیے لوہا نرم کر دیا گیا تھا۔ ابن الاعرابی سنن ابی داود کے متعلق فرماتے ہیں: ''اگر کسی کے پاس صرف قرآن کریم اور سنن ابی داود ہی ہو تو ان کے ہوتے ہوئے اسے مزید کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔''

امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوعیسیٰ اور نام و نسب محمد بن عیسیٰ الترمذی ہے، آپ کی ولادت ترمذ میں ۲۰۹ھ میں اور وفات ۱۳ رجب ۲۷۹ھ کو سوموار کی رات ہوئی۔ آپ جلیل القدر صاحبِ علم، حافظ حدیث اور مشہور زمانہ محدث تھے۔ علمِ فقہ میں آپ کو یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ آپ نے اپنے دور کے عظیم القدر محدثین سے ملاقات کر کے ان سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن مثنّٰی، سفیان بن وکیع اور محمد بن اسماعیل البخاری وغیرہ ائمہ حدیث کے نام آتے ہیں۔ آپ کے اساتذہ کرام کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ان کا شمار ناممکن ہے، اور آپ سے بھی بے حد و بے شمار لوگوں نے علم حدیث کا اکتساب کیا۔ آپ کے شاگردوں میں محمد بن احمد المحبوبی کا نام بھی آتا ہے۔ آپ نے علم حدیث کے بارے میں متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کی کتاب الجامع الصحیح، یعنی جامع ترمذی آپ کی جملہ کتب میں سب سے عمدہ، سب سے زیادہ مفید ہے، اور اس کی ترتیب میں احادیث کے ساتھ ساتھ ہر باب میں دیگر متعدد مذاہب کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ آپ کی باقی کتابوں میں نہیں۔ آپ اپنی اس کتاب میں ہر مذہب کی وجوہ استدلال اور صحیح، حسن اور غریب کی حیثیت سے ہر حدیث کا حکم بھی ذکر کرتے ہیں۔ جامع ترمذی کے آخر میں کتاب العلل کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں آپ نے اس قدر علمی نکات و فوائد جمع کر دیئے ہیں جن کی قدر اس کا مطالعہ کرنے والے کو ہی ہو سکتی ہے۔ جامع ترمذی میں بہت سے مقامات پر آپ روایت کی جرح و تعدیل بھی بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کتاب کی تصنیف کے بعد میں نے اپنی یہ کتاب علمائے حجاز کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا۔ بعد ازاں میں نے اس کتاب کو علمائے خراسان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اسے خوب

سراہا۔اس کے بعد میں نے اپنی یہ کتاب علمائے عراق کی خدمت میں پیش کی تو انہوں نے بھی اس کی خوب مدح وتوصیف کی۔اہل علم اس کتاب کی خوب قدر افزائی کرتے ہیں۔بعض نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا کہ جس آدمی کے گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو گویا وہاں نبی ﷺ بنفس نفیس تشریف فرما ہیں اور احادیث ارشاد فرمارہے ہیں۔الترمذی: تاء کے نیچے زیر، اس کے بعد ذال (معجمہ) ہے۔یہ ترمذ شہر کی طرف نسبت ہے جو دریائے جیحون کے شرقی کنارے پر آباد ہے۔

امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن اور نام ونسب احمد بن شعیب النسائی ہے۔ آپ کی وفات مکہ مکرمہ میں ۳۰۳ھ کو ہوئی اور وہیں دفن کیے گئے۔آپ ایک عظیم امامِ حدیث، حافظ، عالم اور فقیہ تھے۔آپ نے اپنے دور کے کبار محدثین کی خدمات میں حاضر ہو کر ان سے کسبِ فیض کیا اور قتیبہ بن سعید، ہناد بن سریّ، محمد بن بشار، محمود بن غیلان، ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی وغیرہ مشائخ و حفاظِ حدیث سے علمِ حدیث حاصل کیا اور آپ سے بھی ابوالقاسم الطبرانی، ابوجعفر الطحاوی، ابوبکر احمد بن اسحاق السنّی الحافظ وغیرہ مشہور حضرات نے علم حاصل کیا۔حدیث اور عللِ حدیث وغیرہ فنون میں آپ نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔حافظ حدیث مامون مصری کا بیان ہے کہ ہم ابوعبدالرحمٰن نسائی کی معیت میں طرطوس گئے۔تو وہاں مشائخ اسلام کی ایک بہت بڑی جماعت آپ سے علم واستفادہ کے لیے جمع ہوگئی جن میں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی شامل تھے۔ان سب نے آپس میں مشاورت کی کہ ان کی طرف سے مشائخ کے سامنے بطورِ نمائندہ کون پیش ہو تو سب نے ابوعبدالرحمٰن نسائی کے نام پر اتفاق کیا، اور سب نے آپ کی انتخاب کردہ احادیث اپنے اپنے پاس لکھیں۔امام حاکم نیشاپوری کہتے ہیں کہ فقہ الحدیث کے بارے میں ابو عبدالرحمٰن النسائی کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔جو آدمی آپ کی مرتب کردہ السنن کا مطالعہ کرے وہ آپ کے حسنِ کلام میں متحیر رہ جاتا ہے، نیز امام حاکم نے فرمایا: میں نے علی بن عمر الحافظ سے متعدد مرتبہ سنا وہ کہتے تھے کہ آج کے دور میں جتنے بھی لوگ علم حدیث کے حوالے سے معروف ہیں، ابوعبدالرحمٰن النسائی ان سب سے اعلیٰ وافضل ہیں۔آپ مذہباً شافعی تھے۔انتہائی پرہیزگار اور علم کے شائق تھے، النسائی کہلاتے ہیں۔

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام ونسب محمد بن یزید بن ماجہ ہے۔قزوین شہر کی نسبت سے قزوینی کہلاتے ہیں، آپ حافظِ حدیث تھے۔السنن کے نام سے آپ نے ایک کتاب مرتب کی جو سنن ابن ماجہ کے نام سے معروف ومتداول ہے۔آپ نے امام مالک کے شاگردوں اور لیث وغیرہ سے سماعِ حدیث کیا اور آپ سے ابوالحسن القطان وغیرہ بے شمار لوگوں نے اخذ حدیث کیا۔آپ کی ولادت ۲۰۹ھ میں اور وفات ۲۷۳ھ میں ہوئی۔آپ نے کل ۶۴ سال عمر پائی۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابومحمد اور نام ونسب عبداللہ بن عبدالرحمٰن ہے۔آپ حافظ حدیث اور سمر قند کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ نے یزید بن ہارون اور النضر بن شمیل وغیرہ سے اور آپ سے امام مسلم، ابوداود اور ترمذی وغیرہ نے سماع حدیث کیا۔امام ابوحاتم نے کہا: آپ اپنے معاصرین کے امام تھے۔آپ کی ولادت ۱۸۱ھ میں اور وفات ۷۴ سال کی عمر میں ۲۵۵ھ کو ہوئی۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابوالحسن اور نام ونسب علی بن عمر الدارقطنی ہے۔آپ حافظ حدیث، امام اور اپنے دور کے مشہور علامہ تھے۔آپ اپنے زمانے میں اپنی مثال آپ اور علمی طور پر یکتا و یگانہ قسم کے فرد تھے۔علم حدیث کی معرفت،علل حدیث اور اسماء الرجال اور معرفتِ رواۃ میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا۔اس کے ساتھ ساتھ آپ ہر معاملے میں انتہائی راست گو، دیانت دار، ثقہ، با اعتماد، عادل و منصف مزاج، صحیح العقیدہ اور راست موقف و مذہب کے حامل تھے۔علوم حدیث کے علاوہ علومِ قرآن اور مذاہب فقہاء سے بھی خوب مناسبت رکھتے تھے۔آپ نے ابوسعید اصطخری سے فقہ شافعی کا درس لیا۔اور ان سے احادیث اخذ کر کے انہیں مرتب بھی کیا۔ آپ کو عربی ادب اور فن شعر سے بھی اچھا لگاؤ تھا۔ابوالطیب کا بیان ہے کہ امام دارقطنی حدیث کے فن میں امیر المومنین تھے۔آپ نے اپنے دور کے بہت سے کبار محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔اور آپ سے حافظ ابونعیم، ابوبکر البرقانی، جوہری، قاضی ابو الطیب الطبری وغیرہ بے شمار لوگوں نے سماع حدیث کیا۔آپ کی ولادت باسعادت ۳۰۵ھ میں اور وفات بدھ کے دن ۸ ذوالقعدہ ۳۸۵ھ کو ہوئی۔الدارقطنی: اس میں قاف اور نون ہے۔یہ بغداد کے ایک قدیم محلے دارقطن کی طرف نسبت ہے۔

ابونعیم الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی ''حلیۃ الاولیاء'' کے مصنف، ثقہ محدث، اور بلند پایہ صاحب علم ہیں، جن کی بیان کردہ احادیث معمول بہا ہیں اور تحقیقی مسائل میں ان کی رائے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔آپ جلیل القدر محدث ہیں۔آپ کی ولادت ۳۳۴ھ کو اور وفات ماہ صفر ۴۳۰ھ کو ۶۹ سال کی عمر میں اصفہان میں ہوئی۔

الاسماعیلی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن ابراہیم الاسماعیلی علی الجرجانی، ایک جلیل القدر امام اور حافظِ حدیث ہیں۔علم فقہ، حدیث، اصول کے عالم اور دین و دنیا کے لحاظ سے مالا مال تھے۔آپ نے الصحیح علی شرط البخاری تصنیف کی۔آپ سے آپ کے فرزند گرامی ابوسعید اور فقہاء جرجان

نے علمی استفادہ کیا۔آپ کی ولادت ۲۷۷ھ کو ہوئی آپ نے ۹۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

البرقانی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن محمد الخوارزمی، البرقانی کی نسبت سے معروف ہیں۔آپ نے اپنے شہر میں ابوالعباس بن احمد بن نیشا پوری سے سماع کیا۔ بعدازاں جرجان چلے گئے اور وہیں متوطن ہو گئے، پھر وہاں اپنی مجلس حدیث منعقد کی۔آپ ایک پختہ، متقی، پرہیزگار، انتہائی سمجھدار اور معتدل مزاج تھے۔خطیب بغداد نے کہا: میں نے اپنے مشائخ میں ان سے زیادہ پختہ حافظے والا، کوئی نہیں دیکھا، قرآن مجید کے حافظ تھے۔علم فقہ کے بہت بڑے عالم اور لغت عرب کے بھی ماہر تھے۔علم حدیث کے بارے میں آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔آپ کی ولادت ۳۳۶ھ کو اور وفات ماہ رجب ۴۲۵ھ کو ہوئی، جبکہ آپ کی عمر ۸۹ سال تھی۔ جامع المنصور کے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔البرقانی: باء کے نیچے زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، پھر قاف اور آخر میں نون ہے۔

احمد السُّنّی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن السُّنّی، حافظ حدیث ہیں۔آپ نے دینور کی نسبت سے دینوری شہرت پائی۔آپ نے احمد بن شعیب النسائی وغیرہ سے اور آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔۳۶۴ھ کو آپ کی وفات ہوئی۔السّنّی: سین مہملہ پر پیش اور نون مکسورہ پر تشدید ہے۔سنت کے ساتھ انتہائی شغف رکھتے تھے۔اس لیے ''السّنّی'' کہلائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر احمد بن الحسین، البیہقی، اپنے دور میں علم حدیث کی معرفت، کثرت تصانیف اور فقہ کی معرفت میں یکتا و منفرد تھے۔آپ امام ابوعبدالحاکم کے بڑے اور اہم شاگردوں میں سے تھے۔اہل علم نے کہا ہے کہ حفاظِ حدیث میں سے سات آدمی ایسے ہیں جن کی تصانیف انتہائی عمدہ ہیں، جن سے لوگوں نے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ان کے نام یہ ہیں:

(۱) ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی

(۲) ابوعبداللہ الحاکم النیشاپوری

(۳) ابومحمد عبدالغنی الازدی، حافظ مصر

(۴) ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی

(۵) ابوعمر بن عبدالبر النمری، حافظ اہل المغرب (الاندلس)

(۶) ابوبکر احمد بن الحسین، البیہقی

(۷) ابوبکر احمد بن الخطیب البغدادی

بیہقی کی ولادت ۳۸۴ھ کو اور وفات ماہ جمادی الاولیٰ ۴۵۸ھ کو نیشاپور میں ہوئی۔وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۴ سال تھی۔

امام محمد بن ابی نصر الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ محمد بن ابی نصر فتوح بن عبداللہ الاندلسی، الحمیدی، آپ کی ایک کتاب ''الجمع بین الصحیحین البخاری ومسلم'' بہت زیادہ معروف ہے۔ آپ ایک مشہور اور بڑے عالمِ حدیث ہیں۔ آپ نے اپنے شہر کے اہل علم سے خوب خوب استفادہ کیا، پھر مصر جا کر مہندس کے شاگردوں سے علمی حظ اٹھایا۔ مکہ مکرمہ میں آپ نے ابن فراس کے شاگردوں سے، شام میں ابن جمیع وغیرہ کے شاگردوں سے بھی خوب خوب اپنا دامن علم بھرا۔ بغداد جا کر امام دارقطنی وغیرہ کے اصحاب سے بھی خوب استفادہ کیا۔ آپ نے اہل اندلس کی ایک تاریخ بھی مرتب کی۔ الامیر بن ماکولا کہتے ہیں کہ میں نے پاک دامنی، عفت اور زہد وورع میں آپ جیسا دوسرا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ آپ کی وفات بغداد میں ماہ ذوالحجہ ۴۸۸ (یا ۴۸۰) ھ کو ہوئی۔ آپ کی ولادت ۴۲۰ ھ سے پہلے کی ہے۔

امام خطّابی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوسلیمان احمد بن محمد الخطابی، البستی، آپ اپنے دور کے جلیل القدر عالم تھے اور لوگ آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کا نام لیا کرتے تھے۔ آپ فقہ، حدیث، ادب عربی، غریب الحدیث وغیرہ میں اپنے دور کے یکتا ویگانہ عالم تھے۔ معالم السنن شرح سنن ابی داود، اعلام السنن اور غریب الحدیث وغیرہ آپ کی مشہور تالیفات ہیں۔

امام ابومحمد الحسین البغوی رحمۃ اللہ علیہ

ابومحمد الحسین بن مسعود البغوی شافعی فقیہ ہیں۔ المصابیح، شرح السنہ، التہذیب فی الفقہ، معالم التنزیل وغیرہ آپ کی شاندار اور عمدہ تصانیف ہیں۔ آپ فقہ اور حدیث میں لوگوں کے امام تھے۔ از حد متقی، پرہیز گار، منصف مزاج، لوگوں میں حجت (قابل اعتماد) اور دین میں از حد صحیح العقیدہ تھے۔ پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

البغوی: باء پر زبر اور غین معجمہ پر بھی زبر ہے۔ یہ خراسان کے علاقے میں ''بغشور'' نامی ایک شہر کی طرف نسبت ہے۔ یہ نسبت خلافِ قیاس ہے، بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شہر کا نام ''بغ'' ہے۔

امام رزین بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن رزین بن معاویہ، العبدوی، الحافظ، آپ کی کتاب ''التجرید فی الجمع بین الصحاح'' معروف ومتداول ہے۔ ۵۲۰ ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔

امام المبارک بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ابوالسعادات المبارک بن محمد الجزری، اہل علم کے ہاں ابن الاثیر کی نسبت سے شہرت رکھتے ہیں۔ آپ کی کتابوں میں جامع

الاصول، مناقب الاخیار، اور النہایہ فی غریب الحدیث زیادہ شہرت کی حامل ہیں۔ آپ ایک بلند پایا عالم، محدث اور ماہر لغت تھے۔ آپ نے کبار ائمہ کی بہت بڑی تعداد سے احادیث کا سماع کیا۔ الجزیرہ میں رہتے تھے۔ بعدازاں وہاں سے نقل مکانی کر کے ۵۶۵ھ میں موصل چلے آئے۔ اس کے بعد سفر کے دوران میں بغداد تشریف لے جانے تک وہیں اقامت رکھی۔ حج کے بعد واپس موصل آئے اور وہیں ۶۰۶ھ کے ماہ ذوالحجہ میں جمعرات کے دن فوت ہوئے۔

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی الحنبلی، واعظِ بغداد، آپ کی تصانیف کو علمی حلقوں میں شہرت اور مقبولیت حاصل ہے۔ آپ کی ولادت ۵۱۰ھ میں اور وفات ۵۹۷ھ کو ہوئی۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف النووی، اپنے دور کے معروف امام تھے۔ جلیل لقدر عالم، فاضل، زاہد و پرہیز گار، جید فقیہ، عظیم المرتبت محدث، منصف مزاج، معتدل اور لوگوں کے بااعتماد شخص تھے۔ آپ کی بے شمار علمی، جلیل القدر اور جید مؤلفات ہیں مثلاً فقہ میں۔ ''الروضہ'' حدیث میں: ''ریاض الصالحین اور الاذکار'' شرح حدیث میں: ''المنہاج شرح صحیح مسلم'' وغیرہ آپ کی معروف کتابیں ہیں۔ ان کتابوں سے فقہ، حدیث، علوم دین اور لغت میں آپ کے تبحر علمی کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کس قدر بڑے عالم تھے۔ آپ نے اپنے زمانے کے کبار محدثین ومشائخ سے سماع حدیث کیا۔ اور آپ سے بھی بے شمار لوگوں نے علمی استفادہ کیا۔

آپ دمشق کے نواح میں واقع ایک بستی ''نویٰ'' کے رہنے والے تھے، آپ نے وہیں نشو ونما پائی۔ قرآن مجید کی وہیں پر تکمیل کی، پھر ۶۵۰ھ میں دمشق چلے آئے۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک انیس سال تھی۔ آپ نے وہاں فقہ کا علم خوب حاصل کیا اور اس میں فائق ہوئے، ان دنوں آپ انتہائی تنگ دست اور نادار تھے۔ قوت لایموت پر قناعت کرتے۔ خواہشات پر کنٹرول رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت بہت کرتے اور اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرتے تھے۔ کسی کی ملامت کی پروا کیے بغیر حق بات کھلم کھلا کہہ دیتے۔ پگڑی مختصر سی استعمال کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور شب بیدار رہتے۔ علم وعمل کے انتہائی حریص تھے۔ ۶۷۶ھ کے ماہ رجب میں فوت ہوئے۔ ''نویٰ'' میں آپ کی قبر معروف ہے اور لوگ اس کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ [1] آپ نے کل ۴۵ سال عمر پائی۔ مؤلف کتاب عرض گزار ہے کہ جس طرح حروف تہجی میں نون آخری حروف میں سے ہے اسی طرح امام نووی کا ذکر خیر بھی اہلِ علم کی فہرست کے آخر میں ہوا ہے۔ ان شخصیات کے تذکرے کے لیے میں نے معتمد ائمہ حدیث کی کتابوں مثلاً الاستیعاب لابن عبدالبر، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصفہانی، جامع الاصول للجزری، مناقب الاخیار لابی السعادات الجزری، الکاشف للذھبی الدمشقی وغیرہ پر انحصار کیا ہے۔

---

[1] اس سلسلے میں گزشتہ صفحات پر بحث گزر چکی ہے۔

میں نے اس کتاب کی تصنیف سے ۲۰ رجب الحرام ۷۴۰ھ کو جمعہ کے دن فراغت پائی۔ میں محمد بن عبداللہ الخطیب بن محمد انتہائی کمزور و ناتواں بندہ ہوں جو اپنے رب تعالیٰ کے عفو اور مغفرت کا امیدوار اور طلب گار ہے۔

اس کتاب کی تصنیف و تکمیل میں مجھے اپنے شیخ، آقا، سلطان المفسرین، امام المحققین، دین و ملت کے لیے باعث شرف و افتخار، مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت الحسین بن عبداللہ بن محمد الطیبی کا مکمل تعاون اور راہنمائی حاصل رہی۔

میں نے اس کی تکمیل کے بعد اپنی یہ تصنیف اپنے شیخ کی خدمت میں پیش کی جیسا کہ قبل ازیں میں نے مشکوٰۃ بھی آپ کی خدمت میں پیش کی تھی، تو آپ نے مشکوٰۃ کی طرح اس عمل کی بھی تحسین فرمائی۔

والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد وآله واصحابه اجمعين۔

مِشكوٰةُ المصابيح

مع الإكمال في اسماء الرجال